2012

Kulliat-E-Hussain Sahar

Compiled By

Mehzad Sahar

Index Of Books

1. Furqan-e-Azeem
2. Furqan-e-Azeem Review in Urdu
3. Furqna-e-Azeem Commentary In English
4. Hussain Sahar Aik Mutaliah
5. Manzoom Duas in Poetry
6. Taqdees
7. Fanoos-e-Harm
8. Do Jag Da Wali
9. Rehmatan Da Chaman
10. Mouwadat
11. Tajali
12. Tanweer
13. Tanweer
14. Tatheer
15. Touseef
16. Kushboa-E-Tawalah
17. Takhatub
18. Shehr-e-Khaab

19. Khurae Mein Dhanak
20. Phulkari
21. Nazmain Khalid Faisal
22. Sitarao Hilal
23. Izharo Bian
24. Kutab Numa
25. Urdu Ka Dabastan-e- Khaleej
26. Dhupan Chanwan
27. Soch Wichar
28. Phool Aur Tare
29. Ham Kalian Ham Phool
30. Hamarae Quaid-e- Azam
31. Eik Se Badshah

فرقانِ عظیم

قرآن کریم کے مطالب و مفاہیم کی

اُردو میں منظوم ترجمانی

پروفیسر حسین سحر

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 1 of 2222

سحر سنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَللّٰھُمَّ
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فرقانِ عظیم

قرآن کریم کے مطالب و مفاہیم کی
اُردو میں منظوم ترجمانی

پروفیسر حُسین سحرؔ

سحر سنز
ملتان - لاہور

ضابطہ

(ترجمے کے جُملہ حقوق بحق مترجم محفوظ ہیں)

- اشاعت اول: 2006ء
- اشاعت دوم: 2010ء
- کمپیوٹر کمپوزنگ: ..... قمرالزمان خان (کمپوگرافکس، ملتان)
- اہتمام وتزئین: ..... ابومیسون اللہ بخش (الکتاب گرافکس، ملتان)
- طباعت: ..... الکتاب گرافکس، ملتان
- اشاعت: ..... سحر سنز، ملتان، لاہور
- ہدیہ: ..... -/1000 روپے

ملنے کے پتے

1۔ سحر سنز، 265-A، چاہ بوہڑ والا، ملتان
2۔ عالمی ادارہ اشاعت علوم اسلامیہ ملتان
3۔ کتاب نگر، حسن آرکیڈ، ملتان
4۔ کریم پبلی کیشنز، اُردو بازار، لاہور
5۔ فضلی سنز۔اردو بازار۔کراچی
6۔ کتاب گھر۔اقبال روڈ۔راولپنڈی

E-mail:- contact@hussainsahar.com
For Web Text Edition:- www.hussainsahar.com/furqaneazeem
For Web Audio Edition:- www.hussainsahar.com/audio

ISBN-978-969-9337-21-5

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 5 of 2222

ترتیب

۱۔	سورۂ فاتحہ	11	۲۹۔	سورۂ عنکبوت	509
۲۔	سورۂ بقرہ	12	۳۰۔	سورۂ روم	519
۳۔	سورۂ آلِ عمران	71	۳۱۔	سورۂ لقمان	526
۴۔	سورۂ نساء	104	۳۲۔	سورۂ سجدہ	531
۵۔	سورۂ مائدہ	138	۳۳۔	سورۂ احزاب	535
۶۔	سورۂ انعام	163	۳۴۔	سورۂ سبا	548
۷۔	سورۂ اعراف	195	۳۵۔	سورۂ فاطر	556
۸۔	سورۂ انفال	227	۳۶۔	سورۂ یٰسین	563
۹۔	سورۂ توبہ	239	۳۷۔	سورۂ صافات	570
۱۰۔	سورۂ یونسؑ	263	۳۸۔	سورۂ ص	580
۱۱۔	سورۂ ہودؑ	281	۳۹۔	سورۂ زمر	587
۱۲۔	سورۂ یوسفؑ	301	۴۰۔	سورۂ مومن	598
۱۳۔	سورۂ رعد	318	۴۱۔	سورۂ حٰم السجدہ	610
۱۴۔	سورۂ ابراہیمؑ	327	۴۲۔	سورۂ شوریٰ	617
۱۵۔	سورۂ حجر	335	۴۳۔	سورۂ زخرف	625
۱۶۔	سورۂ نحل	342	۴۴۔	سورۂ دُخان	634
۱۷۔	سورۂ بنی اسرائیل	361	۴۵۔	سورۂ جاثیہ	638
۱۸۔	سورۂ کہف	375	۴۶۔	سورۂ احقاف	642
۱۹۔	سورۂ مریمؑ	391	۴۷۔	سورۂ محمدؐ	648
۲۰۔	سورۂ طٰہٰ	401	۴۸۔	سورۂ فتح	654
۲۱۔	سورۂ انبیاءؑ	414	۴۹۔	سورۂ حجرات	659
۲۲۔	سورۂ حج	427	۵۰۔	سورۂ ق	662
۲۳۔	سورۂ مومنون	439	۵۱۔	سورۂ ذاریات	666
۲۴۔	سورۂ نور	449	۵۲۔	سورۂ طور	670
۲۵۔	سورۂ فرقان	461	۵۳۔	سورۂ نجم	673
۲۶۔	سورۂ شعراء	470	۵۴۔	سورۂ قمر	677
۲۷۔	سورۂ نمل	484	۵۵۔	سورۂ رحمٰن	681
۲۸۔	سورۂ قصص	496	۵۶۔	سورۂ واقعہ	685

۵۷۔	سورۂ حدید	689
۵۸۔	سورۂ مجادلہ	695
۵۹۔	سورۂ حشر	699
۶۰۔	سورۂ ممتحنہ	703
۶۱۔	سورۂ صف	706
۶۲۔	سورۂ جمعہ	708
۶۳۔	سورۂ منافقون	709
۶۴۔	سورۂ تغابن	711
۶۵۔	سورۂ طلاق	714
۶۶۔	سورۂ تحریم	716
۶۷۔	سورۂ مُلک	718
۶۸۔	سورۂ قلم	722
۶۹۔	سورۂ حاقہ	726
۷۰۔	سورۂ معارج	728
۷۱۔	سورۂ نوحؑ	731
۷۲۔	سورۂ جن	733
۷۳۔	سورۂ مزّمل	736
۷۴۔	سورۂ مدّثر	738
۷۵۔	سورۂ قیامت	741
۷۶۔	سورۂ دہر	743
۷۷۔	سورۂ مرسلات	745
۷۸۔	سورۂ نبا	748
۷۹۔	سورۂ نازعات	75
۸۰۔	سورۂ عبس	742
۸۱۔	سورۂ تکویر	754
۸۲۔	سورۂ انفطار	755
۸۳	سورۂ مطففین	756
۸۴۔	سورۂ انشقاق	758
۸۵۔	سورۂ بروج	759
۸۶۔	سورۂ طارق	761
۸۷۔	سورۂ اعلیٰ	761
۸۸۔	سورۂ غاشیہ	762
۸۹۔	سورۂ فجر	764
۹۰۔	سورۂ بلد	765
۹۱۔	سورۂ شمس	766
۹۲۔	سورۂ لیل	767
۹۳۔	سورۂ الضحیٰ	768
۹۴۔	سورۂ شرح	769
۹۵۔	سورۂ تین	769
۹۶۔	سورۂ علق	770
۹۷۔	سورۂ قدر	771
۹۸۔	سورۂ بیّنہ	771
۹۹۔	سورۂ زلزال	772
۱۰۰۔	سورۂ عادیات	773
۱۰۱۔	سورۂ قارعہ	773
۱۰۲۔	سورۂ تکاثر	774
۱۰۳۔	سورۂ عصر	775
۱۰۴۔	سورۂ ہمزہ	775
۱۰۵۔	سورۂ فیل	776
۱۰۶۔	سورۂ قریش	776
۱۰۷۔	سورۂ ماعون	776
۱۰۸۔	سورۂ کوثر	777
۱۰۹۔	سورۂ کافرون	777
۱۱۰۔	سورۂ نصر	777
۱۱۱۔	سورۂ لہب	778
۱۱۲۔	سورۂ اخلاص	778
۱۱۳۔	سورۂ فلق	779
۱۱۴۔	سورۂ ناس	779

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 7 of 2222

عرضِ مترجم

محکمہ تعلیم میں تقریباً تیس سال ملازمت کے بعد جب مَیں نے آج سے آٹھ برس پہلے 1997ء میں ریٹائرمنٹ حاصل کی تو مجھے اپنے بیٹوں کے پاس سعودی عرب رہنے کا موقع مل گیا۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ خالقِ کائنات کی جانب سے یہ میرے لئے بہت بڑا انعام تھا کہ ارضِ حرمین شریفین میں قیام ایک مسلمان کے لیے یقیناً ایک ایسی عظیم سعادت ہے جس پر جتنا بھی ناز کیا جائے کم ہے۔ میرے نزدیک یہ ایک ایسا موقع تھا جسے مَیں زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کے حصول میں گزارنا چاہتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ مَیں نے یہاں بیشتر مواقع حاصل ہونے کے باوجود کوئی ملازمت کرنے کی بجائے بہتر یہی سمجھا کہ فراغت کے ان لمحوں کو مطالعہ و مشاہدہ اور تصنیف و تالیف میں گزارا جائے۔ چنانچہ شہرِ ریاض اور پھر دمام کی علمی و ادبی سرگرمیوں میں شرکت کے ساتھ ساتھ میں ان گراں قدر کتابوں کے مطالعے میں مشغول ہو گیا۔ جن سے دنیاوی مصروفیات کے باعث مَیں اب تک محروم رہا تھا اور اس سلسلے میں قرآنِ کریم کا مطالعہ بطورِ خاص شامل تھا۔

اگرچہ قرآن مجید سے مجھے شروع ہی سے ایک ذہنی لگاؤ تھا۔ لیکن جب مَیں نے علومِ اسلامیہ میں ایم۔اے کرنے کا ارادہ کیا تو اس عظیم الہامی کتاب کے مطالعے میں میری دلچسپی اور بڑھ گئی۔ اس وقت اس کے مختلف تراجم و تفاسیر کا تقابلی مطالعہ کرتے ہوئے مجھے ضرورت محسوس ہوئی کہ کوئی ایسا ترجمہ بھی ہونا چاہیے جس میں تمام اہم مکاتبِ فکر کے تراجم کی خصوصیات موجود ہوں اور یوں وہ سب کے لیے زیادہ سے زیادہ قابلِ قبول ہو۔ چنانچہ موجودہ کاوش کا بنیادی محرک بھی یہی احساس ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ قرآنِ حکیم کی آیات کا نثر میں ترجمہ بھی مشکل کام ہے۔ چہ جائیکہ نظم میں اسے بیان کیا جائے۔ البتہ اس کے مفہوم کی ترجمانی کسی حد تک ممکن ضرور ہے۔ نثر کے مقابلے میں عام طور پر نظم کا پیرایہ بیان کے لیے زیادہ دلکش اور مؤثر ہوتا ہے۔ چنانچہ ہمارے یہاں منظوم ترجموں کا سلسلہ شروع ہوا۔ مختلف قادرالکلام شعرا نے اس سعادت میں حصہ لیا۔ لیکن سوائے چند ایک کے اکثر مترجمین نے یہ کام جزوی طور پر کیا ہے۔ دوسرے ان میں سے بیشتر ترجموں کی زبان زیادہ سہل، رواں اور بامحاورہ نہیں۔ تیسرے اکثر مترجمین کے یہاں فطری طور پر

اپنے اپنے مکتبِ فکر کی چھاپ زیادہ دکھائی دیتی ہے۔ اور یوں شاید ہی کوئی ایسا ترجمہ ہوگا۔ جو مسلکی اختلافات سے بالاتر ہو۔ الحمدللہ تائیدِ ایزدی اور توفیقِ الٰہی کے سبب مجھے یہ بیش بہا سعادت نصیب ہوئی کہ مَیں اُردو میں مکمل قرآنِ پاک کا منظوم ترجمہ کر سکوں۔ جسے ترجمے کی بجائی قرآنی مطالب و مفاہیم کی ترجمانی کہا جائے تو زیادہ موزوں اور مناسب ہوگا۔

مَیں نے اس ترجمے میں حتی الامکان یہ کوشش کی ہے کہ جہاں اس کی زبان سلیس، عام فہم اور رواں ہو۔ وہاں یہ کسی خاص مسلک کا ترجمان ہونے کی بجائے ہمارے برصغیر کے معروف مکاتبِ فکر یعنی شیعہ، سنی (دیوبندی، بریلوی) اور اہلِ حدیث کے لئے زیادہ سے زیادہ قابلِ قبول ہو۔ اس مقصد کے لئے مَیں نے ہر مسلک کی معروف تفاسیر اور اس کے نثری و شعری قرآنی تراجم سے استفادہ بھی کیا ہے۔ جن کی تفصیل آخر میں کتابیات میں موجود ہے۔ فقہی اور مسلکی اختلافات کو اگرچہ پوری طرح ختم نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن اتحاد بین المسلمین کے عظیم تر مقصد کے پیشِ نظر اگر کوشش کی جائے تو ان کو کم تو کیا جا سکتا ہے۔ مَیں نے یہی سعی کی ہے۔ اس سلسلے میں مَیں کہاں تک کامیاب ہوا ہوں اس کا فیصلہ قارئین کرام بہتر انداز میں کر سکتے ہیں۔

کسی زبان سے دوسری زبان میں ترجمہ ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے کیونکہ ترجمے کے لیے دونوں زبانوں کے مخصوص مزاج پر مکمل عبور ہونا چاہیے۔ قرآنِ کریم جہاں آخری الہامی کتاب ہے وہاں عربی زبان و ادب کا بے مثال شاہکار بھی ہے۔ کلامِ الٰہی ہونے کی حیثیت سے کسی بشر کے لئے ممکن نہیں کہ اپنی زبان میں اس کے رفیع الشان اسلوب اور اس کی سرمدی روح کو ترجمے کے ذریعے شایانِ شان انداز میں منتقل کر سکے۔ تاہم اس کے مفہوم کی ترجمانی دنیا کی تقریباً ہر بڑی زبان میں کی گئی ہے۔ اُردو زبان کو بھی یہ عزت حاصل ہے کہ اب تک سینکڑوں کی تعداد میں اہلِ علم نے اس کے ترجمہ و تفسیر پر توجہ دی ہے۔ اور آج ہم فخر سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ قرآنِ حکیم کے سلسلے میں جتنا کام اُردو میں ہوا ہے، اتنا شاید ہی کسی اور زبان میں ہوا ہو۔ ان تمام مساعی کا محرک اس عظیم آسمانی کتاب کے آفاقی پیغام کو زیادہ سے زیادہ سمجھنا اور سمجھانا ہے۔ چونکہ قرآن بالعموم تمام عالمِ انسانیت اور بالخصوص مسلمانوں کے لیے رہنمائے حیات کا درجہ رکھتا ہے۔ اس لیے ہر دور میں قرآن فہمی کی ضرورت بھی محسوس کی گئی۔ میری یہ کاوش بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

جہاں تک اسلوب کا تعلق ہے اسے پابند یا مقفّی کی بجائے نظم آزاد کی ہیئت میں ایک ہی بحر میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ پابند صورت میں شعری حدود و قیود کے باعث مفہوم کو آزادی کے ساتھ ادا نہیں کیا جا سکتا۔ جبکہ آزاد

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 9 of 2222

نظم میں اتنی پابندی نہیں اور پھر قران کا عام اسلوب بھی چونکہ نظمِ آزاد سے زیادہ قریب ہے، اس لیے اسی کو اپنایا گیا ہے۔ اگرچہ اس ہئیت کو اپنانے کے باوجود بھی کہیں کہیں مجھے اپنے بیان کی تنگ دامانی کا احساس ہوا۔ مثلاً ضرورتِ شعری کے تحت تلفظ کے لیے بعض مقامات پر لفظ اللہ کی املا (للہ) کرنا پڑی ہے۔ یہ میری مجبوری تھی۔ اس کے علاوہ کہیں دو آیتوں کے درمیان مفہوم میں ربط اور کہیں معانی کی وضاحت کے لیے قوسین ( ) کا سہارا بھی لیا گیا ہے۔ تاہم ہر جگہ زبان کو روزمرہ اور محاورے کے مطابق ادا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اور اس سلسلے میں شعریت کی زیادہ پروا نہ کرتے ہوئے مطالب ومفہوم کی ترجمانی کو مقدم رکھا گیا ہے۔ یوں اول تا آخر تمام ترجمہ گویا ایک طویل نظم کی شکل میں ہے۔ اور ہر سورہ کے ترجمے کو شروع سے آخر تک ایک ہی سانس میں یکساں تسلسل اور روانی کے ساتھ پڑھا جا سکتا ہے۔ میرا مقصد شعری، فنی یا لسانی لحاظ سے کسی کمال کا اظہار نہیں بلکہ مکمل عجز فن کے احساس کے ساتھ قرآن کے الہامی پیغام کو قارئین تک پہنچانا ہے۔ اس سلسلے میں اگرچہ ہر ممکن احتیاط سے کام لیا گیا ہے لیکن اس کے باوجود اگر کہیں کوئی خامی رہ گئی ہو تو خدائے رؤف ورحیم کی بارگاہ میں معافی کا طلبگار ہوں اور دُعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ بشری کوتاہیوں کو معاف فرماتے ہوئے جہاں قرآن مجید کے سلسلے میں ناچیز کی اس ادنیٰ خدمت کو اپنی بارگاہِ اقدس میں قبول فرمائے۔ وہاں قارئین میں بھی اسے قبولِ عام کا درجہ عطا فرمائے۔ کتاب کی ترتیب، تدوین، کتابت اور طباعت و اشاعت کے مختلف مراحل میں جن دوستوں اور عزیزوں نے عملی تعاون کیا ہے۔ ان کا شکریہ ادا کرنا مجھ پر واجب ہے۔ اس سلسلے میں میرے دونوں فرزند شہزاد سحر اور مہزاد سحر خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں کہ انہوں نے کتاب کے جملہ مصارف بخوشی خود برداشت کیے ہیں۔ اس کارِ خیر پر اللہ تعالیٰ انہیں اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ آمین!

آخر میں جہاں عام قارئین سے استدعا ہے کہ اس کتاب کو پڑھنے کے بعد وہ راقم کو اپنی دُعاؤں میں یاد رکھیں۔ وہاں اہلِ علم حضرات سے بھی گزارش ہے کہ اس سلسلے میں وہ اپنی بیش قیمت رائے سے نوازیں اور جہاں کہیں کوئی خامی نظر آئے اس کی نشاندہی ضرور فرمائیں۔ مَیں ان کا ممنون ہوں گا۔

حسین سحر

31/جنوری 2006ء

265-A، چاہ بوہڑ والا ملتان (پاکستان)

فون: 0092-61-4548054

اشاعتِ دوم

الحمدللہ! ''فرقانِ عظیم'' کی اشاعتِ اوّل کو ملک اور بیرونِ ملک کے علمی و ادبی حلقوں اور عام قارئین میں پذیرائی اور مقبولیت حاصل ہوئی۔ اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کا جس قدر بھی شکر ادا کیا جائے کم ہے۔

ذرائع ابلاغ (ریڈیو، ٹی۔وی، پریس) نے جہاں اس پر حوصلہ افزا تبصرے کیے۔ وہاں اہلِ علم و فضل نے اس سلسلے میں اپنے گراں قدر خیالات کا اظہار کیا جو میرے لیے کسی سعادت سے کم نہیں۔ مَیں نے اشاعتِ دوم میں ان آراء کی روشنی میں ترجمے کی زبان کو نوک پلک کے اعتبار سے مزید سنوارنے اور نکھارنے کی کوشش کی ہے۔

احباب اور اعزاء کے پُرزور اصرار پر اب اس کی اشاعتِ دوم عمل میں آ رہی ہے۔ اس موقع پر کتاب کے ساتھ اس کی صوتی شکل ایک سی۔ڈی کی صورت میں پیش کی جا رہی ہے۔ جو میرے بیٹوں شہزاد سحر اور مہزاد سحر کے ذوق و شوق کا ثمر ہے۔ انہوں نے بڑی محنت سے میری آواز میں اس کی صدا بندی کے فرائض انجام دئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کا اجر عطا فرمائے۔ آمین!

حُسین سحر

(دبئی)

27/رمضان المبارک 1431ھ

بمطابق 6/ستمبر 2010ء

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 11 of 2222

سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ سَبْعُ اٰيَاتٍ

سورۂ فاتحہ .....(۱)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے (۱)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ②

سبھی حمد و ثنا اللہ کی خاطر ہے،
جو سارے جہاں کا پالنے والا ہے (۲)

الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ③

۔ بے حد مہرباں ہے وہ، نہایت رحم والا ہے (۳)

مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ④

وہی ہے مالکِ یومِ جزا (۴)

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ⑤

(اے رب!) فقط تیری ہی کرتے ہیں عبادت
اور مدد بھی صرف تجھ سے چاہتے ہیں ہم (۵)

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ⑥

ہمیں ثابت قدم رکھ سیدھی رہ پر (۶)

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ

ان کی رہ، جن کو عطا کیں نعمتیں تو نے،

غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ

نہ ان کی رہ، جو ہیں مغضوب ٹھہرے،

وَلَا الضَّآلِّيْنَ ⑦

اور نہ ان کی رہ جو ہیں گمرہ (۷)

سورۂ بقرہ.....(۲)

۞ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ مَدَنِيَّةٌ ۞

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے جو بے انتہا مہربان ہے، رحم والا ہے

الٓمّٓ ۝١

ا۔ل۔م (۱)

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝٢

کتاب ایسی ہے یہ، جس میں نہیں ہے شک کوئی،
پرہیزگاروں کے لئے یہ ہے ہدایت (۲)

الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝٣

غیب پر ایمان جو لاتے ہیں، اور قائم جو کرتے ہیں نماز،
اور خرچ کرتے ہیں عطا کردہ ہمارے رزق میں سے (۳)

وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝٤

اور جو لاتے ہیں ایماں اس کتاب (حق) پہ،
جو نازل ہوئی ہے (اے پیمبرؐ!) آپؐ پر،
اور آپؐ سے پہلے ہوئیں نازل جو، ان پر بھی،
یقیں رکھتے ہیں روز آخرت پر وہ (۴)

اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝٥

اور ایسے لوگ اپنے رب کی جانب سے ہدایت پر ہیں (بیشک)
اور یہی ہیں کامیاب و کامراں (۵)

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝٦

جو لوگ کافر ہیں، ڈرائیں یا نہ آپؐ ان کو ڈرائیں، ہے برابر،
یہ کبھی ایماں نہ لائیں گے (۶)

خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ ۭ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۠ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝٧

ہے اللہ نے لگا دی مہر ان سب کے دلوں پر اور کانوں پر،
اور اک پردہ پڑا ہے ان کی آنکھوں پر،
انہی کے واسطے ہے اک عذاب سخت (۷)

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝٨

لوگوں میں سے کچھ کہتے ہیں،
ہم اللہ پر اور آخرت کے روز پر ایمان لائے ہیں،
نہیں حالانکہ وہ مومن (۸)

يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝٩

خدا اور مومنوں کو وہ فقط دیتے ہیں دھوکا،
اصل میں وہ خود کو دھوکا دے رہے ہیں اور سمجھتے ہی نہیں اس کو (۹)

فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ۙ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ وَلَهُمْ

دلوں میں ان کے بیماری تھی، اللہ نے اضافہ کر دیا جس میں،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 13 of 2222

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۢ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ﴿۱۰﴾

ہے ان جھوٹوں کی خاطر اک عذاب سخت (۱۰)

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ ۙ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ﴿۱۱﴾

اور جب بھی کہا جاتا ہے ان سے، مت زمیں پر تم کرو برپا فساد،
اس طرح کہتے ہیں کہ ہم تو چاہنے والے ہیں بس اصلاح (۱۱)

اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۲﴾

بیشک ہیں یہی مفسد، مگر اس کا نہیں رکھتے شعور (۱۲)

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ۭ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳﴾

اور جب کہا جاتا ہے ان سے،
اور لوگوں کی طرح ایمان لاؤ تم بھی،
کہتے ہیں یہ،
کیا ہم اس طرح ایمان لائیں جس طرح لائے ہیں احمق لوگ؟
بیشک ہیں یہی احمق، مگر ان کو نہیں معلوم (۱۳)

وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ ۙ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۱۴﴾

جب ایمان والوں سے یہ ملتے ہیں،
تو کہتے ہیں کہ ہم بھی صاحب ایمان ہیں،
اور اپنے سرداروں کی جانب جب یہی جاتے ہیں،
کہتے ہیں کہ ہم تو ہیں تمہارے ساتھ،
اور اُن سے تو ہم بس یونہی کرتے ہیں مذاق (۱۴)

اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِىْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۵﴾

اللہ بھی اُن کو سزا دیتا ہے اس کی،
اور ان کی سرکشی اور گمرہی کو بھی بڑھا دیتا ہے وہ کچھ اور (۱۵)

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى ۠ فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿۱۶﴾

یہ وہ ہیں، خریدی ہے جنھوں نے صرف گمراہی ہدایت کی جگہ،
سو فائدہ کچھ بھی نہ ان کو دے سکی ان کی تجارت،
اور نہ ان کو مل سکی کوئی ہدایت (۱۶)

مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِى اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ فَلَمَّآ اَضَآءَتْ مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِىْ ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷﴾

ہے مثال اس شخص کی مانند ان لوگوں کی،
جس نے آگ سلگائی، تو روشن ہو گیا ماحول اس کا،
پھر بصارت ختم کر دی ایسے لوگوں کی خدا نے،
اور انہیں چھوڑا اندھیروں میں،
جہاں آتا نہیں کچھ بھی نظر ان کو (۱۷)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 14 of 2222

صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ۝

وہ بہرے، گونگے، اندھے ہیں، نہیں پلٹیں گے ہرگز (۱۸)

اَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِيْهِ ظُلُمٰتٌ وَّرَعْدٌ وَّبَرْقٌ ۚ يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ۭ وَاللّٰهُ مُحِيْطٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ۝

یا مثال اُن کی ہے کچھ ایسے، کہ جیسے آسمانوں سے ہو بارش، جس میں تاریکی ہو، بجلی کی چمک بھی اور کڑک بھی ہو، تو اپنی انگلیوں کو ٹھونس لیتے ہیں یہ کانوں میں، کڑک اور موت کے ڈر سے، خدا گھیرے ہوئے ہے ہر طرف سے کافروں کو (۱۹)

يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ ۭ كُلَّمَآ اَضَاۗءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِيْهِ ۙ وَاِذَآ اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوْا ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

اور یہ بجلی ان کی آنکھوں کی بصارت کو اُچک لے جانے والی ہے، چمکتی ہے تو یہ چلتے ہیں اس کی روشنی میں، اور چھا جاتی ہے جب ظلمت، کھڑے وہ سب ہیں رہ جاتے، اگر چاہے خدا، بیکار کر دے ان کے کانوں اور آنکھوں کو، یقیناً ہے وہ ہر اک چیز پر قادر (۲۰)

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝

اے لوگو! اپنے اس رب کی کرو تم بندگی، پیدا کیا جس نے تمہیں، اور تم سے پہلے لوگ جو گزرے ہیں، ان کو بھی، کہ بچ جاؤ عذاب سخت سے اس کے (۲۱)

الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَاۗءَ بِنَاۗءً ۠ وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

بنایا ہے زمیں کو فرش اور چھت آسماں کو جس نے، اور پانی اتارا آسماں سے، اس سے پھل پیدا کئے اور دی تمہیں روزی، تو اب یہ جاننے کے باوجود اللہ کا مدمقابل دوسروں کو مت بناؤ (۲۲)

وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰي عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ۠ وَادْعُوْا شُهَدَاۗءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

ہم نے جو کچھ اپنے بندے پر اتارا ہے، اگر اس میں تمہیں ہو شک کوئی، سچے ہو تو اس جیسی اک سورت بنا لاؤ، تمہیں ہے اختیار اپنے مددگاروں کو، اللہ کے سوا بیشک بلا لو (۲۳)

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا

تم نہ ایسا کر سکو گر، اور تم کر بھی نہیں سکتے یہ ہرگز،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 15 of 2222

النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۚ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ۝

تو پھر ایسی آگ سے بچ کر رہو، ایندھن ہیں جس کا لوگ اور پتھر،
وہ بھڑکائی گئی ہے کافروں کے واسطے (۲۴)

وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ
قَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۙ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ۭ
وَلَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۙ وَّهُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

دیجے بشارت (اے نبیؐ!) ایمان والوں، نیک بندوں کو بہشتوں کی،
کہ جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی،
دیا جائے گا پہلے سے جو ملتی جلتی صورت کا کوئی پھل ان کو،
کہہ اٹھیں گے وہ، یہ تو وہی ہے جو ہمیں پہلے ملا تھا،
بیویاں ان کے لئے ہوں گی نہایت پاک صاف،
اور ان بہشتوں میں رہیں گے وہ ہمیشہ (۲۵)

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖٓ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا
فَوْقَهَا ۭ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ
رَّبِّهِمْ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَيَقُوْلُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا
مَثَلًا ۘ يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا ۭ وَمَا يُضِلُّ
بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ ۝

اور بیاں کرنے سے شرماتا نہیں اللہ مثال ایسی
کہ مچھر ہو یا اس سے بھی کوئی ہلکی ہو شے،
ایمان والے تو سمجھتے ہیں اسے برحق،
مگر کفار کہتے ہیں، مراد اس سے ہے کیا اللہ کی؟
اس سے بہت سوں کو وہ دیتا ہے ہدایت،
اور بہت سوں کو وہ گمراہی میں یونہی چھوڑ دیتا ہے،
اور اللہ صرف ایسے فاسقوں کو گمرہی میں چھوڑ دیتا ہے (۲۶)

الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ۠ وَيَقْطَعُوْنَ
مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ
هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝

جو اس کے عہد کو دیتے ہیں توڑ،
اور قطع کر دیتے ہیں ان رشتوں کو، جن کے جوڑنے کا حکم ہے،
اور کرتے پھرتے ہیں زمیں پر جو فساد،
ایسے ہیں سارے لوگ گھاٹے میں (۲۷)

كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ۚ
ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝

خدا کا کس طرح انکار کر سکتے ہو تم؟
حالانکہ جب بے جان تھے، زندہ کیا اس نے تمہیں،
پھر موت دیتا ہے تمہیں، زندہ کرے گا پھر وہی،
اور پھر اُسی کی سمت ہی تم سب کو آخر لوٹ جانا ہے (۲۸)

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۤ ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى

وہی اللہ ہے، جس نے زمیں کی ساری چیزوں کو کیا پیدا،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 16 of 2222

السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۲۹﴾

کیا پھر آسمانوں کی طرف جب رُخ، بنائے اس نے ساتوں آسماں،
وہ باخبر ہر چیز سے ہے (۲۹)

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً ؕ
قَالُوْۤا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ
وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ؕ قَالَ اِنِّیْۤ اَعْلَمُ
مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۰﴾

(اے پیمبرؐ! یاد کیجے وقت وہ)
جب آپؐ کے رب نے فرشتوں سے یہ فرمایا،
زمیں پر میں بنانے والا ہوں اپنا خلیفہ،
تو فرشتوں نے کہا سن کر، بنانا چاہتا ہے کیا اسے اپنا خلیفہ تو؟
کرے برپا فساد اور خوں بہائے جو زمیں پر،
(اس کی آخر کیا ضرورت ہے؟)
کہ ہم تسبیح کرتے ہیں تری حمد و ثنا کے ساتھ،
اللہ نے یہ فرمایا کہ میں جو جانتا ہوں،
تم نہیں ہو جانتے ہرگز (۳۰)

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ ۙ فَقَالَ
اَنْۢبِـُٔوْنِیْ بِاَسْمَآءِ هٰۤؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۳۱﴾

سکھائے نام سب اللہ نے آدمؑ کو
اور تھے نام جن کے، سامنے ان سب کو پھر رکھا فرشتوں کے
یہ پھر ارشاد فرمایا، اگر سچے ہو ان کے نام بتلاؤ (۳۱)

قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَاۤ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ
الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ﴿۳۲﴾

کہا سب نے کہ تیری ذات ہے پاک،
اس قدر ہے علم ہم کو جس قدر تو نے سکھایا ہے،
کہ تو ہی علم اور حکمت کا مالک ہے (۳۲)

قَالَ یٰۤاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۚ فَلَمَّاۤ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۙ
قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّیْۤ اَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۙ
وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ﴿۳۳﴾

پھر آدمؑ سے یہ فرمایا خدا نے، تم بتاؤ نام ان کے،
اور انہوں نے جب دیئے بتلا،
تو فرمایا، نہیں پہلے کہا تھا تم سے کیا میں نے؟
کہ مَیں ہی جانتا ہوں آسمانوں اور زمیں کی سب چھپی باتوں کو،
میرے علم میں ہے تم جو ظاہر کر رہے ہو اور جو کچھ تم چھپاتے ہو (۳۳)

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ اِبْلِیْسَ ؕ
اَبٰی وَاسْتَكْبَرَ ۫ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۳۴﴾

فرشتوں سے کہا پھر ہم نے، آدمؑ کو کرو سجدہ،
سوا ابلیس کے سب نے کیا سجدہ،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 17 of 2222

وَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا
حَيْثُ شِئْتُمَا ۪ وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

کیا انکار اس نے اور تکبر سے لیا کام، اور شامل ہو گیا وہ کافروں میں (۳۴)
اور کہا ہم نے یہ آدمؑ سے، رہو تم اور تمہاری بیوی جنت میں،
جہاں سے چاہو تم کھاؤ پیو،
لیکن کبھی اس پیڑ کے نزدیک مت جانا،
وگرنہ ظالموں کی قوم میں ہو جاؤ گے شامل (۳۵)

فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ ۪ وَقُلْنَا اهْبِطُوْا
بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِى الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ
اِلٰى حِيْنٍ ۝

مگر شیطان نے ان کو جو پھسلایا، نکلوایا وہاں سے،
ہم نے فرمایا، چلے جاؤ یہاں سے اب،
ہو تم اک دوسرے کے آج سے دشمن،
زمیں ہو گی تمہارے رہنے سہنے کا ٹھکانا ایک مدت تک (۳۶)

فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ۚ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ
الرَّحِيْمُ ۝

لئے آدمؑ نے جب سیکھا اپنے رب سے خاص کچھ کلمات
تو توبہ انہوں نے کی،
معاف اللہ نے فرمایا قصور ان کا،
وہی کرتا ہے توبہ بھی قبول اور ہے یقیناً وہ نہایت رحم والا بھی (۳۷)

قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّىْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ
هُدَاىَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

کہا (پھر ہم نے ان سے) تم چلے جاؤ یہاں سے،
اور ہدایت میری جب پہنچے، تو کرنا پیروی اس کی،
کہ جس نے پیروی کی، اس کو ہرگز خوف ہو گا اور نہ کوئی غم (۳۸)

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا
خٰلِدُوْنَ ۝

کیا انکار جن لوگوں نے، جھٹلایا ہماری آیتوں کو،
اہلِ دوزخ ہیں وہ سارے،
اور رہیں گے وہ ہمیشہ اس میں (۳۹)

يٰبَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِىَ الَّتِىْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَوْفُوْا
بِعَهْدِىْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ ۚ وَاِيَّاىَ فَارْهَبُوْنِ ۝

اسرائیل کی اے قوم! نعمت جو عطا کی میں نے، یاد اس کو کرو تم،
اور میرے عہد کو پورا کرو،
پورا کروں گا میں بھی تم سے عہد جو میں نے کیا تھا،
اور ڈرو مجھ سے ہی (۴۰)

وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ كَافِرٍ بِهٖ ۪

اور ایمان لاؤ اس (کتابِ حق) پہ جو میں نے ہے نازل کی،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 18 of 2222

وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا وَّاِيَّايَ فَاتَّقُوْنِ ﴿۴۱﴾

تمہارے پاس ہے جو، اس کی یہ تصدیق کرتی ہے،
تمہی مت اوّلیں منکر بنو اس کے،
نہ میری آیتوں کو تھوڑی سی قیمت پہ بیچو تم،
ڈرو تو صرف مجھ سے ہی (۴۱)

وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۲﴾

نہ حق کے ساتھ باطل کو ملاؤ،
اور نہ سب کچھ جان کر حق کو چھپاؤ (۴۲)

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿۴۳﴾

اور کرو قائم نماز اور دو زکوٰۃ،
اور ساتھ جھکنے والوں کے تم بھی جھکو (۴۳)

اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۴۴﴾

تلقین نیکی کی کیا کرتے ہو لوگوں کو،
اور اپنے آپ کو تم بھول جاتے ہو،
اگرچہ تم کتاب (حق) پڑھا کرتے ہو،
کیا اتنی نہیں تم میں سمجھ؟ (۴۴)

وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ﴿۴۵﴾

لوگو! (مصیبت میں) سہارا لو نماز اور صبر سے،
گرچہ گراں ہے یہ،
سوائے ایسے لوگوں کے، کہ دل پگھلے ہوئے ہیں جن کے (۴۵)

الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿۴۶﴾

اور معلوم ہے ان کو،
وہ اپنے رب سے ملنے اور اسی کی سمت واپس جانے والے ہیں (۴۶)

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۷﴾

عطا کی تھیں جو میں نے نعمتیں اے قوم اسرائیل! تم کو، یاد رکھو!
اور تمہیں میں نے جہاں بھر میں فضیلت بھی عطا کی تھی (۴۷)

وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۸﴾

ڈرو اس روز سے، جب دے سکے گا فائدہ کوئی کسی کو،
اور نہ مانی جائے گی کوئی سفارش،
اور نہ فدیہ ہی لیا جائے گا کوئی،
اور نہ کچھ ہوگی مدد ہرگز کسی کی (۴۸)

وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ

(اور کرو تم یاد) جب ہم نے تمہیں فرعونیوں سے تھا بچایا،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 19 of 2222

وہ ستاتے تھے تمہیں،

يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ۭ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَاۗءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۴۹

لڑکے تمہارے مار دیتے اور تمہاری لڑکیوں کو چھوڑ دیتے تھے،
تمہارے رب کی جانب سے کڑی یہ آزمائش تھی (۴۹)
(کرو اس وقت کو بھی یاد)

وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۵۰

جب ہم نے تمہارے واسطے دریا کو پھاڑا، اور اتارا پار تم کو،
اور تمہارے دیکھتے ہی دیکھتے فرعونیوں کو غرق کر ڈالا (۵۰)
(کرو اس وقت کو بھی یاد)

وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ۵۱

جب میعاد چالیس شب کی موسیٰ کے لیے ہم نے مقرر کی،
تو ان کے بعد تم کرنے لگے بچھڑے کی پوجا اور ظالم بن گئے (۵۱)

ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۵۲

لیکن تمہیں ہم نے معافی دی کہ شاید شکر تم کرنے لگو (۵۲)

وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۵۳

اور ہم نے موسیٰ کو کتاب اور معجزے بخشے تمہاری رہنمائی کیلئے (۵۳)

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْٓا اِلٰى بَارِىِٕكُمْ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِىِٕكُمْ ۭ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ۭ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۵۴

جب قوم سے اپنی کہا موسیٰ نے،
تم نے ظلم خود پر ہے کیا معبود بچھڑے کو بنا کر،
(اب نہیں اس کے سوا چارہ کوئی)
توبہ کرو تم اپنے خالق کے حضور،
اور قتل کر ڈالو (سزا کے طور پر) خود اپنے ان لوگوں کو،
جو مشرک ہوئے،
اللہ کے نزدیک، یہ بہتر تمہارے حق میں ہے،
ایسا کیا تم نے، تو توبہ بھی قبول اس نے کی،
بیشک وہ قبول توبہ کرنے والا اور ہے مہرباں بھی (۵۴)

وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۵۵

اور کہا موسیٰؑ سے جب تم نے،
نہ جب تک دیکھ لیں خود اپنے رب کو سامنے،
ہرگز نہ ہم ایمان لائیں گے،
تمہارے دیکھتے ہی دیکھتے بجلی نے تم کو آلیا پھر (۵۵)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 20 of 2222

ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۵۶﴾

اور کیا زندہ تمہیں پھر ہم نے بعدِ موت، شاید شکر تم کرنے لگو (۵۶)

وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ؕ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۵۷﴾

ہم نے کیا بادل کا سایہ تم پہ اور تم پر اتارا من وسلویٰ،
(اور کہا) کھاؤ ہماری دی ہوئی پاکیزہ چیزوں کو،
(مگر ان کی نہ جانی قدر انہوں نے)
اور ہمارا کیا بگاڑا؟ (اصل میں) اپنا ہی وہ نقصان کرتے تھے (۵۷)

وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ ؕ وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۸﴾

(کرو اس وقت کو بھی یاد) جب ہم نے کہا تم سے،
کہ اس بستی میں جاؤ اور جہاں سے چاہو تم کھاؤ پیو!
اور اس کے دروازے سے گزرو جھک کے یہ کہتے ہوئے منہ سے،
کہ ہم کو بخش دے،
تو ہم تمہاری سب خطائیں بخش دیں گے،
اور نیکی کرنے والوں کا بڑھا دیں گے ثواب (۵۸)

فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۵۹﴾

ان ظالموں نے وہ بدل دی بات، جو ہم نے کہی تھی ان سے،
ہم نے ان کے ظلم اور فسق کے باعث کیا نازل عذابِ آسمانی (۵۹)

وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ؕ فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ؕ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۶۰﴾

اور اپنی قوم کی خاطر طلب پانی کیا موسیٰؑ نے جب،
ہم نے کہا، پتھر پہ مارو اپنی لاٹھی کو،
تو اس سے پھوٹ کر بہنے لگے بارہ نئے چشمے،
سبھی لوگوں نے اپنے اپنے چشمے کو لیا پہچان،
پھر ہم نے کہا، کھاؤ پیو رزقِ خدا سے،
اور زمیں پر مت کرو برپا فساد (۶۰)

وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا وَقِثَّآئِهَا وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ؕ قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِىْ هُوَ اَدْنٰى بِالَّذِىْ هُوَ خَيْرٌ ؕ اِهْبِطُوْا مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ مَّا سَاَلْتُمْ ؕ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ ۗ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ؕ

اور جب کہا تم نے،
کہ اے موسیٰؑ! نہ ہوگا صبر ہم سے ایک کھانے پر،
دعا کیجیے یہ اپنے رب سے،
ہم کو دے وہ چیزیں جو کہ اگتی ہیں زمیں سے،
سبزیاں اور ککڑیاں، لہسن، مسور اور پیاز،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 21 of 2222

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ
بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝

موسیٰؑ نے کہا، بہتر کے بدلے میں طلب کرتے ہو کیوں کم تر؟
چلو پھر تم کسی بھی شہر میں جا کر رہو،
تم کو وہاں مل جائیں گی یہ ساری چیزیں،
ان پہ ذلت اور پستی کو مسلط کر دیا پھر ہم نے،
اللہ کے غضب میں گھر گئے وہ،
کیونکہ منکر تھے وہ اس کی آیتوں کے،
اور نبیوں کو بھی ناحق قتل کر دیتے تھے وہ،
سرکش تھے، اور حد سے گزرنے والے بھی تھے وہ (۶۱)

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰى وَالصّٰبِـِٕيْنَ
مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ
عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

مسلماں ہوں، یہودی ہوں کہ عیسائی کہ صابی ہوں،
جو ان میں سے خدا اور حشر کے دن پر رکھیں ایماں، کریں اچھے عمل،
ہے اجر ان کا ان کے رب کے پاس،
اور ان کو نہیں ہے خوف کوئی اور نہ کوئی غم (۶۲)

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ
بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝

اٹھائے تم پہ رکھا طور کو، ہم نے لیا پھر تم سے وعدہ،
جو دیا ہے ہم نے، مضبوطی سے اس کو تھام لو،
اور اس میں جو کچھ ہے، اسے تم یاد رکھو،
تا کہ بچ جاؤ عذاب سخت سے (۶۳)

ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ ۚ فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ
وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝

لیکن پھر اس کے بعد اپنے عہد سے تم پھر گئے،
ہوتا نہ گر فضل و کرم تم پر خدا کا، پڑ گئے ہوتے خسارے میں (۶۴)

وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِى السَّبْتِ
فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ ۝

تمہیں معلوم ہے؟
وہ لوگ جب ہفتے کے بارے میں گئے تھے حد سے بڑھ،
تو ہم نے پھر ان سے کہا، ہو جاؤ تم بندر ذلیل و خوار،
(اور وہ بن گئے بندر) (۶۵)

فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً
لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝

انہیں سب اگلوں، پچھلوں کے لئے ہم نے بنا ڈالا سبب عبرت کا،
اور اک موعظت پرہیزگاروں کے لئے (۶۶)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 22 of 2222

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ؕ قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ؕ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝

جب قوم سے اپنی کہا موسیٰؑ نے،
اللہ حکم فرماتا ہے تم کو ایک گائے ذبح کرنے کا،
تو وہ کہنے لگے، کرتے ہیں کیوں ہم سے مذاق؟
(اس پر) کہا موسیٰؑ نے یہ،
جاہل میں ہونے سے پنہ اللہ کی ہوں مانگتا (۶۷)

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ؕ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ ؕ عَوَانٌۢ بَيْنَ ذٰلِكَ ؕ فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ ۝

کہنے لگے وہ پھر،
کہ اے موسیٰؑ! خدا سے پوچھ کر بتلایئے ہم کو، وہ گائے کس طرح کی ہو؟
کہا موسیٰؑ نے،
وہ گائے نہ بوڑھی ہو نہ کم سن، بلکہ ہو وہ درمیانی عمر کی،
بس اب بجالاؤ جو تم کو حکم ہے (۶۸)

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَا ؕ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ ۙ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ ۝

کہنے لگے وہ لوگ،
اے موسیٰؑ! خدا سے پوچھ کر بتلایئے ہم کو، کہ اس کا رنگ ہو کیسا؟
کہا موسیٰؑ نے،
وہ کہتا ہے، رنگ اس گائے کا ہو زرد چمکیلا، بہت دلکش (۶۹)

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ۙ اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَيْنَا ؕ وَاِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ ۝

لگے کہنے وہ اے موسیٰؑ!
خدا سے پوچھ کر بتلایئے ہم کو مزید اس گائے کے بارے میں،
ایسی ہیں بہت سی گائیں، کچھ چلتا نہیں اس کا پتا،
اللہ نے چاہا تو پالیں گے پتا اس کا (۷۰)
کہا موسیٰؑ نے،

قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُوْلٌ تُثِيْرُ الْاَرْضَ وَلَا تَسْقِى الْحَرْثَ ۚ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيْهَا ؕ قَالُوا الْـٰٔنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ ؕ فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝

وہ کہتا ہے، ایسی گائے ہو، ہرگز سدھائی ہو نہ جو،
یعنی زمیں کو جو جوتنے والی، نہ ہو سیراب کرنے والی کھیتوں کو،
وہ ہو بے عیب اور بے داغ،
تب کہنے لگے وہ، ہم پہ اب واضح ہوا ہے،
گو نہ تھے وہ ماننے والے، مگر مانا انہوں نے اور گائے ذبح کر دی (۷۱)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 23 of 2222

وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا ؕ وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ۝

اور کیا اک شخص کو جب قتل تم نے،
پھر لگے الزام اک دوجے پہ دھرنے،
تم چھپاتے تھے جسے، اللہ ظاہر کرنے والا تھا (۷۲)

فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا ؕ كَذٰلِكَ يُحْىِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝

کہا ہم نے کہ اس گائے کے اک ٹکڑے کو اس کی لاش پر مارو،
(وہ جی اٹھے گا)
اللہ اس طرح مردوں کو زندہ کر کے دکھلاتا ہے قدرت کی نشانی،
تاکہ تم سمجھو (۷۳)

ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِىَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ؕ وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ؕ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ ؕ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝

تمہارے دل پھر اس کے بعد پتھر ہو گئے،
بلکہ کچھ اس سے بھی زیادہ سخت،
اور کچھ پتھروں سے تو نکل آتی ہیں نہریں،
اور کچھ پھٹتے ہیں، تو ان سے نکل آتا ہے پانی،
اور کچھ خوفِ الٰہی سے ہیں گر پڑتے،
نہیں اللہ غافل اس سے جو کرتے ہو تم (۷۴)

اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝

(اے اہلِ ایماں!) کیا توقع ہے تمہیں، لے آئیں گے ایمان یہ؟
حالانکہ ان میں ایسے بھی کچھ لوگ ہیں،
سن کر کلام اللہ کو اور اس کو سمجھنے جاننے کے بعد بھی،
تحریف کر دیتے ہیں جو اس میں (۷۵)

وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚۖ وَاِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالُوْٓا اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَآجُّوْكُمْ بِهٖ عِنْدَ رَبِّكُمْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝

یہ جب ایمان والوں سے کبھی ملتے ہیں،
کہتے ہیں کہ ہم ہیں صاحبِ ایماں،
مگر آپس میں ملتے ہیں، تو کہتے ہیں،
مسلمانوں کو پہنچاتے ہو کیوں باتیں؟
سکھائی ہیں جو اللہ نے تمہیں (توریت میں)،
تم کو نہیں کیا عقل؟
یہ حجت تمہارے ہی خلاف اُن کی خدا کے پاس ہو جائے گی (۷۶)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 24 of 2222

اَوَلَا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿۷۷﴾

کیا ان کو نہیں معلوم؟
اللہ جانتا ہے ان کی سب باتیں، چھپی ہوں یا ہوں ظاہر (۷۷)

وَمِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ اِلَّآ اَمَانِيَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ﴿۷۸﴾

ان میں کچھ ایسے بھی ان پڑھ ہیں،
کہ اپنی خواہشوں اور آرزوؤں کے سوا،
واقف نہیں ہیں جو کتاب اللہ سے،
اور وہ کام لیتے ہیں گماں سے (۷۸)

فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ ﴿۷۹﴾

اور نہایت ان پہ ہے افسوس،
لکھتے ہیں کتاب اپنے جو ہاتھوں سے،
اور اللہ کی طرف منسوب کرتے ہیں اسے،
تاکہ کمائیں اس سے وہ دنیا،
تباہی اور بربادی ہے ان کے واسطے ایسی لکھائی اور کمائی پر (۷۹)

وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً ؕ قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗٓ اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۰﴾

یہ کہتے ہیں، رہیں گے کچھ دنوں کے واسطے ہم لوگ دوزخ میں،
(اے پیغمبرؐ!) کہیں ان سے، تمہارے پاس پروانہ ہے کیا اللہ کا؟
جس کے نہیں ہرگز کرے گا وہ خلاف،
اللہ کے بارے میں وہ باتیں ہو تم کرتے، نہیں جن کا پتا تم کو (۸۰)

بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓـَٔتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۸۱﴾

برائی جو کرے گا اور خطا کاری اسے گھیرے گی اس کی،
وہ جہنم میں ہمیشہ کے لئے ہوگا (۸۱)

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۸۲﴾

مگر جو لائے ایمان اور جنھوں نے نیکیاں کیں،
وہ ہیں جنت میں ہمیشہ کے لئے (۸۲)

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ ۙ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۸۳﴾

جب ہم نے یہ وعدہ لیا تھا قوم اسرائیل سے،
ہرگز خدا کو چھوڑ کر تم بندگی کرنا نہ اوروں کی،
سدا ماں باپ اور اپنے عزیزوں اور یتیموں اور مسکینوں سے کرنا تم سلوک اچھا،
اور اچھی بات ہی لوگوں سے کہنا،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 25 of 2222

اور ادا کرنا نماز اور تم زکوٰۃ اپنی سدا دینا،

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُوْنَ دِمَآءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ۝

مگر اس عہد سے تم پھر گئے اور موڑ بیٹھے منہ،
ہو تم منہ موڑنے والے (۸۳)
(کرو اس وقت کو بھی یاد) جب ہم نے لیا تھا تم سے یہ وعدہ،
کہ آپس میں بہاؤ گے نہ خوں،
اور اپنے لوگوں کو نکالو گے نہ تم شہروں سے ہرگز،
پھر کیا اقرار تم نے، اور تم شاہد ہو خود اس کے (۸۴)

ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاِنْ يَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰى تُفٰدُوْهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝

مگر پھر بھی وہی تم ہو، کہ اب اک دوسرے کو قتل کرتے ہو،
اور اپنوں میں سے اک جتھے کے ناحق بن کے حامی،
دوسرے کو دور کرتے ہو وطن سے،
اور تمہارے پاس گروہ قید ہو کر آئیں،
تو تاوان دے کر پھر چھڑا لیتے بھی ہو ان کو،
اگرچہ تھا حرام ان کو وطن سے دور کر دینا تمہارا،
کیا ہے یہ؟ تم بعض باتیں مانتے ہو، بعض کا انکار کرتے ہو،
کریں جو لوگ ایسا، ہے سزا دنیا میں ان کی ذلت و رسوائی،
اور ہے آخرت میں بھی عذاب سخت،
اور تم جو بھی کرتے ہو خدا ہرگز نہیں ہے بے خبر اس سے (۸۵)

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝

یہی ہیں وہ، خریدی ہے جنھوں نے زندگی دنیا کی عقبیٰ کے عوض،
ہلکا نہ ہوگا کچھ عذاب ان کا، نہ کچھ ان کی مدد ہوگی (۸۶)

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ ۝

عطا کی ہم نے موسیٰؑ کو کتاب، اور پے بہ پے بھیجے پیمبرؑ بعد ان کے،
اور عیسیٰؑ ابن مریم کو عطا روشن دلیلیں کیں،
مدد روح القدس سے ان کی کی،
لیکن تمہارے پاس جب لائے پیمبرؑ حکم وہ،
جس کو نہ ہرگز دل تمہارے چاہتے تھے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 26 of 2222

وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ ۝

سرکشی کی ہم نے جھٹلایا انہیں اور بعض کو تو قتل کر ڈالا (۸۷)
لگے کہنے، ہمارے دل پہ ہے پردہ،
(حقیقت یہ ہے) ان کے کفر کے باعث انہیں ملعون کر ڈالا ہے (اللہ) نے،
ہیں ان میں کم ہی جو ایمان لائیں گے (۸۸)

وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ ۙ وَ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ ۚ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝

اور ان کے پاس (اللہ) کی کتاب آئی ہے جو (قرآں کی صورت میں)
وہ اس سے پہلے جو آئی کتاب، اس کی بھی ہے تصدیق کرتی،
اور اس سے پہلے گرچہ کافروں پر چاہتے تھے فتح وہ،
لیکن اب آ جانے کے بعد اس کے،
جو پہچانا انہوں نے اس کو، منکر ہو گئے،
لعنت خدا کی منکروں پر (۸۹)

بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖۤ اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ؕ وَ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝

کیا بری وہ شے ہے، جس کے واسطے خود کو انہوں نے بیچ ڈالا،
اور پھر انکار وہ کرنے لگے اللہ کی نازل کتاب (حق) سے،
حالانکہ وہ جس بندے پہ چاہے،
فضل سے اپنے اُسے نازل ہے فرماتا،
اسی باعث ہیں دُہرے یہ غضب کے مستحق،
اور ان کی خاطر ایک رسوا کن عذاب سخت ہے (۹۰)

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَاۤ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ ۚ وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ ؕ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝

ان سے کہا جاتا ہے جب، ایمان لائیں اس (کتابِ حق) پہ،
جو نازل ہوئی ہے،
تو یہ کہتے ہیں، ہمارا تو ہے ایماں اس پہ، جو نازل ہوئی ہے ہم پہ،
اور اس کے علاوہ ہم کسی بھی اور کا انکار کرتے ہیں،
اگرچہ یہ بھی تو تصدیق ہی کرتی ہے اس کی، جو ہے ان کے پاس،
یہ پوچھیں ذرا ان سے (اے پیغمبرؐ!)،
اگر تم صاحبِ ایمان ہوتے،
پہلے نبیوں کو بھلا پھر کس لئے تم قتل کرتے؟ (۹۱)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 27 of 2222

وَلَقَدْ جَآءَكُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۹۲﴾

اور یہی لے کر دلیلیں آئے تھے موسیٰؑ تمہارے پاس،
ان کے بعد تم لوگوں نے پھر بچھڑے کی پوجا کی،
بہت ظالم ہو تم! (۹۲)

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ۭ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاسْمَعُوْا ۭ قَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا ۤ وَاُشْرِبُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ۭ قُلْ بِئْسَمَا يَاْمُرُكُمْ بِهٖٓ اِيْمَانُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۹۳﴾

اور جب لیا اک عہد ہم نے تم سے اور تم پر اٹھایا طور کو،
ہم نے کہا تم سے، کہ جو کچھ ہے دیا تم کو،
اسے مضبوط تھامو اور سنو!
کہنے لگے، ہم نے سنا، لیکن نہیں ہم مانتے،
ان کے دلوں میں کفر کے باعث تھی بچھڑے کی محبت،
ان سے کہہ دیجے (اے پیغمبرؐ!)
کہ مومن تھے، تو پھر ایماں تمہارا جس کا تم کو حکم دیتا تھا،
نہایت ہی برا تھا وہ (۹۳)

قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۹۴﴾

یہ کہہ دیجے (اے پیغمبرؐ!)
اگر اللہ کے نزدیک اوروں کی بجائے
ہے تمہارے ہی لئے مخصوص دارِ آخرت،
تو موت کی خواہش کرو، سچے اگر ہو تم (۹۴)

وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۹۵﴾

مگر یہ اپنے کرتوتوں کے باعث موت مانگیں گے نہیں ہرگز،
اور (اللہ) ظالموں سے خوب واقف ہے (۹۵)
(اے پیغمبرؐ!)

وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰي حَيٰوةٍ ۚ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ ۚ وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ يُّعَمَّرَ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾

حیاتِ دنیوی کا سب سے بڑھ کر لالچی پائیں گے آپؐ ان کو،
یہ بلکہ مشرکوں سے بھی ہیں بڑھ کر حرص میں،
اور چاہتے ہیں عمر ہو ان کی ہزار اک سال،
حالانکہ یہ اتنی عمر بھی ان کو بچا سکتی نہیں ہرگز عذاب سخت سے،
اللہ سب کچھ دیکھتا ہے جو یہ کرتے ہیں (۹۶)

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰي قَلْبِكَ بِاِذْنِ

یہ کہہ دیجے (اے پیغمبرؐ!) کہ جو جبریلؑ کا دشمن ہے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 28 of 2222

اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۹۷﴾

(وہ یہ جان لے اچھی طرح)
اللہ ہی کے حکم سے جبریلؑ نے ہے آپؐ کے دل پر اتاری یہ کتاب حق،
جو پہلی سب کتابوں کی بھی ہے تصدیق کرتی،
اور ہدایت اور بشارت ہے یہ،
(سارے) مومنوں کے واسطے (۹۷)

مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۹۸﴾

اللہ اور اس کے فرشتوں اور رسولوں اور جبرائیلؑ و میکائیلؑ کا دشمن ہو جو،
اللہ بھی دشمن ہے ایسے کافروں کا (۹۸)

وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۚ وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ﴿۹۹﴾

(اے پیمبرؐ!) آپ کی جانب ہیں بھیجی ہم نے روشن آیتیں،
جن کا سوائے فاسقوں کے کوئی بھی کرتا نہیں انکار (۹۹)

اَوَكُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۰﴾

کوئی عہد جب کرتے ہیں یہ،
تو توڑ دیتی ہے انہی کی اک جماعت اس کو،
اکثر لوگ یہ ایمان سے خالی ہیں (۱۰۰)

وَلَمَّا جَاۗءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ۘ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَاۗءَ ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۱﴾

جب آئے رسولؐ، اللہ کی جانب سے فرماتے ہوئے تصدیق اس کی،
جو ہے پاس ان کے،
تو ان کے ایک فرقے نے کتاب اللہ اپنی پیٹھ پیچھے پھینک دی،
گویا نہ اس کو جانتے تھے وہ (۱۰۱)

وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰي مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۭ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَي الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ۭ وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ۭ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ۭ وَمَا هُمْ بِضَاۗرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ۭ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ

اور اس کے لگ گئے پیچھے،
جسے شیطان پڑھتے تھے سلیمانؑ کی حکومت کے زمانے میں،
سلیمانؑ نے کیا ہرگز نہ کوئی کفر، بلکہ کفر شیطانوں کا تھا یہ،
عام لوگوں کو جو سکھلاتے تھے جادو،
اور بابل میں تھا جو ہاروت اور ماروت کو معلوم،
اس کا علم کچھ ہرگز کسی کو بھی نہیں دیتے تھے وہ،
حتیٰ کہ یہ کہتے تھے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 29 of 2222

خَلَاقٍ ۚ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ ۭ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝

ہم تو آزمائش کا ذریعہ ہیں، کر و مت کفر تم،
وہ لوگ ان سے سیکھتے تھے علم وہ،
جس سے میاں بیوی میں ہو جائے جدائی،
گرچہ وہ نقصان دے سکتے نہیں تھے کچھ کسی کو بھی،
بغیر اللہ کی مرضی کے،
وہ کچھ سیکھتے تھے وہ،
خسارہ دے انہیں جو اور کوئی فائدہ ان کو نہ دے،
یہ جانتے تھے وہ،
کہ اس کے لینے والے کا نہیں حصہ کوئی بھی آخرت میں،
اور وہ تھی بدترین شے، جس کے بدلے میں وہ خود کو بیچتے تھے،
کاش وہ یہ جانتے ہوتے (۱۰۲)

وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ ۭ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝

اگر وہ صاحبِ ایمان ہوتے، متقی ہوتے،
صلہ اللہ کی جانب سے ان کو بہتر یں ملتا،
سمجھتے کاش اتنا وہ (۱۰۳)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا ۭ

مسلمانو! (نبیؐ سے) تم کہو مت راعنا، بلکہ کہو ان سے کہ اُنظرنا،
سنو! ان کو توجہ سے،

وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

اور اہلِ کفر کی خاطر عذابِ سخت ہے (آخر) (۱۰۴)

مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝

(اے پیغمبرؐ!) جو ہیں اہلِ کتاب،
ان میں سے کافر اور مشرک سب نہیں یہ چاہتے،
ہو آپؐ پر نازل بھلائی رب کی،
لیکن جس کو اللہ چاہے اپنی رحمتوں کے واسطے کر لے اسے مخصوص،
اللہ تو نہایت فضل کا مالک ہے (۱۰۵)

مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا ۭ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

(اے مرسلؐ!) کریں منسوخ جس آیت کو ہم،
یا محو کر دیں ذہن سے ہم آپؐ کے جس کو،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 30 of 2222

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّ لَا نَصِیْرٍ ۝

تو لے آتے ہیں بہتر اس سے یا اس جیسی ہی کوئی،
نہیں کیا آپؐ کو معلوم؟ ہے اللہ ہر اک چیز پر قادر (۱۰۶)
نہیں کیا آپؐ کو معلوم؟
اللہ ہی کی خاطر بادشاہی ہے زمیں اور آسمانوں کی،
(مسلمانو!) نہیں کوئی تمہارا حامی و ناصر سوا اس کے (۱۰۷)

اَمْ تُرِیْدُوْنَ اَنْ تَسْـَٔلُوْا رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُىِٕلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ یَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِیْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ ۝

سوال ایسے ہی کرنا چاہتے ہو اپنے پیغمبر سے کیا؟
جیسے کیے موسیٰؑ سے اس سے پہلے لوگوں نے،
سنو! ایمان کے بدلے میں جو بھی کفر اپنائے،
بھٹک کر رہ گیا وہ سیدھے رستے سے (۱۰۸)

وَدَّ كَثِیْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ یَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ اِیْمَانِكُمْ كُفَّارًا ۚ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۚ فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا حَتّٰى یَاْتِیَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝

جو ہیں اہلِ کتاب،
اکثر بٹانا چاہتے ہیں تم کو بھی ایمان کی رہ سے،
فقط اپنے حسد اور بغض کے باعث،
معاف ان کو کرو تم اور نظر انداز کر دو ان کو تم،
حتیٰ کہ اپنا فیصلہ اللہ لے آئے،
وہ ہے ہر چیز پر قادر (۱۰۹)

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَیْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ۝

کرو قائم نماز اور دو زکوٰۃ،
اور اپنے آگے تم جو بھیجو گے بھلائی،
وہ خدا کے پاس پا لو گے،
ہے اللہ دیکھتا اعمال کو، کرتے ہو تم جو بھی (۱۱۰)

وَقَالُوْا لَنْ یَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ تِلْكَ اَمَانِیُّهُمْ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝

یہودی اور عیسائی یہ کہتے ہیں کہ جنت میں وہی جائیں گے،
ان کی خواہشیں ہیں صرف یہ،
ان سے یہ کہہ دیجے (اے پیغمبرؐ!)،
اگر سچے ہو تم، تو لاؤ پھر کوئی دلیل اس کی (۱۱۱)

بَلٰى مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗۤ اَجْرُهٗ

سنو! جو بھی جھکے اللہ کے آگے، کرے نیکی،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 31 of 2222

عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿١١٢﴾

تو اس کا اجر رب کے پاس ہے،
(اور حشر کے دن)
ایسے لوگوں کو نہ کوئی خوف ہی ہوگا نہ وہ غمگین ہی ہوں گے (۱۱۲)

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى شَيْءٍ ۖ وَّقَالَتِ
النَّصٰرٰى لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَيْءٍ ۙ وَّهُمْ يَتْلُوْنَ
الْكِتٰبَ ۗ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۚ فَاللّٰهُ
يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿١١٣﴾

یہ کہتے ہیں یہودی، حق پہ عیسائی نہیں ہیں،
اور کہتے ہیں یہ عیسائی، نہیں حق پر یہودی،
حالانکہ دونوں ہی پڑھتے ہیں کتاب،
اور اس طرح کی بات وہ کرتے ہیں جو بے علم ہیں،
روزِ قیامت فیصلہ اللہ ان کے درمیاں کر دے گا (۱۱۳)

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ
وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا ۗ اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَا
اِلَّا خَآئِفِيْنَ ۗ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ
عَظِيْمٌ ﴿١١٤﴾

کون اس شخص سے بڑھ کر ہے ظالم؟
جو خدا کی مسجدوں میں ذکرِ ربانی کو روکے،
اور انہیں ویران کرنے کی کرے کوشش،
یہ ایسے لوگ ہیں، داخل ہوں گر ان میں، تو ہوں سہمے ہوئے،
ان کے لئے دنیا میں رسوائی ہے،
اور ہے آخرت میں بھی عذابِ سخت (۱۱۴)

وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۚ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ۗ
اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿١١٥﴾

مشرق اور مغرب کا ہے مالک صرف اللہ،
اور جدھر تم رخ کرو، ہے سامنا اللہ کا،
وہ صاحبِ وسعت بھی ہے اور علم والا بھی (۱۱۵)

وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ۗ بَلْ لَّهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ۗ كُلٌّ لَّهٗ قَانِتُوْنَ ﴿١١٦﴾

لگے کہنے یہودی یہ، کہ ہے اولاد اللہ کی،
(نہیں) وہ پاک ہے اس سے،
اسی کا ہے جو کچھ ہے آسمانوں اور زمیں میں،
سب ہیں اس کے تابعِ فرماں (۱۱۶)

بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۗ وَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ
لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿١١٧﴾

وہی خالق زمین و آسماں کا ہے،
وہ جو بھی کام کرنا چاہے، کہہ دیتا ہے "ہو جا"،
اور وہ ہو جاتا ہے (۱۱۷)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 32 of 2222

وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِيْنَآ اٰيَةٌ ؕ
كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ؕ تَشَابَهَتْ
قُلُوْبُهُمْ ؕ قَدْ بَيَّنَّا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۱۱۸﴾

جو بے علم ہیں، کہتے ہیں، کیوں کرتا نہیں ہم سے کلام اللہ خود؟
یا پھر ہمارے پاس کیوں آتی نہیں کوئی نشانی؟
اور کہی تھی اگلے لوگوں نے بھی ان سے پہلے ایسی بات،
ملتے جلتے ان کے دل ہیں آپس میں،
جو ہیں اہل یقیں،
ہم نے بیاں کر دی ہیں اپنی آیتیں ان کے لئے (۱۱۸)

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۙ وَّلَا تُسْـَٔلُ عَنْ
اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ ﴿۱۱۹﴾

(اور اے نبیؐ!) بیشک بنا کر آپؐ کو بھیجا ہے،
حق کے ساتھ ہم نے تو بشارت دینے والا اور ڈرانے والا،
اور پرسش کبھی ہوگی نہ کوئی آپؐ سے
دوزخ کے باشندوں کے بارے میں (۱۱۹)

وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ؕ
قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ
اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِيْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ
وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۱۲۰﴾

نہ خوش ہوں گے یہودی اور نصرانی یہ ہرگز آپؐ سے،
جب تک کریں ان کے نہ دیں کی پیروی آپؐ،
ان سے کہہ دیجئے کہ (اللہ) کی ہدایت ہی ہدایت ہے،
اگر باوصف اپنے علم کے، کی خواہشوں کی پیروی ان کی،
تو (اللہ) کے یہاں ہوگا نہ کوئی آپ کا پھر حامی و ناصر (۱۲۰)

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ
بِهٖ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۲۱﴾

جنھیں ہم نے عطا کی ہے کتاب،
اس کو وہ پڑھتے ہیں کہ جیسے حق ہے پڑھنے کا،
یہی وہ لوگ ہیں، رکھتے ہیں جو ایمان اس پر،
اور جو انکار کرتے ہیں، خسارے میں ہیں ایسے لوگ سب (۱۲۱)

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّيْ
فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۲۲﴾

اے قومِ اسرائیل! میری نعمتوں کو یاد رکھو، تم کو جو دی ہیں،
تمہیں میں نے عطا کی ہے فضیلت ساری دنیا پر (۱۲۲)

وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ
مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾

اور اس دن سے ڈرو، جس دن نہ کوئی کام آئے گا کسی کے،
اور نہ فدیہ ہی لیا جائے گا کوئی تب کسی سے،
اور نہ دے گی کام ہی کوئی سفارش،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 33 of 2222

وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ اِنِّىْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِىْ ؕ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِى الظّٰلِمِيْنَ ۝

اور نہ کچھ ان کی مدد ہوگی (۱۲۳)
(اے پیغمبرؐ! دلائیں یاد انہیں وہ وقت)
ابراہیمؑ کو جب آزمایا چند باتوں میں خدا نے،
اور وہ اترے جو پورے ان میں،
اللہ نے یہ فرمایا۔ ''بنانے والا ہوں تم کو میں لوگوں کا امام،
اس پر یہ ابراہیمؑ بولے۔ ''اور میری اولاد کو؟،،
اللہ نے فرمایا کہ ہاں،
لیکن نہیں یہ ظالموں کے واسطے وعدہ (۱۲۴)

وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ؕ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِىَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ۝

بنایا ہم نے بیت اللہ کو مرکز اور جائے امن،
(اور یہ حکم فرمایا) بنالو اس کو تم جائے نماز اپنی،
جو ابراہیمؑ کی (کعبے میں) ہے جائے قیام،
اور پھر لیا وعدہ یہ ابراہیمؑ و اسمٰعیلؑ (دونوں) سے،
کہ وہ رکھیں گے پاک اور صاف میرا گھر،
طواف و اعتکاف و سجدہ کرنے والوں کی خاطر (۱۲۵)

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗٓ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝

لگے کہنے پھر ابراہیمؑ، اے پروردگار!
اس (شہر مکہ) کو بنا دے امن والا شہر تو،
اور اس کے باشندوں کو، اللہ اور یوم آخرت پر جن کا ایماں ہو،
پھلوں کا رزق دے،
اللہ نے فرمایا (کہ ہاں) لیکن جو اہل کفر ہوں گے،
ان کو بھی دوں گا میں تھوڑا فائدہ کچھ دن،
پھر آخر میں دھکیلوں گا انہیں دوزخ کی جانب،
جو ٹھکانا بدتر ہیں ہے (۱۲۶)

وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝

اور ابراہیمؑ و اسمٰعیلؑ جب کعبے کی دیواریں اٹھاتے جاتے تھے،
کہتے تھے، خدمت کر قبول اے رب! ہماری یہ،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 34 of 2222

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً
لَّكَ ۠ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ
الرَّحِيْمُ ﴿۱۲۸﴾

یقیناً تو ہے سننے، جاننے والا (۱۲۷)
اے رب! اپنا بنا لے تابع فرماں ہمیں تو،
اور ہماری نسل میں سے بھی جماعت ایک پیدا کر،
جو تیری تابع فرماں ہو،
اور ہم کو عبادت کے طریقے بھی سکھا،
کر درگزر ہم سے،
کہ بیشک درگزر اور رحم کرنے والا ہے تو ہی (۱۲۸)

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ
وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ
الْحَكِيْمُ ﴿۱۲۹﴾

ہمارے رب! رسولؐ اک بھیج ان میں سے،
جو تیری آیتیں ان کو سنائے،
اور سکھائے جو کتاب و حکمت ان کو اور کرے جو تزکیہ ان کا،
یقیناً تو ہی غالب اور دانا ہے (۱۲۹)

وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ۭ وَلَقَدِ
اصْطَفَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۳۰﴾

وہی موڑے گا منہ دینِ براہیمی سے، جو احمق ہو،
ابراہیمؑ کو ہم نے چنا دنیا میں،
اور پھر آخرت میں بھی وہ ہوں گے نیک لوگوں میں (۱۳۰)

اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ ۙ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۳۱﴾

کہا جب ان کے رب نے، تابع فرمان ہو جاؤ!
تو وہ کہنے لگے،
میں تابع فرماں ہوا سارے جہاں کے رب کا (۱۳۱)

وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ ۭ يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ
اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾

ابراہیمؑ اور یعقوبؑ نے اولاد سے اپنی وصیت کی،
کہ اے بیٹو! تمہارے واسطے اللہ نے اس دیں کو چنا ہے،
تم مسلماں رہنا آخر تک (۱۳۲)

اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ ۙ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ
مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِيْ ۭ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَاۗىِٕكَ
اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ وَنَحْنُ لَهٗ
مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۳﴾

(بھلا بتلاؤ) کیا موجود تھے تم لوگ؟
جب یعقوبؑ کا وقتِ وفات آیا،
وہ یہ کہنے لگے اولاد سے، کس کی عبادت تم کرو گے بعد میرے؟
سب یہی کہنے لگے سن کر،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 35 of 2222

کہ آپؐ اور آپؐ کے اجداد ابراہیمؑ و اسمٰعیلؑ اور اسحٰقؑ کے معبود کی،
جو ایک ہی ہے، ہم اسی کے تابع فرماں رہیں گے (۱۳۳)

تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۴﴾

یہ تھی وہ امت جو گزری، جو کیا اس نے وہ اس کے واسطے تھا،
جو کرو گے تم، تمہارے واسطے ہوگا،
نہ ہوگی تم سے کچھ پرسش کبھی اس کی، جو وہ کرتے تھے (۱۳۴)

وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا ۭ قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ حَنِيْفًا ۭ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۳۵﴾

کہتے ہیں (یہودی اور نصرانی مسلمانوں سے)
پاؤ گے ہدایت تم، جو اپنا لو ہمارا دیں،
تو کہہ دیجے (اے پیغمبرؐ!) ہے راہ راست پر بس دین ابراہیمؑ کا،
مشرک نہیں تھے جو کبھی (۱۳۵)

قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۶﴾

تم اے مسلمانو! کہو اللہ پر ہم لائے ہیں ایماں،
اور اس پر بھی، کتاب (حق) جو اتری ہے ہماری سمت،
اور اترے صحیفے جو ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ و اسحٰقؑ اور یعقوبؑ اور ان کی آل پر،
اور موسیٰؑ و عیسیٰؑ کو جو بخشی گئیں،
اور دوسرے گزرے جو پیغمبرؑ،
کتابیں دی گئیں ان کو جو رب کی سمت سے،
سب پر ہیں ہم ایمان لائے،
ہم نہیں کچھ فرق ان کے درمیاں کرتے،
کہ ہم ہیں تابع فرمان (اللہ) کے (۱۳۶)

فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ ۚ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۳۷﴾

اگر تم جیسا یہ ایمان لائیں، تو یہ پا جائیں ہدایت،
اور اگر منہ موڑ لیں، تو ہٹ دھرم ہوں گے،
(اے پیغمبرؐ) فقط اللہ کافی آپؐ کی خاطر ہے،
وہ ہے سننے والا، جاننے والا (۱۳۷)

صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۠ وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ﴿۱۳۸﴾

(مسلمانو! کہو ان سے) کر و رنگ اختیار اللہ کا،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 36 of 2222

اور اس سے اچھا رنگ کس کا ہے؟
اسی کی ہم عبادت کرنے والے ہیں (۱۳۸)

قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِی اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۚ وَلَنَآ اَعْمَالُنَا وَ
لَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ﴿۱۳۸﴾

(اے پیغمبرؐ!) یہ کہہ دیجے،
جھگڑتے ہو بھلا اللہ کے بارے میں تم ہم سے؟
ہمارا اور تمہارا رب وہی ہے،
اور ہمارے جو عمل ہیں، وہ ہمارے واسطے ہیں،
اور تمہارے جو عمل ہیں، وہ تمہارے واسطے ہیں،
ہم ہیں بس اس کی عبادت کرنے والے (۱۳۹)

اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ
وَيَعْقُوْبَ وَ الْاَسْبَاطَ كَانُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ۭ قُلْ
ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ۭ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً
عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ۭ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۹﴾

اور کیا کہتے ہو؟
ابراہیمؑ و اسمٰعیلؑ اور اسحٰق اور یعقوبؑ اور اولاد ان کی،
سب یہودی تھے یا عیسائی؟
(اے پیغمبرؐ!) یہ کہہ دیجے، زیادہ جانتے ہو تم کہ اللہ؟
اس سے بڑھ کر کون ظالم ہے؟ جو اللہ کی گواہی کو چھپائے،
اور نہیں ہے بے خبر اللہ اس سے، تم جو کرتے ہو (۱۴۰)

تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ
وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۱﴾

یہ امت تھی جو گزری، اور کیا جو کچھ انہوں نے، تھا وہ ان کے واسطے،
اور تم کرو گے جو بھی، وہ ہوگا تمہارے واسطے،
ہوگی نہ پرسش تم سے کچھ ان کے عمل کی (۱۴۱)

پارہ ۲

سَيَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰىهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِيْ
كَانُوْا عَلَيْهَا ۭ قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۭ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ
اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۴۲﴾

بعض احمق لوگ یہ باتیں بنائیں گے،
کہ کس شے نے ہٹایا ہے مسلمانوں کو قبلے سے،
کہ جس پر تھے وہ پہلے،
آپؐ کہہ دیجے، کہ اللہ کے لئے ہے مشرق و مغرب،
جسے چاہے وہ سیدھی رہ دکھائے (۱۴۲)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 37 of 2222

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ؕ وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِيْ كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ؕ وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝

ہم نے ہے تم کو بنایا امتِ وسطی، کہ تم لوگوں پہ ہو جاؤ گواہ،
اور تم پہ ہو جائیں گواہ (اللہ کے پیغمبرؐ)
(اے پیغمبرؐ!) تھے جس قبلے پہ پہلے آپؐ،
اسے ہم نے مقرر تھا کیا اس واسطے، تا کہ یہ دیکھیں ہم،
کہ ان میں کون ہے سچا اطاعت کیش پیغمبر کا،
اور ہے کون اپنی ایڑیوں کے بل پلٹ جاتا؟
اگرچہ کام یہ مشکل ہے،
لیکن جن کو اللہ نے ہدایت دی ہے (ان کو کچھ نہیں مشکل)،
نہیں اللہ کرے گا ضائع ایماں کو تمہارے (مومنو!)،
وہ ہے شفیق و مہرباں (۱۴۳)

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ۪ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ۝

ہم دیکھتے ہیں آپؐ کے چہرے کو اٹھتے بار بار افلاک کی جانب،
سو اس قبلے کی جانب پھیر دیں گے آپؐ کو ہم،
جس سے خوش ہوں آپؐ،
اچھا، پھیر لیں کعبے کی جانب اپنے چہرے کو،
(مسلمانو!) جہاں بھی ہو، اسی کی سمت ہی رخ پھیر لو اپنا،
جو ہیں اہل کتاب، اس بات سے واقف ہیں،
یہ برحق ہے اللہ کی طرف سے،
اور نہیں اللہ غافل اس سے، جو یہ لوگ کرتے ہیں (۱۴۴)

وَلَئِنْ اَتَيْتَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ بِكُلِّ اٰيَةٍ مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ ۚ وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

اگرچہ آپؐ دے دیں سب دلیلیں ان کو،
جو اہل کتاب ان میں ہیں،
لیکن آپؐ کے قبلے کے پیرو وہ نہیں ہوں گے،
نہ آپؐ ان کا ہیں قبلہ ماننے والے،
نہ وہ آپس میں اک دوجے کا قبلہ مانتے ہیں،
باوجود اس علم کے، جو آپؐ کے ہے پاس آیا،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 38 of 2222

آپ ان کی خواہشوں پر چل پڑے،
تو آپ بھی شامل نہ ہو جائیں کہیں ان ظالموں میں (۱۴۵)

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ؕ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝۱۴۶

(اور) جنھیں ہم نے عطا کی ہے کتاب،
ایسے وہ پیغمبرؐ کو ہیں پہچانتے، جیسے کہ وہ پہچانتے ہیں اپنے بیٹوں کو،
مگر ان میں جماعت ایک ایسی بھی ہے،
جو پہچان کر حق کو چھپاتی ہے (۱۴۶)

اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۝۱۴۷

(اے پیغمبرؐ! یہ قبلے کی جو تبدیلی ہے)
حق ہے آپؐ کے رب کی طرف سے،
آپؐ ہرگز ہوں نہ شک میں مبتلا (۱۴۷)

وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؕ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۱۴۸

ہر قوم کی اک سمت ہے،
(وقتِ عبادت) رخ وہ کرتی ہے جدھر،
اور نیکیوں کی سمت تم دوڑو!
جہاں بھی ہو گے تم، اللہ لے آئے گا تم سب کو،
وہ ہے ہر چیز پر قادر (۱۴۸)

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَاِنَّهٗ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝۱۴۹

(اے پیغمبرؐ!) جہاں سے بھی چلیں آپؐ،
اپنا رُخ کعبے کی جانب ہی رکھیں،
اور ہے یہی حق آپؐ کے رب کی طرف سے،
(اور اے لوگو!) نہیں غافل کبھی اللہ اس سے، تم جو کرتے ہو (۱۴۹)

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ۙ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِيْ ۙ وَلِاُتِمَّ نِعْمَتِيْ عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝۱۵۰

(اے پیغمبرؐ!) جہاں سے بھی چلیں آپؐ،
اپنا رخ کعبے کی جانب ہی رکھیں (وقتِ نماز)،
(اور مومنو!) تم بھی جہاں ہو، اپنا رخ کعبے کی جانب ہی رکھو،
(اور اس لئے ہے یہ) کہ لوگوں کی رہے کوئی نہ حجت تم پہ باقی،
ماسوا ان کے، جو ظالم ہیں، نہ ان سے تم ڈرو ہرگز،
ڈرو مجھ سے، کہ اپنی نعمتیں تم پر کروں پوری میں،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 39 of 2222

كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ
وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۵۱﴾

اور مل جائے راہ حق تمہیں (۱۵۰)
(اور یہ مقرر قبلہ کرنا بھی ہے اک انعام)
جیسے ہم نے بھیجے ہیں تمہی میں سے وہ پیغمبرؐ،
ہماری آیتوں کو جو سناتے ہیں تمہیں،
جو پاک کرتے ہیں تمہیں،
اور جو سکھاتے ہیں کتاب اور حکمت و دانش تمہیں،
اور ایسی باتیں بھی، کہ جن سے بے خبر تھے تم (۱۵۱)

فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ﴿۱۵۲﴾

کرو تم یاد مجھ کو، میں بھی تم کو یاد رکھوں گا،
ادا کرتے رہو تم شکر میرا اور ناشکری کرو ہرگز نہ تم میری (۱۵۲)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ
مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۵۳﴾

(مصیبت میں) مدد چاہو نماز اور صبر سے اے مومنو!
اللہ بیشک صابروں کے ساتھ ہے (۱۵۳)

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ
وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵۴﴾

اور مت کہو مردہ کبھی اللہ کی رہ کے شہیدوں کو،
وہ زندہ ہیں، مگر تم کو نہیں اس کا شعور (۱۵۴)

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ
مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ۭ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۵۵﴾

ہم آزمائیں گے تمہیں کچھ خوف سے،
کچھ بھوک پیاس اور مال اور جاں کے زیاں سے،
اور کچھ ثمرات کے نقصان سے (اک دن)،
(اے پیغمبرؐ!) بشارت دیجئے ان کو جو صابر ہیں (۱۵۵)

الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ
رٰجِعُوْنَ ﴿۱۵۶﴾

مصیبت میں وہ جب بھی مبتلا ہوتے ہیں،
کہتے ہیں کہ ہم اللہ ہی کے واسطے ہیں
اور اسی کی سمت ہم کو لوٹ جانا ہے (۱۵۶)

اُولٰۗىِٕكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۟ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ
الْمُهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۷﴾

خدا کی رحمتیں ان پر ہیں،
اور راہ ہدایت پر یہی تو ہیں (۱۵۷)

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَاۗىِٕرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ
اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ۭ وَمَنْ

صفا، مروہ ہیں اللہ کی نشانی،
جو کرے اللہ کے گھر کا حج و عمرہ،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 40 of 2222

تَطَوَّعَ خَيْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ﴿١٥٨﴾

کچھ نہیں اس میں حرج، گر وہ کرے ان کا طواف،
اور جو کرے نیکی خوشی سے،
قدرداں اور جاننے والا ہے اللہ (۱۵۸)

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى
مِنْۢ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِى الْكِتٰبِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ
اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ﴿١٥٩﴾

اور بیاں کردی ہیں لوگوں کے لئے ہم نے کتاب (حق) میں جو،
اور ان دلیلوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں جو دانستہ،
تو ان لوگوں پہ اللہ کی ہے لعنت
اور لعنت کرنے والوں کی بھی ہے لعنت (۱۵۹)

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَبَيَّنُوْا فَاُولٰٓئِكَ اَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ۚ
وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿١٦٠﴾

مگر توبہ کریں جو، اور کریں اصلاح اپنی اور بیاں حق کو کریں جو،
ان کی توبہ کو میں کرتا ہوں قبول،
اور میں معافی دینے والا، رحم والا ہوں (۱۶۰)

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ
لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٦١﴾
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ
يُنْظَرُوْنَ ﴿١٦٢﴾

جو کافر کفر کی حالت میں مرجائیں،
تو لعنت ان پہ ہے اللہ کی، اس کے فرشتوں اور لوگوں کی (۱۶۱)
رہیں گے وہ ہمیشہ ایسی حالت میں،
نہ کم ہوگا عذاب ان کا، نہ ان کو ڈھیل دی جائے گی (۱۶۲)

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿١٦٣﴾

تم سب کا ہے اک معبود اور اس کے سوا کوئی نہیں معبود،
بے حد مہرباں ہے وہ، نہایت رحم والا ہے (۱۶۳)

اِنَّ فِىْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ
وَالْفُلْكِ الَّتِىْ تَجْرِىْ فِى الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَآ
اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ
بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ۖ وَّتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ
وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ
يَّعْقِلُوْنَ ﴿١٦٤﴾

زمیں اور آسمانوں کی یہ پیدائش،
یہ رات اور دن کا اک دوجے کے پیچھے آنا جانا،
اور لوگوں کے لئے سامان لے کر نفع کا چلنا سمندر میں سفینوں کا،
اور اللہ نے اتارا آسمانوں سے جو پانی،
اور پھر اس سے زمیں کو زندگی دینا
اور اس میں ہر طرح کے جانداروں کا یہ پھیلانا،
بدلنا رخ ہواؤں کا یہ،
اور جو آسمانوں اور زمیں کے درمیاں بادل مسخر ہیں،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 41 of 2222

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ ۙ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ ﴿١٦٥﴾

ہے ان میں عقل والوں کیلئے حق کی نشانی (۱۶۴)
اور ایسے لوگ بھی ہیں،
جو شریک اللہ کا اوروں کو ٹھہرا کر محبت ان سے رکھتے ہیں،
کہ جیسے چاہیئے اللہ سے،
لیکن جو مومن ہیں، انہیں ہے سب سے بڑھ کر صرف اللہ سے محبت،
کاش ظالم جانتے وہ بات،
جو سمجھیں گے خود ہی دیکھ کر آخر عذابِ سخت کو (اک دن)،
کہ سب قوت ہے اللہ کے لئے،
وہ ہے عذابِ سخت کا مالک (۱۶۵)

اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا وَرَاَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ ﴿١٦٦﴾

جب اپنے پیروؤں سے ہوں گے ایسے پیشوا بیزار،
اور دیکھیں گے آنکھوں سے عذابِ سخت،
تو سب ٹوٹ جائیں گے تعلق (۱۶۶)

وَقَالَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا ؕ كَذٰلِكَ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ عَلَيْهِمْ ؕ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنَ النَّارِ ﴿١٦٧﴾

اور پیرو یہ کہیں گے، کاش ہم دوبارہ دنیا کی طرف جائیں،
تو ہم بھی ان سے یوں بیزار ہو جائیں کہ جیسے یہ ہیں ہم سے،
اس طرح اللہ دکھائے گا انہیں اعمال ان کے، حسرتوں کی شکل میں،
یہ آگ سے ہرگز نہ نکلیں گے (۱۶۷)

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِى الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿١٦٨﴾

اے لوگو! جو زمیں میں ہیں حلال اور پاک چیزیں، ان کو کھاؤ،
اور شیطاں کے کبھی نقشِ قدم پر مت چلو،
وہ ہے کھلا دشمن تمہارا (۱۶۸)

اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَالْفَحْشَآءِ وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿١٦٩﴾

وہ برائی، بے حیائی کا ہی تم کو حکم دے گا،
اور چاہے گا، کہ وہ باتیں کرو اللہ کے بارے میں تم
جن کو نہیں ہو جانتے (۱۶۹)

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْـًٔا

ان سے کہا جاتا ہے جب تم، پیروی اس کی کرو،
اللہ نے جس کو اتارا ہے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 42 of 2222

وَلَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۷۰﴾

تو وہ کہتے ہیں، ہم تو پیروی ایسے طریقے کی کریں گے،
جس پہ اپنے باپ دادا کو ہے پایا،
خواہ ان کے باپ دادا بے سمجھ اور بے ہدایت ہوں (۱۷۰)

وَمَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا كَمَثَلِ الَّذِيْ يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّنِدَآءً ؕ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۷۱﴾

مثال ان کافروں کی اس طرح ہے،
جس طرح کوئی بلائے جانور اپنے،
سمجھتے ہی نہیں جو کچھ بلانے کے سوا ہرگز،
یہ بہرے گونگے، اندھے ہیں،
انہیں کچھ بھی نہیں ہے عقل (۱۷۱)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۷۲﴾

اے ایمان والو! کھاؤ وہ پاکیزہ چیزیں، دی ہیں جو ہم نے تمہیں،
اور شکر (اللہ) کا کرو، گر تم عبادت اس کی کرتے ہو (۱۷۲)

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَاۤ اِثْمَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۷۳﴾

حرام اللہ نے تم پر کیا مردار، خوں، خنزیر،
اور وہ شے، لیا جائے کسی کا نام (اللہ) کے سوا جس پر،
اگر مجبور ہو جائے کوئی، اور ہو نہ سرکش اور حد سے بڑھنے والا وہ،
تو پھر کوئی نہیں اس پر گناہ،
اللہ بخشش کرنے والا، مہرباں ہے (۱۷۳)

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۙ اُولٰٓئِكَ مَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۪ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۷۴﴾

جو چھپاتے ہیں کتاب اللہ کی نازل شدہ آیات میں سے کچھ،
اور اس کو بیچتے ہیں تھوڑی سی قیمت پہ،
اپنے پیٹ میں وہ آگ بھرتے ہیں،
نہ (اللہ) بات بھی ان سے کرے گا حشر کے دن،
اور نہ ان کو وہ کرے گا پاک،
ان لوگوں کی خاطر ہے عذاب سخت (۱۷۴)

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَآ اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ﴿۱۷۵﴾

یہ وہ لوگ ہیں، بدلے ہدایت کے خریدا ہے جنھوں نے گمراہی کو،
اور عذاب سخت کو بخشش کے بدلے میں،
سہیں گے یہ عذاب نار کو کیسے؟ (۱۷۵)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 43 of 2222

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ نَزَّلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِي
الْكِتٰبِ لَفِيْ شِقَاقٍۭ بَعِيْدٍ ۝

(عذاب اس واسطے ہے یہ)
کہ (اللہ نے تو نازل کی کتاب (حق)، مگر یہ تھے مخالف،
اور نکل آئے بہت ہی دور اس رہ میں (۱۷۶)

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ
وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ
وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى
وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ ۚ
وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ
وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ۗ
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ۭ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝

یہی نیکی نہیں، تم رخ کرو مشرق یا مغرب کی طرف اپنا،
حقیقت میں ہیں وہ نیکی کی رہ پر،
لائیں جو ایمان (اللہ) پر، قیامت پر، فرشتوں پر، کتاب اللہ پہ، اور انبیاء پر،
اور کریں جو خرچ اپنے مال کو (اللہ) کی الفت میں،
عزیزوں اور یتیموں اور مسکینوں پہ، رہگیروں پہ بھی اور سائلوں پر بھی،
غلاموں کو کریں آزاد جو،
اور جو کریں قائم نماز اور دیں زکوٰۃ،
اپنا کریں وعدہ وفا جو،
اور کریں جو صبر تنگی اور مصیبت اور لڑائی میں،
یہی ہیں لوگ سچے، اور یہی ہیں متقی (۱۷۷)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى ۭ
اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى ۭ فَمَنْ عُفِيَ
لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَاۗءٌ اِلَيْهِ
بِاِحْسَانٍ ۭ ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ۭ فَمَنِ
اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

ایمان والو! فرض ہے تم پر قصاص ان کا، جو ہیں مقتول،
اک آزاد کے بدلے میں اک آزاد،
بدلے میں غلام اک کے غلام،
اور ایک عورت کے عوض عورت،
کسی مقتول کے وارث کی جانب سے،
اگر قاتل کو کچھ بھی کر دیا جائے معاف،
اس کو بھی اس کی پیروی میں چاہیے نیکی کرے،
اور خوں بہا اچھے طریقے سے ادا کر دے،
تمہارے رب کی جانب سے یہ آسانی ہے اور ہے مہربانی بھی،
پھر اس کے بعد جو سرکش ہو،
اس کے واسطے ہے اک عذاب سخت (۱۷۸)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 44 of 2222

وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿١٧٩﴾

اور اے عقل والو! یہ قصاص اک زندگی ہی ہے تمہارے واسطے، تا کہ بچو تم (قتل وغارت سے) (۱۷۹)

كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَيْرَا ۨ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ﴿١٨٠﴾

یہ تم پر فرض ہے، مرنے لگے کوئی، تو اپنے مال میں سے وہ کرے ماں باپ اور اپنے عزیزوں کے لئے، احسن طریقے سے وصیت، متقی لوگوں پہ یہ واجب ہے (۱۸۰)

فَمَنْۢ بَدَّلَهٗ بَعْدَ مَا سَمِعَهٗ فَاِنَّمَآ اِثْمُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يُبَدِّلُوْنَهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿١٨١﴾

سن کر پھر اسے بدلے اگر کوئی، تو اس کا ہے گناہ اس پر، ہے اللہ واقعی سب سننے والا، جاننے والا (۱۸۱)

فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا فَاَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٨٢﴾

ہو جانب دار گر کوئی وصیت کرنے والا، یا وصیت سے ہو گر محسوس حق تلفی کا اندیشہ کسی کو، تو کرا دے صلح اس کے وارثوں میں وہ، نہیں اس پر گناہ کوئی، ہے اللہ بخشنے والا بھی اور ہے مہرباں بھی (۱۸۲)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿١٨٣﴾

مومنو! تم پر ہیں روزے فرض، جیسے تم سے پہلے فرض تھے، تا کہ بنو تم متقی (۱۸۳)

اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ۭ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰي سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ۭ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ۭ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ۭ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿١٨٤﴾

یہ چند ہیں گنتی کے دن، لیکن اگر بیمار ہو تم میں سے کوئی، یا سفر پر ہو، تو گنتی کو کرے وہ دوسرے ایام میں پورا، کوئی طاقت اگر رکھے، تو فدیئے میں وہ اک مسکین کو کھانا کھلا دے، اور کرے نیکی کوئی اپنی خوشی سے، تو ہے اس کے واسطے اچھا، بہر صورت اگر سمجھو، تمہارے حق میں بہتر ہے کہ تم روزے رکھو (۱۸۴)

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۭ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰي سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ

وہ (برکتوں والا) مہینہ ہے مہِ رمضان، اترا جس میں ہے قرآن، جو لوگوں کی خاطر ہے ہدایت،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 45 of 2222

أَيَّامٍ أُخَرَ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿١٨٥﴾

مشتمل ہے یہ کھلی آیات پر، جو رہنمائے راہِ حق اور امتیازِ حق و باطل ہیں،
کوئی موجود ہو (اس ماہ میں) تو چاہیئے اس کو رکھے روزے،
کوئی بیمار ہو یا ہو سفر پر،
تو وہ گنتی کو کرے پھر دوسرے ایام میں پورا،
تمہارے ساتھ آسانی ہے (اللہ) چاہتا، سختی نہیں،
تا کہ کرو تعداد تم پوری،
اور اس نے جو ہدایت دی تمہیں،
اس پر کرو اس کی بزرگی کا بیاں اور شکر بھی اس کا (۱۸۵)

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ۖ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ ۖ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ﴿١٨٦﴾

(اے پیغمبرؐ!) مرے بندے مرے بارے میں جب پوچھیں،
تو کہہ دیجے، بہت نزدیک ہوں میں،
جو پکارے مجھ کو، دیتا ہوں جواب اس کا،
انہیں بھی چاہیئے مانیں مری بات،
اور رکھیں ایمان مجھ پر، تا کہ سیدھے راستے پر ہوں (۱۸۶)

أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَائِكُمْ ۚ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ۗ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنتُمْ تَخْتَانُونَ أَنفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنكُمْ ۖ فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ ۚ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۖ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ ۚ وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ ۗ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا ۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿١٨٧﴾

اب اجازت ہے کہ تم ان سے ملو،
اور جو خدا نے لکھ دیا ہے، اس کو تم حاصل کرو،
کھاؤ پیو اس وقت تک،
جب تک سفیدی صبح کی ظاہر نہ ہو شب کی سیاہی سے،
کرو روزے کو پھر تم رات تک پورا،
مساجد میں اگر تم معتکف ہو، بیویوں سے مت ملو اپنی،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 46 of 2222

وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ۭ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَي الظّٰلِمِيْنَ ۝

جب تلک فتنہ نہ مٹ جائے، لڑو ان سے،
کہ غالب آئے دینِ حق،
اگر رک جائیں وہ (رک جاؤ تم بھی، مت کرو سختی)،
کہ سختی ظالموں ہی کے لئے ہے (۱۹۳)

اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ۭ فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ۝

ماہِ حرمت ہے برابر ماہِ حرمت کے،
برابر حرمتیں ساری ہیں بدلے میں،
کوئی تم پر کرے سختی، تو پھر تم بھی کرو اتنی ہی سختی،
اور رہو ڈرتے سدا اللہ سے،
اور جان لو یہ تم، کہ اللہ ساتھ ہے پرہیزگاروں کے (۱۹۴)

وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۛ وَاَحْسِنُوْا ۛ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

کرو اللہ کی راہ میں خرچ،
اور خود کو ہلاکت میں نہ ڈالو اپنے ہاتھوں سے،
کرو احسان، اور اللہ بھی احسان کرنے والوں کو ہے چاہتا (۱۹۵)

وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ۭ فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ ۭ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖٓ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ ۠ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ ۭ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ۭ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝

مت اپنے سر منڈاؤ، جب تلک اپنی جگہ پہنچے نہ قربانی،
سوائے اس کے جو بیمار ہو یا اس کے سر میں ہو کوئی تکلیف،
تو فدیہ ہے اس کے واسطے،
روزے رکھے، چاہے وہ صدقہ دے یا قربانی کرے،
جب دور ہو تکلیف اور تم مطمئن ہو جاؤ
اور جو تمتع کا کرے عمرہ جو تم میں سے،
وہ قربانی کرے جو بھی میسّر ہو،
جسے طاقت نہ ہو، وہ تین دن روزے رکھے ایام حج میں،
اور اس کے بعد رکھے سات دن روزے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 47 of 2222

یہ (اللہ کی) حدیں ہیں، تم نہ جانا پاس بھی ان کے،
بیان کرتا ہے یوں اللہ اپنی آیتوں کو کھول کر لوگوں کی خاطر،
تاکہ وہ ہوں متقی (۱۸۷)

وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۸﴾
يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ۭ قُلْ هِىَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ ۭ
وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ
مَنِ اتَّقٰى ۚ وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ
تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۸۹﴾

اک دوسرے کا مال مت کھایا کرو ناحق،
نہ کھاؤ حاکموں کے تم ذریعے سے کسی کا مال دانستہ (۱۸۸)
(اے پیغمبرؐ!) اگر یہ چاند کے بارے میں پوچھیں،
کیوں یہ گھٹتا اور بڑھتا ہے؟
تو کہہ دیجے،
یہ لوگوں کے لئے تقویم اور ایامِ حج کے جاننے کا ایک پیمانہ ہے،
اور اس بات میں نیکی نہیں ہرگز،
کہ تم داخل ہو پیچھے سے گھروں میں،
نیک تو بس متقی ہیں،
تم گھروں میں آؤ دروازوں سے،
اور اللہ سے ڈرتے رہو، تاکہ تمہیں ہو کامیابی (۱۸۹)

وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ۭ
اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۱۹۰﴾

اور لڑو راہِ اللہ کی رہ میں ان سے، جو لڑتے ہیں تم سے،
اور بڑھو مت حد سے تم،
اللہ نہیں کرتا پسند ان کو، جو بڑھ جاتے ہیں حد سے (۱۹۰)

وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَاَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ حَيْثُ
اَخْرَجُوْكُمْ وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَ
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى يُقٰتِلُوْكُمْ فِيْهِ ۚ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ
فَاقْتُلُوْهُمْ ۭ كَذٰلِكَ جَزَاۗءُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۹۱﴾

کافروں کو تم جہاں بھی پاؤ ان کو قتل کر ڈالو،
نکالو ان کو (مکے سے) جہاں سے تھا نکالا تم کو ان لوگوں نے،
فتنہ قتل سے بھی ہے کہیں بڑھ کر،
لڑو کعبے کے پاس ان سے نہ تم،
حتیٰ کہ وہ تم سے لڑیں خود،
اور لڑیں تم سے، تو ان کو قتل کر ڈالو، سزا یہ کافروں کی ہے (۱۹۱)

فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۹۲﴾

اگر یہ باز آ جائیں، تو اللہ بخشنے والا بھی ہے اور مہرباں بھی (۱۹۲)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 48 of 2222

یہ مل کر دس ہوئے پورے،
یہ ان کے واسطے ہے حکم، جو مکے کے باشندے نہ ہوں،
لوگو! ڈرو اللہ سے، وہ ہے عذاب سخت کا مالک (۱۹۶)

اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ۗ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ۗ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى ۡ وَاتَّقُوْنِ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ۝

مقرر ہیں مہینے حج کے،
جو ان میں کرے حج کا ارادہ، تو بچے حج میں وہ پھر شہوت سے،
اور فسق و فجور اور جنگ سے،
اور تم کرو گے کام جو نیکی کا، اللہ باخبر اس سے ہے،
اپنے ساتھ زادِ راہ لے کر جاؤ اور پرہیز گاری بہتر ہیں توشہ ہے،
اے اربابِ دانش! مجھ سے تم ڈرتے رہو (۱۹۷)

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ۭ فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۠ وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ ۚ وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّاۗلِّيْنَ ۝

تم پر نہیں کوئی گنہ ہرگز،
(تجارت کے ذریعے) اپنے رب کا فضل گر چاہو،
جب آؤ لوٹ کر عرفات سے، ذکرِ الٰہی کے لئے رک جاؤ مزدلفہ میں،
اور اللہ کو اپنے کرو یاد اس طرح جیسے ہدایت تم کو اس نے کی ہے،
تم بھولے ہوئے تھے اس سے پہلے راہ (۱۹۸)

ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

اور لوٹو وہاں سے جب، جہاں سے لوٹتے ہیں سب،
طلب بخشش کرو اللہ سے، وہ ہے نہایت مہرباں (۱۹۹)

فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَاۗءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ۭ فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۝

پھر جب ادا تم کر چکو ارکانِ حج،
تو یاد اللہ کو کرو، جیسے کیا کرتے تھے یاد اجداد کو،
بلکہ کچھ اس سے بھی زیادہ،
اور کچھ ہیں لوگ ایسے، جو یہ کہتے ہیں
کہ اے رب! کر عطا ہم کو تو دنیا میں،
نہیں ہے آخرت میں ان کا کچھ حصہ (۲۰۰)

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

مگر کچھ لوگ ایسے ہیں، جو کہتے ہیں،
ہمارے رب! عطا کر ہم کو دنیا میں بھلائی،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 49 of 2222

آخرت میں بھی بھلائی،

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا ۭ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝

اور عذاب نار سے ہم کو بچا (۲۰۱)

یہ لوگ ہیں، حصہ جنھیں ملتا ہے ان کے نیک کاموں کا،

اور اللہ جلد لینے والا ہے سارا حساب (۲۰۲)

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ۭ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۚ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۙ لِمَنِ اتَّقٰى ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝

اور یاد اللہ کو کرو گنتی کے ان ایام میں،

اس پر نہیں کوئی گنہ، جلدی سے دو دن میں جو لوٹ آئے (منیٰ سے)،

اور جو کر دے دیر (یعنی تیسرے دن تک رہے ٹھہرا)

تو اس پر بھی نہیں کوئی گنہ،

یہ ہے فقط اس کے لئے، (اللہ سے جو ڈرتا ہے،

اور ڈرتے رہو اللہ سے اور یہ جان لو،

تم سب کو ہونا ہے اکٹھے ایک دن اس کے حضور (۲۰۳)

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰي مَا فِيْ قَلْبِهٖ ۙ وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ۝

(اور اے پیمبرؐ!) ان میں اک ایسا (منافق) بھی ہے،

جس کی دنیوی مطلب کی باتیں آپؐ کو لگتی ہیں دلکش،

اور بناتا ہے گواہ اللہ کو وہ اپنی نیت پر،

اگرچہ ہے بڑا مفسد (۲۰۴)

وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِي الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ۝

وہ جب بھی لوٹ کر جاتا ہے،

اس کوشش میں ہوتا ہے،

زمیں پر ہو فساد اور کھیت اور انسان ہوں برباد،

حالانکہ نہیں ہے چاہتا اللہ فساد (۲۰۵)

وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ۭ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝

اور جب کہا جائے اسے، (اللہ سے ڈر،

آمادہ کرتا ہے گناہوں پر اسے اس کا غرور،

اس کے لئے دوزخ ہی کافی ہے،

ٹھکانا ہے جو سب سے بدتر ہیں (۲۰۶)

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَاۗءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ۭ

کچھ لوگ ایسے بھی ہیں،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 50 of 2222

وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿٢٠٧﴾

جو (اللہ) کی مرضی کی طلب میں جان تک کو بیچ دیتے ہیں،
اور (اللہ) مہرباں ہے ایسے ہی بندوں پہ (۲۰۷)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً ۠ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿٢٠٨﴾

اے ایمان والو! پورے پورے داخلِ اسلام ہو جاؤ!
کرو مت پیروی شیطان کے نقشِ قدم کی،
وہ تمہارا ہے کھلا دشمن (۲۰۸)

فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَتْكُمُ الْبَيِّنٰتُ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٢٠٩﴾

تمہارے پاس ہیں جب آ چکی روشن دلیلیں،
پھر بھی اے لوگو! اگر تم ڈگمگا جاؤ،
تو (یہ اچھی طرح سمجھو) کہ (اللہ) غالب و دانا ہے (۲۰۹)

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿٢١٠﴾

کیا یہ لوگ اس کے منتظر ہیں؟
ان پہ نازل بادلوں کے سائبانوں سے ہو (اللہ) کا عذابِ سخت،
اور اس کے فرشتے بھی اتر آئیں اور ان کا کام ہو جائے تمام،
اور سب امور آخر تو (اللہ) کی طرف ہی لوٹتے ہیں (۲۱۰)

سَلْ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ كَمْ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ اٰيَةٍۢ بَيِّنَةٍ ۭ وَمَنْ يُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَتْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿٢١١﴾

(اے پیغمبر!) یہ پوچھیں قومِ اسرائیل سے،
کیسی نشانی اک سے اک بڑھ کر کھلی ان کو تھی بخشی ہم نے،
اور اللہ کی نعمت (کتابِ آسمانی) پاس آ جانے کے بعد اس کو کوئی بدلے،
(تو وہ یہ جان لے) (اللہ) عذابِ سخت کا مالک ہے (۲۱۱)

زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۘ وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاۗءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٢١٢﴾

جو کافر ہیں، ان کے واسطے ہے خوشنما ان کی حیاتِ دنیوی،
ایمان والوں سے وہ کرتے ہیں تمسخر،
حالانکہ جو متقی ہیں، حشر کے دن ان پہ وہ ہوں گے کہیں غالب،
جسے بھی چاہے روزی بے حساب اللہ دیتا ہے (۲۱۲)

كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۟ فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۠ وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۭ وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ

تھا پہلے ایک ہی دیں سارے لوگوں کا،
مگر کرنے لگے پھر اختلاف آپس میں جب،
اللہ نے بھیجے نبی اپنے، بشارت دینے والے اور ڈرانے والے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 51 of 2222

مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۗ فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ ۗ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝

ان کے ساتھ ہی بھیجی کتاب (حق)،
کہ جس میں اختلاف ان کا تھا، اس میں فیصلہ کردے وہ،
جو حق جانتے تھے اور ہدایت آ چکی تھی پاس ان کے،
صرف اپنے بغض کے باعث انہوں نے اختلاف اس سے کیا،
اللہ نے کی رہنمائی حق کی جانب مومنوں کی،
اور جسے بھی چاہے (اللہ) سیدھے رستے کی ہدایت دے (۲۱۳)

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ۭ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَاۗءُ وَالضَّرَّاۗءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ۭ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ۝

(مسلمانو!) بھلا تم کو گماں ہے تم چلے جاؤ گے جنت میں؟
اگرچہ تم پہ وہ آئی نہیں ہیں مشکلیں،
جو آئیں تم سے پہلے لوگوں پر،
مصائب اور تکالیف ان کو پہنچیں اور جھنجھوڑے وہ گئے اتنے،
کہ پیغمبر اور ان کے ساتھ تھے جو، یہ لگے کہنے،
کہ (اللہ) کی مدد کس وقت آئے گی؟
سنو! نزدیک (اللہ) کی مدد ہے (۲۱۴)

يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ۭ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۭ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۝

(اے پیمبر!) پوچھتے ہیں آپ سے یہ لوگ،
کیسے خرچ مال اپنا کریں وہ؟
آپ کہہ دیجے، کہ وہ تم خرچ اپنا مال
ماں باپ اور عزیزوں پر، یتیموں راہگیروں اور مسکینوں پہ،
اور تم جو بھلائی بھی کرو گے، علم ہے اللہ کو اس کا (۲۱۵)

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـــًٔا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْـــًٔا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

(مسلمانو!) ہوئی ہے فرض تم پر جنگ، چاہے وہ تمہیں ہو ناگوار،
اور عین ممکن ہے کہ تم جس کو برا سمجھو، تمہارے حق میں اچھا ہو،
اور اچھا جس کو سمجھو، وہ برا حق میں تمہارے ہو،
حقیقی علم (اللہ) کو ہے، اور تم کو نہیں معلوم کچھ (۲۱۶)

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ۭ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ ۭ وَصَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌۢ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۠

یہ پوچھتے ہیں لوگ،
حرمت کے مہینوں میں کہاں تک جنگ جائز ہے؟

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 52 of 2222

وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ۗ
وَلَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ
اسْتَطَاعُوْا ۗ وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ
كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ
وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢١٧﴾

تو کہہ دیجے (اے پیغمبرؐ!) کہ ان میں جنگ کرنا ہے گنہ بھاری،
مگر (اللہ) کی رہ سے روکنا اور کفر کرنا اس سے،
اور کعبے کی جانب روکنا لوگوں کو جانے سے،
وہاں کے رہنے والوں کو وہاں سے دور کر دینا،
گنہ اللہ کے نزدیک ہے اس سے بھی بھاری،
اور فتنہ قتل سے بھی ہے کہیں بڑھ کر،
(مسلمانو!) یہ لڑتے ہی رہیں گے تم سے یوں،
حتیٰ کہ تم کو پھیر دیں دیں سے تمہارے،
اور جو پھر جائیں اپنے دین سے، اور کفر کی حالت میں مر جائیں،
تو ان کے دنیوی اور اخروی اعمال سب ہو جائیں گے غارت،
ہمیشہ کے لئے ہوں گے وہ دوزخ میں (٢١٧)

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ
اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٢١٨﴾

مگر جو لائے ایماں اور ہجرت کی جنھوں نے،
اور جہاد اللہ کی رہ میں جنھوں نے ہے کیا،
اللہ کی رحمت کے ہیں امیدوار،
(اللہ) ہے بے حد بخشنے والا، نہایت مہرباں (٢١٨)

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ۗ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ
وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۗ وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ۗ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ
مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ۖ قُلِ الْعَفْوَ ۗ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ
لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٢١٩﴾
فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۗ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى ۗ قُلْ اِصْلَاحٌ
لَّهُمْ خَيْرٌ ۗ وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ ۗ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ
مِنَ الْمُصْلِحِ ۗ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ
عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٢٢٠﴾

(اور اے پیمبرؐ!) پوچھتے ہیں یہ جوئے اور مے کے بارے میں،
تو کہہ دیجے، کہ ان میں ہے بڑا بھاری گنہ،
گرچہ ہے لوگوں کے لئے کچھ فائدہ بھی ان میں،
لیکن فائدے سے ہے کہیں بڑھ کر گنہ ان کا،
یہ کرتے ہیں سوال، اللہ کی رہ میں کریں کیا خرچ؟
کہہ دیجے، ضرورت سے زیادہ مال ہو جو،
خرچ کر ڈالو خدا کی رہ میں،
اور (اللہ) بیاں کرتا ہے باتیں کھول کر، تاکہ سمجھ لو تم امورِ عقبیٰ و دنیا،
یتیموں کے جو بارے میں یہ کرتے ہیں سوال،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 53 of 2222

ان سے یہ کہہ دیجئے کہ ان کی خیر خواہی میں بھلائی ہے،
رہو مل جل کے ان سے، تو نہیں کوئی حرج اس میں،
کہ یہ آخر تمہارے بھائی ہیں،
اور جانتا ہے خوب اللہ مفسد و مصلح کو،
اللہ چاہتا تو ڈال دیتا تم کو مشکل میں،
یقیناً وہ ہے غالب اور دانا بھی (۲۱۹-۲۲۰)

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ۭ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ
مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى
يُؤْمِنُوْا ۭ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ۭ
اُولٰۗىِٕكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ
وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ
يَتَذَكَّرُوْنَ ۝

(مسلمانو!) کرو مت تم نکاح ان عورتوں سے، جو ہیں مشرک،
جب تلک ایماں نہ لے آئیں،
ہے بہتر صاحب ایمان لونڈی، شرک کرنے والی اک آزاد عورت سے،
اگرچہ مشرکہ تم کو لگے اچھی،
کرو مت تم نکاح ایمان والی عورتوں کا شرک کرنے والے مردوں سے،
کہ جب تک وہ نہ مومن ہوں،
ہے بہتر صاحب ایماں غلام آزاد مشرک سے،
اگرچہ تم کو اچھا ہی لگے مشرک،
یہ (مشرک مرد اور عورت) بلاتے ہیں جہنم کی طرف،
لیکن بلاتا ہے خدائے پاک جنت اور بخشش کی طرف،
اور آیتیں اپنی بیاں کرتا ہے لوگوں کے لئے،
تاکہ نصیحت ان سے وہ حاصل کریں (۲۲۱)

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ۭ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا
النِّسَاۗءَ فِي الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ
فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ
يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ۝

اور پوچھتے ہیں حیض کے بارے میں یہ،
کہہ دیجئے، یہ گندگی ہے،
اس لئے ان عورتوں سے تم کنارہ کش رہو، جو حیض میں ہوں،
اور نہ ان کے پاس جاؤ تم، وہ جب تک ہو نہ جائیں پاک،
اور جب پاک ہو جائیں، تو جاؤ پاس ان کے تم،
جدھر سے تم کو اللہ نے اجازت دی ہے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 54 of 2222

بیشک چاہتا ہے (اللہ) توبہ کرنے والوں

اور پاک وصاف رہنے والے لوگوں کو (۲۲۲)

نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

تمہاری بیویاں گویا تمہاری کھیتیاں ہیں،

جس طرح چاہو تم آؤ اپنی کھیتی میں،

کرو تم فکر آگے کی اور (اللہ) سے ڈرو،

اور جان لو تم اس سے ملنے والے ہو (اک دن)،

(اے پیغمبرؐ!)

وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝

نجات اخروی کی آپؐ دے دیجے بشارت مومنوں کو (۲۲۳)

اے مسلمانو! نشانہ اپنی قسموں کا نہ (اللہ) کو بناؤ (یوں)،

کہ تم تقویٰ، بھلائی اور صلح وآشتی لوگوں میں آخر چھوڑ بیٹھو،

اور (اللہ) سننے والا، جاننے والا ہے (۲۲۴)

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝

پکڑے گا تمہیں (اللہ) نہ ان بے معنی قسموں پر،

مگر اس پر وہ پکڑے گا، تمہارے دل کا جو ہو فعل،

(اللہ) بخشنے والا ہے اور ہے بردبار (۲۲۵)

لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَاۗىِٕهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ ۚ فَاِنْ فَاۗءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

ان کے لئے جو بیویوں سے اپنی کھا بیٹھیں نہ ملنے کی قسم،

مہلت فقط ہے چار مہ،

گر لوٹ آئیں وہ، تو پھر اللہ بھی ہے بخشنے والا، نہایت مہرباں (۲۲۶)

وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝

اور گر انہوں نے کر لیا پختہ ارادہ چھوڑنے کا ان کو،

تو اللہ سننے والا اور ہے جاننے والا (۲۲۷)

وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْۗءٍ ۭ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا ۭ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۠ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝

ملے جن کو طلاق،

ان عورتوں کو چاہیئے، وہ تین حیضوں تک رکھیں روکے ہوئے خود کو،

اور ان کے واسطے جائز نہیں ہرگز،

کہ ان کے رحم میں پیدا کیا ہے جو بھی (اللہ) نے، چھپائیں وہ اسے،

گر ان کا ہے ایمان (اللہ) اور قیامت پر،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 55 of 2222

ہے ان کے شوہروں کو حق،
کہ وہ واپس انہیں لے جائیں اس مدت میں، اگر ہو صلح کا ان کا ارادہ،
اور ایسا عورتوں کا حق ہے جیسا ان پہ حق مردوں کا ہے،
لیکن فضیلت پھر بھی مردوں کو ہے ان پر،
اور خدا ہے غالب و دانا (۲۲۸)

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ ۗ وَلَا
يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْـًٔا اِلَّآ اَنْ يَّخَافَآ اَلَّا
يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۭ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۙ فَلَا
جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ۭ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا
تَعْتَدُوْهَا ۚ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

طلاقیں ہیں فقط دو بار،
(اس کے بعد) ایسی عورتوں کو روکے رکھنا ہے مناسب طور سے،
یا پھر سلوکِ نیک سے ہے چھوڑ دینا،
اور نہیں جائز تمہیں، جو کچھ دیا ہے تم نے ان کو،
اس میں سے کچھ ان سے واپس لو،
اگر دونوں میاں بیوی کو خدشہ ہو کہ وہ قائم نہ رکھ پائیں گے اللہ کی حدیں،
تو پھر نہیں کوئی گنہ، عورت رہائی کے لئے کچھ دے اگر،
یہ ہیں حدیں اللہ کی، ان سے کبھی آگے نہ بڑھنا،
اور جو آگے بڑھیں ان سے، وہی ظالم ہیں (۲۲۹)

فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا
غَيْرَهٗ ۭ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يَّتَرَاجَعَآ اِنْ ظَنَّآ اَنْ
يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۭ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ
يَّعْلَمُوْنَ ۝

شوہر تیسری بار اپنی بیوی کو اگر دے دے طلاق،
اس کے لئے جائز نہیں رہتی وہ عورت پھر،
نہ جب تک دوسرے شوہر سے وہ کر لے نکاح،
اور وہ اسے دے دے طلاق،
اب کچھ نہیں ملنے میں دونوں پر گنہ ہرگز،
اگر سمجھیں حدود اللہ پر قائم رہیں گے وہ،
یہ اللہ کی حدیں ہیں،
وہ بیاں کرتا ہے جن کو جاننے والوں کی خاطر (۲۳۰)

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاۗءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ
بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ ۠ وَّلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا

اور جب تم عورتوں کو دو طلاقیں دے چکو،
اور اپنی عدت ختم کر لیں وہ،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 56 of 2222

لِّتَعْتَدُوْا ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ۚ وَلَا
تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ۚ وَّاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَآ اَنْزَلَ
عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا
اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿٢٣١﴾

تو یا ان کو بساؤ، یا انہیں احسن طریقے سے کر و رخصت،
نہ روکو ان کو تم تکلیف دینے کے لئے،
ایسا کرے جو شخص، اس نے ظلم اپنی جان پر ڈھایا،
نہ سمجھو تم مذاق اللہ کی آیات کو،
اور یاد رکھو اس کی نعمت اور کتاب اور اس کی حکمت کو،
جو اس نے تم پہ نازل کی،
نصیحت تم کو کرتا ہے وہ اسکے ہی ذریعے،
اور ڈرو اللہ سے اور جان لو، وہ جانتا ہے ساری باتوں کو (۲۳۱)

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ
اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ۗ ذٰلِكَ
يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۗ ذٰلِكُمْ
اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ ۗ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٣٢﴾

اگر تم دے چکو ان کو طلاق،
اور اپنی عدت بھی وہ پوری کر چکی ہوں،
تو انہیں روکو نہ کرنے سے نکاح ان شوہروں سے،
جن سے وہ راضی ہوں،
ہر اس شخص کی خاطر نصیحت ہے یہ،
جو اللہ اور روز قیامت پر یقیں رکھتا ہو،
اور یہ اک طریقہ ہی تمہارے واسطے ہے صاف و پاکیزہ،
ہے اللہ جانتا، تم کو نہیں معلوم (۲۳۲)

وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ ۖ لِمَنْ اَرَادَ
اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ۚ وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ
وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۗ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا ۚ
لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌ ۢ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ ۚ وَعَلَى
الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ۚ فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَ
تَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ۗ وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا
اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ۗ
وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿٢٣٣﴾

اور مائیں پلائیں دودھ اپنا، اپنے بچوں کو،
اگر پوری رضاعت کا ارادہ ہو، تو مدت اس کی ہے دو سال،
اور جو باپ ہوں بچوں کے،
ذمے ان کے روٹی اور کپڑا ان کی ماؤں کا ہے،
دھیان اس کا رہے ہر دم،
کسی کو اس کی ہمت سے نہ بڑھ کر ہو کوئی تکلیف،
اور ماں کو نہ بچے کے سبب نقصان ہو،
اور باپ کو اولاد کے باعث نہ پہنچے کچھ ضرر ہرگز،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 57 of 2222

نہ ہو گر باپ، تو وارث کی ساری ذمہ داری ہے،
اگر ماں باپ باہم مشورے اور اپنی مرضی سے چھڑانا چاہتے ہوں دودھ،
تو ان پر نہیں کوئی گنہ،
اور گر ارادہ ہو کسی سے دودھ پلوانے کا،
تب بھی کچھ نہیں تم پر حرج، جب تم ادا کر دو، جو دینا ہو،
ڈرو اللہ سے اور یاد رکھو! وہ تمہارے ہر عمل کو دیکھتا ہے (۲۳۳)

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ
بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا
جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ وَاللّٰهُ
بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝

فوت ہو جائیں جو تم میں سے، اور اپنی بیویوں کو چھوڑ جائیں،
عورتیں ایسی رکھیں عدت میں خود کو چار ماہ دس دن،
پھر اس کے بعد وہ اپنے لئے جو فیصلہ کر لیں، نہیں کوئی گنہ ہرگز،
اور اللہ ہے تمہارے ہر عمل سے باخبر (۲۳۴)

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاۗءِ
اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ۭ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ وَلٰكِنْ
لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا اِلَّآ اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۬ وَلَا تَعْزِمُوْا
عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ ۭ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ
مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝

کر تم اشارے یا کنائے سے کہو شتے کی بات ان سے،
یا دل میں تم رکھو اس کو،
یہ اللہ جانتا ہے تم کرو گے یاد ان کو،
ان سے پوشیدہ نہ وعدے تم کرو، بلکہ کہو احسن طریقے سے،
نہ جب تک ختم ہو عدت، کرو مت تم نکاح ان سے،
تمہیں معلوم ہے یہ،
جانتا ہے ایسی باتوں کو بھی اللہ، جو تمہارے دل میں ہیں،
اس سے ڈرو، وہ بخشنے والا، نہایت حلم والا ہے (۲۳۵)

لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَاۗءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اَوْ
تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً ۖ وَّمَتِّعُوْهُنَّ ۚ عَلَي الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ
وَعَلَي الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ ۚ مَتَاعًۢا بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَي الْمُحْسِنِيْنَ ۝

نہیں تم پر گنہ کوئی، اگر دے دو طلاق ان عورتوں کو تم،
جنھیں بالکل نہیں تم چھو سکے، یا مہر ان کا کر نہیں پائے مقرر،
ان کو کچھ دے کر کرو رخصت بقدر ہمت و وسعت،
کوئی خوشحال ہو یا تنگ،
لازم ہے یہ نیک اطوار لوگوں پر (۲۳۶)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 58 of 2222

وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ
لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ اِلَّآ اَنْ يَّعْفُوْنَ اَوْ يَعْفُوَا
الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ۭ وَاَنْ تَعْفُوْٓا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۭ وَ
لَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝

اگر چھونے سے پہلے دو طلاق ان عورتوں کو،
اور مقرر مہر ہو ان کا، تو اس کا نصف دو ان کو،
سوائے اس کے، لیں وہ کام نرمی سے، یا اس کو چھوڑ دیں خود ہی،
یہ تقوے کے بھی ہے نزدیک،
اور بھولو نہ ہرگز باہمی لطف و کرم،
بیشک خدا سب دیکھتا ہے، تم جو کرتے ہو (۲۳۷)

حٰفِظُوْا عَلَي الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۤ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ۝

(مسلمانو!) نمازوں کے رہو پابند تم،
اور بالخصوص اس کے کہ جو ہے درمیاں،
اور سامنے اللہ کے تم باادب ہو کر کھڑے ہو (۲۳۸)

فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا
عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ۝

خوف کی حالت میں گر ہو تم (ادا کرلو نماز اپنی) سواری پر یا پیدل،
اور ہو جب امن، تو اللہ کو ایسے کرو تم یاد،
جیسے اس نے سکھلایا ہے تم کو، جو نہیں تم جانتے تھے (۲۳۹)

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا ۙ وَّصِيَّةً
لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ ۚ فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ
عَلَيْكُمْ فِيْ مَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ
حَكِيْمٌ ۝

فوت ہو جائیں جو تم میں سے اور اپنی بیویوں کو چھوڑ جائیں،
(ان کے حق میں) وہ کریں ایسی وصیت،
سال بھر تک خرچ انہیں ملتا رہے
اور کوئی گھر سے بھی نکالے مت انہیں،
ہاں، خود چلی جائیں اگر وہ،
اور کیا ہو جو انہوں نے فیصلہ خود اپنے بارے میں،
تو پھر تم پر نہیں کوئی گنہ ہرگز،
خدا غالب ہے دانا ہے (۲۴۰)

وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَي الْمُتَّقِيْنَ ۝

ضروری ہے یہی پرہیزگاروں کے لئے،
دیں فائدہ کچھ اس طرح کی عورتوں کو،
جن کو دے دی ہو طلاق (۲۴۱)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 59 of 2222

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۲۴۲﴾

اللہ اپنی آیتیں یوں کھول کر تم سے بیان کرتا ہے، تاکہ تم سمجھ پاؤ (۲۴۲)

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ثُمَّ اَحْيَاهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۲۴۳﴾

(اے پیغمبرؐ!) نہیں کیا آپؐ نے دیکھا؟ ہزاروں کو،
جو اپنے گھر سے نکلے موت کے ڈر سے،
کہا اللہ نے، مر جاؤ! (تو وہ سب مر گئے)،
پھر ان کو زندہ کر دیا اس نے،
ہے اللہ فضل کرنے والا لوگوں پر،
مگر اکثر ہیں ناشکرے (۲۴۳)

وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۴۴﴾

(مسلمانو!) خدا کی راہ میں تم قتل کر دو (کافروں کو)
اور تمہیں معلوم ہونا چاہیے، بیشک ہے اللہ سننے والا جاننے والا (۲۴۴)

مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗٓ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ۭ وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُۜطُ ۠ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۴۵﴾

ہے ایسا کون؟ (تم میں سے بھلا) جو قرض دے اللہ کو،
قرض حسن جس کو بڑھا کر دے وہ تم کو،
اور عطا کرتا ہے تنگی اور خوشحالی وہی،
اور تم اسی کی سمت ہی لوٹائے جاؤ گے (۲۴۵)

اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى ۘ اِذْ قَالُوْا لِنَبِيٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا ۭ قَالُوْا وَمَا لَنَآ اَلَّا نُقَاتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا وَاَبْنَاۗىِٕنَا ۭ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۴۶﴾

(اے پیغمبرؐ!) نہیں کیا آپؐ نے دیکھا؟
کہ بعد موسیٰ اسرائیل کے سردار جب کہنے لگے اپنے پیمبرؑ سے،
ہمارے واسطے کیجے مقرر بادشہ کوئی،
کہ ہم اللہ کی رہ میں لڑیں،
یہ بولے پیغمبرؑ، لڑائی فرض بھی ہو جائے،
تو ممکن ہے لڑنے سے کرو پہلو تہی تم،
وہ لگے کہنے، لڑیں گے ہم نہ کیوں اللہ کی رہ میں؟
کہ ہم اپنے گھروں اور بال بچوں سے ہوئے ہیں دور،
لیکن جب ہوئی ان پر لڑائی فرض،
تو تھوڑے سے لوگوں کے سوا سب پھر گئے،
اور جانتا ہے خوب اللہ ظالموں کو (۲۴۶)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 60 of 2222

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًا ؕ
قَالُوْٓا اَنّٰى يَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ
وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ؕ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىهُ عَلَيْكُمْ
وَزَادَهٗ بَسْطَةً فِى الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ؕ وَاللّٰهُ يُؤْتِىْ مُلْكَهٗ
مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝

اور انہیں ان کے پیمبرؑ نے کہا جب یہ،
بنایا ہے تمہارا بادشاہ اللہ نے طالوت کو،
کہنے لگے، ہم پر حکومت کیسے ہوسکتی ہے اس کی؟
اس سے بڑھ کر بادشاہت کے ہیں ہم حقدار،
اس کو مال میں بھی کچھ نہیں وسعت ملی،
(اس پر) پیمبرؑ نے کہا، تم پر فضیلت دی ہے (اللہ) نے اسی کو،
اور اسی کو برتری بھی دی ہے علم اور جسم میں اُس نے،
اور (اللہ) جس کو چاہے بادشاہی دے،
کہ وہ وسعت کا مالک بھی ہے اور ہے علم والا بھی (۲۴۷)

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖٓ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ فِيْهِ
سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ
تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝

پیمبرؑ نے کہا، اس کی حکومت کی نشانی یہ ہے،
اک صندوق آئے گا تمہارے پاس واپس،
جس میں (اللہ) کی طرف سے ہے سکونِ قلب کا سامان،
اور ترکہ ہے آلِ موسیٰؑ و ہارونؑ کا اس میں،
اٹھا کر لائیں گے اس کو فرشتے،
اک نشانی ہے تمہارے واسطے اس میں، اگر تم صاحب ایمان ہو (۲۴۸)

فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ ۙ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِيْكُمْ بِنَهَرٍ ۚ
فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّىْ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّىْٓ اِلَّا
مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةً ۢ بِيَدِهٖ ۚ فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ؕ فَلَمَّا
جَاوَزَهٗ هُوَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۙ قَالُوْا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ
بِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا
اللّٰهِ ۙ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةًۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ مَعَ
الصّٰبِرِيْنَ ۝

اور لشکروں کو لے کے جب طالوت نکلے،
تو کہا ان سے، سنو! (اللہ) تمہیں اک نہر سے ہے آزمانے والا،
جس نے بھی پیا اس میں سے پانی، وہ نہیں میرا،
جو میرا ہے نہ چکھے، ہاں اگر پی لے کوئی اک آدھ چلو،
تو نہیں کوئی حرج اس میں،
مگر تھوڑے سے لوگوں کے سوا سب نے پیا پانی،
جو گزرے نہر سے طالوت دیگر مومنوں کے ساتھ،
تو کہنے لگے وہ لوگ،
طاقت آج تو ہم میں نہیں جالوت سے اور لشکروں سے اس کے لڑنے کی،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 61 of 2222

مگر اللہ سے ملنے کا تھا جن کو یقیں،
کہنے لگے، اکثر یہ ہوتا ہے،
کہ تھوڑی سی جماعت حکم سے اللہ کے آ جاتی ہے غالب،
اس جماعت پر، جو ہو ان سے بڑی،
ہے ساتھ اللہ صبر والوں کے (۲۴۹)

وَلَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ قَالُوْا رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝

مقابل آئے جب جالوت اور اس کے لشکروں کے وہ،
انہوں نے یہ دعا مانگی،
کہ اے رب! صبر دے ہم کو، ہمیں ثابت قدم رکھ،
اور ہمیں دے فتح تو ان کافروں پر (۲۵۰)

فَهَزَمُوْهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۙ وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ وَاٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَآءُ ۗ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝

لشکر طالوت نے دے دی شکست ان کو خدا کے حکم سے،
داؤدؑ نے جالوت کو پھر مار ڈالا،
اور اللہ نے عطا داؤدؑ کو کی بادشاہی اور حکمت،
جس قدر چاہا، دیا پھر علم بھی ان کو،
گر اللہ ایک دوجے سے نہ لوگوں کو ہٹاتا،
تو زمیں پر پھیل جاتا اک فساد،
اللہ ہے سارے جہاں پر مہرباں بے حد (۲۵۱)

تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۭ وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝

(اے پیغمبرؐ!) یہ ہیں اللہ کی آیاتِ برحق، آپ کو جو ہم سناتے ہیں،
یقیناً آپؐ اللہ کے رسولوں میں سے ہیں (۲۵۲)

پارہ ۳

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ۭ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۭ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ۭ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا

اور یہ رسول ایسے ہیں،
جن میں بعض کو ہم نے عطا کی ہے فضیلت بعض پر،
ان میں سے کچھ وہ ہیں، کہ جن سے گفتگو اللہ نے کی،
اور ان میں بعض کے درجے کئے اونچے،
اور ہم نے عیسیٰؑ بن مریم کو روشن معجزے بخشے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 62 of 2222

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ۝

مدد روح القدس سے ان کی کی،
گر چاہتا اللہ،
تو ان کے بعد والے معجزے آنے کے بعد آپس میں پھر ہرگز نہ لڑتے،
اختلاف آپس میں وہ کرتے رہے لیکن،
کچھ ان میں لائے ایماں اور کچھ کافر رہے،
گر چاہتا اللہ، تو وہ ہرگز نہ پھر آپس میں یوں لڑتے،
مگر اللہ وہ کرتا ہے جو کچھ چاہتا ہے (۲۵۳)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ۭ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

مومنو! ہم نے تمہیں جو دے رکھا ہے،
اس میں سے کرتے رہو تم خرچ،
اس سے قبل، آ جائے وہ دن،
جس میں نہ کوئی لین دین اور واقفیت اور سفارش کام آئے گی،
اور اہل کفر ہیں ظالم (۲۵۴)

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَاۗءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـــُٔـوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝

اللہ وہ، نہیں جس کے سوا ہرگز کوئی معبود،
وہ زندہ، ہمیشہ رہنے والا ہے،
نہ اس کو اونگھ آتی ہے نہ ہرگز نیند،
اسی کی ملکیت میں ہے، زمیں اور آسمانوں میں ہے جو کچھ،
کون ہے؟ اس کی اجازت کے بغیر اس سے سفارش جو کرے،
وہ جانتا ہے،
سامنے لوگوں کے ہے جو اور جو ان سے ہے اوجھل،
اور احاطہ کر نہیں سکتے کسی بھی شے کا اس کے علم میں سے وہ،
مگر وہ جس قدر چاہے،
زمیں اور آسمانوں پر ہے حاوی کرسی قدرت اسی کی،
اور دونوں کی حفاظت سے وہ تھکتا ہے نہ اکتاتا،
وہ عالی شان بھی ہے اور عظیم المرتبہ بھی ہے (۲۵۵)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 63 of 2222

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۙ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ
يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ
الْوُثْقٰى ۗ لَا انْفِصَامَ لَهَا ۗ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝

نہیں ہے دیں کے بارے میں زبردستی کوئی ہرگز،
ہدایت گمرہی سے ہو چکی ہے اب الگ ظاہر،
تو شیطاں کا کیا انکار جس نے، اور جو اللہ پر ایمان لے آیا،
لیا تھام اس نے اک پختہ سہارے کو، نہیں جو ٹوٹنے والا،
اور (اللہ) سننے والا، جاننے والا ہے (۲۵۶)

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ
وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰۗـــُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ
اِلَى الظُّلُمٰتِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

(اللہ) مومنوں کا ہے مددگار،
ان کو وہ لاتا ہے گمراہی (کی ظلمت) سے ہدایت (کے اجالے) کی طرف،
اور کافروں کے حامی و ناصر شیاطیں ہیں،
انہیں (ایمان کی) وہ روشنی سے،
(کفر کی) تاریکیوں کی سمت لے جاتے ہیں،
یہ ہیں اہل دوزخ، جو ہمیشہ کے لئے اس میں رہیں گے (۲۵۷)

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْ حَاۗجَّ اِبْرٰهٖمَ فِيْ رَبِّهٖٓ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ ۘ
اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّيَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۙ قَالَ اَنَا اُحْيٖ
وَاُمِيْتُ ۭ قَالَ اِبْرٰهٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَاْتِيْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ
فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِيْ كَفَرَ ۭ وَاللّٰهُ لَا
يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

(اے پیمبرؐ!) کیا نہیں اس پر نظر کی آپؐ نے،
نمرود نے زعم و غرور سلطنت میں آ کے،
ابراہیم سے جھگڑا کیا جب، رب (دو عالم) کے بارے میں،
کہا اس سے یہ ابراہیم نے،
ہے میرا رب ایسا، جو زندہ بھی ہے کرتا، مارتا بھی ہے،
لگا کہنے وہ، میں بھی زندہ کرتا، مارتا ہوں،
پھر کہا یہ اس سے ابراہیم نے،
مشرق کی جانب سے خدا سورج کو لے آتا ہے،
تُو مغرب کی جانب سے اسے لے آ،
تو (یہ سن کر) وہ کافر رہ گیا مبہوت ہو کر،
اور خدا ہرگز نہیں دیتا ہدایت ظالموں کو (۲۵۸)

اَوْ كَالَّذِيْ مَرَّ عَلٰي قَرْيَةٍ وَّهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰي عُرُوْشِهَا ۚ قَالَ
اَنّٰى يُحْيٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ

(اے پیمبرؐ!) کیا نظر کی آپؐ نے اس شخص پر؟
گزرا تھا اس بستی سے جو اوندھی پڑی تھی چھت کے بل،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 64 of 2222

بَعَثَهٗ ؕ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ؕ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ؕ
قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ
يَتَسَنَّهْ ۚ وَانْظُرْ اِلٰى حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَانْظُرْ
اِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا ؕ فَلَمَّا تَبَيَّنَ
لَهٗ ۙ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ۝

کہنے لگا، اللہ اس بستی کو ویرانی کے بعد آباد کیسے کرے گا؟
تو دیا مار اس کو پھر اللہ نے سو سال تک،
اور جب اٹھایا، تو یہ پوچھا، کتنی مدت تجھ پہ ہے گزری؟
لگا کہنے کہ اک دن یا ذرا کم،
رب نے فرمایا کہ تو سو سال تک مردہ رہا،
اور اب تو اپنے کھانے پانی کی طرف بھی دیکھ، جو بالکل نہیں باسی ہوا،
اور دیکھ تو اپنے گدھے کو بھی، ہیں جس کی ہڈیاں نیچے پڑی،
اور ہم بناتے ہیں نشانی اپنی قدرت کی تجھے لوگوں کی خاطر،
دیکھ! کیسے ہڈیوں کو ہم اٹھاتے ہیں!
چڑھاتے کس طرح ہیں گوشت ان پر!
جب یہ سب ظاہر ہوا، تو وہ لگا کہنے، گیا میں جان،
ہے اللہ ہر اک چیز پر قادر (۲۵۹)

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِىْ كَيْفَ تُحْىِ الْمَوْتٰى ؕ قَالَ اَوَلَمْ
تُؤْمِنْ ؕ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِىْ ؕ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً
مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ
مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا ؕ وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ
حَكِيْمٌ ۝

(اے پیغمبرؐ! کریں اس وقت کو بھی یاد)
ابراہیمؑ جب کہنے لگے،
اے میرے رب! مجھ کو دکھا مردوں کو تو زندہ کرے گا کس طرح؟
(اللہ) نے فرمایا، نہیں ایمان رکھتے کیا؟
کہا، ایماں ہے، لیکن دیکھنا میں چاہتا ہوں اس لئے،
تاکہ مرے دل کو ہو اطمینان،
فرمایا، پرندے چار لو، ان کے کرو ٹکڑے،
پھر ان کا ایک اک ٹکڑا رکھو اک اک پہاڑی پر،
پکارو پھر ذرا ان کو، تمہارے پاس وہ اڑتے ہوئے آئیں گے،
اور یہ جان لو! بیشک خدا غالب ہے دانا ہے (۲۶۰)

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ
اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِىْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ

جو لوگ (اللہ) کی راہ میں خرچ اپنا مال کرتے ہیں،
مثال اس کی ہے اس دانے کی صورت، سات جس سے بالیاں نکلیں،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 65 of 2222

وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝

ہر اک بالی میں سو دانے ہوں،
اور اللہ جسے چاہے بڑھا کر دے،
کہ وہ ہے صاحبِ وسعت بھی اور ہے علم والا بھی (۲۶۱)

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًى ۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ اپنا مال کرتے ہیں،
پھر اس کے بعد وہ احساں جتاتے ہیں، نہ دیتے ہیں کوئی تکلیف،
اجر ان کا ہے ان کے رب کے پاس،
ان کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ کوئی غم (۲۶۲)

قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ؕ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ ۝

کوئی بھی نرم بات اور درگزر بہتر ہے اس صدقے سے،
جس کے بعد ہو ایذا رسانی،
اور اللہ بے نیاز اور حلم والا ہے (۲۶۳)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى ۙ كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا ۭ لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰي شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝

مسلمانو! کرو مت ضائع تم خیرات کو اپنی،
جتا کر کوئی احساں یا کسی ایذا رسانی سے،
اک ایسے شخص کی صورت،
کرے جو خرچ اپنا مال لوگوں کے دکھاوے کے لئے،
اور جس کا اللہ اور یومِ آخرت پر ہو نہ ایماں،
ہے مثال اس شخص کی پتھر کی صورت، جس پہ کچھ مٹی جمی ہو،
پھر پڑے مینہ زور کا، تو صاف ہو جائے وہ پتھر،
اور ریاکاروں کو ایسے ہاتھ آئے گی نہ کوئی شے کمائی سے کبھی اپنی،
نہیں اللہ دکھاتا کافروں کو راہ ہدایت کی (۲۶۴)

وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍۢ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ ۚ فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝

جو اپنا مال اللہ کی رضا کے واسطے اور خوشدلی سے خرچ کرتے ہیں،
مثال ان کی ہے ایسے باغ جیسی، جو کسی اونچی جگہ پر ہو،
پڑے مینہ زور کا، تو دے وہ پھل دگنا،
نہ بارش زور کی بھی ہو، تو کافی ہے پھوار اس کے لئے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 66 of 2222

اور تم جو کرتے ہو، وہ (اللہ) دیکھتا ہے (٢٦٥)

اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ
اور بھلا تم میں سے کوئی چاہتا ہے یہ؟
کہ انگوروں کھجوروں کا ہو اس کا باغ،

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ لَهٗ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۙ
اور بہتی ہوں نہریں اس کے نیچے،
ہر طرح کے پھل ہوں اس میں،

وَاَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ ۚ فَاَصَابَهَآ اِعْصَارٌ فِيْهِ
اور خود بوڑھا ہو وہ، اولاد بھی اس کی ہو کم سن،
اور اچانک آ پڑے اس باغ پر ایسا بگولہ آگ کا،

نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ
جس سے وہ جل جائے،
تو ایسے ہی بیان کرتا ہے (اللہ) آیتوں کو صاف صاف اپنی تمہارے واسطے،

تَتَفَكَّرُوْنَ ٢٦٦
تاکہ کرو کچھ غور تم (٢٦٦)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ
ایمان والو! اپنی پاکیزہ کمائی اور زمین کی جو ہے پیداوار،
اس میں سے کرو تم خرچ،

اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ۡ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ
اس مقصد کی خاطر تم نکمی چیز مت چھانٹو،
جسے تم بھی نہیں لیتے کھلی آنکھوں سے،

تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ ۭ
اور یہ جان لو، ہے بے نیاز اور لائق حمد و ثنا (اللہ) (٢٦٧)

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ٢٦٧
ڈراتا ہے تمہیں شیطان (سرکش) تنگدستی سے،

اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاۗءِ ۚ وَاللّٰهُ
تمہیں ترغیب دیتا ہے ہمیشہ وہ برائی کی،
اور (اللہ) مغفرت اور فضل کا کرتا ہے وعدہ تم سے،

يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ٢٦٨ۚ
وہ ہے صاحب وسعت بھی اور ہے علم والا بھی (٢٦٨)

يُّؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ
جسے چاہے وہ حکمت اور دانائی عطا کر دے،
جسے حکمت ملی، اس کو ملی خیر کثیر،

خَيْرًا كَثِيْرًا ۭ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ٢٦٩
اور مانتے ہیں اہل دانش ہی نصیحت (٢٦٩)

وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ
تم کرو جو خرچ یا مانو کوئی بھی نذر، (اللہ) جانتا ہے،

يَعْلَمُهٗ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ٢٧٠
اور نہیں کوئی مددگار ایسے لوگوں کا جو ظالم ہیں (٢٧٠)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 67 of 2222

اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۚ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا
الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝

اگر صدقات کو ظاہر کرو، تو وہ بھی ہے اچھا،
اور ان کو گر چھپا کر دو غریبوں کو، تو یہ ہے اور بھی بہتر،
مٹا ڈالے گا (اللہ) سب گناہوں کو تمہارے،
اور تمہارے سارے کاموں کی خبر اللہ کو ہے (۲۷۱)

لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۗ
وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ ۗ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ
وَجْهِ اللّٰهِ ۗ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ

(اے پیمبرؐ!) آپؐ کے ذمے نہیں ان کی ہدایت،
بلکہ جس کو چاہے دے (اللہ) ہدایت،
اور کرو گے خرچ تم جو مال لوگو! فائدہ بھی خود ہی پاؤ گے،
اگر تم خرچ (اللہ) کی رضا کے واسطے،
تم جو کرو گے خرچ، اس کا اجر بھی پورا دیا جائے گا تم کو،
اور تمہارا حق نہ مارا جائے گا ہرگز (۲۷۲)

لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ
ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ ۖ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ۚ
تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ۚ لَا يَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ۗ وَمَا تُنْفِقُوْا
مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۝

خرچ ان غریبوں کے لئے، (اللہ) کی راہ میں،
جو گھرے ہیں اور نہیں چل سکتے زمین میں پر بانہیں سکتے،
ناواقف ان کی شان سے، ان کے سبب ان کو سمجھتے ہیں بہت خوشحال،
لیکن ان کے چہروں سے انہیں پہچان لو گے تم،
وہ لوگوں سے لپٹ کر مانگتے ہرگز نہیں،
اور تم کرو گے خرچ جو بھی مال (اللہ) جانتا ہے (۲۷۳)

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً
فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ
يَحْزَنُوْنَ ۝

خرچ جو کرتے ہیں اپنا مال رات و شب دکھا کر یا چھپا کر،
اجر ان کے رب کے پاس ان کا ہے،
ان کو خوف ہے کوئی نہ غم (۲۷۴)

اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ
يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ۚ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا
الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ۚ فَمَنْ
جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ۗ وَاَمْرُهٗٓ
اِلَى اللّٰهِ ۚ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا

جو سود کھاتے ہیں، کھڑے ہوں گے (قیامت میں) وہ ایسے،
جس طرح شیطان نے چھو کر بناڈالا ہو مخبوط الحواس ان کو،
کہا کرتے تھے یہ اکثر، تجارت بھی تو ہے اک سود،
حالانکہ حلال اللہ نے کی ہے تجارت اور حرام اس نے کیا ہے سود،
جس کے پاس آ پہنچی نصیحت رب کی جانب سے، وہ باز آیا،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 68 of 2222

خٰلِدُوْنَ ۝

تو جو گزرا سو گزرا، وہ ہے اللہ کے حوالے،
ہاں مگر بارِ دگر ایسا کریں جو، دوزخی ہیں،
وہ ہمیشہ کے لئے اس میں رہیں گے (۲۷۵)

يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ ۗ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ۝

اور مٹاتا سود کو، خیرات کو اللہ بڑھاتا ہے،
پسند اللہ نہیں کرتا گنہگار اور ناشکرے کو (۲۷۶)

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

بیشک لوگ جو ایمان لائے اور جنھوں نے نیکیاں کیں،
اور کی قائم نماز، اور دی زکوٰۃ،
ان کے ہے رب کے پاس ان کا اجر،
ان کو خوف کوئی ہے نہ غم (۲۷۷)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰٓوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝

ایمان والو! تم ڈرو اللہ سے،
اور جو سود باقی رہ گیا ہے، چھوڑ دو اس کو، اگر تم واقعی مومن ہو (۲۷۸)

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ ۚ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ ۝

گر ایسا نہیں کرتے،
تو پھر اللہ اور اس کے پیمبرؐ سے لڑائی کے لئے تیار ہو جاؤ،
اگر توبہ کرو، تو اصل ہے جو مال، بس وہ ہے تمہارا حق،
کسی کا تم کرو نقصان نہ ہو نقصان تمہارا بھی (۲۷۹)

وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ ۚ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

اگر (مقروض) کوئی تنگ ہو، تو دو اسے مہلت فراخی تک،
اور اس کو بخش دو قرضہ، تو یہ بہتر تمہارے واسطے ہے تم اگر سمجھو (۲۸۰)

وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ۗ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝

ڈرو اس دن سے، جب لوٹائے جاؤ گے تم اللہ کی طرف،
اور جب دیا جائے گا ہر اک شخص کو اعمال کا بدلہ،
نہیں ہوگا کسی پر ظلم (۲۸۱)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ۭ وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ ۠ وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ ۚ وَلْيُمْلِلِ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْـــًٔا ۭ فَاِنْ كَانَ

اے ایمان والو!
جب کرو اک دوسرے سے قرض کا تم لین دین اک خاص مدت کیلئے،
اس کو لکھو اور لکھنے والا بھی لکھے انصاف سے،
اور جس طرح اللہ نے سکھلایا ہے، وہ اسکو لکھے، انکار مت اس سے کرے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 69 of 2222

الَّذِیْ عَلَیْهِ الْحَقُّ سَفِیْهًا اَوْ ضَعِیْفًا اَوْ لَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یُّمِلَّ
هُوَ فَلْیُمْلِلْ وَلِیُّهٗ بِالْعَدْلِ ؕ وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِیْدَیْنِ
مِنْ رِّجَالِكُمْ ۚ فَاِنْ لَّمْ یَكُوْنَا رَجُلَیْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ
مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ
اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى ؕ وَلَا یَاْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا ؕ
وَلَا تَسْـَٔمُوْۤا اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِیْرًا اَوْ كَبِیْرًا اِلٰۤى اَجَلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ
اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰۤى اَلَّا تَرْتَابُوْۤا اِلَّاۤ
اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِیْرُوْنَهَا بَیْنَكُمْ فَلَیْسَ عَلَیْكُمْ
جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا ؕ وَاَشْهِدُوْۤا اِذَا تَبَایَعْتُمْ ۪ وَلَا یُضَآرَّ
كَاتِبٌ وَّلَا شَهِیْدٌ ؕ وَاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌۢ بِكُمْ ؕ وَاتَّقُوا
اللّٰهَ ؕ وَیُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۝

جو قرض لے، وہ بول کر تحریر لکھوائے، ڈرے اللہ سے،
جو رب ہے اس کا،
اور نہ کچھ بھی کم کرے وہ قرض میں سے،
ہاں، جو قرضہ لے، اگر نادان یا کمزور ہو، یا وہ نہ کچھ لکھوا سکے،
تو عدل سے اس کا ولی لکھوائے،
اور دو مرد تم رکھو گواہی کے لئے،
گر یہ نہ ہوں، تو مرد اک اور عورتیں دو ہوں،
کہ اک کی بھول کو دوجی دلائے یاد،
اور جب بھی گواہوں کو بلایا جائے، وہ انکار سے مت کام لیں،
اور قرض چھوٹا یا بڑا ہو اور جس کی ایک مدت ہو مقرر،
اس کے لکھنے میں نہ کچھ سستی کرو ہرگز،
یہ بات اللہ کے نزدیک ہے انصاف پر مبنی،
جو رکھتی ہے گواہی کو درست اور شک سے بھی اس کو بچاتی ہے،
اگر ہو نقد کی صورت میں سارا لین دین،
اس کے نہ لکھنے میں نہیں کوئی گنہ ہرگز،
خرید و یا اگر بیچو، گواہ اس کے لئے بھی تم رکھو،
اور یاد رکھو! لکھنے والے اور گواہوں کو نہ پہنچے کچھ ضرر،
ایسا ہوا، تو ہو گے نافرمان،
اللہ سے ڈرو، اللہ سکھاتا ہے تمہیں،
وہ جاننے والا ہے ہر شے (۲۸۲)

وَاِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ ؕ
فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْیُؤَدِّ الَّذِی اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ
وَلْیَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ ؕ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ؕ وَمَنْ یَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗۤ
اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ ۝

اور اگر تم ہو سفر میں، اور نہ کوئی لکھنے والا پاؤ، تو قبضے میں رکھ لو رہن کو،
کوئی سمجھ کر گر امیں، دے دے کسی کو قرض،
تو پھر چاہیے مقروض بھی اس کو ادا کر دے امانت کی طرح،
اور وہ ڈرے اللہ سے، جو اس کا رب ہے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 70 of 2222

اور چھپاؤ مت گواہی کو، چھپائے جو اسے، وہ ہے گنہگار،
اور جو کرتے ہو تم، اللہ اس کو جانتا ہے خوب (٢٨٣)

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ۭ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے، وہ ہے اللہ ہی کا،
اور تمہارے جو دلوں میں ہے، اسے ظاہر کرو چاہے چھپاؤ تم،
حساب اللہ اس کا لے گا تم سے،
جس کو چاہے بخش دے وہ اور جسے چاہے سزا دے،
وہ ہے ہر ایک چیز پر قادر (٢٨٤)

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۭ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰۗىِٕكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۣ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۣ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۡ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝

رسول ایمان لائے اس پر، جو نازل ہوا اللہ کی جانب سے ان پر،
اور ان کے ساتھ کے مومن بھی ایمان لائے،
ان سب نے ایمان رکھا اللہ پر اور اس کے سب فرشتوں اور کتابوں اور رسولوں پر،
(یہ کہتے ہیں کہ) ہم نے رسولوں میں نہیں کچھ فرق کرتے ہم،
انہوں نے کہا یہ کہ ہم نے سنا اور مانی اطاعت،
ہم تیری بخشش طلب کرتے ہیں اے رب!
ہم تیری جانب ہی لوٹیں گے (٢٨٥)

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۭ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ۭ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَي الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۡ وَاغْفِرْ لَنَا ۡ وَارْحَمْنَا ۡ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَي الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝

نہیں تکلیف دیتا اللہ کسی کو بھی کوئی تکلیف دینا اس کی طاقت سے زیادہ،
جو کرے نیکی اسی کے واسطے ہے،
اور برائی جو کرے وہ بھی ہے اس کے واسطے،
اے رب ہمارے! بھول جائیں ہم، یا ہو جائے خطا ہم سے،
تو مت ہم کو پکڑ،
اے رب! نہ ہم پر بوجھ ڈال ایسا، جو ہم سے پہلے لوگوں پر تھا ڈالا،
اے ہمارے رب! نہ ہم پر بوجھ ڈال ایسا نہیں جس کے اٹھانے کی ہمیں طاقت،
اور ہم سے درگزر فرما اور ہم کو بخش دے اور رحم کر ہم پر،
ہمارا تو ہی مالک ہے،
مدد فرما ہماری اور عطا کر کافروں پر ہم کو تو غلبہ (٢٨٦)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 71 of 2222

سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰنَ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ مِائَتَانِ وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓ ۝١

اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۝٢

نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۝٣

مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ۗ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۗ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝٤

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ۝٥

هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ ۗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝٦

هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ۗ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ ۚ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ ۘ وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝٧

سورۂ آل عمران ٣

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

ا۔ل۔م (۱)

ہے اللہ وہ، نہیں جس کے سوا ہرگز کوئی معبود،

وہ زندہ، ہمیشہ رہنے والا ہے (۲)

(اے پیغمبرؐ!) اسی نے کی ہے نازل آپؐ پر برحق کتاب ایسی،

کہ جو موجود سب پہلی کتابوں کی بھی ہے تصدیق کرتی،

اور کیا توریت اور انجیل کو نازل اسی نے (۳)

اس سے پہلے عام لوگوں کی ہدایت کے لئے،

اور امتیاز حق و باطل کے لئے فرقان بھی اس نے اتارا ہے،

جو لوگ آیات ربانی کا ہیں انکار کرتے،

ہے عذاب سخت ان کے واسطے،

اللہ غالب اور بدلہ لینے والا ہے (۴)

زمیں اور آسمانوں کی کوئی بھی شے نہیں اللہ سے مخفی (۵)

وہ ماں کے رحم میں، جس طرح بھی چاہے بناتا ہے تمہاری صورتیں،

اس کے سوا کوئی نہیں معبود، وہ غالب ہے دانا ہے (۶)

(اے پیغمبرؐ!) وہی ہے آپؐ پر جس نے اتاری ہے کتاب اپنی طرف سے،

جس میں ہیں آیاتِ محکم، جو کہ ہیں اصلِ کتاب،

اور کچھ ہیں متشابہ،

کجی ہے جن کے دل میں،

پیروی کرتے ہیں وہ آیاتِ متشابہ کی،

فتنے اور کچھ تاویل کی خاطر،

مگر ان کی حقیقت اصل میں جو ہے،

نہیں وہ جانتا کوئی سوا اللہ کے اور ان کے، جو راسخ علم میں ہیں،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 72 of 2222

وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے ان پہ،
یہ سب ہیں ہمارے رب کی جانب سے،
نصیحت تو فقط کرتے ہیں حاصل عقل والے ہی (۷)

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝

(دُعا کرتے ہیں وہ کچھ یوں خدا سے)
اے ہمارے رب! نہ ٹیڑھے کر ہمارے دل ہدایت بخشنے کے بعد،
اور ہم کو عطا کر اپنی جانب سے تُو رحمت،
تو عطا کرتا ہے بے حد (۸)

رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝

اے ہمارے رب! اکٹھا کرنے والا ہے تُو سب لوگوں کو اک دن،
جس کے آنے میں نہیں ہے شک کوئی ہرگز،
یقیناً اپنے وعدے کے خلاف (اللہ) نہیں کرتا (۹)

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمْ وَقُوْدُ النَّارِ ۝

نہ ہرگز کافروں کے کام کچھ آئے گا ان کا مال اور اولاد،
(اللہ) کے عذاب سخت سے بچنے کی خاطر،
وہ تو دوزخ ہی کا ایندھن ہیں (۱۰)

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ۭ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝

ہے ان کا حال بھی ایسا، ہوا فرعونیوں کا حال جیسے،
اور ان کا جو ہوئے ان سے بھی پہلے لوگ،
جھٹلایا ہماری آیتوں کو جب انہوں نے،
ان کو پھر اللہ نے ان کے گناہوں کے سبب پکڑا،
سزائے سخت دینے والا ہے (اللہ) (۱۱)

قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ ۭ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝

(اے پیغمبرؐ!) یہ اہل کفر سے کہہ دیجئے، تم جلد ہی مغلوب ہوگے،
اور ہانکے جاؤ گے دوزخ کی جانب تم،
ٹھکانا ہے جو سب سے بدتر یں (۱۲)

قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰيَةٌ فِيْ فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ۭ فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاُخْرٰى كَافِرَةٌ يَّرَوْنَهُمْ مِّثْلَيْهِمْ رَاْيَ الْعَيْنِ ۭ وَاللّٰهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي

اور اک نشانی تھی تمہارے واسطے عبرت کی،
جب دونوں گروہوں میں ہوئی مڈبھیڑ،
اک اللہ کی رہ میں تھا لڑتا، دوسرا کافر تھا،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 73 of 2222

الْاَبْصَارِ ﴿١٣﴾

وہ اپنی ہی آنکھوں سے انہیں تھے دیکھتے دگنا،
جسے چاہے خدا اپنی مدد سے تقویت دے دے،
ہے بیشک آنکھ والوں کے لئے اس میں بڑی عبرت (١٣)

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ۗ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ﴿١٤﴾

ہیں لوگوں کے لیے مرغوب چیزیں،
عورتیں، بیٹے، خزانے سونے اور چاندی کے،
اور داغے ہوئے گھوڑے، مویشی اور کھیتی،
ان کی اُلفت خوشنما معلوم ہوتی ہے انہیں،
یہ سب حیاتِ دنیوی کا ہے سروسامان،
اور جو ہے ٹھکانا بہتر یں، اللہ ہی کے پاس ہے (١٤)

قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ۭ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿١٥﴾

کہہ دیجئے، کیا میں تمہیں اس سے بھی بہتر شے بتاؤں؟
اہلِ تقویٰ کے لئے ہیں ان کے رب کے پاس ایسی جنتیں،
ہیں جن کے نیچے موجزن نہریں،
رہیں گے وہ ہمیشہ کے لئے ان میں،
اور ان میں ان کی خاطر بیویاں ہوں گی نہایت پاک و پاکیزہ
اور (اللہ) کی رضا حاصل انہیں ہوگی،
نظر رکھتا ہے (اللہ) اپنے بندوں پر (١٥)

الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿١٦﴾

جو کہتے ہیں، اے رب! ہم لائے ہیں ایماں،
کر دے ہمارے بخش دے، ہم کو بچا نارِ جہنم سے (١٦)

اَلصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ ﴿١٧﴾

یہی ہیں صبر کرنے والے اور سچ بولنے والے،
اطاعت کیش اور (اللہ) کی رہ میں خرچ کرنے والے،
اور راتوں کو اٹھ کر اپنی بخشش مانگنے والے (١٧)

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَاۗىِٕمًۢا بِالْقِسْطِ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿١٨﴾

گواہی دی ہے (اللہ) نے، نہیں اس کے سوا معبود کوئی،
اور فرشتے اور اہل علم بھی شاہد ہیں،
قائم رکھنے والا ہے نظامِ کائنات انصاف سے (اللہ)،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 74 of 2222

سوا اس غالب و دانا کے، کوئی بھی نہیں معبود (۱۸)

اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۗ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۗ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝

بیشک دین تو اللہ کے نزدیک ہے اسلام ہی،
اور جاننے کے بعد بھی جو اختلاف اس دین سے کرنے لگے اہلِ کتاب،
اس کا سبب ہے باہمی ان کی شرارت اور حسد،
اور جو کرے انکار آیاتِ الٰہی سے،
(تو یہ اچھی طرح وہ جان لے)
بیشک حساب اللہ جلدی لینے والا ہے (۱۹)

فَاِنْ حَآجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ۗ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْاُمِّيّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ ۗ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ ۗ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝

(اے پیغمبرؐ!) کریں جھگڑا اگر یہ آپؐ سے پھر بھی،
تو کہہ دیجئے کہ میں نے اور جنھوں نے پیروی کی ہے مری،
سب نے حوالے کر دیا ہے خود کو اللہ کے،
کہیں ان سے جو ہیں اہلِ کتاب، اور ایسے لوگوں سے، جو ہیں اُمّی،
کہ کیا لائے ہو تم اسلام؟
گر اسلام لے آئیں وہ، تو گویا آ گئے راہِ ہدایت پر،
اگر منہ چھیر لیں،
تو (اے پیغمبرؐ!) آپؐ پر ہے صرف پہنچانا پیامِ حق،
اور آگے ہے خدا بندوں کو اپنے دیکھنے والا (۲۰)

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝

جو لوگ اللہ کی آیات کا انکار کرتے ہیں،
وہ ناحق انبیاء کو اور ان کو قتل کرتے ہیں، کریں انصاف کی جو بات،
تو ان کو خبر دیجے عذابِ سخت کی (۲۱)

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۖ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝

ان کے عمل دنیا و عقبیٰ میں ہیں غارت،
اور نہیں ناصر کوئی ان کا (۲۲)

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُدْعَوْنَ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝

(اے پیغمبرؐ!) نہیں کیا آپؐ نے دیکھا انہیں؟
جن کو کتاب اللہ کا حاصل ہوا ہے ایک حصہ،
فیصلے کے واسطے ان کو بلایا جائے جب اس کی طرف،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 75 of 2222

منہ پھیر لیتی اور پلٹ جاتی ہے ان کی اک جماعت (۲۳)

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ۖ وَّغَرَّهُمْ فِيْ دِيْنِهِمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٢٤﴾

اور سبب اس کا یہ ہے، یہ لوگ کہتے ہیں،
چھوئے گی کچھ دنوں کے واسطے ہی آگ ہم کو،
ڈال رکھا ہے انہیں دھوکے میں ان باتوں نے، جو گھڑتے رہے ہیں یہ (۲۴)

فَكَيْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۖ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٢٥﴾

بھلا کیا حال ہوگا ان کا اس دن، جب کریں گے ان کو ہم یک جا،
وہ دن جس کے نہیں آنے میں ہرگز شک کوئی،
ہر شخص کو بدلہ دیا جائے گا پورا اس کے سب اعمال کا،
اور کچھ بھی حق تلفی نہیں ہوگی کسی کی (۲۵)

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ۖ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ۖ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ۖ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٢٦﴾

(اے پیمبرؐ!) آپ فرمائیں کہ اے اللہ! اے دنیا کے مالک!
تو جسے چاہے حکومت بخش دے، چاہے حکومت چھین لے جس سے،
جسے چاہے عزت دے، جسے چاہے تو ذلت دے،
ہے تیرے ہاتھ میں ساری بھلائی،
تو ہے ہر ایک چیز پر قادر (۲۶)

تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۖ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ۖ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٢٧﴾

تو داخل رات کو کرتا ہے دن میں اور دن کو رات میں،
اور تو ہی زندہ کو نکالتا ہے مردہ سے اور مردہ کو زندہ سے بھی کرتا ہے پیدا،
اور جسے چاہتا ہے روزی دیتا ہے بے حساب (۲۷)

لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ۗ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۗ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿٢٨﴾

ایمان والے مسلمانوں کو چھوڑ کر مت کافروں سے دوستی رکھیں،
کرے گا جو بھی ایسا، اس کا (اللہ) سے نہیں کوئی تعلق،
ہاں، سوائے اس کے، اگر مقصد ہو ان کے شر سے بچنا،
(تو الگ ہے بات)،
(اللہ) خود ڈراتا ہے تمہیں اپنے غضب سے،
اور (اللہ) ہی کی جانب لوٹ کر جانا ہے تم سب کو (۲۸)

قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ ۗ وَيَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۗ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

(اے پیغمبرؐ!) یہ کہہ دیجئے کہ جو کچھ ہے تمہارے دل میں،
تم اس کو چھپاؤ یا کرو ظاہر، سب (اللہ) جانتا ہے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 76 of 2222

قَدِيْرٌ ﴿٢٩﴾

اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے، اسے معلوم ہے،
قادر ہے ہر اک چیز پر اللہ (۲۹)

يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا ۚ وَمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ ۚ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗٓ اَمَدًا بَعِيْدًا ۭ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۭ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿٣٠﴾

(رکھو یاد اس دن کو)
کہ جس دن سامنے موجود پائے گا ہر اک اپنے کبھی اچھے برے اعمال،
وہ خواہش کرے گا، کاش اس کے اور برے اعمال میں دوری بہت ہوتی،
اور اپنی ذات سے اللہ ڈراتا ہے تمہیں،
وہ مہرباں ہے اپنے بندوں پر (۳۰)

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٣١﴾

(اے پیغمبرؐ!) یہ کہہ دیجے، اگر رکھتے ہو اللہ سے محبت تم،
تو پھر میری کرو تم پیروی،
اللہ محبت تم سے رکھے گا، گناہوں کو تمہارے بخش دے گا وہ،
کہ اللہ بخشنے والا، نہایت مہرباں ہے (۳۱)

قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٣٢﴾

آپ کہہ دیجے، کرو تم پیروی اللہ اور اس کے پیمبرؐ کی،
اگر یہ پھیر جائیں منہ، تو اللہ بھی نہیں ہے کافروں سے دوستی رکھتا (۳۲)

اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿٣٣﴾

کیا اللہ نے سارے جہاں سے برگزیدہ
نوحؑ و آدمؑ، آلِ ابراہیمؑ کو اور آلِ عمرانؑ کو (۳۳)
یہ سب آپس میں تھے اک دوسرے کی نسل میں سے،
اور خدا ہے سننے والا، جاننے والا (۳۴)

ذُرِّيَّةًۢ بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٣٤﴾

(اے پیغمبرؐ! کریں اس وقت کو بھی یاد)
جب کہنے لگی عمرانؑ کی بیوی،
کہ اے رب! جو بھی میرے پیٹ میں بچہ ہے،
تیری نذر کرتی ہوں میں اس کو،
وقف ہوگا تیری خاطر وہ، قبول اس کو تو کر لے میری جانب سے،
کہ تو ہی سننے والا، جاننے والا ہے (۳۵)

اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّىْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِيْ بَطْنِيْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّىْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٣٥﴾

فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ اِنِّىْ وَضَعْتُهَآ اُنْثٰى ۭ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

جب پیدا ہوا بچہ، تو وہ کہنے لگی، اے رب! جنی ہے میں نے لڑکی،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 77 of 2222

بِمَا وَضَعَتْ ؕ وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰى ۚ وَاِنِّيْ سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَ
اِنِّيْٓ اُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝

اور (اللہ) جانتا تھا، جو جنا اُس نے،
برابر تو نہیں لڑکی کبھی لڑکے کے،
(پھر کہنے لگی وہ) مَیں نے اس کا نام ہے مریم رکھا،
اس کو اور اس کی آنے والی نسل کو شیطان سے محفوظ رکھنے کیلئے،
اے رب! پنہ میں تیری دیتی ہوں (٣٦)

فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّاَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۙ وَّكَفَّلَهَا
زَكَرِيَّا ؕ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا
رِزْقًا ۚ قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ؕ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ
اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝

خوشی سے رب نے فرمایا قبول اس کو،
وراس کی پرورش کی بہتریں اور سرپرست اس کا بنایا پھر زکریاؑ کو،
جاتے کبھی حجرے میں جب اس کے، تو اس کے پاس ہی کھانا رکھا پاتے،
پوچھا جب انہوں نے اس سے، اے مریمؑ!
کہاں سے کھانا آتا ہے تمہارے پاس؟
وہ بولی کہ (اللہ) بھیجتا ہے،
جس کو چاہے رزق دے وہ بے حساب (٣٧)

هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً
طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ۝

اس وقت زکریاؑ نے اپنے رب سے کی یہ عرض،
اے رب! مجھ کو اپنے پاس سے پاکیزہ دے اولاد،
بیشک تو دعائیں سننے والا ہے (٣٨)

فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ ۙ اَنَّ اللّٰهَ
يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا
وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝

تھے وہ محو عبادت اپنے حجرے میں، کہ دی ان کو فرشتوں نے صدا،
اللہ دیتا ہے بشارت تم کو یحییٰؑ کی،
کریں گے کلمہ رب یعنی عیسیٰؑ کی بھی جو تصدیق اور سردار بھی ہوں گے،
جو اپنے نفس پر قابو کئے ہوں گے،
نبی ہوں گے وہ نیک اطوار لوگوں میں سے (٣٩)

قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّقَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ وَامْرَاَتِيْ
عَاقِرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ۝

زکریاؑ لگے کہنے، اے رب! لڑکا مرے ہاں کیسے ہوگا؟
جبکہ مَیں بوڑھا ہوں اور بیوی بھی میری بانجھ ہے،
فرمایا، ایسے ہی، کہ (اللہ) چاہتا ہے جو، وہ کرتا ہے (٤٠)

قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً ؕ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ

کہا، اے رب! مری خاطر مقرر کردے اس کی اک نشانی تو،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 78 of 2222

اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ؕ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ
وَالْاِبْكَارِ ۝

یہ فرمایا، نشانی ہے یہی اس کی،
نہیں بولو گے لوگوں سے، اشارے کے سوا تم تین دن،
اور تم کرو یاد اپنے رب کو، اور کرو شام و سحر تسبیح بھی اس کی (۴۱)

وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىكِ وَطَهَّرَكِ
وَاصْطَفٰىكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ ۝

(اے پیغمبر! کریں اس وقت کو بھی یاد)
مریم سے کہا تھا جب فرشتوں نے،
تمہیں چُن کر کیا ہے پاک اللہ نے،

يٰمَرْيَمُ اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِيْ وَارْكَعِيْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۝

کیا ہے منتخب سارے جہاں کی عورتوں میں سے فقط تم کو (۴۲)
(اس لئے تم میں) اب بن اطاعت کیش ہو کر اسکے آگے تم کرو سجدہ،
اور ان کے ساتھ ہی تم بھی جھکو، جو جھکنے والے ہیں (۴۳)

ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ؕ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ
اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ ۪ وَمَا كُنْتَ
لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ۝

یہ خبریں غیب کی سے ہیں جو ہم وحی کرتے ہیں (اے پیغمبر!)،
نہیں تھے پاس ان کے آپ، جب وہ ڈالتے تھے قرعہ آپس میں،
کہ کون لے مریم کو ان پالے کا؟ (۴۴)
نہ تھے ان کے پاس،

اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ۖ
اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ
الْمُقَرَّبِيْنَ ۝

مریم! تمہیں دیتا ہے اللہ ایک کلمے کی بشارت اپنی جانب سے،
ہے جس کا نام مسیح،
اور جو ہوگا معزز اور مقرب عقبیٰ و دنیا میں (۴۵)

وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِى الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝

ماں کی گود میں بھی اور بڑا ہو کر بھی لوگوں سے کرے گا گفتگو یکساں،
وہ ہوگا نیک بندوں میں سے (۴۶)

قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِىْ وَلَدٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِىْ بَشَرٌ ؕ قَالَ
كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ
كُنْ فَيَكُوْنُ ۝

وہ کہنے لگیں، اے رب! بھلا کیسے مرے بچہ کوئی ہوگا؟
چھوا اب تک نہیں ہرگز کسی بھی مرد نے مجھ کو،
تو وہ کہنے لگے 'یونہی' کہ جو اللہ چاہے پیدا کرتا ہے،
کوئی جب کام کرنا چاہتا ہے وہ، تو کہہ دیتا ہے ''ہو جا''
اور وہ ہو جاتا ہے (۴۷)

وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۝

اس کو حکمت و توریت اور انجیل کی تعلیم دے گا حق تعالیٰ (۴۸)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 79 of 2222

وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ اَنِّىْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۙ اَنِّىْٓ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْىِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِىْ بُيُوْتِكُمْ ۚ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝۴۹

اور وہ ہوگا قوم اسرائیل کی جانب پیمبر،
(اور ہوئے مبعوث جب عیسیٰ) تو یہ کہنے لگے وہ،
میں تمہارے پاس لایا ہوں نشانی رب کی،
مورت ایک مٹی کی بناتا ہوں پرندے کی میں صورت میں،
اسے پھر مارتا ہوں پھونک، تو وہ اڑنے لگتا ہے خدا کے حکم سے،
اور حکم سے اس کے ہی مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو میں کر دیتا ہوں اچھا،
اور مردے کو میں کر دیتا ہوں زندہ،
جو بھی تم کھاتے ہو اور اپنے گھروں میں تم جو کرتے ہو ذخیرہ،
سب بتا دیتا ہوں میں تم کو،
تمہارے واسطے اس میں نشانی ہے، اگر تم صاحب ایمان ہو (۴۹)

وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَىَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَلِاُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِىْ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ ۚ وَجِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۖ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝۵۰

توریت کی تصدیق بھی کرتا ہوں میں، جو سامنے میرے ہے،
اور میں اس لئے آیا ہوں، تاکہ میں کر دوں تم پر حلال،
ان بعض چیزوں کو جو تھیں تم پر حرام،
اور میں تمہارے پاس لایا ہوں نشانی رب کی،
تاکہ تم ڈرو اللہ سے بھی اور کرو میری اطاعت بھی (۵۰)

اِنَّ اللّٰهَ رَبِّىْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۗ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝۵۱

یقیناً اللہ تمہارا اور میرا رب ہے (اللہ)،
تم لوگ اس کی عبادت کرو یہی ہے راہ سیدھی ہے (۵۱)

فَلَمَّآ اَحَسَّ عِيْسٰى مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِىْٓ اِلَى اللّٰهِ ۖ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝۵۲

پھر جس جب عیسیٰ نے ان کا کفر، تو کہنے لگے،
اللہ کی راہ میں کرے گا کون میری نصرت و امداد؟
تو بولے حواری، ہم خدا کے ہیں مددگار،
اور ہم ایمان لائے ہیں خدا پر،
اور رہیں شاہد کہ ہم ہیں تابع فرماں (۵۲)

رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝۵۳

(دعا یہ کی انہوں نے) اے ہمارے رب!
ہم اس پر لائے ایماں تو نے جو نازل کیا ہے ہم پہ،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 80 of 2222

وَ مَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿٥٤﴾

اور تیرے پیمبرؑ کی اطاعت کی ہے ہم نے،
تو ہمیں لکھ لے پیمبرؑ کے گواہوں میں (۵۳)
(جو عیسیٰؑ کے مخالف تھے) انہوں نے کیں جو تدبیریں،
تو اللہ نے بھی کی تدبیر،
اللہ بہتریں تدبیر والا ہے (۵۴)

اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿٥٥﴾

کہا اللہ نے، اے عیسیٰؑ! تمہیں واپس بلانے والا ہوں مَیں
اور اٹھانے والا ہوں اپنی طرف تم کو میں،
اور میں کافروں سے پاک کرنے والا ہوں تم کو،
تمہارے جتنے پیروکار ہیں،
مَیں کافروں پر فوقیت روزِ قیامت تک ہوں ان کو دینے والا،
اور آخر لوٹنا ہے میری ہی جانب تمہیں اور فیصلہ میں ہی کروں گا،
ایسی سب باتوں کا اس دن، جن میں تم کرتے تھے باہم اختلاف (۵۵)

فَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٥٦﴾

عقبیٰ و دنیا میں عذابِ سخت دوں گا منکروں کو میں،
اور ان کا کوئی بھی ہوگا نہ حامی اور ناصر پھر (۵۶)

وَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٥٧﴾

مگر جو لائے ایماں اور جنھوں نے نیکیاں کیں،
پورا پورا اجر انہیں دے گا خدا،
رکھتا نہیں کوئی محبت ظالموں سے وہ (۵۷)

ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ عَلَيْكَ مِنَ الْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ﴿٥٨﴾

(اے پیغمبرؐ!) بیاں کرتے ہیں یہ جو آپؐ کے ہم سامنے آیات،
پر حکمت نصیحت ہیں (۵۸)

اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ۭ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿٥٩﴾

مثال عیسیٰؑ کی ہے اللہ کے نزدیک آدمؑ کی طرح،
جس کو بنایا اس نے مٹی سے، کہا پھر اس سے "ہو جا"
تو وہ فوراً ہو گیا انساں (۵۹)

اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿٦٠﴾

یہی حق آپؐ کے رب کی طرف سے ہے،
نہ ہرگز آپؐ کیجے شک (۶۰)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 81 of 2222

فَمَنْ حَآجَّكَ فِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ﴿٦١﴾

حقیقت آپؐ کے تو علم میں ہے آ چکی،
پھر بھی اگر یہ آپؐ سے جھگڑا کریں (عیسیٰؑ کے بارے میں) تو یہ کہہ دیں،
کہ آؤ ہم بلائیں اپنے بیٹوں کو، بلاؤ تم بھی بیٹوں کو،
ہم اپنی عورتوں کو اور تم بھی عورتوں کو اپنی،
ہم جانوں کو اپنی اور تم بھی اپنی جانوں کو،
دعا پھر ہم کریں مل کر کہ جھوٹوں پر خدائے پاک کی لعنت ہو (٦١)

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ۚ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٦٢﴾

بیشک ہے یہی سچا بیاں، کوئی نہیں معبود (اللہ) کے سوا،
وہ ہے یقیناً غالب و دانا (٦٢)

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِالْمُفْسِدِيْنَ ﴿٦٣﴾

اگر منہ پھیر لیں پھر بھی یہ (کچھ پروا نہیں ہرگز)
کہ (اللہ) جانتا ہے مفسدوں کو (٦٣)

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـــًٔا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴿٦٤﴾

(اے پیمبرؐ!) آپؐ کہہ دیجے کہ اے اہلِ کتاب!
اس بات پر آؤ! جو ہم میں تم میں یکساں ہے،
کہ (اللہ) کے سوا ہم بندگی ہرگز نہ اوروں کی کریں،
مت شرک اپنائیں، نہ ٹھہرائیں کسی کو کارساز اپنا سوا اللہ کے،
گر پھیر لیں منہ پھر بھی یہ،
تو آپ کہہ دیجے، کہ ہم تو ہیں مسلماں (٦٤)

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَاۗجُّوْنَ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمَآ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ وَالْاِنْجِيْلُ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٥﴾

تم جھگڑتے کیوں ہو ابراہیمؑ کے بارے میں اے اہلِ کتاب؟
حالانکہ ان کے بعد ہی توریت اور انجیل اتری ہیں،
مگر پھر بھی سمجھتے کیوں نہیں؟ (٦٥)

هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَاۗءِ حٰجَجْتُمْ فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَاۗجُّوْنَ فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٦﴾

تم کو تھا جس کا علم، جھگڑا اس کے بارے میں کیا تم نے،
مگر جس کا نہیں ہے علم، اس پر کیوں جھگڑتے ہو؟
اور (اللہ) جانتا ہے، تم نہیں ہو جانتے کچھ بھی (٦٦)

مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا ۭ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿٦٧﴾

(حقیقت میں) یہودی تھے نہ نصرانی تھے ابراہیمؑ،
بلکہ وہ بہت سچے مسلماں تھے، نہ مشرک تھے وہ ہرگز (٦٧)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 82 of 2222

اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۗ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۸﴾

اور ابراہیمؑ کے نزدیک ہیں، جو پیروی کرتے ہیں ان کی،
اور نبیؐ یہ اور مومن بھی (تعلق خاص رکھتے ہیں انہی سے)،
اور خدا ہی اہلِ ایماں کا سہارا ہے (۶۸)

وَدَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يُضِلُّوْنَكُمْ ۭ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۶۹﴾

(مسلمانو!) جو ہیں اہلِ کتاب، ان کا گروہ اک چاہتا ہے،
کاش وہ تم کو کریں گمرہ،
حقیقت میں وہ اپنے آپ کو گمراہ کرتے ہیں،
مگر ان کو نہیں ہے علم (۶۹)

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ﴿۷۰﴾

اے اہل کتاب! آیاتِ ربانی کا کیوں انکار تم کرتے ہو،
سب کچھ جاننے کے بعد؟ (۷۰)

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۷۱﴾

اور حق کو ملاتے کیوں ہو باطل سے؟
چھپاتے کیوں ہو حق کو جاننے کے باوجود؟ (۷۱)

وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۷۲﴾

اہل کتاب ایسے بھی ہیں کچھ، جو یہ کہتے ہیں،
ہوا ہے اہل ایماں پر جو نازل،
دن چڑھے ایمان لاؤ اس پہ، اور انکار کرو شام ہوتے ہی،
کہ یہ بھی دین سے پھر جائیں (۷۲)

وَلَا تُؤْمِنُوْٓا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِيْنَكُمْ ۭ قُلْ اِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ ۙ اَنْ يُّؤْتٰٓى اَحَدٌ مِّثْلَ مَآ اُوْتِيْتُمْ اَوْ يُحَاۗجُّوْكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ ۭ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۷۳﴾

اور کہنا نہ مانو تم کسی کا بھی،
سوا اُس کے، کہ جو پیرو تمہارے دین کا ہو،
(اے پیمبرؐ!) آپؐ کہہ دیجے، ہدایت تو ہے اللہ کی ہدایت،
(وہ یہ کہتے ہیں) نہ تم مانو کہ جو تم کو ملا ہے دیں، ملے گا وہ کسی کو،
یا خدا کے روبرو قائل تمہیں وہ کر سکیں،
یہ آپؐ کہہ دیجے،
خدا کے ہاتھ میں فضل و کرم ہے، جس کو وہ چاہے عطا کر دے،
کہ اللہ صاحبِ وسعت ہے، سب کچھ جاننے والا (۷۳)

يَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۷۴﴾

جسے چاہے وہ رحمت کے لئے مخصوص کر لے

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 83 of 2222

اور بڑے فضل و کرم کا ہے خدا مالک (۷۴)

وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهٖۤ اِلَيْكَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ لَّا يُؤَدِّهٖۤ اِلَيْكَ اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَآئِمًا ۚ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَلَيْنَا فِى الْاُمِّيّٖنَ سَبِيْلٌ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝

جو ہیں اہلِ کتاب، ان میں سے کچھ ایسے ہیں،
جن کو آپؐ امانت دیں خزانے کی بھی،
تو کر دیں گے واپس آپؐ کو،
لیکن ہیں کچھ ایسے کہ اک دینار بھی ان کو امانت دیں،
تو جب تک ہوں کھڑے ان کے نہ سر پر،
وہ کبھی واپس نہیں دیں گے،
وہ کہتے ہیں، نہیں ہم پر گنہ کوئی اگر ہم مار لیں حق ان کا جو اُمّی ہیں،
اور سب جاننے کے باوجود،
اللہ کے بارے میں وہ جھوٹی بات کہتے ہیں (۷۵)

بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝

بھلا کیوں کر نہیں؟ (ہوگی گرفت ان کی)
سوا اس کے کہ جو پورا کرے عہد، اور ڈرے اللہ سے،
ایسے ہی لوگوں سے ہے اللہ دوستی رکھتا (۷۶)

اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۪ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

مگر تھوڑی سی قیمت پر خدا کے عہد کو،
اور اپنی قسموں کو ہیں جو بھی بیچ دیتے،
ان کا عقبیٰ میں نہیں حصہ کوئی،
اور حشر کے دن بات ہی ان سے کرے گا
اور نہ ان کی سمت ہی دیکھے گا اللہ،
اور نہ پاک ان کو کرے گا وہ گناہوں سے،
ہے ان کے واسطے تو اک عذاب سخت (۷۷)

وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝

اور اہل کتاب ایسے بھی ہیں کچھ،
جب وہ پڑھتے ہیں کتاب اپنی، زباں کو موڑ کر پڑھتے ہیں،
تاکہ تم یہی سمجھو، یہ ہے جزوِ کتاب، حالانکہ ایسا تو نہیں ہرگز،
وہ کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی جانب سے ہے، جبکہ ہے نہیں ایسا،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 84 of 2222

مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ
يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ
كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ
تَدْرُسُوْنَ ﴿۷۹﴾

وہ سب کچھ جاننے کے باوجود
اللہ کے بارے میں جھوٹی بات کہتے ہیں (۷۸)
جس انساں کو کتاب وحکمت (اللہ) دے اور اس کو دے نبوت بھی،
نہیں اس کے لئے زیبا کہ وہ لوگوں سے یہ کہتا پھرے،
تم چھوڑ کر اللہ کو بندے مرے بن جاؤ!
بلکہ وہ کہے گا ان سے، بن جاؤ خدا والے،
تمہیں تو علم ہے، پڑھتے پڑھاتے ہو کتابِ آسمانی تم (۷۹)

وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا ۭ اَيَاْمُرُكُمْ
بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۸۰﴾

کہے گا وہ نہیں ہرگز، فرشتوں اور نبیوں کو بنا لو رب،
بھلا وہ حکم دے گا کفر کا کیسے تمہیں، جب تم مسلماں ہو؟ (۸۰)

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ
ثُمَّ جَاۗءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ۭ
قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰي ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ ۭ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ۭ
قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۸۱﴾

(اے پیغمبر! دلائیں یاد انہیں وہ وقت)
(اللہ) نے لیا جب عہد نبیوں سے،
کہ میں نے کی عطا تم کو کتاب اور حکمت و دانش،
(اب اس کے بعد) جب آئے رسول ایسا تمہارے درمیاں،
تصدیق فرمائے تمہاری جو کتابِ آسمانی کی،
ضروری ہے کہ تم ایمان لاؤ اس پہ اور اس کی کرو امداد،
فرمایا خدا نے ان سے، کیا اقرار کرتے ہو؟
یہ مجھ سے عہد کرتے ہو؟
کہا سب نے، ہمیں اقرار ہے،
فرمایا، اب شاہد رہو، میں بھی تمہارے ساتھ شاہد ہوں (۸۱)

فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۸۲﴾

جو اس کے بعد اپنے عہد سے پھر جائیں، نافرمان ہیں (۸۲)

اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾

اللہ کے دیں کے سوا کیا اور کسی دیں کو یہ کافر چاہتے ہیں؟
حالانکہ طوعاً و کرہاً اس کے تابع ہیں زمین و آسماں والے،
اسی کی سمت سب لوٹائے جائیں گے (۸۳)

قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓى

(اے پیغمبر! یہ ان لوگوں سے) کہہ دیجئے کہ ہم اللہ پر ایمان لائے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 85 of 2222

اِبْرٰهِيْمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ وَ الْاَسْبَاطِ
وَ مَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَ عِيْسٰى وَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ
بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۚ وَ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿٨٤﴾

اور اس پر جو کتاب اتری ہے ہم پر،
اور جو اتری ہے ابراہیمؑ و اسمٰعیلؑ اور یعقوبؑ اور اولاد پر ان کی،
اور عیسیٰؑ اور موسیٰؑ اور دیگر انبیاء کو رب کی جانب سے ملیں جو، ان پہ بھی،
ہم فرق کچھ کرتے نہیں ان میں،
کہ ہم اللہ کے ہیں تابع فرماں (٨٤)

وَ مَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَ هُوَ
فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٨٥﴾

سوا اسلام کے جو اور کوئی دین چاہے، وہ نہیں ہوگا قبول،
اور آخرت میں وہ خسارے میں رہے گا (٨٥)

كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَ شَهِدُوْٓا
اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّ جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ۭ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي
الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٨٦﴾

اور ہدایت کیسے دے (اللہ) انہیں جو بعدِ ایماں ہو گئے کافر؟
رسول حق کی بھی دی تھی گواہی گرچہ ان لوگوں نے،
اور روشن دلیلیں بھی ملیں ان کو،
نہیں (اللہ) ہدایت ظالموں کی قوم کو دیتا (٨٦)

اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَ الْمَلٰٓئِكَةِ
وَ النَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿٨٧﴾

سزا ان کی ہے یہ،
ان پر خدا، اس کے فرشتوں اور لوگوں کی ہے لعنت (٨٧)

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَ لَا هُمْ
يُنْظَرُوْنَ ﴿٨٨﴾

وہ اسی پھٹکار میں ہوں گے ہمیشہ، اور عذاب ان کا نہ ہوگا کچھ بھی ہلکا،
اور نہ مہلت ہی انہیں دی جائے گی ہرگز (٨٨)

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَ اَصْلَحُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ ﴿٨٩﴾

سوا اُن کے کہ جو توبہ کریں اور ٹھیک کر لیں خود کو،
(اللہ) بخشنے والا بھی ہے اور مہرباں بھی ہے (٨٩)

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّنْ
تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ ۚ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الضَّآلُّوْنَ ﴿٩٠﴾

کریں جو بعدِ ایماں کفر اور پھر اس میں بڑھ جائیں،
تو مانی جائے گی ان کی نہ توبہ بھی، کہ یہ گمرہ ہیں (٩٠)

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ مَاتُوْا وَ هُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ
مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّ لَوِ افْتَدٰى بِهٖ ۭ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ
عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَّ مَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٩١﴾

جو کافر ہوئے اور مرتے دم تک جو رہے کافر ہی،
ان میں سے زمیں بھر کر بھی دے فدیے میں گر سونا کوئی،
اس کی نہ مانی جائے گی توبہ،
یہی وہ لوگ ہیں، جن کیلئے ہے اک عذاب سخت،
اور ان کا نہیں ہے حامی و ناصر کوئی ہرگز (٩١)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 86 of 2222

پارہ ۴

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۚ وَمَا تُنْفِقُوْا
مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿۹۲﴾

نہ جب تک تم کرو خرچ اپنی شے محبوب کوئی راہِ حق میں،
پاؤ گے نیکی نہ ہرگز،
اور تم جو خرچ کرتے ہو، اسے اللہ بخوبی جانتا ہے (۹۲)

كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ
اِسْرَآءِيْلُ عَلٰى نَفْسِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ ۭ قُلْ
فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۹۳﴾

(اے پیمبرؐ!)
قومِ اسرائیل پر توریت سے پہلے تھے سب کھانے حلال،
ان کے سوا یعقوبؑ نے جن کو کیا خود پر حرام،
اب آپؐ کہہ دیجے،
اگر سچے ہو تم، توریت لے آؤ، پڑھو اس کو (۹۳)

فَمَنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ
الظّٰلِمُوْنَ ﴿۹۴﴾

پھر اس کے بعد بھی جو لوگ جھوٹی بات کو منسوب اللہ سے کریں،
ظالم ہیں (۹۴)

قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ ۠ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۭ
وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۹۵﴾

کہہ دیجے، خدا نے سچ ہے فرمایا،
کرو تم پیروی اس ملت (حق) کی جو ابراہیمؑ کی ہے،
وہ کبھی مشرک نہ تھے (۹۵)

اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا
وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۶﴾

پہلے پہل لوگوں کی خاطر گھر بنایا جو گیا اللہ کا،
وہ بالیقیں مکے میں ہے،
سارے جہاں کے واسطے برکت کا حامل اور ہدایت کا ہے وہ مرکز (۹۶)

فِيْهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ۚ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ۭ
وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ
سَبِيْلًا ۭ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۷﴾

نشانی اک سے اک بڑھ کر کھلی جس میں خدا کی ہے،
اور ابراہیمؑ کا بھی ہے مقام اس میں،
ہوا داخل جو اس میں، ہو گیا محفوظ،
اللہ نے کیا ہے فرض حج اس گھر کا ان لوگوں پہ،
جو رکھتے ہوں اس کی استطاعت،
اور کرے انکار جو اس سے،
(تو رکھو یاد) ہے سارے جہاں سے بے نیاز اللہ (۹۷)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 87 of 2222

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۸﴾

(اے پیغمبرؐ!) یہ کہہ دیجئے کہ اے اہلِ کتاب!
انکار کیوں کرتے ہو تم اللہ کی آیات کا؟
کرتے ہو تم جو کچھ، وہ اللہ دیکھتا ہے (۹۸)

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَّاَنْتُمْ شُهَدَآءُ ۗ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۹﴾

آپؐ کہہ دیجئے کہ اے اہلِ کتاب!
اللہ کی راہ سے روکتے ہو کس لئے ایمان والوں کو؟
کجی تم پیدا کرنا چاہتے ہو اس میں،
حالانکہ ہو خود آگاہ تم، اللہ نہیں ہے بے خبر اس سے جو تم کرتے ہو (۹۹)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوْا فَرِيْقًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ يَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ كٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۰﴾

اے ایمان والو! تم اگر مانو گے باتیں ایسے لوگوں کی،
جو ہیں اہلِ کتاب،
ایمان کے وہ بعد تم کو پھیر دیں گے کفر کی جانب (۱۰۰)

وَكَيْفَ تَكْفُرُوْنَ وَاَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ اٰيٰتُ اللّٰهِ وَفِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ ۗ وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۰۱﴾

کرو گے کس طرح تم کفر؟
جب آیات اللہ کی سنائی تم کو جاتی ہیں،
اور اللہ کے پیمبر تم میں ہیں موجود،
جو اللہ کا دامن تھام لے گا،
سیدھے رستے کی ہدایت اس کو دی جائے گی (۱۰۱)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾

اے ایمان والو! تم ڈرو اللہ سے اتنا کہ جتنا حق ہے ڈرنے کا،
مسلماں ہی رہو تم مرتے دم تک (۱۰۲)

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۚ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ۗ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾

تھام لو اللہ کی رسی کو مضبوطی سے مل کر تم، نہ ہرگز تفرقہ ڈالو،
کرو احسان یاد اللہ کا، جب آپس میں تم دشمن تھے،
اس نے ڈال دی الفت دلوں میں،
اور اس کے فضل سے تم بن گئے سب بھائی بھائی،
آگ کے تم تو گڑھے کے تھے کنارے پر،
اور اس نے ہی بچایا تم کو گرنے سے،
بیاں کرتا ہے اللہ اس طرح آیات اپنی، تاکہ تم پاؤ ہدایت (۱۰۳)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 88 of 2222

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

اور گروہ اک تم میں ہوایسا،
بلائے جو بھلائی کی طرف اور حکم دے نیکی کا،
اور روکے برے کاموں سے،
ایسے لوگ ہی ہیں کامیاب و کامراں (۱۰۴)

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝

تم ہو نہ جانا ایسے لوگوں کی طرح،
روشن دلائل آ گئے، تو بعد ان کے تفرقے میں پڑ گئے جو،
اور مخالف ہو گئے،
ان کے لئے ہے اک عذاب سخت (۱۰۵)

يَّوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ ۣ اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝

(روز آخرت) جب کچھ تو چہرے ہوں گے روشن،
اور کچھ ہوں گے سیہ،
(ان سے یہ پوچھا جائے گا) ہوں گے سیہ جو،
کیا کیا ہے کفر تم نے بعد ایماں؟
اب چکھو تم کفر کا اپنے عذاب سخت (۱۰۶)

وَاَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ۭ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

لیکن جن کے چہرے ہوں گے روشن،
وہ رہیں گے سائے میں (اللہ) کی رحمت کے ہمیشہ (۱۰۷)

تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۭ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝

(اے پیمبرؐ!) آیتیں (اللہ) کی ہیں یہ حق،
سناتے ہیں جنھیں ہم آپؐ کو،
(بیشک) نہیں اللہ کرنا چاہتا ظلم اہل دنیا پر (۱۰۸)

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝

ہے (اللہ) کے لئے، جو کچھ زمیں اور آسمانوں میں ہے،
اور سارے اُمور اللہ ہی کی بارگہ میں پیش ہوتے ہیں (۱۰۹)

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۭ وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۭ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝

(مسلمانو!) ہو تم ہی بہتریں امت،
کہ تم ہو نیکیوں کا حکم دیتے، منع کرتے ہو بری باتوں سے،
اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو،
اگر اہل کتاب ایمان لے آتے، تو یہ بہتر تھا ان کے واسطے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 89 of 2222

لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّآ اَذًى ۭ وَاِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ ۙ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ۝

ایمان والے بھی ہیں کچھ ان میں، مگر اکثر ہیں فاسق (۱۱۰)
یہ ستانے کے سوا تم کو نہیں نقصان دے سکتے،
اگر تم سے لڑیں گے، تو دکھا جائیں گے تم کو پیٹھ یہ،
ہوگی نہ کچھ ان کی مدد ہرگز (۱۱۱)

ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَ مَا ثُقِفُوْٓا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ الْاَنْۢبِيَاۗءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۭ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝

پڑی ہے ہر جگہ مار ان پہ ذلت کی،
سوائے اس کے یہ اللہ یا لوگوں کی پناہ میں ہوں،
یہ اللہ کے غضب میں گھر گئے اور ان پہ مسکینی مسلط ہوگئی،
آیاتِ ربانی کا یہ کرتے رہے انکار اور کرتے رہے یہ قتل ناحق انبیاء کو،
یہ سزا ہے ان کی نافرمانیوں کی اور حد سے آگے بڑھنے کی (۱۱۲)

لَيْسُوْا سَوَاۗءً ۭ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَاۗىِٕمَةٌ يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَاۗءَ الَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُوْنَ ۝

نہیں اہلِ کتاب ایسے سبھی،
ان میں گروہ اک حق پہ بھی قائم ہے،
آیاتِ الٰہی کی تلاوت شب کو جو کرتے ہیں
اور سجدے بھی کرتے ہیں (۱۱۳)

يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝

یہ اللہ اور یوم آخرت پر لائے ہیں ایمان،
یہ ہیں نیکیوں کا حکم دیتے، منع کرتے ہیں بری باتوں سے،
اور جلدی ہیں کرتے نیک کاموں میں،
یہی ہیں نیک لوگوں میں (۱۱۴)

وَمَا يَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ۝

جو یہ نیکی کریں گے، اس کی ناقدری نہیں کی جائے گی،
اور جانتا ہے خوب اللہ متقی لوگوں کو (۱۱۵)

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

جو کافر ہوئے، کام ان کے آئے گا نہ ان کا مال اور اولاد اللہ کے یہاں،
یہ اہلِ دوزخ ہیں ہمیشہ کے لئے (۱۱۶)

مَثَلُ مَا يُنْفِقُوْنَ فِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيْحٍ فِيْهَا صِرٌّ اَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَاَهْلَكَتْهُ ۭ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝

جو خرچ یہ کرتے ہیں اس دنیا میں،
اس کی ہے مثال ایسی کہ جیسے ہو ہوائے تیز،
شامل جس میں ہو پالا،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 90 of 2222

جو ظالم قوم کی کھیتی پہ پڑ جائے تو اس کو وہ کرے برباد،
اللہ نے نہیں ان پر کیا کچھ ظلم،
بلکہ ظلم تو خود اپنی جانوں پر کیا کرتے ہیں یہ (۱۱۷)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ۭ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاۗءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۠ وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ ۭ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝

اے اہلِ ایماں!
راز داں اپنا بناؤ تم نہ ہرگز دوسروں کو اپنے لوگوں کے سوا،
نقصان ہی دیں گے تمہیں یہ،
اور یہ تو چاہتے ہیں تم مصیبت میں پڑو،
ان کی عداوت ان کے منہ سے بھی ہے ظاہر ہو چکی،
اور ان کے سینوں میں جو مخفی ہے، وہ اس سے بھی ہے بڑھ کر،
اور بیاں کر دی ہیں ہم نے آیتیں اپنی تمہارے واسطے،
گر عقل رکھتے ہو (۱۱۸)

هٰٓاَنْتُمْ اُولَاۗءِ تُحِبُّوْنَهُمْ وَلَا يُحِبُّوْنَكُمْ وَتُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ ۚ وَاِذَا لَقُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚۖ وَاِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ ۭ قُلْ مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝

تم ان کو چاہتے ہو اور یہ تم کو نہیں ہیں چاہتے،
حالانکہ تم ہو مانتے پوری کتاب ان کی (مگر ایسے نہیں یہ)،
جب یہ ملتے ہیں تمہیں، کہتے ہیں، ہم ایمان رکھتے ہیں،
مگر تنہائی میں غصے کے مارے کاٹ کھاتے ہیں یہ اپنی انگلیاں،
کہہ دو یہ ان لوگوں سے، غصے ہی میں مر جاؤ تم اپنے،
اور اللہ جانتا ہے دل کی باتوں کو (۱۱۹)

اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۡ وَاِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَّفْرَحُوْا بِهَا ۭ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْـــًٔا ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ۝

اگر تم کو ملے آسودگی، ان کو بری لگتی ہے
اور تکلیف پہنچے، تو یہ خوش ہوتے ہیں،
گر تم صبر سے لو کام، اللہ سے ڈرو،
تو تم کو دے سکتا نہیں نقصان کوئی مکر ان کا،
اور احاطہ کر رکھا ہے ان کے سب اعمال کا اللہ نے بیشک (۱۲۰)

وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝

(اے پیغمبرؐ!) کریں اس وقت کو بھی یاد،
جب گھر سے چلے تھے آپؐ،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 91 of 2222

اور مامور کرتے جارہے تھے مومنوں کو مورچوں پر جنگ کی خاطر،
ہے اللہ سننے والا، جاننے والا (۱۲۱)

اِذْ هَمَّتْ طَّآىِٕفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا ۙ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ؕ
وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝

(مسلمانو!) تمہارے دو گروہوں نے ارادہ کرلیا تھا اپنی ہمت چھوڑنے کا تب،
اگرچہ تھا خدا ان کا مددگار،
اور اللہ پر بھروسہ چاہیئے ایمان والوں کو (۱۲۲)

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ
تَشْكُرُوْنَ ۝

تمہاری بدر میں امداد کی اللہ نے، جب تم تھے بہت کمزور،
اور اللہ سے ڈرتے رہو، تاکہ تمہیں ہو شکر کی توفیق (۱۲۳)

اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ
بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ ۝

آپ ایمان والوں کو تسلی دے رہے تھے،
اور ان سے کہہ رہے تھے،
کیا نہیں کافی تمہارا رب؟
کہ وہ امداد فرمائے تمہاری آسمانوں سے فرشتے کرکے نازل سہ ہزار (۱۲۴)

بَلٰٓى ۙ اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ
رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ ۝

اور ہاں، اگر تم صبر سے لو کام اور ڈرتے رہو اللہ سے،
تم پر یہ (دشمن) ایک دم حملہ بھی گر کردیں،
تمہارا رب تمہاری نصرت و امداد فرمائے گا فوراً ہی نشاں دار اُن
فرشتوں سے جو ہوں گے پانچ ہزار (۱۲۵)

وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖ ۚ
وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝

اور یہ تمہاری ہے خوشی اور دل کے اطمینان کی خاطر،
وگرنہ نصرت و امداد تو اللہ کی جانب ہی سے ہوتی ہے،
وہی ہے سب پہ غالب اور دانا (۱۲۶)
(اور مدد اس واسطے تھی یہ)

لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا
خَآئِبِيْنَ ۝

کہ اللہ کاٹ کر رکھ دے گروہ کفار کا،
یا پھر ذلیل و خوار و پسپا ہو کے گھر کو لوٹ جائیں وہ (۱۲۷)

لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ
فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝

(اے پیغمبرؐ!) نہیں ہے آپ کا کچھ اختیار اس میں،
اگر اللہ چاہے تو کرے توبہ قبول ان کی،
یا ان کو دے عذاب سخت، کیونکہ یہ ہیں ظالم لوگ (۱۲۸)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 92 of 2222

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ؕ
وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۚ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ
الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا ؕ وَسَنَجْزِي الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۵﴾

اللہ جزا دے گا انہیں، جو شکر کرتے ہیں (۱۴۴)
نہیں ممکن، کوئی جاں دار مر جائے بغیر اذنِ الٰہی کے،
مقرر وقت ہے سب کا،
ثوابِ دنیوی چاہے گا جو بھی شخص، ہم دیں گے یہیں اس کو،
اور اس کو، جو ثوابِ اخروی چاہے گا، ہم دیں گے وہیں،
اور ہم جزا دیں گے انہیں، جو شکر کرتے ہیں (۱۴۵)

وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ۚ فَمَا وَهَنُوْا لِمَآ
اَصَابَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا ؕ
وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۴۶﴾

بہت سے انبیاء کے ساتھ مل کر کر چکے ہیں جنگ مردانِ خدا،
ان کو خدا کے راستے میں گرچہ تکلیفیں ملیں،
لیکن ہوئے وہ دل شکستہ اور نہ کمزوری دکھائی،
اور نہ باطل سے دبے ہرگز،
پسند اللہ اُنہیں کرتا ہے جو ثابت قدم ٹھہریں (۱۴۶)

وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا
وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ
الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۴۷﴾

وہ کہتے تھے، ہمارے رب! گناہوں کو ہمارے بخش دے،
حد سے بڑھے ہیں ہم تو ہم کو تو معافی دے،
ہمیں ثابت قدم رکھ، اور عطا کر فتح ہم کو کافروں کی قوم پر (۱۴۷)

فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ؕ وَاللّٰهُ
يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۴۸﴾

اللہ نے ان کو ثوابِ دنیوی بخشا، ثوابِ آخرت بھی ان کو بخشے گا،
اور ایسے نیک لوگوں کو پسند اللہ کرتا ہے (۱۴۸)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَرُدُّوْكُمْ عَلٰٓى
اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۱۴۹﴾

مسلمانو! اگر تم کافروں کی بات مانو گے،
تو کافر ایڑیوں کے بل پھرا دیں گے تمہیں،
رہ جاؤ گے نقصان میں پھر تم (۱۴۹)

بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ﴿۱۵۰﴾

ہے بس اللہ تمہارا آقا و مولا، وہی ہے بہتر یں ناصر (۱۵۰)

سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَآ اَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ
مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ وَبِئْسَ مَثْوَى
الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۵۱﴾

ہم ان کفار کے دل میں بٹھا دیں گے تمہارا دبدبہ اور رعب،
کیونکہ شرک یہ اللہ سے اُس کے ساتھ کرتے ہیں،
جسے حاصل نہیں اس کی طرف سے کوئی قوت اور سند ہرگز،
ٹھکانا ان کا دوزخ ہے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 93 of 2222

هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۳۸﴾

بیاں ہے عام لوگوں کے لئے یہ،
اور ہدایت اور نصیحت ہے خدا سے ڈرنے والوں کے لئے (۱۳۸)

وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۹﴾

مت دل شکستہ اور غمگیں ہو (اُحد کے واقعے پر)
تم اگر ہو صاحبِ ایماں، تو پھر غالب رہو گے (۱۳۹)

اِنْ يَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ ؕ وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ ۚ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَآءَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۰﴾

اور اگر زخمی ہوئے ہو تم (اُحد میں)
وہ بھی ایسے ہی ہوئے ہیں (بدر میں) زخمی، جو دشمن ہیں تمہارے،
دن یہ (اچھے اور برے)
ہم باری باری پھیرتے رہتے ہیں لوگوں میں،
(شکست اتفاقی اس لئے تھی یہ)
کہ (اللہ) واقعی ایمان والوں کو کرے ظاہر،
اور (اس کے ساتھ) تم میں سے شہادت کا کرے درجہ عطا کچھ کو،
پسند اللہ اہلِ ظلم کو کرتا نہیں ہرگز (۱۴۰)

وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۴۱﴾

(خدا کو یہ بھی تھا منظور)
تا کہ وہ مومنوں کو وہ الگ کر کے مٹا دے کافروں کو (۱۴۱)

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۴۲﴾

(اے مسلمانو!) سمجھ رکھا ہے کیا تم نے؟
کہ جنت میں چلے جاؤ گے تم،
حالانکہ (اللہ نے) نہیں ظاہر کیا اب تک،
کہ تم میں ہیں مجاہد کون اور ثابت قدم ہیں کون؟ (۱۴۲)

وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ ۖ فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۱۴۳﴾

مرنے کی تمنا کر رہے تھے اس سے پہلے تم،
اب اس کا اپنی آنکھوں سے نظارہ کر لیا تم نے (۱۴۳)

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ اَفَاۡئِنْ مَّاتَ

محمدؐ صرف پیغمبر ہیں، ان سے قبل بھی گزرے ہیں پیغمبر،
اگر یہ فوت ہو جائیں یا ہو جائیں شہید،

اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ؕ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ

اسلام سے پھر جاؤ گے کیا کفر کی جانب تم اپنی ایڑیوں کے بل؟

فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۴﴾

جو پھر جائے گا اپنی ایڑیوں کے بل، بگاڑے گا نہ کچھ اللہ کا،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 94 of 2222

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَ
يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

(اللہ) کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے،
جسے چاہے وہ بخشے اور جسے چاہے عذاب سخت دے،
وہ بخشنے والا بھی ہے اور مہرباں بھی (۱۲۹)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً ۠
وَّاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

مومنو! مت سود کھاؤ تم بڑھا کر دونا اور چوگنا،
اور تم ڈرو اللہ سے، تاکہ ملے تم کو نجات (۱۳۰)

وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْٓ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ۝

اس آگ سے ڈرتے رہو، جو کافروں کے واسطے تیار ہے (۱۳۱)

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝

اللہ اور اس کے پیغمبرؐ کی اطاعت میں رہو، تاکہ ہو تم پر رحم (۱۳۲)

وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ
وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝

اور لپکو تم اپنے رب کی بخشش اور جنت کی طرف،
جس کی ہے وسعت آسمانوں اور زمین جیسی،
جو ہے پرہیزگاروں کے لئے تیار (۱۳۳)

الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّاۗءِ وَالضَّرَّاۗءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ
وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

(ایسے لوگ) آسانی میں اور تنگی میں بھی ہیں خرچ کرتے،
اور پی جاتے ہیں غصہ اور لوگوں کو وہ کرتے ہیں معاف،
اللہ کرتا ہے محبت ایسے نیک اطوار لوگوں سے (۱۳۴)

وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ
فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۡ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۡ وَلَمْ
يُصِرُّوْا عَلٰي مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝

جب ان سے کوئی ہو جائے گناہ، یا ظلم کر بیٹھیں وہ اپنے آپ پر،
تو یاد کرتے ہیں خدا کو، اور گناہوں کی معافی مانگتے ہیں،
اور (اللہ) کے سوا ہے کون؟ جو بخشے گناہوں کو،
نہیں اڑتے وہ دانستہ کسی بھی جرم پر ہرگز (۱۳۵)

اُولٰۗىِٕكَ جَزَاۗؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝

جزا ان کے لئے ہے ان کے رب کی مغفرت اور جنتیں ایسی،
کہ جن کے نیچے نہریں موجزن ہوں گی،
رہیں گے یہ ہمیشہ ان میں،
کیا اچھا صلہ ہے نیک لوگوں کا! (۱۳۶)

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ ۙ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا
كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝

بہت سے واقعے گزرے ہیں تم لوگوں سے پہلے بھی،
ذرا چل پھر کے دیکھو تو زمین پر تم،
کہ جو جھٹلانے والے تھے، ہوا انجام کیا ان کا؟ (۱۳۷)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 95 of 2222

وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗۤ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ ۚ حَتّٰۤى
اِذَا فَشِلْتُمْ وَ تَنَازَعْتُمْ فِى الْاَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ
مَاۤ اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ ؕ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَّنْ
يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۚ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ وَلَقَدْ
عَفَا عَنْكُمْ ؕ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

اور ایسے ظالموں کے واسطے یہ ہے ٹھکانا بدتریں سب سے (۱۵۱)
(احد کی جنگ میں) اللہ نے سچا کر دکھایا فتح کے وعدے کو اپنے یوں،
کہ اس کے حکم سے تم کافروں کو قتل کرتے جا رہے تھے (مومنو!)
حتیٰ کہ کمزوری دکھائی اور جھگڑنے لگ گئے، مانا نہ تم نے حکم،
کچھ تھے چاہتے دنیا، تو کچھ تھے چاہتے عقبیٰ،
پھر اس کے بعد اللہ نے دکھائی فتح تم کو، چاہتے تھے تم جسے،
اور آزمائش کے لئے پھیرا تمہیں ان سے،
اور اس نے کر دیا تم کو معاف،
اللہ سارے مومنوں کے واسطے ہے فضل کا حامل (۱۵۲)

اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰۤى اَحَدٍ وَّالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ
فِىْۤ اُخْرٰىكُمْ فَاَثَابَكُمْ غَمًّا بِغَمٍّ لِّكَيْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰى
مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَاۤ اَصَابَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝

(مسلمانو! کرو اس وقت کو بھی یاد، جب تم بدحواسی میں)
چڑھے کہسار پر جاتے تھے اوپر اور نہ مڑ کر دیکھتے تھے،
اور پیچھے سے رسولؐ اللہ تمہیں دیتے تھے آوازیں،
تو تم کو غم پہ غم اللہ نے پہنچایا،
کہ رنجیدہ نہ ہو آئندہ اُس شے پر،
تمہارے ہاتھ سے جاتی رہے جو، یا مصیبت تم پہ جو آئے،
اور اللہ باخبر ہے اس سے، جو کرتے ہو تم (۱۵۳)

ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى
طَآئِفَةً مِّنْكُمْ ۙ وَطَآئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ
يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ؕ يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا
مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَىْءٍ ؕ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ؕ
يُخْفُوْنَ فِىْۤ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ ؕ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ
لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَىْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ؕ قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِىْ
بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ۚ
وَلِيَبْتَلِىَ اللّٰهُ مَا فِىْ صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِىْ قُلُوْبِكُمْ

اس رنج و غم کے بعد اطمینان کی وہ کیفیت اس نے تمہیں بخشی،
کہ تم میں سے گروہ اک اونگھتا تھا،
اور اک کو جان کے لالے پڑے تھے،
وہ گماں کرنے لگے اللہ کے بارے میں ناحق، جاہلیت کا گماں،
کہتے تھے، کیا ہم کو بھی ہے کچھ اختیار؟
ان سے یہ کہہ دیجے (اے پیغمبرؐ!) کہ سارا اختیار اللہ ہی کا ہے،
دلوں میں جو چھپاتے ہیں یہ، ظاہر آپؐ پر کرتے نہیں ہرگز،
یہ کہتے ہیں، اگر ہوتا ہمیں کچھ اختیار، ایسے نہ ہوتے قتل،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 96 of 2222

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۵۴﴾

کہہ دیجئے کہ تم ہوتے اگر اپنے گھروں میں بھی،
تو جن کو قتل ہونا تھا، وہ مقتل کی طرف چلتے،
کہ (اللہ) آزمالے سب وہ باتیں جو ہیں سینوں میں تمہارے،
اور جو دل میں تمہارے ہے اُسے وہ چھانٹ دے،
وہ جانتا ہے دل کی باتوں کو (۱۵۴)

اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۙ اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطٰنُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا ۚ وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۵۵﴾

ہوئی مڈبھیڑ جس دن دو گروہوں کی (احد میں)،
تو دکھائی تھی جنھوں نے پیٹھ،
شیطان نے انہیں پھسلا دیا تھا ان کے ہی اعمال کے باعث،
معاف (اللہ) نے ان کو کر دیا،
وہ ہے نہایت بخشنے والا، نہایت بردبار (۱۵۵)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ اِذَا ضَرَبُوْا فِي الْاَرْضِ اَوْ كَانُوْا غُزًّى لَّوْ كَانُوْا عِنْدَنَا مَا مَاتُوْا وَمَا قُتِلُوْا ۚ لِيَجْعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ حَسْرَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۗ وَاللّٰهُ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۱۵۶﴾

اے مومنو! ان کی طرح ہرگز نہ ہو جانا کہ جو کافر ہوئے،
اور ان کے کچھ بھائی جو مر جائیں سفر میں یا جہادِ حق میں مارے جائیں،
کہتے ہیں یہ کافر ان کے بارے میں،
ہمارے پاس ہوتے، تو نہ مرتے اور نہ یوں وہ مارے جاتے،
(اسلئے تھا یہ کہ) (اللہ) ان کے دل میں حسرت و افسوس اک پیدا کرے،
اور زندگی دیتا ہے (اللہ)، موت بھی دیتا ہے وہ،
اور دیکھتا ہے سب، جو تم کرتے ہو (۱۵۶)

وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿۱۵۷﴾

گر (اللہ) کی رہ میں مارے جاؤ تم یا مر جاؤ،
تو بیشک ہے خدا کی بخشش و رحمت کہیں اُس مال سے بہتر،
اکٹھا تم جو کرتے ہو (۱۵۷)

وَلَئِنْ مُّتُّمْ اَوْ قُتِلْتُمْ لَاِ اِلَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾

اگر مر جاؤ تم یا مارے جاؤ تم،
اکٹھے تم کئے جاؤ گے (اللہ) کے حضور (اک دن) (۱۵۸)

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۖ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ

(اے پیغمبرؐ!) یہ (اللہ) کا کرم ہے، آپؐ ان کے واسطے ہیں نرم خو،
گر تند خو اور سخت دل ہوتے، تو چھٹ جاتے یہ سارے آپؐ سے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 97 of 2222

لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ
إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ ﴿١٥٩﴾

پس درگزر ان سے کریں اور مغفرت ان کے لئے مانگیں،
اور ان سے مشورہ لیتے رہیں ہر کام میں،
پھر عزم جب کرلیں، کریں اللہ پر سارا بھروسا،
اور پسند اللہ کرتا ہے بھروسہ کرنے والوں کو (۱۵۹)

إِنْ يَنْصُرْكُمُ اللَّهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ وَإِنْ يَخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِي
يَنْصُرُكُمْ مِنْ بَعْدِهِ ۗ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ﴿١٦٠﴾

مسلمانو! اگر اللہ کرے نصرت تمہاری،
تم پہ غالب آ نہیں سکتا کبھی کوئی،
اگر وہ چھوڑ دے، تو کون اس کے بعد ہے ناصر تمہارا؟
مومنوں کو صرف اللہ پر بھروسہ چاہئے رکھنا (۱۶۰)

وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَغُلَّ ۚ وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ ۚ ثُمَّ تُوَفَّىٰ كُلُّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿١٦١﴾

(تمہارا یہ گماں بالکل غلط ہے)
کوئی پیغمبر خیانت کر نہیں سکتا کبھی،
اور ہر خیانت کرنے والا حشر کے دن آئے گا اپنی خیانت ساتھ لے کر،
پھر دیا جائے گا پورا پورا ہر اک کو صلہ اس کا، کہ جو اس نے کمایا تھا،
نہ ہوگا ظلم ان میں سے کسی پر (۱۶۱)

أَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللَّهِ كَمَنْ بَاءَ بِسَخَطٍ مِنَ اللَّهِ وَمَأْوَاهُ
جَهَنَّمُ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿١٦٢﴾

کیا جو اللہ کی رضا کی پیروی کرتا ہو،
ایسے شخص کی مانند ہو سکتا ہے؟ اللہ کے غضب میں گھر گیا ہو جو،
ٹھکانا اس کا ہے دوزخ، ٹھکانا ہے جو سب سے بدترین (۱۶۲)

هُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا يَعْمَلُونَ ﴿١٦٣﴾

اللہ کے نزدیک درجے مختلف ہیں ان کے،
اور وہ دیکھتا ہے ان کے سب اعمال کو (۱۶۳)

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ
أَنْفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ
وَالْحِكْمَةَ ۚ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ﴿١٦٤﴾

بیشک مسلمانوں پہ اللہ کا بڑا احسان ہے یہ،
اس نے بھیجا ہے رسولؐ ان میں، انہی میں سے،
سناتا ہے انہیں جو آیتیں اُس کی، اور اُن کو پاک کرتا ہے،
سکھاتا ہے کتاب اور حکمت و دانش انہیں،
اور اس سے پہلے تھے کھلی گمراہیوں میں مبتلا یہ لوگ (۱۶۴)

أَوَلَمَّا أَصَابَتْكُمْ مُصِيبَةٌ قَدْ أَصَبْتُمْ مِثْلَيْهَا قُلْتُمْ أَنَّىٰ

یہ کیا؟ جب مصیبت آئی تم پر، تو لگے کہنے یہ تم، آئی کہاں سے یہ؟

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 98 of 2222

هٰذَا ؕ قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝

مصیبت حالانکہ اس سے بھی دگنی،
خود تمہارے ہاتھوں آئی تھی تمہارے دشمنوں پر،
(اے پیمبرؐ!) صاف کہہ دیجے!
کہ یہ خود ہے تمہاری شامتِ اعمال،
بیشک ہے خدا ہر چیز پر قادر (۱۶۵)

وَمَاۤ اَصَابَكُمْ یَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِیَعْلَمَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝

ہوئی مڈبھیڑ جس دن دو گروہوں کی (احد میں)،
اور اس دن تم پہ جو آئی مصیبت، وہ تھی سب حکمِ الٰہی سے،
کہ اللہ جان لے ایمان والوں کو (۱۶۶)

وَلِیَعْلَمَ الَّذِیْنَ نَافَقُوْا ۚۖ وَقِیْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوِ ادْفَعُوْا ؕ قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّا اتَّبَعْنٰكُمْ ؕ هُمْ لِلْكُفْرِ یَوْمَىٕذٍ اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِیْمَانِ ۚ یَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ مَّا لَیْسَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا یَكْتُمُوْنَ ۝

اور ان کو جو منافق ہیں،
کہا ان سے گیا جب، آؤ تم اللہ کی رہ میں، لڑو یا پھر ہٹاؤ دشمنوں کو،
وہ لگے کہنے، لڑائی کا جو ہوتا علم، ہم بھی ساتھ ہی جاتے تمہارے،
وہ تھے ایماں سے زیادہ کفر کے نزدیک اس دن،
اپنے منہ سے جو وہ کہتے ہیں نہیں ہے دل میں ان کے،
وہ چھپاتے ہیں جسے، اللہ اس کو جانتا ہے خوب (۱۶۷)

اَلَّذِیْنَ قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوْا لَوْ اَطَاعُوْنَا مَا قُتِلُوْا ؕ قُلْ فَادْرَءُوْا عَنْ اَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝

یہ وہ ہیں، جو خود بیٹھے رہے (اپنے گھروں میں)،
اور جنھوں نے بھائیوں کے بارے میں اپنے کہا یہ،
گر ہماری بات کو وہ مان لیتے تو نہ ہوتے قتل،
کہہ دیجے، اگر سچے ہو، اپنے آپ سے تم موت کو روکو (۱۶۸)

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ یُرْزَقُوْنَ ۝

ہوئے ہیں جو شہید اللہ کی رہ میں، نہ مردہ ان کو تم سمجھو، وہ زندہ ہیں،
اور اپنے رب سے اپنا رزق پاتے ہیں (۱۶۹)

فَرِحِیْنَ بِمَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ وَیَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِیْنَ لَمْ یَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ اَلَّا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝

اور اس سے خوش ہیں جو اللہ نے اپنے فضل سے ہے دے رکھا ان کو،
اور اطمینان سے ہیں ان کے بارے میں،
جو پیچھے رہ گئے ہیں، اور ان کو وہ نہیں اب تک ملے،
ہوگا نہ کوئی خوف انہیں ہرگز، نہ وہ غمگین ہی ہوں گے (۱۷۰)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 99 of 2222

يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ
اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

یہ لوگ (اللہ) کے انعام اور اس کے فضل پر خوش ہیں،
اور (اللہ) مومنوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتا (۱۷۱)

اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ۚ
لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝

جنھوں نے زخم کھا کر بھی کہا لبیک (اللہ) اور پیمبر کی صدا پر،
اور جنھوں نے نیکیاں کیں اور اپنایا ہے تقویٰ،
ان کی خاطر اجر ہے بھاری (۱۷۲)

اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ
فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا ۖ وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ۝

کہا لوگوں نے جب ان سے، مخالف جو تمہارے ہیں،
اکٹھے ہو گئے ہیں وہ، سو تم ان سے ڈرو،
اس بات نے ایمان میں ان کے اضافہ کر دیا کچھ اور،
وہ کہنے لگے، اللہ کافی ہے ہمیں، وہ بہتریں ہے کارساز (۱۷۳)

فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ ۙ وَّاتَّبَعُوْا
رِضْوَانَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ۝

اور وہ پلٹ آئے خوش و خرم خدا کی نعمتوں اور فضل کے ساتھ،
اور نہ کچھ نقصان ہی پہنچا انہیں،
کی پیروی (اللہ) کی مرضی کی انہوں نے،
اور (اللہ) ہے نہایت فضل کا مالک (۱۷۴)

اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ اَوْلِيَآءَهٗ ۠ فَلَا تَخَافُوْهُمْ
وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝

یہ شیطاں ہے، ڈراتا ہے جو اپنے ساتھیوں سے تم کو،
ان سے خوف مت کھاؤ،
ڈرو مجھ سے، اگر ہو صاحبِ ایماں (۱۷۵)

وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِى الْكُفْرِ ۚ اِنَّهُمْ لَنْ يَّضُرُّوا
اللّٰهَ شَيْـًٔا ۗ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِى الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَهُمْ
عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝

(اے پیغمبرؐ!) نہ آزردہ ہوں ان سے، جو بڑھے ہیں کفر میں آگے،
ضرر پہنچا نہیں سکتے یہ کچھ اللہ کو،
ہے چاہتا (اللہ) کہ ان کا کوئی بھی حصہ نہ رکھے آخرت میں،
اور ان کے واسطے ہے اک عذابِ سخت (۱۷۶)

اِنَّ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ۚ
وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

(اللہ) کو نہیں نقصان دے سکتے،
خریدا ہے جنھوں نے کفر کو ایمان کے بدلے،
انہی کے واسطے ہے اک عذابِ سخت (۱۷۷)

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ خَيْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ ۚ

جو کافر ہیں، اپنے حق میں کچھ بہتر نہ سمجھیں وہ ہماری ڈھیل،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 100 of 2222

إِنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ لِيَزْدَادُوا إِثْمًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ﴿۱۷۸﴾

یہ اس واسطے ہے، تا کہ وہ کچھ اور بڑھ جائیں گناہوں میں،
انہی کے واسطے ہے ایک رسوا کن عذاب (۱۷۸)

مَا كَانَ اللَّهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَىٰ مَا أَنتُمْ عَلَيْهِ حَتَّىٰ يَمِيزَ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ ۗ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَجْتَبِي مِن رُّسُلِهِ مَن يَشَاءُ ۖ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ۚ وَإِن تُؤْمِنُوا وَتَتَّقُوا فَلَكُمْ أَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿۱۷۹﴾

اللہ نہ چھوڑے گا کبھی اس حال پر ایمان والوں کو،
کہ جس پر تم ہو (لوگو!)،
جب تلک ناپاک کو کر دے الگ بالکل نہ اللہ پاک سے،
اور وہ نہیں ایسا کہ تم کو غیب سے واقف کرے،
بلکہ وہ (اس کے واسطے) اپنے رسولوں میں سے جن کو چاہتا ہے منتخب کرتا ہے،
تم اللہ اور اس کے رسولوں پر رکھو ایمان،
گر ایمان لاؤ اور تم اپنا و تقویٰ،
تو تمہارے واسطے اک اجر ہے بھاری (۱۷۹)

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ۖ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ۖ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ وَلِلَّهِ مِيرَاثُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿۱۸۰﴾

جنھیں اللہ نے اپنے فضل سے کچھ دے رکھا ہے،
بخل کو سمجھیں نہ اپنے حق میں وہ بہتر، ہے بلکہ یہ بہت بدتر،
بروزِ حشر پہنایا انہیں جائے گا ان کے بخل ہی کا طوق،
اللہ کے لئے میراث ہے ارض و سما کی،
اور اللہ باخبر ہے اس سے جو کرتے ہو تم (۱۸۰)

لَقَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ فَقِيرٌ وَنَحْنُ أَغْنِيَاءُ ۘ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوا وَقَتْلَهُمُ الْأَنبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَنَقُولُ ذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ ﴿۱۸۱﴾

اللہ نے ان کی بات سن لی ہے،
جو کہتے ہیں کہ ہے محتاج اللہ اور تونگر ہم،
انہوں نے جو کہا ہے اس کو بھی،
اور ان کے قتلِ انبیاء کے فعلِ ناحق کو بھی ہم لکھ لیں گے،
اور پھر یہ کہیں گے ان سے، (روزِ حشر)
چکھو اب عذاب سخت جلنے کا (۱۸۱)

ذَٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيكُمْ وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ ﴿۱۸۲﴾

یہ ان اعمال کا بدلہ ہے، جن کو پیش تم نے ہے کیا،
اور اپنے بندوں پر نہیں اللہ کرتا ظلم (۱۸۲)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 101 of 2222

اَلَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَآ اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰى
يَاْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ النَّارُ ۭ قُلْ قَدْ جَاۗءَكُمْ رُسُلٌ مِّنْ
قَبْلِيْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالَّذِيْ قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوْهُمْ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِيْنَ ۝

جو کہتے ہیں، (اللہ کا ہمیں یہ حکم ہے،
ایمان ہم لائیں کسی ایسے نہ پیغمبر پہ،
وہ جب تک نہ لائے ایسی قربانی، کہ جس کو (آسمانی) آگ کھا جائے،
(اے پیغمبرؐ!) یہ کہہ دیجے انہیں،
سچے اگر ہو تم، تو آئے مجھ سے پہلے معجزے لے کر جو پیغمبر،
بھلا تم نے انہیں کیوں مار ڈالا؟ (۱۸۳)

فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ جَاۗءُوْ
بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ۝

پھر بھی جھٹلائیں اگر یہ آپؐ کو،
تو آپؐ سے پہلے بھی جھٹلائے گئے ہیں کتنے پیغمبر،
جو لے کر آئے تھے روشن دلیلیں اور صحیفے اور نورانی کتب (۱۸۴)

كُلُّ نَفْسٍ ذَاۗىِٕقَةُ الْمَوْتِ ۭ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ
فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ
الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝

ہر جان کو چکھنی ہے لذت موت کی،
اور حشر کے دن اجر سب پورے دیے جائیں گے تم کو،
جو جہنم سے بچا اور داخلِ جنت ہوا، بیشک وہی ہے کامیاب و کامراں،
اور یہ حیاتِ دنیوی دھوکے کا ہے ساماں (۱۸۵)

لَتُبْلَوُنَّ فِيْٓ اَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ۡ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ
اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًى كَثِيْرًا ۭ
وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝

تمہاری آزمائش ہوگی مال و جان سے،
اہلِ کتاب اور مشرکوں سے تم کو سننی ہوں گی کتنی دکھ بھری باتیں،
اگر تم صبر کر لو اور تقوے پر رہو قائم،
تو بیشک یہ نہایت کام ہے ہمت کا (۱۸۶)

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ
وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ ۡ فَنَبَذُوْهُ وَرَاۗءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا
قَلِيْلًا ۭ فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ ۝

(اے مرسلؐ!) جو ہیں اہلِ کتاب،
ان سے لیا جب عہد (اللہ نے،
کہ لوگوں سے کرو گے تم (کتابِ حق) بیاں،
ہرگز چھپاؤ گے نہیں اس کو،
مگر پھینکا انہوں نے پیٹھ پیچھے اس کو اور بیچا اسے تھوڑی سی قیمت پر،
یہ کاروبار ان کا ہے نہایت ہی برا (۱۸۷)

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا

جو خوش ہیں کرتوتوں پہ اپنی،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 102 of 2222

بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

اور جو یہ چاہتے ہیں ان کی ہو تعریف اس پر،
آپ انہیں محفوظ مت سمجھیں عذاب نار سے،
ان کے لئے تو ہے عذاب سخت (۱۸۸)

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

اللہ ہی کی خاطر ہے زمیں و آسماں کی بادشاہی،
وہ ہے ہر اک چیز پر قادر (۱۸۹)

اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ۝

یقیناً آسمانوں اور زمیں کے پیدا کرنے،
اور رات اور دن کے آنے جانے میں ہے،
اک سے اک بڑھ کر نشانی قدرتِ خالق کی، اہلِ عقل کی خاطر (۱۹۰)

الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰي جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

جو اُٹھتے، بیٹھتے، لیٹے ہوئے اللہ کا ہیں ذکر کرتے،
اور غور و فکر کرتے ہیں زمین و آسماں کے پیدا کرنے پر،
وہ کہتے ہیں کہ اے رب! تو نے بے مقصد نہیں پیدا کئے یہ،
پاک و پاکیزہ ہے تو، ہم کو عذاب نار سے محفوظ رکھ (۱۹۱)

رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝

اے پالنے والے! جسے ڈالا جہنم میں، اسے رسوا کیا تو نے،
اور اہلِ ظلم کا کوئی نہیں ہوگا کبھی ناصر (۱۹۲)

رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۡ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۝

ہمارے رب! سنا ہم نے ندا اک دینے والے کو،
جو ایماں کی طرف کچھ یوں ندا دیتا تھا،
اپنے رب پہ تم ایمان لے آؤ!
سو ہم ایمان لے آئے،
ہمارے رب! گناہوں کو ہمارے بخش دے،
اور دور کر دے سب بری باتوں کو ہم سے،
اور ہمارا خاتمہ ہو نیک لوگوں میں (۱۹۳)

رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰي رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝

ہمارے پالنے والے! عطا کر ہم کو وہ کچھ،
جس کا تو نے وعدہ فرمایا رسولوں کے ذریعے،
اور رسوا کر ہمیں مت حشر کے دن،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 103 of 2222

اور یقیناً تو نہیں کرتا کبھی وعدہ خلافی (۱۹۴)

فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّيْ لَآ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ
مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا
وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا
لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ
حُسْنُ الثَّوَابِ ۝

ان کے رب نے کی دعا ان کی قبول،
اور ان سے فرمایا، کسی کا بھی عمل ہرگز نہیں ضائع کروں گا میں،
کوئی عورت ہو یا ہو مرد، تم آپس میں سب اک دوسرے سے ہو،
سو جن لوگوں نے کی ہجرت، نکالے جو گئے اپنے گھروں سے،
اور جنھیں تکلیف پہنچائی گئی ہے میرے رستے میں،
مری خاطر لڑے، مارے گئے جو،
درگزر ان کے برے اعمال سے (بیشک) کروں گا میں،
انہیں لے جاؤں گا ان جنتوں میں، جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں،
یہ اللہ کی طرف سے ہے جزا ان کی،
اور اللہ ہی کے پاس اچھی جزا ہے (۱۹۵)

لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ ۝

(اے پیمبرؐ!) کافروں کے شہروں شہروں گھومنے سے،
آپؐ دھوکے میں نہ آئیں (۱۹۶)

مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۚ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۚ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝

فائدہ تھوڑا سا ہے یہ، اسکے بعد ان کا ٹھکانا ہے جہنم،
جو برا سب سے ٹھکانا ہے (۱۹۷)

لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۗ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ
خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ۝

مگر ڈرتے رہے جو اپنے رب سے،
ان کی خاطر جنتیں ہیں، جن کے نیچے نہریں جاری ہیں،
رہیں گے وہ ہمیشہ کے لئے ان میں،
ضیافت ہے یہ اللہ کی طرف سے،
اور جو کچھ نیک لوگوں کے لئے ہے پاس اللہ کے،
وہ دنیا سے کہیں بہتر ہے (۱۹۸)

وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ
اِلَيْكُمْ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ ۙ لَا يَشْتَرُوْنَ
بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ

کچھ اہلِ کتاب ایسے بھی ہیں،
ایمان جو رکھتے ہیں اللہ اور کتاب (حق) پہ، اتری آپؐ پر ہے جو،
اور ایسی سب کتابوں پر بھی جو اتری ہیں پہلے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 104 of 2222

إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿۱۹۹﴾

خوف کھاتے ہیں خدا سے،
اور نہیں وہ بیچتے آیات کو تھوڑی سی قیمت پر،
ہے ان کا اجر ان کے رب کے پاس،
اللہ بیشک جلد لینے والا ہے سارا حساب (۱۹۹)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿۲۰۰﴾

ایمان والو! صبر سے لو کام اور ثابت قدم رہ کر کمر بستہ رہو ہر دم،
رہو اللہ سے ڈرتے، تا کہ تم ہو کامیاب و کامراں آخر (۲۰۰)

سورۂ نساء ۴

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا ﴿۱﴾

اے لوگو! اپنے رب سے تم ڈرو،
جس نے اکیلی جان سے پیدا کیا تم کو،
اسی سے اس کے جوڑے کو کیا پیدا پھر،
اور پھیلا دیئے کثرت سے مرد و زن پھر ان دونوں سے،
اللہ سے ڈرو، اک دوسرے سے مانگتے ہو نام پر جس کے،
رکھو تم رشتوں ناطوں کا خیال آپس میں،
بے شک دیکھتا ہے تم کو اللہ (۱)

وَآتُوا الْيَتَامَىٰ أَمْوَالَهُمْ ۖ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيثَ بِالطَّيِّبِ ۖ وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَهُمْ إِلَىٰ أَمْوَالِكُمْ ۚ إِنَّهُ كَانَ حُوبًا كَبِيرًا ﴿۲﴾

اور یتیموں کا ہے جو بھی مال، تم دے دو انہیں،
پاک اور اچھی چیز کے بدلے میں ہرگز لو نہ تم ناپاک شے،
اور مال میں اپنے ملا کر مال ان کا کھاؤ مت، یہ ہے گنہ بھاری (۲)

وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَىٰ وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ ۖ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ۚ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَلَّا تَعُولُوا ﴿۳﴾

اگر تم کو یہ خدشہ ہو یتیموں سے نہ تم انصاف کر پاؤ گے،
(تم کو پھر اجازت ہے) کہ دو دو، تین تین اور چار چار اُن عورتوں سے،
چاہتے ہو تم جنہیں، کر لو نکاح،
اور اس کا اندیشہ ہو گر،
قائم نہ ان میں رکھ سکو گے عدل،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 105 of 2222

وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ؕ فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ
عَنْ شَیْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِیْٓـًٔا مَّرِیْٓـًٔا ۝۴

تو پھر ایک ہی کافی ہے عورت،
یا وہ لونڈی، جس کے مالک ہو (کر واس پر قناعت)،
یونہی بچ جاؤ گے بے انصاف ہونے سے (۳)
خوشی سے عورتوں کو مہر تم ان کے ادا کر دو،
اگر وہ چھوڑ دیں اپنی رضا سے کچھ،
تو پھر بیشک اسے تم شوق سے کھاؤ پیو (۴)

وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِیْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِیٰمًا
وَّارْزُقُوْهُمْ فِیْهَا وَاكْسُوْهُمْ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝۵

نادان لوگوں کو نہ ان کا مال دو ہرگز،
کہ اللہ نے بنایا ہے گزارے کا ذریعہ یہ تمہارے واسطے،
اس مال سے ان کو کھلاؤ اور پہناؤ،
اور ان سے بات نرمی سے کرو (۵)

وَابْتَلُوا الْیَتٰمٰی حَتّٰۤی اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ
رُشْدًا فَادْفَعُوْۤا اِلَیْهِمْ اَمْوَالَهُمْ ۚ وَلَا تَاْكُلُوْهَاۤ اِسْرَافًا
وَّبِدَارًا اَنْ یَّكْبَرُوْا ؕ وَمَنْ كَانَ غَنِیًّا فَلْیَسْتَعْفِفْ ۚ وَمَنْ
كَانَ فَقِیْرًا فَلْیَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَیْهِمْ
اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا عَلَیْهِمْ ؕ وَكَفٰی بِاللّٰهِ حَسِیْبًا ۝۶

اور دیکھ بھال ایسے یتیموں کی کرو، جب تک کہ وہ بالغ نہ ہو جائیں،
اگر ہو سوجھ بوجھ ان میں، تو ان کا مال ان کو سونپ دو،
کھاؤ نہ ان کا مال تم جلدی میں اس ڈر سے کہ یہ بالغ نہ ہو جائیں کہیں،
ہو سرپرست ان کا غنی، تو مال سے ان کے کرے پرہیز،
اور جو شخص حاجت مند ہو، بیشک مناسب اس میں سے کھالے،
پھر ان کے مال جب سونپو انہیں، اس کے بنا لو تم گواہ،
اللہ کافی ہے حساب ہر طرح کا لینے کی خاطر (۶)

لِلرِّجَالِ نَصِیْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ۪ وَلِلنِّسَآءِ
نَصِیْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ ؕ
نَصِیْبًا مَّفْرُوْضًا ۝۷

والدین اور رشتے داروں کا ہے جو ترکہ،
ہے حصہ اس میں مردوں کا بھی اور ہے عورتوں کا بھی،
اگرچہ مال کم ہو یا زیادہ، یہ مقرر ہے (۷)

وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰكِیْنُ
فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝۸

اگر تقسیم کے دوران آ جائیں اعزاء اور یتامیٰ اور مساکین،
ان کو بھی اس مال سے کچھ دو، اور ان سے بات نرمی سے کرو (۸)

وَلْیَخْشَ الَّذِیْنَ لَوْ تَرَكُوْا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّیَّةً ضِعٰفًا خَافُوْا
عَلَیْهِمْ ۪ فَلْیَتَّقُوا اللّٰهَ وَلْیَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا ۝۹

اور چاہئے لوگوں کو ڈرنا،
چھوڑ جاتے اپنے پیچھے ناتواں اولاد گروہ، حال کیا ہوتا؟

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 106 of 2222

إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي
بُطُونِهِمْ نَارًا ۖ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا ﴿١٠﴾

سو اللہ سے ڈریں وہ، اور کریں وہ بات بھی سیدھی (۹)
جو ناجائز طریقے سے یتیموں کا ہیں کھاتے مال،
ایسے لوگ اپنے پیٹ میں ہیں آگ بھرتے،
جائیں گے دوزخ میں سیدھے (۱۰)

يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ ۖ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ ۚ
فَإِنْ كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۖ وَإِنْ
كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ۚ وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا
السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِنْ كَانَ لَهُ وَلَدٌ ۚ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَلَدٌ
وَوَرِثَهُ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَإِنْ كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ
السُّدُسُ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۗ آبَاؤُكُمْ وَ
أَبْنَاؤُكُمْ لَا تَدْرُونَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ۚ فَرِيضَةً مِنَ
اللَّهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿١١﴾

(اور) اللہ حکم دیتا ہے تمہیں اولاد کے بارے میں کچھ ایسے،
کہ اک لڑکے کا جو حصہ ہے، وہ دو لڑکیوں کے ہے برابر،
اور اگر ہوں لڑکیاں ہی اور ہوں دو سے زیادہ وہ،
تو پھر ہے دو تہائی ان کا حصہ،
اور اگر ہو ایک ہی لڑکی، تو آدھا ہے،
اگر میت کی ہو اولاد،
تو ماں باپ میں سے ہے ہر اک کا پھر چھٹا حصہ،
نہ ہو اولاد، تو ماں کے لئے ہے تیسرا حصہ،
اگر میت کے بھائی ہوں کئی، تو ماں کا حصہ ہے چھٹا،
حصے یہ میت کی وصیت یا ادائے قرض کے ہیں بعد،
یہ تم تو نہیں واقف، تمہارے باپ دادا اور بیٹوں اور پوتوں میں،
زیادہ کون پہنچائے گا تم کو فائدہ،
حصے مقرر ہیں یہ اللہ کی طرف سے،
وہ ہے بیشک علم والا، حکمتوں والا (۱۱)

وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُنَّ وَلَدٌ ۚ
فَإِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْ بَعْدِ
وَصِيَّةٍ يُوصِينَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۚ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ
إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ وَلَدٌ ۚ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ
مِمَّا تَرَكْتُمْ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۗ
وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ كَلَالَةً أَوِ امْرَأَةٌ وَلَهُ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ

تمہاری بیویوں کی ہو نہ گر اولاد اور وہ چھوڑ کر مر جائیں کچھ ترکہ،
تو آدھا ہے تمہارا،
اور اگر اولاد ہو، تو ہے تمہارے واسطے چوتھائی،
حصے سب یہ تعمیلِ وصیت یا ادائے قرض کے ہیں بعد،
اور جو چھوڑ جاؤ تم، تو اس میں بیویوں کا صرف چوتھائی ہے، گر تم لاولد ہو،
اور اگر اولاد ہو، تو آٹھواں حصہ ہے تعمیلِ وصیت اور ادائے قرض کے بعد،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 107 of 2222

فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِنْ كَانَ لَهُ وَلَدٌ ۚ فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُ وَلَدٌ وَّوَرِثَهُ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَإِنْ كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ ۚ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۗ آبَآؤُكُمْ وَأَبْنَآؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ۚ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ۗ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۱﴾

اور اگر ہو صاحب میراث کوئی آدمی ایسا کہ زندہ ہوں نہ جس کے والدین،
اور ہو نہ جس کی کوئی بھی اولاد، لیکن ایک بھائی یا بہن ہو،
تو چھٹا حصہ ہے ہر اک کا،
اگر ہوں ایک سے زائد (بہن بھائی) تو ان سب کا تہائی پھر ہے،
تعمیلِ وصیت اور ادائے قرض کے بعد،
اس طریقے سے کہ مت نقصان کسی کا ہو،
یہ ہے اللہ کی جانب سے ہدایت،
اور اللہ علم والا، حلم والا ہے (۱۲)

تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۳﴾

یہ اللہ کی طرف سے ہیں حدیں،
اور جو اطاعت کیش ہو اللہ اور اس کے پیمبرؐ کا،
بہشتوں میں اسے لے جائے گا اللہ،
کہ جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں،
وہ ہمیشہ کے لئے ان میں رہیں گے،
اور بڑی یہ کامیابی ہے (۱۳)

وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۴﴾

جو نافرماں خدا اور اس کے پیغمبرؐ کا ہوگا،
اور حدوں سے اس کی جو نکلے گا،
دوزخ میں وہ ڈالا جائے گا، جس میں رہے گا وہ ہمیشہ کے لئے،
اور اس کی خاطر ایک رسوا کن عذاب سخت ہے (۱۴)

وَالّٰتِيْ يَأْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآئِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ أَرْبَعَةً مِّنْكُمْ ۚ فَإِنْ شَهِدُوْا فَأَمْسِكُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ حَتّٰى يَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ أَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا ﴿۱۵﴾

اور مرتکب جو ہوں تمہاری عورتوں میں بے حیائی کی، تو اپنے چار شاہد لو،
اگر وہ دیں شہادت، تو انہیں رکھو گھروں میں قید ان کی موت تک،
یا پھر خدا ان کے لئے رستہ نکالے اور کوئی (۱۵)

وَالَّذٰنِ يَأْتِيٰنِهَا مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا ۚ فَإِنْ تَابَا وَأَصْلَحَا فَأَعْرِضُوْا عَنْهُمَا ۗ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿۱۶﴾

اور تم میں سے کریں دو شخص بدکاری، تو دو ان کو سزا،
اور گر کریں توبہ وہ اور اصلاح اپنی، درگزر ان سے کرو،
اللہ کرنے والا ہے توبہ قبول اور ہے نہایت مہرباں بیشک (۱۶)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 108 of 2222

إِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَأُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۷﴾

انہی لوگوں کی توبہ کو ہے فرماتا قبول اللہ،
جو نادانی سے کر گزریں برائی اور باز آ جائیں پھر جلدی سے،
وہ توبہ کریں، تو ان کی توبہ کو قبول اللہ کرتا ہے،
وہ سب کچھ جاننے والا ہے، دانا ہے (۱۷)

وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ۚ حَتّٰٓى إِذَا حَضَرَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ إِنِّيْ تُبْتُ الْـٰٔنَ وَلَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ ۚ أُولٰٓئِكَ أَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا أَلِيْمًا ﴿۱۸﴾

نہیں توبہ قبول ان کی، برائی کرتے جائیں جو،
اور ان کی موت آئے، تو وہ کہہ دیں، ہم نے توبہ کی،
نہیں توبہ قبول ان کی بھی جو مر جائیں کافر ہی،
یہی تو ہیں کہ جن کے واسطے تیار کر رکھا ہے ہم نے اک عذاب سخت (۱۸)

يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا ۖ وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ إِلَّآ أَنْ يَّأْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَإِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰٓى أَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا ﴿۱۹﴾

اے ایمان والو! یہ نہیں جائز تمہارے واسطے،
وارث زبردستی بنو تم عورتوں کے،
اور نہ رکھو روک کر ان کو،
کہ جو دے رکھا ہے تم نے انہیں، اس میں سے کچھ لے لو،
کھلے بندوں وہ بدکاری کریں گر، پھر الگ ہے بات،
تم ان سے رہو اچھے طریقے سے، اگرچہ وہ تمہیں ہوں ناپسند،
اور عین ممکن ہے کہ تم جس کو برا سمجھو،
تمہارے واسطے کر دے خدائے پاک پیدا بہتری اس میں (۱۹)

وَإِنْ أَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ ۙ وَّاٰتَيْتُمْ إِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَأْخُذُوْا مِنْهُ شَيْـًٔا ۚ أَتَأْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا وَّإِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۲۰﴾

اگر تم ایک بیوی چھوڑ کر اس کی جگہ چاہو کہ کر لو دوسری بیوی،
جو پہلی کو دیا ہو مال ڈھیروں بھی، تو کچھ تم لو نہ اس میں سے،
بھلا لو گے اسے ناحق گنہ کر کے؟ (۲۰)

وَكَيْفَ تَأْخُذُوْنَهٗ وَقَدْ أَفْضٰى بَعْضُكُمْ إِلٰى بَعْضٍ وَّأَخَذْنَ مِنْكُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ﴿۲۱﴾

اُسے تم کیسے لے سکتے ہو ان سے؟ مل چکے ہو ان سے جب تم،
اور لے رکھا ہے پکا عہد بھی تم سے انہوں نے (۲۱)

وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۚ إِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّمَقْتًا ۚ وَسَآءَ سَبِيْلًا ﴿۲۲﴾

اور ایسی عورتوں کو لو نہ اپنی زوجیت میں تم،
تمہارے باپ جن کو لے چکے ہیں زوجیت میں،
ہاں، مگر جو ہو چکا، سو ہو چکا پہلے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 109 of 2222

یہ بیشک بے حیائی ہے، غضب کا ہے سبب یہ کام،
اور یہ ہے نہایت ہی برا رستہ (۲۲)

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ
وَبَنٰتُ الْاَخِ وَبَنٰتُ الْاُخْتِ وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ
الرَّضَاعَةِ وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآئِكُمُ
الّٰتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ
وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ ۙ وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ
الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۲۳﴾

حرام (اللہ نے) کیں تم پر،
تمہاری مائیں، بہنیں، بیٹیاں اور پھوپھیاں، خالائیں، بھائی اور بہن کی لڑکیاں،
اور سب رضاعی مائیں، بہنیں اور ساسیں،
اور تمہاری بیویوں میں سے تمہاری پرورش میں لڑکیاں ہوں جو،
سو اُن عورتوں کی لڑکیوں کے، جن سے صحبت کی نہ ہو تم نے کبھی،
ان سے جو بیاہ کر لو، تو پھر تم پر نہیں کوئی گنہ،
اور بیویاں ہوں جو سگے بیٹوں کی (وہ بھی ہیں حرام)،
اور زوجیت میں بھی نہیں جائز اکٹھا کرنا دو بہنوں کا،
ہاں جو ہو چکا سو ہو چکا پہلے،
یقیناً بخشنے والا ہے اور ہے مہرباں اللہ (۲۳)

پارہ ۵

اور ایسی عورتیں، جن کے ہوں شوہر،
وہ بھی سب تم پر حرام اللہ نے کی ہیں،
سوا ان لونڈیوں کے، جو تمہاری ملکیت میں ہوں،
یہ تم پر فرض ہیں احکام اللہ کے،
علاوہ ان کے جو بھی عورتیں ہیں، وہ ہیں سب تم پر حلال ایسے،
کہ تم لو زوجیت میں ان کو دے کر مہر اپنے مال سے،
تاکہ بچو تم بے حیائی اور برائی سے،
اٹھاؤ فائدہ جن عورتوں سے تم، ادا کر دو انہیں مہر مقرر،
اور اس کے بعد آپس کی رضامندی سے جو طے ہو، نہیں اس پر گنہ کوئی،
ہے اللہ جاننے والا بھی، دانا بھی (۲۴)

وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۚ كِتٰبَ
اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۚ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ
مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ؕ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ
فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ
بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۲۴﴾

وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ
نہ تم میں استطاعت جس کو ہو آزاد مومن عورتوں سے بیاہ کرنے کی،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 110 of 2222

مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ ۭ بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ ۚ فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ۚ فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَي الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ۭ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ ۭ وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

تو پھر مومن کنیزوں کو وہ اپنی زوجیت میں لے،
کہ جن کے تم ہو مالک،
اور اللہ جانتا ہے خوب ایماں کو تمہارے، تم سبھی ہو ایک آپس میں،
اور ان کے مالکوں کی تم اجازت سے انہیں لو زوجیت میں،
اور ان کو مہر دو با قاعدہ،
(یہ لونڈیاں) ہوں پاک دامن اور ہرگز ہوں نہ یہ بدکار خفیہ یا کھلے بندوں،
اگر منکوحہ ہو کر بھی کریں یہ بے حیائی،
نصف ہے ان کی سزا آزاد عورت سے،
سہولت ہے یہ ان کے واسطے، جن کو ہو اندیشہ گناہ کا،
اور اگر تم صبر سے لو کام، تو بہتر تمہارے حق میں ہے یہ،
اور نہایت بخشنے والا ہے اللہ اور بے حد رحم والا ہے (۲۵)

يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَيَتُوْبَ عَلَيْكُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝

ہے اللہ چاہتا تم سے بیاں کر دے وضاحت سے،
طریقے وہ جو تھے تم سے بھی پہلے نیک لوگوں کے،
تمہیں ان پر چلائے اور کرے وہ مہربانی تم پہ،
اللہ جاننے والا ہے دانا بھی (۲۶)

وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ ۡ وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًا ۝

اور اللہ چاہتا ہے مہربانی تم پہ،
لیکن خواہشاتِ نفس کی جو پیروی کرتے ہیں،
وہ یہ چاہتے ہیں، تم ہٹو راہِ ہدایت سے (۲۷)

يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ۚ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا ۝

خدا یہ چاہتا ہے، بوجھ تم پر سے کرے ہلکا،
کہ ہے انساں بہت کمزور سی مخلوق (۲۸)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ۣ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ۝

اے ایمان والو! کھاؤ مت آپس میں تم اک دوسرے کا مال ناجائز طریقے سے،
سوا اس کے کہ آپس کی ہو مرضی سے تجارت،
اور اپنے آپ کو ہرگز کرو مت قتل،
اللہ ہے یقیناً مہرباں تم پر (۲۹)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 111 of 2222

وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝

کرے جو سرکشی اور ظلم سے یہ کام،
تو ہم عنقریب اس کو کریں گے آگ میں داخل،
یہ (اللہ) کے لئے آسان ہے (۳۰)

اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا ۝

بچتے رہو گر تم گناہانِ کبیرہ سے، کہ جن سے تم کو روکا جا رہا ہے،
ہم مٹا دیں گے تمہارے نامۂ اعمال سے چھوٹے گناہوں کو،
اور عزت کی جگہ داخل کریں گے تم کو (۳۱)

وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ؕ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ؕ وَسْـَٔلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝

اور اس کی تمنا مت کرو،
جس میں فضیلت دی ہے اک دوجے پہ (اللہ) نے تمہیں،
مردوں کا حصہ اس میں ہے، جو کچھ کمایا ہے انہوں نے،
اور حصہ عورتوں کا اس میں ہے، جو کچھ کمایا ہے انہوں نے،
اور مانگو فضل (اللہ) کا،
یقیناً جاننے والا ہے ہر اک چیز کا (اللہ) (۳۲)

وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ؕ وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ۝

مقرر کر دئے ہیں ہم نے ہر اک کے لئے حقدار اس ترکے میں،
جو ہے والدین اور رشتہ داروں کا،
کیا ہے جن سے تم نے عہد اور پیمان، ان کو ان کا حصہ دو،
خدائے پاک کے ہے سامنے ہر شے (۳۳)

اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ؕ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ؕ وَالّٰتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ۚ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا ۝

ہیں حاکم عورتوں پر مرد (بیشک)،
اس لئے کہ دی ہے (اللہ) نے فضیلت ایک کو دوجے پہ،
اور پھر مال بھی اپنا کیا ہے خرچ انہوں نے
عورتیں ہیں نیک، جو ہیں شوہروں کی تابع فرماں،
عدم موجودگی میں بھی وہ ان کی،
ہیں حفاظت کرنے والی مال و عزت کی، بنایا ہے جنہیں محفوظ (اللہ) نے،
اگر ہو عورتوں سے سرکشی کا تم کو اندیشہ، تو سمجھاؤ انہیں،
اور خواب گاہوں میں انہیں چھوڑ دے رکھو تنہا،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 112 of 2222

وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَ
حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ يُّرِيْدَآ اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا ۗ
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا ۝

اگر پھر بھی نہ باز آئیں وہ، تم پھر مار بھی سکتے ہو ہلکا سا،
اگر وہ تابع فرمان ہو جائیں، تو پھر رستہ نہ ڈھونڈو اور،
بیشک ہے خدا سب سے بڑا اور سب سے اونچا (۳۴)
اور میاں بیوی میں ان بن کا ہو اندیشہ تمہیں،
تو ایک منصف مرد والوں میں سے لو اور ایک لو عورت کے گھر والوں سے،
یہ گر صلح چاہیں گے تو پھر (اللہ) کرا دے گا ملاپ ان میں،
یقیناً علم والا باخبر ہے وہ (۳۵)

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا
وَّبِذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِى الْقُرْبٰى
وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ
اَيْمَانُكُمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ۝

عبادت صرف (اللہ) کی کرو تم، اور شریک اسکا نہ ٹھہراؤ کسی کو بھی،
کرو ماں باپ سے حسنِ سلوک اور رشتے داروں اور مسکینوں،
یتیموں راہ گیروں اور غلاموں اور قریب و دور کے ہمسایوں سے بھی،
اور غرور و فخر کرنے والے کو (اللہ) نہیں اچھا سمجھتا (۳۶)

الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ
مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۗ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ
عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝

لوگ جو کنجوس ہیں اور دوسرے لوگوں کو کنجوسی کی جو تلقین کرتے ہیں،
اور (اللہ) نے جو اپنے فضل سے ان کو دیا ہے، وہ چھپاتے ہیں اسے،
تو ایسے ناشکروں کی خاطر ہم نے کر رکھا ہے تیار ایک رسوا کن عذاب (۳۷)

وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُوْنَ
بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۗ وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا
فَسَآءَ قَرِيْنًا ۝

اور جو دکھاوے کے لئے ہیں خرچ کرتے مال اپنا،
اور (اللہ) اور قیامت پر نہیں ایمان رکھتے،
ہم نشیں ان کا ہے شیطاں، وہ نہایت ہی برا ہے ہم نشیں (۳۸)

وَمَاذَا عَلَيْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَنْفَقُوْا
مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِيْمًا ۝

ان کا بھلا نقصان کیا ہوتا؟ وہ (اللہ) اور قیامت پر اگر ایمان لے آتے،
اور (اللہ) نے انہیں جو دے رکھا ہے اس میں سے وہ خرچ گر کرتے،
ہے (اللہ) خوب ان سے باخبر (۳۹)

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا
وَيُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝

ذرہ برابر بھی کسی پر ظلم وہ کرتا نہیں،
اور ہو ذرا سی بھی اگر نیکی کسی کی، اس کو وہ دوچند کرتا ہے،
اور اپنے پاس سے وہ اجر دیتا ہے بڑا بھاری (۴۰)

فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ ۢ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى

(اے پیغمبر!) بھلا کیا حال ہوگا ان کا اُس دن،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 113 of 2222

هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا ﴿۴۱﴾

جب ہر اک امت سے ہم لائیں گے شاہد،
اور ان لوگوں پہ ہم لائیں گے شاہد آپ ؐ کو (۴۱)

يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ
الْاَرْضُ ۭ وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا ﴿۴۲﴾

جس روز کافر اور نافرماں پیمبر ؐ کے یہ چاہیں گے،
سما جائیں زمیں میں کاش وہ،
اور پھر برابر کر دیا جائے زمیں کو ان پہ،
تو وہ رکھ سکیں گے بات پوشیدہ نہ (اللہ) سے کوئی ہرگز (۴۲)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى
تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ حَتّٰى
تَغْتَسِلُوْا ۭ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰي سَفَرٍ اَوْ جَاۗءَ اَحَدٌ
مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَاۗىِٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَاۗءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَاۗءً
فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ ۭ اِنَّ
اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿۴۳﴾

پڑھو مت تم نماز ایمان والو! نشے کی حالت میں،
جب تک تم نہ سمجھو، کہہ رہے ہو کیا؟
اور ایسے ہی جنابت کی بھی حالت میں، نہ جب تک غسل تم کر لو،
اگر تم ہو سفر میں اور میسّر ہو نہ پانی تم کو، پھر کر لو تیمم،
اور اگر بیمار ہو یا ہو سفر میں،
یا کوئی آیا ہو کر کے رفعِ حاجت تم میں، یا ہم بستری کی ہو،
تمہیں پانی نہ حاصل ہو، تو پھر کر لو تیمم پاک مٹی سے،
تم اپنے منہ کا اور ہاتھوں کا کر لو مسح،
(اللہ) درگزر رہے کرنے والا، بخشنے والا (۴۳)

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يَشْتَرُوْنَ
الضَّلٰلَةَ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ تَضِلُّوا السَّبِيْلَ ﴿۴۴﴾

نہیں کیا تم نے یہ دیکھا؟
عطا جن کو کتاب (حق) کا اک حصہ ہوا تھا،
وہ خریدار اب ہیں گمراہی کے،
اور یہ چاہتے ہیں مومنو! تم بھی بھٹک جاؤ رہِ حق سے (۴۴)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَاۗىِٕكُمْ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا ۙ وَّكَفٰى بِاللّٰهِ
نَصِيْرًا ﴿۴۵﴾

تمہارے دشمنوں کو جانتا ہے خوب (اللہ)،
اور کافی سرپرست (اللہ) ہے اور کافی مدد کے واسطے (اللہ) (۴۵)

مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ
وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا
لَيًّۢا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِي الدِّيْنِ ۭ وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا

کچھ ایسے ہیں یہودی،
جو بدل دیتے ہیں موقع اور محل سے اپنے لفظوں کو،
وہ کہتے ہیں سنا ہم نے، مگر مانا نہیں ہرگز،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 114 of 2222

سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ
وَاَقْوَمَ ۙ وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ
اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۴۶﴾

سنو! (اور دل میں کہتے ہیں) سنائی دے نہ تم کو کاش،
اور ایسے ہی وہ جب آپؐ سے ہیں راعنا کہتے، (کہ ہم پر ہو توجہ)
موڑ دیتے ہیں زباں اپنی،
اگر یہ لوگ یوں کہتے، سنا اور ہم نے مانا،
اور سنئے آپ اور ہم پر نظر کیجے،
تو یہ ان کے لئے بہتر بھی تھا اور ٹھیک بھی،
لیکن خدا نے ان پہ کر رکھی ہے لعنت ان کے اپنے کفر کے باعث،
سو کم ہی ان میں ہیں لاتے ہیں جو ایمان (۴۶)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ
مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰٓى اَدْبَارِهَآ
اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّآ اَصْحٰبَ السَّبْتِ ۭ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴿۴۷﴾

اے اہلِ کتاب! ہم نے اتاری ہے کتاب ایسی،
کہ جو اس کی بھی ہے تصدیق کرتی، جو تمہارے پاس ہے پہلے،
سو اس پر لاؤ اب ایمان تم،
اس وقت سے پہلے کہ ہم لوگوں کے چہرے مسخ کر دیں
اور ان کو پھیر دیں پیچھے کی جانب،
یا کریں پھر ان پہ لعنت ہم، کہ جیسے کی تھی اہلِ سبت پر،
اللہ کا جو حکم ہے، ہو کر رہے گا بالیقیں پورا (۴۷)

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ
يَّشَاۗءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا ﴿۴۸﴾

نہیں اللہ ہرگز شرک کو کرتا معاف،
اس کے سوا جو بھی گنہ ہو، وہ جسے چاہے اسے کر دے معاف،
اور شرک جس نے بھی کیا، اس نے کیا بھاری گنہ (۴۸)

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۭ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ
يَّشَاۗءُ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿۴۹﴾

دیکھا نہیں کیا آپؐ نے ان کو؟ جو خود کو پاک و پاکیزہ سمجھتے ہیں،
(مگر کیا اس سے ہوتا ہے؟ حقیقت میں)
جسے اللہ چاہے پاک و پاکیزہ کرے،
ذرہ برابر بھی کسی پر ظلم ہو سکتا نہیں ہرگز (۴۹)

اُنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ۭ وَكَفٰى بِهٖٓ اِثْمًا
مُّبِيْنًا ﴿۵۰﴾

(اے پیغمبرؐ!) ذرا دیکھیں کہ کیسے باندھتے ہیں جھوٹ کا بہتان یہ اللہ پہ؟
مجرم ان کے ہونے کے لئے کافی ہے یہ (حرکت) (۵۰)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 115 of 2222

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا هٰٓؤُلَآءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا ۝۵۱

نہیں کیا آپؐ نے دیکھا انہیں؟
جن کو ملا ہے صرف اک جزوِ کتاب،
اصنام اور شیطان پر ایمان وہ رکھتے ہیں،
اور کہتے ہیں، اہلِ کفر تو ایمان والوں سے ہیں بڑھ کر راہِ حق پر (۵۱)

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا ۝۵۲

اور یہی وہ لوگ ہیں، جن پر ہے کی اللہ نے لعنت،
اور (اللہ) جس پہ بھی لعنت کرے،
اس کا نہ پائیں گے مددگار آپؐ کوئی بھی (۵۲)

اَمْ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَاِذًا لَّا يُؤْتُوْنَ النَّاسَ نَقِيْرًا ۝۵۳

بھلا حصہ ہے ان کا بادشاہی میں کوئی؟
ایسا اگر ہوتو یہ لوگوں کو بھی، دیں گے نہ گٹھلی کے برابر بھی (۵۳)

اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ فَقَدْ اٰتَيْنَآ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا ۝۵۴

حسد کرتے ہیں کیا لوگوں پہ یہ، جو فضل سے اپنے دیا ہے ان کو (اللہ) نے؟
سو کیا کی آلِ ابراہیم کو ہم نے کتاب اور حکمت و دانش،
اور ایسی سلطنت جو تھی عظیم (۵۴)

فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ صَدَّ عَنْهُ ۭ وَكَفٰى بِجَهَنَّمَ سَعِيْرًا ۝۵۵

ان میں سے کچھ ایمان لائے اور کچھ منہ موڑ بیٹھے،
ان کی خاطر ہے جہنم کی بھڑکتی آگ ہی کافی (۵۵)

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا ۭ كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝۵۶

جو ہم سے آیتوں کے جو ہوئے منکر، انہیں ہم آگ میں ڈالیں گے،
جل جائے گی ان کی کھال،
تو ہم دوسری اس کی جگہ لے آئیں گے،
تاکہ عذابِ سخت وہ چکھتے رہیں،
بیشک ہے (اللہ) غالب و دانا (۵۶)

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ لَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۡ وَّنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا ۝۵۷

مگر جو لائے ایماں اور جنھوں نے نیکیاں کیں،
ہم انھیں لے جائیں گے ان جنتوں میں،
جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، جہاں ہوں گے ہمیشہ وہ،
وہاں ان کے لئے ہیں صاف ستھری بیویاں،
اور ہم انہیں رکھیں گے لے جا کر گھنی چھاؤں میں (۵۷)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 116 of 2222

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا ۙ وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ﴿۵۸﴾

اللہ حکم دیتا ہے کہ پہنچاؤ امانت مالکوں کو،
اور کرو جب فیصلہ تو عدل اور انصاف اپنے سامنے رکھو،
نصیحت تم کو اللہ کر رہا ہے خوب،
بیشک وہ ہے سنتا، دیکھتا سب کچھ (۵۸)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِى الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِىْ شَىْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ﴿۵۹﴾

اطاعت تم کرو اے مومنو! اللہ کی، اس کے پیمبرؐ کی،
اور ان کی صاحبانِ امر ہوں جو لوگ تم میں سے،
کسی شے میں اگر ہو اختلاف،
اس کو خدا اور اُس کے مُرسل کی طرف لے جاؤ تم،
ایمان اللہ اور قیامت پر تمہارا ہے اگر،
اور ہے یہی بہتر تمہارے حق میں بھی، انجام بھی اس کا ہے بہتر (۵۹)

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ ؕ وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًا بَعِيْدًا ﴿۶۰﴾

(اے پیمبرؐ!) کیا نہیں یہ آپؐ نے دیکھا؟
یہ کہتے ہیں کہ جو کچھ آپؐ پر اور آپؐ سے پہلے ہوا نازل،
ہمارا اس پہ ایماں ہے،
مگر سب فیصلے اپنے لئے جاتے ہیں یہ شیطانِ سرکش کی طرف،
حالانکہ ان کو حکم ہے اس سے کریں انکار،
شیطاں چاہتا ہے یہ کہ بہکا کر انہیں لے جائے،
(راہِ حق سے) کوسوں دور (۶۰)

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا ﴿۶۱﴾

جب ان سے کہا جاتا ہے، آؤ اس (کتابِ حق) کی جانب،
جس کو اللہ نے اتارا ہے،
اور آؤ اس کے پیغمبرؐ کی جانب،
تو یہ دیکھیں گے، منافق آپؐ سے کنی ہیں کتراتے (۶۱)

فَكَيْفَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ثُمَّ جَآءُوْكَ يَحْلِفُوْنَ ۖ بِاللّٰهِ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّآ اِحْسَانًا وَّتَوْفِيْقًا ﴿۶۲﴾

مگر اس وقت کیا ہوتا ہے؟
جب ان کے برے اعمال کے باعث مصیبت آ پڑے ان پر،
تو پھر یہ آپؐ کے پاس آ کے کھاتے ہیں قسم اللہ کی،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 117 of 2222

اور کہتے ہیں، ہم تو چاہتے ہیں بس بھلائی اور صلح وامن (۶۲)

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۣ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ
وَعِظْهُمْ وَقُلْ لَّهُمْ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَوْلًاۢ بَلِيْغًا ۝

یہ وہ لوگ ہیں، جن کے دلوں کا بھید اللہ جانتا ہے،
چشم پوشی کیجئے آپؐ ان سے، اور کیجے نصیحت ان کو،
اور وہ بات کہئے جو اتر جائے دلوں میں (۶۳)

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَلَوْ اَنَّهُمْ
اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَاۗءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ
وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝

ہم نے جو بھیجا پیمبرؐ، اس لئے بھیجا،
کہ ہو اس کی اطاعت حکمِ رب سے،
(اور اے پیغمبرؐ!) جو کر بیٹھے ہیں خود پر ظلم ان میں،
آپؐ کے گر پاس آ جاتے اور اللہ سے معافی مانگتے یہ،
اور ان کے واسطے گر مغفرت خود آپؐ بھی کرتے طلب،
تو یہ معافی دینے والا مہرباں اللہ کو پاتے (۶۴)

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰي يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ
بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ
وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝

قسم ہے آپؐ کے رب کی، یہ مومن ہو نہیں سکتے کبھی،
جب تک نہ منصف آپؐ کو مانیں یہ اپنے باہمی جھگڑوں میں،
اور پھر آپؐ ان میں فیصلہ جو بھی کریں،
اس سے نہ یہ تنگی کریں محسوس دل میں، اور اسے تسلیم کر لیں خوشدلی سے (۶۵)

وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اَوِ اخْرُجُوْا
مِنْ دِيَارِكُمْ مَّا فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ ۭ وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا
مَا يُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَشَدَّ تَثْبِيْتًا ۝

اور اگر ہم حکم کر دیتے انہیں یہ،
قتل کر ڈالو تم اپنے آپ کو یا چھوڑ کر اپنے گھروں کو تم نکل جاؤ،
تو اس کو یہ بجا لاتے بہت ہی کم،
جو یہ کرتے عمل اس پر، نصیحت جس کی کی جاتی ہے ان کو،
تھا یہ بہتر اور ان کے واسطے ثابت قدم رہنے کا باعث بھی (۶۶)

وَاِذًا لَّاٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ لَّدُنَّآ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝

ہم اپنے پاس سے اجرِ گراں دیتے انہیں (۶۷)

وَّلَهَدَيْنٰهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝

اور ہم دکھاتے راستہ سیدھا انہیں (۶۸)

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰۗىِٕكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ
عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاۗءِ
وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰۗىِٕكَ رَفِيْقًا ۝

اور جو کریں اللہ اور اس کے پیمبرؐ کی اطاعت،
ہوں گے ان کے ساتھ وہ، جن پر کہ ہے انعام فرمایا گیا،
جیسے نبی، صدیق، صالح اور شہید،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 118 of 2222

ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ۝

اور یہ ہیں کتنے بہتریں ساتھی! (۶۹)

یہ فضل اللہ کی جانب سے ہے اور جاننے والا ہے وہ کافی (۷۰)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِيْعًا ۝

مسلمانو! (بوقتِ جنگ) سامانِ حفاظت لو،

کرو پھر کوچ دستوں میں یا سب مل کر نکل آؤ (۷۱)

وَاِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَّيُبَطِّئَنَّ ۚ فَاِنْ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالَ

ہے تم میں کوئی ایسا بھی، چراتا ہے جو اپنا جی،

اگر تم پر مصیبت آ پڑے تو وہ یہ کہتا ہے،

قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ اِذْ لَمْ اَكُنْ مَّعَهُمْ شَهِيْدًا ۝

خدا کا فضل ہے مجھ پر، کہ میں ان میں نہ تھا موجود (۷۲)

وَلَىِٕنْ اَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ لَيَقُوْلَنَّ كَاَنْ لَّمْ

اگر اللہ تم پر فضل فرماتے ہوئے غالب کرے تم کو،

تَكُنْۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ مَوَدَّةٌ يّٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ

تو بن کر اجنبی، جیسے کہ تم میں اور اس میں دوستی تھی ہی نہیں،

کہتا ہے، کاش ان کے میں ہوتا ساتھ، تو حاصل میں کرتا کامیابی (۷۳)

فَوْزًا عَظِيْمًا ۝

فَلْيُقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يَشْرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا

اور حیاتِ دنیوی کو بیچ ڈالا ہے جنھوں نے آخرت کی زندگانی کے عوض،

بِالْاٰخِرَةِ ۭ وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ

تو چاہیے ان کو لڑیں (اللہ) کی رہ میں،

اور شہادت پائے یا غالب رہے جو راہ میں اللہ کی،

فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝

اس کو عنایت ہم کریں گے اجر اک بھاری (۷۴)

وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ

تمھیں کیا ہو گیا ہے؟ کیوں نہیں لڑتے ہو تم اللہ کے رستے میں؟

بے بس عورتوں، مردوں کی خاطر اور بچوں کے لئے،

الرِّجَالِ وَالنِّسَاۗءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا

فریاد جو کرتے ہیں، اے رب! ظالموں کے دیس سے ہم کو نکال،

مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۙ

اور حامی و ناصر ہمارا اپنی جانب سے کسی کو دے بنا (۷۵)

وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ۝

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا

مومن ہیں جو، لڑتے ہیں وہ رحمٰن کی رہ میں،

يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَاۗءَ الشَّيْطٰنِ ۚ

مگر کافر ہیں جو، لڑتے ہیں وہ شیطان کی رہ میں،

لڑو شیطان کے تم ساتھیوں سے،

اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا ۝

اور یقین مانو کہ ہے شیطان کا داؤ بہت کمزور (۷۶)

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ

کیا یہ آپؐ نے دیکھا نہیں؟

جن کو ملا تھا حکم،

وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۚ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 119 of 2222

يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةً ۚ وَقَالُوْا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ ۚ لَوْلَآ اَخَّرْتَنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۗ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ ۚ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى ۣ وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ۝

رکھو روک کر تم ہاتھ (لڑنے سے) کرو قائم نماز، اور دو زکواۃ،
اور جب ہوا واجب جہاد ان پر، تو یوں ڈرنے لگے لوگوں سے،
جیسے ڈر ہو اللہ کا یا اس سے بھی کہیں بڑھ کر،
وہ یہ کہنے لگے،
اے رب ہمارے! فرض کیوں کر دی ہے تو نے جنگ ہم پر،
کیوں نہ ہم کو اور مہلت دی؟
کہیں آپ ان سے، دنیا کا سروساماں بہت کم ہے،
مگر ہے آخرت بہتر بہت پرہیزگاروں کے لئے،
تم پر نہ ہوگا ظلم اک دھاگے برابر بھی (۷۷)

اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ ۗ وَاِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَ ۗ قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۗ فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا ۝

جہاں بھی تم ہو، آ پکڑے گی تم کو موت، چاہے تم رہو مضبوط قلعوں میں،
پہنچتا ہے کوئی گر فائدہ ان کو،
تو کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی جانب سے ہے،
اور نقصان ملتا ہے، تو کہتے ہیں کہ یہ ہے آپ کے باعث،
(اے پیغمبر!) یہ کہہ دیجئے انہیں، سب کچھ ہے اللہ کی طرف سے،
کیا ہوا آخر انہیں؟ یہ کچھ سمجھتے ہی نہیں (۷۸)

مَآ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ۘ وَمَآ اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ۭ وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۝

جو فائدہ ملتا ہے (اے انسان!) تجھ کو، وہ تو ہے اللہ کی جانب سے،
اور نقصان جو تجھ کو پہنچتا ہے، وہ تیری شامتِ اعمال کے باعث ہے،
ہم نے (اے محمدؐ!) آپ کو بھیجا ہے پیغمبر بنا کر سارے لوگوں کے لئے،
اس پر گواہ اللہ کافی ہے (۷۹)

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۝

اطاعت جو پیمبرؐ کی کرے، اللہ کی اس نے اطاعت کی،
اگر منہ پھیر لے کوئی،
تو ہم نے آپؐ کو بھیجا نہیں ہے نگہباں ان پر بنا کر (۸۰)

وَيَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ ۡ فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِيْ تَقُوْلُ ۭ وَاللّٰهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ ۚ

(منہ پہ) یہ کہتے ہیں، ہم تو ہیں اطاعت کیش،
لیکن آپؐ کے جب پاس سے اٹھ کر یہ جاتے ہیں،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 120 of 2222

فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۸۱﴾

تو ان میں سے گروہ اک رات کو ہے مشورے کرتا،
خلاف اس بات کے جو آپؐ سے کہتے ہیں،
جو یہ مشورے کرتے ہیں، اللہ لکھ رہا ہے سب،
سو پروا مت کریں آپؐ ان کی اور اللہ پر رکھیں بھروسا،
آپؐ کی خاطر ہے کافی کارساز اللہ (۸۱)

اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ؕ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ﴿۸۲﴾

کیا یہ غور کچھ کرتے نہیں قرآں میں؟
اللہ کے سوا گر یہ کسی بھی اور کی جانب سے ہوتا،
تو یقیناً اختلاف اس میں بہت پاتے (۸۲)

وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ؕ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ؕ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۸۳﴾

جونہی ان کو خبر کوئی کہیں سے امن کی یا خوف کی ملتی ہے،
یہ اس کو وہیں مشہور کر دیتے ہیں،
حالانکہ اگر یہ اس کو پیغمبرؐ یا اپنے صاحبانِ امر ہی کے پاس لے جاتے،
تو وہ تہہ تک پہنچ جاتے،
اگر فضل و کرم ہوتا نہ تم پر (اے مسلمانو!) خدا کا،
تو سوائے چند لوگوں کے رہِ شیطان پر تم چل رہے ہوتے (۸۳)

فَقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّكُفَّ بَاْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَاْسًا وَّاَشَدُّ تَنْكِيْلًا ﴿۸۴﴾

لڑیں اللہ کے رستے میں آپؐ،
اور آپؐ پر بس آپؐ ہی کی ذات کی ہے ذمہ داری،
اور ابھاریں اہلِ ایماں کو بھی لڑنے پر،
خدا جلدی ہی قوت کافروں کی توڑ ڈالے گا،
کہ طاقت میں بھی اللہ سخت ہے،
اور ہے سزا دینے میں بھی وہ سخت (۸۴)

مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ مُّقِيْتًا ﴿۸۵﴾

نیکی کی سفارش جو کرے، اس کو ملے گا اس میں سے حصہ،
برائی کی سفارش جو کرے، اس کو ملے گا اس میں سے حصہ،
نظر رکھتا ہے ہر اک چیز پر اللہ (۸۵)

وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ

کیا جائے اگر تم کو سلام، اس سے بھی اچھا دو جواب اس کا،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 121 of 2222

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا ﴿۸۶﴾

یا پھر ویسے ہی لوٹا دو اسے،
بیشک حساب ہر شے کا اللہ لینے والا ہے (۸۶)

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۭ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا ﴿۸۷﴾

نہیں معبود کوئی بھی سوا اللہ کے،
وہ تم کو کرے گا جمع روزِ حشر، جس میں شک نہیں کوئی،
اور اللہ سے بھلا ہے بڑھ کے کس کی بات سچی؟ (۸۷)

فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنٰفِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْا ۭ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿۸۸﴾

(اے مسلمانو!) تمہیں کیا ہو گیا ہے؟
جو منافق لوگ ہیں، تم ان کے بارے میں بٹے ہو دو گروہوں میں،
انہیں اللہ نے پھیرا ہے الٹا اُن کے کرتوتوں کے باعث،
کیا ہدایت اس کو دینا چاہتے ہو تم،
خدا نے چھوڑ رکھا ہے جسے گمراہیوں میں؟
اور خدا گمراہیوں میں چھوڑ دے جس کو
نہ اس کے واسطے پاؤ گے تم رستہ (۸۸)

وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَاۗءً فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِيَاۗءَ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ ۠ وَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۸۹﴾

یہی وہ چاہتے ہیں،
جس طرح کفار ہیں، اس طرح تم بھی کفر میں ہو مبتلا،
اور سارے ہو جاؤ برابر یوں،
یہ جب تک راہِ حق میں گھر نہ چھوڑیں، مت بناؤ دوست ان کو،
اور اگر یہ پھر جائیں منہ،
تو پکڑو اور جہاں مل جائیں ان کو قتل کر دو،
اور نہ ان میں سے کسی کو تم سمجھنا حامی و ناصر کبھی اپنا (۸۹)

اِلَّا الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ اِلٰى قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ اَوْ جَاۗءُوْكُمْ حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ اَنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ اَوْ يُقَاتِلُوْا قَوْمَهُمْ ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ فَلَقٰتَلُوْكُمْ ۚ فَاِنِ اعْتَزَلُوْكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ وَاَلْقَوْا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ ۙ فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيْلًا ﴿۹۰﴾

سوائے ان کے، جو اس قوم سے مل جائیں،
جس سے ہے تمہارا عہد،
یا جو ایسی حالت میں تمہارے پاس آ جائیں،
کہ لڑنے کی سکت ان میں نہ رہ جائے تمہارے ساتھ یا پھر قوم سے اپنی،
گر اللہ چاہتا، تو ان کو کر دیتا مسلط تم پہ، اور وہ تم سے لڑتے بھی،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 122 of 2222

سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّاْمَنُوْكُمْ وَيَاْمَنُوْا قَوْمَهُمْ ؕ
كُلَّمَا رُدُّوْٓا اِلَى الْفِتْنَةِ اُرْكِسُوْا فِيْهَا ۚ فَاِنْ لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ وَيُلْقُوْٓا
اِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَيَكُفُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ
ثَقِفْتُمُوْهُمْ ؕ وَاُولٰٓئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ۝۹۱

اگر تم سے الگ رہ کر نہ تم سے وہ لڑیں اور صلح کا پیغام بھیجیں،
تو نہیں اللہ نے رکھی کوئی رہ اُن سے لڑنے کی (۹۰)
تم ایسے لوگ بھی پاؤ گے، جو یہ چاہتے ہیں،
وہ رہیں بے خوف تم سے بھی اور اپنی قوم سے بھی،
(تم مگر دیکھو گے) ان کو لایا جاتا ہے کسی فتنے کی جانب جب،
تو گر پڑتے ہیں اس میں منہ کے بل،
گر یہ نہ ہوں تم سے لڑائی میں الگ،
اور صلح کا بھی دیں نہ یہ پیغام، اور ہاتھوں کو بھی رکھیں نہ اپنے روک کر،
تو تم جہاں پاؤ انہیں، پکڑو اور ان کو قتل کر دو،
یہ وہی ہیں، جن پہ تم کو ہم نے کھلم کھلا غلبہ ہے دیا (۹۱)

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَـًٔا ۚ وَمَنْ قَتَلَ
مُؤْمِنًا خَطَـًٔا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى
اَهْلِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا ؕ فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ
مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ؕ وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ
وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖ وَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ
مُّؤْمِنَةٍ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ۙ
تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝۹۲

اور کسی مومن کو نہیں یہ، ایک مومن مار ڈالے دوسرا مومن، سوائے بھول کر،
اور گر کسی مومن کو کوئی مار ڈالے بھول کر،
ہوگا اسے مومن غلام آزاد کرنا ایک،
اور اس کے وارثوں کو خوں بہا دینا،
سوا اس کے کہ وہ کر دیں معاف،
اور ہو جو دشمن قوم سے مقتول، اور مومن ہو وہ،
تو پھر ہے اک مومن غلام آزاد کرنا اس کا کفارہ،
اگر مقتول ہو اُس قوم سے، جس سے تمہارا عہد ہو،
تو خوں بہا دینا ہے لازم وارثوں کو،
اور اک مومن غلام آزاد کرنا بھی،
مگر جو کر نہ پائے یہ،
تو روزے دو مہینے کے مسلسل وہ رکھے پھر بخشوانے کیلئے اللہ سے،
اللہ بخوبی جاننے والا ہے، دانا ہے (۹۲)

وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا

کسی مومن کو قصداً قتل کر ڈالے کوئی، تو ہے جہنم پھر سزا اس کی،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 123 of 2222

وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ﴿۹۳﴾

ہمیشہ کے لئے اس پر غضب اللہ کا ہے،
اس پہ لعنت ہے اور اس کے واسطے ہے اک عذاب سخت (۹۳)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰٓى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا ۚ تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۡ فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِيْرَةٌ ۭ كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۹۴﴾

اے ایمان والو! جب خدا کی راہ میں لڑنے کو نکلو،
جانچ لو اچھی طرح اس شخص کو تم، جو کرے تم کو سلام،
اس کو نہ یہ کہہ دو کہ تم مومن نہیں ہو،
چاہتے ہو گر حیاتِ دنیوی کا تم سروساماں،
تو ہے مالِ غنیمت پاس اللہ کے بہت،
تم بھی تو ایسے ہی تھے پہلے، پھر کیا اللہ نے احسان تم پر،
اس لئے تحقیق کر لینا ضروری ہے،
تمہارے ہر عمل سے باخبر اللہ ہے بیشک (۹۴)

لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۭ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً ۭ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ۭ وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۹۵﴾

برابر ہو نہیں سکتے کبھی،
راہِ خدا میں لڑنے والے اپنی جان اور مال سے،
اور بیٹھ رہنے والے گھر میں،
ایسے لوگوں کے سوا معذور اور مجبور ہیں جو،
اور جو اپنے مال سے اور جان سے لڑتے ہیں،
ان کو بیٹھ رہنے والوں پر اللہ نے دی ہے فضیلت،
یوں تو اللہ نے بھلائی کا ہے سب سے ہی کیا وعدہ،
مگر راہِ خدا میں لڑنے والوں کو،
عظیم اک اجر کی دی ہے فضیلت اس نے بیٹھے رہنے والوں پر (۹۵)

دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۹۶﴾

کئی ہیں مرتبے اور بخشش و رحمت بھی ان کے واسطے،
اللہ نہایت بخشنے والا ہے، بے حد رحم والا ہے (۹۶)

اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ ۭ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۭ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا ۭ فَاُولٰۗىِٕكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ وَسَاۗءَتْ

جو (دارالحرب میں رہتے ہوئے) جانوں پہ اپنی ظلم کرتے ہیں،
فرشتے روح ان کی قبض کرتے ہیں،
تو کہتے ہیں کہ تم کس حال میں تھے؟

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 124 of 2222

مَصِيْرًا ﴿۹۷﴾

وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم کمزور تھے اپنی جگہ پر،
پھر یہ کہتے ہیں فرشتے،
کیا کشادہ تھی نہ (اللہ) کی زمیں اتنی کہ ہجرت اس میں کر جاتے؟
یہی وہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانا ہے جہنم،
جو برا سب سے ٹھکانا ہے (۹۷)

اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً وَّلَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا ﴿۹۸﴾

سوائے ایسے مردوں، عورتوں، بچوں کے، جو بے بس ہیں،
وہ طاقت نہیں رکھتے کسی تدبیر کی اور رہ نہیں پاتے نکلنے کی (۹۸)

فَاُولٰٓئِكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿۹۹﴾

کرے گا درگزر اللہ ان سے،
وہ نہایت بخشنے والا ہے بے حد رحم والا ہے (۹۹)

وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً ۭ وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۰۰﴾

وطن چھوڑے گا جو اللہ کی رہ میں،
بہت سی وہ پناہ گاہیں زمیں میں پائے گا، وسعت بھی،
جو اللہ اور اس کے پیمبرؐ کی طرف ہجرت کرے،
پھر راستے میں موت آ جائے اسے،
تو اجر (اللہ) کے ہے ذمے اس کا،
(اللہ) بخشنے والا نہایت مہرباں ہے (۱۰۰)

وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ ۡ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ اِنَّ الْكٰفِرِيْنَ كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ﴿۱۰۱﴾

اور سفر پر جب بھی جاؤ،
اور تمہیں ڈر ہو، ستائیں گے تمہیں کافر،
کہ یہ کافر تمہارے ہیں کھلے دشمن،
نہیں تم پر گناہ کوئی، کرو گر مختصر اپنی نماز (۱۰۱)

وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَاۗىِٕفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْيَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَهُمْ ۡ فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَاۗىِٕكُمْ ۠ وَلْتَاْتِ طَاۗىِٕفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ ۡ وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَاَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً ۭ وَ

(اور اے پیمبرؐ!) آپؐ ہوں موجود جب ان میں،
اور ان کے واسطے کرنے لگیں قائم نماز،
ان میں رہے دستہ کھڑا ہو کر مسلح اک،
سو جب یہ کر چکیں سجدہ، چلے جائیں حفاظت کے لئے پیچھے کی جانب،
اور جو ہو دوسرا دستہ، وہ آ جائے مسلح ہو کے پڑھنے کیلئے اپنی نماز،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 125 of 2222

لَاجُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَنْ تَضَعُوْٓا اَسْلِحَتَكُمْ ۚ وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝

اور کافر و مشرک تو یہ ہیں چاہتے،
غافل ہو گر تم اسلحے اور ساز و ساماں سے، تو وہ تم پر اچانک بول دیں دھاوا،
اگر بارش کے باعث ہو تمہیں تکلیف یا بیمار رہو،
تو اسلحہ رکھنے میں پھر تم پر نہیں کوئی گنہ،
لیکن حفاظت کا جو ساماں ہے، وہ اپنے ساتھ ہی رکھو،
یقیناً کافروں کے واسطے اللہ نے رکھا ہے ذلت کا عذاب (۱۰۲)

فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰي جُنُوْبِكُمْ ۚ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۚ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَي الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ۝

اور جب ادا تم کر چکو اپنی نماز، اللہ کا کرتے رہو پھر ذکر اٹھتے بیٹھتے اور لیٹتے،
اور پاؤ اطمینان جب (معمول کے اپنے مطابق) پھر کرو قائم نماز،
اور اہل ایماں پر یقیناً ہے مقرر وقت پر واجب نماز (۱۰۳)

وَلَا تَهِنُوْا فِي ابْتِغَاۗءِ الْقَوْمِ ۭ اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ فَاِنَّهُمْ يَاْلَمُوْنَ كَمَا تَاْلَمُوْنَ ۚ وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُوْنَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝

اور کافروں کا پیچھا کرنے میں نہ کمزوری دکھاؤ تم،
جو بے آرام ہو تم، وہ بھی بے آرام تم جیسے ہیں،
لیکن تم خدائے پاک سے ایسی اُمید اجر رکھتے ہو، کہ جو رکھتے نہیں وہ،
اور خدا مالک ہے بیشک علم و حکمت کا (۱۰۴)

اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ ۭ وَلَا تَكُنْ لِّلْخَاۗىِٕنِيْنَ خَصِيْمًا ۝

یقیناً (اے نبیؐ!) ہم نے اتاری آپؐ کی جانب کتابِ حق،
کہ آپؐ اس کے مطابق فیصلہ فرمائیں، جو رہ آپؐ کو اللہ نے دکھائی ہے،
اور جو ہیں خیانت کرنے والے، ان کے مت حامی بنیں آپؐ (۱۰۵)

وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

اور طلب فرمائیں بخشش آپؐ اللہ سے،
یقیناً بخشنے والا نہایت مہرباں ہے وہ (۱۰۶)

وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِــيْمًا ۝

نہ جھگڑیں اُن کی جانب سے، جو کرتے ہیں خیانت خود سے،
اور اللہ گنہگاروں، خیانت کرنے والوں کو نہیں ہے چاہتا ہرگز (۱۰۷)

يَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ اِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا ۝

وہ چھپ جاتے ہیں لوگوں سے، مگر وہ چھپ نہیں سکتے کبھی اللہ سے،
وہ اس وقت بھی ہوتا ہے ان کے ساتھ،
جب وہ مشورے کرتے ہیں راتوں کو، پسند اللہ جنھیں کرتا نہیں،
جو کام یہ کرتے ہیں،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 126 of 2222

(اللہ) ان کو (اپنے علم میں) گھیرے ہوئے ہے (۱۰۸)

هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ جٰدَلْتُمْ عَنْهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۣ فَمَنْ يُّجَادِلُ اللّٰهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَمْ مَّنْ يَّكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا ۝

(مومنو!) تم نے حمایت ان کی دنیا میں تو کی،
لیکن خدا کے سامنے روزِ قیامت کون ان کی کر سکے گا پھر حمایت؟
کون ہوگا پھر وکیل ان کا؟ (۱۰۹)

وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

برائی جو کرے یا ظلم اپنے آپ پر کوئی کرے،
پھر چاہے (اللہ) سے معافی،
تو وہ دیکھے گا کہ (اللہ) بخشنے والا نہایت مہرباں ہے (۱۱۰)

وَمَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝

اور گنہ کرتا ہے جو، اس کا اسی پر بوجھ ہے،
اللہ مالک علم اور حکمت کا ہے (۱۱۱)

وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْۗـــَٔةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْۗـــًٔـا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ۝

کوئی خطا یا جرم کر کے گر کسی بھی بے گنہ پر تھوپ دے،
اس نے بڑے بہتان اور واضح گنہ کے بوجھ کو لادا (۱۱۲)

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ طَّاۗىِٕفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ ۭ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَيْءٍ ۭ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ۭ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ۝

(اے پیغمبرؐ!) نہ ہوتا آپؐ پر فضلِ الٰہی گر،
تو ان کی اک جماعت قصد بہکانے کا اپنی سمت سے تو کر چکی تھی آپؐ کو،
لیکن حقیقت میں یہ اپنے آپ کو گمراہ کرتے ہیں،
ضرر پہنچا نہیں سکتے کوئی یہ آپؐ کو ہرگز،
کہ نازل آپؐ پر اللہ نے کی ہے کتاب اور حکمت و دانش،
اور اس نے وہ سکھایا ہے کہ جس سے بے خبر تھے آپؐ،
اللہ کا بڑا فضل و کرم ہے آپؐ پر (۱۱۳)

لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍۢ بَيْنَ النَّاسِ ۭ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَاۗءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝

سرگوشیاں ان کی بہت سی ہیں، نہیں جن میں ذرا بھی خیر،
ہاں، اسکے سوا، جو صدقہ و خیرات یا نیکی کے بارے میں کہے کچھ،
یا کرائے صلح لوگوں میں،
تو جو بھی شخص (اللہ) کی رضا کے قصد سے انجام دے یہ کام،
اس کو ہم یقیناً دیں گے اک اجرِ عظیم (۱۱۴)

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ

اور باوجود اس کے کہ روشن ہو گیا رستہ ہدایت کا،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 127 of 2222

غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿۱۱۵﴾

کرے جو بھی پیمبرؐ کے خلاف اور جو چلے رہ مومنوں کی چھوڑ کر،
ہم اس کو اس جانب ہی پھیریں گے، جدھر وہ چاہتا ہو،
اور دوزخ میں اسے جھونکیں گے ہم، جو ہے ٹھکانا بدتریں (۱۱۵)

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا ﴿۱۱۶﴾

اللہ نہیں بخشے گا ہرگز شرک کو،
اس کے علاوہ جو بھی چاہے بخش دے گا وہ گنہ،
اور شرک جس نے بھی کیا، گمراہ ہو کر جا پڑا اللہ سے وہ دور (۱۱۶)

اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اِنٰثًا ۚ وَاِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ﴿۱۱۷﴾

اور اس کو چھوڑ کر جو دیویوں کو ہیں صدا دیتے،
تو وہ شیطانِ سرکش کو صدا دیتے ہیں (۱۱۷)

لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ﴿۱۱۸﴾

لعنت جس پہ کی اللہ نے،
شیطاں نے کہا تھا یہ،
ترے بندوں سے میں لے کر رہوں گا اپنا حصہ جو مقرر ہے (۱۱۸)

وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ﴿۱۱۹﴾

اور ان کو کروں گا سے بھٹکاتا رہوں گا، ان کو امیدیں دلاؤں گا،
سکھاؤں گا انہیں، تو کان وہ چیریں گے حیوانوں کے،
اور ان سے کہوں گا، جو خدا کی ہیں بنائی صورتیں، ان کو بدل ڈالیں،
جو اللہ کے سوا شیطانِ (سرکش) کو بنائے سرپرست اپنا،
رہے گا وہ خسارے میں (۱۱۹)

يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ ؕ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۱۲۰﴾

وہ کرتا ہے کئی وعدے، دکھاتا ہے بہت سے سبز باغ ان کو،
مگر شیطان کے وعدے جو ہیں ان سے، سراسر ہیں فریب (۱۲۰)

اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَلَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا ﴿۱۲۱﴾

اور ہیں یہی وہ لوگ، دوزخ ہے ٹھکانا جن کا،
جس سے بچ نہ پائیں گے کبھی وہ (۱۲۱)

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا ﴿۱۲۲﴾

اور جو ایمان لائے، اور جنھوں نے نیکیاں کیں،
ہم انہیں داخل کریں گے ایسے باغوں میں،
کہ جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی،
رہیں گے وہ ہمیشہ کے لئے ان میں،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 128 of 2222

یہ ہے اللہ کا وعدہ جو سچا ہے،

لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ ۭ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْۗءًا يُّجْزَ بِهٖ ۙ وَلَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝

اور اپنی بات میں سچا ہے کون اللہ سے بڑھ کر؟ (۱۲۲)
نہیں موقوف کچھ ہر گز تمہاری خواہشوں پر،
اور نہ ان کی ہی امیدوں پر، جو ہیں اہلِ کتاب،
اس کی سزا اس کو ملے گی، جو بھی کرتا ہے برائی،
اور کسی کو پائے گا اپنا نہ کوئی حامی و ناصر وہ اللہ کے سوا ہر گز (۱۲۳)

وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰۗىِٕكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ۝

جو مومن مرد ہوں یا عورتیں اور نیکیاں انجام دیں،
تو جائیں گے جنت میں ایسے لوگ،
اور ذرہ برابر بھی نہ ہوگی ان کی حق تلفی (۱۲۴)

وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۭ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ۝

ہے اس سے بڑھ کے کس کا دین بہتر؟
جو جھکا دے اپنا سر اللہ کے آگے،
کرے نیکی اور ابراہیمؑ کی وہ پیروی میں ہو،
رہِ باطل سے جو کترا کے راہِ حق پہ چلتے تھے،
اور اللہ نے بنایا دوست ابراہیمؑ کو اپنا (۱۲۵)

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا ۝

جو کچھ ہے آسمانوں اور زمیں میں، سب ہے اللہ کا،
اور اللہ ہی نے ہر شے کا احاطہ کر رکھا ہے (۱۲۶)

وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَاۗءِ ۭ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ ۙ وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ فِيْ يَتٰمَى النِّسَاۗءِ الّٰتِيْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ ۙ وَاَنْ تَقُوْمُوْا لِلْيَتٰمٰى بِالْقِسْطِ ۭ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِيْمًا ۝

(اے پیمبرؐ!) آپؐ سے فتویٰ طلب کرتے ہیں یہ،
اُن عورتوں کے سلسلے میں جو ہیں بے کس،
آپ کہہ دیجے کہ اللہ ان کے بارے میں تمہیں خود حکم دیتا ہے،
(کہ ان سے بیاہ تم کرلو)
ہوا ہے حکم جو، وہ ہے یتیم اور بے سہارا عورتوں کے سلسلے میں،
تم نہیں دیتے ہو ان کا حق، جو پہلے سے مقرر ہے،
مگر تم ان کو اپنی زوجیت میں چاہتے ہو،
اور ان بچوں کے بارے میں بھی جو کمزور ہیں،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 129 of 2222

یہ حکم ہے، تم ان یتیموں کے لئے انصاف پر قائم رہو،
اور جو بھی تم نیکی کرو گے، اس کو اللہ جانتا ہے خوب (۱۲۷)

وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ۭ وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ۭ وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ۭ وَاِنْ تُحْسِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝

گر خدشہ کسی عورت کو ہو محسوس شوہر کی طرف سے بے رخی اور بدسلوکی کا،
حرج کچھ بھی نہیں اس میں،
کہ وہ آپس میں دونوں صلح کر لیں، صلح بہتر شے ہے،
اور تنگی تو اکثر پائی جاتی ہے دلوں کے درمیاں،
لیکن کرو حسنِ سلوک اور متقی بن کر رہو،
ہے باخبر اللہ بخوبی اس سے، جو تم کر رہے ہو (۱۲۸)

وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَاۗءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ۭ وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

کر نہیں سکتے کبھی تم عدل اپنی بیویوں سے، خواہ کوشش بھی کرو،
اور ایک کی جانب نہ جھک جاؤ زیادہ تم کبھی اتنا،
کہ دوجی کو لٹکتی چھوڑ دو تم درمیاں،
اصلاح گر کر لو اور اللہ سے رہو ڈرتے،
تو وہ ہے بخشنے والا، نہایت مہرباں (۱۲۹)

وَاِنْ يَّتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا حَكِيْمًا ۝

اور ہو بھی جائیں گر میاں بیوی الگ،
تو اپنی وسعت سے ہر اک کو بے نیاز اللہ کر دے گا،
کہ اللہ وسعت و حکمت کا مالک ہے (۱۳۰)

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَاِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ ۭ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَنِيًّا حَمِيْدًا ۝

زمیں اور آسمانوں کی ہر اک شے ملکیت اللہ کی ہے،
اور ہم نے تم کو اور تم سے بھی پہلے تھے جو لوگ اہل کتاب،
ان کو دیا ہے حکم، اللہ سے رہو ڈرتے،
کرو انکار گر، تو جان لو یہ،
آسمانوں اور زمیں میں جو ہے اللہ کے لئے ہے،
اور اللہ بے نیاز اور لائقِ حمد و ثنا ہے (۱۳۱)

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝

جو زمیں اور آسمانوں میں ہے، اللہ کے لئے ہے،
اور اللہ کارسازی کے لئے کافی ہے (۱۳۲)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 130 of 2222

اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ وَيَاْتِ بِاٰخَرِيْنَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰي ذٰلِكَ قَدِيْرًا ۝

اے لوگو! اگر چاہے، اٹھالے وہ تمہیں اور دوسروں کو لا بسائے، اس پہ وہ قادر ہے (۱۳۳)

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًۢا بَصِيْرًا ۝

جو چاہے ثوابِ دنیوی (تو اس کو یہ معلوم ہو) اللہ کے ہے پاس دنیا کا ثواب اور آخرت کا بھی، اور اللہ سب کی سنتا اور سب کو دیکھتا ہے (۱۳۴)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاۗءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓي اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا ۣ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝

مومنو! انصاف پر قائم رہو تم اور خدا لگتی گواہی دو، اگرچہ یہ خلاف اپنے تمہارے ہو یا ماں باپ اور عزیزوں کے، کوئی ہو چاہے مفلس یا غنی، ہے خیر خواہ اللہ اس کا، اور کرو مت پیروی تم خواہشاتِ نفس کی اتنی، کہ ہٹ جاؤ رہِ حق سے، (گواہی میں) اگر کی کج بیانی تم نے یا پہلو تہی کی، یاد رکھو! باخبر اللہ ہے اس سے جو تم کرتے ہو (۱۳۵)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰي رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰۗىِٕكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ۝

اے ایمان والو! لاؤ تم ایمان اللہ اور پیمبرؐ اور کتابِ حق پہ، جو اس نے اتاری ہے پیمبرؐ پر، اور ان ساری کتابوں پر، جو اس نے اس سے بھی پہلے اتاری ہیں، ہو منکر جو اللہ اور فرشتوں اور کتابوں اور رسولوں اور قیامت کا، بھٹک کر راہِ حق سے جا پڑا وہ دور (۱۳۶)

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا ۝

جو ایمان لا کر ہو گئے کافر، وہ پھر ایمان لائے اور پھر وہ ہو گئے کافر، پھر اپنے کفر میں وہ بڑھ گئے، اللہ نہ بخشے گا انہیں ہرگز، نہ راہِ حق انہیں دکھلائے گا (۱۳۷)

بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمَۨا ۝

جو ہیں منافق (اے پیمبرؐ!) ان کو پہنچائیں خبر یہ، ان کی خاطر ہے یقیناً اک عذابِ سخت (آخر) (۱۳۸)

الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَاۗءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۝

اور بناتے پھرتے ہیں جو مومنوں کو چھوڑ کر ان کافروں کو دوست، کیا وہ چاہتے ہیں ان کے پاس عزت؟

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 131 of 2222

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ
بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ
حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ ۚ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ
وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعَۨا ۝

تو (حق یہ ہے کہ) عزت تو خدا کے پاس ہے ساری (۱۳۹)
(مسلمانو!) کتاب حق میں (اللہ) حکم تم کو دے چکا ہے یہ،
کہیں جب تم سنو، اللہ کی آیات کا انکار ہوتا ہے،
مذاق ان کا اڑایا جا رہا ہے،
ایسی محفل میں نہ تم بیٹھو، نہ جب تک اور ہوں باتیں،
وگرنہ تم بھی ان جیسے ہی ہو جاؤ گے،
بیشک جو منافق اور کافر ہیں،
انہیں (اللہ) جہنم میں اکٹھا کرنے والا ہے (۱۴۰)

الَّذِيْنَ يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ
قَالُوْٓا اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۖ وَاِنْ كَانَ لِلْكٰفِرِيْنَ نَصِيْبٌ ۙ قَالُوْٓا اَلَمْ
نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَي الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا ۝

یہ اس کے منتظر رہتے ہیں (تم کو فتح ہوتی ہے کہ ہوتی ہے شکست)،
اور گر تمہیں اللہ کی جانب سے حاصل فتح ہو، تم سے کہیں گے یہ،
کہ ہم ساتھی نہیں تھے کیا تمہارے؟
اور اہل کفر کو تھوڑا سا بھی غلبہ اگر حاصل ہو، یہ ان سے کہیں گے،
کیا نہیں ہم آ گئے تھے تم پہ غالب؟
اور کیا ہم نے نہیں تم کو بچایا مومنوں سے؟
فیصلہ کر دے گا روز حشر اب (اللہ) تمہارے اور ان کے درمیاں،
دے گا نہ (اللہ) کافروں کو مومنوں پر کوئی غلبہ (۱۴۱)

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى
الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَاۗءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ
اِلَّا قَلِيْلًا ۝

جو منافق ہیں وہ دھوکے بازی کرتے ہیں خدا سے،
اور سزا وہ دینے والا ہے انہیں اس کی،
یہ اٹھتے ہیں نمازوں کے لئے تو بے دلی اور کاہلی کے ساتھ اٹھتے ہیں،
دکھاتے ہیں فقط لوگوں کو یہ،
اور یاد کرتے ہیں برائے نام ہی اللہ کو (۱۴۲)

مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ ۡ لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَاۗءِ وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَاۗءِ ۭ
وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ۝

یہ درمیانِ کفر و ایمان ڈگمگاتے ہیں، نہ اس جانب نہ اس جانب،
اور (اللہ) گمرہی میں چھوڑ دے جس کو،
تو اس کے واسطے رستہ نہ کوئی آپ پائیں گے (۱۴۳)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 132 of 2222

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ۝

مسلمانو! نہ رکھو مومنوں کو چھوڑ کر تم کافروں سے دوستی،
کیا چاہتے ہو صاف تم قائم کرو اپنے خلاف اللہ کی حجت؟ (۱۴۴)

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ۝

منافق جائیں گے دوزخ کے سب سے نچلے طبقے میں،
نہ ہرگز پائیں گے آپ ان کا کوئی حامی و ناصر (۱۴۵)

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰۗىِٕكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝

مگر توبہ جو کرلیں اور کریں اصلاح اپنی، اور دامن تھام لیں اللہ کا،
اور اس کی خاطر ہی وہ ہوں دیں دار،
تو ہوں گے وہ سارے مومنوں کے ساتھ،
اللہ مومنوں کو دے گا اک اجر عظیم (۱۴۶)

مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا ۝

اللہ کرے گا کیا تمہیں دے کر سزا؟
گر شکر تم کرتے رہو اور صاحب ایمان بن کر تم رہو،
اللہ بڑا ہے قدرداں اور جاننے والا (۱۴۷)

پارہ.....٦

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْۗءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا ۝

پسند اللہ نہیں کرتا، کہے اعلانیہ کوئی کسی کو بھی برا،
لیکن اجازت اس کی بس مظلوم کو ہے،
اور اللہ سننے والا ہے (صدا مظلوم کی)،
اور جاننے والا ہے (ظالم نے کیا ہے جو) (۱۴۸)

اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْۗءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا ۝

اگر نیکی کرو گے تم دکھا کر یا چھپا کر یا برائی سے کرو گے درگزر تم،
تو خدا بھی ہے یقیناً بخشنے والا، نہایت صاحب قدرت (۱۴۹)

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ وَّيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۝

جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں کا کریں انکار،
اور جدا اللہ سے اس کے رسولوں کو ہیں کرنا چاہتے،
کہتے ہیں، کچھ کو مانتے ہیں اور کچھ کو ہم نہیں ہیں مانتے،
اور چاہتے ہیں رہ نکالیں درمیان (کفر و ایماں) (۱۵۰)

اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝

درحقیقت ہیں یہی کافر،
اور ہم نے ایک رسوا کن سزا تیار کر رکھی ہے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 133 of 2222

سارے کافروں کے واسطے (۱۵۱)

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

جولوگ (اللہ) اور اس کے سب رسولوں کو ہیں (دل سے) مانتے،
اور فرق کچھ کرتے نہیں ان میں، انہیں اللہ پورا اجر دے گا،
اور (اللہ) بخشنے والا، نہایت رحم والا ہے (۱۵۲)

يَسْـَٔلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَاۗءِ فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰٓى اَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْٓا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ۚ ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِكَ ۚ وَاٰتَيْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ۝

(اے پیغمبرؐ!) طلب کرتے ہیں یہ اہلِ کتاب،
ان کے لئے کوئی کتاب آسمانی آپؐ لے آئیں،
انہوں نے اس بھی بڑھ کر یہ خواہش کی تھی موسیٰؑ سے،
کہ وہ ان کو کھلی آنکھوں سے دکھلا دیں خدا،
ان کی شرارت کے سبب بجلی کے کڑکے نے انہیں تھا آلیا یکدم،
کھلی آیات گرچہ آچکی تھیں،
باوجود اس کے وہ بن بیٹھے پجاری ایک بچھڑے کے،
مگر ہم نے کیا یہ بھی معاف،
اور پھر کھلا غلبہ عطا فرمایا موسیٰؑ کو (۱۵۳)

وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ بِمِيْثَاقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوْا فِي السَّبْتِ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۝

اور ان سے عہد لینے کو اٹھایا ان پہ کوہ طور کو ہم نے،
اور ان سے حکم فرمایا،
گزرنا شہر کے دروازے سے سجدے کی حالت میں،
نہ بڑھنا حد سے تم ہفتے کے دن ہرگز،
لیا یہ عہد پکا ہم نے ان سے (۱۵۴)

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَاۗءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ۭ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝

تو انہوں نے عہد کو توڑا، کیا انکار آیاتِ خدا سے،
اور کیا پیغمبروں کو قتل ناحق،
اور لگے کہنے، ہمارے دل پہ ہیں پردے پڑے،
حالانکہ ان کے کفر کے باعث لگا دی ہے خدا نے دل پہ ان کے مہر،
ان میں کم ہیں جو ایمان لاتے ہیں (۱۵۵)

وَّبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰي مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا ۝

اور ان کے کفر اور مریمؑ پہ ان کے اک بڑے بہتاں کے باعث،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 134 of 2222

وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ
اللّٰهِ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ۭ وَاِنَّ
الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ۭ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ
اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ۝

اور اس باعث کہ وہ کہتے تھے،
عیسیٰ ابنِ مریم یعنی (اللہ) کے پیمبر کو ہے ہم نے قتل کر ڈالا،
خدا نے کر دیا ملعون ان کو،
قتل ہی ان کو کیا تھا اور نہ سولی پر چڑھایا تھا انہوں نے ان کو،
بلکہ کر دیا اک شخص کو ہم شکل ہم نے ان کا،
اور جو کر رہے ہیں اختلاف اس میں، تو وہ شک میں پڑے ہیں،
پیروی میں ہیں گماں کی، اور نہیں کچھ جانتے ہرگز،
(حقیقت میں) نہیں ان کو کیا تھا قتل انہوں نے (۱۵۶-۱۵۷)

بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝

بلکہ (اللہ) نے لیا ان کو اٹھا اپنی طرف،
اللہ غالب اور دانا ہے (۱۵۸)

وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ
وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ۝

کوئی اہلِ کتاب ایسا نہیں ہوگا،
جو ان کی موت سے پہلے نہ ان پر لائے ایماں،
اور گواہی دیں گے وہ روزِ قیامت خود بھی ان کی (۱۵۹)

فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ
اُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَثِيْرًا ۝
وَّاَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَاَكْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ
بِالْبَاطِلِ ۭ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝

اور یہودی تھے جو،
ان کے ظلم کے باعث،
اور حق کی راہ سے لوگوں کو ان کے روک دینے کے سبب،
اور منع تھا جو سود، اسے لینے کے باعث،
اور ناحق مال کھانے کے سبب،
ہم نے حرام ان پر وہ کر دیں پاک چیزیں بھی، جو تھیں ان پر حلال،
اور ان میں جو کافر ہوئے،
ان کے لئے تیار کر رکھا ہے ہم نے اک عذابِ سخت (۱۶۰-۱۶۱)

لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ
بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ
وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ

لیکن (اے پیمبرؐ!) ان میں جو ہیں علم میں پختہ، جو ہیں مومن،
جو ہیں ایمان لائے اس (کتابِ حق) پہ، جو ہے آپؐ پر اتری،
اور ان پر بھی ہیں جو ایمان لائے، آپؐ سے پہلے جو اتری ہیں،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 135 of 2222

سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿١٦٢﴾

وہ قائم کرنے والے ہیں نماز اور دینے والے ہیں زکوٰۃ،
ایمان لانے والے ہیں اللہ پہ اور یوم قیامت پر،
انہیں ہم دیں گے اک بھاری ثواب (۱۶۲)

اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَعِيْسٰى وَاَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ وَهٰرُوْنَ وَسُلَيْمٰنَ ۚ وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ﴿١٦٣﴾

اور آپؐ کی جانب یقیناً ہم نے یوں کی وحی،
جیسے نوحؑ پر اور بعد کے نبیوں پہ کی،
اور وحی کی ہم نے ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ اور اسحٰق اور یعقوبؑ اور اولاد پر ان کی،
اور عیسیٰؑ اور ایوبؑ اور یونسؑ اور سلیمانؑ اور ہارونؑ کی طرف کی وحی،
اور داؤدؑ کو ہم نے عطا کی تھی زبور (۱۶۳)

وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ۚ وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ﴿١٦٤﴾

اور آپؐ سے پہلے رسولوں کے بہت سے واقعے ہم نے سنائے آپ کو،
اور کچھ رسولوں کے نہیں،
موسیٰؑ سے تو کھل کر کلام اللہ نے فرمایا (۱۶۴)

رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌ ۢ بَعْدَ الرُّسُلِ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿١٦٥﴾

بشارت دینے والے اور ڈرانے والے تھے سارے پیغمبرؑ،
تاکہ ان کے بعد رہ جائے نہ لوگوں کے لئے حجت خدا پر،
اور خدا ہے غالب و دانا (۱۶۵)

لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَآ اَنْزَلَ اِلَيْكَ اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَشْهَدُوْنَ ۚ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿١٦٦﴾

(اے پیغمبرؐ!) جو کچھ ہے آپؐ پر نازل ہوا،
ہے اس کے بارے میں گواہ اللہ،
کہ اس نے اس کو اپنے علم سے نازل کیا ہے،
اور فرشتے بھی گواہی اس کی دیتے ہیں،
اور اللہ ہے گواہی کے لئے کافی (۱۶۶)

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوْا ضَلٰلًا بَعِيْدًا ﴿١٦٧﴾

کیا ہے کفر جن لوگوں نے اور اللہ کے رستے سے ہے روکا دوسروں کو،
وہ یقیناً گمرہی میں جا پڑے ہیں دور (۱۶۷)

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَظَلَمُوْا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيْقًا ﴿١٦٨﴾

اور جو کفر میں اور ظلم میں ہیں مبتلا،
اللہ انہیں ہرگز نہ بخشے گا، نہ ان کو رہ دکھائے گا کوئی (۱۶۸)

اِلَّا طَرِيْقَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۚ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ

دوزخ کے رستے کے سوا، جس میں ہمیشہ وہ رہیں گے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 136 of 2222

يَسِيْرًا ﴿١٧٠﴾

اور یہ آساں ہے (اللہ) کے لئے (۱۶۹)

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ۭ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿١٧١﴾

لوگو! تمہارے رب کی جانب سے،
تمہارے پاس حق لے کر رسول آئے ہیں،
بہتر ہے تمہارے واسطے، ایمان لے آؤ!
اگر تم ہو گئے کافر (تو پھر یہ جان لو، اللہ کو کیا پروا ہے؟)
جو کچھ ہے زمیں اور آسمانوں میں، اُسی کا ہے،
اور (اللہ) علم اور حکمت کا مالک ہے (۱۷۰)

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ۭ اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ ۚ اَلْقٰىهَآ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ ۡ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۡ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ۭ اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ۭ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۭ سُبْحٰنَهٗٓ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ۘ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿١٧١﴾

(سنو!) اہلِ کتاب! اپنے نہ دیں میں تم بڑھو حد سے،
نہ تم سچ کے سوا اللہ کے بارے میں کہو کچھ،
اور جو عیسیٰؑ ابن مریمؑ تھے (خدا تھے اور نہ وہ بیٹے خدا کے)
وہ پیمبرؑ تھے خدا کے اور اس کا ایک کلمہ تھے،
جنھیں القاء کیا تھا اس نے مریمؑ کی طرف بیشک،
وہ تھے اس کی طرف سے روح،
بس اللہ اور اس کے رسولوں پر رکھو ایماں،
کہو مت یہ، خدا ہیں تین،
اور تم باز آ جاؤ، کہ یہ بہتر تمہارے واسطے ہے،
ایک ہی معبود ہے اللہ، وہ اولاد سے ہے پاک،
جو کچھ ہے زمیں اور آسمانوں میں، اسی کا ہے سبھی،
ہے کارسازی کے لئے اللہ ہی کافی (۱۷۱)

لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰۗىِٕكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ ۭ وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ جَمِيْعًا ﴿١٧٢﴾

مسیحؑ انکار کر سکتے نہیں ہرگز کہ وہ اللہ کے بندے ہیں،
نہ ہے انکار کچھ اس سے فرشتوں کو،
جو اس کی بندگی سے دل چرائے گا، تکبر سے جو لے گا کام،
ان سب کو کرے گا وہ اکٹھا حشر کے دن (۱۷۲)

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَ

لائے جو ایماں، جنھوں نے نیکیاں کیں،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 137 of 2222

يَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْتَنْكَفُوْا وَاسْتَكْبَرُوْا
فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ وَّلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ
اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿١٧٣﴾

ان کو پورا اجر وہ دے گا اور اپنے فضل سے دے گا انہیں کچھ اور،
اور جو لوگ ہیں منکر ہوئے اور سرکشی کی ہے جنہوں نے،
ان کو دے گا وہ عذاب سخت،
اور اس کے سوا اپنا کوئی حامی کوئی ناصر نہ وہ پائیں گے (۱۷۳)

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ
نُوْرًا مُّبِيْنًا ﴿١٧٤﴾

اے لوگو! تمہارے پاس آئی ہے تمہارے رب کی جانب سے دلیل،
اور اک چمکتا نور اُتارا ہے تمہاری سمت ہم نے (۱۷۴)

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِيْ
رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ ۙ وَّيَهْدِيْهِمْ اِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿١٧٥﴾

لائے جو ایماں خدا پر اور لیا تھام اس کے دامن کو جنھوں نے،
اُن کو وہ داخل کرے گا اپنی رحمت اور کرم (کے سائے میں)
اور راہِ راست ان کو دکھائے گا (۱۷۵)

يَسْتَفْتُوْنَكَ ۭ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ ۭ اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ
لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗٓ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ ۚ وَهُوَ يَرِثُهَآ
اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ ۭ فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ
مِمَّا تَرَكَ ۭ وَاِنْ كَانُوْٓا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَاۗءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ
الْاُنْثَيَيْنِ ۭ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ
عَلِيْمٌ ﴿١٧٦﴾

(اے پیغمبرؐ!) جو استفسار کرتے ہیں کلالہ کے یہ بارے میں،
تو کہہ دیجے،
خدا یہ حکم دیتا ہے کہ کوئی شخص مر جائے، نہ ہو اولاد جس کی،
(اور نہ ہوں ماں باپ بھی اس شخص کے زندہ)،
فقط زندہ ہو اس کی اک بہن،
تو اس کی خاطر اس کے ترکے کا ہے حصہ نصف،
اور بھائی ہے وارث، گر بہن مر جائے اس کی لاولد،
(ماں باپ بھی زندہ نہ ہوں اس کے)
اگر میت کی وارث دو ہوں بہنیں،
دو تہائی اس کے ترکے کا ہے ان کے واسطے،
اور ہوں اگر وارث کئی بھائی بہن،
دو عورتوں کے ہے برابر مرد کا حصہ،
بیاں کرتا ہے یہ اس واسطے (اللہ)، کہ تم گمراہ نہ ہو جاؤ،
اور (اللہ) جانتا ہے، وہ ہے ہر اک چیز سے واقف (۱۷۶)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 138 of 2222

سُوْرَةُ الْمَآئِدَةِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ مائدہ ۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ۭ اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ ۝

(سنو!) اے اہلِ ایماں! اپنے وعدوں کو کرو پورا،
تمہارے واسطے ہیں سب مویشی اور چوپائے حلال،
ان کے سوا جن کو بتایا جا رہا ہے تم کو،
لیکن (حج کے عرصے میں) شکار احرام کی حالت میں مت سمجھو حلال،
اللہ جو چاہے تمہیں ہے حکم دیتا (۱)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَاۗىِٕرَ اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَاۗىِٕدَ وَلَآ اٰۗمِّيْنَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ۭ وَاِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا ۭ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا ۘ وَتَعَاوَنُوْا عَلَي الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۠ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَي الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝

اہلِ ایماں! مت کرو بے حرمتی تم لوگ،
اللہ کے شعائر اور حرمت کے مہینوں، نذر و قربانی کے چوپایوں کی ہرگز،
اور ان لوگوں کی،
جو کعبے کو جاتے ہیں خدا کے فضل اور اس کی رضا جوئی کی خاطر،
کھول دو احرام جب، تو کھیل سکتے ہو شکار،
اور تم کو جن لوگوں نے کعبے کی طرف جانے سے روکا تھا،
نہ ان کی دشمنی میں حد سے تم آگے بڑھو،
نیکی میں اور پرہیزگاری میں کرو اک دوسرے کی تم مدد
اور مت کرو ظلم اور گناہوں میں مدد،
اللہ سے ڈرتے رہو، بیشک سزا دینے والا ہے نہایت سخت (۲)

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيْحَةُ وَمَآ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ ۣ وَمَا ذُبِحَ عَلَي النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ۭ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ۭ اَلْيَوْمَ يَىِٕسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ۭ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ۭ فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ

مردار، بہتا خوں، سؤر کا گوشت
اور وہ جانور، جس پر لیا جائے کسی کا نام (وقتِ ذبح) اللہ کے سوا،
اور جو گلا گھٹ کر یا زخمی ہو کے یا گر کر مرا ہو سینگ لگنے سے،
یا کھایا ہو درندے نے جسے،
اس کے سوا جس کو کہ تم مرنے سے پہلے ذبح کر لو،
وہ نہیں تم پر حرام،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 139 of 2222

لِاِثْمٍ ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

اور جو کسی بھی آستاں پر ذبح ہو (وہ جانور بھی ہے حرام)،
اور قرعہ اندازی سے قسمت جاننا، یہ سب گنہ ہیں بدتریں،
اور آج یہ کافر تمہارے دیں سے ناامید ہو کر رہ گئے ہیں،
مت ڈرو ان سے، ڈرو مجھ سے،
مکمل کر دیا ہے آج میں نے دیں تمہارے واسطے،
اور اپنی نعمت کو کیا ہے تم پہ پورا،
اور پسند اسلام کو میں نے کیا ہے دیں تمہارے واسطے،
(لیکن) جو ہو مجبور اپنی بھوک کے باعث، نہ ہو مائل گنہ کی سمت،
(تو اس کو اجازت ہے کہ ان میں سے وہ جو کھالے)
یقیناً بخشنے والا ہے اور ہے مہرباں اللہ (۳)

يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ ۭ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۙ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ ۡ فَكُلُوْا مِمَّآ اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝

(اے پیغمبرؐ!) یہ استفسار کرتے ہیں کہ کیا کچھ ہے حلال ان کے لئے؟
تو آپ کہہ دیجئے تمہارے واسطے سب پاک چیزیں ہیں حلال،
اور وہ شکاری جانور جن کو سدھار رکھا ہے تم نے،
ان کے پکڑے جانور بھی ہیں تمہارے واسطے جائز،
اگر تم نام لو اللہ کا ان پر،
اور اللہ سے رہو ڈرتے، یقیناً جلد لینے والا ہے اللہ حساب (۴)

اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۭ وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ ۠ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ۡ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ وَلَا مُتَّخِذِيْٓ اَخْدَانٍ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ ۠ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝

اور آج ساری پاک چیزیں کی گئیں تم پر حلال (ایمان والو!)
اور جو ہیں اہلِ کتاب،
ان کا (یقیناً) ہے تمہارے واسطے جائز طعام،
ایسے ہی ان کے واسطے جائز تمہارا ہے طعام،
اور پاک دامن اہلِ ایماں عورتیں جائز ہیں تم پر،
اور جو ہیں اہلِ کتاب،
ان کی بھی جو ہیں پاک دامن عورتیں، جائز ہیں تم پر،
شرط یہ ہے مہر ادا ان کے کرو تم اور نکاح ان سے کرو،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 140 of 2222

اور پارسائی کا تقاضا ہے،
کہ تم ان سے کرو مت کوئی بدکاری دکھا کر یا چھپا کر،
اور کیا انکار ایماں کی روش پر جس نے چلنے سے،
تو اس کے ہیں سبھی اعمال ضائع،
اور وہ نقصان میں ہے آخرت کے دن (۵)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ۭ وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ۭ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰي سَفَرٍ اَوْ جَاۗءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَاۗىِٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَاۗءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَاۗءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ۭ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

اٹھو پڑھنے کی خاطر جب نماز ایمان والو!
دھولو چہروں کو اور ہاتھوں کو تم اپنی کہنیوں تک،
اور سروں کا مسح کرلو،
اور اپنے پاؤں بھی ٹخنوں تک (تم پاک کرلو اس طرح)،
گر تم جنابت کی ہو حالت میں، تو کرلو غسل،
گر بیمار ہو یا ہو سفر میں یا کوئی آیا ہو کر کے رفعِ حاجت،
یا اگر ہم بستری کی ہو کسی نے،
اور کہیں پانی نہ مل پائے، تو پھر کرلو تیمم پاک مٹی سے،
کرو تم مسح اپنے منہ اور ہاتھوں کا،
نہیں اللہ تم پر چاہتا تنگی،
مگر وہ چاہتا ہے تم کو کردے پاک اور تم پر کرے وہ اپنی نعمت کو مکمل،
تا کہ شکر اس کا ادا کرتے رہو تم (۶)

وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمِيْثَاقَهُ الَّذِيْ وَاثَقَكُمْ بِهٖٓ ۙ اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۡ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝

نعمتیں جو تم پہ نازل کی ہیں اللہ نے، انہیں تم یاد رکھو،
اور اس نے جو لیا تھا تم سے، اس اقرار کو بھی یاد رکھو،
جب کہا تھا تم نے یہ، ہم نے سنا اور ہم نے مانا،
اور اللہ سے رہو ڈرتے،
یقیناً وہ دلوں کے راز بھی سب جانتا ہے (۷)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَاۗءَ بِالْقِسْطِ ۡ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا ۭ اِعْدِلُوْا ۣ

مومنو! ہو جاؤ تم اللہ کی خاطر،
حق پہ قائم رہنے اور انصاف پر مبنی گواہی دینے والے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 141 of 2222

هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۫ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝

اور نہ ایسی بھی کسی اک قوم کی ہو دشمنی،
تم کو خلافِ عدل کرنے پر جو آمادہ کرے،
اور تم کرو بس عدل، تقوے کے ہے جو نزدیک،
اللہ سے ڈرو، بیشک تمہارے ہر عمل سے باخبر ہے وہ (۸)

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝

یہ ہے اللہ کا وعدہ، کہ جو ایمان لائیں اور کریں نیکی،
ہے ان کے واسطے بخشش بھی اور بھاری ثواب (۹)

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝

اور کفر جن لوگوں نے اپنایا اور آیاتِ الٰہی کو ہے جھٹلایا،
وہ سارے دوزخی ہیں (۱۰)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ يَّبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝

مومنو! احسان جو اللہ نے ہے تم پر کیا، اس کو کرو تم یاد،
جب اک قوم نے چاہا کہ وہ تم پر اٹھائیں ہاتھ،
تو اللہ نے ان کو روک ڈالا،
اور رہو اللہ سے ڈرتے،
مومنوں کو چاہیے کرنا بھروسا صرف اللہ پر (۱۱)

وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۚ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَىْ عَشَرَ نَقِيْبًا ؕ وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مَعَكُمْ ؕ لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ۝

لیا اللہ نے وعدہ قومِ اسرائیل سے
اور پھر انہی میں سے مقرر کر دئے سردار بارہ،
اور فرمایا، یقیناً میں تمہارے ساتھ ہوں، گر تم رکھو قائم نماز اور دو زکوٰۃ،
اور سب رسولوں کو مرے مانو، کرو امداد ان کی، اور دو قرضِ حسن اللہ کو،
تو میں رکھوں گا دور تم سے ہر برائی،
اور تمہیں لے جاؤں گا ان جنتوں میں،
جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں،
اب اس کے بعد بھی جو تم میں منکر ہو،
تو وہ بھٹکا ہوا ہے راہِ حق سے (۱۲)

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً ۚ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَنَسُوْا حَظًّا

ہم نے لعنت ان پہ ان کی عہد شکنی کے سبب کی، اور کئے دل سخت ان کے،
وہ بدل دیتے ہیں الفاظِ کتابِ آسمانی،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 142 of 2222

مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا
قَلِيْلًا مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ۚ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ
الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٣﴾

اور نصیحت وہ بھلا بیٹھے ہیں،
ان میں چند لوگوں کے سوا،
سب کی خیانت کا پتہ چلتا رہے گا (اے پیمبرؐ!) آپؐ کو،
بس آپ انہیں کر دیں معاف اور درگزر ان سے کریں،
بیشک پسند احسان کرنے والوں کو اللہ کرتا ہے (۱۳)

وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰٓى اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا
حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۠ فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ
اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۭ وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ بِمَا كَانُوْا
يَصْنَعُوْنَ ﴿١٤﴾

جو کہتے ہیں نصاریٰ خود کو، ان سے بھی لیا تھا عہد ہم نے،
جب انہوں نے بھی بھلا ڈالا نصیحت کو،
تو ہم نے ڈال دی ان میں عداوت جو قیامت تک رہے گی،
اور جو کچھ کرتے رہے وہ، جلد ہی آگاہ کر دے گا انہیں اللہ (۱۴)

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَاۗءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا
مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ۭ
قَدْ جَاۗءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٥﴾

اے اہلِ کتاب! اب آ چکے ہیں وہ تمہارے پاس پیغمبر ہمارے،
جو کتاب اللہ سے اکثر بیاں کرتے ہیں وہ،
جن کو چھپا جاتے تھے تم،
اور وہ بہت سی درگزر کرتے ہیں باتیں،
آ چکا ہے اب تمہارے پاس اللہ کی طرف سے اک چمکتا نور اور روشن کتاب (۱۵)

يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ
مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ
مُّسْتَقِيْمٍ ﴿١٦﴾

(اور) جو رضائے رب پہ چلتے ہیں،
انہیں اس کے ذریعے وہ نجات و امن کی راہیں دکھاتا ہے،
اندھیرے سے اجالے کی طرف لاتا ہے وہ،
اور رہبری کرتا ہے وہ راہِ ہدایت کی طرف (۱۶)

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ
مَرْيَمَ ۭ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ
الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۭ وَلِلّٰهِ
مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۭ يَخْلُقُ مَا يَشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ
عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٧﴾

بیشک وہ کافر ہو گئے،
جو لوگ کہتے ہیں کہ عیسیٰؑ ابنِ مریم ہے خدا،
ان سے کہیں،
گر عیسیٰؑ بن مریم اور ان کی والدہ اور سب زمیں کے لوگ اللہ مارنا چاہے،
تو پھر ہے کون اللہ کے مقابل مالک و مختار؟

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 143 of 2222

جو کچھ آسمانوں اور زمین میں اور ان کے درمیاں ہے،
سب پہ اللہ کی حکومت ہے،
وہ جو بھی چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، وہ ہے ہر چیز پر قادر (۱۷)

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ ؕ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۫ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝

یہودی اور نصرانی یہ کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے بیٹے ہیں،
اور اس کے چہیتے ہیں،
کہیں یہ آپؐ، پھر وہ کیوں گناہوں پر سزا دیتا ہے تم کو؟
(درحقیقت) ہو بشر تم بھی انہی میں سے، کئے ہیں اس نے جو پیدا،
جسے چاہے وہ بخشے اور جسے چاہے سزا دے،
آسمانوں اور زمین کی اور ان کے درمیان ہر چیز کی، ہے ملکیت اللہ کی،
اور اس کی جانب ہی سبھی کو لوٹنا (اک دن) ہے (۱۸)

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلٰى فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا جَآءَنَا مِنْۢ بَشِيْرٍ وَّلَا نَذِيْرٍ ۫ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَشِيْرٌ وَّنَذِيْرٌ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ۝

اے اہلِ کتاب! اک عرصہ پیغمبر نہیں آئے ہیں دنیا میں،
اب اس کے بعد آئے ہیں تمہارے پاس پیغمبر ہمارے،
جو بیاں کرتے ہیں واضح طور پر احکامِ ربانی،
مبادا کل کہو یہ تم،
ہمارے پاس تو آیا نہیں کوئی بشارت دینے والا اور ڈرانے والا،
اب تو آ گئے ہیں وہ بشیر اور وہ نذیر،
اللہ ہر اک شے پہ قادر ہے (۱۹)

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ۖ وَّاٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝

(اے پیغمبرؐ! دلائیں یاد ان لوگوں کو)
موسیٰؑ نے کہا جب قوم سے اپنی،
کرو اللہ کی اس نعمت کو یاد، اس نے بنائے تم میں پیغمبر،
تمہیں دی بادشاہی اور دیا وہ کچھ،
جو دنیا میں کسی کو بھی نہیں اس نے دیا (۲۰)

يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ۝

اے قوم! اس ارضِ مقدس کی طرف جاؤ،
جو اللہ نے تمہارے نام لکھ دی ہے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 144 of 2222

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ ۖ وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا
حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ فَاِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ﴿٢٢﴾

نہ پھیر دیجئے (وقتِ جنگ) ورنہ تم خسارے میں رہو گے (۲۱)
وہ جواباً یہ لگے کہنے کہ اے موسیٰ! وہاں تو زور آور اور سرکش لوگ ہیں،
جب تک نکل جائیں نہ وہ، ہرگز نہ ہم جائیں گے،
وہ نکلیں تو ہم جائیں (۲۲)

قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوْا
عَلَيْهِمُ الْبَابَ ۚ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ ۚ وَعَلَى
اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٢٣﴾

خدا کا خوف رکھنے والے دو بندے کہ جن پر فضل تھا اس کا،
لگے کہنے کہ تم جاؤ تو دروازے تلک، آ ؤ گے تم غالب،
جو مومن ہو تو اللہ پر بھروسا چاہئے تم کو (۲۳)

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا
فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ﴿٢٤﴾

جواباً قوم یہ کہنے لگی ان کی کہ اے موسیٰ! وہ جب تک ہیں،
نہ جائیں گے وہاں ہم،
اس لئے تم اور تمہارا رب لڑو دونوں ہی ان سے،
ہم یہیں بیٹھے ہیں (۲۴)

قَالَ رَبِّ اِنِّىْ لَآ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِىْ وَاَخِىْ فَافْرُقْ بَيْنَنَا
وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٢٥﴾

پھر کہنے لگے موسیٰ،
الٰہی اپنی ذات اور اپنے بھائی کے سوا میرا نہیں ہرگز کسی پر اختیار،
اے رب! جدائی ڈال دے اب ہم میں اور ان میں جو نافرمان ہیں (۲۵)

قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۚ يَتِيْهُوْنَ فِى
الْاَرْضِ ۗ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٢٦﴾

ہم نے کہا، ہے وہ زمیں چالیس سال ان پر حرام،
اور یہ پھریں گے مارے مارے ہر جگہ خانہ بدوش،
ان فاسقوں کا غم نہ کرنا تم (۲۶)

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَىْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ ۘ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا
فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ۗ قَالَ
لَاَقْتُلَنَّكَ ۗ قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿٢٧﴾

(اے پیغمبرؐ!) سنائیں حال انہیں آدمؑ کے دو بیٹوں کا،
دونوں نے کیا جب بارگاہِ ایزدی میں پیش نذرانہ،
تو اک کا ہو گیا مقبول، دوجے کا نہیں،
(مارے حسد کے پھر) لگا قابیل یہ ہابیل سے کہنے،
کہ تجھ کو جان سے میں مار ڈالوں گا،
تو یہ ہابیل بولا (اس میں کیا میری خطا؟)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 145 of 2222

اللہ سے ڈرتے ہیں جو، بس اُن کے ہی اعمال کو منظور فرماتا ہے وہ (۲۷)

لَئِنْ بَسَطْتَّ اِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِيْ مَآ اَنَا بِبَاسِطٍ يَّدِيَ اِلَيْكَ لِاَقْتُلَكَ ۚ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

بیشک بڑھائے ہاتھ مجھ کو مارنے کے واسطے تو،
مَیں نہ لیکن تجھ کو ماروں گا،
کہ مَیں اللہ رب العلمیں سے خوف کھاتا ہوں (۲۸)

اِنِّيْٓ اُرِيْدُ اَنْ تَبُوْٓاَ بِاِثْمِيْ وَاِثْمِكَ فَتَكُوْنَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۚ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ ۝

میں چاہوں گا کہ تو میرا گناہ اپنے گناہ کے ساتھ لے کر جائے دوزخ میں،
کہ ظالم کی سزا ہے یہ (۲۹)

فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ قَتْلَ اَخِيْهِ فَقَتَلَهٗ فَاَصْبَحَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝

مگر بھڑکایا جو نہی نفس نے قابیل کو،
تو اپنے ہی بھائی کو اس نے مار ڈالا،
جا پڑا وہ یوں خسارے میں (۳۰)

فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَّبْحَثُ فِي الْاَرْضِ لِيُرِيَهٗ كَيْفَ يُوَارِيْ سَوْاَةَ اَخِيْهِ ۚ قَالَ يٰوَيْلَتٰٓى اَعَجَزْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ فَاُوَارِيَ سَوْاَةَ اَخِيْ ۚ فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِيْنَ ۝

پھر اک کوّا وہاں اللہ نے بھیجا، جو زمیں کو کھودتا تھا،
تا کہ دکھلائے اسے، کیسے چھپائے لاش بھائی کی،
تو پھر قابیل یہ کہنے لگا، افسوس! کیا کوّے سے بھی مَیں ہوں گیا گزرا؟
کہ اپنے بھائی کا لاشہ زمیں میں دفن کر دیتا،
وہ پچھتانے لگا بے حد (۳۱)

مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۚۛ كَتَبْنَا عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ وَلَقَدْ جَاۗءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنٰتِ ۡ ثُمَّ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ ۝

اسی باعث یہ ہم نے قومِ اسرائیل پر فرماں کیا نازل،
کہ قاتل اور مفسد کے سوا ناحق کسی کو قتل کر ڈالے اگر کوئی،
تو گویا اس نے کل انسانیت کو قتل کر ڈالا،
اور ایسے ہی بچائے جان جو اک شخص کی،
گویا بچایا اس نے کل انسانیت کو،
اور ان کے پاس پیغمبر ہمارے آئے لے کے واضح احکامات،
لیکن باوجود اس کے بھی اکثر لوگ ان میں حد سے بڑھ جاتے تھے (۳۲)

اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ۭ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ

اور اللہ اور اس کے پیمبرؐ سے لڑیں جو اور جو کرتے پھریں ہر سو فساد،
ان کی سزا یہ ہے کہ ہوں وہ قتل یا مصلوب،
یا پھر ہاتھ پاؤں کاٹ دیں ان کے مخالف سمت سے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 146 of 2222

فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿٣٣﴾

یا ملک سے باہر نکالا جائے ان کو،
یہ تو ہے دنیا کی ذلت،
آخرت میں بھی ہے ان کے واسطے بھاری عذاب (۳۳)

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهِمْ ۚ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٣٤﴾

ان کے سوا جو لوگ تائب اس سے پہلے ہوں کہ ہو قابو تمہارا ان پہ،
بیشک بخشنے والا ہے اللہ اور نہایت مہرباں (۳۴)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿٣٥﴾

اے مومنو! اللہ سے ڈرتے رہو، ڈھونڈو ذریعہ قرب کا اس کے،
اور اس کی راہ میں لڑتے رہو، تاکہ تمہارا ہو بھلا (۳۵)

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لِيَفْتَدُوْا بِهٖ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٣٦﴾

گر کافروں کے پاس وہ سب ہو کہ جو کچھ ہے زمیں میں،
بلکہ اتنا اور بھی ہو،
تو نہ ہوگا کچھ قبول ان کا یہ فدیہ،
اور بدلے میں قیامت کا عذاب ان سے نہ کم ہوگا،
ہے ان لوگوں کی خاطر اک عذابِ سخت (۳۶)

يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنْهَا ۡ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿٣٧﴾

یہ چاہیں گے دوزخ سے نکل جائیں، مگر ہرگز نہ ایسا کر سکیں گے،
ان کی خاطر ہے ہمیشہ کا عذاب (۳۷)

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٣٨﴾

اور چوری کرنے والے مرد، عورت کا کاٹو ہاتھ،
یہ بدلہ ہے اس کا جو انہوں نے ہے کیا، ان پر عذاب اللہ کا ہے،
اللہ غالب اور دانا ہے (۳۸)

فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ ۗ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٣٩﴾

جو شخص اپنے گنہ کے بعد ہو تائب، کرے اصلاح وہ اپنی،
معاف اللہ بھی اس کو کرے گا،
وہ یقیناً بخشنے والا نہایت مہرباں ہے (۳۹)

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٤٠﴾

کیا نہیں تم جانتے؟
اللہ ہی کے واسطے ہے آسمانوں اور زمیں کی بادشاہی،
وہ جسے چاہے سزا دے، جس کو چاہے بخش دے،
اللہ ہے ہر چیز پر قادر (۴۰)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 147 of 2222

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ
مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ۛ
وَمِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا ۛ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ
لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۙ لَمْ يَاْتُوْكَ ۭ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ۚ
يَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَاِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ
فَاحْذَرُوْا ۭ وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ
اللّٰهِ شَيْـــًٔا ۭ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ ۭ
لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ ۠ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۴۱

اے پیغمبرؐ! پریشاں ہوں نہ آپؐ ان کے لئے،
جو کفر میں تیزی دکھاتے ہیں،
یہ ایسے ہیں، جو کہتے ہیں زباں سے،
لائے ہیں ایمان ہم، لیکن نہیں یہ مانتے دل سے،
کچھ ایسے بھی یہودی ہیں، جو سنتے ہیں غلط باتیں،
یہ ان کی خوب سنتے ہیں، نہیں جو آپؐ کے ہیں پاس آئے،
اور یہ (توریت کے) الفاظ کو اپنی جگہ سے ہیں بدل دیتے،
یہ کہتے ہیں، اگر یہ حکم ہو تو مان لو اور یہ نہ ہو تو پھر بچو اس سے،
خدا ہی ڈالنا چاہے جسے فتنے میں،
آپؐ اس کی ہدایت کا نہیں رکھتے ذرا بھی اختیار،
اور ہیں یہی وہ لوگ،
(اللہ) جن کے دل کو پاک کرنے کا ارادہ ہی نہیں رکھتا،
ہے ان کے واسطے دنیا میں ذلت،
آخرت میں بھی سزا ان کے لئے بھاری ہے (۴۱)

سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ۭ فَاِنْ جَاۗءُوْكَ
فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ
يَّضُرُّوْكَ شَيْـــًٔا ۭ وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ۭ اِنَّ
اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۴۲

جھوٹی ہی بناتے ہیں یہ باتیں اور کھاتے ہیں حرام،
آئیں اگر یہ آپؐ کے پاس، آپؐ کو ہے اختیار اس کا،
کہ ان کا فیصلہ کر دیں یا پھر ان سے کنارہ کش رہیں،
اور گر کنارہ کش رہیں ان سے،
تو یہ ہرگز کوئی نقصان دے سکتے نہیں،
اور آپؐ ان کا فیصلہ کرنا اگر چاہیں، کریں انصاف کے ساتھ،
اور خدا ہے چاہتا انصاف والوں کو (۴۲)

وَكَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ وَعِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ
ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۭ وَمَآ اُولٰۗىِٕكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ۴۳

یہ کیسے آپؐ کو منصف بناتے ہیں؟
جب ان کے پاس ہے توریت، جس میں حکم ہے اللہ کا،
پھر بھی یہ پھر جاتے ہیں،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 148 of 2222

یہ ایمان والے ہی نہیں ہیں اصل میں ہرگز (۴۳)

اِنَّاۤ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَآءَ ۚ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۚ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝۴۴

اتاری ہم نے ہے توریت، جس میں نور بھی ہے اور ہدایت بھی،
پیمبر اور مشائخ اور عالم، جو خدا کے تابع فرماں تھے سارے،
فیصلے کرتے تھے اس سے ہی،
انہی کے تھی سپرد اس کی حفاظت اور وہی اس کے نگہباں تھے،
نہ لوگوں سے ڈرو، اور صرف ڈر میرا رکھو،
اور آیتیں میری نہ کم قیمت پہ بیچو،
اور کریں گے جو نہ اپنے فیصلے اس کے مطابق،
جو کہ ہے نازل کیا اللہ نے، ایسے لوگ کافر ہیں (۴۴)

وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَاۤ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ ۙ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ ۙ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ۭ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ ۭ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝۴۵

یہودی تھے جو، ان کے واسطے توریت کے اندر دیا تھا حکم ہم نے،
جان کے بدلے میں جان اور آنکھ کے بدلے میں آنکھ اور
ناک کے بدلے میں ناک، اور کان کے بدلے میں کان
اور دانت کے بدلے میں دانت،
اور سارے زخموں کا بھی ایسے ہی ہے بدلہ،
جو کرے بدلہ معاف، اس کے لئے اس کے گناہوں کا یہ کفارہ ہے،
اور اللہ کے نازل حکم کی رو سے نہیں جو فیصلے کرتے، وہ ظالم ہیں (۴۵)

وَقَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ ۠ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ ۙ وَّمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝۴۶

اور ان کے بعد بھیجا ہم نے عیسیٰؑ کو،
کہ جو توریت کی تصدیق کرتے تھے،
انہیں ہم نے عطا انجیل کی،
جس میں ہدایت بھی تھی اور تھی روشنی بھی،
اور جو توریت کی تصدیق کرتی تھی،
سراسر وہ ہدایت اور نصیحت پارسا لوگوں کی خاطر تھی (۴۶)

وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ ۭ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝۴۷

جو ہیں انجیل والے،
چاہئے ان کو کہ وہ اس کے مطابق فیصلے اپنے کریں،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 149 of 2222

اور جو نہ اپنے فیصلے اللہ کے نازل شدہ قانون کی رو سے کریں،
وہ لوگ فاسق ہیں (۴۷)

وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ
مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ
وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ ۭ لِكُلٍّ جَعَلْنَا
مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا ۭ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً
وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ۭ اِلَى اللّٰهِ
مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝۴۸

اور ہم نے (اے پیمبرؐ!) آپ کی جانب اتاری ہے کتابِ حق،
جو پہلی سب کتابوں کی بھی ہے تصدیق کرتی،
اور ان کی ہے محافظ بھی،
سو کیجے فیصلہ اب آپؐ اسی اللہ کے نازل شدہ قانون کی رو سے،
نہ کیجے حق سے ہٹ کر آپؐ ان کی خواہشوں کی پیروی،
(لوگو!)
مقرر کر دیا ہے ہم نے تم میں سے ہر اک کے واسطے اک راستہ اور ایک دستورِ عمل،
اللہ کو منظور گر ہوتا، تو وہ تم سب کو اک امت بنا دیتا،
مگر وہ چاہتا ہے، جو دیا ہے، تم کو اس میں آزمائے،
نیکیوں میں تم کرو سبقت، تمہیں اللہ کی جانب ہی آخر لوٹ جانا ہے،
بتا دے گا وہ پھر ہر بات، جس میں تھا تمہارا اختلاف (۴۸)

وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَ
احْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ عَنْۢ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ۭ فَاِنْ
تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ ۭ
وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ ۝۴۹

(اور اے پیمبرؐ! ہم یہ پھر کہتے ہیں) ان میں فیصلہ کیجے اُ
قانون کی رو سے، جو ہے اللہ کا نازل شدہ،
اور پیروی کیجے نہ ان کی خواہشوں کی،
اور آپؐ ان سے بچے رہیے،
ہٹا ڈالیں نہ (اللہ) کے یہ نازل حکم ہی سے آپؐ کو،
گر پھیر لیں منہ یہ، تو پھر یہ جان لیں،
اللہ بھی ہے چاہتا، ان کے گناہوں پر وہ دے ڈالے سزا ان کو،
اور اس میں شک نہیں ہرگز، ہیں اکثر لوگ نافرماں (۴۹)

اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ ۭ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا
لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝۵۰

بھلا کیا چاہتے ہیں فیصلہ یہ جاہلیت کا؟
مگر اہلِ یقیں کے واسطے (اللہ) سے بہتر فیصلے میں کون ہوگا؟ (۵۰)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَاۗءَ

مومنو! ہرگز نصاریٰ اور یہود اپنے نہ تم ساتھی بناؤ،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 150 of 2222

بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ
مِنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۱﴾

یہ ہیں آپس ہی میں اک دوجے کے ساتھی،
تم میں سے جو بھی بنائے سرپرست ان کو،
وہ بیشک ہے انہی میں سے،
نہیں اللہ دکھاتا راہ ہرگز ظالموں کو (۵۱)

فَتَرَى الَّذِيْنَ فِىْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يُّسَارِعُوْنَ فِيْهِمْ يَقُوْلُوْنَ
نَخْشٰٓى اَنْ تُصِيْبَنَا دَآئِرَةٌ ؕ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِىَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ
مِّنْ عِنْدِهٖ فَيُصْبِحُوْا عَلٰى مَآ اَسَرُّوْا فِىْٓ اَنْفُسِهِمْ نٰدِمِيْنَ ﴿۵۲﴾

(اے پیمبرؐ!) آپ دیکھیں گے، کہ جن کے دل میں بیماری ہے،
ان میں گھس رہے ہیں دوڑ کر، اور وہ یہ کہتے ہیں،
کہیں ہم پر نہ آ جائے کوئی گردش زمانے کی،
خدا جلدی ہی دے گا فتح،
یا اپنی طرف سے اور کوئی امر لے آئے گا،
پھر جو کچھ چھپایا ہے انہوں نے اپنے دل میں،
اس پہ ہوں گے سخت نادم وہ (۵۲)

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ
اَيْمَانِهِمْ ۙ اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ ؕ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَاَصْبَحُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۵۳﴾

کہیں گے اہل ایماں، کیا یہی وہ ہیں؟
جو اللہ کی قسم کھا کر یہ کہتے ہیں، کہ ہم تو ہیں تمہارے ساتھ،
ان کے سب عمل غارت ہوئے اور ہو گئے وہ نامراد (۵۳)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ
يَاْتِى اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ ۙ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ
عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۖ يُجَاهِدُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ
لَوْمَةَ لَآئِمٍ ؕ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ
عَلِيْمٌ ﴿۵۴﴾

ایمان والو! تم میں سے کوئی جو اپنے دین سے پھر جائے،
(تو اللہ ہے بے پروا)،
وہ ایسے لوگ لے آئے گا جلدی،
جن کو وہ چاہے گا اور اس کو وہ چاہیں گے،
مسلمانوں پہ ہوں گے نرم وہ اور کافروں پر سخت،
وہ اللہ کی رہ میں لڑیں گے،
اور ملامت کرنے والے کی نہ کچھ پروا کریں گے،
فضل یہ اللہ کا ہے، وہ جسے چاہے عطا کر دے،
اور اللہ صاحب وسعت بھی ہے اور علم والا بھی (۵۴)

اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ

تمہارے سرپرست اللہ اور اس کے پیمبرؐ اور ایسے صاحب ایمان ہیں،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 151 of 2222

الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ﴿٥٥﴾

قائم جو کرتے ہیں نماز اور جو زکوۃ اپنی ادا کرتے ہیں دورانِ رکوع (۵۵)

وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿٥٦﴾

اللہ سے اس کے رسولؐ اور اہل ایماں سے جو رکھے دوستی،
(اللہ کی وہ ہے جماعت میں)،
اور (اللہ) کی جماعت ہی رہے گی غالب (وفاتح) (۵۶)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٥٧﴾

مسلمانو! بناؤ دوست ان کو مت،
بنایا ہے تمہارا دیں ہنسی اور کھیل جن لوگوں نے،
چاہے تم سے پہلے کے ہوں وہ اہلِ کتاب اور چاہے کافر ہوں،
اگر مومن ہو تم، اللہ سے ڈرتے رہو ہر دم (۵۷)

وَاِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ۚ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ﴿٥٨﴾

نمازوں کے لئے جب تم اذاں دیتے ہو،
تو اس کو بنا لیتے ہیں یہ لوگ اک ہنسی اور کھیل،
کیونکہ بے سمجھ ہیں یہ (۵۸)

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ وَاَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿٥٩﴾

(اے پیغمبرؐ!) یہ کہہ دیجے کہ اے اہلِ کتاب!
اس واسطے تم ہم سے بگڑے ہو کہ ہم ایمان لائے ہیں خدا پر،
اور اس پر جو کتاب اتری ہے ہم پر، اور ان پر بھی جو اتریں ہم سے پہلے،
تم میں اکثر لوگ نافرماں ہیں (۵۹)

قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ ۭ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ ۭ اُولٰۗىِٕكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ عَنْ سَوَاۗءِ السَّبِيْلِ ﴿٦٠﴾

کہہ دیجے، تمہیں بتلاؤں میں، اللہ کے نزدیک ہے انجام کن کا بدتریں؟
جن پر خدا نے کی ہے لعنت اور غضب اس کا ہوا ان پر،
بنایا ان کو بندر اور سؤر،
اور بندگی کی (صرف) باطل کی جنہوں نے،
ایسے لوگوں کا ٹھکانا ہے برا،
یہ سیدھے رستے سے بہت بھٹکے ہوئے ہیں (۶۰)

وَاِذَا جَاۗءُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَقَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ ۭ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ ﴿٦١﴾

یہ تمہارے پاس جب آتے ہیں، تو کہتے ہیں،
ہم ایمان لے آئے ہیں،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 152 of 2222

حالانکہ یہ آئے کفر ہی کے ساتھ اور اس کے ساتھ ہی واپس گئے،
جو کچھ چھپاتے ہیں یہ، اللہ جانتا ہے خوب اس کو (٦١)

وَتَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِي الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ
وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ۭ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝٦٢

آپ دیکھیں گے کہ اکثر لوگ ان میں وہ ہیں،
جو تیزی سے جاتے ہیں، گناہ، اکلِ حرام اور ظلم کی جانب،
جو کچھ کرتے ہیں یہ، بے حد برا ہے (٦٢)

لَوْلَا يَنْهٰىهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَ
اَكْلِهِمُ السُّحْتَ ۭ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ۝٦٣

ان کے عالم اور عابد کیوں نہیں ہیں روکتے ان کو بری باتوں کے
کہنے اور حرام و ناروا کھانے سے؟
جو کرتے ہیں یہ، وہ ہے نہایت ہی برا (٦٣)

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ ۭ غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ وَلُعِنُوْا بِمَا
قَالُوْا ۘ بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ ۙ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَاۗءُ ۭ وَلَيَزِيْدَنَّ
كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۭ
وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاۗءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۭ كُلَّمَآ
اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ ۙ وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ
فَسَادًا ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ۝٦٤

یہود کہتے ہیں کہ اللہ کا ہاتھ (بخیلی میں) بندھے ہیں ہاتھ اللہ کے،
بندھیں ہاتھ ان کے اور ان پر ہو لعنت،
ہاتھ اللہ کے کھلے ہیں، جس طرح چاہے کرے وہ خرچ،
اور جو آپؐ کے رب کی طرف سے آپؐ پر نازل کیا جاتا ہے،
ان کی سرکشی اور کفر میں ہوگا اضافہ اس سے،
ہم نے ڈال دی ہے دشمنی ان میں قیامت تک،
یہ بھڑکاتے ہیں جب بھی جنگ کی آتش، خدا اس کو بجھا دیتا ہے،
یہ روئے زمیں پر کرتے رہتے ہیں فساد
اور مفسدوں کو چاہتا ہرگز نہیں اللہ (٦٤)

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ
وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝٦٥

اگر اہلِ کتاب ایمان لے آتے اور اللہ سے یہ ڈرتے،
تو یقیناً ہم معاف ان کے برے اعمال کر دیتے،
اور ان کو راحت و آرام کے باغوں میں لے جاتے (٦٥)

وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ
مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ۭ
مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ۭ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ سَاۗءَ مَا

اگر پابند رہتے لوگ یہ توریت اور انجیل کے،
اور ان صحیفوں کے جو ان کے رب کی جانب سے ہوئے نازل،
تو اوپر (آسمانوں میں) سے اور قدموں تلے (یعنی زمیں سے بھی) ہمارا رزق پاتے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 153 of 2222

يَعْمَلُوْنَ ﴿٦٦﴾

اک جماعت تو میانہ رو ہے ان میں،
اور جو باقی ہیں وہ اکثر برے اعمال کرتے ہیں (٦٦)

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۭ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ۭ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٦٧﴾

اے پیغمبرؐ! وہ پہنچا دیجئے
جو آپؐ پر نازل ہوا ہے آپؐ کے رب کی طرف سے حکم،
اور گر آپؐ نے ایسا نہ فرمایا،
سمجھ لیجے کہ جیسے آپؐ نے پیغام پہنچایا نہیں کوئی،
اور (اللہ) آپؐ کو لوگوں کے شر سے ہر طرح محفوظ رکھے گا،
نہیں دیتا ہدایت کافروں کو وہ (٦٧)

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰي شَيْءٍ حَتّٰى تُقِيْمُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۭ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۚ فَلَا تَاْسَ عَلَي الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٦٨﴾

یہ کہہ دیجے کہ اے اہل کتاب!
انجیل اور توریت،
اور جو کچھ کہ اترا ہے تمہارے رب کی جانب سے تمہارے واسطے،
اس کو نہ قائم تم رکھو جب تک نہیں تم راہ پر ہرگز،
(اے پیغمبرؐ!) جو کچھ نازل ہوا ہے آپؐ کے رب کی طرف سے آپؐ پر،
وہ ان کے کفر و سرکشی میں اور اضافہ ہی کرے گا،
آپؐ ایسے کافروں پر مت کریں افسوس (٦٨)

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِـُٔوْنَ وَالنَّصٰرٰى مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٦٩﴾

جو ایمان لے آئیں خدا اور آخرت کے روز پر اور جو کریں اچھے عمل،
چاہے مسلماں ہوں، یہودی ہوں کہ عیسائی کہ ہوں صابی،
انہیں ہوگا (قیامت میں) نہ کوئی خوف اور غم (٦٩)

لَقَدْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ وَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ رُسُلًا ۭ كُلَّمَا جَاۗءَهُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُهُمْ ۙ فَرِيْقًا كَذَّبُوْا وَفَرِيْقًا يَّقْتُلُوْنَ ﴿٧٠﴾

قوم اسرائیل سے ہم نے لیا وعدہ بھی
اور ان کی طرف بھیجے پیمبر بھی،
مگر جب بھی کوئی آیا پیمبر ان کی جانب، بات وہ لے کر،
کہ تھی ان کی نہ مرضی کے مطابق جو،
تو جھٹلایا کسی کو اور کسی کو قتل کر ڈالا انہوں نے (٧٠)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 154 of 2222

وَحَسِبُوْٓا اَلَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَعَمُوْا وَصَمُّوْا ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوْا وَصَمُّوْا كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۝

اور سمجھ بیٹھے، نہ آفت آئے گی ان پر کوئی ہرگز،
وہ اندھے اور بہرے بن گئے،
پھر ان کی توبہ مان لی اللہ نے،
لیکن پھر بھی اندھے اور بہرے ہی رہے وہ،
اور خدا تو دیکھتا ہے ان کے سب کاموں کو (۷۱)

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۭ وَقَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ۭ اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝

بیشک ہو گئے کافر، جو کہتے ہیں کہ عیسیٰؑ ابنِ مریم ہی خدا ہے،
حالانکہ عیسیٰؑ یہی کہتے تھے ان سے،
قومِ اسرائیل! اللہ کی کرو تم بندگی،
جو رب ہے میرا اور تمہارا بھی،
کرے جو شرک اللہ سے،
حرام اس پر ہے جنت اور ٹھکانا اس کا دوزخ ہے،
نہیں ہے ظالموں کا کوئی بھی ناصر (۷۲)

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۭ وَاِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

ہوئے وہ لوگ بھی کافر، جو کہتے ہیں، خدا ہے تین میں سے تیسرا،
اور (یاد رکھو!) ایک اللہ کے سوا کوئی نہیں معبود،
یہ گر قول سے اپنے نہ باز آئے،
تو جو بھی کفر پر ہوں گے، ضرور ان کو ملے گا اک عذابِ سخت (۷۳)

اَفَلَا يَتُوْبُوْنَ اِلَى اللّٰهِ وَيَسْتَغْفِرُوْنَهٗ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

کیوں جھکتے نہیں اللہ کی جانب یہ؟ اور کیوں یہ طلب کرتے نہیں بخشش؟
نہایت بخشنے والا ہے، بے حد مہرباں اللہ (۷۴)

مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۭ وَاُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ ۭ كَانَا يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ ۭ اُنْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝

اور عیسیٰؑ ابنِ مریم کچھ نہیں ہیں اک پیمبر کے سوا،
گزرے ہیں ان سے قبل بھی کتنے پیمبر اور،
ان کی والدہ سچی تھیں،
اور دونوں وہ (لوگوں کی طرح) کھاتے تھے کھانا،
آپؐ یہ دیکھیں کہ کیسے ہم دلیلیں سامنے رکھتے ہیں ان کے،
اور کیسے یہ پھرے جاتے ہیں! (۷۵)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 155 of 2222

قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ؕ وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۷۶﴾

کہہ دیجئے کہ کیا تم بندگی کرتے ہو اللہ کے سوا اُن کی؟
نہیں مالک تمہارے جو کسی نفع وضرر کے،
اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے (۷۶)

قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوْۤا اَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا كَثِيْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ﴿۷۷﴾

کہہ دیجئے کہ اے اہلِ کتاب!
اپنے نہ دیں میں تم بڑھو ناحق کبھی حد سے،
کرو ہرگز نہ ان کی خواہشوں کی پیروی،
جو اس سے پہلے خود تھے گمرہ اور کیا گمرہ بہت سوں کو جنہوں نے،
اور بھٹک کر رہ گئے وہ سیدھی رہ سے (۷۷)

لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿۷۸﴾

قومِ اسرائیل کے کفار پر داؤدؑ اور عیسیٰؑ نے لعنت کی،
کہ وہ کرتے تھے نافرمانیاں اور حد سے بڑھ جاتے تھے (۷۸)

كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۷۹﴾

آپس میں نہ ہرگز روکتے تھے ایک دوجے کو برے کاموں سے،
جو کرتے تھے وہ، بیشک نہایت ہی برا تھا (۷۹)

تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿۸۰﴾

(اے نبیؐ!) دیکھیں کہ ان میں سے بہت سے لوگ ہیں،
جو کافروں سے دوستی رکھتے ہیں،
جو اعمال ہیں ان کے، نہایت ہی برے ہیں،
ان سے ہے ناراض اللہ،
اور رہیں گے وہ ہمیشہ اک عذابِ سخت میں (۸۰)

وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۸۱﴾

ایمان یہ لاتے اگر اللہ پہ، پیغمبرؐ پہ اور اس پر،
جو کچھ نازل ہوا ہے ان پہ،
ہرگز کافروں سے دوستی رکھتے نہ یہ،
لیکن ہیں اکثر ان میں فاسق (۸۱)

لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْۤا اِنَّا نَصٰرٰى ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۸۲﴾

(اے پیمبرؐ!) آپؐ دیکھیں گے کہ مشرک اور یہودی ہیں
مسلمانوں کے سب سے سخت دشمن،
اور نصاریٰ دوستی کے اس لئے نزدیک ہیں،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 156 of 2222

ان میں ہیں عابد اور عالم اور راہب بھی، تکبر جو نہیں کرتے (۸۲)

پارہ ۷

وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ ۚ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۸۳﴾

کتاب اتری ہے پیغمبرؐ پہ جو، سنتے ہیں جب اس کو وہ،
اکثر دیکھتے ہیں آپ اُن کی آنکھ سے بہتے ہوئے آنسو،
کہ حق پہچانتے ہیں،
اور یہ کہتے ہیں، اے پروردگار!
ایمان لے آئے ہیں ہم، تو ماننے والوں میں لکھ لے ہم کو (۸۳)

وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ ۙ وَنَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۴﴾

اور ہم کو ہوا ہے کیا؟
کہ اللہ پر اور اُس حق پر جو آیا ہے ہمارے پاس، ہم ایماں نہ لائیں؟
اور رکھیں امید رب سے،
وہ ہمیں شامل کرے گا نیک لوگوں میں (۸۴)

فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ جَزَاۗءُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۸۵﴾

تو ان کے عرض کرنے کے سبب،
اللہ بخشے گا انہیں باغات ایسے، جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں،
ہمیشہ وہ رہیں گے ان میں، اور یہ نیک لوگوں کی جزا ہے (۸۵)

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۸۶﴾

اور کیا ہے کفر جن لوگوں نے،
جھٹلاتے رہے ہیں جو ہماری آیتوں کو، دوزخی ہیں وہ (۸۶)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۸۷﴾

مسلمانو! حلال اللہ نے کی ہیں جو تمہارے واسطے پاکیزہ چیزیں،
مت کرو ان کو حرام،
اور حد سے مت آگے بڑھو،
حد سے زیادہ بڑھنے والوں کو پسند اللہ نہیں کرتا (۸۷)

وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۠ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾

اور اللہ نے جو تم کو دی ہیں چیزیں، ان میں سے کھاؤ حلال اور پاک چیزیں،
اور ڈرو اللہ سے، جس پر کہ تم ایمان رکھتے ہو (۸۸)

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ

تمہیں اللہ نہیں پکڑے گا ہرگز ایسی قسموں پر،
کہ جو ہوں بے ارادہ،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 157 of 2222

اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ؕ
فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ؕ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ
اِذَا حَلَفْتُمْ ؕ وَاحْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ
اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

ہاں وہ پکڑے گا تمہیں ان پر کہ جو قسمیں ہوں پختہ،
ایسی قسمیں توڑنے کا ہے یہ کفارہ،
کہ دس محتاج لوگوں کو کھلاؤ عام کھانا،
یا انہیں پہناؤ کپڑے یا غلام آزاد کر دو ایک،
اور جس کو نہ ہو مقدور اس کا، تین دن روزے رکھے،
اور اپنی قسموں کا رکھو (خود ہی) خیال،
اللہ بیاں کرتا ہے تم سے آیتوں کو صاف صاف اپنی،
کہ شکر اس کا کرو تم (۸۹)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ
رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

مومنو! ناپاک اور ہیں شیطنت کے کام سارے یہ،
جوا، مئے اور بت اور فال کے سب تیر،
تم ان سے بچو! تا کہ فلاح (دین و دنیا) تم کو حاصل ہو (۹۰)

اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي
الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ
مُّنْتَهُوْنَ ۝

یہی ہے چاہتا شیطاں،
جوئے اور مئے سے وہ تم میں کرے پیدا عناد و بغض،
اور تم کو نماز اور یاد خالق سے وہ یکسر روک دے،
سو اب بھی باز آ جاؤ تم (۹۱)

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا
اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝

اللہ اور اس کے پیمبرؐ کی اطاعت میں رہو،
اور (ان کے نافرمان ہونے سے) بچو تم،
اور اگر پھیرو گے منہ، تو یاد رکھو!
ہے پیمبرؐ کے تو ذمے صاف صاف اللہ کا پیغام پہنچانا (۹۲)

لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا
طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّ
اٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

جو لوگ ایمان لائے اور جنھوں نے نیکیاں کی ہیں،
نہیں ان پر گناہ کوئی کہ جو کھا پی چکے وہ،
جب کیا تقویٰ انہوں نے، لائے ایماں،
اور انہوں نے نیکیاں کیں،
پھر کیا تقویٰ انہوں نے اور وہ ایمان لائے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 158 of 2222

پھر کیا تقویٰ انہوں نے اور کئے اعمال اچھے،
اور نیک اطوار لوگوں کو ہے اللہ چاہتا (۹۳)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ تَنَالُهٗٓ اَيْدِيْكُمْ وَرِمَاحُكُمْ لِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّخَافُهٗ بِالْغَيْبِ ۚ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۹۴﴾

اے مومنو! اللہ تمہارا امتحاں لے گا شکاروں سے،
کہ جن تک ہاتھ اور نیزے پہنچ پائیں تمہارے،
تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ بن دیکھے ہے ڈرتا کون اس سے؟
جو بھی اب حد سے بڑھے گا، اس کی خاطر ہے عذابِ سخت (۹۴)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ۭ وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاۗءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْيًۢا بٰلِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ ۭ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ ۭ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿۹۵﴾

اے ایمان والو! جب بھی تم احرام کی حالت میں ہو،
ہرگز نہ مارو پھر شکار،
اور جو اسے دانستہ مارے،
لازمی اس جانور کے ہے برابر اس کا فدیہ، جس کو مارا ہو،
اور اس کا فیصلہ تم میں سے دو منصف کریں گے،
خواہ کعبے کا ہو نذرانہ،
کہ کفارہ ہو مسکینوں کا کھانا،
یا برابر اس کے ہوں روزے،
کہ وہ چکھے مزا اپنے کئے اعمال کا،
جو ہو چکا پہلے، معاف اس کو کیا اللہ نے،
لیکن جس نے دوبارہ کیا یہ کام، اللہ اس سے لے گا انتقام،
اللہ غالب اور بدلہ لینے والا ہے (۹۵)

اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ ۚ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۹۶﴾

تمہارے واسطے جائز ہے دریا کا شکار اور اس کا کھانا،
جو تمہارے اور سارے قافلے کے فائدے کے واسطے ہے،
ہاں، اگر تم حالتِ احرام میں ہو،
تو نہیں جائز کسی صورت بھی خشکی کا شکار،
اللہ سے ڈرتے رہو، حاضر کیا جائے گا جس کے روبرو تم کو (۹۶)

جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ وَالشَّهْرَ

بنایا بیت حرمت کعبے کو اللہ نے یعنی بنایا موجب امن و اماں لوگوں کی خاطر،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 159 of 2222

الْحَرَامَ وَالْهَدْيَ وَالْقَلَآئِدَ ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۹۷﴾

اور ایسے ماہِ حرمت اور قربانی کے سارے جانور بھی،
جن کی گردن میں ہیں پٹے، لائقِ حرمت ہیں،
تاکہ جان لو یہ تم، کہ جو کچھ ہے زمیں اور آسمانوں میں، وہ اللہ جانتا ہے،
وہ ہے ہر اک چیز سے واقف (۹۷)

اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ وَاَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۹۸﴾

تمہیں یہ جان لینا چاہئے لوگو!
کہ اللہ دینے والا ہے سزائے سخت بھی اور مغفرت اور رحم والا بھی (۹۸)

مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ ۗ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۹۹﴾

پیمبرؐ کے تو ذمے صرف پہنچانا ہے اللہ کا پیام،
اللہ سب کچھ جانتا ہے، جو بھی تم کرتے ہو ظاہر اور پوشیدہ (۹۹)

قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۰﴾

(اے پیغمبرؐ!) یہ کہہ دیجئے، نہیں ہرگز برابر پاک اور ناپاک،
گو ناپاک چیزوں کی بھلی لگتی ہو کثرت تم کو،
اللہ سے ڈرو اے اہلِ دانش! تاکہ تم ہو کامیاب و کامراں (۱۰۰)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ وَاِنْ تَسْـَٔلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ ۚ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ۗ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۰۱﴾

ایمان والو! ایسی باتوں کو نہ پوچھو،
جو اگر ہوں تم پہ ظاہر، تو تمہیں ہوں ناگوار،
اور جب ہو قرآں کا نزول،
ان کو اگر پوچھو، تو ظاہر تم پہ کر دی جائیں گی،
(جو پوچھ بیٹھے ہو تو) ان سے درگزر فرمایا اللہ نے،
کہ اللہ بخشنے والا نہایت حلم والا ہے (۱۰۱)

قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا كٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۲﴾

یہ باتیں تم سے پہلے بھی تھیں پوچھی اور لوگوں نے،
پھر ان سے ہو گئے منکر،

مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّلَا حَامٍ ۙ وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ۖ وَاَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۳﴾

بحیرہ اور وصیلہ، سائبہ اور حام، یعنی جو بتوں کی نذر کے ہوں جانور،
ان کا نہیں اللہ نے کوئی حکم فرمایا،
مگر جو لوگ کافر ہیں، وہ جھوٹی افترا پردازیاں کرتے ہیں اللہ پر،
نہیں اکثر سمجھ رکھتے (۱۰۳)

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا

کہا جاتا ہے جب ان سے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 160 of 2222

حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ۝

کہ جو اللہ نے نازل کیا ہے اس کی جانب اور پیمبرؐ کی طرف آؤ،
تو کہتے ہیں، ہمیں کافی ہے وہ، جس پر بڑوں کو ہم نے پایا ہے،
اگر چہ وہ بڑے ان کے تھے کچھ بھی جانتے ہر گز،
نہ تھے راہِ ہدایت پر (۱۰۴)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ؕ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

مسلمانو! کرو تم فکر اپنی،
جب ہدایت پر ہو تم، تو جو ہو گمرہ، وہ تمہارا کیا بگاڑے گا؟
تمہیں اللہ ہی کے پاس جانا ہے،
وہ بتلا دے گا سب تم کو جو تم کرتے تھے (۱۰۵)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ اَوْ اٰخَرٰنِ مِنْ غَيْرِكُمْ اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِى الْاَرْضِ فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةُ الْمَوْتِ ؕ تَحْبِسُوْنَهُمَا مِنْۢ بَعْدِ الصَّلٰوةِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ اِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِىْ بِهٖ ثَمَنًا وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۙ وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ اللّٰهِ اِنَّاۤ اِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِيْنَ ۝

اے ایمان والو! جب کسی کو موت آئے،
تو وصیت کے لئے تم میں سے شاہد دو ہوں عادل شخص،
اور کسی کو موت آ جائے سفر میں گر،
تو غیروں میں سے دو شاہد ہوں پھر،
گر تم کو شک ہو، روک لو بعد نماز اُن دو کو مسجد میں،
وہ (اللہ) کی قسم کھائیں کہ ہم اس کے عوض لیں گے نہ کچھ قیمت،
اگر چہ ہو قرابتدار بھی کوئی،
نہ ہم پوشیدہ رکھیں گے گواہی، جو ہے (اللہ) کی،
کہ اس صورت میں ہم ہوں گے گنہگار (۱۰۶)

فَاِنْ عُثِرَ عَلٰۤى اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّاۤ اِثْمًا فَاٰخَرٰنِ يَقُوْمٰنِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْاَوْلَيٰنِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَا اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَاۤ ۖ اِنَّاۤ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

اور اگر معلوم ہو جائے کہ دونوں ہیں گنہ میں مبتلا، جھوٹی گواہی کے سبب،
تو جن کی حق تلفی ہوئی ہو،
پھر انہی میں سے گواہی کے لئے ان کی جگہ دو شخص آ جائیں،
قسم کھائیں وہ (اللہ) کی، کہ ان دونوں سے سچی ہے گواہی جو ہماری ہے،
نہیں حد سے بڑھے ہم،
اور اگر ایسا کیا ہو، ہوں گے ہم ظالم (۱۰۷)

ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ يَّاْتُوْا بِالشَّهَادَةِ عَلٰى وَجْهِهَاۤ اَوْ يَخَافُوْۤا اَنْ

طریقہ یہ گواہی کے بہت نزدیک ہے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 161 of 2222

تُرَدَّ اَيْمَانٌۢ بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاسْمَعُوْا ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝

تاکہ وہ خوفِ آخرت سے سچ کہیں،
یا پھر انہیں دنیا کی رسوائی کا خدشہ ہو،
کہ ان قسموں کے بعد ان کی نہ رد ہو جائیں پھر قسمیں،
ڈرو اللہ سے، سن لو! کہ نافرمان لوگوں کو نہیں (اللہ) ہدایت بخشا ہرگز (۱۰۸)

يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ ؕ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝

کرے گا جمع جس دن سب رسولوں کو،
تو فرمائے گا (اللہ)، کیا ملا تبلیغ کا تم کو جواب؟
(اس پر) کریں گے عرض وہ، ہم کو نہیں کچھ بھی خبر،
بیشک سبھی پوشیدہ باتوں کو ہے تو ہی سب سے بڑھ کر جاننے والا (۱۰۹)

اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِيْ عَلَيْكَ وَعَلٰى وَالِدَتِكَ ۘ اِذْ اَيَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۚ وَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۚ وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ بِاِذْنِيْ فَتَنْفُخُ فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِيْ وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِيْ ۚ وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِاِذْنِيْ ۚ وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَنْكَ اِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝

(کرو اس وقت کو تم یاد) جب (اللہ) نے فرمایا تھا عیسیٰ ابنِ مریم سے،
کرو احسان میرے یاد جو تم پر ہوئے ہیں اور تمہاری والدہ پر بھی،
کہ جب میں نے تمہاری کی مدد روح القدس سے،
اور تم لوگوں سے گہوارے میں بھی کرتے تھے باتیں،
جس طرح ہو کر بڑے کرتے تھے تم،
اور جب تمہیں تعلیم دی میں نے کتاب و حکمت اور توریت اور انجیل کی،
اور حکم سے میرے بناتے تھے جو تم مٹی سے مورت اک پرندے کی،
جب اس میں مارتے تھے پھونک،
بن جاتا تھا میرے حکم سے اڑتا پرندہ وہ،
اور اندھے اور کوڑھی کو مرے ہی حکم سے کرتے تھے اچھا،
اور مرے ہی حکم سے مردوں کو کر دیتے تھے زندہ،
قومِ اسرائیل کو تب میں نے تم سے باز رکھا،
جب تم ان کے پاس لے کر آئے تھے روشن دلیلیں،
اور جو ان میں تھے کافر، کہہ رہے تھے وہ کہ جادو کے سوا یہ کچھ نہیں (۱۱۰)

وَاِذْ اَوْحَيْتُ اِلَى الْحَوَارِيّٖنَ اَنْ اٰمِنُوْا بِيْ وَبِرَسُوْلِيْ ۚ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاشْهَدْ بِاَنَّنَا مُسْلِمُوْنَ ۝

اور جو حواری تھے، انہیں مَیں نے دیا جب حکم،
تم ایمان لاؤ مجھ پہ اور میرے پیمبر پر،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 162 of 2222

تو وہ کہنے لگے، ایمان لے آئے ہیں ہم،
رہنا اے رب! شاہد کہ ہم ہیں تابع فرماں ترے (۱۱۱)

اِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ اَنْ يُّنَزِّلَ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ ؕ قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝

اور پھر لگے کہنے حواری یہ، کہ اے عیسیٰؑ بھلا ممکن ہے ایسا؟
آپ کا رب آسماں سے خوان اتارے ہم پہ،
عیسیٰؑ نے کہا ان سے کہ اللہ سے ڈرو، گر صاحبِ ایماں ہو (۱۱۲)

قَالُوْا نُرِيْدُ اَنْ نَّاْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُنَا وَنَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا وَنَكُوْنَ عَلَيْهَا مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝

وہ بولے کہ ہم تو چاہتے ہیں یہ کہ ہم اس میں سے کھائیں،
اور ہمارے دل کو اطمینان ہو جائے،
اور ہم یہ جان لیں،
سچ ہی کہا ہے آپ نے اور ہم گواہی اس کی دیں (۱۱۳)

قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ ۚ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝

اللہ سے عیسیٰؑ ابنِ مریم نے دعا کی، اے ہمارے رب!
ہمارے واسطے تو آسماں سے خوان نازل کر،
ہمارے اور ہمارے بعد کے لوگوں کی خاطر جو خوشی کا ایک موقع ہو،
نشانی ہو تری جانب سے جو،
اور رزق دے ہم کو، کہ تو ہے بہتریں رازق (۱۱۴)

قَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّيْٓ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّآ اُعَذِّبُهٗٓ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝

کہا اللہ نے، میں تم پہ نازل کرنے والا ہوں اسے،
لیکن جو اس کے بعد تم میں سے کرے گا کفر،
اس کو وہ سزا دوں گا، جو دنیا میں کسی کو بھی نہ دی ہوگی (۱۱۵)

وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ ۢبِحَقٍّ ؕ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ؕ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝

اور اللہ جب یہ فرمائے گا اے عیسیٰؑ!
کہا تھا تم نے ان لوگوں سے کیا یہ؟
ایک اللہ کے علاوہ تم بنا لو دو خدا، مجھ کو بھی میری والدہ کو بھی،
کہیں گے پھر یہ عیسیٰؑ،
پاک ہے تو، اور میرے واسطے جائز نہیں ہرگز،
کہ میں وہ بات بھی منہ سے نکالوں جو نہیں ہے میرا حق،
میں نے کہا ہوگا، تو پھر تو جانتا ہوگا،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 163 of 2222

مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِیْ بِهٖٓ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّیْ وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنْتُ عَلَیْهِمْ شَهِیْدًا مَّا دُمْتُ فِیْهِمْ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِیْبَ عَلَیْهِمْ ۗ وَاَنْتَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ ﴿۱۱۷﴾

کہ تو ہے جانتا جو کچھ مرے دل میں ہے،
لیکن میں نہیں ہوں جانتا جو کچھ ترے جی میں ہے،
بیشک تو ہی سب پوشیدہ باتیں سب سے بڑھ کر جانتا ہے (۱۱۶)
میں نے تو اس کے سوا کچھ بھی نہیں ان سے کہا،
تو نے جو کہنے کا دیا تھا حکم مجھ کو،
یعنی اے لوگو! کرو اللہ ہی کی بندگی، جو رب ہے میرا اور تمہارا بھی،
رہا میں جب تلک ان میں تو تھا ان پر گواہ،
اور جب اٹھایا مجھ کو تو نے،
تو رہا پھر تو ہی واقف ان کے سب احوال سے،
تو باخبر ہر شے سے ہے (۱۱۷)

اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۱۱۸﴾

گر دے سزا ان کو، تو یہ بندے ہیں تیرے،
اور معاف ان کو اگر کر دے، تو تو ہی غالب و دانا ہے (۱۱۸)

قَالَ اللّٰهُ هٰذَا یَوْمُ یَنْفَعُ الصّٰدِقِیْنَ صِدْقُهُمْ ۚ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا ۚ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۚ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۱۱۹﴾

فرمائے گا اللہ، آج وہ دن ہے کہ سچوں کو ملے گا فائدہ سچ کا،
ملیں گے باغ ان کو وہ کہ نہریں جن کے نیچے بہہ رہی ہوں گی،
ہمیشہ وہ رہیں گے ان میں،
اللہ ان سے راضی اور یہ اللہ سے راضی ہیں،
یہی تو کامیابی ہے بڑی بھاری (۱۱۹)

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا فِیْهِنَّ ۚ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۱۲۰﴾

زمیں اور آسمانوں کی ہے ساری بادشاہی صرف اللہ کے لئے،
اور وہ ہے ہر اک چیز پر قادر (۱۲۰)

سورۂ انعام ۶

اِنَّ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنٰكِبُوْنَ ﴿۷۴﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ۗ ثُمَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ یَعْدِلُوْنَ ﴿۱﴾

ہے اللہ لائق حمد و ثناء، جس نے زمیں اور آسمانوں کو کیا پیدا،
اندھیرے اور اجالے کو بنایا،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 164 of 2222

باوجود اس کے، جو کافر ہیں،

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ طِیْنٍ ثُمَّ قَضٰۤى اَجَلًا ؕ وَ اَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ ۝۲

سمجھتے ہیں برابر اپنے رب کے اور چیزوں کو، (۱)
وہی ہے، جس نے مٹی سے تمہیں پیدا کیا،
اور وقت مرنے کا مقرر کر دیا پھر،
اور مقرر وقت ہے اس کے یہاں روزِ قیامت کا،
مگر پھر بھی ہو شک میں مبتلا تم (۲)

وَ هُوَ اللّٰهُ فِی السَّمٰوٰتِ وَ فِی الْاَرْضِ ؕ یَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَ جَهْرَكُمْ وَ یَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ ۝۳

آسمانوں اور زمین میں ہے وہی اللہ،
اسے معلوم ہیں پوشیدہ و ظاہر بھی باتیں تمہاری،
اور عمل کرتے ہو تم جو بھی،
وہ اس سے خوب واقف ہے (۳)

وَ مَا تَاْتِیْهِمْ مِّنْ اٰیَةٍ مِّنْ اٰیٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِیْنَ ۝۴

(اور ان کا حال تو یہ ہے)
نہیں کوئی نشانی ان کے رب کی ان کے پاس آتی
کہ جس سے منہ نہ موڑیں یہ (۴)

فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ؕ فَسَوْفَ یَاْتِیْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۵

جب ان کے پاس حق آیا، انہوں نے اس کو جھٹلایا،
انہیں معلوم ہو جائے گا جلد انجام اس شے کا،
کہ جس کا یہ اڑاتے ہیں مذاق (۵)

اَلَمْ یَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّكَّنّٰهُمْ فِی الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ وَ اَرْسَلْنَا السَّمَآءَ عَلَیْهِمْ مِّدْرَارًا ۪ وَّ جَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِیْنَ ۝۶

اور کیا نہیں دیکھا انہوں نے؟
ان سے پہلے کتنی قوموں کو کیا ہم نے ہلاک،
ان کو وہ قوت ہم نے بخشی تھی، جو تم کو بھی نہیں بخشی،
اور ان پر موسلا دھار آسماں سے مینہ تھا برسایا،
اور ان کے مسکنوں کے نیچے ہم نے نہریں جاری کیں،
پھر ان کو ہم نے غارت کر دیا ان کے گناہوں کے سبب،
اور دوسری قوموں کو لے آئے (۶)

وَ لَوْ نَزَّلْنَا عَلَیْكَ كِتٰبًا فِیْ قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ بِاَیْدِیْهِمْ لَقَالَ

(اے پیغمبر!) اگر ہم آپ پر نازل کسی کاغذ پہ کر دیتے کتاب،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 165 of 2222

الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝

اور اس کو ہاتھوں سے یہ اپنے چھو بھی لیتے،
تب بھی تو کفار کہتے، یہ کھلا جادو ہے (۷)

وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ ۭ وَلَوْ اَنْزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِيَ الْاَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُوْنَ ۝

اور یہ لوگ کہتے ہیں، بھلا کوئی فرشتہ کیوں نہیں نازل ہوا اُن پر؟
اگر ہم بھیج دیتے اک فرشتہ، سارا قصہ ختم ہو جاتا،
اور ان کو پھر ذرا مہلت نہ دی جاتی (۸)

وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَّلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ ۝

فرشتے کو بھی ہم بھیجتے تو مرد کی صورت میں،
پھر بھی شک انہیں ہوتا، یہ جس میں مبتلا ہیں اب (۹)

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝

پیمبر آپؐ سے پہلے ہیں جو گزرے، اُڑایا ہے گیا اُن کا تمسخر بھی،
اور ان کا جو اڑاتے تھے تمسخر،
اک عذاب سخت نے گھیرا انہیں آخر (۱۰)

قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝

(اے پیغمبرؐ!) یہ کہہ دیجے کہ چل پھر کر زمیں پر دیکھو،
جھٹلانے والوں کا ہوا انجام کیا؟ (۱۱)

قُلْ لِّمَنْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ قُلْ لِّلّٰهِ ۭ كَتَبَ عَلٰي نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۭ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۭ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝

ان سے ذرا پوچھیں،
کہ جو کچھ آسمانوں اور زمیں میں ہے، وہ سب ہے کس کی خاطر؟
آپؐ کہہ دیجے کہ ہے اللہ کی خاطر،
خود پہ لازم کر لیا ہے اس نے رحمت کو،
کرے گا حشر کے دن تم کو وہ یکجا،
نہیں ہے شک کوئی جس میں،
مگر نقصان میں ڈالا ہے جن لوگوں نے خود کو،
وہ نہیں ایمان لاتے (۱۲)

وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِي الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۭ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝

اور اللہ ہی کی ہے مخلوق ساری، رات اور دن میں جو بستی ہے،
وہ سب ہے سننے والا، جاننے والا (۱۳)

قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ۭ قُلْ اِنِّىْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ

(اے پیغمبرؐ!) کہیں ان سے،
کسی کو سرپرست اپنا بنا لوں میں بھلا اس ایک اللہ کے سوا؟

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 166 of 2222

اَسْلَمَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۴﴾

خالق جو سارے آسمانوں اور زمیں کا ہے،
جو روزی سب کو دیتا ہے، نہیں دیتا اسے کوئی،
یہ کہہ دیجے، مجھے یہ حکم آیا ہے کہ سب سے پہلے میں اسلام لاؤں،
اور یہ بھی حکم آیا ہے کہ مت میں مشرکوں میں ہوں (۱۴)

قُلْ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۵﴾

یہ کہہ دیجے، اگر کہنا نہ مانوں اپنے رب کا میں،
تو ڈرتا ہوں عذابِ سخت سے میں اک بڑے دن کے (۱۵)

مَنْ يُّصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَىِٕذٍ فَقَدْ رَحِمَهٗ ۭ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۶﴾

جسے رکھا گیا دور اُس عذابِ سخت سے اس دن،
ہوئی اللہ کی اس پر بڑی رحمت،
کھلی یہ کامیابی ہے (۱۶)

وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ۭ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۷﴾

کوئی نقصان پہنچائے اگر اللہ تمہیں،
اس کے سوا کوئی نہیں ہے دور کر سکتا،
اگر وہ فائدہ دے، تو نہیں ہے روکنے والا کوئی اُس کو،
وہ ہے ہر چیز پر قادر (۱۷)

وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ ۭ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿۱۸﴾

وہ حاوی اپنے بندوں پر ہے پورا،
اور دانا بھی ہے وہ، اور باخبر بھی ہے (۱۸)

قُلْ اَيُّ شَيْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً ۭ قُلِ اللّٰهُ ۣ شَهِيْدٌۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۣ وَاُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ ۭ اَىِٕنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰى ۭ قُلْ لَّآ اَشْهَدُ ۚ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِيْ بَرِيْۗءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿۱۹﴾

ذرا پوچھیں (اے پیغمبرؐ!) کہ ہے سب سے بڑی کس کی گواہی؟
آپؐ کہہ دیجے کہ اللہ کی،
وہی تو ہے تمہارے اور میرے درمیاں شاہد،
یہ قرآں اس لئے نازل ہوا ہے وحی کی صورت میں مجھ پر،
تا کہ تم کو اور جن تک بھی یہ پہنچے، میں انہیں آگاہ کر دوں،
اور بھلا کیا تم گواہی دو گے اے لوگو!
کہ اللہ کے سوا معبود ہیں کچھ اور بھی؟
کہیئے کہ میں دیتا نہیں ایسی گواہی،
وہ تو بس ہے ایک ہی معبود،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 167 of 2222

اور بیشک تمہارے شرک سے میں لاتعلق ہوں (۱۹)

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمُ ۘ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝

(یہودی اور نصرانی) جنھیں ہم نے عطا کی ہے کتاب،
ایسے وہ پیغمبرؐ کو ہیں پہچانتے،
جیسے کہ وہ پہچانتے ہیں اپنے بیٹوں کو،
انہوں نے خود کو ہے ڈالا خسارے میں،
کہ وہ لاتے نہیں ایماں (۲۰)

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

اور اس سے بڑھ کے ہوگا کون بے انصاف؟
جو اللہ پر بہتان باندھے جھوٹ،
یا جو آیتیں جھٹلائے اس کی،
ظالموں کو کامیابی ہو نہیں سکتی (۲۱)

وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَيْنَ شُرَكَاۗؤُكُمُ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝

کریں گے سب کو جب ہم جمع، پوچھیں گے یہ پھر ہم مشرکوں سے،
ہیں کہاں اب وہ شریک؟ اپنا خدا کہتے تھے تم جن کو (۲۲)

ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ ۝

نہ ان سے بن پڑے گا عذر کچھ،
اور وہ یہ کہہ اٹھیں گے،
ہم مشرک نہیں تھے، ہم کو (اللہ کی قسم جو رب ہمارا ہے (۲۳)

اُنْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ ۭ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝

(اے پیغمبرؐ!) ذرا دیکھیں تو کیسے جھوٹ بولا ہے انہوں نے اپنے بارے میں،
یہ جو بھی افترا پردازیاں کرتے تھے (دنیا میں)،
وہ سب جاتی رہیں ان سے (۲۴)

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ وَجَعَلْنَا عَلٰي قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۭ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءُوْكَ يُجَادِلُوْنَكَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝

اور ان میں بعض ایسے ہیں،
لگائے رہتے ہیں جو آپؐ کی باتوں کی جانب کان،
لیکن ہم نے پردہ ڈال رکھا ہے دلوں پر ان کے تاکہ یہ نہ سمجھیں،
اور ان کے کان بہرے کر دئے ہیں تاکہ یہ کچھ سن نہ پائیں،
اور اگر یہ دیکھ بھی لیں معجزے سب، تو بھی یہ ایماں نہ لائیں گے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 168 of 2222

وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْـَٔوْنَ عَنْهُ ۚ وَاِنْ يُّهْلِكُوْنَ اِلَّآ
اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۶﴾

یہ جب بھی آپؐ کے ہیں پاس آتے، بحث کرتے ہیں،
جو کافر ہیں، وہ کہتے ہیں،
کہ یہ (قرآن تو) کچھ بھی نہیں بس اگلے لوگوں کے فسانوں کے سوا (۲۵)
یہ لوگ خود بھی دور رہتے ہیں اور اس سے روکتے ہیں دوسروں کو بھی،
یہ غارت کر رہے ہیں خود کو اور اس کی خبر رکھتے نہیں کچھ بھی (۲۶)

وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ
بِاٰيٰتِ رَبِّنَا وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۷﴾

اے کاش آپؐ ان کو دیکھیں،
جب یہ دوزخ میں کھڑے ہوں گے،
کہیں گے، کاش ہم واپس چلے جاتے،
نہ جھٹلاتے ہم آیاتِ خدا کو اور ہوتے مومنوں میں سے (۲۷)

بَلْ بَدَا لَهُمْ مَّا كَانُوْا يُخْفُوْنَ مِنْ قَبْلُ ۭ وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا
نُهُوْا عَنْهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۲۸﴾

حقیقت ان پہ ظاہر ہوگئی، پہلے چھپاتے تھے جسے یہ،
اور اگر واپس بھی بھیجا جائے ان کو،
یہ وہی کچھ پھر کریں گے، جس سے تھا روکا گیا ان کو،
یہ بیشک ہیں بہت جھوٹے (۲۸)

وَقَالُوْٓا اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ﴿۲۹﴾

یہ کہتے ہیں، حیاتِ دنیوی ہی ہے ہماری زندگی،
اور ہم نہ پھر زندہ کبھی ہوں گے (۲۹)

وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلٰي رَبِّهِمْ ۭ قَالَ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ۭ
قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ۭ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۰﴾

اے کاش آپؐ ان کو دیکھیں،
سامنے جب اپنے رب کے یہ کھڑے ہوں گے،
خدا فرمائے گا ان سے، حقیقت کیا نہیں (روزِ قیامت) یہ؟
کہیں گے یہ، قسم ہے ہم کو رب کی، یہ حقیقت ہے،
وہ فرمائے گا، اب چکھو عذابِ سخت اپنے کفر کے باعث (۳۰)

قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَاۗءِ اللّٰهِ ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءَتْهُمُ السَّاعَةُ
بَغْتَةً قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا عَلٰي مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا ۙ وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ
اَوْزَارَهُمْ عَلٰي ظُهُوْرِهِمْ ۭ اَلَا سَاۗءَ مَا يَزِرُوْنَ ﴿۳۱﴾

ہیں گھاٹے میں پڑے وہ لوگ،
جھٹلایا جنھوں نے حشر کے دن رب سے ملنے کو،
مگر جب سر پہ پہنچے گی قیامت ناگہاں ان کے،
تو کہہ اٹھیں گے وہ، افسوس! ہم سے کیا ہوا؟

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 169 of 2222

وہ بوجھ اپنا پیٹھ پر لادے ہوئے ہوں گے،
برا ہے کس قدر وہ بوجھ! جو لادے ہوئے ہوں گے (۳۱)

وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ۭ وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝

یہ دنیا کی حیات چند روزہ کچھ نہیں کھیل اور تماشے کے سوا،
اور متقی لوگوں کی خاطر آخرت کا گھر ہی بہتر ہے،
سمجھتے کیوں نہیں پھر؟ (۳۲)

قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ الَّذِيْ يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ۝

(اے پیمبرؐ!) یہ ہمیں معلوم ہے،
غمگین ہیں آپؐ ان کی باتوں سے،
یہ جھٹلاتے نہیں ہیں آپؐ کو،
بلکہ (حقیقت میں) یہ آیاتِ الٰہی کے ہیں منکر (۳۳)

وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰي مَا كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا حَتّٰٓى اَتٰىهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ وَلَقَدْ جَاۗءَكَ مِنْ نَّبَاِي الْمُرْسَلِيْنَ ۝

آپؐ سے پہلے بھی جھٹلائے گئے ہیں کتنے پیغمبر،
جو جھٹلائے گئے اور ان کو تکلیفیں بھی پہنچائی گئیں،
تو صبر وہ کرتے رہے،
حتیٰ کہ آ پہنچی مدد ان کو ہماری،
اور کوئی تبدیل کر سکتا نہیں اللہ کی باتوں کو،
کئی پیغمبروں کے آپؐ تک حالات پہنچے ہیں
(تو لہٰذا آپؐ بھی پھر صبر ہی سے کام) (۳۴)

وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَاۗءِ فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَي الْهُدٰى فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝

اور منہ پھیرنا ان کا گراں گزرے، تو گر ہو آپؐ کے بس میں،
زمیں میں ڈھونڈ لیں کوئی سرنگ،
یا آسمانوں میں کوئی زینہ،
اور ان لوگوں کی خاطر پھر نشانی کوئی لے آئیں،
اگر اللہ کو منظور ہوتا، تو ہدایت پر وہ ان کو جمع کر دیتا،
لہٰذا آپؐ نادانوں میں مت شامل ہوں (۳۵)

اِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ ۘ وَالْمَوْتٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ۝

بس وہ لوگ ہی ہیں مانتے، سنتے ہیں جو (دل سے)،
اور (اللہ) ہی اٹھائے گا (قیامت میں) سبھی مردوں کو،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 170 of 2222

پھر اس کی طرف ہی لوٹ کر جائیں گے سب (۳۶)

وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يُّنَزِّلَ اٰيَةً وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۳۷

اور کہہ رہے ہیں یہ، نہیں کیوں اس نبیؐ پر معجزہ ہوتا کوئی نازل؟ کہیں ان سے، فقط اللہ ہے اس بات پر قادر کہ کوئی معجزہ نازل کرے، لیکن نہیں ہیں جانتے اکثر (۳۷)

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِى الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ ؕ مَا فَرَّطْنَا فِى الْكِتٰبِ مِنْ شَىْءٍ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ يُحْشَرُوْنَ ۝۳۸

زمیں پر چلنے والے یا پروں سے اڑنے والے جانور ہیں جو، تمہاری ہی طرح ہیں ان سبھوں کے بھی گروہ، اپنے نوشتے میں نہیں چھوڑی کوئی بھی شے ذرا ہم نے، اکٹھے پھر کیے جائیں گے رب کے سامنے یہ سب (۳۸)

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا صُمٌّ وَّبُكْمٌ فِى الظُّلُمٰتِ ؕ مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ ؕ وَمَنْ يَّشَاْ يَجْعَلْهُ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝۳۹

ہماری آیتوں کو جو ہیں جھٹلاتے، وہ گونگے اور بہرے ہیں، پڑے ہیں وہ اندھیروں میں، جسے بھی چاہے اللہ گمرہی میں چھوڑ دے، اور جس کو چاہے اس کو سیدھی راہ دکھلائے (۳۹)

قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ ۚ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝۴۰

(اے پیغمبرؐ!) کہیں ان سے، جو سچے ہو تو بتلاؤ! اگر تم پر عذاب آ جائے اللہ کا یا آ جائے قیامت، کیا پکارو گے کسی کو تم سوا اللہ کے؟ (۴۰)

بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَآءَ وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ ۝۴۱

(ہرگز نہیں) بلکہ اسی کو تم پکارو گے، وہ چاہے تو ہٹا دے وہ مصیبت، جس کی خاطر تم پکارو گے، پھر ان کو بھول جاؤ گے، سمجھتے تھے شریک اللہ کا جن کو (۴۱)

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ ۝۴۲

اور ہم نے آپؐ سے پہلے بھی قوموں کی طرف بھیجے ہیں پیغمبر کئی، (جب لوگ نافرماں ہوئے وہ) ہم نے ان کو سختیوں میں اور تکلیفوں میں جکڑا تا کہ عاجز ہوں (۴۲)

فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۴۳

سو جب سختی ہوئی ان پر، نہ کیوں عاجز ہوئے وہ پھر؟ مگر دل سخت ان کے ہو گئے کچھ اور،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 171 of 2222

شیطاں نے کئے اعمال ان کے خوشنما ان کے لئے (۴۳)

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ ؕ حَتّٰۤى اِذَا فَرِحُوْا بِمَاۤ اُوْتُوْۤا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ﴿۴۴﴾

ان کو نصیحت کی گئی تھی جو، بھلائی جب انہوں نے وہ،
(تو ان کی آزمائش کے لئے)
ہم نے دیئے کھول ہر طرح کی نعمتوں کے ان پہ دروازے،
وہ پھر خوشحال ہو کر ہو گئے ان میں مگن،
لیکن اچانک ہم نے جب پکڑا، تو وہ مایوس ہو کر رہ گئے (۴۴)

فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ؕ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۵﴾

پھر ظالموں کی کٹ گئی جڑ،
اور سبھی حمد و ثناء اللہ کی خاطر ہے،
جو سارے جہاں کا پالنے والا ہے (۴۵)

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ ﴿۴۶﴾

آپؐ ان سے کہیں،
بتلاؤ! اگر اللہ تمہاری یہ سماعت اور بصارت چھین لے تم سے،
لگا دے مہر وہ دل پر تمہارے،
تو ہے اللہ کے سوا معبود ایسا کون؟ جو (یہ نعمتیں) پھر تم کو بخشے؟
آپؐ دیکھیں، کس طرح ہم پیش کرتے ہیں دلائل بار بار ان کو،
مگر پھر بھی یہ روگرداں ہیں (۴۶)

قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً اَوْ جَهْرَةً هَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۷﴾

آپؐ ان سے کہیں،
بتلاؤ! اگر تم پر عذاب آ جائے اللہ کا اچانک یا بتا کر،
تو سوائے ظالموں کے کون ہوں گے پھر ہلاک؟ (۴۷)

وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۚ فَمَنْ اٰمَنَ وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۴۸﴾

اور ہم رہے ہیں بھیجتے لوگوں کو خوشخبری سنانے اور ڈرانے کیلئے پیغمبروں کو،
پھر کوئی جو لائے ایماں، اور کرے اعمال اچھے،
ایسے لوگوں کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ کوئی غم (۴۸)

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۴۹﴾

ہماری آیتوں کو جو ہیں جھٹلاتے،
عذاب آ کر رہے گا ایسے نافرمان لوگوں پر (۴۹)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 172 of 2222

قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ۭ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۭ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ۝۵۰

(اے پیغمبرؐ!) یہ کہہ دیجے،
مَیں یہ کہتا نہیں ہرگز کہ میرے پاس (اللہ) کے خزانے ہیں،
نہ میں کچھ جانتا ہوں غیب کی باتیں، نہ میں کوئی فرشتہ ہوں،
میں بس اس وحی کی ہوں پیروی کرتا، جو میرے پاس آتی ہے،
یہ کہہ دیجے کہ بینا اور نابینا برابر ہیں بھلا؟
کیا غور تم کرتے نہیں؟ (۵۰)

وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝۵۱

ان کو ڈرائیں، خوف ہو جن کو،
کہ (بعدِ موت) جب حاضر کیے جائیں گے اپنے رب کے پاس،
ان کا نہ ہوگا حامی و شافع بغیر اللہ کے کوئی،
بس اس امید پر شاید وہ ہوں پرہیزگار (۵۱)

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ۭ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝۵۲

اور مت کریں دُور ان کو اپنے آپ سے،
جو اپنے رب کی بندگی کرتے ہیں صبح و شام، اور اس کی رضا کو چاہتے ہیں،
آپؐ پر ان کے نہیں اعمال کا ذمہ، نہ ان پر آپؐ کے اعمال کا ذمہ ہے کوئی،
گر کریں گے دُور ان کو، ظالموں میں آپؐ ہو جائیں گے شامل (۵۲)

وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّيَقُوْلُوْٓا اَهٰٓؤُلَاۗءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْۢ بَيْنِنَا ۭ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ ۝۵۳

اور ایسے آزمایا ہم نے کچھ لوگوں کو کچھ لوگوں سے،
تا کہ دیکھ کر ان کو کہیں وہ،
کیا یہی ہیں جن پہ (اللہ) نے کیا ہے فضل؟
(کاش اتنا سمجھتے وہ)
کہ کیا واقف نہیں اللہ اپنے شکر کرنے والے بندوں سے؟ (۵۳)

وَاِذَا جَاۗءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ۣ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰي نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْۗءًا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۵۴

ہماری آیتوں پر جن کا ہے ایماں، وہ آئیں آپؐ کے جب پاس،
تو کہیے کہ تم پر ہو سلام،
اور فیصلہ رب نے تمہارے کر رکھا ہے مہربانی کا،
سو تم میں جو بھی نادانی سے کر بیٹھے گنہ،
اور پھر وہ تائب ہو کے نیک اطوار ہو جائے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 173 of 2222

وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٥٥﴾

تو ہے اللہ بے حد بخشنے والا نہایت مہرباں (۵۴)
اور یوں بیاں تفصیل سے کرتے ہیں اپنی آیتیں ہم،
تا کہ رستہ مجرموں کا سب پہ ہو جائے عیاں،
(اور وہ نہ ہرگز اس کو اپنائیں) (۵۵)

قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ قُلْ لَّآ اَتَّبِعُ اَهْوَاۗءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ﴿٥٦﴾

یہ کہہ دیجے، مجھے روکا گیا ہے بندگی سے ان کی،
جن کو یاد تم کرتے ہو اللہ کے سوا،
کہہ دیجئے ان سے،
نہیں ہرگز کروں گا میں تمہاری خواہشوں کی پیروی،
اس طرح تو بے راہ ہو جاؤں گا میں،
اور پھر نہ ہرگز میں ہدایت پانے والوں میں رہوں گا (۵۶)

قُلْ اِنِّيْ عَلٰي بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَكَذَّبْتُمْ بِهٖ ۭ مَا عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ ۭ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ۭ يَقُصُّ الْحَقَّ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْفٰصِلِيْنَ ﴿٥٧﴾

آپ کہہ دیجے کہ میرے پاس میرے رب کی جانب سے ہے اک روشن دلیل،
اور اس کی تم تکذیب کرتے ہو،
نہیں ہے پاس میرے شے وہ،
(یعنی اک عذاب سخت) جس کی تم بہت جلدی مچاتے ہو،
فقط یہ حکم ہے اللہ ہی کے پاس،
اللہ سچ بیاں کرتا ہے، بہتر فیصلہ کرتا ہے وہ (۵۷)

قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِيَ الْاَمْرُ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿٥٨﴾

کہہ دیجئے ان سے، اگر وہ چیز ہوتی پاس میرے،
جس کی تم جلدی مچاتے ہو،
تو میرے اور تمہارے درمیاں جھگڑے کا جو بھی فیصلہ ہے، ہو چکا ہوتا،
اور اللہ ظالموں کو جانتا ہے خوب (۵۸)

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ۭ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۭ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿٥٩﴾

اس کے پاس ہی ہیں غیب کی سب کنجیاں،
اس کے سوا ان کو نہیں ہے جانتا کوئی،
جو کچھ ہے بحر و بر میں اس کو بھی وہ جانتا ہے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 174 of 2222

اور کوئی پتا جو گرتا ہے،
کوئی دانہ جو اگتا ہے زمیں کی ظلمتوں میں، جانتا ہے وہ،
کوئی خشک اور تر ایسی نہیں ہے شے،
نہ ہو موجود جو روشن کتاب (حق) کے اندر (۵۹)

وَهُوَ الَّذِیْ یَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّیْلِ وَیَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ ثُمَّ یَبْعَثُكُمْ فِیْهِ لِیُقْضٰۤى اَجَلٌ مُّسَمًّى ۚ ثُمَّ اِلَیْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ یُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۶۰

اور وہی تو ہے (تمہاری روح) کو جو قبض کر لیتا ہے شب کو (نیند کے عالم میں)،
اور سب جانتا ہے تم نے جو دن بھر کیا ہے،
پھر اٹھاتا ہے تمہیں وہ دن کو،
تا کہ (زندگی کی) جو بھی میعادِ مقرر ہے، وہ پوری ہو،
اسی کی سمت ہی آخر تمہیں جانا ہے واپس،
پھر وہ بتلائے گا تم کو، جو بھی تم دنیا میں کرتے تھے (۶۰)

وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَیُرْسِلُ عَلَیْكُمْ حَفَظَةً ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا یُفَرِّطُوْنَ ۝۶۱

وہ غالب اپنے بندوں پر ہے،
تم پر بھیجتا ہے وہ فرشتے جو محافظ ہیں،
کسی کی موت جب آتی ہے تم میں، روح اس کی قبض کرتے ہیں فرشتے،
اور نہیں کرتے وہ کوتاہی ذرا سی بھی (۶۱)

ثُمَّ رُدُّوْۤا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ ؕ اَلَا لَهُ الْحُكْمُ ۫ وَهُوَ اَسْرَعُ الْحٰسِبِیْنَ ۝۶۲

پھر (اللہ) کی طرف سب لائے جائیں گے، جو آقائے حقیقی ہے،
سنو! ہے حکم اسی کا، اور نہایت جلد وہ لے گا حساب (۶۲)

قُلْ مَنْ یُّنَجِّیْكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَةً ۚ لَىِٕنْ اَنْجٰىنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِیْنَ ۝۶۳

(اور اے نبیؐ!) یہ آپؐ کہہ دیجے،
کہ آخر کون ہے؟
تم کو سمندر اور خشکی کے اندھیروں سے جو دیتا ہے نجات،
اور تم دعا کرتے ہو اس سے گڑگڑا کر چپکے چپکے یوں،
(الٰہی!) تو اگر دے گا نجات اس سے، تو ہم تیرا کریں گے شکر (۶۳)

قُلِ اللّٰهُ یُنَجِّیْكُمْ مِّنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ۝۶۴

کہہ دیجے کہ دیتا ہے نجات (اللہ) مصائب سے بھی،
اور ہر غم سے بھی تم کو،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 175 of 2222

مگر افسوس، پھر بھی شرک تم کرتے ہو (۶۴)

قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ ۭ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ ۝۶۵

کہہ دیجے کہ اس پر بھی وہ قادر ہے،
کہ تم پر بھیج دے کوئی عذاب اوپر سے یا قدموں کے نیچے سے،
یا تم کو فرقہ فرقہ کر کے آپس میں لڑا دے،
اور چکھا دے تم کو اک دوجے کی طاقت کا مزا،
یہ دیکھئے! ہم کس طریقے سے دلائل بار بار ان سے بیاں کرتے ہیں،
شاید یہ سمجھ جائیں (۶۵)

وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ۭ قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ۝۶۶

اور اس (قرآن) کو جھٹلا دیا ہے آپؐ کے لوگوں نے،
حالانکہ یہ حق ہے،
آپ کہہ دیجے، نہیں تم پر میں داروغہ (۶۶)

لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ ۡ وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝۶۷

مقرر وقت ہے ہر اک خبر کا، جلد ہی معلوم ہو جائے گا تم کو (۶۷)

وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ۭ وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝۶۸

(اے پیمبرؐ!) آپؐ جب دیکھیں کہ کرتے ہیں ہماری آیتوں پر نکتہ چینی یہ،
تو آپؐ ان سے الگ ہو جائیں پھر،
حتیٰ کہ سوچیں اور کوئی بات یہ،
شیطاں بھلا دے آپؐ کو گر حکم یہ،
تو یاد آ جانے کے بعد ان ظالموں کے ساتھ مت بیٹھیں (۶۸)

وَمَا عَلَي الَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّلٰكِنْ ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝۶۹

جو ہیں پرہیزگار، ان پر نہیں ہے ذمہ داری کچھ بھی ان اعمال کی،
جو ظالموں کے ہیں،
مگر ان کا فریضہ ہے نصیحت ان کو کرنا،
اس طرح شاید وہ ہوں پرہیزگار (۶۹)

وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَذَكِّرْ بِهٖٓ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ ۚ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ ۚ وَاِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا

اور چھوڑ دیں ان کو،
جنھوں نے دین کو اپنے بنا رکھا ہے اک کھیل اور تماشا،
ڈال رکھا ہے حیاتِ دنیوی نے ان کو دھوکے میں،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 176 of 2222

يُؤْخَذْ مِنْهَا ۭ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا ۚ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ۝

نصیحت آپ انہیں کرتے رہیں قرآن سے،
تاکہ نہ پھنس جائے کوئی اپنے برے اعمال کے باعث،
کہ تب ہوگا نہ اللہ کے سوا اُس کا کوئی بھی حامی وشافع،
نہ اس سے کچھ لیا جائے گا عوضانہ گناہوں کا،
یہی تو لوگ ہیں ایسے، گرفتارِ بلا ہوں گے جو اپنے کفر کے باعث،
اور ان کے واسطے ہوگا عذابِ سخت،
اور پینے کو ہوگا کھولتا پانی (۷۰)

قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلٰٓى اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ كَالَّذِي اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ فِي الْاَرْضِ حَيْرَانَ ۡ لَهٗٓ اَصْحٰبٌ يَّدْعُوْنَهٗٓ اِلَى الْهُدَى ائْتِنَا ۭ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ۭ وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

(اے پیغمبرؐ!) یہ کہہ دیجئے کہ اللہ کے سوا کیا ہم پکاریں اس کو؟
جو ہم کو نہ کوئی فائدہ دے اور نہ کوئی دے سکے نقصان،
اور بعدِ ہدایت کیا یونہی پھر جائیں ہم الٹے؟
اک ایسے شخص کی مانند، صحرا میں جسے شیطان بھٹکا دے،
وہ ہو حیران وسرگرداں،
اور اس کے چند ساتھی اس کو سیدھی راہ کی جانب بلاتے ہوں،
تو کہہ دیجئے کہ سیدھی راہ اللہ ہی کی ہے،
اور حکم ہے ہم کو کہ رب العلمین کے سامنے سر کو جھکا دیں (۷۱)

وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ ۭ وَهُوَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝

اور ہوا ہے حکم یہ بھی، تم کرو قائم نماز اور خوف کھاؤ اس سے،
تم سب جمع ہوگے (ایک دن) جس کے حضور (۷۲)

وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۭ وَيَوْمَ يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ ۭ قَوْلُهُ الْحَقُّ ۭ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ ۭ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۭ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝

اور ہے وہی، جس نے کیا تخلیق برحق آسمانوں اور زمیں کو،
اور جس دن وہ کہے گا ہو جا، برپا حشر ہو جائے گا فوراً،
قول سچا ہے اسی کا،
اور جس دن صور پھونکا جائے گا، ہوگی اسی کی بادشاہی،
اور وہی تو غائب وحاضر کا سب ہے جاننے والا،
وہ باحکمت بھی ہے اور باخبر بھی ہے (۷۳)

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً ۚ اِنِّىْٓ

(اے پیغمبرؐ!) کریں اس وقت کو بھی یاد،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 177 of 2222

اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۷۴﴾

ابراہیمؑ نے (منہ بولے) اپنے باپ آذر سے کہا جب،
کیا سمجھتے ہو بتوں کو تم خدا اپنا؟
تمہیں اور سب تمہاری قوم کو میں دیکھتا ہوں صاف گمراہی میں (۷۴)

وَكَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ﴿۷۵﴾

ابراہیمؑ کو یوں ہم نے دکھلایا زمیں اور آسمانوں کی حکومت کا نظام اپنا،
کہ وہ کامل یقیں کر لیں (۷۵)

فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا ۚ قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ ﴿۷۶﴾

سیاہی چھا گئی جب شب کی اور دیکھا ستارہ، تو لگے کہنے وہ،
کیا یہ رب ہے میرا؟
وہ مگر ڈوبا، تو یہ کہنے لگے،
اُلفت نہیں ہے ڈوبنے والوں سے مجھ کو (۷۶)

فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّيْنَ ﴿۷۷﴾

اور جب دیکھا چمکتے چاند کو، تو یہ لگے کہنے وہ، کیا یہ رب ہے میرا؟
جونہی وہ ڈوبا، تو پھر کہنے لگے وہ،
گر ہدایت کی نہ ہوتی میرے رب نے، مَیں بھٹک جاتا یقیناً (۷۷)

فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّيْ هٰذَآ اَكْبَرُ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿۷۸﴾

اور پھر دیکھا جو سورج کو دمکتے، وہ لگے کہنے بھلا کیا رب ہے یہ میرا؟
کہ یہ سب سے بڑا بھی ہے،
مگر جب وہ بھی ڈوبا، تو کہا یہ قوم سے اپنی،
تمہارے شرک سے بیزار ہوں میں، (یہ نہیں ہرگز خدا میرا) (۷۸)

اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۷۹﴾

میں یکسو ہو کے اپنا رُخ اُسی کی سمت کرتا ہوں،
کہ جس نے آسمانوں اور زمیں کو خلق فرمایا ہے،
اور مشرک نہیں ہوں مَیں (۷۹)

وَحَآجَّهٗ قَوْمُهٗ ۚ قَالَ اَتُحَآجُّوْٓنِّيْ فِي اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنِ ۚ وَلَآ اَخَافُ مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ رَبِّيْ شَيْـًٔا ۚ وَسِعَ رَبِّيْ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۚ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۸۰﴾

لگی ان سے جھگڑنے قوم جب ان کی، تو وہ کہنے لگے،
کیا تم جھگڑتے مجھ سے ہو (اللہ کے بارے میں؟
مجھے اس نے ہدایت دی ہے،
تم جن کو شریک اس کا بناتے ہو، نہیں ڈرتا میں ہرگز ان سے،
(میرا کچھ بھی کر سکتے نہیں وہ) ہاں، مگر جو میرا رب چاہے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 178 of 2222

ہر اک شے پر ہے حاوی علم میرے رب کا،
کیا پھر بھی سمجھتے تم نہیں؟ (۸۰)

وَكَيْفَ أَخَافُ مَا أَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُونَ أَنَّكُمْ أَشْرَكْتُم بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ عَلَيْكُمْ سُلْطَانًا ۚ فَأَيُّ الْفَرِيقَيْنِ أَحَقُّ بِالْأَمْنِ ۖ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٨١﴾

کیسے بھلا میں ایسی چیزوں سے ڈروں؟
جن کو شریک اس کا بناتے ہو،
اور اس سے تم نہیں ڈرتے،
کہ تم نے ایسی چیزوں کو بنایا ہے شریک اللہ کا،
جن کے لئے کوئی دلیل اللہ نے نازل نہیں کی ہے،
اگر تم علم رکھتے ہو تو بتلاؤ!
کہ ہم دونوں فریقوں میں زیادہ مستحق ہے کون امن اور عافیت کا؟ (۸۱)

الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُم بِظُلْمٍ أُولَٰئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُم مُّهْتَدُونَ ﴿٨٢﴾

لوگ جو ایمان رکھتے ہیں، اور اس کو شرک جیسے ظلم سے کرتے نہیں ہرگز وہ آلودہ،
انہی کے واسطے امن و سکوں ہے، اور ہدایت کے ہیں رستے پر وہی (۸۲)

وَتِلْكَ حُجَّتُنَا آتَيْنَاهَا إِبْرَاهِيمَ عَلَىٰ قَوْمِهِ ۚ نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَّن نَّشَاءُ ۗ إِنَّ رَبَّكَ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ﴿٨٣﴾

اور یہ ہماری تھی دلیل ایسی،
جو ابراہیمؑ کو دی، قوم سے اپنی نمٹنے کے لئے ہم نے،
جسے چاہیں بڑھا دیتے ہیں اُس کے مرتبے کو ہم،
(اے پیغمبرؐ!) یقیناً آپ کا رب صاحبِ حکمت بھی ہے اور علم والا بھی (۸۳)

وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ ۚ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَنُوحًا هَدَيْنَا مِن قَبْلُ ۖ وَمِن ذُرِّيَّتِهِ دَاوُودَ وَسُلَيْمَانَ وَأَيُّوبَ وَيُوسُفَ وَمُوسَىٰ وَهَارُونَ ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿٨٤﴾

اور (ابراہیمؑ کو) ہم نے دیئے اسحٰقؑ اور یعقوبؑ،
اور سب کو ہدایت بھی عطا کی،
ان سے پہلے نوحؑ کو ہم نے ہدایت دی،
اور ان کی نسل میں داؤدؑ اور ایوبؑ، یوسفؑ اور سلیمانؑ،
موسیٰؑ و ہارونؑ کو بھی دی ہدایت،
اس طرح ہم نیک لوگوں کو صلہ دیتے ہیں (۸۴)

وَزَكَرِيَّا وَيَحْيَىٰ وَعِيسَىٰ وَإِلْيَاسَ ۖ كُلٌّ مِّنَ الصَّالِحِينَ ﴿٨٥﴾

اور بخشی ہدایت ہم نے زکریاؑ و یحییٰؑ، عیسیٰؑ و الیاسؑ کو،
جو نیک بندے تھے (۸۵)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 179 of 2222

وَاِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَيُوْنُسَ وَلُوْطًا ۚ وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۙ۝

اور اسمٰعیلؑ و یونسؑ اور یسعؑ اور لوطؑ کو بھی (دی ہدایت)،
اور ان سب کو فضیلت ہم نے بخشی ساری دنیا پر (۸۶)

وَمِنْ اٰبَآىِٕهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَاِخْوَانِهِمْ ۚ وَاجْتَبَيْنٰهُمْ وَهَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝

اور ان کے باپ دادا اور اولاد اور ان کے بھائیوں کو منتخب ہم نے کیا،
اور دی ہدایت سیدھے رستے کی (۸۷)

ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۭ وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

یہ (اللہ) کی ہدایت ہے،
وہ اس سے رہبری کرتا ہے ان بندوں کی، جن کو چاہتا ہے،
شرک یہ کرتے اگر، تو ان کے بھی اعمال سب ضائع چلے جاتے (۸۸)

اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ۚ فَاِنْ يَّكْفُرْ بِهَا هٰٓؤُلَاۗءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ ۝

یہ پیغمبر تھے ایسے لوگ،
جن کو ہم نے بخشی تھی شریعت اور نبوت اور کتابِ حق،
(یہ کافر) اس سے منکر ہوں (تو کچھ پروا نہیں)،
اس کے لئے ہم نے مقرر کر دئے ہیں لوگ ایسے، جو نہیں منکر (۸۹)

اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ ۭ قُلْ لَّآ اَسْـَٔـلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ ۝

(نبی تھے جو) وہ ایسے لوگ تھے، جن کو ہدایت دی تھی اللہ نے،
سو ان کے آپؐ بھی رستے کو اپنائیں،
(اے پیغمبرؐ!) کہیں ان سے،
کہ اس تبلیغ پر ہرگز کسی بھی اجر کا خواہاں نہیں ہوں میں،
کہ یہ سارے جہانوں کے لئے ہے اک نصیحت (۹۰)

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ اِذْ قَالُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰي بَشَرٍ مِّنْ شَيْءٍ ۭ قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِيْ جَاۗءَ بِهٖ مُوْسٰى نُوْرًا وَّهُدًى لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِيْسَ تُبْدُوْنَهَا وَتُخْفُوْنَ كَثِيْرًا ۚ وَعُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنْتُمْ وَلَآ اٰبَاۗؤُكُمْ ۭ قُلِ اللّٰهُ ۙ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ ۝

اور نہیں اللہ کو سمجھا انہوں نے حق ہے جیسے،
جب کہا، اللہ نے کوئی شے کسی انسان پر نازل نہیں کی،
آپ فرمائیں کہ کس نے کی تھی نازل وہ کتاب (حق)، جسے لائے تھے موسیٰؑ،
عام لوگوں کے لئے جو روشنی تھی اور ہدایت،
اور کئی اوراق میں کر کے الگ رکھا ہوا ہے تم نے جس کو،
اور ان میں سے ہو کرتے کچھ تو ظاہر اور اکثر تم چھپاتے ہو،
تمہیں حالانکہ سکھلائی گئیں اس کے ذریعے ہی وہ باتیں،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 180 of 2222

جن سے تم بھی اور تمہارے باپ دادا بھی نہ تھے واقف،
یہ کہہ دیجے کہ اللہ نے کیا ہے اس کو نازل،
چھوڑ دیجے پھر انہیں اس حال بد میں تا کہ، یہ یونہی پھریں جھک مارتے (۹۱)

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا ۭ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰي صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝

اور یہ کتاب (حق) جسے نازل کیا ہے ہم نے بابرکت ہے،
اور تصدیق کرتی ہے یہ سب پہلی کتابوں کی،
(اسے نازل کیا ہے اے نبیؐ! ہم نے)
کہ آپؐ ام القریٰ (مکہ) اور اس کے آس پاس آباد لوگوں کو کریں آگاہ،
رکھتے ہیں یقیں جو آخرت پر، اس پہ وہ ایمان لے آتے ہیں،
اور اپنی نمازوں کی بھی پابندی وہی کرتے ہیں (۹۲)

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَي اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِيَ اِلَيَّ وَلَمْ يُوْحَ اِلَيْهِ شَيْءٌ وَّمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ۭ وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ بَاسِطُوْٓا اَيْدِيْهِمْ ۚ اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَي اللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ۝

اور اس شخص سے بڑھ کر ہے ظالم کون؟ جو اللہ پر بہتان باندھے جھوٹ،
یا وہ یہ کہے، آتی ہے مجھ پر وحی، حالانکہ نہیں آئی ہے اس پر وحی،
اور جو یوں کہے، جیسا کلام اللہ نے نازل کیا ہے،
میں بھی لا سکتا ہوں ویسا،
کاش ایسے ظالموں کو دیکھتے آپؐ ایسی حالت میں،
کہ جب یہ موت کی سختی میں ہوں گے،
اور بڑھا کر ہاتھ ان سے جب فرشتے یہ کہیں گے،
لاؤ اپنی جاں نکالو،
آج ذلت کی سزا دی جائے گی تم کو،
کہ جھوٹ اللہ کے بارے میں تھے کہتے،
اور اس کی آیتیں سن کر اکڑتے تھے (۹۳)

وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّتَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَاۗءَ ظُهُوْرِكُمْ ۚ وَمَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَاۗءَكُمُ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِيْكُمْ شُرَكٰۗؤُا ۭ لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝

اکیلے تم ہمارے پاس آئے،
جس طرح ہم نے تمہیں پیدا کیا تھا پہلی بار،
اور جو دیا ہم نے تمہیں، وہ اپنے پیچھے چھوڑ آئے ہو،
نظر آتے نہیں ہیں وہ سفارش کرنے والے اب تمہارے ساتھ،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 181 of 2222

جن کو تم سمجھتے تھے ہمارے ہیں شریک،
ان سے تعلق ختم ہو کر رہ گیا، اور تم سے وہ سب ہو گئے گم،
جن کے بارے میں تمہیں دعویٰ بہت تھا (۹۴)

اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى ؕ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ
الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿۹۵﴾

بالیقیں اللہ ہی ہے پھاڑتا دانے کو اور گٹھلی کو،
اور مردہ سے وہ زندہ کو اور زندہ سے وہ مردہ کو لے آتا ہے باہر،
ہے وہی اللہ تمہارا، پھر کدھر بہکے ہوئے پھرتے ہو تم؟ (۹۵)

فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۚ وَجَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
حُسْبَانًا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۹۶﴾

(اور چاک کر کے تیرگی شب کی) وہی ہے لانے والا صبح کا،
اس نے بنایا رات کو آرام کرنے کے لئے،
اور چاند اور سورج کو ٹھہرایا حساب وقت کا اس نے ذریعہ،
یہ مقرر اس کا اندازہ ہے، جو غالب بھی ہے اور علم والا بھی (۹۶)

وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ
وَالْبَحْرِ ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۹۷﴾

وہی تو ہے، بنایا ہے ستاروں کو تمہارے واسطے جس نے،
کہ تم رستہ کرو معلوم خشکی اور سمندر کے اندھیروں میں،
بیان کر دی ہے ہم نے علم والوں کیلئے اک اک نشانی اپنی قدرت کی (۹۷)

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ ؕ
قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ ﴿۹۸﴾

وہی تو ہے، اکیلی جان سے پیدا کیا جس نے تمہیں،
اور پھر مقرر کی تمہارے واسطے اس نے ٹھہرنے اور رہنے کی جگہ،
ہم نے بیان کر دی ہیں اپنی آیتیں تفصیل سے ان کے لئے،
جو فہم رکھتے ہیں (۹۸)

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ
فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ وَمِنَ
النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ
وَّالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ اُنْظُرُوْٓا اِلٰى ثَمَرِهٖٓ
اِذَآ اَثْمَرَ وَيَنْعِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۹۹﴾

وہی ہے، جس نے برسایا ہے پانی آسمان سے،
پھر اگائی ہیں نباتات،
ان میں سے پھر سبز شاخیں اور ان سے تہہ بہ تہہ دانے نکالے،
اور انگوروں، اناروں اور زیتونوں کے باغ،
آپس میں جو ملتے بھی ہیں اور مختلف بھی ہیں،
ذرا دیکھو تو ان کے پھل، کہ جب پکتے ہیں وہ،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 182 of 2222

ان میں دلائل ان کی خاطر ہیں، جو ہیں ایمان کے حامل (۹۹)

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ وَبَنٰتٍۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝

بنا رکھا ہے لوگوں نے شریک اللہ کا جنات کو،
حالانکہ پیدا اس نے ہی ان کو کیا ہے،
اور نا سمجھی سے ان لوگوں نے بیٹے بیٹیاں گھڑ دیں خدا کے واسطے،
وہ پاک ہے اور بالا و برتر ہے ان باتوں سے جو کرتے ہیں یہ (۱۰۰)

بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ؕ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝

خالق وہی ہے آسمانوں اور زمین کا،
اور کہاں اولاد ہو سکتی ہے (اللہ) کے؟ کہ بیوی ہی نہیں اس کی کوئی،
اور اس نے ہے پیدا کیا ہر چیز کو، اور جانتا ہے خوب وہ ہر چیز کو (۱۰۱)

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝

اللہ ہی ہے رب تمہارا، اور نہیں اس کے سوا معبود کوئی،
ہے وہی ہر شے کا خالق،
بندگی اس کی کرو، ہر شے کا وہ ہے کارساز (۱۰۲)

لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ۫ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ۝

اس کو نگاہیں پا نہیں سکتیں، مگر وہ سب نگاہوں کو ہے پا سکتا،
بہت باریک بیں اور باخبر ہے وہ (۱۰۳)

قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا ؕ وَمَاۤ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ۝

بصیرت کے اجالے ہیں تمہارے پاس آ پہنچے،
سو اب جو ان سے لے گا کام، وہ اس کے لئے ہوگا،
مگر جو اب بھی آنکھیں بند رکھے گا، تو وہ نقصان اپنا ہی کرے گا،
(اے پیمبرؐ! ان سے کہہ دیجئے کہ)
میں تم پر نگہباں تو نہیں ہوں (۱۰۴)

وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ وَلِيَقُوْلُوْا دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهٗ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝

اور بیاں ہم مختلف انداز سے کرتے ہیں اپنی آیتیں،
تا کہ سنیں اور آپؐ سے کافر یہ کہہ لیں،
ہاں! کہیں سے آپؐ پڑھ آئے ہیں یہ،
اور اس لئے بھی، تا کہ اہلِ علم پر ہو جائے یہ ظاہر و واضح سے (۱۰۵)

اِتَّبِعْ مَاۤ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ۝

(اے پیغمبرؐ!) چلیں اس وحی پر بس آپؐ،
جو رب کی طرف سے کی گئی ہے آپؐ کو،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 183 of 2222

اس کے سوا کوئی نہیں معبود ہر گز،
اور کنارہ کش رہیں سب مشرکوں سے (۱۰۶)

وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَاۤ اَشْرَكُوْا ؕ وَ مَا جَعَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۚ
وَ مَاۤ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ۝۱۰۷

اور اگر اللہ کو منظور ہوتا، تو نہ کرتے شرک یہ،
ہم نے نہیں ان پر بنایا آپؐ کو کوئی نگہباں،
اور نہ ان کے آپؐ ذمہ دار ہیں (۱۰۷)

وَ لَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ
عَدْوًۢا بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ۪ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ
مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۱۰۸

(ایمان والو!) مت کہو ان کو برا،
جن کی یہ کرتے ہیں عبادت چھوڑ کر اللہ کو،
(ایسا نہ ہو) یہ بھی برا کہنے لگیں جانے بغیر اللہ کو،
اور (جس طرح مشرک سمجھتے ہیں کہ ان کے سب عمل اچھے ہیں)،
ایسے ہی ہر اک امت کی خاطر سب عمل اس کے بنا ڈالے ہیں ہم نے خوشنما،
پھر ایک دن ان کو چلے آنا ہے واپس اپنے رب کی سمت،
وہ بتلائے گا ان کو، جو وہ کرتے تھے (۱۰۸)

وَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ
لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَ مَا يُشْعِرُكُمْ ۙ
اَنَّهَاۤ اِذَا جَآءَتْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۱۰۹

اللہ کی قسم کھا کر یہ کہتے ہیں، اگر آ جائے ان کے پاس کوئی معجزہ،
ایمان لے آئیں گے وہ اس پر،
کہیں ان سے، فقط اللہ ہی کے پاس ہیں سب معجزے،
اور آپؐ کیا جانیں؟ کہ ان کے پاس کوئی معجزہ آیا بھی تو،
ایمان نہ لائیں گے کبھی یہ (۱۰۹)

وَ نُقَلِّبُ اَفْـِٕدَتَهُمْ وَ اَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوْا بِهٖۤ
اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّ نَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝۱۱۰

اور ہم بھی پھیر دیں گے ان کے دل، ان کی نگاہیں،
جس طرح ایمان نہ لائے تھے یہ پہلی بار،
اور ہم ان کو رہنے دیں گے ایسے ہی بھٹکتا سرکشی میں (۱۱۰)

پارہ.....۸

وَ لَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَاۤ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَ كَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَ حَشَرْنَا
عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْۤا اِلَّاۤ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ
وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ ۝۱۱۱

اور اگر ہم بھیج بھی دیتے فرشتے ان کی جانب،
اور مردے گفتگو بھی ان سے کر لیتے،
اور ان کے سامنے ہر چیز کو ہم جمع کر دیتے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 184 of 2222

تو تب بھی یہ کبھی ایماں نہ لاتے، ہاں مگر (اللہ) جو چاہے،
ان میں اکثر جہل کی باتیں ہیں کرتے (۱۱۱)

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ۭ وَلَوْ شَاۗءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ۝

(اے پیمبرؐ! جس طرح یہ آپؐ کے کفار دشمن ہیں)
تو ایسے ہر نبی کے واسطے خود آزمائش کیلئے دشمن بنایا ہم نے شیطانوں کو،
جو انساں بھی تھے جنات بھی،
دھوکہ جو اک دوجے کو دیتے تھے ملمع کی ہوئی باتوں سے،
اور گر آپ کا رب چاہتا، تو وہ نہ کر سکتے کبھی ایسا،
سو ان کو چھوڑ دیں، جو افترا پردازیاں کرتے ہیں (۱۱۲)

وَلِتَصْغٰٓى اِلَيْهِ اَفْـِٕدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ۝

اور وہ اس لئے بھی کام یہ کرتے تھے، تاکہ جو نہیں ایمان رکھتے آخرت پر،
ان کے دل مائل ہوں ان باتوں پہ، اور ہو جائیں راضی،
اور جو کرتے تھے وہ، ویسا لگیں کرنے وہ (۱۱۳)

اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ۭ وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۝

(آپ ان سے کہیں، کیا چاہتے ہو؟) ایک (اللہ) کے سوا
ڈھونڈوں کسی میں اور کو منصف؟
تمہاری سمت حالانکہ مفصل اک کتاب اس نے ہے بھیجی،
(اور پہلے بھی) جنھیں ہم نے عطا کی ہے کتاب،
ان کو یہ ہے معلوم، نازل ہے یہ برحق آپؐ کے رب کی طرف سے،
اس لئے اب آپؐ کچھ کیجے نہ شک اس میں (۱۱۴)

وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ۭ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝

ہوئی ہے بات پوری صدق اور انصاف میں رب کی،
بدل سکتا نہیں کوئی اسے،
وہ سننے والا، جاننے والا ہے (۱۱۵)

وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ۝

دنیا میں ہیں اکثر لوگ ایسے،
آپؐ اگر ان کا کہا مانیں، بھلا دیں گے خدا کا راستہ وہ آپؐ کو،
یہ پیروی کرتے ہیں بس وہم و گماں کی اور قیاس آرائیاں کرتے ہیں (۱۱۶)

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ مَنْ يَّضِلُّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ

بیشک آپؐ کا رب خوب ان کو جانتا ہے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 185 of 2222

بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۱۷﴾

جو ہیں اس کی راہ سے بھٹکے ہوئے،
اور جانتا ہے وہ انہیں بھی، راہ پر چلتے ہیں جو اُس کی (۱۱۷)

فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۸﴾

(مسلمانو!) بوقتِ ذبح جس بھی جانور پر نام (اللہ) کا لیا جائے، اسے کھاؤ،
اگر ایمان رکھتے ہو تم اس کی آیتوں پر (۱۱۸)

وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ بِاَهْوَآئِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَ ﴿۱۱۹﴾

اور آخر کیوں نہ کھاؤ تم کہ جس پر نام (اللہ) کا لیا جائے؟
وہ حالانکہ تمہیں بتلا چکا ہے، جو حرام اس نے کئے ہیں جانور تم پر،
مگر مجبور ہو جاؤ (تو کھا سکتے ہو ان کو)،
اور بہت سے لوگ ایسے ہیں،
جو بے سمجھے ہی اپنی خواہشوں سے دوسروں کو راہ سے گمراہ کرتے ہیں،
یقیناً آپ کا رب جانتا ہے خوب، حد سے بڑھنے والوں کو (۱۱۹)

وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ ﴿۱۲۰﴾

(مسلمانو!) گناہ چاہے کھلا ہو یا چھپا، تم چھوڑ دو اس کو،
گناہ جو کر رہے ہیں عنقریب اس کی سزا ان کو ملے گی (۱۲۰)

وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ ؕ وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى اَوْلِيٰٓـئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ﴿۱۲۱﴾

اور تم اس کو نہ کھاؤ، جس پہ وقتِ ذبح (اللہ) کا لیا جائے نہ نام،
اور ایسا کھانا ہے گناہ کا کام،
اور شیطان اپنے ساتھیوں کے دل میں ہر دم ڈالتے ہیں بات ایسی،
تاکہ وہ تم سے کریں جھگڑا،
اور ان کی پیروی کرو گے تم کرو گے، تم بھی ہو جاؤ گے مشرک (۱۲۱)

اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِى النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِى الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۲﴾

اور بھلا وہ شخص جو مردہ تھا پہلے اور کیا ہم نے اسے زندہ،
اور اس کو روشنی دے دی کہ جس کے ساتھ وہ لوگوں میں چلتا ہے،
برابر کس طرح اس شخص کے ہے جو ہے ظلمت میں،
نکل سکتا نہیں اس سے،
اور ایسے جو عمل کرتے ہیں کافر، خوشنما معلوم ہوتے ہیں انہیں (۱۲۲)

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِىْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا ؕ وَمَا يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾

ایسے ہی ہم نے کر دیئے پیدا ہر اک بستی کے سرداروں میں مجرم،
تاکہ وہ چالیں چلیں اپنی،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 186 of 2222

وہ اپنے ساتھ ہی چلتے ہیں چالیں اور نہیں ان کو شعور اس کا (۱۲۳)

وَاِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ ۘ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسٰلَتَهٗ ۭ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ ۝

جب ان کے پاس آتی ہے کوئی آیت تو کہتے ہیں،
کہ ہم ہرگز نہ مانیں گے اسے،
جب تک ہمیں بھی دی نہ جائے (وحی) ایسی شے،
جو دی جاتی ہے (اللہ) کے رسولوں کو،
اور (اللہ) جانتا ہے وہ کسے پیغمبری بخشے ؟
لیا ہے جرم جن لوگوں نے،
ان کی چالبازی کے عوض (اللہ) انہیں دے گا عذاب سخت اور ذلت (۱۲۴)

فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَآءِ ۭ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝

ہدایت بخشنا چاہے جسے،
تو اس کا سینہ کھول دیتا ہے خدا اسلام کی خاطر،
جسے گمراہ رکھنا چاہتا ہو،
اس کا سینہ تنگ کر دیتا ہے، جیسے چڑھ رہا ہو آسمان پر،
اور جو لاتے نہیں ایماں،
مسلط ان پہ ناپاکی ہی کر دیتا ہے (اللہ) (۱۲۵)

وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا ۭ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ۝

اور یہ اسلام سیدھا راستہ ہے آپ کے رب کا،
جو غور و فکر کرتے ہیں،
انہی کے واسطے تو کھول کر ہم نے بیان کر دی ہیں اپنی آیتیں (۱۲۶)

لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

ان کے لئے ہے ان کے رب کے پاس امن و آشتی کا گھر،
جو ہیں اعمال ان کے، ان کے باعث سرپرست اللہ ہے ان کا (۱۲۷)

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ۚ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ ۚ وَقَالَ اَوْلِيٰٓـؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَّبَلَغْنَآ اَجَلَنَا الَّذِيْٓ اَجَّلْتَ لَنَا ۭ قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اِلَّا مَا شَاۗءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ۝

(اے پیغمبر! دلائیں یاد انہیں وہ دن)،
کرے گا جمع جن و انس کو اللہ جس دن،
وہ یہ جنوں سے کہے گا پھر، کیا ہے کتنے انسانوں پہ قبضہ تم نے!
اور ہوں گے جو ساتھی اُن کے انسانوں میں،
وہ یہ کہہ اُٹھیں گے، اے ہمارے رب!

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 187 of 2222

اُٹھایا فائدہ اک دوسرے سے ہم نے اور اب اپنی میعادِ مقرر تک ہیں آ پہنچے،
تو فرمائے گا (اللہ) اب جہنم ہے تمہارا گھر ہمیشہ کے لئے،
لیکن سوا اس کے جسے اللہ چاہے،
وہ بڑی حکمت کا مالک، علم والا ہے (۱۲۸)

وَكَذٰلِكَ نُوَلِّيْ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًۢا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۲۹﴾

اور ایسے ظالموں کو ایک دوجے پر مسلط ہم کریں گے ان کے ان اعمال کے باعث جو وہ کرتے رہے تھے (۱۲۹)

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۭ قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰٓى اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ﴿۱۳۰﴾

اے گروہ جن و انساں!
کیا تمہارے پاس تم میں سے ہی پیغمبر نہیں آئے تھے؟
جو تم کو سناتے تھے میری آیات،
اور تم کو ڈراتے تھے وہ اس دن سے!
کہیں گے سب، کہ ہم اقرار کرتے ہیں،
حیاتِ دنیوی نے ان کو دھوکے میں تھا ڈالا،
اور وہ خود اقرار کر لیں گے کہ وہ بیشک تھے کافر (۱۳۰)

ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ ﴿۱۳۱﴾

(اے پیمبرؐ!) آپؐ کا رب کفر کی بستی کے باشندوں کو،
بے خبری کے عالم میں نہیں کرتا کبھی برباد اور غارت (۱۳۱)

وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۭ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۲﴾

کچھ کے واسطے درجے ہیں ان اعمال سے جو وہ کرتے ہیں،
اور نہ آپؐ کا رب ان اعمال سے ہرگز بے خبر ہے (۱۳۲)

وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ۭ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنْۢ بَعْدِكُمْ مَّا يَشَاۗءُ كَمَآ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ﴿۱۳۳﴾

آپؐ کا رب بے نیاز اور صاحبِ رحمت ہے،
(لوگو!) وہ اگر چاہے تو تم سب کو اٹھا لے اس جہان سے،
اور جسے چاہے تمہارے بعد وہ آباد کر دے،
جس طرح اس نے تمہیں بھی دوسروں کی نسل سے پیدا کیا ہے (۱۳۳)

اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ ۙ وَّمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۱۳۴﴾

اور کیا جاتا ہے جو وعدہ، وہ پورا ہونے والا ہے،
تم (اللہ کو کسی بھی سلسلے میں) کر نہیں سکتے کبھی عاجز (۱۳۴)

قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰي مَكَانَتِكُمْ اِنِّىْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ

(اے پیغمبرؐ!) یہ کہہ دیجئے کہ اے لوگو! عمل کرتے رہو اپنی جگہ تم،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 188 of 2222

تَعْلَمُوْنَ مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۱۳۵﴾

میں بھی کرتا ہوں عمل اپنی جگہ،
اور جلد ہی معلوم ہو جائے گا یہ تم کو،
کہ دارِ آخرت کس کے لئے ہے؟
اور یقیناً ظالموں کو مل نہیں سکتی فلاح و کامیابی (۱۳۵)

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا لِشُرَكَآئِنَا ۚ فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ اِلٰى شُرَكَآئِهِمْ ؕ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۱۳۶﴾

کھیت اور جو جانور اللہ نے پیدا کئے ہیں،
ان میں کچھ لوگوں نے (اللہ) کا مقرر کر دیا ہے ایک حصہ،
اور کہتے ہیں کہ یہ (اللہ) کا،
اور یہ اُن شریکوں کا ہے، ٹھہرائے ہیں ساتھ (اللہ) کے جو ہم نے،
مگر ان کے شریکوں کا تو (اللہ) کو نہیں ملتا،
اور (اللہ) کا جو حصہ ہے، پہنچ جاتا ہے سب ان کے شریکوں کو،
نہایت ہی برا ہے فیصلہ یہ لوگ جو کرتے ہیں (۱۳۶)

وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ لِيُرْدُوْهُمْ وَلِيَلْبِسُوْا عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳۷﴾

ایسے مشرکوں کے واسطے ان کے شریکوں نے،
بنا رکھا ہے قتل اولاد کا بھی خوشنما،
تا کہ کریں برباد انہیں اور ان کی نظروں میں کریں وہ ان کا دیں بھی مشتبہ،
(اللہ) کو گر منظور ہوتا، تو کبھی ایسا نہ کرتے یہ؛
لہٰذا چھوڑ دیں ان کو اور ان کی افترا پردازیوں کو، جو یہ کرتے ہیں (۱۳۷)

وَقَالُوْا هٰذِهٖۤ اَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ حِجْرٌ ۖ لَّا يَطْعَمُهَاۤ اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا وَاَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا افْتِرَآءً عَلَيْهِ ؕ سَيَجْزِيْهِمْ بِمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳۸﴾

یہ کہتے ہیں کہ یہ کچھ کھیت اور ہیں جانور ممنوع ہیں جو،
ان کو کھا سکتا نہیں کوئی، سوا ان کے جنھیں ہم چاہیں،
کچھ ہیں جانور، جن پر سواری کو سمجھتے ہیں حرام،
اور کچھ ہیں، وقتِ ذبح جن پر نام وہ لیتے نہیں اللہ کا،
اللہ پر جو افترا پردازیاں کرتے ہیں یہ،
اللہ دے گا عنقریب ان کو سزا (۱۳۸)

وَقَالُوْا مَا فِيْ بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُوْرِنَا وَ

کہتے ہیں یہ، جو جانور رکھتے ہیں اپنے پیٹ میں،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 189 of 2222

مُحَرَّمٌ عَلٰٓى اَزْوَاجِنَا ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مَّيْتَةً فَهُمْ فِيْهِ شُرَكَآءُ ۚ
سَيَجْزِيْهِمْ وَصْفَهُمْ ۚ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿١٣٩﴾

وہ صرف مردوں کے لئے ہے، عورتوں پر ہے حرام،
اور ہوا گر مردہ، تو وہ سب کے لئے ہے،
ان کو اللہ اس کی اب دے گا سزا،
بیشک وہ باحکمت ہے اور ہے علم والا بھی (۱۳۹)

قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْٓا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًا ۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ
وَّحَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ ۚ قَدْ ضَلُّوْا وَمَا كَانُوْا
مُهْتَدِيْنَ ﴿١٤٠﴾

یقیناً پڑ گئے گھاٹے میں ایسے لوگ سب،
اولاد کو جو قتل کر بیٹھے ہیں نادانی و نادانستگی میں،
اور خدا نے دی تھی جو روزی،
خدا پر افترا پردازیاں کر کے حرام اس کو انہوں نے کر لیا خود پر،
ہوئے گمراہ، اور ہرگز نہیں ہیں وہ ہدایت پانے والوں میں (۱۴۰)

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّالنَّخْلَ
وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّغَيْرَ
مُتَشَابِهٍ ۚ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ
حَصَادِهٖ ۖ وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿١٤١﴾

وہی ہے، جس نے باغوں کو کیا پیدا،
کچھ ایسے، جن کی اوپر کو چڑھائی جاتی ہیں بیلیں،
اور ایسے بھی نہیں جن کی چڑھائی جاتی بیلیں،
اور کھجوروں کے درخت، اور کھیت، کھانے کیلئے پھل مختلف ہیں جن کے،
زیتون اور انار اک دوسرے سے ملتے جلتے اور کچھ ہیں مختلف،
(لوگو!) نکل آئیں جب ان کے پھل تو تم کھاؤ،
اور اس میں حق جو واجب ہے ادا کر دو اسی دن جب انہیں کاٹو،
نہ تم حد سے بڑھو، اللہ نہیں اچھا سمجھتا حد سے آگے بڑھنے والوں کو (۱۴۱)

وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّفَرْشًا ۚ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا
تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿١٤٢﴾

سواری کے لئے کچھ جانور ہیں، کچھ ہیں کھانے کے لئے،
کھاؤ جو کچھ اللہ نے تم کو دیا ہے،
اور کرو مت پیروی شیطان کے نقشِ قدم کی،
وہ تمہارا ہے کھلا دشمن (۱۴۲)

ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۚ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ۗ
قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ
الْاُنْثَيَيْنِ ۗ نَبِّـُٔوْنِيْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿١٤٣﴾

(اے پیغمبرؐ!) خدا نے آٹھ نر مادہ کئے ہیں خلق،
دو بھیڑ اور دو بکری سے،
اور پوچھیں یہ ان سے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 190 of 2222

کیا حرام اللہ نے دونوں کے نر یا دونوں کے مادہ کئے ہیں؟
یا اسے، جس کو کہ دونوں مادہ اپنے پیٹ میں رکھتی ہیں،
بتلاؤ کسی بھی علم کی رو سے، اگر سچے ہو (۱۴۳)

وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ۭ قُلْ ءٰۗالذَّكَرَيْنِ
حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ۭ
اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاۗءَ اِذْ وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ بِهٰذَا ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ
افْتَرٰى عَلَي اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا
يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ١٤٤

اونٹ اور گائے کے بھی دو دو نر مادہ ہیں،
ان سے پوچھئے تو،
کیا حرام اللہ نے دونوں کے نر یا دونوں کے مادہ کئے ہیں؟
یا اسے، جس کو کہ دونوں مادہ اپنے پیٹ میں رکھتی ہیں،
کیا حاضر تھے تم؟ جس وقت اللہ نے دیا تھا تم کو اس کا حکم،
اس سے بڑھ کے ظالم کون ہوگا؟
جھوٹ باندھے افترا اللہ پر جو، تاکہ اس سے لوگ ہوں گمرہ،
یقیناً ظالموں کو وہ نہیں دیتا ہدایت (۱۴۴)

قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰي طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗٓ
اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ
رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ
وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ١٤٥

آپ کہہ دیجئے کہ مجھ پر وحی جو آئی ہے،
اس میں میں نہیں پاتا حرام ایسی کوئی بھی چیز کھانے کی،
سوائے اس کے، ہو مردار، یا بہتا لہو یا ہو سؤر کا گوشت وہ،
ساری ہیں یہ ناپاک چیزیں،
یا گندی چیز یعنی جانور جو ذبح ہو غیر خدا کے نام پر،
اور پھر کوئی مجبور ہو جائے،
مگر وہ ہو نہ نافرماں نہ ہو حد سے تجاوز کرنے والا،
تو یقیناً آپ کا رب بخشنے والا، نہایت رحم والا ہے (۱۴۵)

وَعَلَي الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ ۚ وَمِنَ الْبَقَرِ
وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهُمَآ اِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَآ
اَوِ الْحَوَايَآ اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ۭ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِبَغْيِهِمْ ۡ
وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ١٤٦

یہودی تھے جو،
ناخن دار سارے جانور ہم نے حرام ان پر کئے تھے اور چربی گائے، بکری کی،
سوا اس کے کہ جو ہو پیٹھ پر یا انتڑیوں پر یا ہو ہڈی سے ملی،
ان کی شرارت کے سبب ہم نے سزا یہ ان کو دی،
اس میں نہیں کچھ شک کہ ہم سچے ہیں (۱۴۶)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 191 of 2222

فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ۚ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُهٗ
عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۴۷﴾

یہ گر آپ کو جھوٹا کہیں، تو آپ کہہ دیجے،
تمہارا رب اگرچہ رحمتِ بے حد کا مالک ہے،
مگر جو لوگ مجرم ہیں،
عذاب اس کا نہ ہرگز ٹل سکے گا ایسے لوگوں سے (۱۴۷)

سَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكْنَا وَلَآ اٰبَآؤُنَا
وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ ۭ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ
حَتّٰى ذَاقُوْا بَاْسَنَا ۭ قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا ۭ
اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَخْرُصُوْنَ ﴿۱۴۸﴾

یہ شرک یوں کہیں گے،
چاہتا اللہ تو ہم اور باپ دادا بھی ہمارے یوں نہ کرتے شرک ہرگز،
اور نہ ہم کہتے کسی شے کو حرام،
ایسے ہی گزرے ہیں جو ان سے قبل، کی تکذیب ان لوگوں نے بھی،
حتیٰ کہ چکھا اک عذاب سخت ان لوگوں نے،
کہہ دیجے یہ ان سے،
گر تمہارے پاس ہے کوئی دلیل، اس کو کرو ظاہر،
گماں کی پیروی کرتے ہو تم اور بس قیاس آرائی کرتے ہو (۱۴۸)

قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۚ فَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۴۹﴾

یہ کہہ دیجے، دلیل اللہ کی پوری ہے،
وہ گر چاہتا تم سب کو دے دیتا ہدایت (۱۴۹)

قُلْ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ الَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ هٰذَا ۚ
فَاِنْ شَهِدُوْا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا
بِاٰيٰتِنَا وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۵۰﴾

آپ کہہ دیجے کہ تم اپنے گواہوں کو تو لاؤ،
جو گواہی دیں کہ یہ چیزیں حرام اللہ نے کر دی ہیں،
پھر بھی وہ گواہی دیں، تو آپ اس کی نہ ہرگز دیں گواہی،
اور کریں مت پیروی ان کے خیالوں کی،
ہماری آیتوں کو جو ہیں جھٹلاتے،
نہیں ہے آخرت پر جن کا ایماں،
اور برابر دوسروں کو اپنے رب کے جو ہیں ٹھہراتے (۱۵۰)

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ ۭ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـــًٔا وَّ
بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ
نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۚ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا

یہ کہہ دیجے،
کہ آؤ! میں سناؤں تم کو، جو پابندیاں تم پر تمہارے رب نے عائد کی ہیں،
مت تم شرک اپناؤ، سلوک اچھا کرو ماں باپ سے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 192 of 2222

بَطَنَ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۵۱﴾

اور مفلسی کے خوف سے اولاد کو اپنی کرو مت قتل تم،
ہم رزق دیتے ہیں تمہیں اور ان کو بھی،
اور بے حیائی کے نہ تم نزدیک جاؤ، وہ کھلی ہو یا چھپی،
اور قتل جس جان دار کا اللہ نے فرمایا حرام،
اس کو کرو مت قتل تم حق کے سوا،
یہ حکم ہے تم کو، کہ تم سمجھو (۱۵۱)

وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْیَتِیْمِ اِلَّا بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ حَتّٰی یَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۚ وَاَوْفُوا الْكَیْلَ وَالْمِیْزَانَ بِالْقِسْطِ ۚ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۚ وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰی ۚ وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۵۲﴾

وہ جب تک ہوں نہ بالغ، تم یتیموں کے نہ ہرگز مال کے نزدیک بھی جاؤ،
سوائے اس طریقے کے جو جائز ہو،
کرو ناپ اور تول انصاف سے،
دیتے نہیں طاقت سے بڑھ کر ہم کسی کو بھی کوئی تکلیف ہرگز،
اور کسی کے جب بھی بارے میں کہو تم بات، تو انصاف پر مبنی کہو،
چاہے تمہارا ہو قرابتدار وہ،
پورا کرو جو عہد اللہ سے کیا ہے،
یہ ہدایت ہے تمہیں، تاکہ رکھو تم یاد (۱۵۲)

وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِیْلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۵۳﴾

اور یہ راہ سیدھی ہے مری، اس راہ پر چلتے رہو،
اور دوسری راہوں کی ہرگز تم کرو مت پیروی،
راہِ خدا سے وہ جدا کر دیں گی تم کو،
اور دیا ہے حکم یہ اس واسطے تم کو،
کہ بچ جاؤ (گناہوں سے) (۱۵۳)

ثُمَّ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْكِتٰبَ تَمَامًا عَلَی الَّذِیْۤ اَحْسَنَ وَتَفْصِیْلًا لِّكُلِّ شَیْءٍ وَّهُدًی وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ یُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۵۴﴾

سنو! ہم نے عطا کی تھی کتاب اس واسطے موسیٰؑ کو،
تاکہ نعمتیں پوری ہوں نیک اطوار لوگوں پر ہماری،
اور اس میں درج تھی تفصیل ہر شے کی، ہدایت اور رحمت تھی وہ،
تاکہ ہو یقیں ان کو، کہ وہ حاضر خدا کے روبرو ہوں گے (۱۵۴)

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ

اور اب بھیجی ہے جو ہم نے کتاب، اس میں بہت برکت ہے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 193 of 2222

تُرْحَمُوْنَ ۝

تم سب پیروی اس کی کرو، ڈرتے رہو اللہ سے،
تا کہ تم پہ رحمت ہو (۱۵۵)

اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى طَآىِٕفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا وَ اِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ ۝

(اتاری اس لئے ہے یہ) کہیں ایسا نہ ہو، تم یہ کہو،
دراصل اتری تھی کتاب ان دو گروہوں پر جو گزرے ہم سے پہلے،
اور انہیں پڑھنے پڑھانے سے رہے ہم بے خبر (۱۵۶)

اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّآ اَهْدٰى مِنْهُمْ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَصَدَفَ عَنْهَا سَنَجْزِي الَّذِيْنَ يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ ۝

یا یوں کہو، ہم پر اگر ہوتی کوئی نازل کتاب،
ان سے بھی بڑھ کر ہم ہدایت یافتہ ہوتے،
تمہارے رب کی جانب سے دلیلِ روشن آئی ہے تمہارے پاس،
جو رحمت بھی ہے اور ہے ہدایت بھی،
بھلا اب کون ہوگا اس سے بڑھ کر ظلم میں؟
آیات جھٹلائے ہماری جو، اور ان سے منہ جو موڑے،
موڑتے ہیں منہ ہماری آیتوں سے جو،
انہیں ہم بدتریں دیں گے سزا (اس جرم کی) (۱۵۷)

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ رَبُّكَ اَوْ يَاْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا قُلِ انْتَظِرُوْٓا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ۝

کیا منتظر اس بات کے ہیں یہ؟
کہ پاس آئیں فرشتے ان کے،
یا رب آپؐ کا آئے یا پھر آئے نشانی آپؐ کے رب کی،
نشانی آپؐ کے رب کی جب آئے گی،
تو کام آئے گا پھر ایماں نہ ایسے شخص کا، پہلے سے جو ایماں نہ لایا تھا،
یا جس نے حالتِ ایماں میں کچھ نیکی نہ کی ہوگی،
یہ کہہ دیجے، رہو تم منتظر اور منتظر ہم بھی ہیں (۱۵۸)

اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَ كَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝

جن لوگوں نے دیں میں تفرقہ پیدا کیا اور ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے،
ان سے نہیں ہے آپؐ کا کوئی تعلق،
ان کا جو ہے کام اللہ کے حوالے ہے،
وہ بتلائے گا ان کو، جو وہ کرتے تھے (۱۵۹)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 194 of 2222

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿١٦٠﴾

کرے گا نیک جو بھی کام، اس کا دس گنا ہے اجر،
اور جو بھی برائی کا کرے گا ارتکاب، اس کی سزا اس کے برابر ہے،
نہ ہوگا ظلم کچھ لوگوں پہ (۱۶۰)

قُلْ اِنَّنِيْ هَدٰىنِيْ رَبِّيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۚ دِيْنًا قِيَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٦١﴾

کہہ دیجے کہ میرے رب نے سیدھا راستہ مجھ کو دکھایا ہے،
کہ یہ ہے دینِ محکم اور ابراہیمؑ کا مذہب،
(جو باطل سے الگ رہ کر) فقط اللہ کی جانب تھے یکسو،
اور نہ تھے وہ مشرکوں میں سے (۱۶۱)

قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦٢﴾

(اے پیغمبرؐ!)
یہ کہہ دیجے کہ ہے میری نماز اور میری قربانی فقط اللہ کی خاطر،
مرا جینا بھی مرنا بھی ہے (اللہ) ہی کی خاطر، جو ہے رب العٰلمیں (۱۶۲)

لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿١٦٣﴾

اس کا نہیں کوئی شریک، اور حکم اسی کا ہے مجھے،
میں سب سے پہلا ہوں مسلماں (۱۶۳)

قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ۚ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۚ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿١٦٤﴾

یہ بھی کہہ دیجے کہ (اللہ) کے سوا کیا اور کو میں رب بنانے کیلئے ڈھونڈوں؟
وہی ہر چیز کا رب ہے،
کوئی جو کچھ کماتا ہے، اسی کا ہے،
اٹھائے گا نہ کوئی دوسرا ہرگز کسی کا بوجھ،
تم سب کو ہے آنا اپنے رب کی سمت (اک دن)،
اور وہ بتلائے گا تم کو وہ سب باتیں،
کہ جن میں تھا تمہارا اختلاف آپس میں (۱۶۴)

وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ ۭ اِنَّ رَبَّكَ سَرِيْعُ الْعِقَابِ ۚ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٦٥﴾

اے لوگو! وہی تو ہے، بنایا ہے تمہیں جس نے زمیں پر اپنا نائب،
اور کیا اس نے بلند اک دوسرے پر تم کو درجوں میں،
کہ اس نے دے رکھا ہے جو تمہیں، اس میں وہ تم کو آزمائے،
(اے پیمبرؐ!) آپؐ کا رب جلد دیتا ہے سزا بھی،
اور وہ ہے بخشنے والا، نہایت رحم والا بھی (۱۶۵)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 195 of 2222

سورۂ اعراف ۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے جو بے انتہا مہربان ہے، رحم والا ہے

الٓمّٓصٓ ۝١

ا۔ل۔م۔ص (۱)

كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِيْ صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ وَذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝٢

(اے پیغمبرؐ!) ہوئی ہے آپؐ پر نازل کتاب (اس واسطے)، تاکہ (عذابِ آخرت سے) آپ لوگوں کو ڈرائیں، اور نصیحت اہلِ ایماں کے لئے ہو یہ، سو اب تنگی نہ ہو کوئی بھی اس سے آپؐ کے دل میں (۲)

اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝٣

اے لوگو! پیروی اس کی کرو، نازل ہوا ہے جو تمہارے رب کی جانب سے، اور اس کو چھوڑ کر ان سرپرستوں کی کرو مت پیروی (باطل ہیں جو یکسر) مگر تم کم ہی کرتے ہو نصیحت کو قبول (۳)

وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا فَجَاۗءَهَا بَاْسُنَا بَيَاتًا اَوْ هُمْ قَاۗىِٕلُوْنَ ۝٤

اور کتنی ایسی بستیاں تھیں، جن کو غارت کر دیا ہم نے، عذاب ان پر ہمارا رات کو پہنچا، کہ جب وہ سو رہے تھے، یا وہ تھے آرام میں جب دوپہر کو (۴)

فَمَا كَانَ دَعْوٰىهُمْ اِذْ جَاۗءَهُمْ بَاْسُنَآ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝٥

جب عذاب آیا ہمارا، کہہ رہے تھے وہ، کہ ہم تھے واقعی ظالم (۵)

فَلَنَسْـَٔـلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ وَلَنَسْـَٔـلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ ۝٦

ہم ان لوگوں سے پوچھیں گے، رسولوں سے بھی پوچھیں گے (۶)

فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَّمَا كُنَّا غَاۗىِٕبِيْنَ ۝٧

تو چونکہ ہم خبر رکھتے ہیں پوری، ہم بیاں کر دیں گے ان کے سامنے سب کچھ، کہ ہم غائب نہ تھے ہرگز (۷)

وَالْوَزْنُ يَوْمَىِٕذِ ۨالْحَقُّ ۚ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝٨

اور اس دن وزن ہے اعمال کا برحق، سو بھاری ہوں گے پلڑے جن کے، ہوں گے کامیاب و کامراں (۸)

وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ ۝٩

اور جن کے پلڑے ہوں گے ہلکے، وہ خسارے میں پڑے ہوں گے، کہ ناانصاف تھے وہ سب ہماری آیتوں کے ساتھ (۹)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 196 of 2222

وَ لَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝١٠

اور ہم نے زمیں پر تم کو بخشا ہے ٹھکانا،
اور تمہارے واسطے پیدا کیا پھر رزق کا سامان اس میں،
تم مگر کرتے ہو کم ہی شکر (۱۰)

وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ۖ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ۝١١

اور پیدا کیا ہم نے تمہیں اور پھر تمہیں صورت عطا کی،
پھر فرشتوں سے کہا ہم نے، کہ آدمؑ کو کرو سجدہ،
اسے سجدہ کیا سب نے، سوا ابلیس کے،
وہ تھا نہ سجدہ کرنے والوں میں (۱۱)

قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ ؕ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ۝١٢

کہا اللہ نے، روکا تجھے سجدے سے کس نے؟
جبکہ میرا حکم تھا تجھ کو،
تو وہ کہنے لگا، بہتر ہوں میں اس سے،
کہ مجھ کو آگ سے پیدا کیا ہے اور اسے مٹی سے تو نے (۱۲)

قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيْهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ ۝١٣

پھر اسے اللہ نے فرمایا، اتر جنت سے نیچے،
تجھ کو کوئی حق نہیں اکڑے یہاں رہ کر،
نکل جا! تو ذلیلوں میں سے ہے بیشک (۱۳)

قَالَ اَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝١٤

کہا اس نے، مجھے مہلت عطا کر روزِ محشر تک (۱۴)

قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ۝١٥

تو اللہ نے کہا، مہلت ہے تجھ کو (۱۵)

قَالَ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝١٦

وہ لگا کہنے، مجھے چونکہ کیا ہے تو نے ملعون،
میں بھی تیری سیدھی رہ پر گھات میں بیٹھوں گا اب اولادِ آدمؑ کی (۱۶)

ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ ؕ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ ۝١٧

کروں گا ان پہ حملہ آگے پیچھے، دائیں بائیں سے،
اور ان میں سے نہ اکثر کو کبھی تو پائے گا شاکر (۱۷)

قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا ؕ لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝١٨

تو اللہ نے کہا اس سے، ذلیل و خوار ہو کر اب نکل جا تو یہاں سے،
اور ترا کہا جو مانیں گے تو پھر تیرے سمیت ان سب سے میں دوزخ کو بھر دوں گا (۱۸)

وَيٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا

کہا پھر ہم نے، اے آدمؑ! رہو تم اور تمہاری بیوی جنت میں،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 197 of 2222

وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٩﴾

جہاں سے چاہو کھاؤ تم، مگر ہرگز نہ جانا اس شجر کے پاس بھی،
ہو جاؤ گے دونوں وگرنہ ظالموں میں سے (۱۹)

فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وٗرِيَ عَنْهُمَا
مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهٰىكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّآ
اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ﴿٢٠﴾

انہیں شیطاں نے بہکایا،
کہ ان کا ستر پوشیدہ جو تھا اک دوسرے پر وہ عیاں کر دے،
لگا کہنے، تمہارے رب نے روکا ہے شجر سے اس لئے تم کو،
کہ بن جاؤ نہ تم دونوں فرشتے،
یا تمہیں حاصل نہ ہو جائے حیات دائمی (۲۰)

وَقَاسَمَهُمَآ اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿٢١﴾

اس نے قسم کھا کر کہا، میں ہوں تمہارے خیر خواہوں میں (۲۱)

فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا
وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ وَنَادٰىهُمَا
رَبُّهُمَآ اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ لَّكُمَآ اِنَّ
الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿٢٢﴾

لیا دھوکے سے بہکا اس نے دونوں کو،
سو جب چکھا انہوں نے پھل شجر کا، ستر ظاہر ہو گیا اک دوسرے پر،
وہ لگے جنت کے پتوں سے بدن کو ڈھانپنے،
(اس پر) انہیں آواز دی رب نے، شجر سے میں نے کیا روکا نہ تھا تم کو؟
کہا میں نے نہ تھا تم سے؟ کہ ہے شیطاں کھلا دشمن تمہارا (۲۲)

قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ۖ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا
لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٢٣﴾

(سن کے) دونوں نے کہا،
اے رب ہمارے! ہم نے اپنے آپ پر ہے ظلم ڈھایا،
اور اگر بخشا نہ تو نے ہم کو اور ہم پر نہ کھایا رحم،
تو نقصان پانے والوں میں ہو جائیں گے ہم (۲۳)

قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ
مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿٢٤﴾

حق تعالیٰ نے کہا، جنت سے اب نیچے اتر جاؤ!
ہو تم اک دوسرے کے واسطے دشمن،
تمہارے واسطے اک خاص مدت تک زمیں پر ہے ٹھکانہ،
اور ساماں زندگی کا بھی (۲۴)

قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَفِيْهَا تَمُوْتُوْنَ وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ﴿٢٥﴾

یہ فرمایا، اسی میں تم جیو گے اور اسی میں تم مرو گے،
اور اسی میں سے نکالے جاؤ گے تم (زندہ کر کے) (۲۵)

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ۭ

اور تمہارے واسطے ہم نے کیا نازل لباس اولادِ آدم!

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 198 of 2222

وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿٢٦﴾

جو چھپاتا ہے تمہاری شرم گاہیں،
اور تمہارے واسطے زینت کا ہے سامان بھی،
اور اصل میں پرہیزگاری کا لباس اس سے بھی بڑھ کر ہے،
یہ اللہ کی نشانی ہے کہ لوگ اس سے سبق حاصل کریں (۲۶)

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا ۭ اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ۭ اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَاۗءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٢٧﴾

اور اے بنی آدم! نہ شیطاں ڈال دے تم کو کسی فتنے میں،
جیسے اس نے جنت سے نکلوایا تمہارے باپ اور ماں کو،
لباس ان کا اتروایا، کہ ان کے ستر دکھلائے انہیں،
وہ اور اس کے جو بھی ساتھی ہیں، تمہیں ایسی جگہ سے دیکھتے ہیں،
تم نہیں ان کو جہاں سے دیکھ پاتے،
ہم نے شیطانوں کو ساتھی کر دیا ہے ان کا، جو ایماں نہیں لاتے (۲۷)

وَاِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَاۗءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا ۭ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَاۗءِ ۭ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَي اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٨﴾

اگر یہ کام کرتے ہیں کوئی بھی بے حیائی کا،
تو کہتے ہیں، کہ ہم نے باپ دادا کو ہے پایا اس طریقے پر،
اور اللہ نے بھی ہم کو یوں ہی بتلایا ہے،
کہہ دیجے انہیں، اللہ نہیں ہے حکم دیتا بے حیائی کا،
تم ایسی بات کیوں اللہ سے منسوب کرتے ہو؟ نہیں معلوم جو تم کو (۲۸)

قُلْ اَمَرَ رَبِّيْ بِالْقِسْطِ ۡ وَاَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۭ كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ ﴿٢٩﴾

یہ کہہ دیجے، دیا ہے حکم میرے رب نے تو انصاف کرنے کا،
اور اپنے رخ کو رکھو ٹھیک (قبلے کی طرف) وقتِ عبادت،
اور پکارو صرف اللہ کو، عبادت بھی کرو تم خاص اسی کی،
اور تمہیں پیدا کیا تھا ابتدا میں جس طرح اس نے،
دوبارہ ویسے ہی تم ہو گے پیدا (۲۹)

فَرِيْقًا هَدٰى وَفَرِيْقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلٰلَةُ ۭ اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَاۗءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿٣٠﴾

اک گروہ ایسا ہے، اس نے دی ہدایت اُس کو،
اور جو دوسرا تھا گمراہی اُس پر مسلط ہو گئی،
کیونکہ وہ شیطانوں کو اپنا دوست کہتے ہیں خدا کو چھوڑ کر وہ،
اور سمجھتے ہیں کہ وہ ہیں راہِ حق پر (۳۰)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 199 of 2222

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿٣١﴾

اے بنی آدم! تم آؤ جب بھی مسجد کی طرف، زینت کے ساتھ آؤ،
اور آئے جی میں جو کھاؤ پیو، لیکن نہ حد سے تم بڑھو،
بیشک نہیں ہے چاہتا اللہ حد سے بڑھنے والوں کو (۳۱)

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ۭ قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿٣٢﴾

یہ کہہ دیجے، کیا ہے کس نے بندوں پر حرام
اللہ کی بخشی ہوئی زینت اور اس کی پاک روزی کو؟
یہ کہہ دیجے، یہ چیزیں مومنوں کے واسطے دنیا میں ہیں،
اور آخرت میں بھی ہیں ان کے واسطے،
یوں ہم بیاں کرتے ہیں اپنی آیتیں تفصیل سے ان کے لئے،
جو علم رکھتے ہیں (۳۲)

قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٣٣﴾

یہ کہہ دیجے، مرے رب نے کیا ہے بے حیائی کو حرام، اعلانیہ ہو یا ہو پوشیدہ،
گناہ، ناحق کسی پر ظلم کرنا، بے دلیل اللہ سے شرک،
اور ایسی بات اللہ کے لئے کہنا، کہ جس کو تم نہیں ہو جانتے (۳۳)

وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ۚ فَاِذَا جَاۗءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿٣٤﴾

ہر ایک امت کے لئے مدت مقرر ہے،
سو جب ہو جائے گی مدت یہ پوری،
اک گھڑی آگے نہ پیچھے جا سکیں گے وہ (۳۴)

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ ۙ فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٣٥﴾

بنی آدم! تمہارے پاس تم میں سے اگر آئیں پیمبر،
جو سنائیں آیتیں میری،
تو جو تقوے سے اور اصلاح سے لیں کام،
ان کو ڈر نہیں کچھ اور نہ وہ غمگین ہی ہوں گے کبھی (۳۵)

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَآ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٣٦﴾

لیکن ہماری آیتوں کو جو بھی جھٹلائیں کریں جو سرکشی ان سے،
وہ لوگ اہل جہنم ہیں ہمیشہ کے لئے (۳۶)

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ۭ اُولٰۗىِٕكَ يَنَالُهُمْ نَصِيْبُهُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ ۙ قَالُوْٓا اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ قَالُوْا

اس شخص سے بڑھ کر ہے ظالم کون؟
جو اللہ پر بہتان باندھے جھوٹ یا جھٹلائے اس کی آیتوں کو،
ایسے لوگوں کو ملے گا ان کی قسمت کا لکھا،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 200 of 2222

ضَلُّوْا عَنَّا وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ﴿۳۷﴾

حتیٰ کہ ان کے پاس آئیں گے فرشتے،
اور کریں گے روح ان کی قبض جب، پوچھیں گے ان سے،
ہیں کہاں معبود وہ، جن کی عبادت تم کیا کرتے تھے (اللہ) کے سوا؟
تو وہ کہیں گے، ہو گئے سب گم،
گواہی دیں گے وہ خود کفر کی اپنے (۳۷)

قَالَ ادْخُلُوْا فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ فِي النَّارِ ۭ كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ اُخْتَهَا ۭ حَتّٰٓى اِذَا ادَّارَكُوْا فِيْهَا جَمِيْعًا ۙ قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ رَبَّنَا هٰٓؤُلَاۗءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ۭ قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۸﴾

کہے گا حق تعالیٰ، جاؤ تم بھی نارِ دوزخ میں، پرانی امتوں کے ساتھ،
جو گزری ہیں تم سے پہلے جنوں اور انسانوں میں،
اور امت کوئی جب ہوگی داخل نارِ دوزخ میں،
وہاں لعنت کرے گی اپنی ساتھی دوسری امت پہ وہ،
حتیٰ کہ اس میں جمع ہو جائیں گے سب وہ،
اور آنے والی ہر امت کہے گی پہلی ہر امت کے بارے میں،
الٰہی! ہم کو ان لوگوں نے تھا گمرہ کیا، سو ان کو دگنی دے سزا،
(اللہ) کہے گا، ہے سزا سب کے لئے دگنی، مگر تم کو نہیں معلوم (۳۸)

وَقَالَتْ اُوْلٰىهُمْ لِاُخْرٰىهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿۳۹﴾

اور پھر یہ کہے گی پہلی امت پچھلی امت سے،
تمہیں ہم پر نہیں ہرگز فضیلت کوئی بھی حاصل،
عمل کرتے تھے جو تم،
اس کے بدلے میں مزا چکھو عذابِ سخت کا اب (۳۹)

اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَاۗءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ۭ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۴۰﴾

اور تکبر سے لیا کام اور ہماری آیتیں جھٹلائیں جن لوگوں نے،
ان کے واسطے ہرگز نہ دروازے کھلیں گے آسمانوں کے،
نہ وہ جنت میں جائیں گے،
گزر جائے نہ جب تک سوئی کے ناکے سے اونٹ،
اور یوں ہی دیتے ہیں سزا ہم مجرموں کو (۴۰)

لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ۭ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۱﴾

ان کی خاطر ہے بچھونا اوڑھنا دوزخ،
اور ایسے ہی دیا کرتے ہیں بدلہ ظالموں کو ہم (۴۱)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 201 of 2222

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٤٢﴾

مگر جو لائے ایماں اور جنھوں نے نیکیاں کیں،
بس یہی اصحاب جنت ہیں ہمیشہ کے لئے،
اور ہم کسی کو اس کی طاقت سے کبھی بڑھ کر نہیں تکلیف دیتے (۴۲)

وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ وَنُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٤٣﴾

جو تھا ان کے دل میں کینہ دور کر دیں گے ہم اس کو،
اور ان کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی،
کہیں گے وہ، کہ شکر اللہ کا ہے، جس نے ہمیں بخشی ہدایت،
اور اگر ہم کو ہدایت وہ نہ دیتا، تو نہ پاتے راہ سیدھی ہم،
ہمارے رب کے پیغمبر تھے آئے لے کے (دینِ) حق،
اور ان کو یہ ندا دی جائے گی، وارث ہو اس جنت کے تم
ان نیک کاموں کے عوض کرتے تھے جو تم (۴۳)

وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا قَالُوْا نَعَمْ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بَّيْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٤﴾

اور یہ اصحاب جنت اہلِ دوزخ سے کہیں گے،
ہم نے تو پایا ہے سچا اس کو،
جو وعدہ ہمارے رب نے تھا ہم سے کیا،
کیا تم نے بھی پایا ہے سچا اس کو؟
جو وعدہ تمہارے رب نے تھا تم سے کیا؛
(اس پر) کہیں گے وہ، کہ ہاں،
تب اک منادی یہ پکارے گا کہ لعنت ہو خدا کی ظالموں پر (۴۴)

الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَّهُمْ بِالْاٰخِرَةِ كٰفِرُوْنَ ﴿٤٥﴾

روکتے تھے جو خدا کی رہ سے لوگوں کو،
اور جی وہ ڈھونڈتے تھے اس میں،
اور منکر بھی تھے وہ آخرت کے (۴۵)

وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ وَعَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ يَّعْرِفُوْنَ كُلًّا بِسِيْمٰهُمْ وَنَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ لَمْ يَدْخُلُوْهَا وَهُمْ يَطْمَعُوْنَ ﴿٤٦﴾

اور اک پردہ سا ہوگا درمیاں ان دو گروہوں کے،
جو ہے اعراف، اس پر لوگ کچھ ہوں گے،
جو پہچانیں گے سب کو ان کی صورت سے،
کہیں گے اہلِ جنت کو وہ، تم پر ہو سلام،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 202 of 2222

اور وہ ابھی داخل ہوئے ہوں گے نہیں جنت میں،
لیکن آس میں اس کی وہ ہوں گے (۴۶)

وَاِذَا صُرِفَتْ اَبْصَارُهُمْ تِلْقَآءَ اَصْحٰبِ النَّارِ قَالُوْا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۷﴾

اور جب ان کی نگاہیں اہلِ دوزخ پر پڑیں گی، وہ کہیں گے،
اے ہمارے رب! نہ شامل کر ہمیں ان ظالموں کے ساتھ (۴۷)

وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا يَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ قَالُوْا مَآ اَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۴۸﴾

اور اعراف والے صورتوں سے جن کو پہچانیں گے،
یہ ان سے کہیں گے،
آج کام آئے نہ کچھ جتھے تمہارے، اور نہ نخوت اور تکبر ہی (۴۸)

اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ﴿۴۹﴾

بھلا کیا یہ وہی ہیں؟
جن کے بارے میں قسم کھا کر کہا کرتے تھے تم،
اللہ کی ہوگی نہ ہرگز ان پہ رحمت،
(ان کو اب ہے حکم) جنت میں چلے جاؤ!
نہ کوئی خوف ہے تم کو، نہ تم غمگین ہی ہو گے (۴۹)

وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۰﴾

کہیں گے جنتی لوگوں سے یہ اہلِ جہنم،
ڈال دو تھوڑا سا پانی ہم پہ،
یا کچھ اور جو (اللہ) نے دے رکھا ہے تم کو،
وہ کہیں گے،
ایسی سب چیزیں حرام اللہ نے کر دی ہیں اہلِ کفر کی خاطر (۵۰)

الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَهْوًا وَّلَعِبًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ نَنْسٰىهُمْ كَمَا نَسُوْا لِقَآءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا ۙ وَمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿۵۱﴾

بنا رکھا تھا جن لوگوں نے اپنا دین اک کھیل اور تماشا،
اور دھوکے میں حیاتِ دنیوی نے جن کو ڈالا تھا،
سو ایسے ہم بھلا دیں گے انہیں،
جیسے بھلایا تھا انہوں نے ہم سے ملنا آج کے دن،
اور ہماری آیتوں سے جیسے وہ انکار کرتے تھے (۵۱)

وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ عَلٰى عِلْمٍ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾

ہم ایسی لے کے آئے ہیں کتاب ان میں،
بیاں ہم نے کیا ہے علم و دانش سے جسے تفصیل وار،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 203 of 2222

اور جو ہدایت اور رحمت مومنوں کے واسطے ہے (۵۲)

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَاْوِيْلَهٗ ؕ يَوْمَ يَاْتِيْ تَاْوِيْلُهٗ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ نَسُوْهُ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۚ فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَآءَ فَيَشْفَعُوْا لَنَآ اَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ؕ قَدْ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۵۳﴾

اب سوا انجام کے یہ منتظر کس کے ہیں؟
جس دن آئے گا انجام، تو بھولے ہوئے تھے جو، کہیں گے،
واقعی لائے تھے سچی بات پیغمبرؑ ہمارے رب کے،
کیا اب ہے کوئی شافع ہمارا، جو ہماری کچھ سفارش ہی کرے؟
یا پھر ہمیں واپس ہی بھیجا جائے،
تا کہ ہم کریں اس کے علاوہ کام، جو کرتے رہے تھے ہم،
انہوں نے خود کو ڈالا ہے خسارے میں،
اور ان سے ہو گئے غائب وہ سارے جھوٹ، جو گھڑتے رہے تھے وہ (۵۳)

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۘ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا ۙ وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ ؕ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ؕ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۵۴﴾

تمہارا رب ہے وہ اللہ بیشک،
آسمانوں اور زمیں کو خلق فرمایا ہے جس نے چھ دنوں میں،
پھر ہوا وہ جلوہ فرما عرش پر،
اور ہے وہی جو رات کو دن کا لباس ایسے ہے پہناتا،
کہ اس کے پیچھے پیچھے وہ چلا آتا ہے جلدی،
اور اسی نے چاند سورج اور ستارے خلق فرمائے،
جو اس کے حکم کے تابع ہیں،
خالق اور حاکم اور نہایت صاحبِ برکت ہے وہ اللہ،
جو رب العلمیں ہے (۵۴)

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۵۵﴾

اپنے رب کو گڑگڑا کر چپکے چپکے تم پکارو،
وہ نہیں ہے چاہتا حد سے گزرنے والے لوگوں کو (۵۵)

وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۚ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۶﴾

نہ تم برپا کرو دنیا میں فتنہ اور فساد اصلاح کے بعد،
اور دعا اللہ سے مانگو،
(عذابِ سخت کے) خوف اور (رحمت کی) امید و آس رکھ کر تم،
کہ بیشک نیک لوگوں کے بہت نزدیک ہے اللہ کی رحمت (۵۶)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 204 of 2222

وَهُوَ الَّذِیْ یُرْسِلُ الرِّیٰحَ بُشْرًۢا بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِهٖ ؕ حَتّٰۤی اِذَاۤ اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّیِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَآءَ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰی لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝۵۷

وہی تو ہے، کہ اپنی بارشِ رحمت سے پہلے بھیجتا ہے جو ہواؤں کو،
نویدِ جاں فزا دے کر،
ہوائیں جب اٹھا لیتی ہیں بھاری بادلوں کو،
ہم انہیں پھر ہانکتے ہیں خشک اور مردہ کسی قریئے کی جانب،
اور برساتے ہیں پھر پانی اور اس سے پھل اگاتے ہیں،
اور ایسے ہی اٹھائیں گے سبھی مُردوں کو ہم اک دن
کہ عبرت اور نصیحت تم کرو حاصل (۵۷)

وَالْبَلَدُ الطَّیِّبُ یَخْرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۚ وَالَّذِیْ خَبُثَ لَا یَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًا ؕ كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّشْكُرُوْنَ ۝۵۸

جو اچھی ہو زمیں، ہوتی ہے پیداوار بھی اچھی خدا کے حکم سے اس میں،
مگر جو ہو خراب، اس سے ہے پیداوار بھی ناقص نکلتی،
یوں دلائل ہم بیاں کرتے ہیں ان لوگوں کی خاطر،
شکر جو کرتے ہیں (۵۸)

لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِهٖ فَقَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ۝۵۹

ہم نے نوح کو بھیجا جو ان کی قوم کی جانب،
تو وہ کہنے لگے ان سے،
کرو تم بندگی اللہ کی، اس کے سوا کوئی نہیں معبود،
ڈرتا ہوں کہیں تم پر نہ آ جائے بڑے دن کا عذابِ سخت (۵۹)

قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝۶۰

تو کہنے لگے سردار ان کی قوم کے، ہم دیکھتے ہیں تم کو گمراہی میں (۶۰)

قَالَ یٰقَوْمِ لَیْسَ بِیْ ضَلٰلَةٌ وَّلٰكِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝۶۱

(اس پر) نوح یہ بولے، اے میری قوم! گمراہی نہیں مجھ میں ذرا بھی،
میں ہوں رب العلمیں کا ایک پیغمبر (۶۱)

اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَاَنْصَحُ لَكُمْ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۶۲

تمہیں پیغام پہنچاتا ہوں اپنے رب کا،
اور میں ہوں تمہارا خیر خواہ،
اور جانتا ہوں میں وہ اللہ کی طرف سے، جو نہیں تم جانتے (۶۲)

اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰی رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِیُنْذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُوْا وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝۶۳

تم کو بھلا اس میں تعجب ہے کہ آئی ہے تمہارے رب کی جانب سے نصیحت،
ایک ایسے شخص کے ہاتھوں، جو تم میں سے ہے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 205 of 2222

(اس کا حکم ہے یہ) وہ عذاب سخت سے تم کو ڈرائے،
اور تم ڈر جاؤ تا کہ رحم ہو تم پر (۶۳)

فَكَذَّبُوْهُ فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ فِي الْفُلْكِ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِيْنَ ﴿۶۴﴾

وہ جھٹلاتے رہے ان کو،
تو ہم نے نوحؑ کو اور ان کی کشتی کے سواروں کو بچایا،
اور ان کو غرق کر ڈالا، ہماری آیتوں کو جو تھے جھٹلاتے،
کہ وہ اندھے تھے بیشک (۶۴)

وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۶۵﴾

عاد کی جانب جو بھیجا ان کے بھائی ہود کو ہم نے، تو وہ کہنے لگے،
اے قوم! اللہ کی عبادت تم کرو، اس کے سوا کوئی نہیں معبود،
کیا ڈرتے نہیں ہو تم؟ (۶۵)

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ سَفَاهَةٍ وَّاِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۶۶﴾

تو ان کی قوم کے سردار جو کافر تھے، یہ کہنے لگے،
ہم کو نظر آتے ہو تم تو بے سمجھ بھی اور جھوٹے بھی (۶۶)

قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ سَفَاهَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۷﴾

کہا یہ ہود نے، اے قوم! بے سمجھی نہیں مجھ میں ذرا بھی،
میں ہوں رب العلمین کا ایک پیغمبر (۶۷)

اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِيْنٌ ﴿۶۸﴾

تمہیں پیغام پہنچاتا ہوں اپنے رب کے،
اور میں ہوں تمہارا اک امین و خیر خواہ (۶۸)

اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ ؕ وَاذْكُرُوْۤا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّزَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ بَصْۜطَةً ۚ فَاذْكُرُوْۤا اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۶۹﴾

اور کیا تمہیں اس پر تعجب ہے؟ کہ آئی ہے تمہارے رب کی جانب سے،
نصیحت ایک ایسے شخص کے ہاتھوں، جو تم میں سے ہے،
(اس کا حکم ہے یہ) وہ عذاب سخت سے تم کو ڈرائے،
اور کرو تم یاد قوم نوحؑ کے بعد اس نے تم کو جانشیں اس کا بنایا،
اور کشادہ ڈیل ڈول اس نے تمہیں بخشا،
سو یاد احسان اللہ کے کرو،
تا کہ ملے تم کو فلاح (دین و دنیا) (۶۹)

قَالُوْۤا اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ

وہ لگے کہنے کہ کیا تم اس لئے آئے ہو؟

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 206 of 2222

اٰبَآؤُنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝

تا کہ صرف (اللہ) کی عبادت ہم کریں،
اور چھوڑ دیں ان کو، ہمارے باپ دادا جن کی کرتے تھے عبادت،
تم اگر سچے ہو،
لے آؤ عذاب سخت وہ، جس کی کہ تم دیتے ہو دھمکی (۷۰)

قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّغَضَبٌ ۭ اَتُجَادِلُوْنَنِيْ فِيْٓ اَسْمَاۗءٍ سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَاۗؤُكُمْ مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ۭ فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّىْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ۝

ہود نے اس پر کہا ان سے،
کہ اب تم پر تمہارے رب کی جانب سے عذاب آیا، غضب ٹوٹا،
جھگڑتے ہو بھلا مجھ سے (بتوں کے فرضی) ناموں پر؟
جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے ہیں رکھے اپنی جانب سے،
نہیں جن کی سند اللہ نے بھیجی،
(عذاب سخت آنے کے رہو اب منتظر)
میں بھی تمہارے ساتھ ہوں گا منتظر (۷۱)

فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَمَا كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝

ہم نے لیا ان کو بچا رحمت سے اپنی اور انہیں بھی ساتھ جو اُن کے تھے،
اور جڑ کاٹ دی ان کی، ہماری آیتوں کو جو تھے جھٹلاتے،
نہ تھے ایمان والے وہ (۷۲)

وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ قَدْ جَاۗءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۭ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْۗءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

ثمود اک قوم تھی،
جب ان کی جانب ہم نے بھیجا ان کے اپنے بھائی صالح کو،
تو وہ کہنے لگے اے قوم! (اللہ) کی عبادت تم کرو،
اس کے سوا کوئی نہیں معبود،
اک روشن دلیل اب آ چکی ہے رب کی جانب سے تمہارے پاس،
یہ اک اونٹنی اللہ کی ہے، جو تمہارے واسطے ہے اک دلیل،
اس کو کہو مت کچھ،
کہ (اللہ) کی زمیں پر یہ جہاں چاہے پھرے چرتی،
لگانا ہاتھ مت اس کو،
وگرنہ اک عذاب سخت آ پکڑے گا تم کو (۷۳)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 207 of 2222

وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ وَّبَوَّاَكُمْ فِى
الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا وَّتَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ
بُيُوْتًا ۚ فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿٧٤﴾

اور کرو تم یاد، قوم عاد کے بعد اس نے تم کو جانشیں اس کا بنایا،
اور زمیں پر تم کو رہنے کا ٹھکانا بھی دیا ایسے،
کہ ہلکی نرم مٹی سے بناتے ہو محل،
اور کاٹ کر اونچے پہاڑوں کو بناتے ہو مکاں اپنے،
کرو اللہ کے احسانات کو یاد اور زمیں پر مت کرو کوئی فساد (۷۴)

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لِلَّذِيْنَ
اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ صٰلِحًا
مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۚ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلَ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿٧٥﴾

ان میں بڑے سردار تھے جو،
وہ لگے کہنے غریبوں سے کہ جو ایمان لائے تھے،
بھلا تم کو یقیں ہے صالحؑ اپنے رب کی جانب سے ہیں پیغمبر؟
تو وہ کہنے لگے، بیشک ہمارا ہے یقیں اس شے پہ،
جس کے ساتھ انہیں بھیجا گیا ہے (۷۵)

قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا بِالَّذِيْٓ اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿٧٦﴾
فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوْا يٰصٰلِحُ ائْتِنَا
بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٧٧﴾

وہ لگے کہنے کہ تم جس پر یقیں رکھتے ہو، ہم اس کے ہیں منکر (۷۶)
پھر انہوں نے اونٹنی کو مار ڈالا اور حکم رب سے کی یوں سرکشی،
اور یہ لگے کہنے،
کہ اے صالحؑ! اگر ہو تم پیمبر، لاؤ ہم پر وہ عذاب سخت،
جس کی تم ہمیں دیتے تھے دھمکی (۷۷)

فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِىْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿٧٨﴾

تب انہیں اک زلزلے نے آلیا،
اور وہ گھروں میں رہ گئے اوندھے پڑے (۷۸)

فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّىْ وَ
نَصَحْتُ لَكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿٧٩﴾

صالحؑ چلے منہ موڑ کر کہتے ہوئے ان سے،
اے میری قوم! میں نے تم کو اپنے رب کا سب پہنچا دیا تھا حکم،
میں نے خیر خواہی کی تمہاری،
تم نہیں ہو چاہتے لیکن ذرا بھی خیر خواہوں کو (۷۹)

وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ
مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٨٠﴾

اور ہم نے لوطؑ کو بھیجا، تو وہ کہنے لگے یہ قوم سے،
تم کام ایسا بے حیائی کا ہو کرتے،
جس کو دنیا میں نہیں اب تک کسی نے بھی کیا (۸۰)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 208 of 2222

اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿۸۱﴾

تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے خواہش پوری کرتے ہو،
بہت تم حد سے گزرے ہو (۸۱)

وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿۸۲﴾

نہ ان کی قوم سے جب بن پڑا کوئی جواب، آپس میں یہ کہنے لگے،
ان کو نکالو اپنی بستی سے، یہ بنتے ہیں بڑے ہی پاکباز (۸۲)

فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۖ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۸۳﴾

اور پھر بچایا لوطؑ کو اور ان کے گھر والوں کو ہم نے،
ان کی بیوی کے سوا، جو تھی ہی پیچھے رہنے والوں میں (۸۳)

وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۸۴﴾

اور ہم نے (پتھروں کی) ان پہ بارش کی،
ذرا دیکھو تو ایسے مجرموں کا کیا ہوا انجام (۸۴)

وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۚ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۸۵﴾

ہم نے اہلِ مدین کے جو بھائی تھے شعیبؑ،
ان کی طرف بھیجا انہیں، تو وہ لگے کہنے،
اے میری قوم! اللہ کی عبادت تم کرو، اس کے سوا کوئی نہیں معبود،
اک روشن دلیل اب آ چکی ہے رب کی جانب سے تمہارے پاس،
ناپ اور تول کو پورا رکھو، گھاٹا نہ تم چیزوں میں دو لوگوں کو،
اور اصلاح کے بعد اب زمیں پر تم نہ پھیلاؤ فساد ہرگز،
یہ بہتر ہے تمہارے واسطے، گر واقعی مومن ہو تم (۸۵)

وَلَا تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ وَتَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ وَتَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَاذْكُرُوْۤا اِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلًا فَكَثَّرَكُمْ ۖ وَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۸۶﴾

بیٹھو نہ رستوں پر، کہ جو ایمان لاتے ہیں ڈراؤ تم انہیں،
اور راہِ حق سے مت انہیں روکو، نہ تم اس میں کجی ڈھونڈو،
کرو تم یاد اس حالت کو، جب تعداد میں تم کم تھے اے لوگو!
دیا اللہ نے پھر تم کو بڑھا،
دیکھو تو آخر مفسدوں کا کیا ہوا انجام (۸۶)

وَاِنْ كَانَ طَآئِفَةٌ مِّنْكُمْ اٰمَنُوْا بِالَّذِىْۤ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَطَآئِفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوْا فَاصْبِرُوْا حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَنَا ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۸۷﴾

اور بھیجا گیا ہے دے کے جو پیغام مجھ کو،
اک گروہ ایمان لے آیا ہے اس پر، دوسرا لایا نہیں،
تو صبر سے لو کام تم،
حتیٰ کہ اللہ فیصلہ کر دے ہمارے درمیاں کوئی،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 209 of 2222

وہی تو سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا (۸۷)

پارہ.....۹

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ يٰشُعَيْبُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ قَرْيَتِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ۭ قَالَ اَوَلَوْ كُنَّا كٰرِهِيْنَ ۝

جو تھے ان کی قوم کے سردار، وہ کہنے لگے یہ،
اے شعیبؑ! اب ہم تمہیں اور جو تمہارے ساتھ مومن ہیں،
انہیں رہنے نہ دیں گے اپنی بستی میں کبھی،
یا پھر ہمارے دین میں آ جاؤ تم واپس،
تو یہ سن کر لگے کہنے شعیبؑ ان سے،
کہ چاہے ہم تمہارے دین سے بیزار ہوں تب بھی؟ (۸۸)

قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اِنْ عُدْنَا فِيْ مِلَّتِكُمْ بَعْدَ اِذْ نَجّٰىنَا اللّٰهُ مِنْهَا ۭ وَمَا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّعُوْدَ فِيْهَآ اِلَّآ اَنْ يَّشَاۗءَ اللّٰهُ رَبُّنَا ۭ وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۭ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۭ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ ۝

تمہارے دیں میں ہم آ جائیں،
تو اللہ پہ گویا ہم نے جھوٹا افترا باندھا،
نجات اللہ نے دی ہے ہمیں تو،
اب نہیں ممکن کہ ہم دیں میں تمہارے لوٹ آئیں،
ہاں سوا اس کے ہمارے رب نے جو قسمت میں لکھا ہو،
ہمارے رب کا ہر اک چیز پر ہے علم حاوی،
اور ہم اس پر ہی کرتے ہیں بھروسا،
اے ہمارے رب!
ہمارے اور ہماری قوم کے مابین حق کے ساتھ کوئی فیصلہ کر دے،
کہ تو ہی سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا (۸۹)

وَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَىِٕنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۝

اور ان کی قوم کے کافر جو تھے سردار،
(لوگوں سے وہ یہ) کہنے لگے،
راہِ شعیبؑ اپنائی گر تم نے، تو پھر نقصاں اٹھاؤ گے (۹۰)

فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۝

بالآخر زلزلے نے آ لیا ان کو اور اپنے وہ گھروں میں رہ گئے
اوندھے پڑے سارے (۹۱)

اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ۚ اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا

تھا جھٹلایا جنھوں نے، ان کی یہ حالت تھی،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 210 of 2222

شُعَيْبًا كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ؕ اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَانُوْا هُمُ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۹۲﴾

جیسے وہ کبھی رہتے نہ تھے اپنے گھروں میں،
اور وہی تو تھے خسارہ پانے والوں میں (۹۲)

فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ ۚ فَكَيْفَ اٰسٰى عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ﴿۹۳﴾

شعیبؑ ان سے چلے منہ موڑ کر کہتے ہوئے،
اے قوم! میں نے تم کو اپنے رب کے سب پہنچا دئے احکام،
میں نے خیر خواہی کی تمہاری،
پھر کروں افسوس کیوں میں کافروں پر جو بھی اب آئے عذابِ سخت؟ (۹۳)

وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّآ اَخَذْنَآ اَهْلَهَا بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُوْنَ ﴿۹۴﴾

اور بستی نہیں کوئی کہ جس میں ہم نے بھیجا ہو نہ پیغمبر،
اور اس کی حکم عدولی پر وہاں کے رہنے والوں کو،
نہ ڈالا ہو بہت تکلیف اور سختی میں، تا کہ گڑگڑائیں وہ (۹۴)

ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتّٰى عَفَوْا وَّقَالُوْا قَدْ مَسَّ اٰبَآءَنَا الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ فَاَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۹۵﴾

پھر ان کی مفلسی کو ہم نے خوشحالی میں بدلا اور وہ پھولے پھلے،
کہنے لگے، سختی و آسانی تو آئی ہے ہمارے باپ دادا پر بھی،
پھر ہم نے انہیں پکڑا اچانک، جب وہ اپنے حال سے تھے بے خبر (۹۵)

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۹۶﴾

ان بستیوں کے لوگ ڈرتے اور وہ ایمان لے آتے،
تو ہم ان پر زمین و آسماں کی برکتوں کے کھول دیتے در،
مگر تکذیب انہوں نے کی تو پھر ہم نے انہیں پکڑا (۹۶)

اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا بَيَاتًا وَّهُمْ نَآئِمُوْنَ ﴿۹۷﴾

ہیں کیا بے خوف ایسی بستیوں کے رہنے والے اس سے،
جب وہ سو رہے ہوں رات کو، ان پر عذاب اترے ہمارا؟ (۹۷)

اَوَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى وَّهُمْ يَلْعَبُوْنَ ﴿۹۸﴾

اور کیا بے خوف ہیں اس سے، کہ جب وہ کھیل میں مشغول ہوں،
تو دن دہاڑے ان پہ آ جائے عذابِ سخت؟ (۹۸)

اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ ۚ فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۹۹﴾

کیا بے خوف (اللہ) کی پکڑ سے ہو گئے وہ؟
اور انہیں ہوتا نہیں کچھ خوف (اللہ) کی پکڑ کا،
جو خسارہ پانے والے ہیں (۹۹)

اَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ اَهْلِهَآ اَنْ لَّوْ نَشَآءُ اَصَبْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ ۚ وَنَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا

ہوئے وارث زمیں کے اگلے لوگوں کی جگہ جو لوگ،
کیا ان کو نہیں معلوم؟

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 211 of 2222

يَسْمَعُوْنَ ﴿١٠٠﴾

گر چاہیں تو ہم ان کے گناہوں کے سبب ان کو پکڑ لیں،
اور لگا دیں مہر ان کے دل پہ، تا کہ وہ نہ کچھ سن پائیں ہرگز (۱۰۰)

تِلْكَ الْقُرٰى نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآئِهَا ۚ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا مِنْ قَبْلُ ۚ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٠١﴾

(اے پیمبرؐ!) ہم بیاں جن بستیوں کے آپؐ سے کرتے ہیں قصے،
ان کے پاس آئے پیمبرؑ معجزے لے کر،
مگر جس چیز کو پہلے سے وہ جھٹلا چکے تھے، پھر نہ مانے وہ،
دلوں پر کافروں کے مہر ایسے ہی لگا دیتا ہے اللہ (۱۰۱)

وَمَا وَجَدْنَا لِاَكْثَرِهِمْ مِّنْ عَهْدٍ ۚ وَاِنْ وَّجَدْنَآ اَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِيْنَ ﴿١٠٢﴾

اور ہم نے ان میں سے اکثر کو اپنے عہد پر قائم نہیں دیکھا،
انہیں فاسق ہی پایا ہے (۱۰۲)

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَظَلَمُوْا بِهَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿١٠٣﴾

پھر ان کے بعد فرعون اور اس کے تھے جو سردار،
ان کی جانب ہم نے بھیجا معجزوں کے ساتھ موسیٰؑ کو،
مگر مانے نہ وہ ان کو،
سو دیکھیں کیا ہوا انجام ایسے مفسدوں کا؟ (۱۰۳)

وَقَالَ مُوْسٰى يٰفِرْعَوْنُ اِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٠٤﴾

اور موسیٰؑ نے کہا فرعون سے، مَیں ایک پیغمبر ہوں رب العلمیں کا (۱۰۴)

حَقِيْقٌ عَلٰٓى اَنْ لَّآ اَقُوْلَ عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ۚ قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَرْسِلْ مَعِيَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿١٠٥﴾

مجھ پہ واجب ہے کہ اللہ کے لئے جو بھی کہوں وہ سچ کہوں میں،
اور تمہارے رب کی جانب سے، تمہارے پاس لے آیا ہوں اک واضح نشانی میں،
سو تم اب قومِ اسرائیل کو اس کی اجازت دو،
کہ میرے ساتھ جائے وہ (۱۰۵)

قَالَ اِنْ كُنْتَ جِئْتَ بِاٰيَةٍ فَاْتِ بِهَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿١٠٦﴾

تو یہ کہنے لگا فرعون، گر سچے ہو تم اور معجزہ لائے ہو تم کوئی،
تو لاؤ پھر (ہمارے سامنے) اس کو (۱۰۶)

فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٠٧﴾

چنانچہ جب عصا موسیٰؑ نے پھینکا فرش پر، تو بن گیا وہ اژدھا (۱۰۷)

وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿١٠٨﴾

اور دیکھنے والوں نے یہ دیکھا،
انہوں نے ہاتھ اپنا (جب بغل میں سے) نکالا، وہ چمکتا تھا (۱۰۸)

قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ﴿١٠٩﴾

جو تھے فرعون کے سردار، وہ کہنے لگے،
یہ تو بڑا ماہر ہے جادوگر (۱۰۹)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 212 of 2222

يُرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ﴿۱۱۰﴾

یہ چاہے گا تمہیں باہر کرے اس سرزمیں سے،
کیا تمہارا ہے خیال؟ (۱۱۰)

قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَاَرْسِلْ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿۱۱۱﴾

اور وہ لگے کہنے یہ پھر، مہلت دو اس کو اور اس کے بھائی کو،
اور بھیج دو شہروں میں ہرکارے (۱۱۱)

يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيْمٍ ﴿۱۱۲﴾

کہ ماہر جتنے جادوگر ہیں، آ جائیں تمہارے پاس (۱۱۲)

وَجَآءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالُوْٓا اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۱۱۳﴾

جادوگر جو آئے سامنے فرعون کے، کہنے لگے اس سے،
اگر ہم جیت جائیں، تو ملے گا کیا صلہ ہم کو؟ (۱۱۳)

قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۱۱۴﴾

کہا فرعون نے، ہو گے مقرب تم ہمارے (۱۱۴)

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِيْنَ ﴿۱۱۵﴾

جادوگر بولے کہ اے موسیٰؑ! زمیں پر پھینکنا ہو جو بھی،
تم پھینکو، یا ہم پھینکیں؟ (۱۱۵)

قَالَ اَلْقُوْا فَلَمَّآ اَلْقَوْا سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ وَجَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۱۶﴾

کہا موسیٰؑ نے، تم پھینکو!
سو جب پھینکا انہوں نے، کر دیا مسحور اور مرعوب لوگوں کو،
وہ جادو تھا بڑا بھاری (۱۱۶)

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ﴿۱۱۷﴾

دیا موسیٰؑ کو ہم نے حکم پھر، پھینکیں عصا اپنا،
یکا یک وہ لگا اس کو نگلنے، گھڑ رہے تھے جو وہ (۱۱۷)

فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۱۸﴾

(یوں) ثابت ہوا حق، اور باطل ہو گیا وہ کر رہے تھے جو (۱۱۸)

فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ ﴿۱۱۹﴾

ہوئے مغلوب اور پلٹے ذلیل و خوار ہو کر وہ (۱۱۹)

وَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ﴿۱۲۰﴾

جو جادوگر تھے سارے گر گئے سجدے میں (۱۲۰)

قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۲۱﴾

اور کہنے لگے، ایمان ہم لائے ہیں رب العلمیں پر (۱۲۱)

رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾

رب ہے جو موسیٰؑ کا اور ہارونؑ کا (۱۲۲)

قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِي الْمَدِيْنَةِ لِتُخْرِجُوْا مِنْهَآ اَهْلَهَا فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۲۳﴾

کہنے لگا فرعون، تم میری اجازت کے بغیر ایمان لے آئے ہو،
یہ ہے ایک سازش، کی ہے جو تم نے،
کہ جو اس شہر کے ہیں رہنے والے، ان کو تم باہر نکالو،
تم کو جلدی ہی پتا چل جائے گا سارا (۱۲۳)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 213 of 2222

لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٢٤﴾

تمہارے کاٹ دوں گا ہاتھ اک جانب کے، پاؤں دوسری جانب کے، پھر تم سب کو سولی پر چڑھا دوں گا میں (۱۲۴)

قَالُوْٓا اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ﴿١٢٥﴾

وہ کہنے لگے، ہم (مر کے بھی) جائیں گے رب کے پاس (۱۲۵)

وَمَا تَنْقِمُ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاٰيٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَآءَتْنَا ۭ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ﴿١٢٦﴾

اور اس کے سوا کس بات کا لیتے ہو تم بدلہ؟ کہ آیاتِ الٰہی جب ہمارے پاس آ پہنچیں، تو ہم ایمان لے آئے، ہمارے رب! ہمیں دے صبر اور دے موت تو اسلام پر ہم کو (۱۲۶)

وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اَتَذَرُ مُوْسٰى وَقَوْمَهٗ لِيُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَيَذَرَكَ وَاٰلِهَتَكَ ۭ قَالَ سَنُقَتِّلُ اَبْنَآءَهُمْ وَنَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ۚ وَاِنَّا فَوْقَهُمْ قٰهِرُوْنَ ﴿١٢٧﴾

جو تھے فرعون کے سردار، یہ کہنے لگے، موسیٰؑ اور اس کی قوم کو تم چھوڑ دو گے کیا؟ کہ پھیلائیں زمیں پر یہ فساد، اور دستکش ہو جائیں تم سے اور تمہارے سارے معبودوں سے، وہ کہنے لگا، ہم قتل لڑکوں کو کریں گے اور ان کی لڑکیوں کو چھوڑ دیں گے، اور بیشک ان پہ ہم حاوی ہیں (۱۲۷)

قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ وَاصْبِرُوْا ۚ اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ ۙ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۭ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿١٢٨﴾

موسیٰؑ نے کہا یہ قوم سے، مانگو مدد اللہ سے اور صبر سے لو کام، اللہ کی زمیں ہے یہ، وہ بندوں میں جسے چاہے بنا دے اس کا وارث، اور آخر کامراں ہیں وہ، جو ڈرتے ہیں خدا سے (۱۲۸)

قَالُوْٓا اُوْذِيْنَا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِيَنَا وَمِنْۢ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا ۭ قَالَ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿١٢٩﴾

وہ لگے کہنے، رہے ہم تو مصیبت میں ہمیشہ، آپ کے آنے سے پہلے بھی اور اس کے بعد بھی، کہنے لگے موسیٰؑ، تمہارا جو بھی دشمن ہے، ہلاک اللہ کر دے گا اسے، اور پھر بنا دے گا تمہیں اس کی جگہ مالک زمیں کا، اور دیکھے گا کہ تم کیسے عمل کرتے ہو؟ (۱۲۹)

وَلَقَدْ اَخَذْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِيْنَ وَنَقْصٍ مِّنَ

اور فرعونیوں کو مبتلا ہم نے کیا پھر قحط سالی اور پیداوار کے نقصان میں،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 214 of 2222

الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿١٣٠﴾

تا کہ نصیحت وہ کریں حاصل (۱۳۰)

فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ ۗ اَلَآ اِنَّمَا طٰٓئِرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٣١﴾

جو آتی ان پہ خوشحالی، تو کہتے، یہ ہمارے ہی لئے ہے،
اور بدحالی جو آتی، تو نحوست اس کو موسیٰؑ اور ان کے ساتھیوں کی وہ سمجھتے،
اور اللہ کے یہاں ان کا مقدر تھی نحوست،
وہ مگر اکثر تھے اس سے بے خبر (۱۳۱)

وَقَالُوْا مَهْمَا تَاْتِنَا بِهٖ مِنْ اٰيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا ۙ فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٣٢﴾

کہتے تھے، جادو ہم پہ کرنے کے لئے چاہے نشانی کوئی بھی تم لے کے آؤ،
ہم نہ مانیں گے تمہاری بات (۱۳۲)

فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿١٣٣﴾

پھر طوفان بھیجا ان پہ ہم نے،
ٹڈیوں کا اور جوؤں اور مینڈکوں کا اور خوں کا بھی عذاب،
اور یہ کھلے تھے معجزے،
لیکن انہوں نے سرکشی کی، اور وہ مجرم تھے (۱۳۳)

وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوْا يٰمُوْسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ لَئِنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿١٣٤﴾

اور اُن پر عذاب آتا کوئی جب،
تو وہ یہ کہتے، کہ اے موسیٰؑ! ہمارے واسطے مانگو دُعا اب رب سے تم،
اس عہد کی، جو اس نے کر رکھا ہے تم سے،
گر یہ آفت دور کر دی تم نے، تو ایمان لے آئیں گے ہم،
اور قوم اسرائیل کو بھی بھیج دیں گے ہم تمہارے ساتھ (۱۳۴)

فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ اِلٰٓى اَجَلٍ هُمْ بٰلِغُوْهُ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ﴿١٣٥﴾

لیکن جب مصیبت دور ہو جاتی،
تو پھر جاتے وہ اپنے عہد سے فوراً (۱۳۵)

فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ فِى الْيَمِّ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ﴿١٣٦﴾

لیا بدلہ پھر ان سے ہم نے اور دریا میں ان کو غرق کر ڈالا،
کہ وہ تکذیب کرتے تھے ہماری آیتوں کی،
اور غافل ہو گئے تھے ان سے (۱۳۶)

وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِىْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ۭ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ بِمَا صَبَرُوْا ۭ وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ

ہم نے ان کو، جو کمزور تھے،
مالک بنایا اس زمیں کے مشرق و مغرب کا، جو برکت کی حامل تھی،
اور ان کے صبر کے باعث خدا کا عہد پورا قوم اسرائیل کے حق میں ہوا،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 215 of 2222

فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهٗ وَمَا كَانُوْا يَعْرِشُوْنَ ﴿۱۳۷﴾

اور کر دیا برباد اسے،
فرعون اور اس کی قوم کے جو لوگ سب تعمیر کرتے تھے (۱۳۷)

وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتَوْا عَلٰى قَوْمٍ يَّعْكُفُوْنَ عَلٰٓى اَصْنَامٍ لَّهُمْ ۚ قَالُوْا يٰمُوْسَى اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ ۭ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ﴿۱۳۸﴾

گزارا قوم اسرائیل کو دریا سے ہم نے،
جب وہ ایسی قوم سے گزرے، بتوں کی جو پجاری تھی،
تو وہ کہنے لگے ان سے،
کہ اے موسیٰؑ! بنا دیجے ہمارے واسطے معبود اک ایسا،
کہ جیسے ان کے ہیں،
کہنے لگے موسیٰؑ، بڑے جاہل ہو تم (۱۳۸)

اِنَّ هٰٓؤُلَاۗءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِيْهِ وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۹﴾

برباد ہو جائے گا سب، جس میں پڑے ہیں یہ،
جو کرتے ہیں یہ، بے بنیاد ہے سارا (۱۳۹)

قَالَ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْكُمْ اِلٰهًا وَّهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۴۰﴾

بھلا معبود کوئی اور اللہ کے سوا ڈھونڈوں تمہارے واسطے میں؟
حالانکہ سارے جہاں پر اس نے بخشی ہے فضیلت تم کو (اے لوگو!) (۱۴۰)

وَاِذْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْۗءَ الْعَذَابِ ۚ يُقَتِّلُوْنَ اَبْنَاۗءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَاۗءَكُمْ ۭ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَاۗءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ﴿۱۴۱﴾

کرو وہ وقت یاد (اے قوم اسرائیل!)،
جب ہم نے تمہیں فرعونیوں سے تھا بچایا،
جو تمہیں دیتے تھے تکلیفیں بہت،
لڑکے تمہارے قتل کرتے اور تمہاری لڑکیوں کو چھوڑ دیتے تھے وہ زندہ،
اس میں بھاری آزمائش تھی تمہارے رب کی جانب سے (۱۴۱)

وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖٓ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ۚ وَقَالَ مُوْسٰى لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۱۴۲﴾

اور ہم نے تیس راتوں کا کیا موسیٰؑ سے وعدہ اور پھر دس رات کا،
یعنی کیا چالیس راتوں کا جو وعدہ،
تو کہا موسیٰؑ نے یہ ہارونؑ سے، جو ان کے بھائی تھے،
کہ تم ہو جانشیں میرے،
سو کرتے رہنا تم اصلاح ان کی،
اور نہ ہرگز بات ان کی ماننا جو لوگ مفسد ہیں (۱۴۲)

وَلَمَّا جَاۗءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ

مقرر وقت پر آئے جو موسیٰؑ،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 216 of 2222

اِلَيْكَ ؕ قَالَ لَنْ تَرٰىنِيْ وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ
مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِيْ ۚ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا
وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا ۚ فَلَمَّاۤ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ
وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

ان کے رب نے ان سے باتیں کیں،
تو پھر کہنے لگے موسیٰ یہ،
اے رب! اپنا جلوہ مجھ کو دکھلا دے کہ میں دیدار کر پاؤں ترا،
فرمایا رب نے، دیکھ تم سکتے نہیں ہرگز مجھے،
لیکن ذرا دیکھو تو اس کہسار کی جانب،
اگر قائم رہا اپنی جگہ پر یہ، تو مجھ کو دیکھ سکتے ہو،
تجلی کی جو ان کے رب نے اس کہسار پر،
تو ریزہ ریزہ کر دیا کہسار کو،
موسیٰ گرے بے ہوش ہو کر، ہوش میں آئے، تو یہ کہنے لگے،
ہے پاک تیری ذات اے رب جہاں! کرتا ہوں مَیں توبہ،
اور ایماں بھی مَیں سب سے پہلے لاتا ہوں (۱۴۳)

قَالَ يٰمُوْسٰۤى اِنِّى اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِىْ وَ
بِكَلَامِىْ ۖ فَخُذْ مَاۤ اٰتَيْتُكَ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝

ہوا ارشاد، اے موسیٰ!
چنا ہے میں نے لوگوں میں تمہیں پیغمبری اور ہم کلامی کے لئے،
اب جو عطا تم کو کروں، تھاموا سے اور شکر سے لو کام (۱۴۴)

وَكَتَبْنَا لَهٗ فِى الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَىْءٍ مَّوْعِظَةً وَّتَفْصِيْلًا
لِّكُلِّ شَىْءٍ ۚ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّاْمُرْ قَوْمَكَ يَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا ؕ
سَاُوْرِيْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِيْنَ ۝

اور (توریت کی) الواح پر،
تفصیل سے ہم نے انہیں ہر چیز کے بارے میں لکھ کر دی نصیحت،
اور کہا پکڑو انہیں مضبوط اور اپنی قوم کو اچھے عمل کا حکم دو،
تم کو میں نافرمان لوگوں کا ٹھکانا جلد دکھلاؤں گا (۱۴۵)

سَاَصْرِفُ عَنْ اٰيٰتِىَ الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ
الْحَقِّ ؕ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا
سَبِيْلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ
الْغَىِّ يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا
عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ۝

اپنی آیتوں سے پھیر دوں گا اُن کو مَیں،
ناحق تکبر سے زمیں پر کام جو لیتے ہیں،
گر وہ دیکھ بھی لیں ہر نشانی، تو بھی وہ ایماں نہ لائیں گے،
اگر راہِ ہدایت دیکھ لیں، ہرگز نہ اپنائیں گے وہ،
اور گمرہی کا راستہ دیکھیں تو پھر اپنائیں گے اس کو،
کہ جھٹلایا انہوں نے آیتوں کو اور رہے وہ ان سے غافل (۱۴۶)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 217 of 2222

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ؕ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۷﴾

اور جھٹلایا ہماری آیتوں کو اور قیامت کو جنھوں نے،
ان کے ضائع ہو گئے اعمال سارے،
اور صلہ ان کو دیا جائے گا اس کا، جو وہ کرتے تھے (۱۴۷)

وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰى مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ حُلِيِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ ؕ اَلَمْ يَرَوْا اَنَّهٗ لَا يُكَلِّمُهُمْ وَلَا يَهْدِيْهِمْ سَبِيْلًا ۘ اِتَّخَذُوْهُ وَكَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۸﴾

بنایا بعدِ موسیٰؑ قوم نے ان کی (طلائی) زیوروں سے اپنے اک بچھڑا،
کہ جس سے گائے کی آواز آتی تھی،
انہوں نے کیا نہیں دیکھا؟ کہ ان سے بات وہ کرتا نہ کوئی رہ بتاتا تھا،
مگر معبود ٹھہرایا انہوں نے اُس کو اپنا، وہ بڑے ظالم تھے (۱۴۸)

وَلَمَّا سُقِطَ فِيْٓ اَيْدِيْهِمْ وَرَاَوْا اَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوْا ۙ قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَيَغْفِرْ لَنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۱۴۹﴾

اور نادم ہوئے جب، اور یہ دیکھا کہ ہیں وہ صاف گمراہی میں،
یہ کہنے لگے، ہم پر نہ رب نے رحم فرمایا اگر، بخشا نہ گر اس نے،
تو ہم ہوں گے خسارہ پانے والوں میں (۱۴۹)

وَلَمَّا رَجَعَ مُوْسٰٓى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۙ قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِيْ مِنْۢ بَعْدِيْ ۚ اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّكُمْ ۚ وَاَلْقَى الْاَلْوَاحَ وَاَخَذَ بِرَاْسِ اَخِيْهِ يَجُرُّهٗٓ اِلَيْهِ ؕ قَالَ ابْنَ اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِيْ وَكَادُوْا يَقْتُلُوْنَنِيْ ۖ فَلَا تُشْمِتْ بِيَ الْاَعْدَآءَ وَلَا تَجْعَلْنِيْ مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۵۰﴾

اور اپنی قوم کی جانب جو واپس آئے موسیٰؑ،
رنج اور غصے میں یہ کہنے لگے،
تم نے یہ میرے بعد کیسی کی بری حرکت؟
خدا کے حکم سے پہلے یہ کیسی جلد بازی کی؟
انہوں نے اک طرف الواح رکھیں،
اور اپنے بھائی کو پھر سر کے بالوں سے پکڑ کر (اک طرف) کھینچا،
وہ یہ کہنے لگے، اے میرے ماں جائے!
مجھے کمزور ان لوگوں نے سمجھا اور یہ شاید مار ہی دیتے مجھے،
تم دشمنوں کو مجھ پہ ہنسنے کا نہ موقع دو،
اور ایسے ظالموں میں مجھ کو مت شامل کرو بھائی! (۱۵۰)

قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِاَخِيْ وَاَدْخِلْنَا فِيْ رَحْمَتِكَ ۖ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۵۱﴾

کہا موسیٰؑ نے، اے رب! بخش دے مجھ کو، مرے بھائی کو بھی،
اور ہم کو داخل کر تو (اپنے سایۂ) رحمت میں،
سارے رحم کرنے والوں سے بڑھ کر ہے تو ہی رحم کا مالک (۱۵۱)

اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ

(ہوا ارشاد) پوجا کی ہے جن لوگوں نے بچھڑے کی،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 218 of 2222

ذِلَّةٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُفْتَرِيْنَ ۝

تو ان کے رب کی جانب سے غضب ٹوٹے گا ان پر،
اور ہم سب افترا پردازوں کو ایسی سزائیں ہی دیا کرتے ہیں (۱۵۲)

وَالَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِهَا وَاٰمَنُوْٓا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

اور جو لوگ بداعمال ہوں، پھر ہوں وہ تائب اور وہ ایمان لے آئیں،
تو اس کے بعد ان کو بخش دے گا رب تمہارا،
وہ نہایت رحم کا مالک ہے (۱۵۳)

وَلَمَّا سَكَتَ عَنْ مُّوْسَى الْغَضَبُ اَخَذَ الْاَلْوَاحَ ۚ وَفِيْ نُسْخَتِهَا هُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ هُمْ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُوْنَ ۝

جب موسیٰؑ کا غصہ ہو گیا ٹھنڈا،
اٹھائیں پھر سبھی الواح انہوں نے،
جن میں رحمت اور ہدایت تھی خدا سے ڈرنے والوں کے لئے (۱۵۴)

وَاخْتَارَ مُوْسٰى قَوْمَهٗ سَبْعِيْنَ رَجُلًا لِّمِيْقَاتِنَا ۚ فَلَمَّآ اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ اَهْلَكْتَهُمْ مِّنْ قَبْلُ وَاِيَّايَ ۭ اَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَاۗءُ مِنَّا ۚ اِنْ هِيَ اِلَّا فِتْنَتُكَ ۭ تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَاۗءُ وَتَهْدِيْ مَنْ تَشَاۗءُ ۭ اَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا ۡ وَاَنْتَ خَيْرُ الْغٰفِرِيْنَ ۝

موسیٰؑ نے اپنی قوم سے وقتِ مقرر کے لئے ستر چنے جب آدمی،
(اور طور پر وہ لے گئے سب کو)،
تو ان کو زلزلے نے آلیا،
کہنے لگے موسیٰؑ، کہ اے رب! چاہتا گر تو، تو ان کو اور مجھے پہلے ہی کر دیتا ہلاک،
اور کیا کرے گا تو بھلا ہم کو ہلاک ہم میں سے چند اک بیوقوفوں کے سبب؟
یہ آزمائش ہے تری جانب سے،
تو چاہے جسے گمراہ رکھے اور جسے چاہے ہدایت دے،
ہمارا تو ہی والی ہے، سو ہم کو بخش دے اور رحم فرما ہم پہ،
تو ہی بہتر ہیں ہے بخشنے والا (۱۵۵)

وَاكْتُبْ لَنَا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَآ اِلَيْكَ ۭ قَالَ عَذَابِيْٓ اُصِيْبُ بِهٖ مَنْ اَشَاۗءُ ۚ وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ۭ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ۝

ہمارے واسطے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی بھلائی لکھ،
کہ تیری سمت ہی لوٹے ہیں ہم،
اللہ نے فرمایا کہ جس پر چاہتا ہوں، میں عذاب اس پر ہی لاتا ہوں،
مگر جو میری رحمت ہے، وہ ہے ہر چیز کو گھیرے ہوئے،
ان کے لئے ہے یہ، جو ڈرتے ہیں خدا سے اور دیتے ہیں زکوٰۃ،
اور جو ہماری آیتوں پر (بے جھجک) ایمان لاتے ہیں (۱۵۶)

اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ

جو اس اُمی نبی اور مرسلِ حق کی ہیں کرتے پیروی،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 219 of 2222

مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ يَاْمُرُهُمْ
بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ
وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ
الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۭ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا
النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ١٥٧

اوصاف کو جن کے لکھا پاتے ہیں وہ توریت اور انجیل میں،
نیکی کا وہ کہتے، برائی سے انہیں ہیں روکتے،
اور پاک چیزوں کو حلال اور جو بھی ہیں ناپاک چیزیں،
ان کو کرتے ہے حرام ان پر،
اور ان سے دور کرتے ہیں وہ بوجھ اور طوق جو ان پر پڑے تھے،
پس جو اُن پر لائے ہیں ایمان اور ان کی حمایت اور مدد کرتے ہیں،
اور اس نور کی جو پیروی کرتے ہیں، جو نازل ہوا ہے ساتھ ان کے،
بس یہی ہیں کامیاب و کامراں (۱۵۷)

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَا ۨ الَّذِيْ لَهٗ
مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۠ فَاٰمِنُوْا
بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ
وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ١٥٨

کہہ دیں (اے پیغمبرؐ!) کہ اے لوگو!
تمہاری سمت پیغمبر ہوں میں بھیجا ہوا اللہ کا،
جس کے لئے ہے بادشاہی آسمانوں اور زمیں کی،
اور نہیں جس کے سوا معبود کوئی، زندگی اور موت دیتا ہے وہی،
ایمان تم لاؤ خدا اور اس کے پیغمبرؐ اور اُس اُمّی نبی کی ذات پر،
رکھتے ہیں جو اللہ اور اُس کے سبھی احکام پر ایماں۔
کرو تم پیروی ان کی، کہ تم پاؤ ہدایت (۱۵۸)

وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰٓى اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ١٥٩

اور ایسی اک جماعت قوم موسیٰؑ میں بھی تھی،
کرتی تھی جو حق کی ہدایت اور جو انصاف کرتی تھی (۱۵۹)

وَقَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا ۭ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى
اِذِ اسْتَسْقٰىهُ قَوْمُهٗٓ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۭ فَانْۢبَجَسَتْ
مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ۭ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ۭ
وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْهِمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ۭ
كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ۭ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا
اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ١٦٠

اور ہم نے ان کو بارہ خاندانوں کے گروہوں میں کیا تقسیم،
اور موسیٰؑ سے ان کی قوم نے مانگا جو پانی،
ہم نے ان کو وحی کی، مارو ذرا پتھر پہ لاٹھی کو،
وہاں سے پھوٹ نکلے بارہ چشمے اور سب نے گھاٹ اپنا کر لیا معلوم،
ہم نے ابر کا سایہ کیا ان پر اور ان پر من و سلویٰ کو اتارا،
(اور کہا) کھاؤ جو دی ہیں تم کو چیزیں پاک و پاکیزہ،
(ہوئے پھر بھی جو نافرماں) ہمارا کیا کیا نقصاں انہوں نے؟

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 220 of 2222

اپنا ہی نقصان وہ کرتے تھے (۱۶۰)

وَاِذْ قِيْلَ لَهُمُ اسْكُنُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ وَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطِيْٓـَٔتِكُمْ ۭ سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

جب ان کو ہوا یہ حکم، اس بستی میں تم جا کر رہو،
کھاؤ جہاں سے چاہو تم اور منہ سے یہ کہنا "معافی دے ہمیں"،
اور جھک کے دروازے سے اس کے تم گزرنا،
ہم تمہاری سب خطائیں بخش دیں گے،
اور نیک اطوار لوگوں کو صلہ کچھ اور بھی دیں گے (۱۶۱)

فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْزًا مِّنَ السَّمَاۗءِ بِمَا كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ۝

مگر جو لوگ ظالم تھے، انہوں نے بات کو تبدیل کر ڈالا،
تو ہم نے ان پہ بھیجا اک عذاب آسمانی (۱۶۲)

وَسْـَٔـلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ ۘ اِذْ يَعْدُوْنَ فِي السَّبْتِ اِذْ تَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَّيَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ ۙ لَا تَاْتِيْهِمْ ۚ كَذٰلِكَ ۚ نَبْلُوْهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝

(اے پیمبرؐ!) آپؐ اس بستی کا پوچھیں تو ذرا ان سے،
جو دریا کے کنارے تھی،
لگے حد سے گزرنے لوگ اس بستی کے جب ہفتے کے بارے میں،
اور ان کے سامنے ہفتے کے دن ہی مچھلیاں ہوتی تھیں ظاہر،
آزماتے تھے انہیں ہم یوں، کہ نافرمان تھے وہ سب (۱۶۳)

وَاِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمًا ۙ اللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۭ قَالُوْا مَعْذِرَةً اِلٰى رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝

کہا جب اک جماعت نے، انہیں تم کیوں نصیحت کر رہے ہو؟
جن کو غارت کرنے والا ہے خدا،
یا ان کو دینے والا ہے وہ اک عذاب سخت،
تو کہنے لگے، وہ بارگاہِ رب میں اپنی معذرت کے واسطے،
اور اس لئے بھی، تاکہ آ جائیں وہ باز (۱۶۴)

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖٓ اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْۗءِ وَاَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍۢ بَـِٔيْسٍۢ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝

اور جب وہ ایسی بات کو بھولے، نصیحت جس کی کی جاتی تھی ان کو
تو نجات ان کو عطا کی ہم نے، جو تھے روکتے اُن کو برائی سے،
اور ان کو اک عذاب سخت میں پکڑا،
جنھوں نے ظلم ڈھایا اور نافرمان تھے جو (۱۶۵)

فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ ۝

جب انہوں نے سرکشی کی اور باز آئے نہ اس سے،
جس سے روکا جا رہا تھا ان کو،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 221 of 2222

ہم نے کہہ دیا ان سے کہ بن جاؤ ذلیل وخوار بندرتم (۱۶۶)

وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ يَّسُوْمُهُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ۭ اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيْعُ الْعِقَابِ ۚ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

ذرا وہ وقت کیجے یاد، جب تھا آپؐ کے رب نے کہا، (جو قومِ اسرائیل ہے)
اس پر مسلط روزِ محشر تک خدا کرتا رہے گا ایسے حاکم کو،
عذابِ سخت پہنچائے گا جو ان کو، یقیناً آپ کا رب جلد دیتا ہے سزا،
وہ بخشنے والا نہایت رحم والا ہے (۱۶۷)

وَقَطَّعْنٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اُمَمًا ۚ مِنْهُمُ الصّٰلِحُوْنَ وَمِنْهُمْ دُوْنَ ذٰلِكَ ۡ وَبَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَالسَّيِّاٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ

گروہ ان کے بنائے مختلف دنیا میں ہم نے،
کچھ تو ان میں نیک تھے اور کچھ برے،
اور آزمایا ان کو خوشحالی و بدحالی میں ہم نے،
تاکہ وہ لوٹیں ہماری سمت (۱۶۸)

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَّرِثُوا الْكِتٰبَ يَاْخُذُوْنَ عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰى وَيَقُوْلُوْنَ سَيُغْفَرُ لَنَا ۚ وَاِنْ يَّاْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهٗ يَاْخُذُوْهُ ۭ اَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ مِّيْثَاقُ الْكِتٰبِ اَنْ لَّا يَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ وَدَرَسُوْا مَا فِيْهِ ۭ وَالدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝

ان کے بعد ان کے جانشیں وارث کتابِ آسمانی کے ہوئے ایسے،
سروساماں جو لے لیتے ہیں اس دنیائے بے مایہ کا،
اور کہتے ہیں، بخشے جائیں گے ہم،
اور اگر ایسا ہی مال اب بھی ملے اُن کو، تو لے لیں گے اس کو بھی وہ،
ان کا تھا نہیں یہ عہد کیا توریت میں؟
حق کے سوا اللہ کے بارے میں نہ منہ سے کچھ کہیں گے وہ،
اسے وہ پڑھ چکے ہیں، جو کتابِ آسمانی میں ہے لکھا،
آخرت کا گھر ہے بہتر اہلِ تقویٰ کے لئے،
پھر کیا سمجھتے تم نہیں اس کو؟ (۱۶۹)

وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۭ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ ۝

کتاب اللہ کے جو پابند ہیں، قائم جو کرتے ہیں نماز،
ایسے ہی نیک اطوار لوگوں کا نہ ہم ضائع کریں گے اجر (۱۷۰)

وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ وَّظَنُّوْٓا اَنَّهٗ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۚ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝

جب ہم نے پہاڑ ان پر معلق کر دیا تھا سائباں کی طرح،
اور سمجھا انہوں نے، اب گرا ان پر،
تو پھر ہم نے کہا، جو کچھ دیا ہے ہم نے، مضبوطی سے پکڑو،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 222 of 2222

اور جو اس میں لکھا ہے، یاد اسے تم خوب رکھو، تاکہ ہو تم متقی (۱۷۱)

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ ۚ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۭ قَالُوْا بَلٰى ۛ شَهِدْنَا ۛ اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ ۙ

اور (اے پیمبر!) جب بنی آدمؑ کی پشتوں سے نکالا نسل کو ان کی خدا نے، پھر بنایا ان پہ شاہد ان کو اور پوچھا، تمہارا رب نہیں کیا میں؟ کہا سب نے کہ ہاں، اس کی گواہی ہم ہیں سب دیتے، (یہ تھا اس واسطے) تاکہ بروز حشر یوں کہہ دو نہ تم، ہم بے خبر تھے (۱۷۲)

اَوْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اَشْرَكَ اٰبَاۗؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْۢ بَعْدِهِمْ ۚ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ

یا نہ یوں کہہ دو، ہمارے باپ دادا نے کیا تھا شرک پہلے سے، اور ان کے بعد کی ہم نسل تھے، کیا پھر ہلاک ان کے بُرے اعمال کے باعث کرے گا تو ہمیں؟ (۱۷۳)

وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ

اور ہم بیاں کرتے ہیں یوں تفصیل سے آیات، تاکہ باز آئیں وہ (۱۷۴)

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِيْٓ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ

اک ایسے شخص کا قصہ سنائیں ان کو (اے مرسلؐ!) کہ جس کو آیتیں دیں ہم نے، لیکن بھاگ نکلا ان سے وہ، شیطان پیچھے لگ گیا اس کے، سو وہ گمراہ لوگوں میں ہوا شامل (۱۷۵)

وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ۭ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ

اگر ہم چاہتے، اس کو عطا کرتے بلندی، وہ مگر دنیا کی جانب جھک گیا اور پیروی کرنے لگا وہ اپنی خواہش کی، مثال اس کی ہے اُس کتے کی، جس پر تم اگر حملہ کرو تو ہانپ اٹھے اور نہ گر حملہ کرو تو تب بھی ہانپے، ہے مثال ان کی بھی یہ، آیات جن لوگوں نے جھٹلائیں ہماری، (اے پیمبر!) ان کو بتلائیں یہ قصہ، تاکہ یہ سوچیں (۱۷۶)

سَاۗءَ مَثَلَۨا الْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاَنْفُسَهُمْ كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ

مثال ان کی نہایت ہے بری، آیات جن لوگوں نے جھٹلائیں ہماری، ظلم ہی کرتے رہے وہ خود پہ (۱۷۷)

مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ

اور وہ ہے ہدایت یافتہ، جس کو کہ اللہ دے ہدایت، اور جسے گمراہ رکھے، وہ ہے گھاٹے میں (۱۷۸)

وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۡ لَهُمْ قُلُوْبٌ

بہت سے لوگ جن وانس میں سے ہم نے دوزخ کیلئے پیدا کئے ہیں،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 223 of 2222

لَا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ۫ وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ۫ وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ۫ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ۫ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ﴿۱۷۹﴾

ان کے سینوں میں ہیں دل، لیکن سمجھ ان میں نہیں،
آنکھیں ہیں، لیکن دیکھتے ان سے نہیں،
اور کان ہیں، لیکن نہیں سنتے وہ ان سے،
وہ ہیں چوپایوں کی صورت، بلکہ ان سے بھی کہیں بڑھ کر ہیں وہ گمراہ،
ایسے لوگ ہی غافل ہیں (۱۷۹)

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۪ وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ ۭ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸۰﴾

اللہ ہی کی خاطر بہتریں سب نام ہیں، ان سے پکارو اس کو تم،
اور چھوڑ دو ان کو، جو ان سے منحرف ہیں،
آخر ان اعمال کی ان کو سزا مل کر رہے گی (۱۸۰)

وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۸۱﴾

اور ہمارا پیدا کردہ اک گروہ ایسا بھی ہے،
جو رہبری کرتا ہے حق کی اور جو انصاف کرتا ہے (۱۸۱)

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۲﴾

ہماری آیتوں کو جو ہیں جھٹلاتے،
(تباہی کی طرف) آہستہ آہستہ ہم ان کو لے کے کچھ اس طرح جاتے ہیں،
کہ ان کو کچھ نہ ہو معلوم (۱۸۲)

وَاُمْلِيْ لَهُمْ ۭ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ﴿۱۸۳﴾

انہیں مہلت میں دیتا ہوں، مری تدبیر ہے مضبوط (۱۸۳)

اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا ۭ مَا بِصَاحِبِهِمْ مِّنْ جِنَّةٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۸۴﴾

ان لوگوں نے کیا سوچا نہیں ہے؟ ان کے جو ساتھی (محمدؐ) ہیں،
انہیں ہرگز نہیں کوئی جنوں،
بلکہ ڈرانے والے ہیں وہ صاف،
(اللہ کے عذاب سخت سے لوگوں کو) (۱۸۴)

اَوَلَمْ يَنْظُرُوْا فِيْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۙ وَّاَنْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ ۚ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۢ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۸۵﴾

کیا یہ غور کچھ کرتے نہیں ہیں؟ آسمانوں اور زمیں کی بادشاہی پر،
اور ہر اس چیز پر اللہ نے جو تخلیق کی ہے،
اور اس پر بھی کہ ان کی موت ہو نزدیک،
اس کے بعد پھر کس بات پر ایماں وہ لائیں گے؟ (۱۸۵)

مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ۭ وَيَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۸۶﴾

جسے اللہ رکھے گمراہ، اس کو دے نہیں سکتا ہدایت کوئی،
اور وہ گمرہی میں چھوڑ دیتا ہے بھٹکتا ایسے لوگوں کو (۱۸۶)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 224 of 2222

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا
عِنْدَ رَبِّيْ ۚ لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَاۤ اِلَّا هُوَ ؕ ثَقُلَتْ فِي السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ؕ لَا تَاْتِيْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً ؕ يَسْـَٔلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا ؕ
قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۷﴾

یہ لوگ اب آپ سے ہیں پوچھتے، کب تک قیامت آئے گی؟
کہہ دیجئے، یہ علم تو ہے میرے رب کے پاس،
وہ اس کو کرے گا وقت پر ظاہر،
زمیں اور آسمانوں میں بڑا ہوگا یہ بھاری (واقعہ)،
جو رونما ہوگا اچانک تم پہ،
ایسے پوچھتے ہیں یہ، کہ جیسے آپ اس کو جانتے ہیں خوب،
کہہ دیجئے کہ اس کا علم تو اللہ ہی کے پاس ہے،
لیکن نہیں ہیں جانتے اکثر (۱۸۷)

قُلْ لَّاۤ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَلَوْ
كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ۛۚ وَمَا مَسَّنِيَ
السُّوْٓءُ ؕ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۱۸۸﴾

یہ کہہ دیجئے کہ میں اپنے لئے بھی نفع ونقصان کا نہیں مالک،
مگر اللہ جو چاہے،
اگر میں جانتا غیب، اپنی خاطر جمع کر لیتا بہت سے فائدے،
اور پھر کوئی نقصان بھی مجھ کو نہ ہوتا،
مَیں ڈرانے اور بشارت دینے والا ہوں،
فقط ان کے لئے جو اہلِ ایماں ہیں (۱۸۸)

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا
زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا ۚ فَلَمَّا تَغَشّٰىهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيْفًا
فَمَرَّتْ بِهٖ ۚ فَلَمَّاۤ اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ اٰتَيْتَنَا
صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۸۹﴾

وہی اللہ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا اک جان سے،
اور پھر اسی میں سے بنایا اس کا جوڑا،
تا کہ وہ حاصل کرے اس سے سکوں،
جب مرد عورت کے قریب آیا،
تو عورت نے اٹھایا بوجھ ہلکا سا، جسے لے کر پھری وہ،
پھر وہ بوجھل ہوگئی تو اپنے رب سے یوں دعا کرنے لگے دونوں میاں بیوی،
صحیح وسالم اولاد اے خدا! تو نے اگر بخشی،
تو ہم دونوں بجالائیں گے تیرا شکر (۱۸۹)

فَلَمَّاۤ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِيْمَاۤ اٰتٰىهُمَا ۚ فَتَعٰلَى اللّٰهُ
عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۱۹۰﴾

جب اولاد دی اللہ نے،
تو دوسروں کو پھر وہ ٹھہرانے لگے اس کا شریک،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 225 of 2222

اللہ لیکن پاک ان کے شرک سے ہے (۱۹۰)

اَيُشْرِكُوْنَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ﴿۱۹۱﴾

کیا شریک ان کو یہ ٹھہراتے ہیں؟
جو پیدا نہ کچھ بھی کر سکیں، بلکہ وہ خود مخلوق ہیں (۱۹۱)

وَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ لَهُمْ نَصْرًا وَّلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ﴿۱۹۲﴾

ان کی مدد وہ کر نہیں سکتے، نہ کر سکتے ہیں اپنی ہی مدد (۱۹۲)

وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَتَّبِعُوْكُمْ ۭ سَوَاۗءٌ عَلَيْكُمْ اَدَعَوْتُمُوْهُمْ اَمْ اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ ﴿۱۹۳﴾

اور گر ہدایت کے لئے ان کو پکارو تم، تو وہ پیچھے نہیں آئیں گے،
تم ان کو پکارو یا رہو خاموش، یکساں ہے تمہارے واسطے (۱۹۳)

اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۹۴﴾

وہ ہیں تمہارے جیسے ہی بندے،
پکارا جن کو تم کرتے ہو اللہ کے سوا،
سچے اگر ہو تم، تو جب ان کو پکارو، دیں جواب اس کا وہ (۱۹۴)

اَلَهُمْ اَرْجُلٌ يَّمْشُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اَيْدٍ يَّبْطِشُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اَعْيُنٌ يُّبْصِرُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ۭ قُلِ ادْعُوْا شُرَكَاۗءَكُمْ ثُمَّ كِيْدُوْنِ فَلَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۱۹۵﴾

کیا پاؤں ہیں ان کے؟ جن سے وہ چلتے ہیں،
ان کے ہاتھ ہیں؟، جن سے پکڑتے ہیں،
یا آنکھیں ہیں؟ کہ جن سے دیکھتے ہیں،
کان ہیں؟ جن سے کہ سنتے ہیں،
یہ کہہ دیجے بلا لو ان شریکوں کو، جو تم نے ہیں بنائے،
اور چلو جو چال چل سکتے ہو تم میرے خلاف،
اور دو نہ کچھ مہلت مجھے (۱۹۵)

اِنَّ وَلِيِّيَ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ ۚ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۹۶﴾

بیشک ہے میرا حامی و ناصر خدا، جس نے اتاری ہے کتاب،
اور وہ مدد کرتا ہے اپنے نیک بندوں کی (۱۹۶)

وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَكُمْ وَلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ﴿۱۹۷﴾

پرستش جن کی اللہ کے سوا کرتے ہو تم،
ہرگز تمہاری کر نہیں سکتے مدد وہ،
اور نہ کر سکتے ہیں اپنی ہی مدد (۱۹۷)

وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَسْمَعُوْا ۭ وَتَرٰىهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۹۸﴾

اور گر ہدایت کے لئے ان کو پکارو تم، تو وہ سنتے نہیں،
تم کو نظر آتا ہے گویا دیکھتے ہیں وہ،
مگر کچھ بھی نہیں وہ دیکھتے ہرگز (۱۹۸)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 226 of 2222

خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۱۹۹﴾

معاف ان کو کریں آپ اور نیکی کی انہیں تعلیم دیں،
اور جاہلوں سے ہوں کنارہ کش (۱۹۹)

وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۰۰﴾

اگر شیطان کوئی وسوسہ ڈالے، تو اللہ کی پناہ مانگیں،
وہ سب کچھ سننے والا، جاننے والا ہے (۲۰۰)

اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ﴿۲۰۱﴾

جو ہیں متقی، ان کو اگر شیطان کا کوئی خیال آئے،
تو ہو جاتے ہیں چوکنے وہ،
اور آنکھیں یکا یک ان کی کھل جاتی ہیں (۲۰۱)

وَاِخْوَانُهُمْ يَمُدُّوْنَهُمْ فِى الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُوْنَ ﴿۲۰۲﴾

اور بھائی جو ہیں شیطان کے،
وہ ان کو گمراہی میں لے جاتے ہیں، اور آتے نہیں وہ باز (۲۰۲)

وَاِذَا لَمْ تَاْتِهِمْ بِاٰيَةٍ قَالُوْا لَوْ لَا اجْتَبَيْتَهَا ؕ قُلْ اِنَّمَآ اَتَّبِعُ مَا يُوْحٰٓى اِلَىَّ مِنْ رَّبِّىْ ؕ هٰذَا بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰۳﴾

ان کے سامنے جب آپ کوئی معجزہ ظاہر نہیں کرتے،
تو کہتے ہیں یہ، کیوں لائے نہیں ہیں آپ کوئی معجزہ؟
کہہ دیں کہ میں اس وحی کی ہوں پیروی کرتا، جو میرے پاس آتی ہے،
یہ باتیں ہیں بصیرت کی تمہارے رب کی جانب سے،
ہدایت اور رحمت ہیں یہ ان کے واسطے، جو لائے ہیں ایمان (۲۰۳)

وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۲۰۴﴾

جب قرآں پڑھا جائے، سنو تم غور سے خاموش رہ کر،
تا کہ تم پر رحم ہو (۲۰۴)

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِىْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ﴿۲۰۵﴾

(اے مرسلِ برحق!) کریں صبح و مسا یاد اپنے رب کو،
اپنے دل میں عاجزی اور خوف سے، آہستگی کے ساتھ،
اور غافل نہ ہوں اک پل بھی (۲۰۵)

اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ ﴿۲۰۶﴾

بیشک آپ کے رب کے مقرب جو (فرشتے) ہیں،
عبادت سے نہیں ہیں سرکشی کرتے وہ اُس کی،
اور سدا تسبیح کرتے ہیں وہ اس کی اور اسے سجدہ بھی کرتے ہیں (۲۰۶)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 227 of 2222

سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ جَزَاءُ سَبْعِ اٰيَاتٍ وَّعِشْرُوْنَ رُكُوْعَاتُهَا

سورۂ انفال ٨

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ۭ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ ۠ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝

(اے پیغمبر! جہادِ حق میں جو مصروف ہیں لوگ)
آپؐ سے وہ پوچھتے ہیں،
آپ کہہ دیجے کہ سب مالِ غنیمت ہے خدا اور اس کے پیغمبرؐ کا،
(اللہ) سے رہو ہر وقت ڈرتے، اور اپنے درمیاں باہم تعلق ٹھیک رکھو،
اور اطاعت میں رہو اللہ اور اس کے پیمبرؐ کی، اگر ایمان تم رکھتے ہو (۱)

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰي رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝

اور مومن تو بس وہ ہیں کہ جب ذکرِ خدا ہوتا ہے،
ان کے دل لرز جاتے ہیں،
اور ان کو سنائی آیتیں جاتی ہیں جب اُس کی،
تو وہ ایمان کو ان کے بڑھاتی ہیں،
یہی ہیں وہ، جو رکھتے ہیں بھروسا اپنے رب پہ (۲)

الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝

وہ ہیں پابندِ نماز،
اور ہم نے جو ان کو دیا ہے، خرچ وہ کرتے ہیں اس میں سے (۳)

اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ۭ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝

یہی مومن ہیں،
ان کے رب کے پاس ان کے بڑے درجے ہیں،
اور بخشش ہے اور عزت کی روزی بھی (۴)

كَمَآ اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْۢ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكٰرِهُوْنَ ۝

(غنیمت کا ہے یہ جو فیصلہ، ویسے ہی ہے)
جیسے کہ گھر سے آپؐ کو اللہ نے برحق نکالا تھا،
اگرچہ تھا مسلمانوں کا اِک ایسا بھی طبقہ جو پسند اس کو نہ کرتا تھا (۵)

يُجَادِلُوْنَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَمَا تَبَيَّنَ كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ۝

وہ لوگ اس حق کے بارے میں، جو واضح تھا،
جھگڑتے آپؐ سے تھے یوں،
کہ جیسے دیکھتے ہی دیکھتے ان کو
کوئی ہانکے لئے جاتا ہو ان کی موت کی جانب (۶)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 228 of 2222

وَاِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّوْنَ
اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ لَكُمْ وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ
بِكَلِمٰتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ ۷

کرو اس وقت کو تم یاد، جب اللہ کا وعدہ تھا یہ تم سے،
کہ دو میں سے گروہ اک ہاتھ آئے گا تمہارے،
اور تمہاری تھی یہ خواہش، جو مسلح ہو نہ، ہاتھ آئے تمہارے وہ،
اور اللہ چاہتا تھا یہ، کہ وہ احکام سے اپنے دکھائے حق کو حق،
اور کاٹ دے جڑ کافروں کی (۷)

لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۸

تا کہ یوں ثابت کرے وہ حق کو حق، باطل کو باطل،
خواہ یہ ہو کافروں کو ناگوار (۸)

اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ
الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ ۹

(اور یہ وہی تھا وقت) جب فریاد تم کرتے تھے اپنے رب سے،
اس نے سن لیا اس کو،
(کہا اللہ نے) دوں گا مدد تم کو میں پے در پے فرشتوں سے،
جو ہوں گے اک ہزار (۹)

وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى وَلِتَطْمَئِنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ ۚ وَمَا
النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۱۰

اللہ نے اس کو بنا ڈالا بشارت، تا کہ اس سے مطمئن ہوں دل تمہارے،
اور مدد تو صرف اللہ ہی کی جانب سے ہے جو ہے غالب و دانا (۱۰)

اِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ
مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ
وَلِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ ۱۱

(کرو اس وقت کو بھی یاد)
تم پر نیند طاری کر رہا تھا جب خدا آرام کی خاطر،
اور اللہ آسماں سے تم پہ برساتا تھا پانی، تا کہ تم کو پاک کر دے،
شیطنت کے وسوسے کو دور کر دے اور کرے مضبوط وہ دل کو تمہارے،
اور جمائے رکھے قدموں کو (۱۱)

اِذْ يُوْحِيْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّيْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ
سَاُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوْا فَوْقَ
الْاَعْنَاقِ وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ۱۲

(کریں اس وقت کو بھی یاد)
جب یہ آپؐ کا رب حکم دیتا تھا فرشتوں کو،
تمہارے ساتھ ہوں میں، تم بڑھاؤ حوصلہ ایمان والوں کا،
میں دل میں ڈالتا ہوں رعب اہلِ کفر کے،
بس تم لگاؤ ضرب ان کی گردنوں پر اور اک اک جوڑ پر (۱۲)

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَ

یہ تھی سزا اس واسطے ان کی،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 229 of 2222

رَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿١٣﴾

کہ وہ مدِ مقابل آئے اللہ اور پیمبرؐ کے،
اور اللہ اور پیغمبرؐ کے جو مدِ مقابل آئے،
اللہ سخت دیتا ہے سزا اس کو (۱۳)

ذٰلِكُمْ فَذُوْقُوْهُ وَاَنَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابَ النَّارِ ﴿١٤﴾

سزا یہ ہے یہاں،
اور آخرت میں بھی جہنم کا عذاب سخت ہوگا، کافروں کے واسطے (۱۴)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ﴿١٥﴾

ایمان والو! کافروں کا سامنا جب ہو،
تو مت تم پیٹھ پھیرو (۱۵)

وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗٓ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿١٦﴾

اور اس دن پیٹھ جو پھیرے،
سوا اس کے کہ، بدلے پینترا یا اپنے (دستوں) میں وہ آتا ہو،
وہ اللہ کے غضب میں آئے گا،
اس کا ٹھکانا ہے جہنم، جو برا سب سے ٹھکانا ہے (۱۶)

فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ۠ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۚ وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ بَلَاۗءً حَسَنًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿١٧﴾

(مسلمانو!) نہیں تم نے انہیں مارا، مگر اللہ نے مارا ہے ان کو،
(اے پیمبرؐ!) سنگریزے آپؐ نے پھینکے تھے جو،
وہ آپؐ نے پھینکے نہیں تھے وہ تو پھینکے تھے خدا نے،
تاکہ وہ اپنی طرف سے مومنوں کو بہتریں اک آزمائش سے گزارے،
وہ ہے سننے جاننے والا (۱۷)

ذٰلِكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ كَيْدِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٨﴾

(ہوئی اک بات یہ، اور دوسری یہ ہے)
کہ اللہ چاہتا تھا کافروں کی چال کو کمزور کرنا (۱۸)

اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَاۗءَكُمُ الْفَتْحُ ۚ وَاِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ تَعُوْدُوْا نَعُدْ ۚ وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْـــًٔا وَّلَوْ كَثُرَتْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٩﴾

کافرو! اگر چاہتے ہو فیصلہ، تو آچکا ہے وہ تمہارے پاس،
اور گر باز آجاؤ، تو یہ بہتر تمہارے واسطے ہے،
اور اگر تم پھر وہی حرکت کروگے،
تو (سزا دینے) پلٹ آئیں گے پھر ہم بھی،
تمہارے کام آئے گا نہ یہ جتھا تمہارا، خواہ وہ کتنا زیادہ ہو،
ہے اللہ مومنوں کے ساتھ (۱۹)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 230 of 2222

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ۝

اے ایمان والو! پیروی اللہ اور اس کے پیمبرؐ کی کرو، اور منہ نہ پھیرو حکم سن کر (۲۰)

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ۝

اور نہ ہونا ایسے لوگوں کی طرح تم، جو یہ کہتے ہیں کہ ہم نے سن لیا، حالانکہ وہ سنتے نہیں (۲۱)

اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝

بیشک زمیں پر چلنے والے جانداروں میں ہیں، سب سے بدتریں اللہ کے نزدیک ایسے لوگ، جو گونگے ہیں اور بہرے، سمجھتے جو نہیں کچھ بھی (۲۲)

وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝

خدا ان میں اگر کچھ دیکھتا خوبی، تو پھر ان کو وہ سنواتا، اور ان لوگوں کو دیتا بھی اگر سنوا، تو وہ منہ پھیر کر ہی بھاگتے (۲۳)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝

اے مومنو! فرماں بجالاؤ تم اللہ اور پیمبرؐ کا، جب ایسی چیز کی جانب بلائیں وہ، جو تم کو زندگی دیتی ہو، رکھو یاد! ہو جاتا ہے اللہ آدمی اور اس کے دل کے درمیاں حائل، اسی کی سمت ہی تم سب کو آخر لوٹنا ہے (۲۴)

وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝

اور بچو فتنے سے، جو بس ظالموں پر ہی نہیں آئے گا، تم یہ یاد رکھو! سخت دیتا ہے سزا اللہ (۲۵)

وَاذْكُرُوْٓا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِى الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

کرو اس وقت کو تم یاد، جب تم تھے زمیں پر کم، بہت کمزور تھے تم، اور ڈرتے تھے مٹا ڈالیں نہ تم کو لوگ، پھر اللہ نے تم کو پنہ دی اور قوت دی تمہیں اپنی مدد سے، اور تمہیں روزی عطا کی پاک چیزوں کی، کہ شکر اس کا بجالاؤ (۲۶)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

(سنو!) ایمان والو! مت کرو اللہ اور اس کے پیمبرؐ سے خیانت جان کر، اور مت کرو اپنی امانت میں خیانت (۲۷)

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝

یاد رکھو! مال اور اولاد تو اک آزمائش ہے تمہاری، اور بیشک ہے خدا کے پاس اک اجرِ عظیم (۲۸)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا

ایمان والو! تم اگر ڈرتے رہو اللہ سے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 231 of 2222

وَيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝

تم کو حق و باطل میں دے گا فرق کرنے کی وہ خوبی،
اور تم سے دور کر دے گا برائی اور تمہیں وہ بخش دے گا،
وہ نہایت فضل والا ہے (۲۹)

وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ ۗ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ ۗ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ۝

(کریں اس وقت کو یاد اے پیمبرؐ!)
آپؐ کے بارے میں جب تدبیر کرتے تھے یہ کافر یوں،
کہ کر لیں قید یا پھر قتل، یا یہ آپؐ کو کر دیں وطن سے دور،
تدبیریں وہ اپنی کر رہے تھے، اور خدا تدبیر اپنی کر رہا تھا ان سے خفیہ،
اور سب سے بہتر ہیں تدبیر ہے اللہ کی (۳۰)

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَآ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝

اور جب سنائی ان کو جاتی ہیں ہماری آیتیں،
کہتے ہیں ہم نے سن لیا،
اور ہم بھی گر چاہیں بنا سکتے ہیں باتیں ہم بھی ایسی ہی،
یہ قصے ہیں فقط اگلے زمانے کے (۳۱)

وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝

کہا تھا جب انہوں نے،
اے خدا! اگر واقعی یہ حق تری جانب سے ہے،
تو آسماں سے سنگباری ہم پہ کر یا پھر عذابِ سخت لا ہم پر (۳۲)
اور (اللہ) آپؐ کے ہوتے ہوئے ان کو نہ دے گا کچھ عذاب،
اور وہ نہیں دے گا عذاب ان کو،
کہ استغفار وہ کرتے ہیں جب تک (۳۳)

وَمَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُوْٓا اَوْلِيَآءَهٗ ۗ اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

وہ مگر دے گا نہ اب کیسے عذاب ان کو؟
کہ جب وہ روکتے ہیں خانہ کعبہ سے لوگوں کو،
وہ ہو سکتے نہیں ہیں اس کے وارث،
اس کے وارث تو وہی ہوں گے، جو ہوں پرہیزگار،
اکثر مگر اس سے نہیں واقف (۳۴)

وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَآءً وَّتَصْدِيَةً ۗ

نماز ان کی تھی کعبے میں بجانا سیٹیاں اور تالیاں،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 232 of 2222

فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝

(اے کافرو!) اب کفر کے بدلے میں تم چکھو عذاب سخت (۳۵)

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ فَسَيُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ يُحْشَرُوْنَ ۝

کافر اس لئے ہیں خرچ کرتے مال کو اپنے،
کہ وہ (اللہ) کی رہ سے روک دیں لوگوں کو،
اپنے مال کو کرتے رہیں گے خرچ ابھی یہ اور،
پھر یہ مال حسرت کا سبب ہو جائے گا ان کیلئے اور ہوں گے یہ مغلوب،
یکجا ان کو دوزخ میں کیا جائے گا (۳۶)

لِيَمِيْزَ اللّٰهُ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيْثَ بَعْضَهٗ عَلٰي بَعْضٍ فَيَرْكُمَهٗ جَمِيْعًا فَيَجْعَلَهٗ فِيْ جَهَنَّمَ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝

تا کہ پاک سے ناپاک کو کر دے الگ (اللہ)،
ملا دے سارے ناپاکوں کو،
پھر ان کو اکٹھا کر کے سب کو ڈال دے نارِ جہنم میں،
یہی تو ہیں خسارے میں (۳۷)

قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ ۚ وَاِنْ يَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ ۝

(اے پیغمبرؐ!) یہ کہہ دیں کافروں سے،
باز آ جائیں اگر اب بھی،
معاف ان کو کیا جائے گا پہلے کر چکے ہیں جو خطائیں وہ،
دوبارہ گروہ یہ حرکت کریں، ہوگا وہی ان کے لئے،
جو پہلے لوگوں کے لئے قانون نافذ ہو چکا ہے (۳۸)

وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۚ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝

(مومنو!) ان سے لڑو! حتیٰ کہ فتنہ ختم ہو،
اور دین سب (اللہ) کا ہو جائے،
جو باز آ جائیں پھر،
تو جو وہ کرتے ہیں، اسے ہے دیکھتا (اللہ) (۳۹)

وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْ ۭ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۝

اگر منہ پھیر لیں، تو یاد رکھو! (مومنو!)
(اللہ) تمہارا کارساز اور بہترین ہے حامی و ناصر (۴۰)

پارہ ١٠

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ

تمہیں معلوم ہو یہ، مال جو حاصل کیا ہے جنگ میں تم نے،
ہے اس میں پانچواں حصہ خدا اور اس کے پیغمبرؐ کا،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 233 of 2222

وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ اِنْ
كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ
يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

مسکینوں، یتیموں، راہگیروں اور قرابتداروں کا،
گر لائے ہو ایمان اللہ پر اور اس نصرت پہ،
جو اس دن اتاری ہم نے اپنے (خاص) بندے پر،
کہ جو تھا فیصلے کا دن، ہوا دونوں گروہوں کا تھا جس دن سامنا،
اللہ ہے ہر چیز پر قادر (۴۱)

اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى
وَالرَّكْبُ اَسْفَلَ مِنْكُمْ ۭ وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِي
الْمِيْعٰدِ ۙ وَلٰكِنْ لِّيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ۙ لِّيَهْلِكَ
مَنْ هَلَكَ عَنْۢ بَيِّنَةٍ وَّيَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْۢ بَيِّنَةٍ ۭ وَ
اِنَّ اللّٰهَ لَسَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝

تھے وادی کے قریبی تم کنارے پر، تو وہ تھے دور اور تھا قافلہ نیچے،
اگر پہلے سے طے کرتے، تو ہوتا اختلاف اس میں تمہارا پھر،
مگر اللہ کو کرنا تھا وہی، جو ہو چکا تھا طے،
کہ (اس دن) موت آئے جس کو، آئے اک یقیں کے ساتھ،
اور زندہ رہے جو بھی، رہے وہ بھی یقیں کے ساتھ،
ہے اللہ بیشک سننے والا، جاننے والا (۴۲)

اِذْ يُرِيْكَهُمُ اللّٰهُ فِيْ مَنَامِكَ قَلِيْلًا ۭ وَلَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِيْرًا لَّفَشِلْتُمْ
وَلَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ
الصُّدُوْرِ ۝

یہ ایسا وقت تھا، جب خواب میں تعداد ان کی کم تمہیں دکھلائی اللہ نے،
اگر ان کو زیادہ وہ دکھاتا،
حوصلہ تم ہار جاتے، اور آپس میں جھگڑتے تم،
مگر اللہ نے تم کو بچایا،
وہ یقیناً ہے دلوں کے بھید سے بھی آشنا (۴۳)

وَاِذْ يُرِيْكُمُوْهُمْ اِذِ الْتَقَيْتُمْ فِيْٓ اَعْيُنِكُمْ قَلِيْلًا وَّيُقَلِّلُكُمْ
فِيْٓ اَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ۭ وَاِلَى اللّٰهِ
تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝

ان سے ہوا جب سامنا، تو ان کو کم کر کے دکھاتا تھا تمہیں اللہ،
اور ایسے ہی وہ تم کو کم دکھاتا تھا انہیں،
تاکہ جو ہونا ہے، رہے ہو کر،
اور ہر اک کام کا دارومدار اللہ ہی پر ہے (۴۴)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ
كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

مسلمانو! تمہارا سامنا جب کافروں سے ہو،
رہو ثابت قدم اور یاد اللہ کو کرو کثرت سے تم،
تاکہ تمہیں ہو کامیابی (۴۵)

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ

اور کرو اللہ اور اس کے پیمبرؐ کی اطاعت،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 234 of 2222

رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝

مت کرو تم اختلاف آپس میں، ورنہ ہار دو گے حوصلہ تم،
اور ہوا بھی سب تمہاری (یوں) اُکھڑ جائے گی،
اور تم صبر سے لو کام، بیشک صابروں کے ساتھ ہے اللہ (۴۶)

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَاۗءَ النَّاسِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ۝

نہ ان جیسے بنو، جو گھر سے اتراتے ہوئے اور شان دکھلاتے ہوئے نکلے،
خدا کی راہ سے وہ دوسروں کو روکتے تھے،
ان کے ہر اک فعل کو اللہ ہے گھیرے ہوئے (۴۷)

وَاِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَاِنِّىْ جَارٌ لَّكُمْ ۚ فَلَمَّا تَرَاۗءَتِ الْفِئَتٰنِ نَكَصَ عَلٰي عَقِبَيْهِ وَقَالَ اِنِّىْ بَرِيْۗءٌ مِّنْكُمْ اِنِّىْٓ اَرٰي مَا لَا تَرَوْنَ اِنِّىْٓ اَخَافُ اللّٰهَ ۭ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝

شیطاں جب ان کے ہر عمل کو خوشنما کر کے دکھاتا تھا،
تو کہتا تھا کہ تم پر آج غالب آ نہیں سکتا کوئی،
مَیں بھی تمہاری ہوں حمایت میں،
مگر جب سامنا دونوں گروہوں کا ہوا، تو پھر گیا وہ الٹے پاؤں،
اور لگا کہنے کہ میں تم سے الگ ہوں،
دیکھتا ہوں میں جو کچھ وہ تم نہیں ہو دیکھ سکتے،
میں تو ڈرتا ہوں خدا سے، وہ نہایت سخت دیتا ہے سزا (۴۸)

اِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ غَرَّ هٰٓؤُلَاۗءِ دِيْنُهُمْ ۭ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَي اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝

اور جب منافق، اور جن کے روگ تھا دل میں، یہ کہتے تھے،
کہ ان کے دیں نے ان لوگوں کو ہے دھوکا دیا،
حالانکہ اللہ پر بھروسا جو کرے گا، پائے گا اس کو وہ غالب اور دانا (۴۹)

وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا ۙ الْمَلٰۗىِٕكَةُ ۙ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ۚ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝

(اے پیمبرؐ!) دیکھتے کاش آپؐ،
جب کفار کی روحیں فرشتے قبض کرتے ہیں،
تو ان کے منہ پہ، ان کی پشت پر ضربیں لگاتے اور کہتے ہیں،
کہ اب چکھو عذابِ نار (۵۰)

ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝

اور یہ سب ہے ان اعمال کے باعث،
تمہارے اپنے ہاتھوں نے دیئے انجام جو،
اللہ نہیں ہے ظلم کرتا اپنے بندوں پر (۵۱)

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ

(ہے ان لوگوں کی حالت اس طرح)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 235 of 2222

فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِیٌّ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ﴿۵۲﴾

جس طرح تھی فرعونیوں کی اور ان سے پہلے لوگوں کی،
انہوں نے تھا کیا انکار آیاتِ الٰہی سے،
اور (اللہ) نے انہیں ان کے گناہوں کے سبب پکڑا،
یقیناً وہ قوی ہے اور عذابِ سخت کا مالک (۵۲)

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ یَكُ مُغَیِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰی قَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۵۳﴾

نہیں اللہ یہ کرتا، کسی بھی قوم کو نعمت عطا کر کے بدل دے پھر اسے،
جب تک بدل ڈالے نہ وہ خود کو،
ہے (اللہ) سننے والا، جاننے والا (۵۳)

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَغْرَقْنَاۤ اٰلَ فِرْعَوْنَ ۚ وَكُلٌّ كَانُوْا ظٰلِمِیْنَ ﴿۵۴﴾

(ہے ان لوگوں کی حالت اس طرح)
جس طرح تھی فرعونیوں کی اور ان سے پہلے لوگوں کی،
انہوں نے اپنے رب کی آیتیں جھٹلائیں،
اور ان کے گناہوں کے سبب ہم نے انہیں برباد کر ڈالا،
کیا فرعونیوں کو غرق ہم نے، وہ بہت ظالم تھے (۵۴)

اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۵﴾

اور اللہ کے نزدیک سارے جانداروں میں ہیں کافر بدتریں،
ایمان جو لاتے نہیں (۵۵)

اَلَّذِیْنَ عٰهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ یَنْقُضُوْنَ عَهْدَهُمْ فِیْ كُلِّ مَرَّةٍ وَّهُمْ لَا یَتَّقُوْنَ ﴿۵۶﴾

جن سے کیا ہے عہد و پیماں آپ نے،
ہر بار اپنے عہد کو خود توڑ دیتے ہیں وہ، اور ڈرتے نہیں ہرگز (۵۶)

فَاِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِی الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِمْ مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ یَذَّكَّرُوْنَ ﴿۵۷﴾

سو جب آ جائیں غالب آپ ان پر جنگ میں،
تو لیں خبر ایسی کہ بھاگ اٹھیں وہ،
اور جو پشت پر ان کی ہیں، وہ بھی،
اور انہیں عبرت ہو اس سے (۵۷)

وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِیَانَةً فَانْۢبِذْ اِلَیْهِمْ عَلٰی سَوَآءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْخَآئِنِیْنَ ﴿۵۸﴾

اور خیانت کا کسی بھی قوم سے گر تم کو اندیشہ ہو،
تو پھر عہد نامہ پھینک دو ان کا انہی کی سمت،
دو ان کو برابر کا جواب،
(اللہ) خیانت کرنے والوں کو نہیں ہے چاہتا ہرگز (۵۸)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 236 of 2222

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَبَقُوْا ۭ اِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُوْنَ ۝

کبھی سوچیں نہ یہ کافر،
(مسلمانوں سے) آگے بڑھ گئے ہیں وہ،
(مسلمانوں کو) عاجز کرنہیں سکتے وہ ہرگز (۵۹)

وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ۭ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۝

اور (مسلمانو!) رکھو تیار اپنی قوتِ بازو بھی گھوڑے بھی،
جہاں تک استطاعت ہو،
اور اس سے اپنے اور اللہ کے سارے دشمنوں کو،
اور علاوہ ان کے اوروں کو رکھو ہیبت میں تم،
جن کو نہیں تم جانتے، اللہ لیکن جانتا ہے،
اور کرو گے خرچ جو راہِ خدا میں تم، صلہ اس کا دیا جائے گا تم کو،
اور تمہارا حق نہ مارا جائے گا ہرگز (۶۰)

وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝

اگر یہ صلح کی جانب جھکیں، تو تم بھی جھک جاؤ ادھر،
اللہ پر رکھو بھروسا، وہ نہایت سننے والا، جاننے والا ہے (۶۱)

وَاِنْ يُّرِيْدُوْٓا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ ۭ هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ ۝

(اے مرسلؐ!) اگر یہ دینا چاہیں آپؐ کو دھوکا،
(تو کچھ پروا نہیں) کافی خدا ہے آپؐ کی خاطر،
وہی تو ہے کہ جس نے تقویت دی آپؐ کو،
اپنی مدد سے اور مسلمانوں کی طاقت سے (۶۲)

وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ۭ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝

اور الفت ڈال دی ان کے دلوں میں،
آپؐ اگر سب خرچ کر دیتے کہ جو کچھ ہے زمیں میں،
تب بھی ان کے دل نہ ہرگز موڑ سکتے تھے،
یہ اللہ ہی ہے، جس نے ان کے دل میں ڈال دی الفت،
وہ غالب اور دانا ہے (۶۳)

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

اے پیغمبرؐ! خدا ہے آپؐ کے اور مومنوں کے واسطے کافی،
جو سب ہیں آپؐ کے پیرو (۶۴)

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ ۭ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ

اے پیغمبرؐ! ابھاریں آپؐ ان کو جنگ پر، جو اہلِ ایماں ہیں،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 237 of 2222

عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ۝

(خدا کا ان سے وعدہ ہے، مسلمانو!)
اگر ثابت قدم ہوں بیس تم میں سے، تو وہ آ جائیں گے دوسو پہ غالب،
اور تم میں سے اگر ہوں سو،
تو وہ آ جائیں گے غالب ہزار ان کافروں پر،
جو سمجھ بالکل نہیں رکھتے (٦٥)

اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا ۚ فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝

اب اللہ بوجھ کم کرتا ہے تم سے، جانتا ہے وہ کہ تم کمزور ہو کچھ،
اب اگر ثابت قدم ہوں تم میں سو، آ جائیں گے دوسو پہ وہ غالب،
اگر تم میں ہوں ایسے اک ہزار، آئیں گے غالب دگنے لوگوں پر،
اور اللہ صابروں کے ساتھ ہے (بیشک) (٦٦)

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِى الْاَرْضِ ۗ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ۖ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۗ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝

کسی بھی یہ نبی کی شان کے شایاں نہیں ہرگز،
کہ اس کے پاس ہوں قیدی،
نہ کچلا جائے جب تک دشمنوں کو ملک میں اچھی طرح،
تم مالِ دنیا چاہتے ہو اور اللہ چاہتا ہے آخرت کو،
اور اللہ غالب و دانا ہے (٦٧)

لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝

اللہ کا نہ ہوتا حکم گر پہلے سے، تو تم نے جو (فدیہ قیدیوں کا) ہے لیا،
تم کو عذاب سخت آ لیتا (٦٨)

فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ ۗ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

(مسلمانو!) حلال اور پاک جو مالِ غنیمت تم نے پایا ہے،
اسے کھاؤ اور اللہ سے ڈرو،
وہ بخشنے والا بھی ہے اور رحم والا بھی (٦٩)

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّمَنْ فِيْٓ اَيْدِيْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰٓى ۙ اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ خَيْرًا يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّآ اُخِذَ مِنْكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

اے پیغمبرؐ! کہیں ان قیدیوں سے آپؐ کے جو پاس ہیں،
اللہ تمہارے دل میں دیکھے گا اگر نیکی،
تو جو کچھ چھن گیا ہے مال تم سے، اس سے بہتر وہ تمہیں دے گا،
تمہاری سب خطائیں بخش دے گا وہ،
کہ وہ ہے بخشنے والا، نہایت رحم والا (٧٠)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 238 of 2222

وَاِنْ يُّرِيْدُوْا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ
مِنْ قَبْلُ فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝٧١

(اے پیمبرؐ!) آپؐ سے یہ لوگ ارادہ گر خیانت کا کریں،
تو یہ تو پہلے ہی خیانت کر چکے ہیں خود خدا سے،
آخر اس نے آپؐ کو غلبہ دیا ان پر،
اور اللہ جاننے والا ہے دانا بھی (۷۱)

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ
وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰۗىِٕكَ
بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يُهَاجِرُوْا
مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا ۚ وَاِنِ
اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰي قَوْمٍ بَيْنَكُمْ
وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝٧٢

جو لوگ ایمان لائے اور کی ہجرت جنھوں نے،
اور لڑے جو مال اور جاں سے خدا کی راہ میں،
اور وہ جنھوں نے دی پناہ اور کی مدد ان کی
(جنھوں نے کی ہے ہجرت)،
سب ہیں یہ آپس میں اک دوجے کے ساتھی،
اور جو ایماں تو لائے ہیں، مگر ہجرت نہیں کی،
وہ نہیں ساتھی تمہارے، جب تلک ہجرت نہ کر لیں،
اور اگر وہ دین کے بارے میں تم سے کچھ مدد چاہیں،
تو تم پر فرض ہے ان کی مدد،
ان کے سوا جن سے تمہارا عہد و پیماں ہے،
جو کچھ کرتے ہو تم، اللہ اس کو دیکھتا ہے (۷۲)

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ ۭ اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ
فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيْرٌ ۝٧٣

اور کافر ایک دوجے کے ہیں ساتھی،
گر عمل پیرا نہ ہر گز تم ہوئے احکام پر،
روئے زمیں پر اک بڑا ہو جائے گا بر پا فساد (۷۳)

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ
اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ
رِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝٧٤

اور لوگ جو ایمان لائے،
اور کی ہجرت جنھوں نے اور لڑے اللہ کی جو راہ میں،
اور دی پناہ اور کی مدد ان کی جنھوں نے، ہیں وہی دراصل مومن،
ان کی خاطر مغفرت ہے اور عزت کی ہے روزی (۷۴)

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا مَعَكُمْ
فَاُولٰۗىِٕكَ مِنْكُمْ ۭ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ

اور جو ایمان لائے بعد میں، اور کر کے ہجرت آ گئے پھر،
اور تمہارے ساتھ رہ کر جو لڑے، وہ لوگ بھی تم میں سے ہیں،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 239 of 2222

فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝٧٥

اور جو کتاب اللہ کی رو سے قرابت دار ہیں،
اک دوسرے سے وہ کہیں حقدار ہیں بڑھ کر،
یقیناً ہے خدا ہر چیز سے واقف (۷۵)

سورۂ توبہ ۹

سُوْرَةُ التَّوْبَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّتِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّسِتَّةَ عَشَرَ رُكُوْعًا

بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى الَّذِيْنَ عَاهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝١

(مسلمانو!)
خدا اور اس کے پیغمبر کی جانب سے ہے بیزاری کا (یہ اعلان)،
ان سب مشرکوں کے واسطے، جن سے کئے تھے عہد و پیماں تم نے (۱)

فَسِيْحُوْا فِي الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مُخْزِي الْكٰفِرِيْنَ ۝٢

(سن لو مشرکو!) تم ملک میں بس چار مہ تک اور چل پھر لو،
تمہیں معلوم ہونا چاہئے، تم کر نہیں سکتے کبھی عاجز خدا کو،
اور خدا بیشک ہے رسوا کرنے والا کافروں کو (۲)

وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ بَرِيْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۙ وَرَسُوْلُهٗ ۭ فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ ۭ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝٣

حج اکبر پر ہے یہ اعلان عام اللہ اور اس کے پیمبر کی طرف سے یوں،
کہ ہے بیزار اللہ اور پیغمبر بھی اس کا مشرکوں سے،
پس اگر توبہ کرو، تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے،
اگر پھیرو گے منہ، تو یاد رکھو! کر نہیں سکتے خدا کو تم کبھی عاجز،
(اے پیغمبر!) جو کافر ہیں، عذاب سخت کی ان کو خبر دیجے (۳)

اِلَّا الَّذِيْنَ عَاهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوْكُمْ شَيْـًٔا وَّلَمْ يُظَاهِرُوْا عَلَيْكُمْ اَحَدًا فَاَتِمُّوْٓا اِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ اِلٰى مُدَّتِهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝٤

سوا اُن مشرکوں کے، عہد و پیماں ہے تمہارا جن سے،
اور (پورا اسے کرنے میں) کوئی بھی کمی ہرگز نہیں کی ہے جنھوں نے،
اور مدد بھی کی نہیں ان کی جنھوں نے، جو مخالف ہیں تمہارے،
اور کرو تم عہد کی مدت کو پورا، جو بھی ہے ان سے،
ہے اللہ چاہتا پرہیزگاروں کو (۴)

فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَخُذُوْهُمْ وَاحْصُرُوْهُمْ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ ۭ اِنَّ

گزر جائیں جو حرمت کے مہینے، مشرکوں کو قتل کر ڈالو جہاں پاؤ،
انہیں پکڑو، انہیں گھیرو اور ان کی گھات میں بیٹھو،
اگر توبہ کریں وہ اور کریں قائم نماز اور دیں زکوٰۃ اپنی،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 240 of 2222

اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

تو ان کا راستہ پھر چھوڑ دو،
اللہ یقیناً بخشنے والا، نہایت مہرباں ہے (۵)

وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ ۝

اور (اے پیغمبرؐ!) کوئی مشرک پناہ مانگے اگر، دے دیں پناہ،
حتیٰ کہ اللہ کا کلام پاک وہ سننے لگے،
جائے اماں تک پھر اسے واپس بھی پہنچا دیں،
کہ ایسے لوگ ہیں بے علم (۶)

كَيْفَ يَكُوْنُ لِلْمُشْرِكِيْنَ عَهْدٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ رَسُوْلِهٖٓ اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ فَاسْتَقِيْمُوْا لَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝

اللہ اور پیمبرؐ مشرکوں سے کیسے کر سکتے ہیں کوئی عہد اور پیماں؟
سوا اُن کے، کہ جن سے عہد ہے تم نے کیا کعبے کے پاس،
اور جب تلک قائم رہیں وہ عہد پر اپنے، تو تم بھی عہد پر قائم رہو،
اللہ بیشک چاہتا ہے متقی لوگوں کو (۷)

كَيْفَ وَاِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوْا فِيْكُمْ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ۭ يُرْضُوْنَكُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ وَتَاْبٰى قُلُوْبُهُمْ ۠ وَاَكْثَرُهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝

لیکن کیسے ہو سکتا ہے پورا عہد؟
(جبکہ ان کی یہ حالت ہے) گر وہ تم پہ آ جائیں کبھی غالب،
نہ دیکھیں گے کبھی وہ اپنے رشتوں کو، نہ اپنے عہد و پیماں کو،
زباں سے تو ہیں خوش کرتے تمہیں وہ، مانتے لیکن نہیں دل ان کے،
اکثر ان میں فاسق ہیں (۸)

اِشْتَرَوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ اِنَّهُمْ سَاۗءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

انہوں نے بیچ ڈالا ہے خدا کی آیتوں کو تھوڑی سی قیمت پہ،
اور روکا ہے لوگوں کو خدا کی راہ سے،
بیشک نہایت ہے برا، جو کام یہ انجام دیتے ہیں (۹)

لَا يَرْقُبُوْنَ فِيْ مُؤْمِنٍ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُعْتَدُوْنَ ۝

لحاظ ان کو نہیں ہرگز کسی مومن کے بارے میں قرابت کا
نہ اپنے عہد و پیماں کا،
یہی حد سے تجاوز کرنے والے ہیں (۱۰)

فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ ۭ وَنُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝

اگر توبہ کریں یہ اور کریں قائم نماز اور دیں زکوٰۃ،
(اللہ کے نزدیک پھر) دینی ہیں یہ بھائی تمہارے،
اور بیاں کرتے ہیں اپنی آیتیں تفصیل سے ہم ان کی خاطر،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 241 of 2222

علم جو رکھتے ہیں (۱۱)

وَاِنْ نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْٓا اَىِٕمَّةَ الْكُفْرِ ۙ اِنَّهُمْ لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ ۝

گر یہ عہد کے بعد اپنی قسمیں توڑ دیں،
طعنہ زنی دیں میں تمہارے یہ کریں،
تو کفر کے ان سرغنوں سے تم لڑو پھر،
ان کی قسموں کا نہیں ہے اعتبار،
ایسے ہی شاید باز آئیں یہ (۱۲)

اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ وَهُمْ بَدَءُوْكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۭ اَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝

لڑو گے کیا نہ تم ان سے؟ جنھوں نے عہد کو توڑا ہے اپنے،
اور ہیں اس فکر میں، کر دیں پیمبرؐ کو وطن سے دور،
پہلی بار انہوں نے ہی لڑائی تم سے چھیڑی ہے،
بھلا ڈرتے ہو تم ان سے؟
اگر تم واقعی مومن ہو، تو اللہ کا ہی حق ہے کہ تم اس سے ڈرو (۱۳)

قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ۝

ان سے لڑو، اللہ تمہارے ہاتھ سے ان کو سزا دے گا،
انہیں رسوا کرے گا اور خلاف ان کے مدد دے گا تمہیں،
اور مومنوں کے دل کو وہ ٹھنڈا کرے گا (۱۴)

وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ ۭ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰي مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝

اور کرے گا ان کا غصہ دور،
چاہے گا جسے توبہ کی وہ توفیق دے گا،
وہ سبھی کچھ جاننے والا ہے، دانا ہے (۱۵)

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَكُوْا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلَا رَسُوْلِهٖ وَلَا الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيْجَةً ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝

سمجھ رکھا ہے کیا تم نے؟ دیا جائے گا تم کو چھوڑ یونہی؟
جبکہ اللہ نے ابھی دیکھا نہیں، تم میں مجاہد کون ہیں؟
جو دوستی رکھتے نہیں ہرگز کسی سے بھی،
سوا اللہ، پیمبرؐ اور مسلمانوں کے،
اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو، اللہ اس سے واقف ہے (۱۶)

مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۚ وَفِي النَّارِ

نہیں یہ مشرکوں کا کام، اللہ کی مساجد کو کریں آباد وہ،
جبکہ وہ اپنے کفر کے شاہد ہیں خود ہی،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 242 of 2222

هُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿١٧﴾

اور سبھی اعمال ان کے ہیں اکارت
اور ہمیشہ کے لئے وہ ہیں جہنم میں (۱۷)

اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ﴿١٨﴾

وہی آباد کر سکتے ہیں (اللہ) کی مساجد کو،
جو (اللہ) اور یوم آخرت پر لائے ہوں ایماں،
کریں قائم نماز اور دیں زکوٰۃ اور خوف رکھتے ہوں نہ (اللہ) کے سوا کوئی،
یہی ہوں گے ہدایت پانے والوں میں (۱۸)

اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجٰهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٩﴾

بھلا پانی پلانا حاجیوں کو اور بیت اللہ کی خدمت،
برابر ہے اک ایسے شخص کے؟
ایمان جو لایا ہو (اللہ) اور یوم آخرت پر،
اور جہاد اللہ کی رہ میں کیا ہو جس نے،
یہ اللہ کے نزدیک ہو سکتے نہیں ہرگز برابر،
ظالموں کو وہ نہیں دیتا ہدایت (۱۹)

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۙ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿٢٠﴾

لوگ جو ایمان لائے اور کی ہجرت جنھوں نے،
اور لڑے اللہ کی رہ میں جو اپنے مال اور جاں سے،
تو ہے اللہ کے نزدیک ان کا مرتبہ اونچا،
یہی ہیں کامیاب و کامراں (۲۰)

يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ﴿٢١﴾

ان کو بشارت ان کا رب دیتا ہے اپنی رحمت و خوشنودی و جنت کی،
ان کے واسطے ہے دائمی نعمت وہاں (۲۱)

خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿٢٢﴾

یہ رہنے والے ہیں سدا اس میں،
اور ان کا اجر ہے بھاری خدا کے پاس (۲۲)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٢٣﴾

اے ایمان والو!
اپنے باپ اور بھائیوں کو بھی نہ ہرگز تم بناؤ اپنا ساتھی،
وہ اگر ایمان پر دیں کفر کو ترجیح،
اور جو باوجود اس کے بنائیں اپنا ساتھی، وہ بہت ظالم ہیں (۲۳)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 243 of 2222

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ
وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ اِقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ
كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ
رَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ
وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝

(اے مرسلؐ!) یہ کہہ دیجے،
تمہارے باپ بیٹے اور بھائی اور تمہاری بیویاں اور خاندان،
اور مال جو تم نے کمایا ہے،
تمہاری وہ تجارت جس کے گھاٹے سے ہو تم ڈرتے،
تمہارے گھر جو تم کو ہیں پسند،
اللہ اور اس کے پیمبرؐ سے اور حق کی رہ میں لڑنے سے بھی،
گر محبوب ہیں تم کو،
کرو پھر انتظار، اللہ لے آئے عذاب اپنا،
کہ وہ دیتا نہیں ہرگز ہدایت فاسقوں کو (۲۴)

لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ ۙ وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ
اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْـًٔا وَّضَاقَتْ
عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ ۝

اور مدد کی ہے تمہاری (اس سے پہلے بھی)،
بہت سے موقعوں پر حق تعالیٰ نے،
تھا جب یوم حنین اور ناز تم کرتے تھے کثرت پر،
مگر آئی نہ کوئی کام کثرت اور زمیں تھی تنگ تم پر وسعتوں کے باوجود،
اور پھیر کر تم پیٹھ بھاگے تھے (۲۵)

ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَ
اَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ۚ وَعَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ وَذٰلِكَ
جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ۝

تو پھر اللہ نے اپنے نبیؐ اور مومنوں کو دی تسلی،
اور (فرشتوں کے) وہ لشکر اس نے بھیجے، جو نہیں تم دیکھتے تھے،
اور سزا دی کافروں کو اور یہی ان کا تھا بدلہ (۲۶)

ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ ۝

اور اس کے بعد پھر جس کو خدا چاہے گا، توبہ کی اسے توفیق دے گا،
وہ ہے بے حد بخشنے والا، نہایت رحم والا (۲۷)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ
الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ۚ وَاِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ
يُغْنِيْكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖٓ اِنْ شَآءَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝

اے مسلمانو! جو مشرک ہیں، وہ ہیں ناپاک،
وہ اس سال کے بعد آئیں مت کعبے کے اب نزدیک،
گر ہو مفلسی کا خوف تم کو،
تو اگر چاہا خدا نے، تم کو اپنے فضل سے کر دے گا مالا مال،
بیشک وہ ہے مالک علم و حکمت کا (۲۸)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 244 of 2222

قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا
يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ
مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ
يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ﴿٢٩﴾

لڑو ان سے، کہ جو اہلِ کتاب ان میں ہیں،
اور لائے نہیں ایمان جو اللہ اور روزِ قیامت پر،
نہیں کرتے حرام اس کو،
حرام اللہ اور اس کے نبیؐ نے ہے کیا جس کو،
نہ دینِ حق کو وہ ہیں مانتے،
حتیٰ کہ ہو کر پست اپنے ہاتھ سے جزیہ تمہیں دے دیں (۲۹)

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ِۨابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ
ابْنُ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ ۚ يُضَاهِـُٔوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ۭ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿٣٠﴾

یہ کہتے ہیں یہود، اللہ کا بیٹا ہے عزیرؑ،
اور جو ہیں نصرانی، وہ کہتے ہیں، مسیح اللہ کا بیٹا ہے،
یہ بات ان کے ہے منہ کی، نقل یہ کرتے ہیں پہلے کافروں کی،
ان کو بس اللہ کرے غارت، یہ کیسے بہکے جاتے ہیں! (۳۰)

اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ
وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ ۚ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا
وَّاحِدًا ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٣١﴾

انہوں نے چھوڑ کر اللہ کو،
اپنے عالموں اور راہبوں کو اور عیسیٰؑ ابنِ مریم کو بنا ڈالا ہے اپنا رب،
اگرچہ حکم معبودِ حقیقی کی عبادت کا ہوا ہے ان کو،
کوئی بھی نہیں جس کے سوا معبود،
اور وہ پاک ان کے شرک سے ہے (۳۱)

يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ
اِلَّآ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿٣٢﴾

یہ تو وہ ہیں، چاہتے ہیں اپنی پھونکوں سے بجھا دیں نور اللہ کا،
مگر ہرگز نہیں منظور یہ اللہ کو،
اپنے نور کو پورا کرے گا وہ، اگرچہ کافروں کو ہو برا محسوس (۳۲)

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ
عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ﴿٣٣﴾

اور اللہ ہی تو ہے،
کہ جس نے اپنے پیغمبرؐ کو بھیجا ہے ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ،
اس واسطے، تاکہ کرے اس کو وہ سب ادیان پر غالب،
ہو بیشک مشرکوں کو ناگوار (۳۳)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ
لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ

اے اہلِ ایماں!
ہیں بہت سے عالم و عابد بھی راہب بھی (یہودی اور نصرانی)،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 245 of 2222

اللّٰهِ ۙ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۙ

جوکھا جاتے ہیں ناحق مال لوگوں کا،
اوران کو روکتے ہیں جو خدا کی رہ سے،
اور جو سیم وزر کو جمع کرتے ہیں،
اوراس کو خرچ وہ کرتے نہیں اللہ کی رہ میں،
سنادیں اک عذاب سخت کی ان کو خبر (۳۴)

يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ
وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ۭ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا
كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ۝

جس دن تپایا جائے گا یہ مال دوزخ کی بھڑکتی آگ میں،
اوراس سے داغا جائے گا پیشانیوں اور پہلوؤں اوران کی پیٹھوں کو،
(کہا جائے گا) یہ تھا وہ خزانہ، جوڑ رکھا تھا جو اپنے واسطے تم نے،
سواب چکھو مزا اس جوڑنے کا تم (۳۵)

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ
يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ۭ ذٰلِكَ الدِّيْنُ
الْقَيِّمُ ۙ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ ۭ وَقَاتِلُوا
الْمُشْرِكِيْنَ كَاۗفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَاۗفَّةً ۭ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ
مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ۝

کتاب اللہ میں اللہ کے یہاں بارہ مہینے ہیں،
اسی دن سے، کہ جب اس نے زمیں اور آسمانوں کو کیا ہے خلق،
ان میں چار حرمت کے مہینے ہیں، یہی ہے دیں کی سیدھی رہ،
سوتم (ان چار مہ میں کشت وخوں کر کے) کرو مت ظلم خود پر،
اور لڑو تم مشرکوں سے، جس طرح لڑتے ہیں سب مل کر وہ تم سے،
جان لو! ہے ساتھ اللہ متقی لوگوں کے (۳۶)

اِنَّمَا النَّسِيْۗءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ ۭ يُضَلُّ بِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
يُحِلُّوْنَهٗ عَامًا وَّيُحَرِّمُوْنَهٗ عَامًا لِّيُوَاطِـُٔوْا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ
اللّٰهُ فَيُحِلُّوْا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ ۭ زُيِّنَ لَهُمْ سُوْۗءُ اَعْمَالِهِمْ ۭ وَاللّٰهُ
لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝

تبدیلی مہینوں میں کسی بھی طرح کی کرنا، ہے بڑھنا کفر میں،
اس سے یہ کافر گمرہی میں ہیں پڑے رہتے،
یہ کرتے ہیں حلال اک سال، تو اک سال کرتے ہیں حرام اس کو،
کہ یوں پوری کریں تعداد حرمت کے مہینوں کی،
مقرر جو خدا نے کردئے ہیں،
اور پھر کرلیں حلال اس کو، کہ اللہ نے کیا ہے جو حرام،
ان کے برے اعمال ان کو خوشنما معلوم ہوتے ہیں،
اور اللہ رہ ہدایت کی نہیں ہرگز دکھاتا کافروں کو (۳۷)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

اے مسلمانو! تمہیں کیا ہو گیا ہے؟

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 246 of 2222

اثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِ ؕ اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ ۚ
فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِى الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ ﴿٣٨﴾

جب کہا جاتا ہے تم نکلو خدا کی راہ میں،
تو تم زمیں کے ساتھ لگ جاتے ہو،
کیا بس ریجھ بیٹھے ہو حیاتِ دنیوی پر تم بجائے آخرت کے،
یہ سروساماں حیاتِ دنیوی کا، کم بہت ہے آخرت سے (۳۸)

اِلَّا تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ وَّيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ
وَلَا تَضُرُّوْهُ شَيْـًٔا ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٣٩﴾

تم اگر نکلے نہیں، تو پھر خدا تم کو عذاب سخت دے گا،
اور تمہاری وہ جگہ لے آئے گا اک دوسری پھر قوم،
تم اس کو نہیں نقصان دے سکتے کوئی، اللہ ہے ہر چیز پر قادر (۳۹)

اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِىَ
اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِى الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ
اللّٰهَ مَعَنَا ۚ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ
لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى ؕ وَكَلِمَةُ
اللّٰهِ هِىَ الْعُلْيَا ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٤٠﴾

اگر تم نے پیمبرؐ کی نہ کی کوئی مدد تو کیا؟
خدا نے تو مدد اس وقت بھی ان کی تھی فرمائی،
جب ان کو کافروں نے (دیس سے) باہر نکالا تھا،
وہ دونوں غار میں تھے، کہہ رہے تھے اپنے ساتھی سے وہ،
گھبراؤ نہیں، (اللہ) ہمارے ساتھ ہے،
اللہ نے اپنی طرف سے دی تسلی ان کو،
اور ان کی مدد کی لشکروں سے، جو نظر آتے نہ تھے تم کو،
اور اہلِ کفر کا نیچا کیا بول، اور آخر بول بالا ہے تو (اللہ) کا،
کہ وہ ہے غالب و دانا (۴۰)

اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ فِىْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٤١﴾

نکل آؤ (خدا کی رہ میں تم) ہو کر مسلح یا نہتے ہی،
اور اپنے مال اور جاں سے لڑو راہِ خدا میں،
یہ تمہارے حق میں بہتر ہے، اگر تم علم رکھتے ہو (۴۱)

لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيْبًا وَّسَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوْكَ وَلٰكِنْ
بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ ؕ وَسَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا
لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ ۚ يُهْلِكُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّهُمْ
لَكٰذِبُوْنَ ﴿٤٢﴾

(اے پیغمبرؐ!) اگر کچھ فائدہ ہوتا، سفر آسان کچھ ہوتا،
تو پھر یہ آپؐ کے پیچھے چلے آتے، مگر ان کو نظر آیا کٹھن رستہ،
اب (اللہ) کی قسم کھا کر کہیں گے یہ،
اگر طاقت ہمیں ہوتی تو ہم چلتے تمہارے ساتھ،
یہ خود کو ہلاکت میں رہے ہیں ڈال،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 247 of 2222

اور اللہ تو ہے جانتا، یہ لوگ جھوٹے ہیں (۴۲)

عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ ۚ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَتَعْلَمَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۴۳﴾

(اے پیغمبرؐ!) معاف (اللہ) کرے،
کیوں آپؐ نے ان کو اجازت کی عطا؟
حتیٰ کہ ہو جاتا یہ ظاہر کون سچے کون جھوٹے ہیں؟ (۴۳)

لَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۴﴾

ہے (اللہ) اور یوم آخرت پر جن کا ایماں،
وہ نہیں لیں گے اجازت آپؐ سے ہرگز کہ وہ رہ جائیں پیچھے،
وہ تو بلکہ چاہتے ہیں مال اور جاں سے لڑیں راہِ خدا میں،
اور (اللہ) جانتا ہے متقی لوگوں کو (۴۴)

اِنَّمَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَارْتَابَتْ قُلُوْبُهُمْ فَهُمْ فِيْ رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُوْنَ ﴿۴۵﴾

یہ رخصت طلب کرتے ہیں وہ،
جن کا نہیں ایمان (اللہ) اور یومِ آخرت پر،
جن کے دل ہیں مبتلا شک میں،
وہ اپنے شک کے باعث ہیں تردد میں (۴۵)

وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً وَّلٰكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ انْۢبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ وَقِيْلَ اقْعُدُوْا مَعَ الْقٰعِدِيْنَ ﴿۴۶﴾

ارادہ ان کا گر ہوتا نکلنے کا،
تو پھر اس کے لئے سامان بھی تیار رکھتے وہ،
مگر اللہ کو اٹھنا تھا ان کا ناپسند، اس واسطے روکے رکھا ان کو،
اور ان سے کہہ دیا، بیٹھے رہو تم بیٹھنے والوں کے ساتھ (۴۶)

لَوْ خَرَجُوْا فِيْكُمْ مَّا زَادُوْكُمْ اِلَّا خَبَالًا وَّلَاَوْضَعُوْا خِلٰلَكُمْ يَبْغُوْنَكُمُ الْفِتْنَةَ ۚ وَفِيْكُمْ سَمّٰعُوْنَ لَهُمْ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۷﴾

(اے مومنو!) یہ لوگ تم میں ہو کے شامل گر نکلتے بھی،
تو پھر کچھ بھی نہ کرتے یہ شرارت کے سوا،
بلکہ فساد و فتنہ انگیزی کی خاطر دوڑتے پھرتے،
ہیں تم میں ان کے کچھ جاسوس بھی،
اللہ ایسے ظالموں کو جانتا ہے خوب (۴۷)

لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ مِنْ قَبْلُ وَقَلَّبُوْا لَكَ الْاُمُوْرَ حَتّٰى جَآءَ الْحَقُّ وَظَهَرَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ﴿۴۸﴾

(اے مرسلؐ) انہوں نے اس سے پہلے بھی کئی فتنے تراشے،
اور کئی بار آپؐ کے کاموں کو الٹانے کی کوشش میں رہے،
حتیٰ کہ حق ظاہر ہوا اور ہو گیا حکمِ خدا غالب،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 248 of 2222

اگرچہ ناگوار ان کو ہوا (۴۸)

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ ائْذَنْ لِّيْ وَلَا تَفْتِنِّيْ ۭ اَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا ۭ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ۝۴۹

اور کوئی کہتا ہے یہ ان میں سے،
مجھے تو آپؐ رخصت دیں، نہ ڈالیں مجھ کو آفت میں،
سنو! آفت میں تو یہ خود پڑے ہیں،
اور جہنم کافروں کو چار سو گھیرے ہوئے ہے (۴۹)

اِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۚ وَاِنْ تُصِبْكَ مُصِيْبَةٌ يَّقُوْلُوْا قَدْ اَخَذْنَآ اَمْرَنَا مِنْ قَبْلُ وَيَتَوَلَّوْا وَّهُمْ فَرِحُوْنَ ۝۵۰

(اے پیمبرؐ!) کوئی آسائش ملے گر آپؐ کو، ان کو بری لگتی ہے،
اور کوئی مصیبت آ پڑے،
تو پھر یہ کہتے ہیں کہ ہم نے ٹھیک کر رکھا تھا اپنا کام پہلے ہی،
اور اپنا پھیر کر منہ وہ چلے جاتے ہیں خوش خوش (۵۰)

قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ۚ هُوَ مَوْلٰىنَا ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝۵۱

آپ کہہ دیجے، مصیبت آ نہیں سکتی کوئی ہم پر،
سوا اس کے کہ اللہ نے ہمارے واسطے لکھا ہو اس کو، وہ ہمارا آقا و مولا ہے،
اور اس پر بھروسہ چاہیے کرنا تمام ایمان والوں کو (۵۱)

قُلْ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَآ اِلَّآ اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ ۭ وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ اَنْ يُّصِيْبَكُمُ اللّٰهُ بِعَذَابٍ مِّنْ عِنْدِهٖٓ اَوْ بِاَيْدِيْنَا ۚ فَتَرَبَّصُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ مُّتَرَبِّصُوْنَ ۝۵۲

یہ کہہ دیجے، ہمارے حق میں تم ہو منتظر جس چیز کے،
وہ دو بھلی باتوں میں ہے اک،
اور تمہارے حق میں ہم ہیں منتظر،
یا تو سزا دے کوئی تم کو خدا خود اپنی جانب سے،
یا پھر دے وہ ہمارے ہاتھ سے تم کو سزا کوئی،
سو تم بھی منتظر ہو اور ہم بھی منتظر ہیں (۵۲)

قُلْ اَنْفِقُوْا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا لَّنْ يُّتَقَبَّلَ مِنْكُمْ ۭ اِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝۵۳

آپؐ کہہ دیجے، خوشی یا ناخوشی سے تم کرو گے خرچ جو،
ہرگز نہ وہ مقبول ہوگا (بارگاہِ ایزدی میں)،
تم ہو فاسق لوگ (۵۳)

وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّآ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَلَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ۝۵۴

ان کے خرچ نامقبول ہونے کا سبب یہ ہے،
کہ یہ اللہ اور اس کے پیمبرؐ کے ہیں منکر،
اور بڑی سستی سے آتے ہیں ادا کرنے نماز،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 249 of 2222

اور خرچ کرتے ہیں برے دل سے (۵۴)

فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ ۭ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ۝

تعجب میں نہ ڈالیں مال اور اولاد ان کے آپؐ کو،
اللہ کی مرضی یہ ہے، ان کو سزا دے وہ دنیا میں،
اور ایسے کفر کی حالت میں ان کی جان نکل جائے (۵۵)

وَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ ۭ وَمَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَّفْرَقُوْنَ ۝

قسم اللہ کی کھا کر یہ کہتے ہیں کہ ہم تم میں سے ہیں،
حالانکہ تم میں سے نہیں یہ،
اصل میں ڈرپوک اور بزدل ہیں یہ (۵۶)

لَوْ يَجِدُوْنَ مَلْجَاً اَوْ مَغٰرٰتٍ اَوْ مُدَّخَلًا لَّوَلَّوْا اِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَحُوْنَ ۝

پائیں اگر کوئی بچاؤ کی جگہ یہ، قلعہ ہو یا غار گھسنے کے لئے کوئی،
تو بھاگ اٹھیں یہ بگٹٹ الٹے پاؤں (۵۷)

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّلْمِزُكَ فِي الصَّدَقٰتِ ۚ فَاِنْ اُعْطُوْا مِنْهَا رَضُوْا وَاِنْ لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَآ اِذَا هُمْ يَسْخَطُوْنَ ۝

ان میں وہ بھی ہیں کہ جو صدقات کی تقسیم میں ہیں نکتہ چینی آپؐ پر کرتے،
اگر مل جائے کچھ ان کو، تو خوش ہیں اور نہ مل پائے،
تو جاتے ہیں بگڑ (۵۸)

وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۙ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗٓ ۙ اِنَّآ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ ۝

اللہ اور اس کے پیمبرؐ کی عطا پر یہ اگر ہوتے رضامند،
اور کہہ دیتے کہ اللہ ہی ہمیں کافی ہے،
وہ اور اس کا پیغمبرؐ ہی اپنے فضل سے دے گا ہمیں،
ہم لو لگائے بیٹھے ہیں اللہ سے،
تو یہ بہت بہتر تھا ان کے واسطے (۵۹)

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَاۗءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۭ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝

صدقات (یعنی ساری خیرات وزکوٰۃ) ان کے لئے ہیں،
جو ہیں مسکین اور فقیر،
اور ان کی خاطر کارکن ہیں جو،
اور ان کے واسطے منظور جن کے قلب کی تالیف ہو،
یا پھر غلاموں کو چھڑانے، قرضداروں اور خدا کے راستے میں لڑنے والوں،
اور سفر پر جانے والوں کے لئے،
یہ ہیں حقوق اللہ کی جانب سے مقرر،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 250 of 2222

اور اللہ علم اور حکمت کا مالک ہے (٦٠)

وَمِنْهُمُ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ ۭ قُلْ اُذُنُ
خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَرَحْمَةٌ
لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۭ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ
عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

اوران میں کچھ ہیں ایسے بھی، ستاتے ہیں جو پیغمبرؐ کو،
کہتے ہیں کہ وہ کانوں کے کچے ہیں،
یہ کہہ دیجے، تمہاری بہتری کے واسطے ہیں کان ان کے،
ان کا ہے ایمان اللہ پر،
مسلمانوں کی ہے ہر بات کا ان کو یقیں،
رحمت وہ ہیں ایمان والوں کے لئے،
اور جو ستاتے ہیں رسول اللہ کو،
ان کے لئے ہے اک عذاب سخت (٦١)

يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ لِيُرْضُوْكُمْ ۚ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَحَقُّ
اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝

(اے ایمان والو!) خوش تمہیں کرنے کی خاطر یہ قسم کھاتے ہیں اللہ کی،
اگر ہوتے یہ سچے صاحبِ ایماں،
تو اللہ اور پیغمبرؐ کو یہ رکھتے زیادہ خوش (٦٢)

اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ
جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيْهَا ۭ ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ ۝

نہیں کیا جانتے یہ لوگ؟
اللہ اور پیمبر کا مخالف جو بھی ہوگا، اس کی خاطر نارِ دوزخ ہے،
سدا جس میں رہے گا وہ، یہ رسوائی بہت بھاری ہے (٦٣)

يَحْذَرُ الْمُنٰفِقُوْنَ اَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةٌ تُنَبِّئُهُمْ
بِمَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۭ قُلِ اسْتَهْزِءُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ مُخْرِجٌ مَّا
تَحْذَرُوْنَ ۝

جو بھی ہیں منافق، ان کو اس کا خوف رہتا ہے،
کہیں سورت مسلمانوں پہ نازل ہو نہ کوئی،
جو دلوں کے راز بتلا دے انہیں،
کہہ دیں (اے پیغمبرؐ! انہیں) بیشک اڑاؤ تم مذاق،
اللہ ظاہر کرنے والا ہے اسے، جس سے کہ تم ڈرتے ہو (٦٤)

وَلَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ۭ قُلْ
اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ۝

گر آپؐ ان سے پوچھیں،
صاف کہہ دیں گے کہ ہم آپس میں ہنستے کھیلتے تھے،
آپؐ کہہ دیجے یہ ان سے،
کیا ہنسی کے واسطے ہیں رہ گئے اللہ اور اس کی آیتیں اور اس کا پیغمبرؐ ہی؟ (٦٥)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 251 of 2222

لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ۭ اِنْ نَّعْفُ عَنْ
طَاۗىِٕفَةٍ مِّنْكُمْ نُعَذِّبْ طَاۗىِٕفَةًۢ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا
مُجْرِمِيْنَ ۝

یوں مت اب بناؤ تم بہانے، پھر گئے ہو اپنے تم ایمان سے،
گر درگزر ہم کر بھی لیں تم میں سے کچھ لوگوں سے،
تو بھی کچھ کو ان کے جرم کی دیں گے سزا ہم سخت (٦٦)

اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ
بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ
اَيْدِيَهُمْ ۭ نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ ۭ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ
الْفٰسِقُوْنَ ۝

آپس میں منافق مرد و عورت ایک ہیں سب،
یہ بری باتوں کا کہتے ہیں، بھلی باتوں سے یہ ہیں روکتے،
اور بند رکھتے ہیں یہ اپنے ہاتھ،
(اللہ) کو گئے یہ بھول، تو (اللہ) نے بھی ان کو دیا پھر چھوڑ،
بیشک جو منافق ہیں وہ فاسق ہیں (٦٧)

وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ
فِيْهَا ۭ هِىَ حَسْبُهُمْ ۚ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۝

منافق عورتوں مردوں سے اور کفار سے (اللہ) نے ہے وعدہ کیا نارِ جہنم کا،
جہاں یہ رہنے والے ہیں ہمیشہ اور وہی ہے ان کے لائق،
ان پہ لعنت ہے خدا کی،
اور ان کے واسطے ہے اک عذابِ دائمی (٦٨)

كَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً وَّاَكْثَرَ اَمْوَالًا وَّ
اَوْلَادًا ۭ فَاسْتَمْتَعُوْا بِخَلَاقِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلَاقِكُمْ
كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلَاقِهِمْ وَخُضْتُمْ
كَالَّذِيْ خَاضُوْٓا ۭ اُولٰۗىِٕكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا
وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝

(اور تم منافق لوگ ہو) ان کی طرح جو تم سے پہلے تھے،
وہ قوت میں تھے بڑھ کر تم سے،
اور تھے مال اور اولاد میں بھی وہ کہیں بڑھ کر،
وہ اپنا پا گئے حصہ اور اپنا پا لیا ہے تم نے بھی حصہ،
کہ جیسے پایا تم سے پہلے لوگوں نے،
وہ باطل میں رہے جس طرح ڈوبے،
تم بھی ویسے ہی رہے باطل میں ڈوبے،
ان کے سب اعمال غارت ہو گئے دنیا و عقبیٰ میں،
اور ایسے لوگ ہیں گھاٹے میں (٦٩)

اَلَمْ يَاْتِهِمْ نَبَاُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّ
ثَمُوْدَ ۡ وَقَوْمِ اِبْرٰهِيْمَ وَاَصْحٰبِ مَدْيَنَ
وَالْمُؤْتَفِكٰتِ ۭ اَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۭ فَمَا كَانَ اللّٰهُ

کیا اُن تک نہیں پہنچی ہیں خبریں،
قومِ نوح و قومِ ابراہیم اور عاد و ثمود اور اہلِ مدین،
اور الٹی بستیوں کے رہنے والوں کی؟

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 252 of 2222

لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿٧٠﴾

پیمبر اُن کے پاس آئے دلیلیں لے کے،
(لیکن وہ نہ مانے اور عذاب سخت آیا ان پہ)
اللہ نے نہ ان پر ظلم ڈھایا، بلکہ خود پر ظلم وہ کرتے رہے (۷۰)

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ اُولٰۗىِٕكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٧١﴾

جو صاحبِ ایماں ہیں مرد اور عورتیں،
ساتھی ہیں آپس میں وہ سب اک دوسرے کے،
حکم دیتے ہیں، بھلائی کا وہ اور ہیں روکتے ہر اک برائی سے،
بجالاتے ہیں پابندی سے وہ اپنی نمازیں، اور دیتے ہیں زکوٰۃ،
اللہ اور اس کے پیمبرؐ کی وہ کرتے ہیں اطاعت،
ان پہ اللہ رحم فرمائے گا، وہ ہے غالب و دانا (۷۱)

وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ۭ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿٧٢﴾

جو مرد اور عورتیں ہیں اہلِ ایماں،
ان سے ہے اللہ نے وعدہ کیا ان جنتوں کا،
جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں،
اور ایسے پاک صاف عمدہ مکانوں کا،
جہاں وہ رہنے والے ہیں سدا،
اللہ کی خوشنودی بڑی شے ہے،
یہی سب سے بڑی ہے کامیابی (۷۲)

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ۭ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿٧٣﴾

اے نبیؐ! جاری رکھیں اپنا جہاد ان سے، جو کافر اور منافق لوگ ہیں،
ان پر کریں سختی، جہنم ہے مقام ان کا، ٹھکانا بدتریں ہے جو (۷۳)

يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ۭ وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوْا بِمَا لَمْ يَنَالُوْا ۚ وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَاِنْ يَّتُوْبُوْا يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَمَا لَهُمْ فِي الْاَرْضِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿٧٤﴾

قسم کھا کھا کے اللہ کی یہ کہتے ہیں کہ ہم نے تو نہیں کچھ بھی کہا،
حالانکہ منہ سے کفر کا کلمہ انہوں نے ہے کہا،
اور ہو گئے کافر یہ بعد اسلام لانے کے،
نہ پورا کر سکے وہ کام، چاہا تھا انہوں نے جو،
مسلمانوں سے بدلہ لے رہے ہیں اس لئے یہ لوگ،
کیونکہ ان کو اپنے فضل سے اللہ اور اس کے پیمبرؐ نے غنی فرما دیا ہے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 253 of 2222

یہ اگر توبہ کریں اب بھی، تو بہتر ان کے حق میں ہے،

وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ اٰتٰىنَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٧٥﴾

اگر یہ یونہی منہ موڑے رہیں،
اللہ دنیا اور عقبیٰ میں انہیں دے گا عذاب سخت،
اور روئے زمیں پر ان کا کوئی حامی و ناصر نہیں ہوگا (۷۴)
اور ان میں لوگ وہ بھی ہیں، کیا تھا عہد اللہ سے جنھوں نے یہ،
کہ اپنے فضل سے دے گا اگر وہ مال،
ہم صدقات اور خیرات دیں گے،
اور ہو جائیں گے شامل نیک لوگوں میں (۷۵)

فَلَمَّآ اٰتٰىهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٧٦﴾

مگر اللہ نے اپنے فضل سے ان کو دیا، تو یہ لگے کرنے بخیلی،
اور لیا منہ موڑ انہوں نے (۷۶)

فَاَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِيْ قُلُوْبِهِمْ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَوْنَهٗ بِمَآ اَخْلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ وَبِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ﴿٧٧﴾

یوں سزا کے طور پر ڈالا نفاق ان کے دلوں میں حق تعالیٰ نے ہے اس دن تک،
کہ جب اس سے ملیں گے یہ،
(فقط اس واسطے تھا یہ)
کہ ان لوگوں نے کی اللہ سے وعدہ خلافی اور یہ جھوٹے تھے (۷۷)

اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿٧٨﴾

بھلا ان کو نہیں معلوم؟
اللہ ان کے دل کے بھید اور سرگوشیوں کو جانتا ہے سب سے بڑھ کر،
اور وہ واقف ہے ساری غیب کی باتوں سے (۷۸)

اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقٰتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ ۙ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٧٩﴾

جو لوگ ان مسلمانوں پہ طعنہ زن ہیں،
جو دل کھول کر خیرات کرتے ہیں، اور اُن کی جو اُڑاتے ہیں ہنسی،
جن کو نہیں ہے کچھ بھی حاصل اپنی محنت کے سوا،
ایسے ہی لوگوں کی اُڑاتا ہے ہنسی اللہ،
اور ان کے واسطے ہے اک عذاب سخت (۷۹)

اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ۭ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ

ان کے حق میں بخشش آپ چاہیں یا نہ چاہیں، ہے برابر،
آپ ستر بار بھی گر چاہیں ان کے واسطے بخشش،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 254 of 2222

وَرَسُوْلِهٖ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝

تو اللہ ان کو بخشے گا نہ ہرگز،
کیونکہ اللہ اور پیمبرؐ کے ہیں وہ منکر،
نہیں دیتا خدا ہرگز ہدایت فاسقوں کو (۸۰)

فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَكَرِهُوْٓا اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِي الْحَرِّ ۭ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا ۭ لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ ۝

اور رسول اللہ کے جانے کے بعد اپنے گھروں میں بیٹھنے والے،
بہت خوش ہیں،
پسند ان کو نہ تھا لڑنا خدا کی رہ میں اپنے مال اور جاں سے،
وہ کہتے تھے کہ اس گرمی میں مت نکلو،
تو کہہ دیجے، جہنم کی ہے آگ اس سے کہیں بڑھ کر،
سمجھتے کاش اسے وہ (۸۱)

فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا ۚ جَزَاۗءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝

چاہئے ان کو، کہ وہ تھوڑا ہنسیں، روئیں زیادہ،
اس کے بدلے میں جو وہ کرتے رہے ہیں (۸۲)

فَاِنْ رَّجَعَكَ اللّٰهُ اِلٰى طَاۗىِٕفَةٍ مِّنْهُمْ فَاسْتَاْذَنُوْكَ لِلْخُرُوْجِ فَقُلْ لَّنْ تَخْرُجُوْا مَعِيَ اَبَدًا وَّلَنْ تُقَاتِلُوْا مَعِيَ عَدُوًّا ۭ اِنَّكُمْ رَضِيْتُمْ بِالْقُعُوْدِ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقْعُدُوْا مَعَ الْخٰلِفِيْنَ ۝

(اے پیمبرؐ!) آپؐ کو واپس کبھی ان کی طرف گر لائے اللہ،
اور اجازت جنگ میں جانے کی یہ گر آپؐ سے چاہیں،
تو کہہ دیجے کہ چل سکتے نہیں تم ساتھ میرے،
اور نہ لڑ سکتے ہو تم دشمن سے،
پہلی بار بھی تم خوش تھے گھر میں بیٹھ رہنے پر،
سو اب بھی پیچھے رہنے والوں میں بیٹھے رہو تم (۸۳)

وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰي قَبْرِهٖ ۭ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝

ان میں کوئی مر بھی جائے، تو پڑھیں اس کا جنازہ مت،
اور اس کی قبر پر بھی مت کھڑے ہوں آپؐ،
یہ اللہ اور اس کے پیمبرؐ کے رہے منکر،
اور آخر تک بھی نافرماں رہے ہیں یہ (۸۴)

وَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَاَوْلَادُهُمْ ۭ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ۝

تعجب ہو نہ ان کے مال اور اولاد سے کچھ آپؐ کو،
اور ہے یہی اللہ کی مرضی کہ ان چیزوں سے دے ان کو سزا دنیا میں،
اور پھر مرتے دم تک یہ رہیں کافر (۸۵)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 255 of 2222

وَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ اَنْ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَجَاهِدُوْا مَعَ رَسُوْلِهِ
اسْتَاْذَنَكَ اُولُوا الطَّوْلِ مِنْهُمْ وَقَالُوْا ذَرْنَا نَكُنْ مَّعَ
الْقٰعِدِيْنَ ﴿٨٦﴾

اترتی ہے اگر سورت کوئی ایسی،
کہ تم اللہ پر ایمان لاؤ اور جہاد اس کے نبیؐ کے ساتھ مل کر تم کرو،
تو ان میں دولت مند آ کر آپؐ سے رخصت یہ کرتے ہیں طلب،
ان کو گھروں میں چھوڑ دیجے بیٹھنے والوں میں (۸۶)

رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ
فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ﴿٨٧﴾

یہ خوش خوش ہیں گھر میں عورتوں کے ساتھ،
اور ان کے دلوں پر لگ گئی ہے مہر،
ان کو کچھ نہیں ہے عقل (۸۷)

لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ
وَاَنْفُسِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿٨٨﴾

لیکن خود رسولؐ اور ان کے ساتھ ایمان والے،
اپنے جان و مال سے لڑتے ہیں،
یہ ہیں نیک اور ہیں کامیابی پانے والے لوگ (۸۸)

اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ
فِيْهَا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿٨٩﴾

انہی کے واسطے تیار کی ہیں جنتیں اللہ نے،
جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں،
یہ ہمیشہ کے لئے ان میں رہیں گے،
اور یہی سب سے بڑی ہے کامیابی (۸۹)

وَجَاۗءَ الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِيْنَ
كَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ
عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٩٠﴾

اور جو بدو تھے بہانہ ساز، اجازت کے لئے حاضر ہوئے،
اور جھوٹ جو کہتے تھے اللہ اور پیمبرؐ سے،
رہے وہ بھی گھروں میں بیٹھ،
جو ان میں ہیں کافر، ان کو پہنچے گا عذاب سخت (۹۰)

لَيْسَ عَلَي الضُّعَفَاۗءِ وَلَا عَلَي الْمَرْضٰى وَلَا عَلَي الَّذِيْنَ لَا
يَجِدُوْنَ مَا يُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۭ مَا
عَلَي الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٩١﴾

بیماروں، ضعیفوں اور ناداروں پہ البتہ نہیں کوئی گنہ،
گر خیر خواہی وہ کریں اللہ اور اس کے پیمبرؐ کی،
کہ نیکی کرنے والوں پر نہیں کوئی گرفت ہرگز،
ہے اللہ بخشنے والا، نہایت مہرباں (۹۱)

وَّلَا عَلَي الَّذِيْنَ اِذَا مَآ اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَآ اَجِدُ مَآ
اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ تَوَلَّوْا وَّاَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا

اور ان پہ بھی کوئی گنہ ہرگز نہیں ہے، جو سواری مانگتے ہیں آپؐ سے،
اور آپؐ کہتے ہیں، نہیں کوئی سواری آپؐ کے پاس ان کی خاطر،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 256 of 2222

اَلَا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ ﴿٩٢﴾

تو بچشم نم چلے جاتے ہیں واپس وہ، کہ ہیں نادار (۹۲)

اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ وَهُمْ اَغْنِيَآءُ ۚ رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ ۚ وَطَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٩٣﴾

اور بیشک وہی ہیں موردِ الزام،
جو ہیں آپؐ سے رخصت طلب کرتے غنی ہوتے ہوئے،
یہ گھر میں خوش ہیں عورتوں کے ساتھ،
اور ان کے دلوں پر لگ چکی ہے مہر،
جس سے بے خبر ہیں یہ (۹۳)

پارہ ١١

يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْكُمْ اِذَا رَجَعْتُمْ اِلَيْهِمْ ۚ قُلْ لَّا تَعْتَذِرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّاَنَا اللّٰهُ مِنْ اَخْبَارِكُمْ ۚ وَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٤﴾

(مسلمانو!) کریں گے عذر یہ پیش ان کے جب تم پاس لوٹو گے،
تو (اے مرسلؐ!) کہیں ان سے، کرو یہ عذر تم مت پیش،
ہم تم کو کبھی سچا نہ سمجھیں گے،
کہ ہم کو دے چکا ہے سب خبر اللہ تمہاری،
اور ابھی کچھ اور دیکھیں گے خدا اور اس کا پیغمبرؐ،
کرو گے جو عمل آئندہ بھی تم،
اور اس کے پاس تم لوٹائے جاؤ گے،
جو ظاہر اور پوشیدہ سبھی باتوں سے واقف ہے،
وہ بتلائے گا تم کو، تم جو کرتے تھے (۹۴)

سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ ۚ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ ۚ اِنَّهُمْ رِجْسٌ ۖ وَّمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٩٥﴾

(مسلمانو!) جب ان کے پاس تم جاؤ گے،
کھائیں گے تمہارے سامنے اللہ کی قسمیں یہ،
تا کہ چھوڑ دو تم ان کی حالت پر انہیں،
پس چھوڑ دو تم ان کی حالت پر انہیں،
ناپاک ہیں یہ، اور ٹھکانا ان کا دوزخ ہے،
سزا ہے ان کے جو اعمال کی (۹۵)

يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ ۚ فَاِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٩٦﴾

اس واسطے بھی کھائیں گے قسمیں یہ،
تا کہ ان سے تم ہو جاؤ راضی،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 257 of 2222

اور اگر تم ان سے راضی ہو بھی جاؤ،
تو خدا راضی نہیں ہوتا کبھی ان سے جو فاسق ہیں (۹۶)

اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ كُفْرًا وَّنِفَاقًا وَّاَجْدَرُ اَلَّا يَعْلَمُوْا حُدُوْدَ مَآ
اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۹۷﴾

جو بدو ہیں، نفاق اور کفر میں وہ ہیں بہت ہی سخت،
اس قابل ہیں وہ، ان کو نہ ہو کچھ علم ان احکام کا،
اللہ نے جو اپنے پیمبرؐ پر اتارے ہیں،
ہے اللہ علم اور حکمت کا مالک (۹۷)

وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يَّتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ مَغْرَمًا وَّيَتَرَبَّصُ بِكُمُ
الدَّوَآئِرَ ؕ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۹۸﴾

اور ایسے بدوؤں میں بعض ایسے ہیں کہ جو بھی خرچ کرتے ہیں،
سمجھتے ہیں وہ جرمانہ اسے،
اور یہ مسلمانوں کی خاطر وقتِ بد کے منتظر ہیں،
وقتِ بد تو خود انہی پر آنے والا ہے،
اور اللہ سننے والا، جاننے والا ہے (۹۸)

وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا
يُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ ؕ اَلَآ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ ؕ
سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۹۹﴾

بعض ایسے بھی بدو ہیں،
کہ اللہ اور یوم آخرت پر جن کا ایماں ہے،
وہ جو بھی خرچ کرتے ہیں،
سمجھتے ہیں ذریعہ اس کو وہ اللہ کی قربت اور پیمبرؐ کی دعاؤں کا،
یہ خرچ ان کے تقرب کا سبب ہے واقعی،
اللہ انہیں داخل کرے گا سایۂ رحمت میں،
وہ ہے بخشنے والا، نہایت رحم والا (۹۹)

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ
اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ
جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ
الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۰۰﴾

اور مہاجر اور جو انصار ہیں، ایمان ان میں لائے ہیں جو سب سے پہلے،
اور ان کی پیروی کی ہے جنھوں نے،
ہو گیا اللہ ان لوگوں سے راضی اور وہ راضی ہوئے اس سے،
اور اللہ نے مہیا کر رکھے ہیں باغ ان کے واسطے ایسے،
کہ جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی،
ہمیشہ کے لئے ان میں رہیں گے وہ،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 258 of 2222

یہی تو کامیابی ہے بڑی بھاری (۱۰۰)

وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ ۛ وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ۛ مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ ۖ لَا تَعْلَمُهُمْ ۖ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ۚ سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيْمٍ ۝

(مسلمانو!) منافق ہیں تمہارے گرد کچھ، اور کچھ مدینے میں، اڑے ہیں جو نفاق (اور بغض) پر، ان کو نہیں تم جانتے، ہم جانتے ہیں ان کو اور ان کو سزا بھی دیں گے ہم دہری، وہ بھیجے جائیں گے سارے عذاب سخت کی جانب (۱۰۱)

وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا ۭ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

اور ایسے لوگ بھی ہیں کچھ، جو کرتے ہیں خطا کا اعتراف اپنی، کئے ہیں کچھ بھلے اور کچھ برے اعمال ان لوگوں نے، ممکن ہے خدا توبہ قبول ان کی کرے، بیشک خدا ہے بخشنے والا، نہایت رحم والا (۱۰۲)

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝

(اے پیمبرؐ!) آپؐ ان کے مال میں سے لے کے صدقہ پاک انہیں کر دیں، اور ان کے حق میں فرمائیں دعا، بیشک ہے اطمینان کا باعث دعا یہ آپؐ کی ان کے لئے، اللہ سنتا، جانتا ہے خوب (۱۰۳)

اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝

کیا ان کو نہیں معلوم؟ کرتا ہے قبول (اللہ) ہی توبہ اپنے بندوں کی، وہی صدقات کرتا ہے قبول، اور یا لیقیں کرتا ہے سب سے بڑھ کے توبہ بھی قبول، اور وہ نہایت رحم والا ہے (۱۰۴)

وَقُلِ اعْمَلُوْا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۭ وَسَتُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

یہ کہہ دیجے، عمل کرتے رہو تم، اور تمہارے یہ عمل اللہ اور اس کا پیمبرؐ اور سارے اہلِ ایماں دیکھ لیں گے، اور تمہیں جانا ہے اس کے پاس، جو پوشیدہ و ظاہر سبھی باتوں سے واقف ہے، بتائے گا وہ پھر تم کو، جو تم کرتے تھے (۱۰۵)

وَاٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ اِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَاِمَّا يَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝

ایسے لوگ بھی ہیں، فیصلہ جن کا خدا کے حکم پر موقوف ہے، ان کو سزا دے یا کرے توبہ قبول ان کی وہ،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 259 of 2222

اور اللہ سب کچھ جاننے والا ہے، اور حکمت کا مالک ہے (۱۰۶)

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا وَّتَفْرِيْقًا بَيْنَ
الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ ؕ وَ
لَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَاۤ اِلَّا الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝

بنائی ہے جنھوں نے ایک مسجد صرف اس خاطر، کہ پہنچائیں ضرر (اسلام کو)
اور وہ کریں کفر، اور ڈالیں تفرقہ ایمان والوں میں،
اور ان کے واسطے اس کو بنائیں اک پنہ گہ،
جو خدا اور اس کے پیغمبرؐ سے پہلے لڑ چکے ہیں،
وہ قسم کھا کر کہیں گے یہ، بھلائی کے سوا کچھ بھی نہیں نیت ہماری،
ہے مگر اللہ شاہد، وہ نرے جھوٹے ہیں (۱۰۷)

لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا ؕ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ
اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ؕ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ؕ وَاللّٰهُ
يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ۝

آپؐ اس میں نہ ہرگز ہوں کھڑے،
البتہ، وہ مسجد بنا جس کی ہے پہلے دن سے تقوے پر،
وہ اس لائق ہے آپؐ اس میں کھڑے ہوں،
اس میں ایسے لوگ ہیں جو پاک اور پاکیزہ رہنا چاہتے ہیں،
اور پسند اللہ ہے کرتا پاک اور پاکیزہ لوگوں کو (۱۰۸)

اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ
اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهٖ
فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

بھلا وہ شخص بہتر ہے؟
خدا کے خوف اور اس کی رضا پر جس نے رکھی ہو بنا اپنی عمارت کی،
یا وہ جس نے بنا اپنی عمارت کی رکھی ہو ایک کھائی کے کنارے پر،
کہ جو گرنے ہی والی ہو،
پھر اس کو لے گری وہ آتشِ دوزخ میں،
اور اللہ نہیں دیتا ہدایت ظالموں کو (۱۰۹)

لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِيْ بَنَوْا رِيْبَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ اِلَّاۤ اَنْ
تَقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝

اور عمارت جو بنائی ہے انہوں نے،
یہ کھٹکتی ہی رہے گی (خار بن کر) ان کے سینوں میں سدا،
حتیٰ کہ ہو جائیں دل آخر پاش پاش ان کے،
ہے اللہ جاننے والا بھی، دانا بھی (۱۱۰)

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ
لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَ

اور اللہ نے مسلمانوں سے ان کی جان کو اور مال کو،
جنت کے بدلے میں خریدا ہے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 260 of 2222

يُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ ؕ
وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ
بَايَعْتُمْ بِهٖ ؕ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿١١١﴾

یہ لوگ اللہ کے رستے میں لڑتے ہیں،
جہاں وہ مارتے ہیں اور مرتے ہیں،
یہ سچا عہد ہے اللہ کا توریت اور انجیل اور قرآن میں،
اور عہد پورا کرنے والا کون ہے اللہ سے بڑھ کر؟
سو اس سودے پہ جو تم نے خدا سے ہے کیا، خوشیاں مناؤ! (اے مسلمانو!)
یہی تو کامیابی ہے بڑی (۱۱۱)

اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحَامِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ
السَّاجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ
الْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١١٢﴾

یہ لوگ ایسے ہیں، جو توبہ کرنے والے اور عبادت کرنے والے،
حمد کرنے والے، روزہ رکھنے والے اور رکوع و سجدہ کرنے والے،
نیکی عام کرنے اور بدی سے روکنے والے ہیں،
اللہ کی حدوں کے یہ محافظ ہیں،
اور ایسے مومنوں کو آپ خوشخبری سنا دیجے (اے پیغمبرؐ!) (۱۱۲)

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ
وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ
الْجَحِيْمِ ﴿١١٣﴾

نہیں شایاں پیمبرؐ اور مسلمانوں کے ہرگز یہ،
کہ بخشش کی دعا مانگیں وہ ان کے واسطے، جو لوگ مشرک ہیں،
اگرچہ ہوں وہ رشتے دار ہی ان کے،
یہ ظاہر ہو چکا ہے، لوگ سب یہ دوزخی ہیں (۱۱۳)

وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَآ
اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗٓ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ ؕ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ
لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ ﴿١١٤﴾

اور ابراہیمؑ کا جو باپ (منہ بولا) تھا،
اس کے واسطے ان کا دعائے مغفرت کرنا تھا اُس وعدے کی رو سے،
جو انہوں نے تھا کیا اُن سے،
مگر جب ہو گیا ظاہر کہ وہ اللہ کا دشمن ہے،
پھر اس سے الگ وہ ہو گئے فوراً،
تھے ابراہیمؑ بیشک نرم دل اور بردبار (۱۱۴)

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًاۢ بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ
مَّا يَتَّقُوْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿١١٥﴾

اللہ کبھی ایسا نہیں کرتا، کسی بھی قوم کو دے کر ہدایت،
پھر انہیں گمراہیوں میں چھوڑ دے،
جب تک کہ بتلائے نہ صاف ان کو وہ سب کچھ، جن سے وہ بچ کر رہیں،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 261 of 2222

اللہ بیشک جانتا ہے خوب ہر شے کو (۱۱۵)

اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۭ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝

زمیں اور آسماں کی بادشاہی ہے فقط اللہ کی خاطر،
وہی زندہ ہے کرتا اور وہی ہے مارتا،
اس کے سوا کوئی نہیں ہے حامی و ناصر تمہارا (۱۱۶)

لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَي النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْۢ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝

مہربانی کی پیمبرؐ پر خدا نے، اور ان پر بھی مہاجر اور ہیں انصار جو،
اور باوجود اس کے، کہ ان میں لوگ کچھ ایسے بھی تھے،
دل جن کے پھر جانے کو تھے،
مشکل گھڑی میں وہ رہے ساتھ اپنے پیغمبرؐ کے،
پھر ان پر خدا نے مہربانی کی،
خدا بے شک شفیق و مہرباں ہے (۱۱۷)

وَّعَلَي الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا ۭ حَتّٰٓى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْٓا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّآ اِلَيْهِ ۭ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝

اور ان تینوں پہ اس نے مہربانی کی جو پیچھے رہ گئے تھے،
وسعتیں جن پر زمیں کی تنگ تھیں ہونے لگی،
اور ان کی جانیں بھی تھیں ان پر تنگ،
انہیں پھر ہو گیا معلوم مل سکتی نہیں ان کو پناہ کوئی سوا اللہ کے ہرگز،
پھر اللہ نے توجہ ان کی جانب کی، کہ وہ بھی لوٹ آئیں،
بے یقیں توبہ قبول اللہ ہی کرتا ہے، جو بے حد رحم والا ہے (۱۱۸)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ۝

مسلمانو! ڈرو اللہ سے (ہر دم) اور رہو تم ساتھ سچوں کے (۱۱۹)

مَا كَانَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَلَا يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ لَا يُصِيْبُهُمْ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَطَـــُٔوْنَ مَوْطِئًا يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

نہیں لائق مدینہ کو تھا زیبا، اور نہ ایسے بدوؤں کو بھی،
جو ان کے گرد رہتے ہیں،
کہ وہ رہ جائیں پیچھے چھوڑ کر اللہ کے پیغمبرؐ کو،
اور وہ جان کو سمجھیں عزیز ان سے،
کہ بھوک اور پیاس اور محنت کی جو ہوگی خدا کی راہ میں تکلیف انہیں،
اور گامزن ہوں گے جو اس رستے پہ، جو کفار کے غیظ و غضب کا ہے سبب،
اور دشمنوں کو جو بھی وہ چرکہ لگائیں گے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 262 of 2222

لکھی جائے گی ان کے واسطے اس کے عوض نیکی،

وَلَا يُنْفِقُوْنَ نَفَقَةً صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً وَّلَا يَقْطَعُوْنَ وَادِيًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٢١﴾

اور (اللہ) اجر اپنے نیک بندوں کا کبھی ضائع نہیں کرتا (۱۲۰)
کریں گے خرچ وہ جو بھی بڑا چھوٹا، کریں گے طے جو وہ میداں،
ہے (ان کے نامۂ اعمال میں) لکھا گیا،
تاکہ خدا اچھی سے اچھی دے جزا اُن کے عمل کی (۱۲۱)

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ۭ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَاۗىِٕفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ﴿١٢٢﴾

اور نہیں ممکن کہ سارے اہلِ ایماں ہی نکل آئیں،
نہ کیوں ایسا ہو؟
ان میں سے نکل آئیں فقط کچھ لوگ، جو دیں کی سمجھ پائیں،
کہ جب وہ لوٹ کر ان کی طرف جائیں، تو لوگوں کو ڈرائیں،
تاکہ بچ جائیں (عذابِ سخت سے وہ) (۱۲۲)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِيْنَ يَلُوْنَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوْا فِيْكُمْ غِلْظَةً ۭ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿١٢٣﴾

اے مسلمانو! لڑو ان کافروں سے، جو تمہارے گرد ہیں،
تاکہ انہیں محسوس ہو تم میں بہت سختی،
تمہیں معلوم ہونا چاہئے پرہیزگاروں کے ہے ساتھ (اللہ) (۱۲۳)

وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ اَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖٓ اِيْمَانًا ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّهُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿١٢٤﴾

کوئی سورت اترتی ہے، تو کہتے ہیں منافق،
اس نے تم میں سے کیا ہے کس کے ایماں میں اضافہ؟
اور جو ایمان لائے ہیں،
کیا ہے اس نے ایماں میں اضافہ ان کے اور مسرور ہیں وہ (۱۲۴)

وَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا اِلٰى رِجْسِهِمْ وَمَاتُوْا وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿١٢٥﴾

اور جن کے روگ ہے دل میں، بڑھایا اور ان کے خبث کو،
وہ مر گئے سب کفر کی حالت میں (۱۲۵)

اَوَلَا يَرَوْنَ اَنَّهُمْ يُفْتَنُوْنَ فِيْ كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوْبُوْنَ وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿١٢٦﴾

اور ان کو نظر آتا نہیں کیا؟
لوگ یہ ہر سال اک دو بار آفت میں پھنسے رہتے ہیں،
پھر بھی یہ نہیں کرتے ذرا توبہ، نہ کرتے ہیں نصیحت کو قبول (۱۲۶)

وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ نَّظَرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ ۭ هَلْ يَرٰىكُمْ مِّنْ اَحَدٍ ثُمَّ انْصَرَفُوْا ۭ صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ

اور جب کوئی سورت اترتی ہے،
تو وہ اک دوسرے کو دیکھنے لگتے ہیں،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 263 of 2222

لَا يَفْقَهُوْنَ ﴿١٢٧﴾

(اور یہ پوچھتے ہیں) کیا کوئی ہے دیکھتا تم کو؟
کھسک جاتے ہیں پھر وہ،
پھیر رکھا ہے دلوں کو ان کے (اللہ) نے کہ وہ ہیں بے سمجھ (۱۲۷)

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٢٨﴾

(لوگو!) تمہارے پاس آئے ہیں جو پیغمبرؐ (ہمارے) ہیں تمہی میں سے،
کوئی تکلیف ہو تم کو، تو وہ ان پر گزرتی ہے گراں،
اور وہ بھلائی ہی تمہاری چاہتے ہیں،
وہ شفیق و مہرباں ہیں مومنوں کے ساتھ (۱۲۸)

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۭ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿١٢٩﴾

(اس پر بھی اے پیغمبرؐ!) اگر یہ آپؐ سے منہ پھر لیں،
تو آپؐ کہہ دیجئے کہ میرے واسطے اللہ کافی ہے،
نہیں اس کے سوا معبود کوئی، اس پہ ہے میرا بھروسا،
وہ ہے مالک عرشِ اعظم کا (۱۲۹)

سُوْرَةُ يُوْنُسَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّتِسْعُ اٰيَاتٍ وَّاَحَدَ عَشَرَ رُكُوْعًا

سورۂ یونسؑ ۱۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

الٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ﴿١﴾

ا۔ل۔ر۔
کتاب و حکمت و دانش کی یہ ہیں آیتیں (۱)

اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ قَالَ الْكٰفِرُوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٢﴾

لوگوں کو کیا اس پر تعجب ہے؟
کہ ان میں سے فقط اک شخص پر بھیجی ہے ہم نے وحی،
تاکہ کافروں کو وہ ڈرائے، اور ان کو دے وہ خوشخبری، جو مومن ہیں،
کہ ان کے رب کے پاس ان کا ہے پورا اجر،
لیکن (سن کے یہ آیات) کافر یہ لگے کہنے،
صریحاً یہ ہے جادوگر (۲)

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۭ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ ۭ مَا مِنْ

تمہارا رب ہے (اللہ)،
جس نے چھ دن میں زمیں اور آسمانوں کو کیا پیدا،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 264 of 2222

شَفِيْعٍ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اِذْنِهٖ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝

ہوا پھر جلوہ گر وہ عرش پر،
ہر کام کی تدبیر کرتا ہے وہی،
اس کی اجازت کے بغیر اس کو سفارش کر نہیں سکتا کوئی ہرگز،
کرو اس کی عبادت، ہے یہی اللہ تمہارا رب،
بھلا کیوں غور تم کرتے نہیں؟ (۳)

اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ اِنَّهٗ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالْقِسْطِ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ۝

اور لوٹنا تم سب کو (آخر) ہے اسی کی سمت، اور اللہ کا وعدہ ہے سچا،
بالیقیں تخلیق فرماتا ہے پہلی بار وہ مخلوق کو،
اور پھر دوبارہ بھی وہی زندہ کرے گا اُس کو بعدِ موت،
تا کہ اجر دے انصاف پر مبنی وہ ان لوگوں کو، جو مومن ہیں اور ہیں نیک،
اور کافر ہوئے جو لوگ،
ہوگا ان کی خاطر کھولتے پانی کی صورت میں عذاب سخت انکے کفر کے باعث (۴)

هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَآءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ؕ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّ ۚ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝

وہی تو ہے، بنایا جس نے سورج کو درخشاں، چاند کو روشن،
مقرر کیں پھر اس کی منزلیں، تا کہ کرو برسوں کی گنتی تم،
اور اپنے سارے کاموں کا حساب،
اللہ نے ان سب کو ہے پیدا کیا برحق،
بیاں کرتا ہے اپنی آیتیں تفصیل سے وہ،
ان کی خاطر علم جو رکھتے ہیں (۵)

اِنَّ فِي اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَّقُوْنَ ۝

بیشک رات دن کے آنے جانے،
اور ساتوں آسمانوں اور زمیں میں جو بھی کچھ پیدا کیا اُس نے،
نشانی اک سے اک بڑھ کر ہے اس میں اُن کی خاطر،
جو بہت ڈرتے ہیں اللہ سے (۶)

اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا وَرَضُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاطْمَاَنُّوْا بِهَا وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنْ اٰيٰتِنَا غٰفِلُوْنَ ۝

نہیں جن کو توقع ہم سے ملنے کی،
حیاتِ دنیوی پر خوش بھی ہیں وہ مطمئن بھی،
اور غافل ہیں ہماری آیتوں سے (۷)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 265 of 2222

أُولٰٓئِكَ مَأْوٰىهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝

ہے ٹھکانا ان کا دوزخ،
ان کے ان اعمال کے باعث جو وہ کرتے ہیں (۸)

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ يَهْدِيْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِيْمَانِهِمْ ۚ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝

بیشک لوگ جو ایمان لائے اور جنھوں نے نیکیاں کیں،
ان کے ایماں کے سبب، ان کو چلائے گا رہِ حق پر خدا،
تا کہ رہیں نعمت سے پر باغوں میں،
جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی (۹)

دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ۚ وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

خدا کو (اہلِ جنت) جب پکاریں گے، تو اُن کے منہ سے نکلے گا،
خدایا پاک ہے تو، (اور آپس میں ملیں گے جب) کہیں گے وہ سلام،
اور سب سے آخر میں کہیں گے یہ،
سبھی تعریف ہے اللہ کی خاطر، جو ہے سارے جہاں کا پالنے والا (۱۰)

وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ اِلَيْهِمْ اَجَلُهُمْ ۭ فَنَذَرُ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَاۗءَنَا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝

اگر اللہ بھی نقصان پہنچانے میں لیتا کام اس جلدی سے،
جیسے لوگ دنیا کی بھلائی مانگنے کے واسطے کرتے ہیں،
تو پورا کبھی کا ان کا وعدہ ہو چکا ہوتا،
سو ہم ان کو، جنہیں ہم سے نہیں ملنے کی کچھ امید،
ان کی سرکشی میں چھوڑ دیتے ہیں بھٹکنے کے لئے (۱۱)

وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖٓ اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَاۗىِٕمًا ۚ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ مَرَّ كَاَنْ لَّمْ يَدْعُنَآ اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ ۭ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

اور جب پہنچتی ہے کوئی تکلیف انساں کو،
تو وہ ہم سے دعا کرتا ہے اٹھتے بیٹھتے، کروٹ بدلتے،
اور جب اس سے ہٹا دیتے ہیں ہم تکلیف،
تو وہ ایسے ہو جاتا ہے،
جیسے اس نے اس تکلیف میں ہم کو کبھی پہلے پکارا ہی نہ تھا،
اور یوں ہی جو حد سے گزرنے والے ہیں،
ان کے سبھی اعمال ان کو خوشنما معلوم ہوتے ہیں (۱۲)

وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا ۙ وَجَاۗءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِي

اور ہم نے کر دیا غارت بہت سی امتوں کو تم سے پہلے،
جب انہوں نے ظلم ڈھایا،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 266 of 2222

الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ۝

حالانکہ آئے پیمبر بھی دلائل لے کے ان کے پاس،
لیکن لانے والے تھے کہاں ایمان وہ؟
ایسے ہی دیتے ہیں سزا ہم گنہگاروں کو (۱۳)

ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ خَلٰٓئِفَ فِي الْاَرْضِ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ۝

کیا پھر ان کے بعد ان کا تمہیں دنیا میں ہم نے جانشیں،
تاکہ یہ دیکھیں تم عمل کرتے ہو کیسے؟ (۱۴)

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيَاتُنَا بَيِّنٰتٍ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَيْرِ هٰذَآ اَوْ بَدِّلْهُ ؕ قُلْ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِيْ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ۚ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝

(اے پیمبرؐ!)
صاف اور واضح ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جب انہیں جاتی ہیں،
تو یہ لوگ، جن کو ہم سے ملنے کی نہیں امید، یوں کہتے ہیں،
آپؐ اس کے سوا قرآن کوئی دوسرا لائیں، یا اس میں کچھ کریں ترمیم،
آپؐ ان سے یہ کہہ دیجے،
نہیں ہے حق مجھے حاصل کہ میں اس میں کروں ترمیم کوئی اپنی جانب سے،
فقط میں پیروی کرتا ہوں ایسی وحی کی، جو مجھ کو کی جاتی ہے،
گر میں نے نہ مانا حکم اپنے رب کا،
مجھ کو اک بڑے دن کے عذابِ سخت کا ہے خوف (۱۵)

قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ ۖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝

کہہ دیجے، اگر اللہ کو منظور ہوتا، تو نہ یہ قرآن میں تم کو سناتا،
اور نہ اس سے تم کو وہ واقف کبھی کرتا،
رہا ہوں اس سے پہلے تم میں مَیں اک عمر،
پھر بھی تم سمجھتے کیوں نہیں؟ (۱۶)

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ ۝

اس شخص سے بڑھ کر ہے ظالم کون؟
جو اللہ پہ جھوٹا افترا باندھے یا جھٹلائے جو اس کی آیتوں کو،
اور فلاح (دین و دنیا) مل نہیں سکتی گنہگاروں کو (۱۷)

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ قُلْ اَتُنَبِّئُوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا

اللہ کے سوا ان کی وہ کرتے ہیں پرستش،
جو انہیں پہنچا سکے نقصان نہ کوئی فائدہ،
کہتے ہیں وہ، شافع ہمارے ہیں خدا کی بارگہ میں یہ،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 267 of 2222

يُشْرِكُوْنَ ﴿١٨﴾

(اے پیغمبرؐ!) یہ کہہ دیجے، خدا کو کیا خبر دیتے ہو تم اس شے کی،
جس کو آسمانوں اور زمین میں میں وہ نہیں پاتا کہیں ہرگز،
وہ ہستی پاک و پاکیزہ ہے ان کے شرک سے برتر (۱۸)

وَمَا كَانَ النَّاسُ اِلَّآ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوْا ۭ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ
سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ فِيْمَا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿١٩﴾

سبھی تھے پہلے اک امت، مگر پھر اختلاف ان میں ہوا،
گر آپؐ کے رب نے کیا ہوتا نہ طے پہلے سے،
اس کا فیصلہ بھی کر دیا جاتا، کہ جس میں اختلاف ان کا ہے (۱۹)

وَيَقُوْلُوْنَ لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۚ فَقُلْ اِنَّمَا الْغَيْبُ
لِلّٰهِ فَانْتَظِرُوْا ۚ اِنِّىْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿٢٠﴾

یہ کہتے ہیں یوں،
ان پر اتاری کیوں نہیں جاتی نشانی کوئی ان کے رب کی جانب سے؟
سو کہہ دیجے کہ علمِ غیب تو اللہ ہی کے پاس ہے،
تم انتظار اس کا کرو، میں بھی تمہارے ساتھ ہی ہوں منتظر (۲۰)

وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِّنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُمْ اِذَا لَهُمْ
مَّكْرٌ فِيْٓ اٰيَاتِنَا ۭ قُلِ اللّٰهُ اَسْرَعُ مَكْرًا ۭ اِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُوْنَ
مَا تَمْكُرُوْنَ ﴿٢١﴾

اور جب کسی تکلیف کے بعد اپنی رحمت کا مزا دیتے ہیں ہم لوگوں کو،
چالیں چلنے لگتے ہیں ہماری آیتوں کے ساتھ وہ،
کہہ دیجئے ان سے، خدا تدبیر کرنے میں بھی ہے تم سے کہیں بڑھ کر،
فرشتے لکھ رہے ہیں سب تمہاری چال بازی کو (۲۱)

هُوَ الَّذِيْ يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۭ حَتّٰٓى اِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ ۚ
وَجَرَيْنَ بِهِمْ بِرِيْحٍ طَيِّبَةٍ وَّفَرِحُوْا بِهَا جَاۗءَتْهَا رِيْحٌ عَاصِفٌ
وَّجَاۗءَهُمُ الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اُحِيْطَ بِهِمْ ۙ
دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ لَىِٕنْ اَنْجَيْتَنَا مِنْ هٰذِهٖ
لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿٢٢﴾

وہی تو ہے جو خشکی اور سمندر میں پھراتا ہے تمہیں،
حتیٰ کہ اپنی کشتیوں میں بیٹھتے ہو تم،
ہوا کے ساتھ چلتی ہیں سواروں کو لئے جو کشتیاں،
مسرور ہوتے ہیں مسافر،
اور اچانک اک ہوائے تیز جب چلتی ہے،
ہر جانب سے لہریں اٹھنے لگتی ہیں،
سمجھ لیتے ہیں وہ، طوفان میں ہیں گھر گئے،
سارے پکار اٹھتے ہیں (اللہ) کو خلوص دل سے یوں،
گر تو بچا لے گا ہمیں، تو ہم بجا لائیں گے تیرا شکر (۲۲)

فَلَمَّآ اَنْجٰىهُمْ اِذَا هُمْ يَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۗ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ

اور پھر جب خدا ان کو بچا لیتا ہے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 268 of 2222

اِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ مَّتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٣﴾

فورا ہی بغاوت کرنے لگتے ہیں زمین پر وہ،
اے لوگو! سرکشی ہے یہ تمہارے ہی خلاف،
اور فائدے ہیں چند روزہ یہ حیاتِ دنیوی کے،
پھر ہمارے پاس ہی آنا ہے تم کو،
ہم بتائیں گے جو تم کرتے رہے تھے (۲۳)

اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ حَتّٰٓى اِذَآ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَآ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَآ اَتٰىهَآ اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿٢٤﴾

اور حیاتِ دنیوی کی ہے مثال ایسی،
کہ جیسے ہو وہ بارش آسمانوں سے، جسے نازل کیا ہم نے،
نباتات اس سے پھر نکلی، جسے انسان اور چوپائے کھاتے ہیں،
زمیں فصلوں سے ہر سو ہو گئی آراستہ و خوشنما،
حتیٰ کہ جو مالک تھے اس کے، یہ سمجھ بیٹھے کہ اس پر دسترس رکھتے ہیں وہ،
(جب چاہیں اس کو کاٹ لیں گے)،
پھر ہمارا حکم آ پہنچا اچانک رات یا دن کو،
تو ہم نے اس کو ایسے صاف کر ڈالا کہ جیسے کچھ نہ تھا پہلے،
بیاں کرتے ہیں اپنی آیتوں کو کھول کر ہم ایسے لوگوں کے لئے،
جو غور کرتے ہیں (۲۴)

وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٢٥﴾

بلاتا ہے خدا آرام کے گھر (یعنی جنت) کی طرف،
وہ جس کو چاہے راستہ سیدھا دکھاتا ہے (۲۵)

لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢٦﴾

چلن (دنیا میں) نیکی کا ہے جن کا،
ان کی خاطر ہے بھلائی (آخرت میں) بلکہ کچھ اس سے بھی بڑھ کر،
ان کے چہروں پر نہ چھائے گی سیاہی اور نہ ذلت،
یہ ہیں وہ اصحابِ جنت، جو سدا جنت کے باغوں میں رہیں گے (۲۶)

وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ جَزَآءُ سَيِّئَةٍ بِمِثْلِهَا وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ كَاَنَّمَآ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا

اور برائی کی جنھوں نے، تو برائی کا صلہ ویسا ہی ہوتا ہے برا،
ذلت ہی چھائی ہوگی ان پر،
اور اللہ سے بچانے والا کوئی بھی نہ ہوگا ان کو،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 269 of 2222

خٰلِدُوْنَ ۝

گویا ان کے چہروں پر شب تاریک کے ٹکڑے پڑے ہوں گے،
یہ ہیں اہل جہنم، جو جہنم میں رہیں گے دائمی (۲۷)

وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا مَكَانَكُمْ اَنْتُمْ وَشُرَكَآؤُكُمْ فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ وَقَالَ شُرَكَآؤُهُمْ مَّا كُنْتُمْ اِيَّانَا تَعْبُدُوْنَ ۝

اور سب کو ہم یکجا کریں گے جب، کہیں گے مشرکوں سے ہم،
ٹھہر جاؤ تم اور وہ بھی، کہ جن کو تم شریک (اللہ) کا ٹھہراتے تھے،
ان میں ڈال دیں گے پھوٹ ہم پھر،
تب شریک ان کے کہیں گے،
تم ہماری تو نہیں کرتے تھے پوجا (۲۸)

فَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اِنْ كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغٰفِلِيْنَ ۝

ہے ہمارے اور تمہارے درمیاں کافی گواہ (اللہ)،
خبر تک بھی نہ تھی ہم کو تمہاری بندگی کی (۲۹)

هُنَالِكَ تَبْلُوْا كُلُّ نَفْسٍ مَّآ اَسْلَفَتْ وَرُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝

اور بھگت لے گا وہاں ہر شخص اپنے سب کئے انعام،
واپس لایا جائے گا انہیں (اللہ) کی جانب، جو حقیقی ان کا مالک ہے،
انہیں سب بھول جائے گا، گھڑا کرتے تھے جو وہ جھوٹ (۳۰)

قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ ۭ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ ۚ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝

(اے مرسل!) ذرا پوچھیں یہ ان سے،
کون ہے جو آسمانوں اور زمیں سے رزق دیتا ہے تمہیں؟
اور کون مالک ہے سماعت اور بصارت کا؟
بھلا وہ کون ہے؟
پیدا جو کرتا ہے کسی مردہ سے زندہ اور کسی زندہ سے مردہ کو،
بھلا وہ کون ہے؟ تدبیر جو کرتا ہے ہر اک امر کی،
تو یہ کہیں گے سب کہ (اللہ)،
یہ کہیں ان سے کہ پھر تم کیوں نہیں ڈرتے؟ (۳۱)

فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ ۚ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ۝

یہ (اللہ) ہے، تمہارا جو حقیقی رب ہے،
حق کے بعد پھر کیا ہے سوائے گمراہی کے؟
تم پھرے جاتے ہو کس جانب؟ (۳۲)

كَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ فَسَقُوْٓا اَنَّهُمْ

اور ایسے ہی یہ ارشادِ خدا ہو کر رہا ثابت،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 270 of 2222

لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٣٣﴾

کہ جو بھی فاسق و فاجر ہیں، وہ ایماں نہ لائیں گے (٣٣)

قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ؕ قُلِ اللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿٣٤﴾

ذرا پوچھیں یہ ان سے، کیا شریکوں میں تمہارے ہے کوئی ایسا؟
کہ پہلی بار بھی پیدا کرے اور پھر دوبارہ بھی کرے زندہ جو بعدِ موت،
کہہ دیجے کہ اللہ ہی ہے، پہلی بار جو کرتا ہے پیدا،
پھر دوبارہ بھی وہی زندہ کرے گا بعدِ موت،
اُلٹے پھرے جاتے ہو تم پھر کس طرف؟ (٣٤)

قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ ؕ قُلِ اللّٰهُ يَهْدِيْ لِلْحَقِّ ؕ اَفَمَنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ يُّتَّبَعَ اَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْٓ اِلَّآ اَنْ يُّهْدٰى ۚ فَمَا لَكُمْ ۫ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿٣٥﴾

ان سے ذرا پوچھیں شریکوں میں تمہارے ہے کوئی ایسا،
جو حق کی رہ دکھاتا ہو،
تو کہہ دیجے کہ اللہ ہے، جو حق کی رہ دکھاتا ہے،
تو جو دکھلائے راہِ حق، زیادہ مستحق ہے پیروی کا؟
یا وہ جس کو رہ نہیں معلوم، جب تک کوئی دکھلائے نہ اس کو،
پھر تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ کس طرح کے فیصلے کرتے ہو تم؟ (٣٥)

وَمَا يَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ اِلَّا ظَنًّا ؕ اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿٣٦﴾

ان میں گماں کی پیروی کرتے ہیں اکثر لوگ،
گرچہ کام دے سکتا نہیں ہرگز گماں حق کے مقابل،
یہ جو کچھ کرتے ہیں، اللہ کو خبر ہے (٣٦)

وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٣٧﴾

اور یہ قرآں نہیں ایسا، کہ اس کو گھڑ لیا جائے، یہ اللہ کا کلامِ پاک ہے،
یہ ان کتابوں کی بھی ہے تصدیق کرتا،
اس سے پہلے ہیں جو نازل ہو چکی، اور اس میں ہے تفصیل ان کی،
اس میں کچھ بھی شک نہیں،
سارے جہاں کے رب کی جانب سے ہے یہ (٣٧)

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٣٨﴾

کیا لوگ یہ کہتے ہیں، اس کو گھڑ لیا ہے آپؐ نے؟
کہہ دیں اگر سچے ہو، پھر ایسی ہی اک سورت بنا لاؤ،
بلا سکتے ہو اللہ کے سوا جن جن کو،
ان کو بھی بلا لو تم مدد کے واسطے (٣٨)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 271 of 2222

بَلْ كَذَّبُوْا بِمَا لَمْ يُحِيْطُوْا بِعِلْمِهٖ وَلَمَّا يَأْتِهِمْ تَأْوِيْلُهٗ ۚ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ۝٣٩

جھٹلا دیا لیکن انہوں نے اس کو،
کر پائے نہیں جس کا احاطہ،
اور نہیں آئی کبھی جس کی حقیقت سامنے ان کے،
انہوں نے بھی تو ایسے ہی تھا جھٹلایا، جو ان سے پہلے گزرے ہیں،
سو دیکھیں ظالموں کا کیا ہوا انجام؟ (۳۹)

وَمِنْهُمْ مَّنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهٖ ۭ وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِيْنَ ۝٤٠

ان میں بعض ایسے ہیں، جو اس پر لائے ہیں ایماں،
مگر ہیں بعض ایسے، جو نہ لائیں گے کبھی ایمان،
بیشک جانتا ہے آپ کا رب مفسدوں کو خوب (۴۰)

وَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ لِّيْ عَمَلِيْ وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ ۚ اَنْتُمْ بَرِيْۗـُٔوْنَ مِمَّآ اَعْمَلُ وَاَنَا بَرِيْۗءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝٤١

جھٹلاتے رہیں یہ آپ کو، تو ان سے کہہ دیجے،
کہ میرا ہے عمل میرے لئے،
اور جو تمہارا ہے عمل وہ ہے تمہارے واسطے،
تم ہو بری میرے عمل سے اور تمہارے ہر عمل سے میں بری ہوں (۴۱)

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ ۭ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ وَلَوْ كَانُوْا لَا يَعْقِلُوْنَ ۝٤٢

اور ان میں بعض ایسے ہیں، لگاتے کان ہیں جو آپ کی جانب،
مگر کیا آپ بہروں کو سنائیں گے؟ نہیں سنتے سمجھتے جو (۴۲)

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْظُرُ اِلَيْكَ ۭ اَفَاَنْتَ تَهْدِي الْعُمْيَ وَلَوْ كَانُوْا لَا يُبْصِرُوْنَ ۝٤٣

اور ایسے بھی ہیں کچھ، جو دیکھتے ہیں آپ کی جانب،
مگر رستہ دکھائیں گے بھلا کیا آپ اندھوں کو؟
کہ جن کو کچھ نہیں آتا نظر (۴۳)

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْـــًٔا وَّلٰكِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝٤٤

بیشک نہیں اللہ کرتا ظلم لوگوں پر،
یہ خود ہی ظلم اپنے آپ پر کرتے ہیں (۴۴)

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ كَاَنْ لَّمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُوْنَ بَيْنَهُمْ ۭ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَاۗءِ اللّٰهِ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ۝٤٥

اس دن جب خدا یکجا کرے گا ان کو،
(یہ محسوس ہوگا) جس طرح پہچاننے کے واسطے اک دوسرے کو،
اک گھڑی دنیا میں وہ ٹھہرے تھے،
گھاٹے میں رہے، اللہ سے ملنے کو جھٹلایا جنھوں نے،
وہ نہ تھے راہِ ہدایت پر (۴۵)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 272 of 2222

وَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِیْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ اللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ ﴿٤٦﴾

ڈراتے ہیں انہیں ہم جن عذابوں سے،
اگر کوئی دکھا دیں آپ کے ہم سامنے ان کو،
یا پھر ہم پاس اپنے اس سے پہلے ہی بلا لیں آپ کو،
ہر حال میں آنا ہماری ہی طرف ان کو ہے،
جو کرتے ہیں یہ اللہ گواہ اس پر ہے (۴۶)

وَلِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلٌ فَاِذَا جَآءَ رَسُوْلُهُمْ قُضِیَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٤٧﴾

ہر امت کی خاطر ہے رسول،
اور جب کسی امت کا آ جائے رسول،
ان کا کیا جاتا ہے سارا فیصلہ انصاف سے،
اور ظلم وہ ہرگز کیا جاتا نہیں ان پر (۴۷)

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٤٨﴾

یہ کہتے ہیں، عذاب تخت کب آئے گا وہ، جس کا ہے وعدہ،
تم اگر سچے ہو (۴۸)

قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِیْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿٤٩﴾

کہہ دیجئے کہ میں اپنے لئے بھی نفع یا نقصان کا مالک نہیں،
اس کے سوا اللہ جو چاہے،
ہر امت کے لئے مدت مقرر ہے، جب ان کی پوری ہو جاتی ہے مدت،
تو وہ ہو سکتے نہیں پیچھے ایک گھڑی آگے یا پیچھے (۴۹)

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُهٗ بَيَاتًا اَوْ نَهَارًا مَّاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٥٠﴾

اور کہیں ان سے، (کہو گے کیا؟)
اگر تم پر عذاب آ جائے اس کا رات یا دن کو،
جو مجرم ہیں، وہ پھر کس بات کی جلدی مچاتے ہیں؟ (۵۰)

اَثُمَّ اِذَا مَا وَقَعَ اٰمَنْتُمْ بِهٖ ءٰٓالْـٰٔنَ وَقَدْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿٥١﴾

تو جب وہ آ پڑے گا تم پہ، تب ایمان لاؤ گے؟
اگرچہ خود ہی تم اس کے لئے جلدی مچاتے تھے (۵۱)

ثُمَّ قِيْلَ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿٥٢﴾

کہا جائے گا پھر ان ظالموں سے،
اب ہمیشہ کے لئے چکھو عذاب سخت،
یہ بدلہ تمہارے ہی عمل کا ہے (۵۲)

وَيَسْتَنْۢبِـُٔوْنَكَ اَحَقٌّ هُوَ قُلْ اِیْ وَرَبِّیْٓ اِنَّهٗ لَحَقٌّ وَمَآ اَنْتُمْ

یہ لوگ (اب) پوچھتے ہیں آپ سے، کیا واقعی یہ سچ ہے؟

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 273 of 2222

بِمُعْجِزِيْنَ ۝

کہہ دیجئے کہ ہاں یہ سچ ہے (اللہ) کی قسم!
تم کر نہیں سکتے کبھی عاجز خدا کو (۵۳)

وَلَوْ اَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِي الْاَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهٖ ۭ وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝

اور کیا ہے ظلم جس نے،
اس کے پاس آ جائے دنیا بھر کی دولت بھی،
تو وہ فدیئے میں دے دے گا اسے بچنے کی خاطر،
اور چھپائیں گے پشیمانی کو اپنی، جب وہ دیکھیں گے عذاب،
اور فیصلہ انصاف سے ان کا کیا جائے گا،
اور ان پر نہ کوئی ظلم ہوگا (۵۴)

اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اَلَآ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

یاد رکھو! آسمانوں اور زمین میں جو بھی ہے، (اللہ) کا ہے،
سن لو! خدا کا جو بھی وعدہ ہے، وہ سچا ہے،
مگر اکثر نہیں ہیں جانتے ان میں (۵۵)

هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝

وہی تو ہے، جو دیتا ہے حیات و موت،
اور اس کی طرف ہی لوٹ کر جانا ہے تم سب کو (۵۶)

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاۗءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَاۗءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝

اے لوگو! اک نصیحت آ چکی ہے رب کی جانب سے تمہارے پاس ایسی،
جو دلوں کے روگ کی خاطر شفا ہے،
اور ہدایت اور رحمت مومنوں کے واسطے ہے (۵۷)

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ۭ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۝

آپ کہہ دیجئے کہ اس انعامِ ربانی پہ خوش ہوں لوگ،
یہ اس سے کہیں بہتر ہے، جو وہ جمع کرتے ہیں (۵۸)

قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا ۭ قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ ۝

ذرا پوچھیں، بتاؤ جو خدا نے رزق بھیجا ہے تمہارے واسطے،
کچھ کو حرام اور کچھ کو تم نے کر لیا خود پر حلال،
اس کی اجازت دی ہے کیا اللہ نے تم کو؟
کہ اس کے نام پر تم افترا پردازیاں کرتے ہو (۵۹)

وَمَا ظَنُّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ۝

جو ہیں افترا پرداز،
کیا روزِ قیامت کے ہے بارے میں گماں ان کا؟

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 274 of 2222

خدا تو فضل فرماتا ہے لوگوں پر، مگر اکثر نہیں ہیں شکر کرتے (٦٠)

وَمَا تَكُوْنُ فِيْ شَاْنٍ وَّمَا تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ وَّلَا تَعْمَلُوْنَ
اور تم جس حال میں ہو اور پڑھو قرآن میں سے جو بھی،

مِنْ عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُوْدًا اِذْ تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ۭ وَمَا
کوئی کام تم کرتے ہو، سب وہ دیکھتے ہیں ہم،

يَعْزُبُ عَنْ رَّبِّكَ مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي
زمیں اور آسمانوں میں کوئی بھی شے جو ہو ذرہ برابر،

السَّمَاۗءِ وَلَآ اَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرَ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝
وہ تمہارے رب سے پوشیدہ نہیں ہرگز،
نہ چھوٹی اور بڑی شے کوئی ایسی ہے،
جو لکھی ہو نہ اس میں، جو کھلی ہے اک کتاب (٦١)

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَاۗءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝
اور یاد رکھو! کوئی اندیشہ نہ کوئی غم خدا کے دوستوں کو ہے (٦٢)

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝
یہ ایسے لوگ ہیں،
ایمان جو لائے ہیں اور ڈرتے ہیں (اللہ سے) (٦٣)

لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۭ لَا تَبْدِيْلَ
انہی کے واسطے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی بشارت ہے،
بدل سکتے نہیں الفاظ اللہ کے،

لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝
یہی تو کامیابی ہے بڑی بھاری (٦٤)

وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۭ هُوَ السَّمِيْعُ
(اے پیغمبرؐ!) نہ ہرگز غمزدہ ہوں آپؐ ان لوگوں کی باتوں سے،
کہ اللہ کیلئے عزت ہے ساری، اور وہی ہے سننے والا جاننے والا (٦٥)

الْعَلِيْمُ ۝
سنو! جو کچھ زمیں اور آسمانوں میں ہے، سب اللہ کا ہے،

اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ ۭ وَمَا يَتَّبِعُ
جو خدا کو چھوڑ کر اوروں کی کرتے ہیں عبادت،
وہ گماں کی پیروی میں ہیں،

الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُرَكَاۗءَ ۭ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ
قیاس آرائی کرتے ہیں فقط یہ سب (٦٦)

وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ۝
وہی تو ہے، تمہارے واسطے جس نے بنائی رات، تاکہ تم کرو آرام،
اور روشن بنایا دن کو تاکہ کر سکو تم دوڑ دھوپ اس میں،

هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۭ
یقیناً اس میں (قدرت کی) نشانی اِک سے اِک بڑھ کر ہے،
ان کے واسطے جو لوگ سنتے ہیں (٦٧)

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ۝
(اور ایسے لوگ بھی ہیں) جو یہ کہتے ہیں کہ ہے اولاد اللہ کی،

قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ۭ هُوَ الْغَنِيُّ ۭ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 275 of 2222

وَمَا فِي الْاَرْضِ اِنْ عِنْدَكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ بِهٰذَا اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

وہ اس سے پاک ہے اور بے نیاز،
اور آسمانوں اور زمین میں جو بھی ہے اس کا ہے،
(اور تم جو بھی کہتے ہو) دلیل اس کی نہیں کچھ بھی تمہارے پاس،
اور تم جھوٹ کہتے ہو خدا کے نام پر، جس کا نہیں ہے علم بھی تم کو (٦٨)

قُلْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ۝

یہ کہہ دیجے (اے پیغمبرؐ!) جو لوگ اللہ پر ہیں افترا پردازیاں کرتے،
نہ ہرگز کامراں ہوں گے (٦٩)

مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ نُذِيْقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيْدَ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ۝

سروساماں یہ دنیا کا ہے کچھ دن کے لئے،
پھر ان کو آنا ہے ہماری ہی طرف واپس،
ہم ان کو تب چکھائیں گے عذابِ سخت،
کیونکہ کفر کی باتیں یہ کرتے تھے (٧٠)

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ نُوْحٍ ۘ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَّقَامِيْ وَتَذْكِيْرِيْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ فَاَجْمِعُوْٓا اَمْرَكُمْ وَشُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ اَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوْٓا اِلَيَّ وَلَا تُنْظِرُوْنِ ۝

(اے پیغمبرؐ!) سنائیں نوحؑ کا قصہ انہیں،
جب قوم سے اپنی کہا تھا یہ انہوں نے،
گر مرا رہنا تمہارے ساتھ اور کرنا نصیحت میرا احکامِ الٰہی کی،
گزرتا ہے گراں تم کو، تو (اللہ) پر بھروسا ہے مرا،
بیشک کرو تدبیر تم میرے خلاف اپنے شریکوں کو لئے ساتھ اپنے،
اور اس میں کوئی پہلو نہ پوشیدہ رہے،
پھر جو تمہیں کرنا ہے، کر گزرو، مجھے ہرگز نہ مہلت دو (٧١)

فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ ۭ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۙ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝

رہے منہ موڑتے یونہی، اگر تم مجھ سے،
تو میں نے تو تم سے اجر کچھ مانگا نہیں ہرگز،
کہ اجر اللہ کے ذمے ہے میرا،
اور مجھے یہ حکم ہے بن کر رہوں میں تابع فرماں (٧٢)

فَكَذَّبُوْهُ فَنَجَّيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِي الْفُلْكِ وَجَعَلْنٰهُمْ خَلٰۗىِٕفَ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝

وہ جھٹلاتے رہے ان کو، تو ہم نے نوحؑ کو اور ساتھ جو کشتی میں تھے،
ان کو بچایا، اور اگلوں کا بنایا جانشیں ان کو،
اور اُن کو غرق کر ڈالا، ہماری آیتیں جھٹلائیں جن لوگوں نے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 276 of 2222

دیکھو! کیا ہوا انجام ان لوگوں کا،
جو پہلے ڈرائے جا چکے تھے (۷۳)

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهٖ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ؕ كَذٰلِكَ نَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِ الْمُعْتَدِيْنَ ۝

اور ان کے بعد بھیجا ہم نے ان میں مختلف پیغمبروں کو،
لے کے آئے وہ دلیلیں گرچہ روشن،
وہ مگر جس چیز کو جھٹلا چکے تھے اس سے پہلے،
اس پہ وہ لائے نہ ایماں،
اور لگا دیتے ہیں ایسے مہر ہم،
حد سے گزرنے والے لوگوں کے دلوں پر (۷۴)

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى وَهٰرُوْنَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ بِاٰيٰتِنَا فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ۝

اور ان کے بعد ہم نے موسیٰؑ و ہارونؑ کو،
فرعون اور اس کے جو تھے سردار،
ان کے پاس بھیجا دے کے اپنی آیتیں،
لیکن تکبر کے ہوئے وہ مرتکب، وہ واقعی مجرم تھے (۷۵)

فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْٓا اِنَّ هٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝

جب حق آ گیا پاس ان کے،
وہ کہنے لگے، یہ تو کھلا جادو ہے (۷۶)

قَالَ مُوْسٰٓى اَتَقُوْلُوْنَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَكُمْ ؕ اَسِحْرٌ هٰذَا ؕ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ ۝

موسیٰؑ نے کہا، تم حق کو ایسا کہہ رہے ہو سامنے جب آ گیا ہے یہ تمہارے،
کیا یہ جادو ہے؟
(حقیقت میں) جو جادوگر ہیں،
وہ ہوتے نہیں ہیں کامیاب و کامراں ہرگز (۷۷)

قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا وَتَكُوْنَ لَكُمَا الْكِبْرِيَآءُ فِى الْاَرْضِ ؕ وَمَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِيْنَ ۝

لگے کہنے وہ، کیا تم اس لئے آئے ہو ہم میں؟
تاکہ ہم کو پھیر دو اس راہ سے، جس پر کہ اپنے باپ دادا کو ہے پایا ہم نے،
اور دنیا میں مل جائے بڑائی تم کو،
ہم ہرگز نہ تم دونوں کو مانیں گے (۷۸)

وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِىْ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ۝

دیا فرعون نے یہ حکم پھر (درباریوں کو)،
جلد میرے سامنے حاضر کرو ماہر سبھی جادوگروں کو (۷۹)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 277 of 2222

فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓى اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ﴿٨٠﴾

اور جادوگر جو آئے، ان سے موسیٰؑ نے کہا،
پھینکو میں پر پھینکنا جو ہو تمہیں (۸۰)

فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ ۙ السِّحْرُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٨١﴾

پھینکا انہوں نے جب،
کہا موسیٰؑ نے، جو لائے ہو تم، جادو ہے، اور اللہ کر دے گا اسے باطل،
کہ ہرگز مفسدوں کے کام وہ بننے نہیں دیتا (۸۱)

وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٨٢﴾

اور اپنے حکم سے اللہ کر دیتا ہے حق ثابت،
اگرچہ ہو وہ کیسا مجرموں کو ناگوار (۸۲)

فَمَآ اٰمَنَ لِمُوْسٰٓى اِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ عَلٰي خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهِمْ اَنْ يَّفْتِنَهُمْ ۭ وَاِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِي الْاَرْضِ ۚ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿٨٣﴾

اور قومِ موسیٰؑ میں سوائے چند لوگوں کے، کوئی ایماں نہ لایا ان پہ،
فرعون اور سرداروں کے اس ڈر سے، کہ وہ تکلیف پہنچائیں نہ ان کو،
اور تھا اس ملک پر چھایا ہوا فرعون،
وہ شامل تھا حد سے بڑھنے والوں میں (۸۳)

وَقَالَ مُوْسٰى يٰقَوْمِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ ﴿٨٤﴾

کہا موسیٰؑ نے اپنی قوم سے،
ایمان تم رکھتے ہو اللہ پر،
تو اس پر ہی بھروسا تم رکھو گر تابعِ فرماں ہو (۸۴)

فَقَالُوْا عَلَي اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٨٥﴾

وہ کہنے لگے سارے کہ اللہ پر بھروسا ہے ہمارا،
اے ہمارے رب! نہ ہم کو ظالموں کے ظلم کا ہرگز نشانہ تو بنا (۸۵)

وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٨٦﴾

اور اپنی رحمت سے، نجات ان کافروں سے دے ہمیں (۸۶)

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰى وَاَخِيْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا وَّاجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٧﴾

اور وحی بھیجی ہم نے موسیٰؑ اور ان کے بھائی کو،
جا کر بناؤ مصر میں تم اپنے لوگوں کے لئے گھر،
اور انہیں ٹھہرا کے مسجد، تم کرو قائم نماز،
اور اہلِ ایماں کو بشارت دو (۸۷)

وَقَالَ مُوْسٰى رَبَّنَآ اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّاَمْوَالًا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِكَ ۚ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰي قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا

کہا موسیٰؑ نے، اے رب!
تو نے فرعون اور سرداروں کو اس کے،
کیا حیاتِ دنیوی میں اس لئے یہ زینت اور اموال بخشے ہیں،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 278 of 2222

حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ۝

کہ وہ لوگوں کو تیری راہ سے گمرہ کریں؟
اے رب! تو ان کے مال کو برباد کردے،
اور کردے سخت ان کے دل کہ وہ ایماں نہ لا پائیں،
نہ جب تک دیکھ لیں خود اپنی آنکھوں سے عذاب سخت (۸۸)

قَالَ قَدْ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيْمَا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

فرمایا (وہیں یہ حق تعالیٰ نے) تمہاری یہ دعا مقبول ہے،
ثابت قدم رہنا،
اور ہرگز پیروی کرنا نہ ان کے راستے کی تم، جنہیں بالکل نہیں معلوم کچھ (۸۹)

وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ بَغْيًا وَّعَدْوًا ۭ حَتّٰٓى اِذَآ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ ۙ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِيْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝

اور قومِ اسرائیل کو دریا سے ہم نے پار کر ڈالا،
تو ان کے پیچھے فرعون اپنے لشکر لے کے آیا ظلم کی نیت سے،
اس کے ڈوبنے کا وقت جب آیا،
لگا کہنے کہ اب ایمان لاتا ہوں خدا پر میں،
نہیں معبود کوئی بھی سوا جس کے،
ہے جس پر قومِ اسرائیل بھی ایمان لائی،
اور میں ہوں تابعِ فرماں (۹۰)

آٰلْئٰنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝

(جواب آیا کہ) اب ایمان لاتا ہے؟
تو پہلے سرکشی کرتا رہا اور مفسدوں میں تھا (۹۱)

فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰيَةً ۭ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ اٰيٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ ۝

بچائیں گے فقط ہم لاش تیری آج،
تاکہ آنے والوں کے لئے عبرت کا باعث ہو،
بہت سے لوگ غافل ہیں ہماری آیتوں سے (۹۲)

وَلَقَدْ بَوَّاْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مُبَوَّاَ صِدْقٍ وَّرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْا حَتّٰى جَاۗءَهُمُ الْعِلْمُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝

قوم اسرائیل کو ہم نے دیا اچھا ٹھکانا،
اور انہیں کھانے کو دیں پاکیزہ چیزیں،
باوجودِ علم لیکن اختلاف ان میں لگا ہونے،
یقیناً روزِ محشر آپ کا رب فیصلہ کردے گا اس کا (۹۳)

فَاِنْ كُنْتَ فِيْ شَكٍّ مِّمَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ فَسْـَٔـلِ الَّذِيْنَ يَقْرَءُوْنَ

اور اگر ہو آپؐ کو شک اس میں،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 279 of 2222

الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَقَدْ جَآءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿٩٤﴾

جو بھیجی ہے ہم نے آپؐ کی جانب کتاب،
ان سے ہی لیجے پوچھ،
پڑھتے ہیں کتاب آسمانی آپؐ سے پہلے جو،
بیشک آپؐ کے پاس آپؐ کے رب کی طرف سے آچکا ہے حق،
نہ ہرگز آپؐ شک میں مبتلا ہوں (۹۴)

وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَتَكُوْنَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٩٥﴾

اور نہ ہوں آپؐ ایسے لوگوں میں،
کہ جھٹلایا ہے آیاتِ الٰہی کو جنہوں نے،
آپ بھی ہو جائیں گے ورنہ خسارہ پانے والوں میں (۹۵)

اِنَّ الَّذِيْنَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٩٦﴾

وہ جن کے حق میں ثابت ہو چکی بات آپؐ کے رب کی،
نہ ہرگز لائیں گے ایماں (۹۶)

وَلَوْ جَآءَتْهُمْ كُلُّ اٰيَةٍ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿٩٧﴾

اگرچہ آ بھی جائے ہر نشانی ان کے پاس،
حتیٰ کہ وہ دیکھیں عذاب (۹۷)

فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ اٰمَنَتْ فَنَفَعَهَآ اِيْمَانُهَآ اِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ ؕ لَمَّآ اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ﴿٩٨﴾

اور کیوں کوئی بستی ہوئی، ایسی نہ،
جو ایمان لے آتی؟ اور اس ایماں کا اس کو فائدہ ہوتا،
سوائے قومِ یونسؑ کے، کہ جب وہ لائے ایماں،
ہم نے ان سے دور کر ڈالا عذابِ سخت،
اور ان کو حیاتِ دنیوی میں ایک مدت تک سروسامان بھی بخشا (۹۸)

وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنْ فِى الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا ؕ اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿٩٩﴾

اگر یہ چاہتا رب آپ کا،
روئے زمیں پر لوگ سب ایمان لے آتے،
زبردستی کریں گے آپ کیا لوگوں پہ، وہ ہو جائیں مومن؟ (۹۹)

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿١٠٠﴾

ہو نہیں سکتا کبھی، لائے کوئی ایمان اللہ کی اجازت کے بغیر،
اور جو نہیں ہیں کام لیتے عقل سے،
ان پر ہی اللہ (کفر و ذلت کی) نجاست ڈال دیتا ہے (۱۰۰)

قُلِ انْظُرُوْا مَاذَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَا تُغْنِى الْاٰيٰتُ

یہ کہہ دیجے، ذرا دیکھو! زمیں اور آسمانوں میں ہے کیا کچھ؟

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 280 of 2222

وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٠١﴾

اور جو ایمان نہیں لاتے،
انہیں کوئی نشانی اور دھمکی فائدہ دے گی بھلا کیا؟ (۱۰۱)

فَهَلْ يَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا مِثْلَ اَيَّامِ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ قُلْ فَانْتَظِرُوْا اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿١٠٢﴾

اور کیا یہ منتظر ایسے عذابوں کے ہیں،
جو نازل ہوئے ہیں پہلے لوگوں پر؟
یہ کہہ دیجے، رہو تم منتظر،
میں بھی تمہارے ساتھ ہی ہوں منتظر (۱۰۲)

ثُمَّ نُنَجِّيْ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كَذٰلِكَ ۚ حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٣﴾

پھر ہم بچا لیتے ہیں اپنے مرسلوں اور اہل ایماں کو،
کہ ذمے ہے ہمارے اہل ایماں کو بچانا (۱۰۳)

قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ دِيْنِيْ فَلَاۤ اَعْبُدُ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ ۖ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٤﴾

(اے نبیؐ!) کہہ دیں کہ اے لوگو!
جو میرے دین کے بارے میں ہو تم شک میں،
(تو سن لو!) میں نہیں کرتا عبادت ان کی،
تم جن کی عبادت کر رہے ہو چھوڑ کر اللہ کو،
بلکہ میں اس (اللہ) کی کرتا ہوں عبادت،
جو اٹھاتا ہے تمہیں دنیا سے،
اور یہ حکم ہے مجھ کو، کہ میں ہوں مومنوں میں سے (۱۰۴)

وَاَنْ اَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۚ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٠٥﴾

اور اپنے دین پر قائم رہو یکسو،
نہ ہوں میں مشرکوں میں سے (۱۰۵)

وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۚ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٠٦﴾

(اے پیغمبرؐ!) عبادت کیجئے مت آپ اس شے کی خدا کو چھوڑ کر،
جو دے نہ پائے کوئی بھی نفع و ضرر،
ایسا کیا، تو آپؐ ہوں گے ظالموں میں سے (۱۰۶)

وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ؕ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿١٠٧﴾

اگر تکلیف دینا چاہتا ہو آپؐ کو (اللہ)،
تو کر سکتا نہیں اس کے سوا کوئی بھی اس کو دور،
اور وہ آپؐ سے کرنا اگر چاہے بھلائی،
تو نہیں ہے روکنے والا کوئی بھی فضل کو اس کے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 281 of 2222

جسے وہ اپنے بندوں میں سے چاہے فائدہ بخشے،
کہ بخشش اور رحمت کا وہی مالک ہے (۱۰۷)

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ۝

کہہ دیجئے کہ اے لوگو!
تمہارے رب کی جانب سے تمہارے پاس آ پہنچا ہے حق،
اب جو چلے راہِ ہدایت پر، تو وہ اپنے لئے ہے،
اور جو گمراہ ہو کر راہ سے بھٹکے، تو وہ اپنے لئے ہے،
میں نہیں کوئی تمہارا ذمے دار (۱۰۸)

وَاتَّبِعْ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ وَاصْبِرْ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ۝

(اور اے پیمبرؐ!) آپؐ اس کی پیروی کرتے رہیں،
جو وحی بھیجی جا رہی ہے آپؐ کو،
اور کام لیں صبر و تحمل سے ذرا حتیٰ کہ خود اللہ کوئی فیصلہ کر دے،
کہ اللہ سب سے بہتر فیصلہ فرمانے والا ہے (۱۰۹)

سورۂ ھودؑ ۱۱

الٓرٰ كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے جو بے انتہا مہربان ہے، رحم والا ہے

الٓرٰ ۔

یہ ہے ایسی کتاب اُس ذات کی جانب سے،
جو دانا بھی ہے اور باخبر بھی ہے،
اور اُس کی آیتیں محکم ہیں، پھر تفصیل سے ان کا بیان بھی ہے (۱)

اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ اِنَّنِيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ ۝

سوا اللہ کے قطعاً کسی کی بھی کرو مت تم عبادت،
(اے پیمبرؐ! یہ کہیں ان سے) ڈرانے اور خوشخبری سنانے
والا ہوں اس کی طرف سے میں (۲)

وَّاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّيُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ ۭ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ

گناہوں کی کرو بخشش طلب رب سے اور اس کے سامنے توبہ کرو،
تم کو مقرر وقت تک دے گا متاعِ زندگی وہ،
اور اپنا فضل ہر اہلِ فضیلت کو عطا فرمائے گا،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 282 of 2222

كَبِيْرٍ ۝

لیکن اگر تم پھیرتے ہو منہ،
ڈراتا ہوں تمہیں میں اک بڑے دن کے عذاب سخت سے (۳)

اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

اللہ کی جانب ہی تمہیں ہے لوٹ کر جانا،
کہ وہ ہر شے پہ قادر ہے (۴)

اَلَآ اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ ۭ اَلَا حِيْنَ يَسْتَغْشُوْنَ ثِيَابَهُمْ ۙ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۚ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝

سنو! یہ اپنے سینوں کو کئے جاتے ہیں جو دہرا،
کہ اللہ سے چھپائیں اپنی باتوں کو،
مگر کپڑوں سے جب یہ ڈھانپتے ہیں خود کو،
تو بھی جانتا ہے سب وہ، جو کچھ یہ چھپاتے، اور جو کرتے ہیں ظاہر،
وہ دلوں کے بھید سے بھی آشنا ہے (۵)

پارہ ۱۲

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ۭ كُلٌّ فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝

اور زمیں پر چلنے والا جاندار ایسا نہیں کوئی،
کہ جس کا رزق اللہ کے نہ ذمے ہو،
وہ اس کے مستقر اور اس کے مدفن سے بھی واقف ہے،
یہ سب کچھ درج ہے ایسے نوشتے میں، جو واضح ہے (۶)

وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَاۗءِ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۭ وَلَىِٕنْ قُلْتَ اِنَّكُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ مِنْۢ بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝

وہی ہے (قادرِ مطلق)،
کہ جس نے آسمانوں اور زمیں کو چھ دنوں میں خلق فرمایا،
اور اس کا عرش تھا پانی پہ،
تاکہ وہ تمہیں یوں آزمائے، کون تم میں بہتریں اعمال کا مالک ہے،
گر ان سے کہیں یہ آپؐ، تم بعدِ فنا پھر سے اٹھائے جاؤ گے،
تو کفر کے جو مرتکب ہیں، یہ کہیں گے، یہ تو جادو ہے کھلا (۷)

وَلَىِٕنْ اَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِلٰٓى اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ لَّيَقُوْلُنَّ مَا يَحْبِسُهٗ ۭ اَلَا يَوْمَ يَاْتِيْهِمْ لَيْسَ مَصْرُوْفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝

اور ہم اگر محدود مدت کے لئے روکیں عذاب ان سے،
تو یہ کہنے لگیں گے، کونسی شے اس کو ہے روکے ہوئے؟
سن لو! کہ جس دن آئے گا ان پر عذاب،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 283 of 2222

ان سے نہیں پھرٹالا جائے گا،
وہ جس شے کی اڑاتے تھے ہنسی،
ان کو وہی شے گھیر لے گی پھر (۸)

وَلَئِنْ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنٰهَا مِنْهُ اِنَّهٗ لَيَـُٔوْسٌ كَفُوْرٌ ۝٩

چکھا کر ذائقہ ہم اپنی رحمت کا، اگر انسان سے وہ چھین لیتے ہیں،
تو بن جاتا ہے وہ مایوس، ناشکرا (۹)

وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ ذَهَبَ السَّيِّاٰتُ عَنِّيْ ؕ اِنَّهٗ لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ ۝١٠

جو اس تکلیف کے بعد اس کو ہم آرام کی لذت چکھائیں،
تو وہ کہتا ہے، دلدر ہو گئے سب دور میرے،
وہ یقیناً ہے بہت اترانے والا اور شیخی باز (۱۰)

اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝١١

ہاں، جو صبر کرتے اور نیک اعمال کرتے ہیں،
انہی کے واسطے بخشش بھی ہے اور اجر بھی بھاری (۱۱)

فَلَعَلَّكَ تَارِكٌ بَعْضَ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ وَضَآئِقٌ بِهٖ صَدْرُكَ اَنْ يَّقُوْلُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ جَآءَ مَعَهٗ مَلَكٌ ؕ اِنَّمَآ اَنْتَ نَذِيْرٌ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝١٢

(اے پیغمبر!) جو نازل آپ پر یہ وحی کی جاتی ہے،
شاید آپ اس کا کوئی حصہ چھوڑ دیں (ان کو سنانے کے لئے)،
اور آپ کا دل تنگ ہو اس بات پر کفار کی،
یعنی خزانہ یا فرشتہ کیوں نہیں اترا ہے کوئی ساتھ اس کے؟
آپ سن لیجے، نصیحت کرنے والے ہیں فقط آپ،
اور ہر شے کا ہے ذمہ دار بس اللہ (۱۲)

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝١٣

کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ قرآن اسی نے گھڑ لیا ہے خود؟
تو یہ ان سے کہیں، گھڑ لاؤ تم بھی ایسی ہی دس سورتیں،
اور جس کو اللہ کے سوا چاہے بلا لو ساتھ اپنے تم مدد کے واسطے،
سچے اگر ہو تم (۱۳)

فَاِلَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ وَاَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝١٤

اگر مانیں نہ یہ پھر بھی (تو یہ ان سے کہیں)،
اچھی طرح سے جان لو، یہ علم سے اللہ کے نازل ہوا ہے،
اور نہیں معبود کوئی بھی سوا اللہ کے،
کیا مان لو گے اب؟ (۱۴)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 284 of 2222

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ﴿١٥﴾

حیاتِ دنیوی اور اس کی زینت چاہتے ہیں جو،
صلہ اعمال کا دیتے ہیں اس دنیا میں ہم ان کو،
اور اس میں کچھ کمی ہوتی نہیں ہرگز (۱۵)

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ ۖ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٦﴾

یہی وہ لوگ ہیں،
جن کے لئے کچھ بھی نہیں ہے آخرت میں نارِ دوزخ کے سوا،
غارت ہوئے اعمال ان کے
اور جو کرتے رہے وہ سب ہوا باطل (۱۶)

اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ۭ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ ۚ فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ ۣ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٧﴾

بھلا جو شخص رکھتا ہو دلیلِ روشن اپنے رب کی جانب سے،
اور اس کے ساتھ ہو اس کی طرف سے اک گواہ،
اور اس سے پہلے ہو کتابِ حق بھی موسیٰؑ کی،
جو رحمت بھی تھی اور تھی پیشوا بھی،
(کیا برابر دوسروں کے ہے؟)
وہی سچے ہیں لوگ، ایمان جو رکھتے ہیں اس پر،
ان گروہوں میں کرے انکار جو اس کا،
ٹھکانا اس کا دوزخ ہے،
سو مت شک میں رہیں آپ اس کے بارے میں،
یقیناً آپ کے رب کی طرف سے ہے یہ حق،
لیکن نہیں ایمان لاتے ان میں اکثر (۱۷)

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۭ اُولٰٓئِكَ يُعْرَضُوْنَ عَلٰى رَبِّهِمْ وَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰٓؤُلَاۗءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰي رَبِّهِمْ ۚ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٨﴾

اور اس سے بڑھ کے ظالم کون ہوگا؟ جو خدا پر افترا باندھے،
کئے جائیں گے جب پیش اپنے رب کے سامنے یہ،
کہہ اٹھیں گے سارے شاہد،
یہ ہیں ایسے لوگ جو گھڑتے تھے رب پر جھوٹ،
لعنت ہے خدا کی ظالموں پر (۱۸)

الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَّهُمْ

روکتے ہیں دوسروں کو جو خدا کی راہ سے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 285 of 2222

بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿١٩﴾

اس میں کجی جو چاہتے ہیں،
آخرت کے ہیں یہی منکر (١٩)

اُولٰٓئِكَ لَمْ يَكُوْنُوْا مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ
دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ۘ يُضٰعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ ۭ مَا كَانُوْا
يَسْتَطِيْعُوْنَ السَّمْعَ وَمَا كَانُوْا يُبْصِرُوْنَ ﴿٢٠﴾

نہ دنیا میں ہرا پائے یہ اللہ کو،
نہ ان کا سرپرست ہوگا کوئی اس کے سوا،
ان کے لئے دگنا عذاب سخت ہوگا،
کیونکہ سنتے تھے کسی کی اور نہ خود کچھ دیکھتے تھے یہ (٢٠)

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا
يَفْتَرُوْنَ ﴿٢١﴾

یہی وہ ہیں، جنہوں نے کرلیا نقصان اپنا،
اور ان سے کھو گیا سب، جو انہوں نے تھا گھڑا (٢١)

لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ﴿٢٢﴾

بیشک یہ سب سے بڑھ کے ہوں گے آخرت کے روز گھاٹے میں (٢٢)

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَخْبَتُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ ۙ
اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢٣﴾

مگر جو لائے ایماں، اور جنہوں نے نیکیاں کیں،
اور اپنے رب کے جو ہو کر رہے،
وہ داخل جنت ہمیشہ کے لئے ہوں گے (٢٣)

مَثَلُ الْفَرِيْقَيْنِ كَالْاَعْمٰى وَالْاَصَمِّ وَالْبَصِيْرِ وَالسَّمِيْعِ ۭ هَلْ
يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٤﴾

مثال ایسی ہے ان دونوں کی، جیسے ایک اندھا اور بہرا آدمی ہو،
دوسرا ہو دیکھنے اور سننے والا، کیا بھلا دونوں برابر ہیں؟
تو پھر تم کیوں نہیں ہوسوچتے؟ (٢٤)

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ ۡ اِنِّىْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٢٥﴾

اور ہم نے بھیجا نوحؑ کو جو قوم میں ان کی،
(تو وہ کہنے لگے) تم کو میں صاف آگاہ کرتا ہوں (٢٥)

اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ﴿٢٦﴾

کہ اللہ کے سوا قطعاً کرو مت تم کسی کی بندگی،
مجھ کو یہ ڈر ہے، اک عذاب سخت تم پر آ نہ جائے (٢٦)

فَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا نَرٰىكَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا
وَمَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِيْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّاْيِ ۚ وَمَا
نَرٰى لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍۢ بَلْ نَظُنُّكُمْ كٰذِبِيْنَ ﴿٢٧﴾

(اس پر) ان کی قوم کے سردار یہ کہنے لگے،
ہم تو سمجھتے ہیں تمہیں اپنے ہی جیسا اک بشر،
اور دیکھتے ہیں ہم، تمہاری پیروی کی ہے جنھوں نے،
وہ ہیں سارے لوگ ہی گھٹیا،
تمہیں ہم پر فضیلت کوئی بھی حاصل نہیں،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 286 of 2222

بلکہ سمجھتے ہیں تمہیں ہم لوگ جھوٹا (۲۷)

قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰنِيْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِهٖ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ اَنُلْزِمُكُمُوْهَا وَاَنْتُمْ لَهَا كٰرِهُوْنَ ﴿۲۸﴾

نوحؑ پھر کہنے لگے، لوگو!
ذرا دیکھو!
اگر رکھتا ہوں اپنے پالنے والے کی جانب سے میں اک روشن دلیل،
اور اس نے اپنے پاس سے رحمت بھی بخشی ہو مجھے،
جو تم سے اوجھل ہے،
تو کیا مجبور کر سکتا ہوں میں اس کے لئے تم کو؟
ہو جب بیزار تم اس سے (۲۸)

وَيٰقَوْمِ لَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا ؕ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ وَمَاۤ اَنَا بِطَارِدِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ اِنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَلٰكِنِّيْۤ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ﴿۲۹﴾

نہیں میں مانگتا اس پر کوئی بھی اجر، میرا اجر تو اللہ کے ذمے ہے،
نہ میں دھتکار سکتا ہوں انہیں، لائے ہیں جو ایماں،
یقیناً ان کو اپنے رب سے ملنا ہے،
مگر میں دیکھتا ہوں، تم جہالت میں پڑے ہو (۲۹)

وَيٰقَوْمِ مَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ طَرَدْتُّهُمْ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۳۰﴾

اور اے لوگو! اگر دھتکار دوں ان کو میں،
کون اللہ سے پھر مجھ کو بچائے گا؟
نہیں کیوں غور تم کرتے؟ (۳۰)

وَلَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَاۤ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَاۤ اَقُوْلُ اِنِّيْ مَلَكٌ وَّلَاۤ اَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ تَزْدَرِيْۤ اَعْيُنُكُمْ لَنْ يُّؤْتِيَهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ ۚ اِنِّيْۤ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۳۱﴾

نہیں کہتا میں، میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں،
نہ میں کچھ جانتا ہوں غیب،
میں یہ بھی نہیں کہتا، کہ میں ہوں اک فرشتہ،
اور نہ کہتا ہوں میں، جن کو تم سمجھتے ہو بہت گھٹیا،
انہیں اللہ نہیں دے گا جزا کوئی،
کہ ان کے دل میں جو ہے، جانتا ہے خوب اسے اللہ،
اگر ایسا کہوں، تو میں بھی ہوں گا ظالموں میں سے (۳۱)

قَالُوْا يٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۳۲﴾

وہ یہ کہنے لگے، اے نوحؑ! تم نے بحث کی ہم سے بہت،
اب لے کے آؤ وہ عذاب سخت، جس کی تم ہمیں دیتے ہو دھمکی،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 287 of 2222

ہوا گر سچے (۳۲)

قَالَ اِنَّمَا يَاْتِيْكُمْ بِهِ اللّٰهُ اِنْ شَآءَ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۝

کہا یہ نوحؑ نے، اللہ ہی لائے گا اسے تم پر اگر چاہے،
اسے تم کر نہیں سکتے کبھی عاجز (۳۳)

وَلَا يَنْفَعُكُمْ نُصْحِيْٓ اِنْ اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ اِنْ كَانَ اللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يُّغْوِيَكُمْ ۭ هُوَ رَبُّكُمْ ۣ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝

تمہیں کچھ فائدہ دے گی نہ میری خیر خواہی بھی،
اگر دینا تمہیں چاہے سزا اللہ تمہاری گمراہی کی،
وہ تمہارا رب ہے اس کی سمت ہی ہے لوٹنا تم کو (۳۴)

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۭ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَعَلَيَّ اِجْرَامِيْ وَاَنَا بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُجْرِمُوْنَ ۝

(اے پیغمبرؐ!) یہ کہتے ہیں کہ اس نے گھڑ لیا ہے خود ہی قرآں کو،
یہ کہہ دیں، گر اسے ہے گھڑ لیا میں نے،
تو میں ہوں ذمے دار اس کا،
اور اس سے میں بری ہوں تم جو کرتے ہو گنہ (۳۵)

وَاُوْحِيَ اِلٰى نُوْحٍ اَنَّهٗ لَنْ يُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ فَلَا تَبْتَىِٕسْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝

اور نوحؑ پر پھر وحی یہ آئی،
کہ ایماں لا چکے ہیں جو تمہاری قوم میں،
ان کے سوا کوئی نہ اب ایمان لائے گا،
نہ تم غمگین ہو ہرگز (۳۶)

وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ۝

بناؤ ایک کشتی اب ہمارے سامنے،
اور ظالموں کے سلسلے میں ہم سے کوئی بات مت کہنا،
وہ سارے ڈوبنے والے ہیں (طوفاں میں) (۳۷)

وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ ۤ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَاٌ مِّنْ قَوْمِهٖ سَخِرُوْا مِنْهُ ۭ قَالَ اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُوْنَ ۝

لگے کشتی بنانے وہ،
تو ان کی قوم کے سردار تھے جتنے، گزرتے تھے وہاں سے جب،
اڑاتے تھے ہنسی ان کی،
وہ یہ کہتے، ہماری تم اڑاتے ہو ہنسی،
تو دیکھنا اک دن تمہاری ہم اڑائیں گے ہنسی،
جس طرح تم ہنستے ہو ہم پر (۳۸)

فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ

اور تمہیں معلوم ہو جائے گا جلدی،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 288 of 2222

عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۳۹﴾

کس پہ آتا ہے عذاب ایسا،
کہ جو رسوا کرے اس کو عذابِ دائمی بن کر (۳۹)

حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ ۙ قُلْنَا احْمِلْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ اٰمَنَ ۭ وَمَآ اٰمَنَ مَعَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلٌ ﴿۴۰﴾

ہمارا حکم جب آیا، لگا تنور ابلنے، تو کہا ہم نے،
ہر اک جوڑا کرو تم اپنی کشتی میں سوار، اور اپنے گھر والوں کو،
اور ایمان جو لایا ہو، اس کو بھی،
سوائے ان کے، جن کی ہو چکی ہے طے ہلاکت،
اور بہت تھوڑے تھے، جو ایمان لائے تھے (۴۰)

وَقَالَ ارْكَبُوْا فِيْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا ۭ اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۴۱﴾

کہا یہ ساتھیوں سے نوحؑ نے، ہو جاؤ کشتی میں سوار،
اللہ ہی کے نام سے چلنا بھی اس کا ہے، ٹھہرنا بھی،
کہ میرا رب نہایت بخشنے والا ہے، بے حد رحم والا ہے (۴۱)

وَهِيَ تَجْرِيْ بِهِمْ فِيْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ ۡ وَنَادٰى نُوْحُ ابْنَهٗ وَكَانَ فِيْ مَعْزِلٍ يّٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۲﴾

لئے جاتی تھی وہ کشتی پہاڑوں کی سی موجوں میں انہیں،
تو نوحؑ نے آواز دی بیٹے کو اپنے، جو کنارے پر کھڑا تھا،
اے مرے بیٹے!
ہمارے ساتھ اس کشتی میں آ جا اور نہ شامل کافروں میں ہو (۴۲)

قَالَ سَاٰوِيْٓ اِلٰى جَبَلٍ يَّعْصِمُنِيْ مِنَ الْمَاۗءِ ۭ قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ ۚ وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ ﴿۴۳﴾

کہا اس نے کہ لے لوں گا پناہ کہسار پر میں،
وہ بچا لے گا مجھے پانی سے،
(اس پر) نوحؑ یہ کہنے لگے (بیٹا!)
خدا کے اس عذابِ سخت سے کوئی بچا سکتا نہیں ہے آج،
بس وہ بچ سکیں گے، رحم ہو جن پر خدا کا،
(اور اتنے میں) ہوئی اک موج حائل درمیاں دونوں کے،
اور یوں ہو گیا وہ ڈوبنے والوں میں شامل (۴۳)

وَقِيْلَ يٰٓاَرْضُ ابْلَعِيْ مَاۗءَكِ وَيٰسَمَاۗءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَاۗءُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ وَقِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۴﴾

حکم فرمایا گیا پھر، اے زمیں! پانی نگل جا، آسماں! تھم جا،
تو پانی ہو گیا پھر خشک، پورا ہو گیا سب کام،
اور کشتی بھی آخر جا لگی پھر کوہِ جودی پر،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 289 of 2222

یہ فرمایا گیا، ظالم ہوں سارے دور رحمت سے (۴۴)

وَنَادٰى نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِيْ مِنْ اَهْلِيْ وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۴۵﴾

کہا یہ نوحؑ نے،
اے رب! مرا بیٹا ہے شامل میرے گھر والوں میں،
اور وعدہ ترا سچا ہے، تو ہے حاکموں کا حاکمِ اعلیٰ (۴۵)

قَالَ يٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ۫ فَلَا تَسْـَٔلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۭ اِنِّيْٓ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۴۶﴾

کہا اللہ نے، اے نوحؑ!
(جو بیٹا تمہارا ہے) تمہارے وہ گھرانے میں نہیں شامل، کہ وہ ہے بدچلن،
اور مانگنا وہ شے نہ تم کو چاہیے، جس کا نہیں ہے علم تم کو،
یہ نصیحت ہے، کہیں ہو جاؤ تم نادان لوگوں میں نہ شامل (۴۶)

قَالَ رَبِّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْـَٔلَكَ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ۭ وَاِلَّا تَغْفِرْ لِيْ وَتَرْحَمْنِيْٓ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۴۷﴾

نوحؑ یہ کہنے لگے، اے رب!
پناہ تیری طلب کرتا ہوں وہ کچھ مانگنے سے میں، کہ جس کا علم ہی مجھ کو نہیں،
اور تو نہ بخشے گا اگر مجھ کو، نہ فرمائے گا مجھ پر رحم،
تو ہوں گا سراسر میں خسارے میں (۴۷)

قِيْلَ يٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَبَرَكٰتٍ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ ۭ وَاُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ يَمَسُّهُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۴۸﴾

یہ فرمایا گیا، اے نوحؑ!
اتر جاؤ تم اب کشتی سے، امن اور برکتوں کے ساتھ،
جو تم اور تمہارے ساتھیوں پر ہیں ہماری سمت سے،
کتنی ہی ایسی امتیں ہوں گی، جنہیں ہم فائدہ دیں گے،
مگر پھر (جلد) پہنچے گا ہماری سمت سے ان کو عذابِ سخت بھی (۴۸)

تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَآ اِلَيْكَ ۚ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَآ اَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هٰذَا ۛ فَاصْبِرْ ۭ اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۹﴾

(اے مرسلِ برحق!) یہ خبریں غیب کی خبریں ہیں،
جو سب آپؐ پر ہم وحی کرتے ہیں،
نہ آپؐ اور آپؐ کی یہ قوم ان کو جانتی تھی اس سے پہلے،
صبر سے لیں کام،
جو ہے بہتریں انجام، وہ ہے متقی لوگوں کی خاطر (۴۹)

وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ۭ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُفْتَرُوْنَ ﴿۵۰﴾

اور بھیجا عاد کی جانب جو ہم نے ان کے بھائی ہودؑ کو،
کہنے لگے، اے قوم! تم اللہ ہی کی بندگی کرنا،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 290 of 2222

نہیں معبود کوئی بھی سوا اس کے تمہارا،
مشرکو! تم افترا پرداز ہو (۵۰)

يٰقَوْمِ لَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ۭ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَي الَّذِيْ فَطَرَنِيْ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝

اے قوم! میں تم سے کوئی اجرت نہیں ہوں مانگتا اس کی،
کہ میرا اجر تو ذمے ہے اس کے، جس نے ہے پیدا کیا مجھ کو،
سمجھتے کیوں نہیں ہو تم؟ (۵۱)

وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاۗءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ ۝

اے میری قوم کے لوگو! کرو بخشش طلب رب سے،
پھر اس کے سامنے توبہ کرو،
برسائے گا بارش تمہارے واسطے وہ موسلا دھار آسمان سے،
اور تمہاری قوت و طاقت میں کر دے گا اضافہ بھی،
نہ مجرم بن کے منہ پھیرو (۵۲)

قَالُوْا يٰهُوْدُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَّمَا نَحْنُ بِتَارِكِيْٓ اٰلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝

وہ یہ کہنے لگے، اے ہودؑ! تم لائے نہیں کوئی دلیل،
اپنے خداؤں کو تمہاری بات سے ہرگز نہیں ہم چھوڑنے والے،
نہ ہم تم پر کبھی ایمان ہی لائیں گے (۵۳)

اِنْ نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىكَ بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوْۗءٍ ۭ قَالَ اِنِّىْٓ اُشْهِدُ اللّٰهَ وَاشْهَدُوْٓا اَنِّىْ بَرِيْۗءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۝

بلکہ ہم تو کہتے ہیں، ہمارے ہی کسی معبود نے تم کو ہے جکڑا،
ہودؑ یہ کہنے لگے ان سے،
کہ میں اللہ کو اور تم کو شاہد کر کے کہتا ہوں،
کہ اللہ کے سوا بیزار ہوں سارے شریکوں سے تمہارے میں (۵۴)

مِنْ دُوْنِهٖ فَكِيْدُوْنِيْ جَمِيْعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ ۝

سو چل لو مل کے چالیں اور مجھے مہلت نہ دو ہرگز (۵۵)

اِنِّىْ تَوَكَّلْتُ عَلَي اللّٰهِ رَبِّيْ وَرَبِّكُمْ ۭ مَا مِنْ دَاۗبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا ۭ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝

بھروسا ہے فقط اللہ پر میرا، جو میرا اور تمہارا رب ہے،
اور کوئی نہیں ہے جاندار ایسا
کہ اس کے ہاتھ میں جس کی نہ پیشانی ہو،
بیشک میرے رب کا راستہ سیدھا ہے (۵۶)

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖٓ اِلَيْكُمْ ۭ وَيَسْتَخْلِفُ رَبِّيْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۡ وَلَا تَضُرُّوْنَهٗ شَيْـــًٔا ۭ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ

اس کے بعد بھی گر پھیر لو تم منہ، تو (سن لو!)
مجھ کو جو پیغام دے کر تم میں ہے بھیجا گیا، میں نے تمہیں پہنچا دیا ہے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 291 of 2222

حَفِيْظٌ ﴿٥٧﴾

اب مرا رب اور لوگوں کو بنائے گا تمہارا جانشیں،
اور بال بیکا کر نہیں سکتے کبھی اس کا ذرا تم،
میرا رب ہے نگہباں ہر چیز کا بیشک (۵۷)

وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُوْدًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ۚ وَنَجَّيْنٰهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿٥٨﴾

ہمارا حکم آ پہنچا،
تو اپنی مہربانی سے بچایا ہم نے ہودؑ اور اُن کے مومن ساتھیوں کو،
اور عذابِ سخت سے بخشی نجات ان کو (۵۸)

وَتِلْكَ عَادٌ ۚ جَحَدُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَعَصَوْا رُسُلَهٗ وَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿٥٩﴾

یہ قومِ عاد تھی،
جس نے کیا انکار آیاتِ خدا کا اور ذرا کہنا رسولوں کا نہ مانا،
اور اطاعت کی ہر اک جبار و سرکش کی (۵۹)

وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ اَلَآ اِنَّ عَادًا كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ۗ اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُوْدٍ ﴿٦٠﴾

ہے اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی ہے لعنت ان کے پیچھے،
جب کیا کفر اپنے رب سے عاد نے،
تو دور رحمت سے ہوئے وہ (۶۰)

وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۗ هُوَ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ۗ اِنَّ رَبِّيْ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ ﴿٦١﴾

اور ان کے بھائی صالحؑ کو جو بھیجا ہم نے پھر سوئے ثمود،
ان سے وہ یہ کہنے لگے،
اے قوم! اللہ کی عبادت تم کرو، اس کے سوا کوئی نہیں معبود،
اس نے ہی تمہیں ہے خلق فرمایا زمیں سے،
اور اس نے ہی بسایا ہے تمہیں اس پر،
طلب بخشش کرو رب سے اور اس کے سامنے توبہ کرو،
بیشک مرا رب ہے قریب اور سننے والا ہے دعاؤں کا (۶۱)

قَالُوْا يٰصٰلِحُ قَدْ كُنْتَ فِيْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَآ ۗ اَتَنْهٰىنَآ اَنْ نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا ۗ وَاِنَّنَا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ﴿٦٢﴾

لگے کہنے وہ، اے صالحؑ! ہمیں تم سے امیدیں تھیں بڑی پہلے،
مگر تم روکتے ہو ان کی پوجا سے ہمیں،
جن کی ہمارے باپ دادا بھی کیا کرتے تھے پوجا،
تم بلاتے ہو ہمیں جس سمت، اس میں شک ہمیں ہے سخت (۶۲)

قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ

وہ کہنے لگے، لوگو! ذرا دیکھو،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 292 of 2222

مِنْهُ رَحْمَةً فَمَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ عَصَيْتُهٗ فَمَا تَزِيْدُوْنَنِيْ غَيْرَ تَخْسِيْرٍ ﴿۶۳﴾

اگر رکھتا ہوں اپنے پالنے والے کی جانب سے میں اک روشن دلیل
اور اس نے رحمت بھی عطا کی ہو مجھے،
پھر بھی نہ مانوں حکم اس کا میں،
تو اللہ سے بچانے کے لئے پھر کون آئے گا مری امداد کو؟
تم تو فقط نقصان ہی میرا بڑھاؤ گے (۶۳)

وَيٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيْبٌ ﴿۶۴﴾

اے میری قوم! یہ اللہ کی بھیجی ہوئی ہے اونٹنی،
یہ اک نشانی ہے تمہارے واسطے،
اس کو تم اللہ کی زمیں پر چھوڑ دو چرنے کی خاطر،
اور لگانا مت اسے تم ہاتھ، ورنہ تم کو آ لے گا عذاب سخت (۶۴)

فَعَقَرُوْهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوْا فِيْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوْبٍ ﴿۶۵﴾

لیکن اونٹنی کی کاٹ دیں کونچیں،
اور اس کو مار ڈالا پھر بھی لوگوں نے،
تو صالحؑ نے کہا رہ لو گھروں میں تین دن اپنے،
کہ یہ وعدہ (عذاب سخت کا) ہرگز نہیں جھوٹا (۶۵)

فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا صٰلِحًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ ۭ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ﴿۶۶﴾

پھر آ پہنچا ہمارا حکم جب،
تو ہم نے صالحؑ اور ان کے ساتھ جو ایمان لائے تھے،
بچایا اپنی رحمت سے انہیں اس دن کی رسوائی سے،
بیشک آپ کا رب ہے زبردست اور غالب (۶۶)

وَاَخَذَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۶۷﴾

آ دبوچا ظالموں کو زور کی چنگھاڑ نے پھر،
اور گھروں میں رہ گئے اوندھے پڑے وہ (۶۷)

كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ۭ اَلَآ اِنَّ ثَمُوْدَا كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ۭ اَلَا بُعْدًا لِّثَمُوْدَ ﴿۶۸﴾

اس طرح گویا کبھی بستے نہ تھے ان میں،
جو تھی قوم ثمود، اس نے کیا کفر اپنے رب سے،
ان پہ ہے لعنت (۶۸)

وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًا ۭ قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ ﴿۶۹﴾

فرشتے لے کے خوشخبری جب ابراہیمؑ کے پاس آئے،
اور کہنے لگے ان کو سلام،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 293 of 2222

اس پر انہوں نے بھی کہا ان کو سلام،

فَلَمَّا رَآ اَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَ اَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ؕ قَالُوْا لَا تَخَفْ اِنَّاۤ اُرْسِلْنَاۤ اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ ؕ

اور جلد لے آئے وہ اک بچھڑا بھنا (ان کی ضیافت کو) (۶۹)
جو دیکھا ہاتھ کھانے کی طرف بڑھتے نہیں ان کے،
تو ابراہیمؑ شک میں پڑ گئے اور ڈر گئے ان سے،
فرشتوں نے کہا، ڈریئے نہیں ہرگز،
کہ ہم آئے ہیں قوم لوطؑ کی جانب (سزا کے واسطے) (۷۰)

وَ امْرَاَتُهٗ قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ ۙ وَ مِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ ؕ

اور پاس ابراہیمؑ کی بیوی کھڑی تھی، وہ لگی سن کر یہ ہنسنے،
ہم نے جب اسحٰقؑ اور ان کے بعد پھر یعقوبؑ کی ان کو بشارت دی (۷۱)

قَالَتْ يٰوَيْلَتٰۤى ءَاَلِدُ وَ اَنَا عَجُوْزٌ وَّ هٰذَا بَعْلِىْ شَيْخًا ؕ اِنَّ هٰذَا لَشَىْءٌ عَجِيْبٌ ؕ

وہ پھر کہنے لگی، ہائے مرے اولاد ہوگی کس طرح اب؟
میں ہوں بوڑھی اور مرے شوہر بھی ہیں بوڑھے،
تعجب خیز ہے یہ بات! (۷۲)

قَالُوْۤا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ؕ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَ بَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ ؕ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ؕ

وہ کہنے لگے، (اللہ) کی قدرت پر تعجب کر رہی ہو تم؟
اے اہل بیت ابراہیمؑ!
تم پر رحمتیں اور برکتیں (اللہ) کی نازل ہوں،
کہ (اللہ) لائق حمد و ثنا اور صاحب عظمت ہے (۷۳)

فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ الرَّوْعُ وَ جَآءَتْهُ الْبُشْرٰى يُجَادِلُنَا فِىْ قَوْمِ لُوْطٍ ؕ

ابراہیمؑ کا جاتا رہا ڈر اور بشارت مل چکی ان کو،
تو قوم لوطؑ کے بارے میں وہ ہم سے لگے پھر کہنے سننے (۷۴)

اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَحَلِيْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ ؕ

وہ نہایت تھے حلیم و نرم دل اور جھکنے والے تھے بہت (اللہ) کی جانب (۷۵)

يٰۤاِبْرٰهِيْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ۚ اِنَّهٗ قَدْ جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ۚ وَ اِنَّهُمْ اٰتِيْهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُوْدٍ ؕ

(ہم نے فرمایا) اے ابراہیمؑ! اس سے باز آ جاؤ،
تمہارے رب کا آ پہنچا ہے حکم
اور ان پہ آئے گا عذاب سخت ایسا جو ٹل ہے (۷۶)

وَ لَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِيْٓءَ بِهِمْ وَ ضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّ قَالَ هٰذَا يَوْمٌ عَصِيْبٌ ؕ

جب ہمارے وہ فرشتے لوطؑ کے پاس آئے تو ان سے وہ گھبرائے،
پریشاں ہو کے وہ کہنے لگے یہ،
آج کا دن ہے نہایت سخت (۷۷)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 294 of 2222

وَجَآءَهٗ قَوْمُهٗ يُهْرَعُوْنَ اِلَيْهِ ؕ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ قَالَ يٰقَوْمِ هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِيْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ فِيْ ضَيْفِيْ ؕ اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيْدٌ ﴿٧٨﴾

ان کی قوم ان کے پاس آئی دوڑتی،
پہلے ہی وہ بدکاریوں میں مبتلا تھی،
لوطؑ یہ کہنے لگے ان سے کہ اے لوگو!
یہ میری (قوم کی) جو بیٹیاں ہیں،
پاک و پاکیزہ تمہارے واسطے ہیں یہ،
ڈرو اللہ سے اور رسوا کرو مت مجھ کو مہمانوں میں،
بتلاؤ مجھے، کیا آدمی تم میں نہیں کوئی بھلا اور نیک؟ (۷۸)

قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِيْ بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ ۚ وَاِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيْدُ ﴿٧٩﴾

وہ کہنے لگے، تم جانتے ہو یہ،
تمہاری (قوم کی) ان بیٹیوں پر کچھ نہیں ہے حق ہمارا،
اور ہم کیا چاہتے ہیں؟ جانتے ہو یہ بھی (۷۹)

قَالَ لَوْ اَنَّ لِيْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِيْٓ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ ﴿٨٠﴾

(اس پر) لوطؑ یہ کہنے لگے،
اے کاش! میرے پاس ہوتی قوت و طاقت،
یا لے سکتا کسی مضبوط قلعے کا سہارا میں (۸۰)

قَالُوْا يٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَّصِلُوْٓا اِلَيْكَ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ ؕ اِنَّهٗ مُصِيْبُهَا مَآ اَصَابَهُمْ ؕ اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ ؕ اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ ﴿٨١﴾

فرشتوں نے کہا، اے لوطؑ!
ہم بھیجے ہوئے ہیں آپؑ کے رب کے،
ہے ناممکن پہنچ پائیں کبھی یہ آپ تک،
بس آپ اپنے اہلِ خانہ کو لے نکلیں یہاں سے رات کو،
اور کوئی بھی مڑ کر نہ پیچھے کی طرف دیکھے،
سوائے آپ کی بیوی کے،
اس پر بھی وہ آئے گا عذاب، ان پر جو وقتِ صبح آئے گا،
نہیں کیا صبح اب نزدیک؟ (۸۱)

فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ۙ مَّنْضُوْدٍ ﴿٨٢﴾

آ پہنچا ہمارا حکم جب، تو کر دیا زیر و زبر ہم نے پھر اس بستی کو،
اور برسائے اس پر پے بہ پے پتھر (۸۲)

مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ ؕ وَمَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ ﴿٨٣﴾

کہ جو تھے آپؑ کے رب کی طرف سے سب نشان دار،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 295 of 2222

اور وہ پتھر نہیں تھے ظالموں سے دور کچھ (٨٣)

وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۗ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۗ وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ بِخَيْرٍ وَّاِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيْطٍ ﴿٨٤﴾

اور اہل مدین کی طرف، ان کے جو بھائی تھے شعیبؑ،
ان کو جو بھیجا ہم نے،
وہ کہنے لگے، اے قوم! اللہ کی عبادت تم کرو،
اس کے سوا کوئی نہیں معبود (برحق)۔
اور کمی کچھ بھی کرو ہرگز نہ ناپ اور تول میں،
میں دیکھتا ہوں آج اچھے حال میں تم کو،
مگر ڈرتا ہوں، آ جائے نہ تم پر گھیرنے والے کسی دن کا عذاب (٨٤)

وَيٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿٨٥﴾

اے قوم! تم انصاف سے لو کام ناپ اور تول میں،
اور کم نہ دو لوگوں کو تم ہرگز؟
نہ دنیا میں مچاؤ تم فساد (٨٥)

بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ﴿٨٦﴾

اللہ نے جو نفع بخشا ہے تمہیں، وہ ہے تمہارے حق میں بہتر،
تم اگر ایمان والے ہو،
نہیں تم پر مقرر میں نگہباں (٨٦)

قَالُوْا يٰشُعَيْبُ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَآ اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِىْٓ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا ۗ اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِيْمُ الرَّشِيْدُ ﴿٨٧﴾

وہ لگے ان سے یہ کہنے، اے شعیبؑ!
اتنا بتاؤ، کیا تمہاری یہ نماز اس طرح کہتی ہے،
کہ اپنے باپ دادا کے ہیں جو معبود، ان کو چھوڑ دیں ہم؟
یا ہم اپنے مال میں سے چاہیں جو، وہ کرنہ پائیں،
تم تو بے حد نرم دل اور نیک ہو (٨٧)

قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّىْ وَرَزَقَنِىْ مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ۗ وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰى مَآ اَنْهٰىكُمْ عَنْهُ ۗ اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ۗ وَمَا تَوْفِيْقِىْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ ۗ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ﴿٨٨﴾

کہنے لگے وہ، مجھ کو گر روشن دلیل اک رب کی جانب سے ہو حاصل،
اور مجھے روزی بھی دی ہو اس نے اچھی،
تو بھلا میں کرنا چاہوں گا خلاف اس کے؟
نہیں میں کام کرنا چاہتا، جن سے تمہیں میں روکتا ہوں،
میں تو بس اصلاح کرنا چاہتا ہوں استطاعت کے مطابق،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 296 of 2222

اور مری توفیق اللہ کی مدد سے ہے،
بھروسا ہے فقط اس پر مرا،
اور میں رجوع اس کی طرف کرتا ہوں (۸۸)

وَيٰقَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِيْٓ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِّثْلُ مَآ اَصَابَ قَوْمَ نُوْحٍ اَوْ قَوْمَ هُوْدٍ اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ ۭ وَمَا قَوْمُ لُوْطٍ مِّنْكُمْ بِبَعِيْدٍ ۝۸۹

میری قوم کے لوگو!
کہیں ایسا نہ ہو، تم پر مصیبت کا سبب بن جائے میری دشمنی،
جیسی کہ نوحؑ و ہودؑ اور صالحؑ کی قوموں پر مصیبت آ پڑی تھی،
اور قومِ لوطؑ تو تم سے نہیں کچھ دور (۸۹)

وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ۭ اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ ۝۹۰

رب سے مغفرت چاہو اور اس کے سامنے توبہ کرو،
بیشک مرا رب رحم والا اور محبت کرنے والا ہے (۹۰)

قَالُوْا يٰشُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ وَاِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْنَا ضَعِيْفًا ۚ وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنٰكَ ۡ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيْزٍ ۝۹۱

لگے کہنے وہ ان سے، اے شعیبؑ!
اکثر سمجھ سے بالا تر باتیں تمہاری ہیں،
بہت کمزور ہو تم، اور اگر ہم کو قبیلے کا نہ کچھ ہوتا خیال اتنا،
تو تم کو پتھروں سے مار دیتے ہم،
نہیں ہو تم کسی بھی طرح غالب اور حاوی ہم پہ (۹۱)

قَالَ يٰقَوْمِ اَرَهْطِيْٓ اَعَزُّ عَلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاتَّخَذْتُمُوْهُ وَرَاۗءَكُمْ ظِهْرِيًّا ۭ اِنَّ رَبِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ۝۹۲

وہ کہنے لگے، اے قوم! کیا میرا قبیلہ ہے تمہیں اللہ سے بھی بڑھ کر؟
کہ ڈالا ہے پسِ پشت اس کو تم نے،
جو بھی تم کرتے ہو، میرا رب احاطہ ہے کئے اس کا (۹۲)

وَيٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰي مَكَانَتِكُمْ اِنِّىْ عَامِلٌ ۭ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ ۭ وَارْتَقِبُوْٓا اِنِّىْ مَعَكُمْ رَقِيْبٌ ۝۹۳

اے قوم! اپنے طریقے پر عمل کرتے رہو تم،
میں بھی کرتا ہوں عمل اپنے طریقے پر،
تمہیں جلدی ہی یہ معلوم ہو جائے گا،
کس پر آ کے رہتا ہے عذاب ایسا جو رسوا کن ہے
اور ہے کون جھوٹا؟
منتظر تم بھی رہو، میں بھی تمہارے ساتھ ہی ہوں منتظر (۹۳)

وَلَمَّا جَاۗءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا

جب حکم آ پہنچا ہمارا،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 297 of 2222

وَاَخَذَتِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿٩٤﴾

اپنی رحمت سے شعیبؑ اور ان کے ساتھ ایمان والوں کو بچایا ہم نے،
اور پھر ظالموں کو آن پکڑا خوفناک اک چیخ نے،

كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ؕ اَلَا بُعْدًا لِّمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُوْدُ ﴿٩٥﴾

اور وہ گھروں میں رہ گئے سب بے حس و حرکت پڑے اوندھے،
کہ جیسے وہ کبھی ان میں نہ بستے تھے،
ہوئے سب اہلِ مدین دور (رحمت سے) ہوئے جیسے ثمود (۹۴-۹۵)

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿٩٦﴾

اور ہم نے موسیٰ کو عطا کیں آیتیں اپنی،
کھلے اک معجزے کے ساتھ (۹۶)

اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَاتَّبَعُوْۤا اَمْرَ فِرْعَوْنَ ۚ وَمَاۤ اَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِيْدٍ ﴿٩٧﴾

انہیں فرعون اور اس کے جو بھی تھے سردار، ان کے پاس بھیجا،
پیروی لوگوں نے کی فرعون کے احکام کی لیکن،
اگرچہ حکم کوئی بھی نہ تھا فرعون کا جائز (۹۷)

يَقْدُمُ قَوْمَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ ؕ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ ﴿٩٨﴾

۱۰۰ روزِ حشر آگے آگے اپنی قوم کے ہوگا،
اور ان کو لے کے جائے گا جہنم میں وہ،
جو سب سے ٹھکانا ہے برا (۹۸)

وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهٖ لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ ﴿٩٩﴾

لعنت ہے اس دنیا میں ان لوگوں پہ،
اور محشر میں بھی انجام ان کا بدتر ہوگا (۹۹)

ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْقُرٰى نَقُصُّهٗ عَلَيْكَ مِنْهَا قَآئِمٌ وَّحَصِيْدٌ ﴿١٠٠﴾

(اے پیغمبرؐ) سناتے ہیں جو ہم یہ آپ کو خبریں،
ہیں ایسی بستیوں کی،
جو ہیں کچھ موجود اور کچھ ان میں سے مٹ چکیں اب تک ہو چکی ہیں (۱۰۰)

وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَمَاۤ اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ الَّتِيْ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ لَّمَّا جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ؕ وَمَا زَادُوْهُمْ غَيْرَ تَتْبِيْبٍ ﴿١٠١﴾

اور نہیں ان پر کیا ظلم ہم نے،
بلکہ اپنے آپ پر ڈھایا انہوں نے ظلم،
آ پہنچا خدا کا حکم، تو آئے نہ کام ان کے وہ سب معبود،
جن کی وہ کیا کرتے تھے پوجا،
اور بڑھائی ان کی بربادی انہوں نے (۱۰۱)

وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَاۤ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ ؕ اِنَّ اَخْذَهٗۤ

آپؐ کے رب کی گرفت ایسی ہی ہوتی ہے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 298 of 2222

اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ ﴿١٠٢﴾

پکڑتا ہے کوئی وہ ظلم کی بستی،
تو سخت اور دردناک اس کی پکڑ ہوتی ہے (۱۰۲)

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْاٰخِرَةِ ۭ ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ ۙ لَّهُ النَّاسُ وَذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ﴿١٠٣﴾

اس میں اک نشانی ہے ہر ایسے شخص کی خاطر،
جو ڈرتا ہے قیامت کے عذابِ سخت سے،
وہ دن، کہ سارے لوگ جب ہوں گے اکٹھے،
اور دکھایا جائے گا اعمال کا بدلہ انہیں (۱۰۳)

وَمَا نُؤَخِّرُهٗٓ اِلَّا لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ ﴿١٠٤﴾

ہم ملتوی کرتے ہیں اک محدود مدت کے لئے اس کو (۱۰۴)

يَوْمَ يَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ ﴿١٠٥﴾

وہ دن آئے گا جب،
اذنِ الٰہی کے بغیر اس دن نہ کوئی بات بھی بھر کر سکے گا،
اور کوئی بد بخت ہوگا اور کوئی نیک بخت ان میں سے ہوگا (۱۰۵)

فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّشَهِيْقٌ ﴿١٠٦﴾

ہوں گے جو بد بخت،
دوزخ میں وہ سب چیخیں گے، چلائیں گے (۱۰۶)

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَاۗءَ رَبُّكَ ۭ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ﴿١٠٧﴾

اور اس میں رہیں گے اس طرح، جب تک زمین و آسماں ہیں،
ہاں، سوا اس کے جو چاہے آپؐ کا پروردگار،
اور وہ جو چاہے کر گزرتا ہے (۱۰۷)

وَاَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَاۗءَ رَبُّكَ عَطَاۗءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ ﴿١٠٨﴾

مگر جو نیک ہوں گے، وہ رہیں گے جنتوں میں،
جب تلک قائم زمین و آسماں ہیں،
ہاں، سوا اس کے جو چاہے آپ کا پروردگار،
اور یہ عطا بے انتہا ہوگی (۱۰۸)

فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّمَّا يَعْبُدُ هٰٓؤُلَاۗءِ ۭ مَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا كَمَا يَعْبُدُ اٰبَاۗؤُهُمْ مِّنْ قَبْلُ ۭ وَاِنَّا لَمُوَفُّوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ غَيْرَ مَنْقُوْصٍ ﴿١٠٩﴾

اے پیغمبرؐ! پڑیں مت شک میں آپؐ اس سے،
جو یہ کرتے ہیں پوجا،
یہ تو ویسے پوجتے ہیں، جیسے ان کے باپ دادا پوجتے تھے ان سے پہلے،
ہم (عذابِ سخت کا) پورا ہی دیں گے ان کو حصہ،
اور کمی اس میں نہ کی جائے گی کچھ ہرگز (۱۰۹)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 299 of 2222

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ
مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ۝

جو موسیٰ کو کتاب (پاک) دی ہم نے،
تو اس میں بھی ہوا تھا اختلاف،
اور آپؐ کے رب کی طرف سے طے نہ ہوتی بات اگر،
تو فیصلہ ان کا بھی سارا کر دیا جاتا،
یہ کافر بھی ہیں اس (قرآن) کے بارے میں شک میں مبتلا (۱۱۰)

وَاِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ اَعْمَالَهُمْ ؕ اِنَّهٗ بِمَا يَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝

اور آپ کا رب دے گا بدلہ پورا پورا ان کے کاموں کا،
جو کچھ کرتے ہیں یہ، وہ خوب اس سے باخبر ہے (۱۱۱)

فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا ؕ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
بَصِيْرٌ ۝

آپ کو جیسے ہوا ہے حکم، آپؐ اور آپؐ کے ساتھی جو تائب ہو چکے ہیں،
وہ رہیں ثابت قدم اور حد سے مت گزریں،
وہ ہر اک کے عمل کو دیکھتا ہے (۱۱۲)

وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ وَمَا لَكُمْ
مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۝

(اے مسلمانو!) نہ جھکنا ظالموں کی سمت،
ورنہ آگ چھو جائے گی تم کو بھی جہنم کی،
اور اللہ کے سوا کوئی نہیں حامی تمہارا،
اور پھر تم ظالموں کی سمت مائل ہو گئے،

وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ؕ اِنَّ
الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ۝

اور کریں قائم نماز آپ (اے پیغمبرؐ)،
دن کے دو اطراف اور کچھ شب کے حصے میں،
یقیناً نیکیاں لے جاتی ہیں دور اعمالِ بد کو،
یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کی خاطر (۱۱۴)

وَاصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

صبر سے لیں کام،
بیشک نیک لوگوں کا کبھی ضائع نہیں اللہ کرتا اجر (۱۱۵)

فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ اُولُوْا بَقِيَّةٍ يَّنْهَوْنَ
عَنِ الْفَسَادِ فِي الْاَرْضِ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّنْ اَنْجَيْنَا مِنْهُمْ ۚ
وَاتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَآ اُتْرِفُوْا فِيْهِ وَكَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ۝

(اے لوگو!) جو گزرے تم سے پہلے لوگ، ان میں کیوں نہ ایسے تھے؟
فسادِ خلق سے جو روکتے ان کو،
تھے ایسے لوگ، لیکن تھے بہت ہی کم، بچایا جن کو ہم نے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 300 of 2222

اور ظالم لوگ ان آسائشوں کے پڑ گئے پیچھے، جو ہم نے ان کو بخشیں،
اور وہ مجرم ہی تھے (۱۱۶)

وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ ﴿۱۱۷﴾

ہرگز نہیں ہے آپ کا پروردگار ایسا،
کہ نیک افراد کے ہوتے ہوئے برباد کردے وہ کسی بستی کو (۱۱۷)

وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ ﴿۱۱۸﴾

اور اگر آپ کا رب چاہتا، تو سارے لوگوں کو بنا دیتا وہ اک امت،
مگر اب تو رہیں گے مختلف ہی وہ (۱۱۸)

اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ ؕ وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ ؕ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَاَمْلَـَٔنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۱۹﴾

سوائے ان کے، جن پر آپ کا رب رحم فرمائے،
اسی خاطر تھا اس نے خلق فرمایا انہیں،
اور آپ کے رب کی ہوئی ہے بات یہ پوری،
کہ میں دوزخ کو جنوں اور انسانوں سے بھر دوں گا (۱۱۹)

وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ ۚ وَجَآءَكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَّذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۰﴾

(اے پیغمبرؐ!) رسولوں کے یہ قصے ہم سناتے ہیں،
تو یہ ہیں آپ کے دل کی تسلی کے لئے،
اور آپ کے پاس آ چکا ہے حق،
جو ہے ایمان والوں کے لئے پند و نصیحت (۱۲۰)

وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنَّا عٰمِلُوْنَ ﴿۱۲۱﴾

اور نہیں ایمان جو لاتے، انہیں کہہ دیں،
کہ تم اپنے طریقے پر عمل کرتے رہو،
ہم بھی عمل اپنے طریقے پر ہیں کرتے (۱۲۱)

وَانْتَظِرُوْا ۚ اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾

منتظر تم بھی رہو اور منتظر ہم بھی ہیں (۱۲۲)

وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۳﴾

جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے چھپا، اللہ کو ہے معلوم،
اور ہر امر اسی کی سمت آخر لوٹتا ہے،
(اے پیمبرؐ!) آپ فرمائیں عبادت صرف اس کی،
اور بھروسہ اس پہ ہی رکھیں،
جو کچھ کرتے ہیں لوگ، اس سے ذرا غافل نہیں اللہ (۱۲۳)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 301 of 2222

سُوْرَةُ يُوْسُفَ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَإِحْدَى عَشْرَةَ آيَةً وَاثْنَتَا عَشْرَةَ رُكُوْعًا

سورۂ یوسفؑ ۱۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

الٓرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝١

ا۔ل۔ر۔

یہ (پاک) آیات ہیں روشن کتاب (حق) کی (۱)

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝٢

(اے لوگو!) کیا ہے ہم نے نازل اس لئے قرآن عربی میں،

کہ تم اچھی طرح سمجھو (۲)

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ۖ وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ۝٣

(اے پیغمبرؐ!) بیاں ہم آپؐ سے کرتے ہیں ایسا بہترین قصہ،

جو قرآں کے ذریعے آپؐ کی جانب کیا ہے وحی ہم نے،

اور اس سے قبل اس سے آپؐ ناواقف تھے (۳)

اِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ يٰٓاَبَتِ اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ ۝٤

یوسفؑ نے کہا جب باپ سے اپنے،

کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے،

سجدہ کر رہے ہیں مجھ کو سورج چاند اور گیارہ ستارے (۴)

قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰٓى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝٥

تو کہا یعقوبؑ نے،

بیٹا! نہ اپنے بھائیوں سے ذکر تم اس خواب کا کرنا،

کہیں ایسا نہ ہو تم سے کریں دھوکا کوئی،

بیشک کھلا انسان کا شیطان دشمن ہے (۵)

وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اٰلِ يَعْقُوْبَ كَمَآ اَتَمَّهَا عَلٰٓى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ ۭ اِنَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝٦

اور ایسے ہی کرے گا برگزیدہ رب تمہارا تم کو،

سکھلائے گا تم کو خواب کی تعبیر کرنا،

اور بطور فرمائے گا بھرپور نعمت تم کو اور یعقوبؑ کی اولاد کو،

جس طرح پہلے اس نے ابراہیمؑ اور اسحٰقؑ کو بخشی،

یقیناً رب تمہارا علم اور حکمت کا ہے مالک (۶)

لَقَدْ كَانَ فِيْ يُوْسُفَ وَاِخْوَتِهٖٓ اٰيٰتٌ لِّلسَّاۗىِٕلِيْنَ ۝٧

ہے یوسفؑ اور اس کے بھائیوں کی داستاں میں،

پوچھنے والوں کی خاطر اک سے اک بڑھ کر نشانی (۷)

اِذْ قَالُوْا لَيُوْسُفُ وَاَخُوْهُ اَحَبُّ اِلٰٓى اَبِيْنَا مِنَّا وَنَحْنُ

وہ لگے (آپس میں) یہ کہنے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 302 of 2222

عُصْبَةٌ اِنَّ اَبَانَا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنِ ۝

کہ یوسف اور اس کا بھائی (بن یامین)، ہیں محبوب والد کو ہمارے،
حالانکہ ہم اک جماعت کی جماعت ہیں،

اِقْتُلُوْا يُوْسُفَ اَوِ اطْرَحُوْهُ اَرْضًا يَّخْلُ لَكُمْ وَجْهُ اَبِيْكُمْ وَ
تَكُوْنُوْا مِنْ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِيْنَ ۝٩

جو والد ہیں ہمارے، وہ صریحاً گم ہیں (یوسف کی محبت میں) (۸)
تو آؤ یا تو یوسف کو (کسی دن) مار ڈالیں، یا کہیں دور اس کو پھینک آئیں،
کہ رخ ہو جائے والد کا ہماری سمت،
اور اس کے بعد (توبہ کر کے) بن جائیں گے سارے نیک ہم،
(والد کی نظروں میں) (۹)

قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوْا يُوْسُفَ وَاَلْقُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ
يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ۝١٠

کہا ان میں سے اک بھائی نے،
کچھ کرنا ہی ہے تم کو، تو مت یوسف کو تم مارو،
کسی ویراں کنویں میں ڈال دو اس کو، کہ کوئی قافلہ اس کو اٹھا لے جائے (۱۰)

قَالُوْا يٰۤاَبَانَا مَا لَكَ لَا تَاْمَنَّا عَلٰى يُوْسُفَ وَاِنَّا لَهٗ لَنٰصِحُوْنَ ۝١١

وہ کہنے لگے (والد سے)
بابا جان! کیوں یوسف کے بارے میں نہیں کرتے بھروسا آپ ہم پر؟
ہم ہیں اس کے خیر خواہوں میں (۱۱)

اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَّرْتَعْ وَيَلْعَبْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝١٢

اسے بھیجیں ہمارے ساتھ کل، تاکہ یہ کھائے اور کھیلے خوب،
ہم ہیں ذمہ دار اس کی حفاظت کے (۱۲)

قَالَ اِنِّيْ لَيَحْزُنُنِيْۤ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَاَخَافُ اَنْ يَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ
وَاَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ ۝١٣

کہا (یعقوبؑ نے) ہوں گا پریشاں میں، اگر لے جاؤ گے اس کو،
مجھے ڈر ہے کہیں تم ہو نہ جاؤ بے خبر
اور کھا نہ جائے کوئی اس کو بھیڑیا (۱۳)

قَالُوْا لَئِنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّاۤ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۝١٤

کہنے لگے وہ، اک جماعت کی جماعت ہم ہیں،
پھر بھی بھیڑیا کوئی اگر کھا جائے اس کو،
ہم تو پھر بالکل نکمے ہی ہوئے (۱۴)

فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ وَاَجْمَعُوْۤا اَنْ يَّجْعَلُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ ۚ وَ
اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝١٥

پھر لے چلے وہ اس کو، اور یہ سب نے مل کر طے کیا،
اس کو کسی ویراں کنویں میں ڈال دیں،
تو ہم نے یوسفؑ کی طرف کی وحی،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 303 of 2222

(اے یوسف! کسی دن) تم بتاؤ گے یہ ساری بات ان کو،
جب یہ ہوں گے بے خبر اس سے (۱۵)

وَجَآءُوْۤ اَبَاهُمْ عِشَآءً يَّبْكُوْنَ ﴿۱۶﴾
ہوئی جب شام، سب روتے ہوئے پہنچے وہ اپنے باپ کے پاس (۱۶)

قَالُوْا يٰۤاَبَانَاۤ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا
اور کہا، ہم دوڑ میں مشغول تھے،
اور ہم نے یوسف کو بٹھا رکھا تھا ساماں کی حفاظت پر،

فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ ۚ وَمَاۤ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ ﴿۱۷﴾
کہ آیا بھیڑیا اور کھا گیا اس کو،
نہ مانیں گے ہماری بات کوئی آپ، گو ہم کتنے ہی سچے ہوں (۱۷)

وَجَآءُوْ عَلٰى قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ ۚ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ
خون آلود بھی کر لائے تھے یوسف کا کرتا وہ،
یہ سن کر باپ نے ان سے کہا،

اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ۚ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ۚ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ﴿۱۸﴾
ایسا نہیں، بلکہ یہ تم نے اپنے دل سے بات گھڑ لی ہے،
سو اب تو صبر بہتر ہے،
اور اس پر مانگنی بس چاہیے امداد اللہ سے (۱۸)

وَجَآءَتْ سَيَّارَةٌ فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ ؕ قَالَ يٰبُشْرٰى
ادھر اک قافلہ اترا، انہوں نے اپنے سقے کو جو پانی کے لئے بھیجا،
کنویں میں ڈول جب ڈالا،
تو وہ کہنے لگا تم کو مبارک ہو کہ اک لڑکا یہاں ہے،

هٰذَا غُلٰمٌ ؕ وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾
اور چھپا ڈالا اسے مالِ تجارت کی طرح،
حالانکہ جو وہ کر رہے تھے، اس سے اللہ باخبر تھا (۱۹)

وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍۭ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ ۚ وَكَانُوْا فِيْهِ مِنَ الزّٰهِدِيْنَ ﴿۲۰﴾
اور انہوں نے بیچ ڈالا چند درہم کے عوض، تھوڑی سی قیمت پر اسے،
اور وہ توقع بھی نہیں رکھتے تھے کچھ اس سے زیادہ (۲۰)

وَقَالَ الَّذِى اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖۤ اَكْرِمِىْ مَثْوٰىهُ عَسٰۤى
مصر کے جس شخص نے اس کو خریدا، اس نے بیوی سے کہا اپنی،
اسے اچھی طرح رکھنا،

اَنْ يَّنْفَعَنَاۤ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا ؕ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِى الْاَرْضِ
یہ ممکن ہے کہ ہم کو فائدہ پہنچائے یا بیٹا بنا لیں ہم اسے،
اور یوں جما ڈالے قدم یوسف کے ہم نے مصر میں،

وَلِنُعَلِّمَهٗ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ؕ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰۤى اَمْرِهٖ
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۱﴾
تا کہ سکھائیں خواب کی تعبیر کا کچھ علم ان کو،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 304 of 2222

اور خدا تو کر کے ہی رہتا ہے اپنا کام، لیکن جانتے اکثر نہیں (۲۱)

وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗۤ اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝

اور جب جوانی کو وہ پہنچے،
ہم نے دی ان کو نبوت اور عطا فرمایا ان کو علم،
اور ایسے ہی دیتے ہیں جزا ہم نیک بندوں کو (۲۲)

وَرَاوَدَتْهُ الَّتِيْ هُوَ فِيْ بَيْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ ؕ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّيْۤ اَحْسَنَ مَثْوَايَ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

وہ جس کے گھر میں رہتے تھے،
تو اس عورت (زلیخا) نے بہت کوشش کی ان کے دل کو پھسلانے کی:
(اک دن) بند دروازے کئے اُس نے اور اس سے یہ کہا، آؤ!
تو یوسفؑ نے کہا (اس سے)،
معاذ اللہ، میاں جو ہے تمہارا، وہ مرا آقا ہے،
اس نے مجھ کو رکھا ہے بہت اچھی طرح (یہ ظلم کر سکتا نہیں میں)،
اور بھلا ہوتا نہیں ہے ظالموں کا (۲۳)

وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ۚ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَاۤ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ؕ كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ ؕ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ ۝

وہ ارادہ کر چکی تھی اور ایسا وہ بھی کر لیتے،
اگر لیتے نہ دیکھ اپنے خدا کی وہ دلیل،
اور اس لئے ایسا ہوا، تا کہ بدی اور بے حیائی روک لیں ہم ان سے،
وہ بیشک ہمارے منتخب بندوں میں تھے (۲۴)

وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِيْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ وَّاَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا الْبَابِ ؕ قَالَتْ مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا اِلَّاۤ اَنْ يُّسْجَنَ اَوْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

دوڑے جو دروازے کی جانب وہ،
تو پیچھے سے بڑھی اور پھاڑ ڈالا ان کے کرتے کو زلیخا نے،
وہاں دیکھا جو اس نے اپنے شوہر کو،
لگی کہنے، برا جو بھی ارادہ تیری بیوی سے کرے اس کی سزا کیا ہے؟
سوا اس کے کہ اس کو قید ہو یا دردناک اس کو سزا دی جائے (۲۵)

قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِيْ عَنْ نَّفْسِيْ ۚ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝

یوسفؑ نے کہا، پھسلا رہی تھی یہ مرے دل کو،
زلیخا کے گھرانے سے کسی نے یوں گواہی دی،
اگر کرتا پھٹا ہے مرد کا آگے سے،
تو عورت ہے سچی اور یہ جھوٹا ہے (۲۶)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 305 of 2222

وَاِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٢٧﴾

اور کرتا ہے پیچھے سے پھٹا،
تو جھوٹ کہتی ہے یہ عورت اور یہ سچا ہے (۲۷)

فَلَمَّا رَاٰ قَمِيْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ مِنْ كَيْدِكُنَّ اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ ﴿٢٨﴾

جو دیکھا اس کے شوہر نے کہ پیچھے سے پھٹا یوسفؑ کا کرتا ہے،
تو وہ کہنے لگا،
یہ چال ہے تم عورتوں کی اور تمہاری چال ہوتی ہے غضب کی (۲۸)

يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ۚ وَاسْتَغْفِرِيْ لِذَنْۢبِكِ ۚ اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِـِٕيْنَ ﴿٢٩﴾

(اور کہا یوسفؑ سے اس نے) درگزر سے کام لو یوسفؑ!
اور اے عورت! معافی مانگ اپنی تو خطا کی،
تو یقیناً ہے خطا کار (۲۹)

وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِيْنَةِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ تُرَاوِدُ فَتٰىهَا عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ۭ اِنَّا لَنَرٰىهَا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٣٠﴾

اور لگیں پھر شہر میں یہ عورتیں کہنے،
عزیز مصر کی بیوی غلام اپنے کو پھسلانے میں رہتی ہے،
محبت اس کے دل میں بس گئی ہے اس کی،
اور وہ مبتلا ہے صاف گمراہی میں (۳۰)

فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ اَرْسَلَتْ اِلَيْهِنَّ وَاَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَاً وَّاٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا وَّقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ ۚ فَلَمَّا رَاَيْنَهٗٓ اَكْبَرْنَهٗ وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ۭ اِنْ هٰذَآ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ ﴿٣١﴾

جب ان کی سنیں باتیں،
تو اس نے ان کو بلوایا اور ان کے واسطے محفل بپا کی،
اور چھری ہر اک کو دی پھل کاٹنے کو،
اور کہا یوسفؑ سے، آ جاؤ اب ان کے سامنے،
دیکھا انہوں نے (حسنِ یوسفؑ) جب،
تو حیراں رہ گئیں اور ہاتھ اپنے کاٹ ڈالے (محو ہو کر)،
اور کہا بے ساختہ، (واللہ) کوئی انساں نہیں یہ، اک فرشتہ ہے بزرگ (۳۱)

قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِيْ لُمْتُنَّنِيْ فِيْهِ ۭ وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ ۭ وَلَىِٕنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَآ اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ ﴿٣٢﴾

اور پھر لگی کہنے عزیز مصر کی بیوی (زلیخا)،
ہاں! یہی وہ شخص ہے جس کا مجھے دیتی تھیں تم طعنہ،
بہت کوشش کی میں نے اس کے دل کو ورغلانے کی،
مگر یہ بچ گیا صاف،
اور مرا کہنا نہ مانا اس نے گر، ہوگا ذلیل و خوار ہو کر قید یہ اک دن (۳۲)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 306 of 2222

قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ ۚ وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّيْ كَيْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَيْهِنَّ وَاَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝

(یہ سن کر بارگاہِ رب میں) یوسفؑ نے کہا،
اے رب! بلاتی ہیں یہ مجھ کو جس طرف، اس سے تو مجھ کو قید ہی اچھی ہے،
گر تو نے نہ دُور ان کا کیا مجھ سے فریب و مکر،
(ممکن ہے) کہ میں ان کی طرف ہو جاؤں مائل،
اور یوں ہو جاؤں نادانوں میں شامل (۳۳)

فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ ۚ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝

ان کے رب نے یہ دعا سن لی،
اور ان سے دور کر دیں عورتوں کی ساری چالیں،
وہ ہے بیشک سننے والا، جاننے والا (۳۴)

ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰيٰتِ لَيَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰى حِيْنٍ ۝

اگرچہ دیکھ لی تھی بے گناہی سب نے یوسفؑ کی،
مگر یہ طے انہوں نے کر لیا،
یوسفؑ کو کر دیں قید اک مدت (۳۵)

وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيٰنِ ۭ قَالَ اَحَدُهُمَآ اِنِّيْٓ اَرٰىنِيْٓ اَعْصِرُ خَمْرًا ۭ وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنِّيْٓ اَرٰىنِيْٓ اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِيْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ ۭ نَبِّئْنَا بِتَاْوِيْلِهٖ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

جواں دو اور بھی داخل ہوئے زنداں میں ان کے ساتھ،
ان میں اک جواں کہنے لگا یہ (ایک دن)،
دیکھا ہے میں نے خواب ایسا، کر رہا ہوں میں کشید مے،
کہا پھر دوسرے نے، میں نے دیکھا ہے،
کہ میں سر پر اٹھائے ہوں بہت سی روٹیاں، جن کو پرندے کھا رہے ہیں،
آپ تعبیر اس کی بتلائیں کہ لگتے ہیں نہایت نیک انساں آپ (۳۶)

قَالَ لَا يَاْتِيْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖٓ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِيْلِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَكُمَا ۭ ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِيْ رَبِّيْ ۭ اِنِّيْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝

یہ کہنے لگے یوسفؑ،
تمہیں کھانے سے پہلے ہی میں تعبیر اس کی بتلاؤں گا،
یہ وہ علم ہے جو میرے رب نے مجھ کو سکھلایا ہے،
اللہ کو نہیں جو مانتے اور آخرت کے بھی جو منکر ہیں،
(مرا ان سے نہیں کوئی تعلق)
راستہ ان کا ہوں میں چھوڑے ہوئے (۳۷)

وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ۭ مَا

اور باپ دادا یعنی ابراہیمؑ و اسحٰقؑ اور پھر یعقوبؑ کے دیں کا

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 307 of 2222

كَانَ لَنَآ اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٣٨﴾

اطاعت کیش ہوں،
کرتے نہیں ہم شرک اللہ سے،
یہ اس کا فضل ہے ہم پر بھی، لوگوں پر بھی،
لیکن شکر ادا کرتے نہیں اکثر (۳۸)

يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿٣٩﴾

اے میرے قید خانے کے رفیقو! (تم ہی بتلاؤ!)
کہ بہتر ہیں بھلا یہ مختلف رب یا وہ اک اللہ، جو غالب ہے سب پر (۳۹)

مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٤٠﴾

تم عبادت جن کی کرتے ہو سوا اُس کے، فقط وہ نام ہیں،
تم نے، تمہارے باپ دادا نے جو خود رکھے ہیں،
اللہ نے سند ان کی نہیں کوئی اتاری،
(یاد رکھو!) ہے حکومت صرف اللہ کی،
اسی کا ہے یہ فرماں، تم سوا اس کے کسی کی بھی عبادت مت کرو!
اور دین سیدھا ہے یہی، لیکن ہیں اکثر لوگ ناواقف (۴۰)

يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ اَمَّآ اَحَدُكُمَا فَيَسْقِيْ رَبَّهٗ خَمْرًا وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ قُضِيَ الْاَمْرُ الَّذِيْ فِيْهِ تَسْتَفْتِيٰنِ ﴿٤١﴾

اے میرے قید خانے کے رفیقو!
(خواب میں جس نے کشید مے کو دیکھا ہے)
(مقرب اپنے آقا کا وہ ہوگا) اور پلائے گا شراب اس کو،
مگر جو دوسرا ہے وہ، چڑھایا جائے گا سولی پہ،
اور کھائیں گے اس کا سر پرندے نوچ کر،
تم پوچھتے تھے جس کے بارے میں،
تو اس کا فیصلہ یوں ہو چکا ہے (۴۱)

وَقَالَ لِلَّذِيْ ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ فَاَنْسٰىهُ الشَّيْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِيْنَ ﴿٤٢﴾

اور گماں تھا جس کے بارے میں، رہائی پائے گا،
اس سے کہا یوسفؑ نے،
اپنے بادشہ سے ذکر میرا بھی ذرا کرنا،
مگر شیطان نے آخر دیا اس کو بھلا،
اور یوں کئی سال اور کاٹے قید میں یوسفؑ نے (۴۲)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 308 of 2222

وَقَالَ الْمَلِكُ اِنِّيْٓ اَرٰى سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ ۭ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِيْ فِيْ رُءْيَايَ اِنْ كُنْتُمْ لِلرُّءْيَا تَعْبُرُوْنَ ۝

(اک دن) بادشہ کہنے لگا (دربار میں)،
دیکھا ہے میں نے خواب میں ایسے،
کہ لاغر سات گائیں کھا رہی ہیں سات موٹی گایوں کو،
اور بالیاں ہیں سات سوکھی، اور ہری بھی سات،
اے دربار یو! ممکن ہو تو اس خواب کی تعبیر بتلاؤ (۴۳)

قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ ۭ وَمَا نَحْنُ بِتَاْوِيْلِ الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِيْنَ ۝

وہ یہ کہنے لگے، یہ ہے پریشاں خواب،
اور ہم اس طرح کے خواب کی تعبیر سے واقف نہیں ہرگز (۴۴)

وَقَالَ الَّذِيْ نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ اُمَّةٍ اَنَا اُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِيْلِهٖ فَاَرْسِلُوْنِ ۝

ہوا تھا جو رہا قیدی، اسے یاد آ گیا مدت کے بعد اور وہ لگا کہنے،
میں بتلا دوں گا ایسے خواب کی تعبیر،
لیکن مجھ کو زنداں تک ذرا بھیجیں (۴۵)

يُوْسُفُ اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ اَفْتِنَا فِيْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ ۙ لَّعَلِّيْٓ اَرْجِعُ اِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝

(وہ آیا قید خانے میں) تو یہ کہنے لگا،
اے پیکر صدق وصفا یوسف! ذرا اس خواب کی تعبیر بتلائیں،
کہ لاغر سات گائیں کھا رہی ہیں سات موٹی گایوں کو،
اور بالیاں ہیں سات سوکھی اور ہری بھی سات،
میں بتلاؤں گا لوگوں کو یہ جا کر،
کہ ان کو قدر ہو کچھ آپؑ کی معلوم (۴۶)

قَالَ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِيْنَ دَاَبًا ۚ فَمَا حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِيْ سُنْۢبُلِهٖٓ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ ۝

پھر کہنے لگے یوسفؑ کہ، ہے تعبیر اس کی یوں،
کرو گے کھیتی باڑی تم مسلسل سات سال،
اور جو بھی تم کاٹو گے،
رکھنا بالیوں کے ساتھ ہی اس کو، علاوہ اپنے کھانے کے (۴۷)

ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَّاْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ ۝

پھر اس کے بعد پڑ جائے گا کال،
اور سات سال اس کو ہی تم کھاؤ گے جو تم نے کیا تھا جمع،
صرف اس کے سوا، جس کو اگانے کے لئے محفوظ رکھو گے (۴۸)

ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِيْهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيْهِ

پھر اس کے بعد جو سال آئے گا، بارش بہت ہوگی،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 309 of 2222

يَعْصِرُوْنَ ﴿۴۹﴾

نچوڑیں گے (شراب ناب کی خاطر بہت انگور کا) رس لوگ (۴۹)

وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ بِهٖ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسْـَٔلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِيْ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ ۚ اِنَّ رَبِّيْ بِكَيْدِهِنَّ عَلِيْمٌ ﴿۵۰﴾

(اس پر) بادشہ کہنے لگا، یوسفؑ کو میرے پاس لاؤ!
آیا جب قاصد، تو یوسفؑ نے کہا، جب بادشہ کے پاس جاؤ تم،
تو اس سے پوچھنا، ان عورتوں کا کیا حقیقی واقعہ ہے؟
کاٹ ڈالا تھا جنھوں نے اپنے ہاتھوں کو،
مرا رب ان کی سب مکاریوں سے خوب واقف ہے (۵۰)

قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ اِذْ رَاوَدْتُّنَّ يُوْسُفَ عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوْٓءٍ ۚ قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ الْـٰٔنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ ۖ اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۵۱﴾

کہا پھر بادشہ نے، عورتو! کیا واقعہ ہے؟
جب تم اپنی چال سے یوسفؑ کو پھسلانے میں کوشاں تھیں،
وہ سب کہنے لگیں، ہم نے تو یوسفؑ میں نہیں دیکھی برائی کچھ،
عزیز مصر کی بیوی زلیخا یہ لگی کہنے،
کہ سچی بات ہے میں نے ہی کوشش کی تھی اس کو ورغلانے کی،
یقیناً ہے وہ سچا (۵۱)

ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ اَنِّيْ لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ كَيْدَ الْخَآئِنِيْنَ ﴿۵۲﴾

پھر کہا یوسفؑ نے،
(میں نے اس لئے چھیڑی ہے ساری بات یہ)،
تاکہ عزیز مصر کو معلوم ہو جائے،
کہ میں نے پیٹھ پیچھے بھی خیانت کی نہیں اس کی،
اور اللہ خائنوں کے مکر کو چلنے نہیں دیتا (۵۲)

پارہ.....۱۳

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِيْ ۚ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّيْ ۚ اِنَّ رَبِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۵۳﴾

میں اپنے نفس کو کہتا نہیں ہوں پاک صاف ہرگز،
کہ وہ اکساتے والا ہے برائی پر،
سوائے اس کے، جس پر رحم فرمائے مرا رب،
وہ ہے بے حد بخشنے والا نہایت رحم کا مالک (۵۳)

وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ بِهٖٓ اَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِيْ ۚ فَلَمَّا كَلَّمَهٗ قَالَ اِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ ﴿۵۴﴾

کہا پھر بادشہ نے،
ان کو میرے پاس لاؤ! میں بناؤں گا انہیں اپنا مصاحب،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 310 of 2222

اور جب یوسفؑ سے اس نے بات کی، تو یہ کہا اس نے،
کہ ہیں دربار میں آپ آج سے اک معتمد اور صاحبِ عزت مصاحب (۵۴)

قَالَ اجْعَلْنِيْ عَلٰى خَزَآئِنِ الْاَرْضِ ۚ اِنِّيْ حَفِيْظٌ عَلِيْمٌ ۝

(سن کے یہ) کہنے لگے یوسفؑ، تو پھر اپنے خزانوں پر مقرر کیجئے مجھ کو،
کہ میں ان کی حفاظت کرنے والا بھی ہوں اور ہوں علم والا بھی (۵۵)

وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِي الْاَرْضِ ۚ يَتَبَوَّاُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَآءُ ۭ نُصِيْبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَّشَآءُ وَلَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

قدم ہم نے جمائے مصر میں اس طرح یوسفؑ کے،
کہ وہ جس سمت بھی چاہیں رہیں،
ہم جس کو چاہیں اپنی رحمت سے نوازیں،
اور کبھی ہم نیک لوگوں کے ثواب و اجر کو ضائع نہیں کرتے (۵۶)

وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝

ہے ان لوگوں کی خاطر اجر بہتر آخرت کا، جو ہیں مومن، متقی (۵۷)

وَجَآءَ اِخْوَةُ يُوْسُفَ فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ۝

یوسفؑ کے بھائی آئے جب،
تو ان کو پہچانا انہوں نے، وہ مگر نا آشنا تھے (۵۸)

وَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُوْنِيْ بِاَخٍ لَّكُمْ مِّنْ اَبِيْكُمْ ۚ اَلَا تَرَوْنَ اَنِّيْٓ اُوْفِي الْكَيْلَ وَاَنَا خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ۝

اور جب ساماں ہوا تیار، تو ان سے کہا (یوسفؑ نے)،
اب آؤ تو لانا اپنے تم سوتیلے بھائی کو،
نہیں تم دیکھتے؟
میں ناپ بھی پورا ہوں دیتا، بہتریں ہوں میزباں بھی (۵۹)

فَاِنْ لَّمْ تَاْتُوْنِيْ بِهٖ فَلَا كَيْلَ لَكُمْ عِنْدِيْ وَلَا تَقْرَبُوْنِ ۝

تم اگر لائے نہ اس کو، میں نہیں دوں گا تمہیں غلہ،
نہ میرے پاس پھر ہرگز پھٹکنا تم (۶۰)

قَالُوْا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ اَبَاهُ وَاِنَّا لَفٰعِلُوْنَ ۝

لگے کہنے وہ، اچھا، ہم کریں گے باپ کو راضی (۶۱)

وَقَالَ لِفِتْيٰنِهِ اجْعَلُوْا بِضَاعَتَهُمْ فِيْ رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُوْنَهَآ اِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝

کہا یوسفؑ نے یہ اپنے غلاموں سے،
جو ان کا مال ہے تم انہی کے سامان میں رکھو،
کہ گھر جائیں تو پہچانیں یہ اپنے مال کو اور لوٹ کر آئیں (۶۲)

فَلَمَّا رَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْهِمْ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ فَاَرْسِلْ مَعَنَآ اَخَانَا نَكْتَلْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝

وطن پہنچے تو اپنے باپ سے کہنے لگے، غلہ نہ اب ہم کو ملے گا یوں،
ہمارے ساتھ بھائی کو جو بھجوائیں، تو ہم غلہ بھی بھر کر لائیں گے پھر خوب،
اس کے ہم ہیں ذمے دار (۶۳)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 311 of 2222

قَالَ هَلْ اٰمَنُكُمْ عَلَيْهِ اِلَّا كَمَآ اَمِنْتُكُمْ عَلٰٓى اَخِيْهِ مِنْ قَبْلُ ۭ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا ۠ وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝۶۴

ان کے باپ یہ کہنے لگے، کیا پھر کروں میں اعتبار اب تم پہ ویسا ہی،
کہ جیسا کر چکا ہوں اس کے میں بھائی کے بارے میں؟
ہے اللہ ہی محافظ بہتریں، وہ سب سے بڑھ کر رحم والا ہے (۶۴)

وَلَمَّا فَتَحُوْا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوْا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ اِلَيْهِمْ ۭ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مَا نَبْغِيْ ۭ هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ اِلَيْنَا ۭ وَنَمِيْرُ اَهْلَنَا وَنَحْفَظُ اَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيْرٍ ۭ ذٰلِكَ كَيْلٌ يَّسِيْرٌ ۝۶۵

جو ساماں کھول کر دیکھا، تو اپنا ہی تھا مال ان کا، جو واپس آ گیا تھا،
وہ لگے کہنے کہ، بابا جان! اب کیا چاہیے؟
واپس ہوا ہے مال بھی اپنا،
ہم اب جائیں گے اور لائیں گے غلہ اپنے کنبے کے لئے،
اور اپنے بھائی کی حفاظت بھی کریں گے،
بلکہ ہم اک اونٹ بھر غلہ بھی لائیں گے زیادہ،
جو کہ آسانی سے مل جائے گا ہم کو (۶۵)

قَالَ لَنْ اُرْسِلَهٗ مَعَكُمْ حَتّٰى تُؤْتُوْنِ مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ لَتَاْتُنَّنِيْ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يُّحَاطَ بِكُمْ ۚ فَلَمَّآ اٰتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَلٰي مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ۝۶۶

باپ نے ان سے کہا،
اس کو نہیں بھیجوں گا ہرگز میں تمہارے ساتھ،
اللہ کے نہ جب تک نام پر وعدہ کرو تم،
لے کے آؤ گے اسے واپس،
سوائے ایک صورت کے، کہ گھر جاؤ کہیں تم،
جب کیا وعدہ، تو وہ کہنے لگے،
جو کہہ رہے ہیں ہم، گواہ اللہ ہے اس کا (۶۶)

وَقَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ۭ وَمَآ اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ۭ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۚ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝۶۷

لگے یعقوبؑ پھر کہنے کہ اے بیٹو!
نہ جانا ایک دروازے سے تم سب،
بلکہ جانا مختلف تم لوگ دروازوں سے،
اور میں ٹال تو سکتا نہیں ہونی، جو اللہ کی طرف سے ہو،
اسی کا حکم ہے سب، اور اسی پر ہی بھروسا ہے مرا،
اہلِ توکل کو اسی پر ہی بھروسا چاہیے ہر دم (۶۷)

وَلَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَيْثُ اَمَرَهُمْ اَبُوْهُمْ ۭ مَا كَانَ يُغْنِيْ عَنْهُمْ مِّنَ

ہوئے وہ شہر میں داخل، کہ جیسے ان کے والد نے دیا تھا حکم،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 312 of 2222

اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا حَاجَةً فِيْ نَفْسِ يَعْقُوْبَ قَضٰىهَا ؕ وَاِنَّهٗ لَذُوْ
عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۶۸﴾

لیکن ٹال سکتے تھے نہ وہ یعقوبؑ، جو حکمِ خدا سے ہونے والا تھا،
دلِ یعقوبؑ کی البتہ خواہش تھی، جو پوری کی انہوں نے،
وہ تھے بیشک علم سے واقف، کہ جو ہم نے سکھایا تھا انہیں،
لیکن نہیں یہ جانتے اکثر (۶۸)

وَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰٓى اِلَيْهِ اَخَاهُ قَالَ اِنِّيْٓ اَنَا اَخُوْكَ
فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۶۹﴾

وہ جب پہنچے، تو اپنے بھائی (بن یامین) کو یوسفؑ نے اپنے پاس بٹھلایا،
کہا، میں بھائی ہوں تیرا، جو یہ کرتے رہے ہیں اس کا غم مت کر (۶۹)

فَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَايَةَ فِيْ رَحْلِ اَخِيْهِ
ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَيَّتُهَا الْعِيْرُ اِنَّكُمْ لَسٰرِقُوْنَ ﴿۷۰﴾

کیا تیار جب ساماں،
تو جو شاہی تھا پیمانہ، وہ اپنے بھائی کے سامان میں رکھوا دیا یوسفؑ نے،
اور پھر یہ منادی نے کہا، اے قافلے والو! ہو بیشک چور تم (۷۰)

قَالُوْا وَاَقْبَلُوْا عَلَيْهِمْ مَّاذَا تَفْقِدُوْنَ ﴿۷۱﴾

پلٹے وہ فوراً اور کہا، کیا شے تمہاری گم ہے؟ (۷۱)

قَالُوْا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ وَلِمَنْ جَآءَ بِهٖ حِمْلُ بَعِيْرٍ وَّاَنَا بِهٖ
زَعِيْمٌ ﴿۷۲﴾

وہ کہنے لگا، پیمانہ گم ہے بادشہ کا،
جو اسے لائے گا، اس کے واسطے اک اونٹ بھر غلہ ہے،
میں ضامن ہوں اس کا (۷۲)

قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْاَرْضِ وَمَا كُنَّا
سٰرِقِيْنَ ﴿۷۳﴾

وہ لگے کہنے،
قسم اللہ کی، تم یہ جانتے ہو، ہم فساد کی تو نہیں ہیں اور نہ ہم ہیں چور (۷۳)

قَالُوْا فَمَا جَزَآؤُهٗٓ اِنْ كُنْتُمْ كٰذِبِيْنَ ﴿۷۴﴾

وہ کہنے لگا، جھوٹے ہوئے، تو کیا سزا اس کی ہے؟ (۷۴)

قَالُوْا جَزَآؤُهٗ مَنْ وُّجِدَ فِيْ رَحْلِهٖ فَهُوَ جَزَآؤُهٗ ؕ كَذٰلِكَ
نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ﴿۷۵﴾

وہ کہنے لگے، جس کے کجاوے سے وہ پیمانہ ملے،
ہوگا غلام اس کے وہ بدلے میں،
کہ ہم تو مجرموں کو یوں ہی دیتے ہیں سزا (۷۵)

فَبَدَاَ بِاَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَآءِ اَخِيْهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِّعَآءِ
اَخِيْهِ ؕ كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوْسُفَ ؕ مَا كَانَ لِيَاْخُذَ اَخَاهُ فِيْ دِيْنِ
الْمَلِكِ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ وَفَوْقَ
كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ ﴿۷۶﴾

لی جب تلاشی ان کے ساماں کی،
تو ان کے بھائی کے سامان سے نکلا وہ پیمانہ،
سو یوں تدبیر کی یوسفؑ کی خاطر ہم نے،
ورنہ لے نہ سکتے تھے عزیزِ مصر کے قانون کی رو سے وہ بھائی کو،
مگر اللہ جو چاہے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 313 of 2222

کریں ہم جس کا چاہیں مرتبہ اونچا،
اور ہر ذی علم سے بڑھ کر کوئی ذی علم ہے موجود (۷۶)

قَالُوْٓا اِنْ يَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ ۚ فَاَسَرَّهَا يُوْسُفُ فِيْ نَفْسِهٖ وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ ۚ قَالَ اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا ۚ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ ۝

وہ کہنے لگے،
اس نے اگر چوری بھی کی ہو، تو نہیں اس میں تعجب کچھ،
کہ اس کے بھائی نے بھی کی تھی چوری اس سے پہلے،
رکھ لیا اس بات کو یوسفؑ نے اپنے دل میں،
اور ظاہر کیا بالکل نہ ان کے سامنے،
بس یہ کہا، تم ہو نہایت ہی برے،
جو تم بیاں کرتے ہو، (اللہ) جانتا ہے خوب (۷۷)

قَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ اِنَّ لَهٗٓ اَبًا شَيْخًا كَبِيْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

وہ کہنے لگے یہ، اے عزیز مصر! اس کا باپ ہے بوڑھا بہت،
سو ہم میں سے رکھ لیں کسی کو اس کے بدلے میں،
نظر آتے ہیں آپ انساں نہایت نیکدل (۷۸)

قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗٓ ۙ اِنَّآ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ ۝

یوسفؑ لگے کہنے، معاذ اللہ، جس کے پاس اپنی چیز پائی ہے،
اسے چھوڑ اور کو پکڑیں، تو ہم ہوں گے بہت ظالم (۷۹)

فَلَمَّا اسْتَيْـَٔسُوْا مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِيًّا ۭ قَالَ كَبِيْرُهُمْ اَلَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنَّ اَبَاكُمْ قَدْ اَخَذَ عَلَيْكُمْ مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ وَمِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُّمْ فِيْ يُوْسُفَ ۚ فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى يَاْذَنَ لِيْٓ اَبِيْٓ اَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِيْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ۝

ہوئے مایوس، تو وہ مشورہ کرنے لگے باہم،
جو تھا سب سے بڑا، اس نے کہا، اے بھائیو! کیا تم نہیں یہ جانتے؟
تم سے لیا تھا باپ نے وعدہ خدا کے نام پر،
اور اس سے پہلے بھی ہوئی تھی تم سے کوتاہی بڑی یوسف کے بارے میں،
نہ جاؤں گا یہاں سے میں، نہ جب تک باپ دے اس کی اجازت،
یا خدا میرے لئے کچھ فیصلہ کر دے، وہی ہے کرنے والا فیصلہ بہتر (۸۰)

اِرْجِعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْكُمْ فَقُوْلُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ ۚ وَمَا شَهِدْنَآ اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حٰفِظِيْنَ ۝

چلو اب باپ کی خدمت میں واپس،
اور کہو یہ، آپؑ کے بیٹے نے چوری کی ہے،
اور ہم نے گواہی دی ہے اس کی، جو ہمیں معلوم ہے،
اور ہم نہیں ہیں غیب سے واقف (۸۱)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 314 of 2222

وَسْـَٔلِ الْقَرْيَةَ الَّتِيْ كُنَّا فِيْهَا وَالْعِيْرَ الَّتِيْٓ اَقْبَلْنَا فِيْهَا ۭ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝

یہ بیشک پوچھ لیں بستی کے لوگوں سے، جہاں ہم تھے،
یا اہلِ کارواں سے، ساتھ ہم آئے ہیں جن کے،
بات یہ سچی ہماری ہے (۸۲)

قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ۭ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ۭ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ بِهِمْ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝

سنا تو یہ کہا (یعقوبؑ نے)،
ایسا نہیں، تم نے یہ دل سے بات گھڑ لی ہے،
بس اب تو صبر ہی بہتر ہے،
ممکن ہے کہ اللہ میرے سب بیٹوں کو میرے پاس لے آئے،
کہ وہ ہے علم اور حکمت کا مالک (۸۳)

وَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰٓاَسَفٰى عَلٰي يُوْسُفَ وَابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ ۝

پھر لیا منہ پھیر ان سے اور یہ کہنے لگے وہ، ہائے یوسفؑ!،
(روتے روتے) ہو گئیں آنکھیں سفید ان کی غمِ یوسفؑ میں (۸۴)

قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوْسُفَ حَتّٰى تَكُوْنَ حَرَضًا اَوْ تَكُوْنَ مِنَ الْهٰلِكِيْنَ ۝

(یہ دیکھا) تو پھر کہنے لگے وہ باپ سے،
واللہ! یوسفؑ کو ہمیشہ یاد ہی کرتے رہیں گے آپ یوں،
حتیٰ کہ ہو جائیں بہت بیمار یا پھر جان ہی دے دیں (۸۵)

قَالَ اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

(یہ سن کر ان سے) یہ کہنے لگے وہ،
اپنے رنج و غم کی میں فریاد بس اللہ سے کرتا ہوں،
مجھے اس کی طرف سے علم ہے وہ، جو نہیں تم جانتے ہرگز (۸۶)

يٰبَنِيَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ يُّوْسُفَ وَاَخِيْهِ وَلَا تَايْـَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ لَا يَايْـَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝

مرے بیٹو! چلو یوسفؑ اور اس کے بھائی کو ڈھونڈو،
نہ ہو مایوس تم اللہ کی رحمت سے،
سوا کفار کے اللہ کی رحمت سے کبھی ہوتا نہیں مایوس کوئی (۸۷)

فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَيْهِ قَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ مَسَّنَا وَاَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِيْنَ ۝

اور جب پہنچے تو یہ کہنے لگے وہ،
اے عزیزِ مصر! ہم پر اور ہمارے گھر پہ آئی ہے مصیبت سخت،
ہم جو ساتھ لائے ہیں وہ پونجی ہے بہت تھوڑی،
سو ہم کو ناپ دیں غلے کا پورا، بلکہ کچھ اس سے زیادہ بھی،
کہ کارِ خیر جو کرتے ہیں، دیتا ہے جزا اللہ انہیں بیشک (۸۸)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 315 of 2222

قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِيُوْسُفَ وَاَخِيْهِ اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ ﴿۸۹﴾

کہا یوسفؑ نے، کیا تم جانتے ہو؟
تم نے نادانی میں یوسفؑ اور اس کے بھائی سے کیا کچھ کیا؟ (۸۹)

قَالُوْٓا ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ ؕ قَالَ اَنَا يُوْسُفُ وَهٰذَآ اَخِيْ قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا ؕ اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَيَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۹۰﴾

کہنے لگے کیا تم ہی یوسفؑ ہو؟
کہا، ہاں! میں ہی یوسف ہوں،
یہ بھائی ہے مرا، ہم پر کیا احسان اللہ نے،
ڈرے اللہ سے جو اور صبر سے لے کام،
اللہ اجر ایسے نیک بندوں کا کبھی ضائع نہیں کرتا (۹۰)

قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا لَخٰطِـِٕيْنَ ﴿۹۱﴾

وہ سب کہنے لگے،
واللہ! تجھے اللہ نے ہم پر برتری دی ہے،
یقیناً ہم خطا کاروں میں ہیں (۹۱)

قَالَ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ؕ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ ۫ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۹۲﴾

کہنے لگے یوسفؑ، نہیں تم پر ملامت آج کوئی،
اور معاف اللہ کرے تم کو،
کہ وہ سب مہربانوں سے ہے بڑھ کر مہرباں (۹۲)

اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا ۚ وَاْتُوْنِيْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۹۳﴾

میرا یہ کرتا لو، اسے جا کر مرے والد کے چہرے پر جوڑا لو گے،
تو پھر ان کو نظر آنے لگے گا،
اور اب آؤ، تو میرے پاس لانا تم سبھی اہل و عیال اپنے (۹۳)

وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيْرُ قَالَ اَبُوْهُمْ اِنِّيْ لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ ﴿۹۴﴾

ادھر یہ قافلہ نکلا، ادھر والد نے ان کے یہ کہا،
سمجھو نہ سٹھیایا ہوا گر تم، تو خوشبو آ رہی ہے مجھ کو یوسفؑ کی (۹۴)

قَالُوْا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِيْ ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ ﴿۹۵﴾

وہ یہ کہنے لگے،
واللہ! پرانے خبط میں اپنے ابھی تک مبتلا ہیں آپ (۹۵)

فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ اَلْقٰىهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا ۚ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ ۚ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۹۶﴾

خوشخبری سنانے والا پھر پہنچا،
اور اس نے چہرہ یعقوبؑ پر ڈالا جو وہ کرتا، تو پھر سے ہو گئے بینا وہ،
اور کہنے لگے، تم سے نہ یہ کہتا تھا میں؟
اس کی طرف سے علم ہے مجھ کو وہ، ہرگز تم نہیں جو جانتے (۹۶)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 316 of 2222

قَالُوْا يٰٓاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَآ اِنَّا كُنَّا خٰطِـِٕيْنَ ۝

کہنے لگے بیٹے، کہ بابا جان!
اب بخشش طلب کیجے ہمارے واسطے اللہ سے،
ہم ہیں خطا کار (۹۷)

قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝

ان سے وہ کہنے لگے، بخشش کی مانگوں گا دعا میں،
وہ نہایت بخشنے والا ہے بے حد مہرباں ہے (۹۸)

فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰي يُوْسُفَ اٰوٰٓى اِلَيْهِ اَبَوَيْهِ وَقَالَ ادْخُلُوْا مِصْرَ اِنْ شَاۗءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ۝

جب وہ سب پہنچے، جگہ یوسفؑ نے اپنے پاس دی ماں باپ کو،
اور یہ کہا ان سے، چلیں اب مصر میں،
اللہ نے چاہا تو، رہیں گے آپ اطمینان سے (۹۹)

وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَي الْعَرْشِ وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا ۚ وَقَالَ يٰٓاَبَتِ هٰذَا تَاْوِيْلُ رُءْيَايَ مِنْ قَبْلُ ۡ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّيْ حَقًّا ۭ وَقَدْ اَحْسَنَ بِيْٓ اِذْ اَخْرَجَنِيْ مِنَ السِّجْنِ وَجَاۗءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اِخْوَتِيْ ۭ اِنَّ رَبِّيْ لَطِيْفٌ لِّمَا يَشَاۗءُ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝

پھر تخت پر ماں باپ کو اونچا بٹھایا،
گر گئے وہ سجدہ تعظیم میں سب سامنے ان کے،
تو والد سے کہا یوسفؑ نے،
بابا جان! میرے خواب کی تعبیر ہے یہ،
جو بنا دی ہے مرے رب نے حقیقت،
اس نے مجھ پر یہ کیا احساں، کہ مجھ کو قید خانے سے نکالا،
اور لایا آپ کو دیہات سے وہ،
باوجود اس کے، کہ میرے اور میرے بھائیوں کے درمیاں،
شیطاں نے ڈالا تھا فساد،
اور میرا رب جو چاہے، اس کے واسطے وہ بہتریں تدبیر کرتا ہے،
کہ وہ ہے علم اور حکمت کا مالک (۱۰۰)

رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِيْ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ۝

(پھر دعا اللہ سے کی)
اے مرے رب! تو نے مجھ کو ملک بخشا اور سکھائی خواب کی تعبیر،
اے ارض و سما کے خالق یکتا! تو ہی دنیا و عقبیٰ میں ہے میرا سرپرست،
اسلام پر ہو خاتمہ میرا، مجھے فرما تو شامل نیک بندوں میں (۱۰۱)

ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَاۗءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۚ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ

(اے پیغمبرؐ!) یہ خبریں غیب کی ہیں،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 317 of 2222

اِذْ اَجْمَعُوْٓا اَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُوْنَ ۝

آپؐ کی جانب جو ہم ہیں وحی کرتے،
ورنہ آپؐ ان کے نہ ہرگز پاس تھے،
جب مل کے سازش کر رہے تھے وہ خلاف ان کے (۱۰۲)

وَمَآ اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝

(اے مرسلؐ!) آپؐ چاہیں لاکھ،
لیکن ان میں سے اکثر نہ لائیں گے کبھی ایمان (۱۰۳)

وَمَا تَسْـَٔلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝

(حالانکہ) کوئی اجرت نہیں ہیں مانگتے آپؐ ان سے،
یہ (قرآن) تو ہے اک نصیحت ساری دنیا کے لئے (۱۰۴)

وَكَاَيِّنْ مِّنْ اٰيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ ۝

اور آسمانوں اور زمیں میں اک سے اک بڑھ کر نشانی ہے
کہ منہ موڑے گزرتے ہیں یہ جس سے (۱۰۵)

وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ۝

اکثر ان میں باوجود ایمان لانے کے بھی مشرک ہیں (۱۰۶)

اَفَاَمِنُوْٓا اَنْ تَاْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ اَوْ تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝

یہ ہیں بے خوف کیا اس سے، کہ لے آئے عذاب ان پر خدا؟
یا پھر قیامت ہی اچانک ان پہ آ جائے کہ جب یہ بے خبر ہوں (۱۰۷)

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۣ عَلٰي بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ۭ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝

(اے پیمبرؐ!) آپؐ کہہ دیجے!
یہی ہے راستہ میرا کہ میں اللہ کی جانب بلاتا ہوں،
بصیرت پر ہوں مَیں اور میرے پیروکار سارے،
اور اللہ پاک ہے، اور میں نہیں ہوں مشرکوں میں سے (۱۰۸)

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى ۭ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اتَّقَوْا ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝

(اے پیغمبرؐ!)
رسول ان بستیوں کے رہنے والوں میں جو بھیجے ہم نے،
اور کی وحی جن پر وہ بھی تھے مرد،
کیا چل کر نہیں روئے زمیں پر دیکھ لیتے یہ،
کہ ان سے پہلے لوگوں کا ہوا انجام کیا؟
پرہیزگاروں کے لئے گھر بہتریں ہے آخرت کا،
کیا نہیں پھر بھی سمجھتے تم؟ (۱۰۹)

حَتّٰٓى اِذَا اسْتَيْــَٔسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا

ہوئے مایوس جب پیغامبر اور وہ یہ سمجھے، ان کو جھٹلایا گیا ہے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 318 of 2222

جَآءَهُمْ نَصْرُنَا ۫ فَنُجِّيَ مَنْ نَّشَآءُ ۭ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝

تو مدد پہنچی ہماری ان کو،
اور جس کو بھی چاہا، پھر بچایا ہم نے،
اور ٹالا نہیں جاتا عذاب سخت ہرگز مجرموں سے (۱۱۰)

لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ۭ مَا كَانَ حَدِيْثًا يُّفْتَرٰى وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ كُلَّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝

عقل والوں کے لئے سامانِ عبرت ان کے قصوں میں ہے،
یہ (قرآں) نہیں ہرگز کلام ایسا، کہ جو ہو من گھڑت،
بلکہ جو اس سے پہلے آئی ہیں کتابیں، ان کی بھی تصدیق کرتا ہے یہ،
ہر اک چیز کی تفصیل اس میں ہے،
ہدایت اور رحمت ہے یہ ان کے واسطے، جو اہلِ ایماں ہیں (۱۱۱)

سورۂ رعد ۱۳

سُوْرَةُ الرَّعْدِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ ثَلٰثٌ وَاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

الٓمّٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ ۭ وَالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝

ا۔ل۔م۔ر۔
کتاب (اللہ) کی یہ آیات ہیں،
اور (اے پیمبرؐ!) آپؐ کے رب کی طرف سے آپؐ پر نازل ہوا ہے جو،
وہ سب حق ہے،
مگر اکثر نہیں ایمان لاتے لوگ (۱)

اَللّٰهُ الَّذِيْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۭ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَاۗءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ ۝

اللہ وہ ہے،
جس نے آسمانوں کو ستونوں کے بغیر اونچا بنایا، جس طرح تم دیکھتے ہو،
پھر ہوا وہ جلوہ فرما عرش پر،
اس نے مسخر کر دیا شمس و قمر کو اور ہر اک چل رہا ہے اک مقرر وقت تک،
تدبیر کرتا ہے وہی ہر امر کی،
تفصیل سے وہ آیتیں اپنی بیاں کرتا ہے،
تا کہ تم یقیں کر لو کہ آخر ایک دن ملنا ہے تم کو اپنے رب سے (۲)

وَهُوَ الَّذِيْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْهٰرًا ۭ وَمِنْ

اور وہی ہے، جس نے پھیلا دی زمیں اور پھر بنائے اس میں دریا اور پہاڑ،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 319 of 2222

كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِيْهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝

اور ہر طرح کے جوڑے جوڑے پھل کئے پیدا،
وہی تو دن کو ڈھک دیتا ہے (کالی) رات کے (پردے) سے،
بیشک اک سے اک بڑھ کر نشانی اس میں ہے ان کے لئے،
جو غور کرتے ہیں (۳)

وَفِي الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّزَرْعٌ وَّنَخِيْلٌ صِنْوَانٌ وَّغَيْرُ صِنْوَانٍ يُّسْقٰى بِمَاۗءٍ وَّاحِدٍ ۣ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰي بَعْضٍ فِي الْاُكُلِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝

زمیں کے مختلف خطے ہیں، جو اک دوسرے سے متصل ہیں،
اور انگوروں کے باغ اور کھیت ہیں،
اور ہیں کھجوروں کے درخت ایسے،
کہ جن میں کچھ کی شاخیں ہیں بہت اور کچھ کی کم،
لیکن سبھی یہ ایک ہی پانی سے ہیں سیراب،
ہم نے دی فضیلت ذائقے میں ایک دوجے پر انہیں،
اور عقل والوں کے لئے اس بات میں بھی ہے،
نشانی اک سے اک بڑھ کر (۴)

وَاِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۭ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ ۚ وَاُولٰۗىِٕكَ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ ۚ وَاُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

(اے پیغمبرؐ!) تعجب کی سنیں گر بات،
تو یہ بات ان کی ہے، جو کہتے ہیں،
کہ جب ہم مر کے ہو جائیں گے مٹی،
از سر نو کیا ہمیں پیدا کیا جائے گا؟
یہ وہ ہیں، کیا ہے کفر جن لوگوں نے اپنے رب سے،
ان کی گردنوں میں طوق ہیں،
اہل جہنم ہیں یہ، اور اس میں رہیں گے یہ ہمیشہ (۵)

وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَقَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثُلٰتُ ۭ وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلٰي ظُلْمِهِمْ ۚ وَاِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝

یہ ہیں ایسے لوگ،
جو رحمت سے پہلے ہی عذاب سخت کی جلدی مچاتے ہیں،
عذاب آئے ہیں کتنے ان سے پہلے،
بالیقیں لوگوں کے ظلم و جور پر ہے درگزر فرمانے والا آپ کا رب،
اور عذاب سخت دینے والا بھی ہے آپ کا رب (۶)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 320 of 2222

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ اِنَّمَآ
اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّ لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ۝۷

اور کہا ہے کفر جن لوگوں نے، کہتے ہیں،
کہ اس پیغامبر پر کیوں نہیں اتری نشانی کوئی اس کے رب کی جانب سے؟
(حقیقت میں) ہیں آپ آگاہ کرنے والے بس،
ہر قوم کی خاطر ہے اک ہادی (۷)

اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ
وَمَا تَزْدَادُ ؕ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ۝۸

ہے اللہ جانتا جو کچھ ہر اک مادہ لئے ہے پیٹ میں اپنے،
اور اس کے پیٹ کا گھٹنا بھی بڑھنا بھی،
کہ اس کے پاس ہے ہر شے کا اندازہ (۸)

عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ ۝۹
سَوَآءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهٖ وَمَنْ هُوَ
مُسْتَخْفٍۢ بِالَّيْلِ وَسَارِبٌۢ بِالنَّهَارِ ۝۱۰

وہ ہر پوشیدہ و ظاہر سے واقف ہے، وہی ہے برتر و اعلیٰ (۹)
ہے اس کے واسطے یکساں، کوئی آہستہ بولے یا بلند آواز سے،
کوئی چھپا ہو رات کو یا روز روشن میں رواں ہو (۱۰)

لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ
اَمْرِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا
بِاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَمَا لَهُمْ
مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ۝۱۱

نگہباں ہر شخص کے آگے بھی پیچھے بھی مقرر ہیں (فرشتے)،
جو حفاظت کر رہے ہیں اس کی حکمِ ایزدی سے،
اور کسی بھی قوم کی حالت نہیں اللہ بدلتا،
جب تلک وہ قوم خود بدلے نہ اپنے آپ کو،
اللہ کسی بھی قوم کو دینا اگر چاہے سزا، تو ٹالنا ممکن نہیں اس کا،
بغیر اللہ کے کوئی نہیں ہے کارساز ان کا (۱۱)

هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّ طَمَعًا وَّيُنْشِئُ
السَّحَابَ الثِّقَالَ ۝۱۲
وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ ۚ وَيُرْسِلُ
الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ بِهَا مَنْ يَّشَآءُ وَهُمْ يُجَادِلُوْنَ فِى اللّٰهِ ۚ
وَهُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ ۝۱۳

وہی ہے، جو دکھاتا ہے چمک بجلی کی تم کو خوف اور امید کی خاطر،
اٹھاتا ہے وہ بوجھل بادلوں کو (۱۲)
اور گرج تسبیح اور تعریف کرتی ہے بیاں اس کی،
فرشتے اس کے ڈر سے (کانپتے ہیں)،
وہ کڑکتی بجلیوں کو بھیجتا ہے اور گراتا ہے انہیں جس پر وہ چاہے،
اور اللہ ہی کے بارے میں جھگڑتے ہیں یہ کافر،
وہ نہایت سخت قوت کا ہے مالک (۱۳)

لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ ؕ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ

گر پکارا جائے صرف اس کو، تو برحق ہے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 321 of 2222

لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ ؕ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ؕ وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ۝۱۴

مگر جو لوگ (اللہ) کے سوا اوروں کو دیتے ہیں صدا،
ہرگز نہیں دیتے جواب ان کو وہ،
جیسے کوئی دونوں ہاتھ پانی کی طرف پھیلائے،
تاکہ دور ہی سے اس کے منہ تک آ سکے پانی، مگر وہ آ نہیں سکتا،
سو ایسے کافروں کی سب دعائیں رائیگاں ہیں (۱۴)

وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۝۱۵

اور زمین اور آسمانوں میں ہے جو مخلوق،
سجدہ ریز ہے اللہ کے آگے، خوشی سے چاہے مجبوری سے،
اور صبح و مسا سجدہ کناں ہیں ان کے سائے بھی (۱۵)

قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ اَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ ۚ اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝۱۶

(اے پیغمبرؐ!) ذرا یہ پوچھئے ان سے،
بھلا ہے آسمانوں اور زمین کا کون رب؟
کہہ دیجئے، (اللہ)،
تو کیا تم پھر بھی اپنا کارساز اس کے سوا ان کو بناتے ہو؟
جو اپنے نفع اور نقصان کے مالک نہیں،
یہ پوچھئے ان سے، کہ بینا اور نابینا بھلا کس طرح ہو سکتے ہیں یکساں؟
روشنی اور تیرگی کیسے برابر ہیں؟
انہوں نے جو بنائے ہیں شریک (اللہ) کے،
کیا اس کی طرح پیدا کیا ہے کچھ انہوں نے بھی؟
جو مخلوق اُن کی نظروں میں ہوئی ہے مشتبہ،
کہہ دیں، خدا ہر شے کا خالق ہے، وہ یکتا اور غالب ہے (۱۶)

اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌۢ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا ؕ وَمِمَّا يُوْقِدُوْنَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَآءَ حِلْيَةٍ اَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ؕ فَاَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَآءً ۚ وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ ۝۱۷

اسی ہستی نے برسایا جو پانی آسماں سے،
اپنی وسعت کے مطابق بہہ اٹھے نالے،
اٹھایا جھاگ سطح آب پر سیلاب نے پھر،
اور ایسا جھاگ سا اٹھتا ہے ایسی دھات پر بھی،
جس کو زیور یا کوئی برتن بنانے کیلئے رکھ کر جلاتے ہیں بھڑکتی آگ میں،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 322 of 2222

اور یوں بیاں کرتا ہے (اللہ) حق و باطل کو،
کہ اڑ جاتا ہے جھاگ اور ٹھہر جاتی ہے زمیں میں شے،
جو انسانوں کی خاطر ہے مفید،
(اللہ) بیاں کرتا ہے ایسے ہی مثالیں (۱۷)

لِلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰى ۭ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهٗ لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ سُوْۗءُ الْحِسَابِ ۙ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝۱۸

حکم جن لوگوں نے مانا اپنے رب کا، ان کی خاطر ہے بھلائی،
اور نہ مانا اس کو جن لوگوں نے،
جو کچھ ہے زمیں میں اور اس کے ساتھ اتنا اور بھی ہوتا جو ان کے پاس،
دے دیتے عذابِ سخت کے بدلے میں وہ،
لیکن برا ہوگا حساب ان کا،
ٹھکانا ان کا دوزخ ہے، ٹھکانا ہے جو سب سے بدتریں (۱۸)

اَفَمَنْ يَّعْلَمُ اَنَّمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى ۭ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝۱۹

وہ شخص جو یہ علم رکھتا ہے،
کہ جو کچھ آپؐ کے رب کی طرف سے آپؐ پر نازل ہوا ہے، حق ہے،
کیا اس شخص کی مانند ہو سکتا ہے، جو اندھا ہو؟
اہلِ عقل ہی پند و نصیحت مانتے ہیں (۱۹)

الَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ ۝۲۰

جو خدا کے عہد کو کرتے ہیں پورا اور نہیں جو توڑتے قول و قرار اپنا (۲۰)

وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْۗءَ الْحِسَابِ ۝۲۱

اور (اللہ) نے قرابت کے جو رشتے جوڑنے کا حکم فرمایا ہے،
ان کو جوڑتے ہیں،
رب سے ڈرتے ہیں وہ اپنے،
اور حسابِ سخت کا رکھتے ہیں خوف (۲۱)

وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَاۗءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ۝۲۲

اور وہ رضائے رب کی خاطر صبر کرتے ہیں مصائب پر،
نماز اپنی ادا کرتے ہیں پابندی سے،
اور ان کو جو ہم نے دے رکھا ہے،
خرچ کرتے ہیں اسے پوشیدہ و ظاہر،
بدی کو دور کرتے ہیں جو نیکی سے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 323 of 2222

جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَ
اَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ
بَابٍ ۝

انہی کے واسطے ہے آخرت کا گھر (۲۲)
ہمیشہ کے لئے رہنے کے باغ ایسے،
کہ جن میں خود بھی وہ ہوں گے،
اور ان کے باپ دادا اور ان کے بیوی بچوں میں سے بھی جو نیک ہوں،
اور سارے دروازوں سے ان کے پاس آئیں گے فرشتے (۲۳)

سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ۝

اور کہیں گے وہ، کہ تم پر ہو سلام،
اور صبر کے بدلے میں دارِ آخرت کا یہ صلہ کتنا ہے اچھا! (۲۴)

وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ
وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ
فِى الْاَرْضِ ۙ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ۝

اور جو دیتے ہیں توڑ اللہ سے پکا عہد کر کے،
اور جن رشتوں کو اس نے جوڑنے کا حکم فرمایا ہے،
ان کو توڑتے ہیں،
اور زمیں پر جو مچاتے ہیں فساد، ان پر ہے لعنت،
اور انہی کے واسطے ہے آخرت میں اک برا گھر (۲۵)

اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ۚ وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۗ
وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِى الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ۝

جس کو چاہے رزق میں وسعت عطا کرتا ہے اللہ،
اور جسے چاہے عطا کرتا ہے تنگی،
یہ حیاتِ دنیوی میں ہیں مگن،
حالانکہ دنیا کی حیات چند روزہ آخرت کے سامنے کچھ بھی نہیں (۲۶)

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ قُلْ
اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ ۝

کہتے ہیں یہ کافر،
نشانی اپنے رب کی کوئی کیوں اُتری نہیں اس پر؟
یہ کہہ دیجے، جسے چاہے خدا گمراہیوں میں چھوڑ دیتا ہے،
اسی کو وہ ہدایت بخشتا ہے، جو جھکے اس کی طرف (۲۷)

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ۭ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ
تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ۝

یہ لوگ ہیں وہ، لائے ہیں ایماں جو،
ان کے دل کو ملتا ہے سکوں ذکرِ الٰہی سے،
یہ رکھو یاد، اطمینان ملتا ہے اگر دل کو، تو بس ذکرِ الٰہی سے (۲۸)

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ ۝

جو لوگ ایمان لائے اور جنھوں نے نیکیاں کی ہیں،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 324 of 2222

تو خوش بختی ہے ان کے واسطے اور نیک ہے انجام ان کا (۲۹)

كَذٰلِكَ اَرْسَلْنٰكَ فِيْٓ اُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَآ اُمَمٌ لِّتَتْلُوَا عَلَيْهِمُ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَهُمْ يَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ ۭ قُلْ هُوَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ مَتَابِ ۝

(اے پیمبرؐ!) آپؐ کو اس قوم میں بھیجا ہے ہم نے،
جس سے پہلے اور قومیں بھی ہیں گزری،
تا کہ آپؐ ان کو سنائیں، آپؐ پر جو وحی اتری ہے ہماری سمت سے،
یہ منکرِ رحمٰن ہیں،
کہیے، وہی ہے رب مرا، اس کے سوا کوئی نہیں معبودِ برحق،
اس پہ ہے میرا بھروسا اور رجوع اس کی ہی جانب ہے مرا (۳۰)

وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى ۭ بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا ۭ اَفَلَمْ يَايْــَٔسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ لَّوْ يَشَاۗءُ اللّٰهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تُصِيْبُهُمْ بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَةٌ اَوْ تَحُلُّ قَرِيْبًا مِّنْ دَارِهِمْ حَتّٰى يَاْتِيَ وَعْدُ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝

اور گر کسی قرآں کی طاقت سے چلایا جاتا کہساروں کو،
کی جاتی زمیں شق،
یا کرائی جاتیں باتیں مردہ لوگوں سے (تو تب بھی یہ نہ اس کو مانتے)
ہے اختیار اللہ کا سارا،
تو کیا وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں، نہیں ہیں مطمئن اب بھی؟
کہ اللہ چاہتا تو بخش دیتا سارے لوگوں کو ہدایت،
اور جو کافر ہیں، ان کے کفر کے باعث،
رہے گی اک نہ اک آفت پڑی ان پر ہمیشہ، یا گھروں کے پاس ان کے،
جب تلک پورا نہ ہو وعدہ خدا کا،
اور خدا کرتا نہیں ہے اپنے وعدے کے خلاف (۳۱)

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَمْلَيْتُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۡ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ۝

اور آپؐ سے پہلے جو پیغمبر تھے،
ان کا بھی مذاق ایسے اڑایا ہے گیا،
اور کافروں کو ڈھیل دی کچھ دیر ہم نے، پھر لیا ہم نے پکڑ ان کو،
رہا کیسا ہمارا وہ عذاب! (۳۲)

اَفَمَنْ هُوَ قَاۗىِٕمٌۢ عَلٰي كُلِّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ ۭ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَاۗءَ ۭ قُلْ سَمُّوْهُمْ ۭ اَمْ تُنَبِّـُٔوْنَهٗ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي الْاَرْضِ اَمْ بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ ۭ بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مَكْرُهُمْ

اللہ نگہباں ہے جو ہر اک شخص کے اعمال کا،
کیسے بتوں کی طرح ہو سکتا ہے وہ لاعلم،
اور اس کے مقابل جو شریک اسکے بنائے ہیں انہوں نے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 325 of 2222

وَصُدُّوْا عَنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝

ان سے کہہ دیجے،
ذرا تم نام لو ان کے،
بھلا تم اس کو وہ باتیں بتاتے ہو، نہیں روئے زمیں پر جو کہیں بھی،
یا نری یہ ظاہری باتیں ہیں سب؟
(دراصل) اہلِ کفر کی مکاریاں ان کے لئے ہیں خوشنما،
روکے گئے ہیں راہِ حق سے وہ،
جسے گمراہیوں میں چھوڑ دے اللہ، تو اس کو رہ نہیں کوئی دکھا سکتا (۳۳)

لَهُمْ عَذَابٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَقُّ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ۝

حیاتِ دنیوی میں بھی عذاب ان کے لئے ہے،
اور عذابِ آخرت تو ہے بہت ہی سخت،
اللہ کے غضب سے کوئی بھی ان کو بچا سکتا نہیں ہرگز (۳۴)

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ اُكُلُهَا دَآئِمٌ وَّظِلُّهَا ؕ تِلْكَ عُقْبَى الَّذِيْنَ اتَّقَوْا ۖ وَّعُقْبَى الْكٰفِرِيْنَ النَّارُ ۝

ہے جس جنت کا وعدہ متقی لوگوں کی خاطر،
اس کی ہے یہ شان، اس کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں،
اس کا پھل اور اس کا سایہ دائمی ہے،
متقی لوگوں کا ہے انجام یہ،
اور کافروں کے واسطے آخر میں ہے دوزخ (۳۵)

وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمِنَ الْاَحْزَابِ مَنْ يُّنْكِرُ بَعْضَهٗ ؕ قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَآ اُشْرِكَ بِهٖ ؕ اِلَيْهِ اَدْعُوْا وَاِلَيْهِ مَاٰبِ ۝

جنھیں ہم نے عطا کی ہے کتاب،
اس سے وہ خوش ہیں، آپؐ پر نازل کیا جاتا ہے جو بھی،
اور کچھ وہ ایسے بھی ہیں کچھ، جو ہیں منکر اس کی کچھ باتوں سے،
کہہ دیجے، کہ مجھ کو حکم ہے یہ، میں عبادت صرف اللہ کی کروں،
ہرگز نہ ٹھہراؤں شریک اس کا کسی کو،
میں بلاتا ہوں اسی کی سمت تم کو اور اسی کی سمت میرا لوٹنا بھی ہے (۳۶)

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا وَاقٍ ۝

اور ایسے آپؐ پر نازل کیا قرآن کو فرماں بنا کر ہم نے عربی میں،
اگر یہ جاننے کے بعد ان کی خواہشوں کی پیروی کی آپؐ نے،
تو آپ کا ہوگا خدا کے سامنے ہرگز نہ حامی اور بچانے والا کوئی بھی (۳۷)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 326 of 2222

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّ
ذُرِّيَّةً ؕ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ
لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ ﴿۳۸﴾

(اے مرسلؐ!) آپؐ سے پہلے بھی بھیجے ہیں بہت سے ہم نے پیغمبر،
اور اُن کو بیوی بچے بھی عطا فرمائے،
یہ ممکن نہیں ہرگز،
کسی پیغامبر کے واسطے خود کوئی لے آئے نشانی وہ بغیر اذنِ الٰہی کے،
کتاب ہر عہد کی خاطر ہے اک (۳۸)

يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ ۚ وَعِنْدَهٗۤ اُمُّ الْكِتٰبِ ﴿۳۹﴾

اور جس کو بھی چاہے مٹائے اور جسے قائم رکھے اللہ،
اسی کے پاس ہی تو اصل ہے لکھا ہوا (۳۹)

وَاِنْ مَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ
فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ ﴿۴۰﴾

ان سے کیا وعدہ کوئی گر ہم دکھا دیں آپؐ کو،
یا اس سے پہلے ہی اٹھا لیں آپؐ کو،
ہر حال میں ہے آپؐ کے ذمے فقط پیغام پہنچانا،
ہمارے ذمے ہے لینا حساب (۴۰)

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ؕ
وَاللّٰهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ ؕ وَهُوَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۴۱﴾

اور کیا نظر آتا نہیں ان کو؟
کناروں سے گھٹاتے آ رہے ہیں ہم زمیں کو،
اور خدا جس طرح چاہے حکم دیتا ہے، کوئی اس کو نہیں ہے ٹالنے والا،
وہی ہے لینے والا جلد ہی سارا حساب (۴۱)

وَقَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ جَمِيْعًا ؕ يَعْلَمُ مَا
تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ ؕ وَسَيَعْلَمُ الْكُفّٰرُ لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۴۲﴾

ان سے جو پہلے لوگ تھے، وہ چل چکے ہیں مکر کی چالیں،
مگر جو اصل ہے تدبیر اللہ کی ہے،
ہر جاں دار جو کرتا ہے، اللہ جانتا ہے،
اور کافر جان لیں گے عنقریب،
انجام بہتر آخرت میں کس کا ہوتا ہے؟ (۴۲)

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا ؕ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ
شَهِيْدًا ۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۙ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ ﴿۴۳﴾

جو کافر ہیں، وہ کہتے ہیں کہ پیغمبر نہیں ہیں آپؐ،
کہہ دیجے!
کہ میرے اور تمہارے درمیاں اللہ گواہی کے لئے کافی ہے،
اور وہ شخص، حاصل علم جس کو ہے کتابِ آسمانی کا (۴۳)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 327 of 2222

سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْمَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اِثْنَتَانِ وَخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّسَبْعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ ابراھیمؑ ۱۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

الٓرٰ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۙ﴿۱﴾

ا۔ل۔ر۔

(اے پیغمبرؐ!) کتاب ایسی یہ ہم نے آپ کی جانب اتاری ہے،

کہ لائیں آپ لوگوں کو خدا کی راہ کی جانب،

اندھیرے سے اجالے کی طرف حکمِ خدا سے،

جو ہے غالب اور ہے تعریف کے لائق (۱)

اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَوَيْلٌ لِّلْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ شَدِيْدِۨ ۙ﴿۲﴾

ہے اللہ وہ کہ اس کا ہی ہے، جو کچھ ہے زمیں اور آسمانوں میں،

اور اہلِ کفر کی خاطر تباہی ہے عذابِ سخت کے باعث (۲)

الَّذِيْنَ يَسْتَحِبُّوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ فِيْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ﴿۳﴾

یہی وہ ہیں جو دنیا کو بجائے آخرت ہیں چاہتے،

اور راہِ حق سے روکتے ہیں، اور اس میں چاہتے ہیں جو کجی،

گمراہ یہ ہیں پرلے درجے کے (۳)

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ۭ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۴﴾

پیمبر جو بھی بھیجے ہم نے، اپنی قوم ہی کی بولتے تھے وہ زباں،

تاکہ وضاحت سے بیاں وہ کر سکیں پیغام،

اللہ جس کو چاہے گمرہی میں چھوڑ دے اور جس کو چاہے دے ہدایت،

اور وہی ہے غالب و دانا (۴)

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۵﴾

تھا بھیجا ہم نے اپنی آیتوں کے ساتھ موسیٰؑ کو،

کہ اپنی قوم کو تاریکیوں سے روشنی کی سمت لے آئیں،

دلائیں یاد انہیں اللہ کے وہ دن،

(کہ جن میں اس نے احسانات فرمائے)،

ہے اس میں اک سے اک بڑھ کر نشانی ایسے ہر اک شخص کی خاطر،

جو صابر اور شاکر ہے (۵)

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ

کہا موسیٰؑ نے اپنی قوم سے یہ،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 328 of 2222

اَنْجٰىكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ
وَيُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ۭ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَاۗءٌ
مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۝

تم کرو اللہ کا احساں یاد، جو اس نے کیا تم پر،
کہ جب دی تھی نجات اس نے تمہیں فرعونیوں سے،
جو تمہیں دیتے تھے تکلیفیں بہت،
وہ قتل کر دیتے تھے لڑکوں کو تمہارے،
اور زندہ چھوڑ دیتے تھے تمہاری لڑکیوں کو،
تھی تمہارے رب کی جانب سے نہایت سخت تم پر آزمائش یہ (۶)

وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَىِٕنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَىِٕنْ كَفَرْتُمْ
اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ۝

تمہیں آگاہ رب نے کر دیا تھا یوں،
کہ گر تم شکر ادا کرتے رہو گے، تم کو بخشوں گا زیادہ،
اور کرو گے کفر، تو ہوگا عذاب سخت میرا (۷)

وَقَالَ مُوْسٰٓى اِنْ تَكْفُرُوْٓا اَنْتُمْ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ
فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝

پھر کہا موسیٰؑ نے،
گر تم اور زمیں کے سارے انساں کفر میں ہوں مبتلا،
تو بھی خدا کو کچھ نہیں پروا،
کہ وہ ہے بے نیاز اور ہے نہایت لائقِ تعریف (۸)

اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ
وَّثَمُوْدَ ۛ وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۛ لَا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ ۭ
جَاۗءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرَدُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ فِيْٓ
اَفْوَاهِهِمْ وَقَالُوْٓا اِنَّا كَفَرْنَا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ وَاِنَّا لَفِيْ شَكٍّ
مِّمَّا تَدْعُوْنَنَآ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ۝

کیا پہنچا نہیں قصہ تمہیں ان کا؟ جو تم سے پہلے گزرے ہیں،
وہ قوم نوحؑ تھی اور عاد تھے اور تھے ثمود اور بعد جو ان کے ہوئے،
جن کو نہیں ہے جانتا کوئی سوا اللہ کے،
آئے جو ان کے پاس لے کر معجزے ان کے پیمبر،
تو انہوں نے ہاتھ منہ پر رکھ دئے ان کے، کہ مت بولو،
وہ یہ کہنے لگے، بھیجا گیا ہے تم کو جس کے ساتھ،
ہم اس کو نہیں ہیں مانتے،
اور تم بلاتے ہو ہمیں جس شے کی جانب،
اس میں ہے ہم کو سراسر شک (۹)

قَالَتْ رُسُلُهُمْ اَفِي اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ
يَدْعُوْكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرَكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ

کہا پیغمبروں نے، شک تمہیں اللہ کے بارے میں ہے؟
جو خالقِ ارض و سما ہے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 329 of 2222

مُّسَمًّى ۭ قَالُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۭ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَصُدُّوْنَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَاۗؤُنَا فَاْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝

وہ بلاتا ہے فقط اس واسطے تم کو، کہ بخشے سب گناہوں کو تمہارے،
اور تمہیں اک خاص مدت کے لئے مہلت عطا کر دے،
وہ یہ کہنے لگے، تم تو ہمارے جیسے ہی انساں ہو،
اور یہ چاہتے ہو، روک ڈالو بندگی سے ان خداؤں کی ہمیں،
جن کی ہمارے باپ دادا بھی کیا کرتے تھے پوجا،
تم ہمارے سامنے لاؤ کھلی کوئی دلیل (۱۰)

قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰي مَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۭ وَمَا كَانَ لَنَآ اَنْ نَّاْتِيَكُمْ بِسُلْطٰنٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَعَلَي اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝

اور ان کے پیغمبر جو تھے، کہنے لگے،
یہ سچ ہے، ہم انسان تم جیسے ہی ہیں،
لیکن خدا کرتا ہے اپنا فضل جس بندے پہ چاہے،
اور ہمارے واسطے ممکن نہیں کوئی دکھائیں معجزہ ہم تم کو،
اللہ کی اجازت کے بغیر،
اور اہل ایماں کو بھروسا چاہئے اللہ پہ ہی ہر دم (۱۱)

وَمَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَي اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا ۭ وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰي مَآ اٰذَيْتُمُوْنَا ۭ وَعَلَي اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝

کریں کیوں ہم نہ اللہ پر بھروسا؟ اس نے ہم کو دی ہدایت،
اور جو تکلیف تم دو گے ہمیں، اس پر کریں گے صبر ہم،
اہل توکل کو بھروسا چاہئے اللہ پہ ہی ہر دم (۱۲)

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ۭ فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ ۝

کہا کفار نے اپنے رسولوں سے، تمہیں ہم ملک سے اپنے نکالیں گے،
یا پھر لوٹ آؤ مذہب پر ہمارے،
ان کے رب نے وحی پھر بھیجی انہیں،
ہم ظالموں کو کر کے چھوڑیں گے ہلاک (۱۳)

وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۭ ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِيْ وَخَافَ وَعِيْدِ ۝

اور ان کے بعد اس سرزمیں پر ہم بسائیں گے تمہیں،
وعدہ ہے یہ اس شخص کی خاطر،
جو رکھے خوف ہم سے اور جو رکھے سزا کا ڈر (۱۴)

وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ۝

انہوں نے کی دعا ہم سے،
تو ہر اک دشمنِ حق، ظالم و جابر ہوا برباد (۱۵)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 330 of 2222

مِّنْ وَّرَآئِهٖ جَهَنَّمُ وَيُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ ۝

اور پیچھے جہنم اس کے ہے،
اس کو پلایا جائے گا بس پیپ کا پانی جہاں (۱۶)

يَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ وَيَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ۭ وَمِنْ وَّرَآئِهٖ عَذَابٌ غَلِيْظٌ ۝

اور وہ بھرے گا گھونٹ تو اس کا،
مگر ممکن نہیں اس کو گلے سے وہ اتارے،
موت ہی ہر سو دکھائی دے گی اس کو، وہ نہیں لیکن مرے گا،
اور عذاب سخت ہوگا اس کے پیچھے (۱۷)

مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ ۨ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ ۭ لَا يَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا عَلٰي شَيْءٍ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ۝

لوگ جو منکر ہیں اپنے رب کے، ان کی ہے مثال اس راکھ جیسی،
جس پہ دن میں تیز اک جھکڑ چلے،
یوں جو کمایا ہے انہوں نے، ہاتھ آئے گا نہ وہ ان کے،
یہی تو پرلے درجے کی ہے گمراہی (۱۸)

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۭ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ۝

(اے لوگو!) کیا نہیں دیکھا کبھی تم نے؟
کہ اللہ نے زمیں اور آسمانوں کو کیا ہے بہترین تدبیر سے پیدا،
اگر چاہے تو وہ تم کو مٹا کر اک نئی مخلوق لے آئے (۱۹)

وَمَا ذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ۝

یہ اس کے واسطے مشکل نہیں (۲۰)

وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ جَمِيْعًا فَقَالَ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ قَالُوْا لَوْ هَدٰىنَا اللّٰهُ لَهَدَيْنٰكُمْ ۭ سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَجَزِعْنَآ اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِيْصٍ ۝

سب لوگ حاضر ہوں گے جب اللہ کے آگے،
تو جو کمزور ہیں، اپنے بڑوں سے وہ کہیں گے،
ہم تمہارے تابع فرمان تھے،
کیا تم بچا سکتے ہو اللہ کے عذاب سخت سے ہم کو؟
کہیں گے وہ، اگر اللہ ہدایت ہم کو دیتا، ہم تمہیں دیتے ہدایت،
اب برابر ہے ہمارے واسطے گھبرائیں ہم یا صبر سے لیں کام،
چھٹکارا نہیں کوئی ہمارے واسطے (۲۱)

وَقَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ ۭ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّآ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ ۚ فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ وَلُوْمُوْٓا

جب فیصلہ ہو جائے گا، شیطاں کہے گا،
تم سے جو اللہ نے وعدہ کیا تھا، وہ تو سچا تھا،
مگر میں نے کیا تھا تم سے جو وعدہ، کیا اس کے خلاف،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 331 of 2222

اَنْفُسَكُمْ ۭ مَآ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ ۭ اِنِّىْ كَفَرْتُ بِمَآ اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ ۭ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۲۲

اور تم پہ میرا زور تو تھا ہی نہیں،
ہاں، جب برائی کی طرف میں نے بلایا، تم نے میری مان لی،
اب مت کہو مجھ کو برا، بلکہ کہو خود کو،
تمہاری سن نہیں سکتا کوئی فریاد ہرگز میں،
نہ تم میری کوئی فریاد سن سکتے ہو،
میں انکار کرتا ہوں، کہ اس سے پہلے (اللہ) کا بنایا تھا مجھے تم نے شریک،
اور ظالموں کے واسطے ہے اک عذاب سخت (۲۲)

وَاُدْخِلَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۭ تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ۝۲۳

اور جو لائے ایماں اور جنھوں نے نیکیاں کیں،
ان کو بھیجا جائے گا جنت کے باغوں میں،
کہ جن کے نیچے نہریں موجزن ہوں گی،
ہمیشہ وہ رہیں گے ان میں حکمِ رب سے،
اور ان کو کیا جائے گا ان کے خیر مقدم پر سلام (۲۳)

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَاۗءِ ۝۲۴

اور (اے پیمبرؐ!) کیا نہیں یہ آپؐ نے دیکھا؟ کہ جو ہے کلمۂ طیب،
مثال (اللہ) نے دی ہے اس کی پاکیزہ شجر سے،
جس کی جڑ مضبوط ہے، شاخیں ہیں جس کی آسماں میں (۲۴)

تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍۢ بِاِذْنِ رَبِّهَا ۭ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝۲۵

حکمِ رب سے جو پھلا پھولا ہے رہتا،
اور بیاں کرتا ہے (اللہ) یہ مثالیں اس لئے،
تا کہ کریں حاصل نصیحت لوگ (۲۵)

وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِۨ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ ۝۲۶

اور جو کلمۂ بد ہے،
مثال اُس کی ہے ایسے پیڑ کی صورت، کہ جو ناپاک ہے،
اور جو زمیں کے کچھ ہی اوپر سے اکھاڑا ہے گیا،
قطعاً نہیں مضبوط (۲۶)

يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ ۙ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَاۗءُ ۝۲۷

اور جو لوگ پکی بات پر ایمان لائیں،
ان کو رکھتا ہے خدا ثابت قدم، دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 332 of 2222

اور اہلِ ظلم کو گمراہیوں میں چھوڑ دیتا ہے خدا،
اور چاہتا ہے جو، وہ کرتا ہے (۲۷)

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ
دَارَ الْبَوَارِ ﴿۲۸﴾

نہیں کیا آپؐ نے دیکھا انہیں؟
اللہ کی نعمت کے بدلے میں جنھوں نے کی ہے ناشکری،
اور اپنی قوم کو بربادیوں کے گھر میں جھونکا ہے (۲۸)

جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا ۭ وَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿۲۹﴾

یہ گھر دوزخ ہے، جس میں جائیں گے وہ،
جو ٹھکانا بدتر ہیں ہے (۲۹)

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ قُلْ تَمَتَّعُوْا فَاِنَّ
مَصِيْرَكُمْ اِلَى النَّارِ ﴿۳۰﴾

اور بنائے ہیں انہوں نے ہمسر (اللہ کے)،
کہ لوگوں کو وہ اس کی رہ سے بھٹکائیں،
کہیں ان سے، اٹھالو فائدہ کچھ دن،
بالآخر لوٹ کر جانا ہے تم کو نارِ دوزخ میں (۳۰)

قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُنْفِقُوْا مِمَّا
رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ
فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ ﴿۳۱﴾

(اے پیغمبرؐ!) یہ کہہ دیجے مرے بندوں سے، جو ایمان لائے ہیں،
کریں قائم نماز اور خرچ اس میں سے کریں پوشیدہ و ظاہر،
جو ہم نے دے رکھا ہے مال ان کو،
اس سے پہلے، دن وہ آ جائے،
کہ جس میں کوئی سودے بازی، کوئی دوستی کچھ کام آ سکتی نہیں ہرگز (۳۱)

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً
فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي
الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ ﴿۳۲﴾

خدا ہی ہے کہ جس نے آسمانوں اور زمیں کو خلق فرمایا،
فلک سے اس نے برسایا ہے پانی،
اور اس سے پھل نکالے ہیں تمہارے رزق کی خاطر،
اور اس نے کشتیاں کر دیں تمہارے بس میں،
تاکہ حکم سے اس کے سمندر میں رہیں چلتی،
اور اس نے کر دیئے دریا تمہارے واسطے تسخیر (۳۲)

وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَاۗىِٕبَيْنِ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ﴿۳۳﴾

اور شمس و قمر کو کر دیا تابع تمہارے، تاکہ وہ چلتے رہیں،
اور رات اور دن کو بھی کر ڈالا تمہارے واسطے تسخیر (۳۳)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 333 of 2222

وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ ؕ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ
اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ ۝

اور تم نے جو مانگا، سب تمہیں بخشا ہے اس نے،
اور اگر تم گننا چاہو نعمتیں اللہ کی، تو گن نہیں سکتے کبھی،
بیشک ہے بے انصاف، ناشکرا بہت انساں (۳۴)

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ
اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ۝

(کریں اس وقت کو بھی یاد) ابراہیمؑ نے جب کی دعا،
اے رب! بنا دے امن سے معمور تو اس شہر کو،
اور مجھ کو اور میری جو ہے اولاد،
اس کو تو پرستش سے بچا اصنام کی (۳۵)

رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ
مِنِّيْ ۚ وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

اکثر ہیں ایسے لوگ، جن کو ان بتوں نے راہ سے بھٹکا دیا ہے،
جو مرا ہے تابع فرماں، وہ مجھ سے ہے،
جو نافرماں ہے میرا (تو تجھے ہے اختیار)،
اور تو نہایت بخشنے والا ہے، بے حد رحم والا ہے (۳۶)

رَبَّنَآ اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ
بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْـِٕدَةً مِّنَ
النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ
يَشْكُرُوْنَ ۝

اے رب! مکے کی اس ویران وادی میں،
ترے حرمت سے پر گھر یعنی کعبے کے قریب،
اولاد اپنی لے کے آیا ہوں بسانے کے لئے میں اس لئے،
تا کہ کرے قائم نماز،
اور ان کی جانب خلق کے دل موڑ، انہیں روزی پھلوں کی دے،
کہ تیرا شکر وہ کرتے رہیں ہر دم (۳۷)

رَبَّنَآ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ وَمَا نُعْلِنُ ؕ وَمَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْ
شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ۝

اے رب! تو جانتا ہے سب، کہ جو کرتے ہیں ہم پوشیدہ و ظاہر،
زمیں اور آسماں کی کوئی شے اللہ سے پوشیدہ نہیں (۳۸)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَهَبَ لِيْ عَلَى الْكِبَرِ اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ ؕ اِنَّ
رَبِّيْ لَسَمِيْعُ الدُّعَآءِ ۝

اللہ کا ہے شکر،
جس نے اس بڑھاپے میں عطا فرمائے اسمٰعیلؑ اور اسحٰقؑ مجھ کو،
بالیقیں جو رب ہے میرا، وہ دعائیں سننے والا ہے (۳۹)

رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ۝

اے رب! مجھ کو، مری اولاد کو بھی،
تو بنا دے سب کو پابند نماز (۴۰)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 334 of 2222

رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ﴿۴۱﴾

اے رب! مجھے اور میرے ماں اور باپ کو تو بخش دے،
اور بخش دے سب مومنوں کو بھی تو اُس دن،
جب حساب اعمال کا ہوگا (۴۱)

وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ۬ اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ ﴿۴۲﴾

(اے لوگو!) کر رہے ہیں جو یہ ظالم،
اس سے تم غافل نہ اللہ کو کبھی سمجھو،
وہ اس دن تک انہیں مہلت ہے دیتا،
جب پھٹی رہ جائیں گی آنکھیں (۴۲)

مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ ۚ وَاَفْـِٕدَتُهُمْ هَوَآءٌ ﴿۴۳﴾

اٹھائے سر وہ ہوں گے بھاگتے تیزی سے،
اور ان کی نظر اپنی طرف واپس نہیں آئے گی ہرگز،
اور مارے خوف کے دل ہو رہے ہوں گے ہوا ان کے (۴۳)

وَاَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَاْتِيْهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رَبَّنَآ اَخِّرْنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ ۭ اَوَلَمْ تَكُوْنُوْٓا اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِّنْ زَوَالٍ ﴿۴۴﴾

(اے پیغمبر!) ڈرائیں آپ انہیں اس دن سے،
جب آ جائے گا ان پر عذاب،
اور پھر جو ظالم ہیں، کہیں گے،
اے ہمارے رب! ہمیں تھوڑی سی مہلت ہی عطا کر،
مان لیں گے ہم تری توحید کی دعوت،
کریں گے پیروی تیرے رسولوں کی،
(کہا جائے گا ان سے) کیا نہیں وہ تم؟
جو اس سے قبل بھی کھاتے تھے یہ قسمیں،
کہ ہم کو آئے گا ہرگز نہ دنیا میں زوال (۴۴)

وَسَكَنْتُمْ فِيْ مَسٰكِنِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْاَمْثَالَ ﴿۴۵﴾

اور کیا رہے تھے تم نہ ان کی بستیوں میں بھی جو خود پر ظلم کرتے تھے؟
نہیں معلوم کیا تم کو؟ کہ ہم نے کیا کیا ان سے؟
تمہارے واسطے کتنی مثالیں ہم نے دہرائیں؟ (۴۵)

وَقَدْ مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ ۭ وَاِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ ﴿۴۶﴾

انہوں نے سب چلیں چالیں، مگر اللہ کو ان کا علم تھا سارا،
اگرچہ ان کی چالیں اس طرح کی تھیں،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 335 of 2222

فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝

کہ ٹل جائیں پہاڑ اپنی جگہ سے (۴۶)
(اے نبیؐ!) ہرگز نہ یہ سمجھیں،
کبھی اللہ کرے گا اپنے نبیوں سے کوئی وعدہ خلافی،
وہ ہے غالب اور بدلہ لینے والا بھی (۴۷)

يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۝

(ڈرائیں آپؐ انہیں اس دن سے)
جس دن آسمانوں اور زمین کی شکل ہی تبدیل کر دی جائے گی،
اور پیش ہوں گے سب خدائے واحد و قہار کے آگے (۴۸)

وَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ ۝

(اے پیغمبرؐ!) یہ اس دن آپؐ دیکھیں گے،
کہ زنجیروں میں سب جکڑے ہوئے ہوں گے گنہگار (۴۹)

سَرَابِيْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّتَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ النَّارُ ۝

ان کے کپڑے آگ سے ہوں گے بھڑکتے،
اور چہروں پر بھی ان کے آگ ہی ہوگی (۵۰)

لِيَجْزِيَ اللّٰهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝

(فقط اس واسطے) تاکہ ملے اللہ کی جانب سے ہر اک شخص کو اعمال کا بدلہ،
یقیناً جلد لینے والا ہے اللہ حساب (۵۱)

هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوْا بِهٖ وَلِيَعْلَمُوْٓا اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّلِيَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝

اور یہ جو ہے (قرآن)، اک پیغام انسانوں کی خاطر ہے،
کہ ہوں آگاہ اور یہ جان لیں وہ، ایک ہی معبود ہے اللہ،
اور حاصل کریں پند و نصیحت صاحبانِ عقل بھی اس سے (۵۲)

سُوْرَۃُ الحِجر ۱۵

سُوْرَۃُ الحِجْرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَقُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝

الف۔ل۔ر۔
کتاب اللہ و قرآنِ مبیں کی آیتیں یہ ہیں (۱)

پارہ ۱۴

رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ۝

اک ایسا وقت بھی آئے گا، جب کافر تمنا یہ کریں گے،
کاش وہ ہوتے مسلماں (۲)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 336 of 2222

ذَرْهُمْ يَاْكُلُوْا وَيَتَمَتَّعُوْا وَيُلْهِهِمُ الْاَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝٣

(اے پیمبرؐ!) آپ انہیں چھوڑیں کہ یہ کھائیں پئیں، لوٹیں مزے، جھوٹی امیدوں میں رہیں مشغول، یہ خود جان لیں گے، اس کا ہے انجام کیا؟ (۳)

وَمَآ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَّعْلُوْمٌ ۝٤

ہم نے کسی بستی کو جب غارت کیا، پہلے سے تھا اس کا مقرر وقت (۴)

مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ۝٥

کوئی قوم بڑھ سکتی نہیں آگے، نہ رہ سکتی ہے پیچھے اپنی مدت سے (۵)

وَقَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْ نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ ۝٦

(اے پیغمبرؐ!) یہ اہلِ کفر کہتے ہیں کہ دیوانے ہو تم، جس پر ہوئی ہے وحی نازل (۶)

لَوْ مَا تَاْتِيْنَا بِالْمَلٰٓئِكَةِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝٧

اور اگر سچے ہو تم، تو کیوں نہیں لاتے فرشتوں کو ہمارے پاس؟ (۷)

مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ اِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوْٓا اِذًا مُّنْظَرِيْنَ ۝٨

لیکن ہم فرشتوں کو کسی مقصد سے ہی کرتے ہیں نازل، اور پھر لوگوں کو دی جاتی نہیں مہلت (۸)

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝٩

کیا ہے ہم نے ہی یہ ذکر نازل اور ہم ہی نگہباں اس کے ہیں (۹)

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ شِيَعِ الْاَوَّلِيْنَ ۝١٠

ہم نے آپؐ سے پہلے بھی بھیجے ہیں پیمبر اگلی قوموں میں (۱۰)

وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝١١

مگر جو بھی رسول آتا، اڑاتے وہ مذاق اس کا (۱۱)

كَذٰلِكَ نَسْلُكُهٗ فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝١٢

اور ایسے ہم گنہگاروں کے دل میں ڈال دیتے ہیں یہ گمراہی (۱۲)

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ ۝١٣

کہ وہ قرآن پر ایمان نہیں لاتے، اور ایسے ہی روش پہلے بھی لوگوں کی رہی ہے (۱۳)

وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ فَظَلُّوْا فِيْهِ يَعْرُجُوْنَ ۝١٤

اور اگر ہم کھول دیں در آسماں کا ان پہ، اور یہ چڑھ بھی جائیں اس میں (۱۴)

لَقَالُوْٓا اِنَّمَا سُكِّرَتْ اَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُوْرُوْنَ ۝١٥

تب بھی یوں کہیں گے یہ، نظر بندی ہماری کی گئی ہے، یا ہیں ہم زیرِ اثر جادو کے (۱۵)

وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّزَيَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِيْنَ ۝١٦

ہم نے ہی بنائے آسماں میں برج، جو دلکش نظر آتے ہیں (۱۶)

وَحَفِظْنٰهَا مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ۝١٧

ہر مردود شیطاں سے انہیں محفوظ کر رکھا ہے ہم نے (۱۷)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 337 of 2222

اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۸﴾

اور اگر چوری چھپے ان میں سے کوئی چاہے بھی سننا (وہاں کی بات)،
اس کے پیچھے لگ جاتا ہے شعلہ اک بھڑکتا (۱۸)

وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُوْنٍ ﴿۱۹﴾

اور پھیلایا زمیں کو ہم نے اور اس میں جمائے ہیں پہاڑ،
اور ہر طرح کی شے مناسب ہے اگائی ہم نے اس میں (۱۹)

وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ وَمَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ بِرٰزِقِيْنَ ﴿۲۰﴾

اور اسی میں ساز و ساماں سب بنایا ہے تمہارے واسطے،
اور ان کی خاطر بھی، جنھیں روزی عطا کرتے نہیں تم (۲۰)

وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ وَمَا نُنَزِّلُهٗۤ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۲۱﴾

جس قدر چیزیں ہیں، ان سب کے خزانے ہیں ہمارے پاس،
لیکن ایک مقدارِ مقرر میں،
سبھی چیزوں کو ہم کرتے ہیں نازل (۲۱)

وَاَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ لَوَاقِحَ فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَسْقَيْنٰكُمُوْهُ وَمَاۤ اَنْتُمْ لَهٗ بِخٰزِنِيْنَ ﴿۲۲﴾

اور ہوائیں ہم نے بھیجیں بادلوں سے پر،
اتارا آسماں سے ہم نے پانی اور کیا سیراب تم کو،
تم نہیں رکھتے خزانہ اس کا (۲۲)

وَاِنَّا لَنَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَنَحْنُ الْوٰرِثُوْنَ ﴿۲۳﴾

زندہ ہم ہی کرتے، اور ہم ہی مارتے ہیں،
اور بالآخر ہم ہی وارث ہیں (۲۳)

وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِيْنَ ﴿۲۴﴾

ہمارے علم میں ہے، کون تم میں آگے بڑھنے والے،
اور ہیں کون پیچھے رہنے والے؟ (۲۴)

وَاِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ ؕ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۵﴾

(اے پیمبرؐ!) آپ کا رب ہی اکٹھا (ایک دن) سب کو کرے گا،
علم و حکمت کا ہے وہ مالک (۲۵)

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۲۶﴾

کیا انسان کو تخلیق ہم نے کھنکھناتی اور سیہ مٹی کے بدبودار گارے سے (۲۶)

وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ﴿۲۷﴾

اور اس سے پہلے جنوں کو بھڑکتی آگ سے پیدا کیا (۲۷)

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۲۸﴾

اور آپؐ کے رب نے فرشتوں سے جو فرمایا،
بنانے والا ہوں انسان کو میں،
اک کھنکھناتی اور سیہ مٹی کے بدبودار گارے سے (۲۸)

فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ﴿۲۹﴾

بنالوں جب اور اس میں روح اپنی پھونک دوں،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 338 of 2222

فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ۝

تو فوراً اس کے آگے سجدہ ریز ہو جانا (۲۹)

اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ ۝

کیا سجدہ فرشتوں نے (۳۰)

قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَا لَكَ اَلَّا تَكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ ۝

سوا ابلیس کے، اس نے کیا انکار سجدے سے (۳۱)

تو (اللہ) نے یہ فرمایا، ہوا کیا تجھ کو اے ابلیس؟

کیوں سجدہ گزاروں میں نہ تو شامل ہوا؟ (۳۲)

قَالَ لَمْ اَكُنْ لِّاَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهٗ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ۝

بولا وہ، میں ایسا نہیں، سجدہ کروں انسان کو،

جس کو کہ تو نے کھنکھناتے اور سڑے گارے سے ہے پیدا کیا (۳۳)

قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ۝

(اللہ) نے فرمایا، نکل جا خلد سے، تو راندۂ درگاہ ہے (۳۴)

وَّاِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ۝

تجھ پر مری لعنت ہے روزِ حشر تک (۳۵)

قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝

اس نے کہا، اے رب! مجھے اس روز تک مہلت دے،

جب سب لوگ پھر زندہ کئے جائیں گے (۳۶)

قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ۝

(اللہ) نے یہ فرمایا، تجھے مہلت ہے (۳۷)

اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ۝

اس دن تک، مقرر وقت ہے جس کا (۳۸)

قَالَ رَبِّ بِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَلَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝

کہا شیطان نے، اے رب! مجھے اب کر دیا ہے راہ سے تو نے الگ،

تو میں بھی بہکاؤں گا لوگوں کو نہایت دل فریبی سے (۳۹)

اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ۝

سوائے تیرے ان بندوں کے، جو ہیں خاص (۴۰)

قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيْمٌ ۝

(اللہ) نے یہ فرمایا) یہی ہے راستہ سیدھا،

پہنچتا ہے جو مجھ تک (۴۱)

اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ۝

اور تجھے غلبہ نہیں ہوگا کبھی نیک اور مخلص میرے بندوں پر،

سوائے ان کے جو گمراہ ہوں گے اور کریں گے پیروی تیری (۴۲)

وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝

جہنم ہی کا ان لوگوں سے وعدہ ہے (۴۳)

لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ ؕ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ۝

کہ دروازے ہیں جس کے سات،

ہر اک کے لئے حصہ مقرر ہے (۴۴)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 339 of 2222

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿٤٥﴾

جو ہوں گے متقی،
جنت کے باغوں اور چشموں میں وہ ہوں گے (۴۵)

ادْخُلُوهَا بِسَلَامٍ آمِنِينَ ﴿٤٦﴾

اور کہا جائے گا یہ ان سے،
کہ امن و آشتی کے ساتھ جنت میں رہو (۴۶)

وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِم مِّنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَىٰ سُرُرٍ مُّتَقَابِلِينَ ﴿٤٧﴾

ان کے دلوں سے بغض و کینہ ہم نکالیں گے،
وہ بھائی بھائی بن کر روبرو تختوں پہ ہوں گے (۴۷)

لَا يَمَسُّهُمْ فِيهَا نَصَبٌ وَمَا هُم مِّنْهَا بِمُخْرَجِينَ ﴿٤٨﴾

ان کو چھو سکتی نہیں تکلیف کوئی،
اور نہ وہ ہرگز نکالے ہی وہاں سے جائیں گے (۴۸)

نَبِّئْ عِبَادِي أَنِّي أَنَا الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿٤٩﴾

بندوں کو میرے یہ خبر دیجے (اے پیغمبرؐ!)
کہ میں ہوں بخشنے والا، نہایت رحم والا (۴۹)

وَأَنَّ عَذَابِي هُوَ الْعَذَابُ الْأَلِيمُ ﴿٥٠﴾

اور عذاب سخت ہے میرا عذاب (۵۰)

وَنَبِّئْهُمْ عَن ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ ﴿٥١﴾

ان کو سنائیں حال مہمانوں کا ابراہیمؑ کے (۵۱)

إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلَامًا ۖ قَالَ إِنَّا مِنكُمْ وَجِلُونَ ﴿٥٢﴾

آئے وہ پاس ان کے، کیا ان کو سلام،
(اس پر) وہ بولے، ڈر ہمیں لگتا ہے تم سے (۵۲)

قَالُوا لَا تَوْجَلْ إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ عَلِيمٍ ﴿٥٣﴾

وہ لگے کہنے، نہ کھائیں آپؑ ہرگز خوف،
دانشمند اک لڑکے کی خوشخبری ہیں دیتے آپؑ کو ہم (۵۳)

قَالَ أَبَشَّرْتُمُونِي عَلَىٰ أَن مَّسَّنِيَ الْكِبَرُ فَبِمَ تُبَشِّرُونَ ﴿٥٤﴾

تو انہوں نے یہ کہا ان سے،
بڑھاپے میں بشارت دے رہے ہو تم،
بشارت کس طرح کی ہے یہ؟ (۵۴)

قَالُوا بَشَّرْنَاكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُن مِّنَ الْقَانِطِينَ ﴿٥٥﴾

وہ کہنے لگے، سچی بشارت دے رہے ہیں ہم،
نہ ہوں مایوس ہرگز آپؑ (۵۵)

قَالَ وَمَن يَقْنَطُ مِن رَّحْمَةِ رَبِّهِ إِلَّا الضَّالُّونَ ﴿٥٦﴾

وہ بولے، سوا گمراہ لوگوں کے،
ہے ایسا کون، جو ہوتا ہو نا امید اپنے رب کی رحمت سے؟ (۵۶)

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ ﴿٥٧﴾

وہ پھر بولے فرشتو! اور کیا ہے کام؟ (۵۷)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 340 of 2222

قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ﴿۵۸﴾
وہ کہنے لگے، اک قوم مجرم کی طرف بھیجے گئے ہیں ہم (۵۸)

اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ ؕ اِنَّا لَمُنَجُّوْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۵۹﴾
بچالیں گے انہیں ہم، لوطؑ کے جو اہلِ خانہ ہیں (۵۹)

اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۙ قَدَّرْنَآ ۙ اِنَّهَا لَمِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۶۰﴾
سوا اک لوطؑ کی بیوی کے، رہ جائے گی جو پیچھے (۶۰)

فَلَمَّا جَآءَ اٰلَ لُوْطِ ِۨالْمُرْسَلُوْنَ ﴿۶۱﴾
فرشتے آئے جب گھر لوطؑ کے (۶۱)

قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿۶۲﴾
کہنے لگے یہ لوطؑ، تم کچھ اجنبی معلوم ہوتے ہو (۶۲)

قَالُوْا بَلْ جِئْنٰكَ بِمَا كَانُوْا فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ﴿۶۳﴾
وہ یہ کہنے لگے، ہم آپؑ کے پاس ایسی شے لائے ہیں،
جس میں شک یہ کرتے تھے (۶۳)

وَاَتَيْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۶۴﴾
یقینی بات لے کر آئے ہیں ہم آپؑ کے پاس،
اور ہم سچے ہیں بیشک (۶۴)

فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَاتَّبِعْ اَدْبَارَهُمْ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ وَّامْضُوْا حَيْثُ تُؤْمَرُوْنَ ﴿۶۵﴾
اور نکل جائیں یہاں سے آپؑ گھر والوں کو لے کر رات کو،
پیچھے چلیں خود آپؑ اور مڑ کر نہ دیکھے کوئی،
اور جائیں جہاں کا حکم ہے (۶۵)

وَقَضَيْنَآ اِلَيْهِ ذٰلِكَ الْاَمْرَ اَنَّ دَابِرَ هٰٓؤُلَآءِ مَقْطُوْعٌ مُّصْبِحِيْنَ ﴿۶۶﴾
اور ہم نے آخر فیصلہ یہ کر دیا،
جڑ کاٹ دی جائے گی ان لوگوں کی پو پھٹتے ہی (۶۶)

وَجَآءَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۶۷﴾
اہلِ شہر جب آئے خوشی سے دوڑتے (۶۷)

قَالَ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ ضَيْفِيْ فَلَا تَفْضَحُوْنِ ﴿۶۸﴾
تو لوطؑ نے ان سے کہا،
یہ لوگ ہیں مہماں مرے، مجھ کو نہ تم رسوا کرو (۶۸)

وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ ﴿۶۹﴾
اللہ سے کچھ خوف کھاؤ، مت کرو مجھ کو ذلیل و خوار (۶۹)

قَالُوْٓا اَوَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۰﴾
وہ کہنے لگے ان سے،
بھلا ہم نے تمہیں روکا نہیں تھا ساری دنیا کی حمایت سے؟ (۷۰)

قَالَ هٰٓؤُلَآءِ بَنٰتِيْٓ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ﴿۷۱﴾
تو پھر کہنے لگے یہ لوطؑ، میری قوم کی یہ بیٹیاں حاضر ہیں،
ان سے بیاہ تم کر لو (۷۱)

لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۷۲﴾
(اے پیغمبرؐ!) قسم ہے آپؐ کی جاں کی،
بہت بہکے ہوئے وہ لوگ تھے اس وقت نشے میں (۷۲)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 341 of 2222

فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُشْرِقِيْنَ ﴿٧٣﴾
ہوئے جب صبح کے آثار، اک چنگھاڑ نے پھر آلیا ان کو (۷۳)

فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ﴿٧٤﴾
کیا اس شہر کو زیر و زبر اور پتھروں کی ہم نے بارش کی (۷۴)

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ ﴿٧٥﴾
یقیناً عقل والوں کے لئے اس میں نشانی ہے (۷۵)

وَاِنَّهَا لَبِسَبِيْلٍ مُّقِيْمٍ ﴿٧٦﴾
یہ بستی شاہراہِ عام پر موجود ہے اب بھی (۷۶)

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٧٧﴾
اور اس میں اہلِ ایماں کے لئے (واضح) نشانی ہے (۷۷)

وَاِنْ كَانَ اَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ لَظٰلِمِيْنَ ﴿٧٨﴾
اور ایکہ والے بھی ظالم تھے (۷۸)

فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ وَاِنَّهُمَا لَبِاِمَامٍ مُّبِيْنٍ ﴿٧٩﴾
جن سے انتقام ہم نے لیا،
یہ شہر دونوں شاہراہِ عام پر موجود ہیں اب بھی (۷۹)

وَلَقَدْ كَذَّبَ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٨٠﴾
اور اہلِ حجر نے بھی تو رسولوں کو تھا جھٹلایا (۸۰)

وَاٰتَيْنٰهُمْ اٰيٰتِنَا فَكَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ﴿٨١﴾
عطا ہم نے انہیں کیں آیتیں اپنی،
مگر پھر بھی رہے ان سے وہ روگرداں (۸۱)

وَكَانُوْا يَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا اٰمِنِيْنَ ﴿٨٢﴾
بناتے تھے پہاڑوں میں تراشیدہ مکاں بے خوف ہو کر وہ (۸۲)

فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِيْنَ ﴿٨٣﴾
ہوئی جب صبح، اک چنگھاڑ نے پھر آلیا ان کو (۸۳)

فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٨٤﴾
کوئی تدبیر بھی ان کی نہ ان کو دے سکی کچھ فائدہ ہرگز (۸۴)

وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ ﴿٨٥﴾
اور ہم نے آسمانوں اور زمیں اور جو بھی ان کے درمیاں مخلوق ہے،
ان سب کو ہے پیدا کیا اک خاص مقصد سے،
بہر حال آنے والی ہے قیامت،
(اے مرے محبوبؐ!)
ان سے درگزر فرمائیں آپؐ عمدہ طریقے سے (۸۵)

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿٨٦﴾
یقیناً آپؐ کا رب سب کا خالق اور سب کچھ جاننے والا ہے (۸۶)

وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ ﴿٨٧﴾
ہم نے آپؐ کو سات آیتیں دی ہیں کہ جو دہرائی جاتی ہیں برابر،
اور عطا فرمایا قرآنِ عظیم (۸۷)

لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٨﴾
آپؐ اس کی جانب آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھیں،
دنیوی سامان کچھ لوگوں کو جو ہم نے دیا ہے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 342 of 2222

اور نہ ہر گز غمزدہ ہوں ان کی بے دینی پہ،

اور جو اہلِ ایماں ہیں، تو ان سے جھک کے پیش آئیں (٨٨)

وَقُلْ اِنِّيْٓ اَنَا النَّذِيْرُ الْمُبِيْنُ ۝٨٩

یہ کہہ دیں ان سے، مَیں تو صاف صاف آگاہ کرنے والا ہوں (٨٩)

كَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِيْنَ ۝٩٠

(ان کافروں پر ہم عذابِ سخت یوں نازل کریں گے)

جس طرح ان پر کیا نازل (٩٠)

الَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِيْنَ ۝٩١

جنھوں نے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اپنی کتابِ آسمانی کو،

(کہ کچھ کو مانتے تھے اور کچھ کو وہ نہیں تھے مانتے) (٩١)

فَوَرَبِّكَ لَنَسْـَٔلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝٩٢

اور آپؐ کے رب کی قسم ہم ان سے پوچھیں گے ضرور (٩٢)

عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝٩٣

اک اک عمل کرتے تھے جو وہ (٩٣)

فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ۝٩٤

اور سنا دیجے وضاحت سے، ملا ہے آپؐ کو جو حکم،

اور منہ پھیر لیجے مشرکوں سے (٩٤)

اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ ۝٩٥

یہ اڑاتے ہیں ہنسی جو آپؐ کی، ان کے لئے کافی ہیں ہم (٩٥)

الَّذِيْنَ يَجْعَلُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝٩٦

جو دوسرے معبود کرتے ہیں شریک اللہ کے ساتھ،

ان کو پتہ چل جائے گا انجام کا (٩٦)

وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّكَ يَضِيْقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُوْلُوْنَ ۝٩٧

ہم جانتے ہیں، ان کی باتوں سے ہے دل تنگ آپؐ کا ہوتا (٩٧)

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ۝٩٨

سو حمدِ رب کے ساتھ اس کی کریں تسبیح

اور سجدہ گزاروں میں رہیں (٩٨)

وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ۝٩٩

(اور اے پیمبرؐ!)

اپنے رب کی بندگی کرتے رہیں آپؐ آخری دم تک (٩٩)

سورۂ نحل ١٦

سُوْرَةُ النَّحْلِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّثَمَانٍ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

اَتٰٓى اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ ۚ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝١

خدا کا حکم آ پہنچا، نہ اب اس کے لئے جلدی مچاؤ،

پاک ہے وہ اور بلند و بالا و برتر ہے وہ ان سب سے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 343 of 2222

جن کو یہ شریک اس کا ہیں ٹھہراتے (۱)

يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اَنْ اَنْذِرُوْٓا اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاتَّقُوْنِ ۝٢

فرشتوں کو وہ اپنی وحی دے کر اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے،
بھیجتا ہے حکم سے اپنے،
کہ لوگ آگاہ ہو جائیں، نہیں میرے سوا معبود کوئی،
بس ڈرو مجھ سے (۲)

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝٣

اسی نے آسمانوں اور زمیں کو خلق فرمایا ہے برحق،
مشرکوں کے شرک سے بالا ہے اس کی ذات (۳)

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ۝٤

اس نے ہی کیا انسان کو تخلیق نطفے سے،
(مگر اس سے ہی) کھلم کھلا کرنے لگ گیا جھگڑا وہ (۴)

وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِيْهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝٥

اس نے خلق فرمائے ہیں چوپائے،
تمہارے واسطے پوشاک اور ہیں فائدے جن میں،
تمہارے کام آتے ہیں جو کھانے کے بھی (۵)

وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ ۝٦

چوپائے یہ صبح و شام جب چرنے کی خاطر آتے جاتے ہیں،
تمہاری شان و شوکت کو بڑھاتے ہیں (۶)

وَتَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ ۭ اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝٧

تمہارے بوجھ اٹھاتے ہیں وہ ان شہروں تلک،
بن جان جو کھوں تم جہاں جا ہی نہیں سکتے،
تمہارا رب نہایت ہے شفیق و مہرباں (۷)

وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً ۭ وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝٨

پیدا کیا ہے اس نے گھوڑوں اور گدھوں کو،
خچروں کو بھی تمہاری ہی سواری اور زینت کے لئے،
وہ خلق فرماتا ہے ایسی کتنی ہی چیزیں، کہ جن کا علم بھی تم کو نہیں (۸)

وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ وَمِنْهَا جَاۗىِٕرٌ ۭ وَلَوْ شَاۗءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝٩

اللہ پر لازم ہے سیدھا راستہ تم کو بتا دینا،
اگرچہ راستے ٹیڑھے بھی ہیں کچھ،
اور اگر وہ چاہتا، تم سب کو دے دیتا ہدایت (۹)

هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً لَّكُمْ مِّنْهُ شَرَابٌ وَّمِنْهُ

اور وہی تو ہے، جو برساتا ہے پانی آسماں سے، جس کو تم پیتے ہو،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 344 of 2222

شَجَرٌ فِيْهِ تُسِيْمُوْنَ ﴿١٠﴾

اور اس سے ہی تو اگتا ہے وہ چارہ، جانور جس سے چراتے ہو (١٠)

يُنْۢبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُوْنَ وَالنَّخِيْلَ وَالْاَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿١١﴾

اسی سے وہ اگاتا ہے تمہارے واسطے، سب کھیتیاں، زیتون انگور اور کھجور، اور اک نشانی اس میں ہے ان کے لئے جو غور کرتے ہیں (١١)

وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۙ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۭ وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمْرِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿١٢﴾

اسی نے رات دن اور چاند سورج کو تمہارے واسطے تسخیر کر رکھا ہے، تارے بھی مسخر ہیں اسی کے حکم سے، بیشک نشانی اک سے اک بڑھ کر ہے اس میں عقل والوں کیلئے (١٢)

وَمَا ذَرَاَ لَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ﴿١٣﴾

اس نے زمیں پر جو تمہارے واسطے چیزیں بنائی ہیں، وہ رنگا رنگ ہیں، اس میں نشانی ان کی خاطر ہے، سبق حاصل جو کرتے ہیں (١٣)

وَهُوَ الَّذِيْ سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْكُلُوْا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿١٤﴾

سمندر کو تمہارے واسطے اس نے کیا تسخیر، تاکہ مچھلیوں کا کھاؤ تازہ گوشت اس سے، اور پہننے کے لیے زیور نکالو، اور تم یہ دیکھتے ہو، کشتیاں چلتی ہیں پانی چیرتی، تاکہ تم اس کے فضل سے ڈھونڈو معاش، اور شکر بھی اس کا کرو (١٤)

وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَاَنْهٰرًا وَّسُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿١٥﴾

اور گاڑ رکھے ہیں پہاڑ اس نے زمیں میں، تاکہ وہ لے کر نہ جھک جائے کہیں تم کو، بنائے راستے بھی اور دریا بھی کہ تم منزل تلک پہنچو (١٥)

وَعَلٰمٰتٍ ۭ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿١٦﴾

سفر کے ہیں نشانات اور بھی، اور لوگ رہ معلوم کرتے ہیں ستاروں سے بھی (١٦)

اَفَمَنْ يَّخْلُقُ كَمَنْ لَّا يَخْلُقُ ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿١٧﴾

جو خالق ہے، کیا اس کی طرح ہے؟ جو نہیں خالق کسی شے کا، تو کیوں حاصل نہیں کرتے نصیحت تم؟ (١٧)

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٨﴾

خدا کی نعمتوں کو گننا چاہو تم، تو یہ ممکن نہیں ہرگز،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 345 of 2222

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ﴿١٩﴾

خدا سب جانتا ہے، تم جو کرتے ہو چھپا کر یا دکھا کر (١٩)

وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ﴿٢٠﴾

اور اللہ کے سوا جن کو یہ دیتے ہیں صدا،
پیدا کسی بھی چیز کو وہ کر نہیں سکتے،
وہ بلکہ خود ہی اک مخلوق ہیں (٢٠)

اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ ۚ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۙ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ﴿٢١﴾

مردہ ہیں اور زندہ نہیں،
ان کو نہیں معلوم اٹھائے جائیں گے کب لوگ؟ (٢١)

اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ قُلُوْبُهُمْ مُّنْكِرَةٌ وَّهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٢٢﴾

ہے معبود تم سب کا فقط معبود اک،
لیکن نہیں رکھتے جو ایماں آخرت پر،
ان کے دل منکر ہیں اور مغرور ہیں وہ (٢٢)

لَا جَرَمَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ ﴿٢٣﴾

جانتا ہر شے کو ہے اللہ، جسے پوشیدہ رکھیں یا کریں یہ لوگ ظاہر،
وہ تکبر کرنے والوں کو نہیں کرتا پسند (٢٣)

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ مَّاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ۙ قَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٢٤﴾

ان سے کہا جاتا ہے جب، نازل کیا ہے کیا تمہارے رب نے؟
کہتے ہیں (یہ کچھ بھی تو نہیں) قصے ہیں بس اگلے زمانے کے (٢٤)

لِيَحْمِلُوْٓا اَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۙ وَمِنْ اَوْزَارِ الَّذِيْنَ يُضِلُّوْنَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ ﴿٢٥﴾

(اسی باعث) اٹھائیں گے وہ روزِ حشر اپنے بوجھ کے ساتھ ان کا سارا بوجھ بھی،
اپنی جہالت سے جنھیں گمراہ کرتے تھے،
نہایت ہی برا ہے بوجھ جو یہ لوگ اٹھاتے ہیں (٢٥)

قَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتَى اللّٰهُ بُنْيَانَهُمْ مِّنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٢٦﴾

جو لوگ ان سے تھے پہلے، مکر انہوں نے بھی کیا تھا،
جو دیا جڑ سے اکھاڑ اللہ نے،
اور ان کے سروں پر گر پڑیں ان کی چھتیں اوپر سے،
اور ان پر عذاب آیا وہاں سے،
جس کا ان کو تھا نہ کچھ وہم و گماں ہرگز (٢٦)

ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُخْزِيْهِمْ وَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُشَآقُّوْنَ فِيْهِمْ ۚ قَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اِنَّ الْخِزْيَ

خدا رسوا کرے گا ان کو روزِ آخرت اور یہ کہے گا،
ہیں کہاں اب جن کو ٹھہراتے تھے تم میرا شریک؟

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 346 of 2222

الْيَوْمَ وَالسُّوْٓءَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۙ

اور جن کے بارے میں تھے تم لڑتے جھگڑتے،
اور کہیں گے جاننے والے،
کہ آج ان کافروں کے واسطے ذلت ہی ذلت ہے (۲۷)

الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۠ فَاَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْٓءٍ ۭ بَلٰٓى اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

فرشتے کافروں کی روح کو جب قبض کرتے ہیں،
تو ظالم جھک کے یہ کہتے ہیں،
ہم کرتے نہ تھے کوئی برائی،
(تب یہ کہتے ہیں فرشتے)
ہاں خدا سب جانتا ہے، تم جو کرتے تھے (۲۸)

فَادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝

تو اب ہو جاؤ داخل تم ہمیشہ کے لئے دوزخ کے دروازوں میں،
اور یہ ہے ٹھکانا بدتریں اہلِ تکبر کا (۲۹)

وَقِيْلَ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ۭ قَالُوْا خَيْرًا ۭ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۭ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ ۭ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ ۝

کہا جاتا ہے جب پرہیزگاروں سے،
تمہارے رب نے کیا نازل کیا ہے؟
تو وہ کہتے ہیں، کلام بہتریں،
جو نیک ہیں، ان کے لئے دنیا میں بھی ہوگی بھلائی،
اور ہوگا آخرت کا گھر بھی اچھا،
متقی لوگوں کا گھر کیا بہتریں ہے! (۳۰)

جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَاۗءُوْنَ ۭ كَذٰلِكَ يَجْزِي اللّٰهُ الْمُتَّقِيْنَ ۝

وہ ہمیشہ رہنے والی جاودانی ہیں کہ جائیں گے جہاں وہ،
جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں،
جو کچھ چاہیں گے، وہ ان کے لئے موجود ہوگا،
اور جزا دیتا ہے اللہ اس طرح پرہیزگاروں کو (۳۱)

الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ ۙ يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ۙ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

فرشتے ان کی روحیں قبض کرتے ہیں،
تو کفر و شرک سے ہوتے ہیں یکسر پاک وہ،
ان سے یہ کہتے ہیں وہ، تم پر ہو سلام،
اب جاؤ جنت میں تم ان اعمال کے بدلے، جو کرتے تھے (۳۲)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 347 of 2222

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ اَمْرُ رَبِّكَ ؕ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝٣٣

تو کیا یہ منتظر ہیں، ان کے پاس آئیں فرشتے؟
یا (ہلاکت کے لئے) پھر حکم آئے آپ کے رب کا؟
جو لوگ ان سے تھے پہلے، ان کا بھی طرزِ عمل ایسا تھا،
اللہ نے نہ کوئی ظلم ڈھایا ان پہ،
بلکہ اپنی جانوں پر وہ خود کرتے رہے تھے ظلم (۳۳)

فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝٣٤

ان کے جو برے اعمال تھے، ان کے نتیجے مل گئے ان کو،
لیا گھیر ان کو ہر جانب سے اس شے نے،
کہ جس کا وہ اڑاتے تھے مذاق (۳۴)

وَقَالَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا عَبَدْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ نَّحْنُ وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ؕ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝٣٥

اور جو ہیں مشرک، وہ یہ کہتے ہیں،
کہ اللہ چاہتا گر،
تو کبھی اسکے سوا ہم اور ہمارے باپ دادا بھی کسی کی یوں نہ پھر کرتے عبادت،
اور نہ ہم کرتے کسی شے کو حرام اس کے بغیر،
اور ان سے جو پہلے تھے، ان کا بھی یہی طرزِ عمل تھا،
اور رسولوں کے تو ذمے ہے فقط پیغام پہنچانا وضاحت سے (۳۵)

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى اللّٰهُ وَمِنْهُمْ مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلٰلَةُ ؕ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝٣٦

ہر اک امت میں ہم نے ایک پیغمبر کو بھیجا اس لئے،
تا کہ (اے لوگو!)
بندگی کرتے رہو اللہ کی اور بچتے رہو شیطان سے،
پھر مل گئی کچھ کو ہدایت اور کچھ پر گمرہی چھائی رہی،
سو خود ہی چل کر دیکھ لو تم اس زمیں پر، کیا ہوا انجام ان لوگوں کا،
جو جھٹلانے والے تھے (۳۶)

اِنْ تَحْرِصْ عَلٰى هُدٰىهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ يُّضِلُّ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝٣٧

(اے پیغمبرؐ!) اگرچہ آپ خواہشمند ہیں ان کی ہدایت کے،
مگر اللہ جسے گمراہیوں میں چھوڑ دے، اس کو نہیں دیتا ہدایت،
ایسے لوگوں کی مدد کرتا نہیں کوئی (۳۷)

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ يَّمُوْتُ ؕ

خدا کے نام کی کھا کھا کے قسمیں کہہ رہے ہیں یہ،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 348 of 2222

بَلٰى وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٨﴾

جو مر جائے خدا اُس کو نہیں زندہ کرے گا،
کیوں نہیں؟ زندہ کرے گا وہ ضرور،
اس کا تو اک سچا یہ وعدہ ہے، مگر اکثر نہیں ہیں جانتے (۳۸)

لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي يَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰذِبِيْنَ ﴿٣٩﴾

(یہ زندہ کرنا ہے ضروری اس لئے)
تا کہ ہے جس میں اختلاف اس کو کرے ظاہر وہ ان پر،
اور جو کافر ہیں ان کو علم ہو جائے، کہ وہ جھوٹے تھے (۳۹)

اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ اِذَآ اَرَدْنٰهُ اَنْ نَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿٤٠﴾

اور جب بھی کسی شے کا ارادہ ہم کریں،
کہتے ہیں، ہو جا، بس وہ ہو جاتی ہے (۴۰)

وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۭ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿٤١﴾

اور ظلم و ستم سہنے کے بعد اللہ کی رہ میں جنھوں نے کی ہے ہجرت،
ہم انہیں دیں گے ٹھکانا بہتریں دنیا میں،
اور جو آخرت کا اجر ہے، وہ ہے کہیں بڑھ کر،
مگر اے کاش اس کو جانتے وہ لوگ (۴۱)

الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰي رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿٤٢﴾

جو صابر رہے اور اپنے رب پر جو رہے کرتے بھروسا (۴۲)

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْـَٔـلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٤٣﴾

(اے پیمبرؐ!) آپؐ سے پہلے بھی ہم نے جس قدر بھیجے ہیں پیغمبر،
وہ سارے مرد ہی تھے،
جن کی جانب وحی کی ہم نے،
(کہیں ان سے) نہیں گر جانتے،
تو پوچھ لو ان سے جو ہیں اہل کتاب (۴۳)

بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ ۭ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٤٤﴾

(ہم نے انہیں بھیجا) دلیلیں اور کتابیں ساتھ دے کے،
اور اب نازل کیا ہے آپؐ کی جانب یہ قرآں،
تا کہ آپؐ اس کو بیاں کر دیں وضاحت سے،
کریں شاید وہ اس پر غور (۴۴)

اَفَاَمِنَ الَّذِيْنَ مَكَرُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّخْسِفَ اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٤٥﴾

اور جو لوگ چالیں چل رہے ہیں بدتریں،
بے خوف اس سے ہو گئے ہیں کیا؟

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 349 of 2222

کہ (اللہ) ایسے لوگوں کو دھنسا ڈالے زمین میں،

اَوْ يَاْخُذَهُمْ فِيْ تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿٤٦﴾

یا عذاب آ جائے ان پر ایسی جانب سے
کہ جس کا وہم بھی ان کو نہ ہو ہرگز (۴۵)

اَوْ يَاْخُذَهُمْ عَلٰى تَخَوُّفٍ ۭ فَاِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿٤٧﴾

یا ان کو وہ پکڑ لے چلتے پھرتے ہی،
یہ عاجز کر نہیں سکتے کبھی اللہ کو (۴۶)

یا جب (عذاب سخت سے) وہ ڈر رہے ہوں،
(ایسی حالت میں) پکڑ لے وہ،
جو رب ہے آپ کا، وہ ہے شفیق و مہرباں بیشک (۴۷)

اَوَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ يَّتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَاۗىِٕلِ سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَهُمْ دٰخِرُوْنَ ﴿٤٨﴾

بھلا (اللہ) کی مخلوقات میں سے کیا نہیں دیکھا انہوں نے ایسی چیزوں کو؟
کہ ان کے سائے دائیں بائیں جھک کے،
کر رہے ہیں عاجزی کے ساتھ (اللہ) ہی کو سجدہ (۴۸)

وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مِنْ دَاۗبَّةٍ وَّالْمَلٰۗىِٕكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٤٩﴾

اور جو ہیں جاندار اور جو فرشتے ہیں زمیں اور آسمانوں میں،
وہ (اللہ) ہی کو سجدہ کر رہے ہیں اور نہیں کرتے تکبر وہ (۴۹)

يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ﴿٥٠﴾

وہ اپنے رب سے ڈرتے ہیں، جو ان سے ہے کہیں اعلیٰ و برتر،
اور ملے جو حکم، اس پر وہ عمل کرتے ہیں (۵۰)

وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْٓا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ ۚ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ﴿٥١﴾

یہ ارشادِ باری ہے، بناؤ تم نہ دو معبود، ہے معبود تو بس ایک ہی،
سو تم ڈرو مجھ سے (۵۱)

وَلَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَهُ الدِّيْنُ وَاصِبًا ۭ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَتَّقُوْنَ ﴿٥٢﴾

زمیں اور آسمانوں میں ہے جو کچھ، سب اسی کا ہے،
اسی کی بندگی لازم ہے،
کیوں ڈرتے ہو پھر اس کے سوا اوروں سے؟ (۵۲)

وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَاِلَيْهِ تَجْــَٔرُوْنَ ﴿٥٣﴾

جو نعمت تمہارے پاس ہے، (اللہ) کی جانب سے ہے،
جب کوئی مصیبت آئے، تو پھر التجا اس سے ہی کرتے ہو (۵۳)

ثُمَّ اِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنْكُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْكُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿٥٤﴾

وہ جب تم سے مصیبت دور کر دیتا ہے،
تو تم میں سے کچھ لگتے ہیں کرنے شرک اس کے ساتھ (۵۴)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 350 of 2222

لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۭ فَتَمَتَّعُوْا ۣ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝

تا کہ اس کی ناشکری کریں، جو ہم نے نعمت ان کو دی ہے،
(اب تو دنیا میں) مزے کرلو، تمہیں معلوم ہو جائے گا جلدی ہی،
(کہ کیا انجام ہے اس کا؟) (۵۵)

وَيَجْعَلُوْنَ لِمَا لَا يَعْلَمُوْنَ نَصِيْبًا مِّمَّا رَزَقْنٰهُمْ ۭ تَاللّٰهِ
لَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُوْنَ ۝

حقیقت تک نہیں یہ جانتے جن کی،
ہماری دی ہوئی روزی سے کرتے ہیں مقرر ان کا بھی حصہ یہ (ناداں لوگ)،
واللہ! تم سے پوچھا جائے گا اس جھوٹ کے بارے میں،
جو گھڑتے تھے تم (۵۶)

وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ الْبَنٰتِ سُبْحٰنَهٗ ۙ وَلَهُمْ مَّا يَشْتَهُوْنَ ۝

اللہ کی خاطر تو یہ ہیں بیٹیاں کرتے مقرر،
اور اپنے واسطے (بیٹے) کہ جو یہ چاہتے ہیں،
وہ ہے لیکن اس سے پاک (۵۷)

وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ
كَظِيْمٌ ۝

اور خود انہی میں سے کسی کو جب خبر دی جائے بیٹی کی ولادت کی،
تو سن کر رنج سے چہرہ سیہ اس کا ہے پڑ جاتا،
وہ رہ جاتا ہے غم کے گھونٹ پی کر (۵۸)

يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْۗءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ۭ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰي
هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِي التُّرَابِ ۭ اَلَا سَاۗءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝

چھپتا پھرتا ہے وہ لوگوں سے یہ سن کر اور دل میں سوچتا ہے وہ،
کہ اس ذلت کو رہنے دے یا پھر زندہ دبا دے اس کو مٹی میں،
سنو! کتنا برا یہ فیصلہ کرتے ہیں! (۵۹)

لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ مَثَلُ السَّوْءِ ۚ وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ
الْاَعْلٰى ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

ایماں آخرت پر جو نہیں رکھتے، برا ہے حال ان کا،
اور خدا کی شان اونچی ہے، وہی ہے عزت و حکمت کا مالک (۶۰)

وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَاۗبَّةٍ
وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَاۗءَ اَجَلُهُمْ لَا
يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ۝

اور اگر لوگوں کو ان کے ظلم پر اللہ پکڑتا،
تو نہ باقی ایک بھی رہتا زمیں پر جاندار،
ان کو وہ مہلت ایک مدت کے لئے دیتا ہے،
اور مدت وہ جب آتی ہے،
اک ساعت وہ رہ سکتے ہیں پیچھے
اور نہ آگے ہی وہ بڑھ سکتے ہیں (۶۱)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 351 of 2222

وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ مَا يَكْرَهُوْنَ وَتَصِفُ اَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ اَنَّ لَهُمُ الْحُسْنٰى ؕ لَا جَرَمَ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَاَنَّهُمْ مُّفْرَطُوْنَ ﴿٦٢﴾

(اللہ) کیلئے یہ لوگ کرتے ہیں مقرر وہ، نہیں جو چاہتے خود،
اور زبانیں بھی تو کہتی جھوٹ ہیں ان کی،
کہ ان لوگوں کی خاطر ہے بھلائی ہی،
نہیں، ان کے لئے تو آگ ہے،
اور اہلِ دوزخ کے یہی ہیں پیش رو (٦٢)

تَاللّٰهِ لَقَدْ اَرْسَلْنَاۤ اِلٰۤى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٦٣﴾

واللہ! (اے محبوب!)
ہم نے آپؐ سے پہلے بھی قوموں کی طرف بھیجے ہیں پیغمبر،
مگر شیطان نے ان کے برے اعمال ان کو خوشنما کر کے دکھائے،
آج بھی ان کا وہ ساتھی ہے،
اور ان کے واسطے ہے اک عذابِ سخت (٦٣)

وَمَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِى اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٦٤﴾

اور ہم نے اتاری آپؐ پر ہے یہ کتاب اس واسطے،
تاکہ وضاحت سے بیاں وہ آپؐ کر دیں،
جس کے بارے میں ہے ان کا اختلاف،
اور اہلِ ایماں کے لئے یہ ہے ہدایت اور رحمت (٦٤)

وَاللّٰهُ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ﴿٦٥﴾

اور برسایا خدا نے آسمانوں میں سے پانی،
تاکہ وہ اس سے کرے مردہ زمیں کو پھر سے زندہ،
بالیقیں ان کے لئے اس میں نشانی ہے جو سنتے ہیں (٦٥)

وَاِنَّ لَكُمْ فِى الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ؕ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِىْ بُطُوْنِهٖ مِنْۢ بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿٦٦﴾

تمہارے واسطے چوپایوں میں بھی ہے بڑی عبرت،
پلاتے ہیں ہم ان کے پیٹ میں سے تم کو،
گوبر اور لہو کے درمیاں اک چیز،
بنی دودھ خالص، جو نہایت خوشگوار اور خوش مزا ہے (٦٦)

وَمِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَّرِزْقًا حَسَنًا ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿٦٧﴾

اور انگوروں کھجوروں کے پھلوں سے تم بناتے ہو،
بھی مئے اور کبھی (سرکہ) جو عمدہ رزق ہے،
اور عقل والوں کے لئے اس میں نشانی ہے بڑی (٦٧)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 352 of 2222

وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِيْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُوْنَ ﴿٦٨﴾

اور وحی کی یہ شہد کی مکھی کی جانب آپؐ کے رب نے،
کہ اپنا گھر بنائے وہ پہاڑوں اور درختوں اور بیلوں پر (٦٨)

ثُمَّ كُلِيْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِيْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ؕ يَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿٦٩﴾

وہ رس چوسے پھلوں سے اور چلے وہ اپنے رب کے راستوں پر،
پیٹ سے اس کے نکلتا ہے جو اک مشروب (یعنی شہد)،
اس کے مختلف ہیں رنگ، اس میں ہے شفا لوگوں کی خاطر،
اس میں بھی ان کے لئے ہے اک نشانی، جو نہایت غور کرتے ہیں (٦٩)

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفّٰىكُمْ ؕ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ﴿٧٠﴾

تمہیں اللہ نے پیدا کیا، پھر موت بھی دے گا وہ تم کو،
اور کئی ایسے ہیں تم میں، بدترین جو عمر تک پہنچائے جاتے ہیں،
کہ بوڑھے ہو کے سب کچھ جاننے کے بعد بھی وہ کچھ نہیں ہیں جانتے،
بیشک خدا سب جانتا ہے اور وہ ہے صاحبِ قدرت (٧٠)

وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِى الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا بِرَآدِّيْ رِزْقِهِمْ عَلٰى مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ ؕ اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿٧١﴾

اور اللہ ہی نے تم کو ایک دوجے پر عطا کی ہے فضیلت رزق میں،
لیکن غلاموں کو نہیں دیتے یہ اپنے رزق میں سے کچھ،
کہ ہو جائیں نہ وہ ان کے برابر،
اور کیا اللہ کے احسانات کا انکار ہے ان کو؟ (٧١)

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَنِيْنَ وَحَفَدَةً وَّرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ؕ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَتِ اللّٰهِ هُمْ يَكْفُرُوْنَ ﴿٧٢﴾

تمہی میں سے بنائی ہیں تمہاری بیویاں اللہ نے،
اور پھر تمہارے بیٹوں پوتوں کو کیا پیدا انہی سے،
اور تمہیں روزی عطا کی عمدہ چیزوں کی،
تو کیا پھر بھی یہ لوگ ایمان باطل پر ہی رکھیں گے؟
کریں گے اس کے احسانات کا انکار؟ (٧٢)

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ شَيْـًٔا وَّلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿٧٣﴾

اللہ کے سوا ان کی عبادت کر رہے ہیں یہ،
جو دے سکتے نہیں روزی انہیں ارض و سما سے،
اور نہ کچھ قدرت وہ رکھتے ہیں (٧٣)

فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٧٤﴾

مت اللہ کے لئے تم دو مثالیں،
جانتا ہے خوب اللہ اور نہیں تم جانتے کچھ بھی (٧٤)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 353 of 2222

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّمَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَّجَهْرًا ؕ هَلْ يَسْتَوٗنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾

بیاں اللہ کرتا ہے مثال اک ایسے بندے کی،
کسی کی ملکیت میں ہے جو، اور اس کو نہیں کچھ اختیار،
اور دوسرا وہ ہے، جسے ہم نے دیا ہے رزق عمدہ اپنی جانب سے،
اور اس سے خرچ کرتا ہے وہ پوشیدہ بھی، ظاہر بھی،
بھلا دونوں برابر کیسے ہو سکتے ہیں؟
ہر تعریف اللہ کے لئے ہے،
جانتے اکثر نہیں ان میں مگر یہ بات (۷۵)

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَآ اَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّهُوَ كَلٌّ عَلٰى مَوْلٰىهُ ۙ اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُّ لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ ؕ هَلْ يَسْتَوِيْ هُوَ ۙ وَمَنْ يَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ ۙ وَهُوَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۷۶﴾

اور اللہ مثال اک اور دو شخصوں کی کرتا ہے بیاں،
اک شخص گونگا ہے، نہیں قادر کسی شے پر جو،
بلکہ بوجھ ہے جو اپنے مالک پر،
کہ وہ بھیجے جدھر اس کو، نہیں لاتا بھلائی وہ،
بھلا کیسے برابر ہے وہ ایسے شخص کے؟
انصاف کا جو حکم دے اور ہو جو سیدھے راستے پر بھی (۷۶)

وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَآ اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۷۷﴾

زمیں اور آسماں کے غیب اللہ جانتا ہے،
اور قیامت کی گھڑی کچھ اس طرح ہے،
آنکھ کا جیسے جھپکنا، بلکہ اس سے بھی کہیں جلدی،
خدا بیشک ہے ہر اک چیز پر قادر (۷۷)

وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا ۙ وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۙ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۸﴾

تمہیں اللہ نے ماؤں کے شکم سے ایسی حالت میں کیا پیدا،
کہ تم واقف نہ تھے ہرگز کسی بھی شے سے،
اور اس نے بنائے کان آنکھیں دل تمہارے واسطے،
تاکہ کرو تم شکر (۷۸)

اَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِيْ جَوِّ السَّمَآءِ ؕ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۷۹﴾

کیا دیکھا پرندوں کو نہیں لوگوں نے؟
جو ہیں آسمانوں کی فضاؤں میں مسخر،
ان کو اللہ کے سوا کوئی نہیں تھامے ہوئے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 354 of 2222

اس میں نشانی اہلِ ایماں کے لئے ہے اک سے اک بڑھ کر (۷۹)

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ بُيُوْتِكُمْ سَكَنًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ بُيُوْتًا تَسْتَخِفُّوْنَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ اِقَامَتِكُمْ ۙ وَمِنْ اَصْوَافِهَا وَاَوْبَارِهَا وَاَشْعَارِهَآ اَثَاثًا وَّمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ﴿۸۰﴾

اور اللہ نے بنائے ہیں تمہارے واسطے رہنے کو گھر،
چوپایوں کی کھالوں کے خیمے بھی بنائے ہیں تمہارے واسطے اس نے،
سفر میں اور حضر میں ہلکے پھلکے تم بہت پاتے ہو جن کو،
اور ان کی اون اور بالوں سے جو سامان بنتا ہے،
وہ کام آتا ہے مدت تک تمہارے (۸۰)

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْجِبَالِ اَكْنَانًا وَّجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ بَاْسَكُمْ ۭ كَذٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُوْنَ ﴿۸۱﴾

اور جن چیزوں کو ہے پیدا کیا اللہ نے،
ان کے تمہارے واسطے سائے بنائے ہیں،
اسی نے کوہساروں میں پناہ گاہیں بنائی ہیں تمہارے واسطے،
اس نے بنائیں ایسی پوشاکیں تمہارے واسطے،
جو جنگ اور گرمی کی شدت سے بچاتی ہیں،
وہ تم کو پوری پوری نعمتیں دیتا ہے،
تاکہ تم ہو اس کے تابع فرماں (۸۱)

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۸۲﴾

(اے پیغمبرؐ!) اگر پھر بھی یہ منہ موڑیں،
تو ذمے آپؐ کے ہے صرف ان کو صاف صاف احکام پہنچانا (۸۲)

يَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا وَاَكْثَرُهُمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۳﴾

خدا کی نعمتیں پہچانتے ہیں اور پھر انکار یہ کرتے ہیں،
اکثر ان میں کافر ہیں (۸۳)

وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۸۴﴾

کھڑا جس دن کریں گے ہم گواہی کے لئے ہر قوم میں سے اک گواہ،
اور کافروں کو دی نہ جائے گی اجازت بولنے کی پھر،
نہ ان سے توبہ کرنے کو کہا جائے گا ہرگز (۸۴)

وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الْعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۸۵﴾

دیکھ لیں گے جب عذابِ سخت کو ظالم،
تو ان سے پھر نہ کچھ ہلکا کیا جائے گا،
اور مہلت نہ کچھ دی جائے گی ان کو (۸۵)

وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا شُرَكَآءَهُمْ قَالُوْا رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ شُرَكَآؤُنَا

شریک اپنے دکھائی دیں گے جب ان مشرکوں کو،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 355 of 2222

الَّذِيْنَ كُنَّا نَدْعُوْا مِنْ دُوْنِكَ ۚ فَاَلْقَوْا اِلَيْهِمُ الْقَوْلَ اِنَّكُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿٨٦﴾

وہ کہیں گے، اے ہمارے رب!
یہی ہیں چھوڑ کر تجھ کو، پکارا تھا جنہیں ہم نے،
تو وہ ان سے کہیں گے، تم نرے جھوٹے ہو (٨٦)

وَاَلْقَوْا اِلَى اللّٰهِ يَوْمَئِذِ ِۨالسَّلَمَ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٨٧﴾

سارے سرنگوں ہو جائیں گے اللہ کے آگے،
اور ان کو بھول جائیں گی وہ ساری افترا پردازیاں اس دن (٨٧)

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يُفْسِدُوْنَ ﴿٨٨﴾

کیا انکار جن لوگوں نے اور روکا خدا کی راہ سے،
ان کے عذاب سخت میں کچھ اور کر دیں گے اضافہ ہم،
کہ وہ مفسد تھے (٨٨)

وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيْدًا عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ ۭ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿٨٩﴾

(اے مرسلؐ) کریں گے جب کھڑا ہر قوم میں سے اک گواہ،
ہم آپؐ کو لائیں گے پھر شاہد بنا کر،
یہ کتاب پاک ہم نے ہے اتاری آپؐ پر،
جس میں بیاں تفصیل سے ہر چیز کا ہے،
یہ ہدایت اور رحمت اور بشارت ہے مسلمانوں کی خاطر (٨٩)

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿٩٠﴾

(اور اے لوگو!)
خدائے پاک تم کو عدل اور احسان اور اہلِ قرابت سے سلوکِ نیک کا ہے حکم دیتا،
اور برائی، بے حیائی اور ظلم و جور سے وہ روکتا ہے،
اور نصیحت کر رہا ہے وہ کہ رکھو یاد تم اس کو (٩٠)

وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿٩١﴾

کرو جب عہد اللہ سے، اسے پورا کرو، قسموں کو مت توڑو،
کہ جب اللہ کو ٹھہرا چکے ہو اپنا ضامن تم،
وہ سب کچھ جانتا ہے، تم جو کرتے ہو (٩١)

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا ۭ تَتَّخِذُوْنَ اَيْمَانَكُمْ دَخَلًۢا بَيْنَكُمْ اَنْ تَكُوْنَ اُمَّةٌ هِيَ اَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ ۭ اِنَّمَا يَبْلُوْكُمُ اللّٰهُ بِهٖ ۭ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿٩٢﴾

اس عورت کی طرح ہو جاؤ مت،
جس نے بہت محنت سے کاتا سوت اور پھر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اس کو،
بناتے ہو ذریعہ مکر کا تم اپنی قسموں کو،
فقط اس واسطے، تاکہ گروہ اک دوسرے سے آگے بڑھ جائے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 356 of 2222

خدا حالانکہ اس سے آزماتا ہے تمہیں لوگو!

بیاں ان کی حقیقت کو کرے گا حشر کے دن وہ،

کہ جن میں تھا تمہارا اختلاف (۹۲)

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَلَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۹۳

اور چاہتا اللہ اگر، تم کو وہ اک امت بنا دیتا،

مگر جس کو وہ چاہے گمرہی میں چھوڑ دے،

اور جس کو چاہے دے ہدایت،

تم جو کچھ کرتے ہو، پوچھا جائے گا تم سے (۹۳)

وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اَيْمَانَكُمْ دَخَلًۢا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا وَتَذُوْقُوا السُّوْۗءَ بِمَا صَدَدْتُّمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝۹۴

ذریعہ مت بناؤ مکر کا تم اپنی قسموں کو،

تمہارے پاؤں جائیں گے پھسل جمنے کے بعد،

اور اک برا انجام تم چکھو گے،

کیونکہ تم نے روکا تھا خدا کی راہ سے لوگوں کو،

ہوگا اک عذاب سخت تم لوگوں کی خاطر (۹۴)

وَلَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ اِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝۹۵

اور مت بیچو اسے تھوڑی سی قیمت پر، خدا سے عہد جو تم نے کیا ہے،

اور خدا کے پاس جو کچھ ہے،

وہ بہتر ہے تمہارے واسطے، گر تم سمجھتے ہو (۹۵)

مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ ۭ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ۭ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْٓا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۹۶

تمہارے پاس جو کچھ ہے وہ سب فانی ہے،

جو اللہ کے ہے پاس وہ باقی ہے،

جو صابر ہیں،

اجر ان کو عطا فرمائیں گے ہم ان کے نیک اعمال کا (۹۶)

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۹۷

(اور صاحب ایماں کوئی عورت ہو یا ہو مرد)

نیک اعمال جو انجام دے گا،

پاک و پاکیزہ حیات اس کو عطا فرمائیں گے ہم،

اور اس کے بہتریں اعمال کا بھی اجر دیں گے (۹۷)

فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝۹۸

اور پڑھو قرآن جب بھی تم،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 357 of 2222

تو شیطانِ لعین کے (وسوسوں) سے تم پنہ اللہ کی مانگو (۹۸)

إِنَّهُ لَيْسَ لَهُ سُلْطَانٌ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ﴿٩٩﴾

نہیں زور اس کا کچھ چلتا کبھی ان پر،
جو مومن ہیں، اور اپنے رب پہ کرتے ہیں بھروسا (۹۹)

إِنَّمَا سُلْطَانُهُ عَلَى الَّذِينَ يَتَوَلَّوْنَهُ وَالَّذِينَ هُم بِهِ مُشْرِكُونَ ﴿١٠٠﴾

اس کا غلبہ ہے انہی پر، سرپرست اپنا بنائیں جو اسے،
اور جو شریک (اللہ) کا ٹھہرائیں اسے (۱۰۰)

وَإِذَا بَدَّلْنَا آيَةً مَّكَانَ آيَةٍ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوا إِنَّمَا أَنتَ مُفْتَرٍ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿١٠١﴾

ہم ہی بدل دیتے ہیں آیت کی جگہ آیت کوئی،
(اللہ) بخوبی جانتا ہے، جو وہ فرماتا ہے نازل،
اور یہ کہتے ہیں، کہ یہ تو آپؐ نے خود ہی گھڑا ہے،
(یہ حقیقت ہے کہ) ان میں سے نہیں ہیں جانتے اکثر (۱۰۱)

قُلْ نَزَّلَهُ رُوحُ الْقُدُسِ مِن رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِينَ آمَنُوا وَهُدًى وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ ﴿١٠٢﴾

(اے پیغمبرؐ!) یہ کہہ دیجے،
کہ اس (قرآن) کو روح القدس (جبریل)،
برحق آپؐ کے رب کی طرف سے لے کے آئے ہیں،
کہ جو ایمان والے ہیں، رہیں ثابت قدم،
اور رہنمائی اور بشارت ہو مسلمانوں کی خاطر (۱۰۲)

وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّمَا يُعَلِّمُهُ بَشَرٌ ۗ لِّسَانُ الَّذِي يُلْحِدُونَ إِلَيْهِ أَعْجَمِيٌّ وَهَٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِينٌ ﴿١٠٣﴾

(اے پیمبرؐ!) جانتے ہیں ہم، کہ کافر کہہ رہے ہیں یہ،
سکھا جاتا ہے اس کو شخص اک،
لیکن زباں اس شخص کی عجمی ہے،
اور (قرآن) تو ہے صاف عربی میں (۱۰۳)

إِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ لَا يَهْدِيهِمُ اللَّهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١٠٤﴾

جو آیاتِ الٰہی پر نہیں ایمان رکھتے،
رہنمائی بھی نہیں کرتا خدائے پاک ان کی،
ان کی خاطر ہے عذابِ سخت (۱۰۴)

إِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَاذِبُونَ ﴿١٠٥﴾

گھڑتے ہیں فقط وہ جھوٹ، جو رکھتے نہیں ایمان آیاتِ الٰہی پر،
یہی تو لوگ جھوٹے ہیں (۱۰۵)

مَن كَفَرَ بِاللَّهِ مِن بَعْدِ إِيمَانِهِ إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ

سوائے اس کے، جس پر جبر ہو،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 358 of 2222

مُطْمَئِنٌّ بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا
فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿١٠٦﴾

لیکن دل اس کا مطمئن ایماں پہ ہو،
جو بھی کرے اللہ سے کفر ایماں کے بعد اعلانیہ،
اور جس کا سینہ کفر کی خاطر کھلا ہو، اس پہ اللہ کا غضب ہے،
اور عذابِ سخت ہے ایسے ہی لوگوں کے لئے (١٠٦)

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ
لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٠٧﴾

یہ لوگ ایسے ہیں، حیاتِ دنیوی کو چاہتے ہیں آخرت سے بھی زیادہ،
اور خدا دیتا نہیں ہرگز ہدایت کافروں کو (١٠٧)

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَ
اَبْصَارِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ﴿١٠٨﴾

یہ وہ ہیں،
جن کے دلوں کانوں اور آنکھوں پر لگا دی ہے خدا نے مہر،
اور غافل یہی ہیں لوگ (١٠٨)

لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿١٠٩﴾

بیشک آخرت میں بھی یہی ہوں گے خسارہ پانے والوں میں (١٠٩)

ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ
جٰهَدُوْا وَصَبَرُوْٓا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١١٠﴾

(مگر برعکس ان کے) وہ مہاجر، آزمائش میں جنھیں ڈالا گیا تھا،
پھر سہی سختی جنھوں نے، اور رہے صابر،
تو ان کے واسطے ہے آپ کا رب بخشنے والا،
نہایت مہرباں بیشک (١١٠)

يَوْمَ تَاْتِيْ كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ نَّفْسِهَا وَتُوَفّٰى كُلُّ
نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿١١١﴾

جھگڑتا آئے گا ہر شخص جس دن خود سے،
ان اعمال کا بدلہ دیا جائے گا اسکو، جو بھی وہ کرتا رہا تھا،
اور نہ ہوگا ظلم لوگوں پر (١١١)

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّاْتِيْهَا
رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا
اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿١١٢﴾

مثال اللہ بیاں کرتا ہے ایسی ایک بستی کی،
کہ جس کے رہنے والے امن واطمینان سے رہتے تھے،
ان کے پاس روزی بافراغت ہر جگہ سے آ رہی تھی،
پھر کیا کفرانِ نعمت جب انہوں نے،
بھوک اور ڈر کا مزا ان کو چکھایا،
ان کے بداعمال کے بدلے میں اللہ نے (١١٢)

وَلَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ

جب ان کے پاس پیغمبر کوئی آیا، انہوں نے اس کو جھٹلایا،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 359 of 2222

وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿١١٣﴾
عذاب سخت نے پھر آلیا ان کو، کہ وہ ظالم تھے (۱۱۳)

فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّاشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿١١٤﴾
(لوگو!) کھاؤ، جو تم کو حلال و پاک روزی دی ہے اللہ نے،
اور اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرتے رہو
گر مانتے ہو اس کو مالک تم (۱۱۴)

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١١٥﴾
حرام اللہ نے تم پر کیا مردار اور خوں اور سؤر کا گوشت،
اور وہ جانور جس پر لیا جائے کسی کا نام اللہ کے سوا،
ہاں، کوئی ہو مجبور، لیکن ہو نہ سرکش اور نہ حد سے بڑھنے والا ہو،
تو اللہ بخشنے والا ہے اور ہے مہرباں (۱۱۵)

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ﴿١١٦﴾
اپنی زباں سے جھوٹ مت کہہ دو کہ یہ شے ہے حرام،
اللہ پر جھوٹا نہ باندھو افترا،
اور باندھتے ہیں افترا جھوٹا جو اللہ پر،
نہیں ہوں گے وہ ہرگز کامیاب و کامراں (۱۱۶)

مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۠ وَّلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١١٧﴾
ہے فائدہ تھوڑا انہیں اور ان کی خاطر ہے عذاب سخت آخر (۱۱۷)

وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ ۚ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿١١٨﴾
اور بیاں ہم آپؐ سے پہلے ہی وہ سب کر چکے ہیں،
جو حرام ان پر کیا ہم نے،
یہودی بن گئے تھے جو، نہیں ہم نے کیا ظلم ان پہ،
بلکہ خود ہی اپنے آپ پر وہ ظلم کرتے تھے (۱۱۸)

ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ عَمِلُوا السُّوْۗءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْٓا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١١٩﴾
گنہ کر لے جو نادانی سے کوئی،
پھر کرے توبہ وہ اس کے بعد اور اصلاح بھی اپنی کرے،
تو آپ کا رب بخشنے والا، نہایت مہرباں ہے (۱۱۹)

اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيْفًا ۭ وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٢٠﴾
بالیقیں تھے پیشوا لوگوں کے ابراہیمؑ،
وہ تھے تابع فرمان، باطل سے کنارہ کش، نہ تھے ہرگز وہ مشرک (۱۲۰)

شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهٖ ۭ اِجْتَبٰىهُ وَهَدٰىهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿١٢١﴾
اور خدا کی نعمتوں کا شکر ادا کرتے تھے وہ،
اللہ نے ان کو چنا اور راہِ حق ان کو سجھا دی (۱۲۱)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 360 of 2222

وَاٰتَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۚ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٢٢﴾

اور بھلائی دی انہیں دنیا میں بھی،
اور آخرت میں بھی وہ ہوں گے نیک لوگوں میں (۱۲۲)

ثُمَّ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۭ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٢٣﴾

(اے مرسلؐ!) ہم نے بھیجی وحی پھر یہ آپ کی جانب،
کہ ابراہیمؑ کے مذہب کی کیجے پیروی،
یکسر جو باطل سے کنارہ کش تھے،
اور جو مشرکوں میں سے نہ تھے ہرگز (۱۲۳)

اِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ عَلَي الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۭ وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿١٢٤﴾

ضروری تھی انہی کے واسطے ہفتے کے دن کی عزت وتکریم،
جن لوگوں نے خود ہی اختلاف اس میں کیا تھا،
اور یقیناً آپ کا رب حشر کے دن فیصلہ کردے گا،
ان کے سارے جھگڑوں کا (۱۲۴)

اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿١٢٥﴾

(اے پیغمبرؐ!)
بلائیں آپؐ اپنے رب کے رستے کے طرف لوگوں کو حکمت اور نصیحت سے،
کریں گر بحث بھی ان سے، کریں اچھے طریقے سے،
بخوبی جانتا ہے آپ کا رب، گمرہوں کو اور ہدایت پانے والوں کو (۱۲۵)

وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ ۭ وَلَىِٕنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ ﴿١٢٦﴾

(مسلمانو!) اگر سختی کرو تم دشمنوں پر،
تو کرو اتنی، انہوں نے کی تھی جتنی تم پہ،
اور گر صبر سے لو کام، تو ہے صابروں کے واسطے بہتر (۱۲۶)

وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ﴿١٢٧﴾

(اے پیغمبرؐ!) کریں صبر،
اور توفیقِ الٰہی کے سوا صبر آپؐ کر سکتے نہیں،
(اور جو مخالف ہیں)
تو ان کے حال پر مت آپؐ رنجیدہ ہوں ہرگز،
اور نہ ہوں دل تنگ ان کے مکر وفن سے (۱۲۷)

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ﴿١٢٨﴾

باليقيں ہے ساتھ اللہ متقی اور نیک لوگوں کے (۱۲۸)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 361 of 2222

پارہ ۱۵

سورۂ بنی اسرائیل ۱۷

سُوْرَۃُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ مَکِّیَّۃٌ وَّھِیَ مِائَۃٌ وَّاِحْدٰی عَشْرَۃَ اٰیَۃً وَّاِثْنَا عَشَرَ رُکُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ۝

وہ ہستی پاک و پاکیزہ ہے ہر اک عیب سے (بیشک)،
کہ جس نے اپنے بندے کو کرائی سیر اک شب،
خانہ کعبہ سے لے کر مسجدِ اقصیٰ تلک،
چوگرد جس کے ہم نے رکھی ہے بہت برکت،
کہ ہم اس کو دکھائیں اپنی قدرت کی نشانی اک سے اک بڑھ کر،
خدا بیشک ہے سننے، دیکھنے والا (۱)

وَاٰتَیْنَا مُوْسَی الْكِتٰبَ وَجَعَلْنٰهُ هُدًی لِّبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اَلَّا تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِیْ وَكِیْلًا ۝

عطا کی ہم نے موسیٰؑ کو کتاب،
اور قومِ اسرائیل کی خاطر بنایا رہنما اس کو،
(اور ان سے کہہ دیا)
ہرگز نہ ٹھہراؤ کسی کو کارساز اپنا سوا میرے (۲)

ذُرِّیَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَبْدًا شَكُوْرًا ۝

انہی لوگوں کی ہو اولاد تم،
جن کو کیا اسوار ہم نے نوحؑ کی کشتی میں،
جو بندے ہمارے تھے نہایت صابر و شاکر (۳)

وَقَضَیْنَآ اِلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ فِی الْكِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِی الْاَرْضِ مَرَّتَیْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِیْرًا ۝

اور ہم نے کہہ دیا تھا قومِ اسرائیل سے اپنی کتاب آسمانی میں،
زمیں پر تم مچاؤ گے فساد اور سرکشی دو مرتبہ (۴)

فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ اُوْلٰىهُمَا بَعَثْنَا عَلَیْكُمْ عِبَادًا لَّنَآ اُولِیْ بَاْسٍ شَدِیْدٍ فَجَاسُوْا خِلٰلَ الدِّیَارِ ؕ وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا ۝

آیا جو پہلا موقع،
طاقتور تھے جو بندے، انہیں تم پر مسلط کر دیا ہم نے،
وہ پورے ملک میں شہروں کے اندر گھس گئے ہر سو،
یہ اک وعدہ تھا جو ہونا تھا پورا (۵)

ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَیْهِمْ وَاَمْدَدْنٰكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِیْنَ وَجَعَلْنٰكُمْ اَكْثَرَ نَفِیْرًا ۝

پھر تمہیں غلبہ دیا ان پر، تمہیں دی مال اور اولاد سے امداد،
اور تم کو زیادہ کر دیا تعداد میں (۶)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 362 of 2222

اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ ۖ وَاِنْ اَسَاْتُمْ فَلَهَا ۚ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ لِيَسُوْٓءٗا وُجُوْهَكُمْ وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوْهُ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّلِيُتَبِّرُوْا مَا عَلَوْا تَتْبِيْرًا ۝

تم نے جو نیکی کی، تو اپنے واسطے کی اور برائی کی، تو اپنے واسطے،
موقع: جب آیا دوسرا، ہم نے مسلط کر دیا پھر دشمنوں کو تم پہ،
تا کہ دیں بگاڑ اصلی وہ چہروں کو تمہارے،
اور داخل ہوں وہ پہلے کی طرح پھر مسجد اقصیٰ میں،
اور وہ جو بھی شے پائیں، اسے برباد کر دیں (۷)

عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يَّرْحَمَكُمْ ۚ وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا ۘ وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ حَصِيْرًا ۝

یہ بھی ممکن ہے کہ تم پر رحم فرمائے تمہارا رب،
مگر تم نے کیا گر پھر وہی، تو ہم بھی ویسا ہی کریں گے پھر،
اور اہلِ کفر کی خاطر جہنم کو بنا رکھا ہے ہم نے ایک زنداں (۸)

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِيْرًا ۝

بالیقیں قرآن وہ رستہ دکھاتا ہے، جو سیدھا ہے،
یہ دیتا ہے بشارت ایک بھاری اجر کی،
ان اہلِ ایماں کو، جو نیک اعمال کرتے ہیں (۹)

وَّاَنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝

مگر رکھتے نہیں ایمان جو بھی آخرت پر،
ان کی خاطر ہم نے ہے تیار کر رکھا عذاب سخت (۱۰)

وَيَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ بِالْخَيْرِ ۭ وَكَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا ۝

اور انساں بھلائی مانگتا ہے جس طرح، ویسے برائی مانگتا ہے،
واقعی ہے جلد باز انساں (۱۱)

وَجَعَلْنَا الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اٰيَتَيْنِ فَمَحَوْنَآ اٰيَةَ الَّيْلِ وَجَعَلْنَآ اٰيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ۭ وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنٰهُ تَفْصِيْلًا ۝

اور ہم نے رات اور دن کو بنایا ہے نشانی اپنی قدرت کی،
نشانی رات کی تاریک اور دن کی نشانی روشن و تاباں،
کہ تم ڈھونڈو خدا کا فضل اور تم کر سکو برسوں کی گنتی اور حساب،
اور ہم نے کر دی ہے بیاں تفصیل ہر شے کی (۱۲)

وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰۗىِٕرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ ۭ وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا ۝

ہر اک انسان کی گردن میں آویزاں ہے اس کا نامۂ اعمال،
روزِ حشر اس کے سامنے ایسا نوشتہ ہم نکالیں گے،
کھلا جس کو وہ پائے گا (۱۳)

اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ۭ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا ۝

(اور اس سے یہ کہیں گے ہم) کتاب آپ اپنی پڑھ لے،
آج تو اپنا محاسب خود ہے (۱۴)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 363 of 2222

مَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا
يَضِلُّ عَلَيْهَا ۭ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۭ وَمَا كُنَّا
مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ۝١٥

جو راہِ ہدایت پا گیا، اپنے لئے ہے،
اور جو ہو گمراہ اس کا بوجھ اسی پر ہے،
کسی کا بوجھ اٹھائے گا نہ ہرگز دوسرا کوئی،
نہ جب تک بھیج دیں کوئی پیمبر، ہم نہیں دیتے عذاب (۱۵)

وَاِذَآ اَرَدْنَآ اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً اَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا فَفَسَقُوْا فِيْهَا
فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰهَا تَدْمِيْرًا ۝١٦

اور جب کسی بستی کی بربادی کا کرتے ہیں ارادہ ہم،
تو پہلے بھیجتے ہیں حکم ہم آسودہ لوگوں کو،
مگر کرتے ہیں نافرمانیاں جب وہ، تو ہو جاتا ہے فوراً فیصلہ،
اور ہم اسے برباد کر دیتے ہیں پھر (۱۶)

وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْۢ بَعْدِ نُوْحٍ ۭ وَكَفٰى بِرَبِّكَ
بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا ۝١٧

ہم نے کیا برباد بعد نوحؑ کتنی امتوں کو،
(اے پیمبرؐ!) آپؐ کا رب اپنے بندوں کے گناہوں کی خبر رکھنے،
اور ان کے دیکھنے کے واسطے کافی ہے (۱۷)

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَاۗءُ لِمَنْ
نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلٰىهَا مَذْمُوْمًا
مَّدْحُوْرًا ۝١٨

جو دنیا کا فوری فائدہ ہے چاہتا، دیتے ہیں جلدی ہی اسے ہم،
اور جو ہم چاہتے ہیں اور جسے ہم چاہتے ہیں اس کو دیتے ہیں،
مگر اس کے لئے ہم نے جہنم ہی کو ٹھہرایا ہے آخر،
وہ جہاں جھلسے گا ہو کر راندۂ درگہ (۱۸)

وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ
فَاُولٰۗىِٕكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا ۝١٩

اور اس کے واسطے جو آخرت چاہے،
کرے اس کے لئے جو بہتریں کوشش،
وہ مومن ہو، تو اس کی سعی ہوگی قدر کے قابل (۱۹)

كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَاۗءِ وَهٰٓؤُلَاۗءِ مِنْ عَطَاۗءِ رَبِّكَ ۭ وَمَا كَانَ
عَطَاۗءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا ۝٢٠

انہیں بھی اور انہیں بھی دے رہے ہیں آپؐ کے رب کی عطا سے ہم،
کبھی رکتی نہیں ہے آپؐ کے رب کی عطا (۲۰)

اُنْظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰي بَعْضٍ ۭ وَلَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ
دَرَجٰتٍ وَّاَكْبَرُ تَفْضِيْلًا ۝٢١

دیکھیں کہ ہم نے بعض کو دی بعض پر کیسے فضیلت!
اور جو ہے آخرت، درجوں میں ہے سب سے بڑی،
اور ہے فضیلت میں بہت اعلیٰ (۲۱)

لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا ۝٢٢

نہ ٹھہرائیں خدا کے ساتھ کوئی دوسرا معبود،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 364 of 2222

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ﴿٢٣﴾

ورنہ بیٹھے رہ جائیں گے بے کس اور بہت بدحال بن کر (۲۲)
اور خدا کا حکم تو یہ ہے، کسی کی بھی عبادت مت کریں اس کے سوا،
نیکی کریں ماں باپ سے،
ہو جائیں وہ بوڑھے، تو اف تک بھی نہ پھر ان سے کہیں،
جھڑکیں نہ ان کو اور نرمی اور ادب سے پیش آئیں ساتھ ان کے (۲۳)

وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ﴿٢٤﴾

اور نیاز و عجز سے آگے جھکیں ان کے، اور ان کے حق میں یہ مانگیں دعا،
اے رب! مجھے بچپن میں شفقت سے انہوں نے جیسے پالا تھا،
ہو اُن پر ویسے ہی رحمت (۲۴)

رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ ؕ اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا ﴿٢٥﴾

(اے لوگو!) جو بھی سینوں میں تمہارے ہے،
تمہارا رب اسے ہے جانتا،
گر نیک بن کر تم رہو،
تو بخشنے والا ہے وہ ان کو، پلٹ آتے ہیں جو اس کی طرف (۲۵)

وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ﴿٢٦﴾ اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ؕ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ﴿٢٧﴾

اور حق ادا کر دیں قرابتدار، مسکیں اور مسافر کا، بچیں اسراف سے (۲۶)
مسرف ہیں شیطانوں کے بھائی،
اور ہے شیطان اپنے رب کا ناشکرا (۲۷)

وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَآءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا ﴿٢٨﴾

(اے مرسلؐ!) انتظارِ رحمتِ حق میں، کہ جس کی آپ کو امید واثق ہے،
نہ ان پر دے سکیں کوئی توجہ آپؐ،
تو پھر نرم لہجے میں کریں بات ان سے (۲۸)

وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا ﴿٢٩﴾

اپنے ہاتھ مت گردن سے باندھیں،
اور نہ ان کو کھول دیں اتنا،
کہ خالی ہاتھ اور بے حال ہو کر بیٹھ جائیں (۲۹)

اِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًا بَصِيْرًا ﴿٣٠﴾

آپؐ کا رب جس کی خاطر چاہتا ہے رزق کرتا ہے کشادہ،
اور جس کے واسطے چاہے وہ روزی تنگ کر دیتا ہے،
بیشک باخبر ہے اپنے بندوں سے اور ان کو دیکھتا ہے وہ (۳۰)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 365 of 2222

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ ۭ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا ۝

(اے لوگو!) مت کرو اولاد کو تم قتل یوں افلاس کے ڈر سے،
کہ ہم ہی رزق دیتے ہیں انہیں بھی اور تم کو بھی،
اور ان کا قتل بیشک ہے بڑی بھاری خطا (۳۱)

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ۭ وَسَاۗءَ سَبِيْلًا ۝

نزدیک مت جاؤ زنا کے،
یہ بڑی ہے بے حیائی اور بری ہے رہ (۳۲)

وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ۭ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ سُلْطٰنًا فَلَا يُسْرِفْ فِّي الْقَتْلِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا ۝

کوئی بھی جاندار ایسا کرو مت قتل ناحق،
مارنا جس کا حرام اللہ نے فرمایا ہے،
اور کوئی اگر مظلوم مر جائے،
تو طاقت دی ہے ہم نے اس کے وارث کو،
مگر حد سے نہ گزرے وہ ذرا بھی،
بدلہ لینے میں مدد کی جائے گی اس کی (۳۳)

وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۠ وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ۚ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْـُٔوْلًا ۝

یتیموں کے نہ جاؤ مال کے نزدیک بھی تم،
اس طریقے کے سوا بہتر ہو جو،
حتیٰ کہ وہ ہو جائیں بالغ،
اور کرو تم عہد کو پورا، کہ تم سے عہد کے بارے میں پوچھا جائے گا (۳۴)

وَاَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۝

ناپو تو پورا، اور جب تولو، تو پھر سیدھی ترازو سے،
یہی بہتر ہے اور انجام بھی اچھا ہے اس کا (۳۵)

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۭ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰۗىِٕكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا ۝

(اور اے انساں) نہ پیچھے پڑ کبھی اس کے،
کہ جس کا کچھ نہیں ہے علم تجھ کو،
کان آنکھ اور دل کے بارے میں بھی پوچھا جائے گا تجھ سے (۳۶)

وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ۝

اکڑ کر مت زمیں پر چل، زمیں کو پھاڑ تو سکتا نہیں ہرگز،
نہ لمبا ہو کے جا سکتا ہے کہساروں کی چوٹی تک (۳۷)

كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا ۝

بری باتیں ہیں جتنی وہ نہیں بھاتیں ترے رب کو کبھی (۳۸)

ذٰلِكَ مِمَّآ اَوْحٰٓى اِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ ۭ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ

(اور اے پیمبرؐ!) جو بھی کی ہیں وحی رب نے آپؐ کی جانب،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 366 of 2222

اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتُلْقٰى فِیْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴿٣٩﴾

وہ سب حکمت کی ہیں باتیں،
(اے انساں!) مت کوئی معبود ٹھہرا تو سوا اللہ کے،
ورنہ سامنا کرنا پڑے گا، راندۂ درگاہ بن کر تجھ کو دوزخ کا (۳۹)

اَفَاَصْفٰىكُمْ رَبُّكُمْ بِالْبَنِیْنَ وَاتَّخَذَ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِنَاثًا ؕ اِنَّكُمْ لَتَقُوْلُوْنَ قَوْلًا عَظِیْمًا ﴿٤٠﴾

(بھلا اے مشرکو!)
تم کو دیئے بیٹے خدا نے اور فرشتوں کو بنایا بیٹیاں اپنے لئے،
بیشک بڑا تم بولتے ہو بول (۴۰)

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِیَذَّكَّرُوْا ؕ وَمَا یَزِیْدُهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا ﴿٤١﴾

اس قرآن میں ہی ہر طرح سے ہم نے بتلایا ہے، تاکہ یہ سمجھ جائیں،
مگر یہ تو بدک جاتے ہیں اس سے اور (۴۱)

قُلْ لَّوْ كَانَ مَعَهٗٓ اٰلِهَةٌ كَمَا یَقُوْلُوْنَ اِذًا لَّابْتَغَوْا اِلٰى ذِی الْعَرْشِ سَبِیْلًا ﴿٤٢﴾

کہہ دیجئے اگر معبود ہوتے اور ساتھ اللہ کے، جیسے یہ کہتے ہیں،
تو اب تک ڈھونڈ لیتے عرش کے مالک کا رستہ وہ (۴۲)

سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا یَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِیْرًا ﴿٤٣﴾

جو کچھ کہتے ہیں یہ، اس سے وہ ہستی پاک ہے اور برتر و اعلیٰ (۴۳)

تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِیْهِنَّ ؕ وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا ﴿٤٤﴾

یہ ساتوں آسماں اور یہ زمیں، اور جو بھی ہیں ان میں،
وہ سارے حمد کے ساتھ اس کی ہی تسبیح کرتے ہیں،
مگر تسبیح ان کی تم سمجھ سکتے نہیں،
اللہ نہایت بردبار اور بخشنے والا ہے (۴۴)

وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَیْنَكَ وَبَیْنَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ﴿٤٥﴾

(اے محبوب!) جب کرتے ہیں قرآں کی تلاوت آپؐ،
کر دیتے ہیں اک پردہ سا ہم آپؐ اور ان کے درمیاں،
رکھتے نہیں ایماں جو روزِ آخرت پر (۴۵)

وَّجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ یَّفْقَهُوْهُ وَفِیْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَاِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِی الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا ﴿٤٦﴾

ڈال دیتے ہیں دلوں پر ان کے پردے اور کانوں میں گرانی ہم،
کہ وہ اس کو سمجھ پائیں نہ ہرگز،
آپؐ جب قرآں میں اپنے ربِ یکتا کا ہیں کرتے ذکر،
تو منہ پھیر کر وہ الٹے پاؤں بھاگ اٹھتے ہیں (۴۶)

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا یَسْتَمِعُوْنَ بِهٖٓ اِذْ یَسْتَمِعُوْنَ اِلَیْكَ وَاِذْ هُمْ نَجْوٰٓى اِذْ یَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ﴿٤٧﴾

یہ ہم ہیں جانتے، سنتے ہیں کیا وہ؟
آپؐ کی جانب لگائے کان جب سنتے ہیں،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 367 of 2222

اور سرگوشیاں کرتے ہیں یہ ظالم،
(تو پھر ایمان والوں سے) یہ کہتے ہیں،
کہ تم تو پیروی کرتے ہو ایسے شخص کی، جادو کا ہے جس پر اثر (۴۷)

اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ﴿٤٨﴾

دیکھیں ذرا، یہ آپؐ کے بارے میں کرتے ہیں کیسی مثالیں،
یہ ہیں وہ گمرہ، ہدایت پا نہیں سکتے کبھی جو (۴۸)

وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ﴿٤٩﴾

کہہ رہے ہیں یہ،
کہ جب ہم مر کے ہو جائیں گے خستہ ہڈیاں اور ریزہ ریزہ،
کیا دوبارہ پیدا کر کے پھر اٹھائے جائیں گے؟ (۴۹)

قُلْ كُوْنُوْا حِجَارَةً اَوْ حَدِيْدًا ﴿٥٠﴾

یہ آپؐ انہیں کہہ دیجئے،
ہاں، چاہے تم لوہا یا پتھر ہی کوئی ہو جاؤ بیشک (۵۰)

اَوْ خَلْقًا مِّمَّا يَكْبُرُ فِيْ صُدُوْرِكُمْ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ مَنْ يُّعِيْدُنَا ۭ قُلِ الَّذِيْ فَطَرَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ فَسَيُنْغِضُوْنَ اِلَيْكَ رُءُوْسَهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هُوَ ۭ قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَرِيْبًا ﴿٥١﴾

یا کوئی مخلوق، اس سے بھی زیادہ سخت تم جس کو سمجھتے ہو،
کہیں گے یہ، دوبارہ ہم کو جو زندہ کرے گا، کون ہے؟
یہ آپؐ کہہ دیجے، وہی جس نے تمہیں پیدا کیا تھا پہلی بار،
(اس پر) ہلا کر سر کہیں گے یہ، کہ اچھا کب؟
تو کہہ دیجے کہ ہو سکتا ہے جلدی ہی (۵۱)

يَوْمَ يَدْعُوْكُمْ فَتَسْتَجِيْبُوْنَ بِحَمْدِهٖ وَتَظُنُّوْنَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿٥٢﴾

پکارے گا وہ جس دن تم کو اور تعریف کرتے اس کی تم باہر نکل آؤ گے،
اور سمجھو گے، تھوڑی دیر دنیا میں رہے ہو تم (۵۲)

وَقُلْ لِّعِبَادِيْ يَقُوْلُوا الَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ﴿٥٣﴾

یہ کہہ دیجے مرے بندوں سے، اچھی بات ہی منہ سے نکالیں وہ،
کہ شیطاں ان میں جھگڑا ڈالتا ہے،
وہ کھلا دشمن ہے انساں کا (۵۳)

رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِكُمْ ۭ اِنْ يَّشَاْ يَرْحَمْكُمْ اَوْ اِنْ يَّشَاْ يُعَذِّبْكُمْ ۭ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ﴿٥٤﴾

تمہارا رب تمہیں تم سے زیادہ جانتا ہے،
وہ اگر چاہے، تو تم پر رحم کر دے،
یا اگر چاہے، تمہیں دے دے عذاب،
اور آپؐ کو ہم نے نہیں بھیجا بنا کر ان کا ذمے دار (۵۴)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 368 of 2222

وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِمَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِیّٖنَ عَلٰی بَعْضٍ وَّ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ﴿۵۵﴾

اور ارض وسما میں جو بھی ہے، وہ آپ کا رب جانتا ہے،
ہم نے کچھ نبیوں کو کچھ پر دی فضیلت،
اور عطا داؤدؑ کو کی ہے زبور (۵۵)

قُلِ ادْعُوا الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا یَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِیْلًا ﴿۵۶﴾

ان سے کہیں، ان کو پکارو، جن کو (اللہ کے سوا معبود تم اپنا سمجھتے ہو،
کوئی تکلیف تم سے دور کر سکتے ہیں ہر گز،
اور نہ اس کو وہ بدل سکنے پہ قادر ہیں (۵۶)

اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ یَبْتَغُوْنَ اِلٰی رَبِّهِمُ الْوَسِیْلَةَ اَیُّهُمْ اَقْرَبُ وَیَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَیَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ ؕ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا ﴿۵۷﴾

پکارا جن کو یہ کرتے ہیں، خود وہ ہیں وسیلہ ڈھونڈتے پھرتے،
کہ کیسے ہوں زیادہ وہ مقرب اپنے رب کے؟
اور رکھتے ہیں وہ رحمت کی امید
اور خوف کھاتے ہیں عذاب سخت سے اس کے،
یقیناً آپؐ کے رب کا عذاب سخت ہے ہی خوف کے لائق (۵۷)

وَاِنْ مِّنْ قَرْیَةٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا قَبْلَ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ اَوْ مُعَذِّبُوْهَا عَذَابًا شَدِیْدًا ؕ كَانَ ذٰلِكَ فِی الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ﴿۵۸﴾

ہیں (نافرمان) جتنی بستیاں،
ہم حشر سے پہلے انہیں یا تو ہیں غارت کرنے والے،
یا انہیں ہیں دینے والے ہم عذاب سخت،
لکھا جا چکا ہے یہ نوشتے میں (۵۸)

وَمَا مَنَعَنَاۤ اَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰیٰتِ اِلَّاۤ اَنْ كَذَّبَ بِهَا الْاَوَّلُوْنَ ؕ وَاٰتَیْنَا ثَمُوْدَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً فَظَلَمُوْا بِهَا ؕ وَمَا نُرْسِلُ بِالْاٰیٰتِ اِلَّا تَخْوِیْفًا ﴿۵۹﴾

نہیں ہم بھیجتے اس واسطے اب معجزہ کوئی،
کہ اگلے لوگ (ایسے معجزے) جھٹلا چکے ہیں،
قوم اک جو تھی ثمود، اس میں تھی ہم نے اونٹنی بھیجی،
مگر ڈھایا انہوں نے ظلم اس پر (اور اس کو مار ڈالا)،
ہم تو لوگوں کو ڈرانے کے لئے ہی بھیجتے ہیں معجزے (۵۹)

وَاِذْ قُلْنَا لَكَ اِنَّ رَبَّكَ اَحَاطَ بِالنَّاسِ ؕ وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْیَا الَّتِیْۤ اَرَیْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ فِی الْقُرْاٰنِ ؕ وَنُخَوِّفُهُمْ ۙ فَمَا یَزِیْدُهُمْ اِلَّا طُغْیَانًا كَبِیْرًا ﴿۶۰﴾

(اور اے پیمبرؐ!) آپؐ سے ہم نے کہا تھا،
(آپؐ کے جو ہیں مخالف) آپؐ کے رب نے انہیں ہے گھیر رکھا،
اور دکھایا آپؐ کو جو خواب ہم نے،
اور شجر جس پر کہ لعنت کی گئی قرآں میں،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 369 of 2222

(دونوں کو) بنایا ہم نے لوگوں کے لئے اک آزمائش،
اور ڈراتے ہیں انہیں ہم،
یہ (ڈرانا) ہے مگر کچھ سرکشی ان میں بڑھاتا اور (٦٠)

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ قَالَ ءَاَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِيْنًا ۝٦١

جب ہم نے فرشتوں سے کہا، سجدہ کرو آدمؑ کو،
تو سجدہ کیا سب نے، سوا ابلیس کے،
اس نے کہا،
سجدہ کروں اس کو میں؟ مٹی سے جسے تو نے بنایا ہے (٦١)

قَالَ اَرَءَيْتَكَ هٰذَا الَّذِيْ كَرَّمْتَ عَلَيَّ ڬ لَىِٕنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلًا ۝٦٢

بھلا کیا ہے یہی؟ تو نے فضیلت جس کو دی مجھ پر،
اگر تو حشر تک مہلت مجھے دے،
چند لوگوں کے سوا اس کی میں سب اولاد کو گمراہ کر دوں گا (٦٢)

قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَاۗؤُكُمْ جَزَاۗءً مَّوْفُوْرًا ۝٦٣

ہوا ارشاد، جا، ان میں تری جو پیروی کرلے گا، وہ اور تُو،
سبھی کی ہے سزا دوزخ (٦٣)

وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ وَعِدْهُمْ ۭ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ۝٦٤

(سواب) جس جس کو تو بہکا سکے، بہکا،
اور ان پر اپنے پیادوں اور سواروں کو چڑھا لا،
اور ان کے مال اور اولاد میں ہو کر شریک، ان سے تُو کر وعدے،
مگر شیطان کے وعدے تو دھوکا ہیں سراسر (٦٤)

اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ ۚ وَكَفٰى بِرَبِّكَ وَكِيْلًا ۝٦٥

میرے بندوں پر نہیں ہے بس ترا ہرگز،
(اے پیغمبرؐ!) ہے کافی آپ کا رب کارسازی کو (٦٥)

رَبُّكُمُ الَّذِيْ يُزْجِيْ لَكُمُ الْفُلْكَ فِي الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّهٗ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ۝٦٦

(اے لوگو!) رب تمہارا وہ ہے،
جو کشتی رواں رکھتا ہے دریا میں تمہارے واسطے،
تاکہ تم اس کا فضل ڈھونڈو، وہ یقیناً مہرباں تم پر ہے (٦٦)

وَاِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ اِلَّآ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىكُمْ اِلَى الْبَرِّ اَعْرَضْتُمْ ۭ وَكَانَ الْاِنْسَانُ كَفُوْرًا ۝٦٧

اور تم پر سمندر میں جو آتی ہے مصیبت،
تو سوا اس کے، بلاتے ہو جنہیں تم، سب وہ ہو جاتے ہیں گم،
پھر جب وہ پہنچاتا ہے خشکی پر، تو منہ تم پھیر لیتے ہو،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 370 of 2222

ہے ناشکرا بہت انساں (٦٧)

اَفَاَمِنْتُمْ اَنْ یَّخْسِفَ بِكُمْ جَانِبَ الْبَرِّ اَوْ یُرْسِلَ عَلَیْكُمْ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ وَكِیْلًا ﴿٦٨﴾

نہیں کیا خوف تم کو؟ وہ تمہیں خشکی پہ لے جا کر دھنسا دے،
یا کوئی آندھی وہ تم پر بھیج ڈالے پتھروں کی،
اور تم پاؤ نہ کوئی کارساز اپنا (٦٨)

اَمْ اَمِنْتُمْ اَنْ یُّعِیْدَكُمْ فِیْهِ تَارَةً اُخْرٰی فَیُرْسِلَ عَلَیْكُمْ قَاصِفًا مِّنَ الرِّیْحِ فَیُغْرِقَكُمْ بِمَا كَفَرْتُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ عَلَیْنَا بِهٖ تَبِیْعًا ﴿٦٩﴾

نہیں کیا خوف تم کو؟ جب دوبارہ تم کو لے جائے سمندر میں خدا،
اور تم پہ طوفانی ہوا بھیجے اور اس میں غرق کر ڈالے تمہیں وہ کفر کے باعث،
نہ پھر پاؤ گے تم پیچھا ہمارا کرنے والا کوئی بھی اپنے لئے ہرگز (٦٩)

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِیْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِیْلًا ﴿٧٠﴾

اور عزت ہم نے دی اولادِ آدم کو،
اور ان کو بحر و بر میں کی عطا ہم نے سواری اک سے اک بڑھ کر،
انہیں پاکیزہ چیزوں کا دیا رزق،
اور فضیلت دی انہیں اکثر خلائق پر (٧٠)

یَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِهِمْ فَمَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ فَاُولٰٓئِكَ یَقْرَءُوْنَ كِتٰبَهُمْ وَلَا یُظْلَمُوْنَ فَتِیْلًا ﴿٧١﴾

بلائیں گے سبھی لوگوں کو اُن کے پیشوا کے ساتھ ہم جس دن،
تو جن کے نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں ہوں گے،
پڑھیں گے ہو کے خوش وہ،
اور نہ ہوگا ظلم ان پر ایک دھاگے کے برابر بھی (٧١)

وَمَنْ كَانَ فِیْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰی فَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ اَعْمٰی وَاَضَلُّ سَبِیْلًا ﴿٧٢﴾

جو دنیا میں رہا اندھا،
تو اندھا آخرت میں بھی وہ ہوگا اور گمرہ بھی (٧٢)

وَاِنْ كَادُوْا لَیَفْتِنُوْنَكَ عَنِ الَّذِیْٓ اَوْحَیْنَآ اِلَیْكَ لِتَفْتَرِیَ عَلَیْنَا غَیْرَهٗ وَاِذًا لَّاتَّخَذُوْكَ خَلِیْلًا ﴿٧٣﴾

(اے پیغمبرؐ!) ہٹانا چاہتے تھے آپؐ کو یہ لوگ اس سے،
آپ کی جانب اتاری ہے جو ہم نے وحی،
تاکہ آپؐ کچھ اس کے سوا گھڑ لیں ہماری ذات کے بارے میں،
تب یہ آپؐ کو اپنا دلی ساتھی بنا لیتے (٧٣)

وَلَوْلَآ اَنْ ثَبَّتْنٰكَ لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ اِلَیْهِمْ شَیْـًٔا قَلِیْلًا ﴿٧٤﴾

نہ ہم ثابت قدم گر آپؐ کو رکھتے،
تو شاید ان کی جانب آپ کچھ مائل بھی ہو جاتے (٧٤)

اِذًا لَّاَذَقْنٰكَ ضِعْفَ الْحَیٰوةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ

مگر اس طرح ہم دیتے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 371 of 2222

عَلَيْنَا نَصِيْرًا ﴿٧٥﴾

عذاب زندگانی اور عذاب موت کا دگنا مزا،
اور پھر نہ پاتے آپ اپنا حامی وناصر کوئی ہرگز (۷۵)

وَاِنْ كَادُوْا لَيَسْتَفِزُّوْنَكَ مِنَ الْاَرْضِ لِيُخْرِجُوْكَ مِنْهَا وَاِذًا لَّا يَلْبَثُوْنَ خِلٰفَكَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿٧٦﴾

یہ کوشاں تھے، اکھاڑیں آپ کو اس سرزمیں سے،
اور نکالیں آپ کو اس سے،
مگر یہ بھی بہت ہی کم ٹھہر پاتے یہاں پھر آپ کے بعد (۷۶)

سُنَّةَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُّسُلِنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيْلًا ﴿٧٧﴾

اور جو بھیجے آپ سے پہلے پیمبر ہم نے، ان کا بھی طریقہ یہ رہا ہے،
اور تبدیلی نہ آپ اس میں کوئی پائیں گے ہرگز،
جو طریقہ بھی ہمارا ہے (۷۷)

اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ۭ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ﴿٧٨﴾

(اے پیغمبر!) زوالِ مہر سے شب کے اندھیرے تک کریں قائم نماز آپ،
اور وقتِ فجر قرآں کو پڑھیں،
کیونکہ گواہی اس کی دی جائے گی (۷۸)

وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ﴿٧٩﴾

اک حصے میں شب کے پھر تہجد بھی پڑھیں،
یہ آپ کی خاطر ہے زائد،
اور کرے گا آپ کا رب آپ کو فائز مقام اعلیٰ ومحمود پر (۷۹)

وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ﴿٨٠﴾

کیجے دعا، اے رب! جہاں لے جا مجھے اچھی طرح لے جا،
جہاں سے بھی نکال، اچھی طرح مجھ کو نکال،
اور بارگاہِ خاص سے مجھ کو عنایت کر مددگار ایک قوت (۸۰)

وَقُلْ جَاۗءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۭ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ﴿٨١﴾

(اے نبیؐ!) کہہ دیجئے حق آ گیا اور مٹ گیا باطل،
کہ باطل تو یقیناً مٹنے ہی والا ہے (۸۱)

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاۗءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ﴿٨٢﴾

ہم قرآن میں نازل جو کرتے ہیں،
وہ رحمت اور شفا ہے مومنوں کے واسطے،
اور ظالموں کے حق میں تو نقصان ہی بڑھتا ہے اس سے (۸۲)

وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَـُٔوْسًا ﴿٨٣﴾

جب کوئی انعام ہم کرتے ہیں انساں پر،
تو منہ وہ موڑ کر پہلو بدل لیتا ہے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 372 of 2222

قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ ۭ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا ﴿٨٤﴾

اور جب اس کو آ پہنچے کوئی تکلیف، تو مایوس ہو جاتا ہے یکسر (۸۳)
آپ کہہ دیجے، ہر اک اپنے طریقے پر عمل پیرا ہے،
اور یہ آپ کا رب جانتا ہے کون سیدھی رہ پہ ہے؟ (۸۴)

وَيَسْـَٔـلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ ۭ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿٨٥﴾

یہ پوچھتے ہیں آپ سے جو روح کے بارے میں،
کہہ دیجے، کہ یہ ہے میرے رب کے حکم سے،
اور کم بہت ہی کم تمہیں بخشا گیا ہے علم (۸۵)

وَلَىِٕنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ بِهٖ عَلَيْنَا وَكِيْلًا ﴿٨٦﴾

(اے مرسلؐ!) اگر چاہیں تو کی ہے آپ کی جانب جو ہم نے وحی،
اس کو چھین لیں ہم،
پھر نہ ہرگز آپ پائیں گے کوئی بھی حامی و ناصر،

اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۭ اِنَّ فَضْلَهٗ كَانَ عَلَيْكَ كَبِيْرًا ﴿٨٧﴾

سوائے رحمتِ ربِ دوعالم،
آپ پر بیشک نہایت فضل ہے اس کا (۸۶، ۸۷)

قُلْ لَّىِٕنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا ﴿٨٨﴾

یہ کہہ دیجے،
کہ اس قرآن کی مانند گر انسان اور جنات مل کر لانا چاہیں کچھ،
تو وہ ہرگز نہ لا پائیں گے،
چاہے ایک دوجے کے وہ ہو جائیں مددگار (۸۸)

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ۭ فَاَبٰٓى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿٨٩﴾

اور سمجھایا ہے اس قرآن میں لوگوں کو ہم نے، ہر طریقے سے،
مثالوں کو بدل کے،
مانتے لیکن نہیں اکثر اسے (۸۹)

وَقَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ يَنْۢبُوْعًا ﴿٩٠﴾

کہتے ہیں یہ، ہم آپ پر ایماں نہیں لائیں گے تب تک،
جب تلک جاری نہ کر دیں آپ اک چشمہ ہمارے واسطے (۹۰)

اَوْ تَكُوْنَ لَكَ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ خِلٰلَهَا تَفْجِيْرًا ﴿٩١﴾

یا آپ کا ہو باغ انگوروں کھجوروں کا،
کہ جس کے درمیاں جاری ہوں نہریں (۹۱)

اَوْ تُسْقِطَ السَّمَاۗءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا اَوْ تَاْتِيَ بِاللّٰهِ وَالْمَلٰۗىِٕكَةِ قَبِيْلًا ﴿٩٢﴾

یا گرا دیں ہم پہ ٹکڑے ٹکڑے کر کے آسماں،
جیسے کہا کرتے ہیں آپ اکثر،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 373 of 2222

اَوْ یَكُوْنَ لَكَ بَیْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ اَوْ تَرْقٰى فِی السَّمَآءِ ؕ وَلَنْ
نُّؤْمِنَ لِرُقِیِّكَ حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَیْنَا كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ ؕ قُلْ سُبْحَانَ
رَبِّیْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا ﴿٩٣﴾

یا پھر لے آئیں (اللہ) اور فرشتوں کو ہمارے سامنے تصدیق کی خاطر (۹۲)
یا سونے کا محل ہو آپ کا، یا آسماں پر آپ چڑھ جائیں،
مگر پھر بھی نہ ہم مانیں گے،
لے آئیں نہ جب تک اک کتاب ایسی، جسے ہم پڑھ سکیں خود،
آپ کہہ دیں میرا رب ہے پاک،
اور میں اک بشر ہوں، جو پیمبر بھی ہے (۹۳)

وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ یُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰٓى اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا
اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوْلًا ﴿٩٤﴾

جب پہنچی ہدایت، اس کے بعد ایماں سے بس اس بات نے روکا انہیں،
کہنے لگے، (اللہ) نے کیا بھیجا ہے اک انساں کو پیغمبر؟ (۹۴)

قُلْ لَّوْ كَانَ فِی الْاَرْضِ مَلٰٓئِكَةٌ یَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّیْنَ لَنَزَّلْنَا
عَلَیْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُوْلًا ﴿٩٥﴾

(اے پیغمبرؐ!) یہ کہہ دیں، اس زمیں پر گر فرشتے چلتے پھرتے،
اور یہیں وہ رہتے بستے،
ہم بھی پیغمبر بنا کر بھیج دیتے اک فرشتے ہی کو (۹۵)

قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِیْدًۢا بَیْنِیْ وَبَیْنَكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ
خَبِیْرًۢا بَصِیْرًا ﴿٩٦﴾

کہہ دیجے، گواہی کے لئے اللہ کافی ہے تمہارے اور میرے درمیاں،
وہ جانتا اور دیکھتا ہے اپنے بندوں کو (۹۶)

وَمَنْ یَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ
اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَنَحْشُرُهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَلٰى
وُجُوْهِهِمْ عُمْیًا وَّبُكْمًا وَّصُمًّا ؕ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ
سَعِیْرًا ﴿٩٧﴾

ہدایت جس کو دے (اللہ)، ہدایت یافتہ بس ہے وہی،
اور گمرہی میں چھوڑ دے جس کو،
تو ناممکن ہے آپؐ اس کے سوا پائیں کسی کو اس کا حامی،
اور اکٹھا ہم کریں گے حشر کے دن اوندھے منہ ان کو،
وہ ہوں گے اندھے، گونگے اور بہرے،
اور ٹھکانا ایسے لوگوں کا فقط ہوگا جہنم،
اور اس کی آگ جب بجھنے لگے گی،
دیں گے ہم بھڑکا اسے کچھ اور (۹۷)

ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِنَا وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا
عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِیْدًا ﴿٩٨﴾

یہ ساری سزا ہے اس لئے ان کی،
کہ وہ انکار کرتے تھے ہماری آیتوں سے،
اور کہتے تھے کہ جب ہم مر کے خاک اور ہڈیاں ہو جائیں گے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 374 of 2222

کیا از سرِ نو پیدا کر کے پھر اٹھائے جائیں گے؟ (۹۸)

اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ قَادِرٌ عَلٰٓی اَنْ یَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ وَجَعَلَ لَهُمْ اَجَلًا لَّا رَیْبَ فِیْهِ ؕ فَاَبَی الظّٰلِمُوْنَ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۹۹﴾

اور کیا نہیں دیکھا انہوں نے یہ؟
کہ جس اللہ نے پیدا کیا ہے آسمانوں اور زمین کو،
وہ بنا سکتا ہے ان جیسوں کو بھی،
اُس نے مقرر کر رکھا ہے اُن کا وقتِ موت، جس میں شک نہیں ہرگز،
مگر اس سے کیا انکار اہلِ ظلم نے اور ہو گئے کافر (۹۹)

قُلْ لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَآىِٕنَ رَحْمَةِ رَبِّیْٓ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْیَةَ الْاِنْفَاقِ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا ﴿۱۰۰﴾

(اے پیغمبرؐ!) یہ کہہ دیجے!
کہ میرے رب کی رحمت کے خزانے گر تمہارے ہاتھ میں ہوتے،
تو ان کو روک رکھتے خرچ ہو جانے کے ڈر سے تم،
کہ انساں ہے نہایت تنگدل (۱۰۰)

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسٰی تِسْعَ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ فَسْـَٔلْ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اِذْ جَآءَهُمْ فَقَالَ لَهٗ فِرْعَوْنُ اِنِّیْ لَاَظُنُّكَ یٰمُوْسٰی مَسْحُوْرًا ﴿۱۰۱﴾

موسیٰؑ کو بخشے معجزے ہم نے کھلے نو،
پوچھ لیں یہ قومِ اسرائیل سے بیشک،
جب ان کے پاس آئے وہ، تو یہ کہنے لگا فرعون،
اے موسیٰؑ! سمجھتا ہوں میں جادو کے ہے تو زیرِ اثر (۱۰۱)

قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ مَآ اَنْزَلَ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بَصَآىِٕرَ ۚ وَاِنِّیْ لَاَظُنُّكَ یٰفِرْعَوْنُ مَثْبُوْرًا ﴿۱۰۲﴾

موسیٰؑ لگے کہنے، بخوبی جانتا ہے تو،
کہ یہ سب معجزے نازل کئے ہیں آسمانوں اور زمیں کے رب نے غور و فکر کی خاطر،
اور اے فرعون! تُو ہے بالیقیں شامت زدہ (۱۰۲)

فَاَرَادَ اَنْ یَّسْتَفِزَّهُمْ مِّنَ الْاَرْضِ فَاَغْرَقْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ جَمِیْعًا ﴿۱۰۳﴾

آخر کیا فرعون نے پختہ ارادہ جب، کہ دے وہ مصر سے ان کو نکال،
اس کو اور اس کے ساتھیوں کو کر دیا غرقاب ہم نے (۱۰۳)

وَّقُلْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ لِبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اسْكُنُوا الْاَرْضَ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِیْفًا ﴿۱۰۴﴾

اور کہا یہ قومِ اسرائیل سے ہم نے، کہ اب آباد ہو جاؤ یہاں،
جب آخرت کا وعدہ آئے گا،
تو ہم تم کو اکٹھا کر کے لے آئیں گے (۱۰۴)

وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ؕ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا ﴿۱۰۵﴾

اس قرآن کو نازل کیا ہے ہم نے برحق،
اور یہ نازل ہوا ہے آپؐ پر برحق (اے پیغمبرؐ!)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 375 of 2222

ہے بھیجا آپؐ کو ہم نے بنا کر،

اک بشارت دینے والا اور ڈرانے والا (١٠٥)

وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ وَّنَزَّلْنٰهُ تَنْزِيْلًا ﴿١٠٦﴾

اور ہم نے اتارا تھوڑا تھوڑا کر کے قرآں کو،

کہ رفتہ رفتہ لوگوں کو سنائیں آپؐ اسے،

اور ہم نے ہے نازل کیا آہستہ آہستہ اسے (١٠٦)

قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖٓ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖٓ اِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ﴿١٠٧﴾

یہ آپؐ کہہ دیجے، کہ تم لاؤ نہ لاؤ اس پہ ایماں، یہ ہے برحق،

جو ہیں پہلے ہی سے اہلِ علم، ان کو جب سنایا جائے یہ،

تو منہ کے بل سجدے میں گر جاتے ہیں (١٠٧)

وَّيَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ﴿١٠٨﴾

کہتے ہیں، ہمارا پاک ہے رب،

اور ہمارے رب کا وعدہ ہونے ہی والا ہے پورا (١٠٨)

وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا ﴿١٠٩﴾

منہ کے بل گرتے ہیں سجدے کے لئے روتے ہوئے وہ،

اور بڑھا دیتا ہے ان کی عاجزی کو اور بھی قرآن (١٠٩)

قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ۭ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَاۗءُ الْحُسْنٰى ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ﴿١١٠﴾

کہہ دیجے، پکارو تم اسے اللہ یا رحمٰن، جو بھی نام لے کر،

نام سب اچھے اسی کے ہیں،

(اے پیغمبرؐ!) پڑھیں جب بھی نماز، اونچی نہ مدھم کیجئے آواز اپنی،

بلکہ کیجے اختیار ایسا طریقہ، جو ہو ان کے درمیاں (١١٠)

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ﴿١١١﴾

کہہ دیں کہ ساری حمد اللہ کے لئے ہے،

جو نہیں اولاد رکھتا، اور نہ اپنی بادشاہی میں وہ رکھتا ہے کسی کو بھی شریک،

اور اس میں کمزوری نہیں کوئی، کہ اُس کو ہو کسی حامی کی حاجت،

اور بیاں کرتے رہیں خوب آپؐ اُس کی کبریائی کو (١١١)

سورۂ کهف ١٨

سُوْرَةُ الْكَهْفِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّعَشْرُ اٰيَاتٍ وَّاَحَدَ عَشَرَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ

ہے سب تعریف اللہ کے لئے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 376 of 2222

عِوَجًا ۜ ①

جس نے اتاری اپنے بندے پر کتاب ایسی،
نہیں رکھی کوئی پیچیدگی، کوئی کجی جس میں (۱)

قَيِّمًا لِّيُنْذِرَ بَأْسًا شَدِيْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ
الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا ②

جسے سیدھا سلیس اُس نے رکھا،
تاکہ کرے آگاہ لوگوں کو عذاب سخت سے،
اور دے بشارت اہلِ ایماں، نیک لوگوں کو،
کہ ان کا بہتریں ہے اجر، یعنی جنتِ اعلیٰ (۲)

مَّاكِثِيْنَ فِيْهِ اَبَدًا ③

ہمیشہ کے لئے جس میں رہیں گے وہ (۳)

وَّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ④

اور ان کو بھی ڈرائے، جو یہ کہتے ہیں کہ ہے اولاد اللہ کی (۴)

مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمْ ؕ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ
اَفْوَاهِهِمْ ؕ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا ⑤

نہ خود وہ جانتے ہیں اور نہ ان کے باپ دادا کو تھا اس کا علم،
یہ تہمت بری ہے ان کے جو منہ سے نکلتی ہے،
نرا وہ جھوٹ بکتے ہیں (۵)

فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا
الْحَدِيْثِ اَسَفًا ⑥

(اے پیغمبرؐ!) اگر لائیں نہ اس قرآں پہ ایماں یہ،
تو کیا اس غم میں یوں ہلکان اپنی جان کر ڈالیں گے آپؐ؟ (۶)

اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ
عَمَلًا ⑦

اور جو بھی کچھ ہے اس زمیں پر،
اس کی زینت کے لئے، ہم نے بنایا ہے اسے،
تاکہ ہم ان کو آزمائیں، کون نیک اعمال کرتا ہے؟ (۷)

وَاِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَيْهَا صَعِيْدًا جُرُزًا ⑧

زمیں پر جو بھی ہے،
آخر اسے ہم ایک چٹیل صاف میداں کرنے والے ہیں (۸)

اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا
عَجَبًا ⑨

بھلا کیا آپؐ غار اور لوح والوں کو سمجھتے ہیں؟
عجب جو اک نشانی ہے ہماری (۹)

اِذْ اَوَى الْفِتْيَةُ اِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً
وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ⑩

غار میں جب کچھ جوانوں نے پناہ لی، تو دعا کی،
اے ہمارے رب!
عطا فرما ہمیں تو اپنی رحمت، اور ہمارے کام کو آسان فرما دے (۱۰)

فَضَرَبْنَا عَلٰٓى اٰذَانِهِمْ فِى الْكَهْفِ سِنِيْنَ عَدَدًا ⑪

پھر ان کو غار میں ہم نے سلا ڈالا کئی سال (۱۱)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 377 of 2222

ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ لِنَعْلَمَ اَیُّ الْحِزْبَیْنِ اَحْصٰی لِمَا لَبِثُوْٓا اَمَدًا ﴿١٢﴾

اور پھر ہم نے اٹھایا ان کو، تا کہ جان لیں،
دونوں گروہوں میں سے کس کو یاد ہے؟
مدت گزاری تھی انہوں نے جو (۱۲)

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَیْكَ نَبَاَهُمْ بِالْحَقِّ ؕ اِنَّهُمْ فِتْیَةٌ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنٰهُمْ هُدًی ﴿١٣﴾

بیاں کرتے ہیں ہم وہ آپؐ کو سب اصل قصہ،
وہ جواں تھے چند مومن،
اور انہیں ہم نے ہدایت سے نوازا تھا (۱۳)

وَّرَبَطْنَا عَلٰی قُلُوْبِهِمْ اِذْ قَامُوْا فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَنْ نَّدْعُوَا مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلٰهًا لَّقَدْ قُلْنَآ اِذًا شَطَطًا ﴿١٤﴾

کیا مضبوط ہم نے ان کے دل کو،
اٹھ کھڑے جب وہ تو پھر کہنے لگے،
جو رب ہمارا ہے، وہی ہے رب زمین و آسماں کا،
اور پکاریں گے کسی کو بھی نہ ہم اس کے سوا معبود،
گر ایسا کیا، تو ہم کریں گے بات بالکل ہی غلط (۱۴)

هٰٓؤُلَآءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ؕ لَوْلَا یَاْتُوْنَ عَلَیْهِمْ بِسُلْطٰنٍۢ بَیِّنٍ ؕ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا ﴿١٥﴾

یہ ہے ہماری قوم، اللہ کے سوا جس نے بنائے ہیں کئی معبود،
کیوں لاتے نہیں کوئی دلیل اس پر کھلی یہ لوگ؟
اس سے بڑھ کے ظالم کون ہے؟
باندھے جو جھوٹا افترا اللہ پہ (۱۵)

وَاِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَمَا یَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ فَاْوٗٓا اِلَی الْكَهْفِ یَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَیُهَیِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا ﴿١٦﴾

(آپس میں لگے کہنے)،
جب ان سے اور معبودوں سے ان کے لاتعلق ہو چکے ہیں ہم،
تو پھر بیٹھیں کسی ہم غار میں جا کر،
ہمارا رب کرے گا ہم پہ رحمت،
اور ہمارے کام میں آسانیاں پیدا کرے گا (۱۶)

وَتَرَی الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْیَمِیْنِ وَاِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِیْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ ؕ ذٰلِكَ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰهِ ؕ مَنْ یَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِیًّا مُّرْشِدًا ﴿١٧﴾

(اے پیمبرؐ!) آپؐ دیکھیں گے، کہ جب سورج نکلتا ہے،
تو کترا کر نکلتا ہے وہ ان کے غار سے دائیں طرف کو،
اور جب وہ ڈوبتا ہے پھر،
تو وہ جھک کر نکل جاتا ہے ان کے بائیں جانب،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 378 of 2222

اور وہ ہیں غار کے اندر کھلے میدان میں، یہ اک نشانی ہے خدا کی،
رہبری جس کی وہ فرمائے، وہ راہِ راست پر ہے،
اور جسے گمراہیوں میں چھوڑ دے وہ،
آپ پائیں گے نہ اس کا کارساز و رہنما کوئی (۱۷)

وَتَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ ۚ وَّنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ ۚ وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ ۭ لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَّلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا ۝

سمجھتے آپ ہیں شاید، کہ وہ ہیں جاگتے، حالانکہ وہ ہیں سو رہے،
ہم دائیں بائیں ان کو ہیں کروٹ دلاتے،
ان کا کتا بھی ہے بیٹھا غار کی چوکھٹ پہ بازو اپنے پھیلائے،
اگر آپ ان کو دیکھیں جھانک کر،
تو ڈر کے مارے بھاگ اٹھیں الٹے پاؤں،
اور دہشت آپ پر چھا جائے اُن کی (۱۸)

وَكَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ لِيَتَسَاۗءَلُوْا بَيْنَهُمْ ۭ قَالَ قَاۗىِٕلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ ۭ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ۭ قَالُوْا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ ۭ فَابْعَثُوْٓا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖٓ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَآ اَزْكٰى طَعَامًا فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ اَحَدًا ۝

اور پھر ایسے اٹھایا ان کو جب ہم نے،
کہ اک دوجے سے وہ پوچھیں،
بھلا ہم کب تلک ٹھہرے رہے؟
کہنے لگے وہ، ایک دن یا اس سے بھی کم،
پھر لگے کہنے، ہمارا رب ہی بہتر جانتا ہے، کتنا عرصہ ہم رہے ہیں،
اب کسی کو دے کے یہ چاندی کا سکہ شہر بھیجیں،
اور وہ دیکھے، کہاں ملتا ہے کھانا بہتر یں؟
لائے وہاں سے کچھ، مگر چپکے سے،
اور ہونے نہ دے ہرگز کسی کو بھی خبر (۱۹)

اِنَّهُمْ اِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوْكُمْ اَوْ يُعِيْدُوْكُمْ فِيْ مِلَّتِهِمْ وَلَنْ تُفْلِحُوْٓا اِذًا اَبَدًا ۝

ہم شہر کے لوگوں کے قابو آ گئے،
تو پتھروں سے مار دیں گے وہ ہمیں،
یا اپنے مذہب میں وہ لے جائیں گے واپس ہم کو،
اور یوں ہو سکیں گے ہم نہ ہرگز کامیاب (۲۰)

وَكَذٰلِكَ اَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوْٓا اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاَنَّ

ایسے کیا آگاہ ان کے حال سے لوگوں کو ہم نے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 379 of 2222

السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيهَا ۚ إِذْ يَتَنَازَعُونَ بَيْنَهُمْ أَمْرَهُمْ فَقَالُوا ابْنُوا عَلَيْهِم بُنْيَانًا ۖ رَّبُّهُمْ أَعْلَمُ بِهِمْ ۚ قَالَ الَّذِينَ غَلَبُوا عَلَىٰ أَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِم مَّسْجِدًا ﴿٢١﴾

تا کہ وہ یہ جان لیں، اللہ کا وعدہ ہے سچا،
اور قیامت میں نہیں ہے شک کوئی ہرگز،
جھگڑنے لگ گئے پھر لوگ ان کے سلسلے میں جب،
تو کچھ کہنے لگے،
ان پر عمارت اک بنادو، ان کا رب ہی ان کے بارے میں ہے بہتر جانتا،
اور جن کو غلبہ ان پہ حاصل تھا، لگے کہنے،
کہ ہم تو اک بنائیں گے یہاں مسجد (۲۱)

سَيَقُولُونَ ثَلَاثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ ۖ وَيَقُولُونَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًا بِالْغَيْبِ ۖ وَيَقُولُونَ سَبْعَةٌ وَثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ قُل رَّبِّي أَعْلَمُ بِعِدَّتِهِم مَّا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا قَلِيلٌ ۗ فَلَا تُمَارِ فِيهِمْ إِلَّا مِرَاءً ظَاهِرًا ۖ وَلَا تَسْتَفْتِ فِيهِم مِّنْهُمْ أَحَدًا ﴿٢٢﴾

کہیں گے کچھ کہ وہ تھے تین، چوتھا ان کا کتا تھا،
کہیں گے کچھ کہ وہ تھے پانچ اور ان کا چھٹا کتا تھا،
اور کچھ بے تکی ہانکیں گے، وہ تھے سات اور کتا تھا ان کا آٹھواں،
یہ آپ کہہ دیجے، کہ میرا رب ہی اس تعداد کو ہے جانتا بہتر،
بہت کم لوگ اس کو جانتے ہیں،
(اے پیمبرؐ!) آپ ان سے سرسری ہی بات کیجے،
ان کے بارے میں نہ پوچھیں کچھ کسی سے بھی (۲۲)

وَلَا تَقُولَنَّ لِشَايْءٍ إِنِّي فَاعِلٌ ذَٰلِكَ غَدًا ﴿٢٣﴾

کسی شے کے نہ بارے میں کبھی کہیے
کہ میں کردوں گا کل اس کو (۲۳)

إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ ۚ وَاذْكُر رَّبَّكَ إِذَا نَسِيتَ وَقُلْ عَسَىٰ أَن يَهْدِيَنِ رَبِّي لِأَقْرَبَ مِنْ هَٰذَا رَشَدًا ﴿٢٤﴾

مگر کہیے کہ انشاء اللہ (یعنی گر خدا چاہے)،
اگر بھولیں تو کیجے یاد اپنے رب کو،
اور کہیے، کہ ہوسکتا ہے میرا رب مجھے بہتر دکھائے راستہ (۲۴)

وَلَبِثُوا فِي كَهْفِهِمْ ثَلَاثَ مِائَةٍ سِنِينَ وَازْدَادُوا تِسْعًا ﴿٢٥﴾

(کچھ لوگ کہتے ہیں) رہے وہ غار میں موجود اپنی تین سو سال،
اور کچھ کہتے ہیں، نو سال اور (۲۵)

قُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوا ۖ لَهُ غَيْبُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ أَبْصِرْ بِهِ وَأَسْمِعْ ۚ مَا لَهُم مِّن دُونِهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا يُشْرِكُ فِي حُكْمِهِ أَحَدًا ﴿٢٦﴾

کہہ دیجے،
خدا ہی اس کے بارے میں ہے بہتر جانتا وہ کتنی مدت تک رہے ہیں،
اور اسے معلوم ہیں پوشیدہ باتیں آسمانوں اور زمیں کی،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 380 of 2222

وہ بخوبی دیکھنے والا بھی ہے اور سننے والا بھی،
سوا اس کے نہیں ہے سرپرست ان کا کوئی،
اور وہ کسی کو بھی شریک اپنی حکومت میں نہیں کرتا (۲۶)

وَاتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ ۫ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ۝

(اے پیغمبرؐ!) ہوئی ہے آپ کی جانب کتاب رب کی جو بھی وحی،
آپ اس کی تلاوت کیجئے،
اور اُس کی باتوں کو بدل سکتا نہیں کوئی،
اور آپ اس کے سوا جائے اماں ہرگز نہ پائیں گے کہیں کوئی (۲۷)

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ ۚ وَلَا تَعْدُ عَیْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِیْدُ زِیْنَةَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۚ وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ۝

رہیں ساتھ آپ ان کے،
اپنے رب کو یاد جو صبح و مسا کرتے ہیں،
اور اس کی رضا کو چاہتے ہیں،
آپ کی نظریں نہ ہٹ پائیں کبھی ان سے،
نہ چاہیں آپ ہرگز رونقِ دنیا،
نہ کہنا آپ ایسے شخص کا مانیں،
کہ جس کے دل کو اپنی یاد سے غافل کیا ہم نے،
اور اپنی خواہشوں کی پیروی کرتا ہے جو،
اور اپنی حد سے جو بہت گزرا ہوا ہے (۲۸)

وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۫ فَمَنْ شَآءَ فَلْیُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْیَكْفُرْ ۚ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِیْنَ نَارًا اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ۚ وَاِنْ یَّسْتَغِیْثُوْا یُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ یَشْوِی الْوُجُوْهَ ۚ بِئْسَ الشَّرَابُ ۚ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا ۝

آپ کہہ دیجئے، کہ یہ قرآں تمہارے رب کی جانب سے ہے برحق،
اب جو چاہے لائے ایماں اور جو چاہے وہ کرے انکار،
ہم نے ظالموں کے واسطے تیار کر رکھی ہے ایسی آگ،
دیواروں نے جس کی گھیر رکھا ہے انہیں ہر سو،
کریں گے وہ اگر فریاد، تو پانی دیا جائے گا ان کو کھولتا،
جو تیل کی تلچھٹ سا ہوگا، اور دے گا بھون چہروں کو،
ہے کیسا بدتریں پانی وہ، کیسا بدتریں ان کا ٹھکانا ہے (۲۹)

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اِنَّا لَا نُضِیْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ

جو لوگ ایمان لائیں اور کریں جو نیکیاں،

عَمَلًا ﴿٣٠﴾

تو ایسے لوگوں کا نہیں کرتے ہیں ضائع اجر ہم (۳۰)

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ یُحَلَّوْنَ

ان کے لئے ہیں جنتیں ایسی،

فِیْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّیَلْبَسُوْنَ ثِیَابًا خُضْرًا مِّنْ

جو ہوں گی دائمی اور ان کے نیچے موجزن ہوں گی کئی نہریں،

سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِـِٕیْنَ فِیْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ؕ نِعْمَ الثَّوَابُ ؕ

عطا ہوں گے انہیں سونے کے کنگن، سبز اطلس اور ریشم کے لباس،

وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ﴿٣١﴾

اور وہ لگائے ہوں گے تکئے مسندوں پر،

ان کا کیسا بہتریں ہے اجر، کیسا بہتریں ان کا ٹھکانا ہے (۳۱)

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا رَّجُلَیْنِ جَعَلْنَا لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَیْنِ مِنْ

مثال ان کو سنائیں آپ دو شخصوں کی،

اَعْنَابٍ وَّحَفَفْنٰهُمَا بِنَخْلٍ وَّجَعَلْنَا بَیْنَهُمَا زَرْعًا ﴿٣٢﴾

ان میں ایک کو ہم نے دیئے انگور کے دو باغ،

جن کو گھیر رکھا تھا کھجوروں نے،

اور ان کے درمیاں تھے کھیت (۳۲)

كِلْتَا الْجَنَّتَیْنِ اٰتَتْ اُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ شَیْـًٔا ۙ وَّفَجَّرْنَا

دونوں باغ پھل لائے بہت،

خِلٰلَهُمَا نَهَرًا ﴿٣٣﴾

اور درمیاں باغوں کے ہم نے نہر کر رکھی تھی جاری (۳۳)

وَّكَانَ لَهٗ ثَمَرٌ ۚ فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَهُوَ یُحَاوِرُهٗۤ اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَّ

اور بہت جب پھل ہوا اس کا، تو اک دن اپنے ساتھی سے کہا اس نے،

اَعَزُّ نَفَرًا ﴿٣٤﴾

کہ میں تجھ سے ہوں بڑھ کر مال و دولت اور جتھے میں (۳۴)

وَدَخَلَ جَنَّتَهٗ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ قَالَ مَاۤ اَظُنُّ اَنْ تَبِیْدَ هٰذِهٖۤ

وہ ظالم باغ میں اپنے گیا، تو یہ لگا کہنے،

اَبَدًا ﴿٣٥﴾

سمجھتا میں نہیں، ہوگا کبھی یہ باغ ویراں (۳۵)

وَّمَاۤ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ وَّلَىٕنْ رُّدِدْتُّ اِلٰى رَبِّیْ لَاَجِدَنَّ

اور سمجھتا میں نہیں ہرگز کہ برپا ہونے والی ہے قیامت بھی،

خَیْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا ﴿٣٦﴾

اگر (بالفرض) اپنے رب کی جانب بھی میں لوٹایا گیا،

تو اس سے بہتر ہی میں پاؤں گا مقام (۳۶)

قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ وَهُوَ یُحَاوِرُهٗۤ اَكَفَرْتَ بِالَّذِیْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ

اس کے پڑوسی نے کہا، کیا کفر کرتا ہے تو اس سے؟

ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوّٰىكَ رَجُلًا ﴿٣٧﴾

جس نے مٹی سے تجھے پیدا کیا،

نطفے سے پھر اور پھر بنایا آدمی تجھ کو (۳۷)

لٰكِنَّا۠ هُوَ اللّٰهُ رَبِّیْ وَلَاۤ اُشْرِكُ بِرَبِّیْۤ اَحَدًا ﴿٣٨﴾

میں کہتا ہوں، خدا ہی میرا رب ہے،

اور نہیں کرتا میں اس کے ساتھ کوئی شرک (۳۸)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 382 of 2222

وَلَوْلَآ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّوَلَدًا ﴿٣٩﴾

اور جب باغ میں اپنے گیا تھا تو،
نہ کیوں تو نے کہا ایسے، خدا کے چاہنے ہی سے ہوا ہے یہ،
بغیر اُس کی مدد کے کوئی بھی قوت نہیں ممکن،
اگر اولاد اور دولت میں خود سے کم سمجھتا ہے مجھے تو (۳۹)

فَعَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ فَتُصْبِحَ صَعِيْدًا زَلَقًا ﴿٤٠﴾

عین ممکن ہے کہ میرا رب مجھے دے باغ تیرے باغ سے بہتر،
وہ تیرے باغ پر بھیجے عذاب آسمانی،
اور بن جائے وہ میدان صاف (۴۰)

اَوْ يُصْبِحَ مَآؤُهَا غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ لَهٗ طَلَبًا ﴿٤١﴾

یا نیچے اتر جائے زمیں میں اس کا پانی، اور نہ اس کو ڈھونڈ پائے تو (۴۱)

وَاُحِيْطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلٰى مَآ اَنْفَقَ فِيْهَا وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُشْرِكْ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا ﴿٤٢﴾

(بالآخر) گھر گئے (آفت میں) پھل اس کے،
وہ ملتا رہ گیا ہاتھ اپنے اس پر، خرچ جو اس نے کیا تھا،
اور اس کا باغ سب اوندھا پڑا تھا اپنی ہی شاخوں کے بل پر،
اور وہ کہتا تھا، نہ کرتا شرک میں کاش اپنے رب سے (۴۲)

وَلَمْ تَكُنْ لَّهٗ فِئَةٌ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ وَمَا كَانَ مُنْتَصِرًا ﴿٤٣﴾

اور اللہ کے سوا اس کا نہ تھا کوئی مددگار
اور نہ وہ اپنی مدد کچھ کر سکا (۴۳)

هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ ۭ هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ عُقْبًا ﴿٤٤﴾

دراصل سارا اختیار اللہ ہی کا ہے،
ثواب اور عاقبت میں سب سے بہتر ہے وہی ہستی (۴۴)

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ﴿٤٥﴾

(اے پیغمبرؐ!) بیاں کیجے مثال ان سے حیاتِ دنیوی کی بھی،
یہ ایسی ہے کہ جیسے ہم نے پانی آسمانوں سے کیا نازل زمیں پر،
ہو گیا سبزہ گھنا اس سے، پھر آخر ہو گیا وہ بھس،
اڑائے پھرتی ہیں جس کو ہوائیں،
اور خدا ہر چیز پر قادر ہے (۴۵)

اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا ﴿٤٦﴾

یہ مال، اور یہ اولاد تو ہیں رونق و زینت، حیاتِ دنیوی کی،
اور باقی رہنے والی نیکیاں ہی آپ کے رب کے ہیں بس نزدیک بہتر،
اجر اور امید کی رو سے (۴۶)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 383 of 2222

وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْأَرْضَ بَارِزَةً ۙ وَّحَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ أَحَدًا ﴿٤٧﴾

(ڈریں اس روز سے) جب ہم چلائیں گے پہاڑوں کو،
تو دیکھیں گے زمین کو صاف میداں آپ،
اور ہم سارے لوگوں کو کریں گے جمع،
اور باقی نہ چھوڑیں گے کسی کو بھی (۴۷)

وَعُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا ۭ لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۭ بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ مَّوْعِدًا ﴿٤٨﴾

کئے جائیں گے حاضر سب کے سب صف بستہ رب کے سامنے،
(تو ہم کہیں گے ان سے) آئے ہو ہمارے پاس تم ایسے،
کہ جیسے ہم نے پہلی بار تھا پیدا کیا تم کو،
یہ تم سمجھے تھے،
ہم ٹھہرائیں گے ہرگز نہ وعدے کی تمہارے واسطے ساعت (۴۸)

وَوُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰىهَا ۚ وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ۭ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا ﴿٤٩﴾

مگر جب نامۂ اعمال ان کے سامنے آ جائے گا،
تو آپ دیکھیں گے کہ مجرم خوف سے یہ کہہ رہے ہوں گے،
کہ ہائے بدنصیبی! یہ نوشتہ کیا ہے؟
جس میں درج ہے چھوٹی بڑی ہر بات،
اور اعمال اپنے اس میں وہ موجود پائیں گے،
نہیں کرتا کسی پر آپ کا رب ظلم (۴۹)

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰۗىِٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ۭ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗٓ اَوْلِيَاۗءَ مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ۭ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا ﴿٥٠﴾

اور ہم نے فرشتوں کو دیا جب حکم، آدمؑ کو کرو سجدہ،
سوا ابلیس کے سب نے کیا سجدہ جو تھا جنات میں سے،
اپنے رب کے حکم کو مانا نہیں اس نے،
تو کیا اب چھوڑ کر مجھ کو،
اسے اور اس کی آل اولاد کو تم سرپرست اپنا بناتے ہو؟
اگرچہ وہ تمہارے سخت دشمن ہیں،
بری ہے ظالموں کے واسطے شیطان کی یہ دوستی (۵۰)

مَآ اَشْهَدْتُّهُمْ خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَا خَلْقَ اَنْفُسِهِمْ ۠ وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّيْنَ عَضُدًا ﴿٥١﴾

ان کو بنایا تھا نہ شاہد میں نے ہرگز،
آسمانوں اور زمین اور خود انہیں بھی خلق کرتے وقت،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 384 of 2222

اپنا دست وبازو میں نہیں ہرگز بناتا ایسے لوگوں کو جو ہوں گمراہ کرتے (۵۱)

وَيَوْمَ يَقُوْلُ نَادُوْا شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَّوْبِقًا ﴿٥٢﴾

(اور ڈرو اس سے) خدا جس دن کہے گا،
تم سمجھتے تھے جنھیں میرا شریک، ان کو پکارو تو ذرا،
اور وہ پکاریں گے، مگر دیں گے نہ وہ ان کو جواب،
اور ہم ہلاکت کا گڑھا ان کے لئے تیار کر دیں گے (۵۲)

وَرَاَ الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ فَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مُّوَاقِعُوْهَا وَلَمْ يَجِدُوْا عَنْهَا مَصْرِفًا ﴿٥٣﴾

جہنم دیکھ کر مجرم سمجھ لیں گے کہ اس میں گرنے والے ہیں،
نہ پائیں گے کوئی بچنے کی رہ (۵۳)

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا ﴿٥٤﴾

اور ہر طریقے سے بیاں کر دی ہیں اس قرآن میں ہم نے مثالیں،
ہے مگر انسان سب سے بڑھ کے جھگڑالو (۵۴)

وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰى وَيَسْتَغْفِرُوْا رَبَّهُمْ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا ﴿٥٥﴾

ہدایت آئی، تو ایمان و استغفار سے لوگوں کو روکا صرف اس شے نے،
کہ یہ ہیں منتظر، ظاہر ہو وہ کچھ ان پہ جو اگلوں پہ تھا ظاہر ہوا،
یا آ کھڑا ہو سامنے ان کے عذابِ سخت (۵۵)

وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۚ وَيُجَادِلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ ۖ وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَمَآ اُنْذِرُوْا هُزُوًا ﴿٥٦﴾

ہم تو بھیجتے ہیں اس لئے اپنے رسولوں کو،
کہ خوشخبری سنائیں نعمتوں کی، اور ڈرائیں وہ سزا سے،
اور کافر لوگ باطل کے سہارے ہیں جھگڑتے،
تاکہ وہ اپنی جگہ سے حق کو پھسلا دیں،
مری آیات اور تنبیہ کو ان کافروں نے یوں بنا ڈالا مذاق (۵۶)

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ ۭ اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰي قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۭ وَاِنْ تَدْعُهُمْ اِلَى الْهُدٰى فَلَنْ يَّهْتَدُوْٓا اِذًا اَبَدًا ﴿٥٧﴾

اور اس سے بڑھ کر کون ظالم ہے؟
نصیحت جس کو کی جائے خدا کی آیتوں سے،
پھر بھی روگرداں رہے اور بھول جائے اپنے جو اعمال کو،
ہم نے دلوں پر ان کے پردے ڈال رکھے ہیں کہ وہ سمجھیں نہ بالکل،
اور کانوں میں بھی ان کے اک گرانی ہے،
بلائیں آپ اگر ان کو ہدایت کی طرف،
تب بھی نہ پائیں گے ہدایت وہ کبھی (۵۷)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 385 of 2222

وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ ۭ لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوْا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ ۭ بَلْ لَّهُمْ مَّوْعِدٌ لَّنْ يَّجِدُوْا مِنْ دُوْنِهٖ مَوْىِلًا ۝

اور آپ کا رب بخشنے والا، نہایت مہرباں ہے،
وہ اگر پکڑے انہیں اعمال کے بدلے، تو پھر دے دے عذابِ سخت،
لیکن ہے مقرر ایک وعدے کی گھڑی ان کے لئے،
جس سے نہیں کوئی مفر (۵۸)

وَتِلْكَ الْقُرٰٓى اَهْلَكْنٰهُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِمْ مَّوْعِدًا ۝

یہ بستیاں ہیں وہ،
جنھوں نے ظلم اپنایا، تو ہم نے ان کو غارت کر دیا،
ان کی تباہی کا مقرر کر دیا اک وقت (۵۹)

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِفَتٰىهُ لَآ اَبْرَحُ حَتّٰٓى اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ اَوْ اَمْضِيَ حُقُبًا ۝

(اور وہ واقعہ بھی یاد کیجے)،
نوجواں ساتھی سے اپنے جب یہ موسیٰؑ نے کہا،
چلتا رہوں گا میں تو دو دریاؤں کے سنگم تلک،
بیشک مجھے چلنا پڑے برسوں (۶۰)

فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوْتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا ۝

وہ جب پہنچے، تو آئے چھوڑ اس مچھلی کو،
جس نے عین دریا میں بنائی اک سرنگ اور راہ لی اپنی (۶۱)

فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰىهُ اٰتِنَا غَدَاۗءَنَا ۡ لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا ۝

بڑھے آگے جو وہ دونوں، تو موسیٰؑ نے کہا یہ نوجواں سے پھر،
کہ لا کھانا ہمارا دے،
نہایت تھک چکے ہیں اس سفر میں ہم (۶۲)

قَالَ اَرَءَيْتَ اِذْ اَوَيْنَآ اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّىْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ ۡ وَمَآ اَنْسٰىنِيْهُ اِلَّا الشَّيْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ ۚ وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ ۡ عَجَبًا ۝

کہا اُس نے، بھلا دیکھا نہیں یہ آپؑ نے؟
جب ہم لگا کر ٹیک اک پتھر سے بیٹھے تھے، گیا میں بھول مچھلی کو،
بھلایا مجھ کو شیطاں نے کہ میں یہ آپؑ کو بتلاؤں،
مچھلی نے تو دریا میں بنایا راستہ اپنا (۶۳)

قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ ۚ فَارْتَدَّا عَلٰٓى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا ۝

کہا موسیٰؑ نے یہ، ہم کو اسی کی تھی تلاش،
اور پھر وہ لوٹے دیکھ کر نقشِ قدم اپنے (۶۴)

فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ اٰتَيْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ۝

ہمارے بندگانِ خاص میں سے ایک بندے (خضرؑ) کو پایا وہاں دونوں نے،
جن کو اپنی رحمت سے نوازا اور اپنا علم بھی بخشا تھا ہم نے (۶۵)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 386 of 2222

قَالَ لَهٗ مُوْسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰٓى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ﴿٦٦﴾

ان سے موسیٰؑ نے کہا، کیا آپ کے میں ساتھ رہ سکتا ہوں؟
تا کہ آپ اپنا علم سکھلا دیں مجھے (٦٦)

قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿٦٧﴾

کہنے لگے وہ، آپ میرے ساتھ رہ سکتے نہیں ہیں صبر سے (٦٧)

وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰي مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا ﴿٦٨﴾

اور صبر کر سکتے ہیں کیسے آپ اس شے پر، نہیں جو آپ کو معلوم (٦٨)

قَالَ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَآ اَعْصِيْ لَكَ اَمْرًا ﴿٦٩﴾

موسیٰؑ نے کہا، اللہ نے گر چاہا، تو پائیں گے مجھے صابر،
نہ ہرگز ہوں گا نافرمان میں (٦٩)

قَالَ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِيْ فَلَا تَسْـَٔلْنِيْ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰٓى اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا ﴿٧٠﴾

کہنے لگے وہ، آپ اگر اصرار کرتے ہیں،
تو پھر مت پوچھئے گا بات کوئی،
جب تلک میں خود نہ بتلاؤں (٧٠)

فَانْطَلَقَا ۫ حَتّٰٓى اِذَا رَكِبَا فِي السَّفِيْنَةِ خَرَقَهَا ۭ قَالَ اَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا ۚ لَقَدْ جِئْتَ شَيْـــًٔا اِمْرًا ﴿٧١﴾

چلے وہ دونوں پھر، حتیٰ کہ بیٹھے ایک کشتی میں،
کیا جب خضرؑ نے اک چھید کشتی میں، تو موسیٰؑ نے کہا،
کیا توڑتے ہیں آپ کشتی کو، کہ سارے ڈوب جائیں ہم؟
یہ کیسی بات کی ہے آپ نے؟ (٧١)

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿٧٢﴾

کہنے لگے یہ خضرؑ، میں نے تو یہ پہلے ہی کہا تھا،
آپ کر سکتے نہیں ہیں صبر (٧٢)

قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا نَسِيْتُ وَلَا تُرْهِقْنِيْ مِنْ اَمْرِيْ عُسْرًا ﴿٧٣﴾

موسیٰؑ نے کہا، اس بھول پر مجھ کو نہ پکڑیں آپ،
اور ڈالیں نہ مشکل میں مجھے (٧٣)

فَانْطَلَقَا ۫ حَتّٰٓى اِذَا لَقِيَا غُلٰمًا فَقَتَلَهٗ ۙ قَالَ اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةًۢ بِغَيْرِ نَفْسٍ ۭ لَقَدْ جِئْتَ شَيْـــًٔا نُّكْرًا ﴿٧٤﴾

پھر وہ چلے، حتیٰ کہ اک لڑکا ملا ان کو،
دیا جب خضرؑ نے لڑکے کو جاں سے مار، موسیٰؑ نے کہا،
اک بے گنہ کو مار ڈالا آپ نے؟ اچھا نہیں یہ کام (٧٤)

پارہ ١٦

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿٧٥﴾

وہ کہنے لگے، میں نے تو پہلے ہی کہا تھا،
آپ کر سکتے نہیں ہیں صبر (٧٥)

قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصٰحِبْنِيْ ۚ قَدْ

موسیٰؑ نے کہا، گر آپ سے پوچھوں میں آئندہ،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 387 of 2222

بَلَغۡتَ مِنۡ لَّدُنِّىۡ عُذۡرًا ۝

تو اپنے ساتھ مت رکھئے مجھے،
میری طرف سے آپ بیشک کر چکے ہیں عذر کو پورا (۷۶)

فَانۡطَلَقَا ۖ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَتَيَاۤ اَهۡلَ قَرۡيَةِ ِۨاسۡتَطۡعَمَاۤ اَهۡلَهَا فَاَبَوۡا
اَنۡ يُّضَيِّفُوۡهُمَا فَوَجَدَا فِيۡهَا جِدَارًا يُّرِيۡدُ اَنۡ يَّنۡقَضَّ
فَاَقَامَهٗ ؕ قَالَ لَوۡ شِئۡتَ لَتَّخَذۡتَ عَلَيۡهِ اَجۡرًا ۝

چلے پھر، اور آخر ایک گاؤں میں وہ جب پہنچے،
تو اس کے رہنے والوں سے طلب کھانا کیا،
لیکن کیا انکار ان لوگوں نے،
اک دیوار جب دیکھی، گرا ہی چاہتی تھی جو،
مرمت کی جب اس کی خضرؑ نے،
موسیٰؑ لگے کہنے، گر اس کی چاہتے، تو آپ لے لیتے کوئی اجرت (۷۷)

قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيۡنِىۡ وَبَيۡنِكَ ۚ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاۡوِيۡلِ مَا لَمۡ
تَسۡطِعۡ عَّلَيۡهِ صَبۡرًا ۝

کہا پھر خضرؑ نے، اب تو جدائی ہے مرے اور آپ کے مابین،
اصلیت بتاتا ہوں میں ان باتوں کی اب،
جن پر نہ ہرگز ہو سکا صبر آپ سے (۷۸)

اَمَّا السَّفِيۡنَةُ فَكَانَتۡ لِمَسٰكِيۡنَ يَعۡمَلُوۡنَ فِى الۡبَحۡرِ فَاَرَدۡتُّ اَنۡ
اَعِيۡبَهَا وَكَانَ وَرَآءَهُمۡ مَّلِكٌ يَّاۡخُذُ كُلَّ سَفِيۡنَةٍ غَصۡبًا ۝

کشتی تھی کچھ مسکین لوگوں کی،
جو دریا میں ہی مزدوری کیا کرتے تھے،
توڑا میں نے دانستہ اسے، تاکہ نہ چھینے بادشاہ اس ٹوٹی کشتی کو (۷۹)

وَاَمَّا الۡغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤۡمِنَيۡنِ فَخَشِيۡنَاۤ اَنۡ يُّرۡهِقَهُمَا طُغۡيَانًا
وَّكُفۡرًا ۝

جسے مارا تھا، اس لڑکے کے تھے ماں باپ مومن،
اس سے خدشہ تھا،
بڑا ہو کر کہیں وہ سرکشی اور کفر سے اپنے نہ تنگ ان کو کرے (۸۰)

فَاَرَدۡنَاۤ اَنۡ يُّبۡدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيۡرًا مِّنۡهُ زَكٰوةً وَّاَقۡرَبَ رُحۡمًا ۝

سو اس لئے چاہا یہ میں نے،
ان کا رب بدلے میں اس کے،
ان کو دے اس سے زیادہ پاک طینت رحمدل اولاد (۸۱)

وَاَمَّا الۡجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيۡنِ يَتِيۡمَيۡنِ فِى الۡمَدِيۡنَةِ وَكَانَ تَحۡتَهٗ
كَنۡزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوۡهُمَا صَالِحًا ۚ فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنۡ يَّبۡلُغَاۤ
اَشُدَّهُمَا وَيَسۡتَخۡرِجَا كَنۡزَهُمَا ۖ رَحۡمَةً مِّنۡ رَّبِّكَ ۚ وَمَا
فَعَلۡتُهٗ عَنۡ اَمۡرِىۡ ؕ ذٰلِكَ تَاۡوِيۡلُ مَا لَمۡ تَسۡطِعۡ عَّلَيۡهِ صَبۡرًا ۝

اور دیوار کا قصہ یہ ہے، اس شہر میں بچے ہیں دو، جو ہیں یتیم،
ان کا خزانہ دفن اس دیوار کے نیچے ہے،
ان کا باپ بے حد نیک تھا،
اللہ نے چاہا کہ اس کی مہربانی سے خزانہ خود نکالیں وہ جواں ہو کر،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 388 of 2222

نہیں مَیں نے کیا کچھ اپنی مرضی سے،
حقیقت ہے یہ ان باتوں کی سب، جن پر نہ ہرگز ہو سکا صبر آپ سے (۸۲)

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ ۭ قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا

(اور اے پیمبرؐ!) آپؐ سے یہ پوچھتے ہیں لوگ ذوالقرنین کے بارے میں،
کہہ دیجئے کہ اے لوگو! سناتا ہوں تمہیں تھوڑا سا حال اس کا میں (۸۳)

اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِي الْاَرْضِ وَاٰتَيْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا

(فرماتا ہے یوں (اللہ) کہ ہم نے تمکنت اس کو عطا کی تھی زمیں پر،
اور دیا تھا ہر طرح کا ساز و ساماں بھی (۸۴)

فَاَتْبَعَ سَبَبًا

چلا جاتا تھا وہ اِک راہ پر (۸۵)

حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِيْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَّوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا ۭ قُلْنَا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِمَّآ اَنْ تُعَذِّبَ وَاِمَّآ اَنْ تَتَّخِذَ فِيْهِمْ حُسْنًا

حتیٰ کہ مغرب میں وہ جا پہنچا،
جہاں سورج کو دیکھا ڈوبتے اک دلدلی چشمے میں،
اس چشمے کے پاس اک قوم بھی دیکھی،
کہا ہم نے، اے ذوالقرنین! دے ان کو سزا یا کر سلوک اچھا (۸۶)

قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ ثُمَّ يُرَدُّ اِلٰى رَبِّهٖ فَيُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّكْرًا

کہا اس نے، کہ ہر ظالم کو ہم دیں گے سزا،
پھر اپنے رب کی سمت جب لوٹے گا،
وہ بھی اس کو دے گا اک عذاب (۸۷)

وَاَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَاۗءَ ۨ الْحُسْنٰى ۚ وَسَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا يُسْرًا

اور صاحبِ ایماں ہو جو اور نیک بھی، اس کے لئے اچھی جزا ہے،
ہم اُسے آسان کاموں ہی کا دیں گے حکم (۸۸)

ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا

پھر اک راستے پر وہ چلا (۸۹)

حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰي قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا

حتیٰ کہ سورج کے نکلنے کی جگہ پہنچا،
تو ایسی قوم کو دیکھا،
کہ جس کے واسطے ہم نے نہ کوئی اوٹ سورج سے رکھی تھی (۹۰)

كَذٰلِكَ ۭ وَقَدْ اَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا

یوں ہے سارا واقعہ اور ہم ہیں اس سے باخبر پوری طرح (۹۱)

ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا

وہ پھر چلا اک راہ پر (۹۲)

حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا ۙ لَّا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا

جب دو پہاڑوں کی وہ دیواروں کے بیچوں بیچ پہنچا،
اک طرف اک قوم کو دیکھا، سمجھ سکتی نہ تھی جو بات کوئی (۹۳)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 389 of 2222

قَالُوْا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِى
الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰٓى اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَ
بَيْنَهُمْ سَدًّا ﴿٩٤﴾

وہ لگے کہنے، اے ذوالقرنین!
کرتے ہیں فساد اس ملک میں یاجوج اور ماجوج،
ان کے اور ہمارے درمیاں گر آپ اک دیوار بنوادیں،
تو سارا خرچ ہم دیں گے (۹۴)

قَالَ مَا مَكَّنِّىْ فِيْهِ رَبِّىْ خَيْرٌ فَاَعِيْنُوْنِىْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ
وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا ﴿٩٥﴾

کہا اس نے، جو میرے رب نے دے رکھا ہے مجھ کو،
وہ ہے میرے واسطے بہتر،
کرو میری مدد تم صرف اپنی قوت بازو سے (۹۵)
دیتا ہوں بنا اک بند میں ان کے تمہارے درمیاں،

اٰتُوْنِىْ زُبَرَ الْحَدِيْدِ حَتّٰٓى اِذَا سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ
انْفُخُوْا حَتّٰٓى اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا قَالَ اٰتُوْنِىْٓ اُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا ﴿٩٦﴾

تم چادریں لوہے کی لا کر دو مجھے،
(ساماں وہ لے آئے)،
تو بھر کر کر دیا دونوں پہاڑوں کے کناروں کو برابر اُس نے،
اور اُن کو کہا پھر، آگ دہکاؤ!
ہوئیں جب سرخ ساری چادریں لوہے کی تپ کر،
تو کہا، پگھلا ہوا تانبا میں ان پر ڈال دیتا ہوں (۹۶)

فَمَا اسْطَاعُوْٓا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا ﴿٩٧﴾

(یہ ایسا بند تھا) جس پر نہ چڑھ سکتے تھے اب (یاجوج اور ماجوج)،
اور اس میں وہ کر سکتے نہ تھے کوئی شگاف (۹۷)

قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّىْ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّىْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ
وَكَانَ وَعْدُ رَبِّىْ حَقًّا ﴿٩٨﴾

اس نے کہا ان سے، فقط رحمت ہے میرے رب کی یہ،
لیکن جب آئے گی گھڑی وعدے کی،
ریزہ ریزہ کر دے گا وہ اس کو بھی،
مرے رب کا جو وعدہ ہے، وہ سچا ہے (۹۸)

وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِىْ بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِى الصُّوْرِ
فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا ﴿٩٩﴾

ہم اُس دن چھوڑ دیں گے اُن کو ٹکراتے ہوئے آپس میں،
اور جب صور پھونکا جائے گا،
اِک ساتھ سب کو جمع ہم کر دیں گے (۹۹)

وَعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ عَرْضَا ﴿١٠٠﴾

اس دن کافروں کے سامنے لائیں گے ہم دوزخ کو (۱۰۰)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 390 of 2222

الَّذِيْنَ كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِيْ غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِيْ وَكَانُوْا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَمْعًا ﴿١٠١﴾

(کافر) جن کی آنکھیں یاد سے میری تھیں غافل،
اور نہ سن سکتے تھے وہ کچھ بھی (١٠١)

اَفَحَسِبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ يَّتَّخِذُوْا عِبَادِيْ مِنْ دُوْنِيْٓ اَوْلِيَآءَ ۭ اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا ﴿١٠٢﴾

تو کیا کافر سمجھتے ہیں،
کہ مجھ کو چھوڑ کر وہ سرپرست اپنا بنالیں گے مرے بندوں کو؟
(کچھ پروا نہیں ہم کو)،
کہ ہم نے کافروں کے واسطے تیار کر رکھا ہے دوزخ کو (١٠٢)

قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ﴿١٠٣﴾

(اے پیغمبرؐ!) یہ کہہ دیجے،
بتاؤں میں تمہیں اعمال کی رو سے خسارے میں بھلا وہ کون ہیں؟ (١٠٣)

اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ﴿١٠٤﴾

جن کی حیاتِ دنیوی کی کوششیں بیکار ٹھہریں،
اور وہ یہ سمجھے، کہ اچھے کر رہے ہیں کام (١٠٤)

اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَاۗىِٕهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ﴿١٠٥﴾

یہ وہ ہیں، جنھوں نے اپنے رب کی آیتوں اور اس سے ملنے کا کیا انکار،
سب اعمال ان کے ہو گئے غارت،
قیامت میں نہ ہم میزان بھی قائم کریں گے ان کی خاطر (١٠٥)

ذٰلِكَ جَزَاۗؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَرُسُلِيْ هُزُوًا ﴿١٠٦﴾

کفر کے باعث جہنم ہے سزا اُن کی،
کہ میری آیتوں کی اور رسولوں کی اڑاتے تھے ہنسی (١٠٦)

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ﴿١٠٧﴾

جو لائے ایماں اور جنھوں نے کام بھی اچھے کئے،
ان کے لئے فردوس کے باغوں کی مہمانی ہے (١٠٧)

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا ﴿١٠٨﴾

اور ان میں رہیں گے وہ سدا،
ان سے نکل کر وہ کہیں جانا نہ چاہیں گے (١٠٨)

قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ﴿١٠٩﴾

(اے پیغمبرؐ!) یہ کہہ دیجے،
مرے رب کی اگر باتوں کے لکھنے کو سمندر روشنائی ہو،
تو ان کے ختم ہونے سے بھی پہلے خشک ہو جائے وہ،
گرچہ اور بھی ویسا سمندر اس کی خاطر ہو (١٠٩)

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ

یہ کہہ دیجے کہ میں تم سا ہی اک انسان ہوں،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 391 of 2222

كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ﴿١١٠﴾

ہاں، وحی کی جاتی ہے یہ مجھ پر، کہ تم سب کا ہے اک معبود،
اپنے رب سے ملنے کی جسے امید ہو،
تو چاہیے اس کو، کرے اعمال اچھے،
اور نہ ٹھہرائے شریک اپنے خدا کی بندگی میں وہ کسی کو بھی (۱۱۰)

سورۂ مریم ۱۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

كٓهٰيٰعٓصٓ ﴿١﴾

ک۔ہ۔ی۔ع۔ص (۱)

ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا ﴿٢﴾

(اے پیغمبرؐ!) یہ ذکر اس مہربانی کا ہے،
جو کی آپؐ کے رب نے زکریاؑ پہ، جو تھے خاص بندے (۲)

اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا ﴿٣﴾

جب انہوں نے چپکے چپکے اپنے رب سے کی دعا (۳)

قَالَ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا وَّلَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ﴿٤﴾

اے رب! بڑھاپے کے سبب کمزور میری ہڈیاں ہیں،
اور بھڑک اٹھا ہے شعلے کی طرح یہ سر مرا،
لیکن نہیں محروم ٹھہرا میں کبھی تجھ سے دعا کر کے (۴)

وَاِنِّيْ خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ وَّرَآءِيْ وَكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا فَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ﴿٥﴾

مجھے مرنے کے بعد اپنے قرابتداروں کا ہے ڈر،
مبادا دیں کو وہ برباد کر دیں، اور بیوی بھی مری ہے بانجھ،
(الٰہی!) بارگاہِ خاص سے اپنی عطا فرما مجھے وارث (۵)

يَّرِثُنِيْ وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ ۗ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا ﴿٦﴾

جو ہو میرا بھی وارث اور ہو یعقوبؑ کی بھی آل کا وارث،
وہ ہو تیرا پسندیدہ (۶)

يٰزَكَرِيَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ ِۨاسْمُهٗ يَحْيٰى ۙ لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا ﴿٧﴾

(ہوا ارشاد) زکریاؑ!
تمہیں دیتے ہیں خوشخبری ہم اک لڑکے کی جس کا نام یحییٰؑ ہے،
نہیں ہم نام اس کا اس سے پہلے کوئی بھی گزرا (۷)

قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا ﴿٨﴾

یہ زکریاؑ لگے کہنے،
اے رب! میرے یہاں کس طرح ہو سکتا ہے لڑکا؟

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 392 of 2222

بانجھ بیوی ہے مری اور انتہا پر میں بڑھاپے کی ہوں (۸)

قَالَ كَذٰلِكَ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَّقَدۡ خَلَقۡتُكَ مِنۡ قَبۡلُ وَلَمۡ تَكُ شَيۡـًٔا ۝٩

فرمایا خدا نے، ایسے ہی ہوگا، یہ میرے واسطے آسان ہے،
اور تم کو بھی تو اس سے پہلے میں نے ہی پیدا کیا تھا،
جبکہ تم کچھ بھی نہ تھے (۹)

قَالَ رَبِّ اجۡعَلۡ لِّيۡۤ اٰيَةً ؕ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا ۝١٠

کہنے لگے وہ، اے مرے رب!
کوئی میرے واسطے کر دے مقرر تو نشانی،
رب نے فرمایا، نشانی ہے یہی اس کی،
مسلسل تین رات اور دن کرو گے تم کسی سے بھی نہ کوئی بات (۱۰)

فَخَرَجَ عَلٰى قَوۡمِهٖ مِنَ الۡمِحۡرَابِ فَاَوۡحٰۤى اِلَيۡهِمۡ اَنۡ سَبِّحُوۡا بُكۡرَةً وَّعَشِيًّا ۝١١

پھر وہ اپنے حجرے سے نکل کر آئے اپنی قوم میں اور یہ اشارے سے کہا،
صبح و مسا کرتے رہو تم یاد (اللہ) کو (۱۱)

يٰيَحۡيٰى خُذِ الۡكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ؕ وَاٰتَيۡنٰهُ الۡحُكۡمَ صَبِيًّا ۝١٢

(جو یحییٰ آئے دنیا میں تو (اللہ) نے کہا ان سے)
اے یحییٰ! تھام کر رکھو کتابِ حق کو مضبوطی سے،
بچپن ہی سے دانائی عطا کی تھی انہیں ہم نے (۱۲)

وَحَنَانًا مِّنۡ لَّدُنَّا وَزَكٰوةً ؕ وَكَانَ تَقِيًّا ۝١٣

اور ان کو اپنی جانب سے تھی بخشی نرمی و پاکیزگی بھی،
وہ نہایت متقی تھے (۱۳)

وَّبَرًّا بِوَالِدَيۡهِ وَلَمۡ يَكُنۡ جَبَّارًا عَصِيًّا ۝١٤

اور سلوکِ نیک وہ ماں باپ سے کرتے تھے،
نافرماں نہ سرکش تھے وہ ہرگز (۱۴)

وَسَلٰمٌ عَلَيۡهِ يَوۡمَ وُلِدَ وَيَوۡمَ يَمُوۡتُ وَيَوۡمَ يُبۡعَثُ حَيًّا ۝١٥

اور سلام ان پر وہ جب پیدا ہوئے،
جس دن مریں گے اور انہیں زندہ اٹھایا جائے گا جس دن (۱۵)

وَاذۡكُرۡ فِى الۡكِتٰبِ مَرۡيَمَ ۘ اِذِ انۡتَبَذَتۡ مِنۡ اَهۡلِهَا مَكَانًا شَرۡقِيًّا ۝١٦

(اے پیغمبرؐ!) کریں یاد اس کتابِ حق میں مریمؑ کو،
وہ جب گھر سے چلیں مشرق کی جانب (۱۶)

فَاتَّخَذَتۡ مِنۡ دُوۡنِهِمۡ حِجَابًا ۖ فَاَرۡسَلۡنَاۤ اِلَيۡهَا رُوۡحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ۝١٧

اور انہوں نے کر لیا لوگوں سے جب پردہ،
تو ان کے پاس اپنی روح (جبرائیلؑ) کو پھر ہم نے بھیجا،
اور وہ اُن کے سامنے اِک آدمی بن کر ہوا ظاہر (۱۷)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 393 of 2222

قَالَتۡ اِنِّىۡۤ اَعُوۡذُ بِالرَّحۡمٰنِ مِنۡكَ اِنۡ كُنۡتَ تَقِيًّا ﴿۱۸﴾

تو مریمؑ نے کہا، رحمٰن کی تم سے پناہ میں مانگتی ہوں،
تم اگر (اللہ) سے کچھ بھی ڈرنے والے ہو (۱۸)

قَالَ اِنَّمَاۤ اَنَا رَسُوۡلُ رَبِّكِ ۖ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ﴿۱۹﴾

فرشتے نے کہا، اللہ کا بھیجا ہوا ہوں میں،
کہ بخشوں تم کو اک پاکیزہ لڑکا (۱۹)

قَالَتۡ اَنّٰى يَكُوۡنُ لِىۡ غُلٰمٌ وَّلَمۡ يَمۡسَسۡنِىۡ بَشَرٌ وَّلَمۡ اَكُ بَغِيًّا ﴿۲۰﴾

وہ لگیں کہنے، بھلا کیسے مرے ہوگا کوئی لڑکا؟
چھوا تک جب نہیں مجھ کو کسی انسان نے ہرگز،
نہ میں بدکار ہوں کوئی (۲۰)

قَالَ كَذٰلِكِ ۚ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَىَّ هَيِّنٌ ۚ وَلِنَجۡعَلَهٗۤ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحۡمَةً مِّنَّا ۚ وَكَانَ اَمۡرًا مَّقۡضِيًّا ﴿۲۱﴾

تو وہ کہنے لگے، یہ ٹھیک ہے، لیکن تمہارے رب نے فرمایا ہے،
یہ آساں ہے میرے واسطے (ایسے ہی میں پیدا کروں گا)،
اس کو لوگوں کے لئے تاکہ بناؤں اک نشانی اور اپنی خاص رحمت کا ذریعہ،
طے شدہ ہے یہ (۲۱)

فَحَمَلَتۡهُ فَانۡتَبَذَتۡ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا ﴿۲۲﴾

چنانچہ حاملہ جب ہوگئیں،
تو دور جا کر وہ لگیں رہنے الگ سب سے (۲۲)

فَاَجَآءَهَا الۡمَخَاضُ اِلٰى جِذۡعِ النَّخۡلَةِ ۚ قَالَتۡ يٰلَيۡتَنِىۡ مِتُّ قَبۡلَ هٰذَا وَكُنۡتُ نَسۡيًا مَّنۡسِيًّا ﴿۲۳﴾

جب اٹھا درد زہ ان کو،
چلی آئیں کھجوروں کے شجر کے وہ تنے تک،
اور یہ کہنے لگیں وہ شرم سے، اے کاش! اس سے پہلے مرجاتی میں،
اور یوں بھولی بسری ہوگئی ہوتی (۲۳)

فَنَادٰىهَا مِنۡ تَحۡتِهَاۤ اَلَّا تَحۡزَنِىۡ قَدۡ جَعَلَ رَبُّكِ تَحۡتَكِ سَرِيًّا ﴿۲۴﴾

فرشتے نے انہیں نیچے سے دی آواز،
اے مریمؑ! نہ ہو غمگیں،
تمہارے پاؤں کے نیچے تمہارے رب نے جاری کردیا ہے ایک چشمہ (۲۴)

وَهُزِّىۡۤ اِلَيۡكِ بِجِذۡعِ النَّخۡلَةِ تُسٰقِطۡ عَلَيۡكِ رُطَبًا جَنِيًّا ﴿۲۵﴾

تم ہلاؤ تو کھجوروں کے تنے کو،
یہ گرادے گا تمہارے واسطے تازہ کھجوریں (۲۵)

فَكُلِىۡ وَاشۡرَبِىۡ وَقَرِّىۡ عَيۡنًا ۚ فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الۡبَشَرِ اَحَدًا ۙ فَقُوۡلِىۡۤ اِنِّىۡ نَذَرۡتُ لِلرَّحۡمٰنِ صَوۡمًا فَلَنۡ اُكَلِّمَ

خوب تم کھاؤ پیو، ٹھنڈی رکھو آنکھیں،
اگر تم کو کوئی انساں دکھائی دے، تو کہہ دینا،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 394 of 2222

الْيَوْمَ اِنْسِيًّا ﴿٢٦﴾

خدا کے واسطے روزے کی میں نے نذر مانی ہے،
نہ بولوں گی کسی سے آج میں (۲۶)

فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ ؕ قَالُوْا يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْـًٔا فَرِيًّا ﴿٢٧﴾

پھر وہ اٹھائے اپنے بچے کو، جو آئیں قوم میں اپنی،
تو لوگوں نے کہا، مریمؑ! برا تو نے کیا یہ (۲۷)

يٰۤاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا ﴿٢٨﴾

اے بہن ہارون کی!
تیرا نہ والد ہی برا تھا اور نہ تیری والدہ بدکار تھی ہرگز (۲۸)

فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ ؕ قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِى الْمَهْدِ صَبِيًّا ﴿٢٩﴾

اشارہ پھر کیا مریم نے بچے کی طرف
(جو پوچھنا ہو، پوچھ لو اس سے)،
تو سب کہنے لگے،
کیسے کریں ہم گود کے بچے سے کوئی بات؟ (۲۹)

قَالَ اِنِّىْ عَبْدُ اللّٰهِ ۖ اٰتٰنِىَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِىْ نَبِيًّا ۙ﴿٣٠﴾

بچہ بول اٹھا، بندہ ہوں میں اللہ کا،
اس نے مجھے دی ہے کتاب اور اپنا پیغمبر بنایا ہے (۳۰)

وَّجَعَلَنِىْ مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ وَاَوْصٰنِىْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ﴿٣١﴾

کیا ہے مجھ کو بابرکت، جہاں بھی میں رہوں،
اور حکم فرمایا ہے،
جب تک میں رہوں زندہ، کروں قائم نماز اور دوں زکوۃ (۳۱)

وَّبَرًّا بِوَالِدَتِىْ وَلَمْ يَجْعَلْنِىْ جَبَّارًا شَقِيًّا ﴿٣٢﴾

اس نے بنایا مجھ کو خدمت گار ماں کا اور نہیں بدبخت اور سرکش بنایا (۳۲)

وَالسَّلٰمُ عَلَىَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ اَمُوْتُ وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا ﴿٣٣﴾

میری پیدائش کے دن اور موت کے دن،
اور اس دن، جب اٹھایا جاؤں گا زندہ میں، مجھ پر ہے سلام (۳۳)

ذٰلِكَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ ۚ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِىْ فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ﴿٣٤﴾

اور واقعہ سچا یہی ہے عیسیٰؑ بن مریمؑ کا،
شک کرتے ہیں جس میں لوگ (۳۴)

مَا كَانَ لِلّٰهِ اَنْ يَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ اِذَا قَضٰۤى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿٣٥﴾

اور اللہ کے شایاں نہیں اولاد، وہ ہے پاک اس سے،
جب کسی بھی کام کا وہ فیصلہ کرتا ہے،
کہتا ہے کہ ہو جا اور وہ ہو جاتا ہے (۳۵)

وَاِنَّ اللّٰهَ رَبِّىْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿٣٦﴾

میرا اور تمہارا رب ہے صرف اللہ، عبادت تم کرو اس کی،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 395 of 2222

فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿٣٧﴾

یہی ہے راستہ سیدھا (۳۶)
جو ان کے بعد تھے اہلِ کتاب،
آپس میں پھر کرنے لگے وہ اختلاف،
اور ہے تباہی کافروں کے واسطے،
جب اک بڑے دن وہ کئے جائیں گے حاضر (۳۷)

اَسْمِعْ بِهِمْ وَاَبْصِرْ ۙ يَوْمَ يَاْتُوْنَنَا لٰكِنِ الظّٰلِمُوْنَ الْيَوْمَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٣٨﴾

خوب سنتے دیکھتے ہوں گے وہ، جس دن آئیں گے،
لیکن کھلی گمراہیوں میں مبتلا ہیں آج ظالم (۳۸)

وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِيَ الْاَمْرُ ۘ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ وَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٣٩﴾

(اے پیمبرؐ!) حسرت و افسوس کے دن سے ڈرائیں آپ انہیں،
جب فیصلہ ہوگا،
وہ غفلت میں ہیں، اور ایماں نہیں لاتے (۳۹)

اِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْاَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا وَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ﴿٤٠﴾

زمیں کے اور سب اہلِ زمیں کے ہم ہی وارث ہیں،
ہماری سمت ہی لوٹائے جائیں گے سبھی (۴۰)

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ ۘ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ﴿٤١﴾

اور تذکرہ کیجے کتابِ حق میں ابراہیمؑ کا،
بیشک وہ سچے تھے پیمبر (۴۱)

اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ يٰٓاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِيْ عَنْكَ شَيْـًٔا ﴿٤٢﴾

جب کہا (منہ بولے) باپ آذر سے ابراہیمؑ نے،
کیوں آپ کرتے ہیں عبادت ایسی چیزوں کی،
نہ دیکھیں اور سنیں جو کچھ،
نہ کوئی فائدہ ہی آپ کو وہ دے سکیں ہرگز (۴۲)

يٰٓاَبَتِ اِنِّيْ قَدْ جَآءَنِيْ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَاْتِكَ فَاتَّبِعْنِيْٓ اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ﴿٤٣﴾

ہے میرے پاس آیا علم ایسا، جو نہیں ہے آپ کے پاس،
آپ میری بات مانیں، راستہ سیدھا دکھاؤں گا میں (۴۳)

يٰٓاَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا ﴿٤٤﴾

باباجان! مت کیجے پرستش آپ شیطاں کی،
جو ہے (اللہ) کا نافرمان (۴۴)

يٰٓاَبَتِ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُوْنَ لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا ﴿٤٥﴾

میں ڈرتا ہوں، آجائے نہ (اللہ) کا عذاب،
اور آپ بن جائیں نہ (یوں) شیطان کے ساتھی (۴۵)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 396 of 2222

قَالَ اَرَاغِبٌ اَنۡتَ عَنۡ اٰلِهَتِىۡ يٰۤاِبۡرٰهِيۡمُ‌ۚ لَئِنۡ لَّمۡ تَنۡتَهِ لَاَرۡجُمَنَّكَ وَاهۡجُرۡنِىۡ مَلِيًّا ۝٤٦

کہا آذر نے، ابراہیمؑ! کیا تو پھر گیا ہے میرے معبودوں سے؟ سن لے! تو نہ باز آیا اگر، تو پتھروں سے مار ڈالوں گا تجھے میں، دور ہو مجھ سے ہمیشہ کے لئے تو (۴۶)

قَالَ سَلٰمٌ عَلَيۡكَ‌ۚ سَاَسۡتَغۡفِرُ لَكَ رَبِّىۡ‌ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِىۡ حَفِيًّا ۝٤٧

وہ لگے کہنے، سلامت آپ کو رکھے خدا، اور مَیں تو پھر بھی اپنے رب سے آپ کی بخشش طلب کرتا رہوں گا، وہ ہے مجھ پر مہرباں (۴۷)

وَاَعۡتَزِلُكُمۡ وَمَا تَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ وَاَدۡعُوۡا رَبِّىۡ‌ۖ عَسٰٓى اَلَّاۤ اَكُوۡنَ بِدُعَآءِ رَبِّىۡ شَقِيًّا ۝٤٨

میں آپ سے بھی اور ان سے بھی، جنھیں یاد آپ (اللہ) کے سوا کرتے ہیں، ہوتا ہوں الگ، اور بس پکاروں گا میں اپنے رب کو، اور مجھ کو یقیں ہے یہ، کہ اپنے رب کو کر کے یاد میں محروم ہو سکتا نہیں ہرگز (۴۸)

فَلَمَّا اعۡتَزَلَهُمۡ وَمَا يَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ وَهَبۡنَا لَهٗۤ اِسۡحٰقَ وَيَعۡقُوۡبَ‌ؕ وَكُلًّا جَعَلۡنَا نَبِيًّا ۝٤٩

پھر ابراہیمؑ نے چھوڑا جو ان لوگوں کو، اور اصنام کو، جن کی خدا کو چھوڑ کر کرتے تھے وہ پوجا، تو فرمائے عطا اسحٰقؑ اور یعقوبؑ ان کو، اور نبی ہم نے بنایا ان کو (۴۹)

وَوَهَبۡنَا لَهُمۡ مِّنۡ رَّحۡمَتِنَا وَجَعَلۡنَا لَهُمۡ لِسَانَ صِدۡقٍ عَلِيًّا ۝٥٠

اور بخشیں انہیں پھر رحمتیں اپنی، اور ان کا ذکرِ خیر اونچا کیا ہم نے (۵۰)

وَاذۡكُرۡ فِى الۡكِتٰبِ مُوۡسٰۤى اِنَّهٗ كَانَ مُخۡلَصًا وَّكَانَ رَسُوۡلًا نَّبِيًّا ۝٥١

(اے مرسلؐ!) اس کتابِ حق میں موسیٰؑ کا بھی کیجے ذکر، بیشک تھے ہمارے وہ رسول اور برگزیدہ اک نبی (۵۱)

وَنَادَيۡنٰهُ مِنۡ جَانِبِ الطُّوۡرِ الۡاَيۡمَنِ وَقَرَّبۡنٰهُ نَجِيًّا ۝٥٢

ہم نے ندا دی ان کو، کوہِ طور کے دائیں کنارے سے، اور ان کو گفتگو کے واسطے بخشا تقرب (۵۲)

وَوَهَبۡنَا لَهٗ مِنۡ رَّحۡمَتِنَاۤ اَخَاهُ هٰرُوۡنَ نَبِيًّا ۝٥٣

اور ان کے بھائی کو بھی اپنی رحمت سے نبوت کی عطا ہم نے (۵۳)

وَاذۡكُرۡ فِى الۡكِتٰبِ اِسۡمٰعِيۡلَ‌ۚ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الۡوَعۡدِ وَكَانَ رَسُوۡلًا نَّبِيًّا ۝٥٤

اور اسمٰعیلؑ کا بھی ذکر کیجے (اے نبیؐ!)، وعدے کے جو سچے تھے، اور وہ تھے ہمارے ہی نبی بھیجے ہوئے (۵۴)

وَكَانَ يَاۡمُرُ اَهۡلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَكَانَ عِنۡدَ رَبِّهٖ

تاکید کرتے تھے ہمیشہ اہلِ خانہ کو نماز اور وہ زکوٰۃ مال کی،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 397 of 2222

مَرْضِيًّا ﴿٥٥﴾

اور تھے پسندیدہ وہ اپنے رب کے (۵۵)

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ ۖ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ﴿٥٦﴾

کیجے یاد آپ ادریسؑ کو بھی، جو بہت سچے نبی تھے (۵۶)

وَّرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ﴿٥٧﴾

اور لیا ہم نے اٹھا ان کو بہت اونچی جگہ (۵۷)

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ۖ وَّمِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْرَآءِيْلَ ۖ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا ۭ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا ﴿٥٨﴾

یہ ایسے پیغمبرؑ ہیں جن پر ہم نے تھا انعام فرمایا،
تھے یہ اولادِ آدمؑ سے، اور ان کی نسل سے،
جن کو سوار اس کشتی (حق) میں کیا ہم نے، کہ جو تھی نوحؑ کی کشتی،
وہ تھے یعقوبؑ و ابراہیمؑ کی اولاد سے،
جن کو ہدایت دی اور ان کو منتخب ہم نے کیا،
ان کو سنائی جب بھی جاتی تھیں خدا کی آیتیں،
تو گڑگڑا کر سجدۂ خالق میں گر جاتے تھے (۵۸)

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ﴿٥٩﴾

ان کے بعد آئے ناخلف وہ جانشیں ان کے،
نماز اپنی جنھوں نے ضائع کر دی،
اور اپنی خواہشاتِ نفس کے وہ لگ گئے پیچھے،
ملے گی عنقریب ان کو سزا اس گمرہی کی حق تعالیٰ سے (۵۹)

اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْـًٔا ﴿٦٠﴾

سوا ان کے، ہوئے تائب جو،
اور ایمان لائے اور جنھوں نے نیکیاں کیں،
بس وہی جنت میں جائیں گے،
نہ حق تلفی ذرا کی جائے گی ان کی (۶۰)

جَنّٰتِ عَدْنِ ۨ الَّتِيْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ بِالْغَيْبِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ وَعْدُهٗ مَاْتِيًّا ﴿٦١﴾

رہیں گے وہ بہشتِ جاودانی میں،
کیا ہے جس کا وعدہ غائبانہ اپنے بندوں سے خدا نے،
اور یقیناً ہونے ہی والا ہے پورا اس کا یہ وعدہ (۶۱)

لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًا ۭ وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ﴿٦٢﴾

سنیں گے وہ نہ کوئی لغو بات اور بس سنیں گے وہ سلام،
ان کے لئے صبح و مسا روزی کا بندوبست ہوگا (۶۲)

تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا ﴿٦٣﴾

ہے یہی جنت، کہ جس کا متقی بندوں کو ہم وارث بنائیں گے (۶۳)

وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ ۚ لَهٗ مَا بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ ۚ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ﴿٦٤﴾

(کہی جبریلؑ نے یہ بات مرسلؐ سے)
اتر سکتے نہیں ہیں ہم فرشتے آپؐ کے رب کی اجازت کے بغیر،
اور جو ہمارے آگے پیچھے اور اس کے درمیاں ہے، سب کا وہ مالک ہے،
اور وہ بھولتا ہرگز نہیں (٦٤)

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ ۚ هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِيًّا ﴿٦٥﴾

جو آسمانوں اور زمیں کا رب ہے،
کیجے بندگی بس اُس کی اور ثابت قدم رہیے،
بھلا ہم نام کوئی جانتے ہیں آپ اس کا؟ (٦٥)

وَيَقُوْلُ الْاِنْسَانُ ءَاِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ حَيًّا ﴿٦٦﴾

اور کہتا ہے یہ انساں،
جب مَیں مر جاؤں تو کیا زندہ کیا جاؤں گا دوبارہ؟ (٦٦)

اَوَلَا يَذْكُرُ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْـًٔا ﴿٦٧﴾

بھلا آتا نہیں کیا یاد انساں کو؟
کہ ہم نے خلق فرمایا تھا پہلے بھی اسے، جب تھا نہ وہ کچھ بھی (٦٧)

فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيٰطِيْنَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ﴿٦٨﴾

قسم ہے آپؐ کے رب کی، انہیں اور سب شیاطیں کو اکٹھا ہم کریں گے،
پھر انہیں گھٹنوں کے بل حاضر کریں گے گرد دوزخ کے (٦٨)

ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا ﴿٦٩﴾

پھر ان کو چھانٹ لیں گے ہر جماعت سے،
کہ ان میں سب سے بڑھ کر کون تھا رحمٰن کا سرکش؟ (٦٩)

ثُمَّ لَنَحْنُ اَعْلَمُ بِالَّذِيْنَ هُمْ اَوْلٰى بِهَا صِلِيًّا ﴿٧٠﴾

ہمیں معلوم ہے، دوزخ میں جانے کا زیادہ مستحق ہے کون ان میں؟ (٧٠)

وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ﴿٧١﴾

اور تم میں سے گزرنے والا ہر اک ہے وہاں سے،
ہے تمہارے رب کا قطعی فیصلہ یہ (٧١)

ثُمَّ نُنَجِّى الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا ﴿٧٢﴾

پھر بچا لیں گے انہیں ہم، متقی ہوں گے جو ان میں،
اور ظالم چھوڑ دیں گے ہم وہاں گھٹنوں کے بل گرتے ہوئے (٧٢)

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا ۙ اَىُّ الْفَرِيْقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا وَّاَحْسَنُ نَدِيًّا ﴿٧٣﴾

اور سامنے ان کے ہماری آیتیں جب پیش کی جاتی ہیں،
یہ کہتے ہیں کافر مومنوں سے،
کس کا رتبہ ہم میں بہتر ہے اور اچھی محفلیں کس کی ہیں؟ (٧٣)

وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَحْسَنُ اَثَاثًا وَّرِءْيًا ﴿٧٤﴾

غارت کر چکے ہیں ان سے پہلے ہم کئی قوموں کو،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 399 of 2222

جوان سے کہیں بڑھ کر سر و سامان اور جاہ و حشم رکھتی تھیں (۷۴)

قُلْ مَنْ كَانَ فِي الضَّلٰلَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا ۚ حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ اِمَّا الْعَذَابَ وَاِمَّا السَّاعَةَ ۭ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضْعَفُ جُنْدًا ۝

کہہ دیجے، جو گمراہی میں ہو، اللہ بھی دیتا رہے گا ڈھیل اسے،
حتیٰ کہ ایسے لوگ خود ہی دیکھ لیتے ہیں،
قیامت کی گھڑی ہو یا عذاب سخت، جس کا اُن سے وعدہ ہے،
انہیں معلوم ہو جاتا ہے تب،
بدتر ہے کون اور کس کا لشکر ہے بہت کمزور؟ (۷۵)

وَيَزِيْدُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا هُدًى ۭ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ مَّرَدًّا ۝

اور جو ہیں ہدایت یافتہ، ان کو ہدایت میں بڑھاتا ہے خدا،
اور نیکیاں، باقی جو رہتی ہیں،
وہی بہتر ہیں انجام اور صلے میں آپؐ کے اللہ کے نزدیک (۷۶)

اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا ۝

کیا دیکھا ہے اس کو آپؐ نے؟ منکر ہماری آیتوں کا جو ہوا،
اور پھر کہا اس نے (قیامت گر ہوئی بھی تو، وہاں بھی)
مجھ کو بخشا جائے گا یہ مال اور اولاد (۷۷)

اَطَّلَعَ الْغَيْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ۝

کیا وہ جانتا ہے غیب؟ یا رحمٰن سے وعدہ کوئی ہے لے چکا؟ (۷۸)

كَلَّا ۭ سَنَكْتُبُ مَا يَقُوْلُ وَنَمُدُّ لَهٗ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ۝

ہرگز نہیں، یہ جو بھی کہتا ہے، اسے ہم لکھ رہے ہیں،
اور بڑھائیں گے عذاب اس کے لئے (۷۹)

وَّنَرِثُهٗ مَا يَقُوْلُ وَيَاْتِيْنَا فَرْدًا ۝

یہ جن کے بارے میں ہے کہتا، ان کے ہوں گے ہم ہی وارث،
اور یہ آئے گا ہمارے پاس تنہا (۸۰)

وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لِّيَكُوْنُوْا لَهُمْ عِزًّا ۝

اور بنا رکھے ہیں اللہ کے سوا معبود ان لوگوں نے،
تاکہ ہوں وہ ان کے واسطے عزت کا باعث (۸۱)

كَلَّا ۭ سَيَكْفُرُوْنَ بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ۝

یوں مگر ہرگز نہیں، منکر پرستش کے وہ ہو جائیں گے ان کی،
اور مخالف ان کے بن جائیں گے الٹے (۸۲)

اَلَمْ تَرَ اَنَّآ اَرْسَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ تَؤُزُّهُمْ اَزًّا ۝

کیا نہیں یہ آپؐ نے دیکھا؟
کہ شیطانوں کو ہم نے کافروں پر چھوڑ رکھا ہے،
جو بہکاتے ہیں ان کو (۸۳)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 400 of 2222

فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ۝

ان کے بارے میں نہ کیجے آپ جلدی،
گن رہے ہیں دن ہم ان کے واسطے (۸۴)

يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ۝

جس دن کریں گے جمع ہم مہماں بنا کر،
بارگاہِ ایزدی میں متقی لوگوں کو (۸۵)

وَّنَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا ۝

اور پیاسے ہی دوزخ کی طرف لے جائیں گے ہم مجرموں کو (۸۶)

لَا يَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ۝

اور سفارش کا کسی کو بھی نہ ہوگا اختیار،
اس کے سوا، اقرار جس نے لے لیا اللہ سے (۸۷)

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ۝

کہتے ہیں (یہودی) یہ، کہ ہے رحمٰن کی اولاد (۸۸)

لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْـــًٔا اِدًّا ۝

(کہہ دیجے) کہ گھڑ لائے ہو تم یہ بات اتنی سخت (۸۹)

تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ۝

ممکن ہے کہ پھٹ جائے فلک، شق ہو زمیں،
اور ریزہ ریزہ ہو کے گر جائیں پہاڑ (۹۰)

اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ۝

اس بات کو سن کر، کہ ہے رحمٰن کی اولاد (۹۱)

وَمَا يَنْۢبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا ۝

اور رحمٰن کے شایانِ شاں ہرگز نہیں ہے یہ، کہ ہو اولاد اسکی (۹۲)

اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّآ اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ۝

آسمانوں اور زمیں میں جس قدر ہیں لوگ،
بندوں کی طرح ہوں گے خدا کے روبرو حاضر (۹۳)

لَقَدْ اَحْصٰىهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا ۝

محیط ان سب پہ ہے وہ اور انہیں اس نے ہے گن رکھا (۹۴)

وَكُلُّهُمْ اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْدًا ۝

یہ سارے روزِ محشر ہونے والے ہیں خدا کے روبرو حاضر (۹۵)

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ۝

جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے نیکیاں کیں، اُن کی الفت
پیدا کر دے گا خدا لوگوں کے دل میں (۹۶)

فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ وَتُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا ۝

(اے پیمبر!) آپ کی ہم نے زباں میں کر دیا آسان قرآں کو،
کہ دیں پرہیزگاروں کو بشارت اور ڈرائیں ہٹ دھرم لوگوں کو آپ (۹۷)

وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ ۭ هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ۝

اور ان سے پہلے کتنی ہی قوموں کو ہم نے کر دیا برباد اور غارت،
بھلا کیا آپ اُن میں سے کسی کو دیکھتے ہیں،
یا کہیں سنتے ہیں آپ ان کی بھنک کوئی؟ (۹۸)

سُوْرَةُ طٰهٰ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّخَمْسٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّثَمَانِ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

طٰهٰ ۝۱

مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى ۝۲

اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ۝۳

تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ۝۴

اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ۝۵

لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى ۝۶

وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفَى ۝۷

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۝۸

وَهَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ۝۹

اِذْ رَاٰ نَارًا فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْٓ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى ۝۱۰

فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِيَ يٰمُوْسٰٓى ۝۱۱

اِنِّيْٓ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۝۱۲

وَاَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوْحٰى ۝۱۳

سورۂ طٰہٰ ۲۰

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

طٰہٰ (۱)

(اے پیغمبرؐ!) نہیں اس واسطے قرآں اتارا آپؐ پر ہم نے

کہ پڑ جائیں مشقت میں (۲)

یہ بلکہ ہے نصیحت کے لئے اس کی، جو ڈرتا ہے خدا سے (۳)

اس کی جانب سے نزول اس کا ہے،

جس نے اونچے اونچے آسمانوں اور زمیں کو خلق فرمایا ہے (۴)

جو رحمٰن ہے اور عرشِ اعظم پر ہے جلوہ گر (۵)

اسی کا ہے جو کچھ ہے آسمانوں اور زمیں پر اور ان کے درمیاں بھی،

اور جو نیچے زمیں کے ہے (۶)

بلند آواز سے بیشک پکاریں (یا پکاریں اس کو آہستہ)،

وہ دل کے بھید اور اس سے بھی پوشیدہ ہر اک شے جانتا ہے خوب (۷)

اللہ کے سوا کوئی نہیں معبودِ برحق،

بہتریں ہیں نام اسی کے واسطے (۸)

کیا آپؐ تک پہنچا ہے موسیٰؑ کا بھی قصہ؟ (۹)

اپنے گھر والوں سے جب کہنے لگے وہ،

تم ذرا ٹھہرو! دکھائی دے رہی ہے آگ مجھ کو،

عین ممکن ہے کہ انگارا کوئی میں اس کا لے آؤں،

یا رستے کی خبر پاؤں (۱۰)

وہاں پہنچے، تو ان کو دی گئی آواز، اے موسیٰؑ! (۱۱)

(سنو!) میں ہی تمہارا رب ہوں،

جوتے دو اتارا پنے، کہ تم ہو وادیٔ اقدس طویٰ میں (۱۲)

اور تمہیں پیغمبری کے واسطے میں نے چنا ہے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 402 of 2222

اب جو تم پر وحی کی جائے، سنو اس کو توجہ سے (۱۳)

اِنَّنِیْۤ اَنَا اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ ۙ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ ۝

یقیناً میں ہوں اللہ، اور نہیں میرے سوا معبود کوئی،
تم کرو میری عبادت، اور میرے ذکر کی خاطر کرو قائم نماز (۱۴)

اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِیَةٌ اَكَادُ اُخْفِیْهَا لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا تَسْعٰى ۝

آنے ہی والی ہے قیامت،
وقت کو جس کے میں پوشیدہ ہی رکھنا چاہتا ہوں،
تاکہ جس نے جو بھی کوشش کی ہے، اس کو اس کا مل جائے صلہ (۱۵)

فَلَا یَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ لَّا یُؤْمِنُ بِهَا وَ اتَّبَعَ هَوٰىهُ فَتَرْدٰى ۝

اس کے یقیں سے روک دے تم کو نہ ایسا شخص،
جو ایماں نہ رکھتا ہو اور اپنی خواہشوں کی پیروی کرتا ہو،
ورنہ تم ہلاک اس طرح ہو جاؤ گے (۱۶)

وَ مَا تِلْكَ بِیَمِیْنِكَ یٰمُوْسٰى ۝

اے موسیٰؑ! یہ دائیں ہاتھ میں کیا ہے تمہارے؟ (۱۷)

قَالَ هِیَ عَصَایَ ۚ اَتَوَكَّؤُا عَلَیْهَا وَ اَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِیْ وَ لِیَ فِیْهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰى ۝

عرض کی موسیٰؑ نے، یہ لاٹھی ہے میری، ٹیک میں اس پر لگاتا ہوں،
اور اپنی بکریوں کے واسطے اس سے ہی پتے جھاڑ لیتا ہوں،
بہت سے اور بھی ہیں فائدے اس کے (۱۸)

قَالَ اَلْقِهَا یٰمُوْسٰى ۝

ہوا ارشاد، اے موسیٰؑ! اسے اب پھینک دو نیچے (۱۹)

فَاَلْقٰىهَا فَاِذَا هِیَ حَیَّةٌ تَسْعٰى ۝

انہوں نے جب زمیں پر اس کو پھینکا،
وہ لگی چلنے یکا یک سانپ بن کر (۲۰)

قَالَ خُذْهَا وَ لَا تَخَفْ ۫ سَنُعِیْدُهَا سِیْرَتَهَا الْاُوْلٰى ۝

پھر ہوا ارشاد، مت کچھ خوف کھاؤ اور اسے پکڑو!
اسے لے آئیں گے ہم پہلی حالت میں (۲۱)

وَ اضْمُمْ یَدَكَ اِلٰى جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَیْضَآءَ مِنْ غَیْرِ سُوْٓءٍ اٰیَةً اُخْرٰى ۝

اور اپنا ہاتھ تم اپنی بغل میں ڈال لو، نکلے گا یہ چمکا ہوا بے عیب بن کر،
دوسرا یہ معجزہ ہے (۲۲)

لِنُرِیَكَ مِنْ اٰیٰتِنَا الْكُبْرَى ۝

ہم تمہیں اپنی نشانی اک سے اک بڑھ کر دکھانا چاہتے ہیں (۲۳)

اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۝

جاؤ اب فرعون کی جانب، کہ وہ ہے سرکشی میں مبتلا (۲۴)

قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ ۝

کہنے لگے موسیٰؑ، اے میرے رب! تو سینہ کھول دے میرا (۲۵)

وَ یَسِّرْ لِیْۤ اَمْرِیْ ۝

جو میرا کام ہے آسان کر دے (۲۶)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 403 of 2222

وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ﴿٢٧﴾
اور گرہ میری زباں کی کھول دے (۲۷)

يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ﴿٢٨﴾
تا کہ سمجھ پائیں یہ لوگ اچھی طرح سے بات میری (۲۸)

وَاجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِيْ ﴿٢٩﴾
اور بنا دے میرے گھر والوں سے تُو،

هٰرُوْنَ اَخِي ﴿٣٠﴾
ہارونؑ، میرے بھائی کو میرا وزیر (۲۹-۳۰)

اشْدُدْ بِهٖٓ اَزْرِيْ ﴿٣١﴾
اور اس سے تو ہمت بندھا میری (۳۱)

وَاَشْرِكْهُ فِيْٓ اَمْرِيْ ﴿٣٢﴾
شریکِ کار کر میرا اسے (۳۲)

كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا ﴿٣٣﴾
تا کہ کریں ہم تیری تسبیح (۳۳)

وَّنَذْكُرَكَ كَثِيْرًا ﴿٣٤﴾
کریں ہم خوب تیرا ذکر (۳۴)

اِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيْرًا ﴿٣٥﴾
بیشک تو ہمارا ہے نگہباں (۳۵)

قَالَ قَدْ اُوْتِيْتَ سُؤْلَكَ يٰمُوْسٰى ﴿٣٦﴾
حق تعالیٰ نے کیا ارشاد، اے موسیٰؑ!
طلب جو بھی کیا تم نے وہ ہم نے دے دیا (۳۶)

وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَيْكَ مَرَّةً اُخْرٰٓى ﴿٣٧﴾
احسان تم پر اور بھی ہم کر چکے ہیں (۳۷)

اِذْ اَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّكَ مَا يُوْحٰٓى ﴿٣٨﴾
جب تمہاری ماں کو یہ الہام فرمایا تھا (۳۸)

اَنِ اقْذِفِيْهِ فِي التَّابُوْتِ فَاقْذِفِيْهِ فِي الْيَمِّ فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ
اس کو رکھ کے اک صندوق میں، دریا کی لہروں میں بہا دو،
پھر اسے ساحل پہ لے جائے گا پانی،

بِالسَّاحِلِ يَاْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّيْ وَعَدُوٌّ لَّهٗ ۭ وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ ۚ
اور اٹھالے گا اسے (فرعون) جو میرا بھی اس کا بھی ہے دشمن،
(اور اے موسیٰ!) مَیں نے تم پر ڈال دی ایسے محبت اپنی جانب سے،

وَلِتُصْنَعَ عَلٰي عَيْنِيْ ﴿٣٩﴾
کہ میرے سامنے ہی ہو تمہاری پرورش (۳۹)

اِذْ تَمْشِيْٓ اُخْتُكَ فَتَقُوْلُ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰي مَنْ يَّكْفُلُهٗ ۭ
اور جو تمہاری تھی بہن، چلتے ہوئے آئی،
تو (یوں فرعون کے وہ اہلِ خانہ سے) لگی کہنے،

فَرَجَعْنٰكَ اِلٰٓى اُمِّكَ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ۭ وَقَتَلْتَ
کہو تو تم کو بتلاؤں؟ کرے جو پرورش اس کی،
چنانچہ اس طرح ہم نے تمہیں پہنچایا اپنی ماں کی آغوشِ محبت میں،

نَفْسًا فَنَجَّيْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنّٰكَ فُتُوْنًا ۭ فَلَبِثْتَ سِنِيْنَ فِيْٓ
کہ وہ غمگیں نہ ہو اور اس کی آنکھیں بھی رہیں ٹھنڈی،
دیا تھا مار جب اک شخص کو تم نے، لیا ہم نے بچا غم سے تمہیں،

اَهْلِ مَدْيَنَ ۙ ثُمَّ جِئْتَ عَلٰي قَدَرٍ يّٰمُوْسٰى ﴿٤٠﴾

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 404 of 2222

اور آزما ہم نے لیا اچھی طرح تم کو،

وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِيْ ﴿٤١﴾

رہے تم اہلِ مدین میں کئی سال،

اور آخر آئے تم اک خاص مدت بعد پھر (۴۰)

اِذْهَبْ اَنْتَ وَاَخُوْكَ بِاٰيٰتِيْ وَلَا تَنِيَا فِيْ ذِكْرِيْ ﴿٤٢﴾

میں نے چنا اپنے لئے تم کو (۴۱)

مری آیات لے کر ساتھ اپنے بھائی کے اب جاؤ!

اور سُستی نہ کرنا ذکر میں میرے (۴۲)

اِذْهَبَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿٤٣﴾

چلو فرعون کے تم پاس، وہ سرکش بہت ہے (۴۳)

فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى ﴿٤٤﴾

اس کو سمجھاؤ بہت نرمی سے،

شاید دھیان دے وہ، یا وہ ڈر جائے (۴۴)

قَالَا رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَآ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى ﴿٤٥﴾

کہا دونوں نے، اے رب! ڈر ہمیں ہے، وہ نہ ہم پر ظلم ڈھائے،

یا نہ اپنی سرکشی میں حد سے بڑھ جائے (۴۵)

قَالَ لَا تَخَافَآ اِنَّنِيْ مَعَكُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰى ﴿٤٦﴾

ہوا ارشاد یوں،

مت خوف کھاؤ تم، تمہارے ساتھ ہوں میں اور سنتا دیکھتا ہوں میں (۴۶)

فَاْتِيٰهُ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّكَ فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ ۭ قَدْ جِئْنٰكَ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ ۭ وَالسَّلٰمُ عَلٰي مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ﴿٤٧﴾

کہو اس سے، کہ پیغمبر ہیں تیرے رب کے ہم،

جو قوم اسرائیل ہے، تو بھیج دے اس کو ہمارے ساتھ،

اور ان کی سزائیں ختم کر،

آئے ہیں لے کر ہم نشانی تیرے رب کی،

ہے سلام اس شخص کی خاطر، ہدایت کو جو اپنائے (۴۷)

اِنَّا قَدْ اُوْحِيَ اِلَيْنَآ اَنَّ الْعَذَابَ عَلٰي مَنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿٤٨﴾

ہمیں یہ کی گئی ہے وحی،

جو جھٹلائے، منہ موڑے، تو اس کے واسطے ہے اک عذاب سخت (۴۸)

قَالَ فَمَنْ رَّبُّكُمَا يٰمُوْسٰى ﴿٤٩﴾

پھر فرعون نے پوچھا کہ اے موسیٰؑ! تمہارا کون ہے رب؟ (۴۹)

قَالَ رَبُّنَا الَّذِيْٓ اَعْطٰى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى ﴿٥٠﴾

وہ لگے کہنے، ہمارا رب ہے وہ،

جس نے عطا ہر شے کو کی ہے اس کی صورت،

پھر دکھایا راستہ اس کو (۵۰)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 405 of 2222

قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰى ﴿٥١﴾

کہا اس نے، بتاؤ! اگلی قوموں کا ذرا احوال (۵۱)

قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ فِيْ كِتٰبٍ ۚ لَا يَضِلُّ رَبِّيْ وَلَا يَنْسَى ﴿٥٢﴾

موسیٰؑ نے کہا، یہ علم میرے رب کو ہے، جو اک نوشتے میں لکھا ہے،
اور بہکتا ہے مرا رب اور نہ ہرگز بھولتا ہے وہ (۵۲)

الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّسَلَكَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا وَّ
اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۭ فَاَخْرَجْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ
شَتّٰى ﴿٥٣﴾

زمیں کو فرش کی صورت بنایا ہے اسی نے،
اور اس میں راستے اس نے بنائے ہیں تمہارے واسطے،
برسایا پانی آسمانوں سے اسی نے،
اور پھر اس سے کئی اقسام کے پودے بھی ہیں پیدا کئے اس نے (۵۳)

كُلُوْا وَارْعَوْا اَنْعَامَكُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى ﴿٥٤﴾

کہ تم یہ خود بھی کھاؤ اور چوپایوں کو بھی اپنے چراؤ،
بالیقیں اس میں نشانی عقلمندوں کے لئے ہے
اک سے اک بڑھ کر (۵۴)

(خدا ارشاد فرماتا ہے، اے لوگو!)
مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ﴿٥٥﴾

تمہیں پیدا کیا ہے اس زمیں سے ہم نے،
اور پھر اس میں ہی لوٹائیں گے تم کو،
اور اس سے ہی دوبارہ پھر نکالیں گے تمہیں (۵۵)

وَلَقَدْ اَرَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَاَبٰى ﴿٥٦﴾

فرعون کو ہم نے دکھائی اک سے اک بڑھ کر نشانی اپنی قدرت کی،
مگر جھٹلایا اس نے اور کیا انکار (۵۶)

قَالَ اَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا مِنْ اَرْضِنَا بِسِحْرِكَ يٰمُوْسٰى ﴿٥٧﴾

وہ کہنے لگا، موسیٰؑ! یہاں آیا ہے کیا تو اس لئے،
تاکہ ہمارے ملک سے ہم کو نکالے اپنے جادو سے؟ (۵۷)

فَلَنَاْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهٖ فَاجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَوْعِدًا لَّا نُخْلِفُهٗ
نَحْنُ وَلَآ اَنْتَ مَكَانًا سُوًى ﴿٥٨﴾

تو اچھا، ہم بھی تیرے سامنے لائیں گے اس جیسا ہی جادو،
اس لئے تو کر مقرر اب مقام و وقت اس کے واسطے،
تاکہ رہیں ہم اور تو بھی اس پہ قائم، یہ کھلے میدان میں ہوگا (۵۸)

قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّيْنَةِ وَاَنْ يُّحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى ﴿٥٩﴾

کہا موسیٰؑ نے، یوم عید پر سب دن چڑھے ہی جمع ہو جائیں (۵۹)

فَتَوَلّٰى فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهٗ ثُمَّ اَتٰى ﴿٦٠﴾

گیا فرعون واپس،
اور پھر وہ اپنے ہتھکنڈوں کو لے کر آ گیا میداں میں (۶۰)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 406 of 2222

قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰى وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ ۚ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى ﴿٦١﴾

موسیٰؑ نے کہا (جادوگروں سے)،
آ چکی شامت تمہاری، افترا پردازیاں جھوٹی خدا پر مت کرو،
غارت کرے گا وہ عذابِ سخت سے تم کو،
کہ جس نے افترا پردازیاں کیں،
وہ نہ ہوگا کامیاب و کامراں (٦١)

فَتَنَازَعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ وَاَسَرُّوا النَّجْوٰى ﴿٦٢﴾

پھر وہ جھگڑنے لگ گئے
اور چپکے چپکے مشورہ کرنے لگے باہم (٦٢)

قَالُوْٓا اِنْ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ يُرِيْدٰنِ اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى ﴿٦٣﴾

لگے فرعون سے کہنے، کہ یہ دونوں ہیں جادوگر،
اور ان کا ہے ارادہ، اپنے جادو سے تمہیں باہر نکالیں ملک سے یہ،
اور کریں برباد مذہب کو تمہارے (٦٣)

فَاَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا ۚ وَقَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلٰى ﴿٦٤﴾

تم کوئی داؤ اٹھا رکھو نہ اپنا، آؤ صف بندی سے،
غالب آ گیا جو آج، ہوگا کامیاب و کامراں (٦٤)

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى ﴿٦٥﴾

اور پھر کہا موسیٰؑ سے،
اے موسیٰؑ! کوئی شے پھینک پہلے تُو کہ ہم پھینکیں زمین پر کچھ (٦٥)

قَالَ بَلْ اَلْقُوْا ۚ فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى ﴿٦٦﴾

کہا موسیٰؑ نے، پہلے تم ہی پھینکو،
اب تو موسیٰؑ نے یہ دیکھا،
رسیاں اور لکڑیاں جادو سے ان کے چل رہی ہیں (٦٦)

فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى ﴿٦٧﴾

وہ ڈرے دل میں (٦٧)

قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ﴿٦٨﴾

تو فرمایا یہ ہم نے، مت ذرا بھی خوف کھاؤ،
غالب و برتر رہو گے تم ہی اے موسیٰؑ! (٦٨)

وَاَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا ۭ اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ ۭ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُ حَيْثُ اَتٰى ﴿٦٩﴾

تمہارے ہاتھ میں لاٹھی ہے جو، تم پھینک دو نیچے،
کہ یہ کرتب سبھی ان کا نگل جائے،
فقط جادو ہے یہ، اور سرخرو ہوتا نہیں جادو کبھی (٦٩)

فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَمُوْسٰى ﴿٧٠﴾

(جب یوں ہوا) تو گر گئے سجدے میں جادوگر،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 407 of 2222

قَالَ اٰمَنۡتُمۡ لَهٗ قَبۡلَ اَنۡ اٰذَنَ لَكُمۡ ؕ اِنَّهٗ لَكَبِيۡرُكُمُ الَّذِىۡ عَلَّمَكُمُ السِّحۡرَ ۚ فَلَاُقَطِّعَنَّ اَيۡدِيَكُمۡ وَاَرۡجُلَكُمۡ مِّنۡ خِلَافٍ وَّلَاُصَلِّبَنَّكُمۡ فِىۡ جُذُوۡعِ النَّخۡلِ ۫ وَلَتَعۡلَمُنَّ اَيُّنَاۤ اَشَدُّ عَذَابًا وَّاَبۡقٰى ﴿۷۱﴾

لگے کہنے کہ ہم ایمان لائے موسیٰؑ وہارونؑ کے رب پر (۷۰)
کہا فرعون نے، میری اجازت کے بغیر ایمان لے آئے ہو تم اس پر،
تمہارا یہ گرو لگتا ہے، تم کو جس نے سکھلایا ہے سب جادو،
تمہارے ہاتھ پاؤں کاٹ کر تم کو میں سولی پر چڑھاؤں گا،
تو پھر معلوم ہو جائے گا، کس کی ہے سزا بھاری (۷۱)

قَالُوۡا لَنۡ نُّؤۡثِرَكَ عَلٰى مَا جَآءَنَا مِنَ الۡبَيِّنٰتِ وَالَّذِىۡ فَطَرَنَا فَاقۡضِ مَاۤ اَنۡتَ قَاضٍ ؕ اِنَّمَا تَقۡضِىۡ هٰذِهِ الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا ﴿۷۲﴾

وہ یہ کہنے لگے، ممکن نہیں یہ، ہم تجھے ترجیح دیں ایسی دلیلوں پر،
ہمارے سامنے جو آ چکی ہیں،
اور اس خالق پہ، جس نے خلق فرمایا ہے ہم کو،
تو جو کر سکتا ہے کر لے، حکم تیرا صرف اس دنیا میں ہے (۷۲)

اِنَّاۤ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغۡفِرَ لَنَا خَطٰيٰنَا وَمَاۤ اَكۡرَهۡتَنَا عَلَيۡهِ مِنَ السِّحۡرِ ؕ وَاللّٰهُ خَيۡرٌ وَّاَبۡقٰى ﴿۷۳﴾

ایمان ہم لے آئے ہیں اب اپنے رب پر،
بخش دے وہ دے گا خطاؤں کو ہماری،
اور اس جادو کو بھی، جس پر ہمیں مجبور تو کرتا رہا،
اور ہے خدا ہی سب سے بہتر اور ہمیشہ کے لئے باقی (۷۳)

اِنَّهٗ مَنۡ يَّاۡتِ رَبَّهٗ مُجۡرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ ؕ لَا يَمُوۡتُ فِيۡهَا وَلَا يَحۡيٰى ﴿۷۴﴾

جو مجرم بن کے آئے گا خدا کے پاس، دوزخ اس کی خاطر ہے،
مرے گا وہ، نہ زندہ ہی رہے گا وہ جہاں (۷۴)

وَمَنۡ يَّاۡتِهٖ مُؤۡمِنًا قَدۡ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الۡعُلٰى ﴿۷۵﴾

اور جو بھی مومن آئے گا اعمال صالح ساتھ لے کر،
اس کی خاطر ہیں بلند و بالا درجے (۷۵)

جَنّٰتُ عَدۡنٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا ؕ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا مَنۡ تَزَكّٰى ﴿۷۶﴾

دائمی وہ جنتیں ہیں، جن کے نیچے ہیں رواں نہریں،
رہے گا وہ ہمیشہ کے لئے ان میں،
یہی انعام ہے اس کا، ہوا جو پاک و پاکیزہ (۷۶)

وَلَقَدۡ اَوۡحَيۡنَاۤ اِلٰى مُوۡسٰٓى ۙ اَنۡ اَسۡرِ بِعِبَادِىۡ فَاضۡرِبۡ لَهُمۡ طَرِيۡقًا فِى الۡبَحۡرِ يَبَسًا ۙ لَّا تَخٰفُ دَرَكًا وَّلَا تَخۡشٰى ﴿۷۷﴾

اتاری وحی موسیٰؑ کی طرف ہم نے،
کہ تم بندوں کو میرے لے کے راتوں رات نکلو،
اور ان کے واسطے دریا میں (لاٹھی مار کر اپنی) بنا لو راستہ سوکھا،
کسی کے آ پکڑنے کا، نہ ہوگا غرق ہونے کا تمہیں خطرہ (۷۷)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 408 of 2222

فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ فَغَشِيَهُمْ مِّنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ ﴿٧٨﴾

تعاقب لشکروں سے جب کیا فرعون نے ان کا،
تو دریا چھا گیا ان لشکروں پر (۷۸)

وَاَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهٗ وَمَا هَدٰى ﴿٧٩﴾

اور کیا گمراہ اپنی قوم کو فرعون نے، رستہ نہ دکھلایا انہیں سیدھا (۷۹)

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ قَدْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ عَدُوِّكُمْ وَوٰعَدْنٰكُمْ جَانِبَ الطُّوْرِ الْاَيْمَنَ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ﴿٨٠﴾

(کہا ہم نے انہیں) اے قومِ اسرائیل! دشمن سے تمہیں ہم نے بچایا،
طور کی دائیں طرف توریت دینے کے لئے ہم نے مقرر کی،
اتارا من وسلویٰ بھی (۸۰)

كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَلَا تَطْغَوْا فِيْهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِيْ ۚ وَمَنْ يَّحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِيْ فَقَدْ هَوٰى ﴿٨١﴾

(دیا یہ حکم) کھاؤ تم ہماری دی ہوئی پاکیزہ روزی سے،
بڑھو حد سے نہ ہرگز، ورنہ اترے گا غضب تم پر مرا،
اور جس پہ نازل ہو غضب میرا، یقیناً وہ ہوا برباد (۸۱)

وَاِنِّيْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى ﴿٨٢﴾

ہاں، بیشک انہیں میں بخش دیتا ہوں،
کریں توبہ جو اور ایمان لائیں اور عمل صالح کریں،
اور جو رہیں راہِ ہدایت پر (۸۲)

وَمَآ اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوْسٰى ﴿٨٣﴾

(کہا ہم نے) اے موسیٰؑ!
کون سی شے قوم سے اپنی تمہیں لے آئی جلدی؟ (۸۳)

قَالَ هُمْ اُولَآءِ عَلٰٓى اَثَرِيْ وَعَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى ﴿٨٤﴾

وہ لگے کہنے، کہ وہ بھی میرے پیچھے ہیں،
اے رب! میں نے تو جلدی اس لئے کی، تاکہ تُو خوش ہو (۸۴)

قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْ بَعْدِكَ وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ ﴿٨٥﴾

تو پھر ہم نے کہا ان سے،
تمہارے بعد ڈالا آزمائش میں انہیں ہم نے،
انہیں بہکا دیا ہے سامری نے (۸۵)

فَرَجَعَ مُوْسٰٓى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۚ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ وَعْدًا حَسَنًا ۚ اَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ اَمْ اَرَدْتُّمْ اَنْ يَّحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَخْلَفْتُمْ مَّوْعِدِيْ ﴿٨٦﴾

سخت غصے میں جو موسیٰؑ لوٹ کر آئے، تو یہ کہنے لگے، اے قوم!
کیا اچھا نہیں وعدہ تمہارے رب نے فرمایا تمہارے ساتھ؟
کیا لمبی تمہیں مدت ہوئی محسوس؟
تم تو چاہتے ہو، تم پہ نازل ہو غضب رب کا،
کہ تم نے مجھ سے کی وعدہ خلافی (۸۶)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 409 of 2222

قَالُوْا مَآ اَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا وَلٰكِنَّا حُمِّلْنَآ اَوْزَارًا مِّنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ فَقَذَفْنٰهَا فَكَذٰلِكَ اَلْقَى السَّامِرِيُّ ﴿٨٧﴾

وہ لگے کہنے، نہیں دانستہ کی وعدہ خلافی ہم نے،
بلکہ زیوروں کا بوجھ تھا،
ڈالا جو ہم نے (آگ میں) اور سامری نے بھی کیا ایسا (۸۷)

فَاَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ فَقَالُوْا هٰذَآ اِلٰهُكُمْ وَاِلٰهُ مُوْسٰى فَنَسِيَ ﴿٨٨﴾

پھر اس نے ایک بچھڑے کو بنایا، جس میں تھی آواز بھی،
لوگوں سے پھر کہنے لگا وہ، یہ تمہارا اور موسیٰ کا بھی ہے معبود،
لیکن وہ اسے ہیں بھول بیٹھے (۸۸)

اَفَلَا يَرَوْنَ اَلَّا يَرْجِعُ اِلَيْهِمْ قَوْلًا ۙ وَّلَا يَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ﴿٨٩﴾

ان کو اتنی بھی نہیں سوجھی،
کہ یہ بچھڑا کسی بھی بات کا دیتا نہیں ان کو جواب،
اور دے نہیں سکتا انہیں نفع وضرر کوئی (۸۹)

وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هٰرُوْنُ مِنْ قَبْلُ يٰقَوْمِ اِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهٖ ۚ وَاِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُوْنِيْ وَاَطِيْعُوْٓا اَمْرِيْ ﴿٩٠﴾

یہ ان سے پہلے ہی ہارونؑ کہہ بیٹھے تھے،
میری قوم کے لوگو! یہ بچھڑا ہے تمہاری آزمائش،
اور تمہارا رب فقط رحمٰن ہے، تم پیروی میری کرو، مانو کہا میرا (۹۰)

قَالُوْا لَنْ نَّبْرَحَ عَلَيْهِ عٰكِفِيْنَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْنَا مُوْسٰى ﴿٩١﴾

مگر کہنے لگے وہ، واپسی تک ہم تو موسیٰ کی،
کریں گے اس کی ہی پوجا (۹۱)

قَالَ يٰهٰرُوْنُ مَا مَنَعَكَ اِذْ رَاَيْتَهُمْ ضَلُّوْٓا ﴿٩٢﴾

کہا موسیٰ نے، اے ہارونؑ!
انہیں گمراہ جب دیکھا تھا، پھر کس چیز نے روکا تمہیں؟ (۹۲)

اَلَّا تَتَّبِعَنِ ۭ اَفَعَصَيْتَ اَمْرِيْ ﴿٩٣﴾

پیچھے نہیں میرے چلے تم، اور نافرمان بن بیٹھے مرے (۹۳)

قَالَ يَبْنَؤُمَّ لَا تَاْخُذْ بِلِحْيَتِيْ وَلَا بِرَاْسِيْ ۚ اِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تَقُوْلَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِيْ ﴿٩٤﴾

ہارون یہ کہنے لگے، بھائی!
نہ یوں پکڑیں مری داڑھی، نہ کھینچیں بال یوں سر کے،
مجھے ڈر تھا، مبادا آپ کہہ دیں،
قومِ اسرائیل میں اک تفرقہ پیدا کیا تم نے،
نہ میری بات کو ملحوظ کچھ رکھا (۹۴)

قَالَ فَمَا خَطْبُكَ يٰسَامِرِيُّ ﴿٩٥﴾

تو موسیٰ نے کہا پھر سامری سے، ماجرا کیا ہے یہ؟ (۹۵)

قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوْا بِهٖ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ

وہ بولا، مجھے وہ شے نظر آئی، دکھائی دی نہ جو اُن کو،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 410 of 2222

فَنَبَذْتُهَا وَكَذٰلِكَ سَوَّلَتْ لِيْ نَفْسِيْ ﴿٩٦﴾

(چلے جاتے تھے جبریلؑ امیں)
رب کے فرستادہ مقدس اس فرشتے کے قدم کی خاک سے مٹھی بھری میں نے،
اور اس بچھڑے کے قالب میں جوڈالی،
یہ لگا پھر بولنے، یوں مجھ کو یہ اچھا لگا (۹۶)

قَالَ فَاذْهَبْ فَاِنَّ لَكَ فِي الْحَيٰوةِ اَنْ تَقُوْلَ لَا مِسَاسَ ۖ وَاِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهٗ ۚ وَانْظُرْ اِلٰٓى اِلٰهِكَ الَّذِيْ ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا ۭ لَنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ فِي الْيَمِّ نَسْفًا ﴿٩٧﴾

کہنے لگے موسیٰؑ، کہ جا اب یہ سزا دنیا میں ہے تیری،
کہ تو کہتا رہے (لوگوں سے) مت چھونا مجھے، (ورنہ بخار آجائے گا تم کو)
اور اک وعدہ عذاب آخرت کا بھی ہے، ٹل سکتا نہیں جو،
اور اس معبود کو بھی دیکھنا، جس کی پرستش پر تھا تو قائم،
ہم اس کو بھی جلا کر راکھ کر ڈالیں گے،
اور وہ راکھ اُڑا کر ہم بہا ڈالیں گے دریا میں (۹۷)

اِنَّمَآ اِلٰهُكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ﴿٩٨﴾

حقیقت میں تو ہے معبودِ برحق صرف اللہ ہی تمہارا،
اور سوائے اس کے کوئی بھی عبادت کے نہیں لائق،
اسی کا علم ہے ہر چیز پر حاوی (۹۸)

كَذٰلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَاۗءِ مَا قَدْ سَبَقَ ۚ وَقَدْ اٰتَيْنٰكَ مِنْ لَّدُنَّا ذِكْرًا ﴿٩٩﴾

(اے مرسلؐ!) یوں بیاں کرتے ہیں گزرے واقعے ہم آپؐ سے،
اور آپؐ کو بخشی ہے اپنی بارگاہِ خاص سے ہم نے نصیحت کی کتاب (۹۹)

مَنْ اَعْرَضَ عَنْهُ فَاِنَّهٗ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وِزْرًا ﴿١٠٠﴾

اس سے جو منہ پھیرے گا،
روزِ آخرت لادے ہوئے ہوگا وہ بھاری بوجھ (۱۰۰)

خٰلِدِيْنَ فِيْهِ ۭ وَسَاۗءَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حِمْلًا ﴿١٠١﴾

اور ایسے لوگ ہوں گے پھر ہمیشہ کے لئے اس حال میں،
اور حشر کے دن بوجھ بھی ہوگا نہایت ہی برا ان کے لئے (۱۰۱)

يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ ۭ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَىِٕذٍ زُرْقًا ﴿١٠٢﴾

جب صور پھونکا جائے گا،
ہم مجرموں کو کر کے اندھا گھیر لائیں گے (۱۰۲)

يَّتَخَافَتُوْنَ بَيْنَهُمْ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا عَشْرًا ﴿١٠٣﴾

وہ چپکے چپکے باہم کہہ رہے ہوں گے
کہ ہم دنیا میں دس دن ہی رہے ہوں گے (۱۰۳)

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ اِذْ يَقُوْلُ اَمْثَلُهُمْ طَرِيْقَةً اِنْ لَّبِثْتُمْ

کہیں گے جو وہ، اس کو جانتے ہیں ہم،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 411 of 2222

اِلَّا يَوْمًا ﴿١٠٤﴾

بہت ہشیار ہوگا ان میں جو،
ان سے کہے گا، تم تو اک دن ہی رہے ہو گے (۱۰۴)

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا ﴿١٠٥﴾

(اے پیغمبرؐ!) پہاڑوں کے یہ بارے میں اگر پوچھیں،
تو کہہ دیجے،
اڑا دے گا مرا رب ریزہ ریزہ کر کے ان کو حشر کے دن (۱۰۵)

فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ﴿١٠٦﴾

اور زمیں کو صاف میداں کر کے چھوڑے گا (۱۰۶)

لَّا تَرٰى فِيْهَا عِوَجًا وَّلَآ اَمْتًا ﴿١٠٧﴾

نہ جس میں آپؐ دیکھیں گے کجی کوئی،
اور اونچی اور نہ نیچی ہی کہیں ہوگی زمیں (۱۰۷)

يَوْمَئِذٍ يَّتَّبِعُوْنَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهٗ ۚ وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا ﴿١٠٨﴾

اور لوگ اک آواز کے پیچھے چلیں گے سب،
اکڑ ہوگی نہ ان میں کچھ،
صدائیں پست ہو جائیں گی سب اللہ کے آگے،
سوا سرگوشیوں کے کچھ نہ پھر دے گا سنائی (۱۰۸)

يَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِيَ لَهٗ قَوْلًا ﴿١٠٩﴾

اور کسی کی کچھ سفارش کام آئے گی نہ اس دن،
ہاں، جسے اللہ اجازت دے (سفارش کی)،
اور اس کا بات کرنا ہو پسند اس کو (۱۰۹)

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا ﴿١١٠﴾

جو لوگوں کے ہے آگے اور پیچھے اس کو اللہ جانتا ہے،
اور ان کا علم حاوی ہو نہیں سکتا کبھی اس پر (۱۱۰)

وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ۭ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ﴿١١١﴾

سبھی کے منہ خدائے زندہ و پائندہ کے آگے،
ادب سے جھک رہے ہوں گے،
یقیناً وہ ہوا برباد، جس نے ظلم کو لادا (۱۱۱)

وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخٰفُ ظُلْمًا وَّلَا هَضْمًا ﴿١١٢﴾

جو نیک اعمال کا حامل ہے اور مومن ہے،
اس کو ڈر نہیں ہوگا کسی بھی ظلم و حق تلفی کا (۱۱۲)

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا وَّصَرَّفْنَا فِيْهِ مِنَ الْوَعِيْدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ اَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ﴿١١٣﴾

اور یوں آپ پر قرآن عربی میں اتارا ہم نے،
اور اس میں عذاب سخت کے وعدے بیاں ہم نے کیے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 412 of 2222

تا کہ بنیں یہ متقی، یا ان کے دل میں ایک عبرت یہ کرے پیدا (۱۱۳)

فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰٓى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ ۚ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ﴿١١٤﴾

ہے اونچی شان والا اور حقیقی بادشاہ اللہ،
مت جلدی کریں قرآن پڑھنے میں،
کہ جب تک آپؐ کو جو وحی کی جاتی ہے وہ پوری نہ ہو جائے،
دعا کیجے کہ اے رب! علم میں میرے اضافہ کر (۱۱۴)

وَلَقَدْ عَهِدْنَآ اِلٰٓى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ﴿١١٥﴾

لیا تھا عہد جب آدمؑ سے ہم نے، وہ گئے بھول،
اور کچھ عزم و ثبات ان میں نہ پایا ہم نے (۱۱۵)

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ اَبٰى ﴿١١٦﴾

جب ہم نے فرشتوں سے کہا، سجدہ کرو آدمؑ کو،
سارے جھک گئے سجدے میں شیطاں کے سوا، اس نے کیا انکار (۱۱۶)

فَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى ﴿١١٧﴾

پھر ہم نے کہا آدمؑ سے،
بیشک یہ جو ہے (شیطاں) تمہارا اور بیوی کا تمہاری ہے یہ دشمن،
اور کہیں ایسا نہ ہو، تم کو یہ جنت سے نکلوا دے، مصیبت میں تمہیں ڈالے (۱۱۷)

اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَلَا تَعْرٰى ﴿١١٨﴾

یہاں آرام ہے تم کو، کہ تم بھوکے رہو گے اور نہ ننگے (۱۱۸)

وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَلَا تَضْحٰى ﴿١١٩﴾

اور نہ پیاسے ہی رہو گے اور نہ گرمی ہی ستائے گی تمہیں ہرگز (۱۱۹)

فَوَسْوَسَ اِلَيْهِ الشَّيْطٰنُ قَالَ يٰٓاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰي شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى ﴿١٢٠﴾

مگر شیطان نے ان کے دلوں میں وسوسہ ڈالا،
لگا کہنے،
شجر تم کو بتاتا ہوں ہمیشہ رہنے والی زندگی اور بادشاہی کا (۱۲۰)

فَاَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ۭ وَعَصٰٓى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ﴿١٢١﴾

جب اس سے کھا لیا دونوں نے پھل، تو کھل گیا پردہ،
لگے جنت کے پتوں سے بدن کو ڈھانپنے اپنے،
ہوئی لغزش جو حکمِ رب میں آدمؑ سے،
تو یوں وہ ہو گئے بے راہ (۱۲۱)

ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدٰى ﴿١٢٢﴾

پھر اُن کو نوازا اُن کے رب نے اور کی توبہ قبول ان کی،
اور اُن کی رہنمائی کی (۱۲۲)

قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ

ہوا ارشاد، اتر جاؤ یہاں سے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 413 of 2222

مِّنِّیْ هُدًی ۙ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَایَ فَلَا یَضِلُّ وَلَا یَشْقٰی ﴿۱۲۳﴾

ایک دوجے کے ہو تم آپس میں دشمن،
جب کبھی پہنچے ہدایت میری جانب سے تمہارے پاس،
تو جو پیروی اس کی کرے گا،
وہ نہ بہکے گا نہ وہ تکلیف میں ہرگز پڑے گا (۱۲۳)

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِیْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِیْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَعْمٰی ﴿۱۲۴﴾

اور جو منہ پھیرے گا میری یاد سے،
اس کی رہے گی زندگی عسرت میں،
اور اندھا بنا کر ہم اٹھائیں گے اسے محشر میں (۱۲۴)

قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِیْۤ اَعْمٰی وَقَدْ كُنْتُ بَصِیْرًا ﴿۱۲۵﴾

پھر وہ یہ کہے گا، کیوں مجھے اندھا بنا کر ہے اٹھایا اے خدا؟
میں تو سبھی کچھ دیکھتا تھا (۱۲۵)

قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰیٰتُنَا فَنَسِیْتَهَا ۚ وَكَذٰلِكَ الْیَوْمَ تُنْسٰی ﴿۱۲۶﴾

اس کو آئے گا جواب ایسے،
کہ جیسے تو ہماری آیتوں کو بھول بیٹھا تھا، بھلا تجھ کو دیا جائے گا آج (۱۲۶)

وَكَذٰلِكَ نَجْزِیْ مَنْ اَسْرَفَ وَلَمْ یُؤْمِنْۢ بِاٰیٰتِ رَبِّهٖ ؕ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَاَبْقٰی ﴿۱۲۷﴾

اور یوں ہی ہم دیتے ہیں ہر اس شخص کو بدلہ، گزر جائے جو حد سے،
اور نہ جو ایمان لائے اپنے رب کی آیتوں پر،
آخرت کا جو عذاب سخت ہے، باقی سدا وہ رہنے والا ہے (۱۲۷)

اَفَلَمْ یَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ یَمْشُوْنَ فِیْ مَسٰكِنِهِمْ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی النُّهٰی ﴿۱۲۸﴾

نہیں اس بات نے کیا رہنمائی کی کبھی ان کی؟
کہ ہم نے ان سے پہلے کر دیا غارت بہت سی بستیوں کو،
جن کے رہنے کی جگہ یہ چل رہے ہیں،
عقلمندوں کے لئے ان میں نشانی اک سے اک بڑھ کر ہے (۱۲۸)

وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَّاَجَلٌ مُّسَمًّی ﴿۱۲۹﴾

گر یہ آپؐ کے رب کی طرف سے طے نہ ہوتا،
تو عذاب اس وقت آ جاتا (۱۲۹)

فَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ وَمِنْ اٰنَآئِ الَّیْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰی ﴿۱۳۰﴾

(اے پیغمبرؐ!) کریں صبر ان کی باتوں پر
اور اپنے رب کی تسبیح و ثنا کرتے رہیں،
سورج نکلنے اور اس کے ڈوبنے سے قبل،
اور اوقاتِ شب میں اور پھر دن کے کناروں پر بھی،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 414 of 2222

تا کہ آپ ہو جائیں نہال (۱۳۰)

وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيهِ ۚ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ ﴿١٣١﴾

اور آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھیں آپ اُن چیزوں کی جانب،
زینتِ دنیا کی خاطر ہم نے جو لوگوں کو دی ہیں، تا کہ ان کو آزمائیں ہم،
(حقیقت میں) جو روزی آپ کے رب کی عطا کردہ ہے،
بہتر اور باقی رہنے والی ہے (۱۳۱)

وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ۖ لَا نَسْأَلُكَ رِزْقًا ۖ نَّحْنُ نَرْزُقُكَ ۗ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوَىٰ ﴿١٣٢﴾

رہیں پابند خود اور اپنے گھر والوں کو دیں حکمِ نماز،
اور آپ سے روزی طلب کرتے نہیں کچھ ہم،
کہ خود دیتے ہیں روزی آپ کو،
اور آخرت میں بول بالا ہے، تو بس پرہیزگاری کا (۱۳۲)

وَقَالُوا لَوْلَا يَأْتِينَا بِآيَةٍ مِّن رَّبِّهِ ۚ أَوَلَمْ تَأْتِهِم بَيِّنَةُ مَا فِي الصُّحُفِ الْأُولَىٰ ﴿١٣٣﴾

یہ کہتے ہیں،
کہ پیغمبرؐ نشانی کیوں نہیں لائے کوئی رب کی طرف سے؟
کیا نہیں پہنچی نشانی ان کے پاس اگلی کتابوں کی؟ (۱۳۳)

وَلَوْ أَنَّا أَهْلَكْنَاهُم بِعَذَابٍ مِّن قَبْلِهِ لَقَالُوا رَبَّنَا لَوْلَا أَرْسَلْتَ إِلَيْنَا رَسُولًا فَنَتَّبِعَ آيَاتِكَ مِن قَبْلِ أَن نَّذِلَّ وَنَخْزَىٰ ﴿١٣٤﴾

پیغمبر بھیجنے سے قبل ہی گر ہم عذاب سخت سے کرتے ہلاک ان کو،
تو یہ کہتے کہ اے رب! اپنا پیغمبر نہ بھیجا کیوں ہمارے پاس تو نے؟
پیروی کرتے تری آیات کی ہم
اس ذلت اور رسوائی سے پہلے (۱۳۴)

قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوا ۖ فَسَتَعْلَمُونَ مَنْ أَصْحَابُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدَىٰ ﴿١٣٥﴾

آپ کہہ دیجے، کہ ہر اک منتظر انجام کا ہے، منتظر تم بھی رہو،
اور جلد ہی تم جان لو گے، کون سیدھی راہ پر ہیں؟
اور ہدایت یافتہ ہیں کون سے بندے؟ (۱۳۵)

پارہ ۱۷

سورۂ انبیاء ۲۱

سُوْرَةُ الْاَنْبِيَآءِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّاثْنَا عَشَرَةَ اٰيَةً وَّسَبْعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ﴿١﴾

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے
بہت نزدیک ہے وقتِ حساب،
اور لوگ غفلت میں ہیں منہ موڑے ہوئے (۱)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 415 of 2222

مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ اِلَّا اسْتَمَعُوْهُ وَ هُمْ يَلْعَبُوْنَ ۙ﴿۲﴾

اور جو نصیحت بھی نئی آتی ہے ان کے پاس، ان کے رب کی جانب سے، اسے سنتے ہیں جب، اس کی اڑاتے ہیں ہنسی (۲)

لَاهِيَةً قُلُوْبُهُمْ ؕ وَ اَسَرُّوا النَّجْوَى ۖ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۖ هَلْ هٰذَاۤ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۚ اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَ اَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ۝

دل ان کے آخرت کے خوف سے بالکل ہیں غافل، اور یوں سرگوشیاں کرتے ہیں چپکے چپکے یہ ظالم، کہ تم جیسا ہی یہ اک آدمی ہے، پھر بھی جادو کے اثر میں دیدہ و دانستہ آ جاتے ہو کیوں؟ (۳)

قٰلَ رَبِّيْ يَعْلَمُ الْقَوْلَ فِي السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ ۚ وَ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝

(اس پر) پیمبرؐ نے کہا، ہر بات سے واقف مرا رب ہے، جو ہوتی ہے زمین و آسماں میں، (پھر یہ کیا سرگوشیاں کرتے ہو تم؟) وہ ہے نہایت سننے والا، جاننے والا (۴)

بَلْ قَالُوْۤا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ بَلِ افْتَرٰىهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ ۚ فَلْيَاْتِنَا بِاٰيَةٍ كَمَاۤ اُرْسِلَ الْاَوَّلُوْنَ ۝

یہ کہتے ہیں، کہ قرآں منتشر خوابوں کا مجموعہ ہے، بلکہ گھڑ لیا ہے اس نے خود اس کو، کہ یہ شاعر ہے، ورنہ یہ ہمارے سامنے لاتا کوئی ایسی نشانی، جیسے پیغمبر تھے پہلے لے کے آئے (۵)

مَاۤ اٰمَنَتْ قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا ۚ اَفَهُمْ يُؤْمِنُوْنَ ۝

ان سے پہلے جس قدر ہم نے اجاڑیں بستیاں، ایماں سے خالی تھیں، تو کیا ایماں یہ لے آئیں گے؟ (۶)

وَ مَاۤ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْۤ اِلَيْهِمْ فَسْـَٔلُوْۤا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

(اے محبوبؐ!) ہم نے آپؐ سے پہلے بھی مردوں ہی کو بھیجا تھا بنا کر اپنا پیغمبر، کہ جن پر وحی کی ہم نے، (کہیں ان سے) نہیں گر جانتے تو پوچھ لو اُن سے جو ہیں اہلِ کتاب (۷)

وَ مَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَ مَا كَانُوْا خٰلِدِيْنَ ۝

اور ہم نے جسم ان کے یوں بنائے تھے نہیں ہرگز، کہ وہ کھانا نہ کھائیں، اور نہ تھے وہ رہنے والے ہی ہمیشہ کیلئے (۸)

ثُمَّ صَدَقْنٰهُمُ الْوَعْدَ فَاَنْجَيْنٰهُمْ وَ مَنْ نَّشَآءُ وَ

ہم نے کئے وعدے سبھی سچے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 416 of 2222

اَهْلَكْنَا الْمُسْرِفِيْنَ ۝۹

اور ان میں سے جسے چاہا اسے دے دی نجات،
اور کر دیا برباد حد سے بڑھنے والوں کو (۹)

لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ كِتٰبًا فِيْهِ ذِكْرُكُمْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝۱۰

(اے لوگو!) اب تمہاری سمت نازل کی ہے ہم نے اک کتاب ایسی،
کہ جس میں ہے تمہارے واسطے وہ سب جو تم کو یاد رکھنا چاہیے،
کیا باوجود اس کے سمجھتے تم نہیں؟ (۱۰)

وَكَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً وَّاَنْشَاْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ۝۱۱

کتنی ہی ایسی بستیاں ہم نے مٹا ڈالیں جو ظالم تھیں،
اور ان کے بعد پیدا کر دیا پھر دوسرے لوگوں کو ہم نے (۱۱)

فَلَمَّآ اَحَسُّوْا بَاْسَنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَرْكُضُوْنَ ۝۱۲

اور ہمارا جب عذاب ان کو ہوا محسوس،
تو اس سے لگے وہ بھاگنے (۱۲)

لَا تَرْكُضُوْا وَارْجِعُوْٓا اِلٰى مَآ اُتْرِفْتُمْ فِيْهِ وَمَسٰكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْـَٔلُوْنَ ۝۱۳

(ہم نے کہا) بھاگو نہ اب اور لوٹ جاؤ اپنی تم آرام گاہوں کی طرف،
تاکہ تمہیں پوچھا تو جائے (۱۳)

قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝۱۴

وہ لگے کہنے، ہماری بدنصیبی، ہم یقیناً تھے بہت ظالم (۱۴)

فَمَا زَالَتْ تِّلْكَ دَعْوٰىهُمْ حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ حَصِيْدًا خٰمِدِيْنَ ۝۱۵

یہی کہتے رہے وہ لوگ سب،
حتیٰ کہ ہم نے اک کٹی کھیتی کی صورت ڈھیر کر کے رکھ دیا ان کو (۱۵)

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ۝۱۶

زمین و آسماں اور جو ہے ان کے درمیاں،
اس کو نہیں پیدا کیا بیکار اک کھیل اور تماشے کی طرح ہم نے (۱۶)

لَوْ اَرَدْنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّآ ۙ اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ۝۱۷

بنانا چاہتے گر کھیل،
اپنے پاس ہی سے ہم بنا لیتے، جو کرنا ہی ہمیں ہوتا (۱۷)

بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ ؕ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ ۝۱۸

مگر باطل پہ ہم حق کھینچ کر جب مارتے ہیں،
سر کچل دیتا ہے وہ باطل کا اور نابود ہو جاتا ہے وہ،
افسوس تم باتیں بناتے ہو بہت ناحق (۱۸)

وَلَهٗ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَنْ عِنْدَهٗ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ ۝۱۹

زمیں اور آسمانوں میں ہیں جو بھی لوگ اُسی کے ہیں،
(فرشتے) جو ہیں پاس اُس کے،
نہیں وہ سرکشی کرتے عبادت سے، نہ تھکتے ہیں کبھی (۱۹)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 417 of 2222

يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ ﴿٢٠﴾

دن رات وہ تسبیح کرتے ہیں بیاں، سستی نہیں کرتے (۲۰)

اَمِ اتَّخَذُوْٓا اٰلِهَةً مِّنَ الْاَرْضِ هُمْ يُنْشِرُوْنَ ﴿٢١﴾

بنا رکھے ہیں ان لوگوں نے جو معبود مخلوقاتِ ارضی سے،
وہی زندہ کریں گے کیا؟ (۲۱)

لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿٢٢﴾

گر (اللہ) کے سوا (ارض وسما میں) اور بھی معبود ہوتے کچھ،
تو یہ (ارض وسما) غارت کبھی کے ہو گئے ہوتے،
بناتے ہیں جو یہ باتیں،
تو (اللہ) عرش کا مالک ہے پاک ان سے (۲۲)

لَا يُسْـَٔلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْـَٔلُوْنَ ﴿٢٣﴾

نہیں ہے پوچھ گچھ اس کی، جو وہ کرتا ہے،
لیکن اور سب کی پوچھ گچھ ہوگی (۲۳)

اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ۭ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ ۚ هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِيَ وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِيْ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۙ الْحَقَّ فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٢٤﴾

(اے پیغمبرؐ!) بنا رکھے ہیں ان لوگوں نے کیا معبود (اللہ) کے سوا؟
کہہ دیجئے، لاؤ دلیل اپنی،
نصیحت ہے یہ قرآں اُن کی خاطر جو ہیں میرے ساتھ،
اور جو مجھ سے بھی پہلے ہیں گزرے،
ان میں لیکن حق نہیں ہیں جانتے اکثر،
سو منہ موڑے ہوئے ہیں یہ (۲۴)

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ﴿٢٥﴾

جو بھیجا آپؐ سے پہلے بھی ہم نے کوئی پیغمبر،
تو اس کو بھی یہی تھی وحی کی،
کوئی نہیں میرے سوا معبود، میری ہی کرو تم بندگی (۲۵)

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ۭ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ﴿٢٦﴾

(مشرک) یہ کہتے ہیں،
(فرشتوں کو) بنا رکھا ہے اپنی بیٹیاں رحمٰن نے،
حالانکہ وہ ہے پاک و پاکیزہ کہیں (اس سے)،
(فرشتے) تو ہیں اس کے لائقِ اکرام بندے (۲۶)

لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ ﴿٢٧﴾

سامنے اس کے نہیں جو بڑھ کے کچھ بھی بول سکتے،
وہ ہیں اس کے حکم پر چلتے (۲۷)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 418 of 2222

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُوْنَ ۙ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ﴿٢٨﴾

وہ ان کے آگے پیچھے جانتا ہے سب،
کسی کی بھی سفارش وہ نہیں کرتے،
سوا اس کے کہ راضی ہو خدا جس سے،
وہ خود ہیبت سے اس کی خوف کھاتے ہیں (۲۸)

وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّيْٓ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ﴿٢٩﴾

کوئی کہہ دے جو ان میں سے، خدا کو چھوڑ کر معبود ہوں میں،
ہم اسے دیں گے سزا دوزخ کی،
اور سب ظالموں کو ہم سزا دیتے ہیں ایسی ہی (۲۹)

اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ۭ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاۗءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ۭ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٣٠﴾

نہیں دیکھا بھلا یہ کافروں نے؟
یہ زمین و آسماں تھے بند، کھولا ان کو ہم نے،
اور پانی سے بنائی ہے ہر اک جاں دار شے ہم نے،
تو اس پر بھی بھلا یہ لوگ لائیں گے نہ ایماں؟ (۳۰)

وَجَعَلْنَا فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِهِمْ وَجَعَلْنَا فِيْهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿٣١﴾

اور بنائے کوہسار ہم نے زمیں پر،
تاکہ یہ مخلوق کو لے کر کسی جانب نہ جھک جائے،
کشادہ راستے لوگوں کے چلنے کے لئے اس میں بنائے،
تاکہ منزل تک اُنہیں لے جائیں (۳۱)

وَجَعَلْنَا السَّمَاۗءَ سَقْفًا مَّحْفُوْظًا ۚ وَهُمْ عَنْ اٰيٰتِهَا مُعْرِضُوْنَ ﴿٣٢﴾

اور ہم نے بنایا آسماں کو چھت بہت محفوظ،
اس پر بھی یہ اس کی آیتوں سے موڑتے ہیں منہ (۳۲)

وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۭ كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ﴿٣٣﴾

وہی تو ہے کہ جس نے رات دن پیدا کئے اور چاند سورج کو بنایا،
تیرتے پھرتے ہیں جو اپنے مداروں میں (۳۳)

وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ۭ اَفَاْىِٕنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ﴿٣٤﴾

(اے پیغمبرؐ!)
کسی بھی اک بشر کو آپؐ سے پہلے نہیں دی زندگی ہم نے ہمیشہ کیلئے،
کیا آپؐ مر جائیں گے اور زندہ رہیں گے یہ ہمیشہ کے لئے؟ (۳۴)

كُلُّ نَفْسٍ ذَاۗىِٕقَةُ الْمَوْتِ ۭ وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ۭ وَاِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ﴿٣٥﴾

ہر شخص کو چکھنی ہے لذت موت کی،
(لوگو!) تمہیں ہم خیر و شر میں آزماتے ہیں،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 419 of 2222

پھر آخر تم ہماری ہی طرف لوٹائے جاؤ گے (۳۵)

وَاِذَا رَاٰكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ۭ اَهٰذَا الَّذِيْ يَذْكُرُ اٰلِهَتَكُمْ ۚ وَهُمْ بِذِكْرِ الرَّحْمٰنِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝

(اے پیغمبرؐ!) یہ کافر آپؐ کو جب دیکھتے ہیں،
تو اڑاتے ہیں مذاق ایسے،
یہی وہ شخص ہے کیا؟ جو خداؤں کو تمہارے ہے بُرا کہتا،
مگر یہ حال ہے اُن کا، کہ خود رحمٰن کے یہ ذکر سے منکر ہیں (۳۶)

خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ ۭ سَاُورِيْكُمْ اٰيٰتِيْ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ ۝

انساں کس قدر ہے جلد باز،
اپنی نشانی اک سے اک بڑھ کر دکھاؤں گا میں (اے لوگو!) تمہیں،
ہرگز نہ مجھ سے جلد بازی تم کرو (۳۷)

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

اور کہہ رہے ہیں یہ، اگر سچے ہو تم، بتلاؤ!
آئے گی قیامت کب تلک؟ جس کا ہے وعدہ (۳۸)

لَوْ يَعْلَمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا حِيْنَ لَا يَكُفُّوْنَ عَنْ وُّجُوْهِهِمُ النَّارَ وَلَا عَنْ ظُهُوْرِهِمْ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝

کاش کافر جانتے ہوتے (کہ جب ہوں گے وہ دوزخ میں)،
تو چہروں اور پیٹھوں سے نہ اپنی آگ پائیں گے ہٹا،
اور کچھ مدد کی جائے گی ان کی نہ ہرگز (۳۹)

بَلْ تَاْتِيْهِمْ بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ رَدَّهَا وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ۝

ان پہ آئے گی قیامت ناگہاں، حیران کن حد تک،
جسے یہ ٹال پائیں گے، نہ مہلت ہی انہیں دی جائے گی (۴۰)

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝

(اور اے پیمبرؐ!) آپؐ سے پہلے جو پیغمبر تھے،
ان کی بھی اڑائی تھی ہنسی لوگوں نے یونہی،
پھر لیا گھیر اس عذاب سخت نے ان کو،
کہ جس کی وہ اڑاتے تھے ہنسی (۴۱)

قُلْ مَنْ يَّكْلَؤُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحْمٰنِ ۭ بَلْ هُمْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝

یہ پوچھئے (ان سے اے پیغمبرؐ!)
کہ دن اور رات میں رحمٰن سے، تم کو بچانے کے لئے ہے کون؟
(لیکن) منہ یہ ہیں موڑے ہوئے سب اپنے رب کے ذکر سے (۴۲)

اَمْ لَهُمْ اٰلِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ مِّنْ دُوْنِنَا ۭ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ وَلَا هُمْ مِّنَّا يُصْحَبُوْنَ ۝

کیا چھوڑ کر ہم کو ہیں ان کے اور بھی معبود؟
جو ان کو مصائب سے بچا سکتے ہیں،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 420 of 2222

وہ تو خود مدد اپنی بھی کر سکتے نہیں ہرگز،

بَلْ مَتَّعْنَا هٰٓؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى طَالَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ؕ اَفَلَا يَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ؕ اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿٤٤﴾

نہ ان کا ساتھ ہی ہم سے بچانے کے لئے دے گا کوئی (۴۳)
(دنیا میں) ان کو اور ان کے باپ دادا کو نہایت چین سے ہم نے رکھا،
حتیٰ کہ عمریں بڑھ گئیں ان کی،
نہیں کیا دیکھتے یہ؟
ہم کناروں سے زمیں کو ہیں گھٹاتے جا رہے،
پھر بھی بھلا غالب ہیں یہ؟ (۴۴)

قُلْ اِنَّمَآ اُنْذِرُكُمْ بِالْوَحْيِ ۖ وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَآءَ اِذَا مَا يُنْذَرُوْنَ ﴿٤٥﴾

کہہ دیں (اے پیغمبرؐ!) تمہیں مَیں وحی سے آگاہ کرتا ہوں،
مگر جو لوگ بہرے ہیں، نہیں سنتے وہ کوئی بات (۴۵)

وَلَئِنْ مَّسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿٤٦﴾

اگر جھونکا بھی چھو جائے عذابِ رب کا ان کو، وہ پکار اٹھیں،
ہماری بدنصیبی، واقعی ہم تھے ہی ظالم (۴۶)

وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا ؕ وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا ؕ وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ ﴿٤٧﴾

حشر کے دن لا کے ہم انصاف کی میزان سب کے درمیاں رکھیں گے،
اور ہو گی نہ حق تلفی کسی کی بھی،
اگر رائی برابر بھی عمل ہو گا کسی کا، اس کو لا حاضر کریں گے ہم،
کہ ہم کافی ہیں کرنے کو حساب (۴۷)

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ الْفُرْقَانَ وَضِيَآءً وَّذِكْرًا لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٤٨﴾

اور ہم نے بخشی موسیٰؑ و ہارونؑ کو وہ روشنی،
جو فیصلہ کن تھی (حق و باطل میں)،
اور تھی اک نصیحت متقی لوگوں کی خاطر (۴۸)

الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَهُمْ مِّنَ السَّاعَةِ مُشْفِقُوْنَ ﴿٤٩﴾

خوف کھاتے ہیں جو بن دیکھے خدا سے،
اور قیامت کے تصور سے ہیں ہر دم کانپتے رہتے (۴۹)

وَهٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ اَنْزَلْنٰهُ ؕ اَفَاَنْتُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿٥٠﴾

اور اک ذکرِ مبارک ہے یہ (قرآں) بھی، جسے ہم نے اتارا ہے،
تو کیا پھر بھی نہیں تم مانتے اس کو؟ (۵۰)

وَلَقَدْ اٰتَيْنَآ اِبْرٰهِيْمَ رُشْدَهٗ مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا بِهٖ عٰلِمِيْنَ ﴿٥١﴾

(اور اس میں شک نہیں)،
پہلے ہی ابراہیمؑ کو ہم نے عطا کی تھی ہدایت،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 421 of 2222

اور انہیں ہم جانتے تھے خوب (۵۱)

اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ ﴿۵۲﴾

انہوں نے جب کہا (منہ بولے) اپنے باپ سے اور قوم سے اپنی، کہ کیسے ہیں یہ بت؟ جن پر جمے بیٹھے ہو تم (۵۲)

قَالُوْا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِيْنَ ﴿۵۳﴾

کہنے لگے، ہم نے انہیں ہی پوجتے دیکھا ہے اپنے باپ دادا کو (۵۳)

قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۵۴﴾

تو وہ بولے، کھلی گمراہیوں میں مبتلا ہو تم، تمہارے باپ دادا بھی (۵۴)

قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِيْنَ ﴿۵۵﴾

کہنے لگے وہ سب، تم واقعی لائے ہو حق یا یونہی کرتے ہو مذاق؟ (۵۵)

قَالَ بَلْ رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الَّذِيْ فَطَرَهُنَّ ۫ وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۵۶﴾

اس پر وہ بولے، ہے تمہارا رب وہی، جو آسمانوں اور زمین کا بھی ہے مالک، اور اسی کی میں گواہی دے رہا ہوں (۵۶)

وَتَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿۵۷﴾

(اور کہا یہ بھی ہی نی میں چپ) قسم اللہ کی، جب تم چلے جاؤ گے (باہر شہر سے)، تو میں کروں گا ان بتوں کے ساتھ اک تدبیر (۵۷)

فَجَعَلَهُمْ جُذٰذًا اِلَّا كَبِيْرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ اِلَيْهِ يَرْجِعُوْنَ ﴿۵۸﴾

(ابراہیمؑ نے چپ) ٹکڑے ٹکڑے کر دیا سب کو، بڑے بت کے سوا، تاکہ وہ سب اس کی طرف لوٹیں (۵۸)

قَالُوْا مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۹﴾

جو یہ دیکھا، تو وہ کہنے لگے، کس نے خداؤں سے ہمارے کی ہے گستاخی؟ یقیناً وہ کوئی ظالم ہے (۵۹)

قَالُوْا سَمِعْنَا فَتًى يَّذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهٗٓ اِبْرٰهِيْمُ ﴿۶۰﴾

بولے لوگ کچھ، ہم نے سنا ہے تذکرہ کرتے ہوئے اک نوجواں کو ان کا، جس کا نام ابراہیمؑ ہے (۶۰)

قَالُوْا فَاْتُوْا بِهٖ عَلٰٓى اَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُوْنَ ﴿۶۱﴾

کہنے لگے وہ، سامنے لاؤ ہمارے اس کو، ہم دیکھیں (۶۱)

قَالُوْٓا ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ﴿۶۲﴾

کہا پھر ان سے، ابراہیمؑ! کیا تم نے کیا ہے یہ؟ (۶۲)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 422 of 2222

قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ ۖ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَسْـَٔلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ ﴿٦٣﴾

تو ابراہیمؑ بولے، یہ بڑے بت نے کیا ہوگا، اگر یہ بولتے ہوں، پوچھ لو ان سے (٦٣)

فَرَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَنْفُسِهِمْ فَقَالُوْٓا اِنَّكُمْ اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٦٤﴾

وہ قائل ہو گئے دل میں، تو آپس میں لگے کہنے کہ ہم ہیں واقعی ظالم (٦٤)

ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰى رُءُوْسِهِمْ ۚ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَآءِ يَنْطِقُوْنَ ﴿٦٥﴾

جھکا کر سر وہ پھر بولے، تمہیں معلوم ہے یہ بت ہیں، کب یہ بول سکتے ہیں؟ (٦٥)

قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْـًٔا وَّلَا يَضُرُّكُمْ ﴿٦٦﴾

خلیل اللہ پھر کہنے لگے، افسوس، (اللہ) کے سوا ان کی عبادت کر رہے ہو تم، جو تم کو دے نہیں سکتے کوئی بھی نفع یا نقصان (٦٦)

اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٧﴾

تم پر اور ان پر تف ہے، جن کی تم خدا کو چھوڑ کر کرتے ہو پوجا، کیا نہیں اتنی بھی تم میں عقل؟ (٦٧)

قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ﴿٦٨﴾

وہ کہنے لگے سب، آگ میں اس کو جلا دو اور کرو اپنے خداؤں کی مدد (٦٨)

قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ﴿٦٩﴾

(پھینکا انہوں نے آگ میں ان کو) تو پھر ہم نے کہا، اے آگ! ہو جا سرد، ابراہیمؑ کی خاطر سکوں بن جا (٦٩)

وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ ﴿٧٠﴾

برا چاہا انہوں نے گرچہ ابراہیمؑ کا، لیکن انہیں ہم نے کیا ناکام (٧٠)

وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿٧١﴾

ابراہیمؑ کو اور لوطؑ کو پھر ہم بچا کر لے گئے اس سرزمین پر، جو مبارک تھی تمام اہلِ جہاں کے واسطے (٧١)

وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ ۭ وَيَعْقُوْبَ نَافِلَةً ۭ وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ ﴿٧٢﴾

ہم نے انہیں اسحٰق بخشے اور پھر یعقوبؑ بھی، ہر ایک کو ہم نے بنایا نیک سیرت (٧٢)

وَجَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاۗءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ﴿٧٣﴾

اور امام ان کو بنایا ہم نے، تاکہ وہ ہمارے حکم سے لوگوں کو راہِ حق دکھائیں، اور انہیں کی وحی ہم نے نیک کاموں کی،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 423 of 2222

رہیں پڑھتے نماز اور دیں زکوٰۃ،
اور سب ہمارے تھے عبادت کیش بندے وہ (۷۳)

وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَّنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ
كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ۝
وَاَدْخَلْنٰهُ فِيْ رَحْمَتِنَا ۭ اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝

نوازا لوطؑ کو پھر علم و حکمت سے اور ان کو ایسی بستی سے بچایا ہم نے،
جس کے رہنے والے تھے بہت بدکار (۷۴)
اور داخل کیا پھر سایۂ رحمت میں اپنے لوطؑ کو ہم نے،
وہ بیشک تھے نہایت نیک بندے (۷۵)

وَنُوْحًا اِذْ نَادٰى مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ
مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ۝
وَنَصَرْنٰهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا
قَوْمَ سَوْءٍ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝

اور ان سے قبل جب ہم کو پکارا نوحؑ نے، ہم نے سنی فریاد ان کی،
اور ان کو اور ان کے اہلِ خانہ کو مصیبت سے بچایا (۷۶)
اور ہماری آیتیں جھٹلا رہے تھے اور نہایت ہی برے تھے جو،
بجائے ان کے ہم نے کی مدد ان کی،
اور ہم نے کر دیا غرقاب (طوفاں میں گنہگاروں کو) (۷۷)

وَدَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِي الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ
غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ ۝

(اے مرسلؐ!) دلائیں واقعہ یاد ان کو داؤدؑ و سلیمانؑ کا،
کہ جب وہ فیصلہ اس کھیت کا کرتے تھے
جس میں بکریاں (گھس کر) تھیں شب کو چر گئیں،
ہم دیکھتے تھے واقعہ سارا (۷۸)

فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ۚ وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا ۡ وَّسَخَّرْنَا مَعَ
دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ۭ وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ۝

اور ہم نے فیصلہ سمجھا دیا تھا سب سلیمانؑ کو،
نوازا علم و حکمت سے انہیں،
اور کر دیے داؤدؑ کے تابع پہاڑ اور سب پرندے ہم نے،
ان کے ساتھ جو تسبیح کرتے تھے (۷۹)

وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ۚ
فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ۝

اور ہم نے ان کو فن سکھلایا زرہوں کے بنانے کا،
کہ وہ محفوظ رکھے جنگ کے نقصان سے ان کو،
نہ کیا اب بھی کرو گے شکر تم؟ (۸۰)

وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖٓ اِلَى الْاَرْضِ
الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ۭ وَكُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ ۝

ہم نے کیا تابع سلیمانؑ کے، ہوائے تیز کو،
چلتی تھی جو اس سرزمیں کی سمت جو برکت کی حامل تھی،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 424 of 2222

ہر اک شے سے ہیں ہم واقف (۸۱)

وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ وَيَعْمَلُوْنَ عَمَلًا دُوْنَ ذٰلِكَ ۚ وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ ۙ

کئی جنات بھی ہم نے مسخر کر دئے ان کے،
جو ان کے حکم سے (دریاؤں میں) غوطے لگاتے،
اور بہت سے کام کرتے تھے،
نگہباں ان کے بھی ہم تھے (۸۲)

وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۚ

(اے پیغمبرؐ!) ندا ایوبؑ نے جب اپنے رب کو دی،
کہ میں تکلیف میں ہوں مبتلا،
تو سب سے بڑھ کر رحم کا مالک ہے (۸۳)

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ ۖ وَاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ۝

ہم نے ان کی سن لی، اور کر دی دور بیماری،
عطا ان کو کئے اہل و عیال ان کے،
اور اتنے اور بھی بخشے انہیں رحمت سے اپنی،
یہ عبادت کیش بندوں کے لئے وجہ نصیحت ہے (۸۴)

وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ وَذَا الْكِفْلِ ۭ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ۝

اور ادریسؑ اور اسمٰعیلؑ اور ذوالکفلؑ
سب کے سب تھے صابر لوگ (۸۵)

وَاَدْخَلْنٰهُمْ فِيْ رَحْمَتِنَا ۭ اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝

ہم نے ان کو اپنے سایۂ رحمت میں داخل کر لیا،
وہ سب تھے نیک اطوار بندے (۸۶)

وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

اور مچھلی والے (یونسؑ) کو بھی کیجے یاد،
جب وہ چل دئے غصے میں اور سوچا انہوں نے،
ہم نہیں تنگی انہیں دیں گے،
(تو آخر بطنِ ماہی کے) اندھیروں میں پکار اٹھے وہ یوں،
(اے رب!)
نہیں تیرے سوا معبود کوئی، صرف تری ذات ہی ہر عیب سے ہے پاک،
بیشک میں خطا کاروں میں ہوں (۸۷)

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ۭ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي

ہم نے سنی فریاد ان کی اور نجات ان کو غموں سے دی،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 425 of 2222

الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۸﴾

دیا کرتے ہیں ہم ایسے نجات ایمان والوں کو (۸۸)

وَزَكَرِيَّآ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿۸۹﴾

(اے پیغمبرؐ!) دعا جب اپنے رب سے کی زکریاؑ نے،
تنہا چھوڑ مت اے رب! مجھے، تو بہتریں وارث ہے (۸۹)

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ۭ وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ﴿۹۰﴾

ہم نے ان کی بھی سن کر دعا، ان کو عطا فرمائے یحییٰؑ،
اور کیا بیوی کو ان کی تندرست (اولاد کی خاطر)،
وہ نیک اعمال میں کرتے تھے جلدی،
اور پکارا خوف اور رغبت سے وہ کرتے تھے ہم کو،
اور ہمارے سامنے لیتے تھے ہر دم عاجزی سے کام (۹۰)

وَالَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۱﴾

(اے مرسلؐ!) اور ان بی بی کو کیجے یاد جو تھیں پاک سیرت،
اور جنھوں نے اپنی عفت کی حفاظت کی،
تو ان میں روح اپنی پھونک دی، اور پھر انہیں اور ان کے بیٹے کو،
تمام عالم کی خاطر اک نشانی ہم نے ٹھہرایا (۹۱)

اِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۡ وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ ﴿۹۲﴾

(مسلمانو!) تمہارا دین ہے یہ ایک ہی دیں،
اور تمہارا رب ہوں میں، میری کرو تم بندگی (۹۲)

وَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ ۭ كُلٌّ اِلَيْنَا رٰجِعُوْنَ ﴿۹۳﴾

اور ٹکڑے ٹکڑے کر دیا آپس میں دیں لوگوں نے،
(حالانکہ) سبھی کو لوٹ کر آنا ہماری ہی طرف ہے (۹۳)

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ ۚ وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ ﴿۹۴﴾

نیکیوں سے کام لے جو، ہو بھی مومن،
اس کی کوشش ہو نہیں سکتی کبھی ناکام، ہم نے لکھ رکھا ہے (۹۴)

وَحَرٰمٌ عَلٰي قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَآ اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۹۵﴾

اور جس بستی کو غارت کر دیا ہم نے،
تو یہ ممکن نہیں اس کے مکیں پھر لوٹ کر آئیں کبھی (۹۵)

حَتّٰٓى اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ ﴿۹۶﴾

حتیٰ کہ کھولے جائیں گے یاجوج اور ماجوج،
اور وہ ہر بلندی سے چلے آئیں گے (۹۶)

وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَاِذَا هِيَ شَاخِصَةٌ اَبْصَارُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يٰوَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا بَلْ كُنَّا

اور نزدیک آ جائے گا جب وعدہ وہ سچا،
تب پھٹی رہ جائیں گی کفار کی آنکھیں،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 426 of 2222

ظٰلِمِيْنَ ﴿٩٧﴾

(کہیں گے وہ کہ) صد افسوس! ہم غافل تھے اس سے،
بلکہ ہم ظالم تھے (۹۷)

اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ ؕ اَنْتُمْ لَهَا
وٰرِدُوْنَ ﴿٩٨﴾

(تب ان سے کہا جائے گا) (اللہ کے سوا کرتے ہو تم جن کی عبادت،
وہ بھی اور تم بھی، بنو گے آتشِ دوزخ کا ایندھن،
اور تم ہو کر رہو گے اس میں داخل (۹۸)

لَوْ كَانَ هٰٓؤُلَآءِ اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوْهَا ؕ وَكُلٌّ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٩٩﴾

اور اگر معبود یہ ہوتے حقیقت میں، نہ دوزخ میں کبھی جاتے،
مگر یہ سب کے سب اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں (۹۹)

لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّهُمْ فِيْهَا لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿١٠٠﴾

وہاں چلا رہے ہوں گے، نہ کچھ بھی سن سکیں گے وہ (۱۰۰)

اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓى ۙ اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ﴿١٠١﴾

مگر وہ لوگ، پہلے ہی ہماری سمت سے لکھا گیا ہے جن کا نیک انجام،
دوزخ سے رہیں گے دور (۱۰۱)

لَا يَسْمَعُوْنَ حَسِيْسَهَا ۚ وَهُمْ فِيْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ
خٰلِدُوْنَ ﴿١٠٢﴾

آہٹ بھی نہ سن پائیں گے وہ اس کی ذرا،
اور وہ رہیں گے اپنی من مانگی مرادوں میں
(نہایت چین سے) (۱۰۲)

لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَتَتَلَقّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ هٰذَا
يَوْمُكُمُ الَّذِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿١٠٣﴾

سب سے بڑی (اس دن کی) گھبراہٹ بھی ان کو کر نہ پائے گی ذرا غمگیں،
فرشتے ان کو لینے آئیں گے (اور یہ کہیں گے) ہے یہی وہ دن،
کہ جس کا تم سے وعدہ تھا (۱۰۳)

يَوْمَ نَطْوِي السَّمَآءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ؕ كَمَا بَدَاْنَآ
اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ ؕ وَعْدًا عَلَيْنَا ؕ اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿١٠٤﴾

ہم اس دن آسمان کو یوں لپیٹیں گے، کہ ہو اوراق کا طومار جیسے،
اور جیسے ہم نے پہلی بار تھا پیدا کیا، ایسے دوبارہ بھی کریں گے خلق،
اور کر کے رہیں گے (۱۰۴)

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ
يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ ﴿١٠٥﴾

لکھ چکے ہیں ہم زبورِ (پاک) میں بعدِ نصیحت یہ،
ہمارے نیک بندے ہی زمیں کے اصل ہوں گے وارث (و مالک) (۱۰۵)

اِنَّ فِيْ هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِيْنَ ﴿١٠٦﴾

عبادت کیش بندوں کے لئے اس میں بڑا پیغام ہے (۱۰۶)

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿١٠٧﴾

(اور اے پیمبرؐ!)
آپؐ کو بھیجا ہے ہم نے ساری دنیا کے لئے رحمت بنا کر (۱۰۷)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 427 of 2222

قُلْ اِنَّمَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿١٠٨﴾

آپ کہہ دیجے، یہی آئی ہے مجھ کو وحی، تم سب کا ہے اک معبود، کیا تم بھی ہو اس کے ماننے والے؟ (۱۰۸)

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ اٰذَنْتُكُمْ عَلٰى سَوَآءٍ ۭ وَاِنْ اَدْرِيْٓ اَقَرِيْبٌ اَمْ بَعِيْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ ﴿١٠٩﴾

اگر یہ موڑ لیں منہ، آپ کہہ دیجے، کہ میں نے تو تمہیں پوری طرح آگاہ کر ڈالا ہے، اور اس کا نہیں ہے علم مجھ کو، دور یا نزدیک ہے وعدہ، کیا جو جا رہا ہے تم سے (۱۰۹)

اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُوْنَ ﴿١١٠﴾

البتہ خدا ہے جانتا ہر بات کو، چاہے وہ ظاہر ہو کہ پوشیدہ (۱۱۰)

وَاِنْ اَدْرِيْ لَعَلَّهٗ فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿١١١﴾

میں اس کو بھی نہیں ہوں جانتا (تاخیر ہو وعدے میں)، ممکن ہے، یہ ساری آزمائش ہو تمہاری، اور تمہارے واسطے ہو چین اک مدت تلک (۱۱۱)

قٰلَ رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ ۭ وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰي مَا تَصِفُوْنَ ﴿١١٢﴾

آخر دعا فرمائی (پیغمبرؐ نے)، اے رب! فیصلہ فرما دے برحق، اور ہمارا رب ہے بے حد مہرباں، اور ہے مددگار ایسی باتوں پر، جو تم کرتے ہو (اے لوگو!) (۱۱۲)

سُوْرَةُ الْحَجِّ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٍ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّعَشْرُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ حج ۲۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ ﴿١﴾

اے لوگو! اپنے رب سے خوف کھاؤ، زلزلہ جو ہے قیامت کا، بڑی ہے سخت شے (۱)

يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ﴿٢﴾

اس روز تم دیکھو گے، ہر ماں بھول جائے گی پلانا دودھ بچے کو، اور ہر اک حاملہ کا حمل گر جائے گا اس ڈر سے، نظر آئیں گے سارے لوگ مدہوشی میں، حالانکہ نہ ہوں گے وہ نشے میں، ہے عذاب اللہ کا بھاری (۲)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 428 of 2222

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ ۙ

جھگڑتے ہیں خدا کی ذات کے بارے میں کچھ بے علم لوگ،
اور پیروی کرتے ہیں ہر شیطانِ سرکش کی (۳)

كُتِبَ عَلَيْهِ اَنَّهٗ مَنْ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ يُضِلُّهٗ وَيَهْدِيْهِ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ۝

یہ لکھا جا چکا ہے جس کے بارے میں،
کہ جو اس کی رفاقت میں رہے گا،
وہ اسے گمراہ کر دے گا،
اور اس کو لے جائے گا عذابِ نار کی جانب (۴)

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ ۭ وَنُقِرُّ فِي الْاَرْحَامِ مَا نَشَاۗءُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنْۢ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْـــًٔا ۭ وَتَرَى الْاَرْضَ هَامِدَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاۗءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَاَنْۢبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ۝

اے لوگو! اگر تمہیں کچھ شک ہے روزِ حشر جی اٹھنے میں،
سوچو! ہم نے مٹی سے تمہیں پیدا کیا،
نطفے سے پھر، جمتے لہو سے پھر، مکمل یا ادھورے لوتھڑے سے پھر،
کہ تم پر اپنی خلاقی کو ہم ظاہر کریں،
چاہیں جسے وقت مقرر تک رکھیں ہم رحمِ مادر میں،
تمہیں لاتے ہیں پھر دنیا میں ہم بچپن کی حالت میں کہ تم پہنچو جوانی کو،
ہیں تم میں کچھ، بڑھاپے سے جو پہلے فوت ہو جاتے ہیں،
اور کچھ عمر کے آخر کی جانب لوٹ جاتے ہیں،
کہ وہ ہر شے سے واقف ہو کے پھر بے علم ہو جائیں،
تم اس کو دیکھتے ہو، خشک ہوتی ہے زمیں جب،
اس پہ برساتے ہیں ہم پانی،
تر و تازہ وہ ہو کر لہلہاتی اور ابھرتی ہے،
نباتات ہر طرح کی خوبصورت پھر اگاتی ہے (۵)

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّهٗ يُحْيِ الْمَوْتٰى وَاَنَّهٗ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

خدا برحق ہے، مُردوں کو وہی کرتا ہے زندہ،
وہ ہے ہر اک چیز پر قادر (۶)

وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ ۝

یقیناً آنے والی ہے قیامت،
اور جو قبروں میں ہیں، اللہ اٹھائے گا انہیں پھر (۷)

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا

اور کوئی ایسا بھی ہے لوگوں میں،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 429 of 2222

كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ۙ

جو اللہ کے بارے میں جھگڑتا ہے بغیر علم و ہدایت اور کتابِ نور کے (۸)

ثَانِيَ عِطْفِهٖ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ لَهٗ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ

پہلوتہی کرتے ہوئے تا کہ خدا کی راہ سے لوگوں کو بھٹکا دے،

وَّنُذِيْقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝

ہے اُس کے واسطے دنیا میں رسوائی،

اور اُس کو حشر کے دن بھی چکھائیں گے عذابِ سخت ہم نارِ جہنم کا (۹)

ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ يَدٰكَ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ

(اور اُس سے یہ کہیں گے) یہ ہے اُن اعمال کے باعث،

جو تو نے اپنے ہاتھوں سے کئے تھے،

اور خدا کرتا نہیں ہے ظلم بندوں پر (۱۰)

لِّلْعَبِيْدِ ۝

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ ۚ فَاِنْ اَصَابَهٗ

اور ایسا بھی ہے لوگوں میں کوئی،

جو اک کنارے پر کھڑا ہو کر خدا کی بندگی کرتا ہے،

خَيْرُ ِۨ اطْمَاَنَّ بِهٖ ۚ وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ ِۨ انْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ۚ

گر ہو فائدہ، لیتا ہے دلچسپی،

اور آئے گر کوئی آفت، تو منہ وہ موڑ لیتا ہے،

خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ۝

اسے نقصان ہے دونوں جہاں میں، اک کھلا نقصان (۱۱)

يَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهٗ وَمَا لَا يَنْفَعُهٗ ۭ ذٰلِكَ

اللہ کے سوا وہ اس کو دیتا ہے صدا،

جو اس کو کوئی نفع یا نقصان دے سکتا نہیں،

هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ۝

یہ گمرہی ہے پرلے درجے کی (۱۲)

يَدْعُوْا لَمَنْ ضَرُّهٗٓ اَقْرَبُ مِنْ نَّفْعِهٖ ۭ لَبِئْسَ الْمَوْلٰى

صدا یہ اس کو دیتا ہے، کہ جس کے نفع سے نقصاں کہیں بڑھ کر ہے،

وَلَبِئْسَ الْعَشِيْرُ ۝

بیشک ہے برا وہ سرپرست اور ہے برا ساتھی (۱۳)

اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ

یقیناً اہلِ ایماں نیک بندوں کو خدا لے جائے گا جنت کے باغوں میں،

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ۝

کہ نہریں جن کے نیچے بہہ رہی ہوں گی،

خدا جو چاہتا ہے، کر کے رہتا ہے (۱۴)

مَنْ كَانَ يَظُنُّ اَنْ لَّنْ يَّنْصُرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

جو یہ سمجھے، کہ دنیا اور عقبیٰ میں مدد اللہ نہ فرمائے گا ہرگز اپنے پیغمبر کی،

فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ اِلَى السَّمَاۗءِ ثُمَّ لْيَقْطَعْ فَلْيَنْظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ

اس کو چاہئے، وہ ایک رسی آسماں کی سمت لے جائے،

پھر اس کو کاٹ کر دیکھے،

كَيْدُهٗ مَا يَغِيْظُ ۝

کہ اس تدبیر سے غیظ و غضب اس کا بھلا کچھ دور ہوتا ہے؟ (۱۵)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 430 of 2222

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يُّرِيْدُ ﴿۱۶﴾

اتارا ہے اسی صورت ہی اس قرآں کو واضح آیتوں میں ہم نے،
اور اللہ جسے چاہے ہدایت دے (۱۶)

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِـُٔوْنَ وَالنَّصٰرٰى
وَالْمَجُوْسَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا ۖ اِنَّ اللّٰهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۱۷﴾

مسلماں اور یہودی اور نصرانی، مجوسی اور صابی اور جو مشرک ہیں
ان میں حشر کے دن فیصلہ اللہ کر دے گا،
یقیناً باخبر ہر شے سے ہے اللہ (۱۷)

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي
الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَ
الدَّوَاۗبُّ وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ ۭ وَكَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ
الْعَذَابُ ۭ وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ
يَفْعَلُ مَا يَشَاۗءُ ﴿۱۸﴾

نہیں کیا دیکھتے یہ تم؟
کہ سجدہ ریز ہیں اللہ کے آگے وہ، جو ہیں آسمانوں اور زمیں میں،
چاند اور سورج، ستارے اور پہاڑ اور پیڑ اور حیوان اور انساں بہت سے،
جبکہ ایسے بھی بہت سے ہیں، عذابِ سخت کے جو مستحق ہیں،
اور خدا رسوا کرے جس کو، نہیں ہے کوئی عزت دینے والا پھر اسے،
جو چاہے کرتا ہے خدا (۱۸)

هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ ۡ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ
لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ ۭ يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ ﴿۱۹﴾

یہ دو گروہ اک دوسرے کے ہیں مخالف،
دونوں اپنے رب کے بارے میں جھگڑتے ہیں،
جو کافر ہیں، تو ان کے واسطے ہیں آگ کے کپڑے،
سروں پر کھولتا پانی بہایا جائے گا ان کے (۱۹)

يُصْهَرُ بِهٖ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ ﴿۲۰﴾
وَلَهُمْ مَقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ ﴿۲۱﴾
كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِيْدُوْا فِيْهَا ۣ
وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۲۲﴾

کہ گل جائیں گے ان کے پیٹ اور کھالیں (۲۰)
سزا کو آہنی ہیں گرز ان کے واسطے (۲۱)
دوزخ سے جب یہ بھاگنا چاہیں گے،
پھر لوٹا دئے جائیں گے اس میں،
(اور کہا جائے گا پھر ان سے) کہ جلنے کا عذابِ سخت چکھو (۲۲)

اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ
ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۭ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ﴿۲۳﴾

اہلِ ایماں، نیک لوگوں کو، خدا لے جائے گا ان جنتوں میں،
جن کے نیچے موجزن نہریں ہیں،
اور سونے کے کنگن اور (حسیں) موتی انہیں پہنائے جائیں گے وہاں،
اور ریشمی ہوگا لباس ان کا (۲۳)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 431 of 2222

وَهُدُوْٓا اِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ ۚ وَهُدُوْٓا اِلٰى صِرَاطِ الْحَمِيْدِ ﴿۲۴﴾

کہ ان کو کی گئی تھی (عرصۂ دنیا میں)،
اچھی بات کی اور لائقِ حمد وثناء (اللہ) کے رستے کی ہدایت (۲۴)

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِيْ جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ سَوَآءَ ۨ الْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ ۭ وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍۢ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۵﴾

اور جو کافر ہوئے ہیں،
روکتے ہیں وہ خدا کی راہ سے اور خانۂ کعبہ سے لوگوں کو،
جسے ہم نے بنایا ہے عبادت گاہ سب کے واسطے،
چاہے مقامی ہوں کہ بیرونی،
شرارت سے جو چلنا چاہے ٹیڑھی راہ،
اس کو ہم چکھائیں گے عذابِ سخت (۲۵)

وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْـــًٔا وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّاۗىِٕفِيْنَ وَالْقَاۗىِٕمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿۲۶﴾

(اور اس وقت کو بھی یاد کیجے اے نبیؐ!)
جب ہم نے ابراہیمؑ کی خاطر مقرر کی جگہ اس خانۂ کعبہ میں،
اور یہ ان سے فرمایا،
کبھی مت شرک کرنا اور مرا گھر پاک رکھنا ایسے لوگوں کے لئے
کرتے ہیں جو اس کا طواف اور جو قیام اس میں ہیں کرتے،
اور کرتے ہیں جو سجدہ اور رکوع اس میں (۲۶)

وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰي كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ ﴿۲۷﴾

یہ عام اعلان کر دینا،
کہ حج کے واسطے آئیں تمہارے پاس سارے لوگ،
طے کر کے رہِ دور و دراز اونٹوں پہ یا پیدل (۲۷)

لِّيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰي مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ۚ فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْبَاۗىِٕسَ الْفَقِيْرَ ﴿۲۸﴾

کہ وہ حاصل کریں (دنیا و دیں کا) فائدہ،
اور نام لیں اللہ کا قربانی کے چوپایوں پہ وہ،
ایسے دنوں میں جو مقرر ہیں،
سو تم بھی کھاؤ اور بھوکے فقیروں کو بھی اس میں سے کھلاؤ (۲۸)

ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ وَلْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ﴿۲۹﴾

چاہیئے ان کو کریں سب میل اپنا دور اور پوری کریں نذروں کو اپنی،
اور طواف اُس کا کریں جو گھر قدیم (اللہ) کا ہے (۲۹)

ذٰلِكَ ۭ وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۭ

اور جو خدا کی حرمتوں کی یوں کرے تعظیم،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 432 of 2222

وَاُحِلَّتْ لَكُمُ الْاَنْعَامُ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاجْتَنِبُوا
الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ۙ

تو اللہ کے نزدیک اس کے حق میں یہ بہتر ہے،
اور جائز ہیں چوپائے تمہارے واسطے، ان کے سوا جن کو بتایا جا چکا ہے،
تم بتوں کی گندگی اور لغو باتوں سے رہو بچ کر (۳۰)

حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا
خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ
سَحِيْقٍ ۝

فقط اللہ کے ہو کر رہو، مت شرک اپناؤ،
کہ مشرک اس طرح ہے، جس طرح وہ آسمان سے گر پڑے،
اب یا اچک لے جائیں گے اس کو پرندے،
یا پھر اس کو پھینک دے گی دور کی جانب ہوا (۳۱)

ذٰلِكَ ۫ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى
الْقُلُوْبِ ۝

دیکھو! کرے گا جو خدا کی حرمتوں کی عزت و تکریم،
بیشک اس کے اپنے دل کے تقوے کا عمل ہوگا یہ (۳۲)

لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَآ اِلَى الْبَيْتِ
الْعَتِيْقِ ۧ

ان (چوپایوں) میں ہے فائدہ اک خاص مدت تک تمہارے واسطے،
پھر خانۂ کعبہ تلک ان کو پہنچنا اور وہیں ہے ذبح ہونا (۳۳)

وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ
مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ؕ فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗٓ اَسْلِمُوْا ؕ
وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ ۙ ۝

اور طریقے ہم نے قربانی کے ہر اک قوم کی خاطر مقرر کر دیئے ہیں،
تا کہ وقتِ ذبح وہ اللہ کا لیں نام ان چوپایوں پر،
ان کو جو دے رکھے ہیں اللہ نے،
تمہارا صرف اک معبود ہے برحق، سو اس کے تابع فرمان ہو جاؤ!
سنا دیجے (اے پیغمبرؐ!) بشارت عجز والوں کو (۳۴)

الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَآ
اَصَابَهُمْ وَالْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ ۙ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝

یہ ایسے لوگ ہیں، جب ذکر اللہ کا کیا جائے، تو ان کے دل لرز اٹھتے ہیں،
اور وہ صبر کرتے ہیں، مصیبت جب انہیں پہنچے،
وہ پڑھتے ہیں نماز، اور جو انہیں ہم نے دیا ہے،
اس سے وہ راہِ خدا میں خرچ کرتے ہیں (۳۵)

وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ ۖ
فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ ۚ فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا
مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ؕ كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ
لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

جو قربانی کے ہیں اونٹ، ان کو اللہ نے مقرر کر دیا ہے اک نشانی،
فائدہ ان میں تمہارا ہے،
کرو جب ان کی قربانی، کھڑا کر کے انہیں، تم نام لو اللہ کا ان پر،
وہ جب پہلو کے بل گر جائیں،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 433 of 2222

لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ؕ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ؕ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

خود بھی کھاؤ ان کو اور محتاجوں کو بھی اور سائلوں کو بھی کھلاؤ،
ہم نے چوپائے مسخر کر دئے ہیں یوں تمہارے واسطے،
تا کہ رہو تم شکر ادا کرتے (۳۶)
نہیں ہرگز پہنچتے گوشت قربانی کے اللہ کو، نہ ان کے خون ہی،
بلکہ تمہارے دل کا تقویٰ ہی پہنچتا ہے اسے،
یہ جانور اس نے تمہارے کر دئے تابع،
کہ شکر اس کا کرو تم اور بیاں عظمت کرو اس کی،
اے پیغمبرؐ! بشارت دیجئے ان کو، جو نیک اطوار ہیں (۳۷)

اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ۝

اور مومنوں سے دشمنوں کو خود ہٹا دیتا ہے اللہ،
اور خیانت کرنے والا اور ناشکرا نہیں ہرگز پسند اللہ کو (۳۸)

اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ ۝

اور جن (مسلمانوں) سے (کافر) جنگ کرتے ہیں،
انہیں بھی ہے اجازت جنگ کرنے کی، کہ وہ مظلوم ہیں،
بیشک مدد پر ان کی قادر ہے خدا (۳۹)

الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ؕ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا ؕ وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝

یہ لوگ ایسے ہیں،
نکالے جو گئے ہیں گھر سے ناحق اور نہیں ان کی خطا کوئی،
وہ کہتے ہیں، ہمارا رب فقط اللہ ہے،
اللہ نہ اک دوجے کو آپس میں ہٹاتا گر،
تو یہ معبد، کلیسے، صومعے اور مسجدیں،
جن میں لیا جاتا ہے کثرت سے خدا کا نام، سارے ڈھے چکے ہوتے،
کرے گا جو مدد اللہ کی، اللہ بھی اس کی مدد فرمائے گا،
بیشک ہے اللہ صاحبِ قوت بھی غالب بھی (۴۰)

اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ۝

یہ ایسے لوگ ہیں، روئے زمیں پر گر جما دیں پاؤں ہم ان کے،
کریں قائم نماز اور دیں زکوٰۃ،
اور نیک کاموں کا کریں حکم اور برے کاموں سے یہ لوگوں کو روکیں،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 434 of 2222

سارے کاموں کا نتیجہ ہے خدا کے ہاتھ میں (۴۱)

وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّثَمُوْدُ ﴿۴۲﴾

یہ آپؐ کو جھٹلائیں (تو اس میں تعجب کیا؟)،

کہ ان سے پہلے قومِ نوحؑ اور عاد و ثمود اور قومِ ابراہیمؑ،

وَقَوْمُ اِبْرٰهِيْمَ وَقَوْمُ لُوْطٍ ﴿۴۳﴾

اور پھر قومِ لوطؑ اور اہلِ مدین بھی تو ہیں، جھٹلا چکے نبیوں کو اپنے،

وَّاَصْحٰبُ مَدْيَنَ ۚ وَكُذِّبَ مُوْسٰى فَاَمْلَيْتُ لِلْكٰفِرِيْنَ ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۚ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿۴۴﴾

اور موسیٰؑ بھی ہیں جھٹلائے گئے،

پہلے تو میں نے کافروں کو ڈھیل دی اور پھر انہیں پکڑا،

تو کیسا تھا عذاب سخت میرا؟ (۴۲-۴۳-۴۴)

فَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ فَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّقَصْرٍ مَّشِيْدٍ ﴿۴۵﴾

اور بہت سی بستیاں ہیں، جن کو ہم نے کر دیا غارت،

کہ ان کے رہنے والے تھے بہت ظالم،

پڑی ہیں چھت کے بل اوندھی یہ ساری،

اور کنویں کتنے ہیں جو بیکار ہیں،

اور کس قدر مضبوط اور پختہ محل ویراں پڑے ہیں (۴۵)

اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَتَكُوْنَ لَهُمْ قُلُوْبٌ يَّعْقِلُوْنَ بِهَآ اَوْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ۚ فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِيْ فِي الصُّدُوْرِ ﴿۴۶﴾

اور زمیں کی کیا نہیں کی سیر ان لوگوں نے؟

تا کہ جان لیتے ان کے دل، یا کان سن لیتے،

حقیقت میں نہیں آنکھیں ہی اندھی صرف،

بلکہ دل جو سینوں میں ہیں ہوتے، وہ بھی ہو جاتے ہیں اندھے (۴۶)

وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ وَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ ۚ وَاِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ﴿۴۷﴾

اور طلب یہ کر رہے ہیں آپؐ سے جلدی عذاب،

اللہ نہیں ٹالے گا ہرگز اپنے وعدے کو،

ہاں البتہ ہزار اک سال کا ہے ایک دن اللہ کے نزدیک (۴۷)

وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَمْلَيْتُ لَهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ اَخَذْتُهَا ۚ وَاِلَيَّ الْمَصِيْرُ ﴿۴۸﴾

کتنی بستیاں ظالم تھیں، جن کو ڈھیل دی میں نے،

پھر آخر ایک دن پکڑا انہیں،

میری طرف ہی لوٹ کر آنا ہے سب کو (۴۸)

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَآ اَنَا لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۴۹﴾

(اے پیمبرؐ!) آپؐ کہہ دیجے کہ اے لوگو!

میں تم کو صاف صاف آگاہ کرتا ہوں (۴۹)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 435 of 2222

فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝

جو لے آئے ہیں ایماں اور جنھوں نے نیکیاں کیں،
ان کی خاطر مغفرت ہے اور باعزت ہے روزی (۵۰)

وَالَّذِيْنَ سَعَوْا فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝

اور ہماری آیتوں کو پست کرنے کے جو درپے ہیں،
وہی ہیں دوزخی (۵۱)

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْٓ اُمْنِيَّتِهٖ ۚ فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝

اور آپؐ سے پہلے جو پیغمبر بھی بھیجے ہم نے،
جب وہ آرزو کرتے کوئی (تبلیغ کی) دل میں،
تو شیطاں ڈال دیتا وسوسہ،
لیکن خدا اس وسوسے کو دور کر کے آیتیں مضبوط کر دیتا ہے اپنی،
وہ نہایت جاننے والا ہے دانا ہے (۵۲)

لِّيَجْعَلَ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ ۗ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِيْ شِقَاقٍۭ بَعِيْدٍ ۝

غرض یہ ہے کہ ایسے وسوسوں کو وہ بنا دے آزمائش ایسے لوگوں کی،
دلوں میں جن کے بیماری ہے (کفر و شرک کی) اور سخت جن کے دل ہیں،
بیشک جو ہیں ظالم وہ مخالف پرلے درجے کے ہیں (۵۳)

وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ ۗ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝

(اور یہ اسلئے بھی ہے) کہ جن کو علم ہے بخشا گیا، کامل یقیں کر لیں،
کہ جو ہے آپؐ کے رب کی طرف سے وحی، بیشک وہ سراسر حق ہے،
اور ایمان لے آئیں وہ اس پر اور ان کے دل اسی کی سمت جھک جائیں،
خدا ایمان والوں کی رہِ حق کی طرف ہے رہبری کرتا (۵۴)

وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً اَوْ يَاْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيْمٍ ۝

جو کافر ہیں، ہمیشہ شک ہی وہ کرتے رہیں گے وحی میں،
حتیٰ کہ آ جائے قیامت ان کے سر پر،
یا عذاب آ جائے اک منحوس دن کا (۵۵)

اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ۚ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ ۗ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝

اور اُس دن تو فقط (اللہ) کی ہوگی بادشاہی،
اور وہی فرمائے گا سب فیصلے لوگوں کے،
جو بھی ہوں گے مومن اور نیک اطوار،
ہوں گے نعمتوں سے پُر وہ باغوں میں (۵۶)

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝

جو کافر ہیں، ہماری آیتوں کو جو ہیں جھٹلاتے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 436 of 2222

ہے ان کے واسطے (تیار) رسوا کن عذاب (۵۷)

وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْٓا اَوْ مَاتُوْا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝

اور جو رہِ حق میں مہاجر ہو گئے، مارے گئے یا مر گئے،
اللہ عطا فرمائے گا روزی انہیں عمدہ،
اور اللہ بہتریں روزی رساں ہے (۵۸)

لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا يَّرْضَوْنَهٗ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ۝

ان کو پہنچائے گا اللہ ایسی جگہوں پر، کہ وہ ہو جائیں گے راضی،
یقیناً علم والا بھی ہے اللہ حلم والا بھی (۵۹)

ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ۝

لیا جس شخص نے بدلہ برابر،
پھر اگر ہو ظلم اس پر، تو خدا اس کی مدد فرمائے گا،
بیشک معافی دینے والا، بخشنے والا وہی ہے (۶۰)

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۝

رات کو دن اور دن کو رات میں کرتا ہے داخل وہ،
یقیناً سننے والا، دیکھنے والا ہے وہ (۶۱)

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ۝

اس واسطے ہے یہ، کہ برحق ہے خدا ہی،
اور سوا اس کے صدا دیتے ہیں یہ جس کو، وہ باطل ہے،
یقیناً وہ رفیع الشان ہے اور کبریائی کا ہے مالک بھی (۶۲)

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ۝

نہیں کیا تم نے یہ دیکھا؟ کہ برساتا ہے پانی آسماں سے جب خدا،
سرسبز ہو جاتی ہے اس سے یہ زمیں،
بیشک خدا ہے مہرباں اور باخبر سب سے (۶۳)

لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝

زمین و آسماں میں جو بھی ہے، وہ سب اسی کا ہے،
یقیناً وہ غنی ہے اور ہے تعریف کے لائق (۶۴)

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۭ وَيُمْسِكُ السَّمَاۗءَ اَنْ تَقَعَ عَلَي الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝

نہیں کیا تم نے یہ دیکھا؟
زمیں میں جتنی چیزیں ہیں،
وہ ساری بس میں تم لوگوں کے کر دی ہیں خدا نے،
کشتیاں پانی میں چلتی ہیں اُسی کے حکم سے،
وہ آسماں تھامے ہوئے ہے، تاکہ مرضی کے بغیر اُس کی،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 437 of 2222

زمیں پر وہ کہیں گر ہی نہ جائے،
بالیقیں اللہ نہایت مہرباں ہے، رحم والا ہے (۶۵)

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ۭ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ ۝۶۶

اسی نے زندگی بخشی تمہیں، پھر مار ڈالے گا وہی تم کو،
وہی زندہ کرے گا پھر،
اور انساں تو ہے بیشک سخت ناشکرا (۶۶)

لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوْهُ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْاَمْرِ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ ۭ اِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى مُّسْتَقِيْمٍ ۝۶۷

(اے پیغمبرؐ!) عبادت کا مقرر کر دیا ہے اک طریقہ ہم نے ہر امت کی خاطر،
جس کی وہ پابند ہے،
پھر آپؐ سے جھگڑا نہ کرنا چاہئے ان کو کبھی اس سلسلے میں،
آپؐ لوگوں کو بلائیں اپنے رب کی سمت،
بیشک آپؐ ہیں راہِ ہدایت پر (۶۷)

وَاِنْ جَادَلُوْكَ فَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝۶۸

اگر پھر بھی یہ الجھیں آپؐ سے،
کہہ دیں کہ اللہ ہے تمہارے ہر عمل سے باخبر (۶۸)

اَللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝۶۹

وہ روزِ محشر فیصلہ خود ہی کرے گا ایسی باتوں کا،
کہ جن میں تم جھگڑتے تھے (۶۹)

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ فِيْ كِتٰبٍ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝۷۰

نہیں کیا آپؐ نے جانا؟
زمیں اور آسمانوں کی ہر اک شے علم میں اللہ کے ہے،
یہ سب لکھی ہیں اک نوشتے میں،
یہ کام آساں ہے اللہ کے لئے (۷۰)

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّمَا لَيْسَ لَهُمْ بِهٖ عِلْمٌ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ۝۷۱

اور یہ خدا کو چھوڑ کر اُن کی عبادت کر رہے ہیں،
جن کی اتری ہی نہیں کوئی دلیل،
اور خود بھی وہ لاعلم ہیں اس سے،
(حقیقت میں) نہیں ہے ظالموں کا حامی و ناصر کوئی (۷۱)

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ ۭ يَكَادُوْنَ يَسْطُوْنَ بِالَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ عَلَيْهِمْ

اور (اے پیمبرؐ!) جب ہماری آیتیں ان کو سنائی جائیں،
آپؐ ان کافروں کے رخ پہ ہیں پہچان لیتے ناگواری کا اثر،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 438 of 2222

اٰيٰتِنَا ؕ قُلْ اَفَاُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكُمُ ؕ اَلنَّارُ ؕ وَعَدَهَا اللّٰهُ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝

اور کچھ بعید ان سے نہیں، یہ کر ہی دیں حملہ،
یہ کہہ دیجے انہیں، اس سے بھی بدتر دوں خبر تم کو؟
وہ ایسی آگ ہے، وعدہ خدا نے کافروں سے جس کا کر رکھا ہے،
اور سب سے بری ہے وہ جگہ (۷۲)

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ
تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ ؕ
وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْـًٔا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ؕ ضَعُفَ
الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ ۝

تم سے بیاں کی جا رہی ہے اک مثال، اور غور سے اس کو سنو لوگو!
پکارا جن کو تم کرتے ہو اللہ کے سوا،
مکھی بھی اک پیدا وہ کر سکتے نہیں مل کر،
اور ان سے چیز کوئی چھین کر مکھی جو لے بھاگے،
تو اس سے لے نہیں سکتے کبھی واپس،
بڑے بے بس ہیں اُن سے مانگنے والے،
بڑے بے بس ہیں جن سے مانگتے ہیں یہ (۷۳)

مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝

نہیں سمجھی خدا کی شان ان لوگوں نے جیسے حق ہے،
وہ ہے صاحبِ قوت بھی، غالب بھی (۷۴)

اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ
اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۝

فرشتوں اور انسانوں سے کر لیتا ہے اللہ منتخب پیغامبر،
بیشک نہایت سننے والا، دیکھنے والا ہے وہ (۷۵)

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ
الْاُمُوْرُ ۝

سب جانتا ہے وہ، جو اُن کے آگے پیچھے ہے،
امور اللہ کی جانب ہی آخر لوٹتے ہیں سب (۷۶)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ
وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

رکوع کرتے رہو، سجدے بھی تم کرتے رہو! ایمان والو!
اپنے رب کی یوں عبادت میں رہو مشغول!
نیک اعمال دو انجام! تاکہ کامیاب و کامراں تم ہو (۷۷)

وَجَاهِدُوْا فِى اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ؕ هُوَ اجْتَبٰىكُمْ وَمَا جَعَلَ
عَلَيْكُمْ فِى الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ؕ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ؕ
هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ۙ۬ مِنْ قَبْلُ وَفِىْ هٰذَا لِيَكُوْنَ
الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ۚ

جہاد اللہ کی رہ میں کرو ایسے کہ جیسے حق ہے اس کا،
برگزیدہ اس نے ہی تم کو کیا ہے،
اور نہیں ڈالی کوئی تنگی ذرا بھی دین میں،
اور دیں تمہارے باپ ابراہیمؑ کا ہے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 439 of 2222

فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ؕ هُوَ
مَوْلٰىكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَ نِعْمَ النَّصِيْرُ ۧ

اور رکھا ہے تمہارا نام (اللہ نے مسلماں،
اس کتاب اور اس سے پہلے کی کتابوں میں،
جہاد اللہ کی رہ میں کرو!
تا کہ یہ پیغمبر ہوں شاہد تم پہ، اور لوگوں پہ شاہد تم،
رکھو قائم نماز اور دو زکوٰۃ اور تھام لو مضبوط احکامِ خدا کو،
ہے وہی مالک تمہارا، اور کیا اچھا ہے وہ مالک!
ہے کتنا بہتر یں وہ حامی و ناصر (۷۸)

پارہ ۱۸

سورۂ مومنون ۲۳

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّثَمَانِ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ﴿۱﴾
الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۙ﴿۲﴾
وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۙ﴿۳﴾
وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۙ﴿۴﴾
وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۙ﴿۵﴾
اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ
مَلُوْمِيْنَ ۚ﴿۶﴾
فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۚ﴿۷﴾
وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۙ﴿۸﴾
وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۘ﴿۹﴾
اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۙ﴿۱۰﴾
الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۚ﴿۱۱﴾

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے
یقیناً کامیابی اہلِ ایماں ہی نے پائی ہے (۱)
(خدا کے سامنے) جو گڑگڑاتے ہیں نمازوں میں (۲)
جو منہ پھیرے ہوئے رہتے ہیں سب بے ہودہ باتوں سے (۳)
جو دیتے ہیں زکوٰۃ (۴)
اور شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں (۵)
سوائے بیویوں اور لونڈیوں کے، جن کے مالک ہیں،
کہ ان کو کچھ ملامت ان کے بارے میں نہیں ہرگز (۶)
مگر ان کے سوا اوروں کے جو طالب ہوں،
حد سے وہ تجاوز کرنے والے ہیں (۷)
اور اپنی جو امانت اور وعدے کا ہیں رکھتے پاس (۸)
پابندی جو کرتے ہیں نمازوں کی (۹)
وہی ہیں وارثِ جنت (۱۰)
جو ہیں فردوس کے باغوں کے وارث،
وہ ہمیشہ کے لئے ان میں رہیں گے (۱۱)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 440 of 2222

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ﴿١٢﴾
اور پیدا ہم نے انساں کو کیا مٹی کے جوہر سے (۱۲)

ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ﴿١٣﴾
حفاظت سے اسے نطفہ بنا کر اک جگہ پھر ہم نے ٹھہرایا (۱۳)

ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ؕ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ﴿١٤﴾
اور اس نطفے کو پھر ہم نے بنایا منجمد خوں، پھر بنایا لوتھڑا اس کو، پھر اس کی ہڈیاں تخلیق کیں، پھر ہڈیوں کو گوشت پہنایا، کیا پھر ہم نے پیدا اک نئی صورت میں اس کو، بہتریں خالق وہ بابرکت خدا ہے (۱۴)

ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ﴿١٥﴾
اور اس کے بعد تم سب کو ہے پھر مرنا (۱۵)

ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ ﴿١٦﴾
پھر اس کے بعد بیشک حشر کے دن سب اٹھائے جاؤ گے تم (۱۶)

وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ ۖ وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غٰفِلِيْنَ ﴿١٧﴾
اور بنائے ہم نے ساتوں آسماں اوپر تمہارے، اور ہم غافل نہیں مخلوق سے ہرگز (۱۷)

وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَاَسْكَنّٰهُ فِي الْاَرْضِ ۚ وَاِنَّا عَلٰى ذَهَابٍۭ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ ﴿١٨﴾
اور ہم نے آسماں سے خاص اندازے سے برسایا ہے پانی، اور پھر اس کو ہے ٹھہرایا زمیں میں، ہم اسے قادر ہیں لے جانے پہ بھی (۱۸)

فَاَنْشَاْنَا لَكُمْ بِهٖ جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ ۖ لَكُمْ فِيْهَا فَوَاكِهُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿١٩﴾
پیدا کئے ہیں باغ انگوروں، کھجوروں کے تمہارے واسطے ہم نے اسی پانی سے، ان میں ہیں بہت سے پھل، جنھیں کھاتے ہو تم (۱۹)

وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَيْنَآءَ تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِّلْاٰكِلِيْنَ ﴿٢٠﴾
ہم نے بنایا ہے شجر (زیتون کا) جو طور سینا میں بکثرت پایا جاتا ہے، اور اس سے تیل بھی ملتا ہے اور کھانے کا سالن بھی (۲۰)

وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۖ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهَا وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿٢١﴾
تمہارے واسطے چوپایوں میں بھی ہے سبق بھاری، پلاتے ہیں تمہیں ہم دودھ ان کے پیٹ سے، کچھ اور بھی ہیں فائدے ان کے، کہ تم کھاتے ہو ان میں بعض کو (۲۱)

وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ﴿٢٢﴾
کرتے ہو تم ان پر سواری، کشتیوں پر بھی (۲۲)

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿٢٣﴾
بنا کر ہم نے پیغمبر جو بھیجا نوحؑ کو، تو قوم سے اپنی انہوں نے یہ کہا، اے قوم! اللہ کی عبادت تم کرو، اس کے سوا کوئی نہیں معبود،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 441 of 2222

فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ
مِّثْلُكُمْ ۙ يُرِيْدُ اَنْ يَّتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَاَنْزَلَ
مَلٰۗىِٕكَةً ۚ مَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَاۗىِٕنَا الْاَوَّلِيْنَ ۝

کیا اس سے نہیں ڈرتے ہو تم؟ (۲۳)
کافر جو تھے سردار قوم نوحؑ کے، کہنے لگے وہ قوم سے اپنی،
کہ تم جیسا ہے یہ انسان، اور تم پر فضیلت چاہتا ہے یہ،
اگر اللہ پیمبر بھیجنا ہی چاہتا، کرتا وہ پھر نازل فرشتوں کو،
نہیں ہم نے سنی یہ بات اپنے باپ دادا سے (۲۴)

اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلٌۢ بِهٖ جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ حَتّٰى حِيْنٍ ۝
قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ۝

یقیناً ہے یہ دیوانہ، ذرا کچھ دیر کر لو انتظار انجام کا اس کے (۲۵)
دعا کی نوحؑ نے،
اے رب! مری امداد کر تو ان کے جھٹلانے پہ (۲۶)

فَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا فَاِذَا جَاۗءَ
اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ ۙ فَاسْلُكْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ
وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ ۚ وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي
الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ۝

ہم نے وحی بھیجی ان کو، اک کشتی بناؤ تم ہمارے سامنے،
جب حکم آ جائے ہمارا اور تنور ابلے،
تو پھر ہر نوعؑ کے جوڑے کو اس (کشتی) میں رکھنا اور اپنے اہلِ خانہ کو بھی،
صرف ان کے سوا، طے بات جن کی ہو چکی ہے،
اور جو ظالم ہیں، مجھ سے ان کے بارے میں نہ کچھ کہنا،
کہ وہ سارے ڈبوئے جائیں گے آخر (۲۷)

فَاِذَا اسْتَوَيْتَ اَنْتَ وَمَنْ مَّعَكَ عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ
الَّذِيْ نَجّٰىنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝
وَقُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِيْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ۝

سوار اس پر کبھی ہو جائیں جب، کہنا،
ہے اللہ کے لئے تعریف سب، جس نے بچایا ظالموں سے ہم کو (۲۸)
اے رب! ہم کو بابرکت جگہ پر دے اتار،
اور تو ہی ہے اس سلسلے میں سب سے بہتر (۲۹)

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ ۭ وَاِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِيْنَ ۝

ان کے قصے میں ہے بیشک اک سے اک بڑھ کر نشانی،
اور ہمیں تو آزمائش ان کی کرنی تھی (۳۰)

ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ۝
فَاَرْسَلْنَا فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ
غَيْرُهٗ ۭ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝

پھر ان کے بعد پیدا ہم نے کی اک اور امت (۳۱)
اور بھیجا ان میں پیغمبر (کہا جس نے) عبادت تم کرو اللہ کی،
اس کے سوا کوئی نہیں معبود،
کیوں ڈرتے نہیں ہو تم؟ (۳۲)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 442 of 2222

وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ وَاَتْرَفْنٰهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ يَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ ﴿٣٣﴾

تھے ان کی قوم کے سردار کافر، اور جھٹلاتے تھے سارے آخرت کو،
گرچہ تھے خوشحال دنیا میں،
لگے آپس میں کہنے، یہ تو تم جیسا ہی انساں ہے،
کہ کھاتا ہے وہی کھانا جسے کھاتے ہو تم بھی،
اور پانی بھی وہی پیتا ہے تم پیتے ہو جس کو (۳۳)

وَلَئِنْ اَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ ۙ اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿٣٤﴾

اور اگر کی پیروی اپنے ہی جیسے ایک انساں کی،
تو تم ہو گے خسارے میں (۳۴)

اَيَعِدُكُمْ اَنَّكُمْ اِذَا مِتُّمْ وَكُنْتُمْ تُرَابًا وَّعِظَامًا اَنَّكُمْ مُّخْرَجُوْنَ ﴿٣٥﴾

عجب کہتا ہے یہ، جب ہڈیاں اور خاک ہو جاؤ گے مر کر،
پھر کیے جاؤ گے زندہ تم (۳۵)

هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ ﴿٣٦﴾

نہیں، ہرگز نہیں ممکن یہ، جس کا تم سے وعدہ ہے کیا جاتا (۳۶)

اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ﴿٣٧﴾

اگر ہے زندگی تو صرف دنیا کی ہے،
ہم جیتے ہیں اور مرتے ہیں بس اس میں،
اور ایسا تو نہیں ہرگز، کہ ہم پھر سے اٹھائے جائیں گے (۳۷)

اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلُ ۨ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا وَّمَا نَحْنُ لَهٗ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿٣٨﴾

اس شخص نے بہتان باندھا ہے خدا پر صاف جھوٹا،
مانتے اس کو نہیں ہم (۳۸)

قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ﴿٣٩﴾

جب نبیؑ نے کی دعا،
اے رب! مری امداد کر تو ان کے جھٹلانے پہ (۳۹)

قَالَ عَمَّا قَلِيْلٍ لَّيُصْبِحُنَّ نٰدِمِيْنَ ﴿٤٠﴾

اللہ نے کہا، پچھتائیں گے یہ جلد ہی (۴۰)

فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنٰهُمْ غُثَآءً ۚ فَبُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤١﴾

پھر آ لیا اک زوردار آواز نے ان کو،
خس و خاشاک ان کو کر دیا ہم نے،
ہو لعنت ظالموں پر (۴۱)

ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قُرُوْنًا اٰخَرِيْنَ ﴿٤٢﴾

اور ان کے بعد پیدا کیں بہت سی امتیں ہم نے (۴۲)

مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ﴿٤٣﴾

اور امت کوئی بڑھ سکتی ہے اپنے وقت سے آگے،
نہ رہ سکتی ہے پیچھے ہی (۴۳)

ثُمَّ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا ۭ كُلَّمَا جَآءَ اُمَّةً رَّسُوْلُهَا كَذَّبُوْهُ

پیمبر ہم نے پھر بھیجے لگاتار،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 443 of 2222

فَاَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ بَعْضًا وَّجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ ۚ فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٤٤﴾

اور جس امت کے پاس آیا رسول، اُس نے وہیں جھٹلایا دیا اُس کو، سو ہم نے ایک کے بعد ایک کو غارت کیا، اور اُن کو افسانہ بناڈالا، ہے ان لوگوں سے رحمت دور جو مومن نہیں (۴۴)

ثُمَّ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى وَاَخَاهُ هٰرُوْنَ ۙ بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۙ ﴿٤٥﴾

پھر ہم نے موسیٰؑ اور ان کے بھائی ہارونؑ کو، بنا کر اپنا پیغمبر دلیلِ روشن اور آیاتِ حق کے ساتھ بھیجا (۴۵)

اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا عَالِيْنَ ﴿٤٦﴾

(مصر کے) فرعون اور جو اس کے درباری تھے، اُن کی سمت، تو وہ لوگ پیش آئے تکبر سے انہیں، وہ تھے بہت سرکش (۴۶)

فَقَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا لَنَا عٰبِدُوْنَ ﴿٤٧﴾

لگے کہنے وہ، ہم ایمان لائیں اپنے ہی جیسوں پہ؟ جبکہ قوم ہے زیرِ نگیں ان کی ہمارے (۴۷)

فَكَذَّبُوْهُمَا فَكَانُوْا مِنَ الْمُهْلَكِيْنَ ﴿٤٨﴾

جب انہوں نے ان کو جھٹلایا، تو وہ سب ہو گئے غارت (۴۸)

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿٤٩﴾

عطا موسیٰؑ کو ہم نے کی کتابِ حق، کہ راہِ حق پہ آئیں لوگ (۴۹)

وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗٓ اٰيَةً وَّاٰوَيْنٰهُمَآ اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ ﴿٥٠﴾

پھر ہم نے بنایا عیسیٰؑ بن مریم اور ان کی والدہ کو اک نشانی، اور پہنچا دی اک بلند آرام دہ اور چشمے والی سرزمیں پر ان کو (۵۰)

يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ۭ اِنِّىْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿٥١﴾

(اور پیغمبروں کو تھا ہمارا حکم) کھاؤ تم (حلال اور) پاک چیزیں، اور نیک اعمال دو انجام، تم جو کچھ بھی کرتے ہو، میں اس سے خوب واقف ہوں (۵۱)

وَاِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ ﴿٥٢﴾

یقیناً ایک ہی دیں ہے تمہارا دین یہ، اور میں تمہارا رب ہوں، تم مجھ سے ڈرو ہر دم (۵۲)

فَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ زُبُرًا ۭ كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ﴿٥٣﴾

مگر (آپس میں) اپنے دین کے پھر ٹکڑے ٹکڑے کر لئے لوگوں نے، جس کے پاس جو کچھ ہے، وہ اس میں ہے مگن (۵۳)

فَذَرْهُمْ فِيْ غَمْرَتِهِمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿٥٤﴾

(تو آپ بھی) ان کو پڑا رہنے دیں کچھ مدت اسی غفلت میں (۵۴)

اَيَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّبَنِيْنَ ﴿٥٥﴾

کیا یہ یوں سمجھتے ہیں؟ کہ ان کے مال اور اولاد میں جو بھی اضافہ کر رہے ہیں ہم (۵۵)

نُسَارِعُ لَهُمْ فِي الْخَيْرٰتِ ۭ بَلْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ﴿٥٦﴾

تو ہم ان کی بھلائی میں ہیں جلدی کر رہے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 444 of 2222

(ہرگز نہیں) دراصل یہ سمجھے نہیں (۵۶)

اِنَّ الَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ۝٥٧

جو لوگ اپنے رب کی ہیبت سے لرزتے ہیں (۵۷)

وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ۝٥٨

اور اپنے رب کی جو آیات کو ہیں مانتے (۵۸)

وَالَّذِيْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُوْنَ ۝٥٩

کرتے نہیں جو شرک رب کے ساتھ (۵۹)

وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ۝٦٠

اور جو لوگ دے سکتے ہیں، دیتے ہیں خدا کی رہ میں،
ان کے کانپتے ہیں دل، کہ اپنے رب کی جانب لوٹنے والے ہیں وہ (۶۰)

اُولٰٓئِكَ يُسٰرِعُوْنَ فِى الْخَيْرٰتِ وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ ۝٦١

یہ لوگ نیک اعمال میں کرتے ہیں جلدی
اور ان کے واسطے اک دوسرے سے آگے بڑھتے ہیں (۶۱)

وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا وَلَدَيْنَا كِتٰبٌ يَّنْطِقُ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝٦٢

نہیں دیتے کسی کو ہم کوئی تکلیف طاقت سے زیادہ،
اور ہمارے پاس تو ہے اک کتاب ایسی، بتاتی ہے جو سچ سچ،
اور لوگوں پر نہیں ہوگا کوئی بھی ظلم (۶۲)

بَلْ قُلُوْبُهُمْ فِىْ غَمْرَةٍ مِّنْ هٰذَا وَلَهُمْ اَعْمَالٌ مِّنْ دُوْنِ ذٰلِكَ هُمْ لَهَا عٰمِلُوْنَ ۝٦٣

لیکن ان کے دل غفلت میں ہیں،
اور راہِ حق سے مختلف ہیں کام ان کے (۶۳)

حَتّٰٓى اِذَآ اَخَذْنَا مُتْرَفِيْهِمْ بِالْعَذَابِ اِذَا هُمْ يَجْـَٔرُوْنَ ۝٦٤

اور جب پکڑا عذابِ سخت میں ہم نے انہیں، جو تھے بہت خوشحال،
تو فریاد وہ کرنے لگے (۶۴)

لَا تَجْـَٔرُوا الْيَوْمَ ۖ اِنَّكُمْ مِّنَّا لَا تُنْصَرُوْنَ ۝٦٥

(ان سے کہا جائے گا) مت اب یوں کرو فریاد،
حاصل کچھ مدد ہوگی نہ اب تم کو ہماری (۶۵)

قَدْ كَانَتْ اٰيٰتِىْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُوْنَ ۝٦٦

جب سنائی تم کو جاتی تھیں مری آیات،
بھاگ اٹھتے تھے الٹے پاؤں (۶۶)

مُسْتَكْبِرِيْنَ ۖ بِهٖ سٰمِرًا تَهْجُرُوْنَ ۝٦٧

ان سے سرکشی کرتے، اکڑتے، قصہ گوئی کرتے اور بکتے ہوئے تم (۶۷)

اَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ اَمْ جَآءَهُمْ مَّا لَمْ يَاْتِ اٰبَآءَهُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۝٦٨

کیا نہیں کچھ غور کرتے یہ ہماری بات پر؟
آئی ہے ان کے پاس شے ایسی،
جو ان کے باپ دادا کے نہیں تھی پاس آئی (۶۸)

اَمْ لَمْ يَعْرِفُوْا رَسُوْلَهُمْ فَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ۝٦٩

یا انہوں نے اپنے پیغمبر کو پہچانا نہیں،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 445 of 2222

جوان کے منکر ہو رہے ہیں (٦٩)

اَمْ يَقُوْلُوْنَ بِهٖ جِنَّةٌ ۭ بَلْ جَاۗءَهُمْ بِالْحَقِّ وَاَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ۝٧٠

یا یہ کہتے ہیں، انہیں دیوانگی لاحق ہے،
لیکن وہ تو ان کے پاس حق لائے ہیں،
اکثر حق سے چڑتے ہیں مگر ان میں (٧٠)

وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ اَهْوَاۗءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ۭ بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝٧١

گر ان کی خواہشوں کے پیچھے حق چلتا،
تو ہو جاتا فساد اک آسمانوں اور زمیں میں،
ہم نے ان کے تذکرے پہنچا دیے ہیں ان کو،
لیکن یہ تو ان سے بھی ہیں منہ موڑے ہوئے یکسر (٧١)

اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ ۚ وَّهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝٧٢

(اے پیغمبرؐ!)
بھلا اپنی رسالت کی ہیں کوئی آپؐ اجرت چاہتے ان سے؟
ہے اجرت آپؐ کے رب کی بہت بہتر،
کہ وہ روزی رساں ہے سب سے بہتر (٧٢)

وَاِنَّكَ لَتَدْعُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝٧٣

اور بلاتے ہیں یقیناً راہِ حق کی سمت آپؐ ان کو (٧٣)

وَاِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنٰكِبُوْنَ ۝٧٤

مگر جو آخرت پر کچھ یقیں رکھتے نہیں،
وہ راہِ حق سے دور رہتے ہیں (٧٤)

وَلَوْ رَحِمْنٰهُمْ وَكَشَفْنَا مَا بِهِمْ مِّنْ ضُرٍّ لَّلَجُّوْا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝٧٥

اگر ہم رحم فرمائیں اور ان کی دور تکلیفیں کریں،
تو سرکشی میں یہ بہک کر اور بڑھ جائیں گے آگے (٧٥)

وَلَقَدْ اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوْا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ ۝٧٦

اور ہم نے جب انہیں پکڑا عذابِ سخت میں،
پھر بھی نہ رب کے سامنے اپنے جھکیں گے،
اور نہ یہ عاجز کبھی ہوں گے ذرا (٧٦)

حَتّٰٓى اِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيْدٍ اِذَا هُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ۝٧٧

حتیٰ کہ ان پر کھول دیں گے ہم عذابِ سخت کا در،
اور ہو جائیں گے وہ مایوس (٧٧)

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝٧٨

وہ اللہ ہے، جس نے کیے پیدا تمہارے واسطے کان اور آنکھیں اور دل،
لیکن ادا کرتے ہو اس کا شکر تم کم ہی (٧٨)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 446 of 2222

وَهُوَ الَّذِیْ ذَرَاَكُمْ فِی الْاَرْضِ وَاِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۷۹﴾

وہی ہے جس نے پیدا کر کے پھیلایا زمین پر تم کو،
اور اس کی ہی جانب تم اکٹھے ہو گے سب (اک دن) (۷۹)

وَهُوَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۸۰﴾

وہی ہے جو حیات و موت دیتا ہے،
اور اس کے بس میں دن اور رات کا ہے آنا جانا،
کیا سمجھ تم کو نہیں؟ (۸۰)

بَلْ قَالُوْا مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُوْنَ ﴿۸۱﴾

لیکن کہی وہ بات انہوں نے جو کہی تھی اگلے لوگوں نے (۸۱)

قَالُوْٓا ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿۸۲﴾

کہ جب ہم مر کے ہو جائیں گے خاک اور ہڈیاں،
کیا پھر اٹھائے جائیں گے ہم زندہ کر کے؟ (۸۲)

لَقَدْ وُعِدْنَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا هٰذَا مِنْ قَبْلُ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۸۳﴾

یہ تو وہ وعدہ ہے جو ہوتا چلا آیا ہے ہم سے، اور ہمارے باپ دادا سے،
مگر کچھ بھی نہیں، یہ اگلے لوگوں کے فسانے ہیں (۸۳)

قُلْ لِّمَنِ الْاَرْضُ وَمَنْ فِیْهَآ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۴﴾

ذرا پوچھیں، زمین اور اس کی سب چیزیں ہیں کس کی ملکیت؟
گر جانتے ہو تم (۸۴)

سَیَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۸۵﴾

کہیں گے یہ، کہ (اللہ) کی،
تو کہہ دیجے کہ پھر حاصل نصیحت کیوں نہیں کرتے؟ (۸۵)

قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ﴿۸۶﴾

ذرا پوچھیں یہ ان سے،
عرشِ اعظم اور ساتوں آسمانوں کا بھلا ہے کون رب؟ (۸۶)

سَیَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۸۷﴾

تو یہ کہیں گے، صرف (اللہ) ہے،
کہیں ان سے، کہ پھر تم کیوں نہیں ڈرتے؟ (۸۷)

قُلْ مَنْ بِّیَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ وَّهُوَ یُجِیْرُ وَلَا یُجَارُ عَلَیْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۸﴾

یہ پوچھیں، کس کے ہاتھوں میں ہے ہر شے کی حکومت؟
جو پناہ دیتا ہے، دے سکتا نہیں کوئی پناہ اس کے سوا ہرگز،
اگر تم جانتے ہو، تو بتاؤ (۸۸)

سَیَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ فَاَنّٰی تُسْحَرُوْنَ ﴿۸۹﴾

یہ کہیں گے، صرف (اللہ)،
آپؐ کہہ دیجے کہ پھر کیا تم پہ جادو کا اثر ہے؟ (۸۹)

بَلْ اَتَیْنٰهُمْ بِالْحَقِّ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۹۰﴾

درحقیقت حق انہیں پہنچا دیا ہے ہم نے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 447 of 2222

بیشک ہیں یہ جھوٹے لوگ (۹۰)

مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۢ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۹۱﴾

اللہ نے کسی کو اپنا بیٹا ہی بنایا ہے، نہ اس کے ساتھ ہے معبود کوئی اور، ایسا ہی اگر ہوتا، تو ہر معبود لے کر اپنی ہی مخلوق کو پھرتا اور اک دوجے پہ چڑھ آتا، ہے (اللہ) پاک ان باتوں سے، جو یہ لوگ کہتے ہیں (۹۱)

عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۹۲﴾

وہ غائب اور حاضر کا ہے سب کچھ جاننے والا، وہ بالاتر ہے اس سے، شرک جو یہ لوگ کرتے ہیں (۹۲)

قُلْ رَّبِّ اِمَّا تُرِيَنِّيْ مَا يُوْعَدُوْنَ ﴿۹۳﴾

(اے پیغمبرؐ!) دعا کیجے، اے میرے پالنے والے! اگر مجھ کو دکھا دے تو وہ، جس کا ان سے وعدہ ہے (۹۳)

رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۹۴﴾

تو پھر رکھنا مجھے محفوظ اس سے، اور مجھے رہنے نہ دینا ظالموں میں (۹۴)

وَاِنَّا عَلٰٓى اَنْ نُّرِيَكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقٰدِرُوْنَ ﴿۹۵﴾

(اے پیمبرؐ!) جس کا وعدہ ان سے ہے، ہم آپؐ کو بھی وہ دکھا دینے پہ قادر ہیں (۹۵)

اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ السَّيِّئَةَ ؕ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَصِفُوْنَ ﴿۹۶﴾

برائی کیجئے دور اس طریقے سے، جو اچھا ہے (۹۶)

وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ﴿۹۷﴾

دعا کیجے، اے میرے رب! پناہ میں مانگتا ہوں تیری شیطانوں کے سارے وسوسوں سے (۹۷)

وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ﴿۹۸﴾

اور پناہ اس سے بھی میں ہوں مانگتا تیری، کہ میرے پاس وہ آئیں (۹۸)

حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ﴿۹۹﴾

(نہ ہرگز باز لوگ آئیں گے یہ) حتیٰ کہ موت آ جائے ان میں سے کسی کو، اور وہ کہنے لگے یوں، اے مرے رب! مجھ کو پھر واپس تو لوٹا دے (۹۹)

لَعَلِّيْٓ اَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا ؕ اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَآئِلُهَا ؕ وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۰۰﴾

کہ جا کر پھر میں اس چھوڑی ہوئی دنیا میں نیک اعمال کر لوں، یہ نہیں ہوگا مگر ہرگز، یہ بس اک بات ہے، جس کو کہے گا وہ، اب ان کے پیچھے اک پردہ ہے اس دن تک، کہ جب وہ سب اٹھائے جائیں گے (۱۰۰)

فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّلَا

جب صور پھونکا جائے گا، اس دن رہے گا کوئی بھی رشتہ،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 448 of 2222

يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿١٠١﴾
نہ پوچھے گا کوئی اک دوسرے کو (۱۰۱)

فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿١٠٢﴾
جن کے پلڑے ہوں گے بھاری،
کامیاب و کامراں ہوں گے وہی (۱۰۲)

وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فِيْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ﴿١٠٣﴾
اور جن کے پلڑے ہوں گے ہلکے، وہ خسارے میں رہیں گے،
اور جہنم میں رہیں گے وہ ہمیشہ (۱۰۳)

تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيْهَا كٰلِحُوْنَ ﴿١٠٤﴾
ان کے چہرے آگ جھلسا دے گی
اور بدشکل ہو جائیں گے وہ (۱۰۴)

اَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿١٠٥﴾
(پھر ان سے پوچھا جائے گا)
بولو سنائی کیا نہیں جاتی تھیں میری آیتیں تم کو؟
مگر پھر بھی تھے جھٹلاتے انہیں تم (۱۰۵)

قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ ﴿١٠٦﴾
وہ کہیں گے، اے ہمارے رب!
بہت بد بخت تھے، ہم واقعی گمراہ تھے (۱۰۶)

رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ ﴿١٠٧﴾
ہم کو یہاں سے دے نجات اے رب!
اگر پھر بھی کریں ایسا، تو ہم ہوں گے بہت ظالم (۱۰۷)

قَالَ اخْسَـُٔوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ ﴿١٠٨﴾
یہ پھر اللہ کہے گا، تم رہو ذلت کے ساتھ اس میں،
نہ کوئی بات اب مجھ سے کرو (۱۰۸)

اِنَّهٗ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْ عِبَادِيْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿١٠٩﴾
جب میرے بندوں میں سے کچھ کہتے تھے،
اے پروردگار! ایمان ہم ہیں لا چکے،
تو بخش دے ہم کو اور ہم پر رحم فرما دے،
کہ سارے مہربانوں سے ہے اچھا مہرباں تو ہی (۱۰۹)

فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِيًّا حَتّٰٓى اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِيْ وَكُنْتُمْ مِّنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ ﴿١١٠﴾
تو پھر تم نے مذاق ان کا اڑایا اور گئے تم بھول میری یاد،
اور ہنستے رہے ان پر (۱۱۰)

اِنِّيْ جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوْٓا اَنَّهُمْ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿١١١﴾
دیا ہے میں نے ان کے صبر کا بدلہ انہیں آج،
اور وہ ہیں کامیاب و کامراں (۱۱۱)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 449 of 2222

قٰلَ كَمْ لَبِثْتُمْ فِي الْاَرْضِ عَدَدَ سِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾

اللہ یہ پوچھے گا ان سے، تم زمیں پر کتنے برسوں تک رہے؟
گن کر بتاؤ! (۱۱۲)

قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَسْـَٔلِ الْعَآدِّيْنَ ﴿۱۱۳﴾

وہ کہیں گے، ایک دن یا اس سے بھی کم،
پوچھ لے بیشک یہ گنتی کرنے والوں سے (۱۱۳)

قٰلَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا لَّوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۱۴﴾

تو اللہ یہ کہے گا، واقعی عرصہ تمہارا تھا بہت کم،
کاش اسے پہلے سے ہی تم جان لیتے (۱۱۴)

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱۵﴾

تم سمجھتے تھے بھلا ہم نے تمہیں پیدا کیا بیکار؟
اور واپس نہیں لوٹائے جاؤ گے ہماری سمت تم؟ (۱۱۵)

فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ﴿۱۱۶﴾

اللہ حقیقی بادشاہ ہے، بالا و برتر، نہیں اس کے سوا معبود کوئی،
اور وہی ہے عرش کا مالک (۱۱۶)

وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۱۷﴾

پکارے ساتھ اللہ کے کسی بھی اور کو معبود جو، جس کی نہیں کوئی دلیل،
اس کا حساب اس کے ہے رب کے پاس،
بیشک کامیاب و کامراں کفار ہو سکتے نہیں ہرگز (۱۱۷)

وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۱۸﴾

(اے پیغمبرؐ!) کہیں، اے میرے رب! تو بخش دے اور رحم فرما،
اور سارے رحم والوں سے ہے بہتر رحم والا تو (۱۱۸)

سُوْرَةُ النُّوْرِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعٌ وَّسِتُّوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ نور ۲۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَفَرَضْنٰهَا وَاَنْزَلْنَا فِيْهَآ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱﴾

یہ اک سورت ہے، جو ہم نے اتاری اور کئے احکام اس کے فرض،
اس میں آیتیں واضح ہیں، تا کہ یاد رکھو تم (مسلمانو!) (۱)

اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۠ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَاۗىِٕفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲﴾

جو زانی مرد اور عورت ہوں،
دونوں میں سے ہر اک کو لگاؤ ایک سو کوڑے،
ترس کھاؤ نہ ان پر تم خدا کے دین کے بارے میں ہرگز،
تم اگر ایمان رکھتے ہو خدا اور آخرت پر،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 450 of 2222

اَلزَّانِیْ لَا یَنْكِحُ اِلَّا زَانِیَةً اَوْ مُشْرِكَةً ۪ وَّ الزَّانِیَةُ لَا یَنْكِحُهَاۤ
اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ ۚ وَ حُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ ۝۳

اور سزا کے وقت ہو موجود اک ایمان والوں کی جماعت بھی (۲)
جو زانی مرد ہے وہ زانیہ یا مشرکہ کے ساتھ ہی شادی کرے گا،
اور جو زانی ہے عورت، وہ کسی زانی یا مشرک مرد سے شادی کرے گی،
مومنوں پر یہ تعلق ہے حرام (۳)

وَ الَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ یَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ
فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِیْنَ جَلْدَةً وَّ لَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ
وَ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝۴

اور جو لگائیں پاک دامن عورتوں پر عیب بدکاری کا، اور لائیں نہ شاہد چار،
تو اسّی لگاؤ گن کے کوڑے ان کو،
اور ان کی گواہی کو نہ مانو تم، کہ یہ فاسق ہیں (۴)

اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَ اَصْلَحُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ
رَّحِیْمٌ ۝۵

لیکن جو ہوں اس کے بعد تائب، اور اپنی جو کریں اصلاح،
تو ہے بخشنے والا خدائے مہرباں بھی (۵)

وَ الَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَ لَمْ یَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّاۤ
اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ
لَمِنَ الصّٰدِقِیْنَ ۝۶

جو لگائیں بیویوں پر اپنی بدکاری کی تہمت اور نہ ہو شاہد کوئی ان کے سوا،
تو پھر گواہی ان کی ہوگی یہ،
کہ کھائیں چار بار اللہ کی قسمیں، کہ سچے ہیں (۶)

وَ الْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَیْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِیْنَ ۝۷
وَ یَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ
لَمِنَ الْكٰذِبِیْنَ ۝۸

کہیں گے پانچویں بار، اس پہ ہو اللہ کی لعنت جو ہو جھوٹا (۷)
اور اس عورت سے ہو سکتی ہے دور اس کی سزا،
جو چار بار اللہ کی کھا کر قسم کہہ دے کہ اس کا مرد جھوٹا ہے (۸)

وَ الْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَیْهَاۤ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ۝۹

کہے گی پانچویں بار،
اس پہ ہو اللہ کی لعنت، (وہ اگر جھوٹی ہو) اور سچا ہو شوہر (۹)

وَ لَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ وَ رَحْمَتُهٗ وَ اَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِیْمٌ ۝۱۰

(مومنو!) اللہ کا فضل و کرم ہوتا نہ گر تم پر
(تو تم ہوتے بہت مشکل میں)،
اللہ ماننے والا ہے توبہ، اور وہ ہے صاحب حکمت (۱۰)

اِنَّ الَّذِیْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ ؕ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ ؕ
بَلْ هُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ ؕ لِكُلِّ امْرِیٍٔ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ ۚ
وَ الَّذِیْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۝۱۱

جو گھڑ لائے ہیں اک بہتان، یہ بھی ہیں تمہی میں سے،
برا سمجھو نہ اپنے واسطے اس کو، تمہارے حق میں یہ بہتر ہے،
ان میں سے گنہ ہر اک پہ اتنا ہے کہ جتنا اس کا ہے الزام میں حصہ،
گنہ جتنا ہے بھاری، اس قدر ہی ایک بھاری ہے عذاب اس پر (۱۱)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 451 of 2222

لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَيْرًا ۙ وَّقَالُوْا هٰذَآ اِفْكٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۲﴾

اسے سنتے ہی مومن عورتوں، مردوں نے آپس کیوں نہ رکھی خوش گمانی؟ اور نہ کیوں یہ کہہ دیا؟ یہ تو کھلا بہتان ہے (۱۲)

لَوْلَا جَآءُوْ عَلَيْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ ۚ فَاِذْ لَمْ يَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۳﴾

کیوں اس پہ وہ شاہد نہ لائے چار، اور لائے نہیں گر وہ، تو ہیں بہتان باز اللہ کے نزدیک جھوٹے (۱۳)

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِىْ مَآ اَفَضْتُمْ فِيْهِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۴﴾

اور خدا کی مہربانی تم پہ گر ہوتی نہ دنیا اور عقبیٰ میں، تو پھر جس بات کا چرچا کیا تھا تم نے، اس پر اک عذابِ سخت آ لیتا تمہیں (۱۴)

اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِكُمْ مَّا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَّتَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا ۖ وَّهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ ﴿۱۵﴾

اس جھوٹ کو اپنی زبانوں پر لئے پھرتے تھے تم، اور منہ سے وہ کہتے رہے، جس کی نہ تھی تم کو خبر کوئی، اسے تم بات اک ہلکی سمجھتے تھے، مگر اللہ کے نزدیک وہ بھاری تھی (۱۵)

وَلَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا ۖ سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۶﴾

سنتے ہی اسے تم نے نہ کیوں یہ کہہ دیا؟ زیبا نہیں ہرگز ہمیں منہ سے بھی کہنا بات ایسی، اے خدا! تو پاک ہے (ہر عیب سے) اور یہ بڑا بہتان ہے (۱۶)

يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖٓ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷﴾

اللہ نصیحت تم کو کرتا ہے، کہ آئندہ نہ ایسا کام کرنا، تم ہو گر مومن (۱۷)

وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ۚ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۸﴾

بیاں فرما رہا ہے آیتیں اپنی تمہارے سامنے اللہ، اور اللہ علم اور حکمت کا مالک ہے (۱۸)

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۹﴾

جو لوگ ایمان والوں میں اشاعت چاہتے ہیں بے حیائی کی، ہے ان کے واسطے دنیا و عقبیٰ میں عذابِ سخت، اللہ جانتا سب کچھ ہے، لیکن کچھ نہیں تم جانتے (۱۹)

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۰﴾

اللہ شفیق و مہرباں ہے، اور اگر ہوتی نہ اس کی مہربانی، (تم پہ آ جاتا عذاب اس کا) (۲۰)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۚ وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ۚ وَلَوْ

کبھی شیطان کے نقشِ قدم پر تم چلو ہرگز نہ اے ایمان والو! اور کرے جو پیروی اس کی،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 452 of 2222

لَافَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢١﴾

تو اس کو حکم وہ دے گا بدی اور بے حیائی کا،
نہ ہوتا تم پہ گر فضل و کرم اللہ کا، تم میں سے کوئی بھی نہ ہوتا پاک،
لیکن جس کو چاہے پاک کر دیتا ہے اللہ،
وہ سبھی کچھ سننے والا، جاننے والا ہے (٢١)

وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْٓا اُولِي الْقُرْبٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۠ وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا ۭ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٢٢﴾

جو بھی صاحبانِ استطاعت تم میں ہیں،
قطعاً قسم کھائیں نہ وہ ایسی،
کہ وہ دیں گے نہ ہرگز رشتے داروں اور مسکینوں کو کچھ،
اور جو خدا کی راہ میں ہجرت کریں ان کو،
انہیں بس درگزر سے کام لینا چاہئے،
اور کیا نہیں تم چاہتے، تم کو معاف اللہ کرے؟
بیشک معافی دینے والا، مہرباں ہے وہ (٢٢)

اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۠ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿٢٣﴾

لگاتے ہیں جو تہمت پاک دامن بھولی بھالی اہلِ ایماں عورتوں پر،
ان پہ دنیا اور عقبیٰ میں ہے لعنت،
اور ہے ان کے لئے بھاری عذاب (٢٣)

يَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٢٤﴾

ان کی زبانیں، اور ان کے ہاتھ پاؤں
ان کے کاموں کی گواہی دیں گے جب (٢٤)

يَوْمَىِٕذٍ يُّوَفِّيْهِمُ اللّٰهُ دِيْنَهُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ ﴿٢٥﴾

اس دن انہیں معلوم ہو جائے گا،
برحق ہے خدا اور حق کو ظاہر کرنے والا بھی (٢٥)

اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ ۚ وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿٢٦﴾

ہیں ناپاک عورتیں ناپاک مردوں کے لئے،
اور مرد جو ناپاک ہیں، ناپاک ہی وہ عورتوں کے واسطے ہیں،
پاک ہیں جو عورتیں، ہیں پاک مردوں کے لیے،
اور پاک ہیں جو مرد، ہیں اُن عورتوں کے واسطے جو پاک ہیں،
اور لوگ جو بکتے ہیں، اس سے ہیں بری یہ نیک لوگ،
ان کے لیے ہے مغفرت بھی اور عمدہ رزق بھی (٢٦)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 453 of 2222

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝

اور لو نہ جب تک تم اجازت اور نہ کر لو تم سلام اے اہلِ ایماں!
مت گھروں میں جاؤ اوروں کے، سوا اپنے گھروں کے،
یہ تمہارے حق میں بہتر ہے،
کہ تم اس سے کرو حاصل نصیحت (۲۷)

فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَآ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۝

اور نہ گھر میں ہو اگر کوئی،
تو تب بھی تم اجازت کے بغیر اندر نہ جاؤ،
اور کہا جائے تمہیں گر لوٹ جانے کو، تو جاؤ لوٹ،
بہتر ہے تمہارے واسطے یہ،
جو بھی تم کرتے ہو، اللہ جانتا ہے خوب (۲۸)

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ۝

لیکن جو ہیں غیر آباد گھر، ان میں تمہارا ہو اگر اسباب،
جانے میں نہیں کوئی حرج تم پر،
سب اللہ جانتا ہے تم جو ظاہر کر رہے ہو یا چھپاتے ہو (۲۹)

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ۭ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝

(اے پیغمبر!) یہ کہہ دیں صاحبِ ایمان مردوں سے،
نگاہوں کو رکھیں اپنی وہ نیچی اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت بھی کریں،
ان کے لئے بہتر یہی ہے،
اور اللہ باخبر ہے اس سے، جو یہ لوگ کرتے ہیں (۳۰)

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰي جُيُوْبِهِنَّ ۠ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَاۗىِٕهِنَّ اَوْ اٰبَاۗءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَاۗىِٕهِنَّ اَوْ اَبْنَاۗءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَاۗىِٕهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰي عَوْرٰتِ النِّسَاۗءِ ۠ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ۭ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ

اور کہو نہ مسلماں عورتوں سے بھی کہیں،
اپنی نگاہوں کو رکھیں نیچی اور اپنی عصمتوں کی بھی حفاظت وہ کریں،
زینت کو اپنی مت کریں ظاہر،
سوا اس کے کہ جو ظاہر ہو اپنے آپ،
سینوں پر وہ اپنے اوڑھنی ڈالیں،
کسی کے سامنے ظاہر کریں مت اپنی آرائش،
سوا شوہر یا والد یا خسر یا اپنے بیٹوں کے،
یا اپنے شوہروں کے بیٹوں، اپنے بھائیوں کے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 454 of 2222

جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿٣١﴾

یا بھتیجوں، بھانجوں کے،
ملنے والی عورتوں کے یا غلاموں اور بوڑھے نوکروں کے،
جو نہ کچھ رکھتے ہوں مطلب ان سے،
یا پھر ایسے بچوں کے، نہیں معلوم جن کو، کیا ہے پردہ عورتوں کا،
اور چلیں مت پاؤں کو اپنے پٹک کر یوں،
کہ پوشیدہ جو زینت ہے وہ ظاہر ہو،
مسلمانو! کرو توبہ خدا کی بارگہ میں، تا کہ تم پاؤ نجاتِ اخروی (۳۱)

وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿٣٢﴾

اور کردو تم نکاح ان عورتوں مردوں کا، جو تم میں مجرد ہوں،
غلام اور لونڈیاں جو اہل ہوں، ان کا بھی تم کردو نکاح،
اور وہ اگر مفلس ہوں، اللہ فضل سے اپنے بنادے گا غنی ان کو،
کہ وہ ہے صاحبِ وسعت بھی اور ہے علم والا بھی (۳۲)

وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا وَّاٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اٰتٰىكُمْ وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْۢ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٣٣﴾

مگر مقدور جو رکھتے نہیں اس کا،
تو ان کو چاہئے وہ پاک دامن ہی رہیں،
جب تک غنی اللہ انہیں کردے نہ اپنے فضل سے،
اور جو غلام آزاد ہونا چاہیں تحریراً، تو کردو ان کو تم تحریر،
گر تم کو بھلائی کچھ نظر آئے،
اور اللہ نے دیا ہے مال جو تم کو، تو اس میں سے بھی دو ان کو،
تمہاری لونڈیاں جو رہنا چاہیں پاک دامن،
مت کرو مجبور بدکاری پہ تم ان کو ذرا سے فائدے کے واسطے،
اور گر کرے ان کو زبردستی کوئی مجبور،
اللہ بخشنے والا بھی ہے اور مہرباں بھی ہے (۳۳)

وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ وَّمَثَلًا مِّنَ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٣٤﴾

(مسلمانو!) تمہاری سمت نازل کی ہیں ہم نے آیتیں روشن،
مثالیں ایسے لوگوں کی جو گزرے تم سے پہلے،
اور سب پرہیزگاروں کے لئے اک موعظت بھی (۳۴)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 455 of 2222

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ؕ
اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ ؕ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ
شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ ۙ يَّكَادُ زَيْتُهَا
يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ؕ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ ؕ يَهْدِى اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ
مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ
عَلِيْمٌ ۝

آسمانوں اور زمین کا نور ہے اللہ،
مثال اس نور کی ایسی ہے گویا طاق میں روشن چراغ،
اور یہ چراغ ایسا ہے، جو شیشے کی ہے قندیل میں،
قندیل ایسی ہے کہ موتی کی طرح روشن ستارہ ہے،
(چراغ پاک) یہ ہے روغن زیتون سے جلتا،
جو بابرکت شجر ہے اور جو شرقی ہے نہ غربی ہے،
بھڑک اٹھتا ہے خود ہی روغن اس کا،
نور ہے بالائے نور،
اللہ جسے چاہے ہدایت اس کو دیتا ہے وہ اپنے نور سے،
یہ سب مثالیں وہ بیاں کرتا ہے لوگوں کے لئے،
ہر شے سے وہ واقف ہے (۳۵)

فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ ۙ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا
بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۝

(یہ قندیل) روشن ان گھروں میں ہے،
خدا کا جن کے بارے میں ہے یہ فرماں،
کہ وہ گھر ہوں بلند، اور ذکر اس کے نام کا ہوتا رہے ان میں،
بیاں صبح و مسا تسبیح کرتے ہیں وہاں وہ لوگ (۳۶)

رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ
الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۙ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ
الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ۝

جن کو کر نہیں سکتی تجارت کوئی غافل اور نہ کوئی لین دین،
اللہ کے ذکر پاک اور فرض نماز (پنجگانہ) اور زکوٰۃ مال سے،
اس دن سے وہ ڈرتے ہیں،
جس دن سب الٹ جائیں گے آنکھیں ہوں کہ دل (۳۷)

لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ
يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝

ان کو جزا اللہ دے گا بہترین اعمال کی ان کے،
اور اپنے فضل سے دے گا انہیں کچھ اور،
اللہ جس کو بھی چاہے عطا فرمائے روزی بے حساب (۳۸)

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍ بِقِيْعَةٍ يَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءً ؕ
حَتّٰٓى اِذَا جَآءَهٗ لَمْ يَجِدْهُ شَيْـًٔا وَّوَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ فَوَفّٰىهُ

اعمال ہیں کفار کے ایسی چمکتی ریت کی مانند، جو ہو دشت میں،
پیاسا جسے پانی سمجھتا ہے اگرچہ دور سے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 456 of 2222

حِسَابَهٗ ؕ وَاللّٰهُ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ۳۹

لیکن وہ جب نزدیک آتا ہے، وہاں کچھ بھی نہیں پاتا،
سوا اللہ کے، جو پورا چکا دیتا ہے سب اس کا حساب،
اور جلد کرنے والا ہے سارا حساب اللہ (۳۹)

اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِیْ بَحْرٍ لُّجِّیٍّ یَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ؕ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ؕ اِذَاۤ اَخْرَجَ یَدَهٗ لَمْ یَكَدْ یَرٰىهَا ؕ وَمَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ۴۰

یا ہیں اعمال ان کے ان اندھیروں کی طرح، گہرے سمندر کی جو ہوں تہہ میں،
جنھیں اوپر تلے موجوں نے ڈھانپا ہو، پھر ان پر چھائے ہوں بادل،
غرض تاریکیاں اوپر تلے ہوں اور سجھائی دے نہ اپنا ہاتھ بھی،
جس کو نہ اللہ روشنی دے، مل نہیں سکتی کہیں بھی روشنی اس کو (۴۰)

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ یُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّیْرُ صٰٓفّٰتٍ ؕ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِیْحَهٗ ؕ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِمَا یَفْعَلُوْنَ ۴۱

نہیں کیا تم نے یہ دیکھا؟
زمین و آسماں کی ساری مخلوق،
اور فضاؤں میں جو صف بستہ پرندے ہیں،
وہ سب اللہ کی ہیں تسبیح میں مشغول،
سب ہیں جانتے اپنی نماز اور ذکر کے انداز کو،
ہے باخبر اللہ اس سے جو وہ کرتے ہیں (۴۱)

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِیْرُ ۴۲

اور اللہ ہی کی خاطر ہے زمیں اور آسماں کی بادشاہی،
اور اسی کی سمت ہی جانا ہے سب کو لوٹ کر اک دن (۴۲)

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ یُزْجِیْ سَحَابًا ثُمَّ یُؤَلِّفُ بَیْنَهٗ ثُمَّ یَجْعَلُهٗ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ یَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ وَیُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ جِبَالٍ فِیْهَا مِنْۢ بَرَدٍ فَیُصِیْبُ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ وَیَصْرِفُهٗ عَنْ مَّنْ یَّشَآءُ ؕ یَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ یَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ ۴۳

نہیں کیا آپؐ نے دیکھا؟
کہ اللہ بادلوں کو ہے چلاتا اور ملاتا ہے انہیں،
پھر تہہ بہ تہہ ان کو بنا دیتا ہے،
اور پھر دیکھتے ہیں آپؐ، ان میں سے ہی پھر بارش برستی ہے،
وہی اولے گراتا ہے فلک سے،
پھر جہاں چاہے انہیں برسائے اور چاہے جہاں ان کو نہ برسائے،
جو بجلی بادلوں میں ہے، چمکتی،
ہے وہ کچھ ایسے کہ گویا روشنی آنکھوں کی لے جائے گی (۴۳)

یُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِی

اللہ ہی بدلتا رہتا ہے دن رات کو،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 457 of 2222

الْاَبْصَارِ ﴿۴۴﴾

اور آنکھ والوں کے لئے عبرت ہے اس میں (۴۴)

وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى رِجْلَيْنِ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰٓى اَرْبَعٍ ۚ يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ۚ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۴۵﴾

اور زمیں پر چلنے پھرنے والے سارے جانداروں کو،
کیا ہے خلق پانی ہی سے اللہ نے،
اور ان میں کچھ تو اپنے پیٹ کے بل رینگتے ہیں،
اور کچھ دو پاؤں پر چلتے ہیں، کچھ چلتے ہیں چاروں پاؤں پر،
اللہ جو بھی چاہتا ہے خلق کرتا ہے،
وہ ہے ہر چیز پر قادر (۴۵)

لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ ۚ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۴۶﴾

یقیناً ہم نے نازل کی ہیں روشن آیتیں،
اللہ جسے چاہے، دکھا دے اس کو سیدھا راستہ (۴۶)

وَيَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُوْلِ وَاَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۚ وَمَآ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۷﴾

کہتے ہیں لوگ، ایمان ہم لائے ہیں اللہ اور پیمبرؐ پر،
اطاعت کیش ہیں ہم،
ان میں لیکن لوگ کچھ ایسے بھی ہیں، جو بعد میں منہ پھیر لیتے ہیں،
(حقیقت میں تو) یہ ایمان والے ہی نہیں (۴۷)

وَاِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۴۸﴾

اور جب بلایا ان کو جاتا ہے خدا اور اس کے پیغمبرؐ کی جانب،
تاکہ ان کا فیصلہ کر دیں پیمبرؐ،
تو فریق ان میں سے اک منہ موڑ لیتا ہے (۴۸)

وَاِنْ يَّكُنْ لَّهُمُ الْحَقُّ يَاْتُوْٓا اِلَيْهِ مُذْعِنِيْنَ ﴿۴۹﴾

اگر حق ان کا ہوتا ہے،
تو آ جاتے ہیں پھر گردن جھکائے ان کی جانب (۴۹)

اَفِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَمِ ارْتَابُوْٓا اَمْ يَخَافُوْنَ اَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُوْلُهٗ ۚ بَلْ اُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۵۰﴾

اور بھلا ان کے دلوں میں کوئی بیماری ہے؟ یا یہ مبتلا شک میں ہیں؟
یا پھر خوف ہے ان کو،
کہ اللہ اور رسولؐ ان کی کریں گے کوئی حق تلفی؟
حقیقت میں تو ہیں یہ لوگ ہی ظالم (۵۰)

اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۵۱﴾

مگر جو لوگ ہیں ایمان والے،
جب بلایا ان کو جاتا ہے خدا اور اس کے پیغمبرؐ کی جانب،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 458 of 2222

تا کہ ان کا فیصلہ کر دیں،
تو کہتے ہیں، سنا اور ہم نے مانا،
اور یہی تو پانے والے ہیں نجات (۵۱)

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝

اللہ اور اس کے پیمبرؐ کی اطاعت جو کریں،
رکھیں جو خوف اللہ کا اور بچتے رہیں جو اس کے نافرمان ہونے سے،
وہی ہیں کامیاب و کامراں (۵۲)

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ اَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ ۭ قُلْ لَّا تُقْسِمُوْا ۚ طَاعَةٌ مَّعْرُوْفَةٌ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝

(سارے منافق) کھا کے اللہ کی قسم کہتے ہیں یہ،
جب آپؐ ہم کو حکم دیں، فوراً نکل آئیں گے ہم اپنے گھروں سے،
ان سے کہہ دیجے (اے پیغمبرؐ!) کہ بس کھاؤ نہ قسمیں،
ہے اطاعت جو تمہاری، سب ہمیں معلوم ہے،
جو کچھ بھی تم کرتے ہو، اللہ جانتا ہے سب (۵۳)

قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ۭ وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ۭ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝

یہ کہہ دیجے، اطاعت تم کرو اللہ کی اور اس کے پیمبرؐ کی،
اگر منہ پھیر لو، تو ہے پیمبرؐ کے تو ذمے وہ، ہوا ہے فرض جو ان پر،
تمہاری ذمہ داری ہے وہی، جو تم پہ ہے ڈالی گئی،
گر تم پیمبر کے اطاعت کیش ہو گے لازمی تم کو ہدایت بھی ملے گی،
ورنہ پیغمبرؐ کے ذمے صاف صاف احکام پہنچانا ہے بس (۵۴)

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۠ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ۭ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـــًٔا ۭ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝

تم میں جو ہیں ایمان لائے، اور جنھوں نے نیکیاں کی ہیں،
تو یہ اللہ کا وعدہ ہے، کہ وہ ان کو بنائے گا زمیں پر اپنا نائب،
جس طرح لوگوں کو پہلے تھا بنایا،
اور پسند اس نے کیا ہے دیں جو اُن کے واسطے،
اس کو کرے گا اُن کی خاطر مقتدر،
اور خوف کو اُن کے بدل دے گا وہ امن و آشتی سے،
اور کریں گے وہ عبادت میری ہی،
اور شرک کے ہرگز نہ وہ نزدیک جائیں گے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 459 of 2222

اب اس کے بعد بھی جو کفر سے لیں کام،
ایسے لوگ فاسق ہیں (۵۵)

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۵۶﴾

کرو قائم نماز اور دو زکوٰۃ اور ہو اطاعت کیش پیغمبرؐ کے،
تا کہ رحم ہو تم پر (۵۶)

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۭ وَلَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۵۷﴾

نہ سمجھو کافروں کو یہ کہ وہ ہم کو ہرا دیں گے،
ٹھکانا ان کا دوزخ ہے، ٹھکانا سب سے ہے جو بدتر ہیں (۵۷)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ۭ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ وَمِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَاۗءِ ۭ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ ۭ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌۢ بَعْدَهُنَّ ۭ طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰي بَعْضٍ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۵۸﴾

ایمان والو! لیں اجازت تم سے تین اوقات آنے کی تمہارے پاس،
لونڈی اور غلام ایسے کہ جن کے تم ہو مالک اور نابالغ جو لڑکے ہوں،
نمازِ فجر سے پہلے،
بوقتِ ظہر جب کپڑے نہیں ہوتے تمہارے جسم پر (آرام کی خاطر)،
عشاء کے بعد بھی، جو وقتِ خلوت ہے،
یہ ہیں پردے کے سب اوقات، اس کے بعد تم پر اور ان پر بھی،
نہیں کوئی حرج اک دوسرے کے پاس گرد چکر لگائیں،
اس طرح کرتا ہے تم سے اپنے ارشادات کو اللہ بیاں،
وہ علم اور حکمت کا مالک ہے (۵۸)

وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَاْذِنُوْا كَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۵۹﴾

تمہارے جو ہیں بچے، وہ بھی جب بالغ ہوں،
تو لے کر اجازت اندر آئیں، جس طرح ان کے بڑے لیتے ہیں،
اللہ آیتیں اپنی بیاں کرتا ہے ایسے کھول کر،
وہ علم اور حکمت کا مالک ہے (۵۹)

وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاۗءِ الّٰتِيْ لَا يَرْجُوْنَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ يَّضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۢ بِزِيْنَةٍ ۭ وَاَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۶۰﴾

وہ بوڑھی عورتیں، جن کو نہیں خواہش رہی شادی کی،
گر رکھیں اتار اپنے سروں سے چادریں،
ان پر نہیں کوئی گنہ، گر ہوں نہ وہ زینت کو ظاہر کرنے والی،
وہ بھی ہوں محتاط، تو بہتر ہے ان کے واسطے،
اللہ سنتا جانتا ہے سب (۶۰)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 460 of 2222

لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى
الْمَرِيْضِ حَرَجٌ وَّلَا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا مِنْۢ بُيُوْتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ
اٰبَآئِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اِخْوَانِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخَوٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ
اَعْمَامِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ عَمّٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخْوَالِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ خٰلٰتِكُمْ اَوْ مَا
مَلَكْتُمْ مَّفَاتِحَهٗٓ اَوْ صَدِيْقِكُمْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا جَمِيْعًا
اَوْ اَشْتَاتًا فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ
اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝٦١

نہیں کوئی حرج اندھے یا لنگڑے یا کسی بیمار پر ہرگز یا خود تم پر،
کہ کھانا کھاؤ تم اپنے گھروں سے،
یا پھر اپنے والدین اور بھائیوں بہنوں کے گھر سے،
یا چچاؤں، پھوپھیوں یا ماموؤں، خالاؤں کے گھر سے،
یا پھر ایسے گھروں سے، جن کے تم مالک ہو، یا پھر دوستوں کے گھر سے،
اس میں بھی نہیں کوئی حرج، تم ساتھ سارے بیٹھ کر کھاؤ یا پھر ان سے الگ،
البتہ جب آؤ گھروں میں تم، کرو سب کو سلام،
(اس واسطے ہے یہ) کہ یہ تحفہ ہے (اللہ) کی طرف سے پاک و بابرکت،
بیاں کرتا ہے (اللہ) کھول کر احکام اپنے، تاکہ تم سمجھو (٦١)

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِذَا كَانُوْا مَعَهٗ عَلٰٓى
اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوْا حَتّٰى يَسْتَاْذِنُوْهُ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ لِبَعْضِ
شَاْنِهِمْ فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝٦٢

وہی ایمان والے ہیں،
یقیں رکھتے ہیں جو اللہ پہ اور اس کے پیمبرؐ پر،
اور ایسے وقت جب ہوں اجتماعی کام میں سب ساتھ پیغمبرؐ کے،
وہ جاتے نہیں اُن کی اجازت کے بغیر،
اور (اے پیمبرؐ!) جو اجازت آپؐ سے لیتے ہیں،
وہ اللہ پر اور اس کے پیغمبرؐ پہ ایماں لا چکے ہیں،
جب کوئی وہ لیں اجازت آپؐ سے،
تو آپؐ اُن میں سے جسے چاہیں اجازت دیں،
اور ان کے واسطے (اللہ) سے بخشش کی دعا مانگیں،
ہے بیشک بخشنے والا، نہایت مہرباں (اللہ) (٦٢)

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ
الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ
تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝٦٣

(مسلمانو!) پیمبرؐ کے بلانے کو، نہ تم سمجھو کبھی ایسا بلاوا،
جس طرح آپس میں ہوتا ہے،
ہے (اللہ) جانتا تم میں سے ان کو خوب،
نظروں کو بچا کر جو کھسک جاتے ہیں،
اور جو لوگ کرتے ہیں خلاف حکم پیغمبرؐ،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 461 of 2222

رہیں ڈرتے، نہ ان پر آ پڑے آفت کوئی،
یا پھر انہیں کوئی عذاب سخت آ پہنچے (۶۳)

اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ قَدْ يَعْلَمُ مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ ۭ وَيَوْمَ يُرْجَعُوْنَ اِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝۶۴

خبردار! آسمانوں اور زمیں میں جو ہے، سب اللہ کا ہے،
جس روش پر تم ہو، وہ اس کو بخوبی جانتا ہے،
اور جس دن لوگ اس کے پاس لائے جائیں گے واپس،
وہ ان سب کو بتا دے گا، جو وہ کرتے رہے تھے،
اور خدا تو خوب واقف ہے ہر اک شے سے (۶۴)

سورۂ فرقان ۲۵

سُوْرَةُ الْفُرْقَانِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سَبْعٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰي عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرَۨا ۝۱

بڑی برکت کا حامل ہے خدا،
نازل کیا فرقان جس نے اپنے بندے پر،
کہ یہ سارے جہاں کے واسطے ہو آخرت کے خوف کا باعث (۱)

الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا ۝۲

اسی کے واسطے ہے آسمانوں اور زمیں کی بادشاہی،
وہ کوئی رکھتا نہیں اولاد،
اس کی بادشاہی میں نہیں کوئی شریک اس کا،
اسی نے خلق کی ہر شے، مقرر کر دیا پھر اس کا اندازہ مناسب (۲)

وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً لَّا يَخْلُقُوْنَ شَيْـــًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ وَلَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا يَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَّلَا حَيٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا ۝۳

اور جو اس کے سوا معبود ٹھہرائے ہیں لوگوں نے،
وہ کر سکتے نہیں پیدا کوئی بھی شے،
وہ خود مخلوق ہیں، اپنے کسی نفع و ضرر کا بھی نہیں ہے اختیار ان کو،
نہ بس میں ہے حیات و موت ان کے،
اور دوبارہ پیدا کرنے پر بھی وہ قدرت نہیں رکھتے (۳)

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اِفْكُۨ افْتَرٰىهُ وَاَعَانَهٗ عَلَيْهِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ ۚ فَقَدْ جَاۗءُوْ ظُلْمًا وَّزُوْرًا ۝۴

جو کافر ہیں، یہ کہتے ہیں کہ یہ قرآن تو ہے من گھڑت اک جھوٹ،
جس کو اس نے خود ہی گھڑ لیا ہے اور اس میں دوسروں کی بھی مدد شامل ہے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 462 of 2222

(صد افسوس ان پر، جب نہ کچھ بھی بن پڑا ان سے)
تو جھوٹ اور ظلم پر یہ آ گئے (۴)

وَقَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ اكْتَتَبَهَا فَهِيَ تُمْلٰى عَلَيْهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝

اور کہہ رہے ہیں یہ (کہ اس قرآن میں) اگلوں کے قصے ہیں،
کسی سے اُس نے لکھوائے ہیں جو،
اور وہ سنائے جا رہے ہیں اس کو صبح و شام (۵)

قُلْ اَنْزَلَهُ الَّذِيْ يَعْلَمُ السِّرَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

(اے مرسلؐ!) یہ کہہ دیجیے، اتارا ہے اسے اللہ نے،
جو آسمانوں اور زمیں کی سب چھپی باتوں سے واقف ہے،
یقیناً ہے وہ بے حد بخشنے والا، نہایت مہرباں (۶)

وَقَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ ۭ لَوْلَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُوْنَ مَعَهٗ نَذِيْرًا ۝

کافر یہ کہتے ہیں، بھلا کیسا نبی ہے یہ،
کہ جو کھاتا ہے کھانا اور بازاروں میں بھی پھرتا ہے،
کیوں نازل نہیں اس پر ہوا کوئی فرشتہ؟
جو (عذابِ سخت سے ہم کو) ڈراتا (۷)

اَوْ يُلْقٰٓى اِلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ تَكُوْنُ لَهٗ جَنَّةٌ يَّاْكُلُ مِنْهَا ۭ وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ۝

یا خزانہ ہی دیا جاتا اسے کوئی، یا اس کا باغ ہی ہوتا کوئی،
جس میں سے یہ کھاتا،
کہا ان ظالموں نے (اہلِ ایماں سے)، تم ایسے شخص کے پیچھے لگے ہو،
جس پہ جادو کا اثر ہے (۸)

اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ۝

دیکھئے! یہ آپؐ کے بارے میں کیا باتیں بناتے ہیں؟
یہ ہیں بھٹکے ہوئے اتنے، کہ رہ پر آ نہیں سکتے (۹)

تَبٰرَكَ الَّذِيْٓ اِنْ شَاۗءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِّنْ ذٰلِكَ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ وَيَجْعَلْ لَّكَ قُصُوْرًا ۝

خدا تو ایسا بابرکت ہے،
گر چاہے تو وہ اک باغ کیا؟ بہتر کئی باغات دے دے آپؐ کو،
نہریں جہاں بہتی ہوں،
وہ تو آپؐ کی خاطر بنا دے قصر و ایواں بھی (۱۰)

بَلْ كَذَّبُوْا بِالسَّاعَةِ ۣ وَاَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيْرًا ۝

سمجھتے ہیں قیامت کو بھی یہ اک جھوٹ،
ان کے واسطے تیار کر رکھی ہے ہم نے اک بھڑکتی آگ (۱۱)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 463 of 2222

اِذَا رَاَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍۭ بَعِيْدٍ سَمِعُوْا لَهَا تَغَيُّظًا وَّزَفِيْرًا ﴿١٢﴾

دیکھے گی وہ ان کو دور سے،
تو یہ سنیں گے چیخنا اور اس کا غصے سے بپھرنا (۱۲)

وَاِذَآ اُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِيْنَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوْرًا ﴿١٣﴾

اور جب ان کو دیا جائے گا پھینک اس کے کسی بھی تنگ گوشے میں جکڑ کر،
یہ پکار اٹھیں گے موت اپنی (۱۳)

لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِيْرًا ﴿١٤﴾

(کہا جائے گا ان سے)
آج کے دن اک نہیں، بلکہ کئی موتوں کو دو آواز،
(پھر بھی کچھ نہیں ہوگا) (۱۴)

قُلْ اَذٰلِكَ خَيْرٌ اَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ كَانَتْ لَهُمْ جَزَآءً وَّمَصِيْرًا ﴿١٥﴾

(اے پیغمبرؐ!) ذرا پوچھیں تو ان سے،
کیا یہ بہتر ہے جہنم یا بہشت جاوداں؟
جس کا ہے وعدہ متقی لوگوں سے،
جو ان کی جزا اور آخری ان کا ٹھکانا ہے (۱۵)

لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ خٰلِدِيْنَ ؕ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْئُوْلًا ﴿١٦﴾

سبھی کچھ اس میں ہوگا، جو وہ چاہیں گے
اور اس میں وہ ہمیشہ کے لئے ہوں گے مکیں،
اور آپؐ کے رب کے یہ ذمے ایسا وعدہ ہے وفا ہو کر رہے گا جو (۱۶)

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ ءَاَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ عِبَادِيْ هٰٓؤُلَآءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيْلَ ﴿١٧﴾

وہ جب یکجا کرے گا ان کو،
اور ان کو بھی اللہ کے سوا جن کی پرستش وہ تھے کرتے،
ان سے پوچھے گا،
کیا گمراہ کیا تم نے میرے بندوں کو، یا خود ہی تھے وہ گمرہ؟ (۱۷)

قَالُوْا سُبْحٰنَكَ مَا كَانَ يَنْۢبَغِيْ لَنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ مِنْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى نَسُوا الذِّكْرَ ۚ وَكَانُوْا قَوْمًۢا بُوْرًا ﴿١٨﴾

یہ کہیں گے وہ کہ تیری ذات ہے پاک،
اور ہمیں زیبا نہ تھا ہرگز،
کہ تجھ کو چھوڑ کر اپنا بناتے سرپرست اوروں کو،
بخشیں نعمتیں تو نے ہی ان کو اور ان کے باپ دادا کو بھی،
یہ حتیٰ کہ تجھ کو بھول بیٹھے اور آخر ہو گئے برباد (۱۸)

فَقَدْ كَذَّبُوْكُمْ بِمَا تَقُوْلُوْنَ ۙ فَمَا تَسْتَطِيْعُوْنَ صَرْفًا وَّلَا

(اور پھر کافروں سے یہ کہا جائے گا) جھٹلایا انہوں نے تم کو،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 464 of 2222

نَصْرًا ۝ وَمَنْ يَّظْلِمْ مِنْكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيْرًا ۝

اب تم میں نہیں طاقت کہ ٹالو تم عذاب سخت،
یا پاؤ کسی سے بھی کوئی امداد،
جس جس نے کیا ہے ظلم تم میں سے،
چکھائیں گے اسے ہم اک عذاب سخت (۱۹)

وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّآ اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَيَمْشُوْنَ فِي الْاَسْوَاقِ ۭ وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً ۭ اَتَصْبِرُوْنَ ۚ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيْرًا ۝

(اے محبوب!) ہم نے آپؐ سے پہلے جو بھیجے تھے رسول،
ایسے ہی وہ کھانا بھی کھاتے اور بازاروں میں بھی تھے گھومتے پھرتے،
(مسلمانو!) بنایا ہے تمہیں اک دوسرے کی آزمائش کا ذریعہ ہم نے،
اب بھی صبر سے کچھ کام لوگے (یا نہیں؟)
اور (اے پیمبرؐ!) آپ کا رب ہے سبھی کچھ دیکھنے والا (۲۰)

پارہ ۱۹

وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَاۗءَنَا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْمَلٰۗىِٕكَةُ اَوْ نَرٰى رَبَّنَا ۭ لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا كَبِيْرًا ۝

توقع (آخرت میں) جنہیں رکھتے ہمیں ملنے کی،
کہتے ہیں کہ ہم پر کیوں نہیں نازل کئے جاتے فرشتے؟
یا ہم اپنے رب کو اپنی آنکھ سے دیکھیں،
سمجھ رکھا ہے ان دونوں نے اپنے آپ کو کتنا بڑا!
اور سرکشی کر لی ہے کتنی! (۲۱)

يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلٰۗىِٕكَةَ لَا بُشْرٰى يَوْمَىِٕذٍ لِّلْمُجْرِمِيْنَ وَيَقُوْلُوْنَ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ۝

اور جس دن دیکھ لیں گے یہ فرشتوں کو،
نہ ہوگی کچھ خوشی ان مجرموں کو،
یہ کہیں گے، ہم میں ان میں آڑ کر دی جائے (۲۲)

وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَاۗءً مَّنْثُوْرًا ۝

اور پھر جب توجہ ہم کریں گے،
ان کے نیک اعمال کو بھی ہم بنا دیں گے غبار اڑتا ہوا (۲۳)

اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ يَوْمَىِٕذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّاَحْسَنُ مَقِيْلًا ۝

جو اہل جنت ہیں، ٹھکانا ان کا ہوگا خوب،
اور آرام گہ بھی ان کی ہوگی بہتر یں اس روز (۲۴)

وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَاۗءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰۗىِٕكَةُ تَنْزِيْلًا ۝

جس دن ابر کے ساتھ آسماں پھٹ جائے گا،
اور پھر اُتارا جائے گا اس سے فرشتوں کو (۲۵)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 465 of 2222

اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذِ ِالْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ ؕ وَكَانَ يَوْمًا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ عَسِيْرًا ﴿٢٦﴾

فقط رحمٰن ہی کے واسطے ہوگی حقیقی بادشاہی،
اور وہ دن کافروں پر سخت ہوگا (۲۶)

وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ﴿٢٧﴾

اور تب (افسوس کے مارے) چبا کر اپنے ہاتھوں کو،
ہر اک ظالم کہے گا، کاش، اپنا تا میں پیغمبرؐ کا رستہ (۲۷)

يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ﴿٢٨﴾

کاش ٹھہراتا نہ ہرگز میں فلاں کو دوست اپنا (۲۸)

لَقَدْ اَضَلَّنِيْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِيْ ؕ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ﴿٢٩﴾

آ چکی تھی جب نصیحت، پھر بھی بہکایا مجھے اس نے،
اور انساں کو دغا دیتا ہی ہے شیطان (۲۹)

وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ﴿٣٠﴾

پیغمبرؐ کہیں گے تب،
مرے رب! میری امت نے نظر انداز کر رکھا تھا قرآں کو (۳۰)

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ ؕ وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّنَصِيْرًا ﴿٣١﴾

(کہیں گے ہم) کہ ایسے ہی بنایا ہے گنہگاروں کو دشمن ہر نبی کا ہم نے،
(اے مرسلؐ!) جو رب ہے آپ کا،
وہ ہے ہدایت اور مدد کے واسطے کافی (۳۱)

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً ۚ كَذٰلِكَ ۚ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا ﴿٣٢﴾

یہ کافر کہہ رہے ہیں،
کیوں نہیں نازل ہوا اک ساتھ ہی قرآن اس پر سارے کا سارا؟
(اسے نازل کیا ہے رفتہ رفتہ اس لئے ہم نے)
کہ اس سے آپؐ کے دل کو تسلی ہو،
سنایا ہے اسے رک رک کے ہم نے (۳۲)

وَلَا يَاْتُوْنَكَ بِمَثَلٍ اِلَّا جِئْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاَحْسَنَ تَفْسِيْرًا ﴿٣٣﴾

یہ نرالی بات کوئی جب بھی لاتے ہیں،
تو ہم اس کا بتا دیتے ہیں فوراً آپؐ کو سچا جواب،
اور بہتر ہیں توجیہہ (۳۳)

اَلَّذِيْنَ يُحْشَرُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اِلٰى جَهَنَّمَ ۙ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿٣٤﴾

اکٹھے یہ کئے جائیں گے منہ کے بل جہنم میں،
ٹھکانا بدتریں ان کا ہے جو،
بھٹکے ہوئے یہ راہِ حق سے ہیں (۳۴)

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنَا مَعَهٗۤ اَخَاهُ هٰرُوْنَ

عطا کی ہم نے موسیٰؑ کو کتاب،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 466 of 2222

وَزِيْرًا ﴿٣٥﴾

اور پھر بنایا ہم نے ان کے ساتھ ہارونؑ، اُن کے بھائی کو وزیر (۳۵)

فَقُلْنَا اذْهَبَآ اِلَى الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۭ فَدَمَّرْنٰهُمْ تَدْمِيْرًا ﴿٣٦﴾

اور کہہ دیا، تم دونوں جاؤ ان کی جانب، جو ہیں جھٹلاتے ہماری آیتوں کو، (جب نہ مانے وہ) تو پھر ہم نے کیا برباد ان لوگوں کو (۳۶)

وَقَوْمَ نُوْحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ اَغْرَقْنٰهُمْ وَجَعَلْنٰهُمْ لِلنَّاسِ اٰيَةً ۭ وَاَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿٣٧﴾

قومِ نوحؑ نے بھی جب رسولوں کو کہا جھوٹا، تو ہم نے غرق کر ڈالا انہیں اور اہلِ دنیا کے لئے عبرت بنا ڈالا، عذابِ سخت ہم نے ظالموں کے واسطے تیار کر رکھا ہے (۳۷)

وَعَادًا وَّثَمُوْدَا وَاَصْحٰبَ الرَّسِّ وَقُرُوْنًۢا بَيْنَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا ﴿٣٨﴾

اور عاد و ثمود، اصحابِ رس اور کتنی ہی قومیں تھیں ان کے درمیاں (۳۸)

وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْاَمْثَالَ ۠ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيْرًا ﴿٣٩﴾

ہم نے مثالیں ان کو سمجھائیں، (مگر مانے نہ وہ) تو ان کو غارت کر دیا ہم نے (۳۹)

وَلَقَدْ اَتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِيْٓ اُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ ۭ اَفَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرَوْنَهَا ۚ بَلْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ نُشُوْرًا ﴿٤٠﴾

گزرتے ہیں یہ اس بستی سے بھی، جس پر کہ برسائی گئی تھی بدتریں بارش، مگر پھر بھی نہیں یہ دیکھتے اس کو، حقیقت میں انہیں مر کر دوبارہ زندہ ہونے کی نہیں امید (۴۰)

وَاِذَا رَاَوْكَ اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ۭ اَهٰذَا الَّذِيْ بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا ﴿٤١﴾

اور یہ آپؐ کو جب دیکھتے ہیں، تو اڑاتے ہیں مذاق ایسے، کہ بھیجا ہے رسول اس شخص کو اللہ نے؟ (۴۱)

اِنْ كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا لَوْلَآ اَنْ صَبَرْنَا عَلَيْهَا ۭ وَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ حِيْنَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ مَنْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿٤٢﴾

(کہتے ہیں یہ) ہم تھے جمے سختی سے ان پر، ورنہ یہ دیتا ہمیں بہکا کبھی کا اپنے معبودوں سے، جب یہ لوگ دیکھیں گے عذابِ سخت، تو معلوم ہو جائے گا ان کو، راستے سے کون تھا بھٹکا ہوا (۴۲)

اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ۭ اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا ﴿٤٣﴾

اور (اے نبیؐ!) کیا آپؐ نے دیکھا ہے ایسے شخص کو؟ جس نے بنا رکھا ہے اپنی خواہشاتِ نفس کو معبود، آپؐ اس شخص کے کس طرح ہو سکتے ہیں ذمے دار؟ (۴۳)

اَمْ تَحْسَبُ اَنَّ اَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُوْنَ اَوْ يَعْقِلُوْنَ ۭ اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ ۭ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿٤٤﴾

شاید آپؐ کا ہے یہ خیال، ان میں سے اکثر وہ ہیں، جو سنتے سمجھتے ہیں،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 467 of 2222

مگر یہ تو نرے ہیں جانور،
بلکہ یہ ان سے بھی بہت بھٹکے ہوئے ہیں (۴۴)

اَلَمْ تَرَ اِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ ۚ وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا ۚ ثُمَّ
جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيْلًا ۞

کیا نہیں یہ آپؐ نے دیکھا؟
کہ جو ہے آپ کا رب، اس نے سائے کو دیا پھیلا،
اگر وہ چاہتا، اس کو بنا دیتا ہمیشہ کے لئے ٹھہرا ہوا،
پھر رہنما اس کا بنایا ہم نے سورج کو (۴۵)

ثُمَّ قَبَضْنٰهُ اِلَيْنَا قَبْضًا يَّسِيْرًا ۞

اسے آہستہ آہستہ سمیٹ اپنی طرف لیتے ہیں پھر ہم (۴۶)

وَهُوَ الَّذِىْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِبَاسًا وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا وَّجَعَلَ
النَّهَارَ نُشُوْرًا ۞

اور وہی تو ہے کہ جس نے رات کو پردہ بنایا، نیند کو راحت کا ساماں،
اور دن کو اٹھ کھڑے ہونے کا وقت (۴۷)

وَهُوَ الَّذِىْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ بُشْرًا ۢ بَيْنَ يَدَىْ رَحْمَتِهٖ ۚ
وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا ۞

اور بھیجتا ہے وہ بشارت کی ہوا رحمت سے پہلے،
اور برساتے ہیں ہم افلاک سے پاکیزہ پانی (۴۸)

لِّنُحْيِىَ بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا وَّنُسْقِيَهٗ مِمَّا خَلَقْنَآ اَنْعَامًا وَّاَنَاسِىَّ
كَثِيْرًا ۞

تا کہ مردہ شہر کو اس سے کریں زندہ،
اور اس سے پھر کریں سیراب چوپایوں اور انسانوں کو (۴۹)

وَلَقَدْ صَرَّفْنٰهُ بَيْنَهُمْ لِيَذَّكَّرُوْا ۖ فَاَبٰٓى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا
كُفُوْرًا ۞

پھر ہم نے کیا تقسیم اس (پانی) کو ان میں،
تا کہ وہ حاصل کریں اس سے نصیحت،
پھر بھی ناشکری سے ہر شے کا کیا انکار انہوں نے (۵۰)

وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِىْ كُلِّ قَرْيَةٍ نَّذِيْرًا ۞

اور اگر ہم چاہتے تو بھیج دیتے اک ڈرانے والا ہر بستی میں (۵۱)

فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا ۞

(اے مرسلؐ!) نہ کہنا آپؐ مانیں کافروں کا،
اور جہاد ان سے کریں خوب آپؐ (قرآں کے ذریعے) (۵۲)

وَهُوَ الَّذِىْ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ۚ
وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّحِجْرًا مَّحْجُوْرًا ۞

اور خدا کی ذات ہی تو ہے، ملا رکھا ہے دو دریاؤں کو جس نے،
ہے اک شیریں مزیدار اور اک کھاری ہے کڑوا،
اور ان دونوں کے ہے مابین،
اک پردہ سا حائل اور رکاوٹ ہے بہت مضبوط (۵۳)

وَهُوَ الَّذِىْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا ۚ وَكَانَ

اور اُس کی ذات ہی ہے، جس نے انساں کو کیا پانی سے پیدا،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 468 of 2222

رَبُّكَ قَدِيْرًا ﴿٥٤﴾

پھر بنائے خون اور سسرال کے رشتے،
(اے پیغمبرؐ!) جو رب ہے آپ کا، ہر شے پہ قادر ہے (۵۴)

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ ۗ وَكَانَ الْكَافِرُ عَلٰى رَبِّهٖ ظَهِيْرًا ﴿٥٥﴾

خدا کو چھوڑ کر اس کی عبادت کر رہے ہیں یہ،
جو کوئی نفع دے ان کو، نہ کوئی دے سکے نقصان،
اور کافر تو ہے ہی اپنے رب کے برخلاف،
امداد (شیطانِ لعیں کی) کرنے والا (۵۵)

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿٥٦﴾

(اور اے پیغمبرؐ!) بنا کر آپؐ کو بھیجا ہے،
خوشخبری سنانے اور ڈرانے والا ہم نے (۵۶)

قُلْ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِلَّا مَنْ شَآءَ اَنْ يَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿٥٧﴾

آپ کہہ دیجے، نہیں میں چاہتا اُجرت کوئی تم سے،
سوا اس کے کہ جو بھی چاہے، رہ اپنائے اپنے رب کی (۵۷)

وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ ۗ وَكَفٰى بِهٖ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًا ﴿٥٨﴾

آپؐ اس ذات پر کیجے توکل، جو ہمیشہ زندہ و پائندہ ہے،
جس کو نہیں ہے موت کوئی،
اور بیاں کرتے رہیں تسبیح اس کی حمد کے ساتھ،
اپنے بندوں کے گناہوں کی خبر رکھنے کو وہ کافی ہے (۵۸)

الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۛ الرَّحْمٰنُ فَسْـَٔلْ بِهٖ خَبِيْرًا ﴿٥٩﴾

جس نے چھ دنوں میں آسمانوں اور زمیں کو، اور ان کے درمیاں جو کچھ ہے،
ان سب کو کیا پیدا، ہوا پھر عرش پر قائم،
وہی ہے مہرباں
اور اس کے بارے میں کسی بھی باخبر سے پوچھ لیں بیشک (۵۹)

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُوْرًا ﴿٦٠﴾

کہا جاتا ہے جب ان کافروں سے یہ، کرو رحمٰن کو سجدہ،
تو کہتے ہیں کہ یہ رحمٰن کیا ہے؟
کیا اُسے سجدہ کریں جس کا ہمیں تم حکم دو؟
اور اس سے بڑھ جاتی ہے نفرت اور بھی ان کی (۶۰)

تَبٰرَكَ الَّذِيْ جَعَلَ فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ فِيْهَا سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِيْرًا ﴿٦١﴾

بڑی برکت کا حامل ہے وہ، جس نے آسمانوں میں بنائے برج،
سورج کا چراغ اور جگمگاتا چاند (۶۱)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 469 of 2222

وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّذَّكَّرَ اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا ﴿٦٢﴾

اور اس نے ہی اک دوجے کے پیچھے رات اور دن کو بنایا،
(اس کی خاطر یہ سمجھنے کی ہیں باتیں)
جو کرے کچھ غور یا جس کا ارادہ شکر کرنے کا ہو (٦٢)

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ﴿٦٣﴾

وہ رحمٰن کے بندے ہیں سچے، جو زمیں پر عاجزی کے ساتھ چلتے ہیں،
اور ان کے منہ اگر لگتے ہیں جاہل،
دور سے کہتے ہیں وہ اُن کو سلام (٦٣)

وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ﴿٦٤﴾

اور وہ قیام اور سجدہ ریزی ہی میں،
رب کے سامنے دیتے ہیں راتوں کو گزار (٦٤)

وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ﴿٦٥﴾

اور یہ دعا کرتے ہیں،
ہم سے دور رکھ اے رب! جہنم کے عذاب سخت کو، جو ہے اٹل (٦٥)

اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ﴿٦٦﴾

بیشک ٹھہرنے اور رہنے کا ٹھکانا بدتریں وہ ہے (٦٦)

وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ﴿٦٧﴾

وہ جب بھی خرچ کرتے ہیں تو کرتے ہیں وہ اسراف اور نہ کوئی بخل،
بلکہ درمیاں ان کے نہایت معتدل ہیں (٦٧)

وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ﴿٦٨﴾

اور پکارا وہ نہیں کرتے کسی معبود کو اللہ کے ساتھ،
اور نہ ناحق قتل کرتے ہیں کسی کو، جس کو روکا ہو خدا نے،
وہ نہیں ہوتے زنا کے مرتکب،
اور جو کوئی کرتا ہے یہ، پائے گا وہ اپنی سزا (٦٨)

يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا ﴿٦٩﴾

دگنا عذاب اس شخص کو محشر کے دن ہوگا،
رہے گا وہ ذلیل اس میں ہمیشہ کے لئے (٦٩)

اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٧٠﴾

لیکن کریں توبہ جو، اور ایمان لائیں اور کریں اعمال اچھے،
ایسے لوگوں کے گناہوں کو بدل دیتا ہے اللہ نیکیوں سے،
وہ نہایت بخشنے والا ہے، بے حد مہرباں ہے (٧٠)

وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ﴿٧١﴾

اور جو توبہ کرے، اور کام نیکی کے کرے،
تو درحقیقت لوٹ آتا ہے وہ اللہ کی طرف (٧١)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 470 of 2222

وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ ۙ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ﴿٧٢﴾

دیتے نہیں جھوٹی گواہی جو،
گزرتے ہیں کسی بے ہودہ شے کے پاس سے جب وہ،
گزرتے ہیں شرافت سے (۷۲)

وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًا ﴿٧٣﴾

سنائی جاتی ہیں جب ان کے رب کی آیتیں ان کو،
تو اندھے بہرے بن کر وہ نہیں گرتے کبھی ان پر (۷۳)

وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ﴿٧٤﴾

دعا کرتے ہیں وہ،
اے رب! ہمیں ازواج اور اولاد دے ایسی،
کہ جو آنکھوں کی ٹھنڈک ہو،
اور ہم کو تو بنا دے پیشوا پرہیزگاروں کا (۷۴)

اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا ﴿٧٥﴾

یہی وہ لوگ ہیں، جن کو دئے جائیں گے ان کے صبر کے بدلے میں،
فردوسِ بریں کے بالا خانے،
اور کئے جائیں گے ان کو پیش آداب و سلام (۷۵)

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ﴿٧٦﴾

اس میں ہمیشہ وہ رہیں گے،
جو بہت اچھی جگہ، عمدہ ٹھکانا ہے (۷۶)

قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَاۗؤُكُمْ ۚ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا ﴿٧٧﴾

(اے پیغمبرؐ!) یہ کہہ دیجے، اگر دعوت تمہیں دینی نہ ہوتی،
تو نہ ہوتی میرے رب کو بھی کوئی پروا تمہاری،
اب کہ تم جھٹلا چکے آیات اس کی،
عنقریب اس کی سزا مل کر رہے گی تم کو (اے لوگو!) (۷۷)

سورۂ شعراء ٢٦

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

طٰسٓمٓ ﴿١﴾

ط۔س۔م (۱)

تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿٢﴾

یہ ہیں آیات اک روشن کتاب (حق) کی (۲)

لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿٣﴾

شاید (اے پیمبرؐ!) جان ہی کھو دیں گے آپؐ اس فکر میں اپنی،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 471 of 2222

کہ کیوں ایماں نہیں لاتے یہ کافر؟ (۳)

اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰيَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خٰضِعِيْنَ ۝٤

ہم اگر چاہیں، کریں نازل نشانی آسمانوں سے کوئی ایسی،
کہ جس کے سامنے یہ گردنیں اپنی جھکا دیں (۴)

وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثٍ اِلَّا كَانُوْا عَنْهُ مُعْرِضِيْنَ ۝٥

اور کوئی تازہ نصیحت آئے اُن کے پاس جو رحمٰن کی جانب سے،
اس سے موڑ لیتے ہیں یہ منہ (۵)

فَقَدْ كَذَّبُوْا فَسَيَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝٦

اب جبکہ یہ جھٹلا چکے ہیں، جلد ہی ان کو خبر ہو جائے گی اس کی،
کہ جس کا یہ اڑاتے تھے مذاق (۶)

اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الْاَرْضِ كَمْ اَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ۝٧

اور کیا نہیں دیکھا زمیں کی سمت ان لوگوں نے؟
ہم نے ہر طرح کی عمدہ چیزیں اس میں پیدا کی ہیں (۷)

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝٨

بیشک اس میں بھی ہے اک نشانی قدرتِ حق کی،
مگر ان میں سے اکثر لانے والے ہی نہیں ایماں (۸)

وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝٩

یقیناً آپ کا رب سب پہ غالب اور نہایت مہرباں ہے (۹)

وَاِذْ نَادٰى رَبُّكَ مُوْسٰٓى اَنِ ائْتِ الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝١٠

(اے پیمبر! یاد کیجے) آپؐ کے رب نے جو دی آواز موسیٰؑ کو،
کہ جاؤ قومِ ظالم کی طرف (۱۰)

قَوْمَ فِرْعَوْنَ ۭ اَلَا يَتَّقُوْنَ ۝١١

فرعون کے لوگوں کی جانب،
کیا ڈریں گے وہ نہیں؟ (۱۱)

قَالَ رَبِّ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ۝١٢

کہنے لگے موسیٰؑ، اے میرے رب!
میں ڈرتا ہوں کہیں مجھ کو نہ جھٹلا دیں (۱۲)

وَيَضِيْقُ صَدْرِيْ وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِيْ فَاَرْسِلْ اِلٰى هٰرُوْنَ ۝١٣

اور اس ڈر سے مرا سینہ ہے گھٹتا اور زباں چلتی نہیں میری،
سو تو پیغام دے ہارونؑ کو (وہ ساتھ دے میرا) (۱۳)

وَلَهُمْ عَلَيَّ ذَنْۢبٌ فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ۝١٤

ہے مجھ پر قتل کا الزام بھی،
ڈرتا ہوں میں ان سے، کہیں یہ مار ہی ڈالیں نہ مجھ کو (۱۴)

قَالَ كَلَّا ۚ فَاذْهَبَا بِاٰيٰتِنَآ اِنَّا مَعَكُمْ مُّسْتَمِعُوْنَ ۝١٥

حق تعالیٰ نے کہا، ہرگز نہ یوں ہوگا، چلو دونوں ہماری آیتیں لے کر،
تمہارے ساتھ ہیں سننے کو ہم موجود (۱۵)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 472 of 2222

فَاْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١٦

دونوں چلو فرعون کے پاس اور کہو اُس سے،
(کہ اے فرعون!) ہم اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں (١٦)

اَنْ اَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝١٧

قومِ اسرائیل کو تو بھیج دے فوراً ہمارے ساتھ (١٧)

قَالَ اَلَمْ نُرَبِّكَ فِيْنَا وَلِيْدًا وَّلَبِثْتَ فِيْنَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِيْنَ ۝١٨

یہ کہنے لگا فرعون، کیا ہم نے تمہیں پالا نہیں بچپن میں؟
اور پھر کیا نہیں تم نے گزارا ہم میں اپنی عمر کا حصہ؟ (١٨)

وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِيْ فَعَلْتَ وَاَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝١٩

ہوا اک جرم بھی تم سے، نہایت تم ہو ناشکرے (١٩)

قَالَ فَعَلْتُهَآ اِذًا وَّاَنَا مِنَ الضَّآلِّيْنَ ۝٢٠

کہا موسیٰؑ نے، مجھ سے جرم وہ سرزد ہوا تھا نا گہاں،
جب تھا میں ناداں (٢٠)

فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِيْ رَبِّيْ حُكْمًا وَّجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝٢١

تم سے ڈر کر بھاگ اٹھا میں،
پھر مرے رب نے مجھے حکمت عطا کی اور پیغمبر بنایا (٢١)

وَتِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَيَّ اَنْ عَبَّدْتَّ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝٢٢

کیا یہی احساں تمہارا مجھ پہ ہے؟
تم نے بنایا قومِ اسرائیل کو اپنا غلام (٢٢)

قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٢٣

(اس پر) کہا فرعون نے، سارے جہاں کا رب ہے کیا؟ (٢٣)

قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۭ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ۝٢٤

کہنے لگے موسیٰؑ، وہ رب ہے آسمانوں اور زمیں کا،
اور ان کے درمیاں ہر شے کا، گر تم کو یقیں ہو (٢٤)

قَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗٓ اَلَا تَسْتَمِعُوْنَ ۝٢٥

پھر کہا فرعون نے اُن سے، جو گرد و پیش تھے اُس کے،
نہیں سنتے ہو کیا تم لوگ؟ (٢٥)

قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۝٢٦

موسیٰؑ نے کہا، وہ رب تمہارا ہے،
تمہارے باپ دادا کا بھی وہ رب ہے (٢٦)

قَالَ اِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِيْٓ اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ ۝٢٧

کہا فرعون نے، لوگو! یہ پیغمبر جو آیا ہے تمہارے پاس، دیوانہ ہے (٢٧)

قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۭ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝٢٨

موسیٰؑ نے کہا، وہ رب ہے مشرق اور مغرب اور ان کے درمیاں ہر شے کا،
گر تم عقل رکھتے ہو (٢٨)

قَالَ لَىِٕنِ اتَّخَذْتَ اِلٰهًا غَيْرِيْ لَاَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُوْنِيْنَ ۝٢٩

کہا فرعون نے، میرے سوا تم نے کسی بھی اور کو معبود ٹھہرایا،
تو تم کو قید کر ڈالوں گا (٢٩)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 473 of 2222

قَالَ اَوَلَوْ جِئْتُكَ بِشَيْءٍ مُّبِيْنٍ ﴿٣٠﴾

موسیٰؑ نے کہا،
چاہے تمہارے پاس لے آؤں کھلا اک معجزہ؟ (۳۰)

قَالَ فَاْتِ بِهٖۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٣١﴾

فرعون یہ کہنے لگا، سچے ہو تو اس کو کرو تم پیش (۳۱)

فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ﴿٣٢﴾

موسیٰؑ نے وہیں پھینکا عصا اپنا، تو فوراً بن گیا اک اژدھا وہ (۳۲)

وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿٣٣﴾

اور اپنا ہاتھ پھر باہر نکالا جب گریباں سے،
تو سب کے سامنے وہ جگمگا اٹھا (۳۳)

قَالَ لِلْمَلَاِ حَوْلَهٗۤ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ﴿٣٤﴾

کہا فرعون نے یہ دیکھ کر ان سے، جو درباری تھے اُس کے،
یہ بہت ماہر ہے جادوگر (۳۴)

يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهٖ ۖ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ﴿٣٥﴾

جو بس یہ چاہتا ہے، اپنے جادو سے تمہیں اس سرزمیں ہی سے نکالے،
اب بتاؤ کیا کریں اس کا؟ (۳۵)

قَالُوْۤا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَابْعَثْ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿٣٦﴾

کہا سب نے کہ آپ اس کو اور اس کے بھائی کو ٹھہرائے رکھیں،
اور بھی شہروں میں ہرکاروں کو بھجوا دیں (۳۶)

يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيْمٍ ﴿٣٧﴾

وہ لائیں آپ کے پاس ایسے جادوگر، جو ماہر ہوں (۳۷)

فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿٣٨﴾

پھر اک دن (سارے شہروں سے) اکٹھے ہو گئے (معروف) جادوگر (۳۸)

وَّقِيْلَ لِلنَّاسِ هَلْ اَنْتُمْ مُّجْتَمِعُوْنَ ﴿٣٩﴾

عوام الناس کو بھی حکم تھا، حاضر ہوں سارے (۳۹)

لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ اِنْ كَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿٤٠﴾

تاکہ جادوگر اگر جیتیں تو ان کی پیروی کر لیں (۴۰)

فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالُوْا لِفِرْعَوْنَ اَئِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿٤١﴾

لگے فرعون سے کہنے یہ جادوگر،
اگر ہم جیت جائیں، کیا کوئی انعام پائیں گے؟ (۴۱)

قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ اِذًا لَّمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿٤٢﴾

کہا فرعون نے، ہاں میرے درباری بنو گے تم (۴۲)

قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰۤى اَلْقُوْا مَاۤ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ﴿٤٣﴾

کہا موسیٰؑ نے یہ جادوگروں سے،
پھینک دو (میدان میں) تم کو جو کچھ بھی پھینکنا ہے (۴۳)

فَاَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ وَقَالُوْا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ اِنَّا لَنَحْنُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿٤٤﴾

پھینک دیں پھر سب نے چھڑیاں اور اپنی رسیاں اور یہ لگے کہنے،
قسم فرعون کے اقبال کی، ہم ہی رہیں گے غالب و فاتح (۴۴)

فَاَلْقٰى مُوْسٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ﴿٤٥﴾

عصا موسیٰؑ نے جب پھینکا،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 474 of 2222

فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا ﴿٤٦﴾
قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٧﴾
رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿٤٨﴾
قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۭ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ
عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۭ لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَ
اَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُوصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٤٩﴾

قَالُوْا لَا ضَيْرَ ۭ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ﴿٥٠﴾

اِنَّا نَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطٰيٰنَآ اَنْ كُنَّآ اَوَّلَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٥١﴾

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْٓ اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ﴿٥٢﴾

فَاَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿٥٣﴾
اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيْلُوْنَ ﴿٥٤﴾
وَاِنَّهُمْ لَنَا لَغَآئِظُوْنَ ﴿٥٥﴾
وَاِنَّا لَجَمِيْعٌ حٰذِرُوْنَ ﴿٥٦﴾
فَاَخْرَجْنٰهُمْ مِّنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿٥٧﴾
وَّكُنُوْزٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿٥٨﴾
كَذٰلِكَ ۭ وَاَوْرَثْنٰهَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿٥٩﴾

تو اس نے اژدھا بن کر ہڑپ کر ڈالا ان کے جھوٹے کرتب کو (۴۵)
یہ جب دیکھا، تو سارے گر گئے سجدے میں جادوگر (۴۶)
یہ کہہ اٹھے کہ ہم ایمان لے آئے ہیں رب العلمیں پر (۴۷)
یعنی رب موسیٰؑ و ہارونؑ پر (۴۸)
فرعون یہ کہنے لگا،
میری اجازت کے بغیر ایمان لے آئے ہو تم اس پر؟
یقیناً یہ تمہارا ہے گرو، جس نے تمہیں جادو سکھایا ہے،
ابھی معلوم ہو جائے گا تم کو،
مَیں تمہارے ہاتھ پاؤں کاٹ دوں گا الٹی جانب سے،
چڑھاؤں گا تمہیں سولی پہ (۴۹)
وہ کہنے لگے، پروا نہیں کوئی،
کہ ہم کو اپنے رب کی سمت (اک دن) لوٹ جانا ہے (۵۰)
ہمیں امید ہے یہ، رب ہمارا بخش دے گا سب خطاؤں کو،
کہ ہم ایمان لانے والوں میں ہیں اولیں سب سے (۵۱)
اور ہم نے وحی کی۔ موسیٰؑ کو،
راتوں رات بندوں کو مرے تم لے کے چل نکلو!،
کیا جائے گا تم سب کا تعاقب (۵۲)
(اور ادھر) فرعون نے شہروں میں ہرکاروں کو دوڑایا (۵۳)
(کہ جو موسیٰؑ کے ساتھی ہیں) وہ مٹھی بھر ہیں گو تعداد میں،
لیکن دلایا ہے ہمیں غصہ انہوں نے سخت (۵۴۔۵۵)
ہم پوری طرح چوکس ہیں (۵۶)
آخر ہم نے باہر کر دیا فرعونیوں کو مصر کے باغوں سے، چشموں سے (۵۷)
خزانوں اور عمدہ مسکنوں سے (۵۸)
اور بنایا ہم نے ان چیزوں کا وارث قومِ اسرائیل کو (۵۹)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 475 of 2222

فَاَتْبَعُوْهُمْ مُّشْرِقِيْنَ ﴿٦٠﴾
سورج نکلتے ہی وہ سب اُن کے تعاقب میں چلے (٦٠)

فَلَمَّا تَرَاۤءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰۤى اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ﴿٦١﴾
دونوں نے اک دوجے کو جب دیکھا،
تو موسیٰؑ کے جو ساتھی تھے، لگے کہنے، کہ ہم پکڑے گئے اب (٦١)

قَالَ كَلَّاۤ اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ﴿٦٢﴾
سن کے موسیٰؑ نے کہا، ہرگز نہیں، ہے ساتھ میرے رب مرا،
جو راہ دکھلائے گا مجھ کو (٦٢)

فَاَوْحَيْنَاۤ اِلٰى مُوْسٰۤى اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ؕ فَانْفَلَقَ
وحی کی موسیٰؑ کو پھر ہم نے کہ دریا پر عصا مارو،
سو یکدم پھٹ گیا دریا اور اس کا ہر بڑا ٹکڑا تھا گویا اک پہاڑ (٦٣)
فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ ﴿٦٣﴾

وَاَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِيْنَ ﴿٦٤﴾
اور اس جگہ ہم دوسروں کو بھی قریب ان کے تھے لے آئے (٦٤)

وَاَنْجَيْنَا مُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗۤ اَجْمَعِيْنَ ﴿٦٥﴾
لیا ہم نے بچا موسیٰؑ اور اُن کے ساتھیوں کو (٦٥)

ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿٦٦﴾
اور ڈبویا دوسروں کو (یعنی سب فرعونیوں کو) (٦٦)

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٦٧﴾
بالیقیں اس میں بڑی عبرت ہے،
لیکن ان میں اکثر لانے والے ہی نہ تھے ایمان (٦٧)

وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿٦٨﴾
بیشک آپ کا رب سب پہ غالب اور نہایت مہرباں ہے (٦٨)

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ اِبْرٰهِيْمَ ﴿٦٩﴾
اور (اے مرسلؐ!) سنائیں ان کو ابراہیمؑ کا قصہ (٦٩)

اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا تَعْبُدُوْنَ ﴿٧٠﴾
جو (منہ بولے) تھے اُن کے باپ، ان سے اور اپنی قوم سے پوچھا انہوں نے جب،
کہ تم کرتے ہو کس کی بندگی؟ (٧٠)

قَالُوْا نَعْبُدُ اَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عٰكِفِيْنَ ﴿٧١﴾
کہنے لگے، ہم بندگی کرتے ہیں بس اصنام کی اور اس پہ قائم ہیں (٧١)

قَالَ هَلْ يَسْمَعُوْنَكُمْ اِذْ تَدْعُوْنَ ﴿٧٢﴾
کہا، جب تم پکارو، تو یہ سنتے ہیں بھلا؟

اَوْ يَنْفَعُوْنَكُمْ اَوْ يَضُرُّوْنَ ﴿٧٣﴾
اور تم کو دے سکتے ہیں کیا نفع وضرر؟ (٧٢-٧٣)

قَالُوْا بَلْ وَجَدْنَاۤ اٰبَآءَنَا كَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ﴿٧٤﴾
کہنے لگے (ہم کو نہیں معلوم)،
ہم نے یوں ہی اپنے باپ دادا کو ہے پایا (٧٤)

قَالَ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ﴿٧٥﴾
پھر کہا، تم کو خبر بھی ہے؟

اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمُ الْاَقْدَمُوْنَ ﴿٧٦﴾
جنھیں تم پوجتے ہو اور تمہارے باپ دادا بھی (٧٥-٧٦)

فَاِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّيْۤ اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٧٧﴾
سبھی یہ میرے دشمن ہیں، سوا رب جہاں کے (٧٧)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 476 of 2222

الَّذِيْ خَلَقَنِيْ فَهُوَ يَهْدِيْنِ ﴿٧٨﴾
جس نے ہے پیدا کیا مجھ کو، وہی ہے رہنما میرا (٧٨)

وَالَّذِيْ هُوَ يُطْعِمُنِيْ وَيَسْقِيْنِ ﴿٧٩﴾
وہی مجھ کو کھلاتا اور پلاتا ہے (٧٩)

وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ﴿٨٠﴾
وہی مجھ کو شفا دیتا ہے، جب بیمار پڑتا ہوں (٨٠)

وَالَّذِيْ يُمِيْتُنِيْ ثُمَّ يُحْيِيْنِ ﴿٨١﴾
وہی دے گا مجھے موت اور کرے گا پھر وہی زندہ بھی مجھ کو (٨١)

وَالَّذِيْٓ اَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لِيْ خَطِيْٓـَٔتِيْ يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿٨٢﴾
اور وہی ہے، جس سے ہے امید مجھ کو،
حشر کے دن بخش دے گا وہ گناہوں کو مرے (٨٢)

رَبِّ هَبْ لِيْ حُكْمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ﴿٨٣﴾
(پھر کی دعا) اے رب! عطا کر مجھ کو علم و فہم،
اور شامل مجھے کر نیک لوگوں میں (٨٣)

وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿٨٤﴾
اور آنے والی نسلوں میں بھی سچی نیک نامی کر عطا مجھ کو (٨٤)

وَاجْعَلْنِيْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ ﴿٨٥﴾
مجھے نعمت سے پر جنت کا وارث بھی بنا (٨٥)

وَاغْفِرْ لِاَبِيْٓ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿٨٦﴾
اور بخش دے (منہ بولے) میرے باپ کو بھی،
وہ ہے بیشک گمرہوں میں سے (٨٦)

وَلَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ ﴿٨٧﴾
اور اس دن، جب دوبارہ لوگ سب زندہ کئے جائیں گے،
مت رسوا مجھے کرنا (٨٧)

يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ﴿٨٨﴾
نہ اس دن کام آئیں گے کسی کے مال اور اولاد (٨٨)

اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿٨٩﴾
بس اس کے سوا، درگاہِ رب میں لے کے جو قلبِ سلیم آئے (٨٩)

وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿٩٠﴾
قریب اس روز لائی جائے گی جنت نہایت متقی لوگوں کے (٩٠)

وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِلْغٰوِيْنَ ﴿٩١﴾
اور دوزخ کو ظاہر کر دیا جائے گا سارے گمرہوں کے سامنے (٩١)

وَقِيْلَ لَهُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ﴿٩٢﴾
یہ پوچھا جائے گا پھر ان لوگوں سے، اب وہ ہیں کہاں؟

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ هَلْ يَنْصُرُوْنَكُمْ اَوْ يَنْتَصِرُوْنَ ﴿٩٣﴾
کرتے تھے پوجا تم خدا کو چھوڑ کر جن کی،
بھلا وہ اب تمہاری کچھ مدد کرتے ہیں
یا بدلہ وہ لے سکتے ہیں کوئی؟ (٩٢-٩٣)

فَكُبْكِبُوْا فِيْهَا هُمْ وَالْغَاوٗنَ ﴿٩٤﴾
وہ سبھی بھٹکے ہوئے لوگوں کے ساتھ
اوندھے ہی ڈالے جائیں گے دوزخ میں (٩٤)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 477 of 2222

وَجُنُوْدُ اِبْلِيْسَ اَجْمَعُوْنَ ﴿٩٥﴾

اور ابلیس کے لشکر بھی (۹۵)

قَالُوْا وَهُمْ فِيْهَا يَخْتَصِمُوْنَ ﴿٩٦﴾

آپس میں وہ لڑتے اور جھگڑتے یہ کہیں گے پھر،

تَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٩٧﴾

قسم اللہ کی ہم تھے بہت گمرہ (۹۶-۹۷)

اِذْ نُسَوِّيْكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٩٨﴾

کہ ہم تم کو سمجھ بیٹھے برابر رب (اعلیٰ) کے (۹۸)

وَمَآ اَضَلَّنَآ اِلَّا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٩٩﴾

گنہگاروں نے ہی گمرہ کیا ہم کو (۹۹)

فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِيْنَ ﴿١٠٠﴾

نہیں کوئی سفارش کرنے والا اب ہمارا (۱۰۰)

وَلَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ ﴿١٠١﴾

اور نہ سچا دوست ہی کوئی، جو حامی ہو ہمارا (۱۰۱)

فَلَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٢﴾

کاش دنیا میں ہمیں اک بار پھر موقع ملے جانے کا،

اور شامل ہوں ہم بھی مومنوں میں (۱۰۲)

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٣﴾

بالیقیں اس میں بڑی عبرت ہے،

لیکن ان میں اکثر لانے والے ہی نہ تھے ایمان (۱۰۳)

وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٠٤﴾

بیشک آپ کا رب سب پہ غالب اور نہایت مہرباں ہے (۱۰۴)

كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوْحِ ۨ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٠٥﴾

نوحؑ کے لوگوں نے جھٹلایا رسولوں کو (۱۰۵)

اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ نُوْحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٠٦﴾

تو ان کے بھائی یعنی نوحؑ یہ کہنے لگے،

تم کو نہیں کیا خوف اللہ کا؟ (۱۰۶)

اِنِّىْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٠٧﴾

سنو! میں ہوں تمہارے واسطے اللہ کا پیغمبر امانت دار (۱۰۷)

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٠٨﴾

میری بات مانو تم، ڈرو اللہ سے (۱۰۸)

وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰي رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٠٩﴾

کوئی اجر میں تم سے نہیں ہوں مانگتا اس کا،

صلہ میرا ہے رب العلمین کے پاس (۱۰۹)

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١١٠﴾

اور ڈرتے رہو اللہ سے ہر دم، اور اطاعت تم کرو میری (۱۱۰)

قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْاَرْذَلُوْنَ ﴿١١١﴾

کہا لوگوں نے، کیا ایمان لائیں تم پہ ہم؟

جب پیروی کی ہے تمہاری ایسے لوگوں نے، جو گھٹیا ہیں (۱۱۱)

قَالَ وَمَا عِلْمِيْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١١٢﴾

تو وہ کہنے لگے، معلوم کیا مجھ کو کہ پہلے کیا وہ کرتے تھے؟ (۱۱۲)

اِنْ حِسَابُهُمْ اِلَّا عَلٰي رَبِّيْ لَوْ تَشْعُرُوْنَ ﴿١١٣﴾

اگر سمجھو تو میرے رب کے ذمے ہے حساب ان کا (۱۱۳)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 478 of 2222

وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١١٤﴾

نہیں دھتکارنے والا میں ہرگز اہلِ ایماں کو (۱۱۴)

اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿١١٥﴾

فقط تم کو ڈراتا ہوں عذابِ آخرت سے میں (۱۱۵)

قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰنُوْحُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمَرْجُوْمِيْنَ ﴿١١٦﴾

تو وہ کہنے لگے، اے نوحؑ! باز آئے نہ گر تم،
پتھروں سے مار ڈالیں گے تمہیں ہم (۱۱۶)

قَالَ رَبِّ اِنَّ قَوْمِيْ كَذَّبُوْنِ ﴿١١٧﴾

پھر کہا یہ نوحؑ نے، اے رب! مجھے جھٹلا دیا ہے قوم نے میری (۱۱۷)

فَافْتَحْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَّنَجِّنِيْ وَمَنْ مَّعِيَ مِنَ
الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١١٨﴾

تو قطعی فیصلہ کر دے اب ان میں اور مجھ میں،
اور بچا لے مجھ کو، اور ان مومنوں کو، جو ہیں میرے ساتھ (۱۱۸)

فَاَنْجَيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿١١٩﴾

ہم نے دی نجات ان کو اور ان کے ساتھیوں کو، جو تھے کشتی میں سوار (۱۱۹)

ثُمَّ اَغْرَقْنَا بَعْدُ الْبٰقِيْنَ ﴿١٢٠﴾

اور پھر جو باقی رہ گئے تھے، ہم نے ان کو غرق کر ڈالا (۱۲۰)

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٢١﴾

یقیناً اس میں عبرت ہے بڑی،
لیکن نہیں تھے ان میں اکثر ماننے والے (۱۲۱)

وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٢٢﴾

اور اس میں شک نہیں،
ہے آپ کا رب سب پہ غالب اور نہایت مہرباں (۱۲۲)

كَذَّبَتْ عَادُ ِۨالْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٢٣﴾

اور عاد نے بھی یوں رسولوں کو تھا جھٹلایا (۱۲۳)

اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ هُوْدٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٢٤﴾

اگرچہ ان کے بھائی ہودؑ نے ان سے کہا، ڈرتے نہیں کیا تم؟ (۱۲۴)

اِنِّىْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٢٥﴾

میں پیغمبر تمہارا ہوں امانت دار،

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٢٦﴾

اللہ سے ڈرو، میرا کہا مانو (۱۲۵۔۱۲۶)

وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰي رَبِّ
الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٢٧﴾

نہیں میں اس کی اجرت مانگتا تم سے کوئی ہرگز،
صلہ میرا ہے رب العلمین کے پاس (۱۲۷)

اَتَبْنُوْنَ بِكُلِّ رِيْعٍ اٰيَةً تَعْبَثُوْنَ ﴿١٢٨﴾

ہر اک اونچے ٹیلے پر بناتے ہو تم اپنی یادگاریں (۱۲۸)

وَتَتَّخِذُوْنَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ ﴿١٢٩﴾

اور محل مضبوط تم تعمیر کرتے ہو، یہیں جیسے ہمیشہ تم رہو گے (۱۲۹)

وَاِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِيْنَ ﴿١٣٠﴾

اور کسی پر ڈالتے ہو ہاتھ جب، تو ظلم سے اس کو پکڑتے ہو (۱۳۰)

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٣١﴾

ڈرو اللہ سے اور پیروی میری کرو (۱۳۱)

وَاتَّقُوا الَّذِيْٓ اَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ ﴿١٣٢﴾

اس سے ڈرو، جس نے نوازا تم کو ان چیزوں سے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 479 of 2222

جن کو جانتے ہو خوب (۱۳۲)

اَمَدَّكُمْ بِاَنْعَامٍ وَّبَنِيْنَ ﴿١٣٣﴾

مال اولاد سے اس نے مدد کی ہے تمہاری (۱۳۳)

وَجَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿١٣٤﴾

اور باغوں اور چشموں سے (۱۳۴)

اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿١٣٥﴾

مجھے ڈر ہے نہ آ جائے عذاب سخت تم پر اک بڑے دن کا (۱۳۵)

قَالُوْا سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَوَعَظْتَ اَمْ لَمْ تَكُنْ مِّنَ الْوٰعِظِيْنَ ﴿١٣٦﴾

(یہ سن کر) وہ لگے کہنے، کرو ہم کو نصیحت یا نہ کوئی تم،

برابر ہے ہمارے واسطے (۱۳۶)

اِنْ هٰذَآ اِلَّا خُلُقُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٣٧﴾

اور یہ ڈراوا تو ہے بس عادت پرانی اگلے لوگوں کی،

وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿١٣٨﴾

نہ آئے گا کوئی ہم پر عذاب سخت (۱۳۷۔۱۳۸)

فَكَذَّبُوْهُ فَاَهْلَكْنٰهُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٣٩﴾

جھٹلایا انہوں نے ہودؑ کو، تو کر دیا ہم نے ہلاک ان کو،

یقیناً اس میں عبرت ہے بڑی،

لیکن نہیں تھے ان میں اکثر ماننے والے (۱۳۹)

وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٤٠﴾

اور اس میں شک نہیں،

ہے آپ کا رب سب پہ غالب اور نہایت مہرباں (۱۴۰)

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٤١﴾

اور تھی ثمود اک قوم، جس نے اپنے نبیوں کو تھا جھٹلایا (۱۴۱)

اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ صٰلِحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٤٢﴾

کہا یہ ان سے ان کے بھائی صالحؑ نے،

نہیں ڈرتے ہو کیا اللہ سے تم؟ (۱۴۲)

اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٤٣﴾

میں تمہاری سمت اللہ کا امانت دار پیغمبر ہوں (۱۴۳)

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٤٤﴾

اللہ سے ڈرو، میرا کہا مانو (۱۴۴)

وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰي رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٤٥﴾

نہیں میں مانگتا اس کا کوئی بھی اجر تم سے،

اجر میرا تو ہے رب العلمین کے پاس (۱۴۵)

اَتُتْرَكُوْنَ فِيْ مَا هٰهُنَآ اٰمِنِيْنَ ﴿١٤٦﴾

کیا رہنے دیا جائے گا بے خوف و خطر ان نعمتوں میں تم کو؟ (۱۴۶)

فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿١٤٧﴾

یعنی باغ، چشمے، کھیتیاں اور وہ کھجوریں،

وَّزُرُوْعٍ وَّنَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِيْمٌ ﴿١٤٨﴾

جن کے خوشے نرم و نازک ہیں (۱۴۷۔۱۴۸)

وَتَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا فٰرِهِيْنَ ﴿١٤٩﴾

اور ایسے تم بناتے ہو پہاڑوں میں تراشیدہ مکاں،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 480 of 2222

جو پر تکلف ہیں (۱۴۹)

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٥٠﴾
ڈرو اللہ سے اور میرا کہا مانو (۱۵۰)

وَلَا تُطِيْعُوْٓا اَمْرَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿١٥١﴾
رہو باز ایسے لوگوں کی اطاعت سے،
جو ہیں حد سے تجاوز کرنے والے (۱۵۱)

الَّذِيْنَ يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ﴿١٥٢﴾
اور کرتے ہیں بپا روئے زمیں پر جو فساد،
اور جو نہیں کرتے کوئی اصلاح (۱۵۲)

قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ﴿١٥٣﴾
وہ بولے، کہ تم پر چل گیا ہے کوئی جادو (۱۵۳)

مَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا فَاْتِ بِاٰيَةٍ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿١٥٤﴾
تم تو ہو انسان ہم جیسے، اگر سچے ہو کوئی معجزہ لاؤ (۱۵۴)

قَالَ هٰذِهٖ نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ وَّلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿١٥٥﴾
وہ یہ کہنے لگے، یہ اونٹنی (اک معجزہ) ہے،
ایک دن پینے کا پانی اس کا ہے اور اک مقرر دن تمہارا ہے (۱۵۵)

وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿١٥٦﴾
خبردار! اس کو کچھ کہنا نہیں،
ورنہ پکڑ لے گا عذاب سخت تم کو اک بڑے دن کا (۱۵۶)

فَعَقَرُوْهَا فَاَصْبَحُوْا نٰدِمِيْنَ ﴿١٥٧﴾
مگر (افسوس) انہوں نے اونٹنی کی کاٹ دیں کونچیں اور اس کو مار ڈالا،
اور پچھتانے لگے پھر بعد میں (۱۵۷)

فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٥٨﴾
تب آ دبوچا اک عذاب سخت نے ان کو،
یقیناً اس میں عبرت ہے بڑی،
لیکن نہیں تھے ان میں اکثر ماننے والے (۱۵۸)

وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٥٩﴾
اور اس میں شک نہیں،
ہے آپ کا رب سب پہ غالب اور نہایت مہرباں (۱۵۹)

كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطِ ۨ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٦٠﴾
جھٹلایا قوم لوطؑ نے پیغمبروں کو جب (۱۶۰)

اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ لُوْطٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٦١﴾
کہا یہ ان کے بھائی لوطؑ نے، کیا تم نہیں اللہ سے ڈرتے؟ (۱۶۱)

اِنِّىْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٦٢﴾
میں تمہارے پاس آیا ہوں امانت دار پیغمبر (۱۶۲)

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٦٣﴾
سو اللہ سے ڈرو، میرا کہا مانو (۱۶۳)

وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰي رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦٤﴾
نہیں میں مانگتا تم سے کوئی بھی اجر اس کا،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 481 of 2222

اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦٥﴾
وَتَذَرُوْنَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ
عٰدُوْنَ ﴿١٦٦﴾

قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰلُوْطُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِيْنَ ﴿١٦٧﴾
قَالَ اِنِّيْ لِعَمَلِكُمْ مِّنَ الْقَالِيْنَ ﴿١٦٨﴾
رَبِّ نَجِّنِيْ وَاَهْلِيْ مِمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٦٩﴾

فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗۤ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٧٠﴾
اِلَّا عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ ﴿١٧١﴾
ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿١٧٢﴾
وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿١٧٣﴾
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٧٤﴾
وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٧٥﴾

كَذَّبَ اَصْحٰبُ لْـَٔيْكَةِ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٧٦﴾
اِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٧٧﴾
اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٧٨﴾
فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٧٩﴾
وَمَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ
الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٨٠﴾
اَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُخْسِرِيْنَ ﴿١٨١﴾

اجر میرا تو ہے رب العلمین کے پاس (۱۶۴)
تم سارے جہاں میں صرف مردوں ہی پہ مائل ہو (۱۶۵)
اور ان کو چھوڑ دیتے ہو،
تمہارے واسطے (اللہ) نے جو پیدا تمہاری بیویاں کی ہیں،
(حقیقت ہے) کہ تم حد سے تجاوز کرنے والے ہو (۱۶۶)
وہ یہ کہنے لگے، اے لوطؑ! باز آئے نہ گر تم،
ہم نکالیں گے تمہیں باہر یہاں سے (۱۶۷)
لوطؑ بولے، میں تمہارے بدعمل سے ہوں بہت بیزار (۱۶۸)
(اور پھر یہ دعا کی) اے مرے رب!
مجھ کو اور میرے گھرانے کو بچالے اس سے جو یہ لوگ کرتے ہیں (۱۶۹)
لیا ہم نے بچا ان کو اور ان کے اہلِ خانہ کو،
سوا اُس ایک بڑھیا کے جو پیچھے رہ گئی تھی (۱۷۰-۱۷۱)
اور جو باقی تھے، انہیں ہم نے کیا برباد (۱۷۲)
بارش پتھروں کی ان پہ برسائی، نہایت ہی بری (۱۷۳)
اس میں بڑی عبرت ہے،
لیکن ان میں اکثر لانے والے ہی نہ تھے ایمان (۱۷۴)
بیشک آپ کا رب سب پہ غالب اور نہایت مہرباں ہے (۱۷۵)
ایکہ والوں نے بھی جھٹلایا رسولوں کو (۱۷۶)
ہوئے گویا شعیبؑ ان سے، نہیں کیا تم کو کوئی خوف؟ (۱۷۷)
میں ہوں اک امانت دار پیغمبر تمہارا (۱۷۸)
تم ڈرو اللہ سے، میرا کہا مانو (۱۷۹)
نہیں میں مانگتا تم سے کوئی بھی اجر اس کا،
اجر میرا تو ہے رب العلمین کے پاس (۱۸۰)
پورا ناپ دو، کم تولنے والوں میں مت شامل ہو،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 482 of 2222

وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ﴿١٨٢﴾
اور تولا کرو سیدھی ترازو سے (۱۸۱۔۱۸۲)

وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿١٨٣﴾
نہ چیزوں کو کمی سے دو، نہ پھیلاؤ زمیں پر تم فساد (۱۸۳)

وَاتَّقُوا الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالْجِبِلَّةَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٨٤﴾
اور خوف اللہ کا رکھو، جس نے تمہیں اور اگلی مخلوقات کو پیدا کیا (۱۸۴)

قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ﴿١٨٥﴾
کہنے لگے وہ، تم پہ جادو چل گیا ہے (۱۸۵)

وَمَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَاِنْ نَّظُنُّكَ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿١٨٦﴾
تم تو ہم جیسے ہی انساں ہو، سمجھتے ہیں یہ ہم، جھوٹے ہو تم (۱۸۶)

فَاَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿١٨٧﴾
سچے ہو تم، تو آسمانوں کا کوئی ٹکڑا گرا دو ہم پہ (۱۸۷)

قَالَ رَبِّيْٓ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٨٨﴾
وہ بولے، مرا رب جانتا ہے تم جو کرتے ہو (۱۸۸)

فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿١٨٩﴾
جو جھٹلایا انہوں نے، آلیا ان کو عذابِ سخت نے، یہ سائے والے دن کا تھا بھاری عذاب (۱۸۹)

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٩٠﴾
اس میں بڑی عبرت ہے، لیکن ان میں اکثر لانے والے ہی نہ تھے ایمان (۱۹۰)

وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٩١﴾
بیشک آپ کا رب سب پہ غالب اور نہایت مہرباں ہے (۱۹۱)

وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٩٢﴾
اور (اے پیغمبرؐ!) ہے یہ (قرآن)، رب العلمین کی سمت سے نازل شدہ (۱۹۲)

نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ﴿١٩٣﴾
روح الامیں جبریلؑ لے کر آئے ہیں اس کو (۱۹۳)

عَلٰي قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴿١٩٤﴾
یہ نازل آپؐ کے دل پر ہوا ہے، تاکہ آپ آگاہ لوگوں کو کریں (۱۹۴)

بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ ﴿١٩٥﴾
ہے صاف یہ عربی زباں میں،

وَاِنَّهٗ لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٩٦﴾
اور اس کا ذکر ہے اگلی کتابوں میں بھی (۱۹۵۔۱۹۶)

اَوَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ اٰيَةً اَنْ يَّعْلَمَهٗ عُلَمٰٓؤُا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿١٩٧﴾
کیا ان کے لئے کافی نہیں ہے یہ نشانی؟ جانتے ہیں قومِ اسرائیل کے عالم بھی اس کو (۱۹۷)

وَلَوْ نَزَّلْنٰهُ عَلٰي بَعْضِ الْاَعْجَمِيْنَ ﴿١٩٨﴾
ہم اسے نازل اگر کرتے کسی عجمی پہ بھی (۱۹۸)

فَقَرَاَهٗ عَلَيْهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ﴿١٩٩﴾
اور وہ تلاوت اس کی ان کے سامنے کرتا، تو یہ تب بھی نہ اس کو مانتے ہرگز (۱۹۹)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 483 of 2222

كَذٰلِكَ سَلَكْنٰهُ فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٢٠٠﴾
گزارا ہے کچھ ایسے مجرموں کے دل میں اس انکار کو ہم نے (۲۰۰)

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿٢٠١﴾
کہ وہ ایماں نہ لائیں گے کبھی،
جب تک نہ دیکھیں گے عذاب سخت (۲۰۱)

فَيَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٢٠٢﴾
جو ان پر اچانک آئے گا ایسے کہ یہ سب بے خبر ہوں گے (۲۰۲)

فَيَقُوْلُوْا هَلْ نَحْنُ مُنْظَرُوْنَ ﴿٢٠٣﴾
کہیں گے پھر یہ، مل سکتی ہے کیا مہلت ہمیں کوئی؟ (۲۰۳)

اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿٢٠٤﴾
تو کیا اب بھی مچاتے ہیں یہ جلدی اس عذاب سخت کی؟ (۲۰۴)

اَفَرَءَيْتَ اِنْ مَّتَّعْنٰهُمْ سِنِيْنَ ﴿٢٠٥﴾
دیکھیں! بھلا برسوں انہیں دیتے رہیں گر ساز وساماں ہم (۲۰۵)

ثُمَّ جَآءَهُمْ مَّا كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿٢٠٦﴾
پھر آ جائے عذاب سخت، جس سے ان کو دھمکایا گیا (۲۰۶)

مَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يُمَتَّعُوْنَ ﴿٢٠٧﴾
تو کام ان کے آئے گا ہرگز نہ کچھ یہ ساز وساماں (۲۰۷)

وَمَآ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا لَهَا مُنْذِرُوْنَ ﴿٢٠٨﴾
اور نہیں ہم نے کیا غارت کسی بستی کو تب تک،
جب تلک اس میں نہ تھے موجود ایسے لوگ،
جو اُن کو ڈراتے تھے عذاب سخت سے (۲۰۸)

ذِكْرٰى ۛ وَمَا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿٢٠٩﴾
اور ظلم تو کرتے نہیں ہم (۲۰۹)

وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيٰطِيْنُ ﴿٢١٠﴾
اور اس قرآن کو شیطاں نہیں لائے،

وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿٢١١﴾
کہ وہ اس کے ہیں قابل اور نہ اس کی ان میں طاقت ہے (۲۱۰-۲۱۱)

اِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُوْلُوْنَ ﴿٢١٢﴾
سراسر اس کو سننے سے ہیں وہ محروم (۲۱۲)

فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَكُوْنَ مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ ﴿٢١٣﴾
(اے مرسلؐ!) پکاریں مت کسی کو آپؐ اللہ کے سوا معبود،
ورنہ آپؐ بھی ہوں گے عذاب سخت کے لائق (۲۱۳)

وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ﴿٢١٤﴾
اور اپنے خانوادے کے قریبی رشتے داروں کو ڈرائیں آخرت سے (۲۱۴)

وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٢١٥﴾
ان میں جو ایمان لا کر آپؐ کی کر لیں اطاعت،
ان سے آئیں پیش نرمی سے (۲۱۵)

فَاِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٢١٦﴾
جو نافرمان ہوں، تو ان سے کہہ دیں،
میں بری ہوں ایسے کاموں سے جو تم کرتے ہو (۲۱۶)

وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿٢١٧﴾
اور رکھیں بھروسا (اس خدا پر)،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 484 of 2222

الَّذِیْ یَرٰىكَ حِیْنَ تَقُوْمُ ۙ
وَتَقَلُّبَكَ فِی السّٰجِدِیْنَ ۙ
اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۙ
هَلْ اُنَبِّئُكُمْ عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّیٰطِیْنُ ۙ
تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِیْمٍ ۙ
یُّلْقُوْنَ السَّمْعَ وَاَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ ۙ

سب پہ جو غالب ہے اور ہے مہرباں (۲۱۷)
جو دیکھتا ہے آپؐ کو، جب آپؐ کرتے ہیں (تہجد میں) قیام،
اور گھومتے پھرتے ہیں سجدہ کرنے والوں میں (۲۱۸۔۲۱۹)
نہایت سننے والا، جاننے والا ہے وہ (۲۲۰)
(اور اے نبیؐ! کہہ دیجئے ان سے، کہ اے لوگو!)
بھلا بتلاؤں میں تم کو،
اترتے کس پہ ہیں شیطاں؟
اترتے ہیں یہ ہر جھوٹے پہ اور بدکار پر (۲۲۱۔۲۲۲)
اور آسمانوں پر لگائے رہتے ہیں وہ کان،
لیکن ان میں اکثر ہیں بہت جھوٹے (۲۲۳)

وَالشُّعَرَآءُ یَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ۙ
اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِیْ كُلِّ وَادٍ یَّهِیْمُوْنَ ۙ
وَاَنَّهُمْ یَقُوْلُوْنَ مَا لَا یَفْعَلُوْنَ ۙ

(اے پیغمبرؐ!) جہاں تک شاعروں کی بات ہے،
تو پیروی کرتے ہیں ان کی وہ، جو ہیں بہکے ہوئے (۲۲۴)
اور کیا نہیں یہ آپؐ نے دیکھا؟
خیالوں کی ہر اک وادی میں پھرتے ہیں وہ سرگرداں،
اور ایسی بات کہتے ہیں، جو خود کرتے نہیں ہرگز (۲۲۵۔۲۲۶)

اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِیْرًا وَّانْتَصَرُوْا مِنْۢ
بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا ؕ وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْۤا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ ۙ

سوا اُن کے، جو لوگ ایمان لائے، نیکیاں کرتے رہے،
اور ذکر اللہ کا کیا کثرت سے جن لوگوں نے اور بدلہ لیا ہر ظلم کا،
جو لوگ ظالم ہیں، انہیں معلوم ہو جائے گا جلدی ہی،
کہ جائیں گے کہاں سب لوٹ کر آخر؟ (۲۲۷)

سورۂ نمل ۲۷

طٰسٓ ۚ تِلْكَ اٰیٰتُ الْقُرْاٰنِ وَكِتَابٍ مُّبِیْنٍ ۙ

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے
ط۔س۔
یہ ہیں قرآن اور روشن کتاب (پاک) کی آیات (۱)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 485 of 2222

هُدًى وَّ بُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ﴿٢﴾
جو ایمان والوں کے لئے ہیں اک ہدایت اور بشارت (۲)

الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ﴿٣﴾
(اور یہی وہ لوگ ہیں) قائم جو کرتے ہیں نماز،
اور مال میں سے جو زکوٰۃ اپنی ادا کرتے ہیں،
اور ہے آخرت پر جن کا ایماں (۳)

اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ زَيَّنَّا لَهُمْ اَعْمَالَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿٤﴾
اور قیامت پر نہیں لاتے جو ایماں،
ہم نے ان کے واسطے اعمال ان کے کر دئے ہیں خوشنما،
اور وہ بھٹکتے پھر رہے ہیں (۴)

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْعَذَابِ وَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ﴿٥﴾
اک عذاب سخت ہے ان کے لئے،
اور آخرت میں بھی خسارے میں رہیں گے وہ (۵)

وَاِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ عَلِيْمٍ ﴿٦﴾
(اے پیغمبرؐ!) عطا قرآں کیا جاتا ہے بیشک آپؐ کو،
اس ذات کی جانب سے، جو ہے علم اور حکمت سے پر (۶)

اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِاَهْلِهٖٓ اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا ۭ سَاٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ اٰتِيْكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ﴿٧﴾
(قصہ سنائیں ان کو) موسیٰؑ نے کہا جب اپنے گھر والوں سے،
میں نے آگ دیکھی ہے،
وہاں سے لے کے آتا ہوں تمہارے پاس میں کوئی خبر،
یا پھر دکھتا کوئی انگارا کہ تم تاپو (۷)

فَلَمَّا جَآءَهَا نُوْدِيَ اَنْۢ بُوْرِكَ مَنْ فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا ۭ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٨﴾
وہ جب پہنچے، ندا آئی،
کہ بابرکت ہے وہ،
اس آگ میں اور اردگرد اس کے، جو ہے جلوہ فگن،
اور پاک ہے اللہ، جو سارے جہاں کا پالنے والا ہے (۸)

يٰمُوْسٰٓى اِنَّهٗٓ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٩﴾
اے موسیٰؑ! خدائے غالب و دانا ہوں میں ہی (۹)

وَاَلْقِ عَصَاكَ ۭ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَاۗنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ۭ يٰمُوْسٰى لَا تَخَفْ ۡ اِنِّىْ لَا يَخَافُ لَدَيَّ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿١٠﴾
پھینک دو اپنے عصا کو تم زمیں پر،
اور جب موسیٰؑ نے اس کو سانپ کی مانند بل کھاتے ہوئے دیکھا،
تو وہ الٹے قدم بھاگے، پلٹ کر بھی نہ دیکھا پھر،
(ہوا ارشاد) اے موسیٰؑ! ڈرو مت تم،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 486 of 2222

إِلَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًا بَعْدَ سُوْٓءٍ فَإِنِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١١﴾

کہ پیغمبر نہیں ڈرتے ہماری بارگہ میں (۱۰)
ہاں، سوا اُس شخص کے، جس سے کہ ہو جائے خطا کوئی،
مگر پھر اس کے بدلے میں کرے نیکی،
تو مَیں بھی بخشنے والا، نہایت مہرباں ہوں (۱۱)

وَأَدْخِلْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ فِيْ تِسْعِ اٰيٰتٍ إِلٰى فِرْعَوْنَ وَقَوْمِهٖ إِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿١٢﴾

ہاتھ اب ڈالو ذرا اپنے گریباں میں، نکل آئے گا باہر یہ چمکتا،
نو میں یہ دو معجزے شامل ہیں، فرعون اور اس کی قوم کی خاطر،
جو نافرماں ہیں (۱۲)

فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ اٰيٰتُنَا مُبْصِرَةً قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٣﴾

جب یہ معجزے پہنچے، تو وہ کہنے لگے، یہ تو کھلا جادو ہے (۱۳)

وَجَحَدُوْا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَآ أَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّعُلُوًّا فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿١٤﴾

گرچہ مانتے تھے ان کے دل،
(لیکن) انہوں نے سرکشی اور ظلم کے باعث کیا انکار،
دیکھیں! مفسدوں کا کیا ہوا انجام؟ (۱۴)

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ عِلْمًا وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ فَضَّلَنَا عَلٰى كَثِيْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٥﴾

اور ہم نے عطا کی علم کی نعمت جو داؤدؑ و سلیمانؑ کو، تو وہ بولے،
خدا کا شکر ہے،
جس نے بہت سے صاحبِ ایمان بندوں پر فضیلت ہم کو بخشی (۱۵)

وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ وَقَالَ يٰٓأَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَأُوْتِيْنَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ ﴿١٦﴾

جب ہوئے داؤدؑ کے وارث سلیمانؑ، تو لگے کہنے کہ لوگو!
ہم کو سکھلائی گئی ہیں سب پرندوں کی زبانیں،
اور عطا ہر شے ہوئی ہے ہم کو،
بیشک یہ نمایاں فضل ہے اللہ کا ہم پر (۱۶)

وَحُشِرَ لِسُلَيْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿١٧﴾

سبھی لشکر اکٹھے ہو گئے جب جنوں، انسانوں، پرندوں کے،
ہوئے آراستہ سارے سلیمانؑ کے حضور (۱۷)

حَتّٰٓى إِذَآ أَتَوْا عَلٰى وَادِ النَّمْلِ قَالَتْ نَمْلَةٌ يٰٓأَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿١٨﴾

اور جب وہ پہنچے چیونٹیوں کے اک کھلے میدان میں،
تو ایک چیونٹی نے کہا، اے چیونٹیو! گھس جاؤ سب اپنے بلوں میں،
یوں نہ ہو لشکر سلیمانؑ کا تمہیں پامال کر دے بے خبر ہو کر (۱۸)

فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا وَقَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِيْٓ أَنْ أَشْكُرَ

سلیمانؑ ہنس دیے یہ بات سن کر اور دعا کرنے لگے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 487 of 2222

نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٩﴾

اے رب! عطا کی ہیں جو تو نے مجھ کو اور ماں باپ کو میرے،
مجھے توفیق دے ان نعمتوں کے شکر کی اور میں کروں اعمالِ نیک
ایسے، کہ خوش ہو کر مجھے تو نیک بندوں میں کرے شامل (۱۹)

وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَالِيَ لَآ اَرَى الْهُدْهُدَ اَمْ كَانَ مِنَ الْغَآئِبِيْنَ ﴿٢٠﴾

سلیمانؑ نے نظر اپنے پرندوں پر جو کی اک بار، تو کہنے لگے،
کیا بات ہے؟ ہدہد نظر آتا نہیں، کیا واقعی وہ غیر حاضر ہے؟ (۲۰)

لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِيْدًا اَوْ لَاَاْذْبَحَنَّهٗٓ اَوْ لَيَاْتِيَنِّيْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢١﴾

اسے دوں گا سزا میں سخت یا پھر ذبح کر ڈالوں گا،
یا لائے کوئی وہ عذر واضح سامنے میرے (۲۱)

فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيْدٍ فَقَالَ اَحَطْتُّ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ وَجِئْتُكَ مِنْ سَبَاٍ بِنَبَاٍ يَّقِيْنٍ ﴿٢٢﴾

ابھی گزری نہ تھی کچھ دیر وہ ہدہد چلا آیا،
لگا کہنے، میں اک ایسی خبر لایا ہوں،
جس سے آپ بھی (شاید) نہیں واقف،
سبا کے ملک کے بارے میں لایا ہوں میں اک سچی خبر (۲۲)

اِنِّيْ وَجَدْتُّ امْرَاَةً تَمْلِكُهُمْ وَاُوْتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَّلَهَا عَرْشٌ عَظِيْمٌ ﴿٢٣﴾

اس ملک کی ہے حکمراں عورت، ہے جس کے پاس سب کچھ،
تخت بھی اس کا عظیم الشان ہے (۲۳)

وَجَدْتُّهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿٢٤﴾

وہ اور اس کی قوم سجدہ ریز ہے سورج کے آگے چھوڑ کر اللہ کو،
شیطان نے دکھائے ہیں سبھی اعمال ان کے خوشنما کر کے انہیں،
بھٹکا دیا ہے راہِ حق سے اُس نے ان کو،
اس لئے راہِ ہدایت وہ نہیں پاتے (۲۴)

اَلَّا يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ﴿٢٥﴾

کہ وہ سجدہ کریں اللہ کو،
جو آسمانوں اور زمیں کی سب چھپی چیزوں کو ظاہر کرنے والا ہے،
وہ سب کچھ جانتا ہے تم چھپا کر یا دکھا کر جو بھی کرتے ہو (۲۵)

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿٢٦﴾

وہی اللہ ہے، جس کے سوا کوئی نہیں معبود،
وہ ہے مالکِ عرشِ عظیم (۲۶)

قَالَ سَنَنْظُرُ اَصَدَقْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٢٧﴾

(اس پر) سلیمانؑ نے کہا، ہم دیکھ لیتے ہیں ابھی،
تو نے کہا ہے سچ کہ تو جھوٹا ہے (۲۷)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 488 of 2222

اِذْهَبْ بِّكِتٰبِيْ هٰذَا فَاَلْقِهْ اِلَيْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ مَاذَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٢٨﴾

اس خط کو مرے لے جا کے دے ان کو،
وہاں سے واپسی پر دیکھ پھر،
اس کا وہ دیتے ہیں بھلا کیسا جواب؟ (۲۸)

قَالَتْ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّيْٓ اُلْقِيَ اِلَيَّ كِتٰبٌ كَرِيْمٌ ﴿٢٩﴾

(اور خط وہ جب پہنچا، تو اس کو دیکھ کر) اس ملک کی ملکہ لگی کہنے،
اے سردارو! مری جانب یہ آیا ہے اہم خط (۲۹)

اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿٣٠﴾

ہے سلیمانؑ کی طرف سے جو، ہے کچھ آغاز اس کا یوں،
''خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے'' (۳۰)

اَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ وَاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ﴿٣١﴾

کرو مت سرکشی اور تابع فرمان بن کر تم مری خدمت میں حاضر ہو (۳۱)

قَالَتْ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَفْتُوْنِيْ فِيْٓ اَمْرِيْ مَا كُنْتُ قَاطِعَةً اَمْرًا حَتّٰى تَشْهَدُوْنِ ﴿٣٢﴾

کہا اس نے، اے سردارو! مجھے اس سلسلے میں مشورہ دو، کیا کروں میں؟
فیصلہ کرتی نہیں ہوں میں، بغیر اس رائے کے جو ہو تمہاری (۳۲)

قَالُوْا نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ وَّاُولُوْا بَاْسٍ شَدِيْدٍ ۙ وَّالْاَمْرُ اِلَيْكِ فَانْظُرِيْ مَاذَا تَاْمُرِيْنَ ﴿٣٣﴾

اس پہ وہ کہنے لگے سارے، قوی اور جنگجو ہیں ہم، اور آگے آپ کا ہے اختیار،
اب آپ سوچیں، آپ کا کیا حکم ہے؟ (۳۳)

قَالَتْ اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا وَجَعَلُوْٓا اَعِزَّةَ اَهْلِهَآ اَذِلَّةً ۚ وَكَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ﴿٣٤﴾

اس نے کہا، یہ بادشاہ ہوتے ہیں داخل جب کسی بستی میں،
کرتے ہیں خراب اس کو،
اور اس کے باوقار افراد کو ذلت سے کرتے ہیں دوچار،
اور یہ بھی ایسا ہی کریں گے (۳۴)

وَاِنِّيْ مُرْسِلَةٌ اِلَيْهِمْ بِهَدِيَّةٍ فَنٰظِرَةٌ بِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿٣٥﴾

ان کو اک تحفہ میں بھجواتی ہوں، اور پھر دیکھتی ہوں،
لے کے آتے ہیں بھلا کیسا جواب اس کا مرے قاصد (۳۵)

فَلَمَّا جَآءَ سُلَيْمٰنَ قَالَ اَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ فَمَآ اٰتٰىنِيَ اللّٰهُ خَيْرٌ مِّمَّآ اٰتٰىكُمْ ۚ بَلْ اَنْتُمْ بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُوْنَ ﴿٣٦﴾

جب آیا پاس وہ قاصد سلیمانؑ کے، سلیمانؑ نے کہا،
تم چاہتے ہو مال و دولت سے مدد میری؟
مجھے تو میرے رب نے تم سے بہتر دے رکھا ہے،
اپنے تحفے سے رہو بس تم ہی خوش (۳۶)

اِرْجِعْ اِلَيْهِمْ فَلَنَاْتِيَنَّهُمْ بِجُنُوْدٍ لَّا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ مِّنْهَآ اَذِلَّةً وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ﴿٣٧﴾

اب لوٹ جاؤ ان کی جانب تم، ہم ان پر ایسے لشکر لے کے آئیں گے،
کہ ان کا سامنا کرنے کی ہمت ہی نہیں ہوگی انہیں،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 489 of 2222

قَالَ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَيُّكُمْ يَاْتِيْنِيْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ اَنْ يَّاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ﴿٣٨﴾

ان کو ذلیل وخوار کر کے ہم نکالیں گے وہاں سے (۳۷)
پھر لگے کہنے وہ سرداروں سے اپنے، ہے کوئی تم میں سے ایسا؟
تخت میرے پاس لے آئے جو اُس ملکہ کا،
اس سے پیشتر، وہ لوگ ہو کر تابع فرمان میرے پاس آ جائیں (۳۸)

قَالَ عِفْرِيْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ ۚ وَاِنِّيْ عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ اَمِيْنٌ ﴿٣٩﴾

سنا جب یہ، وہاں جنوں کا اک سردار بولا،
آپ کے دربار سے اٹھنے سے پہلے لائے دیتا ہوں اسے میں،
میں بہت قوت کا مالک اور امانت دار ہوں (۳۹)

قَالَ الَّذِيْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُكَ ۚ فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ ۖ لِيَبْلُوَنِيْٓ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ ۭ وَمَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّيْ غَنِيٌّ كَرِيْمٌ ﴿٤٠﴾

جس شخص کے تھا پاس کچھ علم الکتاب، اُس نے کہا،
اس سے بھی پہلے، یعنی پلکوں کے جھپکنے سے بھی پہلے،
میں اسے حاضر کیے دیتا ہوں،
جب پایا اُسے موجود، تو کہنے لگے وہ،
یہ فقط ہے میرے رب کا فضل،
تا کہ آزمائے وہ مجھے، میں شکر کرتا ہوں کہ ناشکری،
سنو! جو شکر کرتا ہے وہ اپنے فائدے کے واسطے ہی شکر کرتا ہے،
جو ناشکری کرے،
(تو یاد رکھے) میرا رب ہے بے نیاز اور وہ کرم فرمانے والا ہے (۴۰)

قَالَ نَكِّرُوْا لَهَا عَرْشَهَا نَنْظُرْ اَتَهْتَدِيْٓ اَمْ تَكُوْنُ مِنَ الَّذِيْنَ لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿٤١﴾

ہوا فرماں یہ پھر، اس کو دکھاؤ تخت اس کا کچھ بدل کر،
تا کہ ہم دیکھیں، وہ راہِ حق کو اپناتی ہے، یا ان میں سے ہے،
پاتے نہیں جو راہِ حق (۴۱)

فَلَمَّا جَآءَتْ قِيْلَ اَهٰكَذَا عَرْشُكِ ۭ قَالَتْ كَاَنَّهٗ هُوَ ۚ وَاُوْتِيْنَا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهَا وَكُنَّا مُسْلِمِيْنَ ﴿٤٢﴾

جب آ گئی وہ، اس سے پوچھا، کیا تمہارا بھی ہے ایسا تخت؟
وہ کہنے لگی، ایسا ہی، گویا ہو بہو ہے یہ،
اور ہم کو علم پہلے ہو گیا تھا آپ کی عظمت کا،
ہم ہیں تابع فرماں (۴۲)

وَصَدَّهَا مَا كَانَتْ تَّعْبُدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ اِنَّهَا كَانَتْ مِنْ قَوْمٍ

اور اس معبود نے تھا روک رکھا اس کو اللہ کی عبادت سے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 490 of 2222

كٰفِرِيْنَ ﴿٤٣﴾

کہ اللہ کے سوا جس کی پرستش وہ کیا کرتی تھی،
بیشک تھی وہ کافر قوم میں سے (۴۳)

قِيْلَ لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ ۚ فَلَمَّا رَاَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَّكَشَفَتْ عَنْ سَاقَيْهَا ۭ قَالَ اِنَّهٗ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِيْرَ ۭ قَالَتْ رَبِّ اِنِّىْ ظَلَمْتُ نَفْسِىْ وَاَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمٰنَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٤﴾

پھر سلیمانؑ نے کہا اس سے، محل میں اب چلیں،
اس نے جو دیکھا فرش شیشے کا، تو سمجھی حوض ہے پانی کا،
اور کپڑا اٹھا کر پنڈلیاں پھر کھول دیں اپنی،
سلیمانؑ نے کہا اس سے کہ شیشے کا محل ہے یہ،
لگی کہنے وہ، میرے رب! کیا ہے ظلم میں نے خود پہ،
اب ایمان لاتی ہوں سلیمانؑ کے مَیں ہاتھوں اس خدائے پاک پر،
سارے جہاں کا پالنے والا ہے جو (۴۴)

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ فَاِذَا هُمْ فَرِيْقٰنِ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿٤٥﴾

اور تھی ثمود اک سخت سرکش قوم،
جس کی سمت بھیجا ہم نے ان کے بھائی صالحؑ کو،
کہ اللہ کی عبادت وہ کریں،
لیکن جھگڑنے لگ گئے وہ دو فریقوں کی طرح آپس میں (۴۵)

قَالَ يٰقَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُوْنَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ ۚ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿٤٦﴾

(صالحؑ نے کہا ان سے) اے میری قوم کے لوگو!
برائی کے لئے تم کس لئے جلدی مچاتے ہو بھلائی سے بھی پہلے؟
اور نہیں کیوں مانگتے تم مغفرت اللہ سے؟ تاکہ ہو تم پر رحم (۴۶)

قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وَبِمَنْ مَّعَكَ ۭ قَالَ طٰۗىِٕرُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُوْنَ ﴿٤٧﴾

وہ کہنے لگے، ہم تو سمجھتے ہیں،
تمہیں اور سب تمہارے ساتھیوں کو بھی بہت منحوس،
صالحؑ نے کہا ان سے، نحوست میں گھرے ہو تم خدائے پاک کے نزدیک،
تم ہو آزمائش میں پڑے سارے (۴۷)

وَكَانَ فِى الْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُّفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ﴿٤٨﴾

تھے نو اس شہر میں اشخاص،
جو برپا کئے رکھتے تھے فتنہ اور فساد ہر سو،
نہ کچھ اصلاح سے وہ کام لیتے تھے (۴۸)

قَالُوْا تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ لَنُبَيِّتَنَّهٗ وَاَهْلَهٗ ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِيِّهٖ مَا شَهِدْنَا

انہوں نے طے کیا آپس میں اللہ کی قسم کھا کر،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 491 of 2222

مَهْلِكَ اَهْلِهٖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿٤٩﴾

کہ ہم شب خون ماریں گے ابھی صالحؑ اور اس کے اہلِ خانہ پر،
اور ان کے وارثوں سے صاف کہہ دیں گے،
کہ ہم تو تھے نہیں موجود اس موقع پہ،
ہم سچے ہیں اپنے قول کے (۴۹)

وَمَكَرُوْا مَكْرًا وَّمَكَرْنَا مَكْرًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٥٠﴾

اور تھی چلی اک چال انہوں نے اور ہم نے بھی،
جسے سمجھے نہیں ہرگز وہ (۵۰)

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ اَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ وَقَوْمَهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٥١﴾

دیکھیں کیا ہوا انجام ان کی چال کا؟
ہم نے انہیں اور ان کی ساری قوم کو برباد کر ڈالا (۵۱)

فَتِلْكَ بُيُوْتُهُمْ خَاوِيَةً بِمَا ظَلَمُوْا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿٥٢﴾

یہ ہیں ان کے مکانات،
ان کے ظلم و جور کے باعث جو ہیں اجڑے پڑے،
جو علم رکھتے ہیں، بڑی عبرت ہے ان کے واسطے اس میں (۵۲)

وَاَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿٥٣﴾

مگر جو صاحبِ ایمان تھے پرہیزگار، ان کو لیا ہم نے بچا (۵۳)

وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ﴿٥٤﴾

(اور اے پیمبرؐ! یاد کیجے) لوطؑ نے جب قوم سے اپنی کہا،
تم دیکھتے ہو، پھر بھی تم کرتے ہو بدکاری (۵۴)

اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ﴿٥٥﴾

تم اپنی عورتوں کو چھوڑ کر مردوں پہ مائل ہو،
بڑے نادان ہو تم لوگ (۵۵)

فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْٓا اٰلَ لُوْطٍ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿٥٦﴾

اس پر قوم یہ کہنے لگی اُن کی، کہ آلِ لوطؑ کو اس شہر سے باہر نکالو تم،
کہ بنتے ہیں بڑے یہ پاکباز (۵۶)

فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۡ قَدَّرْنٰهَا مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿٥٧﴾

آخر بچایا ہم نے لوطؑ اور اُن کے گھر والوں کو،
اُن کی اپنی بیوی کے سوا، جو رہ گئی تھی ان کے پیچھے (۵۷)

وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿٥٨﴾

اور ان لوگوں پہ کی بارش (عجب) جو پتھروں کی تھی،
جو تھی ایسے ہی دھمکائے ہوئے لوگوں کی خاطر اک بری بارش (۵۸)

قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلٰمٌ عَلٰي عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ۭ آٰللّٰهُ خَيْرٌ

(اے پیغمبرؐ!) یہ کہہ دیجے، سبھی تعریف اللہ کے لئے ہے،
اور سلام اس کے چنے بندوں پہ،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 492 of 2222

اَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٥٩﴾

کیا اللہ بہتر ہے کہ وہ؟ جن کو یہ کرتے ہیں شریک اس کا (۵۹)

پارہ ۲۰

اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ ۚ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ۗ اَءِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۗ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ﴿٦٠﴾

بھلا وہ کون ہے؟ جس نے زمیں اور آسمانوں کو کیا پیدا،
تمہارے واسطے نازل کیا پانی فلک سے،
اور اگائے باغ سرسبز و حسیں اس سے،
اگا سکتے نہ تھے تم ان کے پیڑوں کو،
بھلا کیا ہے کوئی معبود اللہ کے سوا؟ (ہرگز نہیں)،
یہ لوگ سیدھی راہ سے ہیں ہٹ رہے (۶۰)

اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَآ اَنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ۗ اَءِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۗ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٦١﴾

(سوچو!) بھلا وہ کون ہے؟
جس نے بنایا ہے زمیں کو (اس طرح) جائے قرار،
اور درمیاں اس کے کیا نہروں کو پھر جاری، بنائے ہیں پہاڑ،
اور اوٹ دو دریاؤں کے مابین رکھ دی،
کون ہے معبود اللہ کے سوا؟ (ہرگز نہیں)،
اکثر مگر ہیں بے خبر اس سے (۶۱)

اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ۗ اَءِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۗ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٦٢﴾

بھلا وہ کون ہے؟
سنتا ہے جو بے چین کی فریاد، اور اس کی مصیبت دور کر دیتا ہے،
اور تم کو بناتا ہے زمیں پر جانشیں اپنا،
بھلا ہے اور بھی معبود اللہ کے سوا کوئی؟ (نہیں ہرگز نہیں)
(پھر بھی) نصیحت کم ہی تم کرتے ہو حاصل (۶۲)

اَمَّنْ يَّهْدِيْكُمْ فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًۢا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ۗ اَءِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۗ تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٦٣﴾

اور بھلا وہ کون ہے؟ جو بحر و بر کی ظلمتوں میں رہ دکھاتا ہے،
ہواؤں کو جو خوشخبری بنا کر بھیجتا ہے اپنی رحمت کی،
کوئی ہے اور بھی معبود اللہ کے سوا؟ (ہرگز نہیں)،
اللہ ہے ان سے بالا و برتر،
شریک اللہ کا ٹھہراتے ہیں یہ جن کو (۶۳)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 493 of 2222

اَمَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَمَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۶۴﴾

بھلا وہ کون ہے؟ مخلوق کو کرتا ہے پہلی بار جو پیدا،
دوبارہ پھر کرے گا اس کو وہ پیدا،
جو دیتا ہے تمہیں روزی زمین اور آسمانوں سے،
کوئی ہے اور بھی معبود اللہ کے سوا؟ (ہرگز نہیں)،
(اور اے نبیؐ!) کہہ دیجئے ان سے، اگر سچے ہو تم، لاؤ دلیل اپنی (۶۴)

قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ؕ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ﴿۶۵﴾

یہ کہہ دیجئے، زمین اور آسمانوں کے مکینوں میں،
سوا اللہ کے کوئی نہیں ہے غیب سے واقف،
انہیں یہ بھی نہیں معلوم اٹھائے جائیں گے وہ کب؟ (۶۵)

بَلِ ادّٰرَكَ عِلْمُهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ ۚ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْهَا ۚ بَلْ هُمْ مِّنْهَا عَمُوْنَ ﴿۶۶﴾

ہے ان کا علم ہی گم آخرت کے سلسلے میں، شک میں ہیں یہ،
بلکہ اندھے ہیں یہ اس سے (۶۶)

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا وَّاٰبَآؤُنَآ اَئِنَّا لَمُخْرَجُوْنَ ﴿۶۷﴾

اور کہا کفار نے، ہم اور ہمارے باپ دادا خاک ہو جائیں گے جب مر کر،
تو پھر بھی واقعی کیا ہم نکالے جائیں گے قبروں سے؟ (۶۷)

لَقَدْ وُعِدْنَا هٰذَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۶۸﴾

پہلے بھی تھا ہم سے اور ہمارے باپ دادا سے یہی وعدہ،
(مگر کچھ بھی نہیں) یہ اگلے لوگوں کے فسانے ہیں (۶۸)

قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۶۹﴾

یہ کہہ دیجئے، ذرا چل پھر کے تم دیکھو زمین میں پر،
مجرموں کا کیا ہوا انجام؟ (۶۹)

وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُنْ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ﴿۷۰﴾

مت ہوں غمزدہ آپؐ ان کے بارے میں،
نہ ان کی چال سے دل تنگ ہوں ہرگز (۷۰)

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۷۱﴾

یہ کہتے ہیں، اگر سچے ہو،
پورا کب تلک ہوگا بھلا وعدہ (عذاب سخت کا)؟ (۷۱)

قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ رَدِفَ لَكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۷۲﴾

ان سے یہ کہہ دیجئے کہ جس کی تم کو جلدی ہے،
وہ شاید ہونے والا ہے (۷۲)

وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾

اور اس میں شک نہیں کچھ، آپؐ کا رب فضل فرماتا ہے لوگوں پر،
مگر اکثر ہیں ناشکرے (۷۳)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 494 of 2222

وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿٧٤﴾

یقیناً جانتا ہے آپ کا رب ایسی چیزیں بھی،
جنھیں سینے کے اندر یہ چھپائیں یا کریں ظاہر (٧٤)

وَمَا مِنْ غَآئِبَةٍ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿٧٥﴾

زمین و آسماں کی کوئی پوشیدہ نہیں ہے چیز ایسی،
جو نہ اک واضح نوشتے میں ہو لکھی (٧٥)

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَقُصُّ عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَكْثَرَ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿٧٦﴾

اور کرتا ہے بیاں قرآن اکثر ایسی باتوں کو،
کہ جن باتوں میں (اب تک) قومِ اسرائیل کا ہے اختلاف (٧٦)

وَاِنَّهٗ لَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٧٧﴾

ایمان والوں کے لئے بیشک ہدایت اور رحمت ہے یہ قرآں (٧٧)

اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ بِحُكْمِهٖ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ﴿٧٨﴾

آپ کا رب فیصلہ کردے گا ان کے باہمی جھگڑوں کا اپنے حکم سے،
وہ ہے نہایت غالب و دانا (٧٨)

فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِيْنِ ﴿٧٩﴾

(اور اے محبوب!) رکھیں آپ اللہ پر بھروسا،
آپ بیشک ہیں صریحاً حق پہ (٧٩)

اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿٨٠﴾

بیشک آپ مُردوں کو نہ بہروں کو سنا سکتے ہیں اپنی بات،
جب وہ پیٹھ پھیرے بھاگتے ہوں (٨٠)

وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِ الْعُمْيِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ۭ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿٨١﴾

اور نہ اندھوں کو دکھا سکتے ہیں رستہ، ان کی گمراہی ہٹا کر،
بس سنا سکتے ہیں آپ ان کو،
ہماری آیتوں پر لائیں جو ایمان اور جو تابعِ فرماں ہوں (٨١)

وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ ﴿٨٢﴾

جب وہ وقت آئے گا کہ یہ وعدہ ہو پورا،
ان کی خاطر جاندار اک چلنے والا ہم نکالیں گے زمیں سے،
اور کرے گا ان سے وہ باتیں،
کہ کرتے ہی نہیں تھے کچھ یقیں ہرگز ہماری آیتوں پر لوگ (٨٢)

وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ يُّكَذِّبُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿٨٣﴾

جس دن لائیں گے ہم ایسے لوگوں کو ہر اک امت سے،
جو تکذیب کرتے تھے ہماری آیتوں کی،
وہ الگ سب کردئے جائیں گے (٨٣)

حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْ قَالَ اَكَذَّبْتُمْ بِاٰيٰتِيْ وَلَمْ تُحِيْطُوْا بِهَا

جب آجائیں گے سارے، تو فرمائے گا اللہ،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 495 of 2222

عِلْمًا اَمَّا ذَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٨٤﴾

تم نے کیوں جھٹلایا میری آیتوں کو؟
حالانکہ تم کو نہ پورا علم تھا ان کا، بتاؤ کیا کیا تم نے؟ (۸۴)

وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ بِمَا ظَلَمُوْا فَهُمْ لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿٨٥﴾

ہمارا قول پورا ان پہ ہوگا جب،
تو منہ سے بول پائیں گے نہ کچھ ظالم (۸۵)

اَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا الَّيْلَ لِيَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٨٦﴾

نہیں دیکھا انہوں نے کیا؟
بنایا رات کو ہم نے، کہ یہ پائیں سکوں، اور دن کو روشن ہے بنایا،
مومنوں کے واسطے اس میں نشانی اک سے اک بڑھ کر ہے (۸۶)

وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ
فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَكُلٌّ اَتَوْهُ دٰخِرِيْنَ ﴿٨٧﴾

جس دن صور پھونکا جائے گا،
تو سب کے سب گھبرا اٹھیں گے آسمانوں اور زمیں والے،
سوا اس کے جسے اللہ چاہے،
سب کے سب وہ عاجزی سے ہوں گے اس کے سامنے حاضر (۸۷)

وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ؕ صُنْعَ
اللّٰهِ الَّذِيْٓ اَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ ؕ اِنَّهٗ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَفْعَلُوْنَ ﴿٨٨﴾

پہاڑوں کو اگر دیکھو، سمجھتے ہو یہ تم، اپنی جگہ پر ہیں جمے مضبوط،
لیکن بادلوں کی طرح یہ بھی اڑ رہے ہوں گے،
یہ ہے کاریگری اللہ کی، جس نے خوب ہر شے کو بنایا ہے،
جو کچھ کرتے ہو تم، وہ باخبر اس سے ہے (۸۸)

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ
اٰمِنُوْنَ ﴿٨٩﴾

جو لائیں گے نیک اعمال، انہیں بہتر ملے گا اجر،
اور محفوظ ہوں گے خوف سے اس دن وہ (۸۹)

وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ ؕ هَلْ تُجْزَوْنَ
اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٠﴾

اور جو آئیں گے لے کر برے اعمال،
اوندھے منہ گرائے جائیں گے وہ آگ میں،
(ان سے کہا جائے گا پھر)
کرتے رہے تھے تم جو، بس اس کا ہے یہ بدلہ (۹۰)

اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِيْ حَرَّمَهَا وَلَهٗ
كُلُّ شَيْءٍ وَّاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿٩١﴾

(یہ کہہ دیجے اے پیغمبرؐ!) مجھے یہ حکم ہے،
اس شہر مکہ کے میں رب کی بندگی کے فرض کو پورا کروں،
جس نے بنایا ہے اسے حرمت کے قابل، اور ہر شے ہے اسی کی،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 496 of 2222

وَ اَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ
وَ مَنْ ضَلَّ فَقُلْ اِنَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ۝

اور مجھے یہ حکم ہے، میں تابع فرماں رہوں (۹۱)
پڑھتا رہوں قرآں،
اب اس کے بعد آجائے ہدایت پر جو، اس میں فائدہ اس کا ہے،
اور کوئی بھٹک جائے،
تو کہہ دیجے، کہ بس آگاہ کرنے کے لئے ہوں میں (۹۲)

وَ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ فَتَعْرِفُوْنَهَا ۚ وَ مَا رَبُّكَ
بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝

یہ کہہ دیجے، سبھی تعریف اللہ کے لئے ہے،
جلد وہ اپنی نشانی اک سے اک بڑھ کر دکھائے گا، کہ تم پہچان لو گے،
اور تمہارا رب نہیں ہے اس سے کچھ غافل، کہ جو تم لوگ کرتے ہو (۹۳)

سُوْرَةُ الْقَصَصِ ۲۸

سُوْرَةُ الْقَصَصِ مَكِّيَّةٌ ۚ هِيَ ثَمَانٍ وَ ثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّ تِسْعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

طٰسٓمٓ ۝

تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝

نَتْلُوْا عَلَيْكَ مِنْ نَّبَاِ مُوْسٰى وَ فِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ
يُّؤْمِنُوْنَ ۝

اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْاَرْضِ وَ جَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا
يَّسْتَضْعِفُ طَآئِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ وَ يَسْتَحْيٖ
نِسَآءَهُمْ ۚ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے
طٰ۔ س۔ م (۱)
یہ ہیں آیات اک روشن کتاب (حق) کی (۲)
(اے مرسلؐ!) بیاں کرتے ہیں قصہ موسیٰ و فرعون کا ہم آپؐ سے،
ان کے لئے جو اہلِ ایماں ہیں (۳)
زمیں پر سرکشی فرعون نے کی،
اور وہاں کے رہنے والوں کو گروہوں میں کیا تقسیم اس نے،
اور گروہ ان میں سے اک کمزور کر رکھا تھا اس نے،
قتل کر دیتا تھا وہ لڑکے اور ان کی لڑکیوں کو زندہ رکھتا تھا،
وہ بیشک تھا نہایت مفسدوں میں سے (۴)

وَ نُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِي الْاَرْضِ
وَ نَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّ نَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ ۝
وَ نُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَ نُرِيَ فِرْعَوْنَ وَ هَامٰنَ
وَ جُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ ۝

یہ چاہا ہم نے، ان کمزور لوگوں پر کریں احسان،
اور ان کو بنائیں پیشوا بھی اور وارث بھی زمیں کا (۵)
اور انہیں دیں اقتدار،
اور ایسی شے فرعون اور ہامان اور ان کے لشکروں کو ہم دکھا دیں،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 497 of 2222

وہ ڈرا کرتے تھے جس سے (۶)

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى اَنْ اَرْضِعِيْهِ ۚ فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ فِى الْيَمِّ وَلَا تَخَافِىْ وَلَا تَحْزَنِىْ ۚ اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝

ہم نے بھیجی وحی یہ موسیٰؑ کی ماں کو، دودھ وہ اس کو رہے اپنا پلاتی،
اور اگر کچھ جان کا خطرہ ہو اس کی، وہ بہا دے اس کو دریا میں،
کرے مت خوف وغم کوئی،
کہ ہم اس کو اسی کی سمت ہی لائیں گے واپس،
اور بنائیں گے اسے اپنا پیمبر (۷)

فَالْتَقَطَهٗٓ اٰلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُوْنَ لَهُمْ عَدُوًّا وَّحَزَنًا ۗ اِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا كَانُوْا خٰطِـِٕيْنَ ۝

اور پھر فرعون کے لوگوں نے اس بچے کو دریا سے اٹھایا،
جو بڑا ہو کر بنا ان کا مخالف اور وجہِ رنج وغم ان کے لئے،
اور بالیقیں فرعون اور ہامان اور لشکر جو تھے ان کے،
وہ سب تھے ہی خطا کار (۸)

وَقَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ لِّىْ وَلَكَ ۖ لَا تَقْتُلُوْهُ ۖ عَسٰٓى اَنْ يَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝

اور کہا فرعون کی بیوی نے،
یہ (بچہ) تو ہم دونوں کی آنکھوں کی ہے ٹھنڈک، تم کرو مت قتل اس کو،
عین ممکن ہے کہ دے یہ فائدہ ہم کو، یا ہم اس کو بنا لیں اپنا بیٹا ہی،
تھے دونوں بے خبر (انجام سے) اس کے (۹)

وَاَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰى فٰرِغًا ۖ اِنْ كَادَتْ لَتُبْدِىْ بِهٖ لَوْلَآ اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰى قَلْبِهَا لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

ادھر موسیٰؑ کی ماں کا دل ہوا بے چین،
وہ اس راز سے پردہ اٹھا دیتی، اگر ہمت نہ دیتے ہم اسے،
تا کہ رہے وہ مومنوں میں سے (۱۰)

وَقَالَتْ لِاُخْتِهٖ قُصِّيْهِ ۖ فَبَصُرَتْ بِهٖ عَنْ جُنُبٍ وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝

کہا اس نے یہ موسیٰؑ کی بہن سے، پیچھے پیچھے جا تو اس کے،
دور سے وہ دیکھتی تھی اور نہ تھا فرعونیوں کو علم ہی اس کا (۱۱)

وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰٓى اَهْلِ بَيْتٍ يَّكْفُلُوْنَهٗ لَكُمْ وَهُمْ لَهٗ نٰصِحُوْنَ ۝

حرام اس پر کیا تھا دودھ ساری دائیوں کا پہلے ہی ہم نے،
وہ یہ کہنے لگی، تم کو بتاتی ہوں گھرانا ایک،
جو پالے گا اس کو خیر خواہی سے (۱۲)

فَرَدَدْنٰهُ اِلٰٓى اُمِّهٖ كَىْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

سو ہم لے آئے واپس اس کو، اس کی ماں کی آغوشِ محبت میں،
کہ آنکھیں دیکھ کر ٹھنڈی رہیں اس کی، نہ ہو آزردہ خاطر وہ،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 498 of 2222

وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَاسْتَوٰٓى اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ؕ
وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝١٤
وَدَخَلَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى حِيْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا
فَوَجَدَ فِيْهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلٰنِ ۚ هٰذَا مِنْ شِيْعَتِهٖ وَهٰذَا مِنْ
عَدُوِّهٖ ۚ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِيْ مِنْ شِيْعَتِهٖ عَلَى الَّذِيْ مِنْ
عَدُوِّهٖ ۙ فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى فَقَضٰى عَلَيْهِ ۚ قَالَ هٰذَا مِنْ عَمَلِ
الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ ۝١٥

اور اس کو علم ہوا اللہ کا وعدہ ہے سچا، جانتے لیکن نہیں اکثر (۱۳)
جوانی کو جو موسیٰؑ اپنی پہنچے، ہم نے حکم اور علم انہیں بخشا،
اور ایسے نیک لوگوں کو جزائے خیر ہم دیتے ہیں (۱۴)
آئے شہر میں موسیٰؑ، تو اہلِ شہر محوِ خواب تھے،
دو آدمی لڑتے ہوئے دیکھے وہاں،
تھا ایک ان کی قوم میں سے اور دو جا دشمنوں میں سے،
جو کی فریاد ان کے آدمی نے،
دوسرے کو مار ڈالا ایک ہی مکے سے موسیٰؑ نے،
تو پھر کہنے لگے، یہ کام ہے شیطان کا،
دشمن ہے وہ اور صاف ہے گمراہ کرتا (۱۵)

قَالَ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَغَفَرَ لَهٗ ؕ اِنَّهٗ هُوَ
الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝١٦
قَالَ رَبِّ بِمَآ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَلَنْ اَكُوْنَ ظَهِيْرًا
لِّلْمُجْرِمِيْنَ ۝١٧
فَاَصْبَحَ فِي الْمَدِيْنَةِ خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ فَاِذَا الَّذِي
اسْتَنْصَرَهٗ بِالْاَمْسِ يَسْتَصْرِخُهٗ ؕ قَالَ لَهٗ مُوْسٰٓى اِنَّكَ
لَغَوِيٌّ مُّبِيْنٌ ۝١٨
فَلَمَّآ اَنْ اَرَادَ اَنْ يَّبْطِشَ بِالَّذِيْ هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا ۙ قَالَ
يٰمُوْسٰٓى اَتُرِيْدُ اَنْ تَقْتُلَنِيْ كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًۢا بِالْاَمْسِ ۚ
اِنْ تُرِيْدُ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ جَبَّارًا فِي الْاَرْضِ وَمَا تُرِيْدُ اَنْ
تَكُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِيْنَ ۝١٩
وَجَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ يَسْعٰى ۙ قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنَّ
الْمَلَاَ يَاْتَمِرُوْنَ بِكَ لِيَقْتُلُوْكَ فَاخْرُجْ اِنِّيْ لَكَ مِنَ

پھر دعا کرنے لگے، اے رب! کیا ہے ظلم میں نے خود پہ، مجھ کو بخش دے،
اللہ نے بخشا انہیں،
بیشک وہ بے حد بخشنے والا نہایت رحم والا ہے (۱۶)
لگے کہنے وہ، میرے رب! کرم تو نے کیا مجھ پر،
تو میں بھی پھر کسی مجرم کا اب ہوں گا نہ حامی (۱۷)
صبح کو ڈرتے ہوئے جب شہر پہنچے وہ، تو کیا دیکھا،
وہی جس کی مدد کل کی تھی، پھر فریاد کرتا ہے،
کہا موسیٰؑ نے، تو گمراہ ہے بیشک (۱۸)
پکڑنا اس کو جب چاہا، تو وہ کہنے لگا،
موسیٰؑ! مجھے تم چاہتے ہو مارنا، جس طرح کل اک شخص کو مارا تھا،
تم ظالم ہی رہنا چاہتے ہو
اور صلح و آشتی کو تم نہیں ہو چاہتے ہرگز (۱۹)
(پھر اس کے بعد)
آیا بھاگتا اک آدمی اس شہر کے پرلے کنارے سے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 499 of 2222

النّٰصِحِيْنَ ۝

لگا کہنے کہ اے موسیٰ!
تمہارے قتل کا سردار سارے کر رہے ہیں مشورہ،
فوراً چلے جاؤ یہاں سے تم، تمہاری میں بھلائی چاہتا ہوں (۲۰)

فَخَرَجَ مِنْهَا خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ ۚ قَالَ رَبِّ نَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝

چل پڑے موسیٰ وہاں سے خوف کھا کر،
اور کہا، اے رب! بچا ان ظالموں سے مجھ کو (۲۱)

وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يَّهْدِيَنِيْ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ۝

جب مدین کی جانب رخ کیا، تو خود سے یہ کہنے لگے،
امید ہے رستہ دکھائے گا مجھے سیدھا مرا رب (۲۲)

وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُوْنَ ۙ وَوَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَيْنِ تَذُوْدٰنِ ۚ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ۭ قَالَتَا لَا نَسْقِيْ حَتّٰى يُصْدِرَ الرِّعَآءُ ۭ وَاَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ ۝

جب وہ پنگھٹ پر گئے مدین کے،
دیکھا، لوگ سارے جانور اپنے لئے پانی پلاتے ہیں انہیں،
اور اک طرف دو عورتیں روکے کھڑی ہیں جانور اپنے،
جو پوچھا بات کیا ہے؟ وہ لگیں کہنے،
یہ چرواہے نہ جب تک جائیں، ہم پانی نہیں ان کو پلا سکتے،
ہمارے باپ ہیں بوڑھے بہت (۲۳)

فَسَقٰى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰٓى اِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّىْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ۝

سن کر یہ، موسیٰ نے پلایا ان کو پانی اور چھاؤں میں چلے آئے،
لگے کہنے، اے رب!
تو جو بھی نعمت بھیج میری سمت، میں محتاج ہوں اس کا (۲۴)

فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِيْ عَلَى اسْتِحْيَآءٍ ۡ قَالَتْ اِنَّ اَبِيْ يَدْعُوْكَ لِيَجْزِيَكَ اَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا ۭ فَلَمَّا جَآءَهٗ وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ ۙ قَالَ لَا تَخَفْ ۡ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝

(اور اتنے میں) جو دو تھیں عورتیں،
ان میں سے اک آئی لجاتی اور شرماتی ہوئی ان کی طرف،
اور یہ لگی کہنے،
بلاتے ہیں مرے والد تمہیں، تاکہ وہ دیں پانی پلانے کا صلہ،
موسیٰ جو اُن کے پاس پہنچے، اور کیا قصہ بیاں اپنا،
تو وہ بولے، ڈرو مت، ظالموں سے اب ہو تم محفوظ (۲۵)

قَالَتْ اِحْدٰىهُمَا يٰٓاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ ۡ اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْاَمِيْنُ ۝

پھر کہنے لگی وہ باپ سے اپنے،
کہ بابا جان! ان کو آپ مزدوری پہ رکھ لیجے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 500 of 2222

قَالَ اِنِّیْۤ اُرِیْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدَى ابْنَتَیَّ هٰتَیْنِ عَلٰۤى اَنْ
تَاْجُرَنِیْ ثَمٰنِیَ حِجَجٍ ۚ فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ ۚ وَمَاۤ
اُرِیْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَیْكَ ؕ سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ
الصّٰلِحِیْنَ ۝

کہ نوکر بہتر یں وہ ہے، جو ہو مضبوط بھی اور ہو امانت دار بھی (۲۶)
کہنے لگے پھر وہ بزرگ ان سے،
میں دینا چاہتا ہوں ایک بیٹی کو تمہاری زوجیت میں،
شرط یہ ہے، تم مری خدمت کرو گے آٹھ سال،
اور گر کرو دس سال تو ہو گا یہ احساں،
میں نہیں ہوں چاہتا ڈالوں مشقت میں تمہیں،
اللہ نے چاہا، تو پاؤ گے بھلے لوگوں میں تم مجھ کو (۲۷)

قَالَ ذٰلِكَ بَیْنِیْ وَبَیْنَكَ ؕ اَیَّمَا الْاَجَلَیْنِ قَضَیْتُ فَلَا عُدْوَانَ
عَلَیَّ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِیْلٌ ۝

کہا موسیٰؑ نے، میرے آپ کے مابین طے ہے یہ،
کہ جب مدت کروں پوری میں، اس کے بعد پھر سختی نہ ہو مجھ پر کوئی،
اور کہہ رہے ہیں ہم جو، شاہد اس کا ہے اللہ (۲۸)

فَلَمَّا قَضٰى مُوْسَى الْاَجَلَ وَسَارَ بِاَهْلِهٖۤ اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ
الطُّوْرِ نَارًا ؕ قَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْۤا اِنِّیْۤ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّیْۤ
اٰتِیْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ۝

جب مدت ہوئی پوری، وہاں سے اپنی بیوی کو لئے موسیٰؑ چلے،
تو طور کی جانب نظر آئی انہیں آگ،
اپنی بیوی سے لگے کہنے، ذرا ٹھہرو! نظر آئی ہے مجھ کو آگ،
ممکن ہے وہاں سے میں خبر لاؤں کوئی یا کوئی انگارا کہ تم تاپو (۲۹)

فَلَمَّاۤ اَتٰىهَا نُوْدِیَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَیْمَنِ فِی الْبُقْعَةِ
الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ یّٰمُوْسٰۤى اِنِّیْۤ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ
الْعٰلَمِیْنَ ۝

وہ پہنچے وادیٔ ایمن کے بابرکت کنارے، آگ کے نزدیک جب،
تو اک شجر سے آئی یہ آواز،
اے موسیٰؑ! یقیناً میں ہی اللہ ہوں،
جو ہے سارے جہاں کا پالنے والا (۳۰)

وَاَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا
وَّلَمْ یُعَقِّبْ ؕ یٰمُوْسٰۤى اَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ ۫ اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِیْنَ ۝

ہوا پھر حکم، لاٹھی پھینک دو اپنی (زمیں پر)،
جب اسے دیکھا، تو وہ بل کھا رہی تھی سانپ کی صورت،
وہ بھاگے پیٹھ پھیرے اور نہ دیکھا مڑ کے پھر،
ہم نے کہا، موسیٰؑ! نہ کھاؤ خوف، آگے آؤ! تم محفوظ ہو (۳۱)

اُسْلُكْ یَدَكَ فِیْ جَیْبِكَ تَخْرُجْ بَیْضَآءَ مِنْ غَیْرِ سُوْٓءٍ
وَّاضْمُمْ اِلَیْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ مِنْ

ڈالو گریباں میں اب اپنا ہاتھ تم،
اس کو نکالو گے، تو یہ چمکا ہوا نکلے گا،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 501 of 2222

رَبِّكَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ ۚ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝

اور بازو سمیٹو اپنی جانب خوف سے بچنے کی خاطر،
ہیں تمہارے واسطے یہ معجزے رب کی عطا،
فرعون اور فرعون کے درباریوں کے پاس جاؤ اب،
کہ نافرمان ہیں وہ (۳۲)

قَالَ رَبِّ اِنِّيْ قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ۝

پھر کہا موسیٰؑ نے، اے پروردگار! ان کا کیا ہے قتل میں نے آدمی،
میں ڈر رہا ہوں، وہ نہ مجھ کو قتل کر ڈالیں کہیں (۳۳)

وَاَخِيْ هٰرُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ مِنِّيْ لِسَانًا فَاَرْسِلْهُ مَعِيَ رِدْاً
يُّصَدِّقُنِيْٓ ۡ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ۝

ہارونؑ جو بھائی ہے میرا، مجھ سے بڑھ کر ہے فصاحت میں،
اسے میرا معاون تو بنا کر بھیج میرے ساتھ،
تا کہ وہ کرے تصدیق میری،
(ورنہ) میں ڈرتا ہوں، وہ جھٹلائیں گے مجھ کو (۳۴)

قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِيْكَ وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطٰنًا فَلَا
يَصِلُوْنَ اِلَيْكُمَا ۚ بِاٰيٰتِنَآ ۚ اَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغٰلِبُوْنَ ۝

کہا (اللہ نے) ہم قوتِ بازو بنا دیں گے تمہارے بھائی کو،
اور دیں گے تم دونوں کو یوں غلبہ،
کہ فرعونی نہ پائیں گے پہنچ تم تک کبھی ان معجزاتِ حق کے باعث،
اور تم اور جو تمہارے تابع فرمان ہوں گے،
وہ رہیں گے ان پہ غالب (۳۵)

فَلَمَّا جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ
مُّفْتَرًى وَّمَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ ۝

جب ہمارے معجزے لے کر گئے موسیٰؑ،
تو وہ کہنے لگے سب، یہ نرا جادو ہے،
ہم نے باپ دادا کے زمانے سے نہیں ایسا سنا (۳۶)

وَقَالَ مُوْسٰى رَبِّيْٓ اَعْلَمُ بِمَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى مِنْ
عِنْدِهٖ وَمَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ
الظّٰلِمُوْنَ ۝

کہنے لگے موسیٰؑ، کہ میرا رب ہی اس کو جانتا ہے خوب،
جو اس سے ہدایت لے کے آیا ہے،
اور اس کو بھی، کہ جس کی آخرت اچھی ہے،
بیشک کچھ بھلا ہوگا نہ ان کا، جو ہیں ظالم لوگ (۳۷)

وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرِيْ ۚ
فَاَوْقِدْ لِيْ يٰهَامٰنُ عَلَى الطِّيْنِ فَاجْعَلْ لِّيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ

یہ درباریوں سے پھر کہا فرعون نے،
میرے سوا کوئی نہیں معبود تم لوگوں کا،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 502 of 2222

اَطَّلِعُ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى ۙ وَاِنِّىْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٣٨﴾

پھر ہامان سے کہنے لگا وہ،
پکی اینٹوں سے بناؤ اک محل اونچا کہ میں موسیٰؑ کے رب کو دیکھ لوں،
میں تو اسے جھوٹا سمجھتا ہوں (۳۸)

وَاسْتَكْبَرَ هُوَ وَجُنُوْدُهٗ فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ
وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اِلَيْنَا لَا يُرْجَعُوْنَ ﴿٣٩﴾

تکبر جب کیا اس نے اور اس کے لشکروں نے،
اور یہ سمجھا انہوں نے، وہ ہماری سمت لوٹائے نہ جائیں گے (۳۹)

فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِى الْيَمِّ ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ
عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٠﴾

تو اس کو اور اس کے لشکروں کو ہم نے پکڑا اور دریا برد کر ڈالا،
سو دیکھیں (اے پیمبرؐ!) ظالموں کا کیا ہوا انجام؟ (۴۰)

وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ
لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿٤١﴾

اور ہم نے بنائے ان کے ایسے پیشوا، ان کو بلائیں جو جہنم کی طرف،
اور روزِ محشر کچھ مدد ان کی نہ ہوگی (۴۱)

وَاَتْبَعْنٰهُمْ فِىْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ هُمْ
مِّنَ الْمَقْبُوْحِيْنَ ﴿٤٢﴾

ان پہ ہے دنیا میں ہے لعنت،
اور عقبیٰ میں بھی وہ بدحال ہی ہوں گے (۴۲)

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ
الْاُوْلٰى بَصَآئِرَ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٤٣﴾

کیا برباد ہم نے کتنی اگلی امتوں کو،
اور اس کے بعد موسیٰؑ کو عنایت کی کتاب ایسی،
جو لوگوں کے لئے رحمت، ہدایت اور بصیرت تھی،
کہ وہ اس سے کریں حاصل نصیحت (۴۳)

وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِىِّ اِذْ قَضَيْنَآ اِلٰى مُوْسَى الْاَمْرَ
وَمَا كُنْتَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿٤٤﴾

اور (اے محبوبؐ!) جب موسیٰؑ کو ہم نے حکم بھیجا،
آپؐ ان کے شہر کے غربی کنارے پر نہ تھے موجود ہرگز،
اور نہ یہ سب دیکھتے تھے آپؐ (۴۴)

وَلٰكِنَّآ اَنْشَاْنَا قُرُوْنًا فَتَطَاوَلَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ۚ وَمَا كُنْتَ
ثَاوِيًا فِىْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا وَلٰكِنَّا
كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ﴿٤٥﴾

پھر ہم نے کیا پیدا بہت سی امتوں کو (بعدِ موسیٰؑ)
جن پہ لمبی مدتیں گزریں،
نہ ہرگز آپؐ مدین کے تھے باشندے،
کہ ان کے سامنے پڑھتے ہماری آیتوں کو،
بلکہ یہ منظور تھا ہم کو، کہ پیغمبر بنا کر آپؐ کو بھیجیں (۴۵)

وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادَيْنَا وَلٰكِنْ رَّحْمَةً مِّنْ

نہ تھے موجود آپؐ (اس دم) کنارے طور کے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 503 of 2222

رَبُّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٤٦﴾

آواز دی جب ہم نے موسیٰ کو،
مگر یہ آپؐ پر ہے مہربانی آپؐ کے رب کی، کہ آپؐ ان کو کریں آگاہ،
جن کے پاس آیا ہی نہیں ہے،
آپؐ سے پہلے کوئی آگاہ کرنے والا (پیغمبرؐ)،
(انہیں آگاہ فرمائیں) کہ آئیں ہوش میں یہ (۴۶)

وَلَوْلَآ اَنْ تُصِيْبَهُمْ مُّصِيْبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَيَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٤٧﴾

(آپؐ کو بھیجا ہے ہم نے اس لئے)
ایسا نہ ہو ان کے برے اعمال کے باعث،
مصیبت ان پہ کوئی آئے، اور یہ کہہ اٹھیں،
اے رب! نہ بھیجا تو نے پیغمبر ہماری سمت کیوں کوئی؟
کہ ہم کرتے تری آیات کی طاعت اور ہوتے مومنوں میں سے (۴۷)

فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْا لَوْلَآ اُوْتِيَ مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى ۭ اَوَلَمْ يَكْفُرُوْا بِمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ۚ قَالُوْا سِحْرٰنِ تَظٰهَرَا ۡ وَقَالُوْٓا اِنَّا بِكُلٍّ كٰفِرُوْنَ ﴿٤٨﴾

مگر جب آ گیا حق پاس ان کے، یہ لگے کہنے،
کہ موسیٰؑ کی طرح ان کو نہیں کیوں معجزے بخشے؟
تو کیا موسیٰؑ کو جو بخشا گیا تھا، اس سے وہ منکر نہیں؟
اور صاف کہتے ہیں کہ یہ جادو ہیں دونوں،
ایک دوجے کی مدد کرتے ہیں جو،
ان کو نہیں ہم مانتے ہرگز (۴۸)

قُلْ فَاْتُوْا بِكِتٰبٍ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ هُوَ اَهْدٰى مِنْهُمَآ اَتَّبِعْهُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٤٩﴾

یہ کہہ دیجے، اگر سچے ہو تم، تو کوئی لے آؤ کتاب ایسی،
جو (توریت اور قرآں) دونوں سے بڑھ کر ہدایت بخشنے والی ہو،
اس کی پیروی کرلوں گا میں، ہو تم اگر سچے (۴۹)

فَاِنْ لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكَ فَاعْلَمْ اَنَّمَا يَتَّبِعُوْنَ اَهْوَآءَهُمْ ۭ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٥٠﴾

نہ ایسا کر سکیں گر وہ،
سمجھ لیجے کہ یہ کرتے ہیں اپنی خواہشوں کی پیروی،
اور کون اس سے بڑھ کے ہے گمرہ؟
خدا کی رہنمائی چھوڑ کر پیچھے چلے جو اپنی خواہش کے،
خدا بیشک نہیں دیتا ہدایت ظالموں کو (۵۰)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 504 of 2222

وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝

اور پہنچاتے رہے ہیں بات اپنی ہم انہیں،
تا کہ نصیحت وہ کریں حاصل (۵۱)

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ هُمْ بِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ۝

اور اس سے پہلے جن کو ہم نے بخشی تھی کتاب،
اس پر بھی وہ ایمان رکھتے ہیں (۵۲)

وَاِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖٓ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّنَآ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهٖ مُسْلِمِيْنَ ۝

پڑھی جاتی ہیں ان کے پاس اس (قرآن) کی جب آیتیں،
کہتے ہیں، ان کے اور ہمارے رب کی جانب سے یہ حق ہے،
ہم تو پہلے ہی ہیں اس کے ماننے والے (۵۳)

اُولٰٓئِكَ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا وَيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝

انہیں دہرا ملے گا اجر اپنے صبر کے بدلے،
یہ (مومن ہیں) جو نیکی سے بدی کو ٹال دیتے ہیں،
اور ہم نے جو انہیں بخشا ہے، اس سے خرچ کرتے ہیں (۵۴)

وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَقَالُوْا لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِي الْجٰهِلِيْنَ ۝

اگر سنتے ہیں کوئی مشرکوں کی بات بے ہودہ،
تو کر لیتے ہیں یہ اس سے کنارا،
اور کہتے ہیں، ہمارے اور تمہارے ہیں عمل اپنے لئے،
ہو (دور سے) تم کو سلام،
اور جاہلوں سے ہم نہیں ہیں چاہتے (جھگڑا) (۵۵)

اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝

(اے پیغمبر!) جسے چاہیں ہدایت آپ کر سکتے نہیں،
بلکہ جسے چاہے خدا بخشے ہدایت،
وہ ہدایت یافتہ لوگوں سے ہے آگاہ (۵۶)

وَقَالُوْٓا اِنْ نَّتَّبِعِ الْهُدٰى مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ اَرْضِنَا ۭ اَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا يُّجْبٰٓى اِلَيْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

(یہ کفار) کہتے ہیں، اگر ہم ہوں ہدایت پر عمل پیرا،
تو ڈرتے ہیں، نکالے جائیں گے اپنے وطن سے ہم،
(یہ کیا بکتے ہیں؟) کیا رکھا نہیں ہے امن سے ہم نے حرم میں ان کو؟
آتے ہیں جہاں ہر طرح کے میوے، جو روزی ہے ہماری سمت سے،
اکثر نہیں ہیں جانتے لیکن (۵۷)

وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍۢ بَطِرَتْ مَعِيْشَتَهَا ۚ فَتِلْكَ مَسٰكِنُهُمْ

بہت سی بستیوں کو ہم نے کر ڈالا ہلاک،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 505 of 2222

لَمْ تُسْكَنْ مِّنْۢ بَعْدِهِمْ اِلَّا قَلِيْلًا وَّكُنَّا نَحْنُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿۵۸﴾

اترا رہی تھیں اپنی خوشحالی پہ جو،
یہ ایسے مسکن تھے کہ، ان کے بعد جو کم ہی ہوئے آباد،
آخر کار ہم وارث ہوئے ان کے (۵۸)

وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى حَتّٰى يَبْعَثَ فِيْٓ اُمِّهَا رَسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۚ وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرٰٓى اِلَّا وَاَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ ﴿۵۹﴾

نہیں برباد کرتا آپ کا رب کوئی بستی،
جب تلک اس میں نہ بھیجے کوئی پیغمبر،
جو اس کے رہنے والوں کو ہماری آیتیں پڑھ کر سنا دے،
اور ہم برباد تب کرتے ہیں ایسی بستیوں کو،
جب ہوں ظلم و جور میں وہ مبتلا (۵۹)

وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتُهَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۰﴾

لوگو! عطا تم کو ہوا ہے جو،
فقط سامان اور رونق حیاتِ دنیوی کے واسطے ہے یہ،
خدا کے پاس ہے جو، وہ کہیں بہتر ہے اور ہے دیرپا بھی،
کیا نہیں تم یہ سمجھتے؟ (۶۰)

اَفَمَنْ وَّعَدْنٰهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيْهِ كَمَنْ مَّتَّعْنٰهُ مَتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۡ ثُمَّ هُوَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ﴿۶۱﴾

اور ایسا شخص، وعدہ جس سے اچھا کر رکھا ہے ہم نے (جنت کا)،
اور اس کو پانے والا بھی ہے وہ،
اس شخص کی مانند ہو سکتا ہے کیسے؟
جس کو بخشا ہے حیاتِ دنیوی کا کچھ سروسامان ہم نے،
وہ بالآخر روزِ محشر باندھ کر حاضر کیا جائے گا (۶۱)

وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَاۗءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۶۲﴾

فرمائے گا جس دن یہ خدا،
تم جن کو ٹھہراتے رہے میرا شریک اب وہ کہاں ہیں؟ (۶۲)

قَالَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا هٰٓؤُلَاۗءِ الَّذِيْنَ اَغْوَيْنَا ۚ اَغْوَيْنٰهُمْ كَمَا غَوَيْنَا ۚ تَبَرَّاْنَآ اِلَيْكَ ۡ مَا كَانُوْٓا اِيَّانَا يَعْبُدُوْنَ ﴿۶۳﴾

تب سزا کے مستحق ہوں گے جو، سارے کہہ اٹھیں گے،
اے ہمارے رب! یہی وہ لوگ ہیں بہکایا تھا ہم نے جنھیں،
ہم نے انہیں بہکایا یوں، جیسے کہ ہم بہکے ہوئے تھے خود،
اب ان سے ہیں الگ ہم،
اور ہماری بندگی تو یہ نہیں کرتے تھے (اے مالک!) (۶۳)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 506 of 2222

وَقِيْلَ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَرَاَوُا الْعَذَابَ ۚ لَوْ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَهْتَدُوْنَ ﴿٦٤﴾

کہا پھر جائے گا ان سے، بلاؤ ان شریکوں کو، بلائیں گے وہ ان کو، وہ نہ بولیں گے مگر، اور دیکھ لیں گے جب عذاب، (اس دن تمنا یہ کریں گے) کاش وہ ہوتے ہدایت پر (٦٤)

وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٦٥﴾

بلا کر ان کو پوچھا جائے گا اس دن، کہ تم نے کیا کہا نبیوں سے؟ (٦٥)

فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْاَنْۢبَآءُ يَوْمَئِذٍ فَهُمْ لَا يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿٦٦﴾

کوئی بات سوجھے گی نہ ان کو، اور نہ اک دوجے سے کچھ وہ پوچھ پائیں گے (٦٦)

فَاَمَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَعَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مِنَ الْمُفْلِحِيْنَ ﴿٦٧﴾

مگر توبہ کرے جو، لائے ایماں اور کرے اعمال اچھے، وہ یقیناً پائے گا اپنی مراد (٦٧)

وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ ۗ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ۗ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٦٨﴾

اور (اے پیمبرؐ!) آپ کا رب جس کو بھی چاہے کرے پیدا، جسے چاہے کرے وہ برگزیدہ، اور کسی کو کچھ نہیں ہے اختیار، اور ہے خدا اس شرک سے پاک اور بالاتر، جو یہ کرتے ہیں (٦٨)

وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿٦٩﴾

سب کچھ جانتا ہے آپ کا رب، یہ جو سینوں میں چھپاتے اور جو کرتے ہیں ظاہر (٦٩)

وَهُوَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ لَهُ الْحَمْدُ فِي الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ ۡ وَلَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٧٠﴾

ہے وہی اللہ، عبادت کے نہیں لائق کوئی اس کے سوا، دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی، فقط تعریف اسی کی اور اسی کی ہے حکومت، اور (بعدِ موت) اس کی سمت ہی لوٹائے جاؤ گے سبھی تم (٧٠)

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الَّيْلَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِضِيَآءٍ ۭ اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ ﴿٧١﴾

(اے پیمبرؐ!) ان سے کہہ دیجے، ذرا دیکھو! اگر اللہ تم پر رات ہی رکھے قیامت تک، تو اللہ کے سوا ہے کون وہ معبود؟ جو تم کو دکھائے روشنی دن کی، نہیں سنتے ہو کیا تم؟ (٧١)

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُوْنَ فِيْهِ ۭ

اور کہہ دیجے، اگر اللہ تم پر دن ہی رکھے روزِ محشر تک، تو اللہ کے سوا ہے کون وہ معبود؟ جو لے آئے رات آرام کی خاطر،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 507 of 2222

اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿٧٢﴾

نہیں کیا دیکھتے ہو تم؟ (۷۲)

وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٧٣﴾

یہ اس کی مہربانی ہے،
کہ اس نے رات اور دن کو بنایا ہے تمہارے واسطے (لوگو!)،
کہ تم آرام پاؤ رات کو اور دن میں اس کا فضل (یعنی رزق) ڈھونڈو،
اور بجالاؤ تم اس کا شکر (۷۳)

وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿٧٤﴾

اور جس دن پکارے گا انہیں (اللہ)،
کہے گا وہ، کہاں ہیں؟ تم سمجھتے تھے جنہیں میرا شریک (۷۴)

وَنَزَعْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا فَقُلْنَا هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوْٓا اَنَّ الْحَقَّ لِلّٰهِ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٧٥﴾

(اس دن) گواہ اک ہم بلائیں گے گواہی کے لئے ہر ایک امت سے،
کہیں گے (مشرکوں سے پھر) کہ پیش اپنی دلیلیں وہ کریں،
معلوم ہو جائے گا، سچی بات (اللہ) کی ہے،
وہ جو افترا پردازیاں کرتے تھے، کھو جائیں گی ان سے (۷۵)

اِنَّ قَارُوْنَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى فَبَغٰى عَلَيْهِمْ ۠ وَاٰتَيْنٰهُ مِنَ الْكُنُوْزِ مَآ اِنَّ مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْٓاُ بِالْعُصْبَةِ اُولِي الْقُوَّةِ ۗ اِذْ قَالَ لَهٗ قَوْمُهٗ لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ ﴿٧٦﴾

قومِ موسیٰؑ میں سے تھا قارون، لیکن ظلم وہ کرتا تھا ان پر،
ہم نے بخشے تھے خزانے اس قدر اس کو،
کہ ان کی کنجیوں کو بھی اٹھاتے تھے بڑی مشکل سے طاقتور کئی،
اک بار اس کی قوم نے اس سے کہا،
اترا نہیں، (اللہ) نہیں کرتا پسند اترانے والوں کو (۷۶)

وَابْتَغِ فِيْمَآ اٰتٰىكَ اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَاَحْسِنْ كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْاَرْضِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٧٧﴾

جو کچھ (اللہ) نے تجھ کو دے رکھا ہے، اس سے کر عقبیٰ کی فکر،
اور دنیوی حصے کو بھی مت بھول،
(اللہ) نے کیا ہے جس طرح احسان تجھ پر، تو بھی کر احسان،
اور مت کر زمیں پر تو فساد،
(اللہ) نہیں ہے مفسدوں کو چاہتا ہرگز (۷۷)

قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰي عِلْمٍ عِنْدِيْ ۭ اَوَلَمْ يَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهٖ مِنَ الْقُرُوْنِ مَنْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَّاَكْثَرُ جَمْعًا ۭ وَلَا يُسْـَٔلُ عَنْ ذُنُوْبِهِمُ

تو یہ کہنے لگا قارون، یہ سب کچھ ملا ہے مجھ کو میرے علم کے باعث،
مگر اس نے نہ سوچا،
اس سے پہلے کر دیا غارت خدا نے کتنے لوگوں کو،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 508 of 2222

الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٧٨﴾

جو اس سے بھی قوی تھے اور خزانوں کے وہ مالک تھے،
اور ایسے وقت تو پوچھا نہیں جاتا گنہگاروں سے (۷۸)

فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ فِيْ زِيْنَتِهٖ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ
الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا يٰلَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَاۤ اُوْتِيَ قَارُوْنُ ۙ اِنَّهٗ
لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ﴿٧٩﴾

جب قارون نکلا ایک دن جاہ و حشم سے،
تو حیاتِ دنیوی کے چاہنے والے لگے کہنے،
ہمیں بھی کاش وہ ملتا، جو اس کے پاس ہے،
یہ تو نصیبوں کا دھنی ہے (۷۹)

وَ قَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ
لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۚ وَلَا يُلَقّٰىهَاۤ اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ ﴿٨٠﴾

علم والے لوگ سمجھانے لگے ان کو،
بہت افسوس ہے تم پر،
ہے بہتر شے ثوابِ اخروی ہی، جو ملے گا اہلِ ایماں کو،
یہ بات ان ہی کے دل میں ڈالی جاتی ہے، جو صابر ہوں (۸۰)

فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ ۫ فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ
يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۗ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ ﴿٨١﴾

بالآخر ہم نے اس کو اور سب گھر بار کو اس کے دھنسا ڈالا زمیں میں،
اور اللہ کے سوا اس کی مدد کے واسطے کوئی نہ تھا ہرگز،
نہ خود ہی وہ بچاؤ کر سکا اپنا کوئی (۸۱)

وَاَصْبَحَ الَّذِيْنَ تَمَنَّوْا مَكَانَهٗ بِالْاَمْسِ يَقُوْلُوْنَ وَيْكَاَنَّ
اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ ۚ لَوْلَاۤ
اَنْ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا ۚ وَيْكَاَنَّهٗ لَا يُفْلِحُ
الْكٰفِرُوْنَ ﴿٨٢﴾

جو لوگ اس کے مرتبے کی آرزو کرتے تھے کل تک،
دیکھ کر کہنے لگے وہ (دوسرے دن) یہ،
کہ اللہ اپنے بندوں میں سے چاہے رزق کو جس کے کھلا یا تنگ کر دے،
اور اگر اللہ نہ ہم پر فضل کرتا، تو دھنسا دیتا ہمیں بھی وہ زمیں میں،
(سچ ہے) کافر لوگ پا سکتے نہیں ہرگز مراد اپنی (۸۲)

تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي
الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿٨٣﴾

زمیں پر جو نہیں کرتے تکبر اور فساد، ان کے لئے ہے آخرت کا گھر،
یقیناً متقی لوگوں کا ہے انجام اچھا (۸۳)

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ
فَلَا يُجْزَى الَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٨٤﴾

لائے گا نیکی جو (روزِ حشر) اس کو اس سے بہتر ہی ملے گا،
اور جو لائے گا برائی، اس کو مل جائے گا بدا عمال کا بدلہ (۸۴)

اِنَّ الَّذِيْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ ؕ
قُلْ رَّبِّيْۤ اَعْلَمُ مَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى وَمَنْ هُوَ فِيْ

(اے پیغمبر!) جس اللہ نے کیا قرآن نازل آپ پر،
وہ آپ کو پہنچائے گا (اک روز) اپنی منزلِ مقصود تک،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 509 of 2222

ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۸۵﴾

کہہ دیجئے ان سے، مرا رب جانتا ہے، لے کے آیا ہے ہدایت کون؟
اور ہے مبتلا گمراہیوں میں کون (۸۵)

وَمَا كُنْتَ تَرْجُوْٓا اَنْ يُّلْقٰٓى اِلَيْكَ الْكِتٰبُ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ ظَهِيْرًا لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۶﴾

اور یہ آپؐ کو ہرگز نہ تھی امید،
نازل آپؐ پر کی جائے گی کوئی کتاب،
اللہ کی یہ مہربانی ہے،
نہ ہرگز ہوں مددگار آپ، اہلِ کفر کے (۸۶)

وَلَا يَصُدُّنَّكَ عَنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَيْكَ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۸۷﴾

اور آپؐ پر اتری ہیں جو آیات،
کافر آپؐ کو تبلیغ سے ان کی نہ پائیں روک،
اور ان کو بلاتے ہی رہیں آپؐ اپنے رب کی سمت،
اور مت مشرکوں میں ہوں (۸۷)

وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ۭ لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۸﴾

خدا کے ساتھ مت معبود ٹھہرائیں کسی کو بھی،
نہیں اس کے سوا معبود کوئی، ذاتِ باری کے سوا ہر چیز ہے فانی،
اسی کے واسطے فرماں روائی ہے،
اسی کی سمت (اے لوگو!) تمہیں ہے لوٹ کر جانا (۸۸)

سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْت ۲۹

سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْتِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ وَّسِتُّوْنَ اٰيَةً وَّسَبْعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

الٓمّٓ ﴿۱﴾

ا۔ل۔م (۱)

اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ﴿۲﴾

سمجھ رکھا ہے کیا لوگوں نے؟ ان کو چھوڑ دیں گے ہم،
نہ ان کو آزمایا جائے گا ہرگز،
فقط یہ بات کہنے سے، کہ ہم ایمان لائے ہیں (۲)

وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۳﴾

جو پہلے ان سے گزرے ہیں، انہیں بھی آزمایا ہے خدا نے،
(اس لئے یہ آزمائش ہے)،
کہ وہ یہ جاننا ہے چاہتا،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 510 of 2222

کون ان میں سچے، اور ان میں کون جھوٹے ہیں؟ (۳)

اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّسْبِقُوْنَا ؕ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝

سمجھ رکھا ہے کیا لوگوں نے؟ بداعمال جو کرتے ہیں،
ہم سے بھاگ جائیں گے،
جو کچھ یہ سوچتے ہیں، وہ برا ہے (۴)

مَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ ؕ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝

اور اللہ سے جسے ملنے کی ہو امید، (وہ یہ جان لے اچھی طرح)،
اس کا جو ٹھہرایا ہوا ہے وقت، آخر آنے والا ہے،
وہ سب کچھ سننے والا، جاننے والا ہے (۵)

وَمَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝

جو جدوجہد کرتا ہے، وہ اپنے لئے کرتا ہے،
بیشک ہے خدا سارے جہاں سے بے نیاز (۶)

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَحْسَنَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

اور لوگ جو ایمان لائیں گے، عمل صالح کریں گے،
دور کر دیں گے ہم ان کے سب گناہ ان سے،
انہیں دیں گے جزا اعمال کی اچھی سے اچھی (۷)

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ؕ وَاِنْ جَاهَدٰكَ لِتُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ؕ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

اور انسان کو ہدایت ہم نے یہ کی ہے کہ وہ ماں باپ سے اچھا کرے برتاؤ،
ہاں، گر شرک پر اس کو کریں مجبور، مت ان کی اطاعت وہ کرے،
تم سب کو آخر لوٹنا ہے میری جانب،
پھر تمہارے ہر عمل سے باخبر کر دوں گا میں تم کو،
جو تم کرتے تھے دنیا میں (۸)

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصّٰلِحِيْنَ ۝

جو لوگ ایمان لائیں گے، عمل صالح کریں گے،
ان کو ہم داخل کریں گے نیک بندوں میں (۹)

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ فَاِذَآ اُوْذِيَ فِي اللّٰهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ ؕ وَلَئِنْ جَآءَ نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ؕ اَوَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِمَا فِيْ صُدُوْرِ الْعٰلَمِيْنَ ۝

کچھ ایسے بھی ہیں، جو کہتے ہیں، ہم ایمان لائے ہیں خدا پر،
اور کوئی ایذا ملے ان کو، تو پھر اس کو سمجھتے ہیں خدا کا وہ عذاب،
اور (اے پیمبر!) گر مدد اللہ کی آ جائے،
تو کہتے ہیں کہ ہم تو ہیں تمہارے ساتھ،
کیا اللہ نہیں ہے جانتا؟ جو کچھ تمام اہلِ جہاں کے دل میں ہے (۱۰)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 511 of 2222

وَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ ﴿١١﴾

اچھی طرح ہے جانتا وہ مومنوں کو اور ان کو، جو منافق ہیں (۱۱)

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبِعُوْا سَبِيْلَنَا وَلْنَحْمِلْ خَطٰيٰكُمْ وَمَا هُمْ بِحٰمِلِيْنَ مِنْ خَطٰيٰهُمْ مِّنْ شَيْءٍ ۭ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿١٢﴾

کہا کفار نے یہ اہلِ ایماں سے، کہ تم گر راہ اپناؤ ہماری، ہم اٹھالیں گے گناہوں کا تمہارے بوجھ، حالانکہ وہ ایسا کر نہیں سکتے، یقیناً ہیں وہ جھوٹے لوگ (۱۲)

وَلَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ وَاَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ ۡ وَلَيُسْـَٔلُنَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَمَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿١٣﴾

البتہ وہ اپنے بوجھ اٹھائیں گے اور ان کے بوجھ بھی، جن کو کیا گمرہ انہوں نے، حشر کے دن ہوگی ان سے پوچھ گچھ اس جھوٹ کی بیشک، جو وہ گھڑتے رہے تھے (۱۳)

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِيْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿١٤﴾

اور ہم نے نوحؑ کو بھیجا جو ان کی قوم کی جانب، تو وہ کرتے رہے ان کو ہدایت ساڑھے نو سو سال تک، (لیکن نہ مانی قوم جب)، آخر انہیں طوفان نے پکڑا، کہ وہ بے حد تھے ظالم لوگ (۱۴)

فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَصْحٰبَ السَّفِيْنَةِ وَجَعَلْنٰهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿١٥﴾

اور ہم نے بچایا نوحؑ کو اور اہلِ کشتی کو، اور اس کو اہلِ دنیا کے لئے ہم نے بنایا اک نشانی (۱۵)

وَاِبْرٰهِيْمَ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿١٦﴾

اور ابراہیمؑ نے بھی قوم سے اپنی کہا تھا یہ، عبادت تم کرو اللہ کی، اس سے ڈرو، سمجھو اگر، تو ہے تمہارے واسطے بہتر (۱۶)

اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّتَخْلُقُوْنَ اِفْكًا ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ۭ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿١٧﴾

تم اللہ کے سوا پوجا بتوں کی کر رہے ہو، اور دل سے جھوٹ گھڑتے ہو، خدا کو چھوڑ کر جن کی عبادت کر رہے ہو تم، وہ روزی کے نہیں مالک، کرو اللہ سے ہی روزی طلب اپنی، کرو اس کی عبادت اور اس کا شکر ادا کرتے رہو، لوٹائے جاؤ گے اُسی کی سمت تم سارے (۱۷)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 512 of 2222

وَاِنْ تُكَذِّبُوْا فَقَدْ كَذَّبَ اُمَمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ؕ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿١٨﴾

(اور اے کفار!) گر جھٹلاؤ تم (تو کچھ نہیں پروا)،
کہ تم سے لوگ پہلے بھی کئی جھٹلا چکے ہیں،
اور پیمبرؐ کے تو ذمے ہے وضاحت سے فقط پیغام پہنچانا (۱۸)

اَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ اللّٰهُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿١٩﴾

انہوں نے کیا نہیں دیکھا؟
کہ پہلی بار (اللہ) کس طرح مخلوق کو کرتا ہے پیدا؟
اور کرے گا پھر دوبارہ وہ اسے پیدا،
یہ ہے اس کے لئے آسان (۱۹)

قُلْ سِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللّٰهُ يُنْشِئُ النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٢٠﴾

(اے پیغمبرؐ!) کہیں ان سے،
زمیں پر گھوم کر دیکھو، کہ پہلی بار مخلوقات کو اللہ نے پیدا کیا کیسے؟
وہی ان کی دوبارہ بھی نئی تخلیق فرمائے گا،
بیشک ہے وہ ہر اک چیز پر قادر (۲۰)

يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَرْحَمُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاِلَيْهِ تُقْلَبُوْنَ ﴿٢١﴾

جسے چاہے سزا دے اور جسے چاہے کرے وہ رحم اس پر،
سب اسی کی سمت تم لوٹائے جاؤ گے (۲۱)

وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِى السَّمَآءِ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِىٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿٢٢﴾

نہ کر سکتے ہو تم عاجز خدا کو اس زمین و آسماں میں،
اور کوئی والی تمہارا ہے نہ ہے کوئی مددگار ایک (اللہ) کے سوا (۲۲)

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَلِقَآئِهٖٓ اُولٰٓئِكَ يَئِسُوْا مِنْ رَّحْمَتِىْ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٢٣﴾

انکار جو کرتے ہیں لوگ اللہ کی آیات کا، اور (حشر کے دن) اس سے ملنے کا،
وہ ہیں مایوس رحمت سے مری،
ان کے لئے ہے اک عذاب سخت (۲۳)

فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوا اقْتُلُوْهُ اَوْ حَرِّقُوْهُ فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٢٤﴾

(ابراہیمؑ کی) پھر قوم آپس میں لگی کہنے،
کہ اس کو مار ڈالو یا جلا دو آگ میں اس کو،
بالآخر آگ سے اللہ نے ان کو بچایا،
مومنوں کے واسطے اس میں نشانی اک سے اک بڑھ کر ہے (۲۴)

وَقَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا ۙ مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ

(ابراہیمؑ) یہ کہنے لگے ان سے،
خدا کو چھوڑ کر تم نے پرستش کی ہے جن اصنام کی،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 513 of 2222

بِبَعْضٍ وَّيَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ۫ وَّمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝

ان کا تعلق ہے فقط تم سے حیاتِ دنیوی ہی میں،
نہیں مانو گے تم اک دوسرے کو حشر کے دن،
اور پھر لعنت کرو گے ایک دوجے پر،
تمہارا آگ ہی ہوگا ٹھکانا اور نہ ہوگا کوئی بھی ناصر تمہارا (۲۵)

فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ ۘ وَقَالَ اِنِّيْ مُهَاجِرٌ اِلٰى رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

لوطؑ نے مانی جو اُن کی بات، ابراہیمؑ یہ کہنے لگے،
ہجرت میں اپنے رب کی جانب کرنے والا ہوں،
وہی ہے غالب و دانا (۲۶)

وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ وَاٰتَيْنٰهُ اَجْرَهٗ فِي الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝

عطا فرمائے ابراہیمؑ کو اسحاقؑ اور یعقوبؑ ہم نے،
اور ان کی نسل میں رکھ دی نبوت اور کتاب،
اور اجر ابراہیمؑ کو اچھا دیا دنیا میں،
وہ ہیں آخرت میں بھی یقیناً نیک بندوں میں (۲۷)

وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ ڰ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝

(اور ہم نے لوطؑ کو بھیجا) کہا یہ قوم سے اپنی انہوں نے،
تم برا وہ کام کرتے ہو، کسی نے بھی نہیں تم سے کیا پہلے جو دنیا میں (۲۸)

اَىِٕنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ وَتَقْطَعُوْنَ السَّبِيْلَ ۙ وَتَاْتُوْنَ فِيْ نَادِيْكُمُ الْمُنْكَرَ ۭ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوا ائْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝

کہ خواہش پوری کرنے کے لئے مردوں کے پاس آتے ہو تم،
اور رہزنی کرتے ہو راہوں میں،
اور اپنی محفلوں میں کام کرتے ہو برے،
کہنے لگے وہ، تم جو سچے ہو، تو لے آؤ عذاب اللہ کا ہم پر (۲۹)

قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِيْنَ ۝

کہا یہ لوطؑ نے،
اے رب! مدد فرما میری اس قومِ مفسد کے خلاف (۳۰)

وَلَمَّا جَاۗءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مُهْلِكُوْٓا اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ ۚ اِنَّ اَهْلَهَا كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ۝

اور جب خبر لے کر فرشتے آئے ابراہیمؑ کی خدمت میں،
یہ کہنے لگے، ہم کرنے والے ہیں ہلاک اس شہر کے لوگوں کو،
وہ سرکش بہت ہیں (۳۱)

قَالَ اِنَّ فِيْهَا لُوْطًا ۭ قَالُوْا نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَنْ فِيْهَا ۡ لَنُنَجِّيَنَّهٗ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۡ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ۝

(سن کے) ابراہیمؑ یہ کہنے لگے، ہے لوطؑ بھی اس شہر میں،
کہنے لگے، ہم جانتے ہیں خوب، جو جو ہیں وہاں موجود،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 514 of 2222

وَلَمَّآ اَنْ جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِيْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالُوْا لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ ۫ اِنَّا مُنَجُّوْكَ وَاَهْلَكَ اِلَّا امْرَاَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ۝

اُن کو اور اُن کے سارے گھر والوں کو ہم لیں گے بچا،
بس اُن کی بیوی کے سوا، ہوگی جو پیچھے رہنے والوں میں (۳۲)
فرشتے لوطؑ کے پاس آئے جب، تو وہ ہوئے غمناک و افسردہ،
فرشتوں نے کہا، مت آپ کھائیں خوف اور مت غم کریں،
ہم آپ کو اور آپ کے سب اہلِ خانہ کو بچالیں گے، سوا بیوی کے،
وہ ہے پیچھے رہنے والوں میں شامل (۳۳)

اِنَّا مُنْزِلُوْنَ عَلٰٓى اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝

ہم اس بستی کے باشندوں پہ نازل کرنے والے ہیں عذاب آسمانی،
اس لئے ہے یہ، کہ یہ ہیں لوگ نافرماں (۳۴)

وَلَقَدْ تَّرَكْنَا مِنْهَآ اٰيَةًۢ بَيِّنَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝

بنایا ہم نے اس بستی کو عبرت کی نشانی ایسے لوگوں کے لیے،
جو عقل رکھتے ہیں (۳۵)

وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۙ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَارْجُوا الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝

شعیبؑ ان کے جو بھائی تھے، انہیں مدین کی جانب ہم نے بھیجا،
وہ مخاطب یوں ہوئے ان سے، اے میری قوم کے لوگو!
عبادت صرف اللہ کی کرو اور روزِ محشر کی رکھو امید تم،
اور مت زمیں پر تم کرو کوئی فساد (۳۶)

فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِىْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۝

ان کو انہوں نے پھر بھی جھٹلایا، تو آخر زلزلے نے آلیا ان کو،
جو دن نکلا، گھروں میں بیٹھے بیٹھے ہوگئے وہ سب کے سب اوندھے (۳۷)

وَعَادًا وَّثَمُوْدَا۟ وَقَدْ تَّبَيَّنَ لَكُمْ مِّنْ مَّسٰكِنِهِمْ ۫ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَكَانُوْا مُسْتَبْصِرِيْنَ ۝

شمود اور عاد کو غارت کیا ہم نے،
کہ جن کے کچھ مکاں اب بھی تمہارے سامنے ہیں،
ان کے بداعمال کو شیطان نے آراستہ کر کے دکھایا تھا انہیں،
اور ان کو راہِ حق سے روکا تھا،
اگرچہ تھے وہ سب کچھ دیکھنے والے (۳۸)

وَقَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ ۫ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ فَاسْتَكْبَرُوْا فِى الْاَرْضِ وَمَا كَانُوْا سٰبِقِيْنَ ۝

ہلاک ہامان اور فرعون اور قارون کو ہم نے کیا،
آئے جو موسیٰؑ پاس ان کے معجزے لے کر،
تو باز آئے تکبر سے نہ وہ پھر بھی،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 515 of 2222

فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَغْرَقْنَا ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۴۰﴾

اگر چہ لوگ وہ ہم سے نہ آگے بڑھنے والے تھے (۳۹)
بالآخر ہم نے جب پکڑا گناہوں کے سبب ان کو،
کسی پر پتھروں کا مینہ برسایا، کسی کو زوردار آواز نے پکڑا،
دھنسایا کچھ کو مٹی میں، تو کچھ کو غرق کر ڈالا،
خدا ایسا نہیں ہرگز، کہ ان پر ظلم کرتا،
بلکہ اپنے آپ پر وہ لوگ خود ہی ظلم کرتے تھے (۴۰)

مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ ۚ اِتَّخَذَتْ بَيْتًا ۚ وَاِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۱﴾

(حقیقت میں) بنائے ہیں جنھوں نے کارساز اپنے خدا کو چھوڑ کر،
ان کی مثال ایسی ہے، جیسے ایک مکڑی ہو، جو اپنا گھر بنائے،
اور مکڑی کا تو گھر کمزور ہے سارے گھروں میں،
کاش یہ اس کو سمجھتے (۴۱)

اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۴۲﴾

اور یہ پوجا جس کی اللہ کے سوا کرتے ہیں، اس کو جانتا ہے وہ،
کہ وہ ہے غالب و دانا (۴۲)

وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۚ وَمَا يَعْقِلُهَآ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ﴿۴۳﴾

بیان کرتے ہیں لوگوں کے لئے یہ سب مثالیں ہم،
اور ان کو علم والے ہی سمجھتے ہیں (۴۳)

خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۴﴾

کیا اللہ نے تخلیق برحق آسمانوں اور زمین کو،
ہے یقیناً اہلِ ایماں کے لئے اس میں نشانی (قدرتِ حق کی) (۴۴)

پارہ ۲۱

اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ ۭ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاۗءِ وَالْمُنْكَرِ ۭ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ﴿۴۵﴾

(اے پیغمبرؐ!) پڑھیں آپؐ اس کتابِ حق کو،
جس کو آپؐ کی جانب کیا ہے وحی (ہم نے)،
اور کریں قائم نماز،
اور بے حیائی اور برائی سے یقیناً باز رکھتی ہے نماز،
اور ذکر اللہ ہی کا ہے سب سے بڑا،
(لوگو!) جو تم کرتے ہو، اللہ جانتا ہے (۴۵)

وَلَا تُجَادِلُوْٓا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۡ اِلَّا

اور جو ہیں اہلِ کتاب، ان سے کرو گر بحث، تو عمدہ طریقے سے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 516 of 2222

الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ وَقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِالَّذِیْٓ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَ
اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ وَاِلٰهُنَا وَاِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۴۶﴾

سوائے ان کے جو ظالم ہیں،
اور کہہ دو، ہمارا اس پہ ہے ایماں، کتاب اتری ہے جو ہم پر،
اور اس پر بھی کہ جو اتری ہے تم پر،
ہے تمہارا اور ہمارا ایک ہی معبود،
ہم سب ہیں اسی کے حکم کے تابع (۴۶)

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنَآ اِلَیْكَ الْكِتٰبَ ۭ فَالَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ
یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۚ وَمِنْ هٰٓؤُلَآءِ مَنْ یُّؤْمِنُ بِهٖ ۭ وَمَا یَجْحَدُ
بِاٰیٰتِنَآ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۷﴾

(اے پیغمبرؐ!) اسی صورت اتاری ہے کتاب اپنی یہ ہم نے آپؐ کی جانب،
کہ جیسے آپؐ سے پہلے اتاری تھیں کتابیں،
اور جنھیں پہلے عطا کی تھی کتاب، اس پر بھی وہ ایمان لائیں گے،
اور ان میں سے بھی کچھ ہیں لا رہے ایماں (جو مشرک ہیں)،
ہماری آیتوں کا صرف کافر لوگ ہی انکار کرتے ہیں (۴۷)

وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ
بِیَمِیْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۴۸﴾

(اے پیغمبرؐ!) کتاب آپؐ ان سے پہلے کوئی پڑھتے تھے،
نہ لکھتے تھے کبھی کچھ ہاتھ سے،
(اس طرح گر ہوتا) تو یہ باطل پرست اک شک میں پڑ جاتے (۴۸)

بَلْ هُوَ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ فِیْ صُدُوْرِ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ۭ وَمَا
یَجْحَدُ بِاٰیٰتِنَآ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۹﴾

یہ آیات بیں ہیں اور اہلِ علم کے سینوں میں ہیں محفوظ،
منکر ہو نہیں سکتا کوئی ان کا سوا ان کے، جو ظالم ہیں (۴۹)

وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَیْهِ اٰیٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ قُلْ اِنَّمَا الْاٰیٰتُ
عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۵۰﴾

وہ کہتے ہیں، کہ اس پر کیوں نہیں اتری نشانی رب کی جانب سے؟
تو کہہ دیجے، نشانی اک سے اک بڑھ کر خدا کے پاس ہے،
اور میں فقط ہوں صاف صاف آگاہ کرنے کے لئے تم کو (۵۰)

اَوَلَمْ یَكْفِهِمْ اَنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْكِتٰبَ یُتْلٰى عَلَیْهِمْ ۭ اِنَّ
فِیْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّذِكْرٰى لِقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۱﴾

بھلا ان کے لئے کافی نہیں ہے یہ،
کہ ہم نے ہے اتاری آپؐ پر ایسی کتاب، ان کو سنائی جا رہی ہے جو،
نصیحت اور رحمت ہے یہ ان کے واسطے، جو اہلِ ایماں ہیں (۵۱)

قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ بَیْنِیْ وَبَیْنَكُمْ شَهِیْدًا ۚ یَعْلَمُ مَا فِی
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوْا
بِاللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۵۲﴾

یہ کہہ دیجے، کہ میرے اور تمہارے درمیاں اللہ کافی ہے گواہی کے لئے،
وہ آسمانوں اور زمیں میں جس قدر چیزیں ہیں، سب کو جانتا ہے،
اور جن لوگوں نے باطل کو کیا تسلیم، (اللہ) کو نہیں مانا،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 517 of 2222

وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ۭ وَلَوْلَآ اَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَاۗءَهُمُ الْعَذَابُ ۭ وَلَيَاْتِيَنَّهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝

وہ سب نقصان میں ہیں (۵۲)
یہ عذاب سخت کی جلدی مچاتے ہیں،
مگر ان پر کبھی کا آچکا ہوتا عذاب سخت،
گر ہوتا نہ طے اس کے لئے پہلے سے وقت،
اک دن اچانک ان پہ بے خبری میں پہنچے گا عذاب (۵۳)

يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ۭ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ۝

اور ہیں عذاب سخت کی جلدی مچاتے یہ،
ہے گرچہ کافروں کو (چارسو) گھیرے ہوئے دوزخ (۵۴)

يَوْمَ يَغْشٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ وَيَقُوْلُ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

عذاب اوپر تلے سے ڈھانپتا ہوگا انہیں اس دن،
اور اللہ یہ کہے گا ان سے، چکھو اپنے تم اعمال کا بدلہ (۵۵)

يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ ۝

مرے ایمان دار (اور نیک) بندو! ہے زمیں میری کشادہ،
تم کرو بس بندگی میری (۵۶)

كُلُّ نَفْسٍ ذَاۗىِٕقَةُ الْمَوْتِ ۣ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ۝

مزا ہر شخص کو ہے موت کا چکھنا،
اور آخر تم ہماری سمت ہی لوٹائے جاؤ گے (۵۷)

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝

جو لوگ ایمان لائے اور جنھوں نے نیکیاں کیں،
ہم جگہ دیں گے انہیں جنت کے ایسے بالا خانوں میں،
کہ جن کے نیچے نہریں موجزن ہوں گی،
ہمیشہ وہ رہیں گے ان میں،
نیک اعمال والوں کا ہے کیا اچھا صلہ! (۵۸)

الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰي رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝

(یہ لوگ ہیں) جو صبر کرتے ہیں اور اپنے رب پہ کرتے ہیں بھروسا (۵۹)

وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَاۗبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ۡ اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝

اور زمیں پر چلنے والوں میں بہت سے ہیں،
نہیں پھرتے اٹھائے رزق جو اپنا،
انہیں بھی اور تم کو بھی خدا ہی رزق دیتا ہے،
نہایت سننے والا، جاننے والا ہے وہ (۶۰)

وَلَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَسَخَّرَ

اور آپ اگر ان سے کبھی پوچھیں، زمین و آسماں کا کون خالق ہے؟

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 518 of 2222

الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۚ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿۶۱﴾

مسخر کس نے کر رکھا ہے مہر و ماہ کو؟
ان کا جواب آئے گا، صرف اللہ،
تو پھر بہکے کہاں جاتے ہیں یہ؟ (۶۱)

اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ۚ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۶۲﴾

اللہ بندوں میں جسے چاہے کھلی یا تنگ روزی دے،
یقیناً وہ ہر شے جاننے والا (۶۲)

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۚ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ۚ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۶۳﴾

اگر ان سے یہ پوچھیں، آسماں سے کس نے پانی کو اتارا؟
اور دوبارہ پھر کیا مردہ زمیں کو کس نے زندہ؟
ان کا آئے گا جواب اللہ نے،
(اے مرسلؐ!) کہیں تعریف سب اللہ کی خاطر ہے،
لیکن لوگ اکثر عقل سے لیتے نہیں ہیں کام ہرگز (۶۳)

وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ۚ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۶۴﴾

اور حیاتِ دنیوی تو ہے فقط کھیل اور تماشا،
آخرت کا گھر ہی سچی زندگی ہے،
کاش ناداں جانتے ہوتے (۶۴)

فَاِذَا رَكِبُوْا فِی الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۵﴾

یہ جب ہوتے ہیں کشتی میں سوار، اللہ کو سچے دل سے یہ کرتے ہیں یاد،
اور جب انہیں خشکی پہ لے آتا ہے وہ،
تو شرک پھر یہ کرنے لگتے ہیں (۶۵)

لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۙ وَلِيَتَمَتَّعُوْا ۣ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۶۶﴾

کہ جو بخشا ہے ہم نے، اس کو جھٹلائیں،
مزے کچھ دیر لوٹیں، جلد ہی ان کو پتا چل جائے گا (۶۶)

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ۭ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَكْفُرُوْنَ ﴿۶۷﴾

اور کیا نہیں یہ دیکھتے؟ ہم نے بنایا ہے حرم کو امن سے معمور،
حالانکہ جو ان کے گرد رہتے ہیں، اُچک ان کو لیا جاتا ہے،
باطل پر یقیں رکھتے ہیں کیا یہ؟
اور خدا کی نعمتوں کے کیا یہ منکر ہیں؟ (۶۷)

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهٗ ۭ اَلَيْسَ فِیْ جَهَنَّمَ مَثْوًى

بھلا اس شخص سے بڑھ کر ہے ظالم کون؟
جو بہتان باندھے جھوٹ اللہ پر، یا جب حق آئے، جھٹلائے وہ،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 519 of 2222

لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۸﴾

کیا دوزخ نہیں ہوگا ٹھکانا کافروں کا؟ (۶۸)

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۶۹﴾

اور ہماری رہ میں جن لوگوں نے اپنایا جہاد،
ان کو ہدایت دیں گے اپنے راستوں کی ہم،
یقیناً ساتھ ہے اللہ نیک اطوار لوگوں کے (۶۹)

سورۂ روم ۳۰

سُوْرَةُ الرُّوْمِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتُّوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

الٓمّٓ ﴿۱﴾

ا۔ل۔م (۱)

غُلِبَتِ الرُّوْمُ ﴿۲﴾

قریبی سرزمیں پر ہو گئے مغلوب رومی (۲)

فِيْٓ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ ﴿۳﴾

عنقریب آ جائیں گے غالب بھی وہ (۳)

فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ ۭ لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْۢ بَعْدُ ۭ وَيَوْمَىِٕذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۴﴾

کچھ سال میں، اللہ ہی کا اختیار اس سے ہے پہلے اور اس کے بعد بھی،
اور اہلِ ایماں ہوں گے خوش اس روز اللہ کی مدد سے،

بِنَصْرِ اللّٰهِ ۭ يَنْصُرُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۵﴾

وہ مدد دیتا ہے، جس کو چاہتا ہے،
وہ ہے غالب اور نہایت مہرباں (۴۔۵)

وَعْدَ اللّٰهِ ۭ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۶﴾

اللہ کا وعدہ ہے یہ، اور وہ نہیں کرتا کبھی وعدہ خلافی،
لوگ ہیں اکثر مگر ناآشنا (۶)

يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۡ وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿۷﴾

یہ ہیں حیاتِ دنیوی کے ظاہری پہلو سے واقف،
اور غافل آخرت سے (۷)

اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۭ مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَاۗئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ ﴿۸﴾

کیا نہیں سوچا کبھی دل میں انہوں نے؟
آسمانوں اور زمیں کو اور ان کے درمیاں جو کچھ ہے،
سب کو اک قرینے سے خدا نے ہے کیا وقتِ مقرر کے لئے پیدا،
مگر اکثر ہیں منکر (آخرت میں) رب سے ملنے کے (۸)

اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاَثَارُوا الْاَرْضَ وَ

بھلا دیکھا نہیں روئے زمیں پر چل کے ان لوگوں نے؟
پہلے ان سے جو گزرے، ہوا انجام کیا ان کا؟

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 520 of 2222

عَمَرُوْهَآ اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝

وہ قوت میں کہیں ان سے تھے بڑھ کر،
اور انہوں نے کاشت اور آباد بھی کی تھی زمیں ان سے کہیں بڑھ کر،
اور ان کے پاس بھی روشن دلائل لے کے آئے تھے پیمبر،
اور خدا ایسا نہیں ہرگز کہ ان پر ظلم کرتا،
بلکہ اپنے آپ پر وہ ظلم کرتے تھے (۹)

ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ اَسَاۗءُوا السُّوْٓآٰى اَنْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَكَانُوْا بِهَا يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝

برائی کرنے والوں کا ہوا انجام بھی آخر برا،
کیونکہ وہ آیاتِ الٰہی کو تھے جھٹلاتے، ہنسی ان کی اڑاتے تھے (۱۰)

اَللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝

کیا اللہ نے پہلی مرتبہ مخلوق کو پیدا، وہی پیدا کرے گا اس کو دوبارہ،
اسی کی سمت تم لوٹائے جاؤ گے (۱۱)

وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ ۝

بہت مایوس ہوں گے حشر کے دن سارے مجرم (۱۲)

وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ مِّنْ شُرَكَاۗىِٕهِمْ شُفَعٰۗؤُا وَكَانُوْا بِشُرَكَاۗىِٕهِمْ كٰفِرِيْنَ ۝

اور سفارش کرنہ پائے گا کوئی اک بھی شریک ان کا،
وہ خود ہو جائیں گے منکر شریکوں کے (۱۳)

وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَىِٕذٍ يَّتَفَرَّقُوْنَ ۝

الگ ہو جائیں گے سارے دھڑے، جس دن بپا ہوگی قیامت (۱۴)

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ يُّحْبَرُوْنَ ۝

لوگ جو ایمان لائے اور عمل کرتے رہے جو نیک،
جنت میں وہ خوش ہوں گے (۱۵)

وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَاۗءِ الْاٰخِرَةِ فَاُولٰۗىِٕكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ۝

جو کافر تھے، ہماری آیتوں اور آخرت کو جو تھے جھٹلاتے،
عذابِ سخت میں ہوں گے (۱۶)

فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ۝

کرو پاکیزگی اس کی بیاں تم شام کو اور صبح کو (۱۷)

وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ۝

اور حمد ساری ہے زمیں اور آسمانوں میں اسی کے واسطے،
تسبیح دہراؤ اسی کی شب کو اور ظہر ین کو (۱۸)

يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ۝

اور وہی زندہ کو مردہ سے کبھی مردہ کو زندہ سے ہے باہر لے کے آتا،
اور وہی کرتا ہے زندہ موت کے بعد اس زمیں کو،
اور زمیں سے تم بھی ایسے ہی نکالے جاؤ گے (۱۹)

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ بَشَرٌ

اس کی (یہ قدرت کی) نشانی ہے، کہ اس نے تم کو مٹی سے کیا تخلیق،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 521 of 2222

تَنْتَشِرُوْنَ ﴿۲۰﴾

پھر انسان بن کے تم لگے چلنے زمیں پر (۲۰)

وَمِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْۤا اِلَیْهَا وَجَعَلَ بَیْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾

اور اسی کی (یہ بھی قدرت کی) نشانی ہے،
کہ تم میں سے کئے پیدا تمہارے واسطے جوڑے،
کہ ان کے پاس آرام وسکوں حاصل کرو تم،
اور اس نے ہی تمہارے درمیاں آپس میں قائم کی محبت اور الفت،
اور جو اہلِ فکر ہیں، ان کے لئے اس میں نشانی اک سے اک بڑھ کر ہے (۲۱)

وَمِنْ اٰیٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّلْعٰلِمِیْنَ ﴿۲۲﴾

اس کی اک نشانی ہے زمیں اور آسمانوں کا بنانا،
اور رنگوں اور زبانوں کا تمہاری مختلف ہونا،
اور اس میں بھی نشانی علم والوں کے لئے ہے اک سے اک بڑھ کر (۲۲)

وَمِنْ اٰیٰتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَآؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّسْمَعُوْنَ ﴿۲۳﴾

نشانی ایک یہ بھی ہے کہ رات اور دن میں تم سوتے ہو،
اور بیدار ہو کر ڈھونڈتے ہو فضل اس کا،
دھیان سے سنتے ہیں جو،
ان کے لیے اس میں نشانی اک سے اک بڑھ کر ہے (۲۳)

وَمِنْ اٰیٰتِهٖ یُرِیْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّیُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَیُحْیٖ بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۴﴾

اس کی اک نشانی ہے، دکھاتا ہے تمہیں بجلی امید وبیم کی خاطر وہ،
پانی آسمانوں سے ہے برساتا وہ اور مردہ زمیں کو اس سے پھر کرتا ہے زندہ،
عقل والوں کے لئے اس میں نشانی اک سے اک بڑھ کر ہے (۲۴)

وَمِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ ؕ ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً ۖ مِّنَ الْاَرْضِ ۖ اِذَاۤ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ ﴿۲۵﴾

یہ بھی اک نشانی ہے، زمین وآسماں قائم اسی کے حکم سے ہیں،
پھر تمہیں آواز جب دے گا وہ،
اس کے ساتھ ہی سارے زمیں سے تم نکل آؤ گے (۲۵)

وَلَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿۲۶﴾

اس کی ملکیت ہے اور اسی کے حکم کے تابع ہے،
جو کچھ ہے زمین وآسماں میں (۲۶)

وَهُوَ الَّذِیْ یَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُهٗ وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَیْهِ ؕ وَلَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰی فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۲۷﴾

اور وہی مخلوق کو کرتا ہے پہلی مرتبہ پیدا،
وہی اس کو دوبارہ بھی کرے گا خلق،
اس کے واسطے ہے یہ بہت آساں،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 522 of 2222

زمیں اور آسمانوں میں بہت اونچی ہے اس کی شان،
وہ ہے غالب و دانا (۲۷)

ضَرَبَ لَكُمْ مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ؕ هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ شُرَكَآءَ فِيْ مَا رَزَقْنٰكُمْ فَاَنْتُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ تَخَافُوْنَهُمْ كَخِيْفَتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝

بیاں کی ہے تمہاری ہی مثال اللہ نے،
جو کچھ تمہیں ہم نے دیا ہے،
کیا شریک اس میں تمہارے ہیں غلام اور لونڈیاں ایسے،
کہ تم اور وہ برابر ہوں؟
اور اپنوں کی طرح رکھتے ہو کیا ان کا لحاظ اور ڈر؟
وضاحت سے بیاں کرتے ہیں اپنی آیتیں ہم عقل والوں کے لئے (۲۸)

بَلِ اتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ فَمَنْ يَّهْدِيْ مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝

لیکن جو سرکش ہیں،
وہ ناسمجھی سے اپنی خواہشوں کی پیروی کرتے ہیں،
اور اللہ جس کو چھوڑ دے گمراہیوں میں، کون دے اس کو ہدایت؟
ایسے لوگوں کا کوئی بھی حامی و ناصر نہیں (۲۹)

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ؕ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ؕ لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

(اے مرسلِ حق!)
دینِ حق کی سمت رکھیں آپ اپنا رخ، الگ باطل سے رہ کر،
اور یہی فطرت ہے، جس پر اس نے لوگوں کو کیا پیدا،
کبھی تبدیل ہو سکتی نہیں اللہ کی فطرت،
یہی سیدھا ہے دیں، لیکن نہیں اکثر سمجھتے لوگ (۳۰)

مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝

اے لوگو! رجوع اللہ کی جانب کرو، ڈرتے رہو اس سے،
کرو قائم نماز اور مشرکوں میں سے نہ ہو جاؤ (۳۱)

مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا ؕ كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ۝

جنھوں نے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے دین کو اپنے،
گروہوں میں ہیں وہ تقسیم سب،
اور ہر گروہ اس میں مگن اور مست ہے، جو پاس ہے اس کے (۳۲)

وَاِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُّنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَآ اَذَاقَهُمْ مِّنْهُ رَحْمَةً اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بِرَبِّهِمْ

مصیبت جب کوئی لوگوں پہ آتی ہے،
تو اپنے رب کی جانب لوٹتے ہیں اور دعا کرتے ہیں،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 523 of 2222

يُشْرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾

اور جب اپنی رحمت کی چکھاتا ہے وہ لذت ان کو،
ان میں سے ہی پھر کچھ لوگ رب سے شرک کرتے ہیں (۳۳)

لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۭ فَتَمَتَّعُوْا ۣ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۴﴾

کہ ہم نے جو دیا ہے، اس کی ناشکری کریں،
(اچھا!) اٹھالو فائدہ، جلدی تمہیں معلوم ہو جائے گا سب (۳۴)

اَمْ اَنْزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوْا بِهٖ يُشْرِكُوْنَ ﴿۳۵﴾

کیا ہم نے نازل کی دلیل ایسی کوئی،
جو شرک کے حق میں ہو؟ (۳۵)

وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوْا بِهَا ۭ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ ﴿۳۶﴾

لوگوں کو چکھاتے ہیں جو ہم رحمت کی لذت، خوش وہ ہو جاتے ہیں،
اور کوئی مصیبت اپنے کرتوتوں کے باعث ان کو جب پہنچے،
تو رہ جاتے ہیں وہ مایوس ہو کر (۳۶)

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۳۷﴾

کیا نہیں دیکھا انہوں نے؟
جس کو بھی چاہے کھلی یا تنگ دیتا ہے خدا روزی،
اور اس میں اہلِ ایماں کے لئے ہے اک سے اک بڑھ کر نشانی (۳۷)

فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ ۡ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۳۸﴾

ان کو حق دو، جو قرابتدار، مسکیں اور مسافر ہیں،
کہ یہ بہتر ہے ان کے واسطے، جو چاہتے ہیں حق تعالیٰ کی رضا،
یہ لوگ ہی ہیں کامیاب و کامراں (۳۸)

وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَا۟ فِيْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ﴿۳۹﴾

اور سود پر دیتے ہو تم اس واسطے،
تا کہ رہے بڑھتا وہ مال اموال میں لوگوں کے،
اللہ کے یہاں بڑھتا نہیں لیکن وہ ہرگز،
اور اللہ کی رضا کے واسطے تم جو بھی دیتے ہو زکوٰۃ،
اس کا دیا جاتا ہے دگنا چوگنا تم کو (۳۹)

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ۭ هَلْ مِنْ شُرَكَاۗىِٕكُمْ مَّنْ يَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۴۰﴾

خدا وہ ہے، تمہیں پیدا کیا جس نے، تمہیں روزی عطا کی،
اور تمہیں مارے گا، پھر زندہ کرے گا،
ہے بھلا کوئی شریکوں میں تمہارے جو کرے ایسا؟
خدا ایسے شریکوں سے بہت ہے پاک اور برتر (۴۰)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 524 of 2222

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَیْدِی النَّاسِ
لِیُذِیْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِیْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۴۱﴾

ہوا بر پا فساد اک بحر و بر میں ہر جگہ لوگوں کے بد اعمال کے باعث،
کہ ان کے اپنے کرتوتوں کا پھل ان کو چکھائے رب،
اور ایسے باز آ جائیں وہ (۴۱)

قُلْ سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ مِنْ
قَبْلُ كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّشْرِكِیْنَ ﴿۴۲﴾

کہہ دیجے، ذرا گھوم زمیں پر اور دیکھو تو سہی ان کا ہوا انجام کیا؟
گزرے جو تم سے قبل، اکثر ان میں مشرک تھے (۴۲)

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّیْنِ الْقَیِّمِ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا
مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ یَوْمَىٕذٍ یَّصَّدَّعُوْنَ ﴿۴۳﴾

(اے پیغمبرؐ!) رکھیں آپؐ اپنے رخ کو سیدھے سچے دین کی جانب ہی،
قبل اس سے، کہ آ جائے وہ دن، جو ہے اٹل اللہ کی جانب سے،
اس دن سب بکھر جائیں گے لوگ (۴۳)

مَنْ كَفَرَ فَعَلَیْهِ كُفْرُهٗ ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِاَنْفُسِهِمْ
یَمْهَدُوْنَ ﴿۴۴﴾

اور کافروں پر کفر کا ان کے وبال آئے گا،
اور جو نیک ہیں، اپنی ہی رہ ہموار کرتے ہیں (۴۴)

لِیَجْزِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ
الْكٰفِرِیْنَ ﴿۴۵﴾

کہ دے اللہ اپنے فضل سے ان کو جزا،
جو صاحبِ ایمان ہیں اور نیک ہیں،
(اللہ) اہلِ کفر کو رکھتا نہیں ہے دوست (۴۵)

وَمِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنْ یُّرْسِلَ الرِّیَاحَ مُبَشِّرٰتٍ وَّلِیُذِیْقَكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ
وَلِتَجْرِیَ الْفُلْكُ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ
تَشْكُرُوْنَ ﴿۴۶﴾

اس کی اک نشانی ہے،
کہ بارش کی بشارت دینے والی وہ ہواؤں کو چلاتا ہے،
کہ رحمت وہ عطا کر دیں تمہیں، اور حکم سے اس کے رواں ہوں کشتیاں،
حاصل کرو تم رزق اپنا اور کرو ہر دم ادا تم شکر اس کا (۴۶)

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا اِلٰی قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ
بِالْبَیِّنٰتِ فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِیْنَ اَجْرَمُوْا ؕ وَكَانَ حَقًّا عَلَیْنَا نَصْرُ
الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۴۷﴾

(اے پیمبرؐ!) آپؐ سے پہلے بھی ہم نے ان کی جانب،
اپنے پیغمبر دلیلیں دے کے بھیجے،
پھر لیا بدلہ گنہگاروں سے ہم نے،
ہم پہ لازم ہے مدد ایمان والوں کی (۴۷)

اَللّٰهُ الَّذِیْ یُرْسِلُ الرِّیٰحَ فَتُثِیْرُ سَحَابًا فَیَبْسُطُهٗ فِی السَّمَآءِ
كَیْفَ یَشَآءُ وَیَجْعَلُهٗ كِسَفًا فَتَرَی الْوَدْقَ یَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ
فَاِذَاۤ اَصَابَ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖۤ اِذَا هُمْ

چلاتا ہے ہواؤں کو خدا، جو ابر اٹھاتی ہیں،
جسے مرضی سے اپنی آسمانوں پر وہ پھیلاتا ہے،
ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے پھر اس کے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 525 of 2222

يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۴۸﴾

یہ دیکھیں آپ ؐ قطرے اس کے اندر سے نکلتے ہیں،
وہ جن بندوں پہ چاہے ان کو برساتا ہے اور وہ شاد ہو جاتے ہیں (۴۸)

وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْهِمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمُبْلِسِيْنَ ﴿۴۹﴾

(ورنہ) اس سے پہلے تو بہت مایوس تھے وہ (۴۹)

فَانْظُرْ اِلٰٓى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ

آپ ان آثارِ رحمت کو ذرا دیکھیں،
زمیں کی موت کے بعد اس کو زندہ کس طرح اللہ کرتا ہے؟

اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۵۰﴾

یقیناً ہے وہی مردوں کو زندہ کرنے والا، اور وہی ہر شے پہ قادر ہے (۵۰)

وَلَئِنْ اَرْسَلْنَا رِيْحًا فَرَاَوْهُ مُصْفَرًّا لَّظَلُّوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ يَكْفُرُوْنَ ﴿۵۱﴾

چلا دیں گر ہوائے تیز ہم، اور لوگ اپنی کھیتیوں کو زرد پائیں،
تو کریں گے سخت ناشکری (۵۱)

فَاِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿۵۲﴾

(اے پیغمبرؐ!) سنا سکتے نہیں مردوں کو آپ آواز اپنی،
اور نہ بہروں کو، جو بھاگیں پھیر کر پیٹھ (۵۲)

وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِ الْعُمْيِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ؕ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۵۳﴾

اور نہ اندھوں کو ہدایت آپ ؐ کر سکتے ہیں کوئی،
آپ تو ان کو سنا سکتے ہیں، جو ایمان لاتے ہیں ہماری آیتوں پر،
اور اطاعت کرنے والے ہیں (۵۳)

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضَعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ ضَعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ ضَعْفًا وَّشَيْبَةً ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْقَدِيْرُ ﴿۵۴﴾

خدا وہ ہے، تمہیں جس نے کیا پیدا بہت کمزور (اے لوگو!)
تمہیں طاقت عطا کی، پھر کیا کمزور اور بوڑھا،
وہ جو بھی چاہتا ہے خلق کرتا ہے، کہ وہ ہے علم اور قدرت کا مالک (۵۴)

وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ۙ مَا لَبِثُوْا غَيْرَ سَاعَةٍ ؕ كَذٰلِكَ كَانُوْا يُؤْفَكُوْنَ ﴿۵۵﴾

اور بپا ہوگی قیامت جب، قسم کھا کر کہیں گے یہ گنہگار،
اک گھڑی سے بھی زیادہ ہم نہیں ٹھہرے ہیں (دنیا میں)،
یہ دنیا میں بھی ایسے ہی رہے بہکے (۵۵)

وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَالْاِيْمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْبَعْثِ ۚ فَهٰذَا يَوْمُ الْبَعْثِ وَلٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۵۶﴾

اور اہلِ علم و ایماں یہ کہیں گے،
تم تو جیسے ہے کتاب اللہ میں، ٹھہرے رہے روزِ قیامت تک،
قیامت کا یہ دن ہے آج، لیکن تم نہ کرتے تھے یقیں (۵۶)

فَيَوْمَئِذٍ لَّا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۵۷﴾

اس روز ایسے ظالموں کا عذر آئے گا نہ کام ان کے،
نہ ان سے کوئی توبہ ہی طلب کی جائے گی ہرگز (۵۷)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 526 of 2222

وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؕ وَلَئِنْ جِئْتَهُمْ بِاٰیَةٍ لَّیَقُوْلَنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُبْطِلُوْنَ ﴿۵۸﴾

یقیناً ہم نے قرآں میں مثالیں دی ہیں لوگوں کے لئے،
کوئی نشانی آپ اُن کے پاس لائیں، تو یہ کافر کہہ اٹھیں گے،
تم ہو جھوٹے (۵۸)

كَذٰلِكَ یَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۵۹﴾

یوں لگا دیتا ہے اللہ مہر ناسمجھوں کے دل پر (۵۹)

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ لَا یَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِیْنَ لَا یُوْقِنُوْنَ ﴿۶۰﴾

(اے پیمبرؐ!) صبر سے لیں کام، اللہ کا جو وعدہ ہے، یقیناً ہے وہ سچا،
اور (کہیں ایسا نہ ہو) کر دیں سبک وہ آپؐ کو،
رکھتے نہیں ہیں جو یقیں ہرگز (۶۰)

سورۂ لقمان ۳۱

سُوْرَةُ لُقْمٰنَ مَكِّیَّةٌ وَّهِیَ اَرْبَعٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰیَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

الٓمّٓ ﴿۱﴾

ا۔ل۔م (۱)

تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِیْمِ ﴿۲﴾

کتابِ حکمت و دانش کی یہ آیات ہیں (۲)

هُدًى وَّرَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِیْنَ ﴿۳﴾

جو ہیں ہدایت اور رحمت نیک لوگوں کے لئے (۳)

الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ ﴿۴﴾

قائم جو کرتے ہیں نماز اور جو زکوٰۃ اپنی ادا کرتے ہیں،
اور جو آخرت پر ہیں یقیں رکھتے (۴)

اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۵﴾

یہ ایسے لوگ ہیں، جو اپنے رب کی ہیں ہدایت پر عمل پیرا،
یہی ہیں کامیاب و کامراں (۵)

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِیْثِ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِغَیْرِ عِلْمٍ ۖ وَّیَتَّخِذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ﴿۶﴾

اور کوئی ایسا بھی ہے لوگوں میں، کہ جو ہے مول لیتا لغو باتیں،
تا کہ بے سمجھے وہ لوگوں کو خدا کی راہ سے بھٹکائے،
اور اس کا تمسخر بھی اڑائے،
ایسے لوگوں کے لئے ہے ایک رسوا کن عذاب (۶)

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَیْهِ اٰیٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ یَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِیْۤ اُذُنَیْهِ وَقْرًا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿۷﴾

اور جب ہماری آیتیں اس کو سنائی جائیں،
وہ منہ پھیر لیتا ہے تکبر سے، سنا اس نے نہیں جیسے،
ہیں اس کے کان دونوں بند،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 527 of 2222

(اے مرسلؐ!) عذابِ سخت کی دیجے خبر اس شخص کو (۷)

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِیْمِ ۙ

بیشک جو لوگ ایمان لائے اور جنھوں نے نیکیاں کیں،

ان کی خاطر جنتیں ہیں نعمتوں سے پُر (۸)

خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝

سدا جن میں رہیں گے وہ،

جو (اللہ) کا ہے وعدہ وہ ہے سچا،

اور وہی ہے غالب و دانا (۹)

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَیْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا وَاَلْقٰی فِی الْاَرْضِ

نظر آتے ہیں جو تم کو ستونوں کے بغیر، اُن آسمانوں کو بنایا ہے اُسی نے،

رَوَاسِیَ اَنْ تَمِیْدَ بِكُمْ وَبَثَّ فِیْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ؕ وَاَنْزَلْنَا

اور اُسی نے کوہساروں کو جمایا ہے زمیں پر، تاکہ جنبش دے نہ وہ تم کو،

مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا فِیْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِیْمٍ ۝

اور اس نے ہی زمیں پر چلنے والے جانور پھیلا دئے ہر سو،

اور ہم نے آسماں سے مینہ برسایا،

اور اس سے ہر طرح کے عمدہ جوڑوں کو، کیا پیدا زمیں میں (۱۰)

هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَاَرُوْنِیْ مَاذَا خَلَقَ الَّذِیْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ بَلِ

(اے پیمبرؐ!) یہ کہیں ان سے، یہ ہے اللہ کی تخلیق،

الظّٰلِمُوْنَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝

تم اس کے سوا کوئی مجھے مخلوق دکھلا دو، کسی نے کی ہو جو پیدا،

یہ ظالم صاف گمراہی میں ہیں (۱۱)

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ؕ وَمَنْ یَّشْكُرْ

اور ہم نے دی لقمان کو حکمت، کہ ہو (اللہ) کا شاکر وہ،

فَاِنَّمَا یَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ ۝

اور ہر اک شکر کرنے والا اپنے فائدے کے واسطے ہی شکر کرتا ہے،

جو ناشکری کرے، وہ جان لے، اللہ تو ہے بے نیاز اور لائقِ حمد و ثنا (۱۲)

وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ یَعِظُهٗ یٰبُنَیَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّ

(اور یاد کیجے) جب نصیحت کے لئے لقمان نے یا اپنے بیٹے سے کہا،

الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ ۝

بیٹا! نہ کرنا شرک ہرگز تم خدا کے ساتھ، بیشک شرک بھاری ظلم ہے (۱۳)

وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ ۚ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰی وَهْنٍ وَّ

ماں باپ کے بارے میں کی انسان کو ہم نے نصیحت،

فِصٰلُهٗ فِیْ عَامَیْنِ اَنِ اشْكُرْ لِیْ وَلِوَالِدَیْكَ ؕ اِلَیَّ الْمَصِیْرُ ۝

اس کی ماں نے دکھ پہ دکھ سہہ کر رکھا اس کو شکم میں،

اور اس کا دودھ چھوٹا دو برس میں جا کے،

(اے انساں!) تو میرا شکر کر، ماں باپ کا بھی،

تجھ کو میری ہی طرف تو لوٹنا ہے (۱۴)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 528 of 2222

وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰٓى اَنْ تُشْرِكَ بِیْ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِی الدُّنْیَا مَعْرُوْفًا ۪ وَّاتَّبِعْ سَبِیْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ ۚ ثُمَّ اِلَیَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵﴾

اور اگر درپے ہوں وہ تیرے،
کہ میرے ساتھ تو وہ شرک کر، جس کا نہ تجھ کو علم ہو، ان کا نہ کہنا مان،
ہاں، دنیا میں ان کے ساتھ رہ اچھی طرح،
اور راہ چل اُس کی، جھکا ہو جو مری جانب،
مری ہی سمت تم سب کو پلٹنا ہے،
تمہیں بتلاؤں گا میں پھر جو تم اعمال کرتے تھے (۱۵)

یٰبُنَیَّ اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِیْ صَخْرَةٍ اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ اَوْ فِی الْاَرْضِ یَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ ﴿۱۶﴾

(کہا لقمان نے بیٹے سے یہ)
بیٹا! کوئی شے رائی کے دانے برابر بھی اگر ہو،
اور چھپی ہو وہ چٹانوں میں، زمیں یا آسمانوں میں،
خدا کر دے گا ظاہر، وہ بہت باریک بیں اور باخبر ہے (۱۶)

یٰبُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰی مَآ اَصَابَكَ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۷﴾

(اور کہا لقمان نے پھر) اے مرے بیٹے!
تو قائم کر نماز، اچھے عمل کی کر نصیحت اور برے کاموں سے روک،
اور جب مصیبت تجھ پہ آئے، صبر کر،
یہ کام ہیں ہمت کے سب (۱۷)

وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ﴿۱۸﴾

بیٹا! پھلا کر گال مت لوگوں سے مل، ہرگز نہ اترا کر زمیں پر چل،
پسند اللہ نہیں کرتا کسی اترانے والے کو (۱۸)

وَاقْصِدْ فِیْ مَشْیِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ؕ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ ﴿۱۹﴾

میانہ رو ہی رہ، آواز دھیمی رکھ،
ہے بیشک بدتریں سب سے گدھے کی چیختی آواز (۱۹)

اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَاَسْبَغَ عَلَیْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّ بَاطِنَةً ؕ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یُّجَادِلُ فِی اللّٰهِ بِغَیْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًی وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِیْرٍ ﴿۲۰﴾

کیا دیکھا نہیں تم نے یہ (اے لوگو!)
کہ اللہ نے زمیں اور آسمانوں کی ہر اک شے کو تمہارے واسطے تسخیر کر ڈالا ہے،
تم کو ظاہری اور باطنی سب نعمتیں اپنی عطا کی ہیں،
مگر کچھ لوگ ایسے ہیں، جھگڑتے ہیں جو یوں اللہ کے بارے میں،
کہ ان کے پاس کوئی علم ہے، کوئی ہدایت ہے، نہ ہے روشن کتاب (۲۰)

وَاِذَا قِیْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَیْهِ

اور جب کہا جاتا ہے ان سے، پیروی اس کی کرو،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 529 of 2222

اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ يَدْعُوْهُمْ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ﴿۲۱﴾

جو وحی (اللہ) نے اتاری ہے،
تو کہتے ہیں، کریں گے پیروی ہم تو فقط اس راہ کی،
جس راہ پر پایا ہے اپنے باپ دادا کو،
بلاتا ہی رہا ہو گرچہ شیطاں ان کو دوزخ کے عذاب سخت کی جانب (۲۱)

وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗۤ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ؕ وَاِلَى اللّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿۲۲﴾

جو اپنے آپ کو اللہ کے تابع کرے اور نیک ہو،
بیشک لیا تھام اس نے اک پکا سہارا،
اور سب کاموں کا ہے انجام (اللہ) کی طرف (۲۲)

وَمَنْ كَفَرَ فَلَا يَحْزُنْكَ كُفْرُهٗ ؕ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۲۳﴾

اور (اے پیمبرؐ!) کافروں کے کفر سے مت آپ رنجیدہ ہوں،
آخر لوٹنا ان کو ہماری ہی طرف ہے،
ہم بتائیں گے پھر ان کو، جو انہوں نے تھا کیا،
بیشک خدا سینے کے رازوں سے بھی واقف ہے (۲۳)

نُمَتِّعُهُمْ قَلِيْلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ اِلٰى عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿۲۴﴾

سر و ساماں کچھ عرصے کے لئے ہم ان کو دے دیتے ہیں،
پھر ان کو عذاب سخت کی جانب ہنکا لے جائیں گے بیچارگی کے ساتھ (۲۴)

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۵﴾

آپ ان سے اگر پوچھیں، زمین و آسماں کا کون خالق ہے؟
کہیں گے یہ، کہ اللہ ہے،
کہیں تعریف سب (اللہ) کی ہے لیکن نہیں ہیں جانتے اکثر (۲۵)

لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِىُّ الْحَمِيْدُ ﴿۲۶﴾

زمیں اور آسمانوں میں ہے جو کچھ، وہ ہے سب اللہ کا،
وہ ہے یقیناً بے نیاز اور حمد کے لائق (۲۶)

وَلَوْ اَنَّ مَا فِى الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۷﴾

قلم بن جائیں گر اللہ کی باتوں کے لکھنے کو زمیں کے سب شجر،
اور ہو سمندر روشنائی،
اور سمندر سات اس کے بعد بھی ہوں،
پھر بھی ہو سکتیں نہیں (اللہ) کی باتیں ختم،
وہ ہے غالب و دانا (۲۷)

مَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۲۸﴾

(اے لوگو!) سارے انسانوں کا پیدا کرنا،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 530 of 2222

اور پھر مارنے کے بعد زندہ ان کو کرنا، ہے خدا کے واسطے یوں،
جس طرح اک شخص کا ہے خلق کرنا،
اور اسے پھر مارنے کے بعد زندہ اس کا کر دینا،
نہایت سننے والا، دیکھنے والا ہے اللہ (۲۸)

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۚ كُلٌّ يَّجْرِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّاَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝۲۹

اور نہیں دیکھا ہے کیا تم نے؟
کہ اللہ رات کو دن اور دن کو رات میں کرتا ہے داخل،
اور مسخر کر دیا ہے چاند اور سورج کو اس نے یوں،
کہ ہر اک چل رہا ہے اک مقرر وقت تک،
تم جو بھی کرتے ہو خدا ہے باخبر اس سے (۲۹)

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الْبَاطِلُ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ۝۳۰

کہ ہے برحق خدا کی ذات،
اور اس کے سوا جن کو پکاریں لوگ، سب باطل ہیں،
بیشک ہے خدا بالا و برتر (۳۰)

اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ لِيُرِيَكُمْ مِّنْ اٰيٰتِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝۳۱

کیا نہیں دیکھا یہ تم نے؟
کشتیاں دریا میں چلتی ہیں خدا کے فضل سے،
تا کہ تمہیں اپنی دکھائے وہ نشانی،
اس میں ہے ہر صابر و شاکر کی خاطر اک سے اک بڑھ کر نشانی (۳۱)

وَاِذَا غَشِيَهُمْ مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۭ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ ۝۳۲

اور موجیں سائبانوں کی طرح چھا جائیں جب لوگوں پہ،
اللہ کو وہ دل سے یاد کرتے ہیں،
مگر خشکی پہ جب ان کو وہ لے آتا ہے،
پھر رہتے ہیں کم ہی سیدھے رستے پر،
وہی انکار کرتے ہیں ہماری آیتوں کا،
جو ہیں ناشکرے بھی اور بدعہد بھی (۳۲)

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِيْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ ۡ وَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَيْـــًٔا ۭ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا

لوگو! ڈرو تم اپنے رب سے اور کھاؤ خوف اس دن سے،
کہ جس دن باپ بیٹے کو، نہ بیٹا باپ کو کچھ دے سکے گا فائدہ،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 531 of 2222

تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۪ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝

بے شک جو وعدہ ہے خدا کا، وہ ہے سچا،
اور تمہیں ڈالے نہ دھوکے میں حیاتِ دنیوی،
اور دے نہ دھوکے باز (شیطاں) بھی کوئی دھوکہ تمہیں (۳۳)

اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ ۭ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ۭ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌۢ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝

بیشک قیامت کا فقط ہے علم (اللہ) کو،
وہی بارش ہے برساتا،
اور اس کو جانتا ہے، جو ہے ماں کے رحم میں،
کوئی نہیں یہ جانتا، کل کیا کرے گا؟
کس زمیں پر وہ مرے گا؟
(ساری باتوں کو) خدا ہی جانتا ہے، باخبر ہے وہ (۳۴)

سورۂ سجدہ ۳۲

سُوْرَةُ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

الٓمّٓ ۝

ا۔ل۔م (۱)

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

کتاب اتری ہے یہ سارے جہاں کے رب کی جانب سے،
اور اس میں شک نہیں کوئی (۲)

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۚ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ۝

یہ کیا کہتے ہیں؟ اس کو گھڑ لیا ہے خود ہی پیغمبرؐ نے،
(ایسا تو نہیں) بلکہ یہ حق ہے (اے پیمبرؐ!) آپؐ کے رب کی طرف سے،
تا کہ آپؐ ان کو (قیامت سے) ڈرائیں،
جن کے پاس آیا نہیں پہلے ڈرانے والا کوئی بھی،
کہ آ جائیں ہدایت پر وہ (۳)

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۭ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا شَفِيْعٍ ۭ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ۝

ہے اللہ وہ ہستی،
کہ جس نے اس زمین و آسماں کو اور ان کے درمیاں جو کچھ ہے،
سب کو چھ دنوں میں خلق فرمایا، ہوا پھر عرش پر قائم،
نہیں اس کے سوا کوئی تمہاری سرپرستی اور سفارش کرنے والا،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 532 of 2222

پھر بھی کیا حاصل نصیحت تم نہیں کرتے؟ (۴)

یُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ یَعْرُجُ اِلَیْهِ فِیْ یَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗۤ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ۝۵

وہی تو آسمانوں سے زمیں تک امر سب انجام دیتا ہے،
پھر اس کی بارگہ میں جائے گا اس دن وہ،
دن جو ہے ہزار اک سال کا گنتی میں (۵)

ذٰلِكَ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ۝۶

ہر پوشیدہ وظاہر سے ہے واقف وہ،
جو غالب بھی ہے سب پر، نہایت رحم والا بھی (۶)

الَّذِیْۤ اَحْسَنَ كُلَّ شَیْءٍ خَلَقَهٗ وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِیْنٍ ۝۷

بنائی اس نے ہر شے خوب،
اور انساں کی خلقت کا کیا آغاز مٹی سے (۷)

ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِیْنٍ ۝۸

پھر اس کی نسل اک نچڑے ہوئے بے مایہ پانی سے چلائی (۸)

ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝۹

اور سنوارا اس کو پھر اس نے، پھر اپنی روح پھونکی اس میں،
اس نے ہی تمہارے کان، آنکھیں، دل بنائے،
پھر بھی تم کم شکر کرتے ہو (۹)

وَقَالُوْۤا ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِی الْاَرْضِ ءَاِنَّا لَفِیْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ ؕ بَلْ هُمْ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ كٰفِرُوْنَ ۝۱۰

یہ کہتے ہیں، بھلا جب ہم زمیں میں مل کے سب ناپید ہو جائیں گے،
کیا پھر سے جنم لیں گے نیا؟
یہ لوگ تو منکر ہیں اپنے رب سے ملنے کے (۱۰)

قُلْ یَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِیْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ۝۱۱

(اے پیغمبرؐ!) یہ کہہ دیجے، فرشتہ موت کا تم پر مقرر ہے،
کرے گا فوت وہ تم کو،
پھر اپنے رب کی جانب لوٹ کر جاؤ گے تم سارے (۱۱)

وَلَوْ تَرٰۤى اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ رَبَّنَاۤ اَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ۝۱۲

اے کاش آپؐ ان کو دیکھیں،
جب گنہگار اپنے رب کے سامنے ہوں گے جھکائے سر،
کہیں گے، اے ہمارے رب! یا دیکھ اور سن ہم نے، تو اب واپس ہمیں لوٹا،
کریں گے نیک ہم اعمال،
کرتے ہیں یقیں اب ہم قیامت کا (۱۲)

وَلَوْ شِئْنَا لَاٰتَیْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا وَلٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّیْ

اگر ہم چاہتے تو ہر کسی کو رہ ہدایت کی عطا کرتے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 533 of 2222

لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٣﴾

مگر یہ بات تو اب ہو چکی ہے طے،
کہ ہم دوزخ کو انسانوں سے اور جنوں سے بھر دیں گے (۱۳)

فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۖ اِنَّا نَسِيْنٰكُمْ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿١٤﴾

بھلایا تم نے ہے اس دن کے ملنے کو،
سو اب اس کے بھلانے کا مزا چکھو، دیا ہم نے بھی اب تم کو بھلا،
چکھو عذاب دائمی کا اب مزا اعمال کے بدلے (۱۴)

اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿١٥﴾ سجدة

وہی ایمان لاتے ہیں ہماری آیتوں پر،
جن کو کی جاتی ہے ان سے جب نصیحت،
تو وہ گر پڑتے ہیں سجدے میں، خدا کی حمد اور تسبیح دہراتے ہوئے،
اور وہ تکبر سے نہیں ہیں کام لیتے (۱۵)

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۖ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿١٦﴾

اور الگ رہتے ہیں اپنے بستروں سے ان کے پہلو،
اور اکثر آخرت کے خوف اور امید رحمت سے صدا دیتے ہیں اپنے رب کو،
جو کچھ دے رکھا ہے ہم نے ان کو،
خرچ وہ کرتے ہیں اس میں سے (۱۶)

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ۚ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٧﴾

نہیں ہے جانتا کوئی،
کہ ان کے واسطے کیسی چھپا رکھی ہے ٹھنڈک ہم نے آنکھوں کی،
صلہ اعمال کا ہے یہ، جو کرتے تھے وہ (دنیا میں) (۱۷)

اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا ۚ لَا يَسْتَوٗنَ ﴿١٨﴾

نہیں مومن کبھی فاسق کی صورت،
یہ برابر ہو نہیں سکتے کبھی دونوں (۱۸)

اَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰى ۖ نُزُلًا بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٩﴾

جو لوگ ایمان لائے اور کیے اعمال بھی اچھے جنھوں نے،
ان کی خاطر ہے بہشت جاوداں،
مہمانداری ہے یہ ان اعمال کے بدلے میں جو کرتے تھے وہ (۱۹)

وَاَمَّا الَّذِيْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۖ كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَآ اُعِيْدُوْا فِيْهَا وَقِيْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿٢٠﴾

لیکن جنھوں نے کی ہیں نافرمانیاں، ان کا ٹھکانا ہے جہنم،
جب کبھی باہر نکلنا چاہیں گے اس سے،
تو وہ لوٹا دیے جائیں گے اس میں ہی،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 534 of 2222

کہا جائے گا یہ ان سے،

کہ چکھو اب مزا ایسے عذابِ نار کا، جس کو تھے جھٹلاتے (۲۰)

وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَىٰ دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿٢١﴾

یقیناً ہم، علاوہ اس عذابِ سخت کے،

ان کو چکھائیں گے کئی چھوٹے عذاب ایسے،

کہ لوٹ آئیں (ہماری سمت) وہ (۲۱)

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن ذُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ ثُمَّ أَعْرَضَ عَنْهَا ۚ إِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِينَ مُنتَقِمُونَ ﴿٢٢﴾

اور اس سے بڑھ کر کون ظالم ہے؟

نصیحت جس کو کی جائے خدا کی آیتوں سے اور وہ منہ ان سے موڑے،

ہم گنہگاروں سے بدلہ لینے والے ہیں (۲۲)

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَلَا تَكُن فِي مِرْيَةٍ مِّن لِّقَائِهِ وَجَعَلْنَاهُ هُدًى لِّبَنِي إِسْرَائِيلَ ﴿٢٣﴾

(اے پیغمبرؐ!) عطا کی ہم نے موسیٰؑ کو کتاب آسمانی،

اور بنایا قومِ اسرائیل کی خاطر اسے اک رہنما،

آپؐ اس کے ملنے میں نہ کوئی شک کریں ہرگز (۲۳)

وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوا ۖ وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يُوقِنُونَ ﴿٢٤﴾

اور ہم نے پیشوا ان میں بنایا کچھ کو،

ان کی رہنمائی جو ہمارے حکم سے کرتے تھے،

وہ تھے صبر والے اور ہماری آیتوں پر وہ یقیں رکھتے تھے (۲۴)

إِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿٢٥﴾

بیشک آپ کا رب حشر کے دن ایسی باتوں کا کرے گا فیصلہ،

جن میں تھا ان کا اختلاف (۲۵)

أَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ أَهْلَكْنَا مِن قَبْلِهِم مِّنَ الْقُرُونِ يَمْشُونَ فِي مَسَاكِنِهِمْ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ ۖ أَفَلَا يَسْمَعُونَ ﴿٢٦﴾

اور کیا نہیں کافی ہدایت کے لئے یہ بات؟

ہم نے ان سے پہلے کتنی ہی قوموں کو غارت کر دیا،

جن کے مکانوں میں یہ اب چل پھر رہے ہیں،

اک نشانی ہے بڑی اس میں، مگر کیا یہ نہیں سنتے؟ (۲۶)

أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَسُوقُ الْمَاءَ إِلَى الْأَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهِ زَرْعًا تَأْكُلُ مِنْهُ أَنْعَامُهُمْ وَأَنفُسُهُمْ ۖ أَفَلَا يُبْصِرُونَ ﴿٢٧﴾

نہیں کیا دیکھتے یہ لوگ؟

ہم ہیں بھیجتے بنجر زمیں کی سمت پانی کو،

پھر اس سے فصل اگاتے ہیں، جسے وہ اور ان کے جانور کھاتے ہیں،

کیا پھر بھی نہیں یہ دیکھتے؟ (۲۷)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 535 of 2222

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْفَتْحُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٢٨﴾

کہتے ہیں یہ، سچے اگر ہو تم، تو کب پھر فیصلہ ہوگا؟ (۲۸)

قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِيْمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿٢٩﴾

(اے پیغمبرؐ!) انہیں کہہ دیں،
نہ کچھ کام آئے گا ایمان لانا کافروں کا فیصلے کے دن،
نہ مہلت ان کو دی جائے گی کوئی (۲۹)

فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ ﴿٣٠﴾

اب خیال آپؐ ان کا چھوڑیں،
وقت کے ہوں منتظر، ہیں منتظر یہ بھی (۳۰)

سُوْرَةُ الْاَحْزَاب ٣٣

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿١﴾

اے پیغمبرؐ! رہیں ڈرتے خدا سے،
اور سنیں ہرگز نہ ان کی، جو ہیں کافر اور منافق،
ہے خدا بیشک نہایت علم اور حکمت کا مالک (۱)

وَّاتَّبِعْ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿٢﴾

اور اسی کی پیروی کیجے،
کہ جو کچھ آپؐ کے رب کی طرف سے آپؐ پر ہے وحی کی جاتی،
(اے لوگو!) تم جو کرتے ہو، خدا اچھی طرح آگاہ ہے اس سے (۲)

وَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿٣﴾

(اے پیغمبرؐ!) بھروسا کیجئے اس پر،
کہ وہ ہے کارسازی کے لئے کافی (۳)

مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ ۚ وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الّٰۗـِٔيْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَاۗءَكُمْ اَبْنَاۗءَكُمْ ۭ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيْلَ ﴿٤﴾

نہیں اللہ نے رکھے کسی بھی شخص کے سینے میں دو دل،
اور نہ ماں اس نے بنایا ہے تمہاری بیویوں کو،
جن کو کہہ دیتے ہو ماں تم،
اور نہ بیٹے ہی بنایا ہے حقیقی ان کو،
جو بیٹے ہیں منہ بولے تمہارے، یہ تمہارے منہ کی باتیں ہیں،
خدا کہتا ہے سچ اور راستہ سیدھا دکھاتا ہے (۴)

اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَاۗىِٕهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْٓا اٰبَاۗءَهُمْ

(مسلمانو!) جو منہ بولے ہیں بیٹے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 536 of 2222

فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ ۭ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيْمَآ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ ۙ وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

تم پکاروان کوان کے باپ کی نسبت سے،
یہ اللہ کے نزدیک ہے انصاف،
گر معلوم تم کو ہوں نہ ان کے باپ،
تو وہ ہیں تمہارے دین کے بھائی، تمہارے دوست،
گر ہو جائے تم سے بھول چوک، اس پر نہیں کوئی گنہ،
لیکن گنہ جس کا ارادہ دل سے تم کرتے ہو، بیشک ہے گنہ،
اللہ نہایت مہرباں ہے، بخشنے والا (۵)

اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ ۭ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ اِلَّآ اَنْ تَفْعَلُوْٓا اِلٰٓى اَوْلِيٰۗىِٕكُمْ مَّعْرُوْفًا ۭ كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ۝

نبی کا مومنوں پر حق ہے ان سے بھی زیادہ،
اور نبیؐ کی بیویاں ہیں ان کی مائیں،
اور کتاب اللہ کی رو سے ہیں رشتے دار آپس میں کہیں بڑھ کر مقدم،
مومنوں اور ہجرت کرنے والے لوگوں سے،
سوا اس کے کہ جو بھی تم بھلائی کرنا چاہو دوستوں کے ساتھ،
یہ ہے حکم جو لکھا کتاب (حق) میں ہے واضح (۶)

وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۠ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۝

(اے پیغمبرؐ! ذرا وہ وقت کیجے یاد)،
جب ہم نے لیا تھا عہد سب نبیوں سے،
آپؐ اور نوحؑ و ابراہیمؑ سے، موسیٰؑ و عیسیٰؑ سے،
تھا وہ اک عہد پختہ (۷)

لِّيَسْـَٔلَ الصّٰدِقِيْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ ۚ وَاَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝

تا کہ وہ سچوں سے پوچھے ان کی سچائی کے بارے میں،
اور اس نے کافروں کے واسطے تیار کر رکھا ہے
(پہلے ہی) عذاب سخت (۸)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَاۗءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ۝

اے ایمان والو! تم پہ جو احسان اللہ نے کیا، اس کو کرو تم یاد،
جب فوجوں پہ فوجیں تم پہ چڑھ آئی تھیں،
ہم نے بھیج دی اک تیز آندھی اور وہ لشکر جنھیں دیکھا نہیں تم نے،
اور اللہ دیکھتا تھا تم جو کرتے تھے (۹)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 537 of 2222

اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ
الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ۝۱۰

جب اوپر اور نیچے سے عدو چڑھ آئے تھے تم پر،
(اور ان کی فوج کی کثرت کو جب دیکھا)
تو خیرہ ہو گئیں آنکھیں تمہاری، اور کلیجے آ گئے منہ کو تمہارے،
اور اپنے دل میں کرتے تھے گماں اللہ کے بارے میں کیا کیا تم (۱۰)

هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا ۝۱۱

وہیں ایمان والوں کا ہوا تھا امتحاں، پوری طرح ان کو جھنجھوڑا تھا گیا (۱۱)

وَاِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا
اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اِلَّا غُرُوْرًا ۝۱۲

اور تب منافق اور جن کے دل میں (شک کا) روگ تھا،
کہنے لگے، اللہ اور اس کے پیمبرؐ نے ہمارے ساتھ جو وعدہ کیا،
وہ تھا فریب (۱۲)

وَاِذْ قَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ يٰٓاَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ
فَارْجِعُوْا ۚ وَيَسْتَاْذِنُ فَرِيْقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ بُيُوْتَنَا
عَوْرَةٌ ۛ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ ۛ اِنْ يُّرِيْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا ۝۱۳

اور اک جماعت نے کہا، اے اہل یثرب!
اب تمہارے واسطے کوئی ٹھہرنے کا نہیں موقع، چلو! واپس،
اور ان میں سے گروہ ایسا بھی تھا اک،
جو اجازت مانگتا تھا اور کہتا تھا پیمبرؐ سے،
ہمارے گھر نہیں محفوظ، حالانکہ وہ تھے محفوظ،
(لیکن) بھاگنا وہ چاہتے تھے بس (۱۳)

وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِمْ مِّنْ اَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ
لَاٰتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوْا بِهَآ اِلَّا يَسِيْرًا ۝۱۴

اگر گھس آتے دشمن شہر کے اطراف سے،
اور ان سے وہ کہتے فساد و فتنہ کرنے کو،
تو کر دیتے بپا اور کم ہی وہ رکتے (۱۴)

وَلَقَدْ كَانُوْا عَاهَدُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ لَا يُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ ۭ
وَكَانَ عَهْدُ اللّٰهِ مَسْئُوْلًا ۝۱۵

اگرچہ اس سے پہلے تھا انہوں نے عہد اللہ سے کیا،
ہم پیٹھ پھیریں گے نہیں ہرگز،
خدا کے ساتھ جو وعدہ کیا جاتا ہے، اس کی پوچھ گچھ ہوگی (۱۵)

قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ
وَاِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝۱۶

یہ کہہ دیجے، اگر تم موت سے یا قتل سے بھاگو،
تو ہرگز فائدہ دے گا نہ ایسا بھاگنا تم کو،
اور اس دم (زندگی سے) لطف اٹھانے کا
بہت ہی کم تمہیں موقع دیا جائے گا (۱۶)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 538 of 2222

قُلْ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَعْصِمُكُمْ مِّنَ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَ بِكُمْ سُوْٓءًا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ؕ وَ لَا یَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِیًّا وَّ لَا نَصِیْرًا ﴿۱۷﴾

(اے مرسلؐ!) ذرا یہ پوچھئے ان سے، اگر اللہ تمہیں نقصان دینا چاہتا ہو،
یا وہ کرنا چاہتا ہو تم پہ کوئی فضل،
تو پھر کون ہے، جو روک سکتا ہے اسے؟
یہ لوگ پائیں گے نہ ہرگز حامی و ناصر کوئی اپنے لئے،
بس ایک اللہ کے سوا (۱۷)

قَدْ یَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِیْنَ مِنْكُمْ وَ الْقَآىِٕلِیْنَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَیْنَا ۚ وَ لَا یَاْتُوْنَ الْبَاْسَ اِلَّا قَلِیْلًا ﴿۱۸﴾

اللہ تم لوگوں میں ان کو جانتا ہے،
روکتے ہیں جو جہادِ راہِ حق سے دوسروں کو،
اور کہتے ہیں وہ اپنے بھائیوں سے پاس آنے کو،
یہ آتے ہیں لڑائی میں بہت ہی کم (۱۸)

اَشِحَّةً عَلَیْكُمْ ۚ فَاِذَا جَآءَ الْخَوْفُ رَاَیْتَهُمْ یَنْظُرُوْنَ اِلَیْكَ تَدُوْرُ اَعْیُنُهُمْ كَالَّذِیْ یُغْشٰی عَلَیْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۚ فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ اَشِحَّةً عَلَى الْخَیْرِ ؕ اُولٰٓىِٕكَ لَمْ یُؤْمِنُوْا فَاَحْبَطَ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ ؕ وَ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرًا ﴿۱۹﴾

تمہارا ساتھ دینے میں نہایت ہیں بخیل،
آجائے جب موقع کوئی بھی خوف و دہشت کا،
تو پھر یہ آپؐ دیکھیں گے،
کہ یہ نظریں جما دیتے ہیں سارے آپؐ کی جانب،
اور ایسے گھومتی ہیں ان کی آنکھیں،
جس طرح اُن پر غشی ہو موت کی طاری،
مگر جاتا رہے جب خوف، تو تم پر دراز اپنی زباں کرتے ہیں،
یہ تو لالچی ہیں مال کے، ہرگز نہیں ایمان لائے یہ،
خدا نے ان کے سب اعمال ضائع کر دئے ہیں،
اور اس کے واسطے یہ ہے بہت آساں (۱۹)

یَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ لَمْ یَذْهَبُوْا ۚ وَ اِنْ یَّاْتِ الْاَحْزَابُ یَوَدُّوْا لَوْ اَنَّهُمْ بَادُوْنَ فِی الْاَعْرَابِ یَسْـَٔلُوْنَ عَنْ اَنْۢبَآىِٕكُمْ ؕ وَ لَوْ كَانُوْا فِیْكُمْ مَّا قٰتَلُوْۤا اِلَّا قَلِیْلًا ﴿۲۰﴾

سمجھتے ہیں، ابھی لشکر نہیں کفار کے واپس گئے،
اور پھر اگر لشکر وہ آجائیں،
کریں گے یہ تمنا، کاش وہ صحرا میں ہوتے بدوؤں کے ساتھ،
اور معلوم کرتے سب تمہارا حال،
گر ہوتے تمہارے درمیاں بھی یہ، تو کم ہی پھر بھی یہ لڑتے (۲۰)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 539 of 2222

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ۝

تمہارے واسطے عمدہ نمونہ ہے رسول اللہ میں موجود،
ہر اُس شخص کی خاطر، جسے اللہ سے ملنے اور روزِ حشر کے آنے کی ہو امید،
اور ذکرِ خدا کرتا ہو کثرت سے (۲۱)

وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ ۙ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۫ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّاۤ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا ۝

مسلمانوں نے دیکھا کافروں کے لشکروں کو جب، تو کہہ اٹھے،
کہ اللہ اور پیمبر نے انہی کا ہم سے تھا وعدہ کیا،
اللہ اور اس کے پیمبرؐ نے کہا تھا سچ،
اور اس نے ان کے ایماں اور اطاعت میں اضافہ کر دیا کچھ اور (۲۲)

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ۫ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ۝

ایسے لوگ بھی ہیں مومنوں میں سے،
کہ سچا کر دکھایا عہد اللہ سے کیا تھا جو انہوں نے،
بعض نے تو نذر کو پورا کیا اپنی، مگر کچھ منتظر ہیں
اور انہوں نے کوئی تبدیلی نہیں کی قول میں اپنے (۲۳)

لِيَجْزِيَ اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ۚ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

کہ سچوں کو خدا سچائی کا ان کی صلہ دے،
اور گر چاہے، سزا دے دے انہیں، جو ہیں منافق،
یا کرے توبہ قبول ان کی،
کہ اللہ ہے نہایت مہرباں اور بخشنے والا (۲۴)

وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا ۭ وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا ۝

جو کافر تھے، انہیں ناکام لوٹایا بہت غصے کی حالت میں خدا نے،
اور نہ کوئی فائدہ پایا انہوں نے،
اور اللہ مومنوں کے واسطے اس جنگ میں خود ہو گیا کافی،
ہے اللہ صاحبِ قوت بھی، غالب بھی (۲۵)

وَاَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ صَيَاصِيْهِمْ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ وَتَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًا ۝

جو تھے اہلِ کتاب اور کافروں کے ساتھ تھے،
ان کو نکالا ان کے قلعوں سے خدا نے،
اور تمہارا رعب ان کے دل پہ طاری کر دیا ایسا،
کہ کچھ لوگوں کو ان کے کر رہے ہو قتل اب تم، اور کچھ قیدی بناتے ہو (۲۶)

وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَـُٔوْهَا ۭ

خدا نے تم کو ان کے گھر، زمیں اور مال کا وارث بنایا،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 540 of 2222

وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ﴿٢٧﴾

اور اس خطے کا بھی تم نے قدم تک بھی نہیں رکھا جہاں،
اور ہے خدا ہر چیز پر قادر (۲۷)

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿٢٨﴾

اے پیغمبرؐ! یہ اپنی بیویوں سے آپؐ کہہ دیجے،
اگر تم چاہتی ہو بس حیاتِ دنیوی اور زینتِ دنیا،
تو آؤ! میں تمہیں کچھ دے دلا دوں،
اور تمہیں اچھی طرح رخصت کروں (۲۸)

وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٢٩﴾

اور چاہتی ہو اگر تم اللہ اور رسولؐ اور آخرت کے گھر کو،
(تو مانو یقیں) تم میں سے نیکوں کے لئے،
اللہ نے بھاری اجر رکھا ہے (۲۹)

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿٣٠﴾

نبیؐ کی بیویو! تم میں سے ناشائستہ گر کوئی کھلی حرکت کرے،
دگنا عذاب اس کو دیا جائے گا،
اللہ کے لئے یہ ہے بہت آسان (۳۰)

پارہ ۲۲

وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ ۙ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا ﴿٣١﴾

اور تم میں سے جو ہو تابع فرماں خدا اور اس کے پیغمبرؐ کی، اور جو نیک ہو،
اس کو ملے گا اجر دگنا،
اور اس کے واسطے تیار کر رکھی ہے ہم نے بہتریں روزی (۳۱)

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿٣٢﴾

نبی کی بیویو! تم عورتیں ہرگز نہیں ہو عام،
گر پرہیزگاری چاہتی ہو،
نرم لہجے میں کرو مت بات (لوگوں سے)،
کہ جس کے دل میں کوئی روگ ہو، اس کو غلط فہمی کوئی ہو جائے،
اور تم بات شائستہ طریقے سے کرو (۳۲)

وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَ

ٹھہری رہو اپنے گھروں میں،
اور عہدِ جاہلیت کی طرح سج دھج نہ دکھلاتی پھرو اپنی،
کرو قائم نماز اور دوزکوٰۃ،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 541 of 2222

يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ﴿٣٣﴾

اللہ اور اس کے پیمبرؐ کی رہو تم تابع فرماں،
اے اہلِ بیتِ پیغمبرؐ! خدا یہ چاہتا ہے،
دور رکھے تم سے ہر آلودگی،
اور تم کو رکھے پاک و پاکیزہ،
کہ جیسے پاک رکھنے کا ہے حق (۳۳)

وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا ﴿٣٤﴾

اور (اے نبیؐ کی بیویو!)
جو بھی تمہارے گھر سنائی جائیں آیاتِ الٰہی اور دانائی کی باتیں،
ان کو رکھو یاد تم،
اللہ یقیناً ہے بہت باریک بیں اور باخبر (۳۴)

اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٣٥﴾

بیشک مسلماں مرد ہوں یا عورتیں،
ایمان والے مرد ہوں یا عورتیں،
اور تابع فرمان مرد اور عورتیں ہوں،
اور سچے مرد ہوں یا ہوں وہ سچی عورتیں،
اور صبر کرنے والے مرد اور عورتیں،
اور عاجزی سے جھکنے والے مرد ہوں یا عورتیں،
خیرات کرنے والے مرد اور عورتیں،
اور روزے رکھنے والے مرد اور عورتیں،
اور شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد ہوں یا عورتیں ہوں،
اور بکثرت ذکرِ باری کرنے والے مرد ہوں یا عورتیں،
سب کے لئے تیار کر رکھا ہے اک اجرِ عظیم اور مغفرت اللہ نے (۳۵)

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ۗ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ﴿٣٦﴾

اللہ اور اُس کے نبیؐ کے فیصلے کے بعد،
کوئی اختیار اپنے کسی بھی امر کا حاصل نہیں رہتا
کسی ایمان والے مرد اور عورت کو،
نافرماں ہو اللہ اور نبی کا جو، کھلا گمراہ وہ ہوگا (۳۶)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 542 of 2222

وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِیْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَیْهِ اَمْسِكْ عَلَیْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِیْ فِیْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِیْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ ۚ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ ۭ فَلَمَّا قَضٰى زَیْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَیْ لَا یَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ حَرَجٌ فِیْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِیَآىِٕهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ۭ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ۝

کریں یاد اے نبیؐ! جس پر کیا احسان خدا نے، آپؐ نے بھی،
آپؐ اس سے کہہ رہے تھے جب،
کہ بیوی پاس ہی رہنے دو اپنے اور ڈرو اللہ سے،
اور آپؐ جو دل میں چھپاتے تھے،
وہ اللہ سب پہ ظاہر کرنے والا تھا،
تھے ڈرتے آپؐ لوگوں سے،
خدا حالانکہ اس کا ہے زیادہ مستحق، آپؐ اس سے کھائیں خوف،
اور جب زیدؓ حاجت اپنی پوری کر چکا اس سے،
تو ہم نے زوجیت میں آپؐ کی اس کو دیا،
تا کہ نہ کچھ تنگی رہے یوں مومنوں پر،
اپنے ہی لے پالکوں کی بیویوں کے سلسلے میں، جب کہ ان کو چھوڑ دیں وہ،
اور خدا کا حکم نافذ ہو کے رہتا ہے (۳۷)

مَا كَانَ عَلَى النَّبِیِّ مِنْ حَرَجٍ فِیْمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ۭ سُنَّةَ اللّٰهِ فِی الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۭ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرَا ۝

نہیں اس کام میں کوئی حرج ہرگز پیمبرؐ پر، خدا نے فرض فرمایا جو،
ان کے واسطے بھی تھا یہی دستور، جو گزرے ہیں پہلے،
اور خدا کا حکم تو اک طے شدہ ہے فیصلہ (۳۸)

الَّذِیْنَ یُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَیَخْشَوْنَهٗ وَلَا یَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِیْبًا ۝

ایسے تھے سب کے سب (وہ پیغمبر)،
کہ جو اللہ کے احکام پہنچاتے تھے، اور ڈرتے تھے اس سے،
اور کسی سے وہ نہیں ڈرتے تھے اللہ کے سوا ہرگز،
(تو پھر کیوں آپؐ ان لوگوں سے ڈرتے ہیں؟)
حساب (ہر طرح کا) اللہ لینے کے لئے کافی ہے (۳۹)

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ۝

(اے لوگو!) محمدؐ باپ تم میں سے کسی بھی مرد کے ہرگز نہیں،
بلکہ وہ اللہ کے رسول اور آخری ہیں سارے نبیوں میں،
ہے اللہ جاننے والا ہر اک شے کا (۴۰)

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِیْرًا ۝

مسلمانو! خدا کا شکر کثرت سے کرو تم (۴۱)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 543 of 2222

وَسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا ﴿٤٢﴾
اور کرو تسبیح بھی صبح و مسا اس کی (۴۲)

هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ﴿٤٣﴾
وہی تو بھیجتا ہے تم پہ اپنی رحمتیں،
اور ہیں دعا کرتے تمہارے واسطے اس کے فرشتے بھی،
کہ وہ تم کو اندھیروں سے اجالے کی طرف لائے،
خدا ہے مہرباں سب مومنوں پر (۴۳)

تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۚ وَاَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا ﴿٤٤﴾
جب یہ حاضر ہوں گے اس کی بارگہ میں،
ہوگا بس اللہ کی جانب سے ان کے واسطے تحفہ سلام،
اور ایک عمدہ اجر ہے تیار کر رکھا خدا نے ان کی خاطر (۴۴)

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿٤٥﴾
اے نبیؐ! ہم نے بنا کر آپؐ کو بھیجا ہے
(لوگوں کی) گواہی دینے والا،
اور (جنت کی) بشارت دینے والا،
اور (عذاب سخت سے ان کو) ڈرانے والا (۴۵)

وَدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ﴿٤٦﴾
حکم رب سے اس کی سمت (لوگوں کو) بلانے والا،
اور (ایمان اور حکمت کا) اک روشن چراغ (۴۶)

وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا ﴿٤٧﴾
اور مومنوں کو دیں یہ خوشخبری،
کہ ان کے واسطے (اللہ) کی جانب سے بڑا فضل و کرم ہے (۴۷)

وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَدَعْ اَذٰىهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿٤٨﴾
اور کہا مانیں نہ ان کا جو منافق اور کافر ہیں،
نہ کچھ پروا کریں اس کی،
جو ایذا آپؐ کو پہنچے کبھی (ان کی طرف سے)،
اور بھروسا بس رکھیں اللہ پر، وہ کارسازی کیلئے کافی ہے (۴۸)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا ۚ فَمَتِّعُوْهُنَّ وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿٤٩﴾
اے ایمان والو! اہل ایماں عورتوں سے تم اگر کرلو نکاح،
اور ان کو چھونے سے بھی پہلے تم اگر دے دو طلاق،
ان پر نہیں عدت کا حق تم کو، کہ ہو جس کا شمار،
اور کچھ نہ کچھ دے کر انہیں رخصت کرو احسن طریقے سے (۴۹)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 544 of 2222

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِيْٓ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا
مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَبَنٰتِ عَمِّكَ وَبَنٰتِ
عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ ۖ
وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ
يَّسْتَنْكِحَهَا ۗ خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۗ قَدْ عَلِمْنَا مَا
فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْٓ اَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا
يَكُوْنَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝٥٠

اے پیغمبرؐ! جنھیں مہر آپ ان کا دے چکے ہیں،
بیویاں ہیں آپؐ کی خاطر حلال ایسی،
اور ایسی لونڈیاں بھی، جن کے مالک آپؐ ہیں،
اور جو غنیمت میں خدا نے آپؐ کو دی ہیں،
اور ایسی عورتیں جو ہیں چچا زاد اور پھوپھی زاد، ماموں زاد، خالہ زاد،
ہجرت آپؐ کے ہمرہ جنھوں نے کی ہے،
اور وہ صاحبِ ایمان عورت، جو نبیؐ کو بخش دے (بن مہر) اپنا آپ،
اور چاہیں نبیؐ بھی زوجیت اُس کی،
فقط یہ آپؐ ہی کے واسطے ہے اور نہیں یہ مومنوں کے واسطے،
معلوم ہے یہ خوب ہم کو،
مومنوں کی بیویوں اور لونڈیوں کا ہے مقرر مہر جو،
(اور یہ رعایت آپؐ کی خاطر ہے) تاکہ آپؐ کو مشکل نہ ہو،
اللہ بے حد بخشنے والا، نہایت مہرباں ہے (۵۰)

تُرْجِيْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُـْٔوِيْٓ اِلَيْكَ مَنْ تَشَآءُ ۭ وَمَنِ
ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ۭ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ
تَقَرَّ اَعْيُنُهُنَّ وَلَا يَحْزَنَّ وَيَرْضَيْنَ بِمَآ اٰتَيْتَهُنَّ
كُلُّهُنَّ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ
عَلِيْمًا حَلِيْمًا ۝٥١

آپؐ جس بیوی کو بھی چاہیں الگ ان میں سے کر دیں،
اور چاہیں جس کو اپنے پاس رکھیں،
اور الگ جن کو کیا تھا ان کو بھی چاہیں تو رکھیں پاس اپنے،
آپؐ پر کوئی نہیں اس کا گنہ،
امید ہے ٹھنڈی رہیں گی ان کی آنکھیں اور وہ رنجیدہ نہ ہوں گی،
اور ان کو آپؐ جو دیں گے، اسے لے کر وہ سب راضی رہیں گی،
(اور اے لوگو!) دلوں میں جو تمھارے ہے، وہ اللہ جانتا ہے،
وہ نہایت علم والا حلم والا ہے (۵۱)

لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنْۢ بَعْدُ وَلَآ اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ
مِنْ اَزْوَاجٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ ۭ
وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ رَّقِيْبًا ۝٥٢

(اے پیغمبرؐ!) علاوہ ان کے باقی عورتیں جائز نہیں ہیں آپؐ پر،
جائز نہیں یہ بھی کہ آپؐ ان کی جگہ پر دوسری لے آئیں،
چاہے حسن ان کا آپؐ کو لگتا ہو اچھا،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 545 of 2222

لونڈیوں کو چھوڑ کر، جن کے ہیں مالک آپؐ،
اور اللہ نظر رکھتا ہے ہر شے پر (۵۲)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ ۭ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ ۡ وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ ۭ وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔـلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَاۗءِ حِجَابٍ ۭ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ ۭ وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَآ اَنْ تَنْكِحُوْٓا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖٓ اَبَدًا ۭ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا ۝

اے ایمان والو! نہ جاؤ نبیؐ کے گھروں میں مگر جب تمہیں اجازت دی جائے کسی کھانے کی طرف، نہ ایسی تاک میں بیٹھے رہو اس کے پکنے کی، لیکن جب تمہیں بلایا جائے تو آ جاؤ اندر، جب بلایا جائے تم کو، اور کھانا کھا چکو تو منتشر ہو جاؤ، نہ باتوں میں لگے رہو (یوں) مشغول ہو جایا کرو، اس سے نبیؐ کی ذات کو تکلیف ہوتی ہے، وہ کرتے ہیں لحاظ اور بات حق کہنے میں اللہ تو نہیں کرتا لحاظ، اور چیز جب مانگو نبیؐ کی بیویوں سے کوئی، تو پردے کے پیچھے سے، یہ پاکیزہ (طریقہ) ہے تمہارے اور ان کے واسطے، جائز نہیں ہرگز رسول اللہ کو تکلیف دو تم، اور نہ یہ جائز ہے ان کے بعد ان کی بیویوں کو زوجیت میں لو، گناہ ہے یہ بڑا اللہ کے نزدیک (۵۳)

اِنْ تُبْدُوْا شَيْـــًٔا اَوْ تُخْفُوْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝

کوئی شے کرو ظاہر یا تم مخفی رکھو اس کو، خدا سب جانتا ہے (۵۴)

لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِيْٓ اٰبَاۗىِٕهِنَّ وَلَآ اَبْنَاۗىِٕهِنَّ وَلَآ اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَاۗءِ اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَاۗءِ اَخَوٰتِهِنَّ وَلَا نِسَاۗىِٕهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ ۚ وَاتَّقِيْنَ اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ۝

اور گناہ ہرگز نہیں ہے عورتوں پر کچھ، کہ آئیں سامنے وہ باپ بیٹوں بھائیوں کے، اور بھتیجوں بھانجوں اور ملنے والی عورتوں کے اور غلاموں کے، ڈرو اللہ سے اے عورتو! اللہ نظر رکھتا ہے ہر شے پر (۵۵)

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰۗىِٕكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَي النَّبِيِّ ۭ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝

درود اللہ اور اس کے فرشتے، ہیں نبیؐ پر بھیجتے، اے اہلِ ایماں! تم بھی سب بھیجو درود اُن پر، سلام اُن پر، کہ جو ہے بھیجنے کا حق (۵۶)

اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝

خدا اور اس کے پیغمبرؐ کو جو تکلیف دیتے ہیں، خدا نے ان پہ لعنت کی ہے دنیا اور عقبیٰ میں،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 546 of 2222

وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿٥٨﴾

عذاب ان کے لئے ہے سخت رسوا کن (۵۷)
جو مومن عورتوں، مردوں کو بے جرم وخطا تکلیف دیتے ہیں،
صریحاً بوجھ اٹھاتے ہیں وہ بہتان اور گناہ کا (۵۸)

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٥٩﴾

(اور) اے پیغمبرؐ!
یہ اپنی بیویوں اور بیٹیوں سے اور مسلماں عورتوں سے آپؐ کہہ دیجے،
کہ اپنی چادروں سے خوب خود کو ڈھانپ کر رکھیں کہ یوں پہچان ہو اُن کی،
ستائے گا نہ پھر اُن کو کوئی ہرگز،
ہے اللہ بخشنے والا، نہایت مہرباں (۵۹)

لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ فِيْهَآ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿٦٠﴾

گر یہ منافق اور وہ جن کے ہے بیماری دلوں میں،
اور مدینے میں جو افواہیں اڑاتے ہیں،
نہ آئے باز، تو پیچھے لگا دیں گے ہم ان کے آپؐ کو،
یوں رہ سکیں گے پھر یہاں یہ کم ہی (۶۰)

مَّلْعُوْنِيْنَ ۚ اَيْنَمَا ثُقِفُوْٓا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا ﴿٦١﴾

لعنت ان پہ اللہ کی، جہاں بھی پھنسے یہ،
قتل فوراً کر دیئے جائیں (۶۱)

سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ﴿٦٢﴾

یہ اگلوں میں بھی دستورِ خدا تھا،
اور اس میں کوئی تبدیلی نہ پائیں گے ذرا بھی آپؐ (۶۲)

يَسْـَٔلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ۭ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا ﴿٦٣﴾

(اے مرسلؐ!) قیامت کے جو بارے میں یہ استفسار کرتے ہیں،
تو کہہ دیجے کہ اس کا علم ہے اللہ کو،
کیا آپؐ جانیں؟ یہ بھی ممکن ہے کہ جلدی ہو (۶۳)

اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكٰفِرِيْنَ وَاَعَدَّ لَهُمْ سَعِيْرًا ﴿٦٤﴾

خدا نے کافروں پر کی ہے لعنت اور ان کے واسطے تیار کر رکھی ہے،
دوزخ کی بھڑکتی آگ اُس نے (۶۴)

خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۚ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿٦٥﴾

وہ سدا جس میں رہیں گے،
اور نہ پائیں گے کوئی بھی حامی و ناصر (۶۵)

يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا

اور اس دن آگ میں پلٹائے جائیں گے جب ان کے منہ،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 547 of 2222

اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ﴿٦٦﴾

تو کہہ اٹھیں گے وہ،
اللہ اور اس کے پیمبرؐ کی اطاعت کاش ہم کرتے! (٦٦)

وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ﴿٦٧﴾

کہیں گے، اے ہمارے رب!
بزرگوں اور سرداروں کی ہم نے بات مانی،
جو ہمیں بھٹکا گئے راہِ ہدایت سے (٦٧)

رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا ﴿٦٨﴾

اے رب! ان کو عذابِ سخت دے دگنا اور ان پر سخت لعنت کر (٦٨)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا ۭ وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا ﴿٦٩﴾

تم ان جیسے کبھی اے مومنو! ہرگز نہ ہو جانا،
کہ دی تکلیف جن لوگوں نے موسیٰؑ کو،
بری فرما دیا ان کو خدا نے اس سے، جو وہ لوگ کہتے تھے،
وہ تھے اللہ کے نزدیک باعزت (٦٩)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ﴿٧٠﴾

ڈرو اللہ سے اے ایمان والو! اور کرو تم بات سیدھی (٧٠)

يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿٧١﴾

تا کہ اللہ سب تمہارے کام کر دے ٹھیک اور بخشے تمہارے سب گناہ،
اور جو خدا اور اس کے پیغمبرؐ کا تابع ہو،
حقیقت میں وہی ہے کامراں (٧١)

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ۭ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ﴿٧٢﴾

(روزِ ازل) ہم نے رکھا بارِ گراں اپنی امانت کا،
زمیں اور آسمانوں اور کہساروں کے آگے جب،
تو ان سب نے اٹھانے سے کیا انکار اور وہ ڈر گئے،
لیکن لیا انسان نے اس کو اٹھا،
بیشک نہایت ظالم و نادان ہے انساں (٧٢)

لِّيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ وَيَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٧٣﴾

خدا دے گا سزا سارے منافق اور مشرک عورتوں مردوں کو،
اور سب صاحبِ ایمان مردوں عورتوں پر وہ کرے گا مہربانی،
اور توبہ کو قبول ان کی کرے گا،
بالیقیں اللہ بے حد بخشنے والا نہایت رحم والا ہے (٧٣)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 548 of 2222

سُوْرَةُ سَبَإٍ مَّكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي الْاٰخِرَةِ ۭ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝١

يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاۗءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ۭ وَهُوَ الرَّحِيْمُ الْغَفُوْرُ ۝٢

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَاْتِيْنَا السَّاعَةُ ۭ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتَاْتِيَنَّكُمْ ۙ عٰلِمِ الْغَيْبِ ۚ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَلَآ اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرُ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝٣

لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝٤

وَالَّذِيْنَ سَعَوْ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ۝٥

وَيَرَى الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ ۙ وَيَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۝٦

سورۂ سبا ۳۴

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

سبھی حمد و ثناء اللہ کی خاطر ہے،

جو کچھ آسمانوں اور زمیں میں ہے، اسی کا ہے،

اسی کے واسطے ہے حمد ساری آخرت میں بھی،

وہی ہے صاحبِ حکمت، نہایت باخبر ہے وہ (۱)

سبھی کچھ جانتا ہے وہ، زمیں میں جو سمائے اور جو نکلے ہے اس میں سے،

جو اترے آسماں سے اور چڑھ کر جائے جو اس میں،

وہی ہے مہرباں اور بخشنے والا (۲)

کہا کفار نے، ہم پر نہ آئے گی قیامت،

(اے پیمبرؐ!) آپؐ کہہ دیجے،

قسم ہے مجھ کو اپنے رب کی، جو ہے غیب سے واقف،

قیامت آئے گی تم پر یقیناً،

اور خدا سے کوئی ذرہ بھر بھی شے مخفی نہیں ہے آسمانوں اور زمیں میں،

بلکہ اس سے بھی ہر اک چھوٹی بڑی شے،

(درج) ہے روشن کتاب (حق) میں (۳)

تا کہ وہ جزا دے صاحبِ ایمان اپنے نیک بندوں کو،

یہی وہ لوگ ہیں، جن کے لئے ہے مغفرت اور نیک روزی (۴)

اور جنھوں نے سعی کی نیچا دکھانے کی ہماری آیتوں کو،

ان کی خاطر ہے سزا ایسے عذابِ سخت کی، جو بدتریں ہے (۵)

اور جن کو علم ہے، وہ دیکھ لیں گے،

جو خدا کی سمت سے نازل ہوا ہے آپؐ پر، وہ حق ہے،

اور وہ رہبری کرتا ہے اس رہ کی،

کہ جو ہے لائقِ حمد و ثنا، غالب خدا کی رہ (۶)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 549 of 2222

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ يُّنَبِّئُكُمْ اِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ۙ اِنَّكُمْ لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۞

کہا کفار نے (آؤ!) تمہیں ایسا بتائیں شخص، جو کہتا ہے،
جب تم مر کے ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے،
تو پھر سے کئے جاؤ گے پیدا (۷)

اَفْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ ۭ بَلِ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ فِي الْعَذَابِ وَالضَّلٰلِ الْبَعِيْدِ ۞

یا تو اس نے جھوٹ یہ بہتان باندھا ہے خدا پر،
یا اسے لاحق جنوں ہے،
(سچ تو یہ ہے) آخرت پر جو نہیں رکھتے یقیں،
وہ گمراہی میں اور عذاب سخت میں ہیں مبتلا (۸)

اَفَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ مِّنَ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ ۭ اِنْ نَّشَاْ نَخْسِفْ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ كِسَفًا مِّنَ السَّمَاۗءِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ۞

کیا نہیں دیکھا انہوں نے؟
اپنے آگے اور پیچھے آسمانوں اور زمیں کو،
اور اگر چاہیں دھنسا دیں ہم زمیں میں ان کو،
یا ٹکڑے گرا دیں آسماں کے ان پہ،
بیشک اس میں ہے پوری نشانی ایسے ہر بندے کی خاطر،
دل سے متوجہ ہو جو اللہ کی جانب (۹)

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا ۭ يٰجِبَالُ اَوِّبِيْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ ۚ وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ ۞

اور کیا داؤدؑ پر ہم نے کرم اپنا، تو فرمایا پہاڑوں سے،
کرو تسبیح ان کے ساتھ، اور یہ تھا پرندوں کے لئے بھی حکم،
لوہا کر دیا ان کے لئے ہم نے گداز و نرم (۱۰)

اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ وَّقَدِّرْ فِي السَّرْدِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ۭ اِنِّىْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۞

(اور ان کو دیا یہ حکم) تم زرہیں بناؤ،
اور کڑیاں جوڑنے میں ایک اندازہ رکھو،
اچھے کرو تم کام، اور میں دیکھتا ہوں، جو بھی تم کرتے ہو (۱۱)

وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ ۚ وَاَسَلْنَا لَهٗ عَيْنَ الْقِطْرِ ۭ وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَّعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۭ وَمَنْ يَّزِغْ مِنْهُمْ عَنْ اَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ ۞

اور ہم نے سلیمانؑ کے لئے تسخیر کر ڈالا ہوا کو،
صبح کی اور شام کی منزل مہینے بھر کی تھی جس کی،
بہایا ہم نے ان کے واسطے تانبے کا چشمہ،
اور حکم رب سے کچھ جنات ان کے سامنے تھے کام کرتے،
اور ہمارے حکم سے جس نے بھی سرتابی ذرا کی،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 550 of 2222

ہم چکھائیں گے جہنم کے عذابِ سخت کا اس کو مزا (۱۲)

يَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَا يَشَآءُ مِنْ مَّحَارِيْبَ وَتَمَاثِيْلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُوْرٍ رّٰسِيٰتٍ ؕ اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا ؕ وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ ۝

اور جو سلیمانؑ چاہتے، ان کے لئے جنات کر دیتے تھے وہ تیار سب،
جیسے محل اور مورتیں، پیالے بڑے حوضوں کی صورت،
اور چولہوں پر جمی مضبوط دیگیں،
(اور دیا یہ حکم ہم نے ان کو) اے داؤدؑ کی اولاد!
اظہارِ تشکر میں کرو اعمالِ صالح،
اور مرے بندوں میں کم ہی ہیں، ادا جو شکر کرتے ہیں (۱۳)

فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلٰى مَوْتِهٖٓ اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهٗ ۚ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ لَّوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوْا فِي الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ۝

پھر ان پر موت کا بھیجا جو ہم نے حکم،
تو جنات بھی تھے بے خبر اس سے،
سوائے گھن کے کیڑے کے، جو کھاتا تھا عصا ان کا،
(عصا اندر سے خالی ہو کے جب ٹوٹا) سلیمانؑ گر پڑے نیچے،
تو پھر جنات نے جانا،
وہ یہ کہنے لگے، ہم غیب داں ہوتے،
تو ذلت کی نہ اس تکلیف میں یوں مبتلا رہتے (۱۴)

لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ فِيْ مَسْكَنِهِمْ اٰيَةٌ ۚ جَنَّتٰنِ عَنْ يَّمِيْنٍ وَّشِمَالٍ ؕ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ؕ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ ۝

تھی خود اہلِ سبا کے واسطے اپنی ہی بستی میں نشانی،
جس کے دائیں بائیں تھے دو باغ،
(تھا ان کے لئے یہ حکم)
رب نے جو دیا ہے رزق، کھاؤ اور کرو تم شکر اس کا،
شہر یہ عمدہ ہے کتنا! اور تمہارا رب ہے بے حد بخشنے والا (۱۵)

فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنٰهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ اُكُلٍ خَمْطٍ وَّاَثْلٍ وَّشَيْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِيْلٍ ۝

مگر موڑا انہوں نے منہ، تو ہم نے ان پہ بھیجا ایک سیلابِ بلا،
اور ان کے باغوں کو بدل کر رکھ دیا پھر ایسے باغوں میں،
کہ جن میں تلخ تھے پھل، کچھ تو جھاؤ اور کچھ بیری کے (۱۶)

ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِمَا كَفَرُوْا ؕ وَهَلْ نُجٰزِيْٓ اِلَّا الْكَفُوْرَ ۝

اور ہم نے دیا یہ کفر کا بدلہ انہیں،
ایسی سزا ہی ہم دیا کرتے ہیں ناشکروں کو (۱۷)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 551 of 2222

وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا قُرًى ظَاهِرَةً وَّقَدَّرْنَا فِيْهَا السَّيْرَ سِيْرُوْا فِيْهَا لَيَالِيَ وَاَيَّامًا اٰمِنِيْنَ ﴿١٨﴾

ہم نے ان کی اور کچھ بستیوں کے درمیاں برکت عطا کی تھی جنھیں،
کچھ بستیاں آباد کردی تھیں،
اوران میں چلنے پھرنے کے لئے کردیں مقرر منزلیں،
تاکہ بلاخوف وخطر وہ رات دن چلتے رہیں (۱۸)

فَقَالُوْا رَبَّنَا بٰعِدْ بَيْنَ اَسْفَارِنَا وَظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ وَمَزَّقْنٰهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿١٩﴾

لیکن انہوں نے پھر کہا، اے رب! مسافت کو ہماری طول دے دے،
خود انہوں نے اپنے ہاتھوں ظلم ڈھایا،
اس لئے ہم نے مٹا کر ان کو افسانہ بناڈالا،
اوران کو کردیا پھر ہم نے بالکل منتشر،
بیشک ہیں اس میں عبرتیں ہر ایک صابر اور شاکر کے لئے (۱۹)

وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ اِبْلِيْسُ ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوْهُ اِلَّا فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٢٠﴾

اور کر دکھایا سچ گماں شیطان نے جب ان کے بارے میں،
تو ان لوگوں نے اس کی پیروی کی،
مومنوں کی اک جماعت کے سوا (۲۰)

وَمَا كَانَ لَهٗ عَلَيْهِمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يُّؤْمِنُ بِالْاٰخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِيْ شَكٍّ ۭ وَرَبُّكَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ﴿٢١﴾

ان پر نہ کوئی زور تھا شیطان کا،
لیکن فقط اس واسطے تھا یہ،
کہ ہو معلوم، ان میں آخرت پر کون رکھتا ہے یقیں، اور کون ہے شک میں؟
اور (اے مرسلؐ!) ہر اک شے پر نگہباں آپ کا رب ہے (۲۱)

قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيْرٍ ﴿٢٢﴾

یہ کہہ دیجے، پکاروان کو، اللہ کے سوا جن کو سمجھتے ہو خدا،
ان میں کوئی بھی آسمانوں اور زمیں کے ایک ذرے کا نہیں مالک،
نہ ان میں ان کا حصہ ہے، نہ کوئی بھی خدا کا ہے مددگار (۲۲)

وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ ۭ حَتّٰٓى اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا ۙ قَالَ رَبُّكُمْ ۭ قَالُوا الْحَقَّ ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿٢٣﴾

اور کسی کو فائدہ دیتی نہیں کوئی سفارش بھی خدا کے پاس ہرگز،
ہاں، مگر جس کو اجازت خود خدا نے دی ہو،
اور اس کی توہیت ہے یہاں تک،
خود سفارش کرنے والے بھی ہیں گھبراتے،
مگر جب دور ہو جاتی ہے گھبراہٹ، تو پھر یہ پوچھتے ہیں،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 552 of 2222

کیا کہا رب نے؟ تو کہتے ہیں فرشتے، حق ہے فرمایا،
وہی تو ہے بلند و بالا و برتر (۲۳)

قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ وَاِنَّاۤ اَوْ اِيَّاكُمْ لَعَلٰى هُدًى اَوْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۴﴾

(اے پیغمبرؐ!) یہ ان سے پوچھئے،
روزی تمہیں دیتا ہے کون ان آسمانوں اور زمین سے،
کہئے، بس اللہ،
اور ہم یا تم ہدایت پر ہیں یا پھر ہیں کھلی گمراہیوں میں مبتلا (۲۴)

قُلْ لَّا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّاۤ اَجْرَمْنَا وَلَا نُسْـَٔلُ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۵﴾

کہئے، نہ پوچھا جائے گا تم سے ہماری ایک بھی لغزش کے بارے میں،
نہ پوچھا جائے گا ہم سے کبھی ان کا، جو تم اعمال کرتے تھے (۲۵)

قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ ؕ وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ ﴿۲۶﴾

یہ کہہ دیجئے، اکٹھا رب کرے گا ہم کو، اور پھر ہم میں سچا فیصلہ کر دے گا،
وہ ہے فیصلہ فرمانے والا، جاننے والا (۲۶)

قُلْ اَرُوْنِيَ الَّذِيْنَ اَلْحَقْتُمْ بِهٖ شُرَكَآءَ كَلَّا ؕ بَلْ هُوَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۷﴾

یہ کہہ دیجئے انہیں، مجھ کو دکھاؤ تو سہی،
جن کو شریک اللہ کا ٹھہرا کر ملاتے ہو تم اس کے ساتھ،
کوئی بھی نہیں، بلکہ وہی اللہ ہے غالب اور دانا (۲۷)

وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸﴾

(اے پیمبرؐ!) ہم نے بھیجا ہے بنا کر آپؐ کو
مژدہ سنانے اور ڈرانے والا، سب لوگوں کی خاطر،
آشنا اکثر نہیں ہیں لوگ لیکن (۲۸)

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۹﴾

اور کہتے ہیں، اگر سچے ہو کب ہوگا وہ پورا وعدۂ محشر؟ (۲۹)

قُلْ لَّكُمْ مِّيْعَادُ يَوْمٍ لَّا تَسْتَاْخِرُوْنَ عَنْهُ سَاعَةً وَّلَا تَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۳۰﴾

یہ کہہ دیجئے، تمہارے واسطے وعدے کا ہے اک دن مقرر،
جس سے اک ساعت نہ ہٹ سکتے ہو تم پیچھے نہ بڑھ سکتے ہو تم آگے (۳۰)

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَلَا بِالَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ ؕ وَلَوْ تَرٰۤى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۖۚ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضِ ۨ الْقَوْلَ ۚ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لَوْلَاۤ اَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۱﴾

کہا کفار نے، ہرگز نہ مانیں گے کبھی قرآن کو ہم اور نہ پہلے کی کتابوں کو،
اے کاش ان ظالموں کو آپؐ دیکھیں،
جب یہ رب کے سامنے ہوں گے کھڑے،
اور دیں گے الزام ایک دوجے کو،
کہیں گے لوگ سب کمزور یہ اپنے بڑوں سے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 553 of 2222

تم نہ ہوتے گر، تو ہم بھی صاحبِ ایمان ہوتے (٣١)

قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْٓا اَنَحْنُ صَدَدْنٰكُمْ عَنِ الْهُدٰى بَعْدَ اِذْ جَآءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ مُّجْرِمِيْنَ ﴿٣٢﴾

وہ بڑے ان کو کہیں گے، جب تمہارے پاس آئی تھی ہدایت، کیا تمہیں ہم نے تھا روکا؟ بلکہ تم خود ہی تھے مجرم (٣٢)

وَقَالَ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا بَلْ مَكْرُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِذْ تَاْمُرُوْنَنَآ اَنْ نَّكْفُرَ بِاللّٰهِ وَنَجْعَلَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ؕ وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ؕ وَجَعَلْنَا الْاَغْلٰلَ فِيْٓ اَعْنَاقِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٣٣﴾

اور جو کمزور ہیں، وہ اُن بڑوں سے یہ کہیں گے، (یوں نہیں) بلکہ تمہاری رات اور دن کی بُری چالوں نے ہم کو روک رکھا تھا، ہمیں جب حکم تم دیتے تھے کفر اور شرک کرنے کا، عذاب سخت دیکھیں گے تو وہ، اپنی پشیمانی چھپائیں گے، ہم ایسے کافروں کی گردنوں میں ڈال دیں گے طوق، اور بدلہ ملے گا ان کو ان اعمال کا، کرتے رہے تھے جو (٣٣)

وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ ۙ اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿٣٤﴾

کسی بستی میں بھی بھیجا ہے جب ہم نے ڈرانے والا کوئی، جو بڑے تھے لوگ اس بستی کے، یہ کہنے لگے، منکر ہیں ہم اس سے، کہ جس کے ساتھ تم بھیجے گئے ہو (٣٤)

وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ۙ وَّمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿٣٥﴾

اور کہا، ہم مال اور اولاد میں بھی تم سے بڑھ کر ہیں، سو ہل سکتا نہیں ہرگز عذاب سخت ہم کو (٣٥)

قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٦﴾

آپ کہہ دیجے! کہ میرا رب جسے چاہے کشادہ رزق دے اور جس کو چاہے تنگ، لیکن یہ نہیں ہیں جانتے اکثر (٣٦)

وَمَآ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِيْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰٓى اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۚ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَهُمْ فِي الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ ﴿٣٧﴾

تمہارے مال اور اولاد ایسے تو نہیں، بخشیں ہمارا قرب جو تم کو، مگر جو اہلِ ایماں ہوں، کریں اچھے عمل، ان کے لئے دگنی جزا ہے، مطمئن ہو کر رہیں گے وہ بہشتوں کے (مزین) بالا خانوں میں (٣٧)

وَالَّذِيْنَ يَسْعَوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ﴿٣٨﴾

ہماری آیتوں کو نیچا دکھلانے کی کوشش کر رہے ہیں جو، عذاب سخت میں جھونکے وہ جائیں گے (٣٨)

قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ

یہ کہہ دیجے!

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 554 of 2222

لَهٗ ؕ وَمَاۤ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَهُوَ یُخْلِفُهٗ ۚ وَهُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ﴿۳۹﴾

کہ میرا رب جسے چاہے کشادہ رزق دے، اور جس کو چاہے تنگ،
تم جو کچھ کرو گے خرچ اس کی راہ میں، اللہ دے گا اس کا بدلہ،
وہ ہے سب سے بہتر یں رازق (۳۹)

وَیَوْمَ یَحْشُرُهُمْ جَمِیْعًا ثُمَّ یَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اَهٰۤؤُلَآءِ اِیَّاكُمْ كَانُوْا یَعْبُدُوْنَ ﴿۴۰﴾

کرے گا سب کو اللہ جمع جس دن اور فرشتوں سے کہے گا،
کیا تمہاری بندگی یہ لوگ کرتے تھے؟ (۴۰)

قَالُوْا سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِیُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ بَلْ كَانُوْا یَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ ۚ اَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ﴿۴۱﴾

کہیں گے وہ کہ تیری ذات ہے پاک اور ہمارا تو ہی مالک ہے،
ہمارا کچھ نہیں ان سے تعلق،
یہ تو اکثر بندگی کرتے تھے جنوں کی، اور ان پر ان کا تھا ایماں (۴۱)

فَالْیَوْمَ لَا یَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَّلَا ضَرًّا ؕ وَنَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّتِیْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۴۲﴾

(خدا فرمائے گا یہ)
آج تم میں سے کسی کو بھی نہیں ہرگز کسی کے نفع یا نقصاں کا کوئی اختیار،
اور تب کہیں گے ظالموں سے ہم،
مزا چکھو عذاب سخت کی اس آگ کا جس کو تھا جھٹلایا (۴۲)

وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِمْ اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَاۤ اِلَّا رَجُلٌ یُّرِیْدُ اَنْ یَّصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ یَعْبُدُ اٰبَآؤُكُمْ ۚ وَقَالُوْا مَا هٰذَاۤ اِلَّاۤ اِفْكٌ مُّفْتَرًی ؕ وَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۴۳﴾

سنائی جب بھی جاتی ہیں ہماری آیتیں ان کو،
تو کہتے ہیں، یہ ایسا شخص ہے،
جو روک دینا چاہتا ہے تم کو معبودوں سے اپنے باپ دادا کے،
وہ کہتے ہیں، گھڑا ہے جھوٹ یہ اس نے،
جب ان کے پاس حق آیا، تو کافر پھر بھی یہ کہتے رہے،
یہ تو کھلا جادو ہے (۴۳)

وَمَاۤ اٰتَیْنٰهُمْ مِّنْ كُتُبٍ یَّدْرُسُوْنَهَا وَمَاۤ اَرْسَلْنَاۤ اِلَیْهِمْ قَبْلَكَ مِنْ نَّذِیْرٍ ﴿۴۴﴾

حالانکہ نہ ہم نے آسمانی دیں کتب ان کو، کہ جو یہ لوگ پڑھتے ہوں،
نہ ان کے پاس آیا آپؐ سے پہلے کوئی پیغامبر،
ان کو کیا ہو جس نے کچھ آگاہ (۴۴)

وَكَذَّبَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۙ وَمَا بَلَغُوْا مِعْشَارَ مَاۤ اٰتَیْنٰهُمْ فَكَذَّبُوْا رُسُلِیْ ۫ فَكَیْفَ كَانَ نَكِیْرِ ﴿۴۵﴾

ان سے قبل بھی لوگوں نے جھٹلایا تھا،
اور ہم نے انہیں جو دے رکھا تھا، ان کے پاس عُشرِ عشیر اُس کا نہیں،
میرے رسولوں کو جو جھٹلایا انہوں نے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 555 of 2222

قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ ۚ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا ۛ مَا بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ جِنَّةٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ ۝

(دیکھ لیں!) کیسا عذاب سخت تھا میرا (۴۵)
(اے پیغمبرؐ!) کہیں ان سے،
نصیحت تم کو کرتا ہوں میں صرف اک بات کی،
(ضد چھوڑ دو) اور تم خدا کے واسطے سوچو ذرا اک اک یا دو دو مل کے،
دیوانے نہیں ساتھی تمہارے،
وہ ڈراتے ہیں فقط تم کو عذاب سخت کے آنے سے پہلے (۴۶)

قُلْ مَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ ۭ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَي اللّٰهِ ۚ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝

آپؐ کہہ دیجے، جو مانگا ہو صلہ میں نے، تو وہ تم پاس ہی رکھو،
کہ میرا تو صلہ اللہ کے ذمے ہے،
وہی ہر چیز سے ہے باخبر (۴۷)

قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَقْذِفُ بِالْحَقِّ ۚ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝

کہئے کہ میرا رب ہے کرتا وحی حق کی (میرے دل پر اک تواتر سے)،
وہ ہے ہر غیب سے واقف (۴۸)

قُلْ جَاۗءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ ۝

یہ کہہ دیجے کہ حق ہے آ چکا،
باطل نہ پہلے کر سکا ہے کچھ، نہ اب کچھ کر سکے گا (۴۹)

قُلْ اِنْ ضَلَلْتُ فَاِنَّمَآ اَضِلُّ عَلٰي نَفْسِيْ ۚ وَاِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوْحِيْٓ اِلَيَّ رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ ۝

آپؐ کہہ دیجے، بہک جاؤں اگر میں، تو یہ مجھ پر ہے،
اگر میں ہوں ہدایت پر، تو یہ ہے وحی کے باعث،
جو میرا رب مجھے کرتا ہے،
وہ ہے سننے والا سب کی اور وہ سب سے ہے نزدیک (۵۰)

وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ وَاُخِذُوْا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ۝

کاش آپؐ ان کو دیکھیں، جب یہ گھبرائے پھریں گے،
بھاگنا ممکن نہ ہوگا اور پکڑے جائیں گے نزدیک سے یہ (۵۱)

وَّقَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖ ۚ وَاَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ۝

تب یہ کہہ اٹھیں گے، ہم ایمان لائے اس پہ،
لیکن اس قدر دوری سے،
(ایماں) کس طرح آئے گا ہاتھ ان کے؟ (۵۲)

وَقَدْ كَفَرُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ۚ وَيَقْذِفُوْنَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ۝

کہ اس سے قبل تو یہ کفر ہی کرتے رہے تھے،
پھینکتے تھے دور سے بن دیکھے (اپنے تیر) (۵۳)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 556 of 2222

وَحِيْلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ كَمَا فُعِلَ بِاَشْيَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ اِنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ ۝

ان کی خواہشوں اور ان میں پردہ کر دیا جائے گا،
جیسے ان سے پہلے تھا ہوا، ایسے ہی لوگوں کے لئے،
بیشک تردد اور شک میں مبتلا ہیں یہ (۵۴)

سورۂ فاطر ۳۵

سُوْرَةُ فَاطِرٍ مَّكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ؕ يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

ہے سب حمد و ثناء اللہ کی خاطر، جو زمیں اور آسمانوں کا ہے خالق،
اور بنانے والا ہے قاصد فرشتوں کو،
کہ جن کے پر ہیں دو دو، تین تین اور چار چار،
اور اپنی مخلوقات میں جتنا اضافہ چاہے کرتا ہے وہ،
بیشک ہے وہ ہر اک چیز پر قادر (۱)

مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۚ وَمَا يُمْسِكْ ۙ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

خدا اگر کھول دے در اپنی رحمت کا، تو کوئی بند کر سکتا نہیں اس کو،
اور اس کو بند وہ کر دے، تو کوئی کھولنے والا نہیں،
وہ غالب و دانا ہے (۲)

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ؕ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝

لوگو! یاد رکھو، تم پہ احسانات جو اللہ کے ہیں،
کیا کوئی خالق ہے اللہ کے سوا؟
جو رزق پہنچائے زمیں اور آسمانوں سے تمہیں،
اس کے سوا کوئی نہیں معبود، پھر بہکے کہاں پھرتے ہو؟ (۳)

وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝

(اے محبوبؐ!) گر یہ آپؐ کو جھٹلائیں،
تو جو آپؐ سے پہلے رسول آئے ہیں، اُن کو بھی ہے جھٹلایا گیا،
اور سب امور اللہ کی جانب ہی آخر لوٹتے ہیں (۴)

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۪ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝

(اور سنو لوگو!) جو وعدہ ہے خدا کا، وہ ہے سچا
یہ حیاتِ دنیوی تم کو نہ دھوکا دے،
نہ دھوکے باز (شیطاں) ہی تمہیں دھوکے میں ڈالے (۵)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 557 of 2222

اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ؕ اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝

اور یقیناً ہے عدو شیطاں تمہارا، تم اسے اپنا عدو سمجھو،
گروہ اپنا بلاتا اس لئے ہے وہ، کہ سب جائیں جہنم میں (٦)

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۚ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝

ہوئے جو لوگ کافر، ہے سزا ان کے لئے بھاری،
مگر ایمان جو لائے ہیں اور ہیں نیک،
ان کے واسطے بخشش ہے اور ہے اجر بھی بھاری (٧)

اَفَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا ؕ فَاِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۖ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرٰتٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝

برے اعمال جس کے کر دئے جائیں نہایت خوشنما اس کے لئے،
اور وہ انہیں اچھا سمجھتا ہو،
(بھلا گمراہ ہو سکتا ہے کوئی اس سے بھی بڑھ کر؟)
خدا چاہے جسے گمراہیوں میں چھوڑ دے، چاہے جسے وہ دے ہدایت،
(اے پیمبرؐ!) آپؐ اپنی جان ان کے غم میں مت ہلکان کیجے،
یہ جو کچھ کرتے ہیں، اللہ اس سے واقف ہے (٨)

وَاللّٰهُ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَسُقْنٰهُ اِلٰى بَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَحْيَيْنَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ ۝

اور اللہ ہی چلاتا ہے ہوائیں، بادلوں کو جو اٹھاتی ہیں،
پھر ان کو لے کے جاتے ہیں کسی ویران خطے کی طرف ہم،
اور پھر کرتے ہیں ہم (بارش سے) زندہ (خشک اور) مردہ زمیں کو،
اس طرح (مُردوں کا) جی اٹھنا دوبارہ ہے (٩)

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا ؕ اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ ؕ وَالَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ السَّيِّاٰتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ وَمَكْرُ اُولٰٓئِكَ هُوَ يَبُوْرُ ۝

جو عزت چاہتا ہو (اس کو یہ معلوم ہو)،
عزت تو ہے ساری کی ساری صرف اللہ کے لئے،
ہر بات جو اچھی ہے اس کی بارگہ میں ہی پہنچتی ہے،
اور اس کو نیک عمل کرتے ہیں اونچا،
اور جو چلتے ہیں بری چالیں، عذاب سخت ہے ان کے لئے،
برباد ہو جائے گا ان کا مکر یہ سارا (١٠)

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا ؕ وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ؕ وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖٓ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝

کیا اللہ نے پیدا تمہیں مٹی سے، پھر نطفے سے،
پھر جوڑے بنایا تم کو (نر، مادے کی صورت میں)،
کسی عورت کا ہونا حاملہ اور بچہ جننا، سب ہے اس کے علم میں،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 558 of 2222

اور جس کسی کو عمر دی جائے بڑی، اور جس کسی کی عمر کم ہو،
سب ہے یہ لکھا ہوا،
بیشک یہ (اللہ) کے لئے آسان ہے (۱۱)

وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرٰنِ ۖ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَآئِغٌ شَرَابُهٗ وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ۭ وَمِنْ كُلٍّ تَاْكُلُوْنَ لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْنَ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ فِيْهِ مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

دو دریا نہیں یکساں کبھی ہوتے،
یہ اک میٹھا، بجھاتا ہے جو پیاس اور خوشگوار اس کا ہے پانی،
اور اک کھاری ہے کڑوا،
گوشت تم کھاتے ہو ان دونوں سے تازہ،
اور حاصل ان سے ہی کرتے ہو تم سامان زینت، جو پہنتے ہو،
نظر آتی ہیں تم کو کشتیاں ان میں، جو پانی چیر کر چلتی ہیں،
تا کہ تم کرو فضل و کرم اس کا تلاش اور شکر سے لو کام (۱۲)

يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۙ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۭ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ۭ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ۝

وہ کرتا ہے داخل رات کو دن میں، تو دن کو رات میں،
اور چاند سورج کو مسخر کر رکھا ہے اس نے،
ہر اک چل رہا ہے اک مقرر وقت تک،
(اللہ) تمہارا رب ہے، ساری بادشاہی ہے اسی کی،
اور بلاتے ہو جنہیں اس کے سوا تم،
وہ تو چھلکے کے برابر بھی نہیں اک شے کے مالک (۱۳)

اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَاۗءَكُمْ ۚ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ ۭ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ ۭ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ ۝

تم اگر ان کو پکارو، وہ نہیں سنتے تمہاری،
اور اگر سن لیں، تو دے سکتے نہیں کوئی جواب،
اور حشر کے دن وہ تمہارے شرک کا انکار کر جائیں گے،
اور تم کو نہ دے گا حق تعالیٰ کی طرح کوئی خبر (۱۴)

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَاۗءُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝

لوگو! ہو تم محتاج (اللہ) کے
اور (اللہ) بے نیاز اور لائق حمد و ثناء ہے (۱۵)

اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ۝

وہ اگر چاہے، تو لے جائے تمہیں
اور اک نئی مخلوق لے آئے (۱۶)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 559 of 2222

نہیں مشکل یہ اللہ کے لئے ہرگز (۱۷)

وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ۝

اٹھائے گا نہ کوئی بوجھ دوجے کا،

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۭ وَاِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ اِلٰى حِمْلِهَا لَا

اگر کوئی بلائے گا کسی کو بوجھ اٹھانے کے لئے،

يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۭ اِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِيْنَ

تو اٹھ نہ پائے گا ذرا بھی بوجھ، چاہے ہو قرابتدار وہ کتنا،

يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۭ وَمَنْ تَزَكّٰى فَاِنَّمَا

اور آپ آگاہ کر سکتے ہیں صرف ان کو،

يَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ۝

جو بن دیکھے ہی، اپنے رب سے ڈرتے اور پڑھتے ہیں نماز،

اور جو کوئی پاکیزگی اپنائے گا، اپنے لئے ہے،

لوٹنا اللہ کی جانب ہے (آخر سب کو اک دن) (۱۸)

وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۝

ہو نہیں سکتا برابر کوئی بینا اور نابینا (۱۹)

وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوْرُ ۝

نہ ظلمت اور نور (۲۰)

وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ ۝

اور چھاؤں اور دھوپ (۲۱)

وَمَا يَسْتَوِي الْاَحْيَاۗءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ

اور زندہ اور مردہ ہو نہیں سکتے کبھی یکساں،

وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ ۝

جسے چاہے خدا سنوائے،

آپ ان کو سنا سکتے نہیں، جو (سوئے ہیں) قبروں میں اپنی (۲۲)

اِنْ اَنْتَ اِلَّا نَذِيْرٌ ۝

آپ تو آگاہ کرنے والے ہیں بس (۲۳)

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۭ وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا

آپ کو بھیجا ہے حق کے ساتھ،

خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ ۝

خوشخبری سنانے اور ڈرنے کے لئے ہم نے،

کہیں امت نہیں گزری کوئی، جس میں نہ ہو کوئی ڈرانے والا (۲۴)

وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ جَاۗءَتْهُمْ

اگر یہ آپ کو جھٹلائیں،

رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ۝

ان سے پہلے بھی جو لوگ گزرے ہیں، انہوں نے بھی تھا جھٹلایا،

جب ان کے پاس آئے تھے پیمبر،

معجزے، روشن کتابیں اور صحیفے لے کے (۲۵)

ثُمَّ اَخَذْتُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۡ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ۝

جو کافر تھے، پھر میں نے انہیں پکڑا،

سو کیسا تھا عذاب سخت میرا (۲۶)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 560 of 2222

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجْنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا ؕ وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌۢ بِيْضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَغَرَابِيْبُ سُوْدٌ ﴿٢٧﴾

اور بھلا تم نے کبھی دیکھا نہیں؟
اللہ نے پانی اتارا آسمان سے، پھر کئے پیدا کئی رنگوں کے میوے اس سے،
کہساروں کے بھی تو مختلف رنگوں کے حصے ہیں،
سفید و سرخ اور گہرے سیہ (۲۷)

وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ ؕ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ ﴿٢٨﴾

اور آدمی اور جانور چوپائے بھی ہیں مختلف رنگوں کے،
اللہ سے وہی بندے ہیں ڈرتے، علم جو رکھتے ہیں،
بیشک وہ ہے غالب، بخشنے والا (۲۸)

اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ﴿٢٩﴾

کتاب اللہ کی جو لوگ کرتے ہیں تلاوت اور پڑھتے ہیں نماز،
اور ہم نے جو کچھ ان کو دے رکھا ہے،
اس میں سے چھپا کر اور دکھا کر خرچ جو کرتے ہیں،
وہ امیدوار ایسی تجارت کے ہیں،
جس میں ہو نہیں سکتا کبھی نقصان (۲۹)

لِيُوَفِّيَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿٣٠﴾

انہیں اللہ پورا اجر دے گا اور اپنے فضل سے دے گا کہیں بڑھ کر،
وہ بیشک قدرداں ہے، بخشنے والا (۳۰)

وَالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِعِبَادِهٖ لَخَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ﴿٣١﴾

جو کی ہے وحی ہم نے آپؐ کو، وہ ہے کتاب حق،
سبھی اگلی کتابوں کی بھی یہ تصدیق کرتی ہے۔
خدا بندوں سے اپنے باخبر ہے اور ہر شے دیکھتا ہے وہ (۳۱)

ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ﴿٣٢﴾

بنایا ہم نے ہے وارث کتاب (حق) کا ان لوگوں کو، جو ہیں منتخب بندے،
اور ان میں سے ہیں اپنے آپ پر کچھ ظلم کرتے، کچھ میانہ رو ہیں،
کچھ اللہ کی توفیق سے ہیں نیکیوں میں سب سے آگے،
یہ بڑا ہے فضل (اس کا) (۳۲)

جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۚ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ﴿٣٣﴾

وہ ہمیشہ کے لئے جنت میں ہوں گے،
اور پہنیں گے وہاں سونے کے کنگن اور موتی،
اور وہاں پوشاک ہوگی اُن کی ریشم کی (۳۳)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 561 of 2222

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ۭ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرُۨ ﴿٣٤﴾

کہیں گے وہ، خدا کا شکر ہے، جس نے کیا ہے دور غم ہم سے،
ہمارا رب ہے بیشک بخشنے والا، نہایت قدرداں (۳۴)

الَّذِيْٓ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ لَا يَمَسُّنَا فِيْهَا نَصَبٌ وَّلَا يَمَسُّنَا فِيْهَا لُغُوْبٌ ﴿٣٥﴾

جس نے اتارا ہم کو اپنے فضل سے ایسی جگہ،
ہرگز جہاں تکلیف پہنچے گی نہ کوئی خستگی ہم کو (۳۵)

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ ۭ لَا يُقْضٰى عَلَيْهِمْ فَيَمُوْتُوْا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِيْ كُلَّ كَفُوْرٍ ﴿٣٦﴾

جو ہیں کافر، ہے ان کے واسطے دوزخ کی آتش،
اور نہ آئے گی قضا ان کی، کہ مر جائیں،
نہ دوزخ کا عذاب ان سے کیا جائے گا کم،
ایسی سزا دیتے ہیں ہر کافر کو ہم (۳۶)

وَهُمْ يَصْطَرِخُوْنَ فِيْهَا ۚ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ۭ اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاۗءَكُمُ النَّذِيْرُ ۭ فَذُوْقُوْا فَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ﴿٣٧﴾

وہ لوگ چلائیں گے اس میں،
اے ہمارے رب! ہمیں اس سے نکال،
اچھے کریں گے کام ہم، ایسے نہیں جیسے کیا کرتے تھے پہلے ہم،
(تو یہ ان سے کہا جائے گا)
کیا ہم نے نہ اتنی عمر تم کو دی تھی، جو کرتے نصیحت کو قبول؟
اور پھر تمہارے پاس آئے تھے ڈرانے والے بھی،
اپنے کئے کا اب مزا چکھو،
کوئی ہوتا نہیں ہے ظالموں کا حامی و ناصر (۳۷)

اِنَّ اللّٰهَ عٰلِمُ غَيْبِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿٣٨﴾

یقیناً جاننے والا ہے (اللہ) آسمانوں اور زمین کی سب چھپی چیزوں کا،
بیشک وہ دلوں کے راز بھی ہے جاننے والا (۳۸)

هُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰۗىِٕفَ فِي الْاَرْضِ ۭ فَمَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ۭ وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اِلَّا مَقْتًا ۚ وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ اِلَّا خَسَارًا ﴿٣٩﴾

اسی نے ہی بنایا جانشیں تم کو زمیں پر پہلے لوگوں کا،
کرے گا کفر جو، اس کا اسی پر ہے وبال،
ان کافروں کا کفر ہے (اللہ) کی ناراضی کا باعث،
اور ان کا کفر ان کے اپنے گھاٹے کو بڑھاتا ہے (۳۹)

قُلْ اَرَءَيْتُمْ شُرَكَاۗءَكُمُ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ۚ اَمْ

(اے پیغمبرؐ!) کہیں ان سے، کبھی دیکھو ذرا اپنے شریکوں کو،
کہ (اللہ) کے سوا جن کی عبادت کر رہے ہو تم،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 562 of 2222

اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا فَهُمْ عَلٰى بَيِّنَتٍ مِّنْهُ ۚ بَلْ اِنْ يَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا اِلَّا غُرُوْرًا ۝

ذرا بتلاؤ مجھ کو، اس زمیں کا کون سا حصہ بنایا ہے انہوں نے؟
یا کوئی شرکت ہے ان کی آسمانوں میں؟
یا ہم نے دی کتاب ان کو، کہ یہ اس پر ہوں قائم؟
بلکہ یہ ظالم تو اک دوجے کو دھوکے ہی کا وعدہ دیتے آئے ہیں (۴۰)

اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ ۚ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ۝

یقیناً آسمانوں اور زمیں کو ہے خدا تھامے ہوئے،
تاکہ نہ ہٹ جائیں کہیں اپنی جگہ سے یہ،
اگر ہٹ جائیں، تو اس کے سوا کوئی نہیں پھر تھام سکتا،
وہ نہایت بردبار اور بخشنے والا ہے (۴۱)

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ لَّيَكُوْنُنَّ اَهْدٰى مِنْ اِحْدَى الْاُمَمِ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ مَّا زَادَهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا ۝

ان کفار نے کھائی تھی پکی یہ قسم،
آیا ڈرانے والا اگر کوئی، تو وہ اس کی ہدایت مان لیں گے،
پھر جو ان کے پاس آ پہنچے پیمبر،
ان کی نفرت اور بھی کچھ بڑھ گئی (۴۲)

اِسْتِكْبَارًا فِى الْاَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِ ۚ وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ ۚ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِيْنَ ۚ فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا ۝

ان کے تکبر اور بری چالوں کے باعث،
اور بری چالیں تو ان کے چلنے والوں کو پھنساتی ہیں،
تو کیا یہ لوگ پہلی امتوں کے ساتھ جو دستور تھا اللہ کا، اس کے منتظر ہیں اب؟
مگر اللہ کا جو دستور ہے،
اس میں نہ پائیں گے تغیر اور تبدیلی ذرا بھی آپ (۴۳)

اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ وَكَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَىْءٍ فِى السَّمٰوٰتِ وَلَا فِى الْاَرْضِ ۚ اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا ۝

کیا گھومے نہیں ہیں یہ زمیں پر؟
(اے پیمبر!) دیکھئے انجام ان کا، ان سے جو پہلے ہیں گزرے،
وہ تھے قوت میں کہیں ان سے بھی بڑھ کر،
اور خدا ایسا نہیں ہے، کوئی شے اس کو ہرا دے آسمانوں اور زمیں میں،
وہ نہایت علم والا اور بڑی قدرت کا مالک ہے (۴۴)

وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا مِنْ دَآبَّةٍ

اگر اللہ لوگوں کو پکڑتا (واقعی) اعمال کے باعث،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 563 of 2222

وَلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ بَصِيْرًا ﴿٤٥﴾

تو پھر روئے زمیں پر چھوڑتا مت ایک بھی جاں دار،
لیکن وہ انہیں دیتا ہے مہلت ایک مدت تک،
سو پوری ہوگی جب مدت، تو خود وہ دیکھ لے گا اپنے بندوں کو (۴۵)

سورۂ یٰسین ۳۶

سُوْرَةُ يٰسٓ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰسٓ ﴿١﴾

وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ﴿٢﴾

اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٣﴾

عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٤﴾

تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿٥﴾

لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿٦﴾

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے
یاسین (۱)
قسم قرآنِ پر حکمت کی (۲)
بیشک (اے محمدؐ!) آپؐ ہیں پیغمبروں میں سے (۳)
جو سیدھے راستے پر ہیں (۴)
یہ (قرآنِ کریم) اترا ہے اُس ہستی کی جانب سے،
جو غالب بھی ہے سب پر، مہرباں بھی ہے (۵)
کہ آپؐ اُن بے خبر لوگوں کو فرمائیں (عذابِ سخت سے) آگاہ،
جن کے باپ دادا بھی نہ تھے آگاہ (۶)

لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٧﴾

اکثر ان میں ایسے ہیں، کہ جن پر ہو چکی ہے بات یہ پوری،
کہ وہ ایماں نہیں لائیں گے ہرگز (۷)

اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ﴿٨﴾

اور ان کی گردنوں میں ٹھوڑیوں تک طوق ہم نے ڈال رکھے ہیں،
کہ ان کے سر الٹ کر اور اوپر ہو گئے ہیں (۸)

وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿٩﴾

اور ان کے سامنے اور ان کے پیچھے ہم نے اک دیوار کر دی ہے،
اور ایسا ایک پردہ ڈال رکھا ہے، کہ کچھ بھی دیکھ وہ سکتے نہیں ہرگز (۹)

وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٠﴾

یہ ہے ان کے لئے یکساں، ڈرائیں یا نہ آپؐ اُن کو ڈرائیں،
یہ کبھی ایماں نہ لائیں گے (۱۰)

اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ ۚ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ ﴿١١﴾

ڈرا سکتے ہیں آپؐ اُس کو فقط،
مانے نصیحت اور بن دیکھے ڈرے رحمٰن سے جو،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 564 of 2222

اِنَّا نَحْنُ نُحْیِ الْمَوْتٰی وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ ؕ وَكُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنٰهُ فِیْۤ اِمَامٍ مُّبِیْنٍ ﴿۱۲﴾

آپ اُسے ہی مغفرت اور ایک اچھے اجر کی دیجے بشارت (۱۱)
بالیقیں کرتے ہیں ہم مردوں کو زندہ،
اور ہم اعمال لوگوں کے، جو پہلے کر چکے وہ اور جو باقی ہیں،
ان کو لکھتے جاتے ہیں،
اور ہم نے جمع کر رکھی ہے ہر شے ایک روشن مرتبہ رہبر (کتاب حق) میں (۱۲)

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْیَةِ ۘ اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۳﴾

(اے محبوب!) ایسی ایک بستی کی مثال ان سے بیان کیجیے،
کہ جس میں آئے پیغمبر ہمارے (۱۳)

اِذْ اَرْسَلْنَاۤ اِلَیْهِمُ اثْنَیْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْۤا اِنَّاۤ اِلَیْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ﴿۱۴﴾

ہم نے دو پیغمبروں کو جب وہاں بھیجا،
تو اس بستی کے لوگوں نے انہیں جھٹلا دیا،
ان کی مدد کے واسطے بھیجا جو ہم نے تیسرا (۱۴)
کہنے لگے وہ، ہم تمہارے پاس ہیں بھیجے گئے،

قَالُوْا مَاۤ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ وَمَاۤ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَیْءٍ ۙ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ﴿۱۵﴾

(سن کر یہ) لوگوں نے کہا، تم ہو ہماری ہی طرح انساں،
خدا نے کچھ نہیں نازل کیا، تم جھوٹ کہتے ہو (۱۵)

قَالُوْا رَبُّنَا یَعْلَمُ اِنَّاۤ اِلَیْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۶﴾

کہا پیغمبروں نے، جانتا ہے رب ہمارا،
ہم تمہارے پاس ہی بھیجے گئے ہیں (۱۶)

وَمَا عَلَیْنَاۤ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ﴿۱۷﴾

اور ہمارے تو یہ ذمے ہے کہ پہنچا دیں وضاحت سے (پیام حق) (۱۷)

قَالُوْۤا اِنَّا تَطَیَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَىِٕنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَیَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۸﴾

کہا لوگوں نے، ہم تم کو سمجھتے ہیں بہت منحوس،
باز آئے نہ تم، تو پتھروں سے مار دیں گے ہم تمہیں،
دیں گے سزائے سخت (۱۸)

قَالُوْا طَآىِٕرُكُمْ مَّعَكُمْ ؕ اَىِٕنْ ذُكِّرْتُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿۱۹﴾

پیغمبر یہ بولے، ہے نحوست تو تمہارے ساتھ وابستہ،
سمجھتے ہو نصیحت کو نحوست؟ بڑھ گئے ہو اپنی حد سے تم (۱۹)

وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِیْنَةِ رَجُلٌ یَّسْعٰی قَالَ یٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۲۰﴾

اور آیا شہر کے پرلے سرے سے دوڑتا اک آدمی،
کہنے لگا ان سے، اے لوگو! راہ اپناؤ تم ان پیغمبروں کی (۲۰)

اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا یَسْـَٔلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۱﴾

جو نہیں کچھ بھی طلب کرتے، یہ راہِ حق پہ ہیں (۲۱)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 565 of 2222

وَمَا لِيَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٢٢﴾

اور کیوں نہ اس کی بندگی پھر میں کروں؟
جس نے مجھے پیدا کیا ہے،
اور اسی کی سمت تم سب کو بالآخر لوٹ جانا ہے (٢٢)

ءَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً اِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا وَّلَا يُنْقِذُوْنِ ﴿٢٣﴾

بھلا میں چھوڑ کر اس کو، بناؤں کس لئے معبود اوروں کو؟
کہ اگر (اللہ) کوئی تکلیف پہنچانا مجھے چاہے،
تو ان کی کچھ سفارش کام ہی آئے، نہ وہ مجھ کو بچا پائیں (٢٣)

اِنِّيْٓ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢٤﴾

(اگر ایسا کروں) تو میں یقیناً صاف گمراہی میں پھر ہوں گا (٢٤)

اِنِّيْٓ اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ ﴿٢٥﴾

تمہارے رب پہ میں ایمان لے آیا ہوں،
میری بات سن لو (اور تم بھی مان لو اس کو) (٢٥)

قِيْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ۭ قَالَ يٰلَيْتَ قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ ﴿٢٦﴾

(مگر لوگوں نے اس کو قتل کر ڈالا)،
تو جنت میں ہوا جب حکم جانے کا اسے، کہنے لگا وہ،
کاش میری قوم کو بھی علم ہو جاتا (٢٦)

بِمَا غَفَرَ لِيْ رَبِّيْ وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ ﴿٢٧﴾

کہ میرے رب نے بخشا اور معزز کر دیا مجھ کو (٢٧)

وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰي قَوْمِهٖ مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَاۗءِ وَمَا كُنَّا مُنْزِلِيْنَ ﴿٢٨﴾

پھر اس کے بعد اتارا آسمانوں سے کوئی لشکر نہ اس کی قوم پر ہم نے،
نہ یوں ہم کرنے والے تھے (٢٨)

اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ ﴿٢٩﴾

وہ اک چنگھاڑ تھی ایسی، کہ جس سے رہ گیا بجھ کر چراغِ زندگی ان کا (٢٩)

يٰحَسْرَةً عَلَي الْعِبَادِ ۚ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٣٠﴾

ہے صد افسوس بندوں پر، کہ جب ان میں کوئی آتا ہے پیغمبر،
ہنسی اس کی اڑاتے ہیں (٣٠)

اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٣١﴾

نہیں دیکھا انہوں نے؟
ان سے پہلے کتنی قوموں کو کیا ہے ہم نے غارت،
اور وہ سب لوٹ کر ان کی طرف اب آ نہیں سکتے (٣١)

وَاِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿٣٢﴾

(مگر اک دن) ہماری بارگہ میں،
سب کے سب حاضر کئے جائیں گے وہ (٣٢)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 566 of 2222

وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ ۚ اَحْيَيْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَاْكُلُوْنَ ﴿٣٣﴾

ان کے لئے مردہ زمیں ہے اک نشانی،
جس کو زندہ کر دیا (پانی سے) ہم نے،
اور اناج اس سے اگایا، جس کو یہ کھاتے ہیں (۳۳)

وَجَعَلْنَا فِيْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ ﴿٣٤﴾

اس میں کر دئے پیدا کھجور، انگور کے باغات،
چشمے بھی کئے جاری (۳۴)

لِيَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ ۙ وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ ۭ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٣٥﴾

کہ ان باغوں کے پھل کھائیں یہ،
اور جب ان کے ہاتھوں نے نہیں ان کو بنایا،
شکر کیوں اس کا ادا کرتے نہیں پھر؟ (۳۵)

سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٦﴾

ذات ہے ہر عیب سے وہ پاک،
جس نے خلق فرمائے ہر ایسی چیز کے جوڑے، جو اگتی ہے زمیں سے،
اور خود ان کے اور ان چیزوں کے جوڑے، علم بھی رکھتے نہیں جن کا وہ (۳۶)

وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ ۚ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ ﴿٣٧﴾

رات ان کے لئے ہے اک نشانی،
جس سے دن ہم کھینچ لیتے ہیں،
تو یکدم وہ اندھیرے میں چلے جاتے ہیں (۳۷)

وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ۭ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿٣٨﴾

اور سورج، کہ اس کے واسطے اک راستہ ہے،
وہ اسی پر چلتا رہتا ہے، مقرر کر دیا ہے جس کو اللہ نے،
جو سب کچھ جاننے والا ہے اور ہے صاحبِ عزت (۳۸)

وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ﴿٣٩﴾

مقرر کی ہیں ہم نے چاند کی بھی منزلیں، حتیٰ کہ رہ جاتا ہے گھٹ کر وہ،
کھجوروں کے درختوں کی پرانی شاخ کی صورت (۳۹)

لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ۭ وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ﴿٤٠﴾

نہ سورج کی مجال ایسی کہ پکڑے چاند کو جا کر،
نہ رات ایسی کہ آگے دن سے بڑھ جائے،
یہ سب کے سب مداروں میں ہیں اپنے تیرتے پھرتے (۴۰)

وَاٰيَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿٤١﴾

نشانی ایک (یہ بھی) ہے کہ ان کی نسل کو ہم نے بھری کشتی میں لادا (۴۱)

وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا يَرْكَبُوْنَ ﴿٤٢﴾

اور اس جیسی بہت سی اور چیزوں کو کیا پیدا،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 567 of 2222

وَاِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيْخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنْقَذُوْنَ ﴿٤٣﴾

کہ جو اُن کی سواری ہیں (۴۲)
اگر چاہیں تو ہم ان کو ڈبو دیں، تب کوئی فریاد رس ہوگا نہ ان کا،
اور نہ ہرگز وہ بچائے جاسکیں گے پھر (۴۳)

اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ﴿٤٤﴾

مگر رحمت ہماری ہے (لگاتی ہے انہیں جو پار)،
اور دیتی ہے موقع زندگی کا ایک مدت تک (۴۴)

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿٤٥﴾

کہا جاتا ہے جب ان سے، بچو تم (اس عذاب سخت سے)،
جو ہے تمہارے سامنے بھی اور پیچھے بھی، کہ تم پر رحم نازل ہو (۴۵)

وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ﴿٤٦﴾

(تو یہ پروا نہیں کرتے، اور ان کا حال یہ ہے)،
ان کے پاس آتی ہے جب کوئی نشانی ان کے رب کی،
بے رخی سے کام لیتے ہیں (۴۶)

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗٓ ۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٤٧﴾

کہا جائے اگر ان سے، کرو کچھ خرچ اس سے، جو دیا ہے تم کو اللہ نے،
تو کافر مومنوں سے پھر یہ کہتے ہیں،
کہ اس کو کیوں کھلائیں ہم؟ جسے گر چاہتا اللہ تو خود ہی کھلا دیتا،
ہو تم تو صاف گمراہی میں (۴۷)

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٤٨﴾

یہ کہتے ہیں، گر سچے ہو تم،
پورا (قیامت کا) یہ وعدہ کب تلک ہوگا؟ (۴۸)

مَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ ﴿٤٩﴾

یہ ایسی چیخ کے ہیں منتظر، جو آن پکڑے گی انہیں،
آپس میں جب ہوں گے جھگڑتے یہ (۴۹)

فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ تَوْصِيَةً وَّلَآ اِلٰٓى اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿٥٠﴾

نہ اس دم یہ وصیت کر سکیں گے اور نہ گھر کو جاسکیں گے (۵۰)

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ﴿٥١﴾

صور پھنکتے ہی،
سبھی قبروں سے (باہر) اپنے رب کی سمت دوڑیں گے (۵۱)

قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ۜ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿٥٢﴾

کہیں گے، ہائے! کس نے خوابگاہوں سے ہمیں اپنی اٹھا ڈالا؟
یہی ہے جس کا وعدہ رب کی جانب سے تھا،
اور پیغمبروں نے بھی کہا تھا سچ (۵۲)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 568 of 2222

اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿۵۳﴾	یہ اک چنگھاڑ ہوگی، اور یکدم سب ہمارے سامنے ہو جائیں گے حاضر (۵۳)
فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۴﴾	نہ اس دن ظلم (ذرہ بھر) کسی بھی شخص پر ہوگا، اور ان کاموں کا جو (دنیا میں) تم کرتے تھے، ویسا ہی تمہیں بدلہ ملے گا (۵۴)
اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ﴿۵۵﴾	بالیقیں عیش وطرب کے مشغلوں میں ہوں گے سارے جنتی اس دن (۵۵)
هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ﴿۵۶﴾	وہ اپنی بیویوں کے ساتھ ٹھنڈی چھاؤں میں مسند نشیں ہوں گے (۵۶)
لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ﴿۵۷﴾	وہاں ان کے لئے ہوں گے (کئی اقسام کے) میوے، علاوہ اس کے جو بھی چاہیں گے، موجود وہ ہوگا (۵۷)
سَلٰمٌ ۚ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ﴿۵۸﴾	سلام ان کو کہا جائے گا ان کے مہرباں رب کی طرف سے (۵۸)
وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۵۹﴾	(اور اک آواز آئے گی) گنہگارو! الگ ہو جاؤ تم سب آج (۵۹)
اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْۤ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۶۰﴾	اے اولادِ آدم! کیا نہیں میں نے کہا تھا تم سے؟ مت شیطان کی تم پیروی کرنا، کہ وہ دشمن صریحا ہے تمہارا (۶۰)
وَّاَنِ اعْبُدُوْنِيْ ۚ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۶۱﴾	اور عبادت میری ہی کرنا، کہ سیدھا راستہ یہ ہے (۶۱)
وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا ۫ اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۲﴾	بہت لوگوں کو بہکایا ہے شیطاں نے، تو کیا اتنی نہیں ہے عقل تم میں؟ (۶۲)
هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۶۳﴾	یہ ہے وہ دوزخ، کہ جس کا تم سے وعدہ تھا (۶۳)
اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۶۴﴾	چلے جاؤ تم اس میں آج، تا کہ کفر کا تم کو ملے بدلہ (۶۴)
اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰۤى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَاۤ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۶۵﴾	لگا دیں گے ہم اس دن اُن کے منہ پہ مہر، اور بولیں گے ان کے ہاتھ ہم سے، اور گواہی دیں گے پاؤں ایسے کاموں کی، جو وہ کرتے تھے (دنیا میں) (۶۵)
وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰۤى اَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ ﴿۶۶﴾	اگر ہم چاہتے بے نور آنکھیں ان کی کر دیتے، تو یہ رستے کی جانب دوڑتے پھرتے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 569 of 2222

مگر کیسے نظر آتا انہیں؟ (٦٦)

وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٦٧﴾

ہم چاہتے تو ان کی جگہوں پر ہی ان کی صورتوں کو مسخ کر دیتے، نہ جا سکتے وہ آگے اور نہ پیچھے لوٹ سکتے وہ (٦٧)

وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ ۭ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ ﴿٦٨﴾

جسے دیتے ہیں لمبی عمر ہم، پیدائشی حالت کی جانب پھیر دیتے ہیں اُسے اُلٹا، تو کیا یہ دیکھ کر بھی عقل سے لیتے نہیں کچھ کام؟ (٦٨)

وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿٦٩﴾

ہم نے شاعری اپنے پیمبرؐ کو نہ سکھائی ہے، نہ یہ ہے اُن کے شایاں ہی، (کیا ہے ان پہ جو نازل) فقط ہے یہ نصیحت، اور ہے یہ صاف قرآں (٦٩)

لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿٧٠﴾

تا کہ ہر ذی روح کو آگاہ یہ کر دے، اور اک حجت ہو قائم کافروں پر (٧٠)

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ﴿٧١﴾

کیا نہیں یہ دیکھتے؟ ہم نے بنائے اپنے ہاتھوں سے ہیں چوپائے، یہ مالک بن گئے جن کے (٧١)

وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا يَاْكُلُوْنَ ﴿٧٢﴾

بنایا ہم نے چوپایوں کو ان کا تابع فرماں، کہ ان میں کچھ تو ہیں ان کی سواری، اور کچھ کو یہ ہیں کھاتے (٧٢)

وَلَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ۭ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٧٣﴾

فائدے ہیں اور بھی ان میں بہت سے، اور ہیں پینے کی چیزیں بھی، تو کیا پھر بھی نہ شکر اس کا کریں گے یہ؟ (٧٣)

وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿٧٤﴾

خدا کو چھوڑ کر معبود اوروں کو بنایا ہے انہوں نے، تا کہ ان کی ہو مدد (٧٤)

لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ﴿٧٥﴾

حالانکہ وہ ان کی مدد کر ہی نہیں سکتے، مگر پھر بھی یہ ان کے لشکری ہیں، اور کیے جائیں گے روزِ حشر یہ حاضر (٧٥)

فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿٧٦﴾

(اے پیغمبرؐ!) نہ ہوں غمناک آپؐ ان کی کسی بھی بات سے ہرگز، ہمیں معلوم ہے پوشیدہ و ظاہر جو یہ کرتے ہیں (٧٦)

اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ

کیا انسان نے دیکھا نہیں؟

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 570 of 2222

مُّبِيْنٌ ﴿٧٧﴾

ہم نے کیا تخلیق نطفے سے اُسے،
پھر بن گیا وہ صاف جھگڑالو (۷۷)

وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ ۭ قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ ﴿٧٨﴾

مثالیں ہم پہ ہی کرنے لگا چپاں، بھلا بیٹھا وہ پیدائش کو اپنی،
اور لگا کہنے، کہ مردہ ہڈیوں کو کون کر سکتا ہے زندہ؟ (۷۸)

قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۭ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمٌ ﴿٧٩﴾

آپ کہہ دیجے،
وہی زندہ کرے گا، جس نے پہلی بار انہیں پیدا کیا،
وہ جانتا ہے ہر طرح کا خلق فرمانا (۷۹)

الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ﴿٨٠﴾

تمہارے واسطے جس نے درختِ سبز سے پیدا کی چنگاری،
کہ سلگاتے ہو جس سے آگ (۸۰)

اَوَلَيْسَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓي اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ۭ بَلٰي وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿٨١﴾

جس نے آسمانوں اور زمیں کو خلق فرمایا،
نہیں قادر بھلا اس پر؟ کہ ان جیسے کرے پیدا،
یقیناً ہے وہ قادر،
اور وہی سب سے بڑا خالق بھی ہے اور علم والا بھی (۸۱)

اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْـــًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿٨٢﴾

(یہ اس کی شان ہے بیشک) کسی شے کا ارادہ جب وہ کرتا ہے،
تو یہ کہتا ہے ہو جا، اور وہ ہو جاتی ہے (۸۲)

فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٨٣﴾

وہ ہے پاک (ہر اک عیب سے)،
جس کے ہے ہاتھوں میں ہر اک شے کی حکومت،
اور اسی کی سمت (اک دن) لوٹ کر جانا ہے تم سب کو (۸۳)

سورۂ صافات ٣٧

سُوْرَةُ الصّٰفّٰتِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّاِحْدٰى وَثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ﴿١﴾

قسم صف باندھنے والے (فرشتوں) کی (۱)

فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ﴿٢﴾

پھر ان کی، جو جھڑک کر ڈانٹنے والے ہیں (۲)

فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ﴿٣﴾

پھر ان کی، جو قرآں پڑھنے والے ہیں (۳)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 571 of 2222

إِنَّ إِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ۝٤

کہ تم سب کا ہے بیشک ایک ہی معبود (۴)

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ۝٥

وہ رب ہے زمین اور آسمانوں کا، اور ان کے درمیاں جو کچھ ہے، ان کا،
اور سارے مشرقوں کا رب (۵)

إِنَّا زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِزِينَةٍ الْكَوَاكِبِ ۝٦

کیا ہے آسماں آراستہ ہم نے ستاروں سے (۶)

وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطَانٍ مَّارِدٍ ۝٧

کیا محفوظ ہر شیطانِ سرکش سے اسے (۷)

لَّا يَسَّمَّعُونَ إِلَى الْمَلَإِ الْأَعْلَىٰ وَيُقْذَفُونَ مِن كُلِّ
جَانِبٍ ۝٨

تا کہ نہ سن پائیں کبھی وہ عالمِ بالا کی باتوں کو،
اور ان پر ہر طرف سے مار پڑتی ہے بھگانے کے لئے،
اور ان کی خاطر اک عذاب دائمی ہے (۸-۹)

دُحُورًا وَلَهُمْ عَذَابٌ وَاصِبٌ ۝٩

اور ان میں سے اگر کوئی ذرا سی بات اچک کر بھاگنا چاہے،
تو پیچھے اس کے لگ جاتا ہے اک بھڑکا ہوا شعلہ (۱۰)

إِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝١٠

(اے پیغمبر!) ذرا پوچھیں تو ان لوگوں سے، پیدائش ہے مشکل ان کی،
یا ہم نے جنہیں (ان کے علاوہ) خلق فرمایا ہے، اُن کی؟
اور انہیں اک لیسلی مٹی سے ہے پیدا کیا ہم نے (۱۱)

فَاسْتَفْتِهِمْ أَهُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَم مَّنْ خَلَقْنَا ۚ إِنَّا خَلَقْنَاهُم
مِّن طِينٍ لَّازِبٍ ۝١١

تعجب آپ کو انکار پر ان کے ہے، لیکن یہ اڑاتے ہیں مذاق (۱۲)
اور جب نصیحت ان کو کی جاتی ہے، یہ کب مانتے ہیں؟ (۱۳)
دیکھتے ہیں معجزہ کوئی، تو یہ اس کا اڑاتے ہیں تمسخر (۱۴)
اور کہتے ہیں، کھلا جادو ہے یہ (۱۵)

بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُونَ ۝١٢

وَإِذَا ذُكِّرُوا لَا يَذْكُرُونَ ۝١٣

وَإِذَا رَأَوْا آيَةً يَسْتَسْخِرُونَ ۝١٤

وَقَالُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ۝١٥

جب مر کے ہو جائیں گے مٹی ہم،
دوبارہ کیا اٹھائے جائیں گے (قبروں سے) ہم؟ (۱۶)
اور باپ دادا بھی ہمارے؟ (۱۷)
آپ کہہ دیجئے کہ ہاں، (اللہ کے آگے) ہو تم مجبور اور بے بس (۱۸)
(قیامت کیا ہے؟) اک آواز ہوگی زور کی،
اور پھر یکا یک یہ لگیں گے دیکھنے (۱۹)
اور یہ کہیں گے، ہائے کم بختی ہماری! ہے یہی روزِ قیامت (۲۰)

أَإِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ۝١٦

أَوَآبَاؤُنَا الْأَوَّلُونَ ۝١٧

قُلْ نَعَمْ وَأَنتُمْ دَاخِرُونَ ۝١٨

فَإِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ فَإِذَا هُمْ يَنظُرُونَ ۝١٩

وَقَالُوا يَا وَيْلَنَا هَٰذَا يَوْمُ الدِّينِ ۝٢٠

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 572 of 2222

هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿٢١﴾

(اور جواب آئے گا) یہ ہے فیصلے کا دن، جسے جھٹلا رہے تھے تم (۲۱)

اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ﴿٢٢﴾

(فرشتوں کو یہ ہوگا حکم)
سارے ظالموں اور ان کے سارے ساتھیوں کو،

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاهْدُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ ﴿٢٣﴾

اور جن کی یہ کیا کرتے تھے پوجا ایک (اللہ) کے سوا،
ان کو کر دیکھا، اور ان سب کو دکھاؤ راہ دوزخ کی (۲۲۔۲۳)

وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ ﴿٢٤﴾

انہیں ٹھہراؤ، ان سے پوچھنا ہے (۲۴)

مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ ﴿٢٥﴾

کیا ہوا تم کو؟ مدد کرتے نہیں اک دوسرے کی تم (۲۵)

بَلْ هُمُ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ ﴿٢٦﴾

مگر ہوں گے یہ اس دن سب کے سب گردن جھکائے (۲۶)

وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿٢٧﴾

اور اک دوجے کو دیکھیں گے، تو پوچھیں گے (شیاطین سے یہ) (۲۷)

قَالُوْٓا اِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْيَمِيْنِ ﴿٢٨﴾

کیا تم ہی ہمارے پاس دائیں رخ سے آتے تھے؟ (۲۸)

قَالُوْا بَلْ لَّمْ تَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿٢٩﴾

کہیں گے وہ، ہمیں معلوم کیا؟ تم ہی نہ تھے ایمان والے خود (۲۹)

وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طٰغِيْنَ ﴿٣٠﴾

ہمارا زور کچھ تم پر نہ تھا، بلکہ تھے خود تم لوگ ہی سرکش (۳۰)

فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَا اِنَّا لَذَآئِقُوْنَ ﴿٣١﴾

بالآخر بات اب ہو کر رہی پوری ہمارے رب کی ہم پر،
ہم چکھیں گے اب عذاب سخت (۳۱)

فَاَغْوَيْنٰكُمْ اِنَّا كُنَّا غٰوِيْنَ ﴿٣٢﴾

گر ہم نے تمہیں گمرہ کیا، خود ہم بھی تھے گمرہ (۳۲)

فَاِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ فِى الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿٣٣﴾

غرض ہوں گے وہ اس دن سب عذاب سخت میں شامل (۳۳)

اِنَّا كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ﴿٣٤﴾

کیا کرتے ہیں ہم ایسے ہی سارے مجرموں کے ساتھ (۳۴)

اِنَّهُمْ كَانُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٣٥﴾

یہ وہ ہیں، کہ جب ان سے کہا جاتا تھا، (اللہ) کے سوا کوئی نہیں معبود،
تو (الٹا) اکڑتے تھے (۳۵)

وَيَقُوْلُوْنَ اَئِنَّا لَتَارِكُوْٓا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ﴿٣٦﴾

وہ کہتے تھے،
بھلا ہم اپنے معبودوں کو اک دیوانے شاعر کیلئے چھوڑیں؟ (۳۶)

بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٣٧﴾

مگر (ایسا نہیں ہرگز) وہ حق کے ساتھ آئے ہیں،
اور اگلے سب رسولوں کی بھی وہ تصدیق کرتے ہیں (۳۷)

اِنَّكُمْ لَذَآئِقُوا الْعَذَابِ الْاَلِيْمِ ﴿٣٨﴾

یقیناً تم مزا چکھو گے سارے اک عذاب سخت کا (۳۸)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 573 of 2222

وَمَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٣٩﴾
بدلہ دیا جائے گا تم کو اس کا، جو کرتے تھے (دنیا میں) (۳۹)

اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿٤٠﴾
مگر جو ہیں خدا کے بندگانِ خاص (۴۰)

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿٤١﴾
ان کے واسطے روزی مقرر ہے کئی اقسام کے میووں کی صورت میں،

فَوَاكِهُ ۚ وَهُمْ مُّكْرَمُوْنَ ﴿٤٢﴾ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿٤٣﴾
اور عزت سے رہیں گے نعمتوں سے پُر وہ جنت میں (۴۱-۴۲-۴۳)

عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿٤٤﴾
وہ بیٹھے روبرو اک دوسرے کے ہوں گے تختوں پر (۴۴)

يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴿٤٥﴾
چلایا جائے گا چشموں سے بھر کر دورِ جام ان میں،

بَيْضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿٤٦﴾
چمکتی اس شراب ناب کا،
جو پینے والوں کے لئے لذت سے پُر ہوگی (۴۵-۴۶)

لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ ﴿٤٧﴾
نہ اس سے دردِ سر ہوگا، نہ وہ پینے سے بہکیں گے (۴۷)

وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ ﴿٤٨﴾
اور ان کے پاس ہوں گی خوبصورت عورتیں،

كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿٤٩﴾
نیچی نگاہ والی، کشادہ چشم اور گوری،
کہ جیسے ہوں چھپے انڈے شترمرغوں کے (۴۸-۴۹)

فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿٥٠﴾
جب دیکھیں گے اک دوجے کو،
آپس میں کریں گے گفتگو وہ (۵۰)

قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ اِنِّيْ كَانَ لِيْ قَرِيْنٌ ﴿٥١﴾
اک کہے گا، میرا اک ساتھی تھا، جو کہتا تھا،

يَّقُوْلُ اَئِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ ﴿٥٢﴾
کیا تجھ کو یقین ہے روزِ محشر کا؟ (۵۱-۵۲)

ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَدِيْنُوْنَ ﴿٥٣﴾
بھلا ہم مر کے خاک اور ہڈیاں ہو جائیں گے جب،
کیا دوبارہ کر کے پھر زندہ دیا جائے گا ان اعمال کا بدلہ؟
جو ہم کرتے رہے تھے (۵۳)

قَالَ هَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ ﴿٥٤﴾
اور کہے گا (ان سے پھر وہ) چاہتے ہو دیکھنا اس کو، تو دیکھو جھانک کر (۵۴)

فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِيْ سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ﴿٥٥﴾
اور جھانکتے ہی اس کو وہ دیکھے گا بیچوں بیچ دوزخ کے (۵۵)

قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِيْنِ ﴿٥٦﴾
کہے گا پھر (اسے) واللہ! تو مجھ کو بھی (یوں) برباد کر دیتا (۵۶)

وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ﴿٥٧﴾
اگر ہوتا نہ احساں میرے رب کا، میں بھی آج ان میں سے ہوتا،
جو جہنم میں ہیں حاضر (۵۷)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 574 of 2222

اَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِيْنَ ۝
اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ۝
اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝
لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ۝
اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ۝
اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ ۝
اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْٓ اَصْلِ الْجَحِيْمِ ۝
طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ ۝
فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ۝
ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ ۝
ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاِلَى الْجَحِيْمِ ۝
اِنَّهُمْ اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ ضَآلِّيْنَ ۝
فَهُمْ عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ يُهْرَعُوْنَ ۝
وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝
وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ۝
فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝
اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۝
وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ۝

وَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ۝
وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِيْنَ ۝
وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝
سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ ۝
اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝

کیا نہیں یہ سچ؟ کہ آئندہ ہمیں مرنا نہیں، مرنا جو پہلی بار تھا، سو مر چکے،
ہوگا نہ ہم کو اب عذاب آخرت کوئی (۵۸-۵۹)
یقیناً یہ بڑی اک کامیابی ہے (۶۰)
اور ایسی کامیابی کے لئے اعمال کرنے چاہئیں اعمال والوں کو (۶۱)
یہ مہمانی ہے اچھی یا وہ تھوہر کا درخت؟ (۶۲)
اس کو بنایا آزمائش ظالموں کے واسطے ہم نے (۶۳)
شجر یہ وہ ہے، جو دوزخ کی جڑ میں سے نکلتا ہے (۶۴)
اور اس کے پھل بھی ہیں سانپوں کے پھن جیسے (۶۵)
(جو ہیں اہل جہنم) وہ بھریں گے پیٹ اسی سے (۶۶)
اور دیا جائے گا پینے کو انہیں بس کھولتا پانی (۶۷)
وہ پھر لوٹیں گے دوزخ کی طرف (۶۸)
دراصل جب اجداد کو بہکا ہوا پایا،
تو وہ بھی ان کے نقش پا پہ سب دوڑے گئے (۶۹-۷۰)
گمرہ کئی ان سے بھی پہلے ہو چکے تھے (۷۱)
حالانکہ بھیجے (عذاب سخت سے) ان کو ڈرانے والے پیغمبر کئی ہم نے (۷۲)
سوا اللہ کے ان بندوں کے جو تھے برگزیدہ،
کیا ہوا انجام دیکھیں ایسے لوگوں کا؟ (۷۳-۷۴)
پکارا نوح نے ہم کو،
تو دیکھیں کیسے اچھے تھے دعائیں سننے والے ہم (۷۵)
مصیبت سے بچایا ہم نے ان کو، اور ان کے اہل خانہ کو،
اور ان کی نسل کو قائم رکھا (۷۶-۷۷)
اور ان کے ذکر خیر کو آئندہ لوگوں میں رکھا باقی (۷۸)
ہو ذات نوح پر سارے جہانوں میں سلام (۷۹)
اور نیک لوگوں کو جزا دیتے ہیں ہم ایسے ہی (۸۰)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 575 of 2222

اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨١﴾
بیشک وہ ہمارے صاحب ایمان بندے تھے (٨١)

ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿٨٢﴾
اور ہم نے غرق کر ڈالا وہیں پھر دوسرے لوگوں کو (٨٢)

وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ ﴿٨٣﴾
ابراہیم بھی تو پیروکار نوح تھے (٨٣)

اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿٨٤﴾
جب اپنے رب کے پاس آئے وہ لیے قلب سلیم اپنا (٨٤)

اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ ﴿٨٥﴾
وہ یوں کہنے لگے (منہ بولے) اپنے باپ آذر اور اپنی قوم سے،
کیا ہیں یہ جن کو پوجتے ہو تم؟ (٨٥)

اَئِفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ تُرِيْدُوْنَ ﴿٨٦﴾
خدا کو چھوڑ کر،
دل سے گھڑے ان جھوٹے معبودوں کو کیوں تم چاہتے ہو؟ (٨٦)

فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٨٧﴾
(یہ تو بتلاؤ) کہ رب العالمین کو کیا سمجھتے ہو؟ (٨٧)

فَنَظَرَ نَظْرَةً فِى النُّجُوْمِ ﴿٨٨﴾
(جو چلنے کو کہا میلے میں ان لوگوں نے)
ابراہیم نے دیکھا ستاروں کی طرف اک بار (٨٨)

فَقَالَ اِنِّىْ سَقِيْمٌ ﴿٨٩﴾
اور کہنے لگے، ناساز ہے میری طبیعت (٨٩)

فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِيْنَ ﴿٩٠﴾
وہ گئے جب چھوڑ کر ان کو (٩٠)

فَرَاغَ اِلٰٓى اٰلِهَتِهِمْ فَقَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿٩١﴾
تو ابراہیم آئے ان کے معبودوں کے پاس اور ان سے یہ کہنے لگے،
کھاتے نہیں کیوں تم؟ (٩١)

مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ ﴿٩٢﴾
تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ بات تک کرتے نہیں ہو (٩٢)

فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًا بِالْيَمِيْنِ ﴿٩٣﴾
اور پھر بھرپور ہاتھوں سے انہیں وہ مارنے کو پل پڑے ان پر (٩٣)

فَاَقْبَلُوْٓا اِلَيْهِ يَزِفُّوْنَ ﴿٩٤﴾
(پھر ان کی قوم کے) سب لوگ جب دوڑے ہوئے ان کی طرف آئے (٩٤)

قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ ﴿٩٥﴾
تو وہ کہنے لگے ان سے،
انہیں تم پوجتے ہو، جن کو تم خود ہی بناتے ہو (٩٥)

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٦﴾
تمہیں بھی اور بناتے ہو جنہیں تم، ساری چیزوں کو ہے اللہ نے کیا پیدا (٩٦)

قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ بُنْيَانًا فَاَلْقُوْهُ فِى الْجَحِيْمِ ﴿٩٧﴾
(یہ سن کر) وہ لگے آپس میں یہ کہنے،
جلاؤ اک الاؤ اور اسے پھینکو بھڑکتی آگ کے شعلوں میں (٩٧)

فَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِيْنَ ﴿٩٨﴾
ان سے چال چلنے کا ارادہ کر رہے تھے وہ،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 576 of 2222

وَقَالَ اِنِّیْ ذَاهِبٌ اِلٰی رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ ﴿۹۹﴾

تو ہم نے کر دیا ان کو ذلیل و پست (۹۸)
ابراہیمؑ پھر کہنے لگے جاتا ہوں اپنے رب کی جانب مَیں،
وہی میری کرے گا رہنمائی (۹۹)

رَبِّ هَبْ لِیْ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۰۰﴾

(اور دُعا کی پھر) اے میرے رب! عطا کر مجھ کو نیک اولاد (۱۰۰)

فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِیْمٍ ﴿۱۰۱﴾

ہم نے دی بشارت اک حلیم الطبع لڑکے (یعنی اسمٰعیلؑ) کی ان کو (۱۰۱)

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْیَ قَالَ یٰبُنَیَّ اِنِّیْٓ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْٓ
اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی قَالَ یٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ
سَتَجِدُنِیْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۰۲﴾

لگا وہ چلنے پھرنے ساتھ اُن کے جب، تو ابراہیمؑ نے اس سے کہا،
بیٹا! یہ مَیں نے خواب میں دیکھا ہے، تجھ کو ذبح کرتا ہوں،
بتا کیا رائے ہے تیری؟
کہا بیٹے نے، بابا جان! کیجے جو ہوا ہے حکم،
اللہ نے جو چاہا، آپ پائیں گے مجھے صابر (۱۰۲)

فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِیْنِ ﴿۱۰۳﴾

کیا تسلیم حکم اللہ کا دونوں نے (اپنے دل سے)،
آخر باپ نے ماتھے کے بل بیٹے کو اپنے جب لٹا ڈالا (۱۰۳)

وَنَادَیْنٰهُ اَنْ یّٰٓاِبْرٰهِیْمُ ﴿۱۰۴﴾
قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْیَا اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۰۵﴾
اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِیْنُ ﴿۱۰۶﴾

تو اس کو دیکھ کر ہم نے صدا یہ دی، اے ابراہیمؑ! تم نے کر دکھایا خواب کو سچا،
جو نیکی کرنے والے ہیں، انہیں ہم یوں ہی بدلے خیر دیتے ہیں (۱۰۴-۱۰۵)
یقیناً یہ کھلی تھی آزمائش (۱۰۶)

وَفَدَیْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ ﴿۱۰۷﴾

اور (اسمٰعیلؑ کے) فدیے میں ہم نے ایک قربانی بڑی رکھ دی (۱۰۷)

وَتَرَكْنَا عَلَیْهِ فِی الْاٰخِرِیْنَ ﴿۱۰۸﴾

اور ان کا ذکرِ خیر آئندہ لوگوں میں رکھا باقی (۱۰۸)

سَلٰمٌ عَلٰٓی اِبْرٰهِیْمَ ﴿۱۰۹﴾

ہو ابراہیمؑ (کی ذاتِ مقدس) پر سلام (۱۰۹)

كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۱۰﴾

اور نیک لوگوں کو جزا دیتے ہیں ہم ایسے ہی (۱۱۰)

اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۱۱﴾

بیشک وہ ہمارے صاحبِ ایمان بندے تھے (۱۱۱)

وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِیًّا مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۱۲﴾

بشارت دی انہیں اسحٰقؑ کی ہم نے، جو پیغمبر تھے نیک اطوار (۱۱۲)

وَبٰرَكْنَا عَلَیْهِ وَعَلٰٓی اِسْحٰقَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَّظَالِمٌ
لِّنَفْسِهٖ مُبِیْنٌ ﴿۱۱۳﴾

ہم نے برکتیں اسحٰقؑ و ابراہیمؑ کو بخشیں،
اور ان کی نسل میں کچھ نیک ہیں،
اور کچھ صریحاً ظلم اپنے آپ پر ہیں کرنے والے (۱۱۳)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 577 of 2222

وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿١١٤﴾
اور کیا احسان ہم نے موسیٰ و ہارون پر (۱۱۴)

وَنَجَّيْنٰهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿١١٥﴾
اور دی نجات ان کو اور ان کی قوم کو کرب و مصیبت سے (۱۱۵)

وَنَصَرْنٰهُمْ فَكَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿١١٦﴾
مدد کی ہم نے، تو غالب رہے وہ (۱۱۶)

وَاٰتَيْنٰهُمَا الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِيْنَ ﴿١١٧﴾
اور عطا کی ہم نے اک روشن کتاب ان کو (۱۱۷)

وَهَدَيْنٰهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿١١٨﴾
اور ان کو دی ہدایت سیدھے رستے کی (۱۱۸)

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿١١٩﴾
اور ان کا ذکرِ خیر آئندہ لوگوں میں رکھا باقی (۱۱۹)

سَلٰمٌ عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿١٢٠﴾
ہو موسیٰ اور ہارون پر سلام (۱۲۰)

اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٢١﴾
اور نیک لوگوں کو جزا دیتے ہیں ہم ایسے ہی (۱۲۱)

اِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٢٢﴾
بیشک وہ ہمارے صاحبِ ایمان بندے تھے (۱۲۲)

وَاِنَّ اِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٢٣﴾
یقیناً تھے رسولوں میں سے الیاسؑ (۱۲۳)

اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٢٤﴾
اور انہوں نے قوم سے اپنی کہا،
اللہ سے کیوں ڈرتے نہیں؟ (۱۲۴)

اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ ﴿١٢٥﴾
جو بہترین خالق ہے اس کو چھوڑ کر، کیوں پوجتے ہو بعل کو؟ (۱۲۵)

اَللّٰهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٢٦﴾
اللہ تمہارا اور تمہارے باپ دادا کا ہے رب (۱۲۶)

فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿١٢٧﴾
لیکن انہوں نے ان کو جھٹلایا،
سزا کے واسطے حاضر کئے جائیں گے وہ سارے (۱۲۷)

اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿١٢٨﴾
سوا اللہ کے ان بندوں کے، جو تھے برگزیدہ (۱۲۸)

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿١٢٩﴾
اور ہم نے ان کے ذکرِ خیر کو آئندہ لوگوں میں رکھا باقی (۱۲۹)

سَلٰمٌ عَلٰٓى اِلْ يَاسِيْنَ ﴿١٣٠﴾
سلام الیاسؑ پر (۱۳۰)

اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٣١﴾
اور نیک لوگوں کو جزا دیتے ہیں ہم ایسے ہی (۱۳۱)

اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٣٢﴾
بیشک وہ ہمارے صاحبِ ایمان بندے تھے (۱۳۲)

وَاِنَّ لُوْطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٣٣﴾
یقیناً لوطؑ تھے پیغمبروں میں سے (۱۳۳)

اِذْ نَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٣٤﴾
انہیں اور ان کے گھر والوں کو دی ہم نے نجات (۱۳۴)

اِلَّا عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ ﴿١٣٥﴾
اس ایک بڑھیا کے سوا، جو رہ گئی پیچھے (۱۳۵)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 578 of 2222

ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿١٣٦﴾
پھر اوروں کو کیا ہم نے ہلاک (۱۳۶)

وَاِنَّكُمْ لَتَمُرُّوْنَ عَلَيْهِمْ مُّصْبِحِيْنَ ﴿١٣٧﴾
اور تم تو صبح و شام ان کی بستیوں میں سے گزرتے ہو،

وَبِالَّيْلِ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿١٣٨﴾
مگر پھر بھی نہیں سمجھے (۱۳۷_۱۳۸)

وَاِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٣٩﴾
یقیناً تھے رسولوں میں سے یونس بھی (۱۳۹)

اِذْ اَبَقَ اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿١٤٠﴾
وہ پہنچے بھاگ کر کشتی کی جانب (۱۴۰)

فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ ﴿١٤١﴾
اور جب ڈالا گیا قرعہ، تو اس میں مات کھا بیٹھے (۱۴۱)

فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِيْمٌ ﴿١٤٢﴾
لیا مچھلی نے ان کو جب نگل، تو وہ ملامت کر رہے تھے خود کو (۱۴۲)

فَلَوْلَاۤ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ﴿١٤٣﴾
گر ہوتے نہ وہ تسبیح خوانوں میں،

لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖۤ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿١٤٤﴾
تو روزِ حشر تک پھر بطنِ ماہی میں ہی رہتے (۱۴۳_۱۴۴)

فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ سَقِيْمٌ ﴿١٤٥﴾
اور انہیں جب ہم کھلے میدان میں لائے، تو وہ لاغر تھے (۱۴۵)

وَاَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ ﴿١٤٦﴾
پھر ہم نے اگایا ان پہ پودا بیل دار (۱۴۶)

وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ ﴿١٤٧﴾
اور لاکھ سے بھی کچھ زیادہ ان کو لوگوں کی طرف بھیجا (۱۴۷)

فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ﴿١٤٨﴾
تو وہ ایمان لے آئے،

فَاسْتَفْتِهِمْ اَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ وَلَهُمُ الْبَنُوْنَ ﴿١٤٩﴾
اور ہم نے ایک مدت تک انہیں آرام سے رکھا (۱۴۸)
(اے پیغمبرؐ!) ذرا ان سے یہ پوچھیں،
کیا تمہارے رب کی خاطر بیٹیاں ہیں اور تمہارے واسطے بیٹے ہیں؟ (۱۴۹)

اَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰٓئِكَةَ اِنَاثًا وَّهُمْ شٰهِدُوْنَ ﴿١٥٠﴾
کیا موجود تھے یہ واقعی،
جب عورتیں ہم نے بنایا تھا فرشتوں کو؟ (۱۵۰)

اَلَاۤ اِنَّهُمْ مِّنْ اِفْكِهِمْ لَيَقُوْلُوْنَ ﴿١٥١﴾
ہیں ان کی من گھڑت باتیں، کہ اللہ صاحب اولاد ہے،

وَلَدَ اللّٰهُ ۙ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿١٥٢﴾
بیشک یہ جھوٹے ہیں (۱۵۱_۱۵۲)

اَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِيْنَ ﴿١٥٣﴾
چنا اللہ نے بیٹوں کی بجائے بیٹیوں کو کیا؟ (۱۵۳)

مَا لَكُمْ ۫ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿١٥٤﴾
تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ فیصلہ کیسا یہ کرتے ہو؟ (۱۵۴)

اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿١٥٥﴾
تمہیں کچھ ہوش بھی ہے؟

اَمْ لَكُمْ سُلْطٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٥٦﴾
کیا کھلی کوئی دلیل اس کی تمہارے پاس ہے؟ (۱۵۵_۱۵۶)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 579 of 2222

فَاْتُوْا بِكِتٰبِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿١٥٧﴾
جاؤ! اگر سچے ہو، لے آؤ کتاب اپنی (۱۵۷)

وَجَعَلُوْا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا ؕ وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿١٥٨﴾
اوران لوگوں نے جنات اور خدا کے درمیاں رشتہ بنایا ہے،
اگر چہ جانتے ہیں خوب یہ جنات، اس کے سامنے حاضر کئے
جائیں گے وہ سارے سزا کے واسطے (۱۵۸)

سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿١٥٩﴾
اور ہے خدا پاک ایسی باتوں سے، جو یہ کہتے ہیں (۱۵۹)

اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿١٦٠﴾
اور بس بچ سکیں گے اس سزا سے بندگانِ خاص اللہ کے (۱۶۰)

فَاِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ ﴿١٦١﴾
غرض تم اور جنھیں تم پوجتے ہو، سب کے سب مل کر کبھی بہکا
نہیں سکتے خلافِ حق کسی کو بھی (۱۶۱-۱۶۲)

مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفٰتِنِيْنَ ﴿١٦٢﴾

اِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيْمِ ﴿١٦٣﴾
سوا اس کے جو جھونکا جانے والا ہے جہنم میں (۱۶۳)

وَمَا مِنَّاۤ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿١٦٤﴾
(فرشتے کہہ رہے ہیں) ہے مقرر ہم میں ہر اک کا مقام،

وَّاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ ﴿١٦٥﴾
اور ہم ہیں صف باندھے ہوئے،

وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ ﴿١٦٦﴾
اور ہم بیاں تسبیح کرتے ہیں (۱۶۴-۱۶۵-۱۶۶)

وَاِنْ كَانُوْا لَيَقُوْلُوْنَ ﴿١٦٧﴾
کہا کرتے تھے کافر،

لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٦٨﴾
گر ہمارے پاس اگلوں کی نصیحت کی کوئی ہوتی کتاب،

لَكُنَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿١٦٩﴾
اللہ کے ہم بندگانِ خاص میں ہوتے (۱۶۷-۱۶۸-۱۶۹)

فَكَفَرُوْا بِهٖ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿١٧٠﴾
(مگر آئی کتابِ حق) تو وہ منکر ہوئے اس کے،
بہت جلدی نتیجہ جان لیں گے وہ (۱۷۰)

وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٧١﴾
ہماری بات پکی ہو چکی ہے اپنے سب پیغامبر بندوں سے (پہلے ہی) (۱۷۱)

اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ ﴿١٧٢﴾
کہ ان کی نصرت و امداد کی جائے گی،

وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿١٧٣﴾
اور لشکر ہمارا ہی رہے گا غالب و برتر (۱۷۲-۱۷۳)

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿١٧٤﴾
(اے مرسلؐ!) پھیر لیجے کچھ دنوں تک منہ ذرا آپؐ ان سے (۱۷۴)

وَّاَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ﴿١٧٥﴾
اور بس دیکھتے رہئے انہیں، اور یہ بھی جلدی دیکھ لیں گے (۱۷۵)

اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿١٧٦﴾
کیا مچاتے ہیں عذابِ سخت کی جلدی یہ؟ (۱۷۶)

فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿١٧٧﴾
جب اترے گا ان کے صحن میں وہ،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 580 of 2222

وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿١٧٨﴾
وَّاَبْصِرْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ﴿١٧٩﴾
سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿١٨٠﴾

وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٨١﴾
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٨٢﴾

کیا بری وہ صبح ان کے واسطے ہوگی! جنھیں پہلے ڈرایا جا چکا تھا (۱۷۷)
اور ذرا منہ پھیر لیجے کچھ دنوں تک آپ اُن سے (۱۷۸)
دیکھتے رہئے انہیں، اور یہ بھی جلدی دیکھ لیں گے (۱۷۹)
آپ کا رب مالکِ عزت ہے،
وہ ہے پاک ان باتوں سے، جو مشرک بیاں کرتے ہیں (۱۸۰)
اور پیغمبروں پر ہو سلام (۱۸۱)
اور ہر طرح کی حمد ہے اللہ کی خاطر، جو ہے سارے جہاں کا پالنے والا (۱۸۲)

سورۂ ص ۳۸

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِي الذِّكْرِ ﴿١﴾

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے
ص،
قسم قرآں کی، جس میں ہے نصیحت (آپؐ ہیں برحق نبی) (۱)

بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ ﴿٢﴾
كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ ﴿٣﴾

لیکن یہ کافر ہیں تکبر اور ضد میں مبتلا (۲)
کتنی ہی قومیں ہم نے کیں برباد ان سے قبل بھی،
فریاد انہوں نے کی، مگر وہ وقت بچنے کا نہ تھا (۳)

وَعَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ﴿٤﴾
اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ ﴿٥﴾
وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰٓى اٰلِهَتِكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ يُّرَادُ ﴿٦﴾
مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ ۚ اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ ﴿٧﴾
ءَاُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِنْ بَيْنِنَا ۭ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ ذِكْرِيْ ۚ بَلْ لَّمَّا يَذُوْقُوْا عَذَابِ ﴿٨﴾

وہ کہنے لگے، یہ تو ہے جھوٹا ایک جادوگر (۴)
تعجب ہے بنا ڈالا ہے اس نے اتنے معبودوں کا اک معبود (۵)
جو ان کے بڑے تھے، چل پڑے کہتے ہوئے،
تم اپنے معبودوں کو مت چھوڑو، ہے اس کا اور ہی مقصد (۶)
سنی ہم نے نہیں یہ بات پچھلے دین میں بھی، من گھڑت ہے یہ (۷)
بھلا ہم میں سے بس اس پر ہوئی ہے وحی نازل؟
(اے پیمبرؐ!) درحقیقت یہ ہیں میری وحی کے بارے میں شک کرتے،
نہیں چکھا عذابِ سخت انہوں نے اب تلک (۸)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 581 of 2222

أَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِيْزِ الْوَهَّابِ ۝٩

کیا پاس ان کے ہیں خزانے رحمتِ رب کے؟ (۹)

أَمْ لَهُمْ مُّلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَلْيَرْتَقُوْا فِي الْأَسْبَابِ ۝١٠

یا ان کی بادشاہی ہے زمین و آسماں کے درمیاں ہر چیز پر،
اچھا، تو چڑھ کر دیکھ لیں یہ آسماں کی رفعتوں پر (۱۰)

جُنْدٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُوْمٌ مِّنَ الْأَحْزَابِ ۝١١

(آپؐ کے مدمقابل بھی) مخالف لشکروں میں سے ہے یہ چھوٹا سا اک لشکر،
جو اک دن ہار جائے گا (۱۱)

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ ذُو الْأَوْتَادِ ۝١٢

اور ان سے پہلے جھٹلایا تھا قومِ نوحؑ نے، عاد و ثمود و ایکہ و فرعون کے،

وَثَمُوْدُ وَقَوْمُ لُوْطٍ وَّأَصْحٰبُ لْئَيْكَةِ أُولٰٓئِكَ الْأَحْزَابُ ۝١٣

اور لوطؑ کے لوگوں نے،
وہ بھاری گروہ تھے (۱۲-۱۳)

إِنْ كُلٌّ إِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ ۝١٤

سب نے جھٹلایا رسولوں کو،
سو ٹھیک ان پر ہوا نازل عذابِ سخت (۱۴)

وَمَا يَنْظُرُ هٰٓؤُلَآءِ إِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ۝١٥

یہ (کفار) اک چنگھاڑ کے ہیں منتظر، وقفہ نہیں جس میں کوئی (۱۵)

وَقَالُوْا رَبَّنَا عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ ۝١٦

کہتے ہیں یہ، اے رب!
ہمیں یومِ حساب آنے سے پہلے ہی سزا دے دے (۱۶)

اِصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْأَيْدِ إِنَّهٗ أَوَّابٌ ۝١٧

(اے پیغمبرؐ!) کریں صبر آپؐ ان کی ایسی باتوں پر،
کریں داؤدؑ کا کچھ تذکرہ، جو صاحبِ قوت تھے اک بندے ہمارے،
اور ہماری سمت متوجہ (۱۷)

إِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِشْرَاقِ ۝١٨

پہاڑوں کو کیا تھا ہم نے ان کے زیرِ فرماں،
تا کہ ان کے ساتھ صبح و شام وہ تسبیح دہرائیں (۱۸)

وَالطَّيْرَ مَحْشُوْرَةً كُلٌّ لَّهٗ أَوَّابٌ ۝١٩

پرندے بھی خدا کی یاد کی خاطر سمٹ آتے تھے ان کے ساتھ (۱۹)

وَشَدَدْنَا مُلْكَهٗ وَاٰتَيْنٰهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ ۝٢٠

ہم نے سلطنت مضبوط کی ان کی،
انہیں حکمت بھی دی اور فیصلہ کرنے کی خوبی بھی (۲۰)

وَهَلْ أَتٰكَ نَبَؤُا الْخَصْمِ إِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ۝٢١

بھلا معلوم ہے یہ آپؐ کو؟
دیوار پر چڑھ کر جو داخل ہو گئے اندر جھگڑنے والے آپس میں (۲۱)

إِذْ دَخَلُوْا عَلٰى دَاوٗدَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ قَالُوْا لَا تَخَفْ خَصْمٰنِ بَغٰى

کھڑے وہ ہو گئے داؤدؑ کے آگے، تو وہ گھبرا گئے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 582 of 2222

بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَآ اِلٰى سَوَآءِ الصِّرَاطِ ﴿٢٢﴾

کہنے لگے وہ، مت ڈریں ہم سے،
ہمارا ایک جھگڑا ہے، کہ ہم میں سے کیا ہے ظلم اک نے دوسرے پر،
فیصلہ انصاف سے کیجے ہمارا اور بتا دیجے ہمیں جو سیدھا رستہ ہے (۲۲)

اِنَّ هٰذَآ اَخِيْ لَهٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِيَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ فَقَالَ اَكْفِلْنِيْهَا وَعَزَّنِيْ فِي الْخِطَابِ ﴿٢٣﴾

(پھر اک کہنے لگا ان سے)
یہ میرا بھائی ہے، ننانویں ہیں دنبیاں اس کی،
ہے میرے پاس اک،
لیکن یہ کہتا ہے کہ اپنی ایک بھی دے دے مجھے،
اور یہ دباتا ہے مجھے باتوں میں (۲۳)

قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ اِلٰى نِعَاجِهٖ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْخُلَطَآءِ لَيَبْغِيْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ وَظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَخَرَّ رَاكِعًا وَّاَنَابَ ﴿٢٤﴾ سجدہ

(سن کر یہ) کہا داؤدؑ نے، بیشک یہ اس کا ظلم ہے تجھ پر،
کہ یہ تیری بھی دنبی مانگتا ہے،
اور جو ہیں اکثر شریک، اک دوسرے پر ظلم کرتے ہیں،
سوا اُن کے کہ جو ہیں لوگ مومن اور نیک اطوار،
ایسے ہیں مگر کم لوگ،
اب داؤدؑ سمجھے، آزمایا ہے انہیں ہم نے،
سو مانگی اپنے خالق سے معافی اور گرے سجدے میں،
اور لوٹے وہ رب کی سمت (۲۴)

فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿٢٥﴾

ہم نے بھی انہیں دے دی معافی،
ہیں ہمارے قرب میں وہ اور ہے عمدہ مقام ان کا (۲۵)

يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِي الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۢبِمَا نَسُوْا يَوْمَ الْحِسَابِ ﴿٢٦﴾

(کہا ہم نے) بنایا ہے تمہیں نائب زمیں پر ہم نے اے داؤدؑ! اپنا،
اس لئے انصاف سے لوگوں میں کرنا فیصلے،
اور خواہشاتِ نفس کی کرنا نہ ہرگز پیروی،
یہ پیروی تم کو خدا کی راہ سے بھٹکا کے رکھ دے گی،
بھٹک جاتے ہیں راہِ حق سے جو، ان کے لئے ہے اک عذاب سخت،
وہ بھولے ہوئے ہیں یومِ محشر کو (۲۶)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 583 of 2222

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ؕ ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ ﴿۲۷﴾

نہیں پیدا کیا ناحق زمین و آسماں کو اور ان کے درمیاں چیزوں کو ہم نے،
یہ گماں تو کافروں کا ہے،
جو دوزخ کے ہیں منکر، ان پہ ہے افسوس (۲۷)

اَمْ نَجْعَلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۗ اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِيْنَ كَالْفُجَّارِ ﴿۲۸﴾

کیا ایماندار اور نیک لوگوں کو کریں گے ہم برابر مفسدوں کے؟
یا کریں گے متقی لوگوں کو کیا ہم فاجروں جیسا؟ (۲۸)

كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۲۹﴾

(اے پیغمبرؐ!) جسے نازل کیا ہے آپؐ پر ہم نے مبارک ہے کتاب،
ایسی کہ غور و فکر سے لیں کام، اس کی آیتوں پر لوگ،
اور جو صاحبِ دانش ہیں، وہ حاصل کریں اس سے نصیحت (۲۹)

وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ ۭ نِعْمَ الْعَبْدُ ۭ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ﴿۳۰﴾

اور عطا داؤدؑ کو فرمایا اک بیٹا سلیمانؑ ہم نے پھر،
جو نیک بندے تھے،
رجوع اللہ کی جانب بہت تھے کرنے والے وہ (۳۰)

اِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصّٰفِنٰتُ الْجِيَادُ ﴿۳۱﴾

جب اک سہ پہر ان کے سامنے لائے گئے کچھ عمدہ گھوڑے،
اور وہ ان کے دیکھنے میں ہو گئے مشغول (۳۱)

فَقَالَ اِنِّيْٓ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ ۚ حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ﴿۳۲﴾

تو کہنے لگے، غافل ہوا یادِ الٰہی سے میں حبِ مال کے باعث،
ہوا جب آفتاب اوجھل، سلیمانؑ یہ لگے کہنے،

رُدُّوْهَا عَلَيَّ ۭ فَطَفِقَ مَسْحًۢا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ ﴿۳۳﴾

دوبارہ سامنے لاؤ مرے ان کو،
لگے پھر پھیرنے وہ ہاتھ ان کی پنڈلیوں پر اور گردن پر (۳۲-۳۳)

وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰي كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ﴿۳۴﴾

اور ہم نے آزمایا ان کو، ان کے تخت پر اک دھڑ گرایا،
تو وہ لوٹے رب کی جانب (۳۴)

قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ﴿۳۵﴾

اور کہا، اے میرے رب! تو بخش دے مجھ کو،
عطا کر مجھ کو ایسا ملک، جو لائق کسی کے ہو نہ میرے بعد،
تو ہی ہے بڑا داتا (۳۵)

فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيْحَ تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖ رُخَآءً حَيْثُ اَصَابَ ﴿۳۶﴾

ہوا کو ہم نے ان کے کر دیا تابع، کہ جو چلتی تھی نرمی سے،
جہاں وہ چاہتے، پہنچا دیا کرتی تھی ان کو (۳۶)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 584 of 2222

وَالشَّيٰطِيْنَ كُلَّ بَنَّآءٍ وَّغَوَّاصٍ ﴿٣٧﴾
وَّاٰخَرِيْنَ مُقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ ﴿٣٨﴾

اور دیووں میں سے جو معمار و غوطہ خور تھے،
اور دوسرے جنات زنجیروں میں جو جکڑے ہوئے تھے،
ہم نے ان سب کو مسخر کر دیا ان کے لئے (۳۷۔۳۸)

هٰذَا عَطَآؤُنَا فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٣٩﴾

(ہم نے کہا ان سے) عطا ہے یہ ہماری،
اب اسے دے کر کرو احسان تم لوگوں پہ، یا اس کو تم اپنے پاس رکھ چھوڑو،
نہیں کوئی حساب اس کا (۳۹)

وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿٤٠﴾

تقرب ان کو حاصل ہے ہماری بارگہ میں، اور عمدہ ہے مقام ان کا (۴۰)

وَاذْكُرْ عَبْدَنَآ اَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الشَّيْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ ﴿٤١﴾

(اے پیغمبرؐ!) کریں ایوبؑ کا کچھ ذکر، جو بندے ہمارے تھے،
پکارا جب انہوں نے رب کو، ڈالا ہے مجھے شیطان نے تکلیف میں (۴۱)

اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ ﴿٤٢﴾

(ہم نے کہا) مارو زمیں پر پاؤں،
اور دیکھو کہ اک چشمہ نکل آیا ہے ٹھنڈے میٹھے پانی کا،
نہانے اور پینے کے لئے (۴۲)

وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿٤٣﴾

ہم نے دیئے اہل و عیال ان کو اور اتنے اور بخشے اپنی رحمت سے،
نصیحت ہے یہ اہلِ عقل کی خاطر (۴۳)

وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ ۗ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا ۭ نِعْمَ الْعَبْدُ ۭ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ﴿٤٤﴾

(کہا ہم نے) کہ اپنے ہاتھ میں تنکوں کا مٹھالے کے مارو (اپنی بیوی کو)،
قسم ہو جائے گی پوری تمہاری،
ہم نے پایا ان کو صابر اور اپنے بہتریں بندے،
نہایت جھکنے والے تھے ہماری بارگہ میں جو (۴۴)

وَاذْكُرْ عِبٰدَنَآ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ اُولِي الْاَيْدِيْ وَالْاَبْصَارِ ﴿٤٥﴾

(اے پیغمبرؐ!) کریں اسحٰقؑ و ابراہیمؑ اور یعقوبؑ کا بھی ذکر،
جو بندے ہمارے تھے،
وہ قوت کے تھے مالک اور اصحابِ بصیرت تھے (۴۵)

اِنَّآ اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ﴿٤٦﴾

کیا ممتاز ہم نے ان کو یادِ آخرت کے ساتھ (۴۶)

وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ ﴿٤٧﴾

یہ سب تھے نہایت برگزیدہ، نیک بندے (۴۷)

وَاذْكُرْ اِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ ۭ وَكُلٌّ مِّنَ الْاَخْيَارِ ﴿٤٨﴾

اور کریں ذوالکفلؑ، یسعؑ اور اسمٰعیلؑ کا بھی ذکر،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 585 of 2222

هٰذَا ذِكْرٌ ۭ وَاِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ لَحُسْنَ مَاٰبٍ ۝

یہ سب نیک بندے تھے (۴۸)
نصیحت ہے یہ (سارا ذکر)،

جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ ۝

اور پرہیزگاروں کے لئے بیشک ٹھکانا آخرت میں ہے بہت عمدہ (۴۹)
ہمیشہ کے لئے رہنے کے ہیں باغات،
دروازے کھلے ہیں جن کے ان کے واسطے (۵۰)

مُتَّكِـــِٕيْنَ فِيْهَا يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ وَّشَرَابٍ ۝

تکیہ لگائے جن میں وہ بیٹھے ہوئے ہوں گے،
طلب وہ کر رہے ہوں گے شراب پاک اور میوے (۵۱)

وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ ۝

اور ان کے پاس ہوں گی ان کی ہم سن عورتیں نیچی نگہ والی (۵۲)

هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ۝

یہ وہ ہے جس کا وعدہ حشر کے دن تم سے تھا (۵۳)

اِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهٗ مِنْ نَّفَادٍ ۝

اور یہ ہمارا رزق ہے، جو ختم ہو سکتا نہیں ہرگز (۵۴)

هٰذَا ۭ وَاِنَّ لِلطّٰغِيْنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ ۝

جزا ہے نیک لوگوں کے لئے یہ،
اور جگہ سب سے بری ہے سرکشوں کے واسطے (۵۵)

جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝

یعنی جہنم، جس میں جائیں گے وہ، اور جو ہے برا سب سے ٹھکانا (۵۶)

هٰذَا ۙ فَلْيَذُوْقُوْهُ حَمِيْمٌ وَّغَسَّاقٌ ۝

ان کی خاطر پیپ ہے اور کھولتا پانی، کہ اس کا ذائقہ چکھیں (۵۷)

وَاٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖٓ اَزْوَاجٌ ۝

اور ایسے ہی کئی ہوں گے عذاب سخت (۵۸)

هٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ۡ لَا مَرْحَبًۢا بِهِمْ ۭ اِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ ۝

(اور چیلے جو اُن کے ساتھ ہوں گے،
اُن کے بارے میں کہا جائے گا یہ ان سے)
تمہارے ساتھ ہی جائے گا یہ لشکر بھی دوزخ میں،
نہیں ہے خیر مقدم کوئی ان کے واسطے،
سارے جھلسنے والے ہیں یہ آگ میں (۵۹)

قَالُوْا بَلْ اَنْتُمْ ۭ لَا مَرْحَبًۢا بِكُمْ ۭ اَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوْهُ لَنَا ۚ فَبِئْسَ الْقَرَارُ ۝

(چیلے) کہیں گے یہ،
(نہیں ہم) بلکہ وہ تم ہو، نہیں ہے خیر مقدم کوئی جن کے واسطے،
اور تم ہمارے سامنے لائے ہو یہ انجام، کتنا ہے ٹھکانا یہ برا (۶۰)

قَالُوْا رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِي النَّارِ ۝

اور وہ کہیں گے، اے ہمارے رب!

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 586 of 2222

وَقَالُوْا مَا لَنَا لَا نَرٰى رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ ﴿٦٢﴾

ہمارے سامنے انجام جولایا ہے یہ، اس کیلئے دگنی سزا کردے (٦١)
کہیں گے، کیا ہوا یہ؟
وہ نظر آتے نہیں جن کو سمجھتے تھے بُرا ہم (٦٢)

اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا اَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ ﴿٦٣﴾

کیا مذاق ان کا اڑایا ہم نے (ناحق)،
یا نگاہیں پھر گئیں ان سے ہماری؟ (٦٣)

اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ ﴿٦٤﴾

واقعی جھگڑا یہ ہوگا اہلِ دوزخ کا (٦٤)

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا مُنْذِرٌ ۖ وَّمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿٦٥﴾

(اے پیغمبرؐ!) یہ کہہ دیجے،
ڈرانے والا ہوں میں تو عذابِ سخت سے تم کو،
اور (اللہ) کے سوا جو واحد و قہار ہے، کوئی نہیں معبود (٦٥)

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ﴿٦٦﴾

جو ہے رب زمین و آسماں کا، اور ان کے درمیاں جو کچھ ہے، ان کا،
صاحبِ عزت ہے وہ اور ہے نہایت بخشنے والا (٦٦)

قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيْمٌ ﴿٦٧﴾

یہ کہہ دیجے، بڑی ہے یہ خبر (٦٧)

اَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ ﴿٦٨﴾

جس سے کہ تم منہ پھیرتے ہو (٦٨)

مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍ بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰٓى اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿٦٩﴾

(کچھ نہیں معلوم مجھ کو) عالم بالا میں کیسی ہو رہی تھی بحث؟ (٦٩)

اِنْ يُّوْحٰٓى اِلَيَّ اِلَّآ اَنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٧٠﴾

(میں تو جانتا ہوں) وحی کی جاتی ہے میری سمت یہ،
میں صاف صاف آگاہ کرنے کے لئے ہوں (٧٠)

اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِيْنٍ ﴿٧١﴾

جب کہا رب نے فرشتوں سے،
کہ مَیں مٹی سے اک انسان پیدا کرنے والا ہوں (٧١)

فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ﴿٧٢﴾

سو جب اس کو بنا دوں اور اس میں روح اپنی پھونک دوں،
تو سامنے تم اس کے سب سجدے میں گر جانا (٧٢)

فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ﴿٧٣﴾

فرشتے سب کے سب سجدہ بجالائے (٧٣)

اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۖ اِسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٧٤﴾

مگر ابلیس نے انکار کر ڈالا تکبر میں، وہ کافر ہو گیا (٧٤)

قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ۖ اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِيْنَ ﴿٧٥﴾

اللہ نے یہ ابلیس سے پوچھا،
بتا کس چیز نے روکا تجھے سجدے سے اس کے سامنے؟

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 587 of 2222

جس کو بنایا میں نے خود ہاتھوں سے،

قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۭ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ۝

کیا تجھ میں غرور آیا ہے یا سمجھا ہے تو خود کو بہت اونچا؟ (۷۵)

کہا اس نے، کہ میں ہوں اس سے بہتر،

تو نے مجھ کو آگ سے پیدا کیا اور اس کو مٹی سے بنایا ہے (۷۶)

قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ۝ۙ

کہا (اللہ نے اس سے) نکل جا تو یہاں سے، دور ہو مردود! (۷۷)

وَّاِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْٓ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ۝

لعنت ہے مری تجھ پر قیامت تک (۷۸)

قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝

وہ یہ کہنے لگا، اے رب! مجھے تو حشر کے دن تک کی مہلت دے (۷۹)

قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ۝ۙ

کہا (اللہ نے)

اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ۝

مہلت دی تجھے وقتِ مقرر تک (۸۰۔۸۱)

قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝

لگا کہنے (یہ پھر شیطاں) قسم ہے تیری عزت کی،

کروں گا (عام انسانوں) کو میں گمرہ (۸۲)

اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ۝

سوا اُن بندگانِ خاص کے جو برگزیدہ ہوں (۸۳)

قَالَ فَالْحَقُّ ۭ وَالْحَقَّ اَقُوْلُ ۝

کہا (اللہ نے) یہ سچ ہے اور میں سچ ہی کہتا ہوں (۸۴)

لَاَمْلَاَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝

کہ بھر دوں گا تجھے اور تیرے سارے ماننے والوں سے دوزخ کو (۸۵)

قُلْ مَآ اَسْـَٔـلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ ۝

(اے پیغمبرؐ!) یہ کہہ دیجے، نہیں میں اجر کوئی مانگتا تم سے،

نہ میں ہوں کچھ تکلف کرنے والوں میں (۸۶)

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝

یہ (قرآں) ساری دنیا کے لئے ہے اک نصیحت (۸۷)

وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ بَعْدَ حِيْنٍ ۝

اور جلدی جان لوگے دی ہوئی اُس کی خبر کو تم (۸۸)

سورۂ زُمر ۳۹

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

کتاب پاک یہ نازل ہے اللہ کی طرف سے،

عزت و حکمت کا جو مالک ہے (۱)

اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ۝

(اے مرسلؐ!) اسے برحق کیا ہے ہم نے نازل آپؐ کی جانب،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 588 of 2222

تو صرف اللہ کی کیجے عبادت (۲)

اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ ؕ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ ۘ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَاۤ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ۝

اور عبادت تو ہے خاص اللہ کی خاطر،
بنا رکھے ہیں جن لوگوں نے (اللہ) کے سوا کچھ سرپرست اپنے،
وہ کہتے ہیں، کہ ہم ان کی عبادت اس لئے کرتے ہیں،
تا کہ یہ خدا تک ہم کو پہنچا دیں،
یہ جس بارے میں جھگڑا کر رہے ہیں،
فیصلہ اس کا کرے گا خود خدا،
وہ راہ دکھلاتا نہیں اُس کو، جو جھوٹا اور ناشکرا ہو (۳)

لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصْطَفٰى مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝

اگر اولاد (اللہ) چاہتا مخلوق میں سے وہ جسے بھی چاہتا چنتا،
مگر وہ پاک ہے اس سے، وہ ہے یکتا بھی غالب بھی (۴)

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ يُكَوِّرُ الَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ۝

بنایا آسمانوں اور زمین کو اس نے ہی برحق،
وہی تو شب کو دن پر اور دن کو شب پہ دیتا ہے لپیٹ،
اس نے مسخر کر رکھا ہے چاند سورج کو،
کہ ہر اک چل رہا ہے اک مقرر وقت تک،
اور جان لو! وہ سب پہ غالب ہے، وہی ہے بخشنے والا (۵)

خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ؕ يَخْلُقُكُمْ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ فِيْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ۝

کیا پیدا تمہیں اس نے اکیلی جان سے،
اور پھر بنایا اس سے ہی جوڑا اسی نے،
اور اس نے ہی بنائے ہیں تمہارے واسطے چوپایوں میں سے آٹھ جوڑے،
اور وہی تخلیق فرماتا ہے،
اک کے بعد اک صورت میں تہرے تہرے پردوں میں، تمہیں ماں کے شکم میں،
ہے یہی (اللہ) تمہارا رب،
اسی کی بادشاہی ہے، نہیں اس کے سوا معبود کوئی بھی،
کہاں پھر تم پھرے جاتے ہو؟ (۶)

اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ ۚ وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۚ

اور گر تم ہو ناشکرے، تو ہے اللہ بے پروا،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 589 of 2222

وَاِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ ۬ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۬ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۬ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝٧

نہیں خوش اپنے بندوں کی وہ ناشکری سے،
گر تم شکر اپناؤ، تو اچھا ہے تمہارے واسطے یہ،
اور کسی کا بھی نہیں کوئی اٹھاتا بوجھ،
پھر تم سب کو اپنے رب کی جانب لوٹنا ہے،
وہ تمہیں بتلائے گا سب، تم جو کرتے تھے،
وہ بیشک ہے دلوں کے حال سے واقف (۷)

وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِيْبًا اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوْٓا اِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۬ قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيْلًا ۬ اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۝٨

جب انساں کو کوئی تکلیف پہنچے، تو دعا کرتا ہے اپنے رب سے،
پھر نعمت خداوندی پاتا ہے جب، یکسر وہ اس کو بھول جاتا ہے،
شریک اس کے وہ ٹھہراتا ہے، تاکہ راہ سے بھٹکائے لوگوں کو،
(اے پیغمبرؐ!) یہ کہہ دیں اس سے، جو کافر ہے،
بیشک تو اٹھالے فائدہ کچھ اپنی ناشکری سے،
بالآخر جہنم ہی میں جائے گا (۸)

اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ۬ قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۬ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝٩

(برابر ہے بھلا وہ شخص جو کافر ہو)
یا جو تاج فرمان بن کر رات کو سجدے کی حالت میں گزارے یا کھڑے رہ کر؟
ڈرے جو آخرت سے اور رکھے امید اپنے رب سے رحمت کی،
ذرا پوچھیں کہ یکساں ہیں بھلا کیا علم والے اور نہیں جو علم رکھتے؟
اور نصیحت تو وہی کرتے ہیں حاصل، جو ہیں دانشمند (۹)

قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۬ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِىْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۬ وَاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ۬ اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝١٠

کہہ دیجے (مری جانب سے ان لوگوں کو)،
میرے صاحبِ ایمان بندو! تم ڈرو رب سے،
جنھوں نے کی ہے اس دنیا میں نیکی، ان کی خاطر نیک بدلہ ہے،
اور اللہ کی زمیں پھیلی ہوئی ہے،
بالیقیں جو صبر کرتے ہیں، انہیں ملتا ہے ان کا اجر بے پایاں (۱۰)

قُلْ اِنِّىْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ۝١١

(اے پیغمبرؐ!) یہ کہہ دیجے، ملا ہے حکم مجھ کو،
میں کروں خالص خدا کی بندگی (۱۱)

وَاُمِرْتُ لِاَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝١٢

اور حکم ہے مجھ کو، بنوں پہلا مسلماں میں (۱۲)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 590 of 2222

قُلْ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿١٣﴾

یہ کہہ دیجے، نہ مانوں اپنے رب کا حکم گر میں،
خوف ہے مجھ کو بڑے دن کے عذاب سخت کا (۱۳)

قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهٗ دِيْنِيْ ﴿١٤﴾

کہیے، میں کرتا ہوں عبادت صرف اپنے رب کی (۱۴)

فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ ۭ قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اَلَا ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ﴿١٥﴾

تم اس کے سوا جا ہے کرو جس کی عبادت،
اور حقیقت میں وہی گھاٹے میں ہیں،
جو حشر کے دن خود کو بھی اور اپنے گھر والوں کو بھی ڈالیں گے گھاٹے میں،
یہ کھلم کھلا گھاٹا ہے (۱۵)

لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ۭ ذٰلِكَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ ۭ يٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ ﴿١٦﴾

انہی کے سر پہ ہوں گے سائباں سب آگ کے،
اور آگ ہی کے فرش ہوں گے ان کے نیچے،
اور یہی تو وہ (عذاب سخت) ہے، جس سے ڈراتا ہے خدا بندوں کو،
اے بندو! رہو ڈرتے (سدا) مجھ سے (۱۶)

وَالَّذِيْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ اَنْ يَّعْبُدُوْهَا وَاَنَابُوْٓا اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰى ۚ فَبَشِّرْ عِبَادِ ﴿١٧﴾

بچیں شیطان کی جو بندگی سے اور متوجہ رہیں اللہ کی جانب،
وہ خوشخبری کے لائق ہیں،
سنا دیجے مرے بندوں کو خوشخبری (۱۷)

الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ۭ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿١٨﴾

لگا کر کان جو سنتے ہیں بات اور پیروی کرتے ہیں اچھی بات کی،
ان کو ہدایت دی ہے اللہ نے، یہی ہیں عاقل و دانا (۱۸)

اَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ ۭ اَفَاَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِي النَّارِ ﴿١٩﴾

بھلا جس پر عذاب سخت کا فرمان صادر ہو چکا،
اس کو چھڑا سکتے ہیں آپ (اس) آگ سے؟ (۱۹)

لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ ۙ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ وَعْدَ اللّٰهِ ۭ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِيْعَادَ ﴿٢٠﴾

وہ لوگ جو ڈرتے رہے رب سے،
ہیں ان کے واسطے اونچے محل منزل بہ منزل،
جن کے نیچے بہہ رہی ہوں گی کئی نہریں،
یہ اللہ کا ہے وعدہ اور کبھی وعدہ خلافی وہ نہیں کرتا (۲۰)

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَسَلَكَهٗ يَنَابِيْعَ فِي الْاَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهٗ

نہیں کیا تم نے یہ دیکھا؟
کہ برساتا ہے پانی آسمانوں سے خدا،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 591 of 2222

حُطَامًا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ۝

جاری زمیں پر پھر وہ کرتا ہے اسے چشموں کی صورت میں،
اگاتا ہے پھر اس سے مختلف وہ کھیتیاں،
پھر سوکھ کر جب زرد ہو جاتی ہیں، ان کو ریزہ ریزہ کر کے رکھ دیتا ہے،
اس میں ہے نصیحت صاحبانِ عقل کی خاطر (۲۱)

اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰي نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝

بھلا جس شخص کا سینہ خدائے پاک نے اسلام کی خاطر دیا ہو کھول،
اور اپنے رب کی جانب سے ہو وہ اِک نور پر،
کیسے برابر ہے کسی گمراہ کے؟
افسوس ہے ان پر کہ جن کے دل خدا کی یاد سے ہیں سخت (غفلت میں)،
یہی ہیں مبتلا گمراہیوں میں صاف (۲۲)

اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ ۤ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝

اللہ نے کیا نازل کلامِ بہتریں،
جو ہے کتاب ایسی، کہ جس کی آیتیں ہیں ملتی جلتی،
اور جو دہرائی جاتی ہیں،
جسے سن کر کھڑے ہوتے ہیں ان کے رونگٹے، جو خوف رکھتے ہیں خدا کا،
جسم اور دل ان کے ہو جاتے ہیں ذکرِ رب کی خاطر نرم،
اللہ کی ہدایت ہے یہی، چاہے جسے رہ پر لگا دے،
اور بھلا دے رہ جسے اللہ،
نہیں اس شخص کا پھر کوئی بھی ہادی (۲۳)

اَفَمَنْ يَّتَّقِيْ بِوَجْهِهٖ سُوْۗءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَقِيْلَ لِلظّٰلِمِيْنَ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ۝

بھلا جو شخص اپنے منہ سے روکے حشر کے دن کا عذاب،
(اس کے برابر کیسے ہو سکتا ہے؟ جو ہو چین اور آرام میں)،
اور ظالموں سے یہ کہا جائے گا،
اب چکھو مزا اپنی کمائی کا، جو تم کرتے رہے تھے (عرصۂ دنیا میں) (۲۴)

كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝

ان سے پہلے لوگوں نے بھی جھٹلایا، تو ان پر اک عذاب آیا وہاں سے،
جس کا اندازہ نہ تھا ان کو (۲۵)

فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الْخِزْيَ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۚ

مزا ان کو چکھایا ذلت و رسوائی کا اللہ نے دنیا میں،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 592 of 2222

لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿٢٦﴾

اور اس سے بھی عذاب آخرت ہے سخت،
کاش ان کو پتا ہوتا (٢٦)

وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٧﴾

یقیناً ہم نے لوگوں کے لئے قرآن میں دی ہیں مثالیں،
تاکہ وہ حاصل کریں ان سے نصیحت (٢٧)

قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِيْ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿٢٨﴾

اور یہ قرآن ہے عربی میں، نہیں پیچیدگی جس میں کوئی،
تاکہ خدا سے خوف کھائیں لوگ (٢٨)

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيْهِ شُرَكَآءُ مُتَشٰكِسُوْنَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ ؕ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٢٩﴾

دیتا ہے مثال اللہ دو شخصوں کی،
اک جس کے کئی مالک ہیں اور اک شخص، جس کا ایک آقا ہے،
بھلا دونوں برابر ہیں؟ (نہیں ہرگز نہیں)،
اور حمد سب اللہ کی خاطر ہے، لیکن جانتے ان میں نہیں اکثر (٢٩)

اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ﴿٣٠﴾

(اے پیغمبرؐ!) یقیناً آپؐ کو بھی موت آئے گی
اور ان کو بھی یقیناً (ایک دن) مرنا ہے (٣٠)

ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ﴿٣١﴾

پھر سب حشر کے دن اپنے رب کے سامنے جھگڑا کرو گے تم (٣١)

پارہ ٢٤

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿٣٢﴾

اور اس سے بڑھ کے ظالم کون ہے؟
بہتان باندھے جھوٹ جو اللہ پہ،
اور سچائی اس کے پاس جب آئے، تو جھٹلائے اسے،
اور کیا نہیں ان کافروں کے واسطے دوزخ ٹھکانا؟ (٣٢)

وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿٣٣﴾

اور جو (پیغمبر) ہیں سچے دین کو لائے،
جنھوں نے ان کی تصدیق، وہ ہیں متقی (٣٣)

لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٣٤﴾

ہے ان کی خاطر ان کے رب کے پاس ہر وہ شے جو وہ چاہیں،
صلہ ہے نیک لوگوں کا یہی (٣٤)

لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ عَمِلُوْا وَيَجْزِيَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٣٥﴾

تاکہ خدا ان کے برے اعمال کر دے دور،
اور جو نیکیاں ہیں، ان کا بدلہ دے انہیں عمدہ (٣٥)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 593 of 2222

اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ۭ وَيُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝

خدا کیا اپنے بندوں کے لئے کافی نہیں؟
یہ (اللہ کے سوا یونہی) ڈراتے آپؐ کو اوروں سے ہیں،
(اللہ جسے گمراہیوں میں چھوڑ دے،
ہادی نہیں اس کا کوئی بھی (۳۶)

وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ ۭ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيْزٍ ذِي انْتِقَامٍ ۝

اور ہدایت دے جسے، گمراہ کوئی کر نہیں سکتا اسے ہرگز،
نہیں کیا لینے والا انتقام اللہ؟ جو غالب ہے سب پر (۳۷)

وَلَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۭ قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖٓ اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ۭ قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۭ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝

آپؐ ان سے یہ اگر پوچھیں،
کہ کس نے آسمانوں اور زمیں کو ہے کیا پیدا؟
تو وہ کہہ دیں گے (اللہ نے،
کہیں آپؐ ان سے، (اللہ کے سوا جن کی عبادت کر رہے ہو تم،
اگر (اللہ مجھے نقصان دینا چاہے، تو کیا وہ ہٹا سکتے ہیں اس کو؟
یا اگر (اللہ کرے رحمت، تو کیا وہ روک سکتے ہیں؟
کہیں یہ آپؐ، (اللہ ہے مجھے کافی،
توکل کرنے والے بس توکل اس پہ کرتے ہیں (۳۸)

قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰي مَكَانَتِكُمْ اِنِّىْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۝

یہ کہہ دیجے، اے میری قوم! تم اپنا کرو کام اور میں اپنا کام،
جلدی ہی، تمہیں معلوم ہو جائے گا،
رسوا کن عذاب آتا ہے کس پر؟
اور ہمیشہ کی سزا ملتی ہے کس کو؟ (۳۹-۴۰)

اِنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ۝

(اے نبیؐ!) ہم نے سب انسانوں کی خاطر کی ہے نازل یہ کتابِ حق،
تو اب جس نے ہدایت پائی، وہ اس کے لئے ہے،
اور جو ہو گمرہ، تو اس کا ہے وبال اس پر،
نہیں ہیں آپؐ کچھ بھی ذمہ داران کے (۴۱)

اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا ۚ فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ

خدا ہی ہے جو وقتِ موت روحیں قبض کر لیتا ہے،
وقتِ خواب بھی ایسا ہی کرتا ہے وہ،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 594 of 2222

الْاُخْرٰٓى اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝۴۲

اور پھر روک لیتا ہے انہیں، جن کا ہو حکمِ موت،
اور جو دوسری ہیں، چھوڑ دیتا ہے انہیں وقتِ مقرر تک،
نشانی اک سے اک بڑھ کر ہے غور و فکر والوں کیلئے اس میں (۴۲)

اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَاۗءَ ۭ قُلْ اَوَلَوْ كَانُوْا لَا يَمْلِكُوْنَ شَيْـــًٔا وَّلَا يَعْقِلُوْنَ ۝۴۳

خدا کو چھوڑ کر اپنی سفارش کے لئے رکھا ہوا ہے اور لوگوں کو انہوں نے،
(اے پیمبرؐ!)
آپ کہہ دیجئے، کہ وہ رکھتے نہیں کچھ اختیار اور عقل ہرگز (۴۳)

قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا ۭ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝۴۴

آپؐ کہہ دیجئے کہ ہے مختار اللہ ہی شفاعت کا،
زمیں اور آسمانوں کی حکومت ہے اسی کے واسطے،
تم سب اسی کی سمت ہی لوٹائے جاؤ گے (۴۴)

وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ۚ وَاِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ۝۴۵

خدا کا ذکر آ جائے، تو وہ کرتے ہیں نفرت، جو نہیں رکھتے یقینِ آخرت،
اور جب سوا اس کے کسی بھی اور کا ہو ذکر،
تو دل ان کے کھل اٹھتے ہیں (۴۵)

قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْ مَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝۴۶

کہہ دیجئے، کہ اے اللہ! زمیں اور آسمانوں کے اے خالق!
اے چھپی اور ظاہری باتوں سے واقف!
فیصلہ تو ہی کرے گا ایسی باتوں کا،
الجھتے جن میں ہیں بندے (۴۶)

وَلَوْ اَنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ مِنْ سُوْۗءِ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَبَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ ۝۴۷

اگر ہو ظالموں کے پاس وہ سب کچھ،
جو ہے روئے زمیں پر اور اتنا اور بھی ہو،
تو وہ روزِ حشر یہ سب کچھ عذابِ سخت کے بدلے میں دے دیں،
(پھر بھی) ان کے سامنے ظاہر خدا کی سمت سے ہوگا (عذاب ایسا)،
کہ جس کا کوئی اندازہ نہیں ان کو (۴۷)

وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۴۸

کیا جو کچھ انہوں نے، سب برائی اس کی کھل جائے گی ان پر،
اور آ گھیرے گا ان کو وہ (عذابِ سخت)
جس پر لوگ یہ ہنستے تھے (۴۸)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 595 of 2222

فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ نِعْمَةً مِّنَّا ۙ قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ ۭ بَلْ هِىَ فِتْنَةٌ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

آتی ہے کوئی تکلیف انساں کو، تو وہ ہم سے دعا کرتا ہے،
پھر جب ہم اسے نعمت کوئی دیتے ہیں،
تو وہ کہنے لگتا ہے کہ میرے علم و دانش کے سبب ہے یہ،
مگر یہ آزمائش ہے، اور اکثر اس سے ناواقف ہیں (۴۹)

قَدْ قَالَهَا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝

تھے جو ان سے پہلے لوگ، وہ بھی کہہ چکے ہیں ایسی ہی باتیں،
مگر ان کے نہ کام آیا کوئی ان کا عمل (۵۰)

فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ۭ وَالَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ هٰٓؤُلَاۗءِ سَيُصِيْبُهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ۙ وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۝

اور آ پڑا ان پر وبال ان کے برے اعمال کا،
جو لوگ ظالم ہیں، وبال ان کے برے اعمال کا ان پر بھی آئے گا،
ہرا سکتے نہیں ہم کو یہ ہرگز (۵۱)

اَوَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝

اور نہیں معلوم کیا ان کو؟
کہ جس کے رزق کو چاہے خدا کر دے کھلا یا تنگ،
ہے ایمان والوں کے لئے اس میں نشانی اک سے اک بڑھ کر (۵۲)

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝

(اے پیغمبرؐ!) یہ کہہ دیجے (مری جانب سے)
اے بندو! (تم ایسے ہو)، جنھوں نے ظلم ڈھایا اپنی جانوں پر،
نہ ہو مایوس تم اللہ کی رحمت سے، گنہ سب بخش دے گا وہ،
یقیناً بخشنے والا، نہایت مہرباں ہے وہ (۵۳)

وَاَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۝

پلٹ آؤ تم اپنے رب کی جانب اور اطاعت میں رہو اس کی،
مگر اس وقت سے پہلے کہ نازل ہو عذاب سخت تم پر،
اور تمہاری پھر نہ کی جائے کوئی امداد (۵۴)

وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝

اور تم پیروی اس کی کرو، جو ہے تمہارے رب کی جانب سے،
تمہارے واسطے نازل شدہ اک بہترین شے (یعنی قرآں)،
اس سے پہلے تم پہ آ جائے اچانک اک عذاب،
اور کچھ خبر تم کو نہ اس کی ہو (۵۵)

اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰي مَا فَرَّطْتُّ فِيْ جَنْۢبِ

(کہیں ایسا نہ ہو) کوئی کہے، افسوس! کوتاہی میں کر بیٹھا خدا کے حق میں،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 596 of 2222

اللّٰهِ وَاِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ۝

بلکہ میں اڑاتا تھا مذاق (۵۶)

اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ۝

(اللہ) اگر مجھ کو دکھاتا راستہ سیدھا،
تو میں بھی پارسا لوگوں میں ہوتا (۵۷)

اَوْ تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ
مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

یا عذاب سخت کو دیکھے، تو کہہ اٹھے،
کہ میری واپسی اے کاش! ہو سکتی، تو ہوتا میں بھی نیک اطوار لوگوں میں (۵۸)

بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ اٰيٰتِيْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ
مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝

خدا فرمائے گا اس سے، کہ بیشک آ چکی تھیں پاس تیرے آیتیں میری،
جنہیں جھٹلایا تو نے اور تکبر سے لیا کام،
اور تو تھا کافروں میں سے (۵۹)

وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ
مُّسْوَدَّةٌ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝

خدا پر افترا باندھا ہے، جن لوگوں نے جھوٹا،
آپ دیکھیں گے، کہ روزِ حشر چہرے ان کے کالے ہو رہے ہوں گے،
نہیں دوزخ ٹھکانا کیا تکبر کرنے والوں کا؟ (۶۰)

وَيُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ
وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

بچالے گا خدا سب متقی لوگوں کو ان کی کامیابی اور سعادت کے سبب،
ان کو نہ کوئی چھو سکے گا دکھ، نہ وہ غمگین ہی ہوں گے (۶۱)

اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝

خدا خالق ہے ہر شے کا، نگہباں بھی ہے ہر شے کا (۶۲)

لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ
اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝

وہی مالک ہے سارے آسمانوں اور زمین کی کنجیوں کا،
اور کیا انکار جن لوگوں نے آیاتِ الٰہی کا،
وہی نقصان میں ہوں گے (۶۳)

قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ۝

(اے پیغمبرؐ!) یہ کہہ دیجئے انہیں، اے جاہلو! کہتے ہو کیا مجھ سے،
کروں میں بندگی اوروں کی اللہ کے سوا؟ (۶۴)

وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ اَشْرَكْتَ
لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝

یہ آپؐ پر اور آپؐ سے پہلے بھی ہم نے وحی کی پیغمبروں پر،
شرک اپناؤ گے گر تم، سب عمل ہو جائیں گے غارت تمہارے،
تم زیاں کاروں میں پھر ہو گے (۶۵)

بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝

عبادت بس کرو اللہ کی اور شکر کرنے والوں میں ہو جاؤ تم شامل (۶۶)

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ

اور اللہ کی نہ سمجھے شان وہ، جیسے کہ حق ہے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 597 of 2222

الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝

جبکہ وہ قادر ہے اتنا، حشر کے دن یہ زمیں ساری کی ساری،
اس کی ہی مٹھی میں ہوگی،
اور سارے آسماں اس کے ہی دائیں ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے،
وہ پاک اور برتر و اعلیٰ ہے ہر اس شے سے،
جس کو لوگ ٹھہرائیں شریک اس کا (۶۷)

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ۝

جو پھونکا جائے گا صور،
آسمانوں اور زمیں والے سبھی بے ہوش ہو کر گر پڑیں گے،
ہاں، سوا اس کے جسے اللہ چاہے،
اور دوبارہ صور پھونکا جائے گا جس وقت،
تو یکدم کھڑے ہو کر لگیں گے دیکھنے سارے (۶۸)

وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِايْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝

زمیں بھی اپنے رب کے نور سے پھر جگمگا اٹھے گی،
حاضر ہوں گے سب اعمال نامے،
انبیاء کو اور گواہوں کو بھی لایا جائے گا،
اور فیصلے لوگوں کے سب انصاف پر ہوں گے،
نہ ہوگا ظلم کچھ ان پر (۶۹)

وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۝

کیا جس نے بھی جو، بھرپور بدلہ دے دیا جائے گا اس کو،
لوگ جو کرتے ہیں، وہ سب جانتا ہے (۷۰)

وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ رَبِّكُمْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝

جب جہنم کی طرف سب کافروں کے لائے جائیں گے گروہ،
اور جونہی وہ پہنچیں گے،
کھولے جائیں گے دروازے اُس کے اُن کی خاطر،
اور داروغے وہاں کے اُن سے یہ پوچھیں گے،
کیا آئے نہیں تھے پاس پیغمبر تمہارے؟
جو خدا کی آیتیں تم کو سناتے، اور ڈراتے تھے اسی دن سے،
کہیں گے وہ، کہ ہاں یہ ٹھیک ہے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 598 of 2222

قِيْلَ ادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝

لیکن عذاب سخت کا ہو کر رہے گا حکم پورا کافروں پر (۷۱)
اور کہا جائے گا پھر، دوزخ کے دروازوں میں اب ہو جاؤ تم داخل،
جہاں تم کو ہمیشہ کے لئے رہنا پڑے گا،
اور تکبر کرنے والوں کا ٹھکانا کیا برا ہے! (۷۲)

وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ۝

اور جو اپنے رب سے ڈرتے تھے،
روانہ کر دئے جائیں گے جنت کی طرف اُن کے گروہ،
اور پاس جائیں گے، تو کھولے جائیں گے پھر ان کی خاطر اس کے دروازے،
کہیں گے اُس کے درباں ان سے، تم پر ہو سلام اے اہلِ جنت!
تم بہت اچھے رہے، اب تم ہمیشہ کیلئے اس میں رہو (۷۳)

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاۗءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝

وہ کہیں گے، شکر ہے اللہ کا، جس نے دکھایا کر کے سچا اپنا وعدہ،
اور ہمیں وارث بنایا خلد کی اس سرزمیں کا، ہم جہاں چاہیں رہیں،
ہے نیک لوگوں کا بھی کیا اچھا صلہ! (۷۴)

وَتَرَى الْمَلٰۗىِٕكَةَ حَاۗفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

(اور حشر کے دن اے پیمبرؐ!) آپ دیکھیں گے،
فرشتوں کو خدا کے عرش کے چاروں طرف،
حلقہ بنائے اپنے رب کی حمد اور تسبیح میں مشغول ہوں گے وہ،
اور ہوگا فیصلہ انصاف سے لوگوں کا،
آئے گی صدا ہر سو،
ہے سب حمد و ثناء اللہ کی خاطر، جو ہے سارے جہاں کا پالنے والا (۷۵)

سورۂ مومن ۴۰

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّتِسْعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے ہے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

حٰمٓ ۝

ح۔م (۱)

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝

کتاب اللہ کی جانب سے ہے نازل شدہ یہ، جو ہے غالب، جاننے والا (۲)

غَافِرِ الذَّنْۢبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ۙ ذِي

گناہ بخشنے والا ہے، توبہ ماننے والا،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 599 of 2222

الطَّوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝

عذاب سخت کا مالک ہے اور ہے صاحب فضل و کرم،
اس کے سوا کوئی نہیں معبود،
سب کو لوٹنا ہے اس کی جانب ہی (۳)

مَا يُجَادِلُ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ اِلَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَلَا يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ ۝

جو کافر ہیں، جھگڑتے ہیں وہی آیات ربانی کے بارے میں،
(اے پیغمبر!)
نہ کھائیں آپ دھوکا مختلف شہروں میں ان کے گھومنے پھرنے سے ہرگز یہ،
(کہ ان پر ہو نہیں سکتا عذاب سخت) (۴)

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّالْاَحْزَابُ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۚ وَهَمَّتْ كُلُّ اُمَّةٍۢ بِرَسُوْلِهِمْ لِيَاْخُذُوْهُ وَجٰدَلُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ فَاَخَذْتُهُمْ ۚ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ۝

ان سے پہلے قوم نوح نے اور بعد کے لوگوں نے جھٹلائے پیمبر،
اور یہ ہر قوم نے چاہا کہ وہ اپنے پیمبر کو پکڑ کر قتل کر ڈالے،
انہوں نے بحث کی باطل، کہ وہ نیچا دکھائیں حق کو،
لیکن میں نے پھر پکڑا انہیں، میری طرف سے تھی سزا کیسی یہ! (۵)

وَكَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ۝

اور حکم خدا یوں ہو گیا پورا، کہ کافر سب کے سب ہیں دوزخی (۶)

اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝

جو عرش کے حامل ہیں اور جو ارد گرد اس کے فرشتے ہیں۔
وہ سارے اپنے رب کی حمد اور تسبیح کرتے ہیں،
وہ ہیں ایمان والے، اہل ایماں کے لئے بخشش طلب کرتے ہیں،
کہتے ہیں، کہ اے رب!
تو نے اپنے علم اور رحمت سے ہر شے کو گھیر رکھی ہے،
انہیں تو بخش دے، توبہ کریں جو اور تیری راہ اپنائیں،
بچا لے تو انہیں نار جہنم سے (۷)

رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ِالَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

ہمارے رب!
انہیں اور ان کے سارے باپ دادا، بیویوں، اولاد کو جو نیک ہیں،
تو داخل جنت میں لے جا، جس کا ان سے تیرا وعدہ ہے،
یقیناً تو ہی غالب اور دانا ہے (۸)

وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ ۚ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَىِٕذٍ فَقَدْ

گناہوں کی انہیں شامت سے رکھ محفوظ تو،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 600 of 2222

رَحْمَتَهٗ ؕ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝۹

اس دن بچایا تو نے جس کو بھی، تو گویا اپنی رحمت سے نوازا،
کامیابی ہے بڑی بھاری یہ (۹)

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ اِذْ تُدْعَوْنَ اِلَى الْاِيْمَانِ فَتَكْفُرُوْنَ ۝۱۰

بیشک کفر کے جو مرتکب ٹھہرے، کہا جائے گا یہ اُن سے،
کہ (اللہ) کا جو غصہ ہے، کہیں اس سے ہے وہ بڑھ کر، جو غصہ تھا تمہارا،
اور بلایا تم کو جاتا تھا جو ایماں کی طرف، تم کفر کرتے تھے (۱۰)

قَالُوْا رَبَّنَآ اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَاَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوْبِنَا فَهَلْ اِلٰى خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِيْلٍ ۝۱۱

کہیں گے وہ، ہمارے رب!
ہمیں دو مرتبہ مارا، ہمیں دو مرتبہ تو نے کیا زندہ،
ہمیں اقرار ہے اپنے گناہوں کا،
کوئی رستہ نکلنے کا یہاں سے ہے بھلا؟ (۱۱)

ذٰلِكُمْ بِاَنَّهٗۤ اِذَا دُعِيَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ كَفَرْتُمْ ۚ وَاِنْ يُّشْرَكْ بِهٖ تُؤْمِنُوْا ؕ فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيْرِ ۝۱۲

(ان سے کہا جائے گا) یہ سب اس لئے ہے،
جب کیا جاتا تھا ذکر اللہ کی وحدانیت کا، تم کہاں تھے مانتے؟
اور کر شریک اس میں کیا جاتا کسی کو، مان لیتے تھے،
تو اب ہے فیصلہ اللہ کا، جو ہے بلند و بالا و برتر (۱۲)

هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ وَيُنَزِّلُ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ رِزْقًا ؕ وَمَا يَتَذَكَّرُ اِلَّا مَنْ يُّنِيْبُ ۝۱۳

وہی تو ہے، دکھاتا ہے نشانی اک سے اک بڑھ کر تمہیں جو اپنی قدرت کی،
تمہارے واسطے وہ آسماں سے رزق برساتا ہے،
بس حاصل نصیحت ہے وہی کرتا، رجوع اللہ کی جانب جو کرتا ہے (۱۳)

فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝۱۴

تو (اللہ) کو پکارو تم عبادت کر کے خالص، چاہے یہ کافر برا مانیں (۱۴)

رَفِيْعُ الدَّرَجٰتِ ذُو الْعَرْشِ ۚ يُلْقِي الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ۝۱۵

وہی ہے عرش کا مالک، وہ عالی مرتبہ ہے،
اپنے جس بندے پہ چاہے، وحی اپنے حکم سے نازل کرے،
تاکہ جو دن پیشی کا ہے سب کی، ڈرائے اُس سے (۱۵)

يَوْمَ هُمْ بٰرِزُوْنَ ۚ لَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ ؕ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ؕ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۝۱۶

اس دن سب نکل آئیں گے قبروں سے،
اور ان کی کوئی شے (اللہ) سے پوشیدہ نہ ہوگی،
(اور ندا آئے گی، بولو!) آج کس کی بادشاہی ہے؟
(کہا جائے گا) صرف اللہ کی، جو واحد و قہار ہے (۱۶)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 601 of 2222

اَلْيَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ ۭ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ۭ
اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝

ہر شخص کو اس کی کمائی کا دیا جائے گا بدلہ آج،
(اور ہرگز) نہ ہوگا ظلم کوئی بھی کسی پر آج،
بیشک جلد لینے والا ہے اللہ حساب (۱۷)

وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ ۭ
مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ۝

اور آپ ان کو جلد آنے والے اس دن سے ڈرائیں،
جب کلیجے منہ کو آ جائیں گے گھٹ گھٹ کر،
نہ ہوگا ظالموں کا دوست اور کوئی سفارش کرنے والا،
بات مانی جائے جس کی، (۱۸)

يَعْلَمُ خَاۗىِٕنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ ۝
وَاللّٰهُ يَقْضِيْ بِالْحَقِّ ۭ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا
يَقْضُوْنَ بِشَيْءٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝

وہ تو آنکھوں کی خیانت اور سینوں کی چھپی باتوں کو بھی ہے جانتا (۱۹)
اور ٹھیک ٹھیک اللہ کرے گا فیصلہ،
لیکن پرستش جس کی یہ کرتے ہیں اللہ کے سوا،
ہرگز کوئی بھی فیصلہ وہ کر نہیں سکتے،
یقیناً سننے والا، دیکھنے والا ہے اللہ (۲۰)

اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
الَّذِيْنَ كَانُوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَانُوْا هُمْ اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاٰثَارًا
فِي الْاَرْضِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ۭ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ
مِنْ وَّاقٍ ۝

کیا نہیں دیکھا انہوں نے گھوم پھر کر اس زمیں پر؟
ان سے جو پہلے تھے، ان کا کیا ہوا انجام؟
قوت اور طاقت میں اور اپنی یادگاریں چھوڑ جانے میں بھی،
تھے ان سے کہیں بڑھ کر وہ،
اللہ نے انہیں پکڑا تو کوئی تھا نہ، جو ان کو بچا لیتا (۲۱)

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَكَفَرُوْا
فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ ۭ اِنَّهٗ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝

فقط یہ اس لئے تھا، جو پیمبر معجزے لے کر تھے ان کے پاس آتے،
ان کا وہ انکار کرتے تھے،
تو اللہ نے انہیں پکڑا، یقیناً وہ قوی ہے، اور عذاب سخت کا مالک (۲۲)

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝
اِلٰى فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَقَارُوْنَ فَقَالُوْا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ۝

اور اپنی آیتوں اور حجتوں کے ساتھ،
بھیجا ہم نے موسیٰ کو جو فرعون اور ہامان اور قاروں کی طرف،
کہنے لگے وہ، یہ ہے جادوگر، بہت جھوٹا (۲۳۔۲۴)

فَلَمَّا جَاۗءَهُمْ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا اقْتُلُوْٓا اَبْنَاۗءَ

ہماری سمت سے حق لے کے ان کے پاس وہ آئے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 602 of 2222

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ وَاسْتَحْيُوْا نِسَآءَهُمْ ؕ وَمَا كَيْدُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ۝

تو وہ بولے کہ ان کے ساتھ جو ایمان لائے ہیں،
رکھو زندہ تم ان کی بیٹیوں کو، قتل کر دو ان کے بیٹوں کو،
مگر ان کافروں کی ساری تدبیریں غلط ہوتی ہیں (۲۵)

وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِيْٓ اَقْتُلْ مُوْسٰى وَلْيَدْعُ رَبَّهٗ ۚ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّبَدِّلَ دِيْنَكُمْ اَوْ اَنْ يُّظْهِرَ فِي الْاَرْضِ الْفَسَادَ ۝

پھر اک دن کہا فرعون نے (درباریوں سے) چھوڑ دو مجھ کو،
کہ میں موسیٰ کو جاں سے مار ڈالوں،
اور یہ بیشک اپنے رب کو بھی بلا لے،
مجھ کو خدشہ ہے، بدل ڈالے نہ یہ دیں کو تمہارے،
یا کرے برپا فساد اس ملک میں (۲۶)

وَقَالَ مُوْسٰٓى اِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ ۝

کہنے لگے موسیٰ،
کہ آ تا ہوں پناہ میں اپنے رب کی میں ہر ایسے شخص سے،
جو ہے تکبر کرنے والا، اور نہیں ایمان رکھتا جو قیامت پر (۲۷)

وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ اِيْمَانَهٗٓ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَاِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ ۚ وَاِنْ يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ يَعِدُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ۝

کہا فرعون کے لوگوں میں ایسے ایک مومن نے،
کہ جس نے اپنے ایماں کو چھپا رکھا تھا لوگوں سے،
بھلا اس بات پر اس شخص کو تم قتل کرتے ہو؟
کہ وہ کہتا ہے میرا رب ہے اللہ،
اور تمہارے رب کی جانب سے دلیلیں لے کے جو آیا ہے،
اگر جھوٹا ہے وہ، تو جھوٹ ہے اس کا اسی پر،
اور اگر سچا ہے، تو تم سے ہے وعدہ جس عذاب سخت کا، تم پر وہ آئے گا،
نہیں اللہ ہدایت بخشتا اس کو، جو جھوٹا اور حد سے بڑھنے والا ہو (۲۸)

يٰقَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظٰهِرِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۡ فَمَنْ يَّنْصُرُنَا مِنْۢ بَاْسِ اللّٰهِ اِنْ جَآءَنَا ؕ قَالَ فِرْعَوْنُ مَآ اُرِيْكُمْ اِلَّا مَآ اَرٰى وَمَآ اَهْدِيْكُمْ اِلَّا سَبِيْلَ الرَّشَادِ ۝

اے میری قوم کے لوگو!
تمہاری بادشاہی آج ہے اور تم ہو غالب اس زمیں پر،
اور اگر آ یا عذاب اللہ کا ہم پر، تو پھر کس کی مدد ہوگی؟
کہا فرعون نے، کہتا ہوں میں، جو دیکھتا ہوں،
میں تمہیں وہ راہ بتلاتا ہوں، جو ہے ٹھیک (۲۹)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 603 of 2222

وَقَالَ الَّذِیْٓ اٰمَنَ یٰقَوْمِ اِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْكُمْ مِّثْلَ یَوْمِ
الْاَحْزَابِ ﴿۳۰﴾

مومن نے کہا، لوگو! مجھے ڈر ہے کہ تم پر بھی نہ آئے روزِ بد ایسا،
جو آیا تھا پرانی امتوں پر (۳۰)

مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ وَالَّذِیْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ
وَمَا اللّٰهُ یُرِیْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ﴿۳۱﴾

جیسے قومِ نوح اور عاد و ثمود اور بعد کی قومیں،
اور اللہ چاہتا ہرگز نہیں بندوں پہ اپنے ظلم (۳۱)

وَیٰقَوْمِ اِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْكُمْ یَوْمَ التَّنَادِ ﴿۳۲﴾

اور مجھ کو ہے ڈر اُس دن کا بھی،
جس دن پکاریں گے سبھی اک دوسرے کو (۳۲)

یَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِیْنَ ۚ مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ وَمَنْ
یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۳﴾

اور پھر اولٹو گے جب تم پیٹھ پھیرے،
کوئی بھی نہ ہوگا نہ اللہ سے بچانے والا تم کو،
اور جسے اللہ گمراہی میں چھوڑے، کون ہے پھر اس کا ہادی؟ (۳۳)

وَلَقَدْ جَآءَكُمْ یُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَیِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِیْ شَكٍّ مِّمَّا
جَآءَكُمْ بِهٖ ؕ حَتّٰۤی اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ یَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ
رَسُوْلًا ؕ كَذٰلِكَ یُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابُ ﴿۳۴﴾

اور اس سے پہلے یوسف بھی دلیلیں لے کے آئے تھے تمہارے پاس،
لیکن تم رہے شک میں،
ہوئے جب فوت وہ، کہنے لگے تم، اب نہ بھیجے گا خدا کوئی پیمبر،
اور خدا گمراہیوں میں چھوڑ دیتا ہے،
ہر ایسے شخص کو جو حد سے بڑھ جائے، رہے جو مبتلا شک میں (۳۴)

الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِ اللّٰهِ بِغَیْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ؕ كَبُرَ
مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؕ كَذٰلِكَ یَطْبَعُ اللّٰهُ
عَلٰی كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ﴿۳۵﴾

جھگڑتے ہیں دلیلوں کے بغیر آیاتِ ربانی کے بارے میں جو،
یہ اللہ اور سب مومنوں کے واسطے بھاری ہے ناراضی،
اور ایسے ہی لگا دیتا ہے اللہ مہر ہر اک سرکش و مغرور کے دل پر (۳۵)

وَقَالَ فِرْعَوْنُ یٰهَامٰنُ ابْنِ لِیْ صَرْحًا لَّعَلِّیْۤ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ﴿۳۶﴾

کہا فرعون نے ہامان سے (اک دن)، کرو تعمیر میرے واسطے
اونچا محل ایسا، کہ میں اطلاک کے رستوں تلک پہنچوں (۳۶)

اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰۤی اِلٰهِ مُوْسٰی وَاِنِّیْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا ؕ وَكَذٰلِكَ
زُیِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَصُدَّ عَنِ السَّبِیْلِ ؕ وَمَا كَیْدُ
فِرْعَوْنَ اِلَّا فِیْ تَبَابٍ ﴿۳۷﴾

وہاں میں جھانک کر دیکھوں ذرا معبودِ موسیٰ کو،
سمجھتا ہوں اسے میں، وہ ہے جھوٹا،
اور ایسے ہی تو تھے اعمالِ بد فرعون کے، اچھے اسے معلوم ہوتے تھے،
اور اس کو رہ سے بھی روکا گیا تھا،
اس کی ہر تدبیر تھی بیکار (۳۷)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 604 of 2222

وَقَالَ الَّذِیْٓ اٰمَنَ یٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ اَهْدِكُمْ سَبِیْلَ الرَّشَادِ ﴿۳۸﴾

مومن نے کہا ان سے، اے میری قوم کے لوگو! کرو تم پیروی میری، کہ راہِ حق کی جانب میں کروں گا رہبری (۳۸)

یٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا مَتَاعٌ ۫ وَّاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِیَ دَارُ الْقَرَارِ ﴿۳۹﴾

اے قوم!
یہ دنیا ہے فانی اور ہمیشہ کا جو گھر ہے، آخرت ہے (۳۹)

مَنْ عَمِلَ سَیِّئَةً فَلَا یُجْزٰٓی اِلَّا مِثْلَهَا ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰی وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ یُرْزَقُوْنَ فِیْهَا بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۴۰﴾

جس نے بھی کی ہے برائی، اس کا بدلہ ہے برائی،
اور کرے گا جو بھی نیکی، صاحبِ ایماں ہو کوئی مرد یا عورت،
تو ایسے لوگ ہوں گے داخلِ جنت،
وہاں روزی بھی وہ بے انت پائیں گے (۴۰)

وَیٰقَوْمِ مَا لِیْٓ اَدْعُوْكُمْ اِلَی النَّجٰوةِ وَتَدْعُوْنَنِیْٓ اِلَی النَّارِ ﴿۴۱﴾

اے میری قوم! یہ کیا بات ہے؟
تم کو بلاتا ہوں نجاتِ اخروی کی سمت میں،
اور تم بلاتے ہو مجھے دوزخ کی جانب (۴۱)

تَدْعُوْنَنِیْ لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَاُشْرِكَ بِهٖ مَا لَیْسَ لِیْ بِهٖ عِلْمٌ ۡ وَّاَنَا اَدْعُوْكُمْ اِلَی الْعَزِیْزِ الْغَفَّارِ ﴿۴۲﴾

تم مجھے دیتے ہو دعوت، میں کروں کفر،
اور خدا کے ساتھ ٹھہراؤں شریک اُس کو، کہ جس کا کچھ نہیں ہے علم مجھ کو،
میں تمہیں دیتا ہوں دعوت بس خدائے غالب و غفار کی جانب (۴۲)

لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِیْٓ اِلَیْهِ لَیْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ فِی الدُّنْیَا وَلَا فِی الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ مَرَدَّنَآ اِلَی اللّٰهِ وَاَنَّ الْمُسْرِفِیْنَ هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ﴿۴۳﴾

مجھے جس کی طرف دیتے ہو تم دعوت،
وہ اس قابل نہیں دنیا و عقبیٰ میں پکارا اس کو جائے،
لوٹنا ہم سب کو ہے اللہ کی جانب،
اور جو حد سے گزر جائیں، ٹھکانا ان کا دوزخ ہے (۴۳)

فَسَتَذْكُرُوْنَ مَآ اَقُوْلُ لَكُمْ ۭ وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۴۴﴾

کرو گے یاد تم باتوں کو میری، میں سپرد اللہ کے کرتا ہوں اپنا کام،
بیشک وہ ہے بندوں کا نگہباں (۴۴)

فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ ﴿۴۵﴾

اس کو اللہ نے بچایا ان کی چالوں کی برائی سے، انہوں نے سوچ جو رکھی تھیں،
اور گھیرا عذابِ سخت نے فرعون اور اُس کی قوم کو (۴۵)

اَلنَّارُ یُعْرَضُوْنَ عَلَیْهَا غُدُوًّا وَّعَشِیًّا ۚ وَیَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۫ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ﴿۴۶﴾

دوزخ کی ہے وہ آگ،
جس کے سامنے سب لائے جاتے ہیں یہ صبح و شام،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 605 of 2222

اور جس دن قیامت ہوگی، ہوگا حکم،

وَاِذْ يَتَحَآجُّوْنَ فِي النَّارِ فَيَقُوْلُ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا نَصِيْبًا مِّنَ النَّارِ ﴿۴۷﴾

ان فرعونیوں کو اک عذاب سخت میں ڈالو (۴۶)
وہ جب دوزخ میں اک دوجے سے جھگڑیں گے،
تو جو کمزور ہوں گے، وہ بڑوں سے یہ کہیں گے،
ہم تو تابع تھے تمہارے، کیا ہٹا سکتے ہو تم یہ آگ؟ (۴۷)

قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُلٌّ فِيْهَآ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ﴿۴۸﴾

اور وہ یہ کہیں گے، ہم تو خود اس آگ میں ہیں،
اور خدا تو کر چکا ہے فیصلہ بندوں کے بارے میں (۴۸)

وَقَالَ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ﴿۴۹﴾

کہیں گے دوزخی دوزخ کے داروغوں سے،
تم ہی اپنے رب سے یہ کہو،
کر دے کمی کوئی کسی دن تو ہمارے اس عذاب سخت میں (۴۹)

قَالُوْٓا اَوَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۭ قَالُوْا بَلٰى ۭ قَالُوْا فَادْعُوْا ۚ وَمَا دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿۵۰﴾

وہ یہ کہیں گے، کیا تمہارے پاس پیغمبر نہیں آئے تھے لے کر معجزے؟
بولیں گے، ہاں، وہ پھر کہیں گے، تم پکارو خود ہی،
لیکن ہر پکار ان کافروں کی بے اثر، بے کار ہوگی (۵۰)

اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ﴿۵۱﴾

اور کریں گے ہم مدد اپنے رسولوں اور سب ایمان والوں کی،
حیات دنیوی میں بھی اور اس دن بھی،
کہ جب ہوں گے گواہی دینے والے سب کھڑے (۵۱)

يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظّٰلِمِيْنَ مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْۗءُ الدَّارِ ﴿۵۲﴾

جب ظالموں کو فائدہ دے گی نہ ہرگز معذرت ان کی کوئی،
ان کے لئے لعنت ہی ہوگی،
بدتریں ہوگا ٹھکانا ان کی خاطر (۵۲)

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْهُدٰى وَاَوْرَثْنَا بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ الْكِتٰبَ ﴿۵۳﴾

اور ہدایت ہم نے دی موسیٰ کو،
اور پھر قوم اسرائیل کو وارث بنایا اس کتاب (حق) کا (۵۳)

هُدًى وَّذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۵۴﴾

جو ارباب دانش کے لئے تھی اک ہدایت اور نصیحت (۵۴)

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ﴿۵۵﴾

(اے پیمبرؐ!) صبر کیجے، جو خدائے پاک کا وعدہ ہے، وہ بیشک ہے سچا،
مغفرت کیجے طلب کوتاہیوں کی،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 606 of 2222

اِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۙ اِنْ
فِيْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِيْهِ ۚ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ
اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝

اور اپنے رب کی تسبیح وثناء صبح ومسا کیجے (۵۵)
جھگڑتے بے سبب آیاتِ ربانی کے بارے میں ہیں جو،
ان کے دلوں میں ہے بڑائی کی ہوس،
حالانکہ وہ ہرگز نہیں پہنچیں گے اس حد تک،
طلب کیجے پناہ اللہ کی، وہ ہے سننے والا، دیکھنے والا (۵۶)

لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝
وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ وَلَا الْمُسِيْۗءُ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ ۝

زمین اور آسمانوں کی ہے خلقت، خلقتِ انسان سے بڑھ کر،
مگر ہیں لوگ اکثر بے خبر (۵۷)
یکساں نہیں بینا و نابینا،
نہ ہیں یکساں کبھی ایمان والے نیک اور بدکار،
لیکن تم بہت کم غور کرتے ہو (۵۸)

اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ
لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝
وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ
يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ ۝

یقیناً اس میں کوئی شک نہیں (اک دن) قیامت آنے والی ہے،
مگر اکثر نہیں ایمان رکھتے (۵۹)
اور تمہارے رب کا ہے فرمان،
مجھ سے تم دعا مانگو، کروں گا ان دعاؤں کو تمہاری میں قبول،
اور لوگ جو میری عبادت سے کریں گے سرکشی،
پہنچیں گے دوزخ میں ذلیل وخوار ہو کر وہ (۶۰)

اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۭ
اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَي النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ
لَا يَشْكُرُوْنَ ۝

بنائی رات اللہ نے تمہارے واسطے، تاکہ کرو آرام،
اور دن کو بنایا اس نے روشن (کام کرنے کے لئے)،
بیشک خدا لوگوں پہ اپنا فضل کرتا ہے، مگر اکثر ہیں ناشکرے (۶۱)

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى
تُؤْفَكُوْنَ ۝

وہی اللہ ہے تم سب کا رب، ہر چیز کا خالق،
نہیں اس کے سوا معبود کوئی،
پھر کدھر تم بہکے جاتے ہو؟ (۶۲)

كَذٰلِكَ يُؤْفَكُ الَّذِيْنَ كَانُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ۝

اسی صورت وہ سب بہکے ہوئے تھے،
لوگ جو انکار کرتے تھے خدا کی آیتوں کا (۶۳)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 607 of 2222

اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّ
صَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ ؕ
ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۶۴﴾

اور خدا ہی ہے،
بنایا ہے ٹھہرنے کی جگہ جس نے زمیں کو،
اور تمہارے واسطے چھت آسماں کو،
صورتیں اچھی بنائی ہیں تمہاری اور عمدہ نعمتیں بھی دیں ہیں کھانے کو،
وہی اللہ تمہارا رب ہے بابرکت،
وہ ہے سارے جہاں کا پالنے والا (۶۴)

هُوَ الْحَیُّ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ؕ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۶۵﴾

وہ زندہ ہے ہمیشہ اور نہیں اس کے سوا معبود کوئی،
تم کرو اس کی عبادت اور پکارو اس کو،
سب حمد و ثناء اللہ کی خاطر ہے،
جو ہے سارے جہاں کا پالنے والا (۶۵)

قُلْ اِنِّیْ نُهِیْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
لَمَّا جَآءَنِیَ الْبَیِّنٰتُ مِنْ رَّبِّیْ وَاُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ
الْعٰلَمِیْنَ ﴿۶۶﴾

(اے پیغمبر!) یہ کہہ دیجئے، عبادت سے مجھے روکا گیا ہے ایسے معبودوں کی،
اللہ کے سوا جن کو رہے ہو تم پکار،
آئی ہیں جبکہ روشن و واضح دلیلیں میرے رب کی پاس میرے،
اور مجھ کو حکم ہے یہ،
تابع فرمان ہو جاؤں میں رب العالمیں کا (۶۶)

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ
عَلَقَةٍ ثُمَّ یُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْۤا اَشُدَّكُمْ ثُمَّ
لِتَكُوْنُوْا شُیُوْخًا ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ یُّتَوَفّٰى مِنْ قَبْلُ وَلِتَبْلُغُوْۤا
اَجَلًا مُّسَمًّى وَّلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۷﴾

وہی تو ذات ہے، جس نے تمہیں پیدا کیا مٹی سے،
پھر نطفے سے، اور پھر لوتھڑے سے،
پھر تمہیں بچے کی صورت میں نکالا (بطنِ مادر سے)،
بڑھایا پوری قوت سے (جوانی میں)،
کیا پھر اس نے بوڑھا،
اور کچھ پہلے ہی مر جاتے ہیں،
تم کو زندہ رکھتا ہے خدا اک خاص مدت تک، کہ تم سمجھو (۶۷)

هُوَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ ۚ فَاِذَا قَضٰۤى اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ
كُنْ فَیَكُوْنُ ﴿۶۸﴾

وہی کرتا ہے زندہ، اور وہی ہے مارتا،
پھر جب کسی بھی کام کا وہ فیصلہ کرتا ہے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 608 of 2222

کہتا ہے اسے، ہو جا، وہ ہو جاتا ہے فوراً (۶۸)

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ ۭ اَنّٰى يُصْرَفُوْنَ ۝۶۹

اے پیمبرؐ! کیا نہیں یہ آپؐ نے دیکھا؟
جھگڑتے ہیں جو لوگ آیاتِ ربانی کے بارے میں،
کدھر بھٹکے ہوئے ہیں وہ؟ (۶۹)

الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِالْكِتٰبِ وَبِمَآ اَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝۷۰

کتابِ آسمانی کو اور ان باتوں کو جھٹلایا جنھوں نے،
ساتھ بھیجی تھیں رسولوں کے جو ہم نے،
جلد انہیں معلوم ہو جائے گا (۷۰)

اِذِ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ ۭ يُسْحَبُوْنَ ۝۷۱

ہوں گے گردنوں میں طوق ان کی،
اور زنجیروں میں سب جکڑے، گھسیٹے جائیں گے وہ کھولتے پانی میں،

فِي الْحَمِيْمِ ۙ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُوْنَ ۝۷۲

پھر ان کو جلایا جائے گا نارِ جہنم میں (۷۱-۷۲)

ثُمَّ قِيْلَ لَهُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ۝۷۳

یہ پوچھا جائے گا ان سے،
کہاں ہیں وہ کہ تم جن کو بناتے تھے شریک اللہ کا؟ (۷۳)

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا بَلْ لَمْ نَكُنْ نَّدْعُوْا مِنْ قَبْلُ شَيْـــًٔا ۭ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ الْكٰفِرِيْنَ ۝۷۴

وہ کہہ اٹھیں گے، سب کے سب کھوئے گئے ہم سے،
پکارا تھا نہ بلکہ ہم نے پہلے بھی کسی کو،
اور خدا تو کافروں کو ایسے ہی گمراہیوں میں چھوڑ دیتا ہے (۷۴)

ذٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ ۝۷۵

سزا اُس کی ہے یہ، ناحق زمیں پر تم جو خود میں تھے مگن،
اور بس یونہی اتراتے پھرتے تھے (۷۵)

اُدْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝۷۶

ہمیشہ کے لئے دوزخ کے دروازوں میں اب ہو جاؤ داخل،
اور تکبر کرنے والوں کا ٹھکانا کیا برا ہے! (۷۶)

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ۝۷۷

(اے پیمبرؐ!) صبر کیجے، جو خدائے پاک کا وعدہ ہے، بیشک وہ ہے سچا،
اور جو وعدے کئے ہیں ان سے ہم نے،
کچھ دکھا دیں آپؐ کو یا پھر بلا لیں آپؐ کو ہم پاس اپنے،
لوٹنا ان کو بہرصورت ہماری ہی طرف ہے (۷۷)

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا

ہم نے بھیجے ہیں پیمبر آپؐ سے پہلے بھی،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 609 of 2222

عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ؕ وَمَا كَانَ
لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ
قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝

جن میں بعض کے احوال تو ہم نے بتائے آپؐ کو،
اور بعض کے ہم نے بتائے ہی نہیں،
کوئی پیمبر بھی نہیں مقدور یہ رکھتا،
کہ لائے معجزہ کوئی بغیر اذنِ الٰہی کے،
خدا کا حکم جب آئے گا، حق کے ساتھ ہوگا فیصلہ،
اور اہلِ باطل سب کے سب ہوں گے خسارے میں (۷۸)

اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا وَمِنْهَا
تَاْكُلُوْنَ ۝
وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوْا عَلَيْهَا حَاجَةً فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَ
عَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ۝
وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ ۫ فَاَيَّ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُنْكِرُوْنَ ۝

ہے اللہ وہ، تمہارے واسطے پیدا کیے چوپائے جس نے،
کچھ سواری ہیں تمہاری، اور کچھ کھاتے ہو تم (۷۹)
ان میں بہت سے فائدے ہیں،
تا کہ تم ان کی سواری سے جہاں چاہو پہنچ جاؤ،
اور ان چوپایوں پر اور کشتیوں پر تم سواری کرتے رہتے ہو (۸۰)
دکھاتا ہے خدا اپنی نشانی اک سے اک بڑھ کر،
کرو گے تم بھلا انکار کس کس سے؟ (۸۱)

اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْهُمْ وَاَشَدَّ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي
الْاَرْضِ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝

نہیں چل پھر کے کیا دیکھا انہوں نے اس زمیں پر؟
کیا ہوا انجام ان سے پہلے لوگوں کا؟
کہ جو ان سے کہیں بڑھ کر قوی اور سخت تھے،
کتنی ہی ان کی یادگاریں تھیں، مگر ان کو نہ کوئی فائدہ ان کا ہوا ہرگز (۸۲)

فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ مِّنَ
الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝
فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَكَفَرْنَا بِمَا
كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِيْنَ ۝
فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ اِيْمَانُهُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا ؕ سُنَّتَ اللّٰهِ
الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ فِيْ عِبَادِهٖ ۚ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ ۝

پیمبر پاس ان کے آئے لے کر آیتیں، تو علم پر اپنے، وہ اترانے لگے،
اور وہ اڑاتے تھے ہنسی جس کی، اُسی نے ان کو آ گھیرا (۸۳)
عذابِ سخت جب دیکھا، پکار اٹھے، خدائے واحد و یکتا پہ ہم ایماں ہیں لائے،
اور کسی بھی شرک کا انکار کرتے ہیں (۸۴)
مگر ایسے عذابِ سخت کے بعد، انکے ایماں نے نہ پہنچایا کوئی بھی فائدہ ان کو،
یہ ہے اللہ کا معمول، جو بندوں کے بارے میں ہمیشہ سے چلا آتا ہے،
اور کافر وہاں گھاٹے میں پڑ کر رہ گئے سارے (۸۵)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 610 of 2222

سُوْرَةُ حٰمٓ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّرُكُوْعَاتُهَا سِتٌّ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حٰمٓ ﴿۱﴾

تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۲﴾

كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۳﴾

بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۴﴾

وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِيْٓ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ وَفِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ ﴿۵﴾

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ ۗ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ ﴿۶﴾

الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۷﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿۸﴾

قُلْ اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ۗ ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۹﴾

وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا وَبٰرَكَ فِيْهَا وَقَدَّرَ

سورۂ حٰم السجدہ ۴۱

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

ح۔م (۱)

نزول اس کا ہے رحمٰن و رحیم (اللہ) کی جانب سے (۲)

یہ ہے ایسی کتاب، آیات ہیں جس میں بیان تفصیل سے،

قرآن ہے عربی میں ان لوگوں کی خاطر، صاحبانِ علم ہیں جو (۳)

(نیک لوگوں کو) یہ خوشخبری سنانے اور (بروں کو) ہے ڈرانے کیلئے،

پھر بھی بہت سوں نے ہے منہ پھیرا، وہ سنتے ہی نہیں ہرگز (۴)

وہ کہتے ہیں کہ تم ہم کو بلاتے ہو جدھر، پردوں میں ہیں اس سے ہمارے دل،

ہمارے کان بہرے ہیں،

حجاب اک ہے ہمارے اور تمہارے درمیاں حائل،

کئے جاؤ تم اپنا کام اور ہے کام سے اپنے ہمیں مطلب (۵)

(اے پیغمبرؐ!) یہ کہہ دیجئے کہ میں تم سا ہی اک انسان ہوں،

ہاں وحی نازل مجھ پہ ہوتی ہے،

کہ تم سب کا ہے بس معبود اک اللہ،

سو تم اس کی طرف آؤ! کرو بخشش طلب،

افسوس ہے ان مشرکوں پر (۶)

جو نہیں دیتے زکوٰۃ اور آخرت کے بھی جو منکر ہیں (۷)

جو لوگ ایمان لائیں اور کریں جو کام اچھے،

اجر ہے ان کے لئے، جو ختم ہو سکتا نہیں ہرگز (۸)

یہ کہہ دیجئے، بھلا انکار کرتے ہو تم اس اللہ کا،

جس نے بنائی ہے زمیں دو دن میں؟

اور اس کے بناتے ہو شریک (اصنام کو) سارے جہاں کا پالنے والا ہے جو (۹)

اس نے زمیں پر گاڑ رکھے ہیں پہاڑ اور اس میں اک برکت ہے رکھی،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 611 of 2222

فِيْهَآ اَقْوَاتَهَا فِيْٓ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ ۭ سَوَاۗءً لِّلسَّاۗىِٕلِيْنَ ۝

سب غذائیں بھی ہیں رکھی اس میں حاجت مند لوگوں کے لئے،
(یہ سب کیا) کل چار دن میں (۱۰)

ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَاۗءِ وَهِىَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ
ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا ۭ قَالَتَآ اَتَيْنَا طَاۗىِٕعِيْنَ ۝

پھر توجہ آسماں کی سمت کی، جو تھا دھواں سا،
اور زمین و آسماں سے اس نے فرمایا، خوشی یا ناخوشی سے حکم تم مانو مرا،
(سن کر یہ) دونوں نے کہا اس سے، کہ حاضر ہیں خوشی سے ہم (۱۱)

فَقَضٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ فِيْ يَوْمَيْنِ وَاَوْحٰى فِيْ كُلِّ سَمَاۗءٍ
اَمْرَهَا ۭ وَزَيَّنَّا السَّمَاۗءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ ڰ وَحِفْظًا ۭ ذٰلِكَ
تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝

کیے دو دن میں پھر اس نے یہ ساتوں آسماں پیدا،
اور اس کے کام کا ہر آسماں میں حکم بھیجا،
آسمانِ دنیوی کو زیب و زینت دی (ستاروں کے) چراغوں سے،
کہ ہو محفوظ شیطانوں سے،
اور تدبیر ہے اس کی یہ ساری، جو بہت ہے غالب و دانا (۱۲)

فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ
عَادٍ وَّثَمُوْدَ ۝

(اے پیغمبرؐ!) اگر اب بھی یہ منہ موڑیں، تو کہہ دیجے،
ڈراتا ہوں میں تم کو (ایسی بجلی کی) کڑک سے،
جو ثمود اور عاد جیسی اک کڑک ہوگی (۱۳)

اِذْ جَاۗءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا
تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ قَالُوْا لَوْ شَاۗءَ رَبُّنَا لَاَنْزَلَ مَلٰۗىِٕكَةً ۡ فَاِنَّا بِمَآ
اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝

جب ان کے آگے پیچھے آئے پیغمبر (یہ پیغام ہدیٰ لے کر)،
کہ اللہ کے سوا ہرگز کسی کی بھی عبادت مت کرو،
کہنے لگے، اگر چاہتا یہ رب ہمارا، بھیج دیتا وہ فرشتوں کو،
سو منکر ہیں تمہاری ہم رسالت کے (۱۴)

فَاَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَقَالُوْا مَنْ اَشَدُّ
مِنَّا قُوَّةً ۭ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَهُمْ هُوَ اَشَدُّ
مِنْهُمْ قُوَّةً ۭ وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ۝

ہوئے جب عاد سرکش بے سبب،
کہنے لگے، ہے کون ہم سے بڑھ کے قوت میں؟
نہ ان کو یہ نظر آیا، کہ وہ اس سے نہیں ہیں بڑھ کے قوت میں،
کیا جس نے انہیں پیدا،
وہ آخر تک رہے منکر ہماری آیتوں کے (۱۵)

فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْٓ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِيْقَهُمْ
عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰى

اور نحوست کے دنوں میں ہم نے آخر ان پہ بھیجی اک نہایت تیز آندھی،
تا کہ وہ چکھ لیں حیاتِ دنیوی میں ہی عذابِ سخت ذلت کا،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 612 of 2222

وَهُمْ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۶﴾

عذاب آخرت تو سخت ہوگا اس سے بھی بڑھ کر،
کہ جس میں کوئی ان کا حامی و ناصر نہیں ہوگا (۱۶)

وَاَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَيْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى عَلَى الْهُدٰى
فَاَخَذَتْهُمْ صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۷﴾

اگرچہ رہنمائی ہم نے کی، لیکن رہے اندھے ثمود،
ان کو کڑک نے آلیا ان کے بُرے اعمال کے باعث (۱۷)

وَنَجَّيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿۱۸﴾

مگر ایمان والوں، پارساؤں کو رکھا محفوظ ہم نے اس عذاب سخت سے (۱۸)

وَيَوْمَ يُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿۱۹﴾

جس دن جہنم کی طرف اللہ کے دشمن لائے جائیں گے،
اور ان سب کو اکٹھا کر دیا جائے گا (۱۹)

حَتّٰٓى اِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَ
جُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۰﴾

پہنچیں گے جہنم میں، تو ان کے کان آنکھیں اور کھالیں،
ان کے سب اعمال کی دیں گے گواہی (۲۰)

وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ۭ قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْٓ
اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۱﴾

اور وہ ان اعضاء سے اپنے کہیں گے، کیوں گواہی تم نے دی؟
بولیں گے وہ، اللہ نے ہم کو یہ گویائی عطا کی،
جس نے ہر شے کو عطا کی ہے یہ طاقت،
اور اسی نے تم کو پہلی مرتبہ پیدا کیا،
آخر اسی کی سمت تم لوٹائے جاؤ گے (۲۱)

وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ
اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ
كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۲﴾

نہیں رکھتے تھے پوشیدہ کبھی اعمال تم اس خوف سے اپنے،
کہ دیں گے یہ تمہارے کان آنکھیں اور کھالیں یوں گواہی،
بلکہ تم تو یہ سمجھتے تھے کہ تم جو کچھ بھی کرتے ہو،
خدا اس سے ہے ناواقف (۲۲)

وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِيْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ اَرْدٰىكُمْ
فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۲۳﴾

تمہاری بدگمانی نے تمہیں برباد کر ڈالا،
ہوئے آخر زیاں کاروں میں تم شامل (۲۳)

فَاِنْ يَّصْبِرُوْا فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّسْتَعْتِبُوْا فَمَا هُمْ
مِنَ الْمُعْتَبِيْنَ ﴿۲۴﴾

کریں گر صبر بھی، تو کافروں کا اب ٹھکانا ہے جہنم،
اور اگر چاہیں معافی یہ، نہیں ہرگز ملے گی (۲۴)

وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَآءَ فَزَيَّنُوْا لَهُمْ مَّا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ
وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ

اور مقرر ہم نشیں ہم نے کئے (شیطان ان کے)،
خوشنما کر کے دکھاتے تھے جو اگلے پچھلے سب اعمال ان کے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 613 of 2222

الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۲۵﴾

اور خدا کا قول ان کے حق میں بھی،
جنوں اور انسانوں کی ایسی امتوں کے ساتھ، پورا ہو گیا، ان سے جو پہلے تھیں،
وہ بیشک تھے خسارے میں (۲۵)

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَ
الْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ ﴿۲۶﴾

کہا یہ کافروں نے، مت سنو قرآن کو،
اور جب پڑھا جائے اسے، تم غل مچا دو، تا کہ تم آ جاؤ غالب (۲۶)

فَلَنُذِيْقَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّلَنَجْزِيَنَّهُمْ
اَسْوَاَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۷﴾

ہم چکھائیں گے مزا ان کافروں کو اک عذاب سخت کا،
اور ان کے بد اعمال کا بدلہ بھی دیں گے پورا پورا ہم (۲۷)

ذٰلِكَ جَزَآءُ اَعْدَآءِ اللّٰهِ النَّارُ ۚ لَهُمْ فِيْهَا دَارُ الْخُلْدِ ؕ
جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿۲۸﴾

خدا کے دشمنوں کے واسطے ہے یہ سزا نارِ جہنم کی، جو اُن کا گھر ہمیشہ ہے،
ہماری آیتوں سے (اس طرح) انکار کرنے کا یہ بدلہ ہے (۲۸)

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا رَبَّنَآ اَرِنَا الَّذَيْنِ اَضَلّٰنَا مِنَ
الْجِنِّ وَالْاِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ اَقْدَامِنَا لِيَكُوْنَا مِنَ
الْاَسْفَلِيْنَ ﴿۲۹﴾

یہ کافر کہہ اٹھیں گے، اے ہمارے رب!
ہمیں وہ جن و انساں تو دکھا، گمرہ کیا ہم کو جنھوں نے،
روند ڈالیں ہم انہیں قدموں تلے،
تا کہ نہایت ہوں ذلیل و خوار وہ (۲۹)

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ
الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ
كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۳۰﴾

لیکن جنھوں نے یہ کہا، اللہ ہمارا رب ہے، پھر اس پر رہے قائم،
فرشتے ان کے پاس آتے ہیں (اور کہتے ہیں)،
گھبراؤ نہ کوئی غم کرو ہرگز،
تمہیں جنت کی خوشخبری ہے، جس کا تم سے وعدہ ہے (۳۰)

نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ
وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ﴿۳۱﴾

حیاتِ دنیوی میں بھی تمہارے دوست تھے ہم،
آخرت میں بھی رہیں گے دوست،
اور جو چاہو مانگو، سب ہے جنت میں (۳۱)

نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ﴿۳۲﴾

یہ بخشش کرنے والے مہرباں اللہ کی جانب سے ہے مہمانی (۳۲)

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ
اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۳۳﴾

بھلا اس شخص سے بڑھ کر ہے کس کی بات اچھی؟
جو خدا کی سمت لوگوں کو بلائے اور کرے اعمال اچھے اور کہے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 614 of 2222

مَیں ہوں مسلماں (۳۳)

وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۚ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ
اَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ
حَمِيمٌ ﴿۳۴﴾

اور (اے پیغمبرؐ!) برائی اور بھلائی ہو نہیں سکتی کبھی یکساں،
برائی کو بھلائی سے کریں دور آپؐ،
ہوگا آپ کا دشمن بھی اک دن دوست (۳۴)

وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا ۚ وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا
ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ ﴿۳۵﴾

(یہ خوبی) انہیں ملتی ہے، جو صابر ہوں،
کوئی پا نہیں سکتا اسے ہرگز نصیبوں کے سوا (۳۵)

وَإِمَّا يَنزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ ۖ
إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿۳۶﴾

گر وسوسہ آئے کوئی شیطان کی جانب سے، اللہ کی پناہ مانگیں،
یقیناً وہ نہایت سننے والا، جاننے والا ہے (۳۶)

وَمِنْ آيَاتِهِ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۚ لَا تَسْجُدُوا
لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَهُنَّ إِن
كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ﴿۳۷﴾

اس کی ہیں نشانی رات دن اور چاند سورج،
اور عبادت تم کو گر منظور ہے لوگو! تو مت سجدہ کرو تم چاند سورج کو،
کرو سجدہ خدا کو، جس نے ان سب کو کیا پیدا (۳۷)

فَإِنِ اسْتَكْبَرُوا فَالَّذِينَ عِندَ رَبِّكَ يُسَبِّحُونَ لَهُ
بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْأَمُونَ ﴿۳۸﴾

اگر پھر بھی کریں یہ سرکشی (پروا نہیں)،
جو آپؐ کے رب کے فرشتے ہیں مقرب،
رات دن تسبیح کرتے ہیں بیاں اس کی، نہیں ہرگز وہ اکتاتے (۳۸)

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنَّكَ تَرَى الْأَرْضَ خَاشِعَةً فَإِذَا أَنزَلْنَا عَلَيْهَا
الْمَاءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ۚ إِنَّ الَّذِي أَحْيَاهَا لَمُحْيِي الْمَوْتَىٰ ۚ إِنَّهُ
عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿۳۹﴾

نشانی اس کی قدرت کی ہے اک یہ بھی،
زمیں جب خشک آتی ہے نظر، ہم اس پہ برساتے ہیں پانی،
اور تر و تازہ وہ ہو کر لہلہاتی ہے،
اسے زندہ کیا جس ذات نے، مردوں کو بھی کرتا ہے وہ زندہ،
یقیناً ہے وہ ہر اک چیز پر قادر (۳۹)

إِنَّ الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي آيَاتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ۗ أَفَمَن
يُلْقَىٰ فِي النَّارِ خَيْرٌ أَم مَّن يَأْتِي آمِنًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ اعْمَلُوا
مَا شِئْتُمْ ۖ إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿۴۰﴾

ہماری آیتوں سے جو بھی ہیں انکار کرتے، وہ نہیں مخفی ذرا ہم سے،
بھلا دوزخ میں ڈالا جائے جو، اچھا ہے؟
یا آئے جو بے خوف و خطر روزِ قیامت،
جو بھی تم چاہو کرو، وہ دیکھتا ہے تم جو کرتے ہو (۴۰)

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَاءَهُمْ ۖ وَإِنَّهُ لَكِتَابٌ عَزِيزٌ ﴿۴۱﴾

اب ان کے پاس قرآں آ چکا ہے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 615 of 2222

پھر بھی جو منکر ہوئے اس سے (نتیجہ دیکھ لیں گے وہ)،

لَا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ؕ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ ﴿۴۲﴾

کہ یہ ہے اک کتاب ایسی جو عالی مرتبہ ہے (۴۱)
اور پھٹک سکتا نہیں باطل کبھی پاس اس کے، آگے سے نہ پیچھے سے،
یہ اس کی بارگاہِ قدس سے اتری ہے،
جو ہے حکمتوں اور خوبیوں والا (۴۲)

مَا يُقَالُ لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قِيْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ وَّذُوْ عِقَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۴۳﴾

(اے پیغمبرؐ!) کہا جاتا ہے وہ کچھ آپؐ سے،
پہلے بھی جو پیغمبروں سے تھا کہا جاتا،
یقیناً آپؐ کا رب بخشنے والا بھی ہے
اور ہے عذاب سخت کا مالک بھی (۴۳)

وَلَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ ؕ ءَاَعْجَمِيٌّ وَّعَرَبِيٌّ ؕ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ ؕ وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ؕ اُولٰٓئِكَ يُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ﴿۴۴﴾

ہم قرآن کو نازل اگر کرتے کسی عجمی زباں میں، تو یہ کہتے لوگ،
صاف اس کی نہیں ہیں آیتیں،
یہ کیا؟ کہ یہ عجمی ہے اور عربی مخاطب اس کے ہیں،
کہہ دیں کہ یہ ایمان والوں کے لئے ہے اک ہدایت اور شفاء،
اور جو نہیں ایمان لاتے، ان کے کانوں کے لئے اک بوجھ ہے یہ،
اور آنکھوں کے لئے ان کی ہے اندھاپن،
یہ بہرے ہیں، پکارا جا رہا ہے دور سے جن کو (۴۴)

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿۴۵﴾

عطا کی ہم نے موسیٰؑ کو کتاب (حق) تو اس میں بھی ہوا تھا اختلاف،
اور آپؐ کے رب کی طرف سے طے نہ ہوتی بات گر پہلے سے،
ان کے درمیاں اک فیصلہ بھی ہو چکا ہوتا،
مگر یہ اس کے بارے میں ہیں شک میں مبتلا (۴۵)

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۴۶﴾

جو بھی کرے گا کام اچھا، وہ اسی کے واسطے ہے،
اور برا جو بھی کرے گا، وہ بھی ہے اس کے لئے،
اور آپؐ کا رب اپنے بندوں پر نہیں ہے ظلم کرتا (۴۶)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 616 of 2222

پارہ ٢٥

اِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٰتٍ مِّنْ اَكْمَامِهَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ۚ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ اَيْنَ شُرَكَآءِيْ قَالُوْٓا اٰذَنّٰكَ مَا مِنَّا مِنْ شَهِيْدٍ ﴿٤٧﴾

اور قیامت کا تو علم اللہ ہی کو ہے،
غلافوں میں سے پھل آتے ہیں جو،
اور حاملہ ہوتی ہے جو مادہ، وہ جنتی ہے جو،
سارا علم ہے اس کو،
بلا کر مشرکوں سے جب خدا پوچھے گا، بولو!
ہیں کہاں میرے شریک؟
اس دن کہیں گے وہ، نہیں ہم آشنا ان سے (٤٧)

وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَدْعُوْنَ مِنْ قَبْلُ وَظَنُّوْا مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ ﴿٤٨﴾

یہ جن کو پوجتے تھے اس سے پہلے، ہو گئے گم ان کی نظروں سے،
سمجھ جائیں گے، اب کوئی بچاؤ کی نہیں صورت (٤٨)

لَا يَسْـَٔمُ الْاِنْسَانُ مِنْ دُعَآءِ الْخَيْرِ ۖ وَاِنْ مَّسَّهُ الشَّرُّ فَيَئُوْسٌ قَنُوْطٌ ﴿٤٩﴾

نہیں تھکتا کبھی انساں بھلائی مانگنے سے،
اور اگر اس کو کوئی تکلیف پہنچے، تو وہ ہو جاتا ہے ناامید (٤٩)

وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ رَحْمَةً مِّنَّا مِنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ هٰذَا لِيْ ۙ وَمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ وَّلَئِنْ رُّجِعْتُ اِلٰى رَبِّيْٓ اِنَّ لِيْ عِنْدَهٗ لَلْحُسْنٰى ۚ فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿٥٠﴾

گر تکلیف کے بعد اس کو ہم رحمت عطا کر دیں، تو کہہ اٹھتا ہے،
میں حقدار تھا اس کا،
قیامت کا تصور کر نہیں سکتا کبھی میں،
اور اگر میں اپنے رب کے پاس واپس بھی گیا،
تو اس میں بھی میرے لئے ہے بہتری،
ہم کافروں کو ان کے کاموں سے کریں گے باخبر،
اور پھر چکھائیں گے مزا ان کو عذاب سخت کا (٥٠)

وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِيْضٍ ﴿٥١﴾

اور جب کریں انعام ہم انسان پر، منہ پھیر لیتا ہے وہ،
چل دیتا ہے پہلو موڑ کر،
اور جب مصیبت آئے، تو لمبی دعائیں کرنے لگتا ہے (٥١)

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهٖ مَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِيْ شِقَاقٍ بَعِيْدٍ ﴿٥٢﴾

(اے پیغمبرؐ!) انہیں کہہ دیجئے،
قرآں اگر آیا ہو اللہ کی طرف سے اور نہ تم مانو اسے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 617 of 2222

تو کون پھر ہوگا بھلا بہکا ہوا اس شخص سے بڑھ کر؟
جو حق سے دور ہو جائے (۵۲)

سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ؕ اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝۵۳

دکھائیں گے انہیں سب انفس و آفاق میں،
ہم عنقریب اپنی نشانی اک سے اک بڑھ کر،
کہ کھل جائے یہ ان پر، حق ہے یہ (قرآن)،
کیا کافی نہیں یہ؟
آپؐ کا رب ہے ہر اک شے کی مکمل آگہی رکھتا (۵۳)

اَلَآ اِنَّهُمْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآءِ رَبِّهِمْ ؕ اَلَآ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ ۝۵۴

انہیں گو شک ہے اپنے رب سے ملنے میں،
مگر بیشک وہ ہر شے کا احاطہ کرنے والا ہے (۵۴)

سورۂ شوریٰ ۴۲

حٰمٓ ۝۱

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے
ح۔م (۱)

عٓسٓقٓ ۝۲

ع۔س۔ق (۲)

كَذٰلِكَ يُوْحِيْٓ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۙ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۳

(اے پیغمبرؐ!)
خدائے غالب و دانا نے کی ہے وحی نازل آپؐ پر ایسے،
کہ جیسے آپؐ سے پہلے جو گزرے لوگ، ان کی سمت بھیجی تھی (۳)

لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝۴

اسی کا ہے، جو کچھ ہے آسمانوں اور زمیں میں،
وہ ہے برتر اور عظیم الشان ہستی (۴)

تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ ؕ اَلَآ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝۵

اور نہیں ہے کچھ بعید (ان کافروں کی لغو باتوں پر)،
یکایک پھٹ پڑیں (ہیبت کے مارے) آسماں اوپر سے،
اور تسبیح کرتے ہیں فرشتے اپنے رب کی حمد کے ساتھ،
اور استغفار کرتے ہیں زمیں والوں کی خاطر،
یاد رکھو! ہے خدا ہی بخشنے والا، نہایت رحم کا مالک (۵)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 618 of 2222

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ اللّٰهُ حَفِيْظٌ عَلَيْهِمْ ۗ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ۝٦

جنھوں نے ہیں بنائے کارساز اس کے سوا اپنے، خدا کو یاد ہیں وہ،
اور نہیں ہیں ان کے کچھ بھی آپ ذمے دار (٦)

وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنْذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۭ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ ۝٧

یوں قرآنِ عربی کو کیا ہے وحی ہم نے آپ کی جانب،
کہ مکہ اور اس کے اردگرد آبادیوں کو آپ یومِ حشر سے آگاہ کردیں،
جس کے آنے میں نہیں کچھ شک،
گروہ اک جائے گا جنت میں،
اور اک جائے گا دوزخ میں اس دن (٧)

وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَاۗءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ وَالظّٰلِمُوْنَ مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝٨

اور اک امت بنا دیتا خدا، اگر چاہتا ان سب کو،
لیکن وہ جسے چاہے، اسے رحمت میں لے لیتا ہے،
اور کوئی نہیں ہے ظالموں کا حامی و ناصر (٨)

اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءَ ۚ فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِ الْمَوْتٰى ۡ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝٩

انہوں نے کارساز اپنے بنائے ہیں خدا کو چھوڑ کر کیا کیا!
اگرچہ ہے حقیقی کارساز اللہ،
اور زندہ وہی کرتا ہے مردوں کو، وہ ہر اک شے پہ قادر ہے (٩)

وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّيْ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۡ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ۝١٠

(اے پیغمبرؐ! یہ کہہ دیجے) تمہارا ہے جہاں بھی اختلاف،
اللہ کی جانب سے ہی اس کا فیصلہ ہوگا،
وہی اللہ ہے رب میرا،
اسی پر ہے بھروسہ اور رجوع اس کی ہی جانب ہے مرا (١٠)

فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّمِنَ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا ۚ يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ ۭ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝١١

خالق زمیں اور آسمانوں کا ہے وہ،
اس نے بنائے ہیں تمہاری جنس کے بھی اور چوپایوں کے بھی جوڑے،
اسی نے تم کو پھیلایا زمیں پر،
اور نہیں کوئی بھی اس جیسا،
وہ سب ہے سننے والا، دیکھنے والا (١١)

لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝١٢

زمین و آسماں کی کنجیاں ساری ہیں اس کے پاس،
جس کے رزق کو چاہے کشادہ وہ کرے، چاہے کرے وہ تنگ،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 619 of 2222

ہر شے جانتا ہے وہ (۱۲)

شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ
اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى اَنْ
اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ۭ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ
اِلَيْهِ ۭ اَللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ ۝

مقرر کر دیا وہ دیں تمہارے واسطے اللہ نے،
جس کا دیا تھا حکم اس نے نوحؑ کو،
(اور اے پیمبرؐ!) آپؐ کو بھیجی ہے جس کی وحی،
اور تاکید کی جس کی ابراہیمؑ اور موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو،
کہ اس دیں کو رکھیں قائم اور اس میں پھوٹ مت ڈالیں،
گراں ہے مشرکوں پر شے وہ، جس کی سمت آپؐ ان کو بلاتے ہیں،
خدا چاہے جسے اپنا بنا لے برگزیدہ،
اور جو اُس کی طرف آئے، تو کرتا ہے ہدایت وہ (۱۳)

وَمَا تَفَرَّقُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۭ
وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى لَّقُضِيَ
بَيْنَهُمْ ۭ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْرِثُوا الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ
مُرِيْبٍ ۝

کیا ہے علم کے بعد اختلاف آپس میں ان لوگوں نے ضد اور بحث سے،
اور آپؐ کے رب نے اگر پہلے (کیا ہوتا نہ وعدہ)
اک مقرر وقت تک (روزِ قیامت کا)،
تو ان کا فیصلہ بھی ہو چکا ہوتا،
اور ان کے بعد بھی اب دی گئی جن کو کتاب،
الجھے ہوئے ہیں لوگ وہ شک میں (۱۴)

فَلِذٰلِكَ فَادْعُ ۚ وَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاۗءَهُمْ ۚ
وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ ۚ وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ ۭ
اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۭ لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۭ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا
وَبَيْنَكُمْ ۭ اَللّٰهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝

تو ان کو آپؐ اسی جانب بلائیں،
اور کہا ہے آپؐ کو جو، اس پہ مضبوطی سے جم جائیں،
چلیں مت ان کی خواہش پر،
یہ کہہ دیں، حق تعالیٰ نے اتاری ہیں کتابیں جو، مرا ان پر ہے ایماں،
اور مجھے انصاف کرنے کا ملا ہے حکم اللہ سے،
ہمارا اور تمہارا رب وہی ہے،
ہیں ہمارے واسطے اعمال اپنے اور تمہارے واسطے اعمال اپنے،
ہم میں تم میں کوئی بھی جھگڑا نہیں،
اللہ ہم سب کو کرے گا جمع،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 620 of 2222

وَالَّذِيْنَ يُحَآجُّوْنَ فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا اسْتُجِيْبَ لَهٗ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ﴿۱۶﴾

اور آخر اسی کی سمت سب کو لوٹ جانا ہے (۱۵)
خدا کو اہلِ ایماں کر چکے تسلیم،
اس کے بعد بھی جو اس کے بارے میں جھگڑتے ہیں،
تو جھگڑا ان کا باطل ہے،
غضب ان پر ہے اور ان کے لئے ہے اک عذاب سخت (۱۶)

اَللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَالْمِيْزَانَ ۭ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبٌ ﴿۱۷﴾

اللہ ہی نے نازل کی ہے برحق یہ کتاب اور عدل کی میزان،
اور معلوم کیا تم کو؟ کہ شاید آنے والی ہو قیامت عنقریب (۱۷)

يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهَا ۚ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مُشْفِقُوْنَ مِنْهَا ۙ وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهَا الْحَقُّ ۭ اَلَآ اِنَّ الَّذِيْنَ يُمَارُوْنَ فِي السَّاعَةِ لَفِيْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ﴿۱۸﴾

ان کو ہے جلدی، جو نہیں ایمان رکھتے،
اور یقیں رکھتے ہیں جو، وہ ڈر رہے ہیں،
جانتے ہیں وہ، یہ برحق ہے،
جھگڑتے ہیں قیامت کے جو بارے میں،
وہ گمراہی میں ہیں ڈوبے ہوئے (۱۸)

اَللّٰهُ لَطِيْفٌۢ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ﴿۱۹﴾

اللہ نہایت مہرباں ہے اپنے بندوں پر،
جسے چاہے کشادہ رزق بخشے،
وہ بڑی قوت بڑے غلبے کا مالک ہے (۱۹)

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ ۚ وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۚ وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ ﴿۲۰﴾

جو کھیتی آخرت کی چاہے، ہم اس کو بڑھاتے ہیں،
جسے دنیا کی کھیتی چاہئے، دیں گے اسے ہم اس سے،
لیکن آخرت میں کوئی بھی حصہ نہیں اس کا (۲۰)

اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ ۭ وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۭ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۱﴾

ہیں کیا ان کے شریک ایسے؟
کہ کرتے ہیں مقرر دین ایسا ان کی خاطر،
جس کی اللہ نے اجازت دی نہیں ہرگز،
اگر ہوتا نہ وعدہ فیصلے کے دن کا، ان کا فیصلہ بھی کر دیا جاتا،
یقیناً ظالموں کے واسطے ہے اک عذاب سخت (۲۱)

تَرَى الظّٰلِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا كَسَبُوْا وَهُوَ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۭ

اور یہ آپ دیکھیں گے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 621 of 2222

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِ ۚ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ۝

کہ ظالم ڈر رہے ہوں گے برے اعمال سے اپنے،
مگر جو صاحبِ ایمان ہیں اور نیک ہیں،
جنت کے وہ باغوں میں ہوں گے،
اور جو چاہیں گے، ملے گا بارگاہِ رب سے ان کو
اور بڑا یہ فضل ہے (۲۲)

ذٰلِكَ الَّذِيْ يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۭ قُلْ لَّآ اَسْـَٔـلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ۭ وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ۝

جس کی بشارت خود خدا دیتا ہے ان بندوں کو، جو مومن ہیں اور ہیں نیک،
کہہ دیجے (اے پیغمبرؐ! یہ لوگوں سے)
مرے اپنے جو ہیں اہلِ قرابت، ان کی الفت اور محبت کے سوا،
کچھ بھی طلب کرتا نہیں میں تم سے اس کارِ رسالت کا صلہ،
اور جو کرے نیکی، تو ہم اس کا بڑھا دیں گے ثواب،
اللہ ہے بے حد بخشنے والا، نہایت قدرداں (۲۳)

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰى عَلَي اللّٰهِ كَذِبًا ۚ فَاِنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يَخْتِمْ عَلٰي قَلْبِكَ ۭ وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝

کیا لوگ یہ کہتے ہیں؟ بالکل جھوٹ باندھا ہے پیمبرؐ نے خدا پر،
اور اگر ایسا ہی ہوتا، مہر اللہ آپؐ کے دل پر لگا دیتا،
مٹا دیتا ہے باطل کو خدا اور حق کو کر دیتا ہے ثابت اپنے کلموں سے،
یقیناً وہ دلوں کے راز سے بھی خوب واقف ہے (۲۴)

وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْا عَنِ السَّيِّاٰتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝

وہی ہے، اپنے بندوں کی جو توبہ مان لیتا ہے،
گناہوں سے وہی ہے درگزر کرتا،
وہ سب کچھ جانتا ہے، تم جو کرتے ہو (۲۵)

وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۭ وَالْكٰفِرُوْنَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۝

وہ نیک اور صاحبِ ایمان لوگوں کی ہے سنتا،
اور بڑھا کر ان کو دیتا ہے وہ اپنے فضل سے،
اور کافروں کے واسطے ہے اک عذابِ سخت (۲۶)

وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ ۭ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ۝

گر اللہ کر دیتا کشادہ رزق بندوں کا،
تو کر دیتے بپا روئے زمیں پر وہ فساد،
(اس واسطے) وہ جس قدر چاہے، اسے کرتا ہے اندازے سے نازل،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 622 of 2222

وَهُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ ؕ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۲۸﴾

وہی تو ہے جو ناامیدیوں کے بعد برساتا ہے بارش اور پھیلاتا ہے رحمت،
ہے وہی تو کارساز اور لائقِ حمد وثناء ہستی (۲۸)

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيْهِمَا مِنْ دَآبَّةٍ ؕ وَهُوَ عَلٰى جَمْعِهِمْ اِذَا يَشَآءُ قَدِيْرٌ ﴿۲۹﴾

اسی کی ہے نشانی آسمانوں اور زمیں کا خلق کرنا،
اور ان میں جانداروں کا یہ پھیلانا،
وہ اس پر بھی ہے قادر، جمع جب چاہے انہیں کر دے (۲۹)

وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ﴿۳۰﴾

پہنچتے ہیں تمہیں جو بھی مصائب،
وہ نتیجہ ہیں تمہارے اپنے ہی اعمال کا،
اور درگزر کرتا ہے وہ کتنی ہی باتوں سے (۳۰)

وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِى الْاَرْضِ ۚ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۳۱﴾

زمیں میں تم خدا کو کر نہیں سکتے کبھی عاجز،
خدا کو چھوڑ کر کوئی نہیں ہے حامی و ناصر تمہارا (۳۱)

وَمِنْ اٰيٰتِهِ الْجَوَارِ فِى الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ﴿۳۲﴾

اور اس کی اک نشانی ہیں،
سمندر میں پہاڑوں کی طرح چلتے ہیں جو (بھاری) جہاز (۳۲)

اِنْ يَّشَاْ يُسْكِنِ الرِّيْحَ فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلٰى ظَهْرِهٖ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۳۳﴾

اور وہ اگر چاہے، ہوا کو بند کر دے،
اور سمندر میں کھڑے رہ جائیں یہ سارے،
ہے بیشک صابروں اور شاکروں کے واسطے اس میں نشانی (۳۳)

اَوْ يُوْبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوْا وَيَعْفُ عَنْ كَثِيْرٍ ﴿۳۴﴾

یا اگر چاہے وہ غارت ان کو کر دے ان کے کرتوتوں کے بدلے میں،
مگر وہ درگزر کرتا ہے کتنی ہی خطاؤں سے (۳۴)

وَّيَعْلَمَ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِىْٓ اٰيٰتِنَا ؕ مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ ﴿۳۵﴾

جھگڑتے ہیں ہماری آیتوں کے سلسلے میں جو،
سمجھ لیں کوئی چھٹکارا نہیں اُن کے لئے ہرگز (۳۵)

فَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَىْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۳۶﴾

تمہیں جو کچھ دیا ہے،
وہ حیاتِ دنیوی کا چند روزہ ہے سر و ساماں،
جو پاس اللہ کے ہے، اس سے کہیں بہتر ہے اور ہے پائیدار،
ان کے لئے جو اہلِ ایماں ہیں،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 623 of 2222

وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ ﴿۳۷﴾

اور اپنے رب پہ رکھتے ہیں بھروسا (۳۶)
بے حیائی اور گناہانِ کبیرہ سے جو بچتے ہیں،
معاف اس وقت کر دیتے ہیں، جب غصے میں ہوں (۳۷)

وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۪ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ ۪ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۳۸﴾

وہ مانتے ہیں حکم اپنے رب کا اور کرتے ہیں پابندی نمازوں کی،
اور ان کے کام سارے باہمی ہیں مشورے سے،
اور انہیں ہم نے جو دے رکھا ہے،
اس میں سے (ہمارے نام پر) دیتے ہیں (۳۸)

وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ ﴿۳۹﴾

جب ان پر کوئی ہو ظلم، تو لیتے ہیں بس بدلہ (۳۹)

وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۰﴾

برائی کا تو بدلہ ہے برائی،
اور کرے جو درگزر اور صلح سے جو کام لے،
تو اجر اس کا ہے خدا کے پاس،
ہرگز ظالموں کو وہ نہیں کرتا پسند (۴۰)

وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ ﴿۴۱﴾

اور گر کوئی مظلوم بدلہ لے، نہیں کوئی ملامت اس پہ (۴۱)

اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَيَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۭ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۴۲﴾

ان پر ہے ملامت، جو کریں ظلم و ستم لوگوں پہ،
اور برپا کریں روئے زمیں پر جو فساد،
ان کے لئے ہے اک عذاب سخت (۴۲)

وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۴۳﴾

اور جو صبر سے اور درگزر سے کام لیں،
بیشک بڑی ہمت کا ہے یہ کام (۴۳)

وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ وَّلِيٍّ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ۭ وَتَرَى الظّٰلِمِيْنَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ يَقُوْلُوْنَ هَلْ اِلٰى مَرَدٍّ مِّنْ سَبِيْلٍ ﴿۴۴﴾

اور جس کو خدا گمراہیوں میں چھوڑ دے،
تو اس کے بعد اس کا نہیں ہے کوئی بھی پھر کارساز،
(اور اے پیمبرؐ!) آپؐ دیکھیں گے کہ ظالم دیکھتے ہوں گے عذاب،
اور کہہ رہے ہوں گے، نہیں کیا واپسی کی راہ کوئی؟ (۴۴)

وَتَرٰىهُمْ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا خٰشِعِيْنَ مِنَ الذُّلِّ يَنْظُرُوْنَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ ۭ وَقَالَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا

آپؐ دیکھیں گے، کہ لائے جائیں گے وہ سامنے (دوزخ) کے،
اور ذلت کے مارے وہ جھکے ہوں گے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 624 of 2222

اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اَلَآ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ فِيْ
عَذَابٍ مُّقِيْمٍ ۝

کن انکھیوں سے وہ دیکھیں گے،
کہیں گے اہلِ ایماں یہ، حقیقت میں یہی ہیں لوگ گھاٹے میں،
جنھوں نے حشر کے دن خود کو بھی،
اور اپنے گھر والوں کو بھی گھاٹے میں ڈالا ہے،
یقیناً ظالموں کے واسطے ہے اک عذاب سخت (۴۵)

وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ اَوْلِيَاۗءَ يَنْصُرُوْنَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ
وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ سَبِيْلٍ ۝

اللہ کے سوا ان کا نہیں ہے حامی و ناصر کوئی،
اللہ جسے گمراہیوں میں چھوڑ دے، کوئی نہیں اس کے لئے رستہ (۴۶)

اِسْتَجِيْبُوْا لِرَبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ
اللّٰهِ ۭ مَا لَكُمْ مِّنْ مَّلْجَاٍ يَّوْمَىِٕذٍ وَّمَا لَكُمْ مِّنْ نَّكِيْرٍ ۝

اے لوگو! مان لو حکمِ خدا کو اس سے پہلے تم،
کہ آ جائے خدا کی سمت سے وہ دن، جو ہرگز ٹل نہیں سکتا،
تمہیں اس دن اماں ہی مل سکے گی کوئی ہرگز،
اور نہ تم اپنے گناہوں سے کوئی انکار ہی پھر کر سکو گے (۴۷)

فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۭ اِنْ عَلَيْكَ اِلَّا
الْبَلٰغُ ۭ وَاِنَّآ اِذَآ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا ۚ وَاِنْ
تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَاِنَّ الْاِنْسَانَ كَفُوْرٌ ۝

(اے پیمبرؐ!) یہ اگر منہ پھیر لیں،
تو آپؐ کو بھیجا نہیں ہم نے بنا کر ان پہ نگراں،
آپؐ کے ذمے پیامِ حق کا پہنچانا ہے بس،
انسان پر رحمت کریں گر ہم، تو اتراتا ہے،
اور اعمال کے باعث اگر پہنچے مصیبت اس کو،
بن جاتا ہے ناشکرا (۴۸)

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يَخْلُقُ مَا يَشَاۗءُ ۭ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ
اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ الذُّكُوْرَ ۝

زمیں اور آسمانوں کی حکومت ہے خدا کے واسطے،
جو چاہتا ہے خلق فرماتا ہے وہ،
چاہے جسے وہ بیٹیاں دے اور جسے چاہے وہ بیٹے دے (۴۹)

اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا ۚ وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَاۗءُ عَقِيْمًا ۭ اِنَّهٗ
عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ۝

یا بیٹے، بیٹیاں دونوں ہی دے،
چاہے جسے رکھے وہ بے اولاد،
وہ ہے علم والا، صاحبِ قدرت (۵۰)

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَاۗيِٕ

نہیں ممکن یہ بندے کے لئے، اللہ ہو محوِ کلام اس سے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 625 of 2222

حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ ۝

سوائے وحی یا پردے کے پیچھے یا فرشتہ بھیج کر،
تا کہ کرے وہ وحی اس کے حکم سے اللہ جو چاہے،
بلند و برتر و بالا بھی ہے دانا بھی ہے وہ (۵۱)

وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ؕ مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ؕ وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝

اور کچھ ایسے ہی اپنے امر سے کی وحی ہم نے آپؐ پر اک روح،
(اس سے قبل)
ایماں اور کتاب حق کے بارے میں نہ ہرگز جانتے تھے آپؐ،
لیکن نور اس قرآن کو ہم نے بنایا ہے،
کہ ہم اس کے ذریعے اپنے جس بندے کو چاہیں، دیں ہدایت،
(اے پیمبرؐ!) بالیقیں ہیں آپؐ سیدھے راستے کے رہنما (۵۲)

صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ اَلَآ اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ ۝

یعنی خدا کا راستا،
جو آسمانوں اور زمیں کی ساری چیزوں کا ہے مالک،
یاد رکھیں! لوٹتے ہیں سب امور (اللہ) کی جانب ہی،
وہی ان کا کرے گا فیصلہ آخر (۵۳)

سورۂ زخرف ۴۳

سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّسَبْعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

حٰمٓ ۝۱

ح۔م (۱)

وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝۲

قسم روشن کتاب (حق) کی (۲)

اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝۳

یہ قرآں اتارا ہم نے ہے عربی میں،
تا کہ تم سمجھ پاؤ (اے لوگو!) (۳)

وَاِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ ۝۴

یہ کتاب اصلی نوشتے میں ہمارے پاس ہے لکھی ہوئی،
جو پر ہے حکمت اور فضیلت سے (۴)

اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِيْنَ ۝۵

بھلا اس واسطے ہم چھوڑ دیں اس ذکر کو تم سے بیاں کرنا،
کہ تم وہ لوگ ہو جو حد سے بڑھ جاتے ہو (۵)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 626 of 2222

وَكَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ ۝٦
اور کتنے پیمبر ہم نے بھیجے پہلے لوگوں میں بھی (٦)

وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝٧
پیغمبر جو ان کے پاس آیا، وہ مذاق اس کا اڑاتے تھے (٧)

فَاَهْلَكْنَآ اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَّمَضٰى مَثَلُ الْاَوَّلِيْنَ ۝٨
کیا ہم نے ہلاک ان سے بھی بڑھ کر سخت قوموں کو،
مثالیں قصۂ ماضی ہوئیں ان کی (٨)

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ۝٩
(اے پیغمبرؐ!) اگر پوچھیں کبھی ان سے،
زمیں اور آسمانوں کو بنایا ہے بھلا کس نے؟
تو کہہ دیں گے وہ (اللہ) نے، جو غالب اور دانا ہے (٩)

الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّجَعَلَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝١٠
بنایا ہے زمیں کو جس نے گہوارہ،
اور اس میں راستے جس نے بنائے ہیں تمہارے واسطے،
تاکہ تمہاری رہنمائی ہو (١٠)

وَالَّذِيْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ ۚ فَاَنْشَرْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ۚ كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ۝١١
وہی ہے آسماں سے ایک اندازے سے پانی جس نے برسایا،
تو زندہ کر دیا مردہ زمیں کو،
اور ایسے ہی نکالے جاؤ گے (قبروں سے) تم بھی (١١)

وَالَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْفُلْكِ وَالْاَنْعَامِ مَا تَرْكَبُوْنَ ۝١٢
اور وہی ہے، جس نے ہر اک چیز کے جوڑے بنائے،
اور بنائیں کشتیاں اور جانور پیدا کئے، تاکہ سواری کر سکو تم (١٢)

لِتَسْتَوٗا عَلٰى ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُوْلُوْا سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ۝١٣
پیٹھ پر جب ان کی بیٹھو تم، کرو یاد اپنے رب کی نعمتوں کو،
اور کہو تم، پاک ہے وہ ذات،
جس نے کر دیا بس میں ہمارے اس سواری کو،
وگرنہ ہم میں تو طاقت نہ تھی قابو میں لانے کی اسے ہرگز (١٣)

وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۝١٤
یقیناً اپنے رب کی سمت ہم ہیں لوٹنے والے (١٤)

وَجَعَلُوْا لَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا ۚ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ مُّبِيْنٌ ۝١٥
(جو مشرک ہیں)
انہوں نے اس کے کچھ بندوں کو (اللہ) کی کہا اولاد،
بیشک ہے بہت انسان ناشکرا (١٥)

اَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ بَنٰتٍ وَّاَصْفٰىكُمْ بِالْبَنِيْنَ ۝١٦
بھلا اللہ نے مخلوق میں سے بیٹیاں تو خود رکھیں،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 627 of 2222

اور تم کو بیٹوں سے نوازا اُس نے؟ (۱۶)

وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ﴿۱۷﴾

حالانکہ خبر دی جائے جب بیٹی کی پیدائش کی ان میں سے کسی کو،
جس کو یہ منسوب کرتے ہیں خدا کی ذات سے،
تو ایک تاریکی سی چھا جاتی ہے اس کے رخ پہ،
رہ جاتا ہے پی کر گھونٹ وہ غصے کے (۱۷)

اَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِيْنٍ ﴿۱۸﴾

کیا جو زیوروں میں پرورش پائے،
اور اپنی بات بھی واضح نہ کر پائے کسی جھگڑے میں،
ہو سکتی ہے وہ اولاد (اللہ) کی؟ (۱۸)

وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا ؕ اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ ؕ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْـَٔلُوْنَ ﴿۱۹﴾

وہ کہتے ہیں، کہ (اللہ) کے جو بندے ہیں فرشتے، عورتیں ہیں سب،
بھلا موجود تھے یہ ان کی پیدائش کے وقت؟
ایسی شہادت کی انہی سے پوچھ گچھ ہوگی (۱۹)

وَقَالُوْا لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ ؕ مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿۲۰﴾

وہ کہتے ہیں، اگر (اللہ) چاہتا، ان کی پرستش ہم نہ پھر کرتے،
نہیں ان کو خبر کچھ بھی، کہ بس اٹکل یہ دوڑاتے ہیں (۲۰)

اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا مِّنْ قَبْلِهٖ فَهُمْ بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ ﴿۲۱﴾

کیا ہم نے کتاب ان کو تھی دی پہلے کوئی،
جس کو ہیں یہ تھامے ہوئے؟ (۲۱)

بَلْ قَالُوْٓا اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۲﴾

(ہرگز نہیں) بلکہ یہ کہتے ہیں،
کہ اپنے باپ دادا کو ہے پایا ہم نے اک رستے پہ،
ہم نے پیروی کر کے انہی کی، راہ پائی ہے (۲۲)

وَكَذٰلِكَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ ۙ اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ﴿۲۳﴾

اور ایسے ہی کہیں آگاہ کرنے والا بھیجا آپؐ سے پہلے کوئی ہم نے،
تو ان کے لوگ جو خوشحال تھے، کہنے لگے یہ،
ہم نے اپنے باپ دادا کو ہے پایا ایک رستے پر،
انہی کی پیروی ہم کرنے والے ہیں (۲۳)

قٰلَ اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ اٰبَآءَكُمْ ؕ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۲۴﴾

کہا جب ان کے پیغمبرؐ نے ان سے،
میں تمہارے باپ دادا سے بھی بہتر راستا اک لے کے آیا ہوں،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 628 of 2222

فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۲۵﴾

تو وہ کہنے لگے، ہرگز نہیں ہم مانتے اس کو (۲۴)
سو ہم نے لے لیا بدلہ،
ہوا انجام کیا جھٹلانے والوں کا ذرا دیکھو! (۲۵)

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖٓ اِنَّنِيْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ﴿۲۶﴾

(اے پیغمبرؐ! کریں اس وقت کو بھی یاد)،
ابراہیمؑ نے (منہ بولے) اپنے باپ سے اور قوم سے اپنی کہا تھا جب،
کہ میں بیزار ہوں ان سب سے، جن کو پوجتے ہو تم (۲۶)

اِلَّا الَّذِيْ فَطَرَنِيْ فَاِنَّهٗ سَيَهْدِيْنِ ﴿۲۷﴾

سوا اس ذات کے، جس نے مجھے پیدا کیا،
اور بالیقیں مجھ کو ہدایت بھی کرے گا وہ (۲۷)

وَجَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۸﴾

گئے اولاد میں بھی چھوڑ وہ اس بات کو باقی،
رجوع اللہ سے تاکہ رہیں کرتے وہ (۲۸)

بَلْ مَتَّعْتُ هٰٓؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى جَآءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ﴿۲۹﴾

اس کے باوجود ان کافروں کے باپ دادا کو برابر فائدہ ہم نے دیا،
حتیٰ کہ ان میں آ گیا حق، اور وہ پیغمبرؐ بیاں جو صاف کرتا ہے (۲۹)

وَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ وَّاِنَّا بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۰﴾

تو جب حق آ گیا، کہنے لگے کافر،
یہ جادو ہے، نہیں ہم مانتے اس کو (۳۰)

وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ ﴿۳۱﴾

لگے کہنے کہ (مکے اور طائف کی) بڑی ان بستیوں میں سے،
کسی سردار پر قرآن کیوں اترا نہیں؟ (۳۱)

اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿۳۲﴾

کیا آپؐ کے رب کی یہ رحمت کو یونہی تقسیم کرتے ہیں؟
حیاتِ دنیوی میں ان کی روزی کو کیا تقسیم ہم نے ان میں،
اور دی فوقیت اک دوسرے پر، تاکہ لیں وہ باہمی خدمت،
جو یہ دولت اکٹھی کر رہے ہیں،
اس سے بہتر آپؐ کے رب کی ہے رحمت (۳۲)

وَلَوْلَآ اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَلِبُيُوْتِهِمْ اَبْوَابًا وَّسُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِـُٔوْنَ ﴿۳۴﴾

اور اگر ہوتا نہ یوں ہو جائیں گے سب لوگ آخر اک طریقے پر،
تو ہم ان کافروں کے گھر کے زینوں اور چھتوں اور مسندوں کو،
اور دروازوں کو چاندی کا بنا دیتے (۳۳-۳۴)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 629 of 2222

وَزُخْرُفًا ؕ وَاِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَالْاٰخِرَةُ
عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝٣٥

یہ سب ہے فائدہ یونہی حیاتِ دنیوی کا،
آخرت تو رب کے ہے نزدیک بس پرہیزگاروں کے لئے (۳۵)

وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ۝٣٦

غافل جو ہو رحمٰن سے،
کرتے ہیں ہم شیطاں مقرر اس پہ، جو ساتھی ہے اُس کا (۳۶)

وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝٣٧

روکتے ہیں گرچہ راہِ حق سے شیطاں ان کو،
لیکن وہ سمجھتے ہیں کہ ہیں راہِ ہدایت پر (۳۷)

حَتّٰۤى اِذَا جَآءَنَا قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ
الْقَرِيْنُ ۝٣٨

ہمارے پاس بندہ آئے گا ایسا، تو (شیطاں سے) کہے گا،
کاش میرے اور تیرے درمیاں دوری بہت ہوتی،
کہ تو ساتھی نہایت ہی برا ہے (۳۸)

وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِى الْعَذَابِ
مُشْتَرِكُوْنَ ۝٣٩

(اور کہا جائے گا ان سے) ظلم جب تم کر چکے،
تو فائدہ دے گی نہ اب تم کو عذابِ سخت میں آپس کی شرکت بھی (۳۹)

اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ اَوْ تَهْدِى الْعُمْىَ وَمَنْ كَانَ فِىْ ضَلٰلٍ
مُّبِيْنٍ ۝٤٠

(اے پیغمبرؐ!)
سنا سکتے ہیں کیا بہروں کو یا رستہ دکھا سکتے ہیں آپؐ اندھوں کو؟،
یا جو مبتلا ہوں صاف گمراہی میں؟ (۴۰)

فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ ۝٤١

گر ہم لے بھی جائیں آپؐ کو دنیا سے،
ان سے پھر بھی لینا ہے ہمیں بدلہ (۴۱)

اَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِىْ وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا عَلَيْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ ۝٤٢

یا ان سے جو کیا تھا ہم نے وعدہ،
وہ دکھا دیں آپؐ کو، ان پر ہمیں قدرت ہے حاصل (۴۲)

فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِىْۤ اُوْحِىَ اِلَيْكَ ۚ اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝٤٣

آپؐ اسے تھامے رہیں مضبوط،
ہم نے آپؐ کی جانب جو کی ہے وحی،
بیشک آپؐ راہِ راست پر ہیں (۴۳)

وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۚ وَسَوْفَ تُسْـَٔلُوْنَ ۝٤٤

اور یہ (قرآن) آپؐ اور آپؐ کی ہے قوم کی خاطر نصیحت،
(اور اے لوگو!) بہت جلدی ہی تم سب پوچھے جاؤ گے (۴۴)

وَسْـَٔلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَاۤ اَجَعَلْنَا مِنْ

(اے پیغمبرؐ!) ذرا پوچھیں رسولوں سے، کہ جن کو ہم نے بھیجا آپؐ سے پہلے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 630 of 2222

دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ ۝

بھلا ہم نے سوا رحمٰن کے کوئی عبادت کے لئے معبود ٹھہرایا ہے؟ (۴۵)

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَقَالَ اِنِّيْ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

اپنی آیتوں کے ساتھ جب فرعون اور درباریوں کی سمت بھیجا ہم نے موسیٰ کو، تو یہ کہنے لگے موسیٰ،

کہ میں سارے جہاں کے رب کا ہوں بھیجا ہوا (۴۶)

فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِاٰيٰتِنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَضْحَكُوْنَ ۝

اور جب ہماری آیتیں لے کر وہ آئے پاس ان کے، وہ لگے ہنسنے (۴۷)

وَمَا نُرِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ اِلَّا هِيَ اَكْبَرُ مِنْ اُخْتِهَا ۫ وَاَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝

نشانی ہم جو دکھلاتے تھے، اک تھی دوسری سے بڑھ کے،

آخر ہم نے ان کو اک عذاب سخت میں پکڑا کہ باز آئیں (۴۸)

وَقَالُوْا يٰٓاَيُّهَ السّٰحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ اِنَّنَا لَمُهْتَدُوْنَ ۝

وہ یہ کہنے لگے، اے جادوگر!

اب کر ہمارے واسطے اس کی دعا تو اپنے رب سے،

جس کا اس نے تجھ سے وعدہ کر رکھا ہے،

ہم یقیناً راہ پر لگ جائیں گے (۴۹)

فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ۝

پھر جب ہٹایا وہ عذاب ان سے، تو اپنے عہد سے وہ پھر گئے (۵۰)

وَنَادٰى فِرْعَوْنُ فِيْ قَوْمِهٖ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَيْسَ لِيْ مُلْكُ مِصْرَ وَهٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِيْ ۚ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۝

کہنے لگا فرعون اپنی قوم سے یہ، کیا نہیں ہے مصر پر میری حکومت؟

اور میرے قصر کے نیچے ہیں نہریں موجزن،

کیا تم نہیں ہو دیکھتے؟ (۵۱)

اَمْ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ مَهِيْنٌ ۙ وَّلَا يَكَادُ يُبِيْنُ ۝

بلکہ میں بہتر ہوں کہیں اس سے،

جو بے توقیر ہے اور بول بھی سکتا نہیں ہے صاف (۵۲)

فَلَوْلَآ اُلْقِيَ عَلَيْهِ اَسْوِرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ اَوْ جَآءَ مَعَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ مُقْتَرِنِيْنَ ۝

(بہتر ہے) تو پھر سونے کے کنگن کیوں نہیں اترے ہیں اس پر؟

یا فرشتے کیوں نہیں آئے ہیں اس کے ساتھ؟ (۵۳)

فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهٗ فَاَطَاعُوْهُ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝

انہیں اس نے بہت بہلایا پھسلایا، اور اس کے آ گئے کہنے میں وہ،

بیشک تھے نافرمان وہ سارے (۵۴)

فَلَمَّآ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝

ہمیں غصہ دلایا جب، تو ہم نے انتقاماً ان کو آخر غرق کر ڈالا (۵۵)

فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا وَّمَثَلًا لِّلْاٰخِرِيْنَ ۝

فسانہ ہو گئے وہ،

اور پچھلوں کے لئے ہم نے بنا ڈالا انہیں سامانِ عبرت (۵۶)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 631 of 2222

وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا إِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّونَ ﴿۵۷﴾

اور مثال آئی جو عیسیٰؑ ابنِ مریمؑ کی،
تو چلانے لگے یہ آپؐ کے لوگ (۵۷)

وَقَالُوا ءَأَلِهَتُنَا خَيْرٌ أَمْ هُوَ مَا ضَرَبُوهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ ﴿۵۸﴾

اور لگے کہنے کہ وہ اچھے ہیں یا معبود اچھے ہیں ہمارے؟
اور انہوں نے یہ کہا ہے صرف جھگڑے کے لئے،
یہ لوگ جھگڑالو ہیں (۵۸)

إِنْ هُوَ إِلَّا عَبْدٌ أَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنَاهُ مَثَلًا لِبَنِي إِسْرَائِيلَ ﴿۵۹﴾

عیسیٰؑ بھی فقط بندے ہمارے تھے، کیا احسان ہم نے جن پہ،
اور ان کو بنایا قومِ اسرائیل کی خاطر نشانی ہم نے قدرت کی (۵۹)

وَلَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَلَائِكَةً فِي الْأَرْضِ يَخْلُفُونَ ﴿۶۰﴾

اگر ہم چاہتے تو لے کے آ جاتے،
تمہاری جانشینی کو فرشتے اس زمیں پر (۶۰)

وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُونِ هَٰذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ﴿۶۱﴾

اور عیسیٰؑ تو قیامت کی نشانی ہیں، نہ اس میں شک کرو کچھ تم،
کرو تم پیروی میری کہ سیدھی رہ یہی ہے (۶۱)

وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطَانُ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ ﴿۶۲﴾

اور تمہیں شیطاں نہ روکے، وہ یقیناً ہے کھلا دشمن تمہارا (۶۲)

وَلَمَّا جَاءَ عِيسَىٰ بِالْبَيِّنَاتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَلِأُبَيِّنَ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِي تَخْتَلِفُونَ فِيهِ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿۶۳﴾

اور آئے معجزے لے کر جو عیسیٰؑ، یہ لگے کہنے،
تمہارے پاس لایا ہوں میں حکمت، اور میں ہوں اس لیے آیا،
کہ تم پر کچھ باتوں کو کروں واضح، کہ جن میں تھا تمہارا اختلاف آپس میں اے لوگو!
تو اللہ سے ڈرو، میرا کہا مانو (۶۳)

إِنَّ اللَّهَ هُوَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ هَٰذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ﴿۶۴﴾

تمہارا اور میرا رب فقط اللہ ہے، اس کی عبادت تم کرو،
اور ہے یہی بس راستہ سیدھا (۶۴)

فَاخْتَلَفَ الْأَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ أَلِيمٍ ﴿۶۵﴾

کیا پھر اختلاف آپس میں ان کے مختلف فرقوں نے،
ایسے ظالموں کے حال پر افسوس ہے،
ان کے لئے اک دردناک آفت کے دن کا ہے عذاب سخت (۶۵)

هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿۶۶﴾

کیا یہ منتظر ہیں بس قیامت کے؟
کہ ان پر آ پڑے وہ ناگہاں اور کچھ خبر ان کو نہ ہو ہرگز (۶۶)

الْأَخِلَّاءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ إِلَّا الْمُتَّقِينَ ﴿۶۷﴾

(وہ دن ایسا ہے) جس دن دوست بھی ہو جائیں گے دشمن،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 632 of 2222

يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ﴿٦٨﴾

سوا اُن متقی لوگوں کے، (جو باہم رہیں گے دوست) (٦٧)
(اور ان سے کہے گا پھر خدا یہ) اے مرے بندو!
نہ تم پر آج کوئی خوف ہے ہرگز، نہ تم کچھ غمزدہ ہو گے (٦٨)

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ﴿٦٩﴾

(یہ ہوں گے وہ)
ہماری آیتوں پر لائے جو ایمان اور جو تابعِ فرماں رہے (٦٩)

اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ ﴿٧٠﴾

(ان سے کہا جائے گا یہ)
تم اور تمہاری بیویاں راضی خوشی گلزارِ جنت میں چلے جاؤ (٧٠)

يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَكْوَابٍ ۚ وَفِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ ۚ وَاَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٧١﴾

وہاں سونے کے تھالوں اور جاموں کا چلایا جائے گا دوران پہ،
اور وہ سب وہاں موجود ہوگا، جس کو جی چاہے گا ان کا،
یا جو آنکھوں کو لگے اچھا،
(کہا جائے گا ان سے) اہلِ جنت!
تم ہمیشہ کے لئے اس میں رہو گے (٧١)

وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٧٢﴾

اور یہی جنت ہے، تم اعمال کے بدلے، بنے ہو جس کے وارث (٧٢)

لَكُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ كَثِيْرَةٌ مِّنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿٧٣﴾

ہیں یہاں میوے تمہارے واسطے کثرت سے، جن کو کھاؤ گے تم (٧٣)

اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ﴿٧٤﴾

اور یقیناً لوگ جو مجرم ہیں،
دوزخ کے عذاب سخت میں (وہ بھی) ہمیشہ ہی رہیں گے (٧٤)

لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ﴿٧٥﴾

یہ عذاب ان سے کبھی ہلکا نہ ہوگا،
اور وہ مایوس و ناامید ہی اس میں پڑے ہوں گے (٧٥)

وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا هُمُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٧٦﴾

نہیں ہم نے کیا کچھ ظلم ان پر، یہ تو بلکہ خود ہی ظالم تھے (٧٦)

وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ۭ قَالَ اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ ﴿٧٧﴾

پکاریں گے یہ جب (دوزخ کے داروغے کو) اے مالک!
تمہارا رب ہمیں اب موت ہی دے دے،
کہے گا وہ، ہمیشہ ہے تمہیں اس حال میں رہنا یہاں (٧٧)

لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ﴿٧٨﴾

(اے اہلِ مکہ!) ہم تو لائے ہیں تمہارے پاس حق،
لیکن تمہیں نفرت ہے حق سے (٧٨)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 633 of 2222

اَمْ اَبْرَمُوْٓا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ ۝

گرارادہ ان کا ہے پختہ،

تو پھر ہم بھی ارادہ پختہ کرتے ہیں (۷۹)

اَمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ ۭ بَلٰى وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُوْنَ ۝

بھلا یہ سوچتے ہیں، ہم نہیں سنتے چھپی سرگوشیاں ان کی؟

(یقیناً سن رہے ہیں ہم) سبھی کچھ لکھتے جاتے ہیں (فرشتے)،

جو ہمارے ہی تو ہیں بھیجے ہوئے (۸۰)

قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ ۖ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ ۝

یہ آپ کہہ دیجے، اگر ہوتی کوئی رحمٰن کی اولاد،

ہوتا سب سے پہلے بندگی پھر کرنے والا اس کی میں (۸۱)

سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝

ارض وسما اور عرش کا رب پاک ہے اس سے،

بیاں کرتے ہیں جو یہ لوگ (۸۲)

فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ۝

آپ ان کو چھوڑ دیں اس بحث میں یونہی،

انہیں کھیل اور تماشے میں پڑا رہنے دیں یوں،

حتیٰ کہ ان کو سامنا روزِ قیامت کا ہو، جس کا ان سے وعدہ ہے (۸۳)

وَهُوَ الَّذِيْ فِي السَّمَاۗءِ اِلٰهٌ وَّفِي الْاَرْضِ اِلٰهٌ ۭ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ۝

وہی ہے آسمانوں اور زمین میں ایک ہی معبود،

حکمت کا وہ مالک اور نہایت علم والا ہے (۸۴)

وَتَبٰرَكَ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ وَعِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝

وہ بابرکت ہے، جس کے پاس شاہی ہے زمین و آسماں کی،

اور قیامت کا بھی اس کے پاس ہی ہے علم،

اسی کی سمت تم سب (ایک دن) لوٹائے جاؤ گے (۸۵)

وَلَا يَمْلِكُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝

بلاتے ہیں جنھیں یہ لوگ اللہ کے سوا، ان کو شفاعت کا نہیں کچھ اختیار،

(ان کو مگر حقِ شفاعت ہے)

کہ جو علم و یقیں کے ساتھ دیں حق کی گواہی (۸۶)

وَلَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۚ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝

(اے پیمبرؐ!) پوچھئے ان سے ذرا، کس نے انہیں پیدا کیا ہے؟

صاف کہہ دیں گے کہ اللہ نے،

کہاں پھر بہکے جاتے ہیں؟ (۸۷)

وَقِيْلِهٖ يٰرَبِّ اِنَّ هٰٓؤُلَاۗءِ قَوْمٌ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ۝

اور اکثر آپ یہ کہتے رہے ہیں ان کے بارے میں،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 634 of 2222

فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلٰمٌ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝۸۹

کہ اے رب! یہ ہیں ایسے لوگ، جو ایماں نہ لائیں گے (۸۸)
تو ان سے پھیر لیں منہ آپؐ اور کہہ دیں سلام ان کو،
انہیں معلوم ہو جائے گا جلدی ہی (کہ کیا انجام ہے ان کا؟) (۸۹)

سورۂ دخان ۴۴

حٰمٓ ۝۱

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے
ح۔م (۱)

وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝۲

قسم قرآن کی، جو ہے کتاب روشن و واضح (۲)

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ۝۳

(عذاب سخت سے) ہم نے ڈرانے کے لئے لوگوں کو،
ہے نازل کیا ایسی مبارک رات میں اس کو (۳)

فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ۝۴

کہ جس میں فیصلہ ہوتا ہے سب حکمت کے کاموں کا ہمارے حکم ہی سے،

اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ۝۵

اور ہم ہی بھیجنے والے ہیں پیغمبر (۴۔۵)

رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝۶

(اے مرسلؐ!) آپؐ کے رب کی ہے یہ رحمت،
وہ بیشک سننے والا، جاننے والا ہے (۶)

رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ۝۷

(لوگو!) آسمانوں اور زمیں اور درمیاں ان کے جو کچھ ہے،
سب کا رب ہے وہ، اگر تم ہو یقیں رکھتے (۷)

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۝۸

نہیں معبود کوئی بھی سوا اس کے،
وہی زندہ ہے کرتا، مارتا بھی ہے وہی،
رب ہے تمہارا اور تمہارے باپ دادا کا بھی (۸)

بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ يَّلْعَبُوْنَ ۝۹

لیکن لوگ شک میں مبتلا ہیں (۹)

فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ۝۱۰

اور کریں آپؐ انتظار اس روز کا،
جب آسماں پر اک دھواں چھا جائے گا گہرا (۱۰)

يَّغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۱۱

جو لے گا ڈھانپ لوگوں کو، یہی ہوگا عذاب سخت (۱۱)

رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ۝۱۲

(گھبرا کر یہ کافر بھی) کہیں گے، اے ہمارے رب!

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 635 of 2222

اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى وَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ۙ

یہ آفت دور کر ہم سے، کہ ہم ایمان لاتے ہیں (۱۲)
نصیحت اب کہاں ان کے لئے؟
جب آ چکے ہیں ان میں پیغمبر،
جو بتلاتے تھے ان کو صاف صاف (۱۳)

ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ ۘ

اور پھیر کر منہ یہ تھے کہتے، یہ ہے سکھلایا پڑھایا ایک دیوانہ (۱۴)

اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ ۘ

تو اچھا، کچھ دنوں کے واسطے ہم ٹال دیتے ہیں عذاب سخت،
(لیکن جانتے ہیں ہم)
کہ آ جائیں گے پھر یہ اپنی حالت پر (۱۵)

يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى ۚ اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ ۘ

تو ہم بھی سخت پکڑیں گے انہیں،
اور لے کے چھوڑیں گے ہم اپنا انتقام (۱۶)

وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَجَآءَهُمْ رَسُوْلٌ كَرِيْمٌ ۙ

اور ان سے پہلے آزما بیٹھے ہیں ہم فرعون کے لوگوں کو،
جن کے پاس جب آئے تھے موسیٰ، ایک عالی قدر پیغمبر (۱۷)

اَنْ اَدُّوْٓا اِلَيَّ عِبَادَ اللّٰهِ ۭ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۙ

تو موسیٰ نے کہا ان سے،
(کہ جو ہے قوم اسرائیل) یعنی بندگان رب ہیں جو،
ان کو حوالے میرے کر دو، میں یقیناً ہوں امانت دار پیغمبر (۱۸)

وَّاَنْ لَّا تَعْلُوْا عَلَى اللّٰهِ ۚ اِنِّيْٓ اٰتِيْكُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۚ

خدا کے سامنے مت سرکشی سے کام لو تم،
اور دلیل اک صاف لایا ہوں تمہارے پاس میں (۱۹)

وَاِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ اَنْ تَرْجُمُوْنِ ۚ

اور مانگتا اس بات سے ہوں میں پناہ رب کی،
کہ تم سنگسار کر ڈالو مجھے (۲۰)

وَاِنْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا لِيْ فَاعْتَزِلُوْنِ ۚ

اور گر نہیں ایمان لاتے تم، تو ہو جاؤ الگ مجھ سے (۲۱)

فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ مُّجْرِمُوْنَ ۚ

بالآخر یوں پکارا اپنے رب کو پھر انہوں نے،
(اے خدا!) یہ لوگ سب کے سب ہیں مجرم (۲۲)

فَاَسْرِ بِعِبَادِيْ لَيْلًا اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ۙ

(تو کہا ہم نے) کہ راتوں رات لے کر میرے بندوں کو نکل جاؤ!
کیا جائے گا اب پیچھا تمہارا (۲۳)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 636 of 2222

وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا ۚ اِنَّهُمْ جُنْدٌ مُّغْرَقُوْنَ ﴿۲۴﴾

پار تم دریا کے ہو جانا کہ ہوگا خشک وہ،
اور پھر تمہارے بعد دریا میں وہ لشکر ڈوب جائے گا،
جو ہے فرعون کا لشکر (۲۴)

كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۲۵﴾

گئے وہ چھوڑ کر باغ اور چشمے، کھیتیاں اور راحت افزا گھر،

وَّزُرُوْعٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿۲۶﴾

وہ آسائش کی چیزیں،
جن میں تھے وہ عیش کرتے (۲۵۔۲۶۔۲۷)

وَّنَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ ﴿۲۷﴾

كَذٰلِكَ ۫ وَاَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ﴿۲۸﴾

ان کا وارث دوسروں کو کر دیا ہم نے (۲۸)

فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ ﴿۲۹﴾

تو روئے ان کی حالت پر زمین و آسماں ہرگز،
نہ ان کو کچھ ملی مہلت (۲۹)

وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ﴿۳۰﴾

بچایا قومِ اسرائیل کو فرعون کی ہم نے سزائے سخت سے،

مِنْ فِرْعَوْنَ ۭ اِنَّهٗ كَانَ عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۱﴾

جو واقعی سرکش بہت تھا،
اور تھا حد سے گزرنے والے لوگوں میں (۳۰۔۳۱)

وَلَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ عَلٰي عِلْمٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۲﴾

چنا دانستہ ہم نے قومِ اسرائیل کو سب اہلِ عالم کے لئے (۳۲)

وَاٰتَيْنٰهُمْ مِّنَ الْاٰيٰتِ مَا فِيْهِ بَلٰٓؤٌا مُّبِيْنٌ ﴿۳۳﴾

اور آزمائش کے لئے آیات دیں ان کو (۳۳)

اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَيَقُوْلُوْنَ ﴿۳۴﴾

(مسلمانوں سے یہ کفار) کہتے ہیں، ہمیں اک بار مرنا ہے،

اِنْ هِيَ اِلَّا مَوْتَتُنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُنْشَرِيْنَ ﴿۳۵﴾

دوبارہ پھر نہیں اٹھنا (۳۴۔۳۵)

فَاْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۳۶﴾

اگر سچے ہو، لے آؤ ہمارے باپ دادا کو (۳۶)

اَهُمْ خَيْرٌ اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ اَهْلَكْنٰهُمْ ۡ اِنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿۳۷﴾

یہ بہتر ہیں یا قومِ تبع؟ جو ان سے بھی پہلے تھی،
ہلاک ان کو کیا ہم نے، کہ وہ تھے مجرموں میں سے (۳۷)

وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ﴿۳۸﴾

زمیں اور آسمانوں کو اور ان کے درمیاں جو ہے،
نہیں ہم نے بنایا کھیل (۳۸)

مَا خَلَقْنٰهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾

بلکہ ان کو برحق ہے بنایا ہم نے،
لیکن جانتے اکثر نہیں یہ لوگ (۳۹)

اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ مِيْقَاتُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۴۰﴾

بیشک فیصلے کا دن سبھی کا، طے شدہ ہے وقت (۴۰)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 637 of 2222

يَوْمَ لَا يُغْنِيْ مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى شَيْـًٔا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿٤١﴾

اس دن دوست کوئی کام آئے گا، نہ کچھ امداد ہی ہوگی کسی کی (۴۱)

اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿٤٢﴾

ہاں، مگر جس پر خدا کی مہربانی ہو،
کہ وہ ہے صاحبِ عزت، نہایت رحم والا بھی (۴۲)

اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ﴿٤٣﴾ طَعَامُ الْاَثِيْمِ ﴿٤٤﴾

غذا ہر ایک مجرم کی ہے تھوہر کا شجر (۴۳-۴۴)

كَالْمُهْلِ ۚ يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ ﴿٤٥﴾

پگھلا ہوا تانبا ہو جیسے،
پیٹ میں وہ گرم پانی بن کے کھولے گا (۴۵-۴۶)

كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ ﴿٤٦﴾

(فرشتوں کو یہ ہوگا حکم) پکڑو اور گھسیٹو لے چلو اس کو جہنم میں (۴۷)

خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰى سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ﴿٤٧﴾

پھر اس کے سر پہ ڈالو کھولتا پانی (۴۸)

ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ رَاْسِهٖ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيْمِ ﴿٤٨﴾

(کہو اس سے کہ) لے اب چکھ مزا، تو تھا بڑی عزت کا مالک (۴۹)

ذُقْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ ﴿٤٩﴾

یہ وہی شے ہے کہ جس میں لوگ تم جیسے کیا کرتے تھے شک (۵۰)

اِنَّ هٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهٖ تَمْتَرُوْنَ ﴿٥٠﴾

اور جو خدا سے ڈرنے والے ہیں،
رہیں گے امن کے گھر میں وہ (۵۱)

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ ﴿٥١﴾

باغوں اور چشموں میں (۵۲)

فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿٥٢﴾

نفیس، عمدہ لباسِ ریشمی پہنے ہوئے،
اک دوسرے کے سامنے بیٹھے ہوئے ہوں گے (۵۳)

يَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿٥٣﴾

ہم ان کی زوجیت میں دیں گے آہو چشم حوروں کو (۵۴)

كَذٰلِكَ ۗ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ﴿٥٤﴾

وہ اطمینان سے کھائیں گے پھل ہر طرح کے (۵۵)

يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِيْنَ ﴿٥٥﴾

ان کو نہ پہلی موت کے بعد آئے گی موت،
اور خدا کر دے گا دوزخ کے عذابِ سخت سے محفوظ ان کو (۵۶)

لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى ۚ وَوَقٰهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿٥٦﴾

(اے پیمبرؐ!) آپؐ کے رب کا ہے یہ فضل و کرم،
اور کامیابی ہے بڑی (۵۷)

فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ۚ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿٥٧﴾

اور آپؐ کی جو ہے زباں، اس میں کیا قرآن کو آسان ہم نے،
تا کہ یہ حاصل کریں اس سے نصیحت (۵۸)

فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٥٨﴾

آپؐ ہوں اب منتظر، ہیں منتظر یہ بھی (۵۹)

فَارْتَقِبْ اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ ﴿٥٩﴾

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 638 of 2222

سورۂ جاثیہ ۴۵

سُوْرَةُ الْجَاثِيَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سَبْعٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

حٰمٓ ۝۱

ح۔م (۱)

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝۲

کتاب اتری ہے یہ اللہ کی جانب سے،
جو ہے غالب و دانا (۲)

اِنَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝۳

زمیں اور آسمانوں میں ہے،
بیشک اک سے اک بڑھ کر نشانی اہلِ ایماں کے لئے (۳)

وَفِيْ خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝۴

اور خود تمہاری اور حیوانوں کی پیدائش میں بھی ہے،
اک سے اک بڑھ کر نشانی اہلِ ایقاں کے لئے (۴)

وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝۵

اور رات دن کے آنے جانے میں،
اور اس روزی میں، جو نازل ہوئی ہے آسماں سے،
اور زمیں کو مارنے کے بعد اس کو زندہ کرنے میں،
ہواؤں کے بدلنے میں،
نشانی اک سے اک بڑھ کر ہے اہلِ عقل کی خاطر (۵)

تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَ اللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ۝۶

(اے پیغمبرؐ!) یہ ساری آیتیں اللہ کی ہیں،
آپؐ کو جو ہم سناتے ہیں،
اور ایسی آیتوں کے بعد یہ کس بات پر ایمان لائیں گے؟ (۶)

وَيْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ۝۷

ہر اک کذّاب و بداعمال کی حالت پہ ہے افسوس (۷)

يَّسْمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝۸

جو اللہ کی آیات کو سن کر، رہے نخوت میں اور ضد میں،
کہ جیسے کچھ نہیں اُس نے سنا،
دے بیچ خبر اُس کو عذابِ سخت کی (۸)

وَاِذَا عَلِمَ مِنْ اٰيٰتِنَا شَيْـًٔا اتَّخَذَهَا هُزُوًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝۹

آیت ہماری جان لے کوئی، اور اس کی پھر اڑائے جو ہنسی،
ایسے ہی لوگوں کے لئے رسوائی کی ہے مار (۹)

مِنْ وَّرَآىِٕهِمْ جَهَنَّمُ ۚ وَلَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ مَّا كَسَبُوْا شَيْـًٔا وَّلَا مَا اتَّخَذُوْا

ان کے پیچھے دوزخ ہے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 639 of 2222

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءُ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝

انہوں نے جو کیا، دے گا نہ ہرگز فائدہ ان کو،
نہ ان کے کام آئیں گے وہ،
اللہ کے سوا جو کارساز اپنے بنائے تھے انہوں نے،
ہے عذاب سخت ان سب کے لئے (۱۰)

هٰذَا هُدًى ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ۝

(قرآں) ہدایت ہے،
مگر مانا نہ آیاتِ الٰہی کو جنھوں نے،
ان کی خاطر ہے عذاب سخت (۱۱)

اَللّٰهُ الَّذِيْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ فِيْهِ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

اللہ نے کیا تابع سمندر کو تمہارے واسطے،
تاکہ اسی کے حکم سے اس میں تمہاری کشتیاں تیریں،
اور اس کا فضل تم ڈھونڈو، بجالاؤ تم اس کا شکر (۱۲)

وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ ۚ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝

جو کچھ ہے زمین و آسماں میں، سب کیا تابع تمہارے،
اور جو اہلِ فکر ہیں،
وہ اک سے اک بڑھ کر نشانی ان میں پائیں گے (۱۳)

قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ لِيَجْزِيَ قَوْمًا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝

یہ کہہ دیں اہلِ ایماں سے، کریں وہ درگزر ان سے،
توقع جو نہیں رکھتے،
کہ اللہ ان کے کرتوتوں کا بدلہ ان کو دے گا ایک دن (۱۴)

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ۚ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ۝

انجام دے نیکی اگر کوئی، تو یہ اس کے بھلے میں ہے،
برائی گر کوئی انجام دے، نقصان اس کا خود اسی کو ہے،
پھر اپنے رب کی جانب تم سبھی لوٹائے جاؤ گے (۱۵)

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝

یقیناً قومِ اسرائیل کو ہم نے عطا کی پاک روزی اور حکومت،
بخش دی ان کو نبوت اور کتاب،
اور دی فضیلت ان کو سارے اہلِ عالم پر (۱۶)

وَاٰتَيْنٰهُمْ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۚ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا

کھلی ان کو دلیلیں دیں،
مگر جب علم آیا پاس، تو برپا کیا بغض و حسد نے اختلاف ان میں،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 640 of 2222

كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۷﴾

کرے گا آپ کا رب فیصلہ جس کا قیامت کو (۱۷)

ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰى شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸﴾

(اے پیغمبرؐ!) جو ہم نے آپؐ کو قائم کیا ہے دین کی رہ پر،
تو آپؐ اس پر رہیں ثابت قدم،
اور نا سمجھ لوگوں کی خواہش کی نہ کچھ پروا کریں ہرگز (۱۸)

اِنَّهُمْ لَنْ يُّغْنُوْا عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۚ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۹﴾

خدا کے سامنے یہ آپؐ کے کچھ کام آ سکتے نہیں،
یہ لوگ ظالم ہیں اور اک دوجے کے ساتھی ہیں،
مگر پرہیزگاروں کا خدا ساتھی ہے (۱۹)

هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۲۰﴾

یہ (قرآں) بصیرت اور ہدایت اور رحمت ان کی خاطر ہے،
جو ہیں اہلِ یقیں (۲۰)

اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ ؕ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۲۱﴾

جو لوگ بداعمال ہیں، وہ یہ سمجھتے ہیں،
کہ ان کو بھی بنا دیں گے ہم ان جیسا،
جو نیک اور صاحبِ ایماں ہیں،
اور یکساں حیات و موت ہو جائے گی ان دونوں کی کیا؟
(ہرگز نہیں) جو یہ سمجھتے ہیں، نہایت ہی برا ہے (۲۱)

وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۲﴾

اور خدا نے آسمانوں اور زمیں کو خلق فرمایا ہے حکمت سے،
کہ ہر اک شخص کو بدلہ ملے اعمال کا اس کے،
نہ ہوگا ان پہ کوئی ظلم ہرگز (۲۲)

اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۳﴾

(اے پیمبرؐ!) آپؐ نے دیکھا اسے؟
جس نے بنا رکھا ہے اپنے نفس کو معبود،
اس کے حال کو دیکھا، تو اللہ نے دیا چھوڑ اُس کو گمراہی میں،
اور دل اور کانوں پر لگا دی مہر اُس کے،
اور آنکھوں پر بھی ڈالا ایک پردہ،
اب سوا اللہ کے اس کو ہدایت کون دے سکتا ہے؟
(اے لوگو!) تو کیا اب بھی نصیحت تم نہیں پاتے؟ (۲۳)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 641 of 2222

وَقَالُوْا مَا هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَا اِلَّا الدَّهْرُ ۚ وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ﴿۲۴﴾

یہ کہتے ہیں، ہماری زندگی تو زندگی دنیا کی ہے،
اور ہم یہیں جیتے ہیں، مرتے ہیں، زمانہ مار دیتا ہے ہمیں،
ان کو نہیں ہے علم کچھ اس کا،
کہ اندازے سے ہی یہ کام لیتے ہیں (۲۴)

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوا ائْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۵﴾

سنائی جب بھی جاتی ہیں انہیں آیاتِ روشن،
تو یہ حجت پیش کرتے ہیں، اگر سچے ہو تم،
لاؤ ہمارے باپ دادا کو (۲۵)

قُلِ اللّٰهُ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾

(اے پیغمبرؐ!) یہ کہہ دیجے، خدا ہی ہے تمہیں کرتا ہے جو زندہ،
وہی پھر مار دیتا ہے،
کرے گا پھر تمہیں یکجا قیامت کو، نہیں ہے جس میں شک کوئی،
مگر اکثر سمجھتے ہی نہیں اس کو (۲۶)

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَىِٕذٍ يَّخْسَرُ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۲۷﴾

زمیں اور آسمانوں کی حکومت ہے خدا کی،
جب قیامت ہوگی، گھاٹے میں پڑیں گے اہلِ باطل (۲۷)

وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً ۚ كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰٓى اِلٰى كِتٰبِهَا ۭ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۸﴾

آپؐ دیکھیں گے کہ ہر امت گری ہوگی (وہاں) زانو کے بل،
اور نامۂ اعمال کی جانب بلایا جائے گا اس کو،
دیا جائے گا تب اعمال کا بدلہ (۲۸)

هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ۭ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۹﴾

یہی تو وہ نوشتہ ہے ہمارا، جو تمہارے سامنے سب بولتا ہے سچ،
کہ ہم لکھواتے جاتے تھے تمہارا ہر عمل اس میں (۲۹)

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ﴿۳۰﴾

مگر ایمان جو لائے، جنہوں نے نیکیاں کیں،
ان کو اپنے سایۂ رحمت میں لے لے گا خدا،
بیشک بڑی یہ کامیابی ہے (۳۰)

وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۣ اَفَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۱﴾

ہوئے جو کفر کے مجرم،
(کہا جائے گا یہ ان سے) سنائی تم کو کیا جاتی نہیں تھیں آیتیں میری؟
مگر پھر بھی تکبر میں رہے تم لوگ، تم تھے ہی گنہگاروں میں (۳۱)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 642 of 2222

وَاِذَا قِيْلَ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيْهَا قُلْتُمْ مَّا نَدْرِيْ مَا السَّاعَةُ اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ ۝

اور جب بھی کہا جاتا تھا، جو وعدہ ہے اللہ کا، وہ سچا ہے، نہیں ہے شک کوئی روزِ قیامت میں، تو تم کہتے تھے، کیا روزِ قیامت ہے؟ نہیں ہم کو یقیں اس کا (۳۲)

وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝

برائی کھل گئی اعمال کی ان پر، لیا گھیر ان کو اس شے نے، کہ جس کا یہ اڑاتے تھے مذاق (۳۳)

وَقِيْلَ الْيَوْمَ نَنْسٰىكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝

(اور یہ کہا جائے گا ان سے) ہم بھلا دیں گے تمہیں یوں آج، جیسے تم بھلا بیٹھے تھے یہ دن، ہے جہنم ہی تمہارا گھر، نہیں کوئی تمہارا حامی و ناصر (۳۴)

ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّغَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ۝

اڑائی تھی ہنسی تم نے خدا کی آیتوں کی، اور حیاتِ دنیوی نے تم کو دھوکے میں رکھا، تو آج ان جیسے کبھی مجرم نہ دوزخ سے نکالے جائیں گے، اور ان کی توبہ بھی نہ مانی جائے گی ہرگز (۳۵)

فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

ہے سب حمد و ثناء اللہ کی خاطر، آسمانوں اور زمیں اور ساری دنیا کا جو رب ہے (۳۶)

وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

آسمانوں اور زمیں میں سب بزرگی اور بڑائی ہے اسی کی، اور وہی ہے غالب و دانا (۳۷)

پارہ ۲۶

سورۂ احقاف ۴۶

سُوْرَةُ الْاَحْقَافِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حٰمٓ ۝۱

ح۔م (۱)

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝

کتاب اتری ہے یہ اللہ کی جانب سے، جو ہے غالب و دانا (۲)

مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَمَّآ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ۝

زمیں اور آسمانوں اور ان کے درمیاں جو کچھ ہے، ہم نے خلق فرمایا ہے برحق ایک مدت کے لئے ان کو، مگر جس سے ڈرایا ہے گیا، اُس کی وہ پرواہی نہیں کرتے جو کافر ہیں (۳)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 643 of 2222

قُلْ اَرَءَيْتُمْ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ائْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝۴

(اے پیغمبرؐ!) یہ کہہ دیجے،
بھلا دیکھو تو (اللہ) کے سوا جن کو خدا کہتے ہو تم،
ایسے (خداؤں) نے زمین و آسماں کا کون سا حصہ بنایا ہے؟
اگر سچے ہو تم، تو اس سے پہلے کا نوشتہ یا کوئی بھی علم،
میرے پاس لے آؤ (۴)

وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ۝۵

بھلا گمراہ اس سے بڑھ کے ہوگا کون؟
(اللہ) کے سوا اُن کو پکارے جو،
نہ محشر تک جو دے پائیں جواب اس کا،
وہ بلکہ بے خبر اس کی صدا سے ہوں (۵)

وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ ۝۶

کیا جائے گا جب لوگوں کو یکجا،
تو وہ ہو جائیں گے دشمن ان کے،
اور انکار کر جائیں گے ان سے (۶)

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۷

اور ہماری صاف صاف آیات جب ان کو سنائی جائیں،
اور حق سامنے آ جائے ان کے،
تو یہ اہلِ کفر کہتے ہیں کھلا جادو ہے یہ (۷)

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۭ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَلَا تَمْلِكُوْنَ لِيْ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ۭ هُوَ اَعْلَمُ بِمَا تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ۭ كَفٰى بِهٖ شَهِيْدًۢا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۭ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝۸

وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ اس نے خود ہی اس کو گھڑ لیا ہے،
(اے پیمبرؐ!) آپؐ کہہ دیجے، اگر میں نے گھڑا ہے خود اسے،
تو تم خدا کے سامنے میرے نہ کچھ بھی کام آؤ گے،
جو باتیں تم بناتے ہو، سب (اللہ) جانتا ہے خوب،
میرے اور تمہارے درمیاں وہ ہے گواہی کے لئے کافی،
وہ بے حد بخشنے والا نہایت رحم والا ہے (۸)

قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَآ اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ ۭ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ وَمَآ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۹

یہ کہہ دیجے، نیا کوئی پیمبر تو نہیں آیا ہوں میں،
اور میں نہیں یہ جانتا، کیا ہوگا میرے اور تمہارے ساتھ؟
میں تو پیروی کرتا ہوں اس کی، وحی جو آتی ہے مجھ پر،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 644 of 2222

اور میں ہوں صاف صاف آگاہ کرنے کے لئے تم کو (۹)

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهٖ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝١٠

یہ کہہ دیجے، اگر (قرآن) ہو اللہ کی جانب سے،
اور اُس کا کر دیا انکار تم نے،
(تو بھلا انجام کیا ہوگا تمہارا؟)
اور اس جیسی کتاب پاک کی تو قومِ اسرائیل میں سے،
ایک شاہد بھی گواہی دے چکا ہے، اور ایماں لا چکا ہے وہ،
مگر کی سرکشی تم نے،
نہیں اللہ دکھاتا راہ بیشک ظالموں کو (۱۰)

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُوْنَآ اِلَيْهِ وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ فَسَيَقُوْلُوْنَ هٰذَآ اِفْكٌ قَدِيْمٌ ۝١١

اور کہا ایمان والوں کے لئے ان کافروں نے یہ،
اگر بہتر یہ ہوتا دین، تو ہم سے نہ پہلے اختیار اس کو کبھی کرتے یہ،
(لیکن یہ حقیقت ہے) ہدایت ہی نہیں ان کو ملی،
کہہ دیں گے، یہ تو ہے پرانا جھوٹ (۱۱)

وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ۭ وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۠ وَبُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ ۝١٢

اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب آسمانی بھی تھی رہبر اور رحمت،
اور یہ قرآن ہے عربی زباں میں اک کتاب ایسی،
کہ جو اس کی بھی ہے تصدیق کرتی،
تاکہ جو ظالم ہیں، ان کو یہ ڈرائے،
اور جو ہیں نیک، ان کو یہ بشارت دے (۱۲)

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝١٣

جنھوں نے یہ کہا، اللہ ہمارا رب ہے، پھر اس پر رہے ثابت قدم،
ان کو نہ کوئی خوف ہی ہوگا نہ کوئی غم (۱۳)

اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ جَزَاۗءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝١٤

وہ ہوں گے اہلِ جنت اور جنت میں ہمیشہ وہ رہیں گے،
اپنے ان اعمال کے بدلے جو وہ کرتے رہے تھے (۱۴)

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا ۭ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۭ وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ۭ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۙ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ

اور ہم نے حکم انساں کو دیا، ماں باپ سے اپنے کرے حسنِ سلوک،
اس کو رکھا ہے پیٹ میں ماں نے بڑی تکلیف سہہ کر،
اور جنا تکلیف سے اس کو،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 645 of 2222

اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ۚ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝

رضاعت اور اس کے حمل کی مدت ہے ساری تیس مہ تک،
اور جب چالیس کے سن کو جواں ہو کر وہ پہنچا، تو لگا کہنے،
کہ اے رب!
دے مجھے توفیق تا کہ میں بجالاؤں تری ان نعمتوں کا شکر،
مجھ کو اور مرے ماں باپ کو دی ہیں جو تو نے،
اور کروں میں نیک عمل ایسے کہ تو خوش ہو، مری اولاد بھی صالح بنا،
کرتا ہوں میں توبہ تری درگاہ میں، اور میں مسلماں ہوں (۱۵)

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّاٰتِهِمْ فِيْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ۭ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ۝

یہی وہ لوگ ہیں، کرتے ہیں جن کی نیکیوں کو ہم قبول،
اور درگزر کرتے ہیں ہم ان کے گناہوں سے،
یہ سارے جنتی لوگوں میں ہیں،
اس سچے وعدے کے مطابق جو کیا جاتا تھا ان سے (۱۶)

وَالَّذِيْ قَالَ لِوَالِدَيْهِ اُفٍّ لَّكُمَآ اَتَعِدٰنِنِيْٓ اَنْ اُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِيْ ۚ وَهُمَا يَسْتَغِيْثٰنِ اللّٰهَ وَيْلَكَ اٰمِنْ ڰ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَيَقُوْلُ مَا هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝

اور کہا ماں باپ سے جس شخص نے، تم سے میں تنگ آیا ہوں،
تم کہتے ہو، میں زندہ کیا جاؤں گا بعدِ موت،
حالانکہ کئی گزری ہیں قومیں مجھ سے پہلے بھی،
تو پھر کرتے ہوئے فریاد، دونوں نے کہا اس سے،
ارے او بدنصیب! ایمان لے آ، بالیقیں وعدہ خدا کا سچ ہے،
لیکن وہ لگا کہنے، یہ اگلوں کے ہیں افسانے (۱۷)

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ۝

یہی وہ لوگ ہیں، جنوں اور انسانوں میں ان سے قبل،
صادق آ گیا جن پر خدا کا قول،
بیشک یہ خسارہ پانے والے ہیں (۱۸)

وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۚ وَلِيُوَفِّيَهُمْ اَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝

ملیں گے سب کو ہی حسبِ عمل درجے،
عمل کا پورا بدلہ پائیں گے سب اور نہ ہوگا ان پہ کوئی ظلم (۱۹)

وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ۭ اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا ۚ فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ

جس دن لایا جائے گا جہنم کے سرے پر کافروں کو،
یہ کہا جائے گا، تم نے نیکیاں دنیا میں ہی برباد کر دیں،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 646 of 2222

بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ ۝

فائدہ تم لے چکے بس،
اب دیا جائے گا رسوا کن عذاب اس واسطے تم کو،
کہ ناحق تم تکبر اور نافرمانیاں کرتے تھے دنیا میں (۲۰)

وَاذْكُرْ اَخَا عَادٍ ۭ اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ بِالْاَحْقَافِ وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖٓ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝

(اے پیغمبرؐ!) کریں یاد عاد کے بھائی کو (یعنی ہودؑ کو)،
جب قوم کو احقاف میں اپنی ہدایت کی انہوں نے،
ایک اللہ کے سوا ہرگز نہ ٹھہراؤ کوئی معبود،
ڈرتا ہوں بڑے دن کے عذاب سخت سے میں،
اور ہدایت دینے والے ان سے پہلے بھی کئی گزرے ہیں ان کے بعد بھی (۲۱)

قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَاْفِكَنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝

(کہنے لگی یہ قوم ان سے) آپؑ کیا آئے ہیں صرف اس واسطے،
ہم کو پھیر دیں باز اپنے معبودوں سے؟ گر ہیں آپؑ سچے،
تو عذاب سخت وہ لائیں ابھی ہم پر، کہ جس کا کرتے ہیں وعدہ (۲۲)

قَالَ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۡ وَاُبَلِّغُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَلٰكِنِّىْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ۝

کہا (یہ ہودؑ نے) یہ جانتا ہے صرف اللہ ہی،
تمہیں پہنچا رہا ہوں میں تو وہ پیغام جو مجھ کو ملا ہے،
دیکھتا ہوں میں کہ تم کرتے ہو نادانی (۲۳)

فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ ۙ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ۭ بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ ۭ رِيْحٌ فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

جو دیکھا وادیوں کی سمت ابر آتے،
تو ان کی قوم یہ کہنے لگی ان سے، برسنے والا ہے ہم پر یہ،
(تو ہم نے کہا، ہرگز نہیں، بلکہ) عذاب سخت ہے دراصل یہ ابر و ہوا،
جس کی تمہیں جلدی تھی (۲۴)

تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍۭ بِاَمْرِ رَبِّهَا فَاَصْبَحُوْا لَا يُرٰٓى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ۝

حکم رب سے کر دے گا جو ہر اک چیز غارت،
آخر ایسے ہو گئے وہ، کچھ نظر آتا نہ تھا ان کے مکانوں کے سوا،
اور یوں گنہگاروں کو دیتے ہیں سزا ہم (۲۵)

وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِيْمَآ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِيْهِ وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَّاَبْصَارًا وَّاَفْـِٕدَةً ۡ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَآ

بالیقیں قوت وہ ہم نے عاد کو دی، جو نہیں دی تم کو،
ان کو کان آنکھیں دل بھی دے رکھے تھے،
لیکن فائدہ پہنچا نہ کچھ ان کا انہیں،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 647 of 2222

اَبْصَارُهُمْ وَلَآ اَفْـِٕدَتُهُمْ مِّنْ شَیْءٍ اِذْ كَانُوْا یَجْحَدُوْنَ
بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۲۶

اور وہ لگے اللہ کی آیات کا انکار کرنے،
وہ اڑاتے تھے ہنسی جس کی،
لیا گھیر اس عذاب سخت نے ان کو (۲۶)

وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰى وَصَرَّفْنَا الْاٰیٰتِ لَعَلَّهُمْ
یَرْجِعُوْنَ ۝۲۷

تباہی پھیر دی ہم نے تمہارے آس پاس ان بستیوں کی،
اور اپنی آیتیں ہم نے بیان کر دیں کہ شاید باز آئیں وہ (۲۷)

فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا اٰلِهَةً ؕ
بَلْ ضَلُّوْا عَنْهُمْ ۚ وَذٰلِكَ اِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ۝۲۸

نہ کیوں وہ ان کے کام آئے،
تقرب کے لئے جن کو بنا رکھا تھا اللہ کے سوا معبود انہوں نے،
وہ تو سب گم ہو گئے ان سے،
کہ تھا وہ جھوٹ اور بہتان ہی ان کا (۲۸)

وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَیْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ یَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ فَلَمَّا
حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا ۚ فَلَمَّا قُضِیَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ
مُّنْذِرِیْنَ ۝۲۹

(ذرا وہ واقعہ بھی یاد کیجے اے پیمبرؐ!)
ہم نے جب جنوں کو بھیجا آپؐ کی جانب، کہ وہ قرآں سنیں،
پہنچے وہ جب، آپس میں یہ کہنے لگے، سنتے رہو خاموش ہو کر،
اور تلاوت ہو گئی جب ختم اور لوٹے وہ اپنی قوم کی جانب (۲۹)

قَالُوْا یٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى
مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ یَهْدِیْٓ اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِیْقٍ
مُّسْتَقِیْمٍ ۝۳۰

لگے کہنے، کتاب ایسی سنی ہے ہم نے، جو نازل ہوئی ہے بعد موسیٰؑ،
اور اس سے پہلے جو آئیں کتابیں، ان کی یہ تصدیق کرتی ہے،
یہ حق کی رہنما ہے، راستہ سچا دکھاتی ہے (۳۰)

یٰقَوْمَنَآ اَجِیْبُوْا دَاعِیَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ یَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَ
یُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ۝۳۱

اے قوم! اللہ کی جانب بلانے والے کا مانو کہا،
ایمان لے آؤ، تو اللہ بخش دے گا سب گناہوں کو تمہارے،
اور وہ تم کو پناہ دے گا عذاب سخت سے (۳۱)

وَمَنْ لَّا یُجِبْ دَاعِیَ اللّٰهِ فَلَیْسَ بِمُعْجِزٍ فِی الْاَرْضِ وَ
لَیْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِیَآءُ ؕ اُولٰٓئِكَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝۳۲

اللہ کی جانب بلانے والے کا کہنا نہ مانے گا اگر کوئی،
کہیں وہ بھاگ کر اللہ کو عاجز کر نہیں سکتا،
نہ اللہ کے سوا کوئی مددگار اس کا ہوگا،
اور یہی وہ لوگ ہیں، ہوں گے کھلی گمراہیوں میں جو (۳۲)

اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَمْ یَعْیَ

بھلا کیا یہ نہیں ہیں دیکھتے؟

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 648 of 2222

بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ۭ بَلٰٓى اِنَّهٗ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

جس نے زمیں اور آسمانوں کو کیا پیدا، نہ اس میں وہ تھکا ہرگز،
وہ ہے اس بات پر قادر کہ مردوں کو کرے گا زندہ،
یقیناً وہ ہے ہر اک چیز پر قادر (۳۳)

وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَي النَّارِ ۭ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ۭ قَالُوْا بَلٰي وَرَبِّنَا ۭ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝

جہنم میں جلوائے جائیں گے کافر،
تو اس دن یہ کہا جائے گا ان سے، کیا نہیں یہ حق؟
کہیں گے، ہاں، قسم ہے رب کی (یہ حق ہے)،
تو یہ فرمائے گا (اللہ)،
کہ اب چکھو مزا تم کفر کے بدلے عذاب سخت کا (۳۴)

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ۭ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ ۙ لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ۭ بَلٰغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝

تو (اے رسولؐ!) اب صبر سے لیں کام،
جیسے ان رسولوں نے لیا، جو عالی ہمت تھے،
نہ چاہیں آپؐ ان کے واسطے جلدی عذاب،
اور جب یہ دیکھیں گے عذاب ایسا کہ جس کا ان سے وعدہ ہے،
تو یوں محسوس ہوگا ان کو، جیسے اک گھڑی دنیا میں ٹھہرے تھے،
یہ (قرآں) ایک ہے پیغام،
کیا بدکار لوگوں کے سوا، اب اور مارا جائے گا کوئی؟ (۳۵)

سورۂ محمدؐ ۴۷

سُوْرَةُ مُحَمَّدٍ مَّدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٍ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝

کیا انکار جن لوگوں نے (حق سے)،
اور خدا کی راہ سے اوروں کو روکا،
ان کے غارت کر دئے اعمال (اللہ) نے (۱)

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰي مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ ۝

مگر جو لائے ایماں اور جنھوں نے نیکیاں کیں،
اور محمدؐ پر جو اتری ہے کتاب (آسمانی)،
ان کے رب کی سمت سے برحق،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 649 of 2222

جنھوں نے اس کو مانا،

ذٰلِكَ بِاَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَاَنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۭ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ ۝

دور کر ڈالے گنہ ان کے خدا نے اور سنواری ان کی حالت (۲)
اور جو کافر ہیں، انہوں نے پیروی کی (دینِ) باطل کی،
مگر جو اہلِ ایماں ہیں، انہوں نے دینِ حق کی پیروی کی ہے،
جو ہے اللہ کی جانب سے،
خدا لوگوں کو سب احوال ایسے ہی بتاتا ہے (۳)

فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ ۭ حَتّٰٓى اِذَآ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ ۤ فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَاۗءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا ۚ ذٰلِكَ ۣ وَلَوْ يَشَاۗءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ ۙ وَلٰكِنْ لِّيَبْلُوَا۟ بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ ۭ وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝

(مسلمانو!) ہو جب بھی کافروں سے جنگ، ان کی گردنیں مارو،
کچل ڈالو انہیں اچھی طرح، مضبوط انہیں جکڑو،
پھر اس کے بعد ان کو چھوڑ دو احسان رکھ کر یا کوئی لے کر عوض،
حتیٰ کہ وہ مغلوب ہو کر ڈال دیں ہتھیار سب اپنے،
یہی ہے حکم، اور گر چاہتا اللہ بدلہ ان سے لے لیتا،
مگر وہ چاہتا ہے آزمائے ایک کو دوجے سے،
جو راہِ خدا میں قتل ہو جائیں،
خدا ضائع نہ ہونے دے گا ہرگز ان کے یہ اعمال (۴)

سَيَهْدِيْهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ ۝

انہیں وہ رہ دکھائے گا، سنوارے گا وہ حالت ان کی (۵)

وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ ۝

جنت میں انہیں لے جائے گا،
جس سے شناسا اس نے کر رکھا ہے ان کو (۶)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ۝

اہلِ ایماں! تم جو اللہ کو مدد دو، وہ تمہیں دے گا مدد،
اور تم کو وہ ثابت قدم رکھے گا (میداں میں) (۷)

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَاَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝

مگر جو ہو گئے کافر، ہلاکت ان کی خاطر ہے،
خدا اعمال ان کے ضائع کر دے گا (۸)

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ۝

ہوئے ناخوش جو وہ اللہ کی نازل کی ہوئی شے سے،
تو اللہ نے بھی سب اعمال ان کے کر دئے غارت (۹)

اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ

بھلا دیکھا نہیں لوگوں نے چل پھر کر زمیں پر؟

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 650 of 2222

قَبْلِهِمْ ۫ دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۫ وَلِلْكٰفِرِيْنَ اَمْثَالُهَا ۝

کیا ہوا انجام اُن لوگوں کا جو پہلے تھے ان سے،
ان کو اللہ نے کیا غارت،
اور ایسی ہی سزائیں اُن کی خاطر ہیں، جو کافر ہیں (۱۰)

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ ۝

یقیناً ہے خدا خود کارساز ایمان والوں کا،
نہیں وہ کارساز ان کا، جو کافر ہیں (۱۱)

اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَتَمَتَّعُوْنَ وَيَاْكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۝

جو لوگ ایمان لائے اور جنھوں نے نیکیاں کی ہیں،
خدا داخل کرے گا ان کو ایسی جنتوں میں،
جن کے نیچے بہتی ہیں نہریں،
مگر جو لوگ کافر ہیں،
اٹھاتے ہیں مفادِ دنیوی، کھاتے ہیں حیوانوں کی صورت،
ان کا دوزخ ہی ٹھکانا ہے (۱۲)

وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ هِيَ اَشَدُّ قُوَّةً مِّنْ قَرْيَتِكَ الَّتِيْٓ اَخْرَجَتْكَ ۚ اَهْلَكْنٰهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ۝

(اے پیغمبرؐ!) نکالا ہے جہاں سے آپؐ کو لوگوں نے،
اس سے بھی بڑی تھیں بستیاں، جن کو کیا برباد ہم نے،
اور کوئی اٹھا نہ پھر ان کی مدد کے واسطے (۱۳)

اَفَمَنْ كَانَ عَلٰي بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ كَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْۗءُ عَمَلِهٖ وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَاۗءَهُمْ ۝

وہ شخص، جو رب کی طرف سے لے کے آیا ہو دلیل،
اس شخص جیسا کیسے ہو سکتا ہے؟
بد اعمال ہو جو اور ہو خواہش کا پیرو بھی (۱۴)

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ۭ فِيْهَآ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّاۗءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ۭ وَلَهُمْ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ۭ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ وَسُقُوْا مَاۗءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَاۗءَهُمْ ۝

صفت اس جنتِ اعلیٰ کی یہ ہے،
جس کا سب پرہیزگاروں سے ہے وعدہ،
اس میں اُس پانی کی ہیں نہریں، جو بُو سے پاک ہے،
اور دودھ کی نہریں، مزا جس کا نہیں بدلا،
شراب (ناب) کی نہریں، بڑی لذت ہے جس میں،
اور مصفا شہد کی نہریں ہیں،
ان کے واسطے میوے ہیں رنگا رنگ،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 651 of 2222

اور ہے مغفرت رب کی طرف سے بھی،
نہیں ان کے برابر وہ، رہیں گے آگ میں جو،
کھولتا پانی پلایا جائے گا ان کو،
کہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گی کٹ کر انتڑیاں جس سے (۱۵)

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ حَتّٰٓى اِذَا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ اٰنِفًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰي قُلُوْبِهِمْ وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَاۗءَهُمْ ۝

(اے پیغمبرؐ!) ہیں ان میں بعض ایسے، آپؐ کو سنتے ہیں جو،
لیکن ذرا جب دور جاتے ہیں، تو اہلِ علم سے یہ پوچھتے ہیں،
''کیا کہا اس نے؟''
یہی وہ ہیں، لگا رکھی ہے جن کے دل پہ مہر اللہ نے،
اور وہ خواہشوں کی پیروی کرتے ہیں (۱۶)

وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّاٰتٰىهُمْ تَقْوٰىهُمْ ۝

لیکن ہیں ہدایت یافتہ جو،
ایسے لوگوں کی ہدایت میں اضافہ کر دیا ہے رب نے،
اور پرہیزگاری بھی انہیں بخشی ہے (۱۷)

فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً ۚ فَقَدْ جَاۗءَ اَشْرَاطُهَا ۚ فَاَنّٰى لَهُمْ اِذَا جَاۗءَتْهُمْ ذِكْرٰىهُمْ ۝

کیا وہ منتظر ہیں روزِ محشر کے؟ کہ آ جائے اچانک،
بالیقیں اس کی علامات آ چکی ہیں،
جب قیامت آئے گی، ان کو نصیحت پھر کہاں ہوگی مفید؟ (۱۸)

فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰىكُمْ ۝

(اور اے پیمبرؐ!) جان لیں اچھی طرح، کوئی نہیں معبود اللہ کے سوا،
اور آپؐ مانگیں مغفرت اپنے لئے اور اہلِ ایماں مرد و زن کے واسطے،
(لوگو!) تمہارے چلنے پھرنے اور ٹھہرنے سے خدائے پاک ہے واقف (۱۹)

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ ۚ فَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَّذُكِرَ فِيْهَا الْقِتَالُ ۙ رَاَيْتَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يَّنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۭ فَاَوْلٰى لَهُمْ ۝

جو لوگ ایمان لائے، کہہ رہے ہیں،
کیوں نہیں آخر اترتی کوئی سورت،
(کافروں سے) جنگ کے بارے میں؟
لیکن جب ہوئی سورت وہ نازل،
اور اس کا ذکر بھی تھا آ گیا اس میں،
تو پھر یہ آپؐ نے دیکھا، کہ جن کے دل میں بیماری ہے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 652 of 2222

وہ یوں دیکھتے ہیں آپؐ کی جانب، کہ جیسے موت طاری ہو،
بہت افسوس ہے ان پر (۲۰)

طَاعَةٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ ۚ فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ ۚ فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۝

مناسب تھا یہی ان کے لئے، فرماں بجالانا اور اچھی بات کہنا،
اور جب حکمِ جہاد آیا،
تو یہ ان کے لئے بہتر تھا، وہ مخلص خدا کے ساتھ رہتے (۲۱)

فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ ۝

(اور اے لوگو!) توقع ہے، حکو۔ تم کو مل جائے اگر،
روئے زمیں پر تم بپا کر دو فساد، اور توڑ ڈالو رشتوں ناتوں کو (۲۲)

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ ۝

یہی وہ لوگ ہیں، پھٹکار ہے جن پر خدا کی،
چھن گئی ان کی سماعت اور بصارت بھی (۲۳)

اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ۝

بھلا قرآن میں کرتے نہیں یہ غور؟
یا ان کے دلوں پر قفل ہیں؟ (۲۴)

اِنَّ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى ۙ الشَّيْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ وَاَمْلٰى لَهُمْ ۝

راہِ ہدایت آ چکی، تو بعد اس کے پھر گئے جو الٹے پاؤں،
ان کی رہ شیطاں نے کر دی ہے مزین،
اور امیدیں دلائی ہیں انہیں (۲۵)

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ كَرِهُوْا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ سَنُطِيْعُكُمْ فِىْ بَعْضِ الْاَمْرِ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِسْرَارَهُمْ ۝

جو لوگ ہیں وحیٔ الٰہی کے خلاف،
ان سے یہ کہتے ہیں کہ ہم بھی ہیں تمہارے ساتھ،
اللہ جانتا ہے ان کی سب پوشیدہ باتوں کو (۲۶)

فَكَيْفَ اِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ۝

فرشتے جب کریں گے قبض ان کی روح، ان کا حال کیا ہوگا؟
مسلسل ان کے منہ اور پشت پر ماریں گے وہ (۲۷)

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوْا مَآ اَسْخَطَ اللّٰهَ وَكَرِهُوْا رِضْوَانَهٗ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ۝

اس واسطے ہے یہ، کہ اس رہ پر چلے وہ، جو نہیں اللہ کو منظور،
اور اُس کی رضا سے بھی ہوئے بیزار،
سب اعمال ان کے ہو گئے غارت (۲۸)

اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ فِىْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَنْ لَّنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ اَضْغَانَهُمْ ۝

ہے جن کے دل میں بیماری،
سمجھتے ہیں، خدا ہرگز نہیں ظاہر کرے گا ان کے کینے کو (۲۹)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 653 of 2222

وَلَوْ نَشَآءُ لَاَرَيْنٰكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ؕ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِيْ لَحْنِ الْقَوْلِ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَعْمَالَكُمْ ۝

اگر ہم چاہتے، ان کو دکھا بھی آپؐ کو دیتے،
تو پیشانی سے ہی پہچان لیتے آپؐ انہیں،
اور ان کو ان کی بات کے ڈھب سے ہی بس پہچان لیں گے آپؐ،
لوگو! ہے تمہارے ہر عمل سے باخبر اللہ (۳۰)

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ ۙ وَنَبْلُوَا۟ اَخْبَارَكُمْ ۝

ہیں تم میں کون صابر اور مجاہد؟
آزمائش ہم کریں گے
اور تمہارا حال بھی سب جانچ لیں گے ہم (۳۱)

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَشَآقُّوا الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدٰى ۙ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ وَسَيُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ ۝

ہدایت آ چکی، تو بعد اس کے بھی رہے کافر جو،
اور روکا خدا کی رہ سے لوگوں کو جنھوں نے،
اور نبیؐ کے جو مخالف ہو گئے،
ہرگز خدا کا کچھ نہیں نقصان کریں گے وہ،
خدا البتہ ان کے سب عمل برباد کر دے گا (۳۲)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْۤا اَعْمَالَكُمْ ۝

(مسلمانو!) کرو اللہ اور اس کے پیمبرؐ کی اطاعت،
اور (نافرمان بن کر) مت کرو برباد تم اعمال اپنے (۳۳)

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ۝

ہو گئے کافر جو، اور روکا خدا کی رہ سے لوگوں کو جنھوں نے،
اور مرے پھر کفر کی حالت میں جو،
اللہ انہیں ہرگز نہ بخشے گا (۳۴)

فَلَا تَهِنُوْا وَتَدْعُوْۤا اِلَى السَّلْمِ ۖ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ ۚ وَاللّٰهُ مَعَكُمْ وَلَنْ يَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ ۝

نہ تم ہمت کبھی ہارو، نہ دعوت صلح کی دو (دشمنوں کو) جب کہ تم غالب ہو،
اللہ ہے تمہارے ساتھ،
وہ ہرگز کرے گا کم نہ ان اعمال کو، تم نے کئے ہیں جو (۳۵)

اِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ؕ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا يُؤْتِكُمْ اُجُوْرَكُمْ وَلَا يَسْـَٔلْكُمْ اَمْوَالَكُمْ ۝

یہ دنیا کی حیات (چند روزہ) ہے فقط کھیل اور تماشا،
تم اگر ایمان لے آؤ، بنو پرہیزگار، اللہ اس کا اجر دے گا،
وہ نہیں تم سے طلب کرتا تمہارے مال (۳۶)

اِنْ يَّسْـَٔلْكُمُوْهَا فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوْا وَيُخْرِجْ اَضْغَانَكُمْ ۝

گر تم سے تمہارا مال وہ مانگے، کرو گے تم بخیلی پھر،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 654 of 2222

تو وہ کردے گا کینے کو تمہارے آشکار (۳۷)

هَآ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُ ۚ وَمَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ۭ وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَاۗءُ ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۙ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ ۝

اور تم بلائے جب بھی جاتے ہو خدا کے راستے میں خرچ کرنے کیلئے،
تو تم میں بعض ایسے ہیں، کرتے ہیں بخیلی اختیار،
اور بخل جو کرتا ہے، اپنی جان ہی سے بخل کرتا ہے،
اور اللہ ہے غنی اور تم ہو سب محتاج،
اور ہو جاؤ روگرداں اگر تم،
پھر تمہاری وہ جگہ لے آئے اوروں کو، جو ہوں گے نہ تم جیسے (۳۸)

سورۂ فتح ۴۸

سُوْرَةُ الْفَتْحِ وَهِيَ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۙ

(اے پیغمبرؐ!) عطا کی آپؐ کو فتح مبیں ہم نے (۱)

لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۙ

کہ اللہ آپؐ کی ہستی کے باعث،
بخش ڈالے آپؐ کے سب اگلوں پچھلوں کے گناہوں کو،
اور اپنی نعمتوں کو آپؐ پر پورا کرے،
اور سیدھے رستے پر رکھے ثابت قدم وہ آپؐ کو (۲)

وَّيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا ۝

اور آپؐ کی امداد فرمائے (۳)

هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ۭ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝

وہی ہے، مومنوں کے دل کو بخشا ہے سکوں جس نے،
کہ ہو ایمان میں ان کے اضافہ،
آسمانوں اور زمیں کے سارے لشکر ہیں خدا کے،
اور وہی ہے جاننے والا بھی دانا بھی (۴)

لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝

کہ لے جائے ہمیشہ کے لئے وہ،
اہلِ ایماں عورتوں مردوں کو ایسی جنتوں میں،
جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں،
اور ان سے سب گناہوں کو کرے وہ دور،
اور اللہ کے نزدیک ایسی کامیابی ہی بڑی ہے کامیابی (۵)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 655 of 2222

وَّيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ الظَّآنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ؕ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ۚ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۝

اور سزا دے وہ منافق اور مشرک عورتوں مردوں کو،
جو ہیں بدگماں اللہ کے بارے میں،
مصیبت کی بڑی گردش ہے ان پر، ہے خدا ناراض ان سے،
ان پہ کی ہے اس نے لعنت،
اور جہنم کو کیا ہے اس نے تیار ان کی خاطر،
جو برا سب سے ٹھکانا ہے (۶)

وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝

خدا ہی کے ہیں لشکر آسمانوں اور زمیں میں،
اور وہی ہے غالب و دانا (۷)

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝

(اے پیغمبرؐ!) بنا کر آپؐ کو بھیجا ہے لوگوں کے لئے ہم نے،
گواہی دینے والا، اور بشارت دینے والا اور ڈرانے والا (۸)

لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ؕ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝

تاکہ (اے مسلمانو!) تم اللہ اور نبیؐ پر لاؤ ایماں،
اور کرو امداد ان کی اور ادب ان کا کرو،
تسبیح بھی صبح و مسا کرتے رہو اللہ کی (۹)

اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ؕ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ۚ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝

اور جو لوگ بیعت آپؐ سے کرتے ہیں،
وہ اللہ سے کرتے ہیں بیعت،
ہاتھ ہے اللہ کا ان کے ہاتھ پر،
اور اب کرے جو عہد شکنی، وہ کرے گا عہد شکنی خود سے ہی،
لیکن کرے وعدہ خدا کے ساتھ جو پورا،
اسے وہ اجر بھی دے گا بڑا (۱۰)

سَيَقُوْلُ لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَآ اَمْوَالُنَا وَاَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ؕ بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝

(اور اس سفر میں) رہ گئے پیچھے جو بدو،
وہ کہیں گے، ہم تو اپنے مال اور گھر بار میں مصروف تھے،
بخشش طلب کیجے ہمارے واسطے رب سے،
یہ جو کہتے ہیں، وہ دل میں نہیں ان کے،
انہیں کہہ دیجئے، اللہ اگر چاہے تمہیں نقصان یا کچھ فائدہ دینا،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 656 of 2222

تو اس کے سامنے وہ کون ہے؟ جو روک دے اس کو،
جو کچھ تم کر رہے ہو، خوب اللہ اس سے واقف ہے (۱۱)

بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلٰٓى اَهْلِيْهِمْ اَبَدًا وَّزُيِّنَ ذٰلِكَ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ ۖ وَكُنْتُمْ قَوْمًا بُوْرًا ﴿۱۲﴾

سمجھتے تھے یہ تم، پیغمبرؐ اور ایمان والے لوٹ کر گھر آنہ پائیں گے،
خیال خام تھا اور بدگمانی یہ تمہاری تھی،
حقیقت میں تم ایسے لوگ ہی تو ہیں ہلاکت میں پڑے (۱۲)

وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَعِيْرًا ﴿۱۳﴾

ایمان جو اللہ اور اس کے پیمبرؐ پر نہ لائے،
ہم نے ایسے کافروں کے واسطے تیار کر رکھی ہے آگ (۱۳)

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۴﴾

اللہ ہی کے واسطے ہے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی،
وہ جسے چاہے اسے بخشے، جسے چاہے سزا دے،
وہ نہایت مہرباں ہے اور بے حد بخشنے والا (۱۴)

سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا نَتَّبِعْكُمْ ۚ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ اللّٰهِ ۭ قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا ۭ بَلْ كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۵﴾

(مسلمانو!) چلو گے جب غنیمت کے لئے تم،
تو جو پیچھے رہ گئے تھے، ساتھ چلنے کو کہیں گے،
چاہتے ہیں یہ، خدا کے قول کو بدلیں،
تو کہہ دیجئے (اے پیغمبرؐ!) یہ ان سے،
تم ہمارے ساتھ ہرگز چل نہیں سکتے، خدا کا فیصلہ ہے یہ،
کہیں گے یہ، حسد کرتے ہو تم ہم سے،
حقیقت میں (یہ ناداں ہیں) بہت ہی کم سمجھتے ہیں (۱۵)

قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ يُسْلِمُوْنَ ۚ فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۶﴾

کہیں ان سے،
بلائے جاؤ گے تم ایک قوم جنگجو کے ساتھ (لڑنے کے لئے)،
ان سے لڑو گے تم، کہ وہ اسلام لے آئیں،
اگر تم حکم مانو گے، خدا تم کو جزائے خیر دے گا،
اور اگر پھر جاؤ گے، جیسے کہ پہلے پھر گئے تھے تم،
تو وہ تم کو سزا دے گا عذاب سخت کی (۱۶)

لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ

لیکن (لڑائی سے جو رہ جائے)،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 657 of 2222

حَرَجٌ وَّمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۷﴾

گنہ کوئی نہیں اندھے پہ، لنگڑے پر، کسی بیمار پر ہرگز،
چلے گا جو خدا اور اس کے پیغمبرؐ کے فرماں پر،
خدا داخل کرے گا اس کو جنت کے (حسیں) باغوں میں،
جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی،
مگر پھیرے گا منہ جو بھی، اسے دے گا عذاب سخت (۱۷)

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿۱۸﴾

بیشک مومنوں سے خوش ہوا اللہ،
وہ بیعت کر رہے تھے آپؐ سے جب پیڑ کے نیچے،
جو تھا ان کے دلوں میں، اس کو وہ معلوم تھا سارا،
تو پھر اس نے تسلی دی انہیں اور کی عنایت اک قریبی فتح (۱۸)

وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۱۹﴾

اور مالِ غنیمت کی نوید جاں فزا بخشی،
(حقیقت میں) ہے اللہ غالب و دانا (۱۹)

وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ وَلِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿۲۰﴾

کیا وعدہ خدا نے اس غنیمت کا، جسے حاصل کرو گے تم،
سو اس نے بخش دی تم کو غنیمت جلد ہی،
اور تم سے روکے ہاتھ لوگوں کے،
کہ یہ ایمان والوں کے لئے ہو اک نشانی،
اور تمہیں راہِ ہدایت بخش دے وہ (۲۰)

وَّاُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا ۭ قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ﴿۲۱﴾

اور تمہیں کچھ اور بھی دے، جو خدا کے پاس ہے،
لیکن نہیں اب تک تمہارے پاس،
وہ ہر شے پہ قادر ہے (۲۱)

وَلَوْ قٰتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۲۲﴾

اگر کفار تم سے جنگ کرتے، تو یقیناً بھاگ جاتے وہ،
کوئی ان کا نہ ہوتا حامی و ناصر (۲۲)

سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ﴿۲۳﴾

جو ہے اللہ کا دستور، وہ تبدیل ہو سکتا نہیں ہرگز (۲۳)

وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

وہی ہے، جس نے مکے میں تمہیں غلبہ دیا،
اور پھر تمہارے ہاتھ ان سے اور ان کے ہاتھ تم سے روک ڈالے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 658 of 2222

بَصِيْرًا ﴿۲۴﴾

دیکھتا تھا وہ، جو تم کرتے تھے (۲۴)

هُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوْفًا اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ ؕ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَنِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَـُٔوْهُمْ فَتُصِيْبَكُمْ مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ لِيُدْخِلَ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوْا لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۲۵﴾

یہ کفار ہیں، کعبے سے روکا تھا جنھوں نے تم کو پہلے،
اور قربانی کو بھی روکا تھا قرباں گاہ میں آنے سے،
گر ہوتے نہ (مکے میں)،
کچھ ایسے اہلِ ایماں مرد و زن، جن سے نہ تم واقف تھے،
اور پامال انہیں کرتے اگر تم،
اور ان کے سلسلے میں تم پہ آ جاتا کوئی الزام بے خبری میں،
تو روکا نہ جاتا تم کو،
روکا اس لئے، تا کہ جسے چاہے خدا داخل کرے رحمت میں اپنی،
اور ہو جاتے الگ مومن،
تو جو کافر تھے، ہم ان کو سزا دیتے عذابِ سخت کی (۲۵)

اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۲۶﴾

جب کافروں نے ضد کی اپنے دل میں، ضد بھی جاہلیت کی،
تو پھر اللہ نے تسکین نازل کی رسولؐ اور مومنوں پر،
اور رکھا تقوے پہ قائم ان کو، وہ تھے مستحق جس کے،
وہ ہے ہر چیز سے واقف (۲۶)

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ۙ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ ۙ لَا تَخَافُوْنَ ؕ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿۲۷﴾

یقیناً خواب پیغمبرؐ کو دکھلایا خدا نے سچ،
کہ گر چاہا خدا نے، ہو گے تم سب داخلِ کعبہ، منڈا کر سر، کتر کر بال،
بے خوفی سے، امن و آشتی کے ساتھ،
اسے معلوم تھا سب، جو نہ تھا معلوم تم کو،
اس لئے یہ فتح بخشی جلد اس نے (۲۷)

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿۲۸﴾

اور وہی تو ہے کہ بھیجا اپنا پیغمبرؐ ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ اس نے،
کہ سب ادیان پر غالب کرے اس کو،
اور اللہ ہے گواہی کے لیے کافی (۲۸)

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ

محمدؐ ہیں رسول اللہ کے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 659 of 2222

تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ۫ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ۭ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۚ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۚ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْــَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰي سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۭ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝۲۹

ان کے جو ساتھی ہیں، وہ بیحد سخت ہیں کفار پر،
لیکن وہ آپس میں نہایت رحمدل ہیں،
آپ دیکھیں گے کہ وہ سرخم کئے ہیں سجدہ ریز اللہ کے آگے،
اور اس کے فضل اور اس کی رضا کی جستجو میں ہیں،
نشاں ان کی جبیں پر ہیں جو، سجدوں کے اثر سے ہیں،
مثال ان کی بیاں توریت اور انجیل میں ہے، ایک کھیتی کی طرح،
جس نے نکالی پہلے کونپل، پھر ہوئی مضبوط، پھر موٹی ہوئی،
پھر جڑ پہ اپنی ہوگئی سیدھی کھڑی، جس سے ہوئے دہقان خوش،
تا کہ جلائے کافروں کا جی وہ،
اور جو لوگ ہیں ایمان لائے، اور جنھوں نے نیکیاں کیں،
ان سے اللہ نے کیا ہے مغفرت اور ایک بھاری اجر کا وعدہ (۲۹)

سُوْرَةُ الْحُجُرٰتِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانِيْ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ حجرات ۴۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝۱

(سنو!) اے مومنو! ہرگز نہ تم آگے بڑھو اللہ اور اس کے پیمبرؐ سے،
رہو اللہ سے ڈرتے، یقیناً سننے والا، جاننے والا ہے وہ (۱)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝۲

اے مومنو! اونچا کرو مت اپنی آوازوں کو آوازِ پیمبرؐ سے،
بلند آواز میں ان سے نہ تم باتیں کرو، جیسے کیا کرتے ہو آپس میں،
کہیں ایسا نہ ہو، برباد ہو جائیں تمہارے سب عمل، اور کچھ خبر تم کو نہ ہو (۲)

اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝۳

بیشک نبیؐ کے سامنے رکھتے ہیں جو آواز اپنی پست،
وہ ہیں، جن کے دل پرہیزگاری کے لئے جانچے ہوئے ہیں،
مغفرت ان کے لئے ہے اور ہے اجرِ عظیم (۳)

اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَاۗءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝۴

اور لوگ جو حجروں کے باہر سے بلاتے آپؐ کو ہیں،
وہ ہیں اکثر بے سمجھ (۴)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 660 of 2222

وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

اگر صبر سے یہ کام لیتے اور خود تشریف لے آتے آپ ان کے پاس، تو بہتر تھا ان کے واسطے، اللہ بخشش کرنے والا، رحم والا ہے (۵)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْۤا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ ۝

مسلمانو! اگر فاسق کوئی تم کو خبر دے، جانچ لو پہلے، کہیں ایسا نہ ہو، نقصان نادانی میں پہنچا دو کسی کو اور پچھتاؤ (۶)

وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ؕ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ۝ۙ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝

تمہیں معلوم ہونا چاہئے، تم میں رسول اللہ ہیں موجود، گر کرتے رہیں وہ، جیسے تم کہتے ہو، تم مشکل میں پڑ جاؤ، مگر اللہ نے ایماں بنایا ہے پسندیدہ تمہارا، اور اسے زینت بنایا ہے تمہارے دل کی، نظروں میں تمہاری ناپسندیدہ کیا کفر و گناہ و سرکشی کو، اور یہی رہ یافتہ ہیں فضل و احسانِ الٰہی سے، خدا ہے باخبر، دانا (۷۔۸)

وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۚ فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝

مسلمانوں کے آپس میں لڑیں گر دو فریق، ان کی کرا دو صلح، اور گر ایک ڈھائے دوسرے پر ظلم، تو اس سے لڑو، تا کہ وہ لوٹ آئے خدا کے حکم کی جانب، کرا دو صلح پھر انصاف پر مبنی، کرو عدل اور اللہ عادلوں کو دوست رکھتا ہے (۹)

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝

مسلماں سارے بھائی بھائی ہیں، تو بھائیوں میں صلح ہی رکھو، اور اللہ سے رہو ڈرتے کہ تم پر رحم ہو (۱۰)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

اے مومنو! تم میں اڑائیں مت مذاق اک دوسرے کا لوگ، ممکن ہے کہ وہ ہوں ان سے بہتر، عورتیں بھی عورتوں پر مت ہنسیں، ممکن ہے وہ ہوں ان سے بہتر، اور نہ دو آپس میں طعنے، مت برے القاب دو اک دوسرے کو، اور برا ہے فسق بعد ایمان کے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 661 of 2222

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۫ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ۭ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ۝

تائب نہ ہوں جو لوگ، وہ ظالم ہیں (۱۱)
اے ایمان والو! ہر طرح کی بدگمانی سے کرو پرہیز،
بعض ایسے گماں ہیں، جو گنہ ہیں،
اور تجسّس مت کرو اور مت کسی کی بھی کوئی غیبت کرے،
کیا چاہتے ہو گوشت مردہ بھائی کا کھانا؟
یقیناً اس سے گھن آئے گی تم کو،
اور ڈرو اللہ سے، اللہ بیشک مہرباں ہے اور توبہ ماننے والا ہے (۱۲)

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَاۗىِٕلَ لِتَعَارَفُوْا ۭ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝

لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے کیا پیدا،
بنائے ہیں قبیلے اور کنبے، تاکہ اک دوجے کو پہچانو،
وہی اللہ کے نزدیک باعزت ہے سب سے، جو ہے سب سے متقی،
بیشک خدا ہے باخبر، دانا (۱۳)

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ۭ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ۭ وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْـــًٔا ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

یہ دیہاتی عرب کہتے ہیں، ہم ایمان لائے ہیں،
(اے پیغمبرؐ!) یہ کہہ دیجئے کہ تم ایماں نہیں، اسلام لائے ہو،
ابھی ایماں نہیں داخل ہوا دل میں تمہارے،
تم اگر اللہ اور اس کے پیمبرؐ کا کہا مانو،
تمہارے کم نہیں ہوں گے ذرا اعمال،
اللہ بخشنے والا، نہایت مہرباں ہے (۱۴)

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝

اور مومن وہ ہیں، جو ایمان لے آئیں خدا اور اس کے پیغمبرؐ پہ اور مت شک کریں،
اور اپنے مالوں اور جانوں سے خدا کی راہ میں لڑتے رہیں،
سچے یہی تو ہیں (۱۵)

قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝

(اے پیغمبرؐ!) یہ پوچھیں ان سے،
کیا آگاہ کرتے ہو خدا کو اپنی دیں داری سے تم؟
وہ تو زمیں اور آسمانوں کی ہر اک شے سے ہے واقف،
وہ ہے سب کچھ جاننے والا (۱۶)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 662 of 2222

يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ۭ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

جتاتے ہیں جو احساں آپؐ پر اسلام لانے کا،
تو کہہ دیجے انہیں، مجھ پر نہ یہ احساں جتاؤ، تم اگر سچے ہو،
بلکہ تم پہ ہے اللہ کا احساں، کہ اس نے رہ دکھائی تم کو ایماں کی (۱۷)

اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝

یقیناً آسمانوں اور زمیں کی سب چھپی باتیں خدا ہی جانتا ہے،
اور جو کچھ کر رہے ہو تم، اسے بھی دیکھتا ہے وہ (۱۸)

سورۂ ق ۵۰

سُوْرَةُ قٓ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

قٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ۝

ق۔
قسم قرآنِ ذیشاں کی (کہ پیغمبر محمدؐ ہیں) (۱)

بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ جَاۗءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَيْءٌ عَجِيْبٌ ۝

مگر ان کافروں کو یہ تعجب ہے،
کہ ان میں سے ہی اک آگاہ کرنے والا آیا ہے،
وہ کہتے ہیں، عجب یہ بات ہے (۲)

ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۚ ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِيْدٌ ۝

جب مر کے ہو جائیں گے مٹی ہم، تو کیسے ہوں گے زندہ ہم؟ (۳)

قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ ۚ وَعِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِيْظٌ ۝

گھٹاتی ہے زمیں (کھا کھا کے) ان کے جسم سے جو کچھ، ہمیں معلوم ہے،
اور ہے ہمارے پاس اک (روشن) کتاب ایسی،
کہ سب کچھ جس میں ہے محفوظ (۴)

بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَاۗءَهُمْ فَهُمْ فِيْٓ اَمْرٍ مَّرِيْجٍ ۝

انہوں نے جھوٹ سمجھا ایک سچی بات کو، جو آ چکی تھی پاس ان کے،
وہ ہیں اک الجھاؤ میں الجھے (۵)

اَفَلَمْ يَنْظُرُوْٓا اِلَى السَّمَاۗءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنٰهَا وَزَيَّنّٰهَا وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ ۝

نہیں دیکھا انہوں نے آسماں کو کیا؟
کہ ہم نے کس طرح اس کو بنایا ان کے اوپر، پھر اسے زینت عطا کی،
اور نہیں کوئی شگاف اس میں (۶)

وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ۝

بچھایا ہے زمیں کو ہم نے، رکھے ہیں پہاڑ اس میں،
اگائیں ہر طرح کی خوشنما چیزیں (۷)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 663 of 2222

تَبْصِرَةً وَّذِكْرٰى لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ۝

کہ ہر اک حق کی جانب لوٹنے والے کی خاطر یہ ذریعہ ہو بصیرت اور حکمت کا (۸)

وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ ۝

اتارا آسماں سے ہم نے پانی،
اور اس سے باغ اور غلے کئے پیدا (۹)

وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ ۝

کھجوروں کے شجر اونچے، ہیں جن کے تہہ بہ تہہ خوشے (۱۰)

رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ ۙ وَاَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ۭ كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ ۝

ہیں یہ بندوں کی روزی کے لئے،
مردہ زمیں کو ہم نے زندہ کر دیا پانی سے،
(مردوں کو بھی) ایسے ہی نکلنا ہوگا قبروں سے (۱۱)

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّاَصْحٰبُ الرَّسِّ وَثَمُوْدُ ۝

اور ان سے قبل جھٹلایا ثمود و عاد و رس اور نوحؑ کے لوگوں نے،

وَعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ وَاِخْوَانُ لُوْطٍ ۝

اور ایکہ و تبع، لوطؑ کے لوگوں نے،

وَّاَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ وَقَوْمُ تُبَّعٍ ۭ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيْدِ ۝

اور فرعون نے تکذیب کی پیغمبروں کی،
تو ہوا پورا عذاب سخت کا وعدہ ہمارا (۱۲۔۱۳۔۱۴)

اَفَعَيِيْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ ۭ بَلْ هُمْ فِيْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۝

اور پیدا کر کے پہلی مرتبہ کیا تھک گئے ہیں ہم؟
کہ یہ کچھ شک میں ہیں (۱۵)

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۚ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ۝

ہم نے کیا انسان کو پیدا،
اور اس کے دل میں جو اٹھتی ہیں سوچیں ان سے بھی واقف ہیں،
اس کی ہم تو شہ رگ سے بھی ہیں نزدیک (۱۶)

اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ ۝

(جب وہ کام کرتا ہے کوئی)
دو دائیں بائیں لکھنے والے اس کو لکھ لیتے ہیں (۱۷)

مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ۝

منہ سے لفظ نکلا اور محافظ اس کا ہے تیار (فوراً) (۱۸)

وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ۭ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ۝

اور حقیقت لے کے جس دم موت کی بے ہوشی آئے گی (بتا دیں گے ہم انساں کو)،
کہ یہ حالت ہے وہ، تو بھاگتا رہتا تھا جس سے (۱۹)

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ ۭ ذٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيْدِ ۝

اور جس دن صور پھونکا جائے گا،
وہ ہے (عذاب سخت) کے وعدے کا دن (۲۰)

وَجَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّشَهِيْدٌ ۝

تب جو بھی آئے گا (ہمارے سامنے) وہ ایسے آئے گا،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 664 of 2222

لَقَدْ كُنْتَ فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ﴿۲۲﴾

کہ اس کے ساتھ ہوگا لانے والا اک فرشتہ اور گواہی دینے والا بھی (۲۱)
(کہا جائے گا) تو ڈوبا تھا غفلت میں،
مگر ہم نے ہٹایا ہے ترے آگے سے اب پردہ،
نگاہیں آج کتنی تیز ہیں تیری! (۲۲)

وَقَالَ قَرِيْنُهٗ هٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيْدٌ ﴿۲۳﴾

فرشتہ ساتھ جو ہوگا، کہے گا وہ، یہ حاضر ہے، جو میرے پاس تھا (۲۳)

اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿۲۴﴾

(تب حکم یہ ہوگا فرشتوں کو) جہنم میں ہر اک کافر کو اور سرکش کو ڈالو تم (۲۴)

مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيْبِ ﴿۲۵﴾

جو نیکی روکنے والا، گزرنے والا حد سے، دین میں شک کرنے والا تھا (۲۵)

الَّذِيْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَاَلْقِيٰهُ فِي الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ ﴿۲۶﴾

بنایا تھا خدا کے ساتھ جس نے دوسرا معبود، اسے ڈالو عذابِ سخت میں (۲۶)

قَالَ قَرِيْنُهٗ رَبَّنَا مَآ اَطْغَيْتُهٗ وَلٰكِنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍ بَعِيْدٍ ﴿۲۷﴾

اس کا کہے گا ہم نشیں (شیطاں)،
اسے میں نے نہیں گمرہ کیا تھا، بلکہ یہ خود ہی تھا گمراہی میں (۲۷)

قَالَ لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ اِلَيْكُمْ بِالْوَعِيْدِ ﴿۲۸﴾

فرمائے گا (رب) مت سامنے میرے کرو تم بات جھگڑے کی،
کہ میں نے پہلے ہی تم کو ڈرایا تھا عذابِ سخت سے (۲۸)

مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَآ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۲۹﴾

ہرگز نہیں تبدیل ہوتی بات میری
اور نہ میں بندوں پہ کوئی ظلم کرتا ہوں (۲۹)

يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ﴿۳۰﴾

یہ جب دوزخ سے ہم پوچھیں گے، کیا تو بھر چکی؟
بولے گی، کیا کچھ اور بھی ہے؟ (۳۰)

وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ﴿۳۱﴾

اور جنت متقی لوگوں کے کر دی جائے گی نزدیک، اور ہوگی نہ کچھ بھی دور (۳۱)

هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِيْظٍ ﴿۳۲﴾

یہ ہے جس کا وعدہ تھا ہر ایسے شخص سے، جس کا رجوع اللہ کی جانب تھا،
جو تھا پاسدار اللہ کے احکام کا (۳۲)

مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبِ ﴿۳۳﴾

رحمٰن کا ڈر دل میں رکھتا تھا (۳۳)

ادْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ ﴿۳۴﴾

(کہا جائے گا یہ ان سے)
ہمیشہ کے لئے جنت میں تم ہو آج داخل (۳۴)

لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ فِيْهَا وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ ﴿۳۵﴾

اور جو چاہیں وہاں حاضر ہے ان کے واسطے،
بلکہ ہمارے پاس ہے اس سے بھی بڑھ کر (۳۵)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 665 of 2222

وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا فَنَقَّبُوْا فِي الْبِلَادِ هَلْ مِنْ مَّحِيْصٍ ۝

اور ان سے قبل بھی ہم کر چکے غارت بہت سی امتوں کو،
جو تھیں قوت میں کہیں ان سے بھی بڑھ کر،
(جب عذاب آیا)
وہ شہروں میں ٹھکانا ڈھونڈتے ہی رہ گئے (٣٦)

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ ۝

اس میں سبق اس کے لئے ہے، جو ہو اہلِ دل،
توجہ سے سنے جو بات (٣٧)

وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ ۝

ہم نے آسمانوں اور زمین، اور ان کے جو بھی درمیاں ہے،
سب کو چھ دن میں کیا پیدا،
اور ہم کو کچھ تھکن چھو کر نہیں گزری (٣٨)

فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ۝

(اے پیغمبرؐ!) کریں صبر آپؐ اس پر، جو یہ کہتے ہیں،
کریں تسبیح اور تعریف اپنے رب کی،
سورج کے ابھرنے اور اس کے ڈوبنے سے قبل (٣٩)

وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ ۝

اور کچھ رات کے حصے میں،
اور بعد نماز اللہ کی تسبیح بھی کیجے (٤٠)

وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ۝

توجہ سے سنیں، نزدیک سے جس دن ندا دے گا منادی کرنے والا (٤١)

يَّوْمَ يَسْمَعُوْنَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوْجِ ۝

سب سنیں گے تند و تیز اک چیخ،
(قبروں سے) نکل آنے کا دن ہوگا وہی (٤٢)

اِنَّا نَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَاِلَيْنَا الْمَصِيْرُ ۝

زندہ ہیں کرتے ہم، اور ہم ہی مارتے ہیں،
اور ہماری سمت ہی آخر سبھی کو لوٹ آنا ہے (٤٣)

يَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ذٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيْرٌ ۝

زمیں پھٹ جائے گی جس دن، یہ جھٹ بھاگے ہوئے نکلیں گے اندر سے،
ہمارے واسطے ان کو اکٹھا کرنا آساں ہے (٤٤)

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ۝

(اے پیغمبرؐ!) جو کچھ یہ کر رہے ہیں، ہم بخوبی جانتے ہیں،
اور نہیں ہیں جبر کرنے والے آپؐ ان پر،
جو ڈرتے ہیں عذاب سخت سے، کرتے رہیں ان کو نصیحت آپؐ قرآں سے (٤٥)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 666 of 2222

سُوْرَةُ الذّٰرِيٰتِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتُّوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ ذاریات ۵۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ۝١

قسم ہے ان ہواؤں کی، اڑا کر (بادلوں کو) منتشر کرتی ہیں جو (۱)

فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ۝٢

پھر بوجھ اٹھاتی ہیں جو (پانی کا) (۲)

فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا ۝٣

پھر آہستہ جو چلتی ہیں (۳)

فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا ۝٤

پھر اپنا کام جو تقسیم کرتی ہیں (۴)

اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ ۝٥

کیا جاتا ہے تم لوگوں سے جو وعدہ، وہ سچا ہے (۵)

وَّاِنَّ الدِّيْنَ لَوَاقِعٌ ۝٦

یقیناً ایک دن انصاف ہونا ہے (۶)

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ ۝٧

قسم ہے آسماں کی، جس میں رستے ہیں (۷)

اِنَّكُمْ لَفِيْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ۝٨

پڑے ہو مختلف بے جوڑ تم اک بات میں (۸)

يُّؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ اُفِكَ ۝٩

اس سے وہی ہے باز رہتا، جو خدا کے حکم سے پھیرا گیا ہو (۹)

قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ ۝١٠

وہ ہوئے برباد اور غارت، جو اندازے لگاتے تھے (۱۰)

الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ ۝١١

جو غفلت میں ہیں اور بھولے ہوئے ہیں (۱۱)

يَسْـَٔلُوْنَ اَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ ۝١٢

پوچھتے ہیں یہ، کہ کب یومِ جزا ہوگا؟ (۱۲)

يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُوْنَ ۝١٣

تپائے جائیں گے جب آگ پر یہ لوگ (۱۳)

ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ۝١٤

(اور ان سے کہا جائے گا) چکھو اب مزا اپنی شرارت کا، یہی ہے جس کی تم جلدی مچاتے تھے (۱۴)

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝١٥

یقیناً اہلِ تقویٰ ہوں گے باغوں اور چشموں میں (۱۵)

اٰخِذِيْنَ مَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِيْنَ ۝١٦

اور اپنے رب سے خوش خوش لے رہے ہوں گے، جو وہ دے گا انہیں، بیشک وہ اس سے پہلے نیک اعمال کرتے تھے (۱۶)

كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ۝١٧

کہ راتوں کو (عبادت کے سبب) وہ کم ہی سوتے تھے (۱۷)

وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝١٨

وہ تھے پچھلے پہر اٹھ اٹھ کے استغفار کرتے (۱۸)

وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۝١٩

اور ان کے مال میں تھا سائل و محروم کا حصہ (۱۹)

وَفِي الْاَرْضِ اٰيٰتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ ۝٢٠

یقیں والوں کی خاطر کیسی کیسی ہے نشانی اس زمیں میں (۲۰)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 667 of 2222

وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ۭ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۝

اور تمہاری ذات میں بھی ہے (نشانی)
کیا نہیں تم دیکھتے اس کو؟ (۲۱)

وَفِي السَّمَاۗءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ ۝

تمہارا رزق اور جس شے کا وعدہ تم سے ہے،
سب آسمان میں ہے (۲۲)

فَوَرَبِّ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَآ اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ ۝

قسم ہے مالک ارض وسما کی،
حق ہے یہ (قرآن) ایسے ہی، کہ جیسے بات تم کرتے ہو (۲۳)

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ ۝

(اے مرسلؐ!) خبر کیا آپؐ کو پہنچی ہے
ابراہیمؑ کے مہمان (فرشتوں) کی؟ (۲۴)

اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ۭ قَالَ سَلٰمٌ ۚ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ۝

وہ جب آئے، کیا ان کو سلام،
اس کا جواب ان کو دیا اور دل میں یہ سمجھے ابراہیمؑ،
اجنبی ہیں یہ (۲۵)

فَرَاغَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ فَجَاۗءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ ۝

سو جلدی سے گئے گھر،
اور لائے ان کی خاطر ایک موٹا تازہ بچھڑا بھون کر (۲۶)

فَقَرَّبَهٗٓ اِلَيْهِمْ قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ۝

ان سے کہا، کھاتے نہیں کیوں آپ؟ (۲۷)

فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ۭ قَالُوْا لَا تَخَفْ ۭ وَبَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ۝

وہ دل میں ڈرے ان سے،
تو یہ کہنے لگے مہمان، مت کیجے ذرا بھی خوف،
انہیں دی جب بشارت ایک دانشمند لڑکے کی (۲۸)

فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِيْ صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوْزٌ عَقِيْمٌ ۝

تو بیوی چیختی آگے بڑھی ان کی، اور اپنا پیٹ کر منہ، یہ لگی کہنے وہ،
ہے ہے، میں تو اک بڑھیا ہوں اور ہوں بانجھ بھی (۲۹)

قَالُوْا كَذٰلِكِ ۙ قَالَ رَبُّكِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ۝

(اس پر) فرشتوں نے کہا، یوں ہی تمہارے رب نے فرمایا ہے،
بیشک وہ بڑا دانا ہے، سب کچھ جاننے والا (۳۰)

پارہ ۲۷

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ۝

کہا ان سے یہ ابراہیمؑ نے، مقصد تمہارا کیا ہے؟ (۳۱)

قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ۝

وہ کہنے لگے، بھیجا گیا ہے ایک مجرم قوم کی جانب ہمیں (۳۲)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 668 of 2222

لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ طِيْنٍ ﴿٣٣﴾
تا کہ ہم ان پر سنگ برسائیں (۳۳)

مُسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِيْنَ ﴿٣٤﴾
نشاں زد آپ کے رب کی طرف سے ہیں جو حد سے بڑھنے والوں کیلئے (۳۴)

فَاَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيْهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٣٥﴾
ان کو نکالا ہم نے، جو تھے صاحبِ ایماں (۳۵)

فَمَا وَجَدْنَا فِيْهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿٣٦﴾
وہاں اک کے سوا ہم نے نہیں پایا مسلمانوں کا کوئی گھر (۳۶)

وَتَرَكْنَا فِيْهَآ اٰيَةً لِّلَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿٣٧﴾
اور اک ہم نے نشانی چھوڑ دی ان کے لئے یہ،
جو عذابِ سخت سے ڈرتے ہیں (۳۷)

وَفِيْ مُوْسٰٓى اِذْ اَرْسَلْنٰهُ اِلٰى فِرْعَوْنَ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿٣٨﴾
موسیٰ کی حکایت میں بھی (ایسی ایک عبرت ہے)،
کہ جب ان کو کھلے اک معجزے کے ساتھ
ہم نے جانبِ فرعون بھیجا (۳۸)

فَتَوَلّٰى بِرُكْنِهٖ وَقَالَ سٰحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿٣٩﴾
اس نے طاقت کے نشے میں ان سے منہ موڑا،
کہا، یہ جادوگر ہے، یا ہے دیوانہ (۳۹)

فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ وَهُوَ مُلِيْمٌ ﴿٤٠﴾
بالآخر ہم نے اُس کو اور اُس کے لشکروں کو جب عذابِ سخت میں پکڑا،
تو دریا میں ڈبو ڈالا،
ملامت کے تھا وہ قابل (۴۰)

وَفِيْ عَادٍ اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ ﴿٤١﴾
اور ایسے عاد میں بھی (ایک عبرت ہے)،
کہ ہم نے ان پہ جب بھیجی نہایت خشک اک منحوس آندھی (۴۱)

مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ اَتَتْ عَلَيْهِ اِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيْمِ ﴿٤٢﴾
جس پہ وہ گرتی تھی، اس کو ریزہ ریزہ کر کے رکھ دیتی تھی (۴۲)

وَفِيْ ثَمُوْدَ اِذْ قِيْلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوْا حَتّٰى حِيْنٍ ﴿٤٣﴾
اور قومِ ثمود آئی، تو ان سے یہ کہا ہم نے،
اٹھا لو فائدہ کچھ دن (۴۳)

فَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ﴿٤٤﴾
مگر اس قوم نے حکمِ خدا سے سرکشی جب کی،
تو بجلی کی کڑک نے آلیا پھر دیکھتے ہی دیکھتے ان کو (۴۴)

فَمَا اسْتَطَاعُوْا مِنْ قِيَامٍ وَّمَا كَانُوْا مُنْتَصِرِيْنَ ﴿٤٥﴾
نہ ہرگز اٹھ سکے وہ اور نہ اپنا کر سکے کوئی بچاؤ وہ (۴۵)

وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿٤٦﴾
اور اس سے پہلے قومِ نوحؑ کا بھی ہو چکا ہے حال یہ،
وہ تھے بڑے سرکش (۴۶)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 669 of 2222

وَالسَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ﴿٤٧﴾
بنایا آسماں کو ہم نے ہاتھوں سے، ہمیں مقدور ہے سارا (۴۷)

وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ﴿٤٨﴾
بچھایا ہے زمیں کو ہم نے،
اور ہم ہیں بچھانے والے کیا اچھے! (۴۸)

وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿٤٩﴾
کیا ہر چیز کے جوڑے کو پیدا،
تا کہ تم حاصل کرو اس سے نصیحت (۴۹)

فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۭ اِنِّىْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٥٠﴾
(اور پیمبر نے کہا ان سے) چلو تم دوڑتے اللہ کی جانب،
تمہیں اس کی طرف سے صاف مَیں تنبیہ کرتا ہوں (۵۰)

وَلَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۭ اِنِّىْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٥١﴾
نہ اللہ کے سوا معبود ٹھہراؤ کوئی تم اور،
بیشک اُس کی جانب سے ہی کھلم کھلا مَیں تم کو ڈراتا ہوں (۵۱)

كَذٰلِكَ مَآ اَتَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿٥٢﴾
اور ایسے ان سے پہلے لوگ جو گزرے ہیں،
ان کے پاس جب بھی آیا پیغمبر کوئی،
کہنے لگے وہ، یہ ہے جادوگر یا دیوانہ (۵۲)

اَتَوَاصَوْا بِهٖ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿٥٣﴾
یہ کیا اس کی وصیت دوسروں کو کرتے آئے ہیں؟
نہیں، یہ ہیں ہی سرکش (۵۳)

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَآ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ ﴿٥٤﴾
(اے پیمبر!) آپ اُن سے پھیر لیں منہ، تو نہیں کوئی ملامت آپ پر (۵۴)

وَّذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٥٥﴾
کرتے رہیں ان کو نصیحت،
یہ نصیحت اہلِ ایماں کے لئے ہوگی نہایت نفع کی باعث (۵۵)

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ﴿٥٦﴾
کیا ہے میں نے جنوں اور انسانوں کو پیدا اس لئے،
تا کہ کریں وہ بندگی میری (۵۶)

مَآ اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَآ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ ﴿٥٧﴾
نہ میں ان سے کسی روزی کا خواہاں ہوں نہ کھانے کا (۵۷)

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ﴿٥٨﴾
خدا تو آپ ہے روزی رساں سب کا،
وہ ہے قوت کا مالک، صاحبِ قدرت (۵۸)

فَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ فَلَا يَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿٥٩﴾
کیا ہے ظلم جن لوگوں نے،
حصہ ان کو مل جائے گا اپنے ساتھیوں ہی کے برابر،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 670 of 2222

فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ يَّوْمِهِمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ۝

وہ نہ مانگیں ہم سے کچھ جلدی عذاب (۵۹)
اور ہے تباہی کافروں کے واسطے اس دن،
کہ جس کا ان سے وعدہ ہے (۶۰)

سورۂ طور ۵۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

وَالطُّوْرِ ۝

قسم ہے طور کی (۱)

وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ۝

اور اس کتاب (پاک) کی بھی ہے قسم،

فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ۝

لکھی ہوئی ہے جو کھلے اوراق میں (۲-۳)

وَالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ ۝

اور ہے قسم آباد گھر کی

وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ۝

اور اونچی چھت کی (یعنی عرش کی) (۴-۵)

وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ۝

اور جوش میں آئے سمندر کی قسم ہے (۶)

اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۝

(اے پیمبرؐ!) آپؐ کے رب کا عذاب آنے ہی والا ہے (۷)

مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ۝

اسے کوئی نہیں ہے روک سکتا (۸)

يَّوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ مَوْرًا ۝

آسماں کانپے گا جس دن

وَّتَسِيْرُ الْجِبَالُ سَيْرًا ۝

اور اڑیں گے کوہسار (۹-۱۰)

فَوَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝

اس دن تباہی ایسے لوگوں کی ہے، جو جھٹلانے والے ہیں (۱۱)

الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ خَوْضٍ يَّلْعَبُوْنَ ۝

جو سب باطل کی حجت بازیوں کے کھیل میں مشغول ہیں (۱۲)

يَوْمَ يُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ۝

جن کو دھکیلا جائے گا نارِ جہنم کی طرف (۱۳)

هٰذِهِ النَّارُ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ۝

(اور یہ کہا جائے گا پھر ان سے) یہی وہ آتشِ دوزخ ہے،
جھٹلاتے تھے تم جس کو (۱۴)

اَفَسِحْرٌ هٰذَآ اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ ۝

تو یہ جادو ہے کیا؟ یا پھر دکھائی تم کو دیتا ہی نہیں (۱۵)

اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْٓا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ ؕ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

جاؤ جہنم میں، تمہارا صبر کرنا اور نہ کرنا اب برابر ہے،
فقط اعمال کا بدلہ دیا جائے گا تم کو (۱۶)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 671 of 2222

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَعِيْمٍ ﴿١٧﴾

اور ہوں گے متقی جنت کے باغوں
اور (خدا کی) نعمتوں میں (۱۷)

فٰكِهِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۚ وَوَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿١٨﴾

جو انہیں دے گا خدا، اس پر وہ خوش ہوں گے،
بچالے گا خدا ان کو جہنم کے عذابِ سخت سے (۱۸)

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا ۢ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿١٩﴾

(اور یہ کہا جائے گا پھر ان سے) جو تم کرتے تھے،
ان اعمال کے بدلے میں اب کھاؤ پیو جی بھر کے (۱۹)

مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ ۚ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ﴿٢٠﴾

تختوں پر قطاروں میں لگائے ہوں گے وہ تکیے،
ہم ان کو زوجیت میں دیں گے آہو چشم حوریں (۲۰)

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ ۚ كُلُّ امْرِئٍۢ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ ﴿٢١﴾

اور اگر ان مومنوں کا ساتھ دے ایمان میں اولاد بھی ان کی،
تو ہم ان کو بھی پہنچائیں گے ان تک، اور کریں گے کچھ نہ کم ان کے عمل،
ہر شخص ہے اعمال کے بدلے میں گروی (۲۱)

وَاَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿٢٢﴾

اور ہم دیں گے انہیں ہر طرح کے میوے، مزے کا گوشت (۲۲)

يَتَنَازَعُوْنَ فِيْهَا كَاْسًا لَّا لَغْوٌ فِيْهَا وَلَا تَاْثِيْمٌ ﴿٢٣﴾

اک دوجے سے وہ لیں گے شرابِ ناب کے جام،
اور سُرور اس کا ہے ایسا،
جس میں ہے بے ہودگی ہرگز، نہ کوئی ہے گنہ کی بات (۲۳)

وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿٢٤﴾

غلماں گردان کے پھر رہے ہوں گے، کہ جیسے ہوں چھپے موتی (۲۴)

وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿٢٥﴾

کریں گے بات چیت اک دوسرے سے (۲۵)

قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِيْٓ اَهْلِنَا مُشْفِقِيْنَ ﴿٢٦﴾

اور کہیں گے،
اس سے پہلے ہم ڈرا کرتے تھے اپنے گھر میں (اللہ سے) (۲۶)

فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَوَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ ﴿٢٧﴾

تو (اللہ) نے کیا احسان ہم پر،
اور ہوائے گرم کے ہم کو عذابِ سخت سے محفوظ رکھا (۲۷)

اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ ﴿٢٨﴾

ہم تو پہلے ہی عبادت اس کی کرتے تھے،
وہ احساں کرنے والا، مہرباں ہے (۲۸)

فَذَكِّرْ فَمَآ اَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَّلَا مَجْنُوْنٍ ﴿٢٩﴾

(اے پیمبرؐ!) آپؐ سمجھاتے رہیں ان کو،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 672 of 2222

اَمْ يَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَيْبَ الْمَنُوْنِ ۝

کہ دیوانے نہ کاہن آپ ہیں کوئی (۲۹)
بھلا کہتے ہیں کیا کافر؟ کہ یہ شاعر ہے کوئی،
گردشِ ایام کے ہم منتظر ہیں جس کے بارے میں (۳۰)

قُلْ تَرَبَّصُوْا فَاِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُتَرَبِّصِيْنَ ۝

تو کہہ دیجے یہ ان سے، تم اگر ہو منتظر،
میں بھی تمہارے ساتھ اس کا منتظر ہوں (۳۱)

اَمْ تَاْمُرُهُمْ اَحْلَامُهُمْ بِهٰذَآ اَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ۝

اور کیا عقلیں سکھاتی ہیں یہی ان کی؟
یا پھر یہ لوگ سرکش ہیں (۳۲)

اَمْ يَقُوْلُوْنَ تَقَوَّلَهٗ ۚ بَلْ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ۝

بھلا کہتے ہیں کیا یہ لوگ اس نے گھڑ لیا ہے خود ہی یہ (قرآں)،
حقیقت ہے کہ یہ ایماں نہیں رکھتے (۳۳)

فَلْيَاْتُوْا بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖٓ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ۝

اگر سچے ہیں، لے آئیں کلام اس جیسا کوئی (۳۴)

اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ هُمُ الْخٰلِقُوْنَ ۝

اور بھلا یہ خود بخود پیدا ہوئے ہیں؟
یا ہیں اپنے آپ کے خالق؟ (۳۵)

اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ بَلْ لَّا يُوْقِنُوْنَ ۝

بھلا پیدا انہوں نے آسمانوں اور زمیں کو ہے کیا؟ (ہرگز نہیں)
بلکہ حقیقت ہے، یقیں رکھتے نہیں یہ لوگ (۳۶)

اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَبِّكَ اَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُوْنَ ۝

کیا ہیں آپؐ کے رب کے خزانے پاس ان کے؟ یا ہیں داروغہ یہ ان کے؟ (۳۷)

اَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ يَّسْتَمِعُوْنَ فِيْهِ ۚ فَلْيَاْتِ مُسْتَمِعُهُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝

یا کسی زینے پہ چڑھ کے عالمِ بالا کی باتیں سن کے آئے ہیں؟
اگر ایسا ہے، کوئی سننے والا، دے سند واضح (۳۸)

اَمْ لَهُ الْبَنٰتُ وَلَكُمُ الْبَنُوْنَ ۝

(اے لوگو!) کیا خدا کے واسطے ہیں بیٹیاں،
اور ہیں تمہارے واسطے بیٹے؟ (۳۹)

اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ۝

(اے پیغمبر!) بھلا آپؐ ان سے تبلیغِ رسالت کی کوئی اجرت طلب کرتے ہیں؟
یہ جس سے ہیں بوجھل ہو رہے (۴۰)

اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ۝

کیا پاس علمِ غیب ہے ان کے؟ کہ لکھ لیتے ہیں یہ جس کو (۴۱)

اَمْ يُرِيْدُوْنَ كَيْدًا ۚ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا هُمُ الْمَكِيْدُوْنَ ۝

اگر دھوکا یہ دینا چاہتے ہیں،
تو یقیں کر لیں، کہ کافر خود ہی دھوکا کھانے والے ہیں (۴۲)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 673 of 2222

اَمْ لَهُمْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٤٣﴾

سوا اللہ کے، ان کا بھلا معبود ہے کوئی؟ وہ ان کے شرک سے ہے پاک (۴۳)

وَاِنْ يَّرَوْا كِسْفًا مِّنَ السَّمَآءِ سَاقِطًا يَّقُوْلُوْا سَحَابٌ مَّرْكُوْمٌ ﴿٤٤﴾

گر یہ دیکھ لیں گرتا ہوا ٹکڑا عذاب آسمانی کا کوئی،
تب بھی کہیں گے، یہ تو ہے امڈا ہوا بادل (۴۴)

فَذَرْهُمْ حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ فِيْهِ يُصْعَقُوْنَ ﴿٤٥﴾

آپ ان کو چھوڑ دیں، حتیٰ کہ وہ دن سامنے آئے،
کہ جس دن کر دئے جائیں گے یہ بے ہوش (۴۵)

يَوْمَ لَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿٤٦﴾

اس دن کام آئے گی نہ ان کی چال کوئی،
اور نہ پہنچے گی انہیں امداد کوئی (۴۶)

وَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا عَذَابًا دُوْنَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٤٧﴾

ان کی خاطر ہے عذاب اس کے علاوہ بھی، مگر ہیں بے خبر اکثر (۴۷)

وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ﴿٤٨﴾

(اے مرسلؐ!) منتظر ہوں اپنے رب کے حکم کے،
بیشک ہماری ہیں نظر کے سامنے آپؐ،
اور جب اٹھیں، کریں تسبیح اور تعریف رب کی (۴۸)

وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ ﴿٤٩﴾

اور شب کو اور ستارے ڈوبنے کے بعد بھی تسبیح دہرائیں (۴۹)

سُوْرَةُ النَّجْمِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اثْنَتَانِ وَسِتُّوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ نجم ۵۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ﴿١﴾

ستارے کی قسم، جب وہ جھکا (۱)

مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ﴿٢﴾

ساتھی تمہارے راہ بھولے ہیں نہ بہکے ہیں (۲)

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ﴿٣﴾

نہیں وہ بولتے کچھ اپنی خواہش سے (۳)

اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ﴿٤﴾

سوا اُس وحی کے، جو بھیجی جاتی ہے انہیں (۴)

عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ﴿٥﴾

اس نے سکھایا ہے انہیں، جو ہے زبردست اور قوت کا ہے مالک بھی (۵)

ذُوْ مِرَّةٍ ؕ فَاسْتَوٰى ﴿٦﴾

ہوا جب جلوہ گر (۶)

وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ﴿٧﴾

تو تھا فلک کے سب سے اونچے وہ کنارے پر (۷)

ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ﴿٨﴾

قریب آیا وہ، پھر آگے بڑھا (۸)

فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ﴿٩﴾

پھر فاصلہ دونوں میں دو یا اس سے بھی کچھ کم کمانوں کا رہا (۹)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 674 of 2222

فَأَوْحَىٰٓ إِلَىٰ عَبْدِهِۦ مَآ أَوْحَىٰ ﴿١٠﴾
اللہ نے پھر وحی کی بندے کو اپنے، وحی جو چاہی (۱۰)

مَا كَذَبَ ٱلْفُؤَادُ مَا رَأَىٰٓ ﴿١١﴾
جو کچھ آنکھوں نے دیکھا، دل نے وہ جھوٹا نہیں جانا (۱۱)

أَفَتُمَٰرُونَهُۥ عَلَىٰ مَا يَرَىٰ ﴿١٢﴾
(اے لوگو!) کیا جھگڑتے ہو تم اس پر، جو پیمبرؐ دیکھتے ہیں؟ (۱۲)

وَلَقَدْ رَءَاهُ نَزْلَةً أُخْرَىٰ ﴿١٣﴾
اور بھی اک بار دیکھا تھا انہوں نے (۱۳)

عِندَ سِدْرَةِ ٱلْمُنتَهَىٰ ﴿١٤﴾
سدرۂ آخر کے پاس اس کو (۱۴)

عِندَهَا جَنَّةُ ٱلْمَأْوَىٰٓ ﴿١٥﴾
جہاں ہے جنت الماویٰ (۱۵)

إِذْ يَغْشَى ٱلسِّدْرَةَ مَا يَغْشَىٰ ﴿١٦﴾
وہاں سدرہ پہ جو کچھ چھا رہا تھا، چھا رہا تھا (۱۶)

مَا زَاغَ ٱلْبَصَرُ وَمَا طَغَىٰ ﴿١٧﴾
اور نظر خیرہ ہوئی ہرگز، نہ کچھ حد سے بڑھی (۱۷)

لَقَدْ رَأَىٰ مِنْ ءَايَٰتِ رَبِّهِ ٱلْكُبْرَىٰٓ ﴿١٨﴾
دیکھی انہوں نے اک سے اک بڑھ کر بڑی رب کی نشانی (۱۸)

أَفَرَءَيْتُمُ ٱللَّٰتَ وَٱلْعُزَّىٰ ﴿١٩﴾
اور کبھی دیکھا ہے تم نے یہ،
کہ کیا ہیں لات، عزیٰ اور منات؟ (۱۹-۲۰)

وَمَنَوٰةَ ٱلثَّالِثَةَ ٱلْأُخْرَىٰٓ ﴿٢٠﴾

أَلَكُمُ ٱلذَّكَرُ وَلَهُ ٱلْأُنثَىٰ ﴿٢١﴾
اور کیا تمہارے واسطے بیٹے ہیں، اللہ کے لئے ہیں بیٹیاں؟ (۲۱)

تِلْكَ إِذًا قِسْمَةٌ ضِيزَىٰٓ ﴿٢٢﴾
تقسیم ہے یہ دھاندلی کی (۲۲)

إِنْ هِىَ إِلَّآ أَسْمَآءٌ سَمَّيْتُمُوهَآ أَنتُمْ وَءَابَآؤُكُم مَّآ أَنزَلَ ٱللَّهُ بِهَا مِن سُلْطَٰنٍ ۚ إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا ٱلظَّنَّ وَمَا تَهْوَى ٱلْأَنفُسُ ۖ وَلَقَدْ جَآءَهُم مِّن رَّبِّهِمُ ٱلْهُدَىٰٓ ﴿٢٣﴾
اور حقیقت میں تو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھے ہیں نام ان کے، اور نہیں اتری دلیل ان کی کوئی اللہ کی جانب سے، وہ بس اپنے گماں کی پیروی کرتے ہیں، اپنی خواہشات نفس کے پیچھے پڑے ہیں، جبکہ ان کے پاس اللہ کی ہدایت آ چکی ہے (۲۳)

أَمْ لِلْإِنسَٰنِ مَا تَمَنَّىٰ ﴿٢٤﴾
کیا میسر ہے اُسے، انساں کرے جو آرزو؟ (۲۴)

فَلِلَّهِ ٱلْءَاخِرَةُ وَٱلْأُولَىٰ ﴿٢٥﴾
اللہ ہی کے ہاتھ ہے (سب کچھ) ہو یہ دنیا کہ وہ دنیا (۲۵)

وَكَم مِّن مَّلَكٍ فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ لَا تُغْنِى شَفَٰعَتُهُمْ شَيْـًٔا إِلَّا مِنۢ بَعْدِ أَن يَأْذَنَ ٱللَّهُ لِمَن يَشَآءُ وَيَرْضَىٰٓ ﴿٢٦﴾
بہت سے ہیں فرشتے آسمانوں میں، جو کر سکتے نہیں کوئی شفاعت، ہاں مگر جس کے لئے چاہے خدا یا اس کی مرضی ہو (۲۶)

إِنَّ ٱلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِٱلْءَاخِرَةِ لَيُسَمُّونَ ٱلْمَلَٰٓئِكَةَ تَسْمِيَةَ ٱلْأُنثَىٰ ﴿٢٧﴾
نہیں ایمان رکھتے آخرت پر جو، فرشتوں کے زنانہ نام رکھتے ہیں (۲۷)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 675 of 2222

وَمَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ ۚ وَاِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْـًٔا ۝

اگرچہ علم وہ رکھتے نہیں کچھ، پیروی کرتے ہیں بس اپنے گماں کی، اور یقیں کے سامنے کیا ہے گماں کی حیثیت؟ (۲۸)

فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى ۙ عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝

جو خوش حیاتِ دنیوی پر ہو، ہماری یاد سے منہ موڑ لے جو، (اے پیمبرؐ!) آپ بھی منہ موڑ لیں اس سے (۲۹)

ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى ۝

یہی ہے انتہائے علم ان کی، آپ کا رب اس سے ہے واقف، جو اس کی راہ سے بھٹکے یا اس کی راہ اپنا لے (۳۰)

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۙ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰى ۚ ۝

ہے جو کچھ آسمانوں اور زمیں میں، وہ خدا کا ہے، اور اس نے اس لئے پیدا کیا ہے ساری خلقت کو، کہ وہ اعمالِ بد کی دے سزا بدکاروں لوگوں کو، اور اچھوں کو جزا دے ان کی نیکی کی (۳۱)

اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ۝

جو بچتے ہیں گناہانِ کبیرہ سے، کسی بھی بے حیائی سے، گناہانِ صغیرہ کے سوا، ہے آپ کا رب بخشنے والا، اُسے ہے علم، جب اس نے تمہیں پیدا کیا مٹی سے، اور جب تم تھے ماں کے پیٹ میں بچے، سو مت ظاہر کرو پاکیزگی اپنی، وہی یہ جانتا ہے، کون تم میں متقی ہے؟ (۳۲)

اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ تَوَلّٰى ۝

(اے پیمبرؐ!) آپؐ نے دیکھا اسے بھی؟ جس نے منہ موڑا (۳۳)

وَاَعْطٰى قَلِيْلًا وَّاَكْدٰى ۝

دیا تھوڑا، اور اپنا ہاتھ روکا (۳۴)

اَعِنْدَهٗ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرٰى ۝

کیا اسے ہے علم کوئی غیب کا، جو دیکھتا ہے وہ حقیقت کو؟ (۳۵)

اَمْ لَمْ يُنَبَّاْ بِمَا فِيْ صُحُفِ مُوْسٰى ۝

نہیں کیا علم اس کو؟ جو صحیفوں میں تھا ابراہیمؑ و موسیٰؑ کے،

وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰٓى ۝

جنھوں نے حق ادا پورا کیا (۳۶-۳۷)

اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۝

بیشک اٹھائے گا نہ کوئی بوجھ ہرگز دوسرے کا (۳۸)

وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ۝

اور ہر انسان کے ہے واسطے وہ کچھ،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 676 of 2222

وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى ﴿٤٠﴾
ثُمَّ يُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى ﴿٤١﴾
وَاَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى ﴿٤٢﴾
وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى ﴿٤٣﴾
وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَاَحْيَا ﴿٤٤﴾
وَاَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ﴿٤٥﴾
مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰى ﴿٤٦﴾
وَاَنَّ عَلَيْهِ النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى ﴿٤٧﴾
وَاَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰى وَاَقْنٰى ﴿٤٨﴾
وَاَنَّهٗ هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰى ﴿٤٩﴾
وَاَنَّهٗ اَهْلَكَ عَادَا ۨ الْاُوْلٰى ﴿٥٠﴾
وَثَمُوْدَا فَمَآ اَبْقٰى ﴿٥١﴾
وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ اِنَّهُمْ كَانُوْا هُمْ اَظْلَمَ وَاَطْغٰى ﴿٥٢﴾
وَالْمُؤْتَفِكَةَ اَهْوٰى ﴿٥٣﴾
فَغَشّٰىهَا مَا غَشّٰى ﴿٥٤﴾
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰى ﴿٥٥﴾
هٰذَا نَذِيْرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى ﴿٥٦﴾
اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ ﴿٥٧﴾
لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَاشِفَةٌ ﴿٥٨﴾
اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ ﴿٥٩﴾
وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ ﴿٦٠﴾

کہ جس کی اس نے کوشش کی (۳۹)
دکھائی جائے گی اس کی یہ کوشش (۴۰)
پھر جزا دی جائے گی پوری (۴۱)
(اے پیغمبرؐ!) یقیناً آخری منزل ہے سب کی بارگاہِ رب (۴۲)
وہی ہے جو ہنساتا ہے، وہی ہے جو رلاتا ہے (۴۳)
وہی ہے مارتا سب کو، وہی زندہ بھی کرتا ہے (۴۴)
وہی ہے، جس نے نطفے سے کہ جب ٹپکایا جاتا ہے،
کیا پیدا ہر اک جوڑا، نر و مادہ کی صورت میں (۴۵-۴۶)
اسی کے ذمے دوبارہ اٹھانا ہے (۴۷)
وہی دیتا ہے مال و زر، بناتا ہے تونگر (۴۸)
اور وہی شِعریٰ ستارے کا ہے رب (۴۹)
بیشک ہلاک اس نے کیے عاد و ثمود،
اور ان میں سے باقی نہ رکھا ایک بھی (۵۰-۵۱)
اور ان سے پہلے نوحؑ کے لوگوں کو بھی غارت کیا،
وہ تھے نہایت ظالم و سرکش (۵۲)
الٹ ڈالا اسی نے بستیوں کو (۵۳)
اور پھر ان پر تھا چھایا، چھانے والا (پتھروں کا مینہ) (۵۴)
آخر شک کرے گا اپنے رب کی کون سی نعمت کے بارے میں تُو اے انساں! (۵۵)
(محمدؐ بھی) ڈرانے والے پیغمبر ہیں ان میں سے،
جو پہلے تھے ڈرانے والے پیغمبر (۵۶)
یقیناً آ گئی نزدیک ساعت آنے والی (۵۷)
اور اس کا ٹالنے والا سوا اللہ کے کوئی نہیں (۵۸)
حیران ہو اس بات پر تم (۵۹)
ہنس رہے ہو، کیوں نہیں روتے؟ (۶۰)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 677 of 2222

وَاَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ ﴿٦١﴾
ہو تم غافل (٦١)

فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا ﴿٦٢﴾
تو پھر سجدہ کرو اللہ کے آگے، اور کرو اس کی عبادت تم (٦٢)

سُوْرَةُ الْقَمَرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ قمر ٥٤

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ﴿١﴾
قیامت آ گئی نزدیک اور شق ہو گیا مہتاب (١)

وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ﴿٢﴾
کافر دیکھتے ہیں معجزہ کوئی اگر، منہ پھیر لیتے ہیں،
وہ کہتے ہیں، کہ یہ جادو ہمیشہ سے چلا آتا ہے (٢)

وَكَذَّبُوْا وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ وَكُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ﴿٣﴾
جھٹلایا انہوں نے (اس کو بھی) اور خواہشاتِ نفس ہی کی پیروی کی،
اور ہر اک کام کا ہے اک مقرر وقت (٣)

وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنَ الْاَنْۢبَآءِ مَا فِيْهِ مُزْدَجَرٌ ﴿٤﴾
بیشک ہیں انہیں معلوم وہ حالات، جن میں ایک عبرت ہے (٤)

حِكْمَةٌۢ بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ ﴿٥﴾
مکمل حکمت و دانش بھی،
لیکن کارگر ہوتی نہیں ان پر کوئی تنبیہہ (٥)

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ اِلٰى شَيْءٍ نُّكُرٍ ﴿٦﴾
(اے مرسلؐ!) رہیں منہ موڑ کر ان سے،
پکارے گا جب (اسرافیلؑ) محشر کی طرف (٦)

خُشَّعًا اَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ كَاَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ ﴿٧﴾
باہر نکل آئیں گے قبروں سے نگاہوں کو جھکائے سب،
ہو جیسے ایک ٹڈی دل (٧)

مُّهْطِعِيْنَ اِلَى الدَّاعِ يَقُوْلُ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ﴿٨﴾
وہ دوڑیں گے بلانے والے کی جانب،
کہیں گے پھر یہ کافر، یہ نہایت سخت دن ہے (٨)

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ فَكَذَّبُوْا عَبْدَنَا وَقَالُوْا مَجْنُوْنٌ وَّازْدُجِرَ ﴿٩﴾
اور ان سے پہلے لوگوں نے تھا جھٹلایا ہمارا خاص بندہ نوحؑ،
اور دیوانہ انہیں کہہ کر تھا جھڑکا (٩)

فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ﴿١٠﴾
جب انہوں نے کی دعا یہ اپنے رب سے،
پالنے والے! بہت بے بس ہوں میں، اب تو ہی ان سے میرا بدلہ لے (١٠)

فَفَتَحْنَآ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ ﴿١١﴾
تو ہم نے پھر مسلسل بارشوں سے آسمانوں کے دیئے در کھول (١١)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 678 of 2222

وَفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰٓى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ﴿١٢﴾
جاری کر دیا چشموں کو اور پانی اکٹھا کر دیا (ہر سو) (۱۲)

وَحَمَلْنٰهُ عَلٰى ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ ﴿١٣﴾
سواران کو کیا کیلوں جڑے تختوں کی کشتی پر (۱۳)

تَجْرِيْ بِاَعْيُنِنَا جَزَآءً لِّمَنْ كَانَ كُفِرَ ﴿١٤﴾
جو چلتی تھی ہمارے سامنے،
بدلہ تھا یہ اس شخص کا، جس کو نہ اس کی قوم نے مانا (۱۴)

وَلَقَدْ تَّرَكْنٰهَآ اٰيَةً فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿١٥﴾
اور ایسے واقعے کو ہم نے اک عبرت بنا چھوڑا،
تو کوئی ہے جو پھر عبرت کرے حاصل؟ (۱۵)

فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿١٦﴾
سو دیکھو! کیسا تھا میرا عذاب اور کیسی تھی تنبیہ میری! (۱۶)

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿١٧﴾
اور کیا ہے ہم نے قرآں کو سمجھنے کے لئے آساں،
تو کوئی ہے، نصیحت جو کرے حاصل؟ (۱۷)

كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿١٨﴾
جو قومِ عاد نے تکذیب کی حق کی،
تو دیکھو! کیسا تھا میرا عذاب اور کیسی تھی تنبیہ میری! (۱۸)

اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْ يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ﴿١٩﴾
ہم نے اک منحوس دن ان پر چلائی ایک طوفانی ہوا (۱۹)

تَنْزِعُ النَّاسَ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ ﴿٢٠﴾
جو یوں پٹختی تھی اٹھا کر ان کو،
جیسے ہوں کھجوروں کے تنے اکھڑے (۲۰)

فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿٢١﴾
تو دیکھو کیسا تھا میرا عذاب اور کیسی تھی تنبیہ میری! (۲۱)

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿٢٢﴾
اور کیا ہے ہم نے قرآں کو سمجھنے کے لئے آساں،
تو کوئی ہے نصیحت جو کرے حاصل؟ (۲۲)

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِالنُّذُرِ ﴿٢٣﴾
(قیامت سے) ڈرانے والوں کو جھوٹا سمجھتے تھے ثمود (۲۳)

فَقَالُوْٓا اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهٗٓ اِنَّآ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ﴿٢٤﴾
اور یوں وہ کہتے تھے،
بھلا اس شخص کی طاعت کریں، جو ہے ہمیں میں سے؟
غلط ہے اور، بڑی دیوانگی کی بات ہے یہ (۲۴)

ءَاُلْقِيَ الذِّكْرُ عَلَيْهِ مِنْۢ بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ اَشِرٌ ﴿٢٥﴾
کیا اسی پر وحی اتری ہے؟ نہیں، یہ ہے بڑا جھوٹا (۲۵)

سَيَعْلَمُوْنَ غَدًا مَّنِ الْكَذَّابُ الْاَشِرُ ﴿٢٦﴾
(مگر ہم نے کہا) یہ جان لیں گے کل،
کہ ان میں کون جھوٹا ہے؟ (۲۶)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 679 of 2222

إِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ فِتْنَةً لَّهُمْ فَارْتَقِبْهُمْ وَاصْطَبِرْ ﴿٢٧﴾

ہم ان کی آزمائش کے لئے اک اونٹنی بھیجیں گے،
اے صالحؑ! کرو صبر اور رہو تم منتظر (۲۷)

وَنَبِّئْهُمْ أَنَّ الْمَاءَ قِسْمَةٌ بَيْنَهُمْ كُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ ﴿٢٨﴾

اور ان کو بتلا دو کہ پانی ان میں ہے تقسیم اپنی اپنی باری پر (۲۸)

فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطَىٰ فَعَقَرَ ﴿٢٩﴾

انہوں نے اپنے ساتھی کو پکارا جب،
تو اُس نے وار کر کے اونٹنی کی کاٹ دیں کونچیں (۲۹)

فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿٣٠﴾

تو دیکھو کیسا تھا میرا عذاب اور کیسی تھی تنبیہ میری! (۳۰)

إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَاحِدَةً فَكَانُوا كَهَشِيمِ الْمُحْتَظِرِ ﴿٣١﴾

پھر اٹھی اک چیخ،
اور وہ ہو گئے سب باڑ کی سوکھی شکستہ گھاس کی صورت (۳۱)

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ﴿٣٢﴾

کیا ہے ہم نے قرآں کو سمجھنے کے لئے آساں،
تو کوئی ہے نصیحت جو کرے حاصل؟ (۳۲)

كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ بِالنُّذُرِ ﴿٣٣﴾

ڈرانے والے جب پیغمبروں کو لوطؑ کے لوگوں نے جھٹلایا (۳۳)

إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا إِلَّا آلَ لُوطٍ نَّجَّيْنَاهُم بِسَحَرٍ ﴿٣٤﴾

تو ہم نے لوطؑ کے گھر کے سوا ان پر ہوا بھیجی، جو برساتی تھی پتھر،

نِّعْمَةً مِّنْ عِندِنَا كَذَٰلِكَ نَجْزِي مَن شَكَرَ ﴿٣٥﴾

اور فضلِ خاص سے اپنے نجات اُن کو عطا کی صبح ہوتے ہی،
کہ جو بھی شکر کرتا ہے، اُسے دیتے ہیں ایسے ہی صلہ ہم (۳۴-۳۵)

وَلَقَدْ أَنذَرَهُم بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ﴿٣٦﴾

اور ڈرایا بھی تھا ان کو لوطؑ نے، لیکن ہوئے وہ مبتلا شک میں (۳۶)

وَلَقَدْ رَاوَدُوهُ عَن ضَيْفِهِ فَطَمَسْنَا أَعْيُنَهُمْ فَذُوقُوا عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿٣٧﴾

انہوں نے لوطؑ کو مہماں (فرشتوں) کی حفاظت سے ہٹانے کی جو کوشش کی،
تو ہم نے ان کو اندھا کر دیا اور کہہ دیا چکھو عذابِ سخت (۳۷)

وَلَقَدْ صَبَّحَهُم بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ ﴿٣٨﴾

بیشک ان کو غارت کر دیا سورج نکلتے ہی عذابِ سخت نے،
جو ٹل نہیں سکتا تھا (۳۸)

فَذُوقُوا عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿٣٩﴾

(اور یہ کہہ دیا) چکھو مزا میرے عذابِ سخت کا اب تم (۳۹)

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ﴿٤٠﴾

کیا ہے ہم نے قرآں کو سمجھنے کے لئے آساں،
تو کوئی ہے نصیحت جو کرے حاصل؟ (۴۰)

وَلَقَدْ جَاءَ آلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ﴿٤١﴾

ڈرانے والے تو فرعونیوں کے پاس بھی آئے (۴۱)

كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كُلِّهَا فَأَخَذْنَاهُمْ أَخْذَ عَزِيزٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿٤٢﴾

انہوں نے بھی ہماری آیتوں کو جھوٹ ہی سمجھا،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 680 of 2222

انہیں ہم نے نہایت سخت پکڑا،

أَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ أُولَٰئِكُمْ أَمْ لَكُم بَرَاءَةٌ فِي الزُّبُرِ ﴿٤٣﴾

جس طرح پکڑے قوی کوئی (۴۲)

(قریشِ مکہ!) ان لوگوں سے کیا بڑھ کر ہیں یہ کافر تمہارے؟

یا تمہارے واسطے اگلی کتابوں میں معافی ہے لکھی؟ (۴۳)

أَمْ يَقُولُونَ نَحْنُ جَمِيعٌ مُّنتَصِرٌ ﴿٤٤﴾

کہتے ہیں کیا یہ؟ ہم جماعت ہیں بڑی،

اک دوسرے کی جو مدد ہے کرنے والی (۴۴)

سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ ﴿٤٥﴾

یہ جماعت جلد ہی کھا جائے گی مات،

اور پھر یہ پھیر کر سب پیٹھ بھاگ اٹھیں گے (۴۵)

بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَىٰ وَأَمَرُّ ﴿٤٦﴾

ان کا وقتِ وعدہ تو قیامت ہے،

بڑی جو سخت ہے اور تلخ بھی (۴۶)

إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي ضَلَالٍ وَسُعُرٍ ﴿٤٧﴾

بیشک ہیں گمراہی میں اور دیوانگی میں مبتلا سارے گنہگار (۴۷)

يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ ﴿٤٨﴾

آگ کی جانب گھسیٹے جائیں گے وہ منہ کے بل،

تاکہ مزا چکھیں جہنم کا (۴۸)

إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ ﴿٤٩﴾

مقرر ایک اندازے سے ہر اک چیز پیدا کی ہے ہم نے (۴۹)

وَمَا أَمْرُنَا إِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ ﴿٥٠﴾

اور ہمارا حکم ہوتا ہے فقط اک بار پلکوں کے جھپکنے کی طرح (۵۰)

وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا أَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ﴿٥١﴾

ہم نے کیا برباد تم جیسوں کو،

کوئی ہے نصیحت جو کرے حاصل؟ (۵۱)

وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوهُ فِي الزُّبُرِ ﴿٥٢﴾

نوشتوں میں سبھی موجود ہے جو کچھ وہ کرتے تھے (۵۲)

وَكُلُّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ مُّسْتَطَرٌ ﴿٥٣﴾

لکھی ہے ان میں چھوٹی اور بڑی ہر بات (۵۳)

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَنَهَرٍ ﴿٥٤﴾

بیشک متقی جو ہیں،

وہ (جنت کے حسیں) باغوں میں اور نہروں میں ہوں گے (۵۴)

فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِندَ مَلِيكٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿٥٥﴾

سب سے سچی بارگہ،

یعنی نہایت صاحبِ قدرت (خدا) کی بارگاہِ پاک واقدس میں (۵۵)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 681 of 2222

سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ سَبْعٌ وَسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ رحمٰن ۵۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

اَلرَّحْمٰنُ ۙ

خدا جو ہے نہایت مہرباں (۱)

عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ؕ

اس نے ہی سکھلایا ہے قرآں (۲)

خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۙ

اور اسی نے خلق فرمایا ہے انساں (۳)

عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ؕ

اور اسے اس نے عطا کی قوتِ نطق و بیاں (۴)

اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ۙ

شمس و قمر ہیں اک حساب وحد سے گردش میں رواں (۵)

وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ ۙ

اور روبرو اُس کے ہیں بیلیں اور شجر سجدہ کناں (۶)

وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ۙ

اور آسمانوں کو بلند اس نے کیا اور وضع کی میزاں (۷)

اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ ؕ

کہ تم اس میں تجاوز کر نہ پاؤ (۸)

وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ ۚ

اور رکھو وزن کو انصاف سے، ہرگز نہ کم تولو (۹)

وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ۙ

بنائی ہے اسی نے یہ زمیں مخلوق کی خاطر (۱۰)

فِيْهَا فَاكِهَةٌ ۙ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ۙ

مزید اراس میں ہیں ہر طرح کے پھل، اور کھجوروں کے شجر بھی،

وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ۚ

جن کے خوشے ہیں غلافوں میں (۱۱)

ہیں بھس والے اناج اور ہیں مہکتے پھول بھی اس میں (۱۲)

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ؕ

(اے جن و انس! بتلاؤ)،

بھلا جھٹلاؤ گے تم اپنے رب کی نعمتیں کیا کیا؟ (۱۳)

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ۙ

کیا ہے خلق اس نے ٹھیکری سی کھنکھناتی خشک مٹی سے سب انسانوں کو (۱۴)

وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ۚ

اور تخلیق فرمایا بھڑکتی آگ کے شعلے سے جنّوں کو (۱۵)

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ؕ

بھلا جھٹلاؤ گے تم اپنے رب کی حکمتیں کیا کیا؟ (۱۶)

رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ۚ

وہ دونوں مشرقوں کا رب ہے، دونوں مغربوں کا رب (۱۷)

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ؕ

بھلا جھٹلاؤ گے تم اپنے رب کی عظمتیں کیا کیا؟ (۱۸)

مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ۙ

بہائے اس نے دو دریا، نظر آتے ہیں جو ملتے ہوئے باہم (۱۹)

بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ۚ

مگر ان میں ہے اک پردہ، کہ جس سے وہ تجاوز کر نہیں سکتے (۲۰)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 682 of 2222

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٢١﴾
بھلا جھٹلاؤ گے تم اپنے رب کی قدرتیں کیا کیا؟ (٢١)

یَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ﴿٢٢﴾
نکلتے ہیں انہی دونوں سے موتی اور مونگے بھی (٢٢)

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٢٣﴾
بھلا جھٹلاؤ گے تم اپنے رب کی نعمتیں کیا کیا؟ (٢٣)

وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَاٰتُ فِی الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ﴿٢٤﴾
جہاز اس کی ہیں ملکیت، سمندر میں جو پھرتے ہیں پہاڑوں کی طرح اونچے (٢٤)

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٢٥﴾
بھلا جھٹلاؤ گے تم اپنے رب کی قدرتیں کیا کیا؟ (٢٥)

كُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ ﴿٢٦﴾
زمین پر جو بھی ہے، فانی ہے (٢٦)

وَّیَبْقٰی وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿٢٧﴾
لیکن عظمت واکرام کا مالک جو رب ہے، اس کی ہستی ہی رہے گی دائمی باقی (٢٧)

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٢٨﴾
بھلا جھٹلاؤ گے تم اپنے رب کی عظمتیں کیا کیا؟ (٢٨)

یَسْـَٔلُهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ كُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِیْ شَاْنٍ ﴿٢٩﴾
زمین وآسماں والے اسی سے مانگتے ہیں سب،
نئی اک شان میں ہر آن ہے وہ ذاتِ بے ہمتا (٢٩)

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٠﴾
بھلا جھٹلاؤ گے تم اپنے رب کی رفعتیں کیا کیا؟ (٣٠)

سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَیُّهَ الثَّقَلٰنِ ﴿٣١﴾
(زمیں کے بوجھ ہو تم، جن وانساں!)
ہم تمہیں جلدی ہی پوچھیں گے (٣١)

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٢﴾
بھلا جھٹلاؤ گے تم اپنے رب کی حکمتیں کیا کیا؟ (٣٢)

یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ﴿٣٣﴾
نکل بھاگو زمین وآسماں کے تم کناروں سے،
اگر ہمت ہے تم میں اے گروہِ جن وانساں!
تم مگر جا ہی نہیں سکتے بغیر اس زور وقوت کے (جو تم رکھتے نہیں ہرگز) (٣٣)

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٤﴾
بھلا جھٹلاؤ گے تم اپنے رب کی قدرتیں کیا کیا؟ (٣٤)

یُرْسَلُ عَلَیْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ﴿٣٥﴾
(اگر بھاگو گے تم) گہرے دھوئیں اور آگ کے شعلوں کو تم پر چھوڑا جائے گا،
نہ پھر کچھ کر سکو گے تم (٣٥)

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٦﴾
بھلا جھٹلاؤ گے تم اپنے رب کی قدرتیں کیا کیا؟ (٣٦)

فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ﴿٣٧﴾
(قیامت آئے گی جب) آسماں پھٹ جائے گا،
اور لال چمڑے کی طرح ہو جائے گا وہ سرخ رنگت میں (٣٧)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 683 of 2222

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٨﴾
بھلا جھٹلاؤ گے تم اپنے رب کی قدرتیں کیا کیا؟ (٣٨)

فَیَوْمَىِٕذٍ لَّا یُسْـَٔلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖۤ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ ﴿٣٩﴾
کسی جن و بشر سے پوچھنے کی پھر ضرورت ہی نہیں ہوگی (٣٩)

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٠﴾
بھلا جھٹلاؤ گے تم اپنے رب کی حکمتیں کیا کیا؟ (٤٠)

یُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِیْمٰهُمْ فَیُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِیْ
گنہگار اپنے چہروں ہی سے سب پہچانے جائیں گے،

وَالْاَقْدَامِ ﴿٤١﴾
پکڑ کر پاؤں اور ماتھے کے بالوں کو جہنم میں وہ ڈالے جائیں گے سارے (٤١)

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٢﴾
بھلا جھٹلاؤ گے تم اپنے رب کی قدرتیں کیا کیا؟ (٤٢)

هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِیْ یُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٤٣﴾
(کہا جائے گا یہ ان سے) یہی وہ ہے جہنم، جس کو جھٹلاتے تھے مجرم (٤٣)

یَطُوْفُوْنَ بَیْنَهَا وَبَیْنَ حَمِیْمٍ اٰنٍ ﴿٤٤﴾
کھائیں گے چکر وہ بے حد کھولتے پانی اور اس کے درمیاں ہر دم (٤٤)

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٥﴾
بھلا جھٹلاؤ گے تم اپنے رب کی قدرتیں کیا کیا؟ (٤٥)

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿٤٦﴾
اور ایسے شخص کی خاطر ہیں دو دو باغ،
رب کی بارگہ میں جو کھڑے ہونے سے ڈرتا تھا (٤٦)

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٧﴾
بھلا جھٹلاؤ گے تم اپنے رب کی نعمتیں کیا کیا؟ (٤٧)

ذَوَاتَاۤ اَفْنَانٍ ﴿٤٨﴾
بھرے ہیں باغ یہ دونوں نہایت سبز شاخوں سے (٤٨)

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٩﴾
بھلا جھٹلاؤ گے تم اپنے رب کی نعمتیں کیا کیا؟ (٤٩)

فِیْهِمَا عَیْنٰنِ تَجْرِیٰنِ ﴿٥٠﴾
انہی باغوں میں دو چشمے بھی ہیں جاری (٥٠)

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥١﴾
بھلا جھٹلاؤ گے تم اپنے رب کی رحمتیں کیا کیا؟ (٥١)

فِیْهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ ﴿٥٢﴾
ہیں ان باغوں میں ہر اک پھل کی دو قسمیں (٥٢)

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٣﴾
بھلا جھٹلاؤ گے تم اپنے رب کی نعمتیں کیا کیا؟ (٥٣)

مُتَّكِـِٕیْنَ عَلٰى فُرُشٍ بَطَآىِٕنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ وَجَنَا الْجَنَّتَیْنِ
وہاں تکیہ لگائے ہوں گے سارے جنتی اطلس کے فرشوں پر،
اور ان باغوں کے تازہ پھل قریب ان کے جھکے ہوں گے (٥٤)

دَانٍ ﴿٥٤﴾

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٥﴾
بھلا جھٹلاؤ گے تم اپنے رب کی برکتیں کیا کیا؟ (٥٥)

فِیْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ لَمْ یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا
وہاں نیچی نگاہوں والی ایسی عورتیں ہوں گی،
چھوا جن کو نہیں پہلے کسی بھی جن و انساں نے (٥٦)

جَآنٌّ ﴿٥٦﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٧﴾
بھلا جھٹلاؤ گے تم اپنے رب کی نعمتیں کیا کیا؟ (٥٧)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 684 of 2222

كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ﴿٥٨﴾
وہ ایسی خوبرو ہوں گی کہ ہوں جیسے کوئی یاقوت اور مرجاں (۵۸)

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٩﴾
بھلا جھٹلاؤ گے تم اپنے رب کی نعمتیں کیا کیا؟ (۵۹)

هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ﴿٦٠﴾
بھلائی کا بھلا بدلہ بھلائی کے سوا کیا ہے؟ (۶۰)

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦١﴾
بھلا جھٹلاؤ گے تم اپنے رب کی نعمتیں کیا کیا؟ (۶۱)

وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ﴿٦٢﴾
وہاں دو باغ ہوں گے اور بھی ایسے (۶۲)

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٣﴾
بھلا جھٹلاؤ گے تم اپنے رب کی نعمتیں کیا کیا؟ (۶۳)

مُدْهَآمَّتٰنِ ﴿٦٤﴾
نہایت سبز اور شاداب دونوں باغ یہ ہوں گے (۶۴)

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٥﴾
بھلا جھٹلاؤ گے تم اپنے رب کی نعمتیں کیا کیا؟ (۶۵)

فِيْهِمَا عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ﴿٦٦﴾
اور ان باغوں میں ہوں گے دو ابلنے والے چشمے بھی (۶۶)

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٧﴾
بھلا جھٹلاؤ گے تم اپنے رب کی نعمتیں کیا کیا؟ (۶۷)

فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ﴿٦٨﴾
وہاں ہوں گی کھجوریں اور انار اور ہر طرح کے پھل (۶۸)

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٩﴾
بھلا جھٹلاؤ گے تم اپنے رب کی نعمتیں کیا کیا؟ (۶۹)

فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ ﴿٧٠﴾
وہاں نیک اور دلکش عورتیں ہوں گی (۷۰)

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧١﴾
بھلا جھٹلاؤ گے تم اپنے رب کی نعمتیں کیا کیا؟ (۷۱)

حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِى الْخِيَامِ ﴿٧٢﴾
یہ وہ حوریں ہیں جنت کے حسیں خیموں میں جو ہوں گی (۷۲)

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٣﴾
بھلا جھٹلاؤ گے تم اپنے رب کی نعمتیں کیا کیا؟ (۷۳)

لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿٧٤﴾
چھوا اُن کو نہیں پہلے کسی بھی جن و انساں نے (۷۴)

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٥﴾
بھلا جھٹلاؤ گے تم اپنے رب کی نعمتیں کیا کیا؟ (۷۵)

مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ ﴿٧٦﴾
(جو ہوں گے جنتی)
تکیہ لگائے ہوں گے، عمدہ مسندوں اور سبز فرشوں پر (۷۶)

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٧﴾
بھلا جھٹلاؤ گے تم اپنے رب کی نعمتیں کیا کیا؟ (۷۷)

تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِى الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿٧٨﴾
(اے پیغمبر!) جو رب ہے آپ کا، ہے عظمت و اکرام کا مالک،
اور اس کا نام بھی ہے برکتوں والا (۷۸)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 685 of 2222

سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتٌّ وَّتِسْعُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۝١

لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ۝٢

خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ۝٣

اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا ۝٤

وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ۝٥

فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا ۝٦

وَّكُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ۝٧

فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۝٨

وَاَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۝٩

وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ۝١٠

اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۝١١

فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝١٢

ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۝١٣

وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ۝١٤

عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ۝١٥

مُّتَّكِـِٕيْنَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ۝١٦

يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۝١٧

بِاَكْوَابٍ وَّاَبَارِيْقَ ۙ وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ۝١٨

لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ ۝١٩

وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ۝٢٠

سورۂ واقعہ ٥٦

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

بپا جب واقعہ ہوگا قیامت کا (١)

نہ کوئی اس کو پھر جھٹلا سکے گا (٢)

وہ تہہ و بالا ہر اک شے کو کرے گا (٣)

جب زمیں یکدم ہلا دی جائے گی (٤)

اور ریزہ ریزہ کر دئے جائیں گے جب کہسار (٥)

اور اڑنے لگیں گے پھر وہ سب ہو کر غبار (٦)

اور تین حصوں میں وہیں تقسیم ہو جاؤ گے تم سارے (٧)

وہ دائیں ہاتھ میں اعمال نامے جن کے ہوں گے،

ہوں گے دائیں ہاتھ والے (٨)

اور بائیں ہاتھ والے،

ہائے کیسے ہوں گے بائیں ہاتھ والے! (٩)

اور آگے بڑھنے والے ہوں گے آگے (١٠)

(بارگاہِ رب میں) وہ ہوں گے مقرب (١١)

کس قدر آرام و راحت سے وہ ہوں گے جنتوں میں (١٢)

اور بہت سے لوگ تو اگلوں سے ہوں گے (١٣)

اور کم پچھلوں سے ہوں گے (١٤)

سب کے سب ہوں گے مرصع مسندوں پر (١٥)

رو برو تکیہ لگائے (١٦)

نوجواں غلماں رہیں گے ان کی خدمت میں (١٧)

شرابِ ناب سے پر ساغر و مینا لئے ہاتھوں میں (١٨)

جس کو پی کے سر چکرائے گا ان کا نہ وہ مدہوش ہوں گے (١٩)

اور وہ میوے بھی سارے جو پسندیدہ ہوں ان کے (٢٠)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 686 of 2222

وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿٢١﴾
اور پرندوں کا وہ گوشت ان کو جو ہو مرغوب (سب موجود ہوگا) (۲۱)

وَحُوْرٌ عِيْنٌ ﴿٢٢﴾
اور آہو چشم حوریں بھی (وہاں ہوں گی) (۲۲)

كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ﴿٢٣﴾
کہ جیسے ہوں چھپے موتی (۲۳)

جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٢٤﴾
صلہ ہے ان کے یہ اعمالِ صالح کا (۲۴)

لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيْمًا ﴿٢٥﴾
وہاں کوئی سنیں گے وہ نہ بے ہودہ نہ کوئی بھی گنہ کی بات (۲۵)

اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ﴿٢٦﴾
صرف آئے گی آواز سلام ان کو (۲۶)

وَاَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ﴿٢٧﴾
وہ دائیں ہاتھ والے، کیا ہیں دائیں ہاتھ والے! (۲۷)

فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ﴿٢٨﴾
ہوں گے سب بے خار بیری کے درختوں،

وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ﴿٢٩﴾
تہہ بہ تہہ کیلوں،

وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ﴿٣٠﴾
گھنے سایوں،

وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ﴿٣١﴾
رواں جھرنوں میں (۲۸-۲۹-۳۰-۳۱)

وَّفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ﴿٣٢﴾
اور میووں میں، جو کثرت سے ہوں گے (۳۲)

لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ﴿٣٣﴾
اور نہ ہوں گے ختم جو ہرگز (۳۳)

وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ﴿٣٤﴾
اور اونچے اونچے فرشوں پر وہ ہوں گے (۳۴)

اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ﴿٣٥﴾
خاص ان کے واسطے ہی بیویاں ہم نے بنائی ہیں،

فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ﴿٣٦﴾
کنواری ان کی ہم سن،

عُرُبًا اَتْرَابًا ﴿٣٧﴾
پیاری پیاری (۳۵-۳۶-۳۷)

لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿٣٨﴾
ہوں گی دائیں ہاتھ والوں کے لئے وہ (۳۸)

ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٣٩﴾ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿٤٠﴾
جو بہت سے اگلے لوگوں
اور بہت سے پچھلے لوگوں میں سے ہوں گے (۳۹-۴۰)

وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ﴿٤١﴾
اور بائیں ہاتھ والے، کیا ہیں بائیں ہاتھ والے؟ (۴۱)

فِيْ سَمُوْمٍ وَّحَمِيْمٍ ﴿٤٢﴾
ہوں گے تپتی لو کے جھونکوں، کھولتے پانی میں وہ (۴۲)

وَّظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ ﴿٤٣﴾
کالے دھوئیں کے سائے میں (ہر دم) (۴۳)

لَّا بَارِدٍ وَّلَا كَرِيْمٍ ﴿٤٤﴾
جو ٹھنڈا ہے نہ راحت بخش (۴۴)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 687 of 2222

اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُتْرَفِيْنَ ۝	دنیا میں یہ تھے ناز و نعم میں اس سے پہلے (۴۵)
وَكَانُوْا يُصِرُّوْنَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيْمِ ۝	اور گناہوں پر بہت اصرار کرتے تھے (۴۶)
وَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ ۝ اَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ۝	یہ کہتے تھے، مریں گے جب، تو ہم ہو جائیں گے مٹی، تو کیا دوبارہ اٹھیں گے؟ (۴۷)
اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ۝	ہمارے باپ دادا بھی؟ (۴۸)
قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ۝	تو کہہ دیجے (اے پیغمبرؐ!) کہ سارے اگلے پچھلے اک مقرر دن،
لَمَجْمُوْعُوْنَ ۝ اِلٰى مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ۝	اکٹھے کر دیے جائیں گے (۴۹-۵۰)
ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ ۝	اے گمراہو! اے جھٹلانے والو! (۵۱)
لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ۝	کھاؤ گے تم صرف تھوہر کا درخت (۵۲)
فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ۝	اور پیٹ اس سے ہی بھرو گے تم (۵۳)
فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ ۝	پھر اس پر گرم پانی کھولتا پینے کو ہوگا (۵۴)
فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ ۝	اور پیو گے پیاسے اونٹوں کی طرح تم لوگ (۵۵)
هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ ۝	اس دن ان کی مہمانی یہی ہے (۵۶)
نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ۝	اور کیا ہے ہم نے ہی تم سب کو پیدا، پھر یقیں تم کیوں نہیں کرتے؟ (۵۷)
اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ۝	بھلا دیکھو تو! اپنی بیویوں کے رحم میں نطفہ جو ٹپکاتے ہو تم (۵۸)
ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ۝	اس سے بناتے تم ہو انساں، یا اسے ہم ہیں بناتے؟ (۵۹)
نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ۝	اور مقرر کر دیا ہے تم میں ہم نے موت کو، اور ہم نہیں عاجز (۶۰)
عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝	کہ تم جیسوں کو ہم تبدیل کر دیں، اور کریں پیدا ہم اس صورت میں جس سے تم نہیں واقف (۶۱)
وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝	تمہیں معلوم ہے اچھی طرح پہلی وہ پیدائش، تو پھر حاصل نصیحت کیوں نہیں کرتے؟ (۶۲)
اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ۝	بھلا بتلاؤ! تم جو کچھ کہ بوتے ہو (۶۳)
ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ۝	اگاتے ہو وہ تم، یا ہم اگاتے ہیں؟ (۶۴)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 688 of 2222

لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ﴿٦٥﴾	اگر ہم چاہیں ریزہ ریزہ کر ڈالیں اسے، رہ جاؤ تم باتیں بناتے ہی (٦٥)
اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ ﴿٦٦﴾	کہ ہم تو پڑ گئے گھاٹے میں (٦٦)
بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿٦٧﴾	ہم محروم ہی ٹھہرے (٦٧)
اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِيْ تَشْرَبُوْنَ ﴿٦٨﴾	بھلا دیکھو تو! جو پیتے ہو تم پانی (٦٨)
ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ﴿٦٩﴾	اسے لاتے ہو کیا تم ابر سے، یا ہم ہیں برساتے؟ (٦٩)
لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ ﴿٧٠﴾	اگر چاہیں اسے کھاری بنا دیں ہم، ہمارا شکر پھر کرتے نہیں کیوں تم؟ (٧٠)
اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِيْ تُوْرُوْنَ ﴿٧١﴾	بھلا دیکھو تو! جو تم آگ سلگاتے ہو (٧١)
ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَآ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِـُٔوْنَ ﴿٧٢﴾	کیا تم نے کیا پیدا درخت اس کا کہ ہم نے؟ (٧٢)
نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّ مَتَاعًا لِّلْمُقْوِيْنَ ﴿٧٣﴾	اک نصیحت کے لئے اور سب ضرورت مند لوگوں کے لئے، اس آگ کو ہم نے بنایا ہے (٧٣)
فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿٧٤﴾	(اے پیغمبر!) کریں تسبیح، اپنے رب پر عظمت کے نام پاک کی ہر دم (٧٤)
فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ﴿٧٥﴾	ستاروں کے مقاموں کی قسم کھاتے ہیں ہم (٧٥)
وَ اِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ﴿٧٦﴾	لوگو! اگر سمجھو، بڑی ہے یہ قسم (٧٦)
اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ﴿٧٧﴾	بیشک یہ قرآں ہے بڑے رتبے کا حامل (٧٧)
فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ﴿٧٨﴾	یہ ہے محفوظ اک نوشتے میں (٧٨)
لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ﴿٧٩﴾	اسے وہ لوگ ہی چھوتے ہیں، جو ہیں پاک صاف (٧٩)
تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٨٠﴾	اترا ہے یہ سارے جہاں کے رب کی جانب سے (٨٠)
اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ﴿٨١﴾	بھلا انکار کیوں کرتے ہو پھر اس کا؟ (٨١)
وَ تَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ﴿٨٢﴾	اور اس کو کس لئے پھرتے ہو جھٹلاتے (٨٢)
فَلَوْلَآ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ﴿٨٣﴾	گلے تک روح آ جاتی ہے جب (٨٣)
وَاَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ﴿٨٤﴾	تم دیکھتے ہو اپنی آنکھوں سے (٨٤)
وَ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ﴿٨٥﴾	تو ہم تم سے بھی بڑھ کر مرنے والے کے وہاں نزدیک ہوتے ہیں،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 689 of 2222

فَلَوْلَآ اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ ۙ
تَرْجِعُوْنَهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝
فَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۙ
فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ ۙ وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ ۝

وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ۙ
فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ۝

وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّآلِّيْنَ ۙ
فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍ ۝
وَّتَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ۝
اِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِيْنِ ۝
فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ۝

سُوْرَةُ الْحَدِيْدِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝

مگر تم کو نظر آتے نہیں ہم (۸۵)
تم کسی کے گرد باؤ میں نہیں (۸۶)
سچے اگر ہو تم، تو واپس روح لے آؤ (۸۷)
اگر وہ مرنے والا ہے مقرب (بارگاہِ قدس میں) (۸۸)
اس کے لئے آرام و راحت،
اور خوشبو اور جنت ہے (۸۹)
جو دائیں ہاتھ والوں میں سے ہوگا (۹۰)
اس کو دائیں ہاتھ والوں کی طرف سے ہی کہا جائے گا،
تجھ پر ہو سلام (۹۱)
اور ہو اگر جھٹلانے والے، گمرہوں میں سے (۹۲)
تو مہمانی ہے اس کی کھولتا پانی (۹۳)
اسے دوزخ میں جانا ہے (۹۴)
نہیں اس بات میں کچھ شک، یقیناً ہے یہ سچ (۹۵)
تو (اے نبیؐ!)
کرتے رہیں تسبیح اپنے رب پر عظمت کے نام پاک کی ہر دم (۹۶)

سورۂ حدید ۵۷

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے
زمیں اور آسمانوں میں ہے جو مخلوق، وہ تسبیح کرتی ہے خدا کی،
اور وہی ہے غالب و دانا (۱)
زمیں اور آسمانوں کی حکومت ہے اسی کی،
زندگی اور موت بھی دیتا ہے وہ،
ہر چیز پر قدرت اسی کی ہے (۲)
وہی اول وہی آخر، وہی ظاہر وہی باطن،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 690 of 2222

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی
عَلَی الْعَرْشِ ؕ یَعْلَمُ مَا یَلِجُ فِی الْاَرْضِ وَمَا یَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا
یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا یَعْرُجُ فِیْهَا ؕ وَهُوَ مَعَكُمْ اَیْنَ مَا كُنْتُمْ ؕ
وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ۝

وہی ہر چیز کو ہے جاننے والا (۳)
وہی ہے جس نے چھ دن میں زمیں اور آسمانوں کو کیا پیدا،
ہوا پھر عرش پر قائم،
وہ ہر شے جانتا ہے، جو سماتی ہے زمیں میں یا نکلتی ہے جو اس سے،
آسماں سے جو بھی اترے یا چڑھے اس کی طرف اوپر،
جہاں ہو تم، تمہارے ساتھ ہے وہ،
تم جو کرتے ہو، وہ سب کچھ دیکھتا ہے (۴)

لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاِلَی اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝

آسمانوں اور زمیں کی حکمرانی ہے اسی کی،
سب امور اس کی طرف ہی لوٹ کر جاتے ہیں آخر (۵)

یُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَیُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ ؕ وَهُوَ
عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝

اور وہی ہے شب کو جو کرتا ہے داخل دن میں، دن کو شب میں،
اور سینوں کے اندر کیا چھپے ہیں بھید؟ سب کچھ جانتا ہے وہ (۶)

اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِیْنَ فِیْهِ ؕ
فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِیْرٌ ۝

خدا اور اس کے پیغمبرؐ پہ تم ایمان لے آؤ!
کرو اس مال میں سے خرچ، وارث جس کا ہے تم کو بنایا،
تم میں جو ہوں صاحبِ ایماں، کریں خیرات،
انہیں اس کا ملے گا اجر بھاری (۷)

وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۙ وَالرَّسُوْلُ یَدْعُوْكُمْ لِتُؤْمِنُوْا بِرَبِّكُمْ وَ
قَدْ اَخَذَ مِیْثَاقَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝

اور تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ کیوں نہیں لاتے ہو تم ایمان (اللہ پر؟
تمہیں حالانکہ پیغمبرؐ یہ دعوت دے رہے ہیں لاؤ اپنے رب پہ تم ایمان،
اس کو ماننے والے ہو اگر تم، لے چکا ہے عہد بھی پختہ وہ تم سے (۸)

هُوَ الَّذِیْ یُنَزِّلُ عَلٰی عَبْدِهٖۤ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ لِّیُخْرِجَكُمْ مِّنَ
الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۝

اور وہی تو ہے، جو واضح اور روشن آیتیں کرتا ہے نازل اپنے بندے پر،
کہ تم کو ظلمتوں سے نور کی جانب وہ لے جائے،
حقیقت میں خدا تم پر شفیق و مہرباں ہے (۹)

وَمَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَلِلّٰهِ مِیْرَاثُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ؕ لَا یَسْتَوِیْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ ؕ
اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِیْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَقٰتَلُوْا ؕ

اور تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ تم خدا کی راہ میں کرتے نہیں ہو خرچ،
حالانکہ زمیں اور آسمانوں کا ہے وہ وارث،
کیا ہے فتحِ مکہ سے بھی پہلے خرچ جن لوگوں نے راہِ حق میں،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 691 of 2222

وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝

اور شامل جہاد فی سبیل اللہ میں تھے جو،
وہ برابر دوسروں کے ہو نہیں سکتے،
وہ ان سے ہیں بڑے درجے پہ فائز،
جو مجاہد اور سخی ٹھہرے ہیں بعدِ فتح،
یوں تو سب سے ہی وعدہ خدا کا ہے بھلائی کا،
وہ سب کچھ جانتا ہے، تم جو کرتے ہو (۱۰)

مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَلَهٗۤ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ۝

بھلا وہ کون ہے؟ قرضِ حسن جو دے خدا کو،
تا کہ وہ دگنا اسے کر دے،
اور اس کے واسطے ہے اجر عمدہ یعنی جنت (۱۱)

يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝

اور جس دن تم یہ دیکھو گے،
کہ مومن عورتوں مردوں کا نور آگے اور ان کے دائیں جانب چل رہا ہوگا،
(تو ان سے یہ کہا جائے گا) تم کو جنتوں کی ہے بشارت آج،
نہریں موجزن ہیں جن کے نیچے،
اور ہمیشہ کے لئے ان میں رہو گے تم،
بڑی یہ کامیابی ہے (۱۲)

يَوْمَ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ۚ قِيْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ؕ فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ ؕ بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ؕ ۝

کہیں گے مومنوں سے تب منافق،
انتظار اتنا کرو، ہم روشنی لے لیں تمہارے نور سے،
ان سے کہا جائے گا، پیچھے لوٹ جاؤ! روشنی ڈھونڈو کہیں تم اور،
ان کے درمیاں دیوار آ جائے گی پھر اک،
جس میں ہوگا ایک دروازہ،
اور اندر اس کے ہوگی رحمتِ باری،
مگر باہر عذاب سخت (۱۳)

يُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ حَتّٰى جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَ

چلا کر کہیں گے مومنوں سے وہ، نہ ہم تھے کیا تمہارے ساتھ؟
اور مومن جواباً یہ کہیں گے ان سے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 692 of 2222

غَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿١٤﴾

ہاں، تھے تو سہی، لیکن پڑے تھے خود ہی تم فتنے میں،
اور حق میں ہمارے، منتظر تھے گردشِ ایام کے،
اور شک کیا تم نے رسالت میں،
تمہاری خواہشوں نے تم کو دھوکا ہی دیا، حتیٰ کہ آ پہنچا خدا کا حکم،
اور دھوکا تمہیں دیتا رہا آخر تلک شیطان، دھوکے باز (۱۴)

فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ وَّلَا مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ
مَاْوٰىكُمُ النَّارُ ؕ هِيَ مَوْلٰىكُمْ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿١٥﴾

تم سے آج کے دن کچھ لیا جائے گا فدیہ اور نہ ہرگز کافروں سے بھی،
جہنم ہی تمہارا ہے ٹھکانا، جو برا سب سے ٹھکانا ہے (۱۵)

اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ
مِنَ الْحَقِّ ۙ وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ
عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿١٦﴾

نہیں آیا ابھی کیا وقت ایسا؟
جب خدا کے ذکر سے دل مومنوں کے نرم ہوں،
اور سامنے وہ حق کے جھک جائیں،
اور ایسے وہ نہ ہو جائیں کہیں،
تھے ان سے پہلے جس طرح اہلِ کتاب،
اور وقت جب گزرا، ہوئے دل سخت ان کے،
اور اکثر ان میں نافرماں ہیں (۱۶)

اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ
لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿١٧﴾

اللہ ہی زمیں کو مارنے کے بعد کر دیتا ہے زندہ،
اور ہم نے آیتیں اپنی بیاں کر دیں کہ تم سمجھو (۱۷)

اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا
يُّضٰعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ﴿١٨﴾

جو مرد اور عورتیں دیتے ہیں صدقہ اور خدا کو قرض دیتے ہیں،
تو دگنا کر دیا جائے گا اس کو،
اور ان کے واسطے ہے اجر عمدہ (۱۸)

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ ۚ
وَالشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ ؕ وَالَّذِيْنَ
كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿١٩﴾

جو خدا اور اس کے پیغمبر پہ ہیں ایمان رکھتے،
وہ ہیں سچے اور شہید اللہ کے نزدیک،
ان کے واسطے ہے اجر ان کا اور انہی کا نورِ ایماں،
اور جو ہیں کفر کرتے اور جھٹلاتے ہیں آیاتِ خدا،
وہ اہلِ دوزخ ہیں (۱۹)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 693 of 2222

اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّ
تَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِى الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ؕ كَمَثَلِ غَيْثٍ
اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا ؕ
وَفِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ ؕ وَ
مَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝

تمہیں معلوم ہونا چاہئے، یہ زندگی دنیا کی ہے لہو ولعب،
اور زیب وزینت، باہمی فخر وغرور،
اور مال اور اولاد میں کثرت کی خواہش،
اس طرح جیسے کسانوں کے لئے بارش سے پیدا ہو کوئی سبزہ،
جو دلکش ہو نظر آتا،
یہ سبزہ زرد پڑ جاتا ہے ہو کر خشک، پھر ہوتا ہے آخر چور چور،
اور آخرت میں (کافروں کے واسطے) ہے اک عذاب سخت،
اور ہے (مومنوں کے واسطے) اللہ کی بخشش اور خوشنودی،
ہے یہ دنیا تو بس دھوکے کا اک ساماں (۲۰)

سَابِقُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ
السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۙ اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ؕ ذٰلِكَ
فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝

چلے آؤ خدا کی مغفرت کی سمت اور جنت کی جانب،
جس کی وسعت ہے زمین اور آسمانوں کے برابر،
یہ ہے ان کے واسطے، رکھتے ہیں جو ایماں خدا اور اس کے پیغمبرؐ پہ،
یہ ہے فضل اس کا، وہ جسے چاہے اسے بخشے،
کہ وہ تو ہے نہایت فضل کا مالک (۲۱)

مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِىْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا
فِىْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝

نہیں آتی مصیبت کوئی بھی روئے زمیں پر اور خود تم پر،
کہ جب تک اک کتاب خاص میں لکھی نہ ہو پہلے سے،
اللہ کے لئے یہ کام ہے آساں (۲۲)

لِكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰىكُمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا
يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرِ ۝

نہ رنجیدہ ہو تم کھوئی ہوئی شے پر، نہ اترا و عطا کردہ کسی شے پر،
کہ ہر اترانے والے اور تکبر کرنے والے کو پسند اللہ نہیں کرتا کبھی (۲۳)

الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ
اللّٰهَ هُوَ الْغَنِىُّ الْحَمِيْدُ ۝

اور بخل سے جو کام لیں اور دوسروں کو بخل کی تعلیم دیں،
منہ پھیر لیں جو بھی، خدا ہے بے نیاز (ان سے)،
اسی کی ذات ہی ہے لائق حمد وثناء (۲۴)

لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ

اپنے رسولوں کو کھلی ہم نے دلیلیں دے کے بھیجا ہے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 694 of 2222

وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۚ وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ
شَدِيْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ بِالْغَيْبِ ۚ
اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿٢٥﴾

اتاری ہے کتاب (پاک) اور میزان ساتھ ان کے،
کہ وہ قائم رہیں سب عدل پر،
اور ہم نے لوہے کو اتارا، جس میں سختی اور قوت ہے،
بہت سے فائدے ہیں اس میں انسانوں کی خاطر،
اس لئے بھی، تا کہ (اللہ) جان لے،
اس کی اور اس کے انبیاء کی کون کرتا ہے مدد دیکھے بغیر،
اللہ ہے بیشک نہایت صاحبِ قوت بھی غالب بھی (۲۵)

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّاِبْرٰهِيْمَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ
وَالْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿٢٦﴾

(اور اس میں شک نہیں) ہم نے ہی ابراہیمؑ کو اور نوحؑ کو بھیجا،
رکھی جاری نبوت اور کتاب اولاد میں ان کی،
تھے کچھ ان میں سے رہ پر، اور تھے اکثر ان میں نافرماں (۲۶)

ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ
الْاِنْجِيْلَ ۙ وَجَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّرَحْمَةً ۚ
وَرَهْبَانِيَّةَ ۨ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ
اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ۚ
وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿٢٧﴾

پھر ان کے بعد بھی ہم نے نبی بھیجے مسلسل،
اور عیسیٰؑ ابنِ مریم کو بھی بھیجا اور انہیں انجیل دی،
جو ماننے والے تھے اس کے، دل میں ہم نے رحم پیدا کر دیا ان کے،
مگر رہبانیت تو ان کی خود ایجاد تھی، واجب نہ تھی ان پر،
سمجھتے تھے کہ یہ بدعت انہوں نے کی ہے بس خوشنودیٔ خالق کی خاطر،
وہ نہ لیکن حق ادا کچھ کر سکے اس کا بھی،
ہم نے بس صلہ ان کو دیا، ایمان جو لائے تھے ان میں،
اور اکثر ان میں نافرماں ہیں (۲۷)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ
كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَيَغْفِرْ
لَكُمْ ۚ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٢٨﴾

اے ایمان والو! تم ڈرو اللہ سے، ایمان لاؤ اس کے پیغمبرؐ پہ،
اللہ تم کو دہرا اجر دے گا اپنی رحمت سے،
تمہیں وہ نور دے گا، روشنی میں جس کی تم چلتے رہو گے،
بخش دے گا وہ تمہارے سب گناہ،
وہ بخشنے والا نہایت رحم والا ہے (۲۸)

لِّئَلَّا يَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَلَّا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّنْ

جو ہیں اہلِ کتاب، ان کو ہو یہ معلوم، اس کے فضل پر ان کو نہیں ہے اختیار،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 695 of 2222

فَضْلِ اللّٰهِ وَاَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝

اور فضل اس کے ہاتھ میں ہے، وہ جسے چاہے عطا کر دے،
کہ اللہ ہے نہایت فضل کا مالک (۲۹)

پارہ ۲۸

سورۂ مجادلہ ۵۸

سُوْرَةُ الْمُجَادِلَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ اثْنَتَانِ وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۝

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے
(اے پیغمبرؐ!) جو عورت آپؐ سے شوہر کے بارے میں تھی کرتی بحث،
اور شکوہ کیے جاتی تھی اللہ سے،
تو سن لی اس کی ساری بات اللہ نے،
اور اللہ سن رہا تھا گفتگو سب آپ دونوں کی،
کہ وہ ہے سننے والا، دیکھنے والا (۱)

اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَآئِهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ؕ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰٓئِيْ وَلَدْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ۝

جو تم میں بیویوں کو اپنی ماں کہہ دیں، تو وہ مائیں نہیں بنتیں کبھی ان کی،
کہ ان کی مائیں تو وہ ہیں، شکم سے جن کے وہ پیدا ہوئے ہیں،
یہ ہے نامعقول، جھوٹی بات،
اللہ ہے معافی دینے والا، بخشنے والا (۲)

وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ؕ ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝

جو ماں کہہ بیٹھیں اپنی بیویوں کو، پھر وہ کر لیں قول سے اپنے رجوع،
ان کے لئے ملنے سے پہلے اک غلام آزاد کرنا لازمی ہوگا،
نصیحت ہے تمہارے واسطے یہ،
اور تمہارے سارے کاموں سے خدا ہے باخبر (۳)

فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ۚ فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ؕ ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

جس کا نہ ہو کوئی غلام،
اس کے لئے یہ ہے کہ روزے دو مہینے تک مسلسل وہ رکھے،
اور جس کو طاقت ہو نہ اس کی، وہ کھلائے ساٹھ مسکینوں کو کھانا،
تاکہ ثابت ہو کہ تم ایمان رکھتے ہو خدا اور اس کے پیغمبر پہ،
یہ ساری خدا کی ہیں حدیں،
اور کافروں کے واسطے ہے اک عذاب سخت (۴)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 696 of 2222

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ كُبِتُوْا كَمَا كُبِتَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ ؕ وَ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝

بیشک جو مخالف ہیں خدا اور اس کے پیغمبرؐ کے،
وہ ہوں گے ذلیل ایسے، ہوئے تھے جیسے پہلے لوگ،
نازل کر چکے ہیں ہم تو اپنی آیتیں واضح،
مگر جو مانتے ان کو نہیں، ان کے لئے ہے اک عذاب سخت ذلت کا (۵)

يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ اَحْصٰىهُ اللّٰهُ وَنَسُوْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝

اٹھائے گا خدا اُن کو دوبارہ اور اُن کے سب عمل اُن کو بتائے گا،
جنھیں وہ بھول بیٹھے تھے، مگر رکھا خدا نے یاد،
ہر اک شے خدا کے سامنے ظاہر ہے (۶)

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَآ اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَانُوْا ۚ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝

(اے مرسلؐ!) نہیں کیا آپؐ کو معلوم؟
جو کچھ آسمانوں اور زمیں میں ہے، خدا سب جانتا ہے،
اور کہیں تین آدمی گر کوئی سرگوشی کریں تو وہ ہے چوتھا،
پانچ سرگوشی کریں تو وہ چھٹا ہے،
اور وہ اُن کے ساتھ ہوتا ہے، جہاں وہ ہوں،
کرے گا حشر کے دن وہ اُنہیں اعمال سے آگاہ،
بیشک ہے خدا ہر چیز سے واقف (۷)

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نُهُوْا عَنِ النَّجْوٰى ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَيَتَنٰجَوْنَ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ ۚ وَاِذَا جَآءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ ۙ وَيَقُوْلُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُوْلُ ؕ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝

نہیں کیا آپؐ نے دیکھا؟ کہ سرگوشی سے جن لوگوں کو تھا روکا گیا،
کرتے ہیں ایسا کام دوبارہ وہ،
یہ سرگوشیاں کرتے ہیں آپس میں، گناہ و ظلم و نافرمانیٔ پیغمبرِ حق کی،
یہ جب پاس آپؐ کے آتے ہیں اُن لفظوں میں کرتے ہیں سلام، اللہ جو کہتا نہیں،
یہ دل میں کہتے ہیں،
اگر یہ واقعی اُس کے پیمبر ہیں، تو اللہ کیوں نہیں دیتا سزا ہم کو؟
سو ان کے واسطے دوزخ ہے کافی، جس میں یہ جائیں گے،
اور دوزخ ٹھکانا ہے بُرا کیسا! (۸)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ؕ

مسلمانو! کرو آپس میں سرگوشی اگر تم،
وہ گناہ و ظلم و نافرمانیٔ پیغمبرِ حق کی نہ ہو ہرگز،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 697 of 2222

وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْٓ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝۹

ہو بلکہ نیکی وتقویٰ کی سرگوشی،
ڈرو اللہ سے، جس کے پاس تم ہوگے اکٹھے (۹)

اِنَّمَا النَّجْوٰی مِنَ الشَّیْطٰنِ لِیَحْزُنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَیْسَ بِضَآرِّهِمْ شَیْـًٔا اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَعَلَی اللّٰهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝۱۰

یہ بری سرگوشیاں تو کام شیطانی ہیں،
تاکہ مومنوں کو ان سے پہنچے رنج وغم،
لیکن انہیں پہنچا نہیں سکتا ضرر کوئی بغیر اذنِ الٰہی کے،
بھروسا چاہئے اللہ پر ایمان والوں کو (۱۰)

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قِیْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِی الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا یَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ ۚ وَاِذَا قِیْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا یَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ۝۱۱

مسلمانو! کہا جائے جو تم سے، مجلسوں میں کھل کے بیٹھو، تو کھلے بیٹھو!
خدا تم کو فراخی سے نوازے گا،
کہا جائے اگر اٹھنے کو، فوراً اٹھ کھڑے ہو،
مومنوں اور علم والوں کے خدا اونچے کرے گا مرتبے،
اور تم جو کرتے ہو، خدا واقف ہے اس سے (۱۱)

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَاجَیْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ؕ ذٰلِكَ خَیْرٌ لَّكُمْ وَاَطْهَرُ ؕ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝۱۲

اے مسلمانو! اگر تم کہنا چاہو کچھ نبیؐ سے بات پوشیدہ،
ادا صدقہ کرو پہلے،
کہ یہ حق میں تمہارے ہے بہت پاکیزہ و بہتر،
اگر اس کا نہ ہو مقدور،
تو اللہ نہایت بخشنے والا ہے بے حد مہرباں (۱۲)

ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ ؕ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَتَابَ اللّٰهُ عَلَیْكُمْ فَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ وَاللّٰهُ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝۱۳

اور ڈر گئے صدقے سے کیا تم؟
جب نہ تم سے ہو سکا یہ کام، تو اللہ نے بھی تم کو معافی دی،
کرو قائم نماز اور دو زکوٰۃ،
اللہ اور اس کے پیمبرؐ کی اطاعت میں رہو،
جو کچھ بھی تم کرتے ہو، اللہ جانتا ہے (۱۳)

اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ ؕ مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ ۙ وَیَحْلِفُوْنَ عَلَی الْكَذِبِ وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ ۝۱۴

کیا نہیں دیکھا یہ تم نے؟ دوستی مغضوب لوگوں سے ہے جن کی،
یہ تمہارے ہیں نہ اُن کے ہیں،
مگر کھاتے ہیں دانستہ قسم جھوٹی (۱۴)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 698 of 2222

اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۭ اِنَّهُمْ سَاۗءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

خدا نے ان کی خاطر اک عذاب سخت ہے تیار کر رکھا،
حقیقت میں جو یہ کرتے ہیں، وہ اچھا نہیں (۱۵)

اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝

قسموں کو ڈھال اپنی بنایا ہے انہوں نے،
اور خدا کی راہ سے لوگوں کو ہیں یہ روکتے،
ہے ان کی خاطر اک عذاب سخت ذلت کا (۱۶)

لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

نہ ہرگز مال اور اولاد ان کے کام آئیں گے،
جہنم میں رہیں گے یہ ہمیشہ (۱۷)

يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ كَمَا يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰي شَيْءٍ ۭ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ۝

اور کرے گا جب کھڑا ان کو خدا،
کھائیں گے یہ قسمیں خدا کے سامنے بھی،
جیسے کھاتے ہیں یہ تم سے،
اور سمجھیں گے کہ اس میں فائدہ ہے،
یہ مگر ہیں لوگ ہی جھوٹے (۱۸)

اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰىهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ۭ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝

ہے شیطاں ان پہ غالب اور ہے ذکر اللہ کا بھولا ہوا ان کو،
یہی ہے لشکرِ شیطاں، سراسر ہے جو گھاٹے میں (۱۹)

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَاۗدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اُولٰۗىِٕكَ فِي الْاَذَلِّيْنَ ۝

مخالف ہیں جو لوگ اللہ اور اُس کے پیمبرؐ کے،
وہی ذلت میں ہیں ڈوبے (۲۰)

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝

خدا نے لکھ دیا ہے یہ،
کہ میں اور میرے پیغمبرؐ رہیں گے ہو کے غالب،
بالیقیں اللہ غالب بھی ہے اور ہے صاحبِ قوت بھی (۲۱)

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَاۗدُّوْنَ مَنْ حَاۗدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَاۗءَهُمْ اَوْ اَبْنَاۗءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ۭ اُولٰۗىِٕكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ۭ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

اللہ اور روزِ حشر پر رکھتے ہیں جو ایمان،
ان کو آپ پائیں گے نہ اُن لوگوں سے الفت رکھنے والے،
جو خدا اور اس کے پیغمبرؐ کے دشمن ہیں،
اگرچہ ہوں وہ اُن کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا قبیلے کے،
یہی تو ہیں کہ جن کے دل میں ایماں کو جمایا ہے خدا نے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 699 of 2222

وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

اور اپنی سمت سے اک روح کی صورت میں کی تائید بھی اُن کی،
اُنہیں داخل کرے گا ایسے باغوں میں وہ، جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی،
خدا خوش ان سے، اور وہ خوش خدا سے ہیں،
گروہ اللہ کا یہ ہے،
یہ سن رکھو! کہ بیشک کامراں ہوگا گروہ اللہ کا آخر (۲۲)

سورۂ حشر ۵۹

سُوْرَةُ الْحَشْرِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے
جو کچھ ہے آسمانوں اور زمیں میں، وہ بیاں پاکیزگی اللہ کی کرتا ہے،
وہ ہے غالب و دانا (۱)

هُوَ الَّذِيْٓ اَخْرَجَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ؕ مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ يَّخْرُجُوْا وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوْا ۗ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُوْنَ بُيُوْتَهُمْ بِاَيْدِيْهِمْ وَاَيْدِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۗ فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ ۝

جو تھے اہلِ کتاب، اور مرتکب تھے کفر کے،
اللہ نے پہلے حشر میں اُن کو نکالا گھر سے،
اور تم سوچ بھی سکتے نہ تھے،
وہ یہ سمجھتے تھے کہ اُن کے قلعے اللہ سے بچالیں گے انہیں،
اُن پر عذاب ایسی جگہ سے آپڑا، جس کا نہ تھا اُن کو گماں،
اور اُن کے دل پر رعب طاری کر دیا اللہ نے ایسا،
کہ وہ اپنے گھروں کو اپنے ہی ہاتھوں سے خود برباد کرتے تھے،
تو اے دیدہ ورو! عبرت کرو حاصل (۲)

وَلَوْلَآ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَآءَ لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا ۭ وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ۝

اگر اُن کو جلاوطنی نہ ملتی،
تو عذابِ سخت دنیا میں ہی دے دیتا خدا اُن کو،
اور اُن کے واسطے ہے آخرت میں اک عذابِ سخت دوزخ کا (۳)

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَاۗقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَاۗقِّ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝

کہ وہ اللہ اور اس کے پیمبرؐ کے مخالف تھے،
جو اللہ کا مخالف ہو، تو اللہ کا عذاب سخت ہے اُس کے لئے بیشک (۴)

مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَاۗىِٕمَةً عَلٰٓى اُصُوْلِهَا

(مسلمانو!) کھجوروں کے شجر جو تم نے کاٹے، یا اُنہیں رہنے دیا باقی،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 700 of 2222

فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ ۝

تو یہ حکمِ خدا تھا، تا کہ رُسوا ہوں وہ نافرماں یہودی (۵)

وَمَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَآ اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

اور اُن کا مال سب (اللہ نے پیغمبرؐ کو بخشا ہے،
نہ اُس پر اونٹ ہی دوڑے تمہارے اور نہ گھوڑے ہی،
خدا اپنے پیمبرؐ کو جہاں چاہے کرے غالب،
کہ وہ ہر شے پہ قادر ہے (۶)

مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ كَيْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةًۢ بَيْنَ الْاَغْنِيَاۗءِ مِنْكُمْ ۭ وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۤ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝

جو مال اللہ دے اپنے پیمبرؐ کو لڑائی کے بغیر،
اللہ کا ہے اور پیمبرؐ کا، قرابتداروں مسکینوں یتیموں اور سفر پر جانے والوں کا،
کہ دولت مند ہاتھوں کی نہ گردش میں یہ رہ جائے،
تمہیں جو کچھ پیمبرؐ دیں، وہ لے لو،
جس سے روکیں، روک لو خود کو،
ڈرو اللہ سے، بیشک سزا اُس کی بہت ہے سخت (۷)

لِلْفُقَرَاۗءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝

یہ جو مال ہے، ایسے مہاجر (اہلِ ایماں) اور مسکینوں کی خاطر ہے،
گھروں سے جو نکل آئے ہیں اپنے،
اور خدا کا فضل اور اُس کی رضا جو چاہتے ہیں،
اور خدا اور اُس کے پیغمبرؐ کی جو امداد کرتے ہیں،
یہی تو لوگ سچے ہیں (۸)

وَالَّذِيْنَ تَبَوَّءُو الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۚ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

(اور اس میں اُن کا بھی حصہ ہے) اِن سے پہلے جو تھے اہلِ ایماں،
دارِ ہجرت یعنی طیبہ میں مقیم،
اور دل میں رکھتے ہیں جو ہجرت کرنے والوں سے محبت،
اور خوشی سے مال دیتے ہیں جو اُن کو، اور انہیں ترجیح دیتے ہیں جو خود پر،
اور بچا جو حرص سے، بیشک وہی تو کامراں ٹھہرا (۹)

وَالَّذِيْنَ جَاۗءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝

(اور اُن کا بھی ہے حصہ اس میں) اِن کے بعد جو آئیں،
کہیں گے وہ، ہمارے رب!
ہمیں اور ہم سے پہلے مومنوں کو بخش دے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 701 of 2222

دل میں ہمارے ہو نہ کینہ مومنوں کے واسطے ہرگز،
تُو شفقت سے ہے پُر، اور رحم والا ہے (١٠)

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نَافَقُوْا يَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَئِنْ اُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ
وَلَا نُطِيْعُ فِيْكُمْ اَحَدًا اَبَدًا ۙ وَّاِنْ قُوْتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ ؕ
وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝

(اے پیغمبرؐ!) نہیں کیا آپؐ نے دیکھا؟
منافق اپنے بھائی کافروں سے کہہ رہے ہیں،
تم اگر اِس دیس سے نکلے، تو ہم بھی ساتھ ہوں گے،
اور اگر تم سے لڑائی ہو، تو ہم امداد بھی دیں گے،
مگر اللہ شاہد ہے کہ یہ بالکل ہیں جھوٹے (١١)

لَئِنْ اُخْرِجُوْا لَا يَخْرُجُوْنَ مَعَهُمْ وَلَئِنْ قُوْتِلُوْا
لَا يَنْصُرُوْنَهُمْ وَلَئِنْ نَّصَرُوْهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ۝

گر جلاوطنی ملی اُن کو، تو جائیں گے نہ ساتھ اُن کے کبھی یہ،
اور لڑائی میں بھی یہ اُن کو نہ ہرگز کچھ مدد دیں گے،
اگر آئے مدد کو بھی، تو پھر یہ بھاگ جائیں گے (١٢)

لَاَنْتُمْ اَشَدُّ رَهْبَةً فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنَ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ
قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ۝

سلمو! تمہارا رعب اِن پر ہے خدا کے رعب سے بڑھ کر،
کہ یہ ہیں بے سمجھ، بے عقل (١٣)

لَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ جَمِيْعًا اِلَّا فِيْ قُرًى مُّحَصَّنَةٍ اَوْ مِنْ وَّرَآءِ
جُدُرٍ ؕ بَاْسُهُمْ بَيْنَهُمْ شَدِيْدٌ ؕ تَحْسَبُهُمْ جَمِيْعًا وَّ
قُلُوْبُهُمْ شَتّٰى ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ۝

یہ مل کر بھی تم سے لڑ نہیں سکتے، سوائے قلعہ بندی کے،
یہ آپس ہی میں لڑتے ہیں،
سمجھتے ہو انہیں تم متحد، حالانکہ ہیں بکھرے ہوئے،
یہ ہیں نہایت بے سمجھ (١٤)

كَمَثَلِ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِيْبًا ذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ ۚ
لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

ان کی طرح گزرے ہیں جو پہلے، اُنہوں نے چکھ لیا اپنے کئے کا سب مزا،
اُن کے لئے ہے اک عذاب سخت (١٥)

كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ ۚ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ
اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكَ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

شیطاں کی طرح ہیں یہ، کہ جب اُس نے کہا انسان سے، کر کفر
اور وہ کر چکا، تو پھر لگا کہنے،
کہ تجھ سے میں بری ہوں، میں تو ہوں اللہ سے ڈرتا (١٦)

فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَآ اَنَّهُمَا فِي النَّارِ خَالِدَيْنِ فِيْهَا ؕ وَذٰلِكَ
جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ ۝

تو دونوں کا ہوا انجام یکساں، دونوں دوزخ میں گئے،
اور ظالموں کے واسطے ہے یہ سزا (١٧)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا

ایمان والو! تم ڈرو اللہ سے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 702 of 2222

قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۚ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٨﴾

ہر شخص یہ دیکھے، کہ کل کے واسطے اُس نے کیا ہے کیا؟
ڈرو اللہ سے، وہ باخبر ہے سارے کاموں سے (۱۸)

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰىهُمْ اَنْفُسَهُمْ ۚ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿١٩﴾

نہ ہو جانا کبھی اُن کی طرح، جو بھول بیٹھے ہیں خدا کو،
اور خدا نے بھی انہیں غافل کیا خود سے،
یہی ہیں لوگ نافرماں (۱۹)

لَا يَسْتَوِيْٓ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿٢٠﴾

برابر ہو نہیں سکتے کبھی اصحابِ جنت اور اصحابِ جہنم،
اور جو اصحابِ جنت ہیں،
حقیقت میں وہی ہیں کامیاب و کامراں (۲۰)

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ۚ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٢١﴾

اور (اے پیمبرؐ!) ہم کسی کہسار پر قرآن یہ نازل اگر کرتے،
تو پھر یہ دیکھ لیتے آپؐ، ریزہ ریزہ ہو جاتا خدا کے خوف سے وہ،
اور مثالیں یہ بیاں کرتے ہیں لوگوں کے لئے ہم،
تا کہ وہ سوچیں (۲۱)

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿٢٢﴾

وہی اللہ ہے، جس کے سوا کوئی نہیں معبود،
وہ ہے جاننے والا چھپی اور سب کھلی باتوں کا،
بے حد مہرباں ہے، وہ نہایت رحم والا ہے (۲۲)

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۚ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٢٣﴾

وہی اللہ ہے، جس کے سوا کوئی نہیں معبود،
وہ ہے بادشہ، ہے پاک اور بے عیب، دیتا ہے اماں،
ہے نگہباں اور صاحبِ عزت،
نہایت زور آور، کبریائی کا ہے مالک،
پاک ہے اللہ ہر اک شرک سے، جو لوگ کرتے ہیں (۲۳)

هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٢٤﴾

وہی اللہ ہے خالق (اور) موجد (اور) صُورت گر،
اُسی کے واسطے ہیں نام سب اچھے،
زمیں اور آسمانوں میں ہے جو بھی شے، بیاں تسبیح کرتی ہے اُسی کی،
اور وہی ہے غالب و دانا (۲۴)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 703 of 2222

سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِيَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِيْ تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَآ اَخْفَيْتُمْ وَمَآ اَعْلَنْتُمْ وَمَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ۝١

اِنْ يَّثْقَفُوْكُمْ يَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً وَّيَبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ وَاَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْٓءِ وَوَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ ۝٢

لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ ۚ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝٣

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ ۚ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۡ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗٓ اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَآ اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ

سورۂ مُمتحنہ ٦٠

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

اے لوگو! تم جو لے آئے ہو ایماں،

مت بناؤ دوست تم میرے اور اپنے دشمنوں کو،

بھیجتے ہو دوستی کے تم پیام اُن کی طرف،

لیکن وہ ہیں انکار کرتے حق سے،

اور پیغمبر حق اور تم کو چاہتے ہیں وہ نکالیں دیس سے اپنے،

کہ اپنے رب پہ تم رکھتے ہو ایماں،

تم اگر ہو واقعی نکلے جہاد اور میری خوشنودی کی خاطر،

کس لئے پھر بھیجتے ہو دوستی کے تم پیام اُن کی طرف خفیہ؟

چھپایا تم نے جو کچھ اور کیا ظاہر، وہ سب معلوم ہے مجھ کو،

کرے گا جو بھی ایسا کام، وہ بیشک بھٹک جائے گا راہِ حق سے (۱)

گر قابو وہ پالیں تم پہ، ہو جائیں گے دشمن،

اور زباں اور اپنے ہاتھوں سے برائی ہی کریں گے تم سے،

اور چاہیں گے تم بھی کفر اپنا (۲)

قیامت میں نہ کام آئیں گے یہ رشتے نہ یہ اولاد،

اللہ فیصلہ کر دے گا،

جو کچھ کر رہے ہو تم، خدا وہ دیکھتا ہے سب (۳)

نمونہ ہے تمہارے واسطے اچھا ابراہیمؑ اور اُن کے ساتھیوں کا،

جب انہوں نے قوم سے اپنی کہا،

بیزار ہیں ہم اُن سے، جن کی تم خدا کو چھوڑ کر ہو بندگی کرتے،

ہیں منکر ہم تمہارے (دین کے)، اور اب ہماری اور تمہاری دشمنی ہے،

جب تلک ایماں نہ لاؤ تم خدا کے ایک ہونے پر،

ہاں البتہ یہ ابراہیمؑ نے (منہ بولے) اپنے باپ سے کی بات،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 704 of 2222

الْمَصِيْرُ ۝۴

(اللہ) سے مَیں بخشش آپ کی چاہوں گا،
کیونکہ کچھ نہیں ہے اختیار اس سلسلے میں مجھ کو،
(اور یہ کی دعا پھر) اے ہمارے رب! بھروسا تجھ پہ ہم کرتے ہیں،
تیری ہی طرف ہم کرنے والے ہیں رجوع،
اور تیری ہی جانب ہمیں ہے لوٹنا آخر (۴)

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۚ
اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۵

نہ ڈال اے رب! ہمیں تو کافروں کی آزمائش میں،
ہمارے رب! خطاؤں کو ہماری بخش دے،
بیشک ہے تو ہی غالب و دانا (۵)

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْهِمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا
اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ
الْحَمِيْدُ ۝۶

مسلمانو! خدا اور آخرت کے روز کی امید جو رکھتا ہو،
اُس کے واسطے اُن میں بہت اچھا نمونہ ہے،
کرے کوئی گریز اِس سے،
تو اللہ بے نیاز اور لائقِ حمد و ثناء ہے (۶)

عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ
مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً ۭ وَاللّٰهُ قَدِيْرٌ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۷

کیا عجب اللہ تم میں اور تمہارے دشمنوں میں دوستی کر دے،
وہ ہے قدرت کا مالک،
اور بے حد بخشنے والا، نہایت رحم والا ہے (۷)

لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي
الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ
وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝۸

نہیں کی جنگ تم سے دین کے بارے میں جن لوگوں نے،
اور تم کو نہیں باہر نکالا دیس سے،
اُن سے نہیں ہے روکتا (اللہ) تمہیں، اُن سے سلوک اچھا کرو انصاف پر مبنی،
پسند اللہ کرتا ہے بھی انصاف والوں کو (۸)

اِنَّمَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قٰتَلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَ
اَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ وَظٰهَرُوْا عَلٰٓى اِخْرَاجِكُمْ اَنْ
تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝۹

خدا تو صرف اُن کی دوستی سے روکتا ہے،
تم سے تھے جو برسرِ پیکار اور تم کو جنھوں نے دیس سے باہر نکالا تھا،
جنھوں نے کافروں کے دوستوں کی کی مدد، وہ واقعی ظالم ہیں (۹)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَاۗءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ
فَامْتَحِنُوْهُنَّ ۭ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ ۚ فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ

اے ایمان والو!
جب تمہارے پاس مومن عورتیں ہجرت کے بعد آئیں، تو اُن کو آزما لو،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 705 of 2222

مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ لَا هُنَّ حِلٌّ
لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ وَاٰتُوْهُمْ مَّآ اَنْفَقُوْا وَلَا جُنَاحَ
عَلَيْكُمْ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ
وَلَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَسْـَٔلُوْا مَآ اَنْفَقْتُمْ وَلْيَسْـَٔلُوْا
مَآ اَنْفَقُوْا ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ
حَكِيْمٌ ۝١٠

اصل میں ایماں تو اُن کا بس خدا ہی جانتا ہے،
وہ نظر آئیں اگر ایمان والی، تو نہ پھر اُن کو کرو واپس کبھی کفار کی جانب،
حلال اُن کے لئے ہیں یہ، نہ وہ اِن کے لئے ہرگز،
جو خرچ اِن پر ہوا ہو کافروں کا اُن کو دو،
اور مہر دے کر زوجیت میں اِن کو لے لو تم نہیں اِس میں گنہ کوئی،
جو کافر عورتیں ہوں، اُن کو اپنے پاس مت رکھو،
جو اُن پر خرچ ہو، وہ مانگ لو اُن کافروں سے،
اور وہ بھی مانگ لیں تم سے اگر کچھ خرچ ہو ان کا،
خدا کا فیصلہ ہے یہ تمہارے درمیاں،
وہ جاننے والا ہے، دانا ہے (١٠)

وَاِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ اِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ
فَاٰتُوا الَّذِيْنَ ذَهَبَتْ اَزْوَاجُهُمْ مِّثْلَ مَآ اَنْفَقُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ
الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۝١١

تمہاری عورتیں گر کافروں کے پاس جا پہنچیں،
تو تم اُن سے لڑو، اور جو غنیمت پاؤ،
اُن کے شوہروں کو تم ادا کر دو جو خرچ ان پر انہوں نے تھا کیا،
اور تم ڈرو اللہ سے، جس پر کہ تم ایمان رکھتے ہو (١١)

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰٓى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ
بِاللّٰهِ شَيْـًٔا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا
يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ
وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ
اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝١٢

(اے پیغمبرؐ!) مسلماں عورتیں بیعت کو جب آئیں،
کریں وعدہ کہ آئندہ رہیں گی باز چوری، شرک، بدکاری سے،
اور اولاد کو وہ مار ڈالیں گی نہ اپنی،
اور نہ اپنے شوہروں پر وہ کوئی بہتان باندھیں گی،
نہ نافرماں کسی نیکی میں ہوں گی آپؐ کی ہرگز،
تو بیعت اُن کی لے لیجے، اور اُن کے واسطے اللہ سے بخشش طلب کیجے،
وہ بیشک بخشنے والا، معافی دینے والا ہے (١٢)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ
قَدْ يَئِسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ
الْقُبُوْرِ ۝١٣

مسلمانو! کبھی مغضوب لوگوں سے نہ اپنی دوستی رکھو،
کہ ناامید ہیں یہ آخرت سے،
جس طرح قبروں کے مردوں کے ہیں جی اٹھنے سے ناامید یہ کافر (١٣)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 706 of 2222

سُوْرَةُ الصَّفِّ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعٌ وَّاحِدٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝١

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝٢

كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝٣

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ۝٤

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِيْ وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ ۭ فَلَمَّا زَاغُوْٓا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝٥

وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ۭ فَلَمَّا جَاۗءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝٦

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَي اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعٰٓى اِلَى الْاِسْلَامِ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝٧

سورۂ صف ٦١

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

جو کچھ ہے آسمانوں اور زمیں میں، وہ بیاں پاکیزگی اللہ کی کرتا ہے،

وہ ہے غالب و دانا (۱)

مسلمانو! وہ کیوں کہتے ہو، جو کرتے نہیں ہو؟ (۲)

ناپسند اللہ کو ہے یہ، تم کہو وہ، جو نہیں کرتے (۳)

خدا ہے چاہتا بیشک انہیں،

جو راہ میں اُس کی لڑیں صف باندھ کر ایسے، کہ ہو سیسہ پلائی جیسے اک دیوار (۴)

اور جب قوم سے اپنی کہا موسیٰ نے، تم مجھ کو ستاتے کیوں ہو؟

حالانکہ یہ تم ہو جانتے، اللہ کا پیغامبر بھیجا ہوا ہوں میں تمہاری سمت،

لیکن جب رہے ٹیڑھے وہ،

ٹیڑھا کر دیا اللہ نے ان کے دلوں کو بھی،

نہیں دیتا ہدایت فاسقوں کی قوم کو اللہ (۵)

(اے پیغمبر! کریں اُس وقت کو بھی یاد)،

عیسیٰ ابنِ مریم نے کہا تھا جب یہ اپنی قوم سے،

اے قومِ اسرائیل! تم سب کی طرف میں ہوں رسول اللہ کی جانب سے،

جو میرے سامنے توریت ہے، تصدیق کرتا ہوں میں اس کی،

اور سناتا ہوں میں تم لوگوں کو خوشخبری،

کہ میرے بعد آئیں گے رسول اک نام نامی جن کا احمدؐ ہے،

دلیلیں لائے روشن جب وہ اُن کے پاس، تو کہنے لگے وہ سب،

صریحاً یہ ہے اک جادو (۶)

بھلا کون اُس سے بڑھ کر ہوگا ظالم؟ جو خدا پر جھوٹ کوئی افترا باندھے،

بلایا جائے حالانکہ اُسے اسلام کی جانب،

اور ایسے ظالموں کو وہ ہدایت ہی نہیں دیتا (۷)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 707 of 2222

يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝

بجھانا چاہتے ہیں یہ خدا کے نور کو پھونکوں سے،
حالانکہ خدا اس نور کو پھیلانے والا ہے، اگرچہ یہ برا مانیں (۸)

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝

وہی تو ہے کہ جس نے اپنے پیغمبرؐ کو بھیجا ہے ہدایت اور سچے دین کو دے کر،
کہ سب اَدیان پر اِس کو کرے غالب،
اگرچہ مشرکوں کو ہو بُرا محسوس (۹)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝

اے ایمان والو! میں تمہیں ایسی تجارت کیوں نہ بتلاؤں؟
بچائے جو عذاب سخت سے تم کو (۱۰)

تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

خدا اور اس کے پیغمبر پہ تم ایمان لاؤ،
اور خدا کی راہ میں تم مال سے اور جان سے (ڈٹ کر) لڑو!
گر جان لو، تو ہے تمہارے حق میں یہ بہتر (۱۱)

يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝

خدا سارے گناہوں کو تمہارے بخش دے گا،
اور تمہیں پہنچائے گا وہ جنتوں میں،
اور بہشت جاودانی کے نہایت پاک و پاکیزہ گھروں میں،
جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں،
بڑی یہ کامیابی ہے (۱۲)

وَاُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

تمہیں اک دوسری نعمت بھی دے گا، چاہتے ہو جس کو تم،
(اللہ) کی نصرت اور قریبی فتح،
(اے مرسلؐ) بشارت دیجئے ایمان والوں کو (۱۳)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيّٖنَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَكَفَرَتْ طَّآئِفَةٌ فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰى عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِيْنَ ۝

مسلمانو! خدا کے حامی و ناصر بنو!
جیسا کہ عیسیٰؑ ابن مریم نے کہا تھا اُن سے، جو اُن کے حواری تھے،
خدا کی راہ میں ہے کون میرا حامی و ناصر؟
تو یہ بولے حواری، ہم خدا کے حامی و ناصر ہیں،
اُن کی قوم میں سے کچھ ہوئے ایمان والے اور کچھ کافر،
اور ہم نے کی مدد جب مومنوں کی، تو رہے وہ دشمنوں پر غالب و فاتح (۱۴)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 708 of 2222

سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً وَّثِنْتَا عَشْرَةَ رُكُوْعًا

سورۂ جمعہ ٦٢

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝١

جو کچھ ہے آسمانوں اور زمین میں،
وہ بیاں پاکیزگی اللہ کی کرتا ہے،
حقیقی بادشاہ ہے، اور وہ ہے غالب و دانا (١)

هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۗ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝٢

وہی ہے، جس نے بھیجے ہیں (محمدؐ) اک رسول،
ام القریٰ مکے کے لوگوں میں، انہی میں سے،
سناتے ہیں جو پڑھ کر آیتیں اور پاک کرتے ہیں جو ان کو،
اور سکھاتے ہیں کتاب اور حکمت و دانش انہیں،
یہ لوگ پہلے تھے یقیناً گمرہی میں (٢)

وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝٣

اُن کی خاطر بھی (ہے بھیجا) جو نہیں اُن سے ملے اب تک،
مگر وہ ہیں انہی میں سے، ہے اللہ غالب و دانا (٣)

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝٤

یہ فضل اللہ کا ہے، وہ جس کو چاہے دے،
اور اللہ ہے نہایت فضل کا مالک (٤)

مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ۭ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝٥

عمل پیرا نہیں جو ہو سکے توریت پر حکم خدا کے باوجود،
اُن کی مثال ایسے ہے،
جیسے ہوں گدھے، جن پر کتابیں بوجھ کی صورت لدی ہوں،
قوم جو جھٹلائے آیاتِ الٰہی کو، مثال اُن کی بری ہے،
اور خدا دیتا نہیں ہرگز ہدایت ظالموں کو (٥)

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْٓا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَاۗءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝٦

اور یہودی ہیں جو، اُن سے آپؐ کہہ دیجے،
اگر دعوے میں سچے ہو کہ تم اللہ کے ہو دوست،
تو پھر موت کی خواہش کرو (٦)

وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗٓ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝٧

اور یہ نہ ہرگز موت کی خواہش کریں گے
اپنے بداعمال کے باعث،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 709 of 2222

قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِیْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ فَیُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

خدا تو ظالموں کو جانتا ہے خوب (۷)
کہہ دیجئے کہ جس سے بھاگتے پھرتے ہو تم،
وہ موت تو آ کر رہے گی،
پھر کئے جاؤ گے اُس کے سامنے حاضر، جو واقف ظاہر و باطن سے ہے،
پھر وہ بتائے گا تمہیں کرتے رہے ہو کیا؟ (۸)

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

مسلمانو! نمازِ جمعہ کی خاطر پکارا جائے جب تم کو،
تو دوڑو تم خدا کے ذکر کی جانب،
تجارت چھوڑ دو، یہ ہے تمہارے حق میں بہتر، تم اگر سمجھو (۹)

فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِیْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

جب اِس سے ہو چکو فارغ،
زمیں پر پھیل جاؤ اور خدا کا فضل ڈھونڈو!
اور بکثرت ذکر (اللہ) کا کرو،
تا کہ فلاحِ دین و دنیا تم کو حاصل ہو (۱۰)

وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا ِۨانْفَضُّوْۤا اِلَیْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآىِٕمًا ؕ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ؕ وَاللّٰهُ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ۝

(اور ان کا حال تو یہ ہے اے پیغمبرؐ!)
کہ جب کوئی تجارت یا تماشا دیکھتے ہیں،
آپؐ کو بھی چھوڑ کر اُس کی طرف دوڑے چلے جاتے ہیں یہ نادان،
ان سے آپؐ کہہ دیجئے،
خدا کے پاس جو ہے، وہ تجارت اور تماشے سے کہیں بہتر ہے،
وہ ہے بہترین رازق (۱۱)

سورۂ منافقون ۶۳

سُوْرَةُ الْمُنٰفِقُوْنَ مَدَنِیَّةٌ وَّهِیَ اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰیَةً وَّفِیْهَا رُكُوْعٌ وَّاحِدٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَاللّٰهُ یَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَكٰذِبُوْنَ ۝

(اے پیغمبرؐ!) منافق آپؐ کے جب پاس آتے ہیں، تو کہتے ہیں،
کہ ہم اقرار کرتے ہیں، یقیناً آپؐ ہیں (اللہ) کے پیغمبر،
اور (اللہ) کو بھی ہے معلوم یہ، بیشک ہیں اُس کے آپؐ پیغمبر،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 710 of 2222

اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِنَّهُمْ سَآءَ
مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

مگر اللہ شاہد ہے کہ جھوٹے ہیں منافق (۱)
ڈھال انہوں نے اپنی قسموں کو بنا رکھا ہے،
اور ان کے ذریعے روکتے ہیں یہ خدا کی راہ سے لوگوں کو،
بیشک جو یہ کرتے ہیں، نہایت ہے برا (۲)

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا
يَفْقَهُوْنَ ۝

ایمان لا کر ہو گئے یہ لوگ کافر، اور دلوں پر مہر ہے ان کے،
نہیں جس کو سمجھتے یہ (۳)

وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ ۭ وَاِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ
لِقَوْلِهِمْ ۭ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ۭ يَحْسَبُوْنَ كُلَّ
صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ۭ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ۭ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ اَنّٰى
يُؤْفَكُوْنَ ۝

انہیں جب آپ دیکھیں، جسم ان کے خوشنما معلوم ہوتے ہیں،
کریں جب گفتگو یہ لوگ، سنتے آپ رہ جائیں،
مگر یہ اصل میں ایسے ہیں، جیسے لکڑیاں سوکھی ہوئی، دیوار پر ٹھہری،
خلاف اپنے سمجھتے ہیں جو سخت آواز کو،
دراصل دشمن ہیں یہی، ان سے بچیں،
(اللہ) انہیں غارت کرے، کیسے پھرے جاتے ہیں یہ! (۴)

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا
رُءُوْسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ۝

ان سے کہا جاتا ہے جب، آؤ!
کہ بخشش کی رسول (اللہ) تمہارے واسطے مانگیں دعا،
یہ سر ہلا دیتے ہیں، اور منہ موڑ لیتے ہیں، تکبر سے (۵)

سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ۭ لَنْ يَّغْفِرَ
اللّٰهُ لَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝

برابر ان کے حق میں مغفرت کی ہے طلب کرنا یا نہ کرنا،
انہیں اللہ بخشے گا نہیں ہرگز، کہ نافرمان لوگوں کو ہدایت وہ نہیں دیتا (۶)

هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰي مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ۭ وَلِلّٰهِ خَزَاۗىِٕنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝

یہی وہ ہیں، جو کہتے ہیں، کرو مت خرچ کچھ بھی ان پہ،
جو ساتھی نبیؐ کے ہیں، وہ خود ہی چھوڑ جائیں گے انہیں،
حالانکہ جتنے ہیں خزانے آسمانوں اور زمیں کے، سب خدا کی ملکیت ہیں،
یہ منافق ہیں مگر بے عقل (۷)

يَقُوْلُوْنَ لَىِٕنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا
الْاَذَلَّ ۭ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ
الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

یہ کہتے ہیں، گر ہم لوٹ کر پہنچے مدینے اب،
تو عزت والے، ذلت والے لوگوں کو نکالیں گے وہاں سے،
اصل میں عزت تو اللہ اور رسولؐ اور صاحب ایمان لوگوں کے لئے ہے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 711 of 2222

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝٩

یہ منافق جانتے ہیں کب؟ (۸)
مسلمانو! کہیں ذکرِ الٰہی سے تمہیں غافل نہ کردیں،
یہ تمہارے مال اور اولاد،
جو ایسا کریں، وہ ہیں زیاں کار (۹)

وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَاۤ اَخَّرْتَنِيْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝١٠

اور جو کچھ ہم نے دے رکھا ہے تم کو، خرچ اُس میں سے کرو راہِ خدا میں،
اس سے پہلے موت آ جائے کسی کو تم میں سے،
اور یوں لگے کہنے وہ پھر، اے رب! نہ کیوں مہلت مجھے دی؟
تا کہ میں خیرات کرتا اور ہو جاتا میں نیک اطوار لوگوں میں (۱۰)

وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ۚ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝١١

کسی کی موت آ جاتی ہے جب، اللہ پھر مہلت نہیں دیتا،
وہ سب کچھ جانتا ہے، تم جو کرتے ہو (۱۱)

سورۂ تغابن ٦٤

سُوْرَةُ التَّغَابُنِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانِ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّاِحْدٰى عَشْرَةَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝١

جو شے بھی آسمانوں اور زمین میں ہے،
بیاں کرتی ہے وہ تسبیح اللہ کی،
اُسی کی بادشاہی ہے،
اُسی کے واسطے حمد و ثناء ہے سب،
وہ ہے ہر چیز پر قادر (۱)

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ ۚ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝٢

وہی تو ہے تمہیں پیدا کیا ہے جس نے،
تم میں کچھ ہیں کافر اور کچھ ایمان والے ہیں،
جو تم کرتے ہو، اللہ دیکھتا ہے اُس کو (۲)

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝٣

اُس نے آسمانوں اور زمین کو خلق فرمایا ہے برحق،
اور تمہاری صورتیں اُس نے بنائی ہیں بہت اچھی،
اُسی کی سمت آخر لوٹ جانا ہے تمہیں (لوگو!) (۳)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 712 of 2222

يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝

زمیں اور آسمانوں کی ہر اک شے کا اُسے ہے علم،
وہ سب جانتا ہے، تم چھپاؤ یا کرو ظاہر،
کہ وہ تو دل کی باتوں سے بھی واقف ہے (۴)

اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ۡ فَذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

نہیں پہنچی بھلا تم تک خبر اُن کی؟ جو تم سے پہلے کافر تھے،
انہوں نے چکھ لیا سارا وبال اعمال کا اپنے،
اُنہی کے واسطے ہے اک عذاب سخت (۵)

ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالُوْٓا اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا ۡ فَكَفَرُوْا وَتَوَلَّوْا وَّاسْتَغْنَى اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝

اُن کے پاس جب آئے رسول، اللہ کی روشن دلیلیں لے کے،
وہ کہنے لگے، کیا رہ دکھائے گا بشر کوئی ہمیں؟
منکر ہوئے وہ اور منہ پھیرا، تو اللہ نے بھی اُن سے بے نیازی کی،
ہے اللہ بے نیاز اور لائقِ حمد و ثنا (۶)

زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا ۭ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ۭ وَذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝

کافر سمجھتے ہیں، دوبارہ وہ نہ ہرگز ہوں گے زندہ،
(اے پیمبرؐ!) آپؐ کہہ دیجے انہیں، ہاں، کیوں نہیں؟
رب کی قسم، تم سب دوبارہ ہو گے زندہ (ایک دن)،
معلوم ہو جائے گا تم کو، جو کئے اعمال تم نے،
اور اللہ کے لئے یہ سب ہے آساں (۷)

فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِيْٓ اَنْزَلْنَا ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝

تم خدا پر، اُس کے پیغمبرؐ پہ اور اُس نور پر ایمان لے آؤ، جسے نازل کیا ہے ہم نے،
اللہ ہے تمہارے ہر عمل سے باخبر لوگو! (۸)

يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ۭ ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ۭ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝

وہی دن ہے شکست و فتح کا، جس دن کرے گا سب کو وہ یکجا،
جو شخص ایمان لایا اور عمل صالح کئے جس نے،
برائی دور کر دے گا خدا اُس سے،
اُسے داخل کرے گا جنتوں میں، جن کے نیچے نہریں جاری ہیں،
ہمیشہ جن میں رہنا ہے اُسے،
سب سے بڑی یہ کامیابی ہے (۹)

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ

مگر منکر ہوئے جو، آیتیں جھٹلائیں جن لوگوں نے، وہ اہلِ جہنم ہیں،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 713 of 2222

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝

رہیں گے وہ ہمیشہ کے لئے اُس میں،
ٹھکانا ہے جو سب سے بدتریں (۱۰)

مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝

کوئی مصیبت آ نہیں سکتی بغیر اُس کی اجازت کے،
جو شخص اللہ پر ایمان لے آئے، تو اُس کے دل کو دیتا ہے ہدایت وہ،
ہے وہ ہر چیز سے واقف (۱۱)

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝

اطاعت تم کرو اللہ اور اُس کے پیمبرؐ کی،
اگر منہ موڑتے ہو تم، تو مرسلؐ کے تم ذمے ہے ہمارے،
کھول کر پیغام پہنچانا فقط (۱۲)

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝

اللہ تو وہ ہے، نہیں جس کے سوا معبود کوئی،
مومنوں کو بس توکل اُس پہ رکھنا چاہئے (۱۳)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

اے مومنو! ازواج اور اولاد میں سے بعض دشمن ہیں تمہارے،
تم رہو ہشیار اُن سے، اور اگر تم درگزر اُن سے کرو اور بخش دو اُن کو،
تو اللہ بخشنے والا نہایت مہرباں ہے (۱۴)

اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ؕ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝

ہیں سراسر آزمائش یہ تمہارے مال اور اولاد،
اور اجر گراں اللہ ہی کے پاس ہے (۱۵)

فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ؕ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

تم جس قدر ممکن ہو اللہ سے ڈرو!
سنتے رہو اور مانتے جاؤ!
خدا کی راہ میں خیرات بہتر ہے،
رہا محفوظ اپنے نفس کے لالچ سے جو، وہ کامراں ٹھہرا (۱۶)

اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝

اگر تم قرض دو اللہ کو، قرضِ حسن، اُس کو بڑھا دے گا وہ،
اور سارے گنہ بھی بخش دے گا،
وہ نہایت قدرداں اور حلم والا ہے (۱۷)

عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

چھپی ظاہر سبھی باتوں کو وہ ہے جاننے والا،
وہی ہے غالب و دانا (۱۸)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 714 of 2222

سُوْرَةُ الطَّلَاقِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ اثْنَتَا عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ طلاق ٦٥

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ۚ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ۝١

اے پیغمبرؐ! (کہیں ان سے) کہ اپنی بیویوں کو دینا چاہو گر طلاق،
اُن کی جو عدت ہے اُسی میں دو، رکھو عدت کا تم سارا حساب،
اللہ سے ڈرتے رہو، جو ہے تمہارا رب،
نہ تم اُن کو نکالو گھر سے ہرگز اور نہ وہ نکلیں،
سوا اس کے کہ ظاہر اُن سے ہو جائے برائی صاف،
اللہؐ کی حدیں ہیں یہ مقرر کی ہوئی،
اور جو گزر جائے حدوں سے، اُس نے گویا ظلم ڈھایا خود پہ،
اور تم کو نہیں معلوم یہ، شاید خدا صورت نئی پیدا کوئی کر دے (۱)

فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّاَشْهِدُوْا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَاَقِيْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ۚ ذٰلِكُمْ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۝٢

سو جب یہ عورتیں عدت کو پورا کر چکیں،
تو یا اُنہیں رکھو تم اپنے پاس، یا شائستگی سے چھوڑ دو اُن کو،
دو عادل شخص اپنوں میں سے تم لے لو گواہ،
اور صرف اللہؐ کی رضا کے واسطے قائم گواہی کو رکھو،
یہ ہے نصیحت اُس کی خاطر جو خدا اور روزِ آخر پر رکھے ایمان،
اللہؐ سے ڈرے،
اللہ بھی اُس کو نجاتِ اُخروی دے گا (۲)

وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۚ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ۚ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ۚ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۝٣

وہ اُس کو اُس جگہ سے رزق دے گا، جس کا اُس کو ہو نہیں سکتا گماں،
اور جو توکل اُس پہ رکھے گا، اُسے ہو گا وہ کافی،
اور خدا کام اپنا، پورا کر کے رہتا ہے،
اور اس نے ایک اندازہ مقرر کر کے رکھا ہے ہر اک شے کا (۳)

وَالّٰٓـِٔيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآئِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ ۙ وَّالّٰٓـِٔيْ لَمْ يَحِضْنَ ۚ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ

تمہاری عورتیں جو حیض سے ہیں نا اُمید، اُن کی ہے عدت تین ماہ،
اور اُن کی بھی، جن کو ابھی تک حیض آیا ہی نہیں،
اور حاملہ جو ہو، تو اُس کی بچہ جننے تک ہے عدت،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 715 of 2222

لَهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا ۝٤

جوڈرے اللہ سے، اُس کے کام میں پیدا وہ آسانی کرے گا (۴)

ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗۤ اِلَيْكُمْ ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗۤ اَجْرًا ۝٥

یہ خدا کا حکم ہے، اُس نے اتارا ہے جو تم پر،
اور ڈرے اللہ سے جو، اُس کے گناہوں کو مٹا دے گا وہ،
اُس کے اجر کو بھی وہ بڑھا دے گا (۵)

اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ ؕ وَاِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۚ وَاْتَمِرُوْا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوْفٍ ۚ وَاِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهٗۤ اُخْرٰى ۝٦

جنھیں دی ہے طلاق، اُن عورتوں کو بھی وہاں رکھو،
جہاں رہتے ہو تم،
اور ان کو مت تکلیف پہنچاؤ،
اگر ہوں حاملہ، تو بچہ جننے تک اُنہیں دو خرچ،
اور گر دودھ بچے کو پلائیں وہ، تو اُجرت دو مناسب اُن کو،
باہم طے یہ کر لو وہ یا کوئی اور عورت دودھ بچے کو پلائے گی (۶)

لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّاۤ اٰتٰىهُ اللّٰهُ ؕ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَاۤ اٰتٰىهَا ؕ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا ۝٧

کھلا ہے رزق جس کا، چاہئے اس کو کھلے دل سے کرے وہ خرچ،
اور جو تنگ ہے، وہ حیثیت کو سامنے رکھے،
کسی کو اُس کی طاقت سے کبھی بڑھ کر خدا تکلیف دیتا ہی نہیں،
تنگی کے بعد اللہ آسانی بھی دے گا (۷)

وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّعَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ۝٨

اور بہت سی بستیوں کے رہنے والوں نے خدا کے حکم سے کی سرکشی،
پیغمبروں سے کی جو سرتابی، تو ہم نے بھی لیا اُن کا حساب،
اور اُن پہ بھیجا اک عذاب سخت (۸)

فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا ۝٩

اُنہوں نے چکھ لیا اپنے کئے کا یوں مزا،
آخر خسارے میں رہے وہ سب (۹)

اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰۤاُولِى الْاَلْبَابِ ۚ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ۝١٠

عذاب سخت اُن کے واسطے تیار کر رکھا ہے اللہ نے،
ڈرو اللہ سے اے عقل مند ایمان والو!
اک نصیحت ہے تمہاری سمت اللہ نے اتاری (۱۰)

رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَمَنْ

اور بھیجے ہیں رسول ایسے، سناتے ہیں جو آیات الٰہی،
تا کہ جو ایمان لائیں اور عمل صالح کریں،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 716 of 2222

يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا ۝

اُن کو اندھیروں سے وہ لے آئیں اُجالے کی طرف،
اور جو خدا پر لائے ایماں اور عمل صالح کرے،
اُس کو ہمیشہ کے لئے اللہ، اُن باغوں میں رکھے گا،
کہ جن کے نیچے نہریں موجزن ہیں،
بہتریں روزی ہے اُس کے واسطے اللہ کی جانب سے (۱۱)

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ۭ يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ۝

وہی اللہ ہے، ساتوں آسماں پیدا کئے جس نے، اور ایسی ہی زمینیں بھی،
اُسی کا حکم اُن کے درمیاں ہوتا ہے نازل،
تا کہ تم یہ جان لو، ہر چیز پر قادر خدا ہے،
اور خدا کا علم ہے ہر چیز پر حاوی (۱۲)

سورۂ تحریم ٦٦

سُوْرَةُ التَّحْرِيْمِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ اثْنَتَا عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

اے پیغمبرؐ! کیا جس کو حلال اللہ نے،
کیوں آپؐ اُس کو کرتے ہیں حرام؟
اس واسطے (شاید) کہ اپنی بیویوں کی چاہتے ہیں آپ خوشنودی،
اور اللہ بخشنے والا، نہایت رحم والا ہے (۱)

قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ ۚ وَاللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝

خدا نے اُن کا کفارہ مقرر کر دیا ہے، تم جو کھا لیتے ہو قسمیں،
اور تمہارا کارساز اللہ ہے، جو ہے جاننے والا بھی، دانا بھی (۲)

وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا ۚ فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ ۚ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا ۭ قَالَ نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝

نبیؐ نے اپنی اک بیوی سے کی اک بات پوشیدہ،
تو اُس نے دوسری بیوی کو بتلا دی،
مگر اللہ نے اپنے نبیؐ کو راز سے آگاہ فرمایا،
تو اُس بیوی کو بتلائی انہوں نے بات کچھ اور کچھ نہ بتلائی،
سنی جب بات، تو کہنے لگی، کس نے خبر دی آپؐ کو اِس کی؟
تو وہ کہنے لگے، اللہ نے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 717 of 2222

اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۚ وَاِنْ تَظٰهَرَا
عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ
وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ ۝

جو جاننے والا ہے سب، ہر چیز کی اُس کو خبر ہے (۳)
(اے نبیؐ کی بیویو!) دونوں خدا کے سامنے توبہ کرو،
بیشک تمہارے دل ہیں ٹیڑھے،
اور اگر تم دونوں ہو جاؤ خلاف اُن کے،
(تو یہ بھی جان لو) ہے کارساز اللہ اُن کا،
اور جبریلؑ، اور نیک اطوار مومن، اور فرشتے ہیں مددگار اُن کے (۴)

عَسٰى رَبُّهٗٓ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗٓ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ
مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ ثَيِّبٰتٍ
وَّاَبْكَارًا ۝

گر تم کو نبیؐ دے دیں طلاق،
اللہ بدلے میں عطا کر دے گا اُن کو، تم سے بہتر بیویاں ایسی،
کہ جو ہوں گی مسلماں، اہلِ ایماں، تابع فرماں،
عبادت کیش، تائب اور روزہ دار بیاہی اور کنواری (۵)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا
النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ
اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۝

مومنو! خود بھی بچو تم اور بچاؤ اپنے گھر والوں کو بھی اُس آگ سے،
انسان اور پتھر ہیں سب جس آگ کا ایندھن،
مقرر جس پہ ہیں ایسے فرشتے سخت اور مضبوط،
جو اللہ کا فرماں بجالاتے ہیں فوراً (۶)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ ۭ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ
تَعْمَلُوْنَ ۝

اور کافر سامنے آئیں گے جب دوزخ کے، روزِ حشر (ان سے یہ کہا جائیگا)،
مت لو عذر سے اب کام،
یہ تو ہے فقط اعمال کا بدلہ (۷)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ۭ عَسٰى رَبُّكُمْ
اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ ۙ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ
يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا
وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

کر و تم صاف دل سے مومنو! توبہ،
یہ ممکن ہے تمہارا رب، مٹا ڈالے گناہوں کو تمہارے،
اور تمہیں داخل کرے اُن جنتوں میں، جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں،
خدا رسوا نہیں اُس دن کرے گا اپنے پیغمبرؐ کو اور ایمان والوں کو،
اور اُن کا نورِ ایماں سامنے اور دائیں جانب، روشنی کرتا ہوا ہوگا،
کہیں گے وہ، ہمارے رب!
ہمارا نور کامل کر ہمارے واسطے، اور بخش دے ہم کو،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 718 of 2222

یقیناتو ہے ہر اک چیز پر قادر (۸)

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ۭ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝

اے پیغمبرؐ! جو کافر اور منافق ہیں، جہاد ان سے کریں آپؐ،
ان پہ سختی بھی کریں،
ان کا ٹھکانا ہے جہنم، جو ٹھکانا ہے بُرا سب سے (۹)

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ ۭ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا وَّقِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ۝

بیاں کی ہیں مثالیں کافروں کے واسطے اللہ نے ازواجِ نوحؑ ولوطؑ کی،
گرچہ ہمارے نیک بندوں کے تھیں گھر میں وہ،
انہوں نے کی خیانت جب،
تو دونوں نیک بندے بھی بچا پائے نہ ان کو پھر عذابِ نار سے،
اور حکم تھا ان کو، کہ دوزخ میں رہو تم (۱۰)

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝

اور بیاں کی ہے مثال اللہ نے ایمان والوں کیلئے فرعون کی بیوی کی،
جب اس نے دعا کی، اے مرے رب! مجھ کو جنت میں جگہ دے،
اور مجھے فرعون اور اُس کے برے اعمال سے بھی تو بچا،
مجھ کو بچا لے ظالموں سے (۱۱)

وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ۝

اور بیاں کی ہے مثال (اللہ نے) ایسے ہی، مریمؑ بنتِ عمراں کی،
کہ جس نے کی حفاظت اپنی عصمت کی،
پھر اپنی روح پھونکی ہم نے اُس میں،
اس نے کی تصدیق، اپنے رب کی باتوں اور کتابوں کی،
وہ تھی اللہ کی دل سے اطاعت کرنے والوں میں (۱۲)

پارہ ۲۹

سورۂ مُلک ٦٧

سُوْرَةُ الْمُلْكِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ۡ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُۨ ۝

وہ بابرکت ہے ہستی، جس کے ہاتھوں میں ہے ساری بادشاہی،
وہ ہے ہر اک چیز پر قادر (۱)

الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۭ

اُسی نے زندگی اور موت کو طے کر دیا،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 719 of 2222

وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ۝٢

تا کہ تمہیں وہ آزمائے، کون ہے حُسنِ عمل کا تم میں حامل؟
وہ ہے غالب بخشنے والا (۲)

الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ؕ مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ
الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ؕ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ۝٣

بنائے جس نے ساتوں آسماں اوپر تلے،
رحمٰن کی کاریگری میں تو نہ دیکھے گا کوئی بھی نقص ہرگز دیکھنے والے!
ذرا پھر دیکھ! کیا کوئی شگاف آیا نظر تجھ کو؟ (۳)

ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا
وَّهُوَ حَسِيْرٌ ۝٤

دوبارہ دیکھ پھر اے دیکھنے والے!
نظر تیری ہی تھک کر لوٹ آئے گی (۴)

وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا
لِّلشَّيٰطِيْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ ۝٥

(ستاروں کے) چراغوں سے کیا ہے آسماں آراستہ
اور ان کو شیطانوں کے ہم نے مارنے کا اک ذریعہ ہے بنایا،
اور اُن کے واسطے ہے اک عذابِ سخت (۵)

وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝٦

اور جو اپنے رب سے کفر کرتے ہیں، جہنم کا عذاب اُن کے لئے ہے،
جو بُرا سب سے ٹھکانا ہے (۶)

اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَّهِيَ تَفُوْرُ ۝٧

جو اُس میں ڈالے جائیں گے، سنائی دے گی اُن کو چیخ اُس کی،
اور جو ہو گی جوش کے عالم میں (۷)

تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ؕ كُلَّمَآ اُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ
خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَذِيْرٌ ۝٨

جیسے پھٹ پڑے گی،
اور گروہ اُس میں کوئی کفار کا جائے گا جب،
تو اُس کے داروغے یہ پوچھیں گے،
نہیں آیا تھا کیا تم میں ڈرانے والا کوئی؟ (۸)

قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَآءَنَا نَذِيْرٌ ۙ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ
اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۚ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ ۝٩

وہ کہیں گے، ہاں، ہمارے پاس آیا تھا،
مگر جھٹلا دیا ہم نے اسے،
اور یہ کہا، اللہ نے کچھ بھی نہیں نازل کیا،
تم ہو بڑی گمراہیوں میں (۹)

وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝١٠

اور کہیں گے ہم اگر سنتے یا رکھتے عقل ہی کچھ،
تو نہ یوں دوزخ میں پھر ہوتے (۱۰)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 720 of 2222

فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ۚ فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ﴿١١﴾

کریں گے جرم کا اقبال وہ،
لیکن رہیں گے دُور رحمت سے (۱۱)

اِنَّ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ﴿١٢﴾

جو بن دیکھے ہی اپنے رب سے ڈرتے ہیں،
اُنہی کے واسطے بخشش ہے اور اجرِ عظیم (۱۲)

وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿١٣﴾

اور تم چھپاؤ یا کرو ظاہر تم اپنی بات،
وہ سینوں کے اندر بھی سبھی کچھ جان لیتا ہے (۱۳)

اَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ۭ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ﴿١٤﴾

بھلا کیسے نہ وہ جانے؟ کیا ہے جس نے سب پیدا،
چھپی باتوں کو وہ ہے جانتا اور باخبر بھی ہے (۱۴)

هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِيْ مَنَاكِبِهَا وَكُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ ۭ وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ ﴿١٥﴾

وہی تو ذات ہے،
جس نے زمیں کو نرم کر ڈالا کہ تم اُس کے چلو رستوں میں،
اُس کا رزق کھاؤ،
اور اُسی کی سمت جی کر اٹھ کھڑا ہونا ہے پھر تم کو (۱۵)

ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَاۗءِ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا هِيَ تَمُوْرُ ﴿١٦﴾

نہیں ڈرتے ہو کیا تم؟
آسماں والا دھنسا دے گر زمیں میں تم کو
اور اک زلزلہ آ جائے (۱۶)

اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَاۗءِ اَنْ يُّرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ۭ فَسَتَعْلَمُوْنَ كَيْفَ نَذِيْرِ ﴿١٧﴾

کیا ڈرتے نہیں تم؟ آسماں والا جو تم پر سنگ برسا دے،
تمہیں معلوم پھر ہوگا مری تنبیہ تھی کیسی! (۱۷)

وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿١٨﴾

اور اُن لوگوں نے بھی تکذیب کی، جو ان سے پہلے تھے،
تو دیکھو! کیا عذاب سخت تھا میرا! (۱۸)

اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صٰۗفّٰتٍ وَّيَقْبِضْنَ ۚ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ۭ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍۢ بَصِيْرٌ ﴿١٩﴾

نہیں دیکھا انہوں نے اپنے اوپر کیا پرندوں کو؟
کبھی جو کھولتے ہیں پر، کبھی سمٹا کے رکھتے ہیں،
انہیں رحمٰن ہی تھامے ہوئے ہے،
وہ ہر اک شے دیکھتا ہے (۱۹)

اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ

اور سوا اللہ کے، ہے کون سا لشکر تمہاری جو کرے امداد؟

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 721 of 2222

الرَّحْمٰنِ ۚ اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِيْ غُرُوْرٍ ﴿٢٠﴾

کافر تو ہیں دھوکے میں (۲۰)

اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ يَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ۚ بَلْ لَّجُّوْا فِيْ عُتُوٍّ وَّنُفُوْرٍ ﴿٢١﴾

اگر اللہ روزی روک لے،
بتلاؤ پھر ہے کون جو روزی تمہیں دے گا؟
مگر یہ سرکشی میں اور نفرت میں پھنسے ہیں (۲۱)

اَفَمَنْ يَّمْشِيْ مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖۤ اَهْدٰۤى اَمَّنْ يَّمْشِيْ سَوِيًّا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٢٢﴾

اور بھلا وہ ہے ہدایت پر، چلے جو منہ کے بل اوندھا؟
یا ایسا آدمی جو چل رہا ہے سیدھے رستے پر؟ (۲۲)

قُلْ هُوَ الَّذِيْۤ اَنْشَاَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿٢٣﴾

(اے پیغمبرؐ!) یہ کہہ دیجے، وہی اللہ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا،
اور خلق فرمائے تمہارے کان، آنکھیں، دل،
مگر تم شکر اُس کا کم ہی کرتے ہو ادا (۲۳)

قُلْ هُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿٢٤﴾

کہہ دیجئے، اللہ ہی وہ ذات ہے، جس نے زمین پر تم کو پھیلایا،
اُسی کی سمت ہی اک دن اکٹھے تم کئے جاؤ گے (۲۴)

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٢٥﴾

(کافر) پوچھتے ہیں،
تم اگر سچے ہو، پورا کب تلک ہوگا وہ وعدہ؟ (۲۵)

قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۡ وَاِنَّمَاۤ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٢٦﴾

آپؐ کہہ دیجے، کہ اس کا علم تو اللہ ہی کو ہے،
مرے ذمے تو بس ہے صاف صاف آگاہ کر دینا (۲۶)

فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِيْٓـَٔتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقِيْلَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ﴿٢٧﴾

جب اس وعدے کو دیکھیں گے قریب اپنے،
تو چہرے کافروں کے پھر بگڑ جائیں گے،
اور یہ کہہ دیا جائے گا ان سے،
تم طلب کرتے تھے جس کو یہ وہی ہے (۲۷)

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِيَ اَوْ رَحِمَنَا ۙ فَمَنْ يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٢٨﴾

آپ کہہ دیجے، بھلا مجھ کو یا میرے ساتھیوں کو، گر ہلاک (اللہ) کرے،
یا رحم فرمائے وہ ہم پر (جو بھی ہو)،
لیکن ہے ہستی کون سی ایسی،
بچائے کافروں کو جو عذاب سخت سے؟ (۲۸)

قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ

کہہ دیجئے، رحمٰن ہے وہ،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 722 of 2222

مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢٩﴾

ہم اُسی پر لائے ہیں ایماں، اُسی پر ہی ہمارا ہے بھروسا،
اور تمہیں معلوم ہو جائے گا جلدی ہی، کُھلی گمراہیوں میں مبتلا ہے کون؟ (۲۹)

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ﴿٣٠﴾

کہہ دیجے، جو تم پیتے ہو پانی گر اُتر جائے زمیں میں،
کون ہے پھر، جو تمہارے واسطے پانی کا اک چشمہ بہا لائے؟ (۳۰)

سورۂ قلم ٦٨

سُوْرَةُ الْقَلَمِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اثْنَتَانِ وَخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّاثْنَتَا عَشْرَةَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ﴿١﴾

ن۔
قسم ہم کو قلم کی، اور جو اہلِ قلم لکھتے ہیں، اُس کی (۱)

مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ﴿٢﴾

(اے محمدؐ!) آپؐ دیوانے نہیں فضلِ خدا سے (۲)

وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ﴿٣﴾

آپؐ کی خاطر مسلسل اَجر ہے (۳)

وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ﴿٤﴾

اور آپؐ ہی ہیں صاحبِ خُلقِ عظیم (۴)

فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُوْنَ ﴿٥﴾

اور دیکھ لیں گے آپؐ،

بِاَيِّكُمُ الْمَفْتُوْنُ ﴿٦﴾

یہ بھی دیکھ لیں گے کون دیوانہ ہے؟ (۵-۶)

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿٧﴾

بیشک جانتا ہے آپؐ کا رب،
کون ہے بھٹکا ہوا اور کون سیدھی راہ پر ہے؟ (۷)

فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٨﴾

آپؐ اِن جھٹلانے والوں کا کہا مت مانئے (۸)

وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ ﴿٩﴾

یہ چاہتے ہیں،
آپؐ اِن سے نرم ہوں تو یہ بھی ہوں کچھ نرم (۹)

وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ ﴿١٠﴾

ایسے شخص کا ہرگز نہ کہنا مانئے، کھاتا ہے جو قسمیں مسلسل،

هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ بِنَمِيْمٍ ﴿١١﴾

اور چغل خور و ذلیل و عیب جُو ہے (۱۰-۱۱)

مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ﴿١٢﴾

روکتا ہے وہ ہر اک نیکی سے،
اور حد سے تجاوز کرنے والا اور گناہوں سے ہے پُر (۱۲)

عُتُلٍّۭ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ ﴿١٣﴾

وہ سخت خو ہے اور پھر بد اصل بھی ہے وہ (۱۳)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 723 of 2222

اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِيْنَ ﴿١٤﴾

کہ مال، اولاد رکھتا ہے بہت (۱۴)

اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٥﴾

اور جب سنائی اُس کو جاتی ہیں ہماری آیتیں،
کہتا ہے، یہ اگلوں کے قصے ہیں (۱۵)

سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ ﴿١٦﴾

ہم اُس کی ناک داغیں گے (۱۶)

اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَاۤ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ ۚ اِذْ اَقْسَمُوْا
لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ ﴿١٧﴾

ہے اِن لوگوں کو ہم نے آزمایا،
جس طرح تھا آزمایا باغ والوں کو،
کہ کھائی تھی انہوں نے یہ قسم،
ہم صبح ہوتے باغ کے سب پھل اُتاریں گے (۱۷)

وَلَا يَسْتَثْنُوْنَ ﴿١٨﴾

کہا ہرگز نہ اِن شاء اللہ اُن لوگوں نے جب،

فَطَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ مِّنْ رَّبِّكَ وَهُمْ نَآئِمُوْنَ ﴿١٩﴾

تو آپؐ کے رب کی طرف سے اُن کو اک آفت نے پھر گھیرا،
وہ جب سوئے ہوئے تھے (۱۸۔۱۹)

فَاَصْبَحَتْ كَالصَّرِيْمِ ﴿٢٠﴾

اور سارا باغ ایسے ہو گیا، جیسے کٹی کھیتی (۲۰)

فَتَنَادَوْا مُصْبِحِيْنَ ﴿٢١﴾

ہوئی جب صبح، اِک دوجے کو آوازیں انہوں نے دیں،

اَنِ اغْدُوْا عَلٰى حَرْثِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰرِمِيْنَ ﴿٢٢﴾

چلو سب باغ کو جلدی کہ جا کر پھل اتاریں ہم (۲۱۔۲۲)

فَانْطَلَقُوْا وَهُمْ يَتَخَافَتُوْنَ ﴿٢٣﴾

چلے باتیں وہ کرتے چپکے چپکے،

اَنْ لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ مِّسْكِيْنٌ ﴿٢٤﴾

آج کے دن کوئی مسکیں اور فقیر آنے نہ پائے (۲۳۔۲۴)

وَّغَدَوْا عَلٰى حَرْدٍ قٰدِرِيْنَ ﴿٢٥﴾

اور بندوبست سارا کر کے جا پہنچے سویرے ہی (۲۵)

فَلَمَّا رَاَوْهَا قَالُوْۤا اِنَّا لَضَآلُّوْنَ ﴿٢٦﴾

مگر جب باغ کو دیکھا، تو یہ کہنے لگے، ہم راہ شاید بھول آئے ہیں (۲۶)

بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿٢٧﴾

نہیں، بلکہ مقدر اپنا پھوٹا ہے (۲۷)

قَالَ اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُوْنَ ﴿٢٨﴾

جو اُن میں تھا ذرا بہتر،
کہا اُس نے، کہ میں کہتا نہ تھا تم سے؟
کرو پاکیزگی اُس کی بیاں (جو سب کا مالک ہے) (۲۸)

قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَاۤ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿٢٩﴾

تو سب کہنے لگے،
بیشک ہمارا پاک ہے رب، ہم ہی ظالم تھے (۲۹)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 724 of 2222

فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَلَاوَمُوْنَ ﴿۳۰﴾

پھر اک دوجے کو کرتے تھے ملامت اور کہتے تھے،

قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا طٰغِيْنَ ﴿۳۱﴾

کہ صد افسوس! ہم سرکش تھے کتنے! (۳۰۔۳۱)

عَسٰى رَبُّنَآ اَنْ يُّبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَآ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا رٰغِبُوْنَ ﴿۳۲﴾

کیا تعجب؟ دے ہمارا رب ہمیں بہتر صلہ،
اور آس اپنے رب سے ہی رکھتے ہیں ہم (۳۲)

كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ۭ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۳﴾

یوں ہی عذاب آتا ہے،
اور اس سے کہیں بڑھ کر عذاب آخرت ہے،
کاش یہ ان کو خبر ہوتی! (۳۳)

اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۳۴﴾

جو ہیں پرہیزگار،
اُن کے لئے رب کی طرف سے جنتیں ہیں نعمتوں سے پر (۳۴)

اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ ﴿۳۵﴾

بھلا ہم تابع فرمان لوگوں کو برابر مجرموں کے
کیسے کر دیں گے؟ (۳۵)

مَا لَكُمْ ۠ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۶﴾

(نہیں ہرگز نہیں) تم کو ہوا ہے کیا؟ یہ کیسے فیصلے کرتے ہو تم؟ (۳۶)

اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِيْهِ تَدْرُسُوْنَ ﴿۳۷﴾

کیا ہے کتاب ایسی تمہارے پاس،
جس میں تم یہ پڑھتے ہو؟ (۳۷)

اِنَّ لَكُمْ فِيْهِ لَمَا تَخَيَّرُوْنَ ﴿۳۸﴾

کہ پاؤ گے وہ سب کچھ، جو بھی تم چاہو (۳۸)

اَمْ لَكُمْ اَيْمَانٌ عَلَيْنَا بَالِغَةٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۙ اِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۹﴾

یا پھر کچھ عہد و پیماں ہیں ہمارے ساتھ جو تم نے کئے،
اور وہ رہیں گے حشر تک باقی،
کہ جس شے کا کرو گے حکم تم، ہوگی تمہارے واسطے حاضر (۳۹)

سَلْهُمْ اَيُّهُمْ بِذٰلِكَ زَعِيْمٌ ﴿۴۰﴾

ذرا ان سے یہ پوچھیں (اے پیمبرؐ!)،
کون ذمہ دار ہے اس کا؟ (۴۰)

اَمْ لَهُمْ شُرَكَاۗءُ ۚ فَلْيَاْتُوْا بِشُرَكَاۗىِٕهِمْ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ﴿۴۱﴾

کوئی بھی ہوں شریک ان کے،
تو وہ ان سب کو لے آئیں اگر سچے ہوں (۴۱)

يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿۴۲﴾

پنڈلی کھول دی جائے گی جس دن، (یعنی وقتِ سخت آئے گا)،
اور اُن کو جب بلایا جائے گا سجدے کی خاطر،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 725 of 2222

خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۭ وَقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ سٰلِمُوْنَ ۝۴۳

تو نہ سجدہ کر سکیں گے وہ (۴۲)
نگاہیں شرم سے اُن کی جھکی ہوں گی،
اور اُن پر چھائی ہوگی ذلت ورسوائی،
(دنیا میں) بلایا جب اُنہیں جاتا تھا سجدے کے لئے،
یہ تھے بھلے چنگے (مگر انکار کرتے تھے) (۴۳)

فَذَرْنِيْ وَمَنْ يُّكَذِّبُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ۭ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۴۴

(اے پیغمبرؐ!) جو ہیں جھٹلانے والے، ان کو ہم پر چھوڑ دیں،
آہستہ آہستہ انہیں پکڑیں گے ہم ایسے
کہ ان کو بھی نہ ہو معلوم (۴۴)

وَاُمْلِيْ لَهُمْ ۭ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ۝۴۵

انہیں ہم ڈھیل دیں گے، اور ہماری کس قدر مضبوط ہے تدبیر! (۴۵)

اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ۝۴۶

اُجرت چاہتے ہیں آپؐ کیا ان سے کوئی؟
یہ دب رہے ہیں بوجھ سے جس کے (۴۶)

اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ۝۴۷

یا ان کے پاس علمِ غیب ہے، یہ لکھ لیا کرتے ہیں جس کو؟ (۴۷)

فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ ۘ اِذْ نَادٰى وَهُوَ مَكْظُوْمٌ ۝۴۸

(اے پیمبرؐ!) اپنے رب کے حکم کے ہوں منتظر اور صبر سے لیں کام،
اور مت آپؐ مچھلی کا نوالہ بننے والے، (یعنی یونسؑ) کی طرح ہوں،
رنج وغم میں جو پکارا تھے خدا کو (۴۸)

لَوْلَآ اَنْ تَدٰرَكَهٗ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ مَذْمُوْمٌ ۝۴۹

اور اگر رحمت خدا کی یاوری ان کی نہ کرتی،
وہ یقیناً غیر حالت میں پڑے ہوتے کسی میداں میں (۴۹)

فَاجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝۵۰

فرمایا انہیں پھر برگزیدہ اُن کے رب نے اور کیا پھر نیک بندوں میں انہیں شامل (۵۰)

وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ۝۵۱

جو کافر ہیں، وہ جب قرآن سنتے ہیں،
تو ایسے گھورتے ہیں آپؐ کی جانب بری نظروں سے،
جیسے آپؐ کو پھسلا کے رکھ دیں گے،
وہ کہتے ہیں کہ دیوانہ ہے یہ (۵۱)

وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝۵۲

حالانکہ یہ (قرآن) سب اہلِ جہاں کے واسطے یکسر نصیحت ہے (۵۲)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 726 of 2222

سُوْرَةُ الْحَآقَّةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اثْنَتَانِ وَخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ حاقہ ٦٩

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

اَلْحَآقَّةُ ۝١

وہ ہو کر رہنے والی (۱)

مَا الْحَآقَّةُ ۝٢

کیا ہے ہو کر رہنے والی؟ (۲)

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحَآقَّةُ ۝٣

اور بھلا کیا آپ ؐ کو معلوم (اے مرسل ؐ!)

کہ ہو کر رہنے والی بات کیا ہے وہ؟ (۳)

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ وَعَادٌۢ بِالْقَارِعَةِ ۝٤

تباہی سے بھری سنگین اس ساعت کو جھٹلایا ثمود و عاد نے (۴)

فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِيَةِ ۝٥

تو خوفناک آواز سے مارے گئے سارے ثمود (۵)

وَاَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ۝٦

اور عاد غارت ہو گئے اک تیز جھکڑ سے (۶)

سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ ۙ حُسُوْمًا فَتَرَى

مسلط جو رہا اُن پر لگاتار آٹھ دن اور سات راتوں تک،

الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى ۙ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ۝٧

گرے وہ اِس طرح، جیسے کھجوروں کے تنے ہوں کھوکھلے (۷)

فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْۢ بَاقِيَةٍ ۝٨

ان میں نظر آتا ہے کیا باقی کوئی؟ (۸)

وَجَآءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهٗ وَالْمُؤْتَفِكٰتُ بِالْخَاطِئَةِ ۝٩

فرعون اور اُس سے بھی پہلے جو ہیں گزرے،

جب خطائیں کیں انہوں نے،

بستیاں سب اُن کی غارت ہو گئیں (۹)

فَعَصَوْا رَسُوْلَ رَبِّهِمْ فَاَخَذَهُمْ اَخْذَةً رَّابِيَةً ۝١٠

اور جب نہ مانی بات اپنے رب کے پیغمبر کی،

اُس نے اُن کو پکڑا سخت (۱۰)

اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ حَمَلْنٰكُمْ فِي الْجَارِيَةِ ۝١١

(یہ بھی واقعہ ہے ایک اے لوگو!) کہ پانی میں جو طغیانی ہوئی،

تو ہم نے کشتی میں بٹھایا تم کو،

لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَّتَعِيَهَآ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ۝١٢

تا کہ ہم تمہارے واسطے اُس کو بنا دیں یادگار،

اور سننے والے کان، رکھیں یاد اُس کو (۱۱-۱۲)

فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ۝١٣

صُور پھونکا جائے گا جب دفعتہً،

وَّحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ۝١٤

اُٹھ جائیں گے سب ریزہ ریزہ ہو کے یکدم،

یہ زمیں اور کوہسار (۱۳-۱۴)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 727 of 2222

فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿١٥﴾
اور یوں بپا ہو جائے گی اُس دن قیامت (۱۵)

وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ﴿١٦﴾
آسماں پھٹ جائے گا اُس روز ہو کر پھسپھسا (۱۶)

وَّالْمَلَكُ عَلٰٓى اَرْجَآئِهَا ۚ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ﴿١٧﴾
اس کے کناروں پر فرشتے آٹھ ہوں گے، (اے پیمبرؐ!) آپؐ کے رب کے جو عرشِ (پاک) کو تھامے ہوئے ہوں گے (۱۷)

يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ﴿١٨﴾
کیے جاؤ گے تم سب پیش اُس دن اس طرح لوگو! کہ کوئی راز پوشیدہ نہ ہوگا (۱۸)

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَيَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ ﴿١٩﴾
اور جس کا نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں ہوگا، کہے گا وہ کہ میرا نامۂ اعمال دیکھو!

اِنِّيْ ظَنَنْتُ اَنِّيْ مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ ﴿٢٠﴾
مجھ کو تھا اس کا یقیں، مل جائے گا مجھ کو حساب اپنا (۱۹۔۲۰)

فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ﴿٢١﴾
بلند و بالا جنت کے وہ ہوگا عیش و عشرت میں،

فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ﴿٢٢﴾
کہ میوے جس کے

قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ ﴿٢٣﴾
اُس پر جھک رہے ہوں گے (۲۱۔۲۲۔۲۳)

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِي الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ ﴿٢٤﴾
(کہا جائے گا ان لوگوں سے) کھاؤ اور پیو اعمالِ صالح کے عوض (۲۴)

وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ۙ فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَهْ ﴿٢٥﴾
اور جس کے بائیں ہاتھ میں فردِ عمل ہوگی، کہے گا کاش دی جاتی نہ مجھ کو فردِ یہ،

وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ﴿٢٦﴾
اور میں حساب اپنا نہ ہرگز جانتا (۲۵۔۲۶)

يٰلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ﴿٢٧﴾
اے کاش میری موت مجھ کو ختم کر دیتی! (۲۷)

مَآ اَغْنٰى عَنِّيْ مَالِيَهْ ﴿٢٨﴾
ذرا بھی مال کام آیا نہ میرے،

هَلَكَ عَنِّيْ سُلْطَانِيَهْ ﴿٢٩﴾
اور مری تو شان و شوکت خاک میں سب مل گئی (۲۸۔۲۹)

خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ﴿٣٠﴾
(پھر حکم ہوگا) اِس کو پکڑو!

ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ ﴿٣١﴾
طوق پہنا کر اِسے دوزخ میں ڈالو (۳۰۔۳۱)

ثُمَّ فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ﴿٣٢﴾
پھر اِسے زنجیر میں جکڑو، جو ستر ہاتھ لمبی ہے (۳۲)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 728 of 2222

اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ﴿٣٣﴾
کہ یہ ایماں نہ رکھتا تھا خدا پر،

وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿٣٤﴾
اور کبھی رغبت دلاتا تھا نہ (لوگوں کو) یہ مسکیں کے کھلانے پر (۳۳-۳۴)

فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيْمٌ ﴿٣٥﴾
کوئی بھی دوست ہے اِس کا،

وَّلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ ﴿٣٦﴾
نہ ہے اِس کی غذا کوئی سوا زخموں کے دھوون کے (۳۵-۳۶)

لَّا يَاْكُلُهٗۤ اِلَّا الْخَاطِـُٔوْنَ ﴿٣٧﴾
جسے کوئی نہ کھائے گا سوا اُن کے جو مجرم ہیں (۳۷)

فَلَاۤ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ ﴿٣٨﴾
قسم مجھ کو ہے اُن چیزوں کی، جن کو دیکھتے ہو تم،

وَمَا لَا تُبْصِرُوْنَ ﴿٣٩﴾
اور ان چیزوں کی بھی، جن کو نہیں تم دیکھتے (۳۸-۳۹)

اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ﴿٤٠﴾
بیشک یہ (قرآں) صاحبِ عزت فرشتے کی زبانی ہے پیام (۴۰)

وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ؕ قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ﴿٤١﴾
اور یہ کسی شاعر کا بھی ہرگز نہیں کوئی سخن، جس پر یقیں تم کم ہی کرتے ہو (۴۱)

وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٤٢﴾
نہ کاہن کا ہے کوئی قول، جس سے تم نصیحت کم ہی لیتے ہو (۴۲)

تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٣﴾
یہ ہے نازل شدہ سارے جہانوں کے خدا کا (۴۳)

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ﴿٤٤﴾
اور پیمبرؐ اپنی جانب سے کوئی گر بات گھڑ لیتے (۴۴)

لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ﴿٤٥﴾
تو ہم اُن کو پکڑ لیتے بڑی قوت سے (۴۵)

ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ﴿٤٦﴾
اور اُن کی رگِ جاں کو اُڑا دیتے (۴۶)

فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ ﴿٤٧﴾
نہ پھر ہوتا کوئی بھی روکنے والا ہمیں اس سے (۴۷)

وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٤٨﴾
یقیناً ہے یہ قرآں اک نصیحت متقی لوگوں کی خاطر (۴۸)

وَاِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِيْنَ ﴿٤٩﴾
اور ہمیں معلوم ہے، تم میں سے کچھ جھٹلانے والے ہیں (۴۹)

وَاِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿٥٠﴾
مگر یہ کافروں کے واسطے ہے باعثِ حسرت (۵۰)

وَاِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿٥١﴾
یہ بیشک ہے یقینی حق (۵۱)

فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿٥٢﴾
تو (اے مرسلؐ!) کریں تسبیح اپنے رب پرِ عظمت کے نامِ پاک کی ہر دم (۵۲)

سورۂ مَعارج ۷۰

سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ﴿١﴾
عذاب اک مانگنے والے نے مانگا، کافروں پر آ رہے گا جو،

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ﴿١﴾
عذاب اک مانگنے والے نے مانگا، کافروں پر آ رہے گا جو،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 729 of 2222

لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ ۙ
اور اس کو دور کر سکتا نہیں کوئی (۱-۲)

مِّنَ اللّٰهِ ذِي الْمَعَارِجِ ۝
(عذاب) (اللہ) کی جانب سے یہ ہوگا،
جو بلندی کے ہے سب زینوں کا مالک (۳)

تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ
سب فرشتے اور جو روح الامیں ہیں،
اُس کی ہی جانب ہیں جاتے ایک دن میں،

خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ۝
جو برابر ہے ہزاروں سال کے (۴)

فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا ۝
(اور اے پیمبر!) حوصلہ رکھیں، کریں صبرِ جمیل (۵)

اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا ۝
ان کی نگاہوں میں (قیامت) ہے نہایت دور (۶)

وَّنَرٰىهُ قَرِيْبًا ۝
لیکن ہم سمجھتے ہیں بہت نزدیک (۷)

يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ ۝
ہو جائے گا اُس دن آسماں پگھلے ہوئے تانبے کی صورت (۸)

وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ۝
اور پہاڑ اُس روز ہو جائیں گے، دھنکی اُون کی صورت (۹)

وَلَا يَسْـَٔلُ حَمِيْمٌ حَمِيْمًا ۝
نہ کوئی دوست پوچھے گا کسی بھی دوست کو اُس دن (۱۰)

يُّبَصَّرُوْنَهُمْ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِيْ مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍۭ بِبَنِيْهِ ۝
جو مجرم ہوگا اُس کی آرزو ہوگی،
کہ اُس دن کے عذابِ سخت کے بدلے میں،

وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِيْهِ ۝
اُس کے بیوی بچوں بھائیوں اور کنبے والوں،

وَفَصِيْلَتِهِ الَّتِيْ تُـْٔوِيْهِ ۝
اور سب اہلِ زمیں کو لے لیا جائے (۱۱-۱۲-۱۳-۱۴)

وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ثُمَّ يُنْجِيْهِ ۝
مگر ہرگز نہ یہ ہوگا، کہ وہ تو اک بھڑکتی آگ ہوگی (۱۵)

كَلَّا اِنَّهَا لَظٰى ۝
کھال ساری کھینچ ڈالے گی جو اُس کی (۱۶)

نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ۝
اور پکارے گی وہ ہر اُس شخص کو، پیچھے ہٹا جو،

تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَتَوَلّٰى ۝
اور جس نے پیٹھ پھیری اور کیا جس نے اکٹھا مال (۱۷-۱۸)

وَجَمَعَ فَاَوْعٰى ۝
اس میں شک نہیں، انسان ہے کم حوصلہ (۱۹)

اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا ۝
وہ ہڑبڑا اٹھتا ہے جب آئے مصیبت،

اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا ۝
اور خوشحالی ملے تو بخل سے پھر کام لیتا ہے (۲۰-۲۱)

وَّاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا ۝
بجز ان کے جو پڑھتے ہیں نماز،

اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ ۝

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 730 of 2222

الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ ﴿۲۳﴾
اور جو سدا پابند ہیں اپنی نمازوں کے (۲۲-۲۳)

وَالَّذِيْنَ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ﴿۲۴﴾
ہے جن کے مال میں حصہ مقرر مانگنے والوں کا،

لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ﴿۲۵﴾
حقداروں کا (۲۴-۲۵)

وَالَّذِيْنَ يُصَدِّقُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۲۶﴾
اور انصاف کے دن کی ہیں جو تصدیق کرتے،

وَالَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ﴿۲۷﴾
اور عذاب رب سے جو ڈرتے ہیں (۲۶-۲۷)

اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَاْمُوْنٍ ﴿۲۸﴾
بیشک اُن کے رب کا یہ عذاب ایسا نہیں ہر گز،

کہ اس سے کوئی بھی بے خوف ہو جائے (۲۸)

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ﴿۲۹﴾
وہ اپنی شرم گاہوں کے محافظ ہیں، سوا اُن بیویوں اور لونڈیوں کے،

اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ﴿۳۰﴾
جن کے مالک ہیں،

کہ اُن کے پاس جانے پر نہیں اُن پر ملامت کچھ (۲۹-۳۰)

فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ﴿۳۱﴾
مگر اس کے علاوہ اور کوئی راہ جو ڈھونڈیں،

گزرنے والے ہیں حد سے (۳۱)

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُوْنَ ﴿۳۲﴾
امانت کا اور اپنے قول کا جو پاس رکھتے ہیں (۳۲)

وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ ﴿۳۳﴾
وہ قائم ہیں گواہی پر،

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ﴿۳۴﴾
محافظ ہیں نمازوں کے،

اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ﴿۳۵﴾
یہی جنت میں عزت سے رہیں گے (۳۳-۳۴-۳۵)

فَمَالِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قِبَلَكَ مُهْطِعِيْنَ ﴿۳۶﴾
(اے پیمبرؐ!) کیا ہوا ہے کافروں کو؟

عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِيْنَ ﴿۳۷﴾
دائیں بائیں سے گروہوں کے گروہ،

آتے ہیں یہ جو آپؐ کی جانب (۳۶-۳۷)

اَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيْمٍ ﴿۳۸﴾
توقع یہ بھی کیا اللہ سے رکھتے ہیں جنت کی؟ (۳۸)

كَلَّا ۭ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّمَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾
نہیں ہر گز نہیں،

ہم نے انہیں پیدا کیا جس شے سے اس کو جانتے ہیں یہ (۳۹)

فَلَآ اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ وَالْمَغٰرِبِ اِنَّا لَقٰدِرُوْنَ ﴿۴۰﴾
قسم ہے مشرقوں اور مغربوں کے رب کی، ہم رکھتے ہیں طاقت (۴۰)

عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ خَيْرًا مِّنْهُمْ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿۴۱﴾
ہم کو یہ قدرت ہے، ہم ان کی جگہ ان سے بھی بہتر لوگ لے آئیں،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 731 of 2222

فَذَرْهُمْ يَخُوضُوا وَيَلْعَبُوا حَتّٰى يُلٰقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي
يُوعَدُونَ ﴿٤٢﴾
يَوْمَ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ سِرَاعًا كَأَنَّهُمْ إِلٰى
نُصُبٍ يُوفِضُونَ ﴿٤٣﴾
خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي
كَانُوا يُوعَدُونَ ﴿٤٤﴾

نہیں عاجز کبھی ہم (۴۱)
اور یونہی کافروں کو چھوڑ دیں لہو ولعب میں آپ،
حتیٰ کہ وہ دن آ جائے، جس کا ان سے وعدہ ہے (۴۲)
یہ اس دن اس طرح نکلیں گے قبروں سے،
کہ جیسے دوڑتے ہوں اپنے جھنڈوں کی طرف (۴۳)
ہوں گی جھکی ان کی نگاہیں، ان پہ ذلت چھا رہی ہوگی،
یہی وہ دن ہے، جس دن سے ڈرایا ان کو جاتا تھا (۴۴)

سُوْرَةُ نُوْحٍ مَّكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٍ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ نوحؑ ۷۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے جو بے انتہا مہرباں ہے، رحم والا ہے

إِنَّا أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلٰى قَوْمِهٖ أَنْ أَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ
أَنْ يَّأْتِيَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ ﴿١﴾

جو بھیجا نوحؑ کو ہم نے کہ اپنی قوم کو آگاہ کر دیں
وہ عذاب سخت کے آنے سے پہلے (۱)

قَالَ يٰقَوْمِ إِنِّيْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٢﴾

تو انہوں نے یہ کہا، اے قوم! تم کو صاف میں آگاہ کرتا ہوں (۲)

أَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ وَأَطِيْعُوْنِ ﴿٣﴾

کہ تم بندگی اللہ کی، اُس سے ڈرو، کہنا مرا مانو (۳)

يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ إِلٰى أَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ إِنَّ
أَجَلَ اللّٰهِ إِذَا جَاءَ لَا يُؤَخَّرُ ۘ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٤﴾

گناہ سارے تمہارے بخش دے گا،
اور تمہیں باقی رکھے گا اک مقرر وقت تک وہ،
یہ حقیقت ہے کہ اللہ کا مقرر وقت آ جائے،
تو پھر ٹالا نہیں جاتا، سمجھتے کاش تم اس کو (۴)

قَالَ رَبِّ إِنِّيْ دَعَوْتُ قَوْمِيْ لَيْلًا وَّنَهَارًا ﴿٥﴾

(مگر مانے نہ جب وہ لوگ) تو یہ نوحؑ نے پھر عرض کی اللہ سے،
اے رب! بلایا میں نے اپنی قوم کو ہے رات دن تیری طرف (۵)

فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَآءِيْ إِلَّا فِرَارًا ﴿٦﴾

لیکن بلانے پر مرے وہ اور بھی بھاگے (۶)

وَإِنِّيْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْا أَصَابِعَهُمْ فِيْ
أٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَأَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ﴿٧﴾

بلایا میں نے جب بھی ان کو بخشش کے لئے،
تو انگلیاں کانوں میں اپنے ڈال لیں،
اور اپنے اوپر اوڑھ کر کپڑے وہ اڑ بیٹھے تکبر سے (۷)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 732 of 2222

ثُمَّ اِنِّیْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ۙ﴿۸﴾
ثُمَّ اِنِّیْٓ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا ۙ﴿۹﴾
فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۙ﴿۱۰﴾

یُّرْسِلِ السَّمَاۗءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۙ﴿۱۱﴾
وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ۭ﴿۱۲﴾
مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ۙ﴿۱۳﴾
وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا ۭ﴿۱۴﴾
اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۙ﴿۱۵﴾

وَّجَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ۙ﴿۱۶﴾
وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا ۙ﴿۱۷﴾
ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ فِيْهَا وَيُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا ۙ﴿۱۸﴾
وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا ۙ﴿۱۹﴾
لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ۭ﴿۲۰﴾

قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِيْ وَاتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهٗ وَوَلَدُهٗٓ اِلَّا خَسَارًا ۭ﴿۲۱﴾
وَمَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا ۚ﴿۲۲﴾
وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا ۙ وَّلَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ وَنَسْرًا ۚ﴿۲۳﴾
وَقَدْ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا ۚ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا ضَلٰلًا ۚ﴿۲۴﴾

کھلے عام ان کو دعوت میں نے دی،
اور ان کو سمجھایا بہت اعلانیہ بھی چپکے چپکے بھی (۸۔۹)
کہا میں نے یہ ان سے، بخشواؤ اپنے رب سے تم گناہوں کو،
یقیناً وہ نہایت بخشنے والا ہے (۱۰)
بارش آسماں سے تم پہ برسائے گا وہ (۱۱)
دے گا ترقی مال اور اولاد میں وہ اور تمہیں باغات دے گا،
اور تمہارے واسطے نہریں نکالے گا (۱۲)
تمہیں کیا ہو گیا ہے؟
تم خدا کی برتری کے کیوں نہیں قائل؟ (۱۳)
اُسی نے تم کو کتنی حالتوں میں ہے کیا پیدا (۱۴)
نہیں تم دیکھتے کیا؟
اُس نے ساتوں آسماں اوپر تلے پیدا کئے کیسے! (۱۵)
اور اُن میں چاند کو اُس نے بنایا نور،
اور سورج کو اک روشن چراغ (۱۶)
اور اُس نے ہی تم کو کیا پیدا زمیں سے، اس میں ہی لوٹائے گا،
اور پھر نکالے گا تمہیں اِس سے (۱۷۔۱۸)
بنایا ہے تمہارے واسطے اُس نے زمیں کو فرش (۱۹)
تا کہ تم چلو اس کی کشادہ رہگزاروں میں (۲۰)
کہا یہ نوحؑ نے، اے میرے رب! اس قوم نے کہنا مرا مانا نہیں ہرگز،
یہ نہ مانتے تھے، جن کے مال اولاد نے ان کو فقط نقصان پہنچایا (۲۱)
انہوں نے کتنی ہی مکاریاں کیں ساتھ میرے (۲۲)
اور کہا آپس میں یہ، ہرگز نہ معبودوں کو اپنے چھوڑنا،
یعنی یغوث و نسر ایسے اور سواع و ود ایسے، اور یعوق ایسے بتوں کو (۲۳)
یوں کیا گمراہ لوگوں کو انہوں نے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 733 of 2222

مِمَّا خَطِيٰٓـئٰتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا ﴿٢٥﴾

اے خدا اِن ظالموں کی گمرہی کو تو بڑھا دے اور بھی (۲۴)
آخر گناہوں کے سبب وہ سب ہوئے غرقاب،
اور داخل جہنم میں ہوئے سارے،
نہ تھا اُن کا سوا اللہ کے کوئی مددگار (۲۵)

وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ﴿٢٦﴾

اور کہا یہ نوحؑ نے،
اے میرے رب! روئے زمیں پر کوئی بھی کافر نہ رہنے دے (۲۶)

اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ﴿٢٧﴾

اگر تو اِن کو چھوڑے گا، تو یہ گمراہ کر دیں گے ترے بندوں کو،
اور یہ کافروں کو اور گنہگاروں کو ہی دیں گے جنم (۲۷)

رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا ﴿٢٨﴾

اے رب! مجھے اور میرے ماں اور باپ کو،
اور جو مرے گھر حالتِ ایمان میں آئے اُسے،
اور اہلِ ایماں عورتوں مردوں کو، سب کو بخش دے،
اور ظالموں کی بس تباہی کو بڑھا تا رہ (۲۸)

سورۂ جن ۷۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ﴿١﴾

(اے پیغمبرؐ!) یہ کہہ دیجے، مجھے یہ وحی آئی ہے،
کہ قرآں اک جماعت نے جو جنوں کی سنا، تو بول اٹھے وہ،
سنا ہم نے عجب قرآں (۱)

يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ۭ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ﴿٢﴾

جو راہِ حق کی جانب رہبری کرتا ہے،
ہم ایماں اُس پر لا چکے ہیں،
اب کسی کو بھی بنائیں گے نہ ہم رب کا شریک (۲)

وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ﴿٣﴾

اور ہے ہمارے رب کی اونچی شان،
اُس کی ہے کوئی بیوی نہ بیٹا ہے (۳)

وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ﴿٤﴾

جو ناداں ہم میں تھے، کرتے تھے باتیں وہ خلافِ حق (۴)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 734 of 2222

وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۝

سمجھتے تھے یہ ہم،
ممکن نہیں اللہ کے بارے میں بولیں جھوٹ جن وانس (۵)

وَّاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ۝

اور یہ بھی کہ کچھ انسان جنوں سے پناہیں مانگتے تھے،
اس طرح ان کا تکبر بڑھ گیا کچھ اور (۶)

وَّاَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ۝

اُن کو بھی تمہاری ہی طرح تھا کچھ گماں ایسا،
کہ بھیجے گا نہ ہرگز کوئی پیغمبر خدا (۷)

وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّشُهُبًا ۝

اور جب ٹٹولا آسماں کو ہم نے،
تو پایا نگہبانوں سے اور شعلوں سے پر اُس کو (۸)

وَّاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ۝

کبھی ہم آسماں پر بیٹھ جاتے تھے کہ کچھ باتیں سنیں،
لیکن جو سننا چاہے اب، وہ تاک میں پائے گا اپنی ایک شعلے کو (۹)

وَّاَنَّا لَا نَدْرِيْٓ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِي الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ۝

نہیں ہم جانتے، اہلِ زمیں کے ساتھ رب کا ہے ارادہ کیا؟
برائی یا بھلائی کا؟ (۱۰)

وَّاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ۭ كُنَّا طَرَاۗىِٕقَ قِدَدًا ۝

ہیں کچھ تو ہم میں نیک اطوار اور برعکس بھی کچھ،
منقسم ہیں ہم کئی فرقوں میں (۱۱)

وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِي الْاَرْضِ وَلَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ۝

ہم کو ہے یقیں، اللہ کو ہم کر نہیں سکتے کبھی عاجز زمیں پر،
اور نہ ہرگز بھاگ کر اُس کو ہرا سکتے ہیں ہم (۱۲)

وَّاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰٓى اٰمَنَّا بِهٖ ۭ فَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَهَقًا ۝

اور جب سنا قولِ ہدایت، اُس پہ ہم ایمان لے آئے،
تو جو لے آئے گا ایمان اپنے رب پہ،
اُس کو پھر کسی نقصاں یا حق تلفی کا اندیشہ نہیں ہوگا (۱۳)

وَّاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَمِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ۭ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰۗىِٕكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ۝

مسلماں ہم میں ہیں کچھ اور کچھ انصاف سے ہیں دور،
جو اسلام لائے، راہِ حق اُن کا مقدر ہے (۱۴)

وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ۝

ہوئے ظالم جو، دوزخ کا وہ ایندھن بن گئے (۱۵)

وَاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِيْقَةِ لَاَسْقَيْنٰهُمْ مَّاۗءً غَدَقًا ۝

اور یہ بھی کہہ دیجے (اے پیغمبرؐ!) اگر رہتے وہ راہِ حق پہ،
بے انداز پانی سے اُنہیں سیراب ہم کرتے (۱۶)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 735 of 2222

لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ۭ وَمَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ۝

کہ اُن کو آزمائیں ہم،
جو ذکرِ رب سے منہ پھیرے،
خدا اُس کو عذابِ سخت میں ڈالے گا (۱۷)

وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ۝

اور یہ مسجدیں تو ہیں خدا کے واسطے،
(ان میں) پکارو تم کسی کو مت خدا کے ساتھ (۱۸)

وَّاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا ۝

اور اللہ کے بندے (یعنی پیغمبرؐ)،
کھڑے ہوتے ہیں اُس کی بندگی کے واسطے جب،
ہر طرف سے گھیر لیتے ہیں انہیں یہ لوگ (۱۹)

قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ اَحَدًا ۝

کہہ دیجے کہ میں تو اپنے رب کا نام لیتا ہوں،
نہیں کوئی شریک اُس کا (۲۰)

قُلْ اِنِّىْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ۝

یہ کہہ دیجے، تمہارے نفع اور نقصان کا مجھ کو نہیں کچھ اختیار (۲۱)

قُلْ اِنِّىْ لَنْ يُّجِيْرَنِيْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ۝

اور یہ بھی کہہ دیجے، نہیں کوئی بچا سکتا مجھے اللہ سے،
اُس کے سوا پاتا نہیں ہوں میں کوئی جائے اَماں ہرگز (۲۲)

اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ ۭ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۝

ہے میرا کام اُس کی بات اور پیغام پہنچانا،
سو اَب جو بھی خدا اور اُس کے پیغمبر کا نافرماں ہوا،
اُس کے لئے نارِ جہنم ہے،
ہمیشہ جس میں ایسے لوگ ہوں گے (۲۳)

حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا ۝

دیکھ لیں گے خود وہ آنکھوں سے عذابِ سخت،
جس کا اُن سے وعدہ تھا،
سمجھ جائیں گے وہ، کمزور ہے کس کا مددگار اور کم کس کی جماعت ہے؟ (۲۴)

قُلْ اِنْ اَدْرِيْٓ اَقَرِيْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ يَجْعَلُ لَهٗ رَبِّيْٓ اَمَدًا ۝

یہ کہہ دیجے کہ جو وعدہ تھا تم سے،
وہ ابھی نزدیک ہے یا دُور، اللہ جانتا ہے (۲۵)

عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰي غَيْبِهٖٓ اَحَدًا ۝

غیب کا سب علم اُس کو ہے، نہیں کرتا کسی پر وہ اُسے ظاہر (۲۶)

اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْۢ بَيْنِ

سوا ایسے پیمبر کے جسے وہ چاہتا ہے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 736 of 2222

يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ۙ
اور اس کے آگے پیچھے بھی مقرر ہیں محافظ (۲۷)

لِّيَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ وَاَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ
تاکہ پیغامِ الٰہی کے پہنچنے کا یقیں ہو،

وَاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ۩
اور خدا نے اُن کے گرد اگرد احاطہ کر رکھا ہے،
اور گن رکھا ہے ہر شے کو (۲۸)

سورۂ مزمّل ۷۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

يٰۤاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۙ
اے کملی اوڑھنے والے! (۱)

قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ۙ
کھڑے ہوں اور نمازِ شب ادا کرتے رہیں آپؐ اس طرح،
لیکن ذرا کم (۲)

نِّصْفَهٗۤ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا ۙ
نصف شب یا اِس سے بھی کم (۳)

اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ۙ
یا ذرا اِس سے زیادہ،
آپؐ قرآں کو پڑھیں ترتیل سے (یعنی ٹھہر کر صاف صاف) (۴)

اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا ۙ
اور ہم کریں گے جلد نازل آپؐ پر بھاری کلام (۵)

اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِيْلًا ۙ
اور رات کا اٹھنا ہے ضبطِ نفس کی خاطر نہایت سخت،
لیکن ذکر کی خاطر ہے یہ موزوں (۶)

اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا ۙ
بہت سے آپؐ کو ہوتے ہیں دن میں کام (۷)

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ۙ
(اے مرسلؐ!) کریں ذکر اپنے رب کا،
اور اُسی کے ہو رہیں پوری طرح (۸)

رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ۙ
وہ مشرق و مغرب کا رب ہے اور نہیں اس کے سوا معبود کوئی،
آپؐ اسی کو کارساز اپنا بنا لیں (۹)

وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا ۙ
اور جو باتیں لوگ کہتے ہیں، اُنہیں سہہ لیں،
رہیں اِن سے الگ احسن طریقے سے (۱۰)

وَذَرْنِيْ وَالْمُكَذِّبِيْنَ اُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيْلًا ۙ
نمٹنے دیں ہمیں اُن سے، جو ہیں جھٹلانے والے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 737 of 2222

اِنَّ لَدَيْنَآ اَنْكَالًا وَّجَحِيْمًا ﴿١٢﴾
وَّطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا اَلِيْمًا ﴿١٣﴾
يَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيْبًا مَّهِيْلًا ﴿١٤﴾

اور اُنہیں مہلت ذرا سی دیں جو ہیں خوشحال (۱۱)
بھاری بیڑیاں ہیں اُن کی خاطر اور بھڑکتی آگ (۱۲)
اور کھانا گلے میں پھنسنے والا اور (قیامت میں) عذاب سخت (۱۳)
تھرائیں گے کُہسار روز میں جس روز،
اور کُہسار سارے ریت کے ٹیلوں کی صورت منتشر ہوں گے (۱۴)

اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا ۢ شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ﴿١٥﴾
فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِيْلًا ﴿١٦﴾

(اے لوگو!) ہم نے بھیجا ہے تمہارے پاس بھی ایسا گواہی دینے والا اک نبیؐ،
جیسے کہ بھیجا تھا کبھی فرعون کی جانب (۱۵)
نہ مانی بات جب فرعون نے اُن کی،
تو ہم نے اُس کو اپنے قہر میں جکڑا (۱۶)

فَكَيْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا ﴿١٧﴾
السَّمَآءُ مُنْفَطِرٌ ۢ بِهٖ كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ﴿١٨﴾

اگر مانے نہ تم بھی اِن کو، اُس دن سے بچو گے کس طرح؟
بچوں کو جو بوڑھا بنا دے گا (۱۷)
اور اُس دن پھٹ پڑے گا آسماں،
یہ اُس کا وعدہ ہے، رہے گا ہو کے جو پورا (۱۸)

اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿١٩﴾

یہ قرآں تو نصیحت ہے،
جو چاہے اپنے رب کی راہ اپنا لے (۱۹)

اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ ۭ وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۭ عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ۠ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ۭ عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى ۙ وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِي الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۙ وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۡ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۙ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ۭ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا ۭ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٢٠﴾

(اے مرسلؐ!) آپ کا رب جانتا ہے یہ،
کہ آپؐ اور آپؐ کے ہمراہ کچھ ساتھی،
عبادت کی غرض سے ہیں کھڑے رہتے،
کبھی تو دو تہائی اور کبھی نصف اور کبھی پھر اک تہائی شب،
اُسی کو پورا اندازہ ہے دن اور رات کا،
وہ جانتا ہے یہ، نبھا سکتے نہیں تم لوگ آسانی سے اس کو،
اس لئے کی مہربانی اُس نے تم لوگوں پہ،
تم کو جس قدر آسان ہو اب، اُس قدر قرآں پڑھو،
وہ جانتا ہے یہ کہ تم میں ہوں گے کچھ بیمار،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 738 of 2222

کچھ روزی کی خاطر پھر رہے ہوں گے،
خدا کی راہ میں بھی جنگ میں مصروف کچھ ہوں گے،
سو آسانی سے جتنا پڑھ سکو، قرآں پڑھو،
اور تم کرو قائم نماز اور دو زکوٰۃ،
اور قرض دو اللہ کو قرضِ حسن،
نیکی جو تم بھیجو گے آگے، ایسی نیکی کا ثواب بہتریں پاؤ گے تم،
اللہ سے بخشش طلب کرتے رہو،
بیشک نہایت بخشنے والا ہے وہ اور مہرباں بے حد (۲۰)

سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٍ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُوْعَةٌ

سورۂ مدثر ۷۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۙ﴿۱﴾

اے چادر اوڑھنے والے! (۱)

قُمْ فَاَنْذِرْ ۪﴿۲﴾

اٹھیں اور آخرت سے آپ لوگوں کو ڈرائیں (۲)

وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۪﴿۳﴾

اور کریں اعلان اپنے رب کی عظمت کا (۳)

وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۪﴿۴﴾

رکھیں پاک اپنا دامن (۴)

وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۪﴿۵﴾

اور رہیں آلودگی سے دور (۵)

وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ۪﴿۶﴾

اور نیکی کریں ہرگز نہ اس نیت سے (اے مُرسلؐ!)
کہ اس سے بڑھ کے مل جائے صِلہ (۶)

وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ۪﴿۷﴾

اور صبر سے لیں کام اپنے رب کی خاطر (۷)

فَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ ۙ﴿۸﴾

صور پھونکا جائے گا جس روز،

فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَّوْمٌ عَسِيْرٌ ۙ﴿۹﴾

ہوگا وہ نہایت سخت،

عَلَى الْكٰفِرِيْنَ غَيْرُ يَسِيْرٍ ۠﴿۱۰﴾

جو آساں نہ ہوگا کافروں پر (۸-۹-۱۰)

ذَرْنِيْ وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيْدًا ۙ﴿۱۱﴾

(اے پیمبرؐ!) چھوڑ دیں ہم پر اُسے،
جس شخص کو پیدا کیا ہے ہم نے تنہا (۱۱)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 739 of 2222

وَجَعَلْتُ لَهٗ مَالًا مَّمْدُوْدًا ﴿١٢﴾
وَّبَنِيْنَ شُهُوْدًا ﴿١٣﴾
وَّمَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِيْدًا ﴿١٤﴾
ثُمَّ يَطْمَعُ اَنْ اَزِيْدَ ﴿١٥﴾
كَلَّا ؕ اِنَّهٗ كَانَ لِاٰيٰتِنَا عَنِيْدًا ﴿١٦﴾
سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا ﴿١٧﴾
اِنَّهٗ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ﴿١٨﴾
فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ﴿١٩﴾
ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ﴿٢٠﴾
ثُمَّ نَظَرَ ﴿٢١﴾ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ﴿٢٢﴾
ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ﴿٢٣﴾
فَقَالَ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ ﴿٢٤﴾
اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ﴿٢٥﴾
سَاُصْلِيْهِ سَقَرَ ﴿٢٦﴾
وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ ﴿٢٧﴾
لَا تُبْقِيْ وَلَا تَذَرُ ﴿٢٨﴾
لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ﴿٢٩﴾
عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ﴿٣٠﴾
وَمَا جَعَلْنَاۤ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓئِكَةً ۙ وَّمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۙ لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِيْمَانًا وَّلَا يَرْتَابَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۙ وَلِيَقُوْلَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْكٰفِرُوْنَ

اور اُس کو دے رکھا ہے مال اور بیٹے بھی،
جو رہتے ہیں اُس کے سامنے ہر دم (۱۲۔۱۳)
اور اُس کو ہر طرح کی ہم نے دیں آسائشیں (۱۴)
پھر بھی یہ لالچ ہے اُسے، کچھ اِس سے بھی بڑھ کر اُسے ہم دیں (۱۵)
مگر (ایسا نہیں ہوگا) وہ منکر ہے ہماری آیتوں کا (۱۶)
عنقریب اُس کو چڑھائیں گے کٹھن گھاٹی پہ ہم (۱۷)
اس نے کیا غور اور کی تجویز (۱۸)
اس پر مار ہو اللہ کی، کیا اس نے کی تجویز (۱۹)
وہ برباد ہو، کیا اس نے کی تجویز (۲۰)
اُس (بدبخت) نے دیکھا،
تو پھر تیوری چڑھائی، منہ بنایا (۲۱۔۲۲)
ہٹ گیا پیچھے تکبر سے،
لگا کہنے کہ یہ (قرآں) تو جادو ہے،
چلا آتا ہے جو پہلے سے (۲۳۔۲۴)
(اللہ کا نہیں) یہ ہے کلام انسان کا (۲۵)
دوزخ میں ڈالیں گے اُسے ہم جلد (۲۶)
کیا معلوم ہے یہ آپؐ کو، دوزخ ہے کیا؟ (۲۷)
باقی وہ رکھتی ہے نہ ہرگز چھوڑتی ہے (۲۸)
کھال کو جھلسائے دیتی ہے (۲۹)
مقرر اُس میں ہیں اُنیس درباں (۳۰)
ہم نے یہ دربان رکھے ہیں فرشتے،
کافروں کی آزمائش کے لئے تعداد بھی رکھی ہے یہ،
اور اس لئے بھی ہے یہ، تاکہ جو بھی ہیں اہلِ کتاب، اُن کو یقیں ہو،
اور بڑھے کچھ اور ایماں مومنوں کا،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 740 of 2222

مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ؕ وَمَا هِيَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ ۝

اور مومن اور نہ یہ اہلِ کتاب اِس میں کریں کچھ شک،
مگر جن کے دلوں میں ہے مرض،
وہ اور کافر کہہ رہے ہیں، اس کا کیا مطلب ہے؟
ایسے ہی خدا گمراہیوں میں چھوڑ دیتا ہے، جسے وہ چاہتا ہے،
اور ہدایت بھی اُسے دیتا ہے، جس کو چاہتا ہے،
آپؐ کے رب کے جو لشکر ہیں، اُنہیں کوئی نہیں ہے جانتا اُس کے سوا،
یہ ہے فقط انسان کی خاطر نصیحت (۳۱)

كَلَّا وَالْقَمَرِ ۝

وَالَّيْلِ اِذْ اَدْبَرَ ۝

وَالصُّبْحِ اِذَآ اَسْفَرَ ۝

اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ ۝

نَذِيْرًا لِّلْبَشَرِ ۝

لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّتَقَدَّمَ اَوْ يَتَاَخَّرَ ۝

كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ ۝

اِلَّآ اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ ۝

فِيْ جَنّٰتٍ ۛ يَتَسَآءَلُوْنَ ۝

عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝

مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ۝

قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ۝

وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ۝

وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ۝

وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝

حَتّٰٓى اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ ۝

فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ ۝

(اور) قسم ہے چاند کی، اور رات کی،
پیچھے ہٹے جب وہ (۳۲-۳۳)
قسم ہے صبح کی، روشن جو ہو جائے (۳۴)
یقیناً ہے جہنم اک بڑی آفت (۳۵)
ڈراتی ہے جو انسانوں کو (۳۶)
تم میں سے بڑھے آگے یا جو پیچھے ہٹے (۳۷)
ہر شخص گروی اپنے ہی اعمال کے بدلے میں ہے (۳۸)
اُن کے سوا جو نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں رکھتے ہیں (۳۹)
جو ہوں گے بہشتوں میں،
گنہگاروں سے پوچھیں گے (۴۰-۴۱)
کہ تم کو کس نے ہے دوزخ میں ڈالا؟ (۴۲)
وہ کہیں گے، ہم نمازی تھے،
نہ ہم مسکین کو کھانا کھلاتے تھے (۴۳-۴۴)
برے لوگوں سے مل کر ہم بھی کرتے تھے بُری باتیں (۴۵)
اور جزا کے دن کو جھٹلاتے تھے ہم (۴۶)
حتیٰ کہ (اک دن) موت ہم کو آ گئی (۴۷)
(اُس دن) نہ کوئی فائدہ دے گی،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 741 of 2222

فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِيْنَ ﴿٤٩﴾
سفارش کرنے والوں کی سفارش بھی انہیں (۴۸)

كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ﴿٥٠﴾
کیا ہو گیا ان کو؟ نصیحت سے یہ کتراتے ہیں (۴۹)

فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ ﴿٥١﴾
گویا ہیں گدھے وحشی،

بَلْ يُرِيْدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّؤْتٰى صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ﴿٥٢﴾
جو ڈر کر شیر سے بھاگے ہیں (۵۰-۵۱)

كَلَّا بَلْ لَّا يَخَافُوْنَ الْاٰخِرَةَ ﴿٥٣﴾
ان میں سے یہ ہر اک چاہتا ہے، اک کھلا اُس کو دیا جائے صحیفہ (۵۲)

كَلَّاۤ اِنَّهٗ تَذْكِرَةٌ ﴿٥٤﴾
ہو نہیں سکتا مگر ایسا، کہ ہرگز آخرت کا ڈر نہیں ان کو (۵۳)

فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ﴿٥٥﴾
حقیقت ہے کہ یہ قرآں نصیحت ہے (۵۴)

وَمَا يَذْكُرُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ﴿٥٦﴾
جو چاہے وہ کرے حاصل نصیحت اس سے (۵۵)
اور اس سے نصیحت تب ہی وہ حاصل کریں گے، جب خدا چاہے،
اسی لائق ہے وہ اُس سے ڈریں سب، اور اپنی مغفرت چاہیں (۵۶)

سورۂ قیامت ۷۵

سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَاۤ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ﴿١﴾
قسم کھاتے ہیں ہم روزِ قیامت کی (۱)

وَلَاۤ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ﴿٢﴾
قسم کھاتے ہیں ہم اُس نفس کی، جو ہے ملامت کرنے والا،
(تم دوبارہ سب کیے جاؤ گے زندہ) (۲)

اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ ﴿٣﴾
اور بھلا انساں سمجھتا ہے کہ اس کی ہڈیاں کیسے اکٹھی ہم کریں گے؟ (۳)

بَلٰى قٰدِرِيْنَ عَلٰۤى اَنْ نُّسَوِّيَ بَنَانَهٗ ﴿٤﴾
ہاں کریں گے ہم،
کہ ہم قدرت یہ رکھتے ہیں کہ جوڑیں پور پور اُس کی (۴)

بَلْ يُرِيْدُ الْاِنْسَانُ لِيَفْجُرَ اَمَامَهٗ ﴿٥﴾
مگر انسان تو یہ چاہتا ہے، خودسری کرتا چلا جائے (۵)

يَسْـَٔلُ اَيَّانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ ﴿٦﴾
قیامت آئے گی کب؟ پوچھتا ہے وہ (۶)

فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ﴿٧﴾
سو جب ہو جائیں گی خیرہ نگاہیں (۷)

وَخَسَفَ الْقَمَرُ ﴿٨﴾
اور گہن لگ جائے گا جب چاند کو (۸)

وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ﴿٩﴾
اور چاند اور سورج کو یکجا کر دیا جائے گا جب (۹)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 742 of 2222

يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَىِٕذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ ۝١٠

انساں کہے گا، ہے کہاں راہِ فرار آج؟ (۱۰)

كَلَّا لَا وَزَرَ ۝١١

اور کوئی جائے پناہ ہرگز نہ ہوگی پھر کہیں (۱۱)

اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَىِٕذِ ِۨالْمُسْتَقَرُّ ۝١٢

اُس دن ٹھکانا تو فقط اللہ ہی کے پاس ہوگا (۱۲)

يُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ يَوْمَىِٕذٍ بِمَا قَدَّمَ وَاَخَّرَ ۝١٣

اور کیا جائے گا ہر انسان کو آگاہ اگلے پچھلے سب اعمال سے اُس کے (۱۳)

بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ ۝١٤

گواہ اپنا ہے خود انساں،

وَّلَوْ اَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗ ۝١٥

اگرچہ معذرت کرتا رہے کتنی (۱۴-۱۵)

(اے پیغمبرؐ!)

لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ۝١٦

نہ حرکت دیں زباں کو آپؐ جلدی یاد کرنے کیلئے قرآں (۱۶)

اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ۝١٧

کہ اس کا جمع کرنا اور پڑھانا ہے ہمارے ذمّے (۱۷)

فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ۝١٨

جب بھی ہم پڑھیں، سنتے رہیں اور پھر پڑھیں ویسے (۱۸)

ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ۝١٩

جو اُس کی ہے وضاحت، وہ بھی ذمے ہے ہمارے ہی (۱۹)

كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ ۝٢٠

مگر لوگو! تمہارے دل میں ہے دُنیا کی اُلفت (۲۰)

وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ۝٢١

آخرت تم چھوڑ بیٹھے ہو (۲۱)

وُجُوْهٌ يَّوْمَىِٕذٍ نَّاضِرَةٌ ۝٢٢

اور اُس دن کچھ تو چہرے ہوں گے تازہ اور پر رونق،

اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۝٢٣

اور اپنے رب کی جانب دیکھتے ہوں گے (۲۲-۲۳)

وَوُجُوْهٌ يَّوْمَىِٕذٍ بَاسِرَةٌ ۝٢٤

اور ایسے ہوں گے کچھ چہرے، جو مرجھائے ہوئے ہوں گے،

تَظُنُّ اَنْ يُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ۝٢٥

سمجھ جائیں گے، برتاؤ کمر توڑ اُن کے ساتھ اُس روز ہوگا (۲۴-۲۵)

كَلَّاۤ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ ۝٢٦

روح جب ہنسلی تلک آ جائے گی (۲۶)

وَقِيْلَ مَنْ ۜ رَاقٍ ۝٢٧

پوچھیں گے لوگ، اَب کون ہے دَم کرنے والا؟ (۲۷)

وَّظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ ۝٢٨

تب سمجھ جائے گا (مرنے والا) یہ ہے وقتِ آخر (۲۸)

وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ۝٢٩

اور لپٹ جائے گی پھر پنڈلی سے پنڈلی (۲۹)

اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَىِٕذِ ِۨالْمَسَاقُ ۝٣٠

وہ ہے دن رب کی طرف چلنے کا دن (۳۰)

(غفلت میں لیکن وہ رہا)

فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى ۝٣١

اور کی نماز اُس نے ادا ہرگز نہ کی تصدیق وحیٔ رب کی (۳۱)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 743 of 2222

وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿٣٢﴾
بلکہ اُس کو جھٹلایا اور اُس سے اُس نے منہ موڑا (۳۲)

ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ يَتَمَطّٰى ﴿٣٣﴾
چلا پھر گھر کو اتراتا ہوا (۳۳)

اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿٣٤﴾
افسوس صد افسوس ہے تجھ پر (اے انساں!) (۳۴)

ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿٣٥﴾
ہاں، بہت افسوس، صد افسوس ہے تجھ پر (۳۵)

اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى ﴿٣٦﴾
سمجھتا ہے بھلا انساں، اُسے ہم چھوڑ دیں گے یونہی؟ (۳۶)

اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى ﴿٣٧﴾
کیا قطرہ منی کا تھا نہ وہ، جس کو کہ ٹپکایا گیا تھا رحمِ مادر میں؟ (۳۷)

ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوّٰى ﴿٣٨﴾
ہوا پھر وہ لہو کا لوتھڑا،
اللہ نے اُس کو بنایا اور کیا اس کو درست (۳۸)

فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ﴿٣٩﴾
اور پھر بنائے اس سے جوڑے مرد اور عورت (۳۹)

اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ﴿٤٠﴾
تو کیا (اللہ) نہیں قادر کہ مُردوں کو کرے زندہ؟ (۴۰)

سورۂ دھر ۷۶

سُوْرَةُ الدَّهْرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اِحْدٰى وَثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْـًٔا مَّذْكُوْرًا ﴿١﴾
یقیناً ایک ایسا وقت بھی گزرا ہے انساں پر زمانے میں،
نہ جب وہ ذکر کے قابل تھا کوئی چیز (۱)

اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ۖ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ﴿٢﴾
(بیشک) ہم نے اک مخلوط نطفے سے کیا انسان کو پیدا،
کہ اس کی آزمائش ہو،
بنایا اُس کو سننے، دیکھنے والا (۲)

اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا ﴿٣﴾
دکھائی راہ اُس کو،
اب کرے وہ شکر، یا لے کفر سے وہ کام (۳)

اِنَّا اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَلٰسِلَا۠ وَاَغْلٰلًا وَّسَعِيْرًا ﴿٤﴾
ہم نے کافروں کے واسطے طوق و سلاسل اور بھڑکتی آگ کو تیار کر رکھا ہے (۴)

اِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا ﴿٥﴾
اور جو نیک ہیں، ایسے پئیں گے جام، جن میں لذتِ کافور ہوگی (۵)

عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا ﴿٦﴾
یہ ہے اک چشمہ، کہ جس سے بندگانِ خاص ہی سیراب ہوں گے،
اور جدھر چاہیں بہا لے جائیں گے اُس کو (۶)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 744 of 2222

يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا ۝٧

وہ اپنی نذر کو کرتے ہیں پورا،
اور اُس دن سے ہیں ڈرتے، جس کی سختی ہر طرف پھیلی ہوئی ہوگی (۷)

وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ۝٨

اور (اللہ) کی محبت میں وہ بھوکے رہ کے خود کھانا کھلاتے ہیں یتیم وقیدی و مسکین کو (۸)

اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ۝٩

کہتے ہیں اُن سے،
ہم تمہیں کھانا کھلاتے ہیں فقط (اللہ) کی خوشنودی کی خاطر،
اور نہیں ہم چاہتے تم سے صلہ یا شکریہ کوئی (۹)

اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا ۝١٠

فقط ڈرتے ہیں ہم اُس دن سے، جو ہے سختیوں والا (۱۰)

فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰىهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا ۝١١

بچالے گا اُنہیں اللہ ایسے دن کی سختی سے اور اُن کو اک سرور و تازگی دے گا (۱۱)

وَجَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا ۝١٢

اُنہیں وہ صبر کے بدلے میں جنت اور لباسِ ریشمی بخشے گا (۱۲)

مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا ۝١٣

بیٹھیں گے وہاں تکیہ لگائے تخت پر وہ،
اور وہاں ہوگی کڑی دھوپ اور نہ ٹھٹھراتی ہوئی سردی (۱۳)

وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا ۝١٤

جھکے ہوں گے وہاں جنت کے سائے ان پہ،
اور میووں کے خوشے بھی (۱۴)

وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَا ۝١٥

اور اُن کے سامنے گردش میں ہوں گے نقرئی پیالے،

قَوَارِيْرَا مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا ۝١٦

چمکتے شیشہ و ساغر (۱۵۔۱۶)

وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا ۝١٧

پلائے جائیں گے جامِ شرابِ زنجبیل آمیزان کو،

عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا ۝١٨

سلسبیل (اک چشمۂ جنت) سے (۱۷۔۱۸)

وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۚ اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ۝١٩

اُن کے گرد کچھ اِس طرح لڑکے پھر رہے ہوں گے،
کہ جیسے ہوں کوئی بکھرے ہوئے موتی (۱۹)

وَاِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ نَعِيْمًا وَّمُلْكًا كَبِيْرًا ۝٢٠

(اے پیغمبرؐ!) وہاں جب آپؐ دیکھیں گے،
تو ہر جانب ہزاروں نعمتیں ہی نعمتیں ہوں گی،
عظیم الشان ہوگی سلطنت ہر سمت (۲۰)

عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ ۖ وَّحُلُّوْٓا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ ۚ وَسَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ۝٢١

جنت کے مکینوں کا لباسِ فاخرہ دیبا و اطلس کا بنا ہوگا،
وہ پہنیں گے وہاں چاندی کے کنگن،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 745 of 2222

اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿۲۲﴾

اور پلائی جائے گی ان کو شراب پاک اُن کے رب کی جانب سے (۲۱)
کہا جائے گا یہ ان سے، صلہ یہ سب تمہاری نیکیوں کا ہے،
کہ وہ مقبول ٹھہری ہیں (۲۲)

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ تَنْزِيْلًا ﴿۲۳﴾
فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا ﴿۲۴﴾

اتارا آپ پر آہستہ آہستہ یہ قرآں ہم نے (اے مرسلؐ!) (۲۳)
تو آپ اب انتظارِ حکمِ رب میں صبر سے بیٹھے رہیں،
اور کافروں کی اور گنہگاروں کی مت مانیں (۲۴)

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿۲۵﴾
وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا ﴿۲۶﴾

کریں ذکر اپنے رب کے نام کا صبح و مسا (۲۵)
راتوں کو سجدہ ریز ہوں آپ اور کریں تسبیح بھی اُس کی (۲۶)

اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ يُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيْلًا ﴿۲۷﴾

یہ دنیا چاہتے ہیں لوگ،
اور وہ دن جو بھاری ہے، اُسے یہ چھوڑ دیتے ہیں (۲۷)

نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَشَدَدْنَآ اَسْرَهُمْ ۚ وَاِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَآ اَمْثَالَهُمْ تَبْدِيْلًا ﴿۲۸﴾
اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿۲۹﴾

انہیں پیدا کیا ہم نے، کئے مضبوط جوڑ ان کے،
اگر چاہیں تو ان جیسے کئی اوروں کو ہم لے آئیں (۲۸)
یہ قرآن تو ہے اک نصیحت،
اب جو چاہے اپنے رب کی راہ اپنا لے (۲۹)

وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۚ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۳۰﴾
يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۚ وَالظّٰلِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۳۱﴾

نہیں تم چاہ سکتے جب تلک اللہ نہ چاہے،
وہ ہے بیشک علم والا، صاحبِ حکمت (۳۰)
جسے چاہے وہ اپنے سایۂ رحمت میں کر لیتا ہے داخل،
اور جو ظالم ہیں، اُن کے واسطے تیار کر رکھا ہے (آخر میں)،
المناک اک عذاب اس نے (۳۱)

سورۂ مُرسلات ۷۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ﴿۱﴾

قسم ہے اُن ہواؤں کی،
جو چلتی ہیں بہت نرمی سے پہلے (۱)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 746 of 2222

فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ۙ	اور پھر چلتی ہیں جو تیزی سے (۲)
وَّالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا ۙ	اور پھر بادلوں کو جو ہیں پھیلاتی اٹھا کر (۳)
فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ۙ	پھر جدا کرتی ہیں ان کو پھاڑ کر (۴)
فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا ۙ	اور اُن فرشتوں کی قسم، آتے ہیں لے کر وحی جو (۵)
عُذْرًا اَوْ نُذْرًا ۙ	آگاہ کرنے کے لئے (۶)
اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ ۙ	جس واقعے کا تم سے وعدہ ہے، یقیناً ہونے والا ہے (۷)
فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ۙ	ستارے ماند پڑ جائیں گے جب (۸)
وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ۙ	اور آسماں کو پھاڑا جائے گا (۹)
وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ۙ	اڑائے جائیں گے کہسار ریزہ ریزہ کر کے جب (۱۰)
وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ ۙ	اکٹھا کر دیا جائے گا سب پیغمبروں کو تب (۱۱)
لِاَيِّ يَوْمٍ اُجِّلَتْ ۙ	تو یہ تاخیر کس دن کے لئے تھی؟ (۱۲)
لِيَوْمِ الْفَصْلِ ۙ	فیصلے کے دن کی خاطر (۱۳)
وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۙ	(اے پیمبرؐ!) آپؐ کو معلوم ہے؟ کیا فیصلے کا دن ہے؟ (۱۴)
وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۙ	اُس دن ہے تباہی سب کے سب جھٹلانے والوں کی (۱۵)
اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِيْنَ ۙ	بھلا کیا ہم نے اگلوں کو نہیں برباد کر ڈالا؟ (۱۶)
ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِيْنَ ۙ	پھر اُن کے بعد پچھلوں کو بھی کر دیتے ہیں چلتا ہم (۱۷)
كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ۙ	گنہگاروں سے ایسے ہی کیا کرتے ہیں ہم برتاؤ (۱۸)
وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۙ	اُس دن ہے تباہی سب کے سب جھٹلانے والوں کی (۱۹)
اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ۙ	نہیں پیدا کیا ہم نے تمہیں کیا ایک بے توقیر پانی سے؟ (۲۰)
فَجَعَلْنٰهُ فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۙ اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ۙ	اُسے ٹھہرائے رکھا
فَقَدَرْنَا ۟ فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ۙ	اک مقرر وقت تک محفوظ مسکن میں (۲۱-۲۲)
وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۙ	مقرر اس کا اندازہ کیا پھر اور ہمارا خوب اندازہ ہے (۲۳)
اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا ۙ	اُس دن ہے تباہی سب کے سب جھٹلانے والوں کی (۲۴)
	بنائی کیا نہیں ہم نے زمیں؟

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 747 of 2222

اَحْيَآءً وَّاَمْوَاتًا ﴿٢٦﴾	تا کہ وہ زندوں اور مردوں کو سمیٹے (۲۵۔۲۶)
وَّجَعَلْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ شٰمِخٰتٍ وَّاَسْقَيْنٰكُمْ مَّآءً فُرَاتًا ﴿٢٧﴾	اور پہاڑ اس میں بنائے ہیں بلند،
	اور آب شیریں سے کیا سیراب تم لوگوں کو (۲۷)
وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٢٨﴾	اُس دن ہے تباہی سب کے سب جھٹلانے والوں کی (۲۸)
اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿٢٩﴾	(کہا جائے گا پھر ان سے) چلو نارِ جہنم کی طرف،
	جس کو کہ تم جھٹلاتے آئے ہو (۲۹)
اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ ذِيْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ﴿٣٠﴾	چلو سہ شاخہ سائے کی طرف (۳۰)
لَّا ظَلِيْلٍ وَّلَا يُغْنِيْ مِنَ اللَّهَبِ ﴿٣١﴾	جس میں نہ چھاؤں ہے نہ شعلوں سے حفاظت ہے (۳۱)
اِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ﴿٣٢﴾	محل جیسی بڑی چنگاریاں وہ آگ برسائے گی (۳۲)
كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ﴿٣٣﴾	جیسے اونٹ ہوں وہ زرد (۳۳)
وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٣٤﴾	اُس دن ہے تباہی سب کے سب جھٹلانے والوں کی (۳۴)
هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿٣٥﴾	یہی وہ دن ہے، جب وہ بول بھی سکتے نہیں ہوں گے (۳۵)
وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ ﴿٣٦﴾	نہ اُن کی معذرت ہوگی قبول اُس وقت (۳۶)
وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٣٧﴾	اُس دن ہے تباہی سب کے سب جھٹلانے والوں کی (۳۷)
هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ جَمَعْنٰكُمْ وَالْاَوَّلِيْنَ ﴿٣٨﴾	یہی ہے فیصلے کا دن، کہ ہم نے تم کو اور اگلوں کو یکجا کر لیا ہے (۳۸)
فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيْدُوْنِ ﴿٣٩﴾	اب اگر تم چال چل سکتے ہو، تو چل لو کوئی (۳۹)
وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٤٠﴾	اس دن تباہی ہے سبھی جھٹلانے والوں کی (۴۰)
اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿٤١﴾	یقیناً متقی ہوں گے گھنی چھاؤں، رواں چشموں میں (۴۱)
وَّفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿٤٢﴾	اور مرغوب میووں میں (۴۲)
كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٤٣﴾	(کہا جائے گا یہ اُن سے) مزے سے آج تم کھاؤ پیو،
	اُن نیک کاموں کے صلے میں، تم جنھیں کرتے رہے تھے (۴۳)
اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٤٤﴾	اور ہم ایسے ہی دیتے ہیں جزا اُن کو، جو نیک اطوار ہیں (۴۴)
وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٤٥﴾	اُس دن تباہی ہے سبھی جھٹلانے والوں کی (۴۵)
كُلُوْا وَتَمَتَّعُوْا قَلِيْلًا اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ ﴿٤٦﴾	اگرچہ تم ہو مجرم بالیقیں، پھر بھی ذرا دنیا میں کھالو اور اٹھالو فائدہ (۴۶)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 748 of 2222

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۷﴾

اُس دن تباہی ہے سبھی جھٹلانے والوں کی (۴۷)

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا يَرْكَعُوْنَ ﴿۴۸﴾

کہا جاتا ہے جب اِن سے، جھکو اللہ کے آگے، تو یہ جھکتے نہیں (۴۸)

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۹﴾

اُس دن تباہی ہے سبھی جھٹلانے والوں کی (۴۹)

فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۰﴾

اب اِس کے بعد یہ کس بات پر ایمان لائیں گے؟ (۵۰)

پارہ ۳۰

سورۂ نبا ۷۸

سُوْرَةُ النَّبَاِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعٌ وَّاحِدٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۱﴾

بھلا کس چیز کے بارے میں لوگ اک دوسرے سے پوچھتے ہیں؟ (۱)

عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ﴿۲﴾

اک عظیم ایسی خبر کے سلسلے میں کیا؟

الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ﴿۳﴾

کہ جس میں اختلاف ان کا ہوا ہے (۲-۳)

كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ﴿۴﴾

جان لیں گے جلد ہی،

ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ﴿۵﴾

ہاں جان لیں گے جلد ہی یہ (۴-۵)

اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ﴿۶﴾

کیا نہیں ہم نے بنایا اس زمیں کو فرش؟ (۶)

وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ﴿۷﴾

میخوں کی طرح (گاڑا) پہاڑوں کو (۷)

وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ﴿۸﴾

تمہیں پیدا کیا جوڑوں کی صورت میں (۸)

وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ﴿۹﴾

بنایا نیند کو آرام کا باعث (۹)

وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ﴿۱۰﴾

بنایا رات کو پردہ (۱۰)

وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ﴿۱۱﴾

تو دن رکھا کمانے کو (۱۱)

وَّبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ﴿۱۲﴾

بنائے سات مضبوط آسماں اوپر تمہارے (۱۲)

وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ﴿۱۳﴾

اور کیا روشن چراغ آفتاب (۱۳)

وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ﴿۱۴﴾

اور بادلوں سے ہم نے پانی خوب برسایا (۱۴)

لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا ﴿۱۵﴾ وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا ﴿۱۶﴾

کہ سبزہ اور اناج،

اور باغ اگیں اس سے (۱۵-۱۶)

اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا ﴿۱۷﴾

یقیناً فیصلے کا دن مقرر ہے (۱۷)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 749 of 2222

يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ﴿۱۸﴾
وہ دن جب صور پھونکا جائے گا، تو فوج در فوج آؤ گے تم (۱۸)

وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ﴿۱۹﴾
آسماں کھل جائے گا، (ہر سو) نظر آئیں گے دروازے ہی دروازے (۱۹)

وَّسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ﴿۲۰﴾
چلائے جائیں گے سارے پہاڑ ایسے، کہ رہ جائیں گے ہو کر ریت (۲۰)

اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ﴿۲۱﴾
بیشک ہے جہنم گھات میں (۲۱)

لِّلطّٰغِيْنَ مَاٰبًا ﴿۲۲﴾
وہ سرکشوں کا ہے ٹھکانا،

لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا ﴿۲۳﴾
جس میں اک مدت رہیں گے وہ (۲۲-۲۳)

لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا ﴿۲۴﴾
نہ کچھ ٹھنڈک نہ پینے کا کوئی ساماں وہاں ہوگا (۲۴)

اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا ﴿۲۵﴾
ابلتا گرم پانی اور بہتی پیپ ہی ہوگی (۲۵)

جَزَآءً وِّفَاقًا ﴿۲۶﴾
ملے گا پورا پورا ان کو بدلہ (۲۶)

اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا ﴿۲۷﴾
وہ حساب حشر کی امید ہی رکھتے نہ تھے (۲۷)

وَّكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا ﴿۲۸﴾
اور تھے ہماری آیتیں بے خوف جھٹلاتے (۲۸)

وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا ﴿۲۹﴾
ہمارے پاس ہے ہر شے لکھی (۲۹)

فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ﴿۳۰﴾
اب تم مزا چکھو، بڑھاتے جائیں گے تم پر عذاب سخت ہم (۳۰)

اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ﴿۳۱﴾ حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ﴿۳۲﴾
ہے متقی لوگوں کی خاطر کامیابی بالیقیں (۳۱)
انگور اور باغ،

وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا ﴿۳۳﴾
اور دوشیزائیں ہم سن،

وَّكَاْسًا دِهَاقًا ﴿۳۴﴾
اور شراب ناب کے ہوں گے چھلکتے جام (۳۲-۳۳-۳۴)

لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا ﴿۳۵﴾
بے ہودہ نہ جھوٹی بات ہی کوئی سنیں گے وہ (۳۵)

جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ﴿۳۶﴾
(اے مرسلؐ!) آپؐ کے رب کی طرف سے یہ صلہ انعام میں ان کیلئے ہوگا (۳۶)

رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ
زمیں اور آسمانوں اور ان کے درمیاں جو کچھ ہے، مالک اسکا ہے رحمٰن،

لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ﴿۳۷﴾
نہیں ہوگا کسی کو بات بھی کرنے کا یارا اُس سے (۳۷)

يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۙ لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ
اور ہوں گے کھڑے صف باندھے جب روح الامیں اور سب فرشتے،

اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ﴿۳۸﴾
کچھ بھی بولے گا بغیر اذنِ الٰہی کے نہ کوئی تب،
سوا اس کے کہ جو منہ سے نکالے ٹھیک بات (۳۸)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 750 of 2222

ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ﴿۳۹﴾

اور دن یہ برحق ہے،
ٹھکانا اپنے رب کے پاس جو چاہے بنالے (۳۹)

اِنَّاۤ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا ۚ يَّوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِىْ كُنْتُ تُرٰبًا ﴿۴۰﴾

بالیقیں ہم نے قیامت کے عذاب سخت سے تم کو ڈرایا ہے،
عیاں جس روز سب اعمال ہوں گے،
دیکھ کر ان کو یہ کافر کہہ اٹھے گا، کاش میں مٹی ہی ہو جاتا! (۴۰)

سورۂ نازعات ۷۹

سُوْرَةُ النّٰزِعٰتِ مَكِّيَّةٌ وَّهِىَ سِتٌّ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ﴿۱﴾

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے
قسم ایسے فرشتوں کی،
جو (کافر کے بدن میں) ڈوب کر سختی سے جاں کو کھینچ لیتے ہیں (۱)

وَالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ﴿۲﴾

قسم ایسے فرشتوں کی،
جو (مومن کے بدن سے جان کی سب) بندگرہیں کھول دیتے ہیں (۲)

وَالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ﴿۳﴾

قسم ایسے فرشتوں کی،
(فضا میں) تیرتے پھرتے ہیں جو (۳)

فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ﴿۴﴾

اور پھر لپک کر آگے بڑھتے،

فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ﴿۵﴾

کام کی تدبیر کرتے ہیں (۴-۵)

يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ﴿۶﴾

ہلا ڈالے گا جس دن حادثہ سب کو (قیامت کا) (۶)

تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ﴿۷﴾

تو اس کے پیچھے پیچھے (صور کی آواز) آئے گی (۷)

قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ﴿۸﴾

دھڑکتے ہوں گے دل (لوگوں کے)،

اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ﴿۹﴾

اور نظریں جھکی ہوں گی (۸-۹)

يَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِى الْحَافِرَةِ ﴿۱۰﴾

یہ کافر کہہ رہے ہیں،
کیا بھلا ہم پہلی حالت کی طرف لوٹائے جائیں گے؟ (۱۰)

ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ﴿۱۱﴾

کہ جب سب ہڈیاں گل جائیں گی اپنی (۱۱)

قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ﴿۱۲﴾

بڑے گھاٹے کی تب یہ واپسی ہوگی (۱۲)

فَاِنَّمَا هِىَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ﴿۱۳﴾

قیامت تو فقط اک ڈانٹ ہوگی خوفناک (۱۳)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 751 of 2222

فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ﴿۱۴﴾
اوراس کے بعد اک دم اکٹھے ہوں گے سارے حشر کے میدان میں (۱۴)

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ﴿۱۵﴾
(اور اے نبیؐ!) کیا آپ تک پہنچی ہے موسیٰؑ کی حکایت (۱۵)

اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿۱۶﴾
جب پکارا تھا طویٰ کی پاک وادی میں انہیں رب نے (۱۶)

اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿۱۷﴾
(اور ان کو حکم فرمایا) چلو فرعون کی جانب، کہ سرکش ہو رہا ہے وہ (۱۷)

فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰٓى اَنْ تَزَكّٰى ﴿۱۸﴾
کہو اس سے، بھلا کیا چاہتا ہے تو سدھر جائے؟ (۱۸)

وَاَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ﴿۱۹﴾
دکھاؤں میں ترے رب کی طرف وہ راستہ سیدھا،
کہ تجھ میں خوف ہو پیدا (۱۹)

فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى ﴿۲۰﴾
دکھائی پھر انہوں نے اس کو (اللہ کی نشانی اک بڑی (یعنی عصا کا معجزہ) (۲۰)

فَكَذَّبَ وَعَصٰى ﴿۲۱﴾
لیکن اسے جھٹلا دیا اس نے، نہ مانا وہ اسے ہرگز (۲۱)

ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى ﴿۲۲﴾
وہ پلٹا، اور لگا کرنے وہ تدبیریں (۲۲)

فَحَشَرَ فَنَادٰى ﴿۲۳﴾
اکٹھا کر کے پھر سب کو کہا فرعون نے (۲۳)

فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ﴿۲۴﴾
میں رب تمہارا ہوں (۲۴)

فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ﴿۲۵﴾
تو اللہ نے اسے دنیا و عقبیٰ کے عذاب سخت میں جکڑا (۲۵)

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ﴿۲۶﴾
یقیناً اس میں عبرت ڈرنے والے کے لئے ہے (۲۶)

ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ بَنٰىهَا ﴿۲۷﴾
اور بھلا مشکل تمہارا خلق کرنا ہے اسے یا آسماں کا؟
اس کو بھی اس نے بنایا ہے (۲۷)

رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ﴿۲۸﴾
رکھی چھت اس کی اونچی، پھر برابر کر دیا اس کو (۲۸)

وَاَغْطَشَ لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰىهَا ﴿۲۹﴾
بنایا رات کو تاریک اور دن کو نکالی دھوپ اس نے (۲۹)

وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا ﴿۳۰﴾
اور پھیلایا زمیں کا فرش،

اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰىهَا ﴿۳۱﴾
اور چارے کو اور پانی کو اس میں سے نکالا (۳۰-۳۱)

وَالْجِبَالَ اَرْسٰىهَا ﴿۳۲﴾
اور پہاڑوں کو جمایا اس پہ (۳۲)

مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۳﴾
تاکہ فائدہ تم اور تمہارے جانور پائیں (۳۳)

فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ﴿۳۴﴾
سو جب آجائے گی وہ آفتِ کبریٰ،
(قیامت جس کو کہتے ہیں) (۳۴)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 752 of 2222

يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ﴿۳۵﴾
تو اس دن یاد پھر انساں کرے گا ہر عمل اپنا (۳۵)

وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى ﴿۳۶﴾
بھڑکتی آگ ہوگی سامنے ہر دیکھنے والے کی آنکھوں کے (۳۶)

فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ﴿۳۷﴾
بغاوت جس نے کی ہوگی،

وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۳۸﴾
حیاتِ دنیوی کو جس نے بھی ترجیح دی ہوگی،

فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿۳۹﴾
ٹھکانا اس کا ہے دوزخ (۳۷۔۳۸۔۳۹)

وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ﴿۴۰﴾
مگر جس نے حضورِ رب کھڑے ہونے سے کھایا خوف،

اور پھر خواہشوں سے نفس کو روکے رکھا،

فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿۴۱﴾
اس کا ٹھکانا ہے بہشت (۴۰۔۴۱)

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰهَا ﴿۴۲﴾
(اور اے پیمبرؐ!) پوچھتے ہیں یہ، کہ کب ہوگی قیامت؟ (۴۲)

فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰهَا ﴿۴۳﴾
آپؐ اس بارے میں ہیں کس فکر میں؟ (۴۳)

اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰهَا ﴿۴۴﴾
اس کا تو سارا علم ہے اللہ کو (۴۴)

اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰهَا ﴿۴۵﴾
اور آپؐ تو اس کو ڈراتے ہیں، کہ جو اس سے ڈرے (۴۵)

كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰهَا ﴿۴۶﴾
یہ لوگ جب دیکھیں گے اس کو،
تو یہ سمجھیں گے وہ، جیسے تھے رہے اک صبح یا اک شام دنیا میں (۴۶)

سُوْرَةُ عَبَسَ ۸۰

سُوْرَةُ عَبَسَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اِثْنَتَانِ وَاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً فِيْهَا رُكُوْعٌ وَّاحِدٌ كَذَالِكَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَبَسَ وَتَوَلّٰى ﴿۱﴾
خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ﴿۲﴾
ہوئے چیں برجبیں اور پھیر بیٹھے منہ وہ (۱)

وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰٓى ﴿۳﴾
(بس یہ دیکھ کر) آیا تھا ان کے پاس نابینا کوئی (۲)

اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ﴿۴﴾
(اور اے پیمبرؐ!) آپؐ کو معلوم کیا؟ شاید سدھر جاتا وہ،

سنتا اور نصیحت فائدہ دیتی اسے (۳۔۴)

اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ﴿۵﴾
جو شخص بے پروا ہے،

فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ﴿۶﴾
اس کی سمت ہے پوری توجہ آپؐ کی (۵۔۶)

وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ﴿۷﴾
لیکن نہ سدھرے وہ، تو یہ ذمہ نہیں ہے آپ کا ہرگز (۷)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 753 of 2222

وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ۝٨
وَهُوَ يَخْشٰى ۝٩
فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ۝١٠
كَلَّاۤ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ۝١١
فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ۝١٢
فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ۝١٣
مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ۝١٤
بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ۝١٥
كِرَامٍۭ بَرَرَةٍ ۝١٦
قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَاۤ اَكْفَرَهٗ ۝١٧
مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ ۝١٨
مِنْ نُّطْفَةٍ ؕ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ۝١٩
ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ ۝٢٠
ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ۝٢١
ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ۝٢٢
كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَاۤ اَمَرَهٗ ۝٢٣
فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖۤ ۝٢٤
اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ۝٢٥
ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ۝٢٦
فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ۝٢٧
وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ۝٢٨
وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ۝٢٩ وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا ۝٣٠ وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا ۝٣١

مگر جو شخص،
آئے دوڑتا، ڈرتا،
تو اس سے بے رخی کیوں؟ (٨۔٩۔١٠)
دیکھئے! (قرآن) تو یکسر نصیحت ہے (١١)
جو چاہے اس کو اپنا لے،
یہ پر عظمت صحیفوں میں ہے،
عالی شان و پاکیزہ (١٢۔١٣۔١٤)
یہ ایسے لکھنے والوں کے ہے ہاتھوں میں،
جو پیکر ہیں بزرگی اور نیکی کے (١٥۔١٦)
خدا کی مار انساں پر، یہ ہے کس درجہ ناشکرا (١٧)
خدا نے اس کو کس شے سے کیا تخلیق؟ (١٨)
نطفے سے کیا پیدا اُسے، پھر اُس کا اندازہ مقرر کر دیا (١٩)
اور پھر کیا آسان اس کی زندگی کا راستہ (٢٠)
پھر موت دی اور قبر میں اس کو اتارا (٢١)
پھر وہ جب چاہے گا، زندہ اس کو کر دے گا (٢٢)
مگر اس نے خدا کے حکم کو اب تک نہیں مانا (٢٣)
ذرا انسان دیکھے اپنے کھانے کی طرف (٢٤)
ہم نے ہی (اس کے واسطے) پانی کو برسایا (٢٥)
زمیں کو ہم نے پھر پھاڑا (٢٦)
کیا پیدا اناج اس میں (٢٧)
کھجور، انگور، زیتون اور ترکاری،
گھنے باغ اور چارہ
اور میوے بھی اگائے
اس میں (٢٨۔٢٩۔٣٠۔٣١)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 754 of 2222

مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۲﴾
تا کہ ان سے فائدہ تم اور تمہارے جانور پائیں (۳۲)

فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ﴿۳۳﴾
قیامت کا اٹھے گا شور جب، کانوں کے پردے پھاڑنے والا (۳۳)

يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ﴿۳۴﴾
تو پھر ہر آدمی بھائی سے،

وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ ﴿۳۵﴾
ماں سے، باپ سے،

وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ ﴿۳۶﴾
بیوی سے اور اولاد سے بھاگے گا (۳۴۔۳۵۔۳۶)

لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ ﴿۳۷﴾
اس دن فکر اپنی ہی پڑی ہوگی سبھی کو (۳۷)

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ﴿۳۸﴾
اور کچھ چہرے تو اس دن ہوں گے روشن (۳۸)

ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ﴿۳۹﴾
مسکراتے اور شگفتہ (۳۹)

وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ﴿۴۰﴾
اور کچھ چہرے غبار آلود ہوں گے،

تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ﴿۴۱﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ﴿۴۲﴾
جن پہ کالک چھا رہی ہوگی (۴۰۔۴۱)
یہی دراصل ہوں گے کافر و فاجر (۴۲)

سُوْرَةُ التَّكْوِيْرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سَبْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً

سورۂ تکویر ۸۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ﴿۱﴾
لپیٹا جائے گا سورج (کی جب چادر) کو (۱)

وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ﴿۲﴾
جب بے نور ہو جائیں گے تارے (۲)

وَاِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ﴿۳﴾
اور پہاڑوں کو چلایا جائے گا جب (۳)

وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ﴿۴﴾
اور جب ہر جننے والی اونٹنی بے آسرا ہی چھوڑ دی جائے گی (۴)

وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ ﴿۵﴾
اور جب کئے جائیں گے وحشی جانور سارے اکٹھے اک جگہ (۵)

وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ﴿۶﴾
اور جب اُبل اُٹھیں گے دریا (۶)

وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ ﴿۷﴾
اور جاں داروں کے جب جوڑے کئے جائیں گے (۷)

وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ﴿۸﴾
اور جب پوچھا جائے گا کسی زندہ گڑی لڑکی سے (۸)

بِاَيِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ﴿۹﴾
وہ کس جرم میں ماری گئی تھی؟ (۹)

وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ﴿۱۰﴾
اور کھلیں گے نامۂ اعمال جب (۱۰)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 755 of 2222

وَاِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتْ ﴿۱۱﴾
پردہ ہٹایا جائے گا جب آسماں کا (۱۱)

وَاِذَا الْجَحِيْمُ سُعِّرَتْ ﴿۱۲﴾
اور جب دہکایا جائے گا جہنم کو (۱۲)

وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ ﴿۱۳﴾
قریب آجائے گی جنت (۱۳)

عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّآ اَحْضَرَتْ ﴿۱۴﴾
تو ہر ذی روح اس دن جان لے گا یہ، کہ کیا وہ لے کے آیا ہے؟ (۱۴)

فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ﴿۱۵﴾
قسم ہے پیچھے ہٹنے والے،

الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ﴿۱۶﴾
چلتے چلتے چھپنے والے تاروں کی (۱۵-۱۶)

وَالَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ ﴿۱۷﴾
قسم ہے رات کی، جانے لگے جب وہ (۱۷)

وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ ﴿۱۸﴾
قسم ہے صبح کی، جب سانس لے وہ (۱۸)

اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ﴿۱۹﴾
یہ کلامِ پاک تو اک صاحبِ عظمت پیامی لے کے آیا ہے (۱۹)

ذِيْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍ ﴿۲۰﴾
جو ذی قوت ہے اور ہے بارگاہِ مالکِ عرشِ بریں میں مرتبے والا (۲۰)

مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ ﴿۲۱﴾
فرشتے جس کی کرتے ہیں اطاعت، جو امانت دار بھی ہے (۲۱)

وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ ﴿۲۲﴾
(اور اے لوگو!) نہیں ساتھی تمہارے کوئی دیوانے (۲۲)

وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ ﴿۲۳﴾
کہ اک روشن افق پر اس کو دیکھا ہے انہوں نے (۲۳)

وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ﴿۲۴﴾
بخل یہ کرتے نہیں ہیں غیب کی باتیں بتانے میں (۲۴)

وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ﴿۲۵﴾
کلام ایسا نہیں ہے یہ، کہ ہو شیطان کا یہ قول (۲۵)

فَاَيْنَ تَذْهَبُوْنَ ﴿۲۶﴾
پھر تم جا رہے ہو کس طرف؟ (۲۶)

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۷﴾
(دراصل یہ قرآن تو) سارے جہاں کے واسطے ہے اک نصیحت (۲۷)

لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّسْتَقِيْمَ ﴿۲۸﴾
(بالخصوص) اس کے لئے، جو تم میں سیدھی راہ چلنا چاہتا ہو (۲۸)

وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۹﴾
اور ہرگز چاہ تم سکتے نہیں، جب تک نہ کچھ اللہ رب العالمیں چاہے (۲۹)

سُوْرَةُ الْاِنْفِطَار ۸۲

سُوْرَةُ الْاِنْفِطَارِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ﴿۱﴾
جب (اک دن) آسماں پھٹ جائے گا (۱)

وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ﴿۲﴾
تارے بکھر جائیں گے (۲)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 756 of 2222

وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ۝٣

اور سارے سمندر بہہ اٹھیں گے (۳)

وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ۝٤

کھول دی جائیں گی جب قبریں (۴)

عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ ۝٥

تو ہر اک شخص کو معلوم ہو جائے گا اپنا اگلا پچھلا سب عمل، اس نے کیا تھا جو (۵)

يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ۝٦

پھر اے انساں! تجھے کس شے نے اپنے رب کے بارے میں دیا دھوکا؟ (۶)

الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰكَ فَعَدَلَكَ ۝٧

(وہ رب) جس نے تجھے پیدا کیا، تجھ کو کیا ٹھیک اور بنایا تجھ کو موزوں (۷)

فِيْٓ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ۝٨

اور جس صورت میں پھر چاہا تجھے جوڑا (۸)

كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ ۝٩

مگر (لوگو!) جزا کے دن کو جھٹلاتے ہو (۹)

وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ۝١٠

گرچہ نگہباں ایسے مقرر تم پہ ہیں،

كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ۝١١

جو ہیں معزز لکھنے والے (۱۰۔۱۱)

يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝١٢

جانتے ہیں وہ، جو کچھ کرتے ہو تم (۱۲)

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۝١٣

بیشک جو نیک اطوار ہیں، وہ عیش میں ہوں گے (۱۳)

وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ ۝١٤

اور ایسے لوگ جو بدکار ہیں، جائیں گے دوزخ میں (۱۴)

يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ ۝١٥

جزا کے دن وہ اس میں جائیں گے (۱۵)

وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِيْنَ ۝١٦

اور پھر کبھی غائب نہ ہو پائیں گے اس سے (۱۶)

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝١٧

(اے پیمبرؐ!) کچھ خبر بھی ہے، جزا کا دن ہے کیا؟ (۱۷)

ثُمَّ مَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝١٨

(ہم پوچھتے ہیں آپؐ سے پھر) کچھ خبر بھی ہے، جزا کا دن ہے کیا؟ (۱۸)

يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْـًٔا ۭ وَالْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ۝١٩

وہ دن ہے یہ، جب کوئی بھی کچھ کر نہ پائے گا کسی کے واسطے ہرگز، کہ سارا اختیار اللہ کا ہوگا (۱۹)

سُوْرَةُ الْمُطَفِّفِيْنَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ٣٦ اٰيَاتٌ ..... سورۂ مطففین ۸۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ۝١

تباہی ان کی خاطر ہے، کہ ناپ اور تول میں جو لوگ کرتے ہیں کمی (۱)

الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ۝٢

یہ لوگ ایسے ہیں، کہ جب یہ ناپ کر لیتے ہیں تو بھر پور لیتے ہیں (۲)

وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ۝٣

مگر جب ناپ کر یا تول کر دیتے ہیں، تو دیتے ہیں کم (۳)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 757 of 2222

اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ۙ

ان کو خیال آتا نہیں،

لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ ۙ

ان کو اٹھایا جائے گا اک دن (۴-۵)

يَّوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۚ

کہ جب سب لوگ رب العالمین کے روبرو ہوں گے (۶)

كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِيْ سِجِّيْنٍ ۚ

یقیناً نامۂ اعمال بدکاروں کا ہے سجین میں لکھا (۷)

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سِجِّيْنٌ ۚ

(اے پیغمبرؐ!) خبر کیا آپؐ کو، سجین کیا ہے؟ (۸)

كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۚ

اک کتاب ایسی کہ ہے لکھی ہوئی (۹)

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۙ

اس دن تباہی ہے بھی جھٹلانے والوں کے لئے (۱۰)

الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۚ

روزِ جزا کو جو ہیں جھٹلاتے (۱۱)

وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖٓ اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ۙ

وہی اس کو ہے جھٹلاتا، گزر جاتا ہے جو حد سے،

گناہوں میں ہے جو ڈوبا (۱۲)

اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۚ

پڑھی جائیں ہماری آیتیں جب سامنے اس کے،

تو کہتا ہے، یہ اگلوں کے فسانے ہیں (۱۳)

كَلَّا بَلْ ۜ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝

نہیں ایسا نہیں، بلکہ چڑھا ہے زنگ دل پر ایسے لوگوں کے،

برے اعمال کے باعث (۱۴)

كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ۝

رکھے جائیں گے اپنے رب کے وہ دیدار سے محروم اس دن (۱۵)

ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيْمِ ۚ

اور جہنم میں وہ پھر ہوں گے (۱۶)

ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝

کہا جائے گا ان سے، یہ جہنم ہے، جسے جھٹلا رہے تھے تم (۱۷)

كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ۝

یقیناً نامۂ اعمال علیین میں ہے نیک لوگوں کا (۱۸)

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ ۝

(اے پیغمبرؐ!) خبر کیا آپؐ کو، کیا ہے یہ علیین؟ (۱۹)

كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۝

یہ لکھی ہوئی ہے اک کتاب (۲۰)

يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ۚ

اور جو مقرب ہیں فرشتے، دیکھتے رہتے ہیں وہ اس کو (۲۱)

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۙ

ہیں بیشک نیک لوگوں کے لئے ہی نعمتیں ساری (۲۲)

عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ۙ

وہ بیٹھے اپنے تختوں پر نظارہ کر رہے ہوں گے (۲۳)

تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ ۚ

دکھائی دے گی چہروں ہی سے ان کے تازگی راحت کی (۲۴)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 758 of 2222

يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ۝

اوران کو پلائی جائے گی خالص شراب ایسی، کہ جس پر مہر ہوگی مشک کی،

خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ؕ وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ۝

اسکی طلب میں نعمتوں کے شائقین کو چاہیئے آگے بڑھیں اک دوسرے سے (۲۵-۲۶)

وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ ۝

اوراس (مشروب) میں تسنیم کا پانی ملا ہوگا (۲۷)

عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ۝

وہ اک چشمہ ہے، جس میں سے پئیں گے بس مقرب لوگ (۲۸)

اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَضْحَكُوْنَ ۝

لیکن جو تھے مجرم اوراڑاتے تھے ہنسی ایمان والوں کی (۲۹)

وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ ۝

اشارے آنکھ سے کرتے تھے آپس میں، گزرتے تھے جوان کے پاس سے (۳۰)

وَاِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ ۝

اوراپنے گھر آتے تھے اتراتے ہوئے (۳۱)

وَاِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْٓا اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ ۝

اور مومنوں کو دیکھ کر کہتے تھے وہ، یہ لوگ ہیں گمراہ (۳۲)

وَمَآ اُرْسِلُوْا عَلَيْهِمْ حٰفِظِيْنَ ۝

حالانکہ نہیں بھیجے گئے تھے اہلِ ایماں پر بنا کر وہ نگہباں (۳۳)

فَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ ۝

آج کے دن کافروں پر اہلِ ایماں ہنس رہے ہیں (۳۴)

عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ۝

وہ نظارہ کررہے ہیں! اپنے تختوں پر (۳۵)

هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝

کہ آخر کافروں نے پالیا اعمال کا بدلہ (۳۶)

سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاق ۸۴

سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاقِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ۝

جب اک دن آسماں پھٹ جائے گا (۱)

وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝

اور حکم مانے گا وہ اپنے رب کا، اور یہ چاہئے بھی اس کو (۲)

وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ۝

اور جب (کھینچ کر) پھیلائی جائے گی زمیں (۳)

وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ ۝

اور جو بھی ہے اس میں، اگل دے گی، وہ ہوجائے گی خالی (۴)

وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝

اپنے رب کا حکم مانے گی اوراس کو چاہئے بھی یہ (۵)

يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ۝

اے انساں! جارہا ہے اپنے رب کی سمت تو،

(اک دن) تجھے ملنا ہے اس سے (۶)

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۝

اور دیا جائے گا جس کا نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں (۷)

فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا ۝

اس کا حساب آسان ہوگا (۸)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 759 of 2222

وَّيَنْقَلِبُ اِلٰٓى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ۝۹

اور وہ اپنے گھر خوشی سے لوٹ جائے گا (۹)

وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ۝۱۰

مگر جس کو دیا جائے گا اس کا نامۂ اعمال اُس کی پشت کی جانب سے (۱۰)

فَسَوْفَ يَدْعُوْا ثُبُوْرًا ۝۱۱

اپنی موت کو آواز دے گا وہ (۱۱)

وَّيَصْلٰى سَعِيْرًا ۝۱۲

بھڑکتی آگ میں جائے گا وہ (۱۲)

اِنَّهٗ كَانَ فِيْٓ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ۝۱۳

گھر میں مگن رہتا تھا وہ کتنا! (۱۳)

اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ ۝۱۴

سمجھتا تھا، پلٹ کر (اپنے رب کی سمت) آنا ہی نہیں اس کو (۱۴)

بَلٰٓى ۚ اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا ۝۱۵

مگر پروردگار اعمال اس کے دیکھتا تھا سب (۱۵)

فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ۝۱۶

قسم ہم کو شفق کی (۱۶)

وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ۝۱۷

اور شب کی اور ان کی جن کو دامن میں سمیٹے وہ (۱۷)

وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ۝۱۸

قسم ہے چاند کی، پورا ہو جب (۱۸)

لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ۝۱۹

درجہ بدرجہ آپؐ کو چڑھنا ہے (اے مرسلؐ!) (۱۹)

فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۲۰

انہیں کیا ہو گیا ہے پھر، کہ یہ ایماں نہیں لاتے؟ (۲۰)

وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ ۝۲۱ۜ

اور ان کے سامنے جب بھی پڑھا جاتا ہے قرآں کو، تو یہ سجدہ نہیں کرتے (۲۱)

بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ ۝۲۲ۙ

یہ بلکہ کفر بھی کرتے ہیں، جھٹلاتے بھی ہیں اس کو (۲۲)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ ۝۲۳ۖ

اور (اللہ) جانتا ہے خوب، جو یہ دل میں رکھتے ہیں (۲۳)

فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝۲۴ۙ

(اے پیغمبرؐ!) عذاب سخت کی ان کو خبر دیجے (۲۴)

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝۲۵ۧ

مگر ہے اہل ایماں، نیک لوگوں کیلئے بے انتہا اجر و ثواب آخر (۲۵)

سُوْرَةُ الْبُرُوْج ۸۵

سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اِثْنَتَانِ وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ۝۱

قسم ہے آسماں کی، برج ہیں جس میں (۱)

وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ۝۲

اور اس دن کی قسم، جس کا کہ وعدہ ہے (۲)

وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ ۝۳ قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ۝۴

قسم شاہد کی اور دی جائے گی جس کی شہادت، اس کی بھی (۳)

برباد ہو کر رہ گئے سب خندقوں والے (۴)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 760 of 2222

النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ۝۵

بھڑکتی آگ سے پرخندقوں والے (۵)

اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ ۝۶

وہ بیٹھے تھے کناروں پر (۶)

وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ۝۷

اوراس کو دیکھتے تھے، مومنوں کے ساتھ جو کرتے تھے وہ (۷)

وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۝۸

اوراس لئے لیتے تھے بدلہ مومنوں سے وہ، کہ وہ ایمان رکھتے تھے خدا پر،
جو ہے غالب، لائقِ حمد وثنا (۸)

الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝۹

جس کے لئے ارض وسما کی سلطنت ہے،
اور واقف ہے جو ہر شے سے (۹)

اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ۝۱۰

جنھوں نے صاحبِ ایمان مردوں عورتوں کو تھا ستایا،
اور جنہوں نے کی نہ توبہ، ان کی خاطر ہے جہنم کا عذاب سخت (۱۰)

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ۝۱۱

اور جو لائے ایماں اور جنھوں نے نیکیاں بھی کیں،
تو ان کے واسطے جنت کے ہیں باغات، نیچے جن کے نہریں بہہ رہی ہوں گی،
یہی سب سے بڑی ہے کامیابی (۱۱)

اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ۝۱۲

آپ کے رب کی پکڑ ہے سخت (۱۲)

اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ ۝۱۳

پہلی مرتبہ کرتا ہے وہ پیدا، دوبارہ بھی وہی پیدا کرے گا (۱۳)

وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ۝۱۴

وہ نہایت بخشنے والا محبت کرنے والا ہے (۱۴)

ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ ۝۱۵

وہی ہے عرش کا مالک، بزرگ وبرتر واعلیٰ (۱۵)

فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ۝۱۶

جو چاہے کر گزرتا ہے (۱۶)

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ۝۱۷

(اے پیغمبرؐ!) خبر پہنچی تو ہوگی آپ تک ان لشکروں کی،

فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ ۝۱۸

جو تھے فرعون وثمود ایسے ستم گاروں کے لشکر (۱۷۔۱۸)

بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ تَكْذِيْبٍ ۝۱۹

اور جو بھی کفر میں ہیں مبتلا، جھٹلا رہے ہیں (۱۹)

وَّاللّٰهُ مِنْ وَّرَاۗىِٕهِمْ مُّحِيْطٌ ۝۲۰

ہر طرف سے ہے خدا گھیرے ہوئے ان کو (۲۰)

بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ۝۲۱

یہ قرآں ہے نہایت شان والا (۲۱)

فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۝۲۲

لوحِ محفوظ اس کے ہے شایاں (۲۲)

سُوْرَةُ الطَّارِقِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سَبْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ۝۱

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ۝۲

النَّجْمُ الثَّاقِبُ ۝۳

اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ۝۴

فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ۝۵

خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ۝۶

يَّخْرُجُ مِنْۢ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ ۝۷

اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ۝۸

يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ ۝۹

فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ۝۱۰

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ۝۱۱

وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ۝۱۲

اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ۝۱۳

وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ۝۱۴

اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ۝۱۵

وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ۝۱۶

فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ۝۱۷

سورۂ طارق ۸۶

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

قسم ہے آسماں کی اور شب کو آنے والے کی (۱)

(اے پیغمبرؐ!) بھلا کچھ آپؐ کو معلوم ہے؟ یہ شب کو آنے والا کیا ہے؟ (۲)

یہ چمکتا اک ستارہ ہے (۳)

کوئی ایسا نہیں، جس پر نہ ہو کوئی نگہباں (۴)

اور ذرا دیکھے تو یہ انساں، کہ کس شے سے بھلا پیدا ہوا ہے وہ؟ (۵)

اچھلنے والے اک پانی سے (۶)

پیٹھ اور پسلیوں کے درمیاں سے جو نکلتا ہے (۷)

دوبارہ بھی اسے تخلیق کرنے پر خدا قادر ہے (۸)

وہ دن، جانچ ہوگی جب چھپے رازوں کی (۹)

اس دن زور انساں کا چلے گا کچھ، نہ اس کا حامی و ناصر کوئی ہوگا (۱۰)

قسم ہے ہم کو مینہ برسانے والے آسماں کی (۱۱)

اور قسم ہم کو زمیں کی، جو ہے پودوں کے لئے پھٹتی (۱۲)

بے شک فیصلہ کن قول یہ (قرآں)

نہیں ہے یہ مذاق (۱۳-۱۴)

(اور اے پیمبرؐ!) یہ اگر کچھ چال چلتے ہیں،

تو ہم بھی چال چلتے ہیں (۱۵-۱۶)

ذرا ان کافروں کو دیجے مہلت، تھوڑی سی مہلت (۱۷)

سُوْرَةُ الْاَعْلٰى مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ۝۱ الَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى ۝۲

سورۂ اعلیٰ ۸۷

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

(اے پیغمبرؐ!) کریں تسبیح اپنے ربِ اعلیٰ کے مبارک نام کی (۱)

جس نے کیا پیدا، بنایا ٹھیک ہر شے کو (۲)

وَالَّذِیْ قَدَّرَ فَهَدٰی ۝۳
اور اس کا ایک اندازہ مقرر کر دیا، پھر راہ بتلائی (۳)

وَالَّذِیْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰی ۝۴
اگایا جس نے چارہ (۴)

فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰی ۝۵
پھر کیا خشک اور سیاہ اس کو (۵)

سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓی ۝۶
(اے پیغمبرؐ!) پڑھا دیں گے کچھ ایسے ہم،

اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ یَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا یَخْفٰی ۝۷
کہ پھر بھولیں نہ آپؐ اس کو (۶)
سوا اس کے کہ جو اللہ چاہے،
جانتا ہے سب وہ، ظاہر ہو کہ پوشیدہ (۷)

وَنُیَسِّرُكَ لِلْیُسْرٰی ۝۸
اور ہم آسانیاں پیدا کریں گے آپؐ کی خاطر (۸)

فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰی ۝۹
تو سمجھاتے رہیں، جب تک کہ سمجھانے کا ہو کچھ فائدہ ان کو (۹)

سَیَذَّكَّرُ مَنْ یَّخْشٰی ۝۱۰
جسے ہے خوف اللہ کا، سمجھ جائے گا فوراً (۱۰)

وَیَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَی ۝۱۱
اور جو بدبخت ہے، کترائے گا اس سے (۱۱)

الَّذِیْ یَصْلَی النَّارَ الْكُبْرٰی ۝۱۲
بڑی اک آگ میں جائے گا وہ (۱۲)

ثُمَّ لَا یَمُوْتُ فِیْهَا وَلَا یَحْیٰی ۝۱۳
جس میں مرے گا اور نہ زندہ ہی رہے گا وہ (۱۳)

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰی ۝۱۴
مگر وہ کامراں ٹھہرا، ہوا جو پاک (کفر و شرک سے) (۱۴)

وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰی ۝۱۵
کرتا رہا ذکر اپنے رب کے نام کا،
پڑھتا رہا پابند ہو کر جو نماز (۱۵)

بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا ۝۱۶
اور تم (ہو ایسے لوگ)، جو ترجیح دیتے ہیں حیاتِ دنیوی کو (۱۶)

وَالْاٰخِرَةُ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی ۝۱۷
آخرت حالانکہ بہتر ہے کہیں، پائندہ تر بھی (۱۷)

اِنَّ هٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰی ۝۱۸
یہ رقم اگلے صحیفوں میں بھی ہے (۱۸)

صُحُفِ اِبْرٰهِیْمَ وَمُوْسٰی ۝۱۹
یعنی براہیمؑ اور موسیٰؑ کے صحیفوں میں (۱۹)

سُوْرَةُ الْغَاشِیَةِ مَكِّیَّةٌ وَّهِیَ ۲۶ اٰیَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

هَلْ اَتٰكَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَةِ ۝۱

سورۂ غاشیہ ۸۸

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے
(اے پیغمبرؐ!) خبر کیا آپؐ تک پہنچی ہے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 763 of 2222

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ۝۲

ہر شے ڈھانپنے والی (قیامت) کی؟(۱)

عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ۝۳

کئی چہرے ذلیل وخوار اس دن ہو رہے ہوں گے(۲)

تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ۝۴

مشقت سے تھکے ہارے(۳)

تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ۝۵

دہکتی آگ میں وہ جائیں گے سارے(۴)

لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ۝۶

نہایت کھولتے چشمے کا پانی پھر پلایا جائے گا ان کو(۵)

لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ ۝۷

کوئی کھانا نہ کانٹے دار جھاڑی کے سوا ان کے لئے ہوگا(۶)

نہ جس سے فربہی آئے، نہ جس سے بھوک ہی جائے(۷)

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ۝۸

کئی چہرے دکھائی دیں گے ایسے بھی، جو اس دن ہوں گے آسودہ(۸)

لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ۝۹

بہت خوش ہوں گے محنت اور ریاضت پر وہ اپنی(۹)

فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝۱۰

جنت اعلیٰ میں وہ ہوں گے(۱۰)

لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً ۝۱۱

سنیں گے وہ نہ کوئی بات بے ہودہ جہاں(۱۱)

فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ۝۱۲

چشمے رواں ہوں گے وہاں(۱۲)

فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ۝۱۳

اور اونچے اونچے تخت ہوں گے(۱۳)

وَّاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ۝۱۴

آبخورے بھی رکھے ہوں گے قطاروں میں(۱۴)

وَّنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ۝۱۵

وہاں تکیے بھی ہوں گے(۱۵)

وَّزَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ ۝۱۶

مسندیں ہر سو بچھی ہوں گی(۱۶)

اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ۝۱۷

نہیں کیا دیکھتے اونٹوں کو یہ، کیسے بنایا ہے گیا ان کو؟(۱۷)

وَاِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ۝۱۸

فلک کو، کس طرح اونچا اٹھایا ہے گیا؟(۱۸)

وَاِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ۝۱۹

گاڑا گیا کیسے پہاڑوں کو؟(۱۹)

وَاِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ۝۲۰

بچھایا ہے گیا کیسے زمیں کو؟(۲۰)

فَذَكِّرْ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ۝۲۱

(اے پیمبرؐ!) بس نصیحت ہی کریں ان کو،

کہ آپؐ ان کے لئے ناصح ہیں(۲۱)

لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ۝۲۲

داروغہ نہیں ہرگز(۲۲)

اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَكَفَرَ ۝۲۳

مگر ان میں جو روگرداں ہو، راہِ حق سے منکر ہو(۲۳)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 764 of 2222

فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ ﴿۲۴﴾
تو اس کے واسطے ہے اک عذاب سخت اللہ کی طرف سے (۲۴)

اِنَّ اِلَيْنَآ اِيَابَهُمْ ﴿۲۵﴾
ہے ہماری سمت ان لوگوں کو آخر لوٹنا (۲۵)

ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ﴿۲۶﴾
ذمے ہمارے ہے حساب ان کا (۲۶)

سُوْرَةُ الْفَجْرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً

سورۂ فجر ۸۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

وَالْفَجْرِ ﴿۱﴾
قسم ہے صبح کی (۱)

وَلَيَالٍ عَشْرٍ ﴿۲﴾
اور دس شبوں کی (۲)

وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ﴿۳﴾
طاق کی اور جفت کی (۳)

وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ ﴿۴﴾
اور رات کی، ڈھلنے لگے جب وہ (۴)

هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ ﴿۵﴾
قسم کافی نہیں کیا عقل والوں کے لئے یہ؟ (۵)

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ﴿۶﴾
(اے پیمبر!) کیا نہیں یہ آپ نے دیکھا؟
کیا کیا آپ کے رب نے سلوک اس قوم سے؟ جو عاد کہلاتی تھی (۶)

اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ﴿۷﴾
اور اونچے ستونوں کے ارم کی رہنے والی تھی (۷)

الَّتِيْ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ﴿۸﴾
نہیں گزری ہے جس کی مثل دنیا میں (۸)

وَثَمُوْدَ الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ﴿۹﴾
ثمود اک قوم، جو وادی میں پتھر کاٹ کر رہتی تھی، کیا اس سے کیا؟ (۹)

وَفِرْعَوْنَ ذِي الْاَوْتَادِ ﴿۱۰﴾
اور کیا کیا فرعون سے؟ خیموں کی میخوں کو جو اپنے ساتھ رکھتا تھا (۱۰)

الَّذِيْنَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ﴿۱۱﴾
اور ان لوگوں نے ملکوں میں اٹھا رکھا تھا سر (۱۱)

فَاَكْثَرُوْا فِيْهَا الْفَسَادَ ﴿۱۲﴾
برپا تھا کر رکھا فساد (۱۲)

فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ﴿۱۳﴾
آخر خدا نے ان پہ برسایا عذاب سخت کا کوڑا (۱۳)

اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ﴿۱۴﴾
یقیناً آپ کا رب سرکشوں کی گھات میں ہے (۱۴)

فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ ۙ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَكْرَمَنِ ﴿۱۵﴾
اور ہے یہ حال انساں کا،
کہ اس کا رب اسے جب آزماتا ہے، اسے دیتا ہے عزت،
تو وہ کہتا ہے، مرے رب نے مجھے اعزاز بخشا ہے (۱۵)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 765 of 2222

وَاَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَهَانَنِ ﴿۱۶﴾

مگر جب آزمائش میں وہ روزی تنگ کرتا ہے،
تو کہتا ہے وہی انساں، مری تذلیل کی رب نے (۱۶)

كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ ﴿۱۷﴾

نہیں ایسا نہیں، بلکہ تمہی رکھتے نہیں ہرگز یتیموں کا خیال (۱۷)

وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿۱۸﴾

اور تم کسی مسکین کو کھانا کھلانے کی نہ لوگوں کو کبھی ترغیب دیتے ہو (۱۸)

وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ﴿۱۹﴾

تمہی مُردوں کی سب میراث کھا جاتے ہو (۱۹)

وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ﴿۲۰﴾

اور دولت کو رکھتے ہو عزیز از جاں (۲۰)

كَلَّآ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا ﴿۲۱﴾

یہ سن لو! ایک کر دی جائے گی جب کوٹ کر ساری زمیں (۲۱)

وَّجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ﴿۲۲﴾

تو (اے پیمبرؐ!) آپ کا رب خود فرشتوں کے جلو میں جلوہ گر ہوگا (۲۲)

وَجِايْٓءَ يَوْمَىِٕذٍۭ بِجَهَنَّمَ ۙ يَوْمَىِٕذٍ يَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى ﴿۲۳﴾

جب اس دن سامنے دوزخ کو لایا جائے گا،
انسان چونک اٹھے گا، لیکن فائدہ اب کیا؟ (۲۳)

يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ ﴿۲۴﴾

کہے گا، کاش اپنی اس حیاتِ اخروی کا میں نے کچھ ساماں کیا ہوتا! (۲۴)

فَيَوْمَىِٕذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗٓ اَحَدٌ ﴿۲۵﴾

خدا کے اس عذاب ایسا کبھی کوئی نہیں ہوگا (۲۵)

وَّلَا يُوْثِقُ وَثَاقَهٗٓ اَحَدٌ ﴿۲۶﴾

نہ کوئی قید ایسی قید ہی ہوگی (۲۶)

(اور اس دن بندۂ مومن سے پھر ارشاد یہ ہوگا)

يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿۲۷﴾

اے نفسِ مطمئن! چل لوٹ اپنے رب کی جانب تو،

ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ﴿۲۸﴾

کہ تو راضی ہے اس سے اور وہ راضی ہے تجھ سے (۲۷-۲۸)

فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ﴿۲۹﴾

آ مرے ممتاز بندوں میں ہو شامل (۲۹)

وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ﴿۳۰﴾

اور مری جنت میں ہو داخل (۳۰)

سُوْرَةُ الْبَلَدِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ عِشْرُوْنَ اٰيَةً

سورۂ بلد ۹۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ﴿۱﴾

(اے پیغمبرؐ!) قسم کھاتے ہیں ہم اس شہر (مکہ) کی (۱)

وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ﴿۲﴾

یہیں اس شہر میں رہتے ہیں آپؐ (۲)

وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ﴿۳﴾

اور ہم قسم کھاتے ہیں (انسانوں کے) باپ (آدمؑ) کی اور اولادِ آدمؑ کی (۳)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 766 of 2222

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ ۝٤

کہ انساں کو کیا تخلیق ہم نے، زندگی جس کی مشقت سے عبارت ہے (۴)

اَيَحْسَبُ اَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ عَلَيْهِ اَحَدٌ ۝٥

سمجھتا ہے بھلا کیا وہ، کہ اس پر کوئی بھی قادر نہیں؟ (۵)

يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ۝٦

کہتا ہے ڈھیروں مال میں نے خرچ کر ڈالا (۶)

اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗٓ اَحَدٌ ۝٧

سمجھتا ہے کہ دیکھا ہی نہیں اس کو کسی نے بھی (۷)

اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ۝٨

بھلا ہم نے نہیں دیں اس کو دو آنکھیں؟ (۸)

وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ۝٩

زباں اور ہونٹ بھی (۹)

وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ۝١٠

اور راستے اس کو دکھائے دونوں (نیک اور بد) (۱۰)

فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۝١١

مگر گزرا نہیں وہ پھر بھی گھاٹی سے (۱۱)

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ۝١٢

بھلا کیا آپؐ کو معلوم؟ یہ گھاٹی ہے کیا مشکل! (۱۲)

فَكُّ رَقَبَةٍ ۝١٣

کسی گردن کو (زنجیر غلامی سے) چھڑانا (۱۳)

اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ۝١٤

یا کسی فاقے کے دن کھانا کھلانا،

يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ۝١٥ اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ۝١٦

بھوک کے مارے قرابت کے یتیموں،

خاک میں لتھڑے فقیروں کو (۱۴-۱۵-۱۶)

ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ۝١٧

پھر ان میں بھی ہو وہ شامل، کہ جو ایمان لائے،

اور اک دوجے کو صبر و ضبط کی اور رحم کی تلقیں جنھوں نے کی (۱۷)

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۝١٨

یہ ہیں خوش بخت دائیں ہاتھ والے (۱۸)

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا هُمْ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۝١٩

اور ہماری آیتوں سے کفر کرنے والے، ہیں بد بخت بائیں ہاتھ والے (۱۹)

عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ۝٢٠

آگ ان لوگوں پہ چاروں سمت سے چھائی ہوئی ہوگی (۲۰)

سُوْرَةُ الشَّمْسِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسَ عَشْرَةَ اٰيَةً

سورۂ شمس ۹۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

وَالشَّمْسِ وَضُحٰىهَا ۝١

قسم سورج کی اور اس کی چمکتی دھوپ کی (ہم کو) (۱)

وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰىهَا ۝٢

قسم ہے چاند کی، جب اس کے پیچھے پیچھے آئے وہ (۲)

وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰىهَا ۝٣

قسم ہے دن کی، جب اس کو وہ چمکا دے (۳)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 767 of 2222

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰهَا ۙ
قسم ہے رات کی، جب ڈھانپ لے اس کو (۴)

وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا ۙ
قسم ہے آسماں کی اور قسم اس کی، بنایا ہے اسے جس نے (۵)

وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰهَا ۙ
قسم (فرشِ) زمیں کی اور قسم اس کی، بچھایا ہے اسے جس نے (۶)

وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا ۙ
قسم ہے نفسِ انساں کی، اور اس کی، جس نے ٹھیک اس کو بنایا (۷)

فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا ۙ
اور اسے سمجھا دیا پھر راہ بد کیا ہے اور اس سے بچ کے چلنا کیا ہے؟ (۸)

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۙ
بیشک کامراں ٹھہرا وہی، جس نے ہے رکھا نفس اپنا پاک (۹)

وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ۙ
اور ناکام وہ ٹھہرا (گناہوں سے) کیا ہے نفس اپنا جس نے آلودہ (۱۰)

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَآ ۙ
ثمود باغی و سرکش نے جھٹلایا (پیمبرؑ کو) (۱۱)

اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا ۙ
اور ایسی قوم کا سب سے بڑا بد بخت جب اٹھا (۱۲)

فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ۙ
تو اللہ کے پیمبر (یعنی صالحؑ) نے کہا ان سے،
خدا کی اونٹنی کا اور اسے پانی پلانے کا خیال ہر طرح تم رکھنا (۱۳)

فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا ۚ فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ۙ
مگر لوگوں نے جھٹلایا انہیں، اور اونٹنی کی کاٹ دیں کونچیں،
تو ان کے ان گناہوں پر ہلاک ان کو کیا،
اور ان کی بستی کو برابر کر دیا رب نے (۱۴)

وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ۙ
کسی انجام سے ڈرتا نہیں ہے وہ (۱۵)

سُوْرَةُ الَّيْل ۹۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ۙ
قسم ہے رات کی، چھا جائے جب ہر سو (۱)

وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ۙ
قسم ہے دن کی، جب روشن وہ ہو جائے (۲)

وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ۙ
قسم اس ذات کی، جس نے کئے پیدا نر و مادہ (۳)

اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى ؕ
تمہاری کوششیں ہیں مختلف انداز کی (۴)

فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ۙ
(راہِ خدا میں) کچھ دیا جس نے، ڈرا پھر اس سے (۵)

وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۙ
اور تصدیق کی نیکی کی (۶)

فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ؕ
ہم توفیق بخشیں گے اسے آسان رستے کی (۷)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 768 of 2222

وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ۝۸
مگر جس نے بخیلی اور بے پروائی کی (۸)

وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ۝۹
تکذیب کی راہِ ہدایت کی (۹)

فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ۝۱۰
تو ہم بھی اس پہ مشکل راہ کھولیں گے (۱۰)

وَمَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗٓ اِذَا تَرَدّٰى ۝۱۱
نہ کام آئے گا اس کا مال ہرگز، جب گرے گا وہ گڑھے میں (سر کے بل) (۱۱)

اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى ۝۱۲
بیشک ہمارے ذمے ہے رستہ دکھانا (۱۲)

وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى ۝۱۳
اور حقیقت میں ہمارے ہاتھ ہی ہے آخرت بھی اور دنیا بھی (۱۳)

فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى ۝۱۴
سو ہم نے اس بھڑکتی آگ سے ہشیار تم کو کر دیا ہے (۱۴)

لَا يَصْلٰىهَآ اِلَّا الْاَشْقَى ۝۱۵
جائے گا جس میں فقط بد بخت (۱۵)

الَّذِيْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝۱۶
وہ، جس نے کہ جھٹلایا راہِ حق کو اور اس سے اپنا منہ پھیرا (۱۶)

وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ۝۱۷
اور اس سے دور رکھا جائے گا وہ شخص، ہوگا متقی جو (۱۷)

الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ۝۱۸
اور جو اپنا مال دیتا ہے دل اپنا پاک کرنے کو (۱۸)

وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓى ۝۱۹
کسی کا اس پہ کچھ احساں نہیں، جس کا صلہ یہ ہو (۱۹)

اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ۝۲۰
رضا وہ چاہتا ہے صرف اپنے ربِ اعلیٰ کی (۲۰)

وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ۝۲۱
یقیناً وہ بھی راضی جلد ہی ہو جائے گا اس سے (۲۱)

سورۂ ضحیٰ ۹۳

سُوْرَةُ الضُّحٰى مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قسم ہے روزِ روشن کی (۱)

وَالضُّحٰى ۝۱

قسم ہے رات کی، چھا جائے جب ہر سو (۲)

وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۝۲

(اے پیغمبرؐ!) نہ چھوڑا آپؐ کو رب نے، نہ وہ ہے آپؐ سے ناراض ہرگز (۳)

مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ۝۳

آپؐ کی خاطر ہے دنیا سے بھی بہتر آخرت (۴)

وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ۝۴

اور عنقریب اتنا عطا فرمائے گا رب آپؐ کو،

وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ۝۵

ہو جائیں گے خوش آپؐ (۵)

اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ۝۶

(کیا یہ سچ نہیں؟ سوچیں)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 769 of 2222

وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ۝٧
یتیم اس نے جو پایا آپؐ کو، بخشا ٹھکانا (۶)

وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ۝٨
اور جب نا آشنائے راہ پایا، تو دکھائی راہ (۷)

فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ۝٩
پایا تنگدستی میں، تو خوشحالی عطا کر دی (۸)

وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۝١٠
تو اب سختی یتیموں پر کریں مت آپؐ (۹)

وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝١١
سائل کو نہ جھڑکیں (۱۰)
اور بیاں کرتے رہیں ان نعمتوں کا، آپؐ کے رب نے جو بخشی ہیں (۱۱)

سُوْرَةُ الْاِنْشِرَاحِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانِيْ اٰيَاتٍ

سورۂ شرح ۹۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝١
(اے پیغمبرؐ!) نہیں کیا آپؐ کا سینہ کشادہ کر دیا ہم نے؟ (۱)

وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۝٢
اتارا آپؐ پر سے بوجھ (۲)

الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۝٣
جس نے توڑ رکھی تھی کمر (۳)

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝٤
اور آپؐ ہی کے ذکر کو ہم نے کیا اونچا (۴)

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝٥
(نہ گھبرائیں) کوئی مشکل ہو، اُس کے ساتھ آسانی بھی ہوتی ہے (۵)

اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝٦
یقیناً کوئی بھی مشکل ہو، اُس کے ساتھ آسانی بھی ہوتی ہے (۶)

فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۝٧
ہوں جب فارغ، کمر بستہ نبوت کے فرائض کے لئے ہوں (۷)

وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ۝٨
اور اپنے رب کی جانب لو لگائیں آپؐ (اے مرسلؐ!) (۸)

سُوْرَةُ التِّيْنِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانِيْ اٰيَاتٍ

سورۂ تین ۹۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۝١
قسم انجیر کی، زیتون کی (۱)

وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۝٢
اور طورِ سینا کی (۲)

وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۝٣
قسم اس امن والے شہر (مکہ) کی (۳)

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۝٤
کہ ہم نے بہترین صورت میں انساں کو کیا پیدا (۴)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 770 of 2222

ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ۝

پھر اس کو (کر کے بوڑھا) پست سے بھی پست حالت کی طرف لوٹا دیا ہم نے (۵)

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝

مگر جو لائے ایماں، اور جنھوں نے نیکیاں کیں، اجر ہے بے انتہا ان کا (۶)

فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ ۝

پھر اس کے بعد (اے مرسلؐ!) بھلا کون آپؐ کو جھٹلائے گا روزِ جزا کے سلسلے میں؟ (۷)

اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ۝

کیا نہیں اللہ سارے حاکموں کا حاکمِ اعلیٰ؟ (۸)

سُوْرَةُ الْعَلَقِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً

سورۂ علق ۹۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۝

(اے پیغمبرؐ!) پڑھیں آپؐ اپنے رب کے نام سے، پیدا کیا جس نے (۱)

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝

کیا تخلیق خوں کے لوتھڑے سے جس نے انساں کو (۲)

اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۝

پڑھیں، اور آپؐ کا رب سب سے بڑھ کر ہے کریم (۳)

الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝

(انسان کو) جس نے قلم سے دی ہے تعلیم (۴)

عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝

اور وہ سب کچھ سکھایا، جو نہ انساں جانتا تھا (۵)

كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰٓى ۝

یہ حقیقت ہے کہ انساں اپنے آپے سے ہوا جاتا ہے باہر،

اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ۝

دیکھتا ہے جب غنی خود کو (۶-۷)

اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى ۝

یقیناً لوٹنا ہے آپؐ کے رب کی طرف سب کو (۸)

اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يَنْهٰى ۝

اسے کیا آپؐ نے دیکھا؟

عَبْدًا اِذَا صَلّٰى ۝

کہ جو ہے منع کرتا ایسے بندے کو، جو پڑھتا ہے نماز (۹-۱۰)

اَرَءَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰٓى ۝

اور ہو اگر راہِ ہدایت پر وہ (۱۱)

اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى ۝

یا وہ حکم دے پرہیز گاری کا، (تو پھر یہ روکنا کیسا؟) (۱۲)

اَرَءَيْتَ اِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝

بھلا کیا آپؐ نے دیکھا؟ اگر جھٹلایا اس نے اور منہ پھیرا (۱۳)

اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى ۝

تو کیا اس نے نہیں جانا؟ خدا سب دیکھتا ہے (۱۴)

كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ ۙ لَنَسْفَعًۢا بِالنَّاصِيَةِ ۝

یاد رکھے وہ، نہ باز آیا، تو ہم ماتھے کے بالوں سے پکڑ کر پھر گھسیٹیں گے اسے (۱۵)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 771 of 2222

ناصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ﴿۱۶﴾
ماتھا، خطا کار اور جھوٹا ہے جو (۱۶)

فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ ﴿۱۷﴾
بیشک وہ بلالے اپنے سارے حامیوں کو (۱۷)

سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ﴿۱۸﴾
ہم بھی (دوزخ کے) فرشتوں کو بلالیں گے (۱۸)

كَلَّا لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ﴿۱۹﴾ السجدة
(اے پیغمبرؐ!) نہ ہرگز اس کی کوئی بات مانیں،
اور کریں سجدہ خدا کے قرب کی خاطر (۱۹)

سُوْرَةُ الْقَدْرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ

سورۂ قدر ۹۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ﴿۱﴾
یقیناً ہم نے اس (قرآن) کو نازل کیا ہے، قدر کی شب میں (۱)

وَمَا اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ﴿۲﴾
(اے پیغمبرؐ!) بھلا کیا آپؐ کو معلوم؟ کیا ہے قدر کی شب؟ (۲)

لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ﴿۳﴾
شب یہ بہتر ہے ہزار (ایسے) مہینوں سے (۳)

تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ﴿۴﴾
فرشتے ہمرہ روح القدس ہر امر کی خاطر،
خدا کے حکم سے اس میں اترتے ہیں (۴)

سَلٰمٌ ۛ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ﴿۵﴾
یہ ساری شب ہی امن و آشتی ہے، صبح ہونے تک (۵)

سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانِيْ اٰيَاتٍ

سورۂ بیّنہ ۹۸

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ
جو ہیں اہلِ کتاب، ان میں سے جو کافر ہیں اور مشرک،

مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ﴿۱﴾
نہیں باز آنے والے تھے وہ اپنے کفر سے،
جب تک نہ ان کے پاس آ جاتی دلیل اک صاف (۱)

رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ﴿۲﴾
یعنی اک رسول، (اللہ کی جانب سے،
انہیں پڑھ کر سنائے جو صحیفے پاک (۲)

فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ﴿۳﴾
جن میں پختہ و مضبوط ہیں احکام لکھے (۳)

وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ
اور دلیلِ صاف جب آئی،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 772 of 2222

الْبَيِّنَةُ ۝۱

تو اس کے بعد ہی اہلِ کتاب اک تفرقے میں پڑ گئے (۴)

وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۙ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ۝۵

اس کے سوا کیا حکم تھا ان کو؟
کہ وہ اخلاص سے انجام دیں بس اپنے رب کی بندگی (ہر دم)،
کریں قائم نماز اور دیں زکوٰۃ، اور دیں یہی سیدھا ہے اور محکم (۵)

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ۝۶

جو ہیں اہلِ کتاب، ان میں سے جو کافر ہیں اور مشرک،
وہ سب دوزخ میں جائیں گے،
رہیں گے وہ ہمیشہ کے لئے اس میں،
خلائق میں یہی ہیں بدتریں (۶)

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰۗىِٕكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۝۷

اور لوگ، جو ایمان لائے اور جنھوں نیکیاں بھی کیں،
خلائق میں یہی ہیں بہتریں (۷)

جَزَاۗؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۭ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ۝۸

ان کی جزا ہے ان کے رب کی بارگہ میں،
جنتیں ایسی کہ جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی،
رہیں گے وہ ہمیشہ کے لئے ان میں،
خدا راضی ہوا ان سے، یہ راضی ہو گئے اس سے،
صلہ اس کے لئے ہے یہ، جو ہے خوفِ خدا رکھتا (۸)

سورۂ زلزال ۹۹

سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانِيْ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝۱

ہلا دی جائے گی ساری زمیں جب زلزلے سے (۱)

وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۝۲

اور زمیں اندر کے سارے بوجھ باہر پھینک دے گی (۲)

وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۝۳

اور انساں پھر کہے گا، یہ اسے کیا ہو گیا ہے؟ (۳)

يَوْمَىِٕذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۝۴

وہ بیاں کر دے گی سب حالات اس دن (۴)

بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ۝۵

کیونکہ اس کو (اے پیمبرؐ!) آپ کا رب حکم یہ دے گا (۵)

يَوْمَىِٕذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ۝۶

اور اس دن لوگ اک اک کر کے قبروں سے نکل آئیں گے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 773 of 2222

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝۷
وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝۸

تا کہ ان کے سب اعمال ظاہر کر دئے جائیں (۶)
تو نیکی جس نے ذرہ بھر بھی کی ہوگی، وہ اس کو دیکھ لے گا (۷)
اور برائی جس نے ذرہ بھر بھی کی ہوگی، تو اس کو دیکھ لے گا وہ (۸)

سُوْرَةُ الْعٰدِيٰتِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً

سورۂ عادیات ۱۰۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۝۱
فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۝۲
فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ۝۳
فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۝۴
فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۝۵
اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۝۶
وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ۝۷
وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ۝۸
اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُوْرِ ۝۹
وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُوْرِ ۝۱۰
اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ ۝۱۱

قسم ہے (غازیوں کے) دوڑتے اور ہنہناتے تیز گھوڑوں کی (۱)
سموں کو پتھروں پر مار کر چنگاریاں کرتے ہیں جو پیدا (۲)
سویرے حملہ کرتے ہی
جو ہر سو گرد اُڑاتے ہیں (۳-۴)
وہ جا گھستے ہیں دشمن کی صفوں میں (۵)
درحقیقت ہے بہت انسان اپنے رب کا ناشکرا (۶)
وہ خود اس سے ہے واقف (۷)
مال و دولت سے اسے گہری محبت ہے (۸)
نہیں معلوم کیا اس کو؟
کہ قبروں میں ہیں جو مدفون، سب باہر نکالے جائیں گے اک دن (۹)
جو سینوں میں چھپے ہیں بھید، ظاہر کر دئے جائیں گے (۱۰)
اس دن باخبر ہوگا نہایت ان کا رب ان سے (۱۱)

سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً

سورۂ قارعہ ۱۰۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

اَلْقَارِعَةُ ۝۱
مَا الْقَارِعَةُ ۝۲
وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ۝۳

نہایت کھڑکھڑانے والی (۱)
کیا ہے کھڑکھڑانے والی؟ (۲)
(اے رسول!) تجھ کو کیا معلوم

Kulliat-E-Hussain Sahar--WWW.HussainSahar.com--Page 774 of 2222

يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۝۴
وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ۝۵
فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝۶
فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝۷
وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝۸
فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ۝۹
وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ۝۱۰
نَارٌ حَامِيَةٌ ۝۱۱

کیا ہے کھڑکھڑانے والی؟ (۳)
وہ ساعت، کہ جب انساں پتنگوں کی طرح بکھرے ہوئے ہوں گے (۴)
پہاڑ اڑنے لگیں گے اس طرح، دھنکی ہوئی ہو اون جیسے (۵)
اور اس دن، جس کے (نیک) اعمال کے پلڑے ہوں بھاری (۶)
عیش میں ہوگا (۷)
مگر جس شخص کے اعمال کے پلڑے ہوں ہلکے (۸)
ہاویہ اس کا ٹھکانا ہے (۹)
(اے پیغمبرؐ!) بھلا ہے آپؐ کو معلوم؟ کیا ہے ہاویہ؟ (۱۰)
یہ ہے بھڑکتی آگ (دوزخ کی) (۱۱)

سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانِيْ اٰيَاتٍ

سورۂ تکاثر ۱۰۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ۝۱
حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝۲
كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝۳
ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝۴
كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ۝۵
لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ۝۶
ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ۝۷
ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ۝۸

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے
(اے لوگو!) مال اور اولاد کی حرص وہوس نے کر دیا غافل تمہیں (۱)
حتیٰ کہ تم قبروں میں جا پہنچے (۲)
(درست) ہرگز نہیں (یہ حرص)، جلدی جان لوگے تم (۳)
(درست) ہرگز نہیں یہ، مان لوگے تم (۴)
(درست) ہرگز نہیں یہ، گر یقیں سے جان لیتے تم،
(نہ یوں غفلت میں پھر ڈوبے ہوئے ہوتے) (۵)
جہنم دیکھ لوگے تم (۶)
یقیں کی آنکھ سے تم دیکھ ہی لوگے جہنم (۷)
اور پھر سب نعمتوں کے سلسلے میں ہوگی تم سے پوچھ گچھ اس دن (۸)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 775 of 2222

سُوْرَةُ الْعَصْرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثُ اٰيٰتٍ

سورۂ عصر ۱۰۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

وَالْعَصْرِ ۝۱

قسم ہے وقت کی (۱)

اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ۝۲

انساں یقیناً ہے خسارے میں (۲)

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝۳

سوا اُن کے، جو ہیں ایمان لائے اور جنھوں نے نیکیاں کیں، اور کی تلقینِ حق، اور صبر کی تاکید (آپس میں) (۳)

سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعُ اٰيٰتٍ

سورۂ ھمزہ ۱۰۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ ۝۱

تباہی اور بربادی ہے ہر اس شخص کی خاطر،

كہ جو ہو عیب جو بھی اور غیبت کرنے والا بھی (۱)

الَّذِيْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۝۲

کرے جو مال اکٹھا اور گن گن کر رکھے اس کو (۲)

يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗٓ اَخْلَدَهٗ ۝۳

جو یہ سمجھے، سدا اس کو رکھے گا مال یہ باقی (۳)

كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ۝۴

نہیں ہرگز نہیں، یہ مال ڈالا جائے گا اس آگ میں،

جو ریزہ ریزہ کر کے رکھ دیتی ہے ہر شے کو (۴)

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ۝۵

(اے پیغمبرؐ!) بھلا ہے آپؐ کو معلوم؟ کیا ہے آگ وہ؟ (۵)

نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۝۶

اللہ کی بھڑکائی ہوئی وہ آگ ہوگی (۶)

الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ۝۷

جو (گنہگاروں کے تلووں سے) دلوں تک چڑھتی جائے گی (۷)

اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۝۸

وہ ہوں گے بند ہر جانب سے (۸)

فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۝۹

اور جکڑے ہوئے ہوں گے بہت اونچے ستونوں میں (۹)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 776 of 2222

سُوْرَةُ الْفِيْلِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ

سورۂ فیل ۱۰۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ۝١

(اے پیغمبرؐ!) نہیں کیا آپؐ نے دیکھا؟

کہ ہاتھی والوں سے کیا آپؐ کے رب نے کیا برتاؤ؟ (۱)

اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ ۝٢

کیا ان کا نہیں بیکار اس نے کر دیا داؤ؟ (۲)

وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ۝٣

پرندے جھنڈ کے جھنڈ ان پہ بھیجے (۳)

تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ۝٤

جو انہیں کھنگر کے پتھر مارتے تھے (۴)

فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ۝٥

پھر انہیں برباد کر کے رکھ دیا کھائے ہوئے بھس کی طرح اس نے (۵)

سُوْرَةُ قُرَيْشٍ مَّكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ

سورۂ قریش ۱۰۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ۝١

قریش اب ہیں بہت مانوس،

اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ۝٢

گرمی اور سردی میں سفر کرنے سے (۱-۲)

فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ۝٣

ان کو چاہئے، اس شکر میں کرتے رہیں،

اس گھر کے یعنی خانۂ کعبہ کے رب کی بندگی وہ (۳)

الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۝٤

بھوک میں جس نے کھلایا،

اور ان کو خوف میں امن و اماں بخشا (۴)

سُوْرَةُ الْمَاعُوْنِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سَبْعُ اٰيَاتٍ

سورۂ ماعون ۱۰۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ۝١

(اے پیغمبرؐ!) بھلا اس شخص کو بھی آپؐ نے دیکھا؟

جزا کے دن کو جو ہے صاف جھٹلاتا (۱)

فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ۝٢

یہ وہ بد بخت ہے، دھکے جو دیتا ہے یتیموں کو (۲)

وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝٣

نہیں ترغیب دیتا وہ کبھی مسکین کو کھانا کھلانے کی (۳)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 777 of 2222

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ ۝۴
الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ۝۵
الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ ۝۶
وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ ۝۷

تباہی (آخرت میں ہے نہایت) اُن نمازیں پڑھنے والوں کے لئے (۴)
غافل ہیں جو اپنی نمازوں سے (۵)
جو کرتے ہیں ریاکاری (۶)
اور استعمال کی دیتے نہیں وہ شے بھی معمولی (۷)

سورۂ کوثر ۱۰۸

سُورَةُ الْكَوْثَرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَلَاثُ آيَاتٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ
إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ۝۱
فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝۲
إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ۝۳

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے
(اے پیغمبرؐ!) عطا فرمائی ہم نے آپؐ کو کوثر (۱)
تو اپنے رب کی خاطر آپؐ ادا کیجے نماز اور کیجے قربانی (۲)
یقیناً آپؐ کا دشمن ہی بے نام و نشاں ہوگا (۳)

سورۂ کافرون ۱۰۹

سُورَةُ الْكَافِرُونَ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سِتُّ آيَاتٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ
قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ۝۱
لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ ۝۲
وَلَا أَنتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ ۝۳
وَلَا أَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدتُّمْ ۝۴
وَلَا أَنتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ ۝۵
لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ ۝۶

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے
(اے پیغمبرؐ!) یہ کہہ دیجے انہیں، اے کافرو! (سن لو!) (۱)
نہیں کرتا عبادت ان کی میں، جن کی عبادت کر رہے ہو تم (۲)
نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو کہ جس کی میں عبادت کر رہا ہوں (۳)
اور نہ میں ان کی عبادت ہی کروں گا، تم عبادت جن کی کرتے ہو (۴)
نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو کہ جس کی میں عبادت کر رہا ہوں (۵)
ہے تمہارا دین تمہارے واسطے اور میرا دین میرے لئے ہے بس (۶)

سورۂ نصر ۱۱۰

سُورَةُ النَّصْرِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ ثَلَاثُ آيَاتٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ
إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ ۝۱
وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا ۝۲

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے
(اے پیغمبرؐ!) مدد آ جائے جب اللہ کی، اور ہو جائے حاصل فتح (۱)
اور یہ آپؐ دیکھیں، جوق در جوق آ رہے ہیں لوگ سب اللہ کے دیں میں (۲)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 778 of 2222

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۚ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا ۝

تو اپنے رب کی تسبیح وثناء کے ساتھ اس سے مغفرت مانگیں،
یقیناً وہ معافی دینے والا ہے (۳)

سُوْرَةُ اللَّهَبِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ

سورۂ لهب ۱۱۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ۝

شکستہ بولہب کے ہاتھ دونوں ہو گئے،
اور یوں گر برباد ہو کر وہ (۱)

مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ۝

کہ اس کے کام آیا مال اس کا، اور نہ کچھ اس کی کمائی (۲)

سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝

عنقریب اس آگ میں ہوگا وہ داخل، جو (جہنم میں) بھڑکتی ہے (۳)

وَّامْرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝

اور اس کے ساتھ ہوگی اس کی بیوی بھی،
لئے پھرتی ہے اپنے سر پہ جو ایندھن (۴)

فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝

گلے میں اس کے ہوگی مونج کی رسّی (۵)

سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ

سورۂ اخلاص ۱۱۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝

(اے پیغمبرؐ! یہ) کہہ دیجئے کہ وہ اللہ یکتا ہے (۱)

اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝

ہے اللہ بے نیاز (۲)

لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝

اس سے کوئی پیدا، نہ وہ پیدا کسی سے ہے (۳)

وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

نہیں اس کا کوئی ہمسر (۴)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 779 of 2222

سُوْرَةُ الْفَلَقِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ

سورۂ فلق ۱۱۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ

(اے پیغمبرؐ! یہ) کہہ دیجے، پنہ میں مانگتا ہوں صبح کے مالک کی (۱)

مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ

ہر مخلوق کے شر سے (۲)

وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ

اندھیری رات کے شر سے، جب اس کی تیرگی چھائے (۳)

وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۙ

گرہ اندر گرہ جو پھونکتی ہیں عورتیں، ان سب کے شر سے (۴)

وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۧ

اور حسد کرتا ہے جب، حاسد کے شر سے بھی (۵)

سُوْرَةُ النَّاسِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتُّ اٰيَاتٍ

سورۂ ناس ۱۱۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ

(اے پیغمبرؐ! یہ) کہہ دیجے، پنہ لوگوں کے رب کی مانگتا ہوں میں (۱)

مَلِكِ النَّاسِ ۙ

جو ہے فرماں روا لوگوں کا (۲)

اِلٰهِ النَّاسِ ۙ

اور معبود ہے لوگوں کا (۳)

مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۙ

اُس شیطان کے وسواس کے شر سے، جو آتا ہے پلٹ کر بار بار (۴)

الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ

اور ڈالتا ہے وسوسے لوگوں کے جو دل میں (۵)

مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۧ

وہ ہو جنات میں سے، چاہے انسانوں کے طبقے سے (۶)

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْم

(خدا نے سچ ہے فرمایا)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 780 of 2222

کتابیات

اس ترجمے کے سلسلے میں درج ذیل کتب سے استفادہ کیا گیا

﴿۱﴾ آبِ رواں ۔ منظوم اُردو ترجمہ قرآن حکیم از سید شمیم رجز ۔ ناشر اظہار القرآن لاہور، سنِ اشاعت ۲۰۰۵ء

﴿۲﴾ آسان ترجمۂ قرآن ۔ اُردو ترجمہ مولانا محمد فاروق خاں ۔ القلم پبلی کیشنز دہلی ۔ ۲۰۰۳ء

﴿۳﴾ احسن التفاسیر ۔ اُردو ترجمہ وتفسیر مولانا سید احمد حسن محدث دہلویؒ ۔ المکتبۃ السلفیہ ۔ لاہور ۔

﴿۴﴾ احسن الحدیث ۔ اُردو ترجمہ وتفسیر علامہ طالب جوہری ۔ محفوظ بک ایجنسی ۔ کراچی

﴿۵﴾ احسن الکلام ۔ اُردو ترجمہ مولانا محمدؐ جونا گڑھی ۔ انتخاب تفسیر ابن کثیر وتفسیر قرطبی ۔ دارالسلام پبلشرز ریاض ۔ ۱۹۹۷ء

﴿۶﴾ اعجاز قرآنی ۔ از عبدالمجید شاکر چغتائی ۔ کتب خانہ قاسمی دیوبند (بھارت)

﴿۷﴾ افصح الکلام ۔ منظوم اُردو ترجمہ آغا شاعر قزلباش دہلوی ۔ راجپوت پرنٹنگ پریس لاہور ۔ ۱۹۲۵ء

﴿۸﴾ التبیان ۔ اُردو ترجمہ مولانا احمد سعید کاظمیؒ ۔ کاظمی پبلی کیشنز ۔ ملتان ۔ ۱۹۸۷ء

﴿۹﴾ القرآن الحکیم ۔ اُردو ترجمہ وتفسیر مولانا سید فرمان علیؒ ۔ عمران اینڈ کمپنی لاہور ۔

﴿۱۰﴾ القرآن الکریم ۔ اُردو ترجمہ مولانا محمدؐ جونا گڑھی ۔ تفسیر مولانا صلاح الدین یوسف ۔ شاہ فہد قرآن کمپلیکس مدینہ منورہ ۱۴۱۹ھ

﴿۱۱﴾ القرآن الکریم ۔ مولانا علی نقی مصباح القرآن ٹرسٹ لاہور ۲۰۰۰ء

﴿۱۲﴾ القرآن الکریم ۔ لفظی اُردو ترجمہ مولانا عبیداللہ عبید ۔ عثمان ظفر پبلشرز گوجرانوالہ ۔

﴿۱۳﴾ القرآن الکریم ۔ ترجمہ مولانا محمود الحسن تفسیر مولانا شبیر احمد عثمانیؒ ۔ شاہ فہد قرآن کمپلیکس مدینہ منورہ ۱۹۹۳ء

﴿۱۴﴾ القرآن المبین ۔ اُردو ترجمہ وتفسیر سید امداد حسین کاظمی ۔ حمایتِ اہلِ بیت وقف لاہور ۔ ۱۴۸۰ھ

﴿۱۵﴾ القرآن المبین ۔ اُردو ترجمہ فہیم الدین میرٹھی ۔

﴿۱۶﴾ القاموس الجدید ۔ (عربی اُردو لغت) مولانا وحید الزماں کیرانوی ۔ اشاعت القرآن جامع مسجد دہلی ۔ ۱۹۶۶ھ

﴿۱۷﴾ الکتاب ۔ ترجمہ مرتبہ ڈاکٹر محمد عثمان ۔ لاہور ۔ ۱۴۱۲ھ

﴿۱۸﴾ المعجم الفہرس ۔ محمد فواد الباقی ۔ سہیل اکیڈمی لاہور ۔

﴿۱۹﴾ المنجد ۔ (عربی اُردو لغت) مولانا مفتی محمد شفیعؒ ۔ سعید اینڈ سنز کراچی ۔

﴿۲۰﴾ انوار القرآن ۔ ترجمہ ذیشان حیدر جوادی ۔

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 781 of 2222

مصباح القرآن ٹرسٹ لاہور۔۱۹۹۶ء

﴿۲۱﴾ بیان القرآن ۔اُردو ترجمہ وتفسیر مولانا اشرف علی تھانوی۔ تاج کمپنی دہلی۔۱۹۷۸ء

﴿۲۲﴾ تبویب القرآن ۔مولانا وحید الزماں ۔کراچی

﴿۲۳﴾ ترجمان القرآن ۔از مولانا ابوالکلام آزاد۔ ۱۹۷۶ء

﴿۲۴﴾ ترجمۂ قرآن ۔ خواجہ حسن نظامی دہلوی۔ ۱۹۶۲ء

﴿۲۵﴾ تدبّرِ قرآن ۔ مولانا امین احسن اصلاحی۔ ۱۹۸۳ء

﴿۲۶﴾ تعلیم القرآن فی لغت القرآن۔ فاروق انصاری۔ملتان

﴿۲۷﴾ تفسیر القرآن ۔ سرسید احمد خاںؒ ۔علی گڑھ۔ ۱۸۹۱ء

﴿۲۸﴾ تفسیر القرآن ۔مولانا سید ظفر حسن امروہوی۔ کراچی

﴿۲۹﴾ تفسیر القرآن الکریم ۔ مولانا وحید الزماں ؒ لاہور۔۱۴۰۲ھ

﴿۳۰﴾ تفسیرِ ثنائی ۔مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ۔ امرتسر ۱۹۲۸ء

﴿۳۱﴾ تفسیر سورۂ عصر۔ پروفیسر مشکور حسین یاد۔لاہور

﴿۳۲﴾ تفسیرِ فاضلی۔ حضرت فضل شاہ۔ لاہور۔ ۱۴۱۲ھ

﴿۳۳﴾ تفسیرِ فرات ۔مولانا محمد شریفؒ۔ ملتان۔۲۰۰۳ء

﴿۳۴﴾ تفسیر قادری۔مولانا فخر الدینؒ۔مکتبہ سعید۔

﴿۳۵﴾ تفسیر قرآن ۔ شہر بانو ۔قرطاس کراچی۔ ۲۰۰۵ء

﴿۳۶﴾ تفسیر ماجدی ۔ مولانا عبدالماجد دریابادیؒ۔ کراچی

﴿۳۷﴾ تفسیر نمونہ۔ مصباح القرآن ٹرسٹ لاہور۔ ۱۴۱۲ھ

﴿۳۸﴾ تفہیم القرآن ۔اُردو ترجمہ وتفسیر مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ ۔ ادارۂ ترجمان القرآن لاہور۔۱۹۸۳ء

﴿۳۹﴾ جائزۂ تراجمِ قرآن۔مولانا سالم قاسمی۔دیوبند ۱۹۶۸ء

﴿۴۰﴾ سحر البیان ۔منظوم اُردو ترجمۂ قرآن۔ آثر زبیری۔الحجاز پبلشرز کراچی۔۱۹۷۶ء

﴿۴۱﴾ ضیاء القرآن ۔اُردو ترجمہ وتفسیر پیر کرم شاہ الازہریؒ۔ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور۔ ۱۴۰۲ھ

﴿۴۲﴾ غرائب القرآن ۔ڈپٹی نذیر احمد دہلویؒ۔دہلی۔ ۱۹۷۷ء

﴿۴۳﴾ فرقانِ جاوید۔منظوم اُردو ترجمہ عبدالعزیز خالد لاہور

﴿۴۴﴾ فی ظلال القرآن ۔اُردو ترجمہ وتفسیر سید حامد علیؒ (عربی تفسیر سید قطب شہیدؒ) البدر پبلی کیشنز لاہور۔۱۹۸۷ء

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 782 of 2222

﴿۴۵﴾ قرآنِ حکیم کے اُردو تراجم۔ ڈاکٹر صالحہ عبدالحکیم شرف الدین۔ قدیمی کتب خانہ کراچی۔۱۹۸۱ء

﴿۴۶﴾ قرآنِ حکیم۔ آسان اُردو ترجمہ مولانا سیّد شبیر احمد۔ قرآن آسان تحریک لاہور۔۲۰۰۴ء

﴿۴۷﴾ قرآنِ مجید۔ اُردو ترجمہ مولانا صفدر حسین نجفی ۔محفوظ بک ایجنسی۔ کراچی

﴿۴۸﴾ قصص القرآن (جلد اول تا چہارم)۔ مولانا حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ ۔مکتبہ مدنیہ لاہور ۔ ۱۹۷۴ء

﴿۴۹﴾ کتاب نور۔ سرفراز علی حسین۔ لاہور

﴿۵۰﴾ کنزالایمان۔ اُردو ترجمہ مولانا احمد رضا خان بریلویؒ۔ قدرت اللہ کمپنی لاہور۔

﴿۵۱﴾ کنزالعقبیٰ۔ محمد سلیم شامی۔ آستانہ شامی، لاہور ۲۰۰۲ء

﴿۵۲﴾ لغات القرآن۔ ڈاکٹر احمد صدیقی۔ اسلام آباد۔

﴿۵۳﴾ لغات القرآن۔ مولانا عبدالرشید۔ محفوظ بک ایجنسی کراچی

﴿۵۴﴾ لغات القرآن۔ غلام احمد پرویز۔ طلوع اسلام لاہور۔

﴿۵۵﴾ مضامینِ قرآنِ حکیم۔ ابوظفر زین۔ فضلی بک سپر مارکیٹ کراچی۔۲۰۰۴ء

﴿۵۶﴾ مطالعۂ قرآن ۔ علامہ ذیشان حیدر جوادی۔ محفوظ بک ایجنسی کراچی۔

﴿۵۷﴾ معارف القرآن۔ اُردو ترجمہ وتفسیر مفتی محمد شفیعؒ ادارہ المعارف کراچی۔۱۹۸۳ء

﴿۵۸﴾ مفہوم القرآن۔ عطا قاضی۔ پسرور۔۲۰۰۵ء

﴿۵۹﴾ منشورالقرآن ۔مؤلفہ انجنیئر عبدالحکیم ملک۔ عامر پبلی کیشنز، مظفرگڑھ۔۱۹۹۶ء

﴿۶۰﴾ مفہوم القرآن ۔اُردو ترجمہ وتفسیر غلام احمد پرویز۔ ناشر ادارہ طلوع اسلام لاہور۔۱۹۷۰ء

﴿۶۱﴾ مفہوم القرآن ۔منظوم اُردو ترجمہ کیف بھوپالی۔ یونیکر نیز امارات۔ دبئی۔۱۹۹۳ء

﴿۶۲﴾ موضح القرآن ۔اُردو ترجمہ وحواشی شاہ رفیع الدینؒ۔ تاج کمپنی کراچی۔

﴿۶۳﴾ موضح القرآن ۔اُردو ترجمہ و تفسیر شاہ عبدالقادرؒ۔ ناشر تاج کمپنی کراچی۔

﴿۶۴﴾ موضح فرقان ۔اُردو ترجمہ مولانا محمود الحسنؒ۔ مدینہ بک ڈپو دہلی بھارت ۱۹۷۸ء

﴿۶۵﴾ نظم البیان ۔منظوم اُردو ترجمہ از شمس الدین شائق ایزدیؒ۔۱۹۲۳ء

﴿۶۶﴾ نظم القرآن۔ امین میاں، جڑانوالہ۔۱۴۲۹ھ

﴿۶۷﴾ نظم المعانی (ترجمہ کلام ربانی)۔ مطبع الرحمٰن خادم۔ مطبع مفید عام آگرہ بھارت۔۱۹۴۶ء

﴿۶۸﴾ نورِ ہدایت ۔اُردو ترجمہ مولانا فتح محمد جالندھریؒ۔

﴿۶۹﴾ وحیٔ منظوم۔ منظوم اُردو ترجمہ علامہ سیمابؒ اکبر آبادی۔ سیماب اکیڈمی کراچی۔۱۹۸۱ء

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 783 of 2222

ENGLISH BOOKS

1) THE GLORIOUS QURAN- Translated by Mohammad Pickthall, Published by Taj Co., Karachi.

2) THE GLORIOUS QURAN by Dr. Rasheed Sial, Multan 2009.

3) THE HOLY QURAAN -Translated by Abdullah yousaf Ali, Published by Darul Arabia, Beirut - 1968

4) THE HOLY QURAAN -Translated by Maulana Abdul Majid, Published by Taj Co., Karachi - 1971

5) THE HOLY QURAN - Translated by Mr Ahmad Ali, Published by Mehfooz Book Agency, Karachi.

6) THE KORAN -Translated by Mirza Abul Fazal, Published by Sharafuddin & Sons, Bombay (India).

7) THE MESSAGE OF QURAN by M. Asad, Published by Dar-ul-Andalus UK. 1997

8) THE NOBLE QURAN by Dr. Taqi-ud- Din Hilali & Dr. Mohsin Khan. Published by Quran Complex Madina. 1999.

تصدیق نامہ

ہم نے قرآن پاک کے اس نسخے کی زیارت کی ہے۔ ماشاء اللہ خوب سے خوب تر ہے۔ اس کے متن میں کوئی کمی بیشی نہیں۔ احتیاط سے اعراب کا خصوصی خیال رکھا گیا ہے بحمد اللہ انسانی بساط کے مطابق یہ ہر قسم کی غلطیوں سے محفوظ و مبرا ہے۔

حافظ محمد اقبال احسن

(حافظ محمد اقبال احسن)

حسن پروانہ روڈ ملتان

مفتی محمد راشد

(مفتی محمد راشد نظامی ایم اے عربی)

مستند اجازت تصحیح محکمہ اوقاف ملتان زون

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 785 of 2222

فرقانِ عظیم

فرقان عظیم.....ایک تاثر

از آیت اللہ علامہ عقیل الغروی (لندن)

حسین سحر شاعر ہی نہیں ایک دانشور شاعر ہیں۔ ان کی دانشوری کی سب سے بڑی سند ان کی قرآن کریم سے وابستگی ہے۔ مجھے ان کی شخصیت کے سوانحی کوائف کا بھی علم نہیں۔ لیکن میں نے ان کے بہت سے اشعار کا مطالعہ ضرور کیا ہے اور اگر یہ سچ ہے کہ انسان اپنی زبان کے پیچھے چھپا ہوتا ہے تو پھر میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ میں نے انہیں بے نقاب کر لیا ہے۔ ان کی شخصیت میں سخنوری اور دانشوری کا ایسا حسین امتزاج پایا جاتا ہے۔ جو بہت کم دیکھنے میں آتا ہے۔

حسین سحر صاحب کا پیش نظر کارنامہ اردو میں قرآن کریم کے مفاہیم کی آزاد نظیم کی ہیئت میں ترسیل یا ترجمانی، ان کی سخنوری اور دانشوری دونوں کا جیتا جاگتا ثبوت ہے۔ جیسا کہ انہوں نے عرض مترجم کے عنوان سے خود ہی اعتراف کیا ہے کہ یہ قرآن مجید کا براہ راست ترجمہ نہیں۔ بلکہ یہ ترجمہ در ترجمہ ایک مترسل ترجمانی ہے۔ جس میں انہوں نے مختلف مکاتب فکر کے مترجمین کے تراجم سے گویا مشترکہ مفاہیم کا اقتباس کر کے انہیں اپنی انتخاب کردہ عروضی بحر میں آزادانہ شعوری ہیئت کے ساتھ سمونے کی کوشش کی ہے۔ ان کی یہ کوشش ان کے ریاض سخن کی روحانی آبیاری کی ایک کامیاب اور حسین کوشش ہے، اس کے مطالعے کے ضمن میں ترجمے کی علمی اور فنی دقیقہ سنجیوں سے مفہوم تک کی معنوی تہہ داریوں کا نگاہ تحقیق سے جائزہ لینے کی گنجائش نہیں ہے۔ اگر چہ یہ کوشش ان کے ریاض فن کی شادابی اور ذوق سخن کی آسودگی سے قطع نظر کرتے ہوئے بجائے خود ایک علمی اہمیت بھی ضرور رکھتی ہے۔ لیکن اس سے کہیں زیادہ اس کی ایک تہذیبی حرمت ہے۔ چنانچہ مختلف مذہبی، مکاتب فکر و نظر کے درمیان بڑھتی ہوئی شدت پسندانہ خلیج کے اس دور میں علمی اور فکری اقدار مشترکہ کی تلاش اور اس شعری دلآویزی کے ساتھ پیش کرنے کی یہ سعی جمیل تہذیبی اور ثقافتی میزان میں ہر لحاظ سے ایک قابل تحسین کارنامہ قرار دی جائے گی۔ دوسرے لفظوں میں حسین سحر کی یہ تخلیق ''ناروا داری'' کے دور میں رواداری کی ایک عظیم الشان روایت کی تخلیق کے مترادف ہے۔ جس کی ثقافتی ارزش کو با آسانی وارزانی آنکا نہیں جا سکتا۔ رب کریم، احسن الخالقین ہے، یقیناً وہی ان کی اس تخلیق کی حقیقی قدر شناسی فرمائے گا۔ اور وہ کہ جو کسی کی کوئی بھی کوشش رائیگاں نہیں کرتا۔ حسین سحر کی اس کوشش کی بھی انہیں بہترین جزاء عطا فرمائے گا۔

ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

والحمد للہ فی الاولیٰ والآخرۃ وصلی اللہ علی النبیؐ وعلی عترتہ الطاہرین

علامہ عبدالعزیز خالد کے ایک خط سے اقتباس

حسین سحر کے نام

آپ نے کیا محیر العقول کارنامہ انجام دیا ہے۔ میں تو دیکھ کر دنگ رہ گیا۔ آپ کتنے موزوں طبع ہیں کتنے نغز گو ہیں۔ آپ کو قرآنی مطالب پر کس قدر عبور ہے اور عربی زبان پر کس قدر دسترس ہے! مجھے بخدا اس کا اندازہ نہیں تھا۔

اس روز جب آپ آئے تھے اور آپ نے کہا تھا کہ ''میں قرآن کا منظوم ترجمہ کرنے والا ہوں!'' تو میں اسے محض ایک بڑا بول سمجھا تھا۔ مجھے آپ میں چھپے جوہر کا اندازہ نہیں تھا۔ آپ نے اب تک اپنے آپ کو کیسے چھپائے رکھا۔ میں حیران ہوں۔

بہر حال آپ نے ایک عظیم کام کیا ہے۔ خدا آپ کو دونوں جہاں میں اس کا اجر دے۔

مجھے تو اسے دیکھ کر اپنی تنگ مائیگی کا شدید احساس ہوا۔

آپ نے میرے ترجمے کا حوالہ بھی دیا ہے۔ وہ کچھ ایسے حالات میں شائع ہوا تھا کہ اس میں بہت سی فروگزاشتیں رہ گئی تھیں۔ جن پر مجھے بڑی ندامت ہے۔ اس کے بعد حک وترمیم کے بعد میں نے نیا نسخہ تیار کیا ہے۔ خواہش ہے کہ چھپ جائے لیکن کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ میری کوئی بھی کتاب اس وقت بازار میں دستیاب نہیں۔

جو چند منظوم ترجمے میرے پاس ہیں۔ علامہ سیماب کا، آغا شاعر قزلباش کا چند پاروں کا، جناب اثر زبیری کا نصف قرآن کا اور جناب شمیم رجز کا۔ آپ کا ترجمہ ان سب پر فوق رکھتا ہے۔ حشو وزوائد سے پاک۔ سلاست اور روانی میں بے مثل۔

پروفیسر حسین سحر بطور مترجم

محمد صادق رضاوی۔ ریاض (سعودی عرب)

ترجمہ کوئی مشکل کام نہیں، ہر کوئی جس کو دلچسپی ہو کر سکتا ہے۔ مگر عربی زبان کا سمجھنا، ایک ایک لفظ جو کیر المعانی ہو اس کو جاننا بہت بڑا کام ہے خصوصاً بدوی شاعری کو سمجھنا۔ خالد الفیصل۔ عبداللہ الفیصل دور جدید کے بڑے نام ہیں۔ حسین سحر صاحب نے نہ صرف ترجمہ کیا بالکل شاعر کی اصل روح کو اندر تک اور روح کے عمق تک جانا ہے۔ خالد الفیصل نے واٹر کلر اور باریک خطوط سے کام لیا۔ ان کا اصل موضوع عشق، جانثاری، ایفاء وپیمان وفا، اصیل عربی گھوڑے محبوب کے عارض ولب۔ آنکھوں کے کنول اور زلف کے گرداب رہے ہیں اور پروفیسر سحر نے بڑی خوش اسلوبی سے بڑی چابکدستی وسلامت زبان سے اردو کے پیکر مین ڈھالا ہے اور کہیں کہیں ترجمہ اصل سے زیادہ گداز لگتا ہے اور یہی سحر کا سحر ہے۔

میں نے اپنی نیم فنی وعلمی رائے شروع کر دی اور اپنے وسحر صاحب کا پس منظر تو بتایا ہی نہیں۔ اپنے ایک مضمون ٹوئن ٹاورز آف ریاض میں نے دو حضرات کا ذکر کیا ہے، ڈاکٹر مرتضیٰ صدیقی وصفدر حسین، ان دو حضرات میں صدیقی صاحب مہربان ڈاکٹروں کی مہربانیوں اور اپنی لاپرواہی کی نذر ہو گئے، صفدر صاحب بچے تھے، ان کی خانقاہ صفدریہ نہیں ہیں کچھ انمول رتن جمع ہوتے تھے اور ملک کج رفتار کو یہ پسند نہیں آیا، وہ بھی موسیٰ ندی کے پہلو میں جا سوئے، ان کی خانقاہ میں سحر صاحب کا ذکر اکثر رہتا۔ سحر صاحب بھی رونق بخشتے تھے، مگر وائے بدنصیبی مری مصروفیت نے مجھے یہ موقع نہ دیا، صفدر مرحومؒ نے اپنی حیات میں مجھے خالد الفیصل کا دیوان دیا اور مجھ حقیر میں انہوں نے نہ جانے کیا دیکھا کہ دیوان خالد، خالد اور پروفیسر سحر پر تبصرہ ومضمون لکھنے کو دیا، وہ اپنی دیدہ زیب کاوش ''دیوان خالد'' مترجم اردو کی رونمائی میں مجھ سے پڑھوانا چاہتے تھے۔ میں نے حکم کی تعمیل کی اور ان کے حوالے کر دیا۔ صفدر صاحب اور خالد کو تقریب میں بلانا چاہتے تھے مگر ایک کرم فرما کی مہربانیوں کے سبب ایسا نہ ہو سکا۔ وائے حسرتا! خالد الفیصل کے لئے ایک

دیدہ زیب گھوڑے کی تصویر بھی تھی، صفدر مرحومؒ کی تمام کوششیں ناکام ہوئیں اور وہ یہ حسرت ناکام لیکر خالق حقیقی سے جا ملے، وقت پیسہ اور حسرت سب ناتمام وناکام اور ان کی وفات کے بعد میرا مضمون بھی گیا۔

ایک روز میرے کلینک پر جناب ابوظفر صاحب ان حضرت (سحر صاحب) کو لیکر تشریف لائے، بھٹہ صاحب کا میں ممنون ہوں کہ انہوں نے مجھ حقیر کو یہ سعادت بخشی اور سحر صاحب سے پہلی ملاقات ہوئی۔ مگر وہ میرے لئے اجنبی نہ تھے، زمانوں اور صدیوں کا تعلق لگتا ہے، نسبت بھی خاص رہی ''حضرت رکن الدین زکریاؒ اور حضرت شیخ شمس تبریزی رحمت اللہ کے ملتان سے ملتان میں ہم ضرور آنکھ مچولی کھیلتے رہے ہونگے، سحر صاحب میرے میر ہیں، لیکن علم میں کلان، جرت کی بات ہے کہ ہمارے ستارے ساتھ ساتھ چلتے رہے ہیں اور ملاقات کا ہونا مری آخر عمر میں تحریر تھا، سموالامیر عبداللہ الفیصل 'انت عمری''.....''انی قبل ماشوفک، عمری ضائع ''(ترے نہ ملنے سے پہلے جو بھی عمر گذری وہ عمر کا ضیاع تھا) نے ہماری کیا خوب تفسیر کی ہے۔

یہ تو پس منظر تھا، اب سن تو پہلے سے رہے تھے مگر رات قرآن کریم کا ترجمہ مری نظر سے گزرا اور میں محو تماشا رہ گیا۔ ایک عجمی کا عربی زبان پر عبور ایک حیرت کن قبلہ سے کم نہ تھا، عربی قرآن کریم کا حافظ ہونا اور بات ہے، قاری ہونا ایک اور بات ہے مگر عربی کی نوک پلک کا شعور رکھنا اور افہام وتفہیم رکھنا دوسری، عربی تو وہ زبان ہے جو رب سبحان تعالیٰ اور اہل جنت کی زبان ہے اور ایک ایک لفظ کے ہزار معانی، اصلی اور شدھ عربی صرف اہل یمن و اہل موصل یا پھر بادیہ الشام میں بولی جاتی ہے، متنبی و ابوالفراس الحمدانی، عنترا بن شداد یا پھر حنترم کا سمجھنا اتنا آسان نہیں ہے کہ قرآن کریم، کتاب کھولنے سے پہلے میں یقس و بے یقینی کے عالم مبتلا تھا، اور میرے اندر کا بدانسان کہہ رہا تھا کہ دیکھنے میں کیا حرج ہے، مگر مقطع میں گستاخانہ بات آپڑی تھی کہ میں نے کچھ پڑھنا بھی ہے اور کرسی پر گران باری بھی کرنی ہے کہ اخلاقی قدروں کی کڑوی کسیلی گولی کھانی پڑی اور اپنی بدخواہشات کا گلہ گھوٹنا پڑا اور اپنی ساری جہالت کے باوصف رات تین بجے

تک جتنا مطالعہ کرسکتا تھا وہ کیا اور جتنا جتنا بڑھتا رہا حیرت کدہ میں داخل ہوتا رہا، سورہ فاتحہ سے بقری، آل عمران، یوسف، حشر، المزمل، رحمٰن، واقعہ اور پھر الملک سے سورہ اخلاص تک، پڑھ تو گیا مگر حیرت برقرار رہی، اس پورے ترجمے میں سحر صاحب کس کس مرحلے سے یعنی قطرے سے گہر ہونے تک کیسے گزرے ہوں گے۔ اس کے لئے جن جن مراحل، محنت اور عمل کی بھٹی سے گزرنا آسان نہیں، ترجمے کے رموز میں میں واقف ہوں، جن جن ہستیوں سے افادہ کیا وہ معتبر ہیں، الفاظ سلیس، سب سے بڑی بات قرآن کریم جیسی عبارت کو ٹھیس نہیں لگی، معانی سے انحراف نہیں، عام فہم اور روان، سب سے بڑی خوبی ہے خداوند ہزار نعمت ان کو طویل عمر دے کہ وہ الہیات کے موضوع سے مشعل راہ روشن کرسکیں، اللہ تکا اور تمام پاکستان کا محافظ ہو اللہ تعالیٰ پاکستان کی اس طرح حفاظت کرے جیسے قرآن کریم کی کی ہے۔

ترجمان فرقان

ابوالامتیاز ع س مسلم

باری تعالیٰ نے لمحہ ازل میں آدم کو شرف آدمیت اور خلافت ارضی سے نوازا تو بہ کمال رحمت، مکمل اور ابدی ہدایت کا وعدہ فرمایا:

فَاِمَّا یَاتِیَنَّکُمْ مِّنِّیْ هُدًی فَمَنْ تَبِعَ هُدَایَ فَلَا خَوْف. عَلَیْهِمْ وَلَاهُمْ یَحْزَنُوْنَ. (۲،بقر ۳۸)

''پس اگر تمہیں میری جانب سے ہدایت پہنچے (اور وہ یقیناً پہنچے گی) تو جو بھی میری ہدایت کی پیروی کرے گا سو ان کے لئے کوئی خوف نہ ہوگا اور نہ ہی وہ (کسی خطرہ یا تشویش کے باع) غمگین ہوں گے''۔

اس لطف خاص کے باوصف اس کی مزید تقویت قلب اور استقلال وعزیمت کی استواری کیلئے بار بار یقین دہانی کرائی گئی:

فَاِمَّا یَاتِیَنَّکُمْ مِّنِّیْ هُدًی فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَایَ فَلَا یَضِلُّ وَلَا یَشْقٰی. (۲۰، طٰہٰ، ۱۲۳)

''پھر اگر تم کو میری طرف سے کوئی ہدایت پہنچے (اور وہ بالیقین پہنچے گی) تو جو بھی میری ہدایت کی پیروی کرے گا وہ نہ (دنیا میں) گمراہ ہوگا اور نہ (آخرت میں) محروم اجر رہے گا (بلکہ وہ میری بخشش سے فیضیاب ہوگا)''۔

یہی نہیں بلکہ بندے کو شرف انسانی سے بہرہ ور کرنے کے بعد اسے کامیابی و کامرانی کی طرف مہمیز کرنے کیلئے اس ارحم الرحمین نے اپنے فیض رحمت سے اس یکطرفہ عہد کو ایک میثاق میں منضبط کر کے اس کے ضمیر میں رکھ دیا تا کہ اس عالم ناسوت میں بھی ضرب ضمیر سے اس کی یاددہانی ہوتی رہے اور وہ دوسری غیر مکلف مخلوق کی طرح مجبور محض نہ رہ جائے بلکہ اپنے عقل و اختیار اور وجدان وعرفان کے باع اس پر عالم ہونے اور سب پر اپنا شرف ابت کرنے پر قادر ہو۔

چنانچہ اس جوہر کے اثبات کیلئے اس نے اولاد آدم کی تمام روحوں سے سوال کیا:

اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ. (۷،اعراف، ۱۷۲)

''کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں'' تو سب نے بیک زبان قرار کیا۔

قَالُوْا بَلٰی. شَهِدْنَا. (۷،اعراف ۱۷۲)

''ہاں (ہم اقرار کرتے ہیں کہ) تو ہی ہمارا رب ہے اور ہم اس کی گواہی دیتے ہیں''۔

''شھدنا'' کو خود باری تعالیٰ کی طرف بھی منسوب کیا گیا ہے اس صورت میں ترجمہ ہوگا'' (اللہ نے فرمایا کہ) ہم (بھی) اسکی گواہی دیتے ہیں''۔ اس طرح دہری شہادت ہوگئی۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کو پابند کرتے ہوئے فرمایا:

اَنْ تَقُوْلُوْا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِنَّا کُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِیْنَ. (۷،اعراف: ۱۷۲)

''(یہ اس لئے) کہ کہیں تم قیامت کے دن یہ نہ کہو کہ ہم اس (عقیدۂ توحید اور عہد ربوبیت) سے بے خبر تھے''۔

گویا اللہ تعالیٰ نے رحمت وشفقت فراواں سے انسان کو ابتدائے آفرینش ہی سے اس جوہر سے بہرہ ور کر دیا اور عالم ناسوت میں قدم رکھنے سے پہلے ہی اپنے خالق کی الوہیت و ربوبیت پر ایمان اس کی گھٹی میں رچ بس گیا۔ چنانچہ اللہ آپ (ﷺ) نے فرمایا کہ ''ہر بچہ فطرت (یعنی اسلام) پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے ماں باپ اسے یہودی، نصرانی یا مجوسی بنا ڈالتے ہیں''۔

(حدی نمبر ۱۸۸۰، صحیح بخاری، جلد ۲، ص ۷۰۴، بہ روایت ابوہریرہؓ)

''فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْهَا لَا تَبْدِیْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ (۳۰۔روم) اللہ کی اس فطرت کا اتباع کرو جس (یعنی دین فطرت) پر اس نے انسان کو پیدا کیا ہے۔ اللہ کی بنائی ہوئی فطرت غیر متبدل ہے۔''

اب بلوغت کے بعد وہ اس امر کا مکلّف ہے کہ وہ اپنی فطرت کی طرف لوٹے اور اپنے رب کے سامنے سجدہ ریز ہو کر اپنی عبدیت وعبودیت کا اظہار کرے اور اس کی توحید، حمد اور بڑائی بیان کرے۔

یہ الگ بات ہے کہ وہ بوجہ اپنے ضمیر کی رہنمائی کا صحیح عرفان نہ کرپائے اور خیال و واہمے سے لے کر تماثیل واصنام، سورج، چاند ستاروں بلکہ سمتوں اور حشرات الارض، حیوانات اور جن وانس کے سامنے سجدہ ریز ہونے لگے۔

بایں ہمہ اس بنیادی میثاق کے باوصف اللہ اپنے لطف وکرم سے اس عالم ہستی میں بھی اپنے بندوں کو اس عہد کی یاددہانی کراتا رہتا ہے ملا: ''اور کیا سبب ہے کہ تم اللہ پر یقین کامل نہیں رکھتے درآنحالیکہ رسول (ﷺ) تمہیں دعوت دے رہے ہیں (اور تم ان سے عہد بھی کر چکے ہو جیسے ہجرت سے تقریباً چودہ ماہ قبل منیٰ کے قریب اور کچھ عرصہ بعد پھر بیعت عقبہ اور بالخصوص بیعت الرضوان ودیگر) کہ تم اپنے پروردگار پر ایمان (مضبوط) رکھو اور (اللہ خود) تم سے (یوم الست کو) اقرار لے چکا ہے اگر تم مومن ہو''۔ (۵۷، حدید: ۸)

اس عہد ہدایت اور میثاق ازل کی روشنی میں اس نے اپنی حکمت عالیہ کے تحت وقتاً فوقتاً اور کبھی پے بہ پے انبیاء ومرسلین مبعوث فرمائے انکو وحی ہدایت اور صحائف وکتب سے لیس کر کے معجزات ودلائل سے مسلح کیا تاکہ لوگوں پر اتمام حجت ہو جائے اور کسی شک وشبہ یا حیلہ وعذر کی گنجائش نہ رہے مختلف صحائف وکتب اور توریت وانجیل اسی سلسلے کی کڑیاں تھیں۔

یہ سلسلہ رشد وہدایت نوع انسانی کے معاشرتی، نیز دینی، علمی، روحانی اور حکمت ودانش کے ارتقاء کے ساتھ ساتھ ہزاروں صدیوں تک مختلف اقوام اور سرزمینوں میں انکے خصوصی حالات کے مطابق الگ الگ جاری رہا۔ قدرتی عوامل، مرور زمانہ اور فطری انسانی کمزوریوں کے باعث اس میں اتار چڑھاؤ آتے رہے لیکن باری تعالیٰ کی رحمت فراواں سے وقتاً فوقتاً اس کی تجدید ہوتی رہی حتی کہ تکمیل دین کا مرحلہ آن پہنچا اور اس کی مشیت علا نے نبی آخر الزماں، ختم الرسل سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام بنی نوع انسان کو ایک وحدت کی لڑی میں پروتے ہوئے اپنے ازلی وابدی پیغام ہدایت ''قرآن کریم'' کے ساتھ مبعوث فرمایا۔

اللہ تعالیٰ زمین، آسمانوں اور کل کائنات کا خالق اور مالک مطلق ہے اس کی ذات والا تبار واحد ولاشریک ہے۔ "سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ". (۵۹، حشر ۲۳) ''اللہ برتر و

پاک ہے اس سے کہ لوگ اس کے ساتھ کسی کو شریک کریں''۔ اسے اپنی شان واحدانیت پر ناز ہے جس کا اظہار اس نے اپنی آخری کتاب ''قرآن کریم'' میں جا بجا فرمایا ہے۔ "لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ" (۴۲، شوری: ۱۱) ''کوئی شے اس کے مثل نہیں'' وہ اس امر میں اتنا حساس ہے کہ اس کی ذات وصفات میں غیر اللہ کو شریک کرنا ناقابل معافی معصیت ہے ''اللہ ہرگز معاف نہیں کرتا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا جائے لیکن وہ اس کے علاوہ جس کو چاہے معاف کردے گا''۔ (۴، نساء: ۴۸)

یوں تو پورا قرآن کریم اس کی توحید وتوصیف سے معمور ہے لیکن آیۃ الکرسی میں جس کمال اعجاز سے یہ بیان ہوا ہے وہ اپنی نظیر آپ ہے:

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا يَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ.

(۲، بقرہ: ۲۵۵)

''اللہ (وہ ہے کہ) اس کے سوائی کو سزاوار عبادت نہیں، وہ (ازلی وابدی) زندہ جاوید ہے (اپنی ذات سے) قائم ودائم ہے اسے نہ اونگھ آسکتی ہے نہ نیند (وہ دائم بیدار، ہمہ خبردار ہے) زمین اور آسمانوں میں جو کچھ ہے (سب) اسی کی ملکیت ہے (کوئی اس کا شریک نہیں) کون ہے جو اس کے سامنے اس کی اجازت کے بغیر سفارش کرسکے! مخلوقات کے آگے یا پیچھے جو کچھ (بھی) ہے وہ سب جانتا ہے وہ اس کے علم کا (قطعاً) احاطہ نہیں کرسکتے سوائے اس کے جو وہ چاہے۔ اس کی کرسی آسمانوں اور زمین (سب) پر وسیع ہے اور اس پر ان کی نگرانی ذرا بھی گراں نہیں اور وہ عالی شان ہے عظیم الشان ہے''۔

اور سورۂ اخلاص تو وہ حرف آخر ہے کہ انسان کیلئے اس سے آگے کچھ کہنا ناممکن ہے:

''آپ (ﷺ) کہہ دیجئے کہ اللہ واحد (و یکتا) ہے اللہ (کامل و مطلق اور ازلی و ابدی) بے نیاز ہے۔ اس کے کوئی اولاد نہیں اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور کوئی اس کے برابر کا (یا جوڑیا شریک) نہیں''۔

وہ اپنی ہدایت موعودہ ازل کو نور سے تعبیر کرتا ہے جس کی روشنی میں اس کے بندے اس کے بتائے ہوئے راستے پر بلا خوف و خطر اپنی منزل دنیوی اور واخروی پر گامزن ہو سکیں چنانچہ تمام صحائف اور توریت و انجیل بھی نور ہدایت ہی کہلائیں تاہم جب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری و دائمی ہدایت دے کر مبعوث کیا تو ان کے مرتبے اور اہمیت کے لحاظ سے اعلان خصوصی کا اہتمام فرمایا:

''یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَ يَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ. (۵،مائدہ:۱۵)

''اے اہل کتاب تمہارے پاس ہمارے (جو) رسول (ﷺ) آئے ہیں یہ تمہارے سامنے (وہ مضامین بھی) کرت سے کھول دیتے ہیں جنہیں تم (اپنی اپنی) الہامی کتاب میں (سے) اخفاء کرتے رہے ہو حالانکہ وہ (رسول ان میں سے) بہت سے (غیر ضروری) امور سے (تمہاری ندامت اور خجلت کے خیال سے) صرف نظر (بھی) کر جاتے ہیں۔ بیشک (اب) تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور اور واضح (آسان و خود فہم) کتاب آ چکی ہے'' (جس کی تقلید لابدی ہے):

جیسا ظاہر ہے ''نور'' کی یہ اصطلاح نہ صرف کتاب مبین ''قرآن کریم'' کیلئے استعمال ہوئی بلکہ رسول اکرم (ﷺ) کی ذات والا صفات کیلئے بھی ..... آپ (ﷺ) کی عظمت و رفعت شان کا کیا کہنا کہ اس ذات ملک القدوس نے جو تمام کائنات بہ شمول جن و انس، انبیاء و مرسلین اور آسمانوں اور زمین کا خالق و مالک مطلق ہے اپنے عبد خاص کیلئے بھی ''نور'' کی وہی تمیل بیان کی جو اس نے اپنی ذات کیلئے مخصوص کر رکھی ہے:

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ

نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ يَهْدِى اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ. (۲۴،نور:۳۵)

''اللہ (ہی) آسمانوں اور زمین کا نور ہے اس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے ایک طاق ہے اس میں ایک چراغ ہے چراغ قندیل میں ہے قندیل گویا ایک چمکدار ستارہ ہے چراغ روشن کیا جاتا ہے ایک نہایت مبارک درخت زیتون سے نہ اس کا (کوئی) مشرق ہے نہ (ہی) مغرب (وہ محیط کل ہے) اس کا تیل نہایت رخشندہ (و نوربار) ہے اگرچہ آگ اسے نہ بھی چھوئے۔ ''نور علی نور'' (نور ہی نور) ہے اللہ اپنے اس نور تک جسے چاہے ہدایت دیتا ہے اور اللہ لوگوں کیلئے (یہ) مثالیں بیان کرتا ہے اور اللہ ہر شے کا خوب جاننے والا ہے''۔

نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ: آسان فہمی کے لئے خاندانی بود و باش کے لطیف رموز پر مبنی نور کی یہ عظیم الشان تمیل، اسرار روحانی کی تہہ در تہہ والہانہ سرمستی کا ایسا اشارہ ہیچ س کی ترجمانی سے تمام بیان، وضاحتیں اور تفسیریں عاجز ہیں وہ نور جو ہم چشم ظاہر بیں سے دیکھتے ہیں صد ہزار پردوں سے چھن کر آتا ہوا نور حقیقی کا پرتو محض ہے گویا ''نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ'' ایک لامتناہی سلسلہ ہے لیکن یہاں پہنچ کر تمام اہ علم و دانش بالآخر ایک یم بے خبری میں ڈھل کر معدوم ہو جاتا ہے۔

حذر الحذر! بس کہ حدِ ادب
کہ ہے قاب قوسین رمزِ عجب

ایک مقام پر رسول (ﷺ) کے استفسار کے جواب میں جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ ''میرے اور اللہ کے درمیان نور کے ستر ہزار پردے حائل ہیں''۔ (حدی ۶۸۰، مشکوۃ شریف بہ روایت ابی امامہؓ)..... یاد رہے کہ شب معراج میں بھی سدرۃ المنتہیٰ تک حضور (ﷺ) کے ہمراہ رقاب رہنے کے بعد جبرئیل علیہ السلام نے آگے بڑھنے میں اپنی بے بسی کا اظہار یہ کہہ کر کیا تھا کہ اے اللہ کے رسول (ﷺ) اس کے آگے میری مجال نہیں آپ تنہا تشریف لے جائیں اگر میں اس سے آگے بڑھا تو تجلی الٰہی سے میرے بال و پر جل جائیں گے۔

سدرۃ المنتہیٰ کے ساتھ منتہی کی ترکیب ہی اس امر کی علامت ہے کہ یہ ملائک کی انتہائے پرواز ہے اس سے آگے ان کی رسائی ختم ہے یہ بھی ملحوظ خاطر رہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے

مطالبے کے باوجود تجلی الٰہی کی تاب نہ لا سکے وہ غش کھا کر گر پڑے اور طور ذرہ ذرہ ہو گیا۔

قرآن کریم کو بھی اسے نازل کرنے والی ذات نے ہدایت، کتاب مبین اور "نور" قرار دیا اور یہ کتاب مبین اور کلام نور وہ ہے کہ "اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کر دیتے تو تو اس کو دیکھتا کہ وہ (کوہ طور کی طرح) اللہ کے خوف (وجلال) سے دب جاتا، ریزہ ریزہ ہو جاتا"۔ (۵۹، حشر: ۲۱)

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب (ﷺ) کو جن وانس کی ہدایت کیلئے بھیجا تو آپ (ﷺ) کا تعارف بھی "نور" کہہ کرایا۔ "قد جاء کم من اللہ نور و کتب مبین"۔ آپ (ﷺ) وہ نور اولین ہیں جن کی تخلیق، حق تعالیٰ نے آدمؑ سے بلکہ تمام کائنات سے پہلے کی۔

- "میں نبوت کیلئے اس وقت نامزد ہوا ہوں، جب آدم (ابھی) روح اور بدن کے درمیان تھے یعنی روح جسم آدم میں داخل نہ کی گئی تھی"۔ (حدی ۵۴۸، مشکوۃ شریف بہ روایت ابوہریرہؓ)
- "میں اللہ تعالیٰ کے ہاں اس وقت سے خاتم النبیین لکھا ہوا ہوں جب آدم ابھی اپنی گندھی ہوئی مٹی میں پڑے تھے، میری نبوی کا پہلا اظہار حضرت ابراہیم کی دعا تھی (وابعث فیھم رسولا منھم، ۲، بقرہ: ۱۲۹) اور پھر حضرت عیسیٰ کی بشارت (ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد، ۶۱، صف: ۶) پھر میری ماں کا خواب جو انہوں نے مجھے جتنے وقت دیکھا اور میری ماں کے سامنے ایک "نور" ظاہر ہوا جس سے انہیں شام کے محلات نظر آئے"۔ (حدی ۵۴۸، مشکوۃ شریف بہ روایت عرباض بن ساریہؓ)
- Whereupon Adam, turning him self round, saw written above the gate, "There is only one God, and Mohammed is messenger of God." Whereupon, weeping, he said" "May is be pleasing to God, Omy son, that thou come quickly and draw us out of misery."
(Gospel of Barnabas, Aisha Bawani Trust, pp.54)

اور آپ (ﷺ) ہی نور آخریں ہیں کہ تکمیل دین آپ پر ہوئی اور اس فاطر ارض و سماوات نے اپنی آخرت کتاب آپ پر نازل فرمائی: "اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا. (۵، مائدہ: ۳)

"آج میں نے تمہارے لئے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی، اور تمہارے لئے اسلام کو بطور دین کے پسند کر لیا۔

اس تکمیل دین کے ساتھ نبوت و رسالت آپ پر ختم کر دی گئی۔ "مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ. (۳۳، احزاب: ۴۰)

"محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں البتہ اللہ کے رسول (ﷺ) ہیں اور (سب) نبیوں کے ختم پر (مہر) ہیں"۔

یہ ایک منطقی بات تھی کہ جس ہدایت و نور کی کوئی اور مخلوق متحمل نہ ہو سکتی تھی وہ اسی کے فرستادہ، اولین و آخرین نور مبین ہی کو ودیعت کیا جاتا، جسے آپ نے نہ صرف قبول کیا بلکہ اسے اس کے بندوں تک پہنچانے کی ذمہ داری بھی بہ احسن طریق پوری کی۔

جہان نبوت کا وہ آفتاب
بڑھی جس سے سارے رسولوں کی آب
وہ پیغام حق، نور ام الکتاب
محمد (ﷺ) سے کون و مکاں فیض یاب
اسی سے ہدایت کا ہو اکتساب
نہ کوہ و جبل کو ہوئی جس کی تاب

لیا اس کو قلب محمد (ﷺ) نے تھام
محمد (ﷺ) پہ لاکھوں درود اور سلام
(زمزمۂ درود)

خالق ارض و سماوات جو نور مطلق ہے، "نور علی نور" ہے جس کی تاب نہ اس کے مستقل پیام پر جبرئیل کو ہے نہ طور کو اور جس کا کلام بھی سرتا سر نور ہے جس کی ذمہ داری سے کوہ و جبل بھی عاجز ہوئے اور جس کا بار امانت بالآخر نبی، اولین و آخرین محمد (ﷺ) کے امی کاندھوں نے اٹھایا اور جو کلام اب ابدالآباد تک، تمام زمانوں کی تمام اقوام کی تمام ضرورتوں کیلئے کفیل قرار دیا گیا، اس کی عالم گیریت

وپہنائی و پنہائی کا تصور بھی محال ہے اس کا زبان حق سے اردو زبان میں ترجمہ ایسا کارعزیمت ہے جس کا متحمل وہی ہوسکتا ہے جس کا انتخاب، وہ صاحب کلام نزول کلام کی طرح خود کرے۔

اہل عرب کو اپنی فصاحت و بلاغت، شاعری اور شعر کی شیرینی پر وہ ناز تھا کہ وہ ہر غیر عربی کو عجمی یعنی گونگا اور بے زبان کہتے تھے خود لفظ ''عربی'' کے معنی ''لسان فصیح اور تجزیہ'' کے ہیں جو ترتیب و تجزیہ کے عمل سے گزر کر اور خالص ہوکر وجود میں آئی۔ چنانچہ قرآن کریم کو اس کی فصاحت و بلاغت کے باعث کر شاعری کہا گیا لیکن اللہ نے قرآن کے ہدایت ہونے اور اس کی حکمت و دانش کے سبب اسکی سختی سے تردید کی "وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ، اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ". ''ہم نے آپ (ﷺ) کو شاعری نہیں سکھلائی اور نہ ہی وہ آپ کے شایان شان ہے بلکہ یہ (مکمل) پیغام اور قرآن مبین (یعنی کھلی ہوئی الہامی کتاب) ہے''۔ (۳۶، یٰسین:۶۹)

بایں ہمہ قرآن کی شعریت اور شیرینی میں کلام نہیں اس کا آہنگ، لحن داؤدی کی طرح قلب و روح کی فضاؤں کو سرشار اور معطر کر جاتا ہے جن ہوں یا انس سب اس سے یکساں متاثر ہوتے ہیں جناب کی ایک جماعت صرف قرآن کی سماعت سے اس کی حقانیت پر ایمان لے آئی بہت سے غیر مسلموں کے ابواب دل قرات قرآن یا سحر کی خامشی میں گونجتے ہوئے اذان کے آہنگ سے وا ہو جاتے ہیں اور وہ اس پر لبیک کہتے ہوئے ہمیشہ کیلئے قبول کر لیتے ہیں۔ مشہور خلا پیما نیل آرمسٹرانگ نے جو چاند پر اترنے والے پہلے انسان ہیں، ساؤنڈ بیریئر زون (حد رفتار آواز سے پرے) عربی زبان میں اذان سن کر اسلام قبول کیا۔

جتنا "مُفْهَمٌ بِالشَّان" یہ پیغام ہے اتنا ہی لازم ہے کہ اسکی صحیح تفہیم ہوتا کہ ہر کہ ومہ اس سے ہدایت و نصیحت حاصل کر کے اس کے مطابق اپنی زندگی ڈھال سکے۔ چنانچہ ان لوگوں کیلئے جن کی مادری زبان عربی نہیں ہے آسان اور زود فہم ترجمے کی اہمیت میں کلام نہیں یہ امر باعث اطمینان ہیکہ قرآن کریم کے دنیا کی بیشتر زبانوں میں تراجم ہو چکے ہیں اور یہ کام تسلسل سے جاری ہے ہر چند اس معاملے میں ملت اسلام اہل کیسا سے پیچھے ہے۔

پروفیسر حسین سحر یقیناً اس زمرہ ابرار سے تعلق رکھتے ہیں جنہیں باری تعالیٰ نے اپنے کلام کی ترجمانی بلکہ اس کی شعریت و شیرینی کے مدنظر شعر میں ترجمانی کیلئے انتخاب کیا۔ ''فرقان عظیم'' کے مکمل اور اپنے معانی سے لبریز عنوان سے انہوں نے ''قرآن کریم کے مطالب و مفاہیم کی منظوم ترجمانی'' کا حق یوں کر دیا کہ وہ اردو کی معمولی شدھ بدھ رکھنے والوں کیلئے بھی تعلم قرآن کا ذریعہ بن

گیا۔ سارا ترجمہ سورۂ فاتحہ سے والناس تک ایک ہی مسلسل بحر میں ایک طویل نظم ہے اور ہر سورہ کے ترجمے کو شروع سے آخر تک ایک ہی سانس میں یکساں تسلسل و روانی کے ساتھ پڑھا جا سکتا ہے۔

ترجمے کی پہلی بنیادی خوبی یہ ہے کہ انہوں نے کلام ربانی کی ترجمانی کی ہے اور کسی خاص مکتبہ فکر کی نمائندگی کا روگ نہیں پالا اس لئے ہر مسلک و خیال کے لوگ اس سے بلا تکلف استفادہ کر سکتے ہیں۔ دوسرا اہم عامل ان کی سلاست زبان ہے جس میں بھاری بھرکم الفاظ ڈھونڈنے سے نہیں ملتے۔ زبان عام فہم اور جوئے آب کی طرح رواں دواں ہے کہیں الفاظ کی یا گنجلک معانی کی رکاوٹ پیش نہیں آتی مثال کے طور پر چند آیات کا ترجمہ ملاحظہ ہو۔

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا.	قسم ہے آپ (ﷺ) کے رب کی، یہ مومن ہو نہیں سکتے کبھی، جب تک نہ منصف آق (ﷺ) کو مانیں یہ اپنے باہمی جھگڑوں میں، اور پھر آپ (ﷺ) ان میں فیصلہ جو بھی کریں اس سے نہ یہ تنگی کریں محسوس دل میں، اور اسے تسلیم کرلیں خوشدلی سے۔ (۴، نساء:۶۵) (۱۱۴)
فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّيْ لَآ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ.	ان کے رب نے کی دعا ان کی قبول، اور ان سے فرمایا کسی کا بھی عمل ہرگز نہیں ضائع کروں گا میں، کوئی عورت ہو یا مرد، تم آپس میں سب اک دوسرے سے ہو، سو جن لوگوں نے کی ہجرت، نکالے جو گئے اپنے گھروں سے، اور جنہیں تکلیف پہنچائی گئی ہے میرے رستے میں، مری خاطر لڑے، مارے گئے جو درگزر ان کے برے اعمال سے (یقینک) کروں گا میں، انہیں لے جاؤں گا ان جنتوں میں، جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، یہ اللہ کی طرف سے ہے جزا ان کی اور اللہ ہی کے پاس اچھی جزا ہے۔ (۳، آل عمران:۱۹۵) (ص ۹۷)
وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا.	(اے لوگو!) مت کرو اولاد کو تم قتل یوں افلاس کے ڈر سے کہ ہم ہی رزق دیتے ہیں انہیں بھی اور تم کو بھی اور ان کا قتل یقینک ہے بڑی بھاری خطا۔ (۱۷، بنی اسرائیل:۳۱) (ص ۳۷۵)

اور سورۂ رحمان (۵۵) میں تو اس سلاست و روانی نے وہ سماں باندھا ہے کہ ایک طویل سروشی

سمفنی کا احساس ہوتا ہے جو نرم و نازک اور حساس لہروں پر نغمے بکھیرتی ملکوتی فضاؤں میں تیرتی پھرتی ہو۔
چند اقتباسات ملاحظہ ہوں:

اَلرَّحْمٰنُ.	خدا جو ہے نہایت مہرباں (۱)
عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ	اس نے ہی سکھلایا ہے قرآں (۲)
خَلَقَ الْاِنْسَانَ	اور اسی نے خلق فرمایا ہے انساں (۳)
عَلَّمَهُ الْبَيَانَ	اور اسے اس نے عطا کی قوت نطق بیاں (۴)
اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ	شمس و قمر ہیں ایک حساب وحد سے گردش میں رواں (۵)
وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ	ہیں روبرو اس کے درخت اور جھاڑیاں سجدہ کناں (۶)
وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ	اور آسمانوں کو بلند اس نے کیا اور وضع کی میزاں (۷)
اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ	کہ تم اس میں تجاوز کرنہ پاؤ (۸)
وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ	اور رکھو وزن کو انصاف سے، ہرگز نہ کم تولو (۹)
وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ	بنائی ہے اسی نے یہ زمین مخلوق کی خاطر (۱۰)

(ص ۷۰۸، ۷۰۹)

یوں تو اس خاص سورۂ مبارکہ کا سارا ترجمہ حوالے کا متقاضی ہے لیکن عملاً یہ ممکن نہیں تاہم ایک دو اور اقتباسات کے بغیر طبیعت آگے بڑھنے پر مائل نہیں:

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ	بھلا جھٹلاؤ گے تم اپنے رب کی نعمتیں کیا کیا؟ (۴۵)
وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ	اور ایسے شخص کی خاطر ہیں دو دو باغ، رب کی بارگاہ میں جو کھڑے
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ	ہونے سے ڈرتا تھا (۴۶)
ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ	بھلا جھٹلاؤ گے تم اپنے رب کی نعمتیں کیا کیا؟ (۴۷)
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ	بھرے ہیں باغ یہ دونوں نہایت سبز شاخوں سے (۴۸)
فِيْهِمَا عَيْنٰنِ تَجْرِيٰنِ	بھلا جھٹلاؤ گے تم اپنے رب کی قدرتیں کیا کیا؟ (۴۹)
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ	انہی باغوں میں دو چشمے بھی ہیں جاری (۵۰)
فِيْهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ	بھلا جھٹلاؤ گے تم اپنے رب کی نعمتیں کیا کیا؟ (۵۱)
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ	ہیں ان باغوں میں ہر اک پھل کی دو قسمیں (۵۲)
مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى فُرُشٍ بَطَآئِنُهَا	بھلا جھٹلاؤ گے تم اپنے رب کی نعمتیں کیا کیا (۵۳)
مِنْ اِسْتَبْرَقٍ وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ.	وہاں تکیہ لگائے ہوں گے سارے جنتی اطلس کے فرشوں پر اور ان
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ	باغوں کے تازہ پھل قریب ان کے جھکے ہوں گے (۵۴)
	بھلا جھٹلاؤ گے تم اپنے رب کی نعمتیں کیا کیا؟ (۵۵) ..... (ص ۷۱۱)

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ	بھلا جھٹلاؤ گے تم اپنے رب کی نعمتیں کیا کیا؟ (۵۹)
هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ	بھلائی کا بھلا بدلہ بھلائی کے سوا کیا ہے؟ (۶۰)
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ	بھلا جھٹلاؤ گے تم اپنے رب کی نعمتیں کیا کیا؟ (۶۱)
وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ	وہ دو باغ ہوں گے اور بھی ایسے (۶۲)
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ	بھلا جھٹلاؤ گے تم اپنے رب کی نعمتیں کیا کیا؟ (۶۳)
مُدْهَآمَّتٰنِ	وہ گہرے سبز اور شاداب ہیں دونوں (۶۴)
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ	بھلا جھٹلاؤ گے تم اپنے رب کی نعمتیں کیا کیا؟ (۶۵)
فِيْهِمَا عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ	ہیں ان میں دو ابلنے والے چشمے بھی (۶۶)
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ	بھلا جھٹلاؤ گے تم اپنے رب کی نعمتیں کیا کیا؟ (۶۷)
فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ	کھجوریں اور انار اور ہر طرح کے پھل بھی ہیں ان میں (۶۸)
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ	بھلا جھٹلاؤ گے تم اپنے رب کی نعمتیں کیا کیا؟ (۶۹)
	(ص ۷۱۲)

اور آخر میں سورۂ نور (۲۴) سے نور الٰہی کا ذکر:

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ.	آسمان اور زمین کا نور ہے اللہ، مثال اس نور کی ایسی ہے گویا طاق میں روشن چراغ، اور یہ چراغ ایسا ہے جو شیشے کی ہے قندیل میں، قندیل ایسی ہے کہ موتی کی طرح روشن ستارہ ہے، (چراغ پاک) یہ ہے روغن زیتون سے جلتا، جو بابرکت شجر ہے اور جو شرقی ہے نہ غربی ہے، بھڑک اٹھتا ہے خود ہی روغن اس کا، نور ہے بالائے نور، اللہ جسے چاہے ہدایت اس کو دیتا ہے وہ اپنے نور سے، یہ سب مثالیں وہ بیاں کرتا ہے لوگوں کیلئے، ہر شے سے وہ واقف ہے۔ (۲۴، نور ۳۵)
	(ص ۴۶۹)

تکمیل دین کے علاوہ نزول قرآن کا ایک محل یہ تھا کہ قدیم الہامی کتب میں اتنی تحریف ہو چکی تھی کہ ان کی روح قریب قریب مسخ ہو گئی تھی اور بعض صحائف تو صفحۂ ہستی سے ناپید ہو چکے ہیں اس تحریف کی نمایاں مثال "سب سے زیادہ" چھپنے والی کتاب انجیل ہے۔ اول تو بانی دین مسیحی حضرت عیسیٰ علیہ السلام

کے نام سے کوئی صحیفہ یا انجیل سرے سے موجود ہی نہیں، سب بعد کے دوسرے لوگوں کی مرتب کی ہوئی ہیں ان کی تعداد کے لحاظ ہی سے ان کی ''صداقت'' کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔طرفہ المیہ یہ ہے کہ ان میں سے بھی کوئی انجیل خود حضرت عیسیٰ علیہ اسلام کی اپنی یا ان کی قوم کی زبان میں دستیاب نہیں۔صرف تراجم مل سکتے ہیں وہ بھی ہر مکتبہ خیال کے مطابق لوع بہ لوع اور تمام کے تمام عبرانی سے نہیں بلکہ یونانی زبان سے گئے ہیں جو ہرگز اصل زبان نہ تھی پھر ان کے زبان در زبان ترجمے سے جبکہ اصل متن الٰہی بھی کہیں موجود نہیں بات کہیں سے کہیں جا پہنچتی ہے اور دین کا چہرہ جس طرح مسخ ہوسکتا ہے اور فی الواقع ہوا ہے اس پر کسی تبصرے کی ضرورت نہیں مختلف ادیان کی ''تعلیمات'' اور ''صحائف'' پر ایک نظر کافی ہے۔

دیگر وجوہات سے قطع نظر اس صورتحال کی ایک وجہ یہ تراجم بھی ہیں چنانچہ ازبس لازم ہے کہ وحی الٰہی (یعنی کتاب) کا اصل متن ہمیشہ سامنے رہے کچھ نامہاد ''روشن خیال مسلمان'' بھی وقتاً فوقتاً ایسی کوششوں میں ملوث ہے ہیں کہ ہدایت ولور کی اصل زبان، عربی کے بجائے صرف اردو ترجمے سے کام لیا جائے۔ یہ جسارت متواتر کی جاتی ہے کہ زمانہ بجگانہ جس کے ہر لفظ کا سرچشمہ قرآن کریم ہے بغیر عربی متن کے اردو میں پڑھی یا پڑھائی جائے تاکہ ''عوام'' سمجھ سکیں گویا ان پر انگریزی تو مسلط کی جاسکتی ہے لیکن عربی ان کے لئے ناقابل فہم ہوگی اس لئے اسے ترک کر کے اردو کو اوڑھ لیا جائے۔ اللہ کا شکر ہے کہ ملت نے ایسی بدعتوں کو ہمیشہ دھتکار دیا ہے۔

سب سے بڑھ کر یہ امر ہے کہ اس صورتحال کے برعکس خود اس کتاب، قرآن کریم کے نازل فرمانے والے نے اس کا تحفظ، اپنے فانی اور کمزور بندوں پر نہیں چھوڑا بلکہ بذات خود اس کا ذمہ لیا: ''اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ. (۱۵، حجر: ۹) ''ہم ہی نے (قرآن کریم) اس پیغام (عظیم) کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی (ہر تحریف یا زیاں سے) حفاظت کرنے والے ہیں''۔ چنانچہ تقریباً ڈیڑھ ہزار سال گزر چکے ہیں تمام ادیان کی کتب، محرف، زوال پذیر یا صفحۂ ہستی سے مٹ چکی ہیں لیکن یہ دین حق اور کتاب حق ہر گزرتے دن سے پاک روز اول کی طرح تازہ، تابندہ، درخشندہ اور ضیا بار ہے۔

حسین سحر تحسین کے مستحق ہیں کہ انہوں نے اتنے طویل ترجمے میں الوہی متن کا دامن نہیں چھوڑا اور ہر آیت کا شمار کے لحاظ سے الگ ترجمہ دیا ہے سلاست، آسان فہمی اور روانی کے علاوہ انہوں نے الفاظ کی معنوی صداقت کو بالخصوص ملحوظ خاطر رکھا ہے اس کا اندازہ کتابیات کی اس ۶۷ عنوانی اردو اور انگریزی فہرست سے ہوسکتا ہے جس سے تقابل کے ساتھ انہوں نے اپنے ذہن اور درخشش خیال کو ادھر ادھر نہیں بھٹکنے دیا۔

یہ ایک عظیم کارنامہ ہے جو نہایت استقلال و عزیمت کا متقاضی تھا اور الحمد اللہ حسین سحر اس میزان پر پورے اترے۔ ہر مبارک اور تحسین کے بعد اس فقیر کی یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سعی حسنہ کو قبول فرمائے اور انہیں اور ان کے اہل کو جنہوں نے اس میں صبر و استقامت کے ساتھ ان کی اعانت کی، اجر عظیم سے نوازے اور اس رحمت کے چند چھینٹے اس خاک نشین کی بخشش کا باعث بھی ہوں۔

پروفیسر حسین سحر کا عظیم کارنامہ

پروفیسر حسین عسکری کاظمی

فرقان عظیم قرآن کریم کے مطالب و مفاہم کی اردو میں منظوم ترجمانی کی زیارت کرتے ہوئے نگاہوں نے حرف حرف کے بوسے لیے۔ اس زاویۂ نظر سے کہ اردو شاعری میں نظم مصریٰ کے پہلو بہ پہلو آزاد نظم بھی صنف شاعری کہلائی اور اس میں کامیاب تجربہ کرنے والوں کی فہرست میں معتبر اسمائے گرامی کی ایک کہکشاں جگمگا رہی ہے لیکن کسی شاعر نے آزاد نظم جیسی صنف سخن کو قرآن پاک کا منظوم ترجمہ کرنے کی خاطر منتخب نہیں کیا تھا۔ یہ کارخیر پاکستان کے معروف دانشور اور قادر الکلام شاعر جناب حسین سحر نے انجام دیا جو دینی شغف رکھنے والوں کے علاوہ عام قاری اور شعر و ادب کا ذوق رکھنے والوں کے لیے نعمت غیر مترقبہ سے کم نہیں۔ قرآن پاک کے اردو تراجم و تفاسیر سے متعلق کتابیات پر نظر ڈالیں تو ستر بہتر سے زائد کتابیں پاکستان کی لائبریریوں میں موجود ہیں۔ ان میں منظوم ترجمے بھی آپ کی نظر سے گزریں گے جن میں آغا شاعر قزلباش دہلوی کا منظوم اردو ترجمہ افصح الکلام خاص شہرت رکھتا ہے۔ اسی طرح جناب عبدالعزیز خالد کا منظوم ترجمہ فرقان جاوید اور عہد موجود میں آب رواں کے نام سے منظوم اردو ترجمہ سید شمیم رجز شائع ہوا۔ ان سب منظوم ترجموں میں قوافی اور ردیف کا التزام رکھتے ہوئے شعرا کو سخت مشکلات پیش آئیں۔ بیشتر ترجموں کی زبان روزمرہ اور محاورہ کے معیار سے مبرا ہے۔ پڑھتے ہوئے الفاظ و معانی میں ربط پیدا کرنا قاری کے لیے دشوار ہو جاتا ہے۔ پروفیسر حسین سحر نے اس کے برعکس نظم آزاد کی ہیئت میں اور ایک ہی بار میں پورے قرآن کا ترجمہ کیا۔ ان کے بقول پابند سورہ میں شعری حدود و قیود کے باعث مفہوم کو آزادی کے ساتھ ادا نہیں کیا جاسکتا جبکہ آزاد نظم میں یہ پابندی نہیں اور پھر قرآن کا عام اسلوب بھی چونکہ نظم آزاد سے زیادہ قریب ہے اس لیے اسی کو اپنایا گیا ہے۔

قرآن پاک 114 سورتوں پر مشتمل ہے، ہر سورت کے لیے دائیں طرف آیات مرتب کی گئیں اور بائیں طرف منظوم ترجمہ ترتیب دیا گیا۔ یہ التزام شروع سے آخر تک فرقان عظیم کے

حسن و جمال کو معراج کمال پر رکھے ہوئے۔ ترجمہ معانی و مفہوم کا آئینہ بن کر پڑھنے والے کے تجسس میں اضافہ کرتا رہتا ہے۔ پوری سورت کی تفہیم اتنی آسان ہو جاتی ہے کہ ہر لفظ کا مطلب کھل کر سامنے آجاتا ہے۔ حسین سحر نے آیات کے تسلسل کو برقرار رکھنے کی خاطر قوسین کا استعمال کیا اس سے بہتر اسلوب اظہار ممکن نہیں کہ نظم آزاد میں ردھم برقرار رکھنے کی ضرورت رہتی ہے، نیز ترسیل فکر کا مقصود اسی صورت میں پورا ہوتا ہے کہ آیات میں ربط و ضبط کی موجودگی کا لحاظ رکھتے ہوئے روح معانی کو ٹھیس نہ پہنچے۔ ان کا یہ کہنا بجا ہے کہ ان تمام مساعی کا محرک اس عظیم آسمانی کتاب کے آفاقی پیغام کو زیادہ سے زیادہ سمجھنا اور سمجھانا ہے۔ چونکہ قرآن بالعموم تمام عالم انسانیت اور بالخصوص مسلمانوں کے لیے رہنمائے حیات کا درجہ رکھتا ہے۔ اس لیے ہر دور میں قرآن فہمی کی ضرورت بھی محسوس کی گئی یہ کاوش بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

پورے قرآن پاک کا منظوم ترجمہ کرنا ہمت و حوصلے اور تائید ایزدی کے بغیر ممکن نہیں۔ حسین سحر کا تدریسی تجربہ تیس سال سے زائد عرصے پر محیط ہے۔ اس عرصہ حیات میں ان کا تجربہ اور ریاضت ان کے کام آگئے لیکن یہ بھی حسن اتفاق ہے کہ ملازمت سے فارغ ہو کر وہ ریاض (سعودی عرب) میں اپنے بیٹوں کے پاس رہے جہاں انہیں دینی کتب کھنگالنے کے مواقع میسر آئے، ارض حرمین شریفین میں قیام رحمتوں اور برکتوں کے حصول کا وسیلہ قرار پایا، انہوں نے مولانا شبلی کی طرح اپنا بیشتر وقت کتب خانوں میں بسر کیا۔ مطالعہ و مشاہدہ اور تصنیف کے لیے ایسے مواقع کسی کو کم میسر آتے ہیں۔ ریاض میں جہاں علمی اور ادبی سرگرمیاں عروج پر رہتی ہیں وہاں بیش بہا کتابوں کا ذخیرہ بھی ادب سے شغف رکھنے والے کے لیے مصروفیت کا بہانہ بن جاتا ہے۔ چنانچہ پروفیسر حسین سحر کو اپنے زمانہ قیام میں یک سوئی کے ساتھ پڑھنے اور کتابوں کی ورق گردانی کے علاوہ غور و فکر کرنے کی مہلت نصیب ہوئی۔

پروفیسر حسین سحر کی شخصیت میں کمال جاذبیت اور ان کی ہنر مندی میں ایسی کشش ہے کہ باید و شاید یہ دو صفات کسی ہم عصر میں یکجا نظر آئیں۔ ان کی طبیعت میں سوز و ساز، رکھ رکھاؤ اور گفتگو میں علمیت کا اعتراف نہ کرنا بخیلی کہلائے گی، ملتان میں اور بھی بہت سے باکمال لوگ موجود

ہیں، ان میں ڈاکٹر عاصی کرنالی اسی سلسلہ صدق و صفا کی روشن مثال ہیں شاعری تنقید اور تحقیق میں ان دونوں صاحبان علم کا نام لینے سے پہلے چشم تصور کا باوضو ہونا ضروری ہے اور اب کہ جناب حسین سحر نے وہ کارنامہ سرانجام دیا کہ ان کے تحفہ عظیم فرقان عظیم کا مطالعہ کرنا تلاوت کرنے کے مترادف ہے۔ انہوں نے اس آزاد نظم کی صورت میں ہر سورت کا ترجمہ کرنے سے پہلے توفیق خداوندی کی دعا مانگی ہوگی اس ترجمے کا معیار اتنا محکم اور سہل ممتنع کے مصداق ہے کہ اس سے بہتر کا تصور ممکن نہیں زبان سلیس با محاورہ عام فہم اور رواں ہے دوسرے یہ کہ منفرد انداز اظہار اور ترجمے کیلئے مخصوص ہیئت اور بحر کو ملحوظ رکھنا اور تمام سورتوں میں ایسی مترنم بحر کا التزام پیش نظر رکھنا ان کے ذوق سلیم کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ انہوں نے تمام مروجہ اور مقبول ترجموں کے علاوہ ہر مکتب فکر کے شعری تراجم سے استفادہ کیا ہے اتحاد بین المسلمین کے عظیم تر مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے یہ سعی، مشکور بھی کی کہ فقہی اور مسلکی اختلافات کو کم کرنے پر توجہ کی جائے اور وہ اس میں بڑی حد تک کامیاب ہوئے ہیں۔

نظم آزاد کی تعریف یہ ہے کہ آغاز سے انجام تک کسی ایک بحر میں مطالب بیان کرتے ہوئے مخصوص آہنگ اور زیر و بم کا تسلسل فہم و ادراک کے دریچے وا کرتا قاری کے ذہن کو تازگی بخشنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ نظم آزاد میں آورد کی بجائے فطری بہاؤ اور صوری حسن و جمال ابھر تا دکھائی دیتا ہے۔ بظاہر یہ تخلیقی عمل آسان لگتا ہے لیکن الفاظ کے انتخاب میں احتیاط ضروری ہوتی ہے۔ مترادف الفاظ میں لفظ کا چناؤ شاعر کے ذوق نظر کی آزمائش اور فکری بصیرت کا مرحلہ جاں گداز ہوتا ہے۔ حسین سحر نے قرآن پاک کی آیات بینات کے ترجمے میں منظوم ترجمانی کے پیش نظر وسعت مطالعہ اور تقابلی مشاہدہ سے کام لیا، ہو سکتا ہے کہ بعض جگہ ترجمہ کرتے ہوئے وہ خود تذبذب میں مبتلا ہوئے ہوں اور بقول حالی:

ہے جستجو کہ خوب سے ہے خوب تر کہاں
اب ٹھہرتی ہے دیکھئے جا کر نظر کہاں

اس صورتحال میں انہیں بہتر سے بہتر کی تلاش میں نئی لائنیں ترتیب دینے کی ضرورت پڑی

ہوگی اور فرقان عظیم کی عظمت کا خیال انہیں معانی ومفہوم کی وضاحت میں ترمیم کی طرف مبذول کرنا پڑا ہوگا اور یوں آغاز سے انجام تک دیکھیں کیا گزرے ہے قطرے پہ گہرا ہونے تک کے مصداق کتنے مراحل طے کرنا پڑے ہوں گے۔

آخر میں حسین سحر کے نظم آزادی کی ہیئت میں ایک مختصر سورۃ کا ترجمہ پیش کرنا اور اس مختصر تبصرے میں شامل کرنے کا خیال آنا لازمی سی بات ہے چنانچہ سورۃ تین 95 کا منظوم ترجمہ ہدیہ قائین ہے۔

خدا کے نام سے جو مہرباں بے حد نہایت رحم والا ہے۔

قسم انجیر کی زیتون کی

اور طور سینا کی

قسم اس امن والے شہر (مکہ) کی

کہ ہم نے بہترین صورت میں انسان کو کیا پیدا

پھر اس کو (کر کے بوڑھا) پست سے بھی پست حالت کی طرف لوٹا دیا ہم نے

مگر جو لائے ایماں اور جنہوں نے نیکیاں کیں

اجر ہے بے انتہا ان کا

پھر اس کے بعد (اے مرسل) بھلا کون آپ کو جھٹلائے گا۔

روز جزا کے سلسلے میں؟

کیا نہیں اللہ سارے حاکموں کا حاکم اعلیٰ؟

پروفیسر حسین سحر نے یہ آزاد نظم کی دل آویز ہیئت اختیار کر کے منظوم ترجمہ کیا یقیناً بارگاہ خداوندی میں شرف قبولیت حاصل کر چکا ہے، ہم اس خیر عمل کے بجالانے پر دل کی گہرائی سے ان کو ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں ان کو اجر عظیم اور ان کے نیک فرزندوں کو رزق بے بہا مرحمت فرمائے کہ اس کار خیر کے جملہ مصارف انہوں نے بخوشی برداشت کیے ہیں۔

فرقان عظیم.....حسین سحر کا قابل قدر کارنامہ

ازسید عارف معین بلے (لاہور)

قرآن حکیم رُشد و ہدایت کا ابدی سرچشمہ' جملہ علوم کا مخزن' عرفان و حکمت کا منبع اور معرفت کا بحر ذخار ہے، یہ انعام بھی ہے اور عطا بھی، شفا بھی ہے اور غذا بھی، لطف بھی ہے اور مزا بھی، ہمسفر بھی ہے اور رہنما بھی۔ اس کی آیات بینات ہی میں نہیں اس کے حرف حرف میں بلکہ حرف حرف کے ہر زیر، زبر، پیش، جزم، شوشے اور نقطے میں مطالب اور معانی کے جہان آباد ہیں۔

سن دو ہزار ایک میں 9\11 کا جو سانحہ ہوا۔ اس سے کون واقف نہیں۔ قرآن حکیم کی ایک آیت میں بلند و بالا عمارات کی تباہی و بربادی کا ذکر ہے، اس سے زیادہ اہم بات یہ ہے کہ وہ آیت قرآن پاک کے گیارہویں پارے اور سورۃ نمبر 9 یعنی سورہ توبہ میں ہے اور اس سورۃ میں کل الفاظ 2001 ہیں۔ اس سے بھی حیران کن بات یہ ہے کہ اس آیت کا نمبر 110 ہے اور ورلڈ ٹریڈ سنٹر کی عمارت بھی 110 منزلہ تھی۔

بلا شبہ قرآن حکیم میں صدیوں بعد پیش آنے والے واقعات اور سانحات کے واضح اشارے موجود ہیں لیکن قرآنی آیات پر تفکر اور تدبر کے نتیجے ہی میں یہ اسرار کھلے۔

قرآن حکیم محض الہامی کتاب، مستطاب نہیں، ام الکتاب ہے۔ جو ہر دور کی ضروریات اور تقاضوں میں رہنما ثابت ہوئی ہے اور آنے والے ہر دور میں رہنما رہے گی۔ یہ محض مقدس کتاب سمجھ کر حلف اٹھانے کے لئے نہیں ہے اور نہ ہی اس لئے ہے کہ اس پر خوبصورت جزوان چڑھا کر اسے کسی شوکیس کی زینت بنا دیا جائے۔ یہ قدم قدم پر رہنمائی کے لئے ہے، مشکل کشائی کیلئے ہے کمزور لمحوں میں توانائی کیلئے ہے، برائی سے بچنے کے ساتھ ساتھ نیکی، خیر اور اچھائی کیلئے ہے۔

قرآن حکیم کی 6236، آیات، 558 رکوعات اور 114 سورتیں نزول کے بعد سے تبدیل نہیں ہوئیں اور نہ ہی قیامت تک ان میں کسی ترمیم' تبدیلی یا تحریف کا کوئی امکان ہے کیونکہ اس کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ تعالیٰ نے لیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ جب قرآن وہی ہے جو چودہ سو برس

پہلے بتدریج مدینۃ العلم والحکمت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا تو پھر اس کے ایک زبان میں ایک سے زیادہ تراجم کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی؟ کیا ایک ترجمہ کافی نہیں؟ کیا ہر ترجمہ کسی الگ مسلک یا فرقے کا ترجمان ہے؟ اگر اسے بھی درست مان لیا جائے تو پھر ایک ہی مسلک کے پیروکاروں نے ایک سے زیادہ تراجم کیوں کئے؟ اور یہ سلسلہ ہنوز کیوں جاری ہے؟ اس کیوں کا جواب عقل کے بجائے قرآن حکیم سے معلوم کیا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے بڑے تسلسل اور تواتر کے ساتھ قرآنی مضامین اور اس کی آیات پر غور وفکر کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ انسان کا شعور جتنا بڑھتا جاتا ہے، سوچ کے نئے دروا ہوتے جاتے ہیں اور سوچ کے نئے در کھلنے سے قرآن حکیم کے نئے اسرار، نئے مطالب' نئے رموز اور نئے معانی کھلتے جاتے ہیں، یہ قرآن پاک کا اعجاز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قیامت تک کیلئے ہمیں ایک جامع دستور' انسانیت کی اصلاح وفلاح کا منشور بتوسل حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مرحمت فرما دیا ہے اور ہر مترجم اپنے شعور کی آنکھ سے جب اسے دیکھتا، پڑھتا، سمجھتا اور اس پر غور کرتا ہے تو اس پر بہت سے مخفی مفاہیم روشن ہو جاتے ہیں۔ یہ سلسلہ عہد رسالتؐ سے شروع ہوا اور قیامت تک جاری رہے گا کیونکہ یہ منشائے مشیت بھی ہے اور منشائے رسالتؐ بھی، اسی میں نجات بھی ہے اور ہماری عافیت بھی، دین اور دنیا میں کامرانی بھی ہے اور ہر شعبہ زندگی میں آسانی بھی، اسی بات میں اللہ تعالیٰ کی ان گنت حکمتیں بھی مضمر ہیں اور ہمارے لئے بصیرت کا سامان بھی۔

پروفیسر حسین سحر نے قرآن حکیم کا منظوم اردو ترجمہ فرقان عظیم کے عنوان کے تحت کیا ہے، یہ عنوان ہی ایسا ہے جسے پڑھ کر قرآن حکیم کا نسخہ کیمیا نظروں کے سامنے آجاتا ہے، اس عظیم الشان ادب پارے میں قرآن حکیم کے معانی کی تجلیات، اللہ رب العزت کے ارشادات اور ابدی احکامات کا حسن بڑے دلکش پیرائے میں موجود ہے۔ بلاشبہ قرآن حکیم کے جو منظوم تراجم اس سے پہلے کئے گئے۔ ان کی اپنی جگہ اہمیت ہے اور اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن اس باب میں یہ ایک خوبصورت اضافہ ہے۔ جس سے اردو ادب کا دامن وسیع بھی ہوا ہے اور وقیع بھی۔ جو اہل شوق اور صاحبان ذوق قرآنی تعلیمات سے مستفید اور اس کی آیات بینات کے مفاہیم ومعانی

سے مستفیض ہونا چاہتے ہیں، انہیں عربی متن کے ساتھ تمام آیات قرآنی کے مطالب منظوم پیرائے میں دستیاب ہو گئے ہیں اور جو دلدادگان ادب قرآنی تعلیمات سے دور ہیں۔ انہیں اس فن پارے کی صورت میں قرآنی مفاہیم ومطالب سے آگاہی ہو سکے گی، اللہ تعالیٰ کے آخری کلام کا ادراک ہو سکے گا اور اس طرح ان کا دل اور دماغ بھی وسوسوں اور اندیشوں سے پاک ہو سکے گا، ادبی ذوق کی تسکین کے سامان کے ساتھ ساتھ قرآن وفرقان کا عرفان اور حق وباطل کے امتیاز کی شکل میں خیر وشر کا گیان حاصل ہو سکے گا۔ حسین سحر نے اسے محض ترجمہ نہیں' قرآنی معانی کی ترجمانی کا نام دیا ہے۔ ہر زبان کا اپنا حسن، اپنا رنگ، اپنا آہنگ اور اپنا انداز ہوتا ہے، کسی دوسری زبان میں ترجمہ کر بھی دیا جائے تو بعض اوقات مفاہیم ومعانی کا ابلاغ نہیں ہو پاتا۔ اسی لئے حسین سحر نے ترجمے کے ساتھ ساتھ مطالب اور معانی کی ترجمانی بھی کی ہے۔ اس فن پارے کی ایک انفرادیت یہ بھی ہے کہ حسین سحر نے آزاد نظم کو وسیلہ اظہار بنایا ہے۔ اس سے پہلے اردو میں قرآن پاک کے جو منظوم تراجم ہوئے۔ وہ پابند شاعری کے تحت کئے گئے اور جب بھی ردیف وقوافی کو لے کر کوئی فنکار آگے بڑھتا ہے تو وہ ردیف وقوافی کا پابند ہو جاتا ہے۔ جبکہ ضروری نہیں کہ دستیاب ردیف وقوافی قرآنی مفاہیم اور معانی کی ترجمانی کر سکیں۔ اس طرح ادبی سطح پر کوئی ترجمہ جاندار بلکہ شاندار بھی رہا تو دوسری طرف ترجمانی کے تقاضے کہاں تک پورے ہو سکے ہوں گے؟ اس حوالے سے ان تراجم پر غور کر کے ہی آپ کوئی فیصلہ کر سکتے ہیں۔ آزاد نظم لکھ کر حسین سحر ترجمے اور ترجمانی میں بڑی حد تک آزاد رہے۔ وہاں انہیں اپنے مقصد کی تکمیل میں بھی آسانی کے ساتھ خاطر خواہ کامرانی نصیب ہوئی۔ قرآن حکیم کے مطالب ومعانی کی ترجمانی بھی درحقیقت قرآن مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے۔

شرح آیات حدیث نبویؐ ہوتی ہے
آپؐ کہتے ہیں وہی کچھ جو وحی ہوتی ہے

سید فخر الدین بلے مرحوم نے اس شعر میں اسی حقیقت کا اظہار کیا ہے۔ بلاشبہ امی لقب مدینۃ العلم والحکمت اور صاحبؐ ام الکتاب نے کھول کھول کر قرآنی مطالب ومفاہیم کو بیان فرمایا،

بایوں کہیے کہ قرآن حکیم جس زبان میں نازل ہوا۔اسی میں اس کی ایک ایک آیت کی ترجمانی کو ضروری سمجھا گیا،احادی مبارکہ کی صورت میں ہمارے پاس جوعلمی خزائن موجود ہیں۔ان کے بغیر قرآن تعلیمات کو سمجھا ہی نہیں جاسکتا اورانہیں احادی۔مقدسہ کی بناء پر قرآن کی تعلیم اوراس کی آیات کی تفہیم آسان ہوئی۔عبداللہ ابن عباسؓ نے بھی اسی سنت کی پیروی میں ''ترجمان القرآن'' کی حیثیت سے قابل قدر خدمات انجام دیکر نام مقام اوراحترام کمایا۔اسلام کی کرنیں سرزمین عرب کی حدوں اورسرحدوں سے باہر نکلیں تو دوسری زبانوں میں اس کی ترجمانی اوران کے معانی کی تفہیم کی ضرورت محسوس ہوئی،باب العلم حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے خلیفہ حضرت سلمان فارسیؓ نے فارسی زبان میں قرآنی آیات کا ترجمہ اورترجمانی کر کے اہل فارس کواس کتاب عظیم قرآن حکیم کے معانی سے روشناس کرانے کا اعزاز حاصل کیا،پھر جس جس دیس میں اسلام پھیلتا گیا۔وہاں کی زبانوں میں قرآن حکیم کے تراجم کالامتناہی سلسلہ شروع ہوگیا،جو نیوز جاری ہےاور قیامت تک جاری رہے گا۔حسین سحر کی یہ قابل قدر کاوش بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

فرقان عظیم .....دراصل ایک مکمل اورطویل نظم ہے۔ہرآیت کے سامنے اردو میں منظوم ترجمہ ہے۔اس سے کسی بھی آیت کے مفہوم کو سمجھنا یقیناً آسان ہوگیا ہے۔اس لئے کہ قرآنی عبارت سامنے نہ ہوتی اور ہرآیت کے سامنے اس کا منظوم ترجمہ درج نہ کیا جاتا تو قرآن کے مطالب اورمعانی کو پڑھنا۔پرکھنااورسمجھنا آسان نہ ہوتا۔بلاشبہ یہ منظوم ترجمہ اتنا سادہ،اتنارواں ،اتنا بھرپور۔اتنا دلکش اوراتنا رسیلا ہے کہ قاری اس کے ساتھ آگے بڑھتا چلا جاتا ہے کب کوئی سورۃ ختم ہوئی اورکہاں سے نئی سورۃ شروع ہوئی۔اس کا احساس تک نہیں رہتا۔ایسا لگتا ہے کہ حسین سحر نے قاری کی انگلی کو تھام رکھا ہےاوروہ اسے اپنے ساتھ لے کر چل رہے ہیں۔اس ادبی کارنامے کی ایک اورانفرادیت یہ ہے کہ حسین سحر نے مدینۃ الاولیاء سے مدینۃ النبیؐ میں منتقل ہونے کے بعد دیار رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مطالب قرآنی کو اردو کی زبان اوراردو ادب کونئی جان بخشی۔جس سرزمین پر اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب نازل ہوئی۔وہیں قیام کیا..... اللہ کے کلام سے کلام کیا۔اپنی تخلیقی صلاحیتوں کواحسن الخالقین کے نام کیااورقرآنی معانی کو منظوم

کرنے کا اہتمام کیا۔جو سعادت حسین سحر کو حجاز مقدس میں حاصل ہوئی۔وہ بلاشبہ ایک بڑی عبادت ہے۔شاید انہیں اذن سفر ہی اس لئے ملا تا کہ وہ دنیا کے سب سے متبرک مقام پر یہ کار خیر انجام دے سکیں۔آقائے نامدار سے غیر معمولی عقیدت اہل بیت اطہار سے والہانہ محبت اورام الکتاب سے دلی مودت ہی فرقان عظیم کی تشکیل وتدوین کا موجب بنی اور بلاشبہ ان رنگوں نے اسے مزید رعنائی اورحسین سحر کے قوت اظہار کو دلکشا توانائی عطا کی ہے۔اسی لئے اسے جتنی توجہ اور محبت سے پڑھا جائے یہ دل پر اثر کرتا بلکہ دل وجاں میں گھر کرتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔

اردو ادب کا بلاشبہ یہ قابل قدر کارنامہ ہے،حسین سحر کو چاہے ستائش کی تمنا اور صلے کی پروا نہ ہولیکن انہوں نے برسوں کی ریاضت سے اپنی خداداد تخلیقی صلاحیتوں اورتوانائیوں کو جو جلد بخشی تھی۔اس کی ''تنویر'' اور ''تجلی'' اس کے آئینے میں دیکھی اورمحسوس کی جاسکتی ہے۔یہ اداروں کا کام ہے جوانہوں نے تن تنہا کیا ہےاوراس لئے کرلیا ہے کہ انہیں غیبی مدد حاصل رہی ہےاور بلاشبہ غیبی مدد کے بغیر قرآن حکیم کے حوالے سے اتنا بڑا کام انجام نہیں دیا جاسکتا۔حسین سحر نے اس سے پہلے بھی زمین شعر میں تقدیس 'تطہیر' توصیف' تجلی 'مودت' سعادت اورتنویر کی صورت میں جو تخم ریزی کی تھی۔یہ تناور پیڑ انہی سے پھوٹا ہے،یہ ایک شجر نہیں بلکہ سرسبز وشاداب باغ ہے۔جس کی رنگارنگی وقت گذرنے کے ساتھ کم نہیں ہوگی بلکہ مزید نکھر کر سامنے آئے گی اوراس کی خوشبو شام جان کو مہکاتی رہے گی۔قرآن حکیم کے معانی کی منظوم ترجمانی کے حوالے سے اردو ادب کی تاریخ حسین سحر کے ذکر کے بغیر ادھوری رہے گی اور یہ ایک اتنا بڑا اعزاز اوراعتیاز ہے جو ہمیشہ ان کا مقدر رہے گا۔

فرقان عظیم

ابن کلیم

حقیقت یہ ہے کہ قرآن حکیم فرقان حمید کی آیات کا نثر میں ترجمہ کرنا بھی مشکل امر ہے چہ جائے کہ قرآنی مفاہیم و مطالب کو بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ نظم میں بیان کیا جائے۔ نثر کے مقابلے میں عام طور پر نظم کا پیرایہ بیان کے لئے زیادہ دلکش اور موثر ہوتا ہے، چنانچہ جب منظوم ترجموں کا ذوق قبل ازیں بیدار ہوا تو کئی قادر الکلام شعراء کرام نے اس سعادت میں حصہ لیا لیکن سوائے چند ایک کے اکثر مترجمین نے یہ کام جزوی طور پر کیا ہے۔ دوسرا یہ کہ ان میں سے بیشتر ترجموں کی زبان زیادہ سہل، رواں اور با محاورہ نہیں۔ تیسری بات یہ کہ اکثر مترجمین کے یہاں فطری طور پر اپنے اپنے مکتب فکر کی چھاپ دکھائی دیتی ہے اور یوں شاید ہی کوئی ایسا ترجمہ ہوگا جو مسلکی اختلافات سے بالاتر ہو اور ہر مکتب فکر کے لئے قابل قبول ہو۔

حسین سحر صاحب کی قلبی، فکری اور روحانی کاوش مر بار ہوئی تو یہ ترجمہ قرآن ''فرقان عظیم'' کے نام سے موسوم معرض وجود میں آیا جو آپ حضرات کے سامنے جلوہ گر ہے۔ جو اردو میں قرآن پاک کا مکمل منظوم ترجمہ ہے بلکہ اسے ترجمے کی بجائے قرآنی مطالب مفاہیم کی ترجمانی کہا جائے تو زیادہ موزوں اور مناسب ہوگا۔ کلام اللہ تو معانی و مطالب کا وسیع سمندر ہے اور پھر عربی زبان جو کہ فصاحت و بلاغت کا منبع ہے، اس مقدس کتاب اللہ کا کسی زبان میں بھی ترجمہ کرنے والا ہر چند کوشش کے باوجود ترجمہ کا حق ادا نہیں کر پاتا۔ سیماب اکبر آبادی اور عبدالعزیز خالد نے بھی منظوم تراجم قرآن کی کامیاب کوششیں کی ہیں۔

جناب حسین سحر نے ''فرقان عظیم'' کی ترتیب و تشکیل سے قبل خود کو بڑی تحقیق و جستجو سے گزارا۔ کم و بیش 67 تراجم و تشریح والے قرآن پاک جو مختلف ادوار میں صاحبان علم و فہم نے ترتیب دیئے تھے ان سب کا حتی الامکان بنظر عمیق مطالعہ مشاہدہ اور موازنہ کیا۔ تب کہیں جا کر انہوں نے حجاز مقدس میں رہ کر اس ترجمہ کا بیڑا اٹھایا اور اس میں یقیناً صاحب قرآن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روحانی رہنمائی بھی انہیں میسر آئی ہوگی، کیونکہ اس نوعیت کے بڑے کام بتوفیق ایزدی اور بنظر نبوی ہی ہوتے ہیں، اس ترجمے کی جو خوبیاں میں نے پائی ہیں ان میں سے چند ایک یہ ہیں زبان سلیس ہے، عام فہم اور رواں ہے، کسی خاص مسلک کا ترجمان نہیں ہے یعنی

کوئی مخصوص مسلکی چھاپ نہیں لگی اس لئے یہ ترجمہ ہمارے معروف مکاتب فکر شیعہ، سنی (دیوبندی بریلوی) اور اہلحدی ان سب کے لئے زیادہ سے زیادہ قابل قبول ہوگا۔

یہاں یہ امر بھی اپنی جگہ مسلم ہے کہ فقہی اور مسلکی اختلافات کو اگرچہ پورے طور پر ختم نہیں کیا جا سکتا مگر اتحاد بین المسلمین کے عظیم تر مقصد کے پیش نظر اگر کوشش کی جائے تو ان اختلافات کو کم تو کیا جا سکتا ہے۔ اسی مخلصانہ نظریہ کو مدنظر رکھتے ہوئے جناب حسین سحر نے اس ترجمے میں یہی کوشش کی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ بہت حد تک کامیاب اور حسین کوشش ہے، جہاں تک اسلوب کا تعلق ہے اسے پابند یا مقفیٰ کی بجائے آزاد نظم کی ہیئت میں ایک ہی بحر میں بیان کیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' کا ترجمہ دیکھئے:۔ ''خدا کے نام سے جو مہربان بے حد نہایت رحم والا ہے۔'' سورۃ الرحمٰن کی معروف آیت جو بار بار دہرائی گئی ہے ''فَبِاَیِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ'' کا ترجمہ ملاحظہ کیجئے ''بھلا جھٹلاؤ گے تم اپنے رب کی نعمتیں کیا گیا؟''

اسی طرح یہ آیت دیکھئے:۔

''یَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْیُنِ وَ مَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ'' ترجمہ ہے:۔

''وہ تو آنکھوں کی خیانت اور سینوں میں چھپی باتوں کو بھی ہے جانتا۔'' ایک اور آیت اس طرح سے ہے۔ ''خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ'' ○ مفہوم یوں ہے:۔ ''اسی نے آسمانوں اور زمین کو خلق فرمایا ہے برحق''

وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ○

ترجمہ حسین سحر صاحب نے یوں کیا ہے:۔

''اور تمہاری صورتیں اس نے بنائی ہیں بہت اچھی''

قرآن کریم کے بارے میں ایک یہ آیت مبارکہ:۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ تَنْزِیْلًا ○

ترجمہ کا مفہوم یوں ہے:۔ ''اتارا آپ پر آہستہ آہستہ یہ قرآن ہم نے اے مرسل''

اور آخر میں اس آیۃ مبارکہ کا حوالہ:۔

''فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ''

ترجمہ ''تو نیکی جس نے ذرہ بھر بھی کی ہوگی وہ اس کو دیکھ لے گا''

حسین سحر کا منفرد منظوم ترجمہ قرآن

شاکر حسین شاکر

آٹھ سال پہلے پروفیسر حسین سحر نے محکمہ تعلیم سے ریٹائرمنٹ حاصل کرنے کے بعد پاکستان سے سعودی عرب ہجرت کی تو احباب کا خیال تھا کہ پروفیسر حسین سحر اپنے نامکمل تخلیقی کاموں کو فرصت میں مکمل کریں گے۔ سعودی عرب جانے کے ایک سال بعد وہ واپس آئے تو انہوں نے بتایا کہ انہوں نے اپنی فراغت کو مصروفیت میں یوں تبدیل کیا کہ وہ آج کل قرآن پاک کا منظوم ترجمہ کر رہے ہیں۔ ان کے اس کارنامے کی خبر جب دوستوں کو ہوئی تو انہوں نے حیرت کی بجائے خوشی کا اظہار یوں کیا کہ اکر لوگ ریٹائرمنٹ کے بعد باریش ہو جاتے ہیں اور حسین سحر نے قرآن پاک کا منظوم ترجمہ کرنا شروع کر دیا ہے۔ اس سلسلہ میں ملتان میں ان کے اعزاز میں پہلی تقریب کرنے کا اعزاز معروف قانون دان اور عاشق رسولؐ پیر زادہ عبدالسعید کو حاصل ہوا۔ جس میں انہوں نے مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو اپنے گھر میں جمع کیا، وہاں پر پہلی مرتبہ حسین سحر نے قرآن پاک کے منظوم ترجمے کے اقتباسات سنائے، قرآن پاک کا منظوم ترجمہ پابند یا مقفیٰ کی بجائے آزاد نظم کی صورت میں ایک ہی بحر میں کہا گیا تھا جو منظوم ترجمہ قرآن کی صورت میں پہلی بار سامنے آیا۔ حسین سحر کے اس منظوم ترجمہ سے پہلے سیماب اکبرآبادی کا ''وحی منظوم'' ایسے منظوم ترجمہ تھا جس کو عوام الناس سے لے کر خواص تک پسند کیا گیا، اس سے پہلے عبدالعزیز خالد نے ''فرقان جاوید'' کے نام سے منظوم ترجمہ کیا۔ وہ ترجمہ اس لئے پذیرائی حاصل نہ کر سکا کہ ترجمہ کا اسلوب مشکل پسندی کا شکار ہو گیا۔ اس کے علاوہ ماضی بعید میں بہت سے نامور شعراء کرام نے قرآن پاک کے منظوم ترجمے کئے لیکن ان کا ذکر کتابوں میں ملتا ہے۔

''فرقان عظیم'' پر بات کرنے سے پہلے میں ملتان کی شعری روایت کو دیکھتا ہوں تو مجھے یہاں قادرالکلام شعراء کی ایک طویل فہرست ملتی ہے۔ کوئی نعت رسول مقبولؐ کے ذریعے دھڑا دھڑ

شہرت کے زینے طے کرتا دکھائی دیتا ہے تو کسی نے غزل و نظم کے میدان میں اپنی شناخت بنائی مرثیے بھی کہے گئے اور سلام، منقبت اور مسدس کی کتب بھی سامنے آئیں۔ صد شکر کہ پروفیسر حسین سحر نے محکمہ تعلیم سے ریٹائرمنٹ لینے کے بعد پی ایچ ڈی کا نہیں سوچا ورنہ شعری دنیا کے قارئین فرقان عظیم سے محروم رہ جاتے۔ پروفیسر حسین سحر نے قرآن پاک کا منظوم ترجمہ کیوں کیا، اس کا جواب وہ فرقان عظیم کے دیباچے میں یوں دیتے ہیں کہ ''اگرچہ قرآن مجید سے مجھے شروع ہی سے ایک ذہنی لگاؤ تھا، لیکن جب میں نے علوم اسلامیہ میں ایم اے کرنے کا ارادہ کیا تو اس عظیم الہامی کتاب کے مطالعے میں میری دلچسپی اور بڑھ گئی۔ اس عرصے میں اس کے مختلف تراجم و تفاسیر کا تقابلی مطالعہ کرتے ہوئے ضرورت محسوس ہوئی کہ کوئی ایسا ترجمہ بھی ہونا چاہیے جس میں تمام اہم مکاتب فکر کے تراجم کی خصوصیات موجود ہوں اور یوں وہ سب کے لئے قابل قبول ہو۔ چنانچہ اس ترجمہ کا بنیادی محرک بھی یہی احساس ہے''۔

پروفیسر حسین سحر کو قرآن پاک کا منظوم ترجمہ میں آسانی اس لئے بھی ہوئی کہ وہ پہلے سے ہی حمد، نعت، سلام، منقبت، غزل اور نظم میں طبع آزمائی کر رہے تھے۔ ان کے بے شمار شعری مجموعے بھی منظر عام پر آ چکے تھے۔ وہ اب ایسا تخلیقی کام کرنا چاہتے تھے جس سے ان کے شعری جوہر مزید نکھر کر سامنے آتے۔ حجاز مقدس میں قیام کے دوران اگر وہ تبلیغ دین کی طرف آ جاتے، وہاں جا کر کسی ادارے سے وابستہ ہو جاتے۔ عربی زبان و ادب کی تاریخ میں نئے مباحث تلاش کرتے۔ یہ سب کچھ ان کے لئے بہت آسان تھا لیکن انہوں نے ایک ایسا راستہ اپنایا جو بہت مشکل تھا، جہاں پر ایک لفظ کی غلطی دین اسلام سے بغاوت کہلاتی ہے، انہوں نے اپنے سامنے بے شمار تراجم قرآن رکھے، منظوم تراجم قرآن کا مطالعہ بھی کیا اور پھر ایک ایسا ترجمہ کیا جو عام فہم ہے، فرقہ واریت سے بالاتر ہے، پڑھنے میں لطف آتا ہے، جو شعری محاسن ان کی شاعری میں ملتے ہیں وہی ہمیں ان کے منظوم ترجمہ قرآن میں دکھائی دیتے ہیں، اب یوں لگتا ہے وہ حسین سحر جو حمد و نعت، نظم و غزل کے ذریعے جانا پہچانا جاتا تھا۔ اس کی مستقل پہچان اب فرقان عظیم ہی ہو گی۔ ''فرقان عظیم'' کا جب مطالعہ کیا تو مجھے یوں محسوس ہوا جیسے میں ایک ایسا ترجمہ قرآن پڑھ رہا ہوں جس کو

پڑھتے ہوئے مجھے یہ احساس بالکل نہیں ہوا کہ میرا اس مکتبہ فکر سے تعلق ہے۔ پروفیسر حسین سحر نے ترجمہ کے آغاز میں لکھا ہے کہ ''قرآن کا عام اسلوب بھی چونکہ نظم آزاد سے زیادہ قریب ہے۔ اس لئے میں نے ترجمہ کے لئے یہی اسلوب اپنایا۔ اگر چہ اس ہیئت کو اپنانے کے باوجود بھی کہیں کہیں مجھے اپنے بیان کی تنگ دامانی کا احساس بھی ہوا لیکن میں نے ہر جگہ زبان کو روزمرہ اور محاورے کے مطابق ادا کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس سلسلے میں میں نے شعریت کی زیادہ پروا نہ کرتے ہوئے مطالب ومفہوم کی ترجمانی کو مقدم رکھا ہے، یوں اول تا آخر تمام ترجمہ گویا ایک بحر میں ایک طویل نظم کی شکل میں ہے'' آخر میں پروفیسر حسین سحر کا سورۃ زلزال کا کیا ہوا ترجمہ ملاحظہ کریں اور دیکھیں پروفیسر حسین سحر نے کتنا مشکل ترجمہ کتنی آسانی سے کیا ہے۔ خدا کے نام سے جو مہرباں بے حد' نہایت رحم والا ہے، ہلا دی جائے گی ساری زمیں جب زلزلے سے (1) اور زمین اندر کے سارے بوجھ باہر پھینک دے گی (2) اور انساں پھر کہے گا' یہ اسے کیا ہو گیا ہے؟ (3) وہ بیاں کر دے گی سب حالات اس دن (4) کیونکہ اس کو (اے پیمبر) آپ کا رب حکم یہ دے گا (5) اور اس دن لوگ اک اک کر کے قبروں سے نکل اٹھیں گے تا کہ ان کے سب اعمال ظاہر کر دیئے جائیں (6) تو نیکی جس نے ذرہ بھر بھی کی ہوگی وہ اس کو دیکھ لے گا (7) اور برائی جس نے ذرہ بھر بھی کی ہوگی تو اس کو دیکھ لے گا وہ (8)۔

فرقان عظیم اور حسین سحر

(کتاب ایسی ہے یہ جس میں نہیں ہے شک کوئی)

ڈاکٹر خان محمد ساجد

کائنات کے بارے میں اب تک کا انسانی علم بتاتا ہے کہ تمام کائناتی نظام کچھ ازلی اور ابدی اصولوں یا قوانین کے تحت چل رہا ہے کیونکہ جو ربط و تعاون ہمیں مظاہر مادی کے درمیان نظر آتا ہے وہ ان قوانین کے بغیر ممکن نہیں ہو سکتا تھا اور نہ ہی یہ کائنات قائم رہ سکتی تھی۔ ان قوانین میں سے کچھ انسان نے اپنے طویل تجربے، تحقیق اور مشاہدات کی مدد سے دریافت کر لئے ہیں۔ انسان کی تمدنی ترقی انہی قوانین کو کسی حد تک سمجھنے کی وجہ سے ممکن ہوئی ہے ہماری زمین، تمام روشن و تاریک کہکشائیں، اجرام فلکی، بلیک ہولز سب انہیں قوانین میں جکڑے ہوئے ہیں اور کسی کی مجال نہیں کہ ان کی چار دیواری سے باہر جا سکے انہی قوانین کی بدولت ہمیں کائنات کے اندر ایک وحدت اور تعاون نظر آتا ہے۔ اسی کائناتی تعاون کے نتیجے میں آج سے کروڑوں سال پہلے ظہور حیات ہوا۔ اس کی ابتدائی صورت نفس واحدہ (unicellular arganism) کی شکل میں تھی۔ حیات کی اس ابتدائی شکل کی بنیاد بھی ازلی اور ابدی اصولوں پر تھی لیکن یہ ان کائناتی قوانین کی چار دیواری میں تغیر پذیر بھی تھی اور مختلف پیکروں میں ڈھلتی گئی یہاں تک کہ اسے شعور ذات حاصل ہوا۔ شعور ذات کے ساتھ اسے اختیار و ارادہ کی قوت بھی عطاء ہوئی دوسرے لفظوں میں حیات ارتقائی منازل طے کرنے کے بعد انسانی پیکر کی شکل اختیار کر گئی اور بالآخر اس قابل ہو گئی کہ قدرت کی مختلف تخلیقی قوتوں کو اپنے مقاصد کیلئے استعمال کر سکے۔ اسی سے اس کائنات میں فساد پیدا ہونے کا خطرہ پیدا ہوا (جس کی طرف قرآن میں اشارات موجود ہیں) چونکہ انسان اپنے مقاصد کو اپنی عقل کی مدد سے وضع کرتا ہے اور تنہا عقل انسان کو مکمل طور پر صحیح سمت میں نہیں لے جا سکتی لہٰذا اس سے اس کی سماجی اور معاشرتی زندگی میں بھی فساد کا اندیشہ تھا اور انسان کی ابتدائی غیر متمدن اور بعد کی متمدن تاریخ اس کی گواہی بھی دیتی ہے اس فساد کو دور کرنے کے لئے خالق

کائنات نے انبیاء ورسل بھیجے جنہوں نے انسان کو بتایا کہ بے زمام عقل سے انسانی مسائل حل نہیں ہو سکتے۔اس کے ساتھ انہوں نے انسان کے اختیار وارادہ کے استعمال کے بارے میں انسان کو ابدی اصول اور قوانین بتائے انہی نفوس قدسیہ نے انسان کو سمجھایا کہ انسان اگر اپنے اختیار وارادہ کو تنہا عقل کی بنیاد پر اپنی مرضی سے استعمال کرے گا تو اس سے کائناتی اور سماجی فساد جنم لے گا جس کا انجام انسان کی داخلی اور خارجی دنیا کی تباہی ہے۔اس کے علاوہ چونکہ حیات ایک مسلسل عمل ہے اور انسانی موت سے مراد فنا نہیں بلکہ زندگی کی ایک شکل کا دوسری شکل میں منتقل ہونا ہے اس لئے اس دنیاوی زندگی کا فساد اخروی زندگی کے ارتقاء کو بھی متاثر کرے گا۔انبیاء نے یہ اصول و قوانین اپنے دور کی زبان میں تحریری شکل میں اپنی مخاطب اقوام کو دیئے (ان کا منبع وحی الٰہی تھا) ان تحریری شکلوں کو کتب سماویہ کہا جاتا ہے۔قرآن مجید اس سلسلے کی آخری کتاب ہے جو عربی مبین میں نازل ہوئی کیونکہ اس کے اولین مخاطب عرب تھے۔قرآن کی زبان اس قدر سادہ تھی کہ اس دور کے متمدن اور غیر متمدن (اعراب) لوگ اس کو بغیر کسی دقت کے سمجھ سکتے تھے گویا زبان بہت سادہ تھی لیکن اس میں فصاحت اور بلاغت کا عنصر تمام زبانوں سے زیادہ تھا یہی وجہ تھی کہ اس دور کے بڑے بڑے شعراء اور زبان دانوں کو بے اختیار کہنا پڑا کہ یہ انسان کا قول نہیں ہو سکتا۔(ماہذا قول البشر) چونکہ اصحاب رسول کا فہم قرآن بلند تھا اور انہیں صحبت رسول بھی میسر تھی اس لئے انہوں نے اپنی زندگیوں کو اس کی تعلیمات کے مطابق ڈھال لیا اور اس سے ان میں وہ اخلاقی اور تمدنی قوت پیدا ہوئی جس نے دنیا کے تمام انسانوں کی فکر کو متاثر کیا اور اس طرح تقریباً تین براعظم عرب کہ ان صحرانشینوں کے زیر نگین آ گئے۔

قرآن جب عرب سے عجم میں داخل ہوا تو متن کے لحاظ سے تو مکمل لیکن مفہوم کے اعتبار سے اس میں varability موجود تھی اس لئے عجمی لوگوں کو مفہوم کو صحیح روح کے ساتھ اپنے اندر اتارنے میں دشواریاں پیش آئیں گو بہت سے عجمی علماء نے عربی زبان میں مہارت حاصل کی اور اس کتاب کے مفاہیم (جو اس وقت متعین تھے) کو عوام الناس تک پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا لیکن عجمی مسلمانوں کی براہ راست قرآن تک رسائی تقریباً ناممکن تھی جو مذہب مسلمانوں میں فروغ

پایا وہ زیادہ تر فقہی تعبیرات وتصریحات پر مبنی تھا (اور ان کے بارے میں ان کے ماننے والوں کا عقیدہ تھا کہ یہ غیر متبدل ہیں) جن میں سے اکثر کی بنیاد فرقہ وارانہ تھی۔اسی وجہ سے عجم میں عجمی رسومات وعقائد اسلامی فکر کے ساتھ مل گئے اور مسلمانوں پر علاقائی تہذیبوں کا اثر کسی نہ کسی طرح موجود رہا (علامہ کے الفاظ میں، عجم ہنوز نہ داند رموز دیں) ان حالات میں ضرورت اس امر کی تھی کہ قرآن خالص کو رواج دیا جائے اور مسلمانوں میں قرآنی تفہیم کو اس انداز سے فروغ دیا جائے کہ ہر شخص دین کی مبادیات سے براہ راست آشنا ہو۔ایسا صرف اسی صورت میں ممکن تھا کہ قرآن کو مقامی زبانوں میں منتقل کر دیا جائے اس لئے بہت سے مسلمان علماء نے اس طرف توجہ دی اور قرآنی ترجموں کا آغاز ہوا۔برصغیر میں سب سے پہلے شاہ ولی اللہؒ نے قرآن پاک کا فارسی زبان میں ترجمہ کیا۔فارسی اس زمانے میں برصغیر کی سرکاری زبان تھی اور ہندوستان میں کافی سمجھی جاتی تھی۔ان کے بعد اسیر مالٹا مولانا محمود الحسن دیوبندیؒ نے قرآن کا پہلی دفعہ اردو میں ترجمہ کیا۔اس کے بعد اردو تراجم کا ایک سلسلہ چل نکلا اور اب تک قرآن پاک کے ہزاروں تراجم ہو چکے ہیں ان تراجم سے عام مسلمانوں نے کس حد تک استفادہ کیا ہے؟ یہ سوال تحقیق طلب ہے کیونکہ ہمارے دور کے مسلمانوں پر قرآنی اثرات بہت کم نظر آتے ہیں مثلاً قرآن فرقہ بندی کو شرک قرار دیتا ہے لیکن ہمارے دور کے مسلمان فرقہ وارانہ وابستگیوں کو اپنے لئے فخر سمجھتے ہیں مختلف فرقوں کی آپس میں سر پھٹول قرآن سے دوری کی وجہ سے ہے (اس کے باوجود کہ سارے مسلمان بڑے احترام سے قرآن کو طاقوں سجا کر رکھتے ہیں) قرآن سے یہ دوری اس لئے ہے کہ مسلمانوں کو جو تراجم پڑھنے کو ملتے ہیں ان کی حیثیت عالمانہ تو ہو سکتی ہے لیکن ان پر کسی ایک فرقے کی چھاپ لگی ہوتی ہے اور یہ عوام کے اندر موجود فرقہ وارانہ تعصبات کو کم کرنے میں بہت کم کردار ادا کرتے ہیں بعض علماء نے تراجم کے ساتھ تفاسیر (جن کا انداز اکثر وبیشتر فرقہ وارانہ ہوتا ہے) بھی شامل کر دی ہیں جس کی وجہ سے تراجم کی کتب کی ضخامت بہت زیادہ ہو گئی ہے اور عام قاری کے پاس اتنا وقت نہیں ہوتا کہ وہ قیل وقال کی بحثوں پر غور کر کے ان کو پرکھ اور سمجھ سکے۔ضرورت اس امر کی تھی کہ قرآن کا ترجمہ ایسا ہو جو عام مسلمانوں کو آسانی سے سمجھ آ سکے اور اس میں کسی خاص فرقہ یا جماعت

کی تصریحات کو بنیاد نہ بنایا گیا ہو بلکہ یہ ایسا ہو جسے ہر مسلمان اور ہر عام انسان معقول خیال کرے اور امت مسلمہ میں تفرقہ کی خرابیوں کو ختم کرے تا کہ تمام مسلمان قرآن کے الفاظ میں بنیان مرصوص (سیسلہ پلائی دیوار) بن جائیں۔ یہ مقصد مشکل ضرور ہے لیکن ناممکن نہیں۔ یہ مقصد علامہ اقبالؒ نے اپنی شاعری میں کسی حد تک حاصل کیا ہے۔ (بعد میں قائداعظمؒ نے اسی روح کو عملی طور پر آگے بڑھا کر پاکستان حاصل کیا) ان کی شاعری کی بنیاد قرآن ہے لیکن کسی فرقے کا مسلمان ان کی شاعری سے مشکل سے ہی اختلاف کرے گا۔ شیعہ، بریلوی، وہابی، دیوبندی سب اپنی تقریروں اور خطبوں میں علامہ کے اشعار دیوانہ وار گنگناتے اور حوالے کے طور پر پیش کرتے نظر آتے ہیں۔ اسی سے مسلمانان برصغیر میں ایک خاص عملیت پیدا ہوئی اور وہ اسلامی جمہوریہ پاکستان حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے میرے خیال میں اعجاز قرآنی کہا جائے تو غلط نہ ہوگا لیکن انکی شاعری قرآنی آیات کا نفرادی مفہوم نہ تھی بلکہ ایک مجموعی پیغام تھی البتہ اس پیغام کی بنیادی خصوصیت اس کا غیر فرقہ وارانہ ہونا ہے۔ اس پیغام سے کم از کم یہ حقیقت ضرور ظاہر ہوتی ہے کہ مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے درمیان دوریاں اتنی نہیں ہیں جتنی کہ قربتیں لہٰذا علامہ کی اس عظیم خدمت کے باوجود اس بات کی ضرورت موجود تھی کہ قرآن کی ایک ایک آیت کو لیا جائے اور اس کا مفہوم سادہ، عام فہم اور بالکل علامہ کی تقلید میں شعری زبان میں بیان کیا جائے تا کہ اس کی تفہیم کے ساتھ اس میں وہ اثر انگیزی پیدا ہو جو علامہ کے شعروں میں ہمیں نظر آتی ہے اس کے ساتھ یہ مفہوم ایسا ہو جو مسلمانوں کے تمام فرقوں کے نزدیک متفق علیہ ہو یعنی جس طرح تمام مسلمان قرآن کے متن پر متفق ہیں اس کے مفہوم پر بھی متفق ہوں یہ مقصد اگر حاصل ہو جاتا ہے تو مسلمان ایک جسد واحد کی شکل اختیار کر سکتے ہیں۔ قرآنی اخلاق و کردار میں ڈھلے ہوئے یہ پیکر دنیا کو اسی طرح متاثر کر سکتے ہیں جس طرح قرون اولیٰ کے مسلمانوں نے کیا تھا اور آج جو ایک دوسرے کا گلہ کاٹ رہے ہیں اس مفہوم کے زیر اثر ایک دوسرے پر جان دینے والے بن سکتے ہیں۔ میرا ذہن لاشعوری طور پر کسی ایسی ہی شخصیت کا منتظر تھا جو یہ کام کر دکھائے۔ آج جب میرے سامنے پروفیسر حسین سحر (خدا انہیں اجر عظیم عطاء کرے) کا کیا ہوا منظوم قرآنی ترجمہ فرقان

عظیم میرے سامنے ہے تو مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ علمی اور ادبی شخصیت حسین سحر ہی کی شکل میں ظاہر ہوئی ہے گذشتہ دنوں ان سے گفتگو کے دوران مجھے اندازہ ہوا کہ یہ ترجمہ کرتے ہوئے انہیں بے حساب مشکل گھاٹیوں سے گزرنا پڑا ہوگا۔ زیادہ تر کام انہوں نے سعودی عرب میں کیا جہاں وہ اپنی قابلیتوں کی بنیاد پر بڑی پرکشش ملازمت بھی کر سکتے تھے لیکن انہوں نے حرمین شریفین میں بیٹھ کر اس عظیم کام کو مجاہدانہ ہمت اور اپنے فرزندان کے مالی تعاون کے ساتھ سرانجام دیا اور آٹھ سال سے زیادہ عرصہ اس عظیم علمی خدمت کی نظر کیا۔ کتاب کے آخر میں دی گئی فہرست کتب سے اندازہ ہوتا ہے کہ ایک ایک آیت کا مفہوم متعین کرنے میں قواعد عربی کے ساتھ ساتھ انہوں نے بیسیوں کتابوں کا مطالعہ کیا ہے اس کے علاوہ انہوں نے سائنسی حقائق کو بھی مدنظر رکھا ہے۔ اس ترجمے کی سب سے اہم خصوصیت یہ ہے کہ یہ ترجمہ وسیع حاشیوں سے بے نیاز ہے اس کے باوجود اس میں وہ تمام سامان موجود ہے جو تمام بڑی بڑی تفاسیر کا مقصود تھا۔ آخر میں چند آیات (یا آیات کے ٹکڑوں) کا ترجمہ نقل کرنا چاہتا ہوں۔ ان الفاظ کی سادگی، موسیقیت اور معنویت پر جتنا غور کرتے جائیں اتنی ہی روح جھومتی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ھل جزآء الاحسان الا الاحسان فبای آء ربکما تکذبن	خدا کے نام سے جو مہرباں بے حد نہایت رحم والا ہے بھلائی کا بھلا بدلہ بھلائی کے سوا کیا ہے (رحمٰن، ۶۰) بھلا جھٹلاؤ گے تم اپنے رب کی نعمتیں کیا کیا (رحمٰن، ۶۱)
یمعشر الجن والانس ان استطعتم ان تنفذوا من اقطار السموات والارض فانفذوا لا تنفذون الا بسلطٰن فبای آء ربکما تکذبن	نکل بھاگو زمین و آسماں کے تم کناروں سے، اگر ہمت ہے تم میں اے گروہ جن و انساں! تم مگر جا ہی نہیں سکتے بغیر اس زور و قوت کے (جو تم رکھتے نہیں ہرگز)، (رحمٰن، ۳۳) بھلا جھٹلاؤ گے تم اپنے رب کی قدرتیں کیا کیا۔ (رحمٰن، ۳۴)

فیومئذ الا یسئل عن ذنبہ انس ولا جان	کسی جن وبشر سے پوچھنے کی پھر ضرورت ہی نہیں ہوگی۔(رحمٰن،۴۰)
فبای الآء ربکما تکذبن	بھلا جھٹلاؤ گے تم اپنے رب کی حکمتیں کیا کیا۔ (رحمٰن،۳۴)
انی اخاف اللہ رب العلمین وھو الطیف الخبیر	کہ میں اللہ رب العالمین سے خوف کھاتا ہوں بہت باریک بیں اور باخبر ہے وہ (انعام،۱۰۳)
فینبئکم بما کانو یعملون	وہ بتلائے گا ان کو جو وہ کرتے تھے (انعام،۱۰۸)
فادعوا اللہ مخلصین لہ الدین ولو الکفرون	تو اللہ کو پکارو تم عبادت کر کے خالص، چاہے یہ کافر برا مانیں۔(مومن،۱۴)

اوپر دی گئی آیات میں (الآء) کا ترجمہ کرتے ہوئے تین مختلف الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔نعمتیں،قدرتیں،حکمتیں۔اس سے ان آیات اور پچھلی آیات کے درمیان جہاں ایک معنوی ربط پیدا ہوگیا ہے وہاں ترجمہ کی خوبصورتی میں بھی بے پناہ اضافہ ہوا ہے (الآء) کے یہ تینوں معانی قدیم عربی زبان میں ملتے ہیں۔آخر میں پروفیسر حسین سحر کو اس لافانی کام پر مبارکباد پیش کرتا ہوں مجھے امید ہے کہ اگر مسلمانان پاک و ہند اس منظوم ترجمانی کا مطالعہ کریں تو وہ اس حقیقت کو پالیں گے جو ہماری راہ عمل متعین کرتی ہے۔

تو اگر می خواہی مسلماں زیستن
نیست ممکن جز بہ قرآں زیستن

ترجمے میں مزید بہتری لانے کیلئے میں اپنے آپ کو کسی تجویز کے قابل تو نہیں سمجھتا لیکن کچھ تجاویز ذہن میں ابھرتی ہیں جو نہایت احترام کے ساتھ پیش کرنا چاہتا ہوں:

(۱) اس ترجمے میں ایک چیز جو میں نے محسوس کی ہے کہ اگر کوئی ایک آیت حوالے کے طور پر کہیں لکھنی ہو تو اس آیت کا ترجمہ لکھتے وقت اکثر دفعہ ایک رکن آدھا یا تہائی لکھا جائے گا کیونکہ آیات کو مسلسل بحر جوڑ دیتی ہے میری ناقص رائے میں اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

(۲) ہمارے دور میں سائنسی ترقی نے ان قدیم تصورات کو بالکل بدل کر رکھ دیا ہے جو قدیم زمانے سے زندگی اور کائنات کے بارے میں چلے آرہے تھے لہٰذا اب نئے تصورات کو ذہن میں رکھتے ہوئے یا ان کی روشنی میں قرآنی آیات کے مفہوم و مطالب میں مزید وسعت کی گنجائش میرے خیال میں باقی ہے۔مصنف کو اس طرف مزید توجہ دینی چاہئے (گویا اس میں شک نہیں انہوں نے اس طرف قابل ستائش حد تک توجہ دی ہے)۔میرے خیال میں قرآن کو زیادہ سمجھنے کیلئے قدیم عربی جو قدیم عرب شاعری میں ملتی ہے (کیونکہ کسی زبان کے الفاظ کا مفہوم بھی وقت کے ساتھ بدلتا ہے) اور سائنسی علوم سے مدد لی جائے تو اور بھی اچھا ہے۔مسالک کی تشریحات ایک خاص عہد کی نمائندگی کرتی ہیں۔ہمارے عہد میں ان کو ہو بہو مان لینا مناسب نہیں۔قرآن کو قرآن سے اور سائنسی علوم کی روشنی میں سمجھنا زیادہ ضروری ہے۔اس سلسلے میں علامہ غلام احمد پرویز صاحب کی بہت سی کتابیں مثلاً لغات القرآن، مفہوم القرآن اور ڈاکٹر عبدالودود کی کتاب Koran and the phenomenon of nature مطالعے کے قابل ہیں۔میرے خیال میں انسانی علم جیسے جیسے ترقی کرتا جائے گا قرآنی مفہوم اسی نسبت سے زیادہ واضح ہوتا جائے گا۔اس بات کی وضاحت میں قرآنی آیت "الشمس تجری لمستقر لھا" کے حوالے سے کرنا چاہوں گا۔زمانہ ماضی میں اس کا مفہوم یہ لیا گیا کہ سورج متحرک ہے اور زمین ساکن ہے اور یہ کہ سورج زمین کے مشرق سے نکلتا ہے اور مغرب میں غروب ہوتا ہے لیکن موجودہ سائنسی اور جغرافیائی معلومات اس مفہوم کی نفی کرتی ہیں حقیقت یہ ہے کہ زمین اور سورج دونوں متحرک ہیں اور اپنے اپنے راستوں پر گامزن ہیں سورج کا طلوع و غروب سورج کی زمین کے مشرق سے مغرب کی طرف حرکت کی وجہ سے نہیں بلکہ زمین کی اپنے محور کے گرد حرکت (rotation) کی وجہ سے ہے لہٰذا ان سائنسی حقائق کو ذہن میں رکھیں گے تو ہمیں قدیم مفہوم میں تبدیلی لانی پڑے گی اس طرح "مستقر" کا مفہوم اگر Orbit یا Plane لیا جائے تو بات زیادہ واضح ہو جاتی ہے۔

English Commentary of Furqan-e-Azeem

by

Muhammad Nasiruddin Arif

Preface

About nine years ago in 1997, having retired of my tenure as a professor in the Department of Education, after rendering my services for about thirty years, I got a golden opportunity to join my sons in Saudi Arabia already living there. Moreover I consider it a reward, bestowed upon me by the Almighty and The Creator of the Universe by granting me a great chance to live in the land of the Two Holy Mosques that for every Muslim is a matter of being honoured indeed and to feel a great proud. For me, it was really such a golden chance as to avail this precious time by devoting in the worship of Allah to get his countless bounties and blessings. Hence I preferred spending these free moments in studying, doing research and authoring books to joining any worldly job, being constantly offered to me instead. Therefore, while taking an active part in the scholarly and literary activities, held in the city of Riyadh and Dammam, I kept myself busy in studying those Precious Books here including the Holy Qur'aan as special whose study so far, I had never been able to, because of being always so busy in my worldly affairs.

Although, the Book of the Holy Qur'aan had ever been a great matter of my interest and spiritually I'd always feel greatly attached to it, yet this interest developed more greatly when I intended to do my M.A. in Islamic Studies. That time, while studying comparatively its different translations and commentaries I came to believe that there was an arising need of such a Universal Translation that could include the qualities of all important various Schools of thought so that it could be acceptable to all. So, the fundamental motivation of this present effort too is also a result of that perception.

And this is fact that it's too difficult to translate the Qur'aanic verses into a prose and let alone poetic one. Nevertheless it's possible to translate its object and enlightenment to a certain extent. In comparison to prose, the poetic style of expression is usually more pleasant, attractive and effective. So in our era, a new trend of poetic translations has emerged. And the various Master Poets had the honour to participate in this esteemed and auspicious work. But except a few, most of the translators have done this great job emotionally. Secondly, in most of these translations the language is not found so easy, fluent and in idiomatic comprehension to the point. Thirdly, most of the translations are a reflection of the translators' religious thoughts naturally, being more influenced with their respective Schools of thought. And thus there may hardly be found such a common translation that first, be a Universal one and far above the sectarian differences. All praises to Allah alone, on account of being extremely God-fearing, striving hard to achieve righteousness and with the grace of Allah, luckily I have been blessed with this honour as well as a great precious chance auspiciously to translate the complete Holy Qur'aan into Urdu poetically. And it would be much better appropriate and likeable for me if this piece of poetical work is called a translation of the Qur'aanic object and aim instead of just a general translation.

I have tried my level best to maintain the standard for this translation carefully that its language should be simply easier, generally comprehensive, and fluent, while at the same time making sure that this translation should also be more and more acceptable to our famous Schools of thought i.e. Sunnites (Deobandites, Bareilwites), Shiites and Ahl-e-Hadis instead of being restricted to one particular School of thought only. For this particular purpose, I have made better use of the renowned prosy and poetic translations of almost every School of thought whose detail is available in the Bibliography Section of this book i.e. Kitabiyat. The jurisprudential and sectarian differences among the Muslims are too hard to uproot completely, however their impact can be lessened if made efforts in view of greater aim for the unity of Islamic Ummah.

And this is exactly what I have endeavoured to do my best for. And the Reverend Qur'aanic Reciters can judge this in a better way as to how far I have succeeded in this painstaking task.

Although to translate from one language to other one is not an impossible job, yet it's difficult task undoubtedly because for translating, one must have full command of those two languages' special characteristics, being inter-translated. Al-Qur'aan al-Kareem, being the last revelation from Allah, is also a matchless magnificent master piece in Arabic language as well as in its literature simultaneously. Since al-Qur'aan being the words of Allah, hence it's impossible for any human-being to reflect it into one's own language by translating its grand style and its eternal essence according to its magnificence. Nevertheless, the translation of its object has already been rendered into World's major languages. Even the Urdu language has its significant status by having been attracted with a great attention by hundreds of distinguished Scholars on translations and commentaries into it so far. And today, we can say it proudly that the work on the Holy Qur'aan in Urdu language has been achieved so much that it might not have been so in any other language. The motivation of all the efforts is to more and more enlighten oneself and all others at the same time about the heavenly message of the greatest heavenly Book. Because the Holy Qur'aan itself, being the master book of all sciences holds a special and distinguished status as a matchless guide of life to all mankind in general and to Muslims in particular. Therefore in every era, the need to understand the Holy Qur'aan has been perceived. This very work of my efforts is also a link to that concern.

As far as the style is concerned, the translation has been described in the form of a verse-libre (free verse) poetical style in a single weight of a couplet (Baihar), rather than in limiting it within the traditionally restricted poetic style or rhyming since an object in poetry with restrictions, owing to limits and boundaries can not be described with freedom whereas in free verse poetical style, a poet is not bound to express what he wishes to. Furthermore the general style of the Holy Qur'aan is also closer to the verse libre poetical style; therefore this form of the poetry has been adopted. In spite of

adopting even this style, although at some places I faced difficulties in describing my poetical translated description. For instance, while meeting the need of poetical composing, for the purpose of pronunciation at some places the word "Allah" had to be written as "Alla" since I was under such a compulsion. Furthermore, I have sought the support of brackets ( ) at places where I needed to interconnect the object and enlightenment of any two verses and to clarify their meaning. Nevertheless at every place, I have attempted to express my poetical language with day to day spoken dialectical and idiomatic words in use. In this connection, I have given the precedence to the translation of the Qur'aanic object, enlightenment and its message over the poetics (essence of poetry) without caring much about the latter. Thus, all the translation from beginning to the end is in the form of a long poem. And the translation of every Chapter (Sura) from the beginning to its end could easily be recited continuously with no interruption but similar sequence at fluency. My aim here is not to cause any miracle by composing poetry, artistically or linguistically rather it is an approach with the Godly message I am humbly making to the readers while keeping in view of my incomplete little talent. In this concern, although I have taken every possible precautions, yet despite that; in case if any shortcoming is left, being an erroneous creature i.e. a human-being (to err is human), I seek the forgiveness from the Al-Merciful the Holy Lord our God and pray to Him (S.W.T.) that He may accept the small service of this humble-being, related to the Holy Qur'aan in his Greatest Highness and may bless it as well with a better status among the readers to accept it favourably. I consider it obligatory for me to appreciate and thank cordially those friends, and beloved ones who co-operated me practically in the serialization, editing, composing calligraphically, printing, publishing and distributing of this Book. And in this concern, the role of my both sons i.e. Mr. Shehzad Sehar (Dubai) and Mr. Mehzad Sehar (Riyadh) is especially admirable who with great pleasure incurred the Book's related bulk expenses. May Allah (S.W.T) reward them out of His Countless Bounties for this good deed, Amen!

Last but not least, while requesting the readers in general; to please remember me in their respective prayers having read this book, I also request the intellectuals and the scholars as well to send me their kind suggestions with their precious opinions and to remark any possible shortcoming in this book if any. I'd highly be grateful wass-Salam!

Hussain Sehar **Aug 14th, 2007**
A-265, Chah Bohrd Wala, Multan (Pakistan)
Tel: 0092-61-4548054
Cell. In Pakistan: 0092-312-4548054
Cell. In UAE: 00971558985004
Email: hussainsahar@furqaneazeem.com

English Commentary of Furqan-e-Azeem

by

Muhammad Nasiruddin Arif

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Chapter 1

Sūra 3: Āl-i-'Imrān, or the Family of 'Imrān Verse No. 61

فَمَنْ حَآجَّكَ فِيهِ مِنۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ ٱلْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا۟ نَدْعُ
أَبْنَآءَنَا وَأَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَأَنفُسَنَا وَأَنفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ
فَنَجْعَل لَّعْنَتَ ٱللَّهِ عَلَى ٱلْكَـٰذِبِينَ ﴿٦١﴾

If any one disputes in this matter with thee, now after (full) knowledge Hath come to thee, say: "Come! let us gather together,- our sons and your sons, our women and your women, ourselves and yourselves: Then let us earnestly pray, and invoke the curse of Allah on those who lie!" (3:61 by Abdullah Yusuf Ali)

حقیقت آپؐ کے تو علم میں ہے آ چکی،
پھر بھی اگر یہ آپؐ سے جھگڑا کریں (عیسیٰؑ کے بارے میں) تو
یہ کہہ دیں،
کہ آؤ ہم بلائیں اپنے بیٹوں کو، بلاؤ تم بھی بیٹوں کو،
ہم اپنی عورتوں کو اور تم بھی عورتوں کو اپنی،
ہم جانوں کو اپنی اور تم بھی اپنی جانوں کو،
دعا پھر ہم کریں مل کر کہ جھوٹوں پر خدائے پاک کی لعنت ہو (٦١)

In another commentary of Quran, it is narrated on the authority of Abdullah Ibn Umar (RA) that:

The Messenger of Allah (SAWS) said: "Had there been any soul on the whole earth better than Ali, Fatimah, al-Hasan and al-Husain (RA), Allah would have commanded me to take them along with me to Mubahala (Trial through prayer) . But as they were

superior in dignity and respect to all human beings, Allah confined His choice on them only for participation in Mubahala."

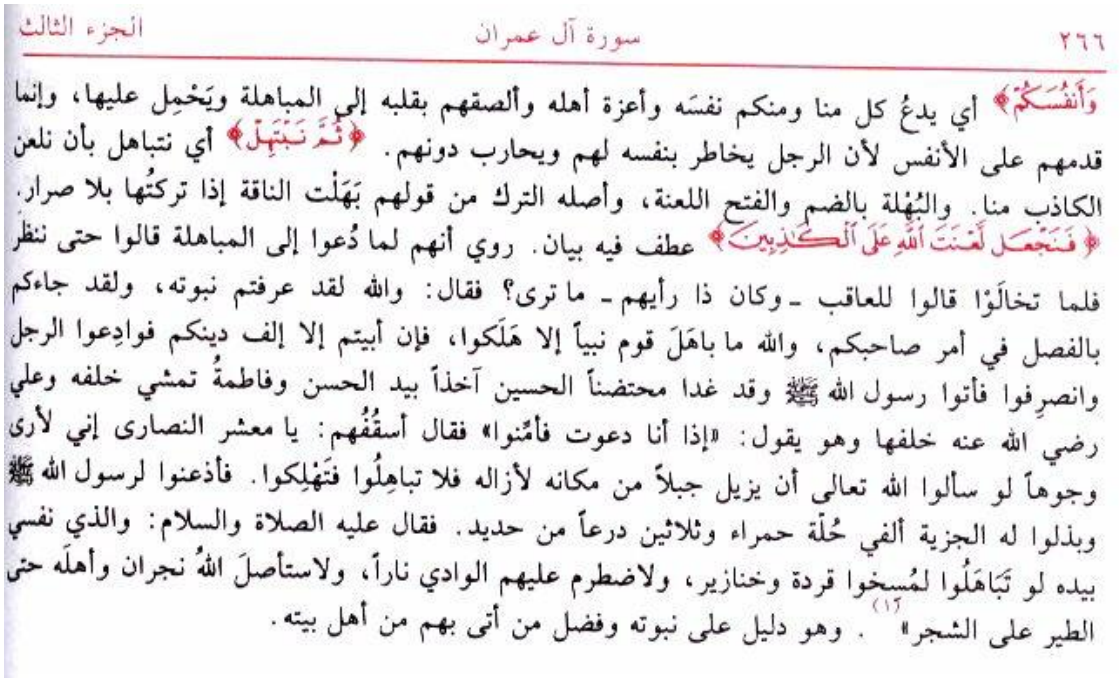

﴿وَأَنفُسَكُمْ﴾ أي يدعُ كل منا ومنكم نفسَه وأعزة أهله وألصقهم بقلبه إلى المباهلة ويَحْمِل عليها، وإنما قدمهم على الأنفس لأن الرجل يخاطر بنفسه لهم ويحارب دونهم. ﴿ثُمَّ نَبْتَهِلْ﴾ أي نتباهل بأن نلعن الكاذب منا. والبُهْلة بالضم والفتح اللعنة، وأصله الترك من قولهم بَهَلْت الناقة إذا تركتُها بلا صرار. ﴿فَنَجْعَل لَّعْنَتَ اللَّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ﴾ عطف فيه بيان. روي أنهم لما دُعوا إلى المباهلة قالوا حتى ننظر فلما تخالَوْا قالوا للعاقب ـ وكان ذا رأيهم ـ ما ترى؟ فقال: والله لقد عرفتم نبوته، ولقد جاءكم بالفصل في أمر صاحبكم، والله ما باهَلَ قوم نبياً إلا هَلَكوا، فإن أبيتم إلا إلف دينكم فوادِعوا الرجل وانصرِفوا فأتوا رسول الله ﷺ وقد غدا محتضناً الحسين آخذاً بيد الحسن وفاطمةُ تمشي خلفه وعلي رضي الله عنه خلفها وهو يقول: «إذا أنا دعوت فأمِّنوا» فقال أسقُفُهم: يا معشر النصارى إني لأرى وجوهاً لو سألوا الله تعالى أن يزيل جبلاً من مكانه لأزاله فلا تباهِلُوا فتَهْلِكوا. فأذعنوا لرسول الله ﷺ وبذلوا له الجزية ألفي حُلّة حمراء وثلاثين درعاً من حديد. فقال عليه الصلاة والسلام: والذي نفسي بيده لو تَبَاهَلُوا لمُسخوا قردة وخنازير، ولاضطرم عليهم الوادي ناراً، ولاستأصلَ اللهُ نجران وأهلَه حتى الطير على الشجر» (١٢). وهو دليل على نبوته وفضل من أتى بهم من أهل بيته.

The Holy Prophet (SAWS) arrived for “Mubahila” with the Christians of Nejran, with Hadrat Hussain on his lap, while holding hand of Hasan (RA), followed by Hadrat Fatima (RA) and she, followed by Hadrat Ali (RA) and He (SAWS) said to them: When I invoke Allah (SWT) , you say “Amen”!. On the side of the Chiristians addressed the Bishop to them: O the community of Nusarah! Verily I am seeing the faces of those who, if ask Allah (SWT) to shake the mountains from their places, surely Allah shall do so! So do not do Mubahila or else you shall face destruction! Therefore, they opted for signing peace treaty rather than “invoking God to curse each other” (Mubahila) with the Holy Messenger of Allah (SAWS)… Moreover, addressed the Holy Messenger of Allah to them (Nusara’ah): I swear upon the One, in whose hand my soul is that if you had done Mubahila, Allah would have transformed you into Monkeyes and Swines. In addition, He (SWT) would have thrown you into the valley of fire. Furthermore, Allah (SWT) would have cursed Nejran and its inhabitants to see a great disaster to such an extent that each and everything, even the birds from its trees, He (SWT), have taken away from them and they would have totally perished. Moreover, this is the clear evidence of the Prophethood of the Holy Prophet (SAWS) and the meritorious excellence of the one, befitted among those {(who had been chosen by Allah to participate in Mubahila i.e. Ali, Fatima, Hasan and Hussain (RAA)}, from his household.

1) Tafseer al-Kashaf WA al-Bayan by al-Tha’alabi, V3, P.85
2) Tafsir al-Baidhawi, under the commentary of Verse 3:61, V1,P.366
3) Tafseer Dhurr al-Manthour
4) Al-Fusool ul-Muhimma, P.23-25

Narrated Sa'd Ibn Abi Waqqas:

Upon the revealation of this verse i.e. 3:61, the Holy Prophet (SAWS) called Ali, Fatimah, al-Hasan, and al-Husain (RA). Then the Holy Prophet (SAWS) said: "**O Allah! These are the members of my family (Ahli)**."

The Holy Prophet (SAWS) arrived for "Mubahila" with Hadrat Hasan and Hussain (RAA) and Hussain (RA) holding hand of Hasan (RA), followed by Hadrat Fatima (RA) and she, followed by Hadrat Ali (RA) and He (SAWS) said to them: **when I invoke Allah to curse, you say "Amen"!**

Under the commentary of this verse, Imam Ibn Abi Hatim (RA) and Abi Jafar Mohammed Ibn Jarir al-Tabari (RA) record as follows:

Our sons (Hasan and Hussain), our women (Fatima) and ourselves (the Holy Prophet and Ali). Now, it has also been proven to the fact that the Hasan and Hussain (RAA) are the sons of the Holy Prophet (SAWS), and so is the Ali (RA) "Self" of the Holy Prophet (SAWS) as under "Ourselves" the Holy Prophet (SAWS) took H. Ali (RA) together with Him (SAWS) to Mubahila.

Following are the some of the Books of the commentaries and traditions, where the "Event of Mubahila" with no or slight variations in the words of the above contents have been recorded:

1. Al-Qur'aan Kareem with Urdu Translation and commentary, P.150
2. Tafseer al-Kalbi, Part 1, P. 109
3. Musannaf Ibn Abi Shayba, V6, P.379, H.No. 32184
4. Al-Nuktu WA al-Uyoon, Tafseer al-Mawardi, V1,P.398
5. Zad al-Museer fi Ilm ut-Tafseer, P. 199
6. Tafseer al-Jalalain, P.49
7. Kitab al-Arbaeen Fi Usool al-Deen by Imam al-Razhi, P.451 and 460
8. Tafsir Ibn Kathir, V1, P.371
9. Tafseer "Jamie Ahkam al-Quran by al-Qurtubi, V1, P.686
10. Tafseer al-Baghawi, V1,P.359
11. Tafseer Khazin al-Baghdadi, V1, P.359
12. Tafseer al-Qur'aan by Abi al-Saud al-Hanafi, V1, P.373
13. Tafseer al-Nahar al-Ma'ad min al-Bahar al-Muheet, V1.P.334
14. Sahih Muslim, Chapter of virtues of companions, section of virtues of Ali, 1980 Edit-ion Pub. In Saudi Arabia, Arabic version, v4, p1871, the end of tradition #32.
15. Al-Jamaie al-Sahih "Sunan Tirmizi", V5, P.210, H.No. 2999 and P..596, H.No.3724
16. Tafseer Muqatil Bin Suleiman, V1, P.174
17. Tafseer Abdurrazaq al-Sana'ani V1, P. 396
18. Tafseer Ibn Abi Hatim, V2, P.667-668, H.Nos. 3616-3619
19. Ahkam al-Qur'aan by Imam Abi Bakr al-Jassas al-Hanafi, V2,P.15
20. Tafseer "Bamadarik al-Tanzeel al-Nasaifi, V1,P.221
21. Tafseer al-Kashaf WA al-Bayan by Imam al-Tha'alabi, V3, P.85
22. Nuzm Durar as-Simtain by Hafiz Jamaluddin al-Zarandi, P. 127 and 152

23. Tafseer Ahkam al-Qur'aan, V1, P.275
24. Tafseer Gharaeb al-Qur'aan, V2, P.178 and 179
25. Fateh al-Qadeer by Imam al-Shawkani, V1, P.347
26. Fateh al-Bayan fi Maqasid al-Qur'aan, V1,P.479
27. Asbab al-Nuzool by Abi al-Hasan Ahmed al-Wahidi, P. 74
28. Al-Mustadrak Ala Sahihain by al-Hakim, V3, P.150 (And Imam Hakim says that this tradition, is authentic based on the criteria set by two Sheikhain, i.e. Imam Bukhari and Muslim.)
29. al-Imam Ali Reda Wa Resalatahu Fi al-Tibb al-Nabawi, P.45
30. Mutalib as-Sool by Sheikh Ibn Talha as-Shafaie P. 33,82,86,99,105,194
31. Zakhair ul-Uqba by Muhib Tabari, P.6
32. Musnad Imam Ahmed, V1, P.185
33. Mishkat al-Masabih by Imam Khateeb al-Tabrizi, V3,P.1731, H.No.6135
34. Fadhail ul-Sahaba by Imam Ahmed Bin Hanbal, H. No. 1374,V2, P.975
35. Dalail al-Nubuwwa by Abu Nuaim al-Isfahani
36. Al-Isa'abah by Ibn Hajar al-Asqalani, V2, P.509
37. Noor ul-Absaar by Imam Shablanji, P. 153
38. Al-Fusool al-Muhimma by Ibn Sabbagh, P. 23 and 120
39. Al-Khasais al-Ameer ul-momineen by Imam Nisai, P.56, H. No.54
40. Al-Tafseer al-Wazih by Dr. Muhammed Hijazi, V1, Part 4, P.66
41. Tafseer Rooh al-Bayan, by al-Barusi V2, P.44-45
42. Tas-heel al-Wusool ILA Ma'arfati Asbaab al-Nuzool, P. 71

In addition, it is recorded in the book of the commentary by Imam al-Tha'alabi: The Bishop of the Chiristians addressed to them (i.e. Nusa'arah or Christians):

O the community of Nusarah! Verily I am seeing the faces of those who, if ask Allah (SWT) to shake the mountains from their places, surely Allah shall do so! So do not do Mubahila or else, there shall no nusrani, be left to survive on the surface of the earth with the Christianity to become extinct until the day of Judgement! Then the Bishop turned towards the Holy Prophet (SAWS) and said: O the father of Qasim! Verily we have observed that you are on truth and we do not curse you!

- Tafseer al-Kashaf WA al-Bayan by Imam al-Tha'alabi, V3, P.85

It is reported that the moment the Holy Prophet (SAWS) arrived with Hasan, Hussain, Fatima and Ali (RAA) and invited the Christians of Nejran for "Mubahila", they said: we have seen:

After consultation among themselves, they said: The kisfolk of Muhammed (SAWS) is not but possessing the spiritual destructing Godly power that shall cause us eternal damnation. Therefore, on the following day, they signed peace treaty with the Holy Prophet (SAWS).

- Al-Tafseer al-Wazih by Dr. Muhammed Hijazi, V1, Part 4, P.66

Discourse I

In fact, the Christian brethren had seen the faces of those, whom they already knew according to their Holy Scripture, revealed much earlier than the Holy Qur'aan. The prophesies about an advent of a Glorious Prophet they knew already and as soon as they looked at the faces of the Holy Prophet (SAWS) and his progeny (RAA), they realized that they were those Holy people, the prophesies about whom, have already been recorded in their Holy Scriptures. They were even waiting for That Prophet as the signs appeared at the time of the Holy Prophet Muhammed (SAWS)'s birth and which has further been confirmed by the following report:

Reported by Ibn Ishaq (RA) on the authority of Hadhrat Hassa'an Bin Thabit (RA) that he narrated: Just on the day, the Holy Messenger of Allah (SAWS) was about to take birth, suddenly a Jew climbed on a high place and exclaimed at the top of his voice: O the community of Jews! The all-Jewish community got assembled there and said to him: What made you cry! Thereupon replied he, tonight the star of **"Ahmed"** has risen in which He will be born.

- Al-Seerah al-Nabawwiyah by Ibn Hisham, V1, P.159

Prophecy in the Book of Enoch

1. And it shall come to pass in those days that **elect** and **holy children** will descend from the high heaven, and their seed will become one with the children of men. 2. And in those days Enoch received books of zeal and wrath, and books of disquiet and expulsion.

- The Book Of Enoch, P. 26-27, Ch. XXXIX, Verse No 1

1. And in that place I saw the fountain of righteousness Which was inexhaustible:And around it were many fountains of wisdom; And all the thirsty drank of them,And were filled with wisdom,And their dwellings were with the **righteous** and **holy** and **elect**.2. And at that hour that Son of Man was named In the presence of the Lord of Spirits, And **his name** before the **Head of Days**.3. Yea, before the sun and the signs were created, Before the stars of the heaven were made, His name was named before the Lord of Spirits.4. He shall be a staff to the righteous whereon to stay themselves and not fall, And he shall be the **light** of the **Gentiles**, And the hope of those who are troubled of heart.5. All who dwell on earth shall fall down and worship before him, And will praise and bless and celebrate with song the Lord of Spirits.6. And for this reason hath **he been chosen and hidden before Him, Before the creation of the world and for evermore.**

- The Book Of Enoch, P. 35, Ch. XLVIII, Verse Nos. 1-6

6. And after this, the **Righteous** and **Elect One** shall cause the **house of his congregation** to appear: henceforth they shall be no more hindered in the name of the Lord of Spirits.

- The Book Of Enoch, P. 40, Ch. LIII, Verse No.6

True! The Holy Messenger of Allah (SAWS) caused the **house of his congregation** i.e the **Holy Ka'aba** to appear in its true meaning as one can see now that the Holy Ka'aba is always full with the worshippers round the clock, being matchless worshipping-place on the earth concerning "Congregation".

Prophecies in Old Testament

I will raise them up a Prophet from among their brethren, like unto thee, and will put my words in his mouth; and he shall speak unto them all that I shall command him.

- Old Testament, Deuteronomy Ch.18:18

In the Ch. Songs of Solomon of the Holy Bible under the Sub-Ch. 5:16 we find the name of Muhammed clearly mentioned in Hebrew:

Hebrew: ḥikwō mamə̱taqqîm wə̱kullwō **m^{a}ḥămadîm.** Eng: His mouth is most sweet: yea, he is Mahamadim i.e. Mahamad without **im** adding to it as in Hebrew **im** used for respect and added to the noun. For instance, the name of God in Hebrew is "Eloha" but in the Holy Bible it is written with **im** as a sign of respect to the God i.e. **ĕlōhîm** (Gen 1:1, 3-4 etc)

- Shir Hashirim in OT Leningrad Codex, Ch 5:16 and Songs of Solomon (Canticles), OT, the Holy Bible (KJV), Ch5:16

1 Behold my servant, whom I uphold; **mine elect**, in whom my **soul delighteth**; I have put my **spirit upon him**: he shall bring forth **judgment to the Gentiles**. 2 He shall not cry, nor lift up, nor cause his voice to be heard in the street. 3 A bruised reed shall he not break, and the smoking flax shall he not quench: he shall bring forth judgment unto truth. 4 He shall **not fail** nor be **discouraged**, till he have set **judgment in the earth**: and the **isles shall wait for his law**. 5 Thus saith God the LORD, he that created the heavens, and stretched them out; he that spread forth the earth, and that which cometh out of it; he that giveth breath unto the people upon it, and spirit to them that walk therein: 6 I the LORD have called thee in righteousness, and will hold thine hand, and will keep thee, and give thee for a covenant of the people, for a **light of the Gentiles**; 7 To open the blind eyes, to bring out the prisoners from the prison, and them that sit in darkness out of the prison house. 8 I am the LORD: that is my name: and my glory will I not give to another, neither my praise to graven images. 9 Behold, the former things are come to pass, and new things do I declare: before they spring forth I tell you of them. 10 Sing unto the LORD a **new song**, and **his praise** from the end of the earth, ye that go down to the sea, and all that is therein; the isles, and the inhabitants thereof. 11 Let the wilderness and the cities thereof lift up their voice, the villages that **Kedar** doth inhabit: let the inhabitants of the rock sing, let them shout from the top of the mountains. 12 Let them give glory unto the LORD, and declare **his praise** in the **islands**.

- The Holy Bible, Old Testament, Isaiah 42:1-12, Gentiles denotes the Arabs.

Kedar Dark-skinned, the second son of Ishmael (Gen 25:13). It is the name for the nomadic tribes of Arabs, the Bedouins generally (Isa 21:16; Isa 42:11; Isa 60:7; Jer 2:10; Eze 27:21), who dwelt in the north-west of Arabia. They lived in black hair-tents (Sol 1:5). -The Illustrated Bible Dictionary.

The Holy Prophet Muhammad (SAWS) is a descendent of Prophet Ishmael (AS), so God here gives the glad tidings to Banu Ishmael. Above in the verses, the Holy Messenger of Allah (SAWS) is referred as mine elect, His praise and a light to the Gentiles while **new song**, referred to the new Law *i.e.* the Islamic Law the perfect one. The islands refer here the Islands of the Arabian Peninsula.

Prophecy in Odes of Solomon

1 All the Lord's children will praise Him, and will collect the truth of His faith.2 And His children shall be known to Him. Therefore, we will sing in His love: *And* 8 All those will be astonished that see me. For from **another race am I**: 9 For the Father of truth remembered me: He who possessed me from the beginning: 15 And light dawned from the Word that was beforetime in Him; 16 The **Messiah** is **truly one**; and He was known before the **foundation of the world,** 17 That He might save souls for ever by the **truth of His name**: a **new song arises** from those who love Him. Hallelujah.

- The Odes of Solomon in The Forgotten Books Of Eden, P.139, ODE 41, Verses Nos. 1-2,8-9 and 15-17

The Meaning of the Messiah by Sheikh Ahmed Deedat (RA)

The word CHRIST is derived from the Hebrew word Messiah, Arabic-Masih. Root word m-a-s-a-h-a, meaning to rub, to massage, to anoint. Priests and kings were anointed when being consecrated to their offices. But in its translated, Grecian form "CHRIST", it seems unique:befitting Jesus only. The Christian has a knack of transmuting baser metals into shining gold. What he is wont to do is to translate names into his own language like "cephas" to Peter, "messiah" to Christ. How does he do that? Very easily MESSIAH in Hebrew means anointed. The Greek word for anointed is "christos". Just lop off the 'os' from christos and you are left with christ. Now change the little 'c' to a capital 'C', and "hey, presto!" he has created a unique (?) name! Christos means ANOINTED, and anointed means APPOINTED in its religious connotation. Jesus (pbuh) was appointed (anointed) at his baptism by John the Baptist, as God's Messenger. Every Prophet of God is so anointed or appointed. The Holy Bible is replete with the "anointed" ones. In the original Hebrew - made a "messiah". Let us keep to the English translation - "anointed." And this word Messiah has at many places been used in the Holy Bible for another purposes as well, for instance: *I am the God of Bethel, where thou **anointedst** the pillar (Gen 31:13), If the priest that is **anointed** do sin (Lev 4:3), And Moses took the **anointing oil**, and **anointed** the tabernacle (Lev 8:10), and exalt the horn of **his anointed** (1Sam*

*2:10), Thus saith the LORD to **his anointed**, to Cyrus (Isa 45:1) and Thou art the **anointed** cherub that covereth (Ezekiel 28:14)*

Prophecy in Testament of Benjamin

Furthermore, we find in The Testament of Benjamin, many prophesy about an advent of a Prophet with his journey to the heaven, who will be amongst Gentiles, and even about the Holy Ka'aba. These prophesy befit only on the Holy Messenger Muhammed (SAWS) as these prophesy clearly demonstrate:

4 And I believe that there will be also evil-doings among you, from the words of Enoch the righteous: that ye shall commit fornication with the fornication of Sodom, and shall perish, all save a few, and shall renew wanton deeds with women; and the **kingdom of the Lord shall not be** among you, for straightway He shall take it away. 5 Nevertheless the **temple of God** shall be in your portion, and the **last temple** shall be more glorious than the first. 6 And the twelve tribes shall be gathered together there, and all **the Gentiles**, until the Most High shall send forth **His salvation** in the visitation of an only-begotten prophet. 7 And He shall enter into the **first temple**, and there shall the Lord be treated with outrage, and He shall be lifted up upon **a tree**. 8 And the veil of the temple shall be rent, and the Spirit of God shall pass on to **the Gentiles** as fire poured forth. 9 And He shall ascend from Hades and shall pass from **earth into heaven**. 10 And I know how lowly He shall be upon earth, and how **glorious in heaven**.

- The Testament of Benjamin (The Twelfth Son of Jacob and Rachel), in The Forgotten Books Of Eden CH. II, P.268, Verse Nos. 4-10

The first temple here, refers to the Mosque or the Temple in Jerusalem i.e. "The Aqsa Mosque" whereas the last temple clearly refers to the **Holy Ka'aba.** The **gentiles** are Arabs as clearly meant. His salvation refers to the Holy Messenger Muhammed (SAWS), tree refers to the **"Sidrat ul-Muntaha"** as it is a name of a full-grown and the largest tree on the "Arsh" where the Holy Prophet (SAWS) was taken to, in his famous night journey. Below, I present a piece from a Non-Muslim scholar's book to further clarify the meaning of the "Sidarat ul-Muntaha":

*He it is who points out to me when, where, and how I must take a soul. His gaze is fixed on the **tree Sidrat Almuntaha**, which bears as many leaves with names as there men living on the earth.*

- The Bible, the Koran and the Talmud by Dr. G. Weil, P.214, Para 1

In verse no. 9 above, it is clearly prophesied i.e shall pass from *earth into heaven.* The vese no. 10 refers to the character and conduct of the Holy Messenger Muhammed (SAWS) as to He lived in a simplest and lowest condition in His mortal life but on the other hand He is so **Glorious** in heaven.

Prophecies in New Testament

Greek NT: ὁ δὲ **παράκλητος**, τὸ πνεῦμα τὸ ἅγιον ὃ πέμψει ὁ πατὴρ ἐν τῷ ὀνόματί μου, ἐκεῖνος ὑμᾶς διδάξει πάντα καὶ ὑπομνήσει ὑμᾶς πάντα ἃ εἶπον ὑμῖν [ἐγώ]. (John 14:26)

Vulgate (Latin): Paraclitus autem Spiritus Sanctus, quem mittet Pater in nomine meo, ille vos docebit omnia, et suggeret vobis omnia quæcumque dixero vobis. (John 14:26)

English: But the **Comforter**, [3875] which is the Holy Ghost, whom the Father will send in my name, he shall teach you all things, and bring all things to your remembrance, whatsoever I have said unto you. (John 14:26)

G3875: παράκλητος, paraklētos that is pronounced as ***par-ak'-lay-tos*** and it means in English as: **An *intercessor, consoler:* - advocate, comforter**.

Comforter The designation of the Holy Ghost (Joh 14:16, Joh 14:26; Joh 15:26; Joh 16:7; R.V. marg., **"or Advocate, or Helper; Gr. paracletos "**). It means properly "one who is summoned to the side of another" to help him in a court of justice by defending him, "one who is summoned to plead a cause." "Advocate" is the proper rendering of the word in every case where it occurs.

- The Illustrated Bible Dictionary by M.G. Easton

DR. G.Weil' in his translators's preface of "The Bible, the Koran and the Talmud" interpreted the word "perclete" as 'Ahmed' or 'the much-praised one'. The following text has been taken from the section 'Translator's Preface' of the above-mentioned book, he translated from German:

Peryclete –a word which is synonymous with Ahmed (the much-praised one)

- The Bible, the Koran and the Talmud, Translator's preface, P. vi

A piece of commentary on the Greek word "Periclytos" by Late Yusuf Ali (RA)

In addition to the above translations of the word **"παράκλητος, Paraklētos, Paracletos or Peryclete**, we further approach the Qura'anic commentary by Abdullah Yusuf Ali (RA) for more detailed interpretation of the word in question. The following text, I have taken from

5438. *"Ahmed"*, or *"Muhammad",* the Praised one, is almost a translation of the Greek word *Periclytos*. In the present Gospel of john, xiv. 16, xv. 26, and xvi.7, the word *"Comforter"* in the English version is for the Greek word *"Paracletos"*, which means "Advocate", "one called to the help of another, a kind friend", rather than "Comforter", our doctors contend that Paracletos is a corrupt reading for Periclytos, and in that in their original saying of Jesus there was a prophecy of our holy Prophet Ahmad by name. Even if we read Paraclete, it would apply to the holy Prophet, who is "a Mercy for all creatures" (xxi. 107) and "most kind and merciful to the Believers" (ix. 128).

- The Holy Qur'an, Text, Translation and Commentary by Abdullah Yusuf Ali (RA), P.1540, F.N.No.5438

416. The argument is: You (People of the Book) are bound by your own oaths, sworn solemnly in the presence of your own Prophets. In the Old Testament as it now exists, Muhammad is foretold in Deut. Xviii. 18 and the rise of the Arab nation in Isaiah, xlii. 11, for Kedar was a son of Isma'īl and the name is used for the Arab nation : in the New Testament as it now exists, Muhammad is foretold in the Gospel of St. John. xiv. 16, xv. 26, and xvi. 7: the *future* Comforter cannot be the Holy Spirit as understood by Christians, because the Holy Spirit already was present, helping and guiding Jesus. The Greek word translated "Comforter" is "Paracletos", which is an easy corruption from "Periclytos", which is almost aliteral translation of "Muhammad" or "Ahmed". Further, there were another Gospels that have perished, but of which traces remain, which were even more specific in their references to Muhammad; *e.g.* the Gospel of St. Barnabas, of which an Italian translation is extant in the State Library at Vienna. Mr. Lonsdale and Laura Ragg edited it in 1907 with an English translation.

- The Holy Qur'an, Text, Translation and Commentary by Abdullah Yusuf Ali (RA), P.144, F.N.No.416

Nevertheless I tell you the truth; It is expedient for you that I go away: for if I go not away, **the Comforter** will not come unto you; but if I depart, I will send him unto you. 8 And when he is come, he will reprove the world of sin, and of righteousness, and of judgment: 9 Of sin, because they believe not on me; 10 Of righteousness, because I go to my Father, and ye see me no more; 11 Of judgment, because the prince of this world is judged.12 I have yet many things to say unto you, but **ye cannot bear them now**.13 Howbeit when **he, the Spirit of truth**, is come, he will guide you **into all truth**: for he shall **not speak of himself**; but whatsoever he shall hear, that shall he speak: and he will shew you **things to come**.

- New Testament, John Ch.16:7-13

The Prophet Jesus (AS) himself testifies to the fact that He is not That Prophet, sent to all Mankind rather it is someone else, who would guide into all Truth as the following verses in the New Testament attest his admittance:

*Howbeit when He, the Spirit of Truth is come, He will guide you **into all Truth**, for He shall not speak of himself... (John 16:13)*Jesus (AS) tells here that He (SAWS) will guide them into all TRUTH. As Isa (AS) was, a Prophet just sent down to the Banu Israel and not for all Universe or humanity as He (ISA), himself admits this fact by saying:

But He answered and said: I am not sent but unto the lost sheep of the house of Israel (Matthew 15: 24) AND but go rather to the lost sheep of the house of Israel (Matthew 10:6).

Propehcies in the Gospel of St. Barnabas

And Jesus answered: The name of Messiah is admirable, for God himself gave him the name when he had created his soul, and placed it in a celestial splendour. God said: "Wait Mohammed; for for thy sake I will to create paradise, the world, and a great multitude of creatures, whereof I make thee a present**….. "Mohammed** is his blessed name"

- The Gospel of Barnabas, Chapter 97

O blessed time, when he shall come to the world! Believe me that I have seen him and have done him reverence, even as every prophet hath seen him: seeing that of his spirit God giveth to them prophecy. And when I saw him my soul was filled with consolation, saying: "O **Mohammed**, God be with thee, and may he make me worthy to untie thy shoe latchet, for obtaining this I shall be a great prophet and holy one of God.'"

- The Gospel of Barnabas, Chapter 44

'And God shall make answer even as a friend who jesteth with a friend, and shall say: "Hast thou witnesses of this, my friend **Mohammed**?" And with reverence he shall say: "Yes, Lord." Then God shall answer: "Go, call them, O Gabriel." The angel Gabriel shall come to the messenger of God, and shall say: "Lord, who are thy witnesses?" The messenger of God shall answer: "They are Adam, Abraham, Ishmael, Moses, David, and Jesus son of Mary."

- The Gospel of Barnabas, Chapter 55

Whereupon God will have mercy upon the world, and will send his messenger for whom he hath made all things; who shall come from the south with power, and shall destroy the idols with the idolaters; who shall take away the dominion from Satan which he hath over men. He shall bring with him the mercy of God for salvation of them that shall believe in him, and blessed is he who shall believe his words.

- The Gospel of Barnabas, Chapter 96

Jesus answered with joy of heart: 'He is **Mohammed**, messenger of God, and when he cometh into the world, even as the rain maketh the earth to bear fruit when for a long time it hath not rained, even so shall he be occasion of good works among men, through the abundant mercy which he shall bring. For **he is a white cloud full of the mercy of God, which mercy God shall sprinkle upon the faithful like rain**.'

- The Gospel of Barnabas, Chapter 163

Prophecy in Buddhist Holy Scriptures

And the Blessed One replied: "I am not the first Buddha who came upon earth, nor shall I be the last. In due time another Buddha will arise in the world, a Holy One, a supremely

enlightened One, endowed with wisdom in conduct, auspicious, knowing the universe, an incomparable leader of men, a master of angels and mortals. He will reveal to you the same eternal truths, which I have taught you. He will preach his religion, glorious in its origin, glorious at the climax, and glorious at the goal, in the spirit and in the letter. He will proclaim a religious life, wholly perfect and pure; such as I now proclaim."

Ananda said: "How shall we know him?" The Blessed One said: "He will be known as **Metteyya**, which means **'he whose name is kindness**.'"

- ❖ Buddha, The Gospel by Paul Carus, under Ch. Metteya

But delight in the blessings of religion, so that good and **holy men** shall come to them and dwell among them in quiet

- ❖ Buddha, The Gospel by Paul Carus, under Ch. Last Days

It is the boast of the Jewish apologists, that while the learned nations of antiquity were deluded by the fables of polytheism, their simple ancestors of Palestine preserved the knowledge and worship of the true God.

The mysteries of the Trinity and Incarnation appear to contradict the principle of the divine unity. In their obvious sense, they introduce three equal deities, and transform the man Jesus into the substance of the Son of God:

The creed of Mahomet is free from suspicion or ambiguity; and the Koran is a glorious testimony to the unity of God. The prophet of Mecca rejected the worship of idols and men, of stars and planets, on the rational principle that whatever rises must set, that whatever is born must die, that whatever is corruptible must decay and perish.

- ❖ The History of decline and fall of the Roman Empire Ch. L: Description of Arabia and Its Inhabitants. Part III. V5, P.63

The mission of the ancient prophets, of Moses and of Jesus had been confirmed by many splendid prodigies; and Mahomet was repeatedly urged, by the inhabitants of Mecca and Medina, to produce a similar evidence of his divine legation;

and these passages of scandal established, beyond suspicion, the integrity of the Koran. 96 The votaries of Mahomet are more assured than himself of his miraculous gifts;

They believe or affirm that trees went forth to meet him; that he was saluted by stones; that water gushed from his fingers; that he fed the hungry, cured the sick, and raised the dead; that a beam groaned to him; that a camel complained to him; that a shoulder of mutton informed him of its being poisoned; and that both animate and inanimate nature were equally subject to the apostle of God.

A mysterious animal, the Borak, conveyed him from the temple of Mecca to that of Jerusalem: with his companion Gabriel he successively ascended the seven heavens, and received and repaid the salutations of the patriarchs, the prophets, and the angels, in their respective mansions. Beyond the seventh heaven, Mahomet alone was permitted to proceed; he passed the veil of unity, approached within two bow-shots of the throne,

. His resistless word split asunder the orb of the moon: the obedient planet stooped from her station in the sky, accomplished the seven revolutions round the Caaba, saluted Mahomet in the Arabian tongue, and, suddenly contracting her dimensions, entered at the collar, and issued forth through the sleeve, of his shirt. 99 The vulgar are amused with these marvellous tales; but the gravest of the Mussulman doctors imitate the modesty of their master, and indulge a latitude of faith or interpretation.

and that the sword of Mahomet was not less potent than the rod of Moses.

- The History of decline and fall of the Roman Empire Ch. L: Description of Arabia and Its Inhabitants. Part IV. V5, P.70

Discourse II

I will raise them up a Prophet from among their brethren, **like unto thee**, and will put my words in his mouth; and he shall speak unto them all that I shall command him**.(OT, Deut, 18:18)**

In the above verse the Lord God is addressing the Prophet Moses (AS), and promising him a Prophet to send among his brethren. In addition, the Prophet Moses (AS) says:

And it shall come to pass, that whosoever will not hearken unto my words which he shall speak in my name, I will require it of him. **(OT, Deut, 18:19)**

Sheikh Ahmed Deedat (RA) has proven the fact that Jesus (RA) is not like Moses (AS) in any way e.g. in regard to paternal, marital, jurisprudential, birthly and heavenly aspects.(Choice, V1, P.8-14). Sheikh (RA) further put up his points to prove his points:

If **Ishmael** and **Isaac** are the sons of the same father **Abraham**, then they are brothers. And so the children of the one are the brethren of the children of the other. The children of **Isaac** are **the Jews** and the children of **Ishmael** are **the Arabs**- so they are Brethren to one another. There the prophecy distinctly mentions that the coming **prophet,** who would be like Moses, must arise not from the **children of Israel** or from **among themselves'**, but from their brethren. **Muhammad** therefore was from **among their Brethren**. (Choice, V1, P.15-16)

The Complete Similarities between Moses and Muhammad (AS) at a glance

Let us now discover more similarities between the Prophet Moses (AS) and the Holy Prophet Muhammad (SAWS) from his authentic traditions.

At many occasions, the Holy Messenger of Allah (SAWS) said to Ali (RA): **Will you not be pleased from this that you are to me like Aaron was to Moses?"**

1) Sahih al-Bukhari, V5, P.47, H.No.56
2) Sahih Muslim, V4, P.1284, H.Nos. 5913-5915
3) So many noted traditionalists have recorded this Hadith in their respective works, and upon the chains of its narrators' trustworthiness and authenticity, they all are unanimously agreed.

the Holy Prophet (SAWS) said to Allah: O Allah! Verily my brother Musa (AS) asked you (**قَالَ رَبِّ ٱشْرَحْ لِى صَدْرِى** to **وَأَشْرِكْهُ فِىٓ أَمْرِى** Sura TAHA 25-32), and you revealed (*"We will certainly strengthen thy arm through thy brother, and invest you both with authority, so they shall not be able to touch you: with Our Sign shall ye triumph,--you two as well as those who follow you."* Sura Qasas: 35). O Allah! I am Muhammed, your Prophet the purified one, expose for my bosom, ease for my age and appoint Ali (RA) my vizier from my family, and make him stronger for my strength…

1) Tafseer Gharaeb al-Qur'aan, V2, P.605-606
2) Tafseer al-Kashaf WA al-Bayan by al-Thalabi, V4, P.81
3) Tafseer al-Kabeer by Imam Fakhr al-Razhi
4) Fadhail ul-Sahaba by Imam Ahmed, V2, P.843, H.No.1158
5) Zakhair ul-Uqba by Muhib al-Tabari, P.63
6) Tafseer Dhurr al-Manthour, V4, P.295 under the commentary
7) Noor ul-Absaar by al-Shablanji, P.158
8) Tazkarat ul-Khwaas by Sibt Ibn al-Jawzi al-Hanafi, P.43
9) Manaqib by Ibn Maghazili al-Shafai'e, P.202
10) Nuzm Durar al-Simtain by Hafiz al-Zarandi al-Hanafi, P.182-183 {(on the authority of Hadrat Asma Bint Umais, Hadrat Abdullah Ibn Abbas, Hadrat Abi Dharr al-Ghiffari and Hadrat Jabir Bin Abdullah al-Ansari (RAA)}

The Holy Messenger of Allah (SAWS) while enlightening his companions that every Prophet has his Vicegerent, at the same time told them that Ali was his, as the Joushua Bin Nun was to Moses (AS). This is another proof for the Holy Messenger of Allah (SAWS) to be similar to Hadrat Moses (AS) as the following traditions demonstrate:

Reported by many noted traditionalists on the authority of Hadrat Buraida (RA), that the Holy Messenger of Allah (SAWS) said: For every Prophet, there is a Vicegerent and **Ali** is indeed my Vicegerant and legatee.

1) Riyadh al-Nadhra by Muhib al-Tabari, V3, P.138
2) Al-Baghawi in his Muajjam al-Sahaba as quoted in
3) Manaqib by Imam Ahmed as quoted in
4) Manaqib by Ibn Maghazili al-Shafai'e, P.261, H.No.238

5) Tareekh al-Medina al-Damishque, V42, P.392 (Through three chains of narrators)

On the authority of Hadrat Anas Bin Malik (RA) that he narrated: We asked Salman (RA) to further ask the Holy Messenger of Allah (SAWS) as to who, his Vicegerant was. Hadrat Salman (RA) asked Him (SAWS), O Messenger of Allah! Who is your Vicegerant? Thereupon said the Messenger of Allah (SAWS): **O Salman! Who was the Vicegerant to Moses? Jushua Bin Nun,** said Hadrat Salman (RA), thereupon replied He (SAWS): Verily! My Vicegerent, legatee, judicial authority and accomplisher of my promises is Ali Ibn Abi Talib!

1) Fadhail ul-Sahaba by Imam Ahmed, V2, P.762, H.No.1052
2) Riyadh al-Nadhra by Muhib al-Tabari, V3, P.138
3) Manaqib by Ibn Maghazili al-Shafai'e, P.261, H.No.238
4) Zakhair ul-Uqba by Muhib al-Tabari, P.131

He (SAWS) even named Husan, Hussain and Muhsin after the sons of Aaron, i.e. Shabbar Shubair and Mushabbar :

Reported by so many distinguished traditionalists on the authority of Hadrat Ali (RA) that the Holy Messenger of Allah (SAWS), visited us when 'Hasan' was born to Fatima (RA) and asked me: Show me my son! And asked me as to what I have named him. I told Him (SAWS) that I had named him "Harb", thereupon He (SAWS) said: No but he is "Hasan". And so happened when "Hussain" and the third son was born, so I told Him (SAWS) this name "Harb" at the third time as well and He (SAWS) named him "Muhsin" and then said: I have named them after the **sons of Aaron (AS), Shabbar, Shubair and Mushabbar** i.e. in Arabic, Hasan, Hussain and Muhsin.

1) Al-Ada'ab al-Mufrad by Imam Bukhari, P.286, H.No.823
2) Fadhail ul-Sahaba by Imam Ahmed, V2, P.970, H.No.1365 (the narrators are trustworthy)
3) Musnad Imam Ahmed, V1, P.118
4) Muajjam al-Kabir by al-Tabarani, V3, P.96, H.Nos. 2773-2774
5) Majma al-Zawaid by al-Haythemi, V8, P.52
6) Al-Isa'ba by Ibn Hajar al-Asqalani and he has authenticated this hadith as well.
7) Al-Mustadarak Ala Sahihain by al-Hakim, V3, P.165 and P.168 (authenticated by al-Hakim)
8) Talkhis al-Mustadarak, V3, P.168 (Authenticated by al-Dhahabi)
9) Sahih Ibn Habban, V9, P H.No.

The Holy Messenger of Allah (SAWS) said: Verily! The Allah (SWT) revealed to the Prophet Moses (AS) that the one, residing in the mosque must be pure and virtuous and in that (i.e. Mosque) none shall reside but **Moses, Aaron, and the sons of Aaron i.e. Shabbar and Shubair (AS).** And, verily! The Allah (SWT) has ordained me that the

one, residing in the mosque must be pure and virtuous and in that (i.e.Mosque), none shall reside but I, and my brother Ali and my sons al-Hasan and Hussain (RAA).

1) Manaqib Ibn Maghazili P. 362, H. No. 343, P.320, H.No.301 and P.322-324, H.No. 303.
2) Tareekh al-Median al-Damishque by Ibn Asakir, V42, P.141

Therefore, the Holy Messenger of Allah (SAWS) is the only Prophet, who resembled Moses (AS).

Similarity between Aaron And 'Ali

Exodus Ch.4:14 And the anger of the LORD was kindled against Moses, and he said, Is not Aaron the Levite thy brother? **I know that he can speak well**. And also, behold, he cometh forth to meet thee: and when he seeth thee, he will be glad in his heart.

He was to be the "mouth" or "prophet" of Moses, i.e., was to speak for him, because he was a man of **a ready utterance** (Exo 7:1, Exo 7:2, Exo 7:9, Exo 7:10, Exo 7:19). **Easton's Bible dictionary- Aaron**

'Ali (RA) was also a man of eloquence in his time and one can see that in the collection of his speeches titled "Nahj ul-Balagha" or in any other books, for instance:

Pre-Advent Status of the Holy Messenger of Allah (SAWS) and His progeny (RAA)

Upon being inquired as to when He (SAWS) had been commissioned to the Prophethood, He (SAWS) answered to Abu Huraira (RA): **I was still a Prophet when Adam (AS)' was between body and soul (i.e.with soulless body)**

1) Seerah Ibn Ishaq, P.114, H.No.161
2) Recorded in al-Jamie al-Sahih "Sunan Tirmizi" V5 under Ch. Munaqib P. Muhammed (SAWS), H.No. 3609 and Imam Abu Isa Tirmizi (RA) declared it Hasan Sahih (trustworthy and authentic)

There is a Hadith recorded by the noted traditionalists such as Imam Ahmed Bin Hanbal (RA), Ibn Maghazili al-Shafaie (RA), Imam al-Harmain Muhib al-Tabari (RA), Allama Sibn Ibn al-Jawzi al-Hanafi (RA) and so many others in their respective works on the authority of Hadrat Salman al-Farsi (RA) and others that the Holy Prophet (SAWS) said:

Before our Lord Allah (SWT), **I and 'Ali were in one light fourteen thousand years prior to the creation of Adam (AS) and when Allah (SWT) created Adam (AS), He parted our LIGHT into two, the first part being "I" and the second one 'Ali.**

1) Fadhail ul-Sahaba by Imam Ahmed Bin Hanbal (RA) V2, P.823 H. No. 1130
2) Manaqib by Imam Ahmed Bin Hanbal (RA) as quoted in Riyadh al-Nadhra
3) Tazkarat ul-Khwaas P. 47
4) Riyadh al-Nadhra" by Imam Muhib al-Tabari, V3, P.120
5) Manaqib by Ibn Maghazili al-Shafaie P.145, H.No.130 and 131
6) Tareekh Medina al-Dimshique by Ibn Asakir, V42, P.67
7) Nuzm Durar al-Simtain by Hafiz al-Zarandi, P.75
8) Manaqib by al-Khwarizmi

In another version of this Hadith, as recorded by Ibn Asakir, we learn that this period was 40,000 years instead:

Narrated by Hadrat Ibn Abbas (RA) and Hadrat Salman al-Farsi (RA) that the Holy Prophet (SAWS) said: **Created Allah (SWT) a form of rod from the Light fourty thousand years prior to the creation of the World**, and established it in front of His exlated throne (the Arsh) until it was first evoked. **Then He (SWT) halved it and created from its first half, your Prophet (i.e. Himself) and with the second one Ali Ibn Abi Talib.**

☒ Tareekh Medina al-Dimshique by Ibn Asakir, V42, P.67

Furthermore, there is another version of the above tradition that has been reported with more words on the authority of Hadrat Abdullah Bin al-Abbas, Hadrat Salman al-Farsi and Hadrat Zazaan (RAA) that the the Holy Messenger of Allah (SAWS) said:

Before our Lord Allah (SWT), **I and 'Ali were in one light fourteen thousand years prior to the creation of Adam (AS) and when Allah (SWT) created Adam (AS), He (SWT) penetrated this LIGHT (Noor) into Adam's heart and did not withdraw it out, rather kept transferring it through all the Prophets until it reached the heart of Abdul Muttalib. Then, He (SWT) withdrew it from Abdul Muttalib and parted into two, and poured the first portion into Abdullah's heart and the second one into Abu Talib's heart. Thus, 'Ali is part of me, I am part of him, his flesh is my flesh, and his blood is my blood. Therefore, the one who loved him, for the sake of my love, has loved me, and the one, who hated him, hated him because of hating me.**

1) Nuzm Durar al-Simtain by Hafiz al-Zarandi, P.75
2) Tareekh Medina al-Dimshique by Ibn Asakir, V42, P.67
3) Also in Manaqib by al-Khwarizmi

Another proof about this "Divine Light" (Noor) of the Holy Messenger of Allah (SAWS) is found under the commentary of Sura Sha'ara (**وَتَقَلُّبَكَ فِى ٱلسَّٰجِدِينَ** *And thy movements among those who prostrate themselves* 26: 219), as reported by the Qura'anic commentators on the authority of Hadrat Abdullah Ibn Abbas (RA) that he said:

"The Holy Messenger of Allah (SAWS) did never cease to exist, rather kept transforming in the hearts of the prophets until he was born to his mother". Also as narrated by Ikrima on the authority of Hadrat Ibn Abbas (RA) that he said: It means that from the prophet to another prophet until He (SAWS) appeared in this nation (i.e. Islamic Ummah)

1) Al-Kashaf WA al-Bayan by Imam al-Tha'labi, V7, P.184

Reported by Imam Ahmed Bin Hanbal (RA) and many others on the authority of Hadrat Jabir Bin Abdullah al-Ansari (RA) that the Holy Messenger of Allah (SAWS) said: **It is written on the gate of Paradise 'Muahmmad is the Messenger of Allah and 'Ali is the brother of the Messenger Muhammad, one thousand years prior to the creation of the heavens.**

1) Fadhail ul-Sahaba by Imam Ahmed, V2, P.827, H.No.1134 and P.831, H.No.1140
2) Huliyat ul-Awlia by Abu Nua'em, V7, P.256
3) Tareekh al-Baghdad by al-Khateeb, V7, P.378
4) Zakhair ul-Uqba by Muhib al-Tabari
5) Manaqib by Imam Ahmed as quoted in Zakhair ul-Uqba
6) Manaqib by Ibn Maghazili al-Shafai'e, P.147, H.No.134
7) Al-Khasais al-Kubra by al-Suyuti, V1, P.13

The above traditions of the Holy Messenger of Allah (SAWS) have similarities with the verses in the "Book of Enoch (Saheefa e Hadrat Idrees A.S.)" that prophesied about the advent of **a Prophet and holy children in later times:**

1. And it shall come to pass in those days that **elect** and **holy children** will descend from the high heaven, and **their seed will become one with the children of men**. 2. And in those days Enoch received books of zeal and wrath, and books of disquiet and expulsion.

☒ The Book Of Enoch, P. 26-27, Ch. XXXIX, Verse No 1

Reported by Abdullah through a chain of narrations upto the Hadhrat Hasan al-Askari (RA) and He reported on the authority of his father and He from his father upto the Hadhrat Jafar Ibn Mohammed as-Sadiq (RA) and He narrated on the authority of his father Hadhrat Mohammed Ibn Ali al-Baqir (RA) that He heard Hadhrat Jabir Ibn Abdullah (RA) as saying : ' The Holy Messenger of Allah (SAWS), said : ' When Allah created Adam and Eve (AS), they strutted through paradise and asked the Holy Lord : ' Who are better than we ? 'At that moment they were shown an image of a girl like they had never seen before; from this girl came an illuminating light so bright that it almost blinded the eyes. They said: ' O Lord, what is this? 'He (SWT) answered: ' This is the Image of **Fatima (RA**), the mistress of your women descendants. 'Then they inquired about the **"Crown",** put on her head'... Allah (SWT) said: This is her spouse **" ALI"** and upon further being asked by them about the two earrings, She (RA) was wearing' The

Holy Allah (SWT) answered : They are her **"Sons"** and adding further to this, He (SWT) said: They (The Five Souls) exist in my or by my mysterious knowledge even before I created you in a general creation.

☒ Lisan al-Mizan by Ibn Hajar al-Asqalani, V3, P. 346

The Holy Qur'aan enlightens us that the Prophet Adam (AS) received certain words from Allah (SWT) which earned him forgiveness for his transgression. Sura 2 Verse 37

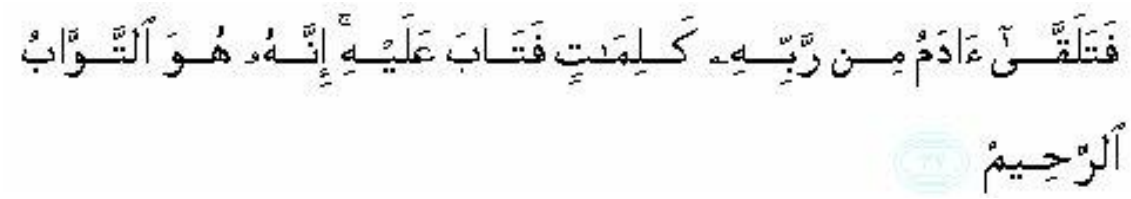

Then learnt Adam from his Lord words of inspiration and his Lord Turned towards him; for He is Oft Returning, Most Merciful.(2:37)

The companions (RAA) asked Prophet (SAWS) as to what the words of inspiration were. The Prophet (SAWS) replied**: Bihaqq Muhammed WA Ale Muhammad and in the second tradition "Bihaqq Muhammed WA Ali WA Fatima WA Hasan wa Hussain.** (2:37)

Imam al-Suyuti (RA) reports that Hadrath Abdullah Ibn Abbas (RA), the famous traditionalist and authority on the Qur'aan, asked the Holy Prophet (SAWS) about the words as to which Adam received. Therereupon the Holy Prophet (SAWS) replied:

'He prayed saying, "O Allah, for the sake of Muhammad, Ali, Fatimah, Hassan and Hussain, do turn towards me", and He turned towards him'

1) Dhurr al-Manthoor by Imam al-Suyuti, V
2) Kanz ul-Ummal, V2, P.155, H.No.4234 {(on the authority of Hadrat Ali Ibn Abi Talib (RA)}
3) Also reported by Imam al-Thalabi in al-Kashaf WA al-bayan, V

The following Hadith supports this:

"The Holy Prophet (Salla'llahu'alaihi wa sallam) has stated that when Allah created Adam (Alai' his salaam) ' Adam lifted his eyes and looked towards the right side of the Garden of Eden. He saw five shining faces prostrating themselves before Allah. Adam asked Allah who they were. Allah said that they will be from his descendants, but they will not be created of clay. They will be created out of light (nur). "The whole universe has been created by Me for their sake. Their names have been derived from My names: I am Mahmood (The Praised one) and he is Muhammad (The Praised one); I am Aali (The Supreme) and he is Ali; I am Faatir (creator) and she is Fatimah; I am Ehsaan (Beneficent) and he is Hassan; I am Mohsin (Generous) and he is Hussain. I swear by My

Honor that if anybody comes before Me with the least disrespect or hatred for any of them, I shall cast them into hell without any consideration. O Adam! These are my five chosen and blessed and for their sake I will forgive and bless unlimited numbers. If you or your progeny have any difficulties approach Me, in the name of the Blessed Five.'

- ☒ Madinah to Karbala the Ahle Sunnah view by Allama Irshad Soofi al-Hanafi, P. 10

Allah (SWT) exhibits the status of al-Hasan and al-Hussain (RAA)

There is one more tradition, recorded in the Major books of traditions on the authority of Hadrat Abu Huraira (RA) that he narrated: " We were offering the Isha prayer with the Holy Messenger of Allah (SAWS), and during his prostration, the Hasan and Hussain (RAA) ascended on His (SAWS) back, therefore while raising His (SAWS) head from the prostration, He (SAWS) would lift them gently. And again when He (SAWS) prostrated, they would descend. This event continued until the Holy Prophet (SAWS) finished the prayer and after that, He (SAWS) seated them on his laps. After that, I got up and asked the Holy Prophet (SAWS) if to take them both to their mother's home. **At the same moment, lightning flashed and by it, they got illuminated and remained so until they entered the home.**

1) Al-Mustadarak Ala Sahihain by al-Hakim, V3, P.No.167, (Imam al-Hakim declares this Hadith 'authentic')
2) Musnad Imam Ahmed, V2, P.513 (through two chains of narrators and both are authentic)
3) Al-Muajjam al-Kabir by al-Tabarani, V3, P.51, H.No.2659
4) Majma'a al-Zawaid by al-Haythemi, V9, P.181 (Hafiz Ibn Hajar says the narraotors of Imam Ahmed are authentic)
5) Siyar A'alam al-Nubla by al-Dhahabi, V3, P. 256
6) Tahdhib al-Tahdhib by Ibn Hajar al-Asqalani, V8, P.409
7) Al-Kamil by Ibn Adi, V7, P.225
8) Also reported by Imam al-Bazzar, al-Shawkani in Neel al-Awtar and Hafiz Abu Nua'em in Dalail al-Nubuwwa, V3, P. 205.

Chapter II

Sūra 5: Māïda, or The Table Spread Verse No. 5

ٱلْيَوْمَ أُحِلَّ لَكُمُ ٱلطَّيِّبَٰتُ ۖ وَطَعَامُ ٱلَّذِينَ أُوتُوا۟ ٱلْكِتَٰبَ حِلٌّ

لَّكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ۖ وَٱلْمُحْصَنَٰتُ مِنَ ٱلْمُؤْمِنَٰتِ وَٱلْمُحْصَنَٰتُ

I. This day are (all) things good and pure made lawful unto you. The food of the People of the Book is lawful unto you and yours is lawful unto them… **(Sura 5:5 Abdullah Yusuf Ali)**

In his poetical translation for instance Mr Sahar rendered as: And today, all pure and good things have been made Halal for you, (O ye believers!) and the **"Ta'am"** of the people of book is Halal for you and yours for them. (Sura Maida: 5) Almost same way have rendered it most of the distinguished Scholars into English as follows:

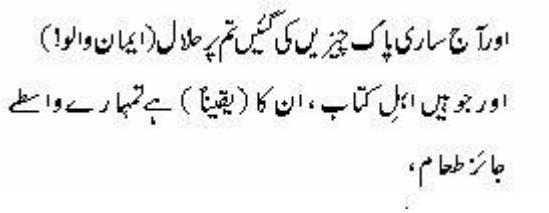
اور آج ساری پاک چیزیں کی گئیں تم پر حلال (ایمان والو!)
اور جو ہیں اہلِ کتاب، ان کا (یقیناً) ہے تمہارے واسطے
جائز طعام،

Mr Sahar has described the word "Ta'am" verbatim, without translating it into a simple Urdu, in an attempt to avoid the controversies so that to lessen the differences among the Schools of Thought as we can have a look at the following translations with differences:

I. Forbidden to you (for food) are: dead meat, blood, the flesh of swine, and that on which hath been invoked the name of other than God; that which hath been killed by strangling, or by a violent blow, or by a headlong fall, or by being gored to death; that which hath been (partly) eaten by a wild animal; unless ye are able to slaughter it (in due form); that which is sacrificed on stone (altars); { **Sura Maida: 3, Abdullah Yusuf Ali(RA)}**
II. This day are (all) things good and pure made lawful unto you. The food of the People of the Book is lawful unto you and yours is lawful unto them… **{Sura Maida: 5, Abdullah Yusuf Ali(RA)}**
III. This day are (all) good things made lawful for you. The food of those who have received the Scripture is lawful for you, and your food is lawful for them **{Sura Maida: 5, The Meaning of the Glorious Quran by Mohammed Marmaduke Pickthall, Hyderabad-Deccan: Government Central Press [1938]}**
IV. Lawful for you to-day are good things, and the food of those to whom the Book has been given is lawful for you, and your food is lawful for them; {**Sura Maida: 5 The Qur'aan by E.H. Palmer}**

And with a different view from the above:

V. This day, things healthful are legalized to you, and **the meats** of those who have received the Scriptures are allowed to you, as **your meats** are to them **{Sura Maida:5 The Koran, Translated by J.M. Rodwell}**

Whereas with both the words:

VI. This day allowed to you are all clean **foods** and **the meat** of those given the Book is allowable for you and **your meat** is allowable for them. **{Sura Maida:**

5, Translation and commentary by Maulana Abdul Majid Daryabadi, First Edition 2004}

And we can find similar law, ordained by the Lord Holy God to the Prophet Moses (AS) in the Book of Torah (Old Testament) as well, in relation with Lawful or Unlawful and Clean and Unclean:

Do not drink wine nor strong drink, thou, nor thy sons with thee, when ye go into the tabernacle of the congregation, lest ye die: it shall be a statute for ever throughout your generations:

And that ye may put difference between holy and unholy, and between unclean and clean; {OT, Leviticus Ch 10: V No. 9-10}

And….

And the swine, though he divide the hoof, and be cloven-footed, yet he cheweth not the cud; he is unclean to you.

Of their flesh shall ye not eat, and their carcase (dead body) shall ye not touch; they are unclean to you.

These shall ye eat of all that are in the waters: whatsoever hath fins and scales in the waters, in the seas, and in the rivers, them shall ye eat. {OT, Leviticus Ch 11: V No. 7-9}

And even some **Bi**blical Apostles, for instance St. James, one of the Twelve, didn't drink wine as recorded in "Lives Of the Saints' :

He drank **no wine**, wore no sandals on his feet, and but a single garment on his body. He prostrated himself so much in prayer that the skin of his knees was hardened like a camel's hoof. The Jews, it is said, used out of respect to touch the hem of his garment. He was indeed a living proof of his own words, "The wisdom that is from above first indeed is chaste, then peaceable, modest, full of mercy and good fruits." He sat beside St. Peter and St. Paul at the Council of Jerusalem; and when St. Paul at a later time escaped the fury of the Jews by appealing to Cæsar, the people took vengeance on James, and crying, "The just one hath erred," stoned him to death.

☒ Lives of the Saints', P. 164

Though the Most of the people of the Books do not follow, the Law enjoined upon them in their respective Books as these days one could easily find them eating Swine, drinking wine and so on….

While commenting the above verse Hadrat Ali Ibn Talha (RA) on the authority of Hadrat Abdullah Ibn Abbas (RA) interpreted it as: Their "food" and their "slaughtered meat".

☒ Sahifa Ali Ibn Abi Talha Fi Tafseer ul-Qura'an al-Karim, P.172

Under the commentary of this verse, Imam Ismael Haqqui (RA) explains that here the word "Ta'am" refers to the "Slaughtered Meat" and the other foods than this of the people of the books. Furthermore, Maulana Abdul Majeed Daryabadi (RA) translated the same meaning i.e. ***foods*** and ***meat*** in his translation above.

1) Tafseer Rooh al-Bayan, by al-Barusi V7, P.348
2) Translation of 5:5, Translation and commentary by Maulana Abdul Majid Daryabadi.

Sheikh Ul-Islam Maulana Sana'aullah Amritsari (RA) has translated the word "Ta'am" into "Food" in Urdu. While commenting on this verse i.e. 5:5, He further writes:

And the lawful food, cooked by the people of the books is lawful unto you, conditionally that it (i.e food) is a lawful food, which they may have cooked.

☒ Tafseer Sana'aie (Urdu) by Sheikh Ul-Islam Sana'aullah, V1, P. 347

Enlightens us Allah the Exlated in the Holy Book: **Ya ayyuha allatheena amanoo innama almushrikoona najasun**

O ye who believe! Truly the Pagans are unclean (Sura Tauba, 9:28)

Reported by many commentators on the authority of Hadrat Hussain Bin al-Fadhal (RA) that the Holy Messenger of Allah (SAWS) happened to see Hadrat Huzaifa (RA) and He (SAWS) held the hand of him in His (SAWS), at this said Hadrat Huzaifa Bin Yaman (RA) to Him (SAWS): O the Messenger of Allah! 'I am ritually unclean at the moment' thereupon replied the Holy messenger (SAWS): Verily! A believer is not unclean.

1) Tafseer al-Kashaf WA al-Bayan by al-Thala'bi, V5, P.27

Chapter III

Sūra 5: Māïda, or The Table Spread Verse No. 6

Now we come to another controversial meaning of the Verse i.e. V No. 6 of Sura Maida where there are vast differences among the various Islamic Schools of thought, and thus keeping this in view, Mr Sahar has translated it very clearly that should be acceptable to all Schools as it's a common translation and He left it up to the followers of all Schools to follow the ritual of ablution according to their own respective sects:

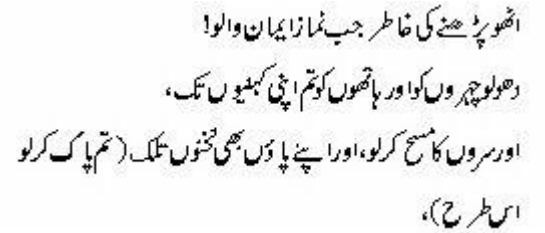
اٹھو پڑھنے کی خاطر جب نماز ایمان والو!
دھولو چہروں کو اور ہاتھوں کو تم اپنی کہنیوں تک،
اور سروں کا مسح کرلو، اور اپنے پاؤں بھی ٹخنوں تلک (تم پاک کرلو
اس طرح)،

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِذَا قُمْتُمْ إِلَى ٱلصَّلَوٰةِ فَٱغْسِلُواْ وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ
إِلَى ٱلْمَرَافِقِ وَٱمْسَحُواْ بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى ٱلْكَعْبَيْنِ

I. ye who believe! When ye rise up to prayer wash your faces, and your hands as far as the elbows, and **wipe your heads, and your feet** down to the ankles... **{Sura Maida:6 The Qur'aan by E.H. Palmer }**
II. Believers! When ye address yourselves to prayer, wash your faces, and your hands up to the elbow, and **wipe your heads, and your feet** to the ankles. **{Sura Maida: 6 the Koran, Translated by J.M. Rodwell}**
III. ye who believe! When ye prepare for prayer, wash your faces, and your hands (and arms) to the elbows; **Rub your heads (with water); and (wash) your feet** to the ankles **{Sura Maida: 6 Abdullah Yusuf Ali}**
IV. ye who believe! When ye rise up for prayer, wash you faces, and your hands up to the elbows, and **lightly rub your heads and (wash) your feet** up to the ankles **{Sura Maida: 6, The Meaning Of The Glorious Quran by Mohammed Marmaduke Pickthall, Hyderabad-Deccan : Government Central Press [1938] }**

The scholars disagree on the issue if to rub or wash the feet to the ankles. In this regard, the Qur'aanic Commentators have recorded in their respective works a tradition, narrated by Hadrat Abdullah Ibn Abbas, Hadrat anas Bin Malik, Ikrama, Sha'abi and Hadrat Abi Jafar Muhammed Bin Ali al-Baqir (RAA) that rubbing is the obligatory between the two acts and this is jurisprudence of Imamia sect. The majority is of the view that washing the feet is an obligatory act in ablution.

1) Tafseer Gharaeb al-Qur'aan, V2, P.557
2) Ahkam al-Quran by Imam Abi Muhammed "Ibn al-Fars al-Andalusi" V2, P.375
3) Tafseer " Jamie Ahkam al-Quran by al-Qurtubi,V1,P.1032-33
4) Tafseer Khazin Baghdadi, V2, P.18
5) Tafseer al-Baghawi V2, P.19

Moreover, said Umm ul-Momineen Hadrat Ayesha (RA): verily! I would prefer to be cut into pieces (i.e to die) rather than rubbing on my feet without slippers or shoes upto the ankles.

☒ Tafseer Al-Kashaf Wa al-Bayan by Imam al-Tha'alabi. V4, P.29

Recorded Imam al-Qurtubi and Imam al-Shawkani in their respective books of commentaries: According to the Qura'anic injunctions concerning ablution, there are two "washings" and two "rubbings". Hadhrat Amir al-Sha'abi said: Jibraeel (AS) descended with the decree of "Rubbing". Agreed the "Ummah" (Islamic community) upon the "washing" as an obligatory act except Ibn Jarir al-Tabari, who reported from the Islamic Jurists and reported a Hadith in this connection on the authority of Ibn Abbas (RA) that He (RA) told about two "washings" and two "rubbings" in ritual ablution (al-Wudhu).

1) Tafseer " Jamie Ahkam al-Quran by al-Qurtubi,V1,P.1032-33
2) Fateh al-Qadeer by Imam al-Shawkani, V2, P.18

From Allah (SWT) it is assumed "Two washings" and "Two rubbings" and this is the jurisprudence of Dawood Bin Ali al-Isfahani, Mohammed Ibn Jarir al-Tabari and Abi Ya'ala.

☒ Tafseer Al-Kashaf Wa al-Bayan by Imam al-Tha'alabi, V4, P.29

And this verse clearly states about the "Rubbing" on the feet, but the tradtion we received through narrators from the Holy Prophet (SAWS) in this regard, is "Washing" that contradicts the Qur'aanic injuction. It has been said: Verily the verse clearly indicates the "Rubbing" on the head and feet but the tradition clarified that the Allah (SWT) meant in it "Rubbing" on the head and as regard to the "Rubbing" on the feet, since being with water, hence it led us to understand "the Washing". The order of **"Rubbing"** on the **head** and the **feet** is "just one order"! So how does "just one order" then contradict in "just one case" ordering for either act obligatory and for the second one non-obligatory? In addition, with Qur'aanic injuction (**وَأَرْجُلَكُمْ**) then would it mean not to carry out the act of "Rubbing", rather keep finding its solutions, as it appears to be.

❖ Ahkam al-Qur'aan by Imam Abi Muhammed "Ibn al-Fars al-Andalusi" V2, P.376-377

Recorded in Ahkam al-Qur'aan by "al-Jassas" on the authority of Sh'aba through a chain of narrators' upto al-Nazal Bin Seerah (RA) that he narrated:

In Rahba when Hadrat Ali Bin Abi Talib (RA) performed "Wudhu" i.e. ritual ablution, He washed his hands, arms and face followed by rubbing on his head and feet and then said: This is the way, I saw the Messenger of Allah (SAWS) perform "Wudhu".

1) Ahkam al-Qur'aan by Imam Abi Bakr al-Jassas al-Hanafi, V2,P.346-347
2) Tafsir Ibn Kathir, V2, P.22

Reported by many Qura'anic commentators on the authority of Hadrat Yunus that in his performing "Wudhu" Hadrat Ikrima used to rub on his head and feet

2) Tafseer Al-Kashaf Wa al-Bayan by Imam al-Tha'alabi. V4, P.28

Reported by Ibn Abdurrehman (RA) that Hadrat Hasan and Hussain (RAA) recited (وَأَرْجُلَكُمْ) and interpreted "the rubbing" regarding that, so Ibn Abdurrehman (RA) used to justify "rubbing" among the people and say that this was beginning and ending of the words i.e. (وَأَرْجُلُكُمْ).

- Ma'ani al-Qura'aan by Abi Jafar al-Nahas, V1, P.274.

Chapter IV

Sūra 5: Māïda, or The Table Spread Verse No. 55

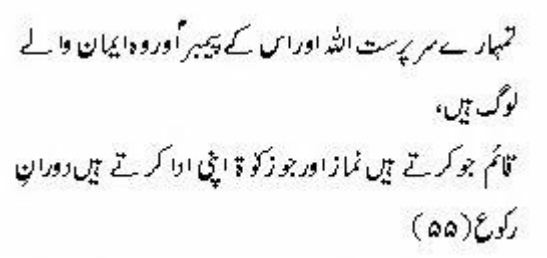
تمہارے سرپرست اللہ اور اس کے پیمبرؐ اور وہ ایمان والے
لوگ ہیں،
قائم جو کرتے ہیں نماز اور جو زکوٰۃ اپنی ادا کرتے ہیں دورانِ
رکوع (۵۵)

I. Your **(real) friends** are (no less than) God, His Apostle, and the (fellowship of) believers, - those who establish regular prayers and regular charity, and they bow down humbly (in worship). **{Sura Maida: 55 Abdullah Yusuf Ali}**
II. Verily, your **protector** is God and His Apostle, and those who believe, who observe prayer, and pay the alms of obligation, and who bow in worship. (**Sura 5:55, the Koran, Translated by J.M. Rodwell, [1876]**
III. Your **guardian** can be only Allah; and His messenger and those who believe, who establish worship and pay the poor due, and bow down (in prayer) **{ Sura Maida: 55, The Meaning Of The Glorious Quran by Mohammed Marmaduke Pickthall, Hyderabad-Deccan : Government Central Press [1938] }.**
IV. God only is your **patron**, and His Apostle and those who believe, who are steadfast in prayer and give alms, bowing down. Whoso taketh as patrons God and His apostles and those who believe;--verily, God's crew, they are victorious! **{Sura Maida: 55 the Qur'aan by E.H. Palmer 1880, Edition}**

Now, let us present here the occasion of the descending of this Verse i.e. 5:55, derived from the major Tafaseer, and Ahadith Books:

Narrated Ataa from Abdullah Ibn Abbas (RA) that the person, in whose honour this verse was revealed, is Hadrat Ali Ibn Abitalib (RA). Moreover, it has been narrated that Hadrat Abdullah Bin Salam (RA) said: When this verse revealed, I said to the Holy Prophet (SAWS): I saw Hadrat Ali Ibn Abi Talib (RA) give his ring to the needy person. In another tradition, transmitted on the authority of Hadrat Abi Dharr (RA) that he said: I

was praying the noon-prayer with the Holy Messenger of Allah (SAWS) on that day, one needy person asked in the Mosque for charity and when none gave him anything, he lifted his hands towards the sky and said: O Allah! Be witness that I begged in the Prophet's Mosque and no one gave me anything in charity. Hadrat Ali Ibn Abi Talib (RA) was bowing down in prayer that time and He (RA) extended his hand till the needy took the ring off his finger, thereupon the Holy Prophet (SAWS) said to Allah: O Allah! Verily my brother Musa (AS) asked you (**قَالَ رَبِّ ٱشْرَحْ لِى صَدْرِى** to **وَٱشْرِكْهُ فِىٓ أَمْرِى** Sura TAHA 25-32) and you revealed (*He said: "We will certainly strengthen thy arm through thy brother, and invest you both with authority, so they shall not be able to touch you: with Our Sign shall ye triumph,--you two as well as those who follow you."* Sura Qasas: 35) O Allah! I am Muhammed, your Prophet the purified one, expose for my bosom, ease for my age and appoint Ali (RA) my vizier from my family, and make him stronger for my strength… added Hadrat Abi Dharr (RA) by swearing to Allah that the Archangel Gabriel (AS) desended to the Holy Prophet (SAWS) even before He completed his sentences to Allah and said: O Muhammed! Recite:

إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ ٱللَّهُ وَ

1) Tafseer Gharaeb al-Qur'aan, V2, P.605-606
2) Tafseer al-Kashaf WA al-Bayan by al-Thalabi, V4, P.81
3) Tafseer al-Kabeer by Imam Fakhr al-Razhi
4) Fadhail ul-Sahaba by Imam Ahmed, V2, P.843, H.No.1158
5) Zakhair ul-Uqba by Muhib al-Tabari, P.63
6) Tafseer Dhurr al-Manthour, V4, P.295 under the commentary
7) Noor ul-Absaar by al-Shablanji, P.158
8) Tazkarat ul-Khwaas by Sibt Ibn al-Jawzi al-Hanafi, P.43
9) Manaqib by Ibn Maghazili al-Shafai'e, P.202
10) Nuzm Durar al-Simtain by Hafiz al-Zarandi al-Hanafi, P.182-183 {(on the authority of Hadrat Asma Bint Umais, Hadrat Abdullah Ibn Abbas, Hadrat Abi Dharr al-Ghiffari and Hadrat Jabir Bin Abdullah al-Ansari (RAA)}

It is recorded in Asbab an-Nuzool by al-Wahidi that this verse had been revealed in honour of Hadrat Ali Ibn Abi Talib (RA). Too many Commentators of the Holy Qur'aan and the Traditionalists have recorded in their respective work that this tradition is authentic that Hadhrat Ali (RA) gave his ring in alms or charity to a needy person while he (i.e Ali RA) was in a state of bowing down in prayer. At the same time this verse i.e. 5:55 revealed in his honour.

Following are the some of the Books of the Qura'anic commentaries and traditions, where the "Above-mentioned Event" with no or slight variations in the words of its contents have been recorded:

1. Tafseer Muqatil Bin Suleiman, V1, P.307 {(The Holy Prophet (SAWS) is reported to have said: Wali indicates here "Premiere" or "Most deserving' to lead the prayers)}

2. Mujahid al-Mufassir WA al-Tafseer, P.387
3. Tafseer al-Kalbi, Part 1, P. 181
4. Tafseer Ibn Abi Hatim, V4, P. 1162, H.Nos. 6547 and 6551
5. Tafsir Ibn Kathir, V2, P.71
6. Zad al-Museer fi Ilm ut-Tafseer, P. 392 under the commentary of 5:55
7. al-Nuktu Wa al-Uyoon, Tafseer al-Mawardi, V2, P.49
8. Kitab al-Arbaeen Fi Usool al-Deen by Imam al-Razhi, P.436, 437,448 and 449
9. Ahkam al-Quran by Imam Abi Muhammed "Ibn al-Fars al-Andalusi" V2,P.447
10. Ma'ani al-Qur'aan by Hafiz Imam Abi Jafar al-Nahas V1, P. 292T
11. Tafseer Ibn Arabi by Sheikh al-Akbar Muhiuddin Bin Ali al-Tai al-Hatimi al-Maliki " Ibn Arabi" V1, P.180
12. Tafseer Gharaeb al-Qur'aan, V2, P.605
13. Tafseer " Jamie Ahkam al-Quran by al-Qurtubi,V1,P.1094
14. Tafseer Khazin Baghdadi, V2, P.67
15. Tafseer al-Baghawi,V2,P.67
16. Tafseer al-Qur'aan by Abi al-Saud al-Hanafi, V2, P.58
17. Tafseer "Bamadarik al-Tanzeel al-Nasaifi, V1, P.420
18. Fateh al-Bayan fi Maqasid al-Qur'aan, V2,P.283
19. Asbab al-Nuzool by Abi al-Hasan Ahmed al-Wahidi, P. 149
20. Asbab al-Nuzool by Imam al-Suyuti, P.135
21. Al-Fusool al-Muhimma by Ibn Sabbagh, P. 118
22. Tazkarat ul-Khwaas, P.172
23. Tareekh Medina Damishq by Ibn Asakir, V42, P.357 (through various chains of different narrators)
24. Manaqib by Ibn Maghazili P. 377, H. No. 354-355
25. Tafseer al-Kashaf WA al-Bayan by al-Thalabi, V4, P.81
26. Mutalib al-Sool by Sheikh Kamaluddin Mohd Ibn Talha al-Shafai'e, P.144
27. Noor ul-Absaar by Imam Shablanji, P. 110
28. Al-Imam Ali Reda Wa Resalatahu Fi al-Tibb al-Nabawi, P. 41
29. Zakhair ul-Uqba by Muhib Tabari, P.159 and 182
30. Al-Riyadh al-Nadhra Fi Manaqib al-Ashra, V3, P.208
31. Nuzm Durar as-Simtain by Hafiz Jamaluddin al-Zarandi, P.106-108 (through several chains of narrators)
32. Kitab al-Hadith ann Ismail Bin Jafar al-Medani, P.524, H.No.471
33. Kanz ul-Ummal by Muttaqui al-Hindi, V13, P.48, H.No. 36350
34. Tas-heel al-Wusool ILA Ma'arfati Asbaab al-Nuzool, P. 132

In the next verse to it i.e. 55:56, Waman yatawalla Allaha warasoolahu wa**a**llatheena amanoo fa-inna **hizba Allahi** humu alghaliboon**a Eng:** And whoso taketh Allah and His messenger and those who believe for **guardian** (will know that), lo! **The party of Allah**, they are the victorious. (Pickthall) **Or** Whoso taketh as **patrons** God and His apostles and those who believe;--verily, God's crew, they are victorious! (E.H.Palmer Part I, Ch. Table, P.105)

In the above verse, Allah (SWT) prescribes us to take as patrons Allah, His Messenger and those who are believers as they indeed make a party of Allah. Therefore, so far as

this party of Allah is concerned, there is none but 'Ali Ibn Abi Talib (RA) who claimed to be that particular party. As Imam Ahmed Bin Hanbal (RA) recorded a tradition on the authority of Hadrat Habba i.e. Al-Urani, used to say: **We are highbred, our excellence is same as that of the prophets, and our party is the party of Allah. The party on contrary to us is the party of tyrants and the Satan. The one who, justified equalizing between our enemies and us, does surely not belong to us.**

☒ Fadhail ul-Sahaba by Imam Ahmed, V2, P.844, H.No.1160

In his Tafseer book titled "al-Tasareef" Hadrat Yahya bin Salam (RA) explains the meaning of Wali by saying that al-Wali means Wilaya in the religion of Islam:

إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ ٱللَّهُ وَرَسُولُهُۥ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱلَّذِينَ يُقِيمُونَ ٱلصَّلَوٰةَ
وَيُؤۡتُونَ ٱلزَّكَوٰةَ وَهُمۡ رَٰكِعُونَ ﴿٥٥﴾

Moreover, He (RA) further records a verse 9:71, recited by Hadrat Bara bin Azab (RA) in this connection, to prove his point:

وَٱلۡمُؤۡمِنُونَ وَٱلۡمُؤۡمِنَٰتُ بَعۡضُهُمۡ أَوۡلِيَآءُ بَعۡضٖۚ

And the believers, men and women, are some the **patrons** of others; they bid what is reasonable, and forbid what is wrong, and are steadfast in prayer, and give alms, and obey God and His Apostle. On these will God have mercy; verily, God is mighty, wise! {Sura Tauba 9:71 The Qur'aan by E.H. Palmer 1880 Edition}

Therefore, Wali refers Wilaya in Religion!

❖ Al-Tasareef, P. 238

Now, I present below a piece of commentary in connection with this verse from the "Tafseer Mani al-Qur'aan" to clear more specifically on this matter:

Said Abu Ubaida (RA): And this is clear for you in this connection that the Holy Prophet (SAWS) said: Whomsoever I am Master, Ali is his Master!

Moreover, the words "Mawla" and "Wali" are one and have the same meaning and the proof of this, as the Allaw (SWT) says in Holy al-Qur'aan:

ٱللَّهُ وَلِيُّ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ يُخْرِجُهُم مِّنَ ٱلظُّلُمَٰتِ إِلَى ٱلنُّورِ ۖ
وَٱلَّذِينَ كَفَرُوٓا۟ أَوْلِيَآؤُهُمُ ٱلطَّٰغُوتُ يُخْرِجُونَهُم مِّنَ ٱلنُّورِ إِلَى
ٱلظُّلُمَٰتِ ۗ أُو۟لَٰٓئِكَ أَصْحَٰبُ ٱلنَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَٰلِدُونَ ﴿٢٥٧﴾

Allah is the Protector of those who have faith: from the depths of darkness He will lead them forth into light. Of those who reject faith the patrons are the evil ones: from light they will lead them forth into the depths of darkness. They will be companions of the fire, to dwell therein (For ever). (Baqra 2: 257).

ذَٰلِكَ بِأَنَّ ٱللَّهَ مَوْلَى ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَأَنَّ ٱلْكَٰفِرِينَ لَا مَوْلَىٰ لَهُمْ ﴿١١﴾

That is because Allah is the Protector of those who believe, but those who reject Allah have no protector. (Muhammed 47: 11)

Moreover, Abu Ubaida (RA) added further by saying that the true meaning of this Prophetic Tradition is "Wilaya" (Guardianship or rulership) in the religion and that is to glorify and venerate the "Wilyaat" (Gauardians-ship).

In addition, said others than Abu Ubaida: **Ali is indeed his helper whose helper I am!**

- ❖ Ma'ani al-Qur'aan by Hafiz Imam Abi Jafar al-Nahas V1, P. 292.

While interpreting the aim of the above verse, Hadrat Ali Ibn Talha (RA) said: This verse teaches us, that the one, who submitted to Islam, has appointed one's Guardian Allah, His Messenger and those who are believers (Who pay charity while bowing in prayers).

- ☒ Sahifa Ali Ibn Abi Talha Fi Tafseer ul-Qura'an al-Karim, P.182

And the "Wilayah" of Hadrat Ali Ibn Abi Talib (RA) seems to be of so much importance so that the Allah (SWT) has even emphasized on it by revealing a significant verse pertaining to it in the Holy Qur'aan (Sura Saffat 37:24):

وَقِفُوهُمْ ۖ إِنَّهُم مَّسْـُٔولُونَ

"But stop them, for they must be asked!

Upon the revelation of the above-mentioned verse, the Companions (RAA) asked the Holy Prophet (SAWS) as to what they would be asked or accountable for ? Thereupon replied the Holy Prophet (SAWS) as recorded in the books, on the authority of Hadrat

Abu Said al-Khudri (RA): Stop them, for they will be asked for the **"Wilayah"** of Hadrat Ali Ibn Abitalib (RA). And added more to it, Imam al-Wahidi in his Tafseer al-Baseet that this verse referred to the **"Wilayah"** of Hadrat Ali Ibn Abi Talib and the members of the Prophet's house (Ahl-ul-Bait) (RAA) and they must be **loved and obeyed**.

1) Al-Nuktu WA al-Uyoon, Tafseer al-Mawardi, V5, P.44
2) Al-Sawaiq al-Muharriqa, P. 229 and in Old edition, P. 92.
3) Tafseer al-Baseet by al-Wahidi, under the commentary of this verse.
4) Al-Firdaus bi-Mathoor ul-Khitab, by Abi Shuja Sheerowiya al-Dailami.
5) Nuzm Durar as-Simtain by Hafiz Jamaluddin al-Zarandi, P.144
6) Riyadh al-Nadhra by Muhib al-Tabari, V3, P.130
7) Yanabie al-Muwaddah, under the commentary of this verse, P.184

On the authority of Hadrat Ammar Bin Yasir (RA), that his father narrated that the Holy Messenger of Allah (SAWS) said: One, who foremost believed in me, attested my Prophethood and appointed me one's ruler or guardian is 'Ali Ibn Abitalib, therefore, his guardianship (Wilayah) is surely my guardianship and my guardianship is truly the guardianship of Allah.

- Tareekh al-Madina al-Dimishque by Ibn Asakir, V42, P.239-241 through several chains of narrators.

Reported by Ibn Asakir on the authority of Hadhrat Abdullah (RA) that he narrated: Said the Holy Prophet (SAWS):

O Abdullah! Descended angel to me and said; O Muhammed! Upon which has it been sent ? (**وَسْئَلْ مَنْ أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رُّسُ**.. *And question thou our apostles whom We sent before thee* Sura Zukhruf 43: 45) Upon being asked by me as to which this verse referred, replied He (SAWS): that the angel said; upon your "Wilayah" and the "Wilaya' of Ali Ibn Abi Talib.

- Tareekh al-Madina al-Dimishque by Ibn Asakir, V42, P.241

Reported Abu Sheikh in a long tradition, in which the Holy Messenger of Allah (SAWS) said while addressing to the people: O People! **The eminence, exaltation, dignities, status and the "Wilaya"** is reserved for the Holy Messenger of Allah (SAWS) and his Progeny (RAA) only! So, do not waste your time in falsehood.

1) Al-Sawaiq al-Muharriqa, P. 268
2) Nuzm Durar al-Simtain by Hafiz al-Zarandi, P.264
3) Zakhair ul-Uqba by Muhib al-Tabari, P.130??
4) Mulla in his Seerah as quoted in Zakhair ul-Uqba
5) Tareekh al-Medina al-Damishque by Ibn Asakir.

Narrated by Ibn Musayyab (RA) that Hadrat Umar (RA) said: Love the "Ashraf" i.e. the people of high bred (In other words Qurba of the Holy Prophet SAWS), and save your

dignities from the mean people and be informed! Without agreeing to the "Wilyah" of Hadrat Ali Ibn Abi Talib (RA), no one can achieve the perfect nobility and high status.

1) Al-Sawaiq al-Muharriqa, P. 270
2) Darqutni, as quoted in

Furthermore, it is recorded in "Fadhail ul-Sahaba" by Imam Ahmed Bin Hanbal (RA) and in "Riyadh al-Nadhra" as well that at the time of his death, Hadrat Abdullah Ibn Abbas (RA) was seeking nearness to Allah (SAWS) by praying to Him (SWT) for the sake of the **"Wilayah"** of Hadrat Ali Ibn Abi Talib (RA).

1) Fadhail ul-Sahaba by Imam Ahmed Bin Hanbal, H.No. 1129,V2, P.823
2) Al-Riyadh al-Nadhra Fi Manaqib al-Ashra, V3, P.131
3) Al-Munaqib by Imam Ahmed Bin Hanbal, as quoted in Al-Riyadh al-Nadhra.

In addition, there is one more tradition, recorded by Muhib al-Tabari in his "Al-Riyadh al-Nadhra" on the authority of Hadrat Ali Ibn Abi Talib (RA) that he heard the Holy Prophet (SAWS) say:

When Allah (SWT) gathers on the day of judgement, all people from beginning to the end and erects the bridge (al-Sirat) to cross over the Hell, none will cross it but one, having the certificate of the **"Wilayah"** of Hadrat Ali Ibn Abitalib (RA).

1) Al-Riyadh al-Nadhra Fi Manaqib al-Ashra, V3, P.130 and P.137 {(at P. 137, on the authority of Hadhrat Abu Bakr (RA)}
2) Manaqib by Ibn Maghazili al-Shafa'ie, P.310, H.No.289, P.174, H.No.156
3) Tareekh al-Baghdad by al-Khateeb, V10, P.357 {(on the authority of Hadrat Abu Bakr (RA)}

Futhermore, there is another Hadith, recorded in "Sahih al-Bukhari" and "Fadhail ul-Sahaba" by Imam Ahmed Bin Hanbal (RA) demonstrating the status of Hadhrat Ali (RA) by the Holy Prophet (SAWS) in this regard that I am presenting below:

Narrated Buraida (RA): The Holy Prophet (SAWS) sent 'Ali to Khalid to bring the Khumus and I hated Ali and Ali had taken a bath (after a sexual act with a slave-girl from the Khumus). I said to Khalid, "Don't you see this (i.e. Ali)?" When we reached the Prophet (SAWS), I mentioned that to him. He said, "O Buraida! Do you hate Ali? I said, "Yes." He (SAWS) said, "Don't hate him, for **he deserves more than that** from the Khumus."

1) Sahih al-Bukhari V5, P.447, H. No. 637, Arabic-English (Arabic H. No.4350)
2) Fadhail ul-Sahaba by Imam Ahmed Bin Hanbal, H. No. 1179, V2, P.858
3) Al-Khasais by Imam Nisa'i, H. No. 90, P. 80

عن بريدة, قال: غزوتُ مع علي رضي الله عنه اليمن, فرأيت منه جفوة, فلما قدمتُ على رسول الله صلى الله **عليه وآله وسلم**, ذكرت علياً, فتنقصته, فرأيت وجه رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يتغير, فقال: يا بريدة! ألست أولى بالمؤمنين من أنفسهم؟ قلت: بلى, يا رسول الله! قال: من كنت مولاه فعلي مولاه.

"It is narrated by Buraydah (R.A.): I participated in the Battle of Yemen with 'Alī (R.A.) and I had a complaint against him. When I went to see the Holy Prophet (SAWS) upon returning from war), I mentioned 'Alī in rather improper words. I saw that the Holy Prophet (SAWS)'s face had flushed, and he said: O Buraydah! Am I not more entitled or desrving among the believers than their own lives? I said: why not, O Messenger of Allāh! Thereupon, He (SAWS) said: One who has me as his master has 'Alī as his master."

1) Musnad Imam Ahmed, V5, P. 347
2) Fadhail al-Sahaba by Imam Ahmed bin Hanbal, V2, P.723, H. No. 989
3) Sunan al-Kubra by Imam Nisa'i, V7, P.309, H. No. 8089
4) Al-Khasais by Imam Nisa'i, P. 80, H.No.90
5) Fadhail al-Sahaba by Imam Nisa'i, P.14
6) Al-Mustadarak Ala Sahihain by al-Hakim, V3, P.110 and 111
7) Talkhees al-Mustadarak by al-Dhahabi, V3, P.110
8) Riyadh al-Nadhra Fi Munaqib al-Ashra, V3, P. 129-130.

The Holy Prophet (SAWS) first reminded Hadrat Buraida (RA) here of His (SAWS) own status among the believers and then secondly He (SAWS) introduced significantly the status of Hadrat Ali (RA) as in the previous Hadith of Sahih al-Bukhari "Don't hate him, for he **deserves more** than that from the Khumus."

The Holy Prophet (SAWS) is truly **أولى** among the believers as Allah (SWT) tells us in Holy Qur'aan (Ahzab 33:06):

ٱلنَّبِيُّ أَوۡلَىٰ بِٱلۡمُؤۡمِنِينَ مِنۡ أَنفُسِهِمۡۖ

Now, let us have a look at the meaning of this word **أولى** more specifically in few of the dictionaries and other books:

The **أولى** means "More deserving", more appropriate, more becoming and more suited.

- Dictionary al-Atheer, Arabic-English, P. 132

And according to "al-Mawrid" it has the following meanings:

Worthier, more deserving, more entitled (to), more appropriate, more proper, more suitable, more adequate, more suited, more becoming.

- Al-Mawrid, Dictionary Arabic-English, P. 210

Better, best, more or most excellent, worthy, fit, sufficient, proper.

- An Arabic and English Literary Dictionary, P. 47

And in "al-Qurtain Kitab Mushkil al-Qur'aan" Imam Ibn Qutaiba (RA) says:

It means "Mawla" the one who is **أولى** amongst you.

- al-Qurtain Kitab Mushkil al-Qur'aan, V2, P. 164

And let's see now what Imam "Ibn al-Fars al-Andalusi" and other commentators interpret about the word **أولى** , so here we go:

It is interpreted that the Decree of the Holy Prophet (SAWS) is most deserving among the believers to obey and the submission to Him (SAWS) for a believer is more deserving than the believer's to ownself. This is the right of the "Wilayah" prior to the believers, and said the Holy Prophet (SAWS): I am **أولى** i.e. the most deserving or the premiere among the believers more than their ownselves. He (SAWS) further added: A guardian and invested in authority to inherit any money, valuables and property, left behind by anyone who, died with no legatee and of the one who quit one's religion or ruined my work.

The believers have been ordained to give precedence to the Holy Prophet (SAWS) in obedience, over their ownselves (i.e. obeying to their ownselves.) as He (SAWS) is "Foremost" to be obeyed. The rights of the Holy Prophet (SAWS) are much more on priorities upon the believers than their own rights as He (SAWS) is "Foremost" **أولى** or premiere among them more than their ownselves in respect of worldly and religious affairs. In addition, says Hadrat Mujahid (RA) referring to this verse: He (i.e the Prophet) is like their "Father" for them.

1) Ahkam al-Quran by Imam Abi Muhammed "Ibn al-Fars al-Andalusi" V3,P.422
2) Ahkam al-Qur'aan by Imam Abi Bakr al-Jassas al-Hanafi, V3,P.355
3) Tafseer Ibn Abi Hatim, V9, P. 3114, H.No. 17584.
4) Ma'ani al-Qura'aan by Abi Jafar al-Nahas, V2,P.953
5) Tafseer " Jamie Ahkam al-Quran by al-Qurtubi,V2,P.2452
6) Tafsir Ibn Kathir, V3, P.468.
7) Taweel Mushkil al-Qur'aan by Abi Muhammed Imam "Ibn Qutaiba" ,P. 456
8) Tafseer Mujahid, P.213
9) Al-Tafseer al-Wazih by Dr. Muhammed Hijazi, V3, Part 21, P.72

Said the Holy Prophet (SAWS) for Ali (RA):

The right of Ali upon the Muslims is same as a Father has on his son.

1) Tareekh al-Medina al-Damishque by Ibn Asakir, V42, P. 308
2) Muanjim Mufradat al-Faaz ul-Quran by Allama Raghib al-Isfahani, P.3
3) Riyadh al-Nadhra by Muhib al-Tabari, V3, P. 130.
4) Manaqib by Ibn Maghazili al-Shafa'ie, P.98, H.No.70

Reported by Hadrat Bara'a Bin Azab (RA) that the Holy Messenger of Allah (SAWS) said: **'Ali is to me in the same position as my head to my body!**

1) Tareekh al-Medina al-Damishque by Ibn Asakir, V42, P. 344
2) Manaqib by Ibn Maghazili al-Shafai'e, P.148, H.No.135
3) Tareekh al-Baghdad by al-Khateeb, V6, P.12

Reported by the traditionalists on the authority of the first caliph Hadrat Abu Bakr (RA) the he heard the Holy Messenger of Allah (SAWS) say: **'Ali is from me in the same position, as I am from my Allah'**

1) Riyadh al-Nadhra by Muhib al-Tabari, V3, P.119
2) Al-Muwafiqa by Ibn Samman as quoted in

Reported by al-Sha'abi (RA) on the authority of Hadrat Ali (RA) that the Holy Messenger of Allah (SAWS) said to me: **Welcome! The chief of Muslims and Imam of the pious!**

1) Tareekh al-Medina al-Damishque by Ibn Asakir, V42, P. 370
2) Nuzm Durar al-Simtain by Hafiz al-Zarandi al-Hanafi, P.149
3) Riyadh al-Nadhra by Muhib al-Tabari, V3, P.138
4) Manaqib by Ibn Maghazili al-Shafai'e, P.119, H.No.93
5) Kanz ul-Ummal, V13, P.77, H.No.36521

The Holy Prophet (SAWS) called 'himself' as: I am the "Master of the whole Progeny of Adam (AS)", and 'Ali (RA) is the "Master of Arab" and clarifying more specifically about it see this Hadith:

Reported by many traditionalists, on the authority of Umm ul-Momineen Hadrat Ayesha (RA) that she narrated: The Holy Messenger of Allah (SAWS) said to Anas: O Anas! Go and call for me the "Master of Arab"! Upon hearing this, Umm-ul-Momineen Hadrat Ayesha (RA) asked the Holy Prophet (SAWS): Are you not the Master of Arab (Sayyed-ul-Arab)? Thereupon The Holy Prophet (SAWS) replied: I am the **"Master of the Progeny of Adam (AS)"** (Sayyed ul-Wulid al-Adam) and 'Ali (RA) is the **"Master of Arab"** (Sayyed-ul-Arab).

1) Al-Mustadarak Ala Sahihain by al-Hakim, V3, P.

2) Kitab al-Arbaeen Fi Usool al-Deen by Imam al-Razhi, P.458 (with the words as said by the Holy Messenger of Allah (SAWS): ***Verily! I am Chief of the Worlds, and he (Ali) is Chief of the Arabs***.)
3) Kanz-ul-Ummal, V11, P.284, H. No. 33000 to 33005 (Through many chains of different narrators)
4) Kanz-ul-Ummal, V13, P.47, H. No.36348 {(on the authority of Hadrat Ibn Abbas RA)}
5) Manaqib by Ibn Maghazili al-Shafai'e, P.283, H.Nos. 258 and 259

Reported by the traditionalists on the authority of Hadrat Jabir Bin Abdullah (RA) that the Holy Messenger of Allah (SAWS) said to 'Ali: **The people are from various trees, and you and I are from one tree**. Then He (SAWS) recited the verse (Sura Ra'ad: 4)

1) Tareekh al-Medina al-Damishque by Ibn Asakir, V42, P. 64
2) Manaqib by Ibn Maghazili al-Shafai'e, P.147, H.No.133
3) Nuzm Darar al-Simtain by Hafiz al-Zarandi al-Hanafi, P.75
4) Kanz ul-Ummal, V11, P.608, H.No.32944
5) Muajjam al-Awsat by al-Tabarani, V4, P.263
6) Al-Mustadark Ala Sahihain by al-Hakim, V2, P.241 (authentic tradition as says Imam al-Hakim)
7) Al-Firdaus Bi-Mathour ul-Khita'ab by al-Dailami, V1, P.44, H.No.109 {(on the authority of Hadrat Ibn Abbas (RA)}

Recorded Imam Bukhari in his Sahih that the Holy Prophet (SAWS) said to 'Ali, "You are from me and I am from you. "Hadrat Umar Bin al-Khittab (RA) said (about Ali): "Before Allah's Messenger (SAWS) died, he had been pleased with him (i.e. Ali)."

- Sahih al-Bukhari V5, P.43, Ch.10, Arabic-English.

Moreover, said the Holy Prophet (SAWS) about Ali (RA):

He is from me, I am from him, and He is your Guardian after me!

1) Fateh al-Bari bi Sharh Sahih al-Bukhari, V16, P.186
2) Zakhair al-Uqba, P.126 and 127
3) Kanz ul-Ummal by Muttaqui al-Hindi, V11, P. 281, H.No.32960
4) Al-Isa'abah by Ibn Hajar al-Asqalani, V2, P.509

The Holy Messenger of Allah (SAWS) said to Hadrat Ali (RA):

O Ali! You are Guardian (Wali) in this World and hereafter.

O Ali! You are Guardian (Wali) for all believers after me.

1) Kitab "al-Sunna" by Imam "Ibn Abi Asim",P.309,H.No.1386
2) Tareekh Medina Damishq by Ibn Asakir, V42, P.98-102

3) Zakhair al-Uqba, P.157
4) Fadhail ul-Sahaba by Imam Ahmed, V2,H.No.1167, P.849-851

Upon hearing complaint about Ali (RA), by someone, the face of the Holy Messenger of Allah turned red with anger and He (SAWS) said:

Give up opposing Ali (Twice or Thrice)! **Verily! Ali is from me, I am from him, and He is Guardian (Wali) of every believer after me!**

1) Musannaf Ibn Abi Shayba, V6, P.372, H.No. 32118
2) Al-Sunna by Imam Abi Bakr Ibn Abi Asim (RA), H. No. 1221,P. 275
3) Musnad Imam Ahmed, V4, P. 437
4) Musnad Abu Dawood al-Taylasi, P. 111, H.No.829
5) Al-Khasais by Imam Nisai, H. No. 68 P. 63. and H. No. 89 P. 79
6) Al-Jamaie al-Sahih "Sunan Tirmizi",V5,P.591, H.No.3712
7) Fadhail al-Sahaba by Imam Ahmed bin Hanbal, V2, P.768, H. No. 1060
8) Fadhail al-Sahaba by Imam Ahmed bin Hanbal, V2, P.749, H. No. 1035
9) Fadhail al-Sahaba by Imam Nisai, P.15
10) Manaqib by Hafiz Abi al-Hasan "Ibn al-Maghazili, H.No. 270, P.294.
11) Sunan al-Kubra by Imam Nisai, V7, P.309 and 310, H. No. 8090 and 8092
12) Sahih Ibn Habban, H.No. 6890, P.41 and 42
13) Musnad Abi Ya'ala al-Muwasalli V1, P.185, H.No. 350
14) Musnad al-Ruyyani (Musnad as-Sahaba), P.62
15) Muta'alib al-Sool by Sheikh Ibn Talha as-Shafaie, V1, P.86
16) Al-Bidaya Wa al-Nihaya by Ibn Kathir, V5, P. 458
17) Tareekh Medina Damishq by Ibn Asakir, V42, P. 99-101
18) Al-Jamie al-Usool by Ibn al-Atheer, V9, P. 470, H.No. 6480
19) Zakhair ul-Uqba by Muhib al-Tabari, P.126
20) Al-Isa'abah by Ibn Hajar al-Asqalani, V2, P.509
21) Nuzm Durar as-Simtain by Hafiz Jamaluddin al-Zarandi, P.118
22) Mishkat al-Masabih by Imam Khateeb al-Tabrizi, V3,P.1720
23) Kanz ul-Ummal by Muttaqi al-Hindi, V11, P. 287, H.No.33044

And addressed the Holy Prophet (SAWS) to the believers on the day of Juhfaa, holding 'Ali (RA)'s hand in His (SAWS) hand:

O people! Verily I am your Guardian! (Waali)

You spoke truth, O Messenger of Allah! Replied the people, thereupon, He (SAWS) held the hand of Ali (RA), lifted it up and said:

This is the Guardian who will pay my debts!

1) Al-Sunna by Imam Abi Bakr Ibn Abi Asim (RA), H. No. 1223,P. 275
2) Musnad Imam Ahmed, V3, P. 330 and 331
3) Kanz ul-Ummal by Muttaqi al-Hindi, V11, P. 285, H.No.32959

It has been narrated that Hubshi Bin Junadah (RA) said: "I heard the Messenger of Allah (SAWS) say: **"Ali is part of me and I am part of him, and none but 'Ali is an authority on my behalf."**

1) Musannaf Ibn Abi Shayba, V6, P.366, H.No. 32071
2) Kitab "al-Sunna" by Imam "Ibn Abi Asim",P.309,H.No.1355
3) Sunan Ibn Majah, V1, P.44, H.No. 119
4) Musnad Imam Ahmed Bin Hanbal, V4, P.164-165
5) Fadhail al-Sahaba by Imam Nisai, P.15
6) Musnad Ibn Abi Shayba, V2, P.342, H.No.844
7) Sunan al-Kubra by Imam Nisai, V7, P.310, H. No. 8091
8) Al-Jamaie al-Sahih "Sunan Tirmizi",V5, P.594, H.No.3719(Hadith Hasan)
9) Nuzm Durar as-Simtain by Hafiz Jamaluddin al-Zarandi, P.118
10) Munaqib, by Hafiz Abi al-Hasan "Ibn al-Maghazili, H.No. 267, P.292-93
11) Mishkat al-Masabih by Imam Khateeb al-Tabrizi, V3,P.1720, H.No.6092
12) Al-Jamie al-Usool by Ibn al-Atheer, V9, P. 471, H.No. 6481

Comments in Translation of Sunan Ibn Majah:

a. 'Ali is part of me', is an expression denoting his extreme proximity and closeness to the Prophet (SAWS).
b. 'Representing someone' means delivering and proclaiming the message on his behalf.
c. It could also mean fulfilling obligations, i.e., he had been authorized to carry out sale-purchase transactions on behalf of the Prophet (SAWS) during his lifetime.

Abdullah bin Buraydah al-Aslami narrated that the Holy Prophet (SAWS) Said:

Ali is indeed his Guardian whose Guardian I am!

"Ali is his Guardian whose Guardian I am!

Apart from numerous other distinguished and noted Scholars, the Great Allama Hafiz Ibn Hajar al-Asqalani (RA) has also declared this hadith Authentic.

1) Mukhtasar Zawaid Musnad al-Bazzar by Ibn Hajar Asqalani, H. No. 1910,V2, P. 306
2) Kitab "al-Sunna" by Imam Abi Bakr Ibn Abi Asim (RA), P. 310, H. No.1386 & P.312, H.No.1401
3) Musnad Imam Ahmed V1, P. 330,V5,P.350,358,361
4) Sahih Ibn Habban, V9, P.42.H.No. 6891
5) Al-Mustadarak al-Hakim V2, P.129,130,V3,P.110
6) Huliyat ul-Awliya, V4, P.23
7) Majma uz-Zawaid, V9,P.108
8) Musannaf Ibn Abi Shayba, V6, P.365, H. No. 32065

9) Musannaf Abd ur-Razzaq, V11,P.102, H. No. 20388
10) Faydh ul-Qadeer by al-Manawi V6,P.283, H.No.9001
11) Manaqib Ibn Maghazili P. 58, H. No. 28
12) Fadhail ul-Sahabah by Imam Ahmed,V2, H. No. 947 and 989
13) Fadhail ul-Sahabah by Imam Ahmed,V2,P.857, H. No. 1177
14) Sunan al-Kubra by Imam Nisai, V7, P.309, H. No. 8088
15) Fateh al-Bari bi Sharh Sahih al-Bukhari, V16, P.186
16) Tareekh Wasit by Aslam bin Suhail, through Zaid bin Arqam P. 154
17) Tareekh al-Medina al-Damishq by Ibn Asakir, V42, P. 99
18) Fadhail ul-Sahaba by Imam Nisa'i, P.15
19) Al-Khasais Ameer ul-Momineen by Imam Nisai, P. 72, H. No.79
20) Al-Jamaie al-Sahih "Sunan Tirmizi", V5, P.591, H.No.3712.

Imam al-Hakim Nisapuri writes in his Mustadarak that this tradition is quite compatible with the standard and criteria set by Imam Bukhari and Muslim for a Sound (Sahih) hadith.

Second Caliph Hadrat Umar Bin Khattab (RA) venerated Hadrat Ali Ibn Abi Talib (RA) so much so that he (RA) even got angry with one of the Bedouins after the latter spoke some improper words about Hadrat Ali (RA) and told the Bedouin that Hadrat Ali (RA) was his master as the following Ahadith tell us:

وعن عمر رضي الله عنه وقد جاءه أعرابيان يختصمان, فقال لعلي رضـــي الله عنـــه: إقــض بينهما يا أبا الحسن! فقضى علي رضي الله عنه, فقال أحدهما: هذا يقضي بيننا؟ فوثب إليه عمر رضي الله عنه وأخذ بتلبيبه, وقال: ويحك! ما تدري من هذا؟ هذا مولاي ومولى كل مؤمن, ومن لم يكن مولاه فليس بمؤمن.

Reported by many traditionalists on the authority of Hadrat Umar Bin al-Khattab (RA), that he narrated: Two Bedouins came to him disputing with each other. He said to Hadrat 'Ali Ibn Abi Talib (R.A.): O Abū al-Hasan: decide between these two, and when Hadrat Ali (RA) judged between them, either of them said: Is he the only one left to decide between us? Having heard that 'Hadrat Umar Bin al-Khattab (R.A.) moved towards him and caught him by his collar and said: May you be dead! Do you know who he is? He is my master and the master of every believer and one who does not acknowledge him as his master is not a believer."

1) Zakhair ul-Uqba by Muhib Tabari, P. 126
2) Ibn Samman in his "al-Muwafiqa" as quoted in Zakhair ul-Uqba
3) Riyadh al-Nadhra Fi Munaqib al-Ashra, V3, P. 128
4) Al-Sawaiq al-Muharriqa, P.272
5) Darqutni as quoted in al-Sawaiq

عن عمر رضي الله عنه, أنه قال: علي مولى من كان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم مولاه.

عن سالم قيل لعمر رضي الله عنه: إنك تصنع بعلي رضي الله عنه شيئا ما تصـــنعه بأحـــد مـــن أصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم, قال: إنه مولاي.

"'Hadrat Umar Bin al-Khattab (R.A.) is reported to have said: one who has Allāh's Messenger (SAWS) as his master has 'Ali (RA) as his master.

Narrated by Sālim: Hadrat Umar Bin al-Khattab (RA) had been asked as to why he always treated Hadrat Ali Ibn Abi Talib (R.A.) differently from other Companions (RAA). Thereupon replied Hadrat Umar Bin al-Khattab (R.A.): Verily, He (i.e. 'Alī) is my master."

1) Riyadh al-Nadhra Fi Munaqib al-Ashra, V3, P. 128
2) Tareekh al-Medina al-Damishq by Ibn Asakir, V42

Reported by Mujahid (RA) on the authority of Hadrat Abdullah Ibn Abbas (RA) that the Holy Messenger of Allah (SAWS) said: there is no verse in the Holy Qur'aan addressing to the believers (O you who belived!) without Ali (RA) being on top of it and its Chief. On one hand, Allah (SWT) has scolded (in a friendly manner) the companions (RAA) of the Holy Messenger of Allah (SAWS) in the Holy Qur'aan, and on the other, He (SWT) did not describe of Ali (RA) but with preference and respect.

1) Fadhail ul-Sahaba by Imam Ahmed, V2, P.812, H.No.1114
2) Riyadh al-Nadhra by Muhib al-Tabari, V3, P.180
3) Huliyat ul-Awliya, V1, P.64
4) Tareekh al-Khulfa by Imam al-Suyuti, P.173
5) Tareekh al-Medina al-Damishque, V42, P.362-363 (Through five different chains of narrators)
6) Kanz-ul-Ummal, V13, P.47, H.No.36349

That may be the reason behind, Allah called 'Ali and his followers "Best of the creatures" referring them to **Inna allatheena amanoo** in Holy Qura'an as the resports demonstrate upon the revelation of the verse of Sura Bayyana (98:07) below:

Inna allatheena amanoo waAAamiloo alssalihati ola-ika hum khayru albariyyati

Those who have faith and do righteous deeds, - they are the best of creatures!

Reported by so many Qura'anic commentators and traditionalists on the authority of Hadrat Abdullah Ibn Abbas (RA) that: when this verse revealed, Prophet (S.A.W) said to Ali (RA): O Ali! **"Khair ul-Bariyya"** is you and your followers, who will be on the Day of Judgement successful and Allah (SWT), be pleased with them.

1) Tafseer al-Jamie al-Bayan by al-Tabari , under the commentary of this verse
2) Tafseer Dhur al-Manthoor by al-Suyuti, under the commentary of this verse

3) Tafseer Fateh al–Qadeer by Imam al-Shawkani, under the commentary of this verse
4) Tafseer Fateh al-Bayan by Allama Siddiq Hasan Khan al-Bukhari, under the commentary of this verse
5) Tafseer Rooh al-Maani by al-Aloosi al-Baghdadi, under the commentary of this verse
6) Firdaus al-Akhbar by al-Dailami V5, P.329, H.No. 8337
7) Tareekh al-Medina al-Damishique by Ibn Asakir, V42, P.
8) Swaique al-Muharriqua, by Hafiz Ibn Hajar Makki al-Haythemi (R.A.),P. 542
9) Durar as-Simtain by Hafiz Jamaluddin al-Hanafi al-Zarandi (R.A.) P. 113
10) Tazkarat ul-Khwaas by Sibt Ibn al-Jawzi, P. 53
11) Al-Fusool al-Muhimma by Ibn Sabbagh al-Maliki, P.117

The Hadrat Ali (RA)'s being knowledgable Guide after the Holy Prophet (SAWS)

Reported by Imam Ahmed Bin Hanbal (RA) and other distinguished traditionalists a tradition that the Holy Prophet (SAWS) said: **One, who desires to see Adam in his virtues and wisdom, Noah in his devoutness and God-fearingness, Abraham in his patience, Moses in his dignity and fear and Jesus in his worshipping, look at Ali Ibn Abi Talib for all.**

1) Kitab al-Arbaeen Fi Usool al-Deen by Imam al-Razhi, P.459
2) Fadhail ul-Sahaba by Imam Ahmed, V2
3) Manaqib by Ibn Maghazili al-Shafai'e, P.No.281, H.No.256
4) Tareekh al-Medina al-Damishique by Ibn Asakir, V42, P.288 and 313 (through many chains of different narrators)
5) Riyadh al-Nadhra by Muhib al-Tabari,V3, P.196
6) Baihaqqi and many others.

وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِّمَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَىٰ

"But, without doubt, I am (also) He that forgives again and again, to those who repent, believe, and do right, who, - in fine, are ready to receive true guidance." (Sura Taha 20:82)

Under the commentary of the above mentioned verse, Allama Traditionalist Ibn Hajar al-Haythemi (RA) in his work reported that Thabit al-Bunani narrated: Here in this verse **"Guidance"** refers to the **"Wilyah"** of the Members of the house (Ahl ul-Bait) of the Holy Prophet (SAWS) and it has been narrated on the authority of Hadhrat Abi Jafar Muhammed al-Baqir (RA) as well.

1) Al-Sawaiq al-Muharriqa, P. 235
2) Yanabie al-Muwaddah by al-Balkhi al-Hanafi, P.184

Reported by Hafiz Abu Nua'im al-Isfahani (RA) through a long chain of narrators,al-Hakim and Ibn Asakir, on the authority of Hadhrat Abdullah Ibn Abbas (RA) that the Holy Messenger of Allah (SAWS) said:

Whosoever wishes to live life and die, following my way of living and dying, and live in the garden of Eden of Paradise, been promised me by my Allah; ought to adhere to the path of ***'Ali Ibn Abi Talib (RA).*** *And the guardians after him, and let be guided by the* ***Imams*** *after me for they are indeed* ***my progeny****, been created of my clay, blessed with the same Knowledge and Understanding as of myself. Woe unto those, who lie upon them, have hatreds towards them from my followers, and disregard their affinity and kinness with me. Lo! My intercession shall never be there to benefit them.*

1) Huliyat ul-Awliya by Abu Nua'im al-Isfahani, V1, P.86
2) Al-Mustadarak Ala Sahihain, V3, P.128 (authenticated by Imam al-Hakim)
3) Tareekh al-Medina al-Dimishque by Ibn Asakir
4) Kanz ul-Ummal, V6, P.155
5) Yanabie al-Muwaddah and so on.

Reported by many distinguished and noted traditionalists on the authority of Hadrat Ali Ibn Abi Talib (RA) that he said: **The Holy Prophet (SAWS) tought me one thousand chapters of the knowledge and wisdom, each one of which further opened, another one thousand sub-chapters.**

1) Kitab al-Arbaeen Fi Usool al-Deen by Imam al-Razhi, P.459
2) Kanz ul-Ummal, V13, P.50, H.No.36368
3) Mutalib al-Sool by Sheikh Ibn Talha al-Shafai'e, V1, P.135
4) Tareekh al-Medina al-Damishque by Ibn Asakir
5) Faraid al-Simtain By al-Jawaini as quoted in Mutalib al-Sool

Knowledge on ruling

For instance, Hadrat Ali Ibn Abi Talib (RA) even during the tenure of the Holy Prophet (SAWS) is reported to have judged people according to the Qur'aanic Law, thereupon declared the Holy Prophet (SAWS): All praises, are for Allah (SWT) alone, who have created wisdom (Hikma) in us, Ahl ul-Bait.

1) Fadhail ul-Sahaba by Imam Ahmed, V2, P.812, H.No.1113
2) Tafseer Ibn Abi Hatim, V2, P. 532, H.No. 2830
3) Zakhair ul-Uqba, p.20 and 80?????
4) Manaqib by Imam Ahmed as quoted in

Reported by many traditionalists on the authority of the first Caliph, Hadrat Abu Bakr (RA) that he, swearing upon Allah and his Messenger, nararted: while heading for the Medina from the cave, during the night of migration, the Holy Messenger of Allah (SAWS) said to me:

My hand and hand of 'Ali' in equitableness and justice are equal!

1) Tareekh al-Medina al-Damishque by Ibn Asakir, V42, P.369
2) Riyadh al-Nadhra by Muhib al-Tabari, V3, P.120
3) Al-Muwafiqua by Ibn Samman as quoted by Muhib al-Tabari
4) Manaqib by Ibn Maghazili al-Shafai'e, P.184, H.No.170
5) Tareekh al-Baghdad by al-Khateeb, V5, P.37

Similar to the above, there is one more tradition that is reported by Ibn Asakir from Hadrat Malik Ibn Anas (RA) through al-Zuhri (RA) through Hadrat Anas Bin Malik through Hadrat Umar Ibn al-Khattab (RA) through Hadrat Abu Bakr al-Siddique (RA) that he narrated: I heard Abu Huraira say:

I came to the Holy Messenger of Allah (SAWS) and there were dates before Him (SAWS), I greeted him, He answered, then gave me a handful of dates, which I counted were seventy three. Then I left there for 'Ali Bin Abi Talib (RA) and he too had dates before him, I greeted him and after answering to it, he joked with me and gave me a handful of dates, again when I counted them, found seventy three and that really astonished me a lot. I went to the Holy Messenger of Allah (SAWS) and told Him, the story word by word, upon this the Holy Messenger of Allah (SAWS) smiled and said:

O Aba Huraira! Let yourself be known that my hand and the hand of Ali Bin Abi Talib in equitableness and justice are equal!

1) Tareekh al-Medina al-Damishque by Ibn Asakir, V42, P.369
2) Tareekh al-Baghdad by al-Khateeb, V8, P.76

Reported by so many noted traditionalists on the authority of Hadrat Abu al-Behtari (RA) that Hadrat Ali Ibn Abi Talib (RA) said:

"The Holy Messenger of Allah (SAWS) sent me to Yemen. I said to Him: O Messenger of Allah! You are sending me to judge among the people despite I am a young man and do not know how to do so. Thereupon, He (SAWS) struck with His hand on my chest and then said: O Allah! Guide his heart and make his tongue steadfast. Since then, I never doubted in passing the judgement between any two people.

1) Sunan Abi Dawood, V3, P.301, H.No.3582 (Ch. Al-Aqzia i.e. Rulings)
2) Al-Jamie al-Tirmizi "Sunan al-Tirmizi", V3, P.618, H.No.1331 (the tradition is Hasan as says Imam al-Tirmizi)
3) Sunan Ibn Ma'aja, V2, p.774, H.No.2310
4) Al-Mustadarak Ala Sahihan, V3
5) Tazkarat ul-Khwaas by Sibt Ibn al-Jawzi al-Hanafi, P.45
6) Ansab al-Ashrab by al-Baladhuri, V2, P.352
7) Kanz ul-Ummal, V11, P. H.Nos. 36386 and 36467
8) Kanz ul-Ummal, V13, P.50, H.No.36365
9) Tareekh al-Baghdad by al-Khateeb, V12, P.444

Hadrat Umar Bin al-Khattab (RA) testified that Hadrat Ali Ibn Abi Talib (RA) best judged among the Companions (RAA)

Reported by the distinguished traditionalists on the authority of Hadrat Abdullah Ibn Abbas (RA) that Hadrat Umar Ibn al-Khattab (RA) said: It is ‘Ali, who has best judged amongst us or made ruling on our cases!

1) Sahih al-Bukhari, Ch. Commentary on the Qura’anic Verses, under the sub ch. Sura al-Kahaf, H.No.4481 (Arabic only and that too in old editions, as in new editions it seems to be placed somewhere else if not deleted)
2) Musnad Imam Ahmed, V5, P.113
3) Al-Sahih al-Musnad Min al-Fadhail ul-Sahaba, P.129
4) Ansab al-Ashrab by al-Baladhuri, V2, P.350
5) Fateh al-Bari, V17, P.18, under the commentary of H.No. 4481, Sura al-Kahaf.

Reported by many-noted traditionalist on the authority of Hadrat Umar (RA) that he said hurriedly: Is there problem, which solution Abu al-Hasan (Ali) is not present to solve for?

1) Mutalib al-Sool by Ibn Talha al-Shafai’e, V1, P.137
2) Tareekh al-Medina al-Damishque by Ibn Asakir
3) Ansab al-Ashrab by al-Baladhuri, V2, P.351
4) Taweel Muqhtalif al-Hadith by Ibn al-Qutaiba, P.152
5) Manaqib by al-Khwarizmi as quoted in Mutalib al-Sool

Reported by many-distinguished traditionalists on the authority of Hadrat Sae’ed Ibn al-Musayyab (RA) that Hadrat Umar Ibn al-Khattab (RA) used to seek refuge with Allah from the dilemma, which Abu al-Hasan (Ali R.A.) was not present to solve.

1) Fadhail ul-Sahaba by Imam Ahmed, V2, P.803, H.No.1100
2) Mutalib al-Sool by Ibn Talha al-Shafai’e, V1, P.137
3) Al-Istia’ab by Abdu Barr “Abu Umar”, V3, P.206
4) Al-Tabsirah by Ibn al-Jawzi, P.443
5) Al-Isa’aba by Ibn Hajar al-Asqalani, V2, P.509
6) Tareekh al-Khulfa by al-Suyuti, P.135
7) Tareekh al-Medina al-Damishque by Ibn Asakir
8) Riyadh al-Nadhra by Muhib al-Tabari,V3, P.161

Furthermore, Hadrat Umar (RA) oftenly used to say: If there were no ‘Ali, Umar would have perished.

1) Al-Istia’ab by Abdu Barr “Abu Umar”, V3, P.206
2) Riyadh al-Nadhra by Muhib al-Tabari,V3, P.161
3) Kitab al-Arbaeen Fi Usool al-Deen by Imam al-Razhi, P.452

Reported by Imam Ahmed Bin Hanbal (RA) and many other trustworthy distinguished traditionalists on the authority of Hadrat Saeed Bin al-Musayyab (RA) that there was none among the Companions (RAA) of the Holy Prophet (SAWS) but Ali (RA) who said: **Ask me!** (salooni).

1) Fadhail ul-Sahaba by Imam Ahmed, V2, P.802, H.No.1098 (The narrators are authentic)
2) Al-Istia'ab by Ibn Abdul Barr, V3, P.206
3) Tareekh al-Khulfa by Imam al-Suyuti, P.173
4) Riyadh al-Nadhra by Muhib al-Tabari,V3, P.166
5) Zakhair ul-Uqba by Muhib al-Tabari
6) Ansab al-Ashrab by al-Baladhuri, V2, P.351
7) Kanz ul-Ummal, V13, P.57, H.No.36411

Also, reported by the traditionalists on the authority of Hadrat Abdullah Ibn Abbas (RA) that he said by swearing upon Allah: Allah (SWT) has bestowed eighteen such sciences upon Ali (RA) that He (SWT) shared just tenth of the tenth of it with you.

1) Al-Istia'ab by Ibn Abdul Barr, V3, P.206
2) Tareekh al-Khulfa by Imam al-Suyuti, P.173
3) Riyadh al-Nadhra by Muhib al-Tabari,V3, P.160

Moreover, there is another Hadith; similar to the above, reported by Hafiz Abu Nua'im al-Isfahani (RA) on the authority of Hadrat Abdullah Ibn Abbas (RA) that he narrated:

We were in the company of the Holy Messenger of Allah (SAWS) and we asked Him about Ali (RA), thereupon He (SAWS) replied: The wisdom and science have been divided into ten parts, out of which nine were gifted to Ali (RA) alone and the remaining one, to all of the people.

1) Huliyat ul-Awliya, V1, P.65
2) Manaqib by Ibn Maghazili al-Shafai'e, P.352, H.No.328
3) Al-Bidaya Wa al-Nihaya, V7, P.360
4) Tareekh al-Medina al-Dimishque by Ibn Asakir, V42, P.384 (Through two chains of different narrators)

Reported by many well-noted traditionalists on the authority of Hadrat Ali Ibn Abi Talib (RA) that the Holy Messenger of Allah (SAWS) said:

I am the house of wisdom and 'Ali is its gate.

1) Fadhail ul-Sahaba by Imam Ahmed, V2, P.787, H.No.1081
2) Al-Jamie al-Sahih "Sunan al-Tirmizi", V5, P. H.No.3723
3) Huliyat ul-Awliyya by Abu Nuae'm al-Isfahani, V1, P.64

Reported by Hafiz Abu Nua'im al-Isfahani (RA) on the authority of Hadhrat Abdullah Ibn Mas'aud (RA) that he said:

Revealed the Holy Qur'aan on seven letters, and indeed each letter has its exterior and interior meanings. And verily! Ali Ibn Abi Talib (RA) posses the science of its both i.e. exterior and interior as well.

- ❖ Huliyat ul-Awliya, V1, P.65

Reported by many tradioanalists on the authority of Hadhrat Abu Said al-Khudri (RA) that the Holy Messenger of Allah (SAWS) said about Ali (RA) that the latter would fight the people over the **"Interpretation"** of al-Qura'an the way, the former (i.e. the Holy Prophet) fought over its **"Revelation"**, as told by the Holy Prophet (SAWS):

'A man from amongst you shall fight the people over the **Interpretation** of the Qura'an, the way I did over its **Revelation.** When asked as to who that man would be, the Holy Prophet (SAWS) replied: Ali Ibn Abitalib! **While** Ali (RA) was busy in repairing the shoes of the Holy Prophet (SAWS), in another room.

1) Musnad Imam Ahmed Bin Hanbal, V3, P. 31, 33 and 82
2) Al-Jamie al-Sahih "Sunan al-Tirmizi", V5, P.592, H.No. 3715 (Hasan Sahih)
3) Al-Khasais by Imam Nisa'i, P.116, H.No.156 (the narrators are trustworthy and the tradition is authentic)
4) Sahih Ibn Habban, V9, P.46, H.No.6898
5) Musnad Abi Ya'ala al-Muwasalli. V2, P.341, H.No.1086
6) Al-Kamil by Ibn Adi, V7, 2666
7) Al-Mustadarak Ala Sahihain by al-Hakim, V3, P.122 (authentic on the criteria set by Bukhari and Muslim as says Imam al-Hakim)
8) Talkhees al-Mustadarak by al-Dhahabi, V3, P.122 (authentic as declared by Hafiz al-Dhahabi)
9) Huliyat ul-Awliya, V1, P.67
10) Al-Firdaus Bi-Mathour ul-Khita'ab by al-Dailami, V1, P.46, H.No.115
11) Ali Bin Abitalib by Ramadhan Ahmed Asfoor, P.52
12) Tareekh ul-Khulfa, by al-Suyuti, P.173 (the narrators are trustworthy in this Hadith , as says Imam al-Suyuti)
13) Takarat ul-Khwas by Sibt Ibn al-Jawzi, P.41
14) Kanz ul-Ummal, V.11, H.No.36402 and V13, P.50, H.No.36369
15) Tareekh al-Madina al-Dimishque by Ibn Asakir, V42, P.452-455 (through several chains of different narrators)
16) Riyadh al-Nadhra by Muhib al-Tabari,V3, P.157
17) Al-Sahih al-Musnad Min al-Fadhail ul-Sahaba, P.131 (Hasan)

Because, **Ali is the gate of the knowledge, whose city the the Holy Messenger (SAWS) is!** And whosoever intends to enter the City, must enter through its Gate! As declared the Holy Messenger of Allah (SAWS): **I am the City of the knowledge and Ali**

is its gate! Therefore, whosoever intends to receive the knowledge, must enter through the gate!

1) Al-Mustadarak Ala al-Sahihain by al-Hakim, V3, P.127 (Imam al-Hakim declared this Hadith authentic)
2) Tareekh al-Madina al-Dimishque by Ibn Asakir, V42, P.378-383 (through several chains of different narrators)
3) Al-Jamie al-Sahih "Sunan al-Tirmizi" as quoted in many Ahadith books
4) Al-Jamie al-Usool by Ibn al-Atheer, V9, P. 473, H.No.6489
5) Kanz ul-Ummal, V11, P. 275, H.No.32887 and V13, P.64, H.No. 36459
6) Manaqib by Ibn Maghazili al-Shafaie, P.135, 136,139,141 and 142, H.Nos, 120-126 (through several chains of different narrators)
7) Al-Kamil by Ibn Adi, V1, P.311, V3, P.201 and V6, P.302
8) Tareekh al-Baghdad by al-Khateeb, V2, P.337, 377, and V11, P.48-50
9) Maujjam al-Kabir by al-Tabarani,V11, P.55, H. No.11061
10) Majma al-Zawaid by al-Haythemi, V9, P.114
11) Zakhair al-Uqba by Muhib al-Tabari, P.142
12) Tareekh al-Khulfa by Imam al-Suyuti, P.170 (Imam Suyuti says that this hadith is Hasan)
13) Al-Istia'ab by Abu Umar Ibn Abdul Barr, V3, P.205
14) Manaqib al-Asad ul-Ghalib by Ibn al-Jazri, P.56
15) Ma'arfat ul-Sahabah by Abu Nua'im al-Isfahani, V1, P.308, H.No. 346
16) Tahdhib al-A'athaar (Musnad Ali) by Ibn Jarir al-Tabari, P.105, H.Nos. 173 and 174
17) Al-Firdaus Bi-Mathour ul-Khita'ab by al-Dailami, V1, P.44, H.No.106 {(on the authority of Hadrat Jabir Bin Abdullah (RA) and Hadrat Anas Bin Malik (RA)}
18) Tazkarat ul-Khwas by Sibt Ibn al-Jawzi, P.48
19) Faidh ul-Qadeer by al-Manawi

The Holy Prophet (SAWS) even addressed to Hadrat Ali (RA) by calling him "Guide or Imam" (i.e. Hadi) on many occasions and especially the one, when the verse 13:7 (Sura Rad: 7) revealed to him (SAWS)**: innama anta munthirun walikulli qawmin hadin** …**Thou art only a warner, and every people has its guide.** (13:07)

You are a warner and there is a guide for every nation or community! {("Hujjatullah al-Baligha" by Shah Waliullah al-Dehlawi (RA), Urdu Tr. , P.158)}

Reported on the authority of Hadrat Abdullah Ibn Abbas (RA) that upon the revelation of the above-mentioned verse the Holy Prophet (SAWS) while putting his hand first on his chest said: I am the Warner! Then put his hand on the shoulder of 'Ali (RA) and addressed to him: **You are a Guide and through you, O Ali! will the prospective righteous, be rightly guided after me!**

1) Tafseer al-Kalbi, Part 2, P.131
2) Tafsir Ibn Kathir, V2, P.502

3) Zad al-Museer fi Ilm ut-Tafseer, P. 727
4) Tafseer al-Kashaf WA al-Bayan by Imam al-Tha'alabi, V5, P.272
5) Fateh al-Bayan fi Maqasid al-Qur'aan, V3, P.486
6) Musnad Imam Ahmed, V1, P.126
7) Ma'arfat ul-Sahaba by Abu Nuaim al-Isfahani, V1, P.306
8) Al-Qawl al-Jali Fi Fadhail al-Ali by Imam Suyuti, H.No. 14, P.32
9) Al-Firdaus bi-Mathoor ul-Khitab, by al-Dailami V1, P.75
10) Noor ul-Absaar, P.70
11) Tafseer Gharaeb al-Qur'aan, V4, P.141
12) Al-Mustadarak Ala al-Sahihain by al-Hakim, V3, P.129-130 (Imam al-Hakim says that this Hadith is an authentic)
13) Fateh al-Qadeer by Imam al-Shawkani, V3, P.70
14) Kanz ul-Ummal (on the margin of Musnad Imam Ahmed Bin Hanbal, V5, P.34)
15) Kanz ul-Ummal by Muttaqi al-Hindi, V11, P. 285, H.No.33009
16) Tareekh al-Medina al-Damishque, V42, P.359-360 (Through four chains of different narrators)

The great Imam Muhammad Bin Idrees al-Shafai'e (RA) composed some couplets in this regard as well:

قالو ترفضلت قلت للآ ما الرفض ديني و لا اعتقادي

لكن تويت غير شك خير إمام و خيرهادي

إن كان حب الولي رفضاً فإنني ارفضُ العباد

They said to me: You have become Rafidi! I replied, never! As my religion and belief does not include Rafd! Nevertheless, doubtless to say is that I have taken as patron a better Imam and better Guide! And if the loving of Guardian (Wali) is Rafd, verily! I am a great Rafidi more than any other slave to the God is.

☒ Al-Swaique al-Muharriqua, P.81

In the book of Hafiz al-Zarandi al-Hanafi (RA) and Yanabie al-Muwaddah by Sheikh Suleiman al-Qunduzi Balkhi al-Hanafi (RA), the third line of the above poetry has been reported with a variant word **الوصي** of **الولي** as below:

إن كان حب الوصي رفضا فإنني ارفضُ العباد

If the loving of Vicegerent (Wasi) is Rafd, verily! I am a great Rafidi more than any other slave to the God is.

1) Yanabi'e al-Muwaddah, P.576

2) Reported by Hafiz Jamaluddin al-Zarandi al-Hanafi (RA) and he emphasized that these couplets are composed by Imam al-Shafai'e (RA) as quoted in Yanabi'e al-Muwaddah.

Similarly, there is one more Hadith, has been recorded in the books of Ahadith:

Reported on the authority of Hadhrat Huzaifa (RA), that He heard the Holy Prophet (SAWS) say to the people: Verily! If you appoint Ali (RA) your ruler or guardian, *though I do not see any sign that you will do so!** (but in case if you do so) you shall find him a Guide, been guided rightly **(*Hadiyan Mehdian*)**, who shall ask you to do the white deeds, (i.e. Good deeds) **and lead you to the righteous path only (*Sirat al-Mustaqueem*).**

1) Al-Sunna by Ibn Abi Asim, P.274, H.No.1217
2) Huliyat ul-Awliya, V1, P.64
3) Manaqib al-Asad ul-Ghalib by Ibn al-Jazri, P. 57 (the chain of narrators is good and trustworthy as written under the Hadith)
4) Al-Istia'ab by Abu Umar Ibn Abdul Barr, V3, P.212 (through Hadrat Sufyan al-Thouri)
5) Tafseer al-Kashaf WA al-Bayan by al-Thala'bi, V5, P.272
6) Kanz ul-Ummal by Muttaqui al-Hindi, V11, P.281, H. No. 32963
7) Al-Mustadarak Ala Sahihain by al-Hakim, V3, P.60 and 142(authenticated by al-Hakim)
8) Also reported by Imam Ahmed Bin Hanbal, Tabarani and al-Bazzar

* Note: The statement of the Holy Messenger of Allah (SAWS) here "*though I do not see any sign that you will do so!"* is also verified by another tradition i.e. The Holy Prophet (SAWS) is reported to have said to Ali (RA): **O Ali! You are such an evident reality for my followers (Nation, Ummah) on which, they will disagree after me.**

1) Huliyat ul-Awliya by Abu Nuae'm al-Isfahani, V1, P.64
2) Kanz ul-Ummal, V11, P.282, H.No. 32980
3) Tareekh al-Medina al-Damishque, V42, P.387-388 (through several chains of different narrators)

One more tradition supports the above-mentioned one and that is:

Reported by many noted-traditionalists on the authority of Hadrat Ka'ab Bin Ajra (RA) that referring to Hadhrat Ali (RA) the Holy Messenger of Allah (SAWS) said: **There will be disagreement and division among my Followers and this (i.e. 'Ali) with his companions will stay on the truth.**

1) Kanz ul-Ummal, V11, P.281 H.No. 32961
2) Musnad Imam Ahmed (Margin),V5, P.34
3) Al-Sunna by Ibn Abi Asim, P.305, H.No.1363
4) Musnad Imam Ahmed, V3, P.Nos. 32,48 and 97

Reported by many traditionalists on the authority of Hadhrat Ibn Abbas (RA) that the Holy Messenger of Allah (SAWS) said:

Verily! Ali is with al-Qur'aan and al-Qur'an is with Ali, and both of them shall never separate from each other until they return to the Kauthar on the day of Judgement!

1) Al-Mustadarak Ala Sahihain by al-Hakim, V3, 124 (Authenticated by al-Hakim)
2) Muajjam al-Awsat by al-Tabarani, V5, P.455, H.No.4877
3) Muajjam al-Awsat by al-Tabarani, V1, P.255
4) Majma al-Zawaid by al-Haythemi, V9, P.134
5) Tareekh ul-Khulfa by al-Suyuti, P.173
6) Kanz ul-Ummal, V11, P.277, H.No. 32909

Verily! The truth is with Ali and Ali is with truth, and two of them shall never separate from each other until they return to the Kauthar on the day of Judgement! As declared, the Holy Messenger of Allah (SAWS).

1) Manaqib by Ibn Maghazili al-Shafa'ie, P.173, H.No.155
2) Tareekh al-Medina al-Damishque, V42, P.449 (Through two chains of different narrators)

Furthermore, the Holy Messenger of Allah (SAWS) said: **O God! Place the truth with Ali to every direction, he turns**

1) Tareekh al-Medina al-Damishque, V42, P.448
2) Sunan Tirmizi and others

And so are the all members of the Holy Prophet (SAWS), about whom He (SAWS) said: I am leaveing amongst you two weighty things, first is the Book of Allah and the second one is my progeny, and that is rope of Allah which shall never separate until they meet me at Kauthar on the day of Judgement. The one who holds it fast would be on right guiadance and the one, who abandons it, would go astray. Behold! You shall be accountable for how you treat them after me.

1) Sahih Muslim, V4, P.1287,H.No.5923
2) Musnad Imam Ahmed, V3, P.17 and 26
3) Fadhail ul-Sahaba by Imam Ahmed, V2, P.723, H.No.990
4) Sunan al-Kubra by Imam Nisa'i, V7, P.310, H.No.8092
5) Al-Jamie al-Sahih "Sunan Tirmizi" V5, P.621 and 622, H.Nos. 3786 and 3788 (The narrators are Hadrat Jabir Bin Abdullah and Hadrat Zaid Bin Arqam (RAA) and the chains of the narrators are trustworthy and authentic)

Reported by many noted traditionalists on the authority of Hadrat Buraida (RA) that the Holy Messenger of Allah said:

For every Prophet, there is a Vicegerent and legatee and 'Ali is indeed my executor and legatee.

1) Riyadh al-Nadhra by Muhib al-Tabari, V3, P.138
2) Al-Baghawi in his Muajjam al-Sahaba as quoted in
3) Manaqib by Imam Ahmed as quoted in
4) Manaqib by Ibn Maghazili al-Shafai'e, P.261, H.No.238
5) Tareekh al-Medina al-Damishque, V42, P.392 (Throgh three chains of different narrators)

On the authority of Hadrat Anas Bin Malik (RA) that he narrated: We asked Salman (RA) to further ask the Holy Messenger of Allah (SAWS) as to who, his Vicegerant was. Hadrat Salman (RA) asked Him (SAWS), O Messenger of Allah! Who is your Vicegerant? Thereupon said the Messenger of Allah (SAWS): **O Salman! Who was the Vicegerant to Moses? Jushua Bin Nun,** said Hadrat Salman (RA), thereupon replied He (SAWS): Verily! My Vicegerent, legatee, judicial authority and accomplisher of my promises is Ali Ibn Abi Talib!

1) Fadhail ul-Sahaba by Imam Ahmed, V2, P.762, H.No.1052
2) Tazkarat ul-Khwaas by Sibt Ibn al-Jawzi al-Hanafi, P.44
3) Riyadh al-Nadhra by Muhib al-Tabari, V3, P.138
4) Manaqib by Ibn Maghazili al-Shafai'e, P.261, H.No.238
5) Zakhair ul-Uqba by Muhib al-Tabari, P.131

Reported by Imam Abi al-Faraj Abdurrehman Ibn al-Jawzi (RA) on the authority of Hadrat Abdullah Bin Imam Ahmed Bin Hanbal (RAA) that his father (i.e.Imam Ahmed) used to say: O my son! Verily, **"It is not 'Ali's caliphate which adorned him, rather it is 'Ali, who adorned the caliphate".**

1) Al-Tabsirah by Ibn al-Jawzi, P.443
2) Manaqib Imam Ahmed Bin Hanbal by Ibn al-Jawzi, P.219

Under the commentary of the verse of Sura Sha'ara (26:214): **وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ ٱلْأَقْرَبِينَ Eng:** And warn thy tribe of near kindred (Pickthall) **Or** and admonish thy nearest kinsmen (Yusuf Ali). Many noted Qura'anic commentators; traditionalists and Historians reported it on the authorities of the thirteen companions that are 'Ali Bin Abi Talib, Ibn Abbas, Anas Bin Malik, Salman al-Farsi, Ammar Bin Yasir, Buraida, Jabir Bin Abdullah, Zuwaib, Bara'ah Bin Azab, Umm Salma, Abu Barda, Abu Ayyub al-Ansari, and Umm ul-Momineen Umm Salma (RAA):

When the above Verse revealed, the Holy Messenger of Allah (SAWS), gathered the sons of Abdul Muttalib and they were about fourty people that day. He (SAWS) prepared a quantity of wheat for them, and asked them to begin eating it in the name of Allah, so they rejected on the first day and so did they on the second, until it was third consecutive day when finally they began eating, in the name of Allah. They ate to their full, while the

food remained as it was, as if it had not been touched. Then He (SAWS) called for a cup of drink and asked them to start drinking it, in the name of Allah. They drank until they could drink no more, while the drink remained as if it had not been touched and they had not drunk. Moreover said **Abu Lahab**: This is what He (i.e. the Holy Prophet) has bewitched and the Holy Messenger of Allah (SAWS) remained silent and did not speak any word that day.

Then He (SAWS) said to the assembly: O Bani Abd al Muttalib! Verily, I am a Warner unto you whom Allah has sent in particular and a bringer of Glad tiding to the one, who wishes to join my mission from amongst you. He (SAWS) further added: Allah (SWT) has ordained me to call you to Him (SWT) and I came to you with the best of the offers for this world and of the hereafter. Who amongst you will support my burden as my **Vizier** to become **my Brother, my Vicegerent and my Caliph** amongst you? All the assembly remained silent. Hadrat Ali (RA) got up and said to the Holy Messenger of Allah (SAWS): I am that man! However, I am the youngest amongst them. I would stand up and He (SAWS) would ask me to sit down until it was third time when He (SAWS) struck his hand on mine and said:

Verily! This is my brother, my Vicegerent and my Caliph amongst you, so listen to him and obey him!

Thereupon the Quraish stood up, burst into laughter and addressing Hadrat Abu Talib, sarcastically said: Your nephew is ordaining you to listen and obey to your Son!

1) Dalail al-Nubuwwa by "Ibn Jarir al-Tabari", P. 46-47
2) Tahdib al-Aathar by "Ibn Jarir al-Tabari", V4, P.62, H.No.127
3) Tareekh Abul Fida, V1, P.175
4) Al-Kamil Fi al-Tareekh by Ibn Athir, V1, P.586
5) Fadhail ul-Sahaba by Imam Ahmed, V2, P. 887, H.No.1220
6) Musnad Imam Ahmed, V1, p.195
7) Al-Khasais by Imam Nisa'i, P.62, H.No.66
8) Manaqib by Ibn Maghazili al-Shafai'e, P.261, H.No. 238
9) Dalail al-Nubuwwa by al-Baihaqqi, V2, P.181
10) Al-Wafa Bi Ahwa'al ul-Mustafa by Ibn al-Jawzi, V1, P.295
11) Al-Seerah al-Halabiya, V1, P.286
12) Tareekh al-Umam WA al-Malook by "Ibn Jarir al-Tabari", V2, P.405
13) Al-Futooh "Tareekh al-Koofi", V2, P.456 {(*He reported it on the authority of Umm ul-Momineen Hadrat Umm Salma (RA). That she (i.e. Umm Salma) asked Umm ul-Momineen Hadrat Aisha (RA) to testify if the latter heard the Holy Messenger of Allah (SAWS) say: 'Ali is my caliph over you in my life, after my death and who disobeyed him has indeed disobeyed me. Thereupon, replied the latter i.e. umm ul-Momineen Hadrat Aisha (RA), "Yes".*}
14) Tareekh al-Medina al-Damishque by Ibn Asakir, V42, P.Nos. 48-49, and 56-57 (through many chains of different narrators)
15) Al-Imam Ali al-Rida by Dr. Muhammed Ali al-Ba'ar, P.39 (Dr. al-Ba'ar says that this Hadith has been reported on the authorities of the thirteen

companions. And they are: Ali Bin Abi Talib, Ibn Abbas, Anas Bin Malik, Salman al-Farsi, Ammar Bin Yasir, Buraida, Jabir Bin Abdullah, Zuwaib, Bara'ah Bin Azab, Umm Salma, Abu Barda, Abu Ayyub al-Ansari, and Umm ul-Momineen Umm Salma (RAA). Furthermore, al-Amir al-Sana'i says in his "Rawdat ul-Nadiyya" that this tradition has frequently been reported "Mutawatir" according to Hafiz al-Suyuti and others.)

16) Ma'arij al-Nabuwwa "Naqsh e Mustafa" Urdu, V2, P.242
17) Tafseer Khazin "Luba'ab al-Taweel" by "Khazin" al-Baghdadi, V5, P.127
18) Tafseer al-Baghawi "Mua'alim al-Tanzeel" by Imam al-Baghawi, V5, P.127
19) Tafseer Ibn Abi Hatim, V9, P.2826, H.No.16015
20) Tafseer Al-Kashaf WA al-Bayan by al-Tha'alabi al-Shafai'e, V7, P.182
21) Kitab al-Arbaeen Fi Usool al-Deen by Imam al-Razhi, P.458
22) Nuzm Durar al-Simtain by Hafiz al-Zarandi al-Hanafi, P.103, P.149 and P.180
23) Riyadh al-Nadhra by Muhib al-Tabari, V3, P.138
24) Muwaddat ul-Qurba by 'Ali Hamdani al-Shafai'e, Muwadda VI, H.Nos 2-5
25) Tafseer Dhurr al-Manthour by Imam al-Suyuti al-Shafai'e, V6, P.328
26) Hayat Muhammed by Muhammed Hussain Haykal, P.104 (in first edition only i.e. 1354 AH by Matba'ah ul-Misr, Cairo, Egypt, as in all the other editions it has been deleted)
27) Kanz ul-Ummal, V13, P.46, H.No.36341 and P.50, H.No.36367
28) Kanz ul-Ummal, V13, P.56, H.No.36404 and P.58, H.No.36415
29) Also reported in Shawahid al-Tanzil by al-Hasakani al-Hanafi, Musannaf Ibn Abi Shayba, Huliyat ul-Awlia, Tafseer Ibn Mardawwiya and many others.

The Account of the Above-recorded event, has also been reported by Non-Muslim Western Scholars

1. Mahomet and His Successors by Washington Irving, P.46-47 ("Oh, children of Abd al Motâlleb," cried he, with enthusiasm, "to you, of all men, has Allah vouchsafed these most precious gifts. In his name, I offer you the blessings of this world, and endless joys hereafter. Who among you will share the burden of my offer? **Who will be my brother: my lieutenant, my vizier?"**

All remained silent; some wondering, others smiling with incredulity and derision. At length Ali, starting up with youthful zeal, offered himself to the service of the prophet, though modestly acknowledging his youth and physical weak ness. [*]-Mahomet threw his arms round the generous youth, and pressed him to his bosom. **"Behold my brother, my vizier, my vicegerent," exclaimed he; "let all listen to his words, and obey him.")** [*](*By an error of translators, Ali is made to accompany his offer of adhesion by an extravagant threat against all who should oppose Mahomet.*)

2. The History of Decline and Fall of the Roman Empire by Gibbon, V5, Ch. L: Description Of Arabia And Its Inhabitants. Part IV, P.72: he prepared a banquet, a lamb, as it is said, and a bowl of milk, for the entertainment of forty guests of the race of Hashem. "Friends and kinsmen," said Mahomet to the assembly, "I offer you, and I alone

can offer, the most precious of gifts, the treasures of this world and of the world to come. God has commanded me to call you to his service. Who among you will support my burden? **Who among you will be my companion and my vizier?"** 113 No answer was returned, till the silence of astonishment, and doubt, and contempt, was at length broken by the impatient courage of Ali, a youth in the fourteenth year of his age. "O prophet, I am the man: whosoever rises against thee, I will dash out his teeth, tear out his eyes, break his legs, and rip up his belly. **O prophet, I will be thy vizier over them." Mahomet accepted his offer with transport,** and Abu Taled was ironically exhorted to respect the superior dignity of his son. {F.N.No.: 113 *Vezirus, portitor, bajulus, onus ferens; and this plebeian name was transferred by an apt metaphor to the pillars of the state, (Gagnier, Not. ad Abulfed. p. 19.) I endeavor to preserve the Arabian idiom, as far as I can feel it myself in a Latin or French translation.*}

Reported by Hafiz Maqatil Bin Salman (RA) through Hadrat Jafar al-Sadiq (RA) through his father and grandfathers, on the authority of Amir ul-Momineen 'Ali Ibn Abi Talib (RA) that the Holy Messenger of Allah (SAWS) said to him:

O Ali! You are from me as Shaith from Adam and in the same position as Sam from Noah, Isaac from Abraham as said the Exalted, the Allah in Holy al-Qur'aan:

و وصى بهأ أبرأهيم بنيه و يعقوب Wa Wasa Biha Ibraheem Baniihu Wa Yaqoub) and in the same position as Aaron from Moses, Simon (Shamaoun) from Jesus save there is no Prophet after me, and you are my Vicegerent, Legatee, Caliph and Inheritor. One, who repudiates your vicegerency and caliphate, is not from me, I disown him as well, and I shall be his antagonist on the day of resurrection. O Ali! You are the excellent, most virtuous and pious amongst my followers, foremost in peace, most knowledgeable, richest in intelligence, bravest at heart and the most abstainer from bad stuff and the refrainer from the immorality.

O Ali! After me, you are Imam for my followers, Prince, Sahib and my Vizier, you are the divider of the Paradise and Hell. Those, loving you will be known, as al-Abrar amongst the sinners, be distinguished as believers and pious from the hypocrites, unbelievers, and the wickeds.

1) Nuzm Durar al-Simtain by Hafiz al-Zarandi al-Hanafi, P.181-182
2) Yanabie al-Muwadda by Suleiman Balkhi al-Hanafi, under the Ch. 16

There is found a recording of what Hadrat Ali Ibn Abi Talib (RA) used to claim about himself during the time of the Holy Messenger of Allah (SAWS) that:

Reported by many disntinguished traditionalists on the authority of Hadrat Abdullah Ibn Abbas (RA) that during the lifetime of the Holy Messenger of Allah (SAWS), Hadrat Ali (RA) used to say: Verily! Allah says, **Afa-in mata aw qutila inqalabtum AAala aAAqabikum!** *(If he died or were slain, will ye then Turn back on your heels*? Sura 3:144) I swear upon Allah that we will never move backwards from what Allah has guided us. I swear upon Allah, that if He {(i.e. Muhammad (SAWS)} dies or gets

martyred, I will continue fighting on His behalf until I myself die for I am His Brother, His Guardian (i.e.appointed by the Prophet), His Inheritor and His cousin. Who has the better right to succeed Him than I do?

1) Al-Khasais by Imam al-Nisa'i, P.61, H.No.65
2) Fadhail ul-Sahaba by Imam Ahmed, V2, P.810, H.No.1110
3) Musnad Imam Ahmed, V5, P.40
4) Muajjam al-Kabir by al-Tabarani, V1, P.107, H.No.176
5) Tafseer Ibn Abi Hatem, V3, P.777. H.No.4261
6) Kitab Al-Muajjam by Ibn Ziyaduddin al-A'arabi, V4, P.81, H.No.734
7) Majma al-Zawaid by al-Haythemi, V9, P.134 (the narrators are trustworthy as says Imam al-Haythemi)
8) Al-Mustadarak Ala Sahihain by al-Hakim, V3, P.112 and P.126 (the tradition is authentic, as says Imam al-Hakim)
9) Talkhis al-Mustadarak, V3, P.112
10) Nuzm Durar al-Simtain by Hafiz al-Zarandi al-Hanafi, P.117
11) Zakhair ul-Uqba by Muhib al-Tabari, P.100????
12) Riyadh al-Nadhara by Muhib al-Tabari, V3, P.262????
13) Manqib by Imam Ahmed as quoted in

Hadrat ‘Ali Ibn Abi Talib (RA) testifies the above-recorded event

Reported by the distinguished traditionalists and historians such as al-Tabari, on the authority of Hadrat Ali Bin Abi Talib (RA) that he was asked: How did you become an heir to your cousin {(i.e. the Holy Messenger (SAWS)} excluding your paternal uncle? Thereupon replied ‘Ali (RA): "Ha’oum" three times until all of them stretched their respective necks and raised the ears, and then He further said "the Holy Messenger of Allah (SAWS) gathered or invited all of the Bani Abd al-Muttalib, including his kinsfolk to eat a year old lamb and drink some milk (Laban). He (SAWS) prepared a quantity of wheat for them, and they ate to their full, while the food remained as it was, as if it had not been touched. Then He (SAWS) called for a drinking cup and they drank until they could drink no more, while the drink remained as if it had not been touched and they had not drunk. Then He (SAWS) said: O Bani Abd al-Muttalib! Verily, I have been sent to you in particular and to all other men in general. And you have seen what you have seen, which of you will swear an oath of allegiance to me to become **my brother, my companion, and my inheritor?** And when no one stood up, I did, before him despite the fact that I was the youngest amongst them. He (SAWS) said to me: Sit down! He (SAWS) repeated the same words for three times while I would stand up and He (SAWS) would ask me to sit down until it was third occasion, and this is when He (SAWS) struck his hand on mine. Added ‘Ali (RA) further: This is how I became the heir to my cousin {(i.e the Holy Messenger (SAWS)} excluding my uncle.

1) Al-Khasais by Imam al-Nisa'i, P.62, H.No.66 (with more words as: You are my Brother, my Companion, my Inheritor and my Vizier)
2) Kanz ul-Ummal, V13, P.76, H.No.36516
3) Tareekh al-Umam WA al-Malook by al-Tabari, V2, P.406

Analytical examination of the report in connection with the revelation of the above verse (Sha'ara, 26:214) for Umm ul-Momineen Hadrat Ayesha, Hadrat Fatima and others

Moreover said **Abu Lahab**: This is what He (i.e. the Holy Prophet) has bewitched and the Holy Messenger of Allah (SAWS) remained silent and did not speak any word that day. (See above in the record)

Reported to us Abdullah Bin Hamid al-Isfahani and Muhammed Bin Abdullah Bin Hamdan: We heard from Ahmed Ibn Muhammed Bin al-Hasan, He from Muhammed Bin Yahiya,He from Abu al-yaman, He from al-Zuhri, He from Sae'ed Bin al-Musayyab and Abu Salma Bin Abdurrehman that they narrated: Narrated Hadrat Abu Huraira (RA) that the Holy Messenger of Allah (SAWS) stood up, when this verse (Sha'ara, 26:214) revealed and said: O the community of Quraish! O Fatima Bint Muhammed!.....

1) Tafseer al-Kashaf WA al-Bayan by Imam al-Tha'alabi, V7, P.182

Having conquered "Makkah", a safe-haven for the enemies of the Prophet, and a base including al-Taif, wherefrom these enemies would launch attacks and fight aggressively the Holy Messenger of Allah (SAWS). Another city, adjacent to "Makkah" was al-Taif that had to be conquered now. Therefore, the Holy Prophet (SAWS) departed "Makkah" for al-Taif as recorded by Imam al-Hafiz al-Muhaddith al-Kabir Abu Bakr Ibn Abi Shaiba (RA) and many other noted traditionalists in their respective works on the authority of Hadrat Abdurrehman Bin Awf (RA):

When the Holy Messenger (SAWS) conquered "Makkah", He headed for "al-Taif", where He besieged it for about eighteen or nineteen days. Despite, shuttling back and forth, and not achieving the success in conquering it, He (SAWS) stayed there (before conquering) and then said: O the People! Verily, I will be for you at the Kauther before you and **I bequeath you** to my progeny after me for your welfare, which indeed shall guarantedly, bring you to the Kawthar (the pool). By the one, in whose hand my life is! You will establish the prayers and pay the charity (Zakah) or else I will send a person **from me, same as myself,** to you who shall chop off the necks of our enemies those, willing to kill me, and those providing them shelter. The opinion of the people was that this is either Abu Bakr or Umar, but He (SAWS) held the hand of **'Ali** and then said: This is He!

1) Musannaf Ibn Abi Shayba, V6, P.368, H.No.32086, and P.369, H.No.32093
2) Musannaf Ibn Abi Shayba, V7, P.411, H.No.36953
3) Musannaf Abdul-Razzaq al-Sana'ani, V11, P.102, H.No. 20389
4) Al-Mustadarak Ala Sahihain by al-Hakim, V2, P.131 (Authentic tradition as comments Imam al-Hakim)
5) Musnad al-Bazzar, P.258-259, H.No.1050
6) Riyadh al-Nadhra by Muhib al-Tabari, V3, P.119
7) Al-Muwafiqa by Ibn Samman as quoted by al-Tabari

8) Majma al-Zawaid by al-Haythemi, V9, P.134 and P.163
9) Al-Istia'ab by Ibn Abdu Barr "Abu Umar, V3, p.

Furthermore, Hadrat Umar Ibn al-Khattab (RA) said: By Allah! I did not crave for the leadership except that day as my chest got raised with a zeal in a wish to be addressed: This is He! Nevertheless, He (SAWS) payed attention to 'Ali, held his hand and then said: This is He!

1) Musannaf Abdul-Razzaq al-Sana'ani, V11, P.102, H.No. 20389
2) Riyadh al-Nadhra by Muhib al-Tabari, V3, P.119

Reported by many noted-traditionalists on the authority of Hadrat Ammar Bin yasir (RA) and others that the Holy Messenger of Allah (SAWS) said: One who believed in my Prophethood and confirmed it, I bequeath him to the "Wilaya" of Ali Ibn Abi Talib. One who accepted 'Ali as his Guardian has indeed accepted me as his Guardian and the one, who has accepted me as his Guardian has truly accepted Allah as his guardian. One, who loved 'Ali has truly loved me and the one, who loved me has indeed loved Allah the Exlated. One, who hated 'Ali has indeed hated me and the one, who hated me has indeed hated Allah the Exalted.

1) Al-Firdaus Bi-Mathour ul-Khita'ab by al-Dailami, V1, P.429, H.No.1751
2) Majma al-Zawaid by al-Haythemi, V9, P.108-109
3) Kanz ul-Ummal, H.No.32953 or 32958 V11. p.611????
4) Tareekh al-Medina al-Damishque, V42, P.181-182????
5) Also reported by al-Suyuti and so on.

Other occasions those indicate the position of ‘Ali, as the ‘Vicegerent of 'Muhammad, the Messenger of Allah after the latter's departure

In Tareekh al-Wasit, it is reported on the authority of Hadrat Ata’a (RA) that he asked Hadrat Jabir Bin Abdullah (RA) as to what position or rank ‘Ali (RA) had among them, thereupon Jabir (RA) replied: **“A position of Vicegerent”**.

1) Tareekh al-Wasit by al-Wasiti, P. 153-154
2) Fadhail ul-Sahaba by Imam Ahmed, V2, P.835, H.No.1146

Delivered a speech Hadrat Hasan Ibn Ali (RA). After glorifying and praising Allah (SWT), he described about Ameer ul-Momineen ‘Ali Ibn Abitalib (RA), **Seal of the Vicegerants** (Qhatim ul Ausiah), **Vicegerent of the Prophets** (Vasi-ul-Anbiya) and trustee of the comrades and myrters (Ameen us-Siddiqueen wa shShuhdah) and then said; He (ALI) has departed from you i.e. departed from this mortal World.

1) Musannaf Ibn Abi Shayba, V6, P.369, H.No.32094
2) Musnad Imam Ahmed, V1, P.199
3) Al-Fusool al-Muhimma P.152
4) Al-Mustadarak Ala Sahihain by al-Hakim, V3, P.172

5) Muajjam al-Awsat by al-Tabarani, V3, H.No. 2176
6) Majma al-Zawaid V9, Ch.77, P.143
7) Manaqib al-Asad ul-Ghalib by Ibn al-Jazri, P.22
8) Also Musnad Bazzar and Abu Ya'ala al-Muwassali

Finally, asserted the Holy Messenger of Allah (SAWS) to obey Hadrat Ali Ibn Abi Talib (RA): **One who obeyed you has truly obeyed me and the one who obeyed me, has truly obeyed Allah! The one, who disobeyed you, has disobeyed me and the one, who disobeyed me, has surely disobeyed Allah!**

1) Al-Mustadarak Ala al-Sahihain by al-Hakim, V3, P.121 and 128 (Imam al-Hakim authenticated this Hadith and has reported it through two chains of narrators)
2) Al-Futooh "Tareekh al-Koofi", V1, P.456
3) Manaqib by Ibn Maghazili al-Shafa'ie.
4) Al-Riyadh al-Nadhra Fi Manaqib al-Ashra, V3, P.123
5) Al-Muajjam by Abu Bakr al-Ismaili as quoted in Al-Riyadh al-Nadhra
6) Kanz ul-Ummal by Muttaqi al-Hindi, V11, P. 282, H.No.32970

Therefore, Hadrat Ali Ibn Abi Talib (RA), as recorded by Imam Ahmed Bin Hanbal (RA) on the authority of Hadrat Habba i.e. Al-Urani, used to say: **We are highbred, our excellence is same as that of the prophets, and our party is the party of Allah. the party on contrary to us is the party of tyrants and the Satan. The one who, justified equalizing between our enemies and us, does surely not belong to us.**

☒ Fadhail ul-Sahaba by Imam Ahmed, V2, P.844, H.No.1160

Furthermore, Hadrat Ali Ibn Abi Talib (RA) used to say: Verily! I am neither a prophet nor there is a revelation to me but I am fully capable of acting according to al-Qura'an and the Sunnah of the Holy Messenger of Allah (SAWS). **What you have been ordained in the obedience to Allah is my rights upon you in obedience to me and this is what you have liked and disliked.**

1) Riyadh al-Nadhra by Imam Muhib al-Tabari, V3, P.203
2) Manaqib by Imam Ahmed as quoted in

Chapter V

Sūra 33: Aḥzāb, or The Confederates Verse No. 33

﴿إنما يريد الله ليذهب عنكم الرجس أهل البيت ويطهركم تطهيرا﴾

*Allah's wish is but to remove uncleanness far from you, O Folk of the Household, and cleanse you with **a thorough cleansing**., to make you pure and spotless. (33:33)*

اے اہلِ بیتِ پیغمبرؐ! خدا تو چاہتا ہے یہ، کہ رکھے دور تم سے
ہر برائی،
اور رکھے پاک و پاکیزہ تمہیں ایسے، کہ جیسے پاک کرنے کا
ہے حق (۳۳)

And thorough Hadrat Ikrama (RA) this verse had been revealed for the Wives of the Holy Prophet (SAWS) as He reported on the authority of Hadrat Abdullah Ibn Abbas (RA) that said:

This verse, revealed addressing the Wives of the Holy Prophet (SAWS). In addition, Ikrama used to tell this by calling people at the top of his voice in the markets.

1) Tafseer Ibn Abi Hatim, V9, P. 3132, H. No. 17675
2) Tas-heel al-Wusool ILA Ma'arfati Asbaab al-Nuzool, P.275
3) Tafseer Jamie al-Bayan by al-Tabari,

First chain of the narrators, who related that this verse (33:33) had been revealed for the wives of the Holy Messenger of Allah (SAWS) i.e. Ummhat ul-Momineen (RAA)

Reported by al-Wahidi on the authority of Aqueel Ibn Muhammad al-Jirjani through al-Muafi Bin Zakariya al-Qazi through Muhammad Bin Jarir through Ibn Hameed through Yahiya Bin Wazieh through al-Asbagh that **Ikrima** said: this verse (33:33) had been revealed for the wives (RAA) of the Holy Prophet (SAWS). In addition, Ikrama used to tell this by calling the people at the top of his voice in the markets.

☒ Asbab ul-Nuzool by al-Wahidi, P.267

It is reported on the authority of '**Ikrima** that Ibn Abbas said this verse (33:33) is addressed to the wives (RA) of the Holy Prophet (SAWS).

Such reports also indicate that Ikrama even had audacity to yell in the public places that the verse was revealed only for the wives of the Prophet (SAWS).

This Hadith is a weak based on some Narrators, according to the Great Traditionalists:

Reported Mutarrafu bin Abdillah: I heard Imam Malik (RA) describe about Ikrima but never saw him (RA) relate from him i.e. Ikrima.

Imam Ahmed bin Hanbal (RA) said: I didn't learn from Imam Malik (RA) reporting anything on the authority of Ikrima except about the people, his wive told him before he fabricated more to it.

My grandfather further added: Ikrima used to agree with the view of his partners he remained with.

Narrated to us Ibn al-Madeeni and He, from Yaqoub al-Hadharmi that his grandfather said: Once, Ikrima was standing near the gate of a mosque when he said sarcastically about the mosque that inside it there was none but a "Kafir".

I read in the book of Ali bin al-Madaini that it was written:

I heard Yahya bin Saeed say: They narrated to me from Ayoub that he said that Ikrima did not pray well and nicely, however he used to pray.

- Meezan al-Aitdaal V5, P.118

In addition, said Musayyab al-Zubaidi: Ikrima was of the view of "Kharijite". And when, upon being summoned by the "Caretaker" or "Waali" of Medina, he went into hiding to live with Dawood bin al-Haseen until he died.

Died Ikrima in 105 Hijri, and there was a high respect for him that day from the people who witnessed his dead bed but they did not attend his funeral.

- Meezan al-Aitdaal V5, P.119

Hafiz Ibn Hajar al-Asqalani (RA) quoting from Imam Ahmad Ibn Hanbal (RA) and others, wrote:

In the season of Hajj Ikrima came to Africa, and said: It would be very dear to me if I were at Hajj at this moment, **I would have had swords in both my hands, and I would massacre the Muslims**. After these statements by Ikrima, the people of Africa avoided him. Imam **Ahmad Ibn Hanbal (RA) says: Ikrima narrates contradictory Ahadith. Yahya Ibn Sa'id Ansari says: Ikrima is a compulsive liar.**

1) Tahdhib al-Tahdhib, by Ibn Hajar al-Asqalani, V7, P.268
2) Meezan al-Aitdaal V5, P.118

Ikrima, a slave for Ibn Abbas (RA), was regarded as "Kharijite", and he fabricated Ahadith on the authority of Mujahid, Ibn Sireen and Malik (RAA). God knows better.

1) Al-Mughni Fi al-Zua'afa, by Imam al-Dhahabi No. 4169, V2, P. 67
2) Meezan al-Aitdaal, V5, P.119
3) Al-Kashif, by Imam al-Dhahabi, V2, P.272

The very first reason to reject the tradition(s) of Ikrima is based on the fact that **he was Kharijite.** Secondly his being a Kharijite, he even justified the killings of the fellow Muslim(s).

Moreover, on the authority of Ibn al-Musayyab (RA) that he said to his slave in reply:

Do not fabricate the story on anyone, and do not lie the way Ikrima lied on Ibn Abbas (RA). And Ikrima also narrated from Ibn Umar (RA), about that said to Nafa: Nothing was authentic.

1) Meezan al-Aitdaal V5, P.119
2) Tahzib al-Tahzib, V7, P.267

Yahya said about Ikrama that he was a liar. Upon being asked about Hadrat Ikrima, Hadrat Muhammed ibn Sireen (RA) said: He was a liar.

- Meezan al-Aitdaal V5, P.117

Hadrat Ikrima is even reported to have been punished by Hadrat Ali Ibn Abdullah Ibn Abbas (RAA) as it has been reported from Jarir and he from Yezid bin Abi Ziyad that Abdullah Ibn Harith narrated:

I once went to Ali Ibn Abdullah Ibn Abbas (RA), and I got stunned to have seen that Ikrama had been tied to the rest room. Having seen this I said to 'Ali bin Abdullah (RA): Is this how you treat your slaves, thereupon he replied: Ikrama associates many lies to my father i.e Ibn Abbas (RA).

1) Tahdhib al-Tahdhib, by Ibn Hajar al-Asqalani, V7, P.268
2) Meezan al-Aitdaal V5, P.117

Finally,as reported by Hafiz Ibn Hajar al-Asqalani (RA) that "Ikrima even criticized and blamed the Holy Prophet (SAWS) that He (SAWS) married Hadrat Maimoona (RA) despite the fact that He (SAWS) was a mahram to her".

- Tahdhib al-Tahdhib, by Ibn Hajar al-Asqalani, V7, P.268

At this point, it would be nice to quote another report which is also falsely attributed to Ibn Abbas (RA):

Second chain of the narrators, who related that this verse (33:33) had been revealed for the wives of the Holy Messenger of Allah (SAWS) i.e. Ummhat ul-Momineen (RAA)

Reported by traditionalists on the authority of **Abul Qasim Abdurrahman Bin Muhammad al-Siraj** through **Muhammad Ibn Yaqub**, through **Hasan Ibn Ali Ibn Affan** through **Abu Yahya al-Hamani** through **Saleh Ibn Musa al-Qurshi** through

Khaseef through **Sa'id Ibn Jubair** that **Ibn Abbas** (RA) said that the verse 33:33 was revealed for the wives (RAA) of the Holy Prophet (SAWS).

- ❖ Asbab al-Nuzool, by al-Wahidi, P.267

1.**Abu Yahya al-Hamani** (Abdul Hameed Bin Abdurrehman Abu Yahya al-Hamani al-Koufi)al-Koufi (the first underlined narrator) is not a trustworthy reporter of Hadith.

1) Al-Kashif, by Imam al-Dhahabi, V2, P.152, No.3151

Imam Nisa'i says that Abdul Hameed Abu Yahya al-Hamani is not sound in reporting Ahadith. Imam Ahmed Bin Hanbal (RA) has declared him "a weak narrator" and so has Ibn Sa'ad.

1) Meezan al-Aitda'al by Imam al-Dhahabi, V4, P.252, No. 4789

2. **Khaseef Bin Abdurrehman al-Jazri "Abu Aoun' al-Hadharmi al-Harrani** has reported the Ahadith, from Ata'a, Ikrima, Abi Zubair, Sae'ed Bin Jubair, Mujahid, Muqsim, Abi Obaida Bin Abdullah Bin Masa'ud, Abdul Aziz Bin Jarieh father of Malik and others than them. Abu Talib said that Imam Ahmed Bin Hanbal (RA) rated **"Khaseef"** as a weak narrator. Imam Ahmed (RA) said that **"Khaseef"** is neither an authority nor a trustworthy reporter.

Imam Abdullah Bin Imam Ahmed Bin Hanbal (RAA) said on the authority of his father i.e. Imam Ahmed (RA) said that **"Khaseef"** is not a trustworthy narrator; in addition, he is an extremely confused person in predicate (Musnad) i.e. in applying grammer to the sentences while reporting. He tends to mix up while constructing and speaking the sentences oh Ahadith. Abu Hatem Salah said that **"Khaseef"** had a weak memory and narrated a hodge-podge of Ahadith. Imam Nisa'i called him reproofingly "a weak narrator". Ibn Adi said that Khaseef was weak in narrating and he narrated loads of the Ahadith (traditions). Similarly, Imam al-Dhahabi reported about Khaseef in these words: **Khaseef Ibn Abdurrahman** al-Jazri Abu Aoun was a slave of Banu Umayya (the Umayyad) and Imam Ahmed Bin Hanbal (RA) has declared him as weak.

1) Tahdhib al-Tahdhib, by Ibn Hajar al-Asqalani, V3, P.143-44
2) Al-Kashif, by Imam al-Dhahabi, V1, P.280

Khaseef Ibn Abdurrahman al-Jazri, hailing from the Harran, nicknamed "Aba Aoun" had a **weak memory**.

1) Al-Zua'afa WA al-Matrookeen by Imam al-Nisa'i, P.93, No.177
2) Al-Zua'afa al-Kabir by al-Oqaili, V2, P.31,No. 453
3) Al-Kamil by Ibn Adi, V3, P.523, No.49/619

Reported by Ibn Adi on the authority of Ibn Hammad that he narrated: Saleh related to me that he heard Ali say: I heard Yahya Bin Sae'ed say: I did not write anything from

Sufyan that was narrated to him by **Khaseef** in al-Kufa. Yahya used to grade **Khaseef** as a weak narrator. Khaseef Ibn Abdurrehman had a weak memory.

1) Al-Kamil by Ibn Adi, V3, P.523, No.49/619
2) Al-Zua'afa al-Kabir by al-Oqaili, V2, P.31, No. 453

Reported by al-Oqaili that Abdullah Bin Ahmed said: When I asked my father about **Khaseef**, he told me that he was not sound in reporting traditions. Then I asked him again and he told me that **Khaseef** was not trustworthy. Moreover, I heard my father say: **Khaseef** Bin Abdurrehman is an extremely confused person in predicate (Musnad) i.e. in applying grammer to the sentences while reporting. He tends to mix up while constructing and speaking the sentences of the traditions.

☒ Al-Zua'afa al-Kabir by al-Oqaili, V2, P.32, under No. 453

Now, the question arises who these Ahl-e-Baith are? So, let us examine some of the Authentic Ahadith in this connection below:

Reported Abi Jafar Ibn Jarir at-Tabari, Ibn Munzir, Ibn Abi Hatim, Tabarani and Ibn Mardawwiya a Hadith on the authority of many companions that Umm ul-Momineen Hadrat Umm Salma (RA) narrated:

The Holy Prophet (SAWS) was staying in my home wearing a Khaibari Cloak when there came Hadrat Fatima Bint Muhammed (SAWS). So, the Holy Messenger of Allah (SAWS) said to her: Call your husband and your sons Hasan and Hussain for me. Therefore she followed the Prophetic command, and when they all were eating, revealed the verse at the same time i.e. 33:33 then the Holy Prophet (SAWS) took them all under the Cloak, then extended his hands out of the cloak and lifted towards sky and said: **O God! These (under the Cloak) are the members of my family (Ahle Baiti) and my special ones**...Remove all nomination from them and make them purified! This He (SAWS) repeated thrice. Then added Hadrat Umm Salma (RA): And I entered my head under the curtain of cloak and said: O messenger Of Allah! Am I also with you (i.e. people under the cloak)? Replied Prophet (SAWS) twice: Verily you are righteous! And have your own good rank!

Following are the some of the Books of the Qura'anic commentaries and traditions, where the "Above-mentioned Event" with no or slight variations in the words of its contents have been recorded:

1. Tafseer al-Kalbi, Part 3, P. 137-138
2. Tareekh al-Kabir (by Imam Bukhari), V2,P.69 (i.e.V1,Part2,P.69)
3. Tafsir Ibn Kathir, V3, P.483
4. Ma'ani al-Qura'aan by Abi Jafar al-Nahas, V2,P.961-962
5. Al-Nuktu WA al-Uyoon, Tafseer al-Mawardi, V4,P.401 (On the authority of Hadhrat Abu Said al-Khudri, Hadhrat Aisha, Hadhrat Umm Salma and Hadhrat Anas (RAA)

6. Zad al-Museer fi Ilm ut-Tafseer, P. 1124 (On the authority of Hadhrat Abu said al-Khudri, Hadhrat Aisha, Hadhrat Umm Salma and Hadhrat Anas (RAA)
7. Noor ul-Absaar, P. 155 and 156
8. Sahih Ibn Habban, V8, P.61, H.No.6937
9. Sahih Muslim (Eng), V4, P.1293, H.No.5955, reported by Hadrat Aisha (RA)
10. Sunan al-Awazai, P.529-531, H.No. 1723-1727 under the Ch. Fadhail Aal Bait.
11. Musannaf Ibn Abi Shayba, V6, P.370, H.No. 32102
12. Kitab "al-Sunna" by Imam "Ibn Abi Asim",P.309, H. No.1386
13. Asbab al-Nuzool by Abi al-Hasan Ahmed al-Wahidi, P. 267
14. Sunan Baihaqqi, V2,P.212-213,H.No.2857
15. Fateh al-Bayan fi Maqasid al-Qur'aan V6, P 366-67
16. Tafseer Ibn Abi Hatim, V9, P. 3132, H. No. 17679, under the commentary of this verse.
17. Ahkam al-Qur'aan by Imam Abi Bakr al-Jassas al-Hanafi, V3, P.360.
18. Tafseer al-Baghawi, V5, P.259
19. Tafseer Khazin Baghdadi, V5, P.259.
20. Al-Jamaie al-Sahih "Sunan Tirmizi", V5, P.327, H.No.3205 and P.621, H.No. 3787
21. Al-Mustadarak Ala al-Sahihain by al-Hakim, V2, P.416, V3, P.417(Imam al-Hakim says that this Hadith is an authentic, on the criteria set by Imam Muslim)
22. Tafseer " Jamie Ahkam al-Quran by al-Qurtubi,V2,P.2479
23. Tafseer Ahkam al-Qur'aan by Ibn al-Arabi, V3, P. 1538
24. Fadhail ul-Sahaba by Imam Ahmed Bin Hanbal, H. No. 994, V2, P.727.
25. Fadhail ul-Sahaba by Imam Ahmed Bin Hanbal, V2,H. No. 978, P.714, H.No.1167, P.849-851
26. Musnad Imam Ahmed Bin Hanbal, V6, P.292 and 298
27. al-Istia'ab by " Ibn Abdul Barr" ,V3, P.204
28. Al-Sawa'iq al-Muhriqah, by Ibn Hajar Haythami, P. 221-223.
29. Mutalib as-Sool by Sheikh Kamaluddin Mohd ibn Talha as-Shafaie P.36 and 99
30. al-Imam Ali Reda Wa Resalatahu Fi al-Tibb al-Nabawi P. 56
31. Tareekh Medina Damishq by Ibn Asakir, V42,P.98-100
32. Manaqib al-Asad ul-Ghalib by Ibn al-Jazri, P.22 and 23
33. Kitab al-Tareekh al-Kabir by Sheikh ul-Islam, Abi Abdullah Imam Ismail al-Jaafi al-Bukhari (RA), V2, P.69.
34. al-Khasais Ameer ul-Momineen by Imam Nisai, H. No. 54, P.56/H. No.11, P. 26
35. Nuzm Durar as-Simtain by Hafiz Jamaluddin al-Zarandi, P.152
36. Mishkat al-Masabih by Imam Khateeb al-Tabrizi, V3,P.1731, H.No.6136
37. Is'aaf al-Raghibeen Ibn al-Sabaan, P. 114-115
38. Al-Tafseer al-Wazih by Dr. Muhammed Hijazi, V3, Part 22, P.7
39. al-Fusool al-Muhimma by Ibn Sabbagh, P. 25
40. Yanabie al-Muwadda by Sheikh al-Qundoozi al-Hanafi, P. 174
41. Muwaddat ul-Qurba by al-Hamdani, Muwadda 11:05,P.419
42. Siyer A'alam al-Nubla by al-Dhahabi, V2, P.122
43. Al-Isa'abah by Ibn Hajar al-Asqalani, V2, P.509
44. Kanz ul-Ummal by Muttaqui al-Hindi, V13, P.278, H.No. 37631
45. Fateh al-Qadeer by Imam al-Shawkani, V4, P.279

46. Tafseer Rooh al-Bayan, by al-Barusi V7, P.171
47. Tas-heel al-Wusool ILA Ma'arfati Asbaab al-Nuzool, P. 274

Yazid b. Hayyan reported: I went along with Husain b. Sabra and 'Umar b. Muslim to Zaid b. Arqam and, as we sat by his saide, Husain said to him: Zaid, you have been able to aquire a great virtue that you saw Allah's Messenger (SAWS) listened to his talk, fought by side in (different) battles, offered prayer behind him,. Zaid, you have in fact earned a great virtue. Zaid, narrate to us what you heard from Allah's Messenger (SAWS). He said: I have grown old and have almost spent my age and I have forgotten some of the things, which I remembered in connection with Allah's Messenger (may peace be upon him). So accept whatever I narrate to you, and which I do not narrate do not compel me to do that. He then said: One day, Allah's Messenger (may peace be upon him) stood up to deliver sermon at a watering place known as Khum (Ghadir Khum) which is situated between Mecca and Medina. He praised Allah, Extolled Him, delivered the sermon, exhorted (us), and said: "Now to our purpose, O people, I am a human being. I am about to receive a messenger (the angel of death) from my Lord and I shall answer that call (would bid good-bye to you).But I'm leaving among you two weighty things: the one being the Book of Allah.The second are the members of my household (Ahlul-Bayt). By Allah I remind you (of your duties) to the Members of my House (saying three times)." He (Husain) said to Zaid: Who are the members of his household? Aren't his wives the members of his family? Thereupon Zaid said: His wives are among Ahlul-Bayt but here Ahlul-Bayt are those for whom acceptance of Zakat is forbidden. And he said: Who are they? Thereupon he said: Ali and the offspring of Ali; Aqil and the offspring of Aqil, and the offspring of Ja'far and the offspring of Abbas. These are those for whom the acceptance of Zakat is forbidden. Zaid said: yes.

1) Sahih Muslim, Arabic, with commentary by Imam Nawawi, V15, P. 179-180
2) Sahih Muslim, English, V4, Ch.CMXCVI, P. 1286-1287, H.No.5920
3) Sahih Ibn Khozeima, V2, P.1132, H.No.2357
4) Fadhail al-Sahaba by Imam Nisai, P.22

Furthermore, we find another authentic tradition, recorded in Sahih Muslim, which further clears the picture more specifically of the previous Hadith:

Narrated Yazid Ibn Hayyan: We went to Zaid Ibn Arqam and said to him: You have found goodness (for you had the honour) to live in the company of the Prophet (SAWS) and offered prayer behind him, and the rest of the Hadith is the same (as 3 traditions before) but the Prophet said: "Behold, for I am leaving amongst you two weighty things, one of them is the Book of Allah...", and in this (Hadith) these words are also found: We said: **"Who are his Ahl ul-Bait (that the Prophet was referring to)? Are they his wives?" Thereupon Zaid said: "No, by Allah!** A woman lives with a man (as his wife) for a certain period; he then divorces her and she goes back to her parents and to her people; the members of his household include his ownself and his kith and kin (who are related to him by blood) and for him the acceptance of Zakat is prohibited.

1) Sunan al-Darami, V2, P432

2) Sahih Muslim, Arabic, with commentary by Imam Nawawi, V15, P.181
3) Sahih Muslim, English, V4, Ch.CMXCVI, P.1287, H.No.5923

1. Wathilah Ibn Asqa'

al-Tabari while commenting on the verse 33:33, Ahmad Ibn Hanbal, al- Hakim who considers the tradition to be authentic according to criteria of Muslim & al-Bukhari, also Bayhaqi, al-Tahawi, & Haythami quote Abu Ammar as having said (the wording is of al-Tabari):

I was sitting with Wathilah Ibn Asqa' when a discussion took place about Ali and the people abused him. When those present rose to leave he said to me: 'Keep sitting so that I may talk with you about the man whom they have been abusing. I was with the Holy Prophet when Ali, Fatimah, al-Hasan and al-Husain approached him and the Holy Prophet spread his cloak on them and said: **"O Allah! These are the members of my family.** Purify them from every uncleanness from them and keep them clean and pure."

1) Tafsir Jamaie Bayan, by Ibn Jarir al-Tabari, v22, p6
2) Al-Mustadarak Ala al-Sahihain by al-Hakim, V2, P.416, V3,P.417(Imam al-Hakim says that this Hadith is an authentic)
3) Musnad, by Ahmad Ibn Hanbal, v6, p107
4) Majma' al-Zawa'id, by al-Haythami, v9, p167
5) Mushkil al-Athar, by al-Tahawi, v1, p346
6) Sunan, al-Bayhaqi, v2, p152
7) Sunan, al-Bayhaqi, v2, p152

ـ قال أبو عبد الرحمٰن: وقد رُوِيَ هذا الحديث عن عامر بن سعد، عن أبيه، من غير حديث سعيد بن المسيّب.

[٥٤] أخبرنا محمد بن المثنّى، قال: حدثنا أبو بكر الحنفي، قال: حدثنا بُكير بن مسمار، قال: سمعتُ عامر بن سعد يقول: قال معاوية لسعد بن أبي وقّاص: ما منعك أن تُسُبَّ ابن أبي طالب؟! قال: لا أسبُّه، ما ذكرتُ ثلاثاً قالهنّ رسول الله ﷺ ـ لأن تكون لي واحدة منهُنّ أحبُّ إليَّ من حُمر النّعم. لا أسبُّه ما ذكرتُ حين نزل عليه الوحي، فأخذ علياً وابنيه وفاطمة، فأدخلهم تحت ثوبه؛ ثم قال:

«ربّ هؤلاء أهلي وأهل بيتي».

ولا أسبُّه ما ذكرتُ حين خلّفه في غزوة غزاها، قال علي: خلّفتني مع الصبيان والنساء؟ قال:

«ألا ترضى أن تكون مني بمنزلة هارون من موسى إلا أنه لا نبوة من بعدي».

ولا أسبُّه ما ذكرتُ يوم خيبر حين قال رسول الله ﷺ: **«لأُعطينّ هذه الراية رجلاً يُحبُّ الله وَرسولَهُ، ويحبُّه الله ورسولُهُ، ويفتحُ الله على يديه»** فتطاولنا؛ فقال: **«أين علي»**؟ فقالوا: هو أرمد، فقال: **«ادعوه»** فدعوه؛ فبصق في عينيه، ثم أعطاه الراية، ففتح الله عليه.

قال: والله ما ذكره معاوية بحرف حتى خرج من المدينة.

---

[٥٤] إسناد صحيح.

أبو بكر الحنفي؛ هو: عبد الكبير بن عبد المجيد، وهو ثقة.

والحديث أخرجه: ابن أبي عاصم في «السنة» (٢/ ٨٩٥/ ١٣٧٣) والحاكم (٣/ ١٠٨ ـ ١٠٩) من طريق: أبو بكر الحنفي به.

وقال الحاكم: «صحيح على شرط الشيخين»، فتعقبه الذهبي بقوله: «على شرط مسلم فقط»، وهو كما قال.

Sa'd Ibn Abi Waqqas

In al-Khasa'is, al-Nisa'I (RA) has quoted H. Sa'd Ibn Abi Waqqas (RA) as saying:

H. Ameer Muawiyah said to Sa'd Ibn Abi Waqqas, "Why do you refrain from abusing Abu Turab?" Sa'd said, "I don't abuse Ali for three attributes of his which I heard from the Holy Prophet.If even one of them had been for me, I'd have valued it much more'an than anything else on earth. I heard from the Holy Prophet that when he left Imam Ali as his representative in Medina and proceeded to fight a battle, Ali said: 'Are you leaving me with the women and the children in Medina?' The Holy Prophet replied: 'Don't you like that your position vis-a-vis me should be like that of Aaron (Haroon) with MosesYou enjoy the same position in regard to me asAaron enjoyed withMoses On the fateful day of Khaibar, too, I heard the Holy Prophet as saying: 'Tomorrow I shall give the standard (of the army) to one who loves Allah and His Prophet & Allah and His Prophet also love him'. All of us were keen to be graced and singled out in the face of this declaration and wished that the standard might be in our hands. In the meantime the Holy Prophet said: 'Bring Ali to me.' Ali came in such a condition that he had some trouble in his eyes. The Holy Prophet applied the saliva of his mouth to (Imam) Ali's eyes and gave the standard in his hand. Moreover, when the verse of Mubahila (3:61) was revealed, the Holy Prophet called Ali, Fatimah, al-Hasan and al-Husain near himself and said: 'O Allah! **These are the People of my House.'"**

1) al-Khasa'is, by al-Nisa'i, p4
2) Al-Mustadarak Ala Sahihain, V3,P.108-109 and 147
3) Musnad Sa'ad Bin Abi Waqqas, H.No.19, P.51
4) Al-Jamaie al-Sahih "Sunan Tirmizi", H.No. 3724,V5, P.596 (Declared Imam Tirmizi that this tradition is Hasan Sahih)
5) Sahih Muslim (English), V4, P.1284, H.No.5915
6) Tareekh Baghdad By Khateeb, V8, P.53
7) Al-Isa'abah by Ibn Hajar al-Asqalani, V2, P.509
8) Al-Jamie al-Usool by Ibn al-Atheer, V9, P. 469, H.No. 6479

Also al-Tabari, Ibn Kathir, al-Hakim, and al-Tahawi have quoted from Sa'd Ibn Abi Waqqas that:

At the time of the revelation of the verse, the Holy Prophet called Ali along with his two sons and Fatimah and accommodated them under his own cloak and said: 'O Lord! These are the members of my family'.

1) Tafsir al-Kabir, by Ibn Jarir al-Tabari, v22, p7
2) Tafsir Ibn Kathir, v3, p485
3) Al-Mustadarak Ala al-Sahihain by al-Hakim,V3, P.147 (Imam al-Hakim says that this Hadith is an authentic)
4) Mushkil al-Atha'ar by Imam al-Tahawi, V1, P.338, V2,P.33
5) History of al-Tabari, Arabic version, v5, p31

2. Abu Sa'id al-Khudri

It narrated on that:

Abu Sa'id al-Khudri: I heard the Messenger of Allah saying: "This verse has been revealed about five individuals: Myself, Ali, al-Hasan, al-Husain, and Fatimah."

1) Tafsir Ibn Jarir al-Tabari, v22, p5, under the verse 33:33
2) Al-Sawa'iq al-Muhriqah, by Ibn Hajar, Ch. 11, section 1, p221
3) Majma' al-Zawa'id, by al-Haythami
4) Zakha'ir al-Uqba, by Muhibbuddin al-Tabari, P.55,56,58,59,60 and157

The Long-Term Tradition of the Holy Messenger of Allah (SAWS) following the Revelation of the Purification Verse

It has been widely narrated that after the revelation of the purification verse of Quran (Ayah al-Tat'hir), the Messenger of Allah used to recite this verse at the door of the House of Fatimah and Ali before EVERY prayer when people were gathering to pray with the Messenger of Allah. He continued this practice for many months simply to show the people who his Ahlul-Bayt are.

H. Anas Ibn Malik (RA) narrated:

The Messenger of Allah (SAWS), for about six months, since the time of the revelation of "Verily Allah intends to... (Verse 33:33)" while going out for Morning prayer, used to knock at the door of the House of Lady Fatima (RA) and say: **"Time for Prayer Ahl ul-Bait**; No doubt! *Allah's wish is but to remove uncleanness far from you, O Folk of the Household, and cleanse you with **a thorough cleansing**., to make you pure and spotless. (33:33)*

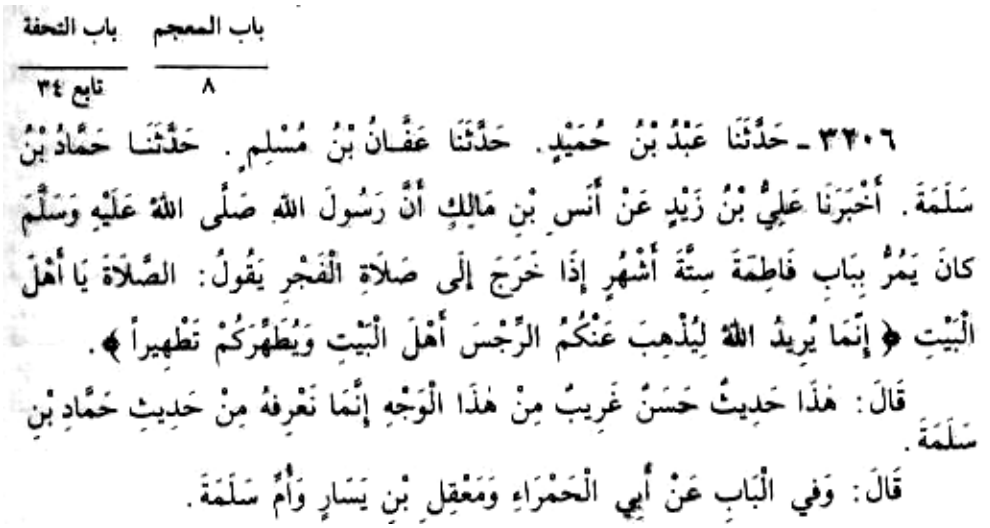

باب المعجم ٨ — باب التحفة تابع ٣٤

٣٢٠٦ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ. حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ. حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ. أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمُرُّ بِبَابِ فَاطِمَةَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ إِذَا خَرَجَ إِلَى صَلَاةِ الْفَجْرِ يَقُولُ: الصَّلَاةَ يَا أَهْلَ الْبَيْتِ ﴿ إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً ﴾.

قَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ.

قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي الْحَمْرَاءِ وَمَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ وَأُمِّ سَلَمَةَ.

1) Musannaf Ibn Abi Shayba, V6, P.388, H.No. 32272
2) Musnad Ahmad Ibn Hanbal, V3, P.258
3) Al-Jamaie al-Sahih “Sunan Tirmizi”,V5,P.328, H.No.3206 (hadith hasan)

4) Mustadrak, by al-Hakim, V,3, P.158 who wrote this tradition is authentic as per the criteria of Muslim and Bukhari
5) Tafsir al-Durr al-Manthoor, by al-Suyuti, v5, pp 197,199
6) Tafsir Ibn Jarir al-Tabari, v22, pp 5,6 (saying seven month)
7) Tafsir Ibn Kathir, V3, P.483
8) Mushkil al-Atha'ar by Imam al-Tahawi, V1, P.339
9) Musnad, by al-Tiyalasi, v8, p274
10) Muwaddat ul-Qurba by al-Hamdani, Muwadda 11:06, P.421
11) Usdul Ghabah, by Ibn al-Athir, v5, p146
12) Siyer A'alam al-Nubla by al-Dhahabi, V2, P.134
13) Ansab al-Ashrab by al-Baladhuri, V2, P.353

Abu al-Hamra narrated:

"The Messenger of Allah (SAWS) continued about six or eight months in Medina, coming to the door of Ali and Fatima (RAA) at every morning prayer, putting his two hands on the two sides of the door and exclaiming :

وأخرج ابن جرير وابن مردويه عن أبي الحمراء رضي الله عنه قال « حفظت من رسول الله ﷺ ثمانية أشهر بالمدينة . ليس من مرة يخرج الى صلاة الغداة الا أتى الى باب علي رضي الله عنه ، فوضع يده على جنبتي الباب ، ثم قال : الصلاة ... الصلاة .. ﴿إنما يريد الله ليذهب عنكم الرجس أهل البيت ويطهركم تطهيرا﴾ » .

وأخرج ابن مردويه عن ابن عباس رضي الله عنهما قال « شهدنا رسول الله ﷺ تسعة أشهر ، يأتي كل يوم باب علي بن أبي طالب رضي الله عنه عند وقت كل صلاة فيقول : السلام عليكم ورحمة الله وبركاته أهل البيت ﴿إنما يريد الله ليذهب عنكم الرجس أهل البيت ويطهركم تطهيرا﴾ الصلاة رحمكم الله ، كل يوم خمس مرات » .

"Assalah! Assalah! (prayer! prayer!) Certainly God ward off all uncleanness from you, O Members of the House of Muhammad, and to make you pure and spotless."

1) Tafsir al-Durr al-Manthoor, by al-Suyuti, v5, pp 198-199
2) Tafsir Ibn Jarir al-Tabari, v22, p6
3) Tafsir Ibn Kathir, V3, P.483
4) Dhakha'ir al-Uqba,by Muhibbuddin al-Tabari,p24 on the authority of Anas Ibn Malik
5) Isti'ab, by Ibn Abd al-Barr, v5, p637
6) Usdul Ghabah, by Ibn al-Athir, V5, P.174
7) Majma' al-Zawa'id, by al-Haythami, V9, P.121 and 168
8) Mushkil al-Atha'ar by Imam al-Tahawi, V1, P.339

Reported by Abu al-Hamra (RA) that the Holy Prophet (SAWS) for nine consecutive months, daily in the morning used to come to the door of Hadrat Ali and Fatima (RA) and say: Assalam ahl ul-Baith! And then recite the verse … And Allah only wishes to remove all abomination from you, ye members of the Family, and to make you pure and spotless. (33:33)

1) Kitab al-Tareekh al-Kabir by Sheikh ul-Islam, Abi Abdullah Imam Ismail al-Jaafi al-Bukhari (RA. D.256 The compiler of Sahih al-Bukhari), V8, P.25 of Kitab al-Kuna
2) Tafseer al-Kashaf WA al-Bayan by Imam al-Tha'alabi, V8, P.44

Also Ibn Abbas (RA) narrated:

"We have witnessed the Holy Messenger of Allah (SAWS) for nine consecutive months coming to the door of Ali Ibn Abi Talib, at the time of each prayer and saying:

'Assalamun Alaikum WA Rahmatullah Ahl ul-Bait (Peace and Mercy of God be upon you, O the Members of the House).Certainly Allah intends only to keep away all the evil from you, Members of the House, and purify you with a thorough purification.' **He did this five times a day**."

- Dhurr al-Manthoor Fi Tafseer by al-Suyuti, V5, P.606

In Majma' al-Zawa'id and exegesis of al-Suyuti it has been quoted from Abu Said Khudri (RA) with a variation in words that:

For forty days the Holy Prophet (SAWS) approached the house of Fatimah Zahra (RA) every morning and used to say: 'Peace be upon you O people of the House! The time for the prayers has come'. In addition, thereafter he used to recite this verse: O people of the Prophet's House.... Then said: '**I am in a state of war with him who fights with you and am in a state of peace with him who is at peace with you**'.

وأخرج ابن مردويه عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال : لما دخل علي رضي الله عنه بفاطمة رضي الله عنها . جاء النبي ﷺ أربعين صباحا الى بابها يقول « السلام عليكم أهل البيت ورحمة الله وبركاته ، الصلاة رحمكم الله ﴿إنما يريد الله ليذهب عنكم الرجس أهل البيت ويطهركم تطهيرا﴾ انا حرب لمن حاربتم ، أنا سلم لمن سالمتم » .

1) Tafsir al-Durr al-Manthoor, by Imam al-Hafiz al-Suyuti, V5, P.606
2) Majma' al-Zawa'id, by al-Haythami, V9, P.121 and168
3) Manaqib Ibn Maghazili al-Shafaie, P.117, H. No. 117
4) Mustadarak al-Hakim, V3,P.149
5) Musannaf Ibn Abi Shayba, V6, P.378, H.No. 32181
6) Musnad Imam Ahmed V2, P.442

7) Muajjam Tabarani Kabir V3, P.149
8) Sahih al-Jamie al-Saghir by al-Bani, V2, P.17,H.No.1475 (Allama Mohammed Nasiruddin al-Bani declared this Hadith “Hasan”)
9) Siyer A’alam al-Nubla by al-Dhahabi, V2, P.122 and so many others.

The Tradition of Cloak, as It has been narrated by the Umhat ul –Momineen (RA)

1. Through Umm ul-Momineen Hadrat Aisha (RA):

‘Aisha reported that Allah’s apostle (PBUH) went out one morning wearing a striped cloak of the black camel’s hair that there came Hasan Bin ‘Ali. He wrapped him under it, then came Husain and he wrapped him under it along with the other one (Hasan). Then came Fatima and took under it, then came ‘Ali and he also took him under it and then said: Allah only desires to take away any uncleanness from you, O' People of the Household (Ahlul-Bayt), and purify you (through purifying) {Verse 33:33}."

- Sahih Muslim (English), V4, P.1293, H.No.5955

One can see that the author of Sahih Muslim confirms that:

1. Imam Ali, Fatimah, al-Hasan, and al-Husain are the Ahlul-Bayt,
2. The purification sentence in Quran (the last sentence of Verse 33:33) was revealed for the virtue of the above-mentioned individuals, and NOT for the wives of the Prophet (SAWS).

2. Through Umm ul-Momineen Hadrat Umm Salma (RA):

Another version of the "Tradition of Cloak" is written in Sahih al-Tirmidhi, which is Narrated on the authority of Umar Ibn Abi Salama (RA) ,the son of Umm Salama (RA) (another Prophet’s wife), which is as follows:

The verse "Verily Allah intends to .(33:33)" was revealed to the Holy Prophet (SAWS)
in the house of H. Umm Salama (RA). On that occasion, the Holy Prophet (SAWS) gathered Fatimah, al-Hasan, and al-Husain (RA), and covered them with a Yemeni cloak, and he also covered Ali (RA) who was behind him. Then said the Holy Prophet (SAWS): "O' Allah! **These are the Members of my House (Ahl-Baythi).** Keep them away from every impurity and purify them with a perfect purification. Umm ul-Momineen H. Umm Salama (RA) asked: "Am I also included among them O Apostle of Allah?" the Holy Prophet replied: "**You stay in your position** and you are toward a good ending."

- Al-Jamie al-Sahih "Sunan al-Tirmizi" , v5, pp 351,663 :

Hadrat Umm Salama (RA) said: "O Prophet of Allah! Am I not one of the members of your family?" The Holy Prophet (SAWS) replied: "You have a good future but **only these are the members of my family.** O Lord! The members of my family are more deserving."

- ❖ Al-Mustadrak Ala Sahiyain,V2, P.416

Also the wording reported by al-Suyuti and Ibn al-Athir is as follows:

Hadrat Umm Salama (RA) said to the Holy Prophet (SAWS): "Am I also one of them?" He replied: "**No**. You have your own special position and your future is good."

1) Fadhail ul-Sahaba by Imam Ahmed, V2, P.745, H.No.1029
2) Usdul Ghabah, by Ibn al-Athir, v2, p289
3) Tafsir al-Durr al-Manthoor, by al-Suyuti, v5, p198

Also al-Tabari quotes Umm Salama (RA) saying:

I said, "O Prophet of Allah! Am I not also one of your Ahl ul-Bait?" I swear by the Almighty that the Holy Messenger of Allah (SAWS) did not grant me any distinction and said: "You are towards a good future!"

- ❖ Tafsir al-Tabari, v22, p7 under the commentary of verse 33:33

O God! These (under the Cloak) are the rightful members of my family (Allahumma Hawla ahl Baithi Haqqan)

1) Musannaf Ibn Abi Shayba, V6, P.370, H.No. 32103
2) Tazkarat ul-Khwaas, P.200
3) Fateh al-Bayan fi Maqasid al-Qur'aan by Abi Tayyab Imam Siddique bin Hasan al-Kannauji al-Bukhari V6, P.366

Recorded Ibn Abi Hatim in his Tafseer a Hadith on the authority of Hadrat Abi Said (RA) that the Holy Prophet (SAWS) said:

Revealed this verse for five souls: I, Ali, Hasan, Hussain and Fatima (RAA)

1) Tafseer Ibn Abi Hatim, V9, P. 3132, H. No. 17677.
2) Tafseer Dhurr al-Mansoor

Now Let's scrutinize the resports the great traditionalists and commentators of the holy Qur'aan recorded in their respective works:

Hafiz Muhammed al-Kalbi (RA) comments regarding this verse as follows:

The Ahl Bait here are the wives of the Holy Prophet (SAWS), his progeny, relatives like H. Abbas and Ali (RAA) and all those who have been forbidden to receive charity and it is said that this verse refers only to the wives (RAA) of the Holy Prophet (SAWS) since the "Bait" means where they live, but this is a weak tradition because the verse is addressing to the five souls only i.e. the Holy Messenger of Allah (SAWS),Ali, Fatima, Hasan and Hussain (RAA). In case for the wives (RAA), the Allah (SWT) has addressed in feminine gender only, for instance: ankunna, dakhalhunna etc.

- Tafseer al-Kalbi, Part 3, P. 137-138

And dominated in the address grammatically the masculine gender over the feminie gender in the words "Ankum" and "Yutahhirikum".

- Tafseer al-Nahar al-Ma'ad min al-Bahar al-Muheet, V2/2,P.726-727

Recorded Imam al-Suyuti in Dhurr al-Manthoor and Abi Jafar al-Nahas in their respective works as follows:

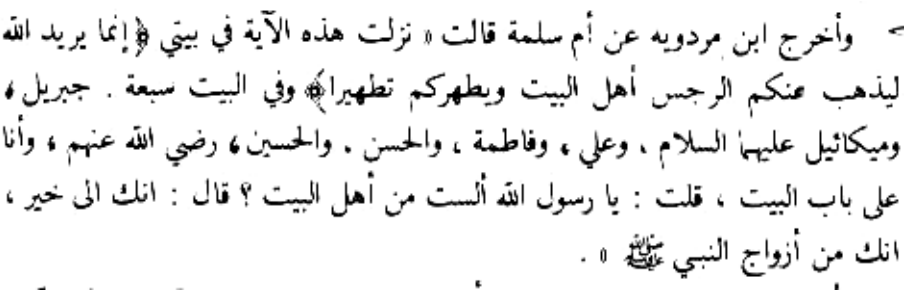

وأخرج ابن مردويه عن أم سلمة قالت « نزلت هذه الآية في بيتي ﴿إنما يريد الله ليذهب عنكم الرجس أهل البيت ويطهركم تطهيرا﴾ وفي البيت سبعة . جبريل ، وميكائيل عليهما السلام ، وعلي ، وفاطمة ، والحسن ، والحسين ، رضي الله عنهم ، وأنا على باب البيت ، قلت : يا رسول الله ألست من أهل البيت ؟ قال : انك الى خير ، انك من أزواج النبي ﷺ » .

Recorded Ibn Mardawiyya that H. Umm Salma (RA) narrated: Revealed this verse in my house (Sura Ahzab:33) and there were seven in the house, Jibraeel, Mikhail (AS), Ali, Fatima, Hasan, Hussain (RAA) and I was at the door and said: O Messenger of Allah! Am I not among the members of the family? Thereupon replied the Holy Prophet (SAWS): Verily you are towards good future and among the wives of the Prophet (SAWS).

1) Dhurr al-Manthour, V….
2) Ma'ani al-Qura'aan by Abi Jafar al-Nahas, V2, P.962

Reported by H. Abu Said al-Khudri (RA) that Umm ul-Momineen Hadhrat Umm Salma (RA) narrated:

Revealed this verse in the house while I was sitting at the door, and I said: O Messenger of Allah! Am I not among the "Ahl ul-Bait"? Thereupon He (SAWS) replied: You are righteous and have a good future, and you are among the wives of the Prophet (SAWS). And in the house (Bait) was the Prophet, Ali, Fatima, Hasan and Hussain Salwat Allah Alaihum.

- Ma'ani al-Qura'aan by Abi Jafar al-Nahas, V2,P.962

Consensus among the distinguished Scholars upon this verse with an analysis as to who these members are whom, Allah (SWT) revealed it for

1. Said Abu Bakr al-Naqqash in his Commentary: There is a consensus among the most of the commentators that, this verse revealed for Ali, Fatima, Hasan and Hussain Salwatullah Alaihim.

- Jawahir al-Iqdain: Ch. 1, P.198 and under the commentary of Verse Muwadda, P.112)

2. Allama Sayyedi Muhammed Jasoos in Sharh al-Shumail: And came Hasan bin Ali then, been entered, then came al-Hussain Bin Ali and entered with them, then came Fatima and been entered, then came Ali, and been entered and then, said: (Innama yureedullahu liyuzhiba..33:33) and in that there is an indication that they are meant to be the members of Prophet's house in the Verse (33:33).

- Sharh al-Shumayil al-Muhammadiya, V1, P.107 under the Ch. The dressing of the Holy Messenger (SAWS)

3. Imam al-Tahawi in Mushkil al-Atha'ar: In this Verse, the people whom Allah addressed, according to what the Holy Prophet (SAWS) said are the Holy Prophet (SAWS) himself, Ali, Fatima, Hasan and Hussain (RAA) and no one else.

- Mushkil al-Atha'ar by Imam al-Tahawi, V1, P.337, Ch. what it has been reported from the Holy Prophet (SAWS) about this Verse.

And added he; The tradition of reiciting this verse (33:33) by the Holy Prophet (SAWS) on the door of Fatima (RA) daily while going out for the Morning Prayer, that this action of Him (SAWS) is also another evidence which demonstrates as to whom this verse refers to i.e the Holy Prophet (SAWS) himself, Ali, Fatima, Hasan and Hussain (RAA).

- Mushkil al-Atha'ar by Imam al-Tahawi, V1, P.339 (Ch. what it has been reported from the Holy Prophet (SAWS) about this Verse)

4. Imam Shawkani in Irshad al-Fahool: And

5. Imam al-Sheikh al-Shablanji in Noor ul-Absaar: This is also clearly evident from what the Holy Prophet (SAWS) said about them (i.e. Ali, Fatima, Hasan and Hussain) at the time of Mubahila in Nejran as it has also been recorded by the Qur'aanic commentators (i.e. O Allah! These are the members of my household).

- Noor ul-Absaar, P.122, Ch.2, Excellence of Hasan and Hussain

6. Imam al-Qastalani in al-Muwahib al-Ladunniya: They are those, who have been forbidden "Charity" by Allah (SWT) and even Imam al-Shafaie wrote about that. In addition, the majority of scholars selected the saying of the Holy Prophet (SAWS) to Hasan Bin Ali: Verily for the Progeny of Muhammed, the charity is not lawful. It is also said that the "Aal Muhammed" meant his wives and progeny.

The consensus among the majority of the scholars on this issue is that they are, Ali, Fatima, Hasan and Hussain (RAA) as they argue with (Ankum WA Yutahira kum) with the letter "Meem".

- Al-Muwahib al-Ladunniya, V2, 517 and 529, Ch. II from Maqsad al-Saba

Therefore, the wives (RAA) of the Holy Messenger of Allah (SAWS) have their own high status as the Holy Qura'an tells us: A**l**nnabiyyu **awl<u>a</u>** bi**a**lmu/mineena min anfusihim **waazw<u>a</u>juhu ommah<u>a</u>tuhum**. **Trabslation:** The Prophet is more deserving amongst the Believers than their own selves, and **His wives are their mothers**. (Sura Ahzab, 33:06). Allah (SWT) has already told us their high status as being Mothers to the believers, in the beginning of this Chapter (Sura Ahzab). Moreover, Allah (SWT) enlightens us further of their status, when He (SWT) addresses them in Sura Ahzab: **"But any of you that is devout in the service of Allah and His Messenger, and works righteousness,- to her shall We grant her reward twice"** and **"O Consorts of the Prophet! Ye are not like any of the (other) women".** (33:31-32)

The wives (RAA) of the Holy Prophet (SAWS) are the Mothers of the believers and from His (SAWS) Ahl ul-Bait (household), but the purification verse revealed for Five Souls only i.e. The Holy Prophet (SAWS), Ali, Fatima, Hasan and Hussain (RAA). As it has been demonstrated above in the light of the Holy Qura'an and the Sunnah through the long discourse.

Discourse

The Meaning of "al-Rijs"

Now, we need to ascertain as to which kind of "al-Rijs" Allah (SWT) intends to remove, whether physical or spiritual or both by saying: *Allah's wish is but to remove uncleanness far from you, O Folk of the Household, and cleanse you with **a thorough cleansing**., to make you pure and spotless. (33:33)*

I. The Physical Uncleanness

This point is worthy to note that the Holy Prophet (SAWS) on the one hand, had prohibited the entry for any man and woman with sexual impurity and with menstruational impurity respectively, but on the other, He (SAWS) made special

exception for Himself (SAWS), Ali, Fatima, Hasan and Hussain (RAA) as the following Ahadith demonstrate:

Reported by Jasra that Umm ul-Momineen Hadhrat Umm Salma (RA) narrated: the Messenger of Allah (SAWS) entered the yard of this mosque and at the top of his voice, called out: Verily, the mosque is not permissible for any man and woman with sexual impurity and with menstruational impurity respectively.

1) Sunan Ibn Ma'aja, V1, P.212,H.No.648 {(on the authority of Umm ul-Momineen H. Umm Salma (RA)}
2) Sunan Abi Dawood, V1, P.60, H. No. 232 {(on the authority of Umm ul-Momineen H. Aisha (RA)}

On the other hand, He (SAWS) made special exceptions for Himself (SAWS), Hadhrat Ali, Fatima, Hasan and Hussain (RAA) according to the traditions below:

حَفْصَةَ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ:
يَا عَلِيُّ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يُجْنِبُ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِي وَغَيْرُكَ. قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ:
قُلْتُ لِضِرَارِ بْنِ صُرَدَ: مَا مَعْنَى هٰذَا الْحَدِيثِ؟ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يَسْتَطْرِقُهُ جُنُبًا
غَيْرِي وَغَيْرُكَ.
قَالَ أَبُو عِيسَى: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

Recorded Imam Tirmizi on the authority of Hadrat Abi Said (RA) that the Holy Prophet (SAWS) said to Ali (RA): O Ali! It is not lawful and permissible for anyone to pass through this Mosque while being sexually impure save you and I.

1) Al-Jamaie al-Sahih "Sunan al-Tirmizi", V5, P.597, H.No. 3727 (rated Imam Tirmizi this hadith "Hasan")
2) Musnad Abi Ya'ala al-Muwasalli, V1, P.448, H.No.1038
3) Tareekh Medina al-Dimishq, V42, P.140-141
4) Muta'alib al-Sool by Sheikh Ibn Talha as-Shafaie, V1, P.87
5) Al-Swaiq al-Muharriqua, P. 190
6) Majma'a al-Zawaid, V9, P.115
7) Aqhbaar al-Qadha'a by al-Wakieh, V3, P.149
8) Al-Jamie al-Usool by Ibn al-Atheer, V9, P. 477, H.No. 6502

In addition, Imam Baihaqqi (RA) and other noted traditionalists have recorded the following Hadith in their respective works. The copy of the following text has been taken from Sunan al-Kubra by Imam Baihaqqi (RA):

١٣٤٠٠ ـ أخبرنا أبو الحسن علي بن أحمد بن عبدان، أنبأ أحمد بن عبيد الصفار، نا محمد بن يونس، ثنا الفضل بن دكين، نا ابن أبـي غنيـة، عـن ابي الخطاب الهجري، عن محدوج الذهلي، عن جسرة، عن أم سلمة رضي الله عنها قالت: خرج رسول الله ﷺ فوجه هذا المسجد، فقال: «ألا لا يحل هذا المسجد لجنب ولا لحائض إلا لرسول الله ﷺ وعلي وفاطمة والحسن والحسين، ألا قد بينت لكم الأسماء أن لا تضلوا».

Reported by many noted-traditionalists that the Holy Messenger of Allah (SAWS) ordained by saying: This Mosque is not permissible for anyone with sexual and menstruational impurity except for the Messenger of Allah, Ali, Fatima, Hasan and Hussain. Verily! The heaven has revealed it for you, so do not go astray.

1) Sunan al-Kubra by Imam Baihaqqi, V7, P.104, H.Nos.13400 and 13402
2) Tareekh al-Medina al-Dimishq, V14, P.166 and V42, P.141 (through more than two chains of different narrators)
3) Nuzm Durar al-Simtain by Hafiz al-Zarandi, P.140
4) Murshid al-Muhta'ar by Ibn Toloon, P.243
5) Musnad Fatima al-Zehra(RA) by Imam al-Suyuti, P. 124, H.No.83 and 84

'Ali's house is in the midst of the houses of the Prophet (SAWS)

Narrated Sa'd Bin 'Ubaida A man came to Ibn 'Umar and asked about 'Uthman and Ibn 'Umar mentioned his good deeds and said to the questioner. "Perhaps these facts annoy you?" The other said, "Yes." Ibn Umar said, "May Allah stick your nose in the dust (i.e. degrade you)!' Then the man asked him about 'Ali. Ibn 'Umar mentioned his good deeds and said, **"It is all true, and that is his house in the midst of the houses of the Prophet (SAWS).**

❖ Sahih al-Bukhari (Arabic-English), V5, P.45, H.No. 54

And recorded Ibn Maghazili a Hadith with three different chains of narrators in his book "Manaqib" as follows"

١٤٢ قوله ﷺ: «إن الله عز وجل أوحى إلى موسى عليه السلام...»

٣٤٣- وبإسناده قال: قال رسول الله ﷺ: «إن الله عز وجل أوحى إلى موسى عليه السلام أن ابنِ مسجدًا طاهرًا لا يكون فيه غير موسى وهارون، وابنَي هارون شبَّرَ وشُبَيرٍ، وإن الله أمرني أن ابنِ مسجدًا طاهرًا لا يكون فيه غيري، وغير أخي علي، وغير ابنَيَّ الحسن والحسين عليهما السلام».

The Holy Messenger of Allah (SAWS) said: Verily! The Allah (SWT) revealed to the Prophet Moses (AS) that the one, residing in the mosque must be pure and virtuous and in that (i.e. Mosque) none shall reside but Moses, Aaron, and the sons of Aaron i.e. Shabbar and Shubair (AS). And, verily! The Allah (SWT) has ordained me that the one, residing in the mosque must be pure and virtuous and in that (i.e.Mosque), none shall reside but I, and my brother Ali and my sons al-Hasan and Hussain (RAA).

1) Manaqib Ibn Maghazili P. 362, H. No. 343, P.320, H.No.301 and P.322-324, H.No. 303.
2) Tareekh al-Medina al-Damishque by Ibn Asakir, V42, P.141
3) Nuzm Durar al-Simtain by Hafiz al-Zarandi, P.141

Reported by many distinguished traditionalists on the authority of Umm ul-Momineen Hadrat Ayesha (RA) that the houses of the companions (RAA) of the Holy Messenger of Allah (SAWS) were situated, facing the road in the Mosque. He (SAWS) came and said: These houses face the Mosque, then He (SAWS) entered the Mosque and said: These houses face the Mosque, and I do not allow anyone in this Mosque now with the ritual impurity. This Mosque is only permissible to enter with ritual impurity for Muhammad (SAWS) and the Progeny of Muhammad (RAA).

1) Sunan al-Kubra by Imam Baihaqqi, V2, P.620, H.Nos.4323 and 4324
2) Nuzm Durar al-Simtain by Hafiz al-Zarandi, P.141
3) Musnad Ishaque Bin Rahiyya, V3, P.1032, H.No.1783 {(in Musnad of Hadrat Aisha (RA)}as quoted in Nuzm Durar.

II. The Spiritual Uncleanness

In Tafseer al-Mawardi, while commenting about the said verse and the meaning of the words i.e. “Rijs”, “Yutahhirikum” and “Tatheera” in the sentence, the author interpreted it “Clearing from sins” as recorded under the commentary of the above verse.

- Al-Nuktu WA al-Uyoon, Tafseer al-Mawardi, V4,P.401

Imam al-Shawkani (RA) interprets the meaning of the word “al-Rijs” as “Sin, Fault, misdeed, guilt and so on.

- Fateh al-Qadeer by Imam al-Shawkani, V4, P.278

It sounds that the meaning of “al-Rijs” is a word, made up of all kinds of evil or uncleanness.

Reported by many traditionalists on the authority of Hadrat Anas Bin Malik (RA) that the Holy Messenger of Allah (SAWS) said: **We are the members of the family (Ahl ul-Bait), and there is no fault or shortcoming in anyone of us!**

1) Zakhair ul-Uqba by Muhib al-Tabari, P.49

2) Mulla in Seera as quoted by al-Tabari in Zakhair
3) Al-Firdaus Bi al-Mathour by al-Dailami, V4, P.283, H.No.6838

Reported Hafiz Abu Faraj Ibn al-Jawzi (RA) on the authority of, Hadrat Abdullah Bin Imam Ahmed Bin Hanbal (RAA) that he narrated: When I asked my father (i.e.Imam Ahmed Bin Hanbal) about Hadrat Ali Ibn Abi Talib (RA), my father replied: **O my son! Ali Ibn Abi Talib is among "Ahl ul-Bait" (the progeny of the Prophet) and there is no fault or shortcoming in anyone of them.**

3) Manaqib Imam Ahmed Bin Hanbal by Ibn al-Jawzi, P. 219
4) Al-Tabsirah by Ibn al-Jawzi, P.453

While speaking of His ancestors and His own high status in detail, the Messenger of Allah (SAWS) recited "Verily Allah intends to keep off from you every kind of uncleanness O' People of the House (Ahl ul-Bait), and purify you a perfect purification". (Sura Ahzab: 33) and then added the Messenger of Allah (SAWS): "And
I and my Ahl ul-Bait are clear from the sins."

أثلاثا ، فجعلني في خيرها ثلثا ، فذلك قوله (وأصحاب الميمنة ما أصحاب الميمنة وأصحاب المشأمة ما أصحاب المشأمة والسابقون السابقون) [1] فأنا من السابقين ، وأنا خير السابقين ، ثم جعل الأثلاث قبائل ، فجعلني في خيرها قبيلة ، وذلك قوله (وجعلناكم شعوبا وقبائل لتعارفوا أن أكرمكم عند الله أتقاكم) [2] وأنا أتقى ولد آدم ، وأكرمهم على الله تعالى ولا فخر . ثم جعل القبائل بيوتا ، فجعلني في خيرها بيتا ، فذلك قوله ﴿ إنما يريد الله ليذهب عنكم الرجس أهل البيت ويطهركم تطهيرا ﴾ فأنا وأهل بيتي مطهرون من الذنوب » .

1) Sahih al-Tirmidhi, as quoted in:
2) Tafseer Dhurr al-Manthour, by Imam al-Suyuti, V5, P. 605-606, under the comme-ntary of Verse 33:33 of Quran
3) Al-Ma'arifa WA al-Tareekh by al-Qaswi, V1, P. 269
4) Dala'il al-Nabawiyyah, by al-Bayhaqi
5) Fateh al-Qadeer by Imam al-Shawkani, V4, P.280
6) Also in al-Tabarani, Ibn Mardawayh, Abu Nu'aim and so on.

Also He (SAWS) said:

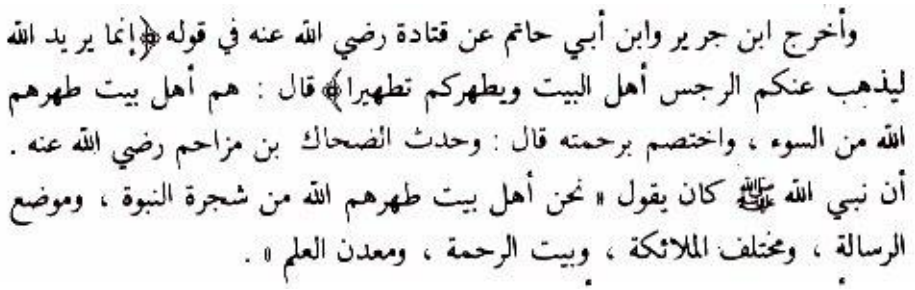
وأخرج ابن جرير وابن أبي حاتم عن قتادة رضي الله عنه في قوله ﴿إنما يريد الله ليذهب عنكم الرجس أهل البيت ويطهركم تطهيرا﴾ قال : هم أهل بيت طهرهم الله من السوء ، واختصم برحمته قال : وحدث الضحاك بن مزاحم رضي الله عنه . أن نبي الله ﷺ كان يقول « نحن أهل بيت طهرهم الله من شجرة النبوة ، وموضع الرسالة ، ومختلف الملائكة ، وبيت الرحمة ، ومعدن العلم » .

The above tradition has been recorded by Ibn Abi Hatim, Ibn Jarir al-Tabari and Imam al-Suyuti in their respective books of commentaries on the authority of Hadrat Qatada (RA) that the Holy Prophet (SAWS) said:

We are the members of the family whom Allah (SWT) has so **purified** with the tree of the Prophethood, different angels, the house of mercy and the minerals of knowledge.

1) Tafseer Ibn Abi Hatim, V9, P. 3133, H. No. 17680.
2) Tafseer al-Tabari
3) Tafseer Dhurr al-Mansoor,

There is another unanimously authenticated tradition in which the Holy Messenger of Allah (SAWS) tells us specifically that His Progeny is attached to the Holy Qur'aan in the same way as the two strands of a rope do:

I am leaveing amongst you two weighty things, **first is the Book of Allah and the second one is my progeny, and that is rope of Allah**, **which shall never separate until they meet me at Kauthar on the day of Judgement.** The one who holds it fast would be on right guiadance and the one, who abandons it, would go astray. Behold! You shall be accountable for how you look after them behind me.

1) Al-Jamie al-Sahih "Sunan Tirmizi" V5, P.621 and 622, H.Nos. 3786 and 3788 (The narrators are H. Jabir Bin Abdullah and H. Zaid Bin Arqam (RAA) and the chains of the narrators are trustworthy and authentic)
2) Sahih Muslim, V4, P.1287, H.No.5923
3) Al-Mustadarak Ala Sahihain by al-Hakim, V3, P.148 (authentic on the criteria set by Bukhari and Muslim as says Imam al-Hakim)
4) Fadhail ul-Sahaba by Imam Ahmed, V2, P.723, H.No.990 and P.988, H.No. 1403
5) Sunan al-Kubra by Imam Nisa'I, V7, P.310, H.No.8092
6) Musnad Imam Ahmed, V5, P. 181-182
7) Al-Sunna by Ibn Abi Asim, P. H.No.
8) Al-Ma'arfat WA al-Tareekh by al-Qaswi, V1, P.295-296, through several chains of narrators.
9) Ansab al-Ashrab by al-Baladhuri, V2, P.357
10) Also recorded by so many tradionalists and about its chains of narrators' trutsworthiness and authenticy, they all are unanimously agreed upon.

Now, if we examine this tradition, we come to discover that the Book of Allah is a pure and spotless Holy Book, which contains the Holy Words of Allah (SWT) as He (SWT) himself declares this:

Wa Zalikal Kitaab La raib Fi Ha

Here, in this Hadith, the Holy Messenger of Allah (SAWS) meant figuratively in these words:

"And that is rope of Allah, **which shall never separate until they meet me at Kauthar on the day of Judgement"** i.e. only a purified and that too the ones, exactly same as the Holy Qur'aan, can be attached to the Holy Book concerning the Guidance and purity. Therefore, they both are alike and attched to each other after the Holy Mesenger of Allah (SAWS).

Moreover, there is a Hadith in Sahih al-Bukhari, which highlights on the infalliblity even of the Caliphs of the Prophets (AS):

Narrated Abu Said al-Khudri (RA): The Prophet (SAWS) said, "Allah never sends a Prophet or gives the Caliphate to a Caliph that he (the Prophet or the Caliph) has two groups of advisors: A group advising him to do good and exhorts him to do it, and the other group advising him to do evil and exhorts him to do it. **But the protected person (against such evil advisors) is the one protected by Allah."**

1) Sahih al-Bukhari (Arabic-English), V9, P.235 (Arabic H.No. 7198)
2) A'adab al-Mufrad by Imam al-Bukhari, P.99, H.No.256
3) Sunan al-Tirmizi "Al-Jamie al-Sahih", V4, P.504, H.No.2369 (says Imam al-Tirmizi that this tradition is authentic and narrators are trustworthy)
4) Al-Mustadarak Ala Sahihain by al-Hakim, V4, P.131 (authenticated by al-Hakim on the criteria set by Imam Bukhari and Muslim and so did they by reporting it in their respective works)
5) Talkhis al-Mustadarak by al-Dhahabi, V4, P.131 (the tradition is authentic as declares Imam al-Dhahabi)
6) Also reported by Imam Muslim in Sahih Muslim, Ibn Habban and so on.

Reported by Ibn Asakir (RA) on the authority of Hadrat Abdullah Ibn Abbas (RA) that the Holy Messenger of Allah (SAWS) said: Verily! Allah (SWT) **cleared my kinsfolk from the Sins** baldheaded (i.e. thoroughly) and Indeed! 'Ali is foremost among them.

☒ Tareekh al-Medina al-Damishque by Ibn Asakir, V42, P.369-370, (through two chains of different narrators)

Moreover, reported by Muhib al-Tabari (RA) that Hadhrat Abdullah Ibn Umar (RA) said : Ali is one of the members of the Prophet (SAWS)'s family **"Ahl ul-Bait"** and there is no fault or shortcoming in them. He further added: Ali (RA) is with the Holy

Messenger of Allah (SAWS) at the same rank, verily Allah (SWT) says; (Sura Tur, 52:21)

Waallatheena amanoo waittabaAAat-hum thurriyyatuhum bi-eemanin alhaqna bihim thurriyyatahum

And they who believe and whose seed follow them in faith, We cause their seed to join them (there),

Fatima (RA) is with the Holy Messenger of Allah (SAWS) at His rank and Ali (RA) is with Fatima (Alaihassalam)

- ❖ Riyadh al-Nadhra by Muhib al-Tabari, V3, P.180

In his book "Hujjatullah al-Baligha", Sheikh Ahmed Shah Waliullah al-Dehlawi (RA) while commenting the Verse (Thou art a warner and every people has its guide: Ra'ad 13:07) under the Ch. Leaders and the need of those, who establish the religion, writes as below:

Afterall, the people are in dire need of such a person, who ought to be an **infallible** to the extent, that there, be a consensus among all about his purity and **infallibility**. Such a person, either should in person be present among the people, or his words (testimonies) be preserved in their memories.

1) Hujjatullah al-Baligha by Shah Waliullah al-Dehlawi, Arabic, V1, P.83
2) Hujjatullah al-Baligha by Shah Waliullah al-Dehlawi, Urdu, P.159

Similarly, Imam Fakhruddin al-Razhi (RA) comments under the verse (Obey Allah, Obey the Messenger and those, invested in authority amongst you, Nis'a 4:59): the person who falls in the category of "invested in authority" ought to be an infallible, as this is the obligatory for an Imam to be possessing infallibility and purity.

- ☒ Kitab al-Arbae'en by Imam al-Razhi, P.435 and 447

Is Alaihissalam, Alaihassalam or Alaihumasslam added to anyone's name as a sign of respect?

I keep hearing our Ulema and the people that our Ulema say that the word "Alaihissalam" (peace be upon him} or "Alaihassalam" (peace be upon her) is only applicable with the names of the Prophets and the Messengers of Allah (AS) and with those, who are infallibles. In most of our major Ahl Sunnat's traditional, historical and other religious books, I found "Alaihissalam" and "Alaihassalam", applied with the names of Hadhrat Ali, Fatima, Hasan, and Hussain and even with Hadhrat Ali Ibn Hussain Bin Ali (RAA), for instance I present below a few examples from Sahih al-Bukhari (Arabic-English) edition:

Al-Hasan Bin Ali "Alaihumassalam" in Arabic Hadith

- Sahih al-Bukhari (Arabic-English), V4,P.486, H.No.744

Ali and Fatima Alaihumassalam in Arabic hadith and in its English translation as well

- Sahih al-Bukhari (Arabic-English), V2, P.126, H.No.225

Fatima "Alaihaassalam" in Arabic hadith and in its English translation as well

- Sahih al-Bukhari (Arabic-English), V5, P.46, H.No.55 and P.49,H.No.60

Ali Bin al-Hussain "Alaihumassalam" in Arabic hadith and in its English translation as well

- Sahih al-Bukhari (Arabic-English), V7, P.23, under Chapter (20)

The truth is always bitter to swallow, but the fact is that, although one may implicitely criticize the Holy Progeny of Muhammad, yet all of us explicitely testify that the "progeny of Muhammad" is at the same rank as that of the Prophets by sending our salutations upon Muhammed and Aal Muhammed (His Progeny) in our every prayer by praying:

O Allah! **Send peace and mercy** upon **Muhammed and His progeny**, the way, you did to **Ibrahim and his progeny** and upon **Bless Muhammed and His progeny**, the way, you did to **Ibrahim and his progeny**, **Verily, you are all Praiseworthy and Exalted!**

1) Musnad Imam Ahmed, V4, P.241 and 243
2) Sahih al-Bukhari, H.No.6357 and 3369
3) Sahih Muslim, H.No.406
4) Sunan Abi Dawood, H.No.976
5) Al-Jamie al-Sahih "Sunan al-Tirmizi", H.No.483
6) Sunan al-Nisa'I, V2, P.47
7) Sunan Ibn Ma'aja H.No.904
8) Sunan Abu Dawood al-Taylasi, H.No.1061

In addition, Imam Ahmed Bin Hanbal (RA) has recorded another Hadith in Fadhail ul-Sahaba on the authority of Umm ul-Momineen Hadrat Umm Salma (RA) as below:

The Holy Messenger of Allah (SAWS) said to Hadrat Fatima (RA): Call your husband and your sons Hasan and Hussain for me. Therefore, she came with all of them. Then He (SAWS) cast a Cloak over them and covered them with it. Then she further added: then He (SAWS) put his hand on them and said: **O Allah! These (under the Cloak) are the members of the Progeny of Muhammad**. **O Allah! Bestow your mercies and blessings upon Muhammad and the Progeny of Muhammad! Verily, you are all Praiseworthy and Exalted!**

Then added Hadrat Umm Salma (RA): When I lifted up the cloak to enter among them, He (SAWS) said: Verily you are on a righteous path!

- ☒ Fadhail ul-Sahaba by Imam Ahmed, V2, P.745, H.No.1029 (the narrators are authentic)

Were the members of the Progeny of the Holy Messenger Muhammed (SAWS) in touch with the Angels?

The person, whom the angels communicate with, is generally and logically, understood a virtuous and purified from all kinds of uncleanness including 'Sins'.

1. Lady Fatima Bint Muhammed (S.A.) is reported to be in touch with Archangel Gabriel (AS) as the following Hadith demonstrates:

Narrated Anas (RA): When the ailment of the Prophet (PBUH) got aggravated, he became unconscious whereupon Fatima (Alaihassalam) said, "Oh, how distressed my father is!" He said, "Your father will have no more distress after today." When he expired, she said, "O Father! Who has responded to the call of the Lord Who has invited him! O Father, whose dwelling place is the Garden of Paradise (i.e. Al-Firdaus)! **O Father! We convey this news (of your death) to Gabriel,"**

- ❖ Sahih al-Bukhari (Arabic-English), V5, P.526, H.No.739

2. Hadrat Ali Ibn Abi Talib (RA) is reported to be flanked by the Angels during his battles as Hadrat Hasan Ibn Ali (RA) told it in his speech:

"He (Ali) has departed from you i.e. departed from this mortal World upon whom the Holy Messenger of Allah (SAWS) used to confer the Standard of Islam and He (RA) used to assassin infidels while with **Hadrat Jibraeel (AS)** on his right side and **Hadrat Mikhail** (AS) on his left side.

1) Musannaf Ibn Abi Shayba, V6, P.369, H.No.32094
2) Musnad Imam Ahmed, V1, P.199
3) Al-Fusool al-Muhimma P.152
4) Al-Mustadarak Ala Sahihain by al-Hakim, V3, P.172
5) Muajjam al-Awsat by al-Tabarani, V3, H.No. 2176
6) Majma al-Zawaid V9, Ch.77, P.143
7) Manaqib al-Asad ul-Ghalib by Ibn al-Jazri, P.22
8) Also Musnad Bazzar and Abu Ya'ala al-Muwassali

Reported by Imam Ahmed bin Hanbal, Imam al-Tabari, Imam al-Tabarani (RAA) and many others that:

On the day of Battle of Uhud, the Archangel Gabriel (AS) was praising Hadrat Ali's bravery and loyalty towards Islam, thereupon said the Holy Messenger of Allah (SAWS)

to Hadrat Gabriel (AS): **Verily! He is from me and I am from him! In addition to it, said the Archangel Gabriel (AS): And I am from you two!**

1) Fadhail ul-Sahaba by Imam Ahmed, V2, P.815, H.No.1119 and P.817, H.No.1120
2) Tareekh al-Umam Wa al-Malook by al-Tabari, V3, P.116
3) Zakhair ul-Uqba by Muhib al-Tabari, P. 68???
4) Riyadh al-Nadhra by Muhib al-Tabari, V3, P.168???
5) Manaqib by Imam Ahmed as quoted by Muhib al-Tabari
6) Kanz ul-Ummal, V13, P.63, H.No.36445
7) Muajjam al-Kabir by Tabarani, V1, P.318, H.No. 941 and V3, P.635 and so many others.

Reported by distinguished traditionalists such as Imam Ahmed Bin Hanbal (RA) and many others on the authority of Hadrat Abi Ishaq (RA) that Hadrat Sae'ed Bin Jubair (RA narrated: When it was described of 'Ali (RA) to Ibn Abbas (RA), he said: You are describing of a Person who used to hear Jibraeel walk on the rooftop of his house.

1) Fadhail ul-Sahaba by Imam Ahmed, V2, P.811, H.No.1112
2) Zakhair ul-Uqba by Muhib al-Tabari, P. 94????
3) Riyadh al-Nadhra by Muhib al-Tabari, V3, P.250???
4) Manaqib by Imam Ahmed as quoted by Muhib al-Tabari

Reported by Imam Muhib al-Tabari, al-Mulla in his "Seera" and Imam Ahmed Bin Hanbal (RAA) on the authority of Hadrat Abi Dharr al-Ghiffari (RA) that he narrated:

The Holy Messenger of Allah (SAWS) sent me for 'Ali', therefore I came to his house and called him but no one answered to me. He (SAWS) again asked me to call him and when I went, he was in his house. I heard the sound of a hand-mill grind the grains, when I approached near it, I discovered the mill grind and there was no one with it. I called him and he came out of his room cheerfully. I told him that the Holy Messenger (SAWS) has sent me to call you, so he came and was looking at the Holy Messenger of Allah (SAWS) and He (SAWS) looked at me, and then asked: What is the matter with you? Thereupon I said: **O the Messenger of Allah! Amazing of the amazing**, I saw a hand-mill grind the grains in the house of 'Ali (RA) and with it no one there, who was operating it! At this, the Holy Messenger of Allah (SAWS) said to me: **O Abi Dharr! Verily! The angels for Allah tour the Earth and have been entrusted to provision for the Progeny of Muhammad (RAA).**

1) Riyadh al-Nadhra by Muhib al-Tabari, V3, P.202
2) Manaqib by Imam Ahmed as quoted by al-Tabari
3) Seera by al-Mulla as quoted by al-Tabari

Reported by many distinguished traditionalists on the authority of Hadrat al-Harith (RA) that Hadrat Ali Ibn Abi Talib (RA) narrated: During the night of Badr (either full moon-lit night or any night during the battle of Badr), the Holy Messenger of Allah

(SAWS) said: Who will bring us water? And when no one dared to do so, I stood up and took "water-container" along, approached a well, dark with very deep level of the water in it. I desecended down to the well and Allah (SWT) at the same time ordained **Gabriel, Mikhail and Israfeel** to help **Muhammad (SAWS) and his party**. These three angels descended down, making a thunderous sound from the heaven, in such an angelic majesty as to make anyone frightened. When they turned from the well (after finishing the job), stood and greeted Him (SAWS), politely, venerately and respectfully.

1) Fadhail ul-Sahaba by Imam Ahmed,V2, P.759, H.No.1049
2) Tazkarat ul-Khwaas by Sibt Ibn al-Jawzi al-Hanafi, P.47
3) Tareekh al-Medina al-Damishique by Ibn Asakir, V42, P.337
4) Zakhair ul-Uqba, by Muhib al-Tabari, P.69???
5) Manaqib by Imam Ahmed as quoted by al-Tabari

Reported by Hadrat Mulla Mue'en Waiz al-Kashifi (RA) that: At the time, when Hadrat Hussain Bin Ali (RA) was born, the Holy Prophet (SAWS) asked Ali Ibn Abi Talib (RA) to guard the gate of the mosque. Hadrat Abu Bakr (RA) came to see the Holy Messenger of Allah (SAWS) and Hadrat Ali (RA) told him that Hussain (RA) was born and four thousand, four hundred and twenty **Angels** had so far visited the Holy Messenger (SAWS) to congratulate. This news amazed Hadrat Abu Bakr (RA) and he told about it to the Holy Messenger (SAWS), so He (SAWS) asked Hadrat Ali (RA) as to how he knew about the **Angels,** thereupon Ali (RA) replied: I kept counting the groups of the Angels by knowing their respective languages. At this the Holy Messenger of Allah (SAWS) said: **May Allah increase your wisdom!**

- Ma'arij al-Nabuwwa "Naqsh e Mustafa" Urdu, V3, P.201

Rather it is Allah (SWT) who talked privately to him, as said the Holy Prophet (SAWS)

Reported by a number of distinguished traditionalists on the authority of Hadrat Jabir Bin Abdullah al-Ansari (RA) that the Holy Messenger of Allah (SAWS) called ' Ali on the day of al-Taif battle and talked to him privately, at this, the people said: the Messenger of Allah's conversation in private with his paternal cousin has grown lengthy. Thereupon, the Holy Messenger of Allah (SAWS) explained: **I did not talk privately to him; rather it is Allah (SWT), who talked privately to him.**

1) Al-Jamie al-Sahih "Sunan al-Tirmizi", V5, P.597, H.No.3726 (Imam Tirmizi declared this Hadith "Hasan")
2) Al-Sunna by Ibn Abi Asim, P.304, H.No.1356
3) Tazkarat ul-Khwaas by al-Jawzi, P.43
4) Mishkat al-Masabeeh by al-Tabrizi
5) Riyadh al-Nadhra by Muhib al-Tabari, V3, P.170
6) Kanz ul-Ummal, V13, P.61, H.No.36434

3. Hadrat Hasan and Husain Ibn Ali (RAA)

Hadrat Hasan Bin Ali (RA) is reported to have been in touch with Archangel Gabriel (AS) as the following Ahadith demonstrate:

Hadrat Hasan (RA) said: the Archangel **Jibraeel (AS)** used to visit our home!

- ❖ Majma al-Zawaid V9, P.140

Reported by many noted traditionalists, on the authority of Hadrat Abu Huraira (RA) that he heard the Holy Messenger of Allah (SAWS):

The Hasan and Hussain (RA) were wrestling with each other and I (the Prophet) was encouraging Hasan to hasten to win. At this, Fatima (RA) said to the Holy Prophet (SAWS): O Father! You are encouraging only Hasan? Thereupon replied the Holy Messenger of Allah (SAWS): Because the **Archangel Gabriel (AS)** is encouraging **Hussain**, being on his side.

1) Zakhair ul-Uqba by Muhib al-tabari, V1, P.134
2) Usdul Ghaba, V2, P.26
3) Al-Isaba by Ibn Hajar al-Asqalani, V2, P.77
4) Mutalib ul-Alia by Ibn Hajar al-Asqalani, V4, P.71, H.No.3994
5) Musnad Abu Ya'ala al-Muwasalli, H.No.196
6) Tareekh al-Medina al-Damishque
7) Al-Kamil by Ibn Adi, V6, P.34, No.1191
8) Also in al-Khasais al-Kubra by al-Suyuti and many others

Reported by Imam Ismael Haqqui al-Barusi in "Tafseer Rooh al-Bayan" that the Holy Messenger of Allah (SAWS) said: *Aal Muhammed Kullu Taqui Naqui* i.e. the Progeny of Muhammed is all pious, God-fearing, immaculate, pure and spotless. Furthermore, the people of piety i.e. "*Aal Muhammed*" are reality and they are those, who have true knowledge about Allah. In terms of following the path of guidance, they are the true followers of the Holy Messenger of Allah (SAWS). The Ahl ul-Bait and the kins as a whole are the best of the creatures with Allah (SWT), thus they are the chiefs of the pious and righteous, and the great miracles are there for them.

- ❖ Tafseer Rooh al-Bayan, by al-Barusi V7, P.173

Chapter VI

Sūra 42: Shūrā, or Consultation Verse No 23

قُل لَّآ أَسۡـَٔلُكُمۡ عَلَيۡهِ أَجۡرًا إِلَّا ٱلۡمَوَدَّةَ فِي ٱلۡقُرۡبَىٰۗ وَمَن يَقۡتَرِفۡ حَسَنَةٗ نَّزِدۡ لَهُۥ فِيهَا حُسۡنًاۚ إِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٞ شَكُورٞ ٢٣

جس کی بشارت خود خدا دیتا ہے ان بندوں کو، جو مومن ہیں اور
ہیں نیک،
کہہ دیجے (اے پیغمبرؐ! یہ لوگوں سے) مرے اپنے جو ہیں اہلِ
قرابت، ان کی الفت اور محبت کے سوا کچھ بھی طلب کرتا نہیں
مَیں تم سے اس کارِ رسالت کا صلہ،
اور جو کرے نیکی، تو ہم اس کا بڑھا دیں گے ثواب،
اللہ تو ہے بخشنے والا، نہایت قدر داں (۲۳)

I. Say: "No reward do I ask of you for this except the **love of those near of kin.**" And if any one earns any good, we shall give him an increase of good in respect thereof: for Allah is Oft-Forgiving, Most ready to appreciate (service). **(Sura Shūrā 42:23, Abdullah Yusuf Ali).**
II. Say, 'I do not ask for it a hire--only the **love of my kinsfolk**.' And he who gains a good action we will increase good for him thereby; verily, God is forgiving and grateful! **(Sura Shūrā 42:23, E.H. Palmer 1880).**
III. SAY: For this ask I no wage of you, save the **love of my kin**. And whoever shall have won the merit of a good deed, we will increase good to him therewith; for God is forgiving, grateful. **(Sura Shūrā 42:23, The Koran Translated by J.M. Rodwell [1876].**
IV. Say (O Muhammad, unto mankind): I ask of you no fee therefore, save **loving-kindness among kinsfolk**. And who so scoreth a good deed We add unto its good for him. Lo! Allah is Forgiving, Responsive. **(Sura Shūrā 42:23, The Meaning Of The Glorious Quran by Mohammed Marmaduke Pickthall, Hyderabad-Deccan : Government Central Press [1938] }**
V. Say thou ; I ask of you no wage for that save **affection in respect of kinship. (Sura Shūrā 42:23, Translation and commentary by Maulana Abdul Majid Daryabadi, First Edition 2004}**

Commentary by Daryabadi: So universally displayed, and on that account give me at least a patient and tolerant hearing. Remember that the Holy Prophet is here appealing to those who, though alienated from him in religion and theology, were united to him with the closest ties of blood relationship. That this was the strongest appeal that could possibly be made to the Arabs is a fact well known to the Arab history. V.IV, P.137}

Now let us go through the commentaries of this verse by distinguished and renowned Commentators: For Instance Tabari, ar-Razhi, al-Zamakhshari, Ibn abi Hatim, as-Suyuti, al-Thalabi and so on:

Recorded by ar-Razi Ibn abi Hatim (RA) in his Tafseer Qur'aan al-Azeem under the H. No. 18477 through a long chain of narrators up to H. Abdullah ibn Abbas (RA) that He (Ibn Abbas) narrated, referring to this Verse: When this verse descended , the Companions (RA) asked The Holy Messenger of Allah (SAWS) : O Messenger of Allah! Who are the people amongst your relatives whose Love Allah (SWT) enjoins upon us? The Holy Prophet (SAWS) replied: Ali, Fatima and their sons.

Following are the some of the major Books of the Qura'anic commentaries and traditions, where the "Above-mentioned Event" with no or slight variations in the words of its contents have been recorded:

1. Kitab al-Arbaeen Fi Usool al-Deen by Imam al-Razhi, P.457.
2. Tafseer Ibn Abi Hatim, V10, P. 3277, H.No. 18477.
3. Ahkam al-Qur'aan by Imam Abi Bakr al-Jassas al-Hanafi, V3,P.386
4. Al-Nuktu WA al-Uyoon, Tafseer al-Mawardi, V6,P.168
5. Munaqib Ibn Maghazili P. 375, H. No. 352.
6. Tafseer Dhur al-Manthoor by Hafiz Imam Abdurrehman Jalauddin as-Suyuti (RA) V7, P.346-348.
7. Tafseer Mujahid, P.244 {(He says that this verse revealed in connection of "the adoration" of the relatives and kins of the Holy Prophet (SAWS)}
8. Asbab al-Nuzool by Imam al-Suyuti, P.293
9. Tafseer "al-Kashaf al-Bayan" by Hafiz Abu Ishaq al- Thalabi, V8, P.311, under the commentary of verse 42:23 of Quran.
10. Maani al-Quran, by Hafiz Abi Jafar an-Nahas, V2, P.1131
11. Tafsir Jamie al-Bayan by Ibn Jarir al-Tabari, under verse 42:23
12. Tafseer Jamie Ahkam al-Quran by al-Qurtubi (RA) V2, P.2740
13. Tafsir al-Kashshaf, by al-Zamakhshari, under commentary of verse 42:23.
14. Tafseer Abi al-Muzaffar al-Sama'ani, V1, P.80
15. Tafseer Khazin Baghdadi, V6, 122
16. Tafseer al-Baghawi,V6, 122
17. Tafseer al-Qur'aan by Abi al-Saud al-Hanafi, V5, P.527
18. Tafseer "Bamadarik al-Tanzeel al-Nasaifi, V3,P.292
19. Nuzm Durar as-Simtain by Hafiz Jamaluddin az-Zarandi P.144 and 286
20. Tafsir al-Baidhawi, under the commentary of verse 42:23 of Quran
21. Tafseer Gharaeb al-Qur'aan, V6, P.174
22. Tafsir al-Kalbi, Part 4, P. 20, under the commentary of verse 42:23 of Quran
23. Al-Mustadarak Ala Sahihain by al-Hakim, in connection with verse 42:23
24. Zhakha'ir al-Uqba, by Muhibbuddin al-Tabari, P.33,39,62,63 and 239
25. Musnad Ahmad Ibn Hanbal, V1, P 374, H. No. 2603 (Old V1, P.286)
26. Fadhail ul-Sahaba by Imam Ahmed bin Hanbal, H.No. 1141, V2, P.832
27. Al-Sawa'iq al-Muhriqah, by Ibn Hajar Haythami, P. 258-260 and 340.
28. Shawahid al-Tanzeel, Hakim Hasakani, al-Hanafi, V2, P.132

29. Mutalib as-Sool by Sheikh Kamaluddin Mohd ibn Talha as-Shafaie, P.25.
30. Tafsir al-Kabir, by Fakhr al-Din al-Razi, V9, P.595.
31. Al-Muajjam al-Kabir by Tabarani,V3, P.47, H. No. 2641
32. Manaqib by Imam Ahmed bin Hanbal (RA)
33. Manaqib al-Asad ul-Ghalib by Ibn al-Jazri, P.22
34. Majma al-Zawaid by Ibn Hajr al-Haythemi V9, P.168
35. Fateh al-Bayan fi Maqasid al-Qur'aan by Abi Tayyab Imam Siddique bin Hasan al-Kannauji al-Bukhari V6, P. 199.
36. Noor ul-Absaar, P. 154 and 156
37. Is'aaf al-Raghibeen by Ibn al-Sabaan, P. 114
38. al-Fusool al-Muhimma by Imam Sheikh Ali bin Muhammed al-Maliki al-Makki famous as "Ibn Sabbagh", P. 152
39. Yanabie al-Muwadda by Sheikh al-Qundoozi al-Hanafi, P. 173
40. Zad al-Museer fi Ilm ut-Tafseer by al-Imam Abi Faraj ibn al-Jawzi P. 1268.
41. Tafseer Rooh al-Mani by al-Aloosi al-Baghdadi V13,P.31
42. Tafseer Rooh al-Bayan, by al-Barusi V8, P.311
43. Huliyat ul-Awliya by Hafiz Abu Nu'aim al-Isfahani (RA)
44. Tareekh Medina Damishq by Ibn Asakir, P. 66.
45. Al-Tafseer al-Wazih by Dr. Muhammed Hijazi, V3, Part 25, P.21
46. Tas-heel al-Wusool ILA Ma'arfati Asbaab al-Nuzool, P.304 (And the Author writes that this verse revealed for Ahl ul-Bait and those, who help them)
47. Many others.

The aim of this verse is to will for the "Adoration" of the Progeny of Muhammed (SAWS), as comments Hafiz al-Kalbi (RA).

- Tafseer al-Kalbi, Part 4, P. 20

Moreover, recorded many distinguished traditionalists in their respective works on the authority of Abi at-Tufail that he reported:

Delivered a speech Hadrat Hasan Ibn Ali (RA) and after glorifying and praising Allah (SWT), he described about Ameer ul-Momineen 'Ali Ibn Abi Talib (RA), Seal of the Vicegerants (Qhatim ul Ausiah), Vicegerent of the Prophets (Vasi-ul-Anbiya), and trustee of the comrades and martyrs (Ameen us-Siddiqueen wa shShuhdah).Then said; He (ALI) has departed from you i.e. departed from this mortal World upon whom the Holy Messenger of Allah (SAWS) used to confer the Standard of Islam and He (RA) used to assassin infidels while with Hadrat Jibraeel (AS) on his right side and Hadrat Mikhail (AS) on his left side. Moreover, who never returned from the battlefield untill Allah (SWT) granted him victory. ….then said: anyone who knows me has known me and anyone who does not know me should know me that, I would say that I am Hasan bin Muhammed (SAWS) and then recited this verse:

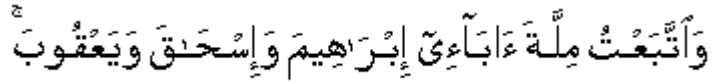

"And I follow the ways of my fathers,- Abraham, Isaac, and Jacob...(Sura Yusuf 12: 38)

Then added: I am the son of Basheer, I am the son of Nazeer, I am the son of Prophet, I am the son of the one who invited you towards Allah with his Permission. I am the son of luminous lamp; I am the son of the one who has been sent a **Mercy to the Worlds**. I am from the Ahl ul-Baith {Progeny of Muhammed (SAWS)} whom Allah removed all abomination from, and made them pure and spotless, and I am from the Progeny of Muhammed (SAWS) whose **love** and **Wilayah** (Guardianship, Custodionship) Allah has enjoined upon Muslims and there is a verse as well in this connection, Allah (SAWS) revealed to Muhammed (SAWS):

قُل لَّآ أَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا ٱلْمَوَدَّةَ فِى ٱلْقُرْبَىٰ

"No reward do I ask of you for this except the love of those near of kin." (Sura 42:23)

1) Musannaf Ibn Abi Shayba, V6, P.369, H.No.32094
2) Musnad Imam Ahmed, V1, P.199
3) Al-Fusool al-Muhimma P.152
4) Al-Mustadarak Ala Sahihain V3, P.172
5) Muajjam al-Awsat by Tabarani, V3, H.No. 2176
6) Majma al-Zawaid V9,P.143 Ch. 77
7) Manaqib al-Asad ul-Ghalib by Ibn al-Jazri, P.22
8) Also Musnad Bazzar and Abu Ya'ala al-Muwassali

In addition, under the commentary of this verse (42:23) Allama Hafiz Nizamuddin al-Nisapuri quotes some renowned ahadith in his "Tafseer Gharaeb al-Quran":

Upon being asked by the Companions (RA) about this verse, the Holy Prophet (SAWS) replied: Ali, Fatima, Hasan and Hussain.

He further records one Hadith that once Hadrat Ali (RA) complained to the Prophet (SAWS) about the Jealousy of people for Him (RA). Upon this, the Holy Prophet (SAWS) said to Ali (RA): Are you not happy that you are one of the four who will first enter the Paradise... I, you, Hasan, and Hussain? Moreover, added further the Holy Prophet (SAWS): Allah (SWT) has forbidden Paradise for anyone who inflicted cruelty upon my Progeny and saddened me through my Progeny.

1) Tafseer Gharaeb al-Quran, by Nisapuri Qummi V6, P.74
2) Tafseer "Jamie Ahkam al-Quran" by al-Qurtubi (RA) V2, P.2740

In his famous Qur'aanic commentary, "Zad al-Museer fi Ilm ut-Tafseer" Imam Abi Faraj Ibn al-Jawzi (RA) records from Ali bin al-Hussain (RA), Saeed bin Jubair (RA) and Suddi (RA) two sayings in this connection as below:

i. Ali, Fatima and their sons (RA)

ii. They are those whom charity (SADQA) has been forbidden upon, and (rather) the ones who are entitled to receive the Khumus and they are Banu Hashim and Banu Abdul Muttalib.

❖ Zad al-Museer fi Ilm ut-Tafseer, P.1268

{Note: Regarding "Khumus" there's an authentic tradition based on the criteria set by Bukhari and Muslim, recorded by al-Hakim Nisapuri in his al-Mustadarak Ala Sahihain in V4, P 306 }

Reported by al-Hakim al-Nisapuri and many other on the authority of Hadrat Abdulmalik Bin Museera and he from Tawoos and he from Ibn Abbas (RAA) that here in this verse the word "Qurba" refers to the Progeny of Muhamed (SAWS).

1) Al-Mustadarak Ala Sahihain by al-Hakim V2, P.444
2) Tafseer Dhurr al-Mansoor V7, P.346

Imam Abi Abdullah al-Ansari al-Qurtubi (RA) records in his Tafseer "Jamie Ahkam al-Quran under the commentary of this Verse 42:23:

Al-Qurba (ٱلْقُرْبَىٰ) means here the kins of Prophet (SAWS): No reward do I ask you for this (ISLAM), except the love of my relatives and my Progeny (Aal Muhammed). And this is the saying of Hadrat Ali ibn al-Hussain (RA), Hadrat Amrou bin Shaeeb (RA) and asSuddi (RA).

❖ Tafseer Jamie Ahkam al-Quran by al-Qurtubi (RA) V2, P.2740.

There is another tradition in regard to "Qurba" which means "Kins" as to who they are in the light of Qur'aan and Sunnah according to what it has been reported on the occasion of the revealation of the following verse i.e. 17:26 (Sura Banu Israel):

وَءَاتِ ذَا ٱلْقُرْبَىٰ حَقَّهُۥ

***A**nd render to the kindred their due rights*… (Sura Banu Israel or Isra 17:26)

Reported by so many traditionalists and the Qura'anic commentators on the authority of Hadrat Abu Sa'eed al-Khudri (RA) that:

Upon the revelation of the above-mentioned Verse, The Holy Prophet (SAWS) asked Archangel Jibraeel (AS) as to whom this verse referred to? Or who are the **Kinsmen** and what is their due? Thereupon Jibraeel (AS) replied: "Give Fadak to Fatima" The Holy Prophet (SAWS) called Fatima (RA) and gave *Fadak to her.

1) Tafseer Ibn Abi Hatim, V7, P. 2325-2326
2) Tafseer Dhurr al- Mansoor, V5, P. 275.

3) Sawaiq al-Muharriqa Ch.15 P.
4) Asbab al-Nuzool by Imam al-Suyuti, P.206
5) Ruh al-Mani fi Tafeer al-Qur'aan V8, P.61, by Aloosi al-Baghdadi.
6) Kanz ul –Ummal V2, P 158
7) Musnad Abi Yalaa al-Muwasalli V1, P. 459 and 583 H. No. 1070 and 1405.
8) Zad al-Museer fi Ilm ut-Tafseer by al-Imam Abi Faraj ibn al-Jawzi P.810, (And He says that they are the kins of the Holy Prophet (SAWS) who should be given from 'Khumus' and that is their right, on the authority of H. Ali Ibn al-Hussain and al-Suddi (RAA).
9) Fateh al-Bayan fi Maqasid al-Qur'aan, V4,P.122 {(He comments that this refers to the rights of kins of the Holy Prophet (SAWS), whose adoration has been enjoined upon by Allah (SWT)}
10) Tareekh Ahmedi P. 45
11) Musnad Bazzar
12) Tafseer Ibn Mardawiyya
13) Yanabie al-Muwadda by Sheikh al-Qundoozi al-Hanafi, P. 193
14) Tas-heel al-Wusool ILA Ma'arfati Asbaab al-Nuzool, P. 205

*Note: For further study on "Fadak", please refer to 'Futuh ul-Buldan' by al-Baladhuri and 'Wafa al-Wafa Tareekh al-Medina' by al-Samhudi.

The revelation of the above-mentioned verse, followed by the Holy Prophet's action demonstrates that the Progeny of Muhammed (SAWS) are the "Qurba" mentioned in the Quraanic Verses. Especially in 42:23 and 17:26 whose adoration Allah (SWT) has enjoined upon Muslims through the verse: **لل لْقُل لَّآ أَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا ٱلْمَوَدَّةَ فِى ٱلْقُرْبَىٰ**

Furthermore, in "Ahkam al-Quran" Imam Shafaie (RA) recorded a Hadith from Hadrat Umar Bin Khittab (RA) that He (RA), while dividing between Hadrat Abbas (RA) and Hadrat Ali (RA) a property left behind by the Holy Prophet (SAWS) said:

There was property of Bani Nazeer where neither Horse nor Rider ever entered and it was purely for the Holy Prophet (SAWS) without Muslims, where the Holy Prophet (SAWS) used to distribute among his family members yearly, from.

- Ahkam al-Quran by Imam Shafaie (RA)V1, P. 171

However, al-Imam Abi Faraj ibn al-Jawzi (RA) writes in his Tafseer "Zad al-Museer" in connection with this verse citing Ahadith from Hadrat Ali Ibn Abi Talib, Hadrat Ali Ibn al-Hussain and Hadrat as-Suddi (RAA) that it refers to rights of the Kinsmen: Give them from the Khumus.

- Zad al-Museer fi Ilm ut-Tafseer by al-Imam Abi Faraj ibn al-Jawzi (RA) P. 810.

Another tradition, recorded in the books of Qur'aanic Commentaries tell us as to who these "Qurba" are:

Narrated by as-Suddi (RA) from Ibn al-Dailami (RA) that Hadrat Ali Ibn al-Hussain (RA) asked a Syrian person if he read the Qur'aan, thereupon the latter replied: "Yes". In addition, when the Syrian man began reciting the Holy Qur'aan, and reached the verse ... *And render to the kindred their due rights* (Sura Babu Israel 17:26) asked Hadrat Ali Ibn al-Hussain (RA): Are you the Kin, for those have Allah (SWT) ordained to pay their due rights? Upon this, replied Hadrat Ali Ibn al-Hussain (RA): "Yes".

1) Rooh al-Mani fi Tafseer al-Qur'aan V8, P.61, by Aloosi al-Baghdadi
2) Al-Kashaf WA al-Bayan, Tafseer Thalabi, V6, P. 95.

Recorded Ibn Jarir al-Tabari and Imam al-Suyuti in their respective books of Qur'aanic commentaries:

Narrated Abi Dailam: When Hadrat Ali Ibn al-Hussain (RA) arrived as prisoner of war and was, standing on the street in Damascus, one man of Syria mockingly said to him: All Praise, be to Allah, who has killed and eliminated you. Said Hadrat Ali Ibn al-Hussain (RA) in response to them: Did you read the Holy al-Qur'aan? Replied the Syrian, "Yes"! Did you recite **Aal Ha Mim**? Asked Hadrat Ali Ibn al-Hussain (RA) upon this Syrian said: No, then recited Hadrat Ali ibn Hussain (RA) the Verse… "No reward do I ask of you for this except the **love of those near of kin** (42:23)...

The Syrian responded surprisingly: *And you are they and this verse refers to you!*

"Yes"! Replied Hadrat Ali Ibn al-Hussain (RA).

1) Tafseer Dhurr al-Mansoor V7, P. 348
2) Jamaei Bayan fi Tafseer al-Qur'aan by al-Tabari,
3) Ruh al-Mani fi Tafeer al-Qur'aan V13, P.32, by Aloosi al-Baghdadi.

Narrated Zazaan (RA) on the authority of Hadrat Ali Ibn Abi Talib (KW) that He (KW) said:

About us, there is a verse in **Aal Ha Mim** and None but a believer will have love for us! Then He (RA) recited this verse:

"No reward do I ask of you for this except the **love of those near of kin** (42:23)... and recited one couplet to complete his dialogue: We have appeared for you in the verse of **Aal Ha Mim**.

- ❖ Ruh al-Mani fi Tafeer al-Qur'aan V13, P.32, by Aloosi al-Baghdadi

Reported by several commentators and the traditionalists on the authority of Hadhrat Muhammed Ibn Ali "Ibn Hanafiyya (RAA) that he said while referring to the verse (Sura **Mariam: 19:96)**

Inna allatheena amanoo waAAamiloo alssalihati sayajAAalu lahumu alrrahmanu wuddan

Lo! those who believe and do good works, the Beneficent will appoint for them love

None can remain a believer unless there is no love in one's heart for Ali and his Progeny (RAA).

1) Tafseer al-Kashshaf by al-Zamakhsahri, V
2) Riyadh al-Nadhra by Muhib al-Tabari, V3, P.179
3) Nuzm Durar al-Simtain by Hafiz al-Zarandi, P.

Reported by many traditionalists and the Qur'anic commentators on the authority of Hadrat Bara'a Bin Azab (RA) that the Holy Messenger of Allah (SAWS said to Hadrat Ali Ibn Abi Talib (RA): Say O 'Ali! O Allah create for me with you and create for me the "Love" in the bosoms of the believers! And at the same time, revealed this verse of Sura Mariam (19:96): **Lo! those who believe and do good works, the Beneficent will appoint for them love.** The Holy Messenger (SAWS) said: It refers to the true love in the bosoms of the believers.

1) Tafseer al-Kashaf WA al-Bayan by al-Thala'bi, V6, P.233
2) Tafseer Fateh al-Bayan by Imam Siddique Hasan al-Bukhari, V4, P.322 {(on the authority of Hadrat Ibn Abbas (RA)}

And said they that this verse was abrogated as it was revealed in Makkah

1) Tafseer al-Kashaf WA al-Bayan by al-Thala'bi, V6, P.233

Some famous traditions of the Holy Messenger of Allah (SAWS) about His Progeny

Reported by Ibn Maghazili al-Shafa'ie, on the authority of al-Suddi (RA) that the verse **وَمَن يَقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهُ فِيهَا حُسْنً** *And if any one earns any good, We shall give him an increase of good in respect thereof* (Shura 42:23) refers to the adoration of the Progeny of the Messenger of Allah (SAWS) and the verse **وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ** *And soon will thy Guardian-Lord give thee (that wherewith) thou shalt be well-pleased*. (Sura Zuha 93:5) refers to the "Rida", pleasing to the Muhammed (SAWS) that His Ahl ul-Bait will let enter to the Paradise

- Manaqib Ibn Maghazili al-Shafa'ie, P 381, H.No.360

Reported by Imam Bukhari (RA) on the authority of Hadrat Abdullah Ibn Umar (RA) that the first caliph Hadrat Abu Bakr (RA) used to say:

"Please Muhammad (i.e. the Prophet P.B.U.H.) by doing good to his family."

1) Sahih Bukhari (Arabic-English), V5, P.67, H.No.94
2) Noor ul-Absaar, P.158
3) Musannaf Ibn Abi Shayba, V6, P.374, H.No.32140

And reported on the authority of Hadrat Abdullah Ibn Masaud (RA) that that the Holy Messenger of Allah (SAWS) said: **Loving my progeny (Aal Muhammed) for one day is better than worshipping and doing good deeds for one full year and whoever died while loving my progeny, surely entered the paradise.**

- Al-Firdaus bi-Mathour ul-Khitab, by al-Dailami, V2, P.142, H. No. 2721

Recorded by the great traditionalist e.g. al-Khateeb al-Baghdadi, Ibn Asakir and Imam al-Suyuti, on the authority of Hadrat Abdullah Bin Masa'ud (RA) that the Holy Messenger of Allah (SAWS said: **Best among your men is Ali, Best among your youth are al-Hasan and al-Hussain and the best among the women is Fatima (RAA).**

1) Tareekh Baghdad by al-Khateeb, V4, P.391-392
2) Tareekh al-Madina al-Dimishq by Ibn asakir, V14, P.167
3) Musnad Fatima al-Zehra (RA) by Imam al-Suyuti, P. 127, H.No.86

A number of traditionalists have recorded, on the authority of Abu al-Tufail that he said: I saw Hadhrat Abu Dharr al-Ghiffari (RA) while standing near the door, call out: No doubt! Whosoever knows me, has known me and the to the one who does not know me, let me tell that I am Abu Dharr Jandab the companion of the Holy Messenger of Allah (SAWS) and that I heard Him (SAWS) say:

My progeny is similar to the Ark of Noah (AS), whosoever embarked it, achieved salvation and whosoever abandoned it, was sunk and lost

1) Fadhail ul-Sahaba by Imam Ahmed, V2, P.987, H.No.1402
2) Al-Mustadarak Ala Sahihain by al-Hakim, V2, P. 343 and V3, P.150 (Authentic on the criteria set by Imam Muslim)
3) Al-Ma'arifa WA al-Tareekh by al-Qaswi, V1, P. 296
4) Musannaf Ibn Abi Shayba, V6, P.372
5) Musnad al-Bazzar, V9, P. 343, H.No.3900
6) Mutalib ul-Aliya by Ibn Hajar al-Asqalani, V4, P.75, H.No. 4003 (Declared Has an)
7) Al-Muajjam al-Kabeer by al-Tabarani, V3, P. 37-38, H.Nos. 2636-2638 and V12, P. 34, H. No.1238
8) Manaqib by Ibn Maghazili al-Shafa'ie, P.187-190, H.Nos. 173-177 (through various chains of different narrators)
9) Al-Muajjam al-Sagheer by al-Tabarani V1, P. 139 and V2, P. 22
10) Huliyat ul-Awliya by Abu Nua'im V4, P.306

11) Kitab al-Amtha'al by Abi Sheikh al-Asbahani, P.247, H.No.333
12) Meezan al-Aitdaal by Al-Dhahabi, V2
13) Nuzm Durar al-Simtain by Hafiz al-Zarandi, P.293
14) Majma al-Zawaid by al-Haythemi, V9, P.168
15) Also in Musnad Abu Ya'ala al-Muwasalli and Faidh al-Qadeer

And with addition, reported Hafiz al-Tabarani and Ibn Abi Shayba as below:

My family is same as the Ark of Noah (AS), whosoever embarked it, achieved salvation and whosoever abandoned it, was sunk and lost. In addition, it is similar to the Gate of Banu Israel, whosoever entered through it, was forgiven!

1) Musannaf Ibn Abi Shayba, V6, P.372
2) Al-Muajjam al-Sagheer by al-Tabarani V1, P. 139 and V2, P. 22
3) Nuzm Durar al-Simtain by Hafiz al-Zarandi, P.293
4) Zakhair ul-Uqba by Muhib al-Tabari,
5) Swaique al-Muharriqua

Recorded al-Qaswi through many chains of narrators, and other noted traditionalists that the Holy Messenger of Allah (SAWS) said: **My family is same as the Ark of Noah (AS), whoever embarked it, achieved salvation and whoever left it, was sunk and lost. Moreover, our killers, in the last of the times shall surely be killed with al-Dajjal.**

1) Al-Ma'arifa WA al-Tareekh by al-Qaswi, V1, P. 296
2) Musnad Bazzar, V9, P. 343, H.No.3900
3) Manaqib by Ibn Maghazili al-Shafa'ie, P.188, H.No.177

Reported by many traditionalists on the authority of Hadrat Ali Ibn Abi Talib (RA) that the Holy Messenger of Allah (SAWS) said: The stars are '**Amnesty** for the inhabitants of the heavens, and in case if the stars disappear i.e are caused to become non existent, the inhabitants of the heavens will perish. Similarly, the members of my progeny (Ahl ul-Bait) are **'Amnesty** for the inhabitants of the earth and in case if all the members of my progeny (Ahl ul-Bait) die, the inhabitants of the earth will perish.

1) Fadhail ul-Sahaba by Imam Ahmed, V2, P.835, H.No.1145
2) Al-Ma'arifa WA al-Tareekh by al-Qaswi, V1, P. 296
3) Al-Swaiq al-Muharriqua
4) Nawadar ul-Usool by al-Tirmizi, P. 263
5) Zakhair ul-Uqba by Muhib al-Tabari, P.49
6) Nuzm Durar al-Simtain by Hafiz al-Zarandi, P.292

And recorded Dailami, Tabarani, Abu Sheikh Bin Habban and Behaqqi that the Holy Prophet (SAWS) said:

None can be a believer unless one loves me more than ownself, and my progeny is more beloved to one than one's own progeny, my family more beloved to one than one's own family and I, more beloved to one than ownself. Furthermore, added He (SAWS): **I swear to the One, in whose hand my soul is that no one can be a believer unless one loves me and one cannot love me unless one loves my progeny.**

1) Noor ul-Absaar, P. 158
2) Riyadh al-Nadhra by Muhib al-Tabari, V3, P.179
3) Nuzm Durar al-Simtain by Hafiz al-Zarandi, P.291

Reported by Sabeeh, a servant to the Umm ul-Momineen Hadhrat Umm Salma (RA) on the authority of Hadrat Zaid Bin Arqam (RA) that the Holy Prophet (SAWS) addressing to **Ali, Fatima, Hasan and Hussain (RAA)** said:

'**I am in a state of war with the one, who is at war with you and likewise in a state of peace with the one, who is at peace with you**'.

1) Fadhail ul-Sahaba by Imam Ahmed, V2, P.961, H.No.1350
2) Sunan Ibn Ma'aja, V1, P.52, H.No.145
3) Al-Jamie al-Sahih "Sunan al-Tirmizi", V5, P.656, H.No. 3870
4) Sahih Ibn al-Habban, V8, P.61, H.No.6938
5) Musnad al-Bazzar, V10, P.228, H.No.4320
6) Mustadarak Ala Sahihain by al-Hakim, V3, P.149 and 161 (Hadith hasan as says Imam al-Hakim)
7) Mustadarak Ala Sahihain by al-Hakim, V2, P.343 (Imam al-Hakim says that this is an authentic tradition, according to the criteria set by Imam Muslim)
8) Manaqib Ibn Maghazili al-Shafaie, P.117, H. No. 117
9) Musannaf Ibn Abi Shayba, V6, P.378, H.No. 32181
10) Musnad Imam Ahmed V2, P.442
11) Muajjam al-Kabir al-Tabarani V3, P.30,40 and 149 and V5, P.184
12) Muajjam al-Awsat al-Tabarani, V5, P. 182 and V7, P.197
13) Tafseer al-Kashaf WA al-Bayan by Imam al-Tha'alabi, V8, P.311
14) Majma' al-Zawa'id, by al-Haythami, V9, P.121 and168
15) Sahih al-Jamie al-Saghir by al-Bani, V2, P.17,H.No.1475 (Allama Mohammed Nasiruddin al-Bani declared this Hadith "Hasan")
16) Siyer A'alam al-Nubla by al-Dhahabi, V2, P.122
17) Zakhair ul-Uqba by Muhib al-Tabari, P.62
18) Nuzm Durar al-Simtain by Hafiz al-Zarandi, P.291

Furthermore, the Holy Messenger of Allah (SAWS) at many occasions warned His followers about the treating with His Progeny, after He (SAWS) would have departed as the following tradition demonstrate:

'I am leaveing amongst you two weighty things, first is the Book of Allah and the second one is my progeny, and that is rope of Allah which shall never separate until they meet me at Kauthar on the day of Judgement. The one who holds it fast would be on right

guiadance and the one, who abandons it, would go astray. Behold! You shall be accountable for how you look after them behind me.

1) Al-Jamie al-Sahih "Sunan Tirmizi" V5, P.621 and 622, H.Nos. 3786 and 3788 (The narrators are Hadrat Jabir Bin Abdullah and Hadrat Zaid Bin Arqam (RAA) and the chains of the narrators are trustworthy and authentic)
2) Sahih Muslim, V4, P.1287, H.No.5923
3) Al-Mustadarak Ala Sahihain by al-Hakim, V3, P.148 (authentic on the criteria set by Bukhari and Muslim as says Imam al-Hakim)
4) Fadhail ul-Sahaba by Imam Ahmed, V2, P.723, H.No.990 and P.988, H.No. 1403
5) Musnad Imam Ahmed, V3, P.17 and 26
6) Sunan al-Kubra by Imam Nisa'I, V7, P.310, H.No.8092
7) Musnad Imam Ahmed, V5, P. 181-182
8) Al-Sunna by Ibn Abi Asim, P. H.No.
9) Al-Ma'arfat WA al-Tareekh by al-Qaswi, V1, P.295-296, through several chains of narrators
10) Also recorded by so many tradionalists and about its chains of narrators' trustworthiness and authenticy, they all are unanimously agreed upon.

It is reported on the authority of Hadrat Abdullah Ibn al-Abbas (RAA) that the Holy Messenger of Allah (SAWS) said: **Love Allah for His blessings upon you, and love me for the sake of Allah's love and love my progeny (Ahl ul-Bait) for the sake of my Love.**

1) Al-Mustadarak Ala Sahihain by al-Hakim, V3, P.149 (An authentic tradition, as declared by Imam al-Hakim)
2) Al-Jamie al-Sahih "Sunan al-Tirmizi", V5, P.622, H.No. 3789 (Sahih)
3) Al-Ma'arfat WA al-Tareekh by al-Qaswi, V1, P.269
4) Zakhair ul-Uqba by Muhib al-Tabari, P.50
5) Nuzm Durar al-Simtain by Hafiz al-Zarandi, P.289

Reported by many traditionalists on the authority of Hadhrat Ali Ibn al-Hussain (RA) that he narrated on the authority of his father i.e. Hadrat Hussain Bin Ali (RA) that he heard Hadrat Ali Bin Abitalib (RA) say:

The Holy Messenger of Allah (SAWS) held the hands of Hasan and Hussain, then said: **One, who loves me, these two (i.e. Hasan and Hussain), their father (i.e. Ali) and their mother (i.e. Fatima), will be in my company at my place, on the day of Judgement.**

1) Al-Jamie al-Sahih "Sunan al-Tirmizi" V5, P.599, H.No.3733 (Hasan)
2) Musnad Imam Ahmed, V1, P.77
3) Fadhail ul-Sahaba by Imam Ahmed, V2, P.862, H.No.1185
4) Manaqib by Ibn Maghazili al-Shafai'e, P.433, H.No.417
5) Tareekh al-Baghdad, V13, P.287-288

Related by Ibn Ishaq (RA) and reported by Imam al-Tirmizi that the Holy Prophet (SAWS) said: Allah (SWT) sent down four thousands prophets and there were four thousands executors (Awsiya) and eight thousands Sibt (Grandchildren). In addition, by The One, in whose hand my soul is, **I am the best of the Prophets, my Executor (VASI) is the best of Executors and my Sibt is best of all Isbat.**

1) Al-Seer wa al-Maghazi, P.125
2) Al-Jamie al-Sahih "Sunan Tirmizi", V5, Ch. 50, H.No. 3607 and 3608

Reported by many traditionalists on the authority of Hadrat Abdullah Ibn Abbas(RA) that the Holy Messenger of Allah (SAWS) said: The stars help prevent those, inhabiting on the earth from being sunk, and the members of my family (Ahl ul-Bait) are the protectors of my followers (umma, nation) against disputes in terms of religious affairs. So, if any group of the Arabs opposes my Ahl ul-Bait, shall surely be split up by dissentions, further becoming a party of Satan.

1) Al-Mustadarak Ala Sahihain by al-Hakim, V3, P.149
2) Tabarani, Swaiq al-Muharriqua and so on,
3) Zakhair ul-Uqba by Muhib al-Tabari, P.49
4) Sahih Muslim, V4, 1961

At many occasions, the Holy Messenger of Allah (SAWS) warned people about the hatred for His (SAWS) Ahl ul-Bait (RAA):

Recorded Ibn Maghazili al-Shafai'e (RA) on the authority of Hadrat Abu Sae'ed al-Khudri (RA) that the the Holy Messenger of Allah (SAWS): **Intensified Allah (SWT) his wrath upon those, who went astray from the people of the Books and upon the one, who inflicted me by inflicting my progeny!**

- Manaqib by Ibn Maghazili al-Shafai'e, P.356, H.No.334

Reported by traditionalists on the authority of Hadrat Abdullah Bin Abbas (RA) that the Holy Messenger of Allah (SAWS) said: **Even if a person, who graded himself between the pillars and the ranks of the faith, prayed and observed fasting, then faced Allah, with the <u>hatred of the progeny of Muhammed</u>, Allah shall throw him into Hell!**

1) Zakhair ul-Uqba by Muhib al-Tabari, P.51
2) Ibn al-Ssari as quoted by Muhib al-Tabari in Zakhair
3) Al-Ma'arfat WA al-Tareekh by al-Qaswi, V1, P.274

Reported by many noted traditionalists on the authority of Hadrat Abu Sae'ed al-Khudri (RA) that the Holy Messenger of Allah (SAWS) said: **I swear upon the one, in whose hand my soul is! Do not hate anyone of us Ahl ul-Bait or else, whom Allah shall throw into Hell.**

1) Nuzm Durar al-Simtain by Hafiz al-Zarandi al-Hanafi, P.126

2) Al-Mustadarak Ala Sahihain, V3, P.15 and V4, P.352
3) Kanz ul-Ummal, V12, P.104, H.No.34304???
4) Sahih Ibn Habban, ???

It has been reported on the authority of Hadrat Abi Said al-Khudri (RA) that the Holy Messenger of Allah (SAWS) said: **Do not hate anyone of us Ahl ul-Bait (the Progeny of Muhammad), no doubt! The one who has hatred towards us, Allah shall surely throw the same into the Hell.**

1) Siyer A'alam al-Nubla by al-Dhahabi, V2, P.123
2) Al-Mustadarak Ala Sahihain by al-Hakim, V3, P.150 (Reported through two chains of narrators, and both traditions are authentic as Imam al-Hakim says)
3) Talkhees al-Mustadarak by al-Dhahabi, V3, P.150 (Hadith Sahih)
4) Sahih Ibn Habban, V8, P.61, H.No. 6939
5) Manaqib by Ibn Maghazili al-Shafaie, V.120, H.No.94

Recorded Khazin al-Baghdadi and Abi Muhammed al-Baghawi in their respective books of the commentaries as follows:

O Allah! Curse those who hate Muhammed and His progeny!

1) Tafseer al-Baghawi, V5, P.137
2) Tafseer Khazin Baghdadi, V5, 136

Reported by many distinguished Hadith-Scholars on the authority of Hadrat Abu Sae'ed al-Khudri (RA) that the Holy Messenger of Allah (SAWS) said:

'One, who hates us Ahl ul-Bait (the progeny of Muhammad), is surely a Hypocrite!

1) Fadhail ul-Sahaba by Imam Ahmed, V2, P.821, H.No.1126
2) Al-Mustadarak Ala Sahihain by al-Hakim, V3, P.150 (Imam Hakim says this tradition is authentic and reported it with more words on the authority of Hadrat Abu Sae'ed (RA) that the Holy Messenger of Allah said: *By the one, in whose hand my soul is; none but whose destination is Hell, will hate anyone of us Ahl ul-Bait*)
3) Zakhair ul-Uqba by Muhib al-Tabari, P.51
4) Manaqib by Imam Ahmed as quoted in
5) Tafseer Dhurr al-Manthour by al-Suyuti, V6, P7

Reported by Muhib al-Tabari on the authority of Hadrat Jabir Bin Abdullah al-Ansari (RA) that the Holy Messenger of Allah (SAWS) said:

None, but a pious believer will love us Ahl ul-Bait (the progeny of Muhammad), and none, but a scoundrel hypocrite will hate us Ahl ul-Bait!

1) Muajjam al-Kabir by al-Tabarani

2) Majma al-Zawaid by al-Haythemi, V9, P.132
3) Zakhair ul-Uqba by Muhib al-Tabari, P.51
4) Al-Mulla in his seera as quoted by Muhib al-tabari

Hadrat Ali Ibn Abi Talib (RA)

On the day of Battle of Uhud, the Archangel Gabriel (AS) was praising Hadrat Ali's bravery and loyalty towards Islam, thereupon said the Holy Messenger of Allah (SAWS) to Hadrat Gabriel (AS): **Verily! He is from me and I am from him! In addition to it, said the Archangel Gabriel (AS): And I am from you two!** Moreover added Gabriel, which they all heard in voice: **There is neither any Sword as sharp as Dhulfiquar, nor there is any young man as brave as 'Ali is!**

1) Tareekh Umam WA al-Malook by al-Tabari, V3, P.116
2) Seerah Ibn Hisham, V3, P.106 and 134
3) Seerah al-Nabuwiyya by Ibn Kathir, V3, P.94
4) Matalib ul-Sool by Ibn Talha al-Shafai'e, V1, P.171

Furthermore, said the Holy Messenger of Allah (SAWS) on the day of Ahzab: **One stroke (of sword) of 'Ali on the infidels is better than the worship and righteous deeds of the two weighty things i.e. the Human beings and Jinns.** And it was because of 'Ali (RA)'s great piety, righteousness and devotion to Allah (SWT) that He (SWT) helped him in every task as He (RA) himself testifies this : **It was not my physical strength with which I uprooted the gate of Khaibar Fort, rather it was the strength of Allah bestowed upon me, which helped me achieve that.**

☒ Kitab al-Arbaeen Fi Usool al-Deen by Imam al-Razhi, P.459

Reported by great traditionalists on the authority of Hadrat Abdullah Ibn al-Masa'ud (RA) and Hadrat Shehar Bin al-Hakeem (RA) that the Holy Messenger of Allah (SAWS) on the day of Kahndaq's battle said for Ali (RA) : **'Ali's confronting with "Amrou Bin Abduwad" is better than all worship and righteous deeds of my followers until the day of resurrection".**

1) Al-Mustadarak Ala Sahihain by al-Hakim, V3, P. or Kitab al-Maghazi
2) Al-Firdaus al-mathour????x
3) Mutalib ul-Sool by Ibn Talha al-Shafa'ie, V

Comments Hafiz Ibn Hajar al-Asqalani (RA): At the time, when the Holy Messenger of Allah (SAWS) asked the companions (RAA) to establish "Brothership" and made it among themselves, He (SAWS) selected for himself Hadhrat Ali (RA) and said to him : You are my Brother!. In addition, there are numerous Ahadith about meritorious excellence of Hadhrat Ali (RA) so much so that even Imam Ahmed Bin Hanbal (RA) had to say: I did not record as many traditions (Ahadith) about merits of any other companion as that of Hadhrat Ali (RA). Besides Imam Ahmed, said others that this was the reason for Banu Umayya to have hatreds towards Ali (RA).

☒ Al-Isa'abah by Ibn Hajar al-Asqalani, V2, P.507

Sahl Bin Sa'd reported that a person from the offspring of Marwan was appointed as the governer of Medina. He called sahl Bin Sa'd and ordered him to abuse 'Ali, Sahl refused to do that. He (the governer) said to him: If you do not agree to it (at least) say: May Allah curse Abu Turab.2699 Sahl said: There was no name dearer to 'Ali than Abu Turab (for it was given to him by the Holy Prophet himself) and he felt delighted when he was called by this name.

☒ Sahih Muslim (English), V4, P.1287, H.No.5924

Footnote No. 2699: The governer was Marwan b. Hakam who used to abuse Hadrat 'Ali (Allah be pleased with him) publicly. The records of history show that the Umayyads, with a few honourable exceptions, the chief amongst whom was 'Umar b. 'Abd-ul-Aziz, used 'Ali's nickname Abu Turab in a contemptuous sense, whereas Allah's Apostle (may peace be upon him) called him by this nickname as an expression of love.

☒ Sahih Muslim (English), V4, P.1287, F.N.No.2699

Imam Ahmed Bin Hanbal (RA) is reported to have said: **I did not record as many traditions (Ahadith) about merits of any other companion as that of Hadrat Ali (RA).**

1) Al-Mustadarak Ala Sahihain by al-Hakim, V3, P.107
2) Al-Isa'abah by Ibn Hajar al-Asqalani, V2, P.507
3) Al-Istia'ab by Abu Umar, V3, P. 203
4) Muta'alib al-Sool by Ibn Talha al-Shafai'e, V1, P. 144
5) Fateh al-Ba'ari, V7, P.57
6) Al-Swaiq al-Muharriqua, P.186
7) Tafseer al-Kashaf WA al-Bayan by al-Tha'alabi, V4, P.81
8) Manaqib al-Asad al-Ghalib" by Ibn al-Jazri, P. 38
9) Also in Al-Kamil Fi Tareekh by Ibn Atheer

Reported Hafiz Abu Faraj Ibn al-Jawzi (RA) on the authority of Hadrat Abdullah Bin Imam Ahmed Bin Hanbal (RAA) that he narrated: I heard my father (i.e.Imam Ahmed Bin Hanbal) say: There is no companion (RA), about whom the chains of narrators for Ahadith of excellence are as authentic as for Hadrat Ali (RA).

1) Manaqib Imam Ahmed Bin Hanbal by Ibn al-Jawzi, P.220
2) Riyadh al-Nadhra by Muhib al-Tabari,V3, P.188

Narrated by Hadrat Ibn Buraida (RA) on the authority of his father i.e. Hadrat Buraida (RA) that the **most beloved amongst the men to the Holy Prophet (SAWS) was Hadrat Ali Bin Abi Talib (RA) and so was Hadrat Fatima (RA) to Him (SAWS) amongst the women.**

1) Fadhail ul-Sahaba by Imam Ahmed, V2, P.853, H.No.1171
2) Al-Khasais by Imam Nisa'i, P.92, H.No.113
3) Al-Jamie al-Sahih "Sunan al-Tirmizi", V5, P.No.658, H.No.3874 {(the chain of narrators is trustworthy as says Imam al-Tirmizi and He recorded this tradition on the authority of Hadrat Aisha (R.A.)}
4) Al-Mustadark Ala Sahihain, V3, P.155 (the narrators are trustworthy)
5) Musnad al-Sahaba (Musnad al-Ruyyani), V1, P.26, H.No.41
6) Talkhees al-Mustadarak by al-Dhahabi,V3, P.155 (the narrators are trustworthy)

This following is vary famous and has been recorded by so many distinguished traditionalists, with no or slight variations in the words. What we learn from this tradition is Hadrat Ali Ibn Abi Talib (RA) is beloved to Allah (SWT) and his Messenger Muhammed (SAWS) more than the fact, that He (RA) also loves Allah (SWT) and his Messenger (SAWS):

Narrated Salama: 'Ali happened to stay behind the Prophet (SAWS) and (did not join him) during the battle of Khaibar for he was having trouble. Then he said, "How could I remain behind Allah's Messenger?" So 'Ali set out following the Prophet (SAWS), when it was the eve of the day in the morning of which Allah helped (the Muslims) to conquer it, Allah's Messenger (SAWS) said, "I will give the flag (to a man), or tomorrow a man whom **Allah and His messenger love** will take the flag." Or said, "A man **who loves Allah and His messenger**; and Allah will grant victory under his leadership." Suddenly came, Ali whom we did not expect. The people said, "This is Ali." Allah's Messenger (SAWS) gave him the flag and Allah granted victory under his leadership.

1) Sahih al-Bukhari (Arabic-English), V5, P.44, H.No.52
2) So many noted traditionalists have recorded this Hadith in their respective works, and upon the chains of its narrators' trustworthiness and authenticity, they all are unanimously agreed.

Sahl Bin Sa'd reported that Allah's Messenger (PBUH) said on the day of Khaibar: I would certainly give this standard to a person at whose hand Allah would grant victory and **who loves Allah and His Messenger and Allah and His messenger love him also**. The people spent the night thinking as to whom it would be given. When it was morning the people hastened to Allah's Messenger (PBUH) all of them hoping that that would be given to him. He (the Holy Prophet) said: Where is 'Ali Bin Abi Talib ? They said: Allah's Messenger his eyes are sore. He then sent for him and he was brought and Allah's Messenger (PBUH) applied saliva to his eyes and invoked blessings and he was all right, as if he had no ailment at all, and conferred upon him the standard.

1) Sahih Muslim (English), V4, P.1285, H.No.5918
2) Sunan Ibn Ma'aja, V1, P.43, H.No.117
3) Al-Khasais by Imam al-Nisa'i and too many other traditionalists have recorded in their respective Ahadith collections.

4) So many noted traditionalists have recorded this Hadith in their respective works, and upon the chains of its narrators' trustworthiness and authenticity, they all are unanimously agreed.

Suhail reported on the authority of Abu Huraira that Allah's Messenger (PBUH) said on the day of Khaibar: I shall certainly give this standard in the hand of one who loves Allah and His Messenger and Allah will grant victory at his hand. 'Umar b. Khattab said: Never did I cherish for leadership but on that day (In Sunan Sae'ed Bin Manthour "Before that day). I came before him with the hope that I may be called for this, but Allah's Messenger (PBUH) called 'Ali b. Abi Talib and he conferred (This honour) upon him and said: Proceed on and do not look about and until Allah grants you victory.

1) Sahih Muslim (English), V4, P.1285, H.No.5917
2) Sunan Sae'ed Bin Manthour, V2, P.178, H.No.2474
3) So many noted traditionalists have recorded this Hadith in their respective works, and upon the chains of its narrators' trustworthiness and authenticity, they all are unanimously agreed.

Said the Holy Messenger (PBUH): I would certainly give this standard to a person **who loves Allah and His Messenger** and **Allah and His Messenger love him too**….and hander over the standard to him (i.e.Ali)

1) Sahih Muslim (English), V4, P.1284, H.No.5915
2) Sunan Ibn Ma'aja, V1, P.45, H.No.121
3) So many noted traditionalists have recorded this Hadith in their respective works, and upon the chains of its narrators' trustworthiness and authenticity, they all are unanimously agreed.

The Holy Messenger (PBUH) addressing 'Ali said: **You are in the same position to me as Aaron (Harun) was in relation to Moses! But, there would be no prophet after me.**

1) Sahih Muslim (English), V4, P.1284, H.No.5913, 5914 and H.No. 5915
2) Sunan Ibn Ma'aja, V1, P.42, H.No.115
3) So many noted traditionalists have recorded this Hadith in their respective works, and upon the chains of its narrators' trustworthiness and authenticity, they all are unanimously agreed.

Reported by noted traditionalists on the authority of Hadrat Anas Bin Malik (RA) and others that they narrated:

There was a cooked meat of a bird with the Holy Messenger of Allah (SAWS), when he said, "O Allah send your **most beloved** of your all creatures to eat with me this bird! Thereupon came 'Ali and ate with Him (SAWS).

1) Al-Mustadarak Ala Sahihain, V3, P.130 and 131(Imam al-Hakim says that this is an authentic tradition on the criteria set by Imam Bukhari and Muslim)
2) Al-Jamie al-Sahih "Sunan al-Tirmizi", V5, P.595, H.No.3721
3) Kitab al-Arbae'en by Imam al-Razhi, P.451
4) Manaqib by Ibn Maghazili al-Shafai'e, P.Nos.208-228, H.Nos.190-212
5) Huliyat ul-Awliya, V6, P.339
6) Muajjam al-Kabir by al-Tabarani, V1, P.Nos 253 and 730 and H.No. 10667
7) Muajjam al-Awsat by al-Tabarani, V7, P.288, V8, P.225, H.No.7462 and V10, P.171, H.No.9368
8) Tareekh al-Medina al-Damishque by Ibn Asakir, V42, P.Nos.244-258, through too many chains of different narrators.
9) Tareekh al-Baghdad by al-Khateeb, V3, P.171 and V9, P.369
10) Al-Khasais by Imam al-Nisa'ie, P.25, H.No.10
11) Usdul Ghaba by Ibn Athir, V4, P.Nos 105 and 110
12) Musnad Abi Ya'ala al-Muwasalli, V7, P.105, H.No.4052
13) Kitab al-Arbaeen Fi Usool al-Deen by Imam al-Razhi, P.451
14) Tazkarat ul-Khwaas by Sibt Ibn al-Jawzi, P.40
15) Kanz ul-Ummal, V13, P.73, H.No.36503

Reported by Ibn Buraida on the authority of his father that he said 'The Holy Messenger of Allah (SAWS) said: Verily! Allah has ordained me **to love** the "Four persons" and informed me that **He (SWT) loves** them. The Holy Messenger was asked: O! Messenger of Allah! Tell us their names, thereupon replied the Holy Messenger of Allah (SAWS): **Ali is among them and he said this thrice, then added Abu Dharr, Miqda'd and Salman.**

1) Musnad Imam Ahmed, V5, P.351
2) Fadhail ul-Sahaba by Imam Ahmed, V2, P.804, H.No.1103
3) Al-Jamie al-Sahih "Sunan al-Tirmizi", V5, P.594, H.No.3718 (Hadith is Hasan)
4) Al-Mustadark Ala Sahihain by al-Hakim, V3, P.130
5) Tareekh al-Medina al-Damishique, V42, P.266
6) Sunan Ibn Ma'aja, V1, P.53, H.No.149
7) Musnad al-Sahaba (Musnad al-Ruyyani), V1, P.20-21, H.No.28-29
8) Manaqib by Ibn Maghazili al-Shafai'e, P.355-356, H.Nos. 331-333
9) Huliyat ul-Awliyya by Hafiz Abu Nuaem al-Isfahani, V1, P.172
10) Riyadh al-Nadhra by Muhib al-Tabari,V3, P.188

Reported by Imam al-Hakim al-Nisapouri, on the authority of Hadhrat Abdullah Ibn Abbas (RA) that the the Holy Messenger of Allah (SAWS) looked at the face of Ali (RA) and then said: **You are Chief in this World and in hereafter! Your beloved is my beloved and my beloved is beloved of Allah! Your enemy is my enemy and my enemy is an enemy of Allah! Woe unto the one, who hates you after me**.

1) Fadhail ul-Sahaba by Imam Ahmed, V2, P.796, H.No.1092 (the narrators are sound and trustworthy as written under Hadith)

2) Musnad Imam Ahmed, V1, P.330
3) Tareekh al-Baghdad by al-Kahteeb, V4, P.39
4) Al-Sunna by Ibn Abi Asim, V2, P.603
5) Al-Mustadarak Ala Sahihain by al-Hakim, V3, P.128 (Through an authentic chain of narrators, Imam al-Hakim recorded this tradition and declared authentic on the criteria set by Sheikhain i.e. Imam Bukhari and Muslim)
6) Tareekh al-Medina al-Damishique, V42, P.268-283 (through various chains of different narrators)
7) Majma al-Zawaid, V9, P.119
8) Riyadh al-Nadhra by Muhib al-Tabari, V3, P.122
9) Manaqib by Imam Ahmed as quoted by al-Tabari in Riyadh al-Nadhra
10) Kanz ul-Ummal, V13, P.48, H.No.36353-36354

Reported by Ibn Ma'aja on the authority of Hadrat Abdullah Ibn Umar (RA) that the Holy Messenger of Allah (SAWS) said: al-Hasan and al-Hussain are the chiefs of the youth of the Paradise, and **their father (i.e. Ali)** is better than they are.

1) Sunan Ibn Ma'aja, V1, P.44, H.No.118
2) Al-Mustadaral Ala Sahihain by al-Hakim, V3, P.167 (tradition is authentic, and Imam al-Hakim has reported it through chains of narrators and authenticated both.)
3) Talkhis al-Mustadarak by Imam al-Dhahabi, V3, P.167 (the narrators are authentic and the tradition is authentic, as comments Imam al-Dhahabi)

Reported by Imam al-Hakim on the authority of Hadrat Abi Dharr (RA) that he said: We used to identify the hypocrites by those, possessing the evils by expressing the following signs: **Who lied upon Allah and His Messenger (SAWS), stayed away from prayers and hated Ali Ibn Abi Talib (RA).**

1) Fadhail ul-Sahaba by Imam Ahmed, V1, H.No.63 and in V2, P.792 and P.835, H.Nos.1086, 1146 (the chain of narrators is trustworthy)
2) Al-Mustadarak Ala Sahihain by al-Hakim, V3, P.129 (Through an authentic chain of narrators, Imam al-Hakim recorded this tradition and declared authentic on the criteria set by Imam Muslim)
3) Al-Jamie al-Sahih "Sunan al-Tirmizi",V5, P.593, H.No.3717
4) Tareekh al-Medina al-Damishique, V42, P.286-288, (through various chains of different narrators)
5) Majma al-Zawaid by Ibn Hajar al-Haythemi, V9, P.132
6) Riyadh al-Nadhra by Muhib al-Tabari, V3, P.242
7) Zakhair ul-Uqba by Muhib al-Tabari, P.91
8) Al-Istia'ab by Abu Umar "Ibn Abdu Barr", V3, P.207
9) Also reported by al-Tabarani, Ibn Abi Hatim and Ibn Sa'ad in Tabaqat al-Kubra (V6, P.370) and says that the Hadith is good.
10) Ansab al-Ashrab by al-Baladhuri, V2, P.350
11) Kanz ul-Ummal, V13, P.47, H.No.36342

Reported by Ibn Asakir and others, on the authority of Hadrat Jabir Bin Abdullah (RA) that he narrated: 'Entered the Holy Messenger of Allah (SAWS) into the Mosque, while we were there inside it. He (SAWS) held the hand of Hadrat 'Ali (RA) and then said, "Do you not claim to love me"? All said, "Yes" O Messenger of Allah"! Thereupon He (SAWS) retorted: **Lied the one, who claimed to have loved me and hated this i.e. 'Ali!**

1) Tareekh al-Medina al-Damishique, V42, P.268 (through various chains of different narrators)
2) Kanz ul-Ummal, V13, P.54, H.No.36388

In addition, declared the Holy Messenger of Allah (SAWS): **None but a believer will love Ali, and similarly none but a hypocrite will hate him!** as narrated by Umm ul-Momineen Hadhrat Umm Salma (RA) and reported by so many distinguished traditionalists:

1) Musnad Imam Ahmed, V4, P.438 and V6, P.292
2) Musnad Imam Ahmed, V6, P.306
3) Sahih Muslim by Imam Muslim Bin Hjjaj, V1, P.46, H.No.141
4) Musannaf Ibn Abi Shayba, V6, P.372, H.No.32114
5) Al-Sunna by Ibn Abi Asim, P.304, H.No. 1354
6) Fadhail ul-Sahaba by Imam Ahmed, V2, P.852, H.No.1169
7) Al-Muajjam al-Kabir by al-Tabarani, V23, P.Nos 380 and 901
8) Musnad Abi Ya'ala al-Muwasalli, V6, P.Nos. 80 and 89, H.Nos. 6868 and 6895
9) Muta'alib al-Sool, V1, P.87
10) Al-Jamie al-Usool by Ibn al-Atheer, V9, P. 473, H.No. 6487
11) Al-Jamie al-Sahih "Sunan al-Tirmizi" V5, P.594, H.No.3717 (Hasan)
12) Kanz ul-Ummal, V11, P.286, H.Nos.33023-33027
13) Tareekh al-Medina al-Damishique, V42, P.268-285 (through several chains of different narrators.**)**

Reported by many tradionalists that Hadhrat Ali (RA) during the time of the Holy Messenger of Allah (SAWS) used to say: **None but a believer will love me, and none but a hypocrite will hate me.**

1) Sahih Muslim by Imam Muslim Bin Hjjaj, V1, P.46, H.No.141
2) Sahih Ibn Habban, V8, P.40, H.No.6885
3) Musannaf Ibn Abi Shayba, V6, P.372, H.No.32116
4) Sunan al-Kubra by Imam al-Nisa'i, V7, P.312, H.No.8097
5) Fadhail ul-Sahaba by Imam Nisa'i, P.17, H.No.50
6) Al-Jamie al-Sahih "Sunan al-Tirmizi" V5, P.601, H.No.3736 (Hasan Sahih)
7) Sunan Ibn Ma'aja, V1, P.42, H.No.114
8) Khasais by Imam Nisa'i, P.86, H.Nos.100-102
9) Al-Jamie al-Usool by Ibn al-Atheer, V9, P. 473, H.No. 6488
10) Ansab al-Ashrab by al-Baladhuri, V2, P.350

Zirr reported: ‘Ali observed: By Him who split up the seed and created something loving, the **Apostle (PBUH) gave me a promise that no one but a believer would love me, and none but a hypocrite would nurse grudge against me**.145

- Sahih Muslim by Imam Muslim Bin Hjjaj, V1, P.46, H.No.141

Footnote No. 145: Here love of Hadrat ‘Ali (RA) has been made as one of the criteria of a true believer. As I have discussed earlier, faith inculcates in man the spirit of true piety and purifies him of all prejudices.

The Messenger of Allah was very affectionate towards him, and trusted him in all matters. He was asked to occupy the Prophet’s bed on the night when the latter left Mecca for Medina, and when the conspirators entered the house to kill Muhammed, they were surprised to discover his young cousin sleeping there. After restoring to their owners the objects which the Holy Prophet was holding on trust, ‘Ali joined him at Quba’. He was married to the Prophet’s daughter Fatima. He was elected as the fourth caliph. He was an extremely pious man and always maintained a very high standard of morality and God-consciousness and always presented a fine example of a true believer. Enmity against such a devoted lover of Islam is in fact **enmity against Allah and His Apostle.**

- Sahih Muslim by Imam Muslim Bin Hjjaj, V1, P.46, F.N.No.145

Recorded by many noted-traditionalists on the authority of Hadrat Hussain bin Ali (RA) that Hadrat Fatima bint Muhammad (RA) narrated that the Holy Messenger of Allah (SAWS) said: Verily! The fortunate one is all fortunate, belongs to the fortunate and that is the one who, loved **"Ali in his lifetime and after his death”**.

1) Fadhail ul-Sahaba by Imam Ahmed, V2, P.817, H.No.1121
2) Riyadh al-Nadhra by Muhib al-Tabari, V3, P.176???
3) Manaqib by Imam Ahmed as quoted in

Recorded by many noted-traditionalists on the authority of Hadrat Hussain bin Ali (RA) that Hadrat Fatima bint Muhammad (RA) narrated that the Holy Messenger of Allah (SAWS) said: Verily! The fortunate one is all fortunate, belongs to the fortunate and that is the one who, loved **"Ali in his lifetime and after his death”** and the scoundrel is all scoundrel who hated **"Ali in his lifetime and after his death"**.

1) Majma al-Zawaid by al-haythemi, V9, P.132
2) Muajjam al-Kabir by al-Tabarani

The Holy Messenger of Allah (SAWS) is reported to have said:

The address of the believer’s journal is the love of Ali Ibn Abitalib

1) Manaqib by Ibn Maghazili al-Shafai’e, P.311, H.No. 290

2) Tareekh al-Baghdad by al-Khateeb, V4, P.410
3) Lisan al-Mizan, V4, P.471
4) Kanz ul-Ummal, V11, P.276, H.No.32892

The Allah (SWT) turns hostile towards the one, who turned hostile to Ali

❖ Kanz ul-Ummal, V11, P.276, H.No.32896

Reported by so many well-known traditionalists on the authority of Hadrat Sa'ad Bin Waqqas (RA) and other companions that the Holy Messenger of Allah (SAWS) said about 'Ali (RA):

One, who inflicted Ali, has surely inflicted me

1) Fadhail ul-Sahaba by Imam Ahmed, V2, P.784, H.No.1078 (the narrators are authentic)
2) Musnad Imam Ahmed, V3, P.483
3) Kanz ul-Ummal, V11, P.276, H.No.32898
4) Tareekh ul-Khulfa, by al-Suyuti, P.173 {(on the authority of Hadrat Saad Bin Abi Waqqas (RA)}
5) Tareekh al-Kabir, by Imam al-Bukhari (compiler of the Sahih al-Bukhari),V6, P.306-307
6) Sahih Ibn Habban, V9, P.39, H.No.6884
7) Al-Istiab by Ibn Abdul Barr "Abu Umar, V3, P.
8) Tazkarat ul-Khwaas by Sibt Ibn al-Jawzi, P.45
9) Riyadh al-Nadhra by Muhib al-Tabari, V3, P.122
10) Mutalib ul-Aliya by Ibn Hajar al-Asqalani, V4, P.64, H.No.3968
11) Al-Sahih al-Musnad Min al-Fadhail ul-Sahaba, P.121 (Sahih)

Reported by the traditionalists, on the authority of Hadrat Arwa (RA) that the Second Caliph Hadrat Umar Bin al-Khattab (RA), near the Shrine of the Holy Messenger of Allah (SAWS) said: **Do you know the person, who is buried here, 'Muhammad Bin Abdullah Bin Abdul Muttalib' or 'Ali Bin Abi Talib Bin Abdul Muttalib'? Do not describe of 'Ali' but with respect for if you inflicted him (i.e.Ali) has surely inflicted the one, who is in this grave (i.e. the Holy Prophet)**

1) Fadhail ul-Sahaba by Imam Ahmed, V2, P.795, H.No.1089 (the narrators are trustworthy and the tradition is authentic, as written under hadith)
2) Riyadh al-Nadhra by Muhib al-Tabari, V3, P.123
3) Kanz ul-Ummal, V13, P.54, H.No.36390

Reported by so many renowned traditionalists on the authority of Umm ul-Momineen Hadrat Umm Salma (RA) and other companions that the Holy Messenger of Allah (SAWS) said:

One, who reviled or curses Ali, has indeed reviled and cursed me and the one, who reviled me and cursed, has surely reviled and cursed Allah.

1) Fadhail ul-Sahaba by Imam Ahmed, V2, P.735, H.No.1011 (the narrators are authentic)
2) Musnad Imam Ahmed, V6, P.323
3) Manaqib by Ibn Maghazili al-Shafai'e, P.294, H.No. 271 and P.459, H.No.447
4) Al-Sunna by Ibn Abi Asim, H. No.1387
5) Musnad al-Bazzar, V3, P.200, H.No.2562
6) Musnad Abi Ya'ala al-Muwasalli, V2, P.109 and 770
7) Al-Mustadarak Ala Sahihain by Imam al-Hakim, V3, P.121
8) Al-Khasais by Imam Nisa'i, P. 80, H.No.91
9) Muajjam al-Kabir by al-Tabarani, V23, P. 322-323 and 737
10) Muajjam al-Awsat by al-Tabarani, V6, P.389, H.No.5828
11) Muajjam al-Saghir by al-Tabarani, V2, P.21
12) Mutalib ul-Aliya by Ibn Hajar al-Asqalani, V4, P.64, H.No.3967
13) Majma al-Zawaid by al-Haythemi, V9, P.130 (the narrators are trustworthy, says al-Haythemi)
14) Kanz ul-Ummal, V11, P.276, H.No.32900
15) Tareekh ul-Khulafa, by al-Suyuti, P.173 {(on the authority of Umm ul-Momineen Hadhrat Umm Salma (RA)}
16) Kitab al-Kunni in Tareekh al-Kabir, by Imam al-Bukhari (compiler of the Sahih al-Bukhari),V8, P.11, H.No.71
17) Riyadh al-Nadhra by Muhib al-Tabari, V3, P.122 {(on the authority of Hadrat Ibn Abbas (RA)}
18) Al-Sahih al-Musnad Min al-Fadhail ul-Sahaba, P.121 (Sahih)

Reported too many traditionalists on the authority of Abi Abdullah al-Jadli that he narrated: I entered upon Umm ul-Momineen Hadrat Umm Salma (RA) and she asked me: **Does anyone amongst you revile the Holy Messenger of Allah (SAWS)?** Thereupon I replied: Exalted be the Lord, Allah or God forbids!

She said: I heard the Holy Messenger of Allah (SAWS) say: **One who reviles 'Ali has indeed reviled me.**

1) Al-Khasais by Imam Nisa'i, P. 80, H.No.91
2) Fadhail ul-Sahaba by Imam Ahmed, V2, P.735, H.No.1011 (the narrators are authentic)
3) Musnad Imam Ahmed, V6, P.323
4) Al-Mustadarak Ala Sahihain by al-Hakim, V3, P.121 (the narrators are authentic as comments Imam al-Hakim)
5) Majma al-Zawaid by Ibn Hajar al-Haythemi, V9, P.130
6) Al-Sahih al-Musnad Min al-Fadhail ul-Sahaba, P.121 (Sahih)

Reported by so many renowned traditionalists on the authority of Umm ul-Momineen Hadrat Umm Salma (RA) and other companions that the Holy Messenger of Allah (SAWS) said:

One, who loved Ali, has indeed loved me, the one, who hated Ali, has indeed hated me, and the one, who hated me, Allah shall surely torment him punitively.

1) Fadhail ul-Sahaba by Imam Ahmed, V2, P. 771, H.No.1066
2) Huliyat ul-Awliya by Abu Nuae'm al-Isfahani, V9, P.64
3) Kanz ul-Ummal, V11, P.276, H.No.32899
4) Tareekh ul-Khulafa, by al-Suyuti, P.173 {(on the authority of Hadrat Umm Salma (RA)}
5) Muajjam al-Kabir by al-Tabarani
6) Majma al-Zawaid by al-Haythemi, V10, P.25 (and he authenticated this tradition)
7) Riyadh al-Nadhra by Muhib al-Tabari, V3, P.122
8) Mutalib ul-Aliya by Ibn Hajar al-Asqalani, V4, P.64, H.No.3969

Reported by so many renowned traditionalists on the authority of Hadrat Ibn Abbas (RA) and Umm ul-Momineen Hadrat Umm Salma (RA) that the Holy Messenger of Allah (SAWS) said about ‘Ali (RA):

O the Mother of Saleem! This is 'Ali Ibn Abi Talib! "Verily, the flesh of Ali is from my flesh, his blood is from my blood, he is from me in the same way as Aaron from Moses! Except there is no prophet after me"

1) Muajjam al-Kabir by al-Tabarani, V12, P.14, H.No.12341
2) Majma al-Zawaid by al-Haythemi, V9, P.111
3) Kanz ul-Ummal, V11, P.279, H.No.32933
4) Nuzm Durar al-Simtain by Hafiz al-Zarandi, P.75

Reported by Ibn Maghazili on the authority of Umm ul-Momineen Hadhrat Aisha (RA) that the Holy Messenger of Allah (SAWS) said: **“Describing of Ali is an act of worship.”**

1) Manaqib by Ibn Maghazili al-Shafa’ie, P. 268, H.No.243
2) Kanz ul-Ummal, V11, P.276, H.No.32891
3) Al-Firdaus bi-Mathour al-Khita’ab by al-Dailami, V2,H.No.2974
4) Tareekh al-Medina al-Damishque by Ibn Asakir

Reported by Ibn Maghazili on the authority of Kathir Bin Hisham that Umm ul-Momineen Hadhrat Aisha (RA) used to say: **Adorn your assemblies by describing of Ali.**

☒ Manaqib by Ibn Maghazili al-Shafa’ie, P. 281, H.No.255

Reported by many traditionalists on the authority of Hadrat Abu Sae'ed al-Khudri, Hadrat Abdullah Ibn Masa'ud and Umm ul-Momineen Hadrat Aisha through his father Hadrat Abu Bakr (RAA) that the Holy Messenger of Allah (SAWS) said:

Looking at the face of Ali is an act of worship

1) Al-Mustadark Ala Sahihain by al-Hakim, V4, P.141 (the narrators are trustworthy and the tradition is authentic as says Imam al-Hakim)
2) Manaqib by Ibn Maghazili al-Shafa'ie, P.268-280, H.No.243-354 (reported Imam Ibn Maghazili through many different chains of narrators)
3) Kanz ul-Ummal, V11, P.276, H.No.32891 and P.287, H.No.33036
4) Tareekh al-Madina al-Dimishque by Ibn Asakir, V42, P.350-355 (through several chains of different narrators)
5) Tareekh ul-Khulafa, by al-Suyuti, P.173, (the narrators are trustworthy and authentic) and he reported on the authority of Ummhain ul-Momineen Hadhrat Aisha, Hadhrat Umm Salma (RAA) and from the Companions such as Hadhrat AbuBakr, Hadhrat Uthman Bin Affan, Hadhrat Ma'az Bin Jabal, Hadhrat Anas Bin Malik, Hadhrat Thoban and Hadhrat Jabir Bin Abdullah (Rizwanullah Ta'ala Alaihum Ajmaeen).
6) Riyadh al-Nadhra by Muhib al-Tabari, V3, P.232

Reported on the authority of Hadhrat Abdullah Ibn al-Abbas (RA) that the Holy Messenger of Allah (SAWS) said: **Loving Ali Ibn Abitalib burns the Sins away the way, fire does to the wood!**

1) Tareekh Madinat al-Dimishque by Ibn Asakir, V42, P.244
2) Riyadh al-Nadhra by Muhib al-Tabari,V3, P.190
3) Kanz ul-Ummal, V11, P.286, H.No.33018
4) Al-Firdaus bi-Mathour al-Khita'ab by al-Dailami, V2, P.142, H.No.2722

Reported on the authority of Hadrat Umar Bin al-Khattab (RA) that the Holy Messenger of Allah (SAWS) said: **Loving Ali protects from the Hell.**

- Al-Firdaus bi-Mathour al-Khita'ab by al-Dailami, V2, P.142, H.No.2723

Reported on the authority of Hadrat Abdullah Ibn al-Abbas (RA) that the Holy Messenger of Allah (SAWS) said: **Had all the people agreed unanimously upon the Love of Ali Ibn Abi Talib, Allah (SWT) would have not created the Hell**

- Al-Firdaus bi-Mathour ul-Khita'ab by al-Dailami, V3, P. 373, H.No.5136

Hadrat Fatima Bint Muhammad (SAWS)

Similarly, the distinguished traditionalists have recorded too many traditions of meritorious excellence of Hadhrat Fatima Bint Muhammed (AS) from her father i.e. the

Holy Messenger of Allah (SAWS), and since the topic, being about loving the Ahl ul-Bait (RAA), I present below some of the noted traditions about her (RA) below:

The Holy Messenger of Allah (SAWS) would highly welcome Hadrat Fatima (RA) whenever she visited Him. Several traditionalists have recorded a tradition on the authority of Umm ul-Momineen Hadrat Aisha (RA) and Hadrat Ibn Buraida (RA) that the **most beloved amongst the men to the Holy Prophet (SAWS) was Hadrat Ali Bin Abi Talib (RA) and so was Hadrat Fatima (RA) to Him (SAWS) amongst the women.**

1) Al-Khasais by Imam Nisa'I, P.92, H.No.113
2) Al-Jamie al-Sahih "Sunan al-Tirmizi", V5, P.No.658, H.No.3874 {(the chain of narrators is trustworthy as says Imam al-Tirmizi and He reported it on the authority of Hadrat Aisha (R.A.)}
3) Al-Mustadark Ala Sahihain, V3, P.155 (the narrators are trustworthy)
4) Talkhees al-Mustadarak by al-Dhahabi,V3, P.155 (the narrators are trustworthy)

Reported to us Ibn Aieenah from Amrou and he, from Muhammed Bin Ali that he narrated that the Holy Messenger of Allah (SAWS) said: **Verily! Fatima is part of me, and the one, who enraged her, surely enraged me.**

1) Musannaf Ibn Abi Shayba, V6, P.388, H.No.32269
2) Al-Jamie al-Sahih "Sunan al-Tirmizi", V5, P.656, H.No.3869
3) Al-Khasais by Imam Nisa'i, P.105, H.Nos135-137

Reported by Imam Nisa'i on the authority of Al-Miswar Bin Makhrama that the Holy Messenger of Allah (SAWS) said: **Since Fatima is a part of me, Behold! I am suspected if she is suspected and I am inflicted if she is inflicted**.

1) Fadhail al-Sahaba by Imam Nisa'i, P.78, H.No.265
2) Sunan al-Kubra by Imam al-Nisa'ai, V7, P.394, H.No.8312

Narrated Al-Miswar Bin Makharama: Allah's Messenger (PBUH) said, **"Fatima is a part of me, and he who makes her angry, makes me angry."**

1) Sahih al-Bukhari (Arabic-English), V5, P. 50, H.No.61
2) Al-Imama WA al-Siyasah by Ibn al-Qutaiba, P.17
3) Fadhail al-Sahaba by Imam Nisa'i, P.78, H.No.266 and H.No.267
4) Sunan al-Kubra by Imam al-Nisa'i, V7, P.394, H.No.8313-8314

Reported by Imam Ibn al-Qutaiba (RA) on the authority of Hadrat Fatima (RA) that the Holy Messenger of Allah said: **The delight and satisfaction of Fatima is my delight and my satisfaction. In addition, the wrath of Fatima is my wrath and the one, who loves my daughter Fatima, has surely loved me, the one who pleases Fatima has surely pleased me and the one who enraged Fatima has indeed enraged me.**

- Al-Imama WA al-Siyasah by Ibn al-Qutaiba, P.17

Reported by Imam Nisa'i (RA), Imam Ahmed Bin Hanbal (RA) and so many others on the authority of Hadrat Huzaifa Bin al-Yaman (RA) that the Holy Messenger of Allah (SAWS) said: '**Descended an angel of the angels from the heaven, who did never visit the earth before tonight; and sought the permission from Allah (SWT) to greet me. Then gave me the glad tiding that al-Hasan and Hussain are Chiefs of the youth of the Paradise and Fatima (RA) is Chief of the women of the Paradise.**

1) Al-Jamie al-Sahih "Sunan al-Tirmizi", V5, P.619, H.No.3781 (the narrators are trustworthy as says Imam al-Tirmizi)
2) Fadhail ul-Sahaba by Imam Nisa'i, P.58, H.No.193 and P.76, H.No.260
3) Fadhail ul-Sahaba by Imam Ahmed, V2, P.990, H.No.1406 (the narrators are trustworthy and authentic)
4) Musnad Imam Ahmed, V5, P.391
5) Tareekh al-Kabir by Imam al-Bukhari (compiler of Sahih al-Bukhari), V1, P.232 (on the authority of Hadrat Abu Huraira)
6) Sahih Ibn Khoziema, V2, P.206
7) Al-Mustadarak Ala Sahihain by al-Hakim, V3, P.151 (Through two chains of narrators, Imam al-Hakim recorded this tradition and declared authentic)
8) Sunan al-Kubra by Imam al-Nisa'i, V7, P.391, H.No.8307
9) Al-Khasais by Imam Nisa'i, P.102, H.No.130
10) Muajjam al-Kabir by al-Tabarani, V22, P.403, H.No.1006 (on the authority of Hadrat Abu Huraira)
11) Sahiha by the great research scholar Sheikh Mohammed Nasiruddin al-Bani, V2, P.430 (and he declared it authentic, as the narrators are trustworthy)

Hadrat Hasan and Hussain Bin Ali (RAA)

Reported by Abu Tahir through a long chain of narrators that narrated Abdullah:

While the Holy Messenger of Allah (SAWS) was praying and often during his prostration, the Hasan and Hussain (RAA) ascended on His (SAWS) back, therefore while raising His (SAWS) head from the prostration, He (SAWS) would lift them gently. Again, when He (SAWS) prostrated, they would descend. This continued to happen until the Holy Prophet (SAWS) finished the prayer and after that, He (SAWS) called them both in his chamber (Hujra, i.e. a room in front of the worshippers's place for the Imam in the mosque) and said: **One who loves me, shall surely love these two i.e. Hasan and Hussain.**

1) Sahih Ibn Khozeima, V1, P.446, H.No.887 (Narrators are that of Imam Muslim, authentic and trustworthy)
2) Sunan al-Kubra by Imam al-Nisa'ai, V7, P.318, H.No.8114
3) Fadhail ul-Sahaba by Imam Nisa'ai, P.20, H.No.67
4) Musnad al-Bazzar, V5, P.226, H.No.1834
5) Muajjam al-Kabir by al-Tabarani, V10, P.163-164, H.No.10214

6) Musannaf Ibn Abi Shayba, V6, P.378,
7) Sahih Ibn Habban, V9, P.59, H.No, 6931
8) Musnad Abi Ya'ala al-Muwasalli, H.Nos. 5017 and 5368

It is reported on the authority of Hadrat Abu Huraira (RA) that the Holy Messenger of Allah (SAWS) said: **One, who loved them both i.e. Hasan and Hussain, has truly loved me and the one, who hated them both, has truly hated me.**

1) Sunan al-Kubra by Imam Nisa'i, V7, P.317, H.No.8112
2) Fadhail ul-Sahaba by Imam Nisa'i, P.20, H.No.65
3) Fadhail ul-Sahaba by Imam Ahmed, V2, P.967, H.No.1359, P.975, H.No. 1376 and P.976, H.No.1378 (the narrators are trustworthy and hadith is authentic)
4) Mustadarak Ala Sahihain by al-Hakim, V3, P.166 and P.171 (narrators are trustworthy and hadith is authentic, as says Imam al-Hakim)
5) Talkhis al-Mustadarak by al-Dhahabi, V3, P.166 (Authenticated by al-Dhahabi)
6) Musnad Imam Ahmed,V2, P.288 and P.440
7) Majma al-Zawaid by Ibn Hajar al-Haythemi, V9, P.179 (the narrators are trustworthy as says Imam al-Haythemi)
8) Sahih Ibn Habban, V9, P. 57, H.No. 6928
9) Sunan Ibn Ma'aja, V1, P.51, H.No. 143 (the narraotors are authentic)
10) Muajjam al-Kabir by al-Tabarani, V3, P.41

It is recorded by the traditionalists on the authority of H. Abu Huraira (RA) that the Holy Messenger of Allah (SAWS) said for Hasan (RA): **O Lord! I love him, thou too love him and love the one, who loves him.**

1) Fadhail ul-Sahaba by Imam Nisa'ai, P.20, H.No.61
2) Sahih Muslim, V4, P. 1293, H.No.5951
3) Sahih al-Bukhari, H.No. 2122 and 5884
4) Al-Jamie al-Sahih "Sunan al-Tirmizi", V5, P.620, H.No. 3783 (Hasan Sahih)
5) Sunan al-Kubra by Imam Nisa'i, V7, P.316, H.No.8108
6) Al-Khasais by Imam Nisa'i, P.106, H.No.139
7) Sunan Ibn Ma'aja, V1, P.51, H.No. 142

In addition, in his 'Musannaf' the Imam Ibn Abi Shayba (RA) has recorded it on the authority of Hadrat Abu Huraira (RA) that the Holy Messenger of Allah (SAWS) said for Hasan and Hussain (RAA): **O Allah! I love them, thou too love them both i.e. Hasan and Hussain.**

1) Sahih al-Bukhari, as quoted in Sahih Muslim (English), V4, P. 1293, under the Footnote No.2713. As "in *Sahih Bukhari*, it is for both Hasan and Husain that the Holy prophet (may peace be upon him) made this observation and the words are**, "O Allah, behold! I love them both, love them too** (chapter pertaining to the merits of Hasan and Husain)."

2) Musannaf Ibn Abi Shayba, V6, P.378, H.No.32175
3) Fadhail ul-Sahaba by Imam Ahmed, V2, P.963, H.No.1352 (the chain of narrators is trustworthy and tradition is authentic)
4) Musnad Imam Ahmed, V5, P.205 and P.210 (and he reported it through two chains of narrators)
5) Al-Jamie al-Sahih "Sunan al-Tirmizi", V5, P.614, H.No. 3769 (Sahih)
6) Muajjam al-Kabir by al-Tabarani, V3, P.39

Reported by several traditionalists, on the authority of Hadrat Abi Said al-Khudri (RA), that the Holy Messenger of Allah (SAWS) said: **'Hasan and Hussain' are the Chiefs of youth of the Paradise except the sons of their maternal aunt, Isa Ibn Mariam and Yahiya Ibn Zakariya.**

1) Musnad Imam Ahmed, V2, P.288 (This tradition is weak as analysed by Imam al-Dhahabi, please see below)
2) Talkhis al-Mustadarak by al-Dhahabi, V3, P.167 (Imam al-Dhahabi says that this tradition is weak. He further adds: Hadrat Abdullah Ibn Umar (RA) and Hadrat Abdullah Ibn Masoud (RA) did not narrate it with the words *"Except the sons of their maternal aunt, Isa Ibn mariam and Yahiya Ibn Zakariya*")

Reported by Ibn Ma'aja on the authority of Hadrat Abdullah Ibn Umar (RA) that the Holy Messenger of Allah (SAWS) said: **al-Hasan and al-Hussain are the chiefs of the youth of the Paradise, and their father (i.e. Ali) is better than they are.**

1) Sunan Ibn Ma'aja, V1, P.44, H.No.118
2) Al-Mustadarak Ala Sahihain by al-Hakim, V3, P.167 (through two chains of narrators, Imam al-Hakim has reported this tradition and authenticated it)
3) Talkhis al-Mustadarak by al-Dhahabi, V3, P.167 (Imam al-Dhahabi has also rated this tradition authentic)

Reported by Imam Nisa'I, Imam Ahmed Bin Hanbal and so many others on the authority of Hadrat Abi Sae'ed al-Khudri (RA) that the Holy Messenger of Allah (SAWS) said: **al-Hasan and al-Hussain are the chiefs of the youth of the Paradise!.**

1) Al-Jamie al-Sahih "Sunan al-Tirmizi", V5, P.614, H.No.3768 (the narrators are trustworthy and the tradition is authentic as says Imam al-Tirmizi)
2) Al-Khasais by Imam Nisa'i, P.107, H.Nos.140-142
3) Musnad Imam Ahmed, V3, P.3
4) Fadhail ul-Sahaba by Imam Ahmed, V2, P.No.979, H.No.1384 (the chain of the narrators is authentic and trustworthy)
5) Huliyat ul-Awliya, V5, P.71
6) Muajjam al-Awsat by al-Tabarani, V2, P.347, H.No.2190 and in V6, P.10, H.No.5644
7) Al-Mustadarak Ala Sahihain by al-Hakim, V3, P.

Reported by Imam Nisa'i (RA), Imam Ahmed Bin Hanbal (RA) and so many others on the authority of Hadrat Huzaifa Bin al-Yaman (RA) that the Holy Messenger of Allah (SAWS) said: '**Descended an angel of the angels from the heaven, who did never visit the earth before tonight; and sought the permission from Allah (SWT) to greet me. Then gave me the glad tiding that al-Hasan and Hussain are Chiefs of the youth of the Paradise and Fatima (RA) is Chief of the women of the Paradise.**

1) Al-Jamie al-Sahih "Sunan al-Tirmizi", V5, P.619, H.No.3781 (the narrators are trustworthy as says Imam al-Tirmizi)
2) Fadhail ul-Sahaba by Imam Nisa'i, P.58, H.No.193 and P.76, H.No.260
3) Fadhail ul-Sahaba by Imam Ahmed, V2, P.990, H.No.1406 (the narrators are trustworthy and authentic)
4) Musnad Imam Ahmed, V5, P.391
5) Tareekh al-Kabir by Imam al-Bukhari (compiler of Sahih al-Bukhari), V1, P.232 (on the authority of Hadrat Abu Huraira)
6) Sahih Ibn Khoziema, V2, P.206
7) Al-Mustadarak Ala Sahihain by al-Hakim, V3, P.151 (Through two chains of narrators, Imam al-Hakim recorded this tradition and declared authentic)
8) Sunan al-Kubra by Imam al-Nisa'i, V7, P.391, H.No.8307
9) Al-Khasais by Imam Nisa'i, P.102, H.No.130
10) Muajjam al-Kabir by al-Tabarani, V22, P.403, H.No.1006 (on the authority of Hadrat Abu Huraira)
11) Sahiha by the great research scholar Sheikh Mohammed Nasiruddin al-Bani, V2, P.430 (and he declared it authentic, as the narrators are trustworthy)

Reported by Hadrat Ya'ala al-A'amri (RA) that the Holy Messenger of Allah (SAWS) said for Hussain (RA): '**Hussain is part of me, I am part of him, and Allah loves the one, who loves Hussain, as he is a Chosen tribe from the tribes.**

1) Al-Jamie al-Sahih "Sunan al-Tirmizi", V5, P.617, H.No. 3775 (Sahih)
2) Sahih Ibn Habban, V8, P. 59, H.No. 6932
3) Musannaf Ibn Abi Shayba, V6, P.380, H.No.32196
4) Sunan Ibn Ma'aja, V1, P.No.51, H.No. 144 (the narraotors are authentic)
5) Al-Firdaus Bi al-Mathour by al-Dailami, V2, P.158, H.No.2805
6) Nuzm Durar al-Simtain by Hafiz al-Zarandi, P.266

Reported by many noted traditionalists on the authority of Hadrat Huzaifa (RA) that the Holy Messenger of Allah (SAWS) said: O people! **This is al-Hussain Ibn Ali, whose grand father, father, mother, paternal uncle, paternal aunt, maternal uncle, maternal aunt and brother are all going to be in Paradise**. Then He (SAWS) added further: O people! Verily! In the progenies of the past Prophets, none has been so gifted as **al-Hussain Bin Ali** except Joseph Bin Jacob Bin Isaac Bin Abraham. O people! Verily, **The eminence, exaltation, dignities, status and the "Wilaya"** is reserved for the Holy Messenger of Allah (SAWS) and his Progeny (RAA) only! So, do not waste your time in falsehood.

1) Nuzm Durar al-Simtain by Hafiz al-Zarandi, P.264
2) Al-Firdaus Bi al-Mathour by al-Dailami, V2, P.159, H.No.2806
3) Zakhair ul-Uqba by Muhib al-Tabari, P.130??
4) Mulla in his Seerah as quoted in Zakhair ul-Uqba
5) Tareekh al-Medina al-Damishque by Ibn Asakir.

A short article about Hussain's martyrdom as prophesied much earlier

In addition, on the day of resurrection, Allah (SWT) shall surely revenge those who really were at war in their mortal life with the progeny of Muhammed (SAWS) as Allah (SWT) foretold us even much earlier, through the previously revealed books that could clearly be observed in the following verses:

In the Book of Enoch (Sahifa Prophet Idrees A.S.)

And all the kings, the mighty, the exalted, and those who rule the earth shall fall down before him on their faces, And worship and set their hope upon that Son of Man, And petition him and supplicate for mercy at his hands.10. Nevertheless that Lord of Spirits will so press them, That they shall hastily go forth from His presence, And their faces shall be filled with shame, And the darkness grow deeper on their faces.11. And **He will deliver** them to the angels for punishment, To execute **vengeance** on them because they have **oppressed His children and His elect.**12. And they shall be a spectacle for the righteous and for His elect: They shall rejoice over them, Because the wrath of the Lord of Spirits resteth upon them, And **His sword is drunk with their blood**.

❖ The Book of Enoch (Prophet Idrees), P.82, Ch.LXII

For this is the day of the Lord GOD of hosts, a day of vengeance, that he may avenge him of his adversaries: and the sword shall devour, and it shall be satiate and made drunk with their blood: for the Lord GOD of hosts hath a sacrifice in the north country by the river Euphrates.

☒ The Holy Bible (KJV),Old Testament, Jeremiah Chapter 46, 10

Hadhrat Jibraeel (AS) informed the Holy Messenger of Allah (SAWS) that Hadhrat Hussain (RA) will be martyred near the river Euphrates.

☒ Musnad Imam Ahmed, V1, P.85

While commenting the verses of Sura Saffat i.e 37:107-108, under the footnote no. 4103, Allama Abdullah Yusuf Ali (RA) comments as: It was indeed great and momentous occasion, when two men, with concerted will, "ranged themselves in the ranks" of those to whom self-sacrifice in the service of God was the supreme thing in life. **This was a**

type of the service, which Imam Hussain performed, many years later in 61 A.H., as I have explained in a separate pamphlet.

- ☒ The Holy Qur'an by Abdullah Yusuf Ali, Footnote No. 4103, P.1206 in the Old editions only as in the new one, the merits of Hadrat Hasan and Hussain Ibn Ali (RAA) have been deleted.

Furthermore, Allama Iqbal (RA) composed some couplets, about this great sacrifice which is mentioned in the above verse, I am presenting below:

Gharib-O-Sa'ada-o-rangie'n haiy dasta'an-e-Haram!
Niha'ayat iski Hussain ibtida haiy Ismail!!

Allama Iqbal (RA) says: while on one hand the story of the setting foundation is a simple and interesting, on the other, Hadrat Ishmael (AS) underwent great pains in its construction and laid the stone in it for the first time and Imam Hussain (RA) has actually completed its establishment finally. His Father Hadrat Abraham (AS) offered for his sacrifice life but this sacrifice did not achieve perfection since the Holy Lord replaced him by a Ram to ransom as it's mentioned in the Holy al-Qura'an (*And We ransomed him with a momentous sacrifice, And We left (this blessing) for him among generations (to come) in later times, Sura Saffat 37:107-108)* and postponed it for the later times to be performed by the One, in his generations to come. Therefore, this Zibh-E-Azim i.e. the Great Sacrifice was completed later by one of his direct descendant i.e. al-Hussain (RA).

Allah! Allah! Ba'ey Bismillah pidar!
Ma'niye Zibh-E-Azim a'amad pisar!!

Allama Iqbal (RA) further adds: What a meritorious and grand excellence of the father (Ali) is! That he is letter "Ba" of Bismillah and the meaning of the Zibh-e-Azim (Great sacrifice) is the son i.e. Hussain! Who being a direct descendent of the the Prophet Ishmael (AS) many generations later performed to achieve its perfection, left by his ancestor Ishmael (AS).

We must keep remembering what the Holy Messenger of Allah (SAWS) had warned us, before His departure to His eternal home: I am leaveing amongst you two weighty things, first is the Book of Allah and the second one is my progeny, **Behold! You shall be accountable for how you treat them behind me.**

1) Al-Mustadarak Ala Sahihain by al-Hakim, V3, P.148 (authentic on the criteria set by Bukhari and Muslim as says Imam al-Hakim)
2) Sahih Muslim, V4, P.1287, H.No.5923
3) Fadhail ul-Sahaba by Imam Ahmed, V2, P.723, H.No.990 and P.988, H.No. 1403
4) Sunan al-Kubra by Imam Nisa'I, V7, P.310, H.No.8092
5) Musnad Imam Ahmed, V3, P.17 and 26
6) Musnad Imam Ahmed, V5, P.181-182

7) Al-Sunna by Ibn Abi Asim, P. H.No.
8) Al-Jamie al-Sahih "Sunan Tirmizi" V5, P.621 and 622, H.Nos. 3786 and 3788 (The narrators are H. Jabir Bin Abdullah and H. Zaid Bin Arqam (RAA) and the chains of the narrators are trustworthy and authentic)

It is reported on the authority of Hadrat Anas Bin al-Harith (RA) that the Holy Messenger of Allah (SAWS) said: **Verily! This Son of mine that is Hussain will be martyred on the earth of Karbala, Iraq, and the one, who took steps for his cause from amongst you, surely helped him.** Therefore, the narrator himself i.e. Hadrat Anas Bin al-Harith (RA) was martyred with Hadrat Hussain Bin Ali (RAA).

1) Usdul Ghabah by Ibn al-Athir, V1, P.132
2) Al-Bidaya WA al-Nihaya by Ibn al-Kathir, V9, P.199
3) Zakhair ul-Uqba by Muhib al-Tabari, P.250
4) Seera by al-Mullah as quoted in

Reported by many noted traditionalists on the authority of Umm ul-Momineen Hadrat Umm Salma (RA) that she narrated:

Hadrat Jibraeel (AS) was with the Holy Prophet (SAWS) and al-Hussain (RA), with me while he (RA) wept, I left him and he approached the Holy Prophet (SAWS). Hadrat Jibraeel (AS) said: Do you love him O Muhammad? "Yes" replied the Holy Prophet (SAWS). Hadrat Jibraeel responded: Verily! Your followers will assassinate him and if you wish, I can show you the dust of the earth, where it will take place and he showed him (SAWS) that, and that earth is called "Karbela".

1) Fadhail ul-Sahaba by Imam Ahmed, V2, P.982, H.No.1391 (the narrators are trustworthy as written under the Hadith)
2) Muajjam al-Kabir by al-Tabarani, V3, P.114-115
3) Majma al-Zawaid by al-Haythemi, V9, P.189 (the narrators are trustworthy as comments Imam al-Haythemi)

Reported by so many distinguished traditionalists on the authority of Ummain ul-Momineen Hadrat Umm Salma (RA) and Hadrat Ayesha (RA) that the Holy Prophet (SAWS) said: The Angel entered the house which never before did so, and said to me; Verily! This son Hussain of yours shall be assassinated' and if you wish, I shall give you the dust from that earth, where the assassination will take place. He (SAWS) added further: And he took out the red dust for me.

1) Fadhail ul-Sahaba by Imam Ahmed, V2, P.965, H.No.1357 (the narrators are trustworthy as written under the Hadith)
2) Musnad Imam Ahmed, V6, P.294
3) Muajjam al-Kabir by al-Tabarani, V3, P.113 (reported on the authority of Hadrat Ayesha (RA) and the narrators are trustworthy), also P.242 and 265 (the narrators are trustworthy)

4) Mustadarak Ala Sahihain by al-Hakim, V3, P.176-177 (the narrators are trustworthy and the Hadith is authentic according to the criteria of Imam Bukhari and Muslim as says Imam al-Hakim)
5) Dalail al-Nubuwwa by Abu Nuai'm al-Isfahani, V3, P.302
6) Majma al-Zawaid by al-Haythemi, V9, P.187 (the narrators are trustworthy as comments Imam al-Haythemi)

Reported by the traditionalists on the authority of Umm ul-Momineen Hadrat Umm Salma (RA) that the Holy Messenger of Allah (SAWS) said: **Hussain will be assassinated by being his head chopped off at the completion of sixty years of my immigration.**

☒ Tareekh al-Medina al-Damishque, V14, P.198

Reported by Imam al-Hakim al-Nisapouri, Ibn Asakir and many others that the Holy Messenger of Allah (SAWS) used to weep over "al-Hussain (RA)" :

Ummul Fazl the daughter of Harith (RA) came to the Holy Messenger of Allah (SAWS) and said:

"O Messenger of Allah (SAWS), I had a dream in which I saw that a piece of your flesh flew off and fell into my lap. The Messenger of Allah (SAWS) interpreted to her, "You have dreamt something good, by the will of Allah, Fatima will give birth to a child and you will be present in the house."

Later Fatima (RA) gave birth to Hussain (RA) and Ummul Fazl (RA) was present, as the Prophet (SAWS) had predicted. She placed al-Hussain (RA) on the lap of the Holy Prophet (SAWS), She said:

"Thus when **I saw the Messenger of Allah (SAWS) and his eyes brimmed with tears.** I asked, 'O Messenger of Allah! May my parent be sacrificed for you, why are you weeping?'

He (SAWS) replied, 'Gabriel came to me and informed me that my people'd soon murder this son of mine.'

I asked, pointing at al-Hussain (RA) 'This son?' Thereupon replied He (SAWS) 'Yes', 'And he gave me the red dust of his grave.'

Imam al-Hakim says that the narrators are trustworthy and this tradition is authentic according to the criteria set by two Hadith Sheikhs i.e. al-Bukhari and Imam Muslim (RAA).

1) Al-Mustadarak Ala Sahihain by al-Hakim, V3, P.176
2) Tareekh al-Medina al-Damishque by Ibne Asakir
3) Majma ul-Zawaid by Imam al-Haythemi, 9:17

4) Muajjam al-Kabir by al-Tabarani and many others.

"Ali, while passing through Karbala, stopped at the place where Hussain was going to be buried and said: "Here Hussain and his comrades will be slain and the heavens and the earth shall weep over them".

1) Muajjam al-Kabir by al-tabarani, V3, P.111, H.No.2826 {(Hadrat Ali (RA) said: the people on this place will attain such a great martyrdom that it shall be matchless except the martyrdom of Badr)}
2) Dalail an Nabuwa by Abu Nua'em al-Isfahani
3) Al-Swaiq al-Muharriqua by Ibn Hajar al-Haythemi
4) Tehzib al Tehzib by Ibn Hajar as-Qalani)
5) Tazkarat ul-Khwaas by sibt Ibn al-Jawzi al-Hanafi, P.212

Aftermath of al-Hussain's Martyrdom

Reported by so many noted-traditionalists and historians on the authority of Hadrat Abdullah Ibn Abbas (RA) that he narrated:

I saw the Holy Messenger of Allah (SAWS) in the middle of morning, with disheaveled and dust-covered hair. There was a flask in his hand, filled with the blood; so I asked him (SAWS): May my father and mother be sacrifice upon you, O Messenger of Allah! What is this you have? Thereupon replied He (SAWS): This is the blood of al-Hussain and his companions, not yet bled and from today it shall, out of their bodies to be cut into pieces and today I was calculating that. Following that, the massacre took place on the very same day.

1) Musnad Imam Ahmed, V1, P.242 and P.283
2) Fadhail ul-Sahaba by Imam Ahmed, V2, P.981, H.No.1389 and P.985, H.No.1396 (the narrators are authentic as written under the hadith)
3) Muajjam al-Kabir by al-Tabarani, V3, P.110, H.No.2822
4) Tareekh al-Medina al-Damishque by Ibn Asakir
5) Tareekh ul-Islam by Hafiz al-Dhahabi, history of 61-80 Hijri, P.17

Reported by Ibn Asakir, Imam al-Tabarani and some others with addition to the above report that Hadrat Ibn Abbas (RA) after taking a midday nap and getting up horribly from it, was asked by his children and family: What happened to you? Thereupon he said: I saw the Holy Messenger of Allah (SAWS) in dream and He picked up something from the earth, so I asked Him: May my parent be sacrificed for you O the Messenger of Allah! What is this you have? Thereupon He (SAWS) replied: **This is the blood of al-Hussain, I hand over to the heaven!** (to submit it as petition to Allah)

1) Nuzm Durar al-Simtain by Hafiz al-Zarandi, P.276
2) Tareekh al-Medina al-Damishque by Ibn Asakir

Recorded by many distinguished traditionalists, Qura'anic commentators and historians in their respective masterpieces on the authority of Hadrat Ata'a and Al-Suddi that while referring to the verse of Sura al-Duqqhan (Duqqhan : 29) they said: when a believer dies, the sky mourns, and when Hadrat Hussain Bin Ali (RA) was martyred, the sky wept over him and turned red.

Reported by Hadrat Muhammed Bin Seereen (RA) that he narrated: We have been informed that the sky was not red until the martyrdom of Hadrat Hussain (RA).

1) Tafseer al-Jamie al-Bayan by al-Tabari
2) Tafseer al-Ahkam al-Qura'an by al-Qurtubi
3) Tafseer al-Kashaf WA al-Bayan, V8, P.353
4) Tafseer Dhurr al-Manthour by Imam al-Suyuti,
5) Tareekh ul-Islam by Hafiz al-Dhahabi, history of 61-80 Hijri, P.15

"When Hussain (RA) was martyred the heaven kept crying evidenced by the fact that it turned red."

- ❖ Fateh al-Bayan, V8, P.326

Reported by many distinguished traditionalists on the authority of Ammar that he heard Umm ul-Momineen Hadrat Umm Salma (RA) say: I heard Jinnat wail over Hussain. He further added that Hadrat Umm Salma (RA) said: I heard Jinns lament over Hussain (RA).

1) Fadhail ul-Sahaba by Imam Ahmed, V2, P.973, H.No.1373
2) Muajjam al-Kabir by al-Tabarani, V3, P.130-131, H.No.2867
3) Majma al-Zawaid by Ibn Hajar al-Haythemi, V9, P.199 (Allama Imam al-Haythemi says that all the narrators in this hadith are trustworthy and hadith is authentic)
4) Tareekh ul-Islam by Hafiz al-Dhahabi, history of 61-80 Hijri, P.17

Reported to us Ata'a Bin Muslim, that Abi Janab (Yahiya bin Abi Hayya) al-Kalbi narrated: Then I arrived at Karbela and asked a man hailing from the elites of the Arabs to

1) Tareekh ul-Islam by Hafiz al-Dhahabi, history of 61-80 Hijri, P.17

Hadrat al-Madaini narrated, from Ali Bin Mudrak on the authority of Hadrat al-Aswad Bin Qais (RA) that he said: The sky turned red after the martyrdom of al-Hussain (RA), remained so for six months and the bloodlike stuff was seen in that. He narrated this together and inquired me as to who I was to al-Aswad. I replied: He was my grandfather,

father of my father. He said: I swear upon the Allah that indeed he was a trustworthy hadith– narrator.

Reported by Hisham Bin Hassan that Hadrat Ibn Seereen (RA) asked: Do you know since when this horizon is red? That is from the day of al-Hussain's assassination, he added.

☒ Tareekh ul-Islam by Hafiz al-Dhahabi, history of 61-80 Hijri, P.15

Narrated by Abu Shaiba al-Absi Bin al-Harith al-Kundi that: When al-Hussain (RA) was assassinated, we resided there for seven days. When we prayed the "Asr" prayer, we viewed the Sun across the two walls; it seemed spoiled, like a covered safflower (a thistlelike yellow plant) and as closed as if it were in their surrounding. In addition, when we looked at the stars and the planets, we found some of them hit others.

1) Tareekh ul-Islam by Hafiz al-Dhahabi, history of 61-80 Hijri, P.15
2) Muajjam al-Kabir by al-Tabarani, V3, P.114, H.No.2839
3) Tahzib Tareekh Damishque, V4, P.342

In addition, the sky blackened and for seven consecutive days, it remained without nights and the stars appeared in the morning.

☒ Tahzib Tareekh Damishque, V4, P.342

Moreover, on the authority of Hadrat Saleem al-Qazi (RA), it has been reported that during the days of the martyrdom of al-Hussain (RA), it rained with blood.

1) Tafseer al-Kashaf WA al-Bayan, V8, P.353
2) Zakhair ul-Uqba by Muhib al-Tabari, P.
3) Tafseer Ibn Kathir, V4, P.153
4) Tafseer Dhurr al-Manthoor by Imam al-Suyuti, V6, P.
5) Al-Jirah WA al-Ta'adeel by al-Razhi, V4, P.216. H.No.941
6) Tareekh ul-Islam by Hafiz al-Dhahabi, history of 61-80 Hijri, P.16
7) Tahzib Tareekh Damishque, V4, P.342

The Holy Messenger of Allah (SAWS) said: Verily! The the sky and earth never weep over the death of an atheist or an unbeliever.

1) Tafseer al-Kashaf WA al-Bayan, V8, P.353
2) Tafseer Dhurr al-Manthoor by Imam al-Suyuti, V6, P.

Narrated Shareek that Mughaira said: Marjana said to her son Obaidullah, O Swine! You have massacred the son of the Holy Messenger of Allah (SAWS), you shall never see the Paradise at all.

1) Tabqat Ibn Sa'ad
2) Tazkarat ul-Khwaas, P.218

3) Tareekh ul-Islam by Hafiz al-Dhahabi, history of 61-80 Hijri, P.15

There is one tradition as well about those, who would kill Hadrat Hussain (RA) as reported by many traditionalists that the Holy Messenger of Allah (SAWS) said: The killers of al-Hussain shall be in the coffins of the Hell, burning in torment equal to the half of the whole Hell dwellers.

☒ Manaqib by Ibn Maghazili al-Shafaie, V.120, H.No.95

Moreover, cried Hadrat Zainab Bint Fatima Bint Muhammad (SAWS) facing towards al-Medina addressing the Holy Messenger Muhammad (SAWS):

O Muhammada! The angels of heaven send salutations upon you! This is al-Hussain, lying under the open sky, covered with all blood, cut into pieces and your daughters have been captive. Your progeny has been butchered into pieces over whom, the winds are blowing. She (RA) lamented so painfully in agony that it caused the eyes of all the friends and foes alike, to brim with tears.

1) Al-Kamil Fi al-Tareekh by Ibn Athir, V3, P.434

The historians have recorded the words, spoken by Yezid Ibn Muawiyya when he spoke addressing to the head of al-Hussain (RA):

And said Yezid: I swear upon Allah, O Hussain! If I were your friend, I would have not assassinated you.

1) Al-Kamil Fi al-Tareekh by Ibn Athir, V3, P.438

Reported by Allama Sheikh Suleiman Balkhi al-Qunduzi al-Hanafi (RA) on the authority of Hadrat Muhammad Bin Ali al-Baqir (RA) that his father Hadrat Ali Bin al-Hussain (RA) used to say:

Every Momin, whose eyes shed tears rolling down to his cheeks over the assassination of al-Hussain (RA) and his companions, Allah (SWT) shall accommodate him in the elevated rooms of the Paradise.

1) Yanabi'e al-Muwaddah by al-Balkhi al-Hanafi, P.579
2) Tafseer Ibrahim Bin Ali as quoted in Yanabi'e al-Muwaddah

Reported by Allama Sheikh Suleiman Balkhi al-Qunduzi al-Hanafi (RA) that Hadrat Jafar Bin Muhammad Bin Ali al-Sadiq (RAA) said:

Any person who described of us, or we are described to him and this caused him to shed tears from his eyes even equal to the wing of a mosquito, Allah (SWT) shall forgive his sins even if these sins are equal to the foams of the Sea.

1) Yanabi'e al-Muwaddah by al-Balkhi al-Hanafi, P.579
2) Tafseer Ibrahim Bin Ali as quoted in Yanabi'e al-Muwaddah

Reported by many traditionalists in their respective works about the angels, who'd wail over Hussain until the day of the final judgement:

"70,000 angels descended to the grave of ‘Hussain Ibn Ali’ after his martyrdom and they wept for him and will continue to do so unto the Day of the final Judgment."

1) Ghaniyat ul-Talibeen by Sheikh Abdul Qadir al-Jilaani (RA), P.430
2) Zakhair ul-Uqba by Muhib al-Tabari, P. 245

Allama Ibn Hajar Asqalani has recorded a tradition in his renowned book 'Isaba' Volume 1, page 226 that:

The Prophet(s) said: 'whoever on the day of Ashura weeps for my son Husayn, Allah will place that person in paradise alongside the Ul'il Uzm Prophets.

Reported by al-Dailami (RA) on the authority of Hadrat Ali Ibn Abi Talib (RA) that he said: Verily! Mousa Bin Imran (AS) asked the Holy Allah (SWT): O Lord! My brother has died, please forgive him, thereupon revealed Allah to him: O Moses! "If you had asked me to forgive people of the beginning to the people of the ending, I would certainly have done so except the killer of Hussain Ibn Ali Bin Abi Talib". Verily, I will take vengeance for him.

Verily Mousa Bin Imran (AS) asked further his Lord Allah about the visiting the grave of al-Hussain Bin Ali and He (SWT) replied that seventy thousands angels would be appointed for this.

☒ Al-Firdaus Bi-Mathour by al-Dailami, V1, P.227, H.Nos.869-870

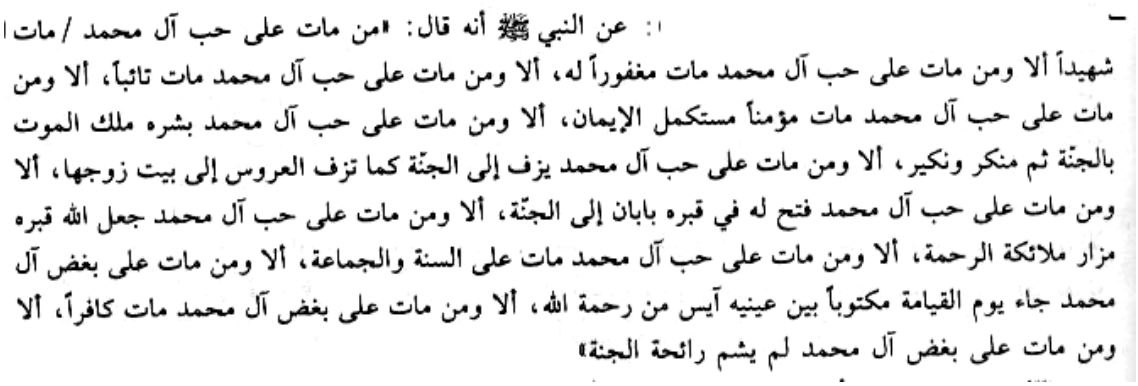
عن النبي ﷺ أنه قال: «من مات على حب آل محمد / مات
شهيداً ألا ومن مات على حب آل محمد مات مغفوراً له، ألا ومن مات على حب آل محمد مات تائباً، ألا ومن
مات على حب آل محمد مات مؤمناً مستكمل الإيمان، ألا ومن مات على حب آل محمد بشره ملك الموت
بالجنّة ثم منكر ونكير، ألا ومن مات على حب آل محمد يزف إلى الجنّة كما تزف العروس إلى بيت زوجها، ألا
ومن مات على حب آل محمد فتح له في قبره بابان إلى الجنّة، ألا ومن مات على حب آل محمد جعل الله قبره
مزار ملائكة الرحمة، ألا ومن مات على حب آل محمد مات على السنة والجماعة، ألا ومن مات على بغض آل
محمد جاء يوم القيامة مكتوباً بين عينيه آيس من رحمة الله، ألا ومن مات على بغض آل محمد مات كافراً، ألا
ومن مات على بغض آل محمد لم يشم رائحة الجنة»

And said the Holy Prophet of Allah (SAWS):

One who dies with love of the progeny of Muhammad died as a Martyr. One who dies with love of the progeny of Muhammad died forgiven. No doubt! The one who dies with love of the progeny of Muhammad died repented. Behold! One, who dies with love of the progeny of Muhammad, died a believer with a perfect belief. And no doubt! The one who dies with love of the progeny of Muhammad, the angle of death gives him the glad tiding of Paradise, and so do the Munkar and Nakeer. In addition, verily one, who dies with love of the family of Muhammad, will be led towards the Paradise as the bride is led to the home of her husband.One, who dies with love of the progeny of Muhammad, there will open two gates in one's grave, leading to the Paradise. Moreover, the one who dies with love of the family of Muhammad, Allah will make one's grave a sacred place of visit for the angels of mercy. Verily one, who dies with love of the progeny of Muhammad, has truly died on Sunnah and Jama'a.

Behold! The one, who dies with the Hatred of the progeny of Muhammad, will arrive on the Day of Resurrection with a written note on one's forehead between eyes that the same is desperate from the Mercy of Allah. Behold! One, who dies with the hatred of the progeny of Muhammad, died unbeliever.And verily one, who dies with the hatred of the progeny of Muhammad, will never smell even the smell of Paradise.

1) Tafsir al-Kabir, by Fakhr al-Din Muhammad Ibn Umar al-Razi, Pub. in Egypt (1357/1938), under commentary of verse 42:23, Part 27, pp. 165-166.
2) Tafsir al-Kashshaf, by al-Zamakhshari, P.405
3) Tafsir al-Kashaf WA al-Bayan by Imam al-Tha'labi,V8, P.314
4) Noor al-Absaar, P.159
5) Tafseer "Jamie Ahkam al-Quran by al-Qurtubi, V2, P.2741 (commentary 42:23)
6) Tafseer Rooh al-Bayan, V8, P.312

Therefore, finally all the above traditions help us decide as to who these "Qurba" (Close-Relatives or Kin) are! now doubtless to say that they are Aal Muhammed (Progeny of the Holy Prophet) whom we send our salutations upon in every regular or Sunna prayer (salat) as we have come across too many Ahadith in this regard.

And in this connection, there's a couplet, composed by Abi Abdullah Imam Muhammed bin Idrees al-Shafaie (RA):

O! Ahl-ul-Baith Muhammed (S.A.W.)!!!

Your Love has been enjoined upon us in Qur'aan!

O! Ahl-ul-Baith Muhammed (S.A.W.)!

What a Grand Importance you have been bestowed upon by Allah with!!! That He the Lord our God (S.W.T.) has made it obligatory for all Muslims to send salutations upon you, without which our salaat (prayers) are nullified if we do not do so.

1) Sawaiq al-Muharriqa P.107.
2) Fusool al-Muhimma.
3) Noor al Absaar, P.159.
4) Deewan Imam Shafaie, P.325
5) Al-Imam Ali Reda Wa Resalatahu Fi al-Tibb al-Nabawi, P.68

Chapter VII

Sūra 76: Dahr, or Time; or Insān, or Man Verse No. 5-22

يُوفُونَ بِٱلنَّذۡرِ وَيَخَافُونَ يَوۡمٗا كَانَ شَرُّهُۥ مُسۡتَطِيرٗا ٧

7. They perform (their) vows, and they fear a Day whose evil flies far and wide.

وَيُطۡعِمُونَ ٱلطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِۦ مِسۡكِينٗا وَيَتِيمٗا وَأَسِيرًا ٨

8. And they feed, for the love of Allah, the indigent, the orphan, and the captive,-9. (Saying),"We feed you for the sake of Allah alone: no reward do we desire from you, nor thanks.10. "We only fear a Day of distressful Wrath from the side of our Lord." 10. But Allah will deliver them from the evil of that Day, and will shed over them a Light of Beauty and (blissful) Joy.12. And because they were patient and constant, He will reward them with a Garden and (garments of) silk.13. Reclining in the (Garden) on raised thrones, they will see there neither the sun's (excessive heat) nor (the moon's) excessive cold. 14. And the shades of the (Garden) will come low over them, and the bunches (of fruit), there, will hang low in humility. 15. And amongst them will be passed round vessels of silver and goblets of crystal,- 16. Crystal-clear, made of silver: they will determine the measure thereof (according to their wishes). 17. And they will be given to drink there of a Cup (of Wine) mixed with Zanjabil,- 18. A fountain there, called Salsabil. 19. And round about them will (serve) youths of perpetual (freshness): If thou seest them, thou wouldst think them scattered Pearls. 20. And when thou lookest, it is there thou wilt see a Bliss and a Realm Magnificent. 21. Upon them will be green Garments of fine silk and heavy brocade, and they will be adorned with Bracelets of silver; and their Lord will give to them to drink of a Wine Pure and Holy. 22. "Verily this is a Reward for you, and your Endeavour is accepted and recognised."

اور جو نیک ہیں ایسے پئیں گے جام جن میں لذت کافور ہوگی (۵)
یہ ہے اک چشمہ کہ جس سے بندگانِ خاص ہی سیراب ہوں گے،
اور جدھر چاہیں بہا لے جائیں گے اس کو (۶)
وہ اپنی نذر کو کرتے ہیں پورا،
اور اس دن سے ہیں ڈرتے، جس کی سختی ہر طرف پھیلی ہوئی ہوگی (۷)
اور اللہ کی محبت میں یتیم اور قیدی و مسکین کو کھانا کھلاتے ہیں وہ
بھوکے رہ کے خود (۸)
کہتے ہیں ان سے، ہم تمہیں کھانا کھلاتے ہیں فقط اللہ کی
خوشنودی کی خاطر،

اور نہیں ہم چاہتے تم سے صلہ یا شکریہ کوئی (۹)
فقط ڈرتے ہیں ہم اس دن سے، جو ہے سختیوں والا (۱۰)
بچا لے گا انہیں اللہ ایسے دن کی سختی سے اور ان کو اک سرور و تازگی
دے گا (۱۱)
انہیں وہ صبر کے بدلے میں جنت اور لباسِ ریشمی بخشے گا (۱۲)
بیٹھیں گے وہاں تکیہ لگائے تخت پر وہ،

According to "Tafseer Muqatil Bin Suleiman" some of these verses i.e. No. seventh and eighth, were revealed for Hadhrat Ali (RA) and his companions (RAA) but most of the famous Qur'aanic commentators recorded that these, had been descended in honour of Hadhrat Ali Fatima, Hassan, and Hussain (RAA) after they gave charity to the needy people as the authentic traditions demonstrate:

These verses were revealed in the honour of Hadhrat Ali, Fatima, Hassan, and Hussain (RAA) after they gave charity to the needy people as recorded by the famous Qur'aanic commentators:

On the authority of Ibn Abbas (RA) that he narrated: That the Hasan and Hussain (RAA) once caught illness, the Holy Messenger of Allah (SAWS) with his companions went to visit them. The visitors suggested H. Ali (RA) to make a vow to Allah (SWT) if He were to relieve both of them; he (i.e. H. Ali RA) would perform some good deed. Thereupon, Hadhrat Ali (RA) together with Hadhrat Fatima (RA) and their maid Hadhrat Fidhdha (RA) vowed to Allah (SWT) that they all would fast for three days if He would relieve Hadhrat Hassan and Hadhrat Hussain (RAA).'

After Allah (SWT) had relieved them, Hadrat Ali (RA) borrowed three-aswu i.e.a cubic measure of barley from a Khaibari Jew known as Shamoun. Hadhrat Fatima (RA) ground one singular of aswu of that barley and baked five loaves of bread thereof, for her family's breakfast at sunset. As sunset approached, a needy man knocked on the door and asked by saying: Assalamun Alaikum, O Family of Muhammad! I am a needy man from among the poor Muslims; feed me, May Allah feed you from the food of Paradise.' The Holy family preferred the needy man over themselves and spent the night with nothing in their stomachs except water.'

'They fasted on the second consecutive day, and again at sunset, while waiting for their food to break their fast, an orphan asked them for help and as usual they again preferred him over themselves. The third evening a prisoner of war asked them for the help and they, as usual repeated their preference for the needy over themselves.' 'The following morning, Hadhrat Ali (RA) took Hadhrat Hassan and Hadhrat Hussain (RAA) to the Messenger of Allah (SAWS) who, having seen them shaking like little chicks from hunger said: It displeases us to see you in this condition! And He (SAWS) went with them, as he wanted to see Hadhrat Fatima (RA). The time they arrived, Hadhrat Fatima (RA) was in the Mehrab i.e. prayer place and she was in such a condition as to further displease the Holy Prophet (SAWS). The same time, H. Jibraeel (AS) descended from the heaven and said:

`Take this chapter Muhammad, - Allah surely congratulates you for having this family.

It is worthy to state that the Good ones mentioned here are Hadhrat Ali, Fatima, Hassan and Hussain (RAA); who deserve Paradise because of their act of feeding the needy, the orphan, and the captive.Another point to note here is that despite the detailed description of Paradise given in the verses, Allah (SWT) does not mention the houris. This is understood to be in honor and exaltation of Fatima (RA) the wife of Hadhrat Ali, and the mother of Hadhrat Hassan and Hadhrat Hussain (RAA).

Following are the some of the Books of the Qura'anic commentaries and traditions, where the "Above-mentioned Event" with no or slight variations in the words of its contents have been recorded:

1. Asbab al-Nuzool by Abi al-Hasan Ahmed al-Wahidi, P. 331
2. Tafseer al-Kalbi, Part 4, P. 167
3. Tafseer al-Qur'aan by Abi al-Saud al-Hanafi, V5, P.801
4. Tafseer al-Baseet by al-Wahidi, under the commentary of this verse.
5. Tafseer " Jamie Ahkam al-Quran by al-Qurtubi,V2,P.321-3219
6. Mutalib as-Sool by Sheikh Kamaluddin Mohd ibn Talha as-Shafaie, P.146
7. Tafseer Gharaeb al-Qur'aan by Imam al-Nisapuri, V6, P.412.
8. Manaqib by "Ibn al-Maghazili, H.No. 320, P.343.
9. Tafseer Khazin Baghdadi, V7, 191
10. Tafseer al-Baghawi, V7, 191
11. Tafseer "Bamadarik al-Tanzeel al-Nasaifi, V3,P.628

12. Al-Tabsirah by Ibn al-Jawzi, P.451
13. Fateh al-Bayan fi Maqasid al-Qur'aan V7, P 298
14. Fateh al-Qadeer by Imam al-Shawkani, V5, P.349
15. Noor ul-Absaar by Imam Shablanji, P. 157
16. al-Imam Ali Reda Wa Resalatahu Fi al-Tibb al-Nabawi, P.42
17. Tas-heel al-Wusool ILA Ma'arfati Asbaab al-Nuzool, P.378
18. Rabi'eh al-Abra'ar by al-Zamakhshari, V2, P.147
19. Riyadh al-Nadhra by Muhib al-Tabari, V3, P.180

Bibliography

1. The Heavenly revealed Holy Books

1. The Holy Qur'aan.
2. Al-Qur'aan Kareem with Urdu Translation and commentary in, Pub.King Fahad (RA) Qur'aan Printing Complex Medina al-Munawwara, KSA. Edition, 1419AH.
3. The Holy Qur'aan, Translated by Rodwell Edition, 1876.
4. The Qur'an Translated by E.H. Palmer, 1880.
5. The Holy Qur'an, Text, Translation and Commentary by Abdullah Yusuf Ali (RA), Pub. Hafner Publishing Company, New York, United States of America. Edition 1946.
6. The Meaning of the Glorious Qur'aan by Mohammed Marmaduke Pickthall, Pub. Hyderabad-Deccan, Government Central Press, India. 1938
7. The Book of Enoch (Sahifa-e-Idrees A.S.), Translated by R.H. Charles, Pub. in London by the society for promoting Chirstians knowledge, United Kingdom, 1917.
8. The Forgotten Books Of Eden**,** Edited by Rutherford H. Platt, Jr., New York, N.Y.; Alpha House, 1926, USA.
9. The Holy Bible, King James Version (Printed in USA by International Bible Society.)
10. The Book of Torah and Dzabur in Hebrew with its Transliteration (OT Leningrad Codex).
11. The Gospel of Barnabas, Translated by Lonsdale and Laura Ragg, London, United Kingdom. 1907
12. Buddha, The Gospel by Paul Carus. Pub. The Open court publishing company, Chicago, USA. Edition, 1894.
13. Choice, Islam and Christianity V1-2 by Sheikh Ahmed Deedat (RA), Pub. Dar al-Manarah, El-Mansoura, Egypt. Edition, 2004.
14. The Bible, the Koran and the Talmud by Dr. G. Weil, Translated from German with occasional notes, Pub. in New York, USA. Edition, 1863.
15. Lives of the Saints "with reflections for every day in the year" by Rev. Alban Butler, Pub. Benziger Brothers, New York, United States of America. Edition 1887.

16. Mahomet and His Successors by Washington Irving, Pub. Belford, Clarke. At Chicago, USA. Edition, 1849.
17. History of the Decline and Fall of the Roman Empire by Edward Gibbon with notes by the Rev. H. H. Milman, Pub. In 1845.

2. The Books of commentaries on Holy Qur'aan

1. Tafseer Mujahid by Abi al-Hajjaj Mujahid Bin Jabr al-Qurshi al-Mqhzoomi (RA.D. 104AH) Pub Dar al-Kitab al-Ilmiya, Beirut, Lebanon, First Edition, 2005.
2. Mujahid al-Mufassir WA al-Tafseer by Dr. Ahmed Ismael Nawfal, Pub. by Dar al-Safwa, Cairo, Egypt. First Edition, 1990.
3. Sahifa Ali Ibn Abi Talha Fi Tafseer ul-Qura'an al-Karim by Hadrat Ali Ibn Talha (RA.D.143AH), Pub. Maktaba al-Sunnah, Cairo, Egypt. First edition, 1991.
4. Tafseer Muqatil Bin Suleiman by Imam Abi al-Hasan Muqatil Bin Suleiman al-Azdi al-Balqhi (RA.D.150AH) Pub Dar al-Kitab al-Ilmiya, Beirut, Lebanon, First Edition, 2003.
5. Tafseer al-Kalbi "Kitab al-Tasheel Li-Uloom al-Tanzeel by Sheikh al-Imam al-Allama al-hafiz al-Mufassir Khadim al-Qur'aan al-Azeem Muhammed Bin Ahmed Bin Jazzi al-Kalbi (RA) Pub. Dar al-Kitab al-Arabi, Beirut, Lebanon. Fourth Edition, 1983.
6. Al-Tasareef, Tafseer al-Qur'aan by Yahya Bin Salam (RA. D. 200 AH) Pub. Al-Shirka al-Tunisia Li al-Tawzeeh, Tunis, 1979
7. Tafseer Abdurrazaq by Imam al-Muhaddath Abdul Razzaq Bin Hammam al-Sana'ani (RA.D.211AH) Pub Dar al-Kitab al-Ilmiya, Beirut, Lebanon, First Edition, 1999.
8. Taweel Mushkil al-Qur'aan by Abi Muhammed Imam Abdullah Bin Muslim "Ibn Qutaiba" al-Dinawari (RA.D. 276AH) Pub. Dar al-Kitab al-Ilmiya, Beirut, Lebanon, Third Edition, 1981G.
9. Al-Qurtain Kitab Mushkil al-Qur'aan by Abi Muhammed Imam Abdullah Bin Muslim "Ibn Qutaiba" al-Dinawari (RA.D. 276AH) Pub. Dar al-Ma'arfa, Beirut, Lebanon.
10. Tafseer al-Qur'aan al-Azeem, Musnadan by Imam al-Hafiz Abdurrehman bin Mohd bin Idrees ar-Razhi ibn Abi Hatim (RA D. 327 A.H.) Pub. Nazar Mustafa al-Baz, Makkah al-Mukarrama, Saudi Arabia. Second Edition, 2003.
11. Al-Kashshaf Tafseer al-Qur'aan by Aba al-Qasim Jarallah Mehmood Bin Umar al-Zamakhshari al-Khawarizmi (RA.D.538AH) Pub. Dar al-Ma'arfa, Beirut, Lebanon.
12. Tafseer al-Badhawi "Anwar ul-Tanzeel Wa Asrar ul-Taweel" by Qazi Nasiruddin Abi Saeed Abdullah Bin Umar al-Shirazi al-Baidhawi (RA.D.791AH) Pub. Dar ul-Rasheed, Damscus, Syria.
13. Tafseer al-Kabeer by Sheikh Ul-Islam Imam Muhammed Bin Umar Fakhruddin al-Razhi (RA.D. 606AH) Pub. Dar Ehia al-Tourath al-Arabi, Beirut, Lebanon. Third Edition, 1999.
14. Tafseer "Jamie Ahkam al-Quran by Abi Abdullah Muhammed Bin al-Ansari al-Qurtubi (RA.D.671) Pub. Dar Ibn Hazam, Beirut, Lebanon. First Edition, 2004.

15. Ma'ani al-Qur'aan by Hafiz Imam Abi Jafar al-Nahas (RA.D. 338 AH) Pub. Dar ul-Hadith, Cairo, Egypt, 2004.
16. Tafseer Khazin "Luba'ab al-Taweel Fi Ma'ani al-Tanzeel by Hafiz Alauddin Ali Bin Muhammed al-Baghdadi "Khazin" (RA.D.725AH), Pub. Shirka Maktaba WA Muta'aba Mustafa al-Ba'abi, Cairo, Egypt. Second Edition, 1955.
17. Tafseer al-Baghawi "Mua'alim al-Tanzeel by Imam Hafiz Abi Muhammed al-Hasan Bin Masa'ud al-Baghawi (RA.D.516AH) Pub. Shirka Maktaba WA Muta'aba Mustafa al-Ba'abi, Cairo, Egypt. Second Edition, 1955.
18. Tafseer al-Qur'aan al-Jaleel "Bamadarik al-Tanzeel WA Haqaiq al-Taweel by Imam al-Jaleel al-Allama Abi al-Barkat Abdullah bin Ahmed Bin Mehmoud al-Nasaifi (RA.D.701AH) Pub. Dar al-Kitab al-Arabi, Beirut, Lebanon.
19. Tafseer al-Qur'aan al-Azeem by Imam al-Jaleel al-Hafiz Amaduddin Abu al-Fida Ismail Bin Katheer al-Qurshi al-Dimishqui (RA.D.774AH) Pub. Dar al-Ma'arfa, Beirut, Lebanon. Edition, 1969 G.
20. Tafseer al-Allama Abi al-Saud al-Hanafi (RA) Publisher Dar al-Fikr, Beirut, Lebanon. Edition, 1980.
21. Tafseer Ibn Arabi by Sheikh al-Akbar Muhiuddin Bin Ali Bin Muhammed Ibn Ahmed Bin Abdullah al-Tai al-Hatimi al-Maliki "Ibn Arabi" (RA.D. 638AH) Pub. Dar Ehya al-Tourath al-Arabai, Beirut, Lebanon, First Edition, 2001.
22. Ahkam al-Quran by Imam al-Muazzam Abi Abdullah Muhammed bin Idrees al-Shafaie (RA) PUB. Dar al-Qalam, Beirut, Lebanon, First Edition, 1990.
23. Ahkam al-Qur'aan by Abi Bakr Muhammed Bin Abdullah "Ibn al-Arabi" (RA.D. 543AH) Pub. Dar al-Ma'arfa, Beirut, Lebanon.
24. Ahkam al-Qur'aan by Imam Abi Muhammed Abbul Munaem bin Abdurrahim "Ibn al-Fars al-Andalusi" (RA. D. 597AH) Pub. Dar Ibn Hazam, Beirut, Lebanon, First New Edition, 2006.
25. Ahkam al-Qur'aan Fi Tafseer al-Qur'aan by Imam Hujjat ul-Islam Abi Bakr Ahmed Bin Ali al-Razi al-Jassas al-Hanafi (RA.D.370AH) Pub. Dar ul-Kitab al-Arabi, Beirut, Lebanon. 1997.
26. Tafseer Abi al-Muzaffar al-Sama'ani by Imam Hafiz Abi Muzaffar al-Sama'ani (RA.D.489AH) Pub. Nashir WA Towzee Dar al-Bukhari, Medina Munawwara, KSA. First Edition, 1992.
27. Tafseer al-Nahar al-Ma'ad Min al-Bahar al-Muheet by Hafiz Abi Hayyan al-Andalusi (RA.D.754 AH) Publisher Dar al-Jinan, Beirut, Lebanon. First Edition, 1987.
28. Tafseer Gharaeb al-Qur'aan by Imam Nizamuddin al-Hasan al-Qummi al-Nisapuri (RA.D.728H), Published by Dar al-Kutub al-Ilmiya, Beirut, Lebanon. 1996.
29. Tafseer Jamie al-Bayan, by Abu Jafar Muhammed Ibn Jarir al-Tabari (RA.D.310AH), Pub. Dar al-Kutub al-Ilmiya, Beirut, Lebanon. 1992
30. Fateh al-Qadeer Bain Fann al-Riwaya WA al-Dirayah min Ilmi al-Tafseer by Hafiz Allama al-Imam Muhammed Bin Ali Bin Muhammed al-Shawkani al-Sana'ai (RA.D.1250AH), Pub. Dar al-Ma'arfa, Beirut, Lebanon. Edition, 1929.
31. Fateh al-Bayan fi Maqasid al-Qur'aan by Abi Tayyab Imam Siddique Bin Hasan al-Kannauji al-Bukhari (RA.D.1307AH.) Pub. Dar al-Kitab al-Ilmiya, Beirut, Lebanon, First Edition, 1999 G.

32. Tafsir-Ul-Quran by Maulana Abdul Majid Daryabadi (RA) Arabic-English, Pub. Academy of Islamic Research and Publications, Lucknow, India. First Edition, 2004.
33. Al-Nuktu WA al-Uyoon, Tafseer al-Mawardi by Abi al-Hasan Ali al-Mawardi al-Basri (RA. D. 450 AH) Pub. Maktaba al-Muayed, Riyadh, KSA. First Edition, 1992.
34. Asbab al-Nuzool by Abi al-Hasan Ali bin Ahmed al-Wahidi al-Nisapuri (RA.D. 468 AH) Pub. Alam ul-Kitab, Beirut, Lebanon, printed as it was originally done in 1316 AH.
35. Tafseer al-Baseet by Abi al-Hasan Ali bin Ahmed al-Wahidi al-Nisapuri (RA.D. 468 AH) Pub. Dar al-Kutoob al-Ilmiya, Beirut, Lebanon.
36. Zad al-Museer fi Ilm ut-Tafseer by al-Imam Abi Faraj ibn al-Jawzi (RA D. 597 A.H.), Pub. Dar Ibn Hazam, Beirut, Lebanon, First New Edition, 2002.
37. Al-Kashaf WA al-Bayan, known as "Tafseer Thalabi" by Imam Abu Ishaq al – Thalabi al-Shafaie (RA D. 427 A.H.) Pub. Dar Ehya al-Tourath al-Arabi, Beirut, Lebanon, First Edition, 2002.
38. Al-Dhurr al-Mansoor fi al-Tafseer al-Mathoor by Imam Abdurrehman Jalaluddin al-Suyuti al-Shafaie (RA D. 911 AH) Pub. Dar al-Fikr, Beirut, Lebanon. Edition 1993.
39. Muanjim Mufradat al-Faaz ul-Quran by Allama Raghib al-Isfahani (RA) Pub. Dar al-Fikr, Beirut, Lebanon.
40. Asbab al-Nuzool by Imam Abdurrehman Jalaluddin al-Suyuti al-Shafaie (RA D. 911 AH) Pub. Dar al-Anaan, Cairo, Egypt. First Edition, 2001.
41. Tafseer al-Jalalain by Imamain al-Jalain Allama jalauddin Ahmed al-Muhla WA Imam Abdurrehman Jalaluddin al-Suyuti al-Shafaie (RAA) Pub. Maktaba al-Jamhooriya al-Misriya, al-Azhar, Cairo, Egypt.
42. Tafseer Rooh al-Bayan by Imam Ismael Haqqui al-Baroosi (RA.D. 1137AH), Pub. Dar al-Fikr, Beirut, Lebanon.
43. Rooh al-Mani fi Tafseer al-Qur'aan al-Azeem WA Saba ul-Mathani by Allama Abi al Fazal Shahabuddin Aloosi al-Baghdadi (RA D. 1270 AH) Pub. Dar al-Kutoob al-Ilmiya, Beirut, Lebanon. First Edition, 2001.
44. Al-Tafseer al-Wazih of al-Qura'an by Dr. Muhammed Mehmood Hijazi in charge of religious affairs in Jamia al-Azhar, Cairo, Egypt. Printed by Dar Ghareeb, Cairo, Egypt 1978.
45. Tafseer Sana'aie (Urdu) by Sheikh Ul-Islam Hazrat Maulana Sana'aullah Amritsari (RA), Pub. Maktaba Quddusia, Urdu Bazar, Lahore, Pakistan.Edition, 2002.
46. Tas-heel al-Wusool ILA Ma'arfati Asbaab al-Nuzool by al-Sheikh Khalid Abdurrehman al-Ikk (HA), Pub. Dar al-Ma'arfa, Beirut, Lebanon. Third Edition, 2003.

3. The Books of Traditions (Ahadith)

1. Musnad Sa'ad Bin Abi Waqqas (RA) by Imam Hafiz Abi Abdullah Ahmed Bin Ibrahim Bin Kathir al-Dawaraqui al-Baghdadi (RA.D.246AH) Pub. Dar al-Bushair al-Islamia, Beirut, Lebanon. First edition, 1987.

2. Kitab Al-Seer wa al-Maghazi, by Mohammed Ibn Ishaq Bin Yasa'ar (RA. B.85 AH,D.150H.) , Pub. by Dar al-Fikr, Beirut, Lebanon. First Edition, 1978.
3. Seerah Ibn Ishaq " Kitab al-Mubtada WA al-Muba'atha WA al-Maghazi by Mohammed Ibn Ishaq Bin Yasa'ar (RA.B.85AH ,D.150H.), International Edition, Printed in Egypt. 1924.
4. Al-Seerah al-Nabawwiyah, by Ibn Hisham (RA), Pub. Shirka Maktaba Mustafa, Cairo, Egypt. Second Edition, 1955.
5. Sunan al-Awazai Ahadith WA Athar WA Fatawa by Imam Abdurrehman Bin Amrou Abi Amrou al-Awazai (RA.D. 157AH) Pub. Dar al-Nafaas, Beirut, Lebanon. First Edition, 1993.
6. Kitab al-Hadith Ali Bin Hujr Al-Sa'adi ann Ismail Bin Jafar al-Medani (RA.D.180AH), Pub. Maktaba al-Rushd, Riyadh, KSA. First Edition, 1998.
7. Musnad Ibn Abi Shayba by Imam al-Hafiz Abi Bakr Abdullah bin Muhammed "Ibn Abi Shayba (RA.D.235AH) Pub. Dar al-Watan, Riyadh, KSA. First Edition, 1997.
8. al-Kitab al-Musannaf Fi al-Ahadith WA al-Atha'ar by Imam al-Hafiz Abi Bakr Abdullah bin Muhammed "Ibn Abi Shayba (RA.D.235AH) Pub. Dar al-Taj, Beirut, Lebanon. First Edition, 1989.
9. Sunan al-Darami by Imam al-Kabir Abu Muhammed Abdullah Bin Abdurrehman al-Darami (RA.D.255AH) Pub. Dar al-Kutoob al-Ilmiya, Beirut, Lebanon.
10. Sunan Sae'ed Bin Manthour by Imam al-Hafiz Sae'ed Bin Manthour Bin Sha'abah al-Khurasani al-Makki (RA.D.227AH) Pub. Dar al-Kutoob al-Ilmiya, Beirut, Lebanon.
11. Musnad Abi Dawood al-Taylasi by Hafiz al-Kabir Suleiman Bin Dawood Bin al-Jarood al-Basri "Abi Dawood al-Taylasi" (RA.D. 204AH) Pub. Maktaba al-Ma'arif, Riyadh, KSA.
12. Sunan Abi Dawood by Imam al-Hafiz al-Musannif Abi dawood Suleiman Ibn al-Asha'ath al-Sijistani al-Azdi (RA.D.275AH) Pub. Ehia al-Tourath al-Arabi, Beirut, Lebanon. Old Edition.
13. Al-Imama WA al-Siyasah by Imam Abi Muhammed Abdullah Bin Muslim "Ibn al-Qutaiba" al-Dainuri (RA.D. 276AH), Pub. Dar al-Kutoob al-Ilmiya, Beirut, Lebanon. First Edition, 2001.
14. Taweel Mukhtalif al-Hadith by Imam Abi Muhammed Abdullah Bin Muslim "Ibn al-Qutaiba" al-Dainuri (RA.D. 276AH), Pub. Dar al-Jail, Beirut, Lebanon. Edition, 1972.
15. Kitab "al-Sunna" by Imam Abi Bakr Ahmed Bin Amrou "Ibn Abi Asim" (RA.D.287AH) Pub. Dar Ibn Hazam, Beirut, Lebanon.First Edition, 2004.
16. Musnad al-Bazzar "al-Bahr al-Zaqhqhar" by al-Hafiz al-Imam Abi Bakr Ahmed Bin Amrou Bin al-Atkie al-Bazzar (RA.D.292AH), Pub. Maktaba al-Uloom WA al-Hikma, Medina al-Munawwara, KSA. First Edition, 1997.
17. Sahih al-Bukhari, by Imam Muhammad Bin Ismail al-Bukhari (RA.D.256AH), Arabic-English translated by Dr. Muhammad Muhsin Khan, Islamic University, Madina al-Munawwara, Pub. Nusrat Ali Nasri for Kitab Bhavan, Darya Ganj, New Delhi-2, India. 1984.

18. Al-Ada'ab al-Mufrad by Imam Muhammad Bin Ismail al-Bukhari (RA.D.256AH), Pub. Dar al-Bashair al-Islamia, Beirut, Lebanon. Third Edition, 1989.
19. Sahih Ibn Habban as arranged "al-Ahsan BiTarteeb" by al-Ameer Alauddin Ali al-Farsi (D. 739AH) Pub. Dar al-Kutoob al-Ilmiya, Beirut, Lebanon. First Edition, 1987.
20. Sahih Muslim, with commentary by Imam Nawawi (RA), Pub. Dar Ehia al-Tourath al-Arabi, Beirut, Lebanon. Edition, 1987.
21. Sahih Muslim by Imam Muslim (RA) English Translation by Abdul Hamid Siddiqi, Pub. Dar Al-Arabia, Beirut, Lebanon.
22. Sahih Ibn Khozeima by Imam al-Aimma Abi Bakr Muhammed Bin Ishaq Bin Khozeima al-Nisapuri (RA.D.311AH) Pub. Al-Maktab al-Islami, Beirut, Lebanon. Third Edition, 2003.
23. Al-Jamaie al-Sahih "Sunan Tirmizi" by Imam Abi Isa Muhammad Bin Isa al-Tirmizi (RA.D.297AH) Pub. Dar al-Kutoob al-Ilmiya, Beirut, Lebanon. First Edition, 1987.
24. Al-Jamie al-Usool by al-Imam Abi al-Sa'adaat Mubarak Bin Muhammed "Ibn al-Atheer" al-Jazri (RA.D.606AH), Pub. Dar Ehia al-Tourath al-Arabi, Beirut, Lebanon.
25. Usdul Ghabah Fi Ma'arfat ul-Sahaba by al-Imam Abi al-Sa'adaat Mubarak Bin Muhammed "Ibn al-Atheer" al-Jazri (RA.D.606AH), Pub. Dar Ehia al-Tourath al-Arabi, Beirut, Lebanon. Edition, 1377AH.
26. Aqhba'ar ul-Qadha'a by Muhammed Bin Khalaf Bin Hayyan "al-Wakieh" (RA.D. 306AH), Pub. A'alam al-Kutoob, Beirut, Lebanon.
27. Tahdhib al-A'athaar (Musnad Ali) by Abi Jafar Muhammed Ibn Jarir al-Tabari(RA.D.310AH), Pub. Dar Muta'abah al-Medani, Cairo, Egypt. 1982.
28. Kitab al-Amtha'al Fi al-Hadith al-Nabawi by Abu Muhammed Abdullah Abi Sheikh al-Asbahani (RA.D.369AH), Pub. Al-Dar us-Salafiyah, Mumbai, India. First Edition, 1982.
29. Sahih al-Jamie al-Saghir WA Zyadatu (al-Fateh al-Kabir) by Allama Muhammed Nasiruddin al-Bani (RA), Pub. al-Maktaba al-Islami, Beirut, Lebanon. First Edition, 1969.
30. Fateh al-Bari bi Sharh Sahih al-Bukhari by al-Hafiz Shahabuddin Abi al-Fazal "Ibn Hajar" al-Asqalani (RA. D. 852AH) Pub. Maktaba al-Kulliyat al-Azhariya, Cairo, Egypt. 1978.
31. Sunan al-Kubra by Imam Hafiz al-Hujja Abi Abdurrehman Ahmed bin Shuaeeb al-Nisai (RA.D.303AH) Pub. Al-Resalah Publishing House, Beirut, Lebanon. First Edition, 2001.
32. Fadhail ul-Sahaba by Imam Hafiz al-Hujja Abi Abdurrehman Ahmed bin Shuaeeb al-Nisai (RA.D.303AH) Pub. Dar al-Kitab al-Ilmiya, Beirut, Lebanon. First Edition, 1984.
33. Musnad by Abi Abdullah Imam Ahmed bin Hanbal (RA.D. 241AH) Pub. Al-Maktab al-Islami, Beirut, Lebanon. Fourth Edition, 1983 (same as the first one, Printed in Egypt, 1896G).
34. Fadhail ul-Sahaba by Abi Abdullah Imam Ahmed bin Hanbal (RA.D. 241AH) Pub. Dar Ibn al-Jawzi, Beirut, Lebanon. Second Edition, 1426 AH.

35. Mushkil al-Atha'ar by Imam al-Hafiz Abi Jafar Ahmed Ibn Muhammed al-Azdi al-Misri al-Hanafi al-Tahawi (RA.D.321AG), Pub. Dar Sader, and Majlis Dairah al-Ma'arif al-Nizamiya, Hyderabad Deccan, Indian. Edition, 1333 AH.
36. Musnad Abi Ya'ala al-Muwasalli by Imam al-Hamam Sheikh Ul-Islam Abi Ya'ala Ahmed Bin Ali al-Muwasalli (RA.D.307) Pub. Dar al-Kutoob al-Ilmiya, Beirut, Lebanon. First Edition 1998 AD.
37. Al-Mustadarak Ala al-Sahihain Fi al-Hadith by Imam Abu Abdullah Muhammed al-Nisapuri al-Hakim (RA.D. 405AH) Pub. Maktaba al-Nasr al-Haditha, Riyadh, KSA.
38. al-Istia'ab Fi Ma'arfati al-Asha'ab by Abi Umar Yusuf Bin Abdullah " Ibn Abdul Barr" al-Qurtubi (RA.D.463AH), Pub. Dar al-Kutoob al-Ilmiya, Beirut, Lebanon. Second Edition, 2002 AD.
39. Talkhees al-Mustadark Ala Sahihain by Hafiz al-Imam al-Hujja Shamsuddin Muhammed Bin Ahmed al-Dhahabi (RA.D. 748AH) Pub. Maktaba al-Nasr al-Haditha, Riyadh, KSA.
40. Siyer A'alam al-Nubla by Hafiz al-Imam al-Hujja Shamsuddin Muhammed Bin Ahmed al-Dhahabi (RA.D. 748AH), Pub. Maussasa al-Resalah, Beirut, Lebanon. First Edition, 1981.
41. Faydh ul-Qadeer Sharh al-Jamih al-Sagheer min Ahadith al-Basheer al-Nazeer by Allama Muhammed Abdul Rauf al-Manawi (RA.D.1031AH) Pub. Dar al-Kutoob al-Ilmiya, Beirut, Lebanon. Third Edition, 2006 AD.
42. Al-Muajjam al-Kabir by Hafiz Abi al-Qasim Suleiman Bin Ahmed al-Tabarani (RA.D.360AH) Pub. Dar Ehia Al-Tourath Al-Arabi, Beirut, Lebanon. Edition, 2002.
43. Al-Muajjam al-Awsat by Hafiz Abi al-Qasim Suleiman Bin Ahmed al-Tabarani (RA.D.360AH) Pub. Maktaba al-Ma'arif, Riyadh, KSA. First Edition, 1985.
44. Al-Muajjam al-Sagheer by Hafiz Abi al-Qasim Suleiman Bin Ahmed al-Tabarani (RA.D.360AH), Pub. Dar al-Kutoob al-Ilmiya, Beirut, Lebanon.
45. Kanz ul-Ummal Fi Sunan al-Aqwal WA al-Aafa'al by Allama Alauddin Ali al-Muttaqi al-Hindi (RA. D.975AH) Pub. Dar al-Kitab al-Ilmiya, Beirut, Lebanon. First Edition 1998 AD.
46. Mishkat al-Masabih by Imam Waliuddin Muhammed Bin Abdullah al-Khateeb al-Tabrizi (RA. D. 743) Pub. Al-Maktab al-Islami, Beirut, Lebanon. Third Edition, 1985.
47. Al-Firdaus bi-Mathoor ul-Khitab, by Abi Shuja Sheerowiya al-Dailami al-Hamdani (RA D. 509AH) Pub. Dar al-Kutoob al-Ilmiya, Beirut, Lebanon. First Edition, 1986.
48. Meezan al-Aitdaal Fi NaqdurRijjal by Imam Hafiz Shamsuddin al-Dhahabi (RA D. 806AH) Pub. Dar al-Kutoob al-Ilmiya, Beirut, Lebanon. First Edition, 1995.
49. Al-Mughni Fi al-Zuafah by Imam Hafiz Shamsuddin al-Dhahabi (RA D. 806AH) Pub. Dar al-Kutoob al-Ilmiya, Beirut, Lebanon. First Edition, 1997.
50. Al-Kashif Fi Ma'arfati Man Lahu Riwayah Fi al-Kitab al-Sunnah" by Imam Hafiz Shamsuddin al-Dhahabi (RA D. 806AH) Pub Dar ul-Kutub al-Haditha, Cairo, Egypt, First Edition 1972.

51. Tahdhib al-Tahdhib by Imam al-Hafiz al-Hujja Sheikh Ul-Islam Shahabuddin Abi al-Fazal Ahmed bin Ali bin Hajar al-Asqalani (RA D. 852 AH) Pub. Majlis Dairah al-Ma'arif al-Nizamia, Hyderabad, India. First Edition, 1326 AH.
52. Tahzib Tareekh Damishque al-Kabir by Imam Hafiz Abi al-Qasim Ali al-Shafaie known as "Ibn Asakir" (RA. D.571) Pub. Dar Ehia al-Tourath al-Arabi, Beirut, Lebanon. Third Edition, 1987.
53. Tareekh al-Medina al-Damishque by Imam Hafiz Abi al-Qasim Ali al-Shafaie known as "Ibn Asakir" (RA. D.571) Pub. Dar al-Fikr, Beirut, Lebanon. First Edition, 1996.
54. Tareekh ul-Islam WA Wafayat al-Mashaheer WA al-A'alam by Hafiz Shamsuddin Muhammed Bin Ahmed Bin Othman al-Dhahabi (RA.D.748AH), Pub. Dar al-Kitab al-Arabi, Beirut, Lebanon. First Edition, 1990.
55. Tareekh Wasit by Aslam bin Suhail al-Razzaz al-Wasiti (RA. D.292H) Pub. Alam ul-Kitab, Beirut, Lebanon, First Edition, 1986.
56. Al-Bidaya WA al-Nihaya by Hafiz Amaduddin Abu al-Fida Ibn Kathir al-Damishqi (RA.D. 774AH) Pub. Maktaba al-Ma'arif, Beirut, Lebanon. Sixth Edition, 1988G.
57. Kitab al-Tareekh al-Kabir by Sheikh ul-Islam, Abi Abdullah Imam Ismail al-Jaafi "al-Bukhari" the compiler of "Sahih al-Bukhari" (RA. D. 256 AH), Pub. Dar al-Fikr, Beirut, Lebanon.
58. Al-Marifa WA al-Tareekh by Abi Yusuf Yaqoub Bin Sufyan al-Qaswi (RA.D.277AH) Pub. By Dar al-Kutoob al-Ilmiya, Beirut, Lebanon. First edition, 1999.
59. Tareekh Baghdad Au Madinat al-Salam by Hafiz Abi Bakr Ahmed Bin Ali al-Khateeb al-Baghdadi (RA) Pub. Dar al-Kitab al-Arabi, Beirut, Lebanon.
60. Tareekh ul-Khulfa by al-Hafiz al-Imam al-Muhaddith Jalauddin Abdurrehman al-Suyuti (RA.D.911AH), Pub. Muta'abah al-Sa'adah, Cairo, Egypt. First Edition, 1952.
61. Mukhtasar Zawaid Musnad al-Bazzar Ala al-Kutub aal-Sitta WA Musnad Ahmed by al-Hafiz Shahabuddin Abi al-Fazal "Ibn Hajar" al-Asqalani (RA. D. 852AH). Pub. Maussasah al-Kutub al-Thaqafiah, Beirut, Lebanon. First Edition 1992.
62. Mutalib ul-Aliya Bi-Zawaid al-Masaneed al-Thamaniya by al-Hafiz Shahabuddin Abi al-Fazal "Ibn Hajar" al-Asqalani (RA. D. 852AH), Pub. Dar al-Ma'arfa, Beirut, Lebanon.
63. Al-Khasais Ameer ul-Momineen Ali Ibn AbiTalib (RA) by Imam al-Hafiz Abi Abdurrehman Ahmed Bin Shaeeb a-Nisai (RA) Pub. Al-Maktaba al-Assryya, Saida, Lebanon, 2005.
64. Sunan Ibn Majah, by Imam Muhammad Bin Yazeed Ibn Majah al-Qazwini (RA), Pub. Ehia al-Tourath al-Arabi, Beirut, Lebanon. Edition, 1975.
65. Musannaf by Hafiz al-Kabir Abu Bakr Abd ur-Razaq al-Sanani (RA. D. 211AH) Pub. Dar Ehia al-Tourath al-Arabi, Beirut, Lebanon, First Edition, 2002.
66. Musnad al-Ruyyani (Musnad as-Sahaba) compiled by Imam Hafiz Abu Bakr Muhammed Bin Haroon Al-Ruyyani al-Amli al-Tabari (RA.D. 307AH), Pub. By Dar al-Kutoob al-Ilmiya, Beirut, Lebanon. First edition, 1997.
67. Dalail al-Nubuwwa by Hafiz al-Kabir Imam Abu Nuaim al-Isfahani (RA.D. 430AH) Pub. Dar al-Ma'arfa, Beirut, Lebanon. 1977.

68. Kitab al-Arbaeen Fi Usool al-Deen by Sheikh Ul-Islam Imam Muhammed Bin Umar Fakhruddin al-Razhi (RA.D. 606AH) Pub. Dar ul-Jaeel, Beirut, Lebanon. First Edition, 2004.
69. Al-Imam Ali Reda WA Resalatahu Fi al-Tibb al-Nabawi by Dr. Muhammed Ali al-Baz Pub. Al-Dar al-Saudia Li al-Nashr WA al-Tawzeeh, Jeddah, KSA. Fourth Editoon, 2000G.
70. Sunan al-Kubra by Imam Abi Bakr Ahmed Bin al-Hussain Bin Ali al-Baihaqqi (RA.D. 458AH) Pub. Dar al-Kutoob al-Ilmiya, Beirut, Lebanon. Edition 1999.
71. Musnad Fatima al-Zehra (RA) WA Ma rawa'a Fi Fadhlaha by Hafiz Imam Jalauddin Abdurrehman al-Suyuti (RA.D.911AH) Pub. Dar Ibn Hazam, Beirut, Lebanon. First Edition, 1994.
72. Al-Qawl al-Jali Fi Fadhail al-Ali by al-Hafiz al-Imam Jalauddin Abdurrehman al-Suyuti (RA.D.911AH) Pub. Mausasa Nader, Beirut, Lebanon. First Edition, 1990.
73. Al-Khasais al-Kubra by al-Hafiz al-Imam Jalauddin Abdurrehman al-Suyuti (RA.D.911AH) Pub. Dar al-Kutoob al-Ilmiya, Beirut, Lebanon.
74. Huliyat ul-Awliya WA Tabaqat al-Asafiya by Hafiz Abu Nuaim Ahmed al-Asfahani (RA. D. 430AH) Pub. Dar al-Kutoob al-Ilmiya, Beirut, Lebanon.
75. Ma'arfat ul-Sahaba by Hafiz Abu Nuaim Ahmed al-Asfahani (RA. D. 430AH) Pub. Maktaba al-Dar, Medina Munawwara, KSA. First Edition, 1988.
76. Al-Isa'abah Fi Tameez al-Sahabah by Imam al-Hafiz al-Kabir al-Muhaqqiq Shahabuddin Abi al-Fadhal Ahmed Bin Ali "Ibn Hajar" al-Asqalani (RA.D. 852AH), Pub. Dar al-Ehia al-Tourath al-Arabi, Beirt, Lebanon. First Edition, 1328 AH.
77. Lisan al-Mizan by Imam al-Hafiz al-Kabir al-Muhaqqiq Shahabuddin Abi al-Fadhal Ahmed Bin Ali "Ibn Hajar" al-Asqalani (RA.D. 852AH), Pub. Al-Alami Library, Beirut, Lebanon. Second Edition, 1971.
78. Majma al-Zawaid WA Manbaa al-Fawaid by Ibn Hajar "Hafiz Nooruddin Ali bin Abi Bakr al-Haythemi (RA.D.807AH) Pub. Dar al-Kutoob al-Ilmiya, Beirut, Lebanon. 1988.
79. Majma al-Zawaid WA Manbaa al-Fawaid by Ibn Hajar "Hafiz Nooruddin Ali bin Abi Bakr al-Haythemi (RA.D.807AH) Pub. Dar al-Kutoob al-Ilmiya, Beirut, Lebanon. First Edition 2001.
80. Tazkarat ul–Khwaas by Allama Sibt ibn al-Jawzi al-Hanafi (RA. D. 654 H.), Pub. Dar al-Kutoob al-Ilmiya, Beirut, Lebanon, First Edition, 2005 G.
81. Noor ul-Absaar by Sheikh Momin bin Hasan al-Shiblanji (RA D. 1298A.H.) Pub. Al-Maktaba al-Assryya, Saida, Lebanon, First Edition, 2005.
82. Al-Fusool al-Muhimma by Imam al-Sheikh Ali bin Muhammed al-Maliki al-Makki (D. 855 A.H.) famous as "Ibn Sabbagh" Pub. Dar al- Adhwa, Beirut, Lebanon. Second Edition, 1988.
83. Manaqib Ameer ul Momineen by Hafiz Abi al-Hasan al-Wasiti al-Shafaie (RA) Known as "Ibn al-Maghazili" al-Shafaie, Pub. Dar ul-Aathar, Sana, Yemen, First Edition. 2003.
84. Manaqib al-Asad ul-Ghalib WA Muzhir ul-Ajaib Ameer ul-Momineen Ali Ibn Abi Talib (RA) by Imam al-Hafiz Shasuddin Muhammed Ibn Abdullah Ibn al-

Jazri al-Shafaie(RA.D. 660AH), Pub. Dar al-Kutoob al-Ilmiya, Beirut, Lebanon. First Edition, 2005.

85. Manaqib Imam Ahmed Bin Hanbal by al-Imam Abi Faraj Ibn al-Jawzi (RA D. 597 A.H.), Pub. Hajr, Giza, Palestine. Second Edition, 1988.
86. Nuzm Durar as-Simtain by Hafiz Jamaluddin Muhammed Bin Yousef Bin Al-Hasan Bin Muhammed al-Zarandi al-Medani al-Hanafi (RA.D. 750AH) Pub. Dar Ehia al-Tourath al-Arabi, Beirut, Lebanon. First edition, 2004.
87. Riyadh al-Nadhra Fi Manaqib al-Ashra by Imam Hafiz al-Muhaddith Muhibbuddin Abi al-Abbas al-Tabarai al-Makki (RA.D.694AH) Dar al-Kutoob al-Ilmiya, Beirut, Lebanon. First Edition, 1984.
88. Zakhair al-Uqba Fi Manaqib Zawa al-Qurba by Imam Hafiz al-Muhaddith Muhibbuddin Abi al-Abbas al-Tabarai al-Makki (RA.D.694AH) Pub. Maktaba al-Sahaba, Jeddah, KSA. First Edition, 1995.
89. Mutalib as-Sool by Sheikh Kamaluddin Mohd ibn Talha as-Shafaie (RA.D.652H) Pub. Mausasa Umm ul-Qura Li al-Tehqeeq WA al-Nashr, Beirut, Lebanon. First Edition 1420 AH.
90. Muwaddat ul-Qurba by Allama Meer Sayyed Ali Bin Shahab al-Hamdani (RA), Pub. Nizami Press, Lucknow, India. Edition, 2002.
91. Yanabie al-Muwaddah by Allama Jaleel Sheikh Suleiman al-Qunduzi al-Balkhi al-Hanafi (RA), Pub. Nizami Press, Lucknow, India. Edition, 2002.
92. Is'aaf al-Raghibeen Fi Seerah al-Mustafa WA Fadhail Ahl Baituhu al-Tahireen by Sheikh Muhammed Bin Ali al-Sabaan (RA) Pub. Dar al-Kutoob al-Ilmiya, Beirut, Lebanon, Edition, 1978G.
93. Al-Sawaiq al-Muharriqa by al-Muhaddith Imam Ahmed Ibn Hajar al-Haythemi al-Makki (RA D. 974 A.H.) Pub. Dar al-Kutoob al-Ilmiya, Beirut, Lebanon, 1999
94. Al-Sawaiq al-Muharriqa by al-Muhaddith Imam Ahmed Ibn Hajar al-Haythemi al-Makki (RA D. 974 A.H.) Pub.in Egypt, Ramadan 1307 AH/ April 1890 AD.
95. Murshid al-Muhta'ar Ila Khasais al-Mukhtar by Allama al-Hafiz Shamsuddin Muhammed Bin Ali "Ibn Toloon" al-Dimishqui al-Salihee al-Hanafi (RA.D.953AH), Printed in Egypt.
96. Rabi'eh al-Abra'ar Wa Nasoos al-Akhbar by Aba al-Qasim Jarallah Mehmood Bin Umar al-Zamakhshari al-Khawarizmi (RA.D.538AH) Pub. Ehia al-Tourath al-Islami, Baghdad, Iraq.
97. Madinah to Karbala the Ahle Sunnah view by Allama Irshad Soofi al-Hanafi (HA) Pub.The Chishti Nizami Habibi Soofie, Sufi Order, Pietermaritzburg, Kwa Zulu Natal, South Africa.
98. Al-Kamil Fi Dhua'afaa al-Rijal by Imam al-Hafiz Abi Ahmed Abdullah Ibn Adi al-Jirjani (RA.D.365AH), Pub. Dar al-Kutoob al-Ilmiya, Beirut, Lebanon. First Edition, 1997.
99. Ali Bin Abitalib Bain al-Insa'af WA al-Jahood by Ramadhan Ahmed Abd Rabh Asfoor (H.A. Kabeer al-Aimma Bi Wizarah al-Auqa'af), Pub. Maktaba Wahbah, Cairo, Egypt. First Edition, 2002.
100. Nawadar ul-Usool Fi Ma'arfa Ahadith al-Rasool by Abi Abdullah Muhammed al-Hakeem al-Tirmizi (RA.D.285), Pub. Dar Sader, Beirut, Lebanon. Edition, 1293AH.

101. Al-Sahih al-Musnad Min al-Fadhail ul-Sahaba by Abi Abdullah Mustafa Bin al-Ardi, Pub. Maktaba al-Kawthar , Riyadh, KSA. First Edition, 1990.
102. Ansab al-Ashraf by Imam Ahmed Bin Yahiya Bin Jabir al-Baladhari (RA.D.279AH), Pub. Dar al-Fikr, Beirut, Lebanon. First Edition, 1996.
103. Ma'arij al-Nabuwwa "Naqsh e Mustafa" Urdu by Mulla Mua'een Waiz al-Kashifi al-Harwi (RA), Pub. Maktaba Radawiya, Delhi, India. Edition, 1998.
104. Dalail al-Nubuwwa by Abi Jafar Muhammed Ibn Jarir al-Tabari (RA. D.310AH), Pub. al-dar al-Misriyya al-Lubnaniya, Cairo, Egypt. First Edition, 1994.
105. Tahdib al-Aathar by Abi Jafar Muhammed Ibn Jarir al-Tabari (RA. D.310AH), Pub. Matba'ah al-Medani, Cairo, Egypt. Edition, 1982.
106. Tareekh al-Umam WA al-Malook by Abi Jafar Muhammed Ibn Jarir al-Tabari (RA. D.310AH), Pub. Dar al-Fikr, Beirut, Lebanon. First Edition, 1987.
107. Al-Futooh "tareekh Koofi" by Allama Abi Muhammed Ahmed Bin Atham al-Koufi (RA.D.314AH), Pub. Dar al-Kutoob al-Ilmiya, Beirut, Lebanon. First Edition, 1986.
108. Al-Kamil Fi al-Tareekh by Imam ul-Allama Umdat ul-Muwarraqheen Ali Bin Muhammed "Ibn al-Athir" (RA.D.630AH), Pub. Dar al-Kutoob al-Ilmiya, Beirut, Lebanon. Second Edition, 1995.
109. Tareekh Abul Fida " Al-Mukhtasar Fi al-Akhbar al-Bashar" by al-Malik Imam Imaduddin Abil Fida Ismail Bin Ali Ibn Umar Ibn Ayyub (RA.D.732AH), Pub. Dar al-Kutoob al-Ilmiya, Beirut, Lebanon. First Edition, 1997.
110. Hayat Muhammed by Muhammed Hussain Haykal, Pub. by Matba'ah ul-Misr, Cairo, Egypt. First Edition, 1354 AH.
111. Al-Seerah al-Halabiya by Imam A'alim al-Allama Ali Bin Burhanuddin Al-Halabi al-Shafai'e (RA.D.1044AH), Pub. Dar Ehia al-Tourath al-Arabi, Beirut, Lebanon.
112. Al-Wafa Bi Ahwa'al ul-Mustafa by Imam Abi al-Faraj Abdurrehman "Ibn al-Jawzi" al-Hanbali,(RA.D.597AH), Pub. al-Maussasah al-Saeediyya Bi al-Riyadh, KSA. Printed according to the Manuscript of 1182 AH.
113. Dalail al-Nubuwwa WA Ma'arfat Ahwa'al Sahib ul-Shariyyah by Imam Abi Bakr Ahmed Bin al-Hussain al-Baihaqqui (RA.D.458AH), Pub. . Dar al-Kutoob al-Ilmiya, Beirut, Lebanon. Second Edition, 2002.
114. Al-Jarah WA al-Tadeel by Imam al-Hafiz Sheikh Ul-Islam Abi Muhammed Abdurrehman Bin Abi Hatim al-Hanzali al-Razhi (RA.D.327AH) Pub. Matba'ah Majlis Dai'rah al-Ma'arif al-Othmania, Hyderabad Deccan, India. Edition,1952G, 1372AH.
115. Kitab Al-Muajjam by Abi Sae'ed Ahmed Bin Muhammed Ibn Ziyaduddin al-A'arabi (RA.D.341AH), Pub. Maktaba Al-Kauthar, Riyadh, KSA. First Edition, 1992.
116. Al-Tabsirah by Imam Abi al-faraj Abdurrehman "Ibn al-Jawzi" (RA.D.597AH), Pub. Dar al-Kutoob al-Ilmiya, Lebanon, Beirut. Second Edition, 1993.
117. Seerah al-Nabawiyya by Imam Abi al-Fida Ismail "Ibn Kathir" (RA.D.747AH), Pub. Eisa al-babi al-Halbi And Associates, cairo, Egypt. Edition, 1964.
118. Al-Jamouh Fi al-Zua'afa WA al-Matrookeen by Imam al-Nisai, Imam al-Darqutni and Imam al-Bukhari (RAA), Pub. Dar ul-Qaalam, Beirut, Lebanon. First Edition, 1985.

119. Kitab al-Zua'afa al-Kabir by Hafiz Abi Jafar Muhammed Bin Amrou Bin Mousa Bin Hammad al-Oqaili al-Makki (RA.D.322AH), Pub. Dar ul-Kutoob al-Ilmiyya, Beirut, Lebanon. First Edition, 1984.
120. Hujjatullah al-Baligha (Arabic) by Imam al-Allama al-Muhaqqiq al-Shiekh Ahmed "Shah Waliullah" al-Dehlawi (RA.), Pub. Dar ul-Thourath, Cairo, Egypt. First Edition, 1355 AH.
121. Hujjatullah al-Baligha (Urdu Tr.) by Imam al-Allama al-Muhaqqiq al-Shiekh Ahmed "Shah Waliullah" al-Dehlawi (RA.), Pub.Maktaba-E- Rehmaniya, Lahore, Pakistan. Edition, 2006.

5. The Books of Dictionaries

1. The Illustrated Bible Dictionary, by M.G. Easton, Thomas Nelson, Pub in 1897.
2. Dictionary al-Atheer, Arabic-English, Pub. Dar el-Rateb al-Jamiah, Beirut, Lebanon.
3. Dictionary Al-Mawrid, Arabic-English, Pub. Dar el-Ilm Lilmalayin, Beirut, Lebanon. Twelfth Edition, 1999.
4. An Arabic and English Literary Dictionary by Joseph Catafago, Pub. Librairie Du Liban, Beirut, Lebanon. Third Edition 1988.

دعائیں

منظوم اُردو ترجمہ

از

پروفیسر حسین سحر

التماسِ سورۂ فاتحہ

برائے ایصالِ ثواب

مرحوم میاں برکت علی ولد میاں محمد اسمٰعیل

و

مرحومہ نواب بی بی بنت میاں روشن دین

ملتمس

فرزندان واہلِ خانہ

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 955 of 2222

ضابطہ

اشاعت اوّل:.....2011ء

کمپوزنگ:.....ابومیسون اللہ بخش

طباعت:.....عاتکہ پرنٹرز۔ملتان

اہتمام:.....الکتاب گرافکس ملتان

اشاعت:.....سحر سنز۔ملتان/لاہور

ہدیہ:.....سورۂ فاتحہ

برائے ایصال ثواب

مرحوم میاں برکت علی و مرحومہ نواب بی بی

ملنے کا پتا

سحر سنز A-265 چاہ بوہڑ والا ملتان

کتاب نگر حسن آرکیڈ ملتان کینٹ

الکتاب گرافکس پل شوالہ ملتان

نوٹ: اس کتاب کے ساتھ اِن دعاؤں پر مشتمل ایک عدد سی ڈی بھی شامل ہے

ترتیب

حدیث کساء:..... 4

دعائے کمیل:..... 24

دعائے صباح:..... 64

دعائے توسل:..... 80

☆☆☆☆☆

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 956 of 2222

حدیثِ کسآء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عَنۡ جَابِرِ ابۡنِ عَبۡدِ اللّٰہِ الۡاَنۡصَارِیۡ

عَنۡ فَاطِمَۃَ الزَّهۡرَاءِ عَلَيۡهَا السَّلَامُ

بِنۡتِ رَسُوۡلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيۡهِ

وَاٰلِهٖ قَالَ: سَمِعۡتُ فَاطِمَۃَ اَنَّهَا

قَالَتۡ دَخَلَ عَلَیَّ اَبِیۡ رَسُوۡلُ

اللّٰہِ فِیۡ بَعۡضِ الۡاَيَّامِ فَقَالَ:

السَّلَامُ عَلَيۡكِ يَا فَاطِمَۃُ فَقُلۡتُ:

عَلَيۡكَ السَّلَامُ قَالَ: اِنِّیۡ اَجِدُ فِیۡ

بَدَنِیۡ ضُعۡفًا فَقُلۡتُ: لَهٗ اُعِيۡذُكَ

بِاللّٰہِ يَآ اَبَتَاهُ مِنَ الضُّعۡفِ فَقَالَ

يَا فَاطِمَۃُ اِيۡتِيۡنِیۡ بِالۡكِسَآءِ الۡيَمَانِیۡ

فَغَطِّيۡنِیۡ بِهٖ فَاَتَيۡتُهٗ بِالۡكِسَآءِ الۡيَمَانِیۡ

حدیثِ کسآء

الٰہی! رحمتیں نازل ہوں بے پایاں محمدؐ اور اُن کی آلِ اطہرؑ پر

خدا کے نام سے، بے انتہا جو مہرباں ہے، رحم والا ہے۔

روایت ہے یہ جابر ابن عبداللہ انصاریؓ سے،

فرمایا جناب فاطمہ زہراؑ نے،

اک دن میرے والد یعنی سرکارِ دو عالمؐ میرے گھر تشریف لائے،

اور فرمایا، سلام اے فاطمہؑ! اے پیاری بیٹی!

مجھ کو کمزوری سی کچھ محسوس ہوتی ہے بدن میں،

تم اُڑھا دو مجھ کو لا کر چادر یمنی،

تو میں نے لا کے وہ چادر اُڑھا دی

میں نے دیکھا، ہو گیا کچھ اور ان کا چہرۂ انور درخشاں چودھویں کے چاند کی

صورت،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 957 of 2222

فَغَطَّيْتُهُ بِهٖ وَصِرْتُ اَنْظُرُ اِلَيْهِ
وَاِذَا وَجْهُهٗ يَتَلَا لَؤُ كَاَنَّهُ الْبَدْرُ
فِيْ لَيْلَةِ تَمَامِهٖ وَكَمَالِهٖ فَمَا كَانَتْ
اِلَّا سَاعَةً وَّاِذَا بِوَلَدِيَ الْحَسَنِ
قَدْ اَقْبَلَ وَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ
يَا اُمَّاهُ فَقُلْتُ: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا
قُرَّةَ عَيْنِيْ وَثَمَرَةَ فُؤَادِيْ
فَقَالَ يَا اُمَّاهُ اِنِّيْ اَشَمُّ عِنْدَكِ
رَآئِحَةً طَيِّبَةً كَاَنَّهَا رَآئِحَةُ جَدِّيْ
رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقُلْتُ: نَعَمْ اِنَّ جَدَّكَ
تَحْتَ الْكِسَآءِ فَاَقْبَلَ الْحَسَنُ
نَحْوَ الْكِسَآءِ وَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا جَدَّاهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَاْذَنُ
لِيْ اَنْ اَدْخُلَ مَعَكَ تَحْتَ الْكِسَآءِ

ذرا سی دیر کے بعد آ گئے میرے بڑے بیٹے حسنؑ،

اور یہ کہنے لگے، کہ امی جان!

اپنے گھر میں بابا جان کی خوشبو مجھے محسوس ہوتی ہے،

کہا میں نے کہ اے نورِ نظر! دل کے ثمر!

تم ٹھیک کہتے ہو،

کہ چادر میں تمہارے نانا جان آرام فرما ہیں۔

حسنؑ آگے بڑھے اور عرض کی اُن سے،

سلام اے نانا جان! اے مرسلؐ برحق!

اجازت ہو تو میں بھی آپ کی چادر میں آ جاؤں؟

یہ فرمایا رسولؐ پاک نے، پیارے پسر! اے مالک و مختارِ کوثر!

ہاں، اجازت ہے تمہیں آنے کی،

اور وہ آ گئے چادر میں،

تھوڑی دیر گزری تھی،

کہ گھر آئے حسینؑ، اور یہ لگے کہنے، کہ امی جان!

نانا جان کی خوشبو مجھے محسوس ہوتی ہے۔

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 958 of 2222

فَقَالَ: وَ عَلَيكَ السَّلَامُ يَا وَلَدِیَ
وَ يَا صَاحِبَ حَوْضِیَ قَدْ اَذِنْتُ
لَكَ فَدَخَلَ مَعَهٗ تَحْتَ الْكِسَاءِ
فَمَا كَانَتْ اِلَّا سَاعَةً وَّ اِذَا بِوَلَدِیَ
الْحُسَيْنِؑ قَدْ اَقْبَلَ وَ قَالَ السَّلَامُ
عَلَيْكِ يَا اُمَّاهُ فَقُلْتُ وَ عَلَيْكَ
السَّلَامُ يَا وَلَدِیَ وَ يَا قُرَّةَ عَيْنِیَ
وَ ثَمَرَةَ فُؤَادِیَ فَقَالَ: لِیَ يَا اُمَّاهُ
اِنِّیَ اَشَمُّ عِنْدَكِ رَآئِحَةً طَيِّبَةً
كَاَنَّهَا رَآئِحَةُ جَدِّیَ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ فَقُلْتُ:
نَعَمْ اِنَّ جَدَّكَ وَ اَخَاكَ تَحْتَ
الْكِسَاءِ فَدَنَى الْحُسَيْنُؑ نَحْوَ الْكِسَاءِ
وَ قَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا جَدَّاهُ

کہا میں نے کہا، کہ اے نورِ نظر! دل کے ثمر!

تم ٹھیک کہتے ہو،

کہ چادر میں تمہارے نانا جان آرام فرما ہیں حسنؑ کے ساتھ،

یہ سن کر بڑھے آگے حسینؑ، اور عرض کی اُن سے،

سلام اے نانا جان! اے مرسلؐ برحق!

اجازت ہو تو میں بھی آپؐ کی چادر میں آجاؤں؟

یہ فرمایا رسولؐ پاک نے، اے پیارے بیٹے، اے مری امت کے شافع!

ہاں اجازت ہے،

تو وہ چادر کے اندر آگئے،

کچھ دیر گزری تھی کہ آپہنچے ابوالحسینؑ، امیرالمومنین

اور مجھ سے فرمایا۔

سلام حسنینؑ کی ماں! فاطمہؑ!

گھر میں مجھے محسوس ہوتی ہے مرے بھائی رسول اللہؐ کی خوشبو،

کہا میں نے، کہ جی ہاں! آپؑ کے بیٹوں کے ساتھ آرام فرما ہیں وہ چادر میں،

سُنا جب یہ، علیؑ آگے بڑھے اور پھر یہ فرمایا،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 959 of 2222

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنِ اخْتَارَهُ اللّٰهُ
اَتَاْذَنُ لِيْ اَنْ اَكُوْنَ مَعَكُمَا
تَحْتَ الْكِسَاءِ فَقَالَ: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ
يَا وَلَدِيْ وَ يَا شَافِعَ اُمَّتِيْ قَدْ
اَذِنْتُ لَكَ فَدَخَلَ مَعَهُمَا تَحْتَ
الْكِسَاءِ. فَاَقْبَلَ عِنْدَ ذٰلِكَ اَبُوالْحَسَنِ
عَلِيُّ بْنُ اَبِيْطَالِبٍ وَ قَالَ: اَلسَّلَامُ
عَلَيْكِ يَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقُلْتُ
وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَآ اَبَا الْحَسَنِ وَ
يَآ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَقَالَ: يَا فَاطِمَةُ
اِنِّيْ اَشَمُّ عِنْدَكِ رَائِحَةً طَيِّبَةً
كَاَنَّهَا رَآئِحَةُ اَخِيْ وَ ابْنِ عَمِّيْ
رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقُلْتُ: نَعَمْ هَا هُوَ مَعَ
وَلَدَيْكَ تَحْتَ الْكِسَآءِ فَاَقْبَلَ عَلِيٌّ

سلام اے مرسلؐ برحق!

اجازت ہو تو میں بھی آپ کی چادر میں آجاؤں؟

یہ فرمایا رسولؐ پاک نے، تم پر سلام اے میرے بھائی! میرے نائب اور علمبردار!

اجازت ہے،

تو پھر چادر کے اندر آ گئے وہ بھی،

اب اس کے بعد خود میں نے گزارش کی،

سلام اے باباجان! اے مرسلؐ برحق!

اجازت ہو تو میں بھی آپ کی چادر میں آجاؤں؟

یہ فرمایا رسولؐ پاک نے، اے پیاری بیٹی، اے مری لختِ جگر!

تم کو اجازت ہے،

تو میں بھی آ گئی چادر کے اندر،

جب اکٹھے ہو گئے ہم سب کے سب چادر میں،

ختمیؐ مرتبت نے تھام کر دونوں سرے اُس چادرِ اطہر کے،

ہاتھوں کو کیا اپنے بلند افلاک کی سمت اور یوں ارشاد فرمایا،

الٰہی! ہیں یہی بس میرے اہلِ بیت،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 960 of 2222

نَحْوَ الْكِسَآءِ وَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَأْذَنُ لِيْ اَنْ اَكُوْنَ
مَعَكُمْ تَحْتَ الْكِسَآءِ قَالَ لَهٗ وَ
عَلَيْكَ السَّلَامُ يَآ اَخِيْ وَ يَآ وَصِيِّيْ
وَخَلِيْفَتِيْ وَ صَاحِبَ لِوَآئِيْ قَدْ
اَذِنْتُ لَكَ فَدَخَلَ عَلِيٌّ تَحْتَ
الْكِسَآءِ ثُمَّ اَتَيْتُ نَحْوَ الْكِسَآءِ
وَ قُلْتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَآ اَبَتَاهُ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَأْذَنُ لِيْ اَنْ اَكُوْنَ
مَعَكُمْ تَحْتَ الْكِسَآءِ قَالَ: وَعَلَيْكِ
السَّلَامُ يَا بِنْتِيْ وَيَا بَضْعَتِيْ قَدْ
اَذِنْتُ لَكِ فَدَخَلْتُ تَحْتَ الْكِسَآءِ
فَلَمَّا اكْتَمَلْنَا جَمِيْعًا تَحْتَ الْكِسَآءِ
اَخَذَ اَبِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ بِطَرَفِي الْكِسَآءِ

میرے خاص حامی اور ناصر ہیں یہ؛

ان کا گوشت میرا گوشت اور ان کا خوں ہے میرا خوں

اذیت دی انہیں جس نے، اذیت دی مجھے اُس نے،

کیا غمگیں انہیں جس نے، کیا غمگیں مجھے اُس نے،

ہے جس کی صلح اِن سے، مجھ سے بھی ہے صلح اُس کی،

اور اِن سے جنگ کی جس نے، تو اُس نے جنگ کی مجھ سے،

عداوت جس نے ان سے کی، تو اس نے کی عداوت مجھ سے،

اور جس نے بھی رکھی دوستی اِن سے، تو گویا دوستی مجھ سے رکھی،

یہ سب ہیں مجھ سے اور میں اِن سے ہوں،

اے اللہ! نازل کر تو مجھ پر اور ان پر اپنی رحمت اور برکت،

اور عطا کر اپنی بخشش اور کرم اور اپنی خوشنودی،

اور ان سے دور رکھ ہر طرح کی آلودگی،

اور پاک رکھ اتنا انہیں، جتنا کہ حق ہے پاک رکھنے کا،

خدائے عزوجل نے سن کے یہ ارشاد فرمایا ملائک سے،

سنو! اے ساکنان عرش!

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 961 of 2222

وَ اَوْمَیَٔ بِیَدِہِ الْیُمْنٰی اِلَی السَّمَآءِ

وَ قَالَ اللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰؤُلَآءِ اَھْلُ

بَیْتِیْ وَ خَآصَّتِیْ وَ حَامَّتِیْ لَحْمُھُمْ

لَحْمِیْ وَ دَمُھُمْ دَمِیْ یُؤْلِمُنِیْ مَا

یُؤْلِمُھُمْ وَ یَحْزُنُنِیْ مَا یَحْزُنُھُمْ

اَنَا حَرْبٌ لِّمَنْ حَارَبَھُمْ وَ سِلْمٌ

لِّمَنْ سَالَمَھُمْ وَ عَدُوٌّ لِّمَنْ عَادَاھُمْ

وَ مُحِبٌّ لِّمَنْ اَحَبَّھُمْ اِنَّھُمْ مِنِّیْ

وَ اَنَا مِنْھُمْ فَاجْعَلْ صَلَوٰتِكَ وَ

بَرَكَاتِكَ وَ رَحْمَتَكَ وَ غُفْرَانَكَ وَ

رِضْوَانَكَ عَلَیَّ وَ عَلَیْھِمْ وَ اَذْھِبْ

عَنْھُمُ الرِّجْسَ وَ طَھِّرْھُمْ تَطْھِیْرًا

فَقَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ یَا مَلَآئِكَتِیْ

وَ یَا سُكَّانَ سَمٰوَاتِیْ اِنِّیْ مَا خَلَقْتُ

مجھ کو اپنی عزت اور جلالت کی قسم،

پیدا کیا، میں نے زمین و آسماں کو،

جگمگاتے چاند اور سورج کو،

اور بہتے ہوئے دریاؤں کو اور کشتیوں کو،

صرف انہی پانچوں کی الفت میں،

جو سارے زیرِ چادر ہیں،

کہا جبریلؑ نے، اے رب!

بھلا یہ کون ہیں؟ جو زیرِ چادر ہیں؟

خدائے پاک نے ارشاد فرمایا،

نبوت کے یہ گھر والے ہیں اور معدن رسالت کا ہیں،

یہ ہیں فاطمہؑ، ان کے پدر، اِن کے پسر اور اِن کے شوہر،

پھر کہا جبریلؑ نے، اے رب!

اجازت دے مجھے،

جا کر زمیں پر زیرِ چادر اِن مقدس ہستیوں کے ساتھ میں ہو جاؤں شامل،

رب نے فرمایا، اجازت ہے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 962 of 2222

سَمَآءً مَّبْنِيَّةً وَّلَا اَرْضًا مَّدْحِيَّةً
وَّلَا قَمَرًا مُّنِيْرًا وَّلَا شَمْسًا
مُّضِيْئَةً وَّلَا فَلَكًا يَّدُوْرُ وَلَا
بَحْرًا يَّجْرِىْ وَلَا فُلْكًا يَّسْرِىْ
اِلَّا فِىْ مَحَبَّةِ هٰؤُلَآءِ الْخَمْسَةِ
الَّذِيْنَ هُمْ تَحْتَ الْكِسَآءِ فَقَالَ
الْاَمِيْنُ جَبْرَائِيْلُ: يَا رَبِّ وَ مَنْ
تَحْتَ الْكِسَآءِ فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ هُمْ
اَهْلُ بَيْتِ النُّبُوَّةِ وَمَعْدِنُ الرِّسَالَةِ
هُمْ فَاطِمَةُ وَ اَبُوْهَا وَ بَعْلُهَا وَبَنُوْهَا
فَقَالَ جَبْرَآئِيْلُ يَا رَبِّ اَتَأْذَنُ لِىْ
اَنْ اَهْبِطَ اِلَى الْاَرْضِ لِاَكُوْنَ
مَعَهُمْ سَادِسًا فَقَالَ اللّٰهُ: نَعَمْ قَدْ
اَذِنْتُ لَكَ فَهَبَطَ الْاَمِيْنُ جَبْرَائِيْلُ

تو جبرائیل آئے اور کہا اُن سے،
سلام اے مرسلؐ دیں!
حق تعالیٰ آپؐ پر کرتا ہے نازل رحمتیں بے حد،
وہ فرماتا ہے،
مجھ کو اپنی عزت اور جلالت کی قسم،
پیدا کیا میں نے زمین و آسماں کو،
جگمگاتے چاند اور سورج کو،
اور بہتے ہوئے دریاؤں کو اور کشتیوں کو،
آپؐ کی الفت میں،
اور مجھ کو اجازت دی ہے،
تا کہ آپؐ کے میں ساتھ شامل ہوں،
تو کیا اے مرسلؐ حق!
آپؐ کی بھی ہے اجازت مجھ کو؟
فرمایا رسولؐ اللہ نے،
تم پر سلام اے وحیِ خالق کے امیں!

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 963 of 2222

وَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اَلْعَلِيُّ الْأَعْلٰى يُقْرِئُكَ السَّلَامُ وَ
يَخُصُّكَ بِالتَّحِيَّةِ وَ الْإِكْرَامِ
وَيَقُوْلُ لَكَ: وَ عِزَّتِيْ وَ جَلَالِيْ
اِنِّيْ مَا خَلَقْتُ سَمَآءً مَّبْنِيَّةً وَّلَا
اَرْضًا مَّدْحِيَّةً وَّلَا قَمَرًا مُّنِيْرًا
وَّلَا شَمْسًا مُّضِيْئَةً وَّلَا فَلَكًا يَّدُوْرُ
وَلَا بَحْرًا يَّجْرِيْ وَلَا فُلْكًا يَّسْرِيْ
اِلَّا لِاَجْلِكُمْ وَ مَحَبَّتِكُمْ وَ قَدْ
اَذِنَ لِيْ اَنْ اَدْخُلَ مَعَكُمْ فَهَلْ
تَاْذَنُ لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا آمِيْنُ
وَحِيَ اللّٰهِ اِنَّهٗ نَعَمْ قَدْ اَذِنْتُ لَكَ
فَدَخَلَ جَبْرَآئِيْلُ مَعَنَا تَحْتَ

تم کو اجازت ہے،
تو جبرائیل بھی چادر کے اندر آ گئے،
اور عرض کی اُن سے،
خدائے عزوجل نے وحی فرمائی ہے آپ حضرات کی جانب،
وہ ہے ارشاد فرماتا،
اے اہلِ بیت پیغمبر!
خدا یہ چاہتا ہے، تم سے رکھے دُور ہر آلودگی کو،
اور رکھے وہ پاک و پاکیزہ تمہیں ایسے،
کہ جیسے پاک کرنے کا ہے حق،
کہنے لگے میرے پدر سے یہ علیؑ،
اے مرسل حق!
کیا فضیلت ہے خدائے پاک کے نزدیک اس چادر میں ہم سب کی؟
تو فرمایا رسولؐ ہر دو عالم نے،
قسم مجھ کو خدائے پاک کی،
جس نے نبی برحق مجھے مبعوث فرمایا،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 964 of 2222

الْكِسَآءِ فَقَالَ: لِأَبِیْ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ
اَوْحٰی اِلَیْکُمْ یَقُوْلُ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ
لِیُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ
الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَکُمْ تَطْهِیْرًا۔ فَقَالَ:
عَلِیٌّ لِأَبِیْ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِیْ
مَا لِجُلُوْسِنَا هٰذَا تَحْتَ الْکِسَآءِ مِنَ
الْفَضْلِ عِنْدَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِیُّ
وَالَّذِیْ بَعَثَنِیْ بِالْحَقِّ نَبِیًّا
وَّاصْطَفَانِیْ بِالرِّسَالَةِ نَجِیًّا مَا ذُکِرَ
خَبَرُنَا هٰذَا فِیْ مَحْفِلٍ مِّنْ مَحَافِلِ
اَهْلِ الْاَرْضِ وَفِیْهِ جَمْعٌ مِّنْ
شِیْعَتِنَا وَمُحِبِّیْنَا اِلَّا وَنَزَلَتْ عَلَیْهِمُ
الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْ بِهِمُ الْمَلَآئِکَةُ
وَاسْتَغْفَرَتْ لَهُمْ اِلٰی اَنْ یَّتَفَرَّقُوْا

کیا مجھ کو رسالت سے مشرف،
اور بنایا دو جہانوں میں نجاتِ خلق کا باعث مجھے،
جب بھی بیاں ہوگی ہماری یہ حدیث اہل زمیں کی ایسی محفل میں،
کہ ہوں موجود جس میں چاہنے والے ہمارے اور شیعہ،
تو نزولِ رحمتِ حق ہوگا اُن پر،
گھیر لیں گے چار سُو ان کو فرشتے،
اور اُن سب کے لئے بخشش وہ چاہیں گے،
علیؑ نے سن کر فرمایا،
قسم ہے ربِ کعبہ کی،
تو پھر ہم اور شیعہ بھی ہمارے کامیاب و کامراں ٹھہرے،
یہ فرمایا نبیؐ نے،
اے علیؑ! مجھ کو قسم ہے اُس خدائے پاک کی،
جس نے نبی برحق مجھے مبعوث فرمایا،
کیا مجھ کو رسالت سے مشرف،
اور بنایا دو جہانوں میں نجاتِ خلق کا باعث مجھے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 965 of 2222

فَقَالَ عَلِيٌّ: إِذًا وَّاللّٰهِ فُزْنَا وَفَازَ شِيْعَتُنَا
وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ ثَانِيًا:
يَا عَلِيُّ! وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ
نَبِيًّا وَّاصْطَفَانِي بِالرِّسَالَةِ نَجِيًّا مَّا
ذُكِرَ خَبَرُنَا هٰذَا فِي مَحْفِلٍ مِّنْ
مَحَافِلِ أَهْلِ الْأَرْضِ وَفِيْهِ جَمْعٌ
مِّن شِيْعَتِنَا وَمُحِبِّينَا وَفِيْهِمْ مَهْمُوْمٌ
إِلَّا وَفَرَّجَ اللّٰهُ هَمَّهٗ وَلَا مَغْمُوْمٌ إِلَّا
وَكَشَفَ اللّٰهُ غَمَّهٗ وَلَا طَالِبُ حَاجَةٍ
إِلَّا وَقَضَى اللّٰهُ حَاجَتَهٗ فَقَالَ عَلِيٌّ
إِذًا وَّاللّٰهِ فُزْنَا وَسُعِدْنَا وَكَذٰلِكَ
شِيْعَتُنَا فَازُوْا وَسُعِدُوا فِي الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ ○

☆☆☆☆☆

جب بھی بیاں ہوگی ہماری یہ حدیث ایسی کسی محفل میں،
ہوں موجود جس میں چاہنے والے ہمارے اور شیعہ،
ان میں سے کوئی اگر رنجیدہ و مغموم ہوگا،
خالق کونین اس کے رنج و غم کو دور فرمائے گا،
اور ہر طالب حاجت کی حاجت پوری فرمائے گا،
یہ سن کر علیؑ ابن ابی طالب نے فرمایا،
قسم ہے ربِ کعبہ کی،
ہم اہل بیتِ پاک اللہ کے فضل و کرم سے کامیاب و کامران ہیں،
اور ایسے ہی ہیں شیعہ بھی ہمارے کامیاب و کامراں دنیا و عقبیٰ میں،

☆☆☆☆☆

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 966 of 2222

دعاء کمیل

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ بِرَحۡمَتِکَ
الَّتِیۡ وَسِعَتۡ کُلَّ شَیۡءٍ وَّ بِقُوَّتِکَ
الَّتِیۡ قَھَرۡتَ بِھَا کُلَّ شَیۡءٍ وَّخَضَعَ
لَھَا کُلُّ شَیۡءٍ وَّ ذَلَّ لَھَا کُلُّ شَیۡءٍ
وَّ بِجَبَرُوۡتِکَ الَّتِیۡ غَلَبۡتَ بِھَا
کُلَّ شَیۡءٍ وَّ بِعِزَّتِکَ الَّتِیۡ لَا یَقُوۡمُ
لَھَا شَیۡءٌ وَّ بِعَظَمَتِکَ الَّتِیۡ
مَلَأَتۡ کُلَّ شَیۡءٍ وَّ بِسُلۡطَانِکَ
الَّذِیۡ عَلَا کُلَّ شَیۡءٍ وَّ بِوَجۡھِکَ
الۡبَاقِیۡ بَعۡدَ فَنَآءِ کُلِّ شَیۡءٍ وَّ
بِاَسۡمَآئِکَ الَّتِیۡ مَلَأَتۡ اَرۡکَانَ کُلِّ
شَیۡءٍ وَّ بِعِلۡمِکَ الَّذِیۡ اَحَاطَ

دعائے کُمیل

الٰہی مانگتا ہوں تجھ سے

دے کر واسطہ میں تیری رحمت کا

جو ہر شے سے ہے بڑھ کر،

اور اُس قوت کا

جو ہر شے پہ حاوی ہے،

اور اس کے سامنے ہے عاجزی سے پست ہر شے،

مانگتا ہوں تجھ سے

دے کر واسطہ میں تیرے اُس جبروت کا

جس کے ذریعے تو ہے ہر اک شے پہ غالب،

اور تجھ سے مانگتا ہوں

واسطہ دے کر تری عزت کا،

جس کے سامنے ہر گز ٹھہرتی ہی نہیں ہے کوئی شے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 967 of 2222

بِكُلِّ شَيْءٍ وَّبِنُوْرِ وَجْهِكَ الَّذِيْ
اَضَآءَ لَهٗ كُلُّ شَيْءٍ يَا نُوْرُ
يَا قُدُّوْسُ يَا اَوَّلَ الْاَوَّلِيْنَ وَ
يَا اٰخِرَ الْاٰخِرِيْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيَ
الذُّنُوْبَ الَّتِيْ تَهْتِكُ الْعِصَمَ
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيَ الذُّنُوْبَ الَّتِيْ
تُنْزِلُ النِّقَمَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيَ
الذُّنُوْبَ الَّتِيْ تُغَيِّرُ النِّعَمَ
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيَ الذُّنُوْبَ الَّتِيْ
تَحْبِسُ الدُّعَآءَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيَ
الذُّنُوْبَ الَّتِيْ تَقْطَعُ الرَّجَآءَ
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيَ الذُّنُوْبَ الَّتِيْ
تُنْزِلُ الْبَلَآءَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ كُلَّ
ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ وَكُلَّ خَطِيْئَةٍ

اور مانگتا ہوں

تیری اُس عظمت کا دے کر واسطہ

جس سے نظر آتی ہے پُر ہر شے،

الٰہی، مانگتا ہوں تجھ سے

دے کر واسطہ میں تیری ایسی سلطنت کا

جو کہ ہے چھائی ہوئی ہر شے پہ،

اور میں مانگتا ہوں

واسطہ دے کر تری اُس ذات کا

باقی رہے گی جو ہر اک شے کے فنا ہونے کے بعد،

اور میں مانگتا ہوں

تیرے ناموں کے ذریعے میں

کہ جن سے پُر ہے ہر شے،

مانگتا ہوں تجھ سے

دے کر واسطہ اُس علم کا

جس نے ہر اک شے کا احاطہ کر رکھا ہے،

مانگتا ہوں تجھ سے تیری ذات کے اُس نور کا میں واسطہ دے کر

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 968 of 2222

اَخْطَاْتُهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَتَقَرَّبُ
اِلَیْكَ بِذِكْرِكَ وَ اَسْتَشْفِعُ بِكَ
اِلٰی نَفْسِكَ وَ اَسْئَلُكَ بِجُوْدِكَ اَنْ
تُدْنِیَنِیْ مِنْ قُرْبِكَ وَ اَنْ تُوْزِعَنِیْ
شُكْرَكَ وَ اَنْ تُلْهِمَنِیْ ذِكْرَكَ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ سُؤَالَ خَاضِعٍ
مُّتَذَلِّلٍ خَاشِعٍ مُّتَضَرِّعٍ
اَنْ تُسَامِحَنِیْ وَ تَرْحَمَنِیْ وَ
تَجْعَلَنِیْ بِقِسْمِكَ رَاضِیًا قَانِعًا
وَفِیْ جَمِیْعِ الْاَحْوَالِ مُتَوَاضِعًا
اَللّٰهُمَّ وَ اَسْئَلُكَ سُؤَالَ مَنِ
اشْتَدَّتْ فَاقَتُهٗ وَ اَنْزَلَ بِكَ
عِنْدَ الشَّدَآئِدِ حَاجَتَهٗ وَعَظُمَ
فِیْمَا عِنْدَكَ رَغْبَتُهٗ اَللّٰهُمَّ

کہ روشن جس سے ہے ہر شے
اے نور! اے پاک و پاکیزہ!
اے ہر اول سے پہلے اور سارے آخروں سے آخری!
تو بخش دے میرے گناہوں کو، جو پردہ فاش کرتے ہیں مرا
اور بخش دے ایسے گناہوں کو، جو باعث ہیں عذابِ سخت کے،
تُو بخش دے ان سب گناہوں کو مرے
جو نعمتوں کو ہیں بدل دیتے،
الٰہی بخش دے ان سب گناہوں کو مرے
جو روک دیتے ہیں دعاؤں کو اثر سے،
بخش دے ان سب گناہوں کو مرے
ہونے نہیں دیتے کبھی پورا جو امیدوں کو،
ان سارے گناہوں کو تو میرے بخش دے
جن کے سبب نازل بلائیں مجھ پہ ہوتی ہیں،
الٰہی بخش دے میرے تمام ایسے گناہوں کو
کہ جو میں نے کئے ہیں،
اور معاف ایسی خطاؤں کو بھی کر دے

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 969 of 2222

عَظُمَ سُلْطَانُكَ وَعَلَا مَكَانُكَ

وَخَفِيَ مَكْرُكَ وَظَهَرَ اَمْرُكَ

وَغَلَبَ قَهْرُكَ وَجَرَتْ قُدْرَتُكَ

وَلَا يُمْكِنُ الْفِرَارُ مِنْ حُكُومَتِكَ

اَللّٰهُمَّ لَا اَجِدُ لِذُنُوْبِيْ غَافِرًا

وَّلَا لِقَبَآئِحِيْ سَاتِرًا وَّلَا لِشَيْءٍ مِّنْ

عَمَلِيَ الْقَبِيْحِ بِالْحَسَنِ مُبَدِّلًا

غَيْرَكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ

وَبِحَمْدِكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَ

تَجَرَّأْتُ بِجَهْلِيْ وَسَكَنْتُ اِلٰى

قَدِيْمِ ذِكْرِكَ لِيْ وَمَنِّكَ عَلَيَّ

اَللّٰهُمَّ مَوْلَايَ كَمْ مِّنْ قَبِيْحٍ

سَتَرْتَهٗ وَكَمْ مِّنْ فَادِحٍ مِّنَ

الْبَلَآءِ اَقَلْتَهٗ وَكَمْ مِّنْ عِثَارٍ

مجھ سے سرزد ہوگئی ہیں جو،

الٰہی! میں تقرب چاہتا ہوں تیرا تیرے ذکر سے،

اور میں سفارش اپنی تیری ذات ہی سے چاہتا ہوں

اور ترے جود و کرم ہی کے سہارے چاہتا ہوں میں

کہ تو مجھ کو عطا کر خاص اپنا قرب،

دے توفیق مجھ کو نعمتوں کے شکر کی

اور میرے دل میں ڈال دے تو یاد اپنی،

اے خدا! تجھ سے سوال ایسے میں کرتا ہوں

کہ جیسے گڑگڑا کر انکسار اور خوف سے روتے ہوئے بندے ہیں کرتے،

چشم پوشی کر خطاؤں سے مری تو اور مجھ پر رحم فرما!

اپنی قسمت پر رہوں راضی، کروں اس پر قناعت،

اور آؤں پیش بندوں سے ترے میں عاجزی کے ساتھ،

رب العالمیں! تجھ سے سوال ایسے میں کرتا ہوں

کہ جیسے کوئی فاقہ کش مصیبت میں کرے حاجت بیاں تجھ سے،

جسے پانے کی خواہش ہو بہت تیرے خزانے سے،

الٰہی ہے قوی تیری دلیل اور تیرا رتبہ ہے بلند،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 970 of 2222

وَّقَيْتَهٗ وَكَمْ مِّنْ مَكْرُوْهٍ
دَفَعْتَهٗ وَكَمْ مِّنْ ثَنَاءٍ جَمِيْلٍ
لَّسْتُ اَهْلًا لَّهٗ نَشَرْتَهٗ اَللّٰهُمَّ
عَظُمَ بَلَآئِیْ وَ اَفْرَطَ بِیْ سُوْٓءُ حَالِیْ
وَقَصُرَتْ بِیْ اَعْمَالِیْ وَ قَعَدَتْ
بِیْ اَغْلَالِیْ وَ حَبَسَنِیْ عَنْ نَفْعِیْ
بُعْدُ اٰمَالِیْ وَ خَدَعَتْنِی الدُّنْیَا
بِغُرُوْرِهَا وَ نَفْسِیْ بِخِیَانَتِهَا وَ
مِطَالِیْ یَا سَیِّدِیْ فَاَسْئَلُكَ بِعِزَّتِكَ
اَنْ لَّا یَحْجُبَ عَنْكَ دُعَآئِیْ سُوْٓءُ
عَمَلِیْ وَ فِعَالِیْ وَلَا تَفْضَحْنِیْ بِخَفِیِّ
مَا اطَّلَعْتَ عَلَیْهِ مِنْ سِرِّیْ وَلَا
تُعَاجِلْنِیْ بِالْعُقُوْبَةِ عَلٰی مَا
عَمِلْتُهٗ فِیْ خَلَوَاتِیْ مِنْ سُوْٓءِ

اور کچھ سمجھ میں آ نہیں سکتی تری تدبیر
تیرا حکم ظاہر اور تیرا قہر غالب ہے سبھی پر،
اور رواں ہے تیری قدرت کا نظام،
اور بھاگنا ممکن نہیں تیری حکومت سے،
الٰہی! میں نہیں پاتا سوا تیرے کسی کو بھی،
گناہوں کو جو بخشے، پردہ پوشی جو کرے اعمالِ بد کی اور نیکی سے بدل دے جو برائی کو،
الٰہی! جز تیرے کوئی نہیں معبود، تو ہے پاک اور تعریف میں تیری ہی کرتا ہوں،
کیا ہے ظلم اپنی ذات پر میں نے اور اپنے جہل کے باعث ہوا ہوں میں بہت بے خوف،
رب العالمیں! چونکہ سدا تو نے کیا ہے مجھ پہ احساں،
اور تیری یاد ہی ہے جاگزیں دل میں مرے،
تو مطمئن ہوں میں،

خدایا! میرے مولا! پردہ پوشی کی ہے کتنی تو نے میری ہر برائی کی،
بلاؤں کو ہے ٹالا اور بچایا ہے خطاؤں سے،
کیا ہے دُور مجھ سے کتنی تکلیفوں کو
اور لوگوں میں کتنی خوبیوں کو عام کر ڈالا ہے میری تو نے جن کے میں نہ لائق تھا
خدایا آزمائش بڑھ گئی ہے اور بدحالی بھی میری بڑھ گئی ہے حد سے،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 971 of 2222

فِعْلِیْ وَ اِسَآءَتِیْ وَ دَوَامِ تَفْرِیْطِیْ
وَ جَهَالَتِیْ وَ كَثْرَةِ شَهَوَاتِیْ وَ
غَفْلَتِیْ وَ كِنِ اللّٰهُمَّ بِعِزَّتِكَ
لِیْ فِیْ كُلِّ الْاَحْوَالِ رَؤُفًا وَّ
عَلَیَّ فِیْ جَمِیْعِ الْاُمُوْرِ عَطُوْفًا اِلٰهِیْ
وَ مَوْلَایَ وَ رَبِّیْ مَنْ لِیْ غَیْرُكَ
اَسْئَلُهٗ كَشْفَ ضُرِّیْ وَ النَّظَرَ
فِیْ اَمْرِیْ اِلٰهِیْ وَ مَوْلَایَ
اَجْرَیْتَ عَلَیَّ حُكْمًا اِتَّبَعْتُ فِیْهِ
هَوٰی نَفْسِیْ وَ لَمْ اَحْتَرِسْ فِیْهِ
مِنْ تَزْیِیْنِ عَدُوِّیْ فَغَرَّنِیْ بِمَا
اَهْوٰی وَ اَسْعَدَهٗ عَلٰی ذٰلِكَ
الْقَضَآءُ فَتَجَاوَزْتُ بِمَا جَرٰی
عَلَیَّ مِنْ ذٰلِكَ بَعْضَ حُدُوْدِكَ

نیک اعمال میرے کم ہیں،
تکلیفوں نے واماندہ کیا ہے اور اُمیدوں کی کثرت نے مجھے ہے باز رکھ فائدے سے،
اہل دنیا نے دیا مجھ کو فریب اور نفس نے اپنی خیانت سے مجھے دھوکا دیا،
اے میرے آقا! تیری عزت کا میں دے کر واسطہ
تجھ سے یہ کرتا ہوں گزارش،
میرے بداعمال مت روکیں دعاؤں کو مری تجھ تک پہنچنے سے کبھی
اور میرے جن پوشیدہ رازوں سے تو واقف ہے،
مجھے رسوا نہ کر لوگوں میں ان کو کر کے ظاہر،
اپنی غفلت اور جہالت اور نیکی کی طرف کم رغبتی اور خواہشوں کی کثرتِ بے
جا کے باعث
میں نے جو چھپ کر کئے اعمال بد،
مجھ کو سزا دینے میں ان کی، تو نہ جلدی کر،
خدایا واسطہ تجھ کو تری عزت کا
مجھ پر مہرباں ہر حال میں رہ اور اپنی شانِ رحمت کو دکھا،
اے میرے مولا! اے مرے معبود! میرے رب!
سوا تیرے ہے میرا کون؟

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 972 of 2222

وَ خَالَفْتُ بَعْضَ اَوَامِرِكَ فَلَكَ
اَلْحَمْدُ عَلَيَّ فِيْ جَمِيْعِ ذٰلِكَ
وَلَا حُجَّةَ لِيْ فِيْمَا جَرٰى عَلَيَّ فِيْهِ
قَضَآؤُكَ وَ اَلْزَمَنِيْ حُكْمُكَ وَ
بَلَآؤُكَ وَ قَدْ اَتَيْتُكَ يَا اِلٰهِيْ
بَعْدَ تَقْصِيْرِيْ وَ اِسْرَافِيْ عَلٰى
نَفْسِيْ مُعْتَذِرًا نَادِمًا مُنْكَسِرًا
مُسْتَقِيْلًا مُسْتَغْفِرًا مُنِيْبًا
مُقِرًّا مُذْعِنًا مُعْتَرِفًا لَآ اَجِدُ
مَفَرًّا مِمَّا كَانَ مِنِّيْ وَلَا
مَفْزَعًا اَتَوَجَّهُ اِلَيْهِ فِيْ اَمْرِيْ
غَيْرَ قَبُوْلِكَ عُذْرِيْ وَ
اِدْخَالِكَ اِيَّايَ فِيْ سَعَةِ رَحْمَتِكَ
اَللّٰهُمَّ فَاقْبَلْ عُذْرِيْ وَارْحَمْ

جس سے میں کہوں اپنی مصیبت دور کرنے اور اپنے حال بد پر غور کرنے کے لئے،
اے میرے مولا! اے مرے معبود!
تو نے حکم جو جاری کیا میرے لئے، میں نے نہ اس کی پاسداری کی،
مرے دشمن نے میری خواہشاتِ نفس کو میری نظر میں زیب و زینت دی،
تو گویا اُس نے اک دھوکا دیا
اور وقت نے بھی ساتھ دشمن کا دیا
اور یوں مقرر کی ہوئی تیری حدوں سے اور جاری حکم سے تیرے تجاوز کر گیا میں،
اور کیا میں نے خلاف احکام کے تیرے،
بہر صورت مرے ذمے بجالانا ہے تیری حمد،
تیرا فیصلہ جس امر میں جاری ہوا میرے خلاف
اور حکم تیرا اور تری ہر آزمائش جو ہوئی میرے لئے لازم،
کوئی حجت نہیں اس میں مری ہرگز،
الٰہی! اپنی کوتاہی اور اپنے نفس پر جو ظلم خود ڈھایا ہے میں نے،
معذرت کرتا ہوں اس پر اور نادم ہوں،
نہایت گڑگڑا کر عاجزی کے ساتھ میں اقرار کرتا ہوں گناہوں کا
اور ان کے دور ہونے کے یقیں کے ساتھ،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 973 of 2222

شِدَّةَ ضُرِّیْ وَفُكَّنِیْ مِنْ
شَدِّ وَثَاقِیْ یَارَبِّ ارْحَمْ ضَعْفَ
بَدَنِیْ وَرِقَّةَ جِلْدِیْ وَدِقَّةَ
عَظْمِیْ یَا مَنْ بَدَأَ خَلْقِیْ وَ
ذِكْرِیْ وَتَرْبِیَتِیْ وَبِرِّیْ وَ
تَغْذِیَتِیْ هَبْنِیْ لِابْتِدَآءِ كَرَمِكَ وَ
سَالِفِ بِرِّكَ بِیْ یَا اِلٰهِیْ وَسَیِّدِیْ
وَرَبِّیْ اَتُرَاكَ مُعَذِّبِیْ بِنَارِكَ بَعْدَ
تَوْحِیْدِكَ وَبَعْدَ مَا انْطَوٰی عَلَیْهِ
قَلْبِیْ مِنْ مَعْرِفَتِكَ وَلَهِجَ بِهٖ
لِسَانِیْ مِنْ ذِكْرِكَ وَاعْتَقَدَهٗ
ضَمِیْرِیْ مِنْ حُبِّكَ وَبَعْدَ
صِدْقِ اعْتِرَافِیْ وَدُعَآئِیْ
خَاضِعًا لِرُبُوْبِیَّتِكَ هَیْهَاتَ

بخشش کے لئے حاضر ہوں تیری بارگہ میں،
اور جو کچھ ہو گیا مجھ سے،
نہ پاتا ہوں مفر اس سے کہیں میں اور نہ رونے کی جگہ کوئی،
کہ میں حال زبوں اپنا کروں جا کر وہاں ظاہر
سوا اس کے کہ میرا عذر تو کر لے قبول اور داخلِ رحمت کرے مجھ کو،
الٰہی! کر قبول اب عذر میرا
اور میری تکلیف کی شدت پہ اپنا رحم کر اور دور کر دے میری ہر سختی،
اے رب! میرے بدن کی ناتوانی، جلد کی ناطاقتی اور ہڈیوں کی لاغری پر رحم فرما،
اے خدا! تو نے مجھے پیدا کیا، اک نام بخشا اور میری پرورش بھی کی،
مرے حق میں بھلائی کی اور اسبابِ غذا سے بھی نوازا۔
تو نے جیسے ابتدا کی تھی کرم کی اور ہمیشہ میرے حق میں کی بھلائی،
ویسے ہی رکھ برقرار
اے میرے معبود اور مرے سردار اور پروردگار!
اقرار ہے مجھ کو تری توحید کا،
سرشار ہے تیری محبت سے مرا دل،
اور زباں میری رواں ہے یاد میں تیری،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 974 of 2222

اَنْتَ اَكْرَمُ مِنْ اَنْ تُضَيِّعَ
مَنْ رَّبَّيْتَهٗ اَوْ تُبَعِّدَ مَنْ اَدْنَيْتَهٗ
اَوْ تُشَرِّدَ مَنْ اٰوَيْتَهٗ اَوْ تُسَلِّمَ اِلَى
لُبَلَآءِ مَنْ كَفَيْتَهٗ وَرَحِمْتَهٗ وَلَيْتَ
شِعْرِىْ يَا سَيِّدِىْ وَ اِلٰهِىْ وَ
مَوْلَاىَ اَتُسَلِّطُ النَّارَ عَلٰى وُجُوْهٍ
خَرَّتْ لِعَظَمَتِكَ سَاجِدَةً وَّعَلٰى
اَلْسُنٍ نَطَقَتْ بِتَوْحِيْدِكَ صَادِقَةً
وَّبِشُكْرِكَ مَادِحَةً وَّعَلٰى قُلُوْبٍ
اِعْتَرَفَتْ بِاِلٰهِيَّتِكَ مُحَقِّقَةً وَّعَلٰى
ضَمَآئِرَ حَوَتْ مِنَ الْعِلْمِ بِكَ حَتّٰى
صَارَتْ خَاشِعَةً وَّعَلٰى جَوَارِحَ
سَعَتْ اِلٰى اَوْطَانِ تَعَبُّدِكَ
طَآئِعَةً وَ اَشَارَتْ بِاِسْتِغْفَارِكَ

مرے دل میں بندھی ہے تیری الفت کی گرہ
میں معترف اپنے گناہوں کا ہوں سچے دل سے
اور میں عاجزی سے ہوں دعا گو بھی
تو اس کے بعد کیا چاہے گا تو مجھ کو عذابِ نار میں دیکھے؟
نہیں ایسا تو ہو سکتا نہیں،
تیرے کرم کی شان اس سے ہے کہیں بڑھ کر،
کہ تو برباد کر دے اُس کو، جس کو تو نے خود پالا ہو،
یا اُس کو تو کر دے دور، جس کو خود عطا تو نے کیا ہو قرب،
یا اس کو نکالے، جس کو تو نے خود پنہ دی ہو
یا پھر اس کو بلاؤں کے حوالے تو کرے،
جس کی کفایت تو نے خود کی ہو اور اس پر رحم فرمایا ہو،
اے آقا مرے معبود اور مولا!
نہیں آتی سمجھ میں بات یہ ہرگز،
کہ تو نارِ جہنم کو مسلط ایسے چہروں پر کرے گا،
جو تری درگاہِ پر عظمت میں سجدہ کر چکے ہوں
اور جلا ڈالے گا آتش میں بھلا ایسی زبانوں کو

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 975 of 2222

مُذْعِنَةً مَا هٰكَذَا الظَّنُّ بِكَ وَ
لَآ اُخْبِرْنَا بِفَضْلِكَ عَنْكَ يَا كَرِيْمُ
يَا رَبِّ وَ اَنْتَ تَعْلَمُ ضَعْفِيْ عَنْ
قَلِيْلٍ مِّنْ بَلَآءِ الدُّنْيَا وَعُقُوْبَاتِهَا
وَ مَا يَجْرِيْ فِيْهَا مِنَ الْمَكَارِهِ
عَلٰى اَهْلِهَا عَلٰى اَنَّ ذٰلِكَ بَلَآءٌ وَّ
مَكْرُوْهٌ قَلِيْلٌ مَّكْثُهٗ يَسِيْرٌ
بَقَآؤُهٗ قَصِيْرٌ مُّدَّتُهٗ فَكَيْفَ
احْتِمَالِيْ لِبَلَآءِ الْاٰخِرَةِ وَجَلِيْلِ
وُقُوْعِ الْمَكَارِهِ فِيْهَا وَ هُوَ بَلَآءٌ
تَطُوْلُ مُدَّتُهٗ وَ تَدُوْمُ مَقَامُهٗ
وَلَا يُخَفَّفُ عَنْ اَهْلِهٖ لِاَنَّهٗ لَا
يَكُوْنُ اِلَّا عَنْ غَضَبِكَ وَ انْتِقَامِكَ
وَسَخَطِكَ وَهٰذَا مَا لَا تَقُوْمُ لَهٗ

تری توحید کی سچائی کے بارے میں جو گویا رہی ہوں
اور تیرے ذکر میں مدحت تری جو کر چکی ہوں،
اور کیا تو اُن دلوں کو آگ میں ڈالے گا
حق کو جان کر معبود ہونے کا ترے ہیں کر چکے جو اعتراف،
اور ان ضمیروں کو جلائے گا تو دوزخ میں، ہوئے جو پست تیری بارگہ میں علم پا کر
اور جلائے گا بھلا ان دست و پا کو
جو اطاعت میں تری مشغول اور کوشاں رہے ہوں تیری بخشش کی طلب میں،
تیرے بارے میں نہ ہے ایسا گماں ہم کو نہ ہے ایسی خبر ہم کو،
اے رب! یہ میری کمزوری بخوبی جانتا ہے تو،
کہ دنیا کی ذرا سی آزمائش اور چھوٹی چھوٹی تکلیفیں گزرتی رہتی ہیں جو اہل دنیا پر
انہیں میں سہہ نہیں سکتا کبھی،
چاہے وہ کچھ مدت کی خاطر ہوں،
بھلا پھر آخرت کی آزمائش اور وہاں کی سخت تکلیفیں میں کیسے سہہ سکوں گا؟
جبکہ مدت بھی طویل اور دائمی ہوگی وہاں ان کی،
اور اس میں جو بھی پھنس جائیں گے، ان کی سختیوں میں کمی نہ جائے گی کوئی تخفیف،
کیونکہ یہ عذاب سخت ہوگا تیرے بدلہ لینے اور غصے کی وجہ سے

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 976 of 2222

السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ يَا سَيِّدِیْ
فَكَيْفَ لِیْ وَ اَنَا عَبْدُكَ
الضَّعِيْفُ الذَّلِيْلُ الْحَقِيْرُ الْمِسْكِيْنُ
الْمُسْتَكِيْنُ يَا اِلٰهِیْ وَ رَبِّیْ وَ
سَيِّدِیْ وَ مَوْلَایَ لِاَیِّ الْاُمُوْرِ
اِلَيْكَ اَشْكُوْا وَ لِمَا مِنْهَا اَضِجُّ وَ
اَبْكِیْ لِاَلِيْمِ الْعَذَابِ وَ شِدَّتِهٖ
اَمْ لِطُوْلِ الْبَلَآءِ وَ مُدَّتِهٖ فَلَئِنْ
صَيَّرْتَنِیْ فِی الْعُقُوْبَاتِ مَعَ
اَعْدَآئِكَ وَجَمَعْتَ بَيْنِیْ وَ بَيْنَ
اَهْلِ بَلَآئِكَ وَ فَرَّقْتَ بَيْنِیْ
وَ بَيْنَ اَحِبَّآئِكَ وَ اَوْلِيَآئِكَ
فَهَبْنِیْ يَا اِلٰهِیْ وَ سَيِّدِیْ وَ مَوْلَایَ
وَ رَبِّیْ صَبَرْتُ عَلٰى عَذَابِكَ فَكَيْفَ

اور ترے غصے کو ہرگز سہہ نہیں سکتے زمین و آسماں بھی،
میرے مولا! پھر بھلا کیا کیفیت ہوگی مری؟
حالانکہ میں تیرا ہوں اک کمزور، مسکین و ذلیل اور عاجز و ناچیز بندہ،
اے مرے معبود! میرے رب مرے والی! مرے مولا!
میں کس کس بات کا شکوہ کروں اور روؤں چلاؤں ترے آگے؟
عذابِ سخت یا طولِ بلا کا؟
اور عذابِ سخت کے جو مستحق دشمن ہیں تیرے،
تو نے گر مجھ کو بھی ان کے ساتھ شامل کر دیا،
اور چاہنے والوں سے اپنے دور مجھ کو کر دیا،
تو اے مرے معبود، میرے آقا و مولا مرے رب!
اختیارِ کل تجھے حاصل ہے،
اے رب! میں عذابِ سخت پر تو صبر کر لوں گا،
مگر تیری جدائی پر کروں گا صبر میں کیسے؟
میں سہہ لوں گا تری آتش کی حدت کو،
مگر کیسے سہوں گا میں تری چشمِ کرامت کے بدل جانے کو؟
کیسے رہ سکوں گا آتشِ دوزخ میں، جبکہ مغفرت کی [illegible]

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 977 of 2222

اَصْبِرُ عَلٰى فِرَاقِكَ وَهَبْنِيْ صَبَرْتُ
عَلٰى حَرِّ نَارِكَ فَكَيْفَ اَصْبِرُ عَنِ
النَّظَرِ اِلٰى كَرَامَتِكَ اَمْ كَيْفَ اَسْكُنُ
فِي النَّارِ وَرَجَائِيْ عَفْوُكَ فَبِعِزَّتِكَ
يَا سَيِّدِيْ وَمَوْلَايَ اُقْسِمُ صَادِقًا
لَئِنْ تَرَكْتَنِيْ نَاطِقًا لَاَضِجَّنَّ اِلَيْكَ
بَيْنَ اَهْلِهَا ضَجِيْجَ الْاٰمِلِيْنَ وَ
لَاَصْرُخَنَّ اِلَيْكَ صُرَاخَ الْمُسْتَصْرِخِيْنَ
وَلَاَبْكِيَنَّ عَلَيْكَ بُكَاءَ الْفَاقِدِيْنَ
وَلَاُنَادِيَنَّكَ اَيْنَ كُنْتَ يَا وَلِيَّ
الْمُؤْمِنِيْنَ يَا غَايَةَ اٰمَالِ الْعَارِفِيْنَ
يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ يَا حَبِيْبَ
قُلُوْبِ الصَّادِقِيْنَ وَيَا اِلٰهَ
الْعَالَمِيْنَ اَفَتُرَاكَ سُبْحَانَكَ يَا اِلٰهِيْ

میرے آقا و مولا! قسم ہے تیری عزت کی،
دیا گر اختیار اہل جہنم میں مجھے کچھ بولنے کا تو نے،
میں چیخوں گا لے کر نام تیرا، جس طرح ہیں چیختے امیدوار،
اور میں کروں گا آہ و نالہ، جیسے فریادی ہیں کرتے،
اور روؤں گا میں ایسے تیری رحمت کی جدائی میں،
کہ جیسے ناامیدی میں کوئی روئے،
پکاروں گا تجھے میں بار بار،
اے مومنوں کے دوست! اے امید گاہِ عارفاں! فریاد رس فریادیوں کے،!
صادقوں کے اے دلی ساتھی! کہاں ہے تُو؟
تمام عالم کے اے معبود! تیری ذاتِ اقدس ہے منزہ
میں تری ہی حمد کرتا ہوں،
بھلا یہ بات آتی ہے سمجھ میں بھی؟
کہ اے اللہ! سنے اک بندہ تابع کی تُو آواز کو
جو جرم کی پاداش میں ہو قید
اور اپنے گناہوں کی سزا میں چکھ رہا ہو اک عذابِ سخت
اور محبوس ہو اپنی خطاؤں کے سبب،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 978 of 2222

وَبِحَمْدِكَ تَسْمَعُ فِيْهَا صَوْتَ عَبْدٍ
مُسْلِمٍ سُجِنَ فِيْهَا بِمُخَالَفَتِهٖ وَ
ذَاقَ طَعْمَ عَذَابِهَا بِمَعْصِيَتِهٖ
وَحُبِسَ بَيْنَ اَطْبَاقِهَا بِجُرْمِهٖ وَ
جَرِيْرَتِهٖ وَ هُوَ يَضِجُّ اِلَيْكَ
ضَجِيْجَ مُؤَمِّلٍ لِرَحْمَتِكَ وَ يُنَادِيْكَ
بِلِسَانِ اَهْلِ تَوْحِيْدِكَ وَ يَتَوَسَّلُ
اِلَيْكَ بِرُبُوْبِيَّتِكَ يَا مَوْلَايَ فَكَيْفَ
يَبْقٰى فِى الْعَذَابِ وَ هُوَ يَرْجُوْ مَا
سَلَفَ مِنْ حِلْمِكَ وَ رَأْفَتِكَ وَ
رَحْمَتِكَ اَمْ كَيْفَ تُؤْلِمُهُ النَّارُ وَ هُوَ
يَأْمُلُ فَضْلَكَ وَ رَحْمَتَكَ اَمْ كَيْفَ
يُحْرِقُهٗ لَهِيْبُهَا وَ اَنْتَ تَسْمَعُ صَوْتَهٗ
وَ تَرٰى مَكَانَهٗ اَمْ كَيْفَ يَشْتَمِلُ

وہ رو رہا ہے سامنے تیرے،
تری رحمت کی ہے اُمید اس کو
اور تری توحید کو وہ مانتا ہے،
وہ ربوبیت کا تیری واسطہ دیتا ہے تجھ کو،
پھر بھلا کیسے رہے گا وہ عذاب سخت میں؟
جبکہ اسے ہے آس تیرے حلم و رافت کی
بھلا تکلیف پہنچائے گی کیسے آتش دوزخ اسے؟
جبکہ اسے امید ہے تیرے کرم اور فضل و رحمت کی
اور اس کی سن رہا ہے خود بھی تو آواز
اس کو دیکھتا ہے تو
بھلا شور جہنم کیا ستائے گا اُسے؟
جبکہ تو کمزوری سے اس کی باخبر ہے
وہ بھلا دوزخ کے طبقوں میں رہے گا کیوں پریشاں؟
جبکہ سچائی سے اس کی تو ہے واقف
اور جہنم کے فرشتے کیسے جھڑکیں گے اسے؟
جبکہ وہ دیتا ہے صدائیں تجھ کو

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 979 of 2222

عَلَيْهِ زَفِيْرُهَا وَ اَنْتَ تَعْلَمُ
ضَعْفَهٗ اَمْ كَيْفَ يَتَقَلْقَلُ بَيْنَ
اَطْبَاقِهَا وَ اَنْتَ تَعْلَمُ صِدْقَهٗ اَمْ
كَيْفَ تَزْجُرُهٗ زَبَانِيَتُهَا وَ هُوَ
يُنَادِيْكَ يَا رَبَّهٗ اَمْ كَيْفَ يَرْجُوْ
فَضْلَكَ فِيْ عِتْقِهٖ مِنْهَا فَتَتْرُكُهٗ
فِيْهَا هَيْهَاتَ مَا ذٰلِكَ الظَّنُّ بِكَ
وَلَا الْمَعْرُوْفُ مِنْ فَضْلِكَ وَلَا
مُشْبِهٌ لِّمَا عَامَلْتَ بِهِ الْمُوَحِّدِيْنَ
مِنْ بِرِّكَ وَ اِحْسَانِكَ فَبِالْيَقِيْنِ
اَقْطَعُ لَوْلَا مَا حَكَمْتَ بِهٖ مِنْ
تَعْذِيْبِ جَاحِدِيْكَ وَ قَضَيْتَ بِهٖ
مِنْ اِخْلَادِ مُعَانِدِيْكَ لَجَعَلْتَ
النَّارَ كُلَّهَا بَرْدًا وَّ سَلَامًا وَّ مَا

اے رب! کیسے ممکن ہے؟
کہ وہ اپنی رہائی کے لئے امید تیرے فضل کی رکھے
اور اس کو تو پڑا رہنے دے دوزخ میں،
نہیں ممکن نہیں ایسا
نہ ایسا کچھ گماں ہے تیرے بارے میں،
نہ تیرے فضل کی ہے ایسی صورت،
اور نہ احسان و کرم تیرا رہا ہے ماننے والوں پہ اپنے یوں،
مجھے پورا یقیں ہے،
منکروں کو گر عذاب سخت دینے کا کیا ہوتا نہ صادر حکم تو نے،
اور کیا ہوتا نہ اپنے دشمنوں کو گر سزا دینے کا آخر فیصلہ تو نے،
تو بالکل سرد اور آرام دہ نارِ جہنم کو تو کر دیتا ہمیشہ کے لئے،
اور یوں دیا جاتا نہ ہرگز پھر کسی کو بھی ٹھکانا آگ میں،
لیکن قسم کھائی ہے خود تو نے ہی اپنے پاک ناموں کی
کہ تو دوزخ کو بھر دے گا سبھی انکار کرنے والے جنوں اور انسانوں سے
اور ان کو ہمیشہ کے لئے تو ڈال دے گا اس میں، جو تیرے مخالف ہیں
بڑی تعریف کے لائق ہے تو اے رب!

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 980 of 2222

كَانَ لِاَحَدٍ فِيهَا مَقَرًّا وَّلَا مُقَامًا
لٰكِنَّكَ تَقَدَّسَتْ اَسْمَآؤُكَ
اَقْسَمْتَ اَنْ تَمْلَأَهَا مِنَ الْكَافِرِيْنَ
مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ وَ
اَنْ تُخَلِّدَ فِيهَا الْمُعَانِدِيْنَ وَ اَنْتَ
جَلَّ ثَنَآؤُكَ قُلْتَ مُبْتَدِئًا وَّ
تَطَوَّلْتَ بِالْاِنْعَامِ مُتَكَرِّمًا اَفَمَنْ
كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا
لَّا يَسْتَوُوْنَ اِلٰهِيْ وَسَيِّدِيْ
فَاَسْئَلُكَ بِالْقُدْرَةِ الَّتِيْ قَدَّرْتَهَا
وَ بِالْقَضِيَّةِ الَّتِيْ حَتَمْتَهَا وَ
حَكَمْتَهَا وَ غَلَبْتَ مَنْ عَلَيْهِ
اَجْرَيْتَهَا اَنْ تَهَبَ لِيْ فِيْ هٰذِهِ
اللَّيْلَةِ وَفِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ كُلَّ

تو یہ فرما چکا ہے از رہ لطف و کرم پہلے ہی
ایسا شخص جو مومن ہو فاسق کے برابر ہو نہیں سکتا،
مرے معبود! اے سردار میرے!
واسطہ دے کر تری قدرت کا تجھ کو
اور دے کر واسطہ اس فیصلے کا تو نے جو ارشاد فرمایا ہے
اور اس کو کیا ہے جاری و نافذ بڑی سختی سے
میں اس شب اور اس ساعت میں، تجھ سے عرض کرتا ہوں
کہ سارے بخش دے وہ جرم جو میں نے کیے اور جو گنہ مجھ سے ہوئے سرزد
جو بد اعمال اپنے جہل کے باعث کیے میں نے چھپا کر یا کیے ظاہر
اور ایسی ہر برائی کو، کہ لکھنے کا جسے تو نے کراماً کاتبیں کو حکم دے رکھا ہے،
اور ہر فعل کی میرے ہے نگرانی سپرد ان کے،
اور اک اک عضو کو میرے مقرر ہے کیا تو نے گواہی کے لئے،
اس کے علاوہ خود بھی تو سب سے بڑا شاہد ہے،
تو شاہد ہے ان چیزوں کا بھی، جو سب کی نظروں سے ہیں مخفی
حالانکہ تو اپنی رحمت سے چھپاتا رہتا ہے ان کو
اور اپنے فضل سے کرتا ہے [illegible]

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 981 of 2222

جُرْمٍ اَجْرَمْتُهٗ وَ كُلَّ ذَنْبٍ
اَذْنَبْتُهٗ وَكُلَّ قَبِيْحٍ اَسْرَرْتُهٗ
وَ كُلَّ جَهْلٍ عَمِلْتُهٗ كَتَمْتُهٗ اَوْ
اَعْلَنْتُهٗ اَخْفَيْتُهٗ اَوْ اَظْهَرْتُهٗ وَ
كُلَّ سَيِّئَةٍ اَمَرْتَ بِاِثْبَاتِهَا
الْكِرَامَ الْكَاتِبِيْنَ الَّذِيْنَ
وَكَّلْتَهُمْ بِحِفْظِ مَا يَكُوْنُ مِنِّيْ وَ
جَعَلْتَهُمْ شُهُوْدًا عَلَيَّ مَعَ جَوَارِحِيْ
وَكُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيَّ مِنْ
وَّرَآئِهِمْ وَ الشَّاهِدَ لِمَا خَفِيَ
عَنْهُمْ وَ بِرَحْمَتِكَ اَخْفَيْتَهٗ وَ
بِفَضْلِكَ سَتَرْتَهٗ وَ اَنْ تُوَفِّرَ
حَظِّيْ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ اَنْزَلْتَهٗ اَوْ
اِحْسَانٍ فَضَّلْتَهٗ اَوْ بِرٍّ نَشَرْتَهٗ

میں تجھ سے عرض کرتا ہوں،
کہ تو نازل کرے جو خیر و خوبی اور اپنے فضل سے احساں جو فرمائے
ہر اک نیکی کرے جو عام،
ہر روزی جو پھیلائے،
خطا پوشی ہو کوئی یا گناہوں کی معافی ہو،
تو ان سب میں مرا بھی حصہ وافر مقرر کر،
اے رب! اے رب! اے رب!
اے میرے معبود آقا و مولا! اے میری جان کے مالک!
کہ جس کے ہاتھ میں تقدیر ہے میری،
اے میری مفلسی اور میری مسکینی سے واقف!
اور میرے فقر و فاقہ اور میری بے کسی سے باخبر!
اے رب! اے رب! اے رب!
تجھ کو ترے حق، تیری قدوسی، ترے اوصاف اور اسماء کی عظمت کا،
میں دے کر واسطہ یہ عرض کرتا ہوں
کہ اپنے ذکر سے معمور کر دن رات میرے
اور مسلسل مجھ کو اپنی بارگہ میں رکھ

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 982 of 2222

اَوْ رِزْقٍ بَسَطْتَهٗ اَوْ ذَنْبٍ
تَغْفِرُهٗ اَوْخَطَاءٍ تَسْتُرُهٗ يَا رَبِّ
يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَآ اِلٰهِیْ وَ سَيِّدِیْ
وَمَوْلَایَ وَ مَالِكَ رِقِّیْ يَا مَنْ
بِيَدِهٖ نَاصِيَتِیْ يَا عَلِيْمًا بِضُرِّیْ وَ
مَسْكَنَتِیْ يَا خَبِيْرًا بِفَقْرِیْ
وَفَاقَتِیْ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ
اَسْئَلُكَ بِحَقِّكَ وَ قُدْسِكَ
وَ اَعْظَمِ صِفَاتِكَ وَ اَسْمَآئِكَ
اَنْ تَجْعَلَ اَوْقَاتِیْ فِی اللَّيْلِ
وَالنَّهَارِ بِذِكْرِكَ مَعْمُوْرَةً وَّ
بِخِدْمَتِكَ مَوْصُوْلَةً وَّ اَعْمَالِیْ
عِنْدَكَ مَقْبُوْلَةً حَتّٰی تَكُوْنَ
اَعْمَالِیْ وَ اَوْرَادِیْ كُلُّهَا وِرْدًا
وَّاحِدًا وَّحَالِیْ فِیْ خِدْمَتِكَ

قبول اعمال کر میرے
کہ یہ اعمال اوراذکار میرا ورد ہو جائیں،
اورائے مالک!
ہمیشہ میں رہوں تیری ہی خدمت میں،
مرے آقا!
تجھی پر ہے مرا تکیہ اور اپنے حال کا شکوہ بھی میں کرتا ہوں بس تجھ سے،
اے میرے رب! اے رب! اے رب!
مرے ان دست و پا کو اپنی خدمت کے لئے مضبوط کر
اور اک عزیمت دے مرے دل کو
مجھے توفیق دے، ڈرتا ہوں ہر دم میں تجھ سے
اور سدا خدمت میں تیری میں رہوں مشغول،
حتیٰ کہ میں تیری بارگہ میں تیز تر بڑھتا رہوں آگے ہی آگے،
اور تیرے قرب کا حاصل ہو مجھ کو شوق اور اخلاص
میں ڈرتا رہوں اہل یقیں کی طرح تجھ سے
اور رہوں حاضر میں تیرے آستاں پر مومنوں کے ساتھ
اے اللہ!

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 983 of 2222

سَرْمَدًا يَا سَيِّدِی يَا مَنْ عَلَيْهِ
مُعَوَّلِیْ يَا مَنْ اِلَيْهِ شَكَوْتُ اَحْوَالِیْ
يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ قَوِّ عَلٰی خِدْمَتِكَ
جَوَارِحِیْ وَاشْدُدْ عَلَی الْعَزِيْمَةِ
جَوَانِحِیْ وَ هَبْ لِیَ الْجِدَّ فِیْ
خَشْيَتِكَ وَ الدَّوَامَ فِی الْاِتِّصَالِ
بِخِدْمَتِكَ حَتّٰی اَسْرَحَ اِلَيْكَ
فِیْ مَيَادِيْنِ السَّابِقِيْنَ وَ اُسْرِعَ
اِلَيْكَ فِی الْمُبَادِرِيْنَ وَ اَشْتَاقَ اِلٰی
قُرْبِكَ فِی الْمُشْتَاقِيْنَ وَ اَدْنُوَ
مِنْكَ دُنُوَّ الْمُخْلِصِيْنَ وَ اَخَافَكَ
مَخَافَةَ الْمُوْقِنِيْنَ وَ اَجْتَمِعَ فِیْ
جِوَارِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَللّٰهُمَّ
وَمَنْ اَرَادَنِیْ بِسُوْٓءٍ فَاَرِدْهُ وَ
مَنْ كَادَنِیْ فَكِدْهُ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ

برائی کا ارادہ جو کرے مجھ سے، تو کر ویسا ہی تو اُس سے،
چلے جو چال مجھ سے تو بھی لے ویسا ہی بدلہ اُس سے
مجھ کو اپنے ان بندوں میں کر شامل،
جو ہوں خوش بخت اور جو ہوں ترے نزدیک خاص الخاص،
تیرے فضل ہی سے مرتبہ حاصل یہ ہوتا ہے،
عطا کر مجھ کو اپنے خاص تو جود و کرم سے اور مجھ پر مہربانی کر،
اور اپنی خاص رحمت سے حفاظت کر مری
اور یاد میں اپنی رواں میری زباں کو رکھ
محبت جاگزیں کر اپنی میرے دل میں
اور مقبول کر میری دعاؤں کو
اے رب! احسان کر مجھ پر،
برائی دور کر مجھ سے،
خطائیں بخش دے میری
کہ تو نے فرض کی ہے اپنے بندوں پر عبادت
اور دیا ہے حکم یہ ان کو، کہ وہ مانگیں فقط تجھ سے دعا
اور پھر قبولیت کی بھی دی ہے ضمانت تو نے

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 984 of 2222

اَحْسَنَ عَبِيْدِكَ نَصِيْبًا عِنْدَكَ
وَ اَقْرَبِهِمْ مَنْزِلَةً مِّنْكَ وَ
اَخَصِّهِمْ زُلْفَةً لَدَيْكَ فَاِنَّهٗ
لَا يُنَالُ ذٰلِكَ اِلَّا بِفَضْلِكَ
وَجُدْ لِيْ بِجُوْدِكَ وَاعْطِفْ عَلَيَّ
بِمَجْدِكَ وَاحْفَظْنِيْ بِرَحْمَتِكَ
وَاجْعَلْ لِّسَانِيْ بِذِكْرِكَ لَهِجًا
وَّقَلْبِيْ بِحُبِّكَ مُتَيَّمًا وَّمُنَّ عَلَيَّ
بِحُسْنِ اِجَابَتِكَ وَ اَقِلْنِيْ عَثْرَتِيْ
وَاغْفِرْ لِيْ زَلَّتِيْ فَاِنَّكَ قَضَيْتَ
عَلٰى عِبَادِكَ بِعِبَادَتِكَ وَ
اَمَرْتَهُمْ بِدُعَآئِكَ وَضَمِنْتَ لَهُمُ
الْاِجَابَةَ فَاِلَيْكَ يَا رَبِّ نَصَبْتُ
وَجْهِيْ وَ اِلَيْكَ يَا رَبِّ مَدَدْتُ
يَدِيْ فَبِعِزَّتِكَ اسْتَجِبْ لِيْ

اے معبود! اپنا رخ تری جانب میں کرتا ہوں
ترے ہی سامنے میں ہاتھ پھیلاتا ہوں،
تجھ کو واسطہ ہے تیری عزت کا
دعا یہ کر قبول
اور آرزو بر لا مری
ہرگز نہ کر مایوس اپنے فضل سے مجھ کو،
ہیں جن و انس میں سے جو مرے دشمن
مجھے شر سے بچا ان کے
اے سب سے جلد راضی ہونے والے!
بخش دے اس کو،
دعا کے جو سوا رکھتا نہیں کچھ بھی،
کہ تو جو چاہے اس کو کر گزرتا ہے،
اے جس کا نام ہر غم کی دوا ہے
ذکر ہر دکھ کی شفا ہے
اور اطاعت ہے غنا،
تو رحم فرما اس پہ،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 985 of 2222

دُعَآئِیْ وَ بَلِّغْنِیْ مُنَایَ وَلَا تَقْطَعْ
مِنْ فَضْلِكَ رَجَآئِیْ وَ اكْفِنِیْ
شَرَّ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ مِنْ اَعْدَآئِیْ
یَا سَرِیْعَ الرِّضَا اِغْفِرْ لِمَنْ لَّا
یَمْلِكُ اِلَّا الدُّعَآءَ فَاِنَّكَ فَعَّالٌ
لِّمَا تَشَآءُ یَا مَنِ اسْمُهٗ دَوَآءٌ
وَّ ذِكْرُهٗ شِفَآءٌ وَّ طَاعَتُهٗ غِنًی
اِرْحَمْ مَنْ رَّاْسُ مَالِهِ الرَّجَآءُ وَ
سِلَاحُهُ الْبُكَآءُ یَا سَابِغَ النِّعَمِ
یَا دَافِعَ النِّقَمِ یَا نُوْرَ
الْمُسْتَوْحِشِیْنَ فِی الظُّلَمِ یَا عَالِمًا لَّا
یُعَلَّمُ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ
مُحَمَّدٍ وَّ افْعَلْ بِیْ مَا اَنْتَ
اَهْلُهٗ وَ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ وَ
الْاَئِمَّةِ الْمَیَامِیْنَ مِنْ اٰلِهٖ
وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا كَثِیْرًا ط

سرمایہ فقط امید ہے جس کا
اور ہے ہتھیار جس کا صرف رونا ہی
اے پورا کرنے والے نعمتوں کو!
دور کرنے والے ساری سختیوں کو
تیرگی میں ڈرنے والوں کے لئے اے روشنی!
جس کو نہیں تعلیم دی جاتی کوئی، تو ایسا عالم ہے،
محمدؐ اور ان کی آلؑ پر تو بھیج رحمت،
اور میرے حق میں وہ کر، جو ہے تیری شان کے شایاں،
الٰہی! تیرے پیغمبر اور ان کی آل میں سے صاحب برکت ائمہ ہیں جو،
ان پر بھیج رحمت اور سلام ایسا کہ جیسے بھیجنے کا حق ہے
کثرت سے سلام،

☆☆☆☆☆

دعاء صباح

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ يَا مَنْ دَلَعَ لِسَانَ الصَّبَاحِ

بِنُطْقِ تَبَلُّجِهٖ وَ سَرَّحَ قِطَعَ اللَّيْلِ

الْمُظْلِمِ بِغَيَاهِبِ تَلَجْلُجِهٖ وَ اَتْقَنَ

صُنْعَ الْفَلَكِ الدَّوَّارِ فِيْ مَقَادِيْرِ

تَبَرُّجِهٖ وَ شَعْشَعَ ضِيَآءَ الشَّمْسِ

بِنُوْرِ تَأَجُّجِهٖ يَا مَنْ دَلَّ عَلٰى

ذَاتِهٖ بِذَاتِهٖ وَ تَنَزَّهَ عَنْ

مُجَانَسَةِ مَخْلُوْقَاتِهٖ وَجَلَّ عَنْ

مُلَآئَمَةِ كَيْفِيَّاتِهٖ يَا مَنْ قَرُبَ مِنْ

خَطَرَاتِ الظُّنُوْنِ وَ بَعُدَ عَنْ

لَحَظَاتِ الْعُيُوْنِ وَ عَلِمَ بِمَا كَانَ

قَبْلَ اَنْ يَّكُوْنَ يَا مَنْ اَرْقَدَنِيْ

دعائے صباح

الٰہی! اے وہ ذات کبریا!

جس نے زباں کھلوائی صبح نور کی روشن بیانی سے،

بنایا شب کے ہر اک پہر کی جولان گہ گہرے اندھیروں کو،

جمال و حسن جتنا چرخ گردوں کو دیا،

اتنا ہی استحکام بھی بخشا اسے،

اور جگمگایا چہرہ خورشید روشن سے افق کو،

اے کہ جو ہے آپ ہی اپنی دلیل،

اور پاک مخلوقات کے ہم جنس ہونے سے ہے جس کی ذات،

اس کی ہستی عالی ہے کیف و کم کے پیمانے سے بھی برتر

اے وہ نزدیک ہے چشم بصیرت سے جو،

لیکن آ نہیں سکتا بصارت کی حدوں میں،

اے وہ جو آگاہ تھا ہر چیز سے تخلیق عالم سے بھی پہلے،

اے وہ جس نے چین سے مجھ کو سلایا امن و عافیت کے گہوارے میں،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 987 of 2222

فِيْ مِهَادِ اَمْنِهٖ وَ اَمَانِهٖ وَ اَيْقَظَنِيْ
اِلٰى مَا مَنَحَنِيْ بِهٖ مِنْ مِنَنِهٖ وَ
اِحْسَانِهٖ وَكَفَّ اَكُفَّ السُّوْءِ عَنِّيْ
بِيَدِهٖ وَ سُلْطَانِهٖ. صَلِّ اللّٰهُمَّ عَلَى
الدَّلِيْلِ اِلَيْكَ فِيْ اللَّيْلِ الْأَلْيَلِ
وَالْمَاسِكِ مِنْ اَسْبَابِكَ بِحَبْلِ
الشَّرَفِ الْأَطْوَلِ وَالنَّاصِعِ الْحَسَبِ
فِيْ ذِرْوَةِ الْكَاهِلِ الْأَعْبَلِ وَالثَّابِتِ
الْقَدَمِ عَلٰى زَحَالِيْفِهَا فِي الزَّمَنِ
الْاَوَّلِ وَعَلٰى اٰلِهِ الْاَخْيَارِ الْمُصْطَفِيْنَ
الْاَبْرَارِ وَافْتَحِ اللّٰهُمَّ لَنَا مَصَارِيْعَ
الصَّبَاحِ بِمَفَاتِيْحِ الرَّحْمَةِ وَالْفَلَاحِ
وَ اَلْبِسْنِي اللّٰهُمَّ مِنْ اَفْضَلِ خِلَعِ
الْهِدَايَةِ وَ الصَّلَاحِ وَ اَغْرِسِ اللّٰهُمَّ

پھر مجھ کو جگایا اپنے احسان و کرم اور فضل و رحمت کی فضا میں
اے وہ جس کے دست قدرت نے رکھا ہے دور مجھ سے ہر برائی کو،
خداوندا! درود اس رہنما پر ہو ترا،
جس نے شب تیرہ میں تیری راہ دکھلائی،
وہ ایسا راہبر ہے جو تری سرکار سے ہے منسلک،
اور جو ہے وابستہ ترے دامانِ عزت سے،
وہ پاکیزہ نسب ایسا ہے،
جس نے دوش رفعت کو بنایا فرشِ زیبا،
اور اپنے عہد کے آغاز ہی میں،
وہ رہا ثابت قدم،
اور اس کے نیک اور پاک اہلِ بیتؑ پر بھی ہو سلام،
اے ذاتِ باری! کھول دے ہم پر کلیدِ رحمت و رافت سے صبح نو کے در،
ہم کو عطا فرما ہدایت اور نیکی کا لباسِ بہتریں
اے رب عالم! تیری عظمت کے طفیل،
ابھریں مرے دل کی رگوں میں خوف اور اخلاص کی لہریں
مرے معبود! طاری اسقدر کر اپنی

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 988 of 2222

بِعَظَمَتِكَ فِیْ شِرْبِ جَنَانِیْ یَنَابِیْعَ
الْخُشُوْعِ وَ اَجْرِ اللّٰهُمَّ لِهَیْبَتِكَ
مِنْ اٰمَاقِیْ زَفَرَاتِ الدُّمُوْعِ وَ اَدِّبِ
اللّٰهُمَّ نَزَقَ الْخُرْقِ مِنِّیْ بِاَزِمَّةِ
الْقُنُوْعِ اِلٰهِیْ اِنْ لَمْ تَبْتَدِئْنِیْ
الرَّحْمَةُ مِنْكَ بِحُسْنِ التَّوْفِیْقِ
فَمَنِ السَّالِكُ بِیْ اِلَیْكَ فِیْ وَاضِحِ
الطَّرِیْقِ وَ اِنْ اَسْلَمَتْنِیْ اَنَاتُكَ
لِقَائِدِ الْاَمَلِ وَ الْیُمْنٰی فَمَنِ الْمُقِیْلُ
عَثَرَاتِیْ مِنْ كَبَوَاتِ الْهَوٰی وَ اِنْ
خَذَلَنِیْ نَصْرُكَ عِنْدَ مُحَارَبَةِ
النَّفْسِ وَ الشَّیْطَانِ فَقَدْ وَكَلَنِیْ
خِذْلَانُكَ اِلٰی حَیْثُ النَّصَبِ وَ
الْحِرْمَانِ۔ اِلٰهِیْ اَتَرَانِیْ مَا اَتَیْتُكَ

کہ میری آنکھ سے دریا اُمڈتے ہی رہیں اشکوں کے،
اے مالک! مداوا کر مری کمزوریوں کا،
عزتِ نفس اور قناعت کی قوی قدروں سے،
اے اللہ! اگر تو نے نہ فرمائی کرم کی ابتداء اور دی نہ کچھ توفیق،
تو وہ کون ہے، جو مجھ کو تیری راہ پر لائے؟
حوالے کر دیا گر تو نے مجھ کو آرزوؤں اور تمناؤں کے،
تو جو لغزشیں ہوں گی ہوا و حرص کے ہاتھوں،
بچائے گا پھر ان سے کون اس ناچیز بندے کو؟
اور اس حالت میں، جب میں برسرِ پیکار اپنے نفس اور شیطان سے ہوں،
گر ہوئی حاصل نہ تیری کچھ مدد مجھ کو،
تو کر دے گی سپردِ غم یہ محرومی مجھے،
اے ذاتِ باری! دیکھتا ہے تو
کہ امیدوں کے بندھن میں بندھا یہ بندۂ عاجز ہوا ہے حاضرِ خدمت،
کیا جب کثرتِ عصیاں نے مجھ کو تیرے در سے دور،
تیرے قرب کو پانے کی ٹھانی پھر مرے دل نے،
وہ کتنا بدتریں رہوار تھا،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 989 of 2222

إِلَّا مِنْ حَيْثُ الْأَمَالِ اَمْ عَلِقْتُ
بِاَطْرَافِ حِبَالِكَ اِلَّا حِيْنَ بَاعَدَتْنِيْ
ذُنُوْبِيْ عَنْ دَارِ الْوِصَالِ فَبِئْسَ
الْخَطِيَّةُ الَّتِيْ امْتَطَتْ نَفْسِيْ مِنْ
هَوَاهَا فَوَاهًا لَهَا لِمَا سَوَّلَتْ لَهَا
ظُنُوْنُهَا وَ مُنَاهَا وَ تَبًّا لَهَا لِجُرْأَتِهَا
عَلٰى سَيِّدِهَا وَ مَوْلٰيهَا اِلٰهِيْ قَرَعْتُ
بَابَ رَحْمَتِكَ بِيَدِ رَجَائِيْ وَ هَرَبْتُ
اِلَيْكَ لَاجِئًا مِنْ فَرْطِ اَهْوَائِيْ وَ
عَلَقْتُ بِاَطْرَافِ حِبَالِكَ اَنَامِلَ
وَلَائِيْ فَاصْفَحِ اللّٰهُمَّ عَمَّا كُنْتُ
اَجْرَمْتُهُ مِنْ زَلَلِيْ وَ خَطَائِيْ وَ
اَقِلْنِيْ مِنْ صَرْعَةِ رِدَائِيْ فَاِنَّكَ
سَيِّدِيْ وَ مَوْلَايَ وَ مُعْتَمَدِيْ وَ

جس کو بنایا خواہشاتِ نفس نے اپنی سواری،
حیف صد افسوس ہے اُس نفس پر،
جس نے ہوا و حرص میں آ کر ہو کھائی مات،
اور اپنے آقا و مولا سے نافرمان ہونے کی جسارت کی
خدایا! کھٹکھٹایا ہے تری رحمت کے دروازے کو میں نے کتنی امیدوں سے،
اور گھبرا کے اپنی خواہشوں سے آیا ہوں تیری پناہ میں،
اور تھامی ہے تری رسی محبت سے،
الٰہی! درگزر کر تو مرے جرم و خطا سے
اور مرے حال زبوں پر رحم فرما،
تو ہی میرا سرور و مولا ہے،
اور میرا بھروسہ ہے فقط تجھ پر،
تری ہی ذات سے ہے آس وابستہ مری ہر دم،
تو ہی مطلوب اور مقصود ہے دنیا و عقبیٰ میں مرا
پروردگار! اس کو بھلا دھتکار دے گا تو؟
گناہوں سے چھڑا کر اپنا پیچھا جو تری سرکار میں پہنچے،
اور اس کو روک دے گا کیا بھلا سیراب ہونے سے؟

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 990 of 2222

رَجَآئِیْ وَ اَنْتَ غَایَةُ مَطْلُوْبِیْ وَ
مُنَایَ فِیْ مُنْقَلَبِیْ وَ مَثْوَایَ اِلٰهِیْ
كَیْفَ تَطْرُدُ مِسْكِیْنًا اِلْتَجَاَ اِلَیْكَ
مِنَ الذُّنُوْبِ هَارِبًا اَمْ كَیْفَ تُخَیِّبُ
مُسْتَرْشِدًا قَصَدَ اِلٰی جَنَابِكَ سَاعِیًا
اَمْ كَیْفَ تَرُدُّ ظَمْاٰنَ وَ رَدَ اِلٰی
حِیَاضِكَ شَارِبًا كَلَّا وَ حِیَاضُكَ
مُتْرَعَةٌ فِیْ ضَنْكِ الْمُحُوْلِ وَ
بَابُكَ مَفْتُوْحٌ لِلطَّلَبِ وَالْوُغُوْلِ
وَ اَنْتَ غَایَةُ الْمَسْئُوْلِ وَ نِهَایَةُ
الْمَاْمُوْلِ اِلٰهِیْ هٰذِهٖ اَزِمَّةُ نَفْسِیْ
عَقَلْتُهَا بِعِقَالِ مَشِیَّتِكَ وَ هٰذِهٖ
اَعْبَاءُ ذُنُوْبِیْ دَرَاْتُهَا بِعَفْوِكَ وَ
رَحْمَتِكَ وَ هٰذِهٖ اَهْوَآئِیَ الْمُضِلَّةُ
وَكَلْتُهَا اِلٰی جَنَابِ لُطْفِكَ وَ رَاْفَتِكَ

جو اپنی تشنگی کو دور کرنے کے لئے آئے ترے دریائے رحمت پر،
نہیں ہرگز نہیں، یہ کیسے ہوسکتا ہے؟
جبکہ خشک سالی میں بھی رہتی ہیں چھلکتی فیض کی نہریں تری،
اور تیرا دروازہ کھلا ہے ہر کس و ناکس کی خاطر،
تو تمناؤں کی حد اور انتہا امید کی ہے،
اے خدا! تیری مشیت ہی کے قبضے میں ہیں میرے نفس کی باگیں،
تری چشم کرم کے سامنے لا کر گناہوں کا رکھا ہے بوجھ سب میں نے،
اور اب گمراہ کن یہ خواہشات نفس میری ہیں ترے لطف و عنایت کے سپرد،
اے ذاتِ باری! لے کے آئے صبح یہ میرے لئے نورِ ہدایت،
اور میرے دین و دنیا میں اماں اور آشتی کا اک پیام،
اور آج کی ہو شام ایسی ڈھال،
جو روکے عدد کے وار بھی اور خواہشوں کی بے اماں یلغار بھی،
بے شک تو ہے ہر بات پر قادر، کہ تو جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے،
جسے چاہے حکومت دے، جسے چاہے حکومت چھین لے اُس سے،
جسے چاہے تو عزت دے، جسے چاہے تو ذلت دے،

فَاجْعَلِ اللّٰهُمَّ صَبَاحِیْ هٰذَا نَازِلًا
عَلَیَّ بِضِیَاءِ الْهُدٰی وَ بِالسَّلَامَةِ فِی
الدِّیْنِ وَ الدُّنْیَا وَ مَسَائِیْ جُنَّةً مِنْ
کَیْدِ الْعِدٰی وَ وِقَایَةً مِنْ مُرْدِیَاتِ
الْهَوٰی اِنَّكَ قَادِرٌ عَلٰی مَا تَشَآءُ تُؤْتِی
الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ
مِمَّنْ تَشَآءُ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ
تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِیَدِكَ الْخَیْرُ اِنَّكَ
عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○ تُوْلِجُ اللَّیْلَ
فِی النَّهَارِ وَ تُوْلِجُ النَّهَارَ فِی اللَّیْلِ
وَ تُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَ تُخْرِجُ
الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَ تَرْزُقُ مَنْ
تَشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ○ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ
سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ مَنْ
ذَا یَعْرِفُ قَدْرَكَ فَلَا یَخَافُكَ وَ مَنْ

تو ہے ہر اک چیز پر قادر،
سمو دیتا ہے دن میں رات کو اور رات میں دن کو
تو ہی زندہ کو مردہ سے تو ہی مردہ کو زندہ سے ہے پیدا کرنے والا،
جس کو چاہے تو عطا کرتا ہے روزی بے حساب،
اے رب! نہیں تیرے سوا معبود کوئی
پاک تیری ذات ہے اور حمد تیرے ہی لئے ہے
کون ہے؟ کھائے نہ تجھ سے خوف جو قدرت کو تیری جان کر،
اور جو ہراساں ہو نہ تیری ذات کو پہچان کر
اے رب! کیا ہے تو نے یکجا اپنی قدرت سے کئی بکھرے گروہوں کو،
اور اپنی مہربانی سے کیا ظاہر شب تاریک کے سینے سے نور صبح،
اور شب کے اندھیروں کو اجالوں میں کیا تبدیل تو نے،
سنگ خارا کے کلیجے سے بہائے تو نے میٹھے اور کھاری پانیوں کے مختلف چشمے،
نچوڑا ابر کے دامن کو اور پھر کر دیا جل تھل زمیں کو،
اے خدا! تو نے کیا روشن جہاں کو،
جگمگاتے چاند سورج کے چراغوں سے،
اور اس بے مثل تیری صنعت و کاریگری میں کوئی تھکنے کا نشاں تک بھی نہیں ملتا،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 992 of 2222

ذَا يَعْلَمُ مَآ اَنْتَ فَلَا يَهَابُكَ اَلَفْتَ

بِقُدْرَتِكَ الْفِرَقَ وَ فَلَقْتَ بِلُطْفِكَ

الْفَلَقَ وَ اَنَرْتَ بِكَرَمِكَ دَيَاجِيَ

الْغَسَقِ وَ اَنْهَرْتَ الْمِيَاهَ مِنَ الصُّمِّ

الصَّيَاخِيْدِ عَذْبًا وَاُجَاجًا وَ اَنْزَلْتَ

مِنَ الْمُعْصِرَاتِ مَآءً ثَجَّاجًا وَ

جَعَلْتَ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ لِلْبَرِيَّةِ

سِرَاجًا وَّهَّاجًا مِنْ غَيْرِ اَنْ تُمَارِسَ

فِيْمَا ابْتَدَاْتَ بِهِ لُغُوْبًا وَلَا عِلَاجًا

فَيَا مَنْ تَوَحَّدَ بِالْعِزِّ وَالْبَقَاءِ وَ قَهَرَ

عِبَادَهٗ بِالْمَوْتِ وَ الْفَنَآءِ صَلِّ عَلٰى

مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهِ الْاَتْقِيَآءِ وَ اسْمَعْ

نِدَآئِيْ وَ اسْتَجِبْ دُعَآئِيْ وَحَقِّقْ

بِفَضْلِكَ اَمَلِيْ وَ رَجَآئِيْ يَا خَيْرَ

مَنْ دُعِيَ لِكَشْفِ الضُّرِّ وَ الْمَاْمُوْلِ

اے عزت اور بقا میں یکہ و تنہا!

کیا ہے موت کے قانون سے بندوں کو اپنے زیر تو نے،

اے خدا! رحمت محمدؐ اور اُن کی آلؑ پر تیری،

خدایا! کر دعا میری قبول اور سن صدا میری،

اور اپنے فضل کے صدقے میں تو بر لا مرادوں کو مری،

اور سب مقاصد کی مرے تکمیل فرما،

اے خدا! تجھ سے ہے بہتر کون سی ہستی؟

پکاریں جس کو ہم تکلیف میں،

بس تو ہی مرکز ہے امیدوں کا ہماری، رنج و راحت اور آسانی و تنگی میں،

خداوند! میں تیری بارگاہِ قدس میں حاضر ہوں اپنی عرضِ حاجت کے لئے،

مولا! مجھے اپنی نوازش سے نہ رکھ محروم اور ناکامیوں کا منہ نہ دکھلا،

اے کریم والے کریم والے کریم!

اے مہربانوں میں نہایت مہرباں!

تجھ کو تری ہی رحمتوں کا واسطہ، حضرت محمدؐ اور ان کی آلؑ پر تیرا درود،

اے ذاتِ باری! دل مرا ہے تنگ، میرے نفس میں ہیں داغ، میری عقل واماندہ ہے،

میری خواہشیں غالب ہیں اور میری عادت [illegible]

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 993 of 2222

لِكُلِّ عُسْرٍ وَّيُسْرٍ بِكَ اَنْزَلْتُ
حَاجَتِيْ فَلَا تَرُدَّنِيْ مِنْ سَنِّيْ مَوَاهِبِكَ
خَآئِبًا يَا كَرِيْمُ يَا كَرِيْمُ يَا كَرِيْمُ
بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ
وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ ○ پھر سجدہ میں جائیے اور کہیئے :-
اِلٰهِيْ قَلْبِيْ مَحْجُوْبٌ وَنَفْسِيْ مَعْيُوْبٌ
وَعَقْلِيْ مَغْلُوْبٌ وَ هَوَآئِيْ غَالِبٌ
وَطَاعَتِيْ قَلِيْلٌ وَ مَعْصِيَتِيْ كَثِيْرٌ
وَلِسَانِيْ مُقِرٌّ بِالذُّنُوْبِ فَكَيْفَ
حِيْلَتِيْ يَا سَتَّارَ الْعُيُوْبِ وَ يَا عَلَّامَ
الْغُيُوْبِ وَ يَا كَاشِفَ الْكُرُوْبِ اِغْفِرْ
ذُنُوْبِيْ كُلَّهَا بِحُرْمَةِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ
مُحَمَّدٍ يَا غَفَّارُ يَا غَفَّارُ يَا غَفَّارُ
بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

اور خود میری زباں اقرار کرتی ہے گناہوں کا
اب اس صورت میں کیا اس کے سوا چارہ؟
کہ تو میری خطائیں بخش دے ساری،
اے پردہ پوش عیبوں کے!
اے ساری غیب کی باتوں سے واقف!
دور کرنے والے ہر کرب والم کے!
بخش دے سارے گنہ،
ہے واسطہ تجھ کو محمدؐ اور ان کی آلؑ کی حرمت کا،
اے غفار! اے غفار! اے غفار!
تجھ کو واسطہ تیری ہی رحمت کا،
اے سارے مہربانوں سے زیادہ مہرباں!

☆☆☆☆☆

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 994 of 2222

دعاء توسل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ وَ اَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ
بِنَبِيِّكَ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ يَآ اَبَا الْقَاسِمِ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَآ اِمَامَ الرَّحْمَةِ
يَا سَيِّدَنَا وَ مَوْلَانَا اِنَّا نَتَوَجَّهُنَا وَ
اسْتَشْفَعْنَا وَ تَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ
وَ قَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَیْ حَاجَاتِنَا يَا
وَجِيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ
يَا اَبَا الْحَسَنِ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ
يَا عَلِیَّ بْنَ اَبِيْطَالِبٍ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ
عَلٰى خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا وَ مَوْلَانَا اِنَّا
نَتَوَجَّهُنَا وَ اسْتَشْفَعْنَا وَ تَوَسَّلْنَا

دعائے توسل

الٰہی! بن کے آیا ہوں سوالی تیرے در پر
تیرے پیغمبر، نبی رحمت ورافت محمدؐ کے سہارے
اور توجہ ہے مری تیری ہی جانب

اے ابوالقاسم! رسولِ حق! امام رحمت ورافت!
ہمارے آقا ومولا!
نظر ہے آپ کے در پر ہماری،
ہم بناتے ہیں وسیلہ اور شفاعت کا راپنا بارگاہ ایزدی میں آپؐ کو،
اور آپؐ کی خدمت میں اپنی حاجتیں ہیں پیش کرتے،
اے خدائے پاک کے نزدیک قدر ومنزلت کے اہل!
فرمائیں سفارش درگہِ حق میں ہماری،

اے امیر المومنیں اے ابوالحسن اے حجتِ خالق!
علی ابن ابی طالب! ہمارے آقا ومولا!

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 995 of 2222

بِكَ اِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَىْ
حَاجَاتِنَا يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ اشْفَعْ
لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ يَا فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ يَا
بِنْتَ مُحَمَّدٍ يَا قُرَّةَ عَيْنِ الرَّسُوْلِ
يَا سَيِّدَتَنَا وَ مَوْلَاتَنَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا
وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ
وَقَدَّمْنَاكِ بَيْنَ يَدَىْ حَاجَاتِنَا
يَا وَجِيْهَةً عِنْدَ اللّٰهِ اِشْفَعِىْ لَنَا
عِنْدَ اللّٰهِ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ يَا حَسَنَ
بْنَ عَلِيٍّ اَيُّهَا الْمُجْتَبٰى يَا بْنَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى
خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا
وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ
وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَىْ حَاجَاتِنَا

نظر ہے آپ کے در پر ہماری،
ہم بناتے ہیں وسیلہ اور شفاعت کا راپنا بارگاہ ایزدی میں آپ کو
اور آپ کی خدمت میں اپنی حاجتیں ہیں پیش کرتے
اے خدائے پاک کے نزدیک قدر و منزلت کے اہل!
فرمائیں سفارش درگہِ حق میں ہماری،

اے رسولِ حق کی دختر، قرۃ العین نبیؐ اے فاطمہ زہراؑ!
ہماری سیدہ و ملکۂ کون و مکاں!
ہیں آپ کی دہلیز پر ہم سرنگوں،
اور ہم بناتے ہیں وسیلہ اور شفاعت کا راپنا بارگاہ ایزدی میں آپؑ کو
اور آپؑ کی خدمت میں اپنی حاجتیں ہیں پیش کرتے
اے خدائے پاک کے نزدیک قدر و منزلت کی اہل!
فرمائیں سفارش درگہ حق میں ہماری

اے حسنؑ ابن علی اے مجتبیٰ فرزندِ مرسل حجتِ خالق!
ہمارے آقا و مولا!
نظر ہے آپ کے در پر ہماری
ہم بناتے ہیں وسیلہ اور شفاعت کا راپنا بارگاہ ایزدی میں آپؑ کو

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 996 of 2222

يَا وَجِيهًا عِنْدَ اللّٰهِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ
اللّٰهِ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ يَا حُسَيْنَ بْنَ
عَلِيٍّ اَيُّهَا الشَّهِيْدُ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا
وَ مَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَ اسْتَشْفَعْنَا
وَ تَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ وَ قَدَّمْنَاكَ
بَيْنَ يَدَىْ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيهًا
عِنْدَ اللّٰهِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ
يَا اَبَا الْحَسَنِ يَا عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ
يَا زَيْنَ الْعَابِدِيْنَ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا
وَ مَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَ اسْتَشْفَعْنَا
وَ تَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ وَ قَدَّمْنَاكَ
بَيْنَ يَدَىْ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيهًا عِنْدَ

اور آپؑ کی خدمت میں اپنی حاجتیں ہیں پیش کرتے
اے خدائے پاک کے نزدیک قدر و منزلت کے اہل!
فرمائیں سفارش درگہ حق میں ہماری،

اے حسینؑ ابن علی! فرزند پیغمبر شہید کربلا اے حجت خالق!
ہمارے آقا و مولا!
نظر ہے آپ کے در پر ہماری
ہم بناتے ہیں وسیلہ اور شفاعت کا را اپنا بارگاہ ایزدی میں آپ کو
اور آپ کی خدمت میں اپنی حاجتیں ہیں پیش کرتے
اے خدائے پاک کے نزدیک قدر و منزلت کے اہل!
فرمائیں سفارش درگہِ حق میں ہماری

اے علیؑ ابن حسین اے بوالحسن فرزند پیغمبر اے زین العابدیں اے حجتِ خالق!
ہمارے آقا و مولا!
نظر ہے آپ کے در پر ہماری
ہم بناتے ہیں وسیلہ اور شفاعت کا را اپنا بارگاہ ایزدی میں آپؑ کو
اور آپ کی خدمت میں اپنی حاجتیں ہیں پیش کرتے
اے خدائے پاک کے نزدیک قدر و منزلت کے اہل!

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 997 of 2222

اللهِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللهِ يَا اَبَا
جَعْفَرٍ يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ اَيُّهَا الْبَاقِرُ
يَا بْنَ رَسُوْلِ اللهِ يَا حُجَّةَ اللهِ عَلٰى
خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا وَ مَوْلَانَا اِنَّا نَتَوَجَّهُ نَا
وَاسْتَشْفَعْنَا وَ تَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللهِ
وَ قَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَىْ حَاجَاتِنَا
يَا وَجِيْهًا عِنْدَاللهِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ
اللهِ يَا اَبَا عَبْدِ اللهِ يَا جَعْفَرَ بْنَ
مُحَمَّدٍ اَيُّهَا الصَّادِقُ يَابْنَ رَسُوْلِ اللهِ
يَا حُجَّةَ اللهِ عَلٰى خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا
وَ مَوْلَانَا اِنَّا نَتَوَجَّهُ نَا وَ اسْتَشْفَعْنَا
وَ تَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللهِ وَ قَدَّمْنَاكَ
بَيْنَ يَدَىْ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيْهًا
عِنْدَ اللهِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللهِ يَا

فرمائیں سفارش درگہ حق میں ہماری،

اے ابوجعفر محمد بن علی! فرزندِ پیغمبر اے باقر، حجتِ خالق!
ہمارے آقا و مولا!
نظر ہے آپ کے در پر ہماری
ہم بناتے ہیں وسیلہ اور شفاعت کا اپنا بارگاہِ ایزدی میں آپؑ کو
اور آپ کی خدمت میں اپنی حاجتیں ہیں پیش کرتے،
اے خدائے پاک کے نزدیک قدر و منزلت کے اہل!
فرمائیں سفارش درگہِ حق میں ہماری،

اے ابوعبداللہ جعفر بن محمد پیکرِ صدق و صفا، فرزند مرسل حجت خالق!
ہمارے آقا و مولا!
نظر ہے آپ کے در پر ہماری
ہم بناتے ہیں وسیلہ اور شفاعت کا اپنا بارگاہ ایزدی میں آپؑ کو
اور آپ کی خدمت میں اپنی حاجتیں ہیں پیش کرتے
اے خدائے پاک کے نزدیک قدر و منزلت کے اہل!
فرمائیں سفارش درگہ حق میں ہماری،

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 998 of 2222

اَبَا الْحَسَنِ يَا مُوْسٰى بْنَ جَعْفَرٍ
اَيُّهَا الْكَاظِمُ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا
وَمَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا
وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ
بَيْنَ يَدَىْ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيْهًا
عِنْدَ اللّٰهِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ يَا
اَبَا الْحَسَنِ يَا عَلِيَّ بْنَ مُوْسٰى اَيُّهَا
الرِّضَا يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَا حُجَّةَ
اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا
اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا
بِكَ اِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ
يَدَىْ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيْهًا عِنْدَ
اللّٰهِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ يَا

ابن جعفر، موسیٰ کاظم اے سبطِ مرسلِ حق، حجت خالق!
ہمارے آقا و مولا!
نظر ہے آپ کے در پر ہماری
ہم بناتے ہیں وسیلہ اور شفاعت کا راپنا بارگاہ ایزدی میں آپؑ کو
اور آپ کی خدمت میں اپنی حاجتیں ہیں پیش کرتے
اے خدائے پاک کے نزدیک قدر و منزلت کے اہل!
فرمائیں سفارش درگہ حق میں ہماری،

اے علی اے ابن موسیٰ سبط پیغمبر رضا اے حجت خالق!
ہمارے آقا و مولا!
نظر ہے آپ کے در پر ہماری
ہم بناتے ہیں وسیلہ اور شفاعت کا راپنا بارگاہ ایزدی میں آپؑ کو
اور آپ کی خدمت میں اپنی حاجتیں ہیں پیش کرتے
اے خدائے پاک کے نزدیک قدر و منزلت کے اہل!
فرمائیں سفارش درگہ حق میں ہماری،

اے ابو جعفر محمد بن علی فرزندِ مرسل اے تقی! اے حجت خالق!
ہمارے آقا و مولا!

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 999 of 2222

اَبَا جَعْفَرٍ يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ

اَيُّهَا التَّقِيُّ الْجَوَادُ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ

يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا

وَمَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا

وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ

بَيْنَ يَدَىْ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيْهًا

عِنْدَ اللّٰهِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ

يَا اَبَا الْحَسَنِ يَا عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ

اَيُّهَا الْهَادِى النَّقِيُّ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ

يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا

وَمَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا

وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ

بَيْنَ يَدَىْ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيْهًا

عِنْدَ اللّٰهِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ

نظر ہے آپ کے در پر ہماری

ہم بناتے ہیں وسیلہ اور شفاعت کارا پنا بارگاہ ایزدی میں آپؑ کو

اور آپ کی خدمت میں اپنی حاجتیں ہیں پیش کرتے

اے خدائے پاک کے نزدیک قدر و منزلت کے اہل!

فرمائیں سفارش درگہ حق میں ہماری،

اے علی ابن محمد، بوالحسن فرزند مرسل اے نقی اے حجت خالق!

ہمارے آقا و مولا!

نظر ہے آپ کے در پر ہماری

ہم بناتے ہیں وسیلہ اور شفاعت کارا پنا بارگاہ ایزدی میں آپؑ کو

اور آپ کی خدمت میں اپنی حاجتیں ہیں پیش کرتے

اے خدائے پاک کے نزدیک قدر و منزلت کے اہل!

فرمائیں سفارش درگہ حق میں ہماری،

اے حسنؑ ابن علی اے عسکری! فرزندِ مرسل اے ذکی اے حجت خالق!

ہمارے آقا و مولا!

نظر ہے آپؑ کے در پر ہماری

يَا اَبَا مُحَمَّدٍ يَا حَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ اَيُّهَا
الزَّكِيُّ الْعَسْكَرِيُّ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا
وَ مَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَ اسْتَشْفَعْنَا
وَ تَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ وَ قَدَّمْنَاكَ
بَيْنَ يَدَىْ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيْهًا
عِنْدَ اللّٰهِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ يَا
وَصِيَّ الْحَسَنِ وَ الْخَلَفَ الْحُجَّةَ
اَيُّهَا الْقَآئِمُ الْمُنْتَظَرُ الْمَهْدِيُّ
يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى
خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا وَ مَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا
وَ اسْتَشْفَعْنَا وَ تَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ
وَ قَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَىْ حَاجَاتِنَا
يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ

ہم بناتے ہیں وسیلہ اور شفاعت کا راپنا بارگاہ ایزدی میں آپ کو
اور آپ کی خدمت میں اپنی حاجتیں ہیں پیش کرتے
اے خدائے پاک کے نزدیک قدر و منزلت کے اہل!
فرمائیں سفارش درگہ حق میں ہماری،

اے وصی عسکری اے قائم و مہدی اے فرزند رسول اے حجتِ خالق!
ہمارے آقا و مولا!
نظر ہے آپؑ کے در پر ہماری

ہم بناتے ہیں وسیلہ اور شفاعت کا راپنا بارگاہ ایزدی میں آپ کو
اور آپ کی خدمت میں اپنی حاجتیں ہیں پیش کرتے
اے خدائے پاک کے نزدیک قدر و منزلت کے اہل!
فرمائیں سفارش درگہ حق میں ہماری،

اے ہمارے مالکو! آقاؤ! سردارو!
ہماری زندگی کے رہنماؤ! اور ہماری بے کسی اور بے بسی کے اے سہارو!
آپؑ کی دہلیز پر ہم سرنگوں ہیں،
ہم بنا[illegible]

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com---Page 1001 of 2222

اب اللہ سے جو دُعا مانگنا چاہتے ہیں وہ مانگیئے ؛ اس کے بعد کہیے:

يَا سَادَاتِيْ وَ مَوَالِيَّ إِنِّيْ تَوَجَّهْتُ
بِكُمْ أَئِمَّتِيْ وَ عُدَّتِيْ لِيَوْمِ فَقْرِيْ وَ
حَاجَتِيْ إِلَى اللهِ وَتَوَسَّلْتُ بِكُمْ إِلَى اللهِ
وَاسْتَشْفَعْتُ بِكُمْ إِلَى اللهِ فَاشْفَعُوْا لِيْ
عِنْدَ اللهِ وَاسْتَنْقِذُوْنِيْ مِنْ ذُنُوْبِيْ
عِنْدَ اللهِ فَإِنَّكُمْ وَسِيْلَتِيْ إِلَى اللهِ
وَبِحُبِّكُمْ وَ بِقُرْبِكُمْ أَرْجُو النَّجْوةَ
مِنَ اللهِ فَكُوْنُوْا عِنْدَ اللهِ رَجَائِيْ
يَا سَادَاتِيْ يَا أَوْلِيَآءَ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ وَلَعَنَ اللهُ
أَعْدَآءَ اللهِ ظَالِمِيْهِمْ مِنَ الْأَوَّلِيْنَ
وَالْآخِرِيْنَ آمِيْنَ رَبَّ الْعَالَمِيْنَ

☆☆☆☆☆

اور آپ کی خدمت میں اپنی حاجتیں ہیں پیش کرتے

اے خدائے پاک کے نزدیک قدر و منزلت اور عزت و حرمت کے لائق

آپ فرمائیں سفارش اور شفاعت درگہ حق میں ہماری،

بخشوا دیجے گناہوں کو ہمارے،

آسرا ہم کو فقط ہے آپؑ کا

اور آپ ہی کی الفت و قربت سے ہم امید رکھتے ہیں نجاتِ اخروی کی،

آپؑ ہی سے آس ہے ہم کو،

قیامت میں نہ ہونے دیں ہمیں مایوس ہرگز،

اے ہمارے مالکو! آقاؤ، سردارو! اے ذات خالق کل کے مقرب دوستو!

تم پر ہو رحمت اور سلام،

اور جن خدا کے دشمنوں نے تم پہ ڈھایا ظلم،

ان پر اوّل و آخر ہو لعنت حق تعالیٰ کی،

ہماری یہ دعا مقبول ہو اے رب دو عالم!

☆☆☆☆☆

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 1002 of 2222

حسین سحر۔ایک مطالعہ

ڈاکٹر خان محمد ساجد

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 1003 of 2222

حسین سحر۔ایک مطالعہ

مرتب

ڈاکٹر خان محمد ساجد

سحر سنز۔لاہور، ملتان

ضابطہ
(جملہ حقوق محفوظ)

اشاعت اوّل: 2010ء
کتابت وتزئین: الکتاب گرافکس ملتان
طباعت: عاتکہ پرنٹرز ملتان
قیمت: -/500روپے

ملنے کا پتا

کتاب نگر۔حسن آرکیڈ ملتان

فہرست

شمار	عنوان	تحریر	صفحہ
1	عرض مرتب	ڈاکٹر خان محمد ساجد	8
2	کوائف نامہ	ڈاکٹر خان محمد ساجد	12

حسین سحر کی شخصیت (خاکے):

1	جلوہ بہ جلوہ، نو بہ نو	ڈاکٹر عاصی کرنالی	18
2	حسین سحر میرا ہمزاد	اقبال ارشد	21
3	حسین سحر	محمد افسر ساجد	35
4	سحر رومانی	اعتبار ساجد	36
5	مسافر اپنی کوئی سرزمین نہیں رکھتے	عذرا نقوی (ریاض)	40
6	حسین سحر جو حسین بھی ہیں سحر انگیز بھی	حافظ عبدالوحید (ریاض)	44
7	حسین سحر کا سحر	محمد یونس قاضی (دمام)	46
8	حسین ساحر	محمد اظہر سلیم مجوکہ	49
9	عظیم ادیب اور مقبول شاعر	منیر احمد بھٹہ	52
10	حسین سحر کی شخصیت	خالد بیگ	55
11	شعر و ادب کی حسین سحر	وحید الرحمٰن خاں	59
12	دل نشیں انسان	ابو میسون اللہ بخش	63

منظوم خراج تحسین (66 تا 72)

1۔	عیش شجاع آبادی	2۔	محمود عالم	3۔	علی محمد ملوک
4۔	اسلم یوسفی	5۔	احمد شہباز خاور	6۔	اختر معظم
7۔	نسیم کاظمی	8۔	ناصر الہ آبادی	9۔	افتخار نقوی

انٹرویوز (مصاحبے)

1	روزنامہ ''سنگ میل'' ملتان	74
2	روزنامہ ''امروز'' لاہور	85
3	ہفت روزہ ''اردو میگزین'' جدہ	94
4	روزنامہ ''اوصاف'' ملتان	99
5	ہفت روزہ ''اردو میگزین'' جدہ	106
6	روزنامہ ''پاکستان'' ملتان	111

کتابوں پر تبصرے: (119 تا 136)

☆باب العلم ☆لہولہو ☆اشتیاق اظہر فن اور شخصیت ☆خالد۔ شخص و شاعر

☆منزل کی طرف ☆اختر مہران ☆تخاطب ☆تقدیس

☆تطہیر ☆تجلی ☆صحرا میں گلاب ☆ستارہ و ہلال

☆ پھلکاری ☆فانوس حرم ☆پھول اور تارے ☆فرقان عظیم ☆تحسین اور کتب نما

شاعری (عمومی تاثرات):

1	تاثرات	ڈاکٹر ابوالخیر کشفی	138
2		پروفیسر سحر انصاری	139
3		ڈاکٹر فرمان فتح پوری	141
4	حسین سحر اپنی تلاش میں	پروفیسر مشکور حسین یاد	143
5	حسین سحر کا شعری رنگ	ڈاکٹر عاصی کرنالی	145
6	حسین سحر کی غزل پر سرسری نظر	وزیری پانی پتی	149
7	حسین سحر کی غزل	ڈاکٹر محمد امین	153
8	ادھورے خوابوں کی سرزمین کا مسافر	رضیہ انوار رضی	157
9	ایک جمالیاتی اور سماجی شاعر	طارق محمد طارق (دمام)	165
10	حسین سحر اور دبستان ملتان	شہزاد احمد خان	167

خصوصی اظہار خیال:

1	وسیع کینوس کا شاعر	ڈاکٹر اقبال واجد	170
2	چشم بر آواز	ڈاکٹر انور سدید	178
3	دھیمے لہجے کا شاعر	ڈاکٹر احسن زیدی	186
4	نئے موسموں کی ہواؤں کا استعارہ	ڈاکٹر طاہر تونسوی	189
5	منبع علم وفن	جاوید اختر جاوید۔ ریاض	193
6	حسین سحر کا انداز تخاطب	سید معراج جامی	194
7	سبز پیڑ کی ہتھیلی پہ جلتا دیا	جمیل احمد عدیل	197
8	آئنہ ہے درمیاں	غلام حسین ساجد	204
9	جمالیاتی نقطہ کمال کی تلاش	انور جمال	208
10	تخاطب	ناصر بشیر	212
11	تخاطب ایک تاثر	مبارک مجوکہ	215
12	حسین سحر کا انداز تخاطب	حسن سوز	219
13	دیدۂ بینا کا حامل شاعر	شبیر احمد قادری	225
14	فطرت سے اکتساب اور اقدام امن	ڈاکٹر اقبال واجد	230
15	حسین سحر اور ہیکنی تجربوں کی فسوں کاریاں	ڈاکٹر شفیق ندوی	251
16	کہرے میں دھنک	اسلام عظمی	256
17	تطہیر	ڈاکٹر اسد اریب	261
18	تقدیس اور نور اول کے مظاہر	ڈاکٹر شمیم ترمذی	263
19	حسین سحر کی تخلیقی سحر کاری اور شہر خواب	پروفیسر حسن عسکری کاظمی	271
20	فانوس حرم	مختار احمد کاشف	278
21	فانوس حرم	ڈاکٹر خان محمد ساجد	284

تراجم:

1	کلام سموالامیر خالد الفیصل	ڈاکٹر صادق رضاوی	292
2	نظمیں	مختار احمد کاشف	294

فرقانِ عظیم:

1	فرقان عظیم ایک تاثر	آیت اللہ علامہ عقیل الغروی	310
2	فرقان عظیم ایک رائے	علامہ عبدالعزیز خالد	311
3	حسین سحر بطور مترجم قرآن	ڈاکٹر محمد صادق رضاوی (ریاض)	312
4	ترجمان فرقان عظیم	ابوالامتیاز ع،س،مسلم	315
5	ایک عظیم کارنامہ	پروفیسر حسین عسکری کاظمی	328
6	حسین سحر کا قابل قدر کارنامہ	سید عارف معین بلے	332
7	فرقان عظیم	ابن کلیم	337
8	منفرد منظوم ترجمہ قرآن	شاکر حسین شاکر	339
9	فرقان عظیم اور حسین سحر	ڈاکٹر خان محمد ساجد	342

بچوں کا ادب:

1	پھول و ستارے	عابد نظامی	350
2	پیارے رسول	ڈاکٹر محمد امین	353
3	حسین سحر اور بچوں کا ادب	سمیرا گل	356

پنجابی ادب:

1	سوچ وچار	ڈاکٹر شوکت علی قمر	360
2	حسین سحر دیاں پنجابی نظماں دا مختصر ویرداد	ڈاکٹر نوید شہزاد	363
3	حسین سحر تے پنجابی ادب	شفیق آصف	369
4	دو جگ دا والی	ڈاکٹر خان محمد ساجد	371

انتساب

محبانِ سحرؔ کے نام

عرضِ مرتب

دبستان ملتان کا جب بھی ذکر کیا جائے تو یہ ذکر حسین سحر کا نام لیے بغیر مکمل نہیں ہوتا بلکہ یہ کہنا مبالغہ نہ ہو گا کہ وہ اس تخلیقی شجر کی جڑ اور بنیاد ہیں جو گزشتہ چھ دہائیوں سے اس خطہ میں پروان چڑھتا رہا ہے۔ ملتان کی ادبی تاریخ کافی قدیم ہے۔ اس عرصے میں ملتان میں نئے نئے ادبی راستوں کی جستجو کی گئی۔ اور آج الحمد للہ ملتان ادبی سرگرمیوں میں کسی علاقے سے پیچھے نہیں۔ اس سلسلے میں حسین سحر کی خدمات لازوال ہیں۔ انہیں بجا طور پر ایک عہد ساز شخصیت کہا جا سکتا ہے۔ گزشتہ ساٹھ سالوں میں جہاں ہمیں فیض احمد فیض، احمد فراز، منیر نیازی جیسے لوگ شمعِ ادب کو جلا دیتے نظر آتے ہیں وہیں جنوبی پنجاب میں یہ شمع حسین سحر اور ان کے احباب کے ہاتھوں میں لو دیتی نظر آتی ہے۔ اور اس شمع فروزاں اور اس کے ضیا پاشیوں کا مجھ پر اور میرے جیسے دوسرے طالبانِ علم پر کم از کم اتنا حق ضرور ہے کہ اس کی کچھ بکھری کرنوں کو سمیٹ کر اہلِ ذوق کے حضور پیش کریں۔ لہٰذا ان کی علمی کاوشوں اور شخصیت پر لکھی گئی تحریروں، تبصرہ، اور تخلیقات کے بحر بے کراں کا کچھ حصہ قارئین کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔

حسین سحر کی علمی کاوشوں کو کئی گوشوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ ہر گوشہ وسیع الباد Dimensions اپنے اندر رکھتا ہے۔ میں یہاں چند ایک پر اختصار کے ساتھ روشنی ڈالنے کی کوشش کروں گا۔

ایک معلم کی حیثیت سے انہوں نے تقریباً 35 سال تک خدمات انجام دی ہیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے خاندانی بہبود کے محکمہ میں بھی فیملی پلاننگ آفیسر کی حیثیت سے خدمات انجام

دیں۔ اس دوران انہوں نے اپنی فلاحی اور انتظامی صلاحیتوں کا بھرپور مظاہرہ کیا اور متعدد اعزازات سے سرفراز ہوئے۔

تعلیم کے شعبے میں ان کے شاندار کارنامے اب بھی زبان زدِ خاص و عام ہیں۔ انہوں نے نہ صرف اعلیٰ منتظم کی حیثیت سے اپنی صلاحیتیں منوائیں بلکہ تعلیم کے میدان میں نئی راہیں دریافت کیں۔ مثلاً وہ ان اولین اساتذہ میں سے ہیں جنہوں نے پنجابی زبان کی تعلیم کو کالجوں اور یونیورسٹیوں میں روشناس کرایا۔ اور بہت سے اساتذہ اب بھی انہی کی کوششوں کی وجہ سے پنجابی کے فروغ کے میدان میں نام کما چکے ہیں۔ وہ عربی، فارسی، انگریزی اور اردو زبانوں پر بھی یکساں عبور رکھتے ہیں اور ان مضامین میں معلّمی فرائض انجام دے چکے ہیں۔

وہ ایک عالم دین بھی ہیں اور قرآن پاک کا وسیع مطالعہ رکھتے ہیں تقابل ادیان ان کی دلچسپی کا خاص موضوع ہے۔ اور اسی طرح اسلامی فکر و فلسفہ پر تحقیق ان کا اوڑھنا بچھونا ہے۔

وہ کئی ملکوں کی سیاحت کر چکے ہیں۔ اور وہاں کی تہذیب و ثقافت کے بارے میں وسیع علم رکھتے ہیں۔ بیرونِ ملک قیام کے دوران ان کے جمع کردہ علمی مواد کا بہت کم حصہ منظرِ عام پر آیا ہے۔ اس سلسلے میں میری نظر سے ان کی صرف ایک کتاب گزری ہے۔ اس کتاب کا نام ''نظمیں از خالد الفصیل'' ہے اور یہ سعودی شہزادہ خالد الفصیل کی عربی نظموں کا ترجمہ ہے۔

وہ اردو پنجابی اور سرائیکی نظم و نثر پر یکساں عبور رکھتے ہیں۔ انہوں نے شاعری کی تقریباً ہر صنف میں طبع آزمائی کی ہے۔ ان کی معروف مطبوعہ کتب کی تفصیل ان کے کوائف میں دیکھی جا سکتی ہے۔

ان کا سب سے بڑا ادبی کارنامہ قرآن پاک کا منظوم اردو ترجمہ ''فرقان عظیم'' ہے۔ وہ اس حقیقت سے مکمل طور پر باخبر ہیں کہ کسی بھی کتاب کا لفظی ترجمہ تقریباً ناممکن ہے۔ البتہ مفہوم کسی حد تک بیان کیا جا سکتا ہے۔ اس لیے وہ اپنے ترجمے کیلئے ترجمانی کی اصطلاح استعمال کرتے ہیں۔ یہ ترجمہ بحرِ ہزج میں کیا گیا ہے اور اتنی سادہ، سلیس اور قابلِ فہم زبان میں ہے کہ قاری کے ذہن میں کوئی ابہام نہیں رہتا۔ منظوم کلام میں شیرینی اور روانی اس قدر ہے کہ دل پر اثر کرتی ہے۔ اس

ترجمہ کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ فرقہ وارانہ مباحث اور طویل حاشیوں سے مبرا ہے اور اس کی پذیرائی ہر مکتبِ فکر نے کی ہے۔ ہماری مذہبی فکر جس کو فرقہ وارانہ انتہا پسندی دیمک کی طرح چاٹ رہی ہے امید ہے ان کی اس کوشش سے اعتدال پسندی کی طرف راغب ہوگی۔

حسین سحر نے متعدد مرتبہ ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر انٹرویوز دیے اور کئی دفعہ علمی لیکچر دیے۔ ان کی تفاصیل کو منضبط اور مرتب کرنے کی ضرورت ہے۔

ہماری بدقسمتی یہ ہے کہ ہمارے اہلِ دانش مالی مشکلات کی وجہ سے اپنا علمی سرمایہ طالبانِ علم تک منتقل کرنے سے قاصر ہیں۔ اور ہمارے ہاں کا صاحبِ ثروت طبقہ اپنی عیاشیوں میں مگن ہے۔ اور یہ علمی دولت عدم توجہی کی وجہ سے ضائع ہو رہی ہے۔ ہم اس حقیقت سے مجرمانہ حد تک غافل ہیں کہ کسی بھی تہذیب اور قوم کی ترقی کا معیار اس کے دانشوروں کے نظریات سے وابستہ ہوتا ہے۔ حسین سحر سے میری شناسائی کوئی زیادہ پرانی نہیں لیکن ان سے ملاقاتوں کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ انہوں نے اپنی تخلیقات کا بہت کم حصہ طبع کروایا ہے۔ جس کی وجہ سے تشنگانِ علم ان سے اتنا فائدہ حاصل نہیں کر سکے جتنا کرنا چاہیے۔ ان کی ایک عجیب عادت جس سے مجھے خوشی بھی ہوتی ہے اور تشویش بھی یہ ہے کہ وہ اپنی تخلیقات کے شائع کرنے میں اتنے سنجیدہ نہیں جتنے اس بات میں کہ دوسروں کی تخلیقات لوگوں کے سامنے آئیں۔ یہی وجہ ہے کہ بہت سے ادبی رسائل کے بانی اور ایڈیٹر ہونے کے باوجود وہ اپنا بہت کم علمی اثاثہ منظرِ عام پر لائے ہیں۔

یہ بڑی حیرت کی بات ہے کہ حسین سحر نے بہت لوگوں کی طباعت کے میدان میں رہنمائی کی اور کئی دفعہ اپنے ذاتی خرچ پر ان کی تخلیقات کو شائع کروایا لیکن ان کا اپنا بہت سا علمی مواد ابھی تک اشاعت کا منتظر ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ ان کے پاس جو علمی سرمایہ ہے وہ اس سے کہیں زیادہ ہے جو اب تک کتابی شکل میں شائع ہو چکا ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ انہوں نے میرے جیسے چند ارادت مندوں اور اپنے فرزندوں کی گزارشات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اپنے کام کو کتابی شکل دینا شروع کر دیا ہے اور گزشتہ چند سالوں میں ان کی متعدد کتابیں شائع ہو کر اہلِ علم سے خراجِ تحسین وصول کر چکی ہیں۔ مثلاً ان کی کتاب ''فانوسِ حرم'' کو حال ہی میں پنجاب گورنمنٹ نے ایوارڈ

سے نوازا ہے۔ ہماری ناقدری دیکھیے کہ ہمارے اہلِ دانش کو اپنی تخلیقات کی طباعت کے تمام اخراجات خود ہی برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ حسین سحر بھی اپنی کتابوں پر زرِ کثیر خرچ کر رہے ہیں۔ میں انہیں ان مجاہدانہ کوششوں پر (جو میں سمجھتا ہوں کہ آنے والی نسلوں پر ان کا احسان ہے) ہدیہ تحسین پیش کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔

حسین سحر کے کام پر بے شمار تحقیقی مضامین اور تبصرے شائع ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ ان مقالات کی بھی کمی نہیں جو مختلف علمی محفلوں میں پڑھے گئے۔ ان پر یونیورسٹی کی سطح پر تحقیقی کام بھی ہوا ہے۔ اس سلسلے دو اہم مقالے حال ہی میں منظرِ عام پر آئے ہیں۔ ایک پرمغز مقالہ بہاءالدین زکریا یونیورسٹی کی شعبہ اردو کی طالبہ سمیرا گل کا ہے جس کا عنوان ہے ''تدوینِ کلیاتِ حسین سحر'' اس مقالے میں انہوں نے ان کے مطبوعہ اور غیر مطبوعہ کلام کو ایک بسیط مقدمے کے ساتھ یکجا کیا ہے۔ دوسرا جامع مقالہ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کے ایم فل کے طالب علم شہزاد احمد خان نے ''حسین سحر فن اور شخصیت'' کے عنوان کے تحت تحریر کیا ہے۔ اس کے علاوہ اُن کے ترجمہ قرآن مجید ''فرقانِ عظیم'' کے حوالے سے بھی لاہور کے ایک ریسرچ سکالر تحقیق کر رہے ہیں۔

موجودہ کتاب سحر شناسی کے اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے جس میں سحر صاحب کی شخصیت اور ان کے فن اور اس کے علاوہ ان کی علمی و ادبی خدمات پر مختلف اربابِ نظر کے مضامین شامل ہیں۔

میری کوشش یہ رہی ہے کہ اس وسیع مواد سے جو میرے سامنے ہے کم از کم اتنا ضرور شاملِ کتاب کرلوں جو اس کتاب کے حجم کو مناسب حد تک رکھنے کیلئے ضروری ہو۔ اور حقیقت ہے کہ اس علمی سرمایہ کو مکمل طور پر یکجا کرنے کیلئے متعدد کتابوں کی ضرورت ہے۔ یہ کتاب نمونہ از مشتے مز خروارے کے طور پر پیش کی جارہی ہے۔ مجھے امید ہے کہ یہ ادنیٰ کوشش تشنگانِ علم کی پیاس کو ضرور کم کرے گی۔ مجھے یہ بھی امید ہے کہ یہ سلسلہ مزید آگے بڑھے گا اور شجرِ سحر سے میری یہ خوشہ چینی میرے اور قارئین کیلئے نشانِ راہ ثابت ہوگی۔ میں اپنی اس کوشش ناتمام میں کہاں تک کامیاب ہوا ہوں اس کیلئے قارئین کی آراء کا منتظر رہوں گا۔

ڈاکٹر خان محمد ساجد

کوائف نامہ:

پروفیسر حسین سحرؔ

اصل نام:	خادم حسین
قلمی نام:	حسین سحرؔ
ولدیت:	میاں برکت علی مرحوم
تاریخ پیدائش:	01.10.1942 (بمطابق S.S.C)
مقام پیدائش:	جلال آباد ضلع فیروز پور (بھارت)
تعلیم:	ایم۔اے (اردو) پنجاب یونیورسٹی لاہور 1964ء
	ایم۔اے (پنجابی) پنجاب یونیورسٹی لاہور 1970ء
	ایم۔اے (علوم اسلامیہ) بہاءالدین زکریا یونیورسٹی ملتان 1977ء
	بی۔ایڈ ..... بہاءالدین زکریا یونیورسٹی ملتان 1980ء
	ایل ایل بی ..... بہاءالدین زکریا یونیورسٹی ملتان 1982ء
پیشہ:	سرکاری ملازمت
موجودہ حیثیت:	ریٹائرڈ پرنسپل گورنمنٹ ولایت حسین اسلامیہ ڈگری کالج ملتان
ٹریننگ:	۱۔بین الاقوامی زبانوں سے اردو تراجم کی ورکشاپ زیر اہتمام نیشنل بک کونسل آف پاکستان منعقدہ 1987ء لاہور میں شرکت۔
	۲۔مین پاور انسٹی ٹیوٹ اسلام آباد کے زیر اہتمام HRD & Educational Planning کورس میں شرکت جون 1993ء
	۳۔پراجیکٹ پلاننگ زیر اہتمام محکمہ پلاننگ حکومت پنجاب 1.1.1995 تا 20.1.1995
	۴۔آڈٹ اینڈ اکاؤنٹس ٹریننگ جولائی 1996ء
دائرہ قلم:	شاعری۔تنقید۔تحقیق۔تاریخ۔بچوں کا ادب۔تراجم
زبان تحریر:	اردو، پنجابی، سرائیکی اور انگریزی
تصانیف (مطبوعہ):	۱۔اشتیاق اظہر فن اور شخصیت 1974ء

13

۲۔منزل کی طرف (ڈراما) 1975ء

۳۔خالد۔شخص وشاعر (تنقیدی مضمون) 1976ء

۴۔پھول اور تارے (بچوں کے لئے نظمیں) پاکستان رائٹرز گلڈ اور

اہل قلم ایوارڈ یافتہ 1976ء

۵۔باب العلم (مناقب) 1980ء

۶۔اختر مہران (مضامین) 1980ء

۷۔لہولہو (اسلام) 1981ء

۸۔پیارے رسول ﷺ (بچوں کے لئے سیرت نبویؐ)

قومی سیرت انعام یافتہ 1988ء

۹۔تقدیس (حمد ونعت) صدر پاکستان کی جانب سے قومی سیرت

انعام یافتہ 1989ء

۱۰۔بے داغ محل شائع کردہ ادارہ ''نقوش'' لاہور

(بچوں کے لئے مصور کہانی) 1990ء

۱۱۔غریب طالب علم ۔شائع کردہ ادارہ ''نقوش'' لاہور

(بچوں کے لئے مصور کہانی) 1990ء

۱۲۔تماطب (غزلیں) 1990ء

۱۳۔تطہیر (سلام ومناقب) 1990ء

۱۴۔سپنوں کی وادی (بچوں کے لئے کہانیاں) نیشنل بک کونسل

آف پاکستان کی طرف سے 1990ء

۱۵۔ننھا تیر انداز (بچوں کے لئے کہانیاں) نیشنل بک کونسل

آف پاکستان کی طرف سے منتخب ومنظور شدہ 1991ء

۱۶۔تحسین (مضامین) 1997ء

۱۷۔کتب نما (مضامین) 1997ء

۱۸۔تجلی (دینی شاعری) 1998ء

۱۹۔صحرا میں گلاب (انتخاب) 1999ء

۲۰۔سعادت (حمد ونعت) 1999ء

14

۲۱۔مودت (سلام ومناقب) 1999ء

۲۲۔پھول کلیاں (بچوں کے لئے پنجابی نظمیں) 1999ء

۲۳۔ستارہ وہلال (قومی وملی نظمیں) 2000ء

۲۴۔ڈھیاں چھاواں (پنجابی شاعری) 2000ء

۲۵۔تنویر (دینی شاعری) 2000ء

۲۶۔ہم کلیاں ہم پھول (بچوں کے لئے) 2001ء

۲۷۔کہرے میں دھنک (اردو نظموں کا مجموعہ) 2002ء

۲۸۔نظمیں (خالد الخیصل کی عربی نظموں کا منظوم اردو ترجمہ) 2002ء

۲۹۔ننھی منی نظمیں (بچوں کے لئے) نیشنل بک کونسل

کی طرف سے انعام یافتہ 2003ء

۳۰۔فرقان عظیم (قرآن مجید کا منظوم ترجمہ) 2006ء

۳۱۔اِک سی بادشہ (بچوں کے لئے پنجابی کہانیاں)

مسعود کھدر پوش ایوارڈ یافتہ 2008ء

۳۲۔ہمارے قائد اعظم (بچوں کے لئے سوانح) 2008ء

۳۳۔پھلکاری (پنجابی سرائیکی ادب کے تراجم)

مائی جانسی ایوارڈ 2008ء

۳۴۔فانوسِ حرم (حمد ونعت) محکمہ اوقاف پنجاب نعت ایوارڈ 2008ء

۳۵۔تو سیف (مناقب وسلام) 2009ء

۳۶۔ضمیر خواب (غزلیات) 2009ء

۳۷۔دوجگ داوالی (پنجابی نعتیں) 2008ء

۳۸۔سوچ وچار (پنجابی مضامین) 2009ء

نصاب میں شمولیت: پنجاب یونیورسٹی کے ایم۔اے پنجابی کے نصاب میں چند نظمیں اور سندھ ٹیکسٹ

بک بورڈ کے تحت پرائمری اور مڈل کے نصاب

اردو میں نظموں کی شمولیت ۔اس کے علاوہ انٹر اور ڈگری سطح کی امدادی اور نصابی

کتابوں کی تالیف وترتیب۔

شرکت: اندرون وبیرون ملک متعدد کل پاکستان اور عالمی مشاعروں اور کانفرنسوں میں شرکت

بیرون ملک سفر: ۱۔1977ء میں عمرہ اور 1988ء اور 1998ء میں حج بیت اللہ کی سعادت کے لئے سعودی عرب کا سفر اور قیام

۲۔1992ء میں امام خمینی کی برسی کے موقع پر سرکاری وفد میں شامل ایران کا دورہ

۳۔2002ء میں تا حال متحدہ عرب امارات کا سفر اور قیام

۴۔2004ء میں بحرین کا سفر

۵۔2006ء اور 2009ء میں زیارات کے لئے شام کا سفر

اعزازی ادارت: ۱۔سالانہ ادبی مجلّہ ''اہل قلم'' ملتان

۲۔کالج میگزین'' دلیل سحر'' ملتان

۳۔'' اوپن یونیورسٹی میگزین'' ملتان

۴۔ہفت روزہ'' کلیم'' ملتان

۵۔ہفت روزہ'' تحریک'' ملتان

ادبی مناصب: ۱۔صدر چناب اکیڈمی ملتان

۲۔سیکرٹری مجلس اہل قلم ملتان

۳۔سیکرٹری پاکستان رائٹرز گلڈ ملتان سب ریجن

۴۔سیکرٹری پاکستان چلڈرنز اکیڈمی ملتان

۵۔رکن پاکستان پنجابی ادبی بورڈ۔لاہور

۶۔رکن امریکن انٹرنیشنل بائیوگرافکل سوسائٹی

۷۔صدر پاکستان رائٹرز فورم۔ریاض (سعودی عرب)

۸۔تا حیات رکن پبلک لائبریری باغ لانگے خان ملتان

۹۔رکن بزم ثقافت ملتان

اعزازات: ۱۔ پاکستان رائٹرز گلڈ ادبی انعام 1977ء

۲۔اہل قلم ایوارڈ 1984ء

۳۔قومی سیرت انعام 1988ء

۴۔صدارتی ایوارڈ برائے نعت 1990ء

۵۔یونیسف کے تحت بچوں کے مصنفین کی ڈائریکٹری میں شمولیت 1992ء

۶۔تعلیمی بورڈ ملتان سلور جوبلی ایوارڈ 1993ء

۷۔نیشنل یوتھ ایوارڈ 1993ء

۸۔امریکہ اور کیمبرج (انگلستان) کے زیر اہتمام شائع ہونے والی ڈائریکٹریوں World's whose who میں شمولیت 1995ء

۹۔قرآن مجید کانفرنس ایوارڈ 1995ء

۱۰۔ابر شاہ وارثی ایوارڈ 2001ء

۱۱۔کمال فن ایوارڈ زیر اہتمام حامد کرنا رپوری ادبی ٹرسٹ 2002ء

۱۲۔نیشنل بک کونسل انعام 2003ء

۱۳۔دو قومی نظریہ ایوارڈ 2004ء

۱۴۔شاعر اہل بیت ایوارڈ 2007ء

۱۵۔مسعود کھدر پوش ایوارڈ 2008ء

۱۶۔مائی جائی ایوارڈ 2008ء

۱۷۔محکمہ اوقاف پنجاب نعت ایوارڈ 2009ء

فن وشخصیت پر تحقیقی کام:

۱۔حسین سحر فن وشخصیت علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد کے زیر اہتمام شہزاد احمد خان نے ایم فل کا مقالہ 2008ء میں تحریر کیا

۲۔تدوین کلیات حسین سحر مع مقدمہ بہاء الدین زکریا یونیورسٹی کے تحت سمیرا گل نے ایم فل کا مقالہ 2008ء میں مکمل کیا۔

فن وشخصیت پر گوشہ ہائے خاص:

۱۔روزنامہ'' سنگ میل'' ملتان ۲۔سہ ماہی'' دریافت'' کراچی ۳۔سالانہ'' نقیب ادب'' ملتان

پتا: 265-A چاہ دو ہڑوالا ملتان (پاکستان) فون: 0092-614548054

موبائل: 0312-4548054

Email:contact@hussainsahar.com

حسین سحر کی شخصیت

جلوہ بہ جلوہ۔ نو بہ نو

ڈاکٹر عاصی کرنالی

حسین سحر پر گفتگو کا آغاز صرف اور صرف اس بات سے ہوسکتا ہے کہ وہ بہت خوبصورت ہیں چہرے سے دل تک۔اور بہت شریف ہیں ظاہر سے باطن تک۔ان کی ذات سے کوئی سکینڈل وابستہ نہیں۔وہ اس سبزہ بیگانہ کی طرح ہیں جس پر کسی گائے بھینس نے منہ نہیں مارا۔ ان کی زندگی شریف بہو بیٹیوں کی طرح گزر رہی ہے۔انہوں نے صرف ایک عشق کیا ہے۔وہ بھی اپنی بیوی سے اور وہ بھی شادی کے بعد۔یہ بات ان کے بارے میں بہت مشہور ہے کہ وہ ایک دفعہ کہیں باہر گئے اور ایک ہوٹل میں انہیں رات گزارنی پڑی۔راوی جو کہ اُن ہی کے کمرے میں مقیم تھا' اس کا بیان ہے کہ اچانک اس کی آنکھ کھلی تو کیا دیکھتا ہے کہ حسین سحر باقاعدہ آہوں اور سسکیوں کے تلازمات کے ساتھ رو رہے ہیں اور آنسو ان کی آنکھ سے ٹپ ٹپ گر رہے ہیں۔ ساتھی نے پریشان ہوکر پوچھا خیر تو ہے' حسین سحر بولے' بیوی یاد آرہی ہے' تو جس کی زندگی میں ایسا وصال اور ایسا فراق ہو تو اس کی بے داغ خوبصورتی اور حیادار شرافت میں کسے کلام ہوسکتا ہے۔ہم نے سنا ہی نہیں' بلکہ دیکھا بھی ہے اور بار بار دیکھ کر عبرت بھی پکڑی ہے کہ جن کو ہم حسین سمجھتے تھے وہ سال دو سال میں ایسے کملائے اور ایسے مرجھائے کہ ان کے چہرے حسرت کا مزار نظر آنے لگے اور پانچ دس سال کے بعد تو وہ شکستہ قبریں نظر آنے لگے۔لیکن میں حُسین سحر کو ایک ہزار سال سے دیکھتا آرہا ہوں' وہ ویسے ہی ہیں جیسے تھے۔عمر کی رفتار اور حالات کے نشیب و فراز اور روز و شب کی گردش اور موسموں کے تغیر کا ان پر ذرہ برابر اثر نہیں' گویا انہوں نے شباب کے پاؤں میں زنجیر ڈال دی ہے اور موسم بہار کو اپنا خانہ زاد بنا لیا ہے۔آپ ان کی صحیح عمر کا اندازہ نہیں کر سکتے۔اُنہیں خود بھی اس کا اندازہ نہ ہوگا اور شاید کاتب تقدیر نے بھی اُن کی عمر کا بہی کھاتہ لپیٹ کر رکھ دیا ہے۔میں سوچتا ہوں کہ یہ حسن صورت آخر کیا ہوتا ہے اور اس کے اسباب کیا ہوسکتے ہیں اور پھر میں آسانی سے اس نتیجے پر پہنچ جاتا ہوں کہ یہ سب جمال سیرت کا اثر اور حسن باطنی کی

برکات ہیں ۔ جب کوئی شخص طبعی شرافت کے سانچے میں ڈھلا ہو تو اس کے حسن کو زوال کا کیا اندیشہ ہوسکتا ہے۔ حُسین سحر کے حُسن کا ملتان ہی میں نہیں، قومی سطح پر بھی اعتراف ہو چکا ہے۔ جب قومی سیرت کانفرنس کے موقع پر اپنے ایوارڈ کی وصولی کے لئے ان کا نام پکارا گیا تو پہلی بار حسین سحر کہا گیا اور کوئی مضائقہ نہیں کہ پکارنے والے صاحب نے انہیں خاتون ہی سمجھا ہو کہ ''حسین سحر'' نسوانی نام ہی ہوسکتا ہے۔ ایک بار اور یہ پچیس تیس سال پرانی بات ہے، جب یہ حضرت سحر رومانی ہوا کرتے تھے، میرے پاس آئے اور تشویش کے انداز میں کہنے لگے۔ میں سحر رومانی کی بجائے اپنا تخلص کچھ اور رکھنا چاہتا ہوں ۔ پھر شرما کر کہنے لگے دیکھئے نا! اب تو میں رومانی کا تلازمہ اپنے ساتھ لگا سکتا ہوں لیکن آخر ایک دن بڑھاپا بھی آنا ہے اس وقت رومانی کہلاتے ہوئے شرم نہیں آئے گی کیا؟ میں نے عرض کی کہ آپ کی حد تک یہ مفروضہ غلط ہے کہ آپ پر بڑھاپا آئے گا آپ کا بڑھاپا بھی شباب کے تسلسل کا دوسرا نام ہوگا۔ آپ ابھی کسی تبدیلی پر مصر نہ ہوں ۔ خود کو رومانی کہلائیے، اگر بالفرض بڑھاپا آیا تو رومانی کو روحانی بنا لیجئے گا یعنی رومانی کے م کی گمہٹی کو ذرا کھلا لکھنے لگئے گا! بہر حال یہ اس لفظ سے ایڈجسٹ نہ کر سکے۔ حسن کو تقدس کی آب عطا کر دی یعنی حُسین ۔

خواتین وحضرات! مجھے معلوم نہیں کہ میرا ان سے کب کا رابطہ ہے۔ لیکن ایسے رابطوں کا نہ کوئی آغاز ہوتا ہے نہ انجام ۔ نہ ابتدا نہ انتہا۔ شاید عالم ارواح میں بھی ہم باہم آشنا تھے اور شاید ابدالآباد کی بیکرانی میں بھی یہ ربط روحانی قائم رہے گا۔ اس دوستی کے تسلسل میں باہمی محبت اور احترام کی وہ بلند سطح موجود ہے جہاں کوئی ذہنی اختلاف کوئی مغائرت حتیٰ کہ رائے یا خیال میں بھی کوئی دورنگی وجود نہیں پا سکتی۔ حسین سحر ہمارے شعر وادب کا ایک معتبر نام ہے۔ انہوں نے اپنی زندگی کا ایک لمحہ بھی ضائع نہیں کیا۔ ان کے سفر میں ہمیشہ ایک پیشرفت دکھائی دیتی ہے۔ آگے ہی کی طرف سفر، منزل ہی کی جانب رخ، ایک منزل سر کرنے کے بعد دوسری بلند تر منزل کی طرف گرم رفتاری! تعلیم کا رخ کیا تو ایم اے اردو ایم اے پنجابی، ایم اے اسلامیات، بی ایڈ اور بی ایل ایل بی ۔ معاشرے پر دھیان دیا تو انیسویں گریڈ کے ایک معزز پروفیسر۔ ادب کی جانب آئے تو کتنے ہی محاذ کھول دیئے۔ بچوں کا ادب یہ تخلیق کر رہے ہیں ۔ تنقید وتحقیق پر یہ قلم اٹھا رہے ہیں ۔ نظم وغزل

یہ لکھ رہے ہیں ۔ افسانے، فیچر، ڈرامے، خاکے یہ تخلیق کر رہے ہیں ۔ دینی شاعری کی حدوں میں قدم رکھا تو حمد ونعت، سلام، منقبت ان کے مطلع فکر سے طلوع ہو رہے ہیں ۔ اردو، سرائیکی اور پنجابی یعنی تین زبانوں میں یکساں معیار سے شعر کہہ رہے ہیں رسالے نکالنے پر آئے تو السعید سے لے کر اہلِ قلم تک کئی رسائل کے ذریعے ادب وفن کی زلف آرائی اور مشاطگی اپنوں نے کی ۔ انجمن سازی پر آئے تو چناب اکادمی سے لے کر مجلس اہلِ قلم تک ان کی فتوحات کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں ۔ پبلشنگ کی جانب چلے تو مکتبہ اہلِ قلم جیسا منفرد، ممتاز اور تاریخ ساز ادارہ اشاعت قائم کرتے ہیں جس کے تحت ادباء اور شعراء کی درجنوں تصانیف کی اشاعت کا یہ اہتمام کرتے ہیں ۔ اور طباعت واشاعت میں نفاست اور معیار کا وہ رکھ رکھاؤ ملحوظ رکھتے ہیں کہ لاہور اور کراچی اور اسلام آباد کے طباعتی ادارے ان کی کاوشوں کا کھلے دل سے اعتراف کرتے ہیں ۔ میں کہاں تک حسین سحر کی شخصیت اور علمی وادبی خدمات گنواؤں ۔ حقیقتاً حسین سحر ایک دریا ہیں اور میں ان کے کنارے کھڑا صرف ان کی چندلہریں گن رہا ہوں ۔ ان کے تاج عظمت وشہرت کا سب سے آبدار موتی ان کی نعت گوئی ہے جو تقدیس کی صورت میں طلوع ہوئی ہے۔ حسین سحر کی نعت، ہماری تاریخ نعت گوئی میں ایک اضافہ ہے۔ اس تصنیف کے ذریعے نعت کا سفر آگے کی طرف بڑھا ہے۔ حسین سحر کی طبعی شرافت اور ان کے ظاہر وباطن کا حسن، نعت کی صورت میں ڈھل کر اور چمکا ہے، حسین سحر نعت کو نعت سمجھ کر کہتے ہیں ۔ یہ احساس ان کے ذہن پر طاری رہتا ہے کہ وہ کس کی ثنا رقم کر رہے ہیں ۔ ان کے نزدیک یہ تلوار کی تیز دھار پر چلنے کا عمل ہے اسی لئے ان کے یہاں ہر قدم پر احتیاط ملتی ہے اور اسی لئے شانِ رسالت کے مضامین ان کے یہاں افراط وتفریط سے خالی اور تہذیب و ادب سے معمور ہیں ۔ حسین سحر کی تمام شاعری غزل سمیت احساس فراق سے خالی ہے۔ وہ لحاتی طور پر فراق کے نقطے پر ٹھہرتے ہیں اور منزل وصال کی جانب لپک جاتے ہیں ۔ بالکل اسی طرح ان کی نعتوں میں بھی کیفیت ہجر کی بجائے اشتیاق اور نشاطِ حضوری کے مضامین کی کثرت ہے اور حاضری کے بعد دوبارہ دیدار وزیارت کی خواہش کا غلبہ ہے۔ اس لئے ان کی نعتیں عشق وعقیدت کی مہک سے معطر ہیں ۔ حسین سحر نے اپنی نعتوں کے وسیلے سے انسانی فکر وعمل میں مثبت تغیر اور تبلیغ سیرت واخلاق کا اہم فریضہ بھی انجام دیا ہے۔

حسین سحر، میرا ہمزاد

اقبال ارشد

گوراچٹا۔گول مٹول۔سیدھاسادھاصاف ستھرا۔متین وسنجیدہ اورشرمیلاشرمیلا سالڑکا سورج غروب ہونے سے کچھ دیر پہلے نپے تلے قدم اٹھاتا جب کالے منڈی سے گزرتا تو اس کے چہرے کی روشنی کچھ اور نمایاں ہو جاتی۔آنکھوں کی چمک کچھ اور بڑھ جاتی اور رفتار میں خاصی تیزی آجاتی اس کے ہاتھ میں کبھی کوئی کتاب ہوتی کبھی کوئی رسالہ وہ اس محلے کا لڑکا نہیں لگتا تھا۔اس محلے کے لڑکے بہت شرارتی تھے

کالے منڈی کی جامع مسجد کے سامنے ایک مطب تھا، مطب کے بازو میں نسبتاً ایک فراغ گلی تھی۔گلی کے نکڑ پر ماسٹر نثار خان انجم کی یگڈس تھی۔ماسٹر صاحب آفس میں کلرک تھے۔وہ ایک پیدائشی آرٹسٹ تھے۔تصویریں بناتے تھے ان کی بیٹھک آرٹ گیلری تھی۔خوبصورت آدمی تھے میٹھی میٹھی باتیں کرتے تھے پیاری پیاری کہانیاں سناتے تھے۔ان کا خاندان سندھ میں آباد تھا۔تلاش معاش انہیں ملتان کھینچ لائی تھی۔

میں پانچویں جماعت میں پڑھتا تھا اور اپنے پرائمری سکول سٹی سنٹر کی جانب سے بیت بازی کے مقابلوں میں شریک ہوتا تھا۔غیر نصابی سرگرمیوں میں پانچویں جماعت کا معیار موجودہ انوی کلاسوں سے قدرے بلند تھا۔شفیع کور، سلیم احمد، جہانگیر منور، ممتاز حسین اور الطاف حسین میرے سکول کے مانی طلبہ تھے۔مانی درسگاہ حسین آگاہی میں مختلف سکولوں کے طلبہ کے درمیان مقابلے ہوتے تھے اور وہ لڑکا بھی ان مقابلوں میں شریک ہوا کرتا تھا۔

بیٹھک کے سامنے سے گزرتا تو مجھے پڑھائی اور ماسٹر صاحب کو تصویر کشی میں مصروف دیکھتا۔میری توجہ پڑھائی کی طرف کم اور آہستہ آہستہ بنتی ہوئی تصویر کی جانب زیادہ ہوتی تھی۔لیکن میری کبھی تصویر سے گفتگو ہوئی نہ اس لڑکے سے۔

اس لڑکے کو میں نے ایک دن دیوار پر چسپاں کسی جلسے کے بارے میں ایک اشتہار

پڑھتے دیکھا۔میں نے بڑی بے تکلفی سے اس کا نام پوچھ لیا۔

خادم حسین خادم، پانچویں جماعت میں پڑھتا ہوں۔بچوں کی نظمیں بھی لکھتا ہوں۔اس لڑکے نے بڑے اعتماد سے جواب دیا تھا۔

اس کا اعتماد میری بے تکلفی اور مشترکہ ذوق ہماری دوستی کی بنیاد بن گئے۔یہ ان دنوں کی بات ہے۔جب ہواؤں میں چنبیلی کی خوشبو رچی ہوئی تھی، فضاؤں میں دھنک کے رنگ تیر رہے تھے۔دلوں میں محبت تھی اور باتوں میں مٹھاس۔لوگ سچے اور کھرے تھے۔پڑھنے والے بچوں پر مہربان تھے۔

شفقت ان کی فطرت تھی اور پیار ان کی عادت۔وہ خلوص دل سے پکارتے تھے اور سکون سے جواب دیتے تھے۔کوئی اجنبی نہیں تھا، کوئی غیر نہیں تھا، سب اپنے لگتے تھے۔سارے چہرے معصوم تھے، چھل کپٹ سے دور اور ریاکاری کی سلوٹوں سے پاک۔

پانچویں جماعت پاس کر کے میں نے پائیلٹ سکول میں داخلہ لے لیا اور خادم حسین اسلامیہ ہائی سکول عام خاص باغ میں داخل ہو گئے۔دونوں سکولوں کا درمیانی فاصلہ کالے منڈی میں آکر ختم ہو جاتا اور ہم روزانہ شام کو ماسٹر نثار خان انجم کی بیٹھک میں اکٹھے ہوتے۔ایک دوسرے کو شعر سناتے، مضامین دکھاتے اور پھر ان پر بحث کرتے اور اشاعت کے لئے کسی اخبار یا رسالے کو روانہ کر دیتے۔

جامع مسجد کے نیچے سید ضیاء المتین کاظمی کی کتابوں کی دکان تھی۔کچھ دیر ہم وہاں بیٹھتے، پھر ممتاز حسین کی بک سٹال پر جا کر بچوں کی کہانیاں پڑھتے۔ممتاز حسین کے بڑے بھائی عزیز الدین قادری ہمیں زمیندار، امروز، اقدام، نوائے وقت۔قندیل اور چٹان پڑھنے کیلئے دیا کرتے تھے۔لانگے خان کی لائبریری میں موجود رسائل بھی ہمارے زیر مطالعہ رہتے۔ہم دونوں کراچی کے ''انجام'' اور جنگ کے صفحات میں چھپنے لگے تھے اور ہماری عمریں بھی بارہ تیرہ سال سے زیادہ نہ تھیں۔

ساتویں جماعت میں خادم حسین خادم نے بچوں کا کتابچہ ''ننھی دنیا'' شائع کیا۔ملتان میں اس وقت محسن اور محکم مانی دو ہفت روزے شائع ہوتے تھے۔جب ہم نے 8ویں جماعت

میں داخلہ لیا تو پہلی بار دونوں نے مل کر ایک ماہنامہ نکالا بچپن'' اس وقت پرواز جالندھری اور پروانہ ٹھوری کا ادبی مجلّہ ''تنویر'' شائع ہونے لگا تھا۔

ہمارے دوست انوار انجم وزیر پانی پتی، عابد نظامی، نیر میرٹھی، حبیب انصاری، مختار ماجدی، سید آل احمد اور ریاض مصطفیٰ تھے۔قدرے بزرگ دوستوں میں ارشد ملتانی، مسعود میکش اسرار نابش، خالد علوی، صادق علی، انعام کامران حیدر گردیزی، رفیق احمد خان اور مسلم دہلوی شامل تھے۔ جب ہم انوار انجم سے ملنے جاتے تو ان کے والد حنیف صابری اور دادا صابر دہلوی سے ضرور ملاقات ہوتی۔حضرت جگر مرادآبادی، حضرت جوش ملیح آبادی، حضرت ماہر القادری اور حضرت ساغر صدیقی کو ہم نے پہلی بار وہیں دیکھا۔جن شاعروں نے ہم سے شفقت ومحبت کا برتاؤ کیا ان میں ضیاء صدیقی جزیں صدیقی ،ایاز صدیقی انور مرزا جالندھری، عاصی کرنالی، پرواز جالندھری طاہر کپورتھلوی، وحشت ملتانی، صبوحی دہلوی، حکیم عبدالمجید راحی، صوفی آذر، عیش فیروز پوری، مذاق العیشی، ظہور نظر، مقصود زاہدی، شفقت کاظمی، آغا خاموش، شیر افضل جعفری، جعفر شیرازی، شمیم شمسی، عزیز حاصل پوری، ادب سیمابی اور الطاف پرواز قابل ذکر ہیں۔

ان دنوں طرحی مشاعرے ہوا کرتے تھے۔ ہم ضیاء التین کاظمی کی دکان میں بیٹھ کر مصرع گوئی کرتے۔ جب کوئی ڈھنگ کی غزل ہو جاتی تو طلوع ادب، بزم سیماب یا ضیائے ادب کے مشاعرے میں جھجکتے جھجکتے پڑھ آتے۔ خادم حسین خادم کو جانے کیا سوجھی اس نے اپنا نام سحر رومانی رکھ لیا۔سحر رومانی ایک طویل عرصے تک چلا، پھر رومانی سے اسے چڑ ہو گئی اور آخر حسین سحر ابھر کر سامنے آیا۔ہم نے پہلا مشاعرہ ایک مذہبی ادارے میں منعقد کیا، صدارت مولانا غلام رسول مہر نے کی۔ وہ نعتیہ مشاعرہ تھا جس میں ملتان کے تقریباً تمام شاعر شریک ہوئے۔

ایک بار طاہر کپورتھلوی نے جناح ہال میں ادبی تقریب کا انعقاد کیا۔ پوسٹر میں ہم دونوں کا نام نہیں تھا۔ہم نے اس کے مقابلے میں فوراً ایک اور مشاعرے کا اشتہار دے دیا۔ ہمارا مشاعرہ بہت کامیاب رہا۔اسٹیج سیکرٹری کے فرائض دونوں نے باری باری انجام دیئے۔راجہ سلیم اختر نے صدارت کی۔ داستان بہت طویل ہے۔ سننے سنانے کے لئے وقت درکار ہے۔قصہ مختصر ہم دونوں

ادبی سرگرمیوں میں پوری طرح مصروف ہو گئے لیکن پڑھائی سے منہ نہ موڑا اور ایم اے کر کے دم لیا۔

بات تو صرف حسین سحر کی ہے مگر یہ اس وقت تک مکمل نہیں ہوتی جب تک میں اپنے بچپن اور لڑکپن کی ادبی فضا کا حوالہ نہ دوں۔حسین سحر نے پاکستان چلڈرن اکیڈمی قائم کی۔چناب اکیڈمی کی بنیاد رکھی، انجمن فروغ ادب، انجمن تعمیر ادب اور بزم سیماب سے تعلق خاطر رہا۔ملتان کے اخبارات میں خواتین اور بچوں کے لئے الگ صفحات ترتیب دیئے مختلف ناموں سے ادبی کالم لکھے، انجمنیں بنائیں، رسالے نکالے ،ملتان اور ملتان سے باہر ادبی تقریبات منعقد کیں۔

حسین سحر بہت محنتی آدمی ہے۔تھکنے کا نام نہیں لیتا۔صبح 6 بجے سے رات گئے تک ادبی وعلمی کاموں میں مشغول رہتا ہے۔کوئی نہ کوئی جنجال پال رکھتا ہے مجلس اہل قلم کے تحت کتابیں چھاپتا ہے ادبی مجلہ نکالتا ہے اور اپنے سراولیت کا سہرا باندھ لیتا ہے۔اہل قلم ایوارڈ بھی اس سلسلے ایک کڑی ہے

حساس آدمی ہے مگر زود رنج نہیں۔ نیک اور شریف گھرانے سے تعلق رکھتا ہے۔وضعدار اور مہمان نواز ہے۔لڑائی جھگڑے سے دور بھاگتا ہے۔تنقید برداشت کرنے کا حوصلہ رکھتا ہے۔تحسین سے زیادہ خوش نہیں ہوتا اس کی ذات سے کوئی سکینڈل منسوب نہیں، سائیکل چلانا اور سگریٹ پینا تک نہیں جانتا۔نائی کی ناٹ بہت اچھی باندھتا ہے، خوش اخلاق خوش اطوار ہے رکھ رکھاؤ کا قائل ہے مستحق لوگوں کی حتی المقدور مدد کرتا ہے۔نرم گفتار ہے، شور سنتا ہے اور نہ مچاتا ہے۔اپنی رو میں مست چلا جاتا ہے، دھن کا پکا ہے لوگوں کے مشورے بڑے خلوص سے سنتا ہے کرتا وہی ہے جو من میں سمائی ہو، طبیعت کا گداز، مہذب وشائستہ اور محبت کرنے والے باپ سے ملا ہے، خود شفیق باپ ہے محبت کرنے والا شوہر ہے اور خلیق اور زمین استاد ہے، میں لوگوں کو ناراض کرنے کے فن میں ماہر ہوں، لیکن کوشش کے باوجود اس مردنیک کو ناراض نہیں کر سکا ذہین حیران ہوں کہ اسے غصہ کیوں نہیں آتا۔

میں پورے ملک کی لڑائیاں سمیٹ کر سحر تک لے آتا ہوں۔مگر یہ اپنی طرف سے معذرت طلب کر لیتا ہے۔لوگ مجھ پر دانت پیستے رہ جاتے ہیں اور میں انہیں نظر انداز کر کے آگے

بڑھ جاتا ہوں۔

سحر رنگوں اور خوشبوؤں کا شاعر ہے۔ طمانیت و سکون کا نغمہگر ہے اس کی شاعری میں خلوص آمیز حدت ہے۔ مہذب نوجوان کی نرم نرم اور سہی سہی محبت ہے۔ یہ اسٹیج پر آ کر شعر پڑھتا ہے۔ صدا کاری نہیں کرتا۔ یہی وجہ ہے کہ مشاعروں کے متین اور سنجیدہ سامعین اسے پسند کرتے ہیں اور وہ ملتان اور ملتان سے باہر ہر بڑے مشاعرے میں ضرور بلایا جاتا ہے۔

وہ ایک اچھا منتظم ہے اور مشاعرے کے سلسلے میں تو اس کا حسن انتظام دیکھنے کے قابل ہے۔ اس نے ملتان میں مشاعروں کی دم توڑتی ہوئی روایت کو از سر نو زندہ کیا اور اسے صحت مندانہ طور پر آگے بڑھانے میں بڑی مدد کی ہے اور میں سمجھتا ہوں یہ اس کی بہت بڑی خدمت ہے۔

دبستان ملتان کو صحیح معنوں میں دبستان ملتان بنانے میں جہاں اور لوگوں کا حصہ ہے وہ بھی اس میں پوری طرح شریک ہے۔

''حسین سحر'' طبعاً نفاست پسند آدمی ہے اشیاء کو مرتب شکل میں دیکھنا چاہتا ہے۔ اس کی خواہش ہے کہ پورے کا پورا ماحول ایک اچھا ڈرائینگ روم بن جائے۔ یہ کسی بھی غیر نفیس، غیر شائستہ اور غیر مہذب شخص کو برداشت نہیں کر سکتا۔ اپنی طرح مخاطب کے خیالات و گفتگو میں بھی پاکیزگی چاہتا ہے خوبصورت ہے خوبصورت لوگوں سے ملتا ہے۔ بھلے مانس ہے۔ بھلے مانسوں کی رفاقت پسند کرتا ہے۔

یہ اتنا شریف اور نیک انسان ہے کہ اس پر مضمون لکھنے سے پہلے مجھے خاصی دیر تک یہ سوچنا پڑا کہ میں کیا لکھوں اور کیسے لکھوں۔ مجھے ڈر ہے کہ کہیں لوگ یہ نہ کہنے لگیں کہ اپنے بچپن کے دوست کو ولی اللہ ثابت کرنا چاہتا ہوں۔

ہم 1952ء سے ایک دوسرے کے ساتھ ہیں۔ خوشی و غم میں شریک، ہم قدم اور ہم سخن۔ ہم ایک دوسرے کے نجی اور گھریلو معاملات میں مداخلت نہیں کرتے۔ ایک دوسرے کو اپنے انداز سے سوچنے، اور چلنے کا مشورہ نہیں دیتے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے درمیان خالصتاً ذاتی

معاملات پر کبھی جھگڑا نہیں ہوا۔ ادبی و علمی موضوعات پر اختلاف رائے ضرور ہے اور اس کا ہم دونوں کو حق حاصل ہے۔

سحر اپنے آپ کو کبھی نمایاں ہونے کی کوشش نہیں کرتا (نمایاں ہونے سے مراد یہ کہ ہم عصروں کو بار بار اپنے وجود کا احساس دلایا جائے) سحر بہت اچھا پلانر ہے۔ چند لمحوں میں ایک کل کائنات مشاعرہ ترتیب دے سکتا ہے۔ دنیا کی سب سے بڑی لائبریری قائم کر سکتا ہے اور کوئی عالمی نوعیت کا رسالہ نکال سکتا ہے۔ یہ دس لاکھ کا مجمع اکٹھا کر کے ادبی تقریبات منعقد کر سکتا ہے لیکن اس کی صدارت کے لئے نام تجویز نہیں کرے گا اور نہ مجھ سے تائید کرائے گا، یہ اعزاز کسی معذور شخص کی جھولی میں ڈال دے گا۔

شعراء حضرات تقدم و تاخر کے سلسلے میں بہت حساس ہوتے ہیں لیکن حسین سحر کی ترتیب دی ہوئی فہرست کی جامعیت سے انکار کرنے والا شاہکار نرگسیت کا شکار ہوگا۔ یہ حزم احتیاط اور ہنرمندی سے فہرست مرتب کرتا ہے اور فنکشن کامیاب کرا کے اپنی ٹوپی میں چند نئے پروں کا اضافہ کر لیتا ہے۔

حسین سحر بنیادی طور پر ایک مصلح ہے لیکن یوں نہیں کہ دُرّہ پکڑ کر غیر صالح کی ٹھکائی شروع کر دے۔ بس وہ لوگوں کو ٹھیک دیکھنے کا خواہش مند ہے۔

لوگوں کو ٹھیک ٹھاک دیکھنا تو میں بھی چاہتا ہوں مگر میری عینک کا نمبر دوسرا ہے اور معیار بھی کچھ الگ ہے لیکن ٹیٹھے کہ درہ استعمال کرنے کا قائل میں بھی نہیں۔

مجھے معلوم نہیں کہ قد و قامت ''ناپنے کیلئے'' کسی شخص کیفس میں کن باتوں کا ہونا ضروری ہے لوگوں کو اپنے اپنے انداز میں کچھ معیار تنقید ہے اور کچھ کاروبار مگر سحر کا اپنا سٹائل ہے۔ وہ دانش ور کو مزاج و طبع سے پہچانتا ہے۔

ہمارے فنافی شاعری ہونے کا اس سے بڑا ثبوت اور کیا ہوگا کہ ہمارا کوئی غیر شاعر دوست نہیں۔ ہم نے آج تک کسی ادبی تقریب میں شرکت نہیں کی ہم کسی غیر شاعر کے ساتھ بیٹھ ہی نہیں سکتے، میں ایک بات عرض کروں شاعر پارٹ ٹائم نہیں ہوتا۔ خوشامدی نہیں ہوتا اپنی ذات کا

پر چار نہیں کرتا اپنی تشہیر کے ذرائع تلاش نہیں کرتا، مضمون نہیں لکھواتا، شامیں نہیں منواتا ۔ یہ وہ کام کرتے ہیں جو اس بات سے خوفزدہ ہوتے ہیں کہ لوگ نہیں تسلیم نہیں کرتے، شاعر کا یہ مسئلہ نہیں ۔ کوئی تسلیم کرے یا نہ کرے شاعر بہر حال شاعر ہوتا ہے۔، اپنی قد وقامت کی بات ۔ یہ زمانہ خود طے کر دیتا ہے دھواں دھار تقریر کروانے اور بار بار فرمائشی مضمون لکھوانے سے کیا فائدہ ایسے لوگ بہت جلد نایاب ہو جاتے ہیں ۔

حسین سحر کوئی فلسفی نہیں ۔ سیدھا سادہ شاعر ہے ۔ سچا پاکستانی ہے، اپنے گھر ۔ اپنے بچوں اور رشتہ داروں سے پیار کرتا ہے ۔ اسے یہ بھی معلوم نہیں کہ لوگ اس کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں ۔ وہ کتنا مشہور آدمی ہے ۔ برصغیر میں اسے کتنے لوگ اسیجانتے ہیں اس کے کتنے شعر زبان زد خاص وعام ہیں وہ اپنی بات منوانے کے لئے غلط تشریحات کا سہارا نہیں لیتا اور خطبہ صدارت میں وہ بات ہرگز نہیں کرتا جس پر اس کا ایمان نہیں ہوتا ۔

سحر تازہ دم شاعر ہے ۔ میری یہ چند باتیں اظہار محبت تو ہو سکتی ہیں لیکن اس کی ہمہ گیر پر کشش اور دل آویز شخصیت کا احاطہ نہیں کر سکیں ۔

حسین سحر اور میں لازم وملزوم ہیں وہ میرا جڑواں دوست ہے میری پہچان اس کے حوالے کے بغیر اور اس کی پہچان میرے حوالے کے بغیر ممکن نہیں ۔

چنانچہ میں حسین سحر کو اپنے وجود اور اپنی ذات سے الگ نہیں سمجھتا اور ان لوگوں کو بہت برا سمجھتا ہوں، جو اپنی تعریف آپ کرتے ہیں ۔

خوبصورت، بھرپور اور وضعدارانہ زندگی گزارتے ہوئے مجھے کبھی تنہائی اور اکیلے پن کا احساس نہیں ہوا ۔ میرے ساتھ ہمیشہ حسین سحر رہا ہے ۔ ہم باہمی رفاقت میں ہنستے ہنستے روئے بھی ہیں اور روتے روتے ہنسے بھی ہیں ۔ نصف صدی گزر گئی شاید کچھ لوگوں کیلئے یہ طویل عرصہ ہو آدھی یا پوری زندگی پر ۔ ہمارا تو دس سال کی عمر سے جو تعلق خاطر قائم ہوا نوے اور سو برس تک دراز ہو سکتا ہے ۔ مگر ان دنوں بھی یہی معلوم ہوا کہ دو نہایت شریر وسنجیدہ لڑکے بچوں کی کہانیاں اور نظمیں لکھ رہے ہیں چھپ رہے اور پڑھ رہے ہیں ۔

ہم نے جس عمر میں ادبی زندگی سے رشتہ استوار کیا اس عمر میں بچے گلی ڈنڈا کھیل رہے ہوتے ہیں ۔ ہم اپنا جیب خرچ کتابچے چھاپنے معروف شخصیات کو خطوط لکھنے اور رسائل کے مدیران کو اُن کی فرمائش پر نظمیں ارسال کرنے میں خرچ دیتے ۔ پندرہ سولہ برس کی عمر میں ادبی پروگراموں کے انعقاد پر اچھا خاصا پیسہ خرچ ہوتا ۔ مگر ہم گھر سے رقم حاصل کر لیتے اور پروگرام کامیاب کرا دیتے ۔

اب میں سوچتا ہوں کہ یہ سب کچھ کیسے ہوتا رہا ۔ کہ اتنے کم عمر طالب علم ادب کے بارے میں اتنا کچھ کیسے جانتے تھے ۔ انہوں نے اتنا ڈھیر سارا ادب کیسے پڑھ لیا تھا ۔

اپنی یادداشت اور حافظے پر پورا اعتماد رکھنے کے باوجود مجھے یاد نہیں کہ سحر سے میری پہلی ملاقات کب ہوئی تھی ۔ دھندلا دھندلا سا عکس ہے ۔ اور غالباً یہ عکس .....روزِ ازل روحوں کی قربت سے تعلق رکھتا ہے ۔ ہمارے اچھے دوست بھی وہی ہوتے ہیں جو روحی طور پر ایک دوسرے کے قریب رہے ہوں ۔

حسین سحر ظاہری وباطنی حوالوں سے ایک اچھا اور خوبصورت انسان ہے ۔ مشکل اور پریشانی میں کام آنے والا ساتھی جب مجھے ایک محکمے سے بلا جواز بہت سے ملازمین سمیت نکالا گیا تو سحر مجھ سے زیادہ پریشان ہوا ہم سب کی یہ سبک دوشی ایک خاتون وزیر اور جنرل ضیاء الحق کی برخود غلط پالیسی کا نتیجہ تھی وہ محکمہ اس کے بعد کوئی بہتر کارکردگی نہ دکھا سکا ۔ میں ایک اور محکمے میں چلا گیا ۔ سحر مجھے ملنے کے لئے گوجرانوالہ آیا ۔ محبت اور اُنس کی ایسی مالیں کم کم ہیں ۔

ہماری خوش نصیبی یہ ہے کہ ہمیں بچپن سے اس ادھیڑ عمری تک بہت اچھے احباب ملے ۔ جھل کپٹ مکر وریا سے پاک ۔ ہمارا کوئی غیر شاعر دوست نہیں حتیٰ کہ سیاست دانوں سے رابطہ نہ رہا ۔ اس سے نقصان ہوا کہ ہم مفت میں حاصل کئے جانے والے عہدے نہ پا سکے ۔ ویسے یہ ہمارا مقصد بھی نہیں تھا ۔ حسین سحر پرنسپل کی حیثیت سے ریٹائر ہوئے اور میں نے پبلک ریلیشنز کا اہم شعبہ چھوڑا ۔ اللہ کا شکر ہے یہ ساری کامیابی ذاتی محنت کا نتیجہ تھی ۔ اللہ نے ہمیں ہمیشہ سرخرو رکھا ہم نے کاسہ لیسی یا کسی در کی گدائی نہ کی ۔ حمد ونعت وسلام کا صلہ ملا اور خوب ملا ۔

حسین سحر کا تعلیمی کیریئر بہت شاندار اور قابلِ تقلید ہے۔ یہ فرسٹ ڈویژنر ہے۔ ایم۔اے اردو 1964ء میں کیا۔ پھر اس کے بعد ڈگریوں کی قطار لگادی۔

ہم دونوں کبھی ایک ادارے میں نہیں پڑھے۔ قیامِ پاکستان کے وقت میں مسلم ہائی سکول انبالہ کی دوسری جماعت میں تھا اس سکول میں میرے دو عزیز استاد تھے۔ اور بہت سے طالب علم جو تحریک پاکستان کے نمایاں افراد میں شامل رہے۔ سحر نے پرائمری پاک گیٹ سکول ملتان سے، میں نے سٹی سنٹر سکول سے، سحر نے ہائی عام خاص باغ سے، میں نے گورنمنٹ سکول سے۔ بی۔اے، میں نے اسلامیہ کالج سے اور سحر نے ایمرسن کالج سے پاس کیا۔ البتہ ایم۔اے پنجاب یونیورسٹی سے کی۔ ہاں لاء کالج میں ہم اکٹھے ہوئے۔ ایک کلاس میں میں اور وہ قریب قریب بیٹھتے تھے۔ میں نے ایف ای ایل پاس کیا اور گوجرانوالہ بسلسلہ ملازمت چلا گیا۔ سحر نے ایل ایل بی کر کے دم لیا اور اپنی ڈگریوں میں ایک اور اضافہ کر لیا۔

حسین سحر کا اپ ڈیٹ مطالعہ ہے شاید کسی اور کا نہ ہو وہ شاعری کے خالص فنی معاملات پر حرفِ آخر ہے۔ فی البدیہہ شعر کہنے میں ید طولیٰ رکھتا ہے۔ شاعری کی کوئی صنف ایسی نہیں جو سحر کے فکری محاسن سے آراستہ نہ ہوئی ہو۔

خوش لباس خوش اخلاق اور خوش اطوار سحر حیات آفریں نظریات رکھتا ہے۔ سادہ اور معصوم ہے لوگوں کے کام آتا ہے۔ مالی امداد کرتا ہے۔ غریب شاعروں اور ادیبوں سے تعاون اس کی ایک عام سی عادت ہے۔ ہمارے ایک بزرگ شاعر دوست تھے۔ اختر انصاری اکبر آبادی۔ جو حیدر آباد سے نئی قدریں نامی رسالہ نکالتے تھے۔ ایک سال میں دو چکر ملتان کے لگاتے۔ ٹھہرتے تھے گلڈ ہوٹل میں مگر سالانہ خریدار حسین سحر کے ذریعے بناتے۔ 1959ء سے 1985ء تک نئی قدریں کی مالی مدد میں سحر بھائی کا حصہ خاصا رہا۔

سید مظفر حسین تاثیر نقوی اور ان کے اعزاء میں نصیر الاجتہادی قمر لکھنوی اور محشر لکھنوی بھی ہمارے مہربان تھے۔

قمر لکھنوی بہت اچھے شاعر تھے۔ حسین سحر کے گھر آئے کہنے لگے ہم کل نہیں ہونگے۔

سب کچھ آپ ہی کو کرنا ہے۔ کراچی ہمارے اعزاء رہتے ہیں۔ انہیں بھی اطلاع دے دیجئے گا اور واقعی دوسرے روز قمر لکھنوی فوت ہو گئے۔ تجہیز و تکفین حسین سحر نے انجام دی۔ یہ اعتماد اور ایمان کی بات ہے مجھے بعض اوقات احساس ہوتا ہے کہ جو کچھ ہو رہا ہے اس میں ہمارا عمل دخل نہیں۔ بس ہو رہا ہے۔ جو کام جس ذریعے سے ہونا ہے اسی ذریعے سے ہوتا ہے یہ فراست و عقل بھی اُسی کی دین ہے۔ جو سب کچھ کئے جا رہا ہے۔ جو لوگ اعتماد و ایمان کے لائق ہیں وہی دراصل اللہ والے ہیں۔ باقی تو عام ہیں یعنی عوام الناس۔

حسین سحر بہت سنجیدہ انسان ہے۔ شعر کہتے وقت سنجیدگی میں حد سے تجاوز کر جاتا ہے۔ اس کا کوئی مصرع فالتو نہیں ہوتا۔ مربوط اور مکمل۔ یہ پیدائشی شاعر ہے۔ تلمیذ الرحمان۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اسے خوب خوب نوازا ہے۔ علم و دانش، خلوص و مروت پیار۔ ایک اچھے پس منظر اور پیش منظر نے بھی اس کی ذات کو جلال و جمال عطا کیا ہے۔ سحر کی خوش طبعی اور راست فکری اس کے مہذب و شائستہ والد بزرگوار کی سیرت سازی کا کرشمہ ہے۔ کیا مجال کہ اس کنبے کا کوئی فرد بد سلیقہ رہا ہو۔

حسین سحر کو غصہ کم اور پیار زیادہ آتا ہے۔ مگر ان دونوں میں یہ اعتدال و توازن کا قائل ہے۔ معاشرتی تعلق میں بھی وہ بہت آئیڈیل انسان ہے۔ لڑائی جھگڑے سے گریز کرتا ہے۔ حالانکہ اس کا ایک زوردار گھونسہ مقابل کو ہسپتال پہنچا سکتا ہے۔

جس نے نیک و سعید زندگی گزاری ہو اس پر کیا لکھا جائے۔ شاید یہ بات درست ہے اور غالباً ہے بھی کہ ہمیں ایسی شخصیات کے بارے میں پڑھنے کو کم ملتا ہے۔

سحر شریف آدمی ہونے کے باوجود ایک ایسی ہستی ضرور ہے جس پر لکھا جائے اور بہت سا لکھا جائے۔ یہ ایک عالم بے بدل اور خطیبِ مکمل ہے۔ جب بولتا ہے تو یوں بولتا ہے جیسے بلبل ہزار داستان۔ اپنی بات سے اپنا حوالہ دوسروں کے حوالے کیوں۔ کس لئے؟ زبان عام اور سادہ۔ نہ زیادہ فارسی نہ زیادہ عربی۔ میں تو دسویں تک سائنس پڑھتا رہا ہوں۔ اردو میں نے پڑھی ہی نہیں مجھے اردو میں تقریر کرنے کا حق ہی حاصل نہیں۔ سحر مشرقی زبانوں کا فاضل ہے۔

میں سحر کے مقابلے میں لڑا کا ہوں ۔ بلا سوچے سمجھے بندوق بردار سے بھی لڑ پڑتا ہوں ۔ ویسے میں دو تین بار معاف کر دیا کرتا ہوں ۔

سحر دل گداز و فراخ حوصلہ رکھنے والا انسان ہے ۔ بہت برداشت ہے اس میں، متحمل مزاج اور پر سکون انسان ۔۔ ولایت حسین اسلامیہ کالج کی پرنسپلی کے دنوں میں دو عاقبت نا اندیش نام نہاد طلبہ نے اپنے مفاد غرض اور اپنی جھوٹی انا کو جھوٹ موٹ کی تسکین پہنچانے کیلئے سحر کی کنپٹی پر پستول رکھ دیا تھا ۔ یہ لمحے کتنے جان سوز تھے ۔ سحر نے انتہائی سکون سے بتائے بعد میں ان مجرموں کو معاف بھی کر دیا ۔ میں ان معاملات میں عرب کا اونٹ ہوں ۔ مجھے ایسی فطرت کے باغ بہت نقصان پہنچا ۔ مگر حسین سحر کی ذاتی زندگی میرے لئے خاص عقیدت کا سبب بنی رہی ۔ اور میں اپنے اندر تبدیلیاں کرتا رہا ۔ سحر نے اپنے طلبہ اپنی اولاد اپنے خاندان کی سچی رہنمائی کی ۔ اس خاندان کی عظمت میں اسکا کردار بہر حال سب سے نمایاں ہے ۔

فخر ہوتا ہے قبیلے کا سدا ایک ہی شخص

نثر نگاروں نے سوانحی خاکہ لکھنے کا ایک عام سا معیار مقرر کر رکھا ہے ۔ وہ کسی شریف اور سادہ شخص کی ذات پر کم لکھتے ہیں کہتے ہیں کیا لکھیں جس نے پندرہ بیس عشق نہ کئے ہوں ظالم زمیندار کی طرح لوگوں سے مزارعین والا سلوک روا نہ رکھا ہو ۔ اور چالاکی کے بہت سے کارنامے انجام نہ دیئے ہوں وہ کردار بننے کی اہلیت ہی نہیں رکھتا ۔ یہ نثر نگار لوگوں کی خوابگاہوں میں جھانکنا ہی نثر نگاری خیال کرتے ہیں ۔

ہمارا بچپن لڑکپن اور ہماری جوانی یوں گزرے جیسے موسم بہار گرما اور سرما کیا دن تھے ۔ انہیں یاد کرنے کی بات بھی نہیں یہ سارے عکس ابھی تک آنکھوں میں ہیں کل ہی کی تو بات ہے سکول سے آنے پر ذمہ کام کرنا اور پھر تھوڑی دیر آرام کے بعد ایک دوسرے کی تلاش میں نکل کھڑے ہونا کبھی سحر میرے گھر آتے کبھی میں ان کے گھر دونوں کے گھر والے بہت خوش ہوتے ۔ پھر ہم شاعروں ادیبوں اور دوستوں کے گھروں کی طرف نکل کھڑے ہوتے ۔ شہر اس وقت چھوٹا تھا لوگ بہت محبت کرنے والے تھے تھوڑی ہی دیر میں پورا شہر کھنگال مارتے کالج کے دنوں میں ذرا

سنجیدگی آ گئی سحر کہتے ۔

آج کا دن بھی ہو گیا ضائع

میں گرہ لگاتا

ٹھوس تھا جو وہ بن گیا مائع

ان دنوں کوئی ایسا اخباری دفتر نہ تھا جس میں ہمارا عمل دخل نہ ہوتا ادبی رپورٹنگ ہوتی کالم لکھے جاتے تنقیدی پروگراموں میں شرکت ہوتی ہم سب سے بڑھ چڑھ کر بولتے ۔ بزرگوں نے ہمارے عجیب عجیب نام رکھے ہوئے تھے ۔ چھوٹی بڑی سوئیاں ۔ ادب کے نزاکت علی خان سلامت علی خان ۔ بزرگ شعرا بھی کیا تھے آمادہ بہ اصلاح رہتے ۔

ہم نے تمام امتحانات اعزاز کے ساتھ پاس کئے کبھی رکاوٹ پیش نہ آئی، عملی زندگی کا آغاز بھی کم عمری میں کیا ۔ شادی بھی کم عمری میں ہوئی ۔ اللہ نے اولاد اچھی دی ۔ حسین سحر جب اپنے بیٹوں شہزاد اور مہزاد کی فراست اور ذہانت کی باتیں کرتے ہوئے خوش ہوتا ہے تو مجھے بھی دلی مسرت ہوتی ہے ۔ جب میں فریحہ اور مدیحہ کے بارے میں باتیں کرتا ہوں تو سحر یوں خوش ہوتا ہے جیسے اس کی اپنی بچیوں فوزیہ اور عافیہ کا ذکر ہو ۔ ہم دونوں کی بیویاں بڑی صابر اور شاکر ہیں ۔ کئی بار تو ایسا ہوا کہ ہم دو دو تین تین دن باہر رہے ۔ مشاعرے پڑھتے ہوئے دور تک نکل گئے ۔ واپسی پر بازپرس کا خیال بھی آیا مگر دونوں معزز خواتین نے کبھی شکایت نہ کی ۔ ہم دونوں کی دوستی محبت کی بنیاد پر استوار ہے خلوص کا یہ معیار آپ کو مشکل سے کہیں اور نظر آئے گا ۔ میں بہت بولتا ہوں جب کوئی شخص حسین سحر سے میری شکایت کرتا ہے تو وہ کہتا ہے "یار اس کی بات چھوڑو وہ تو پاگل ہے تو اپنی بات کر" یوں آج تک کسی کو ہمیں ایک دوسرے کے خلاف کرنے کی جرأت نہ ہوئی ۔ ویسے ہم کسی کی غیبت نہیں کرتے کسی کے خلاف بات کرنا دراصل اسے اہمیت دینا ہوتا ہے ۔ ہم جن دوستوں کو اہمیت دیتے ہیں ان کے خلاف باتیں کیوں کریں ۔ شاعری سے اچھا کوئی شوق اور کار خیر نہیں لیکن بندے کا شاعر ہونا ضروری ہے ۔

کبھی کبھی خیال آتا ہے یہ کس چکر میں پھنس گئے ہیں ہم سیاست کرتے مزے میں

رہتے یوں بھی تو سیاستدانوں کوتقریریں لکھ لکھ کر دیتے رہے ہیں۔ہم دونوں میں ایک وصف بھی ہے کہ ہم نے آج تک کسی کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلائے۔اپنی ذاتی غرض سے ملاقات نہیں کی چندہ نہیں لیا اللہ نے ہمیں اپنے کرم سے نوازا ہے ایسی کوئی صورت حال پیش نہیں آئی سحر بخشش کے معاملات میں بہت آگے ہے اسے معلوم ہو جائے کہ فلاں ضرورت مند ہے تو اس کی مدد ضرور کرتا ہے۔اور عام طور پر ان شاعروں اور ادیبوں کی کفالت میں آگے آگے رہتا ہے جن کے مالی حالات اچھے نہیں شاعروں اور ادیبوں کا ایک گروہ ہر وقت ایسے خوشحال لوگوں کی تلاش میں رہتے ہیں۔جو مدد کیا کرتے ہیں میں انہیں عام طور پر سحر کی طرف روانہ کر دیتا ہوں۔

لکھتے لکھتے مجھے خیال آیا کہ میں نے مضمون نگاری یا انشا پردازی کے مروجہ اسالیب کو مدنظر نہیں رکھا یہی لکھتا رہا ہوں کہ میرا ممدوح شریف اور خوبصورت ہے۔اب یہ صفات کسی اور میں بھی ہو سکتی ہیں ملا میں بھی شریف آدمی ہوں۔پھر حسین سحر کا اختصاص کیا ہے۔اسے ہم کس بنیاد پر دوسروں سے الگ قرار دے سکتے ہیں۔وہ جس محفل میں ہو۔نمایاں نمایاں نظر آتا ہے۔ گفتگو میں متارکن لہجہ۔لفظوں کی ادائیگی۔۔پھر۔۔کوئی جملہ زائد نہ کوئی فقرہ فالتو۔بات کا آغاز جس موضوع پر ہوگا۔انجام بھی اُسی موضوع پر۔۔یہ نہیں کہ ابھی ابھی وہ انشائیہ سے متعلق اظہار رائے کر رہے تھے۔اور آخر آخر.....ملتان میں غزل گوئی پر اتر آئے۔

اب یہ بھی نہیں کہ حسین سحر دنیا کے تمام علوم سے کماحقہٗ واقف ہو۔۔وہ فنِ موسیقی کے راز ہائے سربستہ کھولنے بیٹھ جائے۔وہ باخبر انسان ہے۔باخبر ہونا ضروری ہے۔زیادہ علم بھی نقصان ہی دیتا ہے۔یہ امر حسین سحر کی شخصیت کا ہمیں اور آپ کو ادراک کراتا ہے۔

وہ پیار اور محبت سے رہنے والا شخص ہے۔اس کا مسئلہ یہ نہیں کہ وہ کتنا بڑا شاعر ہے۔یہ مسئلہ اس کا ہے۔جو شاعر ہی نہیں۔کبھی اسے خیال نہیں آیا کہ مشاعرے میں جو اس کے بعد پڑھ رہا ہے وہ عمر اور فن کے لحاظ سے خاصا چھوٹا آدمی ہے۔پڑھ رہا ہے۔تو پڑھنے دیجئے۔

ہم دونوں نے بہت سے لوگوں کو متعارف کرایا۔انہیں پروجیکٹ کیا۔پھر ان کی خصومت کا شکار ہوئے۔مگر وہ کب کے مر گئے۔زندہ وہ رہا۔جو عجز و انکسار سے رہتا ہے۔

حسین سحر نے کئی حج اور کئی عمرے کئے۔یہ فرائض اس کی حیات ہیں اور ادائیگی۔۔ مقصد حیات وہ غزل سلام اور نعت کا ایک مالی شاعر ہے۔جس کی تقلید کی جاتی ہے۔

نثر نگاری میں بھی اس کا ثانی نہیں۔یہ میں ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں وہ سچ اور سادہ لکھتا ہے۔اسے فلسفی بننے کا شوق نہیں۔اس کی تحریروں میں مشکل لفظ نہیں ملیں گے۔سب مستفیض ہونگے۔لغت دیکھنے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔

حسین سحر میرا دوست ہے۔میرا بھائی ہے میرا ساتھی ہے۔میں ہوا کے بغیر رہ سکتا ہوں مگر سحر کی محبت کے بغیر نہیں وہ اتنا پیارا۔اتنا پیارا اور اتنا پیارا ہے جتنا میرا اپنا پیکر میرا اپنا وجود۔اور جو شخص اپنے پیکر اور اپنے وجود کا احترام نہیں کرتا۔وہ خارج از انسانیت ہوتا ہے۔حسین سحر جو کچھ کہتا ہے وہ اس کی ذات کا احساس ہے۔یہ جو غیر ملکی پروپیگنڈے کے تحت مختلف النوع نظریات قائم ہو جاتے ہیں۔اس کے فکر و نظر کو سہارا نہیں دیتے۔اس کی ذات جس میں دینی و ملی مقاصد نہاں ہیں۔اس کا سرچشمہ جذبات ہے۔جس کا اندر خالی ہے وہ کچھ بھی نہیں۔ہمارے عہد میں ادب برائے ادب' ادب برائے زندگی۔ترقی پسند ادب روایت پرستی۔اور نہ جانے کیا کیا؟ خوب خوب رواج پذیر تھے۔بحثیں ہوتیں لڑائیاں ہوتیں۔جھگڑے فساد ایسے ایسے طرم خان محفلوں میں شور مچاتے کہ کیا کہئے ہم نے انسانیت آدمیت وطن اور معاشرے کا ساتھ دیا۔وہ سارے نظریات اڑا اڑا گئے۔سچے لوگ رہ گئے۔

وہ اچھا نقاد بھی ہے۔تنقیدی مضامین میں اس کا اپنا مطالعہ کارفرما ہے۔وہ لیکچر نہیں ہوتا۔اور نہ ہی ان دانش وروں کے حوالے لاتا ہے۔جن کا ہماری ثقافت اور ہمارے ادب سے تعلق نہیں۔حسین سحر۔جو کچھ ہے۔بلاکم و کاست ظاہر ہوتا چلا جاتا ہے۔۔اور یہی بات اس کے اندر لازوال کشش پیدا کرتی ہے۔

حسین سحر

محمد افسر ساجد

حسین سحر کا نام غائبانہ طور پر ان کے بارے میں ایک خواب شہزادے کا تاثر قائم کرتا ہے۔ ان کی شخصیت اتنی وجیہ ہے کہ سامنے آنے پر بھی یہ تاثر نہیں ٹوٹتا پہلے خادم حسین کہلاتے تھے۔ آہستہ آہستہ سحر رومانی بن گئے۔ ادب کے علاوہ چونکہ دیگر فنون لطیفہ سے رغبت نہ تھی لہذا پھر جون بدلی اور حسین سحر ہو گئے۔ جو وہ تادم تحریر ہیں۔ بچپن سے ہی طبیعت ادب کی طرف مائل تھی اقبال ارشد کی طرح بچوں کے ادب میں ان کا بھی بڑا کنٹری بیوشن ہے۔ کافی عرصہ تک بڑے ہو کر بھی بچوں کے لئے لکھتے رہے بڑی مشکل سے انہیں بڑوں کے ادب کی طرف راغب کیا گیا۔

بہت منکسر مزاج ہیں۔ زبان و بیان پر قادر ہیں شاعر بھی ہیں اور نثر نگار بھی۔ پہلے ترنم سے شعر پڑھا کرتے تھے۔ بعد ازاں بلال جعفری کے حق میں دستبردار ہو گئے! مکتبہ اہل قلم کے منتظم و منصرم ہیں کم قیمت پر معیاری ادبی کتابیں چھاپنے کے علاوہ ایک ادبی مجلّہ ''اہلِ قلم'' بھی شائع کرتے ہیں۔ فی زمانہ ادب کی اس سے بڑھ کر اور کیا خدمت ہو سکتی ہے۔

حسین سحر ادب میں میانہ روی کے پرچارک ہیں۔ مشاعرہ پسند زعمائے ادب کے دبستان سے تعلق رکھتے ہیں عام طور پر ملتان، کوٹ ادو، لیہ دائرہ دین پناہ، بورے والا، چیچہ وطنی سرکٹ پر منعقد ہونے والے شاعروں میں شرکت کرتے ہیں اور وہ بھی اقبال ارشد کی ہم رکابی میں۔ ادبی مجالس میں بڑی احتیاط سے شریک ہوتے ہیں۔ اور امتحانی مصروفات سے کچھ وقت بچے تو اہل و عیال کی طرف بھی متوجہ ہوتے ہیں چھوٹے فاصلوں کا سفر زیادہ تر پیدل کرتے ہیں۔ ہائی وے پر تانگوں میں چلتے ہیں۔ کبھی کبھار موٹر سائیکل کی عقبی نشست پر بیٹھے ہوئے بھی نظر آتے ہیں۔

ادبی مجالس کی کمپیئرنگ بخوبی کر لیتے ہیں۔ ایسے موقوں پر ان کے ''حیرت نگاہ'' سامعین ناظرین بن جاتے ہیں۔ علیٰ ھذا القیاس سال میں ایک دفعہ کراچی ضرور جاتے ہیں۔ وہاں کے ادیبوں سے تجدید تعلقات کے لئے آپ کا تذکرہ ملتان میں اردو شاعری میں بھی آیا ہے۔ ملتان کے ادبی حلقوں میں انہیں ایک منفرد مقام حاصل ہے۔

سحر رومانی

اعتبار ساجد (ملتان)

ایک ایسے گورے آدمی کا تصور کیجئے جس کی کنپٹیوں کے بالوں کے چند باغی سرے دائیں بائیں اوپر اٹھے ہوئے ہوں اور وہ ناک کے نیچے مسکرا رہا ہو۔ یہ سحر رومانی ایم اے ہوگا۔

سحر رومانی بچوں کا شاعر ہے لیکن لکھتا بڑوں ہی کے لئے ہے لکھنے کی ابتداء بقول سحر رومانی اس وقت ہوئی تھی جب وہ طفل مکتب تھا اور گرُدوں اور گرُدوں میں امتیاز نہیں کر سکتا تھا۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ وہ کئی بار نیرنگی کو نارنگی سمجھ کر شعر کہہ گیا اور سکول کے جلسوں میں پڑھ بھی آیا اور لطف یہ کہ انعام بھی لے آیا لیکن جب شعور کے دریچے کھلے تو اس کے اندر چھپا ہوا بڑا شاعر ہُمک کر باہر آ گیا اور کائنات کی رنگین وسعتوں میں سرخ دائروں اور سپید پروں والی تتلی کی طرح اڑنے لگا۔ یہ پرواز اس کا حق تھی۔ اس پرواز نے اسے ان خوبصورت وادیوں میں پہنچایا جہاں محبت کے سپید بے داغ پھول کھلتے ہیں اور خلوص کی نیم گلابی کلیاں جلتے چراغوں کی لوؤں کی طرح لرزتی ہیں۔ اس نے کلیوں سے محبت کی اور اسے بچوں سے پیار ہو گیا۔ بچے جو اس کائنات کا حسن ہیں اور اس متعفن ماحول میں تیرتی ہوئی خوشبو ہیں۔ سحر نے بچوں کے لئے لکھنا شروع کیا۔ سن بلوغت تک پہنچنے سے پہلے وہ بچوں کے ہر ستھرے رسالے کا پسندیدہ شاعر بن چکا تھا اور ہونٹوں آنکھوں اور دلوں تک پہنچنے لگا تھا حالانکہ عمر کا یہی دور بڑا جذباتی اور اندھا دور ہوتا ہے۔ چونکانے اور شہرت کی اشرفیاں سمیٹنے کے خواہشمند اس دور میں ناہید عرف خواب غفلت جیسی چیزیں لکھتے ہیں، اور نارزن موت کی آغوش میں پڑھتے ہیں لیکن سحر کے حساس دل و دماغ پر وقت کے اور ہی تقاضے مسلط تھے جو انی غیر اہم نہ سہی لیکن بچوں کے لئے لکھنا تو اہم ہے اور اس نے جناتی برگد پر صحت مند اور خوبصورت شاعری کو ترجیح دی۔ ہوتا یوں ہے کہ جب آدمی اپنی عمر کا خول توڑ کر ماحول کے دوزخ میں نمودار ہو تو چند لرزتے بھڑکتے شعلے ضرور اس کی طرف لپکتے ہیں یہاں عزم اور جذبات میں خونریز جنگ ہوتی ہے اور فنکار کو شعلوں کی دیواروں سے گزرنے کے لئے اپنا راستہ خود بنانا

پڑتا ہے۔ کم ہمت تھک کر اپنا وجود شعلوں کی نذر کر دیتے ہیں اور سحر رومانی ایم اے جیسے ٹھنڈے شعلے دہکتے شعلوں سے لڑتے بھڑتے اس گلزار میں پہنچ جاتے ہیں جو ہر مارِ نمرود کے بعد معرض وجود میں آتا ہے۔

سحر رومانی کی شخصیت ایک رائیٹنگ ٹیبل کی سی ہے جس کی دو دراز یں ہیں۔ ایک دراز کا نام ہے سحر رومانی اور دوسری دراز اقبال ارشد کہلاتی ہے۔ دونوں کی جوڑی مشہور ہے میں انہیں دو ایسے کبوتر کہتا ہوں جو دو مختلف سمتوں سے آئے، چند لمحے تک ایک دوسرے کے گرد منڈلاتے رہے، پھر ایک ساتھ پروں کی مشترکہ جنبش کے ساتھ ایک طرف گھومے اور اڑتے اڑتے دور نکل گئے۔

قطع نظر اس بات کے کہ دونوں میں چند نظریاتی اختلافات بھی ہیں اور دونوں کے مزاج میں تھوڑا بہت فرق بھی ہے۔ وہ دونوں بدستور ساتھ ساتھ اڑ رہے ہیں ہوسکتا ہے کہ آپ کو شاعر سحر رومانی سے مل کر قدرے مایوسی ہو۔ بات یہ ہے کہ اس میں روایتی شاعروں والی کوئی بات نہیں، وہ نہ شیروانی پہنتا ہے نہ سگریٹ پیتا ہے، نہ پان کھاتا ہے میں نے ایک روایتی شاعر کو ان حقائق سے روشناس کرایا تو وہ سخت تعجب کے عالم میں بولے ''سحر پان نہیں کھاتا؟ سگریٹ نہیں پیتا، ہوٹلوں میں نہیں بیٹھتا، ایں! پھر وہ زندہ کیسے رہتا ہے کمبخت؟'' میں نے دل ہی دل میں سحر رومانی پر تحسین و آفرین کے ڈونگرے برساتے ہوئے مزید کہا کہ وہ تو جناب چائے کو بھی لسی بنا کر پیتا ہے' لاحول ولاقوۃ' وہ نتھنے پھلا کر بولے ''یوں کہو وہ شاعر نہیں آدمی ہے''۔

اب میں کیا کہوں۔ سحر کی شخصیت اور فن میں ہم آہنگی تو ضرور ہے لیکن جس سحر رومانی کو آپ جانتے ہیں وہ اس سحر رومانی سے مختلف ہے جس کی شخصیت پر غیر شاعر کا لیبل لگا دیا جاتا ہے۔ جوان ہے لیکن طبعیت میں اشتعال نہیں۔ غیظ و غضب کا جتنا سلگتا ہوا لاوا اس کی شخصیت کے کسی کونے کھدرے میں پڑا ہے، وہ اسے قسط وار اقبال ارشد پر انڈیلتا رہتا ہے۔ اقبال ارشد میں صفت یہ ہے کہ وہ واعظ بہت جلد بن جاتا ہے سحر کو ناصحوں سے بڑی چڑ ہے وہ پورے طیش سے اُبل پڑتا ہے نتیجہ ایک محاذ جنگ کی صورت میں نکلتا ہے۔ دونوں نثر میں شاعری کرنے لگتے ہیں۔ ایسے میں اگر

انہیں کوئی دیکھ پائے تو اسے سخت تشویش اور نقص امن کا خطرہ محسوس ہونے لگتا ہے یوں لگتا ہے جیسے دونوں اپنی اپنی کرسیوں سے کاؤبوائے فلموں کے ہیروز کی طرح اٹھیں گے۔ سحر اطمینان سے پانی کا جگ اٹھائے گا اور چھن سے اقبال کی کھوپڑی پر دے مارے گا پھر یکلخت بے قرار ہو کر اقبال کو اپنے سینے سے لپٹائے گا۔ اور اس کے بہتے ہوئے خون پر اپنا رومال رکھ کر بڑی معصومیت سے پوچھے گا ''زیادہ چوٹ تو نہیں آئی؟''

لیکن ایسا ہوتا اسی صورت میں ہے جب سورج مغرب سے نکلنے اور مشاعرہ چاند پر ہو۔ دونوں کی جھڑپیں مشہور ہیں۔ سیز فائر کے بعد اگر دونوں کو ایکسرے پلانٹ میں لے جایا جائے تو ان کے دلوں میں ہلکی سی شکن تک نظر نہیں آئے گی۔ دونوں اسی طرح ہشاش بشاش نظر آئیں گے جیسے پہلے تھے۔

سحر انتہا پسند نہیں ہے لیکن اعتدال پسند بھی کب ہے۔ اس کی شخصیت میں کئی موڑ ہیں، جن میں سے ایک موڑ اس کا انداز گفتگو ہے۔ آپ سے گفتگو کرتے وقت وہ کئی پینترے بدلے گا۔ ایک عام سی بات تو اتنے رازدارانہ انداز میں پیش کرے گا کہ آپ اختلاف رکھتے ہوئے بھی اس کی تائید کر بیٹھیں گے۔ دائیں ہاتھ کی پانچوں انگلیاں پھیلا کر وہ کسی بات کی ابتداء کرے گا۔ انگلیاں سمٹیں تو دور سے دیکھ کر سمجھ جایئے کہ اس کا لہجہ مدہم ہو چکا ہے۔ انگلیاں پوری طرح پھیلیں تو سمجھ لینا چاہیے کہ اب اس نے پٹڑی بدل لی ہے پھر اس کی گفتگو کے موضوع کا ایک تعلق اس کی کمر سے بھی ہے پینتالیس درجے پر اس کی انگلیاں سمٹ کر اپنا رخ کلائی کی طرف کرلیں گی اور بالوں کی ایک شوخ لٹ گھڑی کے پنڈولم کی طرح دائیں بائیں ہلنے لگے گی یہ انتہائی رازداری کی علامت ہے۔

اسلے کھلنڈرے پن سے مسکراتا دیکھ کر آپ کو گمان تک نہیں ہوسکتا کہ وہ دو بچوں کا ڈیڈی ہے تو مجھے یوں لگا جیسے اب وہ یہ کہنے والا کہ پھری میری آنکھ کھل گئی۔ لیکن حقیقت کو لفاظی کی بھینٹ نہیں چڑھایا جاسکتا۔ یہ درست ہے کہ اس نے صدہا نظموں کے ساتھ ساتھ ایک بدنظمی بھی کی ہے جسے وہ شادی کہتا ہے اور دو سنڈے ایڈیشن کی تکمیل بھی جنہیں وہ اپنی اولاد کہتا ہے۔ اس کی

گھریلو زندگی بڑی پرسکون ہے بیوی کو غزلیں سنا کر اس نے کبھی پریشان نہیں کیا۔ بچوں کو البتہ وہ گود میں لے کر اپنی نظمیں، لوریاں، دوہے، قطعے اور گیت سناتا ہے خود بھی جھومتا ہے اور انہیں بھی رلاتا ہے۔ لطف یہ کہ یہ سب کچھ بڑی خاموشی سے انجام پایا جاتا ہے۔ حالانکہ ازدواجی زندگی میں وہ بہت مخلص اور سنجیدہ ہے۔

ادبی بڑھوتری کا اس نے کبھی پرچار نہیں کیا اور نہ چائے خانوں میں جا کر ہنگامے کئے ہیں۔ اس لئے کہ وہ بجائے خود ایک خاموش ہنگامہ ہے۔ بڑی خاموشی بڑی رازداری سے وہ اندر ہی اندر جانے کیا سوچتا رہتا ہے اپنے دماغ میں اس نے کئی پنجسالہ منصوبے ترتیب دے رکھے ہیں جن کا اظہار وہ فوقتاً اپنے انتہائی بے تکلف دوستوں سے کرتا رہتا ہے۔ بیداری کے خواب Day Dreaming دیکھنا اس کی کمزوری ہے۔ بقول اقبال ارشد وہ خواب بہت دیکھتا ہے لیکن پیسے کم خرچ کرتا ہے۔

سحر رومانی سے ملنے کے لئے آپ کو اندھیرے کی دیوار پھاندنی پڑے گی۔ اندھیروں سے بخیر و خوبی گزر آنے کے بعد اب اندھیرے اجالے کا سنگم تلاش کیجئے۔ سحر رومانی ایم اے آپ کو اندھرے سے اجالے کے سنگم پر باہیں پھیلائے کھڑا مل جائے گا اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ ہو گی۔ آنکھوں میں خوشی کے آنسو اس لئے کہ آپ اندھیروں سے نکل کر سحر سے گلے مل رہے ہیں۔

مسافر اپنی کوئی سرزمین نہیں رکھتے

عذرا نقوی۔ ریاض

بہت سی پرانی باتوں کے ساتھ ساتھ، آج کی انٹرنیٹ دنیا میں ایک اور بہت اہم روایت بھی معدوم ہوتی جا رہی ہے۔ ہماری تہذیب کی پرانی روایت تھی کہ محلے پڑوس میں، خاندان میں یا تعلیمی اداروں میں کوئی ایسی شخصیت ہوتی تھی جس کے پاس لوگ جا بیٹھتے تھے اور اپنے دامن میں کچھ علم و دانش کے موتی لے کر اٹھتے تھے۔ ادب، سیاست، شعر و شاعری اور دلچسپ باتوں سے یہ محفل سجانے والے ہماری تہذیب کا ایک اہم حصہ رہے ہیں۔ ان محفلوں سے نئی نسل کی تربیت ہوتی تھی۔

اپنے وطن سے دور اک نئی دنیا جو ہجرتوں میں ہم نے بسائی ہے۔ اس میں یہ روایت کہاں سے ڈھونڈ کر لائیں لیکن پھر بھی اگر دل میں کچھ سیکھنے کی لگن ہو تو ایسے قابل لوگ مل ہی جاتے ہیں۔ مجھے یاد ہے مانٹریال میں اپنے بیٹے کے ساتھ شان الحق حقی رہتے تھے حالانکہ طبیعت کی خرابی کے باعث وہ زیادہ کہیں آتے جاتے نہیں تھے مگر اس شہر کے ادب نواز لوگ ان کو ایک استاد ہی کا درجہ دیتے تھے اور ان سے فیض یاب ہوتے تھے۔ ایسے ہی نیویارک میں علی گڑھ کے پرانے پروفیسر منیب الرحمٰن رہتے ہیں۔ ان کو بھی اسی طرح عزت اور تکریم ملتی ہے۔ ہماری خوش قسمتی ہے کہ سعودی عرب میں کچھ ایسے لوگ ہمارے نصیب سے مل ہی گئے۔ ان میں سے ایک پروفیسر حسین سحر ہیں جو پچھلے بارہ برس سے دمام اور ریاض کے ادبی اور علمی حلقوں میں ایک چھتنا درخت کی طرح سایہ فگن تھے اور اب ایک اور نئے ملک میں اپنی شخصیت کا سحر پھیلانے کے لئے ہم سے رخصت ہو رہے ہیں۔ پروفیسر صاحب کا ہی ایک شعر ہے:

جدھر سے گزریں جہاں سے جائیں سب نگراں کے
مسافر اپنی کوئی سرزمین نہیں رکھتے

پروفیسر حسین سحر واقعی صحیح معنوں میں پروفیسر ہیں جنہیں صرف اور صرف علم و ادب

ے کام ہے۔ چالیس کتابوں کے مصنف اور مؤلف ہیں جن میں غزلوں کا مجموعہ،نعتوں کے دو مجموعے اور بچوں کے لئے متعدد کتابیں شامل ہیں۔ پاکستان کی کئی نصابی کتابوں میں ان کی تصنیفات شامل ہیں، صدارتی ایوارڈ حاصل کر چکے ہیں۔ ان کے فن و شخصیت پر ادبی رسالے ''نقیب ادب'' کا حسین سحر نمبر بھی نکل چکا ہے۔ آپ ملتان کے مشہور کالج کے پرنسپل رہ چکے ہیں۔ اب ریٹائرمنٹ کے بعد کچھ اور بھی دل جمعی سے علم و ادب کی خدمت کر رہے ہیں۔

سعودی عرب میں اپنے قیام کے دوران انہوں نے ہر طرح سے ''صحرا میں گلاب'' کھلائے۔ پروفیسر صاحب جب پاکستان رائٹرز فورم کے صدر تھے تب سعودی عرب میں مقیم اردو شعراء اور ادیبوں کی تخلیقات کا انتخاب ''صحرا میں گلاب'' مرتب کیا تھا۔ چند برس پہلے شہزادہ خالد الفیصل کی نظموں کا ترجمہ بھی اردو ادب کو پیش کیا۔ مگر ایک بہت بڑا خزانہ وہ سعودی عرب سے ساتھ لے کر جا رہے ہیں۔ آٹھ سال کی انتھک محنت اور لگن سے قرآن مجید کے اردو میں منظوم ترجمے 'وفرقانِ عظیم'' کی سعادت ان کے نصیب میں آئی جس کو انٹرنیٹ پر www.furqaneazeem.com پر دیکھا جا سکتا ہے۔

اپنی ساری علمیت کے باوجود آپ اس قسم کے پروفیسر نہیں جو خود کو عقل کل سمجھتے ہیں اور ہر بات ''میں تم کو بتاؤں'' سے شروع کرتے ہیں۔ حسین صاحب کو کبھی کسی کا مذاق اڑاتے نہیں دیکھا، کبھی غصے میں نہیں دیکھا۔ گفتگو کے دوران کبھی کسی کی بات نہیں کاٹتے، چاہے کتنی بھی لایعنی گفتگو ہو۔ ہاں! جب پانی سر سے اونچا ہو جائے تو ''جواب جاہلاں باشد خموشی'' پر عمل کرتے ہوئے سر جھکا لیتے ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ اس عمل میں ان کا سرخ و سفید چہرہ کچھ اور بھی گلگوں ہو جاتا ہے۔ کسی بات کی تردید کرنی ضروری ہی ہو جائے تو بہت دھیرج سے بات کہہ دیتے ہیں اپنی تمام علمیت اور قابلیت کے باوجود پروفیسر حسین سحر صاحب نے ''استاذ'' کا چولا کبھی نہیں پہنا جو اپنے شاگردوں کا ایک حلقہ اپنے چاروں طرف بنائے رکھتے ہیں۔ انہوں نے ہر طرح کی ادبی گروپ بندی سے ہمیشہ دامن بچائے رکھا۔ کبھی یہاں کی ادبی دنیا میں ہندوستان اور پاکستان کی تخصیص نہیں کی۔ ان کا علمی اور ادبی مقام ان حدود سے بالاتر ہے۔ اردو ادب سے تعلق رکھنے

والے مقامی ہندوستانی لوگوں نے بھی ان کو اتنی ہی عزت دی جس کے وہ حقدار ہیں۔ ان کی ایک الوداعی پارٹی میں جہاں ریاض کی بیشتر پاکستانی تنظیموں کے نمائندے جمع تھے وہیں کئی ہندوستانی ادیب اور سماجی کارکن بھی موجود تھے۔

بردباری اور انکساری کا کچھ ایسا امتزاج ان کی شخصیت میں ہے جو کسی ایسے ہی انسان میں ہو سکتا ہے جس کی علمیت چھلکنے کے لئے بے تاب نہ ہو۔ ان سے ہر ملاقات میں ان کے علم و فن کا ایک نیا پرت کھلتا ہے۔ ان کے ٹھہر ٹھہر کر ہر لفظ کو تول کر بولنے کے انداز سے بہت سے لوگوں نے اپنی گفتگو کو سنوارا ہے۔ محافل میں وہ صدر کی کرسی پر بہت جچتے ہیں۔ چاہے محفل چھوٹی سی غیر رسمی ہو یا باقاعدہ کوئی منظم بڑی محفل، چاہے یوں ہی شوقیہ ادبی لوگوں کی بیٹھک ہو یا ماہ مور لکھنے والوں کا ساتھ، چاہے بڑا سا ہال ہو یا کوئی چھوٹا ریسٹورنٹ وہ اپنی پوری سنجیدگی اور ذمہ داری سے تقریر کرتے ہیں۔ کبھی خطبہ صدارت رواروی میں نہیں دیا۔ ہمیشہ موقع کی مناسبت سے دل جمعی سے اپنی بات کہنا، ہر منتظم اور مہمان کو فرداً فرداً مخاطب کرنا ان کا خاص انداز ہے۔ بعض اوقات ہم جیسے جلد بازوں کو الجھن بھی ہوتی تھی کہ ہر کس و ناکس کا نام لینے کی کیا ضرورت ہے لیکن یہ بات بھی اپنی جگہ سچ ہے۔ کہ محفل میں جب کوئی اپنا نام بطور خاص سنتا ہے تو دل کتنا بڑا ہو جاتا ہے حسین سحر خیال خاطر احباب کا بہت لحاظ رکھتے ہیں۔ یہاں ان کا ایک شعر یاد آ گیا:

تیری سرشت میں نہیں شعلوں سے دوستی
تو خاک ہے تو خاک کے ذروں سے پیار کر

ان کی سنجیدگی اور بردباری کو دیکھ کر اندازہ لگانا مشکل ہے کہ پروفیسر حسین سحر قصہ گوئی کے بھی ماہر ہیں۔ بس ماحول سازگار ہونا چاہیے۔ وقت کی پابندی نہ ہو، حاضرین محفل کچھ حس مزاح رکھتے ہوں، پھر دیکھئے انداز گل افشانی گفتار، پرانے رفقائے کار کے قصے، انہی کے لہجے میں پورے ڈرامائی انداز میں ان سے بارہا سنے ہیں۔ میواتی لوگوں کے قصے ہوں۔ ہریانوی یا روہتکی زبان کے لوک ادب کا تذکرہ ہو، کسی لکھنوی دوست کی شستہ اردو کی داستان، وہ ان ہی لوگوں کے لہجے میں اس طرح سناتے ہیں کہ ان کرداروں کو آپ کبھی نہیں بھول سکتے۔ شاید یہی حس ظرافت حسین سحر کے چھوٹے بیٹے مہر ادسحر کو ورثے میں ملی ہے۔ ان کے فکاہیہ مضامین کے دو

مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔ان غیر رسمی محافل میں حسین سحر کے ساتھ جب ہم لوگ ہوتے اور جب بات سے بات نکلتی تو نہ جانے کتنے ادبی رموز و نکات، تاریخی اور مذہبی حوالے، اشعار، ان کی مہربانی سے ہماری جھولی میں آجاتے تھے حالانکہ وہ خود تو یہ کہتے ہیں:

تمام عمر تخاطب مرا مجھی سے رہا
سوال میں نے کئے تھے جواب میرے ہیں

پروفیسر حسین سحر جیسے لوگ کہیں بھی چلے جائیں اپنے پیچھے ایسی یادیں چھوڑ جاتے ہیں جو وقت کے ساتھ دھندلی نہیں ہوتیں۔ان کے کچھ اشعار جواب ہماری یادوں کا حصہ ہیں:

یہاں تو اپنی ہی خوبی ہے ذات کی دشمن
سلگ رہے ہیں کئی پیڑ اپنی چھاؤں میں

جو ہم سفر تھے وہ کس طرح ساتھ چھوڑ گئے
دیا بھی ہم نے بجھایا نہ تھا پر کہنے کو

چاروں طرف سلگتے بگولے ہیں رقص میں
محسوس ہو رہا ہے کہ صحرا سفر میں ہے

بصارتوں کے لئے چاہیے بصیرت بھی
یہی شعور مرے نکتہ چیں نہیں رکھتے

گر اس کا چہرہ ہے شفاف آئینے جیسا
تو میرا عکس مجھے کیوں نظر نہیں آیا

حُسین سحر جو حسین بھی ہیں سحر انگیز بھی

حافظ عبدالوحید فتح محمد۔ریاض

جناب حسین سحر پروفیسر، استاد، عزیز اور شاعر جو پاکستان میں 30 سال تک تدریس کیف رائض سرانجام دینے کے بعد 10 سال قبل ریاض تشریف لائے تھے، نہ صرف استاد ہیں بلکہ غزل گو اور نظم جو شاعر بھی ہیں، نعت پاک کی صنف اور منقبت پڑھنا ہی نہیں بننا بھی جانتے ہیں، جو فقط شاعری ہی نہیں کرتے بلکہ نثر میں بھی اپنا ایک منفرد مقام رکھتے ہیں۔پروفیسر حسین سحر نے ادبی محاذ پر تقریباً اردوئے مبین کی تمام اصناف میں طبع آزمائی کی ہے۔حسین سحر نے یہ سب کچھ نہ بھی کیا ہوتا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کے جو یہ توفیق عطا فرمائی ہے کہ آپ نے اس اشرف الکتاب ''قرآن کریم'' اشرف اللغات ''عربی'' میں اشرف الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اتاری گئی اشرف الملائکہ ''جبرئیل'' کے ذریعے اشرف المکان مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں اور اشرف الماہ رمضان المبارک اور اشرف رات لیلتہ القدر اور اس پر ایمان لانے والی اشرف امت ''امت مسلمہ'' کا منظوم ترجمہ کرنے کی سعادت اور شرف حاصل کیا ہے وہی ان شاءاللہ آپ کے لئے کافی تھا، دنیا اور آخرت کیلئے۔

حسین سحر جو کہ خود حسین بھی ہیں اور سحر انگیز بھی! اگر آدمی ان کی غزلیں، نظمیں، مبارک نعتیں، کلام، گفتگو اور تقاریر نہ بھی سن سکتا ہو اور ان کو شخصی طور پر نہ بھی جانتا ہو تو ان کے پاس بیٹھ کر ذہنی بالیدگی کا احساس ہوتا ہے اور تطہیر افکار کو جلا ملتی ہے۔ان کی زبان کی سلامت فکری وضاحت، خیالات کی فصاحت، معاملات کی ملاحت، محبت کی صباحت اور حسن سماعت اپنے اندر اتنی کشش رکھتا ہے کہ جو شخص ایک دفعہ مل لیا وہ دوبارہ ان سے ملنے کی تمنا کرتا ہے۔

پروفیسر حسین سحر نے کہا کاتب نے لکھا، قاری نے پڑھا، سامع نے سنا، مجھ جیسے عامی نے سمجھا، اردو نیوز اردو میگزین نے طبع کیا۔''میری دوستی اور ذہنی قربت ان لوگوں سے رہی جن کا اسلام اور پاکستان سے گہرا جذباتی اور نظریاتی لگاؤ تھا۔میں ادب برائے ادب کا قائل بھی نہیں ہوں کیونکہ یہ اپنے آپ کو دھوکہ دینے کے مترادف ہے یعنی میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ پس منظر کے طور پر کوئی نہ کوئی نظریہ ضرور کام کرتا ہے جس کا اظہار فنی انداز میں ہو جائے تو ادب کہلاتا ہے۔میرا

ایمان ہے کہ مسلمان سب سے بڑا انسانیت پسند اور روشن خیال ہوتا ہے۔ اسلام جدید ترین اور ہر عہد کا دین ہے۔ میں الحمدللہ، کسی طرح بھی اپنے مسلمان ہونے پر معذرت خواہ نہیں ہوں۔"

ہمارے عوام اور سیاستدان تو جو کچھ ہیں سو ہیں حکومتیں بھی صرف اسی فکر میں مبتلا ہیں کہ ان کے ذرائع ابلاغ ہندوستانی ثقافت اور ہندوستانی ٹی وی کا کس طرح مقابلہ کریں۔ ان مناظر اور مظاہرے سے ہٹ کر نہیں بلکہ ان سے کچھ بڑھ کر پیش کرنے کی کوشش میں ہیں۔ حالانکہ اصل کام فکری اور علمی ہوتا ہے۔ جس سے ایک تہذیب وجود میں آتی ہے۔ کل بھی تہذیبی غلبے کا دور تھا اور آج بھی یہی "فرمان امروز" ہے۔ قومیں ہلے گلے سے نہیں علم وفکر سے سربلند ہوتی ہیں۔ آج یورپ جین اور برگر کھا کر اور اس وجہ سے غالب نہیں بلکہ "رسل" اور "سارتر" کی وجہ سے بلند اقبال ہے جبکہ ہم حرفی اور بمبی، یورپی اور امریکی تہذیب پر نچھاور ہو رہے ہیں۔ جس نہج پر ہم نکلے ہیں اور ہمارے ذرائع ابلاغ جس راہ پر نکل کھڑے ہوئے ہیں اس سے تو یہی لگتا ہے کہ جو قوم مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے لئے آمادۂ سفر ہوئی تھی یا سے ترکستان پہنچا کر ہی دم لیں گے۔ جس قوم کو اس کا ضمیر اگر امیر نہیں بنا سکتا تو وہ ہمیشہ گداگر ہی رہے گی اور اگر کسی کا دل اسے غنی نہیں بنا سکتا تو ذہن بھی اسے بے نیاز نہیں بنا سکتا۔ ضمیر علم سے امیر ہوتے اور دل فقر سے غنی بنتے ہیں۔ "علم وفکر" پاکستان کے مفکر، مصور اور مبشر علامہ اقبال کا ایجنڈا تھا اور ہمیں اسے ہی پر ووٹ کرنے کی ضرورت ہے اور آج حسین سحر اپنی کاوشوں کا مرکزی کینوس علامہ اقبال کے ہی ایجنڈے پر مرکوز کئے ہوئے ہیں۔ حسین سحر غزل کے بارے میں بات کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ "الیکٹرانک میڈیا کتنی ہی ترقی کر جائے، کتنے ہی چینل سامنے آئیں، شاعری خاص طور پر غزل کے زندہ رہنے کے بے پناہ امکانات ہیں۔ آج کی غزل، زندگی کے بدلتے ہوئے مزاجوں کی عکاسی کرتی ہے۔ مختلف ملکوں میں جہاں اردو بولی لکھی اور سمجھی جاتی ہے، غزل اس کے ماحول سے متاثر ہو کر مختلف جہتوں اور سمتوں میں سفر کر رہی ہے۔ آج غزل، نعت پاک، حمد مبارک اور منقبت ماں، بہن اور دوسری اصناف اور رشتوں کی حد تک پھیل چکی ہے۔ اب غزل کا کہنا فقط عورت سے باتیں کرنا ہی نہیں رہ گیا۔ حسین سحر کی ایک غزل کا شعر ملاحظہ فرمائیں۔

آ گئے دل میں غم و رنج کے سائے کیسے
دیس اپنا ہے تو پھر لوگ پرائے کیسے

حسین سحر کا سحر

محمد یونس قاضی

ایک تقریب میں موجود چمکدار پیشانی، دمکتا چہرہ، مسکراتی آنکھیں، ستواں ناک کشادہ سینہ، کلین شیو، سلجھے ہوئے بال اور سفید شلوار قمیض میں ملبوس اجلی رنگت کی حامل، مردانہ وجاہت کی مرقع شخصیت سے تعارف کراتے ہوئے جب میرے ایک دوست نے مجھ سے کہا کہ ان سے ملئے یہ ہیں حسین سحر تو بے اختیار میرے منہ سے یہ نکلا۔ حضور آپ سے زیر زبر پیش کی غلطی ہوگئی ہے در اصل یہ حسین نہیں بلکہ (حُسینِ سحر) ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ خالق نے جو حُسن و وجاہت آپ کو عطاء کی ہے وہ کسی شاعر کو خال خال ہی نصیب ہوتی ہے ورنہ عام طور پر شاعر کا نام سنتے ہی ذہن میں بکھرے بال، بڑھتی ہوئی شیو اور پریشان حال انسان کا خاکہ چلا آتا ہے۔

حسین سحر نہ صرف ایک اچھے شاعر بلکہ اس سے زیادہ اچھے انسان بھی ہیں انکی شاعری، مضمون نگاری، تراجم اور دیگر اصناف سخن پر تبصرہ کرنا مجھ جیسے ادب سے نابلد شخص کیلئے نہ صرف مشکل بلکہ ناممکن ہے۔ یہ کام تو ان لوگوں کا ہے جو اس میدان کے سرخیل ہیں۔ عام طور پر لوگ انہیں شاعر، ادیب اور ماہر تعلیم کے طور پر جانتے ہیں لیکن یہ بات بہت سے لوگوں کے علم میں نہیں کہ حسین سحر ایک بہت بڑے ساحر بھی ہیں اور ان کے سحر کے اثرات کو زائل کرنا میرے بس تو کیا آپ کے بس کی بھی بات نہیں ہے۔ دراصل ان کی شخصیت ہے ہی ایسی جو ایک بار انکی زلفوں کا اسیر ہوگیا تو وہ کبھی رہا ہوا ہی نہیں۔ میں یہ بات بڑے وثوق سے کہہ رہا ہوں اور ثبوت کے طور پر یہاں پر موجود سامعین کی تعداد کو پیش کر رہا ہوں جو ہماری دعوت پر نہیں بلکہ ان کی شخصیت کے سحر سے کھچے چلے آئے ہیں۔

دوستو آج ہم سب کا یہاں پر اکٹھا ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ ہم ایک ایسی شخصیت کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے جمع ہوئے ہیں جس نے اپنے آپ کو نہ صرف علم وادب اور شعر و فن کے لئے وقف کیا ہوا ہے بلکہ اس نفسانفسی کے دور میں ان کا دل پوری انسانیت کی فلاح و بہبود

کے لئے دھڑکتا ہے ۔لوگ عرب ممالک میں عمومی طور پر دولت اکٹھا کرنے کیلئے آتے ہیں لیکن میں بڑے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ حسین سحر یہاں دولت بانٹنے کے لئے آئے تھے جی ہاں علم و ادب کی دولت، پیار وخلوص کی دولت اور لازوال محبت کی دولت، انہوں نے جزیرہ نمائے عرب کے ریگزاروں میں محبتوں کے جو گلاب کھلائے ہیں ان کی مہک صدیوں تک ایوان فکر وفن کو مہکاتی رہے گی ۔ان کا لگایا ہوا نخلِ سخن ہمیشہ ثمر بار رہے گا اور ان کے روشن کئے ہوئے لاتعداد چراغ آسمان ادب پر فروزاں رہیں گے۔

کسی کا قول ہے کہ انسان کو جو کچھ ملتا ہے وہ اس کی صلاحیت کی بنا پر ملتا ہے اور اگر اس سے کچھ چھنتا ہے تو وہ اسکی اپنی کوتاہی کے سبب سے چھنتا ہے لیکن میرے نزدیک دنیا میں چند انسان ایسے بھی ہوتے ہیں جن پر اللہ کا خاص کرم ہوتا ہے اور وہ ان کو اپنے فضل و کرم سے بے حساب نوازتا ہے اور اس کی جیتی جاگتی مثال حسین سحر کی ہے ان کی کتاب زندگی کا وہ کونسا باب ہے جسے رب نے ادھورا چھوڑا ہو۔مثال کے طور پر ان میں موجود پختگی کو لے لیجئے آپ دیکھیں گے کہ ان کے مزاج میں ثابت قدمی، خود اعتمادی، ایمانداری، ایفائے عہد، انکساری، برے سے برے حالات میں انتہائی صبر وشکر کے ساتھ مقابلہ کرنے کی استعداد موجود ہے۔وہ مشکل کو مشکل نہیں سمجھتے بلکہ اپنے اندر چھپی ہوئی صلاحیتوں کو بروئے کار لاکر ایک بہتر حل تلاش کرتے ہیں اور اسے اپنی ترقی کا زینہ بنا لیتے ہیں اور یہ ہی انسانیت کا کمال ہے اور ایسے ہی افراد انسانیت کے اعلیٰ درجے پر فائز ہوتے ہیں ان کی بدولت ہی قومیں ترقی اور کامیابی کی منزلیں طے کرتی ہیں۔

حسین سحر کی ترقی کا راز ان میں موجود خداداد تخلیقی صلاحیت میں ہے جس کی وجہ سے آج وہ علمی، ادبی، شعری اور سماجی دنیا میں ایک عالی مقام رکھتے ہیں اور خام معلومات سے عالی معرفت کی رسائی اور ناموافق حالات سے موافق پہلو کو دریافت کرنے کا ہنر جانتے ہیں ان کی تخلیقات سے ظلم وبربریت میں صبر وبرداشت، نفرت کے ماحول میں محبت اور تیرہ شبی میں نور سحر کا پیغام ملتا ہے جو قاری کو با مقصد اور بھرپور زندگی بسر کرنے کا درس دیتا ہے۔

حسین سحر کی شاعری، مضمون نگاری، تراجم اور دیگر اصناف سخن سے ہٹ کر اگر ان کی

شخصیت پر نظر ڈالیں تو یوں محسوس ہوگا جیسے آپ آج کے دور کے شبلی اور حالی کو دیکھ رہے ہیں۔ ہوسکتا ہے میرے اس دعویٰ پر چند لوگوں کو اعتراض بھی ہو لیکن یہ میرا اپنا خیال ہے کہ وہ بیک وقت مذہب، تاریخ، اخلاقیات اور دیگر علوم پر مکمل دسترس رکھتے ہیں ۔آپ چند لمحے ان کے پاس بیٹھیں تو محسوس کریں گے کہ وہ علم وفن کا ایسا بحر بے کراں ہیں جو علم وآگہی کے متلاشیوں کو سیراب کرنے میں ید طولیٰ رکھتا ہو۔بچوں، نوجوانوں اور ہم جیسے پختہ عمر والے افراد میں ان کی مقبولیت یکساں ہے وہ اپنے جذبات، گفتار، کردار اور رویہ سے ہر ایک کا دل موہ لینے کا فن جانتے ہیں ۔ان کی زندگی کا ہر رخ اخلاص کامل کا آئینہ دار ہے۔

حسین سحر کو میں اپنے تمام احباب میں خوش قسمت ترین شخص شمار کرتا ہوں جو نہ صرف بیرن خانہ عزت ووقار کی علامت کی طور پر جانے جاتے ہیں بلکہ اندرون خانہ ان کی عزت وتوقیر کہیں زیادہ ہے۔خاندان میں ان میں ان کا مقام وہی ہے جو قرون اولا میں کسی سردار یا سرخیل کا ہوا کرتا تھا ان کے خاندان کا رہن سہن، رکھ رکھاؤ اور اقدار ایک خالص علمی اور اسلامی تہذیب و تمدن کا نمونہ ہے اور یہ سب کچھ یقیناً ان کے آباؤ اجداد کی تربیت، ایثار، قربانیوں اور بردباری کا پھل ہے میری دعا ہے کہ وہ ہمیشہ علم وادب کے آسمان پر مہر تاباں کی صورت درخشندہ رہیں، آمین ۔

حسین ساحر

تحریر: محمد اظہر سلیم مجوکہ

کہتے ہیں جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے۔ یوں تو علم و دولت اور عشق کا جادو بھی کچھ کم اثر نہیں دکھاتا لیکن حسن کا جادو ہمیشہ سر چڑھ کر بولتا ہے۔ زندگی کے دوسرے شعبوں کی طرح ادب میں بھی حسن پوری پائی جاتی ہے۔ شعر و ادب میں حسن کلام اور حسن بیاں کو بھی دخل ہوتا ہے۔ صنف شاعری میں زندگی کی تلخ و شیریں حقیقتوں میں پنہاں حسن کی تلاش و جستجو میں مگن مسافروں میں ایک مسافر حسین سحر بھی ہیں۔ جن کی شاعری کا بنیادی مقصد زندگی کے اصل حسن کو دریافت کرنا ہے۔ باطنی حسن کا متلاشی یہ شاعر ظاہری اعتبار سے بھی حسین صورت ہے۔ عمر کی نصف سنچری مکمل کرنے کے باوجود یوں لگتا ہے جیسے ابھی انگنز کا آغاز ہوا چاہتا ہو۔ چہرے کی معصومیت دیکھ کر شاعر سے زیادہ سامع ہونے کا گماں ہوتا ہے۔ صحت ایسی قابل رشک کہ صحت کا راز پوچھنے والا خود شرمسار ہو جائے۔ ضلع فیروز پور کے علاقے جلال آباد ممدوٹ میں پیدا ہونے کے باوجود چہرے اور طبعیت میں جلال پیدا نہیں ہوا۔ البتہ معصومیت اور جمال کا رنگ خوب چڑھا ہے۔ جو بدلتے وقت کے ساتھ بھی نہیں بدلا۔ نام البتہ بدل لیا کہ پہلے خادم حسین سے سحر رومانی بنے مگر رومان کے اثرات شاعری پر حاوی ہونے لگے تو حسین سحر بن گئے۔ جسے یار لوگ حسین سحر بھی پڑھتے ہیں۔

عشق کو صرف شاعری تک محدود سمجھتے ہیں۔ محبت کی شاعری کے البتہ قائل ضرور ہیں۔ انسان کی انسان سے محبت اور انسان کی خدا سے محبت کو حقیقی محبت تصور کرتے ہیں۔ گویا عشق مجازی سے زیادہ عشق حقیقی کے علمبردار ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اب تک کامیاب گھریلو زندگی بسر کر رہے ہیں۔

حسین سحر نے شاعری کی باقاعدہ ابتدا بھی معصومیت سے کی کہ بچوں کے رسائل میں لکھنا شروع کیا۔ یہ بچہ پروری ابھی تک جاری ہے۔ اب تو بچوں کے ادب پر کئی کتابیں لکھ ڈالی ہیں۔ جس عمر میں لوگ پر پرزے نکالتے ہیں انہوں نے بچوں کے رسائل نکالنا شروع کئے۔ بچوں کے رسالے ماہنامہ ''اختر'' میں چھپنے والی پہلی نظم ''ستارہ'' سے آسمان ادب پر چمکے بچوں کا ادب ان کی کمزوری ہے۔ پاکستان چلڈرن اکیڈمی کے بانی اراکین میں سے ہیں بچوں کے لئے

سیرت کی کتاب ''پیارے رسولؐ'' پر انعام حاصل کر چکے ہیں جبکہ رائٹر گلڈ کی طرف سے پھول اور تارے پر بھی انعام حاصل کیا ہے۔ بچوں سے یہ شفقت اب بھی قائم ہے کہ مستقبل کے معماروں کے معمار ہیں۔ بچپن میں ان کے بھولپن اور معصوم صورت نے سردار عبدالرب نشتر کو اتنا متاثر کیا کہ گزرتے جلوس سے اپنے گلے کا ہار ان کے گلے میں ڈال دیا۔ اس یادگار واقعہ کو آج بھی اپنے دل پر نقش رکھتے ہیں۔ بچپن میں ہی پاکستان کی محبت سے آشنا ہوئے۔ لے کے رہیں گے پاکستان کے نعروں میں شامل ہوئے۔ یہ حب الوطنی آج بھی ان کی شاعری کا حصہ ہے۔ طبعیت کا جمالیاتی پن اور حجاب غزل میں خوب آشکار ہوا۔ مشاعروں میں شرکت سے شعری جذبوں کو ہوا ملی۔ بزم طلوع ادب ملتان کے مشاعرے میں پہلی بار ہی پوری آب و تاب کے ساتھ طلوع ہوئے یہ وہ زمانہ تھا جب ملتان کے ادبی منظر نامے پر عاصی کرنالی، گلچیں، کرنالی، صابر دہلوی، عزیز حاصل پوری، ادب سیمابی، پرواز جالندھری، ارشد ملتانی، عرش صدیقی اور حزیں صدیقی اپنی آب و تاب دکھا رہے تھے۔ حسین سحر بھی انوار انجم (مرحوم) اسلم انصاری اور اقبال ارشد جیسے ہم مزاج دوستوں کے ساتھ اس منظر نامے میں شامل ہو گئے۔ ان ہم نشینوں کی ہم نشینی میں شعر و ادب کے کئی معرکے برپا کئے اور کئی معرکے سر ہوتے ہوتے رہ گئے۔ علاقوں کی سیاحت کا لطف بھی اٹھایا۔ ملتان کے چالیس سالہ ادبی شب و روز کے گرم و سرد سے گزرے۔ اردو اکیڈمی کے سیکرٹری جنرل بن کر بلیک آؤٹ میں موم بتی کی لو سے ادب کے چراغ جلاتے رہے۔ آج کل رائٹرز گلڈ کے سیکرٹری جنرل ہیں۔ مکتبہ اہل قلم اور مجلس اہل قلم کے ذریعے اہل قلم کو خوش رکھنے کے جتن کئے رکھتے ہیں۔ نعتیہ مجموعے ''تقدیس'' پر سیرت کا صدارتی ایوارڈ حاصل کر چکے ہیں۔ جبکہ غزلوں کا مجموعہ ''تخاطب'' اور سلام و مناقب کا مجموعہ ''تطہیر'' بھی شائع ہو چکا ہے۔ دوستوں کے دوست ہیں۔ شخصیات سے متاثر ہو کر ان پر کتابیں بھی شائع کر دیتے ہیں۔ عبدالعزیز خالد کے فن اور شخصیت سے متاثر ہو کر خالد شخص و شاعر اور اختر انصاری اکبرآبادی کے بارے میں ''اختر مہران'' جیسی تصانیف مرتب کر چکے ہیں۔ دوسری اہل قلم کانفرنس میں شرکت کا اعزاز ان کے حصے میں بھی آیا ہے۔ شاعری میں غالب انیس اور میر سے شعوری طور پر متاثر ہیں، البتہ اقبال سے غیر شعوری طور پر متاثر ہوئے۔ ہم عصر شعراء میں سے کسی سے متاثر نہیں ہوئے۔ اقبال ارشد سے البتہ لا

شعوری طور پر متاثر ہوئے ہیں ۔ اقبال ارشد کو اپنا ہمراز اور دمساز کہتے ہیں اس کی شخصیت کی خامیوں کو اپنی خوبیاں اور ان کی خوبیوں کو اپنی خامیاں سمجھتے ہیں ۔ سنا ہے کہ اقبال ارشد سے چالیس سالہ رفاقت میں کبھی ناراضگی یا شکر رنجی نہیں ہونی چاہیے اپنی بیویوں سے دونوں کئی بار لڑ چکے ہوں ۔ بابا ہوٹل میں اقبال ارشد اور حیدر گردیزی کے ساتھ بیٹھ کر پہروں شعر وسخن کی محفلیں برپا کرتے رہے مگر اب ہوٹلوں میں جانے سے کتراتے ہیں ۔ اقبال ارشد البتہ اپنی اس روش پر قائم ہیں ۔ اقبال ارشد کے ساتھ حسین سحر کی ایک قدر مشترک فیملی پلاننگ کی ملازمت بھی ہے دونوں نے اس ملازمت سے پلاننگ سیکھی ہے جس کا مظاہرہ وہ خوبصورت ادبی تقاریب اور مشاعروں کے انعقاد سے کرتے رہتے ہیں ۔

حسین سحر کی پسندیدہ سواری موٹر سائیکل کی پچھلی نشست ہے ۔ کالج کا پرنسپل بننے کے بعد سواری بدل گئی ہے ۔ موٹر سائیکل کی جگہ کار نے لے لی ہے ۔ نشست البتہ نہیں بدلی ۔ اب بھی پچھلی نشست پر بیٹھتے ہیں ۔ درس وتدریس کے پیشے کو عبادت سمجھ کر انجام دیتے ہیں ۔ ان کے شاگرد بھی اب استاد بن گئے ہیں یوں وہ استادوں کے بھی استاد ہیں ۔ بے مقصد اور بے معنی باتوں سے گریز کرتے ہیں ۔ معاشرے کو مثالی سطح پر لانے کے خواہش مند ہیں ۔ شاعر سے زیادہ باکردار انسان بننے کو ترجیح دیتے ہیں ۔ اپنی غزلوں میں بھی درس وتدریس کے حوالے دیتے ہیں ۔ ایک شعر ملاحظہ ہو ۔

میں لہلہاتی شاخ کو سمجھا تھا زندگی
گرا تو درس فنا دے گیا مجھے

اپنی غزلوں میں پنہاں ایسی ہی سچائیوں اور خوبصورتیوں کی تلاش میں سرگرداں رہتے ہیں ۔ انہیں شاعری اپنے والد سے وراثت میں ملی تھی ۔ انہوں نے بھی ادبی صلاحیتیں اپنی اولاد میں منتقل کی ہیں ۔ مہزاد سحر شاعر تو نہیں بنا لیکن اس کی نگاہ انتخاب نثر پر پڑی ہے ۔ انشائیہ کا انتخاب کر کے اس نے ایک گھر میں دو شاعروں سے پیدا ہونے والی صورتحال کو شاید بھانپ لیا ہے کہ ایک نیام میں دو تلواروں کا رہنا ممکن نہیں ۔ حسین سحر کی شخصیت کے یوں تو کئی پہلو ہیں لیکن ان کی طبعی شرافت اور متوازن طبیعت انہیں ملنسار بناتی ہے ۔ ان سے نہ ملنے والا ان سے ملنے کی تمنا کرتا ہے اور ملنے والا کبھی بھول نہیں پاتا کہ یہی تو اس کا ساحرانہ پن ہے ۔

عظیم ادیب اور مقبول شاعر

منیر احمد بھٹہ

شاعری کو جذبات کے اظہار کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ شاعر اپنے ہی تشخص کے لئے شعر کہے شاعر معاشرے کے حالات وواقعات کی عکاسی کرتا ہے جسے ہم شاعری کہتے ہیں شاعری ایک ایسا جادو ہے جو انسان میں جذبہ عشق ومحبت ، ہمدردی ونفرت ، بہادری وشجاعت ، زہد وطاعت اور صداقت وشرافت پیدا کر دیتی ہے یہ شاعر کا کمال ہوتا ہے کہ وہ انسان کو کس راہ پر لے جاتا ہے ۔ یا کون سی راہ دکھاتا ہے شاعر اپنی شاعری سے معاشرہ کی جہاں اصلاح چاہتا ہے وہاں اس کی مدد بھی کرتا ہے تا کہ وہ خوبیوں اور خامیوں کو خوب سمجھ لے اور حقیقت کو بھی پہچان لے ۔

حسین سحر نے غزلوں کی کتاب ''تخاطب'' میں جدید انداز میں ایک تخلیق پیش کی ہے جس میں انہوں نے اپنے تشخص کا ہرگز ہرگز خیال نہیں رکھا ہے انہوں نے سماج میں مسرتوں ،لذتوں اور آسودگیوں سے مالا مال اور اس سے محروم لوگوں کی بھی ترجمانی کی ہے ۔ خوشی ، غم ، ظلم و ستم اور ناانصافی کا بیان ایسے پیرائے میں پیش کیا ہے کہ پڑھنے والا حیرت زدہ رہ جاتا ہے کہ اس کے دل کا چھپا ہوا بھید سحر صاحب کو کیسے معلوم ہو گیا ہے کہ اس کا سارا بھید ظاہر کر دیا ہے ان کی ایک غزل کا شعر ملاحظہ فرمائیے ۔

یہ الگ بات وہ ہے بوئے وفا سے خالی
اس کے چہرے کی تو رنگت ہے گلابوں جیسی
ہر سمت ہیں نفرت کے اندھیرے ہی اندھیرے
اک شمع محبت کی جلا کیوں نہیں دیتے

''تخاطب'' ایسی غزلوں کا مجموعہ ہے جو ادب کی تاریخ میں سنگ میل ہی نہیں گراں قدر اور مایہ ناز سرمایہ ہے جس پر ادب سے لگاؤ رکھنے والے فخر کر سکتے ہیں ۔ کہ یہ واقعی ادب کی خدمت ہے اگر چہ مجھے شعر وشاعری سے اتنا لگاؤ نہیں تاہم میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ فن دیگر فنون سے بہت مشکل اور مبسر اقسمہ ہے کیونکہ شاعر اپنے کلام میں دو چار شعروں میں پوری داستان بیان کر دیتا ہے اور

پھر اس میں روح بھی ڈال دیتا ہے۔ جیسے یہ واقعہ اس کے لئے آنکھوں دیکھا حال ہے۔ کہاں حسین سحر صاحب ایک ماہر تعلیم، ایک اعلیٰ ادیب، ایک معروف و مقبول شاعر اور کہاں میں بے عقل اور بے عمل پھر ان کے بارے میں لکھوں یہ میری مجال نہیں تاہم مجبور ہوں کہ ان کے کلام نے مجھے گرویدہ بنا لیا ہے۔ عشق و محبت وفا کا تقاضا کرتے ہیں اور پھر محبت تو نام ہی رضا کا ہے۔ جس کے معنی فرماں برداری ہیں اور وفا فرماں برداری یہی ہے کہ میں ان کے کلام کے حسن اور اثر کو مان لوں اور اس کی خوبی کو بیان کر دوں۔

تخاطب میں تمام غزلیں عصر حاضر کی نہایت اعلیٰ تخلیق ہیں جو قاری کو توانائی و تازگی بخشتی ہے اور اسے عشق میں وفا و فرماں برداری غم میں تحمل و بردباری، فکر میں تحقیق اور جوش میں ہوش کا درس دیتی ہیں۔ حسین سحر نے اچھی اور سچی غزل کی خوبی کو اس طرح بیان کیا ہے کہ قاری اس کی حقیقت اور خوبی کو ماننے پر مجبور ہے بلکہ اسے ماننا پڑتا ہے حسین سحر صاحب ایک شفیق حسین اور جواں سال استاد بھی ہیں اور درس و تدریس کے فن سے بھی بخوبی آشنا ہیں ادب اور شاعری میں بھی انہیں پورا حاصل ہے ان کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ انہیں اپنی شخصیت کی کہیں بھی فکر نہیں ہے اگر فکر ہے تو انسان کی خوابیدہ صلاحیتوں کو جگانے کی تا کہ وہ اپنا مقام بلند کر لے اپنی ایک غزل میں کہتے ہیں۔

نصیب آج ہیں کانٹے اگر تو کیا غم ہے
نئی رتوں کے شگفتہ گلاب میرے ہیں
میں آفتاب کی مانند ہوں نفیس سحر
سیاہیوں پہ بھی احتساب میرے ہیں

اپنے محبوب کے بارے میں کیسی عجب رائے رکھتے ہیں۔

زبان پر تلخیوں کے ذائقے بھی ساتھ رکھتا ہے
وہ ملتا ہے محبت سے گلے بھی ساتھ رکھتا ہے
جہاں جاتا ہے میرا ذکر کرتا ہے وہ نفرت سے
یہ اس کی مہربانی ہے مجھے بھی ساتھ رکھتا ہے

حسن سحر صاحب اپنے دل کی خوشبو کو باہر کی دنیا میں یوں بکھیرتے ہیں کہ صاف ظاہر ہو جائے

شہر کی گلیوں سے جب بھی ہم گزرے ہیں
خوشبو کی مانند فضا میں بکھرے ہیں

بے رنگ فضاؤں میں بکھر جاتی ہے خوشبو
وہ شخص جدھر جائے ادھر جاتی ہے خوشبو

بے ثبات دنیا سے لاغرضی اور خلوص بھرے دلوں کی دعا کی طلب ایک نیک دل انسان کی تمنا ہوتی ہے دعا چاہنے کا نرالا انداز ملاحظہ کیجئے۔

تاج شہی نہ تخت سلیمان کی ہے طلب
ٹوٹے ہوئے دلوں کی دعا چاہئے مجھے

محبوب کی بے وفائی کو یوں بیان کیا ہے۔

مجھے یقیں ہے بچھڑ جائے گا وہ ملتے ہی
خوشی جو دی ہے زمانے نے رنج بھی دے گا
غموں کی دولت بے پایاں جس نے بخشی ہے
سحر کبھی تو مرے دل کو وہ خوشی دے گا۔

حسین سحر صاحب کی جتنی شخصیت اچھی ہے اتنی ہی شاعری بھی اچھی ہے۔ مجھے چند بار ان سے شرف ملاقات کا موقع نصیب ہوا تو میں ان کی تاثر انگیز باتوں سے بے حد محظوظ بھی ہوا اور متاثر بھی۔ مجھے ان کی سچی باتیں اور سچی مسکراہٹ اور سچی چاہت بہت ہی اچھی لگی۔ میں نے ان کے دل کو دین اسلام سے مامور پایا اور مجھے اُن کے عالم دین ہونے کا گمان ہونے لگا۔ خیالوں کی دنیا سے واپس لوٹ آیا تو دوستوں کا ذکر چھڑ گیا حسین سحر صاحب دوستوں کے بھی دلدادہ نکلے۔ ان کی شخصیت اور شعری صلاحیتوں کا مداح تو تھا ہی اور ان سے پسندیدہ دوستوں کا پوچھ لیا سحر صاحب پہلے مسکرائے پھر بڑے محبت بھرے انداز میں بولے یوں تو مجھے سب دوستوں سے محبت ہے اور ان پر ناز ہے لیکن اپنے ہی علموں حلقوں میں مجھے پروفیسر بشیر احمد ملک سے دوستی بے حد پسند ہے۔ وہ بے لوث بھی ہیں اور علم دوست بھی۔ مجھے ایک بار ان کے ساتھ ایران جانے کا اتفاق ہوا تو مجھے ان کی شفقت و محبت، شگفتہ مزاجی، شوخی و زیبائی کا ادراک ہو گیا۔ ان کی مروت و محبت میرے دل میں گھر کر گئی۔ سو مجھے پروفیسر بشیر احمد ملک کی دوستی پر ناز ہے جس طرح فلک پر تاروں کے دم سے رونقیں ہوتی ہیں اسی طرح ملک صاحب علمی حلقوں کی زینت بھی ہیں اور رونق بھی، عزت بھی اور عظمت بہر حال حسین سحر نے اپنی ادبی کاوشوں سے جدید ادب اور تخلیقی عمل میں گرانقدر اضافہ کیا ہے۔ حسین سحر جنوبی پنجاب کے ایک عظیم ادیب اور مقبول شاعر ہیں۔ آپ ایک عظیم انسان بھی ہیں اور عظیم دوست بھی۔

حسین سحر کی شخصیت

خالد بیگ

ملتان کو ماضی کے حوالے سے عالم و فاضل لوگوں کا شہر ہونے کا شرف حاصل ہے جس زمانے میں برصغیر میں عام درسگاہوں کا کوئی تصور نہیں تھا ملتان میں ایک عظیم یونیورسٹی موجود تھی جس میں ہزاروں طالب علموں کو تعلیم کے حصول کے علاوہ رہائش وطعام کی سہولیں بھی حاصل تھیں اور یہاں سے ہر سال فارغ التحصیل ہونے والے طالب علموں کو فروغ علم کے لئے نا صرف پورے برصغیر میں بلکہ دور دراز کے ملکوں میں بھیجا جاتا تھا ملتان کی یہ روایت آج بھی اسی طرح قائم ہے۔

پرویز حسین سحر کا اصل نام خادم حسین ہے، سحر تخلص قلمی نام حسین اس طرح حسین سحر کے نام پہچانے جاتے ہیں، پہلے سحر رومانی تخلص کرتے تھے، 10 اکتوبر 1942ء میں انڈیا کے ضلع فیروز پور میں پیدا ہوئے ان کے والد میاں برکت علی مرحوم ایک متوسط درجے کے زرگر خاندان سے تعلق رکھتے تھے اور پنجابی کے خوش گو شاعر تھے تقسیم ہند کے وقت حسین سحر کی عمر صرف پانچ برس تھی، باقی مسلمانوں کی طرح ان کی پوری فیملی نے اپنے خوابوں کی تعبیر پہلی اسلامی نظریاتی مملکت پاکستان کی طرف ہجرت کی ٹھانی اور جلال آباد ریلوے اسٹیشن سے پاکستان کی طرف جانے والی آخری گاڑی میں سوار ہو گئے یہ گاڑی چھت پائیدان اور دروازوں میں پھنسے ہوئے مسلمانوں کو لے کر پاکستان کی طرف روانہ ہوئی، یہ گاڑی فیروز پور ریلوے اسٹیشن پہنچی تو اس وقت اس شہر میں کرفیو لگا ہوا تھا اور پلیٹ فارم پر بھی ہر طرف ہندو فوجیوں کا راج تھا، حسین سحر کم سن تھے اور گاڑی کی ایک کھڑکی سے باہر کا منظر دیکھ رہے تھے کہ ایک ہندو گورکھے فوجی کی ان پر نظر پڑی اور وہ ٹھٹھک گیا اس نے ان کے ہاتھ میں کالے رنگ کا ایک ڈنڈا دیکھ لیا تھا جو کہ مسلمانوں کا ایک روایتی ہتھیار ہونے کی وجہ سے شیطانی ڈنڈا مشہور تھا اور یہ اسی ڈنڈے کا خوف تھا کہ ایک معصوم مسلمان بچے کے ہاتھ میں سوتے ہوئے بھی اس ہندو فوجی کو کسی بھالے سے زیادہ خطرناک لگا تھا اس نے آ کر ان سے یہ ڈنڈا کھینچنے کی کوشش کی غیر ارادی اور بچپن کی فطری ردعمل کے طور پر انہوں نے اس ڈنڈے کو مضبوطی سے تھام لیا اور خفت وخجالت کے ہاتھوں مجبور ہو کر گورکھے فوجی نے ان کے گال پر زناٹے دار تھپڑ مارا لیکن ڈنڈا نہ چھین سکا کہ گاڑی

چل چکی تھی اور یہ حقیقت ہے کہ ہندوؤں نے اس وقت تک مسلمانوں کے خلاف آنکھ اٹھا کر دیکھنے کی جرات نہیں کی جب تک ڈنڈا مسلمان کے ہاتھ میں رہا۔

گاڑی مسلمانوں کے عزم کی طرح رواں دواں، اپنے سفر پر گامزن رہی اور جب یہ گاڑی دریا ستلج پر سے گزری تو دریا میں کئی لاشیں بہتی ہوئی نظر آئیں اور دریا کا پانی خون کی وجہ سے سرخی مائل لگتا تھا دریا کا پانی بھی گاڑی کی طرح اپنے سینے پر مسلمانوں کا خون سجائے پاکستان کی طرف گامزن تھا، یہ گاڑی قصور میں جا کر رکی اور حسین سحر صاحب اپنی فیملی کے ساتھ وہاں آباد ہو گئے لیکن انہیں دنوں قصور میں ہیضے کی وبا پھوٹ پڑی اور ان کے جواں سال 20 سالہ خالہ زاد بھائی ہیضے کی لپیٹ میں آ کر انتقال کر گئے اس حادثے نے ان کی فیملی کو اس قدر دلبرداشتہ کیا کہ یہ قصور چھوڑ کر ملتان آ گئے ملتان میں انہوں نے مصروف علاقے اندھی کھوئی اندرون شہر رہائش اختیار کی اور پھر 11 سال تک وہیں آباد رہے انہوں نے پہلی بار اپنے محلے کی مسجد میں مشہور عالم دین پیر طریقت حضرت مولانا حامد علی خان کو دیکھا، میاں سعید قریشی سابق وزیر ممبر صوبائی اسمبلی بھی ان کے گھر کے قریب رہتے تھے بچپن اور لڑکپن ان کے ساتھ گزرا تعلیم کے لئے ایم بی پرائمری سکول پاک گیٹ میں داخل کرایا گیا، جہاں انہوں نے پانچویں جماعت تک تعلیم حاصل کی، سکول کے ہیڈ ماسٹر میاں ابراہیم انصاری اور سیکنڈ ہیڈ ماسٹر حامد علی ان کے بہترین استاد تھے۔

قائداعظم کی وفات لیاقت علی خان کا قتل قادیانیوں کے خلاف تحریک یہ سب واقعات ان کے حافظے میں محفوظ ہیں مادر ملت، محترمہ فاطمہ جناح سردار عبدالرب شہرا اور خواجہ ناظم الدین کو بچپن میں ان کی ملتان آمد پر قریب سے دیکھنے کا شرف حاصل ہوا، ایک دفعہ سردار عبدالرب نشتر فقید المال جلوس کے ساتھ ملتان کے ایک بازار سے گزر رہے تھے حسین سحر صاحب بھی دائیں بائیں کھڑے ہجوم میں موجود جلوس کو دیکھ رہے تھا چانک سردار عبدالرب نشتر کی نظر ان پر پڑی یہ ہجوم میں سب سے کم عمر تھے ان کے جوش اور انہماک کو دیکھتے ہوئے سردار عبدالرب نشتر ان کی طرف بڑھے اور اپنے گلے سے ہار اتار کر ان کے گلے میں ڈال دیا اور یہ واقعہ بلاشبہ حسین سحر صاحب کے لئے باعث فخر ہے۔

پرائمری کے بعد اسلامیہ ہائی سکول عام خاص باغ میں داخل ہوئے وہاں کے ہیڈ ماسٹر

محمود حسین قریشی تھے جو بعد میں اسلامیہ کالج کے پرنسپل اور ملتان یونیورسٹی کے کنٹرولر امتحانات بھی رہے ان کے علاوہ چوہدری عبدالعزیز مولانا عبدالرب مولانا ابوالحسن قاسمی علی محمد مرحوم ان کے بہترین اساتذہ تھے، سکول کے زمانے میں ملک کے نامور فلمی اداکار محمد علی نویں جماعت کے طالب علم تھے یہ اس وقت چھٹی جماعت میں پڑھتے تھے محمد علی بڑے خوبصورت اور لمبے قد کے نوجوان تھے اداکاری کا انہیں اس زمانے میں بھی شوق تھا جس کی وجہ سے سکول میں مارشلائیس ہیروکہ چھیڑا جاتا تھا لاڈلا تھا کالج کے زمانے میں انہوں نے ادبی سرگرمیوں میں بھرپور حصہ لیا کالج کی اورینٹل سوسائٹی کے سیکرٹری اور کالج میگزین نخلستان کے ایڈیٹر رہے کئی انٹر کالجیٹ مشاعروں میں ملتان کے علاوہ دوسرے شہروں میں بھی حصہ لیا اور انعامات حاصل کیے، اس زمانے میں کالج کے پرنسپل خواجہ عبدالحمید بٹ تھے کالج کے دوسرے اساتذہ میں پروفیسر منور علی خان پروفیسر عظیم بھٹی، پروفیسر ملک بشیر الرحمان پروفیسر کیپٹن عبدالکریم شامل تھے، کالج میں ان دنوں سلمان قریشی (کمشنر ملتان بی اے قریشی کے بیٹے) ریاض الحق (آج کل اسلام آباد میں سی ایس ایس آفیسر ہیں) اس کے علاوہ مختار اعوان (پیپلز پارٹی کے رہنما) اور محمود نواز بابر ان کے کلاس فیلوز تھے لیکن ان کے دوستوں میں انوار انجم (مرحوم) یحییٰ امجد احمد عقیل روبی اور اسلم انصاری کا شمار ہوتا تھا انہوں نے 1962ء میں بی اے کیا اور 1964ء میں ایم اے اردو، ایک سال تک پنجاب یونیورسٹی لاہور میں زیر تعلیم رہے لیکن اسی دوران ان کی شادی کر دی گئی اور یہ ملتان آ گئے اور پھر ایم اے کا امتحان پرائیویٹ امیدوار کے طور پر پاس کیا۔

اس مقصد کے لئے اسلامیہ ہائی سکول حرم گیٹ میں دو سال تک بطور ٹیچر خدمات سرانجام دیں، کیونکہ اس زمانے میں پرائیویٹ امتحان کے لئے سکول کی ملازمت ضروری تھی، 1965ء میں محکمہ خاندانی منصوبہ بندی میں بطور آفیسر شامل ہوئے اور 1970ء تک اس محکمہ میں کام کرتے رہے 1970ء میں محکمہ تعلیم میں ملازم ہوئے پہلی تقرری گورنمنٹ ایس ای کالج بہاولپور میں بطور لیکچرر ہوئی اس کے بعد گورنمنٹ کالج سول لائن ملتان میں تبادلہ ہو گیا اور آج کل بھی اسی کالج میں بطور اسسٹنٹ پروفیسر خدمات انجام دے رہے ہیں ایم اے اردو کے علاوہ اپنے طور پر ایم اے اسلامیات ایم اے پنجابی بی ایڈ اور ایل ایل بی کے امتحانات بھی پاس کر چکے ہیں آج کل بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کرنے کی تیاریوں میں مصروف ہیں۔

حسین سحر صاحب شاعری کا شوق بچپن سے رکھتے تھے ابتداء انہوں نے بچوں کی نظموں سے کی اور ساتھ ہی بچوں کے لئے کہانیاں بھی تحریر کرتے رہے غزل کی ابتداء 1956ء سے کی اور اسی وقت سے مشاعروں میں شرکت کر رہے ہیں اس طرح گویہ شاعری کا 35 سالہ تجربہ رکھتے ہیں ملتان کی ادبی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں کئی ادبی انجمنوں کی داغ بیل ڈال چکے ہیں اور متعدد کل پاکستان مشاعرے منعقد کرا چکے ہیں، اس کے علاوہ 9 عدد کتابوں کے مصنف ہیں جس میں سے چھ بڑوں کے لئے اور تین بچوں کے لئے لکھیں بچوں کے لئے نظموں کے مجموعے پھول اور تارے پر پاکستان رائٹرز گلڈ کی جانب سے یو بی ایل انعام اور بچوں کے لئے سیرت کی کتاب ''پیارے رسولؐ'' پر قومی سیرت ایوارڈ حاصل کر چکے ہیں غزلوں کا مجموعہ تخاطب نعتوں کا مجموعہ تقدیس اور سلام و منقبت کا مجموعہ تطہیر شائع ہو چکا ہے اس کے علاوہ متعدد مسودے زیر اشاعت ہیں۔

حسین سحر صاحب پنجابی ہونے کے باوجود سرائیکی پر عبور رکھتے ہیں اور خواجہ غلام فرید کا کلام سرائیکی سے اردو میں ترجمہ کر چکے ہیں اور انگریزی کی کئی کتابوں کا پنجابی اور اردو ترجمہ کر چکے ہیں۔

حسین سحر صاحب کی شادی والدین کی مرضی سے اپنے خاندان میں انجام پائی دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں، بڑا بیٹا تعلیم حاصل کرنے کے بعد دبئی میں ایک فرم میں ذمہ دار افسر ہے چھوٹا بیٹا بھی وہیں ایک کمپنی میں منیجر ہے اور ایک ایک اچھا انشائیہ نگار ہے۔

شعروادب کی حسین سحر

وحیدالرحمٰن خان

ہمارے ایک مہربان کاشف رحمان کے سر پر ادبی جریدہ نکالنے کا بھوت سوار ہوگیا۔ موصوف یہ نہیں جانتے تھے کہ ادبی رسالہ نکالنا سیدھی انگلی سے گھی نکالنے کے مترادف ہے۔ ان صاحب نے ہمیں رسالے کا مدیر مقرر کر دیا۔ ہمارے لئے کسی جریدے کا مدیر ہونا کسی ملک کے وزیر ہونے سے کم نہیں تھا۔ چنانچہ بصد شکریہ یہ منصب قبول کیا۔ ایک مدیر کے ناطے سے ہمیں ملتان کے نامور شعراء اور ادباء سے ان کی نگارشات حاصل کرنے کا کام سونپا گیا۔ اس راہ میں جو عملی دشواریاں پیش آئیں اور ہماری جو گت بنی وہ یا تو ہم جانتے ہیں یا ہمارا خدا۔ کسی شاعر یا ادیب سے اس کی کوئی تحریر لے آنا جوئے شیر لانے سے کم نہیں تھا۔ صبح وشام ہمیں ادیبوں اور شاعروں کے دولت خانوں پر سوالی کی طرح حاضری دینا پڑی۔ ملتان کے ایک کونے سے لے کر دوسرے کونے تک سفر کی صعوبتیں سہنا پڑیں اور پہروں جو زحمتِ انتظار اٹھانا پڑی وہ الگ ہے۔

اس سلسلے میں سب سے پہلے ہم نے مقامی شعراء اور ادیبوں کی ایک فہرست تیار کی۔ اس فہرست میں ایک نام ''حُسین سحر'' بھی تھا۔ چنانچہ ایک دن اس دشت کی سیاحی میں جناب حسین سحر کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے۔ تین چکر ان کے کالج کے لگائے مگر شرفِ ملاقات سے محروم رہے۔ سوچا موصوف شیخ صاحب کی طرح بی۔ اے پاس کرنے کے علاوہ بی بی پاس کرنے کے سبب تمام وقت گھر پہ رہتے ہوں گے۔ چنانچہ موقعۂ واردات پر جانے کی ٹھانی۔ کالج کے ایک پروفیسر صاحب سے حُسین سحر کے گھر کا پتہ حاصل کیا اور جا دھمکے۔ ان کے صاحبزادے ''مہر ادسحر'' نے ہمارا استقبال کیا اور بتلایا کہ کچھ دیر تک چمن میں دیدہ ور آئے گا۔ محترم شاعر گھر پر بھی نہیں تھے۔ ہم سرِ راہ مشغلِ انتظار سے لطف اندوز ہونے لگے۔ اس دوران مہر ادسحر سے کچھ رسمی باتیں ہوئیں۔ کچھ ہی دیر بعد ایک موٹر سائیکل ہمارے بالکل قریب آ رکا۔ بتایا گیا کہ ڈرائیور کے پیچھے بیٹھے ہوئے صاحب حُسین سحر ہیں۔ (تھا جس کا انتظار وہ شاہکار آ گیا)۔ علیک سلیک کے بعد ہم

نے حضورِ یار میں حاضری کے اغراض ومقاصد بتلائے تو بیٹے کو ہمیں اندر بٹھانے کو کہا۔ بڑی محبت سے پیش آئے۔ خلوص کے علاوہ کچھ تکلف بھی برتا۔ ہم جو شربت دیدار کے لئے آئے تھے شربتِ ثمر بار سے بھی لطف اندوز ہوئے۔ علاوہ ازیں انہوں نے ہمیں بلا حیل وحجت ایک عدد غزل سے نوازا۔ ہم نے اجازت طلب کی اور ان کے ہاں سے رخصت ہوئے۔

حُسین سحر کو دیکھ کر ہمارے ذہن میں کسی شاعر کا جو خاکہ تھا۔ بالکل غلط ثابت ہوا۔ نہ پریشان زلفیں، نہ بڑھی ہوئی شیو، نہ تنگ پاجامہ، نہ منہ میں میٹھا پان، بلکہ ہمیں سلجھے ہوئے بال، کلین شیو، شلوار قمیص اور منہ میں میٹھی زبان دیکھنے میں ملیں۔ حُسین سحر کا نام اگر حُسین سحر بھی ہوتا تو ہمیں کوئی اعتراض نہ ہوتا کیونکہ جناب مردانہ وجاہت کا مرقع ہیں۔ موصوف دراز قد، گورا رنگ، کشادہ چھاتی، روشن پیشانی، مسکراتی آنکھیں اور ایک عدد لمبی ناک رکھتے ہیں۔ حُسین سحر کو دیکھ کر جانے کیوں ہمیں حفیظ جالندھری کی ''حسینۂ سحر'' یاد آ جاتی ہے۔

بعض ''کم نظروں'' کی ناک کا مسئلہ ان کی عینک ہوتی ہے۔ مگر حُسین سحر کی پڑھنے کی چھوٹی سی عینک کا مسئلہ ان کی لمبی ناک ہے۔ کیونکہ لمبی ناک پر چھوٹی عینک یوں لگتی ہے جیسے عینک کو اپنی کم مائیگی کا تو ذرہ بھر احساس نہیں مگر وہ آنکھوں کے سامنے ناک کے احساس برتری کی چغلی کھاتی نظر آتی ہو۔ عینک شاید یہ بات نہیں جانتی کہ ناک نقشہ تو حسن وخوبصورتی کا معیار ہوتا ہے۔

حسین سحر ایک عام طالب علم کی طرح تعلیم کے جملہ مراحل سے گزرے۔ اسلامیہ ہائی سکول ملتان سے میٹرک کی۔ انٹر اور ڈگری ایمرسن کالج سے حاصل کی۔ یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور سے ایم۔ اے اردو کیا۔ اسی دوران رشتۂ ازدواج میں منسلک ہو گئے مگر تعلیم سے رشتہ نہ چھوڑا۔ اب تک پنجابی اور اسلامیات میں ماسٹر ڈگری حاصل کرنے کے علاوہ بی۔ ایڈ اور ایل ایل بی بھی کر چکے ہیں مگر پھر بھی تعلیم وتعلم سے باز نہیں آتے۔

آج سے تیس سال قبل حسین سحر ''سحر رومانی'' کے نام سے معروف تھے۔ ''رومانی'' کے لاحقے سے ہمارے ذہن میں کئی شکوک وشبہات پیدا ہوئے کیونکہ ''رومان'' خاصا ہیجان خیز لفظ

ہے۔ہم نے ''رومانی'' کے بارے میں پوچھا تو فوراً تصدیق کردی۔''رومان'' صرف حسن وعشق کا نام نہیں بلکہ اس کے معنی بہت وسیع ہیں۔ یہ عالمِ خیال کا نام ہے.....'' یہ تو اچھا ہوا کہ انہوں نے لفظ ''رومان'' کے بے ضرر معنی ہم پر منکشف کردیئے ورنہ ہم تو سمجھے تھے کہ تیس سال قبل آتش جوان تھا اور جوانی دیوانی ہوتی ہے' حسن پرست ہوتی ہے' شاید نام میں ''رومانی'' اس نسبت سے لکھتے ہوں گے۔

خادم حسین المعروف حسین سحر نوجوان ادیبوں' شاعروں اور طلباء سے بہت محبت کرتے ہیں۔اتنی محبت کہ نوآموز شاعروں کی غزلیں مفت سنتے ہیں۔ وہ نئے لکھاریوں اور طلباء کی بہت حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔نوجوان اس قدر حوصلہ افزائی پاکر پھولے نہیں سماتے اور عقل سے کام لینے کے بجائے حوصلے سے کام لینے لگ جاتے ہیں۔حسین سحر سے ہماری ملاقاتیں اب گاہے بگاہے ہوا کرتی ہیں اور ہر بار وہ بڑی شفقت سے ملتے ہیں۔کبھی کبھار تو ہمیں ان کے التفاتِ خاص سے ڈر لگنے لگتا ہے کہ یا الٰہی یہ ماجرا کیا ہے۔

حسین سحر پیدائشی شاعر اور ادیب ہیں۔پانچویں جماعت سے شاعری کا سلسلہ جاری ہے۔آٹھویں جماعت میں پہنچے تو باقاعدہ مشاعروں میں حصہ لینا شروع کردیا۔اسے کہتے ہیں ''ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات'' بچپن سے لکھتے لکھاتے آرہے ہیں اس لئے انہیں بچوں کے ادب سے خصوصی لگاؤ ہے۔ بچوں کے لئے اب تک کئی شعری اور نثری کتابیں تصنیف کرچکے ہیں۔اس سلسلے میں حسین سحر کی قومی سطح پر بھی خاصی پذیرائی ہوئی ہے۔چنانچہ کتاب ''پیارے رسولؐ' کو سیرت کے صدارتی ایوارڈ سے نوازا گیا۔

حسین سحر سے گفتگو کے دوران ہم نے اندازہ لگایا کہ وہ بہت تفصیل پسند واقع ہوئے ہیں۔اگر آپ ان سے گندم کے بارے میں پوچھیں گے تو وہ آپ کو بچنے کے بھاؤ تک بتادیں گے۔شعر سنانے کو کہیں گے تو پوری غزل سنادیں گے۔مگر وہ غزل اپنی خوبصورتی اور حسنِ ادا کے باعث سماعت پر گراں نہیں گزرے گی۔حسین سحر گفتگو میں بہت احتیاط سے کام لیتے ہیں۔وہ براہِ راست کسی کے بارے میں کچھ نہیں کہتے۔مگر اشاروں' کنایوں میں کچھ نہ کہنے کے باوجود بہت کچھ کہہ جاتے ہیں۔

حُسین سحر ''نفرت'' سے اتنی نفرت کرتے ہیں جتنا وہ اپنی شریکِ حیات سے محبت کرتے ہیں۔اس کا ثبوت یہ ہے کہ اپنی غزلوں کے مجموعے ''تخاطب'' کا انتساب اپنی شریکِ حیات کے نام کیا ہے۔ پیار بانٹنے کے لئے موصوف کو خدا نے ایک عدد شریکِ حیات کے علاوہ دو بیٹوں' دو بیٹیوں اور بے شمار دوستوں سے نوازا ہے۔

حُسین سحر کو کتابوں کی اشاعت کا وسیع تجربہ ہے۔شعروادب سے خصوصی شغف کے باعث اکثر دوستوں اور عزیزوں کی کتابوں کی پبلشنگ بلا معاوضہ کرتے ہیں۔ یوں ادب کی خدمت بھی ہوجاتی ہے اور خون چوسنے والے پبلشروں کی روزی پر لات مارنے کا فریضہ بھی انجام پاجاتا ہے۔حُسین سحر اشاعت میں تجربہ رکھنے کا خوب فائدہ اٹھاتے ہیں۔اس لئے ہر سال ان کی کوئی نہ کوئی کتاب بازار میں دیکھنے میں ملتی ہے۔ ہمارے نزدیک کتابوں کی اشاعت اتنی حیران کن بات نہیں جتنا کہ کم وقت میں اتنی کتابوں کی تصنیف ہے۔

؎ اللہ کرے روزِ قلم اور زیادہ

حُسین سحر کی شاعری میرا موضوع نہیں ہے۔علاوہ ازیں ڈاکٹر انور سدید نے ان کی شاعری پر اتنا کچھ کہا ہے کہ مزید کچھ کہنے کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ ڈاکٹر صاحب ٹھہرے اردو ادب کے طبیب اور ہم ''مریضِ ادب''۔ڈاکٹر صاحب اپنے مضمون بعنوان ''تخاطب کا شاعر'' میں لکھتے ہیں۔''حُسین سحر کی غزل اپنا ایک علیحدہ بلڈگروپ رکھتی ہے۔''اگرچہ انہوں نے بلڈگروپ کی نشاندہی نہیں کی کہ وہ پازیٹو ہے یا نیگیٹو۔لیکن حُسین سحر کی شاعری کے مثبت رویوں' تازگی' لطافت اور رنگینی پر گہری نظر سے عمدہ بحث کی ہے۔''تخاطب کا شاعر'' حُسین سحر کی شخصیت اور ذات' ان کے نفیس جذبات اور لطیف احساسات' ان کے اعلیٰ خیالات اور وسیع موضوعات پر سیر حاصل تبصرہ ہے۔مگر ہم اس مضمون میں فقط اتنا واضح کرنا چاہیں گے۔

''اچھا شاعر ہونے کے لئے اچھا انسان ہونا بھی ضروری ہے اور حُسین سحر میں یہ دونوں خوبیاں بدرجہ اتم موجود ہیں۔''

دل نشیں انسان

ابو میسون

چمکتا دمکتا چہرہ،خوشنما و خوبصورت،با اخلاق انسان پروفیسر حسین سحر اپنی سحر انگیز شخصیت کو شب و روز علم و ادب،شعر و فن کے لئے وقف کئے ہوئے ہیں ۔صرف یہ نہیں کہ علم و ادب کے لئے بلکہ ان کا دل پوری انسانیت میں محبت کا جذبہ بیدار کرنے کیلئے دھڑکتا ہے۔ میں زیادہ عرصہ سے واقف نہیں ہوں مگر جب سے جانتا ہوں یہ کہہ سکتا ہوں کہ پروفیسر حسین سحر صاحب مذہب اسلام کے ''سلامتی'' اور حسنِ اخلاق کے عنصر سے اچھی طرح واقف ہیں اور اس پر عمل پیرا ہیں ۔ایسے متحرک انسان کہ معاشرے میں نفسا نفسی کا عالم ہے،اور خود غرضی کا ماحول بنا ہوا ہے ۔جس پر نظر پڑتی ہے،ہر شخص اپنے اغراض و مقاصد میں ڈوبا ہوا ہے۔ایک دوسرے کے حقوق غصب کرنے کی روایت پڑ گئی ہے۔مگر حسین سحر ہر وقت ہنستے مسکراتے اور کسی نہ کسی ایسی فکر میں غلطاں و پیچاں ہوں گے کہ ان کے عمل سے کسی انسان کا فائدہ ہو جائے۔

علمی و ادبی دنیا میں گزشتہ نصف صدی سے وہ چھائے ہوئے ہیں،وہ ملتان کی چلتی پھرتی تاریخ ہیں ۔سینکڑوں واقعات،ان گنت معتبر شخصیات کے نام،اور تاریخی مشاہدات انہیں زبانی یاد ہیں ۔ جب عام محفل میں بیٹھتے ہیں تو علم و حکمت سے بھری گفتگو کرتے ہیں ۔متعدد واقعات سنا کر سامعین کو مسحور کر دیتے ہیں ۔عام روش کی طرح تنگ ظرف نہیں ہیں ۔

چونکہ میں تاریخ و مذہب کا طالب علم ہوں اور مجھے تھوڑا بہت افسانہ پر بھی درک ہے، مگر شاعری سے بالکل نابلد ہوں اس لئے ان کی شاعری پر گفتگو نہیں کر سکتا ۔مگر میں سمجھتا ہوں کہ انہیں شاعر،ادیب کہنا اور شعراء کو نوازنے کے عمل کی تعریف نہ کرنا،ان کی شخصیت کے ساتھ ناانصافی ہوگی ۔کیونکہ وہ ایک اچھا انسان ہے،آدمی تو آپ کو مل جائیں گے مگر انسان کا ملنا انتہائی مشکل ہے۔اپنے لئے زندہ رہنا کوئی کمال نہیں،کمال تو یہ ہے کہ دوسروں کے لئے زندہ رہے۔

پروفیسر حسین سحر نے تمام عمر اللہ کی مخلوق کی خدمت کی ہے،دکھی انسانیت کے لئے اپنی حد تک بہت

کام کیا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ یہ کہ آپ نے اپنے فنی حوالے سے ایک زندہ جاوید کام کیا ہے۔ وہ یوں کہ ہم نے دیکھا ہے لوگ زندگی کے کسی بھی حصے میں ہوں بیرونِ ملک جا کر پیسہ کماتے ہیں اور اپنے اُس وقت کو غنیمت جانتے ہوئے زیادہ سے زیادہ آسائشیں اکٹھی کرتے ہیں ۔مگر یہ واحد شخصیت ہیں کہ بیرون ملک جا کر بجائے دولت اکٹھی کرنے کے علمی و ادبی کام کیا،کام بھی ایسا کہ شاہکار،کہ یہ توفیقِ ایزدی ہے جسے نصیب ہو ۔پروفیسر حسین سحر اس کام کے کرنے پر مبارکباد کے مستحق ہیں ۔وہ کام کیا ہے؟ وہ یہ کہ انہوں نے قرآن مجید کا منظوم ترجمہ کیا ہے۔جو کہ انتہائی معتبر اور علمی شاہکار ہے۔

اس کام میں مَیں آپ کی اولاد کو بہت زیادہ ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں ۔اور انہیں اس فرمانبرداری اور سعادت مندی پر دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں نظرِ بد سے بچائے۔

اسی طرح پروفیسر حسین سحر کی شخصیت ایک جیتی جاگتی ہر دل عزیز اور علمی و عملی طور پر زندہ جاوید شخصیت ہیں ۔اللہ تعالیٰ انہیں بلیات و مصائب سے محفوظ و مامون رکھے آمین ۔

منظوم خراجِ تحسین

حسین سحر

عیش شجاع آبادی

گلشنِ علم و ادب کا اک شجر　　علم و فن ہیں جس کی شاخوں کے ثمر
ہر عروضی صنف سے ہیں بہرہ ور　　ان کے لہجے میں قیامت کا اثر
جانتے ہیں۔اہل دانش۔دیدہ ور
سروقامت۔ دلربا۔ حضرت سحر

دانش و حکمت کے ہیں اک تاجدار　　دبدبہ بھی ۔ مسکراتا ہے وقار
کھیلتی ہے ان کے چہرے پر بہار　　ساتھ ہر دم رحمتِ پروردگار
آگہی جس کے کھڑی ہے روبرو
محفلِ شعر و سخن کی آبرو

فکر کی پرواز میں ارفع دماغ　　ڈھونڈتے ہیں وہ ترقی کے سراغ
ہر ادارے کے معاون باغ باغ　　دوستوں کے واسطے ہیں اک چراغ
طالبانِ علم کا مینار ہیں
وسعت ادراک کا معیار ہیں

دردِ دل کی اک شگفتہ ہیں کتاب　　معتبر جس میں خیالوں کے شباب
جسم وجاں کے ولولے ہیں بے حجاب　　روشنی دیتے ہیں مثلِ آفتاب
یوں ابھر آتی ہے خوشیوں کی سحر
حشمتوں کی خوبصورت رہگزر

اک مودت۔اک سعادت کا وجود　　ہر ورق پر نعرہ زن ذکرِ سعود
طاہرانہ دل کے جذبے ۔ بے حدود　　عاجزانہ سب ہیں گلہائے درود
صد مبارک صد مبارک یہ ثبات
دین و دنیا کی سنواری کائنات

عزت مآب شہزادہ خالد الفیصل

کے مجموعہ کلام کے اردو ترجمہ ''نظمیں'' از پروفیسر حسین سحر، پر ایک منظوم تبصرہ

نتیجہ فکر: محمود عالم

مقامِ شکر خدا وند کہ چھپی یہ کتاب — سحر تمہیں ہو مبارک کلام فخرِ مآب
امیر خالدِ فیصل، کریم ابن کریم — قصیدے جن کے درخشاں فلک پہ چوں مہتاب
وفورِ جذبۂ الفت سے جب ہوا معمور — دل فگار نے لکھا مچل کے ان کو خطاب
تمہارے شعر شکستہ دلوں کا مرہم ہیں — تڑپ رہے ہیں جو ایسے کہ ماہی بے آب
یہ حسن و عشق کی باتیں، یہ کربِ ہجرِ حبیب — گوارا جب ہیں کہ ہو مرحلۂ حسن و شباب
خدا انہیں کسی طوفاں سے آشنا کر دے — جو اہلِ عشق کو کہتے رہے ہیں 'خانہ خراب'
مشینی دور میں ہر شخص ہو گیا بے روح — کسی کے سینے میں اب ہے نہیں دل بیتاب
تمہاری نظم نے پھونکی ہے جان میں اب اک روح — تمہارے اشک ہی سے نخلِ دل ہوا سیراب
سحر کی سحر بیانی سے ہم ہوئے مسحور — نظر میں بحرِ محبت ہوا ہے یوں پایاب
جنابِ صفدر ہندی کے ہیں سبھی ممنون — عجم کے سارے حسین اور عرب کے سارے شباب
یہ کیسے پھول کھلائے ہیں تو میں نے گلشن میں — کہ سارے بزم میں پھیلی ہے بوئے مشک و گلاب
قصیدے خالد فیصل کے ہوں ہمیں مبرور — یہ ''نظمیں'' خوب ہیں سب شعر ہیں درِ نایاب
کریں دعائیں نہ کیوں صفدر و سحر کے لئے — بنا کے لائے ہیں گلدستۂ گل شاداب

پھلواڑی حرفاں دی۔۔۔۔حسین سحر

علی محمد ملوک

گل تے ہندی سجنا! ساری حرفاں دی
پر توں صورت ہور نکھاری حرفاں دی

ادب نگردے مالیاں تینھوں صدقے جاں
کیسی بیجی توں پھلواڑی حرفاں دی

کیہہ وساں پروازاں تیری سوچ دیاں
ودھ جاندی اے ہور اڈاری حرفاں دی

خورے کنے لوکیں فیض اٹھاون گے
ایسی کیتی نہر توں جاری حرفاں دی

جو کجھ یار حسین سحر لئی لکھیا میں
ہستی ہور وی ہو گئی بھاری حرفاں دی

پیش کرن لئی پھلاں ورگے حرف ملوک
سر تے چکی پھراں کھاری حرفاں دی

شعری مجموعہ ''تخاطب'' دی پورے والا ویچ تقریب رونمائی ویلے

حسین سحر کے لئے ایک نظم

احمد شہباز خاور

مقامِ حرف سے ہے آشنا حسین سحر
صدا کے قحط میں ہے لب کشا حسین سحر

چراغِ حسن تخاطب سے گنگ راتوں کو
جلا رہا ہے جواں حوصلہ حسین سحر

فروغ حرمتِ انساں کی بات کرتا ہے
وفا کی کھوج میں نکلا ہوا حسین سحر

نظر میں ایک ہی منظر سجائے پھرتے ہیں
بہار، رنگ، دھنک، گل، صبا، حسین سحر

نئی اڑان نئے ولولوں کی ضو لے کر
رواں ہے سلسلہ در سلسلہ حسین سحر

مجھے یقیں ہے کہ اب رات کٹ ہی جائے گی
جلا رہا ہے سخن کا دیا حسین سحر

دکھا کے منزلِ ایقان کی جھلک خاورؔ
مٹا رہا ہے ہر اک فاصلہ حسین سحر

مقامِ سحر

اختر معظم

عیاں ہے اہل نظر پر سدا مقام سحر
دلوں کو چھوتا ہے پل پل حسیں کلام سحر
شبِ سیاہ کا آنچل سحر کرے تبدیل
بدل نہ پائے گی گردش کبھی دوام سحر
وہ اہل دل ہوں کہ اہل یقین وصاحب ذوق
عیاں ہے حُسن تعلق سے احترام سحر
حُسیں تقاضے تعلق، خیال، قرب و خلوص
کمالِ لطف کے پیکر ہیں سب، بنام سحر
مرے حروف، ارادے، شعور اور دھڑکن
سبھی کا مقصد و محور فقط سلام سحر
جو دیکھا چشمِ عقیدت سے جھانک کر اُس نے
تو شب کا پچھلا پہر ہوگیا غلام سحر
فراز عصر میں ایسا کوئی ہوا ہے کبھی
کہ جس کا دست تحکم ہو ہمزمام سحر
وہ ذات جو کہ بدل دے قرینہ احساس
اُسی کا حُسن تصرف ہے التزام سحر
سبھی ہیں جذب وعقیدت میں حاملانِ خلوص
سبھی کے دل میں بسے عز و احترام سحر
تمام اختر دوراں تمام کاہکشاں
ازل سے تا بہ اَبد زیر انصرام سحر

آبروئے شہرِ سخن

وقار شعر و ادب آبروئے شہر سخن
سراپا عجز کا اظہار ہیں حسین سحر
ہے فیضیاب ہر اک اپنا اور بیگانہ
ایک ایسا نخل ِ ثمر بار ہیں حسین سحر

نسیم کاظمی

بیاں کرے کوئی کس طرح عظمت قرآں
جب اہل بیت نے خود کی ہے مدحت قرآں
ہوئے ہیں علم کے درسے جو فیضیاب سحر
تو نظم اردو میں کی ہے عبارت قرآں

(ناصرالہ آبادی)ریاض

اسلام پہ عجیب یہ احسان کر دیا
قرآن کو سمجھنے میں آسان کر دیا
شاعر نہیں تو معجزہ کرو گار ہے
تیرے سحر قلم نے یہ اعلان کر دیا

(افتخارنقوی۔ریاض)

حسین سحر کے نام

عنوان روشنی ہے حسین سحر کے ساتھ
احساسِ زندگی ہے حسین کے ساتھ
شبنم مزاج و شعلۂ خنداں کہیں جسے
خورشید آگہی ہے حسین کے ساتھ

اسلم یوسفی

فرقانِ عظیم

راستہ رشد و ہدایت کا دکھاتا ہے ہمیں
ہے صحیفہ نور کا لاریب قرآن عظیم
ترجمہ ہے ضوفگن مثل سحر تیرا حسین
ترجمانی کر رہا ہے حق کی فرقان عظیم

نسیم کاظمی

انٹرویوز (مصاحبے)

انٹرویو

میزبان رضی الدین رضی

اردو کے معروف شاعر اور ادیب پروفیسر حسین سحر کے ساتھ آج ہم نے روزنامہ ''سنگ میل'' کے لئے مکالمے کا اہتمام کیا ہے۔میرے ساتھ شریک گفتگو ہیں پروفیسر انور جمال، ڈاکٹر فرحت عباس اور اظہر سلیم مجوکہ .....سحر صاحب ہم آپ سے پہلا سوال یہی کرینگے (حسبِ روائت) کہ آپ نے شاعری کا آغاز کب کیا اور اپنی شاعری کے ابتدائی ایام کے بارے میں آپ ہمیں کچھ بتائیں گے؟

حسین سحر:..... رضی یہ بڑا روائتی سوال ہے لیکن ہر اس شخص کو اس کا جواب دینا پڑتا ہے جو آپ جیسے دوستوں کے سامنے مکالمے کیلئے موجود ہو۔ بہر صورت اس کا جواب یہ ہے کہ میں نے 1952ء میں بچوں کی نظمیں لکھنے سے شاعری کا آغاز کیا جو بچوں کے رسالوں میں شائع ہوتی تھیں۔اسب سے پہلی نظم فیصل آباد کے رسالے اختر میں چھپی تھی اس کا عنوان تھا ''ستارہ''۔

رضی الدین رضی:..... کہتے ہیں کہ شاعر کو شاعری کے لئے ایک تحریک کی ضرورت ہوتی ہے اور اس کی شاعری کا خاص محرک ہوتا ہے جس کے تحت وہ شاعر بنتا ہے۔آپ کے شاعر بننے میں کیا عوامل کارفرما تھے؟

حسین سحر:..... میرے والد صاحب پنجابی کے ایک اچھے شاعر رہے ہیں۔اب بھی کبھی کبھار شعر کہتے ہیں اس لیے پہلے میں نے شاعری سنی تو انہی کی زبانی۔ یہ شاعری میرے لاشعور میں رچی ہوئی تھی لیکن عجب بات ہے کہ وہ پنجابی کے شاعر تھے مگر میں نے اردو میں شاعری کی۔اس کی وجہ یہی تھی کہ میں نے بچوں کے لئے نظمیں کہیں جو ظاہر ہے اردو ہی میں کہی جا سکتی تھی۔

رضی الدین رضی:..... آپ نے بچوں کے لئے شاعری چھوڑ کیوں دی؟ کافی عرصے سے آپ نے بچوں کیلئے کچھ نہیں لکھا اس کی کیا وجہ ہے؟

حسین سحر:..... ہاں یہ کمی مجھے بھی محسوس ہوتی ہے لیکن آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ میں نے بچوں کے لئے شاعری چھوڑ دی۔ اب بھی جب کبھی موڈ ہو میں بچوں کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور لکھتا ہوں۔

فرحت عباس:..... میں رضی کے سوال کو آگے بڑھا رہا ہوں۔ آپ نے خود ہی فرمایا کہ آپ نے بچوں کی شاعری سے ابتداء کی لیکن کہیں یہ وجہ تو نہیں کہ آپ نے شادی کے بعد بچوں کی شاعری سے استعفیٰ دے دیا ہو اور غزل کہنا شروع کر دی ہو؟

حسین سحر:..... نہیں ایسی بات نہیں شادی کے بعد بھی میں نے بچوں کے لئے بہت سی نظمیں کہی ہیں اور خود اپنے بچوں کے بارے میں نظمیں کہیں۔ اب بھی میں بچوں کے لئے نظمیں کہتا ہوں مگر بہت کم سال میں ایک آدھ نظم۔

فرحت عباس:..... آپ نے پہلی غزل کب کہی؟

حسین سحر:..... پہلی غزل شاید 1955ء یا 1956ء میں کہی۔ یہ غزل بزم طلوع ادب کے مشاعرے کے لئے کہی گئی۔ پہلی غزل باقاعدہ سٹیج پر جا کر پڑھنے کا بھی میرا یہ پہلا اتفاق تھا۔ گویا پہلی غزل کہی اور وہ بھی پبلک مشاعرے میں جا کر پڑھی۔ انہیں دنوں اقبال ارشد نے شاعری شروع کی تھی۔

فرحت عباس:..... آپ دونوں میں سے شاعری پہلے کس نے شروع کی؟

حسین سحر:..... اس کا فیصلہ مشکل ہے۔ اس لئے کہ اقبال ارشد سے میری ملاقات 1952ء میں ہوئی۔ وہ بھی شعر کہتا تھا اور میں بھی یہ ہم نہیں کہہ سکتے کہ کون اولیت رکھتا ہے؟

انور جمال:..... سحر صاحب ابھی رضی نے شاعری کے محرک کا ذکر کیا اور آپ نے بتایا کہ آپ کے والد محترم بھی اچھے شاعر ہیں اس پر آپ مزید روشنی ڈالیں کہ کیا شاعر کے لئے اس کا موروی ورثہ ہونا ضروری ہے یا اس کے علاوہ بھی کوئی محرک شاعر کے لئے مفید ہے۔

حسین سحر:..... میں سمجھتا ہوں وراثت کوئی خاص محرک نہیں ہے۔ ایک محرک ضرور ہے لیکن اصل محرک ہے ماحول..... ماحول اگر شاعر کو مل جائے تو وہ پھر شعر کہنے کا اہل ہوتا ہے۔ اگر ماحول نہ ہو تو ممکن ہے آپ کے اندر کا شاعر وقت سے پہلے ہی ختم ہو جائے۔

اظہر مجوکہ:..... سحر صاحب آپ نے نظم اور غزل میں سے کسے ترجیح دی۔

حسین سحر:..... ظاہر ہے غزل ہی پر توجہ دی لیکن نظمیں بھی میں نے کہی ہیں میں نے اس وقت ملتان میں نظم آزاد کہی جب یہاں آزاد نظم کہنے والا کوئی نہ تھا۔ یہ کوئی دعویٰ نہیں۔ میں نے اور اقبال ارشد نے کوشش کی تھی۔ اقبال ارشد پابند نظمیں لکھتے اور میں شعوری طور پر تجربے کے طور پر آزاد نظم کہتا تھا۔

اظہر مجوکہ:..... ہمارے ہاں نوجوان نظم کی بجائے غزل پر زیادہ توجہ دے رہے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ ایسا کیوں ہے؟

حسین سحر:..... ایک واضح بات ہے اور وہ یہ کہ غزل کی طرف جو عام شعراء کا رجحان ہے اس کی سب سب سے بڑی وجہ تو اس کی ہیئت ہے اس کی ہیئت ایسی ہے کہ اس میں نسبتاً نظم کے مقابلے میں مشق آسان ہے۔ چنانچہ ہر نوآموز شاعر کو نظم کے مقابلے میں غزل کہنے میں آسانی لگتی ہے اس لئے کہ اس میں بنے بنائے سانچے ہیں اور پھر قافیہ اور ردیف خود بخود خیال سمجھا جاتا ہے..... نظم کا مرتبہ بہر حال زیادہ ہے دنیا کی جتنی بڑی شاعری ہے اس میں نظم ہی زیادہ ہے۔ لیکن ہمارے ہاں تمام تر مخالفت کے باوجود مقبول ترین صنف سخن غزل ہے۔

فرحت عباس:..... سحر صاحب ابھی آپ نے کہا ہے کہ جب آزاد نظم کا تجربہ ہو رہا تھا تو آپ نے ملتان میں پہل کی۔ آج کے دور میں جو تجربے ہو رہے ہیں مثلاً آزاد غزل، نثری نظم ہائیکو اور یک مصری نظمیں ہیں ان سب کے تجربے ہو رہے ہیں آپ نے اس سلسلے میں کوئی تجربہ کیا؟

حسین سحر:..... فرحت صاحب! ہم نے آزاد نظم اور یک مصرعی نظم کا تجربہ 1958ء میں کیا

یک مصرعی نظم کا تجربہ اقبال ارشد نے کیا۔انہوں نے کئی ایسی نظمیں لکھیں۔اس وقت ابھی عرش صدیقی صاحب بھی ملتان نہ آئے تھے۔عرش صاحب کا نظم کے حوالے سے بڑا نام ہے۔فرخ درانی اور عرش صدیقی دونوں جدید نظم کے بڑے شاعر ہیں ..... میں نے ہر دور میں نئے تجربوں کا ساتھ دینے کی کوشش کی ہے لیکن کوشش کے باوجود نثری نظم کی طرف میرا ذہن نہیں آسکا

فرحت عباس:.....کیا آپ نے اس تجربے کو مسترد کیا ہے

حسین سحر:.....نہیں میں نے مسترد نہیں کیا ذاتی طور پر مجھے نثری نظمیں بری نہیں لگتیں لیکن میں نے کوشش نہیں کی نثری نظمیں لکھنے کی۔میرا میلان نہیں ہے اس طرف۔

فرحت عباس:.....نوجوان جو تجربے کر رہے ہیں ان کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے۔ کیا یہ تجربے ہونے چاہئیں؟

حسین سحر:.....نوجوان جو تجربے کر رہے ہیں وہ حوصلہ افزاء ہیں لیکن ایک خامی ان میں ہے جو نہ جانے کب تک رہے گی وہ زبان اور فن کی خامی ہے۔

رضی الدین رضی:.....اس کی وجہ آپ بیان کیجئے ناں؟

حسین سحر:.....اس کی وجہ تن آسانی ہے۔نہ وہ کچھ سیکھنے کے موڈ میں ہوتے ہیں اور نہ سیکھتے ہیں لیکن ان میں ٹیلنٹ بہت زیادہ ہوتا ہے۔ان میں ٹیلنٹ اتنا ہے کہ وہ ہماری نوجوانی کے دور میں ہم میں بھی نہ تھا۔وہ ہم سے آگے ہیں۔خیالات اور مواد کے اعتبار سے وہ ہم سے بہت آگے ہیں مگر فن اور زبان کے لحاظ سے جو بنیادی اہمیت رکھتی ہیں وہ خاصے پیچھے ہیں۔

انور جمال:.....سحر صاحب کیا اس کی وجہ یہ تو نہیں ہے کہ ہم اور آپ لوگ اپنی نوجوانی کے دوران مطالعہ خاص طور پر اساتذہ کا کرتے تھے اور اس کے پس منظر میں شاعری کرتے تھے کیا نوجوان اب اس طرف مائل نہیں ہیں۔

حسین سحر:.....نوجوان مطالعہ تو کرتے ہیں مگر وہ اپنے ہم عصر ادب کا مطالعہ کرتے ہیں جو ناکافی ہے۔ہماری جڑیں تو پیچھے ہیں۔جب تک ہمیں روائت اور کلاسیک کا علم نہ ہو ہم کیسے پھل پھول سکتے ہیں۔نوجوان کو میرا مشورہ یہی ہے کہ وہ اپنی روائت سے بھی تعلق رکھیں۔ماضی سے کچھ سیکھنے کی کوشش کریں۔

انور جمال:.....ایک اور وجہ بھی ہو سکتی ہے۔کیا نوجوانوں میں احساس تکمیل کا احساس نہیں پایا جاتا؟ان میں اپنے فن کی ناپختگی کے باوجود احساس تکمیل پایا جاتا ہے۔

حسین سحر:.....دراصل کچھ اس دور کا تقاضا بھی ہے نوجوان الجھا ہوا ہے کئی مسائل کا شکار ہے۔

اظہر مجوکہ:.....ایسا تو نہیں ہو رہا کہ نوجوانوں کو نئے نئے تجربوں سے واسطہ پڑ رہا ہے؟

حسین سحر:.....وہ تو خیر ہر دور کا نوجوان جدت پسند ہوتا ہے۔

فرحت عباس:.....نوجوانوں سے آپ کو شکایت ہے کہ ان کے ہاں فن کی ناپختگی ہے۔لیکن ہم نوجوان بھی کہہ سکتے ہیں کہ ہمیں اساتذہ نے وہ فن اور وہ زبان نہیں دی۔پہلے زمانہ میں اساتذہ اور شاگرد کا تعلق تھا جو اب نہیں ہے۔اس صورت میں تو یہ شکایت بے معانی ہو جاتی ہے۔

حسین سحر:.....میں اس سے اختلاف کروں گا میرا خیال ہے استادی شاگردی کا ادارہ بیسویں صدی کے شروع میں ہی ختم ہو گیا تھا۔اگرچہ اس ادارے کی اپنی ایک اہمیت تھی۔اب اس کی افادیت نہیں رہی۔اب بھی کچھ لوگ ہیں جو باقاعدہ شاگرد پالتے ہیں۔نہ وہ اس پائے کے استاد ہیں اور نہ ہی اس طرح کے شاگرد ہیں۔اس کی افادیت تو ختم ہو گئی اب ہر شخص اپنا استاد خود ہے۔ میں اپنی مال دیتا ہوں۔میرا کوئی استاد نہیں ہے۔بالکل کوئی استاد نہیں۔نہ میرا کوئی استاد ہے نہ اقبال ارشد کا۔ہم نے کسی سے ایک مصرے کی بھی اصلاح نہیں کرائی۔ہمارا اپنا ذوق اور وجدان ہمارا استاد تھا۔رہنما کی ضرورت تو خیر پڑتی ہے اب مطالعہ آپ کا استاد ہو سکتا ہے۔آپ کے دوست آپ کے استاد ہو سکتے ہیں اقبال ارشد جو غزل کہتا ہے وہ سب سے پہلے میرے پاس آتا

ہے۔ میں کہہ دوں ٹھیک ہے وہ خوش ہوتا ہے۔ میں کوئی غزل کہوں تو میں بھی پہلے اسے سناتا ہوں اب آپ اسے استادی شاگردی نہ سمجھیں۔ یہ مشاورت ہے۔ ہم مشورہ کرتے ہیں۔ اب نوجوانوں میں جستجو کا فقدان ہے کسی کو مشورہ دو تو وہ بالکل نہیں مانتا۔

فرحت عباس:..... آپ نے باہمی مشاورت کی بات کی۔ اس ضمن میں تنقیدی اجلاسوں کا ذکر ہوسکتا ہے آج کل کے تنقیدی اجلاسوں کی کیا اہمیت ہے؟ وہ مثبت انداز میں ادب پرا ثر انداز ہو رہے ہیں یا وہ تنقید منفی انداز سے شاعری کو متاثر کر رہی ہے۔

حسین سحر:..... تنقیدی اجلاس اب اپنی افادیت کھو بیٹھے ہیں۔ ان کی کوئی اہمیت نہیں رہی۔ وہاں گروہ بندیاں ہیں۔ ایک ادارے میں بیٹھ کر لوگ بات کرتے ہیں۔ تو اپنے ہی لوگوں کی تعریف کرتے ہیں کوئی دوسرے گروہ کا نوجوان آجائے تو اس کی ٹانگ کھینچتے ہیں۔ ملتان ہی نہیں لاہور میں بھی ایسا ہے۔ حلقہ ارباب ذوق کی میٹنگوں میں بھی ایسا ہوتا ہے۔ خاص طور پر لاہور تنقیدی اجلاسوں کے سلسلے میں نمایاں مقام رکھتا ہے اور یہ روائت باقاعدہ وہیں سے چلی۔ ملتان میں بھی ایک دور تھا جب ان اجلاسوں کی افادیت تھی۔ اب تو اجلاسوں میں لوگ سیکھنے نہیں بولنے جاتے ہیں۔ اب تو ان اجلاسوں سے ادب کو نقصان ہو رہا ہے۔ ان اجلاسوں میں چونکہ نوجوان بھی شامل ہیں اس لئے وہ بھی اس گروہ بندی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ایک ہفتہ ہوتا ہے انہیں غزل کہتے اور اس حلقے میں اسے عظیم ترین شاعر مان لیا جاتا ہے۔ چنانچہ اس کا دماغ خراب ہو جاتا ہے۔ وہ پاگل ہو جاتا ہے۔ وہ بڑوں سے لڑتا ہے جھگڑتا ہے انہیں گالیاں دیتا ہے۔

انور جمال:..... آپ نے فرمایا کہ مجلس تنقید ادب کے لئے اتنی سود مند نہیں جتنی کہ پہلے تھی۔ مجلس تنقید کے ڈانڈے پراپیگنڈہ سے بھی جا ملتے ہیں۔ ایک سوال یہ ابھرتا ہے کہ ادب میں پروپیگنڈہ کا کیا مقام ہے؟

حسین سحر:..... میں سمجھتا ہوں کہ ادب پروپیگنڈہ بالکل نہیں ہے البتہ جو معاشرے کی اعلیٰ

اقدار ہیں۔ اس کے حوالے سے دیکھیں تو ان اعلیٰ اقدار کے فروغ کے لئے ادب کو وسیلہ بنانا کوئی برا بھی نہیں لیکن کسی بھی نظریے کے لئے ادب کو استعمال کرنا اچھا نہیں۔

انور جمال:..... سحر صاحب میں سوال دوبارہ دہراتا ہوں میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ادب میں پروپیگنڈے کی کیا حیثیت ہے۔

حسین سحر:..... پبلسٹی تو کسی ایک نظریے کی کی جاتی ہے تو بات تو وہی ہے جو پہلے میں کہہ چکا ہوں اگرچہ ابلاغ کا نام ہے لیکن ابلاغ اور پراپیگنڈہ میں فرق ہے۔ ابلاغ اور ترسیل کا نام ادب ہے۔ میں سمجھتا ہوں ادب اور پراپیگنڈہ دو الگ الگ چیزیں ہیں۔

رضی الدین رضی:..... سحر صاحب آپ کو ملتان کے نوجوانوں میں کوئی ایسے چہرے نظر آتے ہوں گے جو مستقبل میں نام پیدا کریں گے؟

حسین سحر:..... میں نوجوانوں کا نام لے کر انہیں خراب نہیں کرنا چاہتا۔ نوجوانوں کی تعریف کرنا ان کو بگاڑنے کے مترادف ہے۔ ان کی تعریف نہیں کرنی چاہیے البتہ تحسین اور حوصلہ افزائی ضروری ہے۔

اظہر مجوکہ:..... سحر صاحب شاعروں پر موسم بھی اثر انداز ہوتے ہیں تو کوئی ایسا موسم جس میں آپ نے سمجھا ہو کہ آپ ڈوب کر لکھ رہے ہیں؟

حسین سحر:..... میں کسی خاص موڈ کا قائل نہیں سراسر شور و شغب میں بھی شعر کہہ دیتا ہوں۔ بچوں کا شور ہو، بازار میں جاتے ہوئے حتیٰ کہ کلاس میں پڑھا رہا ہوں تو بھی شعر کہہ دیتا ہوں۔

رضی الدین رضی:..... سحر صاحب آپ نے مذہبی شاعری بھی کی۔ لہولہو اور باب العلم کے نام سے دو مجموعے مرتب کیے۔ ملتان میں کی جانے والی مذہبی شاعری کے حوالے سے ہم آپ کے خیالات سننا پسند کریں گے۔

حسین سحر:.....

دو مجموعے میں مرتب کر چکا ہوں۔جن کا آپ نے ذکر کیا۔ایک تو یہ کام کیا ہے۔دوسرا یہ کہ ملتان میں نعتیہ مشاعرے بھی ہم نے منعقد کیے اور نعت و منقبت کے فروغ کی کوشش کی۔خاص طور پر مسالحے کے رواج میں چند دوستوں کا زیادہ حصہ ہے۔جس میں حیدر گردیزی ہیں، عاصی کرنالی، عزیز حاصلپوری، ادب سیمابی، اقبال ارشد اور نارین نقوی ہم نے ان نشستوں کے خاص ادب کو ملحوظ رکھا اور نئی نسل تک یہ ورثہ منتقل کیا۔

انور جمال:.....سحر صاحب آپ ایک عرصہ تک سٹیج پر شاعری کرتے رہے۔کتاب اور سٹیج کی شاعری میں خاصا فرق ہے۔آپ ایک عرصے تک سٹیج پر پڑھنے کے اس تجربے پر روشنی ڈالیں۔

حسین سحر:.....سٹیج اور کتاب کی شاعری مختلف ہے۔دونوں کے تقاضے مختلف ہیں۔بعض شاعر بہت نامور ہیں مگر مشاعرے کے شاعر نہیں اور بعض سٹیج کے شاعر ہیں مگر کتاب یا رسالے میں ان کی حیثیت کچھ نہیں رہی۔یہ دو الگ میدان ہیں۔کچھ شاعر ایسے ہیں جو دونوں میدانوں میں کامیابی حاصل کرتے ہیں۔اتفاق سے میں نے اور اقبال ارشد نے رسائل اور مشاعروں دونوں کے ساتھ نباہ کیا۔

رضی الدین رضی:.....آپ نے مشاعرے آرگنائز کیے اور آپ ایک اچھے سٹیج سیکرٹری بھی ہیں آپ کے نزدیک اور کون ایسا سٹیج کنڈکٹر ہے جو مشاعرہ سنبھالنے کے فن سے واقف ہو۔

حسین سحر:.....ملتان میں رفیق خاور جسکانی مرحوم بہت اچھے سٹیج سیکرٹری تھے۔ہم نے ان سے بہت کچھ سیکھا۔اب آج کل اقبال ارشد بہت اچھا سٹیج سیکرٹری ہے۔اعزاز احمد آذر بہت اچھا سٹیج سیکرٹری ہے بہت اچھے جملے ادا کرتا ہے۔

رضی الدین رضی:.....مستقبل میں آپ کو کوئی ایسا نوجوان نظر آتا ہے۔

حسین سحر:.....مستقبل میں میرا اپنا بھتیجا شاکر ماشاءاللہ خاصا تیز ہے بلکہ اقبال ارشد کی کاپی

ہے۔اس معاملے میں اس سے توقعات ہیں۔شرط یہ ہے کہ وہ کچھ سیکھنے میں دراصل نوجوانوں کی تعریف کرتے ہوئے ڈرتا ہوں۔اگر وہ سیکھنے کے عمل سے گزرے تو یقیناً اچھا سٹیج سیکرٹری ہو سکتا ہے۔

فرحت عباس:.....سحر صاحب ابھی ہم نے شاعری کی بات کی۔اب میں نثر کی طرف آنا چاہتا ہوں۔آپ نے کہا کہ ہم شاعری میں غزل کو لے کر آگے بڑھ سکتے ہیں تو نثر میں کون سی صنف نمائندہ ہو سکتی ہے۔

حسین سحر:.....میں سمجھتا ہوں کہ غزل کی طرح نثر میں افسانہ اب بھی مقبول ترین صنف ہے۔افسانہ ہمارے ادب کی مقبول ترین صنف ہے۔پھر ایک اور صنف ہے جس کا رواج کوئی دس سال سے سامنے آیا ہے۔وہ ہے انشائیہ انشائیے پر لوگوں نے توجہ دی ہے اور لوگوں نے انشائیے پر اتنا کچھ لکھا ہے کہ اس کے خدوخال واضح ہونے لگے ہیں۔ورنہ اس کے خدوخال بھی اب تک موضوع بحث رہے ہیں۔

فرحت عباس:.....آپ کے نزدیک انشائیے کی مکمل تعریف کیا ہے۔

حسین سحر:.....انشائیے کے دو مکاتب فکر ہیں جو خاصے اہم ہیں اور زور شور کے ساتھ موضوع بحث رہے ہیں۔ایک لاہور کا دبستان ہے جس میں مشکور حسین یاد ہیں۔ایک دبستان سرگودھا کا ہے اور نہایت محرک انشائیہ نگار ڈاکٹر وزیر آغا ہیں۔مشکور حسین یاد بھی اپنی تحریروں کو انشائیہ کہتے ہیں مگر میں اسے اس طرح نہیں مانتا جیسے وہ مانتے ہیں۔وہ خالصتاً مزاحیہ تحریر ہے جیسے ہمارے ہاں اقبال ساغر صدیقی صاحب لکھتے ہیں اور کئی نوجوان لکھتے ہیں۔اصل انشائیے پر اب بھی لوگوں نے کم توجہ دی ہے.....ملتان ایک الگ مرکز ہے۔اس میں بھی انشائیہ لکھا جا رہا ہے جس میں صلاح الدین حیدر، اقبال ساغر صدیقی، رضی الدین رضی، شاکر حسین شاکر، اظہر سلیم مجوکہ، انور جمال نے انشائیے لکھے ہیں اچھے انشائیہ نگار یہاں موجود ہیں۔ان معنوں میں جو عام معنی انشائیوں میں ہے

رضی الدین رضی:.....سحر صاحب آپ نے نام تو سب کے لئے مگر ملتان میں انشائیے کے معیار پر کس کے انشائیے پورے اتر رہے ہیں۔

حسین سحر:.....اب یہاں آپ سب لوگ بیٹھے ہیں۔آپ کے منہ پر تعریف کرنا تو اچھی بات نہیں ہے۔

رضی الدین رضی:.....نہیں آپ نے کہا کہ مشکور یاد کے انشائیوں میں مزاح کا منفرد مادہ ہے تو یہاں بھی مزاح زیادہ ہے۔اس حوالے سے کچھ وضاحت کریں۔

حسین سحر:..... یہاں ایک نوجوان ہے خالد اقبال اس کے انشائیے میں نے دیکھے ہیں۔اس میں مجھے ڈاکٹر وزیر آغا کا سا انداز نظر آیا۔اظہر سلیم مجوکہ کے ہاں بھی یہ بات ہے۔رضی الدین رضی کے ہاں طنز کی کاٹ زیادہ ہے جو انشائیے کی روح کو ذرہ سا متاثر کرتی ہے اس لئے میں ان کے انشائیے کو مشکور حسین یاد۔

رضی الدین رضی:.....سحر صاحب ایک سوال ہم نے آپ سے اپنے ایک پچھلے انٹرویو کے حوالے سے پوچھنا ہے جو ہم نے گزشتہ ماہ اقبال ارشد سے کیا تھا۔اقبال بھائی نے اپنے انٹرویو میں کہا تھا کہ تنقید اور ادب پر ہمارے پروفیسروں کا غلبہ ہے جو نہ صرف تنقید کے لئے بلکہ ادب کے لئے بھی نقصان دہ ہے۔آپ چونکہ خود پروفیسر ہیں اس لئے آپ یہ وضاحت کریں گے کہ کیا آپ بقول اقبال ارشد ادب کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔

حسین سحر:..... مجھے اس معاملے میں اختلاف ہے پہلی بات تو یہ ہے کہ سارے پروفیسر تنقید نہیں لکھتے اور سارے تنقید نگار پروفیسر بھی نہیں ہیں۔البتہ ہمارے ہاں اچھے تنقید نگار پروفیسر گزرے ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارا اوڑھنا بچھونا ہی یہی ہے۔لکھنا پڑھنا اور پھر انگریزی اور اردو کے اکثر پروفیسر یا تو شاعر ہوتے ہیں یا پھر نقاد اور افسانہ نگار ہیں اور اگر ادب تخلیق نہیں کرتے تو ادب پڑھاتے ہیں۔یا ادب پڑھتے ہیں ان کا حق بنتا ہے کہ وہ ادب سے متعلق رہیں۔اقبال ارشد صاحب نے جذباتی انداز میں وہ بات کہی مجھے ان سے اختلاف ہے ہاں یہ ضرور ہے کہ کچھ نقاد ایسے ہیں جو اپنی پروفیسری کے زعم میں ادھر ادھر بھٹک جاتے ہیں۔وہ باقاعدہ گروہ بندی کا

شکار ہوتے ہیں اور کچھ نوجوان شاگردوں کے ذریعے مخصوص نظریات کا پرچار کرتے ہیں۔اسی حوالے سے وہ ادب کو نقصان پہنچاتے رہے ہیں۔

انور جمال:.....موجودہ ڈرامے سے آپ مطمئن ہیں جو لکھا جا رہا ہے

حسین سحر:.....ڈرامہ بہت کم لکھا جا رہا ہے۔نہ ہونے کے برابر لکھا جا رہا ہے۔اس لئے اطمینان کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا؟

انور جمال:.....مگر ٹی وی ڈرامے بھی تو لکھے جا رہے ہیں۔

حسین سحر:.....انہیں میں ادب نہیں مانتا۔ریڈیو اور ٹی وی کے ڈراموں کو میں شمار نہیں کرتا کیونکہ یہ تفریح کے ذیل میں آتے ہیں۔البتہ کچھ ایسے ڈرامے ہیں جو ٹی وی کے ذریعے سامنے آئے اور انہیں ہم ادب کہہ سکتے ہیں۔

رضی الدین رضی:.....ایک عام تاریہ ہے کہ ادب کو اخبارات کے ادبی ایڈیشنوں میں نہیں ہونا چاہیے کیونکہ اس کی حیثیت ایک ہی دن میں ختم ہو جاتی ہے۔جب کہ رسالوں میں شائع ہونے والا ادب محفوظ رہتا ہے۔آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے۔

حسین سحر:..... مجھے اس رائے سے اختلاف ہے۔میں ان کی افادیت سے انکار نہیں کر سکتا۔اخبارات کے ادبی ایڈیشن نے ادیب کو بڑی عزت دی ہے اور یہ ضروری ہے۔محلے ادب کو فروغ دیتے ہیں۔ادبی ایڈیشن ادیبوں کو عزت دیتے ہیں ان کی افادیت سے بہر حال انکار نہیں کیا جا سکتا۔

رضی الدین رضی:.....سحر صاحب آج آپ کے ساتھ خاصی دلچسپ اور خالصتاً علمی گفتگو ہوئی۔جہاں ہم نے اس گفتگو سے بھرپور استفادہ کیا۔وہیں سنگ میل کے قارئین کے لئے بھی یہ مکالمہ دلچسپی کا باعث بنے گا۔میں اپنے رفقاء کار پروفیسر انور جمال، ڈاکٹر فرحت عباس، اظہر سلیم مجوکہ اور اپنی جانب سے بطور خاص آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے اپنے قیمتی لمحات میں سے کچھ وقت ہمارے لئے نکالا خدا حافظ۔

حسین سحر:.....شکریہ خدا حافظ۔

مطبوعہ: روزنامہ سنگِ میل ملتان۔اشاعت خاص ''حسین سحر نمبر'' 13 رجون 1984ء

نثری نظم میرے مزاج سے ہم آہنگ نہیں

میزبان:.....سعید بدر، رضی الدین رضی، جاوید اختر بھٹی

اردو غزل کے حوالے سے پروفیسر حسین سحر کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں، 1942ء میں جلال آباد ضلع فیروز پور میں پیدا ہوئے، 1953ء سے شاعری کی ابتداء کی بچوں کے لئے بے شمار نظمیں لکھیں جن کا ایک مجموعہ ''پھول اور تارے'' کے نام سے چھپ چکا ہے اس مجموعے کو آدم جی ایوارڈ بھی دیا گیا، آج کل گورنمنٹ کالج سول لائنز ملتان میں اسسٹنٹ پروفیسر ہیں، اس کے علاوہ میاں مقبول احمد کے ساتھ مل کر ملتان سے ''اہل قلم'' نامی ادبی جریدہ شائع کرتے ہیں۔

حسین سحر دھیمے لہجے کے شاعر ہیں غزل میں ان کا ایک منفرد اسلوب ہے، یہی دھیما پن ان کی شخصیت کا حصہ بھی ہے ان کی غزلوں سے چند خوب صورت منتخب اشعار ذیل میں شائع کئے جا رہے ہیں۔

اک کرن آواز کی ڈوبی تھی دشت شام میں
شہر کے سارے دریچے بے صدا کیوں ہو گئے!

دھواں اگلتی ہوئی چمنیاں یہ کہتی ہیں
حیات روز سلگتی ہے کارخانوں میں

میرے لئے تو سانس بھی لینا محال ہے
یہ کون زندگی کی دعا دے گیا مجھے

کبھی تو جاگتی آنکھوں پہ آشکارا ہو
وہ ایک شخص جو ملتا ہے روز خوابوں میں
شاید یہی ہے شدت احساس کا مقام
پتھر کا خون تیر رہا ہے کدال پر

س: آپ نے اپنی شاعری کی ابتداء بچوں کی شاعری سے کی، انہی نظموں کے مجموعے ''پھول اور تارے'' کو آدم جی ایوارڈ بھی ملا، لیکن پھر آپ نے بچوں کی نظمیں کہنی کم کر دیں، اس کی کیا وجہ ہے؟

ج: یہ ٹھیک ہے کہ میں نے اپنی شاعری کا آغاز بچوں کی نظمیں لکھ کر کیا، میں اب بھی بچوں کے لئے شاعری کرتا ہوں مگر اس رفتار سے نہیں جس رفتار سے پہلے کیا کرتا تھا، اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ اب مصروفیات بڑھ گئی ہیں پھر وہ جو پہلے پہل اشتیاق سا ہوتا ہے لکھنے لکھانے کا وہ غالباً عمر کے ساتھ ساتھ نہیں رہا۔

س: ہر شاعر ابتداء میں بچوں کے لئے نظمیں لکھتا ہے (کیونکہ اس وقت وہ خود بچہ ہوتا ہے) لیکن شہرت حاصل کر لینے کے بعد وہ محسوس کرتا ہے کہ اب بچوں کے لئے ''اچھا'' نہیں لگے گا، آپ کے ساتھ بھی یہی تو نہیں ہوا۔

ج: نہیں یہ بات نہیں میں تو اب بھی بچوں کے لئے لکھنا اپنے لئے باعث فخر سمجھتا ہوں، چنانچہ جب بھی موقع ملتا ہے بچوں کے لئے ضرور لکھتا ہوں خصوصاً ریڈیو پر بچوں کے لئے لکھ رہا ہوں، ہاں البتہ وہ پہلے والی رفتار نہیں رہی اور اس کی وجہ میں پہلے بتا چکا ہوں، میں اب بھی بچوں کے لئے نظمیں لکھ رہا ہوں جو ممکن ہے ایک نئے مجموعے کی شکل میں سامنے آئیں اس کے علاوہ ریڈیو پر بچوں کے لئے ڈرامے نرا ور گیت برابر لکھ رہا ہوں۔

س: کیا ریڈیو کے لئے لکھی جانے والی چیزیں اتنی ہی معیاری ہوتی ہیں جتنی معیاری ریڈیو کے لئے نہ لکھی جانے والی تحریریں ہوتی ہیں؟۔

ج: ریڈیو کے لئے اور ریڈیو کے علاوہ لکھی جانے والی تحریروں میں فرق تو ہے کیونکہ ریڈیو کے اپنے تقاضے ہوتے ہیں، لیکن بچوں کے لئے ریڈیو پر جو کچھ لکھا جا رہا ہے وہ میں سمجھتا ہوں کہ وہی ہے جو ہم ریڈیو کے علاوہ لکھتے ہیں، ریڈیو پر بچوں کے لئے لکھی جانے والی چیزیں معیاری ہوتی ہیں اور ان میں ایسی کوئی کمی نہیں ہوتی کہ ہم انہیں فخریہ پیش نہ کر سکیں۔

س: آپ نے غزل بھی کہی اور آزاد نظم بھی لیکن آپ نے نزی نظم نہیں کہی، کیا آپ اس کو مسترد کرتے ہیں؟

ج: نہیں مسترد تو نہیں کرتا، میں تو سمجھتا ہوں کہ یہ ایک نیا تجربہ ہے اور اسے سامنے آنا چاہیے نزی نظم جن لوگوں کے مزاج سے ہم آہنگ ہے انہیں ضرور کہنی چاہیے، اصل میں نزی نظم میرے مزاج سے ہم آہنگ نہیں ہے میں اسے برا نہیں سمجھتا۔

س: وہ خیالات جو آپ آزاد نظم میں پیش کرتے ہیں کیا آپ انہیں نزی نظم میں پیش نہیں کر سکتے!

ج: نہیں میں سمجھتا ہوں کہ میں کوئی بھی خیال آزاد نزی نظم میں آسانی سے پیش کر سکتا ہوں۔

س: نزی نظم کے حامیوں کا موقف ہے کہ نزی نظم میں ہر بات آسانی سے کہی جا سکتی ہے غزل یا آزاد نظم میں پابندیاں ہوتی ہیں۔

ج: یہ ان کی اپنی سوچ ہے میرے خیال میں تو ایسی کوئی بات نہیں۔

س: پھر ان کا موقف غلط ہے!

ج: بس مجھے ان کی اس بات سے اختلاف ہے نزی نظم اصل میں وہ لوگ کہہ رہے ہیں جنہیں پابند نظم کہنے کی زیادہ مشق نہیں یا جو لوگ عروضی قواعد پر یقین نہیں رکھتے، حالانکہ نزی نظم تو کوئی بھی شاعر کہہ سکتا ہے، نزی نظم بطور شعری تجربے کے یقیناً اس قابل ہے کہ ہم اس میں زیادہ تجربے کریں۔

س: یعنی نظم میں نز ہونی چاہیے!

ج: نہیں، اصل میں نزی نظم سے مراد نظم میں نز نہیں ہے یہ ہے نظم منثور، ایسی نظم جو نثر میں کہی گئی ہے یعنی اس کا بنیادی ڈھانچہ نثر کا ہے لیکن اس میں خیالات سارے شاعرانہ ہیں۔

س: ایک اچھے افسانے میں بھی یہی خوبی ہوتی ہے پھر علیحدہ صنف کی ضرورت کیوں پیش آئی۔

ج: نہیں آپ کو یاد ہوگا کہ پرانے رسائل ہمایوں عالمگیر وغیرہ میں ادب لطیف کے نام سے الگ گوشہ ہوتا ہے اور اس میں اسی انداز کے ادب پارے تھے جس کو ہم نزی نظم بھی کہہ

سکتے ہیں اسی سٹائل کی تخلیقات اس وقت بھی چھپتی تھیں مگر ان کو نظم نہیں کہا جاتا تھا، بہر حال یہ ایک تجربہ ہے، شاعری دراصل اپنے احساسات کو ایک خوب صورت انداز میں بیان کرنے کا نام ہے اور ضروری نہیں کہ اس میں وزن کی پابندی بھی ہو اور قافیہ ردیف اس میں موجود ہو، لیکن اگر یہ چیزیں بھی اس میں موجود ہیں تو پھر شاعری کا تاثر بڑھ جاتا ہے۔

س: سحر صاحب تنقیدی اجلاسوں اور کتابوں کی رونمائی کے موقع پر پڑھے جانے والے تنقیدی مضامین (مجلس تنقید) کی آپ کے نزدیک کیا اہمیت ہے؟

ج: میں سمجھتا ہوں کہ رونمائی کی تقاریب میں پڑھے جانے والے مضامین کا کوئی خاص فائدہ نہیں ہے، رونمائی کی تقریب کا صاحب کتاب کو فائدہ ضرور ہوتا ہے لیکن ادب کو اس کا کوئی فائدہ نہیں، خاص طور پر تنقید کو، وہاں جو تحریریں پڑھی جاتی ہیں وہ جانبدارانہ اور یکطرفہ ہوتی ہیں ان میں مدلل مداحی کے سوا کچھ بھی نہیں ہوتا۔

س: اور تنقیدی اجلاسوں کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟

ج: تنقیدی اجلاس کی اہمیت بھی ہے اور افادیت بھی لیکن آج وہ بھی اپنی افادیت کھو رہے ہیں کیونکہ وہ بھی گروپ بندی اور گروہ بندی کا شکار ہیں۔

س: لیکن گروہ بندی تو غالب کے دور میں بھی موجود تھی وہ کوئی نئی بات تو نہیں ہے؟

ج: گروہ بندی کوئی نئی بات تو نہیں ہے لیکن اب اس دور میں خاص طور پر جب سے یہ تنقیدی اجلاسوں کا رواج ہوا ہے ان کو کچھ زیادہ ہی فروغ ملا ہے اب جو گروہ بندیاں ہیں بدقسمتی سے ان میں جب لوگ ایک دوسرے کے بارے میں بات کرتے ہیں تو ذاتی سطح پر اتر آتے ہیں یہ بڑی غلط بات ہے ادب کو DISCUSS کرنا چاہیے نہ کہ ادیب کو پرانے زمانے میں ذاتیات کو کم سے کم سامنے لایا جاتا تھا ادبی اور فنی حوالے سے اختلاف کیا جاتا تھا۔

س: کیا ان ادبی گروہ بندیوں میں ذاتیات کو شامل کرنے والے اخبارات کے ادبی ایڈیشن بھی ہیں۔

ج: یقیناً ادبی ایڈیشن بھی اس میں بہت بڑا کردار ادا کر رہے ہیں کہ وہ بھی ادب کو چھوڑ کر ادیب کے پیچھے پڑ گئے ہیں، کسی ادیب کو زکام ہو جائے یا اس کی ٹانگ ٹوٹ جائے تو اخبارات میں اس کی خبر آجاتی ہے، قاری کو باخبر رکھنے کے لئے یہ خبریں بھی اپنی جگہ درست ہیں لیکن ادب کو پس پشت ڈال کر صرف ادیب کو سامنے لانا بھی صحت مند نقطۂ نظر نہیں پھر اس حوالے سے وہ لوگ سامنے آرہے ہیں جو ادیب کم اور ادب کے پی آر او زیادہ ہیں، مشاعروں میں بھی ایسے لوگوں کو مدعو کیا جاتا ہے جن کا تعلق ریڈیو ٹی وی یا اخبار سے ہوتا ہے ذرائع ابلاغ کے کسی ادارے میں کم تر درجے کا ادیب یا شاعر بھی ہو تو وہ آسانی سے بڑے شاعروں اور ادیبوں کی صف میں آجاتا ہے۔

س: اچھا تنقیدی اجلاسوں کے علاوہ جو تنقید لکھی جارہی ہے اس سے آپ مطمئن ہیں؟

ج: اس میں بھی مطمئن ہونے والی تو کوئی بات نہیں، لیکن ابھی ہمارے ہاں کچھ لوگ ایسے ضرور موجود ہیں، جو سنجیدہ انداز سے کام کر رہے ہیں اور یہ نام ایسے ہیں جو باقاعدہ ہماری تنقیدی روایت کو آگے بڑھا رہے ہیں، نئے نقاد اس طرف خاص توجہ نہیں دے رہے دراصل یہ محنت طلب کام ہے اور آج کا نوجوان محنت سے گریزاں ہے۔

س: کچھ لوگ کتابیں مرتب کرتے ہیں اور اسے تنقید کا نام دیتے ہیں، کتاب میں ان کا اپنا لکھا ہوا صرف ایک صفحہ ہوتا ہے جس میں ناشر کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے، کیا وہ تنقیدی کتابیں کہلانے کی مستحق ہیں؟

ج: نہیں وہ تنقیدی کتابیں تو کسی طرح بھی نہیں وہ تو بہر حال پی آر شپ کی بدلی ہوئی شکل ہے ہولگا کر شہیدوں میں شامل ہونے والی بات ہے۔

س: گزشتہ برس دو کتابوں کا خاصا تذکرہ رہا ایک تو ڈاکٹر انور سدید کی گراں قدر کتاب ''وزیر آغا ایک مطالعہ، دوسری طاہر تونسوی کی کتاب ''ہمسفر بگولوں کا'' دونوں میں سے آپ کس کتاب کو بہتر سمجھتے ہیں؟

ج: میرے خیال میں ڈاکٹر انور سدید کی کتاب ''وزیر آغا ایک مطالعہ'' اولیت رکھتی ہے وہ

پہلے لکھی گئی ہے، دوسری بات یہ ہے کہ اس میں ڈاکٹر انور سدید نے نہایت جامعیت کے ساتھ اور نہایت عمیق نگاہی سے ڈاکٹر وزیر آغا کے فن اور فکر کا جائزہ لیا ہے اور ان کی شخصیت کے مختلف گوشوں پر روشنی ڈالی ہے آغا صاحب اس لحاظ سے بہت خوش قسمت ہیں کہ انہیں انور سدید جیسا ساتھی، دوست، نقاد اور محقق میسر آیا ہے، جہاں تک سلیم اختر کے بارے میں لکھی جانے والی طاہر تونسوی کی کتاب کا تعلق ہے تو وہ کتاب اپنے انداز کی ہے اس کا اپنا اسٹائل ہے لیکن یہ چونکہ ڈاکٹر وزیر آغا والی کتاب کے بعد آئی اور اسی کے ردعمل کے طور پر آئی اس لئے جو چیز ردعمل کے طور پر آئے گی اس میں وہ بات تو نہ ہوگی، پھر ڈاکٹر وزیر آغا اور سلیم اختر کی شخصیت میں جو فرق ہے اور ڈاکٹر انور سدید اور طاہر تونسوی کی شخصیت میں جو نمایاں فرق ہے وہ آپ کو دونوں کتابوں سے نظر آسکتا ہے

۔

س: اردو ادب کا کون سا نقاد ہے جسے آپ پسند کرتے ہیں اور اسے صحیح نقاد سمجھتے ہیں؟

ج: میرے خیال میں بہت سے نام ہیں جن میں بزرگ نقاد ڈاکٹر سید عبداللہ ہیں، اسی طرح ڈاکٹر وحید قریشی کی تنقید سے نئے لوگ بہت کچھ سیکھ رہے ہیں، ڈاکٹر فرمان فتح پوری اور ڈاکٹر ابواللیث صدیقی ہیں پھر ڈاکٹر وزیر آغا کا نام بہت اہم ہے جو نسبتاً ان کے بعد آنے والی نسل ہے وہ ایک باشعور اور صاحب فکر نقاد کے طور پر سامنے آئے ہیں اور انہوں نے ایک پورے دبستان کو متاثر کیا ہے اسی طرح ابھی انور سدید کا تذکرہ آیا تھا ان کے کام کو بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔

س: وزیر آغا کا نام ذہن میں آتے ہی انشائیے کا نام ذہن میں آتا ہے جو ابھی تک ایک متنازعہ صنف ہے آخر اس صنف کی اتنی مخالفت کیوں کی جارہی ہے؟

ج: میرا خیال ہے کہ مخالفت ذاتی وجوہات کی بناء پر ہوتی ہے، ذاتی مخالفت کو لوگ ادبی مخالفت بنا لیتے ہیں، ورنہ ایسی کوئی بات نہیں ہے اپنا اپنا لکھنے کا انداز ہے انشائیہ دونوں گروپ ہی لکھتے ہیں لیکن فکر انگیز انشائیہ وزیر آغا کے دبستان میں ہی سامنے آتا ہے

انشائیے کے اس دبستان نے بہت سے لکھنے والوں کو متاثر کیا ہے، بہتر انشائیہ وہیں لکھا جا رہا ہے، باقی لوگوں نے فکر انگیزی کی بجائے شگفتگی کو ترجیح دی۔

س: ہائیکو بھی ایک متنازعہ صنف ہے ملتان سے اس کی ابتداء ہوئی اس کے مستقبل کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

ج: اب ہائیکو متنازعہ نہیں رہی، اردو ادب نے اس پر نمبر چھاپا ''اوراق'' میں اس کے لئے الگ گوشہ مخصوص کیا جاتا ہے ہائیکو اپنے اختصار کی وجہ سے مقبول ہو رہی ہے اور نئے لکھنے والوں کی بڑی تعداد ہائیکو کہہ رہی ہے۔

س: موجودہ دور میں مذہبی شاعری کو بہت فروغ ملا اور بہت سی خوب صورت مذہبی کتابیں سامنے آئیں آپ کے خیال میں کن لوگوں نے اس حوالے سے بہتر خدمت سرانجام دی ہے؟

ج: نعت کے لئے ملک بھر میں کام ہوا، ملتان میں ادب سیمابی، عزیز حاصل پوری اور ہلال جعفری نے خوب صورت نعتیں کہی ہیں، ملکی سطح پر ایک بہت بڑا نام ہے، عبدالعزیز خالد کا انہوں نے اس دور میں واقعی نعت کو فروغ دینے میں بڑا اہم کردار ادا کیا، ان کی بہت سی کتابیں سامنے آئیں خصوصاً ان کی کتاب ''تار قلیط'' کا نعتیہ ادب میں بڑا مقام ہے۔

س: مرتضیٰ برلاس نے اپنے ایک بیان میں تھا کہ ملتان نے کوئی بڑا شاعر پیدا نہیں کیا، آپ اس پر کیا تبصرہ کریں گے؟

ج: دیکھیں، یہاں عرش صدیقی اور عاصی کرنالی دو ایسے نام ہیں جو ہر لحاظ سے ملتان کی نمائندگی کرتے ہیں اور ملک کے ادبی اور علمی حلقوں میں پوری طرح جانے پہچانے جاتے ہیں، اب مرتضیٰ برلاس صاحب کی اپنی رائے ہے ورنہ میں تو سمجھتا ہوں کہ ملتان میں ہر دور میں بڑے شاعر اور ادیب سامنے آئے، ملتان کسی لحاظ سے بھی دوسرے شہروں سے پیچھے نہیں ہے، بس کمی صرف پی آر شپ کی ہے ہم لوگ چونکہ پی آر شپ میں کمزور ہیں اور مراکز سے دور بیٹھے ہیں، ریڈیو اور ایک دو اخبارات کے علاوہ ہمیں ابلاغ کا کوئی ذریعہ

ہی میسر نہیں، یہی وجہ ہے کہ یہاں کے لوگوں کو ملکی سطح پر نہیں جانا جاتا، ورنہ ان کی شعری عظمت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔

س: آپ نے ذرائع ابلاغ کا حوالہ دیا تو ذہن میں شیر افضل جعفری، جعفر شیرازی اور ظفر اقبال کا نام آتا ہے جن کا تعلق جھنگ، ساہیوال اور اوکاڑہ جیسے چھوٹے چھوٹے شہروں سے ہے جہاں ریڈیو اور اخبارات کی سہولت بھی نہیں پھر کیا وجہ ہے کہ وہ تو ملکی سطح پر جانے جاتے ہیں، مگر ملتان والوں کے ساتھ ایسا نہیں ہے؟

ج: اس کی وجہ یہی ہے کہ ان دوستوں کا بھی بالواسطہ یا بلاواسطہ لاہور سے ہی تعلق ہے، لاہور چونکہ شعر و ادب کا بہت پرانا مرکز ہے اس لئے وہاں سے متعلق لوگ جلدی سامنے آئے ہیں، اسی طرح سندھ کی مال لیں کراچی کے لوگوں کو زیادہ مواقع ملتے ہیں ان کی نسبت سکھر یا دوسرے شہروں کے لوگوں کو کم مواقع میسر آتے ہیں۔

س: استادی شاگردی کا سلسلہ ادب میں بہت پرانا ہے اگرچہ اس کا اب رواج نہیں رہا، لیکن پھر بھی کئی گروہ ایسے ہیں جہاں استاد باقاعدہ شاگردوں کو پالتے ہیں انہیں غزلیں لکھ کر دیتے ہیں مشاعروں میں آگے لاتے ہیں کیا اس سے اچھے شاعروں کی حق تلفی نہیں ہوتی ؟

ج: میں اس کا مخالف ہوں کہ کسی غیر شاعر نوجوان کو کوئی استاد غزل لکھ کر دے اور پھر وہ غیر شاعر نوجوان شاعر کے طور پر سامنے آئے اصل میں تو استادی شاگردی کا ادارہ اب ختم ہو گیا ہے اور اس کی گنجائش بھی نہیں رہی، یہ اس زمانے کی بات ہے جب نہ ریڈیو تھا نہ ٹی وی تھا لے دے کر اساتذہ تھے جن کے پاس شاگرد جا کر کچھ سیکھ لیتے تھے اب تو قدم قدم پر ہمیں ابلاغ عامہ کے ذرائع میسر ہیں اور نوجوانوں کے لئے ضروری نہیں کہ وہ باقاعدہ استاد کے آگے زانوئے ادب تہ کریں ضرورت اس امر کی ہے کہ نوجوان خود زیادہ سے زیادہ مطالعہ کرے اور خود سیکھنے کی کوشش کرے جہاں ضروری سمجھے کسی سے مشورہ لے اور مشورہ دوستوں سے بھی لیا جا سکتا ہے۔

س: آخری سوال یہ ہے کہ موجودہ عہد میں آپ فیض احمد فیض کے بعد اردو کا بڑا شاعر کسے تسلیم کرتے ہیں؟

ج: میرا خیال ہے کہ فیض صاحب کے بعد ابھی یہ فیصلہ طلب بات ہے کہ کون بڑا شاعر ہے اور اس کا فیصلہ نہ میں کرسکتا ہوں نہ آپ کرسکتے ہیں یہ تو وقت ہی فیصلہ کرے گا بہر حال فیض احمد فیض کے بعد چند نام ابھی سامنے ہیں ملا رئیس امروہوی احمد ندیم قاسمی، ظہیر کاشمیری اور منیر نیازی یہ سب اپنے اپنے انداز کے شاعر ہیں ان کا اپنا اپنا سٹائل ہے یہ کہنا کہ ان میں سے فیض کی سطح کا بڑا شاعر کون ہے اس کا فیصلہ نہ فی الحال میں کرسکتا ہوں نہ آپ کرسکتے ہیں اس سطح کا کوئی نام فوری طور پر سامنے نہیں آرہا۔

(مطبوعہ: روزنامہ امروز لاہور)

پاکستان میں غزل، ہندوستان میں نظم، بہتر کہی جارہی ہے

اردو کے معروف غزل گو شاعر حسین سحر سے، مکالمہ

حسین سحر برصغیر کے ادبی حلقوں کا ایک جانا پہچانا نام ہے، وہ 10 اکتوبر 1942ء کو جلال آباد ممدوٹ ضلع فیروز پور (انڈیا) میں پیدا ہوئے، ان کے والد میاں برکت علی بھی پنجابی کے شاعر تھے، حسین سحر نے گریجوایشن ملتان سے کیا اور ایم اے اردو کی ڈگری پنجاب یونیورسٹی لاہور سے حاصل کی، اس کے بعد ایم اے پنجابی، ایم اے اسلامیات، بی ایڈ اور ایل ایل بی بھی کیا اور ان دنوں بہاءالدین زکریا یونیورسٹی ملتان کے ذریعے ''اردو میں پنجابی اور سرائیکی ادب کے تراجم'' کے موضوع پر پی ایچ ڈی کا تھیسز تحریر کررہے ہیں، 1967ء میں محکمہ تعلیم کے لئے ان کی سلیکشن بطور لیکچرر ہوگئی، انہوں نے تعلیم وتدریس کا آغاز گورنمنٹ ایس ای کالج بہاولپور سے کیا اور تیس برس تک اس شعبے سے منسلک رہنے کے بعد 1997ء میں ولایت حسین اسلامیہ ڈگری کالج ملتان سے بطور پرنسپل از خود ریٹائرمنٹ لے لی اور اکتوبر 1997ء میں ریاض (سعودی عرب) میں سکونت اختیار کرلی جہاں ان کے دو صاحبزادے اچھے عہدوں پر کام کررہے ہیں۔

ادبی مشاغل:

حسین سحر نے بارہ تیرہ برس کی عمر سے شاعری کا آغاز کیا، ابتداء میں بچوں کے لئے نظمیں لکھیں، 1953ء سے 1956ء تک ان کی نظمیں پاکستان اور انڈیا میں شائع ہونے والے بچوں کے تمام نمائندہ رسالوں میں تواتر کے ساتھ چھپتی رہیں، باقاعدہ غزل کہنے کا آغاز انہوں نے 1956ء میں کیا، یہ جگر، جوش، فیض، قاسمی، ماہر القادری اور روش صدیقی جیسے نابغہ روزگار شعراء کا زمانہ تھا اور حسین کو ان تمام شعراء کی موجودگی میں شعر پڑھنے کا بارہا موقع ملا، 1960ء سے انہوں نے پنجابی میں بھی لکھنا شروع کردیا، ان کی پہلی کتاب بچوں کے لئے تھی جو 1976ء میں ''پھول اور تارے''

کے نام سے شائع ہوئی، اس پر پاکستان رائیٹرز گلڈ یو بی ایل کا انعام بھی ملا، ان کی دوسری کتاب ڈاکٹر عبدالعزیز خالد کے بارے میں تھی جو ''خالد، شخص و شاعر'' کے عنوان سے شائع ہوئی، 1988ء میں انہیں ان کی کتاب '' پیارے رسول'' پر صدارتی ایوارڈ سے نوازا گیا، 1989ء میں ان کی غزلوں کا پہلا مجموعہ ''دو جگ داوا ئی'' شائع ہوا، اس کے علاوہ پنجابی میں ہی نز کی کتاب ''سوچ و چار'' منظر عام پر آئی، 1997ء میں ان کے تنقیدی مضامین پر مشتمل دو کتابیں ''تحسین'' اور ''کتب نما'' شائع ہوئیں، 1998ء میں ان کی دینی شاعری پر مشتمل کتاب '' تجلی'' شائع ہوئی، اس کے علاوہ خواجہ غلام فرید کی سرائیکی کافیوں کے اردو ترجمہ بھی کر چکے ہیں جو زیر طبع ہے، پاکستان ریڈیو اور ٹی وی کے لئے بے بہا لکھ چکے ہیں، ملتان اور کراچی کے مختلف سماجی اور ادبی پرچوں کے ساتھ بھی منسلک رہے، پاکستان کے ایک بڑے روزنامے میں ادبی کالم بھی لکھتے رہے، بچوں کے لئے بہت سے رسالے نکالنے کے علاوہ 1980ء سے 1997ء تک ''اہل قلم'' کے نام سے ایک ادبی شمارہ بھی شائع کرتے رہے ہیں۔

حسین سحر کا ایک اور قابل ذکر ادبی کارنامہ یہ ہے کہ ان دنوں قرآن مجید کا منظوم ترجمہ کرنے میں مصروف ہیں اور اب تک پانچ سپاروں کا منظوم ترجمہ کر چکے ہیں، اور اس کے علاوہ بہت سے قومی اور ملی نغمے بھی لکھ چکے ہیں، حسین سحر کی حامد ولید سے ہونے والی گفتگو کا خلاصہ پیش کیا جا رہا ہے۔

اردو میگزین: جس زمانے میں آپ نے شاعری شروع کی وہ ادب میں خالصتاً ترقی پسندوں کا دور تھا، لیکن اس کے باوجود آپ کی شاعری میں ان نظریات کی جھلک نہیں ملتی، اس کی کیا وجہ ہے؟

حسین سحر: اس کی وجہ یہ ہے کہ میرے اردگرد کا ماحول خالص دینی تھا، میرے دوست احباب جن میں خالد بزمی، ماہر القادری مرحوم، خواجہ جاوید عابد نظامی اور نعیم صدیقی وغیرہ تھے، سے ذہنی لحاظ سے قربت محسوس کرتا تھا، کا اسلام اور پاکستان سے گہرا جذباتی اور نظریاتی لگاؤ تھا، ترقی پسندوں سے رابطے تو تھے، ان سے میل جول بھی رہا لیکن سچی بات ہے کہ انہوں نے کبھی مجھے ''اپیل'' نہیں کیا، اگرچہ میں ''ادب برائے ادب'' کا بھی قائل نہیں ہوں کیونکہ یہ اپنے آپ کو دھوکہ دینے کے مترادف ہے، لیکن ادب کا مقصد ''پراپیگنڈہ'' بھی نہیں ہے ،یعنی کہنا یہ چاہتا ہوں کہ پس منظر کے طور پر کوئی نہ کوئی نظریہ ضرور کام کرتا ہے جس کا اظہار

اگر فنی انداز میں ہو جائے تو ادب کہلاتا ہے، میرا ایمان ہے کہ مسلمان سب سے بڑا انسانیت پسند اور روشن خیال ہوتا ہے اور اسلام جدید ترین اور ہر عہد کا دین ہے، میں کسی بھی طرح اپنے مسلمان ہونے پر معذرت خواہ نہیں ہوں۔

اردو میگزین: ایک عمومی تاریہ ہے کہ فی زمانہ کامیاب اور مشہور شاعر وہی ہے جس کی ''پی آر شپ'' مضبوط ہو، آپ کیا کہتے ہیں؟

حسین سحر: یہ بہت حد تک صحیح بات ہے، ادبی مراکز جیسے لاہور اور کراچی میں بیٹھے لوگ اپنی ''پی آر شپ'' کے ذریعے دنوں میں وہ مقام بنا لیتے ہیں جو دور دراز علاقوں میں رہنے والے برسوں میں بھی حاصل نہیں کر پاتے، یہ سلسلہ کافی پرانا ہے، دلی میں رہنے والے دربار سے وابستہ شعراء کی حیثیت کہیں سے کہیں جا پہنچی لیکن کرنال اور میرٹھ کے شعراء کو کوئی جانتا تک نہیں، کیونکہ انہیں وہ مواقع حاصل نہ ہو سکے جو دلی کے شعراء کو حاصل تھے، لیکن اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ ''پی آر'' کے لئے انسان باؤلا ہو جائے اس حقیقت کے باوجود کہ شہرت ہر انسان کی خواہش ہے۔

اردو میگزین: ادب پر اس روش کے کیا اثرات مرتب ہوئے ہیں؟

حسین سحر: اس سے ادب کے فروغ کو مثبت انداز میں کوئی فائدہ نہیں پہنچا، مشاعرے اب تہذیب کی علامت نہیں رہے، آج کے مشاعرے کی حیثیت شوبز سے زیادہ نہیں ہے، ایک خاص دھڑے کے مخصوص لوگ ہر جگہ پہنچ جاتے ہیں، ان کی لابی ہر جگہ موجود ہوتی ہے اور لوگوں کو تاردیتے ہیں کہ ہم ہی نمائندہ شاعر ہیں، بدقسمتی سے تمام بڑے شعراء اس انداز کو اپنائے ہوئے ہیں ماسوائے ڈاکٹر وزیر آغا کے، ان کے بارے میں کبھی نہیں سنا کہ تواتر کے ساتھ کہیں آتے جاتے ہوں، اگرچہ وہ میرے پسندیدہ لوگوں میں سے ہیں لیکن کسی لابی سے میرا تعلق نہیں ہے، میں احمد ندیم قاسمی صاحب کی بھی اتنی ہی عزت کرتا ہوں، ایسے فنکار روز روز پیدا نہیں ہوتے۔

اردو میگزین: بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ الیکٹرانک میڈیا کے بڑھتے ہوئے رجحان اور اس پر عورت کے

ہر طریقے سے گلیمرائز کئے جانے کی وجہ سے غزل کہ جسے عورت سے گفتگو قرار دیا جاتا تھا، اپنی اہمیت کھو بیٹھتی ہے، آپ کا کیا خیال ہے؟

حسین سحر: الیکٹرانک میڈیا کتنی ہی ترقی کر جائے، کتنے ہی چینل سامنے آجائیں، شاعری خاص طور پر اردو کے حوالے سے غزل کے زندہ رہنے کے بے پناہ امکانات ہیں، اب غزل کی تعریف بھی بدل گئی ہے، آج کی غزل زندگی کے بدلتے مزاجوں کی عکاسی کرتی ہے، آج غزل میں نعت کے شعر بھی کہے جا رہے ہیں، ماں، بہن اور بھائی کے بارے میں شعر کہے جا رہے ہیں اور آج کی غزل کسی خاص رشتے تک محدود نہیں رہ گئی ہے، لہٰذا اس کی اہمیت میں کچھ فرق نہیں آئے گا۔

اردو میگزین: پاکستان سے باہر کے ممالک میں ہونے والی شاعری خاص طور پر سعودی عرب کے اردو شعراء کی شاعری کو آپ کیسے دیکھتے ہیں؟

حسین سحر: میں سمجھتا ہوں کہ ذرائع ابلاغ کے وسائل اور وطن سے دوری کے باوجود یہ لوگ جو کچھ کر رہے ہیں وہ انتہائی قابل تحسین ہے، سعودی عرب اور خلیجی ممالک کے اردو شعراء کی تخلیقات کا موازنہ کیا جائے تو یہاں کے لوگ زیادہ معیاری لکھ رہے ہیں، میں چونکہ ریاض میں مقیم ہوں اور اچھی طرح جانتا ہوں کہ وہاں بھی اردو لکھنے والے خاصے سرگرم ہیں، جدہ اور ریاض کی شاعری کا فرق یوں بیان کیا جا سکتا ہے کہ جدہ ایک ساحلی شہر ہے یہاں نمی زیادہ ہے اور تموج موجود ہے جبکہ ریاض میں خشکی زیادہ ہے اور اس فرق کو آسانی سے محسوس کیا جا سکتا ہے۔

اردو میگزین: یہاں پچھلے دنوں یہ بحث چھڑی رہی کہ انڈیا کے مقابلے میں پاکستان میں اردو غزل زیادہ بہتر کہی جا رہی ہے، آپ کی کیا رائے ہے؟

حسین سحر: میرے خیال میں پاکستان میں غزل اور ہندوستان میں نظم زیادہ بہتر کہی جا رہی ہے۔

اردو میگزین: گزشتہ چند برسوں سے بڑے شعراء میں "فلیپ رائٹنگ" کی بیماری کرت کے ساتھ پھیل گئی ہے، اس کی کیا وجہ ہے؟

حسین سحر: یہ بھی "پی آر شپ" کی خرابیوں میں سے ایک ہے، دوستوں کو خوش کرنے اور مخصوص مقاصد کے حصول کے لئے کسی غیر معیاری کتاب پر بڑا ادیب غلط رائے کا اظہار کر دیتا ہے، میں کتاب پر دیباچے یا تعارف کا قائل نہیں ہوں، اس کو بلا واسطہ قاری تک پہنچنا چاہیے، خود میری ایک کتاب ایک متنازع ادیب کے دیباچے کے باعث متنازعہ ہو گئی اور دوسرے گروپ نے محض دیباچے کی وجہ سے کتاب کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

اردو میگزین: آپ نے کسی کتاب کا فلیپ لکھا ہے؟

حسین سحر: جی ہاں..... دوست داری کے جذبے کے تحت!

اردو میگزین: آنے والی کتابیں؟

حسین سحر: میری آنے والی کتابوں میں غزل کی ایک، نظم کی دو اور پنجابی شاعری کی ایک کتاب شامل ہے۔

جدید سرائیکی غزل سب سے پہلے میں نے لکھی

انٹرویو: احمد رضوان

اوصاف — شاعری کی ابتدا ءاور اپنے ابتدائی حالات کے بارے میں بتائے؟

حسین سحر — میں 10 اکتوبر 1942ء کو جلال آباد ضلع فیروز پور (انڈیا) میں پیدا ہوا، تقسیم برصغیر کے وقت میری عمر پانچ سال کے قریب تھی، 1947ء میں والدین کے ہمراہ جب میں نے پاکستان ہجرت کی تو اس وقت کے حالات اب بھی میرے حافظے کا حصہ ہیں۔ میرے والد میاں برکت علی مرحوم پنجابی زبان کے اچھے شاعر تھے۔ چنانچہ شاعری مجھے ورے میں ملی۔ میں نے 1953ء میں شعر کہنا شروع ہوا۔ اس وقت میں بچوں کیلئے چھوٹی چھوٹی نظمیں کہا کرتا تھا۔ جو بچوں کے رسائل میں چھپا کرتی تھی۔ غزل میں نے 1956ء میں کہنا شروع کی۔ اور اسی سال مشاعرے پڑھنے کا بھی آغاز کیا۔

اوصاف — آپ نے جب ملتان میں شاعری کی ابتداء کی تو ادبی منظر پر کون کون سے شعراء نمایاں تھے؟

حسین سحر — میں نے شاعری کا آغاز کیا تو میرے ساتھ ہی اقبال ارشد تھے جو شعر کہہ رہے تھے۔ ہماری دوستی کا آغاز بھی انہی دنوں ہوا۔ اس وقت سینئر شاعروں میں کشفی ملتانی، صابر دہلوی، کلکچیں کرمانی، ضیاء صدیقی اور ارشد ملتانی ملتان کے ادبی فضا میں نمایاں تھے۔

اوصاف — ملتان قدیم تاریخ سے علم و ادب کا گہوارہ ہے۔ آپ کے نزدیک کس عہد میں ملتان میں اعلیٰ ادب تخلیق کیا گیا؟

حسین سحر — ملتان قدیم عہد ہی سے علم و ادب کا مرکز رہا ہے، لیکن جہاں تک اردو شعر و ادب کا تعلق ہے، میرے خیال میں ملتان کی ادبی تاریخ کا پہلا نمایاں دور وہی ہے، جس میں کشفی ملتانی، علامہ طالوت، خلیق ملتانی، پرواز جالندھری، عاصی کرمانی اور ارشد ملتانی شعر کہہ رہے تھے، اس کے بعد 1970ء کے قریب ولبستان ملتان کے خدوخال نمایاں ہوئے اور اس

وقت جو شعراء اور ادبا ادب کی تخلیق میں ہمہ تن مصروف تھے، انہوں نے ملتان کی الگ ایک پہچان قائم کی، ان میں عرش صدیقی، عاصی کرمانی، عزیز حامد مدنی، کیفی جام پوری، تابر نقوی، قمر لکھنوی، بیدل حیدری، ڈاکٹر اسدار یب، شمیم ترمذی، افتخار حسین شاہ، جابر علی سید، تابر وجدان، رحمٰن فراز، چاچا جگ، راسخ فرید کوٹی، عبدالمجید ساجد، ادب سیمابی، ضیاء صدیقی، حزیں صدیقی، ایاز صدیقی، ارشد ملتانی، حسن رضا گردیزی، فرخ درانی، صادق مصور، رفیق خاور جسکانی، عتیق فکری، جابر علی سید، مسعود اشعر، اکرام اللہ، حفیظ احسن، مقصود زاہدی، پرواز جالندھری، آغا صادق، آغا خاموش، اعجاز اکرم، قدرت نقوی، علامہ عیش فیروز پوری، اصغر علی شاہ اور بلال جعفری شامل ہیں۔

نوجوانوں میں اسلم انصاری، انوار انجم، اقبال رشد، اے بی اشرف، صادق قمر، انوار احمد، تابش صمدانی، نوشابہ نرگس، منیر فاطمی، ماہ طلعت زاہدی، طاہر تونسوی، محسن نقوی اور ولی محمد واجد نمایاں ہیں

یہ دور ملتان کی ادبی تاریخ کا سنہری دور ہے۔

اوصاف — غزل کی شاعری 70 کی دہائی میں یکسر تبدیل ہوئی، اس سے پہلے ظفر اقبال غزل کا مزاج بدلنے کی کامیابی کوشش کر چکے تھے، اس تبدیلی کے بعد غزل میں کہن انداز غزل گو شاعروں کی گنجائش نہیں رہی۔ آپ اس بارے میں کیا کہتے ہیں؟

حسین سحر — یہ درست ہے کہ غزل کی شاعری 70ء کی دہائی میں یکسر تبدیل ہوئی، لیکن اس کا آغاز 61-60ء میں ہو گیا تھا، جب ایک طرف آزاد غزل متعارف ہوئی تو دوسری طرف نئی لسانی تشکیلات کے زیر اثر ظفر اقبال نے غزل میں فنی تجربے شروع کیے، اس زمانے میں، میں نے آزاد غزل کہی۔ گویا پاکستان میں آزاد غزل کا تصور پیش کرنے والوں میں، میں بھی شامل تھا۔ لیکن اسے باقاعدہ تحریک کی صورت انڈیا میں مظہر امام نے دی۔ ظفر اقبال کی لسانی تحریک پاکستان میں زیادہ مورابت ہوئی لیکن غزل کے معنوی مزاج کو بدلنے میں شکیب جلالی بہت نمایاں شاعر تھے۔ پھر ان کے بعد شعراء کی ایک پوری کھیپ سامنے

آئی ۔ یہ کہنا کہ جدید غزل کے بعد قدیم یا کہنہ انداز کے غزل گو شاعروں کی گنجائش نہیں رہی ۔ میں اس سے متفق نہیں ۔ کیونکہ غزل کا اتنا مزاج تبدیل ہونے کے باوجود آج بھی غزل کا پرانا انداز بھی کہیں نہ کہیں موجود ہے ۔ البتہ آج کا جو مقبول طرز سخن ہے وہ جدید ہی ہے ۔ میں خود بھی جدید اسلوب کا حامی ہوں اور میری غزل میں فنی اور معنوی طور پر اس کا التزام بھی موجود ہے ۔

اوصاف گزشتہ پانچ سال سے آپ ملتان سے باہر ہیں ۔ دیار غیر میں جا آباد ہونے اور اپنا وطن مالوف چھوڑنے کا تجربہ آپ کو کیسا لگا؟

حسین سحر پہلی بات تو یہ ہے کہ میں گزشتہ پانچ سال سے سعودی عرب میں اپنے بیٹوں کے پاس ہوں اور یہ ملک میرے لئے دیار غیر نہیں کہ یہ سرزمین تو ایک مسلمان ہونے کے ناطے ہمارے لئے دیار عزیز بلکہ دیار حبیب ہے، دوسری بات یہ کہ وہاں جا کر میں اپنے ملتان کو بالکل نہیں بھولا ، بلکہ ہر سال چند مہینے میں یہاں آ کر بھی گزارتا ہوں، بہر حال باہر اپنے کا تجربہ میرے لئے نہایت خوشگوار ہے کہ اس طرح میرے وژن میں وسعت پیدا ہوئی ہے اور میں خود پہلے سے زیادہ تخلیقی توانائی محسوس کرتا ہوں، چنانچہ میں نے وہاں رہ کر شہزادہ خالد الفیصل کی عربی نظموں کے تراجم کئے اور اس کے علاوہ جو سب سے اہم کام کیا وہ قرآن مجید کا اردو میں منظوم ترجمہ ہے ۔ جو بفضل خدا میں مکمل کر چکا ہوں ۔

ایں سعادت بزور بازو نیست

تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

علاوہ ازیں تخلیقی طور پر میں نے وہاں اتنا زیادہ لکھا ہے، جتنا شاید بیس سال میں بھی نہ لکھا ہوگا ۔

اوصاف آپ اس وقت سعودی عرب میں مقیم ہیں وہاں ادبی تقریبات میں شرکت بھی کرتے ہیں ۔ خطہ عرب میں اردو کے فروغ میں ہمارے شعراء نے کیا کردار ادا کیا ہے، وہاں کی ادبی فضاء کو آپ نے کیسا پایا؟

حسین سحر سعدی عرب میں الحمدللہ میری بہت پذیرائی کی گئی، وہاں کے دوستوں نے مجھے اوورسیز پاکستانی رائٹرز فورم کا صدر بنایا ہے اور اکثر مشاعرے اور ادبی تقریبات میں مجھے خاص عزت اور احترام سے مدعو کیا جاتا ہے، خطہ عرب میں اردو روز بروز فروغ پا رہی ہے، وہاں کے شعراء اس سلسلے میں ہمہ تن مصروف و مشغول ہیں، ان میں نسیم سحر، شبنم منا روی، کاوش عباسی، نورین طلعت عروبہ، تنویر احمد تنویر، صف فریدی، بشیر مرزا، نعمان منظور، افضل آرش، سید قمر حیدر، اقبال اعجاز بیگ، واصل عمانی، اقبال قمر، طارق بٹ، ناز مظفر آبادی، طارق محمود اور جاوید اختر، جاوید خاص طور پر قابل ذکر ہیں ۔ ان کے علاوہ ہندوستان کے لکھنے والے جو وہاں مقیم ہیں وہ بھی خدمت میں مصروف ہیں ۔ وہاں کی ادبی فضا کی خاص بات یہی ہے کہ پاکستان اور انڈین شعرا سب مل کر مشاعرے منعقد کرتے ہیں ۔ اور ان میں کسی قسم کا کوئی تعصب نہیں پایا جاتا ۔ انڈین لکھنے والوں میں صفدر حسین، ڈاکٹر پرویز احمد، عذرا نقوی، سید ظفر مہدی، اعجاز شاہین، غفار حسینی، اقبال واحد اور اقبال فرید نمایاں ہیں ۔

اوصاف پاکستان بننے کے بعد ملتان میں بہت سے اہل قلم آ کر آباد ہوئے جنہوں نے اس شہر میں ادب کی شمع روشن کی ۔ آپ کے نزدیک ان سینئر شعراء میں کون کون شامل کیے جا سکتے ہیں جنہوں نے واقعی اعلیٰ ادب تخلیق کیا ہو؟

حسین سحر میرے نزدیک بہت سے شعرا ہیں لیکن ان میں نمایاں عرش صدیقی، عاصی کرنالی، جابر علی سید، بیدل حیدری، جزیں صدیقی، مقصود زاہدی، پرواز جالندھری، آغا صادق، بلال جعفری، اقبال ارشد، اصغر علی شاہ اور ڈاکٹر محمد امین ہیں ۔

اوصاف آپ کا مجموعہ کلام ''تخاطب'' کے نام سے سامنے آیا اگر ملکی سطح پر غزل کی شاعری پر بات کی جائے تو مخاطب کی شاعری کہیں نظر نہیں آتی ۔ اس بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟

حسین سحر میں آپ کی رائے سے متفق نہیں کیونکہ تخاطب کی غزل کو ڈاکٹر انور مرید جیسے نقاد نے جدید غزل میں ایک خاص مقام دیا ہے ۔ البتہ ڈاکٹر انور سرید کے دیباچے کے باعث ان

حریف مکتبہ فکر کے نقالوں سے خلا میں اسے نظر انداز کر دیا اور یہی وہ نقصان ہے جو مجھے ہوا۔لیکن اس کے باوجود میں قطعاً مایوس یا دل برداشتہ نہیں کہ اب بھی جدید غزل کے حوالے میں میرے شعروں کا تذکرہ ہوتا ہے۔ ہاں ایک عرصہ ملک سے باہر رہنے کا بھی نقصان ہے کہ میں اب کی مرکزی رو سے ذرا دور ہو گیا ہوں ۔مگر اہل نظر میرے نام اور کام سے پوری طرح واقف ہیں۔اوصاف: کمپیوٹر ایم میں کتاب اور کی آپ کے نزدیک کیا صورت ہوگی۔

حسین سحر کمپیوٹر ایج میں بھی کتاب اور ادب کی افادیت قائم رہے گی۔اس لیے کہ اعتبار ہمیشہ کاغذ پر لکھے ہوئے حرف ہی کو حاصل رہا ہے اور رہے گا۔اور کمپیوٹر میں بھی ادب اپنی حیثیت کسی نہ کسی انداز میں برقرار رکھے گا،ادب کو اس سے کوئی خطرہ نہیں، بلکہ کمپیوٹر نے ادب کے فروغ میں نمایاں کردار ادا کیا ہے، اس کی مال کمپیوٹر کتابت ہے، جس نے لکھنے والوں کا وقت اور پیسہ دونوں بچا دیئے ہیں، پھر اس کتابت میں ایک ہمواری اور یکسائی ہے، جو آنکھوں کو بھلی ہی لگتی ہے۔

اوصاف ملتان میں صاحب اسلوب غزل گو شاعر آپ کے نزدیک کون ہے؟

حسین سحر میرے نزدیک یہاں کے صاحب اسلوب غزل کہنے والوں میں عاصی کرنالی حزیں صدیقی، ارشد ملتانی اسلم انصاری، ایاز صدیقی اور اقبال رشد شامل ہیں۔

اوصاف ایک حالیہ تحقیق کے مطابق سرائیکی کے پہلے غزل گو شاعر قاضی راضی قرار دیئے گئے، جن کا مجموعہ 1927ء میں شائع ہوا، ملتان میں پہلے سرائیکی غزل گو ارشد ملتانی قرار دیئے جاتے ہیں، جبکہ اس حوالے سے آپ کا اپنا دعویٰ بھی موجود ہے، اس بارے میں کچھ بتایئے؟

حسین سحر یہ تو نئی تحقیق ہے کہ سرائیکی کے پہلے غزل گو قاضی راضی ہیں۔البتہ ارشد ملتانی نے بہت خوبصورت سرائیکی غزلیں کہی ہیں۔ان کے علاوہ اقبال سوکڑی، سرور کربلائی کے نام بھی اس سلسلے میں لیے جا سکتے ہیں جہاں تک میرا تعلق ہے۔کوئی دعویٰ نہیں البتہ میں نے

سرائیکی کے پہلے باقاعدہ پبلک مشاعرے میں 61ء میں اپنی سرائیکی غزل پیش کی تھی۔ جس کو اس وقت کے روزنامہ کوہستان نے بھی کور کیا تھا۔اس کے علاوہ کیفی جامپوری کی کتاب سرائیکی شاعری میں بھی اس سلسلے میں صرف میرا ذکر ہے۔اس وقت سحر رومانی کے نام سے لکھا کرتا تھا۔ یوں آپ کہہ سکتے ہیں کہ سرائیکی میں جدید طرز کی غزل لکھنے والوں میں میرا نام سب سے پہلے آتا ہے۔کوئی اسے مانے یا نہ مانے یہ ایک دستاویزی حقیقت ہے سرائیکی سے یاد آتا ہے ملتانی اور بہاولپوری زبانوں کا نام سرائیکی بھی 61ء میں رکھا گیا اور بہت سے حضرات کے ساتھ میں بھی اس اجلاس میں موجود تھا۔جس میں میر حسان الحیدری نے اس زبان کا نام سرائیکی تجویز کیا تھا یوں گویا میں اس کا چشمہ دید گواہ ہوں۔ارشد ملتانی بھی اس اجلاس میں موجود تھے۔

اوصاف جنوبی پنجاب کے شعراء کو ملکی میڈیا میں نظر انداز کیا جاتا ہے آپ اس بارے میں کیا کہتے ہیں؟

حسین سحر قومی میڈیا میں جنوبی پنجاب کی اتنی نمائندگی نہیں جتنا اس کا حق ہے۔ضرورت اس امر کی ہے کہ یہاں ریڈیو اسٹیشن کے ساتھ ساتھ ایک ٹی وی اسٹیشن بھی قائم کیا جائے تا کہ اس محرومی کا ازالہ ہو سکے۔

اوصاف عرب علاقے میں رہنے سے ظاہر ہے آپ نے عربی ادب کا بھی مطالعہ کیا ہوگا۔آپ کے خیال میں عربی ادب کی اس وقت عالمی ادب میں کیا حیثیت بنتی ہے۔؟

حسین سحر میں نے معاصر عربی ادب کا جستہ جستہ مطالعہ کیا ہے اور عالمی ادب میں اس کا اپنا ایک مقام اور مرتبہ ہے۔

اوصاف ادب میں آپ کا کام بہت منفرد اور پھیلا ہوا ہے۔ذرا اس کی طرف اشارہ کیجئے۔

حسین سحر الحمد اللہ میں نے ادب کی تقریباً تمام اصناف میں کام کیا ہے۔میری کوئی بیس بائیس کتابیں چھپ چکی ہیں۔جن میں اردو میں تنقید وتبصرہ کے علاوہ حمد ونعت ،منقبت اور سلام ،غزل کے علاوہ بچوں کے ادب کی کتابیں بھی شامل ہیں علاوہ ازیں تراجم بھی ہیں۔

اوصاف دیگر ادبی خدمات؟

حسین سحر مختلف ادبی اداروں کی تشکیل کے علاوہ میں نے یہاں کے دوستوں کی تقریباً پچاس کتابیں شائع کی ہیں۔اس کے علاوہ اہل قلم کے نام سے پندرہ سال تک تواتر سے ایک ادبی مجلّہ بھی شائع کرتا رہا ہوں۔

اوصاف کیا آپ اپنے ادبی کام سے مطمئن ہیں؟

حسین سحر جی ہاں بہت حد تک مطمئن ہوں۔لیکن میں ابھی تک خوب سے خوب تر کی جستجو میں رواں ہوں۔

سہل پسندی نے نثری نظم کو رواج دیا

ماہر تعلیمات، شاعر و ادیب حسین سحر سے مکالمہ

ریاض.....جاوید اختر جاوید

پروفیسر حسین سحر ہمہ گیر اور ہمہ جہت شخصیت کا نام ہے، ماہر تعلیمات اور صاحب کتابیات ہیں، ان کی کتابیں ان کی ادبی شناخت ہیں، انہوں نے سعودی عرب کے ریگزاروں میں اپنے سخن کے چراغ روشن کئے، مشعل علم و ادب کو روشنی اور فکر و فن کو جلا بخشی اور یہاں اردو شاعری کی عظمت کو دوبالا کیا، انہوں نے قرآن مجید کا منظوم پنجابی ترجمہ کر کے ہمارے دینی ذخیرے میں اضافہ کیا ہے، یہ بلاشبہ نہایت نازک کام ہے، اس کے لئے پل صراط سے گزرنا پڑتا ہے، ذرا سی کوتاہی مدح کو قدح میں تبدیل کر سکتی ہے، اس کیلئے مہارت فن کی ضرورت ہوتی ہے، زبان پاکیزہ، الفاظ پرسوز اور پرتاثیر اور لہجہ نرم اور دھیما ہونا چاہیے، یہ فریضہ کوئی کامل فن اور صاحب فکر و نظر ہی سرانجام دے سکتا ہے، اللہ کی کتاب کی بلاغت پر صدقے جایئے، خود بولتی ہے کہ محمد (ﷺ) پر اتاری گئی ہوں قرآن پڑھنے سے روح کو سکون ملتا ہے اور قرآن سمجھنے سے فکر و نظر کو جلا ملتی ہے، ذیل میں ریاض میں پروفیسر حسین سحر کے ساتھ مختلف اصناف سخن پر کی گئی گفتگو نذر قارئین ہے۔

س: اصل نام؟

ج: خادم حسین

س: قلمی نام؟

ج: حسین سحر

س: والد کا نام؟

ج: میاں برکت حسین

س: تاریخ پیدائش؟

ج: 01/03/1942 جلال آباد، ضلع فیروز پور (ہندوستان)

س: تعلیم

107

ج: ایم اے اردو، ایم اے پنجابی، ایم اے علوم اسلامیہ، بی ایڈ، ایل ایل بی۔

س: تعلق؟

ج: ملتان سے

س: موجودہ حیثیت؟

ج: ریٹائرڈ پرنسپل گورنمنٹ ولایت حسین اسلامیہ ڈگری کالج ملتان۔

س: دائرۂ قلم؟

ج: شاعری، تنقید، تحقیق، بچوں کا ادب، تراجم۔

س: زبان تحریر؟

ج: اردو، پنجابی، سرائیکی اور انگریزی۔

س: تصانیف (مطبوعہ)؟

ج: خالد، شخص و شاعر تنقیدی مضمون، باب العلم مناقب، لہو لہو سلام، اختر مہران مضامین، پھول اور تارے بچوں کے لئے نظمیں، پاکستان رائٹرز گلڈ اور اہل قلم ایوارڈ یافتہ 1976 پیارے رسول ﷺ بچوں کیلئے سیرت نبوی ﷺ، قومی سیرت انعام یافتہ 1978)، سپنوں کی وادی، ننھا تیر انداز، غریب طالبعلم، بے داغ محل (بچوں کے لئے کہانیاں) تقدیس (حمد و نعت)، تخاطب (غزلیں)، تطہیر (سلام و مناقب)، دو جگ دا والی (پنجابی نعتیں)، تحسین (مضامین)، کتب نما (مضامین)، سوچ و چار (پنجابی مضامین)، تجلی (دینی شاعری)، صحرا میں گلاب (انتخاب)، سعادت (حمد و نعت)، مودت (سلام و مناقب)، پھل کلیاں (بچوں کے لئے پنجابی مضامین)، ستارہ و ہلال (قومی و ملی نظمیں)، دھیاں چھانواں (پنجابی شاعری)، تنویر (دینی شاعری) کہرے میں دھنک (اردو نظموں کا مجموعہ)، ننھی منی نظمیں (بچوں کے لئے)، ہم کلیاں، ہم پھول (بچوں کے لئے) اور فرقان عظیم (قرآن مجید کا منظوم ترجمہ)۔

س: پہلا شعر کب کہا؟

108

ج: 1953ء میں جب چھٹی جماعت میں پڑھتا تھا۔

جو زبان ادیب ہوتی ہے
دو جہاں کی نقیب ہوتی ہے

س: لمحہ موجود کے غزل گو؟

ج: احمد فراز اور شہریار

س: نظم نگار؟

ج: وزیر آغا اور بلراج کومل

س: شاعرات؟

ج: بینا راجا اور فاطمہ حسین۔

س: مزاحمتی ادب کے سرخیل؟

ج: عوامی انقلابی شاعر حبیب جالب اور بطل حریت آغا سورش کاشمیری

س: اور ہندوستان میں

ج: اس روایت کو ڈاکٹر راحت اندوری آگے بڑھا رہے ہیں۔

س: پنجابی زبان کے بڑے قلمکار؟

ج: امرتا پریتم اور منیر نیازی

س: اور استاد دامن؟

ج: استاد دامن کی شاعری کو امرتا پریتم اور منیر نیازی کے معیار پر رکھنا ممکن نہیں البتہ ان کی شاعری کی روح میں ابلاغ ہے، عوامیت اور عمومیت ہے۔

لالی اکھیاں دی پئی دسدی اے
روئے تسی وی او، روئے اسی وی آں

س: نعت گو؟

ج: عبدالعزیز خالد، عاصی کرنالی اور حفیظ تائب، نعتیہ نقاد ڈاکٹر ریاض مجید

س: ہائیکو نگار؟

ج: ڈاکٹر محمد امین

س: مزاحیہ شاعر؟

ج: انور مسعود اور پاپولر میرٹھی۔

س: مزاحیہ ادیب؟

ج: مشتاق یوسفی اور مجتبیٰ حسین

س: ناول نگار؟

ج: کرشن چندر اور پنجابی زبان کا فخر زماں۔

س: افسانہ نگار؟

ج: انتظار حسین۔

س: تنقید نگار؟

ج: فرمان فتح پوری اور شمس الرحمٰن فاروقی

س: انشائیہ نگار؟

ج: وزیر آغا۔

س: محقق؟

ج: مشفق خواجہ۔

س: کالم نگار؟

ج: منو بھائی

س: قطعہ نگار؟

ج: رئیس امروہی۔

س: خطیب؟

ج: بہادر یار جنگ، سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور آغا سورش کاشمیری۔

س: پسندیدہ قلمکار؟

ج: عبدالحمید عدم اور اختر شیرانی۔

س: سمندر پار ادب کے حوالے سے کچھ کہنا چاہیں؟

ج: سمندر پار ادب کے حوالے سے میری کتاب ''دبستان عرب'' جلد منظر عام پر آ رہی ہے جس میں سمندر پار تخلیق ہونے والے ادب کا تنقیدی جائزہ لیا گیا ہے۔

س: نری نظم؟

ج: سہل پسندی نے نری نظم کو رواج دیا، اس کا سفر جاری ہے ابھی تک ''میچور'' نہیں ہو سکی۔

س: ادیب اور شاعر کے متعلق آپ کا نقطہ نظر؟

ج:

جس سے جگر لالہ میں ٹھنڈک ہو وہ شبنم
دریاؤں کے دل جس سے دہل جائیں وہ طوفان

ملتانی اور بہاولپوری زبان کو مشترکہ نام دینے کیلئے ''سرائیکی'' لفظ اپنایا گیا

سحر رضوان

حسین سحر ملک کی نامور ادبی شخصیت ہیں ۔ آپ اردو' پنجابی' سرائیکی کے معرف شاعر' بچوں کے ادب کے تخلیق کار اور مترجم ہیں۔

ملتانیات پر آپ نے خاصا وقیع کام کیا ہے اردو میں قرآن کا آزاد منظوم ترجمہ آپ کا شاہکار ہے 20 کتب کے مصنف اور صدارتی ایوارڈ یافتہ شاعر ہیں ''پاکستان'' کے ساتھ ایک طویل نشست میں انہوں نے علم و ادب کی مختلف جہتوں پر جن خیالات کا اظہار کیا ان کی تفصیل ذیل میں پیش کی جارہی ہے۔

☆ آپ کہاں اور کب پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم، انوی اور اعلیٰ تعلیم کے مراحل کیسے طے کئے؟

حسین سحر' جناب میں 1942ء میں یکم مارچ (سرکاری) (حقیقی 10 اکتوبر 1942ء جلال آباد ممدوٹ ضلع فیروز پور بھارت میں پیدا ہوا، ہم لوگ پاکستان 1947ء کے آواخر میں آئے۔

والدین کے ساتھ ملتان میں قیام کیا تعلیمی سلسلہ یہاں ہی سے شروع ہوا، میٹرک اسلامیہ ہائی سکول عام خاص باغ سے کیا، انٹر اور بی اے ایمرسن کالج سے کیا، ایم اے کرنے کے لئے یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور میں داخلہ لیا بعدازاں اس سلسلے کو پرائیویٹ طور پر مکمل کیا 1964ء میں ایم اے اردو کیا، اس کے علاوہ ایم اے پنجابی، ایم اے علوم اسلامیہ بی ایڈ اور ایل ایل بی کے بھی امتحانات پاس کیے۔

☆ سکول کالج دور کا کوئی واقعہ جو یادگار بن گیا ہو؟

حسین سحر' جب میں چھٹی جماعت کا طالب علم تھا تو میں نے انگریزی کے امتحان میں 50 میں سے 50 نمبر لے کر سکول کا ریکارڈ قائم کیا اور اس وقت یہ ایک ایسا غیر معمولی واقعہ تھا کہ ہیڈ

ماسٹر صاحب نے مجھے اسمبلی کے اسٹیج پر بلا کے میری حوصلہ افزائی کی اور شاباش دی سکول ہی کے زمانے میں معروف فلمی ہیرو سید محمد علی ہمارے سکول فیلو رہے وہ سینئر تھے اور ان سے میری اچھی علیک سلیک تھی اسی زمانے میں میں نے کچھ دوستوں کے ساتھ مل کر بچوں کے لئے رسالے شائع کرنا شروع کیے مختلف رسالے نکالے یہ بات 54-1953ء کی ہے یوں ادب کی دنیا میں میرا تعارف ہوا۔

☆ شادی کہاں اور کب ہوئی طے شدہ تھی یا پسند کی۔ لو میرج کی یا صرف لو؟

حسین سحر شادی والدین کی جانب سے طے شدہ تھی اور یکم جنوری 1962ء کو ہوئی جب میں بی اے کا امتحان دے رہا تھا۔ البتہ بیوی میری پسند ہی کی ملی۔

☆ ملازمت کا سلسلہ کہاں سے شروع کیا' کیا کیا ہوا اور کہاں کہاں خدمات سرانجام دیں۔ کوئی بیرونی سفر؟

حسین سحر سب سے پہلے 1963ء میں اسلامیہ ہائی سکول حرم گیٹ میں ایک استاد کے طور پر اپنی ملازمت کا آغاز کیا کیونکہ اس زمانے میں پرائیویٹ ایم اے کی عام اجازت نہیں تھی اس کے لئے کسی سکول میں باقاعدہ استاد ہونا ضروری تھا اس لئے میں نے یہ ملازمت اختیار کرلی۔ 1965ء میں فیملی پلاننگ کے محکمے میں آگیا، 1967ء میں پنجاب پبلک سروس کمیشن کی جانب سے بطور لیکچرر انتخاب ہوگیا اور میں محکمہ تعلیم میں آگیا سب سے پہلے گورنمنٹ ایس ای کالج بہاولپور میں میرا تقرر ہوا اس کے بعد میرا تبادلہ گورنمنٹ انٹر کالج ملتان ہوا جو بعد میں ڈگری کالج سول لائنز کے نام سے معروف ہوا یہاں میں نے 22 سال تک خدمات سرانجام دیں 1992ء میں گورنمنٹ ولایت حسین اسلامیہ ڈگری کالج میں بطور پرنسپل میرا تقرر ہوا اور میں ریٹائرمنٹ تک وہیں فرائض سرانجام دیتا رہا، ریٹائرمنٹ میں نے 1997ء میں چار سال پیشتر حاصل کی اور اس کے بعد اپنے بچوں کے پاس سعودی عرب چلا گیا، آج کل ریٹائرڈ زندگی گزار رہا ہوں۔

☆ ادب کی طرف کب اور کیسے آئے؟ کس نے انسپائر کیا اور کیا کیا لکھا؟

حسین سحر ادب کا ذوق وشوق بچپن ہی سے تھا میرے والد مرحوم میاں برکت علی پنجابی میں شعر کہتے تھے ورے میں یہ ذوق مجھے بھی ملا چنانچہ میں نے 3/4 جماعت میں ہی شعر موزوں کرنا شروع کر دیئے شروع میں بچوں کے لئے لکھا اور پھر آہستہ آہستہ بڑوں کے ادب کی طرف آگیا ، اتفاق سے میرے لڑکپن کے دوستوں میں بھی کچھ ایسے دوست تھے جو شاعری سے دلچسپی رکھتے تھے ان میں اسلم انصاری، انوار انجم مرحوم اور اقبال رشد جنہوں نے بعد میں ادب کی دنیا میں بڑا نام پیدا کیا یہ میرے دوست تھے اس زمانے میں ملتان میں صابر دہلوی، عاصی کرنالی گلچین، کرنالی، پرواز جالندھری اور آغا خاموش مرحوم ملتان کی ادبی فضا پر چھائے ہوئے تھے، علامہ اقبال، اسماعیل میرٹھی اور کرشن چندر کو پڑھ کر لکھنے کی تحریک ہوئی نرو نظم کی تمام اصناف سخن میں طبع آزمائی کی۔

☆ اقبال ارشد کے ساتھ آپ کی جوڑی بڑا عرصہ قائم رہی اب صورتحال کیا ہے؟

حسین سحر' 1952ء میں جب میں پانچویں جماعت میں تھا اقبال ارشد سے میری ملاقات ہوئی اقبال بھی بچوں کے لئے نظمیں لکھتے تھے اور میں بھی ، اور ہماری یہ نظمیں ہندو پاک کے بچوں کے رسائل واخبارات میں باقاعدگی سے شائع ہوتی تھیں اس زمانے میں میں سحر رومانی کے نام سے لکھا کرتا تھا بعد میں 1974ء میں رومانی کو ہٹا کر اپنا نام حسین سحر رکھ لیا ، اقبال ارشد کے ساتھ میری دوستی کو 50 سال سے زیادہ کا عرصہ گزر رہا ہے وہ میرے بہترین دوست بھی ہیں اور بھائی بھی ۔میری ہر تخلیق (تحریر) کے پہلے سامع وہی ہوتے ہیں اور اسی طرح ان کی ہر تحریر کا پہلا قاری میں ہوتا ہوں ۔ یہ دوستی اب تک بغیر کسی رکاوٹ کے چل رہی ہے اور انشاءاللہ آخری دم تک چلے گی ہمارے مزاج اگرچہ کچھ مختلف ہیں لیکن اس کے باوجود ہماری دوستی جاری وساری رہے میں اقبال ارشد کے بغیر نہیں رہ سکتا اور اقبال ارشد میری بغیر، ہم دونوں لازم وملزوم ہیں کسی زمانے میں ہماری اسی دوستی کو دیکھتے ہوئے لوگ ہمیں ادب کی چھوٹی بڑی سوسائیٹیاں یا ادب کے نزاکت علی سلامت علی بھی کہا کرتے تھے۔

☆ بچوں کا شعری ادب جاندار ہے یا نثری ادب؟

حسین سحر' ہمارے یہاں بچوں کے ادب کی طرف ویسے ہی توجہ بہت کم ہے پھر آپس میں شعری اور نثری ادب کی کیا تخصیص البتہ نثر کے مقابلے میں ہمارے ہاں بچوں کے لئے شاعری کی طرف رجحان زیادہ ہے ضرورت اس امر کی ہے کہ بچوں کے لئے جہاں اچھی شاعری کی جائے وہاں نثر میں بھی زیادہ سے زیادہ لکھا جائے۔

☆ پنجابی اور سرائیکی ادب سے آپ کی دلچسپی ہے اس سلسلہ میں آپ نے کیا کیا ہے؟

حسین سحر' پنجابی اور سرائیکی ادب سے بھی میری دلچسپی پرانی ہے 60 کی دہائی میں میں نے پنجابی میں لکھنا شروع کیا اور اس وقت میری چار پنجابی کتابیں آچکی ہیں جہاں تک سرائیکی ادب کا تعلق ہے اس سے بھی میری دلچسپی اتنی ہی پرانی ہے جتنی پنجابی سے چنانچہ میں آج بھی پنجابی کے ساتھ ساتھ سرائیکی میں بھی لکھتا لکھاتا رہا ہوں ، بلکہ ملتانی زبان کا نام جب سرائیکی رکھا گیا میں اور اقبال ارشد اس اجلاس میں بھی موجود تھے یعنی ہم اس کے چشم دید گواہ ہیں ہوا یوں کہ 1961ء میں سرائیکی پبلک سکول میں میر حسان الحیدری کی دعوت پر ملتان ڈیرہ غازیخان اور بہاولپور کے نمائندہ ادیبوں کا اجلاس ہوا جس میں ملتانی اور بہاولپوری زبان کو ایک مشترکہ نام دینے کے لئے سرائیکی کا لفظ اپنایا گیا سندھی میں سرائیکی کے لفظی معنی ''شمال کی زبان'' کے ہیں چونکہ یہ علاقہ سندھ کے شمال میں ہے اس لئے اس کی زبان کو وہاں سرائیکی کہا جاتا ہے چنانچہ اسی کو یہاں اپنایا گیا اور یہ نام آہستہ آہستہ مقبولیت کے اس درجے پر پہنچا کہ اب اس زبان کے اصلی نام (ملتانی) کو لوگ بھولتے جارہے ہیں، اس وقت اجلاس میں جو لوگ شامل تھے ان میں ارشد ملتانی، کیفی جام پوری، رفیق خاور جسکانی، ریاض انور وغیرہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں ۔(اتفاق سے یہ تمام ہستیاں مرحوم ہو چکی ہیں)۔

☆ بچوں کے ادب کی طرف آپ آئے؟ پاکستان میں بچوں کے ادب کا معیار کیا ہے؟ ملتان میں بچوں کے ادب کی صورتحال کیا ہے؟

حسین سحر' میں بچوں کے ادب کی طرف 52-51 میں آ گیا تھا ملتان میں بچوں کے ادب کے سلسلہ میں میرے علاوہ اقبال ارشد' خادم کیتھلی مہر ادسحر اور مظہر کلیم اور خالد پرویز خاص طور پر لکھ رہے ہیں، اس سلسلہ میں 3/4 کتابیں اقبال ارشد کی نوبہار، ایار، چاندنی کی جھیل اور میری کتابیں پھول اور تارے' پیارے رسول' ہم کلیاں ہم پھول' ننھی منی نظمیں سپنوں کی وادی' ننھا تیر انداز شائع ہو چکی ہیں اس کے علاوہ مہر ادسحر کی ایک کتاب ''بدحواسیاں ''خالد پرویز کی 3/4 کتابیں (نری) اور مظہر کلیم کی بیسیوں کتابیں منظر عام پر آ چکی ہیں

-

☆ ادب کی تخلیق کے حوالے سے ملتان کہاں کھڑا ہے، یہاں کونسی صنف ادب زیادہ تخلیق ہوئی یہاں کا ادبی افق اور مستقبل کیسا ہے؟

حسین سحر' ملتان بلا مبالغہ ایک ادبی دبستان ہے جو صدیوں سے علوم وفنون اور ادب وشعر کا مرکز رہا ہے قیام پاکستان سے پہلے بھی یہاں کے ادبا، اور شعراء پورے برصغیر میں جانے جاتے تھے قیام پاکستان کے بعد جب کچھ لوگ ہجرت کر کے یہاں پہنچے تو اپنے ساتھ اپنی تہذیب وثقافت اور زبان ادب کے سرمایے کو بھی ساتھ لائے ان لوگوں کی شرکت سے یہاں ادب کو فروغ حاصل ہوا چنانچہ 1947ء کے بعد ادبی لحاظ سے ملتان نے کافی ترقی کی اور یہاں ہر صنف ادب میں طبع آزمائی کی گئی بے شمار شعری مجموعے شائع ہوئے اور نثر کی لاتعداد کتابیں یہاں سے شائع ہوئیں اور اب تک یہ سلسلہ جاری ہے مرحومین میں صابر دہلوی، کشفی ملتانی، عرش صدیقی، ارشد ملتانی، حزیں صدیقی، آغا خاموش، ڈاکٹر مہر عبدالحق، علامہ عتیق فکری، حسن رضا گردیزی اور علامہ طالوت خاص طور پر قابل ذکر ہیں کیفی جام پوری دور حاضر میں بزرگ اہل قلم کے علاوہ نوجوانوں کا ادبی شعور بھی روز افزوں ارتقاء پذیر ہے اس ساری صورتحال کو دیکھ کر یہ کہا جا سکتا ہے کہ ملتان کا ادبی مستقبل روشن اور تابناک ہے۔

☆ آپ کی اپنی پسندیدہ تخلیق' نمونہ کے طور پر کچھ سنائیں؟

حسین سحر' میں نے ہر صنف سخن میں طبع آزمائی کی ہے ماں حمد نعت منقبت اور سلام کے علاوہ نظم و غزل نہ میں بھی لکھتا رہا ہوں لیکن میری پسندیدہ صنف غزل ہے اپنی ایک غزل کے دو شعر پیش کر رہا ہوں۔

میں لہلہاتی شاخ کو سمجھا تھا زندگی
پتہ گرا تو درس فنا دے گیا مجھے
میرے لئے تو سانس بھی لینا محال ہے
یہ کون زندگی کی دعا دے گیا مجھے

☆ شعراء' ادیب' افسانہ نگار اور ناول نگار میں سے کون پسند ہیں؟

حسین سحر' پسند کا معاملہ ہر شخص کا ذاتی معاملہ ہے ظاہر ہے مجھے بھی کچھ لکھنے والے زیادہ پسند ہیں دور حاضر کے ادیبوں اور شاعروں میں جوش، فیض، ساحر، ندیم، کرشن چندر، اشفاق احمد، ناصر کاظمی، اور وزیر آغا مجھے زیادہ پسند ہیں۔

☆ ادب میں فکری ونظری جمود پایا جاتا ہے؟ وہ!

حسین سحر' مجھے اس معاملے میں آپ سے اختلاف ہے میرے خیال میں ادب میں کبھی فکری ونظری جمود نہیں پایا جاتا۔ ادب تو آب رواں کی مانند ہے جو ہر دور میں برابر محو سفر رہتا ہے۔ اس میں جمود کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ البتہ زمانے کے نشیب وفراز کا اس پر اثر ضرور ہوتا ہے لیکن اس کا اصل دھارا ہمیشہ رواں دواں ہی رہا ہے کہ اس کا تعلق زندگی کے ساتھ ہے اور زندگی آپ جانتے ہیں مسلسل سفر ہی کا نام ہے۔

☆ اردو زبان کا پاکستان میں مستقبل کیا ہے؟ یہ قومی زبان کے طور پر ہنوز کیوں نافذ نہ ہو سکی، ادبی دنیا اس سلسلہ میں فعال کیوں نہیں؟

حسین سحر' اردو زبان کا مستقبل اگر کہیں ہے تو پاکستان میں کہ یہ ہماری قومی زبان بھی ہے اور رابطے کا ذریعہ بھی۔ قومی زبان کے طور پر یہ اب تک اس لئے نافذ نہ ہو سکی کہ اس میں جہاں ہماری بیوروکریسی ذمہ داری ہے وہاں سیاستدان بھی شامل ہیں۔ ادبی دنیا کا بھی قصور ہے کہ وہ

بھی سیاست کا شکار ہے یہ اہل قلم کے لئے بھی لمحہ فکریہ ہے لیکن مایوسی کی کوئی بات نہیں جوں جوں میڈیا ترقی کرے گا ہمیں اپنی زبان کی اہمیت کا اندازہ ہوتا جائے گا اور انشاءاللہ ایک روز پوری دنیا میں تیسری بڑی زبان ہونے کی حیثیت سے یہ اپنے وطن میں بھی اپنی حیثیت منوالے گی۔

☆ آپ کے دونوں بیٹوں شہزاد سحر اور مہزاد سحر اور بھتیجے شاکر حسین شاکر نے اپنی شناخت شاعری کی بجائے نثر کو بنایا ہے، کیا آپ ان کی کارکردگی سے مطمئن ہیں؟

حسین سحر: الحمدللہ میرے دونوں بیٹے شہزاد اور مہزاد اور بھتیجے شاکر باقاعدگی سے لکھ رہے ہیں اور میں ان کی کارکردگی سے مطمئن ہوں۔ اللہ ان کے زور قلم میں اضافہ فرمائے۔

☆ کیا ادب کا عملی پہلو بھی ہے؟ کیا شاعری، ناول نگاری، افسانہ نویسی کل وقتی کام ہیں اور کیا یہ انسان کا پیٹ بھر سکتے ہیں؟

حسین سحر: میں سمجھتا ہوں کہ ادب انسان کا پیٹ نہیں بھر سکتا، یہ ذوق کا مشغلہ ہے پیٹ بھرنے کے لئے اور دھندے تھوڑے ہیں جو اس کو پیشہ بنا دیا جائے، چنانچہ جتنے بڑے ادیب اور شاعر گزرے ہیں ان میں چند ایک کو چھوڑ کر اکثریت کسی اور ذریعہ معاش سے منسلک رہی ہے البتہ دور حاضر میں کچھ لوگوں نے ادب سے خوب کمایا بھی ہے لیکن یہ استثناء ہے اور اسے اصول نہیں بنایا جا سکتا۔

☆ آپ کے خیال میں ادب کی تواناترین صنف کونسی ہے؟ نظم، غزل، مرثیہ یا نعت آپ نے ان سب اصناف سخن میں طبع آزمائی کی ہے؟

حسین سحر: میرے خیال میں کوئی ایک صنف بھی الگ سے توانا اور زندہ صنف نہیں ہوتی تمام اصناف میں توانائی اور زندگی ہوتی ہے صرف یہ لکھنے والوں کے رویئے پر منحصر ہے مثلاً پاکستان میں غزل زیادہ مقبول ہے جبکہ ہندوستان میں نظم، اسی طرح ہمارے یہاں افسانہ کا زیادہ رواج ہے اور وہاں تنقید کا رہا مرثیہ یا نعت تو وہ دونوں جگہ اپنے اپنے حلقے میں زندہ ہیں البتہ نعت کو پاکستان میں زیادہ فروغ حاصل ہے۔

☆ آپ کو ترجمے سے بھی دلچسپی ہے؟ سنا ہے آپ نے حال ہی میں قرآن پاک کا اردو میں منظوم ترجمہ کیا ہے، کچھ اس سلسلہ میں بتائیں؟

حسین سحر: ترجمے میں بھی میری دلچسپی پرانی ہے چنانچہ میں نے پنجابی، سرائیکی، انگریزی، فارسی اور عربی زبان کے بہت سے فن پاروں کو اردو میں منتقل کیا ہے اس سلسلہ میں ایک شاعر کا ترجمہ ''نظمیں'' کے نام سے منظر عام پر آ بھی چکا ہے اس کے علاوہ میں نے الحمدللہ قرآن پاک کا اردو میں منظوم ترجمہ بھی مکمل کیا ہے جو عنقریب شائع ہو رہا ہے، یہ ترجمہ میں نے نظم آزاد میں کیا ہے، علاوہ ازیں میں نے 20 کتب تصنیف کیں جن کے نام یہ ہے پھول اور تارے، پیارے رسولؐ تقدیس، تخاطب، تطہیر، دو جگ داوائی، تحسین، کتب نما، سوچ و چار، تجلی، سعادت حمد و نعت، صورت، پھل کلیاں، ستارہ و ہلال دھیاں چھانواں تنویر، ہم کلیاں ہم پھول، نظمیں (ترجمہ) کہر میں دھنک (نظمیں)۔

☆ اعزازت وغیرہ کی پوزیشن؟

حسین سحر: الحمدللہ عوامی اور سرکاری سطح پر میرے فن کی پذیرائی بھی ہوئی چنانچہ اس سلسلہ میں میری نعتوں کی کتاب ''تقدیس'' کو صدارتی ایوارڈ 1889ء میں ملا، جبکہ 1988ء میں بچوں کے لئے سیرت کی کتاب ''پیارے رسولؐ'' پر ''قومی سیرت'' انعام ملا یہ کتاب الحمدللہ اردو میں بچوں کے لئے سیرت کی مقبول ترین کتاب ہے جسے Best Seller کہتے ہیں جو کیر تعداد میں شائع ہو چکی ہے جسے سنگ میل لاہور نے شائع کیا ہے اس کے علاوہ بچوں کے لئے کتاب پھول اور تارے پر رائٹرز گلڈ انعام اور بچوں ہی کیلئے ایک کتاب ''ننھی منی نظمیں'' پر نیشنل بک فاؤنڈیشن کا انعام ملا علاوہ ازیں ورلڈ ہوا زہو کے تحت امریکہ اور برطانیہ کی یونیورسٹیوں میں میرا نام شامل کیا گیا، یونیسیف 1992ء کی شعراء اور ادبا کی ڈائریکٹری میں میرا نام بھی شامل کیا گیا جس میں آپ کا نام بھی شامل ہے۔

☆ میں روزنامہ ''پاکستان'' ملتان کی جانب سے آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے ہمیں وقت دیا۔

حسین سحر: آپ کا بھی شکریہ۔ (مطبوعہ: روزنامہ ''پاکستان'' ملتان)

کتابوں پر تبصرے

باب العلم

ملک بھر میں پندرہویں صدی ہجری کے آغاز کے سلسلے میں جہاں سرکاری سطح پر دینی اور علمی ادبی کام ہوئے وہاں مختلف شہروں کی مختلفعلمی وادبی مجلسوں اور انجمنوں نے بھی خاطر خواہ حصہ لیا ہے۔ ملتان عرصہ دراز سے علمی وادبی سرگرمیوں کا مرکز چلا آرہا ہے اور یہاں گذشتہ برسوں میں علم وادب کی تحقیق کے سلسلے میں بہت سا کام ہوا ہے۔

مجلس اہل قلم نے پندرہویں صدی ہجری کا استقبال زیر نظر کتاب ''باب العلم'' کی اشاعت سے کیا ہے۔ کتاب کی ترتیب کا کام حسین سحر نے بڑی جانفشانی سے سرانجام دیا ہے۔ کتاب کا نام ''باب العلم'' سنتے ہی ہر مسلمان ذی شعور کا ذہن حضرت علی ابن ابی طالبؑ کی طرف مائل ہوتا ہے کہ متفقہ حدیث نبوی ہے۔انا مدینة العلم و علی بابها (میں علم کا شہر اور علیؑ اس کا دروازہ ہیں) حسین سحر نے ایسی بہت سی منقبتیں یکجا کی ہیں جن میں مولائے کائنات حضرت علیؑ کا تذکرہ موجود ہو اور اس مجموعے کو باب العلم کے نام سے موسوم کیا ہے۔ اکانوے شعراء کا کلام زیر نظر مجموعہ کی زینت ہے۔ چند ایک بزرگان دین اور اساتذہ کرام کا کلام تبرکا۔ مجموعے کے آغاز میں شامل کیا گیا ہے۔ حسین سحر کا یہ کام لائق ستائش ہے کہ انہوں نے مناقب علیؑ کو یکجا کرنے میں اولیت حاصل کی ہے۔

ماہنامہ تخلیق لاہور۔ مبصر: اصغر مہدی

لُہو لُہو

امام حسینؑ کی شخصیت میں عظمت کے کئی پہلو پوشیدہ ہیں چنانچہ چودہ سو سال سے ادیب اور شاعر ان کی تلاش میں سرگرداں ہیں۔ واقعہ کربلا کے بارے میں بے شمار شعر کہے گئے ہیں۔ مگر اب بھی اس کے ایسے انداز موجود ہیں جو دعوت فکر دیتے رہتے ہیں۔ کربلا کے میدان میں امام صاحب کے ساتھ بہتر ساتھی تھے ان کی رعایت سے حسین سحر نے زیر تبصرہ کتاب میں 72 شعراء کے کلام کا انتخاب پیش کیا ہے۔ ان کے علاوہ شروع میں حضرت معین الدین چشتی اور علامہ اقبال

کے اشعار بھی بطور تبرک شامل کئے گئے ہیں۔اس انتخاب سے تشنگی کچھ بڑھ جاتی ہے مگر یہ ضرور معلوم ہو جاتا ہے کہ شعراء نے امام عالی مقام کے بارے میں کیا کچھ تحریر کیا ہے۔

مبصر: ڈاکٹر حسن اختر

اشتیاق اظہر فن اور شخصیت

اشتیاق اظہر معروف شاعر اور ادیب ہیں۔معروف اور خوش فکر شعراء کے فن اور شخصیت پر کتابوں کی اشاعت کا سلسلہ مستحسن ہے۔اسی طرح فن کار کی شخصیت کا جامع تعارف بھی ہو جاتا ہے اور نگارشات بھی محفوظ ہو جاتی ہیں۔پچھلے سال ارباب ملتان نے اشتیاق اظہر کے ساتھ ایک شام کا اہتمام کیا تھا۔اس شام میں اظہر کی شاعری اور شخصیت پر مضامین پڑھے گئے تھے۔یہ تمام مضامین چناب اکادمی ملتان نے کتابی صورت میں شائع کئے ہیں۔اس کتاب کے مرتب اقبال ارشد، اور سحر رومانوی ہیں۔مرتب خود بھی اچھے شاعر ہیں۔اس لئے اس کتاب کو بڑے سلیقے سے ترتیب دیا ہے۔ کتاب کے تمام مضامین معیاری اور دلچسپ ہیں اور اشتیاق اظہر کی شخصیت نیز فن کے تمام پہلوؤں کو اجاگر کرتے ہیں۔یہ کتاب شخصیتوں پر کام کرنے والوں کے لئے مثالی حیثیت رکھتی ہے۔

''نئی قدریں'' خاص نمبر مئی 1970ء (حیدرآباد)

مبصر۔اختر انصاری اکبرآبادی

خالد۔شخص و شاعر

خالد۔شخص و شاعر: جیسا کہ نام سے ظاہر ہے ہمارے عہد کے ایک ممتاز شاعر عبدالعزیز خالد کی شخصیت اور شاعری پر لکھے جانے والے مضامین کا منتخب اور قابل ذکر مجموعہ ہے۔ جسے حسین سحر نے ترتیب دیا ہے۔ 192 صفحات کا یہ نثری مجموعہ تیرہ مبصروں اور ادیبوں کی نگارشات پر مشتمل ہے۔لکھنے والوں میں ڈاکٹر سید عبداللہ۔شاہد احمد دہلوی مرحوم۔ڈاکٹر فرمان فتح پوری اور ڈاکٹر حسرت کاسگنجوی جیسے مشاہیر اہل قلم بھی شامل ہیں۔تاہم نمائندگی کرنے والے دوسرے ادیبوں کی تحریریں بھی مواد اور پیشکش کے لحاظ سے یقیناً اپنا ایک اہم مقام رکھتی ہیں۔

حسین سحر نے خالد کے شخصی مرتبے اور شعری مقام کا تعین کرنے والے ان تمام اچھے مضامین کو جمع کر دیا ہے جنہیں ''خالدیات'' کے سلسلے میں کسی نہ کسی طرح کوئی اہمیت حاصل تھی۔

منتشر اور متنوع تحریروں کے انبار میں سے جس تمیز اور تفریق سے انہوں نے قابل قدر مواد کو چھانٹا ہے وہ ان کے حسن مذاق کا جیتا جاگتا ثبوت ہے۔جناب خالد ہمارے درمیان زندہ ہیں۔زندہ شخصیت کے بارے میں نقد و نظر کے منصب کو نبھانا آسان نہیں ہوتا۔تنقید کی میزان عموماً اپنا توازن کھو دیتی ہے اور اگر اس زندہ شخصیت سے قلبی دوستی بھی ہو تو عقیدت مندی فیصلے کی معروضیت اور غیر جانبداری پر ضرور اثر انداز ہوتی ہے اور سچ کے ساتھ جھوٹ کا کچھ نہ کچھ عنصر ضرور خلط ملط ہو جاتا ہے تاہم یہ مجبوری بھی ہے جس سے پوری طرح مفر ممکن نہیں۔

مجموعے میں سب سے پہلے مرتب کا دیباچہ ہے جس کی آخری سطر بہت معذرت خواہانہ ہے اس نے لکھا ہے کہ میں ان کے بکھرے ہوئے ادبی جواہر ریزوں کو صرف یکجا کرنے کا گنہگار ہوں میرے خیال میں جناب حسین سحر کا یہ صرف انکسار ہے۔فرد فرد مضامین میں یکجائی اور ترتیب میں بھی ان کا ذوق تخلیق شامل ہے۔شاہد احمد دہلوی کا خاکہ لفظی مصوری کا ایک شاہکار ہے انہوں نے خالد کی نئی تشکیل پرانے حوالوں سے کی ہے۔ارشاد احمد حقانی نے خالد کو ایک بے حد عظیم اور مخلص فنکار بتایا ہے۔انہوں نے خالد کو قریب ترین مقام سے دیکھا ہے اور ان کی فن سے گہری وابستگی اور پر خلوص لگن کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔سید مقصود زاہدی نے خالد کو بہت خلاق بہت منفرد اور بہت بڑا نظریاتی شاعر قرار دیا ہے۔ان کے خیال میں وہ کٹر پاکستانی ہے اور علامہ اقبال کے خواب دگر دانائے راز کی عملی تعبیر ہے۔ڈاکٹر سید عبداللہ کی رائے میں خالد ایک اختراع پسند نعت نگار ہے۔انہوں نے اس کی فنی قدروں کو ادب کی جدید تحریکوں مثلاً تاثریت۔اظہاریت اور تجریدیت کے حوالوں سے اجاگر کیا ہے۔انہوں نے خالد کے افکار کا ماخذ اسلام قرار دیا ہے۔ ڈاکٹر فرمان فتح پوری نے خالد کی روش فکر و سخن پر روشنی ڈالی ہے اور ان کی کتابوں ''منحنا'' ''لحن صریر'' اور دوسری تصانیف کے حوالے سے ان کے ہاں غالب و اقبال کے اثرات کی نشاندہی ہے، عفت موہانی نے خالد کو عاشق رسول کی حیثیت سے پڑھا اور سنا ہے۔ان کا خیال ہے کہ خالد اقبال کی

نعتیہ شاعری کا متولی اور وارث ہے، جعفر طاہر کا مضمون تاثراتی ہے اور انہوں نے خالد کو ملک الکلام یعنی فرمانروائے سخن قرار دیا ہے اور تخلیقی پیرائے میں خالد کے ہاں جمالیاتی قدروں مثلاً تشبیہ واستعارہ اور کنائیہ وغیرہ سے پیدا ہونے والی جمالیاتی فضا اور شعر کے ڈرامائی عناصر آہنگ اور درد بست الفاظ سے پیدا ہونے والے صوتی اثرات کو واضح کیا ہے۔ ڈاکٹر حسرت کاسگنجوی نے ان کے ہاں انجیل، تورات، زبور اور اقوام عالم کی تاریخ کے مطالعہ سے حاصل ہونے والے افکار کو شعر میں ڈھالنے کی صلاحیت کا اعتراف کیا ہے اور اس کے شعری اسلوب کی قرۃ العین حیدر کے نثری اسلوب سے مماثلت قائم کی ہے۔ عاصی کرنالی نے اپنے تاثراتی مضمون میں خالد کو تیز رفتار پر جوش اور تیز موج سمندر کہا ہے اور ان کی زبان کو ایک ایسا وسیع دائرہ قرار دیا ہے جس میں کائنات بھر کی تہذیبیں اور زبانیں اپنی تمام تواناروایتوں اور احیائی امکانات کے ساتھ سمٹ آئی ہیں۔ خالد بزمی نے خالد کی لفظی ثقالت اور مشکل پسندی کو رد کر کے صرف اس کی آسان شاعری کو پیش کیا۔ اس کا خیال ہے کہ مشکل سے آسان کی طرف یہ سفر خالد نے ماحول کے اشارے پر کیا ہے۔ کمار پاشی نے خالد کی شاعری میں سنسکرت ادب کے اس رس کو دریافت کیا ہے جو عورت کی جسمانی مصوری اور لمسی کیفیت سے پیدا ہونے والی جمالیاتی مظاندوزی اور مسرت آفرینی کا دوسرا نام ہے خالد کی شاعری کا یہ زمینی اور ارضی پہلو اس کی شاعری کے مذہبی اور آسمانی عنصر کے متوازی چلتا ہے۔ وزیری پانی پتی نے خالد کی شاعری میں بلحاظ موضوع ماضی حال اور مستقبل کے پورے پھیلاؤ کو سمٹے ہوئے دیکھا ہے۔ ان کے ہاں سیفو اور دلائلہ کا ذکر اس انداز سے آیا ہے کہ بعد زمانی کا ذرا احساس نہیں ہوتا۔ ان کے خیال میں ''فارقلیط'' دنیا کی وہ طویل ترین نظم ہے کہ صرف اس کے پیش نظر خالد کو وحید عصر اور یکتائے روزگار کہا جا سکتا ہے۔ سب سے آخر میں حسین سحر نے اپنے مضمون میں خیال ظاہر کیا ہے کہ گزشتہ بیس پچیس سال میں خالد نے اپنے شعری سرمائے کے ساتھ اردو کو سب سے زیادہ مالا مال کیا ہے وہ صاحب طرز شاعر ہے اور اس کا اسلوب عالمانہ پر شکوہ اور رفیع ہے۔ وہ غالب اور اقبال سے متاثر بھی ہے اور مختلف بھی۔ یہ تھا مضامین کا جائزہ مختصراً یہ کہا جا سکتا ہے کہ مقامات کا یہ گراں قدر مجموعہ یقیناً بڑی افادیت کا حامل ہے۔ ایک پڑھے لکھے قاری کے لئے جہاں یہ ایک حوالہ بن سکتا ہے وہاں عام قاری کے لئے بھی اپنے اثر اور کیفیت

کے لحاظ سے یقیناً سودمند ہے۔

ماہنامہ ''کتاب'' لاہور۔ جولائی 1977ء مبصر:۔ پروفیسر تاثیر وجدان

منزل کی طرف

یہ کتاب ایک سہ بابی تمثیل ہے جس کا نام ''منزل کی طرف'' ہے اور مصنف سحر رومانی اور اقبال ارشد۔ یہ سہ بابی تمثیل، اس طرح لکھی گئی ہے جس طرح اسٹیج ڈرامے لکھے جاتے ہیں، اس کا اہم موضوع وہ اہم حالات ہیں جن سے عموماً ہر طبقہ دوچار رہتا ہے۔ مثلاً یہ کہ آمدنی کم ہے، اخراجات زیادہ رہنے کے لئے معقول انتظام نہیں، اولاد میں اضافہ برابر ہوتا ہے اور تعلیم کے ذرائع مفقود یہ مسائل ایسے ہیں جو غریب طبقے کا مقدر بن چکے ہیں۔ اس ڈرامے میں کوشش کی گئی ہے کہ ان تمام خرابیوں کو سامنے لانے کے بعد ان کے سدباب کی تلاش کی جائے، اس میں اہم نکتہ یہ بھی ہے کہ اولاد کی زیادتی بھی بعض اوقات مشکلات کا باعث بن جاتی ہے۔ ڈرامے میں یہ رخ بہت ہی خوبصورت طریقے سے آتا ہے۔ اگر یہ احتیاط نہ کی جاتی تو یہ ڈرامہ اشتہار بن جاتا اس ڈرامے میں کوئی اشتہاری یا سطحی بات نہیں ہے بلکہ موضوع کو دلائل کے ساتھ اس انداز میں پیش کیا گیا ہے کہ یہ ڈرامہ اصلاح کا سبب بن سکے اور وہ طبقہ جو عموماً دشواریوں کا شکار رہتا ہے۔ اپنے لئے کوئی مناسب راہ اختیار کر سکے۔

اس سہ بابی تمثیل کا ایک رخ یہ بھی ہے کہ زبان ادبی اور معیاری ہے اور یہ کہ ڈرامے کا کوئی حصہ کمزور نہیں ہے کہیں بھی بے ربطی اور بے کیفی کا احساس نہیں ہوتا، یہ مصنفین کی ذہانت کی دلیل ہے۔

(بشکریہ ریڈیو پاکستان حیدرآباد)

مبصر اختر انصاری اکبرآبادی

''نئی قدریں'' حیدرآباد۔ اکتوبر 1971ء

اختر مہران

مردہ پرست معاشرے میں جیتے جی کسی شخصیت پر مضامین لکھ کر پڑھنے کے بعد کتابی شکل میں شائع ہو جائیں تو ایسے حیرت انگیز واقعہ کو بجا طور پر معجزہ کہا جا سکتا ہے ''اختر مہران'' ایسی

ہی ایک کتاب کا نام ہے۔ زیرِ نظر کتاب میں پندرہ مضامین شامل کئے گئے ہیں جو اردو کے معرف شاعر ادیب اور نقاد اور صحافی اختر انصاری اکبرآبادی کی شخصیت اور فن کے بارے میں لکھے گئے ہیں ۔ یہ مضامین ادبی جریدے ''نئی قدریں'' کی سلور جوبلی کے موقع پر پڑھے گئے تھے۔

اختر انصاری اکبرآبادی ''نئی قدریں'' کے مدیر ہیں اور گذشتہ پچیس برس سے اس ادبی جریدے کی شمع کو جلائے ہوئے ہیں ۔ ڈاکٹر وزیر آغا کے مطابق اختر انصاری اکبرآبادی ایک اچھے انسان اور ایک مدیر ہی نہیں ایک خوش گفتار شاعر اور سوجھ بوجھ رکھنے والے تبصرہ نگار بھی ہیں ۔ جن لوگوں نے حیدرآباد ریڈیو سے ان کے تبصرے سنے ہیں وہ ان کی کشادہ نظری اور تنقیدی سوجھ بوجھ کے معترف ہیں ۔ اسی طرح جن لوگوں نے ان کی غزلیں سنیں ہیں وہ جانتے ہیں کہ اختر صاحب نے کلاسیکی رکھ رکھاؤ کو حرزِ جاں بنا رکھا ہے اور اپنی غزل میں غزل کی نغمگی کو بطور خاص ملحوظ رکھا ہے۔

زیرِ نظر کتاب میں ڈاکٹر وزیر آغا، سلیم احمد، عاصی کرنالی، سجاد باقر رضوی، اقبال ساغر صدیقی اور جان کاشمیری کے مقالات خاص اہمیت کے حامل ہیں ۔

ماہنامہ تخلیق لاہور، مبصر سام لاہوری

تخاطب

حسین سحر ان شاعروں میں سے ہیں جو بدلتے وقت کے تقاضوں سے آگاہ ہوتے ہیں اور ان کی شاعری انہی سانچوں اور لہجوں میں ڈھلتی رہتی ہے ۔ گویا وہ ایک مقام پر رک نہیں جاتے ۔ ان پر جمود طاری نہیں ہوتا اور وہ اس زعم میں بھی نہیں رہتے کہ زمانہ پلٹ کر ان کی طرف دیکھے گا ۔ عصری شعور انہیں اس کرب سے آگاہ رکھتا ہے جس میں معاشرہ اور انسانیت مبتلا ہوتے ہیں ۔ مگر ان جیسے دھیمے لہجے کے شاعر کا کمال یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے جذبوں کو نعرہ نہیں بناتے اور ان پر وقت کے فیشن کے مطابق کسی نظریے کی مہر بھی ثبت نہیں کرتے ۔ یہی وجہ ہے کہ وہ کسی چھاپ کے بغیر شعر و ادب کے ہر حلقے میں یکساں مقبول ہیں ۔

حسین سحر کی شاعری کا سفر ربع صدی سے بھی زیادہ عرصے پر پھیلا ہوا ہے ۔ غزل کے علاوہ ان کے کئی نعت کے مجموعے بھی چھپ چکے ہیں اور وہ ملتان سے اہل قلم کے نام سے ایک معیاری ادبی رسالہ بھی جاری رکھے ہوئے ہیں ۔ تخاطب ان کا پہلا مجموعہ کلام ہے اور اس میں

وقت کے آشوب اور ذات کے کرب کا بہت خوب صورت امتزاج ہے ۔ ان کی غزل جہاں کلاسیکی روایات کی امین ہے وہیں سوچوں میں ندرت اور جدت بھی ہے یہ شعر ملاحظہ کریں ۔

تمام شہر ہے خاموش جاگتا ہوں میں
اندھیری رات میں جلتا ہوا دیا ہوں میں

نظر کو خیرہ کیا اس قدر شعاعوں نے
کہ ہم نے چاند کی رنگت بھی سرمئی دیکھی
جس سے شب کی تاریکی کچھ اور بڑھے
اس جگنو کو صبح کا تارا مت کہنا

تغزل کے حوالے سے رومانوی خیالات کا پرتو بھی ملتا ہے اور وصل اور ارسائی کی کیفیات کا اظہار بھی جھلکتا دکھائی دیتا ہے۔

''روزنامہ امروز'' مبصر اظہر جاوید

تقدیس

حسین سحر ملتان کے ممتاز اہل قلم اور معروف دانش ور ہیں ۔ وہ ماہر تعلیم بھی ہیں، لیکن انہوں نے اپنا مشغلہ محض درس و تدریس تک محدود نہیں رکھا بلکہ شعر و ادب کی ہر صنف میں انہوں نے اپنی تخلیقات پیش کی ہیں ۔ غزل ہو یا نظم، نعت ہو یا منقبت، افسانہ ہو یا خاکہ انشائیہ ہو یا تبصرہ، مقالہ ہو یا تنقید غرض کہ انہوں نے ہر صنف میں طبع آزمائی کی ہے حتیٰ کہ بچوں کے لئے بھی نظمیں لکھی ہیں جو دلچسپ اور سبق آموز ہیں ۔ جناب عاصی کرنالی نے ''پیش حرف'' میں لکھا ہے کہ میرا یہ ادبی عقیدہ ہے کہ تمام اصناف سخن شعری مشق کے بل پر معرض وجود میں آسکتی ہیں ۔ لیکن نعت صرف عشق کے بطن سے ظہور کرتی ہے اگر انسان کا سراپا آتشِ عشق سے گزرا نہ ہو تو نعت وجود ہی میں نہیں آسکتی ۔ یہ کسی رسم و رواج کی تکمیل نہیں ۔ نعت سوچ سے اظہار تک صادق جذبوں کا ایک چراغاں ہے جس کی حرارت اور شعلگی کی اصل عشق اور صرف عشق ہے'' نعت نگاری میں

'' کچھ ادھر کا اشارہ' لازمی ہے ورنہ بات نہیں بنتی اور نعت نعت نہیں ہو سکتی۔
حسن سحر خوش نصیب ہیں کہ ان کے نعتوں میں بھی '' کچھ ادھر کا بھی اشارہ موجود ہے''

مرے دل میں ہے شمع عشق روشن
مجھے کیا واسطہ تاریکیوں سے
مرے نزدیک آ سکتی نہیں تاریکیاں غم کی
مرا سینہ چراغ عشق احمد ؐ سے فروزاں ہے

اسی طرح جب تک نبی اکرم ﷺ کا قرب اور وسیلہ حاصل نہ ہو خدا تک رسائی اور اس کی معرفت بھی ممکن نہیں، سعدی ہو یا جامی، غالب ہو یا اقبال، سبھی تقرب الٰہی کی بنیاد معرفت رسول کو قرار دیتے ہیں۔ حسین سحر نے بھی اسی زینہ اور ذریعہ کا اعتراف کیا ہے۔

جب ان کو دیکھا تو ہم نے خدا کو پہچانا
خدائے پاک کا دیدار ہے حضور کی ذات

حسین سحر نے نعت سے سیرت نگاری کا کام بھی لیا ہے انہوں نے نعت کو سرور کائنات کے محاسن فضائل اور اخلاق و کردار کی تجلیات بیان کرنے کا وسیلہ بنایا ہے۔ اسی طرح انہوں نے مسلمانوں کی اخلاقی تربیت کا فریضہ بھی سرانجام دیا ہے۔

زیست محروم کرم تھی کتنی
آپ ؐ کی شانِ عطا سے پہلے
آگہی، علم، شعور و عرفاں
کچھ نہ تھا نور ہدیٰ سے پہلے
ہر طرف پھیلی ہوئی ہے اب بھی
آپ ؐ کے دست کرم کی خوشبو

حسین سحر کے نعتیہ اشعار میں علامہ اقبال کا رنگ اور مفاہیم موجود ہیں۔ غرضیکہ حسین سحر نے نعت کو محض حضور اکرم ؐ کے سراپا کے بیان تک ہی محدود نہیں رکھا بلکہ ان کی تعلیمات اور اس کے نتیجے میں ظہور پذیر ہونے والے فوائد اور برکات و حسنات کو بھی موضوع سخن بنایا ہے اور یہی وہ کام ہے جو

عصر حاضر کی اشد ضرورت ہے۔ نعت نگاری کو زندہ رہنا ہے تو اس میں نئے مضامین اور نئے مفاہیم کو داخل کرنا ہوگا اور عصر حاضر کے نعت نگاروں نے جن میں حفیظ تائب، عارف، عبدالمتین، حافظ لدھیانوی، بے چین رجپوری بدایونی نظیر لدھیانوی منیر قصوری راجا رشید محمود شامل ہیں۔ نعت کی صف کو بہت وسعت دی ہے اور اس میں دور جدید کے مسائل کا حل پیش کیا ہے۔ اور بتایا ہے کہ اگر انسانیت فوز و فلاح چاہتی ہے تو وہ اسوہ رسول مقبول پر عمل کر کے تمام جسمانی و روحانی اور قومی و بین الاقوامی مسائل سے نجات پا سکتی ہے۔

گر تو می خواہی مسلمان زیستن
نیست ممکن جز بہ قرآن زیستن

حسین سحر کی نعت گوئی میں نئے مضامین و مفاہیم بھی موجود ہیں۔ ندا ت اور جدت بھی ہے علم و شعور کی آگہی بھی۔

(روزنامہ امروز لاہور، مبصر:۔ سعید بدر)

تطہیر

زیر نظر کتاب معروف شاعر اور ادیب، ممتاز ماہر تعلیم حسین سحر کے مناقب و سلام پر مشتمل ہے۔ اس سے قبل تقدیس کے عنوان سے ان کا نعتیہ مجموعہ بھی شائع ہو چکا ہے۔
''پیش حرف'' اسداد یب نے لکھا ہے جو ممتاز ادیب ہیں وہ اپنے مقدمے میں لکھتے ہیں۔
''حسین سحر اس دور کے ان ممتاز شعرا میں سے ہیں جنہوں نے مختلف اصناف سخن پر مکمل دسترس حاصل کی ہے۔ غزل نظم، نعت، قصیدہ کی مختلف اور متنوع ہیئتوں میں نئے نئے تجربے کئے ہیں لیکن سن و سال کی اس پختہ کاری کے دوران اب جب کہ وہ نصف صدی کا کامیاب سفر کر چکے ہیں۔ خانوادۂ اہل بیت کی مدح و تذکار میں ''تطہیر'' کے سلام و مناقب سامنے لا رہے ہیں''
''یہ سلام اس روایت کا حصہ ضرور ہیں جو روایت ہمارے صدیوں پرانے احساسات سے عبارت ہے مگر اس میں اظہار خیال کی ایسی تازگی ہے جس کی ایک ایک رگ معانی اور رشتہ انفاس میں نئے زمانے کی خوشبو رچی ہے۔ یہ سلام معنوی قرینوں اور تفکر کے لحاظ سے اردو میں بیسویں صدی کے

شعری ارتقا کا مکمل مظہر ہیں"

حسین سحر نے زیرِ نظر "تطہیر" میں سلام و مناقبت کے سلسلہ میں نئے شعری تجربے بھی کئے ہیں۔ رباعی، قطعے اور مسدس بند کے مقابلے میں انہوں نے ثلاثی کی تشکیل کی ہے لیکن چوتھا مصرعہ ترکیب بند کے طور پر استعمال کیا ہے۔

آپ قرآنِ ناطق کی تصویر ہیں
آپ نہج البلاغہ کی تحریر ہیں!
آپ دروازہ شہر علم نبیؐ
یا علیؑ، یا علیؑ یا علیؑ یا علیؑ

اسی طرح انہوں نے "حسینی بائیکوز" کی نئی اصطلاع کے تحت لکھا ہے۔

آگہی کی علامت زندہ،
استعارہ ہے عشق محکم کا
کربلا درس گاہ ایمان ہے

انہوں نے نئے تجربات میں شعریت کو مجروح نہیں ہونے دیا بلکہ اسے مزید جاندار تابدار اور پر کشش بنا دیا ہے مزید براں حسین سحر نے غم زندگی کا مقابلہ کرنے کے لئے نور حسین سے درس حکمت لیا ہے۔

غم نہیں ہے جو مصائب ہیں مری رہ میں سحر
راہ برماتا ہوں حق کے پرستاروں کو

مختلف مقامات پر انہوں نے تاریخی حوالوں اور استعاروں کو بڑی خوبصورتی سے استعمال کیا ہے اور حسین ابن علی کے سانحہ کربلا کو حضرت ابراہیم خلیل اور حضرت اسماعیل ذبیح کے تناظر میں دیکھا ہے اس طرح ایمان و ایقان اور عرفان و آگہی کے سلسلہ کی تصویر واضح ہو کر سامنے آ گئی ہے وہ کہتے ہیں۔

فدیہ ذی شان اسماعیل تو!
ہے شعاعِ فکر کی قندیل تو!
صبر کی ہے ساختہ تمثیل تو

منزل عرفان کا سنگ میل تو

اے حسین ابن علی تجھ پر سلام مزید براں حسین سحر نے اپنے سلام و مناقبت کی زمینوں کا انتخاب خود کیا ہے ان کے قوافی اور ردیفیں طبع زاد ہیں ان کے ذاتی عقیدے کی آتش پنہاں نے ان سلام و مناقب میں سوز و گداذ کے ساتھ ساتھ فکر و فن کے جمالیاتی عنصر کو نکھارا اور سنوار کر پیش کیا ہے۔

(روزنامہ امروز لاہور، مبصر:۔ سعید بدر)

تجلی:

حسین سحر نے اپنے شعری کمالات سے ایک طویل عرصے تک ادب پسندوں کو مبہوت کئے رکھا ہے۔ وہ پچھلے کئی برس سے ریاض (سعودی عرب) میں مقیم ہیں۔ لیکن ان کے فن کی خوشبو ہمیں یہاں بھی محسوس ہوتی ہے۔ حسن سحر بارہ تیرہ سال کی عمر سے شعر کہہ رہے ہیں ایک مذہبی گھرانے کے فرد ہونے کے باعث انہوں نے نعت و منقبت و سلام سے اپنے شعری سفر کا آغاز کیا تھا۔ ان کے مختلف مجموعوں کی اشاعت کے بعد تازہ ترین مجموعہ تجلی ہے۔

تجلی میں پانچ حمدیہ نظموں، 34 نعتوں، 10 منقبتوں اور 17 سلاموں پر مشتمل۔ دینی شاعری کا مجموعہ ہے۔ حسین سحر، حمد میں ایک شکر گزار بندہ خدا، نعت میں ایک عاشق رسول ﷺ، منقبت میں محب اہل بیت اور سلام میں امام عالی مقام حسین علیہ السلام کا ایک مداح خواں نظر آتے ہیں۔ ان کی شاعری کا بنیادی موضوع بھی دراصل توحید و رسالت و امامت ہے۔

یہ درست ہے کہ پچھلے بیس برسوں میں نعت گوئی پر خصوصی توجہ دی گئی ہے اور ملتان میں یہ صنف زیادہ پھلی پھولی ہے ہمیں اس کے پس منظر میں حسین سحر کی ذات بڑی فعال و متحرک نظر آتی ہے۔ حسین سحر کی دینی شاعری عقیدت اور احترام کے ساتھ ساتھ پاک اور مطہر جذبات کا آئینہ بھی ہے اسے ہم معمول سے بڑھ کر سمجھنے پر مجبور ہیں کیونکہ اس میں شاعر اپنی تمام تر حسیات و توجہات کے ساتھ شامل ہے اور جو کچھ کہتا ہے وہ اس کے عقیدے کا اظہار ہے۔ تجلی کی شاعری اپنے نام کی مناسبت سے روشن ہے، آنے والے دنوں میں اس کا اجالا دور دور تک پھیلے گا۔ اور اس شاعری میں

پیش کیے گئے جذبے پڑھنے والوں کے دلوں میں بھی آباد ہو جائیں گے۔

صحرا میں گلاب

مرتب: حسین سحر، شمشاد علی صدیقی، سجاد ظہیر

ناشر: پاکستان رائٹرز فورم۔ ریاض

''صحرا میں گلاب'' سعودی عرب میں مقیم ادیبوں اور شاعروں کی تخلیقات کا دس سالہ نمائندہ خطاب ہے۔ میری رائے میں یہ صحرا میں گلاب نہیں بلکہ گلستان کا گلاب ہے، کیونکہ سعودی عرب، خلیجی ریاستوں اور بعض دوسرے ممالک نے دیکھتے ہی دیکھتے اردو کے گلستان کی حیثیت اختیار کر لی ہے۔ یہ مجموعہ سات اجزاء پر مشتمل ہے۔ جس میں دین و وطن، مضامین، نظمیں، افسانے، غزلیں، طنز و مزاح اور پنجابی نظم و نثر کا انتخاب شامل ہے۔

''صحرا میں گلاب'' معتبر اور معروف لکھنے والوں کی تخلیقات کے ساتھ ساتھ نئے ناموں پر بھی مشتمل ہے لیکن جو بات قابل ذکر ہے وہ ان سب لکھنے والوں کی وطن دوستی، پاک وطن کی سوندھی مٹی سے محبت اور اپنی ثقافت کا بھرپور اظہار ہے۔ پاکستان کے یہ غیر سرکاری سفیر اپنی تخلیقات کے ذریعے سے بڑی بھرپور ادبی اور ثقافتی خدمت انجام دے رہے ہیں۔

ڈاکٹر اسلم فرخی ''رابطہ'' کراچی

ستارہ و ہلال

حسین سحر معروف شاعر اور نثر نگار ہیں۔ اردو اور پنجابی دونوں زبانوں میں لکھتے ہیں۔ حمد، نعت، مناقب، سلام، غزلوں اور بچوں کے لیے نظموں کے متعدد مجموعے شائع کر چکے ہیں۔ ان کے بعض مجموعوں پر قومی اداروں کی جانب سے انعام بھی دیئے گئے ہیں۔ ستارہ و ہلال، حسین سحر کی قومی اور ملی نظموں کا مجموعہ ہے۔ یہ ساری نظمیں جوش، جذبے، محبت اور خلوص میں ڈوبی ہوئی ہیں۔ انداز بیان سادہ اور پراثر ہے۔ ان نظموں کے مطالعے سے قاری کے دل میں وطن اور اکابر وطن کی محبت کا جذبہ بیدار ہوتا ہے حسین سحر نے ملت اسلامیہ کے حوالے سے بھی پراثر نظمیں لکھی

ہیں۔ فلسطین، صحرائے عرب، ایران اور جنگ خلیج کے بارے میں ان کی نظمیں قابل قدر ہیں۔ ستارہ و ہلال کے بارے میں ڈاکٹر عاصی کرنالی نے لکھا ہے کہ یہ مجموعہ ایک پیکر جمال ہے اور بقدر ذوق ہم اس سے اثر پذیر ہو سکتے ہیں۔ میری رائے میں یہ 'ستارہ و ہلال' پر بہترین تبصرہ ہے۔

ڈاکٹر اسلم فرخی ''رابطہ'' کراچی

پھلکاری

اردو زبان میں پاکستان کی دوسری زبانوں کے تراجم کا سلسلہ شروع سے چلا آ رہا ہے اور اس میدان میں بہت سے ادیبوں شاعروں نے کام کیا ہے۔ پنجابی، سرائیکی، پشتو، بلوچی، سندھی، کشمیری وغیرہ کئی زبانوں کے ادب کے تراجم ہوتے آ رہے ہیں، جن میں شاعری کے ساتھ ساتھ نثری تخلیقات بھی ہیں۔ ان تراجم میں کلاسیکی ادب کے علاوہ جدید عہد کی تخلیقات بھی شامل ہیں۔ پیش نظر کتاب ''پھلکاری'' بھی اسی سلسلے کی کڑی ہے۔ حسین سحر نثر و نظم میں جانا پہچانا نام ہے، اپنی اس کتاب میں انہوں نے پنجاب اور سرائیکی ادب پاروں کو اردو میں منتقل کیا ہے۔ اس میں ایک سو اہل قلم کی تخلیقات شامل ہیں جن میں 84 شعراء اور 16 افسانہ نگار شریک ہیں۔ مترجم نے بتایا ہے کہ یہ تراجم انہوں نے گزشتہ پچاس برس کے عرصہ میں کیے ہیں۔ جہاں تک ترجمے کا تعلق ہے، ظاہر ہے اصل تو اصل ہی ہوتی ہے تاہم حسین سحر کے تراجم قابل تعریف ہیں۔ آخر میں یہ بھی جان لیں کہ کتاب کا نام ''پھلکاری'' ہے اور پھلکاری پنجابی زبان میں وہ چادر نما دوپٹہ ہوتا ہے جس پر رنگارنگ اور طرح طرح کے پھول کڑھے ہوتے ہیں اور مترجم نے پھول بوٹوں کی نسبت سے مختلف زبانوں کے تراجم کو یہ نام دیا ہے۔

روزنامہ ''جنگ کراچی'' مبصر: شفیع عقیل

فانوس حرم

پروفیسر حسین سحر ادیب بھی ہیں اور شاعر بھی ہیں۔ اردو میں بھی لکھتے ہیں اور پنجاب زبان کو بھی ذریعہ اظہار بناتے ہیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے بعض دیگر زبانوں کے اردو میں

تراجم بھی کیے ہیں اور میں انہیں اس زمانے سے پہچانتا ہوں جب وہ بچوں کے لیے سحر رومانی کے نام سے نظمیں لکھا کرتے تھے۔ یہ 1960ء کی دہائی کا ابتدائی زمانہ تھا اور میں ماہنامہ ''بھائی جان'' کا ایڈیٹر تھا جو ادارہ ''جنگ'' کی طرف سے شائع ہوتا تھا۔ ''فانوس حرم'' حسین سحر کا غالباً ساتواں مجموعہ ہے۔ جس میں نعتیہ اور حمدیہ کلام شامل ہیں۔ ایک بات میں متعدد بار لکھ چکا ہوں کہ حمدیہ اور نعتیہ کلام کسی تنقید وتبصرے کا محتاج نہیں ہوتا کیوں کہ یہ تو محبت وعقیدت کا اظہار ہوتا ہے جس پر تبصرے کی گنجائش نہیں ہوتی۔

روزنامہ ''جنگ کراچی'' مبصر: شفیع عقیل

پھول اور تارے

بچوں کے لئے اور بچوں کی سطح پر آ کر لکھنا بظاہر ایک آسان لیکن اصل میں نہایت ذمہ داری اور تجربے اور مہارت کا کام ہے۔ کیونکہ بچہ ہر نصابی کتاب کے علاوہ دوسری عام مطالعے کی تمام کتابیں اور رسائل محض رضا کارانہ طور پر اور بے جبر پڑھتا ہے اور پڑھنا چاہتا ہے لیکن اگر بچوں کی عام مطالعے کی کتابوں میں بھی نصابی کتابوں کی طرح ہی لفظی اور معنوی جبر ہو تو بچے ایسی کتابوں کو بالکل نہیں پڑھتے۔ لیکن نظم ونثر کے جو شاعر اور مصنف بچوں کو خیالات میں نہ تو کسی جبر کا شکار کرتے ہیں اور نہ بچوں پر ہمیشہ نصیحتوں کے ڈونگرے برساتے ہیں۔ وہی ہمیشہ بچوں میں مقبول ہوتے ہیں جناب حسین سحر صاحب بھی بچوں کے ایسے ہی شاعر ہیں کہ وہ بچوں کے زیادہ قریب ہو کر اور بالکل بچوں کے قریب کی بات کرتے ہیں، پھول اور تارے حسین سحر صاحب کا بچوں کیلئے قریباً ساٹھ نظموں کا ایک پھولوں اور تاروں بھرا خوب صورت مجموعہ ہے۔

ماہنامہ ''کتاب'' لاہور۔۔ندیم ظفر

فرقان عظیم

تبصرہ نگار:.....خالد یزدانی

فرقان عظیم، قرآن کریم کے مطالب ومفاہیم کو اردو میں منظوم پروفیسر حسین سحر نے کیا

ہے۔ حسین سحر کا نام علم وادب کی دنیا میں محتاج تعارف نہیں۔ وہ محکمہ تعلیم میں تیس سال ملازمت کے بعد سعودی عرب چلے گئے تھے۔ وہ عرض مترجم کے عنوان سے رقم طراز ہیں ''میں نے جب علوم اسلامیہ میں ایم اے کرنے کا ارادہ کیا تو اس عظیم الہامی کتاب کے مطالعے میں میری دلچسپی اور بڑھ گئی۔ اس دوران مختلف تراجم اور تفاسیر کا تقابلی مطالعہ کرتے ہوئے ضرورت محسوس ہوئی کہ کوئی ایسا ترجمہ بھی ہونا چاہیے جس میں تمام اہم مکاتب فکر کے تراجم کی خصوصیات موجود ہوں چنانچہ اس کاوش کا بنیادی محرک بھی یہی احساس ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ قرآن کریم کی آیات کا نثر میں ترجمہ بھی مشکل ہے چہ جائے کہ نظم میں اسے بیان کیا جائے اور اس کے مفہوم کی ترجمانی کسی حد تک ممکن ضرور ہے''۔ زیر نظر فرقان عظیم میں حسین سحر نے بھی حتی الامکان یہ کوشش کی ہے کہ زبان سلیس، عام فہم اور رواں ہو اور اس میں وہ کامیاب رہے ہیں اور قرآن کے الہامی پیغام کی ہر سورہ کے ترجمے میں ایک تسلسل اور روانی دکھائی دیتی ہے۔ یہی مترجم کے فن کا کمال ہے اسے کتاب نگر حسن آرکیڈ ملتان سے منگوایا جا سکتا ہے۔

بشکریہ روزنامہ نوائے وقت

تحسین اور کتب نما

1997ء میں شائع ہونے والی تنقیدی مضامین پر مشتمل ان دونوں کتابوں کے مصنف پروفیسر حسین سحر ہیں۔ جن کا نام اردو ادب کے کسی بھی قاری کیلئے نا آشنا نہیں۔ انہوں نے عمر عزیز کی کئی دہائیاں تدریسی سرگرمیوں کی مصوفیات کے باوجود مسلسل تخلیقی ادبی سرگرمیوں کی نذر کیں اب کہ وہ تدریسی منصب سے سبکدوش ہو چکے ہیں یقیناً ان کی ادبی خدمات کا سلسلہ وسعت اختیار کریگا اب تک وہ کئی شعری ونثری کتابوں کے مصنف کی حیثیت سے ادبی حلقوں میں اپنا ایک منفرد مقام بنا چکے ہیں اور ان دنوں وہ مدینہ الریاض، سعودی عرب میں قیام پذیر ہیں بلا شبہ ان کا یہاں قیام سعودی عرب کے اردو ادبی حلقوں کیلئے ایک بیش بہا اضافہ ہے۔ ملتان میں قیام کے دوران پروفیسر حسین سحر ''اہل قل'' کے نام سے ایک ممتاز اور معتبر ادبی جریدہ بھی نکالتے

رہے ہیں جسے پاکستان اور ہندوستان کے اہل قلم کے علاوہ بیرون ملک ادبی حلقوں اور شخصیات کا بھرپور تعاون بھی میسر تھا اور جس نے معیاری ادبی تخلیقات شائع کر کے بڑی مقبولیت پائی تھی۔

زیر نظر کتابیں ''تحسین'' اور ''کتب نما'' پروفیسر حسین سحر کے ان ادبی مضامین کے دو مجموعے ہیں جو انہوں نے وقتاً فوقتاً مختلف کتابوں یا موضوعات پر لکھے اور جو ادبی جریدوں بالخصوص ''اہل قلم'' میں شائع ہوئے۔ کتابوں پر تبصرہ جس سنجیدگی، مطالعے کی گہرائی اور موضوع پر گرفت کا تقاضا کرتا ہے اس کا اندازہ مصنف کی ان دونوں کتابوں کے مضامین کا مطالعہ کرنے کی ترغیب دیتے ہیں۔

ادبی تخلیقات کے حوالے سے ان مضامین کا ایک مثبت پہلو یہ ہے کہ جیسا کہ ان دونوں کتابوں کے عنوانات ''تحسین'' اور ''کتب نما'' سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان مضامین کا مقصد لکھنے والوں کی دل شکنی یا ان پر بے جا تنقید و تنقیص نہیں ہے۔ مصنف نے ان کے ذریعے صرف اچھے ادب کی جانب قاری کی رہنمائی کی ہے جن کتابوں پر مضامین لکھے گئے ہیں وہ بھی مکانی یا زمانی طور پر کسی ایک صنف ادب یا ادیبوں کے کسی ایک گروہ تک محدود نہیں اور ان مضامین کا مطالعہ کرنے سے جہاں کتابوں کے مندرجات کا پتہ چلتا ہے وہاں پر وفیسر حسین سحر کے کثیر الجہتی مطالعہ اور غیر جانبداری کا اعتراف بھی کرنا پڑتا ہے۔

''تحسین'' میں شامل زیادہ تر مضامین شاعری کے مجموعوں کے حوالے سے لکھے گئے ہیں اور ان میں جن اصناف ادب پر تنقید کرتے ہوئے خود مصنف کی رائے بھی سامنے آتی ہے ان میں حمد و نعت، نظم، غزل، قومی و ملی شاعری، ہائیکو کے علاوہ ایک مضمون اردو میں بچوں کے ادب کے حوالے سے ہے۔ تین مضامین علامہ اقبال کے بارے میں ایک اور مضمون پنجابی اور سرائیکی ادب میں مرثیہ کے عنوان پر ہے۔ اس کتاب میں اردو، پنجابی، سرائیکی ادیبوں کی ادبی خدمات پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے جبکہ زمانی لحاظ سے میر انیس، خواجہ فرید، علامہ اقبال سے لیکر عصر حاضر کے شعراء تک کا احاطہ کیا گیا ہے۔ علامہ اقبال کے چند اشعار کی تشریح پر مشتمل مضمون خاص طور پر مصنف کی صحت فکر اور فنی بصیرت کا ثبوت دیتا ہے۔

''کتب نما'' میں شامل تمام مضامین مختلف موضوعات پر شائع ہونے والی کتابوں پر تبصرے پر

مشتمل ہیں اور اصناف ادب کے لحاظ سے اس میں دینی و ملی شاعری، سفرنامہ، افسانوی ادب، طنز و مزاح، تنقید، شاعری، تراجم، علاقائی ادب اور بچوں کا ادب کے ذیلی عنوانات کے ساتھ ان اصناف میں شائع ہونے والی کتابوں پر تبصرے یا مختصر مضامین شامل ہیں۔ پروفیسر حسین سحر نے کہیں بھی اختصار کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا مگر کسی بھی تبصرے یا مضمون کو پڑھ کر تشنگی کا احساس بھی نہیں ہوتا کہ وہ اپنا مافی الضمیر واضح انداز میں ادا کرنے کا ہنر جانتے ہیں یہ ہنر طویل ادبی اور فنی ریاضت کے ساتھ ساتھ اخلاص و دیانتداری کی خصوصیات کی دین ہے۔

اردو نیوز۔ جدہ۔ مبصر: ۔نسیم سحر

شاعری عمومی تاثرات

ڈاکٹر سید ابوالخیر کشفی

حسین سحر صاحب کے مجموعۂ کلام کے نام سے ہی یہ اندازہ ہو جاتا ہے کہ وہ غزل کی ماہیت سے پوری طرح باخبر ہیں۔غزل کی مقبولیت کا بنیادی سبب ہی یہ ہے کہ اس میں شاعر کا رشتہ اپنی ذات' انسانوں' کائنات اور خود خالقِ کائنات سے نہیں ٹوٹتا۔شاعر ذرے سے خطاب بھی کرتا ہے اور اس کی گفتگو سنتا بھی ہے۔یہی نہیں وہ دلِ ذرہ میں خورشید کے لہو کی روانی کا بھی نظارہ کرتا ہے۔

حسین سحر کی غزل میں زندگی اور روایت کا تسلسل بھی ہے۔ان کی انفرادیت کا اظہار بھی' اور روایت کی توسیع بھی۔نئے مضامین یا پُرانے مضامین میں نئے پہلوؤں کو روایت کی توسیع کہنا ہی مناسب معلوم ہوتا ہے' مثلاً یہ شعر ملاحظہ ہو۔

رقص کرتے ہیں بگولے ہی بگولے چار سُو
خاک وہ اُڑنے لگی صحرا نظر آتا نہیں

نظر اور نظر کا اعتبار ہی آج کا بنیادی مسئلہ ہے۔ہم کہ فریبِ نظر کے دور میں زندہ ہیں اور یوں کہ ریت ہماری آنکھوں میں کھٹک رہی ہے۔ایسے دور میں جس اس مسئلے کا احساس اور ادراک ہو اُس کی آواز اور ذات سے صرفِ نظر نہیں کیا جا سکتا۔حسین سحر کی غزل اسی مسئلے کا شاعرانہ بیان ہے۔ جو آدمی مسائل کو ذہن کے ساتھ ساتھ دل کی فضا کا حصہ بنا دے وہ یقیناً شاعر ہے اور اچھا شاعر ہے۔ شاعری ہمارے پورے وجود کا بیان ہے جس میں ذہن اور دل دونوں شامل ہیں۔اور شاعری اس مرتبہ تک اُسی وقت پہنچتی ہے۔جب بصارت اور بصیرت دونوں ہم آغوش ہو جائیں۔

پروفیسر سحر انصاری

''تخاطب'' کی غزلیں میرے سامنے ہیں ۔ان کے مطالعے سے حُسین سحر کے تخلیقی مزاج اور شاعرانہ معیار کی پہچان ہوتی ہے۔حسین سحر ایک جانا پہچانا ادبی نام ہے ادبی رسالوں میں سحر کی تحریریں تواتر سے شائع ہوتی رہتی ہیں ۔لیکن جب کلام یکجا ہو کر شعری مجموعے کی صورت میں آتا ہے تو اس سے مجموعی طور پر لُطف اُٹھانے اور اس کی مختلف کیفیات کو سمجھنے کی راہ نکلتی ہے حسین سحر کا ''تخاطب'' اپنی ذات سے بھی ہے ۔اس کو جمالیاتی احساس سے ہمکنار کرنے والے وجود سے بھی ہے اور گردوپیش کے اس ماحول سے بھی جہاں دھوپ چھاؤں کے منظر زندگی کی بدلتی ہوئی اقدار کا پتا دیتے ہیں ۔حسین سحر نے ان مختلف کیفیات کو شاعری کا پیکر دے دیا ہے اور اپنی بات اپنے انداز میں کہنے کی سعی کی ہے۔سحر کے چند اشعار جو مجھے خصوصیت کے ساتھ پسند آئے یہ ہیں ۔

رقص کرتے ہیں بگولے ہی بگولے چار سُو
خاک وہ اُڑنے لگی صحرا نظر آتا نہیں

.....

جدھر سے گزریں جہاں جائیں سب نگر اُن کے
مسافر اپنی کوئی سرزمیں نہیں رکھتے
بصارتوں کے لئے چاہئے بصیرت بھی
یہی شعور مرے نکتہ چیں نہیں رکھتے

.....

کس نے دیکھی ہے لبوں کی خوشبو
کون سنتا ہے نظر کی آہٹ

.....

میں علامت ہوں اُجالوں کی سحر
میرے ماتھے پہ لکھا ہے سورج

.....

جب سفر کی گرد چھٹ جائے تو پھر یہ سوچنا
ہم تمہارے راستے میں نقشِ پا کیوں ہو گئے
اِک کرن آواز کی ڈوبی تھی دشتِ شام میں
شہر کے سارے دریچے بے صدا کیوں ہو گئے
اس حقیقت سے ہے واقف میرے دشمن کا ضمیر
خود بخود لب میرے مصروفِ دُعا کیوں ہو گئے
وہ جو سائے کی طرح ہمراہ تھے اپنے سحر
حادثوں کی دھوپ میں ہم سے جُدا کیوں ہو گئے
جہاں جاتا ہے میرا ذکر کرتا ہے وہ نفرت سے
یہ اس کی مہربانی ہے مجھے بھی ساتھ رکھتا ہے

''تخاطب'' میں ایسے پُراثر اشعار کی کمی نہیں ۔ان اشعار میں جذبے کی سچائی اور تجربے کی حرارت موجود ہے جسے زندگی کے بدلتے موسموں میں سانس لینے والے حساس انسان بہت قریب سے محسوس کر سکتے ہیں ۔حسین سحر اپنے اظہار میں کامیاب ہیں ۔اور ان کی شاعری اپنے عہد کے ساتھ چلنے کا حوصلہ بھی رکھتی ہے اور دوسروں کو اپنے ساتھ چلنے کا موقع بھی فراہم کرتی ہے۔ مجھے حسین سحر کا یہ شعری مجموعہ بہت پسند آیا۔

ڈاکٹر فرمان فتح پوری

''تخاطب'' کو اور حسین سحر کے ''تخاطب'' کو جب کہ وہ نگارِ فن بن کر حرف و صوت کے خوب صورت پیکر میں' لب کشا ہو۔ اپنے مخاطب کے لئے ''فردوس گوش'' و سحر آفریں ہونا ہی چاہئے تھا۔ سو' وہ ہے۔ لیکن اس سے آگے بڑھ کر اس ''تخاطب'' میں انسان کے ذہن کو چونکانے۔ اس کے احساس کو جگانے' قوتِ فکر و تامل کو مہمیز کرنے اور گرد و پیش کی زندگی کو آئینہ تمثال بنانے کا جو ایک عنصر پوشیدہ ہے وہ حیرت انگیز ہے۔

''تخاطب'' کے جن گنے چنے اشعار سے میرا واسطہ رہا ان کی روشنی میں کہنا پڑتا ہے کہ ''تخاطب'' کے ایک ایک لفظ' ایک ایک مصرع اور ایک ایک شعر سے حسین سحر کی عصری آگہی' تخلیقی صلاحیت' فنکارانہ مہارت اور اپنے گرد و پیش کی زندگی سے سچی آشنائی اور پختہ وابستگی کا سُراغ ملتا ہے۔ یہ آشنائی و وابستگی بظاہر ایک فرد کی ذات سے ہم رشتہ ہے لیکن غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ ذات کے دامن میں کائنات بھی بڑی حد تک سمٹ آئی ہے اگر ایسا نہ ہو تو شاید حسین سحر اس قسم کے اشعار نہ کہہ سکتے اور کہہ بھی سکتے تو میں کراچی کے خوں چکاں ماحول میں بیٹھ کر ان اشعار کی داد دینے پر خود کو مجبور نہ پاتا۔ دو چار شعر آپ بھی سن لیجئے۔

بجھتا ہوا دیا یہ سزا دے گیا مجھے
میں شعلۂ جنوں تھا ہوا دے گیا مجھے
میرے لئے تو سانس بھی لینا محال ہے
یہ کون زندگی کی دُعا دے گیا مجھے

.....

گنبدِ شب کا کوئی در وا نظر آتا نہیں
آسماں پر ایک بھی تارا نظر آتا نہیں

رقص کرتے ہیں بگولے ہی بگولے چار سُو
خاک وہ اُڑنے لگی صحرا نظر آتا نہیں

.....

پتھر کا اُسے نقش بنا کیوں نہیں دیتے
اس دل کو دھڑکنے کی سزا کیوں نہیں دیتے
ہر سمت ہیں نفرت کے اندھیرے ہی اندھیرے
اِک شمع محبت کی جلا کیوں نہیں دیتے

.....

دیکھتے ہی دیکھتے نا آشنا کیوں ہو گئے
وہ جو نزدیک رگِ جاں تھے جُدا کیوں ہو گئے؟
سوچتا ہوں قربتوں کا کیا یہی انجام تھا
زندگی کے رَس بھرے لمحے سزا کیوں ہو گئے؟

حسین سحر اپنی تلاش میں

پروفیسر مشکور حسین یاد

مجھ سے اکثر انٹرویو لینے والے پوچھتے ہیں۔ مشکور آپ اردو کے بڑے بڑے شعرا مثلاً میر تقی میر، غالب اقبال فیض وغیرہم میں سے کس سے زیادہ متاثر ہیں، یا ان میں سے کوئی شاعر آپ کو زیادہ پسند ہے۔ اس کا جواب میں سب کو ایک ہی دیا کرتا ہوں کہ میں اردو کے ہر اچھے اور بڑے شاعر سے متاثر ہوتا ہوں۔ اور جب مجھ سے پوچھنے والا یہ پوچھتا ہے کہ آپ کی تخلیقات ادب یعنی شاعری اور نثر پر کسی اہل قلم کا اثر نمایاں ہے تو میں جواب میں کہتا ہوں کہ میں چاہتا تو یہ ہوں کہ میری نظم ونثر پر میرے سوا کسی کا اثر نہ ہو لیکن لاشعوری طور پر ہو سکتا ہے کہ ہر بڑے شاعر ونثر نگار کا اثر میری تحریروں میں موجود ہو۔ لیکن میں اتنا ضرور جانتا ہوں کہ میں بہ حیثیت صاحب قلم اپنی تلاش میں مسلسل لگا ہوا ہوں۔

حسین سحر کی تحریروں سے صاف پتا چلتا ہے کہ انہوں نے اپنے طور پر اپنے آپ کو پا لیا ہے۔ میرا مطلب یہ ہے کہ وہ مجھے اپنی طرح اپنی تلاش میں سرگرداں نظر نہیں آتے۔ ہر لکھنے والا خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا سب سے پہلے اپنی تلاش میں شعوری یا لاشعوری طور پر نکلتا ہے۔ بہت سے لکھنے والے اپنے آپ کو جلدی پا لیتے ہیں۔ بہت سے مجھ ایسے اہل قلم اپنی تلاش میں مسلسل لگے رہتے ہیں اور ان کی تلاش کا یہ عمل جاری رہتا ہے۔

حسین سحر صاحب کی میں نے غزلیں بھی پڑھی ہیں۔ مناقب کا بھی مطالعہ کیا ہے۔ ان کی حمد ونعت بھی میرے زیر مطالعہ رہی ہیں اور سب سے بڑھ کر انہوں نے جو ایک کاوش یہ کی ہے کہ قرآن پاک کا مفہوم لوگوں کی سمجھ میں آجائے ایک الگ نوعیت کی کوشش ہے۔ حسین سحر نے یہ نہیں دعوی کیا کہ انہوں نے قرآن پاک کا ترجمہ کیا ہے بلکہ واضح طور پر یہ بتایا ہے کہ موصوف نے قرآن پاک زبان اردو کے ذریعے سمجھنے اور سمجھانے کی کوشش کی ہے ورنہ آپ جانتے ہیں۔ ترجمہ ویسے ہی مشکل کام ہے اور قرآن پاک کے ترجمے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ ترجمہ کے بارے میں ایک معیار یہ ہے کہ

ترجمہ اصل عبارت سے نہ اونچا ہونا چاہئے اور نہ نیچا۔ قرآن پاک کے ضمن میں یہ بات ممکن ہی نہیں ہے۔ گویا قرآن پاک کے ترجمے کا دعوئی کرنا سراسر ایک غلط بات ہے۔ اس لئے حسین سحر اس منزل سے بھی نہایت خوبی کے ساتھ عہدہ برآ ہوئے ہیں۔

اسی طرح وہ غزلیں مناقب اور حمد ونعت بھی اپنے انداز سے کہتے ہیں۔ لاشعوری طور پر آپ کہہ سکتے ہیں کہ ان کی شاعری پر بڑے شعرا کا اثر ہو لیکن بغور دیکھیں تو معلوم ہوتا ہے۔ حسین سحر اس معاملے میں بھی بہادر اہل قلم میں سے نکلے کہ اپنے کلام میں وہ خود بولتے محسوس ہوتے ہیں۔ آپ ان کی شاعری کے بارے میں ہرگز نہیں کہہ سکتے کہ موصوف کی فلاں غزل یا فلاں حمد اور فلاں نعت یا منقبت فلاں بڑے شاعر سے متاثر ہو کر کہی گئی ہے۔

حسین سحر کی جیسی غزل ہے ان کی اپنی ہے۔ حسین سحر کی جیسی حمد ہے ان کی اپنے انداز کی حمد ونعت ہے۔

میں نمونے کے طور پر جیسا کہ عموماً تبصرہ نگار کرتے ہیں۔ حسین سحر کا کوئی شعر پیش نہیں کر رہا جو کچھ عرض کیا ہے وہ حسین سحر صاحب کا کلام پڑھ کر۔ خود فیصلہ کیجئے کہ میں نے کہاں تک سچی بات کہی ہے۔

جس حسین سحر سے آپ عام زندگی میں ملتے ہیں۔ ان کی شاعری بھی آپ کو ان سے متعارف کرائے گی۔ یہ ایک الگ بحث کہ آپ حسین سحر کی شاعری سے کس طرح متاثر ہوتے ہیں کیونکہ قاری سے بڑھ کر کسی شاعری کے متن کا دوسرا کوئی نقاد نہیں ہو سکتا۔ اس نے آپ حسین سحر کی شاعری کا مطالعہ کیجئے۔

میری آپ سے یہی درخواست ہے تا کہ آپ کو معلوم ہو کہ حسین سحر نے خود کو کہاں تک تلاش کیا ہے۔

حسین سحر کا شعری رنگ

ڈاکٹر عاصی کرنالی

ایک موسم خزاں کا ہے ایک بہار کا ان دو موسموں سے زندگی نے دو رویے پیدا کئے ایک رویہ ہے بہار کے بعد خزاں آئے گی دوسرا یہ ہے خزاں کے بعد بہار آئے گی پہلے کا نام ہے یاسیت دوسرے کا امید پرستی' اسی طرح اندھیرا اور اجالا یا رات اور صبح اسی طرح فراق اور وصال اسی طرح غم اور مسرت اب یہ زندگی کے سفر کا رخ ہے کہ وہ اندھیرے سے اجالے کی طرف پیش رفت کرتی ہے یا اجالے سے اندھیرے کی جانب پسپائی اختیار کرتی ہے اس کی پیش قدمی مسرت کی جانب ہے یا اس کی مراجعت غم کی سمت وہ فراق کے نقطے پر جامد ہو جاتی ہے یا وصال کی فضاؤں میں متحرک ہوتی ہے زندگی تاریک بین یا روشنی دوست' منفی روش رکھتی ہے یا مثبت' کسی شاعر کی تخلیقات بھی انہی دو رویوں میں سے ایک رویے کی آئینہ دار ہوتی ہیں۔

آیئے حسین سحر کی غزلیات میں ان کے رویے کا سراغ لگائیں حسین سحر خزاں کو ایک موسم ضرور سمجھتے ہیں اور اس میں چند لمحے بسر بھی کرتے ہیں لیکن اس پڑاؤ میں خیمہ زن نہیں ہوتے خزاں کے اس لمحاتی قیام کے فوراً بعد ان کا سفر منزل بہار کی جانب شروع ہو جاتا ہے وہ اس منزل پر سکونت اختیار کرتے ہیں کبھی کبھار ذرا ذائقہ بدلنے کے لئے وہ موسم خزاں کو محض چھونے کی خاطر ادھر آ نکلتے ہیں لیکن ان کے سفر کا تسلسل بلکہ دوام بہار ہی کے رخ رہتا ہے جب خزاں کو چھونے آتے ہیں تو دل بہار ہی میں پڑا رہتا ہے اور اضطراراً کہتے ہیں۔

اس قدر عام ہوا حبس ہوا۔ چپ ہے خوشبو کے نگر کی آہٹ

اس حالت اضطرار میں بھی ذہن میں بہار کی فضا آباد ہے۔

نصیب آج ہیں کانٹے اگر تو کیا غم ہے
نئی رتوں کے شگفتہ گلاب میرے ہیں

اور پھر نئی رت کے شگفتہ گلابوں کی جانب تیز رفتاری سے سفر کا آغاز کر دیتے ہیں حسین سحر کا یہی معاملہ فراق و وصال کے سلسلے میں ہے فراق کے مرحلے سے گزرتے ہیں تاکہ تغزل کے لئے جو گداز شرط ہے وہ قلب میں پیدا ہو جائے لیکن ذہن کو فراق کا روگ نہیں لگاتے بلکہ خیال محبوب سے ذہن کا اٹکاؤ رکھتے ہیں جو شخص ہجر میں بھی خیالی وصل میں گم رہتا ہو ہجر اس کی صحت کا کیا بگاڑ لے گا اور اس عاشق کے تر و تازہ اور حسین و جمیل چہرے کی تر و تازگی میں کیا کمی آئے گی آپ میرے اس جملے کی توثیق کے لئے حسین سحر کے حسن اور صحت کے معیار کو دیکھ سکتے ہیں۔ لمحات ہجر میں ان کا شعر۔

خیال اس کا دل ناشاد رکھنا
گھر اس کی یاد سے آباد رکھنا

جیسے کوئی انگلی پکڑ کر کلائی پر پوری گرفت حاصل کر لیتا ہے اسی طرح حسین سحر محبوب کے خیال سے جست لگا کر پہلے اس کی آنکھوں تک پہنچتے ہیں پھر اس کے پورے چہرے پر قبضہ کر لیتے ہیں اور اس طرح وصال کی منزل پر متمکن ہو جاتے ہیں دو اشعار حاضر ہیں۔

اب میں ہر مرحلہ غم سے گزر جاؤں گا
مل گیا آپ کی آنکھوں کا اشارا مجھ کو

ترے چہرے کا اک اک نقش دنیائے معانی ہے
پڑھوں گا میں یہ سربستہ کتاب آہستہ آہستہ

غم اور مسرت کے ساتھ بھی ان کا یہی رویہ ہے غم کا ہجوم ان کے راستے میں آتا ہے لیکن وہ کیونکہ منزل مسرت کی جانب رواں ہیں اس لئے ٹھہرتے ہیں اور غم کو ایک قافلے کے طور پر قبول کرتے ہیں اور پھر اس قافلے کو پیچھے چھوڑ کر خود مسرت کی منزل پر پرچم گاڑ دیتے ہیں۔

اک کاروان درد و الم ساتھ ہے سحر
کہنے کو یوں تو دل میرا تنہا سفر میں ہے

کبھی وہ درد و الم کو سیلاب قرار دیتے ہیں یعنی وہی سیلاب غم کو تیزی سے گزار کر پرسکون

ہو جانے کا رویہ!!

آ ہی جانے کا سکوں پر یہ لہو کا دریا
درد سیلاب کی مانند گزر جائے گا

اور نشاط و مسرت سے اپنے دائمی تعلق کا اقرار وہ یوں کرتے ہیں۔

دیکھے ہوئے ہیں ہم نے دھنک کے تمام رنگ
منظر کوئی ہمارے لئے اجنبی نہیں

اندھیرے اجالے کے بارے میں بھی وہ اس روشن رویے کے علم بردار ہیں ان کا ایک مشاہدہ ماحول کے حوالے سے یہ ہے۔

گنبد شب کا کوئی دروا نظر آتا نہیں
آسماں پر ایک بھی تارا نظر آتا نہیں

اب وہ اس تاریک ماحول کو روشن کرنے کے لئے پہلے تو اپنی ذات کے اندر روشنی کا سراغ لگاتے ہیں دل میں ایک دیا جلتا ہوا دیکھتے ہیں اور دعوت عام دیتے ہیں۔

روشنی کی ہو جسے بھی خواہش
وہ میرے دل کا دیا لے جائے

پھر ہر فرد کو کرن کرن اجالا بانٹنے کے بعد پورے ماحول کے روبرو اعلان کرتے ہیں۔

میرا ماحول اندھیروں کا جہاں
میری مٹھی میں چھپا ہے سورج
میں علامت ہوں اجالوں کی سحر
میرے ماتھے پہ لکھا ہے سورج

ہماری غزل کی ایک طویل روایت ہے جس میں آہ و بکا نالہ و فریاد حرماں نصیبی اور شکستہ دلی کی شکل میں ایک گورستانی ماحول ملتا ہے اس گورستان میں تاریکی یاسیت سناٹے اور ویرانی کی ہیبت طاری ہے۔

حسین سحر اور ان جیسے روشن ضمیر روشن خیال اور روشن نظر شعراء نے غزل کو گورستانی ماحول سے نکال کر ہنستی مسکراتی پر رونق اور پر امید زندگی کے ہنگامے عطا کئے ہیں نگار غزل سے اور اس کے حوالے سے دکھی انسانیت کی آنکھوں سے آنسو پونچھ کر اس کے ہونٹوں کو ایک دوامی تبسم بخشا ہے میرے نزدیک ایسی شاعری عبادت سے کم نہیں ہے عبادت کا اصلی منشا حقوق العباد ہے اور ہمارے دکھ بھرے تاریک زمانے میں بندگان الٰہی کا سب سے بڑا حق یہ ہے کہ ان کے دلوں کو محبت خود اعتمادی پر امیدی اور راحت و آسودگی کی روشنیوں سے معمور کر دیا جائے۔

ہر سمت ہیں نفرت کے اندھیرے ہی اندھیرے
اک شمع محبت کی جلا کیوں نہیں دیتے

اور حسین سحر نے بڑی ذمہ داری سے یہ حق ادا کیا۔

ذہن جب تاریک ہو جائیں مشینوں کے طفیل
جذب دل کی روشنی کو عام کرنا چاہئے

حسین سحر کی غزل پر سرسری نظر

وزیری پانی پتی

پروفیسر حسین سحر کی غزلیہ شاعری پر اظہار خیال سے قبل میرے لئے یہ ضروری تھا کہ میں پہلے صنف غزل کی قدر وقیمت کا بھی تعین کردوں۔

پروفیسر حسین سحر کے مزاج میں وہ معصومیت اور خلوص پوری طرح موجود ہے جس کے بغیر صنف غزل کی خدمت اور ترقی ناممکن ہے۔

سحر صاحب گذشتہ ۱۹۴۸ء سے ۱۹۶۴ء تک پاک وہند کے ممتاز رسائل وجرائد میں ملیح شہلائی، سحر رومانی، اور دیگر اسی قسم کے مختلف ناموں سے بچوں کی بہترین اور کامیاب نظمیں لکھتے رہے ہیں۔ نیز بچوں کے شاعر کی حیثیت سے کافی معروف رہ چکے ہیں اور صاحب علم جانتے ہیں کہ بچوں کے لئے شعر کہنا ''کار طفلاں'' نہیں ہے۔ اس کے لئے بیدار ذہن، بالغ نظر اور بچوں جیسی معصومیت کا حامل ہونا لازمی ہے اور غزل گو کے لئے بھی انہیں صفات سے متصف ہونا ضروری ہے۔ یہ مضمون چونکہ سحر صاحب کی غزل گوئی سے متعلق ہے اس لئے ان کی شاعری کی دیگر اصناف پر گفتگو بے محل ہوگی۔

سحر کی غزل محض الفاظ کا گورکھ دھندا نہیں ہے۔ اس میں حسن وعشق کے تجرباتی شعور اور تجربوں کی آنچ نے ایک عجیب دل آویزی پیدا کردی ہے۔

جوان خون کی گردش ہے جسم کی سرخی
یہ وہ نشہ ہے جو ملتا نہیں شرابوں میں
ترے لبوں کی مہک کے قریب میں آ کر
الجھ گیا ہوں کئی کاغذی گلابوں میں

سحر، خلوص سے معریٰ تعلقات سے، جو عموماً سیاست کی زبان میں ''تعلقات عامہ'' کہلاتے ہیں، بیزار ہیں۔ اور اس بیزاری کا وہ کتنے قرینے سے اظہار کرتے ہیں۔ ملاحظہ ہو۔

ہمیں تو شہر کا ماحول بھی نہ راس آیا
خوشا وہ لوگ جو آباد ہیں خرابوں میں

سحر صاحب کی غزل میں، نکہت وجمال کی فراوانی ہے۔ ان کی ہر غزل ''سید گل'' کی طرح مہکتی دکھائی دیتی ہے۔

تمام جسم مہکتا ہے پھول کی صورت
لبوں کا رنگ بھی تازہ گلاب جیسا ہے
چھلک رہا ہے بدن کا ہر ایک پیمانہ
مئے شباب کا نشہ شراب جیسا ہے

اس کے علاوہ سحر صاحب کی غزل میں شعور وحکمت کے موتی بھی جابجا بکھرے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ایک شعر ملاحظہ ہو۔

کسی نے غور سے اس خاک کو نہیں دیکھا
ہر ایک ذرہ یہاں آفتاب جیسا ہے

سحر کی غزل میں روایتی مضامین بہت کم ملتے ہیں اور جو کچھ ہیں وہ آہنگ واسلوب کی جدت کی بنا پر نئی چیز معلوم ہوتے ہیں۔ علاوہ بریں سحر صاحب اپنی غزلوں میں جدیدیت کے بھی علمبردار نظر آتے ہیں۔

جو آدھی رات کو دروازہ کھٹکھٹاتا تھا
وہ کوئی شخص نہیں تھا ہوا کا جھونکا تھا
کسے خبر ہے بھلا روشنی کے صحرا کی
وہاں پہ میں تھا فقط اور میرا سایہ تھا
ضرور اس میں بھی ایک حادثہ چھپا ہوگا
وگرنہ پہلے تو اس طرح وہ نہ ملتا تھا

وہ اپنی غزل میں نئی علامتوں کا بھی ذکر کرتے ہیں۔ صرف ایک شعر پیش خدمت ہے۔

اپنے جنوں کی شہر میں تشہیر عام ہے
سیلاب بڑھ گیا ہے خطر کے نشان سے

سحر صاحب کا ذاتی اخلاص اس کا متقاضی نہیں ہے کہ وہ اپنی محبوبہ کو اس امر کا یقین دلانے کی غیر مخلصانہ

کوشش کریں کہ انہیں اس کی صورت کے سوا کسی اور کی صورت پسند نہیں ہے۔

چہروں کے اژدہام سے فرصت اگر ملی
لکھوں گا ایک نظم ترے خدوخال پر

وہ اکثر اپنی غزلوں میں خارجی مشاہدے کو ایک داخلی حقیقت بنا دیتے ہیں مثال کے طور پر

چمکا ہے داغ بن کے ردائے خیال پر
وہ پھول جو کڑھا ہے تری سرخ شال پر

حوادث حیات کے مقابلے کے لئے پامردی اور استقامت کا انداز بھی دیکھئے

کرنوں کے تیز تیر برستے رہے مگر
رو کے رہا میں اپنے ہی سائے کی ڈھال پر

سحر صاحب جھوٹی اور بے بنیاد توقعات سے نہ خود مطمئن ہوتے ہیں اور نہ ہی دوسروں کو مطمئن کرنے کے عادی ہیں۔ان کی فکر ایک حقیقت پسندانہ انداز رکھتی ہے۔

ممکن نہیں جو بات صدی میں بھی اے سحر
کیونکر اٹھا رکھیں اسے آئندہ سال پر

حسین سحر حوادث آشنا ضرور ہیں۔لیکن وہ مایوسی اور احساس شکست کو اپنے نزدیک نہیں پھٹکنے دیتے۔

سورج کی تیز روشنیوں کے وجود سے
چھٹ جائے گی کبھی نہ کبھی آئینوں کی گرد

ان کی یہ توقع بھی ایسے حالات میں برقرار ہے جبکہ بقول ان کے

خوابوں کا دور دور تصور نہیں سحر
مدت سے ایسے جاگ رہے ہیں ہم اہل درد

انسانی مستقبل کے بہتر ہونے کی انہیں توقع ہی نہیں بلکہ یقین بھی ہے۔

وہ بھی دن آئے گا جب بجھتے ہوئے دیپک کی لو
سخت طوفان ہوا کے سامنے ڈٹ جائے گی

وہ غزلوں میں قدیم الایام الفاظ بھی استعمال کرتے ہیں۔لیکن نئے معانی پہنا کر۔

روح میری جسم کے زنداں میں ہے تو کیا ہوا
لعل کی قیمت بھلا گدڑی میں کچھ گھٹ جائے گی

سحر صاحب نے محبوب کے ضمیر کی تذکیر کو تانیث سے بدل دینے کی بھی قابل تقلید جسارت کی ہے ملاحظہ ہو۔

تو اگر مجھ سے خفا ہو جائے گی
پھول سے خوشبو جدا ہو جائے گی

اس غزل کا ایک اور نہایت ہی عجیب اور بلیغ شعر ملاحظہ فرمائیے۔

روشنی عکس ہر ذرے میں ہے
روشنی بڑھ کر خدا ہو جائے گی

جدیدیت کے حامل حسب ذیل اشعار بھی قابل داد ہیں۔

کبھی دھنک کبھی سورج کے قید خانوں میں
زمیں کی خاک بھٹکتی ہے آسمانوں میں
فصیل دل کو سیاہ خیال نے گھیرا
یہ شہر چھپ گیا بادل کے سائبانوں میں
گلوں کے رقص میں آنے کا وقت ہے لیکن
خزاں کا رنگ جھلکتا ہے آشیانوں میں

پروفیسر حسین سحر کی غزل

پروفیسر محمد امین

ادب میں حسین سحر کی خدمات کیر الجہات ہیں ۔وہ ایک ان تھک ادبی کارکن ہے۔اس نے کئی ادبی انجمنیں قائم کیں جنہوں نے نوجوان نسل کی شعری اور ادبی تربیت میں اہم کردار ادا کیا ہے وہ مشاعرے کی مرتی ہوئی روایت کو زندہ رکھے ہوئے ہے۔پاکستان بھر میں جہاں کہیں بھی مشاعرہ ہو حسین سحر وہاں موجود ہوتا ہے اپنے شہر میں بھی اس نے کئی مشاعرے کرائے اور اب بھی اگر مشاعروں کا اہتمام اس کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔بچوں کے ادب میں اس کی خدمات قابل قدر ہیں۔وہ بچوں کا بھائی جان ہے، وہ ریڈیو کا بہترین مقرر سپیئر اور مضمون نگار ہے۔ریڈیائی ادب سے اس کی دلچسپی بڑی پرانی ہے جس کا اظہار اس نے اپنے ایک شعر میں یوں کیا۔

کبھی تو کوئی سنے گا مجھے توجہ سے
ہوائے دوش پہ اڑتی ہوئی صداہوں میں

وہ ملتان کے واحد باقاعدہ ادبی رسالے ''اہل قلم'' کا مدیر بھی ہے کئی کتابوں کا مرتب اور ناشر بھی ہے مگر اس نے اپنی کتابیں نہیں چھاپیں، دوسروں کی کتابیں چھاپتا ہے۔اس سے اس کی بے لوث ادبی خدمت کا پتہ چلتا ہے۔وہ تنقید بھی لکھتا ہے فیچر بھی لکھتا ہے اور کالم بھی لکھتا ہے شاعر ہے اور ہر صنف میں یکساں قدرت اور مہارت کے ساتھ شعر کہتا ہے۔ایسی شخصیت کا شعری محاکمہ یقیناً ایک مضمون میں ممکن نہیں اس مضمون سے میرا مقصود بھی شعری محاکمہ نہیں ہے بلکہ اس کی غزلوں کا مطالعہ کرنا ہے اور غزل میں اس کے اساسی رویوں کو تلاش کرنا ہے

غزل اپنی جامعیت، ایجاز اور ایمائیت کے اعتبار سے جامع الاضاف ہے۔غزل نے اپنے دامن میں شعری قصیدہ اور مرثیے کے مضامین کو سمولیا ہے۔غزل کی ریزہ خیالی جہاں مورو الزام ٹھہری ہے وہاں اس نے غزل کے موضوعات کو تنوع بھی دیا ہے۔قافیہ اور ردیف کی پابندی

نے اسے گیت کا سا رچاؤ دیا ہے۔غزل اب بھی اردو کی توانا اور مقبول ترین صنف شاعری ہے۔ اس میں اس قدر جان ہے کہ زمانے کے بدلتے ہوئے تقاضوں کا ساتھ دے سکتی ہے۔اس کے آہنگ میں اتنی مٹھاس ہے کہ عام قاری بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔یہی سبب ہے کہ اردو شاعری کی تاریخ کا بیشتر سرمایہ غزل پر مشتمل ہے۔غزل مشرقی مزاج سے ہم آہنگ ہے۔اس لیے وہ زندہ ہے۔

غزل ہمارے تہذیبی شعور کی نمائندہ ہے۔غزل جس تہذیبی شعور کی نمائندگی کرتی ہے حسین سحر کی غزل میں وہ تہذیبی شعور نمایاں ہے۔یہ تہذیبی شعور جن صداقتوں اور حقیقتوں میں اظہار پاتا ہے ان میں سے سب سے بڑی حقیقت فنا ہے۔یہ دنیا دار فانی ہے اسے بات حاصل نہیں۔ہم جسے زندگی سمجھتے ہیں وہ دراصل موت کا پیغام ہے۔حسین سحر نے اپنی غزلوں میں اس صداقت کا بھرپور اظہار کیا ہے۔ان کا یہ مشہور شعر اس صداقت کا کیا خواب اظہار ہے

میں لہلاتی شاخ کو سمجھا تھا زندگی
پتا گرا تو درس فنا دے گیا مجھے

فنا اور دنیا کی بے باقی کا موضوع اردو غزل کی تہذیبی روایت بن چکا ہے مگر اس شعر کی خوبی اس کی ڈرامائیت ہے۔شاعر جب لہلہاتی شاخ کو دیکھتا ہے تو اسے زندگی کا احساس ہوتا ہے مگر دوسرے ہی لمحے جب پتا شاخ سے ٹوٹ کر گرتا ہے تو اسے فنا کا شدید احساس ہوتا ہے۔حسین سحر نے اپنے اشعار میں اسی تصور کو مختلف انداز میں پیش کیا ہے

زندگی کی دوسری بڑی حقیقت غم اور تنہائی ہے۔یہ حقیقت بھی غزل کے موضوعات میں شامل رہی ہے اور حسین سحر کی غزل میں بھی اس صداقت نے بڑے قرینے سے اظہار پایا ہے۔

اپنا غم ، اس کا غم ، سب دنیا کا غم
میں بھی کیا کیا بوجھ اٹھائے پھرتا ہوں

غم کی تنہائی بھی انسان کا مقدر ہے اس تنہائی کو مٹانے کے لئے وہ کیا کیا جتن کرتا ہے مگر اس کے احساس تنہائی میں کمی نہیں ہوتی

دکھاتی دیتے ہو ہر سو عجیب ھنگامے
بغور دیکھا تو ہر شخص تنہا تنہا تھا

تنہائی پر حسین سحر کا یہ شعر نہایت خوبصورت ہے.....

اداس شام کا منتظر بہت اچھوتا تھا
لپٹ کے روتی رہی مجھ سے میری تنہائی

تمنا ایک فریب ہے۔انسان کی ایک خواہش پوری ہوتی ہے تو دوسری کا آغاز ہوتا ہے اور بس خواہشات کا یہ لامتناہی سلسلہ کبھی ختم نہیں ہوتا:

بھٹکے گا کہ ہے تشنہ لبی اس کا مقدر
دل دشت تمنا کے سرابوں میں رہے گا

آج کے شہروں کی تیز زندگی نے انسان کو خود غرض اور بے حس بنا دیا ہے۔اس تیز صنعتی زندگی نے انسان کو احساس سے عاری کر دیا ہے اور صورت یوں ہو گئی ہے کہ جیتا جاگتا انسان پتھر کا لگتا ہے۔

میں ان چند مالوں سے یہ ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ حسین سحر بیرون ذات کا شاعر ہے۔وہ اپنی ذات کے علاوہ بھی زندگی کو دیکھتا ہے اور اپنے مشاہدے سے جو حقائق اخذ کرتا ہے انہیں اپنی شاعری کا موضوع بناتا ہے۔اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اس کے یہاں داخلی واردات کا اظہار نہیں ہے۔اس کے یہاں داخلی واردات کا بیان بھی ملتا ہے اور اس کا ایک معتبر حوالہ حسن وعشق کا ہے۔حسن پرستی انسان کے بنیادی جذبات میں شامل ہے اور عشق کی بنیاد جبلت پر ہے۔حسن کے حوالے سے چند شعر قابل مطالعہ ہیں:

چاندنی میں رچ گئی ہے تیری خوشبوئے بدن
چاند کا چہرہ ہے روشن تیرے پیکر کی طرح

شاخ شب پر ترے مہکے ہوئے چہرے کا گلاب
چاند نکلے گا تو کچھ اور نکھر جائے گا

حسن وعشق کے معاملات اردو غزل کی روایت کا معتبر حصہ ہیں۔حسین سحر نے اپنی غزلوں میں اس روایت کو آگے بڑھایا ہے۔اس کی غزلوں کے یہ چند موضوعاتی پہلو ہیں۔اب رہی بات اسلوب اور رویے کی، حسین سحر، شریف، صلح جو، معتدل مزاج اور ہنس مکھ آدمی ہیں دوست نوازی اُن کا شیوہ ہے۔وہ روایت پرست اور وضع دار ہیں اس کی شخصیت میں شدید رویے دکھائی نہیں دیتے۔وہ ہمیشہ اعتدال پر رہے ہیں ان کا شعری رویہ بھی یہی ہے ان کی شاعری میں شدید رویوں کا اظہار نہیں ملتا اور شاعری میں غصہ، جھلاہٹ، بغاوت، پر مردگی، افسردگی اور مایوسی نہیں ہے محبت میں بھی ان کا معاملہ اعتدال سے نہیں بڑھتا۔جس طرح وہ اپنی زندگی میں معتدل رویہ رکھتے ہیں ان کی شاعری میں بھی یہی رویہ ہے ان کی شاعری میں شدید جذبوں کا اظہار معتدل ہوتا ہے۔ان طرح اس کا اسکوب بھی متوازن ہے۔نہ جدید نہ قدیم، کلاسیکی رچاؤ کے ساتھ بھرپور ابلاغ ان کے اسلوب کی خصوصیت ہے۔

ادھورے خوابوں کی سرزمین کا مسافر

رضیہ انوار رضی

حسین سحر سے میری ملاقات اس وقت سے ہے۔ جب میں بچوں کے رسالوں میں نظمیں بڑے ذوق وشوق سے لہک لہک کر پڑھتی تھی ..... میری عمر کے ساتھ ساتھ بچوں کا یہ شاعر بچوں کے رسالوں سے نکل کر بڑے بڑے لفظوں میں منتقل ہوتا چلا گیا۔ (حالانکہ حسین سحر شروع ہی سے بہت بڑا تھا۔ یہ صرف میری سمجھ کا قصور تھا' کہ میں اُسے بچوں کی طرح چھوٹا ہی سمجھتی رہی تھی) اور اس کا احساس مجھے اس وقت بہت زیادہ ہوا جب حسین سحر محض سحر رومانی تھا' سحر رومانی سے حسین سحر تک بننے میں کتنا وقت لگا' اس بات کو جاننے میں مجھے خاصی دقت محسوس ہوئی۔ سحر رومانی کی نظمیں اور غزلیں' سیپ' اوراق اور حیدرآباد کا رسالہ نئی قدریں جیسے ادبی رسالوں میں دیکھ دیکھ کر میں سوچا کرتی تھی۔ کہ یہ نظمیں اتنی ادھوری ادھوری سی کیوں ہیں۔ اس کی صداقت آج شاید کئی برس بعد مجھ پر منکشف ہو رہی ہے۔ کہ حسین سحر' سحر رومانی کے لبادے میں ادھورا صرف اس لئے تھا کہ اس کے ادھورے خوابوں کے رتجگوں نے اُسے پتھر بنا دیا تھا' اور پتھروں کے شہروں میں آباد لوگ صرف خواب ہی دیکھ ہی سکتے ہیں۔ اُس کی تعبیر نہیں پا سکتے' اور بقول حسین سحر انہوں نے خواب بے شمار دیکھے ہیں۔ مگر خوابوں کی دھنک نے اُن کو ہمیشہ بے قرار کئے رکھا۔

میری آوازوں کا اِس پر کچھ اثر ہوتا نہیں
میں جسے انسان سمجھتا ہوں کہیں پتھر نہ ہو
گوشے گوشے میں ہے رنگا رنگ خوابوں کی دھنک
ذہن بھی اُس کے خیالوں کا عجائب گھر نہ ہو

شعر جذبوں سے جنم لیتے ہیں۔ شاعری لفظوں کا لبادہ اوڑھتی ہے اور شاعر اپنے حسی تجربات کے وسیلے سے لفظوں کو اُن کے باطن سے جُدا کر کے اُن کی اصلی کیفیت کا اندازہ لگاتا ہے۔ اُن کے جذبات' اُن کے احساسات اِسی کیفیت کی اساس پا کر آگے بڑھتے ہیں۔ اِن لفظوں کے وجود سے شاعر کی اپنی ذات آگے بڑھتی ہے اور ایسے میں اگر آواز اور جذبے دونوں

ہم آہنگ ہو کر ایک وجود تراش لیں۔ تو یہ وجود حسین سحر کا بن جائے گا۔

میں آنے والا وقت ہوں پیشِ نگاہ رکھ
تیرے لئے رکوں گا میرا انتظار کر
تیری سرشت میں نہیں شعلوں سے دوستی
تو خاک ہے تو خاک کے ذروں سے پیار کر
آواز کا بھی عکس بہت دلفریب ہے
دیکھا ہے ہم نے شیشۂ دل میں اُتار کر

حسین سحر' سحر رومانی سے زیادہ خوبصورت شاعر ہے۔ اس کی تمام شاعری خوابوں کے رتجگوں سے شروع ہو کر پتھروں جیسے شہر اور خوشبوؤں جیسے چہروں پر آن کر ختم ہو جاتی ہے۔

تیرے لبوں کی مہک کے فریب میں آ کر
الجھ گیا ہوں کئی کاغذی گلابوں میں
کبھی تو جاگتی آنکھوں پہ آشکارا ہو
وہ ایک شخص جو ملتا ہے روز خوابوں میں

ان ادھورے خوابوں نے حسین سحر کو بے چین کر رکھا ہے۔ آنکھوں میں ناتمام سپنوں کی تپش چھپا کر خود ہی سے وہ مخاطب ہو جاتا ہے۔

ہم اُسے یاد کئے جاتے ہیں
جس کی عادت ہے بھلائے رکھنا
جاگنے کا بھی یہی مطلب ہے
آنکھ میں خواب سجائے رکھنا

ہونٹوں پر باتیں ہیں' تیری ہی باتیں
آنکھوں میں سپنے اب تیرے رہتے ہیں

ان خوابوں کا شاعر اپنے لئے ایک ایسا مقام منتخب کر چکا ہے۔ جہاں وہ رُک رُک کر

اپنے اردگرد پھیلی ہوئی محبت کی کائنات کا جائزہ لے سکتا ہے۔ جسے وہ اپنے خوابوں کی منزل گردانتا ہے۔ یہاں پر ایسی منزل کو شاعر کی شخصیت اور فن کے ارتقائی عمل کا نقطۂ عروج بھی کہا جا سکتا ہے۔

خواب تھے تحلیل ہو کر رہ گئے کیوں آنکھ میں
آئینوں میں عکس تھے اڑ کر ہوا کیوں ہو گئے
گرد چھٹ جائے سفر کی جب تو پھر یہ سوچنا
ہم تمہارے راستے میں نقشِ پا کیوں ہو گئے
اِک کرن آواز کی ڈوبی تھی دشتِ شام میں
شہر کے سارے دریچے بے صدا کیوں ہو گئے

حسین سحر کے اندر کے شاعر کا یہ جذباتی سا احتجاج ہمیں اس مرحلے پر چونکانے کے لئے کافی ہے۔

جن خوابوں کی کوئی بھی تعبیر نہیں
دیکھنے والے دیکھ رہے ہیں ایسے خواب
چاہو تو یہ سودا ہے منظور مجھے
لے لو مجھ سے میرے دے دو اپنے خواب
کیا رکھا ہے پاس میرے کیا رکھا ہے
خواب ہیں لیکن وہ بھی چند ادھورے خواب

اس آخری شعر میں لفظوں کی تکرار نے شعریت کا یہ حسن چرا لیا ہے کہ بے ساختہ شاعر کے اس احتجاج پر کان دھرے بغیر نہیں رہا جا سکتا۔

بھٹکے گا کہ ہے تشنہ لبی اس کا مقدر
دل دشت تمنا کے سرابوں میں رہے گا
پت جھڑ میں بکھر جائیں گے سب پھول سے چہرے
خوشبو کا مگر نشہ گلابوں میں رہے گا

اسی طرح ایک جگہ اور یونہی کہتے ہیں۔

گلوں کے خواب تو جی بھر کے دیکھو
مگر اندیشۂ صیاد رکھنا ۔۔

حسین سحر کی شاعری میں OBLIQUE زیادہ اور Direct کم ہے۔ وہ صراحت سے زیادہ رمز کے حامی ہیں۔ اُن کا اپنا انفرادی رنگ ہے۔ اُن کی آواز صریحاً اُن کی اپنی ہے۔ اور اِس آواز میں جذبوں اور لفظوں دونوں کی آمیزش ہے۔ اور یہی آمیزش اُن کے کلام کو آج دوسرے شعراء سے منفرد مقام عطا کرتی ہے۔

ضرور لمس ملا ہوگا اُس کے ہاتھوں کا
رچی ہوئی ہے جو یوں لفظ لفظ میں خوشبو
ترا خیال جو آیا سفر کے عالم میں
فضائے شب میں وہیں تیرنے لگے جگنو
میں اپنے آپ کو خود سے جدا کروں کیسے
چھپا ہوا ہے مجھی میں مری انا کا عدد

سحر کی یہی سادگی اور فطری سنجیدگی ہمیں زندگی کے کئی نشیب و فراز سے نکال کر غالبؔ تک لے آتی ہے غالب کا میدان عمل سحرؔ کی منزل ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ ان کا کلام ہر قسم کے آورد سے پاک ہے۔ وہ اکثر اوقات سے تشبیہ اور تشبیہہ سے استعارہ ذہن کے پردوں پر اُجاگر کرتے ہیں اور اس تخیل میں وہ احساس کے قلب تک جا نکلتے ہیں۔ بے خواب کواڑ' بے رنگ ستارے مایوس اور ویران نگاہیں اور پھر بعض اوقات تو یوں لگتا ہے کہ زندگی کی جہدِ مسلسل کی کوئی خوبصورت سی الہامی آواز ہمیں پکار رہی ہو۔

فکر آغاز کرو' صبح کے سورج کی طرح
سب کو معلوم ہے انجام میں کیا رکھا ہے

سحر کے خوابوں کے شہر میں غم کی ہلکی سی ٹیس اور درد کی کسک' چاندنی کی سی ٹھنڈک' آبشاروں کا سا ترنم حسین صبح کی امید اور انتظار کی شمع کی سی جلن موجود ہے اور یہی سحر کی قوتِ حیات ہے۔

خونِ دل دے کے جنہیں سینچا تھا
آج وہ پھول بنے ہیں کانٹے
ہم نے پھولوں کی تمنا کی تھی
اور دنیا نے دیئے ہیں کانٹے

سحر کی شاعری میں فطری اور تعمیری رنگ ایک نئے احساس کے ساتھ خوابوں کے دریچوں پر ابھرتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ہمیں سحر نے شاعری کے آنگن میں فکر و احساس کی ایک نئی تکنیک دکھائی دیتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ ان کی شاعری میں موسیقیت اور موزونیت کا ایک جدا رنگ ہے انہوں نے اپنے حسن بصیرت اور احساس شگفتگی کی وجہ سے شاعری میں جذبوں کو ابھارنے کی کوشش کی ہے۔ ہر موڑ پر رُک کر سوچنا اور پھر کچھ کہنے کے لئے تذبذب کا شکار رہنا ہی بہت بڑی بات ہے۔اور یہی وجہ ہے کہ ان کا ہر شعر نغمۂ شیریں کی دھڑکنوں کا پیامبر ہے جو حسن و عشق کے پیچیدہ مسائل پر مبنی ہو کر ضم نہیں ہوتا۔ بلکہ عشق کی معراج تک پہنچنے کی کوشش میں بے ساختہ کہہ اٹھتا ہے۔

ہماری روشنی اپنی ہی جاں کی دشمن تھی
مثالِ شمع جلے ہم پگھل گئے چپ چاپ

ہمارے ہاں غزل کے اشعار میں نمایاں خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ شعروں میں بُعد نہ پایا جائے۔مولانا عبدالرحمٰن بجنوری نے CANT کی کتاب CRITIQUE OF PRACTICAL کا حوالہ دیتے ہوئے ایک جگہ لکھا ہے کہ بہت سے اشعار ایسے ہوتے ہیں جن میں آزاد حسن ہوتا ہے۔وہ پھولوں کی طرح اپنے معنی بیان نہیں کرتے۔ بلکہ اپنی خوشبو سے مشامِ جان کو مسرور کرتے ہیں۔اور اگر ان کی نثر کر کے اور ان کے مطالب دریافت کرنے کی کوشش کی جائے تو وہ کوشش ایسی ہوگی جس طرح کوئی شخص پھولوں کی خوشبو کو پانے کی غرض سے ان کی پتیوں کو توڑ کر علیحدہ کر دے اور حسنِ اتفاق سے حسین سحر اس معیار پر پورا اترتے ہیں۔

اس قدر عام ہوا حبسِ ہوا
چپ ہے خوشبو کے نگر کی آہٹ

مدتوں بعد تری یاد آئی
دشت میں آئی ہے گھر کی آہٹ
کس نے دیکھی ہے لبوں کی خوشبو
کون سنتا ہے نظر کی آہٹ

حسین سحر شاعری کا ایک خوبصورت استعارہ ہے۔اس کی تنہائیوں کی ہلکی ہلکی اداسیوں کا اس کے خوابوں کی بستیوں پر بہت اثر پڑتا ہے۔ اُس کے خوابوں کی اکیلی بستیاں اپنی داخلی تصوریت کا استعارہ بن کر ہمارے سامنے ابھرتی ہیں۔حسین سحر جس دور میں زندہ ہے وہ اس کے تقاضوں سے پوری طرح آگاہ ہے۔ ادھوری آرزوؤں کی نوکیلی انگلیوں کے نشان اس کی آنکھوں کی بند پلکوں پر بہت نمایاں ہیں۔آوازوں اور خوشبوؤں کی گونج کے تعاقب میں اس کی عمر گزری ہے شکستِ دل کی صداؤں سے اس کے کان آشنا ہیں۔خوابوں کے جھروکوں سے اُتر کر ویرانی اور اداسی کی طویل کہانیاں اس کے سینے میں دفن ہو چکی ہیں۔لیکن اس تمام خام مواد کو اس نے کچھ اس طرح فنکارانہ انداز میں پیش کیا ہے کہ اشعار میں غم کے بولتے ہوئے چپھی کی آواز میں صرف دل ہی کا درد سنائی نہیں دیتا۔ بلکہ دوسرے افراد کے دکھ کی بھی نمائندگی ہوتی ہے۔حسین سحر کی شاعری اس کے اپنے عہد اپنے دکھ اور درد کی سنجیدہ مگر مہذب آواز ہے۔

میں تیری بھیگتی پلکوں پہ اک ستارہ ہوں
جو ہو سکے تو ابھی خاک میں ملا نہ مجھے
کہیں کلی کوئی چٹکی تو دل میں ہوک اٹھی
ملا ہے شدتِ احساس کا خزانہ مجھے

شاعری کا اس سے بڑا منصب اور کیا ہو سکتا ہے کہ وہ انسان کو اس کے تشنۂ اظہار دیدہ و نادیدہ خوابوں جبلتوں اور جذبوں کی ایسی آئینہ کشی کر دے کہ انسان اس میں اپنے ظاہر و باطن کے جلووں کو دیکھ سکے۔حسین سحر ایسی ہی شاعری کا نمائندہ بن کر ہمارے سامنے ابھرتا ہے۔

مجھے یقین ہے کہ تو اب جدا نہیں ہوگا
کہ تیرے خواب کی تعبیر ہو گیا ہوں میں

حسین سحر کی پوری شاعری کا اگر بغور جائزہ لیا جائے۔تو خوابوں کی سرزمین سے لے کر خوشبوؤں اور پتھروں جیسے چہروں تک کے سفر میں وہ ہمیں بڑا گہرا اور چپ چاپ شاعر لگتا ہے۔ بڑا جمال پرست اور لذت پرست شاعر۔

کبھی تو کوئی سنے گا مجھے توجہ سے
ہوا کے دوش پہ اُڑتی ہوئی صدا ہوں میں
یہ آئینہ میرے پہلو میں کیوں چمکتا ہے
دیارِ سنگ میں رہ رہ کے سوچتا ہوں میں

اور یہی عالمگیر صداقت سحر کو دوسرے شعراء سے بہت دور لے جاتی ہے۔اس کی سیدھی سادھی باتوں میں وسیع وعریض خیالات پنہاں ہوتے ہیں اور یہی خصوصیت انہیں ترقی پسند شعراء میں ممتاز کرتی ہے۔ان کی شاعری میں حد درجہ رجائیت ہے زندگی پر اعتماد اور قوتِ احساس کا پرتو ان پر بہت زیادہ ہے دراصل میں بھی فراسٹ FRAST کی طرح اِس شاعری کی قائل ہوں کہ جو پہلے مسرت اور پھر بصیرت عطا کرے۔سحر کی پوری شاعری پہلے مسرت اور پھر بصیرت عطا کرتی ہے۔بجل سے کام نہیں لیتی۔ وہ اپنے خوابوں کے تانوں بانوں سے ان دونوں باتوں کو درجہ بدرجہ بہت جلد طے کر لیتا ہے۔

میں لہلہاتی شاخ کو سمجھا تھا زندگی
پتا گرا تو درسِ فنا دے گیا مجھے
میرے لئے تو سانس بھی لینا محال ہے
یہ کون زندگی کی دُعا دے گیا مجھے

فن کا بنیادی تقاضہ احساسات اور خیالات کا خوبصورت اظہار ہے۔مگر جب اِس فن کے اظہار میں بے ساختگی اور برجستگی بہت خوبصورت طریقے سے پائی جائے۔تو وہ کلام ہمیں کسی شاعر میں بڑی ریاضت قادرالکلامی اور کہنہ مشقی کی منزلیں عبور کرتا نظر آتا ہے۔برسوں کی سوچ کا عمل اور جذبے کی پختگی شاعر کے کلام کا لاشعوری طور پر طرۂ امتیاز بن جاتا ہے۔بات کہنے کے اِس والہانہ پن میں حسین سحر اپنے سامع کو کہیں بھی تھکا دینے والی یکسانیت اور بوریت کا شکار نہیں

ہونے دیتا۔

گلوں کے رقص میں آنے کا وقت ہے لیکن
خزاں کا رنگ جھلکتا ہے آشیانوں میں
دھواں اگلتی ہوئی چمنیاں یہ کہتی ہیں
حیات روز سلگتی ہے کارخانوں میں

حسین سحر اپنے ادھورے خوابوں کی سرزمین کا ایک بچھڑا ہوا مسافر ہے۔ بے خواب کواڑوں پر دستک دیتا ہوا ایک عہد ہے۔خوابوں کے رمجگوں نے اسے احساسِ تنہائی کے دشت میں نہیں پھینکا۔ وہ لفظوں اور محاوروں کی دنیا میں اجنبی نہیں بنتا۔اور ذہنی طور پر کسی بھی المیے کا دباؤ قبول نہیں کرتا۔اس کی شاعری زمان و مکان کی قیود میں رہ کر بھی اپنے مطالب واضح کرتی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ ہوا کے جھونکے خواب کی دستکوں کا لمس پا کر حسین سحر کو خوشبوؤں کے دیس لے جاتے ہیں۔

غزل کی ادائیں اس کے وجود کی نفی نہیں کرتیں۔

گرچہ خالی ہے فضا مستیٔ میخانہ سے
جبر یہ ہے کہ ہر اک آنکھ کو پیمانہ کہو
میں شبِ تار کو یوں صبح نہیں کہہ سکتا
شوق سے دار پہ کھینچو مجھے دیوانہ کہو

اسی طرح ایک جگہ اور کہتے ہیں۔

جاگتی آنکھوں فسوں ٹوٹ گیا رنگوں کا
کاش خوابوں ہی میں اس شخص کو دیکھا ہوتا

حسین سحر کے ذاتی تجربے خوابوں سے آگے نہیں نکلتے۔وہ خوشبوؤں کے ایقان سے نکل کر پتھروں پر دیوانہ وار دوڑتا ہوا دکھائی نہیں دیتا۔ بلکہ آہستہ آہستہ اپنے جذبوں کے کرب کو لمحہ لمحہ وقت کے سینے میں اتارتا چلا جاتا ہے۔اور یہی بات حسین سحر کے مزاج کی شگفتگی کا اصل پرتو ہے۔یا پھر دوسرے معنوں میں اپنے خوابوں کی تعبیر سے غیر مطمئن شخص کا دوسرا نام حسین سحر ہے۔

حسین سحر ایک جمالیاتی اور سماجی شاعر

طارق محمود طارق

حسین سحر پر گفتگو کا آغاز کرنا بہت سہل ہے کیونکہ وہ ایک ایسی جامع صفات شخصیت ہیں جس کا ہر پہلو آئنہ کی طرح صاف اور واضح ہے۔ مشکل تو ایسی شخصیت پر لکھنا ہوتا ہے جو ظاہراً کچھ اور باطن کچھ اور ہو۔ ڈاکٹر عاصی کرنالی نے حسین سحر کی شخصیت کے بارے میں تبصرہ ان خوبصورت الفاظ میں کیا ہے ''وہ بہت خوبصورت ہیں چہرے سے دل تک اور بہت شریف ہیں ظاہر سے باطن تک''۔

لفظ کے دو پہلو ہیں ایک کاروباری جو ترسیل کی معاملے میں ابہام کو زہر قاتل سمجھتا ہے۔ کہ اس کا دوسرا پہلو رنگ، سنگ اور شرر کو اپنی تحویل میں لے لیتا ہے۔ شاعری لفظ کے اس دوسرے پہلو کا کارنامہ ہے۔ ایک شاعر کی اصلی قوت اس بات میں پوشیدہ ہے کہ اس نے لفظ کو کتنے کتنے موثر انداز میں استعمال کیا ہے اور یوں وہ کس حد تک محسوسات اور خیالات کے اجتماعی خزانے پر قابض ہوسکا ہے۔ ادب اور شاعری کا مواد کائنات میں جا بجا بکھرا پڑا ہے مگر اس پر دسترس اسے ہی حاصل ہوتی ہے جو لفظ کے نازک ہتھیاروں کے استعمال میں یکتا ہو اور حسین سحر میں یہ خوبی بدرجہ اتم موجود ہے۔ ان کا کلام، لفظ اور لفظی تراکیب کی تازگی اور ندرت کا مرقع ہے اور یہ ہی وجہ ہے کہ وہ انوکھے خیالات، نادر محسوسات اور لمحات کی تجسیم کر کے شاعری کے خوبصورت اور لافانی شہکار تخلیق کرنے میں کامیاب و کامران ہیں۔

حسین سحر کی شاعری مستِ اندیشہ ہائے افلاکی نہیں ہے بلکہ وہ شاعری کے ذریعے زمین کے ہنگامے سہل کرنے میں مصروف نظر آتے ہیں انکی شاعری میں دو پہلو بڑے نمایاں ہیں مگر اس کے باوجود ان کی شخصیت دولخت نظر نہیں آتی۔ جب وہ سماجی انسان کی حیثیت سے معاشرے کے مصائب، زوال اور ہلاکت آفرینی کو اپنے اشعار میں ڈھالتے ہیں تو ان کا قلم خونچکاں اور انگلیاں فگار ہوجاتی ہیں لیکن جب وہ جمالی کیفیت میں، کائنات کا جلوہ صد رنگ

دیکھتے ہیں تو اس کی حسین رعنائیوں میں کھوئے ہوئے نظر آتے ہیں اور تیشہ بدست انسان کے بجائے ایک ایسے نرم و نازک اور کومل انسان نظر آتے ہیں جو ٹمٹماتے ہوئے ستاروں سے اکتساب نور کرنے میں مصروف ہو اور وادی خیال میں پھولوں کی پگڈنڈی پر سفر کر رہا ہو۔

وادی شعر و سخن اور گلزار فکر و فن میں کسی شاعری کی شعری شخصیت کے دو منفرد زاویے خال خال ہی نظر آتے ہیں یعنی سماجی اور جمالیاتی زاویے حسین سحر کی شاعری کا ایک قدم دشت امکاں کی طرف ہے تو دوسرا دشت زماں کی جانب اور وہ ایک دیدہ ور کی صورت میں ہمیں اپنے مشاہدات، تاثرات اور تجربات میں شامل کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

حسین سحر اور دبستان ملتان

شہزاد احمد خاں

خادم حسین سحر نے بچوں کے ادیب و شاعر کی حیثیت سے اپنے ادبی سفر کا آغاز کیا اور وہ اپنے فنی و تخلیقی سفر میں مختلف راستوں سے ہوتے ہوئے قرآن مجید کے منظوم ترجمے تک جا پہنچے۔ سحر رومانی سے حسین سحر تک کا سفر بھی مشاہدوں، تجربوں اور متنوع کیفیات سے عبارت تھا۔ بچوں کے ادیب سے کلاسیکی غزل گو شاعر تک کے تخلیقی اظہار کا سفر مسلسل فنی ریاضت کا آئینہ دار رہا۔ ایک زمانے تک انہوں نے کثرت سے غزل کہی۔ مگر بعد میں وہ بتدریج دینی اصناف شعری کی طرف مائل ہوتے چلے گئے۔ شاید انہوں نے خیال کیا ہوگا کہ دینی اصناف میں شعر کہنے کا عمل زیادہ پائیدار راستے کی طرف جاتا ہے اور یوں وہ اپنے تئیں اس پائیدار راستے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ یہی وجہ ہے کہ نصف صدی سے زیادہ عرصے پر محیط اپنے ادبی سفر میں وہ غزل کا صرف ایک ہی شعری مجموعہ لا سکے جبکہ ان کی دینی شاعری کے متعدد مجموعے چھپتے رہے۔

حسین سحر نے بچوں کے ادیب اور شاعر کے طور پر اوائل عمری میں ہی نام کمانا شروع کر دیا تھا مگر وہ اس تخلیقی سفر کو 80ء کی دہائی کے آغاز تک ہی تسلسل سے برقرار رکھ سکے۔ بعد میں ان کی دلچسپی دوسری اصناف کی طرف ہو گئی۔ انہوں نے سوچا ہوگا کہ بچوں کے ادیب کو وہ ناموری ملنا کافی مشکل ہوتا ہے جو بہت جلد ایک اچھی غزل کہنے والے شاعر کا مقدر ہوتی ہے۔ غزل کے میدان میں روایت اور جدت کے امتزاج کے ساتھ کہ جس میں روایت سے استفادے کا پہلو غالب رہا انہوں نے اپنے تخلیقی اظہار کی صورت گری کی، تاہم اس ذیل میں اب تک کا واحد شعری مجموعہ لانے کے بعد ہی ان کی توجہ کا حاشیہ ایک اور سمت کی طرف مڑ گیا۔ اب کی بار انہوں نے مذہبی اصناف کو اپنے شعری اظہار کا وسیلہ بنایا۔

بڑھتی ہوئی عمر میں خیال و فکر کی پختگی اور ارتقا کے ساتھ ساتھ مذہبی میلان طبع کے پس منظر میں یہ پائیدار راستے کا سفر تھا جس پر چلتے ہوئے حسین سحر نے حمد، نعت، سلام اور منقبت وغیرہ کثرت سے کہے، یوں دینیاتی فکر میں شعری اظہار کا یہ سفر قرآن مجید کے آزاد نظم میں کیے گئے منظوم ترجمے سے جا ملا۔

وقت کے ساتھ ساتھ انسانی فکر مسلسل ارتقاء پذیر رہتی ہے اور ہر شخص اپنی ذات کے تناظر میں ہی اس امر کا فیصلہ کرتا ہے کہ اب اس نے کیا کرنا ہے۔ اپنی طبعی عمر کی ساڑھے چھ دہائیاں گزار لینے کے مرحلے میں اب جب کہ ان کی روح ارتفاع کی طرف مائل ہے۔ ان کے شعور و فکر میں حقیقت مطلقہ کا فہم واضح سے واضح تر ہوتا چلا جا رہا ہے۔ حسین سحر نے اپنی مخصوص شرافت طبع، دینی رجحان اور وضع شدہ شخصی نفسیات کے تناظر میں خاموشی سے اپنا کام جاری رکھا۔ گزرتے وقت کے ساتھ ہی ان کے فن میں ارتقاء اور سوچ و فکر کے نظریات میں واضح استحکام پیدا ہوتا چلا گیا۔ اردو ادب کی مختلف اصناف میں عمر کے مختلف مدارج میں انہوں نے اپنے حصے کا کچھ نہ کچھ کام کیا اور یوں ایک فعال و متحرک ادیب کی حیثیت سے ملتان کے ادبی منظر نامے کی صورت گری کی۔ انہوں نے اظہار ذات کے تناظر میں تقریباً ہر میڈیم کو استعمال کیا اور اپنی آواز دوسروں تک پہنچانے کی شدید خواہش کی تسکین کرتے رہے۔

حسین سحر ادبی حوالے سے فعال، شخصی اعتبار سے متحرک، نفسیاتی لحاظ سے متوازن اور کرداری رنگ میں ایک شریف النفس انسان سمجھے جاتے ہیں۔ جن کی شخصیت کی عکاسی ان کے فن میں بھی ظاہر ہوتی ہے۔ ادبی تخلیقی اور فنی لحاظ سے انہوں نے ملتان اور اس کے گرد و نواح میں ایک فعال اور ہنگامہ خیز زندگی گزاری ہے اور گزشتہ دس سالوں سے سرزمین عرب میں جا کر بھی اپنی شناخت کے عمل کو جاری رکھا ہے۔

وقت کا قافلہ رواں دواں ہے کہ جس نے ابد تک کے زمانی سفر کو طے کرتے چلے جانا ہے۔ لمحۂ موجودگی گرفت بذات خود ایک تخلیقی عمل ہے اور آنے والے کل کا مورخ ماضی کے دریچوں میں جھانک کر نئے اسباب کھوجے گا۔ کہا جا سکتا ہے کہ حسین سحر نے اپنی تخلیقات سے آنے والی نسل کو کلاسیکی اور مذہبی شاعری کا ایک خاص حد تک جواز فراہم کر دیا ہے۔ ملتان کی اردو فضا کو تھپکی دینے، اس کو مہمیز کرنے اور آگے کی طرف بڑھانے میں حسین سحر کا فعال کردار نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ گزرتے ہوئے لمحے ان کے ادب اور فن پر اپنے اثرات مرتسم کر رہے ہیں اور آنے والا کل ان سے کیا تخلیقی کام لے گا، اس کا فیصلہ فردا کے ہاتھ میں ہے۔

خصوصی اظہارِ خیال

وسیع کینوس کا شاعر

ڈاکٹر اقبال واجد (دمام سعودی عرب)

حسین سحر وسیع کینوس اور آفاقی تصور کے شاعر ہیں۔ان کی شاعری اپنے موضوعات' معانی' مطلوب اہداف اور جمال کے اعتبار سے اپنے معاصر ادب میں بڑی اہمیت کی حامل ہے۔وہ شاعری کو آفاق کی ہم نوائی عطا کرتے ہیں اور اسے ایسا اسلوب گویائی عطا کرتے ہیں جو واقعات اور موضوعات کے پس پردہ بھی اپنی ترسیل جاری رکھ سکے۔وہ منطقی اور فکری تعبیرات کو اپنے مخصوص فکری نہج میں ڈھال لیتے ہیں۔شعر گوئی کا یہ اسلوب اپنے افکار میں بہت موثر اور ممتاز ہے۔

اردو شاعری میں پے در پے تجربوں اور تبدیلیوں نے اس کے مزاج کو مختلف معنوں میں متاثر کیا اور رفتہ رفتہ یہ عام تاثر قائم ہوتا گیا کہ بحیثیت شعریات اردو شاعری کا کوئی مخصوص اور متعین مزاج نہیں ہے بلکہ شاعرانہ مزاج کی ترتیب اور تہذیب خود شاعر کے ہاتھوں انجام پاتی ہے۔اس سے شاعری یعنی شعریات کا بالآخر وہی مزاج تیار ہوتا ہے جو کسی شاعر کا اپنا مزاج ہو۔ اس لئے الفاظ اور نظریات بدل بدل کر اردو شاعری کے مزاج کے رخ کو گاہے بگاہے بدلنے کی کوشش کی گئی ہے لیکن ہمیشہ یہ فراموش کیا گیا ہے کہ اردو شاعری کی اپنی الگ فطرت ہے جو اپنی پیدائش ہی سے نیکی' محبت' خلوص' وفا' درد' ذوق' جمال' ایثار اور احسان جیسے اخلاق سے آراستہ رہی ہے۔یہی اردو شاعری کا حسنِ اول ہے۔

اردو شاعری خواہ کسی حد تک ترقی کر جائے اور اس میں کیسی بھی جدت پیدا ہو جائے مگر یہ اپنی حسنِ اول کی وجہ سے جس کی بنیاد صوفیائے کرام نے رکھی تھی آج بھی محبت' نیکی' وفا' خلوص' درد' ذوق' جمال' ایثار اور احسان جیسے اخلاق وقتاً فوقتاً ظاہر کرتی رہی ہے۔ یہ اردو شاعری کی وہ آفاقی تہذیب ہے جس پر مختلف نظریات' رجحانات' افکار اور مسائل کی چھاپ رہتی ہے زمانے کے تغیرات کے ساتھ ساتھ ایسا بھی ہوا ہے کہ اردو میں کوئی حالی پیدا ہو گیا ہے جس نے شاعری سے اخلاق اور جذبات کی تعمیر کا کام لیا ہے اور اس کی بنیادی پہچان کو از سر نو تازہ کرنے کی کوشش کی

ہے۔ زمانے کے اسی تغیر نے کسی اقبال کو پیدا کیا ہے جس نے اردو شاعری کو روح حیات اور انا قیت کا جامہ پہنایا ہے اور اردو شاعری کی بنیاد میں جو مزاج رکھا گیا تھا اس کی ایسی آفاقی توجیہہ سامنے لاتی ہے کہ اس کی وجہ سے پوری اردو شاعری کا معیار اور وقار بلند ہوا ہے۔ علامہ اقبال نے اردو شاعری کے کینوس کو اس قدر پھیلایا کہ اردو شاعری انسانی جذبات اور احساسات کے اظہار کے ساتھ' فطرت اور کائنات سے ہم آہنگ ہوتی ہوئی خدا سے جا ملی۔ اقبال نے معرفت اور حقیقت کے وہ حقائق بیان کئے جن کے اظہار سے اردو شاعری قاصر تھی۔ علامہ اقبال نے بیسویں صدی کے اجتماعی لاشعور کو از حد متاثر کیا۔ ان کا اثر بہت سی نسلوں پر رہا اور آج بھی جاری ہے' حتیٰ کہ ترقی پسند تحریک کے بعض علم داروں پر بھی اقبال کا اثر رہا۔ خود فیض احمد فیض کے متعلق کہا جاتا ہے کہ ترقی پسند ہونے کے باوجود جزوی طور پر شعری صوتیاتی آہنگ اور لہجہ کی نغمگی میں اقبال سے ملتے ہیں۔ اس طرح جوش' جگر اور حفیظ جالندھری پر بھی یہ اثرات نمایاں رہے۔ پھر ان شعراء کا اپنا مزاج بھی ان کے شعری Diction کی تشکیل میں برابر کا حصہ دار رہا۔ ذرا بعد میں علامہ جمیل مظہری کا بھی نام لیا گیا' کہ ان پر بھی اقبال کا اثر رہا بلکہ اقبال کی روایت کو انہوں نے آگے بڑھانے کی کوشش کی۔ خودی کا فلسفہ ہو یا ہستی کے دوسرے مسائل ہوں' ان کے یہاں بھی جزوی طور پر اقبال کا آہنگ بولتا ہے۔ علامہ جمیل مظہری کا یہ شعر اقبال کی پیروی کرتا ہے۔

بقدر پیمانۂ تخیل سرور ہر دل میں ہے خودی کا
اگر نہ ہو یہ فریب پیہم تو دم نکل جائے آدمی کا

تاہم بعض ناقدین نے جمیل مظہری کو تشکیک کا شکار ثابت کر کے' ان کے اس پہلو کو نظر انداز کرنے کی کوشش کی ہے۔ جدید اردو شاعری میں بھی آپ دیکھیں تو بہت سے ایسے شعراء ملیں گے' جن کے ہاں لب ولہجہ اور ہیئت واسلوب میں جدت کے باوجود ایسی بازگشت بھی سنائی دیتی ہے جو اقبال کی طرح پرشکوہ آہنگ کی ضامن ہو۔ اس ضمن میں جدید اردو کا ہر بڑا شاعر پیش کیا جا سکتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اقبال ہماری آرکی ٹائپ کا حصہ بن چکے ہیں۔ احمد فراز کا یہ مشہور زمانہ شعر دیکھئے۔

رنجش ہی سہی دل ہی دکھانے کے لئے آ
آ پھر سے مجھے چھوڑ کے جانے کے لئے آ

اس شعر کی صوتیات میں اقبال کے ابتدائی دور کا آہنگ صاف نمایاں ہے۔

حسین سحر کی شاعری کے سلسلے میں عرض کرنا ہے کہ حسین سحر بھی دور جدید کے ان باوقار اور معیاری شعراء کی صف سے تعلق رکھتے ہیں جو اپنے اسلوب وادا اور لب ولہجہ سے پورے طور پر جدید بلکہ جدید تر شاعر کی حیثیت رکھتے ہیں اور اپنے موضوع منصب اور تمثیل کے اعتبار سے جدید اردو شاعری میں ایک وسیع کینوس اور آفاقی تصور مرتب کر رہے ہیں۔ حسین سحر کی شاعری کا یہ وسیع کینوس جدید اسلوب میں پرشکوہ' بلند' وضع اور صالح روایات وآثار کا متحمل ہے۔ اسی کے ساتھ زندگی کے بہت سارے مسائل درد' اعتبار' محبت' وفا' خلوص' حکمت' شجاعت اور جہدان کی شاعری کے سفر میں پیش پیش ہیں۔ وہ پرشکوہ لہجہ کے شاعر ہیں جو زندگی کی آفاقی قدروں کی ہم نوائی بھی کرتے ہیں اور اپنے اشعار کے ذریعہ اس کے تہذیبی عمل میں بھی شریک ہو جاتے ہیں۔ حسین سحر کے یہاں ان کا پرشکوہ آفاقی اسلوب جگہ جگہ نمایاں ہے۔

تمام عمر تخاطب مرا مجھی سے رہا — سوال میں نے کئے ہیں جواب میرے ہیں
جدھر سے گزریں جہاں جائیں سب نگران کے — مسافر اپنی کوئی سرزمیں نہیں رکھتے
میں لہلہاتی شاخ کو سمجھا تھا زندگی — پتا گرا تو درسِ فنا دے گیا مجھے
چاروں طرف سلگتے بگولے ہیں رقص میں — محسوس ہو رہا ہے کہ صحرا سفر میں ہے
دشتِ خلا کی وسعت بے پایاں کیا کروں — مجھ کو تو اپنی ذات کی پہنائی چاہئے

حسین سحر شعریات عصر کی تعمیر اور تسلسل میں اپنے مخصوص پرشکوہ لہجہ اور آفاقی حیثیت کی وجہ سے غیر معمولی تجربے سے گزرے ہیں۔ وہ اپنی شاعری کے ذریعہ زندگی کی ترتیب وتزئین اور اس کے تمثیلی افکارات میں برابر کے شریک ہیں۔ شاعری کو آفاقی حیثیت سے جوڑنا اور زمین یا خاکی تحدیدات کے ساتھ توافق پیدا کرنا حسین سحر کا کام ہے۔ ان کی نظر وقت کو سمجھنے کی اہلیت رکھتی ہے۔ حسین سحر کے شعری افکارات میں صرف شاعری برائے شاعری کا عمل نہیں ملتا بلکہ تعمیر

حیات اور شاعری برائے زندگی کی تمثیل ملتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے اشعار میں کوئی حکمت کوئی نکتہ کوئی شکوہ بولتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ قاری صرف اشعار کی صوتی اور معنوی تزئین ہی سے لطف اندوز نہیں ہوتا بلکہ وہ اشعار کی صوتیات اور معانی سے گزرتا ہوا بصیرت تک پہنچتا ہے۔ چنانچہ یہ کہا جائے گا کہ حسین سحر کی شاعری ہمیں صوتیات اور معانی کی مسرت سے گزارتی ہوئی بصیرت تک پہنچاتی ہے۔ مسرت سے بصیرت کا سفر ہی شاعری کے کینوس کو پھیلاتا ہوا اسے آفاقی سرحدوں تک پہنچاتا ہے۔ مسرت اور بصیرت کے اندر ہی جذبات و احساسات کے وہ تمام مضمرات شامل ہیں جن پر شعریات کے مباحث قائم ہوتے ہیں۔ جناب حسین سحر نے نہ صرف یہ کہ اس سفر کو طے کیا ہے بلکہ اس راہ میں انہوں نے دوسروں کے لئے اپنے نشانات قدم بھی چھوڑے ہیں۔

یہاں تو اپنی ہی خوبی ہے ذات کی دشمن — سلگ رہے ہیں کئی پیڑ اپنی چھاؤں میں
جن خوابوں کی کوئی بھی تعبیر نہیں — دیکھنے والے دیکھ رہے ہیں ایسے خواب
ہے میرے چاروں طرف اک ہجوم چہروں کا — حصار ذات میں اس طرح کھو گیا ہوں میں
وصال و ہجر کی ہر کیفیت محبت ہے — کوئی بھی وقت ہو اس دائرے میں آئے گا
میں نے تو کاغذ پہ اس کا نام لکھا تھا سحر — حرف سارے اوڑھ کر خوشبو کہاں سے آ گئے

حسین سحر کی شاعری میں عصری آگہی اور زندگی کی بدلتی ہوئی قدروں کی جمالیات بھی ملتی ہے۔ بیسویں صدی میں صنعتی ترقیات کے ذیل میں محنت، کام اور معاشرہ کی جو جمالیات بدلی ہے اور زندگی، مشینی زندگی سے جس قدر مغلوب ہوتی گئی ہے۔ اس کا وسیع تر احساس ان کے یہاں ملتا ہے۔ جدید احساسات سے بھرے ہوئے ان کے یہاں ایسے بہت سے اشعار ملتے ہیں جو ہمارے اجتماعی لاشعور پر اثر انداز ہوتے رہتے ہیں۔ اس ضمن میں حسین سحر کا یہ شعر۔

دھواں اگلتی ہوئی چمنیاں یہ کہتی ہیں — حیات روز سلگتی ہے کارخانوں میں

اس ''حیات روز سلگتی ہے'' کا جواب نہیں۔ اس ایک شعر میں پورے عہد کو بند کر دیا گیا ہے۔ مشینی زندگی اور محنت کی جمالیات پر یہ شعر ایک ایسا وجدانی کلیہ ہے جو اپنی مثال آپ ہے۔ اسی طرح مشینی زندگی اور اس کے اعمال میں توافق کے سبب انسانی زندگی کس حد تک اپنا غیر مرئی،

پیرہن بدلتی ہے اور کس طرح اندرون میں تاریکیوں کا انعکاس نمایاں ہوتا ہے۔ حسین سحر اس احساس کو خبر کے ساتھ نظر کی وسعتوں میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ اس لئے خود بخود ان کے یہاں ایک جمالیاتی فعالیت پیدا ہو گئی ہے وہ کہتے ہیں۔

ذہن جب تاریک ہو جائیں مشینوں کے طفیل — جذب دل کی روشنی کو عام کرنا چاہئے
اس قدر راتوں کی تاریکی کے ہم عادی ہوئے — صبح کی پہلی کرن چمکی تو ڈر کر رہ گئے

اسی ذیل میں درج ذیل شعر کو بھی پیش کیا جا سکتا ہے۔

جس کی بنیاد پہ نفرت کا نہ سایہ جائے — ایسا اک شہر محبت کا بسایا جائے

اپنی شعری تمثیلات میں حسین سحر اکثر حال، جذبہ اور عمل کے توافق سے بھی کام لیتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں ان کے اشعار میں دعاوی اور دلائل ایک ہی جگہ بہ آسانی جمع ہو جاتے ہیں۔ بلکہ یہ کہنا چاہئے کہ دعاوی خود دلائل پیدا کر دیتے ہیں۔ لہٰذا شعر بغیر کسی قشری قوت کے اپنے آپ میں مکمل معنوی اکائی بن جاتا ہے۔ اور یہ دلائل کو اپنے آپ سے اس قدر قریب کر لیتا ہے کہ شعر سے ہماری نظر ہی نہیں ہٹتی۔ شعری عمل کی تہذیب کا یہ انوکھا طریقہ ہے۔

میں ہوں گرداب کے حلقے میں مگر چاہتا ہوں — دور تک یونہی مرے ساتھ کنارہ جائے

اب آپ دیکھیں کہ دوسرے مصرعہ میں جو معنی کی تخریج ہے وہ پہلے ہی مصرعہ کے عمل میں موجود ہے یا اس سے لحاظی طور پر اتفاق قائم کر رہی ہے۔ عام طور پر تخلیقی عمل ایسے موقعوں پر ان .....تلازموں کی تلاش میں نکل پڑتا ہے جو اجتماعی عادات اور اعمال سے افتراق کے بغیر پیدا ہوں، مگر فوری طور پر شعر کی خوبی ہمیں ایسے افتراق سے بے گانہ کر دیتی ہے اور ہماری شعری سوچ کو غیر متوقع معنوی اعماق کی طرف لے چلتی ہے۔ یہ ذائقہ شاعری کے بعید از قیاس اور بے مثل مقامات کی سرحدوں میں جمع ہوتا رہتا ہے۔ اس لئے ایسے میں تفہیمات کا دائرہ بھی اپنے حدود کو وسیع کرتا ہوا اپنے مخازن کی طرف پھیلنا شروع کر دیتا ہے۔ اس ذیل میں یہ دو اشعار دیکھیں۔

روح کے زخموں کی شادابی کہاں ہے مستقل
ایک دن یہ لہلہاتی فصل بھی کٹ جائے گی

میرے لئے تو سانس بھی لینا محال ہے
یہ کون زندگی کی دعا دے گیا مجھے

حسین سحر اردو شاعری میں 40ء کے بعد تیار ہونے والی جدید نسل سے تعلق رکھتے ہیں جن میں احمد فراز، ندا فاضلی، مظفر حنفی، ظفر اقبال، عرفان صدیقی، عنوان چشتی، مخمور سعیدی، امجد اسلام امجد، شہزاد احمد، علیم اللہ حالی، لطیف الرحمٰن، مظہر امام، علیم صبا نویدی، اقبال ارشد، ناصر زیدی، انور شعور، پروین شاکر، ساجدہ زیدی، ثروت عثمانی، توصیف تبسم، ظفر گورکھپوری، فرحت قادری، صدیق مجیبی، رفعت سروش، شہریار، بشیر بدر اور احمد عقیل وغیرہ کا نام آتا ہے۔ انہوں نے جدید اردو شاعری کی ہیئتی اور معنوی تشکیل و ترتیب میں اپنے فکری اور تخلیقی امتیازات کے ذریعہ آفاقیت کو فروغ دینے کی کوشش کی ہے۔ وہ قابل قبول حد تک جدیدیت کے استعاروں کو قبول کرتے ہوئے اپنے رنگ کو نمایاں کرتے ہیں۔ شعری تہذیب کے عمل میں وہ اپنی شناخت قائم کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ ان کی شناخت خود ان کا اپنا حوالہ ہے۔ وہ ہیئت اور ادائیگی میں تو جدید تر لہجہ میں بولتے ہیں مگر فکر اور تجربے میں آفاقیت اور شکوہ کو فروغ دیتے ہیں۔

اوپر عرض کیا گیا تھا کہ علامہ اقبال نے ہماری آرکی ٹائپ یا اجتماعی لاشعور پر جو اثر ڈالا ہے اس سے جدید سے جدید لہجہ اور ہیئت بھی متاثر ہوئی ہے۔ ایسی صورت میں ادب و فن کی ہر تخلیقی جہت بالواسطہ یا بلاواسطہ شعوری یا لاشعوری طور پر اس اثر میں شامل ہے۔ اس لحاظ سے خود فنی تعمیر کا عمل ہی اپنے اظہار میں اس نفسیات کا شاہد ہے۔ ضروری نہیں کہ اس اظہار میں وہ سارے مکالمے اور تحدیدات شامل ہو جائیں جو ادب و زندگی کو امتیاز عطا کرتی ہیں۔ اور اسے ہمہ جہتی حوالوں میں پیش کرتی ہیں۔ چنانچہ اسی کے ساتھ یہ سفارشات بھی قابل عمل بن جاتی ہیں کہ شعری تخلیقات میں اجتماعی لاشعوریت کو شاعر اپنی ذاتی تحدیدات میں پیش کرنے میں کہاں تک کامیاب ہوا ہے۔ حسین سحر کی شعری اور تخلیقی تحدیدات خود ہی ایسے حوالوں کو پیش کرتی ہیں جو انہیں ایک جانب تو جدید عملیات کا نشان عطا کرتی ہیں دوسری جانب ہر قدم پر انہیں اس پرشکوہ آہنگ اور آفاقی تصور کے ساتھ قائم رکھنا چاہتی ہے۔ جدید مزاج اور عملیات کا یہ نشان ان کے پرشکوہ اور

بلند لہجہ کو آفاقی توسیع کی طرف لے چلتا ہے۔

حسین سحر کی شاعری کا یہ امتیاز ہمیں زندگی کی جستجو میں کسی قشری قوت پر غیر محسوس مراقبے سے اعتماد اور انحصار بھی سکھاتا ہے اور زندگی کی انفعالیت سے آزاد بھی کرتا ہے۔ حسین سحر کی شاعری میں ہمیں ان تمام توقعات سے گزرنا پڑتا ہے جو کسی شاعر کے شعری مزاج اور آہنگ میں مخصوص زاویہ بناتی ہوئی آگے بڑھتی ہیں۔ حسین سحر کی شاعری کی اجمالی تعریف قائم کرنے میں ان کا اسلوب معاون ہے۔ حسین سحر ایک سیسے Calibre کے شاعر ہیں۔ جو اپنے شعری افکارات کو مطلوب معیار اور حیثیت سے آشنا کرانے کے لئے پے در پے تجربوں سے گزارتے ہیں۔ وہ اکثر اشعار میں ایسے الفاظ استعمال کرتے ہیں جو بہت بلند و بالا ہوں اور اپنے بلند آہنگ کے ذریعہ تخلیق کے عمل کو بارعب اور قابل قدر بناتے ہوں۔۔ حسین سحر کے یہاں زندگی دراصل تمناؤں جذبوں اور محسوسات کی تحدید ہے۔ کبھی کبھی زیب داستان کے لئے وہ ان حدود سے باہر بھی نکل آتے ہیں مگر جلد اپنی جگہ لوٹ آتے ہیں۔ شعوری عمل اور تخلیقی احکامات کے لئے جس قدر آزاد اور پروقار ہو کر جینا پڑتا ہے، حسین سحر اس سے زیادہ آزاد اور پروقار ہیں۔ وہ زندگی اور شاعری کو بہ یک وقت ایک ہی خانے میں رکھتے ہوئے آگے بڑھتے ہیں۔ اس لئے شعری محاظرات بھی انہیں رویوں کو اختیار کرتے ہیں جو زندگی اور فن کے درمیان روابط پیدا کر سکیں۔ حسین سحر اس عمل میں بہت کامیاب ہیں۔ وہ شاعری میں ایسے تلازموں سے بھی کام لیتے ہیں جو تخلیق کی کسی جہت سے خود بخود نمودار ہوتے ہیں۔ لہٰذا واقعاتی سطح پر تو یہ کوئی نئی بنیاد نہیں ہے مگر شعری استعاراتی اسالیب ایسے بیان کو بہت زیب دیتے ہیں۔ مثلاً حسین سحر کا ایک شعر دیکھئے۔

میں تو گرداب بلا میں ڈوب ہی جاتا مگر
اس قدر دریا میں یہ بازو کہاں سے آ گئے

گرداب بلا کے اندر ڈوبتے ہوئے شخص کو عموماً کسی خارجی سہارے کی ضرورت پڑتی ہے، مگر یہاں سہاروں کا محل خود ڈوبتے ہوئے شخص کی ذات ہے۔ لہٰذا یہ شعر خود اعتمادی کو مہمیز لگاتا ہوا آگے بڑھ جاتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ حسین سحر ہمارے دور کے ان بڑے شاعروں میں

ہیں جو شعری ترغیبات اور تمثیل کو اردو میں بڑے کینوس پر پیش کر رہے ہیں۔ جدید اسلوب انسانیت اور اخلاق اپنے مختلف تیوروں کے ساتھ ان کے یہاں جمع ہیں۔ وہ پرشکوہ لہجہ اور پروقار آہنگ کے شاعر ہیں۔ ان کی شاعری آفاقی تصور کو پیش کرتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ وہ اپنے معاصر شعری ادب میں ممتاز ہیں۔

چشم بر آواز۔۔ حُسین سحر

ڈاکٹر انور سدید

حُسین سحر کو پڑھتے ہوئے میں نے ہمیشہ یہ محسوس کیا ہے کہ وہ نئے انداز کی تازہ اور توانا غزل ہی نہیں کہہ رہے بلکہ اس صنف ادب میں تخلیق کاری کرتے کرتے اس مقام پر بھی پہنچ گئے ہیں جہاں شاعر اپنا ذاتی تشخص قائم کرنا ضروری تصور نہیں کرتا بلکہ اس کے جذبے کی تطہیر جب شعر کا قالب اختیار کر لیتی ہے تو وہ جذباتی اور روحانی طور پر مطمئن ہو جاتا ہے کہ اس نے اظہار مکمل کر لیا ہے اور شاعر تخلیق کے بطون میں سما گیا ہے۔ بالکل ایسے ہی جیسے بچہ پیدا ہو تو ماں باپ طمانیت محسوس کرتے ہیں کہ اب ان کی ذاتی شناخت مٹ بھی جائے تو ان کا سلسلہ نسب ختم نہیں ہوگا۔ حُسین سحر کی غزل بھی ان کے سلسلہ نسب کو آگے بڑھانے والی غزل ہے۔ یہ ایسی غزل ہے جو پہلے اپنا تعارف خود کراتی ہے اور جب دل میں اتر جاتی ہے تو پڑھنے والا یہ جاننے کے لئے بے تاب ہو جاتا ہے کہ اس غزل کا خالق کون ہے؟

یہ مختصر سی تمہید میں نے اس لئے باندھی ہے کہ نئی غزل میں ایک امتیازی حیثیت رکھنے کے باوجود حُسین سحر بہت زیادہ مشہور غزل نگار نہیں، بڑے شہر کا نقاد جب تعلقات عامہ کا مدار وسیع کرنے کے لئے غزل گو شاعروں کی ایک لمبی کھتاؤنی بناتا ہے تو نثار اکبر آبادی پر پہنچ کر اس کا سانس پھول جاتا ہے اور پھر تنقید کا فرض کفایہ ادا کرتے کرتے وہ بھول جاتا ہے کہ اچھی غزل کراچی، لاہور، اسلام آباد اور پشاور ہی میں نہیں لکھی جا رہی بلکہ اس کو تازگی اور توانائی عطا کرنے والے تو ملتان، کبیر والہ، ساہیوال، مرید کے، فاروق آباد، بھکر، کلورکوٹ، خانیوال، وہاڑی اور پتوکی میں آباد ہیں اور ایسی غزل لکھ رہے ہیں جس کے لئے لوگ چشم بر آواز رہتے ہیں۔ یہ غزل لاہور کے ممتاز ادبی رسائل میں دیر سے چھپتی ہے لیکن اس کی خوشبو اشاعت سے پہلے ہی دیوار چمن عبور کر جاتی ہے اور بعض اوقات تو ثقہ غزل گو مضمرات سے آئی ہوئی نئی زمین اور نئی بحر میں اپنی غزل لکھ کر مشاعرے میں بھی پڑھ دیتے ہیں اور حُسین سحر جیسے شاعر فرطِ ادب سے یہ بات بھی نہیں کہہ سکتے کہ

''خوشہ چینی ان کے خرمن ہی سے کرلی گئی ہے''

حُسین سحر بھی ملتان کے ایسے ہی شاعر ہیں جو اخبار' جریدہ' ریڈیو اور ٹیلی ویژن کی ضرورت پوری کرنے کے لئے غزل نہیں کہتے' شعر کہنا ان کی داخلی اور فطری ضرورت ہے۔ یہ بوئے سحر کا مست بلاوا ہے جس کی صدا پر حسین سحر کے جذبات کا قافلۂ نو بہار چل پڑتا ہے۔ اور جب ہمارا دل موسیقی کے نرم لہرے میں تیرنے لگتا ہے اور خوشبو محیط جان ہو جاتی ہے تو حسین سحر ہمیں نظر نہیں آتے ان کی شاعری کا مینی فیسٹو جوان کی زندگی اور فن سے ماخوذ ہو کر ہمارے سامنے آ گیا ہے وہ کچھ یوں ہے۔

کس نے دیکھی ہے لبوں کی خوشبو
کون سنتا ہے نظر کی آہٹ

اور اس سے ہی خیال آتا ہے کہ حسین سحر کے ہاں خود کو نمایاں کرنے یا اپنی ذات کو مرکز کائنات بنانے کا جذبہ موجود نہیں اور وہ اپنے داخل میں موجزن رہنے کے آرزومند ہیں' حسین سحر اپنی خواہشات کا اسیر بن جانے کے بجائے ایسے حواس پر غالب آ جانے کی سعی کرتے ہیں جن سے خواہشیں پیدا ہوتی ہیں اور شاعری سے عبادت کا عنصر معدوم ہو جاتا ہے۔ حسین سحر نے بات استعارے میں کہی ہے لیکن دیکھئے وہ چکا چوند روشنی سے کیسا خوف محسوس کرتے ہیں۔

شام ہوتے ہی کہاں ڈوبے گا؟
صبح سے سوچ رہا ہے سورج
وہ جس کو گرمی بازار کہہ رہے ہیں لوگ
مجھے تو حشر کا منظر دکھائی دیتا ہے
جب دھوپ کی تلوار چمکتی ہے سروں پر
ہر رنگ بکھر جاتا ہے' مرجاتی ہے خوشبو

لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ حسین سحر نے ظلمت اور تاریکی کو قبول کیا ہے یا اس کی تمنا کی ہے حسین سحر جس روشنی سے خائف ہیں وہ جسم و جاں کو جھلسا دینے اور آنکھوں کو خیرہ

کر ڈالنے والی روشنی ہے۔ صبحِ صادق سے قبل اندھیرے کی کوکھ سے پیدا ہونے والی ملگجی روشنی یا شام کی تیرگی میں پھیلے ستارے سے بیدار ہونے والی روشنی کی مہین سی لکیر تو حسین سحر کو لطافت ہی نہیں قوتِ گویائی بھی عطا کرتی ہے۔ وقت کے یہ دونوں قطعے ایسے ہیں جب شور مدھم پڑ جاتا ہے اور سکوت سخن جوئی پر آمادہ ہوتا ہے۔ میرا جی نے سچی شاعری کو انہیں لمحات کی زائیدہ قرار دیا ہے۔ اس وقت شاعر اپنے اندر کی آواز سنتا ہے وہ فطرت کے ساتھ ہم کلام ہوتا ہے۔ اور اس کا خیال لو دینے لگتا ہے۔ ایسے لمحات میں ہی حسین سحر پر شاعری کی دیوی مہربان ہوتی ہے اور وہ اپنی خلاقی کا مظاہرہ اپنے مخصوص اسلوب میں کرتے ہیں:

تیرے خیال کی مشعل جلے اگر دل میں
تو اس اندھیرے مکاں میں بھی روشنی آئے
شام کی تیرگی میں ایک ستارہ چمکا
اجنبی شہر میں یہ کس نے پکارا مجھ کو
ان کی آنکھوں کے ستاروں کا خیال آتے ہی
ظلمتِ شب میں ہوئے یاد کے جگنو رقصاں

حسین سحر کی غزل پڑھتے ہوئے مجھے یہ احساس بھی ہوتا ہے کہ وہ تاریکی اور روشنی' رات اور دن کے سنگم پر کھڑے ہیں اور دو مختلف دنیاؤں کا نظارہ کر رہے ہیں' چنانچہ ان کے ہاں جو خوف پیدا ہوتا ہے اس نے انقباض کی کیفیت کو سطح پر ابھارا ہے۔ لیکن جب خوف اٹھ جاتا ہے تو کشادگی کا احساس ہوتا ہے' فضا کھل جاتی ہے۔ محدود تناظر کو لامحدودیت مل جاتی ہے۔ دھندلے نقوش داخلی قوتِ گویائی سے فیضیاب ہو جاتے ہیں۔ اس ضمن میں پہلے خارج سے جمع کی ہوئی چند حقیقتیں دیکھئے جو شاعر کو گراں بار کر رہی ہیں۔

دھواں اگلتی ہوئی چمنیاں یہ کہتی ہیں
حیات روز سلگتی ہے کارخانوں میں
آنکھ تو بے منظری کے خوف سے پتھرا گئی

181

بے یقینی کی خزاں میں دل بھی مرجھانے لگا
شہروں کا بھی مستقبل محفوظ نہیں
ہر اجڑی ویراں بستی کچھ کہتی ہے
گرم جوشی تھی کل، سرد مہری ہے اب
لوگ موسم کی صورت بدلنے لگے
اب کے چاروں سمت یوں برسا ہے تنہائی کا زہر
شہر بھی ویراں نظر آیا مرے گھر کی طرح

ایسے اشعار میں یوں لگتا ہے کہ حسین سحر کو زمانے کی نوکِ خار مسلسل کچوکے لگا رہی ہے۔لیکن اس لمحے کو دوام حاصل نہیں۔ جونہی یہ لمحہ گزر جاتا ہے حسین سحر کے اندر کی کائنات روشن ہو جاتی ہے اور وہ شاعری میں خود کلامی کرنے لگتے ہیں تو اپنوں کی طرح لطیف اور معطر محسوس ہوتے ہیں اور صاف نظر آتا ہے کہ اب وہ خارج کی منفی قوتوں کا مقابلہ جواں مردی اور تنومندی سے کر رہے ہیں اور انہوں نے اس مقابلے کے لئے اپنے ماضی سے اور ماضی کی حسین یادوں سے بے پناہ قوت حاصل کر لی ہے۔

محرومیوں کی دھوپ کی پروا نہیں مجھے
رقصاں ہیں تیری یاد کے سائے خیال میں
میں وہ ابرِ رواں ہوں کہ تیری زمیں کے لئے
کتنے صحراؤں کی تشنگی چھوڑ آیا ہوں میں
ذہن جب تاریک ہو جائیں مشینوں کے طفیل
جذبِ دل کی روشنی کو عام کرنا چاہئے
پھیلی ہے کچھ اس طرح دھنک تیرے بدن کی
رنگوں سے چمک اٹھا ہے آنگن مرے گھر کا
اس کے چہرے کے شفاف آئینے میں

182

خوشبوؤں کا عکس دکھائی دیتا ہے
گوشے گوشے میں ہے رنگا رنگ خوابوں کی دھنک
ذہن بھی اس کے خیالوں کا عجائب گھر نہ ہو
عجب نظارہ دکھائی دیا فضاؤں میں
زمیں طلوع ہوئی چاند کے خلاؤں میں

اشعار پڑھ کر یہ احساس نہیں ہوتا کہ حسین سحر نے اک موج ہوا پہچان کو دیکھ لیا ہے اور اب انہیں میر تقی میر کے انداز میں زنجیر نظر آنے لگی ہے۔اس کے برعکس میرا اندازہ ہے کہ خارج کے جبر سے آزاد ہونے، معاشرے کی بند فضا سے نکلنے اور مشینوں کی میکانیکیت سے گلو خلاصی پانے کے بعد جب وہ سیر لامکاں کے لئے نکل جاتے ہیں تو ایک دائمی مسرت سے ہم کنار ہو جاتے ہیں، حسین سحر کی غزل نے چونکہ صحرا کی کھلی فضا میں پرورش پائی ہے اس لئے ان کی تمثالوں میں بھی وسعت اور تحرک کی فراوانی ہے۔ ابرِ رواں، آوارہ بگولے، آواز کی کرن، ظلمتِ شب، چراغِ صدا، ریگِ دل پر یادوں کے نشان جیسی ترکیبوں کو پیشِ نظر رکھیں تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ حسین سحر نے ایک ایسی چیز کو جو ساکن ہے دوسری ایسی چیز کے ساتھ وابستہ کر دیا ہے جو مظہرِ تحرک ہے۔اور اب اس ترکیب سے جو خیال غزل کے شعر سے طلوع ہوتا ہے وہ لکۂ ابر کی طرح رواں اور پرفشاں نظر آتا ہے۔مثال کے طور پر حسین سحر شمعِ آرزو لے کر چلیں تو درد و غم کا اندھیرا سفر کرنے لگتا ہے۔ شدتِ احساس بڑھے تو پتھر کا خون کدال پر تیرنے لگتا ہے۔چہرے کے شفاف آئینے میں عکس مجسم نہیں ہوتا بلکہ خوشبو کی طرح فضا میں پھیل جاتا ہے۔اور انہیں محبسِ دل سے رہائی ملے تو وہ زلفوں کی گھٹا بن جانے کی تمنا کرتے ہیں۔حسین سحر کی غزل میں جب اس قسم کے موضوعات آتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ زمین کے ساتھ ساتھ اپنا ناطہ قائم رکھتے ہوئے پرواز کے آرزو مند بھی ہیں اور دلچسپ بات یہ ہے کہ انہوں نے بگولوں کا ہم سفر بننے کی آرزو نہیں کی، بلکہ اپنی راہ خود متعین کی ہے اور جس نگر سے گزرے ہیں اسی کو اپنا گھر بنا لیا ہے۔

جدھر سے گزریں، جہاں جائیں، سب نگر ان کے

مسافر اپنی کوئی سرزمیں نہیں رکھتے
خودبخود پاؤں رکے جاتے ہیں
یہی شاید ترا رستہ ہوگا

میں نے عرض کیا ہے کہ حسین سحر کی شاعری ہمیں دو مختلف دنیاؤں کا نظارہ کراتی ہے۔ اس قسم کے سنگم پر حیرت بھی پیدا ہوتی ہے اور تجسس کا جذبہ بھی بیدار رہتا ہے۔ زندگی کبھی سوال بن کر سامنے آتی ہے اور کبھی شاعر کا تجربہ ہی اس کا جواب بن جاتا ہے حسین سحر کی غزل میں یہ دونوں صورتیں بے حد دلآویز انداز میں ابھری ہیں، یعنی کبھی وہ اپنی حیرت کو سوالیہ نشان بنا دیتے ہیں۔

اک کرن آواز کی ڈوبی تھی دشتِ شام میں
شہر کے سارے دریچے بے صدا کیوں ہو گئے؟
یہ آئنہ میرے پہلو میں کیوں چمکتا ہے؟
دیارِ سنگ میں رہ رہ کے سوچتا ہوں میں
یہ خاک اڑاتے ہوئے آوارہ بگولے
مجھ کو میری منزل کا پتہ کیوں نہیں دیتے؟
گر اس کا چہرہ ہے شفاف آئینے کی طرح
تو میرا عکس مجھے کیوں نظر نہیں آتا؟
جو میرے رگ و پے میں سلگتی ہے مسلسل
اُس آگ کو کس نام سے تعبیر کیا جائے؟

اور کبھی اس قسم کے سوالات حسین سحر نے خود اپنے آپ سے کہے ہیں تو ان کا جواب بھی فراہم کیا ہے ان کے مندرجہ ذیل شعر میں ان کے اس طرزِ عمل کی طرف واضح اشارا موجود ہے۔

تمام عمر تخاطب مرا مجھی سے رہا
سوال میں نے کئے ہیں، جواب میرے ہیں

حسین سحر کے سوالات اضطراب آسا ہیں۔ لیکن دیکھئے ان کے سوالات میں حرص و ہوس کا پرتو

نظر نہیں آتا۔ وہ نفسِ مطمئنہ رکھنے والے انسان ہیں اور زندگی کو طمانیت آمیز نظروں سے دیکھتے ہیں۔

روح کے زخموں کی شادابی کہاں ہے مستقل؟
ایک دن یہ لہلہاتی فصل بھی کٹ جائے گی
صحرا کی سمت جائیے کیوں شہر چھوڑ کر؟
ویرانیوں کی دل کے نگر میں کمی نہیں
تجھ کو دیکھوں تو کہاں تک دیکھوں؟
نظر آتا ہے کہ ہر سو تو ہے

دلچسپ بات یہ ہے کہ حسین سحر نے داخلی مسرت اور قلبی طمانیت حاصل کرنے کے لئے آرزوؤں کی جگمگاتی ہوئی کہکشاں مرتب نہیں کی، ان کی امیدیں ایسی نہیں ہیں کہ ٹوٹیں تو پھر پیدا ہی نہ ہوں، انہوں نے تمنا کا دوسرا قدم اٹھانے اور عرش سے پرے ایک اور مقام حاصل کرنے کی خواہش بھی نہیں کی۔ ایک قانع انسان کی طرح انہوں نے چھوٹی چھوٹی خوشیوں کو زندگی کا حاصل قرار دیا ہے۔ اور بحرِ حیات میں تنکے کی طرح بہنے کی تمنا کی ہے۔ حسین سحر کا جہانِ آرزو نظر کو خیرہ نہیں کرتا بلکہ دل پر شبنم سی بکھیر دیتا ہے۔ اور یہ رویہ ایک ایسے عام آدمی کا ہے جو عظیم انسان کہلانا پسند نہیں کرتا اور صحرا کی ریت پر پاؤں رکھ کر مسرت محسوس کرتا ہے۔ حسین سحر کی سادہ اور بے ساختہ آرزوؤں کی ایک مثال ان اشعار میں دیکھئے:

محبسِ دل سے رہا ہو جاؤں — میں تیرے لب سے ادا ہو جاؤں
تشنگی یوں نہ بجھے گی دل کی — تیری زلفوں کی گھٹا ہو جاؤں

اب تو دریا میں اتر آیا ہوں
چاہے جس سمت بہا لے جائے

خودبخود پاؤں رکے جاتے ہیں — یہی شاید تیرا رستہ ہوگا
اسی امید پہ کب سے ہوں چشم بر آواز — سنائی دیتا ہے جو کچھ، دکھائی بھی دے گا

آ ہی جائے گا سکوں پر یہ لہو کا دریا
درد سیلاب کی مانند گزر جائے گا

حسین سحر کی غزلیں ہمارے سامنے صرف شاعری پیش نہیں کرتیں یہ اس شاعر کو بھی منکشف کرتی ہیں جس کی شاعری اور شخصیت میں دوئی نہیں ہے۔ ان کی غزل اپنا ایک علیحدہ ''بلڈ گروپ'' رکھتی ہے۔ چنانچہ کئی لوگ جب ان کی وضع کردہ زمینوں میں شعر آزمائی کرتے ہیں تو صاف نظر آ جاتا ہے کہ انہوں نے حسین سحر کے اترے ہوئے کپڑے پہن لیئے ہیں۔ بلاشبہ حسین سحر نے شہرت کی خلعتیں عطا کرنے والے درباروں تک رسائی حاصل نہیں کی۔ کیوں کہ یہ ان کے مزاج کے خلاف ہے۔ اس کے باوجود ان کی غزل نے اس دور کی فیشنی غزل سے الگ اپنا مابہ الامتیاز پیدا کیا ہے۔ مجھے یہ دیکھ کر بڑی حیرت ہوئی کہ ایک ہندوستانی نقاد نے اپنے ایک مقالے میں اس دور کی غزل کے چند نمائندہ اشعار اقتباس کئے تو اس کڑے انتخاب میں حسین سحر کے تین اشعار موجود تھے لیکن ان کے اپنے وطن میں منتخب اردو غزل کا ایک ضخیم مجموعہ چھپا تو حسین سحر کو اس میں شامل نہیں کیا گیا تھا۔ اگلے روز حسین سحر اس ضخیم انتخاب کے مرتب سے اہل قلم کے نئے پرچے کے لئے غزل منگوا رہے تھے تو انہوں نے مجھے اپنا یہ شعر سنایا۔

ہم اسے یاد کئے جاتے ہیں
جس کی عادت ہے بھلائے رکھنا

اور پھر حسین سحر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔ ان کا قہقہہ میرے ذہن میں اب تک گونج رہا ہے۔

دھیمے لہجے کا شاعر

ڈاکٹر سید احسن زیدی

عمرانیات کے ماہرین کا خیال ہے کہ انسان کی قوت گویائی شدت جذبات کی زائیدہ ہے۔ جب اس کے وجود میں محسوسات کا لاوا حدت و حرارت کی مطلوبہ مقدار سے بڑھ گیا اور اس بات کا امکان پیدا ہوا کہ گرمیٔ احساس سے وہ پھٹ کر بکھر جائے گا تو قدرت نے اس دباؤ کو کم کرنے کے لئے اسے زبان کی شکل میں ایک Outlet عطا کیا۔ جس کی بدولت وہ تباہ ہونے سے بچ گیا۔ زبان کی ایک شکل وہ ہے۔ جس سے ایک عام آدمی اپنا مافی الضمیر بیان کرتا ہے اور دوسری صورت وہ ہے جب انسان اپنی قادرالکلامی اور حسن آفرینی کی مہارت سے ایک فن پارہ تخلیق کرتا ہے۔ اور اپنی بات کو قاری یا سامع کے رگ و پے میں اتار دیتا ہے۔ یہ وہ فن کار ہے جو حسن و جمال کو پیکر ماوی میں ڈھال کر اسے ابدی اور لازوال حیثیت عطا کرتا ہے۔

حسین سحر ایک فن کار ہے۔ پختہ کار شاعر ہے۔ اسے زبان پر قدرت حاصل ہے اور فنی تقاضوں کا ادراک بھی رکھتا ہے۔ وہ حساس دل کا مالک ہے۔ اس کا دل گرد و پیش میں پھیلی ہوئی زندگی کے مسخ شدہ خدوخال کو دیکھتا ہے اور انہیں اپنے اندر جذب کرنے کی صلاحیت بھی رکھتا ہے۔ اس کی اسی خصوصیت نے اس کے جذبوں کو شدید اور منہ زور کر دیا ہے۔ اس کے داخل میں برپا ہونے والا طوفان جب بے قابو ہونے لگتا ہے تو وہ ''تخاطب'' کے ذریعے اس کی زائد حرارت خارج کرنے کا راستہ اختیار کرتا ہے۔ چنانچہ اس کی شاعری اسی انداز ''تخاطب'' کی دلکش داستان ہے۔

تمام عمر تخاطب مرا مجھ سے رہا
سوال میں نے کئے تھے جواب میرے تھے

شاعروں کے بے پناہ ہجوم میں جہاں ہر شخص ایک ہی بات ایک ہی انداز میں کہہ رہا ہے۔ کسی شاعر کی انفرادیت تلاش کرنا کارمحال ہے لیکن بعض فنکار ایسے ہیں جو اپنے لب و لہجے اور آواز کی بدولت الگ پہچانے جاتے ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ آج کے پروپیگنڈہ دور میں دھوم ان کی مچتی ہے جن کے تعلقات کا افق وسیع ہوتا ہے جن کی پبلک ریلیشنگ مضبوط ہے۔ اور جو پبلسٹی کے آرٹ سے آشنا ہیں۔ کئی ہیرے ایسے ہیں جو کسی تاج کی زینت نہیں بن سکے اس لئے کوہ نور

کی ہمسری کا دعویٰ نہیں کر سکتے ۔حسین سحر بھی ایسا ہی ایک ہیرا ہے۔ چمکدار اور روشن مگر کسی شہ کی سرپرستی سے محروم۔

حسین سحر نے اپنے تجربات کو کبھی اخفا میں نہیں رکھا کہ یہ عمل ایک سچے فنکار کے مذہب میں بمنزلۂ کفر ہے۔ساحر نے کہا تھا۔

دنیا نے تجربات و حوادث کی شکل میں
جو کچھ مجھے دیا ہے وہ لوٹا رہا ہوں میں

حسین سحر کہتا ہے۔

دل پہ جو گزرے لب اظہار تک لے آیئے
کوئی سمجھا ہے نہ سمجھے گا خموشی کی زباں

اس شعر میں بھی شدتِ جذبات کی آنچ محسوس کی جا سکتی ہے۔شاعر بڑے کرب کے ساتھ دل کی بات کہہ رہا ہے۔ کہ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ان کا لب گویا اگر حرکت نہ بھی کرے تو بھی لوگ ان کے اندر کی کیفیت جان لیں گے۔لیکن حقیقی صورت حال یہ ہے کہ لوگ جان کر بھی ان جان بنے رہتے ہیں ۔اور وہ آسانی سے اس بات کا اعتراف نہیں کرتے کہ ان کے گرد و پیش میں ایسے افراد آباد ہیں ۔جن کا ہر لمحہ آزمائش ہے اور ہر ساعت کربلا ہے۔ان لوگوں تک بات پہنچانے کا ذریعہ لب اظہار ہے کبھی کبھی اسے احساس ہوتا ہے کہ شاید کہنے کے باوجود اس کی بات نہ سنی جائے لیکن وہ مایوسی کی گرفت میں نہیں آتا۔

کبھی تو کوئی سنے گا مجھے توجہ سے
ہوا کے دوش پہ اڑتی ہوئی صدا ہوں میں

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ کہنا کیا چاہتا ہے؟ جواب یہ ہے کہ وہ اپنی طرف سے کچھ بھی کہنا نہیں چاہتا۔صرف معاشرے کو آئینہ دکھانے کا خواہش مند ہے۔

دلوں میں زہر، لبوں پر شگفتگی دیکھی
یہ رسم ہم نے عجب تیرے شہر کی دیکھی
جو بزمِ شب میں بہت قہقہے لگاتے تھے
انہی کی آنکھ دمِ صبح شبنمی دیکھی

گرم جوشی تھی کل۔ سرد مہری ہے اب
لوگ موسم کی صورت بدلنے لگے
یہاں تو اپنی ہی خوبی ہے ذات کی دشمن
سلگ رہے ہیں کئی پیڑ اپنی چھاؤں میں

اس صورت حال کو دیکھ کر اس کے داخل میں طوفان اٹھتے ہیں۔کبھی وہ سوچتا ہے کہ کاش اسے دل دردمند سے واسطہ نہ پڑا ہوتا۔

یہ آئینہ مرے پہلو میں کیوں چمکتا ہے
دیارِ سنگ میں رہ رہ کے سوچتا ہوں میں

لیکن چونکہ اس کے پاس احساس کی دولت موجود ہے اس لئے اس کے رگ و ریشے میں آگ کا بھڑکنا ایک قدرتی بات ہے۔

جو میرے رگ و پے میں سلگتی ہے مسلسل
اس آگ کو کس نام سے تعبیر کیا جائے

اس معاشرتی صورت حال کو تبدیل کرنے کے لئے وہ کسی ہنگامہ آرائی کا قائل نہیں۔ وہ فن کار ہے اور اس کا انداز انقلاب بھی فنکارانہ ہے۔وہ جانتا ہے کہ ٹوٹے ہوئے دلوں سے نکلی دعائیں کتنی مؤثر ہوتی ہیں۔اس لئے کچلے ہوئے انسانوں کی دعاؤں کا محتاج ہے۔

تاجِ شہی نہ تختِ سلیماں کی ہے طلب
ٹوٹے ہوئے دلوں کی دعا چاہئے مجھے
درپیش ہے شبوں کے طلسمات کا سفر
راہوں میں اک چراغِ صدا چاہئے مجھے

حسین سحر دھیمے لہجے کا شاعر ہے اس کا تخاطب اپنی ذات سے ہے۔اور ظاہر ہے کہ جب انسان اپنے آپ سے ہم کلام ہوتا ہے تو وہ دھما کہ خیز انداز اختیار نہیں کرتا اس کی آواز کومل اور سندر لہجے میں ڈھل کر اپنا جادو جگاتی ہے۔ یہ اس کی شاعری کی پہچان ہے اور یہی اس کی شخصیت کی شناخت ہے۔

نئے موسموں کی ہواؤں کا استعارہ

ڈاکٹر طاہر تونسوی

ادھوری باتیں (نوٹ):۔

(ا) حسین سحر اس وقت سے شعر کہہ رہے ہیں جب میں نے چلنا بھی نہیں سیکھا تھا۔

(ب) گزشتہ بیس برسوں سے میں حسین سحر کو ویسا ہی دیکھ رہا ہوں جیسا پہلے دن دیکھا تھا۔

(ج) حسین سحر کا ہمزاد سوائے اقبال ارشد کے کوئی اور نہیں۔

(د) تخاطب ایک ایسا شعری مجموعہ ہے جو حسین سحر کی ذات اور فن دونوں کا آئینہ ہے۔

(ر) تخاطب کے بیک ٹائیٹل پر حسین سحر کی تصویر بے پناہ خود اعتمادی کی دلیل روشن ہے۔

(و) حسین سحر نے اپنی شریکِ حیات کے نام انتساب کر کے ایک طرح اس کے احسانات کا قرض چکانے کی کامیاب کوشش کی ہے۔

ضروری باتیں:۔

مجھے اس بات کا اعتراف ہے کہ ''تخاطب'' غزل کے ان مجموعوں میں سے ایک ہے جسے میں نے دیباچے کے سوا سارا پڑھا ہے اور اس میں شامل 70 غزلوں کا خصوصی مطالعہ کیا ہے اگر حسین سحر اس میں 2 غزلیں اور شامل کر لیتے تو 72 کے حوالے سے ایک مکمل علامت متشکل ہو کر سامنے آ جاتی تاہم تخاطب کی ساری غزلوں میں وہ علامتی اظہار موجود ہے جو لمحۂ موجود کی ساری المیاتی صورت کو اپنے پورے پس منظر و پیش منظر کے ساتھ پیش کر دیتا ہے۔ چنانچہ میں یہ کہے دیتا ہوں کہ حسین سحر اپنے زندہ عہد کا زندہ اور توانا شاعر ہے جس کے ہاں عصری شعور و آگہی اور زمان و مکان کی سبھی کیفیات نظر آتی ہیں اور کرب آئینوں میں ہر شخص اپنا اور اپنے عہد کا چہرہ دیکھ سکتا ہے۔ منیر نیازی نے تو یہ کہا تھا۔

کسی کو اپنے عمل کا حساب کیا دیتے
سوال سارے غلط تھے جواب کیا دیتے

اور اس میں ظاہری طور پر فراریت کی ایک صورت نکل آتی ہے اگرچہ اس میں بھی شاعر کی خود اعتمادی موجود ہے تاہم حسین سحر کے ہاں

تمام عمر تخاطب مرا مجھی سے رہا
سوال میں نے کئے ہیں جواب میرے ہیں

خود اعتمادی کی ایک شکل اور ہے جس میں زندگی کو برتنے اور اس سے پیدا شدہ صورت حال کا مکمل ادراک رکھنے اور جواب دہی کے لئے تیار رہنے کا مثبت انداز موجود ہے۔ اور یہ خصوصیت بہت کم شاعروں کے ہاں پائی جاتی ہے کہ وہ خود کو احتساب کے لئے بھی پیش کرے گویا مدعی بھی خود ہو اور گواہ بھی خود ہو۔ اپنے آپ سے تخاطب اور اپنی خود احتسابی کا عمل اردو شاعری میں ایک نئی روایت کو جنم دینے کے مترادف ہے ورنہ ہم نے تو یہ دیکھا ہے کہ اکثر شاعروں کے ہاں اس کے برعکس صورت ملتی ہے غالباً یہی وجہ ہے کہ حسین سحر کی غزل میں سچائی، کھرے پن اور حقیقت پسندی کی خوشبو ہے جو تخاطب کے دامن کو معطر کئے ہوئے ہے اور اس نے کھلی کتاب کی طرح اپنا سب کچھ واضح کر دیا ہے اور یہاں تک نشاندہی کر دی ہے کہ

ہمارے عشق کا قصہ بہت نیا ہے سحر
سراغ اس کا پرانی کہانیوں میں نہیں

حسین سحر کے اس برملا اعتراف کو بھی تخاطب کی غزلوں میں تلاش کیا جا سکتا ہے یا ان کے چہرے پر لکھی ہوئی تحریر کو پڑھ کر اس کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ حسین سحر نے تخاطب میں اپنی فنی ہنر مندی اور انفرادی کرافٹنگ سے اپنے پختہ تر شاعر ہونے کا ثبوت فراہم کیا ہے اور یہ اس کے دستِ کوزہ گر کا کمال ہے کہ اس کی غزلوں کو پڑھتے اور پڑھے چلے جانے کو جی کرتا ہے اور یہ خواہش پیدا ہوتی ہے کہ کاش ایسے اشعار میں نے بھی کہے ہوتے اور اس ''میں'' میں بہت سے شاعروں کو آپ خود شامل کر سکتے ہیں اور اس کی تعداد پر بھی کوئی پابندی نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ حسین سحر نے ترکیب سازی سے اپنی ہنر مندی کا مظاہرہ کیا ہے۔ چنانچہ درسِ فنا، پیکر بے رنگ، گنبد شب، دشتِ احساس، ہیشۂ جاں، فصیل دیار خوشبو، برگ تنہا، ریگِ دل، تختِ سلیماں، چراغِ

صدا' حصارِ ذات' دیارِ سنگ' عکسِ دل' چشمِ پُرآب' شاخِ شب' پوشاکِ بے چہرگی' گنبدِ بے در' اسیرِ غم' دشتِ خاک' سیلِ آب' چراغِ شامِ الم جیسی تراکیب کے صوتیاتی حسن کا اندازہ ان اشعار کو پڑھ کر لگایا جا سکتا ہے جن کو ان تراکیب کے استعمال نے گہری معنویت عطا کی ہے۔

درپیش ہے شبوں کے طلسمات کا سفر
راہوں میں اک چراغِ صدا چاہئے مجھے

شاخِ شب پر کسی چہرے کا سحرؔ تازہ گلاب
چاند نکلے گا تو کچھ اور نکھر جائے گا

چمکا ہے داغ بن کے ردائے خیال پر
وہ پھول جو کڑھا ہے تری سرخ شال پر

دشتِ احساس کے رخشندہ سرابوں جیسی
تیری آنکھوں میں چمک ہے مرے خوابوں جیسی

یوں وقت کے احساس کو تسخیر کیا جائے
ہر لمحۂ سیال کو زنجیر کیا جائے

یوں دیکھا جائے تو حسین سحرؔ کے ہاں موضوعات کی نئی کہکشائیں صحنِ آسمان پر عکس ریز ہیں اور ان میں زیست کا ہر رنگ نمایاں ہے۔ ٹیگور نے اپنی ایک نظم ''نوجوانوں کا گیت'' میں یوں اظہار کیا ہے۔

''رخصت ہونے سے پہلے میں تمہیں پھولوں کا تاج پہناؤں گا
میری ہر خوشی اور غم میں تم ہمیشہ مجھ سے باتیں کرتے تھے
اور اب دن کے خاتمے پر میرا دل پھٹ کر زبان بن جائے گا
میرے پاس الفاظ تھے مگر موسیقی نہیں تھی
اور وہ گیت جو میں نے تمہیں کبھی نہیں سنایا
میرے آنسوؤں کے پیچھے چھپا ہوا ہے''

حسین سحرؔ کے جذبات و احساسات اور اظہار و بیان کی کیفیت بھی ٹیگور کے اس گیت سے ملتی جلتی ہے۔ غموں کی اسیری اور الم کی زنجیری نے زندگی کی جو صورت بنائی ہے اسے اس گیت سے تعبیر کیا جا سکتا ہے جو آنسوؤں کے پیچھے چھپا ہوا ہے۔ حسین سحرؔ کے ہاں بھی آفاقی غم کا یہی رنگ نمایاں ہے مگر حسین سحرؔ نے کمالِ فن یہ دکھایا ہے کہ اسے رجائی کیفیت میں تبدیل کر کے نئے موسموں کی ہواؤں کا استعارہ بنا دیا ہے اسی لئے تخاطب میں شادابیٔ فکر و خیال کے ساتھ ساتھ تروتازگیٔ جسم و جاں کا قوی تر احساس قاری کو ایک اور دنیا میں لا کھڑا کرتا ہے میرے نزدیک یہ وہ خصوصیت ہے جو عہدِ حاضر کے بہت کم شعراء کو نصیب ہوئی ہے اور اس پر حسد نہیں بلکہ رشک کرنا چاہئے اس لئے کہ بقول حسین سحرؔ۔

میں علامت ہوں اُجالوں کی سحرؔ
میرے ماتھے پہ لکھا ہے سورج

منبع علم وفن

جاوید اختر جاوید۔الریاض

پروفیسر حسین سحر منبع علم وکمال مخزن فکر وفن ہیں، شاعری، تنقید، تاریخ، تحقیق کے حوالے سے ان کی کتابیات ان کی علمی شناخت ہیں، اردو ان کی خانہ زاد ہے، فارسی ہاتھ کی چھڑی، عربی میں دلچسپی بڑھی اور پنجابی ماں بولی ہے۔خدا نے انہیں گوناگوں خوبیوں سے نوازا ہے۔حقیقت یہ ہے کہ ہماری یادگار محفلوں میں اس مقام ومرتبہ کے انسان کم کم ملتے ہیں۔پروفیسر صاحب اپنی ذات میں انجمن، ہماری فکر و فن اور علم ونظر کی مجلسوں کی جان ہیں۔ان کی خوبصورت تخلیق فرقان عظیم جو قرآن کریم کا منظوم اور اردو ترجمہ ہے اس کے مطالعہ سے مجھے بڑی روحانی تقویت ملتی ہے اللہ کی کتاب کی بلاغت پہ صدقے جایئے خود بولتی ہے کہ محمدؐ پہ اتاری گئی ہو اور اس کے لفظ لفظ کا حسن و جمال خوشبو بن کر اس طرح بولتا ہے جس طرح شبنم غنچہ پہ گرتی ہے اور پھول بنا دیتی ہے۔جب تک اُردو ادب کا وجود قائم ہے فرقانِ عظیم کی صورت میں اُن کا یہ عظیم کارنامہ انہیں زندہ وجاوید رکھے گا۔پروفیسر حسین سحر نصف صدی سے زیادہ عرصہ تک اردو شاعری کے اس مقام پر فائز ہیں جو بہت کم شعراء کو نصیب ہوا ہے۔انہوں نے غزل کی شان قائم رکھی اور شعر کا معیار بلند کیا، اردو ادب کی روایت کی پاسداری کی لیکن وہ روایت پرست نہیں روایت پسند ہیں ۔انہوں نے روایت سے طاقت لے کر اس میں اضافہ کیا ہے۔ان کی غزل کا ایک خاص پیش منظر ہے جو روایات کے پس منظر میں ابھر کر کلاسیکی رجحان اور جدید تغزل سمجھاتا ہے۔وہ حسن وعشق کے نغمے رسمی طور پر نہیں سناتے، تخیل کی پرواز سے حسن وعشق کے تجربوں میں نئی وسعتیں پیدا کرتے ہیں اور اپنے احساس و جمال کو داخلی پسپائیوں سے دور رکھتے ہیں۔دیکھا جائے تو جس طرح ان کی شخصیت روایتی وضع داری کی امین ہے اسی طرح انکی شاعری بھی اردو ادب کی شان اور آن ہے ان کے ہاں غزل خالصتاً قلبی واردات کا نام ہے وہ غزل کی لطافتوں سے آشنا بھی ہیں اور اس کی اہمیت سے واقف بھی، یہی رنگ انہیں دور جدید کے دیگر شعراء سے ممتاز کرتا ہے۔بقول آغا شورش کاشمیری مرحوم

میں نے ادب کا حسن بڑھایا ہے دوستو
زورِ قلم سے رنگ جمایا ہے دوستو
شعر وسخن کے طاق پہ افکار کا چراغ
اپنے لہو سے بھر کے جلایا ہے دوستو

حسین سحر کا اندازِ تخاطب

سید معراج جامی

تمام عمر تخاطب مرا مجھ ہی سے رہا
سوال میں نے کئے ہیں جواب میرے ہیں

''تخاطب''، حسین سحر کے پہلے مجموعہ کلام کا نام ہے جو مذکورہ بالا شعر سے مشتق ہے حسین سحر پاکستان کا ایک معروف نام ہے۔ملتان کے ادبی حلقے کی ایک فعال شخصیت۔حسین سحر نے میدان شعر میں کیا کارہائے نمایاں انجام دیئے؟ ان کی شاعری میں اسلوب، اظہار، لہجہ اور پختگی کا معیار کیا ہے، روایت اور جدیدیت سے کس حد تک ہم آہنگ ہیں۔اور کتنے نئے مضامین سے ادب کے قاری کو متعارف کرایا ہے؟ آیئے ان سوالوں کے جوابات ''تخاطب'' سے تلاش کرتے ہیں۔ مگر جوابات کی تلاش سے قبل مذکورہ بالا شعر کے آفاقی پہلو پر روشنی ڈالنا چاہوں گا۔

ہر انسان دوسرے انسان سے پھر کلام رہنا چاہتا ہے اور رہتا ہے۔یہ فطرت بشریت ہے کیونکہ اس کے دہن میں زبان ہے اگر کبھی بے اعتنائی کا شکار ہونے لگتا ہے تو عاجزانہ درخواست کرتا ہے کہ

ہم بھی منہ میں زبان رکھتے ہیں
کاش پوچھو کہ مدعا کیا ہے

ویسے بھی بولنا اور بے تکان بولنا انسان کا حق بھی ہے اور حق بھی پیدائشی، کیونکہ جب وہ پیدا ہوتے ہی بولنے کی کوشش کرتا ہے اور بول نہیں پاتا تو احتجاجاً رونے لگتا ہے اور یہ رونا بھی بولنے ہی کی ایک شکل ہے۔دوسروں سے باتیں کرنا انسان کو اچھا لگتا ہے۔اچھا تو دیواروں سے باتیں کرنا بھی لگتا ہے مگر بعض اوقات اس میں ایک خرابی یہ مضمر ہوتی ہے کہ دیواروں سے باتیں کرنے کے نتیجے میں انسان پاگل ہو جاتا ہے۔اس لئے کہ اسے اپنی بات کی تردید یا تائید نہیں ملتی۔مگر آپ نے کبھی اس بات پر غور کیا ہے کہ انسان سب سے زیادہ اپنی ذات سے ہمکلام رہتا ہے۔اپنی پوری طبعی عمر میں ملنے والوں سے اتنی گفتگو نہیں کرتا۔اتنے سوال وجواب نہیں کرتا اتنا بحث ومباحثہ نہیں کرتا جتنا

اپنی ذات سے کرتا ہے۔انسان کا سارا اظہار جو وہ زبان و بیان کے ذریعے کرتا ہے اس کا اور اس کی ذات کے درمیان مکالمہ ہوتا ہے یعنی انسان کی سب سے زیادہ گفتگو اس کی ذات سے ہوتی ہے۔

حسین سحر کا اپنی ذات سے جو کچھ مکالمہ ہوتا رہا، جو سوال و جواب ہوئے انہیں شعر کے قالب میں ڈھال کر ایک مجموعہ کی شکل دی گئی اور اس کا نام تخاطب رکھا، اب آیئے ان سوالوں کی جانب جو ان کی ذات کے حوالے سے مضمون کی ابتداء میں اٹھائے گئے ہیں۔ حسین سحر میدان ادب کے شہسواروں میں ہیں ان کی امنگیں جوان ہیں اور وہ بہت کچھ کرنے کی ہمت اور لگن رکھتے ہیں۔ گذشتہ چالیس سال سے غزل کہہ رہے ہیں۔ علاوہ ازیں نئے اور پرانے اہل قلم حضرات کی معیاری تخلیقات پر مشتمل ایک مجلّہ ''اہل قلم'' کے نام سے وقتاً فوقتاً نکالتے رہتے ہیں۔مجلّہ ''اہل قلم'' کے ذریعے حسین سحر نے مستقبل کے کئی ادیب و شاعر بھی متعارف کرائے ہیں۔

غزل قتالہ عالم ہے جو اپنے چاہنے والوں کے لہو کا آخری قطرہ تک نچوڑ لینا چاہتی ہے اسی لئے غزل کا اسیر ہونا بھی ہر ایک کی قسمت میں نہیں اور اس کا قتیل ہونا بھی بڑے نصیبوں کی بات ہے جسے غزل کی یہ ادا پسند نہیں یا جسے غزل پسند نہیں کرتی وہ مختصر آزاد نثری نظموں میں پناہ لیتے ہیں۔ کیونکہ نظم کا صحرا وسیع و عریض ہے اور غزل کی لطافت، بلاغت، سلاست اور معنویت سے فرار کا ایک اچھا راستہ بھی، اسی لئے آج کل شاعری آساں نظر آنے لگی ہے۔ حسین سحر کو غزل پسند ہے اور غزل کو حسین سحر بھا گئے ہیں۔ یہ حسین سحر کی خوش بختی ہے۔اسی لئے حسین سحر نے اپنی زندگی غزل کے لئے وقف کردی ہے۔غزل میں حسین سحر کا اسلوب سچا، اظہار برملا اور لہجہ روایت و جدیدیت کا امتزاج ہے۔کلام میں پختگی اور مضمون آفرینی کا عنصر بھی نمایاں ہے۔''تخاطب'' سے چند اشعار ملاحظہ فرمایئے۔

احباب میں اظہار حقیت سے حذر کر
کھل جائے نہ احوال ترے عیب و ہنر کا

اس خموشی کا ہے بس ایک علاج
میں ہی خود نغمہ سرا ہو جاؤں
کسی نے غور سے اس خاک کو نہیں دیکھا

ہر ایک ذرہ یہاں آفتاب جیسا ہے

کس نے دیکھی ہے لبوں کی خوشبو
کون سنتا ہے نظر کی آہٹ؟

میرے لئے تو سانس بھی لینا محال ہے
یہ کون زندگی کی دعا دے گیا مجھے

حسین سحر کا تخلیقی ذہن ماحول سے مشاہدہ اور مشاہدے سے شعر کشید کرتا ہے۔بعض اوقات ان کے مشاہدے اتنے سچے ہوتے ہیں کہ بے مثل شعر وجود میں آجاتے ہیں۔تخاطب کی پہلی غزل کے چار شعر ملاحظہ فرمایئے۔

بجھتا ہوا دیا یہ سزا دے گیا مجھے
میں شعلہ جنوں تھا ہوا دے گیا مجھے

میں لہلہاتی شاخ کو سمجھا تھا زندگی
پتا گرا تو درس فنا دے گیا مجھے

خوشبو کا ایک نرم سا جھونکا بہار میں
گزرے ہوئے دنوں کی صدا دے گیا مجھے

میں خامشی کا پیکر بے رنگ تھا سحر
اک شخص بولنے کی ادا دے گیا مجھے

معاصرین کی متفقہ رائے میں حسین سحر ایک خوبصورت شاعر ہی نہیں شائستہ، مہذب، شفیق اور خوبصورت انسان اور دوست ہیں۔ان کی تصویر اور ان کے کلام کے مطالعہ سے یہ دعویٰ غلط نہیں ہے۔

197

سبز پیڑ کی ہتھیلی پہ جلتا دیا

جمیل احمد عدیل

حسین سحر کا کلام حسین سحر کی طرح جادو اثر ہے..... مجھے ان کی شاعری کا طلسم خانہ تین کونوں پر محیط دکھائی دیا ہے اور وہ ہیں ایمان (وابستگی یعنی کمٹ منٹ) اصل اور وفا۔ یہ تین کونے باہم متصل ہوں تو مثلث بنتی ہے..... شخصیت کی ''تثلیث'' وجدان کی زیست ،روح کی تخلیق..... ان تین عناصر کو یہی عناصر ثلاثہ وجود میں لاتے ہیں اور پھر باقی زندگی ان میں سے کسی ایک جہت کی تلاش میں بیت جاتی ہے۔شاید اس لئے کہ ''گمشدہ پر صبر نہیں اصرار کرنا ضروری ہے''۔حسین سحر کے شعری جہاں میں ان تینوں ابعاد میں تقدیم وتاخیر بجائے خود نہایت بصیرت افروز مطالعہ ہے کہ اولیت کسے حاصل ہے اور ثانویت کے مقام کا حامل کونسا درجہ ہے؟.....مگر حسین سحر کی غزل ہمیں بتاتی ہے کہ تثلیث اور ثنویت میں تو مثل فصیل شہر طولانی اور دبیز فاصلہ ہے اور ان کا نظریہ شعر از خود وضاحت کرتا ہے کہ تثلیث ایک میں بلکہ واحدانیت میں جلد ڈھل جاتی ہے۔باوجودیکہ دو کا ایک ہونا بظاہر زیادہ سہل ہے۔

میری ہر سمت ہیں کتنے چہرے
کوئی مجھ سا بھی نہ تنہا ہوگا

کوئی شہکار جو تخلیق ہوا
ہو بہو تیرا سراپا ہوگا

کوئی لاکھ کہے تم ایسا مت کہنا
بھول کے بھی قطرے کو دریا مت کہنا

198

جو ہر وقت تمہاری یاد میں کھویا ہو
ایسے بزم آرا کو تنہا مت کہنا

اس کے حسن کی یکتائی کہتی ہے سحر
ہر چہرے کو اس کا چہرا مت کہنا

جس کی وفا اصل نہیں وہ صاحب ایمان نہیں اور جس کے ایمان میں وفا نہیں وہ صاحب اصل نہیں اور جو ایمان اور اصل میں فرق خیال کرتا ہے وہ صاحب وفا نہیں.....وفا یہ تین حرفی لفظ کیا ہے؟ جو اصل کے معانی دیتا ہے محض اس لئے نہیں کہ وہ بھی سہ حرفی ہے بلکہ یہی تین کو چار کرنے والا ہے ایمان کو وجود میں لانے کا باعث ہے۔یہی ایمان استواری کے سات حروف میں مبتدل ہوتا ہے تو شرط کا پابند ہو جاتا ہے کیا وفا شروط ہے؟ کیا ایمان کی اصلیت وفا کی پابند ہے؟ پہلے سوال کا جواب نفی میں ہے جبکہ دوسرے کا جواب اثبات میں ہے۔ ایک عارف نے بڑے پتے کی بات کہی ''جو انسان اپنی وفا کا ذکر کرتا ہے وہ اصل میں دوسرے کی بے وفائی کا ذکر کر رہا ہوتا ہے۔وفا تو ہوتی ہی بے وفا سے ہے۔''

حسین سحر نے اپنے شعری مجموعہ میں اپنی وفا کا ڈھنڈورا نہیں پیٹا۔انہوں نے وفا سے تو وفا کی ہے، بے وفا سے بھی وفا کی ہے لیکن وفا کا یہ عمل تخلیقی عمل کی طرح غیر محسوس ہے بلند آہنگ نہیں۔باوجود کہ انہوں نے وفا کو شہر جفا میں تلاشکیا ہے اور یوں وہ تیز ہوا میں دل کی ہتھیلی پہ چراغ شعر جلانے میں کامیاب ہوئے ہیں .....کیونکہ حسین سحر کی آنکھوں نے جب بھی اپنے محبوب کا نقش کف پا دیکھا ہے تو اپنے دل کے آئینے میں اک عکس سا لرزتا ہوا محسوس کیا ہے۔

بس ان کے قلب کے نہاں خانوں میں موجزن اسی احساس کی یادیں شام سے ان کے اشعار کے دریا کی صورت ان کی تخلیق میں بہہ رہی ہیں۔حسین سحر بڑے خوش قسمت ہیں کہ وہ شیشۂ دل میں اس آرزو کا عکس اتار کر نہایت دلفریب منظر دیکھ چکے ہیں۔فی الاصل سحر کے تخاطب

میں یہی راز ہے کہ اس خوش نصیبی میں سے اگر آپ اپنا حصہ کرنا چاہتے ہیں تو پھر ذات کا سفر تنہا کرنا ہوگا اور اپنے سایے کو بھی نذر غبار کرنا ہوگا اور اس کے متوازی سوچ کی اک نئی لکیر بھی روشن تر ہوئی ہے کہ ان کے پہلو میں چمکنے والا آئینہ دیار سنگ میں ان کی روح کے ساتھ سوال بن کر متعلق ہوگیا ہے اور یہی سوال درحقیقت ان کے فکر کا بنیادی نقطہ ہے جس کو مرکز مان کر انہوں نے اپنے داخلی محسوسات کو خارجی صورتحال سے ہم آہنگ کر دیا ہے۔

تمام شہر ہے خاموش جاگتا ہوں میں
اندھیری رات میں جلتا ہوا دیا ہوں میں

کبھی تو کوئی سنے گا مجھے توجہ سے
ہوا کے دوش پہ اڑتی ہوئی صدا ہوں میں

ہر بڑی بات مشکل ہوتی ہے لیکن ہر مشکل بات بڑی نہیں ہوتی ..... حسین سحر کی شاعری میں بڑی بات ہے مگر ان کی بات میں نہ ابہام ہے نہ اشکال ..... ان کے ہاں ہر لفظ ان کے اپنے تجربے کی صداقت کا متبادل بن کر آیا ہے ..... ان لفظوں کا مطلب تو ہمیں لغت بتا سکتی ہے لیکن ان کے لفظ کے طلسم تک رسائی بذریعہ لغت ممکن نہیں۔ اسی طرح جیسے لفظ ''محبت'' کا مطلب تو لغت میں لکھا ہوا مل جائے گا لیکن محبت کیا ہوتی ہے؟ لغت یہاں رہنمائی کرنے سے قاصر ہوگی۔

حسین سحر کے حسن اور محبت کو اگر ان کی شاعری کے تناظر میں دیکھنا ہو تو آپ ان کے تجربے کے ساتھ شامل ہو جائے جیسے دھنک کے رنگ ایک دوسرے سے گلے ملے ہوتے ہیں۔ تب یہ مسئلہ بھی حل ہو جائے گا کہ خود تیرگی بھی نور کا سایہ ہی ہے کیونکہ سحر کی دلیل ہے کوئی جگہ ایسی نہیں جو روشنی سے خالی ہو۔ کیونکہ اگر اندھیرے کے شفاف جگر میں لمعات نور کی احتیاج بڑھ

جائے تو روشن شمعیں اس بات کی آگہی عطا کرتی ہیں کہ تاریکی کے اندر تاریکی نہیں ہوتی ..... اور جس کے گردوپیش میں بظاہر بڑا اندھیرا ہو اس کے اندر بڑا نور ہوتا ہے جیسے آنکھ کا سیاہ تل اپنے اندر کی روشنی میں غرق ہوتا ہے اور یہ عرفان حسین سحر کے ان اشعار کے بین السطور موجود ہے۔

اگر ان شعاعوں کا دریا سراب جیسا ہے
تو جاگنے کا یہ منظر بھی خواب جیسا ہے

کسی نے غور سے اس خاک کو نہیں دیکھا
ہر ایک ذرہ یہاں آفتاب جیسا ہے

حسین سحر اپنے اس مجموعہ میں ایک جمال دوست کے روپ میں بھی نظر آتے ہیں۔ بلا شبہ حسین جمالیات کا نہایت اعلیٰ ذوق رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ عصری آگہی اور روحانی آشوب سے کماحقہٗ آشنا ہونے کے باوجود انہوں نے زندگی کے روشن رخ کو زیادہ اہمیت دی ہے۔ وہ امید پر یقین رکھتے ہیں۔ یہی امید انہیں محبت کے اسالیب سے آگاہ کرتی ہے۔ کیونکہ جب سماج میں غموں کی بہتات ہو تو محبت کا ذکر اور بھی ناگزیر ہو جاتا ہے۔ ان کی غزل حرماں نصیبی کا نوحہ نہیں، نہ وہ سطحی جذبات کا میدان رستاخیز ہے جہاں شکوہ و جفا کا ایک میلہ سا لگا ہوتا ہے اور شاعر لوگ اپنے دل و جاں کی خرید و فروخت کا بازار گرم کئے ہوتے ہیں ..... ایثار پیشہ حسین سحر کے ہاں تو مسکراہٹ بھی اداسی کی ردا اوڑھے ہوئے ہے۔ انہوں نے عوامی مقبولیت کیلئے کسی ایک جگہ بھی پمفلٹی اسلوب اور ٹھیرے یکل انداز اختیار نہیں کیا اور نہ انہوں نے مفلسی اور نعمی کے طبقاتی نزاع کو نعرہ بنا کر شعری صداقت کو مسخ کیا ہے۔ حسین سحر نے اسی عوامیت کی آلودگی سے اپنا دامن بچاتے ہوئے شاعرانہ تفکر، امیجری، تجزیہ قلب اور تہذیب جذبہ پر اپنی غیر معمولی قدرتوں کا اظہار کیا ہے۔ ان کے اشعار روح کو مسرور بھی کرتے ہیں اور بنجر دلوں کو انبساط انگیز نامیاتی قوت بھی عطا کرتے ہیں اور یہ سارا عمل تخلیقیت کے پردے میں ہوتا ہے کیونکہ غور کیا جائے تو ان کے سخن میں ایک طرح کا حجاب ہے۔ ان کا مجاز لباس سے بے نیاز نہیں وہ ماہ طلعت کیلئے نقاب اور بدر کیلئے

سحاب کو ضروری یقین کرتے ہیں۔ان کے شعور کے گرد نور کا حلقہ ہے۔ جوان کی شاعرانہ تشکیلات میں محرک کا منصب ادا کرتا ہے۔ یوں ان کی غزل حدیث شوق نیاز کے مرتبہ تجمل پر فائض ہوتی نظر آتی ہے۔ کیونکہ حسین سحر بھی میری نظر میں عشاق کے اس قبیلے کے فرد ہیں جن کو عین وصال میں حوصلہ نظر تو نہیں ہوتا مگر ان کی نگاہ ادب پھر بھی بہانہ جو رہتی ہے۔ وہ خود فرماتے ہیں۔

ہونٹ چپ ہوں مگر آنکھ تر چاہیے
بات کرنے کا ایسا ہنر چاہیے

اور ایک جگہ کہتے ہیں .....

جاگنے کا بھی یہی مطلب ہے
آنکھ میں خواب سجائے رکھنا

اس ضمن میں ان کے یہ خوبصورت شعار خاص طور پر لائق توجہ ہیں۔

رچے گی رفتہ رفتہ پیار کی خوشبو فضاؤں میں
رکھلیں گے تیرے ہونٹوں کے گلاب آہستہ آہستہ

تیرے چہرے کا اک اک نقش دنیائے معانی ہے
پڑھوں کا میں سر بستہ کتاب آہستہ آہستہ

ڈاکٹر آئی اے رچرڈز نے ایک جگہ لکھا ہے ''انسان کا سب سے اعلیٰ مقصد اپنی جبلی تحریکات کو منظم کرنا اور ان میں ہم آہنگی پیدا کرنا ہے.....(اور) یہ کام شاعری کر سکتی ہے۔''

اس نظریے کو جی آر ھملٹن کی طرح بلند بانگ مبالغہ آمیز قرار دینا ناانصافی ہوگی .....اگر چہ اب ہمارے ہاں بھی احساسات وجذبات ایسے قدری رویوں کو فائدے کے ترازو میں تول کر جانچنے کا رواج عام ہو چلا ہے اور یہ بد ذائقہ ثمر صنعتی فروغ، سیاست اور میکانکیت کی دین ہے.....عزیزان من! میں نے ''تخاطب'' کا مطالعہ کرتے ہوئے حسین سحر کو

رچرڈز کے دیئے ہوئے اس PERSPECTIVE میں بھی پڑھنے کی کوشش کی ہے۔ مجھے از حد مسرت ہوئی کہ ان کا POETIC EMOTION کسی محدود آئیڈیالوجی اور مخصوص مفادات کا آلہ کار نہیں بنا۔ ان کی فکر کا پودا جذبے کی مخصوص زمین سے نشوونما کی قوت لیتا ہے اور اپنے سر پر چمکنے والے مشترک انسانی احساسات کے آفتاب کی حرارت وصول کرتا ہے۔ یہ طرز احساس ان کا جزو شعور بن چکا ہے کہ دھواں اگلتی چمنیاں بتاتی ہیں کہ کارخانوں کے اندر حیات انسانی سلگ رہی ہے.....مگر اس نازک موڑ پر اپنے مخاطب کو وہ بے عملی کی غار میں پناہ گزیں نہیں ہونے دیتے اور اسے بتاتے ہیں کہ کشتی دل کے مسافر کو ہی دوران سفر یہ کشف ہو سکتا ہے کہ جو سکوں طوفان میں ہے وہ کناروں میں نہیں اور اس زرد عہد میں جب ہمارے ذہن مشینوں کے طفیل تاریک ہو چکے ہیں حسین سحر نے جذب دل کی روشنی کو عام کرنے کی مقدور بھر سعی کی ہے۔ مگر ساتھ ہی ساتھ انہوں نے تصویر کا دوسرا رخ بھی دکھا دیا ہے کہ اگر اس نور کو عام کرنے کی کوشش جاری نہ رہی اور ہمارے بدن کی شاخوں پہ جبر کے سورج کا اثر یونہی رہا تو ہم شجر کا سایہ بھی سلگتا ہوا دیکھیں گے۔

حسین سحر کی شاعری میں یہی وہ مقام اتصال ہے جہاں حسن جمال، خیال یار، غم روزگار، عصری شعور، فینٹسی، امیجی نیشن، تفحص الفاظ، محاکات اور روحانی ارتفاع تخلیقی فعلیت میں سے گزر کر اپنا ظہور کرتے ہیں۔

چمکا ہے داغ بن کے ردائے خیال پر
وہ پھول جو کڑھا ہے تری سرخ شال پر

شاید یہی ہے شدت احساس کا مقام
پتھر کا خون تیر رہا ہے کدال پر

چہروں کے اژدحام سے فرصت ملی اگر
لکھوں گا ایک نظم تیرے خدوخال پر

کرنوں کے تیز نیزے برستے رہے سحر
رو کے رہا میں اپنے ہی سائے کی ڈھال پر

مختصر یہ کہ طلوعِ صبح کی طرح جاذبِ نظر اور روح و دل میں اتر جانے والی حسین کی اپنی تراکیب اور لفظیات کے آئینوں میں ان کی شاعری خوابوں کی دھنک ہے۔ خیالوں کا عجائب گھر ہے' دریچے سے جھانکتا ہوا شوخ ستارا ہے' روشنی کا حسین پیکر ہے' آسمان کے لب پہ ابھری ہوئی شفق کی سرخی ہے' رنگوں کا فسوں ہے، غمِ ہجراں کا فسانہ ہے، آنکھ کی سیپی میں بند گہر ہے، شام کے زرد سائے میں طائرِ فکر کی پہلی اڑان ہے، بادِ صبا کا نرم اور نازک جھونکا ہے، شام کی آہٹ ہے، پھول کا نغمہ ہے، خوشبو کا بدن ہے، شعاعوں کا لباسِ نو ہے، ذہن کی جھیل میں ابھرا یادوں کا کنول ہے، اپنی چھاؤں میں سلگتا ہوا پیڑ ہے، شب کا کہسار ہے، چراغِ صدا ہے، دھوپ کی تلوار ہے، روشنی کا سمندر ہے، راتوں کا سبز جزیرہ ہے، جاگتی آنکھوں کا خواب ہے، روشنی کا نصاب ہے، کرن کرن درخشندہ باب ہے اور نئی رتوں کا شگفتہ گلاب ہے۔

ڈاکٹر طاہر تونسوی کی زیرِ صدارت ''تخاطب'' کی تقریب رونمائی میں پڑھا گیا۔

آئنہ ہے درمیاں

غلام حسین ساجد

''کُن' عنصرِ کلام کا پہلا کلمہ ہے اور کائنات اُس کی تعبیر۔ یعنی خالقِ باری نے غیر موجود کی بے ہیئتی کو وجود عطا کرنے کا فیصلہ کیا تو تخاطب کو اپنا شعار بنایا۔ ہمارے صوفیائے کرام نے اس کلمۂ کُن کے مخاطب کی شناخت کے لئے بہت سی توجیہات کی ہیں۔ جس کی تفصیل میں جانے کا یہ موقع نہیں تاہم اس مذہبی حوالے سے ایک بات طے ہو جاتی ہے کہ تخلیق کرنے والے کے اپنے شوقِ تخلیق کی تکمیل کلام کے ذریعے ہی ممکن ہے۔ حسین سحر کی شعری تخلیق ''تخاطب'' کے منصۂ شہود پر آنے کا جواز بھی یہی ہے کہ اِس کتاب کے خالق نے بھی اپنے باطن کی لامحدود مگر بے ہیئت کہکشاں کو ایک شکل عطا کرنے کی سعی کی ہے۔

آج کی اُردو غزل کا منظر نامہ اِس طرح مبہم اور غیر واضح ہے کہ آج کے ناقد کے لئے کسی بھی ہم عصر شاعر کے شعری تجربے کے بارے میں کلمۂ خیر کہنا ممکن نہیں کہ بیشتر غزل گو شعراء کے کلام کی ہم مزاجی اور فکری تسابل نے غزل کے انفرادی نقوش کو دھندلا ہی نہیں دیا۔ قاری اور ناقد کی تنقیدی بصیرت کو بھی منتشر کر دکھایا ہے۔ ہمارے چاروں طرف ایک جیسی آوازوں کا ایک بے ہنگم ہجوم ہے جسے جدید شعری تجربوں کے مشتاق مزید پُرشور بناتے رہتے ہیں۔ اس ہنگامے میں اگر کہیں تہذیبِ فکر کا سُر جاگتا بھی ہے تو ہماری منتشر سماعت اُس پر کم کم ہی توجہ دیتی ہے کیونکہ ہم بہت زیادہ غور کرنے کے عادی رہے ہیں نہ ہی بہت توجہ سے کسی خروشِ نغمہ پر کان دھرنے کے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ حسین سحر کی غزل جو بنیادی طور پر اپنے داخل میں موجزن ہے اور اپنے موجود سے ہمکلام ہے۔ اپنے عصر سے وہ توجہ حاصل نہیں کر پائی کہ جس کی وہ بجا طور پر حق دار تھی کیونکہ اُن کی آواز کہیں بھی ایک مشفقانہ سرگوشی کی سطح سے بلند ہونا پسند نہیں کرتی۔ وہ تو ایک لامختتم راگ کی طرح اپنے تخلیقی کرے کے وجود میں ہمیشہ گونجتی رہنا چاہتی ہے۔ ایک شانت ندی کی طرح زمزمہ کرتی ہوئی اور اپنے اطراف کو سیراب کرتے ہوئی۔

حسین سحؔر کی غزل کے مزاج کو جاننے کے لئے اُس کے درجِ ذیل شعر کی حیثیت کلیدی نوعیت کی ہے۔

تمام عمر تخاطب مرا مجھی سے رہا
سوال میں نے کئے ہیں' جواب میرے ہیں

''تخاطب'' کی تمام غزلیں شاعر کے اِسی رویے کی عکاس ہیں اور ایسا کیوں نہ ہو کہ ایک خلاق شاعر کی تخلیقی کائنات اُس کے اپنے بطن ہی سے پھوٹتی ہے اگر چہ اپنے باطن کی سیر کا یہ سفر کبھی کسی بند دروازے پر آ کر نہیں رُکتا کہ اِس جانب اٹھنے والا ہر قدم اس طلسمی قریے کی بے بہر مسافت کو طے نہیں کرتا بلکہ اُسے اور بھی وسعت پانے کے لئے میسر کرتا ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں ظاہر باطن میں اور موجود غیر موجود میں ضم ہو جاتا ہے اور شاعر ایک جہانِ حیرت کے مقابل دنگ کھڑا رہ جاتا ہے۔

معمورۂ زمیں سے صحرائے آسماں تک — ہے رہروِ طلب کا نقشِ قدم کہاں تک
سورج نہیں ' زمین نہیں' آدمی نہیں — میں اُس مقام پر ہُوں جہاں کوئی بھی نہیں
یہ خاک اُڑاتے ہوئے آوارہ بگولے — مجھ کو مری منزل کا پتا کیوں نہیں دیتے
فیصلہ مشکل بہت ہے اِس اندھیرے میں سحؔر — کیا نظر آتا ہے مجھ کو' کیا نظر آتا نہیں

اس گفتگو سے یہ تاثر نہ لیا جائے کہ حسین سحؔر کا شعری تجربہ جہانِ جذب کے بے نوا دائرے ہی میں سرگرداں رہنے پر مجبور ہے۔ ایسا ہو سکتا تھا مگر ایسا ہوا نہیں اور وہ اِس لئے کہ حسین سحؔر نے اپنی غزل کا خمیر اپنی اُس تازہ کار بصیرت سے اٹھایا ہے جس کی تہذیب اُس کے اطراف میں موجود عالم رنگ و بو کے فطری جبر نے کی ہے۔ یہ جبر شاعر کے ذہن میں ایسے سوال اُٹھاتا ہے جن کا جواب اپنے عصر پر گہری نگاہ ڈال کر ہی تلاش کرنا ممکن ہے۔ یہی وہ قوت ہے جو سکوت کو سخن جوئی پر آمادہ کرنے کے ساتھ ساتھ ظاہر و باطن کی تفریق کو بھی مٹا دیتی ہے اور حسین سحؔر کی غزل کو اُس کے عصر سے اِس طور پیوند کرتی ہے کہ اُس میں اُس کے عہد کے تمام تر انسانی رویے اپنی جھلک دکھا جاتے ہیں۔

تجھے دلوں کی سیاہی کی کیا خبر ہوگی — تری نظر نے تو جسموں کی چاندنی دیکھی
گرم جوشی تھی کل' سرد مہری ہے اب — لوگ موسم کی صورت بدلنے لگے
دُھواں اُگلتی ہوئی چمنیاں یہ کہتی ہیں — حیات روز سلگتی ہے کارخانوں میں

حسین سحؔر نے ''تخاطب'' میں بہت سے سوال اُٹھائے ہیں اور اُن میں سے کئی ایک کے جواب بھی فراہم کئے ہیں مثلاً یہی کہ اُس کے وجود میں سلگنے والی آگ کیسی ہے؟ ایک نامعلوم تاریکی میں اُسے کیا دکھائی دے رہا ہے اور کیا نہیں؟ صحرا کے تُند و تیز بگولے منزل کی تلاش میں اُس کے رہبر و راہنما کیوں نہیں ہوتے؟ یہ کچھ اور ایسے بہت سے دیگر سوال ایسے ہیں جو اپنی ذات سے ہمکلام اور اپنے موجود سے نبرد آزما رہنے والے شاعر کا فطری حوالہ اور اثاثہ ہیں اور جن کے جواب اُس کے اپنے کلام سے دستیاب ہیں اور اگر نہیں تو ذرا سے غور و فکر کے بعد ہم نہ صرف یہ کہ اُن کے جواب تلاش کر سکتے ہیں بلکہ شاعر کے تخلیقی اضطراب کی شناخت کرنے اور اُسے کوئی واضح شکل دینے میں بھی کامیاب ہو سکتے ہیں مگر اِسی کتاب میں شاعر نے کچھ ایسے بنیادی سوال بھی اُٹھائے ہیں جن کے جواب کے لئے ہمیں نوعِ انساں کے تمام تر طرزِ عمل پر نگاہ کرنے کی ضرورت ہوگی اور جن کا جواب گو شاعر نے ہم سے نہیں بلکہ اپنے آپ سے چاہا ہے مگر اُس کے حقیقی مخاطب ہم ہی ہیں۔ چند شعر دیکھئے!

یہ آئنہ میرے پہلو میں کیوں چمکتا ہے — دیارِ سنگ میں رہ رہ کے سوچتا ہوں میں
سائے جسموں سے گریزاں نظر آتے ہیں — کس زمیں پر میرے مالک نے اُتارا مجھ کو
شہروں کا بھی مستقبل محفوظ نہیں — ہر اُجڑی ویراں بستی کچھ کہتی ہے

اِن اشعار میں اٹھائے جانے والے سوال شاعر کے تخلیقی اضطراب کو تو ظاہر کرتے ہی ہیں۔ ہماری بے خبری اور بے حسی پر دلالت بھی کرتے ہیں۔ ان کے ذریعے شاعر نے کائنات کے اُس منقش مگر بے رحم پہیے کو ایک لمحہ کے لئے روکنے کا جتن کیا ہے جس کے ہمراہ گردش میں رہ کر ہم اپنے انتشار کے عمل کی پیچیدگی کو سمجھنے کے لائق نہیں رہے۔ حسین سحؔر نے ''تخاطب'' میں اس فکری اور تہذیبی انتشار کو ایک شعری منظر نامے میں ڈھال دیا ہے کہ جس پر ایک بھرپور نگاہ ڈال لینے ہی

سے ہمارے عصر کی تمام تر پیچیدگی بخوبی کھل کر ہمارے سامنے آ سکتی ہے اور ہمارے لئے یہ فیصلہ کرنا ممکن ہوسکتا ہے کہ ہم کہاں کھڑے ہیں اور ہمیں آگے بڑھنے یا واپس لوٹنے کو کیا کچھ کرنے کی ضرورت ہے۔

میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ حسین سحرؔ کی غزل کہیں بھی ایک معصوم سرگوشی کی سطح سے تجاوز نہیں کرتی اور یہی وہ انفرادیت ہے جس نے اُس کی غزل کو ایک انفرادی رنگ دیا ہے کہ شور وشر کے عذاب میں مبتلا نوعِ بشر کے قلبِ مضطر کو پُرسکون کرنے اور آسودگی پہنچانے کو یہی معصوم سرگوشی ہی راس آ سکتی ہے۔ یوں بھی محبت کی بات کہنے کو گوشِ ہوش اور صدائے جوش سے زیادہ طرزِ خاموش کی ضرورت ہوتی ہے اور حسین سحرؔ کی ''تخاطب'' اس ''طرزِ خاموش'' کا ایک شائستہ روپ ہے۔

سن رہا ہوں میں سکوتِ شب میں — طائرِ فکر کے پر کی آہٹ
دیکھ اے موجِ نفس، تجھ سے نہ لگ جائے کہیں — شیشۂ جاں میں نزاکت سے حبابوں جیسی
یہ اور بات کہ دیکھا نہیں تجھے اب تک — سنا ہے میں نے ترا تذکرہ ہواؤں سے
تاجِ شہی نہ تختِ سلیماں کی ہے طلب — ٹوٹے ہوئے دلوں کی دُعا چاہئے مجھے
کسی نے غور سے اِس خاک کو نہیں دیکھا — ہر ایک ذرہ یہاں آفتاب جیسا ہے

حسین سحرؔ کی غزل اردو غزل کی جدید روایت میں ایک خوبصورت اضافہ ہے۔ اُس نے اپنے شعری تجربے کے بارے میں کوئی بلند بانگ دعویٰ کیا ہے نہ اُسے ایسا دعویٰ کرنے کی تمنا ہوگی مگر مجھے یقین ہے کہ مستقبل کا نقاد اُس کے تخلیقی کارنامے سے بے نیاز نہ رہے گا۔

جمالیاتی نقطۂ کمال کی تلاش

انور جمال

اُردو ادب میں ایسے ارفع شہ پاروں کی تعداد کو ہم انگلیوں پر گن سکتے ہیں۔ جن کے مضامین غیب سے آتے ہیں۔ جب صدیر خامہ نوائے سروش بن جاتا ہے۔ جب دلِ ہر قطرہ میں صدائے انا البحر گونجتی ہے۔ جب فنکار کی تخلیقی بصیرت کے سامنے صحرا گرد میں نہاں ہوتا ہے۔ اور دریا اپنی جبیں خاک پہ گھستا ہے۔ جب دنیا بازیچۂ اطفال نظر آتی ہے۔ جب افلاک سے نالوں کا جواب آتا ہے۔ اور جب پردۂ افلاک کا حادثہ شاعر کے آئینۂ ادراک میں منعکس ہو جاتا ہے۔ ایسی پوئٹری ارفعیت اور آفاقیت کی مثال بن کر صدیوں پر محیط ہو جاتی ہے۔ وقت کی تیز رفتار آندھیاں اس پر آفات کی گرد نہیں ڈال سکتیں۔ وہ صاف شفاف شاعری ہوتی ہے جو وقت کے ہر منطقے میں محکم اور پائندہ رہتی ہے۔۔۔

موجودہ دور میں غزل کہنا مشکل فعلیت نہیں۔ قلی قطب شاہ سے لے کر اب تک لاکھوں بلکہ کروڑوں غزلیں موجود ہیں۔ جن کے مطالعے سے ہمیں ترشی ترشائی ترکیبیں۔ بندھی ٹکی تشبیہات اور بنے بنائے استعارے مل جاتے ہیں۔ موزوئی طبع موجود ہو تو ذرا سی محنت سے انسان غزل کہنے کے قابل ہو جاتا ہے اس لئے آج کل ہماری شاعری خاص طور پر غزل واہمے کی شاعری ہے۔۔۔ مگر اثر سے لبریز اور فکر انگیز غزل کہنا آج بھی مشکل ہے۔ آوازوں کی اس تیز بارش اور شور وغل کی اس منہ زور آندھی میں حسین سحرؔ کی صدا اپنے اندر ابلاغی صلاحیت اس لئے رکھتی ہے کہ معنویت۔ موضوعیت اور لہجے کی نوعیت کے لحاظ سے سحرؔ کی غزل کو کسی مخصوص خانے میں رکھا جا سکتا ہے۔ جبکہ ان کے ہمعصر بے شمار شعراء کی غزل کو پڑھا اور سنا کر ناقدین کے لئے یہ فیصلہ کرنا مشکل ہے کہ ان کو کس پوسٹ بکس کے کھاتے میں ڈالا جائے۔ حسین سحرؔ کی غزل۔ دراصل جمالیاتی نقطۂ کمال کی تلاش ہے۔ اس کی غزل کا بنیادی مقصد تخلیق حُسن کر کے انسانی محسوسات اور جذبوں کی تسکین کرنا ہے۔ اس کی غزل کوئی فلسفہ۔ آورش یا دستور فراہم نہیں کرتی۔ یہ کام

فلاسفروں روحانی مدبروں اور سیاسی مرشدوں کا ہے۔ اور اس کے لئے ۔ فلاسفی ۔ مذہبیات اور سیاسیات کے شعبے الگ موجود ہیں ۔ اس کے محیطِ شاعری کا مرکزی نقطہ جمالیاتی اور فنی نوعیت کا ہے۔۔۔ سحرؔ کی غزل کے بارے میں دوسری اہم بات یہ ہے کہ ہماری روایتی غزل کے مزاج کے خلاف اس کے ہاں قنوطیت اور یاسیت کی خواب آور اور یاس انگیز گولیاں نہیں ۔ وہ لمحۂ موجود کے تناؤ سے نہ خود ضرورت سے زیادہ پریشان ہے اور نہ دوسروں کو منہ بسورے پر مجبور کرتا ہے۔ یعنی وہ کسی معیار کی صورتِ حال کے سلسلے میں Utopian نہیں بنتا ۔ دوسری طرف نہ اس کی غزل اتنی رجائی ہے کہ وہ۔۔ اس دارالحزن کے غم والم کو محسوس ہی نہ کرتا ہو۔ میری اس رائے سے یہ تاثر لیا جا سکتا ہے کہ حسین سحر کی غزل برزخ کی ایک لکیر ہے جو حدِ فاصل کا درجہ رکھتی ہے۔۔ نہیں ۔۔ خوشگواری اور ناخوشگواری کے اعتبار سے سحرؔ کی غزل ایسی Balanced نہیں ہے۔ وہ تو سچائی کے ساتھ غم اور مسرت کے لمحوں کا ادراک کر کے دوسروں تک اس کی ترسیل کرتا ہے۔ اور اس کی غزل کا جھکاؤ ''مسرت اور رجائیت'' کی طرف زیادہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کی غزل تندرست اور توانا ہے۔ دوسروں کی دیکھا دیکھی اس نے کرب والم اپنے اوپر طاری نہیں کیا۔

غزل کے جدید ترین تصورات کے ضمن میں اس وقت غزل کو جدید نظم کے قریب تر لایا جا رہا ہے۔ جس سے اس کی غنائی شکل مسخ ہو کے رہ گئی ہے۔ بے ضرورت اور بے محل Abstraction نے غزل کی ملائمت کو مجروح کیا ہے اور پھر معنوی اور موضوعی اعتبار سے بھی چند غزل گو شعراء کے علاوہ کسی نے کوئی خاص تیر نہیں مارا۔ سحرؔ کی غزل کی صورت یہ بنتی ہے کہ اس کی غزل معنوی اعتبار سے جدید اور صوری اعتبار سے روایتی ہے۔ اس کی غزل کی معنوی پرتیں عام طور پر Universal نوعیت کی ہیں ۔ جس سے ترسیلِ فکر میں سہولت رہتی ہے۔

میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ سحرؔ کی غزل جمالیاتی رویوں کی امین ۔ خوشگوار اثر پیدا کرنے والی ۔ روایتی حسن اور پختگی اور جدید موضوعات کی حامل غزل ہے۔ اس میں زندہ رہنے کا حوصلہ اور توانائی موجود ہے۔

حسین سحرؔ کی غزل ماضی کی روایت کے تسلسل کے شعورِ حال کے ماحولیاتی عرفان سے

تخلیقی ہم آہنگی اور مستقبل کی ادبی حیاتیات میں ادغام کا ثبوت فراہم کرتی ہے۔ ماضی اپنے اندر زندگی کے ارتقاء کے وہ تمام تجربے اور بصیرتوں کے رنگ رکھتا ہے۔ جو حال اور مستقبل کے چہرے کے خدوخال نمایاں کرتے ہیں ۔ ہر سابقہ گمان آئندہ کے تیقن کی اساس ہوتا ہے۔ لہٰذا روایت کو ماضی کی جوئے رواں کہنا چاہئے جس سے تاحیات زندگی کی کھیتیاں سیراب ہوتی ہیں ۔ نیا تجربہ ان معنوں میں تو نیا ہوتا ہے کہ وہ ایک نئے ذہن کی فضا پر ابھرتا ہے لیکن حقیقت میں وہ صدیوں کے ذہنی سفر کی کڑی ہوتی ہے چنانچہ جب تک کوئی فن پارہ تخلیقی اعتبار سے ۔ موضوعی لحاظ سے یا کم از کم نفسیاتی سطح پر روایت سے منسلک نہیں ہوتا وہ عصرِ موجود میں زندگی کے تنوعات کا ساتھ دینے کے لائق نہیں رہتا۔

حسین سحر کی شاعری میں روایت کی معنویت سے ایک واضح تعلق دکھائی دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قاری اس کی شاعری میں جذبے کی حدت محسوس کرتا ہے جذبہ تو تخلیق کے بطون میں ہمیشہ مرتعش رہتا ہے لیکن جب یہ جذبہ ''فن'' کے قاری ۔ سامع یا ناصر کے جذبوں میں مدغم ہونے لگے تو سمجھنا چاہئے کہ فن کار نے روایت کے تسلسل کا فریضہ ادا کر دیا ہے۔ اگر کوئی فن یہ تسلسل برقرار نہ رکھ سکے تو اسے فن کے زمرے میں رکھنے کے لئے تامل کرنا پڑے گا۔ حسین سحر کی غزل نے تسلسل کے اس فریضے کو نہ صرف بہ طریق احسن ادا کیا ہے بلکہ اسے آگے بڑھایا ہے۔

کس قدر یاد کیا ہے ہم نے
کس قدر اس نے بھلایا ہوگا
تاجِ شاہی نہ تختِ سلیماں کی ہے طلب
ٹوٹے ہوئے دلوں کی دعا چاہئے مجھے
حسین و تازہ خیالوں سے ذہن ہے خالی
یہ شہر بھی دلِ خانہ خراب جیسا ہے

ہر نئی صبح ذہن انسانی کے سامنے موضوعات کی بساط پھیلا دیتی ہے۔ یہ شاعر کا اپنا انتخاب ہے کہ وہ کس موضوع کو اپنی شاعری کے لئے منتخب کرتا ہے۔ حال کے ماحولیاتی منظر نامے کا مشاہدہ

کرنا۔اوراس پرفکر کے سخن وری کرنا انسانی حقوق کی پاسداری کے شعور کا دوسرا نام ہے لیکن اسی دشوارگزار سفر میں ادب کے خانقاہی نظام کے گدی نشینوں کی لعنت ملامت سننا پڑتی ہے۔

ظاہر ہے حسین سحرؔ جیسا متوازن اور متناسب شاعر نرم و گداز لہجے۔تغزل کے رچاؤ اور طبیعت کے گھلاؤ جیسے جمال آفریں اسلوب کی قربانی کیسے دے سکتا ہے۔ یہ اس کی طبیعت کے رنگ ہیں اور یہی اس کی شاعری کی خوشبو بھی۔

بے رنگ فضاؤں میں بکھر جاتی ہے خوشبو　　وہ شخص جدھر جائے ادھر جاتی ہے خوشبو
گر پھول ہوں میں لمس ملے حسن کا مجھ کو　　کانٹا ہوں تو رستے سے ہٹا کیوں نہیں دیتے
میں آنے والا وقت ہوں پیشِ نگاہ رکھ　　تیرے لئے رُکوں گا مرا انتظار کر

ہر ماضی کی نہر حال میں اور ہر حال کا دریا بالآخر مستقبل کے گہرے سمندر میں جا گرتا ہے۔ جہاں پانیوں کی الگ الگ پہچان ممکن نہیں۔حسین سحرؔ جس کے تخلیقی وجدان کا گہرا تعلق انسانی جذبوں کی جمالیات سے ہے۔ماضی سے مستقبل کے سفر میں آہستہ آہستہ رواں ہے۔لیکن درمیان میں ''حال'' کا مختصر فاصلہ اس نے جست میں طے کیا ہے اس نے نہ یہاں پڑاؤ کیا ہے نہ سستایا ہے کیونکہ وہ بالغ نظر شاعر ہے اسے علم ہے کہ حال محض ماندگی کا وقفہ ہے یہاں دم لینا اپنے آپ کو آلودۂ غبار کرنے کے مترادف ہے۔اس لئے وہ روشن اور نرم و گداز لمحوں سے ہمکلامی کرتا گزر جاتا ہے۔روشنی ستارہ، چراغ، سحر، خورشید، شعلہ، شبنم، مہتاب، صبح، کرن، چاند اس کے افقِ خیال کے جھلملاتے استعارے ہیں۔وہ روشنی کا سفر ہے شاید یہی اس کا نظریہ شاعری ہے۔

شام تک ساتھ رہا ہے سورج　　میرے ہمراہ جلا ہے سورج
چاند ہے جس کے بدن کا پرتو　　اس کے چہرے کی ضیا ہے سورج
میں علامت ہوں اجالوں کی سحرؔ　　میرے ماتھے پہ لکھا ہے سورج

تخاطب

ناصر بشیر

حسین سحر ملتان کے ان غزل گو شعراء میں شامل ہیں جو ایک عرصہ سے ذرائع ابلاغ کی بیساکھیوں کی پروا کئے بغیر اپنا شعری سفر جاری رکھے ہوئے ہیں۔ ملتان میں غزل کہنے والے شعراء کی ایک بڑی کھیپ موجود ہے جن میں عرش صدیقی، عاصی کرنالی، حزیں صدیقی، اسلم انصاری، انور جمال، حیدر گردیزی، محمد امین، ارشد ملتانی اور اقبال ارشد کے نام شامل ہیں۔حسین سحر کا تعلق بھی اسی قبیلہ سے ہے۔وہ انتہائی بردبار، سنجیدہ اور متین طبع کے مالک ہیں۔وہ اپنی دنیا میں گم رہ کر بھی اپنی ایک پہچان بنانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔یوں تو وہ نظم بھی کہتے ہیں۔بچوں کا ادب بھی تخلیق کرتے ہیں۔ایک ادبی رسالہ ''اہل قلم'' بھی شائع کرتے ہیں۔لیکن ان کی اصل شناخت بطور غزل گو ہے۔ملتان میں اردو شاعری کا جب بھی ذکر آئے گا ان کا حوالہ دیئے بغیر محقق آگے نہیں بڑھ سکتا۔

''تخاطب'' ان کا پہلا مجموعۂ غزل ہے۔حسین سحر تقدیس ذات کے قائل ہیں۔وہ اپنی ذات کے آئینہ میں خارجی عوامل و مناظر کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کرتے ہیں۔شاعری ان کے اندر سے پھوٹتی ہے۔اس لئے ان کے ہاں کہیں بھی بناوٹ یا تصنع نظر نہیں آتا۔

مادی ترقی نے جہاں فاصلے کم کئے ہیں وہاں اس نے انسان کو تنہائی کا احساس بھی دیا ہے۔ بے نیازی اور بے پروائی کا یہ عالم ہے کہ ہمیں خود علم نہیں ہوتا کہ ہمارے پڑوس میں رہنے والا کون ہے۔حسین سحر اپنے آپ کو ایک گنبد میں مقید خیال کرتے ہیں۔ جہاں اتنی تاریکی ہے کہ ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہیں دیتا ان کا کہنا ہے کہ۔

گنبدِ شب کا کوئی در وا نظر آتا نہیں
آسماں پر ایک بھی تارا نظر آتا نہیں

گویا وہ روشنی کی ایک کرن ہی کو اس گنبد بے در سے باہر نکلنے کا راستہ بنا لینا چاہتے ہیں

کہ وہ باہر کی دنیا دیکھنا چاہتے ہیں وہ اپنے جیسے لوگوں سے بات کرنے کی خواہش رکھتے ہیں۔

تمام عمر تخاطب مرا مجھی سے رہا
سوال میں نے کئے ہیں جواب میرے ہیں

یہ صورت حال اسی معاشرے میں ہوسکتی ہے جہاں مادہ پرستی کا رجحان غالب ہو۔اور ایک فنکار جو حساس دل کا مالک ہوتا ہے یہ کس طرح گوارا کرسکتا ہے کہ وہ خود بھی مادہ پرستوں کی دنیا کا ایک حصہ بن جائے۔حسین سحر کا یہی المیہ ہے یہی کرب ہے جو ان کی تخلیق کا سرچشمہ ہے۔ وہ اس حقیقت سے انحراف کر کے مافوق البشریت کا اظہار نہیں کرتے کہ انسان معاشرتی حیوان ہے۔حسین سحر اگر تنہائی کا احساس رکھتے ہیں تو یہ دراصل پوری انسانیت کا احساس ہے۔جو ان کے فن میں خون بن کر دوڑ رہا ہے۔

حسین سحر اگرچہ گنبدِ ذات کے اسیر نظر آتے ہیں مگر وہ چشمِ بینا سے خارجی مناظر دیکھنے کی صلاحیت بھی رکھتے ہیں۔ان کے اندر اپنے ماحول سے جڑے رہنے کی خواہش بھی ہر لحہ بیدار رہتی ہے اور انہیں ماحول میں ہونے والی لحہ بہ لحہ تبدیلیوں کا ادراک بھی ہے۔

دیکھتے ہی دیکھتے نا آشنا کیوں ہوگئے
وہ جو نزدیک رگِ جان تھے جدا کیوں ہوگئے
خواب تھے تحلیل ہو کر رہ گئے کیوں آنکھ میں
آئینوں میں عکس تھے اڑ کر ہوا کیوں ہوگئے
یہ آئینہ مرے پہلو میں کیوں چبھتا ہے
دیارِ سنگ میں رہ رہ کے سوچتا ہوں میں

دھواں اگلتی ہوئی چمنیاں یہ کہتی ہیں
حیات روز سلگتی ہے کارخانوں میں

دریچہ، ستارہ ہوا، ریت، سورج، روشنی اور خوشبو وہ الفاظ ہیں جو ''تخاطب'' کے شاعر کے

ذہنی وفکری میلانات کی واضح طور پر عکاسی کرتے ہیں۔حسین سحر جب لفظ ''دریچہ'' استعمال کرتے ہیں تو ہوا، روشنی، سورج، ستارہ اور خوشبو بھی اپنی معنویت پا لیتے ہیں۔دنیا کی آلائشوں اور دکھوں سے فرار کی راہ اختیار کرنا ان کا شیوہ نہیں بلکہ وہ ان کا مردانہ وار مقابلہ کرتے ہوئے ہوا روشنی، سورج، ستارہ اور خوشبو کے امتزاج سے ایک نئی دنیا کی تشکیل کرتے ہیں۔جہاں روشنی پر ہر فرد کا حق ہے۔جہاں ہوا ہر شخص کے ساتھ چلتی ہے۔جہاں سورج سبھی کو زندگی کی خوشخبری سناتا ہے۔ جہاں ستارہ کسی بھی مسافر کو تنہائی کا احساس نہیں ہونے دیتا۔

بقول ڈاکٹر انور سدید۔

''وہ زمین کے ساتھ اپنا ناتا قائم رکھتے ہوئے پرواز کے آرزومند بھی ہیں اور دلچسپ بات یہ ہے کہ انہوں نے بگولوں کا ہمسفر بننے کی آرزو نہیں کی بلکہ اپنی راہ خود متعین کی ہے اور جدھر سے گزرے ہیں اسی کو اپنا گھر بنالیا ہے۔''

انور سدید کی اس رائے سے اختلاف بھی نہیں کیا جاسکتا کہ واقعی حسین سحر نے غزل گو شعراء میں ایک نیا راستہ متعارف کروایا ہے۔جس پر وہ بڑے اعتماد کے ساتھ محوِ سفر ہیں۔اور ایک وقت آئے گا کہ ان کا یہی اعتماد اور مستقل مزاجی انہیں منزل تک پہنچا دے گی۔

یہ اگرچہ ایک گھسا پٹا سا جملہ ہے مگر مجھے حسین سحر کی شاعری کے بارے میں یہ جملہ لکھتے ہوئے کوئی عار محسوس نہیں ہو رہی کہ انہوں نے بیک وقت جدت اور روائت کو نبھایا ہے۔

تخاطب۔۔ایک تاثر

پروفیسر مبارک مجوکہ

حسین سحرؔ کا مجموعۂ کلام ''تخاطب'' پڑھنے کو ملا تو عہدِ گزشتہ کی کئی بھولی بسری غزلیں، جو بزبان شاعر مشاعروں میں سنی جا چکی تھیں پڑھنے کو ملیں۔ مگر زیادہ حیرت اس بات پر تھی کہ اور بہت سی غزلیں جو ہم سحر رومانی اور حسین سحرؔ سے سُن چکے تھے اس مجموعہ میں موجود نہ تھیں۔ اس سے معلوم ہوگا کہ شاعر نے مجموعہ کی تالیف میں کس قدر کڑے معیار کو پیشِ نظر رکھا ہے۔

میرے دوست اور رفیق کار جناب حسین سحرؔ کبھی سحر رومانی ہوا کرتے تھے اُن کی حقیقت پسندی ملاحظہ فرمائیے کہ جونہی رومانیت اُن کے کلام سے رخصت ہونے لگی انہوں نے فوراً اپنے لئے حسین سحر کا نام منتخب کرلیا۔ سحر رومانی کا ایک شعر سنیے۔

کوئی شہکار جو تخلیق ہوا
ہو بہو تیرا سراپا ہوگا

اب حسین سحرؔ کا ایک شعر سنیے۔

کچھ اور بھی سکون ہے دل کو تیرے بغیر
تجھ سے ترا خیال زیادہ حسین ہے

تخاطب کے شاعر کا تصور میرے ذہن میں اور ہے جبکہ مشاعروں اور نجی محفلوں میں حسین سحرؔ کے شعر سننے کے بعد اُن کا قد و قامت اور ہے۔ غزلوں کے انتخاب کے بارے میں جو معیار اُن کے پیشِ نظر تھا اُس میں قاری کو شریک نہیں کیا گیا۔ وجہ کچھ بھی ہوسکتی ہے۔ بہر حال ان غزلوں کو پڑھنے کے بعد جس شاعر کا تصور ذہن میں ابھرتا ہے وہ ایک کہنہ مشق اور پیرون بین شاعر کا تصور ہے۔ رومانی غزلوں میں وہ کہیں بھی روائتی عاشق شاعر کا روپ نہیں دھارتے۔ وہ اپنی داخلی کیفیت کو بھی اپنی ذات سے الگ ہوکر دیکھنے کا سلیقہ جانتے ہیں اور پھر اُس کیفیت، خیال اور تجربہ کے اظہار پر پوری قدرت رکھتے ہیں۔

زیست کے لمبے سفر کی دھوپ کا کچھ غم نہیں
ابر سی زلفوں کا گر سایہ دکھائی دے مجھے

ہے میرے چاروں طرف اک ہجوم چہروں کا — حصارِ ذات میں اس طرح کھو گیا ہوں میں
ہم ہی محروم تماشا ہیں جہاں میں ورنہ — دیکھنے والوں نے ہر سو ترا جلوہ دیکھا
کچھ اور بھی سکون ہے دل کو تیرے بغیر — تجھ سے تیرا خیال زیادہ حسین ہے

شاعر کو اُس کی بے لگام خواہشات اپنا غلام نہیں بنا سکیں۔ بلکہ انہوں نے شعوری طور پر اس کے الٹ کام کرنے کی کوشش کی ہے۔

تخاطب کی غزلوں میں ایسے اشعار ہیں جن میں شاعر نے صورت حال کو موضوع بنایا ہے۔ اردگرد کے ماحول پر ان کی رائے وقیع اور بامعنی ہے۔ شاعر بنیادی طور پر حساس ہوتا ہے اور کوئی بھی شاعر ہمارے روزمرہ کی خبروں اور تبصروں سے لاتعلقی نہیں رہ سکتا۔ وہ جب کہتے ہیں کہ روح زمین سکون سے محروم ہوگئی ہے شاید یہ دولتِ دل ہاتھ آئے اب خلا پر۔ تو ان کا کرب اور انسانیت سے محبت دونوں کا اظہار ہوتا ہے۔ ایک اور جگہ کہتے ہیں۔

انسانیت کا درد ہے سرمایہ حیات
انسانیت ہی اہل محبت کا دین ہے

زمانے کے رنج والم سے شاعر کسی طور پر بے نیاز نہیں ہوسکتا۔ اردگرد کی ناہمواریاں، بے انصافیاں اور پھر ''طوق زریں درگردن خر'' کا معاملہ حسین سحر کے لئے نیا نہیں۔ ان کا تبصرہ ایک مثبت انداز کا ہے۔ وہ محض نعرہ بازی پر یقین نہیں رکھتے۔ اُن کا ایقان ہے کہ صورت حال موجودہ راکھ ہی سے شعلہ کی صورت ابھرے گی اور اس سے آگے اندھیرا نہیں اجالا ہے۔ ان رویوں پر اُن کا اظہار شاعرانہ انداز کا ہے۔ انہوں نے ایک سرچشم انسان کی طرح اپنی بے کراں خواہشوں کو بے لگام نہیں چھوڑ دیا۔ اُن کو ضبط میں رکھا ہے۔ یہی بات اُن کے لئے طمانیت قلب کا موجب ہے اور وہ صورت حال پر ایک بلیغ تبصرہ کرنے کی پوزیشن میں آ گئے ہیں۔

خدائے دشت کی تقسیم پر میں راضی ہوں

کہ آب پارے تیرے ہیں سراب میرے ہیں
نصیب آج ہیں کانٹے اگر تو کیا غم ہے
نئی رتوں کے شگفتہ گلاب میرے ہیں

اور

وہ جو سائے کی طرح ہمراہ تھے اپنے سحرؔ
حادثوں کی دھوپ میں ہم سے جدا کیوں ہو گئے؟

شاعر کا رویہ ہمیشہ رجائی ہے قنوطی کہیں بھی نہیں۔ وہ صورت حال سے مطمئن تو نہیں مگر اُنہیں یقین ہے کہ صورت حال بدلے گی اور بہتری کے لئے بدلے گی۔

روشنی کی ہو جسے بھی خواہش
وہ مرے دل کا دیا لے جائے
بام و در جگمگاتے رہیں گے ہمیشہ سحرؔ
شہر میں ایسی تابندگی چھوڑ آیا ہوں میں
اک کاروان درد والم ساتھ ہے سحرؔ
کہنے کو یوں تو دل مرا تنہا سفر میں ہے

اس مجموعہ میں رومانی اشعار کی کمی نہیں۔ زندگی کے باقی رویوں کی طرح حسین سحرؔ کا تصور عشق بھی مثبت انداز لئے ہوئے ہے۔ ان کے ہاں بوالہوسی نام کو نہیں۔ عشق ایک متحرک اور دوررس جذبہ ہے جو کارگہ ہستی میں ایک مؤثر حربہ کے طور پر استعمال ہوسکتا ہے۔ اس رویہ کے پیچھے شاعر کی پوری شخصیت اس کا مطالعہ ومشاہدہ اور پھر آخر میں اس کا منشور سبھی اُسے ایک ایسے مقام پر لا کھڑا کرتے ہیں جہاں اُسے عشق کی ایک ہی جست محورِ زندگی دکھائی دیتی ہے۔

ابر چھایا تو تیری زلف سیاہ یاد آئی
چاند نکلا تو ترا رنگ چمکتا دیکھا
تجھے دلوں کی سیاہی کی کیا خبر ہوگی — تری نظر نے تو جسموں کی چاندنی دیکھی
جو میرے رگ و پے میں سلگتی ہے مسلسل — اس آگ کو کس نام سے تعبیر کیا جائے

اور اس شعر میں تو شاعر نے اپنا منشور کس قدر رواں شگاف الفاظ میں بیان کر دیا ہے۔

تسخیر فلک کی بھی سحر ہوتی رہے گی
پہلے دل انسان کو تسخیر کیا جائے

زندگی کے بارے میں حسین سحر نے مختلف سوال کئے ہیں۔ یہ سوال قاری سے زیادہ خود اپنے آپ سے ہیں۔ خود کلامی کی یہ کیفیت ہی حسین سحرؔ کی غزلوں کا طرۂ امتیاز ہے۔ شاعر کا تجربہ، مشاہدہ، وجدان، سبھی مل کر ان مشکل سوالوں کا جواب مہیا کرتے ہیں۔

تمام عمر تخاطب مرا مجھی سے رہا
سوال میں نے کئے ہیں جواب میرے ہیں

مگر بعض سوال ایسے بھی ہیں جو لاینحل مسائل کی نشاندہی کرنے پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔ یہ وہ سوال ہیں جو ہر ذہین آدمی کے ذہن میں آتے ہیں اور پھر ایک سوالیہ نشان چھوڑ جاتے ہیں۔ بقول غالب ؎

ابر کیا چیز ہے ہوا کیا ہے؟

لیکن کچھ کائناتی سوال ایسے ہیں جو شاعر کے وجدان سے جنم لیتے ہیں اور پھر وہی اُن کا جواب بصورت حالات قاری کے گوش گزار کرتا ہے۔

میں لہلہاتی شاخ کو سمجھا تھا زندگی
پتا گرا تو درس فنا دے گیا مجھے

حُسین سحر کا اندازِ تخاطب

حسن سوز

بیسویں صدی کے ابتدائی عشروں بلکہ یہ کہا جائے تو زیادہ مناسب ہوگا کہ قیامِ پاکستان سے قبل تک برصغیر کے لوگ اپنے گاؤں' قصبے یا شہر سے ایک گہرا جذباتی لگاؤ رکھتے تھے۔ آبائی گھروں کی محبت میں ایک گمبھیرتا تھی۔ یہاں تک کہ درختوں اور پالتو جانوروں سے بھی ماں باپ بہن بھائی اور اولاد کی طرح پیار کرتے تھے۔ لڑکے دادا نانا کی کتابوں اور قلمدان کے سائے میں پرورش پا کر سنِ بلوغت کو پہنچتے تھے۔ نانی دادی کا زیور لڑکیوں کو ورثے میں ملا کرتا تھا۔ اس طرح ادب' تہذیب' ثقافت اور انسانی رشتوں کا اعلیٰ و ارفع شعور نسل در نسل منتقل ہوتا چلا جاتا تھا۔ یکبارگی زمانے کی ہوا بدلی۔ سائنس اور ٹیکنالوجی کی فتوحات کا دائرہ وسعت اختیار کر گیا۔ مغرب سے سامانِ تعیش کی درآمدات کے ساتھ ہی ساتھ نئے افکار و نظریات بھی ہماری زندگی میں داخل ہوتے چلے گئے۔ تمام پرانے انسانی سماجی رشتے کمزور پڑ گئے۔ چھوٹی چھوٹی خواہشات اور سطحی مقاصد کے حصول کی خاطر ترکِ وطن کی وبا پھیل گئی۔ چیزوں کو ایک دوبار استعمال کر کے پھینک دینے کا رُجحان عام ہو گیا' کسی مکان' کسی محلے' کسی گاؤں یا شہر سے چاہت کا رشتہ استوار ہونا ممکن ہی نہیں رہا۔ یہ تمام کے تمام تغیراتِ زمانہ قیامِ پاکستان کے ساتھ ساتھ رونما ہونا شروع ہوئے۔ نتیجتاً کوئی مستحکم معاشرہ ہمارا مقدر نہ بن سکا۔ کوئی مربوط و منظم تہذیب و ثقافت ہمارے حصے میں نہیں آ سکی۔ ہم نے ادب تخلیق کیا' شاعری کی' مصوری کی اور فنونِ لطیفہ کے کئی دوسرے شعبوں میں بھی بساط بھر ہاتھ پاؤں مارے مگر آج تک قومی افق پر کوئی ایسی قوسِ قزح نہیں ابھار سکے۔ جس کے رنگ دنیا میں ہماری شناخت بن سکیں۔ یگانگت و یکجہتی کے بجائے مفاہمت اور انتشار و نفاق نے ہر شعبۂ زندگی کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ سو ہمارے شعر و ادب نے اسی کیفیت و حقیقت کی عکاسی کی۔

آج اس بات پر تو تمام وابستگانِ شعر و ادب قریب قریب متفق ہیں کہ ہر زبان اور ہر زمانے کا ادب اپنے سماج اور حالات و ماحول کی پیداوار ہوتا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ اس کی جڑیں

اپنی روایت کی تہہ میں دور تک اُتری ہوئی ہوتی ہیں۔ سچے اور اچھے ادب کی تو یہی پہچان ٹھہری ہے۔ نظریۂ ضرورت کے تحت ادب کی تخلیق عمل میں آئے تو بھی ان محاسن و حقائق سے اچھا ادب مبرا نہیں ہو سکتا۔ پاکستان میں بھی اردو شاعری نے اپنی روایت سے وابستہ رہتے ہوئے ہی آس پاس رونما ہونے والے واقعات و حادثات اور بین الاقوامی صورتِ حال کے زیرِ اثر جنم لینے والی نئی حسیت کا اظہار کیا ہے۔ بالخصوص غزل نے بدلتے ہوئے حالات و ماحول اور اندازِ فکر و اظہار کی بھرپور عکاسی کی ہے۔

کنارِ شب کا کوئی دَر وَا نظر آتا نہیں
آسماں پر ایک بھی تارا نظر آتا نہیں
ریت کی لہریں سی اٹھتی ہیں کنارے کیطرف
تشنگی اتنی بڑھی دریا نظر آتا نہیں

.....

دُھواں اگلتی ہوئی چمنیاں یہ کہتی ہیں
حیات روز سُلگتی ہے کارخانوں میں

.....

گرم جوشی تھی کل' سرد مہری ہے اب
لوگ موسم کی صورت بدلنے لگے

.....

پیاس کی شدت دکھاتی ہے عجب نیرنگیاں
جگمگاتی ریت پر ہوتا ہے پانی کا گُماں

.....

یہاں تو اپنی ہی خوبی ہے ذات کی دشمن
سُلگ رہے ہیں کئی پیڑ اپنی چھاؤں میں

کبھی تو کوئی سنے گا مجھے توجہ سے
ہوا کے دوش پہ اڑتی ہوئی صدا ہوں میں

.....

دلوں میں زہر لبوں پر شگفتگی دیکھی
یہ رسم ہم نے عجب تیرے شہر کی دیکھی

.....

میں لہلہاتی شاخ کو سمجھا تھا زندگی
پتا گرا تو درسِ فنا دے گیا مجھے

یہ اشعار حسین سحر کے مجموعۂ غزل ''تخاطب'' کے ہیں۔ اپنے اردگرد بکھری ہوئی حقیقتوں کو مناسب الفاظ دے کر عارفانہ شعور کی طمانیت کے ساتھ نئے رنگ و آہنگ میں اس طرح پیش کر دینا کہ قاری کے ذہن و دل، احساس و ادراک کی ایک نئی دنیا میں پہنچ جائیں، کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ حسین سحر اس اعتبار سے کامیاب و کامران نظر آتے ہیں کہ انہوں نے تخاطب کے ذریعے ہمیں جذبات و محسوسات کی ایک نئی اور انوکھی وادی کی سیر کرائی ہے۔ ''تخاطب'' کا مطالعہ کرتے ہوئے جگہ جگہ ہمیں یہ احساس ہوتا ہے کہ شاعر ہماری رفاقتوں، رقابتوں، چاہتوں اور منافقتوں سے خوب اچھی طرح واقف ہے۔ اور یہ واقفیت ایک گہرے مشاہدے اور مطالعے کا نتیجہ ہے۔

آج کا انسان حرص و ہوس کے جنگل میں داخل ہو کر وحشیانہ حد تک خودغرضی کا مظاہرہ کر رہا ہے۔ آئین و دستور کو کاغذ کے ایک معمولی پُرزے سے زیادہ کوئی اہمیت نہیں دیتا۔ ٹریفک قوانین کی اسے پروا نہیں ہے۔ اس کے بازار بددیانتی و بداخلاقی کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ پڑوس کے حقوق سے روگردانی اس کا شیوہ ہے۔ عزیز و اقارب کو سماجی مرتبے کی ترازو میں تولتا ہے۔ دوستی کے مقدس رشتے کو ذاتی مفاد کی کسوٹی پر گھس کر پرکھنے لگا ہے آج اسے اپنے وعدوں کا پاس ہے نہ معاہدوں کا احترام۔ جدید تر تعلیم و تربیت کے اس دور میں بھی اسفل جذبات و خواہشات کا

تابع ہو کر حیوانی سطح پر زندگی بسر کر رہا ہے۔ رہن سہن کے اعلیٰ معیار سے قطع نظر اس کی روح میں جھانکا جائے تو اخلاقی پستی کی سب سے نچلی سطح پر ہانپتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ یہ صورتِ حال ایک حساس اور باشعور شاعر کے لئے کسی المیے سے کم نہیں۔ حسین سحر ایک مہذب اور شائستہ انسان ہے۔ اس نے اردو غزل کی عظیم روایت کے زیرِ سایہ اپنے جذبات و محسوسات اور مشاہدات و تاثرات کی تہذیب و تربیت کر کے نئی غزل کے میدان میں قدم رکھا ہے۔ دیکھئے کچھ مثالیں:۔

دیکھ اے موجِ نفس، تجھ سے نہ لگ جائے کہیں
شیشۂ جاں میں نزاکت ہے حبابوں جیسی

.....

اس حقیقت سے ہے واقف میرے دشمن کا ضمیر
خود بخود لب میرے مصروفِ دعا کیوں ہو گئے

.....

تاجِ شہی نہ تختِ سلیماں کی ہے طلب
ٹوٹے ہوئے دلوں کی دُعا چاہئے مجھے

.....

بے نام خواہشیں ہیں دل میں کچھ ایسے روشن
یہ شمعیں بجھ بھی جائیں، اُٹھتا نہیں دھواں تک

.....

دل وقفِ غم درد ہو یا غرقِ مسرت
اس خاک کو جیسے بھی ہوا اکسیر کیا جائے

.....

جیت بھی ہو سکتی ہے ہار بھی ممکن ہے
میدان میں یہ سب کچھ جان کے نکلا ہوں

نصیب آج ہیں کانٹے اگر تو کیا غم ہے
نئی رتوں کے شگفتہ گلاب میرے ہیں

تخلیقی شعور رکھنے والے شاعر کے یہاں حیات وکائنات کے وجود کی معنویت اور خود کو تلاش کرنے کی کوشش پیہم کا عمل موجود ہوتا ہے۔ یہ عمل حسین سحر کے یہاں بھی کچھ سوالات کی صورت میں ظاہر ہوا ہے۔ ''تخاطب'' میں متعدد اشعار ایسے ہیں جو سوالیہ انداز میں ایک معصومانہ حیرت سموئے ہوئے ہیں اور ہمیں غور وفکر کی دعوت دیتے ہوئے محسوس ہوتے ہیں۔

میرے لئے تو سانس بھی لینا محال ہے
یہ کون زندگی کی دُعا دے گیا مجھے

.....

کس نے دیکھی ہے لبوں کی خوشبو
کون سُنتا ہے نظر کی آہٹ ؟

.....

یہ خاک اُڑاتے ہوئے آوارہ بگولے
مجھ کو مری منزل کا پتہ کیوں نہیں دیتے

.....

اِک کرن کی آواز ڈوبی تھی دشتِ شام میں
شہر کے سارے دریچے بے صدا کیوں ہوگئے
وہ جو سائے کی طرح ہمراہ تھے اپنے سحر
حادثوں کی دھوپ میں ہم سے جدا کیوں ہوگئے؟

.....

جو میرے رگ و پے میں سُلگتی ہے مُسلسل
اس آگ کو کس نام سے تعبیر کیا جائے؟

.....

گر اس کا چہرہ ہے شفاف آئینے کی طرح
تو میرا عکس مجھے کیوں نظر نہیں آتا؟

''تخاطب'' کی تمام غزلوں میں ایک دل آویز توازن کے ساتھ جذبات کی تامل انگیز ہمواری ہمیں اپنی جانب متوجہ کرتی ہے اور یہی خوبی شاعر کے مزاج کی انفرادیت کا احساس بھی ہمیں دلاتی ہے۔ نامساعد حالات کی اذیت ناکی کے باوجود حُسین سحر کسی جگہ خود رحمی یا قنوطیت کا شکار نہیں ہوتے۔ جو آج کے بیشتر شعراء کا طرۂ امتیاز ہے۔ نئے شعراء میں ایسے بہت کم ہیں جو تاریخی شعور کے ساتھ نئے دور کی زندگی کو شعر کے سانچے میں ڈھالنے کی صلاحیت رکھتے ہوں حُسین سحر میں یہ صلاحیت موجود ہے وفورِ جذبات کی توانائی ان کے اندر نہیں تو نہ سہی۔ فکر واحساس کا خلوص اور مشاہدے کی سچائی ان کے یہاں بہرحال ایک تخلیقی قوت کے طور پر موجود ہے اور یہ بات بے یقینی اور اعلیٰ انسانی اقدار کی شکست وریخت کے اس دور میں کوئی معمولی بات نہیں۔

.....

دیدۂ بینا کا حامل شاعر

شبیر احمد قادری

حسین سحرؔ دیدۂ بینا کا حامل شاعر ہے۔ آپ کہیں گے کہ جب شاعر ہی کہہ دیا تو دیدۂ بینا کا حامل کہنے سے کیا مطلب؟ کیا کوئی ایسا شاعر بھی ہے جو دیدۂ بینا نہ رکھتا ہو؟ میرا جواب اثبات میں ہوگا۔ اس لئے کہ دیدہ تو ہر کوئی رکھتا ہے۔ اصل چیز بینائی ہے اور یہ بینائی ہر شخص میں بیش و کم ہوتی ہے۔ کوئی تیز نگاہ ہوتا ہے تو کوئی کمزور نظر۔

حسین سحرؔ تیز نگاہ ہے اور اس کی یہ تیز نگاہی گہرائیوں کا احاطہ کرتی ہے تو دوسری جانب بلندیوں کو بھی تسخیر کرتی نظر آتی ہے۔ ''تخاطب'' میں کم از کم مجھے وہ انہی اوصاف سے متصف نظر آیا ہے کہ یہ کتاب اس کی عمیق النظری اور بلند نگاہی کا روزنامچہ ہے۔ اور اس کے افکار و خیالات کی عمدہ پیشکش اور ابلاغ کا مؤثر وسیلہ بھی۔

حسین سحرؔ کا روئے تخاطب بیک وقت اپنی ذات اور سماج کی طرف ہے۔ اس کے ہاں کرب زا موضوعات کی فراوانی ہے۔ اور درد اور کسک کی لے بھی۔ حسین سحرؔ اپنے دور کا شاعر ہے۔ اس کی شاعری آسمانی نہیں ارضی رویوں کی حامل ہے۔ اپنے عہد کی معاشرتی معاشی' سیاسی اور ادبی صورت احوال اس کے سامنے ہے۔ سماجی ناہمواریاں اپنی تمام تر کراہتوں کے ساتھ اس کے علم میں ہیں۔ اور اس کی حساسیت اسے کسی طور بھی اس صورت حال سے نظریں چرانے کی اجازت نہیں دیتی۔ اس کا عمومی رویہ ہمدردانہ ہے مگر کہیں کہیں اس کا کرب نشتریت لئے ہوئے بھی دکھائی دیتا ہے۔

حسین سحرؔ قاری کو ورطۂ حیرت میں ڈالنے کا عادی نہیں' نہ چونکا دینے والا مسئلہ بیان کرنے کا خوگر۔ اس کے ہاں ٹھہراؤ کی قابل قدر کیفیت ملتی ہے۔ جذباتیت کا عنصر خوبصورت سے مغلوب ہو کر رہ گیا ہے۔ غزل میں اس کا انداز فنی روایات کا حامل ہونے کے باوصف اپنے اندر ایک خاص قسم کی انفرادیت رکھتا ہے۔ فکر و جذبہ کی صداقت اور لب و لہجے کا اعتماد حسین سحر کو عہد

حاضر کے شعراء میں نمایاں اور بلند مقام عطا کرتے ہیں۔ حسین سحر کی غزل اپنے متنوع موضوعات کی بدولت سرتا سر جدید غزل ہے۔ رنگ و آہنگ کے اعتبار سے اس کے متعدد شعر ہمیشہ زندہ رہنے والے شعروں کی ذیل میں آتے ہیں۔ بہت سے جدید شعراء جذبے اور فکر کی جس سطح پر پہنچ کر ہانپنا شروع کر دیتے ہیں حسین سحر کا آغاز وہاں سے ہوتا ہے۔ وہ شاعر جو لہلہاتی شاخ سے گرنے والے پتے سے درس فنا حاصل کرے کیسے کہا جا سکتا ہے کہ وہ پائیدار اور ناپائیدار میں موجود واضح فرق کو نہ جانتا ہو اور دوسروں کی رہنمائی اس جانب نہ کر سکتا ہو۔ وہ تو دل پر گزرنے والی ہر بات کو لب اظہار تک لے آنے کا قائل ہے جب خموشی کی زبان سمجھنے والا بھی کوئی نہ ہو۔

حسین سحر کے ہاں اساتذۂ سخن سے اخذ و استفادہ کا بھرپور عمل دکھائی دیتا ہے۔ اور ان کا عکس و اثر بھی اس کے متعدد شعروں میں نظر آتا ہے۔ جو روائت سے اس کے مضبوط رشتے اور بھرپور مطالعہ کی نشاندہی کرتے ہیں۔ حسین سحر نے غزل کے روائتی انداز کو انتہائی سلیقے اور قرینے کے ساتھ نئے دور کے تقاضوں اور عصری آگہی کے تناظر میں پیش کیا ہے۔ فکر کی تازگی کی بدولت پرانے موضوعات میں بھی نیا پن اور تنوع ملتا ہے۔

حسین سحر ذات کا اسیر نہیں بلکہ ذات کو تو اس نے اپنی اجتماعی سوچ کا اسیر بنا رکھا ہے۔ بات اگرچہ وہ ذات کے حوالے سے کرتا ہے مگر اجتماع کا عنصر شعر کے بطون سے صاف ظہور پذیر نظر آتا ہے۔ پروپیگنڈے سے وہ نالاں ہے۔ مگر حق بات کہنے سے خوف نہیں کھاتا جو کچھ محسوس کرتا ہے لفظوں کا دیدہ زیب جامہ پہنا کر شعر کے قالب میں ڈھال دیتا ہے۔ سماجی حالات اور عصری مسائل کے بیان میں بھی حسین سحر نے اپنی غزل سے تغزل کو محو نہیں ہونے دیا۔ بناوٹ تصنع اور تکلف کے بجائے بے ساختہ پن اس کے یہاں موجود ہے۔ زندگی کی اچھی اقدار کے انحطاط کا دکھ حسین سحر کو بھی ہے۔ عصر حاضر کے انسان کے ذہنی انتشار' بے اطمینانی' خیالات کی پراگندگی کا اسے شدید احساس ہے۔ لحہ بہ لحہ بڑھتی ہوئی گھٹن اور جان لیوا حبس سے وہ خود بھی پریشان ہے۔ وہ وقت کے اندھے کنویں میں جھانکتا ہے تو چیخ اٹھتا ہے۔ نظریات و مسالک کی آلودہ فضا میں سانس لینے میں دقت محسوس کرتا ہے۔ وہ روحانیت سے مادیت کی طرف سفر کرتے ہوئے انسان کی قابل

رحم حالت پر آنسو بہاتا ہے.....نوحہ لکھتا ہے۔اقتصادی استبداد معاشی زبوں حالی اور مختلف نظام ہائے فکر کا کھوکھلا پن اس کے پیش نظر ہے۔اور ''تخاطب'' اسی ہیجان کے تجزیئے اور زندگی کے بنیادی حقائق کو تسلیم کرنے اور سمجھنے سمجھانے کی ایک کامیاب اور قابل قدر شعری کاوش ہے۔

گنبدِ شب کا کوئی در وا نظر آتا نہیں
آسماں پر ایک بھی تارا نظر آتا نہیں
یوں تو ہر جانب نظر آتے ہیں چہروں کے ہجوم
ڈھونڈتا ہوں جس کو وہ چہرا نظر آتا نہیں
اس قدر خوفِ سفر میں لوگ ہیں الجھے ہوئے
منزلیں ہیں سامنے رستا نظر آتا نہیں
فیصلہ مشکل بہت ہے اس اندھیرے میں سحر
کیا نظر آتا ہے مجھ کو کیا نظر آتا نہیں

اس قدر عام ہوا حبس ہوا
چپ ہے خوشبو کے نگر کی آہٹ

ہر سمت ہیں نفرت کے اندھیرے ہی اندھیرے
اِک شمع محبت کی جلا کیوں نہیں دیتے

یہ کیسا شہر ہے خاموش موت کی صورت
ہر آدمی یہاں پتھر دکھائی دیتا ہے

عجب نظارہ دکھائی دیا فضاؤں میں
زمیں طلوع ہوئی چاند کے خلاؤں میں

میں سوچتا ہوں کہاں کھو گئی مری آواز؟
بس ایک شور سا ملتا ہے سب صداؤں میں

سورج سفر میں ہے نہ ستارا سفر میں ہے
اپنا وجود اپنا ہی سایا سفر میں ہے
چاروں طرف سلگتے بگولے ہیں رقص میں
محسوس ہورہا ہے کہ صحرا سفر میں ہے

تمام شہر ہے خاموش جاگتا ہوں میں
اندھیری رات میں جلتا ہوا دیا ہوں میں
کبھی تو کوئی سنے گا مجھے توجہ سے
ہوا کے دوش پہ اڑتی ہوئی صدا ہوں میں
ہے میرے چاروں طرف اِک ہجوم چہروں کا
حصارِ ذات میں اس طرح کھو گیا ہوں میں
وفا کو شہرِ جفا میں تلاش کرتا ہوں
چراغ تیز ہوا میں جلا رہا ہوں میں

ذرے سسک رہے ہیں ظلمت کی انتہا پر
الزام آ نہ جائے خورشید کی ضیا پر
روحِ زمیں سکوں سے محروم ہوگئی ہے
شائد یہ دولتِ دِل ہاتھ آئے اب خلا پر

یہ اور اس قسم کے متعدد شعر جو ''تخاطب'' میں شامل ہیں' شاعر کے بھرپور عصری اور

سماجی شعور کا پتہ دیتے ہیں۔ ''شہر'' ''بگولے''، ''صحرا''، ''وقت''، ''پھول''، ''سورج''، ''روشنی''، ''رات''، ''چراغ''۔ جیسے استعارے اور علامتیں حسین سحر کے معروف استعارے اور علامتیں ہیں۔ جن کے ذریعے وہ اپنی شاعری کو شاعرانہ بلاغت اور فصاحت سے آراستہ کرتا ہے۔

اس میں شک نہیں کہ حسین سحر کے لہجے میں توانائی اور رعنائی کا شکوہ و طمطراق بھی ملتا ہے جس کی طرف عاصی کرنالی نے اشارہ کیا۔ خوش کُن امر یہ ہے کہ شاعر اپنے لہجے اور اپنے صوت و صدا کے تخلیقی نظام سے صرف نظر نہیں کرتا۔ حسین سحر نے سید قمر زیدی کے بارے میں ایک مضمون (مطبوعہ ماہنامہ رعنائیاں سید قمر زیدی نمبر) میں ایک جگہ رقمطراز ہیں کہ۔

> ''سید قمر زیدی نے زندگی اور محبت کے سبھی رویوں میں اقدارِ
> زیست کی بازیافت کے عمل کو سامنے رکھا ہے اور اس کی کوشش یہی ہے کہ
> زندگی کے معاملات و معمولات میں منفی رویوں کے بجائے مثبت سوچ اور
> عمل کا دخل ہو۔''

ہم عصر شاعر کے بارے میں مذکورہ بالا رائے خود حسین سحر کے فکر و نظر پر بھی صادق آتی ہے وہ راست فکر اور جادۂ مستقیم پر چلنے والا شاعر ہے۔ اقبال ارشد نے اس کی شاعری کو ایک شائستہ اور مہذب انسان کی شاعری قرار دیا ہے۔ ڈاکٹر انور سدید رقمطراز ہیں کہ۔

> ''حسین سحر اپنی خواہشات کا اسیر بن جانے کے بجائے ایسے حواس
> پر غالب آجانے کی سعی کرتے ہیں جن سے خواہشیں پیدا ہوتی ہیں اور
> شاعری سے عبادت کا عنصر معدوم ہو جاتا ہے۔''

حسین سحر کے لہجے میں جو اعتماد ہے وہ فن شعر پر اس کی کامل گرفت کی دین ہے۔ اس کا تخاطب اپنی ذات سے ہے اور یہ ذات پھیل کر بالآخر کائنات بن جاتی ہے اور یوں اپنی ذات کے راستے وہ پوری کائنات سے مخاطب ہوتا ہے اور اپنے گرد و پیش جو کچھ دیکھتا ہے۔ جو محسوس کرتا ہے انہیں لفظوں کا حسین جامہ پہنا کر دوسروں کے سامنے لا کھڑا کرتا ہے۔ اور یوں حسین سحر کی بصارت اور بصیرت یکجا ہو کر پڑھنے والوں کو اسی طرح متاثر کرتی ہیں جس طرح اس کے یہاں روایت اور جدت کا خوبصورت امتزاج ملتا ہے۔

فطرت سے اکتساب اور اقدام امن

ڈاکٹر اقبال واجد

حسین سحر کی نظمیں فطرت سے اکتساب اور اقدام امن کا داعیہ ہیں وہ فطرت کو ایسی گہرائی اور علم کے ساتھ دیکھتے ہیں کہ انہیں اس میں آدمیت کی ہر تخریب کا جامع حل نظر آتا ہے۔ قدرت کے قوانین اس کے اظہار اور اس کی وجودی زبان حسین سحر کو زندگی کے قطعی واسطوں پر ٹھہرانے کی بجائے خاموش، کالموں اور پر سکون ٹھکانوں کی طرف لے جاتی ہے۔ اس ترتیب میں فطرت سے استفادے کی ایک صورت تو یہ ہے کہ انسان فطرت سے استفادے کی نیت بھی کرے اور وقتی طور پر کسی اہم یا غیر اہم ضرورت کے تحت اس سے ممکنہ حد تک رجوع بھی کر سکے۔ فطرت سے ایسے استفادے میں اس کے خاموش اشاروں کا سراغ لگا لینا اور ان پر اس طرح عمل کرنا کہ اس سے جمال یا ذوق جمال کی تسکین کے ساتھ ساتھ اقدام امن کی صورت بھی پیدا ہو، مشکل ہی نہیں بلکہ محال ہے۔

فطرت سے استفادے کی دوسری صورت فطرت سے صلح اور اقدام امن ہے۔ فطرت سے استفادے کی دوسری صورت حسین سحر کی نظم نگاری میں اپنے موضوعی تعبیرات کے ساتھ موجود ہے یہ تعبیرات ان کی نظموں کو ان شعراء اور شوں تاریخ کے ایسے ماموراساء اور صفات کی صفّ میں شامل کرتی ہیں جو بیسویں صدی کی دہائیوں میں اپنے معیار کو حاصل کر چکے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ حسین سحر کے یہاں فطرت سے اکتساب کا عمل کن بنیادوں پر قائم ہے؟ اور اس کی توضیح کے لئے شعر اور نقد شعر کے درمیان کیوں کر فصل قائم کیا جا سکتا ہے۔ جواب یہ ہے کہ حسین سحر کے یہاں فطرت سے اکتساب کے جو اشارے ملتے ہیں وہ تحیر کی بجائے تیقن اور تشہیر کی بجائے تنظیم کی طرف چلتے ہیں۔ کائنات کے مظاہر اور اسرار سے حیرت طلب کرنا تیقن اور وجد کے منافی ہے اس لئے کہ حیرت کا طالب ہمیشہ مخلوق میں غرق رہتا ہے اور تیقن کا طالب خالق کے ساتھ مشغول ہو جاتا ہے۔ وہ حیرت اور حیرانی سے نکل آتا ہے۔ حیرت بھی ابتدائی منازل میں حقیقت کے معمول کا ذریع بنی

ہے مگر صرف حیرت ہی حیرت ہو اور استعجاب دور نہ ہو تو کہا جائے گا کہ یہ استعجاب اگر چہ خالق کے ساتھ رشتہ استوار کرنا چاہتا ہے مگر جب تک خود یہ استعجاب ختم نہیں ہوتا خالق کیساتھ حجاب برقرار رہے گا۔ ظاہر ہے کہ جب حیرت پر حیرت جمتی چلے جائے گی تو محسوس کے مشاہدے سے فرصت ہی نہیں ملے گی اور حواس محسوسات کو اپنا نشان سمجھ لیں گے اس لئے وجدانی اور شعوری دونوں سطح پر جو سب سے بڑا فرق تحیر اور تیقن میں پایا جاتا ہے وہ اسی تمام صورتوں اور احوال کے منافی ہے جو تحیر اور تیقن کو ادنی درجہ کی چیز سمجھتے ہوں۔ تحیر خود حجاب ہے اور تیقن حجاب کو توڑ کر اعلی ظرفی یا طمانیت حاصل کر لیتا ہے۔ حسین سحر نے اپنی نظموں میں ایسے اسلوب کو اختیار کیا ہے جو مظاہر کو دیکھ کر حیرت کا شکار نہیں ہوتا بلکہ اس میں انسانی زندگی کیلئے ایک نظام اخذ کرتا ہے۔ اسی عمل کو ہم نے گذشتہ سطور میں فطرت سے اکتساب کا نام دیا ہے۔ یہاں یہ بات واضح ہوگئی کہ حسین سحر نے بھی کثرت سے مظاہر کائنات کے مختلف جلووں اور ایک سے دوسرے منظر کا الحاق، ایک صورتحال کے بننے اور بگڑنے میں شامل مختلف امور اور شؤن (شان کی جمع) کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسے موجودات اور حوادث کی اصل شرح قرار دیا ہے پھر ہر صورت منظر سے وہ انسانی زندگی کیلئے نظام ضرور کشید کرتے ہیں۔ اس قدر نظم اور گہرائی کے ساتھ ہر صورت منظر سے معانی کسب کرنا جوکار زار حیات میں حرکت و عمل پیدا کرتے ہوں میری نظر میں شعری تحفظات کا ایک رفیع اور ممتاز تجربہ ہے جو مناظر فطرت بیان کرنے والی شاعری کے مقابلے میں کہیں زیادہ وقیع ہے۔ حسین سحر کا یہ شعری نسخہ ہمیں ایسی تحفظات کی طرف لے چلتا ہے جہاں زندگی اپنے مدار میں ہوتے ہوئے ایسے راستوں کو اختیار کرتی ہے جو فطرت سے ہر پل نظریہ، مشورہ اور فیصلہ کشید کرتے چلے جاتے ہوں امر واقع یہ ہے کہ ایسے شعری نسخوں کے ذریعہ ہمیں اوامر و نواہی اور ہدایات کے نشانات تلاش کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی بلکہ یہ نشانات خود بخود ظاہر ہو کر ابدیت کی طرف مائل ہوتے رہتے ہیں۔ حسین سحر سب سے پہلے اسی نشان کو اختیار کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو اپنے ہر سفر میں نظم نگاری کیلئے قبول کیا گیا ہو بلکہ نظم نگاری کیلئے معاون بنتا چلا گیا ہو۔ اس صورتحال میں ان کے یہاں فطرت کی کوئی چیز حال و مقام سے خالی نہیں ہوتی۔ ٹھوس اور مجرد اشیاء کے علاوہ وہ محض

احساسات کی سطح پر قبول کی جانے والی چیزوں کو بھی اپنی اسی مخصوص نگاہ کا پابند بنا دیتے ہیں جو نگاہ انہیں فطرت کی ہر عبادت کا قاری بنا دیتی ہے۔ نظموں میں یہ صورتحال بظاہر صرف خارجی پہلو لئے ہوئے ہے۔ اس داخلیت اور باطنی اسرار کا مطالعہ ایسے تمام غیر ضروری اثرات اور آفات سے ہمیں محفوظ رکھتا ہے جو غیر فطری اور غیر منطقی سوچ کا نتیجہ ہوں۔ اس لئے اس بات میں کوئی شبہ نہیں کہ حسین سحر کو فطرت کے اسرار کو سمجھنے میں کسی اضافی شے کا تصور درپیش ہے یا ان کی فکر کی راہ میں ایسے پیچیدہ مسائل پیدا ہو رہے ہیں جو عنقریب ان کی فکر اور ان کے عمل کے درمیان حائل ہو سکتے ہیں۔ ایسا اس لئے نہیں ہو سکتا کہ نظم نگاری، دوسری اصناف کے مقابلے میں کسی انتشار کی متحمل نہیں۔ یہاں ایک مرکزی نقطہ یا خیال ہمیشہ پیش نظر رکھنا ہوتا ہے۔ حسین سحر کے یہاں سب سے پہلا عمل فطرت سے کشید کا عمل ہے۔ یہ عمل ان کے یہاں اس قدر پر رسوخ ہے کہ اس پہلو کو نظر انداز کرنا ان کے رنگ و عمل سے خارج ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ موجودات کے تنوع میں بھی وہ اپنے قریب اور دور رہنے والے شعوری عمل کو تازہ دم رکھتے ہیں گویا وہ اس حقیقت کو پا چکے ہیں کہ قدرت کے کارخانے میں کوئی چیز بھی بے کار یا لغو نہیں ہے۔ ہر شے کسی نہ کسی تناظر میں اپنا واقعی مفہوم رکھتی ہے۔ شاید اسی ایقان کا نتیجہ ہے کہ حسین سحر کو مظاہر سے معنی نکالنے میں کوئی دشواری پیش نہیں آتی۔

ذیل میں ہم یہ دیکھنے کی کوشش کریں گے کہ حسین سحر نے مظاہر کے مختلف سالیب سے کون کون سے معنی اخذ کئے ہیں اور ان معانی کا انسانی زندگی پر کس حد تک انطباق ہو سکتا ہے۔ دوسرا پہلو اس امر میں ہمیں یہ بھی تلاش کرنا ہے کہ حسین سحر کے ماخوذ معانی زندگی کے دوسرے ذرائع کو کس حد تک متاثر کرتے ہیں یا یہ معانی دوسرے مطالب سے کس حد تک قریب یا بعید ہیں۔

مظاہر کے مجرد اور غیر مجرد اشاروں اور تمثیلات کی طرح حسین سحر کی نظموں میں موضوعات کا تنوع پایا جاتا ہے۔ اس قدر تنوع موضوعات ایک ہی بڑی تمثیل میں کسی ایک شاعر کے یہاں مشکل سے ملتے ہیں۔ اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ حسین سحر کے تنوع نے انہیں ایک ممتاز نظم نگار شاعر کی حیثیت عطا کی ہے۔ ذیل میں ان موضوعات کا اشاریہ استفادے کے لئے پیش کیا

جاتا ہے کیونکہ آئندہ صفحات میں اسی تنوع کے پس منظر میں گواہی پیش کی جائے گی۔ حسین سحر کی نظموں میں فطرت سے اخذ کئے گئے درج ذیل موضوعات خروج کرتے ہیں۔

ہستی کی تصویر، عدم و وجود کو ذات کا اعجاز قرار دینا، زندگی کو تنقید کا ہدف بنانا، ہر شے کا ایک ہی حقیقت ہونا، پیچیدہ مسائل یا عوامل کی نشاندہی کرنا، قنائیت، تصور وقت، وحدت الشہود، اسلامی دعوت، فطرت کی جمالیات، اعادہ شہود، جبر وقدر، خواب کے اسرار، حیات کی آبیاری، کسی مصلح کا انتظار، صلح کیلئے اٹھنا، سوئے خلق کی آفات، انسان کی گمشدگی، امن عالم، انسانیت کی موت پر نوحہ وغیرہ وغیرہ یہ تمام موضوعات جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے خود حسین سحر کی نظموں سے وضع کئے گئے ہیں اب آئندہ صفحات میں ہم ایک ایک موضوع کو بیان کرتے ہوئے آگے بڑھنے کی کوشش کریں گے۔

سب سے پہلا موضوع ان کے یہاں ہستی کی تصویر اور عدم و وجود کو ذات کا اعجاز ٹھہرانا ہے اور یہی صورت واقع بھی ہے۔ ہستی کی تصویر بذات خود ایک وسیع موضوع ہے جس میں خود ہستی کا بیان بھی شامل ہے۔ اس لئے کہ کائنات کا ذرہ ذرہ کسی نہ کسی زاویے سے کائنات کی تمام تر حقیقت کا اظہار کرتا ہے مگر ہستی کے بیان کے باوجود بعض انسانی طبیعتیں اس بین اشارے کو نہیں سمجھتیں۔ ایسی ہی طبیعتوں کو سمجھانے یا اثر انداز کرنے کیلئے ہستی کے اس بیان کو سادہ اور انسانی طرز پر مکرر بیان کیا جاتا ہے۔ حسین سحر نے یہی کام کیا ہے اور اس کام میں بہت سے ایسے امور بیان میں آگئے ہیں جو موثر ہونے کے ساتھ ساتھ پراسرار اور بے مثل ہیں۔ بات حسین سحر کی نظم نگاری کی ہو رہی ہے اس لئے بہتر یہ تھا کہ چند اشعار جستہ جستہ نقل کرنے کی بجائے پوری نظم نقل کی جاتی تاکہ قاری بھی مضمون نگار کے دعوے کے ساتھ شریک ہو پاتا، مگر طوالت کے خوف سے یہاں اختصار سے کام لیا جاتا ہے۔ تاہم نظم ''آسمان کتنا نیلا ہے'' اپنے اختصار کی وجہ سے مکمل نقل کی جاتی ہے:

آسمان کتنا نیلا ہے
نیلاہٹوں کا یہ پھیلا سمندر

افق تا افق موجزن ہے
چمکتے ہوئے چاند کا مرمریں جسم تابندہ تر ہے
ستاروں میں رخشندگی جلوہ گر ہے
فضا کی جبیں پر کہیں تیرگی کا نشاں تک نہیں ہے
خلاؤں کے رستے جو صدیوں سے بے نور تھے
آج نیلاہٹوں سے منور ہیں
یہ روشنی اس کے نقش کف پا کا اعجاز ہے
جس کی ذات گرامی ہر ایک روشنی کا خود اک راز ہے
ورنہ پہلے کبھی آسمان اتنا نیلا نہیں تھا

یہ نظم حسین سحر کی نظموں کے مجموعہ ''کہرے میں دھنک'' کی پہلی نظم ہے جو ہمارے سامنے ہستی کی خوبصورت تصویر پیش کرتی ہے۔ پھر اس تصویر سے پیدا ہونے والے مفاہیم کو سمیٹتی ہوئی ہمیں ایک آفاقی جمالیاتی لذت سے ہم کنار کرتی ہے۔ پھر ہر روشنی کی روشنی اور ہر نور کے نور سے ہمارے احساسات کو منور کر دیتی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شاعر نے واقعتاً آسمان کو دیکھا ہے اور جیسا دیکھا ہے ویسا ہی دکھانے کی کوشش کی ہے۔ آسمان نیلاہٹوں کے سمندر میں شاعر کو وہ سب کچھ نظر آجاتا ہے جو ایک باشعور اور بے پردہ ذہن کو نظر آنا چاہئے۔ اس لئے جب وہ یہ کہتے ہیں

یہ روشنی اس کے نقش کف پا کا اعجاز ہے
جس کی ذات گرامی ہر اک روشنی کا خود ایک راز ہے

تو گویا وہ آسمان کو دیکھ کر بھی نہیں دیکھتے بلکہ یہ سمجھنا چاہئے کہ اس عرفان میں آسمان آسمان نہیں رہ جاتا بلکہ سمٹ کر ایک نقطہ بن جاتا ہے اور یہ نقطہ اس ذات گرامی کے سامنے (جس کی ذات ہر ایک روشنی کا راز ہے) نقطہ سے گھٹ کر اور بھی بے نشان ہو جاتا ہے۔ چنانچہ بین السطور یہ اشارہ بھی ہے کہ ایسی ذات کو مفہوم اور معلوم بنانا کتنا مشکل ہے؟ ایسی ذات تو صرف

ایقان کے ذریعے سمجھ میں لائی جا سکتی ہے۔ حسین سحر نے اس افہام وتفہیم میں بہت سی منزلیں عبور کی ہیں۔

اسی ضمن میں ایک دوسری نظم ''کہرے میں دھنک'' ہے اس کا موضوع بھی ساختیاتی اعتبار سے وہی ہے مگر اس نظم میں DENSITY زیادہ ہے۔ یہ نظم گہرے گاڑھے اور شیریں مواد کی طرح ہے جو طشت پر پھیل رہا ہے۔ یہ ایک دوگنی معیاری نظم ہے جس میں زمان و مکاں اور ارض وسماوات کی تفصیلی حکایت ایک نقطہ پر لمحہ بھر کو ٹھہرتی ہے اور یوں محسوس ہوتا ہے گویا شعور اپنے ادراک میں، قلب اپنے اعماق میں اور وجود اپنے اسرار میں خاموش سمندر کی طرح، پرسکون اور سطح آب کی مانند ٹھہرا ہوا، موجودات سے اپنی ذات کا مفہوم اخذ کرنے میں مشغول ہے۔ ایسی صورتحال میں گویا سب کچھ منجمد ہے یا کہر میں ڈوبا ہوا ہے مگر اس کہرے میں اچانک روشنی کی ایک کرن نمودار ہوئی ہے جس سے خوابوں کے ساتوں رنگ جاگ اٹھتے ہیں پھر کہرے میں دھنک پھیل جاتی ہے اور شاعر دل کی دھڑکنوں کو تیز کر دینے کے بعد اسی فکر تمثیل میں محو حیرت بن جاتا ہے۔ کہرے میں دھنک گرچہ ایک مختصر نظم ہے مگر اسے حسین سحر کی شاہکار نظم سمجھنا چاہئے اس نظم میں واقع اور واقعیت سے پرے بھی ایک شے بیان کی گئی ہے جو انسانی تجربے میں تو آتی ہے مگر اس کا ارتکاز ایک سے زیادہ سمتوں اور رنگوں میں ہوتا ہے نظم ''کہرے میں دھنک'' کا رنگ ملاحظہ ہو:

سرمئی کہرے کی چادر آسمانوں پر تنی ہے
صبح کے چہرے کے خدوخال گم ہیں اس نقاب تیرگی میں
نرم آغوش افق میں آفتاب نو کی آنکھیں بند ہیں
اس آئینے میں عکس لرزاں ہیں ٹھٹھرتے جگنوؤں کے
یک بہ یک کرنیں چمک اٹھیں ہیں میرے پردہ افکار میں
ذہن کے کہرے میں یا دجانفزا کس کی یہ چمکی ہے
کہ ساتوں رنگ خوابوں کی دھنک کے جاگ اٹھے ہیں

ذہن کے کہرے میں جس کی یاد جانفزا جاگ اٹھی ہے اور جس کی وجہ سے خوابوں کی دھنک کے ساتوں رنگ جاگ اٹھے ہیں۔ وہ ذات یقیناً ایسی ذات ہوگی جو ہر تاریکی میں روشنی میں وسعت اور ہر جہل میں علمیت پیدا کرنے والی ہو۔ ایسی ذات کے اشاروں اور اشاروں سے فائدہ حاصل کرنا انسانی زندگی کا معراج ہو اور ایسا اسی لئے ممکن ہو کہ کہرے میں بغیر کسی غیر اضافی برتر اور متناہی ہدایات کے کوئی شے اپنے خواب وعمل کو سمیٹنے کی طاقت نہیں رکھتی ہو۔

حسین سحر کی شعوری تعبیرات میں ان کی نظموں کے عرفان نے ایسے عمیق معنوی اور عمودی اشارے پیش کئے ہیں جو زندگی کے وسیع اعماق میں فضل اور عطا کی نشاندہی کرتے ہیں اور اس عطا اور فضل کے واسطے سے ایسی شعری صورتوں کو جنم دیتے ہیں جو وسیع فکری تمازت کے ساتھ ساتھ شعری ذوق کے اندر ابال پیدا کر دیں اور اس ابال کو بامعنی اور بامقصد بنائیں۔ اس غرض و غایت نے ان کی نظم نگاری میں ایسے ابواب قائم کئے ہیں جو بسا اوقات ارادے اور فہم کو کوئی واضح تر صورت عطا کئے بغیر بھی اپنی راہ میں نمایاں نظر آتے ہیں۔ ایسی شعری صورتوں میں ایک بڑی صورت یک موضوعیت ہے۔ یک موضوعیت ایک دن یا ایک ساعت میں پیدا نہیں ہوتی یہ زندگی بھر کے تجربے کا نچوڑ ہوتی ہے۔ ایک طرف یک موضوعیت خود اپنے آپ میں ایک ایسی حقیقت ہے جو تمام مادی اور غیر مادی موضوعات کو اپنے محیط میں حباب بنا لیتی ہے۔ دوسری طرف یہ صرف ایسے اذہان کو نشانہ بناتی ہے جو زندگی کی قدر و قیمت پہچانتے ہوں اور اس کی توصیل میں کسی حجاب کے طالب نہ ہوں۔ ورنہ ایسے اذہان جو زندگی کی قدر و قیمت کی جانب محجوب ہوں یک موضوعیت کے قالب کو نہیں سمجھ سکتے یہ فلسفہ بہت سے اسرار اور معانی کو محیط ہے۔ یہاں بڑی بڑی فکروں، بڑے بڑے نظریوں اور بڑے بڑے فلسفوں کو بے دست و پا ہونا پڑتا ہے۔ یہ موضوع خود بتا دیتا ہے کہ اس پر قلم اٹھانے والا شخص زندگی کے مجموعی اعشارات کی تحدید سے آگے نکل گیا ہے۔ ذرا اور کھل کر بات کی جائے تو یہ سمجھنا چاہئے کہ اس علم میں اول و آخر اور ظاہر و باطن کا ہر معیار و مفاد پوشیدہ ہے۔ یہ موضوع ان کی نظم ''آئینہ'' سے حد درجہ عیاں ہے جس میں حسین سحر نے اس حقیقت کو لفظوں کے ساتھ مربوط کرنے کی کوشش کی ہے۔

تمام چہرے ہیں ایک جیسے
تمام ناموں کا ایک ہی نام مشترک ہے
تمام شہروں میں ایک سے لوگ رہ رہے ہیں
تمام گلیوں میں ایک سا شور اٹھ رہا ہے
تمام نوحے، تمام نغمے، تمام نعرے ہیں ایک جیسے
تمام لوگوں کا ایک ہی نقطۂ نظر ہے
تمام باتوں کا ایک ہی حاصل سخن ہے
تمام راہوں پہ ایک ہی قافلہ رواں ہے
تمام رنگوں کا ایک ہی عکس
غم کے یک رنگ آئینے میں ابھر رہا ہے
کبھی اگر آئینہ یہ ٹوٹے
تو ریزہ ریزہ ہزار عکسوں میں
دل کا یہ آبلہ بھی پھوٹے

حسین سحر کی نظم ''مقتل'' پر کچھ کہنا نہیں چاہتا تھا اس لئے کہ اس کا موضوع اپنی اصل میں بہت عمیق پر اسرار اور لطیف تر ہے۔ اس موضوع پر قلم اٹھانے میں سر قلم ہونے کا اندیشہ ہے تاہم اس نظم کو بار بار پڑھنے کے بعد یہ احساس ہوا کہ اس موضوع پر کچھ بیان کیا جائے۔ آرٹ اور شعر کی طرح کبھی کبھی تنقید بھی ایسے احوال و آثار کو سمیٹتی ہے اور ایسے منظر نامے پیش کرنے کی جرأت کرتی ہے جو شاعر کے اپنے افہام و تفہیم میں دیدہ و نادیدہ یا احوال نارسیدہ کی صورت میں موجود ہوں۔ شاعری اور کبھی کبھی اعلیٰ شاعری اس دور سے گزرتی ہے یعنی شاعری میں جو کچھ بیان ہوتا ہے وہ بسا اوقات عرض و بحث سے بلند تر بھی ہوتا ہے یعنی شاعر کبھی کبھی صرف محسوسات میں شامل ہو کر اسرار پیدا کر دیتا ہے اور قاری اس اثر کو اپنے اہداف میں شامل کر کے اسے اور زیادہ لطیف بنا دیتا ہے۔ حسین سحر کی نظم ''مقتل'' انسانی قتل گاہ بن کر نہیں ابھری ہے بلکہ یہ قتل گاہ انسانوں

کے ساتھ ساتھ سورج، چاند اور ستاروں کی بھی قتل گاہ ہے۔ یہاں تک کہ اس نظم میں قتل مہر و ماہ کو ایک رسم قدیم کا نام دیا گیا ہے۔

قتل مہر و ماہ ایک رسم قدیم
جو ازل سے جاری و ساری
جاری و ساری ازل سے ہے یہ دستور عمل

پھر آسمانوں کو ظلمتوں کا ریگ زار کہنا، اس کو ایک صحرائے بسیط سے تشبیہ دینا بنیادی طور پر ایسے جذبات اور رسائی کی کیفیات کو ظاہر کرتا ہے جو راز درون میخانہ بنا ہوا ہے حسین سحر نے اس راز سے اس قدر پردہ تو ضرور اٹھایا ہے کہ اسے آماجگاہ قتل مہر و ماہ قرار دیا ہے۔ اس کے بعد نظم میں ان پر کچھ اور اسرار وا ہوتے ہیں اور یہاں آ کر وہ اضافی کیفیات سے دو چار ہوتے ہیں۔ یہ اضافی کیفیات انہیں آسمانوں کے وسیع، تاریک اور سرد صحرا میں زندگی کو سمجھنے کا حوصلہ عطا کرتی ہیں۔ اس طرح واقع اور نا واقع دونوں مل کر یہاں ایک ہی مفہوم عطا کرتا ہے۔ وہ ایسا مفہوم ہے جو چراغ رہ گزر بھی ہے اور ظلمتوں کا امین بھی۔ وہ حیرت اور حسرت کے ساتھ کائنات کو دیکھنا سکھاتا ہے اور خوف اور ہیبت سے مغلوب بھی کر دیتا ہے وہ ظلمتوں کے ریگ زار کو بھی وسیع تر خلاؤں کی فراخی میں خاروزبوں کر دیتا ہے وہ حرکت و سکون کے دائمی مفہوم تک رسائی بھی حاصل کرتا ہے اور اپنے اطراف سے بے خبر بھی رہتا ہے وہ شعور و عقل کو اپنے محور پر قائم بھی رکھتا ہے اور اس محور کو دوسرے محور کی طرف مرکوز بھی کر دیتا ہے اس طرح ظلمتوں کے ریگ زار کی توجیہی اشاریت شاعر کو ایک ایسا احساس توانائی عطا کرتی ہے جو ہر موضوع کو درگزر کرتی ہوئی فقط ذات کو سامنے رکھتی ہے۔ شعور و عقل کے محور میں بھی اسی ذات کی تلاش، اسی ذات کی محبت اور اسی ذات کی تمثیل موجود ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایسے فکری لمحات میں کوئی چراغ اپنے اجالے کو نہیں سمیٹ سکتا۔ حسین سحر کی اس تازہ کار، عارفانہ نظم میں جو موضوع محل نظر ہے وہ ان کے بیان اور رمز و کنایہ کی ترکیب میں اور تابناک ہو کر ابھرا ہے۔ اس احساس کے ساتھ جینا واقعاتی سطح پر زندگی کا فروغ ہے۔ انہیں وجوہات کے پیش نظر شاعر نے اس نظم کا عنوان ''مقتل'' مقرر کیا ہے تاکہ تمام مشاہدوں اور

کیفیات کا وافر حصہ شاعر کیلئے مقتل بن جائے، اس طرح اب کسی اور جانب دیکھنے کی حاجت باقی نہ رہے اور شاعر اس مقتل میں اپنی زندگی تلاش کر لے۔ نظم کا یک حصہ ملاحظہ ہو:

منظر رنگ شفق ہے خون کی ہزاروں
مقتل خورشید و مہتاب و نجوم
مغرب سے ہے شرق تک بس، ایک ہی قاتل کا دور
شب زدہ، خونیں قبا، خنجر بکف
منجمد حد نظر تک ہیں لہو کے دائرے
کس قدر ویران ہے دشت خلا
اک کرن بھی نور و خورشید کی کہیں پیدا نہیں
روشنی ہے کس قدر بے دست و پا

نظم اس جگہ آ کر ختم ہو جاتی ہے" مقتل"، حسین سحر کی کامیاب ترین نظموں میں ہے۔ اس نظم کا دائرہ بہت وسیع ہے اپنے عمیق، پیچیدہ وجودی مسائل کے سبب اس نظم کا شمار اردو کی چند معیاری نظموں میں ہونا چاہئے۔ حسین سحر کے یہاں ہستی کی تصویر اور عدم و وجود کو ذات کا اعجاز ٹھہرانے کے علاوہ تصور وقت اور وحدت الشہود کا مسئلہ بھی ملتا ہے۔ وقت کے شور پر ان کی نظم "دائرہ" اہمیت کی حامل ہے اس میں انہوں نے وقت کے مطلق اور مسلسل دونوں تصورات کو بیان کیا ہے ان کے یہاں وقت کے دونوں تصور ایک ہی حقیقت سے متصل ہیں۔ ازل سے ابد کے تصور کو حسین سحر نے اس طور پر محسوب کیا ہے کہ یہ دونوں ابعاد ان کے یہاں ایک دوسرے سے متقدم اور متاخر نہیں ہیں بلکہ وقت کی ایک ہی بساط پر جلوہ نما ہیں۔ وہ ابد کے آخری نقطے کو ازل ہی کی ابتداء تصور کرتے ہیں۔

ابد کا آخری نقطہ بھی شاید ہے ازل کا اولیں لمحہ

اب اس حقیقت کی روشنی میں یہ سمجھنا بہت آسان ہو جاتا ہے کہ زمان مطلق جسکو حقیقی زمانہ کہا گیا ہے وہاں ماضی اور مستقبل کوئی چیز نہیں ہے بلکہ ماضی اور مستقبل تو حقیقی زمانے سے نکلی

ہوئی ایک رو ہے۔ اس لئے زمان مطلق کے پاس ماضی اور مستقبل کو پھیر نہیں۔ وہاں جو کچھ ہے یا ہوگا (واللہ اعلم) وہ حال اور صرف حال ہے۔ اس لئے کہ حقیقی زمانے میں سب زمانے موجود ہیں اور جب سارے زمانے ایک جگہ موجود ہوں گے تو ان کا زمانہ حال کے علاوہ دوسرا کیونکر ہو سکتا ہے۔ زمانے کے ایسے تصور کو مفکرین نے بھی راجح قرار دیا ہے۔ خود علامہ اقبال کے یہاں بھی زمان مطلق کے تصور میں ماضی و مستقبل نہیں پایا جاتا۔ حسین سحر کے درج بالا مصرعے میں بات واضح ہے۔

ابد کا آخری نقطہ بھی شاید ہے ازل کا اولیں لمحہ

یہاں پر ازل و ابد ایک ہی زمانے کی حقیقت بن گئے ہیں۔ اس طرح ایک مشکل مضمون بہت آسانی سے بیان میں آ گیا ہے۔ اس اجمالی اظہار کے بعد حسین سحر نے زمان مسلسل کے تصور کو واضح کرنے کی کوشش کی ہے اور تمام زمانوں اور تمام اشیاء کو انہوں نے اسی ازل و ابد کے ایک دائرے سے جوڑنے کی کوشش کی ہے۔ نظم درج ذیل ہے:

ابد کی آخری نقطہ بھی شاید ہے ازل کا اولیں لمحہ
کہ اس سے متصل ہے
زندگی کا بحر بے پایاں
روانی جس کی موجوں میں بلا کی ہے
کبھی جب حرف کن کی گونج
ٹکراتی ہے ان موجوں سے
تو تخلیق کا در
دائرہ در دائرہ کھلتا ہے
اس موج دریا میں
جسے ہم وقت کہتے ہیں
ازل کی صبح کا وہ اولیں نقطہ

سمٹ کر پھیلتا ہے جب ابد کی شام کی جانب
تو صدائے کن
ابد سے پھر ازل کی سمت بڑھتی ہے
محیط وقت کی تکمیل کرنے
یہ سفر جاری ہے اور جاری رہے گا
جانے کب تک؟

تصور وقت کے سلسلے میں اس نظم میں دو اہم نقطے بیان کئے گئے ہیں ان میں ایک تو یہ ہے کہ اس میں تخلیق کو زمان و مکاں کے اتصال کا نتیجہ قرار دیا گیا ہے یعنی جب زندگی کے بحر بے پایاں سے حرف کن کی گونج ٹکراتی ہے تب انہیں موجوں میں تخلیق کا در، دائرہ در دائرہ کھلتا چلا جاتا ہے اس کا مطلب یہ ہوا کہ خود تخلیق بھی حرف کن کی گونج ہی کا نتیجہ ہے جو زندگی کے بحر بے پایاں سے ٹکرا کر پیدا ہوئی ہے۔ اس طرح حسین سحر کے یہاں تخلیقی عمل کا سرا زندگی اور زمانے کے نقطہ اتصال سے جڑا ہوا ہے۔ دوسرا اہم نکتہ یہ ہے کہ ازل سے ابد تک زمانے کا جو پھیلاؤ ہے اور زمانہ جہاں اپنا اظہار تسلسل کے ساتھ یا ماضی و مستقبل کے تناظر میں کرتا ہے وہاں بھی زمانہ کسی اضافی حیثیت میں نہیں ہے بلکہ شروع سے آخر تک پورا زمانہ اور تمام مرور مسلسل حسین سحر کے خیال میں دراصل صبح ازل کا اولین نقطہ ہے۔ جس کے پھیلاؤ کے اثر سے زمان مسلسل کا وجود سمجھ میں آتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ زمان مسلسل، دراصل زمان مطلق ہی کی ایک رو ہے جو کائنات میں جاری و ساری ہے۔ یہی خیال عام طور پر فلسفیوں کے یہاں پسندیدہ ہے۔ علامہ اقبال بھی اسی طرف گئے ہیں۔ بہر حال یہ نظم جس موثر فکر کے ساتھ پیش کی گئی ہے وہ بہت اہم ہے۔ عام طور پر زمانہ اور تخلیق کی حقیقت پر عصری شعری ادب میں خالص مواد کی کمی نظر آتی ہے حسین سحر نے اس پہلو پر اردو میں ایک بہترین نظم کا اضافہ کیا ہے۔

تصور وقت کی طرح حسین سحر نے نظریہ وحدت الشہود کو بھی اس داخلیت کے ساتھ پیش کیا ہے کہ موضوع اور بیان کا حسن شعور و نظر پر پھیل گیا ہے۔ واقعہ، منظر یا اظہار کوئی بھی ہو اس

میں تاثیر بیان اور شاعر کی داخلی کیفیات مل کر ایک اندرونی ربط پیدا کرتی ہیں اور واقعات کے تناسب اور تخلیق میں شاعر کو ایسا وجدانی شعور حاصل ہوتا ہے جو ہر شے میں ہر شے کو موجود بھی دکھتا ہے اور غائب بھی۔

اس سلسلے میں انکی نظم ''کبھی تم نے دیکھا؟'' غیر معمولی اہمیت کی حامل ہے۔ نظم اپنے اظہار اور اثر میں زندگی کی جملہ شناخت کو سمیٹتے ہوئے آگے بڑھتی ہے اس میں شعوری اور وجدانی سطح پر ہر وہ احساس پایا جاتا ہے جو مظاہر کے پردے میں کسی غیر معمولی واقعہ یا اظہار کا احساس دلاتا ہے۔ نظم کے اشعار میں انتہائی سادگی میں اصل بات بیان کر دی گئی ہے اور ذوق و عمل کے پردے میں اس اصلیت کو اور زیادہ گرانمایہ بنا دیا گیا ہے۔ نظم واقعی پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے اس نظم کو داخلی سطح پر دو حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں پہلی سطح میں کائنات کو دیکھنے کی دعوت دی ہے۔ اس کے بعد زمیں و آسماں کے مختلف مناظر اور مظاہر کے مشاہدے میں حقیقت تک پہنچنے کی کوشش پر زور دیا گیا ہے۔ یہ دعوت خود ظاہر کرتی ہے کہ مظاہر کے افہام و تفہیم میں آزاد غور و فکر کی اپنی اہمیت ہے۔ آزادی کے ساتھ کچھ اختذار بھی شامل کر لیا جائے تو مظاہر پر غور سے ہر شخص کو فائدہ حاصل ہو سکتا ہے۔ نظم کے پہلے حصے میں صرف یہ بتانے کی کوشش کی گئی ہے کہ یہ مظاہر کس قدر دلنشیں ہیں۔

کبھی تم نے دیکھا؟
درختوں پہ کھلتے ہوئے رنگ کتنے حسیں ہیں
سر شاخ اڑتی ہوئی تتلیوں کی قطاریں
افق پر لچکتی ہوئی یہ دھنک کی کمانیں
مہکتے ہوئے پنچھیوں کی اڑانیں
چمکتے ہوئے سرخ اور زرد پھولوں کی بیلیں
فلک سے برستے ہوئے شبنمی آئینوں کی پھوہاریں
چمکتے ہوئے نیلگوں آسماں کے افق پر

ابھرتے ہوئے شوخ سورج کی کرنیں
دمکتی ہوئی نیلی نیلی فضائیں
بدلتے ہوئے موسموں کی ہوائیں
اچھلتے ہوئے سبز روپانیوں کی ردائیں
یہ سب کس قدر دلنشیں ہیں

یہاں آکر نظم کا ایک حصہ مکمل ہو جاتا ہے۔ دوسرے حصے میں حسین سحر نے سوچنے کی دعوت دی ہے اس لئے نظم کے دوسرے حصے کا آغاز ''کبھی تم نے سوچا؟'' سے شروع ہوتا ہے سوچنے کی دعوت انسانی شعور اور عقل کو انہیں حوادث کی طرف لوٹا دیتی ہے جن کی طرف سے اس نے اول بار صرف نظر کیا ہو۔ لہٰذا انسان جب دوبارہ اپنی چھوڑی ہوئی منزل کو اختیار کرتا ہے تب اسے اس کے اسرار اور معانی کا پتہ چلتا ہے۔ شاعر کی حیثیت یہاں پر غیر محسوس طریقے سے ایک رہنما جیسی بن جاتی ہے جو اپنے مشاہدے اور عرفان کے جمال کو اپنے شعری افکار کے ذریعہ قاری تک پہنچانا چاہتا ہے۔ گویا اشیاء کے دیکھنے اور ان سوچنے کے درمیان شاعر ایک واسطہ بن جاتا ہے۔ قاری ایسی صورت میں اپنے ذوق جمال اور ظرف کے مطابق شاعر کی وجدانی کیفیات کا اندازہ لگانے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ سارا سلسلہ نظم کے دوسرے حصے میں پیدا ہوتا ہے:

کبھی تم نے سوچا؟
کہ یہ سارے منظر کیا ہیں؟
ایک تصویر ہیں زندگی کی
چمکتی ہوئی دودھیا روشنی کی
مہکتی ہوئی سرمئی تازگی کی
یہ تصویر اب دیکھنا تو کھلی آنکھ سے دیکھنا
اس کا نقاش اس کا مصور
تمہارے ہی اندر چھپا ہے

تمہارے ہی رنگوں میں وہ اپنا خون جگر گھولتا ہے
تمہاری ہی آواز میں بولتا ہے

اس نظم کے دوسرے حصے میں وحدت الشہود سے استفادے کی کوشش کی گئی ہے اور یہ خیال کیا گیا ہے کہ وحدت عظمیٰ نے اپنے اظہار کیلئے جن وسائل اور مناقب کو واسطہ بنایا ہے ان میں اظہار کی وہ تمام صورتیں شامل ہیں جو انسانی ادراک میں آسکتی ہیں۔ اس بنیاد پر انسانی ادراک بھی کبھی کبھی یہ فیصلہ لے لیتا ہے کہ حواس میں آنے والی اشیاء دراصل وحدت ہی کا مشاہدہ ہیں اور حواس کے ذریعہ جن کیفیات کا ہم ادراک کرتے ہیں یا جن معانی پر مطلع ہوئے ہیں وہی اصل ہیں اور ان کی یہ اصلیت ان کی وحدت میں پوشیدہ ہے۔ اس لئے وجدانی سطح پر گویا اشیاء کا مشاہدہ شاہد، شہود اور مشہود تینوں کو اپنی وحدت اور عکس میں میں شامل کر لیتا ہے۔ ایسی صورت میں جو چیز اصلاً موضوع بحث تھی وہ التواء میں پڑ جاتی ہے شاعر کو صرف اپنے ذوق کی تربیت کا سامان کرنا ہے اور کسی ذریعہ یا طلب پر مرکوز کئے بغیر اپنی بات بیان کر کے آگے بڑھ جانا ہے۔ اس طرح اس ضمن میں جو ترجیحات مشاہدے کے ذریعہ بیان کی جائیں گی ان کو محسوسات ہی کی سطح پر محبوب کر کے وحدت عظمیٰ کی جستجو کو شہود کے پردے میں دیکھا جائے گا۔ یہی طریقہ کار وحدت الشہود کو بیان کرنے میں عام طور پر پیش کیا جاتا ہے اور یہی راج بھی ہے۔ حسین سحر نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے۔ اس لئے جب وہ کہتے ہیں:

یہ تصویر اب دیکھنا تو کھلی آنکھ سے دیکھنا
اس کا نقاش اس کا مصور
تمہارے ہی اندر چھپا ہے
تمہارے ہی رنگوں میں وہ اپنا خون جگر گھولتا ہے
تمہاری ہی آواز میں بولتا ہے

تو ہمیں یہ محسوس ہوتا ہے کہ اس بیان میں انا الحق کی بجائے انا من الحق کا نعرہ مستانہ گونج رہا ہے۔

حسین سحر فطرت کے جمال و جلال، اس کی تمثیر، اس کے بیان، اس کی یاددہانی، اس کے احتساب، اس کی تہداریت، اس کی نمود، اس کی اشاریت، اس کی آگاہی اور اس کی تمثیل سے حد درجہ متاثر ہیں، اس لئے اکثر مقامات پر وہ اپنی طرف سے کوئی اضافی بیان نہیں چاہتے۔ حسین سحر کی وہ نظمیں جس میں انہوں نے فطرت کو مختلف فائلوں کی صورت میں محفوظ کیا ہے اور ان پر کسی قسم کا کوئی تبصرہ نہیں کیا ہے بلکہ صرف صورت واقع بیان کر کے اسے اسی حال پر رہنے دیا ہے انکی بہترین نظمیں ہیں۔ ایک اعتبار سے یہ فطرت کا اعلیٰ سطحی تبصرہ ہے کہ اس کو بلا تبصرہ رہنے دیا جائے اس لئے فطرت کے مناظر جہاں جہاں ان کی نظموں میں بلا تبصرہ پیش کئے گئے ہیں وہاں وہاں انکی شاعری کا حسن اور نمایاں ہوتا گیا ہے۔ فطرت پر تبصرہ کیلئے شاعری کی زبان کو گنگ کر لینا ان کے یہاں اپنی مثالوں میں شاعری کا مزاج بن گیا ہے۔ ایسی نظمیں جس میں فطرت کے مناظر بلا تبصرہ پیش کئے گئے ہیں بہت کم ہیں مگر اپنے اثر اور حسن میں بے مثال حیثیت کے مالک ہیں۔ انکی چار مصرعوں کی نظم جس کا عنوان ''ایک منظر'' ہے صرف اس قدر ہے:

آسماں پر بادلوں کا اک ہجوم
بادلوں میں چاند کی کشتی رواں
چاند کی کشتی پر ٹوٹا بادباں
بادباں کے پاس آوارہ نجوم

نظم ان چار مصرعوں میں مکمل ہو جاتی ہے اس نظم میں فطرت کے ایک منظر کی ایک فائل کھولی گئی ہے۔ اس پر کوئی تبصرہ نہیں کیا گیا ہے نظم پڑھ کر لمحہ بھر کیلئے سکتہ کی سی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ برصغیر کے ایک نوبل انعام یافتہ شاعر کی ایک نظم کا اردو ترجمہ یاد آ رہا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں اور اس کیفیت کو جو اس نظم کے مطالعہ سے طاری ہوتی ہے ذرا توقف کے ساتھ سمجھنے کی کوشش کریں تو اس میں حسین سحر کی درج بالا نظم سے مماثلت کے پہلو نکل آئیں گے:

مجھے بھی اس جشن گاہ دنیا میں نوید شرکت ملا ہے
میں بہت مسرور ہوں

میری آنکھوں نے دیکھا
میرے کانوں نے سنا

پیش کردہ نظم میں صرف تناعرض کیا گیا ہے کہ شاعر بہت مسرور ہے۔ اس لئے کہ اسے جشن گاہ دنیا میں شریک کیا گیا ہے۔ اس جشن کو وہ اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہے اور کانوں سے سنتا ہے شاعر کا نام آپ سمجھ گئے ہوں گے۔ آپ محسوس کریں گے کہ اس فکر میں کتنی طاقت ہے۔ یہ فطرت سے محبت اور محویت کی معراج ہے کہ ایک شخص فطرت کے وجود اور اس کے نظارے کو اپنے تمام تر جذبات پر غالب کر کے اور اس نظارے سے تمام مسائل اور آلام کے مقابل مسرت حاصل کرے۔ یہ نظم انسانی نفسیات کو دنیا بھر کی پیچیدگیوں کو مسائل سے مٹاتی ہے اور اسے واقعی مسرت کی طرف لے چلنے والی ہے۔ اسی کیفیت سے حسین سحر کی وہ نظم ملاحظہ فرمائیں جو درج بالا سطور میں نقل کی گئی ہے:

آسماں پر بادلوں کا اک ہجوم
بادلوں میں چاند کی کشتی رواں
چاند کی کشتی پہ ٹوٹا بادباں
بادباں کے پاس آورہ نجوم

اس نظم میں پہلی نظم کے مقابلہ میں صرف اتنا فرق ہے کہ اس میں میری آنکھوں نے دیکھا اور میرے کانوں نے سنا والے مصرعے چھپے ہیں ٹیگور کے ساتھ مماثلت کے پہلو نکالنے کی وجہ سے بعض طبیعتیں مضطرب ہو سکتی ہیں مگر گہرائی کے ساتھ باطن کو وا کر کے دیکھا جائے تو لامحالہ اس حسن تک نگاہ ضرور چلی جائے گی۔

حسین سحر کی نظموں میں ایک اہم پہلو انسانیت کا درد، اس کے زوال پر افسوس اور اس کے احیاء کا عزم بھی پایا جاتا ہے۔ انہوں نے انسانیت کو اخلاقی پہلو سے بھی سمجھنے کی کوشش کی ہے۔ اس افہام و تفہیم میں انکے یہاں رواداری، قدر دانی اور ہمت افزائی کا بھی جذبہ پایا جاتا ہے مگر بار بار کے تجربے کے بعد جب وہ اس اخلاقی پہلو کو اچھی طرح سمجھ لیتے اور اس کو مثبت

صورتحال میں تبدیل کرنے کا ذوق جب مسدود ہوتا ہوا دیکھتے تو وہ بھی انسانیت کے زوال سے رنجیدہ ہو جاتے ہیں ۔ پھر ان پر وہ طریقہ کار بھی مختلف ہوتا ہے جو زوال کو کمال میں بدل دے انکی بعض نظموں میں اخلاق کے منفی اور غیر مثبت پہلوؤں کی طرف نشاندہی ملتی ہے اس نشاندہی کی وجہ سے انکی نگاہ میں تحفظ پیدا ہو جاتا ہے ۔ اس طرح وہ خود اپنی نشاندہی سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور اس میں کسی تقلیل کے قائل نہیں ۔ واقع یہ ہے کہ شعوری اور غیر شعوری دونوں سطح پر اخلاق کی منفی کمزوریاں ہمیں ضروری حد تک فعال بنا دیتی ہیں ۔ اس سلسلے میں ان کی چار نظمیں ''آلودگی''، ''قطرہ قطرہ زندگی''، ''تلاش گمشدہ'' اور ''ضرورت ہے'' پیش کی جا سکتی ہیں ۔ یہ تمام نظمیں اپنے انفرادی تیور کے باوجود یکساں معنوی تاثیر پیدا کرتی ہیں ''آلودگی'' دراصل اخلاقی زوال کی آلودگی ہے جس کی وجہ سے چہار سو ظلمت کاری ہوتی جا رہی ہے اور یہ ظلمت شاعر کی روح کے چاند کو آہستہ آہستہ گہنا رہی ہے ۔

دم بدم پھیلتا جا رہا ہے دھواں نفرتوں کا
خموشی کی اک دھند سی ہے کراں تا کراں
شور ہے حسرتوں کا آرزوؤں کا ہر سو
تمنا کی دھول اڑتی ہے سینے میں
حرص و ہوس زہر بن کر رگوں میں اترنے لگی ہے
مجھے ریزہ ریزہ جو اندر سے گرنے لگی ہے
گھنی ظلمتوں کے حوالے مجھے لحظہ لحظہ کئے جا رہی ہے
مری روح کے چاند کو
رفتہ رفتہ یہ گہنا رہی ہے

اسی طرح نظم ''تلاش گمشدہ'' میں دراصل آج کے انسان کی گمشدگی بیان کی گئی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ معاش کی فکر میں انسان سب کچھ بھول چکا ہے ۔ شاعر کی زبان میں اب نہ اس کا کوئی نشانہ ہے نہ کوئی منزل ہے ۔ نہ کوئی کارواں ہے ۔ یہاں آکر شاعر کے یہاں انسان کی تلاش

کا جذبہ عود کرتا ہے وہ چاہتا ہے کہ کوئی اسے تلاش کرے اور بتائے کہ وہ کون ہے؟ اور اس کی منزل کیا ہے؟ واحد متکلم کے صیغہ میں بیان کی گئی یہ نظم انسان کی ذاتی گمشدگی کے حوالے سے اس کے تمام مسائل کا احاطہ کرتی ہے ''قطرہ قطرہ زندگی'' میں بھی یہی موضوع بیان ہوا ہے شاعر کے خیال میں انسانیت اب دم توڑ رہی ہے اور اس کو اب خون کی ضرورت ہے اس کے معالج کہتے ہیں کہ اس کا مرض خطرناک ہے اور اس کو انسان کا گرم خون ہی بچا سکتا ہے اس لئے یہ نظم اسی حسرت پر ختم ہوتی ہے ۔

کوئی تو ہو
جو اس بیمار کو اپنا جوان و گرم خون دے کر
رگ تیرہ کو اس کی جرعہ جرعہ روشنی بخشے
تن مردہ کو اس کے قطرہ قطرہ زندگی بخشے

نظم ''ضرورت ہے'' امن عالم کے قیام کے لئے وہ محبت، اخوت اور قناعت کی اہمیت پر زور دیتے ہیں تا کہ ان کے ذریعہ دنیا میں امن کی فضاء قائم ہو ۔ اس نظم کا آخری بند درج ذیل ہے :

ضرورت ہے جہاں میں
پھر سے ساری نوع انساں کو
محبت کی قناعت کی اخوت کی
کہ دنیا میں فضائے امن قائم ہو

یہاں پر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ شاعر نہ صرف دنیا میں قیام امن کا خواہاں ہے بلکہ یہ تمنا اس کے اندر درد اور اضطراب بن کر مچل رہی ہے تا کہ اس کے ذریعہ انسانیت کے حقیقی مفاد کی حفاظت کی جا سکے ۔ یہ کام اپنی نوعیت، غرض اور عمل میں بے مثال ہو اور اس کا دائرہ بہت وسیع ہو ۔ اس میں مختلف قسم کے اختلافات کو جمع کرنے کی صلاحیت بھی ہو اور اسے ایسے تمام انسانی اقدار کا لحاظ ضروری ہو جو انسانیت کے حقیقی مفاد کے تحفظ میں کام آتے ہوں ۔ اس نوعیت اور

مقصد کا کام کسی ایک مقام پر ٹھہرا ہوا نہ ہو بلکہ اس کے ہر لمحہ وسیع تر ہوتے رہنے کی صلاحیت ہو۔ دراصل یہ انسانیت کا ایک ایسا حقیقی مفاد ہو جو لامتناہی مسرت کی طرف چلتا ہو۔

غرض ہم دیکھتے ہیں کہ حسین سحر اردو کے 70ء کی دہائی میں ابھرنے والے اہم شاعر ہیں۔ انکی شاعری نے غزلوں اور نظموں کے حسین پیرائے میں اپنا سفر جاری رکھا ہے ان کی نظموں میں ایک طرف تو کائنات اور اظہار کائنات ایک ایسا وسیع داخلی اور جمالیاتی موضوع بن کر ابھرا ہے جو موجودات میں معدومات کا وجود بھی دیکھتا ہے۔ فطرت کے مظاہر سے حسین سحر کا تعلق بہت ذاتی اور جمالیاتی قسم کا ہے۔ اس موضوع یا احساس پر وہ کہیں اور دیکھنے کی ضرورت محسوس نہیں کرتے وہ اس احساس سے خود ہی اس قدر سرشار ہیں کہ اس جمال سے ان کا دل غنی ہو گیا ہے موجودات کے نظم، جمال اور افکار پر گرچہ ہر شاعر کچھ نہ کچھ کہتا ہوگا مگر حسین سحر کے بیان میں جو اہم نکتہ ہے وہ انکی Feeling ہے جو اس تناظر میں بہت پر معنی اور حسین ہے۔ ان نظموں کے حوالے سے حسین سحر فطرت کے ایک عاشق کی صورت ہمارے سامنے آتے ہیں۔ ہوسکتا ہے عشق صرف فطرت کا عشق نہ ہو بلکہ ایسے مفاہیم اور نتائج کا عشق ہو جو ان حدود کے درمیان رہ کر بھی توسع اختیار کرسکتا ہو۔

حسین سحر فطرت کے ہر مظہر سے الگ الگ معنی بھی کشید کرتے ہیں اور تمام مظاہر کا ایک مطلب بھی بیان کرتے ہیں اکثر اوقات وہ فطرت کے مناظر کی فائل فوٹو بنا لیتے ہیں اور اس پر کوئی تبصرہ نہیں کرتے ہیں۔ گذشتہ اوراق میں کسی جگہ عرض کیا گیا ہے کہ فطرت کے جمال وجلال اور اس کے اسرار پر وسیع تر تبصرہ یہ ہے کہ اسے بلا تبصرہ چھوڑ دیا جائے۔ اس کے باوجود حسین سحر نے فطرت سے جو معانی اکتساب کئے ہیں وہ ان کے اپنے ہیں۔ ان معانی سے زندگی کا جو مفہوم نکلتا ہے وہ ہر شے کو محیط ہے۔ حسین سحر کی شاعری، فطرت کی تعمیل بھی ہے اور اس کی تشریح بھی فطرت کے غیر معمولی، وسیع اور لامتناہی جمال وجلال اور اس کی تخلیقی اشاریت نے حسین سحر کو وہ سب کچھ سمجھنے دیا ہے۔ جو انہیں سمجھنا چاہئے تھا فطرت کے اس اکتساب نے ان کی شاعری کو مختلف جہات میں ظاہر کیا ہے اس طرح زندگی اور فطرت کے بہت سے پہلو اس میں شامل ہوتے چلے گئے ہیں

اور یہ سب مل کر حسین سحر کی شاعری توسعطا کرنے والے ہیں۔

فطرت سے موضوع کشید کرنے کا عمل ان کے یہاں بہت نمایاں ہے اور بہت ساری صورتوں کو محیط ہے۔ ان صورتوں میں ہستی کی تصویر کے علاوہ عدم و وجود کو ذات کا اعجاز ٹھہرانا، زندگی کو تنقید کا ہدف بنانا، ہر شے کا ایک ہی حقیقت میں شامل ہونا، قنائیت، تصور وقت، وحدت الشہود، اعادۂ شہود، جبر وقدر، صلح اور ایقان اور اس طرح کے بہت سے موضوعات ان کے یہاں نمایاں ہیں۔ مجموعی اعتبار سے غیر معمولی تیقن اور اعتماد کی طرف لے چلتی ہے۔ انہوں نے با مقصد شاعری کی ہے اور شاعری کو زندگی سے قریب کیا ہے۔ انکی شاعری نے عصری شعری مزاج کے ساتھ ہم آہنگ ہو کر صلح و نقد کی وہی ذمہ داری انجام دی ہے جو اردو شاعری کے بعض اہم نام انجام دیتے رہے ہیں۔ حسین سحر ان ہی اسلاف کے ایک تبع کی حیثیت سے سامنے آتے ہیں۔ ان کی شاعری کو اسی زاویے سے سمجھنا چاہئے۔ ان کی شاعری فطرت سے اکتساب اور اقدام امن کی شاعری ہے۔

حسین سحر اور ہیئتی تجربوں کی فسوں کاریاں

ڈاکٹر شفیق ندوی.....ریاض

کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو ہر سطح پر اپنے ملنے والوں کو متاثر کرتے ہیں۔انہیں میں ایک نام ہمارے محترم جناب پروفیسر حسین سحر کا بھی ہے،سحر صاحب سے میری ملاقات بہت پرانی تو نہیں لیکن جتنی بھی ہے،وہ ہے بہت ہی بے تکلف۔نام سے تو میں آشنا تھا ہی لیکن ملاقات ایک مقامی مشاعرہ میں ہوئی جو بہت جلد بے تکلفی میں تبدیل ہوگئی۔شاعری میں ہم خیال ہونے کے باوجود مسلکی وفاداریوں میں ہم دونوں میں بعدالمشرقین ہےاور یہی دوری ہماری قربت کا بنیادی سبب بھی۔

سحر صاحب سے ملنے کے بعدان کی بزم سے جانے کو جی نہیں چاہتا،بالخصوص جب وہ محو گفتگو ہوں،اردو کا ایک مشہور محاورہ ہے(بات کرتا ہےتو پھول جھڑتے ہیں)کبھی سنا تھا،شنیدہ ہی رہا۔دیدنی سحر صاحب سے ملنے کے بعد ہوا۔شاید یہی وجہ ہے کہ جس بزم شعروسخن میں سحر صاحب ہوں اس میں صدارتی گفتگوانہیں کے حصے میں آتی ہے بلکہ ان کے ہوتے ہوئے کسی میں منصب صدارت کا یارا ہی نہیں ہوتا اور ہو بھی کیسے ان کی شخصیت کی فسوں کاری کچھ اس قدر ہمہ گیر ہوتی ہے کہ ان کے ہوتے ہوئے کسی کو اپنے وجود کا احساس نہیں ہوتا اور اس میں کوئی مبالغہ بھی نہیں۔سحر صاحب کی ہشت پہلو شخصیت میں جہان شش جہات نہاں ہے۔شاعری میں محاوروں، روزمرہ،مضمون کی ندرت۔ومعنی آفرینی،زبان کی چاشنی اور اسلوب کی شگفتگی کچھ اس طرح ایک دوسرے سے وابستہ و پیوستہ ہوگئی ہے کہ بے ساختہ کہنا پڑتا ہے۔ نظارہ دامن دل میکشد کہ جاء اینجاست۔سحر صاحب اس وقت آٹھویں دہائی کے پیٹے میں ہیں لیکن مذہبی اور اخلاقی رکھ رکھاؤ نے انہیں ہر طرح کی آفات زمانہ سے محفوظ رکھا ہے۔دور ہی سے ان کی پرکشش شخصیت آپ کو اپنا گرویدہ بنا لیتی ہے۔سحر صاحب نے اپنی 55 سالہ فنی سفر میں اردو کے سرمایے میں گراں قدر اضافہ کیا ہے۔شاعری کی مختلف اصناف سخن میں طبع آزمائی کی۔کم ہی رائج الوقت کوئی صنف سخن

ہوگی جو ان کی توجہ سے محروم رہی ہو۔ان کے نام سے منسوب بیشتر مجموعہ کلام قارئین وشائقین شعرو سخن کی توجہ کا مرکز رہے ہیں جن میں سے چند کے نام کچھ یوں ہیں۔پھول اور تارے،تقدیس، تخاطب،تطہیر،تجلی،سعادت،مودت،ستارہ ہلال،تنویر،ہم کلیاں ہم پھول،نظمیں اور کہرے میں دھنک۔ان میں سے کچھ تو ایسے ہیں جنہیں باوقار انعامات سے بھی سرفراز کیا گیا ہے۔بطور مثال پھول اور تارے رائٹر گلڈز سے جبکہ تقدیس صدارتی ایوارڈ یافتہ تصنیف ہےاور اتنا ہی نہیں بلکہ سحر صاحب سے کچھ ہیئتی تجربے بھی منسوب ہیں۔آزاد غزل میں تو انہیں غیروں پر اولیت حاصل ہے۔یہ الگ بات ہے کہ مختلف وجوہات کے سبب اولیت کا یہ اعزاز تنقیدی حوالوں میں ہندوستانی شاعر مظہر امام سے منسوب ہےاور یہی وہ پہلو ہے جو اس طویل تعارفی تمہید کا بنیادی محرک ہے۔ قصہ کوتاہ میرے پیش نظر ان کا مجموعہ کلام ''کہرے میں دھنک'' ے جوان کی شاعری کی عام افتاد سے مختلف،آزاد نظموں پر مشتمل مجموعہ کلام ہے۔

جن اردو شعراء نے اس ہیئت کو اپنا وسیلہ اظہار بنایا ان کی گرفت اردو کے کلاسیکی سرمایے پر ہی نہیں بلکہ فارسی شعروشاعری سے ان کا رشتہ بہت ہی مضبوط تھا۔وہ چاہے میراجی ہوں یا راشد،فیض ہوں یا منیب الرحمٰن،اختر الایمان ہوں یا جعفری،اگر میں کہوں کہ ہمارے سحر صاحب اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہیں تو کچھ بے جا نہیں ہوگا۔

سحر صاحب کی نظموں کا عام آہنگ ایک دوسرے سے ملتا جلتا ہےلیکن ایک چیز جو سحر صاحب کو عام آزاد نظم نگاروں سے مختلف کرتی ہے۔وہ اشعار میں وزن کا فنی التزام جوان کی صنف سخن سے واقفیت کی دلیل ہے۔کم لوگ جانتے ہیں کہ آزاد نظم کہنے کو آزاد ہوتی ہے۔ورنہ وہ بھی ایک حد تک وزن کی پابند ہوتی ہے۔ہاں یہ الگ بات ہے کہ اردو شاعری کے اوزان ارکان کی ترکیب سے وجود میں آتے ہیں جبکہ مغربی شاعری کے اوزان حروف پر مبنی ہوتے ہیں۔عرب ناقدین اسے(قدم/اقدام) کا نام دیتے ہیں جس کی طوالت واختصار کا پیمانہ بقول ان کے کم سے کم ایک (حرف) ہوتا ہےاور زیادہ سے زیادہ بارہ (حرف)،آزاد نظم چاہے (Blank Verse)ہو یا (Verse Libre)دونوں کا اس قاعدہ کا پابند ہونا ضروری ہےلیکن دونوں میں

فنی فرق ہے۔سحر صاحب کی نظم بندی ملاحظہ کیجئے۔

اندھیری شب میں
بلند مرمریں پہاڑوں کی سرد، تاریک چوٹیاں
برف سے ڈھکی تھیں
ہر ایک ذرہ مہیب خوابوں کے تیرہ غاروں میں کھو چکا تھا
مگر فلک نے جو آنکھیں کھولی
دمکتے سورج کی پہلی کرنوں کا گرم و بیدار لمس پا کر
جو برف پگھلی
تو وادیوں کے گلاب ہونٹوں پر نرم خوشبو کے گیت ابھرے
زمین انگڑائی لے کے جاگی
تو سبز پتوں کی چوڑیوں سے کھنکھناتی شاخوں کی صندلیں باہیں لہلہائیں
سیاہ زلفوں کے ابر لہرائے آسماں پر
تو نیم وا آنکھیں جگمگائیں
لبوں کی کلیاں چٹک اٹھیں
گلشنوں کے سانسوں میں زیر و بم تھا
جو برف پگھلی تو زندگی در آئی
کہ اس کے خوابیدہ ان چھوئے ریشمی بدن کی خنک رگوں میں

اس مختصر مضمون میں صرف ان امکانات کی نشاندہی مقصود تھی جن سے ان کی شاعری عبارت ہے۔امید ہے کہ کل کے ناقدین سحر صاحب کی فنی قدر و قیمت کے تعین میں دیانتداری سے کام لینگے۔

سحر صاحب کے تخلیقی سرمایے میں آزاد نظم کا حصہ خاصا ہے۔''کہرے میں دھنک'' میں کل ان کی چھوٹی بڑی 30 تا 35 نظمیں شامل ہیں۔ان میں کچھ مشاہداتی نظمیں ہیں کچھ

موضوعاتی لیکن آتی سب ہیں۔مختصر نظموں کی دائرے میں ہاں کچھ نظمیں ایسی ہیں جنہیں ہم نیم طویل نظموں میں شمار کر سکتے ہیں جیسے درج ذیل نظم:

رات کی بات ہے
ماحول تھا اس درجہ مرے قریہ جاں کا شبگوں
تھی فضائے چمنستان زبوں
ظلمت شب تھی کہ امڈی ہوئی گھنگھور گھٹا
سائے ہی سائے نظر آتے تھے ہر سو گہرے
خوفناک اور عجیب
کسی عفریت کی مانند غضبناک و مہیب
ظلم اور جبر کا پہرہ تھا دل و جاں پہ محیط
ذہن پر طاری خزاں کا طلسم
روح پابند سلاسل تھی جو آزاد تھا جسم
ابر تھا چھایا ہوا درد و الم کا ہر سُو
کوئی آہٹ نہ کوئی رنگ نہ کوئی خوشبو
زرد تھا چہرہ ا شجار غبار غم سے
اور پژمردہ نظر آتی تھی ہر ایک کلی
برگ بے رنگ و نمو
شاخ بے برگ و ثمر
حبس تھا قریہ جاں کا موسم
ہر طرف چھایا تھا شب کا عالم
در و دیوار پہ سایوں کا ہجوم
شب کی شدت میں اضافہ جو اچانک ہوا

دل زور سے دھڑکا میرا
نکل آیا فق جاں پہ نیا مہر درخشاں ایسے
جیسے یکدم تن بے جان میں جاں آ جائے
جیسے بے صوت وصدا کو بھی زباں آ جائے
جیسے بھولے ہوئے کو یاد نشاں آ جائے
اس نئے مہر درخشاں سے ہے وابستہ بہار
جس کے موسم بے رنگ وصدا کے رخ پر
زیست کی زندہ علامت کی پکار
گنگناتی ہے نئی شان سے خوشبو کی دلہن
صبح کی پہلی کرن
صبح کی پہلی کرن
مرگ زدہ موسم میں
سانس لینے کیلئے
تازہ ہوا کا جھونکا

کہرے میں دھنک

اسلام عظمی

اجنبی شہروں میں اجنبی لوگ اکثر ملتے رہتے ہیں ۔ میں کون؟ آپ کون؟ کی قسم کا رسمی سا تعارف چلتا رہتا ہے۔ آئیں کہیں بیٹھ کر چائے پئیں کہہ کر یعنی اب اپنی اپنی راہ لیں کا اشارہ کتنے ہی لوگ ہر روز ایک دوسرے کو دیتے رہتے ہیں ۔ جتنا بڑا شہر ہو اتنی ہی اس کے راستے اور اس کی سڑکیں صاف ستھری ہوتی ہیں ۔ ان صاف ستھرے راستوں اور سڑکوں پر ہر روز لاتعداد لوگ چلتے ہیں مگر ان کے نقوش پا کوئی نشان نہیں چھوڑتے ۔ اچھی صورتیں ہوں یا برے چہرے سب ذہن کی سلیٹ سے اتنی جلدی محو ہو جاتے ہیں کہ صحراؤں کی وحشی ہوا بھی گزرنے والوں کے قدموں کو اتنی جلدی کہاں مٹاتی ہوگی؟

''میں حسین سحر ہوں''

''میں اسلام عظمی ہوں''

جیسے ویرانے میں چپکے سے بہار آ جائے کے مصداق دوبئی کی بھیگتی ہوئی شب میں جناب حسین سحر سے میری ملاقات بالکل اچانک اور غیر متوقع تھی ۔

''میں نے آپ کا نام سنا ہے''

''میں نے آپ کا نام سنا ہے''

''یہاں کہاں؟''

''الخبیر سعودی عربیہ میں مقیم اپنے بیٹے سے اپنے دوسرے بیٹے کے پاس دوبئی میں وزٹ پر آیا ہوں حسین سحر نے میرے سوال کے جواب میں بتایا ۔ تب تک شاہ زمان کوثر اور منظور طارق بھی ہماری بات چیت میں شامل ہو چکے تھے۔ جمعرات کی رات بھیگنے لگی تھی اور برسوں سے جمنے والی ہماری محفل کا وقت گزرا جا رہا تھا ۔ ''کہاں ہو بھئی؟ میں اور شفیق سلیمی کب سے انتظار کر رہے ہیں ۔''

ڈاکٹر زبیر فاروق کا فون بار بار آ رہا تھا ۔

''ہم کچھ دوست ہر جمعرات کو اکٹھے بیٹھتے ہیں ۔آپ بھی ہمارے ساتھ چلیں ۔'' نہ تو ہماری دعوت رسمی تھی اور نہ ہی حسین سحر کا جواب رسمی تھا۔انہوں نے کوئی وقت ضائع کئے بغیر اپنے بیٹے کو ہمارے ساتھ چلنے کے بارے میں مطلع کیا اور ہم ڈاکٹر زبیر فاروق کے گھر پہنچ گئے ۔

''کہرے میں دھنک'' کی کچھ کاپیاں حسین سحر کے بیٹے کی گاڑی میں تھیں جو انہوں نے بیٹے کی گاڑی سے نکال کر ہمیں تھما دی تھیں ۔ میں نے بے ارادہ کتاب کھول لی ۔ دوبئی کی رات کو دن بنانے والی سڑکوں کی روشنی میں نظم لمس میرے سامنے تھی ۔

(لمس)

مدتوں بعد تجھے آج جو چھو کر دیکھا
یہی محسوس ہوا ہے کہ مری پوروں میں
ریشم و اطلس و کمخواب کی اک نرمی ہے
شعلۂ لالہ و نسرین کی اک نرمی ہے
مری رگ رگ میں کوئی برق سی لہرائی ہے
سنسناہٹ سی مری روح میں در آئی ہے
ایسے محسوس ہوا ہے کہ مرا خانۂ دل
یک بیک درد کی خوشبو سے مہک اٹھا ہے
ایک مدت سے جو خاموش تھا ویرانۂ دل
طائرِ غم کی صداؤں سے چہک اٹھا ہے

(لمس صفحہ 70)

بولتی ہوئی سطریں مگر حسین سحر دیکھنے میں تو ایک مطمئن اور کامیاب شخص لگتا ہے اور ہے ۔پھر ایسی سطریں کیوں؟ یہ سوال اکثر و بیشتر ذہنوں میں اٹھتا ہے اور کسی حد تک جائز بھی ہے۔ لکھنے والا بھی ان کی طرح کا آدمی ہے غرق اتنا ہے کہ لکھنے والے کے اندر ایک اور آدمی بھی ہے۔

غور سے تو نے اسے دیکھا ہے؟
وہ مرے ہی پیکرِ بیتاب کا اک عکس ہے

(پہچان صفحہ ۶۹)

میں نے اپنے پاس بیٹھے ہوئے حسین سحر کو دیکھا ۔ سونے اور پیتل کے فرق کو محسوس کرنے کے لئے کسی ڈپلومے یا ڈگری کی ضرورت نہیں پڑتی ۔ سامنے سونا ہے یا پیتل' پل بھر میں پتہ چل جاتا ہے۔حسین سحر دوسری گاڑی میں تھا مگر میں اسے کسی دیوار کے پیچھے سے آتی ہوئی یا پھر بھیگی رات میں بہت دور سے خواجہ فرید کی گائی جانے والے کافی کے بولوں کی طرح محسوس کر سکتا تھا۔

اچیاں تے لمیاں لال کھجوراں پتر جنہاں دے ساوے ہو

دور ہو کر بھی میرے پاس بیٹھے ہوئے حسین سحر کے لہجے میں کوئی کھوٹ نہیں تھا ۔ وہ سونے کی طرح ایک سچا اور کھرا شخص تھا ۔اس کی شخصیت میں وہ ٹھہراؤ تھا' جو نا پید ہوتی ہوئی وضعداری کا خاصہ ہے۔آدمی مادی ترقی کی منزلیں یوں ہی طے کرتا رہا تو ''نفرتوں میں ادھورے اور محبتوں میں پورے لوگ'' لیزر کی شعائیں لے کر گھومنے سے بھی شاید نہ ملیں ۔ میں لمحہ بھر میں ساٹھ کی دہائی کے بہاولپور میں پہنچ گیا تھا۔

میں جانا کس دیس؟

لفظوں کا رشتہ بہت معتبر رشتہ ہے ۔ صدیوں کی مسافت لمحوں میں طے کرا دیتا تھا۔ دکھوں سے آشنا کراتا ہے مگر دکھ دیتا نہیں ہے۔سفر کیسا بھی مشکل کیوں نہ ہو؟ اپنائیت کی ''خوشبو کا جھونکا'' دبے پاؤں' ہم قدم ہو جاتا ہے۔محبتیں کرنے اور محبتیں پانے والوں کے بیچ میں دکھ کا رشتہ سورج کی روشنی اور چاند کی چاندانی کی طرح مشترک ہے۔دنیا بھر کی راحتیں مل کر بھی اہل وفا کے بدصورتیوں کو خوبصورتیوں میں بدل دینے کے جنوں کو ٹھنڈا نہیں کر سکتیں۔

اہل جنوں خود الاؤ کا اہتمام کرتے ہیں اور خود ہی اس میں جلتے ہیں تا کہ جبر کی بھٹی میں جلائے جانے والوں کی اذیت سے آگاہ ہو سکیں ۔ سب اچھا ہے کا اعلان کرنے اور لمبی تان کر سونے والوں کو آئینہ دکھا سکیں ۔

یہ جنوں انہیں وہ شناخت عطا کرتا ہے کہ لفظ لکھنے والا کہیں بھی چلا جائے' بے چہرہ نہیں رہتا ۔ وہ انسانی قدروں کا ایسا سفیر بن جاتا ہے' جسے وقت کے حاکم سے سند حاصل کرنے کی

ضرورت نہیں رہتی ۔ وہ خود اپنا اعتبار بن جاتا ہے ۔کسی صاحب اعتبار کو کسی بے اعتبار کا دامن تھامنے کی ضرورت ہی کیا ہے؟ لکھنے والا وہ جرنیل ہے جو شیخون کے ہنر سے نا آشنا ہوتا ہے۔ وہ اپنی فتح وشکست کے معیار خود بناتا ہے اور اپنی کامیابیوں اور ناکامیوں کی داستان خود تحریر کرتا ہے۔ وہ ایسا سدا بہار پودا ہے جو موسموں کی تمازت کے باوجود مرجھانا نہیں جانتا۔ اصل بات خود پر یقین کی ہے۔ جبھی تو حسین سحر ببانگ دہل اعلان کرتا ہے کہ

رنگوں کو پانے کی تمنا میں لپکتا ہوں
نکل جاتا ہوں میں خوشبو کی لہروں کے تعاقب میں
فقط اک حسرت ناکام ہے جو ہاتھ آتی ہے
مگر یہ حسرت ناکام بھی اک کامیابی سے مجھے سرشار رکھتی ہے
کہ خود سے برسرپیکار رکھتی ہے۔

(پچپن میں بچپن)

لفظ لکھنے والا اپنا احتساب خود کرنے کی جرات رکھتا ہے ۔ وہ دوسروں سے سوال و جواب کرنے سے پہلے خود سے مکالمہ کرتا ہے۔

اے مری بیخواب آنکھو!
کبھی تم نے دیکھا؟
کہ آسمان کتنا نیلا ہے؟
سبز پھولوں کا پیغام کیا ہے؟

حسین سحر کا اپنا کلر بکس ہے۔ وہ اپنی کلر سکیم خود ترتیب دیتا ہے۔ سبز درخت' گلابی کلیاں' نیلی جھیل' پیلا چاند اور نیلگوں رنگ کا پانی اور ایسے دوسرے استعارے روز ازل سے موجود ہیں مگر حسین سحر نے انہیں دریافت کر کے نئی جہت عطا کر دی ہے۔

چہکتے ہوئے سرخ اور زرد رنگوں کی بیلیں
دمکتی ہوئی نیلی نیلی فضائیں

اچھلتے ہوئے سبز روپانیوں کی ردائیں
اک تصویر ہیں زندگی کی
چمکتی ہوئی دودھیا روشنی.....(کبھی تم نے دیکھا صفحہ 25)

نیلگوں رنگ پانی کا
خشک مٹی کا خاکستری رنگ
مٹی کا آخری رنگ ہے.....(آخری رنگ صفحہ 21)

زمین انگڑائی لے کے جاگی
تو سبز پتوں کی چوڑیوں سے کھنکھتی شاخوں کی صندلیں بانہیں لہلائیں ۔۔۔(ندی صفحہ 36)

حسین سحر ہمیں ان فطری حقیقتوں کا ادراک کراتا ہے' جو آج کی روز و شب میں ایک قصہء پارینہ بنتی جا رہی ہیں اور المیہ یہ ہے کہ نئی مصروفیات کے ساتھ جنم لینے والی نسل کے پاس تو اسے محسوس کرنے کی فرصت بھی نہیں ہے ۔انسان انجانے میں اپنی بنائی ہوئی دنیا کا اسیر ہوتا چلا جا رہا ہے۔ وہ انسان سے زیادہ روبوٹ بنتا چلا جا رہا ہے۔

کیا یہی جبر ہے مثبت کا
ہنسنا چاہیں تو ہنس نہیں سکتے
رونا چاہیں تو رو نہیں سکتے (جبر صفحہ 38)

''کہرے میں دھنک'' خوبصورت خواب پالنے اور دیکھنے والوں کے لئے حسین سحر کی طرف سے ایک خوبصورت تحفہ ہے۔

تطہیر

ڈاکٹر اسد اریب

جب میں ''بچوں کے ادب'' پر تحقیق کر رہا تھا۔ یہ کوئی ۶۳ ۔۱۹۶۲ء کی بات ہے جناب حسین سحر سے میرا ادبی تعلق قائم ہوا۔ مگر یہ آشنائی محض کام اور نام کی حد تک تھی۔ مجھے کیا معلوم تھا کہ کوئی ۲۵ برس (یعنی ایک ربع صدی) بعد میرا یہ رابطہ اس قدر استوار ہو جائے گا کہ میں اب ۱۹۸۹ء میں ان کی تصنیف ''تطہیر'' کا مقدمہ نگار بن جاؤں گا۔ یہ زمانے کی نیرنگیاں ہیں اور بالیقین یہی وہ نیرنگیاں ہیں جس سے ذات ''اپنی قبائے صفات بناتی ہے۔ وہ بچوں کے مقبول شاعر تو پہلے ہی تھے اب مدحت و سلام' نعت اور منقبت کے میدان رزم میں بھی بڑے بڑے شہہ زوروں سے پنجہ آزما اور معرکہ آراء ہیں۔ یہ مجموعہ مناقب و سلام کا ''تطہیر'' ان کے روحانی تفکر کا آئینہ دار بھی ہے۔ اور اُن کے احساس جمالی کا شاعرانہ عکس بھی۔

جناب حُسینی سحر اس دور کے اُن ممتاز شعراء میں ہیں جنہوں نے مختلف اصناف سخن پر مکمل دسترس حاصل کی ہے۔ غزل' نظم' سلام' نعت' قصیدہ کی مختلف اور متنوع ہیئتوں میں نئے نئے تجربے کئے ہیں۔ ان اصناف میں انہوں نے ہیئت کی تبدیلیوں کے ساتھ ساتھ کئی معنوی تصرفات بھی کئے ہیں۔ قومی نظمیں' ملی گیت' بچوں کے ترانے اور منظوم تمثیلچے (ٹیبلوز) بھی لکھے ہیں۔ لیکن سن دسال کی اس پختہ کاری کے دوران (اب جبکہ وہ نصف صدی کا کامیاب سفر طے کر چکے ہیں) خانوادہ اہل بیت کی مدح و ثنا کار ''میں تطہیر'' کے سلام و مناقب لا رہے ہیں۔

یہ سلام' سلام کی اُس روایت کا حصہ ضرور ہیں جو روایت ہمارے صدیوں پرانے احساسات سے عبارت ہے۔ مگر اِس روایت میں اظہار خیالات کی ایسی تازگی ہے' جس کی ایک ایک رگ معانی اور رشتۂ انفاس میں نئے زمانے کی خوشبو رچی ہوئی ہے۔ یہ ایسے سلام نہیں جو مقرر اصطلاحات اور سکہ بند لفظی سانچوں میں ڈھلے ڈھلائے معلوم ہوں۔ بلاشبہ یہ سلام لفظی ہیئت کے اعتبار تک تو ہماری روایت کا پرتو ہیں لیکن معنوی قرینوں اور تفکر کے لحاظ سے یہ اردو میں بیسویں

صدی کے شعری ارتقاء کا مکمل مظہر ہیں۔

لکھنوی عہد واقعی ہمارے ثقافتی ورثے کی ایک ایسی شناخت ہے جس سے ہماری پہچان' بہت دیر اور بہت دور تک باقی رہے گی۔ اس عہد نے شاعری کو اور بالخصوص تذکار اہل بیت کو جو نئے نئے سانچے دیئے' ان سانچوں میں سلام ایک ایسی ہیئت شعری ہے جو اردو میں اپنے مخصوص امتیاز کے ساتھ ابھری۔ جناب حسین سحر نے سلام کے ان مخصوص امتیازات کو نظر انداز کئے بغیر اپنے بعض معاصر شعراء کی طرح اس جہت میں نئی حکمتوں کے سراغ لگائے خاص طور پر یہ بات کہ سلام اور منقبت کے غزلیہ پیرایہ اظہار اور اُس کے متعین خدوخال سے ہٹ کر آہنگ' صورت اور خیال کا نیا زاویہ مثلثہ قائم کیا۔ اس کی واضح مثال اس مجموعہ کی پہلی ہی منقبت ہے۔

آپ قرآن ناطق کی تصویر ہیں
آپ نہج البلاغہ کی تحریر ہیں
آپ دروازۂ شہر علم نبی
یا علی یا علی۔ یا علی یا علی

اس شعری تجربے کو یہاں نقل کرنے کا مدعا محض آپ کو یہ باور کرانا ہے کہ شاعر نے اس صنف سخن میں جو نئے تجربے کئے ہیں ان کا مابہ الامتیاز کیا ہے؟

پہلی بات تو یہ ہے کہ فی الحقیقت یہ تجربے ہیں اور منقبت کی ہیئت میں بالکل نئے ہیں۔ رباعی' قطعے اور مسدس کے بند کے مقابلے میں یہ ثلاثی ہیں چوتھا مصرع محض ترکیب بند کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور اس کا معنوی قرینہ' صرف مخاطبے لفظ (آپ) کو فائدہ پہنچانا ہے۔ دوسری بات یہ کہ تیسرے مصرع کو پہلے شعر (دو مصرعوں) سے جدا کر کے' ایسے صوتیے کا انتخاب کرنا ہے جو تکرار پانے والے مصرع سے ہم آہنگ ہو سکے۔ تیسرے یہ کہ: اس تمام تر نظم خیالات میں جو لفظیات استعمال کی گئی ہیں وہ سماعی' معنوی اور صوری' تینوں اعتبار سے معروف' مستعمل اور مروج عام ہیں۔ یہ اور اس طرح کے کئی دوسرے تشکیلات مثلاً

1۔ طلوع مہر ایمانی۔ فروغ نور قرآنی

2 ۔ہر سمت ہے آہ و بکا ۔کانپ اٹھی ارض نینوا

3 ۔صاحب دل صاحب کردار تو۔

شاعر نے اس صنف سخن میں معانی کی صورت برقرار رکھ کر خیالات کو مختلف اشکال میں ڈھالنے کی جو بارور کوشش کی ہے وہ اس کتاب کا ایک نمایاں پہلو ہے۔''حسینی ہائیکو'' کا یہ تجربہ بھی اسی نئی روایت کا ایک تسلسل ہے' ملتان کی ادبی فضاؤں میں تخلیق کا جو نیا لب ولہجہ ابھر رہا ہے اور تخلیقی جمالیات کے حوالے سے کچھ نئی اصطلاحیں وضع کی جارہی ہیں یہ ''حسینی ہائیکوز'' کی اصطلاح بھی اسی وضع اصطلاحات کا ایک عمل ہے۔ جناب حُسین سحر کے حسینی ہائیکوز سے ایک اقتباس کی نقل کر رہا ہوں۔

آپ سبط نبی ہیں ابن علی
آپ لخت جگر ہیں زہرا کے
آپ سردار اہل جنت ہیں

.....

آگہی کی علامت زندہ
استعارہ ہے عشق محکم کا
کربلا درس گاہ ایماں ہے

.....

بہہ رہی ہے اگرچہ نہر فرات
لب ترستے ہیں قطرے قطرے کو
زندگی ہے کہ پیاس کا صحرا؟

اس مجموعے کا ایک وصف اضافی یہی ہے کہ شاعر نے جہاں جہاں سلام ومنقبت کی ہیئت میں نئے تصرفات سے کام لیا ہے۔ وہاں شعریت اور تخیل کو زیادہ جاندار' متحرک اور پر کشش بنا دیا ہے۔ یہ مختصر بحراور موزوں لفظوں والے مصرعے اپنے لئے تراشے گئے مخصوص زحافات کے

ساتھ ایک عجیب لطف دیتے ہیں۔

ہے رُخ تاریخ کا اجلال تو
حریت کی عزت و اقبال تو
قاطع ہر جبرو استحصال تو
بادشاہ عزم و استقلال تو

اے حسین ابن علی تجھ پر سلام

فدیہ ذی شان اسمٰعیل تو
ہے شعاع فکر کی قندیل تو
صبر کی بے ساختہ تمثیل تو
منزل عرفاں کا سنگ میل تُو

اے حسین ابن علی تجھ پر سلام

حسین سحر پاکستان کی اردو شاعری کے لئے کوئی نیا نام نہیں ۔اسی نام کے ساتھ شہرت بھی پیچھے پیچھے چلی آتی ہے۔ (سحر رومانی کی تلبیس شخصی جو حسین سحر کے نام سے کی گئی' گو کہ اسے بھی معرض ظہور میں آئے' کوئی اٹھارہ برس گزر رہے ہیں) یہ ایک ایسی طویل مدت ہے جس میں ایک میوں میوں اور پیوں پیوں چلتا بچہ جواں جہاں ہو جاتا ہے' یہ سب عرصہ شمار کر کے حسین سحر کی ریاضت فکر کا زمانہ کوئی اڑتیس چالیس برسوں پر محیط ہے یہ طویل دورانیہ کسی فکری جہت کی پختہ کاری اور حکیمانہ فلسفے کی شہر باری کیلئے بہت کافی ہے۔ حسین سحر نے اپنی اسی ریاضت کے طفیل اب روحانی تفکر اور دینی تبحر کو اپنے شعری تجربوں کی آماج گاہ بنایا ہے۔ یہ مناقب وسلام کا مجموعہ اس دور کے ایسے کئی نئے مجموعوں کے مقابل ایک امتیازی حیثیت رکھتا ہے۔ اس میں شاعر نے حسین ابنِ علی اور دیگر اہل بیت کو محض ایک انقلابی شخصیت کے آئینے میں محدود کر کے نہیں دیکھا ہے۔ حسین ابنِ علی اس کے لئے قطع نظر پیغامبر حریت کے اس کے سلسلہ ہدایت کی ایک کڑی بھی ہیں ۔حسین ابن علی جناب علی مرتضٰی اور خانوادہ اہل بیت سے اس کا یہ تمسک ذاتی اَن بہت سے

شاعروں کے مقابلے میں اُسے زیادہ ممتاز بنا دیتا ہے جنہوں نے خانوادہ اہل بیت کی ظلم و جبر سے پنجہ آزما ان شخصیتوں اور واقعہ کربلا جیسے باطل شکن رویوں سے محض درس انقلاب لیا ہے۔

غم نہیں ہے جو مصائب ہیں مری رہ میں سحر
راہ بر مانتا ہوں حق کے پرستاروں کو

''تطہیر'' کے تمام تر اشعار آیۂ تطہیر کے مصداق کرداروں سے شدید عشق، وابستگی اور والہانہ محبت کا ثمر ہیں۔ ان کرداروں سے جذباتی وابستگی اور موضوع کے ساتھ شاعر کی فنکارانہ شیفتگی کے نتیجے میں بعض ایسے شعروں نے جنم لیا ہے جو تا ابد زندہ رہیں گے (ایسے کئی شعروں سے صرف پانچ شعر بطور نمونہ درج کرتا ہوں)

ہوائے شام جو گزری ہے سسکیاں لے کر
ضرور اُس نے سنی ہے۔ حسین کی آواز

مری نگاہ میں کیا ہے جہان استبداد
کہ میری آنکھ کا سرمہ ہے خاک پائے حسین

تین روز کا پیاسا یہ رسول کا کنبہ
ظلم کے بیاباں میں صبر کا سمندر ہے

خنجر شمرِ جفا جو اور حلقوم حسین
آسماں تجھ سے یہ منظر کس طرح دیکھا گیا؟

جان دے کر کیا تعمیر وفا کا کعبہ
یاد رکھے گا جہاں عشق کے معماروں کو

اس مجموعے کے مناقب سلام تنقید کے اس زاویے سے اور زیادہ مستحکم مضبوط اور فنی بنیاد کے حامل ہیں کہ شاعر نے انہیں اپنے شعری شعور کی پختہ کاری کے زمانے میں تخلیق کیا ہے۔ ورنہ عموماً ہوتا یوں ہے کہ شاعری کے آغاز سفر ہی میں تبرکاً اور تیمناً حمد و نعت اور سلام و منقبت کے مضامین پر طبع آزمائی کر لی جاتی ہے، لیکن جناب حسین سحر کا معاملہ اس سے بالکل مختلف ہے انہوں نے اپنی یہ تخلیق اُس وقت مکمل کی جب وہ زندگی کی پچاس باون بہاریں دیکھ چکے اور اپنے فن کی کوئی اڑتیس چالیس سالہ مسافت طے کر چکے، گویا انہوں نے اس طویل عرصے میں ہر طرح کی صنف سخن پر مشق کر لی، کے طرحی اور غیر طرحی دونوں معرکے سر کیے، ملی نغمے لکھے، بچوں کی شاعری کی (اور اس شاعری پر انہیں قومی اعزاز بھی ملا) تراانے نظم کیے، قومی شاعری تخلیق کی۔ مسدس، مخمس، ترکیب بند، رباعی، قطعہ، سہرا، کوئی ہیئت اور موضوع ایسا نہ تھا، جسے انہوں نے ہاتھ نہ لگایا ہو، اس کامیاب مشق و ممارست کے بعد تکمیل فن کے اعتبار سے یقیناً اب تطہیر کے یہ مناقب و سلام، موسیقی کی اصطلاح میں گلِ نغمہ اور پردۂ ساز کے مترادف قرار پائیں گے۔

اس مجموعے کے سلام و مناقب کے پس منظر میں ابھرنے والی ایک نہایت اہم اور قابل ذکر بات یہ ہے کہ ان سلام و مناقب کی بنیادیں اُن زمینوں پر رکھی گئی ہے جو خود کاشت ہیں۔ ان زمینوں کی فکر ثمر بار سے جو سپر حاصل ہوتی ہے اس کا ذائقہ از خود بتلاتا ہے کہ یہ زمینیں یا تو بالکل غیر آباد تھیں یا کم کاشت تھیں۔ ان کے قوافی ردیف اور لفظی تصرفات اور خیالات کے سانچے اِن معنوی تجربوں کے طبع زاد ہونے کی دلالت کرتے ہیں، یہ سلام آزمائشی مصرعوں پر جبراً تشکیل پانے والا تنظیم خیالات کا ایسا شعری پیکر نہیں، جس کا تانا بانا عموماً بحر، ردیف، قوافی کی قید کے ساتھ، مشاعروں کے داد گیر اور شاعرانہ اکھاڑوں کے شہ زور خلیفہ فراہم کرتے ہیں۔

ان مناقب میں عقیدے کی حرکت کے ساتھ فکر و فن کا ایسا جمالیاتی عنصر بھی شامل ہو گیا ہے جو مصوری کے عمل کو پاک دامن مریم کی ایسی شبیہ بنانے پر اکساتا ہے جو کیسا کے تقدس اور جمالیاتی آرٹ کو باہم شیر و شکر کر سکے۔

تقدیس اور نورِ اوّل کے مظاہر

ڈاکٹر شمیم ترمذی

یکا یک زمیں کے جہالت کدے میں
خدا کی طرف سے
ازل اور ابد کی علیم و بصیر
اک نئی روشنی کا اجالا ہوا
یہ نئی روشنی
رنگ و خوشبو کی بارش لئے اپنے اطراف میں
ساری دنیا پہ چھانے لگی

اس روشنی نے دنیا کی ظلمتوں کو صبحِ درخشاں کا جمال بخشا۔ اسی روشنی سے مہر و ماہ نے اکتساب کیا۔ اسی روشنی نے آئینۂ کائنات کو آب بخشی۔ اسی روشنی سے کُن فکاں کا باب کُھلا۔ اسی روشنی سے تخلیق کے عمل کا آغاز ہوا۔ اسی روشنی نے انسان کو زمین پر معجزات اور آسمان پر تجلیات دیکھنے کے قابل بنایا۔ اسی روشنی میں خلقِ خدا کو ذات اور صفات کے مظاہر نظر آئے ہیں۔ گویا نورِ اوّل ہی خدا، انسان اور کائنات کی معرفت کا وسیلہ ہے۔ یہی نور شعور و آگہی کا مبدا ہے۔ یہی نور شرفِ آدمیت اور معراجِ انسانیت کا مرجع ہے۔

ہے جہاں ربِ لامکاں کا نور — ہے وہاں شاہِ اِنس و جاں کا نُور
آپ کی ذات عکسِ حُسنِ ازل — آپ کی ذات کُن فکاں کا نُور
ایک بے سایہ کا سایہ ہے رخِ کونین پر — ایک انساں نے دکھائی ہے خدا کی روشنی
قلب و نظر کی صبحِ درخشاں کے رُوپ میں — پھیلا ہوا ہے نور اسی آفتاب کا
روشن اسی سے آئنہ ہے کائنات کا — اس کا جمال عکسِ رُخِ بے مثال ہے
آپ احمدؐ بھی ہیں، محمدؐ بھی — عکسِ آئینۂ صفات ہیں آپ

حُسین سحر نے تقدیس کی نعت کے وسیلے سے نورِ اول کے مظاہر کو بڑی محنت اور احتیاط سے شعر کے قالب میں ڈھالا ہے۔ وجہِ تخلیقِ کائنات کے معجزات و کمالات کو تخلیق کے کینوس پر اس طرح پینٹ کیا ہے کہ حُسنِ تقدس اور رفعت کے سارے معیار بھی قائم رہیں اور مدحت کا حق بھی ادا ہو جائے۔ شاعر کا عقیدہ ہے کہ عشقِ رسولؐ اس کی تخلیق کا محرک بھی ہے اور معیار بھی۔ اسی لئے کہ شاعر پیرایۂ اظہارِ ثنا کی خیرات شہِ لولاک ہی سے مانگتا ہے۔ اسی ذاتِ اقدس کو اپنے افکار کا مرکز مانتا ہے۔ اسی ذاتِ والا تبار کو قلم کی حرمت کی ضمانت سمجھتا ہے۔ وہ شعورِ نعت کو نورِ مجسم کی نظرِ کرم کا معجزہ سمجھتا ہے۔ وہ مودتِ رسولؐ کو جہانِ لفظ و معنی کی تسخیر کا ذریعہ سمجھتا ہے۔ شعر کے اس مقدس حوالے کا احساس اُسے نازاں اور سرشار رکھتا ہے اور اُسے ہر وقت اپنے دامنِ تخلیق میں گلاب ہی گلاب نظر آتے ہیں۔

یہ آپ ہی کی چشمِ کرم کا ہے معجزہ — ورنہ شعور نعت کہاں اور سحر کہاں
سحر جب نعتِ شاہِ پاک کہنے کا ارادہ ہو — جہانِ لفظ و معنی کیوں نہ پھر تسخیر ہو جائے
ہم نعت گو ہیں سیّد والا تبار کے — ہم ہی سے رسمِ عظمت و تقدیس فن چلی
سحر نعتِ شہِ لولاک کا احسان ہے مجھ پر — قلم میرا مری تقدیر کی رفعت پہ نازاں ہے
آئی ہے جب بھی لب پہ مرے مدحتِ رسولؐ — رحمت کے پھول دامنِ عصیاں میں آ گئے
جب بھی ہوا ہے شعر کوئی نعت کا سحر — گلزارِ جاں میں پھول کھلا ہے گلاب کا

حُسین سحر مدحت کے پارس سے اپنے شعر کو کندن بنانے کے ساتھ ساتھ مودتِ محمدؐ و آلِ محمدؐ کو اپنی ذات کی تطہیر اور تہذیب کا بھی وسیلہ کہتا ہے۔ اسی محبت کی تنویر سے اس نے اپنی اندر کی دنیا کو روشن کیا ہے۔ اسی عشق کی طاقت سے اس نے جینے کا ڈھنگ سیکھا ہے۔ گویا محبوبِ خدا کی محبت نے صرف سحر کی شاعری کو رفعت نہیں دی بلکہ اس کی شخصیت و کردار پر بھی مثبت اثرات مرتب کئے ہیں۔ حُسین سحر نے تقدیس کی نعتوں میں اس پہلو کو شعوری سطح پر جس قدر اہمیت اور جگہ دی ہے کسی دوسرے شاعر کے ہاں نظر نہیں آتی۔

اپنے دشمن سے کبھی بدلہ میں لے سکتا نہیں — فاتحِ مکہ کا ہے کردار میرے سامنے
میں زمانے کے اندھیروں میں بھٹک سکتا نہیں — میری آنکھوں میں ہے اُن کے نقشِ پا کی روشنی

عشق کے دم سے ہی دِل زندہ ہے آئنہ کیا تھا' جلا سے پہلے
میرے نزدیک آ سکتی نہیں تاریکیاں غم کی مرا سینہ چراغِ عشقِ احمد سے فروزاں ہے
باطل کے مقابل مری گردن نہ جھکے گی نظروں میں مری راہِ حسین ابن علی ہے
حُبِ اہلِ بیت ہی کا نام تو اسلام ہے اب بھی ہے ایماں کا یہ معیار میرے سامنے
اِس در کی غلامی ہے سحر شاہی سے بڑھ کر کونین کی دولت مجھے اِس در سے ملی ہے

اپنی ذات سے ہٹ کر دیکھتا ہے تو حُسین سحر کو سید المرسلین کے احسانات کی چادر کے نیچے پوری انسانیت نظر آتی ہے۔ تاریخِ بشریت' نورِ اول کی رحمت سے مستنیر ہے۔ علم و آگہی' شعور و عرفان معلم اول کی عطا ہے۔ شبِ غم کی تیرگی' آفتابِ صبحِ عالم کا سامنا کرنے سے گریزاں ہے۔ ہر زمین اور ہر زمانہ کی ہدایت کے لئے سراجِ منیر کی ضوفشانیاں عام ہیں۔ آج بھی نبیؐ آخر کا ہر فرمان' ہدایت کی علامت اور آپ کا ہر فعل' عظمتِ کردار کا نشان ہے۔ آج بھی حرا کی روشنی سب سے دلکش روشنی اور فاران کی آواز' سب سے دل گداز آواز ہے۔ آج بھی فتح مکہ بے عیب ضابطۂ اخلاق اور خطبۂ آخر' عالمی منشورِ حیات ہے۔ آج بھی طائف کا واقعہ' مظلوم کی فتح کا حوالہ اور ہجرتِ حبشہ' ضعیف کی قوت کا استعارہ ہے۔ آج بھی بنی معجز نما کے لاریب ہاتھوں میں کنکریاں' ہاتھ ہے اللہ کا' بندہ مومن کا ہاتھ کی شہادت ہیں اور معراجِ مصطفیٰ' بشری استعداد کے لئے ہدف اور چیلنج ہے۔ آج بھی ہجرتِ مدینہ معاشرت کے استحکام کی دلیل اور صلحِ حدیبیہ' سیاست کی کامرانی کا ثبوت ہے۔ حُسین سحر بھی ختمی مرتبت کے اتباع کو حسین زندگی کا وسیلہ سمجھتے ہیں اور رحمتِ عالم سے تمسک کو دنیا اور آخرت کی سرخروئی کا موجب گردانتے ہیں۔

آج بھی ہے پیام آپ کا' رہنما ہے ضرورت ہمیں آج بھی آپ کی
علم کی رُوح ' عرفان ہے آپ کا آگہی کی ہے جاں ' آگہی آپ کی
ظلمتوں میں بھٹکتے ہوؤں کے لئے مشعلِ راہ ہے ' زندگی آپ کی
ان کے شرف سے' ذاتِ بشر کو ملا شرف ان ہی کی عظمتوں سے ہے انساں بڑا ہوا
اے راہبرِ اعظم' تری ایک ایک ادا سے سیکھا ہے زمانے نے چلن راہبری کا

امنِ عالم کو ضرورت ترے افکار کی ہے وقت ہے پھر ترے پیغام کو دُنیا سمجھے
حشر کے دن' ان کی جانب' دیکھتے ہیں اُمتی سارے پروانوں کا رُخ ہے شمعِ محفل کی طرف

یہ واقعہ ہے کہ ''تقدیس'' تخلیق کر کے حُسین سحر نے دنیا اور عقبیٰ دونوں کو جاگیر بنالیا ہے۔ خیر الانام کی مدحت سے شاعر کے قلم کو دوام حاصل ہوگیا ہے۔ شاعر نے محبوبِ خدا کے خیال کو امام بنا کر اپنی نماز کو خدا کے ہاں مستجاب کروالیا ہے۔ سحر نے آقائے دو جہاں کی بندگی کر کے خدا کی بندگی کا حق ادا کر دیا ہے۔ حُسین سحر مدحتِ رسولؐ کے راستے قربِ خداوندی کی منزل پانے کا طلب گار ہے کیونکہ اُسے یقین ہے کہ رسولؐ کا عشق اور عرفان' دراصل خدا کا عشق اور عرفان ہے۔

ان کی ولا ہے' ان کی محبت ہے' ان کا عشق جانِ یقین و حاصلِ ایماں کہیں جسے
جس کو عشق شہِ لولاک لما مل جائے لازمی ہے کہ اسے قربِ خدا مل جائے
جس پہ خدائے پاک کو بھی افتخار ہو تم حُسنِ کائنات کا وہ شاہ کار ہو
کوئی دیکھے اگر دل کی حقیقت بیں نگاہوں سے بشر کے آئنے میں جلوہ فرما نورِ یزداں ہے
حضور آپ کا ہر لفظ آیۂ یزداں جو آپ کہہ دیں' خدا کا کلام ہو جائے

میں سمجھتا ہوں کہ حُسین سحر نے ''تقدیس'' کے وسیلے سے شاعری نہیں کی' عبادت کی ہے' ایسی عبادت جس میں دل' ہر دم حالتِ سجود میں رہتا ہے۔ سحر نے نعت نہیں کہی' نمازِ عشق ادا کی ہے' ایسی نماز جس کی رُوح میں نیاز اور نیاز دونوں بہم ہوتے ہیں۔ سحر نے مداحی نہیں کی' صرف دُعا کے لئے ہاتھ اٹھائے ہیں' ایسی دعا جو لبوں پر آنے سے پہلے قبول ہو جاتی ہے۔ اور یہی حقیقی اندازِ عبادت ہے۔

عقیدتوں کے جو موتی لٹا رہا ہوں میں
حضوریٔ شہِ لولاک میں کھڑا ہوں میں
مرے لئے ہیں یہ لمحات عمر کا حاصل
کہ بارگاہِ نبی میں سخن سراہوں میں

حسین سحر کی تخلیقی سحر کاری اور شہر خواب

حسن عسکری کاظمی

غزل سے دل بستگی اور اس صنف سخن کی مقبولیت کا گراف مسلسل بلند سے بلند ہوتے رہنا اس بات کا ثبوت ہے کہ غزل میں انسانی بطون سے متعلق ہر قسم کی آفاقی سچائی کے اظہار کا امکان موجود ہے، یہی وجہ ہے کہ ہر عہد کے رجحانات کا عکس جمیل غزل کے آبگینے میں اپنی جھلک دکھاتا ہے، معاشرے کی بدلتی قدروں اور تخلیقی قوتوں کے حسین امتزاج کا آئینہ دیکھنا مقصود ہو تو غزل کا مطالعہ ہمارے اندر غیر محسوس طریقے سے اس کا ادراک ایک اور جہان معانی پہنچا دیتا ہے غزل کہنے کا ہنر بظاہر مشکل نہیں، قوافی اور ردیف کا شعور اور مخصوص بحور برتنے کا سلیقہ کافی تصور کر لینا بہت سے مغالطے پیدا کرتا ہے جب کہ غزل کا ہر شعر ہیئت اور معانی کی ترسیل کے علاوہ شاعر کے ذہنی افق اور میلان طبع کی نوعیت کا پتہ دیتا ہے، اس کی فکری جستجو کے نتیجے میں وہی باتیں نوک قلم پر آتی ہیں کہ پڑھنے والا اپنے ذاتی تجربے کی بنیاد پر اس کی تصدیق کرتا اور غزل کا ناقد اس کے تخلیقی جوہر اور لب و لہجے کی ندرت کا اعتراف کرتے ہوئے غزل کے حق میں وہی ایک بات دہرائے گا کہ اس صنف شاعری کی مقبولیت کا راز یہ ہے کہ اس میں دروں بینی، نفسیات انسانی اور عالمگیریت پر مبنی حقائق کو ایجاز و اختصار کے ساتھ پیش کرنے کا دعویٰ سچائی کی کوکھ سے جنم لیتا ہے، غزل کا شعر موضوعات کی رنگارنگی اور فکری تعبیر میں اپنی انفرادیت برقرار رکھنے کی بھرپور کوشش کرتا ہے اس سلسلے میں شہر خواب کے شاعر حسین سحر موضوعات کے انتخاب اور فکری تعبیر کے باب میں جتنے محتاط نظر آتے ہیں وہ اتنے ہی اپنی منفرد شخصیت کے حوالے سے قاری کے دل میں جگہ بناتے چلے جاتے ہیں۔

پروفیسر حسین سحر نے جس خطۂ زمین میں آنکھ کھولی وہاں محبت کی فراوانی ہر ذی روح کی پیشانی پر سورج کی طرح جگمگاتی نظر آئی، اولیائے کرام کے مزارات اور ان پر عقیدت مندوں کے ہجوم، گلیوں اور بازاروں میں خوبصورت چہروں سے پھوٹتی ہوئی روشنی اور باکمال ہنر مندوں کے ہاتھوں کی صنعت کے نمونوں سے سجی دکانوں میں لوگوں کی آمدورفت، ملتان کی تہذیبی

روایات کی امین ہمہ جہت تجلیات اور تقدیس حرم میں ڈوبی مودت کی تنویریں کیا کچھ نہیں کہ حسین سحر نے جس کا مشاہدہ نہیں کیا۔ ان کی سعادت مندی نے تطہیر نفس کے مراحل طے کئے، ان کی غزل ایک گوہر آبدار کی طرح ان کی پاکیزگی کردار کا مرقع ہونے کے علاوہ غزل کی فنی اور معنوی خوبیوں کی بدولت حسین سحر کی زندگی بھر کی ریاضت کا اظہار اور بازار ادب میں یہ ''شہر خواب'' ایک شاہکار بھی ہے یہ مجموعہ غزل قریباً ڈیڑھ سو غزلوں اور تین سو بیس صفحات پر مشتمل ہے۔ اگر حسین سحر چاہتے کہ اس ضخیم مجموعے سے دو مجموعوں کی صورت گری پیدا کی جائے تو یوں بھی ''شہر خواب'' اور ''شہر بے خواب'' جیسے ناموں سے دو شعری مجموعے تیار ہو جاتے، حسین سحر اپنے تخلیقی کارناموں کو سمیٹنے اور اس خیر عمل کی طرف بھرپور توجہ دینے کے حق میں ہیں، یہی وجہ ہے سعودی عرب سے پاکستان واپس آکر انہوں نے نئے انداز سے کام کا آغاز کیا۔ سعودی عرب کے دوران قیام میں انہوں نے قرآن پاک کا آزاد منظوم ترجمہ کیا اور ''فرقان عظیم'' کی شکل میں یہ گراں قدر تحفہ مرحمت کیا، جس پر انہیں زبردست خراج تحسین پیش کیا گیا، فرقان عظیم کے اعلیٰ معیار کے حوالے سے ان کے ذوق سلیم اور آزاد نظم نگاری میں ان کی صلاحیتوں کا برملا اعتراف کیا گیا۔ حسین سحر نے پنجاب اور سرائیکی زبان کے مستند کلاسیکی شعراء کے کلام میں سے منتخب حصوں کا اردو میں منظوم ترجمہ کیا، ''پھلواری'' میں قدیم اور جدید شعراء کو شامل کیا۔ اردو میں اس منظوم ترجمے سے پنجابی اور سرائیکی شعراء کی تخلیقات میں رسیلا پن، عرفان و آگہی، علاقائی تہذیب و ثقافت اور اعلیٰ معیار سے متعلق ہندو پاک میں اردو دان طبقے کی رسائی ممکن ہوئی۔ اسی طرح ''پھلواری'' میں چند افسانوں کے تراجم بھی اس مقصد کے پیش نظر رکھے کہ نثری ادب میں اردو اور پنجابی زبانوں میں صرف ذریعہ اظہار کا فرق ہے ورنہ معیار ایک ہے۔

حسین سحر کی تعلیم و تربیت ایسے ماحول میں ہوئی جہاں اعلیٰ اخلاقی قدروں اور دینی تحف کی ضرورتوں کا لحاظ رکھا جاتا ہے۔ چنانچہ فانوسِ حرم مجموعہ نعت اور ''توصیف'' مناقب اور سلاموں پر مشتمل مجموعہ بھی ان کی تخلیقی کارگزاریوں کا تسلسل ہے۔ اسی طرح ان کی غزل سے والہانہ محبت ہمہ جہت کامرانیوں کا ایک جاذب نظر پہلو ہے اور ان کی غزل میں کلاسیکیت کا رچاؤ

اورموضوعات میں تنوع سے لگاؤ تاری کیلئے وجہ انبساط کا دروا کرتا ہے۔ چنانچہ غزل میں معتدل فضا اور رکھ رکھاؤ کا مطالعہ کرتے ہوئے یہ اندازہ کرنا مشکل نہیں کہ حسین سحر غزل کی نفاست اور نزاکت کا گہرا شعور رکھتے ہیں۔ ان کی کمان حرف سے نکلا ہوا تیر دل میں ترازو ہو جاتا ہے، وہ شعر کے کرافٹ اور اظہار پر خصوصی توجہ مرکوز رکھتے ہیں۔

دل اسیر گردش افلاک کیسے ہو گیا
سوچتا ہوں یہ گہر تھا خاک کیسے ہو گیا
دل سے اک اک کر کے ساری خواہش رخصت ہوئیں
یہ صنم خانہ بتوں سے پاک کیسے ہو گیا

ان کے ہاں دل سے وابستہ نت نئے مضامین کے انبار ان کی قادرالکلامی کا بین ثبوت ہے اور ''شہر خواب'' میں ہجر و وصال کی پر کیفیت کو ذاتی تجربے کی روشنی میں شعریت کا جامعہ پہنایا گیا ہے محبت میں ایسے مراحل سے گزرنا اور اس آفاقی سچائی کو ندرت فکر کے ساتھ بیان کرنا غزل کی آبرو میں اضافہ کرنے کے مترادف ہے، حسین سحر نے انسانی عمومی رویوں کا ادراک حاصل کرنے کے بعد اسے غزل کی زبان دے کر بحیثیت غزل نگار حرف وصوت کا حسن اور نغمگی و پرکاری کی امثال سے شہر خواب کے اوراق پر پھول بکھیرے ہیں۔

وصال و ہجر کی ہر کیفیت محبت ہے
کوئی بھی وقت ہو اس دائرے میں رہتا ہے
حرف جونہی زبان سے نکلا
تیر گویا کمان سے نکلا
بُت گروں نے بہایا خون جگر
تب کہیں بُت چٹان سے نکلا

حسین سحر نے شہر خواب کی مناسبت سے خواب و خیال کو علامت کے طور پر برتا، خواب ہماری نا آسودہ تمناؤں کا نام ہے یا ان خواہشوں سے عبارت ہے جنہیں ہم زندگی بھر عزیز رکھتے ہیں،

ہر آدمی بقدر ظرف خواب دیکھتا ہے۔ سب سے اہم خواب اپنی شخصیت کی تشکیل وتعمیر ہے اور محبت جیسا پاکیزہ جذبہ بھی اپنی تکمیل کی خاطر خواب میں پروان چڑھتا ہے۔ انسانی فطرت میں یہ خود پرستی کہ'' آئینہ دیکھ کے اپنے پہ فدا ہوتا ہے'' کوئی بری چیز نہیں مگر یہ خود پرستی یا خود پسندی کسی اعلیٰ مقصد کے حصول یا اپنے سے برتر پر قربان ہونے پر راغب کرتی ہے تو یقیناً لائق تحسین ہے۔ اس کے برعکس کسی ادنی مقصد پر نظر ٹھہرنا موجب ہلاکت بن جاتا ہے، یہی سبب ہے کہ دنیا کی عظیم شخصیتوں کے پیش نظر ہمیشہ اعلیٰ وارفع مقصد حیات رہا، حسین سحر کے ہاں ترسیل فکر میں یہ التزام موجود ہے کہ وہ جو بھی خواب دیکھتے ہیں اس خواب کی تعبیر ان کی وسعت نظر کی صورت میں سامنے آجاتی ہے۔

چلے چلو اسی رستے پہ قافلے والو
دکھائی دیتی ہے منزل غبار سے آگے
جنہیں شعور نہیں منزل و مسافت کا
ستم ہے راہ نمائی کے خواب دیکھتے ہیں
نہیں ہے اپنے مسائل کی بھی خبر جن کو
جہاں کی عقدہ کشائی کے خواب دیکھتے ہیں
مایوس ہو نہ دیکھ کے شمعوں کا یہ دھواں
ہر رات کی جبیں پہ نشان سحر بھی ہیں
میں نے تو کاغذ پہ اس کا نام لکھا تھا سحر
حرف سارے اوڑھ کر خوشبو کہاں سے آگئے

حسین سحر کے ہاں حرمت لفظ اور اس کے پس پردہ وہ فلسفہ کہ حرف حق کی بنیاد پر معاشرہ زندہ رہتا ہے، اسی بنیادی نکتے کو پیش نظر رکھتے ہوئے وہ غزل میں سچے اور کھرے جذبوں کی ترسیل کا اہتمام کرتے ہیں، حسین سحر نے شاعری میں ہمعصر شعراء کے ہمقدم رہ کر غزل کی تزئین وترتیب میں ان محرکات کا لحاظ رکھا جن کی رو سے غزل کو معنوی اعتبار سے آگے بڑھایا گیا، ان کی نظر میں الفاظ بھی زندہ ہیں، بشرطیکہ ان کے استعمال میں کردار اور برتنے والے کا وقار قائم ہے تو یہی الفاظ معاشرے کی تقدیر بدل سکتے ہیں۔

قوت ہے کہاں قوت کردار سے بڑھ کر
وار ایسا نہیں کوئی بھی اس وار سے بڑھ کر
الفاظ کی دولت سے نہیں بڑھ کے کوئی شے
نعمت نہیں کوئی لب ِ گفتار سے بڑھ کر

غزل میں داخلی کیفیات کے اظہار میں خارجی استعارے اور تشبیہات برتنے کا ملکہ شاعر کیلئے فطرت کا انعام خاص ہے۔ ان سے کام لینے کا ہنر شاعر کی چابکدستی اور مہارت کی بدولت آسان ہو جاتا ہے۔ حسین سحر نے غزل میں جس طرح استعارے برتے اور ان سے غزل کے حسن و جمال میں اضافہ کیا اسے چند مثالوں سے پیش کرنا ضروری ہے مثلاً ''شہر خواب'' میں ان کی غزل جو اس کتاب کی پشت پر ان کے ہاتھ کی تحریر کا اعلیٰ نمونہ بھی ہے اس غزل کے مطلع سے مقطعے تک ہر شعر میں تراکیب کا حسن اور استعاروں کی کہکشاں ترتیب دی گئی ہے، یاد کے جگنو، روح کا صحرا، دل کا ریگستان، گرداب بلا وغیرہ اور اسی طرح تشبیہات کا تسلسل آخر تک برقرار ہے، یہاں صرف دو تین اشعار کی گنجائش ہے۔

دل میں اس کی یاد کے جگنو کہاں سے آ گئے
شہر میں یہ دشت کے آہو کہاں سے آ گئے
روح کے صحرا میں لہرائے ہیں اب نو بہار
دھوپ کے عالم میں یہ گیسو کہاں سے آ گئے
میں نے تو کاغذ پہ اس کا نام لکھا تھا سحر
حرف سارے اوڑھ کر خوشبو کہاں سے آ گئے

ڈاکٹر عاصی کرنالی نے حسین سحر کی غزل پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ان کے یہاں ایک لفظ بھی ایسا مشکل نہ ملے گا جس کے لئے، قاری کو لغت دیکھنا پڑے، یہ سلاست ان کی شاعری میں ابلاغ کی ضامن ہے۔ اس میں شک نہیں کہ ان کی غزل میں نفس مضمون کی گہرائی اور گہرائی کے باوصف سادگی کا حسن موجود ہے۔ اسی طرح ان کے ہاں سہل ممتنع کا وصف خاص اس صورت

میں در آیا ہے کہ چھوٹی زمین میں شعری آہنگ عجب کیف طاری کر دیتا ہے۔

دل میں حسرت دبی رہ گئی
بات پھر ان کہی رہ گئی
سوچتا ہوں کہ تیرے بغیر
زندگی میں کمی رہ گئی
گرچہ ہر سو تھا دریا رواں
پھر بھی ایک تشنگی رہ گئی

اس قبیل کے اشعار جا بجا ملتے ہیں جو ''شہر خواب'' میں اس طور سجائے گئے ہیں کہ ہم شہر خواب کی بوقلمونی سے لطف اندوز ہوتے ہیں اور افق نا افق فضاؤں میں تازگی کا احساس حسین سحر سے ملاقات کے اوقات کو بڑھا دیتا ہے کہ ہم ''شہر خواب'' کی سحر کاری میں خود سے بیگانہ ہو جاتے ہیں، ان کے وسیع ادبی عرصہ زندگی میں شوق آوارگی کا عمل دخل ایسے حرف ریزے تلاش کرنے کا سبب بنا کہ وہ اپنے دامن خیال میں کائنات حسن و جمال سمیٹ کر بیٹھے نہیں بلکہ ان کا تخلیقی سفر عہد شباب کی منازل سر کر رہا ہے۔

وہ کیسا شوق تھا آوارگی کا
کہ جس نے عمر بھر بیتاب رکھا
سحر تازہ رکھا ذہن و نظر کو
کھلا یوں روح کا ہر باب رکھا
ہوں شہر کے رستوں پہ رواں کب سے مسلسل
حیرت ہے ابھی تک وہ گلی کیوں نہیں آتی
سحر بھٹکتے ہوئے ہر گلی میں پھرتے ہیں
ہم اپنے شہر میں اپنا مکان بھول گئے

مختصر یہ ہے کہ پروفیسر حسین سحر کی شاعری اور ان کی جادو بیانی غزل میں نئے در کھولتی

اور تازہ ہوا کے جھونکے کی طرح لطافتوں سے لبریز ہے۔ڈاکٹر سید اقبال احمد واجد کے بقول حسین سحر کی شاعری کا یہ وسیع کینوس جدید اسلوب میں پرشکوہ، بلند، وقیع اور صالح روایات وآثار کا متحمل ہے، اس کے ساتھ زندگی کے بہت سارے مسائل ان کی شاعری کے سفر میں پیش پیش ہیں۔

حسین سحر اپنی ذات کا عرفان پا کر بھی مطمئن نہیں، دراصل ان کا طرز احساس اور زاویہ نظر اضطراب کی موج صدرنگ میں انہیں ہر لحظہ ڈبونا چاہتا ہے اور وہ اپنی ذات کی پہنائیوں میں خود اپنی جستجو کرنا پسند کرتے ہیں اور ان کی تمنائے صادق یہی ہے کہ من عرف نفسہ فقد عرف ربہ ہوا وریوں حسین سحر عرفان وآگہی میں اپنی ذات کو ہدف تصدیق بنا کر کامیابی سے ہمکنار ہونا چاہتے ہیں۔

دشت خطا کی وسعت بے پایاں کیا کروں
مجھ کو تو اپنی ذات کی پہنائی چاہئے

تمام عمر تخاطب مرا مجھی سے رہا
سوال میں نے کئے ہیں جواب میرے ہیں

ترے جمال کی تابش میں رہنا چاہتے ہیں
ہمیشہ ہم تری خواہش میں رہنا چاہتے ہیں

ہستی رب کا بھی عرفان نہیں ہے ممکن
جب تلک معرفت ذات نہیں ہو سکتی

مرے پہلو میں ہے اک مہر جہاں تاب سحر
مری دنیا میں کبھی رات نہیں ہوسکتی

حسین سحر کا نعتیہ مجموعہ ''فانوسِ حرم''

مختار احمد کاشف۔ دبئی

جناب حسین سحر صاحب ادبی حلقے کی ممتاز اور معروف شخصیت ہیں ان کی شیریں سخنی کا یہ عالم ہے کہ ان کی زبان دہن اور لسان قلم دونوں میں مٹھاس ہے۔انداز فکر، اسلوب تقریر اور طرز تحریر تینوں میں انکے محبوب انسانی رویے کی چھلکیاں نمایاں طور پر موجود ہیں۔ادبی قرینے میں اگر عشق رسول مقبول (ﷺ) کو شامل کرلیا جائے تو لوح تصور پر ابھرنے والی شخصیت کو ہم وہ نام دے سکتے ہیں جو فانوس حرم کے اس نعتیہ کلام کے شاعر کا ہے اور جس کی خواہش ہے کہ:

نعت پڑھتے روبرو ان کے سحر
رہبرِ حرفِ ثناء کو دیکھتے

اور پھر یہ شاعر غالب سے بڑھ کر اپنے علو پایہ منبر پہ ناز بھی کرتا۔

سحر صاحب کی یہ بھی اک ادائے نازش وافتخار ہے کہ وہ اپنے آپ کو شاعرانِ بارگاہ رسالت مآب (ﷺ) کی صفوں میں کہیں دیکھنے کیلئے بے تاب نظر آتے ہیں۔

کعبؓ وحسانؓ، رضاؒ، سعدیؒ وجامیؒ، اقبالؒ
کتنی عزت کے سحر اہل یہ شاعر ہوں گے

رسول اکرم (ﷺ) کی محبت کے بغیر کسی بھی انسان کی زندگی مکمل اور خوبصورت نہیں ہوسکتی۔الحمدللہ! ہر مسلمان اس شراب طہور کے نشے میں سرشار نظر آتا ہے، یہ وہ مے ہے جسے ظرف قدح خوار دیکھ کر نہیں دیا جاتا چنانچہ ''فی انفسکم'' کے نہاں خانوں میں جھلکنے والی یہ وہ شمع عقیدت ومحبت ہے جو ہماری دنیائے فکر ونظر کو ابد تک اجالا فراہم کرتی رہے گی اور یہ وہ اجالا ہے جس سے خود شمس وقمر اپنے آپ کو محروم پاتے ہیں اس حقیقت ثابتہ کا اعتراف سحر صاحب نے قرآنی آیت نور میں موجود مشکوۃ کے حوالے سے کیا ہے چنانچہ انہوں نے نعت کے اپنے اس شعری مجموعے کو فانوسِ حرم کا نام دیا ہے انہوں نے یہ عنوان اپنے اس شعر سے اخذ کیا ہے جو اس

کتاب کا آخری شعر ہے۔

ہے رشک مہ و مہر سحر اس کی تجلی
سینے میں مرے دل ہے کہ فانوسِ حرم ہے

آپ اس شعر میں مہر کی ''را'' کو اضافت کے ساتھ اور اس کے بغیر بھی پڑھ سکتے ہیں، مفہوم دونوں طرح سے واضح ہے لیکن اس کی معنوی لذت کا شعور و احساس یقیناً یہاں پر اپنے اپنے پیمانہ صفات کے مطابق بلکہ موافق ہی ہوگا چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ سحر صاحب عقیدت کے نشے میں بے تاب مگر دیوانہ فرزانہ کی طرح حرم مدینہ کی جانب لپکتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

میں رواں ہوں شوق سے کچھ یوں مدینے کی طرف
اک تہی داماں بڑھے جیسے خزینے کی طرف

اس لئے کہ رضا بریلویؒ نے اس حرم کو'' کعبے کا کعبہ'' کہا ہے گویا ''لُفُوِیٓ اِلَیۡھِمۡ'' کی ابراہیمی آرزو کو اللہ پاک نے شاہِ مدینہ (ﷺ) کے ذریعے پورا کیا ہے اور اس احسان عظیم پر خالق کائنات اور اس کے حبیب کی جس قدر حمد اور جتنا شکر بجالایا جائے وہ بہت کم ہے۔

اہل مکہ اگر ایک دوسرے رخ سے دعوت اسلامی کا جائزہ لیتے تو شاید وہ یہ نہ کہتے کہ بھلا مرنے کے بعد جب انکی ہڈیوں کا سفوف بن جائے گا تو قیامت کے دن ان کو کیسے دوبارہ اور وہ بھی خلق جدید کا لباس پہنا دیا جائے گا اس دوسرے رخ کو سحر صاحب نے رسول اکرم (ﷺ) کے ابدی پیغام اور آپ کی حیات آفریں تعلیمات کا ذکر کرتے ہوئے اس طرح نمایاں کیا ہے۔

کاش موت آئے مدینے کی فضاؤں میں مجھے
ایسا مرنا اک قدم آگے ہے جینے کی طرف

اور جن قدسی نفوس نے آپ (ﷺ) کے اس پیغام کو تہ دل سے مان لیا ان کو اللہ کے نور ہدایت سے رہنمائی پانے والے علماء کا درجہ نصیب ہوا اور آج تک بلکہ ابد تک کے لئے ان کا یہ جذبہ اطاعت دیدہ وروں کی پہچان بن گیا۔ سحر فرماتے ہیں:

تجلیوں کی وہ بارش ہے ان کے در پہ سحر
نظر کی بھیک لئے دیدہ در نظر آئے

حسین سحر صاحب رسول اکرم (ﷺ) سے اپنی محبت کا اظہار کرتے ہوئے ہمیں بڑے فخر کے ساتھ یہ بتاتے ہیں کہ وہ اس راستے کو ہمیشہ اپنے پیش نظر رکھتے ہیں جو رسول ختمی مرتبت (ﷺ) کا ہے۔ اظہار کے اس پیرائے میں وہ اس راستے پر چلنے کی ہمیں تلقین بھی کرتے ہیں اس لئے کہ آپ (ﷺ) کے دکھائے ہوئے راستے پر چلنے والا کبھی بھٹک نہیں سکتا۔

میں بھٹک سکتا نہیں ہرگز سحر
آپ کا رستا ہے میرے سامنے

حسین سحر صاحب نے فانوس حرم کے اشعار میں اپنے قارئین کرام کو یہ تبلیغ کی ہے کہ ہمارے نبی (ﷺ) اللہ کے آخری رسول و نبی (ﷺ) ہیں۔ لہٰذا آپ (ﷺ) کی تعلیمات کو کسی صورت میں نظر انداز نہیں کیا جا سکتا آپ (ﷺ) کا پیغام آفاقی ہے اور آپ (ﷺ) گلوبل، بین الاقوامی اور عالمی و بین المملکی پیغمبر الٰہی (ﷺ) ہیں۔ آپ (ﷺ) کا پیغام انسانی سوچ کی پیدا کردہ ہر قسم کی حدود و قیود سے بے نیاز ہے اور آپ (ﷺ) کی بارگاہ میں حاضر ہونے والا انسان بھی خود کو دنیا و مافیہا سے بلند تر محسوس کرتا ہے۔

ان کے دربار میں ہوں میں حاضر
ماورائے زمان و مکاں ہوں

آپ کا پُرامن مرقد مرکز تجلیات اور مہبط انوار ہے۔ طیبہ کی فضاؤں میں اڑتے ہوئے نظر آنے والے پرندے ملکوتی ارواح ہیں یہ وہ فرشتے ہیں۔ جو اپنے فرائض کی ادائیگی پر مامور ہیں۔

اڑتے پھرتے ہیں جو طیبہ کی فضا میں ہر سو
وہ فرشتے ترے دربار کے طائر ہوں گے

ہر شاعر غزل، نظم پابند اور آزاد شاعری کو ذریعہ اظہار آسانی سے بنا لیتا ہے اور اس میں اکثر کامیاب تجربے بھی کر لیتا ہے لیکن جب نعت گوئی کا مرحلہ پیش آئے تو قلم سوکھنے لگتے ہیں فکر رسا کی ترکیب غالب کے بیان کے مطابق مضمون کی غلطی بن کر دکھائی دیتی ہے۔ سحر صاحب کو بھی یہاں ہمت نہیں پڑتی۔ فرماتے ہیں کہ قصیدۂ نبوی (ﷺ) کے لئے نہایت حزم و احتیاط چاہئے۔

نعت کے میدان میں محتاط رہ
اے مری فکر رسا! آہستہ چل

سبز گنبد کی جالیوں کو دیکھ کر اپنے اوپر طاری ہونے والی کیفیت کو وہ یوں بیان کرتے ہیں۔

وہ موتیوں میں رحمت یزداں کے ڈھل گئیں
بوندیں سب آنسوؤں کی جو صرف دعا ہوئیں

یہاں ہمیں علامہ اقبال کا یہ شعر یاد آ گیا جسے انہوں نے التجا کے کچھ ایسے ہی کیف ندامت میں تخلیق کیا تھا:

موتی سمجھ کے شانِ کریمی نے چن لئے
قطرے جو تھے مرے عرقِ انفعال کے

حسین سحر صاحب پھر نہایت ادب سے اپنی دلی آرزو اور مراد کی ترجمانی اس شعر میں کرتے ہیں۔

سدا قریب رکھیں مجھ کو اپنے قدموں کے
اے شاہِ دیں! مرے دل کی مرادیں مجھ کو

اس شعر میں دل کی مراد اپنے اندر جو گداز رکھتی ہے اسے ہم محسوس تو کر سکتے ہیں مگر اس کو لفظوں میں بیان نہیں کر سکتے۔ اس کے بعد سحر صاحب نے بارگاہ ختم المرسلین (ﷺ) سے وہ شے مانگی ہے جس سے آج ہر طبقے کے مسلمانوں کو شدید ضرورت ہے۔

میں گھر چکا ہوں بہت جہل کے اندھیروں میں
برائے فکر و نظر اجتہاد دیں مجھ کو

سحر کی ایمانی پختگی کا یہ عالم ہے کہ وہ سرکار مدینہ (ﷺ) کے کسی بھی سائل کو نامراد لوٹتا ہوا نہیں دیکھتے۔ چنانچہ ان کا ایمان ہے کہ وہ بھی دوسروں کی طرح زیارت گاہ رحمت مآب و سخاوت نصاب (ﷺ) سے خالی ہاتھ نہیں لوٹے۔

وہ فخر سے کہتے ہیں:

ہوگیا انوار کا مرکز گریبانِ سحر
ان کے دامن سے جو روز و شب ہوئی وابستگی

اور وہ یہ بھی چاہتے ہیں کہ اللہ پاک انہیں اگر جناب رحمۃ للعالمین (ﷺ) کے جوار و دامن میں جگہ دے دے تو یہ جنت الخلد کا بہترین بدل ہوگا۔

خواہش مری یہی ہے تمنا یہی سحر
خاک مدینہ چاہئے مجھ کو بجائے خلد

سحر صاحب کی انتہائی آرزو یہ ہے کہ وہ رسول پاک (ﷺ) کی آنکھ کا تارا بن جائیں اور آپ (ﷺ) ان سے خوش ہو جائیں۔

لطف جب ہے کہیں وہ محشر میں
اے سحر! ہم بہت ہیں خوش تم سے

اور اپنے اوپر اس لطف و کرم کے خواہشمند ہونے کے باوجود وہ مانتے ہیں کہ

جو یہ سوچیں تو ہوتی ہے خوشی کم
کہ ہے عشق نبی کو زندگی کم

مجھے ذاتی طور پر حسین سحر صاحب کے ذیل میں درج شعر کی سچائی نے بہت متاثر کیا ہے جو رسول پاک (ﷺ) کے اس ارشاد کی نہایت مضبوط تشریح بھی ہے: ''جو مجھ پر ایک بار صلوۃ وسلام بھیجے گا، اللہ پاک اس پر اپنی رحمتیں دس گنا بنا نازل کرے گا''۔

اب وہ شعر ملاحظہ فرمائیں:

نبیؐ و آلِ نبیؐ پر درود بھیج کے ہم
خود اپنے آئینہ دل کو آب دیتے ہیں

ہم امید کرتے ہیں اور دعا بھی کہ اہل بیت کی کشتی نجات میں اپنی جگہ کو یقینی بنانے کیلئے سحر صاحب نے اپنے ابیات میں جو مختلف انداز سے بارگاہ رحمت ایزدی (ﷻ) میں درخواست کی ہے وہ ہرگز رائیگاں نہیں جائے گی۔

یہ فانوس حرم نعتوں کا ایک ایسا مجموعہ ہے جس کی شاعرانہ مہارت، تراکیب الفاظ کی سادگی، مفہوم کی وضاحت، موضوع کی اہمیت ومقصدیت، لہجے کی سلاست، بیان کی روانی، خاتم الانبیاء (ﷺ) کے پیغام کی ترجمانی اور پھر جوش عقیدت ومودت کی فراوانی جیسے اوصاف اس کی شان کو قارئین کی نظر میں مزید بڑھا دیتے ہیں اور ان کے قلب ودماغ پر بھرپور اثر مرتب کرتے ہیں گویا فانوس حرم واقعی پڑھے جانے کے لائق کتاب ہے۔

فانوس حرم کے زیادہ تر اشعار چھوٹی بحروں میں ہیں جو شاعر کی قادرالکلامی کی صریح شہادت ہیں اس لئے کہ چھوٹی بحر میں لکھنا سہل ممتنع کی ذیل میں آتا ہے اور مشکل کو آسان بنانے کا یہ عمل خود ایک مشکل کام ہے۔ جسے ہر کوئی انجام نہیں دے سکتا۔

فانوسِ حرم

ڈاکٹر خان محمد ساجد

پروفیسر حسین سحر کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ ملتان کے علمی حلقوں میں ان کی مقبولیت اظہر من الشمس ہے وہ ایک محقق، شاعر، ادیب اور عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بہت بڑے معلم ہیں۔ شاعری میں انکی تخلیقات منفرد ہیں۔ ان کا سب سے بڑا ادبی کارنامہ قرآن کریم کا منظوم اردو ترجمہ ہے۔ ایک ایسا ترجمہ جو مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر کو قبول ہے۔ آپ فرقہ وارانہ ذہنیت کے سخت خلاف ہیں اور بین الاقوامی انسانی بھائی چارے پر ایمان رکھتے ہیں۔ میری ان سے ملاقات غالباً 2001ء میں شفیق آصف صاحب کے ہمراہ ہوئی ان سے مل کر مجھے احساس ہوا کہ آپ ایک شفیق، مہربان اور علم کی پیاس رکھنے والے انسان ہیں۔ جوں جوں ان سے میری ملاقاتیں بڑھتی گئیں ان سے میری عقیدت ومحبت میں اضافہ ہوتا گیا۔ وہ انگریزی، اردو، عربی، فارسی اور پنجابی پر مکمل دسترس رکھتے ہیں۔ گذشتہ سال جب وہ سعودی عرب سے واپس آئے تو ان سے ملاقات ہوئی انہوں نے مجھے مشورہ دیا کہ میں پنجابی زبان میں جو میری مادری زبان ہے کچھ لکھوں لیکن پنجابی میں ادب تخلیق کرنے میں بہت سی مشکلات ہیں میں نے اپنی مجبوریاں بتائیں تو انہوں نے کچھ اس انداز سے مجھے حوصلہ دیا کہ میں پنجابی لکھنے پر کمربستہ ہوگیا اور جب اس مرتبہ وہ سعودی عرب سے واپس آئے تو میں نے ''درداولے'' کا مسودہ انکو پیش کیا۔ دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور فوراً شائع کرنے کا مشورہ دیا لیکن ساتھ ہی بچوں کی کہانیوں پر مشتمل پنجابی میں ایک کتاب ''اک سی بادشہ'' جو انہوں نے حال ہی میں چھپوائی تھی عنایت کی اور اس کے کچھ عرصہ بعد اپنی کتاب ''پھلکاری'' عنایت فرمائی یہ کتاب مختلف شاعروں اور ادیبوں کی پنجابی اور سرائیکی میں شائع ہونے والی نظموں، غزلوں اور نثری تخلیقات کا اردو ترجمہ ہے شعری تخلیقات کا انہوں نے اسی بحر میں منظوم ترجمہ کیا ہے جس میں وہ لکھی گئی ہیں۔ ترجمہ اس قدر خوبصورت ہے۔ کہ اصل تخلیق اس کے مقابلے میں کم نظر آتی ہے۔ یہ کمال بہت کم دیکھنے میں آتا ہے۔ انکی اس ادبی رفتار نے میری ادبی کاوشوں کے لئے مہمیز کا کام کیا اور یکے بعد دیگرے میری دو کتابیں منظر عام پر آگئیں میں اپنی کاوشوں پر دل ہی دل میں خوش ہو رہا تھا کہ انہوں نے اپنی تین مزید کتابیں فانوس حرم،

توصیف اور شہر خواب عنایت دیں اور میں حقیقت ہے کہ ان کی ادبی کاوشوں کو دیکھ کر دنگ رہ گیا۔ کئی بار ذہن میں آیا کہ ان سے اس عمر میں اتنی توانائی کا راز پوچھوں۔ بہر حال میری تخلیقی کاوشوں میں بھی ان کا علمی اور تکنیکی تعاون میرے شامل حال رہا جس کیلئے میں ان کا شکر گزار ہوں۔

میں ان کی تینوں کتابوں کا جو مجھے انہوں نے عنایت کیں مطالعہ کر چکا ہوں لیکنا س مضمون میں ان تمام کا جائزہ لینا بہت مشکل ہے لہٰذا فانون حرم پر اپنے خیالات کا اظہار کرتا ہوں۔

فانوس حرم سحر صاحب کا نعتیہ مجموعہ ہے۔ وہ ایک سچے عاشق رسول ہیں لیکن ان کی حضور سے عقیدت محض ایک مذہبی وجذباتی عقیدت نہیں بلکہ ان کی عقیدت کی بنیاد عقل وبصیرت پر ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ انہوں نے اپنے مذہبی عقائد بڑی سوچ بچار کے بعد اختیار کئے ہیں تبھی۔ ان کے قلم سے حضور کی سیرت طیبہ کے ایسے گوشے سامنے آتے ہیں جو عوام الناس سے پوشیدہ ہیں ہم عام مسلمان یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ اور رسول کا رشتہ کچھ ذاتی قسم کا ہے اور یہ کہ کسی نامعلوم وجہ سے آپ اللہ کو پیارے ہیں۔ جیسے نصاریٰ یہ نظریہ رکھتے ہیں کہ حضرت مسیح چونکہ اللہ کے فرزند تھے۔ اس لئے ان کو پیارے تھے۔ قرآنی تعلیم اس سے قطعاً مختلف ہے۔ اللہ کی حضور سے محبت کی بنیادی وجہ ان کی اعلیٰ وارفع سیرت ہے۔ قرآن میں جہاں کہیں حضور کی تعریف کی گئی ہے وہیں ان کی سیرت کے کسی خاص پہلو کی طرف اشارہ ہے۔ حسین سحر نے اس حقیقت کی طرف بہت توجہ دی ہے یہی وجہ ہے کہ جہاں ایک عاشق صادق کی طرح وہ ہجر رسول میں گریہ کرتے نظر آتے ہیں وہیں وہ آپ (ﷺ) کی سیرت کا کوئی دلنشیں پہلو بھی بیان کرتے ہیں۔ مدحت رسول (ﷺ) بہت وسیع موضوع ہے اور اس میں قدم قدم پر ڈگمگانے کا خطرہ ہے کیونکہ خدا اور حضور کی ذات کے درمیان کوئی دوسری مخلوق نہیں۔ اس لئے غلو کے بہت امکانات ہیں لیکن یہ دیکھ کر حیرانی ہوتی ہے کہ حسین سحر اس مشکل گھاٹی کو بڑی خوبصورتی سے عبور کرتے ہیں اور مدحت رسول کے دوران کہیں بھی ان کا قلم افراط وتفریط کا مرتکب نہیں ہوتا۔ ان کی نعت میں تین رجحانات واضح ہیں حضور سے محبت، ان سے قریب ہونے کی خواہش اور سیرت ختم رسل (ﷺ) سے مسلمانوں اور انسانوں کے تمام مسائل کا حل دریافت کرنا انکی تقریباً ہر نعت میں یہ تین باتیں ضرور موجود ہیں نعتوں میں اہل بیت سے بھی ان کی عقیدت کا اظہار ہوتا ہے لیکن نعت اور منقبت دونوں میدانوں میں وہ احتیاط کا دامن نہیں چھوڑتے اور ان کا قلم کہیں بھی فرقہ وارانہ تعصب سے آلودہ نہیں ہوتا

اور نہ ہی کسی گستاخی کا پہلو ان کی تحریر میں دخل پاتا ہے چنانچہ وہ کہتے ہیں

نعت کے میدان میں محتاط رہ
اے مری فکر رسا آہستہ چل

ان کی حضورت سے محبت کا اچھوتا رنگ دیکھئے:

یہ ہر اک سمت جو دیوانے ہی دیوانے ہیں
شمع عشق شہ لولاک کے پروانے ہیں

آپ چاہیں تو انہیں رشک بہاراں کردیں
دل وگرنہ یہ ہمارے جو ہیں ویرانے ہیں

ان کے قدموں کی خاک ہو جاؤں
میں گناہوں سے پاک ہو جاؤں

مری آنکھوں میں جو ضوباریاں ہیں
یہ ان کے ذکر کی سرشاریاں ہیں

سحر یادِ نبی دل میں بسالو
اگر جینے میں کچھ دشواریاں ہیں

عشق سرکار کا ہم کو بھی یہ معیار ملے
فکر بوذرؓ، دم سلمانؓ، دل عمارؓ ملے

آپ کی سیرتِ اقدس پر عمل ہو تو ہمیں
حسنِ گفتار ملے خوبیٔ کردار ملے

287

اپنے تو خیر اپنے پرائے ہیں فیضیاب
انسانیت کے سب سے بڑے مہربان سے

یوں تو سحر خدا کے ہیں انعام بے شمار
لیکن میں خوش ہوں مجھ کو شعورِ ثناء ملا

تاریکیوں میں بھٹکا ہوا ہے جو آدمی
اس مسئلے کا حل ہے اطاعت حضور کی

انسان کے اندر نعت کہنے کی اہلیت کے بارے میں انکے نظریات دیکھئے:

خدا مداح جس ذات مقدس کا ہے قرآں میں
بشر اس کا کوئی مدحت سرا ہو ہی نہیں سکتا

ثنائے مصطفےٰ کس قدر کٹھن ہے اس کا اندازہ اس شعر سے لگائیے:

ڈھونڈ لیئے ان کی ثناء کو روشنائی نور کی
اور لکھنے کے لئے جبریل کا پر چاہئے

ان کا حضور سے عشق ہی انہیں نعتیں کہنے پر اکساتا ہے:

سحر عشقِ شہ لولاک محور ہے مرے فن کا
جو بن کر رنگ و خوشبو میری نعتوں میں سمایا ہے

اور دیکھئے نعت کہنے کی تمنا انہیں کس طرح بے چین کئے ہوئے ہے:

لکھے نہ نعت نبی کے سوا کوئی بھی حرف
مرے قلم کو سحر وہ شعور آجائے

ہجر رسول میں تڑپ اور تمنائے قرب کے انداز دیکھئے:

ہوائے کوئے مدینہ نصیب ہو جائے
تو رحمتوں کا خزینہ نصیب ہو جائے

288

بھلا کہاں وہ غریب الوطن رہے گا کبھی
کہ جس کا شہر محمد دیار ہو جائے

میں جہاں بھی رہوں مسافر ہوں
میرا اصلی وطن مدینہ ہے

لیکن وہ اس تڑپ میں بھی ایک سکون پاتے ہیں:

کریں شہر محمد کا تصور
اگر دل کو کبھی بے چین دیکھیں

ایسی بے قراری پر سو قرار ہوں قرباں
کیفیت سکوں کی ہے دل کی ناصبوری میں

مدینہ دیکھ کے کیف و سرور آجائے
ہماری آنکھ میں جنت کا نور آجائے

شہر نبی کی عظمت کا بیان دیکھئے:

جہاں کے چہرۂ رنگیں پہ گویا تل مدینہ ہے
کہ زیب و زینت دنیائے آب و گل مدینہ ہے
فضا کچھ اور ہے شہر نبی کی
کسی جنت کا یہ منظر نہیں ہے

وہ عطائے رسول کو مانگنے سے شروط نہیں سمجھتے:

زبان سے کبھی نوبت نہ آئی کہنے کی
عطاء کیا مرے آقا نے بے طلب مجھ کو

سیرت رسول کے جگمگ جگمگ کرتے موتی دیکھئے:

289

ان کی محفل میں گنہگار بھی ابرار بھی ہیں
ہے مگر لطف و کرم ان کا سبھی کی جانب

ان سے بڑھ کر کریم ہوگا کون؟
دشمنوں کو بھی کردیا ہے معاف

پڑھا ہے غور سے قرآن پاک کو ہم نے
حضور ہی کا قصیدہ دکھائی دیتا ہے

ہے جس میں کوئی اندھیرا نہ پیچ و خم کوئی
ہمیں حضور کا رستہ دکھائی دیتا ہے

وہ جس نے رہ دکھائی قافلوں کو
قریب اس نے کیا ہے منزلوں کو

کیا ہے چاند کو دو نیم جس نے
اسی ہستی نے جوڑا ہے دلوں کو
بنائے خوں کے پیاسے بھائی بھائی
مٹا ڈالا دلوں کے فاصلوں کو

کہہ رہا ہے خطبہ حج الوداع
ایک امی پر فصاحت ختم ہے

290

دشمنوں کے واسطے بھی ہے دعا
آپ پر فیضانِ رحمت ختم ہے

نبی کے حسن تبسم کا استعارہ ہے
کہیں کلی کہیں جگنو کہیں ستارہ ہے

سدا بہار ہے سیرت کے حسن کی خوشبو
یہ ایسا پھول ہے جس میں کہ کوئی خار نہیں

اہل بیت سے محبت کا اظہار ملاحظہ ہو:

ہو اہل بیت میں اک اک کی معرفت حاصل
تو اوج زینہ بہ زینہ نصیب ہو جائے

نہیں میرے لئے اب کوئی مشکل
غلام درگہ شاہ نجف ہوں

نعت گو شعراء کی عظمت کے وہ معترف ہیں:

کعبؓ و حسانؓ، رضاؒ، سعدیؒ و جامیؒ، اقبالؒ
کتنی عزت کے سحر اہل یہ شاعر ہوں گے

اور آخر میں وہ شعر جس میں سے کتاب کا نام ماخوذ ہے

ہے رشک مہ و مہر سحر اس کی تجلی
سینے میں مرے دل ہے کہ ''فانوسِ حرم'' ہے

تراجم

کلام سمو الامیر خالد الفیصل

کے منظوم مترجم الاستاذ، الفاضل پروفیسر حسین سحر

ڈاکٹر صادق رضاوی ۔ریاض(سعودی عرب

اس سے پہلے کہ میں سموالا امیر خالد الفیصل کے کلام اور فن پر لب کشائی کروں میں اپنی بے بضاعتی ۔تہی دامنی اور اپنے قلم کی خستگی کے سبب شرمندہ ہوں ۔مرے دماغ کے کسی گوشہ سے انوار کی لو پھوٹی ہے اور اس میں ؟؟ کے کئی رنگا رنگ پہلو ابھر تے ہیں اور ان گوشوں سے ہی کچھ کاوش کرنا چاہونگا۔ایک زاویہ سے وہ مجھے ابوالفراس الحمدانی نظر آئے ہیں ۔وہی وارفتگیٔ شوق وعشق، وہی بے مثیل فارس الاصیل العربی ، صاحب السیف ،صاحب لوح وقلم اور کہیں کہیں مجھے ان کی ذات،ان کے شعر، ان کی سطوت میں عنتر ابن شداد کے تیور اور پھر حالی نبی خانوادۂ ملک فیصل جو آل سعود مین ذرا علحدہ اور سب کے سرخیل عبداللہ الفصیل سب ہی خوبیوں کے مالک ہیں سموالامر خالد الفیصل سے مراد درد وا حساس کا رشتہ بھی ہے اور جب میں بسلسلۂ تعلیم آکسفورڈ پہنچا تو ان کے علمی تدبر اور فن کا چرچا تھا ۔میں خصوصاً صفدر حسین صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے ایک عظیم فن پارے کو بمعہ ترجمہ اردو نشر کروانے کی ہمت کی اور مجھے بھی شہیدوں میں شامل ہونے کا موقع دیا ورنہ مری بساط کیا ۔من آنم کہ من دانم ، رب العزت صفدر حسین کو صحت مند طویل زندگی دے کہ وہ اس دنیا میں مثبت کام کر رہے ہیں اور آسمان ادب پر اس خستہ جان بلب دو میں بھی شمع ادب اٹھائے ہوئے ہیں ۔خالد الفیصل کا ہر شعر احساس کی گیرائی اور گہرائی ، درد کی کسک اور ٹیس، راستہ کی طوالت اور تنہائی کا کرب ،تاب سفر، ارفع واعلیٰ منازل کا حصول اور وہ مقام اعلیٰ جو خود آجہانی ملک فیصل نے حاصل کیا، امیر خالد بھی وہی منزل حاصل کرنا چاہتے ہیں مگر اپنے دست وبازو سے ۔

سموالا امیر کے قصائد خصوصاً ''عمی شاھین ۔سلطان''ندرت فن، اخلاص وجذبہ،محبت ووابستگی ۔عزت واحترام کا اعلیٰ نمونہ ہے ۔قریباً ہر شعر میں عشق ومحبت کا والہانہ انداز ۔قربتیں و

دوریاں ۔ وصال وجدائی ۔ وقت فراق چھلکتے آنسو اور اس کے بعد وقت رحیل آخری دزدیدہ نظر پہ صرف خالد الفیصل ہی قلمبند کر کے حیات جاودان عطا کر سکتے ہیں ۔ان کے احساس کا کینوس بے حد وسیع ،جنبش موقلم بے حد چابکدست اور با اثر کہ الفاظ ذہن میں پیوست ہو جاتے ہیں اور لذت تیر نیم کش ہر ایک کے بس کا روگ نہیں ۔محبوب سے اولین ملاقات کا پس منظر۔ رخ محبوب کے نقاب کا آہستہ کھسکنا ۔حسن کا جلوہ افروز ہونا ۔ وہ ایک اچٹتی قاتل نظر ۔ جہاں دل دیوانہ نذر بھی ہوا ۔لٹ بھی گیا ۔ دو دن کی قربت بھی ملی اور پھر لمبی جدائی ۔ پنجابی زبان کا مصرعہ کیا خوب ہے" چار دنا دا پیار ہے رہا ۔ بڑی لمبی جدائی"

اب رہی تصویر دن کے فن کی بات" جیسے نیند میں مدہوش حسینہ، اپنی زلفوں کے بھنور میں ہچکولے کھاتی دوشیزہ" حور ا خلد میں بری صورت اگر ملے" مدھم مدھم رنگ ۔ نازک سے خطوط عبدالرحمٰن چغتائی کی جھلک۔

ان ساری نظموں ۔قصیدوں ۔ تصویروں کا احاطہ میرے بس کی بات کرلیں ۔میری کم مائیگی ۔عمر ت علم ۔نقد ونظر کیلئے علم کی کمی ۔ان سب کے لئے نہ میرا علم کافی ہے نہ میری عمر ۔ہاں مجھے فخر ہے کہ مجھے اس عالم پاک سے نسبت ہے ۔میں نے بھی آکسفورڈ کی دیواروں کو ہاتھ لگایا ہوا ہے اور فاضل پروفیسر حسین سحر سے بھی نسبت خاص ہے کہ ملتان کا نشتر کالج مرا گہوارہ رہ چکا ہے اور مدتوں صحرانوردی کی ہے ۔ جوانی یہیں کہیں کھوئی تھی اور بڑھاپے نے ان گلیوں میں دستک دی تھی اور احساس خود و جودیت یہیں کہیں پرورش پایا تھا ۔ملتان کے قلعہ سول لائنز اور ملتان کینٹ اور ملتان کلب سے متعدد یادیں وابستہ ہیں جب میں پچھلی صدی کی پانچویں دھائی میں ملتان پہنچا تو یہ شعر صادق آیا ۔ چہار چیز است تحفۂ ملتان گرد، گرما، گدا، گورستاں اور جب میں ملتان سے روانہ ہوا تو سارا صحرا ۔منظر پس منظر گلستان سے عبادت تھا اور میرے جو سینکڑوں دوست، حوادث اور یادوں کی یلغار تھی ۔

حسین سحر صاحب کی کتاب

''نظمیں، از خالد الفیصل'' پر سرسری تبصرہ

مختار احمد کاشف ۔ دبئی

محترم المقام جناب حسین سحر صاحب تدریسی، علمی اور ادبی دنیا کی ایک قد آور شخصیت ہیں ۔ان کے متعدد شعری مجموعے اہل فن کے ہاں خاصی پذیرائی حاصل کر چکے ہیں ۔تدریس کے علاوہ ادبستان اردو کے لئے حسین سحر صاحب کی ذاتی خدمات ہی ان کا بہترین تعارف ہیں ۔

غزل نگاری، نظم نویسی ، سلام گوئی اور نعت سرائی جیسے ادبی اسالیب میں ان کی کاوشوں کو اہل ادب نے ہمیشہ سراہا ہے ۔ یہاں تک کہ ان کے پہلے نعتیہ مجموعے پر ان کو صدارتی انعام بھی مل چکا ہے ۔''تقدیس'' اور ''تطہیر'' کے نام سے ان کے دو معروف نعتیہ مجموعے ہیں جبکہ نظم میں انکی مقبول شعری کاوش، کہرے میں دھند، اپنے نام کی طرح بالکل اچھوتی تخلیق ہے جہاں غزل میں ان کے دو مجموعے ''تخاطب'' اور ''نہر خواب'' بھی منفرد مقام رکھتے ہیں ۔

ایک خصوصی ادبی و تنظیمی منصوبے کی ذمہ داریوں کے سلسلے میں سعودی عرب میں اپنے بارہ سالہ قیام کے دوران حسین سحر صاحب نے نہ صرف عرب کی مطلی زبان میں سعودی عرب کے شہزادہ خالد الفیصل کی لکھی ہوئی نظموں کا منظوم ترجمہ کیا بلکہ قرآن مجید کا آزاد منظوم ترجمہ کرنے کی سعادت بھی حاصل کی ۔ سردست ہمیں حسین سحر صاحب کی ادبی کاوش ''نظمیں از خالد الفیصل'' پر تبصرہ کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی ہے ۔ راقم الحروف اگرچہ خود کو اس اہم فریضے کی ادائیگی کا متحمل نہیں پاتا تاہم جناب حسین سحر کے حکم کی نافرمانی بھی اس کی نظر میں کسی ادبی یا اخلاقی کوتاہی سے کم نہیں اس لئے ان کے حکم کی بجا آوری ہی کو باعث افتخار سمجھ کر چند سطور لکھنے کی یہ سعی کی جارہی ہے

گر قبول افتدز ہے عزہ و شرف

جناب حسین سحر صاحب نے ''نظمیں، از خالد الفیصل'' کی صورت میں شہزادہ خالد الفیصل کی نظموں کا منظوم ترجمہ کر کے مطلی زبان اور اردو زبان دونوں کی ایک ساتھ خدمت کی ہے یہ

ترجمہ اردو ادب میں ایک وقیع اور لائق ستائش اضافہ ہے جس میں عرب کے کلاسیکل ادب کے اس شہ پارے کی ترجمانی کا کام نہایت علمی مہارت اور فنی براعت کے ساتھ واضح طور پر نظر آتا ہے۔

شہزادہ خالد الفیصل کی یہ نظمیں اگرچہ عربی شاعری کا روایتی غزلیاتی آہنگ لئے ہوئے ہیں اس کے باوجود ان پر جدت کا رنگ غالب ہے حسین سحر صاحب نے بھی اپنے ترجمے میں ان نظموں کی بھرپور ترجمانی کرتے ہوئے ان کی اصل ادبی وفنی روح کو زندہ رکھا ہے اور ایک منجھے ہوئے شاعر اور ماہر مترجم ہونے کی بناء پر انہوں نے اظہار کے جملہ اسالیت کو اپنے اس منظوم ترجمے میں شروع سے آخر تک ملحوظ رکھا ہے۔

حسین سحر صاحب نے خالد الفیصل کی مذکورہ نظموں میں بطی زبان روایتی انداز کے علاوہ عربستان کے بدوی ماحول کی ترجمانی اس کی غزلیاتی نواریزیوں سے متاثر ہوکر کی ہے اور غالباً یہی وہ اصل محرک ہے جس کے سبب حسین سحر صاحب نے اس مشکل مہم کو بخوبی سر کرلیا ہے۔ یوں حسین سحر صاحب نے اردو ادب میں نئی شعری قدروں کے اضافے کے ساتھ ساتھ اس بات کو بھی یقینی بنا دیا ہے کہ ہجر ووصال اور فرقت وقربت کے احساس کی سچائی ایک عالمگیر سچائی ہے جو آج بھی ہمیں عرب کی بدوی اور خانہ بدوش صحرائی زندگی کے لئے امر لازم کی حیثیت میں نظر آتی ہے۔

عربی شاعری پہلے ہی روز سے آغوش فطرت میں پلتی بڑھتی چلی آرہی ہے۔ اگر اس سے فطرت کے مناظر اور فطری حوالوں کو نکال دیا جائے تو اس کا تمام تر حسن ختم ہو جائے۔ ایک خانہ بدوش عرب زندگی سے متعلق اس سے زیادہ فطری اسلوب غزل آپ کو دنیا کے کسی ادب میں نہیں مل سکتا ہے جو غم فراق کی شدت اور لطف وصال کی لذت کو ایک ساتھ اتنا بھرپور لہجہ دے سکے۔

أُحِبُّهَا وَ تُحِبُّنِیْ وَيُحِبُّ نَاقَتَهَا بَعِيْرِیْ.

ترجمہ: میں اس کو چاہتا ہوں اور وہ مجھے چاہتی ہے اور میرا اونٹ بھی اس کی اونٹنی سے مانوس ہوگیا ہے۔

حسین سحر صاحب نے اپنے اس منظوم ترجمے میں خالد الفیصل کی نظموں میں موجود ان کے ایسے ہی جذبات کی عکاسی اس قدر سچائی کے ساتھ کی ہے کہ بعض اوقات یہ گماں سا ہونے لگتا

ہے کہ حسین سحر کے صریر قلم میں بھی صحرائے عرب کی قطاؤں، فاختاؤں اور کبوتریوں کی وہی افسردہ تانیں چھپی ہوئی ہیں جو خالد الفیصل کی پرسوز لے سے متناغم ہوکر رنج فراق کا نوحہ کررہی ہیں۔

میں یہاں پر یہ کہنے میں فخر محسوس کررہا ہوں کہ حسین سحر صاحب کے اس منظوم ترجمے میں وہی جوش وجذبہ، وہی حسن تغزل اور وہی شوکت الفاظ ہے جس کا مشاہدہ ہم خود خالد الفیصل کی نظموں میں کرتے ہیں۔ یہ منظوم ترجمہ اردو زبان کی چاشنی اور عربی زبان کے کلاسیکل ادب کا حسین امتزاج ہے اور اس قدر کامیاب کوشش ہے جس کے لئے حسین سحر صاحب واقعی تعریف بسیار کے صحیح حق دار ہیں۔

ذیل میں ہم ''نظمیں از خالد الفیصل'' سے حسین سحر صاحب کے منظوم ترجمے کے چند شواہد اور کہیں کہیں خالد الفیصل کے کلام کو بھی نمونے کے طور پر پیش کریں گے تاکہ قارئین اس امر کا اندازہ کرلیں کہ ہم نے بطی اشعار کے ترجمے کے اوصاف بیان کرنے میں کسی قسم کے بخل سے کام نہیں لیا۔

(۱) خالد الفیصل نے اپنی نظموں کے اس مجموعے کا انتساب جس شخصیت سے کیا ہے اس کا نام نہیں لیا لیکن وہ یہ ضرور چاہتے ہیں کہ وہ شخصیت ان کے اس منظوم کلام کو چشم قبول کے ساتھ ایک بار ہی دیکھ لے تو کافی ہوگا اور اگر وہ دوسری بار بھی اسے دیکھ لے تو ان کی خوشی کی کوئی انتہاء نہ ہوگی۔ فرماتے ہیں:

يكفى قصيدى نظرة لو مرة وش لون عاد النظر به ثانى

ترجمہ سحر:

ہے اک نگاہ بھی کافی مرے لئے اس کی
خوشا نصیب جو وہ دوسری نظر ڈالے

(۲) خالد الفیصل مرحوم شاہ فیصل کو اپنی محبوب ترین شخصیت تسلیم کرتے ہیں اور خود کو ان ہی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے دیکھنا پسند کرتے ہیں، فرماتے ہیں:

ماهمنى جمع الاموال زهاد بالمال واصحابه

من فیصل اعیش بامثالی　　ادرس وادرس من کتابه

ترجمہ سحر:

بے شک کنارہ کش ہوں مال و دولت دنیا سے
کوشاں ہوں پانے کے لئے عز و شرف
جینا ہے مجھ کو راستے پر شاہ فیصل کے
انہی کے علم سے میں سیکھتا ہوں اور سکھاتا ہوں

ادبی اور فنی اعتبار سے حسین سحر صاحب کا یہ انداز ترجمانی یقیناً قابل تعریف ہے۔

(۳)　خالد الفیصل اپنے چچا شہزادہ سلطان کی سیرت کی تعریف ان الفاظ میں کرتے ہوئے انکی تقلید کا گویا جواز پیش کرتے ہیں:

عمی صلیب الراس عمی　　عمی علی کتب النوامیس
کحیلان　　ضاری

ترجمہ سحر:

صائب الرائے ہے وہ طاقت و حشمت والا
وہ تنومند و توانا بھی ہے فعال بھی ہے

مرا شاہین چچا!

(۴)　چھلک پڑی آنکھیں: اس عنوان سے حسین سحر صاحب نے خالد الفیصل کی جس آزاد نظم کا ترجمہ کیا ہے اس میں شاعر نے اپنے محبوب کے دیدار کو سب سے زیادہ قیمتی متاع نظر قرار دیا ہے اور حسین سحر صاحب نے خالد الفیصل کے اس جمال پرست جذبے کی جس طرح ترجمانی کی ہے اس سے بہتر مثال کا ملنا اتنا آسان نظر نہیں آتا آپ چاہیں تو درج ذیل اصل عربی اشعار اور انکے اردو ترجمے کا بھی تقابل کر سکتے ہیں:

رمشه الفتاک وعیون وساع
صوروا بالقلب له رسم حسین

شوفتی له ساعة عندی متاع
متعة الدنیا نظر عین لعین

ترجمہ سحر:

سوچئے گر حسین پلکوں کو
دل کے زخموں کا کیجئے اندازہ
اک نظر اس کو دیکھنا میرا
ہے متاع عزیز میرے لئے
اور نظر سے نظر جو مل جائے
تو یہ سب سے بڑا خزانہ ہے

(۵)　خالد الفیصل نے عرب کے قدیم کلاسیکل شعراء مثلاً کعب بن زہیرؓ عمر بن ابی ربیعہ، قیس ابن الملوح مجنون اور جدید کلاسیکل شعراء مثلاً امیر الشعراء شوقی وغیرہ کی طرح اپنے محبوب کی کمر، آنکھوں اور گردن کو خاص طور پر نازک بدن ہرنیوں سے تشبیہ بھی دی ہے فرماتے ہیں:

خشف طعن قلبی وعنده　　ماله سلاح غیر عینه وجیده
علاجه

ترجمہ سحر:

وہ ایسی ہرنی ہے جس نے پہنا ہے حسن کا تاج
اور رہتی ہے دور مجھ سے
اس نے نیزہ زنی کی دل پہ میرے کچھ ایسی کہ اب علاج اس کا صرف وہ
ہے، ہو خیر اسکی نگاہوں کی اور گردن کی، اس کے ہتھیار ہیں یہ دونوں۔

(۶)　حسین سحر صاحب نے اس کتاب میں ان دو نظموں کا ترجمہ بھی شامل کیا ہے جن میں ایک کے خالق متحدہ عرب امارات کے نائب صدر اور حاکم دبئی شیخ محمد بن راشد المکتوم

ہیں ۔انہوں نے بنطی زبان میں لکھی ہوئی اپنی اس نظم کے ذریعے خالد الفیصل کو اپنے قلبی عواطف سے آگاہ کیا جس کے جواب میں دوسری نظم کو خالد الفیصل نے بنطی زبان ہی میں لکھ کر ان کے نام ارسال کیا ہے۔ حسین سحر صاحب نے دونوں نظموں کے ترجمے میں ان کے خالق شعراء کے جذبات کی خوب ترجمانی کی ہے۔

شیخ محمد کی نظم کا عنوان ہے ''حسینوں کا حسین'' اس کے چند اشعار کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں:

ترجمہ سحر:

میں نے چاہی تھی وفاداری مگر اس کے عوض
کیا ملا مجھ کو کہ میں اس تک پہنچ نہیں سکتا
میں نے رکھا ہے قدم اک کھردرے میدان میں
پا برہنہ ہی میں اس میدان میں چلتا گیا
عشق کی سوزش جلاتی ہے مجھے
اپنے اندر جل رہا ہوں میں جہنم کی طرح
چارہ گر! چارہ کوئی دل کا
کہ تیرے پاس ہی اس کی دوا ہوگی
وہ ہرنی نیل گایوں کی ہے ملکہ
اور کھڑی ہے اک کھلے میدان کے ایسے کنارے پر
شکاری ہیں جہاں پر تاک میں اس کی
صراحی دار گردن موڑ کر جب چونکتی ہے خوف سے
تو دیدنی ہوتی ہیں اس کی سرمئی آنکھیں

شیخ محمد کی اس نظم کے جواب میں خالد الفصل یوں اپنے خیالات و جذبات کا اظہار کرتے ہیں:

ترجمہ سحر:

خدا معاف کرے میرے ناتواں دل کو
کہ جس سے ختم کبھی ہو سکی نہ الفت و مہر
نگاہ شیخ کی ہے تیز، اس کا دل شعلہ
تمام لوگ ہیں سوتے مگر وہ جاگتا ہے

اے میرے دوست محمد!

تجربہ کارا گرچہ بہت ہے تو لیکن ہوا جو ہونا تھا بیکار ہے شکایت اب
اگرچہ خود ہے بہت تو بھی صائب الرائے
مگر تجھے بھی ضرورت ہے رہنمائی کی
محمد اے مرے بھائی! یہ عزت افزائی جو تو نے کی ہے
تو یہ نظم بھیجتا ہوں تجھے

(۷) حسین سحر صاحب نظم ''وقت کے کنارے پر'' میں اپنی صلاحیتوں کی کرشمہ سازیوں سے قاری کو حیرت میں ڈال دیتے ہیں، فرماتے ہیں:

ترجمہ سحر:

کھڑا ہوں میں یوں وقت کے کنارے پر
کہ دیکھتا ہوں زمانے کی عبرتوں کے نشاں
غروب ہوتا ہے بحر حیات میں سورج
دراز ہوتی ہوئی رات دیکھتا ہوں جب
تو دن پگھلتا ہوا تیرگی میں آئے نظر
غروب ہونے کا لمحہ ہے غمزدہ لمحہ

(۸) خالد الفیصل نے اس حقیقت کا اعتراف بڑی سادگی اور خوبی سے کیا ہے کہ انسان کیلئے نسیان بھی اللہ کی نعمت ہے چنانچہ حسین سحر صاحب نے ''بھولنا بھی نعمت ہے'' کے

301

عنوان سے خالد الفیصل کی یوں ترجمانی کی ہے:

اے خدائے بخشندہ!
بھولنا بھی نعمت ہے
میں کبھی نہ کرسکتا، کچھ بھی تو بغیر اس کے
یاد رکھتا اگر زندگی کی باتوں کو
اک گھڑی بھی راحت کی مجھ کو مل نہیں سکتی

گویا خالد الفیصل متشائم انداز فکر پر متفائل طرز نگارش کو ترجیح دیتے ہیں اور یہی وہ مثبت انسانی رویہ ہے جس کی سچائی درج ذیل دو مختلف شعروں کے باہم تقابل کے نتیجے میں مزید ابھر کر سامنے آجاتی ہے۔

(۱) یادِ ماضی عذاب ہے یارب
چھین لے مجھ سے حافظہ میرا
(اختر انصاری)

یاد ماضی حسین ہے یارب!
(۲) بخش دے مجھ کو حافظہ میرا
(رمضان صائب)

غراب البین، حمامۃ الایک، صحرائی کوئی (قطا) اور جنگلی کبوتری (قمری) ایسے پرندے ہیں جن کی چلاہٹ یا درد میں ڈوبی ہوئی پرسوز غمگین فریاد کی نغمہ ریزیوں میں بے چین اور مضروب تنہائی عاشق کو یک گونہ راحت یا فکری انسجام کا احساس ہوتا ہے۔ اس لئے عربی شعراء نے ہمیشہ ان صحرائی طیور کو اپنا ہمنوا اور ہمدرد محسوس کیا ہے اور انہیں اپنے دکھ درد کا سچا ترجمان اور مخلص پیام بر پایا ہے۔ خالد الفیصل کا نام بھی ان عرب شعراء کی فہرست میں شامل ہے جنہوں نے عربی شاعری کی اس روایت کو قائم رکھا ہے، فرماتے ہیں:

ترجمہ سحر:

302

اے جنگلی فاختہ! اٹھا اور گا اپنی سریلی لے میں
ہوسکتا ہے تیرا گیت خوش کردے مرے محبوب کے دل کو
پکاری فاختہ جب
اور ہوا نے چھیڑی نہیں کہیں بھی بانس کی شاخ
گزرتی ہی رہی ی عمر
جیسے کچھ نہ ہوا
خدائے وقت!
تو مجھ کو بچا لے مٹنے سے
کہ میں تو بے بس ہوں

(۹) خالد الفیصل اپنی زندگی کے اہم واقعات سے سبق حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور دوسروں کی رہنمائی بھی کرتے ہیں۔ آج کے انسانی معاشرے میں کتنے ایسے لوگ ہیں جو اپنی سالگرہ کا ذکر کرتے ہوئے اپنے معاشرے کو کم از کم یہ پیغام دیتے ہوں کہ اگر انسان کی عمر بڑھتی ہے تو اسے یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ گزرے ہوئے دن کبھی لوٹ کر نہیں آتے اور یہ کہ انسان کی زندگی کے دن ہر روز ایک ایک کر کے کم بھی ہو رہے ہیں۔ خالد الفیصل کو گویا یہاں کی چند روزہ زندگی کے ایک ایک لمحے کی قدر و قیمت کا خوب احساس ہے، چنانچہ ''میری سالگرہ'' نظم میں لکھتے ہیں:

ترجمہ سحر:

میرا یوم ولادت ہر برس آتا ہے
خیال آتا ہے جن کا ہے یہ یوم پیدائش
بہت حیران ہوں لیکن میں خوش بھی ہوں
بہت ہی مختلف ہے یہ
کہ اس دن عمر کا اک سال گھٹ جاتا ہے چپکے سے

اے مینہ برسانے والے!
کیا مری قسمت بھی چمکے گی کبھی؟
یہ زندگی کا پھول کھل اٹھے ترے ہاتھوں کی شبنم سے

(۱۰) خالد الفیصل کو بھی اچھی طرح معلوم ہے کہ ہر عرب بچے کے لئے ضروری ہے کہ وہ بڑا ہو کر خود کو کاملین کی صف میں پائے یہ اس کی سب سے بڑی کامیابی ہے جاہلی عرب کی تاریخ کے مطابق جو شخص تیراکی، گھڑسواری، تیر و تیغ زنی، نیزہ بازی اور لکھنا پڑھنا جانتا تھا اس کو کامل کہا جاتا تھا۔ خالد الفیصل کے اشعار میں کسی نہ کسی اعتبار سے یہ روایت آج بھی زندہ ہے ان کو گھڑسواری بہت پسند ہے ''دختران ہوا کی جانب'' نظم میں انہوں نے اپنی خوبصورت گھوڑی کُحیلہ کی بہت تعریف کی ہے۔ اس کے آگے کئی شہسواروں نے اپنے سر جھکا دیئے ہیں۔ خالد الفیصل کو اپنی اس گھوڑی سے بہت محبت ہے۔ ذیل میں خالد الفیصل کی ''دختران ہوا کی جانب'' نظم کی نواؤں سے ہم آہنگ حسین سحر صاحب کے قلم کی صریر شیریں سے قارئین کی سماعت کا سامان ضیافت کیا جاتا ہے:

ترجمہ سحر:

پاس ہے میرے اِک حسین گھوڑی، جو ہرن کی طرح بدکتی ہے
ایک سمندر کی لہر کی صورت
آگے بڑھتی ہے جب بہت آگے، شہسواروں کو وہ جھکاتی ہے
میں نے دیکھی نہیں کبھی اب تک
ایسی گھوڑی کوئی بھی دنیا میں، اس سے بڑھ کر جو خوبصورت ہو
بھاگتی ہے مری کُحیلہ جب
سائے سے ڈر کے دشت کی جانب، شہسوار اپنا یاد رکھتی ہے

یہاں پر راقم الحروف کو ایک عرب شاعرہ کی وہ رزمیہ نظم یاد آ رہی ہے جس کا پہلا شعر کچھ اس طرح ہے:

فدت نفسی وما ملکت یمینی
فوارس صدقت فیهم ظنونی

(میری جان ان شہسواروں پر قربان ہو جن کے بارے میں میرے گمان سچے ثابت ہوئے)

خالد الفیصل نے اپنی گھوڑی کی تعریف یوں بھی کی ہے:

ترجمہ سحر:

اس کے ماتھے کے بال اور آنکھیں
طے کریں جو مسافتیں جیسے، کوئی خورشید ڈوبے سائے میں
وہ ہے ان اڑتے بادلوں کی طرح
جو فلک پر ہیں تیرتے پھرتے اور پیاسی نگاہیں تکتی ہیں
اور پھر وہ اس اڑتے بادل سے یہ ایک نتیجہ اخذ کرتے ہیں:
وہ ہے ایسے خیال کی صورت
چھائے جاتا ہے جو دل و جان پر، لیکن اس کی جھلک نہیں ملتی
ہر بشر اپنی زندگانی میں
ایک اپنا جھکاؤ رکھتا ہے، ہر جھکاؤ ہے آدمی رکھتا ہے۔

(۱۱) خالد الفیصل نے علاقہ نجد کے امیر عزت مآب شہزادہ سلمان بن عبدالعزیز کی خدمت میں بھی پانچ اشعار پر مشتمل ایک نظم ارسال کی تھی۔ نجد کا نام ہونٹوں پر آتے ہی لیلیٰ کے عاشق قیس مجنوں کے عشقیہ واقعات یاد آنے لگتے ہیں اور اس کی غزلوں کی تانیں سماعت میں رس گھولنے لگتی ہیں لیکن ''میں روانہ ہوا'' نظم میں خالد الفیصل نے جن محسوسات کو منظوم کیا ہے اس کے دل آویز پیرائے میں دراصل پر خلوص اخوت کا رنگ چھلک رہا ہے جو اہل عرب کا خاصہ ہے۔ خالد الفیصل کی اس نظم کی معنوی کیفیات کو حسین سحر نے یوں بیان کیا ہے:

ترجمہ سحر:

حسین نجد کی خوشبوؤں کے وہ جھونکے کہ ہو مندمل جن سے زخم محبت
حسین نجد کہ پہلی کے چاند ایسی بچی ہے اور چودھویں رات کے چاند کی
جیسے بیٹی ہو
گویا وہ رشک قمر
حسین نجد! تو میرا محبوب ہے کہ نہیں دیکھ سکتی مری آنکھ تجھ کو
اور جو کوئی دیکھنا چاہے پورا چمکتا ہوا چاند
تو وہ اسے نجد کے عارضوں پر ہی دیکھے

یہاں پر میں یہ اضافہ کرنا چاہتا ہوں کہ نجد کو عربوں کی تاریخ میں متعدد وجوہ کی بناء پر ایک خاص مقام حاصل ہے یہاں زندگی کے مختلف پہلوؤں سے مربوط ہر قسم کے یعنی دینی، معاشی، سیاسی، ثقافتی، کلاسیکی اور رومانوی حوالے پائے جاتے ہیں یہاں تک کہ عہد کوئی بھی ہو، کوئی عرب شاعر خود کو نجد کی سرزمین سے بے نیاز نہیں دیکھ سکتا۔ شاعر خواہ ماضی کا قیس مجنوں ہو یا کوئی اور جدید شاعر دونوں ہی یہاں کے خزامی (دشتی گل خیری) اور عرار (دشتی گل بہار) کی خوشبو کے مست جھونکوں کو شدت سے یاد کرتے ہیں یہاں تک کہ ہمارے شاعر خالد الفیصل نے بھی گل عرار کا نہ سہی خزامی کے پودے کا ذکر ضرور کیا ہے۔

(۱۲) ''عالم خیال'' نظم میں فرماتے ہیں:

ترجمہ سحر:

عالم خیال میں
آرزو کی پشت پر
میں نے زندگی دیکھی
گم کسی تصور میں
ہائے اس نے جانے میں دیر بھی ذرا نہ کی
یعنی اک برس اس کا

گویا ایک ہی دن ہے

یہاں پر قلم بے ساختہ رک جاتا ہے اور موئے قلم بچھڑنے کے اس منظر کی مصوری کرنے لگتا ہے جس کا عکس اس شعر سے نمایاں ہے:

فلما تفرقنا کانی و مالکا
لطول اجتماع لم نبت لیلة معا

(جب ہم یعنی میں اور میرا بھائی ایک دوسرے سے جدا ہوئے تو طویل زمانے تک اکٹھا رہنے کے باوجود ایسے لگا جیسے ہم دونوں نے ایک رات بھی ایک ساتھ نہ گزاری ہو)

(۱۳) اخیر میں ہم خالد الفیصل کی ایک نظم ''میں اور صحرا'' پر اظہار خیال کرنا پسند کریں گے جو عرب کی کلاسیکل شاعری کے تمام اوضاع والوان کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔ مثال کے طور پر عرب کا بدوی اور صحرائی ماحول، خانہ بدوشوں کا نخلستانوں، چشمہساروں اور سبزہ زاروں پر عارضی قیام اور پھر اس عارضی قیام کے دوران میں پیدا ہو جانے والی پختہ یا ناپختہ محبتوں کے شعور و احساس کو پہلوئے سینہ میں اٹھائے دبائے کسی معلوم یا نامعلوم منزل کی طرف روانہ ہو جانا ایسے تلخ تجربات ہیں جن کو خالد الفیصل نے اپنے مخصوص لہجے میں اور اظہار کے اچھوتے پیرایے میں بیان کیا ہے اور جس کی چاشنی پوری کی پوری ترجمے میں بھی محسوس ہوتی ہے۔ قارئین ملاحظہ فرمائیں:

ترجمہ سحر:

میں اور صحرا، بارش، گھوڑے اور شاہین
ہرن خزامی کے پودے، اشعار مرے ساتھی ہیں
بکری کے بالوں سے بنائے گھر میں نے
ماضی حال اور آئندہ کا عکس دیا شعروں میں
مجھے شکار پسند ہے ویراں میدانوں کا جن میں کوئی نہیں پہنچا اب تک
بس گھوڑے کی پشت ہے عزت کا میدان

اور تالاب کا وہ نظارہ، سورج کی کرنیں رقصاں ہیں جس میں
اور بارش کے بعد وہ منظر سرخ ریت کے ٹیلے کا
اور پرندوں کا نظارہ جو ہیں اترتے اور اڑتے
اور خوف زدہ ہرنوں کا چوکڑی بھرنا اور رک جانا
سورج ڈوبا، ابھرا چاند اور تارے جگمگ چمکے
اور ہوا نے غموں کو بھڑکایا اور ہوا میں بے خود
رات کو میں مہماں کے خیالوں میں روشن کرتا ہوں آگ
اور اسی کی سوچ سے جگمگ کرتے ہیں چنگاری کی مانند
ایک روشن چنگاری دیکھوں تو اس جیسی میرے اندر جلتی ہے
رات کی تاریکی میں یہ چنگاریاں ہیں اور عاشق زار

''نظمیں از خالد الفیصل'' کے کل صفحات 149 ہیں۔ عربی زبان کے نبطی اشعار دائیں صفحہ پر اور ان کا ترجمہ اس کے سامنے بائیں صفحہ پر ہے۔ عربی اشعار کے صفحہ کا عدد عربی ہندسے میں لکھا ہے اور اردو ترجمے کے صفحے پر اس کا عدد اردو ہندسے میں دکھایا گیا ہے۔ ہر عربی نظم کا ایک مستقل عنوان ہے جس کا التزام کرتے ہوئے حسین سحر صاحب نے بھی ہر نظم کے ترجمے سے پہلے اس کی شہ سرخی کا ترجمہ اردو میں لکھ دیا ہے۔

اس کتاب میں تقریظ، پیش لفظ یا کسی قسم کا کوئی تبصرہ شائع نہیں ہوا۔ ہم حسین سحر صاحب سے مؤدبانہ انداز میں یہ درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس کتاب کی آئندہ طباعت کے موقع پر ادبی رسوم و آداب کے مطابق ان مفقودات کو اس کتاب میں شامل کر کے اپنے اس منظوم اردو ترجمے کی ادبی وقعت کو چار چاند لگا دیں گے۔

''نظمیں از خالد الفیصل'' (ترجمہ: پروفیسر حسین سحر) پر مزید بہت کچھ لکھا جا سکتا ہے۔ یہ تبصرہ راقم الحروف کی ایک سرسری نظر کا ماحصل ہے۔ اصل کتاب اور خاص طور پر اس کے ترجمے سے چھلکنے والی رعنائی خیال، سوز رنج تنہائی، جینے کی شعوری کوشش، دنیا کی بے ثباتی اور

زندگی کے مختلف کڑوے کسیلے تجربے اور میٹھے میٹھے خواب اپنے طور پر فن شاعری کے ساتھ ساتھ اسلوب ترجمانی کا کامیاب اور مثالی تجزیہ بھی ہیں اور آزمائش بھی۔

اخیر میں ہم اس حقیقت کو بیان کر دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ حسین سحر کی یہ کوشش واقعی لائق صد تحسین و تبریک ہے۔ ہم یہ امید بھی کرتے ہیں کہ وہ اردو ادب کی خدمات کے سلسلہ کو مزید آگے بڑھاتے رہیں گے اور اپنے قارئین کے ذوق مطالعہ کو مزید نکھارتے بھی رہیں گے۔ اللہ ان کو مزید ہمت دے، آمین!

فرقانِ عظیم

فرقان عظیم.....ایک تاثر

از آیت اللہ علامہ عقیل الغروی (لندن)

حسین سحر شاعر ہی نہیں ایک دانشور شاعر ہیں۔ ان کی دانشوری کی سب سے بڑی سند ان کی قرآن کریم سے وابستگی ہے۔ مجھے ان کی شخصیت کے سوانحی کوائف کا بھی علم نہیں۔ لیکن میں نے ان کے بہت سے اشعار کا مطالعہ ضرور کیا ہے اور اگر یہ سچ ہے کہ انسان اپنی زبان کے پیچھے چھپا ہوتا ہے تو پھر میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ میں نے انہیں بے نقاب کر لیا ہے۔ ان کی شخصیت میں سخنوری اور دانشوری کا ایسا حسین امتزاج پایا جاتا ہے۔ جو بہت کم دیکھنے میں آتا ہے۔

حسین سحر صاحب کا پیش نظر کارنامہ اردو میں قرآن کریم کے مفاہیم کی آزاد نظیم کی ہیئت میں ترسیل یا ترجمانی، ان کی سخنوری اور دانشوری دونوں کا جیتا جاگتا ثبوت ہے۔ جیسا کہ انہوں نے عرض مترجم کے عنوان سے خود ہی اعتراف کیا ہے کہ یہ قرآن مجید کا براہ راست ترجمہ نہیں۔ بلکہ یہ ترجمہ در ترجمہ ایک مترسل ترجمانی ہے۔ جس میں انہوں نے مختلف مکاتب فکر کے مترجمین کے تراجم سے گویا مشترکہ مفاہیم کا اقتباس کر کے انہیں اپنی انتخاب کردہ عروضی بحر میں آزادانہ شعوری ہیئت کے ساتھ سمونے کی کوشش کی ہے۔ ان کی یہ کوشش ان کے ریاض سخن کی روحانی آبیاری کی ایک کامیاب اور حسین کوشش ہے، اس کے مطالعے کے ضمن میں ترجمے کی علمی اور فنی دقیقہ سنجیوں سے مفہوم تک کی معنوی تہہ داریوں کا نگاہ تحقیق سے جائزہ لینے کی گنجائش نہیں ہے۔ اگر چہ یہ کوشش ان کے ریاض فن کی شادابی اور ذوق سخن کی آسودگی سے قطع نظر کرتے ہوئے بجائے خود ایک علمی اہمیت بھی ضرور رکھتی ہے۔ لیکن اس سے کہیں زیادہ اس کی ایک تہذیبی حرمت ہے۔ چنانچہ مختلف مذہبی، مکاتب فکر و نظر کے درمیان بڑھتی ہوئی شدت پسندانہ خلیج کے اس دور میں علمی اور فکری اقدار مشترکہ کی تلاش اور اس شعری دلآویزی کے ساتھ پیش کرنے کی یہ سعی جمیل تہذیبی اور ثقافتی میزان میں ہر لحاظ سے ایک قابل تحسین کارنامہ قرار دی جائے گی۔ دوسرے لفظوں میں حسین سحر کی یہ تخلیق ''ناروا داری'' کے دور میں رواداری کی ایک عظیم الشان روایت کی تخلیق کے مترادف ہے۔ جس کی ثقافتی ارزش کو با آسانی وارزانی آنکا نہیں جا سکتا۔ رب کریم، احسن الخالقین ہے، یقیناً وہی ان کی اس تخلیق کی حقیقی قدر شناسی فرمائے گا۔ اور وہ کہ جو کسی کی کوئی بھی کوشش رائیگاں نہیں کرتا۔ حسین سحر کی اس کوشش کی بھی انہیں بہترین جزاء عطا فرمائے گا۔

ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

والحمد للہ فی الاولیٰ والآخرۃ وصلی اللہ علی النبیؐ وعلی عترتہ الطاہرین

علامہ عبدالعزیز خالد کے ایک خط سے اقتباس

حسین سحر کے نام

آپ نے کیا محیر العقول کارنامہ انجام دیا ہے۔ میں تو دیکھ کر دنگ رہ گیا۔ آپ کتنے موزوں طبع ہیں کتنے نغز گو ہیں۔ آپ کو قرآنی مطالب پر کس قدر عبور ہے اور عربی زبان پر کس قدر دسترس ہے! مجھے بخدا اس کا اندازہ نہیں تھا۔

اس روز جب آپ آئے تھے اور آپ نے کہا تھا کہ ''میں قرآن کا منظوم ترجمہ کرنے والا ہوں!'' تو میں اسے محض ایک بڑا بول سمجھا تھا۔ مجھے آپ میں چھپے جوہر کا اندازہ نہیں تھا۔ آپ نے اب تک اپنے آپ کو کیسے چھپائے رکھا۔ میں حیران ہوں۔

بہر حال آپ نے ایک عظیم کام کیا ہے۔ خدا آپ کو دونوں جہاں میں اس کا اجر دے۔

مجھے تو اسے دیکھ کر اپنی تنگ مائیگی کا شدید احساس ہوا۔

آپ نے میرے ترجمے کا حوالہ بھی دیا ہے۔ وہ کچھ ایسے حالات میں شائع ہوا تھا کہ اس میں بہت سی فروگزاشتیں رہ گئی تھیں۔ جن پر مجھے بڑی ندامت ہے۔ اس کے بعد حک وترمیم کے بعد میں نے نیا نسخہ تیار کیا ہے۔ خواہش ہے کہ چھپ جائے لیکن کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ میری کوئی بھی کتاب اس وقت بازار میں دستیاب نہیں۔

جو چند منظوم ترجمے میرے پاس ہیں۔ علامہ سیماب کا، آغا شاعر قزلباش کا چند پاروں کا، جناب اثر زبیری کا نصف قرآن کا اور جناب شمیم رجز کا۔ آپ کا ترجمہ ان سب پر فوق رکھتا ہے۔ حشو وزوائد سے پاک۔ سلاست اور روانی میں بے مثل۔

پروفیسر حسین سحر بطور مترجم

محمد صادق رضاوی۔ ریاض (سعودی عرب)

ترجمہ کوئی مشکل کام نہیں، ہر کوئی جس کو دلچسپی ہو کر سکتا ہے۔ مگر عربی زبان کا سمجھنا، ایک ایک لفظ جو کیر المعانی ہو اس کو جاننا بہت بڑا کام ہے خصوصاً بدوی شاعری کو سمجھنا۔ خالد الفیصل۔ عبداللہ الفیصل دور جدید کے بڑے نام ہیں۔ حسین سحر صاحب نے نہ صرف ترجمہ کیا بالکل شاعر کی اصل روح کو اندر تک اور روح کے عمق تک جانا ہے۔ خالد الفیصل نے واٹر کلر اور باریک خطوط سے کام لیا۔ ان کا اصل موضوع عشق، جانثاری، ایفاء وپیمان وفا، اصیل عربی گھوڑے محبوب کے عارض ولب۔ آنکھوں کے کنول اور زلف کے گرداب رہے ہیں اور پروفیسر سحر نے بڑی خوش اسلوبی سے بڑی چابکدستی وسلامت زبان سے اردو کے پیکر مین ڈھالا ہے اور کہیں کہیں ترجمہ اصل سے زیادہ گداز لگتا ہے اور یہی سحر کا سحر ہے۔

میں نے اپنی نیم فنی وعلمی رائے شروع کر دی اور اپنے وسحر صاحب کا پس منظر تو بتایا ہی نہیں۔ اپنے ایک مضمون ٹوئن ٹاورز آف ریاض میں نے دو حضرات کا ذکر کیا ہے، ڈاکٹر مرتضیٰ صدیقی وصفدر حسین، ان دو حضرات میں صدیقی صاحب مہربان ڈاکٹروں کی مہربانیوں اور اپنی لاپرواہی کی نذر ہو گئے، صفدر صاحب بچے تھے، ان کی خانقاہ صفدریہ نہیں ہیں کچھ انمول رتن جمع ہوتے تھے اور ملک کج رفتار کو یہ پسند نہیں آیا، وہ بھی موسیٰ ندی کے پہلو میں جا سوئے، ان کی خانقاہ میں سحر صاحب کا ذکر اکثر رہتا۔ سحر صاحب بھی رونق بخشتے تھے، مگر وائے بدنصیبی مری مصروفیت نے مجھے یہ موقع نہ دیا، صفدر مرحومؒ نے اپنی حیات میں مجھے خالد الفیصل کا دیوان دیا اور مجھ حقیر میں انہوں نے نہ جانے کیا دیکھا کہ دیوان خالد، خالد اور پروفیسر سحر پر تبصرہ ومضمون لکھنے کو دیا، وہ اپنی دیدہ زیب کاوش ''دیوان خالد'' مترجم اردو کی رونمائی میں مجھ سے پڑھوانا چاہتے تھے۔ میں نے حکم کی تعمیل کی اور ان کے حوالے کر دیا۔ صفدر صاحب اور خالد کو تقریب میں بلانا چاہتے تھے مگر ایک کرم فرما کی مہربانیوں کے سبب ایسا نہ ہو سکا۔ وائے حسرتا! خالد الفیصل کے لئے ایک

دیدہ زیب گھوڑے کی تصویر بھی تھی، صفدر مرحومؒ کی تمام کوششیں ناکام ہوئیں اور وہ یہ حسرت ناکام لیکر خالق حقیقی سے جا ملے، وقت پیسہ اور حسرت سب ناتمام وناکام اور ان کی وفات کے بعد میرا مضمون بھی گیا۔

ایک روز میرے کلینک پر جناب ابوظفر صاحب ان حضرت (سحر صاحب) کو لیکر تشریف لائے، بھٹہ صاحب کا میں ممنون ہوں کہ انہوں نے مجھ حقیر کو یہ سعادت بخشی اور سحر صاحب سے پہلی ملاقات ہوئی۔ مگر وہ میرے لئے اجنبی نہ تھے، زمانوں اور صدیوں کا تعلق لگتا ہے، نسبت بھی خاص رہی ''حضرت رکن الدین زکریاؒ اور حضرت شیخ شمس تبریزی رحمت اللہ کے ملتان سے ملتان میں ہم ضرور آنکھ مچولی کھیلتے رہے ہونگے، سحر صاحب میرے میر ہیں، لیکن علم میں کلان، جرت کی بات ہے کہ ہمارے ستارے ساتھ ساتھ چلتے رہے ہیں اور ملاقات کا ہونا مری آخر عمر میں تحریر تھا، سموالامیر عبداللہ الفیصل 'انت عمری''.....''انی قبل ماشوفک، عمری ضائع ''(ترے نہ ملنے سے پہلے جو بھی عمر گذری وہ عمر کا ضیاع تھا) نے ہماری کیا خوب تفسیر کی ہے۔

یہ تو پس منظر تھا، اب سن تو پہلے سے رہے تھے مگر رات قرآن کریم کا ترجمہ مری نظر سے گزرا اور میں محو تماشا رہ گیا۔ ایک عجمی کا عربی زبان پر عبور ایک حیرت کن قبلتہ سے کم نہ تھا، عربی قرآن کریم کا حافظ ہونا اور بات ہے، قاری ہونا ایک اور بات ہے مگر عربی کی نوک پلک کا شعور رکھنا اور افہام وتفہیم رکھنا دوسری، عربی تو وہ زبان ہے جو رب سبحان تعالیٰ اور اہل جنت کی زبان ہے اور ایک ایک لفظ کے ہزار معانی، اصلی اور شدھ عربی صرف اہل یمن و اہل موصل یا پھر بادیہ الشام میں بولی جاتی ہے، متنبی و ابوالفراس الحمدانی، عنترا بن شداد یا پھر حنترم کا سمجھنا اتنا آسان نہیں ہے کہ قرآن کریم، کتاب کھولنے سے پہلے میں یقس و بے یقینی کے عالم مبتلا تھا، اور میرے اندر کا بدانسان کہہ رہا تھا کہ دیکھنے میں کیا حرج ہے، مگر مقطع میں گستاخانہ بات آپڑی تھی کہ میں نے کچھ پڑھنا بھی ہے اور کرسی پر گران باری بھی کرنی ہے کہ اخلاقی قدروں کی کڑوی کسیلی گولی کھانی پڑی اور اپنی بدخواہشات کا گلہ گھوٹنا پڑا اور اپنی ساری جہالت کے باوصف رات تین بجے

تک جتنا مطالعہ کرسکتا تھا وہ کیا اور جتنا جتنا بڑھتا رہا حیرت کدہ میں داخل ہوتا رہا، سورہ فاتحہ سے بقری، آل عمران، یوسف، حشر، المزمل، رحمٰن، واقعہ اور پھر الملک سے سورہ اخلاص تک، پڑھ تو گیا مگر حیرت برقرار رہی، اس پورے ترجمے میں سحر صاحب کس کس مرحلے سے یعنی قطرے سے گہر ہونے تک کیسے گزرے ہوں گے۔ اس کے لئے جن جن مراحل، محنت اور عمل کی بھٹی سے گزرنا آسان نہیں، ترجمے کے رموز میں میں واقف ہوں، جن جن ہستیوں سے افادہ کیا وہ معتبر ہیں، الفاظ سلیس، سب سے بڑی بات قرآن کریم جیسی عبارت کو ٹھیس نہیں لگی، معانی سے انحراف نہیں، عام فہم اور روان، سب سے بڑی خوبی ہے خداوند ہزار نعمت ان کو طویل عمر دے کہ وہ الہیات کے موضوع سے مشعل راہ روشن کرسکیں، اللہ تکا اور تمام پاکستان کا محافظ ہو اللہ تعالیٰ پاکستان کی اس طرح حفاظت کرے جیسے قرآن کریم کی کی ہے۔

ترجمان فرقان

ابوالامتیاز ع س مسلم

باری تعالیٰ نے لمحہ ازل میں آدم کو شرف آدمیت اور خلافت ارضی سے نوازا تو بہ کمال رحمت، مکمل اور ابدی ہدایت کا وعدہ فرمایا:

فَاِمَّا یَاتِیَنَّکُمْ مِّنِّیْ هُدًی فَمَنْ تَبِعَ هُدَایَ فَلَا خَوْف. عَلَیْهِمْ وَلَاهُمْ یَحْزَنُوْنَ. (۲،بقر ۳۸)

''پس اگر تمہیں میری جانب سے ہدایت پہنچے (اور وہ یقیناً پہنچے گی) تو جو بھی میری ہدایت کی پیروی کرے گا سو ان کے لئے کوئی خوف نہ ہوگا اور نہ ہی وہ (کسی خطرہ یا تشویش کے باع) غمگین ہوں گے''۔

اس لطف خاص کے باوصف اس کی مزید تقویت قلب اور استقلال وعزیمت کی استواری کیلئے بار بار یقین دہانی کرائی گئی:

فَاِمَّا یَاتِیَنَّکُمْ مِّنِّیْ هُدًی فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَایَ فَلَا یَضِلُّ وَلَا یَشْقٰی. (۲۰، طٰہٰ، ۱۲۳)

''پھر اگر تم کو میری طرف سے کوئی ہدایت پہنچے (اور وہ بالیقین پہنچے گی) تو جو بھی میری ہدایت کی پیروی کرے گا وہ نہ (دنیا میں) گمراہ ہوگا اور نہ (آخرت میں) محروم اجر رہے گا (بلکہ وہ میری بخشش سے فیضیاب ہوگا)''۔

یہی نہیں بلکہ بندے کو شرف انسانی سے بہرہ ور کرنے کے بعد اسے کامیابی و کامرانی کی طرف مہمیز کرنے کیلئے اس ارحم الرحمین نے اپنے فیض رحمت سے اس یکطرفہ عہد کو ایک میثاق میں منضبط کر کے اس کے ضمیر میں رکھ دیا تا کہ اس عالم ناسوت میں بھی ضرب ضمیر سے اس کی یاددہانی ہوتی رہے اور وہ دوسری غیر مکلف مخلوق کی طرح مجبور محض نہ رہ جائے بلکہ اپنے عقل و اختیار اور وجدان وعرفان کے باع اس پر عالم ہونے اور سب پر اپنا شرف ابت کرنے پر قادر ہو۔

چنانچہ اس جوہر کے اثبات کیلئے اس نے اولاد آدم کی تمام روحوں سے سوال کیا:

اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ. (۷،اعراف، ۱۷۲)

''کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں'' تو سب نے بیک زبان قرار کیا۔

قَالُوْا بَلٰی. شَهِدْنَا. (۷،اعراف ۱۷۲)

''ہاں (ہم اقرار کرتے ہیں کہ) تو ہی ہمارا رب ہے اور ہم اس کی گواہی دیتے ہیں''۔

''شھدنا'' کو خود باری تعالیٰ کی طرف بھی منسوب کیا گیا ہے اس صورت میں ترجمہ ہوگا'' (اللہ نے فرمایا کہ) ہم (بھی) اسکی گواہی دیتے ہیں''۔ اس طرح دہری شہادت ہوگئی۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کو پابند کرتے ہوئے فرمایا:

اَنْ تَقُوْلُوْا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِنَّا کُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِیْنَ. (۷،اعراف: ۱۷۲)

''(یہ اس لئے) کہ کہیں تم قیامت کے دن یہ نہ کہو کہ ہم اس (عقیدۂ توحید اور عہد ربوبیت) سے بے خبر تھے''۔

گویا اللہ تعالیٰ نے رحمت وشفقت فراواں سے انسان کو ابتدائے آفرینش ہی سے اس جوہر سے بہرہ ور کر دیا اور عالم ناسوت میں قدم رکھنے سے پہلے ہی اپنے خالق کی الوہیت و ربوبیت پر ایمان اس کی گھٹی میں رچ بس گیا۔ چنانچہ اللہ آپ (ﷺ) نے فرمایا کہ ''ہر بچہ فطرت (یعنی اسلام) پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے ماں باپ اسے یہودی، نصرانی یا مجوسی بنا ڈالتے ہیں''۔

(حدی نمبر ۱۸۸۰، صحیح بخاری، جلد ۲، ص ۷۰۴، بہ روایت ابوہریرہؓ)

''فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْهَا لَا تَبْدِیْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ (۳۰۔روم) اللہ کی اس فطرت کا اتباع کرو جس (یعنی دین فطرت) پر اس نے انسان کو پیدا کیا ہے۔ اللہ کی بنائی ہوئی فطرت غیر متبدل ہے۔''

اب بلوغت کے بعد وہ اس امر کا مکلّف ہے کہ وہ اپنی فطرت کی طرف لوٹے اور اپنے رب کے سامنے سجدہ ریز ہو کر اپنی عبدیت وعبودیت کا اظہار کرے اور اس کی توحید، حمد اور بڑائی بیان کرے۔

یہ الگ بات ہے کہ وہ بوجہ اپنے ضمیر کی رہنمائی کا صحیح عرفان نہ کرپائے اور خیال و واہمے سے لے کر تماثیل واصنام، سورج، چاند ستاروں بلکہ سمتوں اور حشرات الارض، حیوانات اور جن وانس کے سامنے سجدہ ریز ہونے لگے۔

بایں ہمہ اس بنیادی میثاق کے باوصف اللہ اپنے لطف وکرم سے اس عالم ہستی میں بھی اپنے بندوں کو اس عہد کی یاددہانی کراتا رہتا ہے ملا: ''اور کیا سبب ہے کہ تم اللہ پر یقین کامل نہیں رکھتے درآنحالیکہ رسول (ﷺ) تمہیں دعوت دے رہے ہیں (اور تم ان سے عہد بھی کر چکے ہو جیسے ہجرت سے تقریباً چودہ ماہ قبل منیٰ کے قریب اور کچھ عرصہ بعد پھر بیعت عقبہ اور بالخصوص بیعت الرضوان ودیگر) کہ تم اپنے پروردگار پر ایمان (مضبوط) رکھو اور (اللہ خود) تم سے (یوم الست کو) اقرار لے چکا ہے اگر تم مومن ہو''۔ (۵۷، حدید: ۸)

اس عہد ہدایت اور میثاق ازل کی روشنی میں اس نے اپنی حکمت عالیہ کے تحت وقتاً فوقتاً اور کبھی پے بہ پے انبیاء ومرسلین مبعوث فرمائے انکو وحی ہدایت اور صحائف وکتب سے لیس کر کے معجزات ودلائل سے مسلح کیا تاکہ لوگوں پر اتمام حجت ہو جائے اور کسی شک وشبہ یا حیلہ وعذر کی گنجائش نہ رہے مختلف صحائف وکتب اور توریت وانجیل اسی سلسلے کی کڑیاں تھیں۔

یہ سلسلہ رشد وہدایت نوع انسانی کے معاشرتی، نیز دینی، علمی، روحانی اور حکمت ودانش کے ارتقاء کے ساتھ ساتھ ہزاروں صدیوں تک مختلف اقوام اور سرزمینوں میں انکے خصوصی حالات کے مطابق الگ الگ جاری رہا۔ قدرتی عوامل، مرور زمانہ اور فطری انسانی کمزوریوں کے باعث اس میں اتار چڑھاؤ آتے رہے لیکن باری تعالیٰ کی رحمت فراواں سے وقتاً فوقتاً اس کی تجدید ہوتی رہی حتی کہ تکمیل دین کا مرحلہ آن پہنچا اور اس کی مشیت علا نے نبی آخر الزماں، ختم الرسل سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام بنی نوع انسان کو ایک وحدت کی لڑی میں پروتے ہوئے اپنے ازلی وابدی پیغام ہدایت ''قرآن کریم'' کے ساتھ مبعوث فرمایا۔

اللہ تعالیٰ زمین، آسمانوں اور کل کائنات کا خالق اور مالک مطلق ہے اس کی ذات والا تبار واحد ولاشریک ہے۔ "سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ". (۵۹، حشر ۲۳) ''اللہ برتر و

پاک ہے اس سے کہ لوگ اس کے ساتھ کسی کو شریک کریں''۔ اسے اپنی شان واحدانیت پر ناز ہے جس کا اظہار اس نے اپنی آخری کتاب ''قرآن کریم'' میں جا بجا فرمایا ہے۔ "لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ" (۴۲، شوری: ۱۱) ''کوئی شے اس کے مثل نہیں'' وہ اس امر میں اتنا حساس ہے کہ اس کی ذات وصفات میں غیر اللہ کو شریک کرنا ناقابل معافی معصیت ہے ''اللہ ہرگز معاف نہیں کرتا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا جائے لیکن وہ اس کے علاوہ جس کو چاہے معاف کردے گا''۔ (۴، نساء: ۴۸)

یوں تو پورا قرآن کریم اس کی توحید وتوصیف سے معمور ہے لیکن آیۃ الکرسی میں جس کمال اعجاز سے یہ بیان ہوا ہے وہ اپنی نظیر آپ ہے:

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا يَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ.

(۲، بقرہ: ۲۵۵)

''اللہ (وہ ہے کہ) اس کے سوائی کو سزاوار عبادت نہیں، وہ (ازلی وابدی) زندہ جاوید ہے (اپنی ذات سے) قائم ودائم ہے اسے نہ اونگھ آسکتی ہے نہ نیند (وہ دائم بیدار، ہمہ خبردار ہے) زمین اور آسمانوں میں جو کچھ ہے (سب) اسی کی ملکیت ہے (کوئی اس کا شریک نہیں) کون ہے جو اس کے سامنے اس کی اجازت کے بغیر سفارش کرسکے! مخلوقات کے آگے یا پیچھے جو کچھ (بھی) ہے وہ سب جانتا ہے وہ اس کے علم کا (قطعاً) احاطہ نہیں کرسکتے سوائے اس کے جو وہ چاہے۔ اس کی کرسی آسمانوں اور زمین (سب) پر وسیع ہے اور اس پر ان کی نگرانی ذرا بھی گراں نہیں اور وہ عالی شان ہے عظیم الشان ہے''۔

اور سورۂ اخلاص تو وہ حرف آخر ہے کہ انسان کیلئے اس سے آگے کچھ کہنا ناممکن ہے:

''آپ (ﷺ) کہہ دیجئے کہ اللہ واحد (و یکتا) ہے اللہ (کامل و مطلق اور ازلی و ابدی) بے نیاز ہے۔ اس کے کوئی اولاد نہیں اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور کوئی اس کے برابر کا (یا جوڑیا شریک) نہیں''۔

وہ اپنی ہدایت موعودہ ازل کو نور سے تعبیر کرتا ہے جس کی روشنی میں اس کے بندے اس کے بتائے ہوئے راستے پر بلا خوف وخطر اپنی منزل دنیوی اور واخروی پر گامزن ہوسکیں چنانچہ تمام صحائف اور توریت وانجیل بھی نور ہدایت ہی کہلائیں تاہم جب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری و دائمی ہدایت دے کر مبعوث کیا تو ان کے مرتبے اور اہمیت کے لحاظ سے اعلان خصوصی کا اہتمام فرمایا:

''یٰٓاَھْلَ الْکِتٰبِ قَدْ جَآئَکُمْ رَسُوْلُنَا یُبَیِّنُ لَکُمْ کَثِیْرًا مِّمَّا کُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْکِتٰبِ وَ یَعْفُوْا عَنْ کَثِیْرٍ قَدْ جَآئَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّ کِتٰبٌ مُّبِیْنٌ. (۵،مائدہ:۱۵)

''اے اہل کتاب تمہارے پاس ہمارے (جو) رسول (ﷺ) آئے ہیں یہ تمہارے سامنے (وہ مضامین بھی) کرت سے کھول دیتے ہیں جنہیں تم (اپنی اپنی) الہامی کتاب میں (سے) اخفاء کرتے رہے ہو حالانکہ وہ (رسول ان میں سے) بہت سے (غیر ضروری) امور سے (تمہاری ندامت اور خجلت کے خیال سے) صرف نظر (بھی) کر جاتے ہیں۔ بیشک (اب) تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور اور واضح (آسان وخود فہم) کتاب آ چکی ہے'' (جس کی تقلید لابدی ہے):

جیسا ظاہر ہے ''نور'' کی یہ اصطلاح نہ صرف کتاب مبین ''قرآن کریم'' کیلئے استعمال ہوئی بلکہ رسول اکرم (ﷺ) کی ذات والا صفات کیلئے بھی ..... آپ (ﷺ) کی عظمت و رفعت شان کا کیا کہنا کہ اس ذات ملک القدوس نے جو تمام کائنات بہ شمول جن وانس، انبیاء ومرسلین اور آسمانوں اور زمین کا خالق و مالک مطلق ہے اپنے عبد خاص کیلئے بھی ''نور'' کی وہی تمیل بیان کی جو اس نے اپنی ذات کیلئے مخصوص کر رکھی ہے:

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَۃٍ اَلزُّجَاجَۃُ کَاَنَّھَا کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ یُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ زَیْتُوْنَۃٍ لَّا شَرْقِیَّۃٍ وَّلَا غَرْبِیَّۃٍ یَّکَادُ زَیْتُھَا یُضِیْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْہُ نَارٌ

نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ یَھْدِی اللّٰہُ لِنُوْرِہٖ مَنْ یَّشَآءُ وَیَضْرِبُ اللّٰہُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ. (۲۴،نور:۳۵)

''اللہ (ہی) آسمانوں اور زمین کا نور ہے اس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے ایک طاق ہے اس میں ایک چراغ ہے چراغ قندیل میں ہے قندیل گویا ایک چمکدار ستارہ ہے چراغ روشن کیا جاتا ہے ایک نہایت مبارک درخت زیتون سے نہ اس کا (کوئی) مشرق ہے نہ (ہی) مغرب (وہ محیط کل ہے) اس کا تیل نہایت رخشندہ (ونوربار) ہے اگر چہ آگ اسے نہ بھی چھوئے۔ ''نور علی نور'' (نور ہی نور) ہے اللہ اپنے اس نور تک جسے چاہے ہدایت دیتا ہے اور اللہ لوگوں کیلئے (یہ) مثالیں بیان کرتا ہے اور اللہ ہر شے کا خوب جاننے والا ہے''۔

نُوْرٌ عَلٰی نُوْر: آسان فہمی کے لئے خاندانی بود وباش کے لطیف رموز پر مبنی نور کی یہ عظیم الشان تمیل، اسرار روحانی کی تہہ در تہہ والہانہ سرمستی کا ایسا اشارہ ہیچ س کی ترجمانی سے تمام بیان، وضاحتیں اور تفسیریں عاجز ہیں وہ نور جو ہم چشم ظاہر بیں سے دیکھتے ہیں صد ہزار پردوں سے چھن کر آتا ہوا نور حقیقی کا پرتو محض ہے گویا ''نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ'' ایک لامتناہی سلسلہ ہے لیکن یہاں پہنچ کر تمام اہ علم ودانش بالآخر ایک یم بے خبری میں ڈھل کر معدوم ہو جاتا ہے۔

حذر الحذر! بس کہ حدِ ادب
کہ ہے قاب قوسین رمزِ عجب

ایک مقام پر رسول (ﷺ) کے استفسار کے جواب میں جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ ''میرے اور اللہ کے درمیان نور کے ستر ہزار پردے حائل ہیں''۔ (حدی ۶۸۰، مشکوۃ شریف بہ روایت ابی امامہؓ)..... یاد رہے کہ شب معراج میں بھی سدرۃ المنتہیٰ تک حضور (ﷺ) کے ہمراہ رقاب رہنے کے بعد جبرئیل علیہ السلام نے آگے بڑھنے میں اپنی بے بسی کا اظہار یہ کہہ کر کیا تھا کہ اے اللہ کے رسول (ﷺ) اس کے آگے میری مجال نہیں آپ تنہا تشریف لے جائیں اگر میں اس سے آگے بڑا تو تجلی الٰہی سے میرے بال وپر جل جائیں گے۔

سدرۃ المنتہیٰ کے ساتھ منتہی کی ترکیب ہی اس امر کی علامت ہے کہ یہ ملائک کی انتہائے پرواز ہے اس سے آگے ان کی رسائی ختم ہے یہ بھی ملحوظ خاطر رہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے

مطالبے کے باوجود تجلی الٰہی کی تاب نہ لا سکے وہ غش کھا کر گر پڑے اور طور ذرہ ذرہ ہو گیا۔

قرآن کریم کو بھی اسے نازل کرنے والی ذات نے ہدایت، کتاب مبین اور "نور" قرار دیا اور یہ کتاب مبین اور کلام نور وہ ہے کہ "اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کر دیتے تو تو اس کو دیکھتا کہ وہ (کوہ طور کی طرح) اللہ کے خوف (وجلال) سے دب جاتا، ریزہ ریزہ ہو جاتا"۔ (۵۹، حشر: ۲۱)

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب (ﷺ) کو جن وانس کی ہدایت کیلئے بھیجا تو آپ (ﷺ) کا تعارف بھی "نور" کہہ کرایا۔ "قد جاء کم من اللہ نور و کتب مبین"۔ آپ (ﷺ) وہ نور اولین ہیں جن کی تخلیق، حق تعالیٰ نے آدمؑ سے بلکہ تمام کائنات سے پہلے کی۔

- "میں نبوت کیلئے اس وقت نامزد ہوا ہوں، جب آدم (ابھی) روح اور بدن کے درمیان تھے یعنی روح جسم آدم میں داخل نہ کی گئی تھی"۔ (حدی ۵۴۸، مشکوۃ شریف بہ روایت ابوہریرہؓ)
- "میں اللہ تعالیٰ کے ہاں اس وقت سے خاتم النبیین لکھا ہوا ہوں جب آدم ابھی اپنی گندھی ہوئی مٹی میں پڑے تھے، میری نبوی کا پہلا اظہار حضرت ابراہیم کی دعا تھی (وابعث فیھم رسولا منھم، ۲، بقرہ: ۱۲۹) اور پھر حضرت عیسیٰ کی بشارت (ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد، ۶۱، صف: ۶) پھر میری ماں کا خواب جو انہوں نے مجھے جتنے وقت دیکھا اور میری ماں کے سامنے ایک "نور" ظاہر ہوا جس سے انہیں شام کے محلات نظر آئے"۔ (حدی ۵۴۸، مشکوۃ شریف بہ روایت عرباض بن ساریہؓ)
- Whereupon Adam, turning him self round, saw written above the gate, "There is only one God, and Mohammed is messenger of God." Whereupon, weeping, he said" "May is be pleasing to God, Omy son, that thou come quickly and draw us out of misery."
(Gospel of Barnabas, Aisha Bawani Trust, pp.54)

اور آپ (ﷺ) ہی نور آخریں ہیں کہ تکمیل دین آپ پر ہوئی اور اس فاطر ارض و سماوات نے اپنی آخرت کتاب آپ پر نازل فرمائی: "اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا. (۵، مائدہ: ۳)

"آج میں نے تمہارے لئے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی، اور تمہارے لئے اسلام کو بطور دین کے پسند کر لیا۔

اس تکمیل دین کے ساتھ نبوت و رسالت آپ پر ختم کر دی گئی۔ "مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ. (۳۳، احزاب: ۴۰)

"محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں البتہ اللہ کے رسول (ﷺ) ہیں اور (سب) نبیوں کے ختم پر (مہر) ہیں"۔

یہ ایک منطقی بات تھی کہ جس ہدایت و نور کی کوئی اور مخلوق متحمل نہ ہو سکتی تھی وہ اسی کے فرستادہ، اولین و آخرین نور مبین ہی کو ودیعت کیا جاتا، جسے آپ نے نہ صرف قبول کیا بلکہ اسے اس کے بندوں تک پہنچانے کی ذمہ داری بھی بہ احسن طریق پوری کی۔

جہان نبوت کا وہ آفتاب
بڑھی جس سے سارے رسولوں کی آب
وہ پیغام حق، نور ام الکتاب
محمد (ﷺ) سے کون و مکاں فیض یاب
اسی سے ہدایت کا ہو اکتساب
نہ کوہ و جبل کو ہوئی جس کی تاب

لیا اس کو قلب محمد (ﷺ) نے تھام
محمد (ﷺ) پہ لاکھوں درود اور سلام
(زمزمۂ درود)

خالق ارض و سماوات جو نور مطلق ہے، "نور علی نور" ہے جس کی تاب نہ اس کے مستقل پیام پر جبرئیل کو ہے نہ طور کو اور جس کا کلام بھی سرتا سر نور ہے جس کی ذمہ داری سے کوہ و جبل بھی عاجز ہوئے اور جس کا بار امانت بالآخر نبی، اولین و آخرین محمد (ﷺ) کے امی کاندھوں نے اٹھایا اور جو کلام اب ابدالآباد تک، تمام زمانوں کی تمام اقوام کی تمام ضرورتوں کیلئے کفیل قرار دیا گیا، اس کی عالم گیریت

وپہنائی و پنہائی کا تصور بھی محال ہے اس کا زبان حق سے اردو زبان میں ترجمہ ایسا کارعزیمت ہے جس کا متحمل وہی ہوسکتا ہے جس کا انتخاب، وہ صاحب کلام نزول کلام کی طرح خود کرے۔

اہل عرب کو اپنی فصاحت و بلاغت، شاعری اور شعر کی شیرینی پر وہ ناز تھا کہ وہ ہر غیر عربی کو عجمی یعنی گونگا اور بے زبان کہتے تھے خود لفظ ''عربی'' کے معنی ''لسان فصیح اور تجزیہ'' کے ہیں جو ترتیب و تجزیہ کے عمل سے گزر کر اور خالص ہوکر وجود میں آئی۔ چنانچہ قرآن کریم کو اس کی فصاحت و بلاغت کے باعث کر شاعری کہا گیا لیکن اللہ نے قرآن کے ہدایت ہونے اور اس کی حکمت و دانش کے سبب اسکی سختی سے تردید کی "وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ، اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ". ''ہم نے آپ (ﷺ) کو شاعری نہیں سکھلائی اور نہ ہی وہ آپ کے شایان شان ہے بلکہ یہ (مکمل) پیغام اور قرآن مبین (یعنی کھلی ہوئی الہامی کتاب) ہے''۔ (۳۶، یٰسین:۶۹)

بایں ہمہ قرآن کی شعریت اور شیرینی میں کلام نہیں اس کا آہنگ، لحن داؤدی کی طرح قلب و روح کی فضاؤں کو سرشار اور معطر کر جاتا ہے جن ہوں یا انس سب اس سے یکساں متاثر ہوتے ہیں جناب کی ایک جماعت صرف قرآن کی سماعت سے اس کی حقانیت پر ایمان لے آئی بہت سے غیر مسلموں کے ابواب دل قرات قرآن یا سحر کی خامشی میں گونجتے ہوئے اذان کے آہنگ سے وا ہو جاتے ہیں اور وہ اس پر لبیک کہتے ہوئے ہمیشہ کیلئے قبول کر لیتے ہیں۔ مشہور خلا پیا نیل آرمسٹرانگ نے جو چاند پر اترنے والے پہلے انسان ہیں، ساؤنڈ بیریئر زون (حد رفتار آواز سے پرے) عربی زبان میں اذان سن کر اسلام قبول کیا۔

جتنا "مُفْهَمٌ بِالشَّان" یہ پیغام ہے اتنا ہی لازم ہے کہ اسکی صحیح تفہیم ہوتا کہ ہر کہہ و مہ اس سے ہدایت و نصیحت حاصل کر کے اس کے مطابق اپنی زندگی ڈھال سکے۔ چنانچہ ان لوگوں کیلئے جن کی مادری زبان عربی نہیں ہے آسان اور زود فہم ترجمے کی اہمیت میں کلام نہیں یہ امر باعث اطمینان ہیکہ قرآن کریم کے دنیا کی بیشتر زبانوں میں تراجم ہو چکے ہیں اور یہ کام تسلسل سے جاری ہے ہر چند اس معاملے میں ملت اسلام اہل کیسا سے پیچھے ہے۔

پروفیسر حسین سحر یقیناً اس زمرہ ابرار سے تعلق رکھتے ہیں جنہیں باری تعالیٰ نے اپنے کلام کی ترجمانی بلکہ اس کی شعریت و شیرینی کے مدنظر شعر میں ترجمانی کیلئے انتخاب کیا۔ ''فرقان عظیم'' کے مکمل اور اپنے معانی سے لبریز عنوان سے انہوں نے ''قرآن کریم کے مطالب و مفاہیم کی منظوم ترجمانی'' کا حق یوں کر دیا کہ وہ اردو کی معمولی شدھ بدھ رکھنے والوں کیلئے بھی تعلم قرآن کا ذریعہ بن

گیا۔ سارا ترجمہ سورۂ فاتحہ سے والناس تک ایک ہی مسلسل بحر میں ایک طویل نظم ہے اور ہر سورہ کے ترجمے کو شروع سے آخر تک ایک ہی سانس میں یکساں تسلسل و روانی کے ساتھ پڑھا جا سکتا ہے۔

ترجمے کی پہلی بنیادی خوبی یہ ہے کہ انہوں نے کلام ربانی کی ترجمانی کی ہے اور کسی خاص مکتبہ فکر کی نمائندگی کا روگ نہیں پالا اس لئے ہر مسلک و خیال کے لوگ اس سے بلا تکلف استفادہ کر سکتے ہیں۔ دوسرا اہم عامل ان کی سلاست زبان ہے جس میں بھاری بھرکم الفاظ ڈھونڈنے سے نہیں ملتے۔ زبان عام فہم اور جوئے آب کی طرح رواں دواں ہے کہیں الفاظ کی یا گنجلک معانی کی رکاوٹ پیش نہیں آتی مثال کے طور پر چند آیات کا ترجمہ ملاحظہ ہو۔

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا.

قسم ہے آپ (ﷺ) کے رب کی، یہ مومن ہو نہیں سکتے کبھی، جب تک نہ منصف آق (ﷺ) کو مانیں یہ اپنے باہمی جھگڑوں میں، اور پھر آپ (ﷺ) ان میں فیصلہ جو بھی کریں اس سے نہ یہ تنگی کریں محسوس دل میں، اور اسے تسلیم کرلیں خوشدلی سے۔ (۴، نساء:۶۵) (۱۱۴)

فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّيْ لَآ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ.

ان کے رب نے کی دعا ان کی قبول، اور ان سے فرمایا کسی کا بھی عمل ہرگز نہیں ضائع کروں گا میں، کوئی عورت ہو یا مرد، تم آپس میں سب اک دوسرے سے ہو، سو جن لوگوں نے کی ہجرت، نکالے جو گئے اپنے گھروں سے، اور جنہیں تکلیف پہنچائی گئی ہے میرے رستے میں، مری خاطر لڑے، مارے گئے جو درگزر ان کے برے اعمال سے (یقینک) کروں گا میں، انہیں لے جاؤں گا ان جنتوں میں، جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، یہ اللہ کی طرف سے ہے جزا ان کی اور اللہ ہی کے پاس اچھی جزا ہے۔ (۳، آل عمران:۱۹۵) (ص ۹۷)

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا.

(اے لوگو!) مت کرو اولاد کو تم قتل یوں افلاس کے ڈر سے کہ ہم ہی رزق دیتے ہیں انہیں بھی اور تم کو بھی اور ان کا قتل یقینک ہے بڑی بھاری خطا۔ (۱۷، بنی اسرائیل:۳۱) (ص ۳۷۵)

اور سورۂ رحمان (۵۵) میں تو اس سلاست و روانی نے وہ سماں باندھا ہے کہ ایک طویل سرگوشی

سمفنی کا احساس ہوتا ہے جو نرم و نازک اور حساس لہروں پر نغمے بکھیرتی ملکوتی فضاؤں میں تیرتی پھرتی ہو۔
چند اقتباسات ملاحظہ ہوں:

اَلرَّحْمٰنُ.	خدا جو ہے نہایت مہرباں (۱)
عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ	اس نے ہی سکھلایا ہے قرآں (۲)
خَلَقَ الْاِنْسَانَ	اور اسی نے خلق فرمایا ہے انساں (۳)
عَلَّمَهُ الْبَيَانَ	اور اسے اس نے عطا کی قوت نطق بیاں (۴)
اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ	شمس و قمر ہیں ایک حساب وحد سے گردش میں رواں (۵)
وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ	ہیں روبرو اس کے درخت اور جھاڑیاں سجدہ کناں (۶)
وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ	اور آسمانوں کو بلند اس نے کیا اور وضع کی میزاں (۷)
اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ	کہ تم اس میں تجاوز کرنہ پاؤ (۸)
وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ	اور رکھو وزن کو انصاف سے، ہرگز نہ کم تولو (۹)
وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ	بنائی ہے اسی نے یہ زمین مخلوق کی خاطر (۱۰)
	(ص ۷۰۸، ۷۰۹)

یوں تو اس خاص سورۂ مبارکہ کا سارا ترجمہ حوالے کا متقاضی ہے لیکن عملاً یہ ممکن نہیں تاہم ایک دو اور اقتباسات کے بغیر طبیعت آگے بڑھنے پر مائل نہیں:

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ	بھلا جھٹلاؤ گے تم اپنے رب کی نعمتیں کیا کیا؟ (۴۵)
وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ	اور ایسے شخص کی خاطر ہیں دو دو باغ، رب کی بارگاہ میں جو کھڑے
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ	ہونے سے ڈرتا تھا (۴۶)
ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ	بھلا جھٹلاؤ گے تم اپنے رب کی نعمتیں کیا کیا؟ (۴۷)
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ	بھرے ہیں باغ یہ دونوں نہایت سبز شاخوں سے (۴۸)
فِيْهِمَا عَيْنٰنِ تَجْرِيٰنِ	بھلا جھٹلاؤ گے تم اپنے رب کی قدرتیں کیا کیا؟ (۴۹)
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ	انہی باغوں میں دو چشمے بھی ہیں جاری (۵۰)
فِيْهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ	بھلا جھٹلاؤ گے تم اپنے رب کی نعمتیں کیا کیا؟ (۵۱)
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ	ہیں ان باغوں میں ہر اک پھل کی دو قسمیں (۵۲)
مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى فُرُشٍ بَطَآئِنُهَا	بھلا جھٹلاؤ گے تم اپنے رب کی نعمتیں کیا کیا (۵۳)
مِنْ اِسْتَبْرَقٍ وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ.	وہاں تکیہ لگائے ہوں گے سارے جنتی اطلس کے فرشوں پر اور ان
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ	باغوں کے تازہ پھل قریب ان کے جھکے ہوں گے (۵۴)
	بھلا جھٹلاؤ گے تم اپنے رب کی نعمتیں کیا کیا؟ (۵۵) .....(ص ۷۱۱)

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ	بھلا جھٹلاؤ گے تم اپنے رب کی نعمتیں کیا کیا؟ (۵۹)
هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ	بھلائی کا بھلا بدلہ بھلائی کے سوا کیا ہے؟ (۶۰)
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ	بھلا جھٹلاؤ گے تم اپنے رب کی نعمتیں کیا کیا؟ (۶۱)
وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ	وہ دو باغ ہوں گے اور بھی ایسے (۶۲)
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ	بھلا جھٹلاؤ گے تم اپنے رب کی نعمتیں کیا کیا؟ (۶۳)
مُدْهَامَّتٰنِ	وہ گہرے سبز اور شاداب ہیں دونوں (۶۴)
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ	بھلا جھٹلاؤ گے تم اپنے رب کی نعمتیں کیا کیا؟ (۶۵)
فِيْهِمَا عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ	ہیں ان میں دو ابلنے والے چشمے بھی (۶۶)
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ	بھلا جھٹلاؤ گے تم اپنے رب کی نعمتیں کیا کیا؟ (۶۷)
فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ	کھجوریں اور انار اور ہر طرح کے پھل بھی ہیں ان میں (۶۸)
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ	بھلا جھٹلاؤ گے تم اپنے رب کی نعمتیں کیا کیا؟ (۶۹)
	(ص ۷۱۲)

اور آخر میں سورۂ نور (۲۴) سے نور الٰہی کا ذکر:

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ.	آسمان اور زمین کا نور ہے اللہ، مثال اس نور کی ایسی ہے گویا طاق میں روشن چراغ، اور یہ چراغ ایسا ہے جو شیشے کی ہے قندیل میں، قندیل ایسی ہے کہ موتی کی طرح روشن ستارہ ہے، (چراغ پاک) یہ ہے روغن زیتون سے جلتا، جو بابرکت شجر ہے اور جو شرقی ہے نہ غربی ہے، بھڑک اٹھتا ہے خود ہی روغن اس کا، نور ہے بالائے نور، اللہ جسے چاہے ہدایت اس کو دیتا ہے وہ اپنے نور سے، یہ سب مثالیں وہ بیاں کرتا ہے لوگوں کیلئے، ہر شے سے وہ واقف ہے۔ (۲۴، نور ۳۵)
	(ص ۴۶۹)

تکمیل دین کے علاوہ نزول قرآن کا ایک محل یہ تھا کہ قدیم الہامی کتب میں اتنی تحریف ہو چکی تھی کہ ان کی روح قریب قریب مسخ ہو گئی تھی اور بعض صحائف تو صفحۂ ہستی سے ناپید ہو چکے ہیں اس تحریف کی نمایاں مثال "سب سے زیادہ" چھپنے والی کتاب انجیل ہے۔ اول تو بانی دین مسیحی حضرت عیسیٰ علیہ السلام

کے نام سے کوئی صحیفہ یا انجیل سرے سے موجود ہی نہیں، سب بعد کے دوسرے لوگوں کی مرتب کی ہوئی ہیں ان کی تعداد کے لحاظ ہی سے ان کی ''صداقت'' کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔طرفہ المیہ یہ ہے کہ ان میں سے بھی کوئی انجیل خود حضرت عیسیٰ علیہ اسلام کی اپنی یا ان کی قوم کی زبان میں دستیاب نہیں۔صرف تراجم مل سکتے ہیں وہ بھی ہر مکتبہ خیال کے مطابق لوع بہ لوع اور تمام کے تمام عبرانی سے نہیں بلکہ یونانی زبان سے گئے ہیں جو ہرگز اصل زبان نہ تھی پھر ان کے زبان در زبان ترجمے سے جبکہ اصل متن الٰہی بھی کہیں موجود نہیں بات کہیں سے کہیں جا پہنچتی ہے اور دین کا چہرہ جس طرح مسخ ہوسکتا ہے اور فی الواقع ہوا ہے اس پر کسی تبصرے کی ضرورت نہیں مختلف ادیان کی ''تعلیمات'' اور ''صحائف'' پر ایک نظر کافی ہے۔

دیگر وجوہات سے قطع نظر اس صورتحال کی ایک وجہ یہ تراجم بھی ہیں چنانچہ ازبس لازم ہے کہ وحی الٰہی (یعنی کتاب) کا اصل متن ہمیشہ سامنے رہے کچھ نامہاد ''روشن خیال مسلمان'' بھی وقتاً فوقتاً ایسی کوششوں میں ملوث ہے ہیں کہ ہدایت ولور کی اصل زبان، عربی کے بجائے صرف اردو ترجمے سے کام لیا جائے۔ یہ جسارت متواتر کی جاتی ہے کہ زمانہ بجگانہ جس کے ہر لفظ کا سرچشمہ قرآن کریم ہے بغیر عربی متن کے اردو میں پڑھی یا پڑھائی جائے تاکہ ''عوام'' سمجھ سکیں گویا ان پر انگریزی تو مسلط کی جاسکتی ہے لیکن عربی ان کے لئے ناقابل فہم ہوگی اس لئے اسے ترک کر کے اردو کو اوڑھ لیا جائے۔ اللہ کا شکر ہے کہ ملت نے ایسی بدعتوں کو ہمیشہ دھتکار دیا ہے۔

سب سے بڑھ کر یہ امر ہے کہ اس صورتحال کے برعکس خود اس کتاب، قرآن کریم کے نازل فرمانے والے نے اس کا تحفظ، اپنے فانی اور کمزور بندوں پر نہیں چھوڑا بلکہ بذات خود اس کا ذمہ لیا: ''اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ. (۱۵، حجر: ۹) ''ہم ہی نے (قرآن کریم) اس پیغام (عظیم) کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی (ہر تحریف یا زیاں سے) حفاظت کرنے والے ہیں''۔ چنانچہ تقریباً ڈیڑھ ہزار سال گزر چکے ہیں تمام ادیان کی کتب، محرف، زوال پذیر یا صفحۂ ہستی سے مٹ چکی ہیں لیکن یہ دین حق اور کتاب حق ہر گزرتے دن سے پاک روز اول کی طرح تازہ، تابندہ، درخشندہ اور ضیا بار ہے۔

حسین سحر تحسین کے مستحق ہیں کہ انہوں نے اتنے طویل ترجمے میں الوہی متن کا دامن نہیں چھوڑا اور ہر آیت کا شمار کے لحاظ سے الگ ترجمہ دیا ہے سلاست، آسان فہمی اور روانی کے علاوہ انہوں نے الفاظ کی معنوی صداقت کو بالخصوص ملحوظ خاطر رکھا ہے اس کا اندازہ کتابیات کی اس ۶۷ عنوانی اردو اور انگریزی فہرست سے ہوسکتا ہے جس سے تقابل کے ساتھ انہوں نے اپنے ذہن اور رخش خیال کو ادھر ادھر نہیں بھٹکنے دیا۔

یہ ایک عظیم کارنامہ ہے جو نہایت استقلال و عزیمت کا متقاضی تھا اور الحمد اللہ حسین سحر اس میزان پر پورے اترے۔ ہر مبارک اور تحسین کے بعد اس فقیر کی یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سعی حسنہ کو قبول فرمائے اور انہیں اور ان کے اہل کو جنہوں نے اس میں صبر و استقامت کے ساتھ ان کی اعانت کی، اجر عظیم سے نوازے اور اس رحمت کے چند چھینٹے اس خاک نشین کی بخشش کا باعث بھی ہوں۔

پروفیسر حسین سحر کا عظیم کارنامہ

پروفیسر حسین عسکری کاظمی

فرقان عظیم قرآن کریم کے مطالب و مفاہم کی اردو میں منظوم ترجمانی کی زیارت کرتے ہوئے نگاہوں نے حرف حرف کے بوسے لیے۔ اس زاویۂ نظر سے کہ اردو شاعری میں نظم مصریٰ کے پہلو بہ پہلو آزاد نظم بھی صنف شاعری کہلائی اور اس میں کامیاب تجربہ کرنے والوں کی فہرست میں معتبر اسمائے گرامی کی ایک کہکشاں جگمگا رہی ہے لیکن کسی شاعر نے آزاد نظم جیسی صنف سخن کو قرآن پاک کا منظوم ترجمہ کرنے کی خاطر منتخب نہیں کیا تھا۔ یہ کارخیر پاکستان کے معروف دانشور اور قادر الکلام شاعر جناب حسین سحر نے انجام دیا جو دینی شغف رکھنے والوں کے علاوہ عام قاری اور شعر و ادب کا ذوق رکھنے والوں کے لیے نعمت غیر مترقبہ سے کم نہیں۔ قرآن پاک کے اردو تراجم و تفاسیر سے متعلق کتابیات پر نظر ڈالیں تو ستر بہتر سے زائد کتابیں پاکستان کی لائبریریوں میں موجود ہیں۔ ان میں منظوم ترجمے بھی آپ کی نظر سے گزریں گے جن میں آغا شاعر قزلباش دہلوی کا منظوم اردو ترجمہ افصح الکلام خاص شہرت رکھتا ہے۔ اسی طرح جناب عبدالعزیز خالد کا منظوم ترجمہ فرقان جاوید اور عہد موجود میں آب رواں کے نام سے منظور اردو ترجمہ سید شمیم رجز شائع ہوا۔ ان سب منظوم ترجموں میں قوافی اور ردیف کا التزام رکھتے ہوئے شعرا کو سخت مشکلات پیش آئیں۔ بیشتر ترجموں کی زبان روزمرہ اور محاورہ کے معیار سے مبرا ہے۔ پڑھتے ہوئے الفاظ و معانی میں ربط پیدا کرنا قاری کے لیے دشوار ہو جاتا ہے۔ پروفیسر حسین سحر نے اس کے برعکس نظم آزاد کی ہیئت میں اور ایک ہی بار میں پورے قرآن کا ترجمہ کیا۔ ان کے بقول پابند سورہ میں شعری حدود و قیود کے باعث مفہوم کو آزادی کے ساتھ ادا نہیں کیا جاسکتا جبکہ آزاد نظم میں یہ پابندی نہیں اور پھر قرآن کا عام اسلوب بھی چونکہ نظم آزاد سے زیادہ قریب ہے اس لیے اسی کو اپنایا گیا ہے۔

قرآن پاک 114 سورتوں پر مشتمل ہے، ہر سورت کے لیے دائیں طرف آیات مرتب کی گئیں اور بائیں طرف منظوم ترجمہ ترتیب دیا گیا۔ یہ التزام شروع سے آخر تک فرقان عظیم کے

حسن و جمال کو معراج کمال پر رکھے ہوئے۔ ترجمہ معانی و مفہوم کا آئینہ بن کر پڑھنے والے کے تجسس میں اضافہ کرتا رہتا ہے۔ پوری سورت کی تفہیم اتنی آسان ہو جاتی ہے کہ ہر لفظ کا مطلب کھل کر سامنے آجاتا ہے۔ حسین سحر نے آیات کے تسلسل کو برقرار رکھنے کی خاطر قوسین کا استعمال کیا اس سے بہتر اسلوب اظہار ممکن نہیں کہ نظم آزاد میں ردھم برقرار رکھنے کی ضرورت رہتی ہے، نیز ترسیل فکر کا مقصود اسی صورت میں پورا ہوتا ہے کہ آیات میں ربط و ضبط کی موجودگی کا لحاظ رکھتے ہوئے روح معانی کو ٹھیس نہ پہنچے۔ ان کا یہ کہنا بجا ہے کہ ان تمام مساعی کا محرک اس عظیم آسمانی کتاب کے آفاقی پیغام کو زیادہ سے زیادہ سمجھنا اور سمجھانا ہے۔ چونکہ قرآن بالعموم تمام عالم انسانیت اور بالخصوص مسلمانوں کے لیے رہنمائے حیات کا درجہ رکھتا ہے۔ اس لیے ہر دور میں قرآن فہمی کی ضرورت بھی محسوس کی گئی یہ کاوش بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

پورے قرآن پاک کا منظوم ترجمہ کرنا ہمت و حوصلے اور تائید ایزدی کے بغیر ممکن نہیں۔ حسین سحر کا تدریسی تجربہ تیس سال سے زائد عرصے پر محیط ہے۔ اس عرصہ حیات میں ان کا تجربہ اور ریاضت ان کے کام آگئے لیکن یہ بھی حسن اتفاق ہے کہ ملازمت سے فارغ ہو کر وہ ریاض (سعودی عرب) میں اپنے بیٹوں کے پاس رہے جہاں انہیں دینی کتب کھنگالنے کے مواقع میسر آئے، ارض حرمین شریفین میں قیام رحمتوں اور برکتوں کے حصول کا وسیلہ قرار پایا، انہوں نے مولانا شبلی کی طرح اپنا بیشتر وقت کتب خانوں میں بسر کیا۔ مطالعہ و مشاہدہ اور تصنیف کے لیے ایسے مواقع کسی کو کم میسر آتے ہیں۔ ریاض میں جہاں علمی اور ادبی سرگرمیاں عروج پر رہتی ہیں وہاں بیش بہا کتابوں کا ذخیرہ بھی ادب سے شغف رکھنے والے کے لیے مصروفیت کا بہانہ بن جاتا ہے۔ چنانچہ پروفیسر حسین سحر کو اپنے زمانہ قیام میں یک سوئی کے ساتھ پڑھنے اور کتابوں کی ورق گردانی کے علاوہ غور و فکر کرنے کی مہلت نصیب ہوئی۔

پروفیسر حسین سحر کی شخصیت میں کمال جاذبیت اور ان کی ہنرمندی میں ایسی کشش ہے کہ باید و شاید یہ دو صفات کسی ہم عصر میں یکجا نظر آئیں۔ ان کی طبیعت میں سوز و ساز، رکھ رکھاؤ اور گفتگو میں علمیت کا اعتراف نہ کرنا بخیلی کہلائے گی، ملتان میں اور بھی بہت سے باکمال لوگ موجود

ہیں، ان میں ڈاکٹر عاصی کرنالی اسی سلسلہ صدق و صفا کی روشن مثال ہیں شاعری تنقید اور تحقیق میں ان دونوں صاحبان علم کا نام لینے سے پہلے چشم تصور کا باوضو ہونا ضروری ہے اور اب کہ جناب حسین سحر نے وہ کارنامہ سرانجام دیا کہ ان کے تحفہ عظیم فرقان عظیم کا مطالعہ کرنا تلاوت کرنے کے مترادف ہے۔ انہوں نے اس آزاد نظم کی صورت میں ہر سورت کا ترجمہ کرنے سے پہلے توفیق خداوندی کی دعا مانگی ہوگی اس ترجمے کا معیار اتنا محکم اور سہل ممتنع کے مصداق ہے کہ اس سے بہتر کا تصور ممکن نہیں زبان سلیس با محاورہ عام فہم اور رواں ہے دوسرے یہ کہ منفرد انداز اظہار اور ترجمے کیلئے مخصوص ہیئت اور بحر کو ملحوظ رکھنا اور تمام سورتوں میں ایسی مترنم بحر کا التزام پیش نظر رکھنا ان کے ذوق سلیم کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ انہوں نے تمام مروجہ اور مقبول ترجموں کے علاوہ ہر مکتب فکر کے شعری تراجم سے استفادہ کیا ہے اتحاد بین المسلمین کے عظیم تر مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے یہ سعی، مشکور بھی کی کہ فقہی اور مسلکی اختلافات کو کم کرنے پر توجہ کی جائے اور وہ اس میں بڑی حد تک کامیاب ہوئے ہیں۔

نظم آزاد کی تعریف یہ ہے کہ آغاز سے انجام تک کسی ایک بحر میں مطالب بیان کرتے ہوئے مخصوص آہنگ اور زیر و بم کا تسلسل فہم و ادراک کے دریچے وا کرتا قاری کے ذہن کو تازگی بخشنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ نظم آزاد میں آورد کی بجائے فطری بہاؤ اور صوری حسن و جمال ابھر تا دکھائی دیتا ہے۔ بظاہر یہ تخلیقی عمل آسان لگتا ہے لیکن الفاظ کے انتخاب میں احتیاط ضروری ہوتی ہے۔ مترادف الفاظ میں لفظ کا چناؤ شاعر کے ذوق نظر کی آزمائش اور فکری بصیرت کا مرحلہ جاں گداز ہوتا ہے۔ حسین سحر نے قرآن پاک کی آیات بینات کے ترجمے میں منظوم ترجمانی کے پیش نظر وسعت مطالعہ اور تقابلی مشاہدہ سے کام لیا، ہوسکتا ہے کہ بعض جگہ ترجمہ کرتے ہوئے وہ خود تذبذب میں مبتلا ہوئے ہوں اور بقول حالی:

ہے جستجو کہ خوب سے ہے خوب تر کہاں
اب ٹھہرتی ہے دیکھئے جا کر نظر کہاں

اس صورتحال میں انہیں بہتر سے بہتر کی تلاش میں نئی لائنیں ترتیب دینے کی ضرورت پڑی

ہوگی اور فرقان عظیم کی عظمت کا خیال انہیں معانی ومفہوم کی وضاحت میں ترمیم کی طرف مبذول کرنا پڑا ہوگا اور یوں آغاز سے انجام تک دیکھیں کیا گزرے ہے قطرے پہ گہرا ہونے تک کے مصداق کتنے مراحل طے کرنا پڑے ہوں گے۔

آخر میں حسین سحر کے نظم آزادی کی ہیئت میں ایک مختصر سورۃ کا ترجمہ پیش کرنا اور اس مختصر تبصرے میں شامل کرنے کا خیال آنا لازمی سی بات ہے چنانچہ سورۃ تین 95 کا منظوم ترجمہ ہدیہ قائین ہے۔

خدا کے نام سے جو مہرباں بے حد نہایت رحم والا ہے۔

قسم انجیر کی زیتون کی

اور طور سینا کی

قسم اس امن والے شہر (مکہ) کی

کہ ہم نے بہترین صورت میں انسان کو کیا پیدا

پھر اس کو (کر کے بوڑھا) پست سے بھی پست حالت کی طرف لوٹا دیا ہم نے

مگر جو لائے ایماں اور جنہوں نے نیکیاں کیں

اجر ہے بے انتہا ان کا

پھر اس کے بعد (اے مرسل) بھلا کون آپ کو جھٹلائے گا۔

روز جزا کے سلسلے میں؟

کیا نہیں اللہ سارے حاکموں کا حاکم اعلیٰ؟

پروفیسر حسین سحر نے یہ آزاد نظم کی دل آویز ہیئت اختیار کر کے منظوم ترجمہ کیا یقیناً بارگاہ خداوندی میں شرف قبولیت حاصل کر چکا ہے، ہم اس خیر عمل کے بجالانے پر دل کی گہرائی سے ان کو ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں ان کو اجر عظیم اور ان کے نیک فرزندوں کو رزق بے بہا مرحمت فرمائے کہ اس کار خیر کے جملہ مصارف انہوں نے بخوشی برداشت کیے ہیں۔

فرقان عظیم.....حسین سحر کا قابل قدر کارنامہ

ازسید عارف معین بلے (لاہور)

قرآن حکیم رُشد و ہدایت کا ابدی سرچشمہ' جملہ علوم کا مخزن' عرفان و حکمت کا منبع اور معرفت کا بحر ذخار ہے، یہ انعام بھی ہے اور عطا بھی، شفا بھی ہے اور غذا بھی، لطف بھی ہے اور مزا بھی، ہمسفر بھی ہے اور رہنما بھی۔ اس کی آیات بینات ہی میں نہیں اس کے حرف حرف میں بلکہ حرف حرف کے ہر زیر، زبر، پیش، جزم، شوشے اور نقطے میں مطالب اور معانی کے جہان آباد ہیں۔

سن دو ہزار ایک میں 9\11 کا جو سانحہ ہوا۔ اس سے کون واقف نہیں۔ قرآن حکیم کی ایک آیت میں بلند و بالا عمارات کی تباہی و بربادی کا ذکر ہے، اس سے زیادہ اہم بات یہ ہے کہ وہ آیت قرآن پاک کے گیارہویں پارے اور سورۃ نمبر 9 یعنی سورہ توبہ میں ہے اور اس سورۃ میں کل الفاظ 2001 ہیں۔ اس سے بھی حیران کن بات یہ ہے کہ اس آیت کا نمبر 110 ہے اور ورلڈ ٹریڈ سنٹر کی عمارت بھی 110 منزلہ تھی۔

بلا شبہ قرآن حکیم میں صدیوں بعد پیش آنے والے واقعات اور سانحات کے واضح اشارے موجود ہیں لیکن قرآنی آیات پر تفکر اور تدبر کے نتیجے ہی میں یہ اسرار کھلے۔

قرآن حکیم محض الہامی کتاب، مستطاب نہیں، ام الکتاب ہے۔ جو ہر دور کی ضروریات اور تقاضوں میں رہنما ثابت ہوئی ہے اور آنے والے ہر دور میں رہنما رہے گی۔ یہ محض مقدس کتاب سمجھ کر حلف اٹھانے کے لئے نہیں ہے اور نہ ہی اس لئے ہے کہ اس پر خوبصورت جزوان چڑھا کر اسے کسی شوکیس کی زینت بنا دیا جائے۔ یہ قدم قدم پر رہنمائی کے لئے ہے، مشکل کشائی کیلئے ہے کمزور لمحوں میں توانائی کیلئے ہے، برائی سے بچنے کے ساتھ ساتھ نیکی، خیر اور اچھائی کیلئے ہے۔

قرآن حکیم کی 6236، آیات، 558 رکوعات اور 114 سورتیں نزول کے بعد سے تبدیل نہیں ہوئیں اور نہ ہی قیامت تک ان میں کسی ترمیم' تبدیلی یا تحریف کا کوئی امکان ہے کیونکہ اس کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ تعالیٰ نے لیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ جب قرآن وہی ہے جو چودہ سو برس

پہلے بتدریج مدینۃ العلم والحکمت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا تو پھر اس کے ایک زبان میں ایک سے زیادہ تراجم کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی؟ کیا ایک ترجمہ کافی نہیں؟ کیا ہر ترجمہ کسی الگ مسلک یا فرقے کا ترجمان ہے؟ اگر اسے بھی درست مان لیا جائے تو پھر ایک ہی مسلک کے پیروکاروں نے ایک سے زیادہ تراجم کیوں کئے؟ اور یہ سلسلہ ہنوز کیوں جاری ہے؟ اس کیوں کا جواب عقل کے بجائے قرآن حکیم سے معلوم کیا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے بڑے تسلسل اور تواتر کے ساتھ قرآنی مضامین اور اس کی آیات پر غور وفکر کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ انسان کا شعور جتنا بڑھتا جاتا ہے، سوچ کے نئے دروا ہوتے جاتے ہیں اور سوچ کے نئے در کھلنے سے قرآن حکیم کے نئے اسرار، نئے مطالب' نئے رموز اور نئے معانی کھلتے جاتے ہیں، یہ قرآن پاک کا اعجاز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قیامت تک کیلئے ہمیں ایک جامع دستور' انسانیت کی اصلاح وفلاح کا منشور بتوسل حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مرحمت فرما دیا ہے اور ہر مترجم اپنے شعور کی آنکھ سے جب اسے دیکھتا، پڑھتا، سمجھتا اور اس پر غور کرتا ہے تو اس پر بہت سے مخفی مفاہیم روشن ہو جاتے ہیں۔ یہ سلسلہ عہد رسالتؐ سے شروع ہوا اور قیامت تک جاری رہے گا کیونکہ یہ منشائے مشیت بھی ہے اور منشائے رسالتؐ بھی، اسی میں نجات بھی ہے اور ہماری عافیت بھی، دین اور دنیا میں کامرانی بھی ہے اور ہر شعبہ زندگی میں آسانی بھی، اسی بات میں اللہ تعالیٰ کی ان گنت حکمتیں بھی مضمر ہیں اور ہمارے لئے بصیرت کا سامان بھی۔

پروفیسر حسین سحر نے قرآن حکیم کا منظوم اردو ترجمہ فرقان عظیم کے عنوان کے تحت کیا ہے، یہ عنوان ہی ایسا ہے جسے پڑھ کر قرآن حکیم کا نسخہ کیمیا نظروں کے سامنے آجاتا ہے، اس عظیم الشان ادب پارے میں قرآن حکیم کے معانی کی تجلیات، اللہ رب العزت کے ارشادات اور ابدی احکامات کا حسن بڑے دلکش پیرائے میں موجود ہے۔ بلاشبہ قرآن حکیم کے جو منظوم تراجم اس سے پہلے کئے گئے۔ ان کی اپنی جگہ اہمیت ہے اور اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن اس باب میں یہ ایک خوبصورت اضافہ ہے۔ جس سے اردو ادب کا دامن وسیع بھی ہوا ہے اور وقیع بھی۔ جو اہل شوق اور صاحبان ذوق قرآنی تعلیمات سے مستفید اور اس کی آیات بینات کے مفاہیم و معانی

سے مستفیض ہونا چاہتے ہیں، انہیں عربی متن کے ساتھ تمام آیات قرآنی کے مطالب منظوم پیرائے میں دستیاب ہو گئے ہیں اور جو دلدادگان ادب قرآنی تعلیمات سے دور ہیں۔ انہیں اس فن پارے کی صورت میں قرآنی مفاہیم ومطالب سے آگاہی ہو سکے گی، اللہ تعالیٰ کے آخری کلام کا ادراک ہو سکے گا اور اس طرح ان کا دل اور دماغ بھی وسوسوں اور اندیشوں سے پاک ہو سکے گا، ادبی ذوق کی تسکین کے سامان کے ساتھ ساتھ قرآن وفرقان کا عرفان اور حق وباطل کے امتیاز کی شکل میں خیر وشر کا گیان حاصل ہو سکے گا۔ حسین سحر نے اسے محض ترجمہ نہیں' قرآنی معانی کی ترجمانی کا نام دیا ہے۔ ہر زبان کا اپنا حسن، اپنا رنگ، اپنا آہنگ اور اپنا انداز ہوتا ہے، کسی دوسری زبان میں ترجمہ کر بھی دیا جائے تو بعض اوقات مفاہیم ومعانی کا ابلاغ نہیں ہو پاتا۔ اسی لئے حسین سحر نے ترجمے کے ساتھ ساتھ مطالب اور معانی کی ترجمانی بھی کی ہے۔ اس فن پارے کی ایک انفرادیت یہ بھی ہے کہ حسین سحر نے آزاد نظم کو وسیلہ اظہار بنایا ہے۔ اس سے پہلے اردو میں قرآن پاک کے جو منظوم تراجم ہوئے۔ وہ پابند شاعری کے تحت کئے گئے اور جب بھی ردیف وقوافی کو لے کر کوئی فنکار آگے بڑھتا ہے تو وہ ردیف وقوافی کا پابند ہو جاتا ہے۔ جبکہ ضروری نہیں کہ دستیاب ردیف و قوافی قرآنی مفاہیم اور معانی کی ترجمانی کر سکیں۔ اس طرح ادبی سطح پر کوئی ترجمہ جاندار بلکہ شاندار بھی رہا تو دوسری طرف ترجمانی کے تقاضے کہاں تک پورے ہو سکے ہوں گے؟ اس حوالے سے ان تراجم پر غور کر کے ہی آپ کوئی فیصلہ کر سکتے ہیں۔ آزاد نظم لکھ کر حسین سحر ترجمے اور ترجمانی میں بڑی حد تک آزاد رہے۔ وہاں انہیں اپنے مقصد کی تکمیل میں بھی آسانی کے ساتھ خاطر خواہ کامرانی نصیب ہوئی۔ قرآن حکیم کے مطالب ومعانی کی ترجمانی بھی درحقیقت قرآن مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے۔

شرح آیات حدیث نبویؐ ہوتی ہے
آپؐ کہتے ہیں وہی کچھ جو وحی ہوتی ہے

سید فخر الدین بلے مرحوم نے اس شعر میں اسی حقیقت کا اظہار کیا ہے۔ بلاشبہ امی لقب مدینۃ العلم والحکمت اور صاحبؐ ام الکتاب نے کھول کھول کر قرآنی مطالب ومفاہیم کو بیان فرمایا،

بایوں کہیے کہ قرآن حکیم جس زبان میں نازل ہوا۔اسی میں اس کی ایک ایک آیت کی ترجمانی کو ضروری سمجھا گیا،احادی مبارکہ کی صورت میں ہمارے پاس جوعلمی خزائن موجود ہیں۔ان کے بغیر قرآن تعلیمات کو سمجھا ہی نہیں جاسکتا اورانہیں احادی۔مقدسہ کی بناء پر قرآن کی تعلیم اوراس کی آیات کی تفہیم آسان ہوئی۔عبداللہ ابن عباسؓ نے بھی اسی سنت کی پیروی میں ''ترجمان القرآن'' کی حیثیت سے قابل قدر خدمات انجام دیکر نام مقام اوراحترام کمایا۔اسلام کی کرنیں سرزمین عرب کی حدوں اورسرحدوں سے باہر نکلیں تو دوسری زبانوں میں اس کی ترجمانی اوران کے معانی کی تفہیم کی ضرورت محسوس ہوئی،باب العلم حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے خلیفہ حضرت سلمان فارسیؓ نے فارسی زبان میں قرآنی آیات کا ترجمہ اورترجمانی کر کے اہل فارس کواس کتاب عظیم قرآن حکیم کے معانی سے روشناس کرانے کا اعزاز حاصل کیا،پھر جس جس دیس میں اسلام پھیلتا گیا۔وہاں کی زبانوں میں قرآن حکیم کے تراجم کالامتناہی سلسلہ شروع ہوگیا،جو نیوز جاری ہےاور قیامت تک جاری رہے گا۔حسین سحر کی یہ قابل قدر کاوش بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

فرقان عظیم .....دراصل ایک مکمل اورطویل نظم ہے۔ہرآیت کے سامنے اردو میں منظوم ترجمہ ہے۔اس سے کسی بھی آیت کے مفہوم کو سمجھنا یقیناً آسان ہوگیا ہے۔اس لئے کہ قرآنی عبارت سامنے نہ ہوتی اور ہرآیت کے سامنے اس کا منظوم ترجمہ درج نہ کیا جاتا تو قرآن کے مطالب اورمعانی کو پڑھنا۔پرکھنااورسمجھنا آسان نہ ہوتا۔بلاشبہ یہ منظوم ترجمہ اتنا سادہ،اتنارواں ،اتنا بھرپور۔اتنا دلکش اوراتنا رسیلا ہے کہ قاری اس کے ساتھ آگے بڑھتا چلا جاتا ہے کب کوئی سورۃ ختم ہوئی اورکہاں سے نئی سورۃ شروع ہوئی۔اس کا احساس تک نہیں رہتا۔ایسا لگتا ہے کہ حسین سحر نے قاری کی انگلی کو تھام رکھا ہےاوروہ اسے اپنے ساتھ لے کر چل رہے ہیں۔اس ادبی کارنامے کی ایک اورانفرادیت یہ ہے کہ حسین سحر نے مدینۃ الاولیاء سے مدینۃ النبیؐ میں منتقل ہونے کے بعد دیار رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مطالب قرآنی کو اردو کی زبان اوراردو ادب کونئی جان بخشی۔جس سرزمین پر اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب نازل ہوئی۔وہیں قیام کیا..... اللہ کے کلام سے کلام کیا۔اپنی تخلیقی صلاحیتوں کواحسن الخالقین کے نام کیااورقرآنی معانی کو منظوم

کرنے کا اہتمام کیا۔جو سعادت حسین سحر کو حجاز مقدس میں حاصل ہوئی۔وہ بلاشبہ ایک بڑی عبادت ہے۔شاید انہیں اذن سفر ہی اس لئے ملا تا کہ وہ دنیا کے سب سے متبرک مقام پر یہ کار خیر انجام دے سکیں۔آقائے نامدار سے غیر معمولی عقیدت اہل بیت اطہار سے والہانہ محبت اورام الکتاب سے دلی مودت ہی فرقان عظیم کی تشکیل وتدوین کا موجب بنی اور بلاشبہ ان رنگوں نے اسے مزید رعنائی اورحسین سحر کے قوت اظہار کو دلکشا توانائی عطا کی ہے۔اسی لئے اسے جتنی توجہ اور محبت سے پڑھا جائے یہ دل پر اثر کرتا بلکہ دل وجاں میں گھر کرتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔

اردو ادب کا بلاشبہ یہ قابل قدر کارنامہ ہے،حسین سحر کو چاہے ستائش کی تمنا اور صلے کی پروا نہ ہولیکن انہوں نے برسوں کی ریاضت سے اپنی خداداد تخلیقی صلاحیتوں اورتوانائیوں کو جو جلد بخشی تھی۔اس کی ''تنویر'' اور ''تجلی'' اس کے آئینے میں دیکھی اورمحسوس کی جاسکتی ہے۔یہ اداروں کا کام ہے جوانہوں نے تن تنہا کیا ہےاوراس لئے کرلیا ہے کہ انہیں غیبی مدد حاصل رہی ہےاور بلاشبہ غیبی مدد کے بغیر قرآن حکیم کے حوالے سے اتنا بڑا کام انجام نہیں دیا جاسکتا۔حسین سحر نے اس سے پہلے بھی زمین شعر میں تقدیس 'تطہیر' توصیف' تجلی 'مودت' سعادت اورتنویر کی صورت میں جو تخم ریزی کی تھی۔یہ تناور پیڑ انہی سے پھوٹا ہے،یہ ایک شجر نہیں بلکہ سرسبز وشاداب باغ ہے۔جس کی رنگارنگی وقت گذرنے کے ساتھ کم نہیں ہوگی بلکہ مزید نکھر کر سامنے آئے گی اوراس کی خوشبو شام جاں کو مہکاتی رہے گی۔قرآن حکیم کے معانی کی منظوم ترجمانی کے حوالے سے اردو ادب کی تاریخ حسین سحر کے ذکر کے بغیر ادھوری رہے گی اور یہ ایک اتنا بڑا اعزاز اوراعتیاز ہے جو ہمیشہ ان کا مقدر رہے گا۔

فرقان عظیم

ابن کلیم

حقیقت یہ ہے کہ قرآن حکیم فرقان حمید کی آیات کا نثر میں ترجمہ کرنا بھی مشکل امر ہے چہ جائے کہ قرآنی مفاہیم و مطالب کو بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ نظم میں بیان کیا جائے۔ نثر کے مقابلے میں عام طور پر نظم کا پیرایہ بیان کے لئے زیادہ دلکش اور موثر ہوتا ہے، چنانچہ جب منظوم ترجموں کا ذوق قبل ازیں بیدار ہوا تو کئی قادر الکلام شعراء کرام نے اس سعادت میں حصہ لیا لیکن سوائے چند ایک کے اکثر مترجمین نے یہ کام جزوی طور پر کیا ہے۔ دوسرا یہ کہ ان میں سے بیشتر ترجموں کی زبان زیادہ سہل، رواں اور با محاورہ نہیں۔ تیسری بات یہ کہ اکثر مترجمین کے یہاں فطری طور پر اپنے اپنے مکتب فکر کی چھاپ دکھائی دیتی ہے اور یوں شاید ہی کوئی ایسا ترجمہ ہوگا جو مسلکی اختلافات سے بالاتر ہو اور ہر مکتب فکر کے لئے قابل قبول ہو۔

حسین سحر صاحب کی قلبی، فکری اور روحانی کاوش مر بار ہوئی تو یہ ترجمہ قرآن ''فرقان عظیم'' کے نام سے موسوم معرض وجود میں آیا جو آپ حضرات کے سامنے جلوہ گر ہے۔ جو اردو میں قرآن پاک کا مکمل منظوم ترجمہ ہے بلکہ اسے ترجمے کی بجائے قرآنی مطالب مفاہیم کی ترجمانی کہا جائے تو زیادہ موزوں اور مناسب ہوگا۔ کلام اللہ تو معانی و مطالب کا وسیع سمندر ہے اور پھر عربی زبان جو کہ فصاحت و بلاغت کا منبع ہے، اس مقدس کتاب اللہ کا کسی زبان میں بھی ترجمہ کرنے والا ہر چند کوشش کے باوجود ترجمہ کا حق ادا نہیں کر پاتا۔ سیماب اکبر آبادی اور عبدالعزیز خالد نے بھی منظوم تراجم قرآن کی کامیاب کوششیں کی ہیں۔

جناب حسین سحر نے ''فرقان عظیم'' کی ترتیب و تشکیل سے قبل خود کو بڑی تحقیق و جستجو سے گزارا۔ کم و بیش 67 تراجم و تشریح والے قرآن پاک جو مختلف ادوار میں صاحبان علم و فہم نے ترتیب دیئے تھے ان سب کا حتی الامکان بنظر عمیق مطالعہ مشاہدہ اور موازنہ کیا۔ تب کہیں جا کر انہوں نے حجاز مقدس میں رہ کر اس ترجمہ کا بیڑا اٹھایا اور اس میں یقیناً صاحب قرآن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روحانی رہنمائی بھی انہیں میسر آئی ہوگی، کیونکہ اس نوعیت کے بڑے کام بتوفیق ایزدی اور بنظر نبوی ہی ہوتے ہیں، اس ترجمے کی جو خوبیاں میں نے پائی ہیں ان میں سے چند ایک یہ ہیں زبان سلیس ہے، عام فہم اور رواں ہے، کسی خاص مسلک کا ترجمان نہیں ہے یعنی

کوئی مخصوص مسلکی چھاپ نہیں لگی اس لئے یہ ترجمہ ہمارے معروف مکاتب فکر شیعہ، سنی (دیوبندی بریلوی) اور اہلحدی ان سب کے لئے زیادہ سے زیادہ قابل قبول ہوگا۔

یہاں یہ امر بھی اپنی جگہ مسلم ہے کہ فقہی اور مسلکی اختلافات کو اگرچہ پورے طور پر ختم نہیں کیا جا سکتا مگر اتحاد بین المسلمین کے عظیم تر مقصد کے پیش نظر اگر کوشش کی جائے تو ان اختلافات کو کم تو کیا جا سکتا ہے۔ اسی مخلصانہ نظریہ کو مدنظر رکھتے ہوئے جناب حسین سحر نے اس ترجمے میں یہی کوشش کی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ بہت حد تک کامیاب اور حسین کوشش ہے، جہاں تک اسلوب کا تعلق ہے اسے پابند یا مقفیٰ کی بجائے آزاد نظم کی ہیئت میں ایک ہی بحر میں بیان کیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' کا ترجمہ دیکھئے:۔ ''خدا کے نام سے جو مہربان بے حد نہایت رحم والا ہے۔'' سورۃ الرحمٰن کی معروف آیت جو بار بار دہرائی گئی ہے ''فَبِاَیِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ'' کا ترجمہ ملاحظہ کیجئے ''بھلا جھٹلاؤ گے تم اپنے رب کی نعمتیں کیا گیا؟''

اسی طرح یہ آیت دیکھئے:۔

''یَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْیُنِ وَ مَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ'' ترجمہ ہے:۔

''وہ تو آنکھوں کی خیانت اور سینوں میں چھپی باتوں کو بھی ہے جانتا۔'' ایک اور آیت اس طرح سے ہے۔ ''خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ'' ○ مفہوم یوں ہے:۔ ''اسی نے آسمانوں اور زمین کو خلق فرمایا ہے برحق''

وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ○

ترجمہ حسین سحر صاحب نے یوں کیا ہے:۔

''اور تمہاری صورتیں اس نے بنائی ہیں بہت اچھی''

قرآن کریم کے بارے میں ایک یہ آیت مبارکہ:۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ تَنْزِیْلًا ○

ترجمہ کا مفہوم یوں ہے:۔ ''اتارا آپ پر آہستہ آہستہ یہ قرآن ہم نے اے مرسل''

اور آخر میں اس آیۃ مبارکہ کا حوالہ:۔

''فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ''

ترجمہ ''تو نیکی جس نے ذرہ بھر بھی کی ہوگی وہ اس کو دیکھ لے گا''

حسین سحر کا منفرد منظوم ترجمہ قرآن

شاکر حسین شاکر

آٹھ سال پہلے پروفیسر حسین سحر نے محکمہ تعلیم سے ریٹائرمنٹ حاصل کرنے کے بعد پاکستان سے سعودی عرب ہجرت کی تو احباب کا خیال تھا کہ پروفیسر حسین سحر اپنے نامکمل تخلیقی کاموں کو فرصت میں مکمل کریں گے۔ سعودی عرب جانے کے ایک سال بعد وہ واپس آئے تو انہوں نے بتایا کہ انہوں نے اپنی فراغت کو مصروفیت میں یوں تبدیل کیا کہ وہ آج کل قرآن پاک کا منظوم ترجمہ کر رہے ہیں۔ ان کے اس کارنامے کی خبر جب دوستوں کو ہوئی تو انہوں نے حیرت کی بجائے خوشی کا اظہار یوں کیا کہ اکر لوگ ریٹائرمنٹ کے بعد باریش ہو جاتے ہیں اور حسین سحر نے قرآن پاک کا منظوم ترجمہ کرنا شروع کر دیا ہے۔ اس سلسلہ میں ملتان میں ان کے اعزاز میں پہلی تقریب کرنے کا اعزاز معروف قانون دان اور عاشق رسولؐ پیر زادہ عبدالسعید کو حاصل ہوا۔ جس میں انہوں نے مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو اپنے گھر میں جمع کیا، وہاں پر پہلی مرتبہ حسین سحر نے قرآن پاک کے منظوم ترجمے کے اقتباسات سنائے، قرآن پاک کا منظوم ترجمہ پابند یا مقفیٰ کی بجائے آزاد نظم کی صورت میں ایک ہی بحر میں کہا گیا تھا جو منظوم ترجمہ قرآن کی صورت میں پہلی بار سامنے آیا۔ حسین سحر کے اس منظوم ترجمہ سے پہلے سیماب اکبرآبادی کا ''وحی منظوم'' ایسے منظوم ترجمہ تھا جس کو عوام الناس سے لے کر خواص تک پسند کیا گیا، اس سے پہلے عبدالعزیز خالد نے ''فرقان جاوید'' کے نام سے منظوم ترجمہ کیا۔ وہ ترجمہ اس لئے پذیرائی حاصل نہ کر سکا کہ ترجمہ کا اسلوب مشکل پسندی کا شکار ہو گیا۔ اس کے علاوہ ماضی بعید میں بہت سے نامور شعراء کرام نے قرآن پاک کے منظور ترجمے کئے لیکن ان کا ذکر کتابوں میں ملتا ہے۔

''فرقان عظیم'' پر بات کرنے سے پہلے میں ملتان کی شعری روایت کو دیکھتا ہوں تو مجھے یہاں قادرالکلام شعراء کی ایک طویل فہرست ملتی ہے۔ کوئی نعت رسول مقبولؐ کے ذریعے دھڑا دھڑ

شہرت کے زینے طے کرتا دکھائی دیتا ہے تو کسی نے غزل و نظم کے میدان میں اپنی شناخت بنائی مرثیے بھی کہے گئے اور سلام، منقبت اور مسدس کی کتب بھی سامنے آئیں۔ صد شکر کہ پروفیسر حسین سحر نے محکمہ تعلیم سے ریٹائرمنٹ لینے کے بعد پی ایچ ڈی کا نہیں سوچا ورنہ شعری دنیا کے قارئین فرقان عظیم سے محروم رہ جاتے۔ پروفیسر حسین سحر نے قرآن پاک کا منظوم ترجمہ کیوں کیا، اس کا جواب وہ فرقان عظیم کے دیباچے میں یوں دیتے ہیں کہ ''اگرچہ قرآن مجید سے مجھے شروع ہی سے ایک ذہنی لگاؤ تھا، لیکن جب میں نے علوم اسلامیہ میں ایم اے کرنے کا ارادہ کیا تو اس عظیم الہامی کتاب کے مطالعے میں میری دلچسپی اور بڑھ گئی۔ اس عرصے میں اس کے مختلف تراجم و تفاسیر کا تقابلی مطالعہ کرتے ہوئے ضرورت محسوس ہوئی کہ کوئی ایسا ترجمہ بھی ہونا چاہیے جس میں تمام اہم مکاتب فکر کے تراجم کی خصوصیات موجود ہوں اور یوں وہ سب کے لئے قابل قبول ہو۔ چنانچہ اس ترجمہ کا بنیادی محرک بھی یہی احساس ہے''۔

پروفیسر حسین سحر کو قرآن پاک کا منظوم ترجمہ میں آسانی اس لئے بھی ہوئی کہ وہ پہلے سے ہی حمد، نعت، سلام، منقبت، غزل اور نظم میں طبع آزمائی کر رہے تھے۔ ان کے بے شمار شعری مجموعے بھی منظر عام پر آ چکے تھے۔ وہ اب ایسا تخلیقی کام کرنا چاہتے تھے جس سے ان کے شعری جوہر مزید نکھر کر سامنے آتے۔ حجاز مقدس میں قیام کے دوران اگر وہ تبلیغ دین کی طرف آ جاتے، وہاں جا کر کسی ادارے سے وابستہ ہو جاتے۔ عربی زبان و ادب کی تاریخ میں نئے مباحث تلاش کرتے۔ یہ سب کچھ ان کے لئے بہت آسان تھا لیکن انہوں نے ایک ایسا راستہ اپنایا جو بہت مشکل تھا، جہاں پر ایک لفظ کی غلطی دین اسلام سے بغاوت کہلاتی ہے، انہوں نے اپنے سامنے بے شمار تراجم قرآن رکھے، منظوم تراجم قرآن کا مطالعہ بھی کیا اور پھر ایک ایسا ترجمہ کیا جو عام فہم ہے، فرقہ واریت سے بالاتر ہے، پڑھنے میں لطف آتا ہے، جو شعری محاسن ان کی شاعری میں ملتے ہیں وہی ہمیں ان کے منظوم ترجمہ قرآن میں دکھائی دیتے ہیں، اب یوں لگتا ہے وہ حسین سحر جو حمد و نعت، نظم و غزل کے ذریعے جانا پہچانا جاتا تھا۔ اس کی مستقل پہچان اب فرقان عظیم ہی ہو گی۔ ''فرقان عظیم'' کا جب مطالعہ کیا تو مجھے یوں محسوس ہوا جیسے میں ایک ایسا ترجمہ قرآن پڑھ رہا ہوں جس کو

پڑھتے ہوئے مجھے یہ احساس بالکل نہیں ہوا کہ میرا اس مکتبہ فکر سے تعلق ہے۔ پروفیسر حسین سحر نے ترجمہ کے آغاز میں لکھا ہے کہ ''قرآن کا عام اسلوب بھی چونکہ نظم آزاد سے زیادہ قریب ہے۔ اس لئے میں نے ترجمہ کے لئے یہی اسلوب اپنایا۔ اگر چہ اس ہیئت کو اپنانے کے باوجود بھی کہیں کہیں مجھے اپنے بیان کی تنگ دامانی کا احساس بھی ہوا لیکن میں نے ہر جگہ زبان کو روزمرہ اور محاورے کے مطابق ادا کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس سلسلے میں میں نے شعریت کی زیادہ پروا نہ کرتے ہوئے مطالب ومفہوم کی ترجمانی کو مقدم رکھا ہے، یوں اول تا آخر تمام ترجمہ گویا ایک بحر میں ایک طویل نظم کی شکل میں ہے'' آخر میں پروفیسر حسین سحر کا سورۃ زلزال کا کیا ہوا ترجمہ ملاحظہ کریں اور دیکھیں پروفیسر حسین سحر نے کتنا مشکل ترجمہ کتنی آسانی سے کیا ہے۔ خدا کے نام سے جو مہرباں بے حد' نہایت رحم والا ہے، ہلا دی جائے گی ساری زمیں جب زلزلے سے (1) اور زمین اندر کے سارے بوجھ باہر پھینک دے گی (2) اور انساں پھر کہے گا' یہ اسے کیا ہو گیا ہے؟ (3) وہ بیاں کر دے گی سب حالات اس دن (4) کیونکہ اس کو (اے پیمبر) آپ کا رب حکم یہ دے گا (5) اور اس دن لوگ اک اک کر کے قبروں سے نکل اٹھیں گے تا کہ ان کے سب اعمال ظاہر کر دیئے جائیں (6) تو نیکی جس نے ذرہ بھر بھی کی ہوگی وہ اس کو دیکھ لے گا (7) اور برائی جس نے ذرہ بھر بھی کی ہوگی تو اس کو دیکھ لے گا وہ (8)۔

فرقان عظیم اور حسین سحر

(کتاب ایسی ہے یہ جس میں نہیں ہے شک کوئی)

ڈاکٹر خان محمد ساجد

کائنات کے بارے میں اب تک کا انسانی علم بتاتا ہے کہ تمام کائناتی نظام کچھ ازلی اور ابدی اصولوں یا قوانین کے تحت چل رہا ہے کیونکہ جو ربط و تعاون ہمیں مظاہر مادی کے درمیان نظر آتا ہے وہ ان قوانین کے بغیر ممکن نہیں ہو سکتا تھا اور نہ ہی یہ کائنات قائم رہ سکتی تھی۔ ان قوانین میں سے کچھ انسان نے اپنے طویل تجربے، تحقیق اور مشاہدات کی مدد سے دریافت کر لئے ہیں۔ انسان کی تمدنی ترقی انہی قوانین کو کسی حد تک سمجھنے کی وجہ سے ممکن ہوئی ہے ہماری زمین، تمام روشن و تاریک کہکشائیں، اجرام فلکی، بلیک ہولز سب انہیں قوانین میں جکڑے ہوئے ہیں اور کسی کی مجال نہیں کہ ان کی چار دیواری سے باہر جا سکے انہی قوانین کی بدولت ہمیں کائنات کے اندر ایک وحدت اور تعاون نظر آتا ہے۔ اسی کائناتی تعاون کے نتیجے میں آج سے کروڑوں سال پہلے ظہور حیات ہوا۔ اس کی ابتدائی صورت نفس واحدہ (unicellular arganism) کی شکل میں تھی۔ حیات کی اس ابتدائی شکل کی بنیاد بھی ازلی اور ابدی اصولوں پر تھی لیکن یہ ان کائناتی قوانین کی چار دیواری میں تغیر پذیر بھی تھی اور مختلف پیکروں میں ڈھلتی گئی یہاں تک کہ اسے شعور ذات حاصل ہوا۔ شعور ذات کے ساتھ اسے اختیار و ارادہ کی قوت بھی عطاء ہوئی دوسرے لفظوں میں حیات ارتقائی منازل طے کرنے کے بعد انسانی پیکر کی شکل اختیار کر گئی اور بالآخر اس قابل ہو گئی کہ قدرت کی مختلف تخلیقی قوتوں کو اپنے مقاصد کیلئے استعمال کر سکے۔ اسی سے اس کائنات میں فساد پیدا ہونے کا خطرہ پیدا ہوا (جس کی طرف قرآن میں اشارات موجود ہیں) چونکہ انسان اپنے مقاصد کو اپنی عقل کی مدد سے وضع کرتا ہے اور تنہا عقل انسان کو مکمل طور پر صحیح سمت میں نہیں لے جا سکتی لہٰذا اس سے اس کی سماجی اور معاشرتی زندگی میں بھی فساد کا اندیشہ تھا اور انسان کی ابتدائی غیر متمدن اور بعد کی متمدن تاریخ اس کی گواہی بھی دیتی ہے اس فساد کو دور کرنے کے لئے خالق

کائنات نے انبیاء ورسل بھیجے جنہوں نے انسان کو بتایا کہ بے زمام عقل سے انسانی مسائل حل نہیں ہو سکتے۔اس کے ساتھ انہوں نے انسان کے اختیار وارادہ کے استعمال کے بارے میں انسان کو ابدی اصول اور قوانین بتائے انہی نفوس قدسیہ نے انسان کو سمجھایا کہ انسان اگر اپنے اختیار وارادہ کو تنہا عقل کی بنیاد پر اپنی مرضی سے استعمال کرے گا تو اس سے کائناتی اور سماجی فساد جنم لے گا جس کا انجام انسان کی داخلی اور خارجی دنیا کی تباہی ہے۔اس کے علاوہ چونکہ حیات ایک مسلسل عمل ہے اور انسانی موت سے مراد فنا نہیں بلکہ زندگی کی ایک شکل کا دوسری شکل میں منتقل ہونا ہے اس لئے اس دنیاوی زندگی کا فساد اخروی زندگی کے ارتقاء کو بھی متاثر کرے گا۔انبیاء نے یہ اصول و قوانین اپنے دور کی زبان میں تحریری شکل میں اپنی مخاطب اقوام کو دیئے (ان کا منبع وحی الٰہی تھا) ان تحریری شکلوں کو کتب سماویہ کہا جاتا ہے۔قرآن مجید اس سلسلے کی آخری کتاب ہے جو عربی مبین میں نازل ہوئی کیونکہ اس کے اولین مخاطب عرب تھے۔قرآن کی زبان اس قدر سادہ تھی کہ اس دور کے متمدن اور غیر متمدن (اعراب) لوگ اس کو بغیر کسی دقت کے سمجھ سکتے تھے گویا زبان بہت سادہ تھی لیکن اس میں فصاحت اور بلاغت کا عنصر تمام زبانوں سے زیادہ تھا یہی وجہ تھی کہ اس دور کے بڑے بڑے شعراء اور زبان دانوں کو بے اختیار کہنا پڑا کہ یہ انسان کا قول نہیں ہو سکتا۔(ماہذا قول البشر) چونکہ اصحاب رسول کا فہم قرآن بلند تھا اور انہیں صحبت رسول بھی میسر تھی اس لئے انہوں نے اپنی زندگیوں کو اس کی تعلیمات کے مطابق ڈھال لیا اور اس سے ان میں وہ اخلاقی اور تمدنی قوت پیدا ہوئی جس نے دنیا کے تمام انسانوں کی فکر کو متاثر کیا اور اس طرح تقریباً تین براعظم عرب کہ ان صحرانشینوں کے زیر نگین آ گئے۔

قرآن جب عرب سے عجم میں داخل ہوا تو متن کے لحاظ سے تو مکمل لیکن مفہوم کے اعتبار سے اس میں varability موجود تھی اس لئے عجمی لوگوں کو مفہوم کو صحیح روح کے ساتھ اپنے اندر اتارنے میں دشواریاں پیش آئیں گو بہت سے عجمی علماء نے عربی زبان میں مہارت حاصل کی اور اس کتاب کے مفاہیم (جو اس وقت متعین تھے) کو عوام الناس تک پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا لیکن عجمی مسلمانوں کی براہ راست قرآن تک رسائی تقریباً ناممکن تھی جو مذہب مسلمانوں میں فروغ

پایا وہ زیادہ تر فقہی تعبیرات وتصریحات پر مبنی تھا (اور ان کے بارے میں ان کے ماننے والوں کا عقیدہ تھا کہ یہ غیر متبدل ہیں) جن میں سے اکثر کی بنیاد فرقہ وارانہ تھی۔اسی وجہ سے عجم میں عجمی رسومات وعقائد اسلامی فکر کے ساتھ مل گئے اور مسلمانوں پر علاقائی تہذیبوں کا اثر کسی نہ کسی طرح موجود رہا (علامہ کے الفاظ میں، عجم ہنوز نہ داند رموز دیں) ان حالات میں ضرورت اس امر کی تھی کہ قرآن خالص کو رواج دیا جائے اور مسلمانوں میں قرآنی تفہیم کو اس انداز سے فروغ دیا جائے کہ ہر شخص دین کی مبادیات سے براہ راست آشنا ہو۔ایسا صرف اسی صورت میں ممکن تھا کہ قرآن کو مقامی زبانوں میں منتقل کر دیا جائے اس لئے بہت سے مسلمان علماء نے اس طرف توجہ دی اور قرآنی ترجموں کا آغاز ہوا۔برصغیر میں سب سے پہلے شاہ ولی اللہؒ نے قرآن پاک کا فارسی زبان میں ترجمہ کیا۔فارسی اس زمانے میں برصغیر کی سرکاری زبان تھی اور ہندوستان میں کافی سمجھی جاتی تھی۔ان کے بعد اسیر مالٹا مولانا محمود الحسن دیوبندیؒ نے قرآن کا پہلی دفعہ اردو میں ترجمہ کیا۔اس کے بعد اردو تراجم کا ایک سلسلہ چل نکلا اور اب تک قرآن پاک کے ہزاروں تراجم ہو چکے ہیں ان تراجم سے عام مسلمانوں نے کس حد تک استفادہ کیا ہے؟ یہ سوال تحقیق طلب ہے کیونکہ ہمارے دور کے مسلمانوں پر قرآنی اثرات بہت کم نظر آتے ہیں مثلاً قرآن فرقہ بندی کو شرک قرار دیتا ہے لیکن ہمارے دور کے مسلمان فرقہ وارانہ وابستگیوں کو اپنے لئے فخر سمجھتے ہیں مختلف فرقوں کی آپس میں سر پھٹول قرآن سے دوری کی وجہ سے ہے (اس کے باوجود کہ سارے مسلمان بڑے احترام سے قرآن کو طاقوں سجا کر رکھتے ہیں) قرآن سے یہ دوری اس لئے ہے کہ مسلمانوں کو جو تراجم پڑھنے کو ملتے ہیں ان کی حیثیت عالمانہ تو ہو سکتی ہے لیکن ان پر کسی ایک فرقے کی چھاپ لگی ہوتی ہے اور یہ عوام کے اندر موجود فرقہ وارانہ تعصبات کو کم کرنے میں بہت کم کردار ادا کرتے ہیں بعض علماء نے تراجم کے ساتھ تفاسیر (جن کا انداز اکثر وبیشتر فرقہ وارانہ ہوتا ہے) بھی شامل کر دی ہیں جس کی وجہ سے تراجم کی کتب کی ضخامت بہت زیادہ ہو گئی ہے اور عام قاری کے پاس اتنا وقت نہیں ہوتا کہ وہ قیل وقال کی بحثوں پر غور کر کے ان کو پرکھ اور سمجھ سکے۔ضرورت اس امر کی تھی کہ قرآن کا ترجمہ ایسا ہو جو عام مسلمانوں کو آسانی سے سمجھ آ سکے اور اس میں کسی خاص فرقہ یا جماعت

کی تصریحات کو بنیاد نہ بنایا گیا ہو بلکہ یہ ایسا ہو جسے ہر مسلمان اور ہر عام انسان معقول خیال کرے اور امت مسلمہ میں تفرقہ کی خرابیوں کو ختم کرے تا کہ تمام مسلمان قرآن کے الفاظ میں بنیان مرصوص (سیسلہ پلائی دیوار) بن جائیں۔ یہ مقصد مشکل ضرور ہے لیکن ناممکن نہیں۔ یہ مقصد علامہ اقبالؒ نے اپنی شاعری میں کسی حد تک حاصل کیا ہے۔ (بعد میں قائداعظمؒ نے اسی روح کو عملی طور پر آگے بڑھا کر پاکستان حاصل کیا) ان کی شاعری کی بنیاد قرآن ہے لیکن کسی فرقے کا مسلمان ان کی شاعری سے مشکل سے ہی اختلاف کرے گا۔ شیعہ، بریلوی، وہابی، دیوبندی سب اپنی تقریروں اور خطبوں میں علامہ کے اشعار دیوانہ وار گنگناتے اور حوالے کے طور پر پیش کرتے نظر آتے ہیں۔ اسی سے مسلمانان برصغیر میں ایک خاص عملیت پیدا ہوئی اور وہ اسلامی جمہوریہ پاکستان حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے میرے خیال میں اعجاز قرآنی کہا جائے تو غلط نہ ہوگا لیکن انکی شاعری قرآنی آیات کا نفرادی مفہوم نہ تھی بلکہ ایک مجموعی پیغام تھی البتہ اس پیغام کی بنیادی خصوصیت اس کا غیر فرقہ وارانہ ہونا ہے۔ اس پیغام سے کم از کم یہ حقیقت ضرور ظاہر ہوتی ہے کہ مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے درمیان دوریاں اتنی نہیں ہیں جتنی کہ قربتیں لہٰذا علامہ کی اس عظیم خدمت کے باوجود اس بات کی ضرورت موجود تھی کہ قرآن کی ایک ایک آیت کو لیا جائے اور اس کا مفہوم سادہ، عام فہم اور بالکل علامہ کی تقلید میں شعری زبان میں بیان کیا جائے تا کہ اس کی تفہیم کے ساتھ اس میں وہ اثر انگیزی پیدا ہو جو علامہ کے شعروں میں ہمیں نظر آتی ہے اس کے ساتھ یہ مفہوم ایسا ہو جو مسلمانوں کے تمام فرقوں کے نزدیک متفق علیہ ہو یعنی جس طرح تمام مسلمان قرآن کے متن پر متفق ہیں اس کے مفہوم پر بھی متفق ہوں یہ مقصد اگر حاصل ہو جاتا ہے تو مسلمان ایک جسد واحد کی شکل اختیار کر سکتے ہیں۔ قرآنی اخلاق و کردار میں ڈھلے ہوئے یہ پیکر دنیا کو اسی طرح متاثر کر سکتے ہیں جس طرح قرون اولیٰ کے مسلمانوں نے کیا تھا اور آج جو ایک دوسرے کا گلہ کاٹ رہے ہیں اس مفہوم کے زیر اثر ایک دوسرے پر جان دینے والے بن سکتے ہیں۔ میرا ذہن لاشعوری طور پر کسی ایسی ہی شخصیت کا منتظر تھا جو یہ کام کر دکھائے۔ آج جب میرے سامنے پروفیسر حسین سحر (خدا انہیں اجر عظیم عطاء کرے) کا کیا ہوا منظوم قرآنی ترجمہ فرقان

عظیم میرے سامنے ہے تو مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ علمی اور ادبی شخصیت حسین سحر ہی کی شکل میں ظاہر ہوئی ہے گذشتہ دنوں ان سے گفتگو کے دوران مجھے اندازہ ہوا کہ یہ ترجمہ کرتے ہوئے انہیں بے حساب مشکل گھاٹیوں سے گزرنا پڑا ہوگا۔ زیادہ تر کام انہوں نے سعودی عرب میں کیا جہاں وہ اپنی قابلیتوں کی بنیاد پر بڑی پرکشش ملازمت بھی کر سکتے تھے لیکن انہوں نے حرمین شریفین میں بیٹھ کر اس عظیم کام کو مجاہدانہ ہمت اور اپنے فرزندان کے مالی تعاون کے ساتھ سرانجام دیا اور آٹھ سال سے زیادہ عرصہ اس عظیم علمی خدمت کی نظر کیا۔ کتاب کے آخر میں دی گئی فہرست کتب سے اندازہ ہوتا ہے کہ ایک ایک آیت کا مفہوم متعین کرنے میں قواعد عربی کے ساتھ ساتھ انہوں نے بیسیوں کتابوں کا مطالعہ کیا ہے اس کے علاوہ انہوں نے سائنسی حقائق کو بھی مدنظر رکھا ہے۔ اس ترجمے کی سب سے اہم خصوصیت یہ ہے کہ یہ ترجمہ وسیع حاشیوں سے بے نیاز ہے اس کے باوجود اس میں وہ تمام سامان موجود ہے جو تمام بڑی بڑی تفاسیر کا مقصود تھا۔ آخر میں چند آیات (یا آیات کے ٹکڑوں) کا ترجمہ نقل کرنا چاہتا ہوں۔ ان الفاظ کی سادگی، موسیقیت اور معنویت پر جتنا غور کرتے جائیں اتنی ہی روح جھومتی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ھل جزآء الاحسان الا الاحسان فبای آء ربکما تکذبن	خدا کے نام سے جو مہرباں بے حد نہایت رحم والا ہے بھلائی کا بھلا بدلہ بھلائی کے سوا کیا ہے (رحمٰن، ۶۰) بھلا جھٹلاؤ گے تم اپنے رب کی نعمتیں کیا کیا (رحمٰن، ۶۱)
یمعشر الجن والانس ان استطعتم ان تنفذومن اقطار السموات والارض فانفذ ولا تنفذون الا بسلطٰن فبای آء ربکما تکذبن	نکل بھاگو زمین و آسماں کے تم کناروں سے، اگر ہمت ہے تم میں اے گروہ جن و انساں! تم مگر جا ہی نہیں سکتے بغیر اس زور و قوت کے (جو تم رکھتے نہیں ہرگز)، (رحمٰن، ۳۳) بھلا جھٹلاؤ گے تم اپنے رب کی قدرتیں کیا کیا۔ (رحمٰن، ۳۴)

فیومئذ الا یسئل عن ذنبہ انس ولا جان	کسی جن وبشر سے پوچھنے کی پھر ضرورت ہی نہیں ہوگی۔(رحمٰن،۴۰)
فبای الآء ربکما تکذبن	بھلا جھٹلاؤ گے تم اپنے رب کی حکمتیں کیا کیا۔ (رحمٰن،۳۴)
انی اخاف اللہ رب العلمین وھو الطیف الخبیر	کہ میں اللہ رب العالمین سے خوف کھاتا ہوں بہت باریک بیں اور باخبر ہے وہ (انعام،۱۰۳)
فینبئکم بما کانو یعملون	وہ بتلائے گا ان کو جو وہ کرتے تھے (انعام،۱۰۸)
فادعوا اللہ مخلصین لہ الدین ولو الکفرون	تو اللہ کو پکارو تم عبادت کر کے خالص، چاہے یہ کافر برا مانیں۔(مومن،۱۴)

اوپر دی گئی آیات میں (الآء) کا ترجمہ کرتے ہوئے تین مختلف الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔نعمتیں،قدرتیں،حکمتیں۔اس سے ان آیات اور پچھلی آیات کے درمیان جہاں ایک معنوی ربط پیدا ہوگیا ہے وہاں ترجمہ کی خوبصورتی میں بھی بے پناہ اضافہ ہوا ہے (الآء) کے یہ تینوں معانی قدیم عربی زبان میں ملتے ہیں۔آخر میں پروفیسر حسین سحر کو اس لافانی کام پر مبارکباد پیش کرتا ہوں مجھے امید ہے کہ اگر مسلمانان پاک و ہند اس منظوم ترجمانی کا مطالعہ کریں تو وہ اس حقیقت کو پالیں گے جو ہماری راہ عمل متعین کرتی ہے۔

تو اگر می خواہی مسلماں زیستن
نیست ممکن جز بہ قرآں زیستن

ترجمے میں مزید بہتری لانے کیلئے میں اپنے آپ کو کسی تجویز کے قابل تو نہیں سمجھتا لیکن کچھ تجاویز ذہن میں ابھرتی ہیں جو نہایت احترام کے ساتھ پیش کرنا چاہتا ہوں:

(۱) اس ترجمے میں ایک چیز جو میں نے محسوس کی ہے کہ اگر کوئی ایک آیت حوالے کے طور پر کہیں لکھنی ہو تو اس آیت کا ترجمہ لکھتے وقت اکثر دفعہ ایک رکن آدھا یا تہائی لکھا جائے گا کیونکہ آیات کو مسلسل بحر جوڑ دیتی ہے میری ناقص رائے میں اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

(۲) ہمارے دور میں سائنسی ترقی نے ان قدیم تصورات کو بالکل بدل کر رکھ دیا ہے جو قدیم زمانے سے زندگی اور کائنات کے بارے میں چلے آرہے تھے لہٰذا اب نئے تصورات کو ذہن میں رکھتے ہوئے یا ان کی روشنی میں قرآنی آیات کے مفہوم و مطالب میں مزید وسعت کی گنجائش میرے خیال میں باقی ہے۔مصنف کو اس طرف مزید توجہ دینی چاہئے (گویا اس میں شک نہیں انہوں نے اس طرف قابل ستائش حد تک توجہ دی ہے)۔میرے خیال میں قرآن کو زیادہ سمجھنے کیلئے قدیم عربی جو قدیم عرب شاعری میں ملتی ہے (کیونکہ کسی زبان کے الفاظ کا مفہوم بھی وقت کے ساتھ بدلتا ہے) اور سائنسی علوم سے مدد لی جائے تو اور بھی اچھا ہے۔مسالک کی تشریحات ایک خاص عہد کی نمائندگی کرتی ہیں۔ہمارے عہد میں ان کو ہو بہو مان لینا مناسب نہیں۔قرآن کو قرآن سے اور سائنسی علوم کی روشنی میں سمجھنا زیادہ ضروری ہے۔اس سلسلے میں علامہ غلام احمد پرویز صاحب کی بہت سی کتابیں مثلاً لغات القرآن، مفہوم القرآن اور ڈاکٹر عبدالودود کی کتاب Koran and the phenomenon of nature مطالعے کے قابل ہیں۔میرے خیال میں انسانی علم جیسے جیسے ترقی کرتا جائے گا قرآنی مفہوم اسی نسبت سے زیادہ واضح ہوتا جائے گا۔اس بات کی وضاحت میں قرآنی آیت "الشمس تجری لمستقر لھا" کے حوالے سے کرنا چاہوں گا۔زمانہ ماضی میں اس کا مفہوم یہ لیا گیا کہ سورج متحرک ہے اور زمین ساکن ہے اور یہ کہ سورج زمین کے مشرق سے نکلتا ہے اور مغرب میں غروب ہوتا ہے لیکن موجودہ سائنسی اور جغرافیائی معلومات اس مفہوم کی نفی کرتی ہیں حقیقت یہ ہے کہ زمین اور سورج دونوں متحرک ہیں اور اپنے اپنے راستوں پر گامزن ہیں سورج کا طلوع و غروب سورج کی زمین کے مشرق سے مغرب کی طرف حرکت کی وجہ سے نہیں بلکہ زمین کی اپنے محور کے گرد حرکت (rotation) کی وجہ سے ہے لہٰذا ان سائنسی حقائق کو ذہن میں رکھیں گے تو ہمیں قدیم مفہوم میں تبدیلی لانی پڑے گی اس طرح "مستقر" کا مفہوم اگر Orbit یا Plane لیا جائے تو بات زیادہ واضح ہو جاتی ہے۔

پھول اور تارے

عابد نظامی

''بچوں کے لئے لکھنا بڑا مشکل ہے'' یہ جملہ دن میں کئی بار سننے میں آتا ہے لیکن جب بچوں کے لٹریچر پر نظر ڈالتے ہیں، تو وہاں اور چیز مشاہدے میں آتی ہے یعنی بچوں کے لٹریچر لکھنے والے سب ہی بچے ہوتے ہیں، کوئی پرائمری کا طالب علم اور کوئی مڈل کا، گویا بچوں کے لئے لکھنا محض بچوں کا کھیل ہے، یا اگر بچوں کے لئے لکھنا بہت مشکل ہے تو اس مشکل کو محض بچے ہی آسان کر سکتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ بچوں کی غلط سلط نظم ونثر کے نمونے آئے دن پاکستان کے بڑے بڑے پرچوں میں نظر آتے رہتے ہیں۔

میرے خیال میں محض یہی بات بچوں کے ادب میں جمود کا باعث ہے، ہمارے بڑے ادباء اور شعراء جن میں سید عابد علی عابد، حفیظ جالندھری، احمد ندیم قاسمی وغیرہ شامل ہیں، اپنے ادبی آغاز کے زمانے میں تو بچوں کیلئے بہت کچھ لکھا کرتے تھے، لیکن جب انہیں یہ یقین ہوا کہ اب ہمیں لکھنا آگیا ہے تو پھر انہوں نے بھولے سے بھی کبھی بچوں کیلئے کچھ لکھنے کی کوشش نہیں کی، ایک صوفی تبسم اس سے مستثنیٰ ہیں خدا انہیں خوش رکھے، وہی اس دور میں بچوں کے لکھنے والوں کے پیرومرشد ہیں۔

بہر حال مقصد میرے لکھنے کا یہ ہے کہ حسین سحر جنہوں نے اب صوفی تبسم نمبر 2 بننے کی ٹھان لی ہے، مبارک باد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے یہ عہد کر لیا ہے کہ وہ بچوں کے ادب سے اپنا ناطہ نہیں توڑیں گے بلکہ ساری عمر اس کی خدمت کریں گے۔

سحر صاحب گزشتہ کئی برسوں سے بچوں کے لئے لکھ رہے ہیں، غالباً 1956ء میں میرا ان سے ملتان میں تعارف ہوا، اس وقت بھی وہ بچوں کے لئے نظمیں لکھا کرتے تھے، آہستہ آہستہ مشق سے انہوں نے اس میں کمال حاصل کر لیا اور اب تو وہ بہت اچھے شاعر ہیں اور اعلیٰ تعلیم یافتہ بھی، گزشتہ بیس سالوں میں انہوں نے سینکڑوں نظمیں لکھی ہیں، یہ مجموعہ گویا ان تمام نظموں کا انتخاب ہے، اس میں بہت ہی اعلیٰ درجے کی نظمیں شامل ہیں، جو بچوں کی نفسیات کے عین مطابق ہیں، زیر نظر مضمون میں میرے سامنے محض ان کی یہ کتاب نہیں ہے، بلکہ ان کی تمام نظمیں اور پوری شخصیت پیش نظر ہے

بچوں کا ادب

حسین سحر بنیادی طور پر بڑے دیندار اور شریف طینت نوجوان ہیں وہ بظاہر ''چاندنی'' ''کہکشاں'' اور ''ناؤ'' پر قلم اٹھاتے ہیں، لیکن ان کی فطری پاکیزگی ہر جگہ ان کے ساتھ ہے اور وہ عام موضوعات پر ہنسی مذاق کی باتیں کرتے ہوئے بھی بچوں کو بڑی کام کی باتیں بتا جاتے ہیں، کہیں انہیں عزم و استقلال کا سبق دیتے ہیں، کہیں انہیں نیکی اور خدا ترسی کی ہدایت کرتے ہیں، یہ سب کچھ پردے ہی پردے میں ہوتا ہے، یعنی کھانے والا شکر سمجھ کر کھائے لیکن فائدے کونین کے پائے۔

اسی طرح ان کی بعض نظمیں بچوں میں حب الوطنی کے جذبات پیدا کرنے کا بڑا اچھا ذریعہ ہیں، یہ ایک بنیادی چیز ہے جسے بچوں کے لکھنے والوں نے بھلا رکھا ہے، بچوں میں اگر حب الوطنی کے صحیح جذبات پیدا کر دیئے جائیں تو یہ ملک و ملت کیلئے بے حد مفید بات ہے، مثلاً بچوں کے ذہن میں یہ بات بٹھا دی جائے کہ ہمارے دین اسلام میں حب الوطنی ایمان کا ایک حصہ ہے، اور تمہارے لئے حب الوطنی کے اظہار کا یہی ایک ذریعہ ہے کہ تم خوب محنت سے علم حاصل کرو تاکہ بڑے ہو کر اس ملک کے لئے بہتر اور مفید ابت ہو، یہ بات حسین سحر جیسے ذہین نوجوان سے کیسے چھپی رہ سکتی ہے چنانچہ ان کی نظموں میں حب الوطنی کا عنصر نمایاں ہے اور اس سلسلے میں انہوں نے بڑی کامیاب نظمیں لکھی ہیں۔

حسین سحر کی دو ایک نظمیں ایسی بھی ہیں، جنہیں ''براہ راست تبلیغ'' کہا جا سکتا ہے، یعنی نماز روزہ وغیرہ پر نظمیں، خود میں نے بھی ان کی طرح ایک زمانے میں ان موضوعات پر نظمیں لکھی ہیں، لیکن اب میرا خیال ہے کہ بچوں کے لئے یہ انداز قطعی موزوں نہیں ہے، بچوں کو اگر نماز پڑھنے کی تلقین کرنی ہے، تو اس کے لئے ''صبح'' پر نظم لکھی جائے، صبح کے مناظر ایسے اچھے انداز سے لکھے جائیں کہ بچہ ان میں کھو سا جائے، پھر چپکے سے اس کے ذہن میں یہ بات ڈال دی جائے کہ ان مناظر فطرت کے پیدا کرنے والے کا شکر بھی لازمی ہے، ظاہر ہے کہ اس کا ذریعہ محض نماز ہی ہے، اصلاح اخلاق کے لئے اگر اس قسم کا طریقہ اختیار کیا جائے، تو اس سے خدا کے اس حکم کی تعمیل بھی ہوگی جس میں مسلمان کو حکمت سے دین پہنچانے کا حکم دیا گیا ہے، خوشی کی بات ہے کہ سحر صاحب کی نظموں میں ''براہ راست تلقین'' کی مثالیں بہت ہی کم ہیں، ورنہ آج کل شعراء اس انداز کی نظمیں لکھتے ہیں اور نتیجہ یہ نکلتا

ہے کہ بچے ان کو پڑھنے کی بجائے ان سے دور بھاگتے ہیں، بچے سب سے زیادہ تفریحی نظمیں پسند کرتے ہیں، بچوں کے ادب میں اس نوع کی سب سے کامیاب نظمیں صوفی تبسم صاحب نے لکھی ہیں، ان کا ٹوٹ بٹوٹ بڑا نٹ کھٹ اور شریر ہے و بٹوٹ کی شرارتوں کو پڑھ کر بچے ہنسی کے مارے لوٹ پوٹ ہو جاتے ہیں، اس میں شک نہیں کہ تفریحی اور ہنسی مذاق کی نظمیں بچے سب سے زیادہ پسند کرتے ہیں، لیکن محض بچوں کی پسند ہی کا تابع ہونا تو کوئی اچھی بات نہیں ہے، کچھ تھوڑا سا آپ کو بھی بچوں کو تابع کرنا چاہیے، محض بچوں کو ہنسا دینا تو شاعر کا کام نہیں ہے، شاعر کا کام تو کچھ اور ہے، سحر صاحب بچوں کے لئے لکھ کر واقعی ایک اچھے شاعر کا فرض ادا کر رہے ہیں ان کی نظموں میں اسماعیل میرٹھی اور صوفی تبسم کی شاعری کا بڑا حسین امتزاج نظر آتا ہے، یعنی وہ بچوں کو ہنساتے بھی ہیں اور انہیں اچھی باتیں بھی سکھاتے ہیں، خدا کرے وہ بچوں کو ہنسانے اور ان کی اصلاح کرنے کا کام ہمیشہ کرتے رہیں، ہماری تو یہی دعا ہے.....!

پیارے رسول ﷺ

تحریر: ڈاکٹر محمد امین

عظیم مسلمان صوفی فلسفی امام غزالی نے بچوں کی تربیت کے بارے میں خصوصی توجہ دلائی ،بچوں کی تعلیم وتربیت کی اہمیت سے کسی کو بھی انکار نہیں، اس لئے کہ آج کا بچہ کل کا باپ ہے، بچہ ہی میرا پدر کا حامل ہوتا ہے،بچوں کی تعلیم وتربیت کے مختلف ذرائع ہیں، رسمی ذرائع کے علاوہ خاص طور پر بچوں کے سلسلے میں غیر رسمی ذرائع زیادہ اہم ہیں، آج کے ترقی یافتہ دور میں میں جب کہ وسائل کی فراوانی ہے بچوں کے بارے میں مختلف پہلوؤں سے بہت زیادہ ریسرچ کی جارہی ہے، جاپان میں تو ایک بہت بڑا ادارہ ہے جس کے زیر نگرانی مختلف عمروں کے بچوں کے مسائل، مشاغل ،میلانات اور تعلیم وتربیت کے بارے میں تحقیق کی جاتی ہے، مختلف عمروں کے بچوں کے لئے مختلف قسم کے کھلونے بنائے جاتے ہیں اور ان کی ذہنی استعداد کے مطابق کتابیں اور رسالے تیار کئے جاتے ہیں، ہمارے ہاں کوئی ادارہ نہیں ہے یہ حقیقت ہے اگر آج کے بچوں کی صحیح نشو ونما اور مناسب تعلیم وتربیت ہوجائے تو کل ایک بہتر قوم وجود میں آسکتی ہے۔

بچوں کی تعلیم وتربیت کے لئے ادب اہم کردار ادا کرتا ہے بچوں کو پڑھنے کے لئے اچھے مواد کی ضرورت ہے، اچھی کہانیاں اچھے مضامین اور اچھی شاعری جہاں بچوں میں پڑھنے کی عادت پیدا کرتی ہے وہاں ان میں ایک اچھے ذوق کی تربیت بھی ہوتی ہے، پاکستان میں بچوں کا ادب بہت کم لکھا جاتا ہے، اور معیاری ادب بہت کم دستیاب ہے، اس کی کئی وجوہات ہیں، ایک سبب یہ بھی ہے کہ بچوں کے لئے لکھنا آسان نہیں کافی مشکل ہوتا ہے اور اس سلسلے میں جس ریاضت اور تربیت کی ضرورت ہوتی ہے وہ فراہم نہیں کی جاتی، ہمارے یہاں بہت کم ادیبوں نے بچوں کے ادب کی طرف توجہ دی ہے ان ادیبوں میں ایک معتبر نام حسین سحر کا ہے۔

حسین سحر کو بچوں کے ادب سے بڑی دلچسپی ہے انہوں نے نظم ونثر دونوں میں بچوں کے لئے بہت کچھ لکھا ہے، ان کی ایک کتاب ''پھول اور تارے'' بہت مقبول ہوئی، اس کتاب میں بچوں کے لئے نظمیں لکھی گئی ہیں اس کتاب کو پاکستان رائٹرز گلڈ کی طرف سے 1977ء میں انعام دیا گیا ہے، ''پیارے رسول'' اسی سلسلے کی دوسری کتاب ہے اس کتاب پر بھی سیرت کا قومی سطح پر اصدارتی

ایوارڈ دیا گیا ہے، دین کی اہمیت اپنی جگہ مسلم ہے مگر دین اسلام کے بارے میں بچوں کے لئے بہت کم کتابیں میسر ہیں، دینیات میں سیرت نبویؐ ایک نہایت اہم موضوع ہے، سیرت نبوی کا مطالعہ تربیت کا اہم وسیلہ ہے، اس اعتبار سے ''پیارے رسولؐ'' بہت اہم کتاب ہے، یہ کتاب وقت کی ضرورت کو پورا کرتی ہے، یہ کتاب سیرت رسولؐ کا مکمل مطالعہ پیش کرتی ہے، پرائمری کا طالب علم بھی اس کتاب کو بآسانی پڑھ کر سمجھ سکتا ہے، بچوں کی کتاب کے لئے مواد کا انتخاب ایک مشکل مرحلہ ہے، حسین سحر نے سیرت نبویؐ سے ایسے مواد کو منتخب کیا ہے جسے بچے بھی آسانی سے سمجھ سکیں، عنوانات پر ایک نظر ڈالتے ہوئے یہ محسوس ہوتا ہے کہ حسین سحر نے آسان عنوانات کے تحت سیرت کو تقسیم کیا ہے، یہ عنوانات جو کتاب کے مختلف ابواب ہیں بچوں کی فہم کے مطابق چنے گئے ہیں، مثلاً آپ سے پہلے، خاندان، پیدائش، پرورش، بچپن، جوانی، تجارت، شادی وغیرہ، یہ سارے عنوانات عام فہم ہیں، ان کے معانی تلاش کرنے کی ضرورت نہیں یہ تمام الفاظ ہماری روزمرہ زندگی میں عام بولے اور سمجھے جاتے ہیں اور بچہ بھی ان کا مفہوم سمجھتا ہے، کتاب کے آخر میں ''آپ کیسے تھے'' کے عنوان کے تحت اخلاق نبی کا ایک نمونہ پیش کیا گیا ہے ''اور آپ نے فرمایا'' کے عنوان کے تحت آپ کے چند ایسے ارشادات کو جمع کیا گیا جو تربیت اخلاق کے لئے بہت ضروری ہے، بچہ تفصیلات کو پسند نہیں کرتا اور جزئیات سے گھبراتا ہے اس لئے ''پیارے رسول'' میں تفصیلات کی بجائے اختصار سے کام لیا گیا ہے اور بچے کی نفسیات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہر بات کو وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے زبان نہایت سادہ سلیس اور آسان اختیار کی گئی ہے، پرائمری کے ایک طالب علم کے پاس جتنا الفاظ کا ذخیرہ ہوتا ہے وہ ذخیرہ اس کتاب کی تفہیم کے لئے کافی ہے، واقعات کو بیان کرتے وقت کہانی کا انداز اختیار کیا گیا ہے، نمونے کے طور پر ایک اقتباس دیکھئے۔

''اس عرصے میں ایک مرتبہ آپؐ طائف کے لوگوں کو اسلام کی دعوت دینے طائف تشریف لے گئے، آپ کے غلام حضرت زید بن حارثہ آپ کے ساتھ تھے، آپ نے جب اللہ کا پیغام دینا شروع کیا تو لوگوں نے آپ کی بات نہ مانی اور شرارتی لڑکوں کو آپ کے پیچھے لگا دیا، آپ جس طرف سے گزرتے لوگ گالیاں بکتے اور پتھر مارتے اتنے پتھر لگے کہ آپ کے مبارک پاؤں لہولہان ہوگئے، آپ کے ساتھی حضرت زید بھی زخمی ہوگئے، آخر تھک ہار کر آپ نے ایک باغ میں پناہ لی یہ ظلم برداشت کر کے بھی آپ نے طائف کے لوگوں کے حق میں بد عا نہیں کیں، بلکہ ہر گامی کے بدلے میں

آپ انہیں دعائیں دیتے تھے"۔

یہ اقتباس حسین سحر کے پیرایہ بیان کے نمونے کے طور پر دیا گیا ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ انہوں نے بچوں کے معیار کے مطابق زبان استعمال کی ہے اور طریقہ بھی وہی اختیار کیا ہے جسے بچے پسند کرتے ہیں، بچوں کے لئے سیرت کی یہ ایک مفید کتاب ہے جس کا مقصد بچوں میں سیرت نبی سے واقفیت کے ساتھ ساتھ اعلیٰ اخلاق پیدا کرنا ہے، حسین سحر نے کتاب سے پہلے "چند باتیں" میں تحریر کیا ہے۔

"بچوں کے لئے سیرت اس لئے ضروری ہے کہ وہ ہمارا مستقبل ہیں اور کون نہیں چاہتا کہ اس کا مستقبل روشن ہو۔ پھر آج کے مادی دور میں یہ تعلیم اور بھی ضروری ہو جاتی ہے کہ اس کے بغیر ہم انسانیت کا مفہوم ہی نہیں سمجھ سکتے، آج کے مادی دور میں جبکہ نئی نسل اخلاقی بحران کا شکار ہے، بچوں کے لئے سیرت پاک کا مطالعہ بہت ضروری ہے، اس کے مطالعے سے یقیناً بچوں میں اخلاق حسنہ پیدا ہو سکتے ہیں، یہ کتاب ان کی تعمیر کردار میں مدد دے سکتی ہے، بچوں کو ہمیشہ ایسا مواد پڑھنے کے لئے دینا چاہئے جس سے ان میں مطالعے کی عادت کے ساتھ ساتھ ان کے کردار کی بہتر تشکیل بھی ہو سکے اس اعتبار سے یہ کتاب بہت مفید ہے" حسین سحر نے دیباچے میں لکھا ہے۔

"اس کتاب کو لکھتے ہوئے میرے پیش نظر اس موضوع پر تقریباً وہ سب کتابیں تھیں جو بچوں کے لئے لکھی گئی ہیں۔ اس لئے میں نے کوشش کی ہے کہ ایک تو اس کتاب کی زبان آسان سے آسان رکھی جائے دوسرے مواد میں کوئی ایسی بات نہ آنے پائے جو متنازعہ یا قابل اعتراض ہو، پھر واقعات کو دلچسپ پیرائے میں بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے، اس طرح امید ہے یہ کتاب بچوں کی ذہنی سطح کے مطابق اور ان کے لئے دلچسپی کا باعث ہوگی۔

اس اقتباس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حسین سحر نے یہ کتاب لکھتے وقت بچوں کے لئے سیرت پر لکھی گئی کتابوں کو پیش نظر رکھا ہے اور انہوں نے اپنی کتاب کو بہتر بنانے کی کوشش کی ہے اور اس میں کامیاب رہے ہیں، مواد میں جس احتیاط کی ضرورت تھی اس احتیاط پر عمل کیا گیا ہے اور متنازعہ باتیں شامل نہیں کی گئیں، زبان آسان سے آسان رکھی گئی ہے اور پیرایہ بیان کو دلچسپ بنانے کی کوشش کی گئی ہے، حسین سحر نے اپنے لئے جس معیار کو اپنایا اور جس معیار کا دیباچہ میں اعلان کیا یہ کتاب اس معیار کے مطابق لکھی گئی ہے یہ کتاب بچوں کی ذہنی سطح کے مطابق تحریر کی گئی ہے، کتاب کی ان خوبیوں کے پیش نظر میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ "پیارے رسولؐ" بچوں کے لئے سیرت پر لکھی گئی کتابوں میں ایک مفید اور قابل قدر اضافہ ہے۔

حسین سحر اور بچوں کا ادب

از سمیرا گل

حسین سحر نے بچوں کے لیے نظمیں، کہانیاں گیت، ڈرامے بھی لکھے، بچوں کے لیے ادب تخلیق کرنا آسان کام نہیں ہے۔ اس کے لیے ضرورت اس بات کی ہوتی ہے کہ ادیب یا شاعر بچوں کی ذہنی سطح پر آ کر ان کے لیے کہانیاں یا نظمیں تخلیق کرے اس کے لیے بچوں کی نفسیات اور ان کی پسند ناپسند کو سمجھنا بے حد ضروری ہوتا ہے تا کہ بچے اس تخلیق سے لطف اندوز ہو سکیں۔

حسین سحر نے چونکہ اپنی شاعری کی ابتداء ہی کم عمری میں بچوں کے لیے نظمیں لکھنے سے کی۔ حسین سحر بچوں کے دلوں اور ذہنوں میں اسلام، ملک اور قوم کے علاوہ اخلاق اور نیکی سے محبت پیدا کرنا چاہتے ہیں اور حسین سحر نے نہایت سادہ اور آسان انداز سے بچوں کے لیے بہت سی پیاری نظمیں لکھی ہیں اور یہ نظمیں بچوں کے مختلف رسالوں میں چھپ چکی ہیں۔ مثلاً بچوں کی دنیا، تعلیم و تربیت اور دہلی کے ایک رسالہ کھلونا میں بھی اکثر ان کی نظمیں چھپتی رہی ہیں۔

حسین سحر بچوں میں علم اور نیکی عام کرنا چاہتے ہیں جیسے ان کی نظمیں "کتاب"، "آرزو"، "ملتان کی سیر"، "اچھی باتیں"، "ارادے"، "سویرا"، "نیا سال"، "چھوٹی چھوٹی باتیں" اور "توڑ رہی ہے وہ پھول" وغیرہ

حسین سحر نے جب بچوں کے لیے حمد لکھی تو مناظر کی خوبصورتی اور ساتھ ہی خدا کی عظمت کا ذکر کیا ہے حسین سحر اپنے دلنشیں لہجے اور پر خلوص جذبات سے بچوں کو اپنی مذہبی، اخلاقی اور روحانی اقدار کی طرف متوجہ کر لیتے ہیں کہ باوقار معاشرے، اعلیٰ اخلاق کے حامل انسانوں سے مل کر ہی تشکیل پاتے ہیں۔

یہ چاند، یہ ستارے	یہ پھول، یہ نظارے
یہ کوہ اور صحرا	میدان، باغ، دریا
چلی ہوئی ہوائیں	مہکی ہوئی فضائیں۔
سب میں ہے تیری قدرت	سب میں ہے تیری حکمت

ہر چیز میں نہاں تو ہر چیز سے عیاں تو

(حمد از پھول اور تارے، ص ۱۲)

بچوں میں رسول پاکؐ سے محبت کا جذبہ بھی اس طرح پیدا کرتے ہیں۔

زمین، آسمان، چاند، سورج، ستارے انہی کی بدولت خدا نے بنائے

(نعت از پھول اور تارے، ص ۱۴)

حسین سحر نے قائداعظم پر بھی نظمیں لکھیں۔ حسین سحر نے بچوں میں وطن سے محبت کے جذبے کو بیدار کرنے کے لیے خوبصورت نظمیں لکھی ہیں۔ بچے کسی بھی قوم کا مستقبل ہوتے ہیں۔ آئندہ چل کر ملک وملت کی باگ دوڑ انہی سے سنبھالنی ہوتی ہے۔ اس وجہ سے ان کی تعلیم وتربیت ناگزیر ہے۔ حسین سحر کو اس بات کا شدت سے احساس ہے، یہی وجہ ہے کہ یہ موضوع انکی نظموں میں بیان کیا گیا ہے۔ ''پاکستان''، ''نغمہ آزادی''، ''وطن کا نغمہ''، ''اپنا وطن ہے پاکستان''، اونچا رہے گا پرچم ہمارا''۔

لاکھوں کی قربانی دے کر لی ہمیں آزادی
اس دنیا میں ہم نے پائی جنت کی یہ وادی

(نغمہ آزادی از پھول اور تارے، ص ۲۴)

اس کی پیاری پاک زمین ذرہ ذرہ ہے مہ پارا
ہر سو سبزہ اور ہریالی جیسے جنت کا نظارا
اس کی خاک کا اک اک ذرہ قدرت کا رنگین اشارا
یارب اونچا رہے یہ پرچم چمکے اس کا چاند ستارا

(پاکستان از پھول اور تارے، ص ۲۳)

''سویرا'' ایسی نظم ہے جو خیال اور بیان کے لحاظ سے بڑی پیاری نظم ہے اور بچوں کے دل لبھانے کے لئے اس کا آہنگ بڑا رچا ہوا ہے۔

سورج کیسی شان سے نکلا جیسے سونا پگھلا پگھلا
اپنے گھر کو چلا اندھیرا ہوا سویرا ہوا سویرا
شبنم لائی بکھرے موتی پیارے پیارے نکھرے موتی

(سویرا از پھول اور تارے، ص ۲۵)

حسین سحر بچوں کی نفسیات کو بخوبی جانتے ہیں اس وجہ سے انہوں نے بچوں کی دلچسپی کے موضوعات جیسے ''آکاش''، ''جگنو''، ''چندا ماموں''، ''لوری''، ''آنکھ مچولی'' اور ''سرگم کا گیت'' وغیرہ پر لکھا ہے تاکہ بچے دلچسپی محسوس کریں اور ان سے لطف اندوز بھی ہوں۔ حسین سحر نے ''سردی''، ''گرمی''، ''بہار''، ''برسات'' کے ناموں سے بھی خوبصورت نظمیں لکھیں ہیں۔ ''شہزاد''، ''فوزی''، ''عافی''، ''مہر اد'' وغیرہ ان کی دلچسپ نظمیں ہیں۔

بحیثیت مجموعی حسین سحر دبستان ملتان کے ایک معروف اور اہم شاعر ہیں۔ جن کی شاعری کی کئی جہتیں ہیں ان کی شاعری نصف صدی سے زیادہ عرصے پر محیط ہے اور تقریباً ہر صنف سخن میں طبع آزمائی کی ہے۔ ان کے موضوعات میں تنوع ہے اور اسلوب سادہ اور رواں ہے۔ زبان و بیان کے اعتبار سے وہ بلاشبہ ایک قادر الکلام شاعر ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ملتان کی کوئی ادبی تاریخ ان کے حوالے سے بغیر مکمل نہیں کہلا سکتی۔

پنجابی ادب

پروفیسر حسین سحر دے سوچ وچار

ڈاکٹر شوکت علی قمر

پروفیسر حسین سحر اردو تے پنجابی دے سرکڈھ لکھاری نیں، تے اوہناں دیاں نظم نثر دیاں کئی کتاباں چھپ چکیاں نیں، پچھلیاں تن دہائیاں توں اوہناں دیاں لکھتاں معروف ادبی پرچیاں وچ چھپ رہیاں نیں، پنجابی ادب دے حوالے نال ملتان وچ اوہناں دی اک معتبر تے بھرویں پچھان بن دی اے ہتھلی کتاب ''سوچ وچار'' وچ اوہناں دے 19 پرکھ لیکھ شامل نیں جنہاں دے سرناویں انج نیں: ملتان وچ پنجابی ادب دی ٹور، پنل، پنجاب دا لوک کردار، سی حرفی، علی حیدر ملتانی، سلطان باہو، میاں محمد بخش، منشی غلام حسین شہید، خواجہ فرید، شخصیت تے شاعری میاں برکت علی، اک فطری شاعر، چاچا جگ، اک عوامی شاعر، چانن دا کھڑکار، (نذیر چوہدری) حیدر گردیزی، شخصیت تے فن، دکھ دی چھاں (دلدار بلوچ)، پیلے تیر (ابوسلمان رشدی)، میاں مقبول احمد دی شاعری بنجیاں سالہیں (حسن راضا گردیزی)، حرفاں دا بت ساز، آذر شہزاد قیصر دی شاعری تے دلاں دا چانن (عبدالمجید خاں ساجد)

ایہناں مضموناں بارے اوہ ''گل بات'' (صفحہ 9) دے سرناویں ہیٹھ لکھدے نیں:

''ایہناں مضموناں وچ جتھے میں کلاسیکی پنجابی شاعری نوں موضوع بنایا اے او تھے اپنے دور دی شاعری بارے وی اپنے خیالاں دا اظہار کیتا اے۔ خاص طور تے جنوبی پنجاب دے تے ہم عصر شاعراں بارے۔ ایہناں وچوں کجھ شاعر تاں ایسے وی نیں جنہاں بارے پہلی واری کوئی مضمون لکھیا گیا اے۔

مجموعی طور تے ایہناں مضموناں وچ پروفیسر حسین سحر ہوراں بڑے چوویں تے بھرویں رنگ وچ کلاسیکل تے اجوکے شاعراں دی حیاتی تے فکر نوں نتاریا اے تے زمانی حوالے نال بڑی سوہنی تشریحی تنقید کیتی اے۔

کلاسیکل پنجابی شاعراں۔ علی حیدر ملتانی، سلطان باہو، میاں محمد بخش تے خواجہ فرید

بارے اوہناں بھردیں لیکھ لکھے نیں۔ اپنے ہم عصر شاعراں بارے اوہناں دے فکری ویر دے جاندار تے شاندار نیں۔ اوہناں دے مضموناں وچ کھوج تے پرکھ دی سوہنی سانجھ ملدی اے۔ اوہناں دی علمی ادبی چاشنی تے زبان تے بیان دی روانی فکراں نوں تہندی اے۔ اوہناں دا معیاری تنقیدی لہجہ پرکھدے شیخ موتی ونڈ دا نظر آؤندا اے۔ ملتان دے حوالے نال اوہناں پہلی وار کئی شاعراں دی بھرویں ادبی پہچان کروائی اے تے انج جنوبی پنجاب دی پنجابی شاعری دا سنگھار روپ سامنے لیاندا اے۔ پر زبان دے حوالے نال پروفیسر حسین سحر ہوریں مصلحت دا شکار ہو گئے نیں کیوں جے ''گل بات'' وچ تے اوہ کلاسیکل شاعراں نوں پنجابی لکھدے نیں پر مضمون وچ اوہ خواجہ فریدنوں سرائیکی دا شاعر کہندے نیں۔ اوہناں دا ایہہ رویہ مضمون ''ملتان وچ پنجابی ادب دی ٹور'' وچ وی نظر آؤندا اے۔ معروف لسانی ماہراں دا اتفاق اے کہ سرائیکی پنجابی زبان دا لہجہ اے تے ایہہ وکھری زبان نہیں تے آپوں حسین سحر ہوریں وی زمانے توایس گل دے قائل نیں کہ پنجابی تے سرائیکی وچ کوئی فرق نہیں تے سرائیکی پنجاب زبان دا ای لہجہ اے۔ پر کتاب چھپان ویلے پتہ نہیں اوہ کس مصلحت دا شکار ہو گئے نیں۔ لکھاری نوں قلم چکیاں ادبی دیانت داری اتے مصلحت دی دھوڑ نہیں پاؤنی چاہیدی! پروفیسر ہوریں جدوں صفحہ 16 اتے آپوں علی حیدر نوں پنجابی دا عظیم صوفی شاعر مندے نیں تے فیر علی حیدر دے لہجے رنگ دے دوجے شاعراں، منشی غلام حسین شہید، خواجہ فرید حیدر گردیزی، دلدار بلوچ تے حسن رضا گردیزی نوں پنجابی دا شاعر منن دی تھاں سرائیکی دا شاعر کیوں لکھدے نیں، ایہو جیہی لسانی مصلحت ادب لئی فائدے مند نہیں۔ پروفیسر حسین سحر ہوراں حضرت علی حیدر نوں سید لکھیا اے جدکہ کھوج مطابق حضرت علی حیدر قریشی نیں، انج ای اوہناں میاں محمد بخش دی تاریخ وفات 1904ء لکھی اے جدکہ معتبر پنجابی کتاباں وچ ایہ 1907ء درج اے اوہ ایہناں مضموناں وچ حوالے دے کے گل کردے تے گل ہور معتبر ہو جاندی ''پنہل'' والے مضمون نوں پروفیسر صاحب دے اچیچ دھیان دی لوڑ سی۔ انج تے ساڈے شاعراں نے لوک داستاناں دے کرداراں نوں سانجھا نیا دتا اے پر تاریخی حوالے نال پنہل پنجاب دا نہیں بلوچستان دا کردار اے۔ رومانی حوالے نال تے سیف الملوک دی پنجاب دا کردار بن

جاندا اے۔ ایس مضمون وچ پنہل دے کرداری پکھاں نوں اگھیڑن دی لوڑ سی۔ مجموعی طور تے پروفیسر حسین سحر ہوراں دے ایہہ پرکھ لیکھ سراہن جوگ نیں تے ایہناں دا پنجابی تنقیدی ادب وچ اک اہم مقام بن دا اے۔

پروفیسر حسین سحر چوہیں رنگ ڈھنگ نال چھپی پنجابی تنقیدی کتاب ''سوچ و چار'' دے 128 صفحے نیں ایہدی قیمت 100 روپے اے تے ایہوں کتاب نگر حسن آرکیڈ ملتان کینٹ نے چھاپیا اے۔

پروفیسر حسین سحر دیاں پنجابی نظماں دا مختصر فکری ویروا

ڈاکٹر نوید شہزاد

نظم اَہ صنف سخن اے جیہدے وچ شاعر اپنے خیالات سوچ تے فکر نوں سوکھے، سچے تے سنکھے ڈھنگ نال جس طرحاں بیان کر سکدا اے خورے کسے ہور صنف سخن وچ نہ کر سکے۔ اہدے کئی کارن نیں اک تے اہ کہ نظم اَہ صنف سخن اے جیہنوں صنف سخن دی کسے وی ہیئت وچ لکھیا جا سکدا اے چاہے اَہ غزل ہووے یا ہائیکو، ڈھولا ہووے یا ماہیا، گیت ہووے یا بولی، ٹپہ وغیرہ۔ دوجی گل اہ کہ نظم وچ کوئی پابندی نہیں کہ اہ پابندی ای ہووے۔ اہ قافیے ردیف دی پابندیوں بناں یا پابندی سنے کسے اک بحر وچ وی لکھی جا سکدی اے تے مختلف بحراں وچ وی۔ بحر دی پابندی وی ضروری نہیں۔ نظم، نثری، ڈھنگ نال وی لکھی جاندی اے۔ فیر اہ وی ضروری نہیں کہ ہر نظم دا سرنانواں ای دتا جاوے بلکہ ودھیرے نظم گو شاعر نظم دا سرنانواں دین دی تھاں ''نظم'' لکھ دیون ای کافی سمجھدے نیں۔

نظم وچ کوئی موضوعاتی قید وی نہیں۔ گھر توں لے کے پوری دنیا تے فرد واحد توں لے کے اجتماعی حیاتی دے سیاسی، مذہبی، اخلاقی، ثقافتی، معاشرتی، معاشی، جنسی، نفسیاتی تے ہور کسے وی پکھ نوں بیان کیتا جا سکدا اے۔

نظم دے حوالے نال ویکھیا جاوے تاں پروفیسر حسین سحر ہوراں دا شمار وی پنجابی دے جدید نظم گو شاعراں وچ ہوندا اے جیہناں فکری تے فنی اعتبار نال جدید پنجابی نظم لکھ کے اپنے آپ نوں جدید نظم گو شاعر دی حیثیت نال منوایا۔ سحر ہوراں دے بجرے پنجابی شعری پور ''دھیاں چھانواں'' دے تن وڈے حصے نیں ..... غزل، نظم تے گیت، بھاویں اُہناں دے فن دے اہ سارے پکھ ڈھیر مضبوط تے Perfect نیں پر میں اتھے صرف اُہناں دیاں نظماں بارے فکری حوالے نال گل کرانگا۔ کیوں جے مینوں اُہناں دے ایس پکھ نے بہتا بلونیا اے۔ آؤ ہن ''دھیاں چھانواں'' دیاں نظماں دیاں کجھ فکری مورتاں تکنے آں۔

''بے وس'' اک نکی نظم ایں۔ آکھدے نیں کہ .....

''روز کہناواں او تھے نہیں جانا
فیر وی چلنا میں او سے رستے تے۔''

شاعر روز اہ فیصلہ کردا اے کہ اوس ہن کدی وی اس رستے نہیں جانا جیہدے تے چلدیاں عمراں بیت گیاں نیں تے پندھ گھٹن دی بجائے ہور وی ڈونگھا ہوندا جاندا اے۔ پر اَہ نت ای بے وس ہو جاندا اے تے فیر او سے رستے پیر جا دھردا اے۔ اِہ وی اک گوہ گوچری گل اے کہ ایس بے وسی پچھے دل کم کر رہیا اے یا دماغ یقیناً دل ای کم کر رہیا اے کیوں جے عشق دے وپار وچ دل دی سرداری اینی پکی ہوندی اے کہ اُہدے اگے دماغ رعیت وانگر کھدا اے۔ دماغ دل دا آکھا نند نہیں سکدا تے انج پیار پریت دے راہی گھاٹیاں وادھیاں تو بے نیاز ہو جاندے نیں۔

''بے وس'' دی آخری لائن وچ شاعر اپنی بے وسی دا کارن دسدیاں آکھدا اے .....

''خبرے کیہ ہویا اے دل نوں۔''

''پنڈ دی کڑی'' وی اک نکی تے سنکھی نظم ایں۔ ایس نظم وچ اوس دکھنوں بیانیا گیا اے جیہڑا اہر پر دیسی ڈھول دے لڑ لگن والی الھڑ تے واپردا اے۔ اِہ بڑی عجیب جہی گھڑی دا ذکر کیتا گیا اے، اِہ اَہ لمحہ ہوندا اے جدوں اک پاسے تے پیار پریت دے آپ مہارے گھبرو جذبے پھن کھلار کھڑ دے نیں تے دوجے پاسے ساہواں نال جڑیاں ہوئیاں من جوگ اَہ لوڑاں تھوڑاں جیہناں نوں نندن حیاتی دی نندیا کرن والی گل اے۔ ایس درد پرچی گھڑی دی اکھری مورت تکو .....

''پنڈ دی سڑک تے اَہر ویلے دھوڑاں پھکدی رہندی اے
شہر چوں آون والی۔
ہر لاری نوں تکدی رہندی اے''

''نظم'' میں کلا آں وچ اکلاپے دے اک شدید احساس نوں ''پینٹ'' کیتا گیا اے۔ شاعر نوں دنیا اک چپ چپیتے جنگل وانگر جاپدی اے۔ جس وچ سکے تے ہرے رکھ وی نیں تے جنور، پنچھی، وی پر اَہدی گل سنن تے سمجھن والا کوئی نہیں۔ اُہنوں دنیا اوس تھل وانگر جاپدی اے

جیہدی ریت دے ذرے تیز ہواواں نال گلوکڑیاں پا کے اڈاریاں مار رہے نیں پر اُہ ذرہ ہوندیاں ہویاں وی کلم کلا اے۔ تے اُہدے اکلاپے دا کارن اِہ وے کہ اوس اپنی دھرتی نال گلوکڑی پائی ہوئی اے۔ اوس دوجے ذریاں وانگر اپنی منتھی منزل اتے اپڑن لئی ہواواں دے منتھے چڑھ کے اپنی ذات نوں وٹا نہیں لگن دتا۔ اُہ اکلاپے نوں گل نال لا کے وی اپنے پیرا پنی دھرتی اتے گڈی کھلوتا اے۔ دراصل اِہ اُہ اکلاپا اے جیہڑا ہر با اصول تے ہر دھرتی پیارے دی تقدیر بن جاندا اے۔

نظم ''سمندر'' عروج تے زوال دی اک مکمل کہانی اے۔ اِہ اک شام دے رکے ہوئے چپ چاپ سمندر دی تصویر اے۔ جیہدی تہہ وچ چانن اپنے سارے رنگاں سنے دھسدا جا رہیا اے۔

نظم ''ترے بغیر'' وچ اوس پل نوں جنوطیا گیا اے جس وچ چتا دے تیز جثے سنے روح نوں چھیکو چھیک کر چھڈ دے نیں۔ تے فیر چار چفیرا اکو روپ سروپ وا گہنا بن جاندا اے.....'

''فضا اچ واشنا اے مہندی رنگے ہتھاں دی
کلی کھڑے تاں تیرے ہونٹھ مینوں دسدے نیں
کنول جو ویکھاں تاں اکھاں تیری نظر آون
گلاب مہکے تاں آندی اے تیری یاد بہت
جے دھپ نکلے تا گلھاں دی روشنی چمکے
جے ابر چھائے تاں زلفاں سیاہ لہراون
جے چن نکلے تاں دسے تیرا حسیں مکھڑا۔''

''چن اے اک اکلا'' پڑھ کے انج محسوس ہوندا اے کہ ایس نظم راہیں ودھدی ہوئی آبادی دے طوفان نوں ڈکن دا آہر کیتا گیا اے۔ پر گوہ کیتیاں نظم دیاں کئی ہور پرتاں وی کھلدیاں نیں جویں جیون دے ہر انگ وچ میانہ روی تے اعتدال۔ کیوں جے زندگی دے ہر انگ تے رنگ وا حسن اُہدے اعتدال نال ای اے تے ہر شے اپنی حد تے اپنے مقام تے ای جچدی اے۔ جویں.....'

''اک دو پھل نیں شاخ دی رونق
اک دو پھل سہارا
ڈھیر پھلاں دے نالوں چنگا
اک پھل وا نظارا

☆☆☆

حدوں باہر نہ ٹھیک ہنیرا
حدوں باہر نہ چانن
اپنی تھاں تے ٹھیک ہنیرا
چانن دی تھاں چانن

☆☆☆

حدوں باہر نہ چنگا سوکا
حدوں باہر نہ پانی
سوکے دی تھاں سوکا چنگا
پانی دی تھاں پانی.....''

☆☆☆

سحر ہوراں دیاں نظماں وچ سورج دا استعارا کئی تھائیں چلدا اے..... جویں نظم

''دھیاں چھانواں'' وچ آکھدے نیں.....'

''سورج دی تکھی اکھاں تے پئی جھک کے
سورج اگے بدل پچھے
نسدے نسدے اکدو جے توں دُور گئے
فیر نیڑے آئے۔''

☆☆☆

367

نظم ..... ''جادو'' وچ آکھدے نیں .....'

''سورج چڑھیا
ہر اک پاسے دھپ دے تکھے رنگاں دی
اک نہراے جاری .....''

☆☆☆

نظم ''اعلان'' وچ انج اعلان کردے نیں .....'

''اُچے اُچے محل منارے
کندھاں کوٹھے تے چوبارے
روک نہیں سکدے
ٹوک نہیں سکدے
سورج دی تکھی رشنائی۔''

☆☆☆

نظم ''سورج دا آرٹ'' وانڈھا سراں ٹھیا گیا اے کہ .....'

''سورج اک مصور اے
جیہدیاں تصویراں ..... چن تے تارے
پھلاں دے دلکش نظارے
دریا لہراں اُڈدے بدل سردہواواں۔''

☆☆☆

''پرچھانویں'' وچ سورج دے ڈبن دا جھورا انج کیتا گیا اے .....'

''سورج ڈب گیا اے
رات دا تیز ہنیرا
سردہوا بن کے
ہر پاسے پھیل رہیا اے۔''

368

☆☆☆

نظم ''ہائی'' وچ سورج تکو .....'

''متھے تے مڑھکا وگدا اے
محنت دا سورج جگدا اے
کیہ کہنا ایہدی عظمت دا
چہرے تے بھجدی لالی اے
اِہ دیس میرے دا ہائی اے۔''

☆☆☆

حضرت ''اقبال'' دے سامہنے سورج دا رنگ ڈھنگ کیہا اے ..... دیکھو .....'

''تارے بن بن سوچاں اُہدیاں جو جگمگ جگمگ کردیاں نیں سورج دیاں تکھیاں
کرناں وی اُہدے سامہنے آن توں ڈردیاں نیں۔۔''

☆☆☆

اہناں نظماں راہیں ''سورج'' دے دو روپ سامہنے آوندے نیں۔ اک تے حیاتی تے چانن دا روپ تے دوجا فرعونیت تے ظلم دا روپ۔ تے اِہ دوویں روپ برحق نیں۔ اسیں اہناں چوں کسے دا وی انکار نہیں کرسکدے۔ سخر ہوراں اپنی ذاتی پسند تے ناپسندی توں بالاتر ہو کے سورج دے اہناں دوہاں پکھاں نوں منیا اے تے انج اُہ لاشعوری طور تے اپنی شخصیت تے مزاج دی حقیقت پسندی بارے وی دس پا گئے نیں۔

اس توں وکھ اُہناں دیاں دوجیاں نظماں وی مثبت قدراں دی پالنا کر رہیاں نیں۔ اُہ چانن نال محبت کردے نیں پر ہنیرے نال وی نفرت نہیں کردے کیوں جے اُہ جان دے نیں کہ ہنیرے دی اک نکی جنی چادر بیٹھاں وی سردیاں والاں جنے اُہ کوجھ لک سکدے نیں جیہناں نوں بکنا کئی وار حیاتی دی حیاتی لئی ڈاھڈا ضروری ہو جاندا اے۔

مینوں پک اے کہ ''دھپاں چھانواں'' دیاں نظماں ہوا دا اُہ بلا اے جیہدی انگل پھڑ کے کئی دھرتی واس سکے پتر فیر گدھے پاؤندیاں لگراں اتے جاگن گے۔

پروفیسر حسین سحر تے پنجابی ادب

شفیق آصف

پروفیسر حسین سحر اردو تے پنجابی ادب دا اک معروف تے معتبر ناں اے اونہاں دا تخلیقی جہان بہت وسیع اے اُردو زبان دے بھرویں کم توں علاوہ اونہاں پنجابی زبان وچ وی خاصا کم کیتا اے جیڑا اپنے معیار تے انفرادیت پاروں خصوصی اہمیت دا حامل اے۔ پنجابی وچ پروفیسر حسین سحر نے شعری تے نثری حوالے نال جو کم کیتا اے اوہ کتابی روپ وچ وی سامنے آیا اے ہن تیکر سحر صاحب دیاں چار پنجابی کتاباں چھپ چکیاں نیں جنھاں وچ تن کتاباں شاعری دیاں نیں تے اک کتاب پنجابی نثر دی اے۔ پنجابی زبان وچ پروفیسر حسین سحر دی پہلی کتاب ''دو جگ دا وای'' اے جہدے وچ اونہاں دیاں حمداں تے نعتاں شامل نیں پروفیسر حسین سحر نے دی حمد یہ تے نعتیہ شاعری عقیدت تے محبت دی مظہر ہوون دے نال نال فکر تے فن دا اک نویکلا شاہکار وی اے۔ پروفیسر حسین سحر دی ایہہ مذہبی شاعری جدت تے کلاسیکی روایت دا حسین امتزاج اے۔ اونہاں نے اپنا نعت وچ نبی کریم ﷺ دی سیرت نوں وی سمویا اے تے اپنی بے کراں عقیدتاں دا وی ذکر کیتا اے سحر صاحب دیاں ایہہ نعتاں پڑھ کے احساس ہوندا اے کہ اوہ اک سچے عاشق رسول ﷺ نیں۔ پروفیسر حسین سحر دی دوجی پنجابی کتاب ''سوچ وچار'' اے ایس کتاب وچ سحر صاحب دے تنقیدی تے تحقیقی مضامین شامل نیں۔ کجھ مضمون جنوبی پنجاب دی ادبی ٹور دے بارے نیں تے کجھ پنجابی تحقیق تے تنقید دا احاطہ کردے نیں پروفیسر حسین سحر نے اپنے اپنے تحقیقی تے تنقیدی کم وچ غیر جانبداری دا ثبوت دِتا۔ اے اوہ تحقیقی تے تنقیدنوں اک ذمہ دارانہ کم سمجھدے نیں تے اپنا نقطہ نظر واضح طور تے بیان کردے نیں ایہو جہا اے کہ اونہاں دی ایہہ کتاب ''سوچ وچار'' پنجابی تحقیق تے تنقید وچ اہم حوالے دا کم دے رہی اے۔ پنجابی شعری ادب وچ پروفیسر حسین سحر دا اہم ترین کم اونہاں دی پنجابی غزلاں تے نظماں دا مجموعہ ''دھیاں چھانواں'' اے۔ پروفیسر حسین سحر دی پنجابی نظم تے غزل اک نویں جہانِ معنی نوں قاری تے آشکار کردی اے ''دھیاں چھانواں'' وچ سحر صاحب نے حیاتی

نوں اک نویں زاویئے نال ویکھیا اے اونہاں دیاں غزلاں اک نویں طرز احساس دیاں ترجمان نیں جد کہ نظماں معاشرے وچ کھلریاں ہویاں حقیقتاں نوں بیان کردیاں نیں پروفیسر حسین سحر دا اسلوب تے وکھرا ہے ای پر اُنہاں دی لفظیات وی منفرد تے خوبصورت اے اونہاں دے چند شعر ویکھو

خبرے سورج تے بدل دی لکن میٹی کیہہ اے
بندے نالوں ودھدا جاوے بندے دا پرچھانواں

غیراں نے سانوں نئیں لٹیا
چور ناں اپنے گھر دے پے نیں

دل اے عرش معلیٰ اندر
ست زمین اسمان سماوے

سحرؔ اساڈے قصے اُتے
جچدا اے دُکھ دا پرچھانواں

پروفیسر حسین سحر دی چوتھی پنجابی کتاب ''پھل کلیاں'' اے ایہہ بالاں لئی لکھیاں گئیاں خوبصورت نظماں نیں اونہاں دی نظماں وچ بچیاں دی نفسیات نوں سامنے رکھیا گیا اے زبان سادہ تے پر کشش اے ''پھل کلیاں'' وچ سحر صاحب دا فن چمکدا ہویا نظر آندا اے۔

''دو جگ داوالی'' بارے کجھ وچار

ڈاکٹر خان محمد ساجد

میں 1985ء وچ ملتان آیاں ساں۔ اتھے آون تو پہلا اپنی ملازمت دے سلسلے وچ سندھ ساں۔ ملتان آون دا مقصد وی ملازمتی ذمہ داریاں سن۔ پر ملتان نال میرا تعلق اپنے شہر دے حوالے نال وی اے جہڑا ملتان ڈویژن دا اک حصہ اے۔ ایس لحاظ نال میں پیدائشی ملتانی آں۔ کیوں جے ملتان اک شہر یا زبان داناں نئیں اک تہذیب تے فکر داناں اے۔ جس دیاں بنیاداں وچ شیخ فریدالدین مسعود شکر گنج ملتانیؒ، بابا بہاءالدین زکریا ملتانیؒ، خواجہ فریدؒ، بابا وارث شاہؒ، بابا بلھے شاہ شتاریؒ، بابا سری گرو نانک دیو جی مہاراج تے بہت سارے ولیاں تے بھگتاں دے زہد تے فقر نیں۔ جہاں دی فکر دا بنیاد ی محور انسانی محبت تے بھائی چارہ ہی۔ ادب دے نال میری دلچسپی میرے بچپنے توں اے۔ پر شاید ایہہ ملتان دی ہوا دا اثر ہی کہ اتھے آ کے مینوں ادب نال کوئی زیادہ ہی دلچسپی پیدا ہوئی تے میں ادب دے اسمان ول تکنا شروع کر دتا۔ میری نظر جہاں چن تاریاں تے پئی انہاں وچ حسین سحر دا ناں بہت نمایاں سی۔ گو اونہاں دے میں کوئی ایناں قریب نہیں رہیا پر میرے دل وچ اونہاں دی کشش ودھ دی رہی۔ ایس کشش وچ اونہاں دی کتاب ''فرقان عظیم'' نے ایناں اضافہ کیتا کہ میں اونہاں نوں باقاعدگی نال ملن تے پڑھن لگ پیا۔ اونہاں دی ہر ملاقات نے اک الگ تاثر میرے ذہن تے دل تے چھڈیا۔ تے ہر بیٹھک نے اک نواں گوشہ اونہاں دی شخصیت دا میرے اُتے کھولیا۔ اونہاں نال ملاقات توں بعد مینوں ایویں لگیا کہ اوہ میرے وجود دا ہی حصہ نیں کیوں جے اونہاں دا آبائی تعلق وی اوس علاقے نال اے جتھوں میرا خمیر اٹھیا۔ اونہاں نال ہر ملاقات توں بعد مینوں اپنی فکری محرومی دا بڑی شدت نال احساس ہویا۔ اک دن جدوں اوہ سعودی عرب جا رہے سن، اونہاں نے مینوں بڑی اہم نصیحت کیتی۔ کہن لگے ساجد صاحب تساں کجھ اپنی ماں بولی (پنجابی) وچ وی لکھیا کرو۔ اوس دن توں میں پنجابی زبان تے ادب نوں کھوجن لگ پیا۔ تے اک پنجابی شعری مجموعے تے کم کرنا شروع کر

دتا۔ کجھ دن پہلاں جد اونہاں نال میری ملاقات ہوئی تاں اونہاں نے میرے پنجابی کم دے بارے پچھیا تے میں اونہاں نوں دسیا کہ مسودہ تقریباً مکمل اے۔ اوہ بڑے خوش ہوئے تے نال ای اپنا پنجابی نعتاں دا مجموعہ بڑی محبت نال عطا کیتا۔ ایس پنجابی مجموعے نے میرے اندر سوچاں دی ایک نویں دنیا روشن کر دتی۔ مینوں ایہ کتاب پڑھ کے ہی ایہ گل سمجھ آئی کہ حسین سحر ایناں عظیم کیوں اے۔ اونہاں دے ایس شعر نے تے میرے اندر ان گنت دیوے بال دتے۔

روضہ ویکھاں تے یاد طور آوے
میری اکھیاں دے وچ اوہ نور آوے

حضور نبی کریمؐ دی رحمت نوں ایس توں بہتر کس طراں بیان کیتا جا سکدا اے:

طائف اچ پتھراں دی بارش نال
آپ دا سی لہولہان بدن
فروی کوئی نہ بددعا کیتی

حسین سحر دا طبعی حسن تے اونہاں دے فن دا نور انسان نوں بار بار اونہاں ول ویکھن تے مجبور کر دیندا اے۔ اونہاں دا جسمانی حسن تے خدا دا عطیہ اے۔ پر اونہاں دے فن دے نور وچ عطائے خداوندی تو علاوہ اونہاں دی مسلسل محنت، مطالعہ، حب رسول تے ثنائے رسول دا وی حصہ اے۔ بلکہ جے ایہ کہیا جاوے کہ اونہاں دی فکری تکون توحید الٰہی، حب رسول تے ثنائے رسول نال ترتیب پاندی اے تے غلط نہ ہووے گا۔ یا رکانِ ثلاثہ اونہاں دی سب لکھتاں وچ اپنی پوری آب تے تاب نال موجود نیں۔ حقیقت ایہ وے کہ کوئی انسان اوس وقت تک دنیا تے آخرت وچ اُچا مقام حاصل نہیں کر سکدا جد تک اوہ اوس ذاتِ بابرکات توں فیض حاصل نہ کرے۔ حسین فرماندے نیں۔

ایہ کرامت ہے نعت مرسل دی
چھا گیا اے سحر دے فن دا نور

انسانی تریخ دے ورقے پھرولئے تے سانوں پتہ لگدا اے کہ دنیا دا کوئی مہان آدمی ایسا نئیں جہدے

حضور نبی کریم دی ذات توں شعوری یا غیر شعوری طور تے فیض نہ لیا ہووے، اس چیز دا جدید تحقیق توں وی ثبوت ملدا اے۔ جہدے وچ ایس حقیقت دا اعتراف موجود اے کہ حضور نبی کریم دی ذات نے سب توں زیادہ انسانی تاریخ تے تہذیب نوں متاثر کیتا اے۔ حسین سحر ایس حقیقت تے مکمل ایمان رکھدے نیں فرماندے نیں:

نقش سارا عظمت انسان دا
مصطفےٰ دی عظمتاں دا عکس اے

اک ہور جگہ فرماندینیں:

دشمناں نے وی من لیا دل توں
کیسا کردار پاک روشن اے
آپ صادق وی نیں امین وی نیں

حسین سحر دے تصور دین وی اساس اس عقیدے تے ہے کہ حضور نبی کریم دی ذات قرآن دا مکمل نمونہ ہی بلکہ اصل قرآن حضور ای سن۔ قرآن وی ایس حقیقت دی تصدیق کردا اے مثلاً قرآن وچ تحریر اے "یہ رسول اپنی خواہش نال گل نئیں کردا بلکہ جو کچھ کہندا اے اوہ وحی اے جہڑی رب دی طرفوں آندی اے" حسین سحر ایس اٹل حقیقت نوں ایس طراں نکھار کے سامنے لیاندے نیں:

جو آپ دا ہے عمل اوہ ہے آیۂ یزداں
جو کہن آپ خدا دا کلام ہو جائے

حسین سحر دیا جنیاں وی تحریراں پڑھن دا اتفاق ہویا اے اونہاں توں اک چیز جیہڑی نکھر کے سامنے آؤندی اے اوہ اے وے کہ اوہ اک غیر فرقہ وارانہ ذہن رکھن والے مسلمان نیں۔ اسلامی وحدت بلکہ انسانی وحدت تے اونہاں دا ایمان کامل ہے۔ اونہاں دی ایہ کتاب ایس حقیقت دا مکمل اظہار اے۔ ویکھو کنی خوبصورتی نال ایس حقیقت نوں واضح کردے نیں:

مخلوق خدا دی تے خدا سوہنے نبی دا

کونین چ رتبہ اے بڑا سوہنے نبی دا

اونہاں دے نزدیک انسانیت نوں جوڑن دا صرف اکو ای نسخہ اے۔ یعنی نبی سوہنے دی محبت نوں عام کیتا جاوے۔ تے اونہاں دی کتاب چ ایس حقیقت دا بھرپور اظہار موجود اے۔ میری دعا اے کہ رب اونہاں دے قلم نوں قیامت تک حرکت وچ رکھے تاں جے ایس طراح دیاں لکھتاں دے تخمے سانوں ملدے رہن۔

اونہاں دی کتاب دی منفرد خصوصیت اونہاں دا خالص پنجابی لب ولہجہ اے۔ جہدے وچ اوس مٹی دی خوشبو اے جس تے آ کے تیمور جیہے ظالم تے جابر وی اپنی تلوار نیویں کر لیندے سن۔ میری مراد بابا فریدؒ تے بابا وارث دا خطہ اے جتھوں اج وی محبت تے معرفت دے چشمے پھٹ رہے نیں تے قیامت تک پھٹدے رہن گے۔ مینوں امید اے کہ پنجابی جیہڑی اولیاء، بھگتاں تے سنتاں دی زبان اے اوہدے خزانے وچ ایہ کتاب اک بے بہا اضافہ ثابت ہووے گی۔

Kulliat-E-Hussain Sahar---V

THE DAILY JANG &
PUNJAB GROUP OF COLLEGES
PRESENT
TALENT AWARD-93.
IN RECOGNITION OF YOUR
OUSTANDING ACHIEVEMENT
IN THE FIELD OF PERFORMANCE
CERTIFICATE OF MERIT
DICTIONARY OF
INTERNATIONAL
BIOGRAPHY
ESPERANTO-KLUBO
E
MEK

فانوسِ حرم

Kulliat-E-Hussain

حسین تحر

فانوسِ حرم

(حمد و نعت)

حُسین سحؔر

سحؔر سنز .....لاہور / ملتان

ضابطہ

(جملہ حقوق محفوظ)

اشاعت اوّل 2008

اہتمام .....الکتاب گرافکس پل شوالہ ملتان

عکاسی تصویر سرورق: .....شہروز حسین

ناشر .....سحر سنز لاہور/ملتان

قیمت .....-/200 روپے

یو ایس ڈالر: .....10$

اماراتی درہم: 25

ملنے کا پتا

کتاب نگر .....حسن آرکیڈ ملتان چھاؤنی

ابو میسون اللہ بخش نے عائشہ پرنٹرز سے چھپوا کر الکتاب گرافکس ملتان سے شائع کی

ISBN-978-969-9337-12-3

www.furqaneazeem.com.

انتساب

اپنی پیاری بیٹیوں

فوزیہ طاہر اور عافیہ مظاہر

کے نام

تشکیل

حمد و مناجات:

۱۔ خدا وا حد بھی ہے اور ہے احد بھی 10

۲۔ ممکن ہی نہیں ہر گز جب حق ہوا دا تیرا 11

۳۔ اے خداوند و قاضی الحاجات 13

۴۔ خدا کی معرفت کا حق ادا ہو ہی نہیں سکتا 15

۵۔ نہ شوکت اور نہ سیم و زر عطا ہو 17

نعتیں:

۱۔ میں رواں ہوں شوق سے کچھ یوں مدینے کی طرف 21

۲۔ مری دعاؤں میں اتنا اثر نظر آئے 23

۳۔ ہوائے کوئے مدینہ نصیب ہو جائے 25

۴۔ یوں ہوں میں محوِ سفر شہرِ نبیؐ کی جانب 27

۵۔ راہِ طیبہ پہ یوں میں رواں ہوں 29

۶۔ منزلِ طیبہ کی جانب رہ گزر ہے سامنے 31

۷۔ شہرِ طیبہ کی ہوا آہستہ چل 33

۸۔ رواں یوں شہرِ احمدؐ کی طرف ہوں 35

۹۔ کتنے خوش قسمت و خوش بخت مسافر ہوں گے 37

۱۰۔ یوں غلام حاضر ہے آستانِ رحمت پر 39

۱۱۔ گنبدِ خضرا ہے میرے سامنے 41

۱۲۔ جمالِ جلوۂ دارین دیکھیں 43

۱۳۔ کربِ و رنج و غم جو تھا شہرِ جاں سے دوری میں 45

۱۴۔ فشارِ ہجر میں دیکھا جو جاں بلب مجھ کو 47

۱۵۔ آیا ہے ان کا نام تو نکہت فزا ہوئیں 49

۱۶۔ درِ شمعِ ہدا ہے میرا مطاف 51

۱۷۔ ثناگروں میں جو ان کے شمار ہو جائے 53

۱۸۔ یوں ہم ان کا آستاں دیکھا کیے 55

۱۹۔ نہیں کچھ اور فقط اپنی یاد دیں مجھ کو 57

۲۰۔ رحمتیں ہیں دم بہ دم شہرِ نبیؐ کی طرف 59

۲۱۔ نورِ حق کی کرن مدینہ ہے 61

۲۲۔ مل جائے گا جنت کا پتا شہرِ نبیؐ سے 63

۲۳۔ جہاں کے چہرۂ رنگیں پہ گویا تل مدینہ ہے 65

۲۴۔ مقدر کا ستارہ سامنے ہے 67

۲۵۔ کسے یہ علم کیا ہے شوکت و رفعت مدینے کی 69

۲۶۔ اس طرح جام و درِ شہرِ پیمبر دیکھئے 71

۲۷۔ جو چاہتا ہو جاننا آب و ہوائے خلد 73

۲۸۔ یہ کیسا نور طیبہ کی فضاؤں میں سمایا ہے! 75

۲۹۔ کہاں دہن میں زباں ہے حضورؐ کے در پر؟ 77

۳۰۔ جلوۂ شمس الضحیٰ کو دیکھتے 79

۳۱۔ شہرِ نبیؐ کی آب و ہوا لے کے جاؤں گا 81

۳۲۔ اک عمر عقیدت کی جو لو دل میں پلی ہے 83

۴۳۔	ہماری سمت چشمِ نور کیجے	85
۴۴۔	آپ کی دہلیز سے جو ہے مری وابستگی	87
۴۵۔	آسماں پر بھلا وہ کہاں رفعتیں	89
۴۶۔	کبھی جو سامنے وہ رشکِ طور آ جائے	91
۴۷۔	چلو پھر سبز گنبد کا نظارہ دیکھ لیتے ہیں	93
۴۸۔	دل میں خوشبوئے درود اپنے بسا کر دیکھنا	95
۴۹۔	ہمیں طیبہ کی چھاؤں سے نوازا	97
۵۰۔	غلام ان کے ورائے حدِ امکاں دیکھ لیتے ہیں	99
۵۱۔	جمالِ گنبدِ خضرا دکھائی دیتا ہے	101
۵۲۔	سوائے نامِ شہ لب پر نہیں ہے	103
۵۳۔	یہ ہر اک سمت جو دیوانے ہی دیوانے ہیں	105
۵۴۔	سایۂ روضۂ سرکار میں آ کر دیکھو	107
۵۵۔	میں نے آہوں سے اپنی جو دیں دستکیں	109
۵۶۔	ان کے قدموں کی خاک ہو جاؤں	111
۵۷۔	مری آنکھوں میں جو ضو باریاں ہیں	113
۵۸۔	صدر شکِ گلستانِ ارم پر ٹھہر گئی	115
۵۹۔	جب عیاں وہ ذات ہو گئی	117
۶۰۔	ہر طرف رحمتوں کی گھٹا چھا گئی	119
۶۱۔	پھول کھلتے ہیں اِک تبسم سے	121
۶۲۔	صد شکر مصطفےٰ سا ہمیں رہنما ملا	123
۶۳۔	جو یہ سوچیں تو ہوتی ہے خوشی کم	125

۶۴۔	وہ جس نے رہ دکھائی قافلوں کو	127
۶۵۔	نوازا جو شہِ ذی شان تو نے	129
۶۶۔	چشمِ رحمت ہو سدا خیر البشر	131
۶۷۔	زیست میں گر نمو چاہیے	133
۶۸۔	دہر میں وہ شہِ بے نظیر آپ ہیں	135
۶۹۔	عزت و شان رسالت ختم ہے	137
۷۰۔	عشقِ سرکار کا ہم کو بھی یہ معیار ملے	139
۷۱۔	ان کا چہرہ روشنی ان کا سراپا روشنی	141
۷۲۔	ہماری زیست کی خاطر نصاب دیتے ہیں	143
۷۳۔	دل میں گر روشنی چاہیے	145
۷۴۔	ریاضِ ہستی میں ایسے آئے امین و صادق	147
۷۵۔	نسبت ہوئی ہے جب سے شہِ والا شان سے	149
۷۶۔	دیکھے کوئی یہ شان یہ شوکت حضور کی	151
۷۷۔	نبیؐ کے حُسنِ تبسم کا استعارہ ہے	153
۷۸۔	صفاتِ ذاتِ نبیؐ کا شمار کوئی نہیں	155
۷۹۔	بس اک یہی علاج ہے مجھ تشنہ کام کا	157
۸۰۔	کیا عزت و اکرام ہے کیا جاہ و حشم ہے!	159

10

حمد

خدا واحد بھی ہے اور ہے احد بھی
اُسی کی ذاتِ والا ہے صمد بھی

علائق سے وہ ہستی ہے مبرا
وہی ہے لَم یَلِد اور لَم یُو لَد بھی

وہی آقا و مولیٰ ہے سبھی کا
اُسی کے نیک بھی ہیں اور بَد بھی

وہی قہار بھی جبار بھی ہے
نہیں اُس کے کرم کی کوئی حد بھی

وہی خالق ازل کی ہے سحؔر کا
وہی ہے مالکِ شامِ ابد بھی

11

حمد

ممکن ہی نہیں ہرگز جب حق ہو ادا تیرا
پھر کیسے کوئی بندہ ہو حمد سرا تیرا؟

معلوم نہیں مجھ کو توصیف ہے کیا تیری؟
بس نام مرے لب پر ہے صبح و مسا تیرا

مہر و مہ و انجم ہیں تسبیح کناں ہر دم
دم بھرتے ہیں ہر ساعت یہ ارض و سما تیرا

کونین میں ہر جانب تیری ہی حکومت ہے
محکوم ہے ہر ذرہ اے فرماں روا! تیرا

جتنے بھی سہارے ہیں بیکار سہارے ہیں
بس ایک سہارا ہے دنیا میں بڑا تیرا

میں بندۂ فانی ہوں تقدیر فنا میری
دائم ہے تری ہستی ہے دارِ بقا تیرا

کیا اس سے بھلا بڑھ کر نسبت بھی کوئی ہوگی؟
بندہ ہے سحؔر عاجز اے میرے خدا تیرا

مناجات

اے خداوند و تاضی الحاجات
تجھ سے مخفی نہیں مرے حالات

کیا ضروری ہے میں زباں سے کہوں
تجھ پہ ظاہر ہے میری اک اک بات

میری کیا حیثیت ترے آگے؟
میں ہوں اک بے نشان و بے اوقات

ہے ترا ذکر وجہِ اطمینان
ہے تیرا نام رشکِ قند و نبات

یوں ترے آستاں پہ آیا ہوں
آنکھ میں آنسوؤں کی ہے سوغات

کی جو پہلی نگاہ کعبے پر
دل سے نکلے تمام لات و منات

میں جو محوِ طوافِ کعبہ ہوں
میرے ہر سو ہے نور کی برسات

ترے محبوب کے نقوشِ قدم
ہیں مرے واسطے صراطِ نجات

مجھ کو مالک! مرا پتا دے دے
کر عنایت مجھے شعورِ حیات

بخش دے علم و آگہی کا نور
دُور کر مجھ سے جہل کی ظلمات

کر مری زندگی کو رشکِ سحر
روح پر چھا گئی ہے گہری رات

حمد و نعت

خدا کی معرفت کا حق ادا ہو ہی نہیں سکتا
جو آ جائے سمجھ میں وہ خدا ہو ہی نہیں سکتا

ہے کون اُس کے سوا خالق بھلا دونوں جہانوں کا؟
کوئی بھی صاحبِ عرشِ علیٰ ہو ہی نہیں سکتا

اُسی کی بارگہ میں زیب دیتے ہیں سبھی سجدے
کوئی معبودِ حق اس کے سوا ہو ہی نہیں سکتا

خدا مداح جس ذاتِ مقدس کا ہے قرآں میں
بشر اس کا کوئی مدحت سرا ہو ہی نہیں سکتا

نہایت غور سے دیکھی ہے تاریخِ بشر ہم نے
محمد مصطفیٰؐ سا دوسرا ہو ہی نہیں سکتا

محمدؐ خاتمِ پیغمبراں ہیں رحمتِ عالم
کسی کو مرتبہ ایسا عطا ہو ہی نہیں سکتا

چمکتا ہے سحرؔ جو چاند بن کر خاکِ طیبہ پر
کسی بھی اور کا یہ نقشِ پا ہو ہی نہیں سکتا

دعا

نہ شوکت اور نہ سیم و زر عطا ہو
دلِ بیدار ، چشمِ تر عطا ہو

ہو میرے سامنے جلوہ حرم کا
نظر کو بس یہی منظر عطا ہو

نہیں کچھ چاہتا اس کے سوا میں
ولائے آلِ پیغمبرؐ عطا ہو

ہو عشقِ مصطفیٰ ؐ کا جس میں سودا
الٰہی مجھ کو ایسا سر عطا ہو

پہنچ جاؤں سحؔر جس سے میں طیبہ
مجھے پرواز کو وہ پر عطا ہو

نعتیں

میں رواں ہوں شوق سے کچھ یوں مدینے کی طرف
اک تہی داماں بڑھے جیسے خزینے کی طرف

دیکھتے ہی نقشِ پا ان کا جھکا دیتا ہوں سر
راستہ جاتا ہے یہ رحمت کے زینے کی طرف

ان کی یاد آئی تو کیسے جگمگا اُٹھا ہے دل
دیکھتے ہیں مہر و مہ بھی اس نگینے کی طرف

نامِ نامی آپؐ کا دہرا رہی ہیں دھڑکنیں
بارشِ انوار ہے اک میرے سینے کی طرف

کاش موت آئے مدینے کی فضاؤں میں مجھے
ایسا مرنا اک قدم آگے ہے جینے کی طرف

جستِ اعلیٰ کی خوشبوئے حیات افروز بھی
دیکھتی ہے رشک سے ان کے پسینے کی طرف

موجِ طوفاں سے بچاتی ہے ولائے اہل بیتؑ
کیوں نہ بڑھ جاؤں میں بخشش کے سفینے کی طرف

محوِ مدحت ہٹ کے میں دنیا و ما فیہا سے ہوں
دھیان میرا جامِ کوثر کے ہے پینے کی طرف

ہیں بفیضِ ساقیٔ رحمت سحرؔ سرشار دل
ہے توجہ اُن کی اک اک آبگینے کی طرف

24

کوئی جو غور سے دیکھے حقیقتِ معراج
مقامِ عرش سے آگے بشر نظر آئے

تجلیوں کی وہ بارش ہے ان کے در پہ سحر
نظر کی بھیک لئے دیدہ ور نظر آئے

23

مری دعاؤں میں اتنا اثر نظر آئے
کہ آنکھ کھولوں تو بس ان کا در نظر آئے

یہی نظارہ مجھے چشمِ تر ! نظر آئے
کہ سامنے مجھے ان کا نگر نظر آئے

ستون مسجد طیبہ کے جب بھی دیکھے ہیں
ریاضِ خلد کے مجھ کو شجر نظر آئے

25

ہوائے کوئے مدینہ نصیب ہو جائے
تو رحمتوں کا خزینہ نصیب ہو جائے

بہیں جو آنکھ سے بیساختہ مرے آنسو
تو بندگی کا قرینہ نصیب ہو جائے

رہے نہ خوف مجھے معصیت کے طوفاں کا
نجات کا جو سفینہ نصیب ہو جائے

ملے جو آپؐ کے قدموں کی خاک کا ذرہ
تو نورِ وادیٔ سینا نصیب ہوجائے

26

ہو جس میں عشقِ رسولؐ انام کی گرمی
وہ قلب اور وہ سینہ نصیب ہوجائے

مہک اُٹھے گی زمیں عطر بیز پھولوں سے
جو مصطفیٰؐ کا پسینہ نصیب ہوجائے

ہو اہل بیتؑ میں اک اک کی معرفت حاصل
تو اوج زینہ بہ زینہ نصیب ہوجائے

تمام شعر سحرؔ نعت کے چمک اُٹھیں
جو حرف حرف نگینہ نصیب ہوجائے

یوں ہوں میں محوِ سفر شہرِ نبیؐ کی جانب
موجِ مضطر ہو رواں جیسے ندی کی جانب

ساقیِ کوثر و تسنیم سے ہوں عرض گزار
چشمِ رحمت ہو مری تشنہ لبی کی جانب

ان کی محفل میں گنہگار بھی ابرار بھی ہیں
ہے مگر لطف و کرم ان کا سبھی کی جانب

درِ رحمت کے گداؤں کو نہیں فکرِ طلب
سب کے سب دیکھتے ہیں دستِ سخی کی جانب

آپؐ چاہیں تو یہ معمور ہو اک لمحے میں
اک نظر ہو مرے دامانِ تہی کی جانب

ڈھونڈ نے نقشِ کفِ پائے شہِ دو عالمؐ
قدم اُٹھتے ہیں سحرؔ ان کی گلی کی جانب

راہِ طیبہ پہ یوں میں رواں ہوں
جیسے جبریلؑ کا ہم عناں ہوں

ان کے نقشِ قدم پر جبیں ہے
خاک ہو کر بھی میں آسماں ہوں

خاکِ طیبہ ہے چہرے پہ میرے
رشکِ مہر و مہ و کہکشاں ہوں

ان کے دربار میں ہوں میں حاضر
ماورائے زمان و مکاں ہوں

سبز گنبد کے سائے میں رہ کر
میں مکینِ ریاض جناں ہوں

سود مندی مری آپؐ سے ہے
ورنہ میں تو زیاں ہی زیاں ہوں

اے سحرؔ یہ بھی ان کا کرم ہے
میں جو آج ان کا اک مدح خواں ہوں

32

خاک ہے ان کے قدم کی میری پیشانی کا نور
میری دیرینہ دعاؤں کا اثر ہے سامنے

ہے زمانے کی نظر معراج کی شب پر سحر
انتہائے عظمتِ نوعِ بشر ہے سامنے

31

منزلِ طیبہ کی جانب رہ گزر ہے سامنے
آج میری آرزوؤں کا ثمر ہے سامنے

رحمتیں ہی رحمتیں ہیں جس کے چار اطراف میں
رحمت اللعالمیں کا وہ نگر ہے سامنے

یہ نظارہ اس نے دکھلایا خدا کا شکر ہے
گنبدِ خضرا وہ روضہ اور وہ در ہے سامنے

شہرِ طیبہ کی ہوا! آہستہ چل
تو ہے میری رہنما! آہستہ چل

مدتوں کے بعد پہنچا ہوں یہاں
میری بے چینی بجا آہستہ چل

اس میں شامل ہیں مہ و مہرو نجوم
خاک ہے یہ کیمیا آہستہ چل

دیکھ ہو جائے نہ کچھ سوئے ادب
سامنے ہے نقشِ پا آہستہ چل

رکھ تقاضائے ادب پیشِ نظر
اے دلِ سیماب پا! آہستہ چل

بے تحاشا دھڑکنوں کے شور سے
ہو نہ اک محشر بپا آہستہ چل

ہے کہاں روضہ کہاں محراب ہے؟
مجھ کو اک اک شے دکھا آہستہ چل

یہ ہے طیبہ کی فضائے مستجاب
مانگنے دے اک دعا آہستہ چل

نعت کے میدان میں محتاط رہ
اے مری فکرِ رسا ! آہستہ چل

یہ ہے شہرِ خواجۂ شام و سحر
گردشِ ارض و سما! آہستہ چل

35

رواں یوں شہر احمدؐ کی طرف ہوں
کہ میں لرزہ بجاں ہوں سربکف ہوں

بچا لیجے مجھے اے میرے آقا!
میں دنیا کے مصائب کا ہدف ہوں

نظر سے آئنہ مجھ کو بنا دیں
وگرنہ میں تو کم مایہ خزف ہوں

نہیں مجھ میں کسی گوہر کی خوبی
کہ میں بے آب اک خالی صدف ہوں

36

نہیں میرے لئے اب کوئی مشکل
غلامِ درگہِ شاہِؑ نجف ہوں

ڈرائے گا مجھے کیسے زمانہ؟
سحرؔ جب میں امینِ لاتخف ہوں

کتنے خوش قسمت و خوش بخت مسافر ہوں گے
آستانِ شہِ والا پہ جو حاضر ہوں گے

اڑتے پھرتے ہیں جو طیبہ کی فضا میں ہر سو
وہ فرشتے ترے دربار کے طائر ہوں گے

جو نظر آتے ہیں جنت کی خنک چھاؤں میں
بالیقیں گنبد خضرا کے وہ زائر ہوں گے

دیکھنے دو مجھے جی بھر کے حرم کے جلوے
پھر نصیبوں میں کہاں ایسے مناظر ہوں گے؟

اشک ہی حالتِ دل در پہ کریں گے ظاہر
میرے الفاظ تو اظہار سے قاصر ہوں گے

اپنی آنکھوں سے جو دیدار نبیؐ کرتے تھے
کس قدر ان کے حسیں باطن و ظاہر ہوں گے

ان سے پہلے نہ کوئی بعد میں ان کے ہے نبی
وہی اول ہیں سبھی سے وہی آخر ہوں گے

آسرا جن کا رہا ہے ہمیں اس دنیا میں
حشر کے دن بھی وہی حامی و ناصر ہوں گے

کعبؓ و حسانؓ، رضاؒ، سعدیؒ، و جامیؒ، اقبالؒ
کتنی عزت کے سحرؔ اہل یہ شاعر ہوں گے

یوں غلام حاضر ہے آستانِ رحمت پر
جیسے ذرۂ خاکی آسمانِ رحمت پر

ہے بہشت کا جلوہ عکسِ گنبدِ خضرا
خلد رشک کرتی ہے اِس نشانِ رحمت پر

دو جہاں کے خالق کی ہے رضا کے وہ تابع
حرف جو بھی آیا ہے اُس زبانِ رحمت پر

ڈر ہو کیوں سفینے کو موجۂ تلاطم کا
جب ہمیں بھروسہ ہے بادبانِ رحمت پر

گرمیٔ قیامت کے یہ ستائے ہیں شاید
اک ہجوم سا جو ہے سائبانِ رحمت پر

جھوم جھوم اُٹھتے ہیں قدسیوں کے دل سن کر
رحمتیں برستی ہیں مدح خوانِ رحمت پر

ایک جان ہے میری اِس کی حیثیت کیا ہے؟
ہوں نثار سو جانیں ایک جانِ رحمت پر

حشر میں سحرؔ میری وجہِ مغفرت ہوگا
اک نیا قصیدہ ہے جو یہ شانِ رحمت پر

42

آنکھ میں ہے مہر و مہ کی روشنی
کس کا نقشِ پا ہے میرے سامنے؟

میں بھٹک سکتا نہیں ہرگز سحرؔ
آپؐ کا رستا ہے میرے سامنے

41

گنبدِ خضرا ہے میرے سامنے
عرش کا سایہ ہے میرے سامنے

روح میری کیوں نہ پھر سیراب ہو
فیض کا دریا ہے میرے سامنے

جس پہ قرباں ہوں دوعالم کے چمن
ایک وہ صحرا ہے میرے سامنے

43

جمالِ جلوۂ دارین دیکھیں
حریم خواجۂ کونین دیکھیں

کریں شہرِ محمدؐ کا تصور
اگر دل کو کبھی بے چین دیکھیں

جو چاہیں باغِ جنت کی زیارت
در و منبر کے وہ مابین دیکھیں

جو چاہیں دیکھنا تاجِ شہی کو
وہ ان کے پاؤں کے نعلین دیکھیں

44

جو دیکھیں سبز گنبد کا نظارہ
وہ نورِ جلوۂ قوسین دیکھیں

سحرؔ فکر و نظر کی روشنی کو
درِ پاکِ شہِ کونین دیکھیں

45

کربِ رنج و غم جو تھا شہرِ جاں سے دوری میں
دل سے مٹ گیا یکسر آپ کی حضوری میں

بارگاہِ انور میں جو تجلیاں دیکھیں
ہے کہاں جھلک ان کی جلوہ گاہِ طوری میں

جب سے ہو کے آیا ہوں میں ریاضِ جنہ سے
جی نہیں مرا لگتا گلستانِ حوری میں

ایسی بیقراری پر سو قرار ہوں قرباں
کیفیت سکوں کی ہے دل کی ناصبوری میں

46

زیرِ گنبدِ خضرا نعت ہے سدا جاری
قدسیوں کے ہونٹوں پر لہجۂ زبوری میں

میکدے میں دنیا کے وہ کبھی نہیں ملتی
کیفیت سحرؔ جو ہے بادۂ طہوری میں

48

ضرور خواب میں دیکھا ہے جلوۂ طیبہ
نہیں نظر کا ملا کیف بے سبب مجھ کو

ہو جس میں یادِ نبیؐ کی شعاعوں کا جلوہ
عزیز بڑھ کے سحر سے بھی ہے وہ شب مجھ کو

47

نشارِ ہجر میں دیکھا جو جاں بلب مجھ کو
شہِ عربؐ نے مدینے کیا طلب مجھ کو

میں ننگ و نام و نشاں سے تھا مطلقاً عاری
غلامِ شہؐ کا دیا عشق نے لقب مجھ کو

زبان سے کبھی نوبت نہ آئی کہنے کی
عطا کیا مرے آقا نے بے طلب مجھ کو

آیا ہے ان کا نام تو نکہت فزا ہوئیں
سانسیں مری تمام ہی محوِ ثنا ہوئیں

کس کس کا ذکر ہو بھلا کس کس کا شکر ہو؟
جو نعمتیں کہ ان کی بدولت عطا ہوئیں

توبہ کے واسطے جو مرا دل جھکا کبھی
آغوش ہائے رحمتِ غفار وا ہوئیں

وہ موتیوں میں رحمتِ یزداں کے ڈھل گئیں
بوندیں سب آنسوؤں کی جو صرفِ دعا ہوئیں

ان ہی سے مستنیر رُخِ آفتاب ہے
کرنیں تمام آپؐ کا جو نقشِ پا ہوئیں

بابِ حرم کو دیکھا تو سجدے میں تھا سحرؔ
یوں عمر بھر کی ساری قضائیں ادا ہوئیں

درِ شمعِ ہُدا ہے میرا مطاف
مثلِ پروانہ کررہا ہوں طواف

سایہ تک بھی نظر نہیں آتا
اُن کا پیکر ہے کس قدر شفاف

ہیں وہی آشنائے ذاتِ خدا
وہی اسرارِ حق کے ہیں کشاف

ان سے بڑھ کر کریم ہوگا کون؟
دشمنوں کو بھی کردیا ہے معاف

وجہِ رشکِ پیمبراں ہیں وہ
باعثِ فخرِ آلِ عبدِ مناف

آپؐ نے خود دکھا دیا چل کر
کس قدر حق کا راستہ ہے صاف

اُن کا مدحت نگار ہوں میں سحرؔ
اُن کے مجھ پر ہیں بے حساب الطاف

ثنا گروں میں جو ان کے شمار ہوجائے
تو ہم پہ رحمتِ پروردگار ہوجائے

رواں جو اُن کی سواری ہو جانب معراج
تو کہکشاں بھی سفر کا غبار ہو جائے

کوئی جو نام پکارے حضورؐ کا دِل سے
بھنور میں ڈوبتی کشتی بھی پار ہوجائے

جو چشمِ رحمتِ عالم کا اِک اشارہ ہو
علاجِ گردشِ لیل و نہار ہوجائے

نہیں ہے کوئی بھی شے آپؐ کے لئے مشکل
جو آپ چاہیں خزاں بھی بہار ہوجائے

ملے جو آپؐ کے نقشِ قدم کی خاک کہیں
یہ دل یہ جاں مری اس پر نثار ہوجائے

بھلا کہاں وہ غریب الوطن رہے گا کبھی
کہ جس کا شہرِ محمدؐ دیار ہوجائے

جو آنکھ گنبدِ خضرا کو دیکھ لے اک بار
بصارت اس کی سحرؔ بے کنار ہوجائے

55

یوں ہم ان کا آستاں دیکھا کئے
جیسے جنت کا سماں دیکھا کئے

سامنے تھا روضۂ شاہِ عرب
حاصلِ عمرِ رواں دیکھا کئے

ان کے نقشِ پائے انور دیکھ کر
دیر تک ہم کہکشاں دیکھا کئے

سبز گنبد تھا ہمارے روبرو
دھوپ میں اک سائباں دیکھا کئے

56

عرش پر تشریف لائے شاہِ دیں
وجد میں کون و مکاں دیکھا کئے

نذر کی جب نعت میں نے اے سحرؔ
رشک سے سب مدح خواں دیکھا کئے

نہیں کچھ اور فقط اپنی یاد دیں مجھ کو
رہِ حیات میں یہ زحمتِ و زاد دیں مجھ کو

سدا قریب رکھیں مجھ کو اپنے قدموں کے
اے شاہؐ دیں!مرے دل کی مراد دیں مجھ کو

یہی ہے آرزو میری اے سیّدِ کونینؐ!
غمِ جہاں نہیں ، فکرِ معاد دیں مجھ کو

مجھے ہو مرتبۂ آلِ پاکؑ کا عرفاں
وہ آگہی اے شہِؑ خوش نہاد دیں مجھ کو

بلالؓ و بوذرؓ وسلمانؓ کو جو بخشا تھا
وہی یقین وہی اعتماد دیں مجھ کو

عطا کریں مجھے خاک اپنے آستانے کی
نہ مالِ جم نہ زرِ کیقبادؔ دیں مجھ کو

میں گھر چکا ہوں بہت جہل کے اندھیروں میں
برائے فکر و نظر اجتہاد دیں مجھ کو

مزا تو جب ہے سناؤں میں اُن کی نعت اُن کو
اور اس کو سن کے سحرؔ خود وہ داد دیں مجھ کو

59

رحمتیں ہیں دم بہ دم شہر نبیؐ کی طرف
عام ہے لطف و کرم شہر نبیؐ کی طرف

آئی استقبال کو رحمت حق کی ہوا
جب اٹھے میرے قدم شہر نبیؐ کی طرف

صرف زمیں ہی نہیں سجدۂ تعظیم میں
ہے فلک کا سر بھی خم شہر نبیؐ کی طرف

امنؑ امانؑ عافیتؑ خیرؑ سکونؑ آشتی
ہو گئے ہیں سب بہم شہر نبیؐ کی طرف

60

حد سے بڑھ جائیں اگر دہر کے ظلم و ستم
کیوں نہ پھر دیکھیں گے ہم شہر نبیؐ کی طرف

کب بلاوا ہو سحرؔ ان کی جانب سے ہمیں
ہے ہماری چشم نم شہر نبیؐ کی طرف

61

نورِ حق کی کرن مدینہ ہے
چار سو ضوفگن مدینہ ہے

رحمتیں ہر طرف برستی ہیں
رحمتوں کا چمن مدینہ ہے

اس سے بڑھ کر مقام کیا ہوگا؟
شہرِ شاہِ زمن مدینہ ہے

رنگِ جنت بھی عکس ہے اس کا
رشکِ باغِ عدن مدینہ ہے

62

میں جہاں بھی رہوں مسافر ہوں
میرا اصلی وطن مدینہ ہے

میرا موضوعِ فن یہی ہے سحرؔ
میری جانِ سخن مدینہ ہے

ل جائے گا جنت کا پتا شہرِ نبیؐ سے
ہو کر کبھی آؤ تو ذرا شہرِ نبیؐ سے

جو رحمتِ حق کا ہو طلبگار وہ آئے
آتی ہے مسلسل یہ صدا شہرِ نبیؐ سے

شاید ہے یہ سرکار کی جانب سے بلاوا
مہکی ہوئی آئی ہے ہوا شہرِ نبیؐ سے

میں شدتِ حالات سے مایوس نہیں ہوں
ہر درد کی ملتی ہے دوا شہرِ نبیؐ سے

کیونکر نہ منور در و دیوار ہوں اس کے
دنیا سے اندھیرا ہے ہٹا شہرِ نبیؐ سے

یہ میرے خیالات جو ہیں روشن و تاباں
پائی ہے مرے دل نے ضیا شہرِ نبیؐ سے

وہ کیف وہ خوشبو وہ سرور اور وہ مستی
فردوس کی ملتی ہے فضا شہرِ نبیؐ سے

میں نعت نگاروں میں جو شامل ہوں سحرؔ آج
مجھ کو ہے یہ اعزاز ملا شہرِ نبیؐ سے

65

جہاں کے چہرۂ رنگیں پہ گویا تِل مدینہ ہے
کہ زیب و زینتِ دنیائے آب و گِل مدینہ ہے

ہے رو میں کشتیٔ عمرِ رواں ساحل مدینہ ہے
سفر میں ہوں مسلسل اور مری منزل مدینہ ہے

جہاں دکھ درد ہو جاتے ہیں سب زائل مدینہ ہے
کوئی مشکل نہیں رہتی جہاں مشکل مدینہ ہے

نہ کیوں اُتریں فرشتے آسماں سے صف بہ صف ہر دم
کہ نورِ جلوۂ تقدیس کا حامل مدینہ ہے

66

یہاں آب و ہوا میں ذائقہ ہے باغِ جنت کا
اگر رہنے کے کوئی شہر ہے قابل مدینہ ہے

فقط اہلِ زمیں ہی کا نہیں یہ مرکزِ محور
فرشتوں کی بھی جمتی ہے جہاں محفل مدینہ ہے

جہاں کی زندگانی ہے اسی کے دم سے وابستہ
جہاں ہے جسم گویا اور اس کا دل مدینہ ہے

یہی شام و سحر کہتی ہے گردش آسمانوں کی
کہ اس گردش کا کوئی ہے اگر حاصل مدینہ ہے

67

مقدر کا ستارہ سامنے ہے
مدینے کا نظارہ سامنے ہے

قصیدہ پڑھ رہا ہوں شاہِ دیں کا
ہر اک قرآں کا پارہ سامنے ہے

گنہ مٹنے لگے اک ایک کرکے
وہ رحمت کا اشارہ سامنے ہے

نہیں میں ڈوب سکتا بحرِ غم میں
کرم کا وہ کنارہ سامنے ہے

68

مدینہ چھوڑ کر جاؤں کہاں میں؟
مرے ہر غم کا چارہ سامنے ہے

سحرؔ اک مرتبہ دیکھا تھا جس کو
وہی جلوہ دوبارہ سامنے ہے

کسے یہ علم کیا ہے شوکت و رفعت مدینے کی؟
خدائے پاک کو معلوم ہے عظمت مدینے کی

مری ہر سانس میں ہے موجزن نکہت مدینے کی
مرے دل کی ہر اک دھڑکن میں ہے الفت مدینے کی

میں اس کے ذرے ذرے پر کروں قربان جاں اپنی
مرے دل میں چھپی ہے اس قدر چاہت مدینے کی

تمنا اس کو جنت دیکھنے کی پھر نہیں رہتی
کھلی آنکھوں سے جس نے دیکھ لی جنت مدینے کی

بھلا اس کے مکینوں کو نہ خود پر ناز ہو کیونکر
کہ ساری نسبتوں سے بڑھ کے ہے نسبت مدینے کی

رچی ہے جو فضاؤں میں بسی ہے جو ہواؤں میں
ہے باغ خلد سے بڑھ کر کہیں نکہت مدینے کی

برستی ہے اسی ابر کرم سے رات دن بارش
زمانے بھر پہ ہے چھائی ہوئی رحمت مدینے کی

جھکا جاتا تھا جب دل بھی ہمارا ساتھ سجدوں کے
بیاں ہم کر نہیں سکتے وہ کیفیت مدینے کی

قدم جب تک نہ آئے آپؐ کے یہ شہر تھا یثرب
قدم جب آپؐ کے آئے بڑھی عزت مدینے کی

مرے ممدوح کو محبوب ہے جب شہر یہ دل سے
تو لب پر کیوں نہ ہو شام و سحر مدحت مدینے کی

اس طرح بام و در شہر پیمبرؐ دیکھئے
ایک اک ذرے میں عکس مہر انور دیکھئے

یوں کھلی آنکھوں کو ہرگز تابِ نظارہ نہیں
روضۂ پُر نور کو بادیدۂ تر دیکھئے

جنتیں قربان ہیں اس جلوہ زارِ نور پر
گنبدِ خضرا کا جاں پرور وہ منظر دیکھئے

اب بھی یوں محسوس ہوتا ہے وہ ہیں محوِ خطاب
مسجد سرکار کے محراب و منبر دیکھئے

سنگِ کعبہ نصب کرنے کا شرف جن کو ملا
بولتے ہیں کیسے ان ہاتھوں میں کنکر دیکھئے

ڈھونڈیئے ان کی ثنا کو روشنائی نور کی
اور لکھنے کے لئے جبریلؑ کا پر دیکھئے

مدحتِ خیرالوریٰ سے حرف سب معمور ہیں
غور سے آیاتِ قرآن منور دیکھئے

سانس لیتا ہوں مدینے کی فضائے پاک میں
بخت میرا دیکھئے میرا مقدر دیکھئے

دو جہاں کی نعمتیں دامن میں بھر جائیں سحرؔ
آستان پاک کا سائل تو بن کر دیکھئے

جو چاہتا ہو جاننا آب و ہوائے خلد
آئے رہے مدینے میں دیکھے فضائے خلد

شرمائے جس سے روشنی مہر و نجوم کی
خاکِ حرم میں ہے وہ طلوعِ ضیائے خلد

پائے نبیؐ کی خاک کا رتبہ نہ پوچھئے
ذرہ ہر ایک اس کا ہے گویا بنائے خلد

جنت سے بزمِ مدحتِ سرکار کم نہیں
ہر مدح خواں ہے طائرِ نغمہ سرائے خلد

جس کو تلاش نکہت باغ جناں کی ہے
طیبہ وہ آئے سینے میں اپنے بسائے خلد

دیکھا ہے میں نے گنبد خضرا کو بار بار
کیونکر نہ آنکھ میں مری آ کر سمائے خلد

خواہش مری یہی ہے، تمنا یہی سحرؔ
خاکِ مدینہ چاہئے مجھ کو بجائے خلد

یہ کیسا نور طیبہ کی فضاؤں میں سمایا ہے!
اجالا ہی اجالا ہے جو ذروں میں سمایا ہے

مرے دل پر ہوا ہے ثبت نقشِ گنبدِ خضریٰ
مدینے کا نظارہ میری سانسوں میں سمایا ہے

مری دنیا میں محشر تک کبھی شب ہو نہیں سکتی
کہ طیبہ کا سویرا میری صبحوں میں سمایا ہے

یہ کس کی خاکِ نقشِ پا مری پلکوں نے ہے چومی؟
ستاروں کا اجالا میری آنکھوں میں سمایا ہے

سحرؔ عشقِ شہِ لولاکؐ محور ہے مرے فن کا
جو بن کر رنگ و خوشبو میری نعتوں میں سمایا ہے

77

78

فلک سے بڑھ کے ستاروں کا نور ہے جس میں
اک ایسی کاہکشاں ہے حضورؐ کے در پر

سحرؔ بھلا مری کیا حیثیت یہاں تنہا
یہاں تو ایک جہاں ہے حضورؐ کے در پر

کہاں دہن میں زباں ہے حضورؐ کے در پر؟
ہمارا عجزِ بیاں ہے حضورؐ کے در پر

گراں ہے دولتِ کونین سے کہیں بڑھ کر
جو ایک اشکِ رواں ہے حضورؐ کے در پر

ہے جس میں ماہتِ ایماں بھی رنگِ ایقاں بھی
فضا وہ رشکِ جناں ہے حضورؐ کے در پر

79

جلوۂ شمس الضحیٰ کو دیکھتے
کاش ہم بدر الدجیٰ کو دیکھتے

ہم بھی دربار نبیؐ میں بیٹھ کر
آپؐ کے حُسنِ ادا کو دیکھتے

نُور کن کا جلوہ گر ہے ہر طرف
کاش ہم اہلِ کسا کو دیکھتے

80

گردشِ ارض و سما کیا چیز ہے؟
مرکزِ ارض و سما کو دیکھتے

نعت پڑھتے روبرو ان کے سحرؔ
رتبۂ حرفِ ثنا کو دیکھتے

81

شہرِ نبیؐ کی آب و ہوا لے کے جاؤں گا
آیا ہوں اب تو دل کی دوا لے کے جاؤں گا

روشن یہ دل ہے گنبدِ خضرا کے نور سے
اس آئنے کی ساری جلا لے کے جاؤں گا

جو والہانہ پن سے ہے روضے کو چھو رہی
سانسوں میں اپنی موجِ صبا لے کے جاؤں گا

مل جائے بس غلامیٔ سرکار کی سند
اپنی عقیدتوں کا صلہ لے کے جاؤں گا

82

درکار مستقل ہے مجھے سرمۂ نظر
خاکِ درِ حبیبؐ خدا لے کے جاؤں گا

ظلمت سے دور کا بھی تعلق نہ ہو مرا
شمعِ حرم کی دل میں ضیا لے کے جاؤں گا

ماتھے پہ تاج بن کے سدا جو رہے سحرؔ
وہ نقشِ پائے شاہِ ہدیٰ لے کے جاؤں گا

اک عمر عقیدت کی جو لو دل میں پلی ہے
بے ساختہ آج آنکھ کے اشکوں میں ڈھلی ہے

رشک آتا ہے مجھ پر مہ و انجم کی ضیا کو
خاک آپ کی دہلیز کی جو رخ پہ ملی ہے

شیرینیاں گھلتی ہیں میرے کام و دہن میں
نام ان کا لبوں پر ہے کہ مصری کی ڈلی ہے

اعجاز ہے یہ ذکر شہِ کون و مکاں کا
ہر گردشِ ایام مرے سر سے ٹلی ہے

کونین میں ہے اس کی شعاعوں کا اجالا
وہ مشعلِ رحمت جو مدینے میں جلی ہے

کی خون کے پیاسوں کو عطا عام معافی
یہ رسم زمانے میں فقط اُن سے چلی ہے

ہر گوشے سے آتی ہے سحر خلد کی خوشبو
جنت کی گلی ہے کہ مدینے کی گلی ہے

86

کہاں پھرتے رہیں گے مارے مارے
نہ اپنے در سے ہم کو دور کیجے

مقابل ہے سحؔر طیبہ کا جلوہ
نظر کو نور سے معمور کیجے

85

ہماری سمت چشمِ نور کیجے
ہمارے دل کو رشکِ طور کیجے

ہمیں بھی اذن دیجے حاضری کا
شگفتہ یوں دلِ رنجور کیجے

سدا وابستۂ دربار ہوں ہم
ہماری عرض یہ منظور کیجے

87

آپ کی دہلیز سے جو ہے مری وابستگی
ہے مری جان اور میری روح کی وابستگی

آپؐ کے در سے نہیں کوئی نئی وابستگی
ہے ازل کے روز سے قائم مری وابستگی

خاک کے ذرے نہ کیوں ہوں رشکِ ماہ و کہکشاں
آپؐ کے نقشِ قدم سے جب ہوئی وابستگی

آستانِ پاک سے نسبت نہیں ہے عام شے
دین و دنیا میں ہے یہ سب سے بڑی وابستگی

88

آپؐ کی ہستی سے یوں سب رحمتیں ہیں منسلک
جیسے ہو قرآن سے آیات کی وابستگی

روضۂ سرکار پر تو ہے جمالِ عرش کا
عبد کی معبود سے ہے دائمی وابستگی

ہو گیا انوار کا مرکز گریبانِ سحرؔ
ان کے دامن سے جو روز و شب ہوئی وابستگی

89

آسماں پر بھلا وہ کہاں رفعتیں
جو ہیں ان کے سرِ آستاں رفعتیں

ماہ و انجم کو بھی وہ میسر نہیں
ان کے قدموں کا ہیں جو نشاں رفعتیں

خاک طیبہ کی کیا عظمتیں ہوں بیاں؟
رشک سے دیکھتی ہیں جہاں رفعتیں

رات دن ہو جو مصروف ذکر نبیؐ
کیوں نہ پائے گی ایسی زباں رفعتیں

90

ان کی دہلیز پر ہے جھکا میرا سر
سامنے ہیں مرے بیکراں رفعتیں

عرشِ اعظم سے رکھتی ہیں نسبت سحرؔ
گنبد سبز پر سائباں رفعتیں

92

شرابِ عشقِ نبیؐ سے ہے روح میں مستی
ہمارے ہاتھ میں جامِ طہور آجائے

لکھے نہ نعت نبیؐ کے سوا کوئی بھی حرف
مرے قلم کو سحرؔ وہ شعور آجائے

91

کبھی جو سامنے وہ رشکِ طور آجائے
ہماری آنکھ میں جنت کا نور آجائے

مدینہ دیکھ کے کیف و سرور آجائے
قرار تجھ کو دل ناصبور! آجائے

سر ایک بار جھکے آپؐ کے جو قدموں میں
تو بندگی کا سلیقہ حضور! آجائے

چلو پھر سبز گنبد کا نظارہ دیکھ لیتے ہیں
یہ جنت واپسی میں ہم دوبارہ دیکھ لیتے ہیں

سعادت حاضری کی جن کو ملتی ہے مدینے میں
بلندی پر وہ قسمت کا ستارہ دیکھ لیتے ہیں

تمنا جن کو بھی ہے آپؐ کے رخ کی زیارت کی
تلاوت کے لئے قرآں کا پارہ دیکھ لیتے ہیں

بھروسہ نا خدائے دہر کی رحمت پہ ہے جن کو
وہ طوفان بلا میں بھی کنارا دیکھ لیتے ہیں

سر محشر سحرؔ کس کا کرم آواز دیتا ہے؟
گنہگاروں کو یہ کس نے پکارا؟ دیکھ لیتے ہیں

دل میں خوشبوئے درود اپنے بسا کر دیکھنا
روشنی یہ روح کے رُخ پر سجا کر دیکھنا

رفعتیں عرش معلی کی نظر آجائیں گی
نقش پائے مصطفےٰؐ پر سر جھکا کر دیکھنا

روشنی چھا جائے گی سینے کے اندر چارسو
دل میں ان کی یاد کی شمعیں جلا کر دیکھنا

مل ہی جائے گا دلِ مضطر کو جیسے اک سکوں
جالیوں پر حالِ دل اپنا سنا کر دیکھنا

خلد کی رنگت سمٹ آئے گی آنکھوں میں وہیں
گنبدِ خضرا تصور میں سجا کر دیکھنا

رحمت بے پایاں کیا ہے سیدِ کونین کی
دیکھنا چاہو اگر طیبہ میں جاکر دیکھنا

اور بھی بڑھ جائے گا شوق زیارت اے سحرؔ
اپنے گھر اک مرتبہ طیبہ سے آ کر دیکھنا

ہمیں طیبہ کی چھاؤں سے نوازا
خدا نے کن فضاؤں سے نوازا

برستی ہیں جو ہم پر قطرہ قطرہ
کرم کی ان گھٹاؤں سے نوازا

دکھا کر گنبدِ خضرا کا جلوہ
نظر کو کہکشاؤں سے نوازا

یہ ساری روشنی ہے اُن کے در کی
کہ سینے کو ضیاؤں سے نوازا

شعور و آگہی، ایمان و عرفاں
ہمیں کیسی عطاؤں سے نوازا

تڑپ اٹھے تھے محشر کی فضا میں
ہمیں کملی کی چھاؤں سے نوازا

یہ ہے احسان اُن کا عاصیوں پر
کہ بخشش کی ہواؤں سے نوازا

یہی ہے عظمت کردار ان کی
عدو کو بھی دعاؤں سے نوازا

تبسم، درگزر، الفت، محبت
کرم کی سب اداؤں سے نوازا

سحرؔ اللہ کی ہے یہ خاص رحمت
ہمیں اُن کی ثناؤں سے نوازا

غلام ان کے ورائے حدِ امکاں دیکھ لیتے ہیں
خزاؤں میں بھی وہ عکسِ بہاراں دیکھ لیتے ہیں

جمال گنبد خضرا نے بخشی ہے نظر ایسی
کہ ہم جس وقت چاہیں باغِ رضواں دیکھ لیتے ہیں

ارادہ ہوشہؔ والا کی جب مدحت سرائی کا
تو ہم بے ساختہ آیاتِ قرآں دیکھ لیتے ہیں

خیال آتا ہے ان کی خاک پا کے جب بھی ذروں کا
فلک پر ہم ستاروں کا چراغاں دیکھ لیتے ہیں

شہِ لولاک کا اسم گرامی لب پہ آتے ہی
کوئی مشکل ہو، ہم لمحوں میں آساں دیکھ لیتے ہیں

بیان غم سحرؔ کرنے کی کچھ حاجت نہیں ہم کو
ہمارے دل کا وہ حال پریشاں دیکھ لیتے ہیں

102

ہے جس میں کوئی اندھیرا نہ پیچ وخم کوئی
ہمیں حضورؐ کا رستا دکھائی دیتا ہے

نگاہِ اہلِ وفا میں ہے رشکِ صد گلشن
سحرؔ عرب کا جو صحرا دکھائی دیتا ہے

101

جمالِ گنبدِ خضرا دکھائی دیتا ہے
کہ رنگ و نور کا دریا دکھائی دیتا ہے

فلک پہ جب بھی نظر آئے چودھویں کا چاند
ہمیں حضور کا چہرہ دکھائی دیتا ہے

پڑھا ہے غور سے قرآن پاک کو ہم نے
حضورؐ ہی کا قصیدہ دکھائی دیتا ہے

103

سوائے نامِ شہؑ لب پر نہیں ہے
مصائب کا مجھے کچھ ڈر نہیں ہے

لکھوں کیسے قصیدہ آپؑ کا میں؟
قلم جبریل کا شہپر نہیں ہے

فضا کچھ اور ہے شہرِ نبیؐ کی
کسی جنت کا یہ منظر نہیں ہے

104

برابر ہیں یہاں شاہ و گدا سب
کسی سلطان کا یہ در نہیں ہے

سحر ہوں رحمت عالم کے در پر
مرے قابو میں چشمِ تر نہیں ہے

106

موجزن آنکھ میں میری یہ نہیں ہیں آنسو
یہ درودوں کے چھلکتے ہوئے پیمانے ہیں

نعت گوئی ہے سحرؔ عشق نبیؐ کا اظہار
میرے اشعار نہیں شوق کے افسانے ہیں

105

یہ ہر اک سمت جو دیوانے ہی دیوانے ہیں
شمعِ عشقِ شہِ لولاک کے پروانے ہیں

دل ہے مینائے محبت تو نظر شیشۂ شوق
چلتے پھرتے ہوئے یہ عشق کے میخانے ہیں

آپؐ چاہیں تو انہیں رشکِ بہاراں کر دیں
دل وگرنہ یہ ہمارے جو ہیں ویرانے ہیں

107

سایۂ روضۂ سرکار میں آ کر دیکھو
خلد کو ان کے چمن زار میں آ کر دیکھو

باغ فردوس سے بھی بڑھ کے ملے گی تسکیں
دامنِ سیدِ ابرار میں آ کر دیکھو

کیسے مٹتے ہیں گناہوں کے اندھیرے دل سے
ایک دن قریۂ انوار میں آ کر دیکھو

108

کیسی کیسی ہیں تمنائیں قدم بوسی کی
کاش تم سینۂ زوار میں آ کر دیکھو

رحمتیں کیسے سحر ملتی ہیں آگے بڑھ کر
شہِ لولاک کے دربار میں آ کر دیکھو

110

کھل ہی جائے گا بابِ قبول ایک دن
دے رہی ہے مسلسل جبیں دستکیں

ذرہ ذرہ تھا وقفِ سماعت سحرؔ
آنسوؤں نے مرے جب بھی دیں دستکیں

109

میں نے آہوں سے اپنی جو دیں دستکیں
جالیوں پر ہوئیں جاگزیں دستکیں

ان کی خاک قدم بھی دھڑکنے لگی
میری پلکیں جو دیتی رہیں دستکیں

ارض طیبہ پہ تھا میں جو سجدہ کناں
عرش پر دے رہی تھی زمیں دستکیں

111

ان کے قدموں کی خاک ہو جاؤں
میں گناہوں سے پاک ہو جاؤں

سبز گنبد ہے سامنے میرے
میں ہمہ انہماک ہو جاؤں

چھوڑ کر ان کا آستانِ کرم
کس لئے میں ہلاک ہو جاؤں؟

112

جس میں جذبہ ہو عشق احمدؐ کا
وہ گریبانِ چاک ہو جاؤں

نعت سرورؐ ثمر ہو جس کا سحرؔ
میں وہی شاخِ تاک ہو جاؤں

114

ہمیں کیا حشر کی گرمی ستائے؟
کرم کے ابر کی گلباریاں ہیں

سحرؔ یادِ نبیؐ دل میں بسا لو
اگر جینے میں کچھ دشواریاں ہیں

113

مری آنکھوں میں جو ضوباریاں ہیں
یہ ان کے ذکر کی سرشاریاں ہیں

کبھی ہوگا نہ خوابیدہ مقدر
اگر آنکھوں میں شب بیداریاں ہیں

فقط عشقِ نبیؐ سے دور ہوں گی
یہ جتنی روح کی بیماریاں ہیں

115

صد رشکِ گلستانِ ارم پر ٹھہر گئی
میری نگاہ بابِ حرم پر ٹھہر گئی

لائق نہیں وہ عشقِ رسالتمآب کے
جن کی نگاہ جاہ و حشم پر ٹھہر گئی

میری نظر کو خلد بریں کی تلاش تھی
دیکھا تو ان کے نقشِ قدم پر ٹھہر گئی

116

گھبرا گئے جو حشر کی گرمی کو دیکھ کر
ان کی نظر سحابِ کرم پر ٹھہر گئی

لکھنے لگا جو نعت کے اشعار میں سحرؔ
خوشبو سی ایک نوکِ قلم پر ٹھہر گئی

117

جب عیاں وہ ذات ہوگئی
ظلمتوں کو مات ہوگئی

حق کے آئنے میں ان کی ذات
پرتوِ صفات ہوگئی

ان کے رخ سے صبح کا ظہور
گیسوؤں سے رات ہو گئی

ان کے در پہ لب کہاں ہلے؟
آنسوؤں میں بات ہو گئی

118

اہل دل کو سیرت آپؐ کی
مقصدِ حیات ہو گئی

اہل بیت کی ولا سحرؔ
کشتی نجات ہو گئی

ہر طرف رحمتوں کی گھٹا چھا گئی
آپؐ تشریف لائے بہار آ گئی

آپؐ کے دم سے دنیا منور ہوئی
جہل کی ظلمتوں سے تھی گہنا گئی

ہم کو احساس طیبہ میں آ کر ہوا
زندگی اپنے مفہوم کو پا گئی

گنبدِ سبز کی سرمدی روشنی
دل کے آئینہ خانے کو چمکا گئی

ان کے روضے کے دیوار و در دیکھ کر
ہم کو گلزارِ جنت کی یاد آ گئی

لب پہ نامِ محمدؐ کی خوشبو سحرؔ
دیر تک میری سانسوں کو مہکا گئی

پھول کھلتے ہیں اک تبسم سے
اے شہؐ دیں؟ ترے تکلم سے

دیکھ کر نقشِ پا کی تنویریں
چاند سورج ہوئے ہیں گم سم سے

سانس لیتی ہیں صبح کی کرنیں
شاہؐ بطحا! ترے تبسم سے

خوں کے پیاسوں کو بھی پناہ ملی
رحمتِؐ کل! ترے ترحم سے

آپؐ کے لطف کے طفیل انساں
بچ گئے باہمی تصادم سے

اک اشارہ نگاہِ رحمت کا
کشتیاں پار ہوں تلاطم سے

اب بھی سیراب ہو رہا ہے جہاں
رحمتوں کے بسیط قلزم سے

ان کی الفت یقین ہے یکسر
جس کا رشتہ نہیں توہُّم سے

آشکارا ہے نعتِ شاہؐ امم
بلبلوں کے حسیں ترنم سے

لطف جب ہے کہیں وہ محشر میں
اے سحرؔ ہم بہت ہیں خوش تم سے

صد شکر مصطفیٰؐ سا ہمیں رہنما ملا
جن کے طفیل ہم کو خدا کا پتا ملا

انسانیت حضورؐ کی احسان مند ہے
انسانیت کو آپؐ سا درد آشنا ملا

ہم نے پڑھا ہے غور سے قرآن پاک کو
ایک ایک حرف آپ کا مدحت سرا ملا

اصحابؓ و اہل بیتؑ ہیں کس درجہ خوش نصیب
جن کو جمالِ قربِ شہِ انبیاء ملا

اپنے تو خیر ان کے کرم سے ہیں فیضیاب
غیروں کو بھی حضورؐ سے فیضِ دعا ملا

دیکھا ہے ہم نے گنبدِ خضرا قریب سے
منظر یہی تو محور ارض و سما ملا

بے ساختہ وہیں مری جھکتی گئی جبیں
ان کا جہاں جہاں بھی مجھے نقشِ پا ملا

یوں تو سحرؔ خدا کے ہیں انعام بے شمار
لیکن میں خوش ہوں مجھ کو شعورِ ثنا ملا

125

جو یہ سوچیں تو ہوتی ہے خوشی کم
کہ ہے عشقِ نبیؐ کو زندگی کم

غلامانِ شہِؐ ابرار ہیں ہم
نہیں ہوگی ہماری سروری کم

ہمارا سانس لینا ہے عبادت
کبھی ہوتی نہیں یہ بندگی کم

نظر کے روبرو ہے حُسنِ طیبہ
مگر ہوتی نہیں ہے تشنگی کم

126

جلائیں اپنے حصے کے دیئے ہم
جہاں سے کچھ تو ہوگی تیرگی کم

مہکتا ہے گلستان مدینہ
نہیں ہوگی کبھی یہ تازگی کم

جن آنکھوں نے ہے دیکھا سبز گنبد
کبھی ہوگی نہ ان کی روشنی کم

جبیں پر ہے سحرؔ خاکِ مدینہ
نظر میں ہے مری تاج شہی کم

127

وہ جس نے رہ دکھائی قافلوں کو
قریب اس نے کیا ہے منزلوں کو

اسی کی ذات حق کا آئنہ ہے
کہاں عرفان اس کا جاہلوں کو؟

کیا ہے چاند کو دو نیم جس نے
اسی ہستی نے جوڑا ہے دلوں کو

بنائے خوں کے پیاسے بھائی بھائی
مٹا ڈالا دلوں کے فاصلوں کو

128

اسی کی ذات نے پیغمبری کے
کیا ہے ختم سارے سلسلوں کو

سحرؔ دامن بھرے گا کیوں نہ میرا؟
نوازا خوب جس نے سائلوں کو

نوازا جو شہِ ذی شان! تو نے
ہمیں دی دولتِ ایمان تو نے

کیا ہے ہم پہ یہ احسان تو نے
بنا ڈالا ہمیں انسان تو نے

تزلزل جس میں آ سکتا نہیں کچھ
ہمیں بخشا ہے وہ ایمان تو نے

ہوا پیغام سارا نقش دل پر
سنایا اس طرح قرآن تو نے

ہمیں طاعت سکھائی ذات حق کی
کیا ہے تابعِ فرمان تو نے

مٹایا ظلم کے ہر اک نشاں کو
دکھائی عدل کی میزان تو نے

شعور و آگہی کی روشنی دی
ہمیں حق کا دیا عرفان تو نے

سحرؔ کو نعت کی توفیق دے کر
عطا کی ہے سخن کی جان تو نے

چشم رحمت ہو سدا خیرالبشر!
آپ ہی ہیں آسرا خیرالبشر

کس قدر اونچی ہے شان مصطفےٰؐ
مرتبہ ہے کیا بڑا خیرالبشر

آپؐ ہی کے پیکر انوار میں
آدمیت کو ملا خیرالبشر

عزت و عظمت بڑھی انسان کی
جب ہوئے جلوہ نما خیرالبشر

مژدۂ راحت ہے ہر غم کے لئے
نامِ نامی آپؐ کا خیرالبشر

ذرہ ذرہ کائناتِ دہر کا
ورد کرتا ہے سدا خیرالبشر

لب پہ میرے ہے درودوں کی بہار
دل سے آتی ہے صدا خیرالبشر

جگمگا اٹھے ہیں کاغذ پر حروف
جب سحرؔ میں نے لکھا خیرالبشر

زیست میں گر نمو چاہئے
آپؐ کی آرزو چاہئے

عشق کو بندگی کے لئے
آنسوؤں سے وضو چاہئے

جس میں گرمی ہو ایمان کی
وہ رگوں میں لہو چاہئے

ہم کو گلزارِ جنت میں بھی
باغ طیبہ کی بو چاہئے

بادۂ عشق سرکار سے
پُر یہ دل کا سبو چاہئے

ان کے پیغام کی روشنی
کو بہ کو سُو بہ سُو چاہئے

نکہت حُب شاہِ ہُدیٰ
اے سحرؔ مُو بہ مُو چاہئے

دہر میں وہ شہِ بے نظیر آپؐ ہیں
جو امیری میں بھی ہیں فقیر آپؐ ہیں

اور کس کو بھلا مرتبہ یہ ملا؟
یعنی محبوبِ ربِ قدیر آپؐ ہیں

خیر و شر سے جنہوں نے کیا آشنا
وہ بشیر آپ ہیں وہ نذیر آپ ہیں

روشنی جن کی پھیلی ہے دارین میں
ایک ایسے سراجِ منیر آپؐ ہیں

آپؐ کے دم سے مہکے ہیں دونوں جہاں
رشکِ عنبر ہیں رشکِ عبیر آپؐ ہیں

سلسلہ ختم جن پر ہدایت کا ہے
وہ رسول و نبیٔ اخیر آپؐ ہیں

آپ خیرالبریہ ہیں خیر البشر
خیرِ کل آپ خیرِ کثیر آپؐ ہیں

آپ کے در پہ بیٹھے ہیں شام وسحؔر
بے سہارا ہیں ہم دستگیر آپؐ ہیں

عزت و شانِ رسالت ختم ہے
آپؐ پر ساری نبوت ختم ہے

اک امیں پر سب امانت ختم ہے
ایک صادق پر صداقت ختم ہے

آنہیں سکتا کوئی ان سا کبھی
اک بشر پر ساری عظمت ختم ہے

کوئی ان کے در سے خالی کب گیا؟
اک سخی پر سب سخاوت ختم ہے

کہہ رہا ہے خطبۂ حج الوداع
ایک اُمی پر فصاحت ختم ہے

دشمنوں کے واسطے بھی ہے دعا
آپؐ پر فیضانِ رحمت ختم ہے

یہ شبِ معراج کہتی ہے سحرؔ
عرش کی انساں پہ رفعت ختم ہے

139

عشقِ سرکار کا ہم کو بھی یہ معیار ملے
فکرِ بوذرؓ دمِ سلماںؓ، دلِ عمارؓ ملے

دل کی آنکھوں سے جو دیکھا ہے مدینہ ہم نے
ہر طرف خلد کے انوار ہی انوار ملے

جس طرف نکلے مدینے کے گلی کوچوں میں
ہر قدم پر ہمیں فردوس کے آثار ملے

زندگی میں مری ہر سمت چراغاں ہو جائے
خواب میں ان کا اگر جلوۂ ضو بار ملے

140

سیرتِ پاک کو دیکھیں جو کتابِ حق میں
رحمتوں کا ہمیں اک تلزمِ زخار ملے

جس قدر دیکھا ہے محشر میں گنہگاروں کو
سب کے سب ان کی شفاعت کے طلبگار ملے

سارے نبیوں میں فقط آپؐ ہی کا حصہ ہیں
شبِ معراج خدائی کے جو اسرار ملے

آپؐ کی سیرتِ اقدس پہ عمل ہو تو سحرؔ
حُسنِ گفتار ملے خوبیٔ کردار ملے

141

اُن کا چہرہ روشنی ان کا سراپا روشنی
جس نے بھی دیکھا ہے اُن کو وہ پکارا روشنی

روشنی ہی روشنی ہے چار سو پھیلی ہوئی
شہرِ طیبہ کا ہے جیسے ذرہ ذرہ روشنی

ان کا جو پیغام ہے وہ روشنی کا ہے پیام
ان کی باتیں روشنی ہیں ان کا لہجہ روشنی

کوئی گوشہ بھی نہیں مخفی جہاں کی آنکھ سے
اُن کی عمرِ پاک کا ہے لمحہ لمحہ روشنی

142

آپؐ کا پیکر رہا جب ہالۂ انوار میں
کیوں نہ ہو پھر آپؐ کی ہستی کا سایہ روشنی

آ گیا ان کا تصور میری آنکھوں میں سحرؔ
جب بھی میرے ذہن میں اک لفظ آیا روشنی

ہماری زیست کی خاطر نصاب دیتے ہیں
نبیؐ خدا کی طرف سے کتاب دیتے ہیں

ہو جب بھی دھوپ غموں کی تو رحمتِ عالمؐ
ہمارے سر پہ کرم کا سحاب دیتے ہیں

یہ اور بات ہمارے نہ کان سن پائیں
سلام کا وہ ہمارے جواب دیتے ہیں

نبیؐ و آلِ نبیؐ پر درود بھیج کے ہم
خود اپنے آئنۂ دل کو آب دیتے ہیں

یہ مصطفیٰ کے پسینے کی اک کرامت ہے
جو بھینی بھینی سی خوشبو گلاب دیتے ہیں

ہے اس سے خاکِ حرم کی چمک کہیں بڑھ کر
جو روشنی کہ مہ و آفتاب دیتے ہیں

سحرؔ جو اہلِ سخن نعت کے کہیں اشعار
صلہ خود ان کا رسالتمآبؐ دیتے ہیں

146

مشعلِ ذکر روشن رہے
ختم تیرہ شبی چاہئے

مدحِ سرکارؐ عالم سحرؔ
مقصدِ زندگی چاہئے

145

دل میں گر روشنی چاہئے
شمعِ عشقِ نبیؐ چاہئے

ذکرِ شاہِؑ امم کے لئے
آنکھ میں اک نمی چاہئے

جس میں اُن کے ہوں نقشِ قدم
مجھ کو بس وہ گلی چاہئے

147

ریاضِ ہستی میں ایسے آئے امین و صادق
کہ ساتھ اپنے بہار لائے امین و صادق

زمانہ گم ہو چکا تھا عصیاں کی ظلمتوں میں
مثالِ مہتاب جگمگائے امین و صادق

کوئی شرف اس سے بڑھ کے ہوگا بھلا جہاں میں؟
بنے ہیں دونوں جہاں برائے امین و صادق

ورق ورق مصحفِ مبیں کا ہے عین شاہد
ادائے حق ہے ہر اک ادائے امین و صادق

اطاعتِ حق کا اور حُسنِ کمال کیا ہے؟
رضائے حق میں ہے گم رضائے امین و صادق

148

لہو کے پیاسوں کو زندگی کی دعائیں بخشیں
ردائے رحمت بنی ردائے امین و صادق

سوائے ان کے کوئی بھی ہادی نہیں ہمارا
کوئی بھی رہبر نہیں سوائے امین و صادق

انہی کا اب ذکر پاک دھڑکن کا ہے وظیفہ
ہیں اس طرح میرے دل پہ چھائے امین وصادق

ہر اک طرف ان کے نام کا نور موجزن ہے
جہاں میں پھیلی ہے یوں ضیائے امین و صادق

کروں میں خوش قسمتی پہ جتنا بھی ناز کم ہے
مرے لبوں پر جو ہے ثنائے امین و صادق

سحرؔ بناؤں میں سُرمۂ چشم خاکِ پا کو
اگر ملے مجھ کو نقشِ پائے امین و صادق

149

نسبت ہوئی ہے جب سے شہِ والا شان سے
رفعت میں بڑھ گئی ہے زمیں آسمان سے

حق تو یہ ہے کہ بعدِ خداوندِ ذوالجلال
بڑھ کر نہیں کوئی شہِ کون و مکان سے

اللہ کا کلامِ مقدس تھا ہو بہو
وہ لفظ جو ادا ہوا ان کی زبان سے

اپنے تو خیر اپنے پرائے ہیں فیضیاب
انسانیت کے سب سے بڑے مہربان سے

150

محشر میں عاصیوں کی نظر ہے حضورؐ پر
سب کو کرم کی آس ہے اس سائبان سے

دنیا و دیں کا صرف سہارا وہی تو ہیں
وہ کیوں ہمیں عزیز نہ ہوں اپنی جان سے

گرداب کا ہے خوف نہ طوفاں کا ڈر کوئی
وابستہ ہیں جو آپؐ کے ہم بادبان سے

کیونکر سحرؔ نہ مدح پر اُن کی مجھے ہو ناز
کوئی بیاں حسین نہیں اس بیان سے

151

دیکھے کوئی یہ شان یہ شوکت حضورؐ کی
قوسین کا مقام ہے رفعت حضورؐ کی

روشن ہے اُن کے نام سے ہر ذہن کا چراغ
ہر لوحِ دل پہ ثبت ہے عظمت حضورؐ کی

دنیا و آخرت کا سہارا ہے ان کی ذات
دونوں جہاں پہ چھائی ہے رحمت حضورؐ کی

شاہد ورق ورق ہے کتابِ مبین کا
مدحت سرا ہے ایک اِک آیت حضورؐ کی

تاریخ دے رہی ہے گواہی یہ بار بار
انسانیت کا اوج ہے سیرت حضورؐ کی

152

تاریکیوں میں بھٹکا ہوا ہے جو آدمی
اس مسئلے کا حل ہے اطاعت حضورؐ کی

سو فلسفوں کا ایک ہی حاصل ہے دوستو!
سرمایۂ نجات ہے الفت حضورؐ کی

بیٹھا ہوا ہوں گنبدِ خضرا کی چھاؤں میں
سایہ فگن ہے مجھ پہ عنایت حضورؐ کی

ہونٹوں پہ میرے نام ہے ان کا کھلا ہوا
سانسوں میں ہے بسی ہوئی نکہت حضورؐ کی

راہوں کے پیچ وخم کا مجھے خوف کچھ نہیں
منزل کی رہنما ہے محبت حضورؐ کی

کیسے لکھوں میں مدح کسی اور کی سحرؔ
میرے قلم کا ناز ہے مدحت حضورؐ کی

153

نبیؐ کے حُسنِ تبسم کا استعارہ ہے
کہیں کلی کہیں جگنو کہیں ستارہ ہے

نثار اس پہ بہشتِ بریں کے ہوں جلوے
جمالِ گنبدِ خضرا کا کیا نظارہ ہے !

مجھے تلاش اگر ہے تو خاکِ طیبہ کی
کہ بس یہی مرے درد و الم کا چارہ ہے

بھنور میں ہے مری کشتی تو خوف کیا مجھ کو
کہ ان کا نام مرے واسطے کنارہ ہے

154

بروزِ حشر جو بخشش کے ہم حصار میں ہیں
یہ ان کی چشمِ عنایت کا اک اشارہ ہے

انہی کا ذکر خدا کے کلام میں ہے سحرؔ
ثنا انہی کی ہے قرآں کا جو بھی پارہ ہے

صفاتِ ذاتِ نبیؐ کا شمار کوئی نہیں
کہ ایسا بحرِ رواں بے کنار کوئی نہیں

فضائے گنبدِ خضریٰ کی کیفیت ہے اور
سرِ بہشت بھی ایسی بہار کوئی نہیں

سدا بہار ہے سیرت کے حُسن کی خوشبو
یہ ایسا پھول ہے جس میں کہ خار کوئی نہیں

جہاں میں گردشِ دوراں سے بچ نکلنے کو
سوائے شہرِ پیمبرؐ حصار کوئی نہیں

دل ان کی خاکِ قدم سے چمک اُٹھا ہے یوں
اس آئنے پہ غموں کا غبار کوئی نہیں

درِ نبیؐ کی گدائی بھی بادشاہی ہے
میں مانگتا ہوں یہاں مجھ کو عار کوئی نہیں

سحرؔ مدینہ مرا مستقل ٹھکانہ ہو
اب اور آرزوئے قلبِ زار کوئی نہیں

بس اک یہی علاج ہے مجھ تشنہ کام کا
مل جائے ایک گھونٹ ہی کوثر کے جام کا

چاروں طرف ہے بارش انوارِ سرمدی
میں ذکر کر رہا ہوں رسولِ انامؐ کا

خوشبوئیں رحمتوں کی بکھرنے لگیں وہیں
لب پر کھلا جو پھول درود و سلام کا

ہمراز ہو جو ذات مقاماتِ عرش کی
دنیا کو کیسے علم ہو اس کے مقام کا؟

اک روشنی قلم سے مرے پھوٹنے لگی
اعجاز ہے سحرؔ یہ محمدؐ کے نام کا

159

کیا عزت و اکرام ہے کیا جاہ و حشم ہے!
چوکھٹ پہ تری تاج سلاطین کا خم ہے

اپنے تو ہیں خیر اپنے مخالف کیلئے بھی
ہر دم جو کشادہ ہے ترا دستِ کرم ہے

وہ خاک نہ کیونکر ہو بھلا عرش کی ہمسر
جس خاک کی قسمت میں ترا نقشِ قدم ہے

شاید کہ قریب آئے ہیں آثارِ مدینہ
دل زور سے دھڑکا ہے مرا آنکھ جو نم ہے

160

آسودگیٔ گنبد خضرا کے مقابل
کیا چیز بھلا سایۂ گلزار ارم ہے

اعجاز ہے یہ رحمت عالمؐ کی ثنا کا
خوشبو سے معطر جو مری نوکِ قلم ہے

ہے رشکِ مہ و مہرِ سحرؔ اس کی تجلی
سینے میں مرے دل ہے کہ فانوسِ حرم ہے

کلیاتِ حسین سحر

Kulliat-E-Hussain

صدارتی ایوارڈ یافتہ

تقدیس

(حمد و نعت)

حُسین سحؔر

کتاب نگر ملتان

ضابطہ

(جملہ حقوق محفوظ)

اشاعت اول	ستمبر 1989ء
ناشر	کتاب نگر
	حسن آرکیڈ ملتان چھاؤنی
طابع	روحانی آرٹ پریس ملتان
کتابت	فیاض احمد
ہدیہ	پچاس روپے

انتساب

اپنے پیارے بیٹے شہزاد حسین کے نام

پیش حرف

حسین سحر کی تخلیقات کا دائرہ بہت وسیع ہے ۔ شاعری میں غزل، نظم، نعت، منقبت، سلام اور نثر میں افسانہ، خاکہ، انشائیہ، تبصرہ، مقالہ اور تنقید بچوں کے ادب کی نگارش میں بھی تخصیص رکھتے ہیں۔ ان کے مزاج کی سطح کے مطابق دل چسپ اور درس آموز نظمیں اور کہانیاں لکھی ہیں۔ ایک موقر و دقیع رسالہ ''اہلِ قلم'' بھی ایڈٹ کرتے ہیں ۔ایک مکتبہ قائم کر رکھا ہے۔ جس کے وسیلے سے بہت سے معتبر اور نامور اہل قلم کی تصانیف چھاپتے ہیں۔ یہ میں تخلیقات سے ہٹ کر ان کی قلمی فتوحات کا ذکر کر رہا ہوں۔ قلم کے علاوہ دوسرا وسیلہ اظہار یعنی زبان کا حق بھی سلیقۂ گفتار سے ادا کرتے ہیں۔ انہیں ریڈیو کے مذاکروں اور ادبی محفلوں میں فرائض نظامت کی ادائی کے وقت دیکھنا اور سننا چاہیے۔ الغرض خدائے جواد نے انہیں بہت سے محاسن وفضائل سے نوازا ہے۔

اُن کی نعت گوئی میرے نزدیک انکے چمنستانِ فضیلت کا گُل سرسبد ہے!

نعت یعنی مدحِ رسولؐ خدا کائنات کا ایک ازلی و ادبی وظیفہ ہے خدا کے صحائفِ مرسلہ خصوصاً قرآن مجید حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام کے مدحت نامے ہیں۔ ملائکہ حضور کے درود و سلام میں ہمہ وقت مشغول و منہمک ہیں۔ جن و انس۔ طیور و اشجار، فرش و فلک، خشک و تر، بحر و بر، جمادات، نباتات، حیوانات، الغرض موجودات کا ذرہ ذرہ اپنے پیرائے اور آئین میں نعت و مدح کے فرض میں مصروف ہے۔ دنیا کے تمام ذخائر شعری و ادبی میں اور کائنات میں تمام خزائنِ فکری و علمی میں حضورؐ کی مدح و ثنا کے لولوئے لالا پڑے جگمگا رہے ہیں۔ ہر دور اس مدح طرازی سے معمور ہے۔ تمام قرون، تمام شہود و

سنین، تمام لیالی و ایام، تمام ساعتیں، حتیٰ کہ ہر لحظے اور ہر ثانیے کا دامن درود و سلام اور نعت و ثنا کے گلہائے ہمیشہ بہار سے معطر اور نکہت افشاں ہے یہ وہ سلسلہ ہے کہ جس کا نقطۂ آغاز تو ہے لیکن حدِ اختتام اور خطِ انتہا نہیں ہے۔

خدا نے حسین سحر کو بھی یہ سعادت عطا کی کہ وہ بھی تقدیس کے حوالے سے مدح گویانِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سلسلۂ نور سے منسلک ہو گئے۔

جب کوئی شاعر نعت کہنے کا ارادہ کرتا ہے تو سب سے پہلے جو احساس اس کے دامن گیر ہوتا ہے۔ وہ عجزِ فن ہے، میری فکر ناقص ہے۔ میرا دامنِ اظہار کوتاہ ہے میری زبان و بیان میرے خیالات و محسوسات، میرے الفاظ، میرے معانی سب نارسا، ناتمام اور ناکارہ ہیں۔ مجھے میں یہ دم کہاں کہ میں ممدوحِ خدا کی توصیف کی جرأت کر سکوں۔ وہ ہستی جو وجہِ تخلیق دو عالم ہے جو صدرِ محفل تکوین ہے جو محبوبِ خدائے ذوالجلال ہے جو سید الانبیا ہے جو خیر الانام ہے جو مصدرِ ہر کمال اور مطلع ہر جمال ہے جو خدا کے بعد سب سے بزرگ و برتر ذاتِ گرامی ہے۔ اس کی مدحت کا حوصلہ وظرف مجھ میں کہاں۔ یہ احساس حسین سحر پر بھی طاری ہوا۔ اور مختلف پیرایوں میں ادا ہوا۔

کسی انسان سے توصیف اس کی ہو نہیں سکتی
خدائے پاک جس حُسنِ مجسم کا ثنا خواں ہے
کچھ نہیں چاہتا میں حرف و ثنا کے مالک
مجھ کو پیرایۂ اظہارِ ثنا مل جائے
یہ آپ ہی کی چشم کرم کا ہے معجزہ
ورنہ شعورِ نعت کہاں اور سحرؔ کہاں
شہ انام کی مقصود ہے ثنا مجھ کو
لطافتِ دل حسان ہو عطا مجھ کو

نعت کہنے کے لئے دل میں سحرؔ
عشقِ رومی سوزِ جامی چاہیے
آپ کی مدح کا اعزاز ملا ہے اس کو
کیوں سحرؔ اپنے مقدر کو نہ اونچا سمجھے
سحرؔ میں اپنے مقدر پہ ناز کرتا ہوں
کہ میرا مرکزِ افکار ہے حضورؐ کی ذات

الغرض حسین سحر کے یہاں نعت گوئی عجزِ فن کے احساس سے شروع ہوتی ہے۔ توفیقِ خداوندی اور التفاتِ سرکارؐ کے سائے میں آنکھ کھولتی ہے اور اعزازِ مدح کے مفتخر جذبے کے ساتھ نشو ونما پاتی ہے۔ ..... میرا یہ ادبی عقیدہ ہے کہ تمام اصنافِ شعری مشق کے بل پر معرضِ وجود میں آ سکتی ہیں لیکن نعت صرف عشق کے بطن سے ظہور کرتی ہے۔ اگر انسان کا سراپا آتشِ عشق سے گداز نہ ہو تو نعت وجود میں آ ہی نہیں سکتی۔ یہ کسی رسم و رواج کی تکمیل نہیں ہے، پُرتصنع جذبے اور نمود و نمائش کی خواہشیں اور اصناف کو تو جنم دے سکتی ہیں۔ لیکن نعت سوچ سے اظہار تک صادق جذبوں کا ایک چراغستان ہے جس کی حرارت اور شعلگی کی اصل عشق اور صرف عشق ہے خدا نے حسین سحر کو اس سوزِ عشق سے نوازا ہے۔ وہ شکرانہ نعمت کے طور پر یوں اعتراف و اظہار کرتے ہیں

جلوہ گر ہے یہ دل کی گلی آپؐ کی
اس مدینے میں ہے روشنی آپؐ کی
مرے دل میں ہے شمعِ عشق روشن
مجھے کیا واسطہ تاریکیوں سے؟
مرے نزدیک آ سکتی نہیں تاریکیاں غم کی
مرا سینہ چراغِ عشقِ احمدؐ سے فروزاں ہے

اور اگر انسان کے قلب میں اُس ذاتِ گرامی کا عشق نہیں ہوگا جو محبوبِ کبریا اور مرکز و محورِ ارض و سما ہے تو پھر اس خسران و محرومی کو کیا کہیئے؟ اس لیے کہ اس عشق کے پس منظر میں (حسبِ توفیق اور حسبِ ظرف) معرفت رسولؐ اور عرفانِ رسالت کا شعور جھلکتا ہے۔ حضورؐ کی عظمتوں کی کوئی حد و انتہا نہیں ہے۔ حضور کے محامد و شیم اور برکات و احسانات لامتناہی ہیں۔ اس اندازِ فکر کے ساتھ دل و دماغ کی پرتیں کھلتی چلی جاتی ہیں۔ اور خود انسان کے باطن سے امواجِ نور ابھرتی ہیں۔ اور وہ تالابِ شعر اختیار کر کے منور نعتوں میں ڈھل جاتی ہیں۔ حسین سحر کی نعتوں میں موضوعات و مضامین کا تنوع اور کثرت جا بجا نظر آتی ہے۔ گویا ایک باغ ہے جو خوش رنگ اور خوشبو پھولوں سے آراستہ ہے۔ جسے دیکھ کر نظر کو فرحت اور ذوق کو راحت ملتی ہے۔ اور جسے پڑھ کر روح میں بالیدگی اور شگفتگی کا احساس ہوتا ہے۔ آیئے ہم حسین سحر کے گلزارِ نعت کی سیر کریں۔ اور حسبِ ذوق وظرف گل چینی کریں۔

1۔ خدا تک رسائی ممکن نہیں ہے جب تک حضورﷺ کا وسیلہ درمیان نہ ہو۔ تقربِ الٰہی کی بنیاد تمسک و توسلِ حضورﷺ پر استوار ہے۔ حضورؐ ہی کا عشق خدا تک زینۂ رسائی ہے۔

جب اُن کو دیکھا تو ہم نے خدا کو پہچانا
خدائے پاک کا دیدار ہے حضور کی ذات
جس کو عشقِ شہِ لولاک لما مل جائے
لازمی ہے کہ اسے قربِ خدا مل جائے

2۔ حضور ہی کی ذات وجۂ تخلیقِ عالم امکان ہے اور حضور ہی تمام مظاہر و مناظر کا سرچشمۂ حقیقی ہیں۔ اگرچہ یہ اہم مضمون شروع ہی سے نعت گویانِ رسول کا اساس اور کلیدی موضوع رہا ہے لیکن حسین سحر نے اپنے پیرایۂ ادا سے اسے

حسین وجمیل صورتوں میں پیش کیا ہے۔

ان کا وجود باعثِ تزئینِ رنگ و بو
ہر پھول، ہر کلی میں مہکتا ہے ان کا نام
ان کے لبوں کا حسنِ تبسم ہے یہ سحرؔ
صبحِ ظہورِ عالمِ امکاں کہیں جسے
آپ سے خوشبو، آپ سے رنگت
آپ سے نور ہے آپ سے طلعت
آپ کی ذات ہے جانِ گلستان
صلی اللہ علیہ وسلم

3۔ ظہورِ قدسی سے پہلے انسان اپنے پیدا کرنے والے سے نا آشنا تھا۔ اللہ کا واضح تصور اسے نہ تھا۔ توحید شرک آمیز اور سرچشمہ وحدت اس کی نظر میں غبار آلود تھا۔ وہ اپنے تراشیدہ بتانِ خاک و سنگ کو پوجتا تھا۔ تارے، چاند، سورج، آگ اور دیگر مظاہر فطرت اس کے معبود تھے۔ وہ جاہلیت، وحشت، غفلت اور عشرت کے طلسم میں جکڑا ہوا تھا۔ وہ جسے خدا نے اشرف المخلوقات بنایا تھا۔ ارذلِ خلائق اور اسفلِ کائنات تھا۔ کفر، شرک، طغیان، معصیت اور فسق و فجور نے اسے بدترین پستی کے غارِ عمیق میں دھکیل رکھا تھا۔

ہادیٔ انسانیت اور رہبرِ آدمیت کا سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ حضورﷺ نے انسان کو عز و شرف کے مقام پر لا بٹھایا۔ بشر کو عظمتِ بشری کے جوہر سے آراستہ کیا۔ اس کے افکار و اعمال کو سنوارا اس کے اخلاق کو مرتب و مہذب کیا۔ اس میں خدا شناسی اور خود شناسی کی صلاحیت پیدا کی۔ المختصر آدمی کو انسان بنانا حضورﷺ ہی کی نگاہِ التفات کا صدقہ اور حضورﷺ کی رحمت کا وسیلہ ظہور ہے۔

عظمت بشری کے افکار و مضامین حسین سحر کی نعتوں میں۔ آسماں کے ستاروں کی طرح جگمگا رہے ہیں۔

ان کے شرف سے ذاتِ بشر کو ملا شرف
انہی کی عظمتوں سے ہے انسان بڑا ہوا
ان کا نام ہماری عزت، ان کا ہماری عظمت
ان کے نام سے ہم سب زندہ ﷺ

4۔ نعت گوئی میں توصیفِ جمال باقاعدہ ایک نعتیہ روایت رہی ہے۔ لیکن کچھ زمانہ گزرنے کے بعد ایک اور رویہ ابھرا جس میں نعت کو سیرت نگاری کے لیے برتا جانے لگا اور حضورﷺ کی سیرتِ طیبہ کے حوالے سے اسے تبلیغ و دعوت کا ذریعہ قرار دیا گیا۔ حضورﷺ کی سیرت مبارکہ کی ایک ایک ادا آدم گر اور انسان ساز ہے۔ حضورﷺ کا ایک ایک لفظ اقدس اور ایک ایک عملِ مطہر فرد اور معاشرے کی تشکیل و تہذیب فرماتا ہے۔ حضور کے ہر ارشاد کے پس منظر میں ذاتی عمل کا نقش جلوہ بار ہوتا ہے۔ اس لیے سیرت نگاری کے رویے سے ایک ایسی بھرپور روایت نے ظہور کیا جو فلاحِ انسانیت کی علمبردار ہے۔ حسین سحر نے دونوں رویوں کو اختیار کیا ہے۔ ان کی نعت توصیفِ جمالِ محمدی کی آئینہ داری بھی کرتی ہے اور سیرت نگاری کا مقدس فریضہ بھی انجام دیتی ہے۔ بعض نعتوں میں وہ پہلو بہ پہلو دونوں رویوں سے کام لیتے ہیں اور متصل شعروں میں توصیف و تبلیغ کے مضامین لاتے ہیں۔ مثلاً

ملتی ہی نہیں کوئی مثال آپ کے رُخ کی
ہیں سارے جہانوں کے حسیں سے حسیں آپؐ

اور

ہے باغِ جہاں آپ کی خوشبو سے معطر
ہر شاخ میں، ہر برگ میں، ہر گل میں مکیں آپؐ

یا

کہکشاں سے بھی ہیں نقشِ کفِ پا رخشندہ
مشک و عنبر سے فزوں تر ہے پسینہ اُن کا

اور

بوریا مسندِ شاہی سے کہیں ہے بڑھ کر
فقر کی دولتِ سادہ ہے خزینہ ان کا

5۔ بنیادی طور پر حسین سحر سیرت نگاروں کے زمرے میں آتے ہیں وہ اپنی نعتوں کو حضورؐ کے محاسن و فضائل اور اخلاق کی تجلیات سے منور کرتے ہیں جیسا کہ میں نے اوپر کہا کہ ہر ادائے سیرت آدم گر ہے، چنانچہ حسین سحر کوئی نہ کوئی وصف مبارکہ لیتے ہیں اور اسے ابلاغ و تبلیغ کے جذبے کے ساتھ بیان کرتے ہیں مثلاً

شانِ عطا: زیست محرومِ کرم تھی کتنی
آپ کی شانِ عطا سے پہلے

نورِ ھدا: آگہی، علم، شعور و عرفاں
کچھ نہ تھا نورِ ھدا سے پہلے
ظلمتِ جہل تھی چھائی ہر سو
اے سحرؔ صبحِ حرا سے پہلے

فقر: بوریا مسندِ شاہی سے کہیں ہے بڑھ کر
فقر کی دولتِ سادہ ہے خزینہ اُن کا

کرم: ہر طرف پھیلی ہوئی ہے اب بھی
آپ کے دستِ کرم کی خوشبو

عدل: اس نظر کا ہر اشارہ عدل کا معیار ہے
جس نظر میں کچھ نہیں فرق آجر و مزدور میں

عظمت کردار: ہے دشمنوں کی زبان پر بھی آپ کی توصیف
نشانِ عظمتِ کردار ہے حضور کی ذات

امن و آشتی: دیا ہے انسانت کو اس نے
پیام امن اور آشتی کا

راہ بری: نوعِ انساں بھٹک نہیں سکتی
رہبر منزل نجات ہیں آپؐ

افکارِ مطہرہ: امنِ عالم کو ضرورت ترے افکار کی ہے
وقت ہے پھر ترے پیغام کو دنیا سمجھے

6۔ نعت میں حضورﷺ سے اپنی داستان الم کہنے کا اور حضورؐ کی نگاہِ التفات طلب کرنے کا مضمون قدیم سے ہے۔ اپنی معصیت پر ندامت، اپنی کوتاہی عمل پر شرمساری حضور کے عفو و کرم سے استمداد و استعانت اور یہ سب کچھ صرف اس دنیا کے لیے ہی نہیں بلکہ اس شفیع المذنبین سے عقبیٰ میں بھی شفاعت کی التجا اس انداز کے مضامین میں حسین سحر کے یہاں جذبے کی سچائی، دل کے گداز اور رقت واثر کے ساتھ بیان ہوئے ہیں۔

بڑھ رہے ہیں غم کے طوفانِ بلاول کی طرف
پھیر دیجئے رُخ مری کشتی کا ساحل کی طرف
مری ہستی بکھر کر ریزہ ریزہ ہو گئی آقا

نگاہِ لطف ہو جائے مری تعبیر ہو جائے
حشر کے دن ان کی جانب دیکھتے ہیں اُمتی
سارے پروانوں کا رُخ ہے شمعِ محفل کی طرف
ڈوب جائے گا مری فردِ گنہ کا حرف حرف
موجِ زن جب ہو گا رحمت کا سمندر دیکھنا

7۔ نعت گوئی کے سفر میں ایک نعت گو ایسے مرحلوں سے بھی گزرتا ہے جہاں اس کی نعت بہت زیادہ ذاتی (پرسنل) ہو جاتی ہے۔ راز و نیاز کے اس مقام پر صرف دو ہستیاں رہ جاتی ہیں۔ مطلوب اور طالب، سخی اور سائل، رحمت اللعالمین اور بارِ گناہ سے بوجھل اُمتی ان مرحلہ ہائے نیاز و مقاماتِ سوز و دردمندی میں شاعر اپنے نہایت ذاتی جذبوں کو بیان کرتا ہے جن میں آتشِ ہجر و فراق کی تپش، غمِ محرومی و مہجوری کی شعلگی، دوری و نامسوری کا کرب آتشیں، اشتیاقِ دید کی بے تابی اور حاضری و حضوری کے مضطربانہ مضامین شاعر کی زبان و قلم سے ادا ہوتے ہیں۔ حسین سحر کے ہاں ایسے درد بھرے اور پُر اشتیاق اشعار کی کمی نہیں ہے اور کیونکہ ان کا ماخذ باطنی صداقت ہے اس لیے ایسے اشعار شعلوں اور بجلیوں کی تاثیر رکھتے ہیں۔ اور یہاں ان کی برقِ سخن کو چھو کر قاری یا سامع یہ کہنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ اک لرزشِ خفی مرے سارے بدن میں تھی۔ چند برق پارے ملاحظہ ہوں:

پلکوں پر لرزتے ہیں چمکتے ہوئے تارے
میں ہوں شبِ تنہائی ہے اور یادِ نبیؐ ہے
جمالِ گنبدِ خضرا مری شبوں کا ہے چاند
جو یادِ رحمتِ عالم میں جاگتا ہوں میں
قدموں میں مجھے اپنے بلا لو مرے آقا
ہے تم پہ عیاں حال مری دربدری کا
میں مثلِ شمع ہوں بجھنا مرا مقدر ہے
درِ نبی پہ ہوائے سحر بجھا مجھ کو

8۔ طالبِ صادق کے دل سے نکلنے والی دعا ضرور بامِ اثر تک پہنچتی ہے اور مجیب الدعوات ایسی سچی دعا کو شرفِ قبول ضرور عطا کرتا ہے۔ ہجر میں دل کو بریاں اور آنکھ کو گریاں کرنے والا شخص بالآخر اذنِ طلب وصول کرتا ہے اور بارگاہِ معلیٰ کی دہلیز پر حاضر ہو جاتا ہے حسین سحر کو بھی فرمانِ حاضری ملا اور ذوقِ حضوری کی تسکین کے سامان فراہم ہو گئے۔

کیفِ حضوری کے مضامین حسین سحر کی نعت کی اصلی بزن گاہ ہیں۔ یہاں شاعر نے شعروں کے پردے میں ہمارے دلوں پر تیرافگنی کی ہے۔ ایک ایک حرف سامع اور قاری کے دل و ذہن میں پیوست ہو جاتا ہے۔ کیسی کیسی کیفیتیں ساعت ہائے حاضری میں گزرتی ہیں ایک تمنا کی تکمیل، عمر بھر کی تشنگی کی سیرابی، ایک جلالِ تقرب، ایک نشاطِ حضوری، دل و دماغ پر ادب اور مرعوبیت کا تسلط لبوں پر تبسمِ شادکامی۔ آنکھوں میں اشک ہائے تشکر اپنی بے مائگی کا احساس، اپنی کوتاہیِ عمل کے اندیشے، حضور کی رحمت اور عفو و درگزر کا آسودگی بخش احساس، مدینہ منورہ کی حدود میں آداب کا خیال۔ گنبدِ خضرا کی دید و وادید سے بےخودی و سرشاری اور پھر حضورﷺ کے قدموں میں پہنچ کر قلب کی وہ کیفیتیں جو کسی بھی صلاحیتِ اظہار سے ادا نہیں ہو سکتیں۔ پھر اس اعزازِ زیارت کے بعد مدینے سے مراجعت کے وقت جذبوں کا تنوع، پھر شہرِ نبیؐ کی یادیں، پھر دیدار کی آرزوئے مکرر ان ساری لہروں کو حسین سحر نے جس طرح نعتوں میں پرویا ہے وہ انہیں ایک بڑے درجے کا نعت گو قرار دینے کے لیے مایۂ اصلی ہیں۔ آیئے حسین سحر کی کیفیتوں کو پڑھ کر انہیں اپنے

قلوب کی سطح پر نازل کریں اور ان کے جذبوں میں جذب ہو جائیں۔ میں اس انداز کے شعروں کو ایک خاص ترتیبِ مدارج سے لکھتا ہوں۔

یہ مدینہ ہے یہ ہے شہرِ ادب
اس میں آہستہ خرامی چاہیے
یہ کس کی بارگاہِ معلّٰی ہے سامنے
ایک ایک سانس پر جو ادب کا خیال ہے
سبز گنبد کی ضیاء ہے دیدۂ پُرنور میں
گلشنِ طیبہ کی خوشبو ہے دلِ مہجور میں
نگاہوں میں مری طیبہ کا منظر
حسیں تر ہے ہزاروں جنتوں سے
سانسوں میں کچھ اس طرح ہے خوشبوئے مدینہ
جیسے کوئی جنت مرے سینے میں کھلی ہے
آنکھوں کے سامنے ہے درِ روضہ رسول
کیا اس سے بڑھ کے ہو گا مقدر نگاہ کا
میں حضور سرورِ عالم ہوں محوِ کسبِ نور
میرے گردا گرد ہے اک سلسلہ انوار کا
عقیدتوں کے جو موتی لٹا رہا ہوں میں
حضوریٔ شہِ لولاک میں کھڑا ہوں میں
مرے لیے ہیں یہ لمحات عمر کا حاصل
کہ بارگاہِ نبی میں سخن سرا ہوں میں

اس سلسلۂ خیال میں وہ نعتِ مسلسل بھی لائق مطالعہ ہے جس کی ردیف ہے

میرے سامنے اور مطلع ہے۔

مرحبا ہیں گنبد و مینار میرے سامنے
جگمگاتے ہیں عجیب انوار میرے سامنے
قدموں پہ مرے دھول ستاروں کی جمی ہے
آیا ہوں ابھی لوٹ کے طیبہ کے سفر سے
جمالِ رحمتِ حق کا خزینہ یاد آتا ہے
وطن میں آ گئے لیکن مدینہ یاد آتا ہے

(یہ بھی نعت مسلسل ہے)

اس یادِ مسلسل کی برکت سے حسین سحرؔ کو دوسری بار اذنِ طلب ملا اور انہوں نے تجلیات سے کسبِ مکرر کیا۔ میرے خیال میں یہ بھی ان کی نعتوں کی سچائی ہے۔ جس کی قدر ہوئی اور وہ دوبار دیدار و زیارت سے شرف یاب ہو چکے ہیں۔

حسین سحرؔ کی نعتوں میں فنی محاسن بہت ہیں۔ زبان و بیان کی لطافتیں بہت ہیں خیال کی تازگی اور لہجے کی تازگی جابجا نظر آتی ہے۔ وہ نہایت سادگی سے جس میں فن و معنی کا پورا تلازمہ ہوتا ہے بہت پُراثر خیال کو لباسِ اظہار پہنا دینے کی قدرت رکھتے ہیں۔ ان کی کوئی نعت پڑھ لیجئے لگاتار کئی نعتیں ایک نشست میں پڑھ ڈالئے آپ کو محسوس ہو گا جیسے آپ کی روح میں بالیدگی اور شگفتگی پیدا ہو رہی ہے۔ اور جیسے آپ کا ذوق شاداب اور آسودہ ہو رہا ہے۔ ان کے یہاں موزوں لفظوں کے چناؤ اور شعر میں ان کی ترتیب و تنظیم کا بہت سلیقہ ملتا ہے۔ ان کے لہجے میں عجز، ادب اور احتیاط و توازن ہر جگہ کارفرما ہے۔ ان کے یہاں جیسا کہ اوپر تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے۔ افکار و مضامین کی بہت رنگا رنگی ملتی ہے۔ ان کی نعت کا حجم کم ہوتا ہے۔ بس پانچ سات اشعار، اس لیے کہ وہ اختصار، اجمال اور ایجاز کی سحرکاری سے آشنا ہیں۔ اگرچہ اکثر نعتیں عام زمینوں میں ہیں،

لیکن کافی نعتیں انہوں نے نئی زمینوں میں کہی ہیں۔ نو بہ نو ردیف وقوافی کے التزام کے ساتھ ہر زمین کو گُل زمین بنا دیا ہے۔ مثلاً صبا کی آواز، ثنا کی آواز+ حرم کی خوشبو، قلم کی خوشبو+ عطا کی روشنی، حرا کی روشنی + آیا ہے ان کا نام، مہکتا ہے ان کا نام+ مختار ہے حضور کی ذات، عظمتِ کردار ہے حضور کی ذات+ سوزِ جامی چاہئے، نامِ نامی چاہیے+ زمزم گنبد خضرا+ مرہم گنبدِ خضرا+ انوار میرے سامنے، مینار میرے سامنے وغیرہ انہوں نے اساتذہ کی بعض غزلوں میں نعتیں کہی ہیں۔ اور خوب کہی ہیں مثلاً حالی، خوب سے ہے خوب تر کہاں۔

میر: آفاق کی اس کارگہِ شیشہ گری کا وغیرہ

حسین سحر کی نعتوں میں جا بجا منقبت کے اشعار بھی ملتے ہیں۔ اس طرح وہ ذکرِ آنحضرت ﷺ کے ساتھ ساتھ تذکارِ اہل بیت سے بھی دامنِ قرطاس کی تقدیس بڑھاتے۔ اور قلم کی آبرو میں اضافہ کرتے ہیں۔ مثلاً:

مجھ پر بھی اک نگاہِ کرم اے شہِ عرب
میں بھی ہوں اک غلام درِ بو تراب کا

باطل کے مقابل مری گردن نہ جھکے گی
نظروں میں مری راہِ حسین ابنِ علی ہے

اہل بیت آپ کے ستارے ہیں
آسمانِ تجلیات ہیں آپؐ

حُبِ اہل بیت ہی کا نام تو اسلام ہے
اب بھی ہے ایمان کا یہ معیار میرے سامنے

میں بڑے اعتماد سے کہہ سکتا ہوں کہ حسین سحر نے اپنے خلوصِ دل، اپنے خونِ جگر، اپنے جذبے کی سچائی، اپنی تفکر آفرینی، اپنے علم وشعور کی آمیزش۔ اپنے خیال کی

تازگی اور اپنے لہجے کی شگفتہ کاری کے سبب نعت گوئی کی روایت اور تجربے کو آگے بڑھایا ہے۔ مدح گویانِ رسول ﷺ کی فہرست مکمل ہو ہی نہیں سکتی جب تک اس میں صاحبِ ''تقدیس'' جناب حسین سحر کا نام شامل نہ کیا جائے۔

عاصی کرنالی

ملتان ..... 12 ستمبر 1989ء

حمد

مرکزِ کائنات تیری ذات
خالقِ ممکنات تیری ذات

سب سے اُونچا ہے نام تیرا نام
سب سے اعلیٰ ہے ذات تیری ذات

قادرِ دو جہاں تری ہستی
حاصلِ ممکنات تیری ذات

ہے فنا آشنا جہاں سارا
اور رنگِ ثبات تیری ذات

جس سے زندہ ہے کائناتِ سحرؔ
ہے وہ روحِ حیات تیری ذات

☆☆☆

چاند کو زیبائی سورج کو دمک دیتا ہے کون؟
آسماں کو سات رنگوں کی دھنک دیتا ہے کون؟

حُسن ہے کس کا تجلی بار سطحِ خاک پر؟
ذرے ذرے کو ستاروں کی چمک دیتا ہے کون؟

ایک اک ٹہنی کے سر پر کون پہناتا ہے تاج؟
دامنِ گلشن کو پھولوں کی مہک دیتا ہے کون؟

اڑتے پھرتے ہیں فضامیں زندگی کے زمزمے
گنگناتے طائروں کو یہ چہک دیتا ہے کون؟

بانٹتا ہے کون یہ آب و ہوا کی نعمتیں
رزق سب کو از ثریا تا سمک دیتا ہے کون؟

احمد مرسلؐ کی ذاتِ پاک کس کا عکس ہے؟
پیکرِ بے سایہ کو اپنی جھلک دیتا ہے کون؟

ہو شبِ مہتاب یا دن کا اُجالا ہو سحر
ہر رُخِ فطرت کو نورِ مشترک دیتا ہے کون؟

نعت

عرب اور عجم آج سے چودہ سو سال پہلے
جہالت کے گہرے اندھیرے میں گم تھے
ہر ایک سو مظالم کا تھا دور دورہ
جہاں میں تمدن، ثقافت، شرافت کا خوں ہو رہا تھا
کہ اقدارِ انسانیت کا علم سرنگوں ہو رہا تھا
ہر اک سمت عفریت کا سحر طاری تھا
ہر آدمی تھا تعیش، تکبر، تمرد کا پیکر
خیالات مکڑی کے جالوں کی مانند اُلجھے ہوئے تھے
ہر اک زندگی تھی پریشان خوابوں کی صورت
بھٹکتی ہوئی بے درا، بے صدا
علم کے رنگ رس روشنی سے تہی
فکر کی روح سے بے خبر
الغرض صفحۂ دہر پر تھا
عجب انتشار و تنزل کا منظر ہویدا

یکا یک زمیں کے جہالت کدے میں
خدا کی طرف سے
ازل اور ابد کی علیم و بصیر
اک نئی روشنی کا اُجالا ہوا
یہ نئی روشنی
رنگ و خوشبو کی بارش لیے اپنے اطراف میں
ساری دنیا پہ چھانے لگی
زندگی اپنے تیرہ مناظر کی محبوس
خود اک کرن بن کے ماحول پر جگمگانے لگی
مسکرانے لگی

ساری انسانیت اپنے عرفان کے اور نزدیک آنے لگی
آخر کار
وہ جس کی آمد کا صدیوں سے ہر اہلِ حق منتظر تھا
وہ جس کا زبور اور تورات و انجیل کا ہر ورق منتظر تھا
زمانہ خود اپنے مظاہر کے ہمراہ
جس کے لیے پیش قدمی کو حاضر تھا
وہ نورِ اول
زمانے کی تیرہ شبی کو مٹانے
عرب کے مقدس ترین شہر مکہ میں
جلوہ فگن ہو گیا

☆☆☆

بشر ممتاز ہے جو قدسیوں سے
یہ سب عظمت ہے اُن کی عظمتوں سے

جو تسخیرِ مہ و انجم پہ خوش ہیں
نہیں آگاہ اُن کی رفعتوں سے

جو شمعیں آپؐ نے کی ہیں فروزاں
نہیں ممکن بجھیں وہ آندھیوں سے

وہ آئے روشنی بن کر جہاں میں
حرا کی جگمگاتی خلوتوں سے

وہ چھائے نقش بن کر لوحِ دل پر
وہ اُبھرے عکس بن کر آئنوں سے

انہی کا نامِ نامی ناخدا ہے
صدا یہ آ رہی ہے ساحلوں سے

مرے دل میں ہے شمعِ عشق روشن
مجھے کیا واسطہ تاریکیوں سے؟

میں یوں طیبہ کی راہوں پر رواں ہوں
کہ جیسے آشنا ہوں راستوں سے

میں جب بھی نعت کہنے بیٹھتا ہوں
تو بھر جاتا ہے دامن رحمتوں سے

درِ سُلطانِ دو عالم سے نسبت
بڑی نسبت ہے ساری نسبتوں سے

سحرؔ میں ہوں غلامِ شاہِ بطحا
مجھے کیا ڈر جہاں کی گردشوں سے؟

☆☆☆

ذرے نظر آئیں گے فزوں شمس و قمر سے
دیکھے تو کوئی خاکِ حرم میری نظر سے

قدموں پہ مرے دھول ستاروں کی جمی ہے
آیا ہوں ابھی لوٹ کے طیبہ کے سفر سے

اے پیکرِ انوار! تری ذات سے پہلے!
خالی تھا زمانے کا صدف آبِ گہر سے

جس نور سے روشن ہیں ستاروں کی نگاہیں
منسوب ہے وہ نور تری راہگزر سے

یہ چہرۂ و الشّمس کا اعجاز ہے سارا
بکھری ہے تجلّی جو گریبانِ سحرؔ سے

☆☆☆

دوستوں ہی کو نہیں اس نے عطا کی روشنی
دشمنوں کے واسطے بھی ہے دعا کی روشنی

جب بھی آتا ہے خیالِ عظمتِ نوعِ بشر
جگمگاتی ہے تصور میں حرا کی روشنی

یہ جو ہے پھیلا ہوا صبحِ درخشاں کا جمال
ہے یقیناً چہرۂ خیر الوریٰ کی روشنی

منزلِ حق و صداقت تک پہنچنے کے لیے
راہبر ہے سیرتِ خیر الوریٰ کی روشنی

ایک بے سایہ کا سایہ ہے سرِ کونین پر
ایک انسان نے دکھائی ہے خدا کی روشنی

آسمانوں پر چمکتے ہیں کہاں شمس و قمر
یہ ہے نعلین شہِ ہر دو سرا کی روشنی

عرش سے بڑھ کر نظارہ گنبدِ خضریٰ کا ہے
جلوہ گر ہے ہر طرف صلِ علیٰ کی روشنی

میں زمانے کے اندھیروں میں بھٹک سکتا نہیں
میری آنکھوں میں ہے ان کے نقشِ پا کی روشنی

میرے ہونٹوں پر مہک اٹھتے ہیں مدحت کے گلاب
جب چمکتی ہے مرے دل میں ثنا کی روشنی

مالکِ لوح و قلم! تجھ سے ہے یہ مری دعا
چار سو پھیلے مرے حرفِ ثنا کی روشنی

ایک اک ذرہ کرن بن کر چمکتا ہے سحرؔ
میرے سینے میں ہے شہرِ مصطفیٰؐ کی روشنی

☆☆☆

جب بھی مری زبان پر آیا ہے اُنؐ کا نام
افلاک پر فرشتوں نے چوما ہے اُنؐ کا نام

قوسِ قزح کے رُوپ میں اُبھرا ہے اُنؐ کا نام
لوحِ افق پہ آج بھی لکھا ہے اُنؐ کا نام

جن کی تجلیوں سے فروزاں ہے کائنات
آنکھوں میں نُور بن کے چمکتا ہے اُنؐ کا نام

ان کا وجود باعثِ تزئین رنگ و بو
ہر پھول ہر کلی میں مہکتا ہے اُنؐ کا نام

الفاظ ان کے حُسن کی توصیف کیا کریں؟
حق تو یہی ہے حق کا سراپا ہے اُنؐ کا نام

سچ تو یہی ہے خالق ارض و سما کے بعد
سب سے بڑا ہے سب سے اچھوتا ہے ان کا نام

قرآن جن کی مدح میں نازل ہوا سحرؔ
میرے جہانِ قلب پہ اترا ہے اُن کا نام

☆☆☆

محیطِ ثابت و سیار ہے حضورؐ کی ذات
تمام دہر کی مختار ہے حضورؐ کی ذات

جب ان کو دیکھا تو ہم نے خدا پہچانا
خدائے پاک کا دیدار ہے حضورؐ کی ذات

ہے دشمنوں کی زباں پر بھی آپ کی توصیف
نشانِ عظمتِ کردار ہے حضورؐ کی ذات

مشامِ فکر معطر ہے جس کی خوشبو سے
لطافتوں کا وہ گلزار ہے حضورؐ کی ذات

سحرؔ میں اپنے مقدر پہ ناز کرتا ہوں
کہ میرا مرکزِ افکار ہے حضورؐ کی ذات

☆☆☆

زخمِ دلِ مہجور کا مرہم گنبدِ خضرا
آنکھ کی ٹھنڈک روح کا زمزم گنبدِ خضرا

وابستہ ہے اس سے عشق کا سب سرمایہ
ایمان و ایقان کا پرچم گنبدِ خضرا

گلشنِ جاں کے پیاسے برگ و بار کی خاطر
نور و نکہت کی اک شبنم گنبدِ خضرا

ظلمتِ دوراں کی گھنگھور گھٹاؤں میں ہے
روشن روشن نیرِ اعظم گنبدِ خضرا

تیرے رُتبے کا اندازہ کون کرے گا؟
تو ہے مسکنِ شاہ دو عالم گنبدِ خضرا

مہر و ماہ سحرؔ اس کی کرنوں سے روشن
اسرارِ افلاک کا محرم گنبدِ خضرا

☆☆☆

بقا کے مطلب و معنی سے آشنا ہوں گے
وہ خوش نصیب جو اس خاک میں فنا ہوں گے

عجب سفر ہے یہ بطحا سے جانب طیبہ
قدم قدم پہ جو سجدے کریں روا ہوں گے

امید و آس لگائے رکھو اسی در سے
کہ دو جہاں کے خزانے یہیں عطا ہوں گے

جو تیرگی ہے نگاہوں کی وہ چھٹے گی یہیں
دلوں کے قفل اسی آستاں پہ وا ہوں گے

یہاں کی خاک ستاروں سے بڑھ کے روشن ہے
یہاں کے ذرے فلک سے گراں بہا ہوں گے

ہم عرضِ حال کریں گے تو روبرو اُن کے
وہ اور ہوں گے جو منت کِش صبا ہوں گے

اس آستانِ وفا پر ہے بندگی کا مزا
وفورِ شوق کے سجدے یہیں ادا ہوں گے

وہاں وہاں نیا اِک عرشِ نُور ہو گا سحرؔ
جہاں جہاں مرے آقا کے نقشِ پا ہوں گے

☆☆☆

جمالِ رحمتِ حق کا خزینہ یاد آتا ہے
وطن میں آ گئے لیکن مدینہ یاد آتا ہے

زمانے کے اندھیروں کے سیہ طوفان میں گھر کر
وہ نورِ قدرتِ حق کا سفینہ یاد آتا ہے

حرم کے صحنِ اقدس میں وفورِ شوق کے سجدے
وہ سوز و ساز وہ لطفِ شبینہ یاد آتا ہے

جہاں کوئی دعا بھی مانگی جائے رد نہیں ہوتی
وہ در عرشِ الٰہی کا وہ زینہ یاد آتا ہے

ہے جس کی سبز کرنوں سے فضائے جاں درخشندہ
ہمیں وہ خاتمِ دل کا نگینہ یاد آتا ہے

خوشا قسمت کبھی ہم بھی گئے تھے جانبِ بطحا
سحرؔ رہ رہ کے وہ حج کا مہینہ یاد آتا ہے

☆☆☆

جس کو عشقِ شہِ لولاک لما مل جائے
لازمی ہے کہ اسے قربِ خدا مل جائے

سخت مشکل ہے کہ عرفانِ نبیؐ حاصل ہو
عین ممکن ہے کہ عرفانِ خدا مل جائے

ڈھونڈتا پھرتا ہوں وہ نقشِ کفِ پا جس سے
میری قسمت کی سیاہی کو ضیا مل جائے

کچھ نہیں چاہتا میں حرف و صدا کے مالک!
مجھ کو پیرایۂ اظہارِ ثنا مل جائے

ہاتھ اٹھیں بھی نہ اور دل کی طلب حاصل ہو
کاش مجھ کو بھی وہ اسلوبِ دعا مل جائے

تیرگی جہل کی نابود ہوئی جس سے سحرؔ
میری آنکھوں کو بھی وہ نورِ حرا مل جائے

☆☆☆

دل کا ہر گوشہ ہے مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم
جگمگ جگمگ ذرہ ذرہ صلی اللہ علیہ وسلم

میرا سینہ نور سے روشن دھڑکن دھڑکن نغمہ ایمن
میری لوحِ دل پر کندہ صلی اللہ علیہ وسلم

شہرِ مدینہ کے کوچوں کو دل کی آنکھوں سے دیکھو تو
ذرہ ذرہ ہے مہ پارہ صلی اللہ علیہ وسلم

اپنا مولا اپنا ملجا ہم بندوں کا ہے وہ آقا
آقا کا وہ خاص ہے بندہ صلی اللہ علیہ وسلم

دونوں جہاں پر ان کی رحمت سایہ فگن ہے ابر کی صورت
سب پر سایہ خود بے سایہ صلی اللہ علیہ وسلم

ان کی بخشش خاک پہ بھی ہے ان کا کرم افلاک پہ بھی ہے
فرش اور عرش پہ ان کا جلوہ صلی اللہ علیہ وسلم

بحرِ مصائب کا ساحل ہے عمر گریزاں کا حاصل ہے
ان کی یاد کا لمحہ لمحہ صلی اللہ علیہ وسلم

ان کے نور سے روشن ہر سو دامنِ فطرت کا ہر پہلو
سورج چاند زمین ستارہ صلی اللہ علیہ وسلم

ان کا نام ہماری عزت ان کا نام ہماری عظمت
ان کے نام سے ہم ہیں زندہ صلی اللہ علیہ وسلم

ان کا ذکر عبادت میری ان کا ذکر ہے عادت میری
ان کا ذکر ہے میرا وظیفہ صلی اللہ علیہ وسلم

روئے سحر میں جو طلعت ہے گیسوئے شب میں جو نکہت ہے
سب ہے ان کے نام کا صدقہ صلی اللہ علیہ وسلم

☆☆☆

نور کا آسماں مدینہ ہے
رشکِ صد کہکشاں مدینہ ہے

خود بخود دل جھکے ہیں بہر سجود
کعبۂ عاشقاں مدینہ ہے

سفرِ شوق میں ہیں اہلِ طلب
منزلِ کارواں مدینہ ہے

ہر قدم پر ہے رحمتوں کا نزول
رحمتوں کا نشاں مدینہ ہے

آسماں سے ہے ارفع و اعلیٰ
سرزمیں وہ جہاں مدینہ ہے

ہم سے پوچھو تو ہم سمجھتے ہیں
حاصلِ دو جہاں مدینہ ہے

کیوں نہ ہر آن ہو تصور میں
میرا دل میری جاں مدینہ ہے

ذرہ ذرہ ہے جس کا رشکِ سحرؔ
وہ حسیں گلستاں مدینہ ہے

☆☆☆

جس پر خدائے پاک کو بھی افتخار ہو
تم حسن کائنات کا وہ شاہکار ہو

تم پر کھلی ہوئی ہیں جہاں کی حقیقتیں
اسرارِ کُن فکاں کے تمہی رازدار ہو

دشمن بھی جس کو دیکھ کے دشمن نہ کہہ سکے
تم وہ نشانِ رحمتِ پروردگار ہو

دل کے لیے پیام سکوں ہے تمہارا نام
تم ہی علاجِ گردشِ لیل و نہار ہو

اب حد سے بڑھ چکی ہے شبِ غم کی تیرگی
اے آفتابِ صبح ازل! آشکار ہو

دل میں اگر ہے کوئی تمنا تو یہ سحرؔ
جاں آپؐ ہی کے نقشِ قدم پر نثار ہو

☆☆☆

یوں علاجِ تشنہ کامی چاہیے
لب پہ اُن کا نامِ نامی چاہیے

اک جہاں کی بادشاہی کے لیے
آپؐ کے در کی غلامی چاہیے

ظلمتوں کو ہے ضرورت نور کی
آپؐ کا اسمِ گرامی چاہیے

گنبدِ خضریٰ سے جو منسوب ہے
دل کو وہ کیفِ دوامی چاہیے

یہ مدینہ ہے یہ ہے شہرِ ادب
اس میں آہستہ خرامی چاہیے

خاکِ طیبہ تیرے ذرے چوم کر
آسماں سے ہمکلامی چاہیے

نعت کہنے کے لیے دل میں سحرؔ
عشقِ رومیؔ سوزِ جامیؔ چاہیے

☆☆☆

جب سنی مَیں نے صبا کی آواز
آئی ہے صلِ علیٰ کی آواز

ہے ہر اک غنچہ و گل کے لب پر
آپؐ کی مدح و ثنا کی آواز

ذرے ذرے میں ہے اب بھی زندہ
دلِ محبوب خدا کی آواز

ظلم کی تیرہ شبی ختم ہوئی
کونج اٹھی ماہِ دنیٰ کی آواز

منزلیں زیست کی آسان ہوئیں
آئی جب راہ نما کی آواز

عکس فرما ہے کتابِ حق میں
اُن کی ایک ایک ادا کی آواز

کاش محراب حرم میں ہو سحرؔ
خیمہ زن میری دعا کی آواز

☆☆☆

بوئے ہستی نہ عدم کی خوشبو
میری جاں میں ہے حرم کی خوشبو

سانس لیتی ہے رہِ طیبہ میں
آپ کے نقشِ قدم کی خوشبو

ہر طرف پھیلی ہوئی ہے اب بھی
آپ کے دستِ کرم کی خوشبو

باغِ جنت سے کہیں ہے بڑھ کر
گلشنِ بابِ حرم کی خوشبو

ناکہتِ خاکِ حرم کے آگے
خاک ہے باغِ ارم کی خوشبو

فقر کی بو ہو اگر پیشِ نظر
کچھ نہیں جاہ و حشم کی خوشبو

عام ہے شاہ و گدا کی خاطر
رحمتِ شاہِ اممؐ کی خوشبو

نعتِ سرور کا ہے اعجاز سحرؔ
روشنائی ہے قلم کی خوشبو

☆☆☆

مہر و مہ ارض و سما سے پہلے
آپؐ تھے صبح و مسا سے پہلے

زیست محرومِ کرم تھی کتنی
آپؐ کی شانِ عطا سے پہلے

ہر طرف رات کی تاریکی تھی
رخِ محبوبؐ خدا سے پہلے

آگہی علم، شعور و عرفاں
کچھ نہ تھا نورِ ہُدا سے پہلے

عشق کے دم سے ہی دل زندہ ہے
آئینہ کیا تھا جلا سے پہلے

اُس درِ فیض سے مانگو تو سہی
مل ہی جائے گا دعا سے پہلے

حالِ دل اپنی زباں سے کہہ دوں
میں پہنچ جاؤں صبا سے پہلے

معتبر تھا نہ مرا ذوقِ سخن
آپؐ کے حرفِ ثنا سے پہلے

ظلمتِ جہل تھی چھائی ہر سو
اے سحرؔ صبحِ حرا سے پہلے

☆☆☆

مرحبا ہیں گنبد و مینار میرے سامنے
جگمگاتے ہیں عجب انوار میرے سامنے

بابِ جبریلؑ و ریاضِ جنہ و بیتِ بتولؑ
عہدِ نور آسا کے ہیں آثار میرے سامنے

آستانِ نور پر حاضر ہوں اس انداز سے
کھل رہے ہیں عرش کے اسرار میرے سامنے

چہرہ گاہِ قدس کی جانب جو میں نے کی نظر
روشنی کی آ گئی دیوار میرے سامنے

گنبدِ خضرا کے نظاروں میں ایسے محو ہوں
عرشِ اعلیٰ ہے تجلی بار میرے سامنے

حبِ اہل بیت ہی کا نام تو اسلام ہے
اب بھی ہے ایماں کا یہ معیار میرے سامنے

اپنے دشمن سے کبھی بدلہ میں لے سکتا نہیں
فاتحِ مکہ کا ہے کردار میرے سامنے

میں مدینہ سے چلا آیا تو ہوں لیکن سحرؔ
رات دن ہے روضۂ سرکار میرے سامنے

☆☆☆

وجہِ تخلیق ممکنات ہیں آپؐ
رونقِ محفلِ حیات ہیں آپؐ

آپ کے دم سے ہے بہارِ جہاں
باعثِ حسنِ کائنات ہیں آپؐ

سایہ کیسے ہو آپ کا ممکن؟
پرتوِ نورِ اسم ذات ہیں آپؐ

آپؐ کا نام زندگی کا پیام
چارۂ تلخیِ حیات ہیں آپؐ

آپؐ کا حرف حرف ہے قرآں
نورِ آیاتِ بیّنات ہیں آپؐ

اہلِ بیتؑ آپ کے ستارے ہیں
آسمانِ تجلیات ہیں آپؐ

آپؐ احمدؐ بھی ہیں محمدؐ بھی
عکسِ آئینۂ صفات ہیں آپؐ

نوعِ انساں بھٹک نہیں سکتی
رہبرِ منزلِ نجات ہیں آپؐ

ہے سحرؔ مشکلات میں محصور
غم نہیں حلِ مشکلات ہیں آپؐ

☆☆☆

جلوہ گہ ہے یہ دل کی گلی آپؐ کی
اس مدینے میں ہے چاندنی آپؐ کی

ساری دنیا پہ سکہ رواں آپؐ کا
سارے عالم میں ہے سروری آپؐ کی

خواب میں گنبدِ سبز کو دیکھ کر
آ گئی دل میں تابندگی آپؐ کی

علم کی روح عرفان ہے آپؐ کا
آگہی کی ہے جاں آگہی آپؐ کی

ظلمتوں میں بھٹکتے ہوؤں کے لیے
مشعلِ راہ ہے زندگی آپؐ کی

آج بھی ہے پیام آپؐ کا رہنما
ہے ضرورت ہمیں آج بھی آپؐ کی

تیرگی غم کی چھٹ جائے گی اے سحرؔ
میری آنکھوں میں ہے روشنی آپؐ کی

☆☆☆

ذہن پر چھایا ہے منظر گنبد و مینار کا
ہے نظر کے سامنے جلوہ ترے دربار کا

کوئی میرے دل سے پوچھے تو بتاؤں مرتبہ
شہرِ طیبہ کے درخشندہ در و دیوار کا

میں نے ان آنکھوں سے دیکھا ہے مدینے کا جمال
مجھ پہ لطفِ خاص ہے یہ بھی شہِ ابرار کا

یہ مدینہ ہے یہاں اے جذبۂ دل احتیاط
ایک اک ذرہ یہاں ہے عرش کے معیار کا

میری کیا ہستی کہ میں وصفِ شہِ والا کروں
میں تو اک ادنیٰ گدا ہوں آپؐ کی سرکار کا

میں حضورِ سرور عالم ہوں محوِ کسبِ نور
میرے گردا گرد ہے اک سلسلہ انوار کا

ہر قدم پر دل کی دھڑکن ہے سحرؔ محوِ درود
کیا سفر ہے عشق کی اس منزلِ ضو بار کا

☆☆☆

دل کا یہ شہر ہے اب شہرِ مدینہ اُن کا
اس انگوٹھی میں چمکتا ہے نگینہ اُن کا

کہکشاں سے بھی ہیں نقشِ کفِ پا رخشندہ
مشک و عنبر سے فزوں تر ہے پسینہ ان کا

بوریا مسندِ شاہی سے کہیں ہے بڑھ کر
فقر کی دولتِ سادہ ہے خزینہ ان کا

آج بھی وقت کی لہروں پہ ہے بے خوف رواں
بے نیازِ غمِ طوفاں ہے سفینہ ان کا

چاند سورج ہیں سحرؔ ان کے تبسم کی ضیاء
مرکزِ نورِ سرِ عرش ہے سینہ ان کا

☆☆☆

شہِ انام کی مقصود ہے ثنا مجھ کو
لطافتِ دلِ حسانؓ ہو عطا مجھ کو

نظر کے سامنے پھیلا ہے کیا غبارِ سفر؟
اُڑا کے طیبہ کو لے جائے یہ ہوا مجھ کو

میں اُڑ کے پہنچوں ترے روضۂ منور پر
بدن کی قید سے اللہ کرے رہا مجھ کو

نظر میں جذب کروں روشنی دو عالم کی
ملے کہیں پہ اگر تیرا نقشِ پا مجھ کو

میں سنگ ہوں تو نظر سے تری بنوں گا گہر
میں آئینہ ہوں تو مل جائے گی جلا مجھ کو

میں مثلِ شمع ہوں بجھنا مرا مقدر ہے
درِ نبیؐ پہ ہوائے سحرؔ! بجھا مجھ کو

☆☆☆

عقیدتوں کے جو موتی لٹا رہا ہوں میں
حضوریٔ شہِ لولاک میں کھڑا ہوں میں

مرے لیے ہیں یہ لمحات عمر کا حاصل
کہ بارگاہِ نبیؐ میں سخن سرا ہوں میں

ہیں خاکِ پاک کے ذرے مری نگاہوں میں
بلندیوں پہ ستاروں کو دیکھتا ہوں میں

یہ کہہ رہی ہیں مرے دل کی دھڑکنیں مجھ سے
قریب شہرِ تمنا کے آ گیا ہوں میں

ترا وجودِ مقدس محیط بے پایاں
مری بساط ہی کیا موجۂ ہوا ہوں میں

جمالِ گنبدِ خضریٰ مری شبوں کا ہے چاند
جو یاد رحمتِ عالمؐ میں جاگتا ہوں میں

مری جبیں کو ملا ہے جو نقشِ پا تیرا
مثالِ روئے سحرؔ جگمگا رہا ہوں میں

☆☆☆

جس کی کوئی نظیر نہ کوئی مثال ہے
وہ خالقِ حیات کا ایسا کمال ہے

روشن اسی سے آئینہ ہے کائنات کا
اس کا جمال عکسِ رخِ بے مثال ہے

اس رہ پہ اس کے نقشِ قدم ثبت ہیں جہاں
انسان کیا ملک کا گزر بھی محال ہے

یہ کس کی بارگاہِ معلےٰ ہے سامنے؟
ایک ایک سانس پر جو ادب کا خیال ہے

میری نظر میں ہیچ ہیں شاہوں کے مرتبے
میری نظر میں شانِ اویسؔ و بلالؔ ہے

جب سے پڑی ہے روضۂ سرکار پر نظر
آنکھوں کی روشنی میں سحرؔ کا جمال ہے

☆☆☆

شہر ایماں کا تجلی بار منظر دیکھنا
ذرہ ذرہ ہے یہاں سورج کا ہمسر دیکھنا

دور ہو جائیں گی رنج و غم کی سب تاریکیاں
دل میں انکی یاد کی شمعیں جلا کر دیکھنا

ڈوب جائے گا مری فردِ گنہ کا حرف حرف
موجزن جب ہو گا رحمت کا سمندر دیکھنا

میرے آقا کی شفاعت کام آئے گی مرے
یہ مرا ایمان ہے اے اہلِ محشر دیکھنا

دے گیا ہے میری آنکھوں کو مہکتی روشنی
خواب میں وہ گنبدِ خضرا کا منظر دیکھنا

روز و شب طیبہ کی گلیوں کا تصور ہے سحرؔ
اوج پر ہے ان دنوں میرا مقدر دیکھنا

☆☆☆

ہے سامنے آستاں نبیؐ کا
یہ لمحہ حاصل ہے زندگی کا

چمک اٹھا آفتابِ فاراں
ہوا جگر چاک تیرگی کا

دیا ہے انسانیت کو اس نے
پیام امن اور آشتی کا

نہیں ہے اس کی لغت کے اندر
کہیں پہ بھی لفظ دشمنی کا

پھر اس کا سایہ ہو کیسے ممکن؟
جب اس کا پیکر ہو روشنی کا

ہے گنبدِ سبز کا نظارہ
علاج دل کی فسردگی کا

خدا ہے جب نعت گوئے احمدؐ
کسے ہو دعویٰ سخنوری کا؟

سحرؔ یہ اعزاز کم نہیں ہے
کہ میں ہو ذرہ رہِ نبیؐ کا

☆☆☆

محشر میں جو سرکار کا داماں نظر آیا
سمجھیں گے ہمیں سایۂ یزداں نظر آیا

ہے دل کے گلستاں میں تری بوئے محبت
ہم کو تو یہی حاصلِ ایماں نظر آیا

تاریخ کا ایک ایک ورق غور سے دیکھا
کوئی نہ بڑا آپؐ سا انساں نظر آیا

آئی جو مرے لب پہ ثنا شاہِ عربؐ کی
آنکھوں کو ہر اک سمت چراغاں نظر آیا

ہے رشکِ سحرؔ خاکِ مدینہ کی تجلی
ہر ذرہ ہمیں نیّرِ تاباں نظر آیا

☆☆☆

اُن ہی کی اصلِ نور ہے یزداں کہیں جسے
بس ان کا التفات ہے انساں کہیں جسے

جنت جمالِ گنبدِ خضریٰ کا عکس ہے
اور اک گدائے طیبہ ہے رضواں کہیں جسے

ذرہ ہے خاکِ کوچۂ شہرِ رسولؐ کا
اوجِ فلک پہ مہرِ درخشاں کہیں جسے

ان کی وِلا ہے انکی محبت ہے ان کا عشق
جانِ یقین و حاصلِ ایماں کہیں جسے

ان کے لبوں کا حسنِ تبسم ہے وہ سحرؔ
صبحِ ظہورِ عالمِ مکاں کہیں جسے

☆☆☆

یوں سوئے رشکِ گل مری موجِ سخن چلی
گویا اک آفتاب کی جانب کرن چلی

ہر دل میں شمع عشق نبیؐ جگمگا اٹھی
جب بھی ہوائے ذکرِ شہِ ذوالمنن چلی

آیا ہے ان کی یاد کا جھونکا جو ذہن میں
محسوس ہو رہا ہے کہ بادِ چمن چلی

ہم نعت کو ہیں سید والاتبار کے
ہم ہی سے رسمِ عظمت و تقدیسِ فن چلی

یہ کس کے گیسوؤں کا تصور ہے اے سحرؔ؟
میرے دل و دماغ میں بوئے سمن چلی

☆☆☆

جب آپؐ کے احاطہ داماں میں آ گئے
ہم بارگاہِ رحمتِ یزداں میں آ گئے

کیسے چمک رہے ہیں مدینے کے بام و در!
گویا ہم ایک شہرِ درخشاں میں آ گئے

سورج ستارے چاند زمین آسماں ہوا
آپؐ آ گئے تو عالمِ امکاں میں آ گئے

آئی ہے جب بھی لب پہ مرے مدحتِ رسولؐ
جھونکے بہار کے دلِ ویراں میں آ گئے

اے ناخدائے دہر! ہدایت کی روشنی
ہم ظلمتوں کے حلقۂ طوفاں میں آ گئے

دیکھا جو ہم نے ان کو یقیں ہو گیا سحرؔ
انوار کیسے پیکرِ انساں میں آ گئے

☆☆☆

علاجِ قلبِ پریشان و چشمِ تر آئے
دلوں کی سُن کے دعا صورتِ اثر آئے

تھی انتظار میں جن کی نظر زمانے کی
ہزار شکر کہ وہ منتظر نظر آئے

نبیؐ آخرِ دوراں وہ مرسلؐ برحق
وہ روح کون و مکاں جانِ خشک و تر آئے

زمانہ ان کی تجلی سے جگمگا اٹھا
شبِ سیاہ میں وہ صورتِ قمر آئے

وہ پیشوائے زمانہ وہ جانِ عصر سحرؔ
حریمِ دل میں رہے تھے جو جلوہ گر آئے

☆☆☆

جو ترے کوچۂ انور کو ٹھکانا سمجھے
ذرۂ خاک مقام اپنا ثریا سمجھے

آسماں پر جو نظر آیا مہِ نو کا جمال
ہم تو اس کو بھی ترا نقشِ کفِ پا سمجھے

خواب میں آیا نظر عرش عُلےٰ کا جلوہ
ہم اسے روشنیٔ گنبدِ خضرا سمجھے

اس کی آنکھوں پہ زمانے کی بصارت قرباں
اپنی معراجِ نظر جو رہِ بطحا سمجھے

کیوں نہ نازاں ہو وہ دل بوذؔر و سلماںؔ کی طرح
دلِ سلطانِ مدینہ جسے اپنا سمجھے

امنِ عالم کو ضرورت ترے افکار کی ہے
وقت ہے پھر ترے پیغام کو دنیا سمجھے

روشنی کا بھی کہیں سایہ ہوا کرتا ہے؟
کیوں نہیں ہے بدنِ پاک کا سایہ سمجھے

آپ کی مدح کا اعزاز ملا ہے اس کو
کیوں سحرؔ اپنے مقدر کو نہ اونچا سمجھے

☆☆☆

حسن کی چاندنی ہے طیبہ میں
عشق کی روشنی ہے طیبہ میں

ایک اک ذرہ سانس لیتا ہے
زندگی زندگی ہے طیبہ میں

ان کے نقشِ قدم پہ سجدے ہیں
لذتِ بندگی ہے طیبہ میں

دل دھڑکتا ہے ہر نظر کے ساتھ
روح کی سر خوشی ہے طیبہ میں

کیا سکوں بخش ہے سحرؔ منظر
ہم کو جنت ملی ہے طیبہ میں

☆☆☆

ہو زعم جسے خود پہ بہت دیدہ وری کا
دیکھے تو وہ نظارہ تری جلوہ گری کا

اے رہبرِ اعظم تری ایک ایک ادا سے
سیکھا ہے زمانے نے چلن راہبری کا

مل جائے اگر سنگِ درِ شاہِ مدینہ
جاگ اٹھے مقدر مری آشفتہ سری کا

قدموں میں مجھے اپنے بلا لو مرے آقا
ہے تم پہ عیاں حال مری دربدری کا

آنکھوں میں مری خاکِ مدینہ کی ضیا ہے
جلوہ ہے مرے سامنے نورِ سحرؔی کا

☆☆☆

قدسی ہے آشنائے مقامِ بشر کہاں؟
رفعت کے اہل طائرِ سدرہ کے پَر کہاں؟

خوش ہوں کہ ایک نسبتِ اُلفت ہے آپ سے
آقا ترے غلام کو محشر کا ڈر کہاں؟

ذرے کی کیا بساط ہے سورج کے سامنے
میری جبیں کہاں وہ ترا سنگ در کہاں؟

طیبہ کی یاد آ گئی جنت کو دیکھ کر
وہ شہر وہ چمکتے ہوئے بام و در کہاں؟

یہ آپؐ ہی کی چشمِ کرم کا ہے معجزہ
ورنہ شعورِ نعت کہاں اور سحرؔ کہاں؟

☆☆☆

یوں عکس ہے نظر میں تری جلوہ گاہ کا
ہمسر دکھائی دیتا ہے ہر ذرہ ماہ کا

شاہانِ ذی وقار کے شاہِ گلیم پوش
ہمرتبہ ہے تیرا گدا بادشاہ کا

آنکھوں کے سامنے ہے درِ روضۂ رسولؐ
کیا ہو گا اس سے بڑھ کر مقدر نگاہ کا

دیکھا ہے میں نے گنبدِ خضرا کو خواب میں
چمکے گا بخت اب مرے قلب سیاہ کا

اب ہے دل سحرؔ میں یہی ایک آرزو
ہو جائے کاش نقشِ قدم تیری راہ کا

☆☆☆

سبز گنبد کی ضیا ہے دیدۂ پُرنور میں
گلشنِ طیبہ کی خوشبو ہے دلِ مہجور میں

جو تمہارے چیرۂ اقدس کے خال و خد میں ہے
ہے کہاں تابندگی اتنی چراغِ طور میں؟

اس نظر کا ہر اشارہ عدل کا معیار ہے
جس نظر میں کچھ نہیں فرق آجر و مزدور میں

کون ہے جو بندگی میں بھی خدائی کا ہے راز؟
کس کا جلوہ ہے عیاں اس جلوۂ مستور میں

آنکھ کے پردے پہ کس رشکِ سحرؔ کا عکس ہے؟
خطۂ دل سربسر ڈوبا ہے رنگ و نور میں

☆☆☆

کتنا عظیم ذکر ہے رحمت کا بابؐ کا
ہر لفظ نعت گو ہے خدا کی کتاب کا

قلب و نظر کی صبحِ درخشاں کے روپ میں
پھیلا ہوا ہے نور اُسی آفتاب کا

چمکا ہے اس ادا سے جمالِ محمدیؐ
سنولا گیا ہے رنگ رُخِ ماہتاب کا

مجھ پر بھی اک نگاہِ کرم اے شہِ عربؐ
میں بھی ہوں اک غلام درِ بوترابؑ کا

جب بھی ہوا ہے شعر کوئی نعت کا سحرؔ
گلزارِ جاں میں پھول کھلا ہے گلاب کا

☆☆☆

بڑھ رہے ہیں غم کے طوفان بلا دل کی طرف
پھیر دیجے رُخ مری کشتی کا ساحل کی طرف

یاد آ جاتی ہے روئے مصطفیٰؐ کی چاندنی
دیکھتا ہوں جب فلک پر ماہِ کامل کی طرف

حشر کے دن اُن کی جانب دیکھتے ہیں اُمتی
سارے پروانوں کا رُخ ہے شمعِ محفل کی طرف

راستے کی ہر صعوبت میں سکوں پاتا ہوں میں
جا رہا ہوں اس طرح طیبہ کی منزل کی طرف

اے کریم بے بدل کب سے سحرؔ ہے منتظر
اک نگاہِ لطفِ پرور اپنے سائل کی طرف

☆☆☆

علاجِ دردِ عصیاں ہے قرارِ دل کا ساماں ہے
حضورؐ پاک کا اسمِ گرامی راحتِ جاں ہے

یہ سب اس پیکرِ نکہت کے نقشِ پا کا احساں ہے
کہ صحرائے عرب کا ایک اِک ذرہ گلستاں ہے

کوئی دیکھے اگر دل کی حقیقت بیں نگاہوں سے
بشر کے آئینے میں جلوہ فرما نورِ یزداں ہے

کسی انسان سے توصیف اس کی ہو نہیں سکتی
خدائے پاک جس حُسنِ مجسم کا ثنا خواں ہے

مرے نزدیک آ سکتی نہیں تاریکیاں غم کی
مرا سینہ چراغِ عشقِ احمدؐ سے فروزاں ہے

اُسی کی ذاتِ اقدس ہے مرے افکار کی مرکز
عمل سب جس کا سنت گفتگو سب جس کی قرآں ہے

سحرؔ نعت شہِ لولاک کا احسان ہے مجھ پر
قلم میرا مری تقدیر کی رفعت پہ نازاں ہے

☆☆☆

جو محوِ مدحتِ خیر الانام ہو جائے
مرے قلم کو بھی حاصل دوام ہو جائے

جو ذرہ سرورِ عالم کے در سے ہو منسوب
بلندیوں میں وہ گردوں مقام ہو جائے

حضورؐ آپ کا ہر لفظ آیۂ یزداں
جو آپ کہہ دیں خدا کا کلام ہو جائے

مری نماز حقیقت میں ہو نماز اُس دم
ترا خیال جو میرا امام ہو جائے

مری جبیں کو جو مل جائے خاک طیبہ کی
تمام دہر مرے زیرِ دام ہو جائے

یہ آرزو ہے یہ خواہش ہے یہ تمنا ہے
کہ میری عمر کی طیبہ میں شام ہو جائے

پھر اس کے ہاتھ بھی آ جائے دولتِ کونین
سحرؔ جو آپ کے در کا غلام ہو جائے

☆☆☆

جب بھی زباں سے نامِ محمدؐ ادا ہوا
ہونٹوں کو جبرئیل گیا چومتا ہوا

خوابِ جمالِ گنبدِ خضریٰ کے نور سے
کاشانۂ خیال ہے کتنا سجا ہوا

ان کے شرف سے ذاتِ بشر کو ملا شرف
انہی کی عظمتوں سے ہے انساں بڑا ہوا

کیوں ناز ہو نہ اپنے مقدر پہ چاند کو
وہ آپؐ ہی کی راہ کا اک نقشِ پا ہوا

نعتِ حضورؐ پاک میں مشغول ہوں سحرؔ
اک گلشنِ خیال ہے دل میں کھلا ہوا

☆☆☆

مٹی بھی یہاں رشکِ مہ و مہر بنی ہے
افلاک سے رخشندہ مدینے کی گلی ہے

سانسوں میں کچھ اس طرح ہے خوشبوئے مدینہ
جیسے کوئی جنت مرے سینے میں کھلی ہے

پلکوں پہ لرزتے ہیں چمکتے ہوئے تارے
میں ہوں شبِ تنہائی ہے اور یاد نبیؐ ہے

باطل کے مقابل مری گردن نہ جھکے گی
نظروں میں مری راہ حسینؑ ابن علیؑ ہے

شاہی سے سحرؔ بڑھ کے ہے اس در کی غلامی
کونین کی دولت مجھے اس در سے ملی ہے

☆☆☆

کتابِ دل پہ ان کا نام گر تحریر ہو جائے
تو یہ دنیا ہی کیا عقبیٰ مری جاگیر ہو جائے

نگاہوں میں مری شب بھر رہا ہے عرش کا جلوہ
مدینے کا نظارہ خواب کی تعبیر ہو جائے

تمہاری یاد کی خوشبو بسے گر میری سانسوں میں
مرا ویرانۂ دل خُلد کی تصویر ہو جائے

مری ہستی بکھر کر ریزہ ریزہ ہو گئی آقا
نگاہِ لطف ہو جائے مری تعمیر ہو جائے

سحرؔ جب نعتِ شاہِ پاک کہنے کا ارادہ ہو
جہانِ لفظ و معنی کیوں نہ پھر تسخیر ہو جائے

☆☆☆

جس نور سے رخشندہ و تابندہ جہاں ہے
معمور اُسی سے یہ مرا قریۂ جاں ہے

آیا ہے ابھی لب پہ مرے نامِ محمدؐ
ہر سانس مرا عطر کی اک موجِ رواں ہے

تھم جاتی ہے طیبہ میں تو گردش بھی فلک کی
اس شہر میں کوئی نہ زماں ہے نہ مکاں ہے

طوبیٰ کی مہک ہے کہیں کوثر کا ہے جلوہ
اک ایک قدم پر یہاں جنت کا گماں ہے

جھکتے ہیں سلاطینِ زمانہ بھی ادب سے
یہ بارگہِ قدس ادب گاہِ جہاں ہے

کس طرح سحرؔ حالِ دلِ زار سناؤں؟
اشکوں میں کوئی حرف نہ آہوں میں زباں ہے

☆☆☆

دل پہ چھایا جو آگہی کا رنگ
چمک اٹھا ہے زندگی کا رنگ

آپؐ آئے تو یہ زمیں مہکی
نکھر آیا ہے آدمی کا رنگ

خلد کی روشنی بھی ہے مدھم
دیکھ کر کوچۂ نبیؐ کا رنگ

گنبدِ سبز کو جو دیکھا ہے
ہم نے دیکھا ہے روشنی کا رنگ

نعت کا ہے سحرؔ کرم کہ ہوا
معتبر میری شاعری کا رنگ

☆☆☆

ہے جہاں ربِ لا مکاں کا نور
ہے وہاں شاہِؐ انس و جاں کا نور

آپ کا آستانِ رخشندہ
اس زمین پر ہے آسماں کا نور

آپ کی ذات عکسِ حسنِ ازل
آپ کی ذات کن فکاں کا نور

کہکشاں سے بھی ہے کہیں بڑھ کر
قدمِ شاہؐ کے نشاں کا نور

نعتِ سرور کا معجزہ ہے سحرؔ
چار سو ہے مرے بیاں کا نور

دو جگ دا والی

Kulliat-E-Hussain

حسین سحر

دو جگ داوالی

(پنجابی نعتاں)

حسین سحر

سحر سنز .....ملتان

ضابطہ

(سارے حق راکھویں)

تاریخ اشاعت: .....دسمبر ۲۰۰۷ء

طابع: .....الکتاب گرافکس ملتان

ناشر: .....سحر سنز ملتان

ہدیہ: ..... ۱۲۵ روپے

ملن دا پتہ

کتاب نگر حسن آرکیڈ ملتان چھاؤنی

انتساب

اپنی پیاری ماں دے ناں

جنھاں مینوں جمدیاں سار

عشقِ رسولؐ دی گھٹی دِتی

فہرست

میری اکھیاں دا نور تیری ذات	۷
ہر ذرہ اے اس خاک دا اسمان دا تارا	۹
سوہنا سوہنا مٹھا مٹھا پاک نبیؐ داناں	۱۱
ہر ویلے ذکر نبیؐ دا اے ہر ویلے یاد نبیؐ دی اے	۱۳
ثنا جس نے کیتی شہِ دوسراؐ دی	۱۵
مرے جیہانیں کوئی سوالی	۱۷
بلاوو تے مدینے میں دی آواں یا رسول اللہؐ	۱۹
محمدؐ حبیب خدا کملی والے	۲۱
مدینے جاوندی وائے جیکر تیرا گزر ہووے	۲۳
نہ خلد بریں نہ بہشت ارم دا	۲۵
صبح اوہدے عارضاں دا عکس اے	۲۷
رات عجب اک سفنا ڈٹھا	۲۹
دلاں اتے ہے تیرا راج آقاؐ	۳۱
نبیؐ دے عشق وچ جو نم نہیں اے	۳۳
سب توں اچی ذات نبیؐ دی	۳۵

5

اچا اے کل جہان دے اذہان توں مدینہ	۳۷
مختار فقط فرش زمیں دے ای نئیں آپؐ	۳۹
جد آپؐ دی یاد آئی	۴۱
رحمت دی نگری اے مدینہ	۴۳
کیڈا عظیم ذکر اے رحمت دے باب دا	۴۵
آپؐ دے لب توں جو ہویا ارشاد	۴۷
جتھوں تیکر خدائی ہے خدا دی	۴۹
بلا اے تازہ رحمت دا	۵۱
ودھ رہنے نیں درد دے طوفان سب دل دی طرف	۵۳
چمکیا جد عرب دے چن دا نور	۵۵
جد دی لیناں تیراناں	۵۷
جو آستاں نبوتؐ دے نام ہو جائے	۵۹
جو آپؐ دا فران اے	۶۱
روضہ ویکھاں تاں یاد طور آوے	۶۳
شہر طیبہ دا تجلی بار منظر ویکھنا	۶۵
محمد محمدؐ وظیفہ اے میرا	۶۷
مدینے ہو کے آیاں واں	۶۹
کتاب دل تے اوہداناں جیکر تحریر ہو جائے	۷۱

6

علاج گردش حالات اے حضور داناں	۷۳
رحمت عالم رہبر دوراں صلی اللہ علیہ وسلم	۷۵
دل مرا تشنہ ءانوار رسول عربی	۷۷
مخلوق خدا دی تے خدا سوہنے نبیؐ دا	۷۹
سب تو سچی ہستی تیری	۸۱
ترے پیام نوں دل توں بھلائے بیٹھے آں	۸۳
انج ای سرکار دا مہمان بنایا جاواں	۸۵
اک نظر میں تے وی یا خیر البشر	۸۷
اے مدینے دی ہوا آہستہ چل	۸۹
آپؐ دا روضہ اے میرے سامنے	۹۱
جلوہ نور خدا نوں ویکھدے	۹۳
اک طرف کائنات دی خوشبو	۹۵
مری دعا واں چ ایناں اثر نظر آوے	۹۷
لامکاں دی وسعتاں دی جان اوہ	۹۹
نظر آون گے جد منظر سنہری جالیاں والے	۱۰۱
نعتیہ ماہیے	۱۰۳
نعتیہ ہائیکو	۱۰۶

8

مالک عرش و فرش و کرسی توں
خالقِ جن و حور تیری ذات

توں ای ظاہر ایں تو ای باطن ایں
سارا غیب و حضور تیری ذات

7

حمد

میری اکھیاں دا نور تیری ذات
میرے دل دا سرور تیری ذات

ذرے ذرے دے وچ اے عکس ترا
میرے نزدیک دور تیری ذات

تاب قوسین اے ترا جلوہ
شعلہ حسنِ طور تیری ذات

ہر ذرہ اے اس خاک دا اسمان دا تارا
جنت توں وی سوہنا اے مدینے دا نظارا

پتھر وی لگے کلمہ پڑھن ویکھ نبیؐ نوں
دو ٹوٹے ہویا چن جدوں ہو یا اشارا

اورحمتؐ عالم اے تے فرخوف کیہ سانوں
ہے حشر دے وچ اوہدی شفاعت دا سہارا

ٹٹے ہوئے دل جوڑ دتے کملی دی چھانویں
دنیا تے شہہؐ دین دا احسان اے بھارا

ویکھن گیاں اکھاں کدی سرکار دا روضہ
چمکے گا کدی میرے نصیباں دا وی تارا

ہن وقت مدد ہے کرو امداد سحرؔ دی
طوفان چ بیڑی اے تے ہے دور کنارا

12

کوئی وی مشکل آ جاوے خوف نئیں کچھ سانوں
ساڈے تے دل دا اے سہارا پاک نبیؐ دا ناں

دنیا دے ظلمت خانے وچ مہکیا پُھلاں وانگر
چمکیا بن کے قطبی تارا پاک نبیؐ دا ناں

اہدی حرمت ایہدی عزت توں ایہہ تن من صدقے
سانوں اپنی جان تو پیارا پاک نبیؐ دا ناں

11

سوہنا سوہنا مٹھا مٹھا پک نبیؐ دا ناں
سب توں اُچا سب توں سچا پاک نبیؐ دا ناں

حق دی گل اے اللہ پاک دے سوہنے ناں توں بعد
سارایاں نانواں وچوں اُچا پاک نبیؐ کا ناں

خوشبوآں دے بلے میرے تن من اندر جاگے
جد میرے ہونٹھاں تے آیا پاک نبیؐ دا ناں

14

اس جگ اتے اس جگ اسے ہے سایہ رحمت عالمؐ دا
اج وی ہر پاسے اچیائی سوہنے مکی مدنی دی اے

چن چودھویں داتارے سورج سب لوہدے نورتوں روشن نیں
اسمان زمین تے ہر پاسے سب رونق اوس گلی دی اے

13

ہر ویلے ذکر نبیؐ دا اے ہر ویلے یاد نبیؐ دی اے
ہن ہجر دے غم وچ وی سجنو کیفیت اک خوشی دی اے

طیبہ توں جدوے آئے آں دید ادوی ہوروی تانگھاں نیں
اک اک پل دسے گھڑیاں دہر گھڑی وی اک صدی دی اے

ایہہ علم شعور تے وڈیائی سب شمع حرا دیاں کرناں نیں
رشنائی جگ وچ ہن وی تے اوسے کالی کملی دی اے

16

تری ہر ادا آیۂ بینۂ اے
تری گفتگو ، گفتگو اے خدا دی

اسیں آں سحؔر راہ الفت دے راہی
ہے منزل اساڈی مدینے دی وادی

15

ثنا جس نے کیتی شہہ ؐ دوسرا دی
ملی ودھ کے اوہنوں محبت خدا دی

میرے رہنما جد محمد ؐ نیں مینوں
ضرورت نئیں فر کسے رہنما دی

ایہہ چن تارے سورج نیں پر چھاویں اوہدے
ہے رشنائی چک وچ رخ مصطفیٰ دی

18

تیری رحمت دا ہے مینوں سہارا
میری جھولی تے ہے عملاں تو خالی

اوہو دوناں جہاناں لئی اے رحمت
اوہو آقا ای اے دو جگ دا والی

عرب منگتا تیرے لطف و کرم دا
عجم وی ہے تیرے درد دا سوالی

17

مرے جیہا نئیں کوئی سوالی
ہے میرے سامنے روضے دی جالی

نبی سب تیرے درتوں خیر منگدے
رسولاں وچ ترا رتبہ اے عالی

زمانے وچ ہے اوہدا نور چانن
اوہو کملی جہدی رنگت اے کالی

دنیں راتیں گناہاں دی میں اگ وچ سڑدا بلدا ہاں
ملن طیبہ دیاں تازا ہوا واں یا رسول اللہ ؐ

میرے سر تے رہوے سایہ ہمیشہ تیری رحمت دا
تیرے روضے دیاں نیں ٹھنڈیاں چھاواں یا رسول اللہ ؐ

بلاؤ تے مدینے میں وی آواں یا رسول اللہ ؐ
مدینے آ کے فیر واپس نہ جاواں یا رسول اللہ ؐ

تیری خاک قدم چماں تے جالی سینے لاواں میں
مقدر اس طرح اپنا بناواں یا رسول اللہ ؐ

کویں گزری اے ترے باجھ میری جان تے آقا
ملے موقع تے حال دل سناواں یا رسول اللہ ؐ

میں جاواں مدینے تے آواں تے جاواں
اہہ ہر ویلے دل وچ اے چا کملی والے

کدی اپنے دیدار دی خیر بخشو
سحؔر اے تہاڈا گدا کملی والے

محمد حبیبِ خدا کملی والے
شہنشاہ ہر دوسرا کملی والے

ایہہ سدھر ہمیشہ ای دل وچ اے رہندی
کدی کول اپنے بلا کملی والے

میں پلکاں دے نال اوس دھرتی نوں چُماں
ملے جے تیرا نقشِ پاک کملی والے

اسیں وی آں تیرے در دے سوالی خیر منگدے آں
اساڈے تے کرم دا دسایہ رحمت دی نظر ہووے

قلم دی اس توں ودھ کے ہور کیہ اُچیائی ہووے گی
نبیؐ دی مدح وچ ڈبیا ہو یا شام وسحر ہو وے

مدینے جاؤندی دائے جیکر تیرا گزر ہووے
اساڈے حال دی سوہنے نبیؐ نوں وی خبر ہو وے

نہ میرے کول کوئی دولت نہ میرے کول زر ہووے
ایہو میری تمنا اے مرا طیبہ چ گھر ہو وے

جیکر ہو وے نبیؐ دے عشق دی دولت مقدر وچ
تاں فیر دنیا ای کیہ دیں وی مرے زیرِ اثر ہو وے

غریباں دی سب دین دنیا بدل گئی
ہے دو جگ تے احسان تیرے کرم دا

میں نعت نبیؐ وچ آں محو عبادت
ہے رتبہ بڑا اچا میرے قلم دا

❁

نہ خلد بریں نہ بہشت ارم دا
طلبگار ہاں تیرے نقش قدم دا

چلے سب جہاناں تے بس اوہدا سکہ
اوہ آقا اے سوہنا عرب تے عجم دا

بھلا خوف کیہ ہو وے محشر دا مینوں
کہ ادنیٰ غلام آں میں شاہ اُمم دا

نقش سارا عظمت انسان دا
مصطفیٰ دی عظمتاں دا عکس اے

جنتاں نیں عکس طیبہ دا سحر
تے ایہہ طیبہ جنتاں دا عکس اے

صبح اوہدے عارضاں دا عکس اے
شام اوہدے گیسو آں عکس اے

ایہہ فلک توں نور برساندی گھٹا
آپؐ ای دی رحمتاں دا عکس اے

فرش اہدی وسعتاں دا آئنہ
عرش اوہدی رفعتاں دا عکس اے

29

رات عجب اک سفنا ڈٹھا
سفنے وچ مدینے ڈٹھا

کیہ دساں کیہ کیفیت سی
جد اوہ گنبد ساوا ڈٹھا

ہر پاسے سن نوری کرناں
ہر ذرہ اک تارا ڈٹھا

30

سفنا سی یا سحر حقیقت
جاگیا انج نصیبا ڈٹھا

رحمت دی خوشبو سی کھلری
جنت دا نظارا ڈٹھا

ویس عرب داچن جو چڑھیا
سورج منہ لکاندا ڈٹھا

پاک نبیؐ دے در تے جھکدا
جن انسان فرشتہ ڈٹھا

دلاں اتے ہے تیرا راج آقاؐ
شفاعت تیرے سر دا تاج آقاؐ

سہارا رحمتاں نے ودھ کے دتا
جدوں دتی میں تینوں واج آقاؐ

ابد تک ہر زمانے دے شہنشہ
تینوں دیندے رہن گے باج آقاؐ

تسیں مشکل کشا دے وی او مولا
سنوارو میرے وگڑے کاج آقاؐ

دہاڑے حشر دے ہے نفسا نفسی
گنہگاراں دی رکھنا لاج آقاؐ

زباں کھولے سحرؔ تعریف وچ کیہ
رسولاں دے تسیں سرتاج آقاؐ

34

میری اکھاں چ ہڑا اے ہنجو آں دا
کیہہ ایہہ وی چشمۂ زم زم نئیں اے؟

سحؔر میں ہاں غلام شاہ طیبہ
کوئی محشر دا منیوں غم نئیں اے

33

نبیؐ دے عشق وچ جو نم نئیں اے
اوہ اکھ اسرار دی محرم نئیں اے

ملی اے جد وی تیرے غم دی راحت
میرے دل وچ کوئی وی غم نئ نئیں اے

نہ لاں کونینؐ تیرے غم دے بدلے
کسے دولت توں گھٹ ایہہ غم نئیں اے

سب توں اچھی ذات نبیؐ دی
سب توں سوہنی بات نبیؐ دی

دنیا وی اونہاندا صدقہ
دین وی اے سوغات نبیؐ دی

ساڈے لئی اے اک نمونہ
ساری پاک حیات نبیؐ دی

ساری عمراں لئی کافی اے
ساڈے تے اک جھات نبیؐ دی

سحرؔ ایہو اے دل دی خواہش
مدح کراں دن رات نبیؐ دی

اُچا اے دو جہاں دی ہر شان توں مدینہ
ودھ کے ہے مرتبے وچ اسمان توں مدینہ

ہر ویلے ذکر اوہدا ہر ویلے فکر اوہدا
پیارا بہت اے سانوں جند جاں تو مدینہ

جس نوں ہجوم سارا فردوس کہہ رہیا اے
دِسدا اے حشر والے میدان توں مدینہ

اکھاں نوں بند کیتا پہنچے نبیؐ دے در تے
کجھ دور وی نئیں اے ملتان توں مدینہ

مولا علی سحرؔ نیں در جسدا، شہر کیہ اے؟
واضح ہویا نبیؐ دے فرمان توں مدینہ

39

مختار فقط فرش زمیں دے ای نئیں آپؐ
افلاک دی محفل دے وی ہن صدر نشیں آپؐ

ملدی ای نئیں کوئی مثال آپ دے رخ دی
ہن سارے جہاناں دے حسیناں تو حسیں آپؐ

ہے باغِ جہاں آپ دی خوشبو توں معطر
ہر شاخ چ، ہر برگ چ، ہر گل چ مکیں آپؐ

40

کس طرح میں بھل سکدا واں رہ ظلمتِ شب چ
ہن میرے خیالاں دے لئی نور یقیں آپؐ

دنیا اے سحرؔ جہدی شعاواں توں منور
ہن ایس انگوٹھی دے وی رخشندہ نگیں آپؐ

42

احمدؐ دے غلاماں نے
عزت اے بڑی پائی

ثابت اے محمدؐ توں
انسان دی وڈیائی

41

جد آپ دی یاد آئی
رحمت دی گھٹا چھائی

معراج اے عرشاں تے
کیہ تیری اے اُچیائی

آپؐ آئے جو دنیا وچ
اک تازہ بہار آئی

44

چپے چپے حسن دا جلوہ
عشق دی سرگرمی اے مدینہ

حشر تائیں اے ساوا روضہ
حشر تائیں باقی اے مدینہ

کیہ دساں کیہ سحر میں آکھاں
سب کچھ میرے لئی اے مدینہ

43

رحمت دی نگرای اے مدینہ
چانن دی وستی اے مدینہ

نور و نور اے اک اک ذرہ
عرش دی اک جھلکی اے مدینہ

امن دیاں خوشبو آں اتھے
جنت دی دھرتی اے مدینہ

46

میں تے وی اک نگاہ کرم اے شہہ عربؐ
میں وی ہاں اک غلام در بُو ترابؑ دا

جد وی ہویا اے شعر کوئی نعت دا سحرؔ
دل دے چمن چ پھل اے کھڑیا گلاب دا

45

کیڈا عظیم ذکر اے رحمت دے باب دا
ہر لفظ نعت گو اے خدا دی کتاب دا

دل تے نظر دی صبح دے چانن دے روپ وچ
ہر پاسے نور چھایا اے اک آفتاب دا

چمکیا کجھ اس طرح اے جمال محمدیؐ
سنولا گیا اے رنگ دی بن ماہتاب دا

48

نھیری راتاں چ چن چمکدا اے
ساوا روضہ جدوں وی آوے یاد

جے تسیں وی نہ سن سکو آقاؑ
کون سنسی غلام دی فریاد

47

آپؑ دے لب توں جو ہویا ارشاد
میری بخشش دی بن گیا بنیاد

ساڈے ویرانیاں تے وی رحمت
شالا طیبہ رہوے ترا آباد

جیدے ہونٹاں تے ذکر ہے تیرا
ہر مصیبت توں اوہ رہوے آزاد

49

جتھوں تیکر خدائی ہے خدا دی
ہے اوتھے مصطفائی مصطفیٰ دی

زمیں توں لے کے ست اسماناں تائیں
ہے ساری روشنی شمع حرا دی

کوئی قطرہ جے منگے دیویں دریا
ایہہ وسعت ہے تیری شان عطا دی

50

کتابِ پاک دی اِک اِک آیت
گواہی ہے تیری اک اک ادا دی

مدینے میرا حال دل پچا وے
میں منتاں کر رہیاں بادِ صبا دی

52

اس در تے منگ کے ویکھو ناں
ہووے اندازہ رحمت دا

کونین دے روشن رخ اتے
طیبہ اے غازہ رحمت دا

51

بُلا اے تازہ رحمت دا
کھلیا دروازہ رحمت دا

میں جد وی نعت لکھن لگیا
آیا آوازہ رحمت دا

ہنجواں نے میرے چہرے تے
ملیا اے غازہ رحمت دا

رہ دی ہر تکلیف وچ اے اک سکوں میرے لئی
جارہیاواں اس طراں طیبہ دی منزل دی طرف

اے مرے بے مثل شاہا ہے سحرؔ وی منتظر
اک نگاہِ لطف اپنے ایس سائل دی طرف

ودھ رہے نیں درد دے طوفان سب دل دی طرف
آپ چاہون تاں ایہہ کشتی ہووے ساحل دی طرف

یاد آجاندی اے رخسار نبیؐ دی چاننی
دیکھناں واں جد فلک تے ماہ کامل دی طرف

حشر دے دن اوہناں پاسے ویکھدے نیں امتی
سارے پروانے نیں تکدے شمع محفل دی طرف

56

عمر دے نھیریاں لئی اے مثال
اوہدے کردا تے چلن دا نور

نعت معراج فن اے شاعر دی
نعت اے عظمت سخن دا نور

ایہہ کرامت اے نعت مرسلؐ دی
چھا گیا اے سحؔر دے فن دا نور

55

چمکیا جد عرب دے چمن دا نور
مہکیا خلد دے چمن دا نور

ہر طرف اے بہار رحمت دی
ہر طرف اے شہہِ زمن دا نور

سایہ ممکن اے کس طرح اوہدا ؟
جہدا اسمان اے بدن دا نور

58

زندگی اے صدقہ تیرا
توں تے ہیں کونینؐ دی جاں

بھانویں ملدی ہو وے جنت
طیبہ دے بدلے نہ لاں

57

جد وی لیناں تیرا ناں
ہُل ہُل پیندیاں خوشبو آں

ساریاں چھاواں نالوں کوڑھی
ساوے روضے دی اے چھاں

اتھے اوتھے دوہیں جہانیں
تیرا سکہ اے ہرتھاں

59

60

ایہہ آرزواے ایہ خواہش اے ایہہ تمنا اے
کہ میری عمر دی طیبہ چ شام ہو جائے

سحؔر دے ہتھ وی آ جاوے دولت کونین
سحؔر جے آپ دے در دا غلام ہو جائے

جو آستانِ نبوتؐ دے نام ہو جائے
بلند ہو کے اوہ عالی مقام ہو جائے

مری نماز حقیقت چ ہے نماز اس دم
ترا خیال جو میرا امام ہو جائے

جو آپ دا ہے عمل اوہ ہے آیۂ یزداں
جو کہن آپؐ خدا دا کلام ہوجائے

62

دو جگ اُتے شاہی اوہدی
دو جگ دا اوہ سلطان اے

روضہ جتھے سرکار دا
اونی زمیں اسمان اے

پہنچاں نبیؐ دے شہر میں
ایہہ دل دے وچ ارمان اے

61

جو آپؐ دا فرمان اے
اوہ سر بسر قرآن اے

عشق نبیؐ اے زندگی
میرا ایہو ایمان اے

اوس آستانِ نور دا
جبریل وی دربان اے

64

اوہدی کیہہ شان جہدی شاناں وچ
ساری توریت تے زبور آوے

آپؐ آون سحؔر جے خواب اندر
میری ظلمت دے وچ وی نور آوے

63

روضہ ویکھاں تے یاد طور آوے
میری اکھیاں دے وچ اوہ نور آوے

لیندیاں سار تیرا ناں سوہنا
میرے دل نوں عجب سرور آوے

آپؐ دی مدح میں بیان کراں
اوہ سلیقہ کدی حضورؐ آوے

66

میرے آقا دی شفاعت کم آوے گی میرے
ایہہ مرا ایمان ہے اے اہل محشر ویکھنا

رات دن طیبہ دی گلیاں دا تصور ہے سحرؔ
کنی اچیائی تے ہے میرا مقدر ویکھنا

65

شہر طیبہ دا تجلی بار منظر ویکھنا
ذرہ ذرہ ہے ٹھے سورج دا ہمسر ویکھنا

دے گیا اے میری اکھاں نوں مہکدی چانتی
خواب اندر ساوے گنبد دا اوہ منظر ویکھنا

ڈب ای جاوے گا میری فرد گنہ دا حرف حرف
ٹھاٹھاں مارے گا جو رحمت دا سمندر ویکھنا

68

دنیں راتیں ہجر نبیؐ وچ تڑفناں
بہت مختصر سارا قصہ اے میرا

مرا فن اے مدح و ثنائے محمدؐ
سحرؔ معترف اک زمانہ اے میرا

67

محمدؐ محمدؐ اے میرا
ایہو بخششاں دا ذریعہ اے میرا

محبت نبیؐ دی عقیدہ اے میرا
ایہو زندگی دا قرینہ اے میرا

میرے سینے اندر اے عشق محمدؐ
بڑا قیمتی ایہہ خزانہ اے میرا

70

مقدر آپنے دی سب
سیاہی دھو کے آیا واں

تصور وچ مدینہ اے
بہشتوں ہو کے آیا واں

69

مدینے ہو کے آیا واں
گناہ سب دھو کے آیا واں

شہہ کونین دے درتے
غماں نوں ڈھو کے آیا واں

خطاں واں مٹ گیاں نیں سب
میں ایناں رو کے آیا واں

72

میری ہستی کھلر کے ریزہ ریزہ ہو گئی آقا
نگاہِ لطف نال ویکھو میری تعمیر ہو جائے

سحر ہو وے ارادہ جد لکھن دا نعت اوہناں دی
تاں لفظاں دا جہاں کسراں نہ فر تسخیر ہو جائے

71

کتاب دل تے اوہدا ناں جیکر تحریر ہو جائے
تاں ایہہ دنیا ای کیہ عقبیٰ مری جاگیر ہو جائے

نگاہواں وچ مری راتیں رہیا اے عرش دا جلوہ
مدینے دا نظارہ خواب دی تعبیر ہو جائے

ہے اوہدی یاد دی خوشبو رچی ہن میرے سہاں وچ
مرا ویران دل ہن خلد دی تصویر ہو جائے

اساں تے جووی اے منگیا ایسے وسیلے توں
اساڈے لئی تے مناجات اے حضورؐ داناں

بغیر ایس توں کجھ وی نئیں قبول سحرؔ
تمام روحِ عبادات اے حضورؐ دا ناں

علاجِ گردشِ حالاتِ حضورؐ داناں
مرے لباں اُتے دن رات اے حضورؐ داناں

اساڈے قلب دی تسکین ذکر اوہناں دا
اساڈی روح دی سوغات اے حضورؐ داناں

خدا دی ساری صفت ایس شیشے وچ آئی
تے اوسے عکس دی اک جہات اے حضورؐ داناں

رحمت عالم رہبر دوراں صلی اللہ علیہ وسلم
ہادیٔ اعظم ، شاہ رسولاں صلی اللہ علیہ وسلم

آپ کتوں پہلے کیہ سی حالت دنیا وچ سی رات دی ظلمت
آپؐ لیائے نور دی رشماں صلی اللہ علیہ وسلم

آپؐ ای خوشبو آپ ای رنگت آپ ای نور تے آپ ای طلعت
آپؐ دی ذات اے جان گلستاں صلی اللہ علیہ وسلم

آپ دی مدح کرے کیہ انسان جد کہ خدا وی خود اے ثنا خواں
آپؐ دی الفت حاصل ایماں صلی اللہ علیہ وسلم

دل تے طاری ہووے جے غم چھائے جے پت جھڑ دا موسم
آپؐ دی یاد اے رشک بہاراں صلی اللہ علیہ وسلم

دل مرا تشنۂ انوار ، رسول عربیؐ
اکھاں ہِن طالب دیدار رسول عربیؐ

رشکِ صد خلد ہے دربار رسول عربیؐ
سب توں اچے تسیں سرکار رسول عربیؐ

قیصر و کسریٰ دی شوکت دی حقیقت کیہ اے
حاصل دہر نیں سرکار رسول عربیؐ

چن تے سورج تے ستارے نین جے اسماناں تے
سب تیرے پرتوِ انوار رسول عربیؐ

دو جہاناں دا خزانہ مرے ہتھ آ جا وے
جے کراں آپؐ دا دیدار رسول عربیؐ

چانن چ بدل دتے ہنیرے دے ٹکانے
کردار ہے اک شمع ہدا سوہنے نبیؐ دا

ویہل اینی تاں دے دے مینوں اے موت ٹھہر جا
میں ویکھ لواں روضہ ذرا سوہنے نبیؐ دا

مخلوق خدا دی تے خدا سوہنے نبیؐ دا
کونین چ رتبہ اے بڑا سوہنے نبیؐ دا

سب روشنی اکھاں دے میں کشکول چ بھرلاں
دیکھاں جو میں نقشِ کفِ پا سوہنے نبیؐ دا

ایہو ای تمنا اے مری ایہو ای خواہش
میں ذکر کراں صبح و مسا سوہنے نبیؐ دا

82

ہر پاسے تیری خوشبو اے
مہک پھلاں دی ہستی تیری

توں ای ہیں دو جگ دا والی
سب دی حامی ہستی تیری

81

سب توں سچی ہستی تیری
سب تو اچی ہستی تیری

پاک اے سارا ناں وی تیرا
پاک اے ساری ہستی تیری

تیتھوں دور وہئے نیں نھیرے
اک رشنائی ہستی تیری

84

جے تیتھوں دور ہوئے زندگی توں دور ہوئے
بھٹکدے پھرنے آں منزل بھلائے بیٹھے آں

ہے اس توں ودھ کے ستم ہور کیہ ستم کوئی
عمل دی شمع نوں آپے بجھائے بیٹھے آں

83

ترے پیام نوں دل توں بھلائے بیٹھے آں
ہزار حیف ستم خود تے ڈھائے بیٹھے آں

پرویا توں تے بھرپی دے رشتے وچ سانوں
مگر ایہہ رشتہ دلاں توں مٹائے بیٹھے آں

نہ اج تیک کی دل دے وچ اتار سکے
فقط زبان تے کلمہ سجائے بیٹھے آں

86

ساوے گنبد دی جو اک وار زیارت کرلاں
نارِ دوزخ دی میں گرمی توں بچایا جاواں

جا کے طیبہ مری بس اکو ایہو خواہش اے
میں فضا وچ مہک بن کے سمایا جاواں

85

انج ای سرکار دا مہمان بنایا جاواں
کاش ہر سال مدینے میں بلایا جاواں

خواب وچ آپؐ دا دیدار جیکر مل جاوے
تا قیامت نہ میں فرنیندوں جگایا جاواں

موت آجائے مدینے دی فضا وچ مینوں
حشر دے دن ایسے مٹی چوں اُٹھایا جاواں

88

چارے پاسے خوشبوآں نیں مہکیاں
جد کدی میں آکھیا خیرالبشر

ہے سحؔر جو آپ دا مدحت سرا
آپ ای دی ہے عطا خیرالبشر

87

اک نظر میں تے وی یا خیرالبشر
آپ بن عقدہ کشا خیرالبشر

آپ دی توصیف کیہ کریئے بیاں
آپ بن خیرالوریٰ خیرالبشر

ڈر نئیں سانوں کسے طوفان دا
ہین اساڈے ناخدا خیرالبشر

90

گنبدِ خضرا اے تیرے روبرو
آرہی اے ایہہ صدا آہستہ چل

سوچ کے رکھ ہر قدم اس شہر وچ
ایہہ ہے طیبہ دی فضا آہستہ چل

89

اے مدینے دی ہوا آہستہ چل
مینوں وی لے جا ذرا آہستہ چل

میری کیفیت دی اے تینوں خبر
اے مری درد آشنا آہستہ چل

شوق کہندا اے مرا جلدی پہنچ
دل اے کہندا اے مرا آہستہ چل

92

ہاں غمِ عشقِ نبی وچ مبتلا
کیہ غمِ دنیا اے میرے سامنے؟

دشماں نوں وی میں دیندا آں دعا
اُسوۂ آقا اے میرے سامنے

91

آپؐ دا روضہ اے میرے سامنے
جنتِ اعلیٰ اے میرے سامنے

تازگی ای تازگی اے ہر طرف
گنبدِ خضرا اے میرے سامنے

پڑھ رہیاواں آیتِ قرآن میں
آپؐ دا چہرہ اے میرے سامنے

93

جلوۂ نورِ خدا نوں ویکھدے
جے کدی شمس الضحیٰ نوں ویکھدے

جے اسی ہوندے نبیؐ دے عہد وچ
حُسنِ شاہِ انبیاء نوں ویکھدے

آپؐ دا خلق آپؐ دا حُسنِ کلام
آپؐ دی اِک اِک ادا نوں ویکھدے

94

ویکھدے نیں جو فلک تے کہکشاں
منظرِ غارِ حرا نوں ویکھدے

ویکھیا اے چن جنھاں ضوفشاں
آپؐ دے اوہ نقش پا نوں ویکھدے

95

اک طرف کائنات دی خوشبو
اک طرف اوس ذات دی خوشبو

عرش تے چھائی سی جو ہر پاسے
سی اوہ اسریٰ دی رات دی خوشبو

ساوے گنبد نوں ویکھ کے آئی
روح وچ اک حیات دی خوشبو

96

میری رگ رگ چ میری نس نس وچ
ہے درود و صلوٰۃ دی خوشبو

مدحِ سرکار دی عطا اے سحرؔ
ایہہ قلم تے دوات دی خوشبو

مری دعا واں چ انیاں اثر نظر آوے
اوہ آستانہ اوہ روضہ اوہ در نظر آوے

میں لبھ لواں گا قدم پاک دی تجلی نوں
جے مصطفیٰ ؐ دی کتے رہگزر نظر آوے

مدینے دے درودیوار وچ اے اپنا پن
جو چارے پاسے مینوں اپنا گھر نظر آوے

نبی دی یاد چ جدوی کدی میں ڈُبناں واں
تاں میری اکھاں دا ہنجو گوہر نظر آوے

ایہہ صرف فیض اے ونہاندا تھر بس ونہاندا کرم
جو وقف مدح و ثنا لئی سحؔر نظر آوے

99

عالمِ انسانیت دے واسطے
ہن خدا دی نعمتاں دی جان اوہ

شعر ہوندے نیں سحؔر جو نعت دے
ہین ساری مدحتاں دی جان اوہ

100

لا مکاں دی وسعتاں دی ای جان اوہ
عرش دی ہن رفعتاں دی جان اوہ

دشمناں دے واسطے ہن سائباں
دو جہاں دی رحمتاں دی جان اوہ

آدمیت دا ودھایا قد اوہناں
ہن بشر دی عظمتاں دی جان اوہ

101

نظر آون گے جد منظر سنہری جالیاں والے
کھلن گے رحمتاں دے در سنہری جالیاں والے

عطا کر روشنی سانوں عطا کر زندگی سانوں
اسیں آئے آں تیرے در سنہری جالیاں والے

حقیقت ہے ایہو بعدِ خدائے لم یزل توں ہیں
نئیں تیتھوں کوئی برتر سنہری جالیاں والے

102

بھلا ممکن اے کسراں تیری ذاتِ پاک دا سایہ
سراسر نور دے پیکر ! سنہری جالیاں والے

کدی جے آپ میرے خواب وچ جلوہ وکھا جاون
چمک اٹھے ایہہ میرا گھر سنہری جالیاں والے

103

نعتیہ ماہیے

اسمانیں تارے نیں
اِس جگ اُس جگ تے سرکار سہارے نیں

پھلاں اتے شبنم اے
سرکار دا کیہ کہنا اوہ رحمتِ عالمؐ اے

باغاں وچ کلیاں نیں
سوہنیاں سب جگ توں تیرے شہر دی گلیاں نیں

104

عرفان دے راہی نیں
تیری نبوت دی رکھ دیندے کوہی نیں

صدقے تن من ہویا
انگلی دے اشارے تے دوٹوٹے چن ہویا

گلاں نیں تول دیاں
آقا تیرے ہتھاں وچ کنکریاں بول دیاں

105

رحمت دی ہواواں نیں
طائف دے بزاراں وچ دشمن لئی دعاواں نیں

اوہ گئے نیں سیراں نوں
عرشاں نے چمیا اے سرکار دے پیراں نوں

انج چاک رفو کیتا
ہنجواں نے محبت وچ اکھیاں دا وضو کیتا

106

نعتیہ ہائیکو

سب خدائی دا ہے خدا مالک
تے خدا دا حبیبؐ اے احمدؐ
کیسی نسبت ایہہ خوبصورت اے

آپؐ دا شجرۂ نسب نوری
آپؐ دی جدتے آپؐ دی اولاد
نور دا اکو سلسلہ نیں سب

107

آپؐ ہن وجہ خلقت عالم
آپؐ ہن کائنات دا مقصد
آپؐ احمدؐ وی ہن محمدؐ وی

آپؐ یٰسین آپؐ طٰہٰ نیں
آپؐ دے سر تے سایۂ لولاک
آپ دا سایہ سارے عالم تے

108

جے جہدی ذات علم دا اک شہر
جہدا مولا علی اے دروازہ
اوس امی لقب توں میں قرباں

علم ، عرفان آگہی تے شعور
فکر ، ایمان ، بندگی ، اخلاق
اوس شمع حرا دی رشماں نیں

109

آپؐ آئے جو ایس دنیا وچ
ایس اجڑے ہوئے چمن اندر
رحمتاں دی نویں بہار آئی

کھڑے پئے پھل بخششاں والے
چارے پاسے کرم دی بارش نال
رخ کونین تے نکھار آیا

110

طائف اچ پتھراں دی بارش نال
آپؐ دا سی لہو لہان بدن
فروی کوئی نہ بددعا کیتی

آپؐ خلق عظیم دا مطلب
آپؐ خیر البشرؐ دا بن مفہوم
آپؐ دی ذات رحمت عالم

111

دشماں نے ون من لیا دل توں
کیسا کردار پاک روشن اے
آپؐ صادق وی نیں امین وی نیں

آپ غفار تے کریم و رحیم
آپؐ مکی و آپؐ مدنی وی
خاتم الانبیاء اے آپؐ دی ذات

رحمتاں دی پھوار دے صدقے
مرے دل دی سیاہی مٹ گئی اے
ہو کے آیاں واں میں مدینے توں

112

میرے سرتے ہے چھاں محبت دی
میر اکھاں چ نورِ ایمانی
میرے قدماں دے وچ ستارے نیں

معجزہ ایہہ وی اے عجب تیرا
تیری انگلی دے اک اشارے نال
چن دو ٹوٹے ہویا فلک اُتے

تیرا اعجاز ہے مرے مولا
ڈبدا سورج پچھاں پرت آیا
زمیں اسمان تیرے زیر نگیں

تنویر

Kulliat-E-Hussai

حُسین سحرؔ

تنویر

(دینی شاعری)

حُسین سحؔر

کتاب نگر حسن آرکیڈ، ملتان

ضابطہ

(جملہ حقوق محفوظ)

اشاعتِ اوّل	2000ء
کمپوزنگ	کمپوگرافکس، ملتان
طباعت	ملتان آرٹ پریس، ملتان
ناشر	کتاب نگر حسن آرکیڈ، ملتان
قیمت	-/100 روپے

انتساب

اپنے پیارے بیٹے
شہزاد حسین کے نام

ترتیب

حمد

۱۔ زمینوں میں تو آسمانوں میں تو
۲۔ میری آنکھوں میں روشنی تیری
۳۔ جبینِ صبح کو جو نور سے معمور کرتا ہے
۴۔ فرض جو ہم پر ہے کچھ ایسے ادا کرتے رہیں
۵۔ بے نیازی کی حد نہیں کوئی
۶۔ زمین تیری ہے یہ ہفت آسماں تیرے

نعت

۱۔ ان کی جانب سے نہ گر توفیق ہو
۲۔ جو ظلم و جہل کی دنیا میں تیرگی پھیلی
۳۔ رہا نہ قیصر و کسریٰ کا کچھ حشم باقی
۴۔ ان کی رہ کی جو دھول ہو جائے
۵۔ برگِ جہل خرد گرچہ تیرگی ہے بہت
۶۔ مجھ کو کرم کی ایسی ضیا دیجئے حضورؐ!
۷۔ قلم میرا کبھی جب مدحتِ سرکار کرتا ہے
۸۔ محمدؐ مصطفیٰ ہیں جانِ رحمت
۹۔ جب جوش بحرِ رحمتِ باری میں آ گیا
۱۰۔ جونہی ظلمت خانۂ دنیا میں آئے مصطفیٰؐ
۱۱۔ آپؐ کے در کی یہ غلامی ہے
۱۲۔ ظلمتِ زندگی میں ضیا چاہیئے
۱۳۔ جہاں کو ہے سائباں کی حاجت
۱۴۔ میں نے دیکھا جو خواب رحمت کا
۱۵۔ وہ چاندنی ہے مہِ دو جہاں کے سائے میں
۱۶۔ مدحت کو تری کون ثنا خواں نہیں نکلا؟
۱۷۔ خیال خلدِ شہِ ذوالمننؐ میں چھوڑ آئے
۱۸۔ چاندنی میں نہ وہ ضیا میں ہے
۱۹۔ نہ کہکشاں نہ کسی آسماں سے آیا ہے
۲۰۔ سیم و لعل و زر نہ گوہر چاہیئے
۲۱۔ میں مدحِ سرکار کر رہا ہوں
۲۲۔ یہ جو ہیں سرکار کے در پر منور سلسلے
۲۳۔ جس قدر ہیں رفتہ و موجود و آئندہ نقوش
۲۴۔ یہ آپؐ ہی کا ہے شہِ ہر دوسرا اشرف
۲۵۔ کسی بھی وصف کا ان کے حصار ناممکن
۲۶۔ ان کے دربار میں جو ہوئی حاضری
۲۷۔ کچھ نہیں چاہتا میں اُن کی زیارت کے سوا
۲۸۔ آپؐ ام الکتاب لائے ہیں
۲۹۔ کیسے ممکن ہے کہ امت ہو نبی کوئی نہ ہو
۳۰۔ جب کبھی صلِ علیٰ پڑھتے ہوئے ہم سو گئے
۳۱۔ چاہتا ہو جو بھی جینے کی بہار
۳۲۔ دل میں ان کا جو نور ہو جائے

۳۳۔ چارہ گرِ مصائب وآلام آپؑ ہیں
۳۴۔ حیات کچھ بھی نہیں اُن کی آرزو کے بغیر
۳۵۔ درِ اقدس پہ نظر محوِ تلاوت گزری
۳۶۔ چمکے کبھی جو میرا ستارہ نصیب کا
۳۷۔ مرے آقا مرے سلطان چلا آیا ہوں

منقبت

۱۔ پنجتنؑ
۲۔ قصیدۂ ولایت
۳۔ مولا علیؑ
۴۔ فاطمہؑ
۵۔ حسنؑ

سلام

۱۔ دینِ محمدیؐ کو بچایا حسینؑ نے
۲۔ دشت میں خاموش یوں اک بولتا قرآن ہے
۳۔ چاروں طرف ہے میرے فضائے غمِ حسینؑ
۴۔ دل میں مرے جو غم کا دجلہ گرتا ہے
۵۔ دشتِ بلا میں آج گلستاں اسی کا ہے
۶۔ دہر سے مٹائی یوں شب کی تیرگی تو نے
۷۔ آسمانِ کربلا میں کیا تھی پروازِ حسینؑ
۸۔ نقوشِ صحرا

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲
۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰
۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸
۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶
۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴
۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲
۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰
۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸
۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶
۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰	۱۰۱	۱۰۲	۱۰۳	۱۰۴
۱۰۵	۱۰۶	۱۰۷	۱۰۸	۱۰۹	۱۱۰	۱۱۱	۱۱۲
۱۱۳	۱۱۴	۱۱۵	۱۱۶	۱۱۷	۱۱۸	۱۱۹	۱۲۰
۱۲۱	۱۲۲	۱۲۳	۱۲۴	۱۲۵	۱۲۶	۱۲۷	۱۲۸

زمینوں میں تُو آسمانوں میں تُو
یہاں اور وہاں دو جہانوں میں تُو

تُو ہی لامکاں میں ہے جلوہ کناں
مکینوں میں تو ہے مکانوں میں تو

فقط ماضی و حال و فردا نہیں
ازل اور ابد کے زمانوں میں تو

سمندر کی بے انت گہرائی میں
فلک بوس سنگیں چٹانوں میں تو

سلگتے ہوئے دشت مسکن ترا
مہکتے ہوئے گلستانوں میں تو

تو حدِ نظر سے بھی آگے عیاں
پرندوں کی اونچی اڑانوں میں تو

برستی ہوئی دھند تیری ردا
دھنک کی چمکتی کمانوں میں تو

مری فکر کے زاویوں میں نہاں
خیالوں میں تو ہے گمانوں میں تو

ترا روپ چمکی ہوئی دھوپ میں
خنک ابر کے سائبانوں میں تو

کہاں ہے؟ نہیں ہے کہاں تیری ذات؟
حقیقت میں تو داستانوں میں تو

لبوں پر ترا نام شام و سحر
دلوں کے ہے مخفی خزانوں میں تو

میری آنکھوں میں روشنی تیری
میرے سانسوں میں زندگی تیری

تُو ہی ارض و سما کا مالک ہے

ملک تیرا ہے خسروی تیری

کوہ و صحرا سے دشت و دریا تک
ایک محفل سی ہے سجی تیری

تیرا سورج ترے ستارے ہیں
چاند تیرا ہے چاندنی تیری

دن کی سب رونقیں ترے دم سے
اور راتوں کی خامشی تیری

ندیوں میں تری روانی ہے
آبشاروں میں نغمگی تیری

مسکراہٹ ہے تیری کلیوں میں
کھلتے پھولوں میں ہے ہنسی تیری

پتے پتے کے لب پہ تیرا ذکر
دھوم ہر سمت ہے مچی تیری

عاجز و گنگ ہے زبانِ سحرؔ
حمد کچھ بھی نہ ہو سکی تیری

جبینِ صبح کو جو نور سے معمور کرتا ہے
وہی لوحِ افق سے تیرگی کافور کرتا ہے

بھلا وہ کون ہے سنتا ہے جو فریاد مضطر کی؟
اور اس کی ہر مصیبت کو جو بڑھ کر دور کرتا ہے

یہ اس کی بے نیازی ہے غنی ہے وہ دو عالم سے
کہ دیتا ہے کبھی غم اور کبھی مسرور کرتا ہے

سنے گا کیوں نہ اپنی بارگہ میں آرزو میری؟
دعا کو جو درونِ سینہ بھی منظور کرتا ہے

مری شامِ الم کو وہ سحرؔ سے کیوں نہ بدلے گا؟
جو اپنے نور سے ہر ذرہ رشکِ طور کرتا ہے

فرض جو ہم پر ہے کچھ ایسے ادا کرتے رہیں
اپنے خالق اور مالک کی ثنا کرتے رہیں

بخشتی رہتی ہے اس کی رحمتِ بے انتہا
لاکھ ہم عاصی خطاؤں پر خطا کرتے رہیں

گو ہمارے دل کے اک اک راز سے واقف ہے وہ
پھر بھی اس کی بارگہ میں ہم دعا کرتے رہیں

آتی جاتی سانس میں ہوں بندگی کی نکہتیں
نطق کو تسبیح سے ہم آشنا کرتے رہیں

زندگی کا ایک اک لمحہ امر ہو جائے گا
حمدِ رب العالمیں صبح و مسا کرتے رہیں

اس کا جلوہ بھی نظر آ جائے گا اک دن ہمیں
گاہے گاہے دیدۂ دل کو جو وا کرتے رہیں

حق ادا ممکن نہیں اس کی عبادت کا کبھی
رات دن گردش اگر ارض و سما کرتے رہیں

اس نے بھیجا ہے محمدؐ کو بنا کر پیشوا
جس قدر ہو شکر اس احسان کا کرتے رہیں

کونسی نعمت ہے جو بخشی نہیں اس نے سحرؔ
ذکر اس کا چاہیئے اہلِ وفا کرتے رہیں

بے نیازی کی حد نہیں کوئی
اس سے بڑھ کر صمد نہیں کوئی

اس کے ہر جا نشان ہیں لیکن
قد و رخ، خال و خد نہیں کوئی

ابتدائے ازل نہیں جیسے
انتہائے ابد نہیں کوئی

اس سمندر کا ایک قطرہ ہوں
جس کی وسعت کی حد نہیں کوئی

جو رواں ہے ہماری سانسوں میں
اس کی ہستی کا رد نہیں کوئی

اس کی یکتائی کہہ رہی ہے سحرؔ
ویسی ہستی احد نہیں کوئی

زمین تیری ہے یہ ہفت آسماں تیرے
نشاں ہیں میرے خدایا کہاں کہاں تیرے

یہ عرش و فرش یہ کرسی یہ لامکاں تیرے
زماں، مکاں یہ ملائک یہ انس و جاں تیرے

یہ برق و باد یہ ابرِ گہر فشاں تیرے
یہ موجِ آب یہ کشتی یہ بادباں تیرے

طیور زمزمہ پرداز ہیں ثنا میں تری
یہ جن و انس یہ قدسی ہیں مدح خواں تیرے

تری عطائیں افق در افق ہیں لامحدود
عنایتوں کے سمندر ہیں بیکراں تیرے

یہ کہہ کے ہو گئے خاموش اہلِ حال آخر
کہ وصف کر نہیں سکتی بیاں زباں تیرے

یہ شمس و نجم و قمر، روز و شب، یہ شام و سحر
دکھائی دیتے ہیں چاروں طرف نشاں تیرے

ان کی جانب سے نہ گر توفیق ہو
کس طرح پھر نعت کی تخلیق ہو؟

جسم سے پہلے مری ہو حاضری
روح کو حاصل اگر تشویق ہو

کس طرح حاصل نہ ہو سوزِ یقیں
دل اگر فاروق اور صدیق ہو

میرا فن شائستۂ عشقِ نبیؐ
میرا لہجہ کیوں نہ نستعلیق ہو؟

لطف تو جب ہے لبِ اعجاز سے
میرے اک اک حرف کی توثیق ہو

نام لیوا ہے اگر ان کا سحرؔ
کیسے دل یہ کافرو زندیق ہو؟

جو ظلم و جہل کی دنیا میں تیرگی پھیلی
تو ماہِ طیبہ کی ہر سمت چاندنی پھیلی

خموش وقت کی نبضیں تھیں آپؐ سے پہلے
حضورؐ! آپؐ کے آنے سے زندگی پھیلی

بشر ہوا تھا قتال و جدال کا عادی
جب آپؐ آئے زمانے میں آشتی پھیلی

سمجھ میں آیا ہے معبود و عبد کا رشتہ
حضورؐ! آپؐ سے خوشبوئے بندگی پھیلی

یہ آپؐ ہی کا ہے احسان آدمیت پر
کہ علم عام ہے دنیا میں آگہی پھیلی

ہماری آنکھ کا کاسہ ہے پُر تجلی سے
ہمارے دل میں تھی عرفاں کی تشنگی پھیلی

سحرؔ یہ فیض ہے تخلیقِ نعتِ سرورؐ کا
مرے قلم کی رگوں میں ہے روشنی پھیلی

رہا نہ قیصر و کسریٰ کا کچھ حشم باقی
مگر جہاں میں ہے جاہِ شہِ اُممؐ باقی

ہے آستانِ شہِ کائنات پائندہ
نہ تختِ جم ہے نہ ہے گلشنِ ارم باقی

رہے گا تا بہ ابد پر ضیا و رخشندہ
حضورؐ! آپؐ کا نقشِ کفِ قدم باقی

ہمارے سر پہ فقط رحمتِ دو عالم کا
رہے گا حشر تلک سایۂ کرم باقی

یہی دعا ہے ملوث نہ مدحِ غیر میں ہو
خدا کرے کہ رہے حرمتِ قلم باقی

ہلالِ نو جو چمکتا ہے آسماں پہ سحرؔ
یہ زلفِ صاحبِ واللیل کا ہے خم باقی

ان کی رہ کی جو دھول ہو جائے
رشکِ جنت وہ پھول ہو جائے

کیوں نہ فردوس کے ہو سائے میں
جو غلامِ بتول ہو جائے

شہرِ سرکارؐ کی فضاؤں میں
زندگی با اصول ہو جائے

میرا انجام ان کے در پر ہو
ساری محنت وصول ہو جائے

دین و دنیا مرے سنور جائیں
گر نگاہِ رسولؐ ہو جائے

حشر میں بھی پڑھوں میں نعت سحرؔ
یہ تمنا قبول ہو جائے

برنگِ جہلِ خرد گرچہ تیرگی ہے بہت
ہمارے دل میں عقیدت کی روشنی ہے بہت

نہیں ہے میری زباں کو ضرورتِ الفاظ
کہ میری آنکھوں میں اظہار کی نمی ہے بہت

عطا ہو ایک کرن ہم کو مہرِ رحمت کی
مسرتوں سے یہ محروم زندگی ہے بہت

خزاں کا وار چلے گا نہ دل کی کلیوں پر
کہ اس چمن میں محبت کی تازگی ہے بہت

حضورؐ! ابرِ کرم سے ہمیں کریں سیراب
ہماری زیست میں احساسِ تشنگی ہے بہت

نہیں ہے ہم کو کسی اور روشنی کی طلب
حضورؐ کے درِ اقدس کی روشنی ہے بہت

ہے دو جہاں کے سلاطین کا وہی سلطاں

کہ جس کے طرزِ تمدن میں سادگی ہے بہت
سحرؔ ہو نور سے معمور کیوں نہ ارضِ حرم
دعاؤں میں مہِ بطحا کی چاندنی ہے بہت

مجھ کو کرم کی ایسی ضیا دیجئے حضورؐ!
سب تیرگی غموں کی مٹا دیجئے حضورؐ!

مٹ جائے میرے سینے کا جس سے ہر ایک زنگ
اس آئنے کو ایسی جلا دیجئے حضورؐ!

ہے آپؐ ہی کے ہاتھ میں ہر درد کی دوا
میرے دلِ حزیں کو شفا دیجئے حضورؐ!

گردابِ غم کی موج ڈبو دے نہ زندگی
کشتی کو میری پار لگا دیجئے حضورؐ!

باغِ بہشت کی مجھے ٹھنڈک نصیب ہو
دامن کی مجھ کو ایسی ہوا دیجئے حضورؐ!

الفت کی روشنی کی ضرورت ہے پھر ہمیں
کردارِ جاں فزا کی ادا دیجئے حضورؐ!

سب اضطراب روح کے اندر کا دور ہو
کملی مجھے سکوں کی اڑھا دیجئے حضورؐ!

واقف نہیں ہے نعت کے آداب سے سحرؔ
اس کو شعورِ مدح و ثنا دیجئے حضورؐ!

قلم میرا کبھی جب مدحتِ سرکار کرتا ہے
تو جوئے حرف کو یہ قلزمِ زخّار کرتا ہے

جہاں پر گنگ ہو جائیں بلاغت کی زبانیں بھی
مرے آنسو کو قدرت ہے کہ یہ اظہار کرتا ہے

سنہری جالیوں کا ایک اک حلقہ مرے دل سے
لبِ جبریلؑ کے پیرائے میں گفتار کرتا ہے

نہیں ہے بڑھ کے نکہت خلد کی طیبہ کی خوشبو سے

ہوا کا ایک جھونکا فاش یہ اسرار کرتا ہے
اگر یہ آستانِ رحمت اللعلمیںؐ ہی ہے
تو مجرم اپنے ہر اک جرم کا اقرار کرتا ہے

مسیحائے دو عالم کے درِ اقدس پہ حاضر ہوں
شفایابی کا چارہ ہر دلِ بیمار کرتا ہے

جو داتا دو جہاں میں ہے عطا کا بحرِ بے پایاں
مرے دامانِ خالی کو وہ گوہر بار کرتا ہے

زمانہ دیکھتا ہے تیرگی جب جہل کی ہر سو
علاج اس کا فقط اک پیکرِ انوار کرتا ہے

درودِ پاک میں پنہاں ہے ایسی سرمدی قوت
کہ یہ حرفِ دعا کو عرش کے اس پار کرتا ہے

سحرؔ یہ نعت ہی کے شعر کو اعزاز ہے حاصل
کہ ظلمت میں ادا یہ نور کا کردار کرتا ہے

محمدؐ مصطفےٰ ہیں جانِ رحمت
کہ شایاں ہے انہی کے شانِ رحمت

مرے لب پر ہے ان کا نام نامی
ہے میرے چار سو بارانِ رحمت

دو عالم پر رواں ہے ان کا سکہ
دو عالم میں ہیں وہ سلطانِ رحمت

شفیعِ عاصیاں تشریف لائے
تو محشر بن گیا میدانِ رحمت

گنہگاروں کے حق میں روزِ محشر
جھکی جاتی ہے کیوں میزانِ رحمت؟

ہے ہر اک لفظ مدحِ رحمتِ کل
مرا دیوان ہے دیوانِ رحمت

کرو تم جس قدر جی چاہے حاصل
سحرؔ پھیلا ہوا ہے خوانِ رحمت

جب جوشِ بحرِ رحمتِ باری میں آ گیا
احمدؐ کا نور آدمِ خاکی میں آ گیا

طیبہ میں جونہی پہنچا تو محسوس یہ ہوا
جیسے میں ایک جنتِ ارضی میں آ گیا

تڑپا کچھ اس ادا سے دلِ زار یہ مرا
سینے سے سیدھا آپ کی جالی میں آ گیا

ہم آ گئے جو دامنِ رحمت کے سائے میں
لطفِ بہارِ حشر کی گرمی میں آ گیا

یہ ان کا فیض ہے کہ حصارِ کرم میں ہوں
پربت کا تھا جو حسن وہ رائی میں آ گیا

منظور ان کے نقشِ کفِ پا کا تھا ادب
سارا مدینہ درگہِ عالی میں آ گیا

مولا سحرؔ کو بھی ہو عطا اس کی اک جھلک
جو سوزِ عشق جامی و سعدی میں آ گیا

جونہی ظلمت خانۂ دنیا میں آئے مصطفیٰؐ
چودھویں کا چاند بن کر جگمگائے مصطفیٰؐ

کہکشاں کی حیثیت کیا ہوگی اس کے سامنے؟
خاکِ پائے مصطفیٰؐ ہے خاکِ پائے مصطفیٰؐ

کہہ رہا ہے خالقِ ہر دو سرا قرآن میں
یہ جہاں اور وہ جہاں سب ہیں برائے مصطفیٰؐ

ان کے دم سے روشنی بھی واقعی ہے روشنی
دو جہاں کے آئنے میں ہے جِلائے مصطفیٰؐ

اس سے بڑھ کر اور کیا ہو گی محبت کی ادا؟
خون کے پیاسوں کے حق میں ہے دعائے مصطفیٰؐ

کعب و بوصیری ہی تک مخصوص کیوں ہو یہ شرف
مجھ کو بھی مل جائے اے مالک! ردائے مصطفیٰؐ

اک قدم چلنے کی بھی مجھ میں نہیں ہمت ذرا
ہاں لیے جاتا ہے بس شوقِ لقائے مصطفیٰؐ

ہو نہ گر توفیق تو اک لفظ بھی ممکن نہیں
نعت گوئی ہے سحؔر میری عطائے مصطفےٰؐ

آپؐ کے در کی یہ غلامی ہے
کوئی سعدی ہے کوئی جامی ہے

آپؐ کے آستاں پہ ایک ہیں سب
کوئی ترکی نہ کوئی شامی ہے

دل کی دھڑکن ہے میری محوِ درود
خود کلامی سی خود کلامی ہے

آ کے طیبہ میں یہ ہوا معلوم
عشق کا رنگ ہی دوامی ہے

آپ کے ایک آسرے کے سوا
کون اپنا شفیع و حامی ہے

ہم کو سیراب کیجئے آقا!
تشنہ کامی سی تشنہ کامی ہے

شاعری کچھ نہیں سحؔر میری
عشقِ سرکار کی پیامی ہے

ظلمتِ زندگی میں ضیا چاہیئے
بس مجھے آپؐ کا نقشِ پا چاہیئے

کھل اٹھے جس سے افسردہ دل کی کلی
شہرِ طیبہ کی ٹھنڈی ہوا چاہیئے

لطف آ جائے گا بندگی کا ہمیں
خاکِ طیبہ پہ سجدہ ادا چاہیئے

باغِ جنت کی مجھ کو ضرورت نہیں
شہرِ سرکار کی بس فضا چاہیئے

نوعِ انسان کی رہبری کے لیے
اُسوۂ سیدِؐ انبیاء چاہیئے

آپؐ کا آستانہ سلامت رہے
بے کسوں کو یہی آسرا چاہیئے

گنبدِ سبز کے زیرِ سایہ ہوں میں
زندگی! اب بتا اور کیا چاہیئے؟

نعت کہتا رہوں نعت لکھتا رہوں
رات دن بس خیالِ ثنا چاہیئے

موجِ خوشبو سے سینہ مہکتا رہے
دل میں عشقِ شہِ دو سرا چاہیئے

آنکھ میں ان کی الفت کی ضو ہو سحرؔ
اور ہونٹوں پہ صلِ علیٰ چاہیئے

❁

جہاں کو ہے سائباں کی حاجت
زمیں کو ہے آسماں کی حاجت

نہیں کسی بھی زباں کی حاجت
مجھے ہے اشکِ رواں کی حاجت

حضورؐ کے نقشِ پا ہیں جس پر
مجھے ہے اس کہکشاں کی حاجت

مجھے ہے درکار خاکِ طیبہ
نہیں ہے باغِ جناں کی حاجت

ہے سامنے گلشنِ مدینہ
مجھے ہے اک آشیاں کی حاجت

ہوں آپؐ کے در کی جستجو میں
کہ سر کو ہے آستاں کی حاجت

وہ دل کی حالت کو جانتے ہیں
مجھے نہیں ہے بیاں کی حاجت

خشوع طاری ہو جس کو سن کر
فضا کو ہے اس اذاں کی حاجت

حضورؐ نے بھر دیا ہے دامن
کہاں کی خواہش کہاں کی حاجت؟

سحرؔ کو ہے روشنی کی خاطر
رخِ شہِ دو جہاں کی حاجت

میں نے دیکھا جو خواب رحمت کا
کِھل اٹھا ہر گلاب رحمت کا

میری آنکھوں میں آ گئے آنسو
کیا ملا ہے جواب رحمت کا!

میرے لب پر درود آتے ہی
مل گیا ہے ثواب رحمت کا

آپؐ آئے ہیں کوہِ فاراں پر
چھا رہا ہے سحاب رحمت کا

آپؐ کا ہر عمل کرم سے پُر
آپؐ کا ہر خطاب رحمت کا

ظلمتیں دور ہو گئیں غم کی
آیا جب آفتاب رحمت کا

چار سو اس کی چاندنی پھیلی
وہ ہے اک ماہتاب رحمت کا

کوئی اپنا ہو یا پرایا ہو
وا ہے سب پر وہ باب رحمت کا

جس کا نامِ کریم قرآں ہے
ہے مکمل نصاب رحمت کا

بحر وہ بے کنار کیا ہو گا؟
جب فلک ہے حباب رحمت کا

دیکھنا ہو تو آؤ طیبہ میں
جلوۂ بے حساب رحمت کا

خالقِ دو جہاں نے فرمایا
ان کے نام انتساب رحمت کا

نعت لکھی سحرؔ تو دل مہکا
یوں کیا اکتساب رحمت کا

وہ چاندنی ہے مہِ دو جہاں کے سائے میں
ہے سارا شہرِ نبیؐ کہکشاں کے سائے میں

عقیدتوں کے گلاب اور مدحتوں کے سمن
مہکتے ہیں مرے اشکِ رواں کے سائے میں

نظارہ گنبدِ خضرا کا ہے سکوں پرور
عجیب لطف ہے اس سائباں کے سائے میں

حقیقتاً شہِ معراج کا ہے سارا فیض
چمک رہی ہے زمیں آسماں کے سائے میں

درِ نبیؐ پہ عبادت کا لطف کیا کہنا!
درود پڑھئے صفِ قدسیاں کے سائے میں

دکھائی دیتا ہے میدانِ حشر میں ہر سُو
کہ دو جہاں ہیں شہِ انس و جاں کے سائے میں

ہمیں بھی آقا عطا ہو یقین کی صورت
تمام عمر ہے گزری گماں کے سائے میں

رہے ہم ایسے مدینے میں چند روز سحرؔ
رہے ہیں جیسے کہ باغِ جناں کے سائے میں

مدحت کو تری کون ثنا خواں نہیں لگا؟
اک حرف بھی لیکن تیرے شایاں نہیں لگا

ہو جس کے نہ دل میں کوئی سرکار کی الفت
ایسا تو کوئی صاحبِ ایماں نہیں لگا

جو اُن کی طرح موڑ دے رخ وقتِ رواں کا
تاریخ میں ایسا کوئی انساں نہیں لگا

آئے جو کوئی تیغِ محبت کے مقابل
اک ایسا مخالف سرِ میداں نہیں لگا

دیکھے ہیں بہت ہم نے مسیحائی کے دعوے
جُز ان کے کوئی درد کا درماں نہیں لگا

جاتا ہوں مدینے کو لیے شوقِ فراواں
میں گھر سے کوئی بے سر و ساماں نہیں نکلا

جی بھر کے مجھے دیکھنے دو گنبدِ خضرا
سچ تو ہے ابھی دید کا ارماں نہیں نکلا

جو سامنے آقا کے سحرؔ پیش کروں میں
اک شعر بھی ایسا سرِ دیواں نہیں نکلا

خیال خلدِ شہِ ذوالمننؐ میں چھوڑ آئے
دل اپنا طیبہ کے کوہ و دمن میں چھوڑ آئے

جو آئے طیبہ سے واپس تو یوں ہوا محسوس
کہ دھیان روضۂ شاہِ زمن میں چھوڑ آئے

شگفتگی ہے نہ سینے میں اب طراوت ہے
متاعِ نکہتِ گل ہم چمن میں چھوڑ آئے

نہیں ہے پاس ہمارے بیان کی قوت
زباں حضورؐ کی ہم انجمن میں چھوڑ آئے

کہاں ہیں نکہتِ روحِ حیات کی موجیں
جو خاکِ طیبہ کے ہم پیرہن میں چھوڑ آئے

اب آئے ہیں تو عجب حال ہے ہمارا بھی
کہ جیسے خود کو مسافر وطن میں چھوڑ آئے

نہیں نظر کا سکون و قرار اب باقی
سوادِ گنبدِ سایہ فگن میں چھوڑ آئے

حرم سے آنے کو ہم آگئے سحرؔ لیکن
نگاہ نورِ حرم کی کرن میں چھوڑ آئے

چاندنی میں نہ وہ ضیا میں ہے
نور جو اُن کے نقشِ پا میں ہے

عرشِ اعظم کی ساری رعنائی
رخِ سردارِ انبیاء میں ہے

ڈھونڈنے والو! خلد کی نکہت
شہرِ سرکار کی ہوا میں ہے

خالقِ کائنات کا جلوہ
آپ کی ایک اک ادا میں ہے

جب بھی پڑھتا ہوں میں درودِ پاک
روح شامل مری صدا میں ہے

یوں تو میں آ گیا ہوں طیبہ سے
دل مگر اب بھی اس فضا میں ہے

وہ تجلّی نہیں کہیں بھی سحرؔ
جو درِ شاہِ دو سرا میں ہے

❁

نہ کہکشاں نہ کسی آسماں سے آیا ہے
وہ رشکِ ماہ اسی خاکداں سے آیا ہے

غموں کی دھوپ میں دنیا سلگ رہی تھی بہت
سروں پہ سایہ اُسی سائباں سے آیا ہے

ملا ہے صلح کا کردار آدمیّت کو
پیامِ امن شہِ انس و جاں سے آیا ہے

شفیعِ روزِ جزا کی ہے حشر میں آمد
یقین اس کا رخِ عاصیاں سے آیا ہے

ضرور عکس ہے اس میں ہوائے طیبہ کا
یہ ایک جھونکا جو باغِ جناں سے آیا ہے

کیا ہے جس نے مرے قلب و روح کو سرشار
سُرور ایسا حرم کی اذاں سے آیا ہے

جمالِ گنبدِ خضرا جہاں ہے سایہ فگن
عجیب لطف نظر کو وہاں سے آیا ہے

طواف کرتی ہیں رحمت کی خوشبوئیں اس کا
ابھی ابھی جو ترے آستاں سے آیا ہے

انہی کے در کا یہ سب فیض ہے سحرؔ ورنہ
مجھے سخن کا سلیقہ کہاں سے آیا ہے؟

سیم و لعل و زر نہ گوہر چاہیئے
خاکِ دہلیزِ پیمبرؐ چاہیئے

میری پیشانی کو سجدوں کے لیے
ان کا نقشِ پائے اطہر چاہیئے

میری آنکھوں کی بصارت کے لیے
گنبدِ خضرا کا منظر چاہیئے

خوبیاں ان کی لکھے جب بھی قلم
روشنائی کو سمندر چاہیئے

صاحبِ اسرا کی مدحت کے لیے
طائرِ سدرہ کا شہپر چاہیئے

ان کا ذکرِ پاک ہو ہر ہر جگہ
روشنی یہ عام گھر گھر چاہیئے

شاہِ دیں کی نعت کی خاطر سحرؔ
قلبِ مضطر، دیدۂ تر چاہیئے

میں مدحِ سرکار کر رہا ہوں
کہ ذکرِ انوار کر رہا ہوں

ہے سامنے میرے سبز گنبد
نظر ضیا بار کر رہا ہوں

ہے ان کی مدحت مری زباں پر
لبوں کو گلبار کر رہا ہوں

میں سو رہا ہوں درود پڑھ کر
کہ بخت بیدار کر رہا ہوں

لیا ہے اسمِ عظیم کس کا؟
زباں کو سرشار کر رہا ہوں

شہِ مدینہ کا نام لے کر
میں پھول ہر خار کر رہا ہوں

میں دیکھتا ہوں یہ خوابِ طیبہ
کہ ان کا دیدار کر رہا ہوں

ہوں رحمتِ کُل کے سامنے مَیں
خطا کا اقرار کر رہا ہوں

سحؔر میں توصیف ان کی لکھ کر
قلم گہربار کر رہا ہوں

یہ جو ہیں سرکا کے در پر منور سلسلے
رنگ اور خوشبو کے ہیں مصدر منور سلسلے

آپؐ کے آبائے پاک اور آپؐ کے اجداد کے
کہکشاں سے ہیں کہیں بڑھ کر منور سلسلے

آپؐ کی اولادِ پاک اور آپ کے اصحابؓ کے
نور اور نکہت کے ہیں محور منور سلسلے

انبیاء و اولیاء و اصفیاء و اتقیاء
کیسے کیسے ہیں سرِ محشر منور سلسلے

طائرِ سدرہ کے زیرِ سایہ ہالہ نور کا
اور براقِ نور کے شہپر منور سلسلے

آسمانوں سے زمیں تک روشنی ہے جلوہ گر
ہیں محیطِ بزمِ بحر و بر منور سلسلے

لازم و ملزوم ہیں اک دوسرے کے واسطے
آپؐ کی دہلیزِ پُر انور، منور سلسلے

ہر طرف پھیلے ہوئے سیرت کے جو انوار ہیں
ہیں ہماری زیست کے رہبر منور سلسلے

ظلمتوں کے تنگ حلقے سے میں ڈر سکتا نہیں
ہیں سحؔر دل کو مرے ازبر منور سلسلے

جس قدر ہیں رفتہ و موجود و آئندہ نقوش
سب سے بڑھ کر دینِ احمدؐ کے ہیں تابندہ نقوش

حشر تک باقی رہیں گے عالمِ ایجاد میں
سب کے سب احکامِ قرآنی ہیں پائندہ نقوش

دہر کے ظلمت کدے میں آج بھی ضو ریز ہیں
سیرتِ شاہؐ دو عالم کے ہیں تابندہ نقوش

آپؐ کے اقوال اور افعال کی صورت میں ہیں
اہلِ دل کے واسطے اب بھی درخشندہ نقوش

خاکِ طیبہ کا ہر اک ذرہ ہے اب بھی مستنیر
آپؐ کے پائے مطہر کے ہیں وہ زندہ نقوش

مکہ و طیبہ، نجف مشہد دمشق اور کربلا
صفحۂ ہستی پہ ہیں حق کے نمائندہ نقوش

روشنی کی جب ضرورت ہو سحرؔ لکھا کریں
حمد و نعت و منقبت سارے ہیں رخشندہ نقوش

یہ آپ ہی کا ہے شہِ ہر دو سرا شرف
ہم کو ملا جو اشرفِ مخلوق کا شرف

معراج کی سعادتِ عظمیٰ گواہ ہے
انسانیت کا آپ کے دم سے بڑھا شرف

سارے پیمبروں سے جدا آپ کا مقام
سارے پیمبروں سے بڑا آپ کا شرف

ہے آستانِ سرورِ دیں پر مری جبیں
اللہ! مرتبہ یہ مرا یہ مرا شرف

ہو جاؤں کاش خاکِ قدم میں حضورؐ کی
بیشک یہ ہو گا میرے لیے بے بہا شرف

اعزاز میرے واسطے ہے ذکر آپ کا
میرے لیے ہے آپ کا حرفِ ثنا شرف

لکھتا رہوں مَیں مدحتِ خیر الوریٰ سحرؔ
میرے نصیب میں ہو یہ صبح و مسا شرف

کسی بھی وصف کا ان کے حصار ناممکن
ستارے کتنے ہیں ان کا شمار ناممکن

بغیر ذکرِ الٰہی بغیر ذکرِ رسولؐ

ملے بشر کو سکون و قرار ناممکن

نہ جب تلک ہو درود و سلام وردِ زباں
مٹے دلوں سے دُکھوں کا غبار ناممکن

گھری ہوئی ہے مری جاں غموں کے طوفاں میں
بغیر ان کے یہ کشتی ہو پار ناممکن

یہ آپؐ ہی کی توجہ کا اک کرشمہ ہے
وگرنہ رشکِ بہاراں ہو خار ناممکن

بغیر آپ کی موجِ تبسمِ لب کے
چمن میں آئے ہوائے بہار ناممکن

سوائے ارضِ مدینہ تمام عالم میں
دکھائی دے کوئی ایسا دیار ناممکن

یہ ایک لمحہ غنیمت ہے، عمر میں ورنہ
ہے حاضری کا شرف بار بار ناممکن

بغیر آپ کی رحمت کے اک اشارے کے
ملے کسی کو بھی عز و وقار ناممکن

مرے لیے یہ سحرؔ نعت گوئی کی عزت
سوائے رحمتِ پروردگار ناممکن

ان کے دربار میں جو ہوئی حاضری
بن گئی حاصلِ زندگی حاضری

ایک اک نقش اب تک ہے دل میں مرے
خواب میں بھی وہاں گر ہوئی حاضری

روح الفت کی خوشبو سے معمور تھی
پھول بن کر تھی دل میں کھلی حاضری

میں تھا ڈوبا ہوا غم کے ظلمات میں
کر گئی ہر طرف روشنی حاضری

میرے چاروں طرف ہالۂ نور تھا
کیوں نہ سمجھوں اسے نقرئی حاضری

اشک تھمتے نہ تھے ایک پل آنکھ سے
حاضری تھی وہ کیا شبنمی حاضری

مدتوں بعد دیدار ان کا ہوا
مدتوں بعد حاصل ہوئی حاضری

دل مدینے کی خاطر تڑپنے لگا
پھر مری روح میں جاگ اٹھی حاضری

چشمِ نم کے سوا اشکِ غم کے سوا
نامکمل رہے گی مری حاضری

جب تلک آنکھ محوِ زیارت نہ ہو
حاضری ہے کہاں واقعی حاضری

جس میں اپنا نہ کچھ ہوش خود کو رہے
حاضری اصل میں ہے وہی حاضری

ان کی دہلیز پر جا کے دیکھو سحرؔ
سب مٹا دے گی تیرہ شبی حاضری

کچھ نہیں چاہتا میں ان کی زیارت کے سوا
کوئی حسرت نہیں دیدار کی حسرت کے سوا

آپ کے در پہ چلا آیا ہوں اے شاہ امم
کچھ نہیں پاس مرے اشکِ ندامت کے سوا

جن و انسان کا اس کارگہِ ہستی میں
مقصدِ خلق بھلا کیا ہے عبادت کے سوا

موت برحق ہے کہ آنا ہے کسی دن اس کو
کچھ تمنا نہیں مومن کی شہادت کے سوا

بزمِ کونین کی آرائش و زیبائش کی
اور کچھ وجہ نہیں آپ کی خلقت کے سوا

یا نبیؐ امتِ اسلام کے پر دامن میں
کون سی چیز نہیں وحدتِ ملت کے سوا

کوئی نیکی ہی نہیں فردِ عمل کی زینت
نعت گوئی کی سحرؔ ایک سعادت کے سوا

آپؐ ام الکتاب لائے ہیں
زندگی کا نصاب لائے ہیں

آدمی کو بنا دیا انساں
آپؐ وہ انقلاب لائے ہیں

کبھی پیغام مٹ نہیں سکتا
جو رسالتمابؐ لائے ہیں

آئنے میں وہ ماند کیسے پڑے؟
آپؐ جو آب و تاب لائے ہیں

اپنے دشمن کے واسطے بھی آپؐ
شفقتوں کے گلاب لائے ہیں

ڈوب سکتا نہیں جو محشر تک
آپؐ وہ آفتاب لائے ہیں

رحمتِ کل لقب ہے جن کا سحرؔ
رحمتیں بے حساب لائے ہیں

❁

کیسے ممکن ہے کہ اُمت ہو نبی کوئی نہ ہو
ظلمتیں چاروں طرف ہوں روشنی کوئی نہ ہو؟

روشنی کی پیروی ہے لازمی اس کے لیے
جو یہ چاہے زندگی میں تیرگی کوئی نہ ہو

آپ کے حسنِ عمل کی روشنی ہے ہر طرف
کیسے ممکن چاند ہو اور چاندنی کوئی نہ ہو

کیسے ہو سکتا ہے تکمیل نبوت کے لیے
دورِ آخر میں نبی آخری کوئی نہ ہو

کیسے ممکن ہے نہ دیں ہو نوعِ انساں کے لیے
زندہ رہنے کو اصولِ زندگی کوئی نہ ہو

کس طرح ممکن سحرؔ ہے ہر زمانے کے لیے
آپؐ کے پیغام کی موجودگی کوئی نہ ہو

❁

جب کبھی صلِ علیٰ پڑھتے ہوئے ہم سو گئے
خواب میں ان کی زیارت سے مشرف ہو گئے

آ گیا دل میں ہمارے نارسائی کا خیال
جب نسیمِ صبح کے جھونکے مدینے کو گئے

اپنی آنکھوں سے رواں اشکِ ندامت جب ہوئے
دامنِ عصیاں کے جتنے داغ تھے سب دھو گئے

گلشنِ خلدِ مدینہ سے جدائی کے خیال
خارِ غم کتنے ہماری کشتِ جاں میں بو گئے

پھر کہاں زیرِ زمیں ظلمت رہی باقی سحرؔ
آپؐ محوِ خواب جب خاکِ زمیں میں ہو گئے

چاہتا ہو جو بھی جینے کی بہار
دیکھ لے جا کر مدینے کی بہار

اس کے آگے کیا بہارِ خلد ہے؟
جس نے دیکھی ہو مدینے کی بہار

فاطمہ، شبیر، شبر، مرتضٰی
آپ کے اپنے سفینے کی بہار

کر گئی ہے مشک و عنبر کو بھی ماند
ان کے عطر آگیں پسینے کی بہار

ہجرِ طیبہ میں جو میرے دل پہ ہیں
داغ ہیں یہ میرے سینے کی بہار

جگمگا اٹھی ہے ان کی یاد سے
خاتمِ دل کے نگینے کی بہار

گنبدِ خضرا کی صورت دیکھی لی
عرش کے پر نور زینے کی بہار

دیکھ لے خم خانۂ عشقِ نبیؐ
دیکھنا جو چاہے پینے کی بہار

دیکھتے ہیں رشک سے قدسی سحرؔ
میری نعتوں کے خزینے کی بہار

دل میں ان کا جو نور ہو جائے
رشکِ صد کوہِ طور ہو جائے

آپ کا نامِ پاک لیتے ہی
غم کا دریا عبور ہو جائے

چشمِ سرکار کی توجہ سے
تیرگی ساری دور ہو جائے

آپ کے آستانِ اقدس پر
حاضری پھر حضورؐ ہو جائے

آپ چاہیں تو حشر میں ہم پر
لطفِ ربِّ غفور ہو جائے

نعت پڑھئے سحرؔ لبِ کوثر
ایک جامِ طہور ہو جائے

چارہ گرِ مصائب و آلام آپؐ ہیں
یعنی علاجِ گردشِ ایام آپؐ ہیں

تازہ رہے گا جس کا ہر اک حرف تا ابد
اللہ کا وہ آخری پیغام آپؐ ہیں

بعد آپؐ کے نہ آئے گا کوئی پیامبر
پیغمبری کے باب کا اتمام آپؐ ہیں

سب سے بزرگ و برتر و اعلیٰ خدا کے بعد
سب سے عظیم سب سے بڑا نام آپؐ ہیں

ہم کو بچا دیا ہے بھٹکنے سے حشر تک
ہادی ہماری زیست کے ہر گام آپؐ ہیں

ساری حیاتِ طیبہ شاہد ہے آپؐ کی
اسلام آپؐ ہادیٔ اسلام آپؐ ہیں

حق تو یہ ہے کہ نوعِ بشر کے لیے سحرؔ
اقبال و جاہ و عزت و اکرام آپؐ ہیں

حیات کچھ بھی نہیں ان کی آرزو کے بغیر
اجاڑ دل ہے مرا ان کی جستجو کے بغیر

میں ان کا نام جو لوں میری آنکھ بھر آئے
نماز ہو نہیں سکتی کبھی وضو کے بغیر

ہے ان کی یاد مری زندگی کا سرمایہ
شگفتہ پھول نہیں کوئی رنگ و بو کے بغیر

نہیں بغیر خلوص آپ کی ثنا ممکن
کہ جیسے ہو نہیں سکتا جگر لہو کے بغیر

سحؔر نظر کے لیے لازمی مدینہ ہے
کہاں تصورِ مے ہے کسی سبو کے بغیر

درِ اقدس پہ نظر محوِ تلاوت گزری
ایک اک سانس مری وقفِ عبادت گزری

کوئی نیکی ہی نہیں میرے تہی دامن میں
زندگی ساری مری غرقِ ندامت گزری

سارا قرآں ہے قصیدہ شہِ دو عالم کا
ایک اک میری نگاہوں سے ہے آیت گزری

جب مدینے سے چلا یوں ہوا محسوس مجھے
جیسے یک لخت مرے دل پہ قیامت گزری

آج کی رات بھی وہ خواب میں آئے نہ سحؔر
آج کی رات بھی محرومِ زیارت گزری

چمکے کبھی جو میرا ستارہ نصیب کا
بن جاؤں ذرہ خاکِ دیارِ حبیب کا

عشقِ رسولِ پاک ہی وہ عشقِ خاص ہے
جس میں نہیں خیال کسی بھی رقیب کا

چاہے جسے خدا یہ سعادت عطا کرے
مدحِ رسول کام نہیں ہر ادیب کا

ہر دم ہمارے دل میں مدینے کی یاد ہے
ہرگز نہیں گمان بھی دور و قریب کا

اعزاز مجھ کو بخش دیا نعت کا سحؔر
احسان مند ہوں میں خدائے مجیب کا

پنجتنؑ

قرآن سے جو پوچھی کبھی شانِ پنجتنؑ
ہر آیۂ خدا ملی شایانِ پنجتنؑ

حسنینؑ اور بتولؑ علیؑ اور مصطفےٰؐ
اللہ کا انتخاب ہیں ارکانِ پنجتنؑ

خوشبو ہر ایک پھول کی تازہ ہے تا ابد
صبحِ ازل کھِلا جو گلستانِ پنجتنؑ

ان کے طفیل ارض و سما کی ہیں رونقیں
ہے ساری کائنات پہ احسانِ پنجتنؑ

منسوب ہے حدیثِ کسا ان کے نام سے
دنیا و دیں ہیں تابعِ فرمانِ پنجتنؑ

صبحِ مباہلہ ہی نہیں اس سے مستنیر
ہر دن رواں ہے چشمۂ فیضانِ پنجتنؑ

اس کی نظر میں ہیچ ہے مال و زرِ جہاں
حاصل جسے ہے دولتِ عرفانِ پنجتنؑ

اس کو بھلا ہو حشر کی گرمی کا خوف کیا؟
جس کو ملا ہو سایۂ دامانِ پنجتنؑ

ہو گا درِ نجات کھُلا اس کے واسطے
ہو جس کے حق میں حشر کو میزانِ پنجتنؑ

سرشار ہو جو بادۂ الفت کے جام سے
وہ کیوں نہ جان و دل سے ہوقربانِ پنجتنؑ

میرا قلم نہیں ہے کسی غیر کے لیے
صد شکر میں سحرؔ ہوں ثنا خوانِ پنجتنؑ

قصیدۂ ولایت

وا ہے غدیرِ خم میں میخانۂ ولایت
بھر بھر کے پی رہے ہیں سب بادۂ ولایت

مستِ مئے علیؑ ہے مستانۂ ولایت
دیوانۂ علیؑ ہے دیوانۂ ولایت

منبع ہے آگہی کا سرچشمۂ ولایت
ہے شخصیت علی کی سرمایۂ ولایت

ہے زندگی کا محور ہے روشنی کا محور
مرکز اُصولِ دیں کا ہے خیمۂ ولایت

نورِ ازل ہے اس میں نورِ ابد ہے اس میں
کتنا حسین و روشن ہے چہرۂ ولایت

ہے جلوہ ریز جس میں عکسِ رخِ حقیقت
ذاتِ علیؑ ہے ایسا آئینۂ ولایت

گردِ نبیؐ مرسل حق کے مدار میں ہے
گردش میں ہے مسلسل سیارۂ ولایت

ہے لہجۂ علیؑ کا گفتارِ حق میں پرتو
گفتارِ حق کا پرتو ہے لہجۂ ولایت

طیبہ ہو یا نجف ہو دونوں کی ایک منزل
وہ زینۂ رسالت یہ زینۂ ولایت

دونوں کی ایک عزت دونوں کی ایک حرمت
اک قریۂ رسالت اک قریۂ ولایت

فیضِ جہاں کی خاطر کب سے کھلا ہوا ہے
معمورۂ نجف میں دروازۂ ولایت

اس کی مہک ازل سے اس کی مہک ابد تک
شاخِ علیؑ پہ چٹکا جو غنچۂ ولایت

بوئے رسولؐ اس میں بارہ ہیں پھول اس میں
مہکا ہوا ہے اب تک گلدستۂ ولایت

دنیا و دیں ہیں اس کے بے انت دائرے میں
دونوں جہاں میں ظاہر ہے جلوۂ ولایت

ہم نے تو جب بھی سوچا ہم نے تو جب بھی دیکھا
قرآن سر بہ سر ہے اک آیۂ ولایت

لطفِ حیات اس میں لطفِ ممات اس میں
کیفِ وفا سے پُر ہے پیمانۂ ولایت

ایمان کا جہاں ہے، عرفان کا جہاں ہے
محرابِ بندگی میں اک سجدۂ ولایت

بے آسرا نہیں ہیں اہلِ جہاں ابد تک
سب کے سروں پہ قائم ہے سایۂ ولایت

کونین کی حدوں کا کرتا ہے یہ احاطہ
کتنا بلند و بالا ہے پایۂ ولایت

جو چاہے مانگ لیجے جتنا بھی مانگ لیجے
لعل و گہر سے پُر ہے گنجینۂ ولایت

کاسہ بدست کب سے میں منتظر ہوں مولا!
مجھ کو بھی بخش دیجے اک جرعۂ ولایت

دل میں علیؑ علیؑ ہے لب پر علیؑ علیؑ ہے
ہر سمت گونجتا ہے یہ نعرۂ ولایت

شام و سحر زباں پر نادِ علی رواں ہے
رخسارِ عشق پر ہے یہ غازۂ ولایت

مولا علیؑ

ہر مصیبت میں مرا مشکل کشا مولا علیؑ
میرا مرشد میرا ہادی رہنما مولا علیؑ

فاطمہ کے سر کا تاج اور والدِ حسنین ہے
سب سے بڑھ کر ہے وصیِ مصطفےٰؐ مولا علیؑ

آفتابِ فکر و حکمت، ماہتابِ معرفت
قصرِ ایمانی کی ہے محکم بنا مولاعلیؑ

خیبر و خندق ہو یا بدر و اُحد کا معرکہ
سرخرو ہر جنگ میں شیرِ خدا مولا علیؑ

شہرِ علم و فضل و دانش مصطفےٰؐ کی ذات ہے
در ہے ایسے شہرِ علم و فضل کا مولا علیؑ

بخش دی جس نے قطار اونٹوں کی سائل کے لیے
وہ سخاوت کا سمندر ہے مرا مولا علیؑ

جس کی خاطر ڈوبتا سورج پلٹ کر آ گیا
وہ امامِ انس و جاں ہے با خدا مولا علیؑ

یاد ہے فرمانِ ختم المرسلیںؐ اب بھی سحرؔ
جس کا مولا ہوں میں ہے اس شخص کا مولا علیؑ

حسنؑ

میں دیکھتا ہوں تصور میں جب بھی سوئے حسینؑ
دکھائی دیتا ہے ماہِ تمام روئے حسینؑ

عدو بھی آپؑ کے کردار کا دلی قائل
ہے عکسِ اُسوۂ شاہِؑ انام خوئے حسینؑ

رضا و ضبط کا معیارِ آخری ہیں وہی
تلاشِ حلم اگر ہے تو جاؤ کوئے حسینؑ

زمانہ چاہتا ہے فتنہ و فساد مٹے
جہانِ امن کو اب بھی ہے جستجوئے حسینؑ

ہیں صلح و جنگ گلستانِ زیست کے پہلو
جہاد رنگِ حسینؑ اور صلح بوئے حسینؑ

ہے سائلوں کا ہجوم ان کے آستاں پہ سحرؔ
بنامِ جود و سخا بہہ رہی ہے جوئے حسینؑ

دینِ محمدیؐ کو بچایا حسینؑ نے
گھر بار اپنا سارا لٹایا حسینؑ نے

یہ دیکھ کر فلک پہ فرشتے بھی جھک گئے
سجدے میں اپنا سر جو جھکایا حسینؑ نے

قرآن سے جدا نہ کبھی رہ سکے حسینؑ
قرآن نیزے پر بھی سنایا حسینؑ نے

صبر و رضا کی راہ پہ قربان ہو گئے
صبر و رضا کا مان بڑھایا حسینؑ نے

ہر ذرہ کربلا کا چمکتا ستارہ ہے
اس خاک کو ہے عرش بنایا حسینؑ نے

باطل نہ حق کے سامنے آئے گا حشر تک
باطل کا ہر نشان مٹایا حسینؑ نے

جس پر ہمیشہ چلتے رہیں گے خدا پرست
رستہ وہ زندگی کا دکھایا حسینؑ نے

انسانیت کے اجڑے ہوئے باغ کو سحرؔ
اپنے لہو کے ساتھ سجایا حسینؑ نے

دشت میں خاموش یوں اک بولتا قرآن ہے
سرخ خوں کی رحل ہے اور خاک کا جز دان ہے

سر کٹا کر تو نے زندہ کر دیا اسلام کو
دین پر ابنِ علیؑ! تیرا بڑا احسان ہے

کتنا مشکل ہے یہ غازی کے علم سے پوچھیے
یوں وفا کا نام لینا کس قدر آسان ہے

کیا یہی آدابِ مہمانی ہیں کچھ تو ہی بتا
کربلا اے کربلا! پیاسا ترا مہمان ہے

سسکیوں کی گونجتی ہے چار سو اب بھی صدا
ایک ننھی قبر ہے اور شام کا زندان ہے

آنکھ ہے تاریخِ انسانی کی اس سے خونچکاں
حلق میں معصوم کے جو ظلم کا پیکان ہے

کٹ تو سکتے ہیں مگر اہلِ وفا جھکتے نہیں
برسرِ نوکِ سناں یہ عشق کا اعلان ہے

زندۂ جاوید رہ کر اس نے ثابت کر دیا
راستہ ہے زیست کا جو موت کا میدان ہے

کٹ کے اک سر کس طرح محوِ تلاوت ہو گیا؟
عقلِ انساں آج تک اس بات پر حیران ہے

داستان ایسی بھی ہے اک داستانوں سے الگ
سرخیٔ خونِ وفا جس کا سرِ عنوان ہے

کربلا ہے خیر و شر کے درمیاں اک امتیاز
جس سے قائم عظمتِ آزادیٔ انسان ہے

میں شہیدانِ وفا کا ہوں سحرؔ اک مدح خواں
کربلا والوں کے غم سے پُر مرا دیوان ہے

چاروں طرف ہے میرے فضائے غمِ حسینؑ
ہر سو مہک رہی ہے ہوائے غمِ حسینؑ

خوشیاں نہیں قبول بجائے غمِ حسینؑ
غم بھی نہ دے الٰہی سوائے غمِ حسینؑ

صد شکر اب زمانے کا ہم کو نہیں ہے غم
سایہ فگن ہے سر پہ ردائے غمِ حسینؑ

آنکھوں میں آنسوؤں کی روانی نہیں ہے یہ
ضو بار و ضو فشاں ہے ضیائے غمِ حسینؑ

ہو گا ہمارا حامی و ناصر یہ حشر میں
بخشے کا ہم کو خلد کے سائے غمِ حسینؑ

جنت کے سایہ دار شجر جن کا مول ہیں
گوہر وہ معرفت کے لٹائے غمِ حسینؑ

ہر رنج ہر بلا میں سحرؔ مطمئن ہوں میں
یہ راحت و سکوں ہے عطائے غمِ حسینؑ

دل میں مرے جو غم کا دجلہ گرتا ہے
آنکھوں سے وہ قطرہ قطرہ گرتا ہے

ریزہ ریزہ ہو جائے گا پتھر بھی
اس انداز سے اک آئینہ گرتا ہے

تلواریں گرتی ہیں یوں تلواروں پر
شعلے پر جیسے اک شعلہ گرتا ہے

پیاس کی ایسی شدت طاری ہے ہر سُو
اک اک موج پہ نہر کنارہ گرتا ہے

دشتِ بلا کی دور ہو جس سے تاریکی
اک اک کر کے ہر مہ پارہ گرتا ہے

تیرِ ستم کھا کر وہ پھول گرا ایسے
ہاتھوں سے جیسے سیپارہ گرتا ہے

شاید قلم ہوئے ہیں بازو غازی کے
اک اک ننھے ہاتھ سے کوزہ گرتا ہے

زین سے یوں آیا وہ فرشِ مقتل پر
فلک سے جیسے ایک ستارہ گرتا ہے

یہ ہے کسی کے غم کا اک اعجاز سحرؔ
کاغذ پر خوں لمحہ لمحہ گرتا ہے

دشتِ بلا میں آج گلستاں اُسی کا ہے
ایک ایک گُل میں جوشِ بہاراں اسی کا ہے

جس نے لہو سے اپنے جلائے دیئے کئی
پلکوں پہ میری سارا چراغاں اُسی کا ہے

نوعِ بشر کو جبرِ غلامی سے دی نجات
انسانیت پہ آج بھی احساں اسی کا ہے

ہر صبح آسماں پہ جو سرخی ہے خون کی
دیکھو جو غور سے تو گریباں اسی کا ہے

لاکھوں کی فوج کا تو نشاں بھی نہیں رہا
تنہا و بے نوا تھا جو میداں اسی کا ہے

اشکِ عزا نے سارے گناہوں کو دھو دیا
جاری یہ اب بھی چشمۂ فیضاں اسی کا ہے

روشن اسی کے دم سے ہیں ظلمات جہل کے
دل جس سے جگمگائے وہ عرفاں اسی کا ہے

میں بھی سحرؔ غلام شہِ مشرقین ہوں
ہر اہلِ درد تابعِ فرماں اسی کا ہے

دہر سے مٹائی یوں شب کی تیرگی تو نے
عام کر دیا ہر سُو نامِ روشنی تو نے

اے حسینِ حق آثار ابنِ حیدر کرار
ذہنِ نوعِ انساں کو دی ہے آگہی تو نے

موت کو ہرایا ہے تو نے برسرِ میداں
زندگی کو بخشی ہے عمرِ دائمی تو نے

صبر کے تسلسل سے شدتِ تحمل سے
دھار کاٹ کر رکھ دی تیغِ جبر کی تو نے

صفحۂ زمانہ پر مثل ہے کہاں اس کی؟
داستان لکھی ہے خوں سے جو نئی تو نے

خاک کے مصلّے پر کر کے سجدۂ آخر
کی ہے خون سے اپنے شرحِ بندگی تو نے

موج موج دریا کی آج بھی تڑپتی ہے
دشت میں دکھایا وہ اوجِ تشنگی تو نے

تیرے ذکر نے مردہ لفظ کر دیئے زندہ
یوں سحؔر کے شعروں کی دی ہے زندگی تو نے

نقوشِ صحرا

وہ ایک صحرا
نقوش ہیں جس کے ثبت اب بھی
ابد کی تاریخ کے ورق پر
وہ ایک صحرا
ملوکیت کے ستم کی تشہیر بن گیا ہے
تو حریت کا نشانِ عظمت، نشانِ توقیر بن گیا ہے

وہ ایک دریا
کہ جس کا پانی تھا بند پیاسوں کے قافلے پر
وہ ایک دریا
جفا کی تحریر بن گیا ہے

وہ ایک لشکر
بہتر اصحابِ باوفا کا
نہیں ہے جس کی مثال اب بھی
وہ ایک لشکر
وفا و صبر و رضا کی تصویر بن گیا ہے

وہ ایک تیر ستم
جو معصوم کے گلے میں ہوا ترازو
وہ حلقِ انسانیت میں چبھتا ہوا ہے کانٹا

وہ ایک غنچہ
جو کھل نہ پایا
تو اپنے ہی خوں سے ایسے گلرنگ ہو گیا ہے
کہ جیسے کوئی گلاب مہکا

وہ ایک پرچم
کہ جس کی خاطر کٹے تھے مہر و وفا کے بازو
وہ اور بھی سربلند ہو کر نشانِ عزم و عمل بنا ہے

وہ ایک نیزہ
جو سینۂ نوجواں میں گڑ کے شکستِ دستِ اجل بنا ہے
ضعیف و ناچار اک پدر کا وہ امتحانِ وفا
کہ خوابِ خلیلؑ کی ترجمان تعبیر بن گیا ہے

وہ ایک خنجر
جو دستِ باطل میں تھا
رگِ حق کو قطع کرنے چلا تھا
لیکن خود اپنی ہی دھار سے اسی نے وجودِ باطل کو کاٹ ڈالا

وہ ایک سجدہ
جو تپتی ریتی پہ عشق نے جب ادا کیا
تو زمینِ کرب و بلا پہ تھا ہر طرف اُجالا
یہی اجالا ہے تا قیامت
جو حریت کے نشانِ منزل کی زندہ تقدیر بن گیا ہے

وہ ایک خیمہ
جو ظلم کی آگ میں جلا تھا
اُسی کی خاکسترِ نہاں سے
وفا و صبر و رضا کا قصرِ بلند تعمیر ہو گیا ہے

وہ ایک سر
جو بلند نیزے کی نوک پر تھا
کتابِ حق کی وہ زندہ تفسیر ہو گیا ہے

وہ ایک شامِ مسافرت
جس کی تیرگی پر تھا ظلم و جور و ستم کا سایہ
ہزار صبحوں کی زندگی کو طلوعِ تنویر بن گئی ہے

وہ اک طمانچہ
جو روئے معصوم پر لگا تھا
وہی طمانچہ ستم کے منہ پر
مہیب رسوائیوں کی کالک کو مل گیا ہے

وہ ایک آنسو
جو چشمِ معصوم سے بہا تھا
وہ ایک آنسو
وفا کے طوفاں میں ڈھل گیا ہے
رضا کے معنی بدل گیا ہے

وہ ایک چادر
جو چھن گئی تھی سرِ مقدس سے
آج وہ چادر مطہر
زمانے کی سربرہنگی ڈھانپنے کی خاطر
وسیع اک سائبانِ تطہیر بن گئی ہے

وہ ایک طوقِ گراں
جو اک مردِ حر کی گردن میں تھا
وہی طوق
آج جبر و ستم کے پاؤں کی سخت زنجیر بن گیا ہے

وہ ایک لہجہ
وہ ایک شعلہ، وہ ایک نعرہ
فضائے جبر و ستم میں گونجا
تو جرأتوں کی عظیم تقریر بن گیا ہے
ملوکیت کے مقابلے میں خدا کی تکبیر بن گیا ہے

آسمانِ کربلا میں کیا تھی پروازِ حسینؑ
جاننا چاہو تو دیکھو سوئے شہبازِ حسینؑ

تھیں کہاں زینبؑ فقط ہمشیر بھائی کے لیے
ان کی ذاتِ پاک تھی ہم کار و ہمرازِ حسینؑ

خود شہادت کے لیے سجدے میں سر کٹوا دیا
منفرد اور مختلف سب سے ہے اندازِ حسینؑ

دشمنانِ حق کا سارا شور کب کا دب چکا
گونجتی ہے آج بھی دنیا میں آوازِ حسینؑ

سر ہے مصروفِ تلاوت برسرِ نوکِ سناں
ہے جہانِ عشق میں اک یہ بھی اعجازِ حسینؑ

ایک اک نقشِ کفِ پا اس کا شاہد ہے سحرؔ
دینِ محکم کے لیے کیا تھی تگ و تازِ حسینؑ

فاطمہؑ

طیبہ ہیں فاطمہؑ اور طاہرہ ہیں فاطمہؑ
عابدہ ہیں فاطمہؑ اور زاہدہ ہیں فاطمہؑ

ان کی ہستی ہے خدیجہؓ ہی کا اک عکسِ جمیل
شخصیت دیکھو تو مثلِ آمنہ ہیں فاطمہؑ

عصمت و عفت میں ان کا کوئی ثانی ہی نہیں
رشکِ مریمؑ اور فخرِ ہاجرہؑ ہیں فاطمہؑ

ناز کرتی ہیں بجا جس شخصیت پر مومنات
اہلِ جنت کی وہ میرِ قافلہ ہیں فاطمہؑ

جس سے محکم ہے عمارت دینِ ابراہیم کی
اس عمارت کا اک ایسا زاویہ ہیں فاطمہؑ

جس میں پرتو ہے رسول اللہ کے کردار کا
سیرتِ اقدس کا ایسا آئنہ ہیں فاطمہؑ

اک سے بڑھ کر اک حیا کی ہوں گی تصویریں سحرؔ
حق مگر یہ ہے کہ ان میں فاطمہؑ ہیں فاطمہؑ

مرے آقا مرے سلطان چلا آیا ہوں
بن کے میں آپ کا مہمان چلا آیا ہوں

آپ نے یاد جو فرمایا تو کیسے رُکتا
چھوڑ کر سب سر و سامان چلا آیا ہوں

آپ کے در پہ ہی تسکین ملے گی اس کو
دل جو میرا تھا پریشان چلا آیا ہوں

آپ چاہیں تو اسے رشکِ بہاراں کر دیں
لے کے اپنا دلِ ویران چلا آیا ہوں

گرمئ روح تو ساری ہے مری طیبہ میں
ہو نہ جائے کہیں نقصان چلا آیا ہوں

ذوقِ نظارہ کا رہ رہ کے خیال آتا ہے
کھو نہ جائے کہیں وجدان چلا آیا ہوں

میں نہیں جانتا ایمان کے معنی کیا ہیں
جانبِ مرکزِ ایمان چلا آیا ہوں

ہر کسی کے تو مقدر میں نہیں یہ نعمت
مجھ پہ مولا کا ہے احسان چلا آیا ہوں

حاضری کی مجھے اک بار سعادت مل جائے
دل میں تھا بس یہی ارمان چلا آیا ہوں

سحؔر اس خطۂ جنت کو بھلا کیوں چھوڑا؟
کیوں مدینے سے میں ملتان چلا آیا ہوں

کیسے ہو سکتا ہے اُمت ہو نبی کوئی نہ ہو
ظلمتیں چاروں طرف ہوں روشنی کوئی نہ ہو؟

روشنی کی پیروی ہے لازمی اس کے لیے
جو یہ چاہے زندگی میں تیرگی کوئی نہ ہو

کیسے ممکن ہے بھٹکتی آدمیّت کے لیے
رہبرِ کامل برائے رہبری کوئی نہ ہو

جنگ میں اُلجھی ہوئی انسانیّت کے واسطے
کیسے ہو سکتا ہے راہِ آشتی کوئی نہ ہو

اس لیے وہ لے کے آئے ہیں ہدایت کا چراغ
تاکہ آئندہ جہاں میں تیرگی کوئی نہ ہو

آپ کے حسنِ عمل کی روشنی ہے چار سُو
کیسے ممکن چاند ہو اور چاندنی کوئی نہ ہو

کیسے ممکن ہے نہ دیں ہو نوعِ انساں کے لیے
زندہ رہنے کو اصولِ زندگی کوئی نہ ہو

کس طرح ممکن سحرؔ ہے ہر زمانے کے لیے
آپؐ کے پیغام کی موجودگی کوئی نہ ہو

Kulliat-E-Hussai

حسین بحر

تجلی

دینی شاعری

حسین سحر

کتاب نگر حسن آرکیڈ ملتان کینٹ

ضابطہ

جملہ حقوق محفوظ

اشاعت اول	1998
کتابت	کمپیوٹر ڈیز
طباعت	میڈیا پلس ملتان
ناشر	کتاب نگر حسن آرکیڈ۔ ملتان چھاؤنی
ہدیہ	-/100 روپے

انتساب

اپنے ہمدم و ہمقدم

اقبال ارشد کے نام

حمد

تیری ہی دید ہے جلوہ جلوہ
تیرا ہی نور ہے ذرہ ذرہ

تیرا ہی لطف ہے ہر عالم میں
تیرا ہی عدل ہے کوچہ کوچہ

تیرا ہی نقش ہے ہر صورت میں
تیرا ہی عکس ہے چہرہ چہرہ

تیری ہی فکر ہے سب ذہنوں میں
تیرا ہی ذکر ہے سجدہ سجدہ

از ازل تا بہ ابد پھیلی ہے
تیری خوشبو ہے کہ نافہ نافہ

کونجتا ہے جو سحر سے تا شام
تیرا ہی اسم ہے کوشہ کوشہ

الٰہی صاحبِ تمجید ہے تو
خدایا لائقِ تحمید ہے تو

یگانہ، منفرد، یکتا و تنہا
کہ اصلِ معنیِ توحید ہے تو

تری ہی کبریائی کو بقا ہے
کہ دائم زندہ جاوید ہے تو

نہیں ہے مثل تیری دو جہاں میں
خود اپنی ذات کی تائید ہے تو

ہے تو ہی لاشریک و لامکانی
سراسر صورتِ تجرید ہے تو

تری ہستی ہے منبع روشنی کا
کہ خلاقِ مہ و خورشید ہے تو

ابد کی شام کی تو انتہا ہے
ازل کی صبح کی تمہید ہے تو

ہماری زیست کا پہلا سہارا
ہماری آخری امید ہے تو

۞

خدایا فقط تو ہی معبود ہے
سوائے ترے کون مسجود ہے؟

سزا وارِ تعریف کوئی نہیں
جہاں میں مگر تو ہی محمود ہے

تو میری سمجھ میں بھلا آئے کیا؟
مرا خانۂ ذہن محدود ہے

کہاں تیری عظمت کو میں پا سکوں؟
مری راہِ ادراک مسدود ہے

اگرچہ نظر ہم کو آتا نہیں
مگر تو ہر اک سمت موجود ہے

اس آئینے کو روشنی کر عطا
یہ دل کس قدر گرد آلود ہے

ترا جلوہ ہر سمت شام و سحر
فقط حسن تیرا ہی مشہود ہے

شاخ در شاخ مہکتے گلِ تر تیرے ہیں
چمنِ دہر میں سب برگ و شجر تیرے ہیں

آسمانوں کی بلندی پہ ہیں رستے تیرے
طائروں کو جو اُڑاتے ہیں وہ پر تیرے ہیں

تو ہی گرداب اٹھاتا ہے رواں موجوں میں
سیپیوں میں جو چھپے ہیں وہ گہر تیرے ہیں

روز و شب کی یہ تجلی ہے ترا عکسِ جمال
جگمگاتے ہوئے یہ شمس و قمر تیرے ہیں

دل دھڑکتے ہیں تیرے نام کی آواز کے ساتھ
شاد و آباد جو سینوں میں ہیں گھر تیرے ہیں

تیری الفت کے سوا ان میں نہیں ہے سودا
تیری درگاہ میں جھکتے ہوئے سر تیرے ہیں

نور و ظلمت تری تخلیق ہیں اے خالق کل
حلقۂ وقت میں یہ شام و سحر تیرے ہیں

خانہ کعبہ

نہ کیسے ہم کو ہو عرفانِ خانۂ کعبہ
خدا کا گھر ہے، یہ ہے شانِ خانۂ کعبہ

بڑے ادب سے چلو، سوچ کر قدم رکھو
ہے جبرئیل بھی دربانِ خانۂ کعبہ

حرم کا نور ہے یا روشنی ہے جنت کی
کھلا ہوا ہے گلستانِ خانۂ کعبہ

ملا ہے عالم انسانیت کو اک مرکز
بشر پہ کیسا ہے احسانِ خانۂ کعبہ

بنا ہے آج بھی منشور امن عالم کا
مرے نبیؐ کا وہ اعلانِ خانۂ کعبہ

مرے قدم تو طواف حرم میں ہیں مصروف
یہ میری جان ہے قربانِ خانۂ کعبہ

ملی ہیں ہم کو دو عالم کی نعمتیں اس سے
وسیع کتنا ہے دامانِ خانۂ کعبہ

غلاف تھام کے مانگیں دعا سحرؔ ہم بھی
کرے قبول وہ سلطانِ خانۂ کعبہ

نعت

تیری توصیف ہے آیہ آیہ
مدح ہے تیری ہی پارہ پارہ

لوگ کہتے ہیں تو بے سایہ تھا
اور ترا سایہ ہے قریہ قریہ

ماہ و خورشید ستارے، سدرہ
تری معراج ہے زینہ زینہ

میرے ہونٹوں پہ گلِ تر کی طرح
تیرا ہی نام ہے تازہ تازہ

حاصلِ عمرِ رواں میرے لیے
ہے تری یاد کا لمحہ لمحہ

میرے دل کو بھی کھلا دے مولا
ہے تبسم ترا غنچہ غنچہ

میں کڑی دھوپ میں ہوں سر تا پا
اور ٹھنڈک تری سایہ سایہ

میں کہ ہوں تشنہ لب و تشنہ نظر
اور رحمت تری دجلہ دجلہ

آ مجھے پھر سے مرتب کر دے
یہ مری جان ہے ریزہ ریزہ

صبحِ نو کی ہو بشارت مجھ کو
مرا ماحول ہے تیرہ تیرہ

سبز گنبد کی خنک کرنوں سے
بارشِ نور ہو قطرہ قطرہ

بشر کی ساری عظمت ہے اس سے
یہ جانا ہم نے اپنی آگہی سے

خدا سے ہم نے پایا ہے نبیؐ کو
خدا کو ہم نے پہچانا نبیؐ سے

چمکتے ہیں ستارے بن کے ذرے
دیارِ مصطفیؐ کی روشنی سے

میسر ہے کہاں باغِ ارم کو
جو خوشبو آئی ہے شہرِ نبیؐ سے

ہمیں محشر کا کوئی ڈر نہیں ہے
کہ ہم منسوب ہیں تیری گلی سے

حضوری کا تو اک لمحہ ہے بہتر
جدائی کی حیاتِ دائمی سے

پہنچا میں سحرؔ اس آستاں تک
یہی شکوہ ہے مجھ کو زندگی سے

❁

ہے یہی اک نشاں حضوری کا
اشک ہے ترجماں حضوری کا

آنکھ ہے کہکشاں نظاروں کی
دل ہے اک آسماں حضوری کا

میرے چوگرد نور کی بارش
ہے عجب یہ سماں حضوری کا

میری ہر بات سن رہے ہیں وہ
ہو رہا ہے گماں حضوری کا

درد کی لہر دل میں جاری ہے
ہے یہ دریا رواں حضوری کا

ان کی یاد آئی اشک بہہ نکلے
چل پڑا کارواں حضوری کا

ان کے نقشِ قدم کو جب دیکھا
کھل گیا گلستاں حضوری کا

کر رہا ہوں میں خود کو بھی محسوس
لطف حاصل کہاں حضوری کا؟

ایک اک حرف میں ہے کیفیت
نعت ہے اک بیاں حضوری کا

گنبدِ سبز کا خنک سایہ
کیف ہے بیکراں حضوری کا

دل کی دھڑکن یہ کہہ رہی ہے سحرؔ
ہے یہی آستاں حضوری کا

۞

دیارِ مصطفےٰ کو سجدہ گاہِ قدسیاں کہیئے
مدینے کی درخشندہ زمیں کو آسماں کہیئے

جمالِ گنبدِ خضرا مری آنکھوں کی جنت ہے
سکونِ قلبِ مضطر ہے اسے تسکینِ جاں کہیئے

وہی نکہت وہی طلعت وہی حسن آفریں جلوہ
وہ نقشِ پا ہے کیا؟ خُلدِ بریں کا اک نشاں کہیئے

انہی کا نور ہے جو ذرے ذرے سے نمایاں ہے
انہی کے نور کو وجہِ ظہورِ دو جہاں کہیئے

یہ قرآن مبیں بھی آپ ہی کا اک قصیدہ ہے
خدائے لم یزل بھی آپ ہی کا مدح خواں کہیئے

مقدر میں اگر ہو حاضری اس آستانے کی
تو اشکوں کی زباں سے اپنے دل کی داستاں کہیئے

سحرؔ اہلِ جہاں کہتے ہیں جس کو نعتِ پیغمبرؐ
محبت کی زباں کہیئے عقیدت کا بیاں کہیئے

۞

ابر چھایا ہوا ہے رحمت کا
باغ سارا ہرا ہے رحمت کا

میرے لب چھو گئی ہے بادِ صبا
کیا خنک ذائقہ ہے رحمت کا

چار سو ہے صدائے صلِ علیٰ
زمزمہ گونجتا ہے رحمت کا

ایک اک حرف عکسِ سیرت ہے
نعت بھی آئینہ ہے رحمت کا

جب بھی قرآن کی تلاوت کی
اک قصیدہ پڑھا ہے رحمت کا

مصطفیٰؐ فاطمہؑ علیؑ حسنینؑ
ایک ہی سلسلہ ہے رحمت کا

سوئے طیبہ رواں ہیں اہلِ شوق
کارواں چل رہا ہے رحمت کا

جس کی خوشبو ہے دونوں عالم میں
پھول ایسا کھلا ہے رحمت کا

روشنی جس کی تا ابد ہو گی
وہ دیا جل رہا ہے رحمت کا

زاہدوں کو ہے زہد کا دعویٰ
اور ہمیں آسرا ہے، رحمت کا

آسماں پر سحرؔ کا نظارہ
باب رخشندہ وا ہے رحمت کا

آپ کا عشق جس انسان کی قسمت میں نہیں
قسم اللہ کی مسلماں وہ حقیقت میں نہیں

کیفِ جاں، کیفِ نظر، کیفِ بیاں، کیفِ خیال
کونسا کیف ہے جو آپ کی مدحت میں نہیں

آپ کے در کا سوالی نہیں جاتا خالی
نہیں کہنا تو کبھی آپ کی عادت میں نہیں

مانگنے ہی کا سلیقہ نہیں آتا ہم کو
ورنہ کیا شے ہے جو اس دامنِ رحمت میں نہیں

فقرِ سلمانؔ و ابوذرؔ میں جو تسکیں ہے سحرؔ
بخدا قیصر و جمشید کی دولت میں نہیں

جلوۂ شب جمالِ سحر آپؐ کا
نام لیتے ہیں شمس و قمر آپؐ کا

مالِ دنیا کی مجھ کو تمنا نہیں
چاہئے التفاتِ نظر آپؐ کا

میری آہ و فغاں نذر ہے آپؐ کی
میرے اشکوں کا اک اک گہر آپؐ کا

میری سانسوں میں خوشبو بسی آپؐ کی
میری آنکھیں مرا دل ہے گھر آپؐ کا

آپ کے ذکر سے ہے عبادت مری
میرے حرفِ دعا میں اثر آپؐ کا

سائلوں کو ملے گا جہاں بے طلب
سارے عالم میں ہے ایک در آپؐ کا

پتھروں کو سحرؔ آئینہ کر دیا
یہ صفت آپ کی یہ ہنر آپؐ کا

☆

مصطفیٰؐ سا کوئی دوسرا ہے کہاں؟
سید و سرورِ انبیاء ہے کہاں؟

ہے ازل سے جو محبوبِ ذاتِ خدا
ایسا کوئی خدا آشنا ہے کہاں؟

جانِ کونین و روحِ جہاں کے سوا
محورِ حسنِ ارض و سما ہے کہاں؟

جس سے سیراب اپنے پرائے ہیں سب
آپ سا کوئی بحرِ عطا ہے کہاں؟

نقشِ پائے شہِ دوسرا کے سوا
خلد کا اور کوئی راستہ ہے کہاں؟

جس میں آئے نظر عکسِ ربِ علیٰ
ایسا نور آفریں آئینہ ہے کہاں؟

آپ کے آستانِ کرم کے سوا
بے کسوں کا کوئی آسرا ہے کہاں؟

گنبدِ سبز میری نگاہوں میں ہے
ایسا نظارۂ بے بہا ہے کہاں؟

اشک ہی اشک میرا بیاں ہیں سحرؔ
کوئی مجھ سا بھی مدحت سرا ہے کہاں؟

☆

درِ نبیؐ ہے کہ ہے گلستاں ستاروں کا
ہے ذرہ ذرہ یہاں ہم عناں ستاروں کا

دیارِ طیبہ تری خاکِ پاک پر قرباں
زمیں گلوں کی ہو یا آسماں ستاروں کا

وہ رہگذار کہ روشن ہے کہکشاں کی طرح
وہ نقشِ پا ہے کہ ہے اک نشاں ستاروں کا

زمیں کی خاک نے چومے قدم محمدؐ کے
نصیب ایسا بھلا ہے کہاں ستاروں کا؟

تجلیاتِ نبیؐ تک نگاہ کیا پہنچے؟
حجابِ نور ہے اک درمیاں ستاروں کا

شبِ فراقِ مدینہ ہے روشنی کا سماں
ہے اشک اشک مرا ہم زباں ستاروں کا

انہی کی چادرِ رحمت کا عکس ہے گویا
ہمارے سر پہ جو ہے سائباں ستاروں کا

بلالؓ و بوذرؓ و سلمانؓ و میثمؓ و عمارؓ
رہِ وفا میں ہے اک کارواں ستاروں کا

زمیں کے رستوں سے بڑھ کر ہے آشنائے فلک
وہ رشکِ ماہ کہ ہے رازداں ستاروں کا

ہم ان کے امتی ہیں جو ہیں صاحبِ معراج
ہمارے سامنے کیا ہفت خواں ستاروں کا

حرا کی خلوتِ پُرنور کہہ رہی ہے سحرؔ
کہ اس زمیں پہ بھی ہے اک جہاں ستاروں کا

☆

تنویرِ سحر، نکہتِ شب آپؐ کے دم سے
ہیں زیست کی یہ رونقیں سب آپؐ کے دم سے

ہم کو ہے ملا اشرفِ مخلوق کا رتبہ
اپنا تو ہے سب نام و نسب آپؐ کے دم سے

جو رنج و مصیبت میں گرفتار تھا پہلے
انسان ہوا نغمہ بلب آپؐ کے دم سے

پتھر کے صنم اس کے تھے معبود ہزاروں
ہے نوعِ بشر واقف رب آپؐ کے دم سے

سلمانؔ ہوئے ذیجاہ ابوذرؔ ہوئے ذیشاں
ہے جاہِ عجم، شانِ عرب آپؐ کے دم سے

بے مایہ تہی دست تھے ہم آپؐ سے پہلے
معمور ہے دامانِ طلب آپؐ کے دم سے

ہم کو تو خود اپنا کوئی عرفان نہیں تھا
اور اب ہیں شناسائے ادب آپؐ کے دم سے

☆

سر چشمۂ انوار ہے خوشبو کا خزینہ
شہروں میں کوئی شہر اگر ہے تو مدینہ

ہے ختم رسل ذات تری اے شہِ بطحا!
تو تاجِ الٰہی کا درخشاں ہے نگینہ

ہر سانس ہے تیری دلِ کونین کی دھڑکن
اسرارِ الٰہی کا ہے مخزن ترا سینہ

رخشندہ ستاروں سے تری خاکِ قدم ہے
عنبر سے فزوں تیرے بدن کا ہے پسینہ

کیا گنبدِ خضرا کی ہے رفعت کا ٹھکانا
یہ عرشِ الٰہی کی تجلّی کا ہے زینہ

اعجاز ہے یہ رحمتِ عالم کی نظر کا
کافور ہوئی تیرگیٔ نخوت و کینہ

اشکوں سے وضو کر کے لکھوں نعتِ پیمبر
اللہ! عطا ہو مجھے مدحت کا قرینہ

شاید کہ درِ شہ پہ رسائی کا سبب ہو
یہ آہِ سحر میری، مرا سوزِ شبینہ

☆

زر و سیم کی ہے خواہش نہ بہشت کی طلب ہے
مرا مرکزِ تمنا درِ سیدِ عرب ہے

اسی آس پر ہوں زندہ کہ کبھی تو اک نہ اک دن
مرا ہجر دور ہو گا غمِ دل کا جو سبب ہے

ہے یہ وجہِ فخر و عزت کہ ہے آپ ہی سے نسبت
نہ کوئی حسب ہے میرا نہ کوئی مرا نسب ہے

وہ زمین پر ہے لیکن وہ ہے آسماں کا تارا
وہ بشر کی شکل میں ہے مگر انعکاسِ رب ہے

سرِ خاکِ معرفت تم بہ صد احتیاط چلنا
کہ یہی دیارِ دل ہے یہی قریۂ ادب ہے

یہ سحرؔ گدا ہے تیرا اے شہنشہِ زمانہ
فقط اک نظرِ کرم کی کہ یہ کب سے جاں بلب ہے

☆

آپ کی یادوں کا اوڑھا جب سے دوشالہ حضورؐ!
ہے مرے چاروں طرف اک نور کا ہالہ حضورؐ!

آپ چاہیں تو بنے پل میں یہ رشکِ انگبیں
زندگی میرے لیے ہے زہر کا پیالہ حضورؐ!

اور کوئی نام میرے دل پہ لکھا ہی نہیں
ہوں ازل سے آپ کا شیدائی ووالہ حضورؐ!

آپؐ کے اسمِ گرامی میں ستاروں کی چمک
آپؐ کے ذکرِ حسیں میں نکہتِ لالہ حضورؐ!

آپؐ کی چشمِ توجہ کا ہے کب سے منتظر؟
دل سحرؔ کا ہے جو وقفِ گریہ و نالہ حضورؐ!

☆

آنکھوں میں شب و روز مری خوابِ حرم ہے
سینہ مرا محراب ہے دل بابِ حرم ہے

ہر آن تجلی ہے نئی، ہے نیا جلوہ
دیکھے تو کوئی کیسی تب و تابِ حرم ہے

بارانِ کرم ہے یہاں اک ایک قدم پر
یوں روح کی کھیتی مری سیرابِ حرم ہے

دل سجدے میں جھکتے ہیں جہاں سر سے زیادہ
وہ گلشنِ جنت ہے کہ محرابِ حرم ہے

دربارِ محمدؐ میں دھڑکتا ہے تو کم کم
یہ دل بھی سحرؔ واقفِ آدابِ حرم ہے

☆

خوشبو سے معطر ہے فضا شہرِ نبیؐ میں
چلتی ہے محبت کی ہوا شہرِ نبیؐ میں

رکھتی ہے قدم سوچ کے ہر ایک روش پر
آہستہ ادب سے ہے صبا شہرِ نبیؐ میں

گردش میں اگرچہ ہیں ہر اک لمحہ مسلسل
ساکن ہیں مگر ارض و سما شہرِ نبیؐ میں

مانگو تو سہی زخمِ دلِ زار کا مرہم
ہر درد کی ملتی ہے دوا شہرِ نبیؐ میں

ہونٹوں پہ مرے صلِ علیٰ صلِ علیٰ ہے
یہ ورد ہے بس صبح و مسا شہرِ نبیؐ میں

وہ کیف ہے لفظوں میں بیاں ہو نہیں سکتا
دیکھو تو سہی چل کے ذرا شہرِ نبی میں

یہ ان کی نظر ان کی توجہ کا اثر ہے
مجھ ایسا ہوا نعت سرا شہرِ نبی کا

برسے گی ہر اک سمت سحرؔ تشنہ دلوں پر
اٹھی ہے جو رحمت کی گھٹا شہرِ نبی میں

☆

مرضیٔ خالقِ دو جہاں آپؐ ہیں
وجہِ تخلیقِ کون و مکاں آپؐ ہیں

سارے عالم پہ ہیں آپؐ چھائے ہوئے
سارے عالم کی روح و رواں آپؐ ہیں

جس کے سائے میں ہے ساری انسانیت
خلق کا وہ عظیم آسماں آپؐ ہیں

جس کی خوشبو ہے کونین میں چارسو
وہ مہکتا ہوا گلستاں آپؐ ہیں

رحمتِ دو جہاں ہے لقب آپؐ کا
امن اور عافیت کا نشاں آپؐ ہیں

سرِ حدت نہ کیوں آپؐ پر ہو عیاں
خلوتِ عرش کے رازداں آپؐ ہیں

آپ کا قول، قولِ خدا ہے سحرؔ
در حقیقت خدا کی زباں آپؐ ہیں

☆

جاگتی آنکھوں سے حاصل یہ سعادت کی ہے
شہرِ سرکار میں دیدِ رخِ جنت کی ہے

دل نے اس طرح بھی اللہ کی عبادت کی ہے
اس کے محبوب کی بے ساختہ مدحت کی ہے

جو بھی آیا ہے وہاں سے مرا دل اس پہ نثار
میں نے ہر زائرِ طیبہ سے محبت کی ہے

سایۂ گنبدِ خضرا میں درود اور سلام
میری سانسوں نے مسلسل یہ عبادت کی ہے

میرا بھی حق ہے تری خلدِ بریں پر مالک
ترے محبوب سے میں نے بھی محبت کی ہے

میرے آقا نے بلا کر مجھے اپنے در پر
اوجِ افلاک سے اونچی مری قسمت کی ہے

کیوں نہ ہو ناز مجھے اپنی بصارت پہ سحرؔ
میری آنکھوں نے مدینے کی زیارت کی ہے

☆

جنت جواں ہے گنبدِ خضرا کی چھاؤں میں
کیسا سماں ہے گنبدِ خضرا کی چھاؤں میں

ربِ جہاں کی رحمت و رافت کا ہر گھڑی
چشمہ رواں ہے گنبدِ خضرا کی چھاؤں میں

خوشبو سے جس کی دونوں جہاں عطر بیز ہیں
وہ بوستاں ہے گنبدِ خضرا کی چھاؤں میں

محشر کی تیز دھوپ میں بخشے گا جو سکوں
وہ سائباں ہے گنبدِ خضرا کی چھاؤں میں

اک آسماں تو عرش کے سر پر ہے جلوہ گر
اک آسماں ہے گنبدِ خضرا کی چھاؤں میں

اس آئینے میں ششدر و حیران ہے مکاں
گم سم زماں ہے گنبدِ خضرا کی چھاؤں میں

لگتا ہے جیسے اب بھی کوئی عاشقِ رسول
محوِ اذاں ہے گنبد خضرا کی چھاؤں میں

اس کیفیت کو کیسے زبانیں ادا کریں؟
عاجز بیاں ہے گنبدِ خضرا کی چھاؤں میں

حاصل ہے جس سے روح کو بالیدگی سحرؔ
وہ گلستاں ہے گنبدِ خضرا کی چھاؤں میں

☆

پہلے آنکھوں کو باوضو کیجے
خود کو پھر ان کے رو برو کیجے

سانس لے کر ریاضِ جنہ میں
زندگی اپنی مشک بُو کیجے

گنبدِ سبز کی فضاؤں میں
چاک تقدیر کے رفو کیجے

بارشِ اشکِ غم ہو آنکھوں سے
اس طرح شرحِ آرزو کیجے

چاہیے گر سراغ منزل کا
ان کے قدموں کی جستجو کیجے

روز و شب ہو تلاوتِ قرآں
روز و شب ان کی گفتگو کیجے

عشقِ سرکار روشنی ہے سحرؔ
روشنی عام چارسو کیجے

☆

دنیا کی روشنی ہے نہ عقبیٰ کی روشنی
پیشِ نگاہ صرف ہے بطحا کی روشنی

جس نے مٹائیں دل سے غموں کی سیاہیاں
وہ روشنی ہے گنبدِ خضرا کی روشنی

مجھ کو تلاش جلوۂ خلد آفریں کی ہے
میں ڈھونڈتا ہوں نقشِ کفِ پا کی روشنی

قرآں وہ نور کا ہے سمندر کہ جس میں ہے
یٰسیں کی روشنی کہیں طٰہٰ کی روشنی

جنت کی روشنی سے ہے خیرہ میری نظر
طیبہ کی روشنی تو ہے طیبہ کی روشنی

یہ کس کی خاکِ پا کی تجلی کے سامنے
بے آب پڑ گئی یدِ بیضا کی روشنی

آنکھوں میں کو غبارِ سفر ہے تو کیا سحرؔ
دل میں ہے میرے حرفِ تمنا کی روشنی

☆

خوابوں کی تیرگی جو ہٹی میرے سامنے
پھیلا ہوا تھا شہرِ نبیؐ میرے سامنے

سر پر مرے جو گنبدِ خضرا کی چھاؤں ہے
چادر ہے رحمتوں کی تنی میرے سامنے

اٹھنے لگا اک ایک قدم احتیاط سے
آئی ہے جب بھی ان کی گلی میرے سامنے

لگتا ہے زیبِ منبر و محراب آپؐ ہیں
ماضی کی ہے کتاب کھلی میرے سامنے

دیکھا تو آسمانِ دل و جاں پہ چھا گئی
رحمت کی اک گھٹا جو اٹھی میرے سامنے

☆

جو خدا وندِ عالم کا محبوب ہے
فخرِ یعقوبؑ ہے رشکِ ایوبؑ ہے

آپ کے عشق میں جو ہے ڈوبا ہوا
دو جہانوں کا مقصود و مطلوب ہے

جس میں شامل درودوں کی ہیں نکہتیں
ایسی آب و ہوا دل کو مرغوب ہے

حسن پر اس کے قربان ہیں جنتیں
شہرِ طیبہ کا منظر بھی کیا خوب ہے

اس سے بڑھ کر بھلا ہو گا کیا مرتبہ؟
یہ سحرؔ آپؐ کے در سے منسوب ہے

☆

میرا عرفان ہیں آپؐ اور مرا ایقان ہیں آپؐ
حق تو یہ ہے کہ مرا حاصلِ ایمان ہیں آپؐ

ہمیں انسان کے رتبے سے سرفراز کیا
ہم پہ اللہ کا سب سے بڑا احسان ہیں آپؐ

نوعِ انساں کو غلامی سے نجات آپؐ نے دی
نوعِ انسان کی آزادی کا اعلان ہیں آپؐ

آپؐ سا بندہ ہو جس کا وہ خدا کیا ہو گا؟
ذاتِ معبود کی سب سے بڑی پہچان ہیں آپؐ

کوئی خطرہ نہیں آلام کی طغیانی کا
ہم گنہگاروں کی کشتی کے نگہبان ہیں آپؐ

جن و انسان و ملک جن کے ہیں زیرِ فرماں
دو جہانوں کی قلمرو کے وہ سلطان ہیں آپؐ

در جنت پہ سحرؔ دیکھ کے بولا رضواںؔ
آیئے سرور عالم کے ثنا خواں ہیں آپ

☆

مری آنکھوں میں مکہ ہے مرے دل میں مدینہ ہے
حرم کے نور کی کرنوں سے روشن میرا سینہ ہے

ذرا کم ہو نہیں سکتا جو ہرگز روزِ محشر تک
مرے دل میں تو عشقِ مصطفیٰؐ کا وہ خزینہ ہے

جمالِ گنبدِ خضرا کی جگمگ یوں ہے عالم میں
کہ جیسے یہ زمانے کی انگوٹھی کا نگینہ ہے

رسائی چاہیے گر بارگاہِ ربِ کعبہ تک
تو دہلیزِ درِ خیر الوریٰ ہی ایک زینہ ہے

یہ ان کا ہے کرم میں بھی سحرؔ ہوں مدح خوانوں میں
وگرنہ نعت کہنے کا کہاں مجھ میں قرینہ ہے

☆

جس کے ہر اک نفس زیرِ فرمان ہے
وہ دلوں کی حکومت کا سلطان ہے

آپؐ ہی کا قصیدہ یہ قرآن ہے
خود خدائے دو عالم ثنا خوان ہے

حُبِ ختم الرسلؐ زندگی ہے مری
یہ مرا دیں یہی میرا ایمان ہے

دین و دنیا کا سرمایہ عشق آپؐ کا
آپؐ کا عشق ہی میری پہچان ہے

چودھویں رات کے چاند کی روشنی
خاک پر ان کے قدموں کی قربان ہے

جیسے تلوار کی دھار پر ہوں رواں
نعت کہنا کہاں اتنا آسان ہے؟

پاس میرے ہے کیا؟ چند نعتیں سحرؔ
آخرت کا یہی ایک سامان ہے

☆

دہر میں ہر کمال ان کا ہے
سارا حسن و جمال ان کا ہے

وہ خدائی کے کیوں نہ ہوں مالک
مالکِ ذوالجلال ان کا ہے

بامِ عرشِ علےٰ ہے زیرِ قدم
کیسا اوج و کمال ان کا ہے

ہر زمانہ ہے ان کے زیرِ نگیں
حلقہ ماہ و سال ان کا ہے

ہے ابد تک جو مشعلِ ہستی
اسوۂ لازوال ان کا ہے

ہر گھڑی ان کے روبرو ہوں سحرؔ
دل میں ہر دم خیال ان کا ہے

☆

بغیر ذکرِ خدا و بغیر ذکرِ نبیؐ
ہمارا سانس بھی لینا بڑی ہے بے ادبی

ہماری ساری عبادت بجا سہی لیکن
بغیر عشقِ نبیؐ ہے تمام بولہبی

یہ افتخار کہاں اکتساب سے حاصل؟
ثنائے خواجہ کی دولت ہے نعمتِ وہبی

جمالِ گنبدِ خضرا نے کر دیا سیراب
مٹی ہے کشتِ دلِ مضطرب کی تشنہ لبی

حضورِ شاہؐ میں اشکوں نے کر دیا اظہار
وگرنہ رہتی تمنائے دل دبی کی دبی

یہ کس کے نقشِ کفِ پا کی روشنی ہے سحرؔ
کہ جس سے دور ہوئی ہے نظر کی تیرہ شبی

☆

آپؐ آئے تو اجالا مل گیا
شب زدوں کو اک سویرا مل گیا

بے نوائی ناز کرتی ہے بہت
بے سہاروں کو سہارا مل گیا

جس کے ہاتھوں میں ہے نبضِ کائنات
زندگی کو وہ مسیحا مل گیا

ان کے قدموں کی اگر مل جائے خاک
ہم کو اوجِ دین و دنیا مل گیا

آ گیا اشک ندامت آنکھ میں
مغفرت کا ایک دریا مل گیا

حشر کے دن امتی بخشے گئے
چشمِ رحمت کا اشارا مل گیا

قابلِ رشک ان کی قسمت ہے سحرؔ
جن کو قربِ شاہِ بطحا مل گیا

☆

روشنی کا اک منارہ چاہئے
ان کی خاکِ پا کا ذرہ چاہئے

فکر میں رفعت ہو جذبوں میں خلوص
نعت کہنے کا سلیقہ چاہئے

سامنے ہو روضۂ اقدس کا نور
آنکھ کو یہ ایک جلوہ چاہئے

چاہئے گر باغِ جنگ کا سکوں
گنبدِ خضرا کا سایہ چاہئے

زندگی کے سارے زخموں کے لیے
بس ہوائے شہرِ طیبہ چاہئے

ظلمتوں میں ہم بھٹک سکتے نہیں
آپؐ کا پرنور اُسوہ چاہئے

نعت کہتا ہوں سحرؔ سرکار کی
اپنی بخشش کا ذریعہ چاہئے

☆

آپؐ ہی کی ذات اقدس ہے وہ ذات
بندگی میں بھی ہے جو مولا صفات

دسترس میں جن کی ہیں مہر و نجوم
آپؐ ہیں ایسے رسول کائنات

آپؐ کیا آئے اجالا ہو گیا
اہل دل کو مل گئی شب سے نجات

آپؐ کی چشمِ توجہ کے طفیل
گر گئے اوہام کے لات و منات

آپؐ کے نقشِ قدم کی روشنی
ڈھونڈتی ہے رات دن شمعِ حیات

دردِ مہجوری حضوری کا سرور
نعت بھی ہے عشق کی اک واردات

حسن کی دنیائے فانی میں سحرؔ
صرف عشقِ شاہؐ دیں کو ہے ثبات

☆

غارِ حرا

نظر کے سامنے ہے آب و تابِ غارِ حرا
زمانے بھر میں نہیں ہے جوابِ غارِ حرا

مہک ہے جس کی دو عالم کے لالہ زاروں میں
ہوا شگفتہ اک ایسا گلابِ غارِ حرا

ہمیشہ کے لیے کافور ہو گئی ظلمت
ہوا ہے جلوہ فگن ماہتابِ غارِ حرا

تمیزِ بندہ و آقا مٹانے کی خاطر
جہاں میں پھیل گیا انقلابِ غارِ حرا

مرے حضورؐ کے سانسوں کا لمس ہے اس میں
اسی لیے تو ہوا انتخابِ غارِ حرا

مرے حضورؐ کے قدموں کا نقش ہے اس میں
چمک رہا ہے جبھی آفتابِ غارِ حرا

فرازِ عرش سے نازل ہوا جہاں کے لیے
نصابِ زیست کہ اُم الکتابِ غارِ حرا

☆

فاران

میرے لب پر آیا ہے جو تذکرہ فاران کا
ذہن پر طاری ہوا پھر دبدبہ فاران کا

ثبت ہیں اس پر نشان پائے عظمت آپؐ کے
اہل دل ہی جانتے ہیں مرتبہ فاران کا

کفر و باطل کی سیاہی کو مٹانے کے لیے
جگمگاتا ہے جہاں میں آئینہ فاران کا

قافلے کتنے چلے اور راستے میں رک گئے
آج بھی جاری ہے لیکن قافلہ فاران کا

اہلِ حق لے کر چلے جو امنِ عالم کے لیے
چل رہا ہے آج بھی وہ سلسلہ فاران کا

ہے ضرورت اب بھی باطل سے نمٹنے کے لیے
ہو دلوں میں پھر سے پیدا ولولہ فاران کا

☆

گنبدِ خضرا

جو دیکھا ابرِ گہر بارِ گنبدِ خضرا
دل و نظر ہوئے سرشارِ گنبدِ خضرا

کشاں کشاں لیے جاتا ہے دل سوئے منزل
دکھائے دیتے ہیں آثارِ گنبدِ خضرا

جمالِ جنتِ اعلیٰ بھی رشک کرتا ہے
ہے ایسا حسنِ طرحدارِ گنبدِ خضرا

بہارِ حسنِ دو عالم کا عکس ہے گویا
مہک رہا ہے چمن زارِ گنبدِ خضرا

سحابِ رحمتِ عالم کا فیض ہے جاری
برس رہے ہیں جو انوارِ گنبدِ خضرا

☆

مسجدِ طیبہ

مرے ہونٹوں پہ آیا ہے جو نامِ مسجدِ طیبہ
جھکا دل جود بخود از احترامِ مسجدِ طیبہ

اسے ہے خاص نسبت آستانِ سرورِ دیں سے
دلِ اہلِ نظر میں ہے مقامِ مسجدِ طیبہ

ریاض خلد کی خوشبو در و دیوار سے آئی
جو دیکھے منبر و محراب و بامِ مسجدِ طیبہ

فقط انسان ہی شامل نہیں ہیں سجدہ ریزی میں
ملک بھی ہیں شریکِ ازدحامِ مسجدِ طیبہ

مناروں کی تجلی کو نظر میں جذب کرنے دو
مری آنکھیں ہیں کب سے تشنہ کامِ مسجدِ طیبہ

سحرؔ اس کو جہاں میں عام کرنے کی ضرور ہے
پیامِ آدمیت ہے پیامِ مسجدِ طیبہ

منقبت

قرآن واہلِ بیتؑ

قرآن وہ کتاب ہے جو ہے کلامِ حق
انسانیت کے واسطے یہ ہے پیامِ حق
ہے تشنگانِ نور کی خاطر یہ جامِ حق
بھٹکے ہوؤں کے واسطے یہ ہے نظامِ حق

کافور اس سے ظلمتِ لات و منات ہے
یہ روشنی شعورِ حیات و ممات ہے

نوعِ بشر کا مرکز و محور ہیں اہلِ بیت
ایماں کا آسمانِ منور ہیں اہلِ بیت
اسلام کا لباسِ معطر ہیں اہلِ بیت
اور سب سے بڑھ کے آلِ پیمبر ہیں اہلِ بیت

ہیں اہلِ بیت نور کا دھارا لیے ہوئے
ہر کوئی معرفت کا ستارا لیے ہوئے

قرآں اگر ہے نور تو عترت بھی ایک نور
قرآں اگر شعور ہے عترت بھی ہے شعور
قرآن و آل دونوں میں خالق کا ہے ظہور
دونوں کبھی رہے نہیں اک دوسرے سے دور

دونوں کی ہے گرفت رہِ صبح و شام پر
دونوں ہیں رہنمائے بشر ہر مقام پر

قرآں اگر ہے علم، عمل اہلِ بیت ہیں
قرآن ہے سوال تو حل اہلِ بیت ہیں
نورِ ابد ہیں نورِ ازل اہلِ بیت ہیں
جن کا نہیں ہے کوئی بدل اہلِ بیت ہیں

صامت اگر کتاب ہے ناطق ہیں اہلِ بیت
سچ تو یہ ہے کہ مرضیٔ خالق ہیں اہلِ بیت

اترا کلامِ نور جو قلبِ رسول پر
چھایا وہ کائنات کے سب عرض و طول پر
سایہ فگن ہے دیں کے فروع و اصول پر
یعنی حسنؑ حسینؑ و علیؑ و بتولؑ پر

آیات گر رسولؐ کی آنکھوں کا نور ہیں
تو اہلِ بیت آپ کے دل کا سرور ہیں

آیات بینات ہیں قرآن و اہلِ بیت
روح و روانِ ذات ہیں قرآن و اہلِ بیت
سرچشمۂ حیات ہیں قرآن و اہلِ بیت
مقصودِ کائنات ہیں قرآن و اہلِ بیت

ہر اہلِ دل نے راہ یہ پائی حیات کی
قرآن و اہلِ بیت ہیں کشتی نجات کی

ایمان و اہلِ بیت ہیں اک دوسرے کے ساتھ
ایقان و اہلِ بیت ہیں ایک دوسرے کے ساتھ
عرفان و اہل بیت ہیں ایک دوسرے کے ساتھ
قرآن و اہل بیت ہیں ایک دوسرے کے ساتھ

اک اک قدم پہ دونوں برابر ہیں ساتھ ساتھ
حد تو یہ ہے کہ نوکِ سناں پر ہیں ساتھ ساتھ

☆

شیرِ حق ہے قوتِ یزداں علیؑ
لافتیٰ الا شہِ مرداں علیؑ

خندق و بدر و اُحد کا شہسوار
فتح و نصرت کا سرو ساماں علیؑ

کہہ رہی ہے یہ سلونی کی صدا
علم کا ہے بحرِ بے پایاں علیؑ

واقفِ اسرارِ روحِ کائنات
نظمِ خشک و تر کی جانِ جاں علیؑ

حُسن اس کی ذات کا ہے ایک باب
داستانِ عشق کا عنواں علیؑ

تاجدارِ ہل اتیٰ ہے اس کا نام
صبر و استقلال کا سلطاں علیؑ

بائے بسم اللہ ہے اس کا مقام
سر بسر ہے پیکرِ قرآں علیؑ

مظہرِ حسنِ عجائب اس کی ذات
اور ہے سر چشمۂ عرفاں علیؑ

شان ہے اس کی امامت کا جلال
اور ایسی شان کے شایاں علیؑ

منبع ایقان اس کی شخصیت
ہے سراسر مصدرِ ایماں علیؑ

دیکھئے تو ہے محمدؐ کا غلام
سوچئے تو رشکِ انس و جاں علیؑ

ذکر جس کا ہے عبادت کی طرح
سارے عالم میں ہے وہ انساں علیؑ

مشکلوں میں ہے وہی مشکل کشا
ہے سحرؔ کے درد کا درماں علیؑ

☆

کھلتے ہیں ہونٹ میرے جب مدحتِ علیؑ میں
جھوم اٹھے ہیں دل و جاں ایماں کی سرخوشی میں

فکر و شعور اس کے در کے غلام ٹھہرے
جو ذات منتہی ہے عرفان و آگہی میں

شاہوں کو بھی میسر ہو گی نہ ایسی دولت
جو کیف ہم نے پایا اندازِ قنبری میں

انسان ہی نہیں ہیں حلقہ بگوش اس کے
جن اور ملائکہ بھی آتے ہیں حاضری میں

ذرے سحرؔ نجف کے ہیں آسماں کے تارے
ڈوبے ہوئے سراسر ہیں نورِ سرمدی میں

☆

میخانۂ توحید کی بنیاد علیؑ ہے
سرچشمۂ حق منبعِ ارشاد علیؑ ہے

جس ذات سے روشن ہے گلستانِ امامت
وہ فخرِ ہدیٰ نازشِ زہاد علیؑ ہے

دیتا ہے پلٹتا ہوا سورج یہ گواہی
ہر گردشِ افلاک سے آزاد علیؑ ہے

کونین کی دھڑکن ہے اسی نام سے جاری
حق یہ ہے دلِ عالمِ ایجاد علیؑ ہے

کیا اس کے بھلا علم کی وسعت کا بیاں ہو
حد یہ ہے کہ جبریلؑ کا استاد علیؑ ہے

ہے شام و سحر لب پہ مرے نام اسی کا
یوں دل کے نہاں خانے میں آباد علیؑ ہے

☆

جراتوں کا جگمگاتا آسماں عباسؑ ہے
حوصلوں کا مسکراتا گلستاں عباسؑ ہے

جس کی اک اک موج میں پنہاں ہے طوفانِ بلا
ہمتوں کا ایسا بحرِ بیکراں عباسؑ ہے

ناز ہے جس کی شجاعت پر شہِ شبیرؑ کو
خاندانِ ہاشمی کا وہ جواں عباسؑ ہے

جس میں ہے ایثار و خودداری رضا بھی صبر بھی
فکرِ شبیری کا ایسا ترجماں عباسؑ ہے

کس میں ہمت آنکھ اٹھائے آلِ اطہر کی طرف؟
آلِ اطہر کے لیے اک سائباں عباسؑ ہے

کس کی جرات خیمہ سادات کی جانب بڑھے؟
دشمنوں کے علم میں ہے درمیاں عباسؑ ہے

کہہ رہا ہے چار سو یہ آج بھی اڑتا علم
اب بھی دنیا میں وفا کا اک نشاں عباسؑ ہے

اب بھی اک دنیا پئے تعظیم جھکتی ہے سحرؔ
اب بھی تسلیم و رضا کا آستاں عباسؑ ہے

☆

جنت البقیع

خوشا نصیب میں ہوں مدح خوانِ جنت البقیع
مری زباں پہ آیا ہے بیانِ جنت البقیع

صحابہ کرامؓ بھی ائمۂ عظامؑ بھی
میں محوِ خواب آج بھی میانِ جنت البقیع

کئی ستارے اس زمیں پہ سو رہے ہیں اس طرح
کہ آسماں سے بڑھ گئی ہے شان جنت البقیع

دھڑک رہی ہیں کتنی تربتیں عظیم خاک میں
مزارِ فاطمہؑ مگر ہے جانِ جنت البقیع

جو سیم و زر سے قیمتی تھے لوگ اس میں دفن ہیں
چھپا ہوا ہے گنجِ بیکران جنت البقیع

صدائے خامشی میں عبرتوں کی داستان کو
سنا رہی ہے آج بھی زبانِ جنت البقیع

☆

قصیدہ امام زمانہؑ

نظر فگار ہے دل بیقرار ہے آجا
نہ جانے کب سے ترا انتظار ہے آجا

ترے فراق میں ہر دل تڑپتا رہتا ہے
ہر ایک چشمِ وفا اشکبار ہے آجا

تمام دستِ طلب پیش رب ہیں محو دعا
تمام ہونٹوں پہ بس اک پکار ہے آجا

ہمارا دل ہے تصدق ترے تقدس پر
ہماری جان بھی تجھ پر نثار ہے آجا

ولیِ عصر ہے تو حجتِ خدا ہے تو
امامتوں کا تو اک شاہکار ہے آجا

تری ہی ذات مسیحا ہے، تیرے ہاتھوں میں
علاجِ گردشِ لیل و نہار ہے آجا

تری نگاہِ حقیقت شعار کے آگے
ہمارا حالِ زبوں آشکار ہے آجا

ترا وجود ہے سرمایۂ گل و لالہ
یہ زیست اپنے لیے خارزار ہے آجا

ترا ظہور ہماری اداسیوں کا حل
خزاں کے واسطے تو اک بہار ہے آجا

حجابِ وقت سے مثلِ مہِ تمام نکل
سیاہ بخت بہت روزگار ہے آجا

جہاں پہ ظلم و ستم کی گھٹائیں چھائی ہیں
تو آفتابِ سحر آشکار ہے آجا

☆

عروسیہ☆سرکارِ دوعالمؐ

آج بطحا میں عجب جشنِ طرب برپا ہے
ہر طرف رنگ چمکتے ہیں سماں مہکا ہے

☆ایک نئی صنفِ سخن جس میں محمدؐ و آلِ محمدؐ کے جشنِ عروسی کا بیان ہوتا ہے۔

وجد میں آیا ہے افلاک کا اک اک تارہ
دف بجاتا ہے کوئی گیت کوئی گاتا ہے

رقص میں آیا ہے ہر شاخ کا اک اک غنچہ
مسکراتا ہے کوئی جھوم کے شرماتا ہے

اس کا یہ جشنِ عروسی ہے کہ جس کی خاطر
خالقِ کل نے جہاں خلق یہ فرمایا ہے

حور و غلمان و ملک جن و بشر اس کے غلام
کل خلائق کا حقیقت میں وہی آقا ہے

ابو طالبؑ کا ہے ممدوح خدا کا محبوب
صادق الوعد و امیں جس نے لقب پایا ہے

وہ خدیجہؑ کا ہے مقصود شرافت پیکر
میسرہ نے جسے دیکھا تو پکار اٹھا ہے

ایسا مہتاب کہ سورج بھی کرے رشک اس پر
ایسا اک پھول بہشتوں کا جو سرمایہ ہے

ابر ہے سایہ فگن اس کے سرِ انوار پر
جسم کے چاروں طرف نور کا اک ہالہ ہے

ایسے دولہا کے جلو میں ہیں نبی اور ولی
وہ براتی ہیں کہ انوار کا اک جلوہ ہے

ابن عبداللہ بھتیجا ہے ابوطالبؑ کا
ساری دنیا کے جوانوں میں یہی رعنا ہے

گر خدیجہؑ ہے دلہن سارے عرب کی ملکہ
سارے عالم کا شہنشاہ یہی دولہا ہے

دو ستاروں کا یہ اک عقد مثالی ہے سحرؔ
نور ہی نور ہے جو چار طرف پھیلا ہے

☆

عروسیہ مولائے کائناتؑ

گلزارِ سرمدی کی فضا ہی نئی ہے آج
ہر پھول ہر کلی پہ عجب تازگی ہے آج

طیبہ کی خاکِ پاک ستاروں سے بھر گئی
ذروں پہ اس کے اک نئی رخشندگی ہے آج

خوشبوئے معرفت میں بسی ہے گلی گلی
مہکا ہوا بہار سے شہرِ نبیؐ ہے آج

ہیں بام و در جمال سے معمور سربسر
عمرانؑ کے قصرِ نور میں وہ روشنی ہے آج

نازاں ہے شہرِ علم بھی بابِ العلوم پر
اس کی تجلیوں میں نئی زندگی ہے آج

اہلِ زمیں تو جھوم رہے ہیں خوشی کے ساتھ
اہلِ فلک کے دل کی کلی بھی کھلی ہے آج

عقدِ علیؑ و فاطمہؑ سعدین کا قِران
یہ ساعتِ سعید بھی خود جھومتی ہے آج

اک چندے آفتاب ہے اک چندے ماہتاب
اک دوسرے کے عکس میں کیا دلکشی ہے آج

دیوارِ کعبہ مرکزِ انوار ہے سحرؔ
اور چہرۂ نبیؐ پہ عجب سرخوشی ہے آج

☆

عروسیہ امام حسنؑ

مدینے میں یہ کیا خوشیاں بپا ہیں؟
کہ سب دیوار و در پُراز ضیا ہیں

حسنؑ کا آج ہے حسنِ عروسی
بہت شاداں علیؑ مشکل کشا ہیں

جبیں پر ان کی وہ سہرا ہے نوری
کہ کرنیں جس کی صد رشکِ سماء ہیں

ہے اس سہرے کا ہر گل جانِ رحمت
کہ جس کی پتیاں روحِ صباء ہیں

قبائے سبز کی وہ جگمگاہٹ
زمرد کی لویں جس پر فدا ہیں

خوشی سے رقص فرماتی ہیں حوریں
فضائے خلد میں نغمہ سرا ہیں

مبارک ہو حسنؑ کا جشنِ شادی
یہ گھڑیاں وقت کی رنگیں صدا ہیں

سلام

☆

عجب جہاں میں یہ جاہ حشم حسینؑ کا ہے
کہ اڑ رہا ہے جو ہر سو علم حسینؑ کا ہے

فلک پہ آج بھی ہے سربلند و سر افراز
زمینِ دشت پہ کو سر قلم حسینؑ کا ہے

ہر ایک موج جو اٹھتی ہے سر کو ٹکرائے
تو ذکر آج بھی یہ یم بہ یم حسینؑ کا ہے

فضائے جبر کی پھیلی ہوئی سیاہی میں
چمک رہا ہے جو نقشِ قدم حسینؑ کا ہے

زمانے بھر کی خوشی عارضی ہوئی ثابت
دوام ہے جسے حاصل وہ غم حسینؑ کا ہے

فلک کی آنکھ نے دیکھا نہیں جسے اب تک
وہ دودمانِ نبیؐ ہے حرم حسینؑ کا ہے

یزیدیت کے مقابل جو آئے یوں ڈٹ کر
بھرے جہاں میں فقط ایک دم حسینؑ کا ہے

جہاں ہو کوئی صداقت کا قافلہ جاری
تو جانئے کہ یہ لشکر بہم حسینؑ کا ہے

سحرؔ زباں ہے مری وقفِ مدحِ آلِ نبیؐ
یہ سارا فیض یہ سارا کرم حسینؑ کا ہے

☆

موت کو ہے زندگی کہنا ہے ہنر شبیرؑ کا
مختلف ہے کتنا اندازِ نظر شبیرؑ کا

عرشِ اعظم کے کنارے چھو رہے ہیں دونوں لب
اللہ اللہ کس بلندی پر ہے سر شبیرؑ کا

صبح وشام آنکھوں سے برساتا ہے خونناب شفق
آسمان سب سے بڑا ہے نوحہ گر شبیرؑ کا

جبر و استبداد کی طغیانیوں کے سامنے
ہاتھ ہے تلوار سینہ ہے سپر شبیرؑ کا

جس جگہ جھکتی ہے اہل دل کی پیشانی سحرؔ
پوری دنیا میں ہے ایسا ایک در شبیرؑ کا

☆

زندگی پیاسوں کی سایہ دھوپ کا
کربلا ہے ایک صحرا دھوپ کا

جل رہے ہیں پھول سے نازک بدن
ہے سوا نیزے پہ شعلہ دھوپ کا

کس کے ہاتھوں پر حنا ہے خون کی
کس کے ماتھے پر ہے سہرا دھوپ کا

تیر اک گردن میں یوں پیوست ہے
جیسے کملا یا ہو غنچہ دھوپ کا

شاہؑ کو اپنے لہو میں ڈوب کر
پار کرنا ہے یہ دریا دھوپ کا

قیدیوں کو سر برہنہ دیکھ کر
جل اٹھا ہے سارا خیمہ دھوپ کا

ایک سر نیزے پہ آتے ہی سحرؔ
جگمگا اٹھا ہے چہرہ دھوپ ہے

☆

کس کارواں غم کا گزر کربلا میں ہے
ایک ایک آنکھ اشک میں تر کربلا میں ہے

جور و ستم کے لشکرِ ظلمت کے سامنے
تنہا یہ کون سینہ سپر کربلا میں ہے

عونؑ و محمدؑ و علی اصغرؑ کو دیکھئے
ایک ایک چاند خاک بسر کربلا میں ہے

پھیلا ہے جس سے حق کا اجالا جہان میں
وہ نورِ سرمدی کا شجر کربلا میں ہے

وہ دولتِ سکونِ ابد غم کہیں جسے
ملتی نہیں کہیں بھی مگر کربلا میں ہے

مشکل جہاں کبھی کوئی مشکل نہیں رہی
کونین میں وہ ایک ہی در کربلا میں ہے

جا تو رہا ہوں خلد کی جانب مگر سحرؔ
میرا خیال میری نظر کربلا میں ہے

☆

موت کی کیا کچھ ہے ہستی ریت پر
سوچتی ہے زندگانی ریت پر

کس نے اپنے خون کی تحریر سے
روشنائی سی بہائی ریت پر؟

کس نے یہ جور و جفا کے سامنے
داستان صبر لکھی ریت پر؟

رشک سے تکتے ہیں اہلِ عرش بھی
کس نے یہ محفل سجائی ریت پر؟

ظلمتوں کا اب ٹھکانہ ہی نہیں
روشنی وہ ہے چمکتی ریت پر

کہکشاں کا شائبہ ہونے لگا
دشت شامِ کربلا کی ریت پر

بن گیا ہے حریت کا اک نشاں
آخری سجدہ وہ تپتی ریت پر

پیاس ہے دریا کنارے خیمہ زن
اور لہو بہتا ہے پیاسی ریت پر

اے سحرؔ مہکی رہے گی حشر تک
شہؑ نے جو کیاری اگائی ریت پر

☆

صبح عاشور جو افلاک پہ ابھرا سورج
ایک اک ذرہ بنا دشتِ بلا کا سورج

آئے عباسؑ تو موجوں کی نگہ خیرہ تھی
یوں نظر آیا کہ اترا لبِ دریا سورج

تیغ انوار لیے شب کے مقابل آیا
سینکڑوں سایوں کے نرغے میں وہ تنہا سورج

پیاس کی ایسی تھی شدت کہ سلگتے تھے بدن
تشنہ کاموں کا گلا تھا کہ تھا جلتا سورج

یوں لٹاتے نہ اگر اپنے مہ و مہر حسینؑ
صبح ہوتی نہ کبھی دن کو نکلتا سورج

جب سر شاہِ جناںؑ نوکِ سناں پر ابھرا
وہ قیامت تھی سوا نیزے پہ آیا سورج

روشنی ایک لہو کی بھی ہوا کرتی ہے
صبحِ غربت کی شفق اوڑھ کے نکلا سورج

حشر تک نور بکھیرے گا یونہی دنیا میں
خونِ اصغر ہے چمکتا ہوا ننھا سورج

جل رہا ہے کوئی شعلہ سرِ صحرائے خیال
نظر آیا ہے سحرؔ کرب و بلا کا سورج

☆

یوں شہ کرب و بلا ہیں ساتھیوں کے درمیاں
جیسے ہو قرآن اپنے قاریوں کے درمیاں

ایک اک چہرے پہ ہے رنگِ حسینؑ ابن علی
عکس تنہا ہے بہتر آئینوں کے درمیاں

ہے فروزاں شمعِ حق اور گرد پروانے کئی
مہرِ عالم تاب ہے سیارچوں کے درمیاں

رشک کرتے ہیں سمندر پیاس جس کی دیکھ کر
ایک ایسا شخص ہے تشنہ لبوں کے درمیاں

جس طرح خوشبو بکھیرے غنچۂ نورس کوئی
ایک ننھا سر دمکتا ہے سروں کے درمیاں

ایک دیا سا جھلملاتا ہے ہوا کے سامنے
ایک تنہا شخص ہے اور دشمنوں کے درمیاں

موت کا میدان جس کی منزل مقصود ہے
ایک ایسا قافلہ ہے قافلوں کے درمیاں

فی سبیل اللہ بنائے اجل کا ذائقہ
سب سے شیریں ذائقہ ہے ذائقوں کے درمیاں

ظلمتوں کے خوف سے معمور محشر خیز شب
اک شب عاشور ہے ساری شبوں کے درمیاں

آج تک لہرا رہا ہے ایک ہی انداز سے
پرچم عباسؑ سارے پرچموں کے درمیاں

فرش کیا برپا رہے گی عرش پر بھی حشر تک
مجلس شبیرؑ ساری مجلسوں کے درمیاں

سب غموں سے دائمی ہے ایک غم شبیرؑ کا
ایک ہی موسم ہے سارے موسموں کے درمیاں

گونجتا ہے آج بھی اعلان شاہ کربلا
ظلم ہے خود زندہ رہنا ظالموں کے درمیاں

ماہ کامل ہے کہ ہے نقش کف پائے حسینؑ
جگمگاتا ہے سحر جو ظلمتوں کے درمیاں

☆

آتشِ غم میں ایک زمانہ جلتا ہے
وقت سلگتا ہے ہر لمحہ جلتا ہے

دھواں دھواں سی باغِ رسالت کی ہے فضا
شاخِ علیؑ کا اک اک غنچہ جلتا ہے

تپتی ریت پہ جیسے سورج اترا ہو
اک اک ذرہ بن کر شعلہ جلتا ہے

ٹھاٹھیں مارتا ہے جس دریا کا پانی
اس دریا کا خشک کنارہ جلتا ہے

جس خیمے نے دنیا کو سایہ بخشا
صد افسوس کہ آج وہ خیمہ جلتا ہے

وہ بھی دن تھے سر پر ابر کا سایہ تھا
یہ بھی دن ہیں اپنا سایہ جلتا ہے

دشتِ بلا کی رحل ہوئی ریزہ ریزہ
اور قرآں کا اک اک پارہ جلتا ہے

شامِ سفر کے تیز بھڑکتے شعلوں میں
اصغرؑ کا خالی گہوارہ جلتا ہے

یوں بھی تلاوت ہوتی ہیں آیاتِ خدا
نیزے پر سورج کا لہجہ جلتا ہے

محرابِ تاریخ میں مشعل کی صورت
کرب و بلا کا اک اک چہرہ جلتا ہے

بن کے چراغ ایوانِ دہر کی ظلمت میں
خونِ شہیداں کا ہر قطرہ جلتا ہے

صدیاں گزریں برسی ظلم کی آگ جہاں
آج تلک وہ دشت وہ قریہ جلتا ہے

آتی ہے جب کرب و بلا کی یاد سحرؔ
آنکھ لہو روتی ہے سینہ جلتا ہے

☆

ہر زباں پر آج بھی ہے تذکرہ شبیرؑ کا
آج بھی جاری ہے جیسے قافلہ شبیرؑ کا

منزلوں میں منفرد ہے منزلِ کرب و بلا
سارے رستوں سے الگ ہے راستہ شبیرؑ کا

زندگی کو سب سمجھتے ہیں ہر اک شے سے عزیز
موت کو چننا عجب ہے فیصلہ شبیرؑ کا

آندھیوں کے سامنے جلتا رہا تنہا دیا
عزم یہ شبیر کا ہے حوصلہ شبیرؑ کا

اصغرؑ و قاسمؑ محمدؐ، اکبر و عباسؑ و عونؑ
اک سے اک بڑھ کر ہے رخشاں آئینہ شبیرؑ کا

کون دیکھے چہرۂ اقدس سرِ نوکِ سناں
اس قدر چھایا ہے رعب و دبدبہ شبیرؑ کا

ہیں کتابِ پاک کا متنِ جلی آیاتِ حق
خون سے لکھا گیا ہے حاشیہ شبیرؑ کا

حق کی خاطر جان دینے کا چلن باقی نہیں
اب کہاں پیدا دلوں میں ولولہ شبیرؑ کا

واقعہ یہ ہے سحرؔ تاریخ کے اوراق کو
کر گیا رنگیں لہو سے سانحہ شبیرؑ کا

☆

یاد کر کے ترا ہر رنج و الم روتا ہے
شہرِ ہستی ہی نہیں ملکِ عدم روتا ہے

فرش والے ہی نہیں شاہؑ کے غم میں گریاں
اہلِ افلاک کا بھی جاہ و حشم روتا ہے

سوگ میں کس کے سیہ پوش ہوا ہے کعبہ؟
ربِ عالم کی جلالت کی قسم روتا ہے

کس میں ہمت ہے رقم قصۂ شبیرؑ کرے؟
ہچکیاں لیتا ہے قرطاس قلم روتا ہے

خشک مشکیزے کی آنکھوں میں ہیں آنسو جاری
یاد کر کے تجھے عباسؑ! علم روتا ہے

یاد آتے ہی ستم پاؤں کے چھالے پھوٹے
سوئے کربل مرا اک ایک قدم روتا ہے

دل دھڑکتا ہے کوئی جس کے سحرؔ سینے میں
غمِ سرورؑ میں وہ بادیدۂ نم روتا ہے

☆

اک تیغِ ستم خیز سے دو نیم ہوا ہے
قاسمؑ تھا جو خود ٹکڑوں میں تقسیم ہوا ہے

ایماں ہے فقط آلِ پیمبر سے مودت
یہ قولِ پیمبر ہمیں تعلیم ہوا ہے

کردارِ حسینی ابنِ علیؑ ہے جو ابد تک
انساں کے لیے باعثِ تکریم ہوا ہے

صدقہ ہے یہ مظلومیٔ اربابِ وفا کا
مظلوم کا حق دہر میں تسلیم ہوا ہے

پیاسوں کی محبت میں تڑپتا ہوا ہر دل
حقدارِ مئے کوثر و تسنیم ہوا ہے

اس ذکر میں دل کیا ہے سحرؔ؟ میرا قلم بھی
آلام و غم و درد کی تجسیم ہوا ہے

☆

آنکھیں پر نم ہیں ہر سینہ زخمی ہے
شاہ کے غم میں اک اک چہرہ زخمی ہے

کس پیاسے نے دیکھا ہے خودداری سے
موجوں کا اک اک آئینہ زخمی ہے

کس کے بازو قلم ہوئے ہیں شانوں سے
بہتے خوں سے نہر کنارہ زخمی ہے

مہرِ قیامت یوں برساتا ہے شعلے
باغِ حرم کا اک اک غنچہ زخمی ہے

ہے قرآن بلند فلک کے نیزے پر
رحلِ زمیں پر اک اک پارہ زخمی ہے

خشک گلے میں کانٹے سے اگ آئے ہیں
لب فرات جو اک مشکیزہ زخمی ہے

جب سے پھول میں تیر ستم پیوست ہوا
اصغر کا خالی گہوارہ زخمی ہے

نیل طمانچوں کے دل پر محسوس ہوئے
جب یہ دیکھا گوشِ سکینہؑ زخمی ہے

رنگِ حنا دلہن کا خوں میں ڈوب گیا
جب دیکھا میدان میں نوشہ زخمی ہے

تلواروں نیزوں کی زد میں ہے ہر سو
دشت میں یوں سادات کا خیمہ زخمی ہے

صدیاں گزریں لیکن لگتا ہے ایسے
آج بھی کربل کا ہر ذرہ زخمی ہے

ان کے غم میں میری صدا ہے نم آلود
میرے سخن کا اک اک لہجہ زخمی ہے

ان کا نام سحرؔ ہے ڈھارس ہر دل کی
جن کے ذکر کا ہر پیرایہ زخمی ہے

☆

کون کہتا ہے فقط اک داستاں ہے کربلا
ظلمتوں میں روشنی کا اک نشاں ہے کربلا

حق و باطل میں ہے جو تفریق مٹ سکتی نہیں
حق و باطل کے لیے یوں درمیاں ہے کربلا

جس کے کرداروں پہ اب تک ناز ہے تاریخ کو
حق پرستوں کا اک ایسا کارواں ہے کربلا

سوچئے تو انقلاباتِ جہاں کی روح ہے
دیکھئے تو درد سے پر اک بیاں ہے کربلا

موت کا دستِ ستمگر اس کو چھو سکتا نہیں
عالمِ فانی میں نقشِ جاوداں ہے کربلا

جس میں روشن ہیں بہتر چاند تارے ساتھ ساتھ
اس زمیں پر ایک ایسا آسماں ہے کربلا

ابتداء بھی درد ہے اور انتہا بھی درد ہے
آہ سوزاں ہے اک اشک خونچکاں ہے کربلا

آج بھی جس سے ہے لرزہ جبر کے ایوان پر
عرصۂ ہستی میں اک ایسی اذاں ہے کربلا

ہے ازل کے روز سے یہ معرکہ جاری سحرؔ
ہے جہاں پر ظلم کی شدت وہاں ہے کربلا

☆

لہجہ علی کا گونجا ہے کوئی مقام ہو
کوفے کا ازدھام کہ دربارِ شام ہو

اک قافلہ رواں ہے مدینے سے کربلا
سالارِ کارواں کو ہمارا سلام ہو

ہنس کر گلے اجل کو لگاتے ہیں یوں شہید
جیسے کہ انگبیں سے بھی شیریں یہ جام ہو

محکومیت کی تیرہ شبی میں حسینیت
اک روشنی ہے ایسی جو ہر سمت عام ہو

مولا میں کچھ بھی اس کے سوا چاہتا نہیں
محشر میں زیرِ سایۂ داماں غلام ہو

یارب مرے سخن کو عطا ہو قبولیت
میرے ہر ایک حرف کو حاصل دوام ہو

اب تک حسینؑ سجدے کے عالم میں ہے سحرؔ
سجدے سے سر اٹھائے تو سجدہ تمام ہو

☆

جو حرفِ حق سرِ میدان کہہ نہیں سکتا
وہ کاروانِ حسینی میں رہ نہیں سکتا

چنا ہے اپنے لیے سب سے منفرد رستہ
حسینؑ وقت کے دھارے میں بہہ نہیں سکتا

جوابِ ظلم میں وہ پھول مسکرا اٹھا
زبان سے تو کوئی لفظ کہہ نہیں سکتا

فقط حسینؑ میں ہمت ہے ورنہ ہر کوئی
جوان بیٹے کی میت کو سہہ نہیں سکتا

غزل ہو نظم ہو میری سحرؔ قلم میرا
بغیر فکرِ حسینی کے رہ نہیں سکتا

☆

دیکھئے تو خاک پر سجدہ کناں شبیرؑ ہے
سوچئے تو رفعتوں کا آسماں شبیرؑ ہے

جس کا اک اک باب ہے رنگین اپنے خون ہے
عظمت و ایثار کی وہ داستاں شبیرؑ ہے

اکبر و عباس و قاسم ہیں ستاروں کی طرح
صبر و استقلال کی اک کہکشاں شبیرؑ ہے

در حقیقت ہے کتاب آسمانی خونچکاں
دیکھنے میں تو سرِ نوک سناں شبیرؑ ہے

جس کی آنکھوں پر عیاں ہیں پردہ ہائے معرفت
مرضیِ مولا کا ایسا رازداں شبیرؑ ہے

ظلمتِ باطل ہوئی کافور اس کے خون سے
حق تو یہ ہے دین حق کا ترجماں شبیرؑ ہے

وقت کے بت خانۂ وہم و گماں کے واسطے
گونجتی ایمانِ محکم کی اذاں شبیرؑ ہے

دہر میں آئے گئے کتنے ہی اہل تخت و تاج
آج بھی لیکن دلوں پر حکمراں شبیرؑ ہے

جس کی خوشبو ہے بہارِ جاودانی کا سبب
باغِ حق میں وہ ہوائے گلفشاں شبیرؑ ہے

جس کا ہر نقشِ قدم ہے رہنمائے راہِ حق
حق پرستوں کا وہ میرِ کارواں شبیرؑ ہے

حشر تک نوعِ بشر کو روشنی دے گا سحرؔ
حریت کا وہ درخشندہ نشاں شبیرؑ کا

☆

کربلا بعدِ کربلا

کربلا کے بعد بھی اک کربلا ہے
شامِ غربت سے دیارِ شام تک
کچھ جلے خیمے، اندھیرا اور کھلے سر بیبیاں

بیکسی سی بیکسی

بھوک کی شدت سے غش کھائے ہوئے بچے

کٹے لاشے، سکوت مرگ، بے آواز نوحے

سسکیاں لیتی ہوائیں خاک اڑاتی ہیں

یہ مقتل کی زمینِ خونچکاں پر بے کفن، پامال لاشے

بے زبانی کی زباں سے کہہ رہے ہیں

ظلم کی اک داستاں

قیدیوں میں سر برہنہ بیبیاں ہیں اور کچھ بچے بھی ہیں

سب رسیوں میں ہیں بندھے

ان قیدیوں کا قافلہ سالار زنجیروں میں ہے جکڑا ہوا

طوق ہے گردن میں اور پاؤں ہیں بیڑی سے فگار

بے کجاوہ اونٹ ہیں ان قیدیوں کے واسطے

راستے میں پتھروں کی بارشیں

قافلے کے آگے نیزوں پر شہیدوں کے ہیں سر

ایک سر ان میں تلاوت کر رہا ہے آیتیں

شام تک یہ پابرہنہ قافلہ چلتا رہا..... چلتا رہا

شام کے دربار میں

ایوان شاہی کے در و دیوار میں

آواز اک اٹھی ہے برق بے اماں بن کر

گرمی ہے کجکلاہی پر

ہے لرزہ تخت شاہی پر

یہ وہ آواز ہے

جو کربلا کے قافلہ سالار کی آواز کا پرتو ہے

یہ آواز حق ہے

اور حق کا سیل باطل کے خس و خاشاک سے یوں رک نہیں سکتا

ہمیشہ اہل ایماں سرخرو ہیں

ان کا سر تیغ ستم سے کٹ تو سکتا ہے

مگر یہ جھک نہیں سکتا

مَوَدَّت

Kulliat-E-Hussai

حسین بحر

مودّت

(مناقب و سلام)

حسین سحرؔ

کتاب نگر حسن آرکیڈ ملتان کینٹ

ضابطہ

(جملہ حقوق محفوظ)

اشاعت اول	1999ء
کمپوزنگ	کمپیوٹر ڈیز
طباعت	فیم ایڈ ملتان
ناشر	کتاب نگر حسن آرکیڈ ملتان کینٹ
ہدیہ	100/-

انتساب

صاحب العصر والزماں

حضرت **امام مہدی** علیہ السلام کی نذر

مناقب

ابو طالبؑ

عزم کی جاں ہے ابوطالبؑ کی ذات
روحِ ایقاں ہے ابوطالبؑ کی ذات

کوئی پوچھے تو دلِ اسلام سے
سرِ ایماں ہے ابوطالبؑ کی ذات

حفظِ ختم المرسلینؐ کے واسطے
اک نگہباں ہے ابوطالبؑ کی ذات

دشمنانِ دینِ حق کے سامنے
تیغِ بّراں ہے ابوطالبؑ کی ذات

بے یقینی کے اندھیروں کے لیے
اک چراغاں ہے ابوطالبؑ کی ذات

راہِ حق کانٹوں سے گر معمور ہے
گل بداماں ہے ابوطالبؑ کی ذات

خدیجہؑ

طیبہ خدیجہؑ ہیں طاہرہ خدیجہؑ ہیں
عابدہ خدیجہؑ ہیں زاہدہ خدیجہؑ ہیں

یہ سعادتِ عظمیٰ بس انہی کو حاصل ہے
دینِ پاک کی پہلی مومنہ خدیجہؑ ہیں

دل سے وہ محمدؐ کے فقر کی ہیں شیدائی
کو زر و جواہر کی مالکہ خدیجہؑ ہیں

ہیں رہِ مصائب میں غمگسار شوہر کی
ان کے چہرۂ حق کا آئینہ خدیجہؑ ہیں

صرف کر دیا سارا مال راہ مولا میں
کس قدر پیمبرؐ کی محسنہ خدیجہؑ ہیں

علیؑ

فخرِ ابراہیمؑ، رشکِ نوحؑ و آدمؑ ہے علیؑ
در حقیقت ذاتِ حق کا اسمِ اعظم ہے علیؑ

جس طرح ہارونؑ کی نسبت ہے موسیٰؑ کے لیے
اس طرح چشمِ محمدؐ میں مکرم ہے علیؑ

جس کی ہے اک اک ادا آیاتِ محکم کی دلیل
وہ سراپا علم، قرآنِ مجسم ہے علیؑ

کیوں عبادت ہو نہ اس کا ذکر پھر میرے لیے
قبلہ گاہِ بوذرؓ و عمارؓ و میثمؓ ہے علیؑ

جس کا سایہ دونوں عالم کے سروں پر ہے سحرؔ
دینِ قیم کا وہ سر افراز پرچم ہے علیؑ

مرتضیٰؑ

علم وحکمت کا چمن ہیں مرتضیٰؑ
نورِ عظمت کی کرن ہیں مرتضیٰؑ

بھائی احمدؐ کے ہیں زوجِ فاطمہؑ
بوالحسینؑ و بوالحسنؑ ہیں مرتضیٰؑ

دست و بازوئے رسولِؐ پاک ہیں
حامیِ شاہِ زمنؐ ہیں مرتضیٰؑ

ناز ہے ان پر شہِ لولاکؐ کو
افتخارِ پنجتنؑ ہیں مرتضیٰؑ

صفدر و حیدر انہی کا ہے لقب
غازی و خیبر شکن ہیں مرتضیٰؑ

ہر طرف چھائی ہے ان کی تمکنت
دہر پر سایہ فگن ہیں مرتضیٰؑ

ہے وہی تو اصل راہِ حق سحرؔ
راہ جس پر گامزن ہیں مرتضیٰؑ

فاطمہؑ

نورِ عصمت کی درخشاں کہکشاں ہیں فاطمہؑ
عفت و پاکیزگی کا آسماں ہیں فاطمہؑ

جس کی شاخوں پر کھلے رنگِ امامت کے گلاب
وہ خزاں نا آشنا اک گلستاں ہیں فاطمہؑ

کیوں نہ ان کی عزت و تکریم کو اٹھیں رسولؐ
انکی آنکھوں کی ضیا، تسکینِ جاں ہیں فاطمہؑ

اک نمونہ ہیں نساء العالمیں کے واسطے
سیدہ ہیں اور خاتونِ جناں ہیں فاطمہؑ

جیسے زیبِ سر ہے چادر آیۂ تطہیر کی
اس طرح کونین پر سایہ کناں ہیں فاطمہؑ

جن کے ہاتھوں پر ہیں چکی کی مشقت کے نشاں
صبر و استقلال کی وہ داستاں ہیں فاطمہؑ

جن کے ہونٹوں پر ہیں آیاتِ خدا شام و سحر
وہ عبادت کیش وہ تسبیح خواں ہیں فاطمہؑ

حسنؑ

امن و سکون و صلح کا مفہوم ہے حسنؑ
اک پیشوائے امتِ مرحوم ہے حسنؑ

دنیا کو جس نے قند و نباتِ سکوں دیا
اس کے ہی ہاتھوں دیکھئے مسموم ہے حسنؑ

ہر ظلم کا جواب دیا صبر سے سدا
بھائی کی طرح دہر میں مظلوم ہیں حسنؑ

تاریخ کے اک ایک ورق پر بصد حشم
اب بھی جلی حروف میں مرقوم ہے حسنؑ

دونوں جہاں میں میرا تعارف ہے بس یہی
خادم ہوں میں سحرؔ مرا مخدوم ہے حسنؑ

حسینؑ

حق کا سفیر مرضیٔ یزداں حسینؑ ہے
سلطانِ عشق فخرِ رسولاں حسینؑ ہے

قائم رہے گی تا بہ ابد اس کی روشنی
غم کے فلک کا نیرِ تاباں حسینؑ ہے

جاں دے کے اس نے ظلم و ستم کو شکست دی
مظلومیت کے درد کا درماں حسینؑ ہے

انسانیت کو ناز ہے جس حق شعار پر
تاریخ میں عظیم وہ انساں حسینؑ ہے

باطل کے ظلم و جبر کو ملتی نہیں پناہ
للکارتا ہوا سرِ میداں حسینؑ ہے

شوکت اسی کے دم سے ہے دینِ رسولؐ کی
دینِ رسولؐ کا سر و ساماں حسینؑ ہے

حیرت سے دیکھتا ہے زمانہ یہ معجزہ
رحلِ سناں پہ بولتا قرآں حسینؑ ہے

ڈوبا نہیں دلوں میں ابھی تک جو اے سحرؔ
وہ آفتابِ شامِ غریباں حسینؑ ہے

✡

عباسؑ

زورِ دستِ لافتیٰ عباسؑ ہے
قوتِ فوجِ خدا عباسؑ ہے

جس کو خود مانگا تھا مولا نے کبھی
وہ دعائے مرتضیٰ عباسؑ ہے

وہ علمبردارِ شاہِ مشرقینؑ
سرخیِ کرب و بلا عباسؑ ہے

کربلا میں ہے وہ عکسِ مرتضیٰؑ
شاہِ دیں کا نقشِ پا عباسؑ ہے

کوئی دیکھے تو کتابِ عشق میں
معنیِ حرفِ وفا عباسؑ ہے

زینبؑ

نقشِ گفتارِ مرتضیٰؑ زینبؑ
عکسِ کردارِ فاطمہؑ زینبؑ

بعدِ شبیرؑ دینِ حق کے لیے
بن گئی باعثِ بقا زینبؑ

داد دی جس کی سیدہؑ نے بھی
صبر کی وہ ہے انتہا زینبؑ

قصرِ شاہی ہلا دیا جس نے
وہ ہے اک شعلۂ نوا زینبؑ

کربلا پر اسی کا سایہ ہے
خود اگرچہ ہے بے ردا زینبؑ

قصیدہ امامِ زمانہؑ

صاحب العصر و الزماں ہیں آپؑ
رہبرِ نوعِ انس و جاں ہیں آپؑ

روحِ اسلام کی زباں ہیں آپؑ
دینِ احمدؐ کے ترجماں ہیں آپؑ

آپ ہیں روشنی کے ہالے میں
نور کا ایک آسماں ہیں آپؑ

دین زندہ ہے آپؑ کے دم سے
مذہبِ حق کے پاسباں ہیں آپؑ

دہر ہے آپ کے تصرف میں
مرضیِ حق کے راز داں ہیں آپؑ

کوہ و صحرا پہ آپ کا سکہ
اور دریاؤں میں رواں ہیں آپؑ

ظلم کو آپ ہی مٹائیں گے
عدل کا سرمدی نشاں ہیں آپؑ

ظاہراً کوئی بھی حکومت ہو
دل کی دنیا پہ حکمراں ہیں آپؑ

گرچہ غائب ہیں چشمِ دنیا سے
میرے دل میں مگر عیاں ہیں آپؑ

ڈھونڈتی ہے نظر زمانے کی
بے سہاروں کا سائباں ہیں آپؑ

چشمِ عالم پہ آشکارا ہوں
پردۂ غیب میں نہاں ہیں آپؑ

اک زمانہ تلاش کرتا ہے
حجتِ ربِ دو جہاں ہیں آپؑ

انتظار اور ہو نہیں سکتا
اب تو آ جایئے کہاں ہیں آپؑ؟

قطعہ

علیؑ امامِ مبیں، مظہرِ العجائب بھی
وصیِ سرورِ دیں ہے نبیؐ کا نائب بھی

پکارتے ہیں اسی کو ہر ایک مشکل میں
وہی ہے عقدہ کشا دافعِ مصائب بھی

سلام

وہ شخص کہ جو مثل تھا کردارِ نبیؐ کے
برسائے گئے تیر جنازے پہ اسی کے

قاتل کو بھی سیراب کیا جس کے پدر نے
تھا زہر مقدر میں اسی ابنِ سخیؑ کے

جس ذات میں ہو فقرِ علی عکس کی صورت
کیسے نہ مخالف ہو بھلا تاجِ شہی کے

جو گلشنِ جنت کے جوانوں کا ہو سردار
کیونکر وہ بھلا حق میں ہو دنیائے دنی کے

صرف اس لیے وہ صلح کا پیکر تھا جہاں میں
دشمن تھے جہاں والے حسنؑ ابنِ علیؑ کے

پیغامِ حسنؑ امن کا اک نور ہے اب بھی
قدموں کے نشاں ان کے کبھی ہوں گے نہ پھیکے

میں سرمہ سمجھ کر انہیں آنکھوں میں لگاؤں
ذرے جو ملیں مجھ کو سحرؔ ان کی گلی کے

۞

سلام

شفق ہے کہ ہے دیدۂ تر کی صورت
بلالِ محرم ہے خنجر کی صورت

روانہ ہیں شبیرؑ شہرِ نبیؐ سے
عجب سی ہے دیوار اور در کی صورت

بجھانے کو قندیلِ نورِ نبوت
بڑھیں ظلمتیں ایک لشکر کی صورت

وہ مرجھا گیا ظلم کی آندھیوں میں
جو چہرہ کھلا تھا گلِ تر کی صورت

وہ آئینہ ٹوٹا ہے سنگِ ستم سے
نظر جس میں آتی تھی سرورؔ کی صورت

ترستے تھے قطرے کو کوثر کے وارث
تھی خیموں میں ہر سمت محشر کی صورت

وہ پامالِ جور و ستم ہو گئے خود
بگڑنے نہ دی دینِ سرورؔ کی صورت

وہ ہے آفتابِ ہدایت جہاں میں
سناں پر جو ابھرا ہے اک سر کی صورت

دھڑکتا ہے دل میرا عشقِ علیؑ میں
الگ ہے زمانے سے بوذرؓ کی صورت

عَلَم دین کا سائباں بن گیا ہے
سرِ پاکِ زینبؑ کی چادر کی صورت

نہیں کوئی حد ان کے صبر و رضا کی
وہ ہیں بیکراں اک سمندر کی صورت

سبھی میں ہے رنگِ حسینؑ ابن حیدرؑ
سحرؔ ایک سی ہے بہتّر کی صورت

☆

نکلا ہے چاند محرم کا
آغاز ہے غم کے موسم کا

آنکھوں سے رواں ہیں اشکِ عزا
سینے پر داغ ہے ماتم کا

جنت اپنی جاگیر ہوئی
اعجاز ہے یہ تیرے غم کا

ہاتھوں میں ہیں ساغر کوثر کے
رتبہ ہے یہ دیدۂ پرنم کا

سایہ ہے زمانے پر اب بھی
عباسؑ کے اڑتے پرچم کا

تو رشکِ خلیلؑ ہے ابنِ علیؑ
تو فخر ہے نوحؑ و آدمؑ کا

ثانی ہی نہیں دنیا میں کوئی
شبیرؑ کے عزمِ مصمم کا

اسلام پہ رہتی دنیا تک
احساں ہے شہیدِ اعظم کا

میں حلقہ بگوش ہوں دل سے سحرؔ
عمارؓ و حبیبؓ و میثمؓ کا

☆

آنسو ہیں ہر اک آنکھ میں پرسوز ہے سینہ
اس طور سے آیا ہے محرم کا مہینہ

شبیرؑ! ترا ذکر ہے اک ایسا خزینہ
جاری ہے ہر اک دور میں جو سینہ بہ سینہ

تُو جا تو رہا ہے رہِ کربل کے مسافر
ترسے گا تری دید کو یہ شہرِ مدینہ

جاں نذر کو لے آیا محمدؐ کا نواسہ
گرداب میں اسلام کا دیکھا جو سفینہ

عباسؑ کہاں کھویا گیا ہے لبِ دریا
تکتی ہے تری راہ ابھی مشکِ سکینہ

گردن سے کٹا سر جو سرِ نوک سناں ہے
معراجِ بشر ہے یہ بلندی کا ہے زینہ

ہے جس کی چمک شامِ غریباں سے نمایاں
سجادؑ ہے وہ تاجِ امامت کا نگینہ

اشکوں سے کہاں صورتِ اظہار ہے ممکن
سینہ ہے مرا درد سے معمور دفینہ

ملتے ہی نہیں لفظ غمِ شاہ کے شایاں
پھر کیسے سحرؔ مجھ کو بیاں کا ہو قرینہ

☆

مہمان جو آغوشِ تقدس کے ہیں پالے
اے دشتِ بلا تیری فضاؤں کے حوالے

باطل کے اندھیروں کو زمانے سے مٹانے
لے آیا حسینؑ اپنے بھرے گھر کے اجالے

قاسمؑ ہے نہ اکبرؑ ہے نہ عباسِ علمدار
شبیرؑ کو جو نرغۂ اعدا سے نکالے

اے ابنِ علی! دین ہے طوفانِ بلا میں
جز تیرے بھلا کون سفینہ یہ سنبھالے؟

شبیرؑ کی مدحت کا صلہ اور سحرؔ کیا؟
جی بھر کے پیو بادۂ تسنیم کے پیالے

☆

کرنوں کا گماں ہوتا ہے ہر راہ گزر پر
سورج کوئی نکلا ہے اجالوں کے سفر پر

آتے ہیں ترا ذکر لبوں پر اے شہِ دیں!
جلتے ہیں دئے آج بھی ہر طاقِ نظر پر

ہوں اشک فشاں یادِ شہیدانِ وفا میں
تارے سے چمکتے ہیں مرے دیدۂ تر پر

روکی ہیں تنِ تنہا مظالم کی سنانیں
اے ابنِ علی! تو نے تحمل کی سپر پر

جاں دے کے اتارا ہے حسین ابنِ علیؑ نے
وہ بارگراں امت جد کا تھا جو سر پر

انساں کو غلامی کے شکنجے سے چھڑایا
احسان ہے شبیرؑ! ترا نوعِ بشر پر

کیونکر نہ ضعیفی کے ہوں آثار ہویدا
شبیرؑ جواں لاش کو لائے ہیں کمر پر

شبیرؑ کے ہاتھوں میں نہیں اصغرؑ معصوم
اک پھول ہے مرجھایا ہوا غم کے شجر پر

میں روضۂ مظلوم پہ ہوں ہاتھ اٹھائے
کیونکر نہ دعا ہو مری معراجِ اثر پر

دامن میں عطا ہو مجھے عرفان کی دولت
آیا ہوں حسینؑ ابنِ علیؑ! میں ترے در پر

میں اس کے سوا کچھ بھی نہیں چاہتا مولا
ہو ایک توجہ کی نظر اپنے سحرؔ پر

☆

صدیوں پر ہے حاوی پیاس
کرب و بلا والوں کی پیاس

دریا تھا پابندِ ستم
صحرا میں در آئی پیاس

کوثر کے جو مالک تھے
ان کے ہونٹوں پر تھی پیاس

سینوں میں زخموں کے داغ
ہونٹوں پر تھی جلتی پیاس

آنکھیں اشکوں سے سیراب
لب پر تین دنوں کی پیاس

دریا کے اندر پانی
دریا کے باہر تھی پیاس

ظرف سمندر ہے جن کا
رشکِ فرات ہے ان کی پیاس

درسِ وفا دنیا کے لیے
عباسِ غازی کی پیاس

حلق میں کانٹے ہی کانٹے
پھول سے ہونٹوں پر تھی پیاس

شرمندہ ہے دریا بھی
کربل میں تھی کیسی پیاس

ان کی پیاس کے آگے کیا؟
تیری پیاس اور میری پیاس

دریا بھی تھا مثلِ سراب
آنکھوں میں تھی کیسی پیاس

ڈھونڈتی ہے آبِ معنی
لب پہ سحرؔ لفظوں کی پیاس

☆

بھلا یہ کون ہے انسان نوکِ نیزہ پر
ہے دینِ حق کا نگہبان نوکِ نیزہ پر

دلوں پہ جس کی حکومت رہے گی حشر تلک
ہے کربلا کا وہ سلطان نوکِ نیزہ پر

نہیں ہے چہرۂ شبیر محوِ ذکرِ خدا
ہے ایک بولتا قرآن نوکِ نیزہ پر

اے اہلِ کوفہ! یہی طورِ میزبانی ہے؟
تمہارا آج ہے مہمان نوکِ نیزہ پر

"حسینؑ مجھ سے ہیں اور میں حسینؑ میں سے ہوں"
نبیؐ کا آج ہے فرمان نوکِ نیزہ پر

جو دین کا سرو سامان کر گئے پیدا
وہ خود ہیں بے سرو سامان نوکِ نیزہ پر

سرِ حسینؑ جو مشغول ہے تلاوت میں
تو محوِ ذکر ہے ایمان نوکِ نیزہ پر

زمانہ دیکھ لے آلِ رسولؐ اطہر سے
الگ ہوا نہیں قرآن نوکِ نیزہ پر

نہ کیسے قافلہ جائے بلندیوں کی طرف
ہے قافلے کا حدی خوان نوکِ نیزہ پر

بتا رہا ہے یہ کرب و بلا کا ہر کردار
کہ داستاں کا ہے عنوان نوکِ نیزہ پر

صدائے حق نہ کبھی دب سکے گی باطل سے
یہی تو حق کا ہے اعلان نوکِ نیزہ پر

ہر اہل دل کو سحرؔ کربلا کی صورت میں
ملا ہے دردکا عرفان نوکِ نیزہ پر

☆

خم ہو نہ سکے گا کبھی جرار کا پرچم
لہراتا ہے عباسِ علمدار کا پرچم

تسلیم کا ایمان کا ایثار کا پرچم
پرچم ہے یہی دین کے معیار کا پرچم

غازی کوئی آیا ہے یہ میدانِ وفا میں
ہاتھوں میں لیے سیدِ ابرار کا پرچم

رنگین ہے جو خونِ شہیدانِ وفا سے
ہے قافلۂ دین کے سالار کا پرچم

چادر کہ جو کل ظلم کے ہاتھوں سے چھِنی تھی
یہ آج ہے اس چادرِ اطہار کا پرچم

جو ظلم کے تیروں سے کبھی جھک نہ سکے گا
پرچم ہے وہ مظلوم کے کردار کا پرچم

ظلمت سے ڈریں کیوں کہ سروں پر ہے ہمارے
سایہ فگن اک لشکرِ انوار کا پرچم

ہوتے ہیں تو ہو جائیں قلم ہاتھ ہمارے
جھکنے نہ کبھی دیں گے مگر دار کا پرچم

شبیر کے غم میں سحرؔ اظہار کی خاطر
کھلتا ہے مرے ذہن میں اشعار کا پرچم

☆

اک سمت تو ہیں صرف بہتّر لبِ فرات
اک سمت ہے ہزاروں کا لشکر لبِ فرات

ہیں اک طرف تو اہلِ ستم کی شقاوتیں
اور اک طرف ہیں صبر کے پیکر لبِ فرات

کیسی یہ بے نیازیٔ قدرت ہے دیکھئے
تشنہ دہن ہیں وارثِ کوثر لبِ فرات

اصغر کو ایک بوند بھی پانی نہ مل سکا
مرجھا کے رہ گیا وہ گلِ تر لبِ فرات

مشک سکینہ خالی کی خالی ہی رہ گئی
نیزوں سے کٹ گیا ہے دلاور لبِ فرات

پانی کی بوند بوند کو ترسے ہیں اہلِ بیت
برپا رہا ہے پیاس کا محشر لبِ فرات

بچوں کی تشنگی کو مٹائے گا کون آج
عباسؑ ہیں نہ قاسمؑ و اکبرؑ لبِ فرات

پانی پہنچ نہ پائے خیامِ حسینؑ تک
یہ چاہتے ہیں سارے ستم گر لبِ فرات

پیاسوں کے ہونٹ چھونے کی حسرت ہی رہ گئی
موجیں پٹک پٹک کے گئیں سر لبِ فرات

یہ بھی فلک کی آنکھ نے دیکھا ہے سانحہ
چلتا ہے حلقِ شاہؑ پہ خنجر لبِ فرات

سیراب ہیں شرابِ شہادت سے تشنہ لب
ہاتھوں میں لے کے خلد کے ساغر لبِ فرات

صحرا کی تیز دھوپ کی کیا حیثیت سحرؔ
جبریلؑ کا ہے سایۂ شہپر لبِ فرات

☆

آنکھوں سے لہو روتی رہی شامِ غریباں
یوں ہمدم و ہمراز بنی شامِ غریباں

جب ڈوب گیا دشت میں عاشور کا سورج
تاحدِ نظر پھیل گئی شامِ غریباں

ویرانی سی ویرانی خموشی سی خموشی
رنج و غم و حسرت میں گھری شامِ غریباں

تنہائی سی تنہائی اداسی سی اداسی
وقفِ غم و آلام ہوئی شامِ غریباں

خیموں میں لگائی جو گئی دستِ ستم سے
اس آگ میں جلتی ہی رہی شامِ غریباں

آہوں کا دھواں بھی ہے لبوں پر ہے فغاں بھی
یوں دشتِ مصائب میں ہوئی شامِ غریباں

کچھ راکھ ہے خیموں کی تو کچھ بکھرا لہو ہے
کس کس سے کہے رنجِ دلی شامِ غریباں

جب خاک اڑی دشت کی کچھ ننگے سروں پر
کچھ اور المناک ہوئی شامِ غریباں

سر پر ہے ابھی رات نئی ظلم و ستم کی
یہ سوچ کے رک رک کے چلی شامِ غریباں

یاد آیا سحرؔ جب بھی سفر کرب و بلا کا
ہر موڑ پہ دیکھی ہے نئی شامِ غریباں

☆

اصغر کا خوں حسینؑ کی ہے آستین پر
لرزہ ہے طاری طائرِ سدرہ نشین پر

یہ کربلا ہے یہ ہے شہیدوں کی بارگہ
جنت بھی رشک کرتی ہے اس سرزمین پر

بنیادِ لاالہ کو کیا خوں سے مستقل
احسان ہے حسینؑ کا دینِ متین پر

زخموں سے لالہ فام ہے چہرہ امامؑ کا
بکھرا ہو جیسے خون کتابِ مبین پر

ہاتھوں میں ہے حسینؑ کے شمشیرِ حیدری
چھایا ہے ایک خوف یسارو یمین پر

اصغرؑ نہیں ہیں ناز میں پالے ربابؑ کے
شبیرؑ کو بھی ناز ہے اس نازنین پر

قربان ہو کے شاہؑ نے ثابت یہ کر دیا
ایسا کوئی ملے گا نہیں اس زمین پر؟

ذبحِ عظیم، رتبہ عالی نشاں کے بعد
لازم ہے احترامِ بشر عالمین پر

میدان میں حسینؑ کو کتنا ہے اعتماد
اپنے ہر اک حبیب و مغیث و معین پر

اے ذوالجناح! کچھ تو بتا ہے کہاں سوار؟
فرش زمین پر ہے نہ وہ تیری زین پر

عباس ایک شیر سا بیٹا اسی کا ہے
مولا کو کیوں نہ فخر ہو اُم البنین پر

بعدِ امام خیمۂ سادات دیکھئے
شبیرؑ کا گمان ہے ہر اک مکین پر

خطبہ علیؑ کی بیٹی کا دربارِ شام میں
سکتہ سا ایک طاری ہے سب سامعین پر

مجلس میں پرسہ لینے کو آتی ہیں فاطمہؑ
ان کی نگاہ ہوتی ہے سب حاضرین پر

وہ روشنی حسینؑ کے غم میں ملی سحرؔ
تارے چمک رہے ہیں قلم کی جبین پر

☆

سب سے سیدھا سب سے سچا راستہ
ہے حسینؑ ابن علیؑ کا راستہ

جس میں ہے رنگِ شہیداں کی بہار
ہے وہی خلدِ بریں کا راستہ

وہ مسافر تھا رہِ عرفان کا
اس نے اپنا خود بنایا راستہ

ایسا رشکِ موسیٰ عمراں ہے وہ
جس کو خود دیتا ہے دریا راستہ

جس پہ ہم چل کر بھٹک سکتے نہیں
اس نے ہم کو وہ بتایا راستہ

اس کی منزل لالہ زارِ سرمدی
اس مسافت میں ہے صحرا راستہ

جس کا مقصد تھا بنائے لاالٰہ
کس طرح اپنا بدلتا راستہ؟

جس پہ چلتے ہی رہیں گے اہلِ حق
اس نے ایسا اک دکھایا راستہ

حرؑ چلا آیا ہے اپنے آپ ہی
خلد کا جب اس نے دیکھا راستہ

اے حسینؑ ابن علیؑ! آساں نہیں
مشکلوں سے پر ہے تیرا راستہ

جگمگاتے ہیں ترے نقشِ قدم
روشنی سے پر ہے سارا راستہ

ہر قدم تیرے لہو کی ہے مہک
تیرا رستہ ہے مہکتا راستہ

جس پہ ہر اک شخص چل سکتا نہیں
اس کا رستہ ہے انوکھا راستہ

جو ہمیں لے جائے گا منزل تلک
مل گیا ہے ہم کو ایسا راستہ

چھوڑ کر دنیا کے سب رستے سحرؔ
ہم نے اپنایا ہے تنہا راستہ

☆

غیر ممکن ہے بھلا پائے یہ غم شبیرؑ کا
ہے کتابِ دل پہ نام اب بھی رقم شبیرؑ کا

منزلِ حق و صداقت کے لیے ہے سنگِ میل
کربلا کی راہ میں اِک اِک قدم شبیرؑ کا

کٹ تو سکتا ہے مگر ظلم و ستم کے سامنے
یہ نہیں ممکن کہ سر ہو جائے خم شبیرؑ کا

صبر و تسلیم و رضا کا وہ ہے اک کوہِ گراں
کیا بگاڑے گا بھلا سیل ستم شبیرؑ کا؟

ہاتھ کٹ سکتے ہیں عباسِ دلاور کے مگر
جھک نہیں سکتا کسی قیمت علم شبیرؑ کا

عترتِ ختم الرسلؐ ہے یہ ہے ناموسِ علیؑ
خیمہ گاہِ دشت میں جو ہے حرم شبیرؑ کا

آسماں کے سب مکینوں پر تھی طاری کپکپی
جب ہوا دشتِ بلا میں سر قلم شبیرؑ کا

میں جو ہوں آل نبیؐ کے مدح خوانوں میں سحرؔ
ہے سراسر مجھ پہ یہ لطف و کرم شبیرؑ کا

☆

کس کا خیمہ جلا ہے صحرا میں؟
آسماں رو رہا ہے صحرا میں

جو چمکتا ہے چاند کی صورت
کس کا یہ نقشِ پا ہے صحرا میں؟

نوکِ نیزہ پہ بھی یہ کس کا سر
آیتیں پڑھ رہا ہے صحرا میں

جو ہواؤں سے بجھ نہیں سکتا
دیپ ایسا جلا ہے صحرا میں

جس کو خدشہ نہیں خزاؤں کا
پھول ایسا کھلا ہے صحرا میں

حشر تک بھی جو مٹ نہیں سکتا
خون وہ جم گیا ہے صحرا میں

جس کے ہر فرد کی مثال نہیں
قافلہ وہ چلا ہے صحرا میں

وہ جو تھا شہسوارِ دوشِ نبیؐ
اس پہ خنجر چلا ہے صحرا میں

وہ جو ہم صورتِ پیمبرؐ تھا
بے کفن وہ پڑا ہے صحرا میں

یوں برہنہ ہیں بیبیوں کے سر
دھوپ ہی اب ردا ہے صحرا میں

پیاس جس کی نہیں بجھی اب تک
وہ سمندر رکا ہے صحرا میں

جس پہ چلتے رہیں گے اہلِ وفا
ایسا رستہ بنا ہے صحرا میں

اے سحؔر ہم نے شام کے لب سے
ایک نوحہ سنا ہے صحرا میں

☆

غمِ شبیر غمِ ماضی و آئندہ ہے
کربلا لمحۂ موجود میں بھی زندہ ہے

اس نے باطل کو ہمیشہ کے لیے للکارا
ہر زمانے میں وہی حق کا نمائندہ ہے

اس نے جاں دے کے بھی اپنی اسے رکھا جاری
کارِ اسلام کا بے مثل وہ کارندہ ہے

سر اٹھا کر نہیں چلتا کبھی دریائے فرات
پیاس پر اصغرؑ معصوم کی شرمندہ ہے

تو نے شبیرؑ! عطا کی ہے وہ سرخی اس کو
رخِ اسلام ترے خون سے تابندہ ہے

جگمگاتا ہے ستاروں کی طرح ہر ذرہ
کربلا آج بھی روشن ہے درخشندہ ہے

خونِ عباسِ علمدار نے بخشا ہے دوام
پرچمِ دینِ مبیں آج جو پائندہ ہے

خاکِ کربل سے میں اس طرح ہوں مانوس سحؔر
دل مرا جیسے اسی دشت کا باشندہ ہے

☆

صدیاں گزر گئی ہیں زمانہ اداس ہے
شبیرؑ! تیری یاد میں دنیا اداس ہے

گزرا تھا ایک قافلہ عزم و ثبات کا
اب تک کڑکتی دھوپ کا صحرا اداس ہے

پیاسا تھا کون کس نے کنارے پہ جان دی؟
موجیں ہیں بے قرار تو دریا اداس ہے

دیکھا جو نوکِ نیزہ پہ چہرہ حسینؑ کا
موسیٰ کا جلوۂ یدِ بیضا اداس ہے

حسرت برس رہی ہے دیارِ رسولؐ پر
شبیرؑ کے بغیر مدینہ اداس ہے

جھکتے تھے جس کے آگے فلک کے ملائکہ
بعدِ امامِ پاک وہ خیمہ اداس ہے

شبیرؑ تو نے زندہ کیا دینِ مصطفیٰؐ
تیرے بغیر روحِ مسیحاؑ اداس ہے

لوٹیں گے اب کبھی نہ علمدار نہر سے
اس سوچ میں ہے مشکِ سکینہ اداس ہے

کرب و بلا کے واقعۂ غم کے سامنے
تاریخِ کائنات کا چہرہ اداس ہے

شبیرؑ تجھ کو ڈوبا ہوا خوں میں دیکھ کر
اترا تھا تیرے گھر جو ستارہ اداس ہے

دشتِ بلا میں ظلم کی ایسی ہوا چلی
باغِ نبیؐ کا ہر گل و غنچہ اداس ہے

ہم چل سکے نہ ایک قدم تیری راہ میں
شبیرؑ تیرا نقشِ کفِ پا اداس ہے

غربت کی شام کا ہو بیاں کس طرح سحرؔ
میرا قلم ملول ہے لہجہ اداس ہے

☆

کب طمانچے ہیں سکینہ! تیرے رخساروں پر
تبصرے ہیں یہ کھلے ظلم کے کرداروں پر

ساقیٔ کوثر و تسنیم کے بچے پیاسے
بند پانی ہے محمدؐ کے جگر پاروں پر

ننھی شہزادی کے کانوں سے لہو رستا ہے
آزمائش کی گھڑی ہے یہ عزاداروں پر

کٹ گئے ہاتھ مگر مشکِ سکینہ نہ چھٹی
ناز دنیا کو ہے کچھ ایسے وفاداروں پر

سینہ شبیرؑ کا زخموں سے نہیں ہے چھلنی
خوں کے چھینٹے ہیں یہ قرآن کے سیپاروں پر

ہائے جو لوگ تھے پھولوں سے بھی بڑھ کر نازک
پا برہنہ ہی انہیں چلنا پڑا خاروں پر

سر برہنہ ہیں محمدؐ کے گھرانے والے
ایک سناٹا ہے چھایا ہوا بازاروں پر

خطبۂ بنتِ علیؑ سن کے ہے لرزہ طاری
کوفہ و شام کے آراستہ درباروں پر

وہ اندھیرا ہے کہ معصوم کا دم گھٹتا ہے
ایک وحشت سی ہے زندان کی دیواروں پر

بوڑھے کاندھوں پہ جو لایا ہے جواں کا لاشہ
پورا اترا ہے وہی صبر کے معیاروں پر

کربلا والے ہی دنیا میں وہ اہلِ حق ہیں
حرفِ حق لکھ گئے جو خون سے تلواروں پر

شامِ عاشور سحر ایسی چلی غم کی ہوا
اک خزاں چھائی رسالت کے چمن زاروں پر

☆

بعد حسینؑ دیں کی تقدیر بن گئی ہے
زینبؑ کہاں رہی ہے؟ شبیرؑ بن گئی ہے

بھائی نے خواب دیکھا اسلام کی بقا کا
اس خواب کی بہن اب تعبیر بن گئی ہے

ہر پا برہنہ قیدی کی سر برہنہ صورت
باطل کے سر کی خاطر شمشیر بن گئی ہے

ہر اشک ظلم پر ہے یوں احتجاج کرتا
ہر اک خموش صورت تقریر بن گئی ہے

میدانِ کربلا میں ہر لاش بے کفن کی
محکم حصارِ دیں کی تعمیر بن گئی ہے

معصوم کے لبوں پر خاموش مسکراہٹ
سینے میں حرملہ کے اک تیر بن گئی ہے

ماؤں کی بے ردائی بہنوں کی بے نوائی
سجادؑ کے قدم کی زنجیر بن گئی ہے

جو بوند بھی گری ہے دشت بلا میں خوں کی
وہ مصحفِ وفا کی تفسیر بن گئی ہے

صحراؤں کے سفر میں پہنچا جہاں جہاں وہ
اس کے قدم کی مٹی اکسیر بن گئی ہے

سورج کو ڈوبتے جب دیکھا ہے آسماں پر
آنکھوں میں کربلا کی تصویر بن گئی ہے

تاریخ کے ورق پر یہ خوں کی روشنائی
شام و سحرؔ جفا کی تشہیر بن گئی ہے

☆

خوابِ ابراہیمؑ کی تعبیر کو نیند آ گئی
کربلا کی خاک پر شبیرؑ کو نیند آ گئی

رحلِ صحرا پر پریشاں ہے ترا اک اک ورق
اے کتابِ حق، تری تفسیر کو نیند آ گئی

سنسناتا آیا تھا ننھے مجاہد کی طرف
حلقِ اصغر پر بالآخر تیر کو نیند آ گئی

اب کہاں دیکھے گی دنیا اکبرؑ مظلوم کو
احمدِؐ مختار کی تصویر کو نیند آ گئی

ساحلِ دریا پہ کیا سوئے ہیں عباسِ جری
موجِ مضطر کی ہر اک تحریر کو نیند آ گئی

کر گئے بیدار خفتہ آدمیت کا ضمیر
خود تو مقتل میں حرؑ دلگیر کو نیند آ گئی

ظلمتِ شامِ غریباں چھا گئی جب دشت میں
آسماں پر چاند کی تنویر کو نیند آ گئی

آلِ اطہرؑ کے سروں سے چادریں کیا چھن گئیں
مصحفوں میں آیۂ تطہیر کو نیند آ گئی

قید خانے میں کوئی آواز اب آتی نہیں
بیڑیوں کو طوق کو زنجیر کو نیند آ گئی

حشر تک بیعت کا اٹھے گا نہ اب کوئی سوال
زعمِ باطل کی ہر اک تدبیر کو نیند آ گئی

صبر اپنی شان سے جاگا رہا لیکن سحر
ظلم و استبداد کی تقدیر کو نیند آ گئی

☆

ہر زمانے کے لیے تازہ غمِ شبیر ہے
کربلا کا درس بھی اک درسِ عالمگیر ہے

خاکِ صحرا پر گماں ہوتا ہے لالہ زار کا
یہ شہیدوں کے مہکتے خون کی تاثیر ہے

اس کی قربانی بقائے دین کا باعث ہوئی
خوابِ ابراہیمؑ کی وہ آخری تعبیر ہے

اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا قیامت کا سماں؟
پھول سے نازک گلے میں خار سا اک تیر ہے

مشک دانتوں میں بریدہ بازوؤں میں ہے علم
کربلا کے آئینے میں یہ بھی ایک تصویر ہے

خنجروں کے سائے میں سُبحانَ رَبِّی العلیٰ
سجدۂ آخر ہے کیا قرآن کی تفسیر ہے

عترتِ شہ سر برہنہ ہے بھرے بازار میں
کیا نبیؐ کے خانوادے کی یہی توقیر ہے؟

قافلہ سالار ہے کس قافلے کا یہ اسیر؟
طوق ہے جس کے گلے میں پاؤں میں زنجیر ہے

آج بھی صحراؤں میں جس کی اذاں ہے گونجتی
خاکِ پاک اس کے قدم کی آج بھی اکسیر ہے

موجِ دریا ڈھونڈتی ہے ایسے تشنہ کام کو
جس کے خونِ سرخ سے حرفِ وفا تحریر ہے

جبر و استبداد باطل کا مٹانے کے لیے
حق کے ہاتھوں میں رضا و صبر کی شمشیر ہے

نوکِ نیزہ پر ہے اک ایسا بھی سر محوِ کلام
روشنی جس کی سحرؔ اسلام کی تنویر ہے

☆

نوحہ

صغرا کا خط جو آیا مدینے سے کربلا
مقتل تھا اور تھے تن تنہا شہ ہدا
فرماتے تھے حسین کہ بیٹی لکھوں میں کیا

گزری ہے ہم پہ دشت میں جو ابتلا لکھوں
بیٹی! جوابِ خط میں تمہارے مَیں کیا لکھوں

پیاسا تھا تین روز کا اصغر کدھر گیا؟
عباس تھا چچا جو تمہارا وہ مر گیا
تم سن سکو گی؟ بھیا تمہارا گزر گیا

اب کیسے تم کو حرفِ تسلی بھلا لکھوں؟
بیٹی! جوابِ خط میں تمہارے مَیں کیا لکھوں

دنیا اندھیر ہے مری آنکھوں کے سامنے
اس بے کسی میں کون ہے جو آئے تھامنے
گھیرا ہے چار سو ہمیں افواج شام نے

غربت سے ہر کسی کو بچائے خدا، لکھوں
بیٹی! جوابِ خط میں تمہارے مَیں کیا لکھوں

خنجر جو ایک سینۂ نوشہ میں گڑ گیا
کیسے سہاگ پل میں دلہن کا اجڑ گیا
دریائے خاک و خون میں قاسم بچھڑ گیا

میں اس کے خونِ سرخ کو رنگِ حنا لکھوں
بیٹی! جوابِ خط میں تمہارے مَیں کیا لکھوں

کاغذ قلم دوات کہاں میرے پاس ہے؟
آہوں کا دل سے اٹھتا دھواں میرے پاس ہے
اکبر کا سرخ خونِ جواں میرے پاس ہے

اس خون سے جو چاہو تو سب ماجرا لکھوں
بیٹی! جوابِ خط میں تمہارے مَیں کیا لکھوں

نوحہ

آیئے شبیرؑ کا ماتم کریں
دل کو زخمی آنکھ کو پُرنم کریں

وہ شہِ مظلوم شاہِ کربلا
انبیاء کا رشک فخرِ اولیاء
سامنے اس کے سر اپنا خم کریں
آیئے شبیرؑ کا ماتم کریں

مہر و مہ ہوں یا زمین و آسماں
اس کے غم میں کیوں نہ ہوں گریہ کناں؟
جس کا ماتم شاہِ دو عالمؐ کریں
آیئے شبیرؑ کا ماتم کریں

اس کی ہر اک ضرب، ضربِ لاالہ
اس کا نعرہ، نعرۂ صبر و رضا
ہر نفس ہر ثانیہ ہر دم کریں
آیئے شبیرؑ کا ماتم کریں

یہ وظیفہ اس لہو کی یاد ہے
قصر الا اللہ کی جو بنیاد ہے
کیوں نہ اس بنیاد کو محکم کریں
آیئے شبیرؑ کا ماتم کریں

دے رہا ہے آج جو درسِ وفا
وہ علم ہے سطوتِ اسلام کا
پر کشا عباس کا پرچم کریں
آیئے شبیرؑ کا ماتم کریں

ذہن روشن ہے حسینی فکر سے
روح تازہ ہوتی ہے اس ذکر سے
روح کو اور ذہن کو باہم کریں
آیئے شبیرؑ کا ماتم کریں

حریت ہو عام انساں کے لیے
سارے محکوموں کو آزادی ملے
نظم استبداد کو برہم کریں
آیئے شبیرؑ کا ماتم کریں

یہ سعادت ہے ہر اک غمخوار کی
یہ ریاضت ہے ہر اک دیندار کی
اس ریاضت کو نہ ہرگز کم کریں
آیئے شبیرؑ کا ماتم کریں

ہو غمِ شبیرؑ کا حق کیا ادا؟
اس عبادت کی نہیں کوئی قضا
ہو سحر یا شام اسے پیہم کریں
آیئے شبیرؑ کا ماتم کریں

تطہیر

Kulliat-E-Hussai

تطہیر

(مناقب و سلام)

حُسین سحؔر

کتاب نگر، حسن آرکیڈ، ملتان

ضابطہ

(جملہ حقوق محفوظ)

اشاعتِ اول 1990ء

ناشر ..... کتاب نگر حسن آرکیڈ ملتان چھاؤنی

طابع ..... رُوحانی آرٹ پریس ملتان

کمپوزنگ ..... فیاض احمد

قیمت ..... پچاس روپے

انتساب

اپنے والدِ گرامی

حاجی برکت علی مرحوم و مغفور کے نام

پیش حرف

جب مَیں ''بچوں کے ادب'' پر تحقیق کر رہا تھا، یہ کوئی 63-1962ء کی بات ہے جناب حسین سحر سے میرا ادبی تعلق قائم ہوا۔ مگر یہ آشنائی محض کام اور نام کی حد تک تھی۔ مجھے کیا معلوم تھا کہ کوئی 25 برس یعنی ایک ربع صدی بعد میرا یہ رابطہ اس قدر استوار ہو جائے گا کہ مَیں اب 1990ء میں ان کی تصنیف ''تطہیر'' کا مقدمہ نگار بن جاؤں گا۔ یہ زمانے کی نیرنگیاں ہیں اور بالیقیں یہی وہ نیرنگیاں ہیں جس سے ''ذات'' اپنی قبائے صفات بناتی ہے۔ وہ بچوں کے مقبول شاعر تو پہلے ہی تھے۔ اب مدحت و سلام، نعت اور منقبت کے میدانِ رزم میں بھی بڑے بڑے شہ زوروں سے پنجہ آزما اور معرکہ آراء ہیں۔ یہ مجموعہ مناقبت و سلام کا ''تطہیر'' ان کے روحانی تفکر کا آئینہ دار بھی ہے اور اُن کے احساسِ جمال کا شاعرانہ عکس بھی۔

جناب حسین سحر اس دور کے اُن ممتاز شعراء میں ہیں جنہوں نے مختلف اصناف سخن پر مکمل دسترس حاصل کی ہے۔ غزل، نظم، سلام، نعت، قصیدہ کی مختلف اور متنوع ہیئتوں میں نئے نئے تجربے کئے ہیں۔ ان اصناف میں انہوں نے ہیئت کی تبدیلیوں کے ساتھ ساتھ کئی معنوی تصرفات بھی کئے ہیں۔ قومی نظمیں، ملّی گیت، بچوں کے ترانے اور منظوم تمثیلچے (ٹیبلوز) بھی لکھے ہیں۔ لیکن سن و سال کی اس پختہ کاری کے دوران اب جبکہ وہ نصف صدی کا کامیاب سفر طے کر چکے ہیں۔ خانوادۂ اہلِ بیت کی مدح و تذکار میں ''تطہیر''

کے سلام و مناقب لا رہے ہیں۔

یہ سلام، سلام کی اُس روایت کا حصہ ضرور ہیں جو روایت ہمارے صدیوں پرانے احساسات سے عبارت ہے۔ مگر اس روایت میں اظہارِ خیالات کی ایسی تازگی ہے جس کی ایک ایک رگ معانی اور رشتۂ انفاس میں نئے زمانے کی خوشبو رچی ہوئی ہے۔ یہ ایسے سلام نہیں جو مقرر اصطلاحات اور سکہ بند لفظی سانچوں میں ڈھلے ڈھلائے معلوم ہوں۔ بلاشبہ یہ سلام لفظی ہیئت کے اعتبار تک تو ہماری روایت کا پرتو ہیں لیکن معنوی قرینوں اور تفکر کے لحاظ سے یہ اُردو میں بیسویں صدی کے شعری ارتقاء کا مکمل مظہر ہیں۔

لکھنوی عہد واقعی ہمارے ثقافتی ورثے کی ایک ایسی شناخت ہے جس سے ہماری پہچان، بہت دیر اور بہت دور تک باقی رہے گی۔ اس عہد نے شاعری کو اور بالخصوص تذکارِ اہلِ بیت کو جو نئے نئے سانچے دیئے ان سانچوں میں سلام ایک ایسی ہیئت شعری ہے جو ادبِ اُردو میں اپنے مخصوص امتیاز کے ساتھ اُبھری۔ جناب حسین سحر نے سلام کے ان مخصوص امتیازات کو نظر انداز کئے بغیر اپنے بعض معاصر شعراء کی طرح اس جہت میں نئی حکمتوں کے سُراغ لگائے۔ خاص طور پر یہ بات کہ سلام اور منقبت کے غزلیہ پیرایۂ اظہار اور اس کے مُعین خد و خال سے ہٹ کر آہنگ، صورت اور خیال کا نیا زاویہ مثلثہ قائم کیا۔ اس کی واضح مثال آزاد نظم ''فرات کے کنارے'' کے علاوہ اس مجموعے کی پہلی ہی منقبت ہے:

آپ قرآن ناطق کی تصویر ہیں
آپ نہج البلاغہ کی تحریر ہیں
آپ دروازۂ شہرِ علمِ نبیؐ
یاعلیؑ یا علیؑ یاعلیؑ یاعلیؑ

آپ حیدر بھی ہیں آپ صفدر بھی ہیں
آپ ہی فاتح بدر و خیبر بھی ہیں
آپ کے دم سے ایمان کی تازگی
یاعلیؑ یا علیؑ یاعلیؑ یاعلیؑ
آپ کردارِ حق آپ معیارِ حق
آپ کا علم کشافِ اسرارِ حق
دیجئے ہم کو عرفان کی روشنی
یاعلیؑ یا علیؑ یاعلیؑ یاعلیؑ

اس شعری تجربے کو یہاں نقل کرنے کا مُدعا محض آپ کو یہ باور کرانا ہے کہ شاعر نے اس صنفِ سخن میں جو نئے تجربے کئے ہیں اُن کا ما بہ الامتیاز کیا ہے؟

پہلی بات تو یہ کہ فی الحقیقت یہ تجربے سلام اور منقبت کی ہیئت میں بالکل نئے ہیں۔ رباعی، قطعے اور مسدس کے بند کے مقابلے میں یہ ثلاثی ہیں۔ چوتھا مصرع محض ترکیب بند کی حیثیت رکھتا ہے اور اس کا معنوی قرینہ صرف مخاطبے لفظ (آپ) کو فائدہ پہنچانا ہے۔

دوسری بات یہ کہ، تیسرے مصرع کو پہلے شعر (دو مصرعوں) سے جُدا کر کے ایسے صوتیے کا انتخاب کرنا ہے جو تکرار پانے والے مصرع سے ہم آہنگ ہو سکے۔

تیسرے یہ کہ، اس تمام تر نظم خیالات میں جو لفظیات استعمال کی گئی ہیں وہ سماعی، معنوی اور صوری، تینوں اعتبار سے معروف، مستعمل اور مروج عام ہیں۔ یہ اور اس طرح کے کئے دوسرے تشکیلات مثلاً

1۔ طلوعِ مہرِ ایمانی - فروغِ نورِ قرآنی
2۔ ہر سمت ہے آہ و بکا - کانپ اٹھی ارضِ نینوا

3۔ صاحبِ دل صاحبِ کردار تو

شاعر نے اس صنفِ سخن میں معانی کی صورت برقرار رکھ کر خیالات کو مختلف اشکال میں ڈھالنے کی جو بارآور کوشش کی ہے وہ اس کتاب کا ایک نمایاں پہلو ہے۔ ''حسینی ہائیکو'' کا یہ تجربہ بھی اس نئی روایت کا ایک تسلسل ہے۔ ملتان کی ادبی فضاؤں میں تنقید کو جو نیا لب ولہجہ اُبھر رہا ہے اور تنقیدی جمالیات کے حوالے سے کچھ نئی اصلاحیں وضع کی جا رہی ہیں۔ یہ ''حسینی ہائیکوز'' کی اصطلاح بھی اسی وضع اصطلاحات کا ایک عمل ہے۔ جناب حسین سحرؔ کے حُسینی ہائیکوز سے ایک اقتباس نقل کر رہا ہوں۔

آگہی کی علامت زندہ
استعارہ ہے عشقِ محکم کا
کربلا درس گاہ ایماں ہے

.....

اس مجموعے کا ایک وصف اضافی یہی ہے کہ شاعر نے جہاں جہاں سلام و منقبت کی ہیئت میں نئے تصرفات سے کام لیا ہے وہاں شعریت اور تخیل کو زیادہ جاندار، متحرک اور پُرکشش بنا دیا ہے۔ یہ مختصر بحر اور موزوں لفظوں والے مصرع اپنے لئے تراشے گئے مخصوص زحافات کے ساتھ ایک عجب لطف دیتے ہیں۔

ہے رُخِ تاریخ کا اجلال تو
حریت کی عزت و اقبال تو
قاطعِ ہر جبر و استحصال تو
بادشاہِ عزم و استقلال تو
اے حسینؑ ابنِ علیؑ تجھ پر سلام

فدیہ ذی شان اسمٰعیل تو
ہے شعاعِ فکر کی قندیل تو
صبر کی بے ساختہ تمثیل تو
منزلِ عرفاں کا سنگِ میل تو
اے حسینؑ ابنِ علیؑ تجھ پر سلام

حُسین سحر پاکستان کی اُردو شاعری کے لئے کوئی نیا نام نہیں اس نام کے ساتھ شہرت بھی پیچھے پیچھے چلی آتی ہے۔ (سحر رومانی کی تلبیسِ شخصی جو حسین سحر کے نام سے کی گئی گو کہ اُسے بھی معرضِ ظہور میں آئے کوئی اٹھارہ برس گزر رہے ہیں) یہ ایک ایسی طویل مدت ہے جس میں ایک پاؤں پاؤں چلتا بچہ جواں جہاں ہو جاتا ہے۔ یہ سب عرصہ شمار کر کے حسین سحر کی ریاضتِ فکر کا زمانہ کوئی تیس پینتیس برسوں پر محیط ہے۔ یہ طویل دورانیہ کسی فکری جہت کی پختہ کاری اور حکیمانہ فلسفے کی ثمر باری کے لئے بہت کافی ہے۔ حسین سحر نے اپنی اسی ریاضت کے طفیل اب روحانی تفکر اور دینی تبحر کو اپنے شعری تجربوں کی آماج گاہ بنایا ہے۔ یہ مناقب و سلام کا مجموعہ، اس دور کے ایسے کئی نئے مجموعوں کے مقابل ایک امتیازی حیثیت رکھتا ہے۔ اس میں شاعر نے حُسین ابن علی اور دیگر اہلِ بیت کو محض ایک انقلابی شخصیت کے آئینے میں محدود کر کے نہیں دیکھا ہے۔ حسینؑ ابنِ علیؑ اس کے لئے قطع نظر پیغامِ حریت کے، اس کے سلسلۂ ہدایت کی ایک کڑی بھی ہیں۔ حسینؑ ابن علیؑ جناب علی المرتضیٰ اور خانوادۂ اہلِ بیتؑ سے اس کا یہ تمسک ذاتی اُن بہت سے شاعروں کے مقابلے میں اُسے زیادہ ممتاز بنا دیتا ہے جنہوں نے خانوادۂ اہلِ بیت کی ظلم و جبر سے پنجہ آزما ان شخصیتوں اور واقعہ کربلا جیسے باطل شکن رویّوں سے محض درسِ انقلاب لیا ہے۔

غم نہیں ہے جو مصائب ہیں مری رہ میں سحرؔ
راہ بر مانتا ہوں حق کے پرستاروں کو

''تطہیر'' کے تمام تر اشعار آیۂ تطہیر کے مصداق کرداروں سے شدید عشق و وابستگی اور والہانہ محبت کا ثمر ہیں۔ ان کرداروں سے جذباتی وابستگی اور موضوع کے ساتھ شاعر کی فن کارانہ شیفتگی کے نتیجے میں بعض ایسے شعروں نے جنم لیا ہے جو تا ابد زندہ رہیں گے۔ ایسے کئی شعروں سے صرف تین شعر بطور نمونہ درج ہیں:

ہوائے شام جو گزری ہے سسکیاں لے کر
ضرور اس نے سُنی ہے حسینؑ کی آواز

مری نگاہ میں کیا ہے جہاں استبداد
کہ میری آنکھ کا سُرمہ ہے خاکِ پائے حسینؑ

تین روز کا پیاسا یہ رسولؐ کا کنبہ
ظلم کے بیاباں میں صبر کا سمندر ہے

اس مجموعے کے مناقب و سلام تنقید کے اس زاویے سے زیادہ مستحکم و مضبوط فنی بنیاد کے حامل ہیں کہ شاعر نے انہیں اپنے شعری شعور کی پختہ کاری کے زمانے تخلیق کیا ہے۔ ورنہ عموماً ہوتا یوں ہے کہ شاعری کے آغازِ سفر ہی میں تبرکاً اور تیمناً حمد و نعت اور سلام و منقبت کے مضامین پر طبع آزمائی کر لی جاتی ہے۔ لیکن جناب حسین سحر کا معاملہ اس سے بالکل مختلف ہے۔ انہوں نے اپنی یہ تخلیق اُس وقت مکمل کی جب وہ زندگی کی اڑتالیس بہاریں دیکھ چکے اور اپنے فن کی کوئی تیس پینتیس سالہ مسافت طے کر چکے۔ گویا انہوں نے اس طویل عرصے میں ہر طرح کی صنفِ سخن پر مشق کر لی۔ غزل کہیں، طرح اور بے طرح دونوں معرکے سر کئے۔ ملّی نغمے لکھے۔ بچوں کی شاعری کی (اور اس شاعری پر انہیں قومی اعزاز بھی ملا)۔ ترانے نظم کئے، قومی شاعری تخلیق کی۔ مسدس، مخمس، ترکیب بند، رباعی،

قطعہ، سہرا، کوئی ہیئت اور موضوع ایسا نہ تھا جسے انہوں نے ہاتھ نہ لگایا ہو۔ اس کامیاب مشق وممارست کے بعد تکمیلِ فن کے اعتبار سے یقیناً اب تطہیر کے یہ مناقب وسلام موسیقی کی اصطلاح میں گُلِ نغمہ اور ''پردۂ ساز'' کے مترادف قرار پائیں گے۔

اس مجموعے کے سلام ومناقب کے پس منظر میں اُبھرنے والی ایک نہایت اہم اور قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ ان سلام ومناقب کی بنیاد اُن زمینوں پر رکھی گئی ہے جو خود کاشت ہیں۔ ان زمینوں کی فکر ثمر بار سے جو سیر ..... حاصل ہوتی ہے۔ اس کا ذائقہ ازخود بتلاتا ہے کہ یہ زمینیں یا تو بالکل غیر آباد تھیں یا کم کاشت تھیں۔ ان کے قوافی ردیف اور لفظی تصرفات اور خیالات کے سانچے ان معنوی تجربوں کے طبع زاد ہونے کی دلالت کرتے ہیں۔ یہ سلام آزمائشی مصرعوں پر جبراً تشکیل پانے والا تنظیم خیالات کا ایسا شعری پیکر نہیں جس کا تانا بانا عموماً بحر ردیف، قوافی کی قید کے ساتھ، شاعروں کے دادا گیر اور شاعرانہ اکھاڑوں کے شہ زور خلیفہ فراہم کرتے ہیں۔

ان مناقب میں عقیدے کی حرمت کے ساتھ فکر وفن کا ایسا جمالیاتی عنصر بھی شامل ہوگیا ہے جو مصوری کے عمل کو پاک دامن مریم کی ایسی شبیہ بنانے پر اکساتا ہے جو کیسماء کے تقدس اور جمالیاتی آرٹ کو باہم شیر وشکر کر سکے۔

ڈاکٹر اسد اریب

مناقب

دروازۂ شہرِ علمِ نبیؐ

آپؑ قرانِ ناطق کی تصویر ہیں
آپؑ نہج البلاغہ کی تحریر ہیں
آپؑ دروازۂ شہرِ علمِ نبیؐ
یاعلیؑ یاعلیؑ یاعلیؑ یاعلیؑ

آپؑ حیدر بھی ہیں آپ صفدر بھی ہیں
آپؑ ہی فاتح بدر و خیبر بھی ہیں
آپؑ کے دم سے ایمان کی تازگی
یاعلیؑ یاعلیؑ یاعلیؑ یاعلیؑ

وہ لہو جو سرِ صحنِ مسجد بہا
وہ لہو جس سے سیراب ہے کربلا
اُس لہو سے ہے اسلام کی زندگی
یاعلیؑ یاعلیؑ یاعلیؑ یاعلیؑ

فرش بھی سہمگیں ہے اس انداز سے
عرش بھی کانپتا ہے اس آواز سے
گونجتا ہے جہاں نعرۂ حیدری
یاعلیؑ یاعلیؑ یاعلیؑ یاعلیؑ

بدر احزاب خیبر اُحد کربلا
کہہ رہا ہے ہر اک خوں فشاں معرکہ
آپ سے حریت کی روایت چلی
یاعلیؑ یاعلیؑ یاعلیؑ یاعلیؑ

آپؑ مشکل کشا آپؑ حاجت روا
آپؑ شانِ سخا آپ جانِ عطا
بخش دیجے ہمیں دولتِ آگہی
یاعلیؑ یاعلیؑ یاعلیؑ یاعلیؑ

آپؑ کردارِ حق آپ معیارِ حق
آپ کا علم کشافِ اسرارِ حق
دیجئے ہم کو عرفان کی روشنی
یاعلیؑ یاعلیؑ یاعلیؑ یاعلیؑ

طلوعِ مہرِ ایمانی

طلوعِ مہرِ ایمانی
فروغِ نورِ قرآنی
شعاعِ شمعِ عرفانی

کمالِ نور کا پرتو
جمالِ طور کا پرتو
ہے تیری جلوہ سامانی

لبوں پر نام ہے تیرا
فسانہ عام ہے تیرا
دلوں پر تیری سلطانی

تبحر میں دُرِ یکتا
تفکر میں گلِ رعنا
تیری عظمت ہے لافانی

عبادت میں ریاضت میں
سخاوت میں شجاعت میں
ترا کردار لاثانی

محبت کی نگاہوں پر
دلوں کی بارگاہوں پر
تصرف تیرا روحانی

کئی اسرار کی مرکز
ہزار انوار کی مرکز
تری تابندہ پیشانی

علیؑ کا نام

پیامِ حق کی ہے وجہِ بقا علیؑ کا نام
ہے معرفت کے جہاں کی بنا علیؑ کا نام

خدا کے بعد کوئی نام ہے تو نامِ نبیؐ
نبیؐ کے بعد ہے سب بڑا علیؑ کا نام

علیؑ کا ذکر عبادت ہے اہلِ دل کے لئے
حقیقتاً ہے خدا کی رضا علیؑ کا نام

علیؑ کے ساتھ مَودّت ہے شاملِ ایماں
ہے اہلِ حق کے لئے رہنما علیؑ کا نام

نہیں ہے کوئی بھی مشکل مرے لئے مشکل
ہے میرے واسطے مشکل کشا علیؑ کا نام

نہ چھا سکے گی کبھی مجھ پہ تیرگی غم کی
مرے لبوں پہ ہے صبح و مسا علیؑ کا نام

نصیریوں کا خدا میرا ناخدا ہے سحرؔ
ہے سیلِ درد میں ساحل نما علیؑ کا نام

باب العلم

ظہورِ نورِ خدا ہے ظہورِ بابُ العلمؑ
ہے شہرِ علم کا آئینہ نورِ بابُ العلمؑ

مَیں پی رہا ہوں شرابِ طہورِ بابُ العلمؑ
فضائے دل پہ ہے طاری سرورِ بابُ العلمؑ

نگوں نہیں ہے فقط رفعتِ جبریلؑ
درِ جناں بھی ہے اک عکسِ نورِ بابُ العلم

ملے گی مجھ کو بھی عرفان و علم کی دولت
مَیں سربسجدہ ہوں کب سے حضورِ بابُ العلم

رسائی کیسے بھلا شہرِ علم تک ہو سحرؔ؟
نہ جب تلک ہو کسی کو شعورِ بابُ العلم

عقدہ کشا

ہر رنج کی ہر دُکھ کی دوا نامِ علیؑ ہے
بیمارِ غم و درد! شفا نامِ علیؑ ہے

ملتی ہے بصیرت کی کرن دل کو اسی سے
آنکھوں کی جِلا بخش ضیاء نامِ علیؑ ہے

یہ نام ہے تحریر سرِ عرشِ عُلیٰ بھی
کس درجہ حسیں کتنا بڑا نامِ علیؑ ہے

ہے نامِ علیؑ عزم و شجاعت کی علامت
حق یہ ہے کہ تزئینِ دِغا نامِ علیؑ ہے

معیار ہے یہ حق و صداقت کا جہاں میں
پیغام برِ صدق و صفا نامِ علیؑ ہے

روشن ہیں مہ و مہر اسی نام کی ضو سے
آوازِ دلِ ارض و سما نامِ علیؑ ہے

کھلتے ہیں اسی نام سے اسرارِ حقیقت
مفتاحِ درِ علمِ خدا نامِ علیؑ ہے

زندانیِ حالات! نہ حالات سے گھبرا
مشکل ہے تو کیا عقدہ کُشا نامِ علیؑ ہے

اے منزلِ عرفان و حقیقت کے مسافر
منزل کے لئے راہ نما نامِ علیؑ ہے

حاصل ہے سحرؔ دل کو مرے دولتِ تسکیں
ہونٹوں پہ مرے صبح و مسا نامِ علیؑ ہے

نامِ علیؑ

سرور سے ہے جو لبریز وہ ہے جامِ علیؑ
ہزار غم کا مداوا ہے ایک نامِ علیؑ

خدا اور اس کے نبیؐ ہی کو علم ہے ورنہ
کوئی بشر ہے کہاں واقفِ مقامِ علیؑ

نہیں ہے صرف کسی ایک عہد سے مخصوص
کوئی بھی عہد ہو پائندہ ہے نظامِ علیؑ

ہے جس میں عکس فروزاں ضیائے وحدت کا
کلامِ حق کا وہ آئینہ ہے کلامِ علیؑ

سحرؔ مرے لئے سب سے بڑی یہ نسبت ہے
کہ مَیں ہوں ذرۂ خاکِ رہِ غلامِ علیؑ

نجف میں

تقدیس کے کیونکر نہ ہوں آثار نجف میں
ہے بارگہِ حیدر کرار نجف میں

اعجاز ہے یہ نقشِ کفِ پائے علیؑ میں
ذرے بھی نظر آتے ہیں ضو بار نجف میں

دیکھے اگر انسان حقیقت کی نظر سے
کھلتے ہیں حقیقت کے سب اسرار نجف میں

خورشیدِ امامت کی شعاعوں کا اثر ہے
ہر شام ہے اِک پیکرِ انوار نجف میں

یہ پاسِ ادب ہے کہ ہے جذبات کی شدت
خاموش ہیں میرے لبِ اظہار نجف میں

جنت کی فضاؤں کی تمنا نہیں مجھ کو
مل جائے اگر سایۂ دیوار نجف میں

افلاک سے ہوتی ہے سحر بارشِ رحمت
ہے محوِ زیارت دلِ زوار نجف میں

بوترابؑ

مطلعِ ایمان و عرفاں ہے ضیائے بوترابؑ
ہے چراغِ راہ منزل نقشِ پائے بوترابؑ

والدِ حسنینؑ عمزادِ نبیؐ زوجِ بتولؑ
کس کو حاصل ہے یہ سب عزت سوائے بوترابؑ؟

فرق کچھ قرآن اور قرآنِ ناطق میں نہیں
بائے بسم اللہ کی صورت ہے بائے بوترابؑ

واقفِ رمزِ نبوت ہے نصیری کا خدا
واقفِ رمزِ امامت ہے خدائے بوترابؑ

جب سے باب العلم سے نسبت ملی ہے خاک کو
وقف ہے سب نظمِ خشک و تر برائے بوترابؑ

جس سے مہکا ہے مرے گلزارِ جاں کا پھول پھول
ہے مرے دل میں وہ خوشبوئے ولائے بوترابؑ

صاحبِ نہج البلاغہ کی فصاحت کی قسم
یہ مرا ذوقِ سخن بھی ہے عطائے بوترابؑ

اب بھی تازہ ہے وہ اعلانِ سلونی کا سماں
گونجتی ہے اب بھی دنیا میں صدائے بوترابؑ

ڈوبتا سورج پلٹ آیا اشارے سے سحرؔ
ہے رضائے ربِ دو عالم رضائے بوترابؑ

۞

مولائے کائنات

تخلیقِ ممکنات ہے مولا علی کی ذات
مولائے کائنات ہے مولا علی کی ذات

حق کا جلال اور جمال اس سے آشکار
تفسیرِ اسمِ ذات ہے مولا علی کی ذات

آئینہ تجلی حق ذاتِ مصطفیٰ
عکسِ تجلیات ہے مولا علی کی ذات

سرچشمۂ شعور و نگہبانِ آگہی
سرمایۂ حیات ہے مولا علی کی ذات

طوفانِ ظلم و جہل ہو کتنا ہی تند و تیز
اک کشتیٔ نجات ہے مولا علی کی ذات

خوشبو ہے جس کی عالمِ ایجاد میں سحرؔ
وہ گلشنِ صفات ہے مولا علی کی ذات

۞

چشمۂ کوثر

اسمِ معطر اسمِ منور نامِ علیؑ ہے
نور کی خوشبو، نور کا پیکر نامِ علیؑ ہے

بوئے گلستاں رنگ بہاراں کا گلدستہ
جگمگ جگمگ حُسنِ گُلِ تر نامِ علیؑ ہے

عرشی عُلیٰ کی بے پایاں رفعت سے پوچھو
پروازِ جبریل کا شہپر نامِ علیؑ ہے

نہج بلاغت حسنِ فصاحت کا سرچشمہ
فکر کا مرکز علم کا محور نامِ علیؑ ہے

قبلۂ عرفاں کعبہ ایماں کا دروازہ
روح کا زمزم چشمۂ کوثر نامِ علیؑ ہے

عکسِ جناں آئینۂ فطرت میں ہے رقصاں
شام کا جلوہ صبح کا منظر نامِ علیؑ ہے

حیدرِ کرارؑ

کتابِ عشق کی تفسیر حیدرِ کرار
چراغِ فکر کی تنویر حیدرِ کرار

نبیؐ کے بعد ہیں قول و عمل کے پیکر میں
نبیؐ کی بولتی تصویر حیدرِ کرار

ہر ایک حرف ہے ان کا فصاحتوں کی جاں
بلاغتوں کی ہیں تحریر حیدرِ کرار

غنا و فقر کی بنیادِ اصل نانِ جویں
بنائے فقرِ جہانگیر حیدرِ کرار

منافقت کا جہاں پارہ پارہ ہے جس سے
وہ جرأتوں کی ہیں شمشیر حیدرِ کرار

ابھی جو چاہیں تو سورج کو پھر سے پلٹائیں
ہیں آپ مالکِ تقدیرِ حیدرِ کرار

خدا نے پاک کیا اُن کو رجس کے شر سے
ہیں شانِ آیۂ تطہیر حیدرِ کرار

حلّالِ مشکلات

کیفیتِ دوام ہے مولا علی کا نام
اک معرفت کا جام ہے مولا علی کا نام

دل میں مرے ہے حبّ محمدؐ بسی ہوئی
اور لب پہ صبح و شام ہے مولا علی کا نام

صبحِ ازل سے شامِ ابد تک ہے جس کا نُور
ایسا فلک مقام ہے مولا علی کا نام

حلالِ مشکلات زمانے میں کون ہے
مولا علی کا نام ہے مولا علی کا نام

سیراب جس سے دونوں جہاں کی ہیں وسعتیں
اک ایسا فیضِ عام ہے مولا علی کا نام

کافور جس سے کفر کی ہے تیرگی سحؔر
ایسا مہِ تمام ہے مولا علی کا نام

مخدومۂ کون و مکاں

نسبتیں ہیں کس قدر تیری عظیم اے سیّدہ!
زوجِ حیدرؑ، اُمِ حسنینؑ اور بنتِ مصطفیٰؐ

تو ہے خاتونِ جناں مخدومۂ کون و مکاں
مالکِ تسنیم و کوثر، صاحبِ جود و سخا

عابدہ بھی زاہدہ بھی متقی بھی پاک بھی
زہد و تقویٰ کے جہاں میں کون ہے ثانی ترا؟

تیرے اوصافِ حمیدہ کا نہیں کوئی شمار
طیبہ اے طاہرہ اے پیکرِ صبر و رضا

اُسوۂ عظمیٰ ہے تیرا عکسِ کردارِ رسولؐ
ماہ و انجم سے بھی روشن تر ہے تیرا نقشِ پا

رشکِ صد مریمؑ ہے تیری عفت و پاکیزگی
آخری معیارِ عصمت ہے تری شرم و حیا

آیۂ تطہیر کی تفسیر تیری ذاتِ پاک
مصحفِ نور و تجلی ہے تری مدح و ثنا

ہیں تری گردوں مراتب آسیہ سے مستعار
جنبشِ صبح و مسا اور گردشِ ارض و سما

تیرا نامِ پاک تسبیحِ دلِ رنجور ہے
تیرا ذکرِ پاک ہے میرے لئے مشکل کشا

مجھ کو روزِ حشر کا ڈر کس لئے ہو گا سحرؔ
ہے مرے وردِ زباں لی خمسۂ اطہیٰ بہا

نازشِ آلِ عبا

حسینؑ جانِ حبیبؐ کبریا ہیں
حسینؑ لختِ دل مشکل کشاؑ ہیں

حسینؑ نورِ نگاہِ چشمِ زہراؑ
حسینؑ بازوئے شاہِ کربلا ہیں

حسینؑ محبوب ہیں ارض و سما کے
حسینؑ ہی نازشِ آلِ عبا ہیں

نہ کیوں سردار ہوں باغِ جناں کے؟
وہ خوشبوئے محمدؐ مصطفیؐ ہیں

منور جن سے راہِ زندگی ہے
انہی کے جگمگاتے نقشِ پا ہیں

کرم ہر سُو انہی کی ذات کا ہے
وہ اہلِ حق کے میرِ قافلہ ہیں

زمانے کی نظر ہے ان کی جانب
وہی تو منزلِ امن و بقا ہیں

علمبردار صلح و آشتی کے
رہِ امن و سکوں کے رہنما ہیں

جو دشمن کے لئے بھی ہو محبت
حسینؑ وہ چشمۂ صدق و صفا ہیں

وہ جامِ زہر پی کر بھی ہیں مسرور
وہ ایسے پیکرِ صبر و رضا ہیں

مَیں جو مانگوں گا مل جائے گا ان سے
سحرؔ وہ منبعِ جود و سخا ہیں

سرگروہِ نوجوانانِ جناں

علم و فضل و خلق کا محور حسینؑ
صبر و شکر و حِلم کا پیکر حسینؑ

قرۃ العینِ علیؑ و فاطمہؑ
راحتِ جان و دِل سرورؐ حسینؑ

حاملِ ایثارِ شاہ کربلا
وارثِ علمِ علی حیدرؑ حسینؑ

سر گروہِ نوجوانانِ جناں
ابنِ شاہِؑ ساقیٔ کوثرؐ حسینؑ

بوذرؓ و عمارؓ کی اُمیدگاہ
اور آقا زادۂ قنبرؓ حسینؑ

جنگ بازوں کے لئے درسِ حیات
امن و صلح و آشتی کا در حسینؑ

یہ مرا ایمانِ راسخ ہے سحرؔ
ہیں سکوں بخش دلِ مضطر حسینؑ

حُسینی ہائیکو

آپؑ سبطِ نبیؐ ہیں ابنِ علیؑ
آپؑ لختِ جگر ہیں زہراؑ کے
آپؑ سردارِ اہلِ جنت ہیں

کربلا کے سلگتے صحرا میں
جو بہا تھا گلوئے سروؑ سے
اُس لہو پر ہے دین کی بنیاد

کیا ٹھکانہ ہے اس کی عظمت کا
جس نے دے کر لہو کا نذرانہ
آدمیت کی لاج رکھ لی ہے

روز شاخِ شفق کے دامن میں
روشنی کے گلاب کھلتے ہیں
یہ شہیدوں کے خوں کا ہے اعجاز

بہہ رہی ہے اگرچہ نہرِ فرات
لب ترستے ہیں قطرے قطرے کو
زندگی ہے کہ پیاس کا صحرا

آگہی کی علامتِ زندہ
استعارہ ہے عشقِ محکم کا
کربلا درس گاہِ ایماں ہے

ایک سر ہے بلند نیزے پر
کر رہا ہے تلاوتِ قرآں
اور حق کی دلیل کیا ہو گی؟

شہیدِ حریت

اے حسینؑ ابنِ علیؑ اے راکبِ دوشِ رسولؐ
اے علیؑ کے لاڈلے اے قرۃ العینِ بتولؑ

اے گلستانِ رسالت کی بہاروں کے امیں
تیرا ثانی تیرا ہمسر کوئی دنیا میں نہیں

کربلا کی خاک تیرے خون سے سیراب ہے
ذرہ ذرہ اس زمیں کا رشکِ صد مہتاب ہے

تیرے پیغامِ عمل کی روشنی ہے چار سُو
حریت کا نام روشن کر گیا تیرا لہو

تیرے سجدوں سے ہے ارضِ نینوا رشکِ حرم
ماہ و انجم سے درخشندہ ترا نقشِ قدم

تو نے روشن کی فضائے جبر میں شمعِ خودی
جھک گئی دنیا ترے قدموں پہ استبداد کی

تجھ سے گلزارِ وفا میں جنبشِ بادِ نسیم
معنیٰ قرآن! تیری شان ہے ذبحِ عظیم

تیری قربانی عروجِ دیں کا سرمایہ ہوئی
قوتِ باطل کی نخوت خاک و خوں میں مِل گئی

اے شہیدِ حریت! اے سیّدِ عالی مقام!
تیری ذاتِ پاک پر لاکھوں عقیدت کے سلام

خوابِ ابراہیمؑ کی تعبیر

صاحبِ دل صاحبِ کردار تو
عدل کی جاں پیکرِ ایثار تو
پیشِ باطل حق کا ہے اظہار تو
ظلم کی شہ رگ پہ ہے تلوار تو
اے حُسینؑ ابنِ علیؑ تجھ پر سلام

آیۂ تطہیر کی تفسیر تو
خوابِ ابراہیمؑ کی تعبیر تو
اسوۂ اسلام کی تصویر تو
نورِ پیغمبر کی ہے تنویر تو
اے حُسینؑ ابنِ علیؑ تجھ پر سلام

ہے رخِ تاریخ کا اجلال تو
حریت کی عزت و اقبال تو
قاطعِ ہر جبر و استحصال تو
بادشاہِ عزم و استقلال تو
اے حُسینؑ ابنِ علیؑ تجھ پر سلام

فدیۂ ذیشانِ اسمٰعیلؑ تو
صبر کی بے ساختہ تمثیل تو
ہے شعاعِ فکر کی قندیل تو
منزلِ عرفاں کا سنگِ میل تو
اے حُسینؑ ابنِ علیؑ تجھ پر سلام

رہبرِ قافلہ اہلِ وفا

جادۂ حق کے لئے راہ نما ہیں عباسؑ
رہبر قافلۂ اہلِ وفا ہیں عباسؑ

قوتِ دستِ علیؑ گر ہیں شہِؑ کرب و بلا
قوتِ دستِ شہؑ کرب و بلا ہیں عباسؑ

ہیں لبِ اصغرِ معصوم کی خاطر شبنم
گوشۂ چشمِ سکینہؑ کی ضیاء ہیں عباسؑ

کیوں نہ چھا جائے زمانے پہ جلالت ان کی
پسرِ شیرِ خدا صلِ علیٰ ہیں عباسؑ

اس سے بڑھ کر کوئی اعزاز بھلا کیا ہو گا؟
کہ علمدارِ شہِ کرب و بلا ہیں عباسؑ

پیاس کے دشت میں ہر تشنہ دہن کی اُمید
ساقیٔ خمکدۂ آبِ بقا ہیں عباسؑ

ظلمتِ کفر میں انوارِ سحر کی صورت
نعرۂ حق ہیں صداقت کی صدا ہیں عباسؑ

شہزادیٔ وفا

اسیرِ جور ہے مظلومِ کربلا زینبؑ
مگر ہے قافلۂ حق کی رہنما زینبؑ

ترا وجود ہے تاریخ سازِ کرب و بلا
حقیقتاً ہے تُو اسلام کی بقا زینبؑ

اگر حسینؑ ہے آغاز صبر و شکر و رضا
تو صبر و شکر و رضا کی ہے انتہا زینبؑ

نثار کر دیئے بچے حسینؑ کی رہ میں
ترا حسینؑ پہ احسان ہے بڑا زینبؑ

بنا ہے منزلِ مقصود اہلِ حق کے لئے
وفا کی راہ میں ہر نقشِ پا ترا زینبؑ

ترے ہی نام سے نامِ وفا ہے تابندہ
ترا ہی نام ہے شہزادیٔ وفا زینبؑ

سلام اس ابدی عزم پر کہ بعد حسینؑ
بنی ہے کشتیٔ ایماں کی ناخدا زینبؑ

یہ اس کا فیض کہ پھر بھی ہے سایۂ رحمت
اگرچہ ظلم کے ہاتھوں ہے بے ردا زینبؑ

علیؑ و فاطمہؑ کی نورِ عین نورِ نظر
دیارِ شام کی ظلمت میں ہے ضیا زینبؑ

ہے بزمِ اہلِ ستم صورتِ خس و خاشاک
علیؑ کے لہجے میں ہے شعلۂ نوا زینبؑ

قصیدہ

ممتاز عرب شاعر حضرت فرزدقؔ کے قصیدہ
امام زین العابدینؑ کے منتخب اشعار کا ترجمہ

لوگو! سنو کہ کون ہے یہ بندۂ خدا
کعبہ بھی جس کے نقشِ قدم سے ہے آشنا

زاہد ہے متقی ہے عبادت گزار ہے
فرزند ہے حُسین علیہ السلام کا

عظمت ہے ختم ذاتِ تقدس مآب پر
جو اس کو دیکھتا ہے وہ کہتا ہے برملا

یہ ہے امامؑ ابنِ امامؑ اور ابوالامامؑ
جو اس کا مرتبہ ہے کسی کا نہ ہے نہ تھا

یہ اس کی بے مثال شرافت کا رعب ہے
ہر شخص سر جھکائے ہوئے ہے کھڑا ہوا

خوشبو ہے اس کی گلشنِ کونین میں رچی
وہ پھول ہے جو شاخِ رسالتؐ پہ ہے کھلا

سارے جدوں میں افضل و اعلیٰ اسی کا جد
اور اُمتوں میں اس کی ہے اُمت کا مرتبہ

جیسے شعاعِ مہر سے تاریکیاں مٹیں
اس کی جبیں کے نور سے یوں کفر مٹ گیا

کوئی مقابلہ جو کرے کس طرح کرے؟
عرشِ عُلےٰ پہ نام ہے ان کا لکھا ہوا

ان کے کرم کا کیا ہے ٹھکانہ کہ ہیں سخی
کوئی جفا کرے بھی تو دیتے ہیں یہ دُعا

لیکن اگر یہ غیظ میں آ جائیں شیر ہیں
ہے پست ان کے سامنے شیروں کا حوصلہ

ایماں ولا ہے ان کی عداوت ہے ان کی کفر
یہ ہیں جہاں میں اہلِ مودّت کے پیشوا

نوحہ

ہر سمت ہے آہ و بکا
کانپ اٹھی ارضِ نینوا
عرشِ خدا بھی ہل گیا
قُتِل الحسینؑ بکربلا

ہر لب پہ ہے آہ و فغاں
ہر آنکھ ہے گریہ کناں
تاریک ہے دشتِ بلا
قُتِل الحسینؑ بکربلا

اِک صاحبِ ایمان پر
اِک تشنہ لب مہمان پر
یہ ظلم یہ جور و جفا
قُتِل الحسینؑ بکربلا

فرات کے کنارے

فلک نے چودہ سو سال پہلے
خموش و ساکت فرات کی نہر کے کنارے
زمینِ کرب و بلا کے بے برگ و بار دامن میں
ریگزارِ عراق کے بے اماں نشیمن میں
بھوک اور پیاس کا پریشاں پڑاؤ دیکھا
حسینؑ کے قافلے کی صورت میں
اہلِ ایماں کا یہ خزاں دیدہ قافلہ تھا
یزیدیوں کے شدید ظلم و ستم کے نرغے میں
آخرِ کار
حق و باطل کے معرکے میں
حُسینیتؑ کو فروغ پہنچا
حُسینیتؑ جس کے دم سے زندہ ہیں
اب بھی اقدارِ حق پرستی

سادات کے خیمے جلے
آلِ نبیؐ کے گھر لٹے
اہلِ حرم ہیں بے ردا
قتیلؑ الحسینؑ بکربلا

دشتِ بلا آثار کے
ہر ذرۂ خونبار سے
اب بھی یہ آتی ہے صدا
قتیلؑ الحسینؑ بکربلا

مگر یہ نظارہ قابلِ دید ہے جہاں میں
کہ آج جب پوری چودہ صدیاں گزر چکی ہیں
فرات کی نہر بھی وہی ہے
زمینِ کرب و بلا کے ذروں میں بھی وہی شعلگی ہے رقصاں
یزیدیت کی وہی ستم خیز فوج ہر سو رواں دواں ہے
اور اس ستم پیشہ اور سرکش یزیدیت کے مقابلے میں
حُسینؑ کوئی نہیں جہاں میں
حُسینؑ کوئی نہیں جہاں میں

سَلام

رشکِ خلیلؑ، فخرِ شہِ انبیاءؐ حسینؑ
محبوبِ کردگار، شہِ کربلا حسینؑ

حق بین و حق شعار ہے حق آشنا حسینؑ
حقا کہ کائنات کا ہے مدعا حسینؑ

پرچم کشائے حق و صداقت ہے اُس کی ذات
ہے ناخدائے کشتیِ دینِ خدا حُسینؑ

نورِ نگاہِ ختمِ رسلؐ، جانِ مرتضیٰؑ
اللہ جانتا ہے ترا مرتبہ حسینؑ

تو اہلِ درد، اہلِ وفا کا امام ہے
رکھی ہے تو نے قصرِ وفا کی بنا حُسینؑ

یہ اہلِ جور و ظلم کو بھی ماننا پڑا
پروردگارِ صبر ہے ربِ رضا حُسینؑ

تو اِک علامتِ ابدی ہے حیات کی
ہے تیرا نام زیست کی وجہِ بقا حُسینؑ

آتا ہے جب بھی عظمتِ کردار کا سوال
آتا ہے لب پہ نام فقط اِک ترا حُسینؑ

سب سے بڑا ثبوت ہے یہ تیری فتح کا
ہر اِک مقام پر ہے ترا تذکرہ حُسینؑ

روتی ہے تجھ کو اب بھی فلک پر شفق کی آنکھ
بھرتی ہے آہ شام کی ٹھنڈی ہوا حُسینؑ

روشن ہے جس سے آج بھی اُم الکتاب عشق
لکھا وہ تو نے خون سے بابِ وفا حُسینؑ

نوکِ سناں پہ سر کی تلاوت عجیب ہے
یہ بھی مگر ہے صرف ترا معجزہ حُسینؑ

جو موت کو بھی برسرِ میداں شکست دے
ایسا جہاں میں کون ہے تیرے سوا حُسینؑ؟

ہر درد کا علاج ہے تیرا غمِ عظیم
تیرے قدم کی خاک ہے خاکِ شفا حُسینؑ

عاجز ہیں سارے اہلِ بیاں کی فصاحتیں
کس کی مجال لکھے قصیدہ ترا حُسینؑ

سب سے جدا ہے منزلِ عرفان و آگہی
سب سے الگ تھلگ ہے ترا راستا حُسینؑ

اب بھی جہاں میں عام ہے خوشبوئے حریت
اب بھی رواں دواں ہے ترا قافلہ حُسینؑ

ہے آج بھی تجلّی و ظلمت میں کشمکش
جاری ہے اب بھی معرکۂ کربلا حُسینؑ

اب بھی سحؔر دلوں میں ہے تازہ غمِ امام
ہر ایک لب پہ آج بھی نعرہ ہے یاحُسینؑ

جاودانی ہے ترے ذکر کا لمحہ لمحہ
نام جاری ہے ترا آج بھی قریہ قریہ

اصغر و عون و محمدؑ کی قسم ابنِ علیؑ
قافلے میں ترے جرار ہے بچہ بچہ

کاٹ کر رکھ دی رگِ جبر ہمیشہ کے لئے
تیز خنجر ہے ترے خون کا قطرہ قطرہ

سینکڑوں سال گزرنے پہ بھی غم زندہ ہے
ایسے لگتا ہے کہ ہے واقعہ تازہ تازہ

کربلا ذکر ہی ایسا ہے کہ جس کو سُن کر
اشک ہر آنکھ میں ہے زخم ہے سینہ سینہ

العطش ہی کی صدا آتی ہے چاروں جانب
اب دریا بھی نظر آتا ہے تشنہ تشنہ

گونجتی تھی اب عباس پہ جو رہ رہ کر
اُسی آواز کو ہم سنتے ہیں نعرہ نعرہ

جو لبِ زینب دلگیر پہ اُبھری تھی کبھی
وہی فریاد صدا دیتی ہے نوحہ نوحہ

یہ ہے اکبرؑ یہ ہے قاسمؑ یہ ہے عباسؑ کا سر
جگمگاتا ہے عجب چاند سا چہرہ چہرہ

نوکِ نیزہ پہ ہے قرآں کی تلاوت جاری
سربریدہ بھی ہے اور جسم ہے پارہ پارہ

کیا یہی اجرِ رسالت ہے نبیؐ کے گھر سے
شعلے اٹھتے ہیں دھواں دیتا ہے خیمہ خیمہ

کربلا چرخ سے بڑھ کر ہے بلندی میں سحرؔ
کہکشاں سے بھی درخشندہ ہے ذرہ ذرہ

آنکھیں ہیں اشک اشک تو سینہ لہو لہو
مَیں یادِ شاہ میں ہوں سراپا لہو لہو

چشمِ شفق کے رنگ میں سرخی ہے خون کی
دیکھا ہے جب سے منظرِ صحرا لہو لہو

معصوم سوچتے نہیں پانی کا نام تک
جب سے ہوئی مشکِ سکینہؑ لہو لہو

مالک سمندروں کے ترستے ہیں بوند کو
پیاسوں کی تشنگی پہ ہے دریا لہو لہو

ایسا کوئی ہے منظرِ شادی نگاہ میں؟
سہرا ہے گرد گرد تو نوشہ لہو لہو

قرآن ہے کھلا ہوا جز دانِ سُرخ میں
ہاتھوں میں ایک پھول سا بچہ لہو لہو

نیزہ سا کائنات کے دل میں اُتر گیا
دیکھا جو نوجوان کا سینہ لہو لہو

زخموں سے چُور چُور بڑھاپا ہے سوچ میں
کیسے اُٹھے جوان کا لاشہ لہو لہو؟

معراجِ بندگی ہے عبادت کی جان ہے
تپتی زمیں پہ آخری سجدہ لہو لہو

شامِ مسافرت کی فضا ہے دھواں دھواں
ہے شاہِ اہلِ بیت کا خیمہ لہو لہو

ہر فرد کاروانِ وفا کا ہے زخم زخم
اس باغ کا ہے ہر گلِ رعنا لہو لہو

مظلومیت کا آخری منشور بن گئی
دستِ ستم میں چادرِ زہراؑ لہو لہو

پرچم بنا ہے حق و صداقت کا دہر میں
عباس کا وہ سبز پھریرا لہو لہو

اعلان کر رہا ہے طلوعِ حیات کا
نوکِ سناں پہ چاند سا چہرہ لہو لہو

ہے ذکرِ کربلا کا ہر اِک حرف خونچکاں
کیوں کر نہ ہو سحرؔ مرا لہجہ لہو لہو

دھڑکا ہے دلِ ارض و سما نوکِ سناں پر
اُبھری ہے محمدؐ کی صدا نوکِ سناں پر

خوشبوئے الم پھیل گئی گلشنِ جاں میں
مہکا ہے گلِ کرب و بلا نوکِ سناں پر

سورج بھی جسے دیکھ کے شرمائے وہ چہرہ
چمکا ہے بصد ناز و ادا نوکِ سناں پر

آوازِ خدا قطع کبھی ہو نہیں سکتی
کہتی ہے یہ آوازِ خدا نوکِ سناں پر

یہ جبر کی آنکھوں نے بھی دیکھا ہے نظارہ
اِک پیکرِ تسلیم و رضا نوکِ سناں پر

وہ رنگِ شفق بن کے فلک پر ہے نمایاں
ٹپکا ہے جو خونِ شہداء نوکِ سناں پر

صحراؤں میں اِک قافلۂ اہلِ وفا نے
رکھی ہے محبت کی بنا نوکِ سناں پر

انسان کی عظمت کا ورق خون سے تر ہے
ہر دور میں شبیرؑ رہا نوکِ سناں پر

اُبھرا جو کبھی شامِ غریباں کا تصور
تڑپا ہے سحرؔ دل بھی مرا نوکِ سناں پر

۞

جبینِ وقت پہ کیوں کر نہ جگمگائے حُسینؑ؟
ثبات و عزم کا سورج ہے نقشِ پائے حُسینؑ

ہے عکسِ انجم و مہتاب نقشِ پائے حُسینؑ
زمیں پہ عرشِ معلّٰی ہے کربلائے حُسینؑ

پکارتی ہیں یہ نہر فرات کی موجیں
یزیدیوں کے مقابل کوئی پھر آئے حُسینؑ

ہر ایک دور کی تیرہ شبی مٹانے کو
چراغ بن کے فضاؤں میں جگمگائے حُسینؑ

کوئی مثال ہی اس عزم کی نہیں ملتی
کہ زیرِ خنجرِ قاتل بھی مُسکرائے حُسینؑ

یزیدیوں سے نہ مرعوب اہلِ حق ہوں گے
جہاں میں گونج رہی ہے ابھی صدائے حُسینؑ

لکھا ہے خون سے تاریخ کی جبیں پہ یہی
حریفِ ظلم و ستم کون ہے سوائے حسینؑ؟

مری نگاہ میں کیا ہے جہانِ استبداد
کہ میری آنکھ کا سرمہ ہے خاکِ پائے حسینؑ

ہے میرے خون کی ہر بوند حریت کی نقیب
کچھ اس طرح رگ و پے میں مری سمائے حُسینؑ

سحرؔ عبادتِ حق میں ہو روز و شب مشغول
کہ ہے ثنائے شہِ دو سراؑ ثنائے حُسینؑ

۞

ہر جور، ہر ستم کا مداوا حسینؑ ہے
مظلومیت کا آخری نعرہ حسینؑ ہے

طاغوت کے خلاف صف آرا حسینؑ ہے
آزادیٔ بشر کا تقاضہ حسینؑ ہے

جو جسمِ حریت کے رگ و پے میں ہے رواں
تاریخ میں وہ خون کا دھارا حسینؑ ہے

باطل کی ظلمتوں کو کیا جس نے پاش پاش
وہ آفتابِ حق کا اُجالا حُسینؑ ہے

جس پر رواں ہیں عزم و شجاعت کے قافلے
وہ منزلِ حیات کا رستا حسینؑ ہے

مایوسیوں میں نام ہے اس کا علاجِ غم
ٹوٹے ہوئے دلوں کا سہارا حُسینؑ ہے

سوچو تو سلسبیل ہے اس کے قدم کی خاک
دیکھو تو تین روز کا پیاسا حسینؑ ہے

عباسؑ ہیں نہ اکبرؑ و قاسمؑ نہ عونؑ و حُرؑ
میدانِ کربلا میں اکیلا حسینؑ ہے

کہنے کو اہلِ حق ہیں بہتّر مگر سحرؔ
اس گلستان کا ہر گُلِ رعنا حسینؑ ہے

کس سمت رواں قافلۂ اہلِ وفا ہے
حسرت سے جو یوں شہرِ نبیؐ دیکھ رہا ہے

ایک شخص ہزاروں کے جو لشکر میں گھرا ہے
کونین کی وہ جاں ہے دلِ ارض و سما ہے

گونجی ہے فضاؤں میں جو شبیرؑ کی آواز
آوازِ خدا ہے کہ محمدؐ کی صدا ہے

یاد آئی جو ہمشکلِ پیغمبرؐ کی جوانی
نیزہ سا وہیں سینۂ ہستی میں گڑا ہے

شبیرؑ کے ہاتھوں پہ ہے معصوم کا لاشہ
یا شاخِ امامت پہ کوئی پھول کھِلا ہے

ہر نقش ہے اک آیۂ رحمٰن کی صورت
نیزے پہ وہ چہرہ ہے کہ قرآن کُھلا ہے

اسلام کی تقدیس کا پرچم ہے یہ چادر
مت چھینو ستم گارو! یہ زینبؑ کی ردا ہے

تھا دھوپ کے ملبوس میں اِک پیاس کا صحرا
رشکِ چمنِ خلد جو اب کرب و بلا ہے

پھر دل کے عزا خانے میں ہے ذکرِ شہیداں
پھر شام و سحر لب پہ مرے آہ و بکا ہے

ایک چمکتی دھوپ کا صحرا دیکھا ہے
صحرا میں اِک پیاس کا دریا دیکھا ہے

دشت میں دیکھی ہے بہتات گلابوں کی
تپتی ریت پہ خون کا چشمہ دیکھا ہے

ظلم کے ہاتھوں میں نیزہ ہے ظلمت کا
نیزے پر اک چاند سا چہرا دیکھا ہے

سامنے آئے ہیں دو بازو قلم ہوئے
جب کوئی خالی مشکیزہ دیکھا ہے

یاد آئی اِک ماں کی گود کی ویرانی
جب بھی کسی معصوم کا جھولا دیکھا ہے

جب بھی خیال آتا ہے تشنہ ہونٹوں کا
آنکھوں سے اِک دریا بہتا دیکھا ہے

سرخ شفق میں ڈوب کے اُبھرا ہے سورج
لال لہو میں تر اِک سہرا دیکھا ہے

دل کے شہر سے ایک دھواں سا اٹھتا ہے
شامِ الم اِک جلتا خیمہ دیکھا ہے

قصرِ ستم پر اب تک لرزہ طاری ہے
کس کا گونج میں ڈوبا لہجہ دیکھا ہے؟

خلافِ جبر اٹھی ہے حسینؑ کی آواز
نشانِ عزم بنی ہے حسینؑ کی آواز

زمینِ کرب و بلا کی فضائے ظلمت میں
چراغِ تیرہ شبی ہے حسینؑ کی آواز

نہ سر جھکاؤ کبھی ظلم و جور کے آگے
جہاں میں گونج رہی ہے حسینؑ کی آواز

سمجھنے والے سمجھتے ہیں اس حقیقت کو
کہ اِک صدائے نبیؐ ہے حسینؑ کی آواز

وہی ہے زورِ رجز کربلا کے میداں میں
زبانِ مولا علیؑ ہے حسینؑ کی آواز

کوئی بھی دور ہو کیسا ہی عہد ہو لیکن
ہمیشہ تازہ رہی ہے حسینؑ کی آواز

نہ کیسے سُن کے اسے عرش کانپ کانپ اٹھے
لہو میں ڈوبی ہوئی ہے حسینؑ کی آواز

ہوائے شام جو گزری ہے سسکیاں لے کر
ضرور اس نے سُنی ہے حسینؑ کی آواز

مہکتی تھی جو کبھی مسجدِ نبیؐ میں سحر
سناں پہ آج کھِلی ہے حسینؑ کی آواز

ایک مقصد تھا شہیدِ کربلا کے سامنے
کون آتا ہے وگرنہ یوں قضا کے سامنے؟

اے حسینؑ ابنِ علیؑ اے پیکرِ نورِ نبیؐ!
ہیں ستارے گرد تیرے نقشِ پا کے سامنے

ایک اِک ذرہ درخشاں ہے مثالِ کہکشاں
آسماں جھکتا ہے خاکِ کربلا کے سامنے

دولتِ دنیا سے بڑھ کر ہے کہیں ذکرِ حسینؑ
لعل کی قیمت ہے کیا اشکِ عزا کے سامنے؟

جن کو شہؑ نے اپنے خونِ پاک سے روشن کیا
جل رہے ہیں وہ دیئے اب بھی ہوا کے سامنے

رو رہا ہے اِک زمانہ آج اُس معصوم کو
تیر کھا کر مسکرایا جو قضا کے سامنے

اس حقیقت کی گواہی دے رہی ہے کربلا
ظلم کی کیا حیثیت صبر و رضا کے سامنے؟

اِک سکوتِ بیکراں تھا جب ہوئے گویا حسینؑ
کفر کیا آئے گا آوازِ خدا کے سامنے؟

چھپ گیا پردے میں سورج شرم کے مارے سحرؔ
کیسے آتا کاروانِ بے ردا کے سامنے؟

۞

سرفروشانِ کربلا کو سلام
رہروانِ رہِ بقا کو سلام

نورِ زہراؑ و مرتضیٰؑ کو سلام
آلِ پیغمبرؐ خدا کو سلام

ناہتِ گلشنِ ہدیٰ کو سلام
عترتِ فخرِ انبیاءؑ کو سلام

جو مسافر ہیں راہِ عظمت کے
اُن کے ایک ایک نقشِ پا کو سلام

جس میں شامل ہے خون کی سرخی
قصرِ ایماں کی اُس بنا کو سلام

نرغۂ ظلم میں جو گونجی تھی
نوکِ نیزہ پہ اُس صدا کو سلام

چھن گئی جو سرِ مطہر سے
روحِ تطہیر کی ردا کو سلام

کہہ رہا ہے یہ پرچمِ عباس
شہسوارِ رہِ وفا کو سلام

بُجھ کے بھی جو سحر فروزاں ہے
شمعِ ایماں کی اس ضیا کو سلام

۞

دیکھا ہے عجب پیاس کا منظر لبِ دریا
ہیں تشنہ دہن وارثِ کوثر لبِ دریا

رکنے کو ہے بہتے ہوئے پانی کی روانی
گونجی ہے اذانِ علی اکبرؑ لبِ دریا

دیکھے ہیں جو عباسؑ کے بازوئے بریدہ
تر خوں میں ہیں جبریلؑ کے شہپر لبِ دریا

جب سے نظر آئی ہے تہی مشکِ سکینہؑ
ہوتے نہیں پانی سے کبھی تر لبِ دریا

معصوم گلابوں سے مہکتی ہیں فضائیں
سوئے ہیں ابھی ریت پہ اصغرؑ لبِ دریا

اسلام کا کردار ہے ایمان کا معیار
وہ آخری سجدہ تہہِ خنجر لبِ دریا

چھینو نہ ردائے سرِ تطہیر نہ چھینو
گر جائے گی افلاک کی چادر لبِ دریا

اُٹھتے ہیں سحؔر خیمۂ سادات سے شعلے
جلتا ہے محمدؐ کا بھرا گھر لبِ دریا

یوں اٹھا ابرِ ستم جو چاند تھا گہنا گیا
یوں چلی بادِ جفا جو پھول تھا مُرجھا گیا

خنجرِ شمر جفا جُو اور حلقومِ حسینؑ
آسماں! تجھ سے یہ منظر کس طرح دیکھا گیا؟

اِک نظر دیکھا نہ تھا جن کو فلک کی آنکھ نے
سر برہنہ ان کو بازاروں میں پھروایا گیا

تشنگی یاد آگئی جب اصغرِ معصوم کی
دور تک میدان میں سر پھوڑتا دریا گیا

جیسے جیسے آپؑ پہنچے ہیں قریبِ کربلا
درمیانِ حق و باطل فاصلہ بڑھتا گیا

جن کی ملکیت میں کوثر بھی ہے نہرِ خلد بھی
ایک اک قطرے کی خاطر ان کو ترسایا گیا

جس کی تابانی سحؔر کے رنگ میں ہے جاوداں
ریگِ صحرا پر لہو سے حرف وہ لکھا گیا

دشتِ بلا میں منزلِ جاں سے گزر گئے
زندہ ہیں حشر تک جو رہِ حق میں مر گئے

مہر و مہ و نجوم فلک پر بکھر گئے
نیزوں کی نوک پر جو شہیدوں کے سر گئے

عزمِ علیؑ، رضائے حسینؑ، صبر مصطفیٰؐ
لے کر امامؑ ساتھ یہ زادِ سفر گئے

معصوم کا گلا جو ستم کا ہوا ہدف
انسانیت کے قلب میں خنجر اُتر گئے

غربت کی شام گلشنِ آلِ رسولؐ میں
ایسی چلیں ہوائیں کہ سب گُل بکھر گئے

شبیرؑ! تیرے دم سے ہے تاریخ کا جلال
اوراق تیرے تازہ لہو سے نکھر گئے

خود بُجھ گئے وہ ظلم کے طوفان میں سحرؔ
روشن چراغِ عظمتِ کردار کر گئے

گر کرب و بلا جانے کی توفیق خدا دے
ایک سیلِ بلاخیز مری آنکھ بہا دے

وہ کون ہے تابندگیٔ دین کی خاطر؟
جو اپنے بھرے گھر کے چراغوں کو بُجھا دے

ایسا کوئی قاری ہے زمانے کی نظر میں؟
نیزے کی انی پر بھی جو قرآن سُنا دے

کیا تیرا بگڑ جائے گا بہتے ہوئے دریا؟
معصوم سکینہ کو جو دو گھونٹ پلا دے

ہم مصلحتِ وقت کے لشکر میں گھرے ہیں
اے ابنِ علیؑ جرأتِ اظہارِ وفا دے

سینچا ہے تجھے اپنی رگِ جاں کے لہو سے
اے کرب و بلا! سبطِ پیغمبرؐ کو دُعا دے

ہے دولتِ کونین غمِ شہؑ سے سحرؔ کم
اشکوں کے گہر جتنے ہیں پلکوں سے لٹا دے

دیکھ کر شاہ کے ماتم میں عزاداروں کو
ٹوٹتے دیکھا ہے افلاک کے سیاروں کو

اے حُسینی ابنِ علیؑ! صبر و رضا کے پیکر
تو نے اونچا کیا ایثار کے معیاروں کو

کچھ نہیں دولتِ کونین نظر میں ان کی
ہم نے دیکھا ہے ترے غم کے طلب گاروں کو

گر گئی رحلِ زمیں خاک کا جزدان پھٹا
دیکھ کر بکھرے ہوئے دین کے سیپاروں کو

اللہ اللہ قدمِ عابدِؑ بیمار کی خاک
اب بھی ہے خاکِ شفا درد کے بیماروں کو

جان دے کر کیا تعمیر وفا کا کعبہ
یاد رکھے گا جہاں عشق کے معماروں کو

غم نہیں ہیں جو مصائب ہیں مری رہ میں سحرؔ
راہبر مانتا ہوں حق کے پرستاروں کو

اشک آنکھوں میں ہیں دل وقفِ عزاداری ہے
جان و دل پر شہِ مظلوم کا غم طاری ہے

رشکِ صد خلد ہے جو کرب و بلا کا منظر
خونِ شبیرؑ ! یہ سب تیری ہی گلکاری ہے

نوکِ نیزہ پہ وہ آوازِ خدا کا جلوہ
ظلمتِ کفر میں ایماں کی ضیا باری ہے

آج بھی برسرِ پیکار ہے باطل حق سے
آج بھی معرکۂ کرب و بلا جاری ہے

غمِ شبیرؑ کا مجھ پر ہے یہ احسان سحرؔ
مری رگ رگ میں مئے درد کی سرشاری ہے

ایک طرف اب دریا ظلمتوں کا لشکر ہے
اک طرف تنِ تنہا روشنی کا پیکر ہے

تین روز کا پیاسا یہ رسولؐ کا کنبہ
ظلم کے بیاباں میں صبر کا سمندر ہے

آسمانِ صحرا پر آفتاب ہے لرزاں
نیزۂ ستمگر پر یوں حسینؑ کا سر ہے

گلشنِ رسالت کی ہر کلی ہے پژمردہ
دشمنوں کے نرغے میں عترتِ پیمبرؐ ہے

اہلِ بیتؑ کا خیمہ جل رہا ہے شعلوں میں
اے خدائے پائندہ! کیا عجیب منظر ہے

بدر ہو کہ خندق ہو کربلا کہ خیبر ہو
سرخرو حقیقت میں زورِ دستِ حیدرؑ ہے

جس کی روشنی سے ہے چہرۂ سحرؔ روشن
میری چشمِ گریاں میں درد کا وہ گوہر ہے

توصیف

Kulliat-E-Hussain

حسین سحر

توصیف

مناقب وسلام

حسین سحر

سحر سنز.....لاہور/ملتان

ضابطہ

(جملہ حقوق محفوظ)

اشاعت اوّل: .....جنوری 2009
اشاعت دوم: .....مئی 2009ء
اہتمام: .....الکتاب گرافکس پل شوالہ ملتان
عکاسی تصویر پس ورق: .....مہروز حسین
ناشر: .....سحر سنز لاہور/ملتان 061-4548054
قیمت: .....-/200روپے
یو ایس ڈالر: .....10$
اماراتی درہم: 25

ملنے کا پتا

کتاب نگر.....حسن آرکیڈ ملتان چھاؤنی

ابو میسون اللہ بخش نے عاتکہ پرنٹرز سے چھپوا کر
الکتاب گرافکس پل شوالہ ملتان سے شائع کی۔
ISBN-978-969-9337-10-9
Website address
www.hussainsahar.com

انتساب

اپنی پیاری بیٹیوں
زیبا شہزاد اور فائزہ مہزاد
کے نام

ترتیب

مناقب:

۱۔	عقدہ کشا	12
۲۔	ترانۂ جشن ولادتِ علیؑ	14
۳۔	جانِ ولایت	15
۴۔	یا علیؑ	16
۵۔	مشکل کشا	17
۶۔	حیدر و صفدر	18
۷۔	علیؑ علیؑ	19
۸۔	امیرِ کائنات	20
۹۔	اقتدارِ علیؑ	22
۱۰۔	نورِ باب العلم	24
۱۱۔	فاطمہؑ	25
۱۲۔	ابرِ گہربار	27
۱۳۔	زہراؑ	29
۱۴۔	بتولؑ	30
۱۵۔	پیکرِ انوار	31
۱۶۔	حسنؑ	32
۱۷۔	عکسِ رحمت اللعٰلمیں	33
۱۸۔	حسنؑ ابن حسنؑ	34
۱۹۔	امام امن و آشتی	36
۲۰۔	بحرِ بیکراں	37
۲۱۔	ہمنِ مرتضیٰ	40
۲۲۔	رسولؐ کا نواسہؑ	42

۲۳۔	حسین ابن علیؑ	44
۲۴۔	امام عاشقاں	47
۲۵۔	حسینؑ	50
۲۶۔	فرزندِ شاہِ خیبر و احزاب	51
۲۷۔	شبیرؑ	53
۲۸۔	یا حسینؑ	54
۲۹۔	راکبِ نوکِ سناں	55
۳۰۔	یا خدائے جہاں	56
۳۱۔	ہل من ناصر ینصرنا	57
۳۲۔	روشنی	58
۳۳۔	عباسؑ	60
۳۴۔	علمدارِ وفا	62
۳۵۔	معنیٔ حرفِ وفا	64
۳۶۔	یا غازی عباسؑ	66
۳۷۔	بنتِ علیؑ	67
۳۸۔	شبیہِ فاطمہؑ	69
۳۹۔	زین العبا	70
۴۰۔	عزم کی دیوار	72
۴۱۔	اظہارِ ولا	74
۴۲۔	منقبت امام زین العابدینؑ	75
۴۳۔	منقبت امام باقرؑ	78
۴۴۔	منقبت امام جعفر صادقؑ	79
۴۵۔	منقبت امام کاظمؑ	81
۴۶۔	منقبت امام رضاؑ	83
۴۷۔	منقبت امام تقیؑ	85

8

۴۸۔ منقبت امام نقی 87
۴۹۔ منقبت امام عسکری 89
۵۰۔ جامع صفات 90
۵۱۔ امام عصر 91
۵۲۔ مرد حق شعار 93
۵۳۔ قائم آلِ عبا 96
۵۴۔ پیشوائے زماں 98
۵۵۔ شمع ہدیٰ 100
۵۶۔ جانِ انتظار 101
۵۷۔ رشکِ سلیماں 102
۵۸۔ اب تک 104
۵۹۔ امامِ حق 105
۶۰۔ روحِ عصر 107

منظومات:

۱۔ مباہلہ 110
۲۔ غدیر 112
۳۔ شب عاشور 114
۴۔ یوم عاشورہ 115
۵۔ عَلم 116
۶۔ خاکِ شفا 117
۷۔ محبانِ علیؑ 118
۸۔ شعرائے اہل بیت 119
۹۔ بازارِ کوفہ میں خطبہ جناب زینبؑ 121
۱۰۔ دربارِ یزید میں خطبہ جناب زینبؑ 124

9

سلام:

۱۔ کن شہیدوں کا لہو ہے کربلا 130
۲۔ پیاسے مسافروں کی اک یاد کربلا ہے 132
۳۔ دردوغم والم کی تصویر کربلا ہے 133
۴۔ توربتِ غم ہے دکھ کی انجیل کربلا ہے 135
۵۔ نوکِ سناں پہ حق کا اعلان کربلا ہے 137
۶۔ زخم پر زخم کھا رہے ہیں حسینؑ 138
۷۔ زمانہ پوچھ رہا ہے کہاں کہاں ہے حسینؑ 140
۸۔ تمام قصۂ اسلام ہے کتابِ حسینؑ 142
۹۔ عجیب عزوجاہ واحتشام ہے حسینؑ کا 144
۱۰۔ بلند کوئی نہیں سرِ حسینؑ سے بڑھ کر 146
۱۱۔ کٹا کر اپنا سر شبیر تو نے 148
۱۲۔ زمیں کو سجدۂ آخر سے لرزاں کر دیا تو نے 150
۱۳۔ وجود انساں جہاں جہاں ہے 151
۱۴۔ دیارِ درد کی ساری فضا بھی روتی ہے 153
۱۵۔ شعلہ سا سرِ دشت ہر اک سایہ ہے جیسے 154
۱۶۔ چمن میں رنگِ لالہ رہ گیا ہے 155
۱۷۔ سناں کی نوک پہ پیغام حق سنایا ہے 156
۱۸۔ علم وعرفانِ خودی لیتے ہیں ہم 157
۱۹۔ سرِ شکِ خوں سے نظر کے ایاغ جلنے لگے 158
۲۰۔ درد سے بے نیاز کوئی نہیں 159
۲۱۔ یادِ شہ میں کھل رہے ہیں چشم پرنم کے گلاب 160
۲۲۔ کہیں گے جس کو گلِ ماہتاب کی خوشبو 161
۲۳۔ کٹ کر بھی سر بلند ہے نیزے کی نوک پر 162
۲۴۔ آنکھ سے شاہ کے غم میں ہیں جو آنسو نکلے 163

۲۵۔	قافلہ شاہ کا یوں بر سر صحرا اترا	164
۲۶۔	نے تخت ہے قبضے میں نہ سر پر ہے ترے تاج	165
۲۷۔	پلکوں پہ ستارے سے جو لہرائے ہوئے ہیں	166
۲۸۔	نہیں ہے صرف جبینِ حسین سجدے میں	167
۲۹۔	درد کے کتنے جزیروں سے گزر آیا ہے	168
۳۰۔	کیا عز و جاہ و شان ہے کیا احتشام ہے	169
۳۱۔	نہیں ہے شے کوئی اس ایک بات سے بڑھ کر	170
۳۲۔	یہ جو چہرے ہیں جگمگائے ہوئے	171
۳۳۔	کون سی مقدس یہ گودیوں کے پالے ہیں	172
۳۴۔	جو نبی آتا ہے محرم	173
۳۵۔	نہیں ہے دشتِ بلا میں حسینؑ نیزے پر	175
۳۶۔	آنکھوں سے جو ہوتی ہے مری اشک فشانی	176
۳۷۔	تو ایسا چاند ہے جو ڈوب کر ابھرتا ہے	178
۳۸۔	ہدف جو تیرِ ستم کا گلوئے اصغر تھا	179
۳۹۔	یہ کس نے ایک نظر دیکھ کر ترحم سے	180
۴۰۔	یہ سوچ کر ہی بشر کا دماغ جلتا ہے	181
۴۱۔	تا زیانہ کجلا ہی کے لئے	182
۴۲۔	حسینؑ وہ الم و درد کا خزینہ ہے	183
۴۳۔	کچھ اس ادا سے مدحتِ آلِ عبا کروں	184
۴۴۔	ہر اہل صدق درد کے مقتل میں ہے ابھی	185
۴۵۔	فنا کا ہاتھ میری چشم نم کو چھو نہیں سکتا	186
۴۶۔	قاری سناں پہ کوئی بھی سر ہو نہیں سکا	187
۴۷۔	روشن جو آج فکر و نظر کے چراغ ہیں	189
۴۸۔	ہر ایک ذرہ یوں ہے خاکِ پاک کا قرین حق	190
۴۹۔	کسی کو دولتِ جہاں کسی کو سلطنت ملی	191
۵۰۔	شہیدوں کے مطہر خون کی تاثیر باقی ہے	192

مناقب

12

عقدہ کشا

جلوہ نمائے عرشِ علا کا ظہور ہے
کعبے میں آج نورِ خدا کا ظہور ہے

مدت سے انتظار تھا جس کا رسولؐ کو
مقبولِ حق اک ایسی دعا کا ظہور ہے

موسیٰؑ کے ساتھ جیسے ہے ہارونؑ کا مقام
بہرِ نبیؐ وجودِ وفا کا ظہور ہے

ہستی ہے جس کی پیکرِ آیاتِ بیّنات
اُس مصحفِ بیان و ادا کا ظہور ہے

نہج البلاغہ جس کی بلاغت کا ہے ثبوت
اس بابِ شہرِ علمِ خدا کا ظہور ہے

ہاتھوں پہ جس کے فتح مبیں ہے لکھا ہوا
آج اس جری و مردِ وغا کا ظہور ہے

13

کیوں دور ہوں نہ آج زمانے کی مشکلات
مشکل کشا و عقدہ کشا کا ظہور ہے

قاتل کو بھی عطا جو کرے ساغرِ نبات
ایسے عظیم مردِ سخا کا ظہور ہے

اونٹوں کی جو قطار ہی سائل کو بخش دے
اس چشمۂ سخا و عطا کا ظہور ہے

کافور کیسے جہل کی تاریکیاں نہ ہوں
شمعِ شعور کی جو ضیا کا ظہور ہے

لوٹے گا جس کے ایک اشارے پہ آفتاب
اس معجزہ نما کی ضیا کا ظہور ہے

ہیبت نہ کیسے مرحب و عنتر پہ آج ہو
خیبر شکن کا شیرِ خدا کا ظہور ہے

ہے اُس کا نام چارۂ آلامِ روزگار
ہر دردِ لادوا کی دوا کا ظہور ہے

جو قبلہ گہ ہے اہلِ نظر کے لئے سحرؔ
اُس پیشوا و راہ نما کا ظہور ہے

14

ترانۂ جشنِ ولادتِ علیؑ

جشنِ ولادتِ شیرِ خدا ہے جشنِ شہانہ علیؑ علیؑ
خلد میں آج ہے حور و ملک کے لب پہ ترانہ علیؑ علیؑ

آج ہے آمد حق کے ولی کی
بر آئی اُمید نبیؐ کی
آیا ہے پھر چاروں طرف خوشیوں کا زمانہ علیؑ علیؑ

شاہِ ہدیٰ تشریف ہیں لائے
چھٹ گئے کفر اور شرک کے سائے
حق آیا اور مٹ گیا سب باطل کا فسانہ علیؑ علیؑ

کعبے کی پُرکیف بہاریں
رم جھم رم جھم نور پھواریں
برساتی ہیں ہر سو اک رحمت کا خزانہ علیؑ علیؑ

نشۂ حق سے جھوم رہا ہے
کعبے کا در چوم رہا ہے
ساقیٔ کوثر کی آمد پر ہر مستانہ علیؑ علیؑ

15

جانِ ولایت

سجا ہے آج میدانِ ولایت
کہ ہونے کو ہے اعلانِ ولایت

غدیرِ خم میں جو ہے جلوہ آرا
وہ ہے سلطانِ ذیشانِ ولایت

زہے عزوجلال و شانِ حیدرؑ
کہ ہے جبریلؑ دربانِ ولایت

علیؑ کا نام روحِ زندگی ہے
علیؑ کی ذات ہے جانِ ولایت

ہے خوشبوئے مودت میرے خوں میں
رگ و پے میں ہے ایمانِ ولایت

میں وہ مستِ مئے حبِ علیؑ ہوں
کہ ہوں سو جاں سے قربانِ ولایت

سحرؔ نازاں نہ کیوں تقدیر پر ہوں؟
قلم جو ہے ثنا خوانِ ولایت

یا علیؑ

آپؑ مولودِ حرم ہیں یا علیؑ
مالکِ جاہ و حشم ہیں یا علیؑ

آپ ہیں تسکینِ قلبِ فاطمہ
جانِ سردارِ اُمم ہیں یا علیؑ

صاحبِ نہج البلاغہ، بابِ علم
آپ سلطانِ قلم ہیں یا علیؑ

خوبیاں سب آپؑ کے کردار کی
بابِ جنت پر رقم ہیں یا علیؑ

آپؑ کی درگاہِ پُراجلال میں
سر شہنشاہوں کے خم ہیں یا علیؑ

آپؑ کے نامِ گرامی کے حروف
میرے لب پر دم بہ دم ہیں یا علیؑ

ورد ہے شام و سحر میرا یہی
آپؑ اک بحرِ کرم ہیں یا علیؑ

مشکل کشا

مری حاجت روا کیجے مرے حاجت روا مولا
مری مشکل کو حل کیجے مرے مشکل کشا مولا

یہ میری روح کب سے مبتلائے کربِ عصیاں ہے
گرفتارِ بلا ہوں میں کریں جلدی رہا مولا

ملے مجھ کو زمانے کی ہر اک آفت سے چھٹکارا
طفیلِ شاہِ کربل، صدقۂ اہلِ کِسا مولا

مری بجھتی ہوئی شمعِ یقیں کو اب بچا لیجے
نہایت تیز ہے ظالم زمانے کی ہوا مولا

ولا ہے آپ کی قلب و نظر کا سرمدی عرفاں
گراں مایہ سحرؔ کو بھی یہ دولت ہو عطا مولا

حیدر و صفدر

فاتحِ بدر و حنین و خندق و خیبر ہیں آپؑ
اپنی تنہا ذات میں جرار اِک لشکر ہیں آپؑ

''لافتیٰ الاعلی لا سیف الا ذوالفقار''
پرچمِ حق کے امیں ہیں حیدر و صفدر ہیں آپؑ

آپؑ ہیں مولا علیؑ شیرِ خداؑ دستِ خدا
آپؑ ہیں حق کے ولی ایمان کے پیکر ہیں آپؑ

بابِ شہرِ علم و حکمت آپؑ ہی کا ہے لقب
صاحبِ نہج البلاغہؑ صاحبِ منبر ہیں آپؑ

آپ کعبے میں ہوئے پیدا تو مسجد میں شہید
ابتدا سے انتہا تک مرضیٔ داور ہیں آپؑ

منبع رشد و ہدایت آپؑ ہی کی ذات ہے
اولیا و اصفیا کے مرشد و رہبر ہیں آپؑ

علیؑ علیؑ

ہر غمزدہ کے درد کا چارہ علیؑ علیؑ
کتنا حسیں ہے نام تمہارا علیؑ علیؑ

آئے وہیں مدد کو شہنشاہِ لافتیٰ
اسلام نے ہے جب بھی پکارا علیؑ علیؑ

ہے جس کی روشنی سے منور جہانِ علم
ہے چرخِ فکر کا وہ ستارہ علیؑ علیؑ

اس آستاں سے کوئی بھی خالی نہیں گیا
بحرِ کرم کا جیسے ہے دھارا علیؑ علیؑ

ہمت فزائے دہر اگر ہے تو اس کا نام
ہے ڈوبتے دلوں کا سہارا علیؑ علیؑ

چاہے تو آفتاب کو پلٹائے وہ سحرؔ
ہے اک مشیتوں کا اشارہ علیؑ علیؑ

امیر کائنات

اگر رسولؐ زینت سریر کائنات ہے
تو مرتضےٰؑ کی شخصیت وزیر کائنات ہے

نجوم ومہر و ماہ کیوں نہ بیعتِ علیؑ کریں؟
کہ دستِ قدرتِ خدا ہی پیر کائنات ہے

بھلا نہ کیسے مشکلات حل ہوں اس کے نام سے؟
کہ ہستیِ علیؑ ہی دستگیر کائنات ہے

تمام خشک وتر کا ہے نظام اس کے ہاتھ میں
علیؑ کی ذاتِ پاک ہی امیر کائنات ہے

قلم ہو یا ہو لوح سب اُسی کے ہیں حصار میں
امام حق ہی اصل میں دبیر کائنات ہے

اسی کے اک اشارۂ نگاہ کی ہے منتظر
وہ گردشِ فلک کہ جو اسیر کائنات ہے

بلاغتوں کا نور حرف حرف میں ہے موجزن
کلامِ بوالحسنؑ ہے کیا؟ صریر کائنات ہے

دھڑک رہا ہے ذرہ ذرہ جس کے عکسِ ذات سے
وہ روحِ بوترابؑ ہی ضمیر کائنات ہے

جبیں پہ جس کی جگمگا رہا ہے تاجِ ہل اتیٰ
سحرؔ وہ شش جہت میں اک سفیر کائنات ہے

22

اقتدارِ علیؑ

ہر ایک شاخ ہر اک گل پہ ہے بہارِ علیؑ
تمام گلشنِ ہستی ہے زیرِ بارِ علیؑ

یہ مہر و ماہِ درخشاں یہ آسمان و زمیں
کہاں کہاں ہے زمانے میں اختیارِ علیؑ

کہیں ہے خیبری در زیرِ قوتِ بازو
کہیں ہے نانِ جویں پر فقط مدارِ علیؑ

کبھی ستارہ اترتا ہے ان کے آنگن میں
کبھی فلک سے اترتی ہے ذوالفقارِ علیؑ

ہے بوترابؑ کے ہاتھوں میں خشک وتر کا نظام
تمام عالمِ امکاں پہ ہے حصارِ علیؑ

فضائے خیبر و احزاب و بدر ہے شاہد
ہے وجہِ فتحِ مبیں زورِ کار زارِ علیؑ

23

پچھاڑ کر بھی عدو کو معاف کر ڈالا
یہی تو عظمتِ کردار ہے شعارِ علیؑ

خدا نے ان کو بنایا ہے خلق کا محسود
یہی شرف ہے کہ ہے وجہِ افتخارِ علیؑ

وہ جبرئیل کا کس طرح ہو نہ ہمسایہ
ملے کسی کو اگر سایۂ جوارِ علیؑ

کوئی بھی دور ہو ہر دور ہے علیؑ کا دور
دلوں پہ آج بھی قائم ہے اقتدارِ علیؑ

جو چاہے پیاس بجھائے وہ علم کے در سے
رواں دواں ہے زمانے میں جوئبارِ علیؑ

ہر ایک نقشِ کفِ پا ہے منزلِ عرفاں
صراطِ صدق و حقیقت ہے رہ گزارِ علیؑ

فضا نجف کی ہے ایقان و معرفت سے پر
ہے اب بھی منبعِ فیضانِ حق دیارِ علیؑ

ہزار دل سے ہوں میں ان کا چاہنے والا
ہزار جان سے میں ہوں سحرؔ نثارِ علیؑ

نُورِ بابُ العلم

یگانہ عہد میں اپنے ہے اک اک رہنما اپنا
الگ منزل ہے اپنی اور الگ ہے راستا اپنا

بھٹک سکتے نہیں ہم منزلِ ایمان سے ہرگز
کہ ہے اوجِ ہدایت پر امیرِ قافلہ اپنا

مرے فکر ونظر کی روشنی کم ہو نہیں سکتی
کیا ہے نورِ بابُ العلم سے روشن دیا اپنا

ہمارے خیر مقدم کے لئے جنت بڑھی آگے
دکھایا ہے مودتؑ نے ہمیں یہ معجزہ اپنا

لبوں پر یا علیؑ مشکل کشا کا ورد ہے جاری
وظیفہ ہے سحر اب تو یہی صبح ومسا اپنا

فاطمہؑ

گلزارِ سرمدی کا گُلِ تر ہے فاطمہؑ
شاخِ محمدیؐ پہ معطر ہے فاطمہؑ

ماہِ چہاردہ کی طرح روشنی سے پُر
عصمت کے آسماں پہ منور ہے فاطمہؑ

حلم و حیا وشرم کے معنی یہی ہے ذات
پیشانیٔ حیات کا زیور ہے فاطمہؑ

اس ذات سے ہے آلِ محمدؐ کا سلسلہ
شانِ نزولِ سورۂ کوثر ہے فاطمہؑ

عزوشرف کا اس سے بڑا کیا مقام ہو
شیرِ خدا کی ہمدم و ہمسر ہے فاطمہؑ

حدِ نگاہ تک ہے جو بے حد و بے کنار
صبر و رضا کا ایسا سمندر ہے فاطمہؑ

اک اک حیاتِ پاک کا لمحہ گواہ ہے
ہر ہر قدم پہ مونسِ حیدرؑ ہے فاطمہؑ

ہے پنجتن کی وجہ تعارف اسی کا نام
اہلِ کساء کا مرکز و محور ہے فاطمہؑ

جس کی چمک سے روشن و تاباں ہے کائنات
تقدیس کے صدف کا وہ گوہر ہے فاطمہؑ

سائے میں جس کے کون و مکاں کی ہیں وسعتیں
تطہیر کی عظیم وہ چادر ہے فاطمہؑ

ہرگز نہیں ہے ہم کو کوئی خوفِ آخرت
نورِ نگاہِ شافعِ محشرؐ ہے فاطمہؑ

لب پر مرے اگر ہے حسینؑ و حسنؑ کا نام
لکھا ہوا سحرؔ مرے دل پر ہے فاطمہؑ

ابرِ گہر بار

نور نگاہِ سیدؑ ابرار فاطمہؑ
ہیں مرتضےٰؑ کی مونس و غمخوار فاطمہؑ

ظلمت سے ہیں جو برسرِ پیکار فاطمہؑ
ہیں پیکرِ تجلیِ انوار فاطمہؑ

حسنینؑ گر امیرِ جوانانِ خلد ہیں
جنت میں عورتوں کی ہیں سردار فاطمہؑ

جن پر جنابِ مریمؑ و حواؑ کو رشک ہے
عفت کے قافلے کی ہیں سالار فاطمہؑ

ایثار و صبر و شکر ہو یا علم و معرفت
ہیں مصطفےٰؐ کا پرتو کردار فاطمہؑ

عصمت کے باغ پھل ہیں جس میں کھلے ہوئے
ہیں اک سدا بہار وہ گلزار فاطمہؑ

انسانیت کے واسطے جو وجہِ زین ہے
زیبِ گلوئے عصر ہیں وہ ہار فاطمہؑ

چوکھٹ سے ان کی کوئی بھی لوٹا نہ خالی ہاتھ
ہیں پیکرِ سخاوت و ایثار فاطمہؑ

ہر مجلس عزا میں شریک عزا ہیں وہ
شبیرؑ کی ہیں اب بھی عزادار فاطمہؑ

مجھ کو سحرؔ ہو گرمیِ محشر کا خوف کیا؟
سر پر ہیں مثلِ ابرِ گہربار فاطمہؑ

زہراؑ

عمل میں قول میں عکسِ رسولؐ ہیں زہراؑ
کہ دین پاک کا اصلِ اصول ہیں زہراؑ

زمیں پہ سیدۂ و فاطمہؑ ہے نام ان کا
اور آسماں کی فضا میں بتول ہیں زہراؑ

نہ کیسے آیۂ تطہیر ان سے ہو منسوب؟
اک ایک حرف کی شانِ نزول ہیں زہراؑ

ہم ان کے در پہ بھلا کیوں نہ ہاتھ پھیلائیں
کہ سب دعاؤں کا بابِ قبول ہیں زہراؑ

عطا سحرؔ کو بھی ہو علم و آگہی کا نور
یہ مہر و ماہ ترے در کی دھول ہیں زہراؑ

30

بتولؑ

تسلیم و صبر و حلم کا پیکر بتولؑ ہیں
آئینۂ حیات کا جوہر بتولؑ ہیں

کیونکر ملائکہ نہ جھکیں ان کے واسطے؟
نورِ نگاہِ سید و سرورؐ بتولؑ ہیں

زیبا ہے شاہزادیٔ کونین کا لقب
ان کے لئے کہ جانِ پیمبرؐ بتولؑ ہیں

ان کے لئے ستارہ اترتا ہے عرش سے
تنہا ابو ترابؑ کی ہمسر بتولؑ ہیں

سائے پہ جن کے عصمت و عفت کو ناز ہے
تطہیر کا وہ سرمدی پیکر بتولؑ ہیں

شبیرؑ کے ہر ایک عزادار کے لئے
ہم کو یقیں ہے شافعِ محشر بتولؑ ہیں

مشغول ہوں میں شام و سحر ان کی مدح میں
اور میری فکرِ شعر کا محور بتولؑ ہیں

31

پیکرِ انوار

ایمان ہیں اخلاص ہیں ایثار ہیں زہراؑ
اسلام کا بیساختہ کردار ہیں زہراؑ

کیونکر نہ رضا ان کی رضائے شہِ دیں ہو؟
جان و جگرِ سیدِ ابرارؐ ہیں زہراؑ

ہر گام پہ آلام و مصائب کی گھڑی میں
پیغمبرؐ اسلام کی غم خوار ہیں زہراؑ

ہیں سایۂ دامن میں امامت کی بہاریں
تقدیس کا اک سرمدی گلزار ہیں زہراؑ

ہر نقشِ قدم آپؑ کا اک راہنما ہے
کونین کی مخدومہ و سردار ہیں زہراؑ

آنکھوں سے نہ کیوں اشک تسلسل سے رواں ہوں؟
شبیرؑ کی اب تک جو عزادار ہیں زہراؑ

صد شکر سحرؔ وہ ہیں مری فکر کا محور
صد شکر مرا مرکزِ اشعار ہیں زہراؑ

حسنؑ

حُسن بن کر ہیں جہاں آرا حسنؑ
آج دنیا میں ہوئے پیدا حسنؑ

عکسِ پیغمبرؐ نظر آیا ہمیں
جب بھی دیکھا آپؑ کا چہرہ حسنؑ!

مصطفیٰؐ و حیدرؑ و شبیرؑ کی
خوبیاں ہیں آپؑ میں تنہا حسنؑ!

حلم کے معنی سکھانے کے لئے
کام آیا آپؑ کا اُسوہ حسنؑ!

ناز ہے جن پر جہان امن کو
آشتی کا ہیں وہ سرمایہ حسنؑ

دوررس ہے ان کا ہر اک فیصلہ
وقت کا ہیں دیدۂ بینا حسنؑ

بخشوائیں گے نہ کیوں مجھ کو سحرؔ؟
ہیں مرے مولا مرے آقا حسنؑ

عکسِ رحمت اللعالمینؐ

حسنؑ کی ذات ہی احسن نہیں ہے
حسنؑ کا نام بھی کتنا حسیں ہے

امام حقؑ کا پہلا جانشیں ہے
بھلا اس کا کوئی ثانی کہیں ہے؟

ہے اس کی روشنی ہر سمت پھیلی
امامت کا وہ تابندہ نگیں ہے

وہ ہے کردار میں تصویرِ مرسلؐ
سراپا پیکرِ دینِ مبیں ہے

مزاج اس کا نہ کیوں ہو سلح مندی؟
وہ عکسِ رحمتُ اللعالمیں ہے

پیامِ امنِ عالم سلح اس کی
جہادِ حق کے یہ کتنی قریں ہے

سحرؔ لب پر سدا ہے ذکر اس کا
مرے دل میں وہ ایسے جاگزیں ہے

سخی ابنِ سخی

جو یکسر روشنی ہی روشنی ہے
وہ کردارِ حسنؑ ابن علیؑ ہے

وہی شبیر کا ہے دست و بازو
جو لختِ جانِ زہراؑ و علیؑ ہے

نہ کیوں ہو بات میں اس کی حلاوت
کہ وہ گفتار میں عکسِ نبیؐ ہے

جو سائل کو طلب سے بڑھ کے بخشے
حسنؑ ایسا سخی ابنِ سخی ہے

قبائے سبز ہے امن و محبت
جو پیغامِ بہارِ زندگی ہے

تخیل ہو کہ ہو اس کا تجمل
علیؑ کی ذات کا پرتو جلی ہے

وقار اک دائمی ہے اس کو حاصل
کہ ذات اس کی تدبر میں ڈھلی ہے

جہاں کے جنگ بازو! مڑ کے دیکھو
حسنؑ کی راہ امن و آشتی ہے

چلا آتا ہے کھینچ کر خود بخود دل
حسنؑ کی ذات میں وہ دلکشی ہے

حسنؑ کا نام لیتے ہی زبان سے
مری سانسوں میں اک خوشبو بسی ہے

نہ کیوں ہوں مشکلیں آسان میری
سحرؔ لب پر مرے نادِ علیؑ ہے

امام امن و آشتی

نہ کیوں ہو ذاتِ پاک پر سلام امن و آشتی
کہ شخصیت حسنؑ کی ہے امامِ امن و آشتی

حدیبیہ کے واقعے میں جو پیامِ سلح تھا
حسنؑ کی سلح بھی ہے وہ پیامِ امن و آشتی

جہاں کو چاہئے اگر سکون اور سلامتی
ہے سیرتِ حسنؑ میں ہی قیامِ امن و آشتی

سلام ہی سلام ہے امان ہی امان ہے
مراد دینِ حق سے ہے نظامِ امن و آشتی

بشر کو پھر سلامتی کی صبح کی تلاش ہے
کہیں جہاں میں ہو نہ جائے شامِ امن و آشتی

جو آج بھی ہو اُسوہ حسنؑ نظر کے سامنے
دلوں کی رہگزر پہ ہو خرامِ امن و آشتی

مجھے یہ فخر و ناز ہے کہ میں ہوں پیرو حسنؑ
مرا کلام ہے سحرؔ کلامِ امن و آشتی

بحرِ بیکراں

حسن عظمت کا ایسا آسماں ہے
کہ جس کا ہر سخن اک کہکشاں ہے

کرم کے پھول جھڑتے ہیں لبوں سے
وہ امن و عافیت کا گلستاں ہے

عدو بھی جس سے ہیں سیراب ہوتے
سخاوت کا وہ بحرِ بیکراں ہے

نہیں اس کی لغت میں لفظِ نفرت
محبت کا وہ ایسا ترجماں ہے

ہے اس کی ذات ضامن عافیت کی
کہ اس کا راستہ امن و اماں ہے

تمام ایثار ہے کردار جس کا
تحمل کا وہ میر کارواں ہے

زمانے کو پھر اس کی ہے ضرورت
وہ امن و آشتی کی اک اذاں ہے

گواہی دے رہا ہے اس کا دشمن
وہ صبر و حلم کی اک داستاں ہے

خموش اک معرکہ ہے سلح اس کی
جہاد اک سلح میں اس کی نہاں ہے

زمانے نے دیا تھا زہر اس کو
مگر وہ ہے کہ اب تک گلفشاں ہے

ہے جس کا جد امجد سرورؐ دیں
پدر اس کا امامِ انس و جاں ہے

شہید کربلا اس کا برادر
جو اس کی ماں ہے خاتونِ جناں ہے

وہی ہے مالک و مختارِ جنت
وہ سردارِ جوانان جناں ہے

اب اس سے بڑھ کے کیا ہو مدح اس کی؟
کہ وہ عکسِ رسولؐ دو جہاں ہے

حسنؑ کے نام میں ہے حُسن پنہاں
''حسنؑ کا ذکر ہی حُسنِ بیاں ہے''

نہیں اعزاز کوئی اس سے بڑھ کر
سحرؔ جو پنجتنؑ کا مدح خواں ہے

40

ابن مرتضیٰؑ

باطل کے ہر فریب سے ہشیار کر دیا
تو نے ضمیرِ دہر کو بیدار کر دیا

امن و سلامتی کا علم تیرے ہاتھ ہے
تو نے جہاں کو جنگ سے بیزار کر دیا

بخشا جہاں نے زہر ہلاہل تجھے تو کیا
تو نے اسے حلاوتِ گفتار کر دیا

بیکار کر کے رکھ دئے باطل کے وار سب
''تو نے قلم کی نوک کو تلوار کر دیا''

41

اے ابن مرتضیٰؑ ترے کردار کے نثار
جود و سخا کو دین کا معیار کر دیا

سلح و اماں کے پھول کھلا کر جہان میں
ویرانۂ حیات کو گلزار کر دیا

تاجِ شہی کو پاؤں کی ٹھوکر پہ وار کر
فقر و غنا کو زینتِ دستار کر دیا

ذکرِ حسینؑ وہ چشمۂ انوار ہے سحرؔ
جس نے مرے قلم کو ضیا بار کر دیا

رسولؐ کا نواسہ

وہ رسول کا نواسہ
کہ ہے تین دن کا پیاسا

سرِ مقتلِ شہادت
ہے نشانِ صبر و ہمت

وہ یزید کے مقابل
ہے مزاحمت کا حامل

وہ صداقتوں کا پیکر
وہ شجاعتوں کا پیکر

ہے کھڑا ہوا اکیلا
ہے ڈٹا ہوا اکیلا

سرِ کاروانِ عظمت
سرِ آسمانِ رفعت

وہ ہے عزم کا ستارہ
وہ ہے غم کا استعارہ

ہے اسی کا نام نامی
بڑا مقتدر گرامی

حسینؑ ابن علیؑ

شعورِ عظمتِ انساں حسینؑ ابنِ علیؑ
ظہورِ قدرتِ یزداں حسینؑ ابنِ علیؑ

نشانِ ساحلِ ایماں حسینؑ ابنِ علیؑ
چراغِ منزلِ ایقاں حسینؑ ابنِ علیؑ

ثبات و عزم کا سلطاں حسینؑ ابنِ علیؑ
کمالِ صبر کا عنواں حسینؑ ابنِ علیؑ

ہے ضوفشاں سرِ افلاکِ معرفت اب بھی
مثالِ مہرِ درخشاں حسینؑ ابنِ علیؑ

رواں ہے قافلۂ رہروانِ حریت
ہے قافلے کا حُدی خواں حسینؑ ابنِ علیؑ

عدو پہ کیسے نہ طاری ہو ایک ہیبت سی
ہے وارثِ شہِ مرداں حسینؑ ابنِ علیؑ

فقط نہیں ہے عبادت گزار سجدے میں
سناں پہ بھی ہے ثنا خواں حسینؑ ابنِ علیؑ

ملوکیت کی ہزیمت ہے اب تلک شاہد
ہے سرخرو سرِ میداں حسینؑ ابنِ علیؑ

درود اے شہِ عالی مقام ہو تجھ پر
سلام شاہِ شہیداں حسینؑ ابنِ علیؑ!

وہ کربلا کہ کبھی تھا جو ایک ویرانہ
ہے تیرے دم سے گلستاں حسینؑ ابنِ علیؑ!

ترے لہو نے کھلائے ہیں پھول جرأت کے
ہے چار سو جو بہاراں حسینؑ ابنِ علیؑ!

نہ بجھ سکے گا کبھی ظلم کی ہواؤں سے
کیا جو تو نے چراغاں حسینؑ ابنِ علیؑ!

چھڑائی گردنِ انسانیت غلامی سے
ترا عظیم ہے احساں حسینؑ ابنِ علیؑ

حیات وموت کے معنی بدل دئے تو نے
حریفِ گردشِ دوراں حسینؑ ابنِ علیؑ

ہمارے غم کا مداوا ہے بس غم شبیرؑ
ہمارے درد کا درماں حسینؑ ابنِ علیؑ

نہ ہوگا خوف ہمیں گرمیٔ قیامت کا
ملے اگر ترا داماں حسینؑ ابنِ علیؑ

سحرؔ نے شعر کہے ہیں جو تیری مدحت میں
کہاں ہیں یہ تیرے ثنایاں حسینؑ ابنِ علیؑ

امام عاشقاں

وفا و صبر کا امیرِ کارواں حسینؑ ہے
شہیدِ راہِ حق امامِ عاشقاں حسینؑ ہے

چمک رہی ہے جس کے خوں سے کہکشاں، حسینؑ ہے
مہک رہی ہے جس سے روحِ گلستاں، حسینؑ ہے

ہیں جن و انس جس کے زیرِ آستاں، حسینؑ ہے
ہے جس کے در پہ خم جبینِ قدسیاں، حسینؑ ہے

علیؑ کا نورِ چشم اور حسنؑ کے دل کا ہے سکوں
ہے فاطمہؑ کا لختِ دل نبیؐ کی جاں حسینؑ ہے

کبھی ہے پشت پر کبھی سوارِ دوشِ مصطفےٰ
کہ رحمتِ تمام کا مزاج داں حسینؑ ہے

ہیں اُس کی ذات کو غم و الم سے ایسی نسبتیں
جہاں جہاں ہے ذکرِ غم وہاں وہاں حسینؑ ہے

کمالِ تشنگی ہے وہ جمالِ تشنگی ہے وہ
رضا و ضبط کا عظیم اک نشاں حسینؑ ہے

رہے گی وقت کے حرم میں حشر تک جو نعرہ زن
وہ جرأتوں کی گونجتی ہوئی اذاں حسینؑ ہے

جفا و ظلم کی کڑکتی دھوپ ہے جہاں کہیں
وہیں سروں پہ عافیت کا سائباں حسینؑ ہے

نہیں ہے حشر تک کسی بھنور کا خوف اب اسے
سفینۂ محمدیؐ کا بادباں حسینؑ ہے

بلندیٔ حیاتِ جاوداں ہے اس کے زیرِ پا
ثبات و عزم کا عظیم آسماں حسینؑ ہے

یزیدیت کا نام تک بھی مٹ چکا ہے دہر سے
مگر دلوں کی مملکت پہ حکمراں حسینؑ ہے

ہے یوں تو سر بلند ہر شہید کا بریدہ سر
جو دیکھئے بغور تو سناں سناں حسینؑ ہے

جہاں کو جس نے ظلم کے خلاف حوصلہ دیا
شعورِ حریت کا ایسا ترجماں حسینؑ ہے

لٹا کے اپنا سب جو حق کی راہ میں ہے مطمئن
مشیتِ خدا کا ایسا راز داں حسینؑ ہے

اب آئے گی کبھی نہ کوئی آنچ حق کے نام پر
ابد تلک نشانِ حق کا پاسباں حسینؑ ہے

ہے مخمصے میں ذہنِ حُر کہ جائے کس طرف کو وہ
اِدھر ہے مرگ اُدھر حیات درمیاں حسینؑ ہے

تلاوتِ کلامِ حق ہے ختم جس کی ذات پر
کتابِ سرمدی کا وہ کتاب خواں حسینؑ ہے

جو جا رہا ہے حریّت کی منزلِ مراد کو
ہر ایک قافلے کی شکل میں رواں حسینؑ ہے

ہر ایک دور کے لبوں پہ نام اس کا ہے سحرؔ
رہے گی جو ابد تلک وہ داستاں حسینؑ ہے

حسینؑ

سانسوں کا میری ورد برابر حسینؑ ہے
دل میں حسینؑ ہے مرے لب پر حسینؑ ہے

دیکھو تو دشت میں ہے اکیلا کھڑا ہوا
سوچو تو اپنی ذات میں لشکر حسینؑ ہے

گرچہ دکھائی دیتا ہے تشنہ دہن مگر
صبر و رضا کا ایک سمندر حسینؑ ہے

ملتا نہیں یزید کا نام و نشاں کہیں
دیکھو مگر تو آج بھی گھر گھر حسینؑ ہے

کردار کا عروج ہے انسان کے لئے
آئینۂ حیات کا جوہر حسینؑ ہے

ہے اس کی یاد اک گل صد برگ کی طرح
شاخِ نہالِ غم پہ معطر حسینؑ ہے

حق اس کے دم سے زندہ و پائندہ ہے سحرؔ
باطل کی رگ پہ آج بھی خنجر حسینؑ ہے

فرزندِ شاہِ خیبر و احزاب

کہتا ہے کون تشنہ و بیتاب ہے حسینؑ
بڑھ کر سمندروں سے بھی سیراب ہے حسینؑ

دو چند جس سے ہے رخِ انسانیت کا نور
آئینۂ حیات کی وہ آب ہے حسینؑ

کیونکر نہ اس کی ضرب ہو کاری نفاق پر
فرزند شاہِ خیبر و احزاب ہے حسینؑ

اک روشنی ہے جس سے شبستانِ روح میں
گیسوئے درد کی وہ تب و تاب ہے حسینؑ

جس نے ملوکیت کا سفینہ ڈبو دیا
وہ حریت کا موجۂ گرداب ہے حسینؑ

پھیلی ہے جس کی چاندنی اطرافِ دہر میں
وہ ظلمتِ وجود میں مہتاب ہے حسینؑ

آزادیٔ بشر کا ملا ہے اسی سے درس
تاریخِ حریت کا حسیں باب ہے حسینؑ

زندہ اسی سے روحِ عبادات ہے سحرؔ
تا حشر زیبِ منبر و محراب ہے حسینؑ

شبیرؑ

سرورِ دینِ خدا شاہِ زمن شبیرؑ ہے
نازشِ کونین، فخرِ پنجتن شبیرؑ ہے

جس کی خوشبو سے مہکتا ہے چمن ایمان کا
وہ گلستانِ ہدیٰ کا گلبدن شبیرؑ ہے

دور جس سے ظلمت و تاریکیٔ باطل ہوئی
آفتابِ حق کی اک ایسی کرن شبیرؑ ہے

جس کا خون پاک ہے تابندگی اسلام کی
وہ شباب خلد، دیں کا بانکپن شبیرؑ ہے

سوچئے تو ہر قدم اس کا ہے منزل کا نشاں
دیکھئے تو اک مسافر، بے وطن شبیرؑ ہے

رشک جس کی پیاس پر کرتا ہے دریا آج بھی
نینوا کے بن میں وہ تشنہ دہن شبیرؑ ہے

خلد کی خوشبو رواں ہے میری سانسوں میں سحرؔ
فکر کا میری جو موضوعِ سخن شبیرؑ ہے

یاحسینؑ

تیرا نام آیا جو لب پر یاحسینؑ!
چشمِ عالم ہو گئی تر یاحسینؑ!

چہرۂ ایماں تھا دھندلانے لگا
ہو گیا تجھ سے منور یاحسینؑ!

دینِ احمدؐ کو بچانے کے لئے
تو نے لٹوایا بھرا گھر یاحسینؑ!

آہ بھرتی ہے زمیں تیرے لئے
آسماں کہتا ہے روکر یاحسینؑ!

ظالموں کے ساتھ جو جیتے ہیں ہم
ظلم ہم کرتے ہیں خود پر یاحسینؑ!

جرأت اظہار سے ہیں بے خبر
نام لیوا تیرے اکثر یاحسینؑ!

نذر کرنے کے لئے شام و سحرؔ
پیش ہیں اشکوں کے گوہر یاحسینؑ!

راکبِ نوکِ سناں

اے حسینؑ ابن علیؑ! اے قبلۂ اہل جہاں!
عرش سے بھی ارفع و اعلیٰ ہے تیرا آستاں

کربلا کے جب مصائب کی سنی ہے داستاں
دردِ دل میں آنکھ میں ہے اشک لب پر ہے فغاں

ہے یہ کیسی آزمائش ہے یہ کیسا امتحاں؟
مالکِ تسنیم و کوثر اور ہوں تشنہ دہاں

اللہ اللہ ! گردشِ ایام کی نیرنگیاں
راکبِ دوشِ نبیؐ ہے راکبِ نوکِ سناں

گونجتی ہے اک صدائے الحفیظ والاماں
خیمۂ سبطِ شہِ عالم سے اٹھتا ہے دھواں

یہ جو ہر شام و سحرؔ ڈوبا ہے خوں میں آسماں
ہے شفق بھی یادِ شاہِ کربلا میں نوحہ خواں

ناخدائے جہاں

خلاف جبر جو اظہار کر دیا تو نے
ضمیر دہر کو بیدار کر دیا تو نے

سوال اب نہ کرے گا کوئی بھی بیعت کا
کچھ ایسے طور سے انکار کر دیا تو نے

جوان بیٹے کا لاشہ اٹھا کے ہاتھوں سے
بلند صبر کا معیار کر دیا تو نے

یزیدیت کی رگِ جاں کو کاٹ کر چھوڑا
لہو کی دھار کو تلوار کر دیا تو نے

مٹا کے رکھ دیا سارا غرور باطل کا
نمایاں حق کا وہ کردار کر دیا تو نے

سفینہ دینِ خدا کا گھرا تھا طوفاں میں
اے ناخدائے جہاں! پار کر دیا تو نے

سحر کے نور کو پھیلا دیا زمانے میں
فنا طلسمِ شبِ تار کر دیا تو نے

ہل مِن ناصِرٌ یَنصُرنا

کرب و بلا کے میداں سے
منزلِ شامِ غریباں سے
آج بھی آتی ہے یہ صدا
ہل من ناصر ینصرنا

آہوں سے اور سانسوں سے
نوحوں کی آوازوں سے
گونجتا ہے میدان وغا
ہل من ناصر ینصرنا

نہیں شبیہِ پیغمبرؐ
نہیں ہیں قاسمؑ اور اصغرؑ
اور نہیں شہبازِ وفاؑ
ہل من ناصر ینصرنا

اب نہ زہیر نہ حُر سے جری
رہے حبیبؑ نہ مسلم ہی
آج حسینؑ ہوا تنہا
ہل من ناصر ینصرنا

روشنی

ہو دیکھنی کسی کو اگر شانِ روشنی
دیکھئے وہ کربلا میں گلستانِ روشنی

آیا نہیں کبھی جو درِ اہلِ بیتؑ تک
ممکن نہیں کہ اس کو ہو عرفانِ روشنی

واقف نہیں ہے لذتِ اشکِ عزا سے جو
حاصل اُسے ہوا نہیں ایمانُ روشنی

ظلمت کے ریگزار میں حق کے امامؑ نے
اپنے لہو سے کر دیا بارانِ روشنی

جس کی کرن سے چاند ستارے ہیں تابناک
صحرا میں وہ کھلا ہے گریبانِ روشنی

نیزے پہ سر بلند نہیں ہے حسینؑ کا
ظلمات کے خلاف ہے اعلانِ روشنی

شمر و یزید ظلمتِ باطل میں کھو گئے
حق آج بھی ہے خسروِ سلطانِ روشنی

صد شکر ظلمتوں سے تعلق نہیں مرا
میرا قلم سحرؔ ہے ثنا خوانِ روشنی

عباسؑ

سیدہ کی آرزوؤں کا ثمر عباسؑ ہے
شاہِ مرداں کی دعاؤں کا اثر عباسؑ ہے

ناز ہے ام البنیں کو اپنے اس فرزند پر
مرتضیٰ کی جان جاں نورِ نظر عباسؑ ہے

حُسن کے ہالے میں ہے جس کے فلک کا چاند بھی
دودمان ہاشمی کا وہ قمر عباسؑ ہے

خیمۂ آل محمدؐ پر ہے جو سایہ کناں
کربلا کے دشت میں ایسا شجر عباسؑ ہے

کیا ٹھکانہ ہے بھلا اس کے ثبات وعزم کا
شیرِ یزداں کا جواں لختِ جگر عباسؑ ہے

آج بھی دے گا شہادت معرکہ صفین کا
لشکرِ حق و صداقت کی سپر عباسؑ ہے

جس سے لیتا ہے زمانہ درسِ آدابِ وفا
وہ وفا کے کارواں کا راہبر عباسؑ ہے

مانگنے والا کوئی خالی نہیں جاتا جہاں
سارے عالم میں حوائج کا وہ در عباسؑ ہے

اب بھی ہر گھر پر جو لہراتا ہے استقلال سے
وہ نشاں وہ پرچم فتح و ظفر عباسؑ ہے

فخر ہے شیرؑ پر سارے زمانے کو بجا
فخر ہے شیرؑ کو جس پر سحرؔ عباسؑ ہے

62

علمدارِ وفا

دنیا میں جو کچھ جلوۂ آثارِ وفا ہے
سب فیض ہے اس کا جو علمدارِ وفا ہے

اک چاند کہ جو پیکرِ انوارِ وفا ہے
اطراف دو عالم میں ضیا بارِ وفا ہے

عباس ہی کونین میں معیارِ وفا ہے
بس ایک ہی ہستی ہے کہ سرکارِ وفا ہے

تاریخ کے اوراق یہ دیتے ہیں گواہی
عباس ہی دنیا میں علمدار وفا ہے

وہ مرکز و محور ہے تمام اہلِ وفا کا
حقا کہ وہی نقطۂ پرکارِ وفا ہے

ایثار کی خوشبو ہے کہ پھیلی ہے جہاں میں
مہکا ہوا ہر سمت جو گلزارِ وفا ہے

کربل میں سبھی یوں تو ہیں اخلاص کے پیکر
ہستی یہ مگر وہ ہے کہ شہکارِ وفا ہے

63

ہے اس کی تجلی سے فروزاں رخِ ایمان
وہ ذات کہ جو مرکز انوار وفا ہے

کیسے نہ کھرے کھوٹے کی پہچان یہاں ہو؟
سنگِ درغازی ہے کہ معیارِ وفا ہے

موت اس کیلئے شہد سے بھی بڑھ کے ہے شیریں
جو میکدۂ عشق میں سرشار وفا ہے

بے مثل ہیں کردار سبھی کرب و بلا کے
لیکن ہے جدا سب سے جو کردارِ وفا ہے

ہے سایہ فگن اہل مودت کے سروں پر
غازی کا یہ پرچم ہے کہ دستارِ وفا ہے

ہاتھوں سے چُھوا ہے جو علم شاہِ وفا کا
رگ رگ دلِ بیتاب کی سرشارِ وفا ہے

یہ بھی تو عنایت کی نظر ان کی ہے مجھ پر
جو میرا قلم آج گہربارِ وفا ہے

سلطانِ وفا ہیں جو میری فکر کا محور
دل میرا سحرؔ محرمِ اسرارِ وفا ہے

64

معنیٔ حرفِ وفا

پیکر انوار ایثار و وفا عباسؑ ہے
رہنمائے راہِ تسلیم و رضا عباسؑ ہے

عترت شہؑ کی نگاہوں کی ضیا عباسؑ ہے
آس بچوں کی ہے زینب کی ردا عباسؑ ہے

چاند بھی ہے ماند اس کے حسن کے انوار سے
خاندان ہاشمی کا مہ لقا عباسؑ ہے

ہے دل اُم البنین کی آرزوؤں کا ثمر
سیدہؑ کے لب پہ جو آئی دعا عباسؑ ہے

اس کے اجلال وحشم کا کیا ٹھکانہ ہے بھلا
ضیغم اسلام جانِ لافتیٰ عباسؑ ہے

اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا فضیلت کا مقام
قوت بازوئے شاہِ کربلا عباسؑ ہے

65

جس نے اپنے بازوؤں کو کر دیا قربانِ حق
دہر میں وہ منبع جود و سخا عباسؑ ہے

کیوں نہ لہرائے جہاں میں چار سو اس کا علم
دینِ حق کی شان کا پرچم کشا عباسؑ ہے

پیاس کے لب پر فقط دو نام آتے ہیں سدا
یا حسینؑ ابن علی حیدر ہے یا عباسؑ ہے

جس کے ابرو کا اشارہ کم نہیں شمشیر سے
وہ بہادر وہ جری مردِ وغا عباسؑ ہے

اور کوئی مطلب و معنی یہاں جچتے نہیں
در حقیقت معنیٔ حرفِ وفا عباسؑ ہے

کوئی مشکل ہو چلو باب الحوائج کی طرف
مشکلوں میں دوسرا مشکل کشا عباسؑ ہے

دیکھنا چاہو اگر دل سے پکارو تو سہی
آج بھی ہر گام پر معجز نما عباسؑ ہے

کیوں مقدر پر نہ اپنے ناز ہو مجھ کو سحرؔ
شعر میں میرا جو موضوعِ ثنا عباسؑ ہے

یا غازی عباسؑ !

کرب و بلائے دہر ہے جاری وقت کے صحرا میں
ایک بھی بوند ہمارے نام کی نہیں ہے دریا میں
صدیوں سے ہم تشنہ دہن ہیں بجھے ہماری پیاس
یا غازی عباسؑ!

آج بھی ہے بے یارو تنہا میداں میں شبیرؑ
چاروں جانب خنجر نیزے شمشیریں اور تیر
کوئی نہیں ہے غربت میں جو آن بندھائے آس
یا غازی عباسؑ!

سارے در ماندہ واماندہ اور بے حال ہیں آج
کوئی نہیں ہے تیرے پرچم کی جو رکھے لاج
آج دکھائی دیتا ہے یہ پرچم بڑا اداس
یا غازی عباسؑ!

اے چرخ ایثار و وفا کے مہر درخشندہ
ہم سب عہد نفاق کی تاریکی میں ہیں زندہ
دے ایثار کی دولت ہم کو ہم ہوں وفا شناس
یا غازی عباسؑ!

ہم مولائی ہم ہیں حسینی باطل سے بے خوف
راہِ شہادت راہ ہماری قاتل سے بے خوف
لے دے کر ہے پاس ہمارے ایک یہی احساس
یا غازی عباسؑ!

بنتِ علیؑ

کمال ضبط کی تابندگی ہے بنتِ علیؑ
جہانِ صبر کا نقشِ جلی ہے بنتِ علیؑ

حسنؑ حسینؑ ہیں جس شاخِ معرفت کے پھول
اُسی کی ایک شگفتہ کلی ہے بنتِ علیؑ

شریکۂ شہِ شبیرؑ ہے لقب اُس کا
کہ ساتھ بھائی کے ہر دم رہی ہے بنتِ علیؑ

کرے تو کیسے کرے اس کا سامنا باطل
کہ قول و فعل میں عکسِ نبیؐ ہے بنتِ علیؑ

سفر تمام رہِ کربلا کا شاہد ہے
ثبات و عزم کا پیکر رہی ہے بنتِ علیؑ

سرِ حسینؑ جو نیزے کی نوک پر آیا
تو حریّت کی علامت بنی ہے بنتِ علیؑ

حُسنیت کا ادا یوں کیا ہے حق اس نے
جہاں حسینؑ نہ پہنچے گئی ہے بنتِ علیؑ

نہیں ہے اب کوئی اسلام کی بقا کو خطر
کہ دینِ حق کی نئی زندگی ہے بنتِ علیؑ

اک آفتاب کا پیغام عام کرنے کو
دیارِ شام کی جانب چلی ہے بنت علیؑ

لرز رہا ہے ابھی تک جہانِ استبداد
علیؑ کے لہجے میں یوں کونجتی ہے بنتِ علیؑ

اسیر گرچہ رہی خود مگر غلامی سے
زمانے بھر کو رہا کر گئی ہے بنتِ علیؑ

بنی ہے سایہ وہ خود اک جہان کی خاطر
اگرچہ اپنی ردا ڈھونڈتی ہے بنتِ علیؑ

جہادِ حق میں اگرچہ تھے اور بھی مصروف
مگر یہ حق ہے کہ بنتِ علی ہے بنتِ علیؑ

کیا ہے قصرِ ستم کو سحرؔ خس وخاشاک
مثالِ برقِ بلا جب اٹھی ہے بنت علیؑ

شبیہہِ فاطمہؑ

عمل کام آئے گا ہرگز نہ کوئی بھی ذرا اپنا
بروزِ حشر ہوگا سرخرو اشکِ عزا اپنا

زمین کربلا کو مقتلِ آفاق کہتے ہیں
ہے دنیا سے جدا کتنا نظر کا زاویہ اپنا

جہاں میں کربلا والوں کا ہر سو نور پھیلا ہے
وفا کی راہ میں چھوڑا ہے ایسا نقشِ پا اپنا

جنابِ سیدہؑ کی ذات کا اک عکس ہیں زینبؑ
اس آئینے میں جلوہ دیکھتا ہے آئنہ اپنا

فضائے کربلا کے واسطے جو ماں نے سونپا تھا
ادا کردار کرتی ہیں شبیہہ فاطمہ اپنا

درو دیوارِ قصرِ شام پر لرزہ سا طاری ہے
دکھاتا ہے اثر اب لہجۂ شیرِ خدا اپنا

علم ہے یا سحرؔ سایہ ہے یہ زینب کی چادر کا
یہی اپنا سہارا ہے یہی ہے آسرا اپنا

زین العباؑ

جو میرے رہنما و پیشوا ہیں
امام الاصفیاء و اتقیا ہیں

فرزدق نے کہا جن کا قصیدہ
مرے ممدوح وہ زین العبا ہیں

انہیں سجاد کہتا ہے زمانہ
وہ حق کی بندگی کی انتہا ہیں

ہے ان کی ہر دعا کامل صحیفہ
وہ فخر و نازِ خاصانِ خدا ہیں

سیادت ان کی ہستی کا تسلسل
وہ حفظِ نسلِ ختم الانبیاء ہیں

لقب ہے عابدِ بیمارؑ کا
وہ دکھیوں کے لئے وجہِ شفا ہیں

اسیرِ کربلا کہتے ہیں ان کو
اسیر اُن کے وسیلے سے رہا ہیں

کسوٹی جِلت و حرمت کی ہیں وہ
حق و باطل میں معیارِ ہدیٰ ہیں

ولایت ان کے گھر کی ہے وراثت
وہ میرِ کاروانِ اولیاء ہیں

بھٹک سکتا نہیں میں راہ حق سے
کہ میرے راہبر آلِ عبا ہیں

ہے ان کی خاکِ پا آنکھوں کا سرمہ
دلوں کا نور ان کے نقشِ پا ہیں

مرا دامن رہے گا کیسے خالی؟
کہ جب وہ منبعِ جود و سخا ہیں

ہیں ان سے گردشیں شام و سحر کی
وہ بیشک محورِ ارض و سما ہیں

عزم کی دیوار

آسمانِ ابرِ گوہر بار زین العابدینؑ
ہیں مجسم بخشش و ایثار زین العابدینؑ

صبر کی ہیں آہنی تلوار زین العابدینؑ
ظلم سے ہیں برسرِ پیکار زین العابدینؑ

بڑھ رہے ہیں ضبط وتسلیم و رضا کی راہ میں
بے کسوں کے قافلہ سالار زین العابدینؑ

خاک ہے ان کے قدم کی آج بھی خاک شفا
دشت کربل میں تھے جو بیمار زین العابدینؑ

اک طرف ہے جبر و استبداد کا سیلِ بلا
اک طرف ہیں عزم کی دیوار زین العابدینؑ

ظلمت' سفیانیت میں وہ ہیں شبیری چراغ
ہیں سراپا پیکرِ انوار زین العابدینؑ

اک علامت بن گیا ہے جرأتِ اظہار کی
کربلا کے بعد اک کردار زین العابدینؑ

ہر دعا ان کی عبادت کا صحیفہ بن گئی
بندگی کا بن گئے معیار زین العابدینؑ

زیورِ مردانگی ہاتھوں کی زنجیریں تری
طوق ہے تیرے گلے کا ہار زین العابدینؑ!

نرغۂ باطل میں حق کی فتح کا اعلان ہے
بیڑیوں کی جو ہے یہ جھنکار زین العابدینؑ!

تیرے استقلال و ہمت کا ہے یہ اک امتحاں
بے ردا عترت سرِ بازار زین العابدینؑ!

خطبۂ حق نے ترے کیسا دکھایا ہے اثر
گنگ ہے سب شام کا دربار زین العابدینؑ!

ہوں مرے شام وسحر رنج ومصیبت سے بری
میں ولا کی مے سے ہوں سرشار زین العابدینؑ!

اظہارِ ولا

قصیدہ جن کی خاطر تھا فرزدق نے کہا اپنا
یہ خواہش ہے کروں میں ان سے اظہارِ ولا اپنا

علی ابن حسین ابن علی ابن ابو طالبؑ
کوئی رکھتا نہیں ایسا نسب میں سلسلہ اپنا

مثالِ سیدِ سجادؑ مل سکتی نہیں ہرگز
عبادت میں تھا جو انداز وہ انداز تھا اپنا

انہی کی ذات ہے معیارِ حلت اور حرمت کا
حق و باطل میں کر دیتی ہے صادر فیصلہ اپنا

ثبات و عزم کی مشعل سحر گل ہو نہیں سکتی
ہوائے ظلم بیشک آزما لے حوصلہ اپنا

منقبت
امام زین العابدینؑ

کیا بیاں کیجے کہ کیا ہے شانِ زین العابدینؑ
اور پھر وہ بھی کہ ہو شایانِ زین العابدینؑ

بیڑیاں ہیں یا رسن ہے طوق یا زنجیر ہے
قید میں ہے یہ سرو سامانِ زین العابدینؑ

کربلا کی جنگ میں جوہر دکھاتے تیغ کے
زندگی بھر یہ رہا ارمانِ زین العابدینؑ

ماسوا کا ہوش رہتا تھا نہ دوران نماز
اللہ اللہ کیا تھا وہ ایمانِ زین العابدینؑ

لب پہ اک حرف شکایت عمر بھر آیا نہیں
کیا ہے صبر و شکر و اطمینانِ زین العابدینؑ

کربلا کی روح سے واقف نہیں جن کی نظر
کس طرح ہوں گے وہ رتبہ دانِ زین العابدینؑ

کربلا کے بعد بھی تازہ رکھا پیغامِ حق
اہل ایماں پر ہے یہ احسانِ زین العابدینؑ

حشر تک زندہ رہے گا نامِ شاہِ کربلا
برسرِ منبر ہے یہ اعلانِ زین العابدینؑ

دینِ حق کی عظمت و حقانیت وہ پا گیا
جس کو حاصل ہو گیا عرفان زین العابدینؑ

نوعِ انساں کے لئے وہ حریّت آموز ہے
چشمِ عالم میں ہے جو زندانِ زین العابدینؑ

ہے ہر اک حرف وفا میں اشک خونیں کا اثر
سوز سے معمور ہے دیوانِ زین العابدینؑ

ان کی محرابِ عبادت عرش سے کچھ کم نہیں
اور صحیفہ ہے کہ ہے فرمانِ زین العابدینؑ

گرمیٔ محشر کا ہرگز خوف کچھ ہم کو نہیں
ہم ہیں زیرِ سایۂ دامانِ زین العابدینؑ

عابد بیمار کی ہے خاکِ پا خاکِ شفا
کیوں نہ ہم دل سے ہوں پھر قربانِ زین العابدینؑ

میں کہاں اور مدحتِ آلِ محمد کا ہنر
یہ مرے اشعار ہیں فیضانِ زین العابدینؑ

جن کی مدحت میں قصیدہ کو فرزدق ہو سحرؔ
منقبت ہو گی یہ کیا شایانِ زین العابدینؑ

منقبت امام باقرؑ

زمیں پر رفعتوں کے حاملِ پرواز ہیں باقرؑ
فضائے آسمانِ قدس کے شہباز ہیں باقرؑ

تفکر کے سمندر کے وہ اک غواص ہیں یکتا
جہان علم و دانش کے لئے اعزاز ہیں باقرؑ

ہے ان کی ذات عصمت کے جلی انوار کی حامل
تقدس کے خفی اسرار کے ہمراز ہیں باقر

جسے باطل دبا سکتا نہیں جبر و تشدد سے
دیار ظلم میں وہ عدل کی آواز ہیں باقرؑ

اماں ملتی ہے ہر اک بے نوا کو جن کے دامن میں
غریبوں اور مسکینوں کے وہ دمساز ہیں باقرؑ

دلوں پر ثبت ہے اب بھی سحرؔ عظمت کا نقش ان کی
کمالات امامت کا حسیں اعجاز ہیں باقرؑ

منقبت
امام جعفر صادقؑ

بھلا معلوم ہے کس کو مقامِ جعفرِ صادقؑ ؟
دھڑکتا ہے دلِ مومن میں نامِ جعفرِ صادقؑ

جہان فکر و دانش میں کسی کو ہے کہاں حاصل؟
جو ہے چشمِ جہاں میں احترامِ جعفرِ صادقؑ

نبیؐ کے بعد دنیا میں لقب صادق انہی کا ہے
پیامِ صدق ہے یکسر پیامِ جعفرِ صادقؑ

ہیں ان کے نام سے منسوب اتنی حکمتیں دیں کی
کہ نظمِ فقہِ دیں ہے اب نظامِ جعفرِ صادقؑ

سدا ہے ازدحامِ تشنگانِ معرفت در پر
پئے جاتے ہیں اہلِ علم جامِ جعفرِ صادقؑ

نہ کیوں حق گوئی ہی میرا شعارِ زندگانی ہو
کہ میں ہوں ایک ادنیٰ سا غلامِ جعفرِ صادقؑ

سحر آئے نہ کیسے آگہی کا رنگ شعروں میں
مری مدحت کا عنوان ہیں امامِ جعفرِ صادقؑ

منقبت امام کاظمؑ

مشیتوں کا حسیں انتخاب ہیں کاظم
زمانے بھر میں فضیلت مآب ہیں کاظم

زمانہ جن کے تحمل سے فیضیاب ہوا
جہاں حلم کا ایسا نصاب ہیں کاظم

ثبات و عزم و یقیں صبر و استقامت میں
جواب جس کا نہیں لاجواب ہیں کاظم

نہ کس طرح ہوں وہ قرآں کی روح سے واقف؟
کہ عکسِ صاحبِ اُم الکتاب ہیں کاظم

یہاں سے لوٹ کے جاتا نہیں کوئی خالی
در مراد ' حوائج کا باب ہیں کاظمؑ

ہے رشکِ عرشِ بریں اس کا ایک اک ذرہ
وہ خاکِ پاک جہاں محوِ خواب ہیں کاظمؑ

چمک رہا ہے جو آفاقِ علم میں ہر سو
اس آئنے کی سحر آب و تاب ہیں کاظمؑ

منقبت امام رضاؑ

دلیل و حجتِ دینِ خدا امامِ رضاؑ
ہیں فخر و نازشِ آلِ عبا امامِ رضاؑ

کفیل و والی و عقدہ کشا امامِ رضاؑ
امام و راہبر و پیشوا امامِ رضاؑ

عرب ہو یا ہو عجم سب ہیں ان کے زیرِ نگیں
ہیں شرق و غرب کے فرماں روا امامِ رضاؑ

لقب انہی کو ہے زیبا امامِ ضامن کا
کہ ہر سفر کا ہیں اک آسرا امام رضاؑ

کرامتیں نہ ہوں کس طرح آپؑ سے ظاہر
سراسر آپؑ ہیں معجز نما امامِ رضاؑ

عجم کی خاک پہ کس شان سے چمکتے ہیں
جو ثبت آپؑ کے ہیں نقشِ پا امام رضاؑ

سحرؔ کو فکر ہو کیا گردشِ زمانہ کی؟
کہ وہ ہے آپؑ کا مدحت سرا امامِ رضاؑ

منقبت امام تقیؑ

کمالِ بندگی و زہد ہے کمالِ تقیؑ
جہاں میں کوئی نہیں ہے کہیں مثالِ تقیؑ

نظر میں تیر گئی تازگی اجالوں کی
کبھی جو ذہن میں آیا مرے خیالِ تقیؑ

ہے لمحہ لمحہ حیاتِ سعید کا شاہد
ہیں نورِ صدق سے معمور ماہ و سالِ تقیؑ

تقیؑ ہوں عسکریؑ ہوں یا ہوں مہدیؑ دوراں
تمام سلسلۂ معرفت ہے آلِ تقیؑ

تجلیوں کا عجب ان کے گرد ہالہ ہے
کہ رشکِ جلوۂ مہتاب ہے جمالِ تقی

تمام رشد و ہدایت ہے ہر عمل ان کا
تمام حکمت و دانش ہے ہر مقالِ تقی

نہ کیسے ان کا زمانے میں ہو لقب جواد
کہ عین جود و سخا ہیں سحؔر خصالِ تقی

منقبت امام علی نقیؑ

زہے جلالت و اکرام و عزو جاہِ تقی
کہ جن و انس و ملک ہیں غلامِ شاہِ تقی

ہو کیوں نہ بارشِ انوارِ ایزدی ہردم
امین حق و صداقت ہے بارگاہ تقی

نہ کیسے منزل مقصود ہم کو حاصل ہو؟
کہ بالیقیں ہے رہِ مستقیم راہ تقی

ہے اُن کی نسبتِ جاں عسکری و مہدی سے
اک آفتابِ تقی دوسرا ہے ماہِ تقی

پھر اور چاہیے کیا دین اور دنیا میں؟
ہمارے حال پہ ہو جائے گر نگاہِ نقی

نہیں ہے حشر کی گرمی کا کوئی خوف ہمیں
گناہ گاروں کو کافی ہے بس پناہِ نقی

امامؑ ابن امامؑ آپؑ پر درود و سلام
غلام آپ کا ادنیٰ سحرؔ ہے شاہِ نقی

منقبت امام عسکریؑ

رشکِ تجلی مہ و اختر ہیں عسکریؑ
افلاکِ معرفت پہ منور ہیں عسکریؑ

عرفان و علم و زہد کے پیکر ہیں عسکری
آئینۂ جمالِ پیمبرؐ ہیں عسکریؑ

پرتو ہیں ان کی ذات کے اجلال و تمکنت
عکسِ جلالِ فاتحِ خیبر ہیں عسکریؑ

دشمن پہ کیوں نہ رعب ہو ان کے وجود کا
تنہا خود اپنی ذات میں لشکر ہیں عسکریؑ

غیبت انہی کے سائے میں پروان ہے چڑھی
غیبت کا سائبانِ مطہر ہیں عسکریؑ

کیا خوف ہے سحرؔ مجھے میزان حشر کا؟
محبوبِ ذاتِ شافعِ محشر ہیں عسکریؑ

جامع صفات

نورِ الٰہیات حسن عسکریؑ کی ذات
ہے عکسِ بیّنات حسن عسکریؑ کی ذات

علم و شعور و آگہی ، اخلاص و معرفت
ہے جامعِ صفات حسن عسکریؑ کی ذات

جو ان سے منسلک ہوا وہ پا گیا مراد
ہے کشتیٔ نجات حسن عسکریؑ کی ذات

یہ دوسرے حسنؑ ہیں تحمل میں بے مثال
ہے پیکرِ ثبات حسن عسکریؑ کی ذات

مہدیؑ اگر پسر ہیں تو ہادیؑ یہ آپ ہیں
کیا منتخب ہے ذات حسن عسکریؑ کی ذات

آلامِ دو جہاں کی ہمیں فکر کیا سحرؔ
ہے حلِ مشکلات حسن عسکریؑ کی ذات

امام عصرؑ

زہے وجاہت و عزو وقار کا عالم
امام عصرؑ! ترے اقتدار کا عالم

چمن چمن میں گلوں پر نکھار کا عالم
ترے ظہور سے ہو گا بہار کا عالم

نفس نفس ہے کہ بارگراں ہے ہستی پر
یہ زندگی ہے ترے انتظار کا عالم

ترا ظہور علامت ہے وحدت دیں کی
ہے روئے دہر پہ اک انتشار کا عالم

ترے ظہور سے چھٹ جائیں گے دھند لکے سب
ابھی تو چاروں طرف ہے غبار کا عالم

ترے ظہور سے ہو گی شکست باطل کو
زمانے دیکھے گا پھر ذوالفقار کا عالم

سحر میں حلقہ بگوشِ امامِ دوراں ہوں
مرے لئے ہے یہی افتخار کا عالم

مرد حق شعار

روئے گلزار جہاں پر اک نکھار آنے کو ہے
پھول فرشِ راہ ہیں جانِ بہار آنے کو ہے

تلزمِ ایام میں پہلی سی طغیانی نہیں
مضطرب موجوں کو آخر اب قرار آنے کو ہے

تھمتی جاتی ہے جو اب حالات کی رفتار بھی
کیا علاجِ گردشِ لیل و نہار آنے کو ہے؟

کب سے اپنی سانس جیسے وقت ہے روکے ہوئے
آج ہی شاید وہ جانِ انتظار آنے کو ہے

دیکھتے ہیں جس کو جھک جھک کر مہ و مہر و نجوم
اشہبِ صبح و مسا کا شہسوار آنے کو ہے

مشرق و مغرب رہیں اب ہوشیار و با ادب
دولتِ ارض و سما کا تاجدار آنے کو ہے

کتنی صدیاں جس کا جلوہ دہر سے پنہاں رہا
وہ سراپا نور ہو کر آشکار آنے کو ہے

جہل اپنی موت مر جائے گا آخر دیکھنا
علم کی دنیا پہ ایسا اعتبار آنے کو ہے

جسکی آمد کے حلیم و ملتزم ہیں منتظر
وہ حرم کی جان ' نورِ کردگار آنے کو ہے

ظلم کو نابود کر دے گا جو روئے دہر سے
اپنے ہاتھوں میں وہ لے کر ذوالفقار آنے کو ہے

اس کے ہاتھوں پرچمِ حقانیت ہو گا بلند
مرد حق آگاہ ' مرد حق شعار آنے کو ہے

کیوں نہ رک کر نبضِ دوراں آج پھر چلنے لگے
وہ امامِ عصر وہ دیں کا وقار آنے کو ہے

بھیجتے تھے ہم عریضے پانیوں میں جس کے نام
جود و بخشش کا وہ بحرِ بے کنار آنے کو ہے

لمحۂ حاضر کو مل جائے گا آخر اک دوام
گردشِ شام و سحر کو اک قرار آنے کو ہے

مولا و آقا کے ہم بھی سامنے ہوں گے سحرؔ
اپنی ہستی کا ہمیں بھی اعتبار آنے کو ہے

قائم آلِ عبا

ہمیشہ صبح و مسا انتظار کرتے ہیں
یہ مہر و ماہ ترا انتظار کرتے ہیں

نثار ہونے کو تجھ پر یہ تیرے پروانے
اے شمعِ نورِ خدا! انتظار کرتے ہیں

ترے ہی دم سے ہے قائم نظامِ ارض و سما
جبھی تو ارض و سما انتظار کرتے ہیں

یہ کائنات تجھے دیکھتی ہے اٹھ اٹھ کر
فضا ، ہوا و خلا انتظار کرتے ہیں

فضائے گلشنِ جاں راہ دیکھتی ہے تری
گل و بہار و صبا انتظار کرتے ہیں

ہزار آرزوئیں ہیں ہزار امیدیں
ہے دل میں حشر بپا انتظار کرتے ہیں

سحرؔ ہو قائمِ آلِ عبا کا جلد ظہور
اٹھائے دستِ دعا انتظار کرتے ہیں

پیشوائے زماں

ورد کرتا ہے یوں قلب زار آپ کا
دھڑکنیں کر رہی ہیں شمار آپ کا

پیشوائے زماں آپ کی ذات ہے
ہیں نبیؐ آپ کے کردگار آپ کا

کب زمانے میں جلوہ نما آپ ہوں
کر رہی ہے نظر انتظار آپ کا

یہ جو کھلتے ہیں غنچے مہکتے ہوئے
نام لیتی ہے فصلِ بہار آپ کا

گردشِ وقت کا خوف کیا ہے مجھے؟
میرے چاروں طرف ہے حصار آپ کا

آپ ہی کی محبت سے سرشار ہے
میرے دل پر ہے یوں اختیار آپ کا

آپ ہی کی حکومت ہے شام و سحرؔ
سارے عالم پہ ہے اقتدار آپ کا

شمعِ ھدیٰ

ہم اہلِ درد یہ پروانہ وار کرتے ہیں
کہ تیرا شمعِ ہدیٰ! انتظار کرتے ہیں

عجیب کیفیتِ انتظار ہے جس میں
ہر ایک لمحہ صدی میں شمار کرتے ہیں

تصورات میں لاتے ہیں ہم ترا چہرہ
ہمارے دل پہ اندھیرے جو وار کرتے ہیں

ترے خیال کی خوشبو بسا کے ذہنوں میں
ہم اپنے موسمِ جاں کو بہار کرتے ہیں

پسِ حجاب ہی جلوہ ہمیں دکھا تو سہی
ہم اپنی جان بھی تجھ پر نثار کرتے ہیں

نہیں ہے ڈر ہمیں شام و سحر کی گردش کا
کہ تیرے نام کا ہم تو حصار کرتے ہیں

جانِ انتظار

نظریں جمائے ہیں سرِ میدانِ انتظار
کب سے ہم انتظار میں ہیں جانِ انتظار

صدیوں سے منتظر ہیں تری دید کے لئے
پھیلا ہوا ہے آج بھی دامانِ انتظار

قلب و نظر ہمارے ہیں زیرِ نگیں ترے
قبضہ ترا ہے ہم پہ اے سلطانِ انتظار

ہر ایک گُل ہے کھل کے تری راہ دیکھتا
مہکا ہوا ہے سارا گلستانِ انتظار

جلوہ دکھائی دے گا ترا ایک دن ضرور
پختہ ہمارے دل میں ہے ایقانِ انتظار

لذت کی کیفیت ہے عجب روح میں سحرؔ
پیوست جب سے دل میں ہے پیکانِ انتظار

102

رشکِ سلیمانؑ

شب کو ہے ایسے صبحِ درخشاں کا انتظار
ظلمت کو جیسے نیرِ تاباں کا انتظار

ہر گل کو ہے ہوائے گلستاں کا انتظار
پیاسے کو جیسے ابرِ بہاراں کا انتظار

کوئی تو انقلاب کی صورت دکھائی دے
دریائے پُر سکوں کو ہے طوفاں کا انتظار

پروانہ وار نور کو ظلمت ہے ڈھونڈتی
ہے انجمن کو شمعِ فروزاں کا انتظار

اسلام کو ہے اپنے محافظ کی جستجو
قرآن کو ہے وارثِ قرآں کا انتظار

اس کا ظہور ہم ہی نہیں چاہتے فقط
ہے دہر کو بھی جلوہ پنہاں کا انتظار

103

کب ختم ہو گا بیم ورجا کا یہ سلسلہ
عہدِ خزاں ہے فصلِ بہاراں کا انتظار

ہے جس کی ذات حجتِ خالق جہان میں
نوعِ بشر کو ہے اُسی انساں کا انتظار

جس کی دلوں پہ اب بھی حکومت ہے چار سو
ہم کو ہے ایسے رشکِ سلیمانؑ کا انتظار

آنکھوں کے ساتھ دل بھی ہمارا ہے فرشِ رہ
دیکھے کوئی تو شوقِ فراواں کا انتظار

آنکھوں کو ہے تلاش مسیحائے وقت کی
دل کو ہے اپنے درد کے درماں کا انتظار

ہم راہ دیکھتے ہیں جو اپنے امام کی
ہم کو ہے اپنے حاصلِ ایماں کا انتظار

دامن میں اپنے کچھ بھی ولا کے سوا نہیں
اور کر رہے ہیں ہادیٔ دوراں کا انتظار

سارا فسانہ کب کا لکھا جا چکا سحرؔ
اب تو فقط ہے وقت کو عنواں کا انتظار

اب تک

رخ اسلام ہے تازہ' ہے اس پر اک نکھار اب تک
کسی کا فیض ہے یہ' باغ دیں پر ہے بہار اب تک

جو دیکھو تو نہیں جلوہ فگن کوئی زمانے میں
جو سوچو تو جہاں پر ہے کسی کا اقتدار اب تک

یہ اس کا معجزہ ہے خود کو رکھا ہے نہاں اس نے
مگر دینِ خدا ہے اس کے دم سے آشکار اب تک

دلوں کی ایک اک دھڑکن صدا دیتی ہے رہ رہ کر
فقط ہے ایک ہی ہستی' ہے جس کا انتظار اب تک

گواہی دے رہی ہے اسکے پاک انفاس کی خوشبو
کہ گلزار امامت کی فضا ہے مشکبار اب تک

کوئی مشکل ہو اس کو ہی صدا دیتا ہوں میں بڑھ کر
وہی ہر اک مصیبت میں ہے میرا غمگسار اب تک

مرے لب ہر اسی کا نام ہے شام و سحر جاری
تڑپتا ہے اسی کی یاد میں یہ قلبِ زار اب تک

امامِ حق

مہ و مہر و نجوم و کہکشاں ہو کوہ و دریا ہو
ہیں سب زیرِ نگیں ان کے وہ گلشن ہو کہ صحرا ہو

نظامِ خشک و تر پر کیوں نہ اس ہستی کا قبضہ ہو
کہ دورانِ عبادت جس کا لہروں پر مصلا ہو

نظر کے سامنے اے کاش ایسا بھی نظارہ ہو
''طوافِ حج ہو کعبہ ہو مرے مولا کا جلوہ ہو''

زمانے کی نگاہیں منتظر ہیں کتنی صدیوں سے
جو مدت سے ہے پردے میں وہ چہرہ آشکارا ہو

زمیں ظلم و ستم کی تیرگی سے بھر گئی ہر سو
امامِ وقت آئیں عدل کا ہر سو اجالا ہو

ہے جس معجز نما کا دستِ رحمت نبضِ دوراں پر
بھلا کیسے نہ پھر وہ شخصیت رشکِ مسیحا ہو؟

زمین و آسماں بھی سایۂ دامن میں ہوں جس کے
ہمارے سر پہ کیوں اس سائباں کا پھر نہ سایہ ہو؟

جہاں کے ذرے ذرے پر ہو طاری وجد کا عالم
جو بیت اللہ کے منبر پر امامِ حق کا خطبہ ہو

ہماری آنکھ کا سرمہ بنے خاکِ شفا اس کی
میسر گر کہیں ان کا ہمیں نقشِ کفِ پا ہو

جو غیبت میں بھی رہ کے ہو جہاں کے حال سے واقف
نہ کیوں اک ایک دھڑکن سے ہماری وہ شناسا ہو

عریضے بھیجتے ہیں ہر برس ہم ان کی خدمت میں
اسی امید پر شاید کبھی پوری تمنا ہو

ہماری حاجتیں کیسے نہ ان کے در پہ بر آئیں؟
مگر ہے شرط ہم کو مانگنے کا بھی سلیقہ ہو

سحرؔ عرضِ ہنر کا یوں صلہ مل جائے گا مجھ کو
اگر مقبول ان کی بارگہ میں یہ قصیدہ ہو

روحِ عصر

تصویرِ حال میں ترا فردا ہے منتظر
اے روحِ عصر! لمحہ بہ لمحہ ہے منتظر

فطرت کے ہر نشاں کو تری ہی تلاش ہے
ہر باغ و کوہ و وادی و صحرا ہے منتظر

ہر اہلِ دل کو ہے ترے جلوے کی جستجو
قلبِ گداز و دیدۂ بینا ہے منتظر

اس تیرہ خاکداں کو ہے پھر روشنی کی آس
اے آفتاب! ہر کوئی ذرہ ہے منتظر

صبحِ ازل سے پہلے اجالے کا دہر میں
شامِ ابد کا آخری تارا ہے منتظر

منظومات

کب آئے گی بہار گل و برگ و بار پر
مدت سے دل کا نخلِ تمنا ہے منتظر

آئے کبھی ہمارے عریضوں کا بھی جواب
مدت سے ہر کنارۂ دریا ہے منتظر

اے شہسوار ارض و سما! تیرے واسطے
آنکھیں بچھائے راہ میں دنیا ہے منتظر

تقدیس کی فضا ہے تری راہ دیکھتی
صحنِ حرم میں دیدۂ کعبہ ہے منتظر

سنوریں گے خدو خال کبھی وقت کے سحر
اس آئنے میں ہر کوئی چہرہ ہے منتظر

مباھلہ

باطل جہاں جہاں ہے وہاں ہے مباہلہ
حقانیت کا زندہ نشاں ہے مباہلہ

تطہیرِ اہلِ بیتؑ کا اعلاں ہے برملا
تقدیسِ پنجتن کا بیاں ہے مباہلہ

پہچانتے ہیں دل سے اسے اہلِ معرفت
خوشبوئے خلد ' نورِ جناں ہے مباہلہ

معیار ہے یہ حق و صداقت کا دہر میں
اعلانِ شاہِ کون و مکاں ہے مباہلہ

لرزا دیا ہے جس نے فضائے نفاق کو
اک گونجتی ہوئی وہ اذاں ہے مباہلہ

جس نے جلا کے کذب کو نابود کردیا
حق کی اک ایسی برقِ تپاں ہے مباہلہ

باطل کے واسطے ہے پیامِ اجل سحرؔ
صدق و صفا کی تیغِ رواں ہے مباہلہ

غدیر

کیا بتائیں کیا نگاہِ حق میں ہے شانِ غدیر
باعثِ تکمیلِ دینِ حق ہے اعلانِ غدیر

عام ہیں من کنت مولا کی صدائیں ہر طرف
ہے ولا کے نور سے معمور دامانِ غدیر

نقش ہے ہر دل پہ اقرارِ ولایت آج بھی
یاد ہے ہر صاحبِ ایماں کو پیمانِ غدیر

جس نے سمجھا ہے اسے، دیں کی حقیقت پا گیا
اصل میں عرفانِ قولِ حق ہے عرفانِ غدیر

فرق مومن اور منافق کا ہے چہروں سے عیاں
حشر سے بھی پیشتر قائم ہے میزانِ غدیر

روشنی پاتے رہیں گے اس سے اہلِ معرفت
تا ابد پھیلا رہے گا نورِ فیضانِ غدیر

آیہ اکملت جسکی شان میں اتری سحرؔ
یہ قصیدہ کیسے ہو سکتا ہے شایانِ غدیر؟

114

شب عاشور

بھلا ہے عام کوئی شب کہاں شبِ عاشور؟
حیات و موت کے ہے درمیاں شبِ عاشور

حسینؑ صبح سے پہلے بجھا رہے ہیں چراغ
وفاؤں کا ہے عجب امتحاں شبِ عاشور

زمین کرب و بلا کی ہے روشنی ہر سو
دکھائی دیتا نہیں آسماں شبِ عاشور

گزر رہا ہے ہر اِک لمحہ اِک صدی کی طرح
قضا کی راہ میں یوں ہے رواں شبِ عاشور

عجیب کرب کا عالم ہے روح میں برپا
کہ جیسے ہے سرِ نوکِ سناں شبِ عاشور

نجانے کب مری قسمت میں ہو طلوعِ سحرؔ
رکی ہوئی ہے سرشتِ جاں شبِ عاشور

115

یوم عاشورہ

زمیں پہ دھوپ کا سایہ ہے یومِ عاشورہ
عجیب حشر سا برپا ہے یومِ عاشورہ

متاعِ صبر ہے عزم و ثبات کا ساماں
حسینؑ ساتھ جو لایا ہے یومِ عاشورہ

حسینیتؑ نے گرا کر بتِ یزیدیت
نشانِ جبر مٹایا ہے یومِ عاشورہ

صدا یہ عرش تلک کس کی گونجتی ہے بھلا
اذان کون یہ دیتا ہے یومِ عاشورہ؟

کٹا کے آخری سجدے میں اپنی گردن کو
قضا کو کس نے ہرایا ہے یومِ عاشورہ؟

یہ کس سخی کی سخاوت کی دھوم ہے ہر سو؟
گھر اپنا جس نے لٹایا ہے یومِ عاشورہ

یہ کس جری نے کٹے بازوؤں سے اپنے سحرؔ
علم وفا کا اڑایا ہے یومِ عاشورہ

علم

آزادیٔ حیات کے احساس کا علم
لہرا رہا ہے آج بھی عباسؑ کا علم

اس خون سے بھرے ہوئے پرچم کے سامنے
کیا شے بھلا ہے گوہر و الماس کا علم

جو اس کے ساتھ مشکِ سکینہؑ کو تھی بندھی
یہ ہے اُسی امید، اُسی آس کا علم

یاد آ رہا ہے منظرِ غم دیکھ کر اسے
یہ کربلا کے وشت کی ہے پیاس کا علم

شیطانیت کے شر سے رہیں گے بچے ہوئے
چھایا ہے ہم پہ سورۂ والناس کا علم

لہرا رہا ہے دیدۂ پُر آب میں سحرؔ
ہر اشکِ غم ہے اک دلِ حساس کا علم

خاک شفا

ہے جہاں میں ہم کو حاصل خوب ادراکِ شفا
ہم نے چہرے پر ملی ہے اس لئے خاکِ شفا

ایک اک تار سیہ ہے روکشِ تنویرِ خلد
ہے عزا کا پیرہن دراصل پوشاکِ شفا

ہے غم شبیرؑ دنیا کے ہر اک غم کا علاج
مصحفِ کرب و بلا ہے نسخۂ پاکِ شفا

ذرے ذرے پر یہاں ہوتا ہے رحمت کا نزول
خاکِ دشتِ نینوا ہے رشکِ افلاکِ شفا

ماتمِ شہؑ میں سحرؔ میرا گریباں چاک ہے
دیکھئے تو غور سے یہ چاک ہے چاکِ شفا

محبانِ علیؑ

جو مستِ مئے ساغرِ عرفانِ علیؑ ہیں
وہ لوگ ہی درصل محبانِ علیؑ ہیں

سردارِ جوانانِ جناں جن کا لقب ہے
وہ صرف زمانے میں جوانانِ علیؑ ہیں

ہو صدق و عدالت کہ شجاعت کہ سخاوت
اوصاف ہیں جتنے بھی وہ شایانِ علیؑ ہیں

سرمایۂ صد حکمت و دانش ہیں جہاں میں
اشعار کہ جو شاملِ دیوانِ علیؑ ہیں

محشر کی کڑی دھوپ سے خائف ہوں بھلا کیوں؟
ہم لوگ کہ وابستۂ دامانِ علیؑ ہیں

اعمال پہ ہم اپنے جو کرتے ہیں نگاہیں
ہم لوگ کہاں لائقِ میزانِ علیؑ ہیں

اللہ و محمدؐ کی وہ سنت کے ہیں تابع
شاعر کہ سحرؔ جو بھی ثنا خوانِ علیؑ ہیں

شعرائے اھل بیتؑ

رواں جو اپنے قلم کا سمند رکھتے ہیں
ہم آسماں کو بھی زیرِ نگند رکھتے ہیں

ہمارے زیرِ نگیں ہے سخن کی ہفت اقلیم
کہ حرف حرف کو زیرِ کمند رکھتے ہیں

یہ عشقِ سید لولاکؐ کا ہے فیض کہ ہم
نگاہِ پاک و دلِ درد مند رکھتے ہیں

ہمیں یہ نازٗ گدائے درِ علوم ہیں ہم
ہمیں یہ فخر کہ ذوقِ بلند رکھتے ہیں

درِ بتولؑ کے ادنیٰ غلام ہیں ہم لوگ
غمِ جہاں سے بری بند بند رکھتے ہیں

یہ ان کا فیضِ کرم ہے کہ ہم سے اہلِ سخن
سمندروں کو جو کوزے میں بند رکھتے ہیں

انہی کی فکر ہمارے ہے ذہن کا محور
نظر میں دہر کے پست و بلند رکھتے ہیں

انہی کے ذکر سے ساری حلاوتیں لے کر
جو حرف رکھتے ہیں ہم رشکِ قند رکھتے ہیں

انہی کے نام کو وردِ زباں بنا کر ہم
مزا حیات کا اپنی دو چند رکھتے ہیں

ہماری فکر بھی معصوم فن بھی ہے معصوم
کہ دور خود سے ہر اک ہم گزند رکھتے ہیں

خدا بھی ان کے مدارج بلند کرتا ہے
جو حق کے نام کا پرچم بلند رکھتے ہیں

ہمیں یہ فخر کہ ہیں اہلِ بیتؑ کے شاعر
ہمیں یہ ناز وہ ہم کو پسند رکھتے ہیں

انیسؔ ہو کہ فرزدقؔ دبیرؔ ہو کہ سحرؔ
غمِ حسینؑ میں نامِ بلند رکھتے ہیں

بازار کوفہ میں خطبہ جناب زینبؑ

ہے سب حمد وثناء اللہ کی خاطر،
اور ہمارے جدِ عالیشاں محمدؐ پر درود ورحمتِ پروردگار،
اور ان کی آل پاک پر، نیکی میں جو ممتاز ہے،
اے اہل کوفہ!
اے فریب ومکر ویاوہ گوئی کے خوگر،
بھلا گریہ کناں ہو تم مصائب پر ہمارے؟
خشک ہو پائیں نہ یہ آنکھیں تمہاری آنسوؤں سے کاش!
اور آہیں تمہاری ہوں نہ ہرگز ختم،
بیشک ہے تمہاری داستاں اس بے وقوف عورت کی صورت،
جس نے خود ہی سوت کاتا، پھر اسے خود توڑ ڈالا،
تم نے بھی اپنا تعلق باندھنے کے بعد ہم سے توڑ ڈالا ہے،
فساد وفتنہ ونخوت، تکبر اور تملق اور خوشامد کے سوا کیا ہے تمہارے پاس؟
تم تو جاہلیت کی صفات بد کی جانب لوٹ آئے ہو،
کنیزوں کی ہو تم اولاد!
تم میں دشمنانِ دین کی اب چاپلوسی اور ان کی ناز برداری کا ہے کردار،
کیا اس گھاس کی صورت نہیں تم؟
ڈھیر پر کوڑے کے جو اگتی ہے،
یا چاندی کی ایسی کان ہو، مٹی میں پوشیدہ جو ہو،
سن لو! کہ تم نے خود ہی بدبختی فراہم کی ہے اپنے واسطے،
تم پر خدا کا اب عذاب آنے ہی والا ہے،

122

اوراس میں مستقل تم مبتلا ہو گئے'
عزیزوں کو ہمارے قتل کر کے کیا تم اب آنسو بہاتے ہو؟
قسم اللہ کی' رونا ہی تم کو چاہئے'
رووو زیادہ اور ہنسو کم'
تم نے ننگ و عار کا سودا کیا اور داغدار اپنے ہی دامن کو کیا ہے ایسے دھبے سے'
جسے ممکن نہیں دھونا'
بھلا کیسے یہ ممکن ہے؟
کہ ختم المرسلیںؐ جانِ رسالت'
معدنِ پیغمبری کے خاندان کے قتل سے خود کو بری تم کر سکو'
اور ایسی طاہر شخصیت کے قتل سے'
سردار ہیں جو اہل جنت کے جوانوں کے'
کیا ہے قتل اسے تم نے' تمہارے واسطے تھا جو پنہ گہ اور ہدایت کا چراغ'
اور ہر مصیبت اور بلا میں جو تمہارے واسطے وجہِ سکون و امن تھا'
مینار تھا وہ روشنی کا اور تھا حجت خدا کی'
سنتوں کا محور و مرکز
سنو! سنگیں بہت ہے یہ تمہارا جرم'
تم (اللہ کرے) خیر و سعادت سے رہو محروم'
اور ساری مساعی بے نتیجہ ہوں تمہاری'
اور تمہارے ہاتھ کٹ جائیں'
گناہوں کے خسارے سے رہو دوچار تم'
اللہ کے قہر و غضب کے مستحق ہو تم'
شکستوں' ذلتوں' رسوائیوں کے تازیانے ہی پڑیں گے اب ہمیشہ کے لئے سر پر
تمہارے'

123

اور دیا ہے کام تم نے بدترین انجام یہ ایسا'
کہ ڈر ہے آسمانوں میں نہ پڑ جائیں شگاف'
اور پھٹ نہ جائے یہ زمیں' اور کوہسار اس میں سما جائیں'
بہت افسوس ہے اے اہل کوفہ! تم پہ'
کیا تم جانتے ہو؟
تم نے ہے زخمی کیا پیغمبر حق کے جگر کو'
تم نے کیسے ان کی حرمت کی ہتک کی؟
کیسے تم نے خوں بہایا ان کا؟
کیسے پردۂ حرمت کو تم نے چاک کر ڈالا؟
ہوئے ہو ایک بھاری جرم کے اور ایک حیراں کن گنہ کے مرتکب تم'
یہ گنہ ہیں اسقدر سنگیں' جنہوں نے ہے زمیں کو بھر دیا'
جو آسماں پر چھا گئے' تو کر دیا ہے تیرہ تاریک اس کو'
کیا تعجب ہے؟ کہ اس غم میں فلک سے خون کی بارش ہو'
تاہم آخرت کا ہے عذاب سخت اس سے بھی کہیں بڑھ کر'
کوئی ہرگز نہ اٹھے گا مدد کے واسطے اس دن تمہاری'
اور عذابِ سخت میں اللہ نے جو مہلت تمہیں دی ہے'
اسے ہرگز نہ یہ سمجھو' کہ اس نے کم تمہارے جرم کو جانا ہے'
کیونکہ وہ کبھی جلدی نہیں کرتا سزا دینے میں'
شاید انتقامِ خوں میں وہ مظلوم کے تاخیر فرمائے'
مگر اللہ ہمارے اور ان کے ہے قریب'
اور ظالموں کی گھات میں ہے وہ'

دربار یزید میں خطبہ جناب زینبؑ

ہے سب تعریف اللہ کے لئے' سارے جہانوں کا جو رب ہے'
اور اللہ کی طرف سے ہو پیمبرؐ پر درود'
اور ان کے اہل بیتؑ پر بھی'
اور خدا نے سچ ہے فرمایا'
وہ لوگ انجام کو پہنچے' برائی کے ہوئے جو مرتکب'
جھٹلایا آیات الٰہی کو جنہوں نے'
اور تمسخر بھی اڑایا ان کا'
کیا تیرا گماں ہے اے یزید! ایسا
کہ ہم کو قید کر کے تنگ کر دی ہے فضا ارض و سما کی تو نے ہم پر؟
اور پھرایا ہے ہمیں شہروں میں' بازاروں میں کر کے قید'
کیا تو سوچتا ہے' ہم کو ذلت ہے ملی؟
اور تو نے حاصل کی ہے عزت؟
کیا سمجھتا ہے کہ اپنے اس عمل سے تو نے ایسا کارنامہ ہے کیا'
جس کی خوشی سے تو نہیں پھولا سماتا؟
اور غرور و فخر سے تو دیکھتا ہے چار سو اپنی حکومت کو؟
بھلا تو اپنی مرضی کے مطابق یہ جہاں آباد پاتا ہے؟
سمجھتا ہے کہ سب انجام پاتے ہیں اُمور دنیوی تیری ہی مرضی کے مطابق؟
اور سمجھتا ہے کہ تو نے ٹھیک جانا ہے ہمارے منصب و عزت کو؟
کچھ تو غور کر!
کیا بھول بیٹھا ہے تو فرمانِ الٰہی کو؟
وہ فرماتا ہے۔ کافر یہ نہ سمجھیں' ہم نے جو مہلت انہیں دی ہے' وہ ان کے فائدے میں ہے'

یہ مہلت اس لئے ہم نے انہیں دی ہے کہ وہ اپنے گناہوں میں اضافہ اور کر لیں'
اور رسوا کن عذاب سخت ہے ان کے لئے آخر'
جنہیں ہم نے کیا آزاد' تو ان کی ہے اک اولاد'
یہ انصاف ہے تیرا؟
کہ اپنی عورتوں کو اور کنیزوں کو تو پردے میں بٹھا رکھا ہے تو نے'
اور نبیؐ کی بیٹیاں نامحرموں کے درمیاں قیدی بنا رکھی ہیں'
پارہ پارہ ان کی حرمت و تقدیس کو تو نے کیا ہے'
اور بے پردہ کیا ہے ان کے چہروں کو'
کہ ان کو دیکھتے ہیں دشمنان دیں'
انہیں تو نے پھرایا شہر شہر
حتیٰ کہ شہروں اور دیہاتوں کے باشندے' انہیں اب دیکھتے ہی اپنی آنکھوں سے'
تماشا اک بنا رکھا ہے ان لوگوں نے ان کو'
کیفیت یہ ہے' کہ ان کے مردان کی نگہبانی کو نہیں موجود'
اور ان کا کوئی حامی نہیں ہرگز'
بھلا کیا مہربانی کی توقع اس سے؟
جو اولاد ہو ان کی' شہیدوں کا جگر کچا چبایا ہو جنہوں نے'
اور ایسے شخص سے نرمی کی کیا امید؟
جس کا جسم خود ایسے شہیدوں کا لہو پی کر بنا ہو
کیسے کر سکتا ہے اہل بیتؑ سے اپنی عداوت میں کمی وہ؟
جس نے ڈالی ہو نظر ہم پر سدا بغض اور نفرت کی'
اور اپنی زندگی میں انتقام و غیظ کی آنکھیں کھلی رکھیں'
بجائے اپنے احساسِ گنہ کے' جرم کو اپنے سمجھتا ہو بڑا'
اور فخر سے کہتا ہو' آج اے کاش میرے باپ دادا یہ خوشی و شادمانی دیکھتے' تو مجھ سے یہ کہتے'
نہ ہوں شل ہاتھ تیرے اے یزید!
او بے ادب! تو حضرت شبیرؑ کے دندان اقدس سے چھڑی کے ساتھ گستاخی ہے کرتا'

126

جو جوانانِ جناں کے سید و سرور ہیں'
پھر تو شعر بھی کہتا ہے اپنی شان میں'
لیکن یہ باتیں کس طرح کرتا ہے تو؟
کیا تیری طاقت آج اتنی ہے کہ تو نے ٹکڑے ٹکڑے کر دئے ہیں دل ہمارے
اور ٹھنڈا کر لیا اپنے کلیجے کو'
بہایا خون اولادِ محمدؐ کا'
محمدؐ جن پہ اور جن کی مقدس آل پر اللہ اپنی بھیجتا ہے رحمتیں'
(اور وہ جنہیں تو نے کیا ہے قتل) عبدالمطلبؑ کے خانوادے کے درخشاں تھے ستارے'
اور پھر اجداد کو اپنے صدا دیتا ہے تو'
اور یہ گماں رکھتا ہے' وہ دیں گے جواب'
حالانکہ تو جلدی پہنچ جائے گا ان کے پاس خود'
اور یہ کرے گا آرزو' اے کاش! میرے ہاتھ ہوتے شل' زباں ہوتی مری کونگی'
کہ میں نے جو کہا وہ کہہ نہ پاتا'
اور کیا جو کر نہ پاتا'
لے ہمارا حق تو ان لوگوں سے اے پروردگار!
اور ظالموں سے لے ہمارا انتقام'
اپنے غضب کو ان پہ نازل کر
جنہوں نے خوں بہایا ہے ہمارا' اور ہمارے حامیوں کو قتل کر ڈالا ہے'
واللہ! (تو اگر سمجھے حقیقت میں) تو اپنے اس گنہ سے تو نے اپنے آپ ہی کو ریزہ ریزہ ہے کیا'
جب تو خدا کے حکم سے جلدی ہی پیغمبرؐ کے ہوگا روبرو
تو ان کی ذریّت کا خوں لادے ہوئے ہوگا'
اور ان کی عترتِ قدس کی حرمت کی ہتک کا جرم'
ان کے قتلِ ناحق کا عذاب اپنی تو گردن پر لئے ہوگا'
یہ ہوگا حشر کے دن' جب خدائے پاک اپنے روبرو ختم الرسلؐ اور ان کے اہلِ بیتؑ اور ان
کے سبھی بکھرے ہوئے افراد کو یکجا کرے گا

127

اور ان کے حق کو ان کے دشمنوں سے وہ طلب فرمائے گا'
(اس کا ہے یہ ارشاد) مت سمجھو انہیں مردہ' شہید اللہ کی جو راہ میں ہوں'
بلکہ وہ زندہ ہیں' اپنے رب سے اپنا رزق پاتے ہیں'
سوکافی ہے تری خاطر یزید! اتنا' کہ تو روزِ قیامت روبرو اللہ کے ہوگا'
اور کریں گے دعویٰ پیغمبرؐ وہاں تیرے خلاف'
اور جبرئیلؑ ان کی مدد کو اور گواہی کو وہاں موجود ہوں گے'
جلد یہ ہوگا' کہ جن لوگوں نے مکر و فن سے مسند پر بٹھایا ہے تجھے' وہ روبرو ہوں گے خدا کے
اور تجھے معلوم ہونا چاہیے' ہوگی نہایت دردناک اس دن تری حالت'
نہ ہوگا تجھ سے بڑھ کر بدنصیب اس دن کوئی'
معلوم ہو جائے گا اس دن' ہے زیادہ کون مجبور و شکستہ؟
اے یزیدِ نابکار! افسوس! نیرنگ زمانہ نے یہاں تک مجھ کو پہنچایا'
کہ میں ہوں آج قیدی' اور مخاطب ہوں میں تجھ سے برسرِ دربار'
لیکن جانتی ہوں تیری قوت اور ترے جاہ و حشم کو میں حقیر'
اور اسقدر رکھتی ہوں میں ہمت'
کہ یہ باتیں کہوں میں تیرے منہ پر اور کروں تجھ کو ذلیل و خوار'
لیکن کیا کروں؟
آنکھیں ہماری رو رہی ہیں اور ہمارے دل سلگتے ہیں عزیزوں کے فراق و ہجر میں'
افسوس صد افسوس! کیا کچھ ہو چکا!
اللہ کے پاک و نجیب افراد ہیں مارے گئے' شیطان صفت لوگوں کے ہاتھوں'
جو ہمارے ہی کبھی آزاد کردہ تھے غلام'
اور ہیں ہمارے ہی لہو سے ہاتھ تم لوگوں کے رنگیں'
اور ٹپکتا ہے ہمارا خوں تمہارے منہ سے'
ہائے! پاک وہ اجسام' جو ہیں ٹکڑے ٹکڑے اور بے سر'
آندھیوں میں اور طوفانوں میں وہ سارے پڑے ہیں خاک پر ایسے'
کہ ان کو دیکھتے ہیں بھیڑیوں جیسے درندے لوگ'

اوملعوں! سمجھتا ہے اگر تو نے ہمارے قتل سے اور قید سے حاصل کیا ہے کچھ
تو پھر یہ جان لے اچھی طرح' اس کے عوض تجھ کو ادا کرنا پڑے گی اک بڑی قیمت بروزِ حشر'
جس دن پاس تیرے کچھ نہیں ہوگا'
اور اللہ اپنے بندوں پر نہ ہرگز ظلم فرمائے گا'
تیرے ظلم کی فریاد کرتی ہوں میں اللہ سے'
اور اس سے ہی پناہ دہر پرستی کی ہوں طالب'
تو ہماری دشمنی میں جس قدر بھی مکر اور تدبیر کرسکتا ہے' کر لے'
اور جو کوشش بھی کرسکتا ہے' کر لے'
تو ہمارے نام کو ذہنوں سے اور تاریخ کے صفحات سے ہرگز مٹا سکتا نہیں'
تیرے لئے ممکن نہیں ہے یہ کہ تو روکے فروغِ وحی پیغمبرؐ کو'
یہ تیرے لئے ممکن نہیں ہرگز' ہماری زندگی کو اور ہمارے فخر و اعزازات کو تو ختم کر ڈالے'
نہ یہ ممکن' مٹا ڈالے تو ننگ و عار کے دھبوں کو اپنے دامن عصیاں سے'
اس میں شک نہیں کوئی' کہ تیری عقل ہے کمزور و پچگانہ
اور اس میں بھی نہیں کچھ شک' کہ تیری زندگی کے چند دن باقی ہیں'
تیرے گرد ہیں جو لوگ' ہو جائیں گے جلدی منتشر'
اور یاد رکھ وہ دن' پکارے گا منادی جب'
کہ لعنت ہو خدا کی ظالموں پر'
اور خدا کا شکر ہے' اس نے عطا کی ہے ہمیں آغاز ہی سے اک سعادت اور بخشش'
اور آخر میں نوازا ہے شہادت اور رحمت سے'
ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں' اپنی رحمت و رافت کرے ان عاشقان پاک طینت پر' جو خاک
وخوں میں غلطاں ہیں'
وہ فرمائے ثواب و اجر میں ان کے اضافہ'
اور خلافت' جو ہمارا حق ہے' دے ہم کو'
وہ بے حد رحم والا مہرباں ہے'
اور حمایت کے لئے کافی ہمیں ہے اور مدد کے واسطے وہ سب سے بہتر ہے۔

سلام

130

کن شہیدوں کا لہو ہے کربلا
ہر قدم پر سرخرو ہے کربلا

تشنگی خجر لہو ہے کربلا
ظلم کے یوں روبرو ہے کربلا

اب بھی جاری کو بہ کو ہے کربلا
دیکھئے تو چار سو کربلا

عزم و ہمت کی تپش کا نام ہے
زندگی کی آرزو ہے کربلا

موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر
زندگی کی گفتگو ہے کربلا

مسکراتی ہے حیات دائمی
موت کے یوں روبرو ہے کربلا

131

ظلم کی تاریکیوں کے درمیاں
روشنی کی جستجو ہے کربلا

جبر و استبداد کے ماحول میں
حریت کی آرزو ہے کربلا

خیر و شر میں معرکہ جب بھی ہوا
کامیاب و سرخرو ہے کربلا

سجدۂ آخر ہے شاہد شاہؑ کا
بندگی کی آبرو ہے کربلا

تیغ کے سائے میں اوج بندگی
خاک کا خوں سے وضو ہے کربلا

تاجدارِ کربلا کے خون سے
مشکبو ہی مشکبو ہے کربلا

کفر کی خاموشیوں میں نعرہ زن
اے سحرؔ آوازِ ہُو ہے کربلا

پیاسے مسافروں کی ایک یاد کربلا ہے
اشکوں کے موتیوں سے آباد کربلا ہے

للکارتی ہے بڑھ کر ہر ظلم ہر ستم کو
مظلومیت کے دل کی فریاد کربلا ہے

نیزے کی نوک پر بھی اظہارِ حق ہے زندہ
جبرِ ملوکیت کی نقاد کربلا ہے

تا حشر مٹ گئی ہے انسان کی غلامی
تعمیرِ حریت کی بنیاد کربلا ہے

اس ایک ذات میں ہے سب کربلا کا پرتو
سچ پوچھئے تو تنہا سجاد کربلا ہے

بس ایک کیفیت ہے ہر لمحہ ذہن و دل پر
قیدِ شب و سحر سے آزاد کربلا ہے

درد و غم و الم کی تصویر کربلا ہے
جو خون سے لکھی ہے تحریر کربلا ہے

اب تک لہو لہو ہے تاریخ آدمیت
پیوست ہے جو اس میں وہ تیر کربلا ہے

نوک سناں پہ سر ہے اک مصحفِ مقدس
آیاتِ بینہ کی تفسیر کربلا ہے

ہر فرد کربلا کا کردار ہے مجسم
انسانیت کی محکم تعمیر کربلا ہے

اک موج خوں نے بڑھ کر باطل کو کاٹ ڈالا
باطل کی شاہ رگ پر شمشیر کربلا ہے

134

تاریخ کہہ رہی ہے آدمؑ سے تا بہ خاتمؐ
ہر اہل صدق و حق کی تقدیر کربلا ہے

جس نے حقیقتوں کا بخشا ہے روپ اس کو
خواب خلیلؑ کی وہ تعبیر کربلا ہے

شام و سحر ہے روشن میرے قلم کا ہالہ
میرے سخن کی ساری تنویر کربلا ہے

135

توریت غم ہے دکھ کی انجیل کربلا ہے
آیات درد کی اک تنزیل کربلا ہے

صبر و درضا و غیرت، ایثار و عزم و ہمت
اقدار عالیہ کی تشکیل کربلا ہے

پایا خلیلؑ نے تھا جو خواب میں اشارہ
اس حکمِ ایزدی کی تعمیل کربلا ہے

آدمؑ سے تا بہ خاتمؐ گزرے شہید جتنے
ان کی شہادتوں کی تکمیل کربلا ہے

نیزے کی نوک پر یہ کہتا ہے شاہؑ کا سر
قرآن پاک کی اک ترتیل کربلا ہے

کتنے دئے جہاں میں بل بل کے بجھ گئے ہیں
روشن جو ہے ابھی تک قندیل کربلا ہے

آنکھوں سے بہہ رہے ہیں گویا لہو کے قطرے
ان آنسوؤں میں شاید تحلیل کربلا ہے

جس کا نہیں ہے ثانی کوئی سحؔر جہاں میں
جس کی نہیں ہے کوئی تمثیل کربلا ہے

نوک سناں پہ حق کا اعلان کربلا ہے
دین محمدیؐ کی پہچان کربلا ہے

جس میں شکست پائی ہے موت نے بھی آکر
موت و حیات کا وہ میدان کربلا ہے

ہے دیں کی دھڑکنوں میں جس سے نئی حرارت
اسلام کے جسد میں وہ جان کربلا ہے

سوچو تو خیر و شر کا اک معرکہ ہے جاری
باطن میں آدمی کے ہر آن کربلا ہے

ہرگام پر ملیں گے آلام اور مصائب
صدق و صفا کی رہ کا سامان کربلا ہے

الفت ہے میرے دل کو خاصان کربلا سے
پوچھو جو مجھ سے میرا ایمان کربلا ہے

میرا کلام سارا غم میں سحؔر ہے ڈوبا
سچ تو یہی ہے میرا دیوان کربلا ہے

زخم پر زخم کھا رہے ہیں حسینؑ
غم میں بھی مسکرا رہے ہیں حسینؑ

خاندان نبیؐ کے پھولوں سے
دشتِ ویراں بسا رہے ہیں حسینؑ

مالکِ سلسبیل اور پیاسے
ضبط کی حد دکھا رہے ہیں حسینؑ

صبر بھی کانپ کانپ اٹھا ہے
لاشِ اکبرؑ اٹھا رہے ہیں حسینؑ

ساری حجت تمام کرنے کو
ننھے اصغرؑ کو لا رہے ہیں حسینؑ

زندگی موت کے ہے سائے میں
رازِ ہستی بتا رہے ہیں حسینؑ

تاکہ دین خدا بلند رہے
اپنے سر کو جھکا رہے ہیں حسینؑ

اپنے کردار سے وفا کے دئے
آندھیوں میں جلا رہے ہیں حسینؑ

خونِ تازہ کے گرم چھینٹوں سے
نقشِ باطل مٹا رہے ہیں حسینؑ

نوکِ نیزہ پہ ہے سرِ اقدس
چرخ پر جگمگا رہے ہیں حسینؑ

راہِ حق کی طرف سحرؔ ہم کو
اب بھی دیکھو بلا رہے ہیں حسینؑ

زمانہ پوچھ رہا ہے کہاں کہاں ہے حسینؑ؟
جہاں جہاں ہیں محمدؐ وہاں وہاں ہے حسینؑ

حسینؑ مجھ سے اگر ہے تو میں حسینؑ سے ہوں
نبیؐ کے قول مقدس کا ترجماں ہے حسینؑ

کسی تلاطمِ دوراں کا خوف کیا ہم کو؟
ہماری کشتیِ ملت کا بادباں ہے حسینؑ

اسی کے دم سے عبادت کی روح زندہ ہے
قیام و بندگی و سجدہ و اذاں ہے حسینؑ

بلندیوں کا بھلا اسکی کیا ٹھکانہ ہے!
زمیں ہے جس پہ تصدق وہ آسماں ہے حسینؑ

جہاں میں عظمتِ فکر و نظر اسی سے ہے
کہ حریت کا دمکتا ہوا نشاں ہے حسینؑ

اگرچہ تشنہ لبی انتہا پہ ہے اس کی
سمندروں سے کہیں بڑھ کے بیکراں ہے حسینؑ

جہاں کو حوصلہ و ضبط اس نے بخشا ہے
اگرچہ درد سے بھرپور داستاں ہے حسینؑ

ثبات و صبرِ شہِ مشرقین کیا کہنا!
ہر ایک قافلۂ عزم میں رواں ہے حسینؑ

بشر کو جرأتِ اظہار جس نے بخشی ہے
صداقتوں کی وہ بیساختہ زباں ہے حسینؑ

فضا میں جس کی ہے اشکوں کی تازگی ہردم
سحرؔ غموں کا وہ گلزارِ بے خزاں ہے حسینؑ

142

تمام قصۂ اسلام ہے کتابِ حسینؑ
کہ اصل تذکرۂ دین حق ہے بابِ حسینؑ

نبیؐ کا علمِ حسنؑ کی زباں علیؑ کا زور
زمانے بھر سے اچھوتا ہے اکتسابِ حسینؑ

وہی فصاحت و ابلاغ ہے وہی ہے اثر
خطابِ شاہِ نجف ہے کہ ہے خطابِ حسینؑ

لئے ہیں اپنے جلو میں وہ اکبرؑ و اصغرؑ
اک آفتاب ہے اور ایک ماہتابِ حسینؑ

شہادت علی اکبرؑ سے صاف ظاہر ہے
خلیلؑ ہی کا ہے وہ خواب جو ہے خوابِ حسینؑ

ہے خونِ اصغرِؑ معصوم ایسے ہاتھوں پر
کھلا ہوا ہے کوئی جس طرح گلابِ حسینؑ

بس ایک بار انہیں کربلا میں دیکھا تھا
زمانہ لا نہ سکا پھر کوئی جوابِ حسینؑ

143

ابھر کے کتنے ستارے ہوئے غروب مگر
چمک رہا ہے زمانے میں آفتابِ حسینؑ

رہے گی حشر تلک اس کی روشنی جاری
ہر ایک عہد کی خاطر ہے انقلابِ حسینؑ

نہیں ہے خوف مجھے گرمیٔ قیامت کا
ہے میری روح پہ سایہ فگن سحابِ حسینؑ

کہاں میں اور کہاں درگہِ امام سحرؔ
بفیضِ ذوقِ سخن ہوں میں باریابِ حسینؑ

144

عجیب عزوجاہ و احتشام ہے حسینؑ کا
ہر ایک دل میں خاص اک مقام ہے حسینؑ کا

ہر آنکھ میں جو اشک ہے ہر ایک دل میں درد ہے
جہاں میں ہر طرف یہ فیضِ عام ہے حسینؑ کا

شعور حریت کا یوں جو ہر بشر میں عام ہے
جو سوچئے تو یہ کرم تمام ہے حسینؑ کا

یہ کہہ رہی ہے روحِ سجدۂ اخیر آج بھی
رکوع ہے حسینؑ کا قیام ہے حسینؑ کا

سناں کی نوک پر بھی حق کو سربلند کر دیا
عظیم کس قدر ہے جو یہ کام ہے حسینؑ کا

پیا ہے جس نے بھی اُسے حیاتِ جاوداں ملی
سرورِ سرمدی سے پُر وہ جام ہے حسینؑ کا

عدو ہیں اس کے وہم اور گمان کے غبار میں
یقیں کی روشنی ہے جو کلام ہے حسینؑ کا

145

سعادتوں کی کتنی منزلیں ہیں اسکی راہ میں
نجات کا نشاں ہر ایک گام ہے حسینؑ کا

نفاق اور کذب سے نہیں ہے اس کا واسطہ
صداقتوں کی راہ پر خرام ہے حسینؑ کا

فنا کی آندھیاں بھی یہ چراغ گل نہ کرسکیں
جو ثبت ہے جہاں پہ وہ دوام ہے حسینؑ کا

یزید اور زیاد کب کے مٹ چکے ہیں دہر سے
مگر جو حشر تک رہے گا نام ہے حسینؑ کا

جدال و فتنہ و فساد ظلم کا نشان ہے
پیامِ امن و آشتی پیام ہے حسینؑ کا

ہر ایک صنف ہے سخن کے آسماں پہ جلوہ گر
مگر چمک میں منفرد سلام ہے حسینؑ کا

مری لحد میں آئی منکر اور نکیر کو صدا
اسے نہ کچھ کہو کہ یہ غلام ہے حسینؑ کا

نہ کیوں ہو اسکی شاعری میں سوزو درد کا اثر
سحرؔ کے لب پہ ذکر صبح و شام ہے حسینؑ کا

147

تلاش منزلِ مقصود خود کرے جس کو
جہاں میں ہے کوئی رہبر حسینؑ سے بڑھ کر؟

زمانے بھر میں کوئی اور ہو تو دکھلاؤ!
ثبات و عزم کا پیکر حسینؑ سے بڑھ کر

جوان لاش اٹھائی ضعیف کاندھے پر
کہاں ہے کوئی دلاور حسینؑ سے بڑھ کر؟

سخن طراز ہے نوک سناں پہ بھی وہ سحرؔ
بھلا ہے کوئی سخنور حسینؑ سے بڑھ کر

146

بلند کوئی نہیں سر حسینؑ سے بڑھ کر
نہیں کسی کا مقدر حسینؑ سے بڑھ کر

ہے کتنا حوصلہ و صبر بیکراں دل میں
نہیں ہے کوئی سمندر حسینؑ سے بڑھ کر

اکیلی ذات ہی سو لشکروں پہ بھاری ہے
بھلا کہاں کوئی لشکر حسینؑ سے بڑھ کر؟

فقط صدف نہیں دریا بھی جس پہ ناز کرے
جہاں میں ہے کوئی گوہر حسینؑ سے بڑھ کر؟

149

ہے خاکِ کربلا خاکِ شفا اب
اسے بخشی ہے وہ تاثیر تونے

غلامی سے چھڑایا ہے بشر کو
جفا کی توڑ دی زنجیر تونے

جھکا ڈالا ملوکیت کا پرچم
لگا کر نعرۂ تکبیر تونے

ہے تازہ آج بھی شام و سحر وہ
لہو سے جو لکھی تحریر تونے

148

کٹا کر اپنا سر شبیرؑ تونے
بدل دی دین کی تقدیر تونے

رہے گی حشر تک دنیا میں باقی
بنائی خوں سے جو تصویر تونے

خلیل اللہ نے تو خواب دیکھا
دکھائی اصل میں تعبیر تونے

دلوں کو جس نے زندہ کر دیا ہے
عطا کی غم کی وہ جاگیر تونے

زمیں کو سجدۂ آخر سے لرزاں کر دیا تو نے
کٹا کر سر ابل کو بھی پریشاں کر دیا تو نے

قیامت تک چکا سکتا نہیں انسان وہ ہرگز
اسے بیدار کرنے میں جو احساں کر دیا تو نے

کھلائے اپنے خوں سے ریت پر کچھ ایسے گل بوٹے
بیابانِ بلا رشکِ گلستاں کر دیا تو نے

سرِ نیزہ تلاوت تو نے کی قرآنِ صامت کی
تو اے قرآن ناطق! نطق حیراں کر دیا تو نے

بجھا کر اپنے گھر کے سارے رخشندہ چراغوں کو
سوادِ شامِ غربت میں چراغاں کر دیا تو نے

دکھا کر اپنا کردارِ معلّٰی چشمِ عالم کو
حقیقت ہے یہی انساں کو انساں کر دیا تو نے

شبِ تاریک دینِ حق پہ چاروں سمت چھائی تھی
لہو دے کر سحر کا سازو ساماں کر دیا تو نے

وجودِ انساں جہاں جہاں ہے
گداز دل کا وہاں وہاں ہے

ہوائے غم یوں چلی ہے ہر سو
فضائے صحرا خزاں خزاں ہے

سلگ رہا ہے کنارِ دریا
ہر ایک خیمہ دھواں دھواں ہے

رسن رسن قید ہیں مسافر
سرِ شہیداں سناں سناں ہے

یہ قتل ہے قتلِ آدمیت
کہ اس کا مقتل زماں زماں ہے

ہے کس کو حاصل دوام ایسا؟
وفا کا شہرہ نشاں نشاں ہے

ہے کس کے یہ خون کی کرامت؟
کہ نبضِ انساں تپاں تپاں ہے

ہے کس کے غم میں یہ آنکھ گریاں؟
ہر ایک چشمہ رواں رواں ہے

ہر ایک دل میں ہے درد اس کا
اُسی کا قصہ زباں زباں ہے

اسی کا ہے زخم سینہ سینہ
اسی کا گریہ فغاں فغاں ہے

لبوں پہ ہے ذکر اس کا جاری
اُسی کا چرچا بیاں بیاں ہے

ہے اس کا اخلاص سجدہ سجدہ
اُسی کا جذبہ اذاں اذاں ہے

سحرؔ سماوات و عرش و کرسی
حسینؑ کا غم کہاں کہاں ہے؟

❁

دیار درد کی ساری فضا بھی روتی ہے
فقط ہمی تو نہیں کربلا بھی روتی ہے

شہادتِ علی اصغرؑ کا ذکر کیا کہیے
عجب چراغ بجھا ہے ہوا بھی روتی ہے

گڑی ہے سینۂ اکبرؑ میں نوک نیزے کی
جوان موت پہ چشمِ قضا بھی روتی ہے

وفا کا ذکر ہے عباسِ نامدار پہ ختم
یہ ایسا ذکر ہے جس پر وفا بھی روتی ہے

بجھا ہے دشتِ بلا میں یہ کونسا سورج؟
کہ آفتابِ فلک کی ضیا بھی روتی ہے

ٹپک رہے ہیں سحرؔ حرف حرف سے آنسو
زبانِ قصۂ کرب و بلا بھی روتی ہے

شعلہ سا سرِ دشت ہر اک سایہ ہے جیسے
سورج سوا نیزے پہ اتر آیا ہے جیسے

زخموں سے بدن چور ہے عباسِ جری کا
مہتاب سا افلاک پہ گہنایا ہے جیسے

یوں اصغرِ معصوم ہیں دستِ شہِ دیں پر
غنچہ سا کوئی شاخ پہ مرجھایا ہے جیسے

اس طرح سرِ نوکِ سناں ہے سرِ شبیرؑ
ظلمات میں اک چاند نکل آیا ہے جیسے

جبریلؑ بھی ماتم میں مرے ساتھ ہے مصروف
جنت کی فضا میں مرا ہمسایہ ہے جیسے

کونین بھی لے کر نہ سحرؔ دوں غمِ شبیرؑ
یہ غم تو مری زیست کا سرمایہ ہے جیسے

چمن میں رنگِ لالہ رہ گیا ہے
کسی خوں کا اجالا رہ گیا ہے

سرِ دشتِ بلا اک چاند ڈوبا
فضا میں اس کا ہالہ رہ گیا ہے

کٹے ہیں کس جری کے دونوں بازو؟
وفا کا اک حوالہ رہ گیا ہے

ہوا ناکام باطل کربلا میں
کہ حق کا بول بالا رہ گیا ہے

جہاں میں سانحہ گزرا ہے کیسا؟
کہ ہر سو آہ و نالہ رہ گیا ہے

ہے بوسیدہ سحرؔ پوشاکِ راحت
مگر غم کا دوشالہ رہ گیا ہے

سناں کی نوک پہ پیغامِ حق سنایا ہے
حسینؑ! تونے عجب معجزہ دکھایا ہے

خدا اور اس کے نبیؐ کا ہے جو پسندیدہ
کس احتشام سے دشتِ بلا میں آیا ہے

دیا وہ بجھ نہیں سکتا کبھی ہواؤں سے
جو اپنے خون سے شبیرؑ نے جلایا ہے

حسینؑ ابن علیؑ! حریت کے رستے میں
ترا ہی نقشِ قدم ہے جو جگمگایا ہے

فضائے گلشنِ شہر نبیؐ سے دور سحرؔ
گھر اپنا شاہؑ نے جنگل میں لا بسایا ہے

علم و عرفانِ خودی لیتے ہیں ہم
کربلا سے آگہی لیتے ہیں ہم

ظلمتِ حالات میں گھر جائیں جب
ذکرِ شہؑ سے روشنی لیتے ہیں ہم

سست جب پڑنے لگے نبضِ حیات
غم سے درسِ زندگی لیتے ہیں ہم

خوں میں ڈوبی دشتِ غم کی خاک سے
اک پیامِ سرمدی لیتے ہیں ہم

زیرِ خنجر سجدۂ شبیرؑ سے
اک شعورِ بندگی لیتے ہیں ہم

مشکلاتِ زیست کے حل کے لئے
اے سحرؔ نامِ علی لیتے ہیں ہم

158

سرشکِ خوں سے نظر کے ایاغ جلنے لگے
غمِ حسینؑ میں سینے کے داغ جلنے لگے

دھواں سا دشت بلا میں بکھر گیا ہر سو
ہوائے گرم سے صحرا و راغ جلنے لگے

حسینؑ عظمتِ انساں کے اس مقام پہ ہے
کہ سوچنے سے بشر کا دماغ جلنے لگے

دیا بجھایا ہی تھا شہؑ نے اک شبِ عاشور
ثبات و عزم کے کتنے چراغ جلنے لگے

سلگ رہے تھے کچھ ایسے خیامِ آلِ نبیؐ
سحرؔ شگفتہ کوئی جیسے باغ جلنے لگے

159

درد سے بے نیاز کوئی نہیں
یہ حقیقت ہے راز کوئی نہیں

کربلا جیسے سانحے کے بعد
قہقہوں کا جواز کوئی نہیں

قتل جب سے ہوئی ہے روحِ سجود
اب وہ لطفِ نماز کوئی نہیں

جبر شاہی کو یوں جو للکارے
بعدِ شاہِ حجازؑ کوئی نہیں

عدل اعلانیہ یہ کہتا ہے
ظلم سے ساز باز کوئی نہیں

اہلِ بیتِ نبیؐ کے در کے سوا
نقطۂ ارتکاز کوئی نہیں

اُس قلم پر نہ جو لکھے غمِ شہؑ
اے سحرؔ ہم کو ناز کوئی نہیں

160

یادِ شہؑ میں کھل رہے ہیں چشمِ پرنم کے گلاب
کیوں تروتازہ نہ ہوں یہ موسمِ غم کے گلاب؟

ضامنِ بخشش بنے گی حشر میں ان کی مہک
جو بھی سینوں کے ہیں گلدستوں میں ماتم کے گلاب

جن کی خوشبوئے وفا سے ہیں فضائیں عطربیز
آج بھی تازہ ہیں وہ غازیؑ کے پرچم کے گلاب

شبّرؑ و شبیرؑ کی توصیف ہو کیسے بیاں؟
باغِ جنت میں ہیں یہ شاہِ دو عالم کے گلاب

میرے دل کی شاخ پر ہیں جو عقیدت سے کھلے
ہیں بلالؓ و بوذرؓ و مقدادؓ و میثمؒ کے گلاب

اک طرف ہے چند گلہائے مودت کی بہار
اور اک جانب سحرؔ ہیں سارے عالم کے گلاب

161

کہیں گے جس کو گُلِ ماہتاب کی خوشبو
ہے صورتِ علی اکبرؑ شباب کی خوشبو

نہ دیکھا نہر کو عباسؑ نے نظر بھر کر
ترس گئی لبِ تشنہ کو آب کی خوشبو

نہیں ہے نوکِ سناں پر سرِ شہؑ والا
مہک رہی ہے یہ اُم الکتاب کی خوشبو

ہر ایک پھول میں قاسمؑ کے ہے لہو کا رنگ
کلی میں غنچہ اُمِ ربابؑ کی خوشبو

حسینؑ کیسے اطاعت کرے یزیدوں کی؟
حسینؑ میں ہے رسالت مآب کی خوشبو

تراب سے مرا رشتہ اگر ہے مستحکم
تو مجھ سے آئے نہ کیوں بوتراب کی خوشبو؟

جنہیں یقینِ قوی آخرت پہ ہے ان کو
لبھائے کیسے جہانِ خراب کی خوشبو؟

لکھا ہے میں نے سحرؔ تذکرہ شہیدوں کا
مرے قلم میں رچی ہے گلاب کی خوشبو

162

کٹ کر بھی سر بلند ہے نیزے کی نوک پر
ذیشان و ارجمند ہے نیزے کی نوک پر

پھیلی ہیں یوں تلاوتِ حق کی حلاوتیں
جیسے زبانِ قند ہے نیزے کی نوک پر

جس پر ہے سارے عالمِ انسانیت کو ناز
وہ قلبِ درد مند ہے نیزے کی نوک پر

حیران ہیں خرد کی نگاہیں یہ دیکھ کر
قد عشق کا دو چند ہے نیزے کی نوک پر

جس نے فصیلِ جبر کو دی ہے شکستِ فاش
وہ صبر کی کمند ہے نیزے کی نوک پر

کردار سب ہیں ظلم و تشدد کے سرنگوں
اک حریت پسند ہے نیزے کی نوک پر

محسوس یوں ہوا ہے غمِ شاہ میں سحرؔ
رگ رگ ہے بند بند ہے نیزے کی نوک پر

163

آنکھ سے شاہؑ کے غم میں ہیں جو آنسو نکلے
زندگی کی شبِ تاریک میں جگنو نکلے

آئی جو نرغۂ گرداب میں کشتی دیں کی
دستگیری کو ہیں عباسؑ کے بازو نکلے

دیکھ کر جن کو نبی یاد بہت آتے تھے
ہو بہو اکبرؑ رعنا کے ہیں گیسو نکلے

سر نیزہ وہ شہیدوں کے سروں کی جگمگ
چرخ پر جیسے ستارے تھے کہ ہر سو نکلے

انقلابات کی بنیاد بنے ہیں وہ سحرؔ
غمِ شبیرؑ میں جو عزم کے پہلو نکلے

164

قافلہ شاہؑ کا یوں برسرِ صحرا اترا
آسمانوں سے کوئی جیسے صحیفہ اترا

شدتِ تشنہ لبی ننھے علی اصغرؑ کی
دیکھ کر شرم سے چڑھتا ہوا دریا اترا

شاہِ دیں ڈوب گئے خون کے گردابوں میں
پار یوں دینِ محمدؐ کا سفینہ اترا

شامِ غربت کے اندھیروں میں ہیں وہ آج گھرے
جن کے گھر اوجِ فلک سے تھا ستارہ اترا

سر شہیدوں کے سحرؔ جونہی سناں پر چمکے
شان یہ دیکھ کے طاغوت کا چہرہ اترا

165

نے تخت ہے قبضے میں نہ سر پر ہے ترے تاج
اس پر بھی حکومت تری بیعت کی ہے محتاج

ہر لب پہ ترا ذکر ہے اے شاہِ شہیداں !
ہر مملکتِ دل پہ ترے نام کا ہے راج

وہ آخری سجدے میں ترا سر کو جھکانا
واللہ حقیقت میں عبادت کی ہے معراج

سر دے کے تری راہ میں اے دینِ محمدؐ !
شبیر نے رکھ لی ہے حقیقت میں تری لاج

یہ شخص جو پیاسا نظر آتا ہے بظاہر
حق یہ ہے کہ ایمان کا ہے قلزمِ مواّج

ایسی تو کوئی جنگ جہاں نے نہیں دیکھی
اک سمت بہتر ہیں تو اک سمت ہیں افواج

صدیاں بھی سحرؔ کہنہ اسے کر نہیں پائیں
لگتا ہے کہ ہے معرکہ برپا یہ ہوا آج

پلکوں پہ ستارے سے جو لہرائے ہوئے ہیں
دریاؤں کو ہم درد کے ٹھہرائے ہوئے ہیں

چھایا ہوا یہ شامِ غریباں کا دھواں ہے
سینے میں جو ہم آگ سی سلگائے ہوئے ہیں

مہر و مہ و انجم کی چمک ماند پڑی ہے
نقشِ قدمِ شہؑ سے یہ شرمائے ہوئے ہیں

کردارِ حسینؑ ابن علی کا یہ اثر ہے
جتنے بھی یزیدی ہیں وہ گھبرائے ہوئے ہیں

مظلوم کے یہ صبر کا اعجاز ہے سارا
جو ظلم کے ایوان ہیں تھرائے ہوئے ہیں

شبیرؑ کی الفت سے بھلا کیسے جدا ہوں؟
عشقِ شہِ لولاک جو اپنائے ہوئے ہیں

ہر دور کی تاریخ کے چہرے کا ہیں غازہ
خود کو جو سحرؔ خون میں نہلائے ہوئے ہیں

نہیں ہے صرف جبینِ حسین سجدے میں
تمام دین کی ہے روح عین سجدے میں

بتا گیا ہے مقامِ عبودیت کیا ہے؟
علیؑ و فاطمہؑ کا نورِ عین سجدے میں

سرِ حسینؑ ہے کیا خاک کے مصلے پر
عبادتوں کا ہے سب زیب و زین سجدے میں

زمینِ کرب و بلا کانپ کانپ اٹھتی ہے
گئے ہیں جب سے شہِ مشرقین سجدے میں

جھکے نہ کس لئے تعظیم کو سرِ انساں؟
ہے مرکزِ نگہِ قبلتین سجدے میں

فلک پہ گریہ کناں ہیں ملائکہ شاید
سنائی دیتا ہے اک شور و شین سجدے میں

خدا ہی جانے اٹھائے گا اپنا سر کب تک؟
ابھی تلک تو سحرؔ ہے حسینؑ سجدے میں

168

درد کے کتنے جزیروں سے گزر آیا ہے !
جو ستارہ مری پلکوں پہ ابھر آیا ہے

ایک خنجر کی طرح دل میں چبھن ہے اس کی
چاند جو ماہِ محرم کا نظر آیا ہے

تیغ قاتل کو جو دیکھا ہے گلوئے شہؑ پر
فرش کیا عرش کا ماحول بھی تھرایا ہے

علی اکبر نہیں مقتل کی زمیں پر اترے
آسمانوں سے کوئی چاند اتر آیا ہے

ایک لرزہ ہے بپا تختِ ملوکیت پر
طشتِ شاہی میں یہ کس شخص کا سر آیا ہے؟

ذلت آمیز ہزیمت ہی ملی ہے اس کو
خیر کے سامنے جب لشکرِ شر آیا ہے

غازۂ خونِ شہیداں کا ہے اعجاز سحرؔ
تا ابد چہرۂ اسلام نکھر آیا ہے

169

کیا عزو جاہ و شان ہے کیا احتشام ہے !
کٹ کر بھی سر حسینؑ کا محوِ کلام ہے

ہر عہد میں یزید کی تقدیر ہے فنا
ہر دور میں حسینؑ کو حاصل دوام ہے

جنگ و جدال اس کے مخالف کا ہے طریق
جو امن کا پیام ہے اس کا پیام ہے

کب تک کوئی فرات پہ پہرے بٹھائے گا؟
ہر ایک تشنہ لب پہ شہادت کا جام ہے

ہے پیروِ حسینؑ اگر مصلحت شناس
سمجھو شعور اس کا حقیقت میں خام ہے

آزادیٔ حیات کا وہ راز پا گیا
جو کربلا کے بندۂ حر کا غلام ہے

کیا اس سے بڑھ کے ہو گی سحرؔ منزلت مری
شبیرؑ کے جو مدح سراؤں میں نام ہے

170

نہیں ہے شے کوئی اس ایک بات سے بڑھ کر
کہ غم حسینؑ کا ہے کائنات سے بڑھ کر

بہے ہیں آج تک آنسو جو شاہؑ کے غم میں
وہ سیلِ درد کہیں ہے فرات سے بڑھ کر

شہید سے کوئی پوچھے اجل کی لذت کو
کہ موت جس کو ہے قند و نبات سے بڑھ کر

رہِ خدا میں شہیدوں کی موت کیا کہنا !
حیات کوئی نہیں اس حیات سے بڑھ کر

حسینؑ نام ہے کردار کا زمانے میں
جسے اصول مقدم ہیں ذات سے بڑھ کر

زبانِ عام میں کہتے ہیں کربلا جس کو
ہے اک پیام کہیں واقعات سے بڑھ کر

سحرؔ وفا کے شہیدوں کا ذکر لکھنے کو
ہیں میرے اشک قلم اور دوات سے بڑھ کر

171

یہ جو چہرے ہیں جگمگائے ہوئے
اپنے ہی خوں میں ہیں نہائے ہوئے

روشنی عام کر رہے ہیں حسینؑ
گھر کے سارے دیئے بجھائے ہوئے

تاجدارانِ دہر آتے ہیں
تیرے مرقد پہ سر جھکائے ہوئے

عام ہے آج حریت ہر سو
یہ ہیں دریا ترے بہائے ہوئے

آندھیاں بھی انہیں بجھا نہ سکیں
جو دئے ہیں ترے جلائے ہوئے

خونِ عباس میں جو ڈوبا تھا
وہی پرچم ہیں ہم اٹھائے ہوئے

ذکر شبیر کا ہے شام و سحرؔ
یوں زمانے پہ وہ ہیں چھائے ہوئے

کون سی مقدس یہ کودیوں کے ہیں پالے؟
دشتِ غم میں آئے ہیں دشتِ غم کے رکھوالے

آسمانِ صحرا پر کون جگمگاتا ہے؟
کس کے چاند چہرے پر روشنی کے ہیں ہالے

شام کی مسافت میں کون ایسا قیدی ہے؟
ہاتھ میں ہیں زنجیریں اور پاؤں میں چھالے

مجھ کو عیشِ دنیا سے اب نہیں غرض کوئی
میں نے اوڑھ رکھے ہیں درودغم کے دوشالے

کربلائے دوراں میں ہے کوئی حسینی ایسا؟
جبر اور تشدد کی ظلمتوں کو جو نالے

کس کے درد میں ڈوبا ہے سحرؔ قلم میرا؟
میرے حرف ہیں آنسو میرے شعر ہیں نالے

جونہی آتا ہے محرم
آنکھ ہو جاتی ہے پرنم

اے حسینؑ! اے شاہِ عالم!
سب سے بڑھ کر ہے ترا غم

فرش سے تا عرشِ اعظم
گونجتا ہے تیرا ماتم

جب بھی پائیں ہمتیں کم
یاد کرتے ہیں تجھے ہم

تیرے غم میں کل جہاں کے
غم ہوئے جاتے ہیں مدغم

174

عزم ہے تیرا مسلسل
حوصلہ ہے تیرا محکم

رشک سب کرتے ہیں تجھ پر
نوحؑ و ابراہیمؑ و آدمؑ

آج بھی ہر سو جہاں میں
اُڑ رہا ہے تیرا پرچم

آج بھی مقتل میں تیرے
وقت کی ہے چال مدھم

ماننے والوں کا تیرے
سر نہیں ہو گا کبھی خم

آنکھ میں آنسو نہیں ہیں
بہہ رہا ہے غم کا زمزم

شامِ غم ہو یا سحرؔ ہو
درد کا ہے ایک موسم

175

نہیں ہے دشتِ بلا میں حسینؑ نیزے پر
رسولِ پاک کے دل کا ہے چین نیزے پر

نظر میں شکر لبوں پر تلاوتِ قرآں
ہے اس ادا سے شہِ مشرقین نیزے پر

حبیبؓ و حُرؓ بھی تو اس قافلے میں شامل ہیں
ہیں جس میں جونؓ و زہیر ابن قین نیزے پر

خدائے پاک! یہ کیا رنگ ہے زمانے کا؟
کہ شر ہے تخت پہ اور خیرِ عین نیزے پر

زمانہ دیکھ رہا ہے نگاہِ حیرت سے
ہے جذبۂ دلِ بدر و حنین نیزے پر

بہتر اہلِ وفا کا ہے سر بلند سحرؔ
بپا ہے حشر کا اک شوروشین نیزے پر

آنکھوں سے جو ہوتی ہے مری اشک فشانی
ہے شاہؑ کے غم میں کسی دریا کی روانی

ہے کرب و بلا تازہ ہر اک دور کے لب پر
صدیوں میں بھی یہ ہو نہ سکی بات پرانی

رنگین ہے دونوں سے بیاں کرب و بلا کا
اصغرؑ کا وہ بچپن ہو کہ اکبرؑ کی جوانی

پانی کو طلب پیاسے لبوں کی تھی وگرنہ
پیاسوں کو کہاں دشت میں مطلوب تھا پانی؟

تسلیم ہو ایثار ہو یا صبر و رضا ہو
ملتا ہی نہیں دہر میں شبیرؑ کا ثانی

تھا موت جو اک حرف زمانے کی لغت میں
شبیرؑ نے تبدیل کئے اس کے معانی

یہ سانحہ لفظوں سے رقم ہو نہیں سکتا
قصہ یہ بیاں ہوتا ہے اشکوں کی زبانی

افلاک پہ ماتم ہے بپا کرب و بلا کا
ہے رنگِ شفق خونِ شہیداں کی نشانی

انسان تو فانی ہے سحرؔ دہر میں لیکن
ممکن نہیں انسان کا کردار ہو فانی

178

تو ایسا چاند ہے جو ڈوب کر ابھرتا ہے
زمانہ سامنے آنے سے تیرے ڈرتا ہے

سلام کرنے وفاؤں کو تیری اے عباسؑ !
فرات آج بھی تیرا طواف کرتا ہے

سرِ افق یہ ستارے نہیں ہیں ٹوٹ رہے
یہ آسمان ترے غم میں آہ بھرتا ہے

بریدہ بازوؤں نے جس کو لکھ دیا خوں سے
کہاں زمانہ حکایت رقم وہ کرتا ہے؟

ہے زخم زخم بدن اور حلق ہے تشنہ
کہ دینِ حق کا مقدر یونہی سنورتا ہے

اسے نہ مردہ کہو وہ ہے زندۂ جاوید
جو راہِ حق میں شہادت کی موت مرتا ہے

یہ کہہ رہا ہے سحرؔ اب بھی پرچمِ غازی
کہ خون دے کے ہی رنگِ وفا نکھرتا ہے

179

ہدف جو تیرِ ستم کا گلوئے اصغرؑ تھا
ضرور سینۂ حرملؑ میں کوئی پتھر تھا

وہ لاکھ پیاسا تھا دریا کے پاس کیوں جاتا؟
کہ اپنی ذات میں وہ شخص اک سمندر تھا

اک ایک فرد تھا اپنی مثال آپ اس کا
جو لٹ گیا سرِ دشتِ بلا وہ کیا گھر تھا!

بھلا یہ کس میں تھی جرأت کہ سامنے آتا
حسینؑ ہو کے اکیلا بھی ایک لشکر تھا

شہِ شہیدؑ کے ساتھی تھے منتخب سارے
مثال میں کوئی سلمانؓ کوئی ابوذرؓ تھا

کٹی جو سجدہ آخر میں کس کی گردن تھی؟
سناں پہ بول رہا تھا جو کس کا وہ سر تھا؟

فلک سے خون کی برسات ہو رہی تھی سحرؔ
عجیب شامِ غم و درد کا وہ منظر تھا

180

یہ کس نے ایک نظر دیکھ کر ترحّم سے
بچائی کشتیِ دیں شدتِ تلاطم سے

جو پتھروں سے بھی بڑھ کر تھے سخت دل ظالم
وہ رو پڑے علی اصغرؑ کے اک تبسم سے

اذان دی تھی جو اکبرؑ نے صبحِ عاشورہ
فضائیں گونج رہی ہیں اسی ترنم سے

حکومتیں تو ہمیشہ دلوں پہ چلتی ہیں
حکومتیں نہیں چلتیں کبھی تحکم سے

دلوں میں ولولۂ انقلاب زندہ ہے
خطیب نوکِ سناں! اک ترے تکلم سے

لہو لہو تھے تو تیروں کے فرش پر شہؑ نے
نمازِ شکر ادا کی عجب تیمم سے

سحرؔ کی روشنی ٹھہری ہے سرخرو آخر
جہاں میں تیرگی و نور کے تصادم سے

181

یہ سوچ کر ہی بشر کا دماغ جلتا ہے
کہ بجھ گئی ہیں ہوائیں چراغ جلتا ہے

حسینؑ آج بھی روشن ہے چاند کی صورت
اسی کے نور سے ہر دشت و راغ جلتا ہے

نجانے کس کی نظر لگ گئی جو غربت میں
ہرا بھرا یہ رسالت کا باغ جلتا ہے

سلگ رہا ہے مرا دل غمِ شہیداں میں
اُسی کا نور ہے جو یہ ایاغ جلتا ہے

نہ کیسے ہو یدِ بیضا کو رشک اس پہ سحرؔ
جو اپنے سینے پہ ماتم کا داغ جلتا ہے

182

تازیانہ کج کلاہی کے لئے
کربلا ہے موت شاہی کے لئے

عظمتِ کردار ہے زادِ سفر
منزلِ عرفاں کے راہی کے لئے

صبر ہی غالب ہے آخر ظلم پر
خونِ اصغرؑ ہے گواہی کے لئے

اک صدائے نعرۂ حق چاہیئے
قصرِ باطل کی تباہی کے لئے

ایک اشکِ غم ہی کافی ہے سحرؔ
فردِ عصیاں کی سیاہی کے لئے

183

حسینؑ وہ الم و درد کا خزینہ ہے
گراں بہا جہاں غم کا ہر اک نگینہ ہے

جلا ملے گی اسے آنسوؤں کے پانی سے
ہمارا دل کہ جو حساس آبگینہ ہے

قیامت اس سے بھلا اور بڑھ کے کیا ہو گی؟
طمانچے شمر کے اور عارضِ سکینہؑ ہے

مہک رہا ہے بہشت بریں کے پھولوں سے
حسینؑ کا جو یہ زخموں سے چور سینہ ہے

ملائکہ کے جلو میں جو لے گیا ہم کو
ہمارا اشک بھی عرشِ بریں کا زینہ ہے

سمٹ گئی ہیں سحرؔ اس میں کس قدر صدیاں
وگرنہ یوں تو محرم بھی اک مہینہ ہے

184

کچھ اس ادا سے مدحتِ آلِ عبا کروں
سدرہ پہ جبرئیل کو بھی ہم نوا کروں

میری ہر ایک رگ میں رواں ہے غمِ حسینؑ
کیسے نہ ان کا ذکر میں صبح و مسا کروں؟

شامِ مسافرت کی المناک یاد میں
میں چاہتا ہوں روح کو نوحہ سرا کروں

رشکِ حرم ہے ذات تری اے شہِ زمنؑ !
تیرے قدم کی خاک پہ سجدے ادا کروں

بخشا ہے تو نے منزلِ عرفان کا یقیں
راہِ عمل میں کیوں نہ تجھے رہنما کروں؟

اشکِ الم سے کر کے وضو فرشِ روح پر
شام و سحر ادا میں نمازِ وفا کروں

185

ہر اہلِ صدق درد کے مقتل میں ہے ابھی
شبیر جیسے عرصۂ کربل میں ہے ابھی

کیا ہو گا جب وہ سجدۂ ثانی میں جائے گا
ابنِ علیؑ تو سجدۂ اول میں ہے ابھی

کونجی تھی جو حسینؑ کے لب پر صدائے حق
وہ روشنی تو شعلۂ مشعل میں ہے ابھی

صدیاں گزر گئی ہیں مگر واقعہ یہ ہے
دنیا غمِ حسینؑ سے ہلچل میں ہے ابھی

مفہوم کیا ہے زندگی و موت کا سحرؔ
یہ مسئلہ تو مرحلہ حل میں ہے ابھی

186

فنا کا ہاتھ مری چشمِ نم کو چُھو نہیں سکتا
غمِ دنیا کبھی سروؑ کے غم کو چُھو نہیں سکتا

نشاں عباسؑ کا اہلِ وفا ہی بڑھ کے تھامیں گے
وفا ناآشنا کوئی علم کو چُھو نہیں سکتا

جوانانِ جناں کے ماننے والوں کو غم کیسا؟
جہنم کا کوئی جھونکا بھی ہم کو چُھو نہیں سکتا

درِ آلِ محمد کے گداؤں کو جو حاصل ہے
کوئی سلطان اس جاہ و حشم کو چُھو نہیں سکتا

بصیرت سے تہی دامن کوئی بھی بے بصر ہرگز
شہِ کونینؑ کے نقشِ قدم کو چُھو نہیں سکتا

کوئی کیسا بھی ہو جو دوستا کی انتہاؤں پر
علیؑ کے بحرِ الطاف و کرم کو چُھو نہیں سکتا

سحرؔ آلِ نبی ہی میرے فکر و فن کا محور ہیں
تصور غیر کا مرے قلم کو چُھو نہیں سکتا

187

قاری سناں پہ کوئی بھی سر ہو نہیں سکا
اس کے سوا یہ کام مگر ہو نہیں سکا

شبیر ہی نے موت کو دی ہے شکستِ فاش
پھر معجزہ یہ بار دگر ہو نہیں سکا

وہ راہ صرف زیرِ قدم ہے حسینؑ کے
جس راہ سے کسی کا گزر ہو نہیں سکا

جو لفظ اپنے خون سے شبیر نے لکھا
اک حرف بھی ادھر سے ادھر ہو نہیں سکا

طوفانِ جبر و ظلم و تشدد کے باوجود
وہ عزم کا پہاڑ تھا سر ہو نہیں سکا

188

نوعِ بشر کو آج تلک جس پہ ناز ہے
ابنِ علی سا کوئی بشر ہو نہیں سکا

زندہ ہیں بعد موت بھی یوں تو سبھی شہید
اس کی طرح کوئی بھی امر ہو نہیں سکا

گزرے ہیں کتنے حُسن کے پیکر جہاں میں
عباسؑ ایسا رشکِ قمر ہو نہیں سکا

فرزند ہے خلیلؑ کا اپنی جگہ مگر
اکبرؑ سا نوجوان پسر ہو نہیں سکا

فتح مبیں ہے خیر کی تقدیر میں فقط
فاتح کسی بھی حال میں شر ہو نہیں سکا

دنیا پرست دہر نے چاہا بہت مگر
دیں کا نظام زیر و زبر ہو نہیں سکا

چشمِ عزا میں تیرتے اک اشک کا سحرؔ
ہم مرتبہ کوئی بھی گہر ہو نہیں سکا

189

❁

روشن جو آج فکر و نظر کے چراغ ہیں
یہ اے حسینؑ ! تیرے ہنر کے چراغ ہیں

ہے صرف تیرے خونِ منور کی روشنی
جو آسماں پہ شمس و قمر کے چراغ ہیں

تاباں جو نقشِ پا ہیں ترے گام گام پر
منزل کی سمت راہ گزر کے چراغ ہیں

ایثار و عزم صبر و رضاؑ علم و آگہی
جتنے بھی ہیں کمالِ بشر کے چراغ ہیں

صدق و صفاء و ہمت و ایمان و بندگی
یہ سب چراغ تیرے ہی در کے چراغ ہیں

بجھ کر جنہوں نے روشنی بخشی ہے دہر کو
وہ سیدِ انام کے گھر کے چراغ ہیں

روشن ہیں یہ جو آنکھ میں اشکِ عزا سحرؔ
طاقِ دعا میں نورِ اثر کے چراغ ہیں

190

ہر ایک ذرہ یوں ہے خاکِ پاک کا قرینِ حق
کہ کربلا کا دشتِ غم بنا ہے سرزمینِ حق

شہید کے لہو کی بوند بوند میں ہے زندگی
کہ ہے خدا کی راہ میں یہی لہو امینِ حق

سناں کی نوک پر یہ کہہ رہا ہے سر حسینؑ کا
جھکی ہے اور نہ جھک سکے گی ظلم سے جبینِ حق

چمک دمک بکھر رہی ہے جس کی کائنات میں
حسینؑ خاتمِ حیات کا ہے وہ نگینِ حق

یہی مرا اصول ہے یہی مرا فروع ہے
کہ حُبِ اہلِ بیتؑ ہی سحرؔ ہے اصلِ دینِ حق

191

کسی کو دولتِ جہاں کسی کو سلطنت ملی
خدا کا شکر ہے ہمیں علیؑ کی معرفت ملی

جہاں کی ہر خوشی سے جس نے بے نیاز کر دیا
غمِ حسینؑ میں ہمیں عجب وہ کیفیت ملی

گواہی دے رہا ہے کربلا کا ایک اک ورق
رخِ بشر کو خون سے نکھر کے تمکنت ملی

ہے فیضِ کربلا کہ ایک ایک حق پرست کو
حسینؑ سے حسینیت تو حُرؑ سے حریت ملی

کسی کی آنکھ سے جونہی بہا ہے اشکِ غمِ سحرؔ
وہیں اسے بشارتِ نجاتِ آخرت ملی

شہیدوں کے مطہر خون کی تاثیر باقی ہے
کہ یوں خاکِ شفا کی شکل میں اکسیر باقی ہے

بیاں ہوتا چلا آیا ہے کب سے ذکر یہ پھر بھی
جہاں میں کربلا کی آج بھی تفسیر باقی ہے

نشاں عباس کا لہرا رہا ہے شان سے اب تک
وفا و عزم و استقلال کی تصویر باقی ہے

دلوں میں درد بن کر یاد اسکی چھا گئی ہر سو
وہ سورج بجھ گیا اس کی مگر تنویر باقی ہے

یہ ہے اسلام پر احسان ہمشکلِ پیمبرؐ کا
اذانوں میں مسلسل اب بھی جو تکبیر باقی ہے

حسین ابن علی کے خوں کا یہ اعجاز ہے دیکھو
شفق کے سرخ لفظوں میں جو اک تحریر باقی ہے

اثر ہے کربلا والوں کے آلام و مصائب کا
سحرؔ جو شاعری میں لہجۂ دلگیر باقی ہے

مخاطب

Kulliat-E-Hussai

حسین سحر

تخاطب

غزلیں

حُسین سحؔر

کتاب نگر، حسن آرکیڈ، ملتان

ضابطہ

(جملہ حقوق محفوظ)

اشاعتِ اول ..... جنوری 1990ء

ناشر ..... کتاب نگر حسن آرکیڈ ملتان چھاؤنی

طابع ..... رُوحانی آرٹ پریس ملتان

سرورق ..... نظامی

کمپوزنگ ..... فیاض احمد

قیمت ..... ساٹھ روپے

انتساب

اپنی شریکِ حیات کے نام

پیش حرف

حُسین سحؔر کو پڑھتے ہوئے مَیں نے ہمیشہ یہ محسوس کیا ہے کہ وہ نئے انداز کی تازہ اور توانا غزل ہی نہیں کہہ رہے بلکہ اس صنفِ ادب میں تخلیق کاری کرتے کرتے اس مقام پر بھی پہنچ گئے ہیں جہاں شاعر اپنا ذاتی تشخص قائم کرنا ضروری تصور نہیں کرتا بلکہ اس کے جذبے کی تطہیر جب شعر کا قالب اختیار کر لیتی ہے تو وہ جذباتی اور روحانی طور پر مطمئن ہو جاتا ہے کہ اس نے اظہار مکمل کر لیا ہے۔ اور شاعر تخلیق کے بطون میں سما گیا ہے۔ بالکل ایسے ہی جیسے بچہ پیدا ہو تو ماں باپ طمانیت محسوس کرتے ہیں کہ اب ان کی ذاتی شناخت مٹ بھی جائے تو ان کا سلسلۂ نسب ختم نہیں ہوگا۔ حسین سحؔر کی غزل بھی ان کے سلسلۂ نسب کو آگے بڑھانے والی غزل ہے۔ یہ ایسی غزل ہے جو پہلے اپنا تعارف خود کراتی ہے اور جب دل میں اتر جاتی ہے تو پڑھنے والا یہ جاننے کے لیے بیتاب ہو جاتا ہے کہ اس غزل کا خالق کون ہے؟

یہ مختصر سی تمہید مَیں نے اس لیے باندھی ہے کہ نئی غزل میں ایک امتیازی حیثیت رکھنے کے باوجود حسین سحؔر بہت زیادہ مشہور غزل نگار نہیں، بڑے شہر کا نقاد جب تعلقاتِ عامہ کا مدار وسیع کرنے کے لئے غزل گو شاعروں کی ایک لمبی کھتاونی بناتا ہے تو نثار اکبر آبادی پر پہنچ کر اس کا سانس پھول جاتا ہے اور پھر تنقید کا فرض کفایہ ادا کرتے کرتے وہ بھول جاتا ہے کہ اچھی غزل کراچی، لاہور، اسلام آباد اور پشاور ہی میں نہیں لکھی جا رہی بلکہ اس کو تازگی اور توانائی عطا کرنے والے ملتان، کبیر والہ، ساہیوال، مرید کے، فاروق

آباد، بھکر، کلورکوٹ، خانیوال، وہاڑی اور پتوکی میں آباد ہیں۔ اور ایسی غزل لکھ رہے ہیں جس کے لئے لوگ چشم بر آواز رہتے ہیں۔ یہ غزل لاہور کے ممتاز ادبی رسائل میں دیر سے چھپتی ہے لیکن اس کی خوشبو اشاعت سے پہلے ہی دیوارِ چمن عبور کر جاتی ہے اور بعض اوقات تو ثقہ غزل گو مفصلات سے آئی ہوئی نئی زمین اور نئی بحر میں اپنی غزل لکھ کر مشاعرے میں بھی پڑھ دیتے ہیں اور حسین سحؔر جیسے شاعر حدِ ادب سے یہ بات بھی نہیں کہہ سکتے کہ خوشہ چینی ان کے خرمن ہی سے کر لی گئی ہے۔

حُسین سحؔر ملتان کے ایسے ہی شاعر ہیں جو اخبار، ریڈیو اور ٹیلی ویژن کی ضرورت پوری کرنے کے لئے غزل نہیں کہتے۔ شعر کہنا ان کی داخلی اور فطری ضرورت ہے۔ یہ بوئے سحر کا مست بلاوا ہے جس کی صدا پر حسین سحؔر کے جذبات کا قافلۂ نوبہار چل پڑتا ہے اور جب ہمارا دل موسیقی کے نرم لہرے میں تیرنے لگتا ہے اور خوشبو محیطِ جان ہو جاتی ہے تو حسین سحؔر ہمیں نظر نہیں آتے ان کی شاعری کا مینی فیسٹو جو ان کی زندگی اور فن سے ماخوذ ہو کر ہمارے سامنے آ گیا ہے وہ کچھ یوں ہے:

کس نے دیکھی ہے لبوں کی خوشبو؟
کون سُنتا ہے نظر کی آہٹ؟

اور اس سے ہی خیال آتا ہے کہ حُسین سحؔر کے ہاں خود کو نمایاں کرنے یا اپنی ذات کو مرکزِ کائنات بنانے کا مفہوم موجود نہیں اور وہ اپنے داخل میں موجزن رہنے کے آرزومند ہیں۔ حسین سحؔر اپنی خواہشات کا اسیر بن جانے کے بجائے ایسے حواس پر غالب آ جانے کی سعی کرتے ہیں جن سے خواہش پیدا ہوتی ہیں اور شاعری سے عبادت کا عنصر معدوم ہو جاتا ہے۔ حُسین سحؔر نے بات استعارے میں کہی ہے لیکن دیکھئے وہ چکاچوند روشنی سے کیا خوف محسوس کرتے ہیں:

شام ہوتے ہی کہاں ڈوبے گا صبح سے سوچ رہا ہے سورج

جب دھوپ کی تلوار چمکتی ہے سروں پر ہر رنگ بکھر جاتا ہے مر جاتی ہے خوشبو

لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ حُسین سحؔر نے ظلمت اور تاریکی کو قبول کیا ہے یا اس کی تپسیا کی ہے۔ حسین سحؔر جس روشنی سے خائف ہیں وہ جسم و جاں کو جُھلسا دینے اور آنکھوں کو خیرہ کر ڈالنے والی روشنی ہے۔ صبحِ صادق سے قبل اندھیرے کی کوکھ سے پیدا ہونے والی ملگجی روشنی یا شام کی تیرگی سے پہلے ستارے سے بیدار ہونے والی روشنی کی مہین سی لکیر تو حسین سحؔر کو لطافت ہی نہیں قوتِ گویائی بھی عطا کرتی ہے۔ وقت کے یہ دونوں قطعے ایسے ہیں جب شور مدھم پڑ جاتا ہے اور سکوت سخن جوئی پر آمادہ ہوتا ہے۔ میرا جی نے اچھی شاعری کو انہی لمحات کی زائیدہ قرار دیا ہے۔ اس وقت شاعر اپنے اندر کی آواز سُنتا ہے۔ وہ فطرت کے ساتھ ہم کلام ہوتا ہے اور اس کا خیال لَو دینے لگتا ہے۔ ایسے لمحات میں حسین سحؔر پر شاعری کی دیوی مہربان ہوتی ہے اور وہ اپنی خلاقی کا مظاہرہ اپنے مخصوص اسلوب میں کرتے ہیں۔

تیرے خیال کی مشعل جلے اگر دل میں تو اس اندھیرے مکاں میں بھی روشنی آئے

شام کی تیرگی میں ایک ستارہ چمکا اجنبی شہر میں یہ کس نے پکارا مجھ کو

حُسین سحؔر کی غزل پڑھتے ہوئے مجھے یہ احساس بھی ہوتا ہے کہ وہ تاریکی اور روشنی، رات اور دن کے سنگم پر کھڑے ہیں اور دو مختلف دنیاؤں کا نظارہ کر رہے ہیں۔ چنانچہ ان کے ہاں جو خوف پیدا ہوتا ہے اس نے حبس کی کیفیت کو سطح پر اُبھارا ہے لیکن جب خوف چھٹ جاتا ہے تو کشادگی کا احساس ہوتا ہے۔ فضا کھل جاتی ہے، محدود تناظر کو لامحدودیت مل جاتی ہے۔ دھندلے نقوش داخلی قوتِ گویائی سے فیضیاب ہو جاتے ہیں اس ضمن میں پہلے خارج سے جمع کی ہوئی چند حقیقتیں دیکھئے جو شاعر کو گراں بار کر رہی ہیں۔

دھواں اگلتی ہوئی چمنیاں یہ کہتی ہیں حیات روز سلگتی ہے کارخانوں میں

آنکھ تو بے منظری کے خوف سے پتھرا گئی بے یقینی کی خزاں میں دل بھی مرجھانے لگا

شہروں کا بھی مستقبل محفوظ نہیں ہر اُجڑی ویراں بستی کچھ کہتی ہے

گرم جوشی تھی کل، سرد مہری ہے اب لوگ موسم کی صورت بدلنے لگے

اب کے چاروں سمت میں یوں برسا ہے تنہائی کا زہر شہر بھی ویراں نظر آیا مرے گھر کی طرح

اس قسم کے اشعار میں یوں لگتا ہے کہ حسین سحؔر کو زمانے کی نوکِ خار مسلسل کچوکے لگا رہی ہے لیکن اس لمحے کو دوام حاصل نہیں۔ جونہی یہ لمحہ گزر جاتا ہے حسین سحؔر کے اندر کائنات روشن ہو جاتی ہے اور وہ شاعری میں خود کلامی کرنے لگتے ہیں۔ تو پھول کی طرح لطیف اور معطر محسوس ہوتے ہیں اور صاف نظر آتا ہے کہ اب وہ خارج کی منفی قوتوں کا مقابلہ جواں مردی اور تنومندی سے کر رہے ہیں اور انہوں نے اس مقابلے کے لئے اپنے ماضی اور ماضی کی حسین یادوں سے بے پناہ قوت حاصل کر لی ہے۔

محرومیوں کی دھوپ کی پروا نہیں مجھے رقصاں ہیں تیری یاد کے سائے خیال میں

مَیں وہ ابرِ رواں ہوں کہ تیری زمیں کیلئے کتنے صحراؤں کی تشنگی چھوڑ آیا ہوں مَیں

ذہن جب تاریک ہو جائیں مشینوں کے طفیل جذبِ دل کی روشنی کو عام کرنا چاہیئے

پھیلی ہے کچھ اس طرح دھنک تیرے بدن کی رنگوں سے چمک اُٹھا ہے آنگن مرے گھر کا

اس کے چہرے کے شفاف آئینے میں خوشبوؤں کا عکس دکھائی دیتا ہے

گوشے گوشے میں ہے رنگا رنگ خوابوں کی دھنک
ذہن بھی اس کے خیالوں کا عجائب گھر نہ ہو

عجب نظارہ دکھائی دیا فضاؤں میں زمین طلوع ہوئی چاند کے خلاؤں میں

اس قسم کے اشعار پڑھ کر یہ احساس نہیں ہوتا کہ حُسین سحؔر نے اِک موجِ ہوا پیچاں کو دیکھ لیا ہے اور اب انہیں میر تقی میرؔ کے انداز میں زنجیر نظر آنے لگتی ہے۔ اس کے برعکس میرا اندازہ ہے کہ خارج کے جبر سے آزاد ہونے، معاشرے کی بند فضا سے نکلنے اور مشینوں کی میکانکیت سے گلو خلاصی پانے کے بعد جب وہ سیرِ لامکاں کے لئے نکل جاتے

ہیں تو ایک دائمی مسرت سے ہم کنار ہو جاتے ہیں۔ حُسین سحؔر کی غزل نے چونکہ صحرا کی کھلی فضا میں پرورش پائی ہے۔ اس لئے ان کی تمثالوں میں بھی وسعت اور تحرک کی فراوانی ہے۔ ابرِ رواں، آوارہ بگولے، آواز کی کرن، ظلمتِ شب، چراغ صدا، ریگِ دل پر یادوں کے نشاں جیسی ترکیبوں کو پیشِ نظر رکھیں تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ حسین سحؔر نے ایک ایسی چیز کو جو ساکن ہے دوسری ایسی چیز کے ساتھ وابستہ کر دیا ہے جو تحرک کی مظہر ہے اور جب اس ترکیب سے جو خیال غزل کے شعر سے طلوع ہوتا ہے وہ لکیرِ امر کی طرح رواں اور پرفشاں نظر آتا ہے۔ مثال کے طور پر حسین سحؔر شمعِ آرزو لے کر چلیں تو درد و غم کا اندھیرا سفر کرنے لگتا ہے۔ شدتِ احساس بڑھے تو پتھر کا خون کدال پر تیرنے لگتا ہے۔ چہرے کے شفاف آئینے میں عکس مجسم نہیں ہوتا بلکہ خوشبو کی طرح فضا میں پھیل جاتا ہے اور انہیں محبسِ دل سے رہائی ملے تو وہ زلفوں کی گھٹا بن جانے کی تمنا کرتے ہیں۔ حسین سحؔر کی غزل میں جب اس قسم کے موضوعات آتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ زمین کے ساتھ اپنا ناتا قائم رکھتے ہوئے پرواز کے آرزومند بھی ہیں اور دلچسپ بات یہ ہے کہ انہوں نے بگولوں کا ہم سفر بننے کی آرزو نہیں کی بلکہ اپنی راہ خود متعین کی ہے اور جس نگر سے گزرے ہیں اسی کو اپنا گھر بنا لیا ہے۔

جدھر سے گزریں، جہاں جائیں سب نگر اُن کے
مسافر اپنی کوئی سرزمیں نہیں رکھتے

مَیں نے عرض کیا ہے کہ حسین سحؔر کی شاعری ہمیں دو مختلف دنیاؤں کا نظارہ کراتی ہے۔ اس قسم کے سنگم پر حیرت بھی پیدا ہوتی ہے اور تجسس کا جذبہ بھی بیدار ہوتا ہے۔ زندگی کبھی سوال بن کر سامنے آتی ہے اور کبھی شاعر کا تجربہ ہی اس کا جواب بن جاتا ہے۔ حسین سحؔر کی غزل میں یہ دونوں صورتیں بے حد دلآویز انداز میں اُبھری ہیں یعنی کبھی وہ اپنی حیرت کو سوالیہ نشان بنا دیتے ہیں۔

اِک کرن آواز کی ڈوبی تھی دشتِ شام میں
شہر کے سارے دریچے بے صدا کیوں ہو گئے؟

یہ آئنہ مرے پہلو میں کیوں چمکتا ہے؟ — دیارِ سنگ میں رہ رہ کے سوچتا ہوں مَیں
یہ خاک اُڑاتے ہوئے آوارہ بگولے — مجھ کو میری منزل کا پتہ کیوں نہیں دیتے؟
گر اس کا چہرہ ہے شفاف آئینے کی طرح — تو میرا عکس مجھے کیوں نظر نہیں آتا؟
جو میرے رگ و پے میں سلگتی ہے مسلسل — اُس آگ کو کس نام سے تعبیر کیا جائے؟

اور کبھی اس قسم کے سوالات حسین سحؔر نے خود اپنے آپ سے کئے ہیں تو ان کا جواب بھی فراہم کیا ہے۔ ان کے مندرجہ ذیل شعر میں ان کے اس طرزِ عمل کی طرف واضح اشارہ موجود ہے۔

تمام عمر تخاطب مرا مجھی سے رہا
سوال مَیں نے کیے ہیں جواب میرے ہیں

حُسین سحؔر کے سوالات اضطراب آسا ہیں لیکن ان کے سوالات میں حرص و ہوس کا پرتو نظر نہیں آتا۔ وہ نفسِ مطمئنہ رکھنے والے انسان ہیں اور زندگی کو طمانیت آمیز نظروں سے دیکھتے ہیں۔

روح کے زخموں کی شادابی کہاں ہے مستقل؟
ایک دن یہ لہلہاتی فصل بھی کٹ جائے گی
صحرا کی سمت جایئے کیوں شہر چھوڑ کر؟
ویرانیوں کی دل کے نگر میں کمی نہیں

دلچسپ بات یہ ہے کہ حُسین سحؔر نے داخلی مسرت اور قلبی طمانیت حاصل کرنے کے لئے آرزوؤں کی جگمگاتی ہوئی کہکشاں مرتب نہیں کی۔ ان کی اُمیدیں ایسی نہیں ہیں کہ

ٹوٹیں تو پھر پیدا ہی نہ ہوں۔ انہوں نے تمنا کا دوسرا قدم اٹھانے اور عرش سے پرے ایک اور مقام حاصل کرنے کی خواہش بھی نہیں کی۔ ایک قانع انسان کی طرح انہوں نے چھوٹی چھوٹی خوشیوں کو زندگی کا حاصل قرار دیا ہے اور بحرِ حیات میں تنکے کی طرح بہنے کی تمنا کی ہے۔ حسین سحرؔ کا جہانِ آرزو نظر کو خیرہ نہیں کرتا بلکہ دل پر شبنم سی بکھیر دیتا ہے اور یہ رویہ ایک ایسے عام آدمی کا ہے جو عظیم انسان کہلانا پسند نہیں کرتا اور صحرا کی ریت پر ننگے پاؤں چلنے میں مُسرت محسوس کرتا ہے۔ حُسین سحرؔ کی سادہ، معصوم آرزوؤں کی ایک جھلک ان اشعار میں دیکھئے:

محبسِ دل سے رہا ہو جاؤں　　مَیں ترے لب سے ادا ہو جاؤں
تشنگی یوں نہ بجھے گی ہرگز　　تیری زلفوں کی گھٹا ہو جاؤں
اب تو دریا میں اُتر آیا ہوں
چاہے جس سمت بہا لے جائے
خودبخود پاؤں رُکے جاتے ہیں　　یہی شاید ترا رستہ ہو گا
اسی اُمید پہ کب سے ہوں چشم بر آواز　　سنائی دیتا ہے جو کچھ دکھائی بھی دے گا
آ ہی جائے گا سکوں پر یہ لہو کا دریا
درد سیلاب کی مانند گزر جائے گا

حسین سحرؔ کی غزلیں ہمارے لئے صرف شاعری پیش نہیں کرتیں یہ اس شاعر کو بھی منکشف کرتی ہیں جس کی شاعری اور شخصیت میں دوئی نہیں ہے۔ ان کی غزل اپنا ایک علیحدہ ''بلڈ گروپ'' رکھتی ہے۔ چنانچہ کئی لوگ جب ان کی وضع کردہ زمینوں میں شعر آزمائی کرتے ہیں تو صاف نظر آ جاتا ہے کہ انہوں نے حسین سحرؔ کے اُترے ہوئے کپڑے پہن لئے ہیں۔ بلاشبہ حسین سحرؔ نے شہرت کی خلعتیں عطا کرنے والے درباروں تک رسائی حاصل نہیں کی کیونکہ یہ ان کے مزاج کے خلاف ہے۔ اس کے باوجود ان کی غزل نے اس

دور کی فیشنی غزل سے الگ اپنا مابہ الامتیاز پیدا کیا ہے۔ پچھلے دنوں مجھے یہ دیکھ کر بڑی حیرت ہوئی کہ ایک ہندوستانی نقاد نے اپنے ایک مقالے میں اس دور کی غزل کے چند نمائندہ اشعار اقتباس کیے تو اس کڑے انتخاب میں حسین سحرؔ کے تین اشعار موجود تھے لیکن ان کے اپنے وطن میں منتخب اُردو غزل کا ایک ضخیم مجموعہ چھپا تو حسین سحرؔ کو اس میں شامل نہیں کیا گیا تھا۔ اگلے روز حسین سحرؔ اس ضخیم انتخاب کے مُرتب سے ''اہلِ قلم'' کے نئے پرچے کے لئے غزل منگوا رہے تھے تو انہوں نے مجھے اپنا یہ شعر سنایا:

ہم اسے یاد کیے جاتے ہیں
جس کی عادت ہے بھلائے رکھنا

اور پھر حسین سحرؔ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔ ان کا قہقہہ میرے ذہن میں اب تک گونج رہا ہے۔

ڈاکٹر انور سدید
۱۷۲-ستلج بلاک، اقبال ٹاؤن لاہور

بُجھتا ہوا دیا یہ سزا دے گیا مجھے
مَیں شعلۂ جنوں تھا ہوا دے گیا مجھے

رنگوں میں جیسے چاند کا پیکر بکھر گیا
پانی میں اس کا عکس مزا دے گیا مجھے

مَیں لہلہاتی شاخ کو سمجھا تھا زندگی
پتا گرا تو درسِ فنا دے گیا مجھے

خوشبو کا ایک نرم سا جھونکا بہار میں
گزرے ہوئے دنوں کی صدا دے گیا مجھے

سورج کی چند جاگتی کرنوں کا قافلہ
خوابیدہ منزلوں کا پتا دے گیا مجھے

میرے لئے تو سانس بھی لینا محال ہے
یہ کون زندگی کی دُعا دے گیا مجھے؟

مَیں خامشی کا پیکرِ بے رنگ تھا سحرؔ
اِک شخص بولنے کی ادا دے گیا مجھے

گنبدِ شب کا کوئی دَر وا نظر آتا نہیں
آسماں پر ایک بھی تارا نظر آتا نہیں

یوں تو ہر جانب نظر آتے ہیں چہروں کے ہجوم
ڈھونڈتا ہوں جس کو وہ چہرا نظر آتا نہیں

رقص کرتے ہیں بگولے ہی بگولے چار سُو
خاک وہ اُڑنے لگی صحرا نظر آتا نہیں

ریت کی لہریں سی اٹھتی ہیں کنارے کی طرف
تشنگی اتنی بڑھی دریا نظر آتا نہیں

اس قدر خوفِ سفر میں لوگ ہیں اُلجھے ہوئے
منزلیں ہیں سامنے رستا نظر آتا نہیں

کس کو جا کر ہم سنائیں اپنے دل کا ماجرا
ایک بھی اس شہر میں اپنا نظر آتا نہیں

فیصلہ مشکل بہت ہے اس اندھیرے میں سحرؔ
کیا نظر آتا ہے مجھ کو کیا نظر آتا نہیں

✿

حصارِ چشم میں آنسو کہیں نہیں رکھتے
ہم اس مکان میں کوئی مکیں نہیں رکھتے

بس ایک در ہے ہماری عقیدتوں کا امیں
ہر آستاں پہ ہم اپنی جبیں نہیں رکھتے

جہاں بھی جائیں جدھر جائیں سب نگر اُن کے
مسافر اپنی کوئی سرزمیں نہیں رکھتے

کمال یہ ہے کہ قاتل کھڑے ہیں تیغ بکف
لہو میں ڈوبی ہوئی آستیں نہیں رکھتے

ہمارا خاک سے رشتہ ہو کس طرح محکم؟
ہم آسماں کے بھی نیچے زمیں نہیں رکھتے

بصارتوں کے لئے چاہیے بصیرت بھی
یہی شعور مرے نکتہ چیں نہیں رکھتے

وہ احترام ہے حاصل ترے فقیروں کو
جو احترام کہ مسند نشیں نہیں رکھتے

بصارتوں کے لئے چاہیئے بصیرت بھی
یہی شعور مرے نکتہ چیں نہیں رکھتے

جو اس کے دل میں اُتر جائے نغمگی بن کر
صدا ہم ایسی سحرؔ دل نشیں نہیں رکھتے

❁

کونج اٹھی جو سفر کی آہٹ
دب گئی شور میں گھر کی آہٹ

روز آتی ہے دیارِ دل میں
تیری یادوں کے سفر کی آہٹ

اس قدر عام ہوا حبس ہوا
چُپ ہے خوشبو کے نگر کی آہٹ

سُن رہا ہوں مَیں سکوتِ شب میں
طائرِ فکر کے پر کی آہٹ

مدتوں بعد تری یاد آئی
دشت میں آئی ہے گھر کی آہٹ

کس نے دیکھی ہے لبوں کی خوشبو؟
کون سُنتا ہے نظر کی آہٹ؟

ہوئیں مسدود وفا کی راہیں
اب کہاں آئے اُدھر کی آہٹ؟

ہمہ تن گوش ہے شب کا پیکر
آنے والی ہے سحرؔ کی آہٹ

دشتِ احساس کے رخشندہ سرابوں جیسی
تیری آنکھوں میں چمک ہے مرے خوابوں جیسی

یہ الگ بات وہ ہے بوئے وفا سے خالی
اس کے چہرے کی تو رنگت ہے گلابوں جیسی

اس کے سینے میں دھڑکتا ہے تو دل پتھر کا
جس کی رفتار میں نرمی ہے سحابوں جیسی

کوئی خوشبو نہ کوئی رنگ نہ کوئی نغمہ
وادیٔ ذہن کی حالت ہے خرابوں جیسی

دیکھ اے موجِ نفس! ٹھیس نہ لگ جائے کہیں
شیشۂ جاں میں نزاکت ہے حبابوں جیسی

ہے سحر خون مرا میری رگوں میں رقصاں
درد میں پھر وہی لذت ہے شرابوں جیسی

پتھر کا اسے نقش بنا کیوں نہیں دیتے؟
اس دل کو دھڑکنے کی سزا کیوں نہیں دیتے؟

کیوں اب بھی سرِ لوح مرا نام ہے کندہ؟
مَیں حرفِ غلط ہوں تو مٹا کیوں نہیں دیتے؟

مَیں دھوپ کے صحرا میں بھٹکتا رہوں کب تک؟
سائے تری زلفوں کے صدا کیوں نہیں دیتے؟

گر پھول ہوں مَیں لمس ملے حُسن کا مجھ کو
کانٹا ہوں تو رستے سے ہٹا کیوں نہیں دیتے؟

یہ خاک اڑاتے ہوئے آوارہ بگولے
مجھ کو مری منزل کا پتہ کیوں نہیں دیتے؟

ہر سمت ہیں نفرت کے اندھیرے ہی اندھیرے
اک شمع محبت کی جلا کیوں نہیں دیتے؟

خوشبو کے یہ جھونکے ہیں جو ایوانِ سحر میں
کرنوں کو تبسم کی ضیاء کیوں نہیں دیتے؟

ریزہ ریزہ ہو کر ایسے بکھرے خواب
جیسے سب تھے آرزوؤں کے شیشے خواب

جن خوابوں کی کوئی بھی تعبیر نہیں
دیکھنے والے دیکھ رہے ہیں ایسے خواب

ماضی کے اوراق شکستہ، پارینہ
مستقبل کے سارے خواب سنہرے خواب

چاہو تو یہ سودا ہے منظور مجھے
لے لو مجھ سے میرے دے دو اپنے خواب

مَیں یادوں کا بوجھ اٹھائے پھرتا ہوں
دن میرے بے چین مری راتیں بے خواب

ذروں کو بھی سورج کا ہمسر دیکھوں
دنیا بھر سے میرے خواب اچھوتے خواب

کیا رکھا ہے پاس مرے کیا رکھا ہے؟
خواب ہیں لیکن وہ بھی چند ادھورے خواب

جگمگ کرتے تاروں کی مانند سحرؔ
اس کی آنکھوں میں بستے ہیں میرے خواب

شام تک ساتھ رہا ہے سورج
میرے ہمراہ جلا ہے سورج

چاند ہے جس کے بدن کا پرتو
اُس کے چہرے کی ضیاء ہے سورج

دل کی دھڑکن بھی ہے مدھم مدھم
کن اندھیروں میں گھرا ہے سورج

شام ہوتے ہی کہاں ڈوبے گا؟
صبح سے سوچ رہا ہے سورج

مرا ماحول اندھیروں کا جہاں
میری مُٹھی میں چھپا ہے سورج

جس کے دشتِ خزاں دیدہ میں
پھول بن بن کے کِھلا ہے سورج

مَیں علامت ہوں اُجالوں کی سحرؔ
میرے ماتھے پہ لکھا ہے سورج

ہوا ہے جب بھی مرا سامنا ہواؤں سے
ملی ہے مجھے کو مری ہی صدا ہواؤں سے

مرے لہو کی تمازت نصیب ہے اس کو
بُجھے گا کیسے دیا درد کا ہواؤں سے؟

یہ اور بات کہ دیکھا نہیں تجھے اب تک
سُنا ہے مَیں نے ترا تذکرہ ہواؤں سے

رہے گا تازہ ہمیشہ یہ مہر و مہ کا سفر
کبھی رُکے گا نہ یہ قافلہ ہواؤں سے

چراغ بن کے فضائے جنوں میں روشن ہوں
ملا ہے مجھ کو نیا حوصلہ ہواؤں سے

لکھا ہے مَیں نے جو اِک نام ریت کے رُخ پر
سحرؔ وہ کیسے مِٹے گا بھلا ہواؤں سے؟

✿

کرن کرن کے درخشندہ باب میرے ہیں
تمام روشنیوں کے نصاب میرے ہیں

شبوں کے سبز جزیرے ہیں سب مری اقلیم
تمام جاگتی آنکھوں کے خواب میرے ہیں

مَیں ہوں تمام دھڑکتے دلوں کا شیدائی
یہ آبگینے یہ نازک حباب میرے ہیں

تمام عمر تخاطب مرا مجھی سے رہا
سوال مَیں نے کئے ہیں جواب میرے ہیں

خدائے دشت کی تقسیم پر مَیں راضی ہوں
کہ آب پارے ترے ہیں سراب میرے ہیں

نصیب آج ہیں کانٹے اگر تو کیا غم ہے
نئی رُتوں کے شگفتہ گلاب میرے ہیں

مَیں آفتاب کی مانند ہوں نقیبِ سحرؔ
سیاہیوں پہ بھی احتساب میرے ہیں

دیکھتے ہی دیکھتے ناآشنا کیوں ہو گئے؟
وہ جو نزدیکِ رگِ جاں تھے جُدا کیوں ہو گئے؟

خواب تھے تحلیل ہو کر رہ گئے کیوں آنکھ میں؟
آئنوں میں عکس تھے اُڑ کر ہوا کیوں ہو گئے؟

سوچتا ہوں قربتوں کا کیا یہی انجام تھا؟
زندگی کے رس بھرے لمحے سزا کیوں ہو گئے؟

جب سفر کی گرد چھٹ جائے تو پھر یہ سوچنا
ہم تمہارے راستے میں نقشِ پا کیوں ہو گئے؟

اِک کرن آواز کی ڈوبی تھی دشتِ شام میں
شہر کے سارے دریچے بے صدا کیوں ہو گئے؟

اس حقیقت سے ہے واقف میرے دشمن کا ضمیر
خود بخود لب میرے مصروفِ دُعا کیوں ہو گئے؟

وہ جو سائے کی طرح ہمراہ تھے اپنے سحرؔ
حادثوں کی دھوپ میں ہم سے جُدا کیوں ہو گئے؟

زباں پر تلخیوں کے ذائقے بھی ساتھ رکھتا ہے
وہ ملتا ہے محبت سے گِلے بھی ساتھ رکھتا ہے

تضاد اس شخص کے قول و عمل میں ہے عجب ایسا
کہ ظلمت بانٹتا ہے اور دیئے بھی ساتھ رکھتا ہے

جہاں جاتا ہے میرا ذکر کرتا ہے وہ نفرت سے
یہ اس کی مہربانی ہے مجھے بھی ساتھ رکھتا ہے

وہ اپنے آپ کا نظارہ کرنے میں ہے محو اتنا
کہ اپنی حیرتوں کے آئنے بھی ساتھ رکھتا ہے

وہ مدت بعد جب ملتا ہے بے خوفی سے ملتا ہے
بچھڑ جانے کے لیکن وسوسے بھی ساتھ رکھتا ہے

ملاقاتوں میں اس کی قربتوں کی ہے عجب صورت
دلوں کے درمیاں کچھ فاصلے بھی ساتھ رکھتا ہے

سحرؔ یہ دل اُمید و بیم کے طوفاں میں کھویا ہے
یقیں کے ساتھ کچھ کچھ واہمے بھی ساتھ رکھتا ہے

✿

کوئی لاکھ کہے تم ایسا مت کہنا
بھول کے بھی قطرے کو دریا مت کہنا

ذہن اگرچہ مان بھی لے اس کی باتیں
دل نہ کرے تسلیم تو اچھا مت کہنا

جس سے شب کی تاریکی کچھ اور بڑھے
اس جگنو کو صبح کا تارا مت کہنا

جو ہر وقت تمہاری یاد میں کھویا ہو
ایسے بزم آرا کو تنہا مت کہنا

مَیں تو غم کی دھوپ میں تنہا جلتا ہوں
اب تم خود کو میرا سایہ مت کہنا

اس کے حُسن کی یکتائی کہتی ہے سحرؔ
ہر چہرے کو اس کا چہرا مت کہنا

دھنک کی لوح پہ مرمر دکھائی دیتا ہے
تمہارے شہر کا منظر دکھائی دیتا ہے

وہ جس کو گرمیِ بازار کہہ رہے ہیں لوگ
مجھے تو حشر کا منظر دکھائی دیتا ہے

فلک سے سطحِ زمیں تک ہے چاند ہی روشن
جہاں بھی جاؤ یہی گھر دکھائی دیتا ہے

یہ کیسا شہر ہے خاموش موت کی صورت
ہر آدمی یہاں پتھر دکھائی دیتا ہے

قدم قدم پہ فصیلِ دیارِ خوشبو سے
ہوائے شہد کا لشکر دکھائی دیتا ہے

اُبھرنے لگتے ہیں جب شب کے کوہسارِ سحر
تو روشنی کا سمندر دکھائی دیتا ہے

اب تک رہا نہاں جو صدائے خیال میں
ممکن نہیں کہ حُسن وہ آئے خیال میں

چھوتے ہی انگ انگ ہو جن کا دھواں دھواں
لپٹے ہیں ایسے جسم ردائے خیال میں

محرومیوں کی دھوپ کی پروا نہیں مجھے
رقصاں ہیں تیری یاد کے سائے خیال میں

رنگوں کے قافلے ہیں افق تا افق رواں
اڑتے ہیں کتنے عکس ہوائے خیال میں

بے نور تھے جو خواب کی ظلمات میں سحؔر
روشن ہوئے وہ نقش ضیائے خیال میں

شہر کی گلیوں سے جب بھی ہم گزرے ہیں
خوشبو کی مانند فضا میں بکھرے ہیں

کتنے آنسو ضبطِ الم سے خشک ہوئے
کتنے چڑھتے دریا پل میں اترے ہیں

گلدانوں میں جب بھی تازہ پھول سجے
ذہن کی شاخ پہ سوکھے پتے اُبھرے ہیں

ربط اگر ہو، دوری کوئی چیز نہیں
سیپ کے موتی ابر کی آنکھ کے قطرے ہیں

جسموں کی بے داغ سجاوٹ پر مت جا
مَن کے میلے لوگ ہی تن کے ستھرے ہیں

چرخ کی نیلاہٹ سے فرش کے سبزے تک
سحؔر دھنک کے رنگ ہی ہر سُو بکھرے ہیں

بے رنگ فضاؤں میں بکھر جاتی ہے خوشبو
وہ شخص جدھر جائے اُدھر جاتی ہے خوشبو

یہ فیض ہے اُس نقشِ کفِ پا کی مہک کا
ہر ذرے کے سینے میں اُتر جاتی ہے خوشبو

ممکن نہیں جس رہ سے شعاعوں کا گزر بھی
اس راہ سے بے خوف گزر جاتی ہے خوشبو

لرزاں ہے تری یاد بہت غم کے اثر سے
جب سرد ہوا آئے تو ڈر جاتی ہے خوشبو

گلشن میں جو خاک اڑتی ہے روتی ہیں ہوائیں
یہ سوچنا پڑتا ہے کدھر جاتی ہے خوشبو؟

جب دھوپ کی تلوار چمکتی ہے سروں پر
ہر رنگ بکھر جاتا ہے مر جاتی ہے خوشبو

اُس زلفِ معطر کے سحرؔ لمس کو پا کر
پہلے سے بھی کچھ اور نکھر جاتی ہے خوشبو

✿

ہے برگ برگ دُعا کو ذرا نمی آئے
ہوا چلے تو شگوفوں پہ تازگی آئے

اُفق پہ اُبھرے جو سورج کا چہرۂ تاباں
سسکتی ریت کے ذروں میں زندگی آئے

کبھی تو دل میں تری یاد کا چمن مہکے
اس آئنے میں بھی احساسِ چہرگی آئے

ترے خیال کی مشعل جلے اگر دل میں
تو اس اندھیرے مکاں میں بھی روشنی آئے

اسی اُمید پہ ہوں شہر شہر آوارہ
اسی طرح کبھی شاید تری گلی آئے

عجب نہیں کہ مری آتشیں صداؤں سے
کسی کے برف سے پیکر میں شعلگی آئی

سحرؔ نظر کے دریچوں کو یونہی وا رکھنا
کسے خبر کبھی تازہ ہوا چلی آئے

برگِ تنہا ہوں اڑا لے جائے
جس طرف چاہے ہوا لے جائے

اب تو دریا میں اتر آیا ہوں
چاہے جس سمت بہا لے جائے

چل رہا ہوں کہ کبھی تو شاید
مجھ کو منزل پہ خدا لے جائے

روشنی کی ہو جسے بھی خواہش
وہ مِرے دل کا دیا لے جائے

کب سے مَیں خود سے ہوں روٹھا روٹھا
کوئی مجھ کو بھی منا لے جائے

اے سحر منظرِ شب سے پہلے
کوئی آنکھوں کی ضیا لے جائے

شاخ سے پھول جو ٹوٹا ہو گا
میرے ہی دل کا چھناکا ہو گا

خودبخود پاؤں رکے جاتے ہیں
یہی شاید ترا رستا ہو گا

مری ہر سمت ہیں کتنے چہرے
کوئی مجھ سا بھی نہ تنہا ہو گا

کوئی شہکار جو تخلیق ہوا
ہُو بہُو تیرا سراپا ہو گا

کس قدر یاد کیا ہے ہم نے
کس قدر اُس نے بُھلایا ہو گا

در و دیوار سے اٹھتا ہے دھواں
کہیں شعلہ کوئی بھڑکا ہو گا

اِک نہ اِک دن تو کرن پھوٹے گی
اِک نہ اِک دن تو اُجالا ہو گا

جس نے یہ رتجگے بخشے ہیں سحرؔ
وہ کوئی جاگتا لمحہ ہو گا

✿

پیاس کی شدت دکھاتی ہے عجب نیرنگیاں
جگمگاتی ریت پر ہوتا ہے پانی کا گماں

دل پہ جو گزرے اب اظہار تک لے آیئے
کوئی سمجھا ہے سمجھے گا خموشی کی زباں

ڈوبتا جاتا ہے دل بے نور سورج کی طرح
پھیلتی جاتی ہیں ہر سو شام کی تاریکیاں

تازگی کا نام تک اپنے مقدر میں نہیں
ذات کے بے رنگ صحرا کا سفر ہے رائیگاں

شاخچوں کے سر بریدہ ہیں تو گُل مصلوب ہیں
صحنِ گلشن میں منایا جائے گا جشنِ خزاں

رنگ لائی ہے ہوائے غم کی آشفتہ سری
مٹ چکے ہیں ریگِ دل پر تیری یادوں کے نشاں

ہیں سحرؔ برّاق مرمر کی طرح جن کے بدن
ان کے چہروں پہ لکھی ہے ظلمتوں کی داستاں

نازک سا التفاتِ صبا چاہیئے مجھے
مَیں پھول ہوں چمن کی ہوا چاہیے مجھے

تاجِ شہی نہ تختِ سلیماں کی ہے طلب
ٹوٹے ہوئے دلوں کی دُعا چاہیے مجھے

درپیش ہے شبوں کے طلسمات کا سفر
راہوں میں اِک چراغِ صدا چاہیئے مجھے

خوشبوئے گل کے راز سے ناآشنا ہوں مَیں
سنسان جنگلوں کی ہوا چاہیے مجھے

سر پر غم و اَلم کی کڑی دھوپ ہے سحؔر
شب رنگ گیسوؤں کی گھٹا چاہیے مجھے

عجب نظارہ دکھائی دیا فضاؤں میں
زمیں طلوع ہوئی چاند کے خلاؤں میں

چمکتی دھوپ کے آثار کی خبر پا کر
ہیں پھول لپٹے ہوئے شبنمی رداؤں میں

یہاں تو اپنی ہی خوبی ہے ذات کی دشمن
سلگ رہے ہیں کئی پیڑ اپنی چھاؤں میں

مَیں سوچتا ہوں کہاں کھو گئی مری آواز؟
بس ایک شور سا ملتا ہے سب صداؤں میں

اُسی کا رنگ چمکتا ہے ہر کرن میں سحؔر
وہ جس کی زلف کی مہکار ہے ہواؤں میں

کس نگر صبح کی روشنی چھوڑ آیا ہوں مَیں
اپنے بچپن کی سادہ دلی چھوڑ آیا ہوں مَیں

آ گہی کے سفر میں خدا جانے کس موڑ پر
اپنی چاہت کی دیوانگی چھوڑ آیا ہوں مَیں

میرے دم سے تھی آواز کی شعلگی چار سُو
اپنے پیچھے فقط خامشی چھوڑ آیا ہوں مَیں

مَیں وہ ابرِ رواں ہوں کہ تیری زمیں کے لئے
کتنے صحراؤں کی تشنگی چھوڑ آیا ہوں

بام و در جگمگاتے رہیں گے ہمیشہ سحرؔ
شہر میں ایسی تابندگی چھوڑ آیا ہوں مَیں

معمورۂ زمیں سے صحرائے آسماں تک
ہے رہروِ طلب کا نقشِ قدم کہاں تک؟

سوچو تو ان کی یادیں ہر دم ہیں دل میں رقصاں
ڈھونڈو تو رفتگاں کا ملتا نہیں نشاں تک

یلغار کر رہی ہیں کو چار سُو ہوائیں
خاموش کیوں ہیں پھر بھی کشتی کے بادباں تک؟

بے نام خواہشیں ہیں دل میں کچھ ایسے روشن
یہ شمعیں بُجھ بھی جائیں اُٹھتا نہیں دُھواں تک

رنگوں کا قافلہ ہی شام و سحرؔ رواں ہے
نورِ بہارِ گُل سے تاریکیٔ خزاں تک

سورج سفر میں ہے نہ ستارا سفر میں ہے
اپنا وجود اپنا ہی سایا سفر میں ہے

اِک روشنی ہے ذہن سے دل تک رواں دواں
گویا تمہارے درد کا دریا سفر میں ہے

چاروں طرف سلگتے بگولے ہیں رقص میں
محسوس ہو رہا ہے کہ صحرا سفر میں ہے

بہتر ہے ساتھ لے کے چلیں شمعِ آرزو
سُنتے ہیں درد و غم کا اندھیرا سفر میں ہے

اِک کاروانِ درد و الم ساتھ ہے سحرؔ
کہنے کو یوں تو دل مرا تنہا سفر میں ہے

رنگ و خوشبو کی نئی دنیا دکھائی دے مجھے
آنکھ جب کھولوں ترا چہرا دکھائی دے مجھے

وادیٔ دل میں چمک اٹھے تری یادوں کا چاند
اس اندھیرے میں کہیں رستا دکھائی دے مجھے

زیست کے لمبے سفر کی دھوپ کا کچھ غم نہیں
اَبر سی زلفوں کا گر سایا دکھائی دے مجھے

وہ جو خلوت میں بھی اپنی ذات میں ہے انجمن
کاش محفل میں کبھی تنہا دکھائی دے مجھے

ہر طرف ہیں اجنبی ہی اجنبی چہرے سحرؔ
کوئی تو اس شہر میں اپنا دکھائی دے مجھے

تمام شہر ہے خاموش جاگتا ہوں مَیں
اندھیری رات میں جلتا ہوا دیا ہوں مَیں

کبھی تو کوئی سُنے گا مجھے توجہ سے
ہوا کے دوش پہ اڑتی ہوئی صدا ہوں مَیں

ہے میرے چاروں طرف اِک ہجوم چہروں کا
حصارِ ذات میں اس طرح کھو گیا ہوں مَیں

شکست و فتح سے ہوں بے نیاز مَیں یکسر
کسی کی جنگ ہے جو آج لڑ رہا ہوں مَیں

وفا کو شہرِ جفا میں تلاش کرتا ہوں
چراغ تیز ہوا میں جلا رہا ہوں مَیں

یہ آئنہ مرے پہلو میں کیوں چمکتا ہے؟
دیارِ سنگ میں رہ رہ کے سوچتا ہوں مَیں

کبھی ستارہ کبھی شعلہ ہوں کبھی شبنم
سمجھ میں کچھ نہیں آتا سحرؔ کہ کیا ہوں مَیں

جب بھی آنکھوں نے ترا نقشِ کفِ پا دیکھا
دل کے آئینے میں اِک عکس لرزتا دیکھا

ابر چھایا تو تری زلفِ سیہ یاد آئی
چاند نکلا تو ترا رنگ چمکتا دیکھا

یاد آئی تری آواز کی موجِ رقصاں
شام کے وقت جو بہتا ہوا دریا دیکھا

ہم ہی محرومِ تماشا ہیں جہاں میں ورنہ
دیکھنے والوں نے ہر سُو ترا جلوہ دیکھا

خاک سی اُڑنے لگی دل کے بیاباں میں سحؔر
شاخ پر جب بھی کوئی پھول مہکتا دیکھا

دلوں میں زہر لبوں پر شگفتگی دیکھی
یہ رسم ہم نے عجب تیرے شہر کی دیکھی

جو بزمِ شب میں بہت قہقہے لگاتے تھے
انہی کی آنکھ دمِ صبح شبنمی دیکھی

تجھے دلوں کی سیاہی کی کیا خبر ہو گی
تری نظر نے تو جسموں کی چاندنی دیکھی

نظر کو خیرہ کیا اس قدر شعاعوں نے
کہ ہم نے چاند کی رنگت بھی سرمئی دیکھی

وہیں خیال کی وادی مہک اٹھی ہے سحؔر
جہاں بھی پھول سے چہروں پہ تازگی دیکھی

یوں وقت کے احساس کو تسخیر کیا جائے
ہر لمحۂ سیّال کو زنجیر کیا جائے

سوچا ہے کہ اب دِل سے بُھلا کر تجھے دیکھیں
یہ نقش بھی اس لوح پہ تحریر کیا جائے

جو میرے رگ و پے میں سُلگتی ہے مسلسل
اس آگ کو کس نام سے تعبیر کیا جائے؟

دل وقفِ غم و درد ہو یا غرقِ مسرت
اس خاک کو جیسے بھی ہو اکسیر کیا جائے

تسخیرِ فلک کی بھی سحر ہوتی رہے گی
پہلے دلِ انسان کو تسخیر کیا جائے

عکسِ دل ہے کہاں چشمِ پُر آب ہیں؟
شہر کا شہر ڈوبا ہے سیلاب میں

یہ مرے شعلۂ غم کا اعجاز ہے
آگ ایسی تپش ہے جو برفاب میں

جو ترے جلوۂ رُخ سے منسوب ہے
روشنی ہے کہاں ایسی مہتاب میں؟

آج دیکھا انہیں خاک اوڑھے ہوئے
وہ بدن تھے جو ملبوس کمخواب میں

اب تو یاد اس کی ساحل نما ہے سحر
گھِر گئی کشتیِ روح گرداب میں

یوں نظر آتا ہے غم دل میں اُتر جائے گا
وقت گزرے گا تو یہ زخم بھی بھر جائے گا

آ ہی جائے گا سکوں پر یہ لہو کا دریا
درد سیلاب کی مانند گزر جائے گا

ذہن کی جھیل میں اُبھرا جو کنول یادوں کا
ہجر کی تیز ہواؤں میں بکھر جائے گا

کیا خبر تھی کہ ترے ہجر کا اک اک لمحہ
زہر بن کر مری رگ رگ میں اُتر جائے گا

کسی چہرے کا گلِ تازہ سرِ شام سحرؔ
چاند نکلے گا تو کچھ اور نکھر جائے گا

❁

شام کے زرد سائے جو ڈھلنے لگے
طائرِ فکر کے پَر نکلنے لگے

گرم جوشی تھی کل سرد مہری ہے اب
لوگ موسم کی صورت بدلنے لگے

پھر بہار آ گئی وادیٔ روح میں
چشمۂ دل سے پھر غم اُبلنے لگے

دور سے آ رہی ہے جرس کی صدا
قافلے رُک گئے تھے جو، چلنے لگے

سخت بے حس تھے جو پتھروں کی طرح
درد کی آگ میں اب پگھلنے لگے

پھر ضرورت پڑی دوستوں کی سحرؔ
آستینوں میں پھر سانپ پلنے لگے

❁

غمِ جہاں تو بہر گام تیرگی دے گا
ترا خیال مگر دل کو روشنی دے گا

مجھے یقیں ہے بچھڑ جائے گا وہ ملتے ہی
خوشی جو دی ہے زمانے نے رنج بھی دے گا

کبھی تو دل میں کوئی عکس روشنی بن کر
اس آئنے کو بھی پوشاکِ چہرگی دے گا

اسی اُمید پر کب سے ہوں چشم بر آواز
سنائی دیتا ہے جو کچھ دکھائی بھی دے گا

غموں کی دولتِ بے پایاں جس نے بخشی ہے
سحرؔ کبھی تو مرے دل کو وہ خوشی دے گا

ہر رنگ میں وہ حُسنِ ادا کا امین ہے
جس زاویئے سے دیکھئے اس کو حسین ہے

تو آسماں پہ اڑتے ہوئے بادلوں کا عکس
میرا وجود درد کی بنجر زمین ہے

کچھ اور بھی سکون ہے دل کو ترے بغیر
تجھ سے ترا خیال زیادہ حسین ہے

انسانیت کا درد ہے سرمایۂ حیات
انسانیت ہی اہلِ محبت کا دین ہے

مَیں جس کی جستجو میں ہوں شام و سحرؔ رواں
وہ شخص میرے گوشۂ دل میں مکین ہے

تیز ہوا کا شور سنائی دیتا ہے
غنچہ و گل کا حشر دکھائی دیتا ہے

اس کانٹے کی عظمت کا کیا اندازہ
رہرو کو جو آبلہ پائی دیتا ہے

اس کے چہرے کے شفاف آئینے میں
خوشبوؤں کا عکس دکھائی دیتا ہے

دل کو محفل آرائی بھی بخشے گا
جو مجھ کو ذوقِ تنہائی دیتا ہے

مجھ کو سحرؔ اپنی ہی ذات کے زنداں سے
دیکھتا ہوں اب کون رہائی دیتا ہے

۞

ہر پھول پہ ہوتا ہے گماں آج شرر کا
آغاز ہے یہ طائرِ خوشبو کے سفر کا

پھیلی ہے کچھ اس طرح دھنک تیرے بدن کی
رنگوں سے چمک اٹھا ہے آنگن مرے گھر کا

شاخوں پہ جو سورج کا اثر یونہی رہے گا
سایہ بھی سلگتا ہوا دیکھو گے شجر کا

ہر رنگ ہے محفوظ مرے خانۂ دل میں
ہر نقش ہے قیدی مرے زندانِ نظر کا

احباب میں اظہارِ حقیقت سے حذر کر
کھل جائے نہ احوال ترے عیب و ہنر کا

دیکھا تو وہ اپنی ہی طرح خاک بسر تھا
شہرہ تھا سحرؔ یوں تو بہت چاند نگر کا

۞

محبسِ دل سے رہا ہو جاؤں
مَیں ترے لب سے ادا ہو جاؤں

تیرا نقشِ کفِ پا ہوتے ہی
محورِ ارض و سما ہو جاؤں

تشنگی یوں نہ بُجھے گی ہرگز
تیری زلفوں کی گھٹا ہو جاؤں

اس خموشی کا ہے بس ایک علاج
مَیں ہی خود نغمہ سرا ہو جاؤں

ظلم کی تیرہ فضاؤں میں سحرؔ
جلتے سورج کی ادا ہو جاؤں

ذرے سِسک رہے ہیں ظلمت کی انتہا پر
الزام آ نہ جائے خورشید کی ضیا پر

روحِ زمیں سکوں سے محروم ہو گئی ہے
شاید یہ دولتِ دل ہاتھ آئے اب خلا پر

اشکوں کی روشنی سے آہوں کی نغمگی سے
آباد ہو گیا ہے اِک شہر سا ہوا پر

سورج کے ساتھ دریا صورت بدل رہا ہے
کرنوں کی ہے حکومت موجوں کی ہر ادا پر

ہے تیرا عکس رقصاں آئینۂ سحرؔ میں
ہوتا ہے تیرا دھوکا ہر رنگ ہر صدا پر

سورج کی روشنی کو فلک سے پکار کر
رنگوں کے پیرہن کو نہ یوں تار تار کر

مَیں آنے والا وقت ہوں پیشِ نگاہ رکھ
تیرے لئے رُکوں گا مِرا انتظار کر

تیری سرشت میں نہیں شعلوں سے دوستی
تُو خاک ہے تو خاک کے ذرّوں سے پیار کر

آواز کا بھی عکس بہت دلفریب ہے
دیکھا ہے ہم نہ شیشۂ دل میں اتار کر

تنہا ہی ہو سکے گا سحرؔ ذات کا سفر
سایہ بھی اب تو اپنا سپردِ غبار کر

اگر شعاعوں کا دریا سراب جیسا ہے
تو جاگنے کا یہ منظر بھی خواب جیسا ہے

ہر ایک نقش کا مفہوم ڈھونڈتا ہوں مَیں
مری نظر میں وہ چہرہ کتاب جیسا ہے

کسی نے غور سے اس خاک کو نہیں دیکھا
ہر ایک ذرہ یہاں آفتاب جیسا ہے

حسین و تازہ خیالوں سے ذہن ہے خالی
یہ شہر بھی دلِ خانہ خراب جیسا ہے

سحرؔ یہ کہتی ہے امکاں کی بیکراں وسعت
فلک کا گنبدِ بے در حباب جیسا ہے

رنگ بن کر شاخساروں میں اترنا چاہیئے
نکہتِ گل کی طرح ہر سو بکھرنا چاہیئے

سیر کو شادابیِ دشتِ نظر کافی نہیں
ہو سکے تو شہرِ دل سے بھی گزرنا چاہیئے

یہ بھی ممکن ہے کہ دل ہو جائے تجھ سے بے نیاز
گردشِ حالات کی شدت سے ڈرنا چاہیئے

ذہن جب تاریک ہو جائیں مشینوں کے طفیل
جذبِ دل کی روشنی کو عام کرنا چاہیئے

ہر گھڑی ہیں موت کے سائے تعاقب میں سحرؔ
یہ اگر جینا ہے تو بے خوف مرنا چاہیئے

سورج نہیں زمین نہیں آدمی نہیں
مَیں اس مقام پر ہوں جہاں کوئی بھی نہیں

دیکھے ہوئے ہیں ہم نے دھنک کے تمام رنگ
منظر کوئی ہمارے لئے اجنبی نہیں

صحرا کی سمت جایئے کیوں شہر چھوڑ کر
ویرانیوں کی دل کے نگر میں کمی نہیں

فرصت ملے تو گوشۂ دل کی سیر کر
اس بحر کی کسی کو ابھی تہہ ملی نہیں

ہے نور ہی کا سایہ سحرؔ خود یہ تیرگی
وہ کون سی جگہ ہے جہاں روشنی نہیں

قریۂ دل عالمِ احساس میں کیا کیا ہوا
خاک تھا لیکن کبھی صحرا کبھی دریا ہوا

خلوتوں میں بھی اسے احساسِ تنہائی نہ تھا
دل سراپا انجمن تھا انجمن آرا ہوا

شام کے سورج کا نظارہ بھی کیا دلدوز ہے
شاخِ گردُوں پر ہے کوئی پھول مرجھایا ہوا

مَیں ہی زندانِ مشیت میں اسیرِ غم نہیں
وقت کا چہرہ بھی ہے کچھ غم سے سنولایا ہوا

یہ بھی شاید ایک بے منزل مسافر ہے سحرؔ
دل جو اک پتا سا دشتِ غم میں ہے اُڑتا ہوا

چمکا ہے داغ بن کر ردائے خیال پر
وہ پھول جو کڑھا ہے تری سرخ شال پر

شاید یہی ہے شدتِ احساس کا مقام
پتھر کا خون تیر رہا ہے کدال پر

اس کے لطیف جسم کی مہکار کے لئے
دل مطمئن نہیں ہے گلوں کی مثال پر

چہروں کے ازدحام سے فرصت اگر ملی
لکھوں گا ایک نظم ترے خد و خال پر

کرنوں کے تیز تیر برستے رہے سحرؔ
روکے رہا مَیں اپنے ہی سائے کی ڈھال پر

ڈوبتے جسموں کے سب طوفاں بپھر کر رہ گئے
چند بازو تھے جو پانی میں اُبھر کر رہ گئے

کوئی کرنا چاہے بھی یکجا تو اب ممکن نہیں
شاخ سے ٹوٹے ہوئے پتے بکھر کر رہ گئے

اس قدر راتوں کی تاریکی کے ہم عادی ہوئے
صبح کی پہلی کرن چمکی تو ڈر کر رہ گئے

ان کی قسمت میں کسی منزل کی آسائش نہ تھی
قافلے تھے کچھ جو راہوں سے گزر کر رہ گئے

گھر سے نکلے تھے سحرؔ ہم روشنی کی چاہ میں
تیرگی کے تیر آنکھوں میں اُتر کر رہ گئے

خیال اُس کا دلِ ناشاد رکھنا
گھر اُس کی یاد سے آباد رکھنا

اُسے بے شک سرے سے بھول جانا
پر اپنے آپ کو تو یاد رکھنا

قفس میں گھٹ کے مر جائیں نہ طائر
دِلوں کو درد سے آزاد رکھنا

گُلوں کے خواب تو جی بھر کے دیکھو
مگر اندیشۂ صیاد رکھنا

سحرؔ جب گھر بناؤ حسرتوں کا
نئے انداز کی بنیاد رکھنا

جب غبارِ غم فضائے ذہن پر چھانے لگا
دل کے آئینے میں تیرا عکس دھندلانے لگا

آنکھ تو بے منظری کے خوف سے پتھرا گئی
بے یقینی کی خزاں میں دل بھی مرجھانے لگا

تجھ سے اس دل کو تھی کتنی غمگساری کی اُمید
تو بھی میرا قصۂ غم سُن کے اُکتانے لگا

میرے رستے میں کسی کی زُلف کا سایہ بھی ہے
کس لئے مَیں دھوپ کے صحرا میں ستانے لگا؟

شہر میں وہ بے حسی کا زہر برسا ہے سحؔر
دیکھتے ہی دیکھتے ہر شخص پتھرانے لگا

خزاں کے دورِ ستم کی نشانیوں میں نہیں
ہوا کا ذکر گُلوں کی کہانیوں میں نہیں

کسی کی شبنمی آنکھوں میں کر تلاش اس کو
گہر وہ بھید ہے جو گہرے پانیوں میں نہیں

گئے دنوں کا عذاب آ گیا ہے یوں سر پر
کہ جیسے وقت کی کشتی روانیوں میں نہیں

ستم گری میں تو اس کا جواب مشکل ہے
اگرچہ رسمِ ستم کے وہ بانیوں میں نہیں

ہمارے عشق کا قصہ بہت نیا ہے سحؔر
سراغ اس کا پرانی کہانیوں میں نہیں

ہونٹ چپ ہوں مگر آنکھ تر چاہیئے
بات کرنے کا ایسا ہنر چاہیئے

آسماں کی بلندی ہے زیرِ قدم
اپنی ہستی کی بھی کچھ خبر چاہیئے

روشنی کی حقیقت کا عرفان ہو
میرے مالک مجھے وہ نظر چاہیئے

محبسِ دل کی تاریکیاں اَلاماں!
ایسی دیوار میں ایک در چاہیئے

مجھ کو لفظوں کے مفہوم سے ہے غرض
جوہری کو تو آبِ گہر چاہیئے

کتنی خاموش و تاریک ہے یہ فضا
دشتِ دل میں طلوعِ سحر چاہیئے

❁

دل کے داغوں کو جلائے رکھنا
لَو چراغوں کی بڑھائے رکھنا

جس قدر اشک بہیں اچھا ہے
ان خزانوں کو لٹائے رکھنا

تم اکیلے ہو تو کیا؟ یادوں کا
دل میں اِک شہر بسائے رکھنا

ہم اُسے یاد کئے جاتے ہیں
جس کی عادت ہے بھلائے رکھنا

جاگنے کا بھی یہی مطلب ہے
آنکھ میں خواب سجائے رکھنا

بے یقینی کے اندھیروں میں سحر
درد کی جوت جگائے رکھنا

اشکوں کو غم کی آگ سے تر کر رہا ہوں مَیں
پانی کی بوند بوند گہر کر رہا ہوں مَیں

مَیں روشنی کا جسم ہوں، مَیں روشنی کی جاں
سورج کے ساتھ ساتھ سفر کر رہا ہوں مَیں

چہرہ کوئی تو ہو جو مجھے میرا عکس دے
بے آب آئنوں پہ نظر کر رہا ہوں مَیں

چمکا ہے بن کے سیپ کا موتی مرا ہر اشک
چپکے سے اس کی آنکھ میں گھر کر رہا ہوں مَیں

اس انتظار میں کہ کبھی ہو گی روشنی
اپنی شبِ حیات سحر کر رہا ہوں مَیں

دھڑک رہا ہوں تری روح میں بُھلا نہ مجھے
مَیں لوحِ دل پہ تری نقش ہوں مِٹا نہ مجھے

جو کھو گیا تو نہ پھر عمر بھر ملوں شاید
مَیں ایک گوہرِ نایاب ہوں گنوا نہ مجھے

مَیں تیری بھیگتی پلکوں پہ اِک ستارہ ہوں
جو ہو سکے تو ابھی خاک میں مِلا نہ مجھے

مَیں یادگار ہوں گزری ہوئی بہاروں کی
زمیں پہ اے شجرِ زندگی! گرا نہ مجھے

کوئی کلی کہیں چٹکی تو دل میں ہُوک اُٹھی
ملا ہے شدتِ احساس کا خزانہ مجھے

اُمیدِ صبح ہے زندہ مرے ہی دم سے سحرؔ
چراغِ شامِ الم ہوں ابھی بُجھا نہ مجھے

چاہیئے اپنے ہی دشمن کا سہارا مجھ کو
گردشیں یہ بھی دکھائیں گی نظارا مجھ کو

شام کی تیرگی میں ایک ستارہ چمکا
اجنبی شہر میں یہ کس نے پکارا مجھ کو

سائے جسموں سے گریزاں سے نظر آتے ہیں
کس زمیں پر مرے مالک نے اُتارا مجھ کو

اب مَیں ہر مرحلۂ غم سے گزر جاؤں گا
مِل گیا آپ کی آنکھوں کا اشارہ مجھ کو

دوستوں کے جو کرم کا ہے یہی حال سحرؔ
دشمنوں کا ہے ہر اِک ظلم گوارا مجھ کو

نظر سے چھپ رہا ہے ماہتاب آہستہ آہستہ
بکھر جائے نہ سارا شہرِ خواب آہستہ آہستہ

رچے گی رفتہ رفتہ پیار کی خوشبو فضاؤں میں
کِھلیں گے تیرے ہونٹوں کے گلاب آہستہ آہستہ

ترے چہرے کا اِک اِک نقش دنیائے معانی ہے
پڑھوں گا مَیں یہ سربستہ کتاب آہستہ آہستہ

خیال اُس آئینہ پیکر کا دل سے یوں ہوا رخصت
اُفق میں جیسے ڈوبے آفتاب آہستہ آہستہ

سحرؔ ہرگز پریشاں ہو نہ اشکوں کی روانی سے
اتر ہی جائے گا یہ سیلِ آب آہستہ آہستہ

کبھی دھنک کبھی سورج کے قید خانوں میں
زمیں کی خاک بھٹکتی ہے آسمانوں میں

فصیلِ دل کو سپاہِ خیال نے گھیرا
یہ شہر چُھپ گیا بادل کے سائبانوں میں

گُلوں کے رقص میں آنے کا وقت ہے لیکن
خزاں کا رنگ جھلکتا ہے آشیانوں میں

دُھواں اُگلتی ہوئی چمنیاں یہ کہتی ہیں
حیات روز سُلگتی ہے کارخانوں میں

ازل سے تازہ رہا ہے سحرؔ فسانۂ دل
اگرچہ لکھا گیا مختلف زبانوں میں

چاند ڈوبا تو اندھیروں کو برستے دیکھا
برف پگھلی تو ہر اِک سمت اُجالا پھیلا

رات آکاش پہ ایک ایک ستارا رویا
کاش مَیں روشنیٔ غم کا مقدر ہوتا

تیرگی حد سے بڑھی جب ستمِ دوراں کی
افقِ دل پہ تری یاد کا سورج اُبھرا

ساری پیچیدگیاں ختم ہوئیں گلیوں کی
اک دریچے سے کوئی شوخ ستارہ جھانکا

دل کے جنگل میں دھنک اُبھری سحؔر یادوں کی
شام ہوتے ہی خیالات کا منظر بدلا

آنکھ میں گر روشنی کا وہ حسیں پیکر نہ ہو
ظلمتِ شب کی خطر سے پُر مہم یوں سر نہ ہو

میری آوازوں کا اس پر کچھ اثر ہوتا نہیں
مَیں جسے انساں سمجھتا ہوں کہیں پتھر نہ ہو

گوشے گوشے میں ہے رنگا رنگ خوابوں کی دھنک
ذہن بھی اس کے خیالوں کا عجائب گھر نہ ہو

آسماں کے لب پہ اُبھری ہیں شفق کی سُرخیاں
صُبح کہتے ہو جسے وہ شام کا منظر نہ ہو

کیسے ممکن ہے سحؔر تخلیقِ فن کا مرحلہ؟
درد جب تک آدمی کی روح کے اندر نہ ہو

بھول کر تو نے دریچے سے جو دیکھا ہوتا
تپتا سورج تری دیوار کا سایہ ہوتا

ایک مدت سے ہے دل رنج و محن سے خالی
اس سرائے میں مسافر کوئی اترا ہوتا

اے خیالِ رخِ جاناں! ترا ممنوں ہوں مَیں
تُو اگر ساتھ نہ دیتا تو مَیں تنہا ہوتا

آنکھ کھولی تو فسوں ٹوٹ گیا رنگوں کا
کاش خوابوں ہی میں اس شخص کو دیکھا ہوتا

ہم بھی کہتے غمِ ہجراں کا سحؔر افسانہ
اس نے گر حال ہمارا کبھی پوچھا ہوتا

دیوار تھی نہ بام نہ در یاد ہے مجھے
اپنا تھا ایک دشت میں گھر یاد ہے مجھے

بچھڑے ہوئے اگرچہ زمانہ گزر گیا
اب تک جُھکی جُھکی وہ نظر یاد ہے مجھے

اب عُمر شاخِ زرد کی صورت ہے بے ثمر
کیسا ہرا بھرا تھا شجر یاد ہے مجھے

بے آب ہو گئی ہیں اب آنکھوں کی سیپیاں
ان سیپیوں میں کیا تھے گہر یاد ہے مجھے

منزل پہ آ کے بھول گئے سب صعوبتیں
کیسی تھی ابتدائے سفر یاد ہے مجھے

سورج کی ایک ایک کرن جب اُداس تھی
وہ منظرِ طلوعِ سحؔر یاد ہے مجھے

شامِ الم سے صبحِ خوشی کچھ کہتی ہے
تیز ہوا سے کلی کلی کچھ کہتی ہے

کان لگائے رکھنا بپھری لہروں پر
ڈوبنے والی ہر کشتی کچھ کہتی ہے

بادِ صبا کے نرم اور نازک جھونکوں سے
کلیوں کی معصوم ہنسی کچھ کہتی ہے

شہروں کا بھی مستقبل محفوظ نہیں
ہر اُجڑی ویراں بستی کچھ کہتی ہے

شام کی آہٹ پر مت دینا دھیان سحرؔ
شام کبھی کچھ اور کبھی کچھ کہتی ہے

موڑ دے رُخ کوئی بہتے ہوئے دریاؤں کا
فاصلہ بڑھتا چلا جاتا ہے صحراؤں کا

اس قدر شور ہے آواز کوئی صاف نہیں
دل میں محشر سا بپا ہے کئی دنیاؤں کا

جب سے تُو شہر کی پُر شور فضا میں گم ہے
کتنا سنسان ہے ماحول ترے گاؤں کا

پاؤں زخمی ہیں مگر بڑھتے چلے جاتے ہیں
حوصلہ دیکھے کوئی بادیہ پیماؤں کا

دلِ تنہا پہ قیامت سی گزرتی ہے سحرؔ
ذکر چھڑ جائے اگر انجمن آراؤں کا

سرد خموش اندھیرا ہر سُو پھیل گیا
کالی رات کا کالا جادو پھیل گیا

دل میں تیری یاد کا چاند چمک اٹھا
پلکوں پر آوارہ آنسو پھیل گیا

زلف کسی رنگیں چہرے پر لہرائی
ابر سرِ شہرِ رنگ و بُو پھیل گیا

کیسے اپنائیں غم کے افسانے کو؟
یہ افسانہ بھی تو ہر سُو پھیل گیا

کانٹوں کی فریاد رہی محدود سحرؔ
پھول کا نغمہ بن کر خوشبو پھیل گیا

کل تک تھی حسیں شہر کی پُر شور فضا بھی
اب دل پہ گزرتی ہے گراں اپنی صدا بھی

بخشے ہیں شعاعوں نے وہ تاریک اُجالے
آنکھوں میں کھٹکتی ہے ستاروں کی ضیا بھی

آئینے کی آنکھوں سے بھلا کون چھپا ہے؟
تو عکس ہے میرا تو مرے سامنے آ بھی

وہ جس ہے خوشبو کا بدن ٹوٹ رہا ہے
پھولوں کو میسر ہے کہاں موجِ ہوا بھی

سایہ بھی سحرؔ میرے تعاقب میں نہیں اب
سُورج نے مٹائے مرے نقشِ کفِ پا بھی

صدیوں خلوصِ ذہن سے سوچا گیا مجھے
تب لوحِ کائنات پہ لکھا گیا مجھے

لمحہ وہ اوّلین مری زندگی کا تھا
زنجیرِ خواہشات جو پہنا گیا مجھے

کس درجہ میرے ذہن پہ چھایا ہوا ہے وہ
اُس کو بھلانا چاہا تو یاد آ گیا مجھے

سوچا تو درد پھیل گیا دل کے آس پاس
دیکھا اُسے تو اور بھی تڑپا گیا مجھے

برفاب ہو چکے تھے مرے جسم و جاں سحؔر
اُس کا خیال آیا تو گرما گیا مجھے

حُسن میں ڈوبے ہوئے رنگیں نظاروں میں نہیں
گلستانِ دل کی کیفیت بہاروں میں نہیں

درد کی لذت سے ہیں محروم اہلِ آسماں
روشنی کا اصل پرتو چاند تاروں میں نہیں

جو نگاہوں کے حسیں اظہار کی صورت میں ہے
وہ فصاحت وہ بلاغت استعاروں میں نہیں

کشتیِ دل کے مسافر پر ہوا ہے انکشاف
جو سکوں طوفان میں ہے وہ کناروں میں نہیں

کر دیا سب پر عیاں جو درد تھا میرا سحؔر
راز سے واقف ہوں لیکن رازداروں میں نہیں

کوئی بھی روزنِ گردوں نظر نہیں آتا
مجھے تو شب کا یہ افسوں نظر نہیں آتا

جو سوچئے تو ستاروں کا قتل جاری ہے
جو دیکھئے تو یہ شب خوں نظر نہیں آتا

وہ تیرگی ہے کہ ہر ذرہ ٹمٹماتا ہے
وہ روشنی ہے کہ گردوں نظر نہیں آتا

مرے وجود کی بے تاب روشنی کے لئے
یہ خاکداں مجھے موزوں نظر نہیں آتا

گر اس کا چہرہ ہے شفاف آئینے کی طرح
تو میرا عکس مجھے کیوں نظر نہیں آتا؟

بھلائیں بھی تو اُنہیں کس طرح بھلائیں سحرؔ؟
کتابِ دل میں یہ مضموں نظر نہیں آتا

شب کی ظلمت گر افق کی لوح سے چھٹ جائے گی
دن کی پیشانی غموں کی گرد سے اٹ جائے گی

روح کے زخموں کی شادابی کہاں ہے مستقل؟
ایک دن یہ لہلہاتی فصل بھی کٹ جائے گی

وہ بھی دن آئے گا جب بجھتے ہوئے دیپک کی لَو
سخت طوفانِ ہوا کے سامنے ڈٹ جائے گی

روح میری جسم کے زنداں میں ہے تو کیا ہوا
پتھروں میں لعل کی قیمت بھلا گھٹ جائے گی؟

مَیں شعاعوں کے لباسِ نَو میں نکلا ہوں سحرؔ
میرے رستے کی ہر اِک دیوار خود ہٹ جائے گی

موسم کی نیّت پہچان کے نکلا ہوں
ساتھ ہوا کے تیر کمان کے نکلا ہوں

سایوں کی بارش سے بچنے کی خاطر
گھر سے دھوپ کی چھتری تان کے نکلا ہوں

دیتا ہے جو دیس میں بھی روزی سب کو
باہر اس کو رازق مان کے نکلا ہوں

جیت بھی ہو سکتی ہے ہار بھی ممکن ہے
میداں میں یہ سب کچھ جان کے نکلا ہوں

میرا نام ہے قلب و ذہن کا کرب سحرؔ
جنت سے مَیں ساتھ انسان کے نکلا ہوں

شہرِ خواب

Kulliat-E-Hussain

حُسین سحر

0

0

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شہرِ خواب

(غزلیں)

حسین سحرؔ

سحر سنز.....ملتان/لاہور

0

0

ضابطہ

(جملہ حقوق محفوظ)

اشاعت اوّل:.....2009

اہتمام:.....الکتاب گرافکس پل شوالہ ملتان

ناشر:.....سحر سنز لاہور/ملتان

قیمت:.....-/400روپے

بیرونِ ملک:.....25درہم،15یوایس ڈالر

ملنے کا پتہ

کتاب نگر.....حسن آرکیڈ ملتان چھاؤنی

ابومیسون اللہ بخش نے عائشہ پرنٹرز سے چھپوا کر الکتاب گرافکس ملتان سے شائع کی۔

ISBN 978-969-9337-08-6

انتساب

اپنے پیارے بیٹوں

شہزاد سحر اور مہزاد سحر

کے نام

آئینہ

11 ''شہرِ خواب'' پر تأثرات:.....ڈاکٹر عاصی کرنالی

19 حسین سحرؔ وسیع کینوس کا شاعر:.....ڈاکٹر اقبال واجدؔ

غزلیں

27 ۱۔ لفظوں میں خموشی کو بدلنے نہیں دیتے

29 ۲۔ یادوں میں کئی درد کے پہلو نکل آئے

31 ۳۔ ملنا چاہے تو کسی طور بھی مجبور نہیں

33 ۴۔ منزل ہے کوئی اور ہی رستا ہے کوئی اور

35 ۵۔ کوئی حسرت کوئی بھی ارماں نہیں

37 ۶۔ ضبطِ غم میں جو جھلکتے تھے مری آنکھوں سے

39 ۷۔ جب تری یاد چمک اُٹھتی ہے آنسو آنسو

41 ۸۔ دل اسیرِ گردشِ افلاک کیسے ہو گیا؟

43 ۹۔ خبر نہ تھی سفر اس مرحلے میں آئے گا

45 ۱۰۔ حرف جونہی زبان سے نکلا

47 ۱۱۔ حوصلہ خود میں سمندر سے سوا رکھنا تھا

49 ۱۲۔ اب ہم اسیرِ گردشِ دنیا نہیں رہے

51 ۱۳۔ عمر کا ہر لمحہ اک میزان ہونا چاہئے

53 ۱۴۔ یہ کس نے کہ دیا مجھے تنہائی چاہیے

55 ۱۵۔ جب سے آنکھوں میں ہے بسا صحرا

4

۱۶۔ حیرت ہے وہ شخص بھی کتنا پیارا تھا	57
۱۷۔ کوئی خواب تمنا بھی نہیں ہے	59
۱۸۔ بند کانوں کو رکھا ہے ہونٹوں پہ تالے رکھے	61
۱۹۔ اب نہ کسی دستک پر در کی کھاؤں گا میں دھوکے	63
۲۰۔ جس کی بنیاد پہ نفرت کا نہ سایا جائے	65
۲۱۔ دل میں یاد آئی تو جادو کی طرح پھیلے گی	67
۲۲۔ آ گئے دل میں غم و رنج کے سائے کیسے؟	69
۲۳۔ دل میں حسرت دبی رہ گئی	71
۲۴۔ شام تنہائی کو اس طرح گزارا جائے	73
۲۵۔ کسی دن ایسے بھی میں اس سے عرض حال کروں	75
۲۶۔ موجزن ان آنکھوں میں غم کا یوں سمندر ہے	77
۲۷۔ دل میں اس کی یاد کے جگنو کہاں سے آ گئے؟	79
۲۸۔ خیال اس کا دل میں آ کے رہ گیا	81
۲۹۔ عشق میں خود کو اس طرح گرد و غبار کر دیا	83
۳۰۔ محبت ایک دن تخلیق یہ شہکار کر دے گی	85
۳۱۔ مہر و مہ سے بھی کہیں بڑھ کے منور نکلا	87
۳۲۔ سب چین سکوں اپنے دل زار کا کھو کر	89
۳۳۔ ابھی جلاؤ نہ آنکھوں کے طاقچوں میں چراغ	91
۳۴۔ یہ کیا؟ منزل سے جیسے جیسے قربت بڑھتی جاتی ہے	93
۳۵۔ اوڑھ کر سر پہ ترا ریشمی آنچل نکلی	95
۳۶۔ ذرہ و مہ میں مساوات نہیں ہو سکتی	97
۳۷۔ دشت کو مجبوریوں میں گلستاں کہتے ہوئے	99

5

۳۸۔ ترے خیال سے شاداب ہو گیا ہوں میں	101
۳۹۔ غم کے پیچاک سے نہیں اترا	103
۴۰۔ جن کا مزاج سنگ ہے وہ شیشہ گر بھی ہیں	105
۴۱۔ اب میں ہوں وہاں اور جہاں کوئی نہیں ہے	107
۴۲۔ گو وصل کی مے کے ہیں نشے اور طرح کے	109
۴۳۔ جو سفر کی دھول تھی وہ قافلوں میں رہ گئی	111
۴۴۔ لبوں پر دشمنی کے تذکرے اچھے نہیں لگتے	113
۴۵۔ دل میں تری یادوں کا نشاں بھی نہیں ملتا	115
۴۶۔ اک سمندر ہے جو خار مرے سامنے ہے	117
۴۷۔ اَن دیکھے خوشرنگ زمانے اچھے لگتے ہیں	119
۴۸۔ فلک پر اِک ستارہ رہ گیا ہے	121
۴۹۔ اشک آنکھوں سے ٹپکتے نہیں دیکھے جاتے	123
۵۰۔ خلوص کی بے بہا فضاؤں میں آ گیا ہوں	125
۵۱۔ کہنے کو عام ہے یہ مگر کس کے پاس ہے؟	127
۵۲۔ موم کے انداز کیسے پتھروں میں آ گئے؟	129
۵۳۔ مشکل ہے گرچہ کام یہ کرنا مجھے بھی ہے	131
۵۴۔ اس کی کوئی مثال نہ دیکھوں تو کیا کروں؟	133
۵۵۔ ہم سے تا اُمم آشنا لوگ جدھر جدھر گئے	135
۵۶۔ کہاں دریا کوئی جو چشم پُرنم کے برابر ہو	137
۵۷۔ جو تھے دل کی آنکھ کے دھاروں میں کیسے آ گئی	139
۵۸۔ یہ عجب بات ہے دن جیسے گزرتے جائیں	141
۵۹۔ سبھی اطوار اور عادات پیچھے چھوڑ آئے ہیں	143

6		7	
۶۰۔ روشن ہوئے ہوا میں جو بجھتے ہوئے چراغ	145	۸۲۔ ہم اپنے گھر کا رستہ بھول کر صحرا میں آ نکلے	189
۶۱۔ دل میں تھی جو چبھی وہ خوشی کون لے گیا؟	147	۸۳۔ یوں نظر آتا ہے یہ نام کسی اور کے ہیں	191
۶۲۔ گم سفر کی دھول میں سب راستے کیسے ہوئے	149	۸۴۔ زندگی دریا کی خاموشی بھی ہے طوفان بھی	193
۶۳۔ روشنی ہو تیرگی ہو سب ہیں بھاری ایک سی	151	۸۵۔ شکست دل کے ہیں آثار مختلف سب سے	195
۶۴۔ بھرا ہوا تھا جو جامِ حباب ٹوٹ گیا	153	۸۶۔ اس نے گنگ جوابوں کی تصویر بنا رکھی ہے	197
۶۵۔ ہر اک دھڑکتے دل میں محبت بدن کی ہے	155	۸۷۔ کبھی جو لوٹ کے گھر سے مکالمہ کرتے	199
۶۶۔ کہیں عمرِ رواں کا کچھ پتا باقی نہیں رہتا	157	۸۸۔ محبتوں میں ہوا اپنا حال سب سے الگ	201
۶۷۔ یہ آنکھ مری اشک فشاں ہے کہ نہیں ہے؟	159	۸۹۔ کیا کیا اپنی دھن میں باتیں کرتی ہیں	203
۶۸۔ قفس کی تنگ فضاؤں میں سانس لیتے ہیں	161	۹۰۔ کب سے رواں ہیں آج تو تھک جانا چاہئے	205
۶۹۔ بھول جاتا ہے جس کا نام ہمیں	163	۹۱۔ کھلتی ہوئی شاخوں پہ کلی کیوں نہیں آتی ؟	207
۷۰۔ یوں مرے دیدۂ تر جلتے ہیں	165	۹۲۔ آنکھوں میں کہیں اشکوں کا کوئی سیلاب بلا امڈا ہی نہ ہو	209
۷۱۔ عیاں ہے دل کا فسانہ بیان سے پہلے	167	۹۳۔ ہم رواں ہوتے ہیں کب اُس کی طرف؟	211
۷۲۔ یونہی نور کا سلسلہ چل رہا ہے	169	۹۴۔ زمین بھول گئے آسمان بھول گئے	213
۷۳۔ جو اُس کے در پہ رسائی بہت ضروری ہے	171	۹۵۔ کون کہتا ہے کہ پوشاک سلامت رہ جائے؟	215
۷۴۔ اشکوں سے اپنی آنکھ کو تر کر رہے ہیں ہم	173	۹۶۔ چاند چراغ ستارے جگنو میرے ہیں	217
۷۵۔ نفرت سے پُر سیاہ گھٹاؤں کے درمیاں	175	۹۷۔ شکست و فتح کے معنی بدل بھی سکتے ہیں	219
۷۶۔ یہ کیا؟ کہ اس سے جدائی کے خواب دیکھتے ہیں	177	۹۸۔ رات کے اندھیروں میں کیسے خواب میرے ہیں؟	221
۷۷۔ بنوں میں رہتے ہوئے گلشنوں میں رہتے ہوئے	179	۹۹۔ اندھیری شب میں جگنو جاگتے ہیں	223
۷۸۔ ہر اک آنسو بیاں سے کم نہیں ہے	181	۱۰۰۔ بغور ظلمتِ شب کا بیان سنتے ہیں	225
۷۹۔ ہمیشہ درد سے سیراب رکھا	183	۱۰۱۔ آنکھوں کو جب تلک نہ ملے تیرگی کا لمس	227
۸۰۔ نئی صورت میں ڈھلتا جا رہا ہوں	185	۱۰۲۔ اس کو کیا معلوم؟ کیا ہے آرزو کا ذائقہ؟	229
۸۱۔ واقف نہیں وہ کیا ہے بہاروں کا پیرہن	187	۱۰۳۔ گر نہیں سکتا کبھی حالات کی آغوش میں	231

۱۰۴۔ یہ جو نھا سا دیا ہے شام کی دہلیز پر	233
۱۰۵۔ اس طرح ٹوٹے ہیں شیشے خواب کے	235
۱۰۶۔ روح کچھ ایسے ہے پوشاک بدن اوڑھے ہوئے	237
۱۰۷۔ میرے آئینے کی ہر تصویر اس کے پاس ہے	239
۱۰۸۔ زمیں کو دور سے یوں آسماں آواز دیتا ہے	241
۱۰۹۔ فصلِ گل مٹھی میں ہے عہدِ خزاں مٹھی میں ہے	243
۱۱۰۔ کب زر و لعل و گہر باندھ رکھے ہیں ہم نے؟	245
۱۱۱۔ قوت ہے کہاں قوت کردار سے بڑھ کر؟	247
۱۱۲۔ ساحل چشم سے خواب اترتا ہی نہیں	249
۱۱۳۔ ترے در پر ہوا بن کر بکھرنا چاہتا ہوں میں	251
۱۱۴۔ یوں خداداد یہ دولت نہیں حاصل ہوتی	253
۱۱۵۔ میں یوں اپنی شکستِ ذات کا منظر اٹھا لایا	255
۱۱۶۔ ترے جمال کی تابش میں رہنا چاہتے ہیں	257
۱۱۷۔ نہ سورج جگمگاتا ہے نہ تارے جگمگاتے ہیں	259
۱۱۸۔ نشہ عہدِ جوانی سے نکل کر دیکھئے	261
۱۱۹۔ جلووں سے کسبِ نور جو کرنے نہیں دیا	263
۱۲۰۔ مر جائیں نہ کیوں آج کہ مرنا ہے کسی دن	265
۱۲۱۔ کسی کی یاد کو لے کر صبا تو آئے گی	267
۱۲۲۔ کہا کس نے کہ ہم ہیں اپنے بام و در سے وابستہ؟	269
۱۲۳۔ نظارۂ جمال کسی نے نہیں کیا	271
۱۲۴۔ وہ یاد آئیں اگر ہم بھلانے لگتے ہیں	273
۱۲۵۔ ہے آئنے پہ یہ کیا گرد ماہ و سال کے ساتھ؟	275

۱۲۶۔	محوِ تصورِ رخِ جاناں رہا کرو	277
۱۲۷۔	دل فطر کا ذخیرہ تلاش کرتے ہیں	279
۱۲۸۔	جو لوگ اپنی طبیعت کی رو میں رہتے ہیں	281
۱۲۹۔	جمالِ شہرِ تمنا پکارتا ہے مجھے	283
۱۳۰۔	ہر ایک شاخ و گل و برگ و بار سے آگے	285
۱۳۱۔	سلگ رہے تھے قدم سائبان کیا کرتا؟	287
۱۳۲۔	کلیوں کے چٹکنے میں ابھی دیر لگے گی	289
۱۳۳۔	موسم کے بدلنے میں بہت وقت لگے گا	291
۱۳۴۔	سرِ افلاک یہ چھٹتی ہوئی پوہت دیکھو	293
۱۳۵۔	جل جاتے ہیں چپ چاپ زباں ہی نہیں رکھتے	295
۱۳۶۔	یوں انا سے چور ہوتے جا رہے ہیں دوستو!	297
۱۳۷۔	اسیرِ گردشِ حالات ہو بھی سکتی ہے	299
۱۳۸۔	کوئی قامت بڑھانے سے قد آور ہو نہیں سکتا	301
۱۳۹۔	آوازوں کے شور میں اپنے دل کی بھی آواز سنو!	303
۱۴۰۔	رنگت گلوں کی بوئے صبا ہے نئی نئی	305
۱۴۱۔	کوئی جی بھر کے رونے کا بہانہ چاہئے مجھ کو	307
۱۴۲۔	دھوپ کے عالم میں سایوں کی طرح	309
۱۴۳۔	مری تصویر کیا سارا ہی پس منظر کسی کا ہے	311
۱۴۴۔	دیوار کوئی اور ہے، در اور طرح کا	313
۱۴۵۔	ہوائے تازہ بھی ممکن دھواں بھی ممکن ہے	315
۱۴۶۔	دیکھتے ہیں شہر میں جب بزم آرائی بہت	317
۱۴۷۔	چلے جو تیر اندھیرے میں کمانوں تک نہیں آئے	319

''شہرِ خواب'' پر تاثرات

حسین سحر ایک شخصیت کا نام ہے لیکن یہ شخصیت اپنی جگہ ایک ''ادارہ'' ہے۔ اُنہوں نے تنہا اتنا کام، اتنا کام کیا ہے کہ بے شمار لوگ بھی اتنا کام نہیں کر سکتے۔ لوگ انہیں جانتے ہی نہیں بلکہ مانتے بھی ہیں وہ بلا مبالغہ ایک ادبی اور علمی محسن ہیں۔ جس جہت پر نظر ڈالئے اُن کے تخلیقی، تحقیقی، تنقیدی نام کی گرفت میں ہے۔ میں جو بالاختصار اُن کے کام کا جائزہ لوں گا۔ کسی کی معلومات میں اضافہ نہیں کروں گا۔ لوگ یہ باتیں پہلے بھی جانتے ہیں۔ میں صرف تحدیثِ نعمت کے طور پر چند تعارفی سطور لکھوں گا۔ مثلاً انہوں نے بچوں کا ادب لکھا اور اتنا وقیع انداز میں لکھا کہ وہ بچوں کا ادب لکھنے والے علماء ادبا اور شعراء میں ممتاز حیثیت رکھتے ہیں۔ انہوں نے حمد و نعت، سلام، منقبت، غزل اور نظم اور دوسری ادبی و شعری اصناف میں جو لکھا لوگ اس سے تحصیلِ علم و ادب کرتے ہیں۔ انہوں نے ۱۹۷۱ء کے بعد خطۂ ملتان میں شعر و ادب کے فروغ میں جو کارنامے سرانجام دیئے اُن کے سبب ملتان کی دیرینہ ادبی و شعری روایت میں جدید اضافے ہوئے۔

انہوں نے 'مکتبۂ اہلِ قلم' قائم کیا اور اس قابلِ قدر طباعتی و اشاعتی ادارے سے بہت سے اہلِ قلم کی تصانیف شائع کیں۔ انہوں نے 'مجلس اہلِ قلم' کے نام سے ایک ادبی انجمن قائم کی جس کی افادیت اپنی جگہ ہے۔ انہوں نے تراجم کا کام کیا جس میں اُن کا ایک بے مثال اور منفرد کارنامہ قرآن مجید کا منظوم اردو ترجمہ ہے جس کا نام ''فرقانِ عظیم'' ہے۔ اس ترجمے کی اہمیت، افادیت اور جامعیت کو انہوں نے بھی تسلیم کیا ہے جو اس سے پہلے منظوم ترجمے کر چکے تھے۔ حال ہی میں انہوں نے ''پھلکاری'' کے نام سے منتخب پنجابی اور سرائیکی ادب کے اردو تراجم شائع کئے ہیں جو اپنے اسلوب اور طرزِ نگارش کے اعتبار سے بھی اور ترجمے کی خصوصیات کے اعتبار سے بھی لائقِ تحسین ہیں۔ یہ ایک طرح سے دوسری پاکستانی زبانوں کے ادب کو اردو بان سے متعارف کرانے اور ان سے استفادے کی

صورت میں اردو زبان کو وسعت دینے اور آپس میں محبت ویگانگت پھیلانے کا ایک وسیلہ ہے۔ان تراجم کو پڑھ کر اردو زبان کے ادیب اس قابلِ قدر سرمائے سے فیضیاب ہوں گے اور پاکستان کے ادب وثقافت کے گلدستے میں اپنے تخلیقی لالہ وگل کا اضافہ کریں گے۔اس طرح حسین سحرؔ نے خالد الفیصل کی عربی نظموں کا اردو میں منظوم ترجمہ بھی کیا ہے۔یہ وحدتِ اسلامیاں کے سلسلے میں ایک علمی وادبی قدم ہے۔حسین سحرؔ اسلامی ممالک میں بھی گئے اور وہاں اپنے ادب کی ترویج وفروغ میں کوشاں رہے۔

حسین سحرؔ کا قلم تیزی سے رواں دواں ہے اور اُن کے ذہن وقلب کی واردات اور اُن کے افکار کی کیفیات کو حوالۂ قرطاس کر رہا ہے اور یوں علمی وادبی خزائن کے انبار لگتے جا رہے ہیں۔

میرے روبرو اُن کی غزلیات کا مسودہ ہے جس کا نام ''شہرِ خواب'' ہے۔اُن کا اصرار ہے کہ میں اپنے تاثرات لکھوں۔میں نے ان سے عرض کی کہ آپ عظمت،شہرت اور مقبولیت کے اُس مرتبۂ بلند پر فائز ہیں کہ آپ پر کچھ لکھنا غیر ضروری ہے۔لیکن اُن کا اصرار جب حکم کی شکل اختیار کر گیا تو میں نے اور میرے قلم نے سرِ تسلیم خم کر لیا۔اگر میرے تاثرات اس کتاب میں شامل ہوتے ہیں تو یہ حسین سحرؔ کا نہیں،خود میرا اعزاز ہے۔جب کوئی کتاب میرے سامنے آتی ہے تو سب سے پہلے میں اُس کا نام دیکھتا ہوں۔اس نام نے یعنی ''شہرِ خواب'' نے مجھ پر سوچ کے دروازے کھول دیئے۔اس نام میں کتنی رمزیت،اشاریت اور پُراسراریت ہے۔ذرا غور کیجئے۔شہرِ خواب شاعر کا وجود بھی ہوسکتا ہے۔شاعر بہت سے خواب دیکھتا ہے۔اُس کی شاعری خود خوابوں کا ایک تسلسل ہے۔شہرِ خواب وہ بستی یا وہ خطہ یا وہ ملک بھی ہوسکتا ہے جہاں کے باشندے خواب دیکھنے میں مگن ہیں۔حالانکہ جب ہم عہدِ غلامی میں تھے اور سو رہے تھے،تب ہم جاگے اور ہم نے تحریک آزادی کا آغاز کیا اور پاکستان کو تشکیل دے کر ہم نے خواب کو تعبیر میں بدل دیا۔بہر حال خواب میں اشاریت یہ ہے کہ وہ تعبیر کی شکل اختیار کرتا ہے۔اس لئے شہرِ خواب کا شاعر چاہتا ہے کہ اُس کے خواب تعبیر کا پیکر اختیار کریں۔گویا اس نام میں رجائیت کا پہلو ہے کہ ہم یاسیت کے مقامات طے کرتے ہوئے منزلِ تعبیر پر اقامت کریں۔مجھے اس نام نے اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے اور میں

نہایت محویت،استغراق،شعور اور وجدان کے ساتھ ان غزلیات کا مطالعہ کر رہا ہوں۔

حسین سحرؔ بحیثیت ایک دانشور یا صاحبِ قلم یا ادیب یا شاعر روایت کی پاسداری کرتے ہیں لیکن روایت سے صرف اس کا عطر نچوڑتے ہیں۔روایت کے صرف اُن عناصر سے رابطہ رکھتے ہیں جو زندہ ہیں اور ان کی زندگی کا ثبوت یہ ہے کہ وہ ہمارے عہد تک پہنچے ہیں اور قابلِ قبول ہیں اِس عطرِ روایت یا حسنِ روایت یا انتخابِ روایت میں حسین سحرؔ عصرِ گزراں یعنی اپنے عہد کا جمال شامل کر دیتے ہیں۔لسانی،فنی،اسلوبیاتی اعتبار سے آج کی زبان اور آج کے قواعد کی پاسداری کرتے ہیں اور اس طرح افکار وخیالات اور مشاہدات وتناظرات آج کے دور سے اخذ کر کے اپنی غزلوں میں جذب کرتے ہیں۔اس لئے ہم حسین سحرؔ کی شاعری کو آج کی شاعری کے طور پر قبول کرتے ہیں۔ایسی شاعری جس میں اتنی استقامت ہے کہ وہ عہدِ آئندہ میں بھی اثر انداز رہے گی۔

حسین سحرؔ کی ان غزلوں کے اشعار میں کہیں اعادہ وتکرار نہیں بالکل ہر جگہ نئے مضمون کی تازگی ہمیں شاداب کرتی ہے۔مضامین کا یہ تنوع اُن کی غزلوں کو پُرکشش بناتا ہے اور ہمیں محسوس ہوتا ہے کہ ہم ایک ایسے باغ کی سیر کر رہے ہیں جہاں رنگ برنگ اور متنوع پھولوں کی کیاریاں جلوہ نما ہیں۔آج کے جو احوال ومسائل ہوسکتے ہیں وہ تمام کے تمام اُن کی غزلوں میں موجود ہیں۔انسان کی ذاتی زندگی،حیاتِ اجتماعی کا جائزہ،ملک وملت کے احوال وکیفیات،عالمی وقوعات ومعاملات سب اُن کی غزلوں میں جلوہ نما ہیں۔پھر وہ اُس نظریۂ ادب کے قائل ہیں جس میں ادب محض سامانِ تفریح نہیں بلکہ اپنے اندر ایک مقصدیت رکھتا ہے۔ادب حالات کا آئینہ دار ہی نہیں بلکہ حالات کے چہرے اور خط وخال کے حسن میں اضافے کا ذمہ دار بھی ہے۔ادب مسافرانِ ہستی کی منظر نگاری ہی نہیں کرتا بلکہ اُن کی راہنمائی کا فریضہ بھی انجام دیتا ہے۔اِس نظریۂ ادب نے حسین سحرؔ کی غزلوں کو پُر از مقاصد،مفید اور اثر پذیر بنا دیا ہے۔

ہمارے یہاں غزل میں یاس وحرماں کا بہت سا ذخیرہ ہے۔حسین سحرؔ کے شعروں میں بھی اگرچہ یاسیت موجود ہے لیکن وہ یاسیت پر قائم نہیں رہتے بلکہ یاسیت کو یقین،امید اور رجائیت

کی منزل پر لے آتے ہیں۔اس امید افزائی نے بھی ان کی غزلوں کو ہمارے لئے نہایت بامعنی ،نہایت پرکشش،نہایت دلکش،دلنشیں اور دلکشا بنادیا ہے،الغرض جس پہلو سے بھی دیکھیں، چاہے فنی جائزہ لیں ،چاہے معنوی تجزیہ کریں،شہرِ خواب کی غزلیں ہم سب کے لئے متاعِ افتخار ہیں ،ہم انہیں پڑھتے ہیں اوران کے مطالعے سے خودکوسنوارتے اورنکھارتے اوربہتر سے بہترین بناتے ہیں۔

شاعری میں ،میری مراد ہے،اچھی اور معیاری شاعری میں ایک سلیقہ مندی، ایک شائستگی اور ایک تہذیب ہوتی ہے۔حسین سحؔر نے اپنے تمام شعروں کو یہ تہذیبی پوشاک عطا کی ہے۔اُن کے یہاں عشق ورومان کی شاعری میں بھی شائستہ اندازِفکر وبیاں ملے گا۔کہیں سستی جذباتیت اور ہوس انگیز خیالات نظرنہیں آئیں گے۔عشقِ مجازی کے کوچۂ ملامت سے سلامت روی کے ساتھ گزرجانا حسین سحؔر کی تہذیب داری کی ایک لائقِ تحسین مثال ہے۔

حسین سحؔر کے یہاں طرزِبیان کی یہ خوبی ہے کہ وہ سادہ وسلیس اشعار کہتے ہیں لیکن اس سادگی اورسلاست کا ایک ادبی جمال ہے۔ان کے یہاں ایک لفظ بھی ایسا مشکل نہ ملے گا جس کے لئے قاری کولغت دیکھنا پڑے۔یہ سلاست اُن کی شاعری میں ابلاغ کی ضامن ہے۔قاری نے شعر پڑھا اور وہ شعر ازدل خیزد بردل ریزد کے طور پر قاری کے ذہن ودل کا حصہ بن گیا۔حسین سحؔر مضامین کے تنوع کے لئے بالعموم نئی ردیفیں ایجادکرتے ہیں اوراُن ردیفوں کا ارتباط متناسب قوافی سے کرتے ہیں۔اُن کا یہ عمل اُس کی غزلوں میں جان ڈالتا ہے۔چند مثالیں دیکھئے:

راہیں باتیں کرتی ہیں،لفیں باتیں کرتی ہیں،کب اُس کی طرف،سب اُس کی طرف نشان بھول گئے ،آسمان بھول گئے،پوشاک سلامت رہ جائے، چاک سلامت رہ جائے،جادوجاگتے ہیں،آنسوجاگتے ہیں، تیرگی کالمس،روشنی کالمس،بام ودر سے وابستہ،گھر سے وابستہ لہوکا ذائقہ،آرزوکا ذائقہ، حالات کی آغوش میں،آفات کی آغوش میں،دیا ہے شام کی دہلیز پر،ضیا ہے شام کی دہلیز پر،بدن اوڑھے ہوئے،چمن اوڑھے ہوئے،عہدِخزاں مٹھی میں ہے،آسماں مٹھی میں ہے،مزاروں کا پیرہن،اشاروں کا پیرہن،(اور بے شمار)

اسی طرح حسین سحؔر بعض نئی تراکیبِ لفظی لاتے ہیں۔اس سے اُن کے ذوقِ ایجاد کا اندازہ ہوتا

ہے۔مثلاً: طاقِ شفق کی کود، ردائے کرب،خنجرِ گرداب خوشبو کے دھارے، وجود کی کرچیاں،گنبدِ احساس،دردکی بھٹی،سحابِ حرماں (اور بے شمار)

عشقیہ اور رومانی شاعری: جیسا کہ اوپر درج ہوا ایسے تمام افکاروخیالات میں ایک متانت،سلیقہ شعاری اورتہذیبِ عشق شامل ہے۔حسین سحؔر حالاتِ فراق میں رہتے ہیں لیکن وصل وقرب کی خواہش بھی رکھتے ہیں۔اکثر یادوں کی فضامیں زندگی گزارتے ہیں۔حُسنِ محبوب کی منظرکشی بے حد شائستگی سے کرتے ہیں۔جسمانیت کا تذکرہ نہیں۔زیادہ تر چہرۂ محبوب کی خوبصورتی کواُجاگر کرتے ہیں۔قاری اُن کے رومانی اشعارکوتقدس کی فضامیں پڑھتا ہے بلکہ اپنے جذبات میں سلیقہ پیدا کرتا ہے۔چند اشعار:

نگاہیں دیکھنے والی اگر ہوں
تری آنکھوں میں جادو جاگتے ہیں

☆

میں نے کبھی چھوا تھا کسی رشکِ ماہ کو
ہاتھوں میں اب تلک ہے مرے چاندنی کا لمس

☆

اُس کے ہونٹوں پر تبسم اس طرح ہے جلوہ ریز
برگِ گل جیسے ستاروں کی کرن اوڑھے ہوئے

☆

ایک رشکِ مہر ومہ پہلو میں ہے میرے سحؔر
ایسے لگتا ہے کہ جیسے کہکشاں مٹھی میں ہے

☆

خوشبو کسی کی یاد کی چھو کر گزر گئی
اور مجھ کو دے گئی ہے نئی زندگی کا لمس

یاسیت کا ذکراور رجائیت کی جانب میلان: اس موضوع کے حوالے سے شاعر اپنے وطن کا

دُکھ، اپنے معاشرے کا کرب اور حیاتِ ذاتی و اجتماعی کا الم بیان کرتا ہے لیکن رجائیت کی نوید سے یاسیت کا ازالہ کر دیتا ہے: مثلاً

سن کر جسے شاخوں پہ چٹک اٹھتی ہیں کلیاں
بچوں کے لبوں پر وہ ہنسی کیوں نہیں آتی

☆

نئی فضا میں نیا خوف تھا پرندوں کو
پروں کے ہوتے ہوئے بھی اڑان بھول گئے

☆

حد سے گزر چکی ہے شبِ غم کی تیرگی
سورج کو اب سروں پہ چمک جانا چاہیے

☆

چاند ، چراغ ، ستارے جگنو میرے ہیں
تاریکی سے لڑتے بازو میرے ہیں

☆

اگر ہو واقعی موجود جذبۂ صادق
چراغ تیز ہواؤں میں جل بھی سکتے ہیں

☆

اک دیا بجھنے کو ہے طاقِ شفق کی کود میں
اک دیا جلنے لگا ہے شام کی دہلیز پر

☆

حالات کو اک رنگ میں رہنا نہیں آتا
اس زلفِ پریشاں کو سنورنا ہے کسی دن

چلے چلو اسی رستے پہ قافلے والو
دکھائی دیتی ہے منزل غبار سے آگے

نفرت سے گریز اور محبت کا درس: یہ بہت اہم موضوع ہے۔ شاعری کا اصل مقصود یہی ہونا چاہئے کہ ہم نفرتوں کو ختم کریں اور وسیع محبت کا پیغام دیں۔ کیونکہ انسانوں کے مابین محبت، امن اور سلامتی کی بہشت کو ارضِ بشر پر تعمیر کرتی ہے: اشعار ملاحظہ کیجئے:۔

ظلم اور نفرت سے میرا کیا سحرؔ رشتہ
امن اور محبت کے سارے خواب میرے ہیں

☆

میرا بس ہو تو کسی کو بھی نہ روتا دیکھوں
پی ہی جاؤں میں دکھوں کی یہ نمی آنکھوں سے

☆

سحرؔ قبیلۂ اہلِ محبت ہے میرا
سچل اور رحمٰن اور باہو میرے ہیں

☆

جس کی بنیاد پہ نفرت کا نہ سایہ جائے
شہر اک ایسا محبت کا بسایا جائے

ایک حقیقی فنکار کا تعارف اور اُس کی ذمہ داریوں کے فرائض کا تعین نیز اُس کو صداقت اور بے باکی کے ساتھ اظہارِ خیال کی ضرورت:

ایک فنکار جو درس معاشرے کو دینا چاہتا ہے پہلے اُسے اپنے آپ کو اُس درس میں ڈھالنا چاہئے۔ ذات اور فن میں تضاد، اُس کی بات کو بے اثر کر دیتا ہے جبکہ شخصیت و فن میں ہم رنگی و ہم آہنگی اُس کی ہر بات میں اثر پیدا کرتی ہے۔ یہ بہت اہم موضوع ہے، اس پر حسین سحرؔ کے انمول اور قابلِ قدر اشعار ملاحظہ کیجئے:

فقط حُسنِ سخن ہی باعثِ توقیر انساں ہے
صدف کی ساری قیمت ہے سحرؔ گوہر سے وابستہ

☆

گرچہ چھن جائے دہن سے یہ زباں میری سحرؔ
اِک مرا لہجۂ بے باک سلامت رہ جائے

☆

عکس ہے مجھ میں یہ سب آئینۂ حالات کا
اِک ردائے کرب ہے جو میرا فن اوڑھے ہوئے

☆

کب زر و لعل و گہر باندھ رکھے ہیں ہم نے
جیب میں حرفِ ہُنر باندھ رکھے ہیں ہم نے

☆

لکھا نہیں قصیدہ کسی بادشاہ کا
ہم نے قلم کی روح کو مرنے نہیں دیا

بھائی حسین سحرؔ! نہایت عجز کے ساتھ میں نے اپنے تاثرات قلم بند کئے ہیں۔ میں آپ کے علم و فضل کا ذرا بھی حق ادا نہیں کر سکا۔ اگر میرے یہ تاثرات آپ ''شہرِ خواب'' میں شامل فرمالیں تو میں سمجھوں گا کہ یہ میرا اعزاز ہے۔

خدا آپ کو سلامت رکھے اور آپ اپنے گنجینۂ شعر و ادب میں نئے نئے لعل و گہر کا اضافہ فرماتے رہیں۔

پروفیسر ڈاکٹر عاصی کرنالی

ملتان

حُسین سحرؔ۔۔۔وسیع کینوس کا شاعر

حسین سحر وسیع کینوس اور آفاقی تصور کے شاعر ہیں۔ ان کی شاعری اپنے موضوعات' معانی' مطلوب اہداف اور جمال کے اعتبار سے اپنے معاصر ادب میں بڑی اہمیت کی حامل ہے۔ وہ شاعری کو آفاق کی ہم نوائی عطا کرتے ہیں اور اسے ایسا اسلوب کویائی عطا کرتے ہیں جو واقعات اور موضوعات کے پس پردہ بھی اپنی ترسیل جاری رکھ سکے۔ وہ منطقی اور فکری تعبیرات کو اپنے مخصوص فکری نہج میں ڈھال لیتے ہیں۔ شعر گوئی کا یہ اسلوب اپنے افکار میں بہت موثر اور ممتاز ہے۔

اردو شاعری میں پے در پے تجربوں اور تبدیلیوں نے اس کے مزاج کو مختلف معنوں میں متاثر کیا اور رفتہ رفتہ یہ عام تاثر قائم ہوتا گیا کہ بحیثیت شعریات اردو شاعری کا کوئی مخصوص اور متعین مزاج نہیں ہے' بلکہ شاعرانہ مزاج کی ترتیب اور تہذیب خود شاعر کے ہاتھوں انجام پاتی ہے۔ اس سے شاعری یعنی شعریات کا بالآخر وہی مزاج تیار ہوتا ہے جو کسی شاعر کا اپنا مزاج ہو۔ اس لئے الفاظ اور نظریات بدل بدل کر اردو شاعری کے مزاج کے رخ کو گاہے بگاہے بدلنے کی کوشش کی گئی ہے لیکن ہمیشہ یہ فراموش کیا گیا ہے کہ اردو شاعری کی اپنی الگ فطرت ہے جو اپنی پیدائش ہی سے نیکی' محبت' خلوص' وفا' درد' ذوق' جمال' ایثار اور احسان جیسے اخلاق سے آراستہ رہی ہے۔ یہی اردو شاعری کی خشتِ اوّل ہے۔

اردو شاعری خواہ کسی حد تک ترقی کر جائے اور اس میں کیسی بھی جدت پیدا ہو جائے مگر یہ اپنی خشتِ اول کی وجہ سے جس کی بنیاد صوفیائے کرام نے رکھی تھی آج بھی محبت' نیکی' وفا' خلوص' درد' ذوق' جمال' ایثار اور احسان جیسے اخلاق وقتاً فوقتاً ظاہر کرتی رہی ہے۔ یہ اردو شاعری کی وہ آفاقی تہذیب ہے جس پر مختلف نظریات' رجحانات' افکار اور مسائل کی گرد پڑتی رہی ہے زمانے کے تغیرات کے ساتھ ساتھ ایسا بھی ہوا ہے کہ اردو میں کوئی حالی پیدا ہو گیا ہے جس نے شاعری سے اخلاق اور جذبات کی تعمیر کا کام لیا ہے اور اس کی بنیادی پہچان کو از سر نو تازہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ زمانے کے اسی تغیر نے کسی اقبال کو پیدا کیا ہے جس نے اردو شاعری کو روح حیات اور آفاقیت کا جامہ پہنایا ہے اور اردو شاعری کی بنیاد میں جو مزاج رکھا گیا تھا اس کی ایسی آفاقی توجیہہ سامنے لائی ہے کہ اس کی

وجہ سے پوری اردو شاعری کا معیار اور وقار بلند ہوا ہے۔

علامہ اقبال نے اردو شاعری کے کینوس کو اس قدر پھیلایا کہ اردو شاعری انسانی جذبات اور احساسات کے اظہار کے ساتھ فطرت اور کائنات سے ہم آہنگ ہوتی ہوئی خدا سے جا ملی۔ اقبال نے معرفت اور حقیقت کے وہ مقام بیان کئے جن کے اظہار سے اردو شاعری قاصر تھی۔ علامہ اقبال نے بیسویں صدی کے اجتماعی لاشعور کو ازحد متاثر کیا۔ ان کا اثر بہت سی نسلوں پر رہا اور آج بھی جاری ہے حتیٰ کہ ترقی پسند تحریک کے بعض علم برداروں پر بھی اقبال کا اثر رہا۔ خود فیض احمد فیض کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ ترقی پسند ہونے کے باوجود جزوی طور پر شعری صوتیاتی آہنگ اور لہجہ کی بالیدگی میں اقبال سے ملتے ہیں۔ اسی طرح جوش، جگر اور حفیظ جالندھری پر بھی یہ اثرات نمایاں رہے۔ پھر ان شعراء کا اپنا مزاج بھی ان کے شعری Diction کی تشکیل میں برابر کا حصہ دار رہا۔ ذرا بعد میں علامہ جمیل مظہری کا بھی نام لیا گیا، کہ ان پر بھی اقبال کا اثر رہا بلکہ اقبال کی روایت کو انہوں نے آگے بڑھانے کی کوشش کی۔ خودی کا فلسفہ ہو یا ہستی کے دیگر مسائل، ان کے یہاں بھی جزوی طور پر اقبال کا آہنگ بولتا ہے۔ علامہ جمیل مظہری کا یہ شعر اقبال کی پیروی کرتا ہے۔

بقدر پیمانۂ تخیل سرور ہر دل میں ہے خودی کا
اگر نہ ہو یہ فریب پیہم تو دم نکل جائے آدمی کا

تاہم بعض ناقدین نے جمیل مظہری کو تشکیک کا شکار ثابت کر کے ان کے اس پہلو کو نظر انداز کرنے کی کوشش کی ہے۔ جدید اردو شاعری میں بھی آپ دیکھیں تو بہت سے ایسے شعراء ملیں گے، جن کے ہاں لب ولہجہ اور ہیئت و اسلوب میں جدت کے باوجود ایسی بازگشت بھی سنائی دیتی ہے جو اقبال کی طرح پر شکوہ آہنگ کی ضامن ہو۔ اس ضمن میں جدید اردو کا ہر بڑا شاعر مثال کے طور پر پیش کیا جا سکتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اقبال ہماری آرکی ٹائپ کا حصہ بن چکے ہیں۔ احمد فراز کا یہ مشہور زمانہ شعر دیکھئے۔

رنجش ہی سہی دل ہی دکھانے کے لئے آ
آ پھر سے مجھے چھوڑ کے جانے کے لئے آ

اس شعر کی صوتیات میں اقبال کے ابتدائی دور کا آہنگ صاف نمایاں ہے۔

حسین سحر کی شاعری کے سلسلے میں عرض کرنا ہے کہ حسین سحر بھی دورِ جدید کے ان باوقار

اور معیاری شعراء کی صف سے تعلق رکھتے ہیں جو اپنے اسلوب و ادا اور لب ولہجہ سے پورے طور پر جدید بلکہ جدید تر شاعر کی حیثیت رکھتے ہیں اور اپنے موضوع منصب اور تمثیل کے اعتبار سے جدید اردو شاعری میں ایک وسیع کینوس اور آفاقی تصور مرتب کر رہے ہیں۔ حسین سحر کی شاعری کا یہ وسیع کینوس جدید اسلوب میں پر شکوہ، بلند، وقیع اور صالح روایات و آثار کا متحمل ہے۔ اسی کے ساتھ زندگی کے بہت سارے مسائل درد، اعتبار، محبت، وفا، خلوص، حکمت، شجاعت اور جہد ان کی شاعری کے سفر میں پیش پیش ہیں۔ وہ پر شکوہ لہجہ کے شاعر ہیں جو زندگی کی آفاقی قدروں کی ہم نوائی بھی کرتے ہیں اور اپنے اشعار کے ذریعہ اس کے تہذیبی عمل میں بھی شریک ہو جاتے ہیں۔ حسین سحر کے یہاں ان کا پُر شکوہ آفاقی اسلوب جگہ جگہ نمایاں ہے۔

تمام عمر تخاطب مرا مجھی سے رہا
سوال میں نے کئے ہیں جواب میرے ہیں

☆

جدھر سے گزریں جہاں جائیں سب نگران کے
مسافر اپنی کوئی سرزمیں نہیں رکھتے

☆

میں لہلہاتی شاخ کو سمجھا تھا زندگی
پتا گرا تو درسِ فنا دے گیا مجھے

چاروں طرف سلگتے بگولے ہیں رقص میں
محسوس ہو رہا ہے کہ صحرا سفر میں ہے

☆

دشتِ خلا کی وسعت بے پایاں کیا کروں
مجھ کو تو اپنی ذات کی پہنائی چاہئے

حسین سحر شعریاتِ عصر کی تعمیر اور تسلسل میں اپنے مخصوص پر شکوہ لہجہ اور آفاقی حیثیت کی

وجہ سے غیر معمولی تجربے سے گزرے ہیں۔ وہ اپنی شاعری کے ذریعہ زندگی کی ترتیب وتزئین اور اس کے تمثیلی افکارات میں برابر کے شریک ہیں۔ شاعری کو آفاقی حیثیت سے جوڑنا اور زمین یا خاکی تحدیدات کے ساتھ توافق پیدا کرنا حسین سحر کا کام ہے۔ ان کی نظر وقت کو سمجھنے کی اہلیت رکھتی ہے۔ حسین سحر کے شعری اظہارات میں صرف شاعری برائے شاعری کا عمل نہیں ملتا بلکہ اسی کے ساتھ تعمیر حیات اور شاعری برائے زندگی کی تمثیل ملتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے اشعار میں کوئی حکمت کوئی نکتہ کوئی شکوہ بولتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ قاری صرف اشعار کی صوتی اور معنوی تزئین ہی سے لطف اندوز نہیں ہوتا بلکہ وہ اشعار کی صوتیات اور معانی سے گزرتا ہوا بصیرت تک پہنچتا ہے۔ چنانچہ یہ کہا جائے گا کہ حسین سحر کی شاعری ہمیں صوتیات اور معانی کی مسرت سے گزارتی ہوئی بصیرت تک پہنچاتی ہے۔ مسرت سے بصیرت کا سفر ہی شاعری کے کینوس کو پھیلاتا ہوا اسے آفاقی سرحدوں تک پہنچاتا ہے۔ مسرت اور بصیرت کے اندر ہی جذبات واحساسات کے وہ تمام مضمرات شامل ہیں جن پر شعریات کے مباحث قائم ہوتے ہیں۔ حسین سحر نے نہ صرف یہ کہ اس سفر کو طے کیا ہے بلکہ اس راہ میں انہوں نے دوسروں کے لئے اپنے نشانات قدم بھی چھوڑے ہیں۔

یہاں تو اپنی ہی خوبی ہے ذات کی دشمن
سلگ رہے ہیں کئی پیڑ اپنی چھاؤں میں

جن خوابوں کی کوئی تعبیر نہیں
دیکھنے والے دیکھ رہے ہیں ایسے خواب

☆

ہے میرے چاروں طرف اک ہجوم چہروں کا
حصار ذات میں اس طرح کھو گیا ہوں میں

☆

وصال و ہجر کی ہر کیفیت محبت ہے
کوئی بھی وقت ہو اس دائرے میں آئے گا

☆

میں نے تو کاغذ پہ اس کا نام لکھا تھا سحرؔ
حرف سارے اوڑھ کر خوشبو کہاں سے آ گئے

حسین سحر کی شاعری میں عصری آگہی اور زندگی کی بدلتی ہوئی قدروں کی جمالیات بھی ملتی ہے۔ بیسویں صدی میں صنعتی ترقیات کے ذیل میں محنت، کام اور معاشرہ کی جو جمالیات بدلی ہے اور زندگی، مشینی زندگی سے جس قدر مغلوب ہوتی گئی ہے۔ اس کا وسیع تر احساس ان کے یہاں ملتا ہے۔ جدید احساسات سے بھرے ہوئے ان کے یہاں ایسے بہت سے اشعار ملتے ہیں جو ہمارے اجتماعی لاشعور پر اثر انداز ہوتے رہتے ہیں۔ اس ضمن میں حسین سحر کا یہ شعر۔

دھواں اگلتی ہوئی چمنیاں یہ کہتی ہیں
حیات روز سلگتی ہے کارخانوں میں

اس ''حیات روز سلگتی ہے'' کا جواب نہیں۔ اس ایک شعر میں پورے عہد کو بند کر دیا گیا ہے۔ مشینی زندگی اور محنت کی جمالیات پر یہ شعر ایک ایسا وجدانی کلیہ ہے جو اپنی مثال آپ ہے۔ اسی طرح مشینی زندگی اور اس کے اعمال میں توافق کے سبب انسانی زندگی کس حد تک اپنا غیر مرئی، پیرہن بدلتی ہے اور کس طرح اندرون میں تاریکیوں کا انعکاس نمایاں ہوتا ہے۔ حسین سحر اس احساس کو خبر کے ساتھ نظر کی وسعتوں میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ اس لئے خود بخود ان کے یہاں ایک جمالیاتی فعالیت پیدا ہو گئی ہے وہ کہتے ہیں۔

ذہن جب تاریک ہو جائیں مشینوں کے طفیل
جذب دل کی روشنی کو عام کرنا چاہئے

☆

اس قدر راتوں کی تاریکی کے ہم عادی ہوئے
صبح کی پہلی کرن چمکی تو ڈر کر رہ گئے

اسی ذیل میں درج ذیل شعر کو بھی پیش کیا جا سکتا ہے۔

جس کی بنیاد پہ نفرت کا نہ سایہ جائے
ایسا اک شہر محبت کا بسایا جائے

اپنی شعری تمثیلات میں حسین سحر اکثر حال، جذبہ اور عمل کے توافق سے بھی کام لیتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں ان کے اشعار میں دعاوی اور دلائل ایک ہی جگہ بہ آسانی جمع ہوجاتے ہیں۔ بلکہ یہ کہنا چاہئے کہ دعاوی خود دلائل پیدا کردیتے ہیں۔ لہٰذا شعر بغیر کسی قشری قوت کے اپنے آپ میں مکمل معنوی اکائی بن جاتا ہے۔ یہ دلائل کو اپنے آپ سے اس قدر قریب کرلیتا ہے کہ شعر سے ہماری نظر ہی نہیں ہٹتی ہے۔ شعری عمل کی تہذیب کا یہ انوکھا طریقہ ہے۔

میں ہوں گرداب کے حلقے میں مگر چاہتا ہوں
دور تک یونہی مرے ساتھ کنارہ جائے

اب آپ دیکھیں کہ دوسرے مصرعہ میں جو معنی کی تخریج ہے وہ پہلے ہی مصرعہ کے عمل میں موجود ہے یا اس سے لمحاتی طور پر اتفاق قائم کررہی ہے۔ عام طور پر تخلیقی عمل ایسے موقعوں پر ان استعاروں اور تلازموں کی تلاش میں نکل پڑتا ہے جو اجتماعی عادات اور اعمال سے افتراق کے بغیر پیدا ہوں، مگر فوری طور پر شعر کی خوبی ہمیں ایسے افتراق سے بے گانہ کردیتی ہے اور ہماری شعری سوچ کو غیر متوقع معنوی اعماق کی طرف لے چلتی ہے۔ یہ ذائقہ شاعری کے بعید از قیاس اور بے مثل مقامات کی سرحدوں میں جمع ہوتا رہتا ہے۔ اس لئے ایسے میں تمہیات کا دائرہ بھی اپنے حدود کو وسیع کرتا ہوا اپنے مخازن کی طرف پھیلنا شروع کردیتا ہے۔ اس ذیل میں یہ دو اشعار دیکھیں۔

روح کے زخموں کی شادابی کہاں ہے مستقل
ایک دن یہ لہلہاتی فصل بھی کٹ جائے گی

☆

میرے لئے تو سانس بھی لینا محال ہے
یہ کون زندگی کی دعا دے گیا مجھے

حسین سحر اردو شاعری میں 60ء کے بعد تیار ہونے والی جدید نسل سے تعلق رکھتے ہیں

جن میں احمد فراز، ندا فاضلی، مظفر حنفی، ظفر اقبال، عرفان صدیقی، عنوان چشتی، مخمور سعیدی، امجد اسلام امجد، شہزاد احمد، علیم اللہ حالی، لطیف الرحمٰن، مظہر امام، علیم صبا نویدی، اقبال ارشد، ناصر زیدی، انور شعور، پروین شاکر، ساجدہ زیدی، ثروت عثمانی، توصیف تبسم، ظفر کورکھپوری، فرحت قادری، صدیق مجیبی، رفعت سروش، شہریار، بشیر بدر اور احمد عقیل وغیرہ کا نام آتا ہے۔ انہوں نے جدید اردو شاعری کی ہیئتی اور معنوی تشکیل وترتیب میں اپنے فکری اور تخلیقی امتیازات کے ذریعہ آفاقیت کو فروغ دینے کی کوشش کی ہے۔ وہ قابل قبول حد تک جدیدیت کے استشاروں کو قبول کرتے ہوئے اپنے رنگ کو نمایاں کرتے ہیں۔ شعری تہذیب کے عمل میں وہ اپنی شناخت قائم کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ ان کی شناخت خود ان کا اپنا حوالہ ہے۔ وہ اسلوب ہیت اور ادائیگی میں تو جدید تر لہجہ میں بولتے ہیں مگر فکر اور تجربے میں آفاقیت اور شکوہ کو فروغ دیتے ہیں۔

اوپر عرض کیا گیا تھا کہ علامہ اقبال نے ہماری آرکی ٹائپیا لاشعور پر جو اثر ڈالا ہے اس سے جدید سے جدید لہجہ اور ہیئت بھی متاثر ہوئی ہے۔ ایسی صورت میں ادب وفن کی ہر تخلیقی جہت بالواسطہ یا بلاواسطہ، منفی یا مثبت، شعوری یا لاشعوری طور پر اس اثر میں شامل ہے۔ اس لحاظ سے خود فنی تعمیر کا عمل ہی اپنے اظہار میں اس نفسیات کا شاہد ہے۔ ضروری نہیں ہے کہ اس اظہار میں وہ سارے مکالمے اور تحدیدات شامل ہوجائیں جو ادب وزندگی کو امتیاز عطا کرتی ہیں۔ اور اسے ہمہ جہتی حوالوں میں پیش کرتی ہیں۔ چنانچہ اسی کے ساتھ یہ سفارشات بھی قابل عمل بن جاتی ہیں کہ شعری تخلیقات میں اجتماعی لاشعوریت کو شاعر اپنی ذاتی تحدیدات میں پیش کرنے میں کہاں تک کامیاب ہوا ہے۔ حسین سحر کی شعری اور تخلیقی تحدیدات خود ہی ایسے حوالوں کو پیش کرتی ہیں جو انہیں ایک جانب تو جدید عملیات کا نشان عطا کرتی ہیں دوسری جانب ہر قدم پر انہیں اس پر شکوہ آہنگ اور آفاقی تصور کے ساتھ قائم رکھنا چاہتی ہے۔ جدید مزاج اور عملیات کا یہ نشان ان کے پر شکوہ اور بلند لہجہ کو آفاقی توسیع کی طرف لے چلتا ہے۔

حسین سحر کی شاعری کا یہ امتیاز ہمیں زندگی کی جستجو میں کسی قشری قوت پر غیر محسوس طریقے سے اعتماد اور انحصار بھی سکھاتا ہے اور زندگی کی انفعالیت سے آزاد بھی کرتا ہے۔ حسین سحر کی شاعری میں ہمیں ان تمام توقعات سے گزرنا پڑتا ہے جو کسی شاعر کے شعری مزاج اور آہنگ میں مخصوص زاویہ بناتی ہوئی آگے بڑھتی ہیں۔ حسین سحر کی شاعری کی اجمالی تعریف قائم کرنے میں ان کا

اسلوب معاون ہے۔ حسین سحر ایک ایسے Calibre کے شاعر ہیں۔ جو اپنے شعری اظہارات کو مطلوب معیار اور حسیت سے آشنا کرانے کے لئے اسے پے در پے تجربوں سے گزارتے ہیں۔ وہ اکثر اشعار میں ایسے اسالیب استعمال کرتے ہیں جو بہت بلند و بالا ہوں اور اپنے بلند آہنگ کے ذریعہ تخلیق کے عمل کو با رعب اور قابل قدر بناتے ہیں۔ حسین سحر کے یہاں زندگی دراصل تمناؤں جذبوں اور محسوسات کی تحدید ہے۔ کبھی کبھی زیب داستان کے لئے وہ ان حدود سے باہر بھی نکل آتے ہیں مگر جلد اپنی جگہ لوٹ آتے ہیں۔ شعوری عمل اور تخلیقی احساسات کے لئے جس قدر آزاد اور پر وقار ہوکر جینا پڑتا ہے، حسین سحر اس سے زیادہ آزاد اور پر وقار ہیں۔ وہ زندگی اور شاعری کو بہ یک وقت ایک ہی خانے میں رکھتے ہوئے آگے بڑھتے ہیں۔ اس لئے شعری محاظرات بھی انہیں رویوں کو اختیار کرتے ہیں جو زندگی اور فن کے درمیان روابط پیدا کرسکیں۔ حسین سحر اس عمل میں بہت کامیاب ہیں۔ وہ شاعری میں ایسے تلازموں سے بھی کام لیتے ہیں جو تخلیق کی کسی جہت سے خود بخود نمودار ہوتے ہیں۔ لہٰذا واقعاتی سطح پر تو یہ کوئی نئی بنیاد نہیں ہے مگر شعری استعاراتی اسالیب ایسے بیان کو بہت زیب دیتے ہیں۔ مثلاً حسین سحر کا ایک شعر دیکھئے۔

میں تو گرداب بلا میں ڈوب ہی جاتا مگر
اس قدر دریا میں یہ بازو کہاں سے آگئے

گرداب بلا کے اندر ڈوبتے ہوئے شخص کو عموماً کسی خارجی سہارے کی ضرورت پڑتی ہے، مگر یہاں سہاروں کا محل خود ڈوبتے ہوئے شخص کی ذات ہے۔ لہٰذا یہ شعر خود اعتمادی کو مہمیز لگاتا ہوا آگے بڑھ جاتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ حسین سحر ہمارے دور کے ان بڑے شاعروں میں سے ہیں جو شعری ترغیبات اور تمثیل کو اردو میں بڑے کینوس پر پیش کررہے ہیں۔ جدید اسلوب انسانیت اور اخلاق اپنے مختلف تیور اور تہہ داریت کے ساتھ ان کے یہاں جمع ہیں۔ وہ پر شکوہ لہجہ اور پر وقار آہنگ کے شاعر ہیں۔ ان کی شاعری آفاقی تصور کو پیش کرتی ہے اور اس لحاظ سے وہ اپنے معاصر شعری ادب میں ممتاز ہیں۔

ڈاکٹر سید اقبال احمد واجد
(الجبیل سعودی عرب)

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 1701 of 2222

لفظوں میں خموشی کو بدلنے نہیں دیتے
اس برف کو کچھ لوگ پگھلنے نہیں دیتے

اس درجہ ہوئے ضبطِ غمِ عشق کے عادی
آنسو بھی ہم آنکھوں سے نکلنے نہیں دیتے

محروم رکھا دل کو تمنا کے لہو سے
اس نخل کو ہم پھولنے پھلنے نہیں دیتے

کس درجہ ستم گار ہیں رہبر یہ ہمارے
دوگام بھی جو قافلہ چلنے نہیں دیتے

یہ کیسے سہارے ہیں سحرؔ ہم کو میسر
گرتے ہیں اگر ہم تو سنبھلنے نہیں دیتے

یادوں میں کئی درد کے پہلو نکل آئے
آیا جو ترا نام تو آنسو نکل آئے

ہم شہر سے نکلے ہیں کچھ اس طرح کہ جیسے
سورج سے کرن پھول سے خوشبو نکل آئے

یوں دشت میں ہر سائے کو میں دیکھ رہا ہوں
شاید کسی جانب کوئی آہو نکل آئے

رستے میں تو تنہا تھا میں لیکن سرِ منزل
دیکھا تو مسافر کئی ہر سو نکل آئے

اس درجہ چراغاں کا سحر شوق تھا مجھ کو
پلکوں پہ سرِ شام ہی جگنو نکل آئے

ملنا چاہے تو کسی طور بھی مجبور نہیں
وہ اسی شہر میں رہتا ہے کہیں دور نہیں

تو نہ ہو گا تری یادوں سے بہل جائے گا
اسقدر بھی تو فسردہ دل رنجور نہیں

وہ تو اپنوں سے بھی بیگانہ صفت ملتا ہے
اس کی عادت ہی کچھ ایسی ہے وہ مغرور نہیں

جس کو دیکھو وہی پژمردہ نظر آتا ہے
کوئی بھی شخص ترے شہر میں مسرور نہیں

کیسے گزریں گے بھلا شام و سحر فرقت کے
زلف شبرنگ نہیں چہرہ پر نور نہیں

منزل ہے کوئی اور ہی رستا ہے کوئی اور
ہم جس کے مسافر ہیں وہ دنیا ہے کوئی اور

دن رات ہے بس آہوئے معنی کا تجسس
ہم جس میں بھٹکتے ہیں وہ صحرا ہے کوئی اور

میں اپنے خدوخال سے خود بھی نہیں واقف
آئینے میں دیکھا ہے جو چہرہ ہے کوئی اور

یہ خون نہیں ہے کہ جو رگ رگ میں رواں ہے
بہتا ہے جو یوں مجھ میں وہ دریا ہے کوئی اور

دیکھا ہے بڑے غور سے افلاک کا دامن
قسمت کا سحر اپنی ستارا ہے کوئی اور

کوئی حسرت کوئی بھی ارماں نہیں
کون کہتا ہے یہ دل ویراں نہیں؟

میری قسمت میں نہیں عکسِ جمال
آئنہ تو ہوں مگر حیراں نہیں

احتیاطِ غم اسی کا نام ہے
دل ہے گریاں اور لب گریاں نہیں

یاد کرنا بھی تجھے مشکل ہوا
بھول جانا بھی تجھے آساں نہیں

اس خرابے میں جہاں دیکھا سحرؔ
آدمی تو ہیں مگر انساں نہیں

ضبطِ غم میں جو جھلکتے تھے مری آنکھوں سے
آج آنسو وہی بہتے ہیں تری آنکھوں سے

میرے ہی دل پہ برستے ہیں وہ قطرہ قطرہ
اشکِ غم روز جو بہتے ہیں کئی آنکھوں سے

میرا بس ہو تو کسی کو بھی نہ روتا دیکھوں
پی ہی جاؤں میں دکھوں کی یہ نمی آنکھوں سے

سانس جاتی ہوئی لوٹ آئی شکستہ جاں کی
ہم نے دیکھی ہے عجب چارہ گری آنکھوں سے

ہم نے اسطرح دیا اپنی محبت کو خراج
چوم لی درد کے نیزے کی انی آنکھوں سے

دل کی بینائی بھی اک نور ہوا کرتی ہے
صرف مخصوص نہیں دیدہ وری آنکھوں سے

جن کی قسمت میں نہیں جلوۂ تعبیر سحرؔ
خواب ہم دیکھ رہے ہیں وہ کھلی آنکھوں سے

جب تری یاد چمک اٹھتی ہے آنسو آنسو
شب کے جنگل میں بکھر جاتے ہیں جگنو جگنو

اسقدر پھیلا ہوا دھوپ کا سناٹا ہے
دل پکار اٹھا ہے بے ساختہ گیسو گیسو

تو کہاں دُور سرابوں میں چھپا بیٹھا ہے
میں نے ڈھونڈا ہے تجھے دشت میں آہو آہو

جب مری کشتیٔ جاں گھرتی ہے گردابوں میں
چار اطراف ابھر آتے ہیں بازو بازو

تجھ کو چھونا تو کُجا دیکھنا ہی کافی ہے
میرے انفاس میں بھر جاتی ہے خوشبو خوشبو

نفرتِ شہر کا جب میں نے مداوا چاہا
میرے اندر سے صدا اٹھی ہے باہو باہو

رنگ بکھرے تو سحر سارا فسوں ٹوٹ گیا
ورنہ وہ شخص نظر آتا تھا جادو جادو

دل اسیرِ گردشِ افلاک کیسے ہو گیا؟
سوچتا ہوں یہ گہر تھا خاک کیسے ہو گیا؟

ہم تو سمجھے تھے کہ مٹ سکتا نہیں داغ فراق
اسقدر جلدی رفو یہ چاک کیسے ہو گیا؟

ایک اک کر کے گرے شاخ و گل و برگ و ثمر
رفتہ رفتہ سب چمن خاشاک کیسے ہو گیا؟

کل تلک جس کے لبوں پر مصلحت کی مہر تھی
آج حیراں ہوں کہ وہ بیباک کیسے ہو گیا؟

دل سے اک اک کر کے ساری خواہشیں رخصت ہوئیں
یہ صنم خانہ بتوں سے پاک کیسے ہو گیا؟

اس کی آنکھوں سے چھلک اٹھے ہیں آنسو کرب کے
اس کو میرے درد کا ادراک کیسے ہو گیا؟

دل دکھاتا ہے پسِ چہرہ بھی کتنے نقش آج
آئنہ یہ اسقدر سفاک کیسے ہو گیا؟

تُو تو خوشیوں کے لباسِ نو میں رہتا تھا سحرؔ
پیرہن غم کا تری پوشاک کیسے ہو گیا؟

خبر نہ تھی سفر اس مرحلے میں آئے گا
کہ اس کا گھر بھی مرے راستے میں آئے گا

رہے گا حُسن کہاں تک گریز پا مجھ سے
وہ عکس ہے تو مرے آئنے میں آئے گا

وصال و ہجر کی ہر کیفیت محبت ہے
کوئی بھی وقت ہو اس دائرے میں آئے گا

جو دن کے جاگتے خوابوں میں مل نہیں سکتا
اک ایسا کیف مجھے رت جگے میں آئے گا

بھڑک رہی ہے جو رہ رہ کے روشنی کی لَو
ہوا کا زور تو جلتے دیئے میں آئے گا

چھپائے چھپتی ہے کب تک دلوں کی کیفیت
سحرؔ یہ کرب تو ہر قہقہے میں آئے گا

حرف جونہی زبان سے نکلا
تیر گویا کمان سے نکلا

کھینچ لائی اسے کشش اسکی
جو بھی اس خاکدان سے نکلا

چھا گئی چار سمت ویرانی
جونہی گاہک دکان سے نکلا

ایسے نکلا ہے آنکھ سے آنسو
جیسے مالک مکان سے نکلا

وہ ستارہ نہ لوٹ کر آیا
جو حدِ آسمان سے نکلا

بت گروں نے بہایا خونِ جگر
تب کہیں بت چٹان سے نکلا

گھر گیا پھر سے مشکلوں میں سحرؔ
میں جو غم کی امان سے نکلا

حوصلہ خود میں سمندر سے سوا رکھنا تھا
اس سے ملنے کے لئے دل بھی بڑا رکھنا تھا

اب پشیماں ہو بہت ترکِ تعلق کر کے
واپسی کا کوئی رستہ تو کھلا رکھنا تھا

ہم نہ کہتے تھے کہ سب برف پگھل جائے گی
دل کو احساس کی گرمی سے جدا رکھنا تھا

جھلملاتا ہے جو اک اشکِ وفا پلکوں پر
یہ گہر سیپ کے دامن میں چھپا رکھنا تھا

عمر کے طاق سے اٹھتا ہے دھواں رہ رہ کر
ایک ننھا سا دیا اس میں جلا رکھنا تھا

شاید آ جاتا کوئی تازہ ہوا کا جھونکا
موسمِ حبس میں دروازہ کھلا رکھنا تھا

دشتِ تنہائی کی حدت میں سحرؔ جلتے ہو
دل میں یادوں کا الگ شہر بسا رکھنا تھا

اب ہم اسیرِ گردشِ دنیا نہیں رہے
طغیانیوں کے شور میں دریا نہیں رہے

پامال کر رہی ہے ہمیں کیوں ہوائے دہر؟
ہم تو کسی کا نقشِ کفِ پا نہیں رہے

ہر دم ہے اپنے ساتھ خیالوں کا اک ہجوم
تنہا بھی رہ کے ہم کبھی تنہا نہیں رہے

اپنی صدائیں گنبدِ ماضی میں رہ گئیں
ہم اپنے دور میں کبھی زندہ نہیں رہے

ہم نے طلب کیا ہے فقط اپنا حق سحرؔ
دامن کسی کے سامنے پھیلا نہیں رہے

عمر کا ہر لمحہ اک میزان ہونا چاہیے
سامنے اک حشر کا میدان ہونا چاہیے

آنکھ جو کچھ بھی کہے سنتے ہی دل میں جذب ہو
پیار کا لہجہ بہت آسان ہونا چاہیے

مشکلیں ساری سروسامان کے ہونے میں ہیں
زندگی کو بے سرو سامان ہونا چاہیے

مل ہی جائے گا خدا کی ذات کا عرفان بھی
پہلے اپنی ذات کا عرفان ہونا چاہیے

زندگی کا ایک پل بھی مجھ سے چھن سکتا نہیں
اسقدر کامل مرا ایمان ہونا چاہیے

چاہتیں یونہی نہیں رہتیں سدا محکم سحرؔ
ترکِ الفت کا بھی کچھ امکان ہونا چاہیے

یہ کس نے کہ دیا مجھے تنہائی چاہیے؟
یادوں کی دل میں انجمن آرائی چاہیے

دشتِ خلا کی وسعت بے پایاں کیا کروں؟
مجھ کو تو اپنی ذات کی پہنائی چاہیے

آنکھوں سے تو دکھائی مجھے دے رہا ہے سب
لیکن مجھے شعور کی بینائی چاہیے

پلکوں پہ کب سے تیر رہا ہے اک اشکِ غم
ایسے گہر کو سیپ کی گہرائی چاہیے

شعر و سخن کی دائمی تاثیر کے لئے
جذبوں کا حسن فکر کی رعنائی چاہیے

اسکے سوا میں کچھ بھی نہیں چاہتا سحرؔ
اس در پہ اپنی آہ کی شنوائی چاہیے

جب سے آنکھوں میں ہے بسا صحرا
ہر گلستاں ہمیں لگا صحرا

بے نشاں، چپ، اجاڑ، بے سایہ
زندگی ہے کہ دھوپ کا صحرا

دل کہ اک گلشنِ تمنا تھا
دیکھتے دیکھتے ہُوا صحرا

کتنا بے حد و بے کنار ہے یہ
میرے غم کا ہے آئنہ صحرا

میں مسافر ہوں شہرِ امکاں کا
ہے مرا ایک نقشِ پا صحرا

دل کے چاروں طرف ہیں آئینے
کن سرابوں میں کھو گیا صحرا

میری ویرانیوں کے ساتھ سحرؔ
دو قدم بھی نہ چل سکا صحرا

حیرت ہے وہ شخص بھی کتنا پیاسا تھا
جس کے دروازے پر دریا بہتا تھا

رنگ برنگے چہروں میں مَیں رہتا تھا
بھرے جہاں میں میں بھی کتنا تنہا تھا

میری آنکھ نے تیرا آنسو جذب کیا
میرا آنسو تیری آنکھ سے ٹپکا تھا

شہر کی رونق میں جی میرا کیا لگتا؟
میرے دل کے اندر تو اک صحرا تھا

اب وہ شجر کی صورت ہے چھتنار سحرؔ
دل میں درد کا ننھا بیج جو بویا تھا

کوئی خواب تمنا بھی نہیں ہے
یہ دل اتنا اکیلا بھی نہیں ہے

اسے کیسے بتاتے حال اپنا؟
کہ اس نے ہم سے پوچھا بھی نہیں ہے

تجھے اے بے وفا ہم بھول جائیں
کبھی ہم نے یہ سوچا بھی نہیں ہے

سمجھ بیٹھے جو پانی ریت کو بھی
مسافر اتنا پیاسا بھی نہیں ہے

نہیں ہے آئنے میں عکس میرا
مگر یہ اس کا چہرہ بھی نہیں ہے

عجب انداز سے نکلا ہے سورج
اجالا کیا اندھیرا بھی نہیں ہے

سحرؔ اس کا تصور کیا کروں میں؟
جو جلوہ میں نے دیکھا بھی نہیں ہے

بند کانوں کو رکھا ہونٹوں پہ تالے رکھے
ہم نے جینے کے سبھی ڈھنگ نرالے رکھے

عمر بھر ہم نے زمانے سے الگ سوچا ہے
عمر بھر ہم نے اصول اپنے نرالے رکھے

آنکھ کو چاہیے سیپی میں رکھے اپنے گہر
آنسوؤں کو نہ ہر اک وقت اچھالے رکھے

کوہ پیمائی کے آداب بھی کچھ ہوتے ہیں
آدمی چلتے ہوئے خود کو سنبھالے رکھے

ظلمتوں میں بھی ہمیں جینے کی کچھ آس رہے
یوں الگ باندھ کے اک سمت اجالے رکھے

زندہ رہنے کا یہی سب سے ہے آساں رستہ
آدمی خود کو مقدر کے حوالے رکھے

دشتِ غم کے ہے مسافر کی یہی شانِ سحرؔ
سر پہ ہو خاکِ سفر پاؤں میں چھالے رکھے

اب نہ کسی دستک پر در کی کھاؤں گا میں دھوکے
ابھی ابھی سوکھی ہیں میری جاگتی آنکھیں رو کے

باہر تو ہے گھپ اندھیارا چاند کہاں نکلا ہے؟
کھلے ہوئے ہیں کس کی آس میں اپنے نین جھروکے

ہجر کی اک اک ٹیس کا یارو اپنا ایک مزا ہے
دیکھو اپنے دل میں اس خنجر کی نوک چبھو کے

دل میں نفرت کی تلخی ہے ہونٹوں پر شیرینی
کیسے پھول اگاؤ گے تم باغ میں کانٹے بو کے

لہو کی خوشبو تو خوشبو ہے دامن سے آئے گی
قاتل چاہے کتنا صاف کرے ہر دھبہ دھو کے

تا کہ قائم بھرم رہے غیروں کی بھی چاہت کا
سوچ سمجھ کر کچھ اپنوں سے کھاتا ہوں میں دھوکے

ہر سننے والے کے دل پر اثر کرے گی دُونا
بات کرو گر لہجے میں تو اپنے درد سمو کے

نہیں سکون وہاں بھی حاصل اپنے شہر سے بڑھ کر
سحرؔ ابھی تو صحراؤں سے آیا ہوں میں ہو کے

جس کی بنیاد پہ نفرت کا نہ سایا جائے
شہر اک ایسا محبت کا بسایا جائے

جن سے خدشہ ہو کہ کچھ اور بڑھے گی ظلمت
ان چراغوں کو نہ محفل میں جلایا جائے

دل میں یادوں کا بسیرا ہی رہے اچھا ہے
یوں پرندوں کو نہ شاخوں سے اڑایا جائے

دیکھتے دیکھتے اب تھک سی گئی ہیں آنکھیں
ایک ہی خواب نہ ہر روز دکھایا جائے

سالہا سال عبادت سے سحرؔ بہتر ہے
چند روٹھے ہوئے لوگوں کو منایا جائے

دل میں یاد آئی تو جادو کی طرح پھیلے گی
اس اندھیرے میں یہ جگنو کی طرح پھیلے گی

صبح ابھرے گی ترے چہرۂ سیمیں کی طرح
شب ترے ریشمی گیسو کی طرح پھیلے گی

دل کی جو بات ہے وہ دل میں چھپی رہنے دو
لب پہ آئے گی تو خوشبو کی طرح پھیلے گی

کہیں ٹھہرے گی نہ اک بوند لہو کی دل میں
نوک مژگاں پہ یہ آنسو کی طرح پھیلے گی

ہم گھریں گے جو بھنور میں تو ہماری خاطر
موجِ طوفاں کسی بازو کی طرح پھیلے گی

یہ تمنا کی صدا ہے نہ دباؤ اسکو
اسکی جھنکار تو گھنگھرو کی طرح پھیلے گی

مرا پیغام محبت کا ہے پیغام سحرؔ
یہ صدا وارث و باہو کی طرح پھیلے گی

آگئے دل میں غم و رنج کے سائے کیسے؟
گھر یہ اپنا ہے تو پھر لوگ پرائے کیسے؟

میری آنکھوں سے ترا درد چھلک اٹھتا ہے
ایک کوزے میں سمندر یہ سمائے کیسے؟

فکر و فن میرا ترے حسن کا آئینہ ہے
میرے شعروں میں ترا عکس نہ آئے کیسے ؟

پرسکوں جتنا بھی چاہے ہو مزاجِ دریا
کوئی ٹوٹی ہوئی کشتی کو بہائے کیسے ؟

دیکھنا ہو تو کبھی شام کا منظر دیکھو
چڑھتے سورج سے کوئی آنکھ ملائے کیسے؟

آگئے اشک جو آنکھوں میں تو بہنے دیجے
سیپ نکلے ہوئے موتی کو چھپائے کیسے؟

اصل قوّت تو سحرؔ جذبۂ پرواز میں ہے
صرف اک پر ہی پرندے کو اڑائے کیسے؟

دل میں حسرت دبی رہ گئی
بات پھر ان کہی رہ گئی

سوچتا ہوں کہ تیرے بغیر
زندگی میں کمی رہ گئی

میں تو چپ ہوں مگر آنکھ میں
آنسوؤں کی نمی رہ گئی

گرچہ ہر سو تھا دریا رواں
پھر بھی اک تشنگی رہ گئی

باغ تو سب کا سب جل گیا
ایک ٹہنی ہری رہ گئی

کتنے آگے نکل آئے ہم
ہم سے پیچھے صدی رہ گئی

دل کے دروازے سب بند تھے
ایک کھڑکی کھلی رہ گئی

کورا کاغذ انہیں جا ملا
اور چٹھی لکھی رہ گئی

خواب تو خواب تھا کٹ گیا
خواب کی روشنی رہ گئی

میرے حصے کی جو تھی سحرؔ
کس طرف وہ خوشی رہ گئی؟

شام تنہائی کو اس طرح گزارا جائے
دل کے آنگن میں کوئی چاند اتارا جائے

زندگی زہر بھرا نقش نظر آتی ہے
کوئی تو رنگ محبت کا ابھارا جائے

تری تصویر کو دیکھیں تری خوشبو ڈھونڈیں
شب فرقت کو اسی طور گزارا جائے

میں ہوں گرداب کے حلقے میں مگر چاہتا ہوں
دور تک یونہی مرے ساتھ کنارا جائے

پھیل ہی جائے گا سورج کا اجالا ہر سو
پہلے آفاق سے یہ صبح کا تارا جائے

خودبخود ٹوٹ گرے پاؤں کی زنجیر سحرؔ
مجھ کو کرتا ہوا موسم وہ اشارا جائے

کسی دن ایسے بھی میں اس سے عرض حال کروں
جواب جس کا نہ ہو اس سے وہ سوال کروں

میں آگے بڑھ کے ملوں کیوں نہ اپنے دشمن سے
تعلقات کی دنیا میں یہ کمال کروں

میں اشک بن کے تری آنکھ سے ٹپک جاؤں
یوں اپنے زخم محبت کا اندمال کروں

سمندروں کو کھنگالوں میں اپنی نظروں سے
ہوا کے نقشِ کفِ پا کو پائمال کروں

تصورات میں اسکی شبیہہ لا کے سحرؔ
فراق میں بھی بسر لمحۂ وصال کروں

موجزن ان آنکھوں میں غم کا یوں سمندر ہے
جیسے دور تک پھیلا نیلگوں سمندر ہے

میرے جسم و جاں میں بھی ہے عجیب سا رشتہ
باہر ایک صحرا ہے اندروں سمندر ہے

ایک ایک قطرے میں شور ہے تلاطم کا
جو رگوں میں بہتی ہے جوئے خوں سمندر ہے

شاید اس نے دیکھا ہے میرے دل کا آئینہ
ورنہ اتنی حیرت میں گم یہ کیوں سمندر ہے؟

کس کی پیاس کے آگے آب آب ہے دریا
ظرف دیکھ کر کس کا سرنگوں سمندر ہے؟

عقل اور جنوں میں ہے فرق اس قدر یارو!
عقل ایک دریا ہے اور جنوں سمندر ہے

جانے کس قدر طوفاں ہیں سحرؔ نہاں دل میں
دیکھئے تو ظاہر میں پُر سکوں سمندر ہے

دل میں اُس کی یاد کے جگنو کہاں سے آگئے؟
شہر میں یہ دشت کے آہو کہاں سے آگئے؟

اُس کی باتوں میں چھنکتی پائلوں کے گیت ہیں
تیغ سے لہجے میں یہ گھنگرو کہاں سے آگئے؟

دل کا ریگستان تو اک عمر سے بے آب تھا
آنکھ میں بے اختیار آنسو کہاں سے آگئے؟

میں تو گردابِ بلا میں ڈوب ہی جاتا مگر
اس قدر دریا میں یہ بازو کہاں سے آگئے؟

روح کے صحرا میں لہرائے ہیں ابرِ نو بہار
دھوپ کے عالم میں یہ گیسو کہاں سے آگئے؟

میں نے تو کاغذ پہ اس کا نام لکھا تھا سحرؔ
حرف سارے اوڑھ کر خوشبو کہاں سے آگئے؟

خیال اس کا دل میں آ کے رہ گیا
دیا سا ایک جھلملا کے رہ گیا

جو اس کا چہرہ آیا میرے دھیان میں
نظر میں چاند جگمگا کے رہ گیا

میں چل سکا نہ خارزارِ عشق میں
بس ایک دو قدم بڑھا کے رہ گیا

چھپا ہوا ہے دھڑکنوں کے شور میں
وہ دل میں اسطرح سما کے رہ گیا

رہی نہ تاب دیدِ جلوہ گاہ کی
میں آستاں پہ سر جھکا کے رہ گیا

جو دوستوں نے دعویٰ وفا کیا
جواب میں میں مسکرا کے رہ گیا

زباں سے کہہ سکا نہ حالِ دل سحرؔ
بس اشک آنکھ سے بہا کے رہ گیا

عشق میں خود کو اس طرح گرد و غبار کر دیا
جاں تھی سو اس پہ واردی دل تھا نثار کردیا

دیکھا جو تیز رو بہت شوق کا اپنے قافلہ
ہم نے بھی اپنے آپ کو نذرِ غبار کر دیا

میں تھا الگ قطار سے اسکی نگاہ جو پڑی
چاہنے والوں میں مرا اس نے شمار کر دیا

غم کو تھی چاہئے ذرا اشکِ رواں کی روشنی
دل سے مژہ کے طاق پر رکھا اتار کر دیا

میں وہ چراغ تھا جسے جلنا تھا دستِ خاک پر
اس نے ہوا کے دوش پر مجھ کر سوار کر دیا

دل تھا وہ زرد رو شجر جو تھا خزاؤں کا ہدف
اسکی سحر نگاہ نے رشکِ بہار کر دیا

محبت ایک دن تخلیق یہ شہکار کر دے گی
کہ ساری دھوپ زیرِ سایۂ دیوار کر دے گی

وفا کے بے پنہ جذبے میں وہ ان دیکھی طاقت ہے
کہ یہ کچے گھڑے کو بھی بھنور سے پار کردے گی

ہمارے دل کے چاروں سمت غم کی یورشِ پیہم
بالآخر یہ عمارت ایک دن مسمار کردے گی

کہو کچھ تو کہو' بولو زباں سے کچھ نہ کچھ بولو
یہ چپ رہنے کی عادت ایک دن بیمار کردے گی

حیات و موت کا جو فاصلہ چشمِ خرد میں ہے
جنوں کی ایک جستِ بے خطر ہموار کردے گی

پہنچنے دے گی منزل تک نہ یہ دنیا کبھی ہم کو
کھڑی ہر ہر قدم پر اک نئی دیوار کر دے گی

حقیقت فاش کر دے گی ہماری زندگی ہم پر
اگر یہ خواب ہے تو خواب سے بیدار کردے گی

سحر صحرائے الفت میں یہ تنہائی سی تنہائی
سرابوں کے سفر کو اور پر اسرار کر دے گی

مہر و مہ سے بھی کہیں بڑھ کے منور نکلا
وہ ستارہ جو مری نوکِ مژہ پر نکلا

دھوپ دنیا کے مصائب کی جو محسوس ہوئی
تان کر سر پہ ترے غم کی میں چادر نکلا

کیا چھپا رکھا تھا ہاتھوں میں نجانے اس نے
پھول ہم جس کو سمجھتے تھے وہ پتھر نکلا

وہی تنہائی ہے بالکل وہی خاموشی ہے
جس کو صحرا میں سمجھتا تھا مرا گھر نکلا

بچ نکلنا ہے مرا ڈوب کے اب ناممکن
کتنا گہرا تری یادوں کا سمندر نکلا

ایسے آنکھوں سے مری اشک سحر ٹپکا ہے
جیسے پنچھی کوئی پنجرے سے ہو باہر نکلا

سب چین سکوں اپنے دل زار کا کھوکر
میں آج ہی آیا ہوں ترے شہر سے ہوکر

ہلکا نہ ہوا کچھ بھی غبارِ دلِ ویراں
دیکھا ہے بہت ہم نے ترے ہجر میں رو کر

آنکھیں تو تری ویسی ہی بے آب پڑی ہیں
ہاتھ آیا مرے کیا ترے دامن کو بھگو کر

سینے میں ہے اک چیز کہ حساس بہت ہے
اس کانچ کے گلدان کو لگ جائے نہ ٹھوکر

کیا کیا نظر آئیں گے تمہیں درد کے پہلو
دیکھو تو سہی نشترِ غم دل میں چبھو کر

کاغذ پہ سحر کیسا مہک اٹھا ہے اک نام
لکھا ہے قلم نے اسے خوشبو میں ڈبو کر

ابھی جلاؤ نہ آنکھوں کے طاقچوں میں چراغ
کہ بجھ نہ جائیں کہیں بہتے پانیوں میں چراغ

ہے گھنگروؤں کی چھنک میں بڑے غضب کی چمک
چھپے ہوئے ہیں کئی تیری پائلوں میں چراغ

ہوا ہے کون شبستانِ دل میں جلوہ فگن؟
کہ جل اٹھے ہیں ہر اک سمت آئنوں میں چراغ

ہے اسکے قدموں تلے شب کی سرد تاریکی
لئے ہوئے ہے اگرچہ وہ بازوؤں میں چراغ

عجیب ظرف ہے ان باکمال لوگوں کا
جو بانٹتے ہیں ہواؤں کی جھولیوں میں چراغ

کھلے ہوئے ہیں ہمارے لبوں پہ درد کے پھول
جلے ہوئے ہیں ہماری ہتھیلیوں میں چراغ

انہی کے دم سے نئی رت میں روشنی ہو گی
جلا رہے ہیں جو تاریک موسموں میں چراغ

بھٹکنے دیں گے نہ شب کے مسافروں کو کبھی
سحر جلائے ہیں ہم نے جو راستوں میں چراغ

یہ کیا؟ منزل سے جیسے جیسے قربت بڑھتی جاتی ہے
مسافر کے لئے راہِ مسافت بڑھتی جاتی ہے

جہانِ نو کی تازہ روشنی کی جگمگاہٹ سے
بصیرت گھٹتی جاتی ہے بصارت بڑھتی جاتی ہے

ہمارے شہر پر سایہ کسی جنگل کا ہے شاید
مہذب ہو گئے اتنے کہ وحشت بڑھتی جاتی ہے

ہوئے ہیں محو اتنے انجمن آرائیوں میں ہم
ہمارے دل کے ویرانے میں خلوت بڑھتی جاتی ہے

گزرتا ہے جو اک سال اک ورق تحریر ہو جیسے
کتابِ زندگی کی یوں ضخامت بڑھتی جاتی ہے

سحرؔ رنگِ تبسم جس قدر ہے عام ہونٹوں پر
دلوں کے درمیاں اتنی ہی نفرت بڑھتی جاتی ہے

اوڑھ کر سر پہ ترا ریشمی آنچل نکلی
رات آنکھوں میں لگائے ہوئے کاجل نکلی

آسماں پر نظر آئی جو چمکتی بجلی
رقص کرتی وہ ترے پاؤں کی پائل نکلی

نظر آتے تھے کئی نقش ادھورے لیکن
غور سے دیکھا تو تصویر مکمل نکلی

دور سے دل نظر آتا تھا بہت ہی بے آب
پاس پہنچے تو یہ بستی بڑی جل تھل نکلی

کبھی انجانے میں اپنائی تھی جو ہم نے سحرؔ
سارے گلشن میں وہی طرزِ سخن چل نکلی

ذرہ و مہ میں مساوات نہیں ہو سکتی
آپ سے میری ملاقات نہیں ہو سکتی

وہ ہیں افلاک نشیں ہم ہیں سرِ خاک مکیں
اتنی دوری پہ کوئی بات نہیں ہو سکتی

لوگ بس نام چراغوں کا لئے جاتے ہیں
دُور یوں ظلمتِ حالات نہیں ہو سکتی

ہستیٔ رب کا بھی عرفان نہیں ہے ممکن
جب تلک معرفتِ ذات نہیں ہو سکتی

مرے پہلو میں ہے اک مہرِ جہاں تاب سحرؔ
مری دنیا میں کبھی رات نہیں ہو سکتی

دشت کو مجبوریوں میں گلستاں کہتے ہوئے
عمر گزری پتھروں کو کہکشاں کہتے ہوئے

اسقدر ظلم وستم ڈھائے زمیں نے دوستو!
ڈر رہا ہوں آسماں کو آسماں کہتے ہوئے

ہے کہاں وہ چین وہ آرام وہ آسودگی
سوچ میں ہوں آشیاں کو آشیاں کہتے ہوئے

غور سے دیکھا جو رخ بام و درو دیوار کا
رک گئے دل کے کھنڈر کو ہم مکاں کہتے ہوئے

وقت پڑنے پر ہوئے ثابت وہ دشمن جان کے
جن کو ہم تھکتے نہ تھے محبوبِ جاں کہتے ہوئے

جب سے دیکھی ہے سحرؔ بے انت دنیا روح کی
اک جھجک ہے بحر کو اب بیکراں کہتے ہوئے

ترے خیال سے شاداب ہو گیا ہوں میں
کہ جیسے ابر سے سیراب ہو گیا ہوں میں

صدا وہ کیسی تھی صد رشکِ نغمۂ فردوس
کہ جس کو سنتے ہی بیتاب ہو گیا ہوں میں

اتر گیا ہے مری موج موج سے طوفاں
کبھی میں بحر تھا پایاب ہو گیا ہوں میں

نہیں ہے عکس کوئی مجھ میں چہرۂ غم کا
اک آئنہ تھا کہ بے آب ہو گیا ہوں میں

ہوا ہوں جب سے عبادت کی روح سے غافل
اسیرِ منبر و محراب ہو گیا ہوں میں

کسی کے حسن کا حاصل ہوا جو قربِ سحر
تو جیسے سایۂ مہتاب ہو گیا ہوں میں

غم کے پیچاک سے نہیں اترا
نشہ ہوں تاک سے نہیں اترا

ہوں ابھی گردشِ مسلسل میں
میں ابھی چاک سے نہیں اترا

ایک بھی چاند میرے آنگن میں
اوجِ افلاک سے نہیں اترا

موسمِ گل کے بعد بھی وہ رنگ
تیری پوشاک سے نہیں اترا

سیر دنیا میں ہوں ابھی مصروف
شہب خاک سے نہیں اترا

نفرتوں کا سیاہ سایہ سحرؔ
وطنِ پاک سے نہیں اترا

جن کا مزاج سنگ ہے وہ شیشہ گر بھی ہیں
کچھ لوگ کور چشم ہیں اور دیدہ ور بھی ہیں

عمریں گزار دی ہیں قفس کی فضاؤں میں
میں بھول ہی گیا تھا مرے بال و پر بھی ہیں

دن کو بھی روشنی کا جہاں سے گزر نہیں
اس جگمگاتے شہر میں کچھ ایسے گھر بھی ہیں

کیسے ملے گا منزلِ مقصود کا سراغ؟
رہزن ہیں جو وہی تو مرے راہبر بھی ہیں

عزت ہر ایک شخص کا مقسوم تو نہیں
دستار جن پہ تنگ ہو کچھ ایسے سر بھی ہیں

مایوس ہو نہ دیکھ کے شمعوں کا یہ دھواں
ہر رات کی جبیں پہ نشانِ سحر بھی ہیں

اب میں ہوں وہاں اور جہاں کوئی نہیں ہے
صد شکر یہاں اپنا نشاں کوئی نہیں ہے

اک در پہ مرے نام کی تختی ہے بھلا کیوں؟
اس شہر میں میرا تو مکاں کوئی نہیں ہے

لتھڑے ہوئے سب خوں میں سرِ خاک پڑے ہیں
جز میرے سرِ نوکِ سناں کوئی نہیں ہے

لب بستہ یہاں لوگ نظر آتے ہیں سارے
میں خوش ہوں کہ میری بھی زباں کوئی نہیں ہے

ملتا ہی نہیں وہ میں جسے ڈھونڈ رہا ہوں
سب یار ہیں اور دشمنِ جاں کوئی نہیں ہے

چہرے سے مرے حرف ٹپکتے ہیں مسلسل
آنکھوں سے مگر اشک رواں کوئی نہیں ہے

یوں روشنی سینے میں ہے اک شعلۂ غم کی
جلتا ہے مگر اس کا دھواں کوئی نہیں ہے

کچھ لفظ ہیں ایسے کہ اتر جائیں دلوں میں
یہ تیر ہیں وہ جن کی کماں کوئی نہیں ہے

معلوم ہے مجھ کو کہ سزا ہی مجھے ہوگی
اب میرا عدالت میں بیاں کوئی نہیں ہے

سوچو تو سفر عمرِ رواں کا ہے بہت تیز
دیکھو تو مسافت کا گماں کوئی نہیں ہے

پہنا ہے سحر میں نے تو کانٹوں کا لبادہ
اب دل کو مرے خوفِ خزاں کوئی نہیں ہے

کو وصل کی مے کے ہیں نشے اور طرح کے
ہیں زہرِ جدائی کے مزے اور طرح کے

اپنوں سے شکایت کا یہ انداز نہیں ہے
ہوتے ہیں محبت میں گلے اور طرح کے

طاقوں میں جو جلتے ہیں وہ بجھنے کے لئے ہیں
جلتے ہیں ہواؤں میں دئے اور طرح کے

اس بار تو پت جھڑ بھی نئے رنگ سے آئی
ہر شاخ سے پتے ہیں گرے اور طرح کے

پہلی سی وہ لذت ہے نہ پہلی سی خلش ہے
کانٹے ہیں مرے دل میں چبھے اور طرح کے

آئیں گے سحر یہ نہ کسی رت کے اثر میں
اس دل میں ہیں کچھ پھول کھلے اور طرح کے

جو سفر کی دھول تھی وہ قافلوں میں رہ گئی
ہم چلے آئے ہیں منزل راستوں میں رہ گئی

کیا غضب ہے ایک ہی بے ذائقہ سی کیفیت
زیست کے سب تلخ و شیریں ذائقوں میں رہ گئی

جانے کیسا خوف تھا جو بال و پر کے باوجود
دور تک اڑنے کی خواہش طائروں میں رہ گئی

آنکھوں آنکھوں میں کہا اس نے مجھے خوش آمدید
اور گلے ملنے کی حسرت بازوؤں میں رہ گئی

لب ترستے ہیں حقیقی زندگی کے رنگ کو
بے مزا خالی ہنسی اب قہقہوں میں رہ گئی

چھوڑ کر جن کے مکیں پردیس رخصت ہو گئے
اک اداسی اور خموشی ان گھروں میں رہ گئی

عمر کے شام و سحر کی تیرگی اور روشنی
گیسوؤں میں رہ گئی کچھ عارضوں میں رہ گئی

لبوں پر دشمنی کے تذکرے اچھے نہیں لگتے
سماعت کو یہ کڑوے ذائقے اچھے نہیں لگتے

مری آنکھوں میں ایسے جھلملاتے ہی رہیں آنسو
چراغوں سے یہ خالی طاقچے اچھے نہیں لگتے

انہیں جلتے ہوئے آندھی کے رخ کو موڑ دینا تھا
ہوا کی زد پہ یوں بجھتے دئے اچھے نہیں لگتے

کسی کے عہد کی ناپائداری یاد آتی ہے
یہ پانی پر ابھرتے بلبلے اچھے نہیں لگتے

تمہارا حال ہم سے بھی کہیں بدتر نہ ہو جائے
ذرا سوچو! تمہیں یہ قہقہے اچھے نہیں لگتے

ملے ہو اتنی مدت بعد پھر بھی وسوسوں میں ہو
یہ اپنوں سے تو اتنے فاصلے اچھے نہیں لگتے

بکھرتے عکس اپنی ذات کے جن میں نظر آئیں
ہمیں ایسے شکستہ آئنے اچھے نہیں لگتے

سحرؔ کتنا عجب ہے حال اپنے دوستوں کا بھی
پرانے مل نہیں سکتے، نئے اچھے نہیں لگتے

دل میں تری یادوں کا نشاں بھی نہیں ملتا
جلتے ہوئے شعلوں کا دھواں بھی نہیں ملتا

دیکھو تو نظر آتے ہیں ہنستے ہوئے چہرے
سوچو تو مسرت کا گماں بھی نہیں ملتا

اس شہر میں ملتا نہیں اک دوست بھی اپنا
حد یہ ہے کوئی دشمنِ جاں بھی نہیں ملتا

میخانے میں تم کیفِ الم ڈھونڈ رہے ہو
یہ ایسا نشہ ہے کہ یہاں بھی نہیں ملتا

کس طرح کسی کو میں سحرؔ راہ دکھاؤں؟
مجھ کو تو مرا اپنا مکاں بھی نہیں ملتا

اک سمندر ہے جو زخار مرے سامنے ہے
ان کا پیرایۂ گفتار مرے سامنے ہے

دے تو سکتا ہوں میں دشنامِ مخالف کا جواب
مرے اسلاف کا کردار مرے سامنے ہے

کس کی زلفوں کا تصور ہے مری راہوں میں؟
دور تک سایۂ اشجار مرے سامنے ہے

کوئی جچتا ہی نہیں آنکھ کو آسانی سے
حُسن کا آخری معیار مرے سامنے ہے

یہ ہے تو کہیں منزل کا نشاں حاصل ہو
اپنی ہی ذات کی دیوار مرے سامنے ہے

کون ہوں کیا ہوں میں کب سے ہوں کہاں ہوں میں سحرؔ
اک سوالات کا انبار مرے سامنے ہے

ان دیکھے خوشرنگ زمانے اچھے لگتے ہیں
سب کو آخر خواب سہانے اچھے لگتے ہیں

چپکے چپکے ہجر کی کالی رات کی تنہائی میں
آنکھوں سے یوں اشک بہانے اچھے لگتے ہیں

ان سے وابستہ ہیں بچپن کی معصوم ادائیں
دل کو سارے یار پرانے اچھے لگتے ہیں

لکھا نہیں انہوں نے جن کو میرے نام ابھی تک
ایسے خط اور مرے سرہانے اچھے لگتے ہیں

کانوں میں رس ٹپکاتے ہیں یادوں کے ساز ینے
اب بھی مجھ کو گیت پرانے اچھے لگتے ہیں

عادی ہیں جو لوگ حقائق کی سنگین فضا کے
ان کے ہونٹوں پر افسانے اچھے لگتے ہیں

سحر مٹا سکتے ہیں شعر بھی ذہنوں کی تاریکی
طاقوں میں کچھ دیپ جلانے اچھے لگتے ہیں

فلک پر اک ستارہ رہ گیا ہے
یہی بس اب سہارا رہ گیا ہے

مسافر آگئے منزل پہ لیکن
سفر سارے کا سارا رہ گیا ہے

گلوں کو دیکھتے ہیں دور ہی سے
یہی بس حق ہمارا رہ گیا ہے

زمانے بھر کے سائل ہم رہے ہیں
فقط اک در تمہارا رہ گیا ہے

بہت آگے نکل آئے سحرؔ ہم
بہت پیچھے کنارا رہ گیا ہے

اشک آنکھوں سے ٹپکتے نہیں دیکھے جاتے
شاخ سے ٹوٹتے پتے نہیں دیکھے جاتے

روشنی کی مری آنکھوں کو ہے عادت اتنی
مجھ سے ڈوبے ہوئے تارے نہیں دیکھے جاتے

میں نے دیکھا ہے بہاروں کا المناک مآل
اس لئے کھلتے شگوفے نہیں دیکھے جاتے

ایک بس ایک ہی میں عکس کا شیدائی ہوں
آئنے میں کئی چہرے نہیں دیکھے جاتے

مسکراتے ہوئے یہ پھول ہیں اچھے لگتے
مجھ سے روتے ہوئے بچے نہیں دیکھے جاتے

جاگتی آنکھوں سے آتے ہیں نظر خوابِ حیات
بند آنکھوں سے یہ سپنے نہیں دیکھے جاتے

کوئی خوشبو نہ صدا ہے نہ کوئی رنگ سحر
ہم سے ویران دریچے نہیں دیکھے جاتے

خلوص کی بے بہا فضاؤں میں آ گیا ہوں
میں چھوڑ کر اپنا شہر گاؤں میں آ گیا ہوں

قریب ان گیسوؤں کے آیا تو یوں لگا ہے
تمازتوں سے نکل کے چھاؤں میں آ گیا ہوں

میں چاہتا ہوں ثبات و ہمت کو آزمانا
عجب دیا ہوں جو یوں ہواؤں میں آ گیا ہوں

ابھی میں نکلا ہی تھا ترے حسن کے اثر سے
کہ پھر تری دلفریب اداؤں میں آ گیا ہوں

جو مشکلوں میں گھرا تو یاد آ گیا کہ شاید
پھر اپنے احباب کی دعاؤں میں آ گیا ہوں

بھلا کے تجھ کو یہ آج محسوس ہو رہا ہے
کہ جیسے میں خود بھی بے وفاؤں میں آ گیا ہوں

سحرؔ مقدر کی بات ہے کیا گلہ کروں میں؟
بہار دیکھی نہیں خزاؤں میں آ گیا ہوں

کہنے کو عام ہے یہ مگر کس کے پاس ہے؟
آنکھیں ہیں سب کے پاس نظر کس کے پاس ہے؟

چل تو رہے ہیں منزلِ مقصود کو سبھی
یہ دیکھنا ہے زادِ سفر کس کے پاس ہے؟

ساحل پہ سوچتا ہوں بڑی دیر سے کھڑا
ہے سیپ میرے پاس گہر کس کے پاس ہے؟

وہ کون ہے جو صاحبِ عزت ہے اصل میں
دستار سب کے پاس ہے سر کس کے پاس ہے؟

دیوار و در میں جس کے ہو اپنائیت سحرؔ
ایسا نگر میں ایک بھی گھر کس کے پاس ہے؟

موم کے انداز کیسے پتھروں میں آ گئے؟
سوچتا ہوں پھول کیسے خنجروں میں آ گئے؟

آسمانوں پر دھنک کے عکس جب اڑنے لگے
رقص کرتے نقش تتلی کے پروں میں آ گئے

اب بہاروں اور خزاؤں میں نہیں کچھ امتیاز
ایک جیسے رنگ سارے منظروں میں آ گئے

اب کہاں باقی زمانے میں نظر کا اعتبار؟
بے بصر جتنے تھے سب دیدہ وروں میں آ گئے

قافلوں کی خیر یا رب منزلوں کی خیر ہو
رہزنوں کے وصف سارے رہبروں میں آ گئے

ریزہ ریزہ ہو گئے خوابوں کے آئینے سحرؔ
پتھروں کے طور جب شیشہ گروں میں آ گئے

مشکل ہے گرچہ کام یہ کرنا مجھے بھی ہے
اس شہر بے وفا سے گزرنا مجھے بھی ہے

گزری ہوئی بہار کی خوشبو ہوں دوستو!
برگِ خزاں کے ساتھ بکھرنا مجھے بھی ہے

وہ پھول ہے تو خوف ہے اس کو ہواؤں کا
شبنم ہوں میں شعاعوں سے ڈرنا مجھے بھی ہے

میں ہوں فلک کے خون کی سرخی شفق نہیں
سورج کے ساتھ ساتھ ابھرنا مجھے بھی ہے

تنہا حباب بن کے تجھے ٹوٹنا نہیں
ساحل کی ریت ہوں میں بکھرنا مجھے بھی ہے

خود سے یہ کہہ رہی ہے ہر اک بوند سانس کی
پیمانۂ حیات کو بھرنا مجھے بھی ہے

وہ تو مکر گیا ہے سحرؔ اپنی بات سے
میں کس طرح کہوں کہ مکرنا مجھے بھی ہے

اس کی کوئی مثال نہ دیکھوں تو کیا کروں؟
پھر قریۂ خیال نہ دیکھوں تو کیا کروں؟

ملتا نہیں ہے آنکھ کو معیار حسن کا
میں اس کے خدوخال نہ دیکھوں تو کیا کروں؟

فردا و دوش میرے نہیں اختیار میں
اب سوئے عہد حال نہ دیکھوں تو کیا کروں؟

اُڑنے کے واسطے مرے پر ہی نہیں رہے
خوابوں میں اپنے جال نہ دیکھوں تو کیا کروں؟

دہلیزِ شام اب ہے سحر سامنے مرے
میں منظرِ زوال نہ دیکھوں تو کیا کروں؟

ہم سے تلاطم آشنا لوگ جدھر جدھر گئے
موجیں مچل مچل اٹھیں دریا بپھر بپھر گئے

حسن کو اپنے دھیان میں کس کا خیال آ گیا؟
چہرہ چمک چمک اُٹھا گیسو سنور سنور گئے

چمکا ہے کس کا عکس یہ آئینۂ خیال میں
مطلعِ فکر پر کئی چاند ابھرا بھر گئے

جانے وہ ایسی کونسی بات تھی خاص راز کی
کہہ کے جسے وہ بار بار آج مکر مکر گئے

بیٹھے ہی تھے ابھی سحر غم سے ذرا سنبھل کے ہم
تیر پھر ان کی یاد کے دل میں اتر اتر گئے

کہاں دریا کوئی جو چشمِ پرنم کے برابر ہو
کوئی ساغر نہیں جو ساغرِ جم کے برابر ہو

کوئی تو بات ایسی ہو کہ ہو وجہِ سکونِ جاں
کوئی تو ایسا نشتر ہو جو مرہم کے برابر ہو

کسی بھی غم کو ایسی پائداری ہے کہاں حاصل؟
کوئی بھی غم نہیں جو اک ترے غم کے برابر ہو

کوئی بالشتیا ہے شہر میں باون گزا کوئی
نہیں ہے ایک بھی جو قدِ آدم کے برابر ہو

سحر دل میں ہمیشہ ہے مرے غم کی ہی کیفیت
کوئی موسم نہیں جو ایسے موسم کے برابر ہو

جوت دل کی آنکھ کے دھاروں میں کیسے آ گئی؟
روشنی گھر کی تھی بازاروں میں کیسے آ گئی؟

ایک سناٹا تھا چھایا کوچہ و بازار پر
یہ خموشی گھر کی دیواروں میں کیسے آ گئی؟

ان کے لہجے میں یہ تبدیلی اچانک کس طرح؟
پھول سی خنکی یہ انگاروں میں کیسے آ گئی؟

رت بدلتے ہی چمن میں خاک اڑاتی ہے ہوا
دشت کی میراث گلزاروں میں کیسے آ گئی؟

آنکھ لب دل وقف ہو کر رہ گئے غم کے لئے
یہ کہانی ڈھل کے کرداروں میں کیسے آ گئی؟

رقص کرتی وحشتیں ہیں چیختی تنہائیاں
عہدِ نو کی نسل پھر غاروں میں کیسے آ گئی؟

چڑھتے سورج کے پجاری ہیں سحرؔ اب اہلِ فن
مکر کی عادت یہ فنکاروں میں کیسے آ گئی؟

یہ عجب بات ہے دن جیسے گزرتے جائیں
خود بخود زخم ترے ہجر کے بھرتے جائیں

اس سے پہلے کہ کبھی ڈوبنا پڑ جائے ہمیں
کچھ ستاروں کی طرح ہم بھی ابھرتے جائیں

کوہساروں کی طرح بات پہ ہم قائم ہیں
کس طرح کر کے کوئی بات مکرتے جائیں

کیسے الفاظ ہیں یہ آج ترے ہونٹوں پر
تیر بن کر جو مرے دل میں اترتے جائیں

ہم پشیماں رہیں ہر جرم و خطا پر اپنے
اور ناکردہ گناہوں سے بھی ڈرتے جائیں

ایک اک کر کے جدا ہو گئے احباب سحرؔ
خشک پتے ہیں کہ شاخوں سے بکھرتے جائیں

سبھی اطوار اور عادات پیچھے چھوڑ آئے ہیں
ہم اپنا آپ اپنی ذات پیچھے چھوڑ آئے ہیں

چلے آئے ہیں ہم تپتے ہوئے صحراؤں میں لیکن
کسی کی آنکھ میں برسات پیچھے چھوڑ آئے ہیں

ہمیں آتا نہیں ہے یاد کچھ بھی دھوپ نگری میں
گھنیرے گیسوؤں کی رات پیچھے چھوڑ آئے ہیں

نظر آتے ہیں منزل پر مسافر مطمئن ایسے
کہ جیسے گردشِ حالات پیچھے چھوڑ آئے ہیں

ہمیں محسوس ہوتا ہے کہ ہم دل ہی نہیں رکھتے
کسی کے پیار کی سوغات پیچھے چھوڑ آئے ہیں

گھرے ہیں ہم سحر نفرت کے احساسات میں ہر سو
محبت کے حسیں جذبات پیچھے چھوڑ آئے ہیں

روشن ہوئے ہوا میں جو بجھتے ہوئے چراغ
کم ہمتوں کو دیں گے نئے حوصلے چراغ

پھیلی ہوئی تھی چاروں طرف جن کی روشنی
سارے نگر میں آج وہی گھر ہیں بے چراغ

آنکھوں سے جگمگاتے ہوئے اشک ہیں رواں
یا آبشار میں ہیں یہ بہتے ہوئے چراغ

جلنا ہے اپنے بس میں نہ بجھنے کا اختیار
ہم طاقِ زندگی پہ ہیں رکھے ہوئے چراغ

چاروں طرف فضا میں اجالا سا چھا گیا
شب کی سیاہیوں پہ جو کھل کر ہنسے چراغ

یہ ہے ہماری آبلہ پائی کا معجزہ
ہر گام پر جو دشت میں ہیں جل اٹھے چراغ

بڑھنے لگی ہے اور بھی کچھ جن سے تیرگی
محفل میں آ گئے ہیں کچھ ایسے نئے چراغ

شامل نہیں ہے میرے قبیلے میں وہ کبھی
ظلمت کو بھی جو اپنے قلم سے لکھے چراغ

ان سے ملے گا منزلِ مقصود کا نشاں
رہ میں جلا گئے ہیں جو یہ قافلے چراغ

کس کا خیال آیا کہ تاریکیاں ہٹیں
آیا ہے کس کا نام کہ جلنے لگے چراغ

تارے ہیں یا ہیں پھول سے کھلتے ہوئے سحرؔ
جگنو ہیں یا فضا میں ہیں اڑتے ہوئے چراغ

دل میں تھی جو چھپی وہ خوشی کون لے گیا؟
اس شاخ پر کھلی تھی کلی کون لے گیا؟

کس شعلہ رو نے دھوپ بکھیری ہے چار سو
اک برف سی تھی دل پہ جمی کون لے گیا؟

بے آب ہو گئے ہیں جزیرے نگاہ کے
آنکھوں سے آنسوؤں کی نمی کون لے گیا؟

یہ آج کیا ہوا مجھے اک چپ سی لگ گئی
ہونٹوں سے کھلکھلاتی ہنسی کون لے گیا؟

یادوں کا اک نشاں بھی نہیں دل میں اے سحرؔ
بستی سی اک یہاں تھی بسی کون لے گیا؟

گم سفر کی دھول میں سب راستے کیسے ہوئے!
آشنا منزل سے پھر بھی قافلے کیسے ہوئے!

ایک اک کر کے ہوا سے گل دیئے کیسے ہوئے
اسقدر ویران سارے طاقچے کیسے ہوئے!

زندگی کیوں اسقدر بے کیف ہو کر رہ گئی
ایک جیسے تلخ و شیریں ذائقے کیسے ہوئے؟

اب تو پہچانی نہیں جاتی ہے صورت شہر کی
یہ ہمارے بعد اتنے حادثے کیسے ہوئے؟

ایک ہی مٹی کی ہم تخلیق ہیں لیکن سحرؔ
مختلف فکر و نظر کے زاویئے کیسے ہوئے؟

روشنی ہو تیرگی ہو سب ہیں بھاری ایک سی
دن ہیں سارے ایک سے راتیں ہیں ساری ایک سی

عاشقوں کے ہے مقدر میں کہ وہ روتے رہیں
آنسوؤں کی ہر جگہ ندی ہے جاری ایک سی

چشم و دل پر ہے ہمارے ایک ہی جلوے کا رنگ
آئنوں میں بٹ گئی صورت تمہاری ایک سی

اس کا ہر تحفہ ہمیں ہے جان سے بڑھ کر عزیز
رنج ہو راحت ہو ہر حالت ہے پیاری ایک سی

دیکھ کر یہ کون کہتا ہے کہ ہم دو شخص ہیں
ہیں جدا قالب مگر جاں ہے ہماری ایک سی

اک اداسی ایک ویرانی سی چھائی ہے سحرؔ
شہرِ دل پر اب تو کیفیت ہے طاری ایک سی

بھرا ہوا تھا جو جامِ حباب ٹوٹ گیا
تمام طنطنۂ سطحِ آب ٹوٹ گیا

وہ رشکِ برق تھا چہرہ کہ دیکھتے ہی جسے
غرورِ نجم و مہ و آفتاب ٹوٹ گیا

گزر گیا ہے کئی خشک کھیت ترساتا
سمندروں پہ اُمنڈتا سحاب ٹوٹ گیا

کسی کی زلف میں سجنے کی آرزو لے کر
لچکتی شاخ سے تازہ گلاب ٹوٹ گیا

سحر گھرا تھا جو اپنی ہی ذات کے اندر
بالآخر اُس پہ انا کا عذاب ٹوٹ گیا

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar.com----Page 1765 of 2222

ہر اک دھڑکتے دل میں محبت بدن کی ہے
ہر اک چمکتی آنکھ میں حسرت بدن کی ہے

اس کا وجود میری نظر میں ہے اس طرح
گویا کتابِ روح میں آیت بدن کی ہے

دنیائے آب و گِل پہ تسلط ہے جسم کا
گھیرے ہوئے زمین کو وسعت بدن کی ہے

جو سنگ کو گداز کرے موم کی طرح
ساری حرارتوں میں حرارت بدن کی ہے

دل ہے نگار خانۂ نقش و نگارِ حسن
اس آئنے میں ایک ہی حیرت بدن کی ہے

کرتی ہے طے سفر جو لہو بن کے ساتھ ساتھ
سر تا قدم سحر وہ رفاقت بدن کی ہے

کہیں عمرِ رواں کا کچھ پتا باقی نہیں رہتا
کہ اس رہ میں کوئی بھی نقشِ پا باقی نہیں رہتا

یہ ملنے میں دلوں کے درمیاں اتنا تکلف کیوں؟
محبت میں تو کوئی فاصلہ باقی نہیں رہتا

جوانی میں کہاں رہتا ہے کوئی ہوش دنیا کا ؟
اس آندھی میں کوئی جلتا دیا باقی نہیں رہتا

ذرا کچھ سوچ لیں عالم پنہ ! اس حکم سے پہلے
حکومت کا ہمیشہ تو نشہ باقی نہیں رہتا

ضروری ہے غموں کی آب دل کے واسطے ہر دم
چمک جس میں نہ ہو وہ آئنہ باقی نہیں رہتا

اک ایسا وقت بھی راہِ طلب میں آ ہی جاتا ہے
کہ جب لب پر کوئی حرفِ دعا باقی نہیں رہتا

خزاں کی دھوپ ہر سو گھیر لیتی ہے سحاؔب کو
گلوں کے سر پہ گر دستِ صبا باقی نہیں رہتا

یہ آنکھ مری اشک فشاں ہے کہ نہیں ہے؟
بے حرف وصد امیر ابیاں ہے کہ نہیں ہے؟

بلکی سی ذرا ٹھیس لگی ٹوٹ گئے دل
یہ کارگہِ شیشہ گراں ہے کہ نہیں ہے؟

ملاح بھی دشمن تھا ہوا بھی تھی مخالف
کشتی مری دریا میں رواں ہے کہ نہیں ہے؟

اس درجہ بہاروں کا تسلسل ہے چمن میں
یہ سوچ رہا ہوں میں خزاں ہے کہ نہیں ہے؟

دن رات سلگتے ہیں مکیں آتشِ غم میں
اٹھتا ہوا ہر گھر سے دھواں ہے کہ نہیں ہے؟

اک سر کہ جو کٹ کر بھی ہے مشغولِ تلاوت
قرآں یہ سرِ نوکِ سناں ہے کہ نہیں ہے؟

ہم کو تو یقیں ہے کہ جدا ہو نگے ہم اک دن
تجھ کو بھی بچھڑنے کا گماں ہے کہ نہیں ہے؟

ہیں غیر سحرؔ میرے لئے سب در و دیوار
بستی میں کوئی میرا مکاں ہے کہ نہیں ہے؟

قفس کی تنگ فضاؤں میں سانس لیتے ہیں
ہم اپنی اپنی اناؤں میں سانس لیتے ہیں

کڑکتی دھوپ نے جھلسا کے رکھ دیا ہم کو
کسی کی زلف کی چھاؤں میں سانس لیتے ہیں

رسائی عرش علا تک ہے ان پرندوں کی
جو حرف ماں کی دعاؤں میں سانس لیتے ہیں

ہمارے حلق میں کانٹے ہیں پیاس کے مارے
سمندروں کی ہواؤں میں سانس لیتے ہیں

نئی بہار کی خوشبو کے ہیں پیامی ہم
یہ اور بات خزاؤں میں سانس لیتے ہیں

ہمارا اپنی زمیں سے نہیں کوئی رشتہ
کہ جیسے دور خلاؤں میں سانس لیتے ہیں

ہمارے لب پہ صدائیں ہیں قہقہوں کی سحرؔ
اگرچہ غم کی فضاؤں میں سانس لیتے ہیں

بھول جاتا ہے جس کا نام ہمیں
یاد آتا ہے صبح و شام ہمیں

ذہن آزاد دل بھی ہے آزاد
کیسے رکھے گا وہ غلام ہمیں؟

جس سے ہم بات بھی نہ کرتے تھے
اس کو کرنا پڑا سلام ہمیں

دور رہتے تھے جس کے سائے سے
پڑ گیا ہے اسی سے کام ہمیں

آگہی کی جو روشنی بخشے
ایسی مستی نہیں حرام ہمیں

تلخیوں سے سحر ہے یوں معمور
زندگی زہر کا ہے جام ہمیں

یوں مرے دیدہ تر جلتے ہیں
جیسے برسات میں گھر جلتے ہیں

دشت کی دھوپ میں وہ شدت ہے
اپنی چھاؤں میں شجر جلتے ہیں

جب بھی سوچوں مَیں سراپا تیرا
مری تخئیل کے پر جلتے ہیں

آگ ہر موج کی یوں بھڑکی ہے
عین دریا میں بھنور جلتے ہیں

سرسکوں میں ہیں تو تن ہیں بیتاب
تن ہیں خاموش تو سر جلتے ہیں

نام کس شعلہ بدن کا لکھا
حرف کاغذ پہ سحؔر جلتے ہیں

عیاں ہے دل کا فسانہ بیان سے پہلے
کہ اشک بول اٹھے ہیں زبان سے پہلے

شروعِ اخیر کے سارے ورق شکستہ ہیں
کتابِ عمر پڑھیں درمیان سے پہلے

بڑھیں تو کیسے بڑھیں ہم بلندیوں کی طرف
کشش زمین کی ہے آسمان سے پہلے

بھڑکتی آگ مرے دل کی بجھ بھی سکتی ہے
مکین نکلیں تو سارے مکان سے پہلے

اسے خبر تھی کہ رونا پڑے گا آخر میں
ہنسایا خوب ہمیں داستان سے پہلے

سفینہ بازوئے ساحل کو چھو ہی لے گا سحرؔ
ہوا کا رُخ بھی تو ہو بادبان سے پہلے

یونہی نور کا سلسلہ چل رہا ہے
ابھی تک دئے سے دیا جل رہا ہے

اندھیرا ہے شب کا جو ہر سمت چھایا
کسی آنکھ کا کل یہ کاجل رہا ہے

وہیں چاند یادوں کا نکلا ہے پھر سے
خیالوں کا سورج جہاں ڈھل رہا ہے

بیابان دل کا ہے سنسان کتنا
کبھی یہ صداؤں کا جنگل رہا ہے

تری یاد چھائی رہی ہے دلوں پر
سروں پر ہمارے یہ بادل رہا ہے

زر و سیم ہے کارسازِ زمانہ
ہر اک مسئلے کا یہی حل رہا ہے

سحرؔ آج دشتِ تمنا ہے ویراں
کبھی ابرِ غم سے یہ بل تھل رہا ہے

جو اُس کے در پہ رسائی بہت ضروری ہے
تو دل کی راہ نمائی بہت ضروری ہے

خرد کے الجھے مسائل کا حل سمجھنے کو
جنوں کی عقدہ کشائی بہت ضروری ہے

وصال و قرب کی لذت ابھارنے کے لئے
کبھی کبھی تو جدائی بہت ضروری ہے

نجانے کب سے در و بامِ شہر ویراں ہیں
کسی کی جلوہ نمائی بہت ضروری ہے

جو دل میں چاہتے ہو عکسِ جلوۂ جاناں
اِس آئنے کی صفائی بہت ضروری ہے

دلوں کی برف سحر یوں پگھل نہیں سکتی
زباں کی شعلہ نوائی بہت ضروری ہے

اشکوں سے اپنی آنکھ کو تر کر رہے ہیں ہم
آبِ بقا سے اپنا سبو بھر رہے ہیں ہم

زیرِ قدم بس ایک ہی رستے کی خاک ہے
اک دائرے میں گویا سفر کر رہے ہیں

اس پیکرِ حیات میں ڈھلنے سے پیشتر
صدیوں کسی چٹان کے اندر رہے ہیں ہم

کیا ہے کھلی فضاؤں میں اُڑنے کی کیفیت
ہم جانتے نہیں ہیں کہ بے پر رہے ہیں ہم

لمحہ بہ لمحہ سانس ہمارے ہیں گھٹ رہے
لمحہ بہ لمحہ جیسے کہیں مر رہے ہیں ہم

اپنے تو اختیار میں کچھ بھی نہیں سحرؔ
شاید کسی کی عمر بسر کر رہے ہیں ہم

نفرت سے پُر سیاہ گھٹاؤں کے درمیاں
ہم جی رہے ہیں کیسی فضاؤں کے درمیاں

ان کی طرف جو ضد ہے تو اپنی طرف بھی ضد
دونوں گھرے ہوئے ہیں اناؤں کے درمیاں

دنیا و دیں کا خوف بھی اس کا خیال بھی
اک دل ہے کتنے فرماں رواؤں کے درمیاں

کل تک بجھی ہوئی تھیں جو طاقوں کی کود میں
وہ شمعیں جل رہی ہیں ہواؤں کے درمیاں

کس طرح ہو بہار کی خوشبو سے آشنا
وہ پھول جو کھلا ہو خزاؤں کے درمیاں

گم کر چکے ہیں منزلِ مقصود کا نشاں
جب سے گھرے ہیں راہ نماؤں کے درمیاں

اپنی زمین کا بھی انہیں چاہئے خیال
جو سیر کر رہے ہیں خلاؤں کے درمیاں

ہم کو نہیں سفر کے مصائب کا ڈر سحرؔ
رخصت ہوئے ہیں ماں کی دعاؤں کے درمیاں

یہ کیا؟ کہ اس سے جدائی کے خواب دیکھتے ہیں
ہم آج اپنی رہائی کے خواب دیکھتے ہیں

جنہیں شعور نہیں منزل و مسافت کا
ستم ہے راہ نمائی کے خواب دیکھتے ہیں

انہیں نہیں ہے کسی تاج و تخت کی حاجت
جو اس کے در کی گدائی کے خواب دیکھتے ہیں

نہیں ہے اپنے مسائل کی بھی خبر جن کو
جہاں کی عقدہ کشائی کے خواب دیکھتے ہیں

جو آئنے کے کبھی سامنے نہ آتے تھے
وہ اپنی جلوہ نمائی کے خواب دیکھتے ہیں

وہ بت جو ہم نے تراشے تھے اپنے ہاتھوں سے
غضب ہے آج خدائی کے خواب دیکھتے ہیں

نہیں ہے جن کو سحرؔ اختیار خود پر بھی
جہاں پہ فرماں روائی کے خواب دیکھتے ہیں

بنوں میں رہتے ہوئے گلشنوں میں رہتے ہوئے
حیات گزری ترے مسکنوں میں رہتے ہوئے

وہی دکھائی دیا آج بے تعلق سا
زمانہ گزرا جسے دھڑکنوں میں رہتے ہوئے

کہیں ہم ان کو برا کس زبان سے یارو!
ہمارے دوست ہیں وہ دشمنوں میں رہتے ہوئے

کہیں کہیں نظر آتا ہے حُسن کا جلوہ
دکھائی دیتے ہیں وہ چلمنوں میں رہتے ہوئے

کہاں شعور سحرؔ اس کو راہ و منزل کا؟
ہو جس کی عمر کٹی رہزنوں میں رہتے ہوئے

ہر اک آنسو بیاں سے کم نہیں ہے
خموشی بھی زباں سے کم نہیں ہے

رفاقت ہو جو حاصل ہم صفیرو !
قفس بھی آشیاں سے کم نہیں ہے

بظاہر نقشِ پا ہے دیکھنے میں
مگر یہ کہکشاں سے کم نہیں ہے

گماں بھی کم نہیں ہے کچھ یقیں سے
یقیں بھی کچھ گماں سے کم نہیں ہے

اگر عزمِ سفر تازہ ہو دل میں
مسافر کارواں سے کم نہیں ہے

یہاں کچھ لوگ رشکِ مہرومہ ہیں
زمیں بھی آسماں سے کم نہیں ہے

بچھڑنے والے رخصت چاہتے ہیں
یہ لمحہ امتحاں سے کم نہیں ہے

سحرؔ گر غنچۂ دل ہو شگفتہ
بیاباں گلستاں سے کم نہیں ہے

ہمیشہ درد سے سیراب رکھا
دل اس کی موج سے شاداب رکھا

نہیں ممکن کوئی تعبیر جس کی
سجا کر آنکھ میں وہ خواب رکھا

نہ آنکھوں سے بہایا اشک غم کو
چھپا کر ہم نے یہ سیلاب رکھا

بچا کر لائے تھے جس کو جہاں سے
وہی سجدہ سرِ محراب رکھا

کبھی ڈوبے نہیں ہیں ذات میں ہم
ہمیشہ خود کو ہے پایاب رکھا

وہ کیسا شوق تھا آوارگی کا
کہ جس نے عمر بھر بیتاب رکھا

سحؔر تازہ رکھا ذہن و نظر کو
کھلا یوں روح کا ہر باب رکھا

نئی صورت میں ڈھلتا جا رہا ہوں
میں ہر لمحہ بدلتا جا رہا ہوں

سہاروں کی نہیں مجھ کو ضرورت
میں گر گر کر سنبھلتا جا رہا ہوں

کشش کوئی لئے جاتی ہے جیسے
تری حد سے نکلتا جا رہا ہوں

نہیں کوئی خبر منزل کی مجھ کو
مگر پھر بھی میں چلتا جا رہا ہوں

مسلسل چاک پر گردش میں ہوں میں
ترے ہاتھوں میں ڈھلتا جا رہا ہوں

ہوا کا رخ سحؔر اپنا لیا ہے
میں طوفاں میں بھی جلتا جا رہا ہوں

واقف نہیں وہ کیا ہے بہاروں کا پیرہن
جس گل نے اوڑھ رکھا ہو خاروں کا پیرہن

تجھ کو شبِ سیاہ کی ظلمت کا کیا پتا؟
زیبِ بدن ہے تیرے ستاروں کا پیرہن

ہے ڈوبنا ہمارے مقدر میں لازمی
موجوں کے جسم پر ہے کناروں کا پیرہن

جس کو پہن کے آدمی ننگِ لباس ہو
وہ پیرہن ہے آج بھی غاروں کا پیرہن

افسردگی ہے شہر کے لوگوں پہ اس طرح
زندوں کے تن پہ جیسے مزاروں کا پیرہن

کچھ فرق اب رہا نہیں اپنے پرائے میں
پہنا ہے دشمنوں نے بھی یاروں کا پیرہن

میں ڈگمگا رہا ہوں ہر اک گام پر سحرؔ
اوڑھا ہے جب سے میں نے سہاروں کا پیرہن

ہم اپنے گھر کا رستہ بھول کر صحرا میں آ نکلے
بجھانے پیاس اپنی ریت کے دریا میں آ نکلے

کبھی چہرے بھی دیتے ہیں کھلا دھوکا نگاہوں کو
تلاش دوستاں تھی ہم صف اعدا میں آ نکلے

ہزاروں وسوسوں نے شہرِ دل پامال کر ڈالا
کہاں کفار صحنِ مسجدِ اقصیٰ میں آ نکلے؟

زمانے کا سفر گویا سفر اک دائرے کا ہے
گئے جو شہر ماضی میں درِ فردا میں آ نکلے

ٹھکانہ ہی نہیں کوئی ہمارا مستقل یارو !
کبھی گلشن میں آ نکلے کبھی صحرا میں آ نکلے

تمنا تھی نہ خواہش تھی نہ تھی کوئی غرض ہم کو
تماشا دیکھنے بازی گہِ دنیا میں آ نکلے

چراغِ درد تھے ہم کو تو جلنا تھا الگ رہ کر
شبستاں سے چلے اپنے دلِ تنہا میں آ نکلے

غزل کہنے کو جب فکرِ سخن کی ہے سحرؔ ہم نے
غلام الفاظ تھے جو خدمتِ آقا میں آ نکلے

یوں نظر آتا ہے یہ نام کسی اور کے ہیں
اپنے ہاتھوں میں جو ہیں جام کسی اور کے ہیں

اپنی قسمت کو جو دیکھا تو کھلا ہے ہم پر
اضطراب اپنے ہیں آرام کسی اور کے ہیں

عدل فرمائیں سزا دینے سے پہلے مجھ کو
جو مرے سر ہیں وہ الزام کسی اور کے ہیں

غور سے جھانک کے دیکھا ہے تری آنکھوں میں
ان دریچوں میں تو پیغام کسی اور کے ہیں

اجنبیت سی برستی ہے فضائے دل پر
جیسے اس گھر کے درودیوار کسی اور کے ہیں

اس کی زلفوں کی طرح ابر نہیں سایہ فگن
یہ تو گیسوئے سیہ فام کسی اور کے ہیں

گرچہ ہم اس کے غلاموں میں ہیں شامل لیکن
مانتے ہم ہیں جو احکام کسی اور کے ہیں

بے ارادہ جو بسر کرتے ہیں ہم مدت سے
ماہ و سال اور سحر و شام کسی اور کے ہیں

زندگی دریا کی خاموشی بھی ہے طوفان بھی
مسئلہ ہے ذات کا دشوار بھی آسان بھی

وہ ہمارے ذکر سے دامن چھڑا سکتا نہیں
ہم گواہی بھی ہیں اسکی اور ہیں پہچان بھی

ایک مدت بعد بھی کمرہ مرا بدلا نہیں
ہے وہی تصویر بھی اسکی وہی گلدان بھی

یاد کرنے پر بھی اب تو یاد وہ آتا نہیں
بھول جانے کا نہ تھا جس کے ذرا امکان بھی

صرف آنکھوں کے دریچے ہی نہیں کافی سحؔر
روشنی کو کھول دیجے دل کا روشندان بھی

شکستِ دل کے ہیں آثار مختلف سب سے
کہ اس کے ہیں درودیوار مختلف سب سے

بہار میں بھی رہی دل کی شاخ شاخ تہی
مرے چمن کے ہیں اشجار مختلف سب سے

محبتوں کا نہ آغاز ہے نہ ہے انجام
ہیں اس کہانی کے کردار مختلف سب سے

حریف ساتھ لئے چل رہا ہوں منزل کو
سفر میں ہے مرا ایثار مختلف سب سے

عدو کو اپنا بناتا ہوں ایک وار سے میں
ہے میرے ہاتھ میں تلوار مختلف سب سے

جو مجھ کو بھول گیا اس کو یاد کرتا ہوں
مری وفا کا ہے معیار مختلف سب سے

کبھی ہم اس کی تجلی میں ڈوب کر دیکھیں
ہیں اپنی ذات کے انوار مختلف سب سے

سحرؔ وہ خود کو سناتا ہے سب سے چھپ چھپ کر
مری غزل کے ہیں اشعار مختلف سب سے

اس نے گنگ جوابوں کی تصویر بنا رکھی ہے
رخ پر بند کتابوں کی تصویر بنا رکھی ہے

زخمِ وفا لوگوں کو سمجھانے کی خاطر میں نے
تازہ سرخ گلابوں کی تصویر بنا رکھی ہے

ہوش میں رہنا ہو تو اس کی آنکھوں کو مت تکنا
اس نے مست شرابوں کی تصویر بنا رکھی ہے

ایک مصور نے دیکھی ہے یوں اس کی پیشانی
کاغذ پر مہتابوں کی تصویر بنا رکھی ہے

قدم قدم پر سحر ہیں بھٹکے عمر کے صحراؤں میں
دل نے کئی سرابوں کی تصویر بنا رکھی ہے

کبھی جو لوٹ کے گھر سے مکالمہ کرتے
ہر اک دریچہ و در سے مکالمہ کرتے

ہماری آنکھ کو آتی کبھی جو گویائی
تو ہم بھی ان کی نظر سے مکالمہ کرتے

کہیں زبان جو ملتی ہمارے اشکوں کو
تو اپنے دیدۂ تر سے مکالمہ کرتے

جو بول سکتے کہیں یہ ادھورے فن پارے
کمالِ دست ہنر سے مکالمہ کرتے

ہمارے ہاتھ جو اٹھتے نہ آسماں کی طرف
دعا کے حرف اثر سے مکالمہ کرتے

اگر نہ ہوتے کبھی اتنے شب گزیدہ ہم
ضرور نجمِ سحر سے مکالمہ کرتے

محبتوں میں ہوا اپنا حال سب سے الگ
فراق سب سے الگ تھا وصال سب سے الگ

عجیب کرب کا عالم عجیب کیف نشاط
خوشی جدا ہے ہماری ملال سب سے الگ

علاجِ ظلمتِ شب کے لئے دکھا اعجاز
کوئی قمر کوئی تارا اچھال سب سے الگ

جواب بھی مجھے اس کا ملے جدا سب سے
کیا ہے میں نے جو تجھ سے سوال سب سے الگ

ہے رنگِ ظلم میں بھی الفات کی خوشبو
ستم گری میں ہے اُس کی مثال سب سے الگ

ہمارے قصے کا آغاز تھا جدا سب سے
ہوا اسی لئے اپنا مآل سب سے الگ

مرے سخن کی سحر مختلف ہے کیفیت
ہے مرے دشت کا اک اک غزال سب سے الگ

کیا کیا اپنی دھن میں باتیں کرتی ہیں
مجھ سے اس کی آنکھیں باتیں کرتی ہیں

اس کی زلفوں پر شاموں کا سایہ ہے
جس کے رخ پر صبحیں باتیں کرتی ہیں

ہجر کے ماروں کا بھی ہے معمول عجب
دن خاموش ہیں راتیں باتیں کرتی ہیں

کیا معلوم یہ بجھنے والی شمعوں کو؟
کیا کیا تیز ہوائیں باتیں کرتی ہیں؟

سر پہ کڑکتی دھوپ اگر چھا جاتی ہے
دھیان میں اس کی زلفیں باتیں کرتی ہیں

کہاں ہے منزل کس جانب ہیں قدم سحرؔ
ہر راہی سے راہیں باتیں کرتی ہیں

کب سے رواں ہیں آج تو تھک جانا چاہئے
چلتے ہوئے ذرا سا بھٹک جانا چاہئے

یہ کیا کہ ہولے ہولے سلگتے رہیں سدا؟
اک بار آگ بن کے بھڑک جانا چاہئے

دل میں ہوائے شوق ہے ہر سو رواں دواں
اس گل کو اب تو خوب مہک جانا چاہئے

خاموش دل رہے گا ہمارا کہاں تلک؟
سینے میں اس کے اب تو دھڑک جانا چاہئے

حد سے گزر چکی ہے شبِ غم کی تیرگی
سورج کو اب سروں پہ چمک جانا چاہئے

اتنی بھی احتیاط مناسب نہیں سحرؔ
آنکھوں سے اشکِ غم کو ٹپک جانا چاہئے

کھلتی ہوئی شاخوں پہ کلی کیوں نہیں آتی؟
باغوں میں ابھی رُت وہ ہری کیوں نہیں آتی؟

دل میں تو مرے درد کا پھیلا ہے سمندر
حیران ہوں آنکھوں میں نمی کیوں نہیں آتی؟

سن کر جسے شاخوں پر چٹک اٹھتی ہیں کلیاں
بچوں کے لبوں پر وہ ہنسی کیوں نہیں آتی؟

ہوں شہر کے رستوں پہ رواں کب سے مسلسل
حیرت ہے ابھی تک وہ گلی کیوں نہیں آتی؟

رہزن تو ہے مشاق بہت اپنے ہنر میں
رہبر کو مگر راہبری کیوں نہیں آتی؟

ہر سمت ہے بستی میں چراغاں ہی چراغاں
ظلمت میں سحر کوئی کمی کیوں نہیں آتی؟

آنکھوں میں کہیں اشکوں کا کوئی سیلابِ بلا لڈا ہی نہ ہو
ہم جس کو سمجھتے ہیں ٹھہرا وہ بہتا ہوا دریا ہی نہ ہو

جب غور کریں تو ہر شے کا روشن پہلو بھی ہوتا ہے
میں جس کو برا کہتا ہوں کہیں وہ حق میں مرے اچھا ہی نہ ہو

شاید مجھے اپنے بارے میں ہو ایک غلط فہمی اب تک
میں جس کو بھلا بیٹھا ہوں کہیں وہ دل میں مرے رہتا ہی نہ ہو

جو میرا گماں ہے ممکن ہے وہ عین حقیقت بن جائے
میں جیسا سمجھتا ہوں اسکو وہ شخص کہیں ویسا ہی نہ ہو

سچ ہے کہ ہماری آنکھیں بھی اکثر ہمیں دھوکہ دیتی ہیں
جو محفل آرا ہے سب میں وہ شخص کہیں تنہا ہی نہ ہو

منہ پھیر کے جانے کا اس سے کیوں آج ہمیں شکوہ ہے بہت
ہوسکتا ہے راہ چلتے ہوئے کل اس نے ہمیں دیکھا ہی نہ ہو

یہ اس کی آنکھوں کی سرخی یہ اس کے چہرے کی زردی
ممکن ہے کئی راتوں سے سحرؔ وہ میری طرح سویا ہی نہ ہو

ہم رواں ہوتے ہیں کب اُس کی طرف؟
راستے جاتے ہیں سب اُس کی طرف

اپنی منزل کے لئے ہے جا رہا
کاروانِ روز و شب اس کی طرف

مل گیا اُمید سے بڑھ کر کہیں
جب بڑھا دستِ طلب اس کی طرف

چاہتے ہیں روح کی سیرابیاں
دیکھتے ہیں تشنہ لب اس کی طرف

کون ہے میری گواہی کے لئے؟
ہیں یہاں تو سب کے سب اس کی طرف

عکس اپنا ہی نظر آیا سحرؔ
غور سے دیکھا ہے جب اس کی طرف

زمین بھول گئے آسمان بھول گئے
ہم اپنی ذات کے سارے نشان بھول گئے

نئی فضا میں نیا خوف تھا پرندوں کو
پروں کے ہوتے ہوئے بھی اڑان بھول گئے

اگرچہ طاق ہیں ہم نو بہ نو زبانوں میں
مگر جو ماں نے سکھائی زبان بھول گئے

نشاط و عیش میں جو ہر قدم پہ ساتھی تھے
مصیبتوں میں وہی مہربان بھول گئے

وہ سامعین کے اشکوں میں کھو گئے ہوں گے
جو کہتے کہتے مری داستان بھول گئے

ہمارا حافظہ کیا ہے؟ کتاب ہستی کا
شروع اخیر نہیں درمیان بھول گئے

نئی زمین کی تھی دھوپ میں کشش ایسی
کہ اپنے دیس کے ہم سائباں بھول گئے

ستم ظریفیٔ حالات ہی کہیں اس کو
کہ نام رہتا تھا جو حرزِ جان بھول گئے

سحرؔ بھٹکتے ہوئے ہر گلی میں پھرتے ہیں
ہم اپنے شہر میں اپنا مکان بھول گئے

کون کہتا ہے کہ پوشاک سلامت رہ جائے؟
بس گریبان کا اک چاک سلامت رہ جائے

جب شب و روز ہیں رفتار زمیں کے درپے
کس لئے گردشِ افلاک سلامت رہ جائے؟

دل کے چوگرد ہے اب تازہ غموں کی یورش
کاش موجوں سے یہ خاشاک سلامت رہ جائے

گرچہ ہوں بے سروسامان مگر چاہتا ہوں
مرے دشمن پہ مری دھاک سلامت رہ جائے

بے بسی کی وہ ہوا ہے کہ رواں ہے ہر سو
یہ مرا دیدۂ نمناک سلامت رہ جائے

بارشِ سنگِ جنوں ہے کہ ہے جاری ہر دم
اے خدا شیشۂ ادراک سلامت رہ جائے

اپنے ہاتھوں سے اڑاتا ہوں میں خاک اپنی ہی
شاید اس طرح مری خاک سلامت رہ جائے

کعبۂ دل میں تمناؤں کے اصنام نہ پوچھ
یہ مری مملکتِ پاک سلامت رہ جائے

چاہے چھن جائے دہن سے یہ زباں میری سحرؔ
اک مرا لہجۂ بیباک سلامت رہ جائے

چاند چراغ ستارے جگنو میرے ہیں
تاریکی سے لڑتے بازو میرے ہیں

ہر سینے کی آہ کا رشتہ مجھ سے ہے
ہر اک آنکھ سے بہتے آنسو میرے ہیں

خوش بھی ہوں میں خود سے اور بیزار بھی ہوں
اپنی ذات کے کتنے پہلو میرے ہیں

اس کے قرب میں وقت ہے میری مٹھی میں
صبح کے عارض شام کے گیسو میرے ہیں

کانٹے تو پہچان ہیں میرے دشمن کی
پھول جو پھیلاتے ہیں خوشبو میرے ہیں

سحرؔ قبیلۂ اہلِ محبت ہے میرا
سچلؔ اور رحمانؔ اور باہوؔ میرے ہیں

شکست و فتح کے معنی بدل بھی سکتے ہیں
ابھرتے ہی کئی خورشید ڈھل بھی سکتے ہیں

یقیں کی اب بھی حرارت اگر میسر ہو
ضمیر پر ہیں جو پتھر پگھل بھی سکتے ہیں

ہمیشہ ایک سے حالات رہ نہیں سکتے
گرے ہیں آج اگر کل سنبھل بھی سکتے ہیں

اگر ہو واقعی موجود جذبۂ صادق
چراغ تیز ہواؤں میں جل بھی سکتے ہیں

پڑے جو وقت تو زندانِ دہر کے قیدی
حدودِ شام و سحر سے نکل بھی سکتے ہیں

رات کے اندھیروں میں کیسے خواب میرے ہیں؟
روشنی کی لہروں میں بہتے خواب میرے ہیں

کوئی بھی نہیں شامل دوسرے کی خواہش میں
تیرے خواب تیرے ہیں میرے خواب میرے ہیں

ان کی تہہ میں اکثر میں ڈوب ڈوب جاتا ہوں
بیکراں سمندر سے گہرے خواب میرے ہیں

یہ بتا نہیں سکتیں میری ادھ کھلی آنکھیں
میرے سارے خوابوں میں کتنے خواب میرے ہیں

ظلم اور نفرت سے میرا کیا سحرؔ رشتہ؟
امن اور محبت کے سارے خواب میرے ہیں

اندھیری شب میں جگنو جاگتے ہیں
کہ سناٹوں میں گھنگرو جاگتے ہیں

نگاہیں دیکھنے والی اگر ہوں
تری آنکھوں میں جادو جاگتے ہیں

بیاں ہوتا ہے سب احوال دل کا
زباں چپ ہو تو آنسو جاگتے ہیں

اگر سوئی ہوں گلشن کی فضائیں
تو غنچے بن کے خوشبو جاگتے ہیں

زبانیں کاٹ دی جائیں سحر جب
یکایک دست و بازو جاگتے ہیں

بغور ظلمتِ شب کا بیان سنتے ہیں
کہ خامشی کی ہے اپنی زبان سنتے ہیں

فضا میں پھیلی ہوئی ہیں جو کب سے چار طرف
وہ ان سنی سی صدائیں یہ کان سنتے ہیں

چلو سنائیں ستاروں کو ہجر کا احوال
زمیں تو سنتی نہیں آسمان سنتے ہیں

تمام ہیں در و دیوار گوش برآواز
مکیں اگر نہ ہوں،خالی مکان سنتے ہیں

جسے نہ لفظ بیاں کر سکیں وضاحت سے
تو آنسوؤں سے وہی داستان سنتے ہیں

کہاں شعور ہے سننے کا ناخداؤں کو؟
ہوا کی بات مگر بادبان سنتے ہیں

سماعتوں میں جو پیدا کرے گداز سحرؔ
حریمِ روح کی ہم وہ اذان سنتے ہیں

آنکھوں کو جب تلک نہ ملے تیرگی کا لمس
ممکن نہیں کبھی کہ ملے روشنی کا لمس

خوشبو کسی کی یاد کی چھو کر گزر گئی
اور مجھ کو دے گئی وہ نئی زندگی کا لمس

میں نے جو اپنے ہونٹ سمندر پہ رکھ دیئے
پایا وہاں عجیب سی اک تشنگی کا لمس

مانوس ایک لہر لہو میں ہے تیرتی
پاتا ہے آدمی جو کسی آدمی کا لمس

میں نے کبھی چھوا تھا کسی رشکِ ماہ کو
ہاتھوں میں اب تلک ہے مرے چاندنی کا لمس

کانٹے غمِ حیات کے چبھتے ہیں یوں سحرؔ
خون ریز برچھیوں کی ہو جیسے انی کا لمس

اس کو کیا معلوم؟ کیا ہے آرزو کا ذائقہ؟
جس نے چکھا ہی نہیں اپنے لہو کا ذائقہ

حسن ہے ناآشنا خود آگہی کے لطف سے
پھول نے دیکھا کہاں ہے رنگ ربو کا ذائقہ؟

ہر نفس ہے اک مسلسل عزم کی لذت سے پُر
زندگی کیا ہے؟ فقط ہے جستجو کا ذائقہ

زیست کی سب تلخیاں شیرینیوں میں ڈھل گئیں
ہم نے جب پایا کبھی دل کے سبو کا ذائقہ

ہم نے جب بھی خواہش ابر بہاراں کی سحرؔ
اپنے ہونٹوں پر کیا محسوس لُو کا ذائقہ

گر نہیں سکتا کبھی حالات کی آغوش میں
جو پلا ہو رات دن آفات کی آغوش میں

ہر گھڑی بہتے ہوئے اشکوں سے مجھ کو کام ہے
دن گزرتے ہیں مرے برسات کی آغوش میں

منکشف ہوتے ہیں مجھ پر راز ہائے کائنات
جب بھی آتا ہوں میں اپنی ذات کی آغوش میں

روح جب ہو جائے زخمی خنجرِ آلام سے
چین ملتا ہے کہاں نغمات کی آغوش میں

وقت کی تہہ میں جو ہم اترے ہوا محسوس یوں
کتنی صدیاں ہیں سحر لمحات کی آغوش میں

یہ جو ننھا سا دیا ہے شام کی دہلیز پر
ایک لمحے کی ضیا ہے شام کی دہلیز پر

آسماں پر اک ستارہ کانپتا ہے خوف سے
ظلمتوں کا سامنا ہے شام کی دہلیز پر

اک کرن جھک کر یہ کہتی ہے حدِ آفاق سے
چاند دستک دے رہا ہے شام کی دہلیز پر

خشک پتوں کے کھڑکنے کی جو آتی ہے صدا
اک عجب شورِ ہَوا ہے شام کی دہلیز پر

ایک اک لمحہ بیاں کرتا ہے دن کا حال سب
خامشی کی اک صدا ہے شام کی دہلیز پر

اک دیا بجھنے کو ہے طاقِ شفق کی گود میں
اک دیا جلنے لگا ہے شام کی دہلیز پر

چپ کوئی آواز دیتی ہے کہ ہے آواز چپ
غور سے سنتے ہیں کیا ہے ؟شام کی دہلیز پر

یہ جو اک جگنو چمکتا ہے اندھیرے میں سحؔر
شب کے آنے کا پتا ہے شام کی دہلیز پر

اس طرح ٹوٹے ہیں شیشے خواب کے
روح تک چبھتے ہیں ریزے خواب کے

جاگتی آنکھوں میں کابل کی طرح
ہر طرف پھیلے ہیں سائے خواب کے

بل رہے ہیں بھیگی پلکوں پر چراغ
جگمگا اٹھے ہیں رستے خواب کے

آنکھ سے آنسو مسلسل ہیں رواں
پھوٹتے ہیں کیسے چشمے خواب کے

ہم کبھی سیراب ہو سکتے نہیں
ہم ہمیشہ سے ہیں پیاسے خواب کے

چاندنی سی دل میں بکھری ہے سحرؔ
کون یہ اترا ہے زینے خواب کے؟

روح کچھ ایسے ہے پوشاک بدن اوڑھے ہوئے
پھول ہو جس طرح خوشبوئے چمن اوڑھے ہوئے

ہر طرف ہے پھر دھنک کے شوخ رنگوں کی بہار
موسم آیا ہے کسی کا پیرہن اوڑھے ہوئے

پا نہیں سکتی ہماری گرد کو بھی اب خرد
مدتیں گزریں ہمیں دیوانہ پن اوڑھے ہوئے

کل وہ مدت بعد بھی ہم کو ملا اس طور سے
اپنے ماتھے پر تھا نفرت کی شکن اوڑھے ہوئے

بدگمانی کی ہوائیں ہم کو چھو سکتی نہیں
ہم تو پھرتے ہیں ابھی تک حسن ظن اوڑھے ہوئے

اس کے ہونٹوں پر تبسم اس طرح ہے جلوہ ریز
برگِ گل جیسے ستاروں کی کرن اوڑھے ہوئے

عکس ہے مجھ میں یہ سب آئینہ حالات کا
اک ردائے کرب ہے جو میرا فن اوڑھے ہوئے

وقت نے بدلیں ہزاروں کروٹیں لیکن سحرؔ
دل ابھی تک ہے وہی یادِ کہن اوڑھے ہوئے

میرے آئینے کی ہر تصویر اس کے پاس ہے
خواب میرے پاس ہیں تعبیر اس کے پاس ہے

اس کی نظروں میں عجب ہے کیمیا کا سا اثر
میں سراسر خاک ہوں اکسیر اس کے پاس ہے

کب وہ میری ذات کے اک ایک ریزے کو چنے
منتظر ہوں میں ،میری تعمیر اس کے پاس ہے

جب بھی چاہے وقت کو کر لے وہ مٹھی میں اسیر
اڑتے لمحوں کے لئے زنجیر اس کے پاس ہے

اس کے میرے درمیاں ہیں فاصلے ہی فاصلے
شب ہے میرے پاس اور تنویر اس کے پاس ہے

وہ بنا سکتا ہے اب مجھ کو نشانہ بے خطر
میرے ہی ترکش کا اک اک تیر اس کے پاس ہے

خود پہ جو اترا رہا ہے آج میرے سامنے
میری ہی بخشی ہوئی تو قیر اس کے پاس ہے

اپنے ہر نفع و ضرر کا آپ ہی مختار ہوں
کون کہتا ہے مری تقدیر اس کے پاس ہے؟

کس طرح ممکن ہے میری کامیابی اب سحرؔ؟
پاس ہے میرے دعا تاثیر اس کے پاس ہے

زمیں کو دور سے یوں آسماں آواز دیتا ہے
کسی کو جیسے کوئی ہم زباں آواز دیتا ہے

چمن میں خشک پتوں کے کھڑکنے کی صدا سن کر
گلوں کے دور کو عہدِ خزاں آواز دیتا ہے

میں کھو جاتا ہوں اپنی ذات کے جب بھی حصاروں میں
مجھے میرے ہی ہونے کا نشاں آواز دیتا ہے

صدائیں گونجتی رہتی ہیں دیواروں سے ٹکرا کر
مکینوں سے ہو گر خالی، مکاں آواز دیتا ہے

اندھیری شب کے سناٹے میں اک ویراں دریچے سے
صداؤں کا مجھے اک کارواں آواز دیتا ہے

مجھے محسوس ہوتا ہے پکاروں جب سحرؔ اس کو
کہ جیسے ساتھ میرے اک جہاں آواز دیتا ہے

فصلِ گل مٹھی میں ہے عہدِ خزاں مٹھی میں ہے
دیکھئے تو اُس کی سارا گلستاں مٹھی میں ہے

میرے قدموں میں ہے مٹی کوچۂ دلدار کی
ہے زمیں مٹھی میں میری، آسماں مٹھی میں ہے

سامنے اس کے ادا ہوتا نہیں اک حرف بھی
کیسے کہہ سکتا ہوں میں میری زباں مٹھی میں ہے

آشنا ہے وہ ہواؤں کے مزاجِ سخت سے
ناخدا ایسا ہے جس کی بادباں مٹھی میں ہے

ایک رشکِ مہر و مہ پہلو میں میرے ہے سحرؔ
ایسے لگتا ہے کہ جیسے کہکشاں مٹھی میں ہے

کب زر و لعل و گہر باندھ رکھے ہیں ہم نے؟
جیب میں حرفِ ہنر باندھ رکھے ہیں ہم نے

ڈوبنے سے ہمیں اب کون بچا سکتا ہے؟
اپنے پیروں میں بھنور باندھ رکھے ہیں ہم نے

پاؤں اٹھتے ہی نہیں راہ نوردی کے لئے
اسقدر زحمتِ سفر باندھ رکھے ہیں ہم نے

ہم کو معلوم ہے کتنی ہے فضا کی وسعت
بس یہی سوچ کے پر باندھ رکھے ہیں ہم نے

نہیں پردیس میں بھی دیس سے ہم دور کبھی
ہر گھڑی دوش پہ گھر باندھ رکھے ہیں ہم نے

شاخ در شاخ ہیں یوں پھول گریزاں ہم سے
جیسے ہاتھوں پہ شرر باندھ رکھے ہیں ہم نے

آسمانوں کی طرف دستِ دعا کیوں اٹھیں؟
اپنے لفظوں میں اثر باندھ رکھے ہیں ہم نے

سر بھی گر جائیں گے دستار کے گرتے ہی سحرؔ
جیسے دستار میں سر باندھ رکھے ہیں ہم نے

قوت ہے کہاں قوت کردار سے بڑھ کر؟
وار ایسا نہیں کوئی بھی اس وار سے بڑھ کر

ہے ایسے قبیلے سے تعلق مرا جس میں
سر قابلِ عزت نہیں دستار سے بڑھ کر

الفاظ کی دولت سے نہیں بڑھ کے کوئی شے
نعمت نہیں کوئی لبِ گفتار سے بڑھ کر

حاصل جو ہوا ہے ہمیں اپنوں کی زباں سے
کاری ہے بہت زخم پہ تلوار سے بڑھ کر

گھر ہوتا نہیں سنگ و گل و خشت سے منسوب
اک اور بھی شے ہے در و دیوار سے بڑھ کر

کہتا ہے خموشی سے یہ آنکھوں کا تکلم
انکار ہے تیرا کسی اقرار سے بڑھ کر

کہنے کو سحرؔ دل پہ مرے غم کی ہے یورش
تنہا ہے یہ اک لشکرِ جرار سے بڑھ کر

ساحلِ چشم سے خوناب اترتا ہی نہیں
کیسی بستی ہے کہ سیلاب اترتا ہی نہیں

مجھ کو معلوم نہیں چاندنی کیا ہوتی ہے؟
مرے آنگن میں تو مہتاب اترتا ہی نہیں

سچ زمانے کو گوارا نہیں ہوتا ہرگز
حلق سے ساغرِ زہراب اترتا ہی نہیں

صاحبِ مال کوئی ہو بھی تو قارون نہ ہو
ذہن سے نشہ اسباب اترتا ہی نہیں

سطحِ دریا ہی پہ ہے حشر بپا موجوں کا
تہہ میں تو خنجرِ گرداب اترتا ہی نہیں

کب سے ہم جاگتی آنکھوں کو لئے بیٹھے ہیں
آسمانوں سے کوئی خواب اترتا ہی نہیں

مسکراتے ہوئے چہروں نے چھپایا لیکن
رنگِ بے مہریٔ احباب اترتا ہی نہیں

صرف ہے گوشِ سماعت میں سحرؔ گونج اس کی
روح میں نغمۂ مضراب اترتا ہی نہیں

ترے در پر ہوا بن کر بکھرنا چاہتا ہوں میں
مجھے اتنی محبت ہے کہ مرنا چاہتا ہوں میں

غموں میں کود جانے کا مجھے کچھ شوق ہے اتنا
کہ اس دریا کی لہروں سے گزرنا چاہتا ہوں میں

جو خوشبو دیکھنا چاہے مجھے وہ اک نظر دیکھے
لہو کے رنگ میں ایسے نکھرنا چاہتا ہوں میں

کبھی ترکِ تعلق پر بھی ملنا چاہتا ہے دل
کبھی حرفِ وفا کہہ کر مکرنا چاہتا ہوں میں

اگرچہ لفظ ہوں لیکن سحرؔ اک تیر کی صورت
کسی دل میں خموشی سے اترنا چاہتا ہوں میں

یوں خداداد یہ دولت نہیں حاصل ہوتی
مانگنے سے کبھی عزت نہیں حاصل ہوتی

اوجِ قامت کے لئے اور ہی پیمانے ہیں
قد بڑھانے سے تو رفعت نہیں حاصل ہوتی

اتنے مصروف ہوئے عشق کے ہم کاموں میں
ایک لمحے کی بھی فرصت نہیں حاصل ہوتی

دل وہ گوہر ہے کہ انمول ہی بک جاتا ہے
اور خریدار سے قیمت نہیں حاصل ہوتی

یہی کافی ہے کہ ہیں محوِ نظارہ آنکھیں
بات کرنے کی اجازت نہیں حاصل ہوتی

اتنی آسان نہیں ناموری دنیا میں
ایک ہی رات میں شہرت نہیں حاصل ہوتی

دل کا اخلاص ضروری ہے محبت کے لئے
مفت دشمن کی بھی نفرت نہیں حاصل ہوتی

سر کٹانا بھی رہِ حق میں ضروری ہے سحرؔ
جان دینے سے شہادت نہیں حاصل ہوتی

میں یوں اپنی شکستِ ذات کا منظر اٹھا لایا
کہ شیشے چھوڑ کر ہاتھوں میں کچھ پتھر اٹھا لایا

لگی تھی آگ گھر میں ہر طرف تو بدحواسی میں
جو باہر تھا میں وہ سامان بھی اندر اٹھا لایا

فضاؤں میں کچھ اتنا شوق تھا پرواز کا مجھ کو
ملا جب اذن اڑنے کا تو ٹوٹے پر اٹھا لایا

سرِ محشر ہماری مغفرت ہونے ہی والی تھی
فرشتہ ناگہاں اعمال کا دفتر اٹھا لایا

گئے تھے میں سبھی لیکن مقدر اپنا اپنا تھا
کوئی گوہر اٹھا لایا کوئی کنکر اٹھا لایا

نظر کے سامنے جب ایک سیلاب بلا دیکھا
تو میں اس کے مقابل اپنی چشمِ تر اٹھا لایا

جہاں تعبیر کے ملبوس کی تقسیم جاری تھی
وہاں خوابوں کا اپنے میں بھی اک پیکر اٹھا لایا

سخن کے آستانے کی سحر رونق بڑھانے کو
خیالوں کے صنم الفاظ کا آذر اٹھا لایا

ترے جمال کی تابش میں رہنا چاہتے ہیں
ہمیشہ ہم تری خواہش میں رہنا چاہتے ہیں

اے ماہتاب تری چاندنی کے منکر بھی
ترے ہی ہالۂ تابش میں رہنا چاہتے ہیں

خرد کے جہل کی تاریکیوں سے بچ کر ہم
جنوں کے حلقۂ دانش میں رہنا چاہتے ہیں

ترے فراق کی حدت سے تپ رہے ہیں ہم
ترے وصال کی بارش میں رہنا چاہتے ہیں

ہمارا دل ترے قرب و جوار میں ہے کہیں
ہم اپنے دل کی رہائش میں رہنا چاہتے ہیں

ہمیں عزیز جدائی ہے قرب سے بڑھ کر
اسی لئے تو اس آتش میں رہنا چاہتے ہیں

سحرؔ کبھی تو وہ تنقید سے بھی واقف ہوں
سدا جو داد و ستائش میں رہنا چاہتے ہیں

نہ سورج جگمگاتا ہے نہ تارے جگمگاتے ہیں
ہماری ذات کے اپنے نظارے جگمگاتے ہیں

ہمیں موجوں کی ظلمت کی نہیں یکسر کوئی پروا
ہمارے سامنے جب تک کنارے جگمگاتے ہیں

ہماری پیاس کی شدت کا یہ کیسا مداوا ہے
سرِ دشتِ نظر کچھ آبپارے جگمگاتے ہیں

خموشی کی فضا میں جب کلی کوئی چٹکتی ہے
تو گویا شاخ پر خوشبو کے دھارے جگمگاتے ہیں

جلا کر راکھ کر ڈالا ہے گو اس کے تغافل نے
مگر اس راکھ میں کچھ کچھ شرارے جگمگاتے ہیں

فضا میں چاندنی پھیلا رہے ہیں یہ بہاروں کی
کسی کے کان میں جو گوشوارے جگمگاتے ہیں

ہمارے لب پہ اس کا نام آتا ہے سحرؔ جب بھی
نظر میں روشنی کے استعارے جگمگاتے ہیں

نشۂ عہدِ جوانی سے نکل کر دیکھئے
موجِ دریا کی روانی سے نکل کر دیکھئے

ایک بحرِ بیکراں امکان کا ہو گا عیاں
اس حبابِ آسمانی سے نکل کر دیکھئے

دشمنوں کے خار ہوں گے چار سو تنقید کو
دوستوں کی گُل فشانی سے نکل کر دیکھئے

کیسے کیسے ممکناتِ نَو کا ہو گا سامنا
زندگی کی رائیگانی سے نکل کر دیکھئے

مرکزی کردار ہو گا آپ کا سب سے جدا
روز مرّہ کی کہانی سے نکل کر دیکھئے

سامنے دے گا سنائی تیز رو چشموں کا شور
جھیل کے خاموش پانی سے نکل کر دیکھئے

اپنے ہی اسلوب میں ہو گا بیاں اپنا سحرؔ
دوسروں کی ترجمانی سے نکل کر دیکھئے

جلووں سے کسبِ نور جو کرنے نہیں دیا
صد حیف میرا ساتھ نظر نے نہیں دیا

جاتے ہوئے وہ اور بھی اک وار کر گیا
پہلا ابھی جو زخم تھا بھرنے نہیں دیا

چھینا ہے بڑھ کے موج تلاطم کے ہاتھ سے
ہم نے گہر کو تہہ میں اترنے نہیں دیا

حائل رہی ہمارے سفر میں ہماری ذات
اڑنے ہمیں ہمارے ہی پر نے نہیں دیا

مشغول زندگی نے رکھا ہے ادھر ادھر
کرنے کا جو بھی کام تھا کرنے نہیں دیا

لکھا نہیں قصیدہ کسی بادشاہ کا
ہم نے قلم کی روح کو مرنے نہیں دیا

دانستہ اس نے جیت کا موقع عطا کیا
ہرنے کے وقت بھی مجھے ہرنے نہیں دیا

خوش فہمیوں نے رکھا سدا آسمان پر
ہم کو کبھی زمیں پہ اترنے نہیں دیا

رنج والم کے سائے ہیں درد والم کی دھوپ
کیا کچھ ہمیں بھی شام وسحر نے نہیں دیا

مر جائیں نہ کیوں آج کہ مرنا ہے کسی دن
اس رہ سے بہرحال گزرنا ہے کسی دن

حالات کو اک رنگ میں رہنا نہیں آتا
اس زلفِ پریشاں کو سنورنا ہے کسی دن

ان ڈوبنے والوں کو نہ افسوس سے دیکھو
گرداب سے ہی ان کو اُبھرنا ہے کسی دن

دو ٹوک کوئی بات بھلا کیسے کہی جائے
معلوم ہے جب ہم کو مکرنا ہے کسی دن

ہر نے کا ذرا سا بھی ملال آئے نہ دل میں
جیتے ہوئے لوگوں کو بھی ہرنا ہے کسی دن

مایوس نہیں اس کے رویّے سے کبھی ہم
چڑھتے ہوئے دریا کو اترنا ہے کسی دن

مل بیٹھیں نہ کیوں آج ہی جی بھر کے بھلا پھر
پتوں کی طرح ہم کو بکھرنا ہے کسی دن

چلتے ہیں مسلسل جو شب و روز مسافر
آخر انہیں منزل پہ ٹھہرنا ہے کسی دن

کیوں آج نہ ہم بڑھ کے سحرؔ اُن کو منالیں
یہ کام بھی آخر ہمیں کرنا ہے کسی دن

کسی کی یاد کو لے کر صبا تو آئے گی
کھلا رہا جو دریچہ ہوا تو آئے گی

رہیں خموش اگرچہ ہزار لب لیکن
شکستِ شیشۂ دل کی صدا تو آئے گی

کھڑک رہے ہیں جو پتے ہوا کے چلتے ہی
گزرتے لمحوں کی آواز پا تو آئے گی

ہوائے شام چلی ہے تو شمع یادوں کی
اگر جلا نہ سکے گی بجھا تو آئے گی

کسی کے دھیان میں دل جگمگا رہا ہے سحرؔ
طلوعِ مہر اگر ہے ضیا تو آئے گی

کہا کس نے کہ ہم ہیں اپنے بام و در سے وابستہ؟
مسافر کب بھلا ہوتے ہیں اپنے گھر سے وابستہ؟

ہمارے سر کی کچھ عزت نہیں دستار کے دم سے
ہے سب دستار کی عزت ہمارے سر سے وابستہ

دل طائر میں ہونی چاہئے پرواز کی خواہش
اڑانیں کب فقط ہوتی ہیں بال و پر سے وابستہ

چھلکتا ہے ہمارا جام دل بھی گریۂ غم سے
ہمارے اشک کب ہیں صرف چشمِ تر سے وابستہ

اسی کی چاندنی سے ہے منور ایک اک منظر
ہمارے خواب ہیں بس ایک ہی پیکر سے وابستہ

فقط حسن سخن ہی باعثِ توقیر انساں ہے
صدف کی ساری قیمت ہے سحرؔ گوہر سے وابستہ

نظارہ جمال کسی نے نہیں کیا
یہ کام تھا محال کسی نے نہیں کیا

اپنے پرائے زخم ہی دیتے رہے مگر
زخموں کا اندمال کسی نے نہیں کیا

جس کا کوئی جواب کسی سے نہ بن پڑے
ایسا کوئی سوال کسی نے نہیں کیا

صد شکر وسوسوں سے ہے محفوظ دل مرا
یہ شہر پامال کسی نے نہیں کیا

جس کو زوال کا نہ کبھی خوف ہو سکے
ایسا کوئی کمال کسی نے نہیں کیا

جتنا مرے عدو نے کیا ہے مرا خیال
اتنا مرا خیال کسی نے نہیں کیا

میں خود ہی اپنے آپ کا صید و اسیر ہوں
مجھ کو تو یرغمال کسی نے نہیں کیا

وہ کتنا بدنصیب ہے مرنے کے بعد بھی
جس کا کوئی ملال کسی نے نہیں کیا

اس عاشقی نے حال جو میرا کیا سحرؔ
ایسا کسی کا حال کسی نے نہیں کیا

وہ یاد آئیں اگر ہم بھلانے لگتے ہیں
چراغ جلتے ہی اس کو بجھانے لگتے ہیں

جلے ہوئے ہیں کہیں بام و در کہیں دیوار
ہمیں تو اپنے ہی یہ آشیانے لگتے ہیں

عجب طلسم ہے یہ بھی پرانی یادوں کا
چراغ دل میں کئی جگمگانے لگتے ہیں

کبھی جو نام نہ ہونٹوں پہ آ سکے ان کا
ہم اپنا نام ہی خود گنگنانے لگتے ہیں

وفا و مہر و مروت کی بات کیا کیجے
نئے جہاں میں یہ قصے پرانے لگتے ہیں

یہ مرحلہ ہے بھلا اپنی عمر کا کیسا؟
کہ اپنے لکھے ہوئے خط پرانے لگتے ہیں

جو دیکھتے ہیں سلوک اپنے دشمنوں کا سحرؔ
پرانے دوست ہمیں یاد آنے لگتے ہیں

ہے آئنے پہ یہ کیا گرد ماہ و سال کے ساتھ؟
عجیب نقش ہیں اپنے ہی خدوخال کے ساتھ

رواں لہو ہے مرا دھڑکنوں کی تال کے ساتھ
عجیب عالمِ مستی ہے اِس دھمال کے ساتھ

مرے وجود کی کرچی بھی ہاتھ نہ آ سکی
مجھے شکست ہوئی ہے عجیب چال کے ساتھ

پرانے زخم ہرے ہو رہے ہیں کیوں پھر سے؟
نئی جراحتیں شاید ہیں اندمال کے ساتھ

خوشی کے ساتھ یہ کیسا ہے خوف انجانا
فراق کا کوئی لمحہ بھی ہے وصال کے ساتھ

خوشی سے خود ہی پرندے شکار ہونے لگے
شکاریوں نے یہ پھیلایا کیا ہے جال کے ساتھ

کہیں بھی آنکھ میں آنسو نظر نہیں آتے
سحر ہیں گریہ کناں ہم کچھ اس کمال کے ساتھ

محو تصور رخ جاناں رہا کرو
یعنی حریفِ گردشِ دوراں رہا کرو

محسوس ہوگی دوستو! راحت عجیب سی
مانندِ زلفِ یار پریشاں رہا کرو

جھومو شجر کی شاخ کی صورت بہار میں
برگِ خزاں کی طرح نہ لرزاں رہا کرو

اپنا یہ عکس بارہا دیکھا ہوا تو ہے
مت آئنے کے سامنے حیراں رہا کرو

ہر لمحہ نوکِ خار پہ کرتے رہو بسر
ہر آن رشکِ سنبل و ریحاں رہا کرو

چھننے کا کوئی خوف نہ کھونے کا کوئی غم
اچھا یہی ہے بے سروساماں رہا کرو

اپنی صدا بھی اجنبی ٹھہرے نہ ایک دن
خود سے سحرؔ نہ اتنا گریزاں رہا کرو

دل و نظر کا ذخیرہ تلاش کرتے ہیں
چلو ہم اک نئی دنیا تلاش کرتے ہیں

کہیں ملے نہ ملے ہم کو منزلوں کا سراغ
سفر کے واسطے رستا تلاش کرتے ہیں

نظر نہ آئے جنہیں اپنی آنکھ کا شہتیر
وہ میری آنکھ کا تنکا تلاش کرتے ہیں

ہمارے سر پہ بڑی تیز دھوپ ہے یارو !
کسی کی زلف کا سایہ تلاش کرتے ہیں

ڈبونا چاہتے ہیں ان کی ذات میں خود کو
سمندروں کو جو دریا تلاش کرتے ہیں

کہیں ہماری نگاہوں نے کھو دیا جس کو
ہم آئنے میں وہ چہرہ تلاش کرتے ہیں

ہماری آنکھ سے بہتے یہ نور کے دھارے
چراغ و اشک میں رشتہ تلاش کرتے ہیں

گزرنے والے گزر بھی گئے سحرؔ لیکن
ہم ان کا نقشِ کف پا تلاش کرتے ہیں

جو لوگ اپنی طبیعتِ کی رو میں رہتے ہیں
سدا وہ کیفیت نَو بہ نَو میں رہتے ہیں

کسی کی یاد کے ہالے میں آئے ہیں جب سے
عجیب روشنیوں کے جلو میں رہتے ہیں

جسے ہوائے زمانہ کا کوئی خوف نہیں
ہم اُس چراغِ فروزاں کی لو میں رہتے ہیں

سحرؔ ہمارا اندھیروں سے کیا تعلق ہے
ہم آفتابِ محبت کی ضو میں رہتے ہیں

جمالِ شہرِ تمنا پکارتا ہے مجھے
کوئی تو خواب ادھورا پکارتا ہے مجھے

غمِ حبیب جو اپنی طرف بلاتا ہے
تو ساتھ ہی غمِ دُنیا پکارتا ہے مجھے

ہزار چہروں کے بیشک رہوں میں نرغے میں
سدا بس ایک ہی چہرہ پکارتا ہے مجھے

غموں کی دھوپ کڑکتی ہے جب مرے سر پر
کسی کی زلف کا سایا پکارتا ہے مجھے

رہوں جو دشت میں رہ رہ کے گھر بلاتا ہے
چلوں جو گھر کو تو صحرا پکارتا ہے مجھے

میں موج موج بھنور میں اگر ہوں آسودہ
تو کیوں یہ ساحلِ دریا پکارتا ہے مجھے

میں گامزن تو رہوں اپنے راستے پہ سحرؔ
کسی کا نقشِ کفِ پا پکارتا ہے مجھے

ہر ایک شاخ و گل و برگ و بار سے آگے
میں سوچتا ہوں خزاں اور بہار سے آگے

چلے چلو اسی رستے پہ قافلے والو !
دکھائی دیتی ہے منزل غبار سے آگے

نہ تیرگی سے کبھی اس قدر ہراساں ہو
طلوعِ صبح ہے شب کے حصار سے آگے

ہر ایک چاک کا آخر رفو مقدر ہے
میں دیکھتا ہوں گریباں کے تار سے آگے

شکست سے کبھی اتنا نہ دل شکستہ ہو
ملے گا فتح کا مژدہ بھی ہار سے آگے

ملائمت ہے گلوں کی مرے تصور میں
سحر ہر اک خلشِ نوکِ خار سے آگے

سلگ رہے تھے قدم سائبان کیا کرتا؟
زمیں ہی اپنی نہ تھی آسمان کیا کرتا ؟

تھے سونے والے سبھی گہری نیند میں ڈوبے
میں شہرِ خواب میں دے کر اذان کیا کرتا؟

یہ کیا کیا؟ کہ مرے سارے تیر توڑ دیئے
میں لے کے ہاتھ میں خالی کمان کیا کرتا؟

میں اپنی ذات کی تھا سادگی میں مست ایسا
کسی کی بخشی ہوئی آن بان کیا کرتا؟

جہاں ہواؤں سے تھی ناخداؤں کی سازش
وہاں بھنور میں فقط بادبان کیا کرتا؟

بجا گلہ ہے ترا میں جو تجھ کو بھول گیا
مگر میں اسکے سوا میری جان ! کیا کرتا؟

وہاں تو جتنی زبانیں تھیں اتنے قصے تھے
سنا کے اپنی سحرؔ داستان کیا کرتا؟

کلیوں کے چٹکنے میں ابھی دیر لگے گی
گلشن کے مہکنے میں ابھی دیر لگے گی

سینے میں سلگتے ہیں محبت کے شرارے
یہ آگ دہکنے میں ابھی دیر لگے گی

فی الحال تو ہر سمت دھواں سا ہے نظر میں
شعلوں کے بھڑکنے میں ابھی دیر لگے گی

ہے چاروں طرف شب کی سیاہی کا نظارہ
سورج کے چمکنے میں ابھی دیر لگے گی

آتی ہی نہیں یاد مجھے کوئی بھی نیکی
پتھر کے سرکنے میں ابھی دیر لگے گی

ہے خاک مری درد کی بھٹی میں پگھلتی
یہ چاند دمکنے میں ابھی دیر لگے گی

اک جام ابھی بادہ عرفاں کا پیا ہے
رندوں کو بہکنے میں ابھی دیر لگے گی

مشکل سے سحرؔ آئے ہیں ہم راہ یقیں پر
قدموں کو بھٹکنے میں ابھی دیر لگے گی

موسم کے بدلنے میں بہت وقت لگے گا
یہ برف پگھلنے میں بہت وقت لگے گا

فی الحال تو نشہ ہے بہت جاہ و حشم کا
اس دھوپ کے ڈھلنے میں بہت وقت لگے گا

ماحول پہ چھایا ہے گھٹا ٹوپ اندھیرا
سورج کے نکلنے میں بہت وقت لگے گا

جو گردشِ ایام کی آندھی سے بجھی ہیں
ان شمعوں کے جلنے میں بہت وقت لگے گا

جس رہ پہ قدم اپنے کبھی جم نہیں پائے
اس راہ پہ چلنے میں بہت وقت لگے گا

ہم جھوٹ کے عادی ہیں تو سچ کیسے سنیں گے؟
یہ زہر نگلنے میں بہت وقت لگے گا

ہم لوگ ثریا کی بلندی سے گرے ہیں
اب ہم کو سنبھلنے میں بہت وقت لگے گا

اب تک یہ سحرؔ شدتِ غم کے ہے اثر میں
اس دل کے بہلنے میں بہت وقت لگے گا

سرِ آفاق یہ پھٹتی ہوئی پومت دیکھو
اصل میں ہے یہ ستاروں ہی کی ضومت دیکھو

سب سے پہلے یہی گل ہوں گے ہوا کے آگے
ان چراغوں کی بھڑکتی ہوئی لو مت دیکھو

عشق میں دولت جاں جتنی لٹاؤ کم ہے
کام سر آتے ہیں دس بیس کہ سو مت دیکھو

آخرکار مقدر کا لکھا بھی کچھ ہے
جو بھی کرتے ہو مسلسل تگ و دو مت دیکھو

تہہِ گرداب سکوں کا ہے عجب نظارہ
سطحِ دریا پہ جو موجوں کی ہے رومت دیکھو

اصل شے فن میں سخن ہے تو ہے موضوعِ سخن
کوئی انداز کہن ہو کہ ہو نو مت دیکھو

بل جاتے ہیں چپ چاپ زباں ہی نہیں رکھتے
ہم ایسے دئے ہیں کہ دھواں ہی نہیں رکھتے

ہو جو بھی شکایت وہ بیاں کھل کے ہو لیکن
یہ اذن انہیں ہے جو زباں ہی نہیں رکھتے

بیشک ہمیں یہ گردشِ ایام مٹا دے
ہم وہ ہیں کہ احساسِ زیاں ہی نہیں رکھتے

کیسے نہ بہار ان کے بھلا ناز اٹھائے؟
وہ پھول کہ جو خوفِ خزاں ہی نہیں رکھتے

اڑ جائے سحرؔ خاک بھی گر اپنی تو کیا ہے؟
ہم لوگ کوئی نام و نشاں ہی نہیں رکھتے

یوں انا سے چور ہوتے جا رہے ہیں دوستو !
خود سے بھی ہم دور ہوتے جا رہے ہیں دوستو!

چھو لیا ہے جب سے ان کے پاؤں کی تنویر کو
سنگ ریزے طور ہوتے جا رہے ہیں دوستو !

ہاتھ کیا آئی ہمیں مشعل کسی کی یاد کی
سب اندھیرے دور ہوتے جا رہے ہیں دوستو !

ترکِ الفت پر فقط اصرار ان کا ہی نہیں
ہم بھی کچھ مجبور ہوتے جا رہے ہیں دوستو !

جو لگے ہیں دل پہ اپنوں کی زباں کے تیر سے
زخم وہ ناسور ہوتے جا رہے ہیں دوستو !

یوں تو بڑھتی جا رہی ہے خوب چہروں کی چمک
دل مگر بے نور ہوتے جا رہے ہیں دوستو !

خلوتوں کی چار دیواری میں ہم شام و سحر
دم بہ دم محصور ہوتے جا رہے ہیں دوستو !

اسیر گردشِ حالات ہو بھی سکتی ہے
حصارِ غم میں مری ذات ہو بھی سکتی ہے

یقیں نہ آئے تو دیکھو ہماری آنکھوں کو
بغیر ابر کے برسات ہو بھی سکتی ہے

نگاہ و دل کے دریچے کبھی نہ بند کرو
اچانک ان سے ملاقات ہو بھی سکتی ہے

ہمیشہ فتح کے نشے میں رہنا ٹھیک نہیں
کھلاڑیوں کو کبھی مات ہو بھی سکتی ہے

جہاں سحر کے اُجالوں کی حکمرانی ہو
وہاں سیاہ گھنی رات ہو بھی سکتی ہے

کوئی قامت بڑھانے سے قدر آور ہو نہیں سکتا
شجر دو چار شاخوں سے تناور ہو نہیں سکتا

جہاں میں اور ہی ہوتا ہے کچھ معیار عزت کا
کہ ہر مشہور ہرگز نام آور ہو نہیں سکتا

سمندر کی تہوں سے ہر کس و ناکس نہیں واقف
کوئی موجوں کو چھونے سے شناور ہو نہیں سکتا

چمک میں کوئی ذرہ جس قدر بھی چاہے بڑھ جائے
کبھی ہم پایۂ خورشیدِ خاور ہو نہیں سکتا

فقط اک سنگِ در اپنی تمناؤں کا ہے مرکز
یہ دل ہر آستانے پر نچھاور ہو نہیں سکتا

اگر دل میں شجاعت اور ہمت کا نہیں جوہر
قوی جتنا بھی ہو کوئی دلاور ہو نہیں سکتا

سحرؔ میرے مخالف کا مخالف جو نہیں ہرگز
وہ ہو سکتا ہے سب کچھ میرا یاور ہو نہیں سکتا

آوازوں کے شور میں اپنے دل کی بھی آواز سنو!
کیا کہتا ہے چپکے چپکے روح کا دھیما ساز سنو !

وقت کے ہفت افلاک کی اونچی اور بے انت فضاؤں میں
ایک اک اڑ تا لمحہ کیسے ہے محوِ پرواز سنو !

ساحل پر آتی جاتی موجوں کے شور کو مت دیکھو
بیچ بھنور کیسا موجوں کے رقص کا ہے انداز سنو!

سننے کو تو مل جائیں گی رنگ برنگی آوازیں
لیکن ہر آواز میں پنہاں رنگ کا کیا ہے راز سنو!

اک جیسا انجام سحر ہے ساری ہی آوازوں کا
خاموشی کی حد پر کیا آواز کا ہے آغاز سنو !

رنگت گلوں کی بوئے صبا ہے نئی نئی
باغ جنوں کی آب و ہوا ہے نئی نئی

ہم جیسے شب زدوں کو ہو پہچان کس طرح؟
سورج کی آسماں پہ ضیا ہے نئی نئی

ملنے کے بعد آپ سے محسوس یوں ہوا
سانسوں میں زندگی کی ادا ہے نئی نئی

مانوس ہو ہی جائیں گے کچھ دیر بعد ہم
بستی نئی نئی ہے فضا ہے نئی نئی

سوغات کیسے ہم نہ یہ رکھیں سنبھال کے
اسکی طرف سے غم کی عطا ہے نئی نئی

اک خامشی سی چاروں طرف ہے جواب میں
دشتِ وفا میں میری صدا ہے نئی نئی

کچھ دیر تو لگے گی سنبھلنے میں دوستو!
اس راہ میں یہ لغزشِ پا ہے نئی نئی

میرے لئے ہے لذتِ غم اجنبی ابھی
سر پر مرے سحر یہ ردا ہے نئی نئی

کوئی جی بھر کے رونے کا بہانہ چاہئے مجھ کو
جہاں سر رکھ سکوں میں ایسا شانہ چاہئے مجھ کو

میں دنیا کی سمجھ میں آ نہیں سکتا بآسانی
سمجھنے کے لئے بھی اک زمانہ چاہئے مجھ کو

فسانے سے بھی گرچہ رنگ ہے دلکش حقیقت کا
حقیقت سے جو بڑھ کر ہو فسانہ چاہئے مجھ کو

بلندی پر ہوں گرچہ عالمِ پرواز میں ہر دم
نگاہوں میں مگر اک آشیانہ چاہئے مجھ کو

تڑپتے ہیں جو پیشانی میں میری ایک مدت سے
انہی سجدوں کی خاطر آستانہ چاہئے مجھ کو

سحر لعل و جواہر کی نہیں خواہش مجھے ہرگز
چھپا ہے میرے اندر جو خزانہ چاہئے مجھ کو

دھوپ کے عالم میں سایوں کی طرح
آدمی ہیں کچھ درختوں کی طرح

لوٹ کر واپس کبھی آتے نہیں
لمحے اڑتے ہیں پرندوں کی طرح

آندھیوں کو خوف ہے تو ہم سے ہے
ہم جو ہیں بجھتے چراغوں کی طرح

گونجتے ہیں گنبدِ احساس میں
روح کے نغمے اذانوں کی طرح

خوشبوئیں اس کا پتہ دیتی ہیں صاف
وہ گزرتا ہے ہواؤں کی طرح

کیا ضروری ہے کہ وہ زندہ بھی ہوں
سانس جو لیتے ہیں زندوں کی طرح

کسقدر نازک ہیں پیکر خواب کے
ٹوٹ جاتے ہیں جو شیشوں کی طرح

تشنگی لائی وہاں ہم کو سحرؔ
ہے جہاں دریا سرابوں کی طرح

مری تصویر کیا سارا ہی پس منظر کسی کا ہے
یہ جو بھی عکس ہے آئینے کے اندر کسی کا ہے

جو لہراتا ہوا آیا ہے یوں میری طرف یارو!
نہیں ہے کوئی ہرگز پھول وہ پتھر کسی کا ہے

عجب بام و در و دیوار میں ہے اجنبیت سی
مجھے محسوس ہوتا ہے کہ میرا گھر کسی کا ہے

تصور میں اُسی کے رات دن ڈوبا ہوا ہوں میں
خیالوں پر مرے چھایا ہوا پیکر کسی کا ہے

بجھاؤں پیاس میں کس طرح اپنے تشنہ ہونٹوں کی
لبالب ہے جو میرے ہاتھ میں ساغر کسی کا ہے

عدو سے جنگ میں ہرگز نہیں ہے دل مرا شامل
میں جس کے واسطے لڑتا ہوں وہ لشکر کسی کا ہے

کہاں تک میں فضاؤں کی بلندی پر ہوں اُڑسکتا
کہ جس پر ناز کرتا ہوں میں وہ شہپر کسی کا ہے

سحرؔ کیسے بھلا میں ملکیت اپنی کہوں اس کو
صدف ہے میری مُٹھی میں مگر گوہر کسی کا ہے

دیوار کوئی اور ہے، در اور طرح کا
ہم رہتے ہیں جس میں وہ ہے گھر اور طرح کا

اوپر سے ہے ٹھہرا ہوا خاموش سمندر
لیکن ہے تہِ آب بھنور اور طرح کا

منزل کا تعیّن ہے نہ رستہ ہے نظر میں
درپیش ہے اب کے یہ سفر اور طرح کا

رہتا ہے ہمیشہ مرا اک پاؤں وطن میں
دنیا میں ہوں میں شہر بدر اور طرح کا

بے خوف ہوں آئندہ و موجود سے یکسر
ہے ذہن پہ چھایا ہوا ڈر اور طرح کا

ہر خاک بسر کی نہیں قسمت میں بلندی
نیزے پہ چڑھا کرتا ہے سر اور طرح کا

کہتے ہیں کہ ہوتا ہے صلہ صبر کا شیریں
ہم کو تو ملا ہے یہ ثمر اور طرح کا

کس طرح زمانے سے بھلا میری بنے گی؟
میرا ہے جو اندازِ نظر اور طرح کا

ظلمت بھی نہیں اور اُجالا بھی نہیں ہے
نظارہ ہے اک شام و سحر اور طرح کا

ہوائے تازہ بھی ممکن دھواں بھی ممکن ہے
چمن میں موسمِ گل بھی خزاں بھی ممکن ہے

ردائے خاک اگر ہے ہمارے سر پہ تنی
ہمارے زیرِ قدم آسماں بھی ممکن ہے

بلندیوں کے مقدر میں پستیاں ہیں اگر
تو پھر زمیں پہ کوئی کہکشاں بھی ممکن ہے

وفا کی راہ میں یارو ! سنبھل سنبھل کے چلو
کہ اس دیار میں جاں کا زیاں بھی ممکن ہے

ہجومِ غم میں کسی یاد کا بھی ہے امکاں
کڑکتی دھوپ میں اک سائباں بھی ممکن ہے

فسانہ ہائے کہن ہیں جو آج بھی زندہ
محبتوں کی نئی داستاں بھی ممکن ہے

اگر عدو بھی مرے حق میں بول سکتے ہیں
مرے خلاف مرا ہی بیاں بھی ممکن ہے

امید وبیم کے ہم ہیں عجب دوراہے پر
سحرؔ یقیں بھی ہے ممکن گماں بھی ممکن ہے

دیکھتے ہیں شہر میں جب بزم آرائی بہت
دل کو ہوتی ہے وہیں محسوس تنہائی بہت

گردشِ دوراں کسی کی یاد دھندلاتی رہی
پانیوں پر مدتوں جمتی رہی کائی بہت

راستوں کے پیچ و خم نے اس کو پہچانا نہیں
جس مسافر کی تھی منزل سے شناسائی بہت

واقعے ایسے بھی گزرے ہیں نظر کے سامنے
آدمیت دیکھ کر جن کو ہے شرمائی بہت

حسن کا نظارہ آنکھوں کے لئے ہے تازگی
چاند کو دیکھیں تو بڑھ جاتی ہے بینائی بہت

چاہتے ہیں ہم تو آئینے میں ہو بس ایک عکس
کیا کریں لیکن ہمارا دل ہے ہر جائی بہت

تھا دلوں کے درمیاں شاید جدائی کا سماں
دیر تک روتی رہی کل رات شہنائی بہت

پھول سے بڑھ کر سحرؔ راہِ وفا کا خار ہے
لطف دیتی ہے ہمیں یہ آبلہ پائی بہت

چلے جو تیر اندھیرے میں کمانوں تک نہیں آئے
شکایت ہو بھلا پھر کیوں نشانوں تک نہیں آئے

فضاؤں کی فلک پیما بلندی لے گئی ان کو
پرندے جا کے واپس آشیانوں تک نہیں آئے

کشش کچھ بڑھ کے تھی شاید کسی انجانی منزل کی
مسافر لوٹ کر اپنے ٹھکانوں تک نہیں آئے

ابھی آنکھوں ہی آنکھوں میں ہے دل کا راز پوشیدہ
ابھی قصے یہ لوگوں کی زبانوں تک نہیں آئے

ہماری خاک کو بھی خود ضرورت چاندنی کی تھی
زمیں کے چاند تھے ہم آسمانوں تک نہیں آئے

دوبارہ پھر کسی کو عزت و عظمت نہیں ملتی
کئے اک مرتبہ جو سر وہ شانوں تک نہیں آئے

ابھی ہم لوگ ماضی کے طلسمِ خواب میں گم ہیں
ابھی جاگے ہیں آئندہ زمانوں تک نہیں آئے

ہمیں اپنی ہی دہلیزِ محبت سے نہیں فرصت
تعجب کیا جو چل کر آستانوں تک نہیں آئے

کڑکتی دھوپ میں لذت تھی ان کے واسطے کیسی
جو سائے کی طلب میں سائبانوں تک نہیں آئے

کمی کیا ہے سحرؔ دل میں وفا کے لعل و گوہر کی
کبھی ہم اٹھ کے اپنے ہی خزانوں تک نہیں آئے

ستارہ و ہلال

Kulliat-E-Hussai

حُسین سحر

مٹی کی مہکار

مری مٹی مقدس ہے
تقدس نام ہے اس کا
مری مٹی امیں ہے زندگی کے حُسن کی
اور روشنی کی یہ علامت ہے
یہ مٹی کتنی تازہ ہے، جواں ہے اور فروزاں ہے
مہکتی ہے شہیدوں کے لہو کے تازہ پھولوں سے
چمکتی ہے بہادر غازیوں کے سرخرو چہروں کی کرنوں سے
مرے بازو مری آنکھیں مرا چہرہ
اسی کی دین، اسی کا عکس ہیں
یہ روشنی میری رگوں میں جگمگاتی ہے
یہ وہ خوشبو ہے جو پھیلی ہے میرے قریۂ جاں میں
اسی خوشبو میں گُم ہیں نوجوانوں کی وفائیں
ماہ پاروں کی ادائیں
اور بزرگوں کی دعائیں
شوخیاں، کلکاریاں معصوم بچوں کی
چھنکتی چوڑیوں اور سرسراتے آنچلوں کی نغمگی مہکار ہے اس کی
مری مٹی کی شادابی
مری مٹی کی ہریالی
مری ہی روح کے سرسبز آئینے میں پنہاں ہے
مری نس نس میں یہ خوشبو
رواں ہے تازگی بن کر
مری رگ رگ میں یہ خوں
دوڑتا ہے زندگی بن کر
کہ مَیں بھی اس کی اک تخلیقِ زندہ ہوں

تعمیرِ نو

یہ وطن یہ مری آرزو کا چمن
جس سے سیکھا ہے مَیں نے وفا کا چلن
زندگی کا یہ فن
اس کی مٹی مقدس ہے
جس کے ہر اک ذرۂ خاک میں روشنی ہے
شہیدوں کے روشن مہکتے ہوئے خون کی
مَیں بھی اس خاک کی ایک تخلیق ہوں
اس کی عظمت کی مَیں ایک تصدیق ہوں
یہ وطن میری جاں ہے مرا جسم ہے
یہ وطن ذات میری مرا اسم ہے
میرے جسمِ جواں کی توانائیاں اس زمیں کی نمو کے لیے وقف ہیں
یہ وطن میرے بازو کی قوت مرے ذہن کی روشنی ہے
مجھے یہ یقیں ہے
مرے آسماں پر نئے چاند تارے جو روشن ہوئے ہیں
تو میرے چمن کے جواں روز و شب عزم کی چاندنی اور خوشبو کا محور بنیں گے
مجھے یہ یقیں ہے مرے بازوؤں کی توانائیوں سے مری خاک کا ذرہ ذرہ
چمکتے ہوئے جگمگاتے ہوئے ایک سورج کا پیکر بنے گا
کہ مَیں اس مقدس زمیں کا نگہباں ہوں، معمار بھی ہوں
اگر اس کی تہذیب و تزئینِ نو کے لیے
سر سے پا تک مَیں اک دستِ محنت ہوں
اس سرزمیں کی حفاظت کی خاطر
مَیں تلوار ہوں
مَیں کہ فنکار بھی ہوں
اک نئے عزم سے عہد یہ کر رہا ہوں
کہ اس خاک کو مَیں نئی زندگی بخش دوں گا
نئی زندگی جو حقیقت میں اس خاکِ زندہ کی تقدیر ہے
جو مرے خوابِ وحدت کی تعبیر ہے

نشانِ منزل

میں برسوں سے ایک ایسے ویران رستے پہ تنہا رواں تھا
جہاں روشنی کی کرن تھی نہ خوشبو
فقط خاک ہی خاک اُڑتی تھی ہر سُو
مجھے یاد ہے
بے یقینی کی یہ خاک جب بھی اڑی
میری روشن جبیں کے چمکتے ہوئے چاند کو اک گہن لگ گیا
میرے سر پر غم و درد کے تیرہ و تار بادل گرجنے لگے
راستہ اور تاریک و پر پیچ ہوتا گیا
ہاں مجھے یاد ہے
بے یقینی کی تاریک پت جھڑ میں
میرے درخشندہ چہرے کا آئینہ آلام کی گرد سے اَٹ گیا
اور یوں بھی ہوا
آئینہ ٹوٹ جانے سے چہرا مرا دوراہوں میں بٹا
ایک بازو مرا کٹ گیا
اپنے زخمی بدن کو سنبھالے ہوئے
مَیں مگر عزم و ہمت کی راہوں پہ چلتا گیا
عزم و ہمت کا یہ مہرِ نو جلوہ افگن ہوا
تو افقِ ظلم کی تیرہ و تار راتوں کا مدفن ہوا
راستہ جو کہ ویران و تاریک تھا
مہرِ نو کی شعاعوں سے روشن ہوا
ہر طرف نور و خوشبو کے پرچم فضاؤں میں لہرا گئے
مَیں اکیلا نہ تھا
میرے ساتھی مرے ہمسفر آ گئے
کارواں سوئے منزل روانہ ہوا
میرے چہرے کے آئینۂ گرد آلود سے بے یقینی کی سب گرد
اب ڈھل چکی ہے
مرے سر سے تاریک بادل بھی اب چھٹ چکے ہیں
مرے راستے سے مصائب کے پتھر بھی اب ہٹ چکے ہیں
نئی روشنی میں نہائے ہوئے راستے میں
نئے پھول کھلنے لگے ہیں
میں اب سرخرو ہوں
ہزاروں شہیدوں کی روحوں سے مَیں سرخرو ہوں
کہ آخر مجھے زندگی کا یقینِ جواں مل گیا

مجھ کو منزل کا اپنی نشاں مل گیا
یہ یقیں میرے خوابِ تمنا کی تعبیر ہے
یہ یقیں ہی مرا سنگِ تعمیر ہے
اک نئی زندگی کی یہ تفسیر ہے
یہ یقیں میرا آئینِ کردار ہے
یہ یقین ہی مرے کل کا معمار ہے

وطن کے لیے دُعا

ترے چمن کے ہر اک سرو ہر سمن کی خیر
مرے حسین وطن! تیرے بانکپن کی خیر
تُو روشنی ہے زمانے کی ظلمتوں کے لیے
چراغِ عزم و عمل! تیری ہر کرن کی خیر
ہے اس کی خاک میں خوشبو رچی ہوئی خوں کی
خدائے پاک! شہیدوں کے اس چمن کی خیر
ہر ایک چہرہ ہے روشن عمل کی کرنوں سے
الٰہی زندہ دلوں کی اس انجمن کی خیر
اسی کے دم سے سروں پر ہے سایۂ رحمت
فلک مقام مرے پرچمِ وطن کی خیر
انہی کے دم سے وقارِ حیات ہے قائم
مرے وطن کے جوانانِ صف شکن کی خیر
انہی کا نورِ بصیرت ضمیرِ ملت ہے
تمام اہلِ نظر اہلِ فکر و فن کی خیر

تعمیرِ نو کا گیت

آؤ آؤ مل جل کر ہم اپنا گھر تعمیر کریں
اپنا گھر تعمیر کریں
اپنے آنگن کو چمکائیں
اپنے گلشن کو مہکائیں
الفت کے پرچم لہرائیں
نئے سرے سے اس گھر کے دیوار و در تعمیر کریں - اپنا گھر تعمیر کریں

گریں نہ جو طوفانِ بلا سے
مٹیں نہ گردشِ صبح و مسا سے
مرجھائیں نہ تیز ہوا سے
اس انداز سے اپنے چمن کے برگ و شجر تعمیر کریں - اپنا گھر تعمیر کریں

جس میں ہو ایثار کی خوشبو
محنت کے معیار کی خوشبو
ہر جانب ہو پیار کی خوشبو
جنت بھی شرمائے ایسا ایک نگر تعمیر کریں - اپنا گھر تعمیر کریں

نغمہ

نئے افق پر سورج ابھرا پھیل گئیں تنویریں
صبح کا تیشہ چمکا شب کی ٹوٹ گئیں زنجیریں
عزم کے پھول کھلائیں ہم اس گلشن کو مہکائیں

دمک اٹھا ہے ذرہ ذرہ سورج کی کرنوں سے
چمک رہا ہے کونا کونا پھیلا ہے ہر سُو سونا
اور اسے چمکائیں ہم اس گلشن کو مہکائیں

پائل باجے جھنن جھنن جھن کنگنا باجے کھن کھن
نینوں میں ہے پیار کا کاجل لہرایا ہے آنچل
رُت کی مانگ سجائیں ہم اس گلشن کو مہکائیں

کلیاں چٹکیں ڈالی ڈالی مہکی کیاری کیاری
رنگ برنگے پھول کھلے ہیں غم کے چاک سلے ہیں
پیار کی جوت جگائیں ہم اس گلشن کو مہکائیں

خوشیاں ناچیں آنگن آنگن پیار ہے ہر دھڑکن میں
خوابوں کو تعبیر ملی ہے اک تصویر ملی ہے
یہ تصویر سجائیں ہم اس گلشن کو سجائیں

نغمۂ اتحاد

ہم ایک تھے ہم ایک ہیں ہم ایک رہیں گے
خیبر کی فضاؤں میں ہے بولان کی خوشبو
پنجاب پہ ہے چھایا ہوا سندھ کا جادو
جہلم ہو کہ مہران سبھی ساتھ بہیں گے
ہم ایک تھے ہم ایک ہیں ہم ایک رہیں گے
جو سندھ میں رہتے ہیں بلوچوں کے ہیں بھائی
پنجاب کا ہر فرد ہے سرحد کا فدائی
مل جل کے سب اک دوجے کا ہم درد بہیں گے
ہم ایک تھے ہم ایک ہیں ہم ایک رہیں گے
تقسیم کوئی ہم کو کبھی کر نہیں سکتا
وحدت کا یہ احساس کبھی مر نہیں سکتا
ہر دور میں ہر وقت یہی بات کہیں گے
ہم ایک تھے ہم ایک ہیں ہم ایک رہیں گے

نیا دور

نئے دور کی جاں فزا پَو پھٹی
وطن سے اندھیرے کی چادر ہٹی
خزاں کے مٹے سارے نقشِ کہن
بہاروں نے مہکا دیا ہے چمن
نئے گیت ہیں اب ترانے نئے
غم و رنج کے سب زمانے گئے
لبوں پر نئے دور کا نام ہے
خوشی اور مسرت کا پیغام ہے
مسرت جہاں پر ہے چھائی ہوئی
فضا ہے خوشی میں نہائی ہوئی
وطن ہے مرا جگمگایا ہوا
اُجالا ہے ہر سمت چھایا ہوا
وطن سے مٹیں آج سب ظلمتیں
عیاں ہیں نئے دور کی برکتیں
سحر وہ سحر جس کا تھا انتظار
نئے دور کے ساتھ ہے جلوہ بار

محنت کا نغمہ

مزدور کے ماتھے پہ چمکتے ہیں ستارے
یہ پھول ہیں ہر لحظہ مہکتے ہی رہیں گے
موتی ہیں یہ ہر آن دمکتے ہیں رہیں گے
محنت کے پسینے میں جو روشن ہیں شرارے
مزدور کے ماتھے پہ چمکتے ہیں ستارے
محنت ہی سے قائم ہے مشینوں کی روانی
محنت ہی سے زندہ ہے زمینوں کی جوانی
انسان کی عظمت بھی ہے محنت کے سہارے
مزدور کے ماتھے پہ چمکتے ہیں ستارے
ہمت کے مسافر کا ہر اک گام ہے منزل
ہمت کے شناور کے لیے کچھ نہیں مشکل
طوفان کی آغوش میں پلتے ہیں کنارے
مزدور کے ماتھے پہ چمکتے ہیں ستارے

محنت کشوں کا گیت

عزت ہماری دولت ہماری
محنت ہماری محنت ہماری
دولت اگلتی ہیں چلتی مشینیں
سونا بنی ہیں بنجر زمینیں
جب رنگ لائی ہے ہمت ہماری
محنت ہماری محنت ہماری
اپنی ہے شاہی اپنی حکومت
اپنا ہے سکہ اپنی قیادت
اب اوج پر ہے قسمت ہماری
محنت ہماری محنت ہماری
اپنے بھی بچے اب پل سکیں گے
اب سر اٹھا کر ہم چل سکیں گے
بدلی ہوئی ہے حالت ہماری
محنت ہماری محنت ہماری

وصال کا مہرِ جانفزا

(جنگ ۷۱ء کے قیدیوں کی واپسی پر)

تمام چہروں پہ تازگی ہے
تمام آنکھوں میں روشنی ہے
تمام ہونٹوں پہ نغمگی ہے
فضا میں تازہ گلاب ہر سو مہک رہے ہیں
کلی کلی پھول بن کے خوشبو لٹا رہی ہے
زمیں کے ذرے ستارے بن کر چمک رہے ہیں
ہوا میں یوں جلترنگ بجتے ہیں
جیسے ساغر کھنک رہے ہیں
یہ ساری خوشبو یہ جگمگاہٹ یہ نغمگی ہے تمہارے دم سے
مرے جیالو! اے آنے والو!
مجھے یقیں تھا کہ اک نہ اک دن مری شبوں کی سیاہ زنجیر
صبح کے تیشۂ فروزاں سے کٹ رہے گی
مجھے یقیں تھا کہ اک نہ اک دن
مرے دنوں کے افق پہ چھائی ہوئی تھی جو گرد چھٹ رہے گی
مجھے یقیں تھا کہ اک نہ اک دن ضرور تم لوٹ آؤ گے گھر
نئے سرے سے بساؤ گے گھر
ہزار شکر آج شب کا سینہ لہو ہوا ہے
مرا یقیں سرخرو ہوا ہے
تم آ گئے ہو-تم آ گئے ہو
گزر گیا ہے جدائیوں کا طویل تاریک سرد موسم
وصال کا مہرِ جانفزا - روشنی کا پیکر
وصال کا مہرِ جانفزا - زندگی کا پیکر - اُبھر چکا ہے
تم آئے ہو تو گھروں کے سارے چراغ پھر جگمگا اٹھے ہیں
اداس چہروں پہ دل کی خوشیوں کے رنگ پھر تمتما اُٹھے ہیں
ہزار گل لہلہا اٹھے ہیں
سہاگنوں کے حنائی ہاتھوں میں پھر سے کنگن کھنک اٹھے ہیں
ضعیف ماؤں کے بوڑھے ماتھے دمک اٹھے ہیں
جوان بہنوں کے شوخ آنچل دھنک کی صورت چمک اٹھے ہیں
ہزاروں معصوم گودیوں میں ہمک اٹھے ہیں
ہزاروں سینوں میں دل مسرت کی تال پر رقص کرتے پھر سے دھڑک اٹھے ہیں
تم آئے ہو تو چمن پہ آیا نکھار ہر سو
وطن میں آئی بہار ہر سو

مرے جیالو! اے آنے والو!
تم آ گئے ہو تو اک نظر اس چمن کو دیکھو۔ وطن کو دیکھو
جو گھر حوادث کی آندھیوں میں بکھر گیا تھا نئے سرے سے وہ آج تعمیر ہو گیا ہے
تمام دیوار و بام و در اب یقینِ محکم کی روشنی میں چمک رہے ہیں
عمل کی خوشبو سے سارے آنگن مہک رہے ہیں
یہ ساری خوشبو یہ جگمگاہٹ یہ نغمگی ہے تمہارے دم سے
مرے جیالو اے آنے والو!
تمہاری ہمت تمہارے عزمِ جواں کو ہم سب سلام کرتے ہیں
تم نے صبر و رضا کے معیار کو بڑھایا
صعوبتوں کی دہکتی بھٹی میں تپ کے کندن کی شکل میں تم دمک رہے ہو
تمہارے دم سے وطن کی عزت سوا ہوئی ہے
وطن کا نام اور بھی ہوا ہے بلند و بالا
وطن میں آیا نیا اجالا
وصال کے مہر جانفزا کا نیا اجالا
جسے ستاروں کی نرم کرنوں نے اپنے خونِ جگر سے پالا
نیا اجالا

جشنِ آزادی

مبارک جشنِ آزادی

وطن کے آسمانوں پر
افق کے سائبانوں پر
نئی صبحوں کے سورج نے
ردا کرنوں کی پھیلا دی
مبارک جشنِ آزادی

محبت کے شگوفوں سے
مسرت کی شعاعوں سے
مہک اٹھا ہر اک گلشن
چمک اٹھی ہر اک وادی
مبارک جشنِ آزادی

انوکھے رنگ جاگے ہیں
نئے آہنگ جاگے ہیں
دلوں میں رقص کرتی ہے
نئی خوشبو کی شہزادی
مبارک جشنِ آزادی

ہمارا ایک ہے ایماں
ہمارا ایک ہے قرآں
ہمارا ایک ہے رہبر
ہمارا ایک ہے ہادیؐ
مبارک جشنِ آزادی

تجدیدِ عہد

یوں قلزمِ حالات کی تسخیر کریں گے
ہر موجِ بلا خیز کو زنجیر کریں گے
تزئینِ گلستاں کی وہ تدبیر کریں گے
ہر سمت گل و لالہ کی تنویر کریں گے
یہ ارضِ خدادا ہے فیضانِ الٰہی
اس خاک کے ہر ذرے کو اکسیر کریں گے
جس قصر کی بنیاد میں ہے خونِ شہیداں
ہم اپنے لہو سے اُسے تعمیر کریں گے
سینچیں گے لہو دے کے چمن زارِ وطن کو
ہر کنج کو ہم صورتِ کشمیر کریں گے
تہذیبِ گلستاں کا تقاضا بھی یہی ہے
اب نوکِ قلم غیرتِ شمشیر کریں گے
دیکھا تھا جو اقبالؒ کی تابندہ نظر نے
اس خواب کو آسودۂ تعبیر کریں گے

ہم مصطفوی رحمتِ عالم کے امیں ہیں
قائد کے ہم اس قول کی تفسیر کریں گے
آئے نہ کوئی حرف کبھی نامِ وطن پر
ہم نقشِ وفا خون سے تحریر کریں گے
دیکھے گا زمانہ یہ حقیقت بھی کسی دن
جب خاک کو ہم خلد کی تصویر کریں گے

طلبہ کی ایک الوداعی تقریب پر

اے آسمانِ سعادت کے ضوفگن تارو!
زمینِ فکر و تصور میں کل کے معمارو!

تمہارے دم سے ہے قائم بہارِ علم و ہنر
تمہارے دم سے ہے زندہ کمالِ فکر و نظر

تمہارے خونِ جگر سے ہے آگہی کی بہار
تمہارا نورِ بصیرت ہے روشنی کا نکھار

چراغِ علم کی کرنو! تمہارا روشن دل
بہارِ نور کا مرکز ہے حُسن کی محفل

اُٹھو! کہ تم کو بلاتی ہے اک نئی دنیا
چلو! کہ ساتھ تمہارے ہے علم کا نغمہ

بڑھو! کہ چشمِ زمانہ ہے منتظر کب سے
بہاؤ حُسنِ عمل سے خلوص کے چشمے

اُٹھو اور اُٹھ کے زمانے کی تیرہ بختی کو
چراغِ علم و عمل کی ضیا سے دور کرو

اٹھاؤ پرچمِ ایقان خضرِ راہ بنو
خیال و فکرِ زمانہ کی رہنمائی کرو

محبتوں کے ستارے تمہاری راہ میں ہیں
مسرتوں کے نظارے تمہاری راہ میں ہیں

ہمیں یہ غم ہے اگرچہ کہ جا رہے ہوتُم
حریمِ دل سے مگر کب جدا رہے ہوتُم

جدائیوں کا تصور اگرچہ ہے غم خیز
مگر خوشی ہے کہ منزل کو پا رہے ہوتُم

نئی پہچان

(پاکستان کے جوھری دھماکے پر)

تقویمِ مسلسل میں وہ اک لمحہ بھی آیا
جب ہم کو ملی ماضی کی جمعیت و سطوت
اظہار کیا قوتِ جوہر کا جو ہم نے
پائی ہے پھر اسلاف کی کھوئی ہوئی قوت
یہ لمحۂ زریں نہ گراں مایہ ہو کیونکر
اس لمحے سے ہم کو نئی پہچان ملی ہے
دنیا میں بھی ہے اپنے لیے فخر کا باعث
اور دین میں بھی ہم کو نئی شان ملی ہے
اٹھے ہیں نئے عزم سے ہم اہلِ جنوں آج
تنکوں سے یہ سیلاب کبھی رک نہیں سکتا
ہم اورکریں دشمنِ ایماں کی اطاعت؟
کٹ سکتا ہے سر اپنا مگر جھک نہیں سکتا
اے ارضِ وطن! ہم نے یہی عہد کیا ہے
دامن کے ہر اک چاک کو اب خود ہی سئیں گے
قدموں پہ کھڑے ہو کے دکھائیں گے ہم اپنے
غیروں کے سہارے پہ کبھی ہم نہ جئیں گے

پرچم کے لیے ایک نظم

ہمارا پرچم حسین پرچم
افق کی رفعت پہ اڑ رہا ہے کچھ اس ادا سے
کہ رفعتیں آسماں کی
جھک جھک کے کر رہی ہیں سلام اس کو
یہ عظمتوں کا حسین پھریرا
یہ رفعتوں کا نیا سویرا
شفیق سایہ یہ رحمتوں کا
عظیم محور تجلیوں کا
کمال کی ایک کہکشاں ہے
فضائے عظمت کا ہم زباں ہے
جواں امنگوں کا رازداں ہے
یہ اوجِ ملت کا ترجماں ہے
یہ اپنی شوکت کا اک نشاں ہے
ہے اس کا رنگ سفید امن وسکوں کا حامی
تو سبز رنگت ہے گنبدِ سبز کی پیامی
یہ سبز رنگت نمو کا پیغامِ سرمدی ہے
یہ حق کا اعلانِ دائمی ہے
ہماری سوچوں کی سرخوشی ہے
ہمارے سانسوں کی تازگی ہے
ہماری آنکھوں کی روشنی ہے
ہلال اس کا عروجِ ملت کا استعارہ
ستارہ اس کا بلندیوں کا ہے اک اشارہ
زمیں پہ رہتے ہوئے فلک کا یہ اک نشاں ہے
ہمارے سر پر یہ آسماں ہے
کمال وعظمت کا اک جہاں ہے
یہ جاوداں ہے
ہمارا پرچم حسین پرچم
افق کی رفعت پہ اڑ رہا ہے
ہمارے زندہ دلوں کی دھڑکن
نفس نفس کا مہکتا گلشن ہے اس پہ قرباں
یہ جان وتن ہیں نثار اس پر
ہم اس کی جانب جو دیکھتے ہیں
ہماری آنکھوں میں عزمِ نو کی ضیا چمکتی ہے

دل میں تازہ امنگ کی اک صبا مہکتی ہے
دل میں ہے تو یہی تمنا ہے
لب پہ ہے تو یہی دعا ہے
رہے ہمیشہ نشاں ہمارا بلند و بالا
رہے ہمیشہ جہاں میں ہر سو
اسی کا نور آفریں اُجالا

ہم اہلِ پاکستان ہیں

جو قوت امن کی حامی ہے
جو قوت ضدِ غلامی ہے
اس قوت کا اعلان ہیں
ہم اہلِ پاکستان ہیں

جو شوکت شوکتِ رفتہ ہے
جو عظمت عظمتِ رفتہ ہے
اس عظمت کی پہچان ہیں
ہم اہلِ پاکستان ہیں

جو سامنے اپنے آئے گا
وہ دُنیا سے مٹ جائے گا
ہم اک چڑھتا طوفان ہیں
ہم اہلِ پاکستان ہیں

ہر دشمن جس کی حد میں ہے
ہر دشمن جس کی زد میں ہے
ہم ایسی کڑی کمان ہیں
ہم اہلِ پاکستان ہیں

سینوں میں ایسا جذبہ ہے
باطل پر جس سے لرزہ ہے
ہم وہ اہلِ ایمان ہیں
ہم اہلِ پاکستان ہیں

آزادی

آزادی ایسی نعمت ہے
آزادی ایسی دولت ہے
جس پر ہر انسان کا حق ہے
گویا ہر اک جان کا حق ہے
فکر کی بھی اک آزادی ہے
ذکر کی بھی اک آزادی ہے
آزادی تحریر کی بھی ہے
آزادی تقریر کی بھی ہے
آزادی گفتار کی بھی ہے
آزادی کردار کی بھی ہے
آزادی پر حرف نہ آئے
چاہے اپنی جان ہی جائے

نگارِ آزادی

کچھ اس وقار آئی بہارِ آزادی
مہک رہا ہے مرا لالہ زارِ آزادی
کہاں چراغ ہیں؟ چہرے ہیں یہ شہیدوں کے
چمک رہے ہیں جو بن کر منارِ آزادی
جہان بھر کے لیے ہے سکوں کا سرمایہ
دیارِ پاک ہے میرا دیارِ آزادی
خدا کے نام پہ قائم ہے سرزمینِ پاک
یہ میرا خطۂ ایماں حصارِ آزادی
پیامِ قائد اعظم ہے حرزِ جاں ہم کو
کہ اس کے دم سے ہے قائم وقارِ آزادی
مری دعا ہے خدایا کہ میں رہوں نہ رہوں
رہے ہمیشہ سلامت نگارِ آزادی
سحرؔ یہ میرا قلم وقف ہے وطن کے لیے
یہ میری جاں یہ میرا دل نثارِ آزادی

اے وادیٔ کشمیر

اٹھتا ہے دھواں آج ترے قلبِ تپاں سے
شعلے سے بھڑکتے ہیں تیرا شکِ رواں سے
جلتی ہیں ترے سرخ چناروں کی قطاریں
روتی ہیں ہوائیں تو سسکتی ہیں بہاریں
ہر قریہ ترا گوشۂ زنداں کی ہے تصویر
اے وادیٔ کشمیر

لیکن یہ اندھیرا تو نہیں ہے ترا مقسوم
کب تک یہ ستم سہتے رہیں گے ترے معصوم
آخر ستم و جور کو جھکنا ہی پڑے گا
سیلِ شبِ تاریک کو رکنا ہی پڑے گا
ابھرے گی ترے رخ سے نئی صبح کی تنویر
اے وادیٔ کشمیر

اے ضمیرِ جہاں

(جہادِ کشمیر کے تناظر میں)

اے ضمیرِ جہاں! سو رہا ہے کہاں؟
بجلیاں آندھیاں ہر طرف ہے دھواں
زرد رو ہے زمیں سرخ ہے آسماں
آگ اور خون کا کھیل ہے الاماں
اے ضمیرِ جہاں! سو رہا ہے کہاں؟
ہے رواں چار سُو بے گنہ کا لہو
موت کا رقص ہے سو بہ سو کو بہ کو
روحِ طاغوت ہے آدمی کی عدو
اے ضمیرِ جہاں! سو رہا ہے کہاں؟
امن مفقود ہے آس مسدود ہے
شرق سے غرب تک دورِ نمرود ہے
جل رہے ہیں چمن عہدِ بارود ہے
اے ضمیرِ جہاں! سو رہا ہے کہاں؟

وہ تیرے جیالے وہ تری گود کے پالے
آزادی کے پروانے شجاعت کے اجالے
آزاد کرائیں گے تجھے قیدِ عدو سے
لکھیں گے وہ تاریخ نئی اپنے لہو سے
اٹھے ہیں بصد شان لیے ہاتھ میں شمشیر
اے وادیٔ کشمیر

کم ہوئی روشنی چھا گئی تیرگی
موت کی آگ میں سرد ہے زندگی
پھر اب نہر ہے چشمۂ تشنگی
اے ضمیرِ جہاں! سو رہا ہے کہاں؟

ہر قدم سانحہ جبر کا دائرہ
ظلم اور عدل میں مٹ گیا فاصلہ
شاخِ زیتوں پہ ہے خوں میں تر فاختہ
اے ضمیرِ جہاں! سو رہا ہے کہاں؟

پیڑ ہیں بے ثمر سیپ ہیں بے گہر
خونفشاں خونچکاں کیا شجر کیا حجر
خاک پر جسم ہیں اور نیزوں پہ سر
اے ضمیرِ جہاں! سو رہا ہے کہاں؟

ہے زمیں پر بپا اک نئی کربلا
دیکھ چاروں طرف ہو رہا ہے یہ کیا؟
کب تلک یونہی سویا رہے گا بتا؟
جاگ اب تو ذرا جاگ اب تو ذرا
اے ضمیرِ جہاں! سو رہا ہے کہاں؟

اے عروسِ وطن!

اے عروسِ وطن!

زلف تیری گھٹاؤں کی تصویر ہے
تیرا چہرہ شعاعوں کی تنویر ہے
تیرا آنچل ہواؤں کی تحریر ہے
تیری شادابیاں رشکِ سرو و سمن
اے عروسِ وطن!

تیری آواز میں میری آواز ہے
نغمہ زن تجھ سے میرا ہر اِک ساز ہے
تجھ سے قائم مرا حُسنِ انداز ہے
تو مری جانِ فن میری روحِ سخن
اے عروسِ وطن!

تیری سانس میں خوشبو ہے ایمان کی
تیری آنکھوں میں جگمگ ہے ایقان کی
تیرے سر پر ردا نورِ قرآن کی
تو امینِ پیامِ شہِ ذوالمنن
اے عروسِ وطن!

مانگ میں تیری افشاں کی طلعت رہے
حُسن تیرا جواں تا قیامت رہے
تو سلامت رہے تو سلامت رہے
تجھ پہ قرباں مری دولتِ جان و تن
اے عروسِ وطن!

چاند سے بڑھ کے روشن ہے میرا وطن

یہ مقدس زمیں مرکزِ نور ہے
ذرہ ذرہ یہاں رشکِ صد طور ہے
رحمتِ حق کا دامن ہے میرا وطن
چاند سے بڑھ کے روشن ہے میرا وطن

روشنی جس میں پھیلی ہے قرآن کی
جس کی مٹی میں خوشبو ہے ایمان کی
وہ شہیدوں کا گلشن ہے میرا وطن
چاند سے بڑھ کے روشن ہے میرا وطن

جس سے زندہ مری روح کا بانکپن
جس سے قائم مرا رشتۂ جان و تن
مرے دل کی وہ دھڑکن ہے میرا وطن
چاند سے بڑھ کے روشن ہے میرا وطن

جس کے سر پر فلک آئنہ پوش ہے
مامتا کا سکون جس کی آغوش ہے

پیار کا ایسا آنگن ہے میرا وطن
چاند سے بڑھ کے روشن ہے میرا وطن

جس کا ناموس اسلام کا نام ہے
امن اور عافیت کا جو پیغام ہے
دینِ حق کا وہ ماٰمن ہے میرا وطن
چاند سے بڑھ کے روشن ہے میرا وطن

جو مقدر بناتے ہیں صحراؤں کا
موڑتے ہیں جو رخ بہتے دریاؤں کا
اُن جیالوں کا مسکن ہے میرا وطن
چاند سے بڑھ کے روشن ہے میرا وطن

کفر اور ظلم کے لشکروں کے لیے
روشنی کے عدو ظلمتوں کے لیے
ایک دیوارِ آہن ہے میرا وطن
چاند سے بڑھ کے روشن ہے میرا وطن

❁

حرفِ وفا

اے پاک زمیں ارضِ حسیں، حُسنِ دلآرا
بادل تیری زلفیں ہیں تو سورج ترا چہرہ
ہے چاند جبیں تیری شفق تیرا سراپا
کھیتوں کی یہ ہریالی ترا سبز دوشالہ
اے پاک زمیں ارضِ حسیں، حُسنِ دلآرا

تاروں کی یہ جگمگ تیری آنکھوں کی چمک ہے
خوشبوئے گلستاں تیرے ہونٹوں کی مہک ہے
ملبوس یہ تیرا ہے فلک پر جو دھنک ہے
اے پاک زمیں ارضِ حسیں، حُسنِ دلآرا

دریا کی روانی ہے تری سطوتِ رفتار
قامت کی بلندی ہیں فلک بوس یہ کہسار
بازو ہیں لہکتے ہوئے سرسبز یہ اشجار
اے پاک زمیں ارضِ حسیں، حُسنِ دلآرا

اے پیکرِ رعنا تیری رعنائی میں ہے گُم
گاتی ہوئی گھنگھور گھٹاؤں کا ترنم
لہراتی ہوئی برقِ فروزاں کا تبسم
اے پاک زمیں ارضِ حسیں، حُسنِ دلآرا

جو خونِ شہیداں ہے ترا رنگِ حنا ہے
یہ رنگِ حنا ہے کہ ترا رنگِ بقا ہے
اس رنگ سے رخشندہ مرا حرفِ وفا ہے
اے پاک زمیں ارضِ حسیں، حُسنِ دلآرا

نذرِ وطن

نشانِ امن ہے دیوار اور در کی طرح
مرے وطن مجھے محبوب ہے تو گھر کی طرح
تو میرے جسم میں ہے خون کی طرح جاری
تو میری آنکھ میں ضو ریز ہے نظر کی طرح
ہر ایک گام مرا تیری سمت اٹھتا ہے
مرے سفر میں ہے تُو منزلِ سفر کی طرح
تو میری جان سے بڑھ کر عزیز ہے مجھ کو
مرے لیے ہے معزز کُلاہِ سر کی طرح
ثمر ہے میرے بزرگوں کی آرزوؤں کا
مری ہر ایک دعا میں ہے تُو اثر کی طرح
مرا قلم ہے امانت تری وفاؤں کی
مرے شعور مرے فن مرے ہنر کی طرح
مری نظر میں ہے تُو کس قدر گراں مایہ
ہے تیری خاک کا ہر ذرہ اک گُہر کی طرح

مجھے غموں کی کڑی دھوپ کیا ستائے گی؟
تو مجھ پہ سایہ فگن ہے گھنے شجر کی طرح
ترے چمن کا ہر اک خار پھول لگتا ہے
ہے تیری شام بھی میرے لیے سحر کی طرح

بنامِ وطن!

اے وطن! تُو ہے ایسے مکاں کی طرح
بام و در جس کے ہیں آسماں کی طرح
گوشہ گوشہ ترا روشنی کا امیں
ذرہ ذرہ ترا کہکشاں کی طرح
شاخ در شاخ تجھ میں ہے بُوئے وفا
اے وطن! تُو ہے اک گلستاں کی طرح
دشت و صحرا ترے کوہ و میداں ترے
میرے نزدیک باغِ جناں کی طرح
یہ ہلال و ستارہ بلندی پہ ہیں
امن اور عافیت کے نشاں کی طرح
تُو ہے روح و رواں اس بدن کے لیے
مجھ کو پیارا ہے تُو اپنی جاں کی طرح
کشتیِ اہلِ اسلام کے واسطے
تیرا احساس ہے بادباں کی طرح

کس قدر نام میں تیرے تقدیس ہے
گونجتا ہے جو ہر سُو اذاں کی طرح
جگمگاتی ہے صبحِ وطن کی جبیں
نور کے قلزمِ بیکراں کی طرح
اے خدا برق کی زد سے محفوظ ہو
یہ وطن ہے مرے آشیاں کی طرح
سبز پرچم رہے یونہی سایہ فگن
سر پہ میرے سدا سائباں کی طرح

جیوے میرا پاکستان

خیبر سندھ بلوچستان
جسم جدا ہیں ایک ہے جان
ایک ہی عزت ایک ہی شان
جیوے میرا پاکستان
ایک فلک کے یہ تارے ہیں
ایک سمندر کے دھارے ہیں
جہلم راوی اور مہران
جیوے میرا پاکستان
ایک ہی باغ کے گل بوٹے ہیں
ایک ہی شاخ کے سب غنچے ہیں
مہکے پیار کا یہ گلدان
جیوے میرا پاکستان
وحدت ہے اپنا پیغام
مذہب ہے اپنا اسلام
رہبر ہے اپنا قرآن
جیوے میرا پاکستان

وطن کا گیت

جنت کے سکوں بخش نظاروں سے حسیں ہے
میرا وطنِ پاک بہاروں کا امیں ہے

ہے اس میں شہیدوں کے جواں خون کی خوشبو
اک نور ہے ایمان کا پھیلا ہوا ہر سو
اس خاک کا جو ذرہ ہے تابندہ جبیں ہے
میرا وطنِ پاک بہاروں کا امیں ہے

ہیں اس میں ضیا بار مسرت کی ہوائیں
پھیلی ہیں فضاؤں میں محبت کی ردائیں
تاجِ سرِ عالم کا یہ رخشندہ نگیں ہے
میرا وطنِ پاک بہاروں کا امیں ہے

لہراتا ہے افلاک پہ یوں سبز پھریرا
جس طرح بلندی پہ ابھرتا ہے سویرا
یہ چاند ستارے کا نشاں عرش نشیں ہے
میرا وطنِ پاک بہاروں کا امیں ہے

ہر گاؤں میں ہے نامِ خداوند کی عظمت
ہر شہر میں ہے رحمتِ عالمؐ کی محبت
گہوارۂ اسلام یہی پاک زمیں ہے
میرا وطنِ پاک بہاروں کا امیں ہے

یک جہتی کا گیت

خیبر سے لے کر دیبل تک ایک ہی گیت کی لے جاری ہے
سندھی ہو یا پنجابی ہو ایک ہی کیفیت طاری ہے
سرحد اور پنجاب کا خوشہ
سندھ بلوچستان کا ریشہ
پنجابی بلوچ اور سندھی
سب کے سب ہیں محنت پیشہ
ان کی محنت ان کی دولت ہم کو جان سے بھی پیاری ہے
خیبر سے لے کر دیبل تک ایک ہی گیت کی لے جاری ہے
گاؤں کی خاموش فضائیں
شہروں کی رنگیں آبادی
کھیت مکاں باغیچے دفتر
دیتے ہیں درسِ آزادی
آجر اور مزدور کے دل میں آزادی کی بیداری ہے
خیبر سے لے کر دیبل تک ایک ہی گیت کی لے جاری ہے

چاند ستارے کے پرچم سے
ہر اندھیارا دور ہوا ہے
پاک زمیں کا ذرہ ذرہ
نور سے رشکِ طور ہوا ہے
کئی شہیدوں کے یہ خونِ سرخ کی ساری گلکاری ہے
خیبر سے لے کر دیبل تک ایک ہی گیت کی لے جاری ہے

نغمۂ وطن

یہ نئی صبح کتنی روشن ہے
آسماں پر نیا ہے نظارہ
ذرہ ذرہ ہے جیسے مہ پارہ
نور افشاں وطن کا دامن ہے
یہ نئی صبح کتنی روشن ہے
پھول شاخوں پہ مسکراتے ہیں
پیار کے زمزمے سناتے ہیں
رشکِ جنت ہمارا گلشن ہے
یہ نئی صبح کتنی روشن ہے
ہر طرف رنگ سے چمکتے ہیں
خوشبوؤں کے قدم بہکتے ہیں
یہ زمیں رنگ و بو کا مسکن ہے
یہ نئی صبح کتنی روشن ہے
کھیتیاں ہوں کہ مل ہوں یا دفتر
دستِ محنت کا نور ہے گھر گھر
جگمگاتا ہوا ہر آنگن ہے
یہ نئی صبح کتنی روشن ہے

یادِ وطن

وہ خوشبوئے وفا سے پُر ہوائیں یاد آتی ہیں
وطن سے دور بھی اس کی فضائیں یاد آتی ہیں
وہ ان کا گریۂ شب وہ دعائیں یاد آتی ہیں
وہ بہنیں یاد آتی ہیں وہ مائیں یاد آتی ہیں
ہے جن پر سیدہ کی چادرِ تطہیر کا سایہ
سروں پر بیٹیوں کے وہ ردائیں یاد آتی ہیں
دھنک رنگوں کے زیبِ دوش لہراتے ہوئے آنچل
وہ گل پوشوں کے زیبِ تن قبائیں یاد آتی ہیں
دمکتے عارضوں کے رنگ جو سورج کو شرمائیں
سیہ زلفوں کی لہراتی گھٹائیں یاد آتی ہیں
وہ آنکھوں کے ستارے وہ لبوں کی مشعلیں روشن
جبینوں کی وہ مہتابی ضیائیں یاد آتی ہیں
وہ باہم دوستوں کے درمیاں اخلاص کا رشتہ
وہ اپنے اور پرایوں کی وفائیں یاد آتی ہیں

کلامِ نور کی ترتیل سے معمور محرابیں
سرِ منبر عقیدت کی صدائیں یاد آتی ہیں
دیارِ پاک پر وہ روز و شب رحمت کی برساتیں
خدا کی بے حساب و حد عطائیں یاد آتی ہیں
تُو میری جان ہے مَیں تجھ کو کیسے بھول سکتا ہوں؟
نگارِ پاک تیری سب ادائیں یاد آتی ہیں

❁

وطن کا نغمہ

خوشبو سے پُر بہارِ چمن کی ہواؤں کو
میرا سلام اپنے وطن کی فضاؤں کو

ہے جس کے سر پہ تاج کی مانند آسماں
شمس و قمر کے جس میں جواہر ہیں ضو فشاں
جس میں چمک رہی ہے ستاروں کی کہکشاں
اس کہکشاں کی نور بہاتی فضاؤں کو
میرا سلام اپنے وطن کی فضاؤں کو

وہ سادگی کے گاؤں میں دلکش مظاہرے
وہ چاروں سمت کچے مکانوں کے سلسلے
وہ لہلہاتے کھیت وہ نہروں کے آئنے
پیڑوں کی ٹھنڈی ٹھنڈی سکوں بخش چھاؤں کو
میرا سلام اپنے وطن کی فضاؤں کو

شہروں کی وہ بلند سجیلی عمارتیں
دفتر سکول باغ مکاں مسجدیں ملیں
بازار کا وہ شور وہ گلیوں کی رونقیں
دل میں اترتے نغمے لٹاتی صداؤں کو
میرا سلام اپنے وطن کی فضاؤں کو

❁

اک قریہ روشنی کا

ظلمات کے جہاں میں
تاریک خاکداں میں
قریہ ہے روشنی کا
حالاتِ پُر جفا میں
آفات کی فضا میں
خطہ ہے آشتی کا
جگمگ دمک رہا ہے
جھلمل چمک رہا ہے
آئینہ دوستی کا
دیوار و در پہ جس کے
ایک ایک گھر پہ جس کے
سایہ ہے چاندنی کا
دنیائے روز و شب میں
صحرائے روز و شب میں
خیمہ ہے بندگی کا

ایقان کے چمن میں
ایمان کے چمن میں
دروازہ آگہی کا
نس نس میں ہنس رہا ہے
دھڑکن میں بس رہا ہے
سرمایہ زندگی کا
ایسا ہی ایک منظر
ہے میرے دل کے اندر
ایسی ہی گل جبیں ہے
ایسی ہی اک زمیں ہے
ایسا ہی آسماں ہے
ایسا ہی اک جہاں ہے
آفات کی فضا میں
خطہ ہے آشتی کا
جگمگ دمک رہا ہے
آئینہ دوستی کا
دیوار و در پہ جس کے
سایہ ہے چاندنی کا

صحرائے روز و شب میں
خیمہ ہے بندگی کا
ایمان کے چمن میں
دروازہ آگہی کا
دھڑکن میں بس رہا ہے
سرمایہ زندگی کا
ظلمات کے جہاں میں
اک قریہ روشنی کا

قومی نغمہ

میرے گیتوں کا فن
میرے جذبوں کا دھن
میرا تن میرا من
ہے مرے دیس کا

دل میں اور سینے میں
میرے آئینے میں
عکس جلوہ فگن
ہے مرے دیس کا

میرے آنکھوں کا زر
میرے دل کا گہر
میری جاں کا چمن
ہے مرے دیس کا

میرا جذبِ دروں
میرا جوشِ جنوں
میرا زورِ بدن
ہے مرے دیس کا

عظمتِ بے بدل
محنتوں کا یہ پھل
جذبۂ کوہکن
ہے مرے دیس کا

بحرِ موّاج کا
میری افواج کا
ہر جری صف شکن
ہے مرے دیس کا

میرا نورِ سحر
میرا خونِ جگر
میرا طرزِ سخن
ہے مرے دیس کا

میرے وطن! پیارے وطن!

ذرے ترے لعل و گوہر
مٹی تری رشکِ قمر
دریا ترے ہر دم رواں
سرسبز ہیں برگ و شجر
جنت ترے کوہ و دمن
میرے وطن! پیارے وطن!

اللہ کا احسان ہے
تو مرکزِ ایقان ہے
ایماں تری بنیاد میں
تو عظمتِ قرآن ہے
تو سایۂ شاہِ زمنؒ
میرے وطن! پیارے وطن!

دلشاد تو شادب تو
آباد تو سیراب تو
قائد کی اور اقبال کی
ہے سرزمینِ خواب تو
قربان تجھ پر جان و تن
میرے وطن! پیارے وطن!

فنکار و دانشور ترے
نقاش و صورتگر ترے
تیرے لیے زندہ ہیں سب
معمار و دیدہ ور ترے
تو سب کی ہے بنیادِ فن
میرے وطن! پیارے وطن!

قائد کی تصویر دیکھ کر

مرے جسور و غیور رہبر
عظیم قائد!
نشانِ عزمِ صمیم قائد!
میں تیری تصویر دیکھتا ہوں
جو میرے سینے میں جاگزیں ہے
تو سوچتا ہوں
کہ جس کا یہ عکسِ دلربا ہے
وہ شخص خود کس قدر جلیل و جمیل ہوگا
ذہین ہوگا، شکیل ہوگا
مَیں تیرے پُرعزم و تازہ چہرے کو دیکھتا ہوں
تو سوچتا ہوں
عظیم لوگوں کا ایک اک نقش جاوداں ہے
ضیائے عظمت کی کہکشاں ہے
بصیرتِ دل کا آسماں ہے
عزیمتوں کا نیاں جہاں ہے

یہ تیرا چہرہ، حسین چہرہ
ترے خیالوں کا رازداں ہے
ترے اُصولوں کا ترجماں ہے
تری چمکتی ہوئی عقابی نگاہ کی روشنی سے
ہم کو ملا ہے نورِ یقینِ محکم
جو زیست کا ہے نشانِ پیہم
عمل کا پرچم
تری جبیں کی کشادگی
اتحادِ فکر و نظر کا پیغام بخشتی ہے
سکوں کا انعام بخشتی ہے
ترے لبوں کی خموش خوشبو
شعورِ تنظیم دے رہی ہے
ہمیں محبت کے ہفت اقلیم دے رہی ہے
عمل کی تعلیم دے رہی ہے

روحِ قائد سے

بحرِ امواجِ بلا خیز کو تسخیر کیا
تو نے ہر گردشِ ایام کو زنجیر کیا
خواب دیکھا تھا جو اک شاعرِ مشرق نے کبھی
تو نے اس خواب کو آسودۂ تعبیر کیا
افقِ دہر پہ روشن ہے جو سورج کی طرح
تو نے اس حرفِ جہاں تاب کو تحریر کیا
صاحبِ عزم! تری سعی و عمل کے قرباں
تو نے تقدیر کو بھی تابعِ تدبیر کیا
توڑ کر رکھ دیا ظلمت کدۂ باطل کو
کام لہجے نے ترے صورتِ شمشیر کیا
تو نے بخشی ہے ہمیں سوزِ یقیں کی دولت
تو نے ہم ذروں کو خورشید کی تصویر کیا
تری آواز کی مشعل نے فروزاں ہو کر
ہم سیہ بختوں کو شائستۂ تنویر کیا
ہم کہ تھے قعرِ مذلت میں بڑی مدت سے
تیری ہستی نے ہمیں صاحبِ توقیر کیا

عظیم قائد

عظیم قائد!
ترا یہ احسان ہے کہ تو نے
مجھے غلامی کی ظلمتوں سے نجات بخشی
مرے سسکتے تڑپتے دل کو حیات بخشی
مری نگاہوں کو حُسن کی کائنات بخشی
عظیم محسن!
ترا یہ احسان ہے کہ تو نے
وہ حریت کی درخشاں راہیں مجھے دکھائیں
کہ جن کی بے داغ روشنی میں
دھڑک اٹھا ذرے ذرے کا دل
مجھے ملی زندگی کی منزل
مرے غموں کا ثمر مرے رتجگوں کا حاصل
یہ سرزمینِ حسیں
خدائے بزرگ و برتر کے دیں کی حامل
یہ سرزمیں

جس کی خاک کا ذرہ ذرہ
روشن شہادتوں کا امین بن کر دمک رہا ہے
یہ سرزمیں
جس کے سبز کھیتوں، سنہرے کوہوں، روپہلے دریاؤں کے جلو میں
حیاتِ تازہ رواں دواں ہے
یہ سرزمیں
جس کا سبز پرچم فلک نشاں ہے
حسین و شاداب ہے جواں ہے
اسی کے چاند اور ستارے کی روشنی میں
میرا جو کارواں ہے
رواں دواں ہے
یہ سرزمیں یہ وطن
جو میرے حسین خوابوں کی زندگی ہے
ترے ہی عزم و عمل کا اعجازِ دائمی ہے
عظیم قائد!
تری امانت تری حسین سرزمین کے رخ پر
مرے وطن کے حسیں افق پر
نئی سحر کا نیا اجالا چمک رہا ہے

اسی سحر کی حیات افروز روشنی میں
تری قسم، میں یہ عہد کرتا ہوں
سرزمینِ حسیں کی صورت میں
میرے سانسوں کو جو نئی زندگی ملی ہے
مری نگاہوں کو جو نئی روشنی ملی ہے
مَیں اس پہ ظلمت کا کوئی بادل نہ چھانے دوں گا
مَیں اس کی حرمت پہ آنچ کوئی نہ آنے دوں گا
یہ میرا وعدہ ہے میرے قائد
عظیم قائد! عظیم محسن!

مردِ حق آگاہ

وجود اُس کا تھا وجہِ فروغِ شمعِ حرم
کہ پاش پاش کیے اس نے ظلمتوں کے صنم
وہ حریت کا علمدار مردِ حق آگاہ
ڈرا سکا نہ اُسے غیرِ حق کا جاہ و حشم
عجب جہاد تھا اس شخص کا رہِ حق میں
نہ تیغ و تیر و سناں اور نہ طبل و کوس و عَلم
نحیف جسم میں تھی ایک روحِ فولادی
عجیب شعلہ تھا جس کا مزاج تھا شبنم
اُسی کے عزمِ مسلسل نے سعیِ پیہم نے
فصیلِ شب پہ اڑایا ہے صبح کا پرچم
اُسی کی ہمتِ عالی کے سامنے ہے نگوں
سرِ غرورِ شجاعت، جبینِ اہلِ ہمم
وہی ہے شاعرِ مشرق کے خواب کی تعبیر
اُس نے زندہ کیا جذبۂ ''ایقیں محکم''
وہ باغباں تھا کہ جس کے خلوص کا ہے ثمر
یہ گُل زمینِ وطن، رشکِ گلستانِ ارم
اُسی کے حُسنِ عمل کا ہے دائمی اعجاز
رواں ہے قافلۂ حریت رواں ہر دم
عمیق بحر کی صورت بلند کوہ صفت
وہ مردِ حُر جسے کہتے ہیں اپنا قائد ہم
نہ کیسے اُس کو ہو تائیدِ ایزدی حاصل
محمدؐ اور علیؑ اس کے نام میں ہیں بہم
اُسی کا نام ہے وجہِ سکونِ دل ہم کو
اُسی کی یاد ہے ہر زخمِ زیست کا مرہم
سلام اس کی عدیم المثال سیرت پر
وہ قومِ پاک کا رہبر وہ قائد اعظمؒ

قافلہ سالار

سالہا سال غلامی کی شبِ تار
مسلط رہی جان و دل پر
حبسِ دل، حبسِ نظر، ظلمتِ محکومیِ جاں
ایک احساس مگر پھر بھی تھا لرزاں، رقصاں
اک شرارے کی طرح نور فشاں ظلمتِ جان و دل میں
یہی احساس تھا زندہ کبھی ٹیپو کے جواں سینے میں
یہی احساس تھا رخشندہ کبھی جوہر و اقبالؔ کے آئینے میں
آخرِ کار اسی نورِ بصیرت کے طفیل
غم کی زنجیر کٹی، طوق و سلاسل ٹوٹے
پردۂ شب سے ابھرنے لگے ماہ و انجم
در و دیوار کے لب زمزمہ پرداز ہوئے
نغمہ زن ساز ہوئے
پیکرِ گل کی خزاں دیدہ قبا چاک ہوئی
شدتِ ظلمتِ صد سالہ سے
فلکِ جاں کی فضا پاک ہوئی
حبسِ دل ختم ہوا آنکھ جو نمناک ہوئی

عہدِ ظلمت کے المناک فسانے ٹوٹے
شب کی تسبیح کے دانے ٹوٹے
جھلملانے لگے فانوس، ہوا تیز ہوئی
آفتاب اُبھرا، نئی صبح کا روشن چہرہ
افقِ شب سے نمودار ہوا
قافلہ بیدار ہوا
اور اک عزم تھا جو قافلہ سالار ہوا
سبز پرچم لیے یہ قافلہ سالار چلا
عشق کی گرمیِ رفتار لیے
عزم کی دولتِ بیدار لیے
حُسنِ کردار لیے
منزلِ جاں کی جانب
منزلِ جاں کہ مقدر تھی ازل سے اس کا
منزلِ جاں کہ شبِ تار میں مشعل کہیئے
قلزمِ جبر کے گرداب کا ساحل کہیئے
منزلِ جاں کہ جسے حریتِ فکر کی منزل کہیئے
یہ وہ منزل ہے کہ جو خلد کی تصویر ہوئی
نقش بن کر ورقِ دہر پہ تحریر ہوئی
خوابِ اقبال کی اک جاگتی تعبیر ہوئی

قائدؒ

آسمانِ وطن کا ستارہ
نور کا تھا وہ روشن منارہ
ظلمتوں کے لیے اک ستارہ
روشنی کا تھا وہ استعارہ

اس کی آواز آوازِ حق تھی
اس کی پرواز پروازِ حق تھی
گفتگو اس کی غمازِ حق تھی
شخصیت اس کی دم سازِ حق تھی

اس کو حاصل تھی حق کی حمایت
اس کو حاصل تھی ایماں کی قوت
اس کی جدوجہد اس کی ہمت
زندگی کی تھی روشن علامت

اس کے بازو علمدارِ عظمت
اس کے لب تھے گہر بارِ عظمت
اس کا کردار کردارِ عظمت
اس سے قائم ہے معیارِ عظمت

آفریں اس کے عزمِ جواں کو
جس نے گرما دیا کارواں کو
حریت کے چمکتے نشاں کو
ڈھونڈتی ہے زمیں آسماں کو

مشعلِ نور ہر گام اُس کا
آج بھی فیض ہے عام اس کا
سب کے ہونٹوں پہ ہے نام اس کا
یاد ہے ہم کو پیغام اس کا

اتحادِ عمل ہے ضرورت
نظم ہے زندگی کی حقیقت
ہے یقیں ایک بیدار قوت
جس سے قائم رہے گی یہ جنت

قائداعظم

چراغِ شوق کی تنویر قائد اعظم
ہماری قوم کی تقدیر قائد اعظم
جو خواب شاعرِ مشرق کی آنکھ نے دیکھا
اس ایک خواب کی تعبیر قائد اعظم
تمام اہلِ یقیں کی دعاؤں کا حاصل
ہماری آہ کی تاثیر قائد اعظم
ہماری قوم کی تاریخ یہ بتاتی یہ
ورق ورق پہ ہے تحریر قائد اعظم
عدو کے مکر و ریا کو شکست دی جس نے
ہے تیری حکمت و تدبیر قائد اعظم
نہیں تھا اس کی لغت میں کہیں بھی ناممکن
ثبات و عزم کی تفسیر قائد اعظم
ہزار شکر کہ دل میں ہمارے زندہ ہے
ہمارا جذبۂ تعمیر قائد اعظم
صنم کدوں کے لیے برقِ بے اماں کی طرح
جلالِ نعرۂ تکبیر قائد اعظم
ہر آئنے میں جو اب تک سحر ہے تابندہ
یقین کی ہے وہ تصویر قائد اعظم

ملی نغمہ

اللہ سدا سلامت رکھے میرا پاکستان
دنیا بھر میں نام یہی ہے اب میری پہچان
اس کی مٹی سونا اس کا پانی بھی چاندی ہے
یہ وہ شہزادی ہے جس کی خوشحالی باندی ہے
دل و نظر کے لیے یہی ہے راحت کا سامان
اللہ سدا سلامت رکھے میرا پاکستان
عظمت اور بلندی میں ہے کون اس کا ہم پایہ
گنبدِ خضرا کا اس کے پرچم پر رہے گا سایہ
اس کی چھاؤں میں رہنے والے سب اہلِ ایمان
اللہ سدا سلامت رکھے میرا پاکستان
امن و سکوں کا گہوارہ ہیں اس کی نرم ہوائیں
جنت کو شرمائیں اس کی خوشبو بھری فضائیں
کل کے سنہری خوابوں کا ہے ایک نیا امکان
اللہ سدا سلامت رکھے میرا پاکستان

قائد کے نام

ہمارا جذبۂ ملت ہوا جواں تجھ سے
ملا ہے قوم کی پہچان کا نشاں تجھ سے
سب اہلِ شوق ہوئے گامزن سوئے منزل
سفر یہ جاری ہوا میرِ کارواں! تجھ سے
جو بے بصر تھے انہیں دیکھنا نصیب ہوا
جو بے صدا تھے انہیں مل گئی زباں تجھ سے
نفس نفس نے ترے کی عجب مسیحائی
ہمارے پیکرِ مردہ میں آئی جاں تجھ سے
جو بت تھے ظلمتِ باطل کے پاش پاش ہوئے
صنم کدے میں جو گونجی وہ ہے اذاں تجھ سے
ہے جس کی منزلِ مقصود امنِ عالمگیر
ہوا وہ قافلۂ حریت رواں تجھ سے
نہ خوف برقِ بلا کا نہ خطرۂ صیاد
ہوا ہے امن کا مسکن یہ آشیاں تجھ سے

غموں کی دھوپ میں جس سے ملی اماں ہم کو
میسر آیا ہے اک ایسا سائباں تجھ سے
ہماری قوم کا ہر فرد اب ستارہ ہے
یہ خاکِ راہ ہوئی بڑھ کے آسماں تجھ سے
روش روش ترے کردار سے معطر ہے
ہوا ہے رشکِ بہاراں یہ گلستاں تجھ سے
تو آسمانِ وطن کا ہے مہرِ تابندہ
یہ روشنی یہ اجالے یہ کہکشاں تجھ سے
تیر پیام کی کرنیں رہیں گی رخشندہ
ہم اکتساب کریں گے بہر زماں تجھ سے

شاعرِ شرقؒ

شاعرِ شرق یہ اعزاز فقط ہے تیرا
تو نے اک ارضِ خداداد کا سپنا دیکھا
تیرا ہر نقشِ قدم راہ نمائے منزل
کارواں کے لیے پیغام ترا بانگِ درا
تیری آواز غلاموں کے لیے بیداری
تیری آواز شبِ تیرہ میں سورج کی ضیا
برف ذہنوں کو ملی سعی و عمل کی گرمی
بزمِ آفاق میں جب تو ہوا سرگرمِ نوا
تیرے شعروں پہ حکیموں کے مقالات نثار
شعر و حکمت ہیں ترے سازِ سخن میں یکجا
تو ہے پیغامبرِ رمزِ خودی دنیا میں
رومیؔ و سعدیؔ و عطارؔ کا تو ہم پایہ
مردِ درویش ہے تو مردِ قلندر تو ہے
تیری گفتار میں کردار میں اک جوشِ انا

تیرے افکار کی وسعت کا ٹھکانہ کیا ہے؟
تیرے افکار کی وسعت میں ہیں گُم ارض وسما
پرِ جبریل سے آگے تری پروازِ خیال
واقفِ رازِ حقیقت ہے تری فکرِ رسا
تیرے افکار بھی زندہ ہیں ترے نام کے ساتھ
تیرے اقبالؔ کی شاہد ہے تری روحِ بقا

❁

شاعرِ مشرق

دلوں میں ہیں جو ضیا بار شاعرِ مشرق
ترے سخن کے ہیں انوار شاعرِ مشرق
فضائے جبر میں تیرے ہی دم سے زندہ تھا
ہمارا جذبۂ اظہار شاعرِ مشرق
خودی کے رازِ نہاں کو عیاں کیا تو نے
کہ تُو تھا کاشفِ اسرار شاعرِ مشرق
عدو کی فکر کا سیلاب بڑھ کے روک لیا
تھا ایک آہنی دیوار شاعرِ مشرق
جمود توڑ گئی غیر کی غلامی کا
تری حرارتِ گفتار شاعرِ مشرق
ہماری فکر کو آزاد کر دیا تونے
ترا عظیم ہے کردار شاعرِ مشرق
ہے ظلمتوں میں مثالِ سحرؔ درخشندہ
تری تجلیٔ افکار شاعرِ مشرق

❁

بحضورِ اقبالؒ

کیا اُمید کی شمعوں کو فروزاں تُو نے
گھپ اندھیرے میں کیا جشنِ چراغاں تُو نے
اک تصور کو حقیقت کا حسیں روپ دیا
رشکِ تعبیر کیا خوابِ پریشاں تو نے
دیام پیغام ہمیں ہوش کا بیداری کا
ہم تھے غفلت میں کیا ہم پہ یہ احساں تو نے
شعر کے پیکرِ رنگیں میں سمو کر حکمت
کر دیا منزلِ دشوار کو آساں تو نے
تب کہیں لیلیٰ احساس ترے ہاتھ آئی
طے کیا فکر کا اک ایک بیاباں تو نے
ایک اک لفظ کو تاثیر کا اعجاز دیا
ایک دنیائے سخن کو کیا حیراں تو نے
مل گئی جلد اسے منزل مقصود اپنی
قافلہ تیز کیا ایسا حُدی خواں تو نے
ہم خزاں دیدہ تھے مایوس فضائے جاں سے
ایسے موسم کو کیا رشکِ بہاراں تو نے
کتنی راتوں کا جگر خون کیا تب جا کر
کی عطا ہم کو نئی صبحِ درخشاں تو نے
درس دے کر ہمیں ایقان و خود آگاہی کا
رہ دکھائی ہے سوئے منزلِ عرفاں تو نے
راہ گم گشتہ ملی ہم کو بڑی دیر کے بعد
اس طرح موڑ دیا تھا رخِ دوراں تو نے

بنامِ اقبالؒ

گرتے ہوؤں کو ہمتِ شہباز تو نے دی
ہم بے پروں کو قوتِ پرواز تو نے دی
جو بے عمل تھے اُن کو عطا جدّ وجہد کی
سوئے ہوؤں کو روحِ تگ وتاز تو نے دی
ہر مردہ دل کو واقفِ احساس کر دیا
یخ بستگی کو گرمیٔ انداز تو نے دی
منزل کی سمت دیکھ رہے تھے سب اہلِ دل
چلنے لگے جو دور سے آواز تو نے دی
بیٹھا ہوا تھا دیر سے تھک کر جو راہ میں
اس قافلے کو جرأتِ آغاز تو نے دی
جس سے چھٹی جہالت و غفلت کی تیرگی
وہ روشنی اے صاحبِ اعجاز تو نے دی
زندہ کیا ہے جس نے ہمارے شعور کو
وہ گرمیٔ حیات اے دمساز تو نے دی
ہم کو ہمارا کھویا تشخص عطا کیا
گم ہو چکی تھی اپنی جو آواز تو نے دی

پیامِ اقبالؒ

عظمت ترا کلام ہے حکمت ترا پیام
اقبال! سر بسر ہے صداقت ترا پیام
قراں کا درسِ وحدتِ ملت ہے تیری فکر
اسلام کا پیامِ محبت ترا پیام
وہم وگماں کی تیرہ شبی تجھ سے پاش پاش
ایماں کی روشنی سے عبارت ترا پیام
عرفان و آگہی کی تجلی ترا سخن
آئینہ دارِ عشق و حقیقت ترا پیام
رمزِ خودی کو فاش کیا تو نے شعر میں
نوعِ بشر کی عزت و عظمت ترا پیام
سوئے ہوؤں کو بانگِ درا سے جگا دیا
مردہ دلوں میں جوشِ حرارت ترا پیام
ضربِ کلیم وقت کے طاغوت کے لیے
باطل پہ کاری فکر کی ضربت ترا پیام

کنجشکِ کم وجود کو شاہیں ترا سخن
کمزور کو ہے مژدۂ قوت ترا پیام
تیری نظر ہے نیل سے تا خاکِ کاشغر
ہے ترجمانِ سازِ اخوت ترا پیام
مہر و مہ و نجوم تری فکر کے غلام
تسخیرِ کائناتِ مشیت تیرا پیام
ہر اک صدی تری ہے ہر اک دَور ہے ترا
ہر عہد کی ہے زندہ حقیقت ترا پیام

غنائیہ

پاک فوج کو سلام

وطن تحفظ کا اک نشاں ہے
وطن علامت ہے عافیت کی
وطن سکوں کا ہے استعارہ
کبھی یہ بچپن کا بھولپن ہے
کبھی جوانی کا بانکپن ہے
کبھی بڑھاپے کا ہے سہارا
وطن ہے آباد گھر کی صورت
ہمارا یہ گھر، یہ عافیت کا نشان بھی کتنا دلنشیں ہے
یہ سرزمیں کس قدر حسیں ہے
گلاب پیکر ہے مہ جبیں ہے
ہمارے اسلاف کی روایاتِ حریت کی یہی امیں ہے
یہی امیں ہے ہمارے اُن اَن گنت شہیدوں کے
خونِ روشن کی سرخیوں کی
کہ جن سے چہرے ہمارے گلرنگ و لالہ گوں ہیں
وطن کی الفت ہے جزوِ ایماں

وطن ہے ایماں اُن عاشقوں کا
جو اس کی مٹی کے ذرے ذرے سے پیار کرتے ہیں
اس کے صحراؤں اس کے دریاؤں اس کے گاؤں پہ
اس کے شہروں پہ جاں چھڑکتے ہیں
اس کی مٹی میں اپنے خوں سے جو رنگ بھرتے ہیں زندگی کا
وطن ہے ایمان ان جیالوں کا
جو نگارِ وطن کی اک اک ادا پہ مرتے ہیں
اس سے رسمِ وفا نبھانے کا عہد کرتے ہیں
یہ جیالے ہی اس مقدس زمیں کی سرحد کے پاسباں ہیں
یہی سجیلے جری جواں ہیں
کہ جن کی خاطر وطن کے سب نغمہ گر شب و روز نغمہ خواں ہیں

یہی سجیلے جری جواں ہیں
وطن کی عزت کے پاسباں ہیں
وطن کی بہنوں کا پیار، ماؤں کی مامتا اور سہاگنوں کا سہاگ
زندہ ہے ان کے دم سے
انہی کے دم سے جوان سینوں میں دل دھڑکتے ہیں پیار بن کر
انہی کے دم سے حیات بیدار و سرخرو ہے

انہی کے چہرے کی سرخیاں ہی شفق کے رنگوں میں تیرتی ہیں
انہی کے گیتوں کا رس فضا میں رچا ہوا ہے

یہی تو وہ شیر دل جواں ہیں
جو عظمتِ ملک کا نشاں ہیں
رموزِ فطر کے رازداں ہیں
یہی جواں ہیں جو شیرِ یزداں علیؑ کی تلوار کے امیں ہیں
یہی جواں ہیں جو سبطِ مرسل حسینؑ کے صبر و استقامت کا آئنہ ہیں
کبھی یہ قاسم کبھی یہ خالد کبھی یہ طارق کے نقشِ پا پر رواں دواں ہیں
عظیم ٹیپو کی سرفروشی کی داستاں ہیں
یہی جواں ہیں نشانِ حیدر
عزیز، راشد، طفیل، سرور
انہی کے دم سے ہے موت بھی زندگی سے برتر
یہی ہیں وہ صف شکن مجاہد
کہ جن کی اک ضربِ لا الہ سے پہاڑ کا دل لرز اٹھا ہے
سمندروں کا خروش بھی جن کے نعرۂ حق سے کانپتا ہے
فضائیں جن کی بلند پروازیوں میں گم ہیں یہ وہ جری ہیں
یہ وہ جری ہیں جو آسماں سے خراج لیتے ہیں رفعتوں کا

یہ وہ ستارے ہیں جو وطن کے فلک پہ ہر دم چمک رہے ہیں
کبھی رفیق کے روپ میں اور کبھی ہیں یونس حسن کے پیکر میں
ان ستاروں کی روشنی سے ہی تیرگی کا طلسم ٹوٹا
یہ ایسے تارے ہیں ایسے شاہیں ہیں
کہ جن کو فضا بھی جھک کر سلام بھیجے عقیدتوں کا

سلام جو آسماں کی رفعت زمیں کی وسعت کو کر رہی ہے
بلندیاں سجدہ ریز شاہینِ پاک کی خاکِ پا کے آگے
یہ خاکِ پا ہر قدم پہ ہے رہنما ہماری
ہماری آنکھوں کی روشنی ہے
ہمارے ذہنوں کی چاندنی ہے
کہ اس کی نسبت ہے خاکِ طیبہ کی روشنی سے
یہ جس کی سب چاندنی ہے
وہ چاند آسمانِ وطن پہ یوں جگمگا رہا ہے
کہ اس کی کرنوں سے نیم خوابیدہ دھڑکنوں کے سیاہ پتھر پگھل رہے ہیں
یہ چاند سب اہلِ ملک کی آنکھ کا ہے تارا

یہ خوبرو مستعد مجاہد
ثبات و عزم و یقیں کے پیکر
یہ چاق و چوبند صف شکن فوج کے سپاہی
یہ سب خداداد مملکت کی ہیں سرحدِ پاک کے محافظ
فضاؤں میں یہ عظیم شاہین محوِ پرواز
سبز پرچم کے چاند تارے کے پاسباں ہیں
سمندروں میں جو شیر دل غازیوں کے لشکر رواں دواں ہیں
حدودِ بحرِ عرب کے شفاف پانیوں کے مزاج داں ہیں
یہ سب جیالے، یہ سب مجاہد یہ سارے شاہین سارے غازی ہماری جاں ہیں
ہماری روحِ حیات کا جاگتا نشاں ہیں
فضاؤں میں ان کے نام اس طرح گونجتے ہیں
کہ آسمانوں کے سب فرشتے
سلام کرتے ہیں ان کی عظمت کو ان کی جرأت کو ان کی ہمت کو
کہہ رہے ہیں
سلام اے شیر دل جوانو! وطن کی عزت کے پاسبانو!
سلام تم پر کہ تم نے ہر معرکے میں نصرت کا باب کھولا
سلام تم پر کہ تم ہو میدانِ حریت کے دلیر غازی
نفس نفس میں حیاتِ نو کا پیام بن کر
تمہیں صدائے ابد کی خوشبو سلام کہتی ہے

پاسبانوں کو سلام

عزتِ خاکِ وطن کے پاسبانوں کو سلام
شیر دل جانباز جوشیلے جوانوں کو سلام
سرفروشی جن کا ایمان جاں نثاری جن کا دیں
اُن جواں ہمت دلیروں سخت جانوں کو سلام
جو فضاؤں میں محافظ ہیں وطن کے نام کے
اُن جیلے شاہبازوں کی اڑانوں کو سلام
ہر گھڑی سیلِ حوادث میں ہیں جو سینہ سپر
موجِ باطل کے مقابل اُن چٹانوں کو سلام
سر بکف ہو کر چلے ہیں راہِ حق میں جانفروش
غازیوں کے روح پرور کاروانوں کو سلام

مرحبا! پاک افواج کے غازیو!

ارضِ خیبر کی تابانیوں کی قسم
خاکِ مہران کی عظمتوں کی قسم
تم وطن کے لیے فخر ہو ناز ہو
مرحبا! پاک افواج کے غازیو!
آفریں ارضِ پنجاب کے صف شکن
تم دفاعِ وطن میں ہو شعلہ فگن
آفریں جذبۂ عشقِ بیدار کو
مرحبا! پاک افواج کے غازیو!
تم نے ہر دشمنِ دیں کو پسپا کیا
نخوتِ کفر و باطل کو رسوا کیا
اے بہادر جری شیر دل غازیو
مرحبا! پاک افواج کے غازیو!
ارضِ اسلام کے دشمنوں کے لیے
کفر و ظلمات کے لشکروں کے لیے
عزم و ہمت کی تم ایک دیوار ہو
مرحبا! پاک افواج کے غازیو!

نعرۂ حیدری

سر بکف ساتھیو! صف شکن غازیو!
تم روایاتِ حق کے علمدار ہو
حریت کی روایت تمہی سے چلی
نعرۂ حیدری یا علیؑ یا علیؑ

تم پہ سایہ فگن سایۂ ایزدی
ہے تمہاری نظر آگ سی برق سی
دشمنوں کے لیے ذوالفقارِ علیؑ
نعرۂ حیدری یا علیؑ یا علیؑ

کس میں جرأت ہے ٹکرائے اسلام سے
ایک ہیبت سی طاری ہے اس نام سے
لشکرِ کفر میں مچ گئی کھلبلی
نعرۂ حیدری یا علیؑ یا علیؑ

جب بھی دل پر کوئی خوف طاری ہوا
نام مشکل کشا لب پہ جاری ہوا
ہر صعوبت کٹی ہر مصیبت ٹلی
نعرۂ حیدری یا علیؑ یا علیؑ

غازیوں کی کرامات کے ذکر سے
جاگ اٹھیں ولولے تیز ہوں حوصلے
حق کی آواز سے گونج اٹھے ہر گلی
نعرۂ حیدری یا علیؑ یا علیؑ

س وطن کا ہر اک فرد ہشیار ہے
اس گلستاں کی ہر شاخ تلوار ہے
خوں سے گلرنگ ہے اس چمن کی کلی
نعرۂ حیدری یا علیؑ یا علیؑ

بڑھے چلو

دلاورو! مجاہدو!
بڑھے چلو! بڑھے چلو!
وطن کی آن تم سے ہے
وطن کی شان تم سے ہے
تمہارے دم قدم سے ہیں
یہ عظمتیں اے ساتھیو!
دلاورو! مجاہدو! بڑھے چلو! بڑھے چلو!
یہ سبزہ زار کھیتیاں
پہاڑ اور وادیاں
زبانِ خامشی سے سب
پکارتے ہیں کیا سنو!
دلاورو! مجاہدو! بڑھے چلو! بڑھے چلو!
کٹھن اگر ہو راستہ
رواں رہے یہ قافلہ
سپاہیانِ صف شکن
قدم بڑھاؤ مت رکو
دلاورو! مجاہدو! بڑھے چلو! بڑھے چلو!

عساکرِ پاکستان سے

سرحدِ حق کے پاسباں تم ہو
حق پرستوں کا کارواں تم ہو
تم سے قائم جلالِ ملت ہے
عظمتِ ملک کا نشاں تم ہو
جن کو باطل ڈرا نہیں سکتا
وہ بہادر جری جواں تم ہو
کفر و ظلمت کے لشکروں کے لیے
صورتِ خنجرِ رواں تم ہو
تم وطن کے وطن تمہارا ہے
یہ زمیں ہے تو آسماں تم ہو
اس وطن کا وقار تم سے ہے
اس چمن کا نکھار تم سے ہے

مرے وطن کے مجاہد

بہت جری ہیں بہادر ہیں عزم والے ہیں
مرے وطن کے مجاہد بڑے جیالے ہیں
نگاہ ان کی عقابی تو ہیں بدن فولاد
دل ان کے موت کے خوف وخطر سے ہیں آزاد
غرورِ برق ہیں یہ آندھیوں کے پالے ہیں
مرے وطن کے مجاہد بڑے جیالے ہیں
ہیں ان کے دَم سے جنوں کی روائتیں زندہ
وطن کا نام ہے ان کی وفا سے پائندہ
وطن ہے چاند تو یہ روشنی کے ہالے ہیں
مرے وطن کے مجاہد بڑے جیالے ہیں
جو ان کے سامنے آئے وہ پارہ پارہ ہو
پہاڑ بھی ہو مقابل تو ریزہ ریزہ ہو
شبِ سیاہ میں یہ فتح کے اجالے ہیں
مرے وطن کے مجاہد بڑے جیالے ہیں

جَاہِدُو!

اے وطن کے جوانانِ خیبر شکن
باندھ کر آج پھر اپنے سر سے کفن
برسرِ جنگ ہو تم خلافِ عدو
جاہدو! جاہدو! جاہدو! جاہدو!
غازیو ذوق و شوقِ شہادت لیے
اپنے سینوں میں ایماں کی دولت لیے
حق کی خاطر کرو اپنے خوں سے وضو
جاہدو! جاہدو! جاہدو! جاہدو!
کوئی قوت تمہارے مقابل نہیں
ہے تمہارے مقدر میں فتحِ مبیں
حق تعالیٰ کا فرماں ہے لا تقنطو!
جاہدو! جاہدو! جاہدو! جاہدو!

پاکستانی سپاہی

دشمن کے لیے قہر بلا اور تباہی
ہے شیر صفت ارضِ مقدس کا سپاہی
چلتا ہے تو دل کانپنے لگتا ہے زمیں کا
قدموں میں ہے اس مردِ خود آگاہ کے شاہی
کچھ اس کے مقابل نہیں صحرا ہو کہ دریا
ہر جادۂ پُر خوف کا بے خوف ہے راہی
ثابت قدمی ختم ہے اس مردِ خدا پر
دیتی ہے یہ ہر جنگ کی تاریخ گواہی
جانبازی و جرأت کا وہ پیکر ہے کہ جس نے
ہر گام پہ رسم و رہِ محمود نباہی
جس وقت جدھر چاہے زمانے کو بدل دے
اسلام کا غازی ہے کہ تقدیرِ الٰہی
اکرم(۱) ہو کہ شبیر(۲) ہو بھٹی(۳) ہو کہ راشد(۴)
ہے فخر مجھے میرے وطن کا ہے سپاہی

۱۔ میجر محمد اکرم شہید نشانِ حیدر
۲۔ میجر شبیر شریف شہید نشانِ حیدر
۳۔ میجر عزیز بھٹی شہید نشانِ حیدر
۴۔ راشد منہاس شہید نشانِ حیدر

قبلۂ اوّل

معراجِ محمدؐ کا نشاں قبلۂ اول
ہے رشکِ فلک عرش مکاں قبلۂ اول
مشعل کی طرح قلبِ مسلماں میں ہے روشن
ہر سمت ہے تُو نور فشاں قبلۂ اول
تُو ارضِ مقدس کے ہے سینے میں دھڑکتا
دل تیرے لیے سجدہ کناں قبلۂ اول
ثانی کوئی تیرا ہے تو ہے کعبۂ اطہر
اے مسجدِ اقصیٰ مری جاں قبلۂ اول
گو کفر کے نرغے میں نظر آتا ہے ہم کو
سینے میں ہمارے ہے نہاں قبلۂ اول
خنجر سا مسلمانوں کے سینے میں گڑا ہے
ہے غیر کے جو زیرِ عناں قبلۂ اول
تو مرکزِ انوار ہے تو محورِ اسلام
ہم کو مگر احساس کہاں قبلۂ اول؟

افسوس کہ سنتے ہی نہیں ہم کوئی نالہ
ورنہ ہے ابھی محوِ فغاں قبلۂ اول
آنکھیں ہوں تو دیکھو ذرا دلدوز یہ منظر
ہے اب بھی وہی اشک فشاں قبلۂ اول
بے روح عبادات ہوئیں تجھ سے بچھڑ کر
بے کیف دعا کا ہے سماں قبلۂ اول
جب تک نہ ہو آزاد تُو دشمن کے ستم سے
بے جاں ہے نماز اور اذاں قبلۂ اول
جاں دے کے چھڑائیں گے تجھے دستِ عدو سے
پھر عزم ہمارا ہے جواں قبلۂ اول
اے ربِ سحر دے مری آہوں کو وہ تاثیر
ہو قدس کی آزادی مرے خواب کی تعبیر

❁

ملتِ بیضا

جبر و استبداد سے آزاد ہیں
ملتِ بیضا کے ہم افراد ہیں

خاکِ اشک آباد سے تہران تک
خطۂ لاہور سے دہران تک
ساحلِ بحرین سے عمان تک
مشرق و مغرب میں ہم آباد ہیں
ملتِ بیضا کے ہم افراد ہیں

ہم سے قائم عزت و آنِ جہاں
ہم سے قائم سطوت و شانِ جہاں
اڑ رہے ہیں جا بجا اپنے نشاں
ہم ہی جانِ عالمِ ایجاد ہیں
ملتِ بیضا کے ہم افراد ہیں

ہم مسلماں شوکتِ اسلام ہیں
امن و عافیت کا ہم پیغام ہیں
ہم خدائے پاک کا انعام ہیں
قصرِ الا اللہ کی بنیاد ہیں
ملتِ بیضا کے ہم افراد ہیں

❁

صحرائے عرب

رشکِ جناں صحرائے عرب ہے
خُلدِ زماں صحرائے عرب ہے
اللہ کے پیغام کا مرکز
ایمان و اسلام کا مرکز
حق کا نشاں صحرائے عرب ہے
محبوبؐ رحمٰن کا مسکن
سب سے بڑے انسان کا مسکن
عرش مکاں صحرائے عرب ہے
حیراں ہے آئینۂ عالم
لرزاں ہے بت خانۂ عالم
محوِ اذاں صحرائے عرب ہے
سوز ہے اس کے ہر ذرے میں
ایک گداز ہے ہر گوشے میں
عشق بجاں صحرائے عرب ہے
اب بھی رواں ہیں قافلے اس کے
تازہ ہیں اب بھی حوصلے اس کے
اب بھی جواں صحرائے عرب ہے

اللہ اکبر

اظہارِ تکبیر، اللہ اکبر
صوتِ جہانگیر اللہ اکبر
عہد جفا میں، کرب و بلا میں
کردارِ شبیرؑ اللہ اکبر
روزِ ازل سے، خاکِ عمل سے
آدم کی تعمیر اللہ اکبر
خونِ جگر سے، سوزِ نظر سے
بنتی ہے تصویر اللہ اکبر
سوزِ یقیں سے، یک لخت ٹوٹے
ظلمت کی زنجیر اللہ اکبر
کردار کے رخ، گفتار کے رخ
تقدیر و تدبیر اللہ اکبر

ثقافتِ اسلام

گلابِ فکرِ پیمبرؐ ثقافتِ اسلام
چراغِ مسجد و منبر ثقافتِ اسلام
اسی کی روشنی پھیلی ہے سارے عالم میں
ہے نورِ حق سے منور ثقافتِ اسلام
ملوکیت کے تفاخر کو اس سے کیا نسبت؟
امینِ فقرِ ابوذرؓ ثقافتِ اسلام
رہِ تعصب و نفرت سے ہٹ کے دیکھو تو
ہے امن و صلح کا محور ثقافتِ اسلام
یہ کہنہ مردہ روایات کی اسیر نہیں
کہ زندگی کی ہے مظہر ثقافتِ اسلام
ہو فنِ شعر کہ ہو نقش و صوت یا تعمیر
رہی ہے طاہر و اطہر ثقافتِ اسلام
ہمارے فکر و عمل میں کوئی تضاد نہیں
ہے اپنی زیست کی رہبر ثقافتِ اسلام

ہمارا گھر ہو کہ ہو مدرسہ کہ ہو مسجد
ہر ایک جا ہے معطر ثقافتِ اسلام
ہمارا رنگ سحر ہے اخوت و وحدت
اور ایسے رنگ کا پیکر ثقافتِ اسلام

فردوسِ زمیں ایران

شگفتہ تھا یہ پہلے بھی گلستاں
فلک پہلے بھی تھا یہ نور افشاں
مہکتے تھے گلاب اس سر زمیں پر
چمکتے تھے ستارے ہر جبیں پر
یہ خطہ تھا بہاروں کا نظارہ
خزاں سے دور تھا یہ خاک پارہ
یہ گوشہ تھا تمدن کا خزانہ
ثقافت کا تھا یہ رنگیں فسانہ
مگر جو آج ہے یہ تازہ کاری
یہ سب اُس خون کی ہے آبیاری
وہی جو خوں ہے رنگِ لالہ زاراں
جسے کہتے ہیں سب خونِ شہیداں
یہی وہ خون ہے خونِ معطر
ہے جس کے دم سے یہ گلشن منور

اسی خوں کی ہے ساری عطر بیزی
اسی خوں کی ہے ساری جلوہ ریزی
اسی کا رنگ ہے سرو و سمن میں
اسی کا نور ہے کوہ و دمن میں
اسی کا رنگ ہے تازہ ہوا میں
اسی کا عکس ہے روشن فضا میں
جہانِ روشنی ہے اس کے دم سے
جمالِ زندگی ہے اس کے دم سے
لبِ امروز ہے خونِ شہیداں
بہار افروز ہے خونِ شہیداں
رخِ ایقان کا یہ خوں ہے غازہ
دلِ ایماں ہے اس کے دم سے تازہ
اسی خوں کی بدولت ہے یہ منظر
کہ گلشن کی فضا ہے روح پرور
نہالِ حریت ہیں بار آور
جہادِ راہِ حق ہے ان کا رہبر
سروں میں ان کے ہے ذوقِ عبادت
دلوں میں موجزن شوقِ شہادت
جبینوں پر نئی اک روشنی ہے
تو سینوں میں نئی اک زندگی ہے
گلابوں میں مہک آئی ہے ایسی
ستاروں میں چمک آئی ہے ایسی
کہ یہ کنجِ چمن ہے عکسِ جنت
فضا اس چرخ کی ہے رشکِ رفعت
''اگر فردوس بروئے زمین است
ہمین است وہمین است وہمین است''

سنلتقی فی تل ابیب

(عرب اسرائیل جنگ ۱۹۶۷ء کے تناظر میں)

دمشق قاہرہ بغداد جاگ اٹھے ہیں
سنلتقی فی تل ابیب
سب کا نعرہ ہے
ریاض و مکہ و عمان کے در و دیوار
اسی صدا اسی نعرے سے
گونج اٹھے ہیں
یروشلم کی مقدس فضا کے شیدائی
عدو پہ ٹوٹ پڑے ہیں
مثالِ برقِ تپاں
رخِ عرب ہے شہیدوں کے خوں سے لالہ فام
کہ حریت کا علم
اور ہو بلندی پر
سنلتقی فی تل ابیب
سب کا نعرہ ہے

اک نئی کربلا

(جنگِ خلیج ۱۹۹۱ء)

میری آنکھیں یہ کیا دیکھتی ہیں؟
کہ بغداد اور کربلا و نجف
آج ہیں خاک و خوں میں نہائے ہوئے
بام و دیوار و در ہیں مدینے کے نوحہ کناں
اور مکے کا شہر امیں بھی تو گریہ کناں ہے
کہ اسلامیوں کے محافظ یہود و نصاریٰ بنے ہیں
یہود و نصاریٰ کہ اسلام کے دشمنِ دائمی ہیں
وہ آج اپنے ناپاک قدموں سے ہیں سرزمینِ مقدس کو روندے ہوئے

میری آنکھیں یہ کیا دیکھتی ہیں؟
کہ صدیوں کے بعد اس جہانِ تغیر میں
تاریخ پھر خود کو دہرا رہی ہے
نئی کربلا پھر سے ترتیب دی جا رہی ہے
فرات آج خود کتنا تشنہ دہن ہے

زمیں پر اک اک قطرۂ آب کو پھر ترستے ہیں معصوم
اور آسماں سے ہے شعلوں کی بارش
دھواں ہی دھواں ہے جو بارود کا پھیلتا جا رہا ہے
اجل کا دھواں
آندھیاں اٹھ رہی ہیں کراں تا کراں
ظلم کی آندھیاں
وقت کے سب یزید اور نمرود و فرعون ہیں اک طرف
دوسری سمت شبیرؑ کی استقامت
براہیمؑ کی حریت اور علیؑ کی شجاعت کے ہیں نام لیوا سبھی

میری آنکھیں یہ کیا دیکھتی ہیں؟
کہ اصحابِ فیل آج پھر حملہ آور ہوا چاہتے ہیں
ابابیل بھی اپنی چونچوں میں کنکر لیے منتظر ہیں
کہ کب اذنِ یلغار ہو تو کریں ہاتھیوں کو فنا
جبر کی ایک حد ہے تو پھر صبر کی بھی تو حد ہے
کہ اب حشر ہونے کو ہے
اے خدا اے علیم و بصیر و سمیع!
اپنے بندوں کی فریاد سن!

اُن پہ گزری ہے جو اس کی روداد سُن!
اس سے پہلے کہ شیطان کی شیطنت عام ہو
اپنے گھر اپنے بندوں کی خاطر
ابابیل کی فوج کو اذنِ یلغار دے
حکمِ پیکار دے

نئے افق کا سُورج

تیرگی وہ تھی کہ بے نور تھا شب کا منظر
کوئی جگنو نہ ستارہ نہ کوئی شمعِ جمال
کوئی خوشبو نہ کوئی رنگ نہ کوئی نغمہ
ذہن خالی تھے خیلات کی رعنائی سے
زنگ آلود تھا دروازۂ شہرِ احساس
حُسن جذبات تھا باقی نہ علوِ افکار
عظمتِ فن تھی سلامت نہ ہنر کی تقدیس
ایک ہی رنگ کا منظر تھا محیطِ علام
جسمِ افلاک تھا پیراہنِ شب میں ملبوس
تیرہ و تار مناظر تھے زمین کی قسمت

افق شب کہ تھا خوابیدہ و تاریک بہت
یک بیک صبح کی تنویر سے بیدار ہوا
صبح تابندہ ہوائی عارض سیمیں کی طرح
نغمہ و نور کا پیکر ہے فلک کی رفعت
شہرِ احساس میں خوشبو کے مناظر جاگے
جگمگاتی ہیں کچھ اس طرح سحر کی کرنیں
جیسے افلاک کے ماتھے پہ سجا ہو سورج
روشنی پھیل گئی ذہن کے ایوانوں میں
افقِ نو سے نیا مہرِ درخشاں اُبھرا
یہ نیا مہرِ درخشاں ہے نشانِ منزل
جس سے ہر راہروِ راہِ وفا کے دل میں
قربِ منزل کا یقیں اور ہوا ہے راسخ
ہے یہ منزل کا یقیں نظمِ چمن کا آئیں
اسی آئین سے ممکن ہے چمن کی تزئیں

رہبرِ ملت

قائدِ حریت ہے نام ترا
انقلابِ عظیم کام ترا
نقش ہر دل پہ ہے دوام ترا
اے خمینی! اے رہبرِ ملت

شاہی سطوت کے بت گرائے ہیں
جاہ وحشمت کے بت گرائے ہیں
تو نے ظلمت کے بت گرائے ہیں
اے خمینی! اے رہبرِ ملت

عام تو کیا محبت کو
آدمیت کو اور اخوت کو
ریزہ ریزہ کیا ہے نفرت کو
اے خمینی! اے رہبرِ ملت

صبح کی آب و تاب تجھ سے ہے
روشنی کامیاب تجھ سے ہے
یہ نیا انقلاب تجھ سے ہے
اے خمینی! اے رہبرِ ملت

امامِ اہلِ وفا

مئے حیات سے لبریز جام ہے اُس کا
ہر اہلِ درد کے لب پر کلام ہے اُس کا
جو علم و فکر و شعور و نگاہ رکھتے ہیں
وہ جانتے ہیں دلوں میں مقام ہے اس کا
وہ انقلاب کا بانی وہ رہبرِ ملت
امامِ اہلِ وفا اب بھی نام ہے اس کا
جہالتوں کے اندھیرے مٹا دیئے اُس نے
چراغِ علم سے روشن پیام ہے اس کا
کدورتوں کو کیا ختم نرم لہجے سے
نظامِ امن و محبت نظام ہے اس کا
اُسی کا نقشِ قدم حریت کی منزل ہے
جہان بھر میں سحرؔ فیضِ عام ہے اس کا

انقلابِ اسلامی

حسینیت کی صدا انقلابِ اسلامی
ہے حریت کی بقا انقلابِ اسلامی
پیامِ رحمتِ عالمؐ پیام ہے اس کا
نشانِ امن و بقا انقلابِ اسلامی
فروغِ وحدتِ اسلامیانِ عالم را
ظہورِ اہلِ وفا انقلابِ اسلامی
نہالِ فکر کی بالیدگی عمل کا ثمر
جواں دلوں کی نوا انقلابِ اسلامی
ہے کُل جہان کے مستضعفین کا نعرہ
ہمارا راہ نما انقلابِ اسلامی
اندھیری شب میں بھٹکتے مسافروں کے لیے
چراغِ راہ بنا انقلابِ اسلامی
ملوکیت کے صنم پاش پاش کرنے کو
ہے تیغِ صبر و رضا انقلابِ اسلامی
نظامِ کہنہ کے آثار نیست و نابود
نظامِ نو کی بنا انقلابِ اسلامی
ہے روحِ عصر فروزاں اسی کی کرنوں سے
منارِ دینِ خدا انقلابِ اسلامی

کُہرے میں دھنک

Kulliat-E-Hussai

حُسین سحرؔ

آسماں کتنا نیلا ہے

آسماں کتنا نیلا ہے!
نیلاہٹوں کا یہ پھیلا سمندر
افق تا افق موجزن ہے
چمکتے ہوئے چاند کا مرمریں جسم تابندہ تر ہے
ستاروں میں رخشندگی جلوہ گر ہے
فضا کی جبیں پر کہیں تیرگی کا نشاں تک نہیں ہے
خلاؤں کے رستے جو صدیوں سے بے نور تھے
آج نیلاہٹوں سے منور ہیں
یہ روشنی اُس کے نقشِ کفِ پا کا اعجاز ہے
جو کہ خود روشنی ہی کا اک راز ہے
ورنہ پہلے کبھی آسماں اتنا نیلا نہیں تھا

❁

کہرے میں دھنک

سرمئی کہرے کی چادر آسمانوں پر تنی ہے
صبح کے چہرے کے خدوخال گم ہیں اس نقابِ تیرگی میں
نرم آغوشِ افق میں آفتابِ نو کی آنکھیں بند ہیں
اس تیرگی کے آئنے میں عکس لرزاں ہیں ٹھٹھرتے جگنوؤں کے
یک بیک کرنیں چمک اٹھی ہیں میرے پردۂ افکار میں
ذہن کے کہرے میں یادِ جانفزا کس کی یہ چمکی ہے
کہ ساتوں رنگ خوابوں کی دھنک کے جاگ اٹھے ہیں

❁

ہَوا کی شاعری

ہوا کی شاعری بڑی عجیب ہے
ردیف و قافیہ سے بے خبر
یہ شاعری

زمیں کے فرش کی عظیم وسعتوں سے
آسماں کی پُر جلال رفعتوں میں ہے رواں دواں
کہیں نسیم گلستاں کے روپ میں گُہر فشاں
کہیں خزاں کی تیز رو ہوا کی شکل میں الم کناں
کہیں ٹھٹھرتی کانپتی ہوائے سرد کے لباس میں
کہیں سلگتی چیختی کراہتی ہوئی فضائے گرم میں شرر بجاں
کہیں مثالِ صبح، زرد رُو
کہیں شفق کے ساتھ ساتھ ارغواں
کہیں غزل سرا مہکتی ٹہنیوں کے ساتھ ساتھ
کہیں کسی کی زلفِ عنبریں کے ساتھ نغمہ ریز رنگ و بو کے ساز پر
کہیں خنک ہوا کی شکل میں فضائے کوہسار میں ہے ابرِ نو بہار کی قدم قدم
پہ ہمسفر
کہیں بہت ہی خشک، خوفناک جنگلوں میں نوحہ خواں
کہیں خموش، بے زباں،
حقیقتاً یہ خامشی عظیم ہے
ردیف و قافیہ سے بے خبر
ہوا کی شاعری بڑی عظیم ہے

❁

آئنہ

تمام چہرے ہیں ایک جیسے
تمام ناموں کا ایک ہی نام مشترک ہے
تمام شہروں میں ایک سے لوگ رہ رہے ہیں
تمام گلیوں میں ایک سا شور اٹھ رہا ہے
تمام نوحے تمام نغمے تمام نعرے ہیں ایک جیسے
تمام لوگوں کا ایک ہی نقطۂ نظر ہے
تمام باتوں کا ایک ہی حاصلِ سخن ہے
تمام راہوں پہ ایک ہی قافلہ رواں ہے
تمام رنگوں کا ایک ہی عکس
غم کے یک رنگ آئنے میں ابھر رہا ہے
کبھی اگر آئنہ یہ ٹوٹے
تو ریزہ ریزہ ہزار عکسوں میں
دل کا یہ آبلہ بھی پھوٹے

❁

مقتل

قتلِ مہر و ماہ اک رسمِ قدیم
جاری و ساری ازل سے ہے یہ دستورِ عمل
آسماں ہے ظلمتوں کا ریگزار
ایک صحرائے بسیط
ریت کے ذروں کا بے پایاں محیط
تیرگی کا ہم زبان و ہم عناں
روشنی سے بے خبر
موت کی آماجگاہِ مستقل
زندگی سے بے خبر
ظلم کا آتش فشاں
آگ کے شعلوں کا شہر
منظر رنگِ شفق ہے خون کی نہرِ رواں
مقتلِ خورشید و مہتاب و نجوم
غرب سے ہے شرق تک
بس ایک ہی قاتل کا دور
شب زدہ، خونیں قبا، خنجر بکف
منجمد حدِ نظر تک ہیں لہو کے دائرے
کس قدر ویران ہے دشتِ خلا
اک کرن بھی نور و خوشبو کی کہیں پیدا نہیں
روشنی ہے کس قدر بے دست و پا!

❁

آخری رنگ

نیلگوں رنگ پانی کا
اور خشک مٹی کا خاکستری رنگ
شب کے اندھیرے میں سویا ہوا تھا
کہ جب دم ہوا جب چلی
تو یہ رنگوں کی خوابیدہ دنیا
نئی شان سے جاگتی مسکراتی ہوئی لہلہائی
نئی ٹہنیوں پر نیا سبز رنگ آ گیا

پھر ہوا جب چلی
تو نئے پھول خوشبو کا جادو جگانے لگے
سبز سے سرخ تک کا فاصلہ طے ہوا
شام تک جلتے سورج کی کرنوں
ستمگر ہواؤں کی یورش سے
پتے بکھرنے لگے
ہر طرف خاک ہی خاک اڑنے لگی
سرخیِ گل نے زردی کی منزل کی جانب سفر طے کیا
دیکھتے دیکھتے چار سو زرد منظر ہویدا ہوا
تو یہ دل نے کہا
''اب کلر بکس'' میں بس یہی رنگ ہے
غالباً زرد رنگ آخری رنگ ہے

❁

دائرہ

ابد کا آخری نقطہ بھی شاید ہے ازل کا اولیں لمحہ
کہ اس سے متصل ہے
زندگی کا بحرِ بے پایاں
روانی جس کی موجوں میں بلا کی ہے
کبھی جب حرفِ ''کُن'' کی گونج
ٹکراتی ہے ان موجوں سے
تو تخلیق کا در
دائرہ در دائرہ کُھلتا ہے
اس موّاج دریا میں
جسے ہم وقت کہتے ہیں
ازل کی صبح کا وہ اولیں نقطہ
سمٹ کر پھیلتا ہے جب ابد کی شام کی جانب
تو پُرکارِ صدائے کُن
ابد سے پھر ازل کی سمت بڑھتی ہے
محیطِ وقت کی تکمیل کرنے
یہ سفر جاری ہے اور جاری رہیگا
جانے کب تک؟

❁

ایک منظر

آسماں پر بادلوں کا اک ہجوم
بادلوں میں چاند کی کشتی رواں
چاند کی کشتی پہ ٹوٹا بادباں
بادباں کے پاس آوارہ نجوم

کبھی تُم نے دیکھا؟

کبھی تُم نے دیکھا؟
درختوں پہ کھلتے ہوئے رنگ کتنے حسیں ہیں!
سرِ شاخ اڑتی ہوئی تتلیوں کی قطاریں
افق پر لچکتی ہوئی یہ دھنک کی کمانیں
مہکتے ہوئے پنچھیوں کی اڑانیں
مہکتے ہوئے سُرخ اور زرد پھولوں کی بیلیں
فلک سے برستے ہوئے شبنمی آئنوں کی پھواریں
چمکتے ہوئے نیلگوں آسماں کے افق پر
ابھرتے ہوئے شوخ سورج کی کرنیں
دمکتی ہوئی نیلی نیلی فضائیں
بدلتے ہوئے موسموں کی ہوائیں
اُچھلتے ہوئے سبزرُو پانیوں کی ردائیں
یہ سب کس قدر دلنشیں ہیں!
کبھی تم نے سوچا؟
کہ یہ سارے منظر ہیں کیا؟
ایک تصویر ہیں زندگی کی
چمکتی ہوئی دودھیا روشنی کی
مہکتی ہوئی سرمدی تازگی کی
یہ تصویر اب دیکھنا تو کُھلی آنکھ سے دیکھنا
اس کا نقاش، اس کا مصور
تمہارے ہی اندر چھپا ہے
تمہارے ہی رنگوں میں وہ اپنا خونِ جگر گھولتا ہے
تمہاری ہی آواز میں بولتا ہے

سبز پُھولوں کا پیغام

جب فضاؤں میں آلودگی دم بدم پھیلتی جا رہی ہو
کراں تا کراں نفرتوں کا دھواں اٹھ رہا ہو
ہواؤں میں خوشبو
گھٹاؤں میں جادو نہ ہو
جھوٹ کی گرد ہونٹوں پہ جمتی چلی جا رہی ہو
فریب وہوس کی چمکتی ہوئی دھوپ
آنکھوں کو خیرہ کیے دے رہی ہو
دماغوں کو برفاب سوچوں نے شل کر دیا ہو
دلوں پر کدورت کے زہراب کا وہ اثر ہو
کہ اُلفت کے سب پھول مرجھا چکے ہوں
تو ماحول کی روشنی کی
فضاؤں کو تابندگی کی ضرورت ہے
یہ روشنی اور تابندگی قلبِ حساس کی وسعتوں میں بسی ہے
اگر چاہتے ہو
فضاؤں میں پاکیزگی ہو
ہواؤں میں خوشبو
گھٹاؤں میں وہ نغمگی ہو
جو اطراف میں اپنا جادو جگائے
صداقت کی آواز گونجے
تو افلاک کی وسعتوں میں سمائے
دماغوں میں سوچوں کی گرمی
دلوں میں ہو نرمی
تو پھر چاہیئے
سب مہکتے ہوئے سبز پھولوں کا پیغامِ امن وسکوں
چار سو عام ہو

❁

تازہ ہَوا کا جھونکا

رات کی بات ہے
ماحول تھا اس درجہ مرے قریۂ جاں کا شبگوں
تھی فضائے چمنستان زبوں

ظلمتِ شب تھی کہ اُمڈی ہوئی گھنگھور گھٹا
سائے ہی سائے نظر آتے تھے ہر سو گہرے
خوفناک اور عجیب
کسی عفریت کی مانند غضبناک و مہیب
ظلم اور جبر کا پہرہ تھا دل و جاں پہ محیط
زیست ویران تھی جس طرح کوئی دشتِ بسیط
ذہن پر طاری خزاں کا تھا طلسم
روح پابندِ سلاسل تھی جو آزاد تھا جسم
ابر تھا چھایا ہوا درد و الم کا ہر سُو
کوئی آہٹ نہ کوئی رنگ نہ کوئی خوشبو
زرد تھا چہرہ اشجار غبارِ غم سے
اور پژمردہ نظر آتی تھی ہر ایک کلی
برگ بے رنگ و نمو
شاخ بے برگ و ثمر
حبس تھا قریۂ جاں کا موسم
ہر طرف چھایا تھا شب کا عالم
شبِ بے ماہ و نجوم
در و دیوار پہ سایوں کا ہجوم

شب کی شدت میں اضافہ جو اچانک ہوا، دل زور سے دھڑکا میرا
نکل آیا افقِ جاں پہ نیا مہرِ درخشاں ایسے
جیسے یکدم تنِ بے جان میں جاں آ جائے
جیسے بے صوت و صدا کو بھی زباں آ جائے
جیسے بھولے ہوئے کو یاد نشاں آ جائے
اس نئے مہرِ درخشاں سے ہے وابستہ بہار
حبس کے موسمِ بے رنگ و صدا کے رخ پر
زیست کی زندہ علامت کی پکار
گنگناتی ہے نئی شان سے خوشبو کی دلہن
صبح کی پہلی کرن
صبح کی پہلی کرن مرگ زدہ موسم میں
سانس لینے کے لیے
تازہ ہوا کا جھونکا

❁

کلربکس

سیاہ زلفیں ہوا میں لہرا رہی تھیں ابرِ سیاہ بن کر

حسین عارض گلاب کی یاد تازہ کرتے تھے
سرخ ہونٹوں میں اک قیامت تھی
نیلی آنکھوں میں گہری جھیلوں کا بانکپن تھا
دھنک کے رنگوں کا یہ تماشا
عجب نظارہ دکھا رہا تھا
کوئی کلر بکس کھل گیا تھا

مشاہدہ

کوئی تازہ نظارہ دیکھو
تو محسوس ہوتا ہے اکثر
کہ ایسا نظارہ تو پہلے بھی
دیکھا ہوا ہے

جبر

کیا یہی جبر ہے مشیت کا
ہنسنا چاہیں تو ہنس نہیں سکتے
رونا چاہیں تو رو نہیں سکتے

یاد

واقعے کا عکس
میرے ذہن کے آئینے میں
موجود ہے
یاد
کہتے ہیں جسے
وہ ایک لمحہ

آتشیں لمحہ
مرے ہی خانۂ زنجیر میں
پابند ہے

❁

انکشاف

مرے گھر کے آنگن میں
سورج مکھی کا حسیں پھول
کس شان سے مسکرا کر مجھے دیکھتا ہے
مجھے اپنی ہستی کا رہ رہ کے احساس دیتا ہے
لیکن کبھی آج سے پیشتر
مَیں نے اس پر توجہ نہ دی تھی

❁

کلر سکیم

سبز درخت
گلابی کلیاں
نیلی جھیل
اور پیلا چاند
فطرت کے شہکار کے آگے
ساری تصویریں ہیں ماند

❁

بس ایک قطرۂ خوں

فضائے مرگِ مسلسل ہے چار سو طاری
بس ایک قطرۂ خوں زندگی کو کافی ہے
ہوائے ظلمتِ شب ہے رواں دواں ہر سُو
بس ایک قطرۂ خوں روشنی کو کافی ہے
صدائے جہل مرکب ہے ہر طرف جاری
بس ایک قطرۂ خوں آگہی کو کافی ہے
درندگی ہے کہ پھیلی ہے بے حسی بن کر

بس ایک قطرۂ خوں آدمی کو کافی ہے

❁

خواب بھی کتاب ہیں

خواب بھی کتاب ہیں کُھلی ہوئی
خواب سے بھی سیکھتی ہے زندگی
علم کے ظلمات، فن کے مخمسوں کے سلسلے
آگہی کا جہل، عرفاں کا گماں
موت کے امکاں، حیاتِ دائمی کے وسوسے
خواب سے بھی جانتی ہے زندگی
شور کا سکتہ، خموشی کی زباں
دن کی دیوارِ سیہ، شب کے چمکتے آئینے
خواب سے بھی دیکھتی ہے زندگی
فاصلوں کی قربتیں اور قربتوں کے فاصلے
پستیوں کی رفعتیں اور رفعتوں کی پستیاں
موسموں کے آتے جاتے فاصلے
خواب سے بھی سوچتی ہے زندگی
ان چھوئے احساس دل میں، ان کہی اک داستاں
ان سنے کچھ زمزمے اور ان چکھے کچھ ذائقے
جو شاملِ کتاب ہیں
یہ سب اُسی کے باب ہیں
عذاب در عذاب ہیں
سراب در سراب ہیں
کہ خواب بھی کتاب ہیں

❁

آلودگی

دم بہ دم پھیلتا جا رہا ہے دھواں نفرتوں کا
خموشی کی اک دھندسی ہے کراں تا کراں
شور ہے حسرتوں، آرزوؤں کا ہر سُو
تمناؤں کی دھول اڑتی ہے سینے میں
حرص و ہوس زہر بن کر رگوں میں اترنے لگی ہے

مجھے ریزہ ریزہ جو اندر سے کرنے لگی ہے
گھنی ظلمتوں کے حوالے مجھے لحظہ لحظہ کیے جا رہی ہے
مری روح کے چاند کو
رفتہ رفتہ یہ گہنا رہی ہے

❁

موسم بدلتا ہے

ہوا کا سرد جھونکا کہہ رہا ہے
آخرِ شب کے دریچے سے
اٹھو! دیکھو کہ اب موسم نیا پیکر بدلتا ہے
نئی رُت کے تصور میں
رگوں میں برف بن کر منجمد جو تھا
وہ تازہ خوں پگھلتا ہے

اندھیرے چھٹنے والے ہیں
کسی رخشندہ چہرے کی طرح سورج نکلتا ہے
نئی خوشبو بتاتی ہے
کسی کے بازوؤں جیسی لچکتی سبز شاخوں پر
نئی کلیاں ہمکتی ہیں
نئے رنگوں کے استقبال میں
سینے کے اندر دل مچلتا ہے
نیا منظر بدلتا ہے

یہ منظر ہے گلابوں کے مہکنے کا
گیا موسم سرابوں کے چمکنے کا
نظارہ ہے یہ خوابوں کے دھڑکنے کا
یہ سارے خواب ہیں دل کی جوانی کے
جوانی سے معطر زندگانی کے
نظر کو خیرہ کرتی روشنی کے
خوشبوؤں کو دان کرتی زندگی کے

وقت کی آنکھیں جو پتھرائی ہوئی تھیں
انتظارِ موسمِ نَو میں
کسی کی سُرمئی آنکھوں کی صورت جگمگاتی ہیں

لبوں پر پھول برساتی وہ آنکھیں مسکراتی ہیں
وہ آنکھیں گنگناتی ہیں
بہاروں کا حسیں پیغام لے کر آنے والا ہے کوئی
روشن فضاؤں پر کوئی پھر چھانے والا ہے
کہ وقت احساس کے سانچے میں ڈھلتا ہے
نیا موسم بدلتا ہے

❁

ریالوں کے درخت

سلگتے ریگزاروں
تپتے صحراؤں
جھلستے دشتِ بے پایاں کے ماتھے پر
چمکتے ہیں ہیں سرابِ بے اماں کی وسعتوں میں
کچھ لہکتے نخلِ بے سایہ کی صورت
یہ ریالوں کے درخت

ان درختوں کی ہیں شاخیں خاردار
جن کے اک اک خار کی نوکِ زباں پر
خوشبوؤں سے پُر اجالوں کے سراب
خوابِ فردا کے چمکتے ماہتاب
ہیں ریالوں کے گلاب

ان ریالوں کی مگر نشو ونما ممکن نہیں ہے
خون پسینے کے بغیر
ان کو پانی کی بجائے ابنِ آدم کی اُبلتی محنتوں کا خون
اور اس کی مشقت کا پسینہ راس ہے
مہر کی حدت انہیں بادِ بہاراں کی طرح
دھوپ کی شدت انہیں ابرِ باراں کی طرح

❁

انجائنا

عجیب ہلکی سی ٹیس سینے میں جاگتی ہے

بچپن میں بچپن

(اپنی پچپنویں سالگرہ کے موقع پر)

مَیں پچپن سال کا بوڑھا ہوں
لیکن آج یہ محسوس ہوتا ہے
کہ پچپن سال تو بچپن کے دن ہی ہیں
وہی معصوم حیرت میری آنکھوں میں چمکتی ہے ابھی تک
جو کبھی بچپن میں مَیں محسوس کرتا تھا
عجب کسک سی یہ دل کے اندر مچل اٹھی ہے
رگوں میں یہ اک گھٹن
لہو میں تھکن سی کیوں ہے؟
یہ گھپ اندھیرے میں
روشنی کا بہاؤ
احساس کا بھڑکتا الاؤ کیا ہے؟
چمک سی یہ فکر میں
مہک سی یہ ذکر میں آ گئی کہاں سے؟

❁

وہی شوخی، شرارت میری سانسوں میں مہکتی ہے ابھی تک
جو مرے بچپن کا حصہ تھی
وہی لالچ بھری ضد میرے سینے میں دھڑکتی ہے ابھی تک
جو کبھی بچپن کا قصہ تھی
جہاں رنگیں نظارہ ہو، یہ دل ویسے مچل اٹھتا ہے بچپن کی طرح
رنگوں کو پانے کی تمنا میں لپکتا ہوں
نکل جاتا ہوں مَیں خوشبو کی لہروں کے تعاقب میں
فقط اک حسرتِ ناکام ہے جو ہاتھ آتی ہے
مگر یہ حسرتِ ناکام بھی اک کامیابی سے مجھے سرشار رکھتی ہے
کہ خود سے برسرِ پیکار رکھتی ہے

ہے بچپن عمر کا آغاز
تو یہ دائرے کا ایسا نقطہ ہے
بڑھاپے کی جو سرحد پر بالآخر آ کے ملتا ہے
مجھے محسوس ہوتا ہے کہ مَیں اس دائرے کی تیز رو پرکار کی زد میں ہوں
شاید اس لیے کہتا ہوں
مَیں پچپن نہیں بچپن میں ہوں اب تک

❁

تلاشِ گمشدہ

مَیں اک عرصے سے گُم ہوں
لاپتہ ہوں ،کھو گیا ہوں
زندگی کی رہگزاروں میں
کہاں کوئی مجھے ڈھونڈے؟
نہیں میرا نشاں کوئی
نہیں منزل کوئی میری
نہیں ہے کارواں کوئی
مگر پھر بھی یہ خواہش ہے مری
کوئی مجھے ڈھونڈے
بھری دنیا میں کوئی تو کرے ہمت
جو مجھ کو ڈھونڈ لے ان رہگذاروں میں
کسی کو مَیں کسی بھی موڑ پر مل جاؤں تو مجھ کو پتا دے
کون ہوں مَیں اور کہاں جانا ہے مجھ کو؟
ہاں اگر کوئی مجھے ڈھونڈے
تو اس احسان کے بدلے
نثار اس پر مَیں اپنی ہستی نا کام کر دوں گا
صلے میں اس کے
اپنی ذات اس کے نام کر دوں گا

❁

ضرورت ہے

ضرورت ہے محبت کی
دلِ انساں میں جو نفرت کے پیچ و تاب کے بدلے
تعصب سے بھرے زہراب کے بدلے
وفا کا انگبیں بھر دے

ضرورت ہے قناعت کی
جو سیم و زر کی تاریکی میں بھٹکی ،مضطرب
حرص و ہوس کی زخم خوردہ
روحِ انسانی کے زخموں کو
سکوں سے مندمل کر دے

ضرورت ہے اخوت کی
جو بکھرے بھائیوں،
اک دوسرے کے خون کے پیاسوں کو
پھر سے ایک ہی مضبوط رشتے میں پروئے
اور سارے بکھرے بکھرے آنگنوں کو ایک کر دے
سب کو پھر سے ایک ہی گھر دے

ضرورت ہے جہاں میں
پھر سے ساری نوعِ انساں کو
محبت کی، قناعت کی، اخوت کی
کہ دنیا میں فضائے امن قائم ہو

❁

قطرہ قطرہ زندگی

مریض انسانیت دم توڑتی ہے
خون کی اس کو ضرورت ہے
ہے اس کی زندگی کی آس خطرے میں
معالج اس کے کہتے ہیں
مرض اس کا ہے جاں لیوا
نہیں امید بچنے کی
مگر انساں کا خونِ گرم و تازہ ہی بچا سکتا ہے اس کو
موت کے بے رحم پنجے سے
کوئی تو ہو
جو اس بیمار کو اپنا جوان و گرم خوں دے کر
رگِ تیرہ کو اس کی جرعہ جرعہ روشنی بخشے
تنِ مردہ کو اس کے قطرہ قطرہ زندگی بخشے

❁

خوشبو کا سفر

دن ڈھلا
شام پھیلی، تو سورج کی کرنوں نے
برقِ بلا خیز کا روپ دھارا

دھنک کے حسیں رنگ کُہر ے میں ڈو بے
ہواؤں کے لشکر نے شب خون ما را
فضاؤں میں
غنچوں کے رو نے ،گلوں کے سسکنے کی آ واز گونجی
خزاں دیدہ پتوں کی آ ہیں
سبکبار شاخوں کے نوحے
دھواں بن کے اُٹھے
نئی منزلوں کی طرف
خوشبو ئے گل بھی اِک نغمۂ جاں بنی
اور سازِ چمن سے سفر کر گئی

❁

اے مری بے خواب آنکھو!

اے مری بے خواب آنکھو!
روشنی کی مشعلو!
غور سے دیکھو شبِ غم کا سماں
شب کے بے آواز نغمے گونجتے ہیں چار سُو
چاندنی کی آسمانی جھیل میں
تیرتے پھرتے ہیں خوشبو کے سبُو
دیکھتے ہی دیکھتے کیا ہو گیا ؟
چاند کا چہرہ غبارِ درد بن کر کھو گیا
شہر کا اک اک دریچہ سو گیا
رات کے بے نور زنداں میں کوئی روزن نہیں
کوئی بھی دیوار و در روشن نہیں
کوچہ و بازار کے سینے میں اک دھڑکن نہیں
ہر طرف ویرانیاں ،تنہائیاں
آرزو کی بے ثمر پہنائیاں
حسرتوں کی بے صدا پرچھائیاں
پھر وہی ہم ہیں وی ہیں رت جگے
ہونٹ ہیں خاموش
لیکن چشمِ نم سے آج بھی جاری ہیں دل کے زمزمے
آہ و ہ شب کی صدائے دل نواز
گہرے سناٹوں میں روحِ مضطرب کا سوز و ساز
تیرگی کے سرد لمحوں میں صدائے جاں گداز

آسماں کی شاخ پر تازہ گلاب
وہ جمالِ ماہتاب
جاگتے لمحوں کا خواب
آج کی شب اپنی قسمت میں نہیں

❁

ندی

اندھیری شب میں
بلند اور مرمریں پہاڑوں کی سرد تاریک چوٹیاں
برف سے ڈھکی تھیں
کہیں کوئی روشنی نہ آواز کا نشاں تھا
ہر ایک ذرہ مہیب خوابوں کے تیرہ غاروں میں کھو چکا تھا
مگر فلک نے جو آنکھ کھولی
دمکتے سورج کی پہلی کرنوں کا گرم و بیدار لمس پا کر
جو برف پگھلی
تو وادیوں کے گلاب ہونٹوں پہ نرم خوشبو کے گیت اُبھرے
زمین انگڑائی لے کے جاگی
تو سبز پتوں کی چوڑیوں سے کھنکتی شاخوں کی صندلیں باہیں کسمسائیں
سیاہ زلفوں کے ابر لہرائے آسماں پر
تو نیم وا آنکھیں جگمگائیں
لبوں کی کلیاں چٹک اٹھیں
گلشنوں کے سانسوں میں زیر و بم تھا
جو برف پگھلی
تو نیم مردہ زمین میں زندگی در آئی
بہار کی روشنی در آئی
کہ اس کے خوابیدہ اَن چھوئے ریشمی بدن کی خنک رگوں میں
یہ برف بھی خونِ گرم بن کر رواں دواں تھی
یہ برف تھی خون تھی کہ پانی
مگر یہ تھی زیست کی نشانی
نئی جوانی،
کہ جب یہ شفاف برف یہ خوں یہ زندہ پانی رواں ہوا
ایک چڑھتی ندی کی شکل میں پستیوں کی جانب
تو کوہ و میداں کے سنسناتے ہوئے فراز و نشیب تھے اس کی رہگذر میں
ہری بھری کھیتیوں کی تازہ کھلی ہوا اس کی ہمسفر تھی

مگر جو یہ ندی، گنگناتی طویل ندی،
نشیب کے گہرے پانیوں میں
وسیع نیلے سمندروں میں خموش ہو کر گری
تو نیچے اتھاہ گہرائیوں میں
اک سیپ تشنہ لب تھا
وہ منتظر تھا کہ ابرِ نیساں کا زیست افروز ایک قطرہ
چمکتے موتی کی شکل میں اس کے خشک تشنہ لبوں پہ ٹپکا
یہ ایک موتی، چمکتا موتی
ہے اس جواں سال بہتی ندی کے سارے انتھک سفر کا حاصل
یہی ہے اس کے سفر کی منزل

❁

اُسے دیکھنے کی خواہش

مَیں نے دیکھا ہے اُسے
پھر بھی کہاں دیکھا ہے؟
اس کا جلوہ تو ہے پارہ پارہ
اُس کا ہر نقش ہر اک عکس نظر آتا ہے ریزہ ریزہ
ذہن اُس شوخ کے ملبوس کی خوشبو سے مہک اٹھتا ہے
مرمریں جسم پس پردہ جھلک اٹھتا ہے
برقِ رخسار چمکتی ہے کبھی زیرِ نقاب
کبھی زلفوں کے اندھیروں سے دھواں اٹھتا ہے
افقِ دل پہ ابھرتی ہے کبھی اس کے لبوں کی سُرخی
کبھی اُن جھیل سی آنکھوں میں نظر آتے ہیں چاہت کے کنول
اس کی آواز کا جادو کبھی مسحور کیے دیتا ہے
کبھی اک دستِ حنائی مجھے خوابوں کے جزیروں میں لیے پھرتا ہے
جاگتے لمحوں میں محسوس کیا ہے دل نے
میرے احساس کا آئینہ ہے ریزہ ریزہ
میرے ادراک کا شیشہ بھی ہے پارہ پارہ
یہی خواہش ہے مجھے پیاس کبھی آنکھوں کی
سامنے ہو وہ سراپا جلوہ
چلمنوں سے تو نظارے کی ہوس بڑھتی ہے

❁

وہ دو آنکھیں وہ دو شمعیں

وہ دو آنکھیں
وہ دو شمعیں
جو میری راہ تکتی تھیں
مری خاطر چمکتی تھیں
ذرا مجھ سے جدا ہو کر
دنوں کو موجزن اُن میں سمندر تھا
شبوں کو جاگنا اُن کا مقدر تھا
وہ دو بے خواب آنکھیں
چاہتوں کے نور سے روشن وہ دو شمعیں
(وہ میری کائناتِ دل، مرا سرمایۂ جاں)
اب بھی روشن ہیں
شبوں کو جاگتی ہیں آج بھی
لیکن کسی تاریک اور خوابیدہ پتھر کے لیے

پہچان

وہ جو تیرے قرب کی لذت سے ہم آغوش ہے
تیرے گیسو تیرے عارض تیرے لب
اس کی راتوں اس کی صبحوں اس کی شاموں کا مقدر ہیں
مگر
غور سے تو نے کبھی دیکھا اُسے؟
وہ مرے ہی پیکرِ بیتاب کا اک عکس ہے
مَیں جو تیرے قرب کی لذت سے ہم آغوش ہوں
تیرے گیسو تیرے عارض تیرے لب
میری راتوں میری صبحوں میری شاموں کا مقدر ہیں
مگر
سچ بتا تو نے کبھی دیکھا مجھے؟

لَمس

مدتوں بعد تجھے آج جو چُھو کر دیکھا
یہی محسوس ہوا ہے کہ مری پوروں میں
ریشم و اطلس و کمخواب کی اک نرمی ہے
شعلۂ لالہ و نسرین کی اک گرمی ہے
مری رگ رگ میں کوئی برق سی لہرائی ہے
سنسناہٹ سی مری روح میں دَر آئی ہے
ایسے محسوس ہوا ہے کہ مرا خانۂ دل
یک بیک درد کی خوشبو سے مہک اٹھا ہے
ایک مدت سے جو خاموش تھا ویرانۂ دل
طائرِ غم کی صداؤں سے چہک اٹھا ہے

❁

آئنہ تمثال

نگارِ انجمنِ دل! عروسِ بزمِ خیال
تُو شاہکارِ تجلّی تُو آئنہ تمثال
یہ رنگِ سرو و سمن یہ تبسمِ سُنبل
ہواؤں کا یہ ترنم یہ نغمۂ بُلبل
ترے ہی دم سے ہے قائم فضائے لالہ و گُل
یہ تازگی جو مہکتی ہے سبزہ زاروں میں
یہ نغمگی جو مچلتی ہے آبشاروں میں
یہ چاندنی جو دمکتی ہے ماہ پاروں میں
یہ زندگی جو مہکتی ہے مرغزاروں میں
ترے جمال سے ہے دلکشی بہاروں میں
یہ تیری زلف کا جادو یہ تیرے لب کا فسوں
یہ تیرے چہرے کی چاندی یہ تیرے قد کا ستوں
یہ تیرے عارضِ تاباں کی روشنی کی دمک
یہ تیرے گیسوئے پیچاں کی عطر بیز لہک
یہ تیری صندلیں باہوں کا دلفریب گداز
یہ تیرے عنبریں سانسوں کا لمسِ روح نواز
یہ تیرے دل کا تقدس زباں کی نکہت
یہ تیرے مرمریں پیکر کے حسن کی عظمت

ہر ایک فکر کو ہر اک خیال کو ہے محیط
تمام عالمِ جاہ و جلال کو ہے محیط
تمام حلقۂ حسن و جمال کو ہے محیط
بساطِ ماضی و فردا و حال کو ہے محیط

❁

ہم قدم

تم مری زندگی کے سفر میں
ہوئی ہومری ہم سفر
دیکھنا! راستہ ہے کٹھن
اورمنزل بہت دور ہے
اس قدر دور، جس کا نشاں تک نہیں ہے
ہاں، مگرتم مری زندگی کے سفر میں ہوئی ہومری ہم سفر
تم اگر چاہوتو راستے کی تکالیف، منزل کا غم
راحتوں میں بدل جائے
لیکن یہ اس وقت تک کیسے ممکن ہے؟

جب تک تمہارے قدم
میرے قدموں کی آہٹ کی لَے میں نہ گم ہوں
اگرتم مری زندگی کے سفر میں ہوئی ہومری ہم سفر

❁

اے نووارِدِ عالمِ آب وگِل!

اجنبی دیس سے آنے والے
اے نووارِدِ عالمِ آب وگل!
کچھ بتا!
کون سے دیس سے اس جہاں کے خرابے میں آیا ہے تُو؟
پیکرِ رنگ وبو!
تو ہے شہزادۂ ملکِ فطرت
بہاروں کی رنگینیاں تیرے لب کے تبسم پہ قرباں
تری ہر ادا حُسنِ فطرت کی غماز ہے
تو ہے معصومیت کا اُجالا
ستارے تری آنکھ کی روشنی سے منوّر

فرشتے ترے ہر قدم پر نگہباں
ترا ننھا سا دل فقط اپنی ماں کی محبت ہی میں ہے دھڑکتا
تجھے کوئی دنیا کا کیا خود کا بھی غم نہیں ہے
کہ شاید تو مخلوق ہے جنتِ سرمدی کی
مگر یہ بتا، کون سی وہ کشش ہے؟
جو تجھ کو یہاں اس خراب و زبوں عالمِ تیرہ و تار میں کھینچ لائی

❁

شریکِ سفر

مری شریکِ سفر! اے مری رفیقِ سفر!
تُو ہمقدم ہے مری اور میری ہمدم بھی
مجھے عزیز ہے تُو زندگی سے بھی بڑھ کر

تری رفاقت پیہم کا یہ کرشمہ ہے
کہ مَیں رواں ہوں ابھی تک طویل راہوں میں
فراز تھے وہ مسرت کے یا غموں کے نشیب

ہر ایک موڑ پہ تُو نے نبھایا ساتھ مرا
کبھی تھکن کا جو ہونے لگا مجھے احساس
تو تیرے قرب کی گرمی ہوئی حیات افروز
جو ڈگمگائے قدم راستے میں میرے کبھی
وہیں سہارا دیا تو نے اپنی باہوں کا
کبھی چلی جو مخالف ہوا زمانے کی
تو بڑھ کے تُو نے مرے بازوؤں کو تھام لیا
ہوئیں جو دہر سے پیدا شکائتیں مجھ کو
نگاہِ ناز نے کی ہیں عنائتیں کیا کیا
ترے لبوں کے تبسم میں تلخیاں غم کی
بدل گئی ہیں سکوں آفریں حلاوت میں
وہ حوصلہ مجھے بخشا ہر ایک منزل پر
کہ مجھ میں آیا نیا اعتماد جینے کا

مرا سفر ہے کہ جاری طویل راہوں میں
سفر کے بعد مگر پھر نیا سفر ہوگا
بدن کے بعد سفر روح کی بلندی کا
مَیں چاہتا ہوں کہ اس دائمی سفر میں بھی

ہمیشہ ایسے ترا ساتھ ہو مجھے حاصل

❁

حُدی خواں

(بیادِ اقبالؒ)

وہ حال کے سرد طاقچوں میں
عظیم ماضی کی جلتی شمعوں کو یوں سجاتا ہے
جیسے تاروں کا قافلہ، کہکشاں کی راہوں پہ گامزن ہو
یہ قافلہ، وقت کے اندھیروں میں نور بن کر
رواں دواں ہے
شعور کی منزلِ فروزاں ہے اس کی منزل
ہے اس کا سالار وہ حُدی خواں
کہ جس کے ہونٹوں پہ زمزمے ہیں صداقتوں کے
حسین اقدار کے حریری جواں بدن پر
صداقتوں کی یہ جگمگاتی قبا
اُسی کے لطیف نغموں کے تار بُنتے ہیں

روز و شب کی مسافتوں میں
شعور کی منزلِ فروزاں
کچھ اور نزدیک آ گئی ہے
کہ قافلے کی جرس کی آواز پر
حُدی خواں کی گرم آواز چھا گئی ہے

❁

فیضؔ

ایک آواز
نئے رنگ میں ڈوبی آواز
اک ستارہ
جو علامت تھا سحر تاب شعاعِ فن کی
ایک شعلہ
جو تنِ تنہا شبِ تیرہ و تاریک میں تھا تابندہ
ایک نغمہ
جسے خود ساز کا دل ڈھونڈھتا ہو

ایک خوشبو
جو بکھر کر رہے ہر سمت فضا میں آباد
ایک شاعر
جو مفکر بھی تھا دانشور بھی

❁

صبح فردا کا استعارہ

(بیادِ مجید امجد مرحوم)

وہ جس کی باتوں کی گرم خوشبو
لطیف لہجے کا نرم رس
ذہن ڈھونڈتا ہے
یہ انجمن ہے اسی کی شمعِ خیال کی روشنی سے تاباں
اُسی کی آواز نغمگی بن کے گونجتی ہے فضائے دل میں
ادب کے صد رنگ گل کدے میں
ہے اس کے پھولوں کا رنگ تازہ
گو اس کی قسمت میں تھا ''شبِ رفتہ'' کا نظارہ
مگر رہا دوسروں کی خاطر وہ صبحِ فردا کا استعارہ
اگرچہ ہم سے بچھڑ چکا ہے
مگر دلوں کی کتاب میں اس کا نام محفوظ ہے ہمیشہ
کہ عکس اُس کا ہے اپنے شعروں کے آئنوں میں
وہ اب بھی زندہ ہے اپنی نظموں میں

❁

تمازتوں کا مسافر

(انوار انجم کی وفات پر)

وہ زیرِ سایۂ شاخِ نہالِ غم تنہا
تمازتوں کا مسافر، سکون کا خواہاں
لبوں کی پیاس بجھانے چلا تھا صحرا میں
چمکتی ریت کے دریا اُسے نصیب ہوئے
سنا رہا تھا جو آشوبِ ذات کے قصے
دکھوں کی آگ میں چپ چاپ جل گیا ہے وہ
طلسمِ شام و سحر سے نکل گیا ہے وہ

مجھے یقین ہے وہ اب بھی سوچتا ہو گا
کہ زہرِ مرگ سمِ زندگی سے تلخ نہیں
بدن کی قید سے چھٹ کر حقیقتاً اُس نے
غموں کی تیرہ شبی سے فراغ پایا ہے
عظیم روشنیوں کا سراغ پایا ہے

❁

شمعِ صدا

(ملکہ ترنم نورجہاں کی وفات پر)

شبِ سکوت میں
وہ اک تجلّیٔ آواز
سماعتوں کے لیے جنتِ حسیں ٹھہری
ہر اہلِ درد کے احساس کی امیں ٹھہری
مگر وہ نکہتِ نغمہ
بہشت زارِ غزل
سُروں کے گہرے سمندر کی تازہ دم غوّاص
غنائیت کے پراسرار فن کی محرمِ راز
وہ ایک شمعِ صدا
ہوائے سرد سے گر بجھ گئی تو کیا غم ہے؟
کہ اس کے فیضِ ہنر کی تجلیوں کے طفیل
کئی چراغ فضاؤں میں جگمگاتے ہیں

❁

❁

آئی رات سُہانی

آئی سج کے دلہن بن کے
کرنوں کا ملبوس پہن کے
مہکے مہکے پُھول بدن کے
چاندی سی پیشانی
آئی رات سُہانی
اُجلا اُجلا چاند سا مکھڑا
سندر سندر نکھرا نکھرا

سر پر کرنوں کا ہے سہرا
تاروں کی مہارانی
آئی رات سُہانی
جگمگ جگمگ جگنو چمکیں
ٹِم ٹِم ٹِم ٹِم تارے دمکیں
نور کی پھیل رہی ہیں کرنیں
ہر سو ہے تابانی
آئی رات سُہانی

❁

بدلی کالی کالی

❁

جھومے ہے ہریالی

ہر ذرے نے لی انگڑائی
من میں بجتی ہے شہنائی
اودے سے آکاش پہ چھائی
جھومے ہے ہریالی
باغ میں کوئل کو کو بولے
امرت رس کانوں میں گھولے
پیار میں میرا من ہے ڈولے
جھوموں مَیں متوالی
جھومے ہے ہریالی
برکھا برسے چَھم چَھم چَھم چَھم
تجھ کو یاد کرے دل ہر دم
کلیاں چٹکیں نکھرا موسم
مہکی ڈالی ڈالی
جھومے ہے ہریالی

❁

❁

دن خوشیوں کے بیت گئے
پیار کے سندر گیت گئے
درد نیلی ہے پھر انگڑائی

ڈستی ہے من کو تنہائی
چھوڑ دیا ہے بیچ بھنور میں
مَیں ہاری وہ جیت گئے
دن خوشیوں کے بیت گئے

پھر آئی ہے رُت برکھا کی
کیا قسمت ہے مجھ دکھیا کی
جب سے چھوڑ گئے ہیں پیتم
ساون گیت سنگیت گئے
دن خوشیوں کے بیت گئے

پھرتی ہوں اب ماری ماری
ڈھونڈوں کیسے مَیں دکھیاری
جانے کس نگری کو ساجن
لے کر اپنی پیت گئے
دن خوشیوں کے بیت گئے

❁

❁

شام اُترے ترے نینوں میں

شام اُترے ترے نینوں میں جب مَیں چندا بن جاؤں
جب ترا آنگن دھوپ سے چمکے بادل بن کر چھاؤں
مَیں چندا بن جاؤں

نینوں سے نین ملے ہیں
سپنوں کے پھول کھلے ہیں
تو چاہے تو مَیں جی لوں
ان پھولوں کا رس پی لوں
نینوں کی پیاس بجھاؤں
مَیں چندا بن جاؤں

مَیں تیرے من کا درپن
دونوں کی ایک ہے دھڑکن
مَیں تیرے رنگ پہن کر
تری ہی خوشبو بن کر
نس نس میں تجھے بساؤں
مَیں چندا بن جاؤں

❁

ہم ساگر کی دولہریں
پون چلے تو اک دوجے سے مل کر مل نہیں پائیں
پاس رہیں اور دوری کی ہم آگ میں جلتے جائیں
دونوں پیاسی روحیں
ساگر کی دولہریں
اک درپن کے عکس ہیں دونوں دو قالب یک جان
اک دوجے کے دم سے ہے اک دوجے کی پہچان
اک منزل دو راہیں
ساگر کی دولہریں
میری نس نس میں پھیلا ہے تیرے پیار کا جادو
ایک ہی ہم دونوں کی خوشبو وہی بکھیریں ہر سُو
تیری میری سانسیں
ساگر کی دولہریں
جاگتی آنکھیں دیکھ رہی ہیں اب بھی تیرا سپنا
جانے کب سے ڈھونڈ رہی ہیں نظریں تیرا رستا
نیر بہاتی آنکھیں

ساگر کی دولہریں

چپکے چپکے مَن آنگن میں
یاد کسی کی آئی
یاد آئیں پھر بیتی باتیں
بھولی بسری گزری باتیں
کتنی باتیں یاد آئی ہیں جب بھی چلی پُروائی
یاد کسی کی آئی
اندھیاروں میں بجلی چمکی
مَن بگیا ہے اُجلی اُجلی
یادوں کے رنگیں پھولوں سے مہکی ہے تنہائی
یاد کسی کی آئی
نس نس میں ہے پیار کا جادو
پھیل رہی ہے پریت کی خوشبو
دل کی سُونی بستی میں پھر گونج اٹھی شہنائی

یاد کسی کی آئی

❁

❁

وہ نہیں آئے

دل پر کتنے درد سہے ہیں
ان کا رستا دیکھ رہے ہیں
جیون کی اُجلی راہوں پر
پھیل گئے ہیں غم کے سائے
وہ نہیں آئے

دیس کبھی تو آئیں گے وہ
پیار کی ریت نبھائیں گے وہ
بیٹھے ہیں ہم راہ میں ان کی
نین بچھائے آس لگائے
وہ نہیں آئے

نینوں کے ساگر چھلکے ہیں
آنسو پلکوں پر ڈھلکے ہیں
مَن کے اندھیارے آنگن میں
امیدوں کے دیپ جلائے
وہ نہیں آئے

❁

❁

ماہیا

پھر عہدِ بہار آیا
پھر زخمِ محبت پر اک تازہ نکھار آیا

شاخوں پہ کھلے غنچے
چاہیں بھی اگر تم کو ہم بھول نہیں سکتے

آکاش پہ تارا ہے
سب دھڑکنوں نے دل کی تجھ ہی کو پکارا ہے

یادوں کا دریچہ ہے
ہر وقت خیالوں میں بس ایک ہی چہرہ ہے

پھیلی ہوئی خوشبو ہے
اب بھی میری آنکھوں میں ساجن ترا جادو ہے

آنچل مرا دھانی ہے
دن رات ان آنکھوں سے اشکوں کی روانی ہے
گجرے ہیں جو باہوں میں
یہ تیرے بِنا ساجن! چبھتے ہیں نگاہوں میں
کاجل مری آنکھوں میں
اک نام تمہارا ہے بستا ہے جو سانسوں میں

❁

معریٰ غزل

مجھ سے بڑھ کر بھی کوئی صاحبِ فن کیا ہو گا؟
اپنی تخلیق کی خود مَیں نے پرستش کی ہے

اے مری روح کی تابندہ و رخشندہ کرن
مَیں نے تاروں سے پتہ پوچھا ہے تیرے گھر کا

کیا ستم ہے کہ مَیں اپنا ہی شناسا چہرہ
ذات کے آئنے میں دیکھوں تو ڈر کر دیکھوں

چاند کے سیپ میں تارے تھے گُہر کی صورت
آسماں بھی تو شعاعوں کا سمندر نکلا

توڑ بھی دیجے روایات کی پابندی کو
کہہ سکیں گر تو سحرؔ کہیئے معریٰ غزلیں

❁

آزاد غزل

یوں ان آنکھوں کے بلاخیز سمندر میں
رواں ہے پانی
جیسے ہر اشک ہو اک موج کی صورت فانی

ڈھونڈتا پھرتا ہوں
ہر سمت بھرے شہر میں اس کی صورت
جیسے آئینے میں مَیں نے کبھی دیکھا نہیں اپنا ثانی

ترتیب

نظمیں

۱۔ آسماں کتنا نیلا ہے

۲۔ کہرے میں دھنک

۳۔ ہوا کی شاعری

۴۔ آئنہ

۵۔ مقتل

۶۔ آخری رنگ

۷۔ دائرہ

۸۔ ایک منظر

۹۔ کبھی تم نے دیکھا؟

۱۰۔ سبز پھولوں کا پیغام

۱۱۔ تازہ ہوا کا جھونکا

۱۲۔ کلربکس

۱۳۔ مشاہدہ

۱۴۔ جبر

۱۵۔ یاد

۱۶۔ انکشاف

تیری تصویر مرے ذہن کے پردے پہ نمایاں ہو کر
مجھ سے یوں گویا ہے جیسے مری تنہائی میں
رنگ آواز کے پیکر میں ہو نقشِ مانی

کس قدر تنگ تھی میدانِ غزل کی وسعت
مری آزاد طبیعت نے مگر اس کو گوارا نہ کیا اور سحرؔ
کہہ کے آزاد غزل
اس میں مہیا کی نئی آسانی

۱۷۔ کلرسکیم

۱۸۔ بس ایک قطرۂ خوں

۱۹۔ خواب بھی کتاب ہیں

۲۰۔ آلودگی

۲۱۔ موسم بدلتا ہے

۲۲۔ ریالوں کے درخت

۲۳۔ انجائنا

۲۴۔ پچپن میں بچپن

۲۵۔ تلاشِ گمشدہ

۲۶۔ ضرورت ہے

۲۷۔ قطرہ قطرہ زندگی

۲۸۔ خوشبو کا سفر

۲۹۔ اے مری بے خواب آنکھو!

۳۰۔ ندی

۳۱۔ اسے دیکھنے کی خواہش

۳۲۔ وہ دو آنکھیں وہ دو شمعیں

۳۳۔ پہچان

۳۴۔ لمس

۳۵۔ آئینہ تمثال

۳۶۔ ہم قدم

۳۷۔ اے نووارِدِ عالم آب وگل

۳۸۔ شریکِ سفر

۳۹۔ معریٰ غزل

۴۰۔ آزاد غزل

رفتگان

۴۱۔ حدی خواں

۴۲۔ فیضؔ

۴۳۔ صبحِ فردا کا استعارہ

۴۴۔ تمازتوں کا مسافر

۴۵۔ شمعِ صدا

گیت

۴۶۔ آئی رات سہانی

۴۷۔ جھومے ہے ہریالی

۴۸۔ دن خوشیوں کے بیت گئے

۴۹۔ شام اُترے ترے نینوں میں

۵۰۔ ہم ساگر کی دو لہریں

۵۱۔ یاد کسی کی آئی

۵۲۔ وہ نہیں آئے

۵۳۔ ماہیا

کُہرے میں دھنک

(نظمیں)

حُسین سحؔر

مکتبہ اہلِ قلم، ملتان

ضابطہ

(جُملہ حقوق محفوظ)

اشاعتِ اول	2002ء
کمپوزنگ	کمپوگرافکس ملتان
طباعت	ملتان آرٹ پریس
اشاعت	مکتبہ اہلِ قلم ملتان
قیمت	-/100 روپے

ملنے کا پتا

کتاب نگر، حسن آرکیڈ، ملتان

رفتگاں

نظمیں

گیت

گُہرے میں دھنک

انتساب

اپنے پیارے بیٹوں
شہزاد
اور
مہزاد
کے نام

۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹
۲۴	۲۳	۲۲	۲۱	۲۰	۱۹	۱۸	۱۷
۳۲	۳۱	۳۰	۲۹	۲۸	۲۷	۲۶	۲۵
۴۰	۳۹	۳۸	۳۷	۳۶	۳۵	۳۴	۳۳
۴۸	۴۷	۴۶	۴۵	۴۴	۴۳	۴۲	۴۱
۵۶	۵۵	۵۴	۵۳	۵۲	۵۱	۵۰	۴۹
۶۴	۶۳	۶۲	۶۱	۶۰	۵۹	۵۸	۵۷
۷۲	۷۱	۷۰	۶۹	۶۸	۶۷	۶۶	۶۵
۸۰	۷۹	۷۸	۷۷	۷۶	۷۵	۷۴	۷۳
۸۸	۸۷	۸۶	۸۵	۸۴	۸۳	۸۲	۸۱
۹۶	۹۵	۹۴	۹۳	۹۲	۹۱	۹۰	۸۹
۱۰۴	۱۰۳	۱۰۲	۱۰۱	۱۰۰	۹۹	۹۸	۹۷
۱۱۲	۱۱۱	۱۱۰	۱۰۹	۱۰۸	۱۰۷	۱۰۶	۱۰۵
۱۲۰	۱۱۹	۱۱۸	۱۱۷	۱۱۶	۱۱۵	۱۱۴	۱۱۳
۱۲۸	۱۲۷	۱۲۶	۱۲۵	۱۲۴	۱۲۳	۱۲۲	۱۲۱

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲
۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰
۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸
۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶
۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴
۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲
۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰
۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸
۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶
۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰	۱۰۱	۱۰۲	۱۰۳	۱۰۴
۱۰۵	۱۰۶	۱۰۷	۱۰۸	۱۰۹	۱۱۰	۱۱۱	۱۱۲
۱۱۳	۱۱۴	۱۱۵	۱۱۶	۱۱۷	۱۱۸	۱۱۹	۱۲۰
۱۲۱	۱۲۲	۱۲۳	۱۲۴	۱۲۵	۱۲۶	۱۲۷	۱۲۸

پھلکاری

حسین سحر

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSahar

پُھلکاری

منتخب پنجابی اور سرائیکی ادب کے اُردو تراجم

حسین سحرؔ

سحر سنز.....ملتان/لاہور

ضابطہ

جملہ حقوق محفوظ

اشاعت اوّل.....2008ء

اہتمام.....الکتاب گرافکس پل شوالہ ملتان

طابع.....عاتکہ پرنٹرز۔ملتان

ناشر.....سحر سنز۔ لاہور/ملتان

قیمت:.....200روپے

ملنے کا پتا

کتاب نگر۔حسن آرکیڈ ملتان چھاؤنی

انتساب

قومی یکجہتی

کے نام

ترتیب

پنجابی شاعری

۱۔	بابا فریدؒ	15
۲۔	شاہ حسینؒ	16
۳۔	بُلھے شاہؒ	17
۴۔	وارث شاہؒ	18
۵۔	سلطان باہوؒ	19
۶۔	محمد بخشؒ	20
۷۔	مولوی غلام رسول عالم پوریؒ	21
۸۔	حامد شاہ عباسی	22
۹۔	ہاشم شاہ	23
۱۰۔	بردا پشاوری	23
۱۱۔	احمد علی سائیں	24
۱۲۔	ہدایت اللہ	24
۱۳۔	محمد بوٹا	25
۱۴۔	ملکھی رام	25
۱۵۔	موہن سنگھ	26
۱۶۔	امرتا پریتم	28
۱۷۔	عاشق زار	30
۱۸۔	میاں برکت علی	30
۱۹۔	پیر فضل کجراتی	31

۲۰۔	چاچا جگ	31
۲۱۔	صوفی تبسم	32
۲۲۔	شریف کنجاہی	33
۲۳۔	عارف عبدالمتین	34
۲۴۔	عرش صدیقی	34
۲۵۔	منیر نیازی	35
۲۶۔	اقبال صلاح الدین	37
۲۷۔	حامد کرنا رپوری	38
۲۸۔	علی محمد ملوک	39
۲۹۔	ولی محمد واجد	40
۳۰۔	صحرائی گورداسپوری	41
۳۱۔	شبنم شکیل	42
۳۲۔	ع۔س۔مسلم	43
۳۳۔	فخر زمان	45
۳۴۔	افضل احسن رندھاوا	45
۳۵۔	شفیع عقیل	47
۳۶۔	بشیر حسین ناظم	48
۳۷۔	امین خیال	49
۳۸۔	طارق عزیز	49
۳۹۔	مقبول احمد	50
۴۰۔	انعام الحق جاوید	52
۴۱۔	شوکت علی قمر	53
۴۲۔	شہزاد قیصر	55
۴۳۔	اعزاز احمد آذر	56
۴۴۔	اندرجیت	57
۴۵۔	عمر غنی	58
۴۶۔	کلیم شہزاد	59
۴۷۔	حنیف صوفی	60
۴۸۔	سعداللہ شاہ	60
۴۹۔	ریاض احمد شاد	61
۵۰۔	نورزمان ناوک	62
۵۱۔	ساقی گجراتی	64
۵۲۔	نثار ترابی	65
۵۳۔	نذیر ناجی	66
۵۴۔	نوید شہزاد	67
۵۵۔	خان محمد ساجد	69
۵۶۔	شفیق آصف	70
	سرائیکی شاعری	
۱۔	غلام حسن شہیدؒ	73
۲۔	علی حیدرؒ	74
۳۔	سچل سرمستؒ	75
۴۔	خوشدلؒ	76
۵۔	لطف علیؒ	76
۶۔	خواجہ غلام فریدؒ	77

۷۔	چراغ اعوان	83
۸۔	خیر شاہ	83
۹۔	جانباز جتوئی	84
۱۰۔	حسن رضا گردیزی	85
۱۱۔	ارشد ملتانی	88
۱۲۔	نقوی احمد پوری	90
۱۳۔	حیدر گردیزی	91
۱۴۔	دلدار بلوچ	94
۱۵۔	محسن نقوی	95
۱۶۔	ممتاز حیدر ڈاہر	96
۱۷۔	اقبال سوکڑی	98
۱۸۔	سرور کربلائی	99
۱۹۔	رشید عثمانی	99
۲۰۔	احمد خان طارق	100
۲۱۔	نصر اللہ خان ناصر	101
۲۲۔	طاہر تونسوی	102
۲۳۔	شاکر شجاع آبادی	103
۲۴۔	اکبر ہاشمی	105
۲۵۔	خالد اقبال	107
۲۶۔	فیض بلوچ	108
۲۷۔	قیس فریدی	109
۲۸۔	خلیل پتافی	110

پنجابی افسانے

۱۔	اکبر لاہوری	113
۲۔	آغا اشرف	124
۳۔	رفعت	127
۴۔	حنیف چودھری	132
۵۔	اقبال خالد	138
۶۔	نیلما ناہید رانی	144

سرائیکی افسانے

۱۔	غلام حسن حیدرانی	149
۲۔	دلشاد کلانچوی	153
۳۔	بشریٰ رحمٰن	157
۴۔	عامر فہیم	163
۵۔	سجاد حیدر پرویز	167
۶۔	انوار احمد	171
۷۔	طارق جامی	176
۸۔	حفیظ خان	180
۹۔	قاسم سیال	187
۱۰۔	پروین عزیز	191

پیش لفظ

ترجمہ روزاول ہی سے میرا مرغوب مشغلہ رہا ہے۔ شاعری اور نثر کی دیگر طبع زاد اصناف سے دلچسپی اپنی جگہ مگر ترجمہ میری پہلی محبت ہے۔ اسکول اور کالج کے زمانہ طالب علمی میں اس شوق کا آغاز ہوا جو اب تک جاری ہے۔ جونہی موقع ملتا ہے ترجمہ مجھے اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ اس میں زبان کی بھی کوئی قید نہیں۔ میں نے انگریزی، عربی، فارسی، پنجابی اور سرائیکی سب میں طبع آزمائی کی ہے۔ چنانچہ اس سلسلے میں خالد الفیصل کی عربی نظموں اور قرآن پاک کا اردو میں منظوم ترجمہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ان کے علاوہ پنجابی اور سرائیکی کے تراجم ہیں جو گاہے گاہے ہوتے رہے ہیں۔

ترجمہ بذات خود ایک مشکل فن ہے کہ ایک زبان سے دوسری زبان میں جذبات و احساسات کی منتقلی کوئی آسان کام نہیں۔ لیکن اس کے باوجود ادب میں ترجمے کی اہمیت مسلمہ ہے کہ اسی کے ذریعے ادب کا افق وسیع سے وسیع تر ہوتا ہے اور ہم دوسروں کے خیالات سے آشنا ہوتے ہیں۔

اس کتاب میں پنجابی اور سرائیکی ادب کے ان شعری اور نثری تراجم کا ایک انتخاب شامل ہے۔ جو میں نے گزشتہ پچاس برس کے عرصے میں مکمل کئے ہیں اور ان میں سے اکثر مختلف ادبی رسائل و جرائد خاص طور پر اکادمی ادبیات کے مجلّے ''ادبیات'' اسلام آباد میں شائع ہو کر اہل فن سے پذیرائی بھی حاصل کر چکے ہیں۔

کتاب کے دو حصے ہیں۔ شاعری اور افسانوی ادب۔ شاعری میں صوفی شعرا کے ساتھ ساتھ مرحوم کلاسیکی شعرا کے علاوہ جدید شعرا بھی شامل ہیں۔ جن کی تعداد ۸۴ ہے اسی طرح

افسانوی ادب میں کل سولہ منتخب افسانہ نگاروں کے افسانوں کے تراجم شریک ہیں۔ یوں مجموعی طور پر اس کتاب میں ایک سو لکھاریوں کی تحریریں شامل ہیں۔

میں نے کوشش کی ہے کہ ان تراجم میں کم سے کم لفظوں میں اس روح کو اردو زبان میں منتقل کر دوں۔ جو ان کی اصل میں موجزن ہے۔ شاعری کے تراجم میں زیادہ تر وہی بحر استعمال کی گئی ہے جس میں اصل متن ہے۔ میں اپنی اس کوشش میں کہاں تک کامیاب رہا ہوں۔ اس کا فیصلہ بہتر طور پر قارئین ہی کر سکتے ہیں۔ ان تراجم کیلئے متن کا انتخاب میں نے مختلف جرائد و کتب سے کیا ہے اور میں انہیں متعلقہ جرائد اور صاحب کتاب اہل قلم کے شکریئے کے ساتھ شامل کر رہا ہوں۔

کتاب کا نام ''پھلکاری'' اس لئے تجویز کیا گیا ہے کہ اس میں نظم اور نثر کے مختلف پھولوں کا رنگ ہے۔ ''پھلکاری'' پنجاب میں اس چادر کو کہا جاتا ہے جس پر رنگا رنگ پھول کڑھے ہوتے ہیں اور عام طور پر عورتیں اسے اوڑھتی ہیں۔ نظم و نثر کی اس ادبی ''پھلکاری'' میں بھی مختلف پھول اپنی بہار دکھلا رہے ہیں۔ کہیں تصوف کا رنگ ہے تو کہیں رومان کی خوشبو، کہیں غزل کی رم جھم ہے تو کہیں افسانے کی دھنک۔ امید ہے قارئین زندگی کے اس رنگ روپ کو پسند فرمائیں گے۔

ان ترجموں کی اشاعت کا مقصد اردو داں طبقے کی پنجابی اور سرائیکی ادب کے مزاج تک رسائی ہے۔ تاکہ وہ پاکستانی ادب کے اس اہم رنگ کو جان سکیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ پنجابی اور سرائیکی کے علاوہ دیگر پاکستانی زبانوں مثلاً سندھی، بلوچی، براہوی، پشتو، پوٹھوہاری، ہندکو، کشمیری اور گوجری وغیرہ سے بھی زیادہ سے زیادہ ترجمے اردو میں کئے جائیں تاکہ باہمی مفاہمت کے ساتھ ساتھ قومی یکجہتی اور یگانگت کو فروغ دیا جا سکے۔

حسین سحر

A/۲۶۵ چاہ بوہڑ والا ملتان

۱۰/ اکتوبر ۲۰۰۸ء

14

13

پنجابی شاعری

ابیات

خاک سا نہیں فرید کوئی بھی بُرا نہ اسے کہو
زندہ ہوں تو پاؤں کے نیچے مریں تو اوپر ہو

روکھی سوکھی کھا فریدا ٹھنڈا پانی پی
کسی کی چپڑی دیکھ کے یونہی کیوں ترسائے جی

کالے میرے کپڑے ہیں اور کالا میرا بھیس
میں ہوں فرید گناہ سے پُر اور لوگ کہیں درویش

کافی

ان کو کیسا رنج سکھی ری جن کے ساتھ وہ ذات
پیاری صورت دلبر والی رہ گئی آنکھ میں بات
اک لمحہ بھی جدا نہ ہو وہ جنم جنم کا سات
کہے حسین فقیر کا چلنا اِس دن یا اُس رات

اے نادان اے پگلی تیری عمر گزرتی جائے
یہ دنیا ہے چار دنوں کی کوئی انت نہ پائے
دولت دنیا مال خزینے سب ہیں ڈھلتے سائے
کہے حسین فقیر کہ باقی نام خدا رہ جائے

میرے حال کا محرم ہے گر کوئی تو رب تو
اندر بھی تو باہر بھی تو میرا ہے سب تو
تو ہے ناتا تو ہے بانا میرا ہے اب تو
کہے حسین فقیر سائیں کا میں ناہیں سب تو

کافی

میں تیرے قربان۔ آنگن آ جا مرے

تجھ جیسا کیا اور ہے کوئی؟
ڈھونڈوں جنگل بیلا روہی
ڈھونڈو میں سارا جہان
آنگن آجا میرے

لوکوں میں کہلائے رانجھا
ان کے خیال میں ہے چرواہا
میرا ہے دین ایمان
آنگن آجا میرے

شاہ عنایت مرشد میرے
بندھی ہوں میں دامن سے تیرے
لگی کی لاج کو جان
آنگن آجا میرے

ہیر

یہ دنیا جگہ فنا کی ہے سب ریت کی ہے دیوار جینا
سایہ بادلوں کا عمر آدمی کی عزرائیل نے پھاڑنا اور سینا
یہ میلہ جہان کا ہے دو دن یہاں نت کسی نے نہیں جینا
وارث شاہ ہے آخر خاک ہونا چاہے آبِ حیات بھی ہو پینا

کہا جوگی نے پیچھے نہ پڑو میرے شیر سانپ فقیر کا دیس کیسا؟
بن کے کونج مملوں نے دیس چھوڑا کوئی ذات صفات اور بھیس کیسا؟
وطن ساتھ ہمارے ہے ذات جوگی ہے اپنا قبیلہ اور خویش کیسا؟
جو وطن اور ذات کا دھیان رکھے دنیا دار ہے وہ درویش کیسا؟

ابیات

جو دم غافل سو دم کافر مرشد یہی پڑھایا ہو
سناسخن تو کھل گئیں آنکھیں رب سے دھیان لگایا ہو
کی ہے جان حوالے رب کے ہم نے وہ عشق کمایا ہو
موت سے پہلے مر گئے باہو تب مطلب کو پایا ہو

دل دریا گہرے ساگر سے کون دلوں کی جانے ہو
اسی میں بیڑے اسی میں طوفاں اسی میں لہر ترانے ہو
چودہ طبق ہیں دل کے اندر خیمے جیسے تانے ہو
وہی ہے محرم دل کا باہو۔ رب کو جو پہچانے ہو

چڑھ اے چاند اجالا کرتو' ذکر ہیں کرتے تارے ہو
گلیوں میں پھرتے ہیں بچارے لعلوں کے بنجارے ہو
کوئی مسافر ہو نہ خدایا جن کے نہیں سہارے ہو
ہم کو اڑانہیں باہو ہم تو خود ہیں درد کے مارے ہو

مرشد مثل سنار ہے ڈال کٹھالی میں جو گالے ہو
گھڑے نکال کٹھال سے پھر وہ بندے ہوں یا بالے ہو
کان سجیں محبوب کے وہ جب کھٹا ڈال اجالے ہو
نام فقیر انہی کا باہو جنہوں نے یار سنبھالے ہو

سیف الملوک

نیچوں کی یاری سے کسی نے فیض نہیں کچھ پایا
کیکر پر انگور چڑھایا ہر گچھا زخمایا

دشمن مرے تو خوشی نہ کیجے یاروں نے بھی مرنا
شام ہوئی دن گیا محمد سوکھے گا یہ جھرنا

ایک بنائیں شیشے کو اک توڑیں پتھر بن کے
کم ہی دنیا میں ہوتے ہیں قدرشناس سخن کے

حسن کی لاکھ بہار ہو اک دن مٹی میں ہے سانی
لگا پریت محمد ایسی جگ میں رہے کہانی

مولوی غلام رسول عالم پوریؒ

عشق

عشق بنا تن دشمن دل کا اور دل دشمن تن کا
بیری سنگ ہوا ہے بیری جیسے خار چمن کا
عشق بنا دل مردہ غافل کس گنتی میں آئے
عشق دلوں کو صقل غموں سے کر شمشیر دکھائے
عشق کرم کا قطرہ ازلی سب کے نہیں حصے میں
ایک کو ڈھونڈے ہاتھ نہ آئے ایک کے ہے رستے میں

حامد شاہ عباسیؒ

مرثیہ

کربل کے یوں دشت میں قاسم کا تھا بیاہ
باراتی نوشہ کے تھے دلسوزی اور آہ
درد ، الم ، دلگیریاں بے صبری ، آزار
بے آرامی ، بے بسی ، آئی زارو زار
ظلم تھا اور خوں ریزیاں فرے ہیبت ناک
بے ترسی بے رحمیاں اور فضا غمناک
نا گانا تھا ہاتھ میں نا تھا رنگ حنا
دل کی دل میں رہ گئی رب کی یہی رضا

ساتھی میرے کٹ گئے اور بھائی عباس
قاسم اکبر گزر گئے' میں بھی کھڑا اداس
اصغر نے بھی موت کا پی لیا میٹھا شیر
مارا اس کے حلق میں کھینچ شمر نے تیر
لکھا مجھ سے جائے نا اپنا حال تباہ
جگر قلم کا پھٹ گیا' کاغذ مارے آہ

ہاشم شاہ

بیت

ایک ہی طور بہار نہ ہرگز ایک ہی طور زمانہ
ہر دم چال نہیں البیلی زور نہیں روزانہ
گریہ سوگ ہمیش نہ ہو نہیں نت نت راگ شہانہ
ہاشم روز مسافر آئیں جگ ہے مسافر خانہ

سسی

نازک پیر ملوک سسی کے مہندی سے تھے سنگارے
ریت تپے تھل اندر جیسے جو بھونیں بھٹیارے
سورج بادل میں جا دبکا ڈرنا پر نہیں مارے
ہاشم دیکھ یقیں سسی کا صدق سے کب وہ ہارے؟

احمد علی سائیں

بیت

خ۔خال دمکتا ہے ماتھے پر جیسے مشتری زہرہ جبیں پر ہو
ہو کعبے میں چور اسلام کا یا ہندو کوئی آ گیا دیں پر ہو
یا پرِ طاؤس نشانی کو قاری نے رکھا یٰسیں پر ہو
یا موذنِ مسجدِ بلال سائیاں نقطہ خال کا ماہ جبیں پر ہو

برداپشاوری

بیت

برا یارو یہ مرض ہے عشق والا دارو لگتے نہیں طبیب والے
ساہوکاروں کے سخن منظور ہیں سب نہیں سخن منظور غریب والے
کام لیتے ہیں وہ ساتھ عاجزی کے رس چوستے ہیں میٹھی جیبھ والے
برد اکئی درختوں کی کرے رکھی میوہ پکے تو کھائیں نصیب والے

ہدایت اللہ

سی حرفی

الف آنکھیں کھول کے دیکھ مورکھ جسے ڈھونڈے ہے تجھ سے وہ دور نہیں
شاہ رگ سے بہت نزدیک ہے وہ تیرا اپنا قلب حضور نہیں
اندھا خود ہے تو چمگادڑ سا آفتاب کا کچھ بھی قصور نہیں
پڑا پردۂ غفلت ہدایت اللہ دکھتا تبھی تو تجھ کو نور نہیں

محمد بوٹا گجراتی

سی حرفی

ت۔تکا جو یار کی زلف اندر تھا چمکتا نور کوہ طور والا
بھولے ہوش اور عشق کا جوش آیا کیا نوش پیالہ منصور والا
دئے سکھ اور جھولی میں دکھ ڈالے کیا سودا یہ بہت قصور والا
روتے عمر گزاری محمد بوٹا کھائے ترس نہ یار غرور والا

موہن سنگھ

نظم

اک دن میں پھلواری میں سے
گزر رہا تھا تنہا
ایک گلابی پھول کے کانٹے نے
مرا دامن پکڑا
''اتنی جلدی کرو نہ راہی!
پل دو پل تو ٹھہرو!
خوشبو بن تم کو ہم راہی
جانے نہ دیں گے تنہا

ملکھی رام

سسی

ہوا دوسرا یہ آفتاب پیدا یا زمیں پہ اتر مہتاب آیا
کبھی گیسو بکھیرے جو مکھڑے پر ہری شاخ پہ نکل گلاب آیا
آ گے دانتوں کے آب کیا موتیوں کی دُرِعدن بھی ہو کے بے آب آیا
ماتھا چودھویں رات کا چاند چمکے آفتاب کا گویا جواب آیا
گردن سسی کی صاف بلور کی تھی پری شیشے میں اتری یا آب آیا

دل

لکڑی ٹوٹے تو کوہ کوہ ہو
شیشہ ٹوٹے تو ہو ہو
لوہا ٹوٹے تو کوکو ہو
پتھر ٹوٹے کھڑ کھڑ
صد تحسین عاشق کے دل کو
اللہ رکھے سلامت
یہ جب ٹوٹے
صدا نہ نکلے
نہ کو کو نہ کوکو

جنگلی پھول

جون بشر کی اچھی ہوگی
لیکن میں پچھتایا
اچھا ہوتا اگر مجھے رب
جنگلی پھول بناتا
دور دراز کسی گوشے میں
خاموشی سے اگتا، پھلتا
کھلتا اور مرجاتا

پنکھیرو

ہوا کے پنکھیرو
مری سمت آج اپنے آرام دہ پنکھ موڑ
اب مری زندگی کے شجر پر نئے سبز پتے ہیں رقصاں
مرا آشیانہ ہے آباد
باغوں کی رنگین رُت کے اثر سے
مگر یہ نئے سبز پتے بھی
پت جھڑ میں جھڑ جائیں گے
یہ شجر یہ مرا آشیانہ بھی ویران ہو جائے گا
اور مری عمر کی شاخ کی نرم و نازک کلائی
اچانک فضا میں اچھل کر جھلس جائے گی
اے ہوا کے پنکھیرو
میری سمت آج اپنے آرام دہ پنکھ موڑ

دوآنسو

دوآنسو بہنے لگے
دوآنسو تیری آنکھوں میں
دوآنسو میری آنکھوں میں
وہ صبح گئی
وہ شام گئی
اب دیپ بھی جلنے لگے
دوآنسو بہنے لگے
ان آنسوؤں کی ہے قسم تم کو
تم یاد کرو میں یاد کروں
انگارے سلگنے لگے
دوآنسو بہنے لگے
لاکھ آنسو تم نے بھی رو کے
لاکھ آنسو میں نے بھی رو کے
میرے اور تمہارے گالوں پر
اب صاف جھلکنے لگے
دوآنسو بہنے لگے

عاشق زار

سی حرفی

ح۔حسن محبوب کا چمکے ہے جیسے بجلی ہے بار بار چمکے
نیچے بھووں کے یوں دو نین چمکیں جیسے بیچ میدان تلوار چمکے
لٹک رہی ہے گلے میں زلف کالی جیسے گلے میں اک چنن ہار چمکے
عاشق زار ہوں چودہ طبق روشن حسن یار کا گر اک بار چمکے

میاں برکت علی

چٹھی

قلم مرے! مل رخ پہ سیاہی ماتھا خوب گھسا کر
لاکھ سلام لکھوں میں پہلے ادب سے سیس جھکا کر
دل معمور ہے درد سے میرا عرض گزارے تجھ کو
بہت احسان ترا میں جانوں یار ملا دے مجھ کو
قلم کہے جو حکم خدا ہے نالے کب ٹلتا ہے؟
سب کو خوشیاں بھی وہ دے گا جو جگ کا داتا ہے

پیر فضل گجراتی

غزل

بے رخی سے تری میخانے میں ہے سبھی دلوں میں اک اضطراب ساقی!
جرعہ جرعہ بھی ہو نہیں ہرج کوئی مے ملے جو ہم کو شتاب ساقی!
ہے عید کے چاند کی آس ہمیں تا شام ذرا زیر نقاب رہنا
کہیں دن میں ہی کھول نہ دیں روزہ تر ادیکھ کے مکھ مہتاب ساقی!
کہیں اس کے پروں کے سہارے ہی سیر عرش کی رند ہیں کر آتے
وہ جو شیشے کے پنجرے میں تو نے یہاں کر کے رکھا ہے قید سرخاب ساقی!
کیا ہوا جو مست ہیں نین ترے آنکھیں میری بھی رہتی ہیں مست مست
مرے پاس بھی تو سرخ آنسو ہیں یہ گر تیری ہے سرخ شراب ساقی!
مشتاق ہوں فضل شراب کا میں کوئی قیمتی جام درکار نہیں
پیالہ مٹی کا بھی ہے قبول مجھے مرا پیر ہے ابو تراب ساقی!

چاچا جگ

توبہ

تیری رحمتوں کے دیکھ آسرے کو گیا بھول میں روپ انسان اندر
خوب کیے گناہ نہ غور کیا رہا مست میں اپنی ہی شان اندر
کیا کام نہ کوئی بھی نیک میں نے کھا ٹھوکریں رہا جہان اندر
کروں اپنے آپ بیان کیسے طاقت رہی نہ میری زبان اندر
پشیمان ہو کے آنسو بہتے ہیں دل کرتا ہے سو سو بار توبہ
توبہ توبہ مری استغفار توبہ

صوفی تبسم

غزل

من کے اندر ڈھک کر رکھنا پیار نگر کی باتیں
ہر اک سے نہیں کرتے پھرتے اپنے گھر کی باتیں

آنسو آنکھوں میں ہیں بے شک سینے میں فریادیں
کیسے روک سکے گا لیکن کوئی نظر کی باتیں

رہتے ہیں چپ چاپ بظاہر لب نہ ہلائیں ہرگز
آنکھوں سے کہہ دیتے ہیں ہم دنیا بھر کی باتیں

وہ نظریں کیا جانیں صوفی راز ہمارے دل کا
سمجھ نہ پائیں جو نظریں اب تک باہر کی باتیں

شریف کنجاہی

بے خوابیاں

آنکھوں میں سے نیند آج کس نے اڑائی ہے؟
پلکوں نے جڑنے کی جیسے قسم کھائی ہے
کب کے ستارے اپنی آنکھیں جھپکاتے ہیں
ایک اک کرکے وہ سبھی سوتے جاتے ہیں
ساتھ والے کوٹھوں پہ بھی لوگ سوئے ہوئے ہیں
زندگی کے رنگوں میں وہ جیسے کھوئے ہوئے ہیں
لیتے ہیں خراٹے بے فکرے یہ کیسے ہیں!
اور ہم کروٹوں پہ کروٹیں ہی لیتے ہیں
زندگی کی رات بھی کچھ ایسے بیت گئی ہے
پتا نہیں کیسی ہے وہ باقی جو بھی بچی ہے
بیتی ہوئی عمر میں بے خوابیاں ہی یاد ہیں
آنکھوں کے نگر میں رتجگے ہی بس آباد ہیں
نیند کہاں؟ نیند کی کہاں ہیں پرچھائیاں
اپنے نصیب میں تو رہ گئیں جمائیاں

عارف عبدالمتین

تنہائی کا سفر

میرا ہردا
پھوڑے جیسا دکھتا ہے
میرا اندر
دھیمی دھیمی آگ کے کارن جلتا ہے
میں نروان کا کھوجی ہوں
جنگل جنگل بیلے بیلے
مکتی ڈھونڈتا پھرتا ہوں

عرش صدیقی

دیوانہ

راہوں میں یوں عمر بتا کے
سارا حسن شباب گنوا کے
کانپتا ڈرتا دل کا ستایا
اک راہی بستی میں آیا
پورب سے لے کر پچھم تک
لوگ کہیں اس کو دیوانہ

منیر نیازی

غزل

ہے شکل تیری گلاب جیسی — نظر ہے تیری شراب جیسی
صدا ہے اک دوریوں کے پیچھے — مری صدا کے جواب جیسی
وہ دن تھا دوزخ کی آگ جیسا — وہ رات گہرے عذاب جیسی
یہ شہر لگتا ہے دشت جیسا — چمک ہے اس کی سراب جیسی
یہ آج کی صبح کیا ہوا ہے؟ — بدلتے موسم کے خواب جیسی
منیر تیری غزل عجب ہے — کسی سفر کی کتاب جیسی

غزل

بادل اڑے تو گم آسمان دیکھا — پانی اترے تو اپنا مکان دیکھا
اس سے آگے فراق کی منزلیں تھیں — جہاں پہنچ کے اس کا نشان دیکھا
اس کے سامنے دنیا ویران لگی — اس کی آنکھوں میں ایسا جہان دیکھا
خبر اس کو ہمارے احوال کی تھی — ساری عمر جسے انجان دیکھا
کام وہی منیر تھا مشکلوں کا — جو شروع میں تھا آسان دیکھا

فراق کی رات

لمبی رات فراق کی
جیسے ٹھنڈی سل
چڑھا جو چاند آ کاش پہ
تھر تھر کانپے دل

شہر کے مکان

اپنے ہی ڈر سے
جڑے ہوئے ہیں
اک دوجے کے ساتھ

ایک لڑکی

پیار وہ کرنے سے پہلے
کتنی پیاری لگتی تھی
اپنے مرنے سے پہلے
کتنی پیاری لگتی تھی

اقبال صلاح الدین

لیکھ

جب تک
سورج
رہے گا چڑھتا ڈوبتا یونہی
تب تک یونہی
کالی اور سیہ راتیں بھی
آتی رہیں گی آگے پیچھے

مشکل گھائی

شام ہوئی تو پنچھی سارے
ڈاریں بن بن اڑتے جائیں
چھوڑ کے آدم کی بستی کو جنگل بیلے رات گزاریں
جہاں نہ چور بھی چھپنے پائیں
کالی اور سیہ راتوں میں
آدمیوں کی ٹوہ میں رہنا
یونہی اشرف خود کو کہنا

حامد کرتارپوری

غزل

جو بھی اس کے پیارے نکلے
دکھ اور درد کے مارے نکلے

وہ دنیا کو جیتے، جو بھی
پیار کی بازی ہارے نکلے

گرے ہیں جو تیری نظروں سے
بن بن کر وہ تارے نکلے

چلے ہیں مشکل راہ پہ جو بھی
وہی تو تیرے دوارے نکلے

علی محمد ملوک

غزل

دیکھنے میں تو پوری ہے
ہر تصویر ادھوری ہے

رنگ چڑھائے سوچوں پر
آنچل جو انگوری ہے

لالی چمکے گالوں پر
جیسے آم سندھوری ہے

سوچ پسینہ ماتھے پر
حرفوں کی مزدوری ہے

دل کے ہیں نزدیک ملوک
ویسے کتنی دوری ہے

ولی محمد واجد

غزل

کالے پھنیئر جیسی شو کے سخت اندھیری رات
روشنی ڈھونڈنے والے لوگو! دو اب لہو زکات

ہر جانب اک ہو کا عالم کوئی نہیں ہے باہو
چپ کے تالوں کو جو توڑے کون کرے وہ بات

محرومی مجبوری چنتا صدیوں کا یہ کرب
میں تجھ کو واپس کردوں گا تیری یہ سوغات

لکھ نہ سکا میں دل کی باتیں خط میں کرنا معاف
تیرے میرے دشمن لے گئے مجھ سے قلم دوات

اپنے من میں وحدانیت اچھی طرح رچاؤ
پل بھر میں پھر ٹوٹتے دیکھو سارے لات منات

شربتی آنکھ کے اندر ڈوب کے اپنی پیاس بجھا
دُکھ کے اس ظلمات میں واجد یہ ہے آب حیات

غزل

خوشیوں سے چہرے کو سجائے پھرتا ہوں
اپنے دل کا کرب چھپائے پھرتا ہوں

جگ کے میلے کی پُر رونق راہوں میں
تنہائی کا بوجھ اٹھائے پھرتا ہوں

تو تو ہوش کے تخت پہ ٹھاٹھ سے بیٹھا ہے
میں لیکن سب حال گنوائے پھرتا ہوں

اپنی ساری ہنسی کو تجھ پر وار دیا
یاری اب آہوں سے لگائے پھرتا ہوں

منہ پر میرے اللہ اللہ رہتا ہے
بغل میں ہر دم چھری چھپائے پھرتا ہوں

غزل

آج سہاگن روپ سجا کے جو کہتی ہے رات سنو
خوشبوؤں کو چھو کے دیکھو اور رنگوں کی بات سنو

آنکھ میں کجرا بانہہ میں گجرا سرخی مل کر ہونٹوں پر
جو کہنے میں آئی ہوں وہ سارے ہی جذبات سنو

دیپ جلیں اور پھول بھی مہکیں بیٹھ کے اک جانب چپ چاپ
چھیڑ کے کوئی راگ سریلا آنکھوں کی ہر بات سنو

یہ میرے بچپن کی سہیلی مرے غم کی ساتھی ہے
کیوں میری کھڑکی سے لگ کر روتی ہے برسات سنو

اب تو ایک زمانے سے دل شبنم چپ چپ رہتا ہے
پاس بلاؤ اس کو بھی اور اس کے بھی حالات سنو

ابوالامتیاز ع۔س۔مسلم

حمد

پہلا نام اللہ کا ہے رحمٰن جو ہے کہلائے
بخشش اور رحمت کی بارش بندوں پر برسائے

ساری حمد و ثنا ہے اس کی پالنہار جو سب کا
رحم و کرم ہے چھایا ساری دنیاؤں پر رب کا

مالک ہے تُو یوم حساب کا کوئی نہ تیرا ساجھی
بے عملوں کے بیڑے کا اب کون ترے بن مانجھی

تیری عبادت کرتے ہیں ہم تیرے آگے جھکتے
اپنے لئے ہم ہر امداد کو مانگتے ہیں بس تجھ سے

ہم عاجز بندوں کو رکھنا سیدھی راہ خدایا
جس رہ پر ہے تیری رحمت اور بخشش کا سایا

جس پر چلنے والوں کو ہے حاصل تیری نعمت
جن پر ہر دم رہتی ہے بس تیرے فضل کی برکت

ہم کو بچانا ان کی راہ سے غضب ہے جن پر تیرا
وہم وگماں میں بھٹک رہے ہیں جن کا نصیب اندھیرا

فخر زمان

ڈرائنگ روم میں چڑیا

سارے رستے بند کرو
دروازے کھڑکیاں روشندان
اس کو پل بھی نہ بیٹھنے دینا
خود ہی تھک کر گر جائے گی

افضل احسن رندھاوا

نظم

لوگو!
اس کو کچھ نہ کہو تم
اس کو کچھ مت پوچھو
میں نے بدن کے داغ یہ سارے
خود ہی مول لئے ہیں
اپنے چہرے کی یہ لکیریں
میں نے خود کھینچی ہیں
اپنی آنکھوں کے یہ حلقے
میں نے پیدا کئے ہیں
میرے بالوں میں یہ سفیدی
دھوپ میں پھر پھر کر آئی ہے

آنکھ کا نور

نا وہ مجھ کو بھولا
نا میں اس سے دور
افضل احسن!
رب کی آنکھ کا
میں دھرتی پر نور

یاری

میرے سر پر رکھ دو سارے
اپنا اپنا بار
پر اک بار تو سچے دل سے
کہہ دو مجھ کو یار

شفیع عقیل

سوچ کا پتا

دل کی کھڑکی کھول ذرا تو
ہوا کا جھونکا آئے
تیری سوچ کا سوکھا پتا
اڑتا اڑتا جائے

سماں

برسوں بعد ملی وہ لڑکی
روپ سہانیں جائے
پگلے لوگ کہیں یہ پھر بھی
سماں نہ مڑ کر آئے

دشمن

دن میں کیا کیا سپنے دیکھوں
رات مگر جب آئے
نیند کا ایسا زہر پلائے
لوٹ کے سب لے جائے

بشیر حسین ناظم

سوکھے ڈال کا اشارہ

تو نے میری چپ جو نہ سمجھی
ایک بھی حرف اے میرے یار!
ساری عمر نہ سمجھے گا

قربت

آنکھوں پر اک ورق جو رکھیں
کوئی حرف بھی نظر نہ آئے
وہ نزدیک جو جان سے بھی ہو
چھپ کر علم گیان سے بھی ہو
کیسے نظر وہ آ سکتا ہے؟

امین خیال

غزل

تری طلب سے بڑھ کر مجھ سے اور سوال نہ ہوگا
تیرے درد کی دولت دے کر دل کنگال نہ ہوگا

سو سالوں کے بعد ہی جا کر ایک صدی بنتی ہے
صدیاں ہو جائیں گی اک دن پھر بھی سال نہ ہوگا

اس کا کوئی سنگی ساتھی کیسے ہو سکتا ہے؟
جس بے کس کی جیب میں یارو زر اور مال نہ ہوگا

طارق عزیز

غزل

گناہ کیا ہے ثواب کیا ہے یہ فیصلے کا عذاب کیا ہے
اگر ہیں اتنے ہی حرف مشکل تو پھر یہ جگ کی کتاب کیا ہے
میں سوچتا ہوں کہ چار دن بس یہ خواہشوں کا حباب کیا ہے
یہ سارے دھوکے یقین کے ہیں نہیں تو شاخِ گلاب کیا ہے

مقبول احمد

ہائیکو

نئی رت کا تھا انتظار بہت
لیکن آئی بہار یہ کیسی
پھول شاخوں پہ اور کملائے

اندر اندر گھٹتا جاؤں
جیسے میرے ہاتھوں میں
سلگ رہی ہو کوئی سگریٹ

تنہائی کی آگ

گہری فکر اور سوچ کے
کتنے دیئے جلائے میں نے
پھر بھی سمجھ میں بات نہ آئے
تنہائی کی آگ ہے سلگے
کیوں میرے آنگن میں

عزت کا معیار

انسانوں کا کال پڑا ہے
اب تو عزت کا معیار
دولت سامنے رکھ کے
پرکھا جاتا ہے

غزل

کل اک عجب تماشا دیکھا
دریا خود ہی پیاسا دیکھا

بھرے ہوئے بازاروں میں بھی
ہر اک شخص کو تنہا دیکھا

سارے غرضوں کے بھوکے تھے
تول کے اک اک رشتہ دیکھا

پیچھے پیچھے عکس تھا مرا
آگے اپنا سایہ دیکھا

بل تھل تھا دل کے صحرا میں
خشک آنکھوں میں دریا دیکھا

ہر صورت میں نقش تھا اس کا
ہر جانب وہ چہرہ دیکھا

انعام الحق جاوید

غزل

سبق یہی پڑھایا تھا مرشد نے اور کہا تھا اسے بسارنا مت
بازی ہارتے ہارتے ہار جانا قول دے کے کسی کو ہارنا مت

لہریں کتنی بھی ہوں منہ زور لیکن زور بازو پہ اپنے ہی تیرنا ہے
دور ساحل پہ بیٹھے شناوروں کو کبھی مدد کے لئے پکارنا مت

عزت اور انا کے کھیل میں تم سیدھی سوچ پہ قائم سدا رہنا
وقت برے سے برا بھی آئے اگر رنگ بدلنا اور روپ دھارنا مت

دیپ بجھنے نہ دینا اصول والا سبق بھولنا نہیں وضعداریوں کا
قول پورا عمل کے ساتھ کرنا کبھی صدق کو جھوٹ پہ وارنا مت

شوکت علی قمر

عنوان

سوچ رہا ہوں
اس کو کن خوشبوؤں کا عنوان لکھوں
جس نے پہلی بار مجھے
مجھ سے بڑھ کر چاہا تھا

تازہ مُورت

دل کے رستے گلیوں جیسے
زخم جگر کے کلیوں جیسے
درد والم ہیں روح میں پگھلیں
برف کی کچی ڈلیوں جیسے

غزل

آنکھوں میں ملہاریں جاگیں
نس نس درد بہاریں جاگیں

جب بھی سواری شعر کی آئے
سوئی سوچ قطاریں جاگیں

من میں ہو کی لاٹ جو اترے
روح کی سوئی ناریں جاگیں

سوچ کے پنچھی جاگ اٹھتے ہیں
فکر میں جب چیکاریں جاگیں

دلدل

لہو کی ظالم دلدل پر
کوئی پیر جما نہیں سکتا
ظلم کے کالے دھندے میں
کوئی خیر کما نہیں سکتا

ذکر

عقل کا جلتا شعلہ لا
فکر کا دیپک روشن ہو
تیلی ایسی کوئی جلا
ذکر کا دیپک روشن ہو

عمل

بناں عمل
کچھ پھل نہیں دیتے
علم کے خالی پیڑ

نعت

غوطہ مار کے پیار سمندر سے موتی لے آؤں میں عقیدتوں کے
کرے غرق جو بحر فنا مجھ کو کھل جائیں گے راز حقیقتوں کے
لکھوں نعت تو لکھوں میں کیسے آقا حرف حرف پہ قلم ہے رک جاتا
تری نعت کا ہے آغاز جہاں میرا فن ہے وہاں انتہا پاتا

نظم

کالے کالے سایوں کے جنگل میں چاروں جانب
کس کو ڈھونڈتا پھرتا ہوں میں اپنے آپ سے ڈرتا
اپنے لہو کی دلدل میں ہوں آذر اتنا ڈوبا
یہ نہ سمجھ میں آیا اب تک جیتا ہوں یا مرتا

غزل

محبت کا ہم کو صلہ مل گیا ہے
یہ تم کیا ملے ہو خدا مل گیا ہے

نگاہوں سے ایسی ہے تم نے پلائی
ہمیں عمر بھر کا نشہ مل گیا ہے

بھٹکتا تھا دنیا کے صحرا میں تنہا
مگر اب تو اک قافلہ مل گیا ہے

بھلا موت کی اب مجھے کیا ضرورت
کہ اب زندگی کا پتا مل گیا ہے

نہیں چاہئے اب کوئی بھی سہارا
کہ اب یار کا آسرا مل گیا ہے

غزل

تتلی جگنو پھول ستارے تیرے نام
رکھے یاروں نے کیا پیارے تیرے نام

اپنی تو ہر شے ہی ساجن! تیری ہے
ساری خوشیاں غم ہیں سارے تیرے نام

کالے لیکھ اماوس جیسے میرے سنگ
چاند اور سورج کے نظارے تیرے نام

ہر دم بہتے ہیں جو آنسو آنکھوں میں
تیرے نام یہ امرت دھارے تیرے نام

پیار خلوص محبت چاہت میرے ڈھنگ
جھوٹے وعدے جھوٹے لارے تیرے نام

کلیم شہزاد

غزل

تجھ کو سکھایا کس نے ہے ساجن بسارنا
آنگن میں دل کے درد کے سورج اتارنا

منظر وہ کیسے بھولے گا برسوں کے بعد بھی
شاموں کو تیرا کھیل کی خاطر پکارنا

خاموشیوں کے شہر میں مشکل ہے کس قدر
پلکوں پہ آدھی رات سمندر اتارنا

سولی پہ چڑھ کے وقت کی ہستی کو وار کے
ہم کو ہے تیرے پیار کا صدقہ اتارنا

اس کھیل کا عجیب ہے جادو کلیم کو
خوشیوں کے ساتھ پڑ گیا جیون کو ہارنا

حنیف صوفی

غزل

پیٹ کی خاطر لوگوں نے کیا ہیرے گروی رکھے
ہوٹل پر ہیں چھوٹے چھوٹے بچے گروی رکھے

بیٹی کی شادی پر ماں کی سوچ نے عزت رکھی
آدھے گہنے اسے دئے اور آدھے گروی رکھے

دیکھنے کو ہیں چٹے کپڑے کہنے کو خوشحالی
کس نے کوٹھے کس نے اپنے رقبے گروی رکھے

سعد اللہ شاہ

غزل

موسم تیرے آنے سے — موسم تیرے جانے سے
بندہ تنہا رہ جائے — بہت سے یار بنانے سے
آنکھوں میں ویرانی ہے — کالے بادل آنے سے
کتنوں کی پہچان گئی — اپنا رنگ جمانے سے
پہلی بات نہیں رہتی — اور بھی بات بڑھانے سے
اور بھی وہ یاد آئے گا — یوں اے شاہ بھلانے سے

ریاض احمد شاد

غزل

جانے اپنی بستی میں سے کیا بنجارے لے گئے ہیں
ہم سے کتنے روٹھے موسم بچھڑے نظارے لے گئے ہیں

رہے چمکتے آس کے تارے رات کے گھپ اندھیاروں میں
دن کے اجالے ایسے آئے الٹا تارے لے گئے ہیں

اک دوجے سے رہ کے الگ بھی دیواریں تو سانجھی تھیں
نئے محلے ہم سے یہ بھی سانجھ سہارے لے گئے ہیں

بات تو سن لیتے تھے پہلے کونگی بستی کے یہ لوگ
کون ہیں جو ان کی آنکھوں سے درد ہمارے لے گئے ہیں

شادؔ میں اپنے گھر کی چھت کو سر پہ اٹھائے پھرتا ہوں
دیواریں تو سب قبروں کے مٹی گارے لے گئے ہیں

نورزماں ناوک

گاؤں کی ہیر

سوچوں کے بیلے میں بیٹھی
چور آنکھوں سے دیکھے
کبھی تو اپنا منہ شیشے میں
کبھی مری تصویر
میرے گاؤں کی اک ہیر

گھر کی نالی

اونچی دیواروں کے اندر
جسے چھپاتے ہیں ہم لوگ
اس کو باہر لے آتی ہے

بیری

میرے گھر میں ہے اِک بیری
رات کو ہرگز سو نہ سکوں میں
بٹ بٹ دیواروں کو تکوں میں
بیری بڑھتی جائے
مجھ کو سمجھ نہ آئے
کس کو روکوں
کس کو ٹوکوں
کوئی نہ پتھر مارے

نیم پلیٹ

دروازے پر اسے لگاؤ
اپنا آپ چھپاؤ
جو چاہو بن جاؤ

کالی رات کا شور

یاد پکھیرو اڑ اڑ آئیں
دل آنگن میں شور مچائیں
ان کے ساتھ نہ بول سکوں میں
بٹ بٹ بس آکاش تکوں میں

ساقی گجراتی

غزل

بیتے لمحوں کی صدا سوچ کا جادو بن کر
میرے چوگرد چھنکتی رہے گھنگھرو بن کر

مورتیں ذہن کے ورقے پہ بنائیں کیا کیا
رنگ بن کر کبھی اس شخص نے خوشبو بن کر

دل کے زخموں کے سمن جاگ اٹھے ہیں شاید
رنگ بکھرا ہے مری آنکھ سے آنسو بن کر

یاد آئی ہے تری درد کے لشکر کی طرح
دل کا بغداد اجاڑے گی بلاکو بن کر

پیار نگری کے مکینو ذرا ہشیار رہو
پھر نہ آجائے لٹیرا کوئی سادھو بن کر

علم کے عرش پر چمکے ہیں ستارے کیا کیا
کوئی وارث کوئی بلھا کوئی باہو بن کر

غزل

عیدیں اور شبراتیں تیرے نام کروں
جگمگ دن اور راتیں تیرے نام کروں

گزرے ہوئے سب لمحے تجھ پر واروں میں
بھولی بسری باتیں تیرے نام کروں

کھل جائیں گر پھول کروں میں پیش تجھے
مہکی یہ سوغاتیں تیرے نام کروں
کن من کن من برسوں تیری دھرتی پر
چھم چھم یہ برساتیں تیرے نام کروں

حرف کے تحفے بن جائیں جاگیر تری
سخن کی یہ سوغاتیں تیرے نام کروں

غزل

غم عمروں کو کھا جاتے ہیں
تن کا لہو سکھا جاتے ہیں

عشق کا روگ ہے جب لگ جاتا
ہنسی کو لوگ بھلا جاتے ہیں

غیرت آن ہے زر سے سجتی
فاقے آن مٹا جاتے ہیں

یادوں کے بادل آنکھوں میں
بارش سی برسا جاتے ہیں

کچھ دن دور رہے ہیں مجھ سے
اب خوابوں میں آجاتے ہیں

سکھ یاد آئیں جب بھی اذفر
دل کا چین گنوا جاتے ہیں

نوید شہزاد

غزل

بات جو ہر اک سانچے میں ڈھل جاتی ہے
مجھ کو ایسی بات بھی کرنی آتی ہے

مانا فائدہ کوئی نہیں ہے بولنے کا
پر یہ چپ بھی سچ کی عمر گھٹاتی ہے

یہ مت سوچو نہیں سنے گا جگ میری
ہونٹ ہلیں تو دھرتی بھی ہل جاتی ہے

جب میں عمر سے بڑھ کر باتیں کرتا ہوں
وہموں کی صورت میں موت ڈراتی ہے

ہر سو لال گلابی لاشے لگتے ہیں
وقت کی آندھی اتنا خون اڑاتی ہے

سانسوں کی آخری منزل

میں اور وہ جذبات کی رہ پر
چلتے چلتے خوابوں کے سنگ
پیار اور شک کے بیچ
وہاں آ پہنچے ہیں
جہاں فراق کو سہہ نہیں سکتے
مل کر با ہم رہ نہیں سکتے

ڈاکٹر خان محمد ساجد

غزل

ہے بہار ہر طرف بلبلوں کا دور ہے
پر مرے سماج میں نفرتوں کا دور ہے

جنگ کی لپیٹ میں امن کی ہے فاختہ
ہر طرف دلوں میں اب کدورتوں کا دور ہے

اب تو آنا چھوڑ دے یار خواب میں مرے
اب مرے خیال میں حسرتوں کا دور ہے

کل بھی میرے دیس میں شورشوں کا شور تھا
اب بھی میرے دیس میں شورشوں کا دور ہے

شفیق آصف

غزل

کیا جانیں وہ کیا بیتے صحراؤں میں
بیٹھے رہے ہیں سدا جو ٹھنڈی چھاؤں میں

ہر دم پیڑ دعاؤں والے تازہ ہیں
بات ازل سے دیکھی ہے یہ ماؤں میں

دیا ہے میں نے اپنے خون کا نذرانہ
دئے جلائے میں نے تیز ہواؤں میں

جتنی بھی کوشش کی ہے غم ٹل جائے
اور اضافہ ہوا ہے درد سزاؤں میں

غوطے کھا کھا کر آخر تیراک ہوئے
آصف عمریں گزریں غم دریاؤں میں

سرائیکی شاعری

غلام حسن شہیدؒ

کافی

چھپ کر آیا یار واہ وا عجب تماشا
ہر ہر طرف بہار واہ وا عجب تماشا

آپ ہی دیکھے آپ دکھائے
اس کی رمز نہ کوئی پائے
شیشہ اپنا آپ بنائے
خود دیکھے دیدار واہ وا عجب تماشا

یوسف بن کر دیس بھلایا
جوتھا کبھی یعقوب کا جایا
کنعاں سے وہ مصر کو آیا
اور بکا بازار واہ وا عجب تماشا

علی حیدر ملتانیؒ

سی حرفی

الف اِدھر اُدھر ہمیں آس تری اور آسرا تیرے ہی زور کا ہے
سب تیرے حوالے ہیں دھورنگر ہمیں خوف نہ لب کسی چور کا ہے
تو ہی جان سوال جواب سارے ہمیں ہول نہ لب ذرا کور کا ہے
علی حیدر کو ہے بس چاہ تری وہ نہ سائل کسی بھی اور کا ہے

میم مذہب کیا پوچھے ہے میرا رانجھا رکن ایمان کا ہے
ہے عشق امام نماز محبت مُرلی حرف قرآن کا ہے
ہر وقت رکوع سجود میں ہیں سجدہ تو رب رحمان کا ہے
ہے ہیر تو رانجھے کی علی حیدر یونہی جھوٹا وہم جہان کا ہے

کافی

تاب سے ہوں بےتاب میاں ہوں تاب سے میں بےتاب

نا میں کویا نا میں جو یا ناہوں ہوں سوال جواب
نا میں خاکی نا میں بادی نا میں آگ نا آب
نا میں جن ہوں نا انسان ہوں نا ہوں ماں نا باپ
نا میں سنی نا میں شیعہ نا ہوں پاپ ثواب
نا میں شرع نہ ورع کا قائل نا ہوں رنگ رباب
نا میں ملا نا میں قاضی نا ہوں شور شراب
ذات سچل کی کیا پوچھو ہو وہ تو ہے نایاب

بیت

آل ماہی مجھ کو میں ہوں پیاسی ترے درس کی
گھڑی گھڑی تجھ بن ہے ایسے جیسے ایک برس کی
جھلک دکھا دیدار کی اپنے سن فریاد جرس کی
آجا اب تو خوشدل مجھ پر نظر ہو رحم ترس کی

بیت

یار میرے کی شان تو دیکھو حسن کا ہے وہ شاہ
ہوا چکور مرا من اس کا دیکھ کے رشک ماہ
روح عشاق کی حسن کے در پر دی ہے دکھائی واہ
سخت بہت ہے ان کی خاطر ہجر و فراق کی راہ
ایک قیامت لال لبوں کی آگے ذقن کا چاہ
لطف علی کیا ہوگا دیکھیں پریم کی ہے درگاہ

کافیاں

(کیا عشق اڑاہ مچایا ہے)

دل وجاں میں قیامت سی بپا ہے
غم الفت مسلسل بڑھ رہا ہے

لگی ہے آتش غم تن بدن میں
جوانی جل گئی دل کی جلن میں
سوائے غم ہے کیا دیوانہ پن میں
غم دل ہے کہ بڑھتا جا رہا ہے

وہ جب سے چھوڑ کر تنہا گیا ہے
شب غم نے مجھے اپنا لیا ہے
یہ پھولوں کا گلے میں ہار کیا ہے
کوئی اژدھا ہے ڈستا جا رہا ہے
غم ہجراں کے ہیبت ناک تیشے
وہ میرے ناتواں دل پر چلا کے
سرے سے میری الفت کو بھلا کے
خدا جانے کہاں پر جا بسا ہے

دل پُر غم اسیر عاشقی ہے
ازل سے یہ کسک اسکو ملی ہے
مری ہستی سراپا تیرگی ہے
اندھیرا ہر طرف چھایا ہوا ہے

تباہی ہے کسی سے دل لگانا
خوشی دینا غموں کا زہر پانا
یہی بس درد سہنا غم اٹھانا
غلط جو اس فسوں میں آ گیا ہے

فریدؔ خستہ جاں! یہ کیا ہوا ہے؟
سحاب درد دل پر چھا رہا ہے
نظر سے رنگِ آرائش مٹا ہے
سکونِ قلبِ رخصت ہو چکا ہے

(ہے ہے یار بروچل ہک تل ترس نہ کیتا)

ہائے یار بلوچا تو نے
مجھ پر کوئی رحم نہ کھایا

چھوڑ دیا ہے مجھ بے بس کو
تجھ کو میرا ساتھ نہ بھایا

79

روز ازل سے مجھ دکھیا کو
عشق نے ہجر کا جام پلایا

جس دن سے سانول بچھڑا ہے
جیون سکھ بیتا دکھ آیا

درد و الم کی شدت دیکھو
رگ رگ میں ہے درد سمایا

پریم کی آگ لگا کر دل میں
پیتم نے ہے مجھے بھلایا

کوہ و دمن میں سرگرداں ہوں
مرنے کا پیغام نہ آیا

(درد اندر دی پیڑ ڈاہڈ اخت ستایا)
درد فرقت نے سخت تڑپایا
عشق دکھیا دلوں کی شاوی ہے
عشق رہبر ہے عشق ہادی ہے
عشق مرشد ہمارا عشق ہے پیر
جس نے راز حیات سمجھایا

یہ دل زار یہ ہمارا دل
پیدا ہوتے ہی ہو گیا گھائل

80

روز اول ہی سے طلب کا تیر
حسن محبوب نے ہے برسایا

ناز و غمزہ، تبسم پنہاں
کج ادائی، نظارۂ جاناں
حسن کے شہر کے ہیں چار امیر
رعب جن کا ہے چارسو چھایا

آج دامن میں دشت روہی کے
ریت بھیگی ہوئی ہے بارش سے
ہر قدم تازگی کی ہے تصویر
بخت جاتا ہوا پلٹ آیا

ہر طرف ہے فریدؔ آبادی
خشک پودوں پہ چھا گئی خنکی
ہر ندی بن گئی ہے جوئے شیر
ہم نے شاداب ماڑ کو پایا

81

(کوئی ماہنوں آء میں یار دا)

سینے میں دھڑک رہا ہے
یار کا قاصد آپہنچا ہے
عشق نہیں ہے تیر ہے کوئی
دل پر کاری زخم لگا ہے
درد محبت کے شعلوں میں
تن من جل کر راکھ ہوا ہے
نازک دل میں کب ہمت تھی
یار کی خاطر درد سہا ہے
یار فریدؔ اب زخمی کرکے
دل کو تنہا چھوڑ گیا ہے

(نیناں نہیں رہندے ہٹکے)

روکے نہیں رکتے نین
لڑتے ہیں کیا ناز و ادا سے
نینوں سے یہ نین
قریہ قریہ بستی بستی
عشق ہوا بے چین
کرکے یاد سجن کی باتیں

82

روتی ہوں دن رین
ہر دم آنسو نالے آہیں
کرتی ہوں میں بین
تجھ سے جدا ہو کر یہ جیون
کتنا ہے بے چین

(رتھ دھمی دھمی ٹور)

اے رتھ بان!
آہستہ آہستہ چل
ٹوٹ نہ جائیں چوڑیاں میری
ہو نہ کہیں نقصان ..... اے رتھ بان آہستہ آہستہ چل
طوق عشق گلے میں میرے
عشق کا ایک نشان۔ اے رتھ بان! آہستہ آہستہ چل
رہ میں ہیں رہزن، بچ جائے، میری
الفت کا سامان۔ اے رتھ بان! آہستہ آہستہ چل
تھک گئی تو میں گھوڑ الوں گی
تیز قدم آسان۔ اے رتھ بان! آہستہ آہستہ چل
رب نے مجھے، محبوب کو رکھا
دو قالب یک جان۔ اے رتھ بان! آہستہ آہستہ چل
آس ہے اس کے وصل کی شاید
نکلیں سب ارمان۔ اے رتھ بان! آہستہ آہستہ چل

ہیر

پہنچی ہیر بلوغت کو جب آئی خوب جوانی
حویں تھیں انگشت بدنداں دیکھ پری مستانی
زلف سیہ تھی خوب تھیں پلکیں ابرو مثل کمانی
آنکھیں خوب فراخ منور بہت کھلی پیشانی
دانت ستارے چمکیں جوں دُرِ مکنوں قرآنی
خوب تھی لال لبوں پر لالی منہ تھا سب نورانی

دوہڑا

نورِ نقابِ دلبر دیکھ کے ہوئی ہمیں حیرانی
سمجھ نقاب کی جن کو آئی پایا راز نہانی
ناداں بھی پھر دانا ہو کر سیر کریں لاثانی
خیر جہان مکان ہے اس کا اس کی ہے سلطانی

غزل

بہت ہی دل کا امیر ہوں میں
کہ ان کے در کا فقیر ہوں میں

جو ان کے در کو دئے ہیں بوسے
تو کتنا روشن ضمیر ہوں میں

غبار کے ساتھ ہوں میں رقصاں
جنوں کے صحرا کا میر ہوں میں

لیا ہے جان اپنے آپ کو یوں
کہ مخفی راز قدیر ہوں میں

قطعہ

مجھے رکھ غمگیں مجھے شاد نہ کر
مری اجڑی جھوک آباد نہ کر
اس زلف سیہ کے ساتھ سجن
مجھے باندھے رکھ آزاد نہ کر

حسن رضا گردیزی

بحضورِ عشق

آ مرے عشق آ مرے اجڑے ہوئے گھر کی بہار
آ غریبوں کے سہارے' بے کسوں کے غم گسار
آ مرے سینے کی ٹھنڈک' آ مرے دل کے سرور
آ مرے اخلاص کے دیپک' مری آنکھوں کے نور
آ مرے اشکوں کی رم جھم کے رسیلے جلترنگ
آ مرے احساس کے پگھلے ہوئے سونے کے رنگ
آ مری راتوں کے ساتھی آ مرے دن کے حبیب
آ قناعت کے پیمبر آ مروت کے نقیب
تیرے قدموں کی بدولت فقر کا شاہی مزاج
تو رکھے فاقہ کشوں کے سر پہ خودداری کے تاج
آ مرے کنعاں کے یوسف' آ زلیخا کے جمال
آ مرے بازار کی رونق مرے فن کے کمال
بے وسیلوں کے وسیلے بے وقاروں کے وقار
شعر کی دنیا کے خالق' فکر کے پروردگار
یہ اندھیروں کے سمندر' یہ جہالت کے نگر
کون لے تیرے سوا مجبور شاعر کی خبر؟

تنہائی

مجھ کو بے یارو مدد گار نہ تنہا سمجھو
ہر گھڑی ساتھ مرے رہتی ہے محفل میری
تو مری خاک نشینی پہ بہت رحم نہ کھا
تیری سوچوں سے بہت دور ہے منزل میری
مجھ کو انسان کا غم دیتا ہے نغمے غم کے
مجھ کو یہ ایسے مقامات پہ لے جاتا ہے
جہاں لاہوت کی منزل کے پیام آتے ہیں
مجھ کو گزرے ہوئے لوگوں کے سلام آتے ہیں
میرے گھر نور کی برسات کی رت آتی ہے
رات کو عرش سے پریوں کے کھٹولے اتریں
ساز پازیبوں کی جھنکار کی لے پر کونجیں
رنگ اور نور کے ہر سمت ہیولے ناچیں
میری تنہائی کے غم خوار ادھر آتے ہیں
سامنے رومیؔ و اقبالؔ نظر آتے ہیں
اک طرف ہوتے ہیں عرفیؔ بھی نظیریؔ بھی مرے
روز میں حافظ و خیام کی مے پیتا ہوں
میرے گھر وجد کی عرفان کی موج آتی ہے

لگتے ہیں شعر کے اور فن کے سجیلے میلے
طاہرہ درد کے سازوں پہ غزل گاتی ہے
یہ خدا مست یہ خود دار یہ نوری بندے
میری تنہائی کو غیرت کا سبق دیتے ہیں
دیر تک ہوتی ہیں عرفان کی باتیں ان سے
رات ڈھلتی ہے تو یہ لوگ چلے جاتے ہیں
ایسے فنکاروں سے ہو پیار کی سنگت جس کی
کیا ضرورت کہ وہ بے ذوق زمانے میں رہے
کیا غرض اس کو کہ تنہائی کی محفل چھوڑے
کسی زردار کے حاکم کے ٹھکانے جائے
ایسی تنہائی پہ سو محفلیں قربان کروں
ایسی تنہائی پہ صدقے ہوں ہزاروں جلسے
میری تنہائی کو اللہ نے شاہی بخشی
میری تنہائی کی رونق کو سکندر ترسے

ارشد ملتانی

سفر کی ایک رات

جس جانب بھی غور سے دیکھوں
چپ کی چادر منہ پر رکھے
ادھر ادھر سارے ہی مسافر
نیند کے خراٹوں میں گم ہیں
لمبے لمبے سانس ہیں لیتے
یہ آوازیں یوں آتی ہیں
جیسے میرے چاروں جانب
رات کے بشیر ناگ پھنکاریں
کالے کالے دیو پکاریں
میرے مولا میرے ربا
رات بھلا یہ کب بیتے گی؟
گاڑی منزل پر پہنچے گی

غزل

کر فکر تو اس اک پل کا
کیا قصہ ابد ازل کا

تو بات کرے صدیوں کی
یاں جھگڑا ہے پل پل کا

اک غضب ہے آگ بدن کی
دوجا چولا ہے ململ کا

کوئی انت تو آخر ہوگا
اس دنیا کی ہلچل کا

ہے ساتھ ہمیشہ ارشدؔ
اس سوہنے یار چنل کا

نقوی احمد پوری

غزل

ایسا جنوں ہو مجھ کو بالکل رہے نہ ہستی
ساقی پلا دے ایسی اترے نہ جس کی مستی

میں ایسا مٹ گیا ہوں خود حسن بن گیا ہوں
گر یہ ہے بت پرستی چھوٹے نہ بت پرستی

زاہد کو کیا خبر ہے کیسی مری نظر ہے؟
عرفان میری وحشت مستی مری الستی

اَن دیکھی ذات کو تو کرتا ہے روز سجدے
زاہد! عجیب دیکھی تیری خدا پرستی

گرچہ فقیر ہوں میں دل کا امیر ہوں میں
صدقے ہے سربلندی کیسی ہے میری پستی

حیدر گردیزی

غزل

کاغذوں پر عیش کے کچھ غم کی تحریریں بھی ہیں
دل کی دیواروں پہ کچھ رنگین تصویریں بھی ہیں

من پسند اپنے تصور کے اجالے پر نہ جا
زندگی کے خواب کی کچھ اپنی تعبیریں بھی ہیں

لاکھ تو کوشش کرے چھپنے کی ہم سے جانِ جاں
بال سے باریک کچھ نظروں کی زنجیریں بھی ہیں

عشق مقتل کی طرف اک راہ ناہموار ہے
حسن کی زلفوں کی لٹ میں تیز شمشیریں بھی ہیں

ہائیکو

وقت نے اب ہوا کے کاغذ پر
ایسا اک خط بھی تجھ کو لکھا ہے
جس کو پڑھ کر اداس ہے موسم

اب تو آموں پہ بور آیا ہے
اب تو خوشیاں بھی عام ہیں ہر سو
اب تو آ جا کہ مست دھرتی ہے

تیری زلفوں پہ رات اتری ہے
تیرے چہرے نے دھوپ کے رخ کو
روشنی کا لباس بخشا ہے

ہو کا عالم ہے بیقراری ہے
دیکھتا ہوں جو اپنے سینے میں
دل کا ملتا نہیں نشاں مجھ کو

ہاتھوں پہ چاند

کارنس پر رکھا ہوا کاغذ
موم الفاظ سے منور ہے
تیرا خط نور میں نہایا ہے
میری خوشیوں کی حد نہیں کوئی
آنکھیں پروانہ وار ہر جانب
ہو کے قربان چومتی ہیں اُسے
میرے ہاتھوں پہ چاند ابھرا ہے

شرارتی لفظ

یہ لفظ کتنے شرارتی ہیں
کروں جو تعریف حسن کی میں
قلم کے آگے دھمال ڈالیں
یہ جھوک کاغذ کی آ بسائیں
محبتوں کے وہ گل کھلائیں
کہ جن کی خوشبو
کتاب دل کو بکھیرتی ہے
ہوا کی صورت
یہ چھیڑنے بار بار آئیں
یہ لفظ کتنے شرارتی ہیں

دلدار بلوچ

غزل

جب تھام کے روتا ہوں سیہ رات کا دامن
آنکھیں بھی پکڑ لیتی ہیں برسات کا دامن

اب سوچ کے ویران ہوئے سارے سہارے
چھوٹا ہے مرے ہاتھ سے حالات کا دامن

جس رات مرے پاس ہو ساجن مرا مہماں
بھر دوں گا میں خوشبوؤں سے اس رات کا دامن

ہوں شانوں پہ میرے جو پریشان وہ زلفیں
اللہ کی قسم چھوڑوں نہ اس رات کا دامن

چاہے ترے ہر سمت ہوں بکھری ہوئی خوشیاں
دلدار نہ چھوڑ آہوں کی سوغات کا دامن

محسن نقوی

غزل

جو بھی تیرا غلام ہو جائے
وہ وفا کا امام ہو جائے

کیا خبر کل وفا کی بستی میں
پیار سی شے بھی عام ہو جائے

تو اشارہ کرے جو الفت میں
ساری دنیا غلام ہو جائے

وہ تو خوابوں کی سیج پر سوئیں
نیند اپنی حرام ہو جائے

چاند اس کی گلی میں جا دیکھیں
اس بہانے سلام ہو جائے

ممتاز حیدر ڈاہر

غزل

گرچہ خود کو خوار کیا ہے
پھر بھی تجھ سے پیار کیا ہے
جب بھی درد ملا ہے تازہ
رب کا شکر ہزار کیا ہے

تیری زلفیں ہیں شانوں پر
سانپ گلے کا ہار کیا ہے

پھولوں کی بستی میں ہم نے
پتھر کا بیوپار کیا ہے

وصال موسم کا انکار

کیوں اپنے جذبے برف کریں
کیوں خواہش کو بے فیض کریں
کیوں آس کی حدت میں پگھلے
ہم جسم کو اس گرمی سے بھی محروم کریں
کیوں گرتی ہوئی دیوار کو پھر اک آسرا دیں
کیوں ساون رت کو خط بھیجیں

سب کچھ تیرے لئے ہے

میری آنکھیں تیری دید کی خاطر ہیں
تیرے نام ہی میرے سارے جذبے ہیں
میرے حصے میں جو سانسیں آتی ہیں
سب منسوب میں تیرے نام ہی کرتا ہوں
میرا جو کچھ بھی ہے
سب کچھ تیرا ہے

بھرم

بستی کے ہیں چاروں جانب
چپ کے پہرے
ہر اک چپ ہے
تو بھی چپ ہے
میں کیوں بولوں؟
میں کیوں اپنا بھرم گنواؤں
میں بھی چپ ہوں

اقبال سوکڑی

غزل

مرا آسرا یہی ہے مرا آخری سہارا
کوئی زندگی کا حیلہ ہے موت کا اشارا

مرے غرق ہونے کا بھی ہے عجیب حال لوگو!
مجھے لے گیا ہے خود ہی طوفان تک کنارا

تجھے بھول ہی گیا ہے شاید وفا کا وعدہ
مجھ کو الف سے لے کر ی تک ہے یاد سارا

کیسی عجیب دیکھیں جگ میں وفا کی رسمیں
وہی زندگانی کا قاتل وہی جان سے ہے پیارا

روح و بدن میں جلدی اقبال ہو قرابت
اب تو بغیر ان کے ہوتا نہیں گزارا

سرور کربلائی

قطعہ

جنوں کے رنگ آفاقی نہیں ہیں
وہ ساغر اور وہ ساقی نہیں ہیں
جبھی سرور لہو اپنا ہے پیتا
شرابوں میں نشے باقی نہیں ہیں

رشید عثمانی

غزل

قدم قدم پہ محبت کا گیت گاتا چل
بشر بشر کو تو انسانیت سکھاتا چل

اگر ہوا ہے تو چہرے نکھار دے سب کے
اگر بہار ہے گل ہر طرف کھلاتا چل

نہ دیکھ تجھ کو ملے کیا صلہ ترے فن کا
رشید روز نئی اک غزل سناتا چل

احمد خان طارق

دوہڑے

اے جوگی دیکھ کے ہاتھ بتا ہے پیار کی طاق لکیر کہاں؟
ہے جس میں مژدہ وصل کا وہ ہے مالک کی تحریر کہاں؟
سکھ راحت عیش آرام کہاں؟ مرے خواب کہاں تعبیر کہاں؟
یوں طارق نقشہ کھینچ کہ اس کے پاؤں کہاں مرے نیر کہاں؟

ہیں کون کسی کے کیا لگتے، نہیں جاتی جن کی یاد کبھی
ویرانیوں کو وہ کیا جانیں نہیں جن کا گھر برباد کبھی
ہیں پل دو پل کے راہی وہ چھوڑیں نہ جو غم کا زاد کبھی
پر طارق ایسے لوگ بھی ہیں کرتے نہیں جو فریاد کبھی

نصر اللہ خان ناصر

غزل

روٹھ جائے وہ اگر مجھ کو ستانے کے لئے
سر کو سجدے میں گراتا ہوں منانے کے لئے

لوگ ہوتے ہیں فقط عیش و مسرت میں شریک
کون آتا ہے کسی کا غم بٹانے کے لئے

عاشقوں کے کیوں نہ اٹھیں پھر جنازے اس جگہ
تو جو بیٹھے حسن کی دولت لٹانے کے لئے

دل کے زخموں کو چھپاتا ہوں خزانے کی طرح
ہر کسی کو یہ نہیں ہوتے دکھانے کے لئے

طاہر تونسوی

غزل

دکھ درد کیا سجائے ہیں اپنی دکان میں
میں خود ہی قید ہو گیا اندھے مکان میں

تجھ سے یہ کتنی بار کہا ہے نہ پاس آ
دوں گا میں گھول زہر الم تیری جان میں

شیشے کے گھر سے لوگوں پہ پتھر نہ مار تو
ہو جائے گا شکار وگرنہ مچان میں

یادوں کا عکس چھوڑ گیا ہے وہ بے وفا
میں نے مٹایا نقش تھا اپنے گمان میں

پنچھی اک آرزو کا ہے دل کی منڈیر پر
وہ تیر چھوڑ دے جو بچا ہے کمان میں

پاگل ہوں میں جدائی میں تیری اے رشکِ ماہ
طاہرؔ ذرا بھی جھوٹ نہیں اس بیان میں

غزل

تُو محنت کر تو پھر اس کا صلہ جانے خدا جانے
دیئے کو تُو جلا کر رکھ ہوا جانے خدا جانے

خزاں کا خوف تو مالی کو بزدل کر نہیں سکتا
چمن آباد رکھ بادِ صبا جانے خدا جانے

مریض عشق خود کو کر، دوا دل کی سمجھ دلبر
مرض جانے دوا جانے شفا جانے خدا جانے

جو مر کر زندگی چاہے فقیری ٹوٹکا سن لے
وفا میں تُو فنا ہو جا بقا جانے خدا جانے

یہ پوری ہو نہ ہو، ہرگز نہیں بیکار جائے گی
دعا شاکرؔ تُو مانگے رکھ دعا جانے خدا جانے

غزل

برائی جس طرح کی ہو برائی مار دیتی ہے
خدا تو بخش دیتا ہے خدائی مار دیتی ہے

اگر نیت نہ ہو سچی تو مت پڑھنا نمازِ عشق
دکھاوے کی ہمیشہ پارسائی مار دیتی ہے

یہ تُو بھی جانتا ہے ہجر میں کیا حشر ہوتا ہے
جدائی جان کر مت دے جدائی مار دیتی ہے

یہ شہرت نام اور عزت خدا کی مہربانی ہے
بڑائی چھوڑ دے شاکرؔ بڑائی مار دیتی ہے

اکبر ہاشمی

نسخہ

ہر جا عقل
نہیں کام آتی
یہی ہے عقل کی بات

تریاق

زہر کا اثر جو ختم کرے
وہ تلخی بھی
اچھی لگتی ہے

نصیحت

اس جانب مت سفر کرو تم
جا کر جہاں بھلا دو
اپنے گھر کا رستہ

جھوٹی آس

دنیا سے
بے وفا مانگے
کس سے ہے تو
کیا مانگے؟

تیز تیر

اہل ستم کی خاطر
کمزوروں کی آہ ہے کافی
ظلم کی بھٹی میں پکتے ہیں
نفرت کے سب تیر

مطالعہ

میری آنکھیں
پڑھ پڑھ تھک گئیں
کھلی کتاب کی صورت
ہر اک چہرہ سامنے آئے

خالد اقبال

چاند

یوں جیسے آکاش کے دل کو
آئی یاد کس کی

تو جو ہنسے

تو جو ہنسے، تو مسکائے
میں پھول چنوں
تو جو چلے مڑ مڑ دیکھے
میں راہ بنوں
تو جو سوئے پھر جاگے
میں خواب بنوں
تو خوشبو سے پُر ساون
میں ساتھ چلوں

سرمئی بادل

سرمئی بادل
ٹولی ٹولی
نیل گگن پر
جیسے میرے دل آکاش پہ
تیری یادیں

❁❁❁

فیض بلوچ

دوہڑہ

مت توڑ یہ کاسہ سائل کا گر بھرنا نہیں خیرات نہ دے
تیرے حسن کی شاہی قائم ہو مجھے درد بھری سوغات نہ دے
ممکن ہو تو جام وصل پلا مجھے اشکوں کی برسات نہ دے
شیلاں نہیں اہل کرم کے یوں مجھے دکھ کی فیض برات نہ دے

❁❁❁

قیس فریدی

غزل

زرد زرد قربتوں کا کچھ بتا
خون خون حسرتوں کا کچھ بتا

چھوڑ چھوڑ دشمنوں کی بات چھوڑ
خار خار دوستوں کا کچھ بتا

پیاس پیاس زندگی کا کیا بنا؟
زہر زہر شربتوں کا کچھ بتا

اشک اشک خواہشوں کا ذکر چھیڑ
گرم گرم صحبتوں کا کچھ بتا

گرد گرد قافلے کہاں گئے؟
چور چور سنگتوں کا کچھ بتا

مست مست حسن کے وقار کی
داغ داغ عصمتوں کا کچھ بتا

قیس قیس کہہ کے رو رہا ہے کون؟
بین بین نغمتوں کا کچھ بتا

شکیل پتافی

غزل

کہاں نہ تھا مت ڈھونڈ سہارے راتوں کے
جاگ کے اب تو دیکھ نظارے راتوں کے

تو نے بھی تو عہد کیا تھا ملنے کا
میں بھی گنتا ہوں اب تارے راتوں کے

کتنی ہی پلکوں پر تارے ملتے ہیں
آنکھ جلا کر دیکھ نظارے راتوں کے

میری طرح وہ بھی احساس کے نیزے پر
بہت نہیں دو پہر گزارے راتوں کے

پنجابی افسانے

اکبر لاہوری

چودھری کی بیٹی

رات کا ایک پہر بیت چکا تھا۔ میں نے ہیرا منڈی کے ایک اونچے کوٹھے کے زینے کے آگے لوگوں کی بھیڑ دیکھی۔ میں نے اپنے ایک جاننے والے پان والے سے جو دکان سے اتر کر اس بھیڑ میں جا کھڑا ہوا تھا۔ پوچھا۔ ''یار یہ کیسی بھیڑ ہے؟'' اس نے کھل کر کوئی بات نہ کی۔ منہ ہی منہ میں بڑبڑ کرتے ہوئے بتایا..... ''میں نے کوٹھے والی کی ایسی چیخ سنی جیسے وہ کسی کا گلا کاٹ رہی ہو۔ پھر بڑھیا سوٹ پہنے ہوئے ایک نوجوان کو منہ کے بل زینے سے لڑھکتا ہوا دیکھا''۔ پان والے سے اتنی بات سن کر میں بے اختیار آگے بڑھا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ گرنے والا منہ کے بل زمین پر گرا ہوا ہے۔ اس کے ماتھے کا خون سڑک پر جم گیا تھا اچھے لباس والے کچھ لوگ جن میں ایک دو نے وردی بھی پہنی ہوئی تھی نگاہیں نیچی کئے کھڑے ہیں۔ ایسے لگتا تھا جیسے کسی کو یہ نہیں سوجھ رہا کہ وہ کیا کرے؟

اتنے میں کوٹھے پر سے ایک عورت کی گونجدار آواز آئی..... ''اس سؤر کی لاش کو یہاں سے اٹھالو۔ نہیں تو ابھی جلتے ہوئے تیل کی کڑاہی تمہارے اوپر گرا کر تمہیں تماش بینی کا مزا چکھاتی ہوں'' اس سے یہ جھاڑ سن کر وہ بھیڑ اس طرح بکھر گئی جیسے آسمان سے گرتی بجلی کے ڈر سے لوگ بھاگ دوڑتے ہیں۔ سفید پوش ساتھیوں نے گرے ہوئے نوجوان کو ہاتھوں پر اٹھایا اور ذرا دور کھڑی ہوئی لمبی سی کار میں جا لٹایا۔ یوں لگتا تھا جیسے اس کی جان تو بچ گئی ہے مگر کوٹھے سے نیچے گرتے ہوئے اور سیڑھیوں میں قلابازیاں کھاتے ہوئے اس کے تالو نے سڑک کے ساتھ ایسی ٹکر کھائی ہے کہ سر کا سارا خون نچڑ گیا ہے۔ اس کے ساتھیوں میں سرکاری آدمی بھی تھے۔ مگر اس وقت نہ کسی کے منہ سے کوئی حرف شکایت نکلا نہ کسی نے اونچا سانس لیا۔ چپ چاپ اپنے زخمی اور

بے ہوش ساتھی کو اس طرح کار میں ڈال کر لے گئے جیسے کسی پھانسی لگے مجرم کی لاش کو اس کے بد نصیب رشتے دار جیل کے پھاٹک سے دور لے جاتے ہیں۔

میرے دوست پان والے نے میرے لئے پان بناتے ہوئے کہا..... ''دیکھیں جی کتنی حیرت کی بات ہے کہ عام لوگوں کو بھیڑ بکریوں کی طرح ذبح کر دینے والے اور انہیں گائے بھینسوں کی طرح مارنے پیٹنے والے یہاں آ کر خود بھیڑ بن جاتے ہیں۔ اور خاموشی سے مار کھاتے ہیں اور بولتے بھی نہیں۔ آئے دن اس بازار میں یہی تماشا ہوتا ہے۔ بے عزت موری کی اینٹ جیسی دو کوڑی کی طوائفوں اور ان کے غنڈوں سے مار کھانے والے اونچا سانس بھی نہیں لیتے اور منہ سے آواز تک نہیں نکالتے۔ جیسے کوئی مردہ قبر میں منکر نکیر سے ہڈیاں تڑوا رہا ہو۔

میں نے کہا..... ''یار..... یہ کوٹھا تو شہر کی مشہور گانے والی کا ہے۔ یہاں سے تو کبھی ایسا شور وغل یا ہنگامہ کبھی نہیں سنا۔ اس بازار میں کئی عزت دار کوٹھے ہیں۔ جن میں اس گانے والی کا یہ کوٹھا بھی ہے۔ یہاں آج یہ کیا نئی کرتوت ہوئی ہے؟ اس کا پتا لگانا چاہئے''۔

پان والے نے کہا..... ''تو پھر دیر کاہے کی۔ بھیڑ چھٹ گئی ہے۔ شور وغل ختم ہو گیا ہے۔ آگے بڑھیں اور دل کا یہ تجسس دور کر لیں۔''

مجھے اس کی بات سے کچھ حوصلہ ہوا اور میں چپ چاپ سیڑھیاں چڑھ گیا۔ کوئی اکیس بائیس سیڑھیاں ہوں گی۔ جن میں موڑ کوئی نہ تھا۔ میں نے اس سے اندازہ لگایا کہ گرنے والے کا جوڑ جوڑ ٹوٹ چکا ہوگا اور اس کا ملیدہ بن گیا ہوگا اور اگر زندہ بچ بھی گیا تو چھ مہینے تک بستر کے شکنجے میں جکڑا رہے گا۔ پائیدان کے ساتھ بوٹ رگڑتے ہوئے میں نے پوچھا..... ''میں اندر آ سکتا ہوں؟'' دوہرے جسم کی ایک لمبی سانولی سلونی دوشیزہ جو زخمی شیرنی کی طرح لمبے ڈگ بھرتی اور زمین پر زور سے پاؤں مارتی کمرے میں پھر رہی تھی۔ یکدم رک گئی اور کہنے لگی..... ''نہیں آج نہیں پھر کبھی''..... میں نے تپائی پر رکھے ہوئے جگ میں سے برف کا ٹھنڈا پانی گلاس میں انڈیلتے ہوئے کہا ''لیجئے تھوڑا سا ٹھنڈا پانی پی لیں۔ اس سے طبیعت کو سکون مل جائے گا۔ کیا ایک

انسان کی جان لے کر بھی آپ کے غصے کی آگ ٹھنڈی نہیں ہوئی؟'' وہ دیوار کے ساتھ لگے صوفے پر گرتے ہوئے کہنے لگی..... ''کیا وہ مر گیا ہے؟'' میں نے کہا ''مرا تو نہیں۔ مگر میں نے اس کے ساتھیوں کو دیکھا ہے کہ اسے سہارا دے کر کار کی پچھلی سیٹ پر لٹا رہے تھے۔ اسے چوٹیں اتنی لگی ہیں کہ چھ مہینے تک چارپائی سے اٹھ نہیں سکے گا۔'' کہنے لگی..... ''مر بھی جاتا تو میں کہتی کہ دھرتی کا بوجھ ہلکا ہو گیا ہے۔ اس جیسے کئی مردود شراب کے نشے میں دھت چکر کھا کر سیڑھیوں سے گرتے ہیں اور ہڈی پسلی تڑوا بیٹھتے ہیں''۔ میں نے کہا..... ''ایسی باتیں تو روز دیکھتے ہیں۔ مگر آپ کے کوٹھے سے کسی شخص کا اس طرح گرنا بڑی اچنبھے کی بات ہے''۔ کہنے لگی۔ ''ہاں میری سیڑھیوں سے کسی مہمان کا منہ کے بل گرنا اچنبھے کی بات ہے''۔ میں نے کہا ''اس انوکھے واقعے کا سبب پوچھنے ہی میں آیا تھا''۔ وہ ٹھنڈا پانی پیتے ہوئے بولی۔ ''نہیں آج نہیں۔ پھر کبھی آئیں۔ میں آپ کو سب کچھ تفصیل سے بتاؤں گی۔'' میں اس سے وقت طے کر کے اپنے ڈیرے پر آ گیا۔

وقت مقررہ پر میں گیا۔ تو وہ مجھے الگ ایک کوٹھڑی میں لے گئی۔ مجھے چائے پلائی اور پھر اپنی کہانی کچھ اس طرح سنائی۔

اس شہر سے کوئی سو کوس دور ہمارا گھرانا ایک گاؤں میں رہتا تھا۔ یہ گاؤں بہت بڑا تو نہیں تھا مگر اتنا چھوٹا بھی نہیں تھا کہ اس میں گانے بجانے والے دو چار گھروں کا گزارا نہ ہو سکے۔ ہم لوگ گانے بجانے کا دھندا کرتے تھے۔ ان دنوں کوئی بارات مجرے کے بغیر نہیں جاتی تھی۔ دلہن کی ڈولی آنگن میں آتے ہی مجرے کی محفل سجائی جاتی تھی۔ اس لئے میری ماں کو جو اس وقت کی مشہور گانے والی تھی دور دور سے بلاوا آتا تھا۔ انہی دنوں گاؤں کے نمبردار کا میری ماں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا ہو گیا۔ نمبردار کا بوڑھا باپ زندہ تھا مگر اس نے نمبردار کے کاموں میں دخل دینے کی ضرورت نہ سمجھی۔ دخل دیتا بھی کیسے؟ وہ خود اپنے وقت کا بڑا شوقین اور عیش و عشرت کا دلدادہ رہ چکا تھا۔ ہوتے ہوتے چودھری اور میری ماں ایک دوسرے کے بہت قریب ہو گئے۔ چودھری نے میری ماں کو یہ بھی کہا کہ وہ گناہوں بھری زندگی چھوڑ کے اس کی بیوی بن جائے۔ مگر میری ماں نے

یہ بات نہ مانی۔ دنیا جانتی ہے کہ پیار اور دشمنی ایک دوسرے سے زیادہ دور نہیں ہوتے۔ دونوں میں پیاز کے چھلکے جیسا پردہ ہوتا ہے۔ چند دن پہلے چودھری میری ماں کو دیکھ دیکھ کر جیتا تھا۔ مگر اب وہ اس کی جان کا دشمن ہو گیا۔ سرکار دربار میں اس کی رسائی اور اس کے رعب دبدبے سے ڈرتے ہوئے ہمارے گھرانے نے گاؤں چھوڑ دیا اور ہم اس شہر میں آ چھپے۔ دلوں کا مالک ہی جانتا ہے کہ ان کے اندر کیا کچھ چھپا ہوتا ہے۔

دل دریا سمندروں ڈونگے کون دلاں دیاں جانے

چودھری سمجھتا تھا کہ اسے میری ماں کے ساتھ محبت نہیں رہی۔ مگر اصل بات یہ تھی کہ اسے اپنے دل کا خود بھی پتا نہیں تھا۔ اسی دل کے ہاتھوں تنگ آ کر وہ شہر آ گیا اور آ کر اس نے میری ماں کے پاؤں پر سر رکھ دیا۔ پرانی محبت پھر جاگ اٹھی۔ بیٹھنا اٹھنا شروع ہو گیا۔ میں بدنصیب اسی زمانے کی پیداوار ہوں۔ میری پیدائش پر چودھری نے چاندی کے ہزار روپے میری ماں کی جھولی میں ڈالے۔ اس کے بعد یہ پکی حویلی بنا کر دی۔ میرا بچپن چودھری کے لائے ہوئے کپڑوں، گہنوں اور کھلونوں میں گزرا۔ جوں جوں میں بڑی ہوتی گئی چودھری اپنا زیادہ وقت ہمارے گھر رہنے لگا۔ اس نے کئی بار میری ماں سے کہا کہ وہ مجھے اپنے گھر لے جا کر رکھنے کی حامی بھر لے مگر میری ماں نے اس کی یہ بات نہ مانی۔ وہ اس بات پر اڑی رہی کہ تم اس بچی کو دیکھ دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرتے رہو۔ مگر میں اس پر سے ماں کا حق اٹھانے کو کبھی تیار نہیں ہوں گی۔ کیونکہ یہ طوائف کے کوٹھے پر پیدا ہوئی ہے۔ اس لئے اس کے باپ کو باپ ہوتے ہوئے بھی باپ کا قانونی حق نہیں مل سکتا۔ میری ماں نے میرے لئے صاحب فن اور سمجھدار استاد نوکر رکھے۔ ان استادوں کی تربیت سے میں اپنی ماں کی طرح مشہور گانے والی بن گئی۔ اور سنگیت کلا کو سمجھنے والے دور دور سے میرے پاس آنے لگے۔

قدرت نے یہ عجیب ستم کیا کہ میں شکل صورت بات چیت اور رنگ روپ میں اپنے باپ سے مشابہ تھی۔ مجھے سینکڑوں میں کھڑے ہوئے دیکھ کر چودھری کو جاننے والا کوئی بھی شخص بلا جھجک

مجھے چودھری کی بیٹی کہہ دیتا تھا۔ جیسے جیسے میری شہرت دور دور تک پھیلی۔ چودھری سے ملتی جلتی میری شکل صورت کی بھی دھوم مچ گئی۔ ہوتے ہوتے یہ بات چودھری کے کانوں میں بھی پہنچی کہ جب مجھے چودھریوں کی باراتوں میں بلاتے ہیں تو چودھری اور اس کے باپ دادا کے دشمن ہنستے مسکراتے ہیں کہ اس بارات میں فلاں چودھری کی بیٹی کا مجرا ہوگا۔ چودھری ان باتوں کو سنتا تو اندر ہی اندر کڑھتا۔ میرے دیکھتے دیکھتے اس کا ڈیل ڈول اور قد کاٹھ آدھا بھی نہ رہا۔ میں بھی اسے دیکھ دیکھ کر اندر ہی اندر کڑھتی رہتی اور کئی بار سوتے ہوئے میرا تکیہ آنسوؤں سے بھیگ جاتا۔ چودھری نے میری ماں سے اپنا مطالبہ پھر دہرایا۔ میری ماں نے کہا۔ ”تم نرے احمق ہو۔ میری بیٹی نے تمہارے سماج میں نہ کھپنا ہے اور نہ خوش رہنا ہے“ چودھری نے وقت کے بدلتے ہوئے رنگ۔ لوگوں کی نئی روش پر آگے بڑھتی سوچ کا واسطہ دیا۔ مگر میری ماں پر ان باتوں کا ذرا بھی اثر نہ ہوا۔ آخر ایک دن چودھری دو تولے افیون کڑوے تیل کے ساتھ کھانے لگا تو میری ماں کو بروقت پتا چل گیا اور اس نے افیون کھڑکی سے باہر گلی میں پھینک دی اور رو رو کر چودھری سے اپنی جان نہ گنوانے کی قسم لے لی۔ چودھری کی ایک ہی شرط تھی کہ میری بیٹی کو میرے ساتھ بھیج دو۔ میری ماں نے مجبور ہو کر یہ شرط مان لی اور مجھے رخصت کر کے خود سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔ اسی دن سے اس کی صحت گرنے لگی اور رفتہ رفتہ روگ اتنا بڑھا کہ کوئی دوادارو کارگر نہ ہوا اور وہ چارپائی کے ساتھ لگ گئی۔

چودھری بڑے لاڈ اور چاؤ کے ساتھ مجھے لے کر گاؤں آیا اور وہاں مجھے الگ حویلی میں رکھا۔ میری خدمت کے لئے نوکر چاکر اور کام کرنے والی مائیاں اکٹھی کر دیں۔ گاؤں کی لڑکیاں بالیاں، بوڑھی عورتیں اور چودھرانیاں مجھے دیکھنے کے لئے بڑے ذوق شوق سے آتیں۔ ہاں چودھری کی اپنی چودھرانی اور اس کے بیٹے کی دلہن مجھ سے دور ہی رہیں۔ عورتوں کی بھیڑ میں یہ بات بار بار سنی جاتی تھی۔ ”اری دیکھ تو ..... یہ چودھری کی بیٹی کیسے نہیں؟ وہی ناک نقشہ، وہی رنگ ڈھنگ، وہی لمبا قد وہی کھلے ہاتھ پاؤں وہی شکل صورت۔ چودھری کی جیتی جاگتی صورت ہے۔ اس کا رنگ تو اس کے بھائی سے بھی زیادہ صاف ہے۔ ہو بہو چودھری کے رنگ کی طرح۔ جہاں

اتنی عورتیں اکٹھی ہوں وہاں گھر کی ساتویں کوٹھڑی میں کہی ہوئی بات بھی چھپی نہیں رہ سکتی۔ رفتہ رفتہ مجھے پتہ چل گیا کہ چودھری کا بیٹا میرے یہاں آنے پر بڑے غصے میں ہے۔ اس نے مجھے جان سے مار دینے کی قسم کھائی ہے۔ اس کی ماں اور نہیں تو اپنے شوہر کی خاطر ہی مجھے دیکھنے کے لئے ضرور آتی۔ لیکن بیٹے نے اسے ڈانٹا کہ اگر تو اس طوائف کو دیکھنے کے لئے گئی تو پھر کبھی اپنے بیٹے کا منہ نہ دیکھ سکے گی اور اگر تجھے میری زندگی میں موت آ گئی تو میں تجھے اپنے بزرگوں کے قبرستان میں دفن نہیں ہونے دوں گا۔ اور اگر چودھری نے برادری کے زور سے تجھے میرے دادے دادی کے پاس دفن کیا تو میں موقع ملتے ہی تیری ہڈیوں کو سؤر کی ہڈیوں کی طرح کھود کر باہر پھینک دوں گا۔ ماں کا دل یہ باتیں سن کر دہل گیا اور وہ سہمی ہوئی اپنے گھر میں چھپی رہی۔ مجھے کیا وہ کسی کو بھی نہیں ملتی تھی۔ چودھری کے ساتھ بھی اس کا کبھی کبھار میل ہوتا تھا۔ کیوں وہ ہمیشہ اس حویلی کی بیٹھک میں ڈیرا لگائے رکھتے تھے۔ جہاں میں رہتی تھی۔

چودھری کے بیٹے کی خوفناک باتیں سن سن کر میں اندر ہی اندر سہمی تو رہتی تھی مگر ایک چیز جو آج تک میری زندگی میں داخل نہیں ہوئی تھی اب چپ چاپ میرے دل میں گھر کرنے لگ گئی تھی۔ وہ چیز تھی بھائی کا پیار۔ وہ جب بھی ادھر سے گزرتا میں اسے دور سے دیکھ کر صدقے جاتی۔ میرا اس کا ناک نقشہ اتنا ملتا تھا کہ ہمیں کوئی اجنبی بھی دیکھ لیتا تو فوراً بہن بھائی کہہ دیتا۔ میں نمازیں پڑھ پڑھ کر دعائیں مانگتی ”پاک پروردگار! میرے بھائی کے دل کو بدل دے۔ اگر اس کے دل میں میرا پیار جگہ نہیں بنا سکتا تو کم از کم اسے اتنی ہمت دے دے کہ وہ باپ کے خون کی خاطر اس بستی میں میرے وجود کو برداشت کر لے۔ بچوں کی تو دنیا ہی الگ ہے۔ اس کا چار پانچ سال کا بیٹا بھاگا بھاگا آتا۔ دادے کی گود سے نکل کر کہتا۔ مجھے پھوپھی کے پاس جانا ہے۔ دادا اسے گود میں اٹھا کر میرے پاس آتا تو میری روح کھل اٹھتی۔ اس کا منہ سر چومتی اسے کلیجے سے لگاتی۔ اس کے لئے مزیدار کھانے پکاتی اور اسے گود میں بٹھا کر کھلاتی اس کا بڑا بھائی تیسری چوتھی جماعت میں پڑھتا تھا۔ چھپ چھپ کر مجھے ملنے آتا۔ میرے گلے میں بانہیں ڈال کر کہتا۔ ”دیکھ لینا پھوپھی

ایک دن ابا تجھے منا کر لے جائے گا۔تو ہماری پھوپھی بنا۔ہم نے اپنی پھوپھی کو باہر نہیں نکالنا۔ پھوپی کی شادی اسی گاؤں میں کرنی ہے۔ میں نے اپنا پھوپھا بھی دیکھا ہوا ہے۔ میں یہ باتیں سن سن کر خوش بھی ہوتی اور حیرت میں بھی ڈوب جاتی۔اس بچے کی باتوں سے پتا چلتا تھا کہ چودھری کی بیٹھک میں میری شادی کی بات چھڑی رہتی ہے۔شادی کتنا پیارا لفظ ہے۔مگر ہم بازار میں بیٹھنے والیوں کی زندگی سے یہ پاک لفظ اتنا ہی دور ہے جتنا کسی طوائف کے گھر سے زم زم کا چشمہ۔ میں سوچتی میری شادی کس کے ساتھ ہوگی؟ سوچتی سوچتی میں تاروں کی دنیا میں پہنچ جاتی۔وہاں ایک چاندی سپیٹانی والا بڑا سا ستارہ چمکتا دمکتا دیکھتی۔اس تک پہنچنے کے لئے اڑتے اڑتے ہاتھ بڑھاتی۔لیکن میں جتنا آگے بڑھتی وہ اتنا ہی دور ہو جاتا۔مگر اس کی خنک روشنی سے آنکھوں کو ٹھنڈک اور دل کو سکون ملتا۔ میں سوتے جاگتے اپنے دن رات تاروں کی دنیا میں گزارتی تھی۔ہاں کبھی کبھی ایک جھٹکا ایسا لگتا کہ بادلوں کی بلندی سے زمین کی پستی میں جا گرتی۔ میں آپ کو ایک ایسے ہی جھٹکے کا حال سناتی ہوں۔

میرا بھائی کبھی کبھی حویلی کے آگے سے گزرتا تھا۔اس کے لئے گھر سے کھیت کو جاتے ہوئے یہی راستہ نزدیک تھا۔ورنہ وہ یہ راستہ ہی چھوڑ دیتا۔ایک دن اس کا چھوٹا بیٹا مجھے مل کر حویلی کے دروازے سے باہر نکل رہا تھا۔باپ نے دیکھ لیا اور پوچھا ''کہاں سے آئے ہو؟ اگر وہ کہہ دیتا کہ دادے کے پاس سے آیا ہوں تو خیر ہوتی۔مگر اس نے کہا ''اپنی پھوپھی کے پاس سے آیا ہوں۔میری پھوپھی بہت اچھی ہے۔'' اتنا سننا تھا کہ بھائی صاحب غصے سے پاگل ہو گئے۔مار مار کر بچے کو لہولہان کر دیا۔دادے نے چھڑانا چاہا۔مگر بیٹے نے دھکا دے کر اسے بھی گرا دیا۔گرتے ہوئے ان کی پگڑی گندی نالی میں جا پڑی۔ میں نے یہ سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھا۔میرا جی چاہتا تھا کہ وہیں سر کے بل گر کر جان دے دوں۔ مجھ سے اپنے بوڑھے باپ کی بے عزتی نہیں دیکھی جاتی تھی۔ بھائی صاحب چیخ چیخ کر کہہ رہے تھے ''ساری عمر کنجر خانے میں گزاری ہے۔اب گھر کو بھی کنجر خانہ بنا دیا ہے۔بڑا آیا بیٹی کا باپ۔زمین کی آمدنی سے پیٹ نہیں بھرتا۔اب گاؤں

میں پیشے کی کمائی کھانے کے لئے رنڈی لے آیا ہے'' باپ کھڑا کانپ رہا تھا۔یہ بات سنتے ہی نیچے گرا اور بے ہوش ہو گیا۔ بھائی صاحب بیٹے کو گھسیٹتے ہوئے جا چکے تھے۔اس خاندان کی تین پشتیں میرے یہاں آنے سے مصیبت میں پھنس گئیں تھیں۔ میں سوچتی تھی کہ کیا میرے باپ کا یہ خیال نرا جھوٹ ہے کہ اس نے اپنی بیٹی کو بازار سے اپنے بزرگوں کے گاؤں میں لا کر نیکی کی ہے۔اگر نیکی یہی ہے تو اس کا ظاہری روپ بدی سے بھی زیادہ بدصورت ہے۔گلی میں تل دھرنے کو جگہ نہیں تھی۔عورتیں اور مرد، بچے اور بوڑھے اونچا اونچا بول رہے تھے۔ان کی باتوں میں ایک بات مشترک تھی کہ انہوں نے اپنی زندگی میں پہلی بار چودھری کو روتے اور گرتے ہوئے دیکھا ہے۔

ایسے ہی وقت لوگ پرانی پرانی باتیں یاد کرتے ہیں۔ وہ اس گاؤں کی مشہور لڑائی کا نام لے رہے تھے جب سولاٹھیاں چودھری پر برسیں اور اس کا سر لہولہان ہو گیا تھا۔مگر اس نے ڈب میں سے پستول نکال کر اپنے تین دشمنوں کو وہیں ڈھیر کر دیا۔اس کے سر پر جتنے زخم تھے وہی عدالت میں اس کے صاف بری ہونے کا سبب بنے۔کوئی کہتا چودھری اس وقت اتنا بوڑھا نہیں تھا۔کوئی کہتا اب بھی وہ ہرا نہیں۔عمر کا بوڑھا ہے۔مگر حوصلے کا جوان ہے۔آج کی چوٹ اسے بیٹے کے ہاتھوں لگی ہے۔ وہ بھی جسم پر نہیں روح پر لگی ہے۔کوئی کہتا چھوڑو یار ساری عمر وہ بوڑھی طوائف کے ساتھ منہ کالا کرتا رہا ہے۔اب گناہ کے پھل کو بیٹی بنا کر یہاں لے آیا ہے۔مسلمان بیٹا اتنا اندھیر کیسے سہہ سکتا ہے؟ مگر ان سب باتوں سے بڑھ کر چودھری کا اپنا حال تھا۔ میں نے نوکروں سے حویلی کا دروازہ بند کرا دیا۔دیوان خانے میں سے سب لوگ نکلوا دیئے اور باپ کی خدمت کے لئے خود چوبارے سے اتر کر دیوان خانے آ گئی۔وہ برسوں کا روگی لگتا تھا۔پندرہ بیس دن بعد اس میں اتنی سکت آئی کہ وہ بیٹھک سے نکل کر حویلی کے صحن میں ٹہل سکے۔مگر اس کا ہر دم ہائے ہائے کرنا اور آہیں بھرنا ختم نہ ہوا۔بھوک جیسے پر لگا کر اڑ گئی تھی۔ مجھ سے اس کا یہ حال نہیں دیکھا جاتا تھا۔وہ اب مجھ سے زیادہ باتیں بھی نہیں کرتا تھا۔

ایک دن جب اس کی طبیعت سنبھلی اس نے ساتھ کے گاؤں سے اپنے دوست مرزا

صاحب کو بلا بھیجا۔ مرزا صاحب پولیس میں ڈپٹی تھے اور اب پنشن لے کر اپنے گاؤں آ رہے تھے۔ ایک عزت دار سوچ سمجھ اور پہنچ والے آدمی تھے۔ چودھری صاحب نے ان کے کان میں کچھ باتیں کیں۔ وہ اپنے نوکر کو چھوڑ کر چپ چاپ باہر نکل گئے۔ شام کا وقت تھا۔ میں بھی نماز پڑھنے مسجد تک گئے ہیں۔ مگر وہ گھنٹے تک واپس آئے۔ ان کے ساتھ ایک نوجوان تھا۔ اچھے لباس اور پوزیشن والا۔ میں نے اسے پہلے بھی دیوان خانے میں چودھری صاحب کے ساتھ باتیں کرتے دیکھا تھا۔ آج وہ خوب بن ٹھن کر آیا تھا۔ جیسے بارات میں دولہا ہوتا ہے۔ میں چک کے پیچھے بیٹھی سب کچھ دیکھ رہی تھی۔ اور ایک ایک بات کو کانوں میں ڈال رہی تھی۔ پتہ چلا کہ یہ نوجوان چودھری صاحب کا سگا بھتیجا تھا۔ اس کے باپ کے مرنے کے بعد چودھری صاحب نے اسے پالا پوسا اور پڑھایا لکھایا اور اپنے باپ دادا کے نیک کاموں کا واسطہ دے کر سرکار سے اسے تحصیلدار کی نوکری دلوائی اور خود ہی مرزا صاحب کے آنے سے پہلے اسے کہلوا بھیجا تھا کہ اچھی پوشاک پہن کر تیار رہے۔ اسے خاص کام کے لئے بلایا ہے۔ یہ سب باتیں اسی وقت میں نے چودھری کی زبان سے سنیں۔

میں سوچتی تھی کہ چودھری صاحب اس کے ساتھ کیا بات کریں گے؟ چودھری صاحب نے اب بات چھیڑی مگر جیسے کوئی ڈر ڈر کر بولتا ہے" بیٹے! میں نے اب تک تمہاری جتنی خدمت کی ہے آج میں تم سے اس کا صلہ چاہتا ہوں۔ اور امید ہے کہ تم مجھے مایوس نہیں کرو گے۔ میں اپنی بیٹی کا نکاح تم سے کرنا چاہتا ہوں۔ اور ابھی ..... اس لئے میں نے ڈپٹی صاحب کو بھی تکلیف دی ہے۔"

نوجوان کی آواز میں کرودھ چھپا تھا۔ کہنے لگا۔ مگر چچا! وہ تو طوائف کی اولاد ہے۔"

چودھری کا رنگ پیلا پڑ گیا۔ اس نے تکیئے کا سہارا لیتے ہوئے کہا۔" بیٹے! اپنے بوڑھے چچا کو اس سے زیادہ ذلیل نہ کرو۔ مجھ سے زیادہ تمہیں کون جانتا ہے؟ میں تمہارے برے بھلا کو بھی سمجھتا ہوں۔ میں تمہیں کوئی غلط کام کرنے کے لئے کہہ بھی نہیں سکتا۔ وہ میری بیٹی ہے۔ پڑھی لکھی سگھڑ سیانی' وہ پیار کی پتلی ہے میں نے صرف اسی کی خاطر اپنی زندگی کا بڑا حصہ اس کی ماں کے

کوٹھے پر گزارا ہے۔ ہمیشہ اس کی دیکھ بھال کی ہے۔ اپنی آنکھوں کے آگے سے پالا پوسا ہے اسی دن کے لئے۔ دیکھو اور کان کھول کر سن لو۔ میں تمہارے سامنے ایک بات مردوں والی کرنے لگا ہوں۔ بڑی سے بڑی بااعتماد لیڈی ڈاکٹر سے اس کا معائنہ کرا لو۔ اگر تمہاری تسلی کے مطابق سرٹیفکیٹ مل جائے کہ میری بیٹی کو ابھی تک کسی مرد نے ہاتھ نہیں لگایا۔ تو میری خاطر اس کی ماں کے رشتے کو بھول جاؤ اور چپ چاپ اس کے ساتھ نکاح پڑھا لو۔ تمہارا بوڑھا چچا تمہارے آگے اپنی زندگی کی آخری منت کرتا ہے۔ اس کے بعد تمہارے بوڑھے چچا نے کبھی کچھ نہیں کہنا۔ کبھی کوئی تکلیف نہیں دینی اور سنو میں اپنی آدھی جائیداد اس کام کے بدلے تیرے نام کرتا ہوں۔"

نوجوان اٹھ کھڑا ہوا اور گرج کر کہنے لگا۔ میں ایک بڑھے کھوسٹ کے پاگل پن پر اپنی زندگی کی قربانی دینے کے لئے تیار نہیں۔ چودھری نے اپنی سفید پگڑی اتار کر اس کے قدموں میں رکھ دی۔ یہ دیکھ کر ان کے پگڑی بدل بھائی مرزا صاحب کی چیخ نکل گئی۔ انہوں نے دل کے درد کے ہاتھوں چیخ مار کر کہا" اوظالم! خدا کے واسطے یہ تو سمجھ کہ تیرے قدموں میں آج اس مرد نے پگڑی اتار کر رکھی ہے جس کے لئے سر کٹوانا آسان ہے۔ مگر پگڑی کسی کے قدموں میں رکھنا مشکل ہے۔ میں اس کی رگ رگ سے واقف ہوں۔ تو اس کی بات مان لے۔ میں بھی تیری یہ نیکی ساری زندگی نہ بھولوں گا"۔ مگر وہ نوجوان پگڑی کو پاؤں میں روندتا ہوا باہر نکل گیا۔

اب چودھری گر گیا۔ کسی خمیرہ گاؤزبان، کسی مروارید کے نسخے اور کسی ٹیکے سے اس کے دل کو سہارا نہ مل سکا نہ ہی آنسو اس کی آنکھ سے خشک ہو سکے۔ وہ پارے کی طرح تڑپتا تھا۔ آہیں بھرتا تھا اور کہتا تھا او بڈھے! لعنت ہو تجھ پر۔ او بدنصیب! تیری چٹی پگڑی تیرے بیٹے نے موری میں گرا دی۔ تیرے دل کو تیر مارا۔ رہی سہی کسر بھتیجے نے نکال دی۔ تیری پگڑی کو پاؤں کے نیچے روندتا چلا گیا۔ ایک زخم بیٹے کے ہاتھوں لگا تھا۔ بھتیجے نے آخری چوٹ وہ لگائی ہے کہ تو مر گیا ہے۔ اب کیا انتظار کرنا۔ قبر میں کیوں نہیں چلا جاتا؟ اس رسوائے زمانہ چہرے پر مٹی کیوں نہیں پڑنے دیتا؟ تاکہ تیرا بدصورت چہرہ کوئی نہ دیکھ سکے۔

مرزا صاحب ایک پل کے لئے بھی اس کے سرہانے سے الگ نہیں ہوئے تھے۔ چودھری پندرہ بیس دن ایڑیاں رگڑ رگڑ کر اس دنیا کو چھوڑ کر اس دنیا میں چلا گیا جہاں کوئی کسی کو زخم نہیں لگا سکتا۔ جہاں کوئی کسی کے ارمانوں کا خون نہیں کر سکتا۔ جہاں کوئی کسی کی چٹی پگڑی نہیں رول سکتا۔ اسے دفن کر کے اور اس کے قل کر کے مرزا صاحب اپنی موٹر لے کر آئے اور میرے باپ کی وصیت کی تعمیل کرتے ہوئے مجھے موٹر میں بٹھا کر پھر یہیں چھوڑ گئے۔ میری ماں کی حویلی میں۔ جو میرے باپ نے میری ماں کے لئے بنائی تھی۔ تھوڑے دن ہوئے ایک بوڑھا سرکاری اہل کار یہ کہہ گیا تھا ہمارے تحصیلدار صاحب کو بڑا عہدہ ملا ہے۔ وہ مال افسر بن گئے ہیں۔ وہ اپنے دوستوں کے ساتھ یہاں آ کر موج میلہ کریں گے اور راگ رنگ کی محفل سجائیں گے۔" میں نے پیسے طے کر کے وقت دے دیا۔

جب میں مہمانوں کے استقبال کے لئے دروازے پر گئی تو چودھری کا وہی بھتیجا کھڑا دانت نکال رہا تھا۔ اسے دیکھتے ہی میں نے زور سے لات ماری جس کا نتیجہ آپ نے دیکھ ہی لیا۔ مجھے معلوم نہیں کہ اس وقت دانت نکالنا اس کا آخری دانت نکالنا ثابت ہوا یا نہیں مگر اتنی بات ضرور ہے کہ جس دغا باز نمک حرام کتے نے میرے بوڑھے باپ کا مان توڑا تھا اس کی گناہ گار بیٹی نے آخر اس پر اپنا غصہ نکال لیا۔ مجھے پورا یقین ہے کہ میرے اس کام پر جنت میں میرے باپ کی روح کو ضرور خوشی نصیب ہوئی ہوگی۔

آغا اشرف

راجو

راجو پیشہ ور بدمعاش نہیں تھا۔ ایک پیشہ ور بدمعاش بگھو بگھیاڑ کے ساتھ لڑائی نے اسے پیشہ ور بدمعاش بنا دیا۔ ہوا اس طرح کہ راجو سارا دن محنت مزدوری کر کے شام کے وقت اپنے ڈھور ٹھکانے جا رہا تھا۔ ایک جگہ بگھو نے اس کا راستہ روک لیا اور راجو کو چھری دکھا کر کہنے لگا "نکال.....کیا ہے تیرے پاس؟

راجو پیدائشی جی دار تھا۔ چھری کیا وہ بلموں سے بھی ڈرنے والا نہ تھا۔ اس نے بھگو کی کھال ادھیڑ دی۔ اسی چھری سے اسے چھلنی کر کے رکھ دیا۔ دونوں زخمی ہو گئے۔ بھگو ہسٹری شیٹر تھا۔ سماج دشمن، خطرناک بدمعاش، آئی جی پولیس نے راجو کو اس کی جیداری کا انعام و اکرام دے کر چھوڑ دیا اور بھگو پانچ سال کے لئے اندر ہو گیا۔ بستی میں بڑا نام ہو گیا راجو کا۔ بھگو نے شریفوں ہی کا نہیں بستی کے دوسرے بدمعاشوں کا بھی ناک میں دم کر رکھا تھا۔ ان سے بھی غنڈہ ٹیکس وصول کرتا تھا۔ بگھو قید ہو گیا تو وہ بڑے خوش ہوئے۔ راجو کو زبردستی انہوں نے اپنا سردار بنا لیا۔ مگر وہ شریفوں کو تنگ نہیں کرتا تھا۔ سمگلروں اور بلیکیوں کی گردن ناپتا تھا۔ کیا مجال کسی غنڈے بدمعاش کی کہ اس کے علاقے میں کوئی واردات کرے۔ بڑا ہنکا ہو گیا تھا راجو کا۔ اور پھر یوں ہوا کہ راجو کو اپنے علاقے کی ایک لڑکی سے پیار ہو گیا۔ وہ کتابیں اٹھائے کالج آتے جاتے ہر روز راجو کے ڈیرے کے آگے سے گزرتی تھی اور راجو کو بہت اچھی لگتی تھی۔ وہ اس علاقے کے ایک امیر آدمی کی بیٹی تھی۔ صابرہ تھا اس کا نام۔ وہ جب بھی گزرتی راجو چپ چاپ کھڑا اسے ٹکر ٹکر تکتا رہتا۔ لیکن منہ سے کچھ نہ کہتا۔ اسے کوئی اشارہ بھی نہیں کرتا تھا وہ بہت شریف لڑکی تھی۔ مگر جو خود نیک نہ ہوں انہیں کسی کی شرافت کا کیا خیال؟ ایک نو دولتیئے باپ کا لوفر لڑکا صابرہ پر ریشہ خطمی ہو

گیا۔کئی بار اس نے اسے نوٹوں اور نئی کار کی جھلک بھی دکھائی۔مگر صابرہ نے اسے اپنی جوتی کی نوک پر بھی نہ رکھا اور لوفر لڑکے نے تنگ آ کر اسے اغوا کرنے کی کوشش کی۔

ایک دن صبح کو صابرہ کالج جانے کے لئے گھر سے نکلی اور ابھی وہ راجو کے ڈیرے کے قریب پہنچی ہی تھی کہ اتنے میں ایک کار اس کے پاس آ کر رکی۔لوفر لڑکا جلدی سے باہر نکلا اور صابرہ کا بازو پکڑ کر اسے کار کی طرف دھکیلنے لگا۔صابرہ کی چیخ نکل گئی۔آتے جاتے لوگ یہ تماشا دیکھ رہے تھے۔مگر کسی کو آگے بڑھنے کی ہمت نہ ہوئی۔

چیخ راجو نے بھی سنی تھی۔بھاگا آیا اور آتے ہی اس لوفر لڑکے کو اس نے ادھیڑ کر رکھ دیا۔ اسے جان چھڑانی مشکل ہوگئی۔کار میں بیٹھ کر بھاگ گیا۔اس دن کے بعد جب بھی راجو اور صابرہ کا آمنا سامنا ہوتا صابرہ اسے سلام کر کے گزر جاتی۔راجو بھی بس اسے سلام کا جواب ہی دیتا اور کچھ بھی نہ کہتا۔مگر دل اس کا صابرہ کو کچھ اور بھی کہنا چاہتا تھا۔لیکن کہنے کی ہمت نہیں پڑتی تھی۔

آخر ایک دن راجو نے ہمت کر کے دل کی بات زبان پر لانے کی کوشش کی تو اسے خیال آیا کہ صابرہ امیر اور تو غریب ہے۔وہ پڑھی لکھی اور تو ان پڑھ ہے۔وہ شریف ہے اور تو بدمعاش ہے۔تیرا اس کا کیا جوڑ؟ راجو کی جیسے گھگی بندھ گئی۔کچھ بھی نہ کہہ سکا۔اور اس دن سے اس نے صابرہ کا خیال ہی دل سے نکال دیا۔صابرہ کی ایک رئیس زادے کے ساتھ شادی ہوگئی اور ایک سال بعد وہ ایک بچے کی ماں بن گئی۔وقت گزرتا چلا گیا۔پانچ سال بیت گئے۔بھگو قید سے رہا ہو کر آ گیا اور بستی کی رکھ کو اپنی پناہ گاہ بنا کر وارداتیں کرنے لگا۔

ایک دن صابرہ کا بچہ حویلی سے باہر کھیل رہا تھا۔بھگو اسے اٹھا کر لے گیا۔بچے کے باپ نے بڑی بھاگ دوڑ کی۔مگر کچھ پتہ نہ چلا کہ بچہ کہاں چلا گیا ہے؟ آخر تھک ہار کر بیٹھ گیا۔آنسوؤں اور آہوں نے اسے گھیر لیا۔اچانک ٹیلی فون کی گھنٹی بجی۔بچے کے باپ نے جلدی سے ریسیور اٹھا کر کانوں کے ساتھ لگا لیا کہ شاید کوئی خوشخبری ہو۔اور بات بھی ایسی ہی تھی۔دوسری طرف سے کسی نے اسے کہا۔۔۔۔۔"شیخ صاحب! آپ کا بچہ میرے قبضے میں ہے۔اگر حاصل کرنا چاہیں تو کل

شام ایک لاکھ روپیہ لے کر رکھ میں پہنچ جائیے۔ورنہ آپ کے بچے کی خیر نہیں۔اور ہاں کان کھول کر سن لیں کہ اگر آپ پولیس کو لے کر آئے تو بدلے میں اپنے بچے کی لاش ہی لے جائیں گے۔"

بچے کی جدائی میں دھک دھک کرتے دلوں کو کچھ تو حوصلہ ہوا۔جگر کے ٹکڑے کی لاکھ روپیہ بھی تھوڑی قیمت تھی۔اللہ کا دیا سب کچھ تھا ان کے پاس۔ماں باپ دونوں ایک لاکھ روپے دے کر اپنا بچہ حاصل کرنے کے لئے تیار تھے۔دونوں کل آنے والی شام کا بڑی بے چینی سے انتظار کرنے لگے۔بدمعاشوں کے بدمعاش ہی مخبر ہوتے ہیں۔راجو کو ایک بدمعاش نے بتلایا کہ بگھو بگھیاڑ چمڑے کے آڑھتی شیخوں کا بچہ اٹھا کر رکھ میں لے گیا ہے۔لاکھ روپیہ مانگتا ہے۔کل شام کی مہلت دی ہے۔راجو نے اس کی بات یوں سنی جیسے سنی ہی نہیں اور پستول ڈب میں سے نکال کر اس کی نالی صاف کرنے لگا۔

دوسرے دن شام کو صابرہ اور اس کا خاوند لاکھ روپیہ لے کر رکھ پہنچے۔چاند کی چودھویں رات تھی۔دونوں اپنے بچے کو دیکھنے کے شوق میں رکھ کے اندر چلے گئے۔اور ڈھونڈنے لگے کہ وہ ٹیلی فون کرنے والا گمنام آدمی کہاں ہے؟ ان کا بچہ کہاں ہے؟

اچانک ایک فائر ہوا۔وہ دونوں ڈر کر جہاں تھے وہیں کھڑے ہو گئے۔اس ثنا میں اوپر کی طرف فائر ہونے لگ گئے۔ایسے لگتا تھا جیسے آمنے سامنے گولیاں چل رہی ہیں۔اتنے میں بچے کے رونے کی آواز آئی اور اس کے ساتھ ہی خاموشی چھا گئی۔اب نہ بچے کے رونے کی آواز آئی اور نہ فائر ہونے کی۔

صابرہ کی ماں تا نے سمجھا کہ ظالم نے بچے کو مار دیا ہے۔بھاگ کر ادھر چلی گئی۔جہاں سے بچے کے رونے کی آواز آئی تھی۔آگے جا کر دیکھا تو بگھوا ایک بوٹے کے پاس لہو میں بھیگا گرا پڑا تھا۔اس کے سامنے ایک بوٹے کے ساتھ ٹیک لگائے راجو خونم خون کھڑا تھا۔اس کے ایک ہاتھ میں پستول تھی اور دوسرے ہاتھ میں بچہ۔اس نے آج بھی صابرہ سے کوئی بات نہ کی۔اس کا بچہ اسے دے دیا اور گرتا پڑتا ایک طرف چل دیا۔

"راجو۔۔۔۔۔راجو۔۔۔۔۔" صابرہ نے اپنے ہمدرد کو آوازیں دیں۔مگر اب بھی راجو کے منہ سے کوئی بات نہ نکلی۔مڑ کر بجھی بجھی آنکھوں سے اس نے صابرہ کو دیکھا اور دھڑام سے زمین پر گر پڑا۔

رفعت

بتی والا چوک

جب اس کے کانوں میں چاندی کی بالیاں کھلیں تو برکت جیسے ساری زندگی کے دکھ بھول گیا۔ زہرہ نازک سی نیک اور سیدھی سادی یتیم لڑکی تھی۔ اس کی بہن نے اپنے سر کا بوجھ اتار کر برکت کے سر پر رکھ دیا۔ مگر برکت کو یہ بوجھ پھول جیسا لگا۔ اتنی نازک' خوبصورت اور بے زبان لڑکی اس کی بیوی تھی۔ اس کی جھونپڑی اس کے آنگن کی رونق۔ گوٹے والا سرخ دوپٹہ اور پھولدار نائیلون کا سوٹ پہن کر زہرہ خود بھی نائیلون کی بنی ہوئی گڑیا نظر آتی اور باتیں کرتے ہوئے وہ اس کے کانوں میں چاندنی کی نئی نویلی بالیاں ہلتیں اور بالیوں میں لگے ننھے منے پتر ے اور پتروں میں پروئے ہوئے سرخ موتی چمکتے تو اسے یوں لگتا جیسے زہرہ اس کی زندگی کی لال بتی ہے اور اس کے آگے اور کوئی عورت' کوئی لڑکی نہیں۔ ایسی لال بتی کے آگے عورتوں کی راہیں ختم ہو جاتی ہیں۔ یہاں ایک منزل بن جاتی ہے۔

وہی برکت کی منزل تھی۔ برکت چمکتے دمکتے موتیوں کے اشاروں میں مگن اردگرد کو بھول گیا۔ لیکن پانچ سال بعد برکت کو یوں لگا جیسے گھر کی رونق گھٹ گئی ہے اور اس کی کمر بھی ننگی ہے زہرہ کی چھاؤں میں زندگی نہیں اندھیرا ہے۔ گلی محلے والیوں نے بھی جب دیکھا کہ زہرہ ایک ایسا پیڑ ہے جس کی چھاؤں تو ہے مگر پھل نہیں تو انہوں نے بھی برکت کو مشورہ دینا شروع کر دیا۔ ''بھیا! دیئے کی بتی ختم ہو جائے تو اندھیرے میں نہیں بیٹھتے دوسری بتی کا انتظام کرتے ہیں۔'' برکت نے بھی سوچا کہ سڑک کی لال بتی خراب ہو جائے تو مسافر وہاں انتظار میں کھڑے نہیں رہتے۔ اپنی اپنی راہ لیتے ہیں۔ بھلا میں ایسی خراب بتی کے آسرے پر کب تک یونہی بیٹھا رہوں اور ایک دن اس نے زہرہ کو اپنا فیصلہ سنا ہی دیا۔ ''بھاگوان! ہم نے برادری سے ملنا جلنا ہے۔ ہم کب تک شادی بیاہ پر دوسرے لوگوں سے

لین دین کرتے رہیں گے۔ کبھی کوئی ہم سے بھی لین دین کرے گا؟ نیک بخت! یہ سارا سلسلہ بغیر بال بچوں کے کیسے چلے گا؟ تو اگر اجازت دے تو میں دوسری شادی کر لوں؟

زہرہ انکار بھی کرتی تو پھر بھی دوسری بیوی برکت کی ضرورت تھی۔ چنانچہ وہ دوسری لے آیا۔ کہاں زہرہ راج کرتی تھی۔ اب اس کی ہستی کام کاج تک رہ گئی۔ پھر جب دوسری نے پانچ چھ سال میں ہی بچوں سے آنگن بھر دیا۔ تو اسے یہ بھی برداشت نہیں تھا کہ زہرہ اس کے بچوں کو پیار ہی کر لے۔ اسے یہ وہم رہتا تھا کہیں یہ سوتیلی بچوں کو کوئی برا بھلا تعویذ نہ ڈال دے۔ یا برکت کو مجھ سے چھین نہ لے۔ اس لئے روز روز کی مار کٹائی سے تنگ آ کر برکت اسے ایک دن داتا صاحب کے مزار پر لے آیا اور کہنے لگا۔ تیرا میکا تو کوئی ہے نہیں۔ میرے گھر میں بھی تیری کوئی جگہ نہیں۔ اس لئے تو اس جگہ ڈیرہ لگا کر بیٹھ جا۔ میں کبھی کبھی آ کے مل جایا کروں گا۔ پہلے روز وہ اپنی گٹھڑی اپنی جھولی میں رکھ کر زنانہ مسافر خانے کے فرش پر دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کے بیٹھی اور بیٹھے بیٹھے سو گئی۔ اور یوں سوئی کہ اسے ہوش ہی نہ رہی کہ کہاں ہے؟ رات کے وقت اسے ایک عورت نے جگا کر کہا۔ ''بہن! تو کب کی سوئی ہوئی ہے۔ لنگر تقسیم ہو رہا ہے۔ جا کے لے آ۔ لنگر کی تجھے ضرورت نہیں تو لے کر رکھ لے یہاں تو نیاز کے ایک ایک لقمے کے لئے لوگ منتیں کرتے ہیں۔ یہ بات سن کر وہ گٹھڑی کو بغل میں دبا کر لنگر لینے والی قطار میں جا کھڑی ہوئی۔ چنے کی دال اور نان..... اس نے ایک طرف بیٹھ کر کھا لیا۔ پھر ٹونٹی سے پانی پی کر فرش پہ آ کر لیٹ گئی۔ فجر کی نماز پڑھ کر عورتیں آٹھ آٹھ دس دس کی ٹولیوں میں بیٹھ گئیں۔ کچھ قرآن مجید کا درس سننے لگیں۔ کچھ وظیفے کرنے لگیں اور کچھ نے نعتیں شروع کر دیں۔ نعت سن کر وہ اپنی جگہ بیٹھے بیٹھے جھومنے لگی۔ دنیا کے سب رشتے جھوٹے سچا رشتہ ایک..... میرا سوہنا پاک محمد ڈوبی بیڑی پار لگا۔ میرا دل صدقے..... میری جان صدقے..... دنیا کے سب رشتے جھوٹے..... رشتے جھوٹے..... جھوٹے..... زہرہ کو بیٹھے بیٹھے چکر آ گیا..... جھوٹے..... سب جھوٹے..... پر میں صدقے..... میں صدقے..... زہرہ نے نعرہ مار کر اپنی گٹھڑی پرے پھینکی اور کھڑی ہو کر دھمال ڈالنے لگی۔ اس

کے بال بکھر گئے۔اس کا چکن کا تین گز کا دوپٹہ سر سے اتر کر پوری منڈلی پر سایہ بن کر چھا گیا۔اور اس کے کانوں میں چاندی کی میلی کالی بالیاں زور زور سے ہلنے لگیں..... صدقے..... صدقے..... میری جان صدقے..... میرا دل صدقے..... دنیا کے سب رشتے جھوٹے..... ارے جھوٹے..... عورتوں کی آواز اونچی ہو گئی اور وہ جھوم جھوم کر نعرے مارتی رہی..... میں صدقے..... "بڑی معرفت والی عورت ہے..... کسی بڑے پیر فقیر کی نظر ہے اس پر..... حاجی جی! اب بس کرو..... بیٹھ جاؤ۔عورتوں نے اسے کندھوں سے پکڑ کر نیچے بیٹھ جانے کو کہا۔مگر وہ جھومتی رہی۔جھوٹے رشتے..... میں صدقے..... جھومتے جھومتے وہ یکدم گری اور میلے کپڑوں کی گٹھڑی کی طرح ایک ہی جگہ ڈھیر ہو گئی۔عورتوں نے اس کے حصے کے پیسے نیاز کھیر اور چاول اس کے چکن کے دوپٹے میں لپیٹ کر رکھ دیئے۔مگر اسے تو دوپہر تک ہوش نہ آیا۔پانچ چھ دن گزر گئے اور ملتان سے آئی ایک ملنگی بختو نے اسے کہا "میری بات مان..... یہاں کسی کو نہ بتانا کہ تیرا خاوند تجھے یہاں اس لئے چھوڑ گیا ہے کہ تو بے اولاد تھی۔تو نہیں جانتی کہ تو کتنی اچھی دھمال ڈال لیتی ہے۔تجھ پر عورتیں نوٹوں کا مینہ برسا دیتی ہیں۔آ تو مجھ سے شراکت کر لے۔میں داتا کی قسم کھا کر کہتی ہوں میں تیرے بے وفا خاوند کی طرح تجھے کبھی نہیں چھوڑوں گی۔میں یہاں جو سب کو یہ کہانی سناتی ہوں کہ میں سوہنے شکر گنج کے مزار سے یہاں اپنی منزل پوری کرنے آئی ہوں تو یہ سب جھوٹ ہے۔اصل بات یہ ہے کہ میرا خاوند میرے بھائی کے قتل کے جرم میں پھانسی لگ گیا تھا۔میرا ٹھکانہ نہ سسرال میں رہا نہ میکے میں۔وہ دونوں ایک عورت کے لئے لڑ پڑے تھے۔میرا بھائی جوان تھا وہ عورت کو لے کر نکل گیا اور میرے خاوند نے موقع دیکھ کر دونوں کو قتل کر دیا۔میرے باپ اور دشمنوں نے مقدمہ لڑا۔مربع زمین کا بھی بک گیا۔اور میرے گھر والا بھی پھانسی لگ گیا۔میں کالے کپڑے پہن کر چپ چاپ گاؤں سے نکل آئی اور آ کر یہاں بیٹھ گئی۔"تو میری بات مان..... ہاتھوں میں یا علی اور داتا کے نام کے کڑے پہن لے اور موٹے موٹے نگینوں والی انگوٹھیاں یہ لے میرے پاس دو کڑے اور تین چار انگوٹھیاں پڑی ہیں۔تو پہن لے اور چل

نیچے۔وہاں سے جا کر گلے میں پہننے کے لئے منکوں کی مالا۔رنگین تسبیحیں اور ہار لے آتے ہیں۔تو صرف بیٹھ جا یہ چیزیں پہن کر اور عورتوں کو میں تیرے پاس لے کر آؤں گی دعا کرانے کے لئے۔کسی کو اپنے پلے سے یہ پیسے بھی دے دیا کرنا جب وہ اپنے کاروبار کے لئے دعا کرانے آئے اور کہنا یہ داتا کا پیسہ ہے۔برکت والا۔جا اپنے پرس میں رکھ لے۔پھر دیکھنا کیسی لہر بحر لگتی ہے۔ہمیں پھر کسی کی پروا نہیں رہے گی۔بہت ہوا تو ہم یہاں سے نکل کہیں کسی گلی میں اپنا ڈیرہ بنا کر بیٹھ جائیں گے..... آ..... آج سے میں اور تو دونوں دوست ہیں..... ان دونوں نے مزار سے ملی ہوئی نائیلون کی سنہری چنریاں اپنے اپنے سر سے اتار کر ایک دوسرے کے سر پر رکھ دیں۔اب وہ ایک دوسری کی دوست اور پیر بہنیں بن گئیں تھیں۔کچھ دن بعد زہرہ نے چادریں جوڑ کر ایک کھلا سا جھولا سی لیا۔نائیلون کا ہرے رنگ کا جھولا اوپر ہرا دوپٹہ پگڑی کی طرح باندھ لیا۔چاندی کی میلی بالیوں میں موتیئے کے پھول پروڈالے جن کے نیچے لال موتی چھپ گئے۔یوں بھی اب یہ موتی لال نہیں رہے تھے۔میلے میلے ہو کر مٹیالے ہو گئے تھے۔یہ اشارے کرتی لال بتیاں نہیں رہے تھے جو برکت کی منزل تھی۔اب تو زہرہ ایک نئے چوراہے پر آن کھڑی تھی..... وہ دھمال ڈالتی تو عورتیں نوٹوں اور پیسوں کی بارش کر دیتیں۔پھر عورتیں اس کے پاس دعا کرانے کے لئے آنے لگیں۔ملتان والی ملنگنی بختو دو چار عورتیں گھیر گھار کر لے آتی۔"تمہاری تو قسمت اچھی ہے..... یہ بہت پہنچی ہوئی عورت ہے۔کسی کسی پر نظر کرتی ہے....." پھر وہ بے اولاد عورتوں کو اس کے ہاروں میں سے منکے اور کانوں کی بالیوں میں سے پروئے ہوئے پھول توڑ کر دیتی اور کہتی..... "بابا کہتا ہے..... داتا جھولی بھرے گا..... داتا خیر کرے گا....." اور وہ حق اللہ کا نعرہ مارتی اور کہتی "میں داتا کی کتیا رکھ لے لاج مری"..... اس کی آنکھوں میں آنسو آ جاتے اور ملنگنی بختو جلدی سے کہتی اتنا کیوں روتے ہیں بابا جی..... کیا کوئی بڑی شے دیکھی ہے؟ دل لگا کر دعا کرو بیچاری کے لئے..... آنے والی عورت پر بہت اثر ہوتا اور وہ رومال میں بندھے پیسوں میں سے بڑا حصہ ان کے قدموں میں ڈھیر کر دیتی۔سب سے مشکل گھڑی وہ ہوتی جب کوئی عورت اپنا منا سا بچہ لا کر اس کی

جھولی میں ڈال دیتی۔سائیں جی! یہ آپ کی دعا ہے۔آپ نے مجھے اپنی بالی کا پھول دیا تھا"..... زہرہ اس بچے کو جھولی میں سے اٹھا چھاتی سے لگا لیتی اور اسے یوں دیکھتی جیسے وہ کسی اور ہی دنیا کی مخلوق ہو۔پھر اپنے مصلے پر رکھے بتاشوں پر انگلی لگا کر بچے کے ہونٹوں پر لگاتی۔بچہ میٹھا چوستا اور وہ ہنس پڑتی۔"حاجی جی! آپ اللہ کے پہنچے ہوئے بزرگ ہیں۔ہمارے لئے بھی دعا کریں"..... کوئی اور عورت کہتی....."بزرگو! ادھر نظر کرم"....."میرے گھر رب نے دس سال بعد بچہ دیا ہے ان کی دعا سے.....ہمارا کاروبار ٹھیک ہو گیا ہے"....."میرا خاوند بیمار تھا اب تندرست ہو گیا ہے" .....وہ سب کی باتیں سنتی اپنی بڑائی سن کر اسے ہول پڑنے لگتے۔بختو دیکھ لیتی کہ اب بابا جی پھر اپنے برکت کی یاد میں کھو گئے ہیں تو وہ جلدی سے بازار سے شیشے کے گلاس میں چائے لے آتی۔ "پیو بابا جی! آپ نے لوگوں کے غم میں اپنا آپ گنوا لیا ہے۔لو گرم گرم گھونٹ بھرو".....بختو اسے چائے کے دھیان لگا کر خود اس کی بالیوں میں سے پھول اور ہاروں کے منکے عورتوں کو دینے لگ جاتی اور کہتی....."آج بابا جی ساری رات خدا کے ساتھ باتیں کرتے رہے ہیں۔آنکھیں دیکھی ہیں لال؟" پھر اس منڈلی میں سے زہرہ کو اٹھا کر ایک طرف لے جاتی۔مسافر خانے کے آخری زینے پر جا کر زہرہ اونچی اونچی بولنے لگتی....."بیٹا دے دیتا تو کیا تھا؟ ہماری باری ہاتھ اٹھا لیا۔یہ یاری تو نہیں" تو بختو اسے جھنجوڑ کر کہتی "بابا جی! اپنی بختو کی طرف تو دیکھو آج بختو کو بھی بھول گئے ہو" پھر بختو گانے لگ جاتی....."اوئے.....میں نچ کے یار منانا.....میں داتا دی کتی.....داتا خیر دیو....." اور اس کے ساتھ ہی جیسے زہرہ کو کچھ یاد آ جاتا.....وہ اپنے سر پر پگڑی پھر باندھ لیتی اور جھومنے لگ جاتی۔اسے ایسے لگتا جیسے وہ تو خود ہی برکت ہے۔وہ اشارے کرتی چورا ہے میں لگی وہ بتی ہے جس نے یہاں آئے ہوئے تمام مسافروں کو نئی نئی راہیں دکھائی ہیں۔وہ زہرہ نہیں۔وہ برکت بھی نہیں۔وہ بابا بھی نہیں۔وہ تو بتی والا چوک ہے۔اس کی آنکھوں سے آنسو گرتے اور عورتیں اس کی جھولی میں سے آنسوؤں میں بھیگے پھول اور بتاشے چھین کر لیتیں نیاز سمجھ کر تبرک جان کر مگر زہرہ جانتی ہے کہ یہ تو بتی والے چوک کے اشارے ہیں۔نرے اشارے۔

حنیف چودھری

اندھا شیشہ

خورشید جب ہمارے کالج میں داخل ہوا تو کلاس کے لڑکے لڑکیوں نے اس کا کچھ ایسا استقبال کیا کہ وہ روہانسا ہو کر رہ گیا۔کوئی اسے بھوت کہتا۔کسی نے حبشی کا لقب دیا۔کوئی ریچھ کہہ کر پکارتا اور کوئی نائٹ انگیل' بات یہ تھی کہ خورشید کا رنگ کالا سیاہ تھا۔اس کی آنکھیں دیکھنے والے کو ایسے لگتیں جیسے تختہ سیاہ پر چاک کے دو نقطے ہوں۔ناک چپٹا' چھوٹا قد جسم پر بڑے بڑے کالے بال دیکھنے والے اس کی شکل سے نفرت کرتے اور کلاس کے لڑکے لڑکیوں نے اس کا بیٹھنا محال کر دیا۔گھنٹی بجنے پر جب پروفیسر لیکچر دینے کمرے میں آیا تو آتے ہی اس کی نظر خورشید پر پڑی۔اس نے عینک لگا کر دیکھا تو اپنی کرسی کے نزدیک جا کر خورشید کی طرف اشارہ کر کے کہا "تم کب داخل ہوئے بھئی؟"

خورشید جواب کے لئے اٹھا ہی تھا کہ پیچھے کوئی لڑکا "مکھی" کر کے ہنس پڑا اور ساتھ ہی ساری کلاس کے لڑکے لڑکیاں کھلکھلا کے ہنس پڑے۔پروفیسر نے پھر کہا۔

"کیا نام ہے تیرا؟"

"خورشید جناب"

پیچھے سے ایک لڑکے نے طنز کیا "واقعی چاند کا ٹکڑا ہے"۔

وہ ساری کلاس بلکہ سارے کالج کے ہنسی مذاق اور طنز کا نشانہ بنتا رہا۔اس نے ان ساری باتوں کو ذرا بھی محسوس نہ کیا۔محنت لگن اور شوق سے کام کرتا رہا۔سارے کالج نے اس کے نام کے ساتھ "ریچھ" کی چڑ ڈال دی۔لڑکے لڑکیاں منہ پر بھی ریچھ کہتے۔مگر وہ ہنس کر ہی جواب دیتا۔وہ بہت لاپروا تھا۔کبھی وقت پر کالج نہ آتا۔کالج کا کام نہ کرتا۔سب سے پیچھے بیٹھتا اور بہت ہی کم

بات چیت کرتا۔ وہ باپ کا اکلوتا بیٹا تھا۔ باپ ریٹائرڈ تحصیلدار تھا۔ روپے پیسے کی کمی نہیں تھی۔ جائیداد بے شمار تھی۔ رشوت کے مال سے بنائے ہوئے بہت سے مکان تھے۔ خورشید تو پڑھنا نہیں چاہتا تھا مگر باپ پڑھانے کی کوشش کر رہا تھا۔ پہلے اسے لاہور پڑھنے بھیجا۔ لیکن وہاں غلط راستے پر چل نکلا۔ پھر یہاں کالج میں داخل کروایا۔ یہاں لاپروائی سے کام کرتا۔ کالج کے پروفیسروں نے کئی بار جرمانے کئے۔ سزا دی مگر وہ اپنی ڈگر پہ قائم رہا۔ کالج سے اس لئے نہ نکالا گیا کہ وہ بااثر آدمی کا بیٹا تھا۔

ایک دن کالج میں پریکٹیکل کرتے کرتے دیر ہو گئی میں بس سٹاپ پر اکیلی کھڑی بس کا انتظار کر رہی تھی کہ اتنے میں وہ ریچھ بھی آن کھڑا ہوا۔ پہلے تو چپ چاپ کھڑا میری طرف دیکھتا رہا پھر میرے بہت قریب آ گیا۔ میں ڈر گئی وہ مجھ سے پوچھنے لگا "کیا وقت ہے آپ کے پاس؟" جواب دینے سے پہلے میں نے ادھر ادھر دیکھا کہ کوئی مجھے اس کے ساتھ بات کرتے ہوئے دیکھ تو نہیں رہا؟ کالج کے اندر کلاس فیلو لڑکے لڑکیوں سے بات کرنا کچھ اور ہوتا ہے۔ مگر بس سٹاپ یا سڑک پر کھڑے ہو کر بات چیت کرنے کا مطلب کچھ اور لیا جاتا ہے۔ میں نے ذرا سا پیچھے ہٹ کر جواب دیا "ڈھائی بجے ہیں" وہ تھوڑا سا اور آگے بڑھ آیا۔ آپ نے کون سے سٹاپ پر اترنا ہے؟ یہ سوال سن کر میں اور بھی ڈر گئی کہ یہ بدمعاش میرا پیچھا کرنا چاہتا ہے اس کے ساتھ ہی میرے دماغ میں کئی خیال گھومنے لگے۔ مجھے اس وقت اور تو کچھ نہ سوجھا اس سے پیچھا چھڑانے کے لئے اگلے سٹاپ کی طرف چل پڑی۔ جو موڑ سے آگے کوئی ایک فرلانگ پر تھا جہاں ہر وقت مسافر کھڑے رہتے تھے۔ میں ابھی آدھا فرلانگ ہی گئی ہوں گی کہ دو لوفر لڑکوں نے کار میں سے اتر کے مجھے اکیلی کو گھیر لیا۔ ایک نے کہا "سرکار! کتابوں کی جگہ ہمیں سینے سے لگا لو"۔ دوسرے نے آگے بڑھ کے میری کلائی پکڑنے کی کوشش کی۔ تاکہ مجھے اٹھا کر موٹر میں ڈال لے۔ میں بھاگ کھڑی ہوئی میرا دوپٹہ سر سے اتر گیا۔ کتاب بھی گر پڑی۔ مگر میں کسی بھی شے کی پروا کئے بغیر آگے بھاگتی رہی۔ میرا حلق اتنا سوکھ گیا کہ مجھ سے بولا نہ جاتا تھا۔ میں کوئی بیس قدم بھاگی ہوں گی کہ دیکھا اس "ریچھ"

نے ایک لوفر کو اٹھا کر زمین پر دے مارا۔ اتنے میں بس آ گئی اور میں بھاگ کر بس پر چڑھ گئی۔

بس میں بیٹھ کر میں نے اپنے ہوش و حواس پر قابو پایا اور سوچنے لگی کہ اگر "ریچھ" نہ آتا تو پھر نجانے میرے ساتھ کیا گزرتی۔ وہ مجھے کہاں لے جاتے؟ میرے ساتھ کیا کرتے؟ آج پہلی بار خورشید کے بارے میں میرے دل میں احترام کا جذبہ پیدا ہوا۔ اس کی بدصورتی اور کردار میں بہت بڑا فرق نظر آیا۔

اس واقعے کے بعد وہ سات دن تک کالج نہ آیا۔ آٹھویں دن بارہ بجے میرا پیریڈ خالی تھا۔ میں لان میں کنیر کے بوٹے کے نیچے بیٹھی تھی کہ اچانک خورشید میرے سامنے آ کھڑا ہوا میں اس کے احسان کا بدلہ تو نہیں چکا سکتی تھی مگر اپنے محسن کے احترام میں اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس نے کتاب اور دوپٹہ دیتے ہوئے کہا۔ اس دن یہ کتاب اور دوپٹہ وہاں گر گئے تھے تو میں اٹھا لایا۔

"شکریہ" اس سے زیادہ میرے منہ سے کچھ نہ نکلا۔ وہ دو قدم آگے جا کر پھر واپس مڑا اور نظریں جھکا کر کہنے لگا۔ میں پانچ سات دن کالج نہیں آیا۔ سنا ہے کہ میرے بعد بہت اہم نوٹس لکھوائے گئے ہیں مجھے وہ نوٹس دے دیں میں نقل کر کے لوٹا دوں گا" "میں کل لیتی آؤں گی۔" "اچھا..... شکریہ" دوسرے دن وہ کالج نہ آیا۔ تیسرے دن جب وہ مجھے کالج میں ملا تو اس نے سفید رنگ کا ٹھنڈا سوٹ پہنا ہوا تھا۔ سر کے بال تیل سے چمک رہے تھے۔ کالی آنکھوں میں سرمہ لگایا ہوا تھا۔ کپڑوں سے خوشبو آ رہی تھی۔ جب وہ میرے پاس آ کر کھڑا ہوا تو میرے کلاس فیلو لڑکیاں ایک دوسرے کو کھنکارتے ہوئے مجھے بڑ بڑ دیکھ رہے تھے۔ میں گھبرا گئی کہ یہ میرے ساتھ بات کرے گا تو میں سب کے سامنے کیا جواب دوں گی۔ اس نے پوچھا نوٹس لے آئی ہو؟ میں نے دل پکڑ کر کے کہا "جی"

"چلو کنٹین میں چل کر بیٹھتے ہیں تم چائے پیا میں نقل کر لوں گا۔" یہ سن کر معلوم نہیں میں کیوں اس کے آگے آگے چل پڑی۔ لیکن وہ میرے پیچھے پیچھے آنے کی بجائے کالج کے اوپر سے چکر لگا کر کنٹین میں آیا۔ جیسے میری بدنامی کے احساس سے واقف ہو۔ اس کے آنے سے پہلے

میں چائے کا آرڈر دے چکی تھی۔ مگر خورشید نے کھانے کے لئے بہت ساری چیزیں منگوالیں۔ وہ نوٹس لکھنے کی بجائے میرے پاس بیٹھ کر چائے پینے لگ گیا۔ وہ باتیں کرتا جا رہا تھا۔ سماج کی باتیں' معاشرے کی ناانصافی کی باتیں۔ ادب اور شاعری کی باتیں۔ اور بہت سی باتیں۔ کالج کے لڑکوں کی باتیں۔ وہ کہہ رہا تھا۔ مجھے اس بات کی حیرانی ہے کہ مجھے حیوان کہنے والے مجھے ریچھ پکارنے والے خود کتنے حیوان ہیں۔ بلکہ حیوانوں سے بھی بدتر۔ استاد لڑکیوں کو بیٹیاں کہتے ہیں۔ لڑکے لڑکیوں کو سب کے سامنے بہنیں کہتے ہیں مگر دیکھتے بری نظروں سے ہیں۔ وہ انسان ہیں؟ اس کا نام انسانیت ہے؟ ہمارا مذہب یہی سکھاتا ہے؟

اس طرح موضوع بدلتے رہے..... میں ہنکارا بھرتی رہی..... یہ باتیں سن کر میرے دل میں اس کا احترام اور بھی بڑھ گیا اور اس کے بارے میں میرے خیالات کا انداز بھی بدل گیا۔ وہ جاتے ہوئے مجھ سے نوٹس بھی لے گیا۔ گھر آتے ہوئے راستے میں میرے ذہن میں عجیب عجیب خیال آنے لگے۔ میں اس میں دلچسپی کیوں لے رہی ہوں؟ مجھے اس کی باتوں پر اعتبار کیوں آ رہا ہے؟ وہ بدصورت ہے۔ کوئی بھی اس کو اچھا نہیں سمجھتا۔ میں ایک لڑکی ہوتے ہوئے اس کی طرف کیوں بڑھتی جا رہی ہوں؟ میں نے اپنے دل میں اس کی بدصورتی سے نفرت کا جذبہ ابھارنے کی کوشش کی مگر شیلے کی سکائی لارک کی طرح میرے خیالات اس کی پاکیزگی میں گم ہوتے گئے۔ میرے ذہن میں اس کی بدصورتی اس کے پاکیزہ خیالات اور بلند کرداری کے تیزاب سے دھلتی گئی۔ مجھے یوں لگا جیسے میرے دل میں اس کے احترام کا جذبہ محبت میں بدلتا جا رہا ہے۔ محبت تو خوبصورت چیز ہوتی ہے میں نے دل سے پوچھا کیا وہ خوبصورت ہے؟ میں اپنی محبت کی تکمیل شادی کر کے کروں گی۔ شادی بھی تو دو روحوں کا ملاپ ہوتا ہے۔ میں ایک فیصلے پر پہنچ گئی۔ میں ساری رات سو نہ سکی۔ میرے خیالوں کی راہ میں خورشید کے قدموں کی آہٹ آتی رہی۔ رات کے اندھیرے میں وہ ایک فرشتے کی طرح میری آنکھوں کے آگے گھومتا رہا۔ میں خیالوں کی دنیا میں دور نکل گئی۔ کبھی سوچتی کہ میرے ماں باپ اس رشتے کے لئے راضی ہو جائیں گے؟ لوگ میری

اس پسند کا مذاق تو نہیں اڑائیں گے؟ کبھی خیال آتا محبت ان سوچوں کی پروا نہیں کرتی۔ صبح جب میں دیر سے اٹھی۔ مجھے یوں محسوس ہوا جیسے سارے خاندان کو میرے اس ارادے کا پتہ چل گیا ہو۔ سب لوگ جیسے مجھے شک سے دیکھ رہے ہوں۔ کالج میں بھی ایسے ہی ہوا۔ میں گھبرا کے کالج سے گھر آ گئی۔ اور اپنے کمرے کا دروازہ بند کر کے سوچنے لگی۔

دن گزرتے گئے۔ میری سوچیں ختم ہو گئیں۔ میرے دل سے کلاس فیلو لڑکیوں کا مذاق اور لوگوں کے طعنوں کا ڈر جاتا رہا۔ ہم دونوں کالج کی کنٹین میں لائبریری کے ریڈنگ روم میں کافی دیر بیٹھے رہتے۔ اب خورشید مجھ سے اپنی نجی زندگی کے بارے میں بھی مشورے لیتا۔ ''شمیم! یہ سوٹ مجھے اچھا لگتا ہے؟..... مرے ابا جی مری جا رہے ہیں۔ مجھے ساتھ لے جانا چاہتے ہیں۔ تمہارا کیا خیال ہے۔ میں جاؤں؟..... اس سال کا داخلہ بھجوا دوں یا نہ۔ کیونکہ میری تیاری مکمل نہیں۔'' جیسے سارے کالج میں میں ہی اس کی ہمدرد ہوں۔ میں خوش تھی کہ مجھے میری منزل مل گئی ہے۔ مگر مجھے ایک پریشانی نے گھیر لیا۔ کہ خورشید کیوں نہیں اپنی محبت کا اظہار کرتا؟ میں کیسے کہہ سکتی ہوں کہ میں اس کی منزل ہوں۔ اس کی پجارن ہوں۔ اس نے شاید احساس کمتری کے باعث اس بات کی پہل نہیں کی۔ میں کئی بار بات چیت اس موڑ پر لاتی۔ مگر وہ چپ ہی رہا۔ امتحان سر پر آ گیا۔ میری نظریں کتاب پر ہوتیں اور دماغ خورشید کے گرد گھومتا رہتا۔ خورشید کھل کر بات کیوں نہیں کرتا؟ میں اس بارے میں اسے خط لکھوں..... پیغام بھیجوں..... کیا کروں؟

دن رات کے قافلے کے پیچھے بھاگتا رہا..... میں سوچوں میں ڈوبی رہی۔ ان سوچوں نے مجھے فیل کرا دیا۔ خورشید پاس ہو گیا۔ میری ناکامی میں میری محبت کا ہاتھ تھا۔ لیکن کالج کے امتحان کی ناکامی زندگی کے امتحان کی کامیابی کا ثبوت تھی۔ جس دن رزلٹ آیا تھا۔ میں نے خورشید کو کالج میں نہ دیکھا۔ شاید کہیں باہر چلا گیا تھا یا بیمار تھا مجھے اپنے فیل ہونے کا غم تو نہیں۔ افسوس یہ تھا کہ خورشید ایک کلاس آگے چلا گیا۔ میرے ساتھ کیوں نہ رہا؟..... ایک ہفتہ گزر گیا نہ وہ خود آیا اور نہ کوئی خبر دی۔ میری تشویش بڑھ گئی دوسرے دن جب میں کالج سے گھر آئی تو نوکر

نے مجھے خورشید کا رقعہ دیا۔ رقعہ لفافے میں بند تھا۔ میں خوشی سے ناچ اٹھی۔ نوکر چلا گیا تو میں نے جلدی جلدی خط کھولا۔ پڑھتے ہی مجھے یوں لگا جیسے مجھ پر برف گر پڑی ہو..... میں زمین پر گڑتی جا رہی ہوں۔ لکھا تھا۔

''پیاری بہن!

تمہارے فیل ہونے کا مجھے اتنا دکھ ہوا کہ افسوس کے لئے لفظ نہیں ملتے کاش اپنی بہن کی جگہ میں فیل ہو گیا ہوتا۔ بہنوں کی خوشی بھائیوں کا مان ہوتی ہے۔ میرا مان ٹوٹ گیا۔ میں افسوس کے لئے اس لئے نہ آ سکا کہ اچانک میری شادی طے ہو گئی۔ میں مصروف ہو گیا۔ میرا یہ خط دعوت نامہ ہے۔ ضرور آنا۔''

یہ پڑھ کر میری آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا۔ شرمندگی سے میں پانی پانی ہو گئی۔ میرے جذبات نے میرے ضمیر کا شیشہ اندھا کیوں کر دیا تھا۔؟ جس میں خورشید کے اندر چھپے ہوئے انسان کو میں نہ دیکھ سکی۔

اقبال خالد

لمبی راہیں

''.....کیمپ والے ہماری ڈال روک لیتے ہیں''۔

میں یہ سن کر ہنس پڑا اور وہ چڑ کر بولا ..... سر کمال ہے آپ میری بات کا یقین نہیں کرتے۔ سر چھ مہینے ہو گئے ہیں اور شانی کا خط ہی نہیں آیا۔ یہ تو ہو نہیں سکتا کہ اس نے خط نہ لکھا ہو۔ ادھر والے ہی گھپلا کرتے ہیں۔''

جس روز ڈاک تقسیم ہوتی لیفٹیننٹ اختر میرے پاس آ کر اس طرح کی باتیں کرتا تھا۔ اس طرح ہمارے کیمپ میں رونق اس کے دم سے تھی۔ ہر کسی سے چھیڑ چھاڑ اور ہنسی مذاق اس کا ہر وقت کا کام تھا۔ مگر جس روز ڈاک تقسیم ہوتی اس روز وہ اداس پھرتا اور چپ چاپ رہتا۔ آج بھی جب ''جنٹلمین!۔ لیٹرز'' کی آواز آئی تو وہ اپنا بنایا ہوا پنجرہ چھوڑ کر بھاگا اور کچھ دیر بعد مایوس اور نامراد واپس آ گیا۔ اس نے پنجرے کے دونوں پرندے آزاد کئے اور نظریں نیچے کئے دوسری طرف چل دیا۔

میں اس کیمپ میں سب سے پہلے آیا تھا۔ اور کچھ دیر اکیلا ہی رہا۔ ہر وقت دعائیں مانگتا تھا۔ الٰہی آزادی دے یا کوئی سنگی ساتھی دے دے۔ دعا کا یہ دوسرا حصہ قبول ہوا اور بہت سے قیدی کیمپ میں آ گئے۔ رنگ برنگے انسان۔ کوئی محفل ساز اور کوئی اپنی ذات میں ہی محفل، ہر ذرہ اپنی جگہ آفتاب۔ یہ دیکھ کر بڑا دکھ ہوتا تھا کہ ایسے منفرد اور رنگ برنگے ساتھی سے یہ خوبصورت محبت قید میں ہی کیوں نصیب ہوئی؟ لیفٹیننٹ اختر کی شخصیت ہشت پہلو ہی نہیں سدا بہار بھی تھی۔ سب سے کم عمر سب سے جونیئر بڑا شوخ ملنسار اور ذہین۔ وہ رگبی جوکس سے لے کر سکھوں اور پٹھانوں کے لطیفے سناتا۔ سلطان باہو سے کیٹس اور حافظ تک کے شعر سناتا اور عالم لوہار سے سہگل تک سب

کی نقلیں اتار کر ہم کو سناتا پھر پنجرے اور پتنگیں بنانے کا ماہر۔اس کے ساتھ رہ کر قید کاٹنا کوئی مشکل نہیں لگتا تھا۔

ویسے تو وہ سب کے ساتھ گھل مل گیا تھا۔لیکن میرے کچھ زیادہ ہی قریب آ گیا تھا۔ایک تو میں اس کیمپ کا پہلا اور اکیلا قیدی رہا تھا اور ہر کسی کو اس بارے میں تجسس تھا۔لیکن ہمارا قرب ہم ذوق ہونے کے سبب تھا۔ابن انشا سے اختری بائی فیض آبادی تک ہماری پسند ایک تھی۔اپنی منگیتر کو خط لکھتے وقت وہ میرے ساتھ شعروں کے بارے میں بحث اور مشورہ کرتا رہتا۔ایک دن میں نے کہا ''یونہی پریشان نہ ہوا کر۔خط آنے یا نہ آنے سے کیا فرق پڑتا ہے؟ پھر ہو سکتا ہے اسے عادت ہی نہ ہو خط لکھنے کی۔''

''سر بہت فرق پڑتا ہے.....ذرا مورال اونچا رہتا ہے۔رہی بات عادت کی تو اکیڈمی روزانہ خط آتا تھا۔ادھر بھی جب پوسٹنگ ہوئی تو تین ہفتے میں دو خط ضرور آتے تھے۔لیکن سر نومبر سے میرے خط آنے بند ہو گئے ہیں'' پھر اس نے جیب سے ایک تصویر نکال کر مجھے دی اور کہا دیکھئے سر.....یہ آنکھیں میرا ہی انتظار کر رہی ہیں۔ہیں نا سر؟'' اس الھڑ لڑکی کی تصویر میں آنکھیں اور ہونٹ بڑے نمایاں تھے۔''سر یہ تصویر اس وقت کی ہے جب ہم بی اے میں پڑھتے تھے۔پھر میں یونیورسٹی داخل ہو گیا اور وہ گھر بیٹھ گئی۔وہ ہمیشہ مجھے آرمی جوائن کرنے کے لئے کہتی تھی۔اسے خاکی وردی بہت پسند تھی۔سر میں تو لیکچرار بننا چاہتا تھا لیکن اس کی ضد اور پسند کی خاطر میں ادھر آ گیا۔وہ مجھے پیار بھی تو ڈھیروں کرتی ہے نا۔پھر مجھ سے ڈرتی بھی تو بہت ہے۔اپنے کالج کے فنکشن میں بھی مجھ سے پوچھے بغیر نہیں جاتی تھی۔اب میں اسے ابن انشا کی نظم لکھوں گا..... اک بار کہو تم میری ہو.....یا پھر آپ کوئی چاند اور چاندنی کے بارے میں نظم سنائیں۔مگر وہ نہیں جو اس طرح ختم ہوتی ہے.....''عارضی تھا چاند بھی اور عارضی تھی چاندنی۔ سر! چاندنی رات میں کسی ٹیلے پہ بیٹھ کر سگریٹ پینے اور شعر سننے سنانے کا مزا ہی اور ہے۔یہ نشہ بادشاہی میں شاید ہو اور کہیں نہیں۔سر ہمارے علاقے میں ریت بہت ہوتی ہے اور رات کو ٹھنڈی ہو جاتی ہے۔ہم رات گئے

تک بیٹھے رہتے تھے۔سر آپ ادھر آئیں گے نا؟ مائی گاڈ! آپ بہت انجوائے کریں گے۔آپ کو میں ہرن اور مرغابی کا شکار کھلانے لے جاؤں گا''۔

اختر مجھے خواجہ فرید کے شعر اور کافیاں سناتا۔جن میں روہی کی تعریفیں ہوتی تھیں۔

ایک دن کہنے لگا.....سر شانی بڑی شکی اور وہمی ہے۔میری پوسٹنگ ادھر ہوئی تو اس نے رو رو کر اپنا برا حال کر لیا۔مجھے پیار بہت کرتی ہے نا اسے ڈر تھا کہ مجھ پر بنگال کا جادو نہ چل جائے۔سر ہم تو وطن کی حفاظت کرنے آئے تھے۔وہ بالکل پگلی ہے۔یہ باتیں نہیں سمجھتی۔کہتی تھی۔تیرا دوست کیپٹن مسعود وہاں ہے۔وہ تجھے بھی بگاڑ دے گا۔سر کیپٹن مسعود بھلا کون سے کیمپ میں ہو گا؟۔کہیں ساتھ والے کیمپ میں ہی ہو تو مزا آ جائے مگر ملنے تو پھر بھی نہیں دیں گے۔اچھا سر! ایک بات پوچھوں سچ بتائیں گے نا؟''

''ہوں'' میں نے کہا

''سر! آپ نے بھی کبھی پیار کیا ہے؟'' اس نے ذرا ڈرتے ڈرتے پوچھا۔

''ہاں.....کئی بار.....اور جی جان سے کیا ہے'' میں نے جواب دیا۔

وہ پریشان ہو گیا اور کہنے لگا Sir dont tell me that آپ تو ہرجائی بالکل نہیں لگتے۔''

بھئی یقین کرو.....میں نے کئی دفعہ محبت کی ہے اور ٹوٹ کر کی ہے میں نے کہا ''مگر کس سے''؟۔

''اچھے انسانوں سے.....اچھی کتابوں سے۔خوبصورت موسیقی سے اور اپنے ملک کے ساتھ میں نے پیار کیا ہے۔پھر سب سے بڑھ کر میں نے اپنے Profession کے ساتھ پیار کیا ہے۔

''اوہ آئی سی'' وہ شرمندہ سا ہو کر بولا ''سر جتنا پیار شانی میرے ساتھ کرتی ہے۔دنیا میں کوئی کسی کے ساتھ نہیں کرتا ہو گا۔کر ہی نہیں سکتا'' میں دل میں ہنس پڑا کہ ہر محبوب ایسے ہی محسوس

کرتا ہےاور یہی کہتا ہے۔

''شانی ایک آئیڈیل بیوی اور ماں ثابت ہوگی۔کہا کرتی تھی کہ ہم اپنے بچوں کو بارہ سال کی عمر میں سکول داخل کرائیں گےاور اس وقت تک وہ انہیں اپنے گھر پڑھایا کرے گی۔عربی' انگریزی' اردو سب کچھ پڑھایا کرے گی۔پڑھانے کا اسے ویسے بھی بڑا شوق ہے مجھے بھی وقت بے وقت روک ٹوک کرتی رہتی تھی۔کبھی کبھی پیار کے ساتھ ڈانٹ بھی لیتی تھی بالکل استانیوں کی طرح''۔

ایک دن میں نے اسے چھیڑا''اختر ہوسکتا ہے وہ تمہیں بھول گئی ہو''

وہ بڑا جذباتی ہو کر کہنے لگا کہ اس کے بغیر شانی جنت بھی قبول نہیں کرے گی۔اور اگر گھر والوں نے اس کی شادی کہیں اور کرنے کی کوشش کی تو وہ چوڑیاں پیس کر کھا لے گی''شانی کا یہ دعویٰ سن کر میں بالکل حیران نہ ہوا۔کیوں کہ اس عمر کا عشق اس طرح کے دعووں اور وعدوں کے علاوہ انسان کو اور کچھ نہیں دیتا۔

ایک دن لیفٹیننٹ اختر نے اعلان کر دیا کہ اگر اس مہینے بھی خط نہ آیا تو وہ فرار ہو جائے گا۔مگر یہ اعلان شانی تک نہ پہنچا۔کیوں کہ اگلے دو مہینے بھی اس کا کوئی خط نہ آیا۔

اختر کے گھر سے تین چار خط ضرور آئے۔ان میں بھی شانی کے بارے میں کوئی بات نہیں لکھی تھی۔

ایک دن افواہ پھیلی کہ کچھ سینئر افسر کیمپ سے جا رہے ہیں۔منزل کا کسی کو پتہ نہیں تھا۔مگر سمجھا یہ گیا کہ وطن واپسی ہو رہی ہے۔اختر نے مجھے مبارک باد دی اور کہا''سر! میرے گھر ضرور جائیں۔انہیں تسلی دیں کہ میں خیریت سے ہوں۔جلدی آ جاؤں گا۔گھبرائیں مت۔اور سر شانی سے ضرور ملیں۔ہمارے سامنے والا گھر ہے ان کا۔نیلے گیٹ پر ہمیشہ ایک چھوٹا سا سفید کتا بیٹھا رہتا ہے۔مگر وہ کسی کو کچھ نہیں کہتا۔شانی کو آپ پہچان ہی لیں گے۔اسے ذرا ڈانٹیں بھی کہ خط کیوں نہیں لکھتی؟

اب لیفٹیننٹ اختر نے پنجرے چھوڑ دیئے تھے اور نہ ہی وہ اخبار''آزادی''اور ''جمہوریت' کی پتنگیں بناتا تھا۔لوگوں سے بھی اس کا میل جول کم ہو گیا تھا وہ چپ چپ اور اداس رہنے لگا تھا۔

کچھ دنوں بعد میرے ساتھ دو اور سینئر افسروں کی روانگی ہوئی۔سب نے مبارک بادیں اور پیغامات دے کر ہمیں کیمپ سے رخصت کیا۔ہمیں وطن کی بجائے ایک اور کیمپ میں انکوائری کے لئے بھیج دیا گیا اور چار ہفتے بعد پھر اسی کیمپ میں واپس لا کے چھوڑ دیا گیا۔یہاں ایک افسوس ناک خبر ہمارا انتظار کر رہی تھی۔پتہ چلا کہ اختر ایک میجر کے ساتھ فرار ہونے کی کوشش میں دنیا سے ہی فرار ہو گیا ہے۔میجر منصور تو پہلے فائر کے ساتھ ہی شہید ہو گیا۔لیفٹیننٹ اختر گولی کھا کر گر پڑا اور فوراً ہی اٹھ کر پھر بھاگا۔سنتری نے بالکل نزدیک جا کر دوسرا برسٹ مارا تو اختر نے وہیں دم توڑ دیا۔

پھر بہت سا وقت گزر گیا۔ان دو شہید افسروں کی برسی عید اور شب برات ہم نے اسی کیمپ میں منائیں کافی دیر بعد جنگی قیدیوں کی واپسی کا سلسلہ شروع ہوا۔آخر ایک دن ہم نے بارڈر پر پہنچ کر اپنے دیس کی مٹی پر سجدہ کیا۔وطن واپسی کے بعد میرے چار مہینے بڑے مصروف گزرے۔کئی بار میں نے لیفٹیننٹ اختر کے گھر جانے کا ارادہ کیا۔لیکن ہمت نہ پڑی۔

میری پوسٹنگ ہوئی تو میں نے راستے میں اس کے گھر جانے کا پروگرام بنا لیا۔اس کے گھر والے مجھے غائبانہ طور پر جانتے تھے۔بڑی محبت اور تواضع سے ملے۔جنگ اور کیمپ کے قصے چھڑ گئے۔اختر کی ماں رونے لگی تو اختر کے ابا جی نے ڈانٹ دیا۔میرے لئے انہیں تسلی دینا مشکل ہو گیا۔اختر کی ماں کہنے لگی۔''مجھے بیٹے کا اتنا دکھ نہیں۔دکھ اس بات کا ہے کہ اتنے بیٹوں کی قربانی بھی ملک کو نہ بچا سکی''۔

ہم چائے پی رہے تھے کہ کیپٹن مسعود آ گیا۔ادھر ادھر کی باتیں ہوتی رہیں۔پھر ہم اختر کے والدین سے اجازت لے کر چل پڑے۔گھر سے نکلتے ہی ہم دونوں کی نظریں ایک ساتھ

سامنے گئیں۔ نیلے گیٹ کے باہر ایک رشین پپ بیٹھا تھا۔ میں نے کہا ''کیپٹن مسعود! پتہ ہے ما
یہاں کون رہتا ہے؟''

''بس سر!'' کیپٹن مسعود نے جواب دیا۔ یہاں ایک لڑکی رہتی تھی جس کو آرمی افسر بہت
پسند تھا۔ اور اب وہ ایک سی ایس پی افسر کی بیوی ہے۔''

نیلما ناہید درانی

قلعہ شبدیو سنگھ کا بابا

لاہور سے فیصل آباد جاتے ہوئے روڈ پر دائیں ہاتھ ایک ڈرائیور ہوٹل تھا۔ اس سڑک پر
دونوں طرف کئی ڈرائیور ہوٹل تھے۔ چھپر والی چھت' بڑا سا تندور۔ بان سے بنی ہوئی لکڑی کے
بڑے بڑے پایوں والی چارپائیاں جن پر مٹی کی مٹکیاں پانی سے بھری رکھی ہوئی تھیں۔ پلاسٹک
کے میلے کچیلے گلاس۔ سارے ڈرائیور ہوٹل ایک جیسے ہی تھے۔ جہاں ٹرک ڈرائیوروں کے لئے
کڑک چائے اور بڑے گوشت کے قورمے کے ساتھ تنور کی لال لال گرم روٹیوں کا انتظام ہوتا
تھا۔ عام گاہکوں کے لئے ماش کی دال' اچار' کچے پیاز اور روٹی۔ جس کا مزا ساری دنیا سے نرالا تھا۔
بڑے بڑے فائیو سٹار ہوٹلوں کے کھانے بھی اس دال روٹی' اچار اور پیاز کے مزے تک نہیں پہنچ
سکتے تھے۔

مگر قلعہ شبدیو سنگھ کا وہ ڈرائیور ہوٹل ایک بابے کی وجہ سے مشہور تھا۔ ایک پچانوے برس کا
بابا۔ جو جوانوں کی طرح چلتا تھا۔ اس کے سر کے بال بھی آدھے چٹے اور آدھے کالے تھے۔
آنکھوں کی روشنی پوری تھی۔ وہ ہر روز شام کے وقت اس ڈرائیور ہوٹل پر آ کر بیٹھ جاتا اور اس کے
انتظار میں بیٹھے لوگوں کے چہروں پر چھائی ہوئی انتظار کی اداسی ختم ہو جاتی۔ اور ہر ایک اس بابے
کے پاس جا کر اپنا مسئلہ بیان کرنے کی کوشش کرتا۔ وہ سب لوگ لاہور فیصل آباد اور دوسرے
شہروں سے آتے تھے۔ اور اس بابے سے صحت تندرستی کے ساتھ لمبی عمر کا راز پوچھنا چاہتے تھے۔
سب کا خیال تھا کہ بابا جی کے پاس کوئی آب حیات کا پیالہ ہے کہ وہ اس عمر میں بھی جوانوں کی
طرح چلتے ہیں۔ اور بغیر نظر کی عینک کے اخبار پڑھ لیتے ہیں۔ قلعہ شبدیو سنگھ کے اس ڈرائیور ہوٹل
کا مالک شیدا تھا جو بابا جی کے گاؤں کا رہنے والا تھا۔

عصر کی نماز کے بعد بابا جی شیدے کے ہوٹل پر آتے۔ اس وقت تک ہوٹل کی ساری

چارپائیاں گاہکوں سے بھر چکی ہوتی تھیں۔ بابا جی ایک چارپائی پر آلتی پالتی مار کر بیٹھ جاتے اور ہوٹل کے ''چھوٹے'' ان کی ٹہل سیوا کرنے لگ جاتے۔ بابا جی چائے وائے پی لیتے تو دوسری چار پائیوں پر بیٹھے گاہک باری باری بابا جی کے پاس آتے۔ بابا جی بھی بڑے ہوشیار تھے۔ بندہ دیکھتے ہی انہیں پتہ چل جاتا کہ وہ کیا چاہتا ہے۔ کون دوسری شادی کرنے کے شوق میں آیا ہے۔ اور کون سدا جوان رہنے کی کوشش میں ہے۔ کسے صرف پہلوانی کا شوق ہے اور کون کسی بیماری سے پریشان ہے۔

ہر شخص بابا جی کو اپنے دل کا حال سناتا اور بابا انہیں اپنی صحت کے کارنامے سنا سنا کر حیران کرتا جاتا اور ساتھ ہی اپنی دھوتی کے پلے بندھی کنجی کھول کر دیوار کے ساتھ لگی لکڑی کی چھوٹی سی الماری کھولتا۔ چھوٹی چھوٹی شیشیاں دکھاتا اور ان کی قیمت بتاتا جاتا۔ ان شیشیوں کے اندر آب حیات تھا۔ سونے چاندی کے کشتے' سدا جوان رہنے کے نسخے۔ بابا لوگوں میں زندگی کی امیدیں اور خواب بانٹتا تھا۔ جوان شیشیوں میں چمکیلی گولیوں کے روپ میں رہتے تھے۔

گاہک ہاتھوں ہاتھ وہ شیشیاں خرید لیتے۔ بابا جی کڑکڑ کرتے نوٹ اپنی جیب میں ڈالتے اور مغرب کی اذان سے پہلے ہی سارے گاہکوں کو نمٹا لیتے۔ ڈرائیور ہوٹل کی چارپائیاں خالی ہو جاتیں اور بابا جی اٹھ کر اپنے گاؤں کی طرف چل پڑتے۔ شیدے کا یہ ڈرائیور ہوٹل بابا جی کے دم سے آباد تھا۔ اسی لئے اس نے اپنے نوکروں کو بابا جی کی ٹہل سیوا کرنے کی خاص ہدایت کی ہوئی تھی۔

سارے ڈرائیور ہوٹوں کے مالک شیدے کی قسمت پر رشک کرتے تھے۔ کیونکہ ساری روڈ کے گاہک صرف اس کے ہی ہوٹل پر رکتے تھے۔ لاہور سے چلتے ہی قلعہ شبد یو سنگھ کا خیال رکھتے کہ کہیں بھول کر آگے نہ گزر جائیں اور یوں بابا جی کے درشن سے محروم نہ ہو جائیں۔

رونق بھی جب لاہور سے سواریاں لے کر فیصل آباد جاتا تو راستے میں قلعہ شبد یو سنگھ کے اس ڈرائیور ہوٹل پر ضرور رکتا۔ کیونکہ اس کی جیبوں میں وہ نوٹ بھی ہوتے تھے جو اس کے ملنے

والوں نے اپنی اپنی فرمائشوں کے لئے دیئے ہوتے۔ وہ بابا جی سے کشتوں سے بھری گولیوں کی شیشیاں لیتا اور اپنے دوستوں کی فرمائشیں پوری کرتا۔ بابا شاید عمر خضر لکھوا کے آیا تھا۔ کئی سال گزر گئے تھے۔ بابا ویسے کا ویسا تھا۔ کبھی کسی نے بابا جی کو بیمار نہیں دیکھا۔ خود ہی چل کر اکیلا آتا اور نوٹوں کو جیب میں بھر کے اکیلا ہی بغیر کسی سہارے کے چل پڑتا۔

رونق ہفتے میں ایک بار ضرور وہاں سے گزرتا تھا۔ مگر اس مرتبہ وہ دو ہفتے تک قلعہ شبد یو سنگھ نہ جا سکا۔ اس کے بڑے بھائی کی شادی تھی۔ کام کاج میں ہی دو ہفتے گزر گئے۔ پندرہ دن بعد وہ اپنی گاڑی لے کر فیصل آباد روڈ کی طرف چل پڑا۔ اس کی جیبوں میں اب بھی لوگوں کی فرمائشوں کی پرچیاں اور نوٹ بھرے ہوئے تھے۔

رونق جب شیدے کے ہوٹل پر پہنچا تو وہاں عجیب سی ویرانی تھی۔ نہ کوئی گاہک تھا نہ ہی تنور پر روٹیاں لگ رہی تھیں۔ رونق نے بان کی چارپائی پر بیٹھ کے مٹی کی چاٹی کو منہ لگا کے ایک ہی گھونٹ میں پانی پی لیا پھر ادھر ادھر دیکھا اور سوچنے لگا کہ کیا یہ قلعہ شبد یو سنگھ ہی ہے۔ رونق نے پاس کھڑے ایک لڑکے سے پوچھا۔ لڑکے نے ہاں میں سر ہلایا تو رونق نے دوسرا سوال کیا۔ کیا بات ہے آج گاہک نظر نہیں آ رہے۔ بابا جی کے آنے کا ٹائم تو ہو گیا ہے۔ یہ سن کر اس لڑکے نے رونق کی طرف دیکھا اور کہنے لگا۔ اب بابا جی نہیں آئیں گے۔ وہ پچھلے ہفتے فوت ہو گئے ہیں۔

''یہ بھلا کیسے ہو سکتا ہے؟ ان کے پاس تو سدا جوان رہنے کے کشتے تھے۔ اور انہیں تو کوئی بیماری بھی نہیں تھی''

اتنی دیر میں ہوٹل کا مالک شیدا بھی آ گیا۔ ''بھائی جی! ہمارا تو ہوٹل ہی بند ہو گیا ہے! اب کوئی گاہک نہیں آتا۔ انسان کتنا ہی جی دار ہو کتنے ہی کشتے کھا لے۔ پر ایک دن موت سے ہار جاتا ہے۔ بابا جی موت سے ہار گئے ہیں۔ مگر ہماری تو روزی ہی ختم کر گئے ہیں۔''

اس سڑک سے اب بھی ہزاروں گاڑیاں گزرتی ہیں۔ پر کوئی قلعہ شبد یو سنگھ نہیں ٹھہرتی۔ کیونکہ وہاں اب زندگی کی امیدیں اور خواب بانٹنے والا بابا نہیں رہا۔

سرائیکی افسانے

غلام حسن حیدر رانی

مشتِ خاک

پوہ ماہ کی رات۔ بادلوں کی گھن گرج طوفان بادوباراں دل کہتا ہے کہ چھت ابھی گری۔ گاموں رضائی لپیٹے حقہ پی رہا ہے۔ یہ حقہ وہ شام سے پی رہا ہے اب تو آدھی رات ڈھل چکی ہے۔ تمباکو جل گیا ہے۔ کچھ اور پشاوری تمباکو مل کر اس نے چلم میں ڈالا اور تیلی سے اسے جلایا ہے۔ زور سے ایک کش لیتا ہے اپنی آنکھیں بھیگی ہوئی لگتی ہیں۔ انگلی آنکھوں کو لگاتا ہے تو انگلی پر خون لگا ہوا دیکھتا ہے۔ ٹھنڈی آہ بھرتا ہے تو سانس میں سے جلے ہوئے گوشت کی بو آتی ہے۔ اس کا حافظہ اسے کئی سال پیچھے کی طرف لے جاتا ہے۔ آہ گاموں جس گلی میں سے گزرتا لڑکیاں ایک دوسرے کو بلا بلا کر کہتی تھیں۔ ''اری آنا۔ دیکھو گاموں جا رہا ہے۔''

اس کے چہرے کا رنگ سنگترے کی طرح تھا۔ جوانی کے دن۔ جسم میں نیا خون۔ گاموں یاروں کا یار۔ دوستوں کا دوست۔ ساتھیوں کا ساتھی۔ دکھوں کا بیلی۔ شادی ہو' نمی ہو۔ کسی جوان کا سہرا ہو۔ اجنبی آدمی کی آنکھ بھی گاموں پر جا کر ٹھہر جاتی تھی۔ ہر محفل کا دولہا۔ مسجد جاؤ تو پکا مولوی۔ اکھاڑے میں دیکھوں تو کشتی کا استاد۔ کبڈی ہو یا کوئی اور کھیل۔ اچھے اچھے گبھرو اس سے دبتے تھے۔ عشق کے معاملے میں سب سے آگے۔ بستی کی ایسی ایسی لڑکیاں اسے چاہتی تھیں۔ جن کی ایک مسکراہٹ کے لئے گبھرو ترستے تھے۔

کئی بار گاموں گھر روٹی کھا رہا ہوتا تو ماں کہتی۔ بیٹے! لوگ بیٹیوں کی شادیاں کر رہے ہیں میں دمے کی مریض ہوں پتہ نہیں کس وقت سانس نکل جائے۔ میں تجھے سیج پہ بیٹھا دیکھ لیتی۔ گاموں جواب دیتا۔ اماں! ابھی وقت نہیں آیا۔''

''میں تیری مرضی کی شادی کروں گی''۔ باپ نے بھی کئی دفعہ گاموں کو کہا فلاں فلاں

لڑکیاں بیٹھی ہوئی ہیں۔ تو شادی کر لے'' مگر گاموں کا ایک ہی جواب تھا۔ ''وقت تو آئے''۔

پتہ نہیں گاموں چچا کی دس سال کی بیٹی بالو سے محبت کرتا تھا یا خاندان کی ..... سب کوئی بھی ہو۔ گاموں کی آنکھ بالو سے ہٹتی نہ تھی۔ وہ یہ تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کہ بالو کے سوا کسی اور لڑکی سے اس کی شادی ہو۔ کئی سال اسی طرح گزر گئے۔ ایک دن گاموں کی ماں بہت بیمار ہو گئی۔ گاموں گھر آیا تو ماں نے کہا ''بیٹا! تجھے میرا کوئی خیال نہیں؟ گاموں نے جواب دیا ''اماں! کیسے؟''

''تو شادی کیوں نہیں کرتا؟'' گاموں کی آنکھوں میں بالو کی تصویر گھوم گئی۔

''اماں میں نے کب منع کیا ہے؟ تمہیں صحت ہو جائے تو میں شادی کر لوں گا۔''

گاموں کی بات سن کر گاموں کی ماں کے چہرے پر سرخی آ گئی۔ کہنے لگی۔ ''بیٹا میں ٹھیک ہوں''۔

گاموں نے کہا اچھا اماں! چچا کو کہو ..... میں تمہارا کہا کیسے ٹال سکتا ہوں؟

گاموں کی ماں کا بخار اتر گیا۔ اٹھ کر دیورانی آلو کے پاس گئی۔

''بہن! تم گاموں کو اپنا بیٹا بنا لو'' آلو نے کہا ''بہن گاموں ہمارا بیٹا ہے۔'' گاموں کی ماں نے کہا۔ اچھا پھر بالو ہماری بیٹی ہو گئی۔''

بالو کی ماں ہنس پڑی۔ رات کو گاموں کی ماں نے اپنے گھر والے سے بات کی۔ گاموں کا باپ چار بھائی لے کر بھائی کے پاس گیا۔ ''بھائی! اگر تم مہربانی کرو تو میں گاموں کو تمہیں دینے آیا ہوں۔''

بالو کی ماں اپنے گھر والے سے پہلے بات کر چکی تھی۔ بالو کے باپ نے کہا ''بھائی! مجھے گاموں سے بڑھ کر کون ہے۔ گاموں میرا بیٹا ہے۔''

گاموں کا باپ گاموں کی شادی طے کر کے گھر آ گیا۔ گاموں کی شادی بڑے دھوم دھڑکے سے ہو گئی۔ یوں تو ساری برادری شادی میں شریک ہوئی مگر وہ رشتے دار جو گاموں کو رشتہ

دینا چاہتے تھےاوروہ جوبالوکی خواہش رکھتے تھے۔دل ہی دل میں گاموں سے جل کر رہ گئے ۔اللہ کے کام نرالے ہیں۔بالواپنے خیال میں اپنی سہیلیوں میں بیٹھ کر گاموں کے حسن سلوک کا حال بڑے چاؤ سے بیان کرتی ۔مگر شیطان ہر کسی کے ساتھ ہے۔دور شتے دار لڑکیوں نے گاموں کے قریب ہونے کی کوشش کی۔لیکن گاموں نے ان کو منہ نہ لگایا۔تو وہ الزام تراشی پر اتر آئیں۔ گاموں اگر چہ کوئی فرشتہ تو نہ تھا مگر جس شخص نے خاندان سے باہر شادی کا تصور بھی نہ کیا تھا وہ خاندان کی عزت کا دشمن کیسے ہوسکتا تھا؟۔

عورتوں کی کھوپڑی الٹی ہوتی ہے۔گاموں کے خلاف کئی چکر چلنے لگے۔گاموں اپنی نیک نیتی اور شرافت کے ساتھ ہر دکھ کو ٹالتا رہا۔یہ نہیں کہ گاموں کو ان باتوں کا علم نہیں تھا بلکہ گاموں کانے کو منہ پہ کانا کہنے والوں میں سے نہ تھا۔ایک دو دفعہ اپنی بیوی سے اس نے بات کی کہ لوگ میرے راستے میں کانٹے بچھا رہے ہیں۔تم ذرا خیال رکھنا۔لیکن عقل کی کچی بیوی نے کچھ خیال نہ کیا۔گاموں کو باپ نے الگ کر دیا۔بھائی الگ ہو گئے کچھ رشتے دار اس تاڑ میں رہے کہ کسی طرح گاموں کی عزت جو لوگوں کی نظروں میں بہت تھی ختم ہو جائے۔کچھ جھوٹے سچے مقدمے بھی اس پر بنائے گئے۔گاموں ہنس کھیل کر وقت گزارتا رہا۔مگر تقدیر ابھی کچھ اور امتحان لینے کا فیصلہ کیے بیٹھی تھی۔

گاموں کے بچے بڑے ہو گئے تو سگے بھائی بھی مڑ کر نہ آئے کہ ہم تجھے گلے لگانے کو تیار ہیں۔گاموں نے گھر والی سے بات کی میں تجھے کہتا تھا کہ میرے راستے میں کانٹے بچھ رہے ہیں مگر تیری سستی اور بے پروائی آج رنگ لائی ہے۔گاموں نے مجبور ہو کر اپنے بڑے لڑکے کا رشتہ غیروں میں کر دیا۔شادی میں کوئی عزیز نہ آیا۔بس اپنے تین بیٹے ساتھ رہے۔بیٹوں نے کسی کی کو محسوس نہ ہونے دیا۔وقت اچھا گزر گیا لیکن تقدیر کی باتیں تقدیر ہی جانتی ہے گاموں باہر گیا ہوا تھا پیچھے بیٹے کو سانپ نے ڈس لیا گاموں گھر آیا تو میت کو غسل دیا جا چکا تھا۔بیٹے کو باپ نے کندھا دیا تو دل میں ٹیس اٹھی۔مجھے کندھا کون دے گا؟ دل نے تسلی دی کہ پیارا اور جندو جو ہیں پریشان نہ

ہو۔اللہ کے کیے پر صبر آ ہی جاتا ہے۔مہینہ ڈیڑھ گزرا گاموں باہر تھا واپس آیا تو پیارے کو گاموں کے ایک رشتے دار نے کلہاڑے سے قتل کر دیا۔گاموں نے پیارے کے جنازے کو بڑے حوصلے سے کندھا دیا۔مگر خالی حوصلہ کیا کرتا جب دونوں کندھے ہی نہ رہے۔

آج رات کا پچھلا پہر ہے گاموں پھر تمبا کو حقے میں ڈالتا ہے۔کش لیتا ہے۔دھواں نکالتا ہے دھوئیں کے ساتھ پنجرے کا پنچھی پھڑک کر باہر آ جاتا ہے۔خالی پنجرہ گر جاتا ہے۔صبح کو دنیا گاموں کے جنازے کی طرف دیکھتی ہے۔چارپائی پر گاموں کی جگہ ایک مشت خاک پڑی ہے۔ بس مشتِ خاک۔

دلشاد کلانچوی

رات کی دیوار

زیناں رات کو تھک ہار کر چارپائی پر لیٹ تو گئی لیکن نیند نہیں آ رہی تھی۔ معلوم نہیں اس کا دھیان درختوں کی طرف کیوں چلا گیا۔ درخت کٹ کر گر جاتے ہیں۔ مر جاتے ہیں۔ سوکھ جاتے ہیں۔ کاٹ پیٹ کر انہیں ہل بنا لیا جاتا ہے یا کوٹھے کی چھت کو سہارا دینے والا شہتیر بن جاتے ہیں۔ کچھ نہ کچھ بن ہی جاتے ہیں۔ زیناں کو یوں لگا جیسے وہ کچھ بھی نہیں اور نہ ہی کچھ بن سکی ہے۔ لیکن کیوں؟ عظیماں اس کے سامنے آ کھڑی ہوئی۔ کتنی عظیم عورت ہے عظیماں! ملک رحمٰن کے گھر اس کی حکومت ہے۔ جو مرضی ہو کرتی ہے۔ کتنی آزادی ہے۔ لیکن میں تو بس دیوار کی دیوار ہوں۔ اس نے دیکھا کہ کوٹھے کے شہتیر پر ایک کڑی نے دوسری کڑی کے ساتھ لڑنا شروع کر دیا ہے۔ لڑنا کتنی بڑی جبلت ہے یا علت حیوان بھی نہیں بچ سکا تو انسان کیسے بچ سکتا ہے؟۔ مگر عظیماں سے وہ لڑے تو کیسے لڑے؟

زیناں کا دھیان اپنے بیٹے کی طرف چلا گیا۔ چلا کیا گیا دیوار پار کر گیا۔ وہ جیل میں سویا ہوا ہوگا۔ یہ نیند بھی کیا جادو ہے! کہتے ہیں سولی پر بھی نیند آ جاتی ہے مگر کہاں؟ یہ بات سچ ہوتی تو زیناں پتہ نہیں کہاں کے خواب دیکھ رہی ہوتی' دیوار کہیں کی! اسے خواب دیکھنے کی فرصت ہی کہاں ملتی تھی' پھر بھی اس کی حسرت تھی کہ خواب مول بکتے ہوتے تو مول لے آتی۔ اس کے دل نے کہا شہد بھی میٹھا ہے لیکن آئے کہاں سے؟ اس کی بہن شریفاں کے گھر بوتل بھری ہے جھونپڑی کے شہتیر کے کنارے لٹکی ہوئی ہے پتہ نہیں شریفاں کا جی کیوں نہیں کرتا۔ دنیا میں میٹھی چیزیں بہت ہیں پر مجھے کیا؟ زیناں نے دیکھا کہ کوئی چیسوں کو ہاتھ مار کر اٹھا رہا ہے لیکن وہ آدمی نظر نہیں آتا ہوگا کوئی ضرورت مند۔

ضرورت نہ بھی ہو۔ پیسہ ہے بھی ایسی شے جو ہو تو تب بھی خواہش نہ ہو تو بھی خواہش۔ زیناں کا بیٹا بھی تو اس پیسے کے پیچھے قید ہوا پڑا تھا۔ کم بخت کو بدنصیبی نے آ لیا۔ بھلا گھر میں پیسوں کی کمی ہے؟ باپ سوتیلا ہے میں تو نہیں۔ آج کل کے بیٹے سگی ماؤں سے بھی غیر ہو گئے ہیں۔ کوئی ایسی ہوا چلی ہے کہ ہر کسی نے غربت اور تنہائی کی پوشاک پہن رکھی ہے اور اجنبی بنا پھرتا ہے۔ پھر یہ شور کیسا کہ ہمارا کوئی نہیں ہم اکیلے ہیں۔ مجھے تو تنہائی سے ڈر لگتا ہے۔ پتہ نہیں ان لوگوں نے تنہائی کو گلے سے کیوں لگا لیا ہے؟ کہتے ہیں ایک شخص سونے کا جنگلا بنوا کر اس میں جا بیٹھا اور باہر سے تالا لگا دیا اور پھر دہائی دینے لگا لوگو! میں پنجرے میں ہوں میں تنہا ہوں میں اداس ہوں میں مشکل میں ہوں۔ زیناں کو اپنا بیٹا بھی ان جیسا لگتا تھا۔ پھتو کی دکان میں نقب لگانے کی بجائے مجھ سے پیسے مانگ لیتا۔ ابھی تو ملک صاحب کپاس دے کر منڈی سے پانچ چھ ہزار روپے لے کر آئے تھے' چلو صندوقچی کو تالا لگا ہوا تھا۔ چابی تو میرے ہاتھ میں تھی۔ پتہ ہوتا تو..... اتنے میں دروازے پر دستک ہوئی تو زیناں کے خیال کی زنجیر ٹوٹی' کون ہوگا؟ میرا کھدن تو نہیں ہو سکتا۔ بھلا جیل کے پنجرے میں سے کون نکل کے بھاگ سکتا ہے؟ وہ خیالوں کا لحاف اتار کے اٹھی' دروازہ کھولا تو ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کا جھونکا اندر آ گیا' زیناں نے جلدی سے دروازہ بند کر دیا۔ بندہ بہت بھولا ہے بہرحال ٹھنڈی اور تازہ ہوا کے جھونکے نے اسے تروتازہ کر دیا۔ تازہ ہوا اور تازہ پانی بڑی نعمتیں ہیں۔ بڑے نامک ہیں۔ اسے اپنے خاوند پر غصہ آیا۔ بوتلوں کا پانی پی پی کر ادھ مورا ہوا پڑا تھا۔ پھر فوراً اسے یوں لگا جیسے یہ پانی اور یہ ہوا بھی بناوٹی اور مصنوعی چیزیں ہیں اور بوتلوں والی دوا اصلی اور عمدہ ہے۔ پہلے اسے نیند آ جاتی تھی مگر اب نیند بھی اس سے روٹھ گئی تھی۔ نیند کے روٹھ جانے سے یہ خیالات چھا جاتے ہیں۔ نیند آئے تو کہاں سے آئے؟ پھر یہ خیال کا گھوڑا بھی تو بے لگام ہی دوڑتا ہے اور بے حساب بھی اور ہاتھ نہیں آتا۔ ہاتھ بھی کیا آئے؟ ابھی ہے اور ابھی نہیں' خیالوں کو برا بھلا کہتے کہتے وہ خود خیالوں کا جھولا جھولنے لگ گئی۔ یکدم زیناں کی چیخ نکل گئی چوہا کسی طرح اس کی چارپائی پر آ چڑھا' کپڑا جھٹکا تو چوہے کو دم دباتے بھاگتا دیکھا وہ مسکرا اٹھی شاید

اسے اپنے خاوند ملک صاحب کا خیال آ گیا تھا۔ ایک رات اسے نیند آئی ہوئی تھی۔ ملک صاحب نے اس کے بازو پر گدگدی کر دی تھی۔ ملک صاحب نے زیناں سے دوسری شادی اولاد کی خاطر کی تھی۔ اس خیال نے اس کے بیٹے کھدن کو پکڑ لیا تھا اور زیناں کے آگے لا کھڑا کیا۔ زیناں اسے برا بھلا کہنے لگی۔ کتنے ارمانوں سے اس کو جنم دیا تھا اس نے..... پھر وہ ایک فلسفی بن گئی۔ اور کہنے لگی اگر ماں جننے سے پہلے اپنی اولاد کا کردار دیکھ سکتی تو کیا کرتی؟ کوئی خوفناک خیال سے آیا۔ تو فلسفہ چھوڑ کر زیناں بن گئی اور سونے کی کوشش میں لگ گئی۔

ایک دن ملک صاحب نے اسے نیند کی گولیاں دکھا کر کہا کہ نیند بھی مول بکتی ہے۔ لیکن وہ نیند اصلی تو نہیں ہو سکتی۔ میٹھی من بھاونی! پتہ نہیں وہ کیوں ان گولیوں کو برا بھلا کہنے لگ گئی۔ وہ پھر فلسفی بن چکی تھی۔ نامراد دواؤں اور ایجادوں نے انسان کو انسان نہیں رہنے دیا۔ دواؤں کا فریج بنا دیا ہے۔ دوائیں کھاؤ' کیپسول نگلو' گولیاں چوسو' یہ ختم ہو جائیں تو ٹیکے لگواؤ' سائنس نے کتنی سہولتیں مہیا کر دی ہیں۔ وہ اٹھی' شاید اس کے میاں کے پاس نیند کی گولیاں ہو۔ وہ دواؤں اور بوتلوں کا عادی ہو چکا تھا اور رات کو عام طور پر گولی کھا کے سوتا تھا اور پھر دن چڑھے جاگتا تھا۔ یہ گولی اسے مار دیتی تھی اور پھر سورج کی روشنی اسے نئی زندگی بخشتی تھی اور وہ جی اٹھتا تھا۔ یہ کتنی عجیب بات ہے۔ کہ نیند کی گولی انسان کو صحت بخش نعمتوں سے کتنی محروم کر دیتی ہے۔ یہ سوچ سوچ کر وہ خاوند کی طرف گئی۔ مگر اسے کوئی خیال آیا تو پھر واپس چارپائی پر آ گری۔ اس کے ہاتھ پاؤں سن ہو گئے تھے اس کا جسم شل ہوتا گیا وہ برف کی ٹھنڈی چاٹی بن گئی۔ اس کے خیالات بھی ٹھنڈے پڑ گئے تھے۔ وہ خود بھی شل ہو گئی تھی۔ بھلا کوئی گرمی اس برف کو پگھلانے والی کہاں سے آتی؟ جیسے برف میں بھی کوئی بوٹا اگ آتا ہے ایک خواب اس کے سر لہو میں رینگنے لگا اور اس کے اندر ہل چل مچانے لگا۔ ''اٹھ! میں تجھے جگانے آیا ہوں۔ کب کی سوئی ہوئی ہے۔ رات کتنی گزر گئی ہے! شاید موذن اذان دینے والا ہو گا۔ لیکن چھوڑ ان باتوں کو۔ آ میرے ساتھ مگر تو تو خواب ہے' زندگی کا بدل تو نہیں ہو سکتا۔ اگر ایسا ہوتا تو ہر کوئی خوابوں میں زندگی کے دن گزار لیتا۔ مگر کہاں؟ ان دواؤں نے

تو اسے جینے کے قابل بھی نہیں چھوڑا۔ پتہ نہیں میری ماں کیسے سویا کرتی تھی جب کبھی میں اس کے ساتھ سو جاتی اس کے خراٹے ڈرا دیتے تھے۔

زیناں کہیں جا رہی تھی' دور بہت دور' کوئی درخت اسے بلا رہا تھا' درختوں میں بھی جان پڑ گئی ہے۔ یہ تو صرف پانی پیتے ہیں اور ہوا کھاتے ہیں۔ پتہ نہیں کیوں اس نے ایک لمبی سی شاخ کا سہارا لیا۔ وہ اپنی اس حرکت پر شاید خوش ہوتی لیکن ہوا کے ایک جھونکے نے اس کی چارپائی کے قریب کھڑکی کو دھکا دے کر کھول دیا تھا۔ اس کے کھڑکے نے اسے جگا دیا تھا اور صبح صبح ملک صاحب کے لئے چائے بنانے میں وہ مصروف ہو گئی۔

بشریٰ رحمٰن

کلمہ شہادت

جبار خان نے لڑکی کے منہ پر ہاتھ رکھا اور لڑکی کی چیخ گلے میں ہی گھٹ گئی۔ اس کی آنکھیں ابل کر باہر آ گئیں۔ اسے پتہ نہیں تھا کہ کیا ہونے والا ہے؟ لیکن اس کا خوفزدہ چہرہ بتا رہا تھا کہ بہت اندھا بہت خطرناک واقعہ ہونے والا ہے۔ رات کا پچھلا پہر تھا۔ گلی میں خاموشی تھی۔ پتہ نہیں مانی اماں کہاں تھی؟ تھی تو یہیں کوٹھے میں لیکن نظر نہیں آ رہی تھی۔ اس وقت تو فقط وہ درندہ صفت انسان تھا اور اگلے لمحے اللہ جانے کیا ہونے والا تھا؟ وہ اس کی لال لال آنکھوں کو دیکھ کر خوف سے کانپ رہی تھی۔ وہ تیرہ چودہ سال کی کلی تھی نرم اور نازک ننھی سی جان جو تھوڑی دیر پہلے نیند کے جھولے میں بلکورے لے رہی تھی۔

''میں کیا کروں؟''

جبار خان نے اپنے دل میں سوچا' معصوم ہے' کم عمر ہے' لیکن میری کیا لگتی ہے؟ مجھے تو حساب بیباق کرنا ہے۔ اس نے ایک بار پھر شیطانی نظروں سے اس معصوم لڑکی کو دیکھا۔ روپے پیسے کا حساب عمر اور رشتوں کے لحاظ سے طے نہیں ہوتا۔ جس وقت دو آدمی اکھاڑے میں اترے ہوں اس وقت ہر قسم کا داؤ استعمال کرنے کی اجازت ہوتی ہے۔

اور آج کی گھڑی بڑی انتظار کے بعد ہاتھ آئی تھی۔ جبار خان نے لڑکی کی طرف دیکھا۔ اس وقت وہ اس کوٹھے میں بلی کی طرح چپکے سے آ گیا تھا۔ پتہ نہیں کیسی خوشبو تھی' ناگوار خوشبو تھی۔ خوشبو تو ناگوار نہیں ہوتی۔ ایسی مہک کو بدبو کہتے ہیں لیکن یہ بدبو بھی ہرگز نہ تھی۔ یہ خوشبو تھی۔ تیزی سے آئی اور جیسے جبار خان کے نتھنوں میں گھس گئی۔

''ہا'' جبار خان نے سوچا۔ جب شہر کے مضافات میں مینہ برستا تھا تو گڑھوں میں مینہ کا

پانی کھڑا ہو جاتا تھا۔ کئی کئی دن تک کھڑے پانی کے قریب سے گزرو تو ایسی ہی بو آتی تھی۔ ''ہا'' کبھی کبھی کسی قبرستان کے پاس سے بھی گزریں تو اس قسم کے جھونکے نتھنوں کے اندر گھس جاتے ہیں۔ وقت بہت کم تھا۔ ایسے کاموں میں دیر نہیں کرنی چاہئے۔

جبار خان نے اپنی خبیث نظروں سے اس زرد چہرے والی کانپتی لڑکی کو دیکھا اور پھر حاجی واصف علی کی صورت اس کی نظروں میں گھوم گئی۔ ''کمینہ'' اس نے تصور میں دانتوں کو پیس چھوڑا۔ پچاس ہزار روپے تو تھے اور میں وصول کرنے کے سو طریقے جانتا ہوں۔ حاجی واصف علی کے پاس بہت پیسہ ہے۔ اسے تو پیسے کی چوٹ لگے گی بھی نہیں۔ جسے جہاں درد ہو وہاں چٹکی لینی چاہئے کچھ عرصے پہلے جبار خان اور واصف علی نے مل کر برف کا ایک کارخانہ لگایا تھا۔ کارخانہ تو بہت چلا۔ مگر جس وقت سردیاں شروع ہوئیں تو کاروبار مندا پڑ گیا۔ اس وقت جبار خان نے واصف علی کو مشورہ دیا کہ سردیوں میں یہاں پتی صاف کرنے کی مشینیں لگائیں۔ مشینوں پر سارا دن جبار خان کام کرتا تھا۔ دو چار سال گزرنے کے بعد دونوں نے مل کر قالین ایکسپورٹ کرنے کا کام شروع کر دیا۔ جبار خان پڑھا لکھا نہ تھا۔ اس لئے واصف علی دوسرے ملکوں میں جانے لگا۔ ملک ملک پھرتے پھرتے اسے حج کا خیال آیا اور وہ حاجی واصف علی بن گیا۔ اس کی جائیداد بن گئی۔ بچوں کی شادیاں ہو گئیں۔ مگر جبار خان جبار خان ہی رہا۔ کچھ عرصہ بعد دنوں میں ان بن ہو گئی تو انہوں نے اپنا اپنا پیسہ الگ کر لیا۔

جبار خان حاجی واصف علی کے سلوک سے خوش نہ تھا۔ اس کا خیال تھا کہ پچھلے سال مال کا منافع جو پچاس ہزار بنتا تھا واصف علی نے اسے نہیں دیا۔ جبکہ واصف علی کا خیال تھا کہ وہ پچھلے سال الگ الگ ہو چکے تھے۔ جبار خان مقدمے بازی میں وقت ضائع کرتا رہا اور واصف علی کام کرتا رہا۔ بات بڑھی تو دوستی دشمنی میں بدل گئی۔

حاجی واصف علی کا ایک بیٹا تھا جو امریکہ پڑھنے چلا گیا تھا وہاں باپ کے کاروبار کا بھی خیال رکھتا تھا۔ ایک بیٹی تھی جو ڈی ایس پی کے ساتھ بیاہی ہوئی تھی۔ کئی دن سے جبار خان حاجی

واصف علی سے انتقام لینے کا سوچ رہا تھا۔ حاجی واصف علی جبار خان سے دس پندرہ سال بڑا تھا۔ اس کی لمبی داڑھی اور بزرگی اس کے سامنے آ جاتی تھی۔ مگر اس عمر میں وہ حاجی کو نقصان بھی کیا پہنچائے؟ حاجی کو قتل کرنے سے اس کا مقصد حل نہ ہو سکتا تھا۔ سارے شہر والے جانتے تھے کہ ان کے درمیان مقدمہ چل رہا ہے۔ پھر حاجی کا داماد ڈی ایس پی تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ حاجی کو ایسی جگہ پر چوٹ لگائے جہاں نشان نظر نہ آئے مگر درد بہت ہو۔ بوڑھے آدمی کو درد کہاں ہوتا ہے؟ اس کا ایک دن اسے پتہ چل گیا۔ حاجی واصف علی سرگودھا سے واپس آیا تو اس کے ساتھ ایک تیرہ چودہ سال کی لڑکی تھی۔ حاجی کی بیٹی اور داماد اس سال حج پر جا رہے تھے اور انہوں نے بیٹی کو نانے کے پاس چھوڑنے کا فیصلہ کیا تھا۔

حاجی نواسی کو لے کر بازار سے گزر رہا تھا اور جبار خان قریب ہی نال کے چبوترے پر بیٹھا چرس بھرے سگریٹ پی رہا تھا۔ اس دھواں دھار ماحول میں ایک واہیات سے خیال نے پہلو بدلا۔ بس ذرا ہمت کی ضرورت تھی۔ حاجی واصف علی کی دردوالی جگہ اس نے ڈھونڈ لی تھی۔ کسی شریف آدمی کی عزت کا شیشہ ٹوٹ جائے تو اس کی موت ہو جاتی ہے۔

مگر بڑھاپے میں طبعی موت سے پہلے ایک اور طبعی موت سے گزرنا پڑے تو کیسا لگتا ہے؟ اب تک حاجی واصف علی کی کمر جھکی نہ تھی۔ داڑھی لمبی ہو گئی تھی۔ مگر چہرے پر اطمینان کا نور تھا اور یہ نور جبار خان چھین لینا چاہتا تھا۔ جبار خان کو چھین لینے کی عادت تھی۔ پتہ نہیں دس بارہ سال کس طرح اس نے حاجی اصف علی کی بزرگی کو تسلیم کیے رکھا۔ اور پھر اگر وہ حاجی واصف علی کی کچی کلی کو مسل کر سرحد پار کر لے گا تو کون اسے تلاش کر سکے گا۔ وہاں تو حاجی کی روح بھی اس کا پیچھا نہ کر سکے گی۔ حاجی صاحب کو زندگی بھر یہ یاد رہے گا کہ کیسے دوست کو دشمن بنایا جاتا ہے؟ پورے اکیس دن کے بعد اسے یہ رات نصیب ہوئی تھی۔ حاجی صاحب کسی عزیز کی وفات پر کوئے گئے ہوئے تھے۔ گھر میں اماں اور اس کی نواسی تھی۔ ایک نوکرانی کام کرتی تھی اور ایک چوکیدار تھا جس کی چلم میں شام سے ہی جبار خان نے نشے کی دوا ملوا دی تھی۔ وہ اپنی کوٹھڑی میں سویا اور اٹھ نہ سکا۔ بوڑھی نوکرانی کھانا کھا کے شام ہوتے ہی چلی گئی تھی۔

حاجی صاحب اب تک اپنے اس پرانے اندرون شہر والے مکان میں رہتے تھے۔ اس کے چوبارے کے نیچے دکانیں تھیں۔ کم بخت دکانیں بھی بارہ ایک بجے رات بند ہوئیں۔ دو بجے گلی میں بالکل اندھیرا ہو گیا تھا اور جبار خان کھڑکی کا شیشہ توڑ کر اندر آ گیا۔ جسی اماں تین بجے تہجد کے لئے اٹھی تھی لیکن اس شور سے پہلے اٹھ گئی اور گھبرا کے بولی ''کون ہے.....کون ہے؟'' اللہ ڈتہ' اللہ ڈتہ'' انہوں نے چوکیدار کو آوازیں دیں' کوئی آواز نہ آئی تو بولی۔ ''کیا حاجی جی آ گئے ہیں؟''

اس وقت جبار خان نزدیک آ گیا تھا۔ غسل خانے کا ہلکا سبز بلب جل رہا تھا۔ لیکن جبار خان نے اپنے چہرے کو کپڑے سے چھپایا ہوا تھا۔ اگر وہ اپنے آپ کو نہ بھی چھپاتا تب بھی جسی اماں اسے ٹھیک طرح سے نہ دیکھ سکتی تھی۔ وہ اپنی آنکھوں کی بصارت گنوا چکی تھی۔ جبار خان نے اس کے نزدیک پہنچ کر اپنی کھڑی ہتھیلی اس کے سر پر اس زور سے ماری کہ وہ بے ہوش ہو کر گر پڑی۔ احتیاطاً جبار خان نے اسے اس کے دوپٹے کے ساتھ باندھ دیا۔ ساتھ والے پلنگ پر وہ معصوم سوئی ہوئی تھی۔ اور اس نے اس معصوم کو خباثت سے دیکھا۔ سب کچھ ٹھیک ٹھاک ہو گیا تھا۔ کھڑکی کھلی تھی بھاگنے کے لئے' لیکن یہ چھوٹا کیسا تھا؟ شاید اس کھلی کھڑکی میں سے آیا تھا۔

عجیب سی خوشبو تھی۔ اس کے نتھنوں سے گزر کر گریبان سے الجھ گئی تھی۔ ''جلدی کر خان'' اس نے اپنے آپ سے کہا اس نے کھلی کھڑکی کی طرف دیکھا اور پھر اپنے ہاتھ کے زور کو اس نے لڑکی کے ہونٹوں پر سخت کر دیا۔ تاکہ اگر کوئی آواز بھی نکلے تو اس کی ہتھیلی کو توڑ کر باہر نہ آ سکے۔ پھر یکدم کچھ ہلکی سی نامعلوم سی آواز آئی۔ اس نے ہوشیار ہو کر کھڑکی کے باہر گلی میں دیکھا۔ گلی میں اندھیرا تھا اور روزانہ کی طرح خاموشی۔ بہت دور کمیٹی کا ہلکا زرد بلب روشن تھا۔ مگر یہ روشنی راستہ دینے کے لئے کافی نہ تھی۔ کوئی آہٹ نہ تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے کوئی آ رہا ہے۔ انجان سی آہٹ اس کی طرف آ رہی تھی۔ آوازوں کا ایک ریلا آیا۔ آوازیں تو زندگی کی علامت ہوتی ہیں۔ جہاں کوئی انسانی آواز جاگ اٹھتی ہے وہاں تو دھرتی کا دل بھی دھڑکنے لگ جاتا ہے۔ مگر یہ بھن بھن کیسی تھی؟ آوازیں تھیں تو زندگی کی علامت کیوں نہ بنی تھیں؟ جس طرح کسی جگہ بہت ساری کھٹی مکھیوں کو یکدم

اڑادیا جائے تو ایک "ا" معلوم سی بھن بھن فضا میں بکھر جاتی ہے۔ مگر اس تاثر کو کوئی نام نہیں دیا جاسکتا۔

''جلدی کر خان''..... اس نے اپنے اندر ہلچل محسوس کی۔ صرف تیرا وہم ہے۔ اس لئے میں نے تجھے کہا تھا۔ دو چار سگریٹ اور پی لے۔ تیرے دل نے تجھے بزدل بنادیا ہے۔ جبار خان کو طیش آ گیا اور طیش سے اس کے اندر کا شیطان بھڑک اٹھا۔ یہ شیطان اس نے خود بھڑکایا ہوا تھا۔ نفس کا شیطان شعلے کی طرح بھڑک اٹھے تو آدمی کے ضمیر کی آوازیں ایک لمحے میں سرد ہو جاتی ہیں۔ اس لمحے کو پار کرنے کے لئے درندہ بن جانے کی ضرورت تھی۔ اور درندوں کے پاس دل اور دماغ نہیں ہوتے۔ درندگی اور انسانیت میں ایک انچ کا فاصلہ تھا کہ آواز آئی۔ ''کلمہ شہادت'' اور پھر کچھ آوازیں ابھریں ''اشہدان لا الہ الا اللہ واشہدان محمد الرسول اللہ'' کلمہ شہادت اونچی آواز میں پڑھا گیا۔ اور قدموں کی آوازیں قریب ہوتی گئیں۔ جبار خان کانپ کر پیچھے ہو گیا۔ شاید گلی سے کوئی جنازہ گزر رہا تھا۔ کافوری خوشبو کا ایک جھونکا کھڑکی سے اندر آ گھسا۔ اس کے ساتھ ہی موتیے اور گلاب کی اداس اداس خوشبو بھی تھی۔ اب اس کی سمجھ میں آیا کہ پہلا جھونکا کونسی خوشبو کا تھا اور کہاں سے آیا تھا۔ جنازہ کھڑکی کے پاس سے گزر گیا۔ کھڑکی کے قریب پھر کسی نے کہا ''کلمہ شہادت'' اور پھر کندھا بدل گیا تھا۔ بہت سے لوگ تھے۔ ایک گیس لیمپ تھا۔ قدموں کی آوازیں دیر تک آتی رہیں۔ سب چپ تھے سب تھکے ہوئے تھے۔ اور آخری سفر بھی کتنا عجیب ہوتا ہے؟ ہر گنہگار اس سفر سے آنکھیں بند رکھتا ہے۔ مگر یہ سونے والوں کو برابر کہتا رہتا ہے۔ اٹھو کچھ کرلو۔ ابھی عمر ہے۔ ورنہ خاک کا بستر ہوگا۔ اور اب بھی کچھ دن اپنے سرہانے بیٹھ کر آنسو بہالو۔ اگر دنیا میں اپنی خوشبو چھوڑ کر جانا چاہتے ہو تو اٹھو۔ راتیں شب بیداروں کے ساتھ گزارو۔ اور اگر عبادت کا بوجھ نہیں اٹھا سکتے تو انسانیت کا بوجھ اٹھالو۔ تم صرف اتنا کرو کہ اپنے بھائی بندوں کے آنسو پونچھو۔ انسانوں کی بھلائی اور فلاح کے لئے اچھے کام کرو۔ اپنے رات دن میں سے کچھ حصہ بندوں کو دو۔ اپنی دولت میں سے تھوڑا سا غریبوں اور یتیموں کو دو اور اگر کچھ بھی نہیں کر سکتے تو پھر انسانیت کو دکھ نہ دو۔ انسانوں کے جسم پر نظر نہ آنے والے نشان نہ لگاؤ کہ اپنی مخلوق پر ظلم کرنے

والوں کو اللہ پسند نہیں کرتا۔ معاف نہیں کرتا۔

جبار خان گھبرا کر کھڑا ہو گیا۔ چلتا ہوا کھڑکی کے پاس آیا اس نے منہ باہر نکال کر دیکھا۔ جنازہ کافی دور نکل گیا تھا۔ خوشبو اس کے پیچھے پیچھے بکھری ہوئی تھی۔ صرف اس گیس کی مدھم سی روشنی ایک نقطے کی طرح نظر آ رہی تھی۔ کھڑے کھڑے جبار خان کو محسوس ہوا جیسے وہ خود لوگوں کے کندھے پر سوار ہوا اور اپنی آخری منزل پر جا رہا ہو اور لوگ اسے اندھیری قبر میں اتار کے بھاگ آئے ہوں۔ جبار خان کو جھرجھری آ گئی۔

ایک دن تو ایسے ہونا ہی ہے..... ''کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ''

دنیا کی ہر شے فانی ہے۔ اسے مسجد کے مولوی صاحب کا وعظ یاد آیا۔ ''تیرے پاس کیا ہے جبار خان؟ جس وقت فرشتے آئے تو تو کیا کہے گا؟ تو نے تو جمعے کے علاوہ کبھی کوئی نماز بھی نہیں پڑھی۔ کوئی اچھا کام نہیں کیا۔ تجھے تو ہمیشہ لوگوں نے خلق خدا کو ستانے کے لئے استعمال کیا ہے'' جبار خان کو یوں لگا جیسے اس کی جان ٹانگوں میں سے نکل رہی ہے اور وہ یہیں گر جائے گا۔ مر جائے گا اور کوئی اس کی بخشش کی دعا بھی نہیں کرے گا۔ وہ ایک انتہائی خبیث فعل کے لئے یہاں آیا تھا۔ ''نہیں'' اس نے کھڑکی کو مضبوطی سے پکڑ لیا۔ میں کون ہوتا ہوں؟ میں کون ہوتا ہوں؟ جبکہ آسمان پر جو خدا ہے وہ حاکم ہے۔ وہ قادر ہے۔ وہ عادل ہے۔ یہ لڑکی میری بیٹی بھی ہو سکتی ہے۔ یہ میری ماں بھی ہو سکتی ہے۔ اس نے کھڑکی کی کنڈی کھول دی اور کوٹھے کی بتی جلادی۔ نازک سی لڑکی ڈر کے مارے بے ہوش ہو گئی تھی۔ جس اماں کے اس نے ہاتھ پاؤں کھول دیئے اور اسے بستر پر سیدھا کر کے لٹا دیا۔ کوٹھے کی بتی جلتے دی۔ باہر والا دروازہ کھول کر وہ گلی میں آیا۔ جنازے کی بتی آسمان پر ایک ننھے تارے کی طرح مدھم نظر آ رہی تھی۔ کافور کی خوشبو حیران و ششدر گلی میں ٹھہری اس کے فیصلے کی منتظر تھی۔

جبار خان نے اپنے دل پر ہاتھ رکھا اور پھر گڑگڑا کر بولا۔ ''خداوندا'' مجھے صرف اس لئے بخش دے کہ آج میں جس ارادے سے آیا تھا اس پر عمل کرنے سے مجھے تیرے نام کی پکار نے روک دیا۔ پھر وہ خوشبو کا ہاتھ پکڑ کر جنازے میں شامل ہونے کے لئے تیز تیز دوڑ پڑا۔

عامر فہیم

ننگی آنکھ اور نیلا کیمرہ

چھوٹا سا ایک کمرہ ہے..... چاروں طرف دیواروں پر نیلا رنگ کیا ہوا ہے..... ہر طرف سامان بکھرا پڑا ہے..... شاید یہاں سے کوئی جانے والا ہے..... دو آدمی سامان باندھ رہے ہیں..... ایک کھول رہا ہے..... بہت سی تصویریں ہیں..... پوری..... کٹی پھٹی..... ادھوری..... اور کچھ تصویروں پر دوسرے نقش ابھر رہے ہیں..... چمک رہے ہیں..... ہوں..... تصویریں اٹھانی اور اکٹھی کرنی شروع کر دیں..... ایک..... دو..... تین..... چار..... چار کیسے ہو گئیں..... عدد تو ہمیشہ طاق رہتے ہیں..... جفت کیسے ہوئیں..... جفت ہو کے اپنا آپ ختم کر بیٹھتے ہیں..... الگ الگ..... دکھ سکھ..... تصویریں سیاہ سفید..... پیلی اور نیلی..... نیلی..... خواب بھی نیلے..... آنکھ بھی نیلی..... کمرہ بھی نیلا..... سامان باندھنے والے..... سفید کالے..... کھولنے والے نیلے یہ کیا ہے؟..... نیلی..... بالکل نیلی تصویر..... میں اسے سب سے نیچے لگا دوں..... کوئی دیکھ نہ لے..... سنا ہے وہی آنکھ نیلی ہوتی ہے..... جو ننگی ہو..... سچ ہے جھوٹ..... اگر جھوٹ بھی ہوا تو کیا؟..... بہت سی جھوٹی باتیں سچ لگتی ہیں..... اور بہت سی سچی باتیں جھوٹی..... پتہ ہے کیا کہانی ہے؟..... ہر بندہ..... ہر پنچھی..... اور ہر پر کہانی ہوتا ہے..... آگے آنے والی چیزوں کے پیچھے بھی..... اور پیچھے جانے والی چیزوں کے آگے بھی ایک شے ہے..... کہانی..... بہت سی باتیں..... ان دیکھی..... ان سنی ہوتی ہیں..... یہ بھی کہانی..... کون سنے کون دیکھے؟..... آنکھ سے..... آنکھ دیکھے..... دیکھنا بھی ایک فن ہے..... مکھ دیکھنے کو ترسیں آنکھیں..... گلے لگانے کو پھڑکیں بانہیں..... دیکھنا پھڑکتا تو وہی ہے..... جو دیکھنے والا دل رکھتا ہو..... اور ماتھے کے نیچے ننگی آنکھ روشن ہو..... حسن تو سارا اسی ننگی آنکھ میں ہے..... ورنہ گھپ اندھیرا..... آنکھ ننگی نہ ہو تو یہی کچھ ہو گا..... نامک ٹوئیاں ماریں..... اندھیرے میں نامک ٹوئیاں مانا رلا دیتا ہے..... کچھ لوگ

اجالے میں الٹا آنکھیں بند کر کے نامک ٹوئیاں مارتے ہیں..... تصویر دیکھو..... نامک ٹوئیاں نہ ماریں گے تو کیا کریں گے..... سامان کیوں نہیں باندھا جا رہا؟..... دروازہ کھلتا ہے..... باندھنا..... کھولنا..... دیکھنے والے پھر ادھر دیکھیں..... کررررڑ..... کر..... رڑ پاؤں تلے کیا ہے؟..... شپ.....

''نہ نہ..... یہ نہ چھین!''

''یہ تصویر کہاں سے آئی ہے؟'' آنے والے نے سوال کیا۔

''کہاں سے آئی ہے''؟ اس نے سوال پر سوال کیا۔

''سوال کا مطلب سوال ہوتا ہے''؟ آنے والے نے پھر سوال کیا۔

''ہاں..... بہت سے سوالوں کا جواب ایک اور سوال ہوتا ہے''..... اس نے جواب دیا۔

''ہوگا..... خیر یہ بتا یہ کہاں سے آئی ہے؟''

''یہیں پڑی تھی''

''اور کیا ہونا ہے یہاں..... نیلے کمرے میں نیلی تصویر نہ ہو گی تو کیا ہو گا؟''

''پھر سوال کیوں کرتا ہے؟''..... اس نے قہقہہ لگایا..... دو جائیں..... ایک آئے کالے چلے جائیں..... نیلا آئے''۔

''نیلا کیوں''؟

''دھرتی کا رنگ جو ہے''

''دھرتی کا رنگ نیلا ہوتا ہے؟'' آنے والا ہنسا۔

تو آنے والا نہیں..... جانے والا ہے..... کودن..... دھرتی کا رنگ نیلا ہے۔

''سارے رنگ گہرے ہو کر نیلے ہو جاتے ہیں''..... اس نے جواب دیا۔

''تو بدتمیز ہو گیا ہے''..... ''اچھا''..... اس کی آنکھیں ماتھے پر آ گئیں..... جواب پاتا ہوں..... جو کچھ سوچتا ہوں وہی کہتا ہوں..... منافقت کوئی نہیں..... اچھا چھوڑ..... اچھا بن.....

تصویر پھاڑ دے"۔۔۔۔۔

"کیوں"؟

"پھر دے دے"

"کس کو"؟

"جس کی تصویر ہے"۔۔۔۔۔

"یہی تو سوال ہے۔۔۔۔تصویر کس کی ہے؟" اس نے ہنس کر پوچھا۔۔۔۔۔

کسی کی تو ہوگی۔۔۔۔بھلے مانس۔۔۔۔آ وَباہر چلیں۔

"تو جا۔۔۔۔میں یہیں ٹھیک ہوں۔۔۔۔"

"یہاں حبس ہے۔۔۔۔گرمی ہے۔۔۔۔مرجائے گا"

"نہیں مرتا۔۔۔۔تو جا۔۔۔۔حبس اور گرمی کوئی شے نہیں۔۔۔۔۔ بھوکا مرنے کا ڈر تجھے ہوگا۔۔۔۔۔

یہاں موت ہنستی ہوئی گھر کے اندر آ جاتی ہے"

"موت ہنستی ہے؟ کودن!"

"میں نہیں موت کودن ہے۔۔۔۔ہنستی جو آ جاتی ہے۔۔۔۔"

میں روٹھ جاؤں گا۔۔۔۔ناراض ہو جاؤں گا۔۔۔۔"

"بہت سے روٹھ کر مان جاتے ہیں۔۔۔۔بہت سارے مان کر روٹھ جاتے ہیں"

"کونسی بات سچی ہے"؟

"جو نیلی ہو"۔۔۔۔وہ ہنسا

"تجھے ہر بات نیلی لگتی ہے۔۔۔۔اجالے میں بھی دیکھا کر"

"اگر میں اندھیر میں آنکھ نگی کروں۔۔۔۔پھر"؟

میں کیا کہہ سکتا ہوں؟ پہلے میری کوئی بات مانی ہے؟

ماننے والی باتیں تو بہت سی ہیں۔۔۔۔ماننے کو دل نہیں مانتا"۔۔۔۔۔

"اچھا دیکھ سامان باندھنے والے چلے گئے ہیں"

بس اب تو جا۔۔۔۔میں سامان کھولتا ہوں۔۔۔۔دیواروں پر کیلنڈر ٹانگتا ہوں۔۔۔۔یہ کیلنڈر سفید چٹے کاغذ ہیں۔۔۔۔آنکھ نگی کر تصویر دیکھ لے"

"پھر وہی مصیبت۔۔۔۔" اس نے غصے سے دروازہ بند کیا اور باہر چل پڑا۔۔۔۔ جان چھٹی۔۔۔۔کیلنڈر ٹانگیں۔۔۔۔دیواروں پر کیل ٹھونکیں۔۔۔۔ٹھک ٹھک۔۔۔۔ٹھک۔۔۔۔دیوار پر۔۔۔۔ دیوار۔۔۔۔اوپر چھت۔۔۔۔پنکھا چلتا ہے۔۔۔۔خالی حبس۔۔۔۔حبس۔۔۔۔لفظ جلتا ہے۔۔۔۔بٹن۔۔۔۔بٹن کھولیں۔۔۔۔نہ۔۔۔۔قمیض اتاریں۔۔۔۔بنیان اتاریں۔۔۔۔بستر کھولیں۔۔۔۔سوئیں۔۔۔۔نیند۔۔۔۔ ادھار دی تھی۔۔۔۔پھر نہیں دی۔۔۔۔اچھا کب تک سانپ پالے گا۔۔۔۔ڈنک مارے گا۔۔۔۔ منہ میں شہد گھلا۔۔۔۔ہونٹ کانچ کانچ مسکرائے۔۔۔۔ٹانگیں پھیلائیں سگریٹ کا ایک کش لیں۔۔۔۔بازو سر کے نیچے۔۔۔۔سر کی طرف۔۔۔۔گھپ اندھیرا۔۔۔۔ننگی آنکھ سے نیلی چھت دیکھیں۔۔۔۔دیوار۔۔۔۔ دیوار دیکھیں۔۔۔۔سفید چٹے۔۔۔۔نیلے کیلنڈر دیکھیں۔۔۔۔کیلنڈر کے پیچھے ایک اور کیلنڈر پھر دیوار۔۔۔۔دیوار سے آگے۔۔۔۔پھول۔۔۔۔باغ بہاریں۔۔۔۔خوشبوئیں۔۔۔۔حسن کا نقطہ روشن ہے۔۔۔۔خوشبو پھیلتی ہے۔۔۔۔سانس کی خوشبو۔۔۔۔جیسے۔۔۔۔گرمی والی حبس والی آدھی رات کو ٹھنڈے پانی کی پھوار ہے۔

سجاد حیدر پرویز

اجالا اندھیری رات کا

میں کون ہوں؟ میں نے اپنے آپ سے پوچھا۔ جواب نہ آیا تو پھر میں نے پوچھا کہ میں کیا ہوں؟ اس بار جو جواب ملا وہ میرے کانوں تک نہ پہنچا۔ اور میں زندگی کے شور میں ہاتھ ملتا رہ گیا۔ سوچا کہ آخر میرا کیا بنے گا؟ کیا میں ایسے ہی آوازیں دیتا رہوں گا۔ میں ایسے ہی اندھیری رات کا مسافر بنا رہوں گا۔ مجھے کوئی اجالے میں نہ لائے گا۔ مجھے بالکل پتہ نہ چلے گا کہ میں کون ہوں اور کیا ہوں؟

میرے بہتے آنسوؤں نے میرے اردگرد سوچوں کا دریا بنا دیا۔ اس کیفیت میں نجانے کتنا وقت گزر گیا۔ اور پھر میری آنکھوں نے دیکھا کہ روشنیاں میرے وجود میں سے نکل کر ہر طرف چل پڑیں اور مجھے پتہ نہ چل سکا کہ آخر یہ روشنیاں کہاں گئیں۔ اور پھر میں نے سوچا کہ آخر میں یہاں کب تک بیٹھا رہوں گا۔ یہ روشنیاں کس وقت واپس آئیں گی۔ میرے سوچنے کی دیر تھی کہ ایک زنانہ آواز آئی ..... ''بھائی فکر نہ کرو..... تیری روشنیاں جلد واپس آ جائیں گی''۔

''مگر تو..... تو ہے کون؟ ..... مجھے تو کچھ دکھائی نہیں دیتا'' ..... ''ہاں ..... تجھے میں کیسے نظر آ سکتی ہوں؟ لیکن سن میں تجھے دیکھ رہی ہوں'' ''تو مجھے دیکھ رہی ہے؟ ..... بتا میں کون ہوں؟ اور کیا ہوں؟''

''تو اجالا ہے'' ..... ''میں اجالا ہوں'' ..... ''ہا ہا ..... تو اجالا ہے اور میں اندھیری رات ..... مجھے تیری ضرورت رہتی ہے اور اب بھی تیری روشنیاں تیرے وجود سے نکل کر میرے وجود میں آ گئی ہیں'' ..... ''مگر کیوں؟'' ..... ''مجھے ان کی ضرورت ہے'' ''تجھے ان کی ضرورت ہے یا نہیں ..... میں نہیں جانتا۔ مجھے میری روشنیاں واپس کر دے۔ ورنہ'' ..... ''ورنہ تو کیا کر لے گا؟''

..... ''میں تجھے پکڑ کر تیرا گلا گھونٹ دوں گا۔ نہ تو ہو گی اور نہ میری روشنیاں مجھ سے جدا ہو نگی۔ تجھے کیا خبر کہ میں روشنیوں کے بغیر کتنا بے سکون ہوں'' ''تو بڑا خود غرض ہے'' ..... ''وہ کیسے؟'' اپنے سکون کی خاطب میرا گلا گھونٹ دے گا۔ یہ بھی نہ سوچے گا کہ میں جس پر وقت آ پڑا ہے اور جو اندھیرے میں ناک ٹوپیاں مارتی پھر رہی ہے اور دھکے کھا رہی ہے۔ میں جوان روشنیوں کے بغیر بالکل مر جاؤں گی۔ ایک لمحہ بھی نہ جی سکوں گی۔

مجھ سے روشنیاں چھین لے گا؟

''چھینوں گا نہ تو کیا میں تجھے بخش دوں گا؟ کیوں بھئی مجھے آخر تجھ سے کیا مفاد ہے''؟

''بھائی! ہر وقت اپنے مفاد کو نہیں دیکھا جاتا۔ دیکھ آج تو میرے کام آ جا۔ ہو سکتا ہے کل میں تیرے کام آ جاؤں''

''جا جا ..... زیادہ بات نہ کر ..... یہ نہیں ہو سکتا۔''

ہاہ ..... بڑا ظالم تھا۔ آخر چلا گیا تو اپنی روشنیاں بھی ساتھ لے گیا۔ اچھا خیر یہ شام کو لوٹے گا تو اس کی ساری روشنیاں میں لے لوں گی ..... ہا ہا ..... رب سوہنے نے بھی کیا ستم کیا ہے ..... مجھے اندھیری رات بنا دیا ہے۔ میں بھی اجالا ہوتی تو کیسی اچھی بات ہوتی۔ مجھے تو کوئی دیکھ نہیں سکتا ..... پتہ نہیں کہ میں کیسی لگتی ہوں گی؟ ..... اجالا کتنا خوبصورت ہے۔ سفید سفید دودھ جیسا۔ روشن روشن آنکھیں ہائے۔ اور جس وقت اس میں سے روشنیاں نکل رہی ہوتی ہیں۔ رب سوہنا! ..... کتنا اچھا ہوتا۔ اگر مجھے بھی اجالا بنا دیتا'' ..... ''تو اجالا تو نہیں بن سکتی لڑکی ..... مگر تجھے اجالے کی روشنیاں ضرور مل سکتی ہیں۔'' ''تم کون ہو؟'' ..... مجھے سورج بادشاہ کہتے ہیں ..... تمہارے ساتھ یہ گول گول منہ اور سونے کے رنگ والا کون ہے؟ ..... یہ ..... ہاہاہا ..... یہ میرا چھوٹا بھائی ..... چندا ماموں ہے ..... ''مگر تم کیا کہہ رہے تھے؟'' ..... یہی کہ تجھے اجالے روشنیاں مکمل کر سکتی ہیں۔ کیوں کہ تو میری بیٹی زمین کی مہمان ہے اور مہمان کی خواہش کو پورا کرنا ہمارا فرض ہے۔''

''لیکن سورج بادشاہ! تم نہیں جانتے اجالا بہت ضدی ہے۔ میں نے اس کے آگے بہت منت زاری کی ہے ہاتھ بھی باندھے ہیں مگر اس نے میری ایک نہیں مانی اور صبح ہوتے ہی چلا گیا ہے۔ وہ بھلا مجھے اپنی روشنیاں کیسے دے گا''؟

''وہ نہ دے گا تو ہم تجھے روشنیاں دے دیں گے۔ گھبرا نہیں۔ ہم جو کہتے ہیں پورا کرتے ہیں۔ شاید تجھے پتہ نہیں۔ اجالا میرا اور میرے بھائی چاند کا مشترکہ دوست ہے۔ دن کو وہ میری خدمت کرتا ہے اور رات کو میرے بھائی کی۔ آئندہ ہم اس کی روشنیاں لے کر تجھے دے دیں گے۔ کیا سمجھی؟''

''سمجھ گئی ہوں..... سورج بادشاہ سائیں! دن کو تم مجھے اجالے سے روشنیاں لے دو گے اور رات کو چندا ماموں۔''

''ہاں..... لڑکی..... ہاں..... چاند بھائی! یاد رکھنا کہ آج سے اجالا اندھیری رات کا ہوگا۔''

''ہا..... ہا..... کیا وقت تھا جب نہ مجھ کو یہ پتہ تھا کہ میں کون ہوں اور میری کرنیں بھی میرے اپنے پاس ہوتی تھیں۔ مزے کی گزر رہی تھی۔ کم بخت جب سے اندھیری رات ملی ہے سکون اور آرام تباہ ہو گیا ہے۔ کچھ سمجھ نہیں آتا کہ کس کی نظر لگ گئی؟''۔ ''تجھے کسی کی نظر نہیں لگی بھائی تو نے اپنے آپ ہی یہ مصیبت مول لی ہے۔'' ''وہ کیسے؟'' ''تو کہتا تھا کہ ساری روشنیوں کا میں اکیلا مالک بنوں اور کسی غریب مسکین کو بالکل کچھ بھی نہ ملے۔ رب سوہنے نے تجھے تیرے لالچ کی سزا دی ہے کہ تیری ساری روشنیاں چھن گئی ہیں۔ میں بچاری جوان روشنیوں کے لئے ترستی تھی۔ آج اکیلی ان کی مالک ہوں۔ کیا سمجھے۔ مگر میں تیری طرح کنجوس نہیں جو اکیلی ان ساری روشنیوں کو اپنے پاس لئے بیٹھی رہوں۔ میں تجھے دکھی نہیں دیکھ سکتی۔ لے آدھی روشنیاں لے لے میں یہی سوچوں گی کہ مجھے آدھی روشنیاں ملی تھیں۔''

''بہن! تیرا کس طرح شکریہ ادا کروں؟ کہ تو نے مجھے تڑپ تڑپ کر مرنے سے بچا لیا

ہے۔ اگرچہ میں نے تجھ سے برا سلوک کیا لیکن تو نے میرے ساتھ ایسا سلوک کیا ہے کہ مجھے ساری عمر کے لئے خرید لیا ہے۔''

''تجھے یاد ہوگا اجالے بھائی! کبھی میں نے تجھے کہا تھا ہو سکتا ہے میں کبھی تیرے کام آؤں۔ دیکھا نا تو نے میری بات نہ مانی تھی لیکن رب سوہنے نے میرے منہ سے نکلی بات پوری کر دی۔''

''بس بہن..... بس..... اب مجھے مزید شرمسار نہ کر..... میں اپنی غلطیاں مانتا ہوں۔ تو نے مجھے جو یہ آدھی روشنیاں دی ہیں..... سائیں چاند ماموں کو کہہ کر میں یہ ہر رات تیری جھولی میں آ ڈالوں گا۔ تاروں کو کہہ کر تجھ تک اپنا یا اجالا ضرور پہنچاؤں گا۔ یہ میرا وعدہ ہے۔ اور اب لوگوں کو پتہ چل جائے گا کہ روشنیاں تو روشنیاں اجالا بھی اندھیری رات کا ہے۔

انوار احمد

آخر تک پہنچانے والے

ایک محقوق تھی خدا کی ..... غرض مند دکھی اور امید وار..... مگر ابھی مخدوم زادہ صاحب جاگے ہی نہیں تھے۔ مخدوم صاحب قبلہ کی ہدایت کے مطابق پرانے نوکروں نے مخدوم زادہ صاحب کی تہجد گزاری اور نماز فجر کے ساتھ قرآن پاک کے ختم اور لاکھ درود کی روزانہ نورانی ریاضت کا ذکر یوں پھیلا دیا تھا کہ وہ اس غرض مند دکھی اور امیدوار محقوق کی تقدیر کی لوح محفوظ پر نقش ہو گیا تھا۔ جیسے یہ بات کہ مالک کی رضا یہی ہے۔ ایک مخدوم ہوں اور دوسرے خادم۔ جو اپنی محنتیں کھیتیاں ..... اولاد ..... رزق اور زندگی گدی کے لئے وقف رکھیں اور سمجھیں..... اچانک دانتوں کے بغیر ایک آواز ..... التجا ..... دہشت اور شکوے میں غوطے کھا کے ابھری ..... مجھے پہنچانا؟ تھوڑی دیر کھسر پھسر ..... تھوڑی بہت کھی کھی کھی ہوئی ..... پھر ایک مذاق بھری آواز آئی ..... پہچانا کیوں نہیں بھائی اللہ بخش؟ تمہارے باپ کے بنائے ہوئے بنچوں پر تو بیٹھے ہیں۔ اللہ بخش اس کے ہاتھ میں بڑی صفائی تھی۔ ایک نے ہمارے ساتھ بیٹھے ہوئے اسی طرح کے ایک اور آدمی کے کان میں بات کی۔ کہ ایک ایک لفظ سنا گیا ..... "سکینہ کا باپ اللہ بخش ..... جس نے کنویں میں چھلانگ لگا دی تھی" ..... مگر مجھے مخدوم صاحب نہیں پہچانتے ..... وہ روز حشر میرے واقف کیسے بنیں گے؟ پھر التجا ..... دہشت اور شکوے میں ڈوبی ہوئی لتھڑی ہوئی آواز آئی ..... عین اس وقت میلی آنکھوں والا شیخ اپنی ٹوپی کو ایک ہاتھ سے پکڑ کر چیل کی طرح اللہ بخش پر جھپٹا ..... اوئے حشر کے کچھ لگتے ..... گردن سے پکڑ کر اس نے اسے پاؤں کی طرف دھکا دیا ..... "اب تو یہاں آیا ..... تو تجھے پولیس کے حوالے کر دیں گے" ..... پولیس؟ ..... وہ وردی والی ..... کنویں میں تو جھانکتی نہیں ..... اللہ بخش تو کنویں میں رہتا ہے ..... "پھر پکار کر کہنے لگا ..... مخدوم صاحب کو کہو ہمیں آخر تک پہنچائیں ..... ہم نے ان کا دامن پکڑا ہے" .....

میلی آنکھ والا شیخ اللہ بخش کو آخر تک چھوڑ آیا تھا اور واپس آیا تو سانس پھولا ہوا تھا ..... ایک دو نے اس سے پوچھا ..... "مخدوم زادہ صاحب"؟ اس نے ہاتھ جھٹکے ..... ایک الماری کا تالہ کھولا ..... صراحی میں سے ٹھنڈا پانی پیا ..... پھر تالا لگا دیا ..... تو اس کی نظر میرے ساتھ بیٹھے ریاض پر پڑی ..... دونوں کے درمیان یونہی علیک سلیک ہوئی ..... ایک غرض مند اور امیدوار نے دستی پنکھا جھلنا شروع کیا ..... اب شیخ کی ہر حرکت محقوق خدا کی بھوکی اور پیاسی نظروں کا مرکز بن گئی ..... البتہ لوگ آنکھوں کو ستانے کے لئے کبھی کبھی ریاض کو بھی دیکھ لیتے تھے ..... میں بہت تنگ ہوا بیٹھا تھا ..... یہ بات نہیں کہ میں کوئی وہابی ہوں ..... بس انسان کی تذلیل اس کے ہاتھوں نہیں دیکھی جاتی ..... یا ممکن ہے مجھے کوئی احساس کمتری ہو ..... جو ایک مصنوعی احساس برتری پیدا کر لیتا ہے ..... میں نے سوچا ..... ریاض نے جس وقت اپنی گاڑی اس طرف موڑی تھی ..... تو مجھے اسی وقت کھٹک گیا تھا ..... کہ وہ مخدوم صاحب کے آستانے پر جا رہا ہے ..... ریاض میرے اضطراب کو پڑھ کر مسکرایا اور کہنے لگا ..... بھائی صاحب! مارشل لاء کے خلاف پمفلٹ لکھنا آسان ہے ..... ہم خیال دوستوں میں جمہوریت کے حق میں تقریریں کرنا آسان ہے شرف آدمیت کی بحالی کے خواب شاگردوں کو دکھانے بھی آسان ہیں ..... مگر یہ زندگی ..... درمیانے طبقے کے آدمی کی زندگی گزارنا بہت مشکل ہے ..... بچے کا داخلہ ..... اپنا تبادلہ ترقی ..... ہاؤس بلڈنگ کا قرضہ ..... گیس ..... بجلی کا کنکشن ..... ٹوٹی ہوئی گلی ..... ماں ٹرک کی مرمت ..... حاسد اور منافق کی سازش کے مقدمے کے چالان' غرض زندگی کی اس گاڑی کا پٹرول کسی نہ کسی مخدوم یا مخدوم زادے کے آستانے کی حاضری کا طلبگار ہے ..... میں نے اپنے ایک دو شاگردوں اور دوستوں کی اقتدار کے ساتھ دوستی کو یاد کیا اور ریاض کو کہا ..... یار کم از کم اب ہم اتنے بے بس بھی نہیں ..... "کیا پوچھتے ہو ..... بابا ..... سسٹم کبھی تبدیل نہیں ہو سکتا ..... تو نے الیکشنوں سے پہلے مخدوم صاحب کو خاندان سمیت کنوینگ کرتے نہیں دیکھا؟ جنہوں نے انہیں یہ کرنے کا اشارہ دیا تھا ان کے ملازم تھے ..... یہ سارے اب تمہیں اقتدار میں نظر آتے ہیں ....." میں تمہاری اور تمہارے اخبار کی ڈس

انفارمیشن مہم سے واقف ہوں ..... تمہارے چیف ایڈیٹر کی کرتوتوں اور اناڑیوں کی جھلک بھی دیکھ چکا ہوں ..... اس لئے تمہاری باتیں میرے آئیڈیلزم کو توڑ نہیں سکتیں ..... ریسٹ ایشور ..... ٹیک اٹ ایزی اولڈ بوائے ..... یاد ہے تمہارے ایک شاگرد کی کمر پر استری کی تھی مارشل لا کی ایک حامی تنظیم کے لیڈروں نے ..... تو تم گئے تھے بڑے زعم کے ساتھ ڈپٹی کمشنر کے پاس ..... جو پوز کرتا تھا کہ وہ ایک ترقی پسند شاعر اور دانشور ہے کیا کہا تھا اس نے تمہیں؟ عجیب طرح کی ہنسی ہنستے ہوئے ریاض نے مجھ سے پوچھا ..... کیا تھا بھلا؟ جسٹ ریلکس اینڈ انجوائے ..... میری جان! یہ سسٹم تمہارے ساتھ یہی کرتا رہے گا ..... بچوں کو اس سے بچانا چاہتے ہو تو آڑھتی بنو ..... کمیشن ایجنٹ بنو ..... اپنے بچوں کو غلام اسحاق خان انسٹیٹیوٹ اور لمس میں پڑھاؤ ..... ایک لاکھ بیس ہزار سال کی فیس دو ..... اور پھر بچوں کو باہر نکالو ..... اس کے بعد چاہے پاکستان کا یوم آزادی چھ چھ جھنڈے لگا کر مناؤ ..... چراغاں کرو ..... تقریریں کرو ..... ٹی وی ڈرامے لکھو ..... قومی نغمے لکھو ..... پاکستان اسٹڈیز کی نصابی کتابیں لکھو ..... بابا جیسٹ ریلکس اینڈ انجوائے .....“

میلی آنکھوں والے شیخ نے ریاض کو اشارہ کیا برآمدے کی طرف آنے کا ..... ریاض نے مجھے بھی ساتھ لیا اور اس برآمدے میں پہنچ گیا ..... جہاں لوگ جوتوں کے بغیر آتے تھے ..... شیخ صاحب نے اپنے پیلے دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے کہا ..... مخدوم زادہ صاحب کا گیارہ بجے مخدوم رشید میں جلسہ ہے ..... آپ فرمائیں کیسے آنا ہوا؟ میں پیغام ان تک پہنچا دوں گا اگر ان کے دستخطوں والے رقعے چاہئیں تو ..... ”ریاض نے اس پیشکش کو ہاتھ کے اشارے سے جھٹک دیا ..... بس مخدوم صاحب نے پرسوں جہاز میں مجھے کہا تھا کہ ملاقات ہونی چاہئے“ ..... اچانک ایک بجیرو زوں کر کے صحن میں داخل ہوئی تو مجمع میں ہلچل مچ گئی ..... شیخ نے سب کو شی کر کے چپ کرایا ..... ریاض بڑے اعتماد کے ساتھ بجیرو کے پاس جا کر مخدوم زادہ صاحب کے گن مین کے ساتھ بات چیت کرنے کھڑا ہو گیا ..... اتنی دیر میں مخدوم زادہ صاحب ایک دروازے میں سے بن سنور کر آئے اور تیزی سے بجیرو میں بیٹھ گئے ..... جو پہلے ہی سٹارٹ تھی ..... انہوں نے ریاض

سے ہاتھ ملائے بغیر مسکرا کر کہا ..... کل شام سات بجے ..... میرے دوسرے گھر ..... ”ریاض نے پتہ نہیں کیا بڑبڑ کی ..... مجھے یوں سنائی دیا جیسے کہہ رہا ہو ..... میں تو تمہارے ساتویں گھر بھی پہنچوں گا .....“

اس روز میری نظروں کو دھوکہ سا ہوا کہ مخدوم زادہ کے ساتھ جو شخص بجیرو پر چڑھا تھا ..... وہ جعفر تھا ..... جو مجھ سے چھٹی سے دسویں تک پڑھا تھا ..... اس کی شکل صورت اور وضع قطع بدل گئی تھی ..... لیکن میں یقین کے ساتھ نہیں کہہ سکتا کہ اس روز جعفر ہی ان کے ساتھ تھا جس روز ریاض مجھے ان کے آستانے پر لے گیا تھا ..... اس کے ایک مہینے بعد میں نے اخبار میں شیخ بیچارے کی موت کی خبر پڑھی ..... غسال نے یقیناً اس کی آنکھ کا میل بھی دھو دیا ہو گا ..... اس لئے اب میں اسے میلی آنکھ والا شیخ نہیں کہتا ..... اخبار میں تھا کہ مخدوم زادہ صاحب اپنی ساری مصروفیات چھوڑ کر نتھیا گلی سے اپنے شہر آ گئے ہیں ..... اور شیخ مرحوم کی قل خوانی میں شریک ہوں گے ..... قل خوانی سے اگلے دن مخدوم زادہ صاحب کی جو تصویر چھپی ان کے بائیں طرف مجھے پھر جعفر کی شکل نظر آئی ..... میں نے اپنی خوشی کو چھپاتے ہوئے کہا ..... خبیث ..... نالائق ..... مخدوموں کا چمچہ .....

باہر دروازہ کھڑکا ..... میری بیوی نے کہا ..... کوئی موا آیا کھڑا ہے ..... تمہارے شاگرد تمہیں تو خیر انسان نہیں سمجھتے ..... ہمیں بھی بندہ نہیں جانتے ..... مجال ہے جو ایک بل چین سے بیٹھنے دیں ..... میں تیس سال سے ایسے ہی احتجاجی مراسلے وصول کر کر کے کم از کم اپنی بیوی کے لئے اقوام متحدہ کا دفتر بن گیا ہوں ..... صابر اور خاموش .....

میں نے دروازہ کھولا تو جعفر تھا ..... نئی نویلی موٹر سائیکل پر آیا تھا ..... مجھے پاؤں کو ہاتھ لگا کے ملا ..... میں نے اوپر سے منع کیا ..... لیکن اندر سے مجھے کافی مزا آیا ..... میں نے کہا ..... نالائق ..... بارہ سال بعد شکل دکھائی ہے ..... وہ فخر اور بڑائی کی ہنسی ہنستا رہا ..... استاد جی! ایک مشورہ لینے حاضر ہوا ہوں ..... لیکن پہلے مجھے یہ بتائیے کہ کیا آپ کے علاقے کا کوئی والی وارث بھی ہے یا نہیں؟ گلی میں کھڈے ہیں ..... نالیاں ٹوٹی پڑی ہیں ..... بجلی کا ایک کھمبا ہے ..... وہ بھی

ٹیڑھا ہوا پڑا ہے..... مجھے ذرا اپنے محلے کے لوگوں سے ایک عرضی لکھوا کے دے دیں شاید میں آپ کے پڑھائے ہوئے کچھ لفظوں کا حق ادا کر سکوں.....

''اچھا اچھا..... یہ بھی ہو جائے گا..... حال سناؤ! آج کل کیا ہو رہا ہے''؟''اس روز میں نے آپ کو بجیرو کے اندر سے سلام بھی کیا تھا..... مگر آپ نے دیکھا نہیں..... میں مخدوم زادہ صاحب کی الیکشن کمپین میں شامل تھا..... ان کے ساتھ ہی میں ہوتا ہوں..... آپ کے پاس اب مشورے کے لئے حاضر ہوا ہوں..... شیخ صاحب کی موت کے بعد مخدوم زادہ صاحب کہتے ہیں کہ ان کے آستانے کی منیجری میں سنبھال لوں..... میں نے اپنے ماں باپ سے بھی صلاح کی ہے اور تیسری ذات آپ کی ہے جن سے میں مشورہ لے رہا ہوں''

میں نے اپنی پچھلی تقریروں کے کچھ اقتباسات اس کے سامنے دہرائے پھر خلاصہ یہ نکلا کہ بیٹا! اگر یہ کام کیا تو رل جائے گا..... تمہارا سر چھوٹا ہے اور یہ پگڑی بڑی..... یہ پوسٹ کوئی گھاگ آدمی ہی سنبھال سکتا ہے جو یہ فن جانتا ہو کہ اپنا گھر بھی پورا کرے اور ان کا گھر بھی بھرے..... ان سے ٹھوکریں اور گالیاں کھا کر غرض مندوں سے سلام قبول کرے.....

جعفر! یہ کام کیا تو کچھ عرصے بعد تیری شکل اور عقل بند ہو جائے گی..... بندے والے جلیئے اور وضع میں رہ..... بیٹا! مخدوم صاحب اور مخدوم زادہ صاحب میں سرد اور بھائیوں میں گرم جنگ جاری ہے..... تم کسی نہ کسی کے غضب میں جل کر راکھ ہو جاؤ گے..... بیٹا! ان سے کوئی نوکری لو اور خدمت کرو اپنے ماں باپ کی..... بندے کو حرص نہیں کرنی چاہئے..... اپنے دائرے میں رہنا چاہئے..... اچانک میری بیوی ایک میلی سی چادر سر پر رکھ کر اندر آ گئی اور کہنے لگی..... بیٹا! ان کے کہنے میں نہ آنا..... ساری عمر انہوں نے ہمیں رلایا اور ستایا ہے..... تم بابا ان کا دامن پکڑو..... جو آخر تک پہنچانے والے ہیں..... دوسروں کی بیڑیوں میں سٹے ڈالنے والوں سے کیا صلاح لے رہے ہو؟''

طارق جامی

خانہ بدوش

''ہم سب آگ والے راستے پر چلے جا رہے تھے۔ ہمیں خبر ہی نہ تھی کہ ہم آگ سے بچنے کے لئے جس راستے پر چلے تھے آگ اس کا انجام تھی۔''

میں نے دھیان دیا تو وہ میری بات غور سے سن رہا تھا۔ مجھے بڑی حیرت ہوئی کہ ابھی یہ شخص مجھ سے کتنی گرمجوشی سے بغل گیر ہوا تھا۔ میں آج ہی بلکہ ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی اپنے شہر پہنچا تھا۔ بس سے اترا تو پہلے یہی شخص ملا تھا۔ وہ میرا پرانا دوست ہی نہ تھا بلکہ میرا دیوار بہ دیوار ہمسایہ بھی تھا۔ مجھے اترتا دیکھ کر بھاگا آیا تھا۔ بڑی محبت سے حال حوال پوچھا تھا اور اب وہی شخص میری بات پر توجہ نہیں دے رہا تھا۔

میں نے دکھ کی گٹھڑی کو کاندھے پر رکھا اور گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔ میرے بھائی' بہنیں' چچا' ماموں فوراً میرے گھر آ پہنچے۔ سب کو میرے گھر واپس آنے پر بے حد خوشی تھی۔ ہر شخص میرے گھر سے باہر رہنے پر دکھی تھا۔ میرے اٹیچی کیس، بستر اور تھیلے کو میری گھر والی نے بند کمرے میں رکھ دیا اور میں لوگوں کو کہانی شروع سے سنانے بیٹھ گیا۔

''سچ بات تو یہ ہے کہ آگ کا کسی کو پتہ ہی نہیں چلا' کوئی کہتا تھا گیس کے سلنڈر پھٹ گئے ہیں کسی کا خیال تھا کہ سگریٹ نے گھر پھونک دیا ہے' ہم بھی لوگوں کی بھیڑ میں چلتے گئے' اچانک افراتفری مچ گئی۔ آنے والے لوگ پیچھے کی طرف بھاگے اور جانے والے آگے'' وہ خوفناک اور مار دینے والا نظارہ میری آنکھوں میں اتر آیا۔ اور میں نے روہانسا ہو کر بات آگے بڑھائی۔ ''میرے بالکل سامنے ایک بوڑھی عورت خود اپنے مرد کو خیمے میں سے کھینچ رہی تھی۔'' میرے بڑے بھائی نے جمائی لی اور کہا ''اچھا باقی باتیں صبح کریں گے اور اس کی نظر کمرے کے

چاروں طرف گھوم گئی جیسے کسی شے کو تلاش کر رہی ہو۔ میں یہ بات نہ سمجھا۔ مگر دوسرے دن جو میری بات میں پھنسے بیٹھے تھے وہ سمجھ گئے اور انہوں نے خالی نظروں سے کمرے کی تلاشی لی اور اٹھ کھڑے ہوئے میں نے اٹھ کر سب کو صبح تک کے لئے سلام دعا کی اور پھر کمرے کی طرف آیا تو لالہ دروازے میں کھڑا تھا۔ اس نے مجھے دیکھتے ہی پوچھا۔ میں نے تجھے کیمرہ لکھا تھا' لے آیا؟ مجھے لالے کی بات عجیب لگی۔ میں نے فوراً کہا" لالہ بتایا تو ہے کہ آگ لگ گئی تھی اور ہم پھنس گئے تھے۔ بڑی مشکلوں سے تو جان بچی اور ہم ....." اس نے میری بات ٹوک دی۔ "اچھا صبح بات کریں گے" ..... مگر صبح پتہ چلا کہ لالہ آدھی رات ہی کو واپس چلا گیا۔ لالے کے بعد جب میں چاچے عمر شاہ کو اس کی عینک نہ دے سکا اور مامے یکم دین کو دو گھوڑا بوسکی کا رومال نہ ملا تو وہ سب ایک ایک کر کے چلتے گئے۔ جبکہ انہوں نے مجھے آتے ہی دعوت کا کہہ دیا تھا۔ مگر ان میں سے کوئی بھی نہ لوٹا۔

باہر مینہ رم جھم رم جھم برس رہا تھا اور میرے اندر مجھے اس طرح لگ رہا تھا جیسے میں آگ والے راستے پر چلا جا رہا ہوں۔ لوگ ہجوم میں پھنس گئے ہیں اور افراتفری مچنے سے انہوں نے رونا اور چلانا شروع کر دیا ہے۔ میں نے سوچا دکھ کی جو پھانس میرے اندر آ لگی ہے اسے دوستوں کے پاس جا کر نکال آؤں۔ میرے دوست ہر وقت مصروف رہتے تھے۔ شام کو میں نے ایک دوست کا دروازہ جا کھٹکھٹایا۔ اس نے دروازے میں سے نکلتے ہوئے کھلے بازوؤں سے میرا استقبال کیا۔ مجھے ایسے لگا جیسے میں اب تک پتھروں پر سر مارتا رہا ہوں۔ اس نے میری بات کا جواب پیار سے دیا اور پوچھا "کب آئے؟" تو میرے آنسو ٹپ ٹپ گرنے لگے۔ اس نے میرے آنسو اپنے رومال میں لے لئے۔

تھوڑی دیر بعد مجھے محسوس ہوا کہ بادل اچھی طرح برس کر چھٹ گئے ہیں اور میرے سینے پر سے ایک بوجھ اتر گیا ہے۔ میں سوچنے لگا چلو دنیا میں کوئی تو ایسا نکلا جسے میرے سکھ کی دیوار گرنے کا پتہ ہے۔ اس نے اچانک میرے خیالوں کی بستی سے آواز دی۔ "تو بچ کر تو آ گیا ہے نا۔ یہی شکر والی بات ہے"۔ تو میں پھر اپنے وہی سادہ خیال سجا کر بیٹھ گیا کہ کسی ایک آدھ کو شاید

میری بخیریت واپسی کی خوشی ہے۔ میں اپنے دھیان میں ڈوبا خوش فہمیوں کے کنویں سے میٹھے پانی کو تلاش کر رہا تھا کہ اس نے پھر کنویں میں جھانک کر مجھ سے پوچھا۔ اچھا وہ تو اچھا ہوا کہ تم آ گئے مگر تمہیں گھڑی لکھی تھی۔ میرے کنویں کا سارا پانی اتر گیا اور میں اچانک نیچے سے اوپر کنارے پر آ کھڑا ہوا۔ کچھ دیر بات میرے ہونٹوں پر رکی رہی اور پھر جو میں بولا تو مجھے اپنی آواز بہت دور سے آتی سنائی دی۔ شاید میں نے اسے یہی کہا۔ کوئی نہیں آگ بہت زوروں پر تھی نا ..... اس نے اپنی آواز کو مدھم کرتے ہوئے کہنے کی کوشش کی۔

"اوہو! اوہو ..... اچھا کوئی بات نہیں۔" مگر مجھے یوں لگا جیسے اس کی کوشش کامیاب نہیں ہو سکی۔ جو کچھ وہ کہہ رہا تھا۔ اس کے دل میں وہ نہ تھا۔ اس نے مجھے چائے پانی تو ضرور پلایا مگر میرے جواب کے بعد اس کے مزاج میں انوکھی تبدیلی آ گئی تھی۔ پھر اس نے خود ہی اپنی بے صبری چھپاتے ہوئے کہا" اچھا یار مجھے ایک کام ہے برا نہ مانو تو مجھے اجازت دو میرا نی اس بات کی ہے کہ گھر میں اسکے بیٹھا میں تھا اور اجازت وہ مجھ سے مانگ رہا تھا۔ میں اٹھ کر آ گیا۔

گلی کے آخری کونے پر میں پہنچا تو جیسے میں اپنے آپ میں آ گیا۔ مجھے خیال ہی نہ رہا کہ میں اس کی بیٹھک سے اس نکڑ تک چل کر کیسے آ گیا۔ میرے اندر آگ والا منظر پھر جلنے بجھنے لگا۔ مجھے سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ یہ وہی لوگ ہیں۔ یہ وہی شہر ہے۔ اور میں وہی انسان ہوں۔ فرق صرف ایک سال کا ہے۔ صرف ایک سال میں لوگ اتنے بدل گئے ہیں۔ بچے اتنے جوان ہو گئے ہیں۔ یہ وہی دوست ہیں جو میرے ساتھ پڑھتے تھے اور جو میرے ساتھ اٹھتے بیٹھتے رہے ہیں۔ ہم چندہ کر کے فلم دیکھا کرتے تھے۔ فٹ پاتھ کے کباب والوں سے لے کر بڑے ہوٹلوں تک اکٹھے جایا کرتے تھے۔ یہ وہی چچا ہے جو مجھے کبھی کتابوں کے پیسے دیا کرتا تھا۔ یہ وہی ماموں ہے ..... مگر میری سوچ کے پر بکھر گئے اور میں اوپر ہی اوپر اڑتا گیا۔

یہ بات میری سمجھ میں بالکل نہ آتی تھی کہ لوگ اتنی جلدی میں کیوں ہیں؟ میں جسے ملنے جاتا ہوں۔ اسے آگے کہیں کام کیوں جانا ہوتا ہے۔ میں جسے کہتا ہوں یار ..... میں نے تجھے خط لکھا

تھا۔وہ کہتا ہے.....ہاں یاد آتا ہے۔اب تو بہت پرانی بات ہے۔اور بات یہ ہے کہ خط لکھنے والی بات بالکل پرانی نہیں۔میں نے دسمبر میں سب کو لکھا تھا کہ میں آگ میں پھنس گیا تھا۔افراتفری میں لوگ صحیح رستے سے بھٹک کر غلط راہ پر چل پڑے تھے اور آگ کے محاصرے میں آ کر بہت سے لوگ جل گئے تھے۔لیکن اللہ کا شکر ہے کہ میں بھاگ کر بچ گیا ہوں۔تو جواب میں سب نے رب کا شکر ادا کرتے ہوئے کیمرے'بوسکی'عینک اور ریڈیو کی فرمائش لکھی تھی۔اور اب میں جس کو اپنی بات سنانا ہوں وہ ہاتھوں سے نکلنے کی کوشش کرتا ہے۔یہ شہر جیسے جنگل ہو اور انسان خانہ بدوش بن کر دن گزار رہے ہیں کہ آج یہاں کل وہاں۔کسی کو فرصت نہیں اور کوئی میری کہانی سننے کو تیار نہیں ہوتا۔

جو دن بھی میں نے شہر میں گزارا وہ دن قطرہ قطرہ بارش بن کر میرے اندر اترتا گیا اور باہر کے سارے راستے آگ کے اونچے اونچے شعلوں کی زد میں آ گئے۔میں ماں کی تسبیح اور بابے سائیں کا مصلا لے آیا تھا اور وہ دونوں اپنے لئے ان چیزوں کو بڑی نعمت سمجھتے ہوئے مجھ پر بہت خوش تھے۔میں نے گھر سے نکلنا بند کر دیا لیکن مجھے لگتا تھا کہ یہ بارش کا موسم میرے لئے اچھا نہیں۔اور پھر ایک رات میں سویا ہوا تھا کہ تڑتڑ ژژالہ باری ہونے لگی۔موسلا دھار بارش ہونے لگی اور مجھے لگا جیسے میں زندہ آدمی اس بارش میں زندہ نہ رہ سکوں گا۔ویسے بھی میں آگ میں سے زندہ گزر کر آیا ہوں۔اگر میں دریا میں جا ڈوبوں تو شاید میری اہمیت بڑھ جائے مگر اس وقت تک میں بے اہم رہوں گا جب تک دریا کنارے کھڑا روتا رہوں گا۔آج اگر میں بازار میں کھڑا ہو کر اپنی دکھ بھری کہانی سنانا شروع کروں تو مجھے کوئی نہ پوچھے گا۔لیکن اگر پولیس گولی مار کے میری لاش اپنی گاڑی میں لے جائے تو سارا شہر میرا وارث بن جائے گا۔اور اگر میں پھر جی پڑوں تو میرے وارث پھر سے پیچھے ہٹ جائیں گے۔

تڑتڑ.....اولے اندر بھی برسنے لگے اور میں اپنا اٹیچی کیس بستر اور تھیلا اٹھا کر گھر سے نکل کھڑا ہوا اور آگ والے رستے پر چل پڑا۔

حفیظ خان

حاصل جمع

بات تو کچھ ایسی نہ تھی لیکن چائے کی پیالی میں طوفان آ گیا۔وہ شیلا سے میری پہلی باقاعدہ ملاقات تھی۔باقاعدہ اس لئے کہ اس سے تعارف اور اظہار خیال کے بعد میں نے اسے کئی بار چائے کی دعوت دی۔مگر وہ ہر مرتبہ بڑی بدصورتی سے ٹال گئی۔یہ اور بات کہ میں ذہنی طور پر بدصورتی کو ناپسند کرتا ہوں۔لیکن میں نے پھر بھی ہار نہ مانی اور آخر شیلا نے چائے کے لئے ریوالونگ ریسٹوران آنے کا وقت دے ہی دیا۔

اسے میری بدقسمتی کہئے کہ چائے آنے پر شیلا نے اصرار کیا کہ چائے وہ بنائے گی۔مجھے کیا انکار ہو سکتا تھا۔اس کی انگلیوں کی حرارت بھی چائے میں حل ہو جاتی مگر بات یہیں بگڑ گئی کہ جس وقت اس نے کپ میں پہلے شکر ڈالی۔پھر دودھ اور پھر اس میں قہوہ ملانا شروع کر دیا میں لاکھ عاشقی پر تلا ہوا سہی پر ذوق بھی کسی شے کا نام ہے۔میری آواز خود بخود اونچی ہو گئی اور برداشت کا نام بھی ذہن میں نہ رہا۔

''مجھے اس طرح چائے بنانا بالکل پسند نہیں''

''مگر کس طرح؟''

''اس طرح کہ قہوے میں دودھ ملانے کی بجائے دودھ میں قہوہ ملایا جائے۔''

''پرنیٹ رزلٹ تو ایک ہی ہوتا ہے کہ چائے بن جاتی ہے۔''

''یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ منتج کیسے ہے؟''

''تو پھر ہو کیا گیا؟''

''مجھے کراہت آتی ہے۔گھٹن سی ہوتی ہے'ڈر لگتا ہے''

''یا اللہ..... پر کیوں؟''

اس لئے کہ دودھ اجالے کی علامت ہے اور قہوہ اندھیرے کی۔ اگر اجالے میں اندھیرا ملایا جائے تو شام ہوتی ہے اور پھر رات بن جاتی ہے موت کی علامت اور مجھے رات سے ڈر لگتا ہے۔ اور اگر قہوے میں دودھ ملایا جائے تو اندھیرے میں اجالا گھلتا ہے اور جس وقت اندھیرے میں اجالا گھلے تو صبح ہوتی ہے۔ صبح جو زندگی ہے۔''

''مجھے تو شام اچھی لگتی ہے۔ سانولی سانولی۔ دل چاہتا ہے آشیانوں کی طرف لوٹتے ہوئے پرندوں کی قطار میں رل مل جاؤں''۔

''شاید تمہیں معلوم نہیں کہ اپنے اصل کی طرف جانا موت کہلاتا ہے''۔

''کتنا مکروہ اور گھٹیا ہے تمہارا فلسفہ..... میرا شام کا امیج برباد نہ کرو''۔

''شاید تم نے صبح دیکھی نہیں''۔

ایک مرتبہ دیکھی تھی۔ جس وقت گرمیوں میں اے سی بند ہو گیا تھا۔ بالکل ہی واہیات تھی۔ آنکھیں پوری طرح کھولنے کے لئے بھی پورے جسم کی طاقت خرچ کرنی پڑی تھی۔

جبکہ شام کو ایسے نہیں ہوتا۔

(اُف میرے اللہ اتنا اختلاف) ''سوری..... میں نہ جانتا تھا کہ تم..... میں نے غلطی کی ہے''۔ ''میں لعنت بھیجتی ہوں تمہاری غلطی پر اور تمہارے گلے سڑے فلسفے پر۔'' شیلا ناراض ہو کر اٹھی تو میز الٹ گئی۔ چائے قالین پر گر گئی اور ایک آدھ برتن بھی ٹوٹ گیا۔ چائے نہ پینے کا تو کوئی افسوس نہ تھا۔ مگر ہال میں بیٹھے لوگوں کی نظروں کے وار اپنے جسم پر برداشت کرنا بہت مشکل تھا میں پیدل ہی چل پڑا۔ سامنے نیشنل لائبریری کا بورڈ نظر آیا۔

ہونہہ..... کتنی واہیات جگہ ہے۔ جہاں ہر قسم کے گدھے گھوڑے گھاس کھانے آجاتے ہیں۔ اور وہ شیلا بھی تو پہلی بار مجھے یہیں ملی تھی۔ بدذوق کوڑھ مغز۔ آخر میں نے اس سے تعارف ہی کیوں کیا۔ ہاں یاد آیا کہ وہ اس کے سرخ ٹماٹر جیسے چہرے پر نیلی نیلی آنکھوں کا ہونا تھا۔ وہ یہ

بھی تھی بلکہ یہ تھی کہ میرا رنگ بھی ٹماٹر جیسا ہے اور آنکھیں بھی نیلی ہیں۔ کالج کے زمانے میں ایک لڑکی پر دل آ گیا۔ مگر اس نے یہ کہہ کے لاجواب کر دیا کہ نیلی آنکھوں والے۔ مکار اور دھوکے باز ہوتے ہیں۔ گھر آ کر کافی دیر تک آئینہ دیکھتا رہا۔ مگر اس لڑکی کی بات کا جواب کہیں لکھا ہوا نہ ملا۔

پھر یونیورسٹی میں ایک اور حسینہ سے بات چلانے کی کوشش کی تو قصور آنکھوں کا نکل آیا۔ تنگ آ کر میں نے ڈارک گلاسز پہننے شروع کر دیئے۔ لیکن پھر کہیں کوئی موقع نہ مل سکا۔ آخر ایک دن نیشنل لائبریری میں شیلا کو دیکھ لیا۔ میں ٹھٹکا اس لڑکی سے کسی طرح سلام دعا کر لی جائے تو یہ مجھے طعنہ نہیں دے گی کہ میں مکار اور دھوکے باز ہوں اور پھر ہمت کر کے میں نے کہہ ہی دیا ''سنئے جی!''

اس نے میری آنکھوں کو دیکھا۔ ٹھٹکی اور پھر مسکرا اٹھی۔ ''فرمائیے''

''میں ایم بی اے میں پڑھتا ہوں۔ بس ایک پیپر رہ گیا ہے۔ میں تو فلسفے میں ایم اے کرنا چاہتا تھا مگر ابو نے کہا.....''

میرے بھی ابو نے کہا تھا کہ فلسفہ احمق پڑھتے ہیں۔ لیکن مجھے بہت پسند ہے۔

کون؟ احمق!

نہیں۔ فلسفہ

پھر تو خوشی ہوئی کہ آپ جیسی لڑکی فلسفہ پڑھتی ہے۔

اوں ہونہہ..... میں تو کیمسٹری پڑھتی ہوں۔

''اور وہ فلسفہ''

''میں نے کہا نا ابو.....''

''اچھا اچھا..... ابو.....''

پھر ہم کافی دیر تک باہر لان میں بیٹھ کر مختلف فلسفیوں کا تعارف ایک دوسرے سے کراتے رہے لیکن جس وقت میں گھر واپس آیا تو یاد آیا کہ نہ تو میں نے اپنا نام اسے بتایا اور نہ اس کا پوچھا۔

اتے پتے کا تو ذکر ہی کیا۔ بڑا افسوس ہوا کہ زندگی میں ایک ہی تو اپنے جیسے ملی اور اسے بھی ..... اس طرح نام ونشان پوچھے بغیر ہی کھو بیٹھا۔

اس بے وقوفی کا کفارہ پورے دو مہینے تک نیشنل لائبریری جا کر ادا کرتا رہا پھر جا کر کہیں اس سے آمنا سامنا ہوا۔

''اچھا ..... تو یہ آپ ہیں ..... مگر میں تو آپ کا نام بھول گئی ہوں۔ شاید ..... شاید نہیں ..... یقیناً ..... وہ اس لئے کہ میں نے اپنا نام آپ کو بتلایا ہی نہیں تھا اور نہ آپ سے پوچھا تھا''۔

''اچھا سوری''

تب جا کر ہمیں ایک دوسرے کے نام معلوم ہوئے۔ مگر نام معلوم ہونے سے کیا فرق پڑتا ہے۔ جب تک کہ پتہ معلوم نہ ہو۔ اس کا کہنا تھا کہ اگر اتفاقاً چار ملاقاتیں ہو جائیں تو پھر گھر کا پتہ بتانا چاہئے اور ساتویں اتفاقیہ ملاقات پر چائے کی دعوت قبول کر لینی چاہئے۔

اس طرح سات اتفاقیہ ملاقاتوں کے بعد پہلی باقاعدہ ملاقات ہوئی بھی تو کیا کہ سارا قصہ ہی ختم ہو گیا۔ میں نے خود کو برا بھلا کہنا شروع کر دیا۔ کیوں بلایا تھا اسے چائے پر۔ آئس کریم ہی کھلا دیتا۔ یا وہ مان چھولے ..... وہ نہیں تو ملک شیک یا کوئی جوس ووس ہی ہو جاتا۔

نہ چائے پر بلاتا اور نہ اس طرح اصولوں کی جنگ ہوتی اور نہ یہ شام دیکھنی پڑتی۔ زندگی میں پہلی بار ٹمانٹر جیسی رنگت اور نیلی آنکھیں ملیں۔ مگر اپنی بے وقوفی سے انہیں گنوا بیٹھا۔ لیکن بعد میں یہ سوچ کر تسلی ہوئی کہ کیا ہوا۔ اگر لڑکی چلی گئی لیکن فتح تو اصولوں کی ہوئی ہے۔

اس واقعے کو دو سال گزر گئے۔ نہ وہ کہیں مجھے ملی اور نہ میں نے اسے تلاش کرنے کی کوشش کی۔ ایک دن اچانک کتابوں کی ایک دکان پر شیلا سے ملاقات ہو گئی۔ اس نے مجھے دیکھ کر منہ پھیر لیا۔ مجھے اس کا اسطرح منہ پھیر لینا اچھا لگا۔ اس کے اس اوپرے سلوک میں بھی اپنوں جیسی خوشبو اور حرارت تھی۔ میرا غصہ ہوا ہو گیا۔

''تم ابھی تک اکیلی ہو''؟

''اور تم بھی تو .....''

''ہاں ..... میں بھی ..... مگر تمہارے گورے رنگ پر نیلی آنکھیں ..... مجھے بہت اچھی لگتی ہیں .....''

اس نے سر اٹھا کر میری آنکھوں میں جھانکا۔ اس کی آنکھوں کا رنگ گہرا نیلا ہو گیا۔ وہ کچھ دیر چپ رہی۔

''تمہاری آنکھوں کا رنگ بھی تو نیلا ہے''

''مگر تم نے صبح تو دیکھی نہیں''۔

''مجھے شام اچھی لگتی ہے۔ وسعت ہی وسعت ..... کنواری کے آنچل کی طرح۔

''مگر تم ..... دودھ میں قہوہ ملانا نہیں چھوڑ سکتیں؟''

تمہیں چائے سے غرض ہے یا؟

''پھر بھی قہوے میں دودھ ملانا چاہئے''

''میں تمہاری غلام نہیں ..... میں جا رہی ہوں۔''

''مگر .....''

''صبح میری فلائٹ ہے امریکہ کے لئے ..... پی ایچ ڈی کرنے جا رہی ہوں .....''

شیلا کے جانے کے بعد میں نے چائے پینی چھوڑ دی اور ایک کارخانے میں ملازمت کر لی۔ کارخانے کا مالک تھوڑے دنوں میں ہی مجھ پر مہربان ہو گیا۔ پروموشن پر پروموشن اور ساتھ ..... کار بنگلہ اور ٹھاٹھ باٹھ ..... جو خواب دیکھتا تھا سب پورے ہو گئے سوائے شادی کے۔ پتہ نہیں کیوں اب شادی کرنے کو جی ہی نہیں چاہتا تھا۔ لگتا تھا اگر شادی کر لی تو اصولوں کی جنگ ہار جاؤں گا۔ پتہ نہیں کیسی بیوی آئے۔ اور کہاں کہاں اختلاف برداشت کرنے پڑیں۔ لیکن پھر بھی وہ ہو گیا جو نہ ہونا چاہئے تھا۔

مالک نے ایک طرف ساری جائیداد، بینک بیلنس اور ساتھ اپنی کالی کلوٹی ایک اکلوتی بیٹی رکھ دی اور دوسری طرف نوکری سے نکال دینے کا نوٹس۔

میں نے نوٹس اٹھالیا۔

مالک نے آخری داؤ کھیلا۔ نوٹس کل وصول کر لینا۔ آج شام میرے گھر چائے پر آنا.....

''میں بالکل چائے نہیں پی سکتا اور وہ بھی شام کو''۔

تو پھر صبح ناشتے میں آجانا۔

مگر میں چائے نہیں پیتا۔

''لسی پی لینا''۔

یوں لگا جیسے وہ مجھے ڈھگا ہونے کا طعنہ دے رہا ہو۔ دوسرے دن صبح مالک کے ساتھ اس کی ایک اکلوتی لاڈلی کالی دیگ کے سامنے ناشتہ کر رہا تھا۔

''آپ شکر کتنی لیں گے''؟

اتنی کالی اور بدصورت اور آواز اتنی میٹھی اور رسیلی

میں نے کچھ نہ کہا

اس نے ایک چمچہ شکر کپ میں ڈالی۔ پھر قہوہ ڈالا اور پھر دودھ ملانا شروع کر دیا۔

اس کا نام بھی شائستہ تھا۔

شائستہ سے شادی کے دو سال بعد ہمارے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا۔ ماں کی طرح کالا اور میری طرح نیلی آنکھیں۔ انوکھا ملاپ تھا۔

کچھ عرصے بعد مالک جواب مالک نہیں رہا تھا۔ بیمار ہو گیا۔ علاج بائی پاس آپریشن تجویز ہوا۔ شائستہ اور میں بھی امریکہ چلے گئے۔

آپریشن کے بعد مالک تو واپس آ گیا اور ہم سیر سپاٹے کے لئے وہیں رہ گئے۔

اس روز امریکہ اور کینیڈا کی سرحد پر دنیا کی سب سے خوبصورت آبشار ''نیاگرا'' دیکھنے کا

موقع ملا۔ میں دیکھنے میں گم ہو گیا۔ پانی کا پانی کے ساتھ ملاپ.....کیسی موسیقی اور کیسے رنگ بکھیر رہا تھا۔ یہ سب کچھ دیکھا تو جا سکتا تھا لیکن محسوس کر کے بیان نہ ہو سکتا تھا۔ شائستہ اور ٹمی پھولوں پر بیٹھی تتلیاں پکڑنے کے لئے دوڑ رہے تھے۔

ہائے اللہ.....دیکھو تو سہی۔

''میں چونک اٹھا.....

بالکل ہمارے ٹمی کی طرح ہے۔ ذرا بھی تو فرق نہیں۔

وہ بالکل ہی ٹمی جتنا تھا اور ویسا ہی کالا رنگ جس پر چمکتی ہوئی نیلی آنکھیں۔ اسی وقت پھولوں کی اونچی کیاری کے پیچھے شیلا ظاہر ہوئی۔ اس نے حیرانی سے ٹمی کو اور پھر اپنے بچے کو دیکھا۔ آنکھیں اوپر اٹھائیں۔ مجھے اور شائستہ کو دیکھا تو مسکرا پڑی۔

''تو جناب یہاں ہیں؟''

میرے منہ سے صرف ''جی'' ہی نکل سکا۔

آؤنا.....تمہیں اپنے ہسبینڈ سے ملواؤں.....نو مسلم ہیں۔ حسین نام ہے۔ میں نے اس سے ہاتھ ملایا۔ وہ نیگرو تھا۔ میں نے ٹمی اور شیلا کے بچے کو دیکھا۔ شائستہ کے ساتھ شادی کے بعد یہ میرے اصولوں کی دوسری ہار تھی۔ شیلا نے میری سوچ کو شاید پڑھ لیا تھا۔ اسی لئے تو مسکرانے لگی۔ جیسے کہہ رہی ہو۔

''میں نہ کہتی تھی کہ نیٹ رزلٹ تو چائے ہی ہوتی ہے''

قاسم سیال

گوٹی اور اسٹرائیکر

جب سے درویش نے مجھ پر عنایت کی تھی ..... میرا عجیب حال تھا ..... دل کہتا تھا کہ ساری دنیا کی مخلوق سے باتیں کروں جب پہلے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی تو میں نے سوچا کہ آج نہیں بچتے۔ آج مارے گئے۔ درویش جو میرے ساتھ بیٹھا تھا بڑے سکون اور اطمینان سے بولا۔ ''کیا بات ہے عزیزم''؟ میں نے خدشہ ظاہر کیا کہ اے بزرگ! جو خواہش ساری دنیا سے باتیں کرنے کی یعنی بہت بولنے کی میرے دل میں پیدا ہوئی ہے مجھے شک ہے کہیں میری بیوی کی روح میرے اندر نہ آ گئی ہو۔

درویش بولا ..... ''نہ بابا ..... یہ اس کلام کا اثر ہے جو میں نے پڑھ کر تجھ پر پھونکا ہے'' میں نے سوچا کاش اگر ایسا ہوتا تو میں اسے بے روح کر دیتا۔ بدحال دل خوش ہوا کہ اب خوب گزرے گی۔ وہ ایک بولنے والی ہوگی۔ اور میں نے جب کلام پڑھ کر پھونکا اور گھر کے ستون' کھڑکیاں' دروازے میرے ساتھ بات کریں گے تو حیرانی سے اس کی گھگھی بندھ جائے گی۔ ممکن ہے اس کی قوت گویائی ہی ختم ہو جائے۔ اگر ایسا ہوا تو میں اسے اس کلام غیبی کی برکت سمجھوں گا جس کو پڑھ کر میں اس دنیا کی ہر چیز چرند' پرند سب سے بات کر سکتا ہوں۔

ہم اس وقت بیٹھے ہوئے کرم بورڈ کھیل رہے تھے۔ میری بیوی نے بورک ڈال کر ساری گوٹیوں کو بورڈ کے درمیان کر دیا۔ اور سٹرائیکر کے ساتھ ان کو نشانہ مارا۔ سٹرائیکر لگنے سے گوٹیاں ادھر ادھر بکھر گئیں اور ایک گوٹی بورڈ کے چاروں کونوں میں بنے ہوئے سوراخوں میں سے ایک میں چلی گئی۔ جونہی سٹرائیکر کے ساتھ گوٹیاں بکھریں ایک شور سا میرے کانوں میں آیا۔ ''خدا تیرا بیڑا غرق کرے''۔ لیکن میں آرام سے بیٹھا رہا۔ وہ کہنے لگی۔ یہاں جنات کا سایہ ہے ..... یہ مکان ہے بھی ایسا ..... میں تو ایک پل بھی یہاں نہ بیٹھوں گی ..... گوٹی کی آواز آئی ..... ''اے انسان!

عورت واقعی ناقص العقل ہوتی ہے ..... نہیں سوچتی کہ جس کو میں نے دکھ پہنچایا ہے ..... اس کے بھی جذبات ہوں گے ..... اس کی بھی آہ نکلے گی۔ مائی جی! یہ ہماری بددعا ہے ..... ہمارا احتجاج ہے ..... تمہارے ظلم کے خلاف ..... یہ چونوں ونوں کا سایہ نہیں'' یہ سن کر میری بیگم بے ہوش ہوتے ہوتے بچی تو میں نے کہا ''بیگم صاحبہ ..... ذرا آج زندگی میں پہلی بار چپ ہوں ..... تو مجھے ان سے بات کرنے دیں ..... میں نے کہا ..... ''اے بورڈ کی گوٹیو! تمہیں کھیلنے کے لئے ہی بنایا گیا ہے ..... تو پھر تمہارے اس احتجاج کا مطلب''؟

ان میں سے ایک نمائندہ گوٹی نے جواب دیا ..... اس بات کا فیصلہ تمہاری صوابدید پر ہے کہ ہمارے ساتھ کھیلو یا ہمیں آپس میں مل جل کر رہنے دو ..... اس نے کہا ..... ہماری بھی کیرم بورڈ کی ایک محدود دنیا ہے ..... جتنا اور جیسا بھی ہے ..... ہمارا وطن ہمیں عزیز ہے اور ہمیں جان سے بھی پیارا ہے اور جب ہم اپنی سرخ جوڑا پہنے ہوئے ملکہ کے چاروں طرف بیٹھتی ہیں تو پھر ہم میں گورے کالے کی تفریق ختم ہو جاتی ہے۔ ہم آپس میں بلا امتیاز رنگ و نسل اتفاق اور اتحاد کے ساتھ رہتی ہیں۔ ہماری سوچ یہ ہوتی ہے کہ ہم کسی کا برا نہیں چاہتیں اور توقع کرتی ہیں کہ ہمیں بھی کوئی نہیں چھیڑے گا۔ مگر جس وقت یہ اسٹرائیکر جو ہمارا ہی بھائی بند بنتا ہے اور ہماری برادری کا ہوتا ہے۔ تمہارے ہاتھوں میں آتا ہے تو اسے یہ بھی یاد نہیں رہتا کہ وہ اپنوں پر ظلم کر رہا ہوتا ہے۔ اس کی کوشش ہوتی ہے کہ ہمیں منتشر کر دے۔ بورڈ کے چاروں طرف جو گہری کھائیاں بنی ہیں ان میں دھکا دے دے تا کہ ہم اپنی محدود دنیا میں آزادی کے ساتھ نہ رہ سکیں۔ وہ اس دنیا کا اکیلا مہاراجا بن کر رہے۔ لیکن اس بے عقل کو کئی بار تجربہ کرنے کے باوجود عقل نہیں آئی کہ ہم زخمی یا مردہ یا الگ الگ ہو کر اپنی طاقت ختم کر بیٹھتے ہیں اور آخر کار بورڈ پر ہماری نسل کی ایک بھی گوٹی نہیں رہتی۔ پھر تمہاری انگلیاں اس ستم ظریف لالچی کو بھی ہمارے ساتھ اس اندھی کھائی میں پھینک دیتی ہیں۔ ہم حیران ہیں کہ یہ دوسروں کے ہاتھ کھلونا کیوں بنا رہتا ہے؟

پھر اس نے پوچھا ''قاسم میاں تمہارا اصل نام کیا ہے''؟

''میرا نام قاسم ہے''میں نے جواب دیا۔

مگر تمہیں میرے نام کا پتہ کیسے لگا؟.....''میں نے تمہیں تمہاری صفت سے پکارا ہے۔تم ہمیں اسٹرائیکر کے ساتھ جمع سے تقسیم کرتے ہو۔اس نسبت سے تمہیں قاسم کہا ہے۔بہر حال تم اسم بامسمی ہو۔ہاں.....تو میں کہہ رہی تھی۔جونہی تم اسٹرائیکر کے ذریعے ہمارا نشانہ لیتے ہو ہم کالی ہوں یا گوری سب ایک دوسرے کو گلے لگائے ہوتی ہیں۔مگر تم ہمیں الگ الگ کر کے مارتے ہو۔اگر ایک کالی گوٹی کو مارتا ہے تو دوسرا کسی گوری کو۔تمہارے اس کھیل میں تو تماشہ ہم دونوں بنتے ہیں۔ نقصان تو دونوں کا ہوتا ہے۔گوٹی نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا.....تم ہمارے راستے میں یہ اسلحہ کیوں بکھیر دیتے ہو جو ہمیں جلدی سے موت کے منہ میں لے جاتا ہے''

میں نے کہا.....''ہم تو صرف بورک استعمال کرتے ہیں''''میں اس کا ذکر کر رہی ہوں جس پر پھسل کر ہم اپنی جان جان آفریں کے سپرد کر دیتے ہیں۔آخر ہماری تمہاری دشمنی کیا ہے؟ کیا ہمارا جرم یہی ہے کہ ہم چھوٹی ہیں۔تم بڑے ہو.....تمہارے پاس بورک ایمنڈ ہے۔ہم اتفاق کو اچھا سمجھتی ہیں۔تم انتشار پسند کرتے ہو۔کیا تم اپنی طاقت کو ان کھائیوں میں پھینکنے کی بجائے ان اندھے کنوؤں کو بند کرنے میں خرچ نہیں کر سکتے ؟تا کہ ہم ان میں گرنے سے بچ سکیں۔''

''ہم ایک ایک کر کے مرتی رہتی ہیں۔اور تمہارے نمبر بڑھتے رہتے ہیں۔کیا تمہیں کبھی ان نمبروں سے بھی چھٹکارا ملے گا؟ جب ہمارے بورڈ پر تم دونوں کھیلتے ہو.....تمہاری انگلیاں اشارے کرتی ہیں۔تم میں سے ایک کالی گوٹی کو نشانہ بناتا ہے تو دوسرا گوری کو۔دوسری بار دونوں اپنے اپنے نشانے تبدیل کر لیتے ہو۔دونوں کھلاڑیوں میں سے جو ایک رنگ کی زیادہ گوٹیاں اس اندھی کھائی میں گرا دیتا ہے اس کے نمبر بڑھ جاتے ہیں۔ایک دفعہ ایک جیتتا ہے۔دوسری دفعہ دوسرا۔دیکھنے والے یہ سمجھتے ہیں کہ تمہارا آپس میں مقابلہ ہے۔اصل میں تمہاری آپس میں کوئی لڑائی بھڑائی نہیں ہوتی۔تمہاری انگلیاں حرکت کرتی ہیں تو ہماری نسل کا طاقت ور باغی اسٹرائیکر ہم پر نشانے باندھتا ہے۔ہم زخمی ہوتی ہیں۔یا تنگ آ کر اپنی سرزمین چھوڑ دیتی ہیں۔مگر تمہیں اس

سے ملتا کیا ہے؟''

میں نے اس کی فضول بور کرنے والی باتیں سنیں تو معاملہ ختم کرتے ہوئے اسے کہا۔

''اگر کوئی پیغام دینا ہو تو بتاؤ''.....گوٹی نے کہا.....''پیغام تو اس صورت میں دوں اگر کوئی ہماری سنتا بھی ہوتا.....تمہیں کچھ کہنا فضول ہے.....تمہارا ہمارا کوئی رشتہ نہیں۔لیکن چونکہ اس میں نادانستہ طور پر بلا سمجھے اپنے انجام سے بے خبر ہمارا اپنا بھائی بند استعمال ہو رہا ہے تو پیغام یہی ہے کہ اسٹرائیکر کو کہنا.....تم نے ہم نے پھر اکٹھے رہنا ہے۔پہلے تجربے سے سبق حاصل کر کے اب پھر ان ہاتھوں میں کھلونا نہ بننا۔''

پروین عزیز

آنسوؤں کا رنگ

فاطمہ کوئی زیادہ خوبصورت نہ تھی۔ سانولا رنگ لیکن نقوش بہت خوبصورت تھے۔ بڑی بڑی روشن آنکھوں نے اس کی شخصیت کو دلکش بنا دیا تھا۔ اگر اس کے چہرے پر سبز آنکھیں اور ان میں سرخ ڈورے نہ ہوتے تو وہ ایک عام سی لڑکی تھی۔

بستی میں گندم کی کٹائی کا موسم آیا۔ تو شہر میں اسکولوں کو دو مہینے کی چھٹیاں ہو گئیں۔ ہر سال کی طرح اس سال بھی نمبردار کی بیٹیاں نیرو اور رینا بستی کی سیر کرنے آئی تھیں۔ ایک دن وہ فاطمہ کے گھر آئیں۔ تو فاطمہ اس وقت نہا دھو کر سبز رنگ کا سوٹ پہنے بیٹھی تھی۔ اور سبز رنگ کا بڑا سا دوپٹہ لپیٹے ہوئے تھی۔ اس کی آنکھوں کے رنگ سے اس کے کپڑوں کا رنگ اتنا مل رہا تھا کہ نیرو اور رینا تو اسے دیکھتی ہی رہ گئیں۔ فاطمہ پہلی ملاقات میں نیرو اور رینو کی سہیلی بن گئی۔ روز روز کے ایک جیسے معمول سے تنگ آ کر نیرو نے اپنے گھر میں ایک شاندار دعوت کا اہتمام کیا۔ دعوت والے دن فاطمہ نے سرخ رنگ کا بالکل سادہ جوڑا اور سرخ رنگ کا دوپٹہ پہنا۔ نیرو اور رینا کو بڑی حیرت ہوئی کہ فاطمہ کو یہ رنگ بھی بہت سج رہا تھا۔ اس کی آنکھیں ایسے چمک رہی تھیں جیسے ان میں کسی نے آگ لگا دی ہو۔

''فاطمہ..... تم تو بس وہی رنگ پہنا کرو جو تمہاری آنکھوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ نیرو کے اس مشورے پر فاطمہ شرما کر لال سرخ ہو گئی۔

چھٹیاں ختم ہوئیں تو رینا اور نیرو شہر چلی گئیں۔ کچھ عرصے بعد نمبردار نے اپنے بیٹے سلیم کے لئے فاطمہ کا رشتہ مانگا۔ فاطمہ کا باپ بہت خوش ہوا کہ اس کی بیٹی کسی خوشحال گھر میں زندگی گزارے گی۔ آخر کار شادی کا دن آ گیا۔ رینو اور نیرو نے بھائی کی نہایت اعلیٰ بری بنائی

تھی۔ فاطمہ کے کپڑوں میں سرخ اور سبز کپڑوں کی بھرمار تھی۔ شادی کی رات سرخ کناری والا سوٹ پہن کر فاطمہ دہک رہی تھی۔ ولیمے والے دن نیرو نے اسے سبز رنگ کا غرارہ سوٹ پہنایا۔ تو اس کی آنکھوں کا رنگ اور گہرا ہو گیا اور سرخ ڈورے ہلکے گلابی ہو گئے۔ فاطمہ کا حسن دنیا دیکھتی نہ تھکتی تھی۔ مگر اس کے باوجود فاطمہ کے دل میں ایک حسرت تھی خلش تھی ایک کانٹا سا چبھا تھا۔ کہ کاش کبھی سلیم بھی اس کی آنکھوں کی تعریف کرے۔ یا کبھی وہ بھی اسے یہ احساس دلائے کہ یہ رنگ اسے اچھے لگتے ہیں۔ لیکن سلیم کی لاپروائی اپنی جگہ پر برقرار رہی۔

ایک دن سلیم فاطمہ کو اپنے ایک ڈاکٹر دوست کی دعوت پر اس کے گھر لے گیا۔ فاطمہ نے اس روز خوب سنگھار کیا کہ شاید آج سلیم کا دل موم ہو جائے۔ اس نے سبز رنگ کی ساڑھی پر سرخ رنگ کا بلاؤز پہنا تو وہ سر سے پاؤں تک سج گئی۔ دعوت کے بعد ڈاکٹر کی بیوی نے فاطمہ سے کہا ''آپ کو دیکھ کر یوں لگتا ہے جیسے سبز شام پر سرخ چھل لگا ہو'' ''کیوں سلیم ٹھیک ہے ناں؟ اس نے سلیم کو مخاطب کیا۔

''جی..... جی..... جی..... بھابی!'' سلیم نے ہکلاتے ہوئے کہا۔ تو اس کا ڈاکٹر دوست بے اختیار ہنس پڑا۔ اور بیوی کو کہنے لگا۔ انہیں کیا پتہ بیگم۔ یہ صاحب تو کلر بلائنڈ ہیں۔

''اچھا..... اوہو..... تو پھر اس کا مطلب یہ ہے کہ انہیں سرخ اور سبز رنگ میں فرق محسوس نہیں ہو سکتا'' ''جی ہاں..... بالکل نہیں..... محترم کو یہ خصوصیت خیر سے وراثت میں ملی ہے'' ڈاکٹر نے جواب دیا۔

ڈاکٹر اور اس کی بیوی ہنسنے لگے اور فاطمہ کو یوں لگا جیسے زندگی کے سارے رنگ جل کر راکھ ہو گئے ہیں اور ایک رنگ باقی رہ گیا ہے۔ حسرتوں کا رنگ آنسوؤں کا رنگ جو اس وقت اس کی آنکھوں میں امڈ آیا تھا۔

❁❁❁

دُھپّاں

چھانْواں

Kulliat-E-Hussain Sahar---WW

حُسین سحرؔ

دُھپّاں چھاواں

(پنجابی شاعری)

حُسین سحؔر

کتاب نگر حسن آرکیڈ، ملتان

ضابطہ

(سارے حق راکھویں نیں)

اشاعتِ اول	2000ء
کمپوزنگ	کمپوگرافکس، ملتان
طباعت	ملتان آرٹ پریس، ملتان
ناشر	کتاب نگر حسن آرکیڈ، ملتان کینٹ
قیمت	-/100 روپے

انتساب

اپنے والد محترم

حاجی میاں برکت علی مرحوم و مغفور دے ناں

پرچھانویں

سورج ڈب گیا اے
رات دا تیز ہنیرا
سرد ہوا بن کے ہر پاسے پھیل رہیا اے
چن دے مدھم رنگاں دی
برسات اے جاری
سنم سان نظر آندی اے ہر پاسے
پر رات دے پچھلے پہریں
ہن وی دسدے نیں
کجھ گھڈے ودھدے پرچھانویں

پنڈ دی کُڑی

پنڈی دی سڑک تے
اوہ ہر ویلے
دھوڑاں پھکدی رہندی اے
شہر چوں آون والی
ہر لاری نوں تکدی رہندی اے

سمندر

شام دے ٹھہرے تے چپ چاپ سمندر دے وچ
کنے منظر
اک اک کر کے ڈُب رہے نیں
اپنی موت مری جاندے نیں

مَیں کلّا آں

دنیا اک جنگل اے انساناں دا
جتھے ہر انسان اک رُکھ اے
ہریا یاں کملایا
انساناں دے اس جنگل وچ
مَیں کلّا آں

دنیا ریگستان اے
جتھے ریت دے ذرے بن کے بندے
اپنی اپنی منزل نوں اڈے جاندے نیں
مَیں وی اک ذرہ آں
لیکن مَیں کلّا آں

دنیا اک سمندر اے
جس وچ انسان وی لہراں بن کے پے وگدے نیں
انساناں دا ایہہ پُرشور سمندر ٹھاٹھاں مار رہیا اے

کوئی نئیں جو میری سوچ مرے احساس مرے جذبات نوں سمجھے
مَیں کنڈے تے آں
چپ چاپ کھلوتا کلم کلا

ہر انسان اے اپنی ذات دے وچ اک دنیا
ہر کوئی اپنے غم اپنے دکھ درد دے وچ ای مست اے
ٹریا جاندا اے انجانی رہ تے
مَیں وی سچا
اوہ وی سچے
آخر اتھے کدتک کوئی ساتھ کسے دا دے سکدا اے؟

دو بیڑیاں دا مسافر

اگلا پیر جے اگاں ودھاواں
دوجا پچھے رہ جاندا اے
پچھے جیکر تکاں
اگلا پلا پھڑ کے بہہ جاندا اے
اگے میرا عکس اے
پچھے میرا سایہ
دونواں توں بچ کے
مَیں کتھے جا سکنا واں؟

چُپ

وچھڑن ویلے
ایہہ کیہ ہویا؟
دونویں چُپ ساں
نہ اوہ روئی
نہ مَیں رویا

اعراف

لال گلابی نیلے پیلے پُھلاں دی خشبو
ٹھنڈی ٹھنڈی وا دا بُلّا
چن دی نمی نمی لو
کجل بھریاں اکھاں
مہندی رنگے گورے ہتھ
سجرے سجرے بلھاں اتے
کھڑ کھڑ کردے ہاسے
اک پاسے چرخے دی گھوکر
پیار دا گیت سناوے
جنت نوں لے جاوے
اک پاسے جنگاں دا دھواں
کالا شاہ غم دا پر چھانواں
دوزخ دا سرنانواں
اگے ودھدا آوے
سر تے آن ڈراوے

ایس دھوئیں دے ودھن توں پہلاں ای
کجھ جتن کرو
تاں جے زندہ رہن ہمیشہ
پھلاں دی خشبو
تے چن دی نمی نمی لو

اعلان

پُھلاں دی خشبونوں
کوئی روک نئیں سکدا
ٹوک نئیں سکدا
اُچے اُچے محل منارے
کندھاں کوٹھے تے چوبارے
روک نئیں سکدے
ٹوک نئیں سکدے
سورج دی تکھی رشنائی
چن دی نمی نمی لونوں
ست رنگے اسمانی تنبو دی کوئی حد اے؟
ہر پاسے رنگاں دی بارش
ہر پاسے گیتاں دارس اے
رنگاں تے گیتاں نوں
کوئی اُچی کندھ
کوئی چوبارہ
محل منارہ
روک نئیں سکدا
ٹوک نئیں سکدا

چن اے اک اکلا

آہندے نیں جو بارش وسنی
کھیت لئی اے رحمت
پر جے ہووے حدوں باہر
ایہو اے فرزحمت

ڈھیر پھُلاں دا ہے ایہہ نتیجہ
ڈالی سُک جاندی اے
ڈھیر اوہ بھار سہار نئیں سکدی
آخر جھک جاندی اے

اک دو پھُل نیں شاخ دی رونق
اک دو پھُل سہارا
ڈھیر پھُلاں دے نالوں چنگا
اک پھُل دا نظارا

بارش دی کنیاں دا موتی
بنا نئیں سوکھلا
اسماناں تے تارے بہتے
چن اے اک اکلا

حدوں باہر نہ ٹھیک ہنیرا
حدوں باہر ناں چانن
اپنی تھاں تے ٹھیک ہنیرا
چانن دی تھاں چانن

حدوں باہر نہ چنگا سوکا
حدوں باہر ناں پانی
سوکے دی تھاں سوکا چنگا
پانی دی تھاں پانی

اپنی اپنی حد اندر ای
سارے کم نیں چنگے
چادر ودھ جے پیر کھلارو
پیر ہو جاون ننگے

نویں سویر دا سورج

ایہہ کل دی گل اے
مرے ہنیرے اداس گھر وچ
کتھے وی ٹھنڈی ہوا دے بُلّے تے روشنی دا نشان نئیں سی
ہوا دے بُلّے دے پچھے پچھے مَیں نس رہیا ساں
تے روشنی دی کرن کرن نوں ترس رہیا ساں
خبر نئیں جو مَیں رو رہیا ساں کہ ہس رہیا سا
کہ میرا رونا تے میرا ہسنا وی میرا نئیں سی
مَیں پوہ دا کمر تے ہاڑ دی دُھپ سر تے جر کے وی
اپنے لہو نال محنتاں دے چراغ بالے
مگر مرے گھر ہنیرا گھپ تے اداسیاں سن
مرے ای مڑھکے دے سچے موتی مرے نئیں سن
سیاہ راتاں دا ظلم کالک نوں پالدا سی
تے میری محنت دے سچے موتی سیاہ پتھراں چ ڈھالدا سی
مرے لئی تے وسا کھ دا رنگ بھریا موسم وی کال دا سی
پر اج دا سورج تاں اسراں چڑھیا اے
جسر اں سارے ہنیرے دھرتی توں ٹر گئے نیں
مرے ہنیرے اداس گھر وچ وی چانن اے
تے ٹھنڈی وا وچ ملوک پُھلاں دے ہاسیاں دی بہار جہی اے
ایہہ چڑھدے سورج دی روشنی میری روشنی اے
تے ون سونے جوان پُھلاں دا رنگ اے میرا
ایہہ سوہل کلیاں دی نرم خشبو مرے لئی اے
تے میرے بُلھاں تے میرے ای دل دی بولیاں نیں
مَیں اپنے کھیتاں دا آپ ہالی آں
اپنی مٹی دا آپ راکھا آں
ایہہ خزانہ مرے لئی اے
مرے جفاکش تے سخت ہتھاں دی سخت محنت
کِسے لئی نئیں ہن اپنے لئی اے
مَیں اپنی قسمت دا آپ مالک آں
میرے سب دکھ تے سارے سکھ میرے آپنے نیں

اڈیک مک گئی

ہواچ خوشبوآں کہہ رہیاں نیں
گلاب ٹہکے نیں چہریاں تے
فضاچ گیتاں دی روشنی اے
تے رنگ مہکے نیں چہریاں تے
بہار گلشن چ آ رہی اے
بہار دی ہن اڈیک مک گئی
اڈیک مک گئی

وچھوڑیاں دا گیا اے موسم
ملن دی رت آ گئی اے نیڑے
اخیر رانجھے دا جوگ مکیا
تے ہیر نے چھڈے سیدے کھیڑے
اداس بلھاں تے ہوکے مکے
تے وگدے ہنجواں دی نہر سُک گئی
اڈیک مک گئی

جو کونج وچھڑی سی ڈار وچوں
اوہ ڈار دے نال آ رلی اے
ہوا جو پت جھڑچ رُس گئی سی
بہار دے نال آ رلی اے
دلاں‌چ جو روز جُھل رہی سی
جدائی دی اوہ ہنیری رک گئی
اڈیک مک گئی

دھپاں چھانّواں

❁

آ ؤ نی سہیلیو! کپاہ چنن چلئے

چٹے ددھ پھلاں اتے آیا اے نکھار نی
کھیتاں وچ فصلاں تے نویں اے بہار نی
اسیں وی تے نویاں بہاراں نال رلیئے

آ ؤ نی سہیلیو!

کیدی نیں چنیاں تے پھل چٹے چٹے نی
اینہاں اگے دھپاں دے وی رنگ مٹے مٹے نی
انج لگے ہر پھل چانن دی کلی اے

آ ؤ نی سہیلیو!

جھولیاں چ ساڈی جہڑے لشکدے نیں پُھل نی
ساڈے ای ایہہ لہو تے پسینے دا مُل نی
ساڈیاں ای محنتاں دا نور گلی گلی اے

آ ؤ نی سہیلیو!

نیلے نیلے امبر اُتے
چٹے چٹے، کالے کالے، اُودے اُودے گوہڑے بدل
لکن میٹی کھیڈ رہے نیں
سورج دی تکھی اکھاں تے پٹی بنھ کے
سورج اگے بدل پچھے
بدل اگے سورج پچھے
نسدے نسدے اک دوجے توں دور گئے
فر نیڑے آئے

جیون وی اک نیلا امبر
جس تے رنگ برنگے بدل
سورج دے نال
لکن میٹی کھیڈ رہے نیں
دھپاں چھانّواں ونڈ رہے نیں
دکھاں دیاں دھپاں

بے وس

روز کہناواں او تھے نئیں جانا
فروی چلناں مَیں او سے رستے تے
خبرے کیہہ ہوگیا مرے دل نوں؟

سکھاں دیاں چھانْواں
دکھاں دیاں دھپاں
غم دیاں گونگیاں چُپاں
بھکھ دیاں سخر دوپہراں
سڑ دیاں دوزخ لہراں
سکھاں دیاں چھانْواں
خوشیاں دیاں اداواں
مہکدیاں پھُلاں دیاں باہواں
جنت دیاں ہواواں
جیون دے دونواں پکھاں دا
اکو نا نواں
دھپاں چھانْواں

ترے بغیر

ترے بغیر گزر دے نئیں ایہہ دن میرے
خزاں تاں فیر خزاں اے گزر ای جاوے گی
مگر بہار تاں آخر بہار اے سجناں
تیر بغیر ایہہ موسم گزر نئیں سکدا
عجیب رُت اے جو چھائی اے میری سوچاں تے
فضاچ واشنا اے مہندی رنگے ہتھاں دی
کلی کھڑے تاں ترے ہونٹھ مینوں دسدے نیں
کنول جو ویکھاں تاں اکھاں تری نظر آون
گلاب مہکے تاں آندی اے تیری یاد بہت
جے دھپ نکلے تاں گلھاں دی روشنی چمکے
جے ابر چھائے تاں زلفاں سیاہ لہراون
جے چن نکلے تاں دسّے ترا حسین مکھڑا
ہوا دے نال چھما چھم وسن مری اکھاں
پوے جے شام تاں دھک دھک کرے ایہہ دل میرا
بھلا مَیں کٹاں گا کسراں ایہہ لمے اکلاپے
تیری اڈیک دے اتھرو نیں میری اکھاں وچ
گزردیاں نیں کدوں تیرے بن مری راتاں؟
تیر بغیر گزر دے نئیں ایہہ دن میرے
ترا وجود میرے واسطے ضروری اے
ترے بغیرمری زندگی ادھوری اے

پباں بھار

دل وچ ہنجو ہوکے ہاڑے
جاگ رہے آں رات دہاڑے
تن من لو اے عشق دی اگ دی
اکھ وچ آس ملن دی جگ دی
تک تک راہواں اکھاں تکھیاں
کلیاں رہ رہ سدھراں اکیاں
ہجر دے شوہ وچ سٹیا لیکھاں
اڈیاں چک چک کندھ توں ویکھاں
کدی تے آوے گا من ٹھار
عمر گزاری پباں بھار

چنتا چخا برابری

رات دنیں بس اکو فکر اے
اک خیال تے اکو ذکر اے
اس اکو چنتا دے اندر
سڑدی بلدی چخا دے اندر
بھانبڑ میرے چار چوفیرے
دُکھ دیاں لاٹاں اندر میرے
ہر دم ہر پل دھکدا رہناں
غم دیاں تکھیاں چِنگاں سہناں
کیہہ آں مَیں تے کون آں کتھے؟
کہڑا میری ذات نوں متھے؟

چھاں خوشیاں دے رکھ دی غم دی سخر دوپہر
کِسے نہ دل نوں روکیا کسے نہ کہیا ٹھہر

اک اک بندہ کھا گیا اکلاپے دا زہر
پل وچ اجڑ گئے نیں وسدے رسدے شہر

یاداں دے جنگل وچ ٹریا جاواں کلا
سپاں وانگوں شوکدی دریا دی ہر لہر

ایڈی تیز غماں دے سورج دی سی لو
وگدی وگدی سُک گئی اتھرواں دی نہر

پُھلاں دی خشبو دی قیمت لگی پین
آخرکار زمین تے نازل ہویا قہر

جد دھرتی اسمان بنے گی مَیں اوہ روز اڈیکاں
اساماں تے ڈیرے لائے دھرتی دے وسنیکاں

پیلے پتر ٹھنڈی وا دے اگے پے گرلاون
شاخاں دی تلواراں تھلے کلیاں مارن چیکاں

دل دا جرم کرن توں پہلاں سوچ وچار تے کردا
ذہن دی سخت عدالت اگے جا ہُن بُھگت تریکاں

قسمت دی اُچیائی تے ہے ہر بندے دے ہتھیں
ہتھاں دی سبھے ای لیکاں ہن قسمت دیاں لیکاں

لوکاں دی تے عادت ہے ہر خوبی نوں پڑچولن
چن دے چٹے مکھڑے نوں وی سو سو لاون لیکاں

ایہہ نظارے اج وکھائے بھیس وٹاندیاں واواں
کتے نیں ٹھنڈیاں دھپاں یارو کتے نیں تتیاں چھاواں

لوکی کہندے نیں پنڈاں توں شہراں وچ اے رونق
مینوں تے نظری آندا اے بندہ ٹانواں ٹانواں

نویں زمانے دی رشنائی سارے فرق مٹائے
دشمن تے دشمن اے اجکل یار ہو جاندا سانواں

خبرے سورج تے بدل دی لکن میٹی کیہ اے؟
بندے نالوں ودھدا جاوے بندے دا پرچھانواں

ویلے دی اس ٹور نے آخر ایہہ وی رنگ وکھایا
اپنی اپنی چال بدل لئی کیہ ہنساں کیہ کانواں

اُسراں تے میں شعراں راہیں کہہ چکیاں سب قصہ
حالی تیک سحؔر نئیں لکھیا قصے دا سرنانواں

بانہہ بیلی نیں غم دل دے
ہین کول ایہہ ہر دم دل دے

ایہہ اکھاں لبھ رہیاں نیں
کتھے نیں ہمدم دل دے؟

پچھدے نئیں حال اساڈا
جے ملدن محرم دل دے

پت جھڑ ہووے یا ساول
ہین اکو موسم دل دے

ہر تان ای درد بھری اے
جے سنو تاں سرگم دل دے

ہسدے ہسدے رو پیندا
وکھرے نیں سب کم دل دے

اسیں سحؔر ازل دے تتے
پیواں گے زمزم دل دے

دل وچ اساں رنگ برنگی یاداں دی اے ٹور
جساں ہرے بھرے جنگل وچ پیلاں پاون مور

اکھاں اگے تیر رہیا اے خوشبوآں دا زہر
کناں دے وچ شوک رہیا اے تیز ہوا دا شور

رڑھ گئے خوشیاں والے موتی غمیاں والے پتھر
دل وچ نویاں سدھراں دا اوہ ہڑ آیا سر زور

سونے ورگی صورت نوں مَیں مٹی وچ ملایا
مٹی دی اس مورت کولوں ہُن کیہ چاہنیں ہور؟

مَیں سُتاں واہ گھوک تے میری اکھاں جاگ رہیاں نیں
انھ ہنیرے ویکھ رہیا واں سفنے نویں نکور

نچ رہے آں ویلے دی اسٹیج تے پتلی وانگوں
خبر نئیں کجھ سحر اساڈی کس دے ہتھ اے ڈور؟

دھپاں وچ جو ٹھردے پے نیں
چھانواں وچ پنگھر دے پے نیں

موت توں جہڑے مر نئیں سکے
جیون ہتھوں مردے پے نیں

فجر دے بُھلے شام نئیں آئے
گھر آون توں ڈردے پے نیں

لوک نویں نیں یاداں اندر
پچھلے ناں وسردے پے نیں

جہڑے ہر میدانے جتے
عشق دی بازی ہردے پے نیں

کیہ ہویا جو اسیں کھڑے آں
کجھ تاں پار اتر دے پے نیں

ریت نوں تِسے سمجھے پانی
دھوکے صاف نظر دے پے نیں

غیراں نے سانوں نئیں لٹیا
چور تاں اپنے گھر دے پے نیں

واسی نیں ایہہ کس نگری دے؟
دوزخ وچ وی ٹھردے پے نیں

پندھ تاں اوویں دا اوویں اے
اووویں دن گزردے پے نیں

رنگ انہاندے منہ دا دسدَے
کر کے گل مکردے پے نیں

سحؔر مری پلکاں تے ہنجو
سورج وانگ ابھردے پے نیں

پہلے ای جہڑا سدھراں دے سی حجاب وچ
دل دا اوہ شہر ڈب گیا غم دے سلاب وچ

نظراں دے سامنے وی کدی آ کھلووے گا
ہر روز آ کے ملدا اے مینوں جو خواب وچ

فیر کس طراں مَیں تیریاں ہونٹھاں نوں پُھل کہواں؟
جد رنگ اے نہ مہک اوہ سجرے گلاب وچ

یاداں دے قافلے نوں کوئی ودھ کے روک لے
مَیں گھِر گیاں واں بیتے دناں دے عذاب وچ

اوہناں تے مینوں کُجھ وی لکھیا نئیں سحؔر
مَیں سوچنا واں کیہ لکھاں خط دے جواب وچ

بدلاں گے اپنا حال اساں
ایہو آہندے آں ہر سال اساں
بس عشق دے آں لج پال اساں
رانجھے ہنوں مہینوال اساں
رَت دے کے رُت کے کاسے نوں
کیتا اے مالامال اساں
توں چکھیں شالا درداں نوں
فیر پچھئے تیرا حال اساں
ہن کوئی پچھان نئیں سکدا
ایسی بدلی اے چال اساں
بے فکرے ہو کے پھرنے آں
لے سر تے غم دی شال اساں
اساں اج دے دَور دے عاشق آں
کھولے نئیں سر دے وال اساں
لوکاں نال ٹر ٹر تھک گئے آں
ہن پھراں گے اپنے نال اساں

اوہدے آون دی امید نئیں
پاندے آں فر وی فال اس
دل روے گوکاں مار سحر
نئیں جاندے کجھ سُر تال اساں

دل جھلا آئے دن جیوندا نہ مردا
یاداں والے شوہ وچ ڈبدا نہ تردا
دوستاں دی دوستی توں دل ایسا رجیا
اگ کولوں ڈریا ٹٹیہنے توں وی ڈردا
باندراں دے سر نیں بنات دیاں ٹوپیاں
مورکھاں دے کھان لئی قورمہ تے زردا
شاوا اوس دیوے اُتے بلے جو بیرے تے
کلا ای اوہ کالیاں ہنیریاں نوں جردا
اوہنے تے عطا سانوں کیتیاں نیں نعمتاں
اسیں وی تے دیندے کجھ ساتھوں وی تے سردا
اوہناں ڈھڈ سُول جنھاں کھاہدیاں نیں گاجراں
سانوں کیہ جو دل ساڈا اج ہوکے بھردا
اکھ دی پٹاری وچوں جھاکدا اے اتھرو
ایہنوں کویں ڈکئے ایہہ بھیتی ہویا گھر دا
بُھلئے تاں اودوں جدوں یاد سانوں آوے اوہ
یاد اودوں کریئے جے ہووے اوہ وسردا
زندگی دے تھل وچ صدیاں دے پندھ نیں
سفراں چ اوہدا غم ساتھی اے سحؔر دا

اپنے سائے توں وی سنگیا
مَیں اکلاپے دے نال منگیا
دن نے میرا پنڈا پچھیا
رات نے سُولاں اُتے ٹنگیا
زہر اے سارے جُسے اندر
مینوں کسی سپنی نے ڈنگیا
لوں لوں اتے پیلک چھائی
مَیں پت جھڑ دے رنگ اچ رنگیا
اوہدی گلی چوں لنگھن ویلے
وا دا اک اک بُلا کھنگیا
کیہ دساں مَیں ہجر ترے وچ
اک اک پل اے کسراں لنگھیا

شوہ وچ بیڑے دل دے پے نیں
یاداں دے وچ ٹھِلدے پے نیں
غم مدتاں دے وچھڑے دل نوں
اک اک کر کے ملدے پے نیں
ساڈے دل دی حالت اُتے
لوکی ہسدے کھِلدے پے نیں
حُسن دی نگری اندر ہر تھاں
رولے اوہدے تِل دے پے نیں
سحر نئیں کھلدے راز دلاں دے
گنجھل اول مشکل دے پے نیں

اتھرو کیہ آئے اکھاں وچ
لانبو بلدے نیں ککھاں وچ
اوہدے پیار دے غم دے ہتھوں
کلم کلے آں لکھاں وچ
عشق دی شان اے سب توں وکھری
جیون دے سارے پکھاں وچ
سب تو اُچی دَکھ اے اوہدی
حُسن دیاں رنگیں دَکھاں وچ
اُڈن دی عادت ای بُھل گئی
پنجرے دے عادی پکھاں وچ

غم دی تکڑی ٹل گئی اے
جندڑی کہڑے مُل گئی اے؟
ناں لیا اے سجناں دا میں
مصری منہ وچ گھُل گئی اے
یاد رہیاں نیں اوہدیاں گلّاں
صورت اوہدی بُھل گئی اے
ہنجواں دی برسات سی اینی
ساری پوتھی دُھل گئی اے
اوہدی یاد دی وا جو چلی
دل دا ورقہ تُھل گئی اے
سحؔر اساڈی پریم کہانی
چارے پاسے ہُل گئی اے

پیار دی کہانی داستان بن گئی اے
نکی جہی گل دی گلان بن گئی اے
کناں گمنام ساں میں تیتھوں پہلاں سجناں
تیرے نال میری وی پچھان بن گئی اے
ویکھدے ای ویکھدے ایہہ اکھاں کویں وسیاں
ہجر وچ موج وی طوفان بن گئی اے
تیریاں محبتاں چ دل انج لشکیا
کلری زمین اسمان بن گئی اے
سر اُتے رکھ کے ساں زخماں نوں ویچدا
ویکھدیاں ای ویکھدیاں دکان بن گئی اے
اسیں ہن دو نئیں اسیں ہن اک آں
اوہدی جند میرے لئی جان بن گئی اے
کسراں میں چھڈ دیواں سحؔر اوہدی یاد نوں
میریاں تے گیتاں دی او تان بن گئی اے

ہجر دی اگ اوہ لانبو لاوے
دل دی جُھگی ساڑ مکاوے
عشق دی سُولی آپ چڑھے آں
آپ پھسے نوں کون چھڑاوے؟
ٹھدے بھجدے جڑ دے بندے
ہر پاسے مٹی دے باوے
دل دے عرش معلیٰ اندر
ست زمین اسمان سماوے
سانوں ہاواں دے وس پا کے
اوہ کیوں ڈھولے ماہیئے گاوے؟
جناں سادہ من اے ساڈا
چولے اونے سُوہے ساوے

کون کہندا اے ایہہ سویرا اے؟
اجے حالات دا ہنیرا اے
میرے بُلھاں تے ہور ناں کوئی نئیں
ذکر جو وی کراں اوہ تیرا اے
جدھے موہڈے بڑے جھکے ہوئے نیں
سارے پنڈ دا اوہو وڈیرا اے
اوہو نیواں اے ساری وستی وچ
جدھا شملہ بڑا اُچیرا اے
جہڑا لُکیا اے نھیریاں دے وچ
میرے گھر دا اوہو بنیرا اے
کیوں جھگڑنا ایں ایویں دل بارے
نہ ایہہ تیرا اے نہ ایہہ میرا اے
میں کیہ کرنا اے ہُسن خوشی لے کے
میرے لئی اکو غم بتھیرا اے
ہن تے ایہہ گھر نئیں سحؔر کلا
میرے دل وچ غماں دا ڈیرا اے

اکو جہیاں مٹھیاں نیں کجھ کوڑیاں نیں
خوشی غمی بھیناں نیں دونویں جوڑیاں نیں

جسّے دے وچ اگ لگی اے نمی جہی
لہودی تھاں تے رگ رگ چِسنگاں دوڑیاں نیں

کندھاں نال ہر بندہ کھیہ کے لنگھدا اے
شہر ترے دیاں گلیاں کنیاں سوڑیاں نیں

اوہدے اگے اک وی حرف نئیں آندا
کہن نوں دل وچ گلاں لمیاں چوڑیاں نیں

ٹیسی اُتے قسمت والا اپڑے گا
ویکھن نوں تاں سدھیاں عشق دی پوڑیاں نیں

اُسل وٹے بھندیاں گزری رات سحؔر
ایویں تے نئیں ہن تائیں اکھاں کوڑیاں نیں

جدوں دے دل دے بُوہے بھیڑے
سُنجیاں گلیاں سُنجے ویہڑے

جوگی دی یاداں تڑفاون
ہیر نوں چرخے دے ہر گیڑے

عمراں پہاں بھار نیں لنگھیاں
کد آون گے سُکھ سنیہڑے

گھمن گھیری وچوں لنگھ گئے
کنڈھے تے پر ڈب گئے بیڑے

رانجھے دے چارے پاسے نیں
کیدو چوچک سیدے کھیڑے

سامنے فیر اوہ آندا کیوں نئیں؟
جیکر ہے شہ رگ توں نیڑے

قسمت نال تے میل ہویا اے
موت ای سانوں آن نکھیڑے

ویلا گھٹ کھلار اے بہتا
کون اساڈے کم نبیڑے

رہ جنگل وچ سحؔر اکلا
چھڈ دنیا دے جھگڑے جھیڑے

جو اکھاں چوں ڈُلھے نیں
موتی اوہ اَمُلّے نیں
شاخوں کلیاں جو لاہ گے
تیز ہوا دے بُلّے نیں
اج تک اوہدی زلفاں دے
کس توں کنڈل کُھلے نیں؟
کنے راہی تینوں ویکھ
اپنیاں راہواں بُھلے نیں؟
کنے راجے نیں اکبر
کنے بھٹی دُلّے نیں
دل وچ دولت پیار دی اے
سر تے فقر دے جُلّے نیں
سحؔر اساڈی الفت دے
قصے تھاں تھاں بُلّے نیں

شہر ترے دیاں ویکھ اداواں
جی کردَے جنگل نوں جاواں
خوشیاں کیہ نیں غمیاں کیہ نیں؟
عمراں دیاں دھپاں چھانّواں
ہن تے ایہہ جیون دی رہ اے
گل نال لاؤ ٹٹیاں باہواں
جھوک رانجھن دی جاون خاطر
اوکھے پینڈے اوکھیاں راہواں
رات دہاڑے اوہدی راہ وچ
دیوے بالاں اونسیاں پاواں
دل اوہ کلم کلا رُکھ اے
جس تے پتر ٹانواں ٹانواں
شام پئی من پھلواری وچ
چلن لگیاں سیت ہواواں
کتھے جائیے جان چھڑا کے
قیدی کیتا اپنے ساہواں

دل دے چار چوفیرے ویکھے
ہنجو ہاڑے ہوکے ہاواں
دسّو کسراں ہتّے کھیڈے؟
دل تے ہے غم دا پرچھانواں
سحؔر اساڈے قصے اُتے
جچدا اے دُکھ دا سرنانواں

نہ ویرانہ نہ کوئی شہر گُھماں
مَیں اپنے دل دی چوکھٹ کیوں نہ چُماں
کدی تاں ٹر کے ویکھو دل دی رہ تے
نہ منزل آوے ہتھ تے میرا ڈُماں
کویں بُھلاں ازل تے کل دی گل اے
اجے اٹھ دن ہوئے نئیں جُماں جُماں
جتھوں گزری اے سجناں دی سواری
میں کیوں نہ خاک اس رستے دی جمں
اوہو منصف زمانے دا اے قاتل
جدھے انصاف دی پیاں نیں دُھماں
سحؔر جو ناں لیا اے دوستی دا
زباں دا ذائقہ اے کوڑ تُماں

سینے اندر غم دا دیوا بلیا اے
چانن اوہدا چہرے اُتے ملیا اے
وا پُرے دی وگدی اے تاں لگدا اے
سجناں شاید سُکھ سنہڑا گھلیا اے
عجب بہارا اے اوہدے سجرے مکھڑے دی
چٹے ددھ اچ رنگ گلابی رلیا اے
دھوکھا ہوندا اے اوہناں دے آون دا
ذرا جہا دروازہ جد وی ہلیا اے
سدھے سادے دل نوں تیریاں یاداں نے
ہجر دی اگ تے مچھی وانگوں تلیا اے
واقف آں میں اپنے ہر اک سجّن دا
اک اک سپ استین مری وچ پلیا اے
ویہندیاں ویہندیاں تن من جس نے پھوک دتا
چارے پاسے ایسا بھانبڑ بلیا اے
بچ نکلن دا رستہ کوئی لبھدا نئیں
ہر پاسے سُولاں نے مینوں ولیا اے
کھلر پیندی سدھراں دی رشنائی جہی
قلم سحؔر کاغذ تے جد وی چلیا اے

کیہ دساں میں گم سم کیوں آں چپ آں میں کس پاروں؟
ہو کے آیاں ہُنے ہُنے میں منصف دے درباروں

میرا کلا دل ہر ویلے روووے تے کُرلاوے
انج لگدا اے جسراں کوئی کونج وچھڑ گئی ڈاروں

دنیا دی ہر شے ای پیسہ دے کے مل جاندی اے
پیار بڑی انمول اے دولت لبھدی نئیں بزاروں

دشمن تو چنگیائی دی اے آس بڑی نادانی
بھلا کویں خشبو پُھلاں دی آ سکدی اے خاروں؟

اوہو ظلم تے نفرت اج وی ہے انسان دے اندر
کیہ کھٹیا کیہ وٹیا دسّو ایس نکل کے غاروں

عشق نکمیاں کر چھڈیا اے سحؔر بڑے بندیاں نوں
جہڑا ایہدے ہتھیں آیا گیا اوہو کم کاروں

کھیسے وچ نئیں پیسے دھیلے
فیر وی جانا چاہناں میلے
ہیر بغیر اداس نیں چرخے
چاک نوں روون جنگل بیلے
پت جھڑن دی رُت آئی اے
لنگھ گئے پُھل کھڑن دے ویلے
دل دے نال نیں ہر دم سدھراں
جتھے گرو نیں اوتھے چیلے
ایویں ٹکراں مار رہیا آں
پڑھنی پئی نماز کویلے

میں دل وچ کس طراں کھڑ کھڑ نہ ہستاں
ترے آون دیاں پیاں نیں دستاں
مرے اندر دا بدّل کہہ رہیا اے
تری اکھاں وچوں چھم چھم میں وستاں
جدوں دا دشمناں نوں ویکھیا اے
میں اپنے دوستاں توں کیوں نہ نستاں
وفا دی گل تہاڈے مونہوں سُن کے
تسیں دسّو بھلا رووان کہ ہستاں
حیاتی موت میرے ہن مخالف
کیویں کیتا اے ایکا نونہاں سستاں
نہ منزل دے وکھاؤ مینوں سفنے
میں رستے تیک آیاں مستاں مستاں

قصے تے کہانیاں
گلاں نیں پرانیاں
اوکھے سوکھے ہوکے
عمراں لنگھانیاں
ہنجواں دے ہار نیں
اوہدیاں نشانیاں
ساڈیاں گلاں دے وچ
غم دیاں گانیاں
لنگھنا اے اک دن
پُلاں بیٹھ پانیاں

بُھل بھلیکھے وی جے بوہا کھڑکے گا
دل سینے دے اندر زور دی دھڑکے گا
ہنجواں دے پانی دا نہ چھڑکاء کرو
اندر پیار دا بھانبڑ ہور وی بھڑکے گا
ایناں تے آسان بھلانا نئیں میرا
تیری اکھ وچ میرا اتھرو رڑکے گا
وتّے گاجے دھرتی اُتے مناں گے
جھڑا بدل اساناں تے کڑکے گا
آپے ہو جاوے گا پنچھی عادی وی
چار دیہاڑے پنجرے اندر پھڑکے گا

یاد تری جد آ جاندی اے
سدھراں نوں مہکا جاندی اے
کالیاں شاہ راتاں دا مکھڑا
یاد اوہدی لشکا جاندی اے
زلف جو یاداں وچ لہراوے
غم دی بدلی چھا جاندی اے
آندی اے جد وا اُس پاسوں
کنے بھیت لکا جاندی اے
چلدی اے جد وا پُرے دی
پیڑ اک نویں جگا جاندی اے

اُچے امبراں دے بدلو
ساڈے دیس وی آن وسو
ایویں دنیا نوں اے بُھل
توں میں اک آں نئیں آں دو
اوہناں سجرے بُلھاں چوں
کجھ ان سنے وی گیت سنو
اکھ دے اک پلکارے وچ
ملی اے ویلے دی کنسو
اوسراں جے مجبوری اے
سفنیاں وچ ای آن ملو
ہسدیاں نال تے ہسنا ایں
روندیاں نال وی بہہ کے رو
ساڑ نہ دنیا کلیاں نوں
ایہہ نہ کرنا کدی دھرو
میری جنگ اے دنیا نال
نال مرے توں آن کھلو

دیوا بلے ہنجواں دے تیل دا
بُوہا کھلے سدھراں دی جیل دا
تیری میری دوستی اے اسراں
ساتھ جویں دھپ تے تریل دا
سمے دا بھروسہ کیہ اے سجناں؟
خبرے وچھوڑ دا کہ میلدا
غم تو ایہہ دل کویں نسدا؟
پنچھی ایہہ نشانہ سی غلیل دا
سکے ہوئے پُھلاں اتے ویکھیا
حاشیہ سی اک ہری ویل دا
آوندی اے بھلا کہدے ہتھ وچ
پتہ نئیں ویلے دی نکیل دا

نہ ملے گی سانوں سُکھ اندر
جو ملے گی راحت دُکھ اندر
اک فجریں چڑھدے سورج دا
چانن اے اوہدے مُکھ اندر
باہر اوہدا پرچھانواں اے
تے چھاں اے اصلی رُکھ اندر
جو رج کے وی نئیں مل سکدا
ایسا اک سواد اے بُھکھ اندر
کیوں شعر مرا نہ اثر کرے؟
پلیا اے غم دی کُکھ اندر

اوہ سامنے میرے جد کدی کجھ وی بولدا اے
تاں پہلے ترکش چ اپنے تیراں نوں تولدا اے
اساڈی اکھاں چوں وگدے ہنجواں دے موتیاں نوں
اوہ سنگریزے سمجھ کے مٹی چ رولدا اے
بھلا کویں اُس تے غمگساری دی آس رکھیئے
جو ساڈی سدھراں نوں پیراں دے وچ مدھولدا اے
کتے نہ ملیا اوہ چن ورگا حسین مکھڑا
چراغ لے کے ایہہ دل ہنیرے چ ٹولدا اے
کُھلی ہواواں کھلی فضاواں چ اُڈ نئیں سکدا
ایہہ دل دا پنچھی غماں دی ٹہنی تے ڈولدا اے
دھوآں جو گھر گھر چ اٹھ رہیا اے ایہہ نفرتاں دا
عجیب اک زہر ہے جو ساہواں چ گھولدا اے
میں ویکھ کے ایہدے رنگ اکھاں جھمک نئیں سکدا
جے دل خیالاں دی بند گنڈھڑی نوں کھولدا اے
گواچے یاداں دے لعل ہتھیں کد آوندے نیں
ایہہ دل دا جوگی تاں ایویں مٹی پھرولدا اے

ہجر ترا انج سُولی اُتے ٹنگدا اے
اک اک پل وی صدیاں وانگوں لنگھدا اے
شام وی چنگی لگدی نئیں اے تیرے باجھ
وا دا بُلا زہری بن کے ڈنگدا اے
اسماناں تے پہلی رات دا چن نئیں
ٹوٹا کوئی تیری کُٹی ونگ دا اے
جھلے دل نے ایسیاں چپاں وٹیاں نیں
میتھوں وی ایہہ گل کرن توں سنگدا اے
جتھے ویکھو لال لہو دیاں چھٹاں نیں
موسم دا ایہہ چولا کہڑے رنگ دا اے
خوف نے ایناں پہرہ پایا شہر ترے
ڈر دا مارا کوئی نہ اُچا کھنگدا اے
نفرت دے کیدو ہر پاسے دِسدے نیں
نقشہ کوئی ہور ای ہیر دے جھنگ دا اے

سورج نوں لے آون دی کوئی فکر کرو
چانن کالی رات دا صدقہ منگدا اے
یارو سحر دا حال احوال کیہ پچھدے او؟
اوہو اکو چالا ایس ملنگ دا اے

ویہلا نئیں میں حالی تیک
مینوں کجھ دن ہور اڈیک
ہجر دے صدمے سہہ لاں گا
آون دی کوئی دس تریک
ایہو تے ہے اصلی فن
دل وچ اوہدی مورت لیک
بے معنی لفظاں دی گونج
جیون ہے اک گونگی چیک
اسیں آں اینے بدقسمت
منگیاں وی نئیں ملدی بھیک
چار چوفیر مرے بھانبڑ
میں آں دوزخ دا وسنیک
وگڑی دنیا نوں نہ چھیڑ
تیتھوں ہونی نئیں ایہہ ٹھیک
کنڈ سمے دی لاون لئی
ہو جامیرے نال شریک

لئے لئے ساہ ادھارے جیوے
کہڑا زہر غماں دا پیوے؟
ویکھ کے گھپ ہنیریاں راتاں
بل اٹھے نیں دل دے دیوے
ہجر دی سڑدی بلدی اگ وچ
مچھی وانگوں جان تلیوے
عشق دی ڈاہڈی نگری اندر
رانجھا ہیر دا چاک سدیوے
نچن توں کجھ عذر نہ مینوں
جیکر رُٹھا یار منیوے
واہ وا سرخ گلاب کھڑے نیں
کہڑا پھٹ جگر دے سیوے؟
سحؔر بے قدراں دی وستی وچ
پتھر دے مُل لال تلیوے

لبھ رہیا واں دل دا چانن وگدی لہراں وچوں
ایہہ موتی تے ہتھ نئیں آنا ست سمندراں وچوں

میں آں جھلا دنیاں توں نیں میرے کم اوتے
خوشبوواں کنڈیاں چوں لبھاں، شیشے پتھراں وچوں

فقر دی گدڑی میلی ایسی سب عیباں نوں کجے
پیر ہو جاون ننگے اکثر چٹیاں چدراں وچوں

سنگ مرمر دے پکے قبے اکثر گونگے بولے
نمی جہی خشبو آوے کجھ کچی قبراں وچوں

اونہاں نوں نئیں ڈھوئی ملنی دوئیں جہانیں کوئی
جہڑے وی ڈگے نیں سجناں تیریاں نظراں وچوں

اک دن موسم نے سینا اے رنگ برنگا چولا
لیرو لیر مرے گلے دی پاٹی کتراں وچوں

ہنجواں دے حرفاں نال اوہنے کاغذ بھریا ہوئیں
پانی جہا پیا ہتے سارے خط دیاں سطراں وچوں

سُن سکدا اے دل دے کناں نال کوئی جے چاہوے
چیتر دا اکتارا سُکے پیلے پتراں وچوں

میں سمجھاں گا سحر حیاتی ساری سَور گئی اے
اک سدھر جے پوری ہو جائے میریاں سدھراں وچوں

مسجد مندر ایویں لائے گیڑے نیں
اوہ تاں میری شہ رگ توں وی نیڑے نیں
اللہ ہی ہُسن حافظ ایس سفر دا اے
غم دے ڈونگھے شوہ وچ دل دے بیڑے نیں
ایسی ڈاہڈی پیار دی تلکن بازی سی
سارے کپڑے چکڑ وچ لبیڑے نیں
نفرت دے زہراں وچ بجھے بول ترے
ساڈے لئی تے سجناں مکھن پیڑے نیں
رانجھے تے ہُسن جان دے ویری بن بیٹھے
ہیر نوں چاہون والے سارے کھیڑے نیں
نئیں بنایا منصف کسے وی دوجے نوں
دل نے اپنے جھگڑے آپ نبیڑے نیں
دوس نئیں کجھ سحر کسے نوں دے سکدا
میں تے آپ ای سارے درد سہیڑے نیں

یاد تری پُھلاں دے بدلے کنڈے بھر جاندی اے
پاسے پرتدیاں ای ساری رات گزر جاندی اے
ہجر دے انھے شوہ وچ تیرا دھیان جدوں آ جاوے
ڈبدی ڈبدی میرے ساہ دی بیڑی تر جاندی اے
مینوں اپنے آپ دی کوئی سار نئیں رہ جاندی
خبرے نظر تری کیہ دل تے جادو کر جاندی اے
اوہدے چن جیہے مکھڑے دی کیہ دساں میں لشکاں؟
چانن ای چانن اے جتھوں تیک نظر جاندی اے
ہو سکدے تلوار بنے ایہہ سجری کلیاں دے لئی
تیز ہوا دے بُلّے توں ہر ٹہنی ڈر جاندی اے
سحر نیں عشق دے پینڈے اوکھے اوکھی ایہدی گھاٹی
جہڑا اپڑے اوہدی جیون بازی ہر جاندی اے

نکو نکیں بھریا ہونا کاسے دا
صبر قرار ازماوے ہور وی پیاسے دا
رنگت اوہدی جگمگ سوہنے مکھڑے دی
جسراں کوئی سونا ہووے پاسے دا
کسے پرانی گل دی یاد دواندا اے
بلھاں اُتے سجرا رنگ دنداسے دا
میں تے ایویں گل اخوتی کیتی سی
بنیا ویکھو کویں مڑاسا ہاسے دا
اکو جہے نیں دشمن کیہ تے سجن کیہ
فرق نئیں اے کوئی رتی ماسے دا
مینوں تے شکوہ اے اپنے یاراں تے
کجھ تے مونہوں کہندے حرف دلاسے دا
شہر ہووے یا سُنج کتے دل خوش نئیں
حال بھلا کیہ پچھئے ایس اُداسے دا

دل میرے دا حال اے اساں غم دے وچ
پانی اُتے ترنا جویں پتاسے دا
گلاں کر کے خالی کندھاں نال سحرؔ
دن لنگھے سنسان حویل دے واسے دا

جاؤ نی اڈن ہار ہواؤ!
پردیساں دی خبر لیاؤ
شاید آجان آون آلے
فالاں پاؤ کاگ اڈاؤ
چن تک اپڑن والیو لوکو!
اپنا شہر وی آن وساؤ
دلاں توں ساری کالک مُکے
پیار دا اوہ چانن لے آؤ
ویریاں توں میں جھلا پچھاں
سجناں دا کجھ حال سناؤ
دل دی گل نہ جگ نوں دسو
پُھلا نوں نہ اگ اچ پاؤ
پیار دا بھیت نہ ہو جائے چوری
موتی مٹی وچ دباؤ

جنگل وچ وی ہر شے توں ڈر لگدا اے
مینوں تے ایہہ اپنا ای گھر لگدا اے
جدھر ویکھو سدھراں چھلاں مار دیاں
دل وی اک بے انت سمندر لگدا اے
اک دن پُھل وی آن گے ایہناں شاخاں تے
اکھاں تے ہنجواں دا وتر لگدا اے
پنجرے توں اڈن دا پنچھی کیوں سوچے؟
اکو حال ای اندر باہر لگدا اے
دل وچ ون سونی مورتاں سجیاں نیں
سانوں تے ایہہ کوئی مندر لگدا اے
ہن تاں پنڈاں وچ وی بندے کلے نیں
اوہو تیرے شہر دا منظر لگدا اے
غیراں دا پتھر تے ہوندا اے پتھر
آپنیاں دا پُھل وی پتھر لگدا اے
چودھویں رات دا چن ذرا اسمانیں ویکھ
اوہدے ای متھے دا جُھمر لگدا اے

لالو لال لہو وچ ڈبیا اے جہڑا
ڈگدے ہوئے پنچھی دا پر لگدا اے
اوہو دھوکھے والے لچھن نیں ایہدے
رہزن اے جو سانوں رہبر لگدا اے
سحر اے سجے کھبے چھڈ کے اپنی تھاں
ایدھر اے نہ سانوں اودھر لگدا اے

دل دا کیہ اے شوہ وچ کلا چھوڑے گا
گھمن گھیری وچ ای بیڑی بوڑے گا
ہجر دا روگ جے لایا اے تاں فر ویکھو
کسراں رگ رگ وچوں لہو نچوڑے گا
کجھ پتہ نئیں مالی دی کیہ مرضی اے؟
ٹہنی اتوں کہڑے پھُل نوں توڑے گا
آون والے دن دا کجھ عتبار نئیں
کس نوں میلے کس نوں آن وچھوڑے گا
کول کسے دے دل دا نئیں علاج کوئی
کون ایہہ ٹٹیا ہویا شیشہ جوڑے گا؟
ایسے آس تے اوہدی راہ وچ بیٹھے آں
کدی تے سانول آن مہاراں موڑے گا
جنھے اج نفرت وچ ٹھڈے مارے نیں
ہینیاں اگے کل اوہو ہتھ جوڑے گا

ایہو جہی انہونی ہو وی سکدی اے
شیشہ اک دن پتھر نوں وی توڑے گا
عشق دا پندھ سحؔر تاں پندھ تھلاں دا اے
ہر چھالے وچ سو سو کنڈے پوڑے گا

جو کتنا ای گت لے کڑیئے چرخے اُتے آپے
اک دن سوہرے گھر جانا ایں چھڈنے پینے ماپے
نواں دہاڑا نویں نویں دکھ دے جاندا اے دل نوں
کہنوں کہنوں روئیے کہدے کہدے کریئے سیاپے
اوہنوں وی کجھ سیک پچایئے اپنے من دی اگ دا
کدتک کوئی کلیاں بہہ کے ہجر دے بھانبڑ تاپے
جیون اک اوکھا پینڈا اے مکن وچ نئیں آندا
لمی رات وچھوڑے والی کہڑا ایس نوں ناپے
کالی رات دا روپ وی تیرے نال اے چانن بھریا
چٹا دن وی تیرے باجھوں رات ہنیری جاپے

جد پچھلے پہر رات نوں آندی اے تری یاد
رہ رہ کے کئی وار جگاندی اے تری یاد
روندی اے کدی آپ رواندی اے تری یاد
مینہ ہجر دا اکھاں توں وساندی اے تری یاد
ہر شام ہوا نال مرے چلدی اے کھیہ کے
ہر شام نواں گیت سناندی اے تری یاد
بیتے ہوئے پل پل میں بھلا کسراں وساراں؟
تصویر مرے دل تے بناندی اے تری یاد
فر جاگدی اکھاں نوں اوہو سفنے پرانے
ہر روز نویں کر کے وکھاندی اے تری یاد
لگدا اے جو میتھوں ویں ایہہ سنگدی اے جھجکدی
میتھوں وی کئی بھیت لکاندی اے تری یاد

اج راتیں مہمان اوہ میرے وتے نیں
ست اسمان اج میرے پیراں تھلے نیں
میں وسنیک آں عشق دی چانن نگری دا
سورج چن تے تارے مرے محلے نیں
پڑھنا واں ہر ساہ نماز میں یاداں دی
دل دے چارے پاسے مرے مصلے نیں
اج وی دُورای دسے جھوک اوہ رانجھن دی
اج وی غم دے شیہاں پتن ملّے نیں
کوئی وی ایتھے اک دوجے نوں پچھدا ئیں
شہر ترے دے واسی کلم کلے نیں
منگے رات تو چانن اگ تو ں کلیاں نوں
دل جھلّے دے سارے کم اوتے نیں
نویاں گلاں کر کے ہور ستاندے او؟
حالی تے اوہ پچھلے پھٹ وی اتے نیں
کوئی نویں سوغات سحؔر ئیں کول مرے
اوہو بیتیاں یاداں میرے پلّے نیں

آخر اکھ چوں آپ ای اتھرو چوئے نیں
کناں چر ایہہ موتی اساں لکوئے نیں
شاواشے اس دل دے فیر وی تھکیا ئیں
بھانویں کنے بھار غماں دے ڈھوئے نیں
صاف اے کنی چٹی چادر یاداں دی
ہنجواں مَل مَل داغ جگر دے دھوئے نیں
مدتاں ہوئیاں دل تے لگے زخماں نوں
ویکھوتاں ایہہ اج وی نویں نروئے نیں
ہن تک جیندے نیں کجھ لوکی مر کے وی
جیندے جی کجھ لوکی موئے موئے نیں
دل وچ مہک رہے نیں زخم جدائی دے
شاخاں وچ ایہہ کس نے پُھل پروئے نیں
تاں جا کے کجھ شکل بنی اے شعراں دی
کناں چر ایہہ اپنے لہو اچ گوئے نیں
مَساں مَساں ویکھی اے سرگی تاریاں نے
ساری ساری رات سحؔر ایہہ روئے نیں

دشمن نوں وی مل لینے آں
کم ذمے مشکل لینے آں
جو ہویا سو ویکھ لواں گے
عشق دے شوہ وچ ٹھل لینے آں
کل دا کیہ عتبار کسے نوں؟
اج دا دن ہس کھِل لینے آں
قسمت دے وچ نئیں جو ملنا
خواباں وچ ای مل لینے آں
کاروبار ایہو کر لیے
دل دینے آں دل لینے آں

ہولی ہولی عمر گزردی جاندی اے
بند مٹھی چوں ریت کھِلردی جاندی اے
اک اک ساہ حیاتی دا اے سرمایہ
قطرہ قطرہ گاگر بھردی جاندی اے
تیرے باجھ سویر دی اکھ اچ اتھرو نیں
شام وی ملے ہوکے بھردی جاندی اے
انیاں تیز اے خنجر درد وچھوڑے دا
لوں لوں دے وچ نوک اتردی جاندی اے
جند نمانی روگ اوتے لا بیٹھی
چھاں اچ سڑ دی دھپ اچ ٹھردی جاندی اے
ہیر نوں وس نہ پاؤ ڈاہڈے کھیڑیاں دے
ترلے پاندی منتاں کردی جاندی اے
جدوں دی دل دے اُتے غم دی تریل پئی
ایہدی صورت ہور نکھردی جاندی اے
پردیساں وچ رہ کے اپنے دیساں دی
ہُسن تاں اک اک شکل وسردی جاندی اے

کسے نوں پکے پتناں تے وی خوف آوے
کوئی کچے گھڑے تے تر دی جاندی اے
کیہہ کہیئے اس دنیا بے عتباری نوں
کر کے اک اک گل مکر دی جاندی اے
سحؔر جی اینے مگن او کہڑیاں سوچاں وچ
پیالی اندر چاء وی ٹھر دی جاندی اے

شہر ترے دے لوک وی کنے بھولے نیں
ہیرے دی تکڑی وچ پتھر تولے نیں
جدوں دی تیرے آون دی اے دس پئی
موسم دے وی سُو ہے ساوے چولے نیں
منزل تک میں کسراں اپڑ سکناں واں
رستے دے وچ کنے وا وروے نیں
بھانویں اندروں بولن نوں نئیں جی کردا
میرے منہ تے اوہو ماہیئے ڈھولے نیں
خورے کہڑے کھیڑیاں دی اے نظر لگی؟
ہیراں باجھوں خالی خالی ڈولے نیں
ہجر نے غم دی چخاچ اسراں سٹیا اے
میرے چار چوفیرے بھخدے کولے نیں
پنجرے اندر رکھنا ساڈے وس نئیں
اڈن لئی ہُن پنچھی نے پر کھولے نیں
دساں حال سحؔر کیہ وستی والیاں نوں؟
اکھوں ایہہ انھے نیں کنوں بولے نیں

دل وچ اوہدی یاد دا بھانبر ہر دم بلدا رہندا اے
جس دم ویکھو غم دا بوٹا پُھلدا پَھلدا رہندا اے
کون آہندا اے دل دی وستی سُنجی اے آباد نئیں؟
اس وستی وچ ہر ویلے غم یار پُنل دا رہندا اے
دنیا دا غم اپنا نہ خوشیاں اپنے وس اندر نیں
چن خوشیاں دا غم دا سورج روز ای ڈھلدا رہندا اے
ککھوں ہولے پانیوں پتلے گلیاں اندر رُلدے آں
سانوں تیرے شہر دا ہر اک شخص کچلدا رہندا اے
میرے لئی کیہ فیدہ دسو ساون دی اس کن من دا
میرا تن من ہجر دی اگ اچ سڑدا بلدا رہندا اے
پل لئی دَر کھڑکایا ہونیں کملی وا دے پلّے نیں
دیر تائیں میرے بُوہے دا کنڈا ہلدا رہندا اے

بھل گیا چن ماہی تینوں میرا پیار وے
تیریاں اڈیکاں وچ لنگھی اے بہار وے

اکھاں وچ کجلا نہ بُلھاں تے لالیاں
وڈھ وڈھ کھان مینوں کناں دیاں والیاں
رُس گیا میتھوں میرا ہار تے شنگار وے
تیریاں اڈیکاں وچ لنگھی اے بہار وے
ملیا نتیجہ مینوں اکھیاں ملان دا
ہویا اے زمانہ سارا ویری میری جان دا
تیرے باجھوں کون سنے دل دی پکار وے
تیریاں اڈیکاں وچ لنگھی اے بہار وے
کہندا سیں نہ دنیا دی رسماں توں ڈراں گے
کٹھے اسیں جیواں گے تے کٹھے اسیں مراں گے
یاد کر آپنے توں قول تے قرار وے
تیریاں اڈیکاں وچ لنگھی اے بہار وے

❁

جھانجھر چھن چھن کردی اے
مکھڑے تے چھائی اے لالی
اکھیاں دے وچ رات اے کالی
دل دی بیڑی پیار دے شوہ وچ ڈب ڈب تردی اے
جھانجھر چھن چھن کردی اے

پیار اچ انگ انگ مہک رہیا اے
لہو رگاں وچ چہک رہیا اے
بلھاں اُتے تریل پیار دی جگمگ کردی اے
جھانجھر چھن چھن کردی اے

جند نمانی کلم کلی
رج کے ہے انبھول تے جھلی
قول قرارتوں پہلاں جان غماں توں ڈردی اے
جھانجھر چھن چھن کردی اے

پیار اے بُلا تیز ہوا دا
پانی اے وگدے دریا دا
گھڑی پیار دی اکھ جھمکدیاں سارگزردی اے
جھانجھر چھن چھن کردی اے

❁

میرے ساہواں اچ تیری خشبو نی
میری اکھیاں دے وچ تیری لو نی

ایہناں شیشیاں چوں آپنے پیار دے
میں جاگدیاں ویکھنا واں سفنے
ایہہ نیناں دیاں باریاں نہ ڈھو نی
میرے ساہواں اچ تیری خشبو نی

میرے خواباں وچ تیری مہکار اے
میری اکھیاں اچ تیرا ای خمار اے
ہُن دل دے وی نیڑے ذرا ہو نی
میرے ساہواں اچ تیری خشبو نی

جے وچھڑے تے فر مر جاں گے
اسیں جگ اُتے ناں کر جاں گے
روح اک اے تے بت ساڈے دو نی
میرے ساہواں اچ تیری خشبو نی

ہالی

موہڈے تے ہل پنجالی اے
ایہہ دیس مرے دا ہالی اے

ہمت تے اُدم والا اے
ایہہ کھیتاں داں رکھوالا اے
جے دیس مرا اک گلشن اے
اِس گلشن دا ایہہ مالی اے
ایہہ دیس مرے دا ہالی اے

متھے تے مڑھکا وگدا اے
محنت دا سورج جگدا اے
کیہہ کہنا ایہدی عظمت دا
چہرے تے بھخدی لالی اے
ایہہ دیس مرے دا ہالی اے

دھپاں تے پالے جردا اے
مٹی نوں سونا کردا اے
ایہہ ایہدا دم اے فصلاں تے
ہر پاسے اک ہریالی اے
ایہہ دیس مرے دا ہالی اے

منہ تے لالی ملدی پئی اے
رات پوشاک بدلدی پئی اے
پل دو پل تاں بہہ جا سجناں
ہجر ہنیری چلدی پئی اے
پت جھڑ دی پیلک نہ پچھو
چارے پاسے ہلدی پئی اے
نکل جے آیا غم دی اگ توں
نویں چنگا اک بلدی پئی اے
فیر جوانی ہتھ نئیں آنی
ایہہ دوپہر تاں ڈھلدی پئی اے
کل دے کم نوں کل تے رکھو
ایڈی وی کیہ جلدی پئی اے؟
سحر نویں نئیں عشق دی دولت
جھولی وچ ازل دی پئی اے

منگدے گھر گھر ایہہ وچارے نئیں چنگے لگدے
جوگی دنیا دے دوارے نئیں چنگے لگدے
مہکے پھلاں دے نظارے نئیں چنگے لگدے
دل نوں ایہہ جھوٹے سہارے نئیں چنگے لگدے
میری اکھاں تے ہنیرا ای رہوے چنگا اے
ایہہ چمکدے ہوئے تارے نئیں چنگے لگدے
چنگیاں لگدیاں چھلاں مینوں طوفان دیاں
میری اکھاں نوں کنارے نئیں چنگے لگدے
اپنے اکلاپے دا کیہ حال میں تینوں دساں؟
تیرے بن دن جو گزارے نئیں چنگے لگدے
کوئی تے وعدہ کریں ایسا جو پورا ہووے
نت نویں سانوں ایہہ لارے نئیں چنگے لگدے
کچی گلی ای سحؔر چنگی اے جنگل اندر
سانوں ایہہ محل منارے نئیں چنگے لگدے

بے خبری وچ سانوں ٹھگے
کون اس دل دے آکھے لگے؟
نیناں دے سُکے پربت چوں
ہنجواں دے دریا نیں وگے
ٹیساں رڑکن چار چوفیرے
زہر غماں دا اے ہر رگے
دل دار راز سمجھ نئیں سکدے
لوکی وی نیں وچھے ڈھگے
چھوڑ اخیر عشق دا کھہڑا
ہُن تے آگے سر وچ بگے
سحؔر نری نادانی تری
داغ لوایا چٹے جھگے

کل تک سانوں ملدے سن جو یار پرانے بن کے
اج اوہ کولوں دی لنگھے نیں ست بگانے بن کے
پل دو پل گزارے سن جو نال کدی سجناں دے
اکھاں دے وچ وسدے نیں اوہ خواب سہانے بن کے
اپنی ذات دے اندر خبرے کیہ کیہ کمل کھلاون؟
محفل وچ جو بہندے نیں دانے پر دھانے بن کے
اُچی لین اڈاری جہڑے پنچھی اسماناں تے
ویلے دے تیراں دے آخر رہن نشانے بن کے
ویہندیاں ویہندیاں کنے ویرانے باغاں وچ بدلے
ویلے ہتھوں رہ گئے کنے باغ ویرانے بن کے
عشق جنھاں دے ہڈیں رچیا اوہ کیہ جانن عمراں؟
چھڈ نئیں سکدے ایہدا کھہڑا دادے نانے بن کے
تیرے مست خیالاں نے چھلاں تے جادو کیتا
کتھوں آئے گھمن گھیری وچ مہانے بن کے
جہڑے کل تک ساڈے گل دا ہار بنے ہوئے سن
سڑ دے بلدے پے نیں اوہو ککھ تے کانے بن کے

وڈیاں وڈیاں گلاں لوکی ایویں ای پی جاندے
نکیاں نکیاں گلاں دے رہندے افسانے بن کے
اپنا آپ گوا کے اوہدے اگے جھک نئیں سکدے
کدی وی زندہ رہ نئیں سکدے اسیں بے آنے بن کے
سمجھ نئیں میں سکیا ہن تک ایہہ کیہ راز اے گُجھا؟
اوہدے ہجر دے پل وی گزرن سحؔر زمانے بن کے

خوشی غمی دیاں وکھو وکھ تصویراں نیں
کیہ کیہ جیون خواب دیاں تعبیراں نیں
میں قیدی آں آندے جاندے ساہواں دا
میرے گل وچ چھنکدیاں زنجیراں نیں
ہو سکدے اوہ دل دا بڑا امیر ہووے
جہدے تن تے پاٹیاں ہویاں لیراں نیں
اونے نیویں لوک نیں رہندے ایتھاں وچ
جنیاں اُچیاں اُچیاں ایہہ تعمیراں نیں
جنھاں نوں نئیں پڑھنا اوس کسے دے وی
متھے دیاں لکیراں اوہ تحریراں نیں
اجکل تاں رانجھے وی جوگ نئیں لیندے
ہسدیاں ہسدیاں ڈولی چڑھدیاں ہیراں نیں
سحرؔ سمجھ نئیں سکیا کوئی دل کیہ اے؟
کیہ کیہ ایس کتاب دیاں تفسیراں نیں

اُڈے غم دے اوہ چنگیاڑے
جنھاں دل دے جُھگے ساڑے
گھوڑی چڑھے نہ کھارے بیٹھے
خالی ڈولی لے آئے لاڑے
اسیں آں اج دی ہیر دے رانجھے
کھولے وال نہ گلے پاڑے
اکھاں توں اتھرو نئیں ڈلھدے
ڈاہڈے توں ڈردے نیں ماڑے
تیری بے پروائی سجناں!
کنے وسدے شہر اُجاڑے
اج سحرؔ اے ساڈی واری
خبرے غم کل کس نوں تاڑے؟

پی پی لہو ایہہ رجدے پے نیں
پھٹ جگر دے سجدے پے نیں
خالی گھر وچ کون آوے گا؟
ایویں بوہے وجدے پے نیں
اک وی ٹہکا نظر نئیں آندا
بدل ایویں گجدے پے نیں
پیر تے ننگے نیں اونہاندے
سرنوں جہڑے کجدے پے نیں
باہروں جہڑے ثابت سالم
اندروں ٹھدے بھجدے پے نیں
کل دی کوئی گل نئیں اے
فکرتاں سارے اج دے پے نیں

کاگ بنیرے بول رہیا اے
دل سینے وچ ڈول رہیا اے
غم دی تیز ہوا دا بُلا
دل دی کنڈی کھول رہیا اے
جوگی دے کجھ ہتھ نئیں آنا
ایویں مٹی پھول رہیا اے
کناں اے نادان زمانہ
پیارنوں زر وچ تول رہیا اے
ہُسن کھلیاں نیں دل دیاں اکھاں
کد تائیں انھول رہیا اے

ٹٹ جاندی اے یاری دھاگے وانگوں اے
کچی نیندر کچے رشتے وانگوں اے
جناں جوڑو گے اوناں ای ٹٹے گا
دل دی حالت ٹٹے شیشے وانگوں اے
جدوں دی جھاتی ماری اے اپنے اندر
ہر چہرہ ہن اپنے چہرے وانگوں اے
بلدا اے پورا نہ بجھدا اے پورا
دل دی صورت ایسے دیوے وانگوں اے
ذرا ذرا جہی گل تے وی رو پینے آں
ساڈی حالت بالکل بچے وانگوں اے
توں جو اک پُھل سٹیا اے میرے اُتے
ایہدی چھوبھ تے ساری کنڈے وانگوں اے
کوئی کیہ تعبیر حیاتی دی دسّے؟
انھے تے گونگے دے سفنے وانگوں اے

تھل وچ کوئی در اے ناں دیوار کوئی
میرے ای ایہہ گھر دے نقشے وانگوں اے
کیہ ڈگیا اے سحؔر ایہہ اکھ دی ٹیسی توں؟
اسماناں تے ٹھدے تارے وانگوں اے

تیرا میرا میل اے
دھپ تے تریل اے
اکھیاں دے دیویاں اچ
ہنجواں دا تیل اے
زندگی نمانیاں دی
اک سکّی ویل اے
کدی ہار کدی جِت
زندگی وی کھیل اے
قید ہویا آدمی
سدھراں دی جیل اے

اقبالؒ

اقبال اجیہا ہیرا اے جدھا ہر تھاں تے لشکارا اے
ایسا انملا موتی اے جدھا ہر تھاں تے چمکارا اے

اوہ مرد قلندر فطرت دے گُجھے بھیتاں دا محرم سی
دردی سی نمو جھانیاں دا غمگین دلاں دا محرم سی

تارے بن بن سوچاں اوہدی جو جگمگ جگمگ کردیاں نیں
سورج دیاں تکھیاں کرناں وی اوہدے سامنے آن توں ڈردیاں نیں

گونگے بے آسے ہونٹھاں نوں اوس بولن دا پیغام دتا
ظلماں دی سُولی دے اگے منہ کھولن دا پیغام دتا

❁

توڑ کے نہ جاویں میرے دل دا توں مان نی
توں ای میری جنداں تے توں ای میری جان نی

مورنی دی ٹور تیری سرو جیہا قد نی
سوہنئے کیہ دساں تیرے حسن دی کیہ حد نی
موتئے دی مہک ایں توں چن دی توں چاننی
توں ای میری جنداں تے توں ای میری جان نی
جاناں میں توں ای میرے دل دی ایں چورنی
دل اتے میرا کوئی چلدا نئیں زور نی
لکھیا اے دھرتی دے لیکھ اسمان نی
توں ای میری جنداں تے تو ای میری جان نی
تیرے نال بیتے دن کویں میں وساراں گا
تیرے باجھ کسراں میں زندگی گزاراں گا
چھڈ کے نہ جاویں اجے سدھراں جوان نی
توں ای میری جنداں تے توں ای میری جان نی

قائدؒ

صدیاں دے بولے کناں وچ جد آزادی دے راگ پئے
جو گوہڑی نیندر سُتے سن اوہ اکو واج تے جاگ پئے

بے انت ہنیری راتاں نوں اک چن ملیا رشنائی دا
پستی وچ ڈگے ڈٹھیاں نوں اُدم ملیا اُچیائی دا

دھندلے بے شکل خیالاں نوں اک روشن جہی تصویر ملی
ایہہ ملک ان ڈٹھا سفنا سی جنھوں قائد دی تعبیر ملی

پاک فوج

پاک فوج دے شیر جوانو
غازی اتے دلیر جوانو
عظمت دے اچے اسمانو
پاک فوج دے شیر جوانو!
تسیں او صبر تے ہمت والے
تسیں او وڈی عظمت والے
ساڈے شیرو مرد میدانو
پاک فوج دے شیر جوانو!
ساڈا مان تران تسیں او
ساڈی عزت شان تسیں او
ساڈی جند او ساڈی جان او
پاک فوج دے شیر جوانو!

بو ہے

نیلے پیلے او دے لال سنہری بو ہے
اچیاں اچیاں کندھاں دے نیں پہریدار
ایہناں دے رنگاں دی
چمکیلی مہکار
شہر دی گلیاں دا سنگھار
خبرے انہاں اندر رہون آلے
سارے دل وی ہوون
رنگاں توں بھرپور
خوشبو آں نال چُور

سورج دا آرٹ

سورج اک مصور اے
جدھیاں تصویراں
چن تے تارے
پھلاں دے دلکش نظارے
دریا لہراں
اڈدے بدل
سرد ہواواں

جادو

سورج چڑھیا
ہر اک پاسے دھپ دے تکھے رنگاں دی
اک نہر اے جاری
جہدے اک کنارے اتے
میرا ایہہ کمرہ اے
اک کھڑکی دے رستے
دھپ دے تکھے رنگاں دی ایہہ نہر
مرے کمرے تک آ پہنچی اے
کمرے دی ہر شے تے اک جادو طاری اے
ایہہ صوفہ ایہہ کُرسی میز تے ٹیبل لیمپ تے
پیلی پیلی دھوڑ
کسے انجانے دیس دی شہزادی دے
گورے چٹے مکھڑے دی کرناں وچ
ڈب گئی اے

راہواں

پٹھیاں سدھیاں ڈنگیاں لیکاں
ہتھاں تے نیں اسراں
جسراں دور دراڈے وسدے سانول دے
انجانے شہر نوں جاون راہواں
شہر جدھے ہر در دیوار تے
دکھ دا اے پرچھانواں

پچھلی راتیں

پچھلی راتیں
اک جنگل وچ
مردہ تے ٹھنڈے پتراں دے
زرد درختاں دی چپ دا منظر
جد چن نے ڈٹھا، تاں گھبرایا
اوہ جنگل دے نیڑے آیا
ہتھ اچ نوردی وجھلی لے کے
فیر وی چار ے پاسے سُنّم سان تے چپ گھڑُپ سی
ہر شے نوں اک انجانا اَن ڈٹھا ڈر سی
جسراں اوہ جنگل وی کوئی خواباں دا ویران کھنڈر سی
اوہ ویران کھنڈر
جو صدیاں پہلاں راج محل سی

پانی دی نقاشی

کہندے نیں جو پانی دا کوئی رنگ نئیں اے
ایہدی کوئی شکل نئیں اے
سرد ہوا دی صورت
ایہہ بے رنگ جہی شے اے
لیکن بدلاں اندر
بجلی دی تصویراں
نقش نیں کہدا؟
پینگ دے ستاں رنگاں دا
نقاش اے کہڑا؟
پانی
ایہہ بے رنگ تے سادہ پانی!

چہرے

روشنیاں رنگاں خوشبو آں دے
اس وسدے شہر اچ ڈٹھے
کجھ کملائے
تے کجھ کھڑ دے چہرے
جنھاں دے متھے تے لکھے سن
کجھ مدھم کجھ شوخ لکیراں دی صورت وچ
کجھ دکھاں کجھ خوشیاں دے افسانے

اِک سی بادشہ

Kulliat-E-Hussain

2

1

اک سی بادشہ

(بالاں لئی کہانیاں)

حسین سحر

سحر سنز.....لاہور/ملتان

ضابطہ

(سارے حق راکھویں)

اشاعت اول 2008ء

اہتمام .....الکتاب گرافکس پل شوالہ ملتان

ناشر..... سحر سنز، لاہور/ملتان

قیمت ..... پنجاہ روپے

ملن دا پتہ: کتاب نگر حسن آرکیڈ ملتان چھاؤنی

5

ترتیب

1۔اک سی بادشہ	8
2۔نقلی شہزادی	15
3۔عقلمند لکڑہارا	24
4۔پنج سوال	29
5۔بیوقوف گدڑ	34
6۔نیلی بلی	39
7۔چیکومیکو	43
8۔بہار	48

6

9۔ہراجھنڈا	53
10۔عجیب سفنا	60
11۔بے داغ محل	68
12۔غریب طالب علم	74

☆☆☆☆

انتساب

شوذب، رمیشہ، شہنام، کائنات

تے

اُسوہ، عُروہ

دے ناں

اک سی بادشہ

اک سی بادشہ..... جدھاناں سی آکاش، اوہدے دو پتر سن، اک داناں سی چن تے دوجے دا سورج، چن بڑے اچھے اخلاق دا مالک سی۔ ہر کسے نال باادب پیش آندا، پر سورج بڑا بد اخلاق تے غصے والا سی، کسے نال سدھے منہ گل نہیں سی کردا۔ ہر ویلے لڑدا جھگڑدا رہندا، جدوں آکاش بادشہ بڈھا ہویا، تاں اوہ ہر ویلے ایسے سوچ وچ رہندا کہ دونواں پتراں وچوں کس نوں اپنی جگہ دیوے؟ اوسراں وی اوہ دونویں بھرا تُوڑے سن، نہ کوئی چھوٹا سی نہ کوئی وڈا۔ اوہدی سمجھ وچ کجھ نہ آیا، تاں اوہنے اپنے وزیر نال مشورہ کیتا۔ وزیر بڑا نیک تے عقلمند سی، اوہنے بادشہ نوں جواب دتا، عالی

جناب! تسیں ایسراں کرو کہ دونواں شہزادیاں دا مقابلہ کراؤ، لینہاں وچوں جہڑا وی کوئی وڈا کارنامہ کرکے وکھاوے اپنی جگہ اوہنوں دے دیو۔

بادشہ نوں وزیر دی ایہہ تجویز پسند آئی۔ سو اک دن او ہنے اپنے دونواں پتراں نوں بلا کے آکھیا ''پترو! میں چاہناں کہ تسیں کوئی وڈا کارنامہ کرکے وکھاؤ، تہاڈے دونواں وچوں جدھا کم وی زیادہ شاندار ہووے گا، میں آپنی جگہ تخت تے اوہنوں بہا دیاں گا''۔

دوجے دن سورج شہزادہ اپنے نال بہت ساری فوج لے کے روانہ ہوگیا۔ اوہ جہڑے پاسیوں وی گزریا، کھیتیاں اجاڑ دا چلا گیا۔ او ہنے کئی ای وستیاں برباد کر دتیاں، ٹردے ٹردے آخر اوہ اک جنگل وچ پہنچ گیا، او تھے اوہنوں اک جُھگی جہی نظر آئی، اوہ بے دھڑک اندر چلا گیا۔ اندر اوس ویکھیا کہ اک فقیر عبارت کر رہیا

اے۔ بدمزاج تے مغرور شہزادے نے جاندیاں سارای اوہنوں اک ٹھڈا ماریا۔ فقیر نے دردتوں بے چین ہو کے کہیا۔ ''اوظالما! ہن تیری لت گئی'' تے ایہہ کہہ کے فقیر غائب ہوگیا، ہن چاہیدا تاں ایہہ سی جو شہزادہ اپنے گناہ دی معافی منگدا تے توبہ کردا، پر او ہنے کوئی پروانہ کیتی تے اگے ٹر پیا۔

اودھر چن شہزادے دا حال وی سنو، او ہنے معمولی لباس پایا تے گھوڑے تے سوار ہو کے ٹر پیا، دل وچ سوچیا جے دوجیاں دی مدد نال کوئی وڈا کم کیتا، تاں اپنی کیہ بہادری ہوئی۔ ٹردے ٹردے چن شہزادہ وی اک جنگل وچ اپڑیا۔ اک جگہ او ہنے اک بڈھے کسان نوں ویکھیا، جہڑا فصل دی تیاری واسطے اک بیلچے نال زمین کھود رہیا سی۔ اوہ بڈھا کمزور سی ایس لئی ایہہ کم بڑی مشکل نال کر رہیا سی، شہزادہ اوہدے نیڑے جا کے رک گیا تے محبت بھری آواز نال او ہنے پچھیا ''بابا جی! کیہہ تہاڈے کول ہل تے ڈھگائیں، جو

ایسراں تکلیف اٹھار ہے او؟

بڈھے نے رک کے شہزادے ول غور نال ویکھیا تے فیر کہیا، پتر! ہل تے ڈھگے میرے کول سن تاں سہی، پر اک ڈھگے دے مرجان نال ہل وی بیکار ہوگیا اے تے دوجا ڈھگاوی، تے ہن میں مجبور ہوکے بیلچے نال ای اپنا کھیت تیار کرر ہیاں۔ بڈھے دی ایہہ گل سن کے چن شہزادہ کجھ دیر سوچدا رہیا، فیر کجھ سوچ کے کہن لگا۔ بابا جی! جے میں اپنا گھوڑا تہانوں دے دیا، تاں تسیں لے لو گے؟ میرا خیال اے میرا گھوڑا تہاڈا ہل چنگی طراں کھچ لوے گا۔ ایہہ سن کے بڈھے نے کہیا، ایہہ تاں ٹھیک اے پتر! پر توں مسافر معلوم ہوندا ایں، گھوڑا مینوں دے دیویں گا تے آپ سفر کس طراں کریں گا؟ شہزادہ گھوڑے توں تھلے لہہ کے کہن لگا "بابا جی! تسیں ایہدی فکر نہ کرو، میں اپنے لئی کوئی بندوبست کرلواں گا۔ ایہہ کہہ کے او ہنے گھوڑا بڈھے کسان دے حوالے کیتا تے اللہ دی آس

تے ٹر پیا۔ آکاش بادشہ نے دونواں شہزادیاں لئی ایک مہینے دی مدت مقرر کیتی سی، اک مہینے بعد دونویں شہزادے آئے، تاں اوہناں دی حالت ایہہ سی، پئی سورج شہزادہ اپنے نال بہت سارے قیدی تے مال دولت لیایا سی، پر کسے لڑائی وچ اوہ اپنی لت گوا بیٹھا سی، تے ہن اوہ وساکھیاں دے سہارے چل رہیا سی۔

دوجے پاسے چن شہزادہ پہلے توں وی زیادہ صحت مند تے خوبصورت نظر آرہیا سی، پنڈاں تے جنگلاں وچ گھمن پھرن نال اوہدی صحت بہت چنگی ہوگئی سی، پر اوہ سی خالی ہتھ، اوہ اپنے نال کجھ لیان دی بجائے سگوں اپنی سواری دا گھوڑا وی کسان نوں دے آیا سی۔

آکاش بادشہ نے خاص دربار لا کے دونواں شہزادیاں نوں اپنے اپنے کارنامے بیان کرن لئی کہیا۔ سورج شہزادے نے بڑی شیخی نال اپنی بہادری دے قصے سنائے، تے فیر بڑے فخر نال کہیا

''ابا جان! میں ہمسائے **ملک** دا بہت سارا علاقہ فتح کر کے آیاں، اوہدی گلاں سن کے بادشہ نے چن شہزادے نوں کہیا۔ ہن توں اپنا کارنامہ بیان کر'' چن شہزادے نے دکھ بھری آواز وچ کہیا، ''ابا جان! میں گھر توں تاں ایہو ارادہ لے کے **نکلیا** ساں جو کوئی وڈا کارنامہ انجام دیاں گا۔ پر جدوں گھروں باہر **نکل** کے ویکھیا، تاں پتہ **لگیا** کہ ہزاراں انسان تکلیف تے مصیبت دی زندگی گزار رہے نیں۔ ایہہ ویکھ کے مینوں بہت دکھ ہویا تے میں بس اوہناں دی مدد دی کردار رہیا، کوئی وڈا کارنامہ انجام دین دی ویہل ای نئیں ملی، فیر شہزادے نے بڈھے کسان نوں اپنا گھوڑا دین دا واقعہ وی بیان کیتا۔

چن شہزادے دی ایہہ گلاں سن کے آکاش بادشاہ تخت توں تھلے لہہ آیا، تے اوہنوں گل نال لا کے کہن لگا، پتر! یقین کر کمزوراں تے غریباں دی مدد توں ودھ کوئی وڈا کم نئیں۔ اسیں

تیرے ایہناں نیک کماں توں بہت خوش ہوئے آں تے اعلان کرنے آں کہ اج توں ایس سلطنت دا بادشاہ توں ہوویں گا۔ اوسے دن پورے **ملک** وچ خوشی دا جشن منایا گیا۔ تے چن شہزادے نوں تاج پہنا دتا گیا۔

☆☆☆☆

نقلی شہزادی

بڑے چر دی گل اے۔ کسے ملک تے اک نیکدل بادشہ حکومت کردا سی۔ خدا نے آخری عمر وچ اوہنے اک چن جہی دھی دتی۔ اوہدا ناں گلنار سی۔ جدوں گلنار وڈی ہوئی تاں بادشہ نوں اوہدے ویاہ دی فکر ہوئی۔ کافی سوچ وچار دے بعد اوہنے ہمسائے ملک دے شہزادے نال اوہدا ویاہ طے کر دتا۔ اجے کچھ دن ای گزرے سن جو بادشہ مر گیا تے اوہدے بعد اوہدی ملکہ حکومت کرن لگ پئی۔ ملکہ نوں اپنی دھی شہزادی گلنار نال بڑی محبت سی تے اوہ کسے ویلے وی اوہنوں اپنے توں جدا نئیں سی کر دی۔ پر آخر

اوہ دن وی آن اپڑیا کہ شہزادی نوں اپنا گھر چھڈنا پیا۔ اوہ اپنے خاوند دے ملک جان لئی تیار ہو گئی۔ ملکہ نے اوہنوں بہت ساریاں خوبصورت تے قیمتی چیزاں توں وکھ ریشمی لباس، ہیرے جواہرات، سونے چاندی دے زیورات تے برتن جہیز وچ دتے تے دو گھوڑیاں نال اک نوکرانی وی دھی دے نال کر دتی کہ راہ وچ شہزادی دا خیال رکھے۔

اوہ گھوڑا جدھے تے شہزادی سوار سی۔ بڑا تیز رفتار سی۔ ایہہ گھوڑا اوہنوں اوہدی اک سہیلی نے تحفہ دتا سی۔ اوہدے وچ اک خاص گل ایہہ سی جو اوہ انساناں دی طراں بول وی سکدا سی۔ ٹردیاں ہویاں ملکہ نے شہزادی نوں اک سنہری پتر وی دتا تے کہیا۔ دھیئے! اس پتر نوں سنبھال کے رکھیں۔ ایہہ تیرے بہت کم آوے گا۔ فیر ملکہ نے دھی دا متھا چمیا تے اوہنوں رب راکھا کہیا۔ شہزادی تے نوکرانی شہزادے دے ملک ول ٹر پیاں۔

اجے اوہناں تھوڑا پینڈا ای کیتا سی جو شہزادی نوں پیاس لگی۔ اوہنے نوکرانی نوں پانی لیان لئی آکھیا۔ پر نوکرانی بڑی چالاک تے مکار سی۔ اوہنے جدوں ویکھیا کہ اوہ محل توں بڑی دور نکل آئے نیں تے اکھاں پھرلیاں، کہن لگی۔ میں تیری نوکرانی نئیں آں۔ تینوں پیاس لگی اے۔ تاں آپ جا کے پانی پی آ۔ ایہہ سن کے شہزادی چپ ہوگئی تے ایدھر اودھر پانی لبھن لگی۔ آخر اوہنوں اک جگہ اک چشمہ نظر آیا۔ اوہ دوڑدی ہوئی اوتھے اپڑی تے چشمے دے ٹھنڈے مٹھے پانی نال اپنی پیاس بجھان لگ پئی۔ جدوں اوہ اوتھوں ٹری تاں ملکہ دے دتے ہوئے سنہری پتروچوں آواز آئی۔ جے تیری ماں ایہہ جاندی جو ایہہ نوکرانی مکار اے تے تیرے نال دھوکہ کرے گی۔ تاں اوہ کدی وی تینوں ایہدے نال نہ ٹوردی''۔ ایہہ آواز سن کے شہزادی بڑی حیران ہوئی تے رو پئی کہ رب جانے ہن اوہدا کیہ حشر ہووے گا؟ تھوڑی دیر بعد اوہ نوکرانی نوں آ ملی۔

پینڈا کافی لما سی تے دھپ وی تیز سی۔ ٹردیاں ٹردیاں شہزادی نوں دوبارہ پیاس لگی۔ اوہنے فیر نوکرانی نوں پانی لیان لئی کہیا۔ نوکرانی نے غصے نال کڑک کے فیر اوہو ای جواب دتا۔ میں تیری نوکرانی نئیں آں۔ تیرے وی ہتھ پیر نہیں۔ آپ جا کے پانی پی آ۔ ''شہزادی فیر کلم کلی پانی لبھن لئی نکلی۔ تے جدوں اوہ اک جگہ پانی پی رہی سی۔ تاں سنہری پتروچوں فیر آواز آئی۔ ''جے تیری ماں جاندی کہ ایہہ نوکرانی مکار تے بدنیت اے تے تیرے نال دھوکہ کرے گی۔ تاں اوہ کدی وی تینوں ایہدے نال نہ گھلدی''۔

ایس دفعہ جدوں شہزادی پانی پی کے واپس آئی تاں نوکرانی نے اوہنوں دھکا دے کے تھلے ڈیگ دتا۔ شہزادی کے کپڑے آپ پا لئے تے اپنے سادہ کپڑے اوہنوں پوا دتے۔ شہزادی چپ چاپ اپنے گھوڑے تے جا بیٹھی۔ مکار تے نمک حرام نوکرانی نے شہزادی دا بھیس بدلدیاں ای اوہنوں کہیا۔ ''جے ایہہ گل توں کسے

نوں وی دسی تاں تیری جان دی خیر نئیں۔ ہن توں میری نوکرانی ایں تے میں تیری شہزادی۔''

''ایہہ کہہ کے اوہ زور زور نال کھڑ کلیاں مارن لگ پئی۔ وچاری شہزادی ہن نوکرانی دے پھندے وچ پھنس گئی سی۔ مجبور ہو کے اوہنے وعدہ کرلیا جو اوہ ایہہ گل کسے نوں وی نئیں دسے گی تے فیر اوہ زار و زار رون لگ پئی۔

تھوڑی دیر بعد شہزادی دا ملک آ گیا۔ ہر پاسے شہزادے دی شادی دیاں دھماں سن۔ سارا ملک خوشی دا جشن منا رہیا سی۔ نقلی شہزادی دا بڑا شاہانہ استقبال کیتا گیا۔ تے اوہنوں بڑی عزت نال محل وچ لیاندا گیا۔ ایسراں اوہ نوکرانی اک شہزادی دے روپ وچ بڑے ٹھاٹھ نال محل وچ رہن لگ پئی۔ اک دن اوہنے شہزادے نوں کہیا۔ کیہ تسیں میرا اک کم کر سکدے او؟ ''شہزادے نے جواب دتا'' کیوں نئیں میں تہاڈے لئی دنیا دا

وڈے تو اں وڈا کم کرن لئی تیار آں۔ تسیں دسو کیہہ چاہندے او نقلی شہزادی نے کہیا۔ میرے نال جہڑا گھوڑا میری نوکرانی لیائی اے اوہدا سر کٹوا دیو۔ کیوں جے اوہ گھوڑا مینوں بالکل چنگا نئیں لگدا''۔ دراصل نقلی شہزادی ڈردی سی جو کتے اوہ گھوڑا اوہدا پول ای نہ کھول دیوے۔ کیوں جو اوہ گھوڑا انساناں دی طراں گلاں کر سکدا سی۔

شہزادے نے جلادنوں حکم دتا کہ گھوڑے دا سر لاہ دیوے۔ جلاد نے انج ای کیتا۔ اودھر جدوں شہزادی گلنارنوں ایہ پتہ لگیا تاں اوہ بہت دیر تک روندی رہی۔ اوہنوں اپنے وفادار گھوڑے نال بہت پیار سی۔ اوہ روندی ہوئی جلاد کول گئی تے کہیا۔ ''جے توں گھوڑے دے سرنوں شہر دے دروازے تے ٹنگ دیویں تاں میں تینوں اک اشرفی انعام دیاں گی۔'' ایس طراں اوہ چاہندی سی کہ جدوں کدی اوہ شہر توں باہر جایا کرے گی اپنے گھوڑے دا سر وی ویکھ آیا کرے گی''۔ اوہدے کہن تے جلاد نے گھوڑے دے سر

نوں شہر دے باہر دروازے تے ٹنگ دتا۔

اک دن جدوں اوہ شہر دے دروازے تے آئی تاں گھوڑے دے سر وچوں اوہو آواز آئی۔ جو ایس توں پہلے سنہری پتر وچوں آئی سی۔ ''جے تیری ماں ایہہ جاندی کہ نوکرانی تیرے نال دھوکہ کرے گی۔ تاں اوہ کدی وی تینوں ایہدے نال نہ بھیجدی۔'' ہن تاں شہزادی روزانہ سویرے ویلے شہر دے دروازے تے جاندی تے گھوڑے دے سر نال گلاں کردی رہندی۔ لوکی جدوں ایہہ دیکھدے تاں حیران رہ جاندے۔ اُڈدی اُڈدی ایہہ خبر بادشہ دے کنیں وی پے گئی۔ اوہ وی ایہہ سن کے حیران ہویا تے اک دن خود ویکھن لئی گیا تے لک کے بیٹھا رہیا۔ اوہنے ویکھیا کہ اک سنہری والاں والی خوبصورت کُڑی جہڑی شکل صورت توں کوئی شہزادی معلوم ہوندی سی۔ گھوڑے دے سر نال گلاں کر رہی اے۔ بادشہ نے اوہنوں اپنے کول بلایا تے کہیا۔ مینوں سچ سچ دس کہ ایہہ

معاملہ کہیہ اے؟ شہزادی رون ہاکی ہو کے بولی۔ بادشہ سلامت! جے میں سچ کہہ دتا تاں ماری جاواں گی''۔ بادشہ نے کہیا۔ نہیں۔ توں دس۔ تینوں کوئی کجھ نئیں کہہ سکدا۔ ایہہ سن کے شہزادی نے رو رو کے اپنی دکھ بھری کہانی سنا دتی۔ اوہنے کہیا۔

''میں ہمسائے ملک دی شہزادی آں تے جہڑی تہاڈی نونہہ بنی اے اوہ اصل وچ میری نوکرانی اے۔ راہ وچ اوہنے میرے نال دھوکہ کیتا۔ زبردستی میرا لباس خود پا لیا تے مینوں اپنا پوا دتا۔ تے ایسراں تہانوں ساریاں نوں دھوکہ دتا۔ ایہہ سر میرے گھوڑے دا اے جہڑا انساناں دی طراں گلاں کردا اے۔ ہن نوکرانی نے شہزادے نال شادی وی کرلئی اے۔ ایس لئی مہربانی کر کے مینوں میری ماں کھول بھیج دیو۔'' بادشاہ نے شہزادی دی دکھ بھری کہانی سنی۔ تاں اوہدی اکھاں وچ اتھرو آ گئے۔ اوہ اوہنوں محل وچ لے آیا۔ اوہنے لونڈیاں نوں حکم دتا کہ گلنار نوں شہزادیاں دا لباس پوایا جائے۔ کیوں

جے اصل شہزادی ایہوای اے تے اوس نقلی شہزادی نوں قید خانے وچ سٹ دتا جاوے۔تاں جے اوہنوں دھوکے بازی دا مزا چکھایا جاوے۔

شہزادے نوں جدوں ایہہ پتہ لگیا تاں اوہنوں وی افسوس ہویا کہ کس طراں اک مکار نوکرانی نے اوہدی ہون والی ووہٹی نوں پریشان کیتا۔ اوہنے بادشاہ نوں کہیا۔ کہ ایسی مکار عورت نوں موت دی سزا ملنی چاہیدی اے تے اوہدا سر شہر دے دروازے تے ٹنگ دینا چاہیدا اے تاں جے دوجیاں نوں ویکھ کے سبق حاصل ہووے۔سو ایسراں ای ہویا۔

او سے دن شہر نوں نویں سرے تو سجایا گیا۔ تے بڑی دھوم دھام نال شہزادے تے شہزادی دی شادی ہوگئی۔

عقلمند لکڑہارا

بڑے چر دی گل اے کسے شہر وچ اک غریب آدمی رہندا سی۔اوہدا ناں فضلوں سی۔فضلو سی تاں غریب پر اللہ نے اوہنوں عقل دی دولت دتی ہوئی سی۔اوہ ایماندار وی بہت سی۔ ہر روز جنگل چوں لکڑاں وڈھ کے لیاندا تے اپنا تے اپنے بال بچیاں دا پیٹ پالدا۔فضلو جس ملک وچ رہندا سی اوہدا بادشاہ بڑا لالچی تے خودغرض سی۔اپنا خزانہ بھرن لئی اوہنے اپنی رعایا تے طراں طراں دے ٹیکس لا چھڈے سن۔اک دن اوہنے لکڑہاریاں نوں جنگل چوں لکڑاں لیاندیاں ویکھیا تاں اوہناں اُتے وی ٹیکس لا دتا۔ غریب لکڑہاریاں دی آمدنی ای کیہ سی؟بس مشکل نال زندگی دے

دن پورے ہور ہے سن۔ اتوں ٹیکس دا ایہہ نواں بوجھ، اوہناں لئی مصیبت آ گئی۔ ٹیکس لگیا تاں فضلو نے سوچیا کہ ایہہ دھندا چھڈ کے کوئی ہور کم کرنا چاہیدا اے۔ سوا یہہ خیال آندیاں ای اوہنے گھر دا سامان ویچ کے کچھ ہندوانے خریدے تے اپنے کھوتے اتے لد کے شہر ول ٹر پیا۔ تاں جے ویچ کے کچھ نفع کمایا جاوے۔

اجے اوہ تھوڑی دور ای گیا سی کہ اوسے بادشہ دے سپاہیاں نے گھیر لیا تے ٹیکس ادا کرن لئی کہیا۔ فضلو کول پیسہ تاں کوئی سی نئیں۔ اوہنے کچھ ہندوانے دے کے اوہناں توں جان چھڈائی۔ تے اگے ٹر پیا۔ پر اجے اوہ تھوڑی دور ای گیا سی کہ اوہنوں کچھ ہور سپاہی مل گئے۔ اوہناں نے وی ٹیکس منگیا۔ گل کہیہ جو اپڑدے اپڑدے سارے ہندوانے ٹیکس وچ ای چلے گئے تے فضلو وچارا خالی ہتھ رہ گیا۔ لے دے کے اوہدے کول صرف تن ہندوانے رہ گئے۔ اوہنے ایناں لما پینڈا اکیتا سی تے بھکھ نال برا حال ہور ہیا

سی۔ اوہنے تینوں ہندوانے کھا لئے تے چھلڑ کھوتے اگے پا دِتے۔ فارغ ہو کے اوہ اک درخت دی چھاں بیٹھاں بہہ گیا تے سوچن لگا پئی ہن کیہ کرنا چاہیدا اے لالچی بادشاہ تے اوہدے ظالم سپاہیاں اتے اوہنوں بڑا غصہ آ رہیا سی۔

اخیر سوچدیاں سوچدیاں اوہدے ذہن وچ اک شاندار ترکیب آ گئی۔ کچھ دیر بعد اوہ اوتھوں اٹھ کے شہر دے باہر قبرستان وچ آ گیا۔ تے اوس رستے وچ بہہ گیا۔ جتھے لوک اپنے مردے لیاندے سن۔ جو جنازہ وی آندا فضلو اگاں ودھ کے حکم دیندا کہ پہلے سرکاری ٹیکس ادا کرو۔ فیر اپنا مردہ دفناؤ۔ اتفاق ایسا ہویا جو اک دن شہر دے حاکم دی ماں مر گئی۔ اوہدا جنازہ وی قبرستان آیا۔ تاں فضلو نے ٹیکس ادا کرن لئی آکھیا۔ عام لوکی تاں چپ چاپ ٹیکس ادا کر دیندے سن۔ پر ایہناں لوکاں صاف انکار کر دتا تے اوسے ویلے حاکم نوں اطلاع دتی کہ اک آدمی مردے دفنان دا ٹیکس

وصول کر رہیا اے۔ حاکم نے اوسے ویلے اپنے سپاہی گھل کے فضلو
نوں بلوالیا تے غصے نال پچھیا کہ توں ایہہ ٹیکس کیوں وصول کرناں
ایں۔ فضلو نے جواب دتا کہ حضور! جدوں تہاڈی حکومت وچ ہر چیز
تے ٹیکس اے تاں مردے دفنان تے کیوں نہ ہووے؟ شاید
تہانوں پتہ نئیں کچھ دغا باز لوک رعایا نوں بری طراں لٹ رہے
نئیں۔ حاکم نے پچھیا تیرے کول ایہدا کیہ ثبوت اے؟ فضلو نے
جواب دتا کہ حضور! بھیس وٹا کے میرے نال چلن۔ تاں میں کل ای
ایس گل دا پکا ثبوت دے سکناں آں۔ حاکم نے اوہدی ایہہ گل من
لئی تے دو جے دن بھیس وٹا کے فضلو دے نال ٹر پیا۔ فضلو نے پہلے
دی طراں کچھ ہندوانے خریدے تے کھوتے اتے لد کے شہر ول ٹر
پیا۔ رشوت خور سرکاری کارندے تاں پہلے ای تاڑ وچ بیٹھے سن۔
جویں ای فضلو اوہناں دے کولوں لنگھدا اوہ ٹیکس منگدے تے اوہ
کچھ ہندوانے اوہناں نوں دے دیندا۔ ایسے طراں تھوڑی دیر وچ

ای سارے ہندوانے مک گئے۔ حاکم ایہہ سارا واقعہ ویکھ کے بڑا
متاثر ہویا تے اوہنوں پتہ لگ گیا جو رعایا واقعی رشوت خور ملازماں تے
لالچی بادشاہ دے ہتھوں لٹ رہی اے۔ حاکم نے اوسے ویلے اپنے
خاص سپاہیاں نوں حکم دتا کہ جو لوک ایس علاقے وچ بے گناہ لوکاں
نوں لٹ رہے نیں اوہناں نوں فوراً پھڑیا جائے۔ سو سارے بے
ایمان کارندیاں نوں پھڑ لیا گیا تے اوہناں نوں سخت سزا دتی گئی۔

ایہدے بعد حاکم نے سارا واقعہ بادشہ نوں سنایا۔ تے
اوہنوں خدا دا خوف دوا کے سارے ناجائز ٹیکس معاف کرا دتے۔
ایس تو وکھ فضلو نوں وی ڈھیر سارا انعام دتا تے کہیا کہ توں ساڈی
اکھاں کھول دتیاں نیں۔ جے توں نہ ہوندا تاں سانوں ایہناں
خرابیاں دا کدی وی پتہ نہ لگدا۔ تے بے ایمان کارندے غریب
لوکاں نوں ایسے طراں ای لٹدے رہندے۔ فضلو انعام لے کر پنڈ
واپس آ گیا۔ تے ٹھاٹھ نال زندگی گزارن لگ پیا۔

پنج سوال

پرانے زمانے وچ کسے **ملک** دی شہزادی نے ایہہ شرط مقرر کیتی ہوئی سی کہ جیہڑا بندہ اوہدے پنج سوالاں دا ٹھیک جواب دے دیوے گا اوہ اوہدے نال ویاہ کر لے گی۔ کنے ای لوک آئے پر ٹھیک جواب نہ دے سکے تے اپنی جاناں گنوا بیٹھے۔ ایس لئی ہن کوئی بندہ اوس پاسے دا رخ ای نئیں سی کردا۔

شہزادی دی عمر کافی ہوگئی سی۔ پر اوہ اپنی ضد اتے اڑی ہوئی سی۔ اوہدا پیو **ملک** دا بادشہ سی پر بڑا پریشان سی کہ کرے تاں کیہ کرے؟ اخیر اک دن انج ہویا جو اک مسافر دربار وچ حاضر ہویا تے آکھن لگا۔ ''بادشہ سلامت! میں شہزادی دے سوالاں دے

جواب دیاں گا''۔ بادشہ نے کہیا۔ ''مسافر میاں! کیوں اپنی جان گنوانا ایں؟ جا کوئی ہور کم دھندا کر''۔ مسافر بولیا۔ ''حضور! میری جان دی فکر نہ کرو۔ اللہ نے چاہیا تاں میں بالکل ٹھیک جواب دیاں گا''۔ بادشہ نے شہزادی نوں اطلاع کرا دتی جو اک مسافر تیرے سوالاں دے جواب دین لئی آیا اے۔ شہزادی نے پردے پچھے بہہ کے مسافر نوں کہیا۔ ''اک بزرگ نے اک رات سفنے وچ ڈٹھا جو کوئی کہہ رہیا اے اے بزرگ! جدوں تسیں سویرے اٹھو تاں جنگل وچ جاؤ تے پہلی چیز جہڑی وی نظر آوے اوہنوں کھا لیناں دوجی چیز جہڑی نظر آوے اوہنوں لکا دیناں۔ تیجی چیز جہڑی نظر آوے اوہدی حفاظت کرناں۔ چوتھی شے نوں نا امید نہ کرناں تے پنجویں شے نوں ویکھ کرنس جاناں۔

جدوں سویر ہوئی تاں اوہ بزرگ اُٹھے تے جنگل وچ اپڑ گئے۔ سب توں پہلی جہڑی شے نظر آئی اوہ اِک پہاڑی سی، اوہ ویکھ

کے حیران رہ گئے۔ کیوں جو پہلی چیز کھان دا حکم ملیا سی۔ پر ہمت کر کے اگے ودھے تے جدوں پہاڑ دے نیڑے اپڑے تاں اوہ اک چھوٹی جئی برکی بن گیا۔ اوہناں آسانی نال اوس نوں کھالیا۔ اگے ودھے تاں سامنے اک سنہرا تھال نظر آیا۔ اوہناں اپنے دل وچ سوچیا جو مینوں حکم ملیا اے کہ دو جی چیز نوں لکا دیواں۔ سو زمین وچ ٹویا کھٹ کے اوہناں تھال نوں دبا دتا۔ پر اجے کجھ قدم ای ٹرے سن کہ اوہ تھال فیر زمین دے اوپر آ گیا۔ اوہناں ٹویا ہور ڈونگھا کھٹیا تے فیر دبا دتا۔ پر اجے اوہ ایس تواں فارغ ہوئے ای سن جو تھال فیر زمین توں باہر آ گیا۔ بزرگ نے سوچیا کہ میں دو واری حکم دی تعمیل کر چکیاں۔ ایس لئی مینوں ہن اگے ٹرنا چاہیدا اے۔ اوہ اگے ودھ گئے۔ ہن اوہناں اک پرندے نوں ویکھیا کہ اوہ بازتوں ڈر کے تیزی نال اڈیا آ رہیا اے۔ بزرگ نے ایس پرندے نوں اپنے کڑتے وچ لکالیا۔ اینے وچ بازو ی اوہناں کول

آ گیا۔ تے کہن لگا۔ ''میرا شکار مینوں دے دیو تے مینوں روزی توں نا امید نہ کرو''۔ بزرگ نے دل وچ سوچیا جو مینوں حکم ملیا سی کہ چوتھی شے نوں مایوس نہ کراں۔ آخر اوہناں چھری لے کے اپنے پٹ توں گوشت دا ٹوٹا لاہیا تے بازنوں دے دتا۔ جدوں بزرگ اگے ودھے تاں اوتھے اک لاش بو پئی ماردی سی۔ اوہ ویکھدیاں سارای اوتھوں دور نٹھے۔ اے مسافر! دس بزرگ نے جو ایہہ پنج چیزاں ویکھیاں۔ ایہناں دی اصل حقیقت کیہہ اے؟''

مسافر کچھ دیر غور کردا رہیا۔ فیر بولیا ''شہزادی صاحبہ! ہن اینہاں سوالاں دے جواب سنو۔ اوہ پہلی چیز جو بزرگ نے ویکھی غصہ اے جہیڑا پہلے تاں زبردست نظر آندا اے۔ پر جدوں ایس نوں پی جائیے تاں اوہ ساریاں مٹھائیاں نالوں ودھ مٹھا ہوندا اے۔

دوسری چیز جو بزرگ نے کئی واری لکائی۔ پر لک نہ سکی۔ اوہ

نیکی اے ۔کوئی نیکی نوں کناں ای لکاوے نیکی نہیں لک سکدی۔

تیسری شے جہڑی بزرگ نے ویکھی۔اوہ مظلومی اے تے مظلوم تے کمزوردی مدد کرنا فرض اے۔

چوتھی چیز سخاوت اے کہ آپ تکلیف اٹھا کے دوجیاں دی ضرورت پوری کرنی چاہیدی اے۔

تے پنجویں شے خیانت اے کہ ایس توں اک بو ماردی لاش دی طراں دور رہنا چاہیدا اے۔

شہزادی اینہاں جواباں توں بہت خوش ہوئی تے اوہنے شرط مطابق اوس مسافر نال شادی کرلئی ۔ایس طراں اک غریب مسافر اپنی عقلمندی پاروں شہزادیاں دی طراں شاندار زندگی گزارن لگ پیا۔

☆☆☆☆

بیوقوف گدڑ

اک واری اک کسان اپنے ڈھگیاں لئی گھاہ کھوتر رہیا سی۔ دھپ توں گھبرا کے اوہ اک جھاڑی ول چلا گیا۔ تے اوتھے روٹی کڈھ کے کھان لگ پیا۔اجے اوہنے روٹی کھانی شروع ای کیتی سی کہ اک گدڑ جھاڑی وچوں نکلیا تے کہن لگا۔''کسان بھرا! کیہ کر رہیا ایں؟''کسان آکھیا ''روٹی کھا رہیاں''۔گدڑ نے بڑی عاجزی نال کہیا۔''مینوں وی چکھا روٹی کہیو جئی ہوندی اے''۔ کسان بولیا ضرور چکھ بڑی مزیدار ہوندی اے ایہہ لے روٹی'' روٹی کھا کے گدڑ نوں بڑا سواد آیا۔اوہ ہونٹھ چٹدا ہویا بولیا۔''سچ

روٹی تاں بڑی مزیدار چیز ہوندی اے۔ ذرا ایہہ تاں دس ایہہ
ملدی کسراں اے؟ کسان کہن لگا۔ ایہدے لئی پہلے تینوں زمین
تیار کرنی پے گی۔ گدڑ بولیا۔ ''تاں فیر مینوں روٹی مل جائے گی؟''
''کسان کہیا ''ذرا صبر کر، ہنے توں روٹی کتھے؟ جدوں زمین نوں
چنگی طراں تیار کرلویں گا تاں''۔ گدڑ نے ٹوکدیاں ہویاں کہیا۔
''تاں فیر مینوں روٹی مل جاوے گی''؟ کسان گدڑ دی جلد بازی
توں چڑ گیا۔ بولیا۔ ''پہلے مینوں پوری گل تاں کرلین دے۔ خواہ
مخواہ وچکار ٹوکنا ایں۔ میاں پہلے تینوں اناج بیجنا پوے گا'' گدڑ
نے خوشی نال پوچھل ہلاندیاں کہیا ''اچھا تاں فیر جاکے روٹی ملے
گی؟'' کسان نے غصے نال کہیا۔ ''اجے کتھے میاں؟ اجے تاں
تینوں فصل دا انتظار کرنا پوے گا۔ سردیاں لنگھن گیاں۔ فیر کتے
اپریل مئی دے مہینے فصل تیار ہووے گی'' گدڑ نے زبان چٹدے
ہوئے کہیا۔ ''افوہ! بڑا انتظار کرنا پوے گا۔ پر فیر تاں بہت ساریاں

روٹیاں مل جان گیاں ناں''۔ کسان نے گدڑ دی امیداں تے پانی
پھیر دیاں ہویاں کہیا۔ ''ہنے نال روٹی؟۔ اجے تاں روٹی دا سوال
ای پیدا نئیں ہوندا۔ پہلے فصل وڈھنی پے گی۔ وڈھ کے گٹھے بنانے
پین گے۔ فیر اوہنوں گاہنا پے گا۔ فیر ہوا وچ توڑی اڈانی پے گی۔
ایہدے بعد چھج وچ پاکے چھٹنا پے گا۔'' گدڑ بولیا ''تاں جاکے
کتے روٹی ملے گی؟ کسان نے متھے تے وٹ پاندیاں ہویاں
کہیا۔ ''بڑا ای بے صبراں ایں۔ اینی دیر توں ایہو رٹ لا رہیا ایں۔
ہن روٹی ملے گی۔ تاں روٹی ملے گی۔ میاں! اجے تاں کنک نوں
بوریاں وچ بھرنا پے گا۔ کنک چکی وچ پسے گی تے آٹا بنے گا۔''
گدڑ نے ٹھنڈا ساہ بھردیاں کہیا۔ ''روٹی لئی بڑا انتظار کرنا پینداا
اے۔ بس ہن تاں روٹی مل جائے گی؟'' کسان نے کہیا۔ ''میاں
ہنے نال؟ پہلے آٹا گھنا پے گا۔ فیر چلھے وچ اگ بال کے اوس
اتے توا رکھنا پے گا۔ جدوں اوہ عین تپ جاوے تاں روٹی پکانی پے

گی گدڑ نے لما ساہ لیند یاں کہیا۔ ''ہن تاں روٹی تیار ہو جائے گی؟'' کسان بولیا۔ ''ہاں ہن روٹی تیار ہو جائے گی۔ تے توں اوہنوں مزے نال کھا سکیں گا۔''

کسان دیاں ایہہ گلاں سن کے گدڑ ڈونگھی سوچ وچ پے گیا۔ تے پنجیاں نال سر کھرکن لگ پیا۔ بولیا۔ '' بھئی ایہہ تاں اپنے وس دی گل نئیں۔ اک روٹی لئی اینی محنت؟ مینوں تاں کوئی آسان جئی ترکیب دس۔'' کسان بولیا۔ ''جے محنت دی روٹی کھانا چاہنا ایں تاں ایہو طریقہ اے۔ ہاں جے تو مفت کھانا چاہنا ایں تاں فیر اکو طریقہ اے۔ سامنے میدان وچ چلا جا او تھے اک گھوڑا گھاہ چر رہیا اے اوہنوں جا کے کھالے۔'' بیوقوف گدڑ خوش خوش پوچھل ہلاندا گھوڑے کول اپڑیا۔ بولیا'' گھوڑے گھوڑے! میں تینوں کھانا چاہناں''

گھوڑا مسکرا کے کہن لگا۔ ''بڑی خوشی نال' مینوں کوئی

اعتراض نئیں۔ مینوں ضرور کھا۔ پر میرے سُماں وچ نعل جڑے ہوئے نئیں۔ پہلے ایہہ نعل تاں کڈھ لے۔ نئیں تاں تیرے منہ وچ چلے جان گے۔'' ایہہ کہہ کے گھوڑے نے اپنے سُم گدڑ دے منہ ول کر دتے۔ تے جویں ای گدڑ اوہدے نزدیک آیا۔ اوہنے اک زوردی دولتی ماری۔ ہن تاں گدڑ ہوراں نوں دن وچ تارے نظر آن لگ پئے۔ تے اوہ روندا پٹدا انسا۔ اتفاق نال رستے وچ اوہو کسان مل گیا۔ جدوں اوہنوں ساری گل دا پتہ لگیا تاں اوہنے کہیا۔ ''کوئی گل نئیں، پر تینوں ایہہ تاں چنگی طرح پتہ لگ گیا اے جو مفت دی روٹی کیویں ہوندی اے۔''

☆☆☆☆

نیلی بلی

بہت دور اک شہر وچ ایک بڑی سوہنی بلی رہندی سی۔ اوہدی اکھاں نیلیاں سن۔ ایسی لئی اوہدا ناں نیلی بلی پے گیا۔ نیلی جدوی بزار وچوں لنگھ دی کئی کتے اوہدے مگر نسدے۔ پر اوہ چھیتی نال کسے کندھ یا درخت تے چڑھ جاندی تے ایس طراں کتیاں توں اپنی جان بچالیندی۔ اک دن نیلی کتیاں توں جان بچا کے تیز تیز نسی تے پھرتی نال اک درخت تے چڑھ گئی۔ اوہ دل ای دل وچ خوش سی کہ خونخوار کتیاں توں جان بچ گئی۔ نیلی نوں درخت تے چڑھیاں اجے تھوڑی دیر ای ہوئی سی کہ اک بہت وڈی مصیبت آ پئی۔ درخت زور زور نال ہلن لگ پیا۔ فیر اک بہت وڈا ہتھ

ظاہر ہویا تے اوس نے اکھ جھمکدیاں نیلی نوں گردن توں پھڑ کے زور زور نال گھوکایا تے ہوا وچ اچھال دتا۔ وچاری نیلی چکرا گئی تے ڈھے کر کے زمیں تے آ ڈگی۔ اوہ بے ہوش ہو چکی سی۔

کچھ دیر بعد اوہنوں ہوش آیا تاں اوہنے ویکھیا کہ بہت سارے کتے اوہدے چارے پاسے کھلوتے بھونک رہنے نیں۔ ہن کیہ سی؟ اوہنے تاں ڈر دیاں مارے اکھاں بند کر لیاں تے فیر والا کے تیزی نال اوتھوں نسی تے دوبارہ درخت اُتے چڑھ گئی۔ درخت فیر زور زور نال ہلیا تے اک بہت وڈے جن کی طراں ہولی ہولی ٹرن لگ پیا۔ وچاری اکھاں بند کر کے کنبدی ہوئی بیٹھی رہی۔

ایہہ درخت اصل وچ اک ہاتھی سی۔ ڈر کے نسی تاں ہاتھی دے پیر نوں درخت دا تنا سمجھ کے اُپر چڑھ گئی۔ ہاتھی نوں اوہدے اُتے ترس آ گیا۔ اوہنے دل وچ سوچیا مینوں وچاری بلی دی مدد کرنی چاہیدی اے۔ سو اوہنے فیصلہ کیتا کہ بلی نوں اوہدے گھر

چھڈ آوے گا۔ایہہ سوچ کے وہ ہولی ہولی ٹرن لگا۔ٹردے ٹردے اوہ اک جگہ رک گیا تے زوردار آواز وچ بولیا۔بھین! تو ڈرتاں نئیں گئی؟ ویکھیں ڈریں نئیں۔ نیلی نوں بڑی حیرت ہوئی کہ درخت ہاتھی کویں بن گیا؟ فیر سوچن لگی۔چلو ہن ڈرنا کیہ؟ جو خدانوں منظور ہووے گا ہو جائے گا۔او ہنے ہاتھی دے کن دے نزدیک ہو کے کہیا۔ ہاتھی بھائی! مینوں معاف کر دینا میں غلطی نال تہاڈے پیرنوں درخت دا تنا سمجھ کے اُپر چڑھ گئی سی۔ تے تہاڈی کمر تے بہہ کے اپنی جان بچان دی کوشش کردی رہی۔ہاتھی بولیا نئیں نئیں، بھین! ایہدے وچ معافی منگن والی کہڑی گل اے؟ معافی تاں مینوں منگنی چاہیدی اے۔کیوں جے میں غلطی نال تینوں سُنڈ وچ پھڑ کے اچھال دتا سی۔تینوں کِتے سٹ تے نئیں لگی؟ نیلی کہن لگی۔''میاؤں میاؤں نئیں بالکل نئیں۔ میں ٹھیک ٹھاک آں۔ہاتھی بولیا۔بہت خوب! مینوں ایس گل دی خوشی اے

کہ میں تیرے کم آیا۔ تے کتیاں توں تیری جان بچی۔ نیلی نے کہیا۔میاؤں میاؤں۔ ہاتھی بھائی! تہاڈا بہت بہت شکریہ۔ہن مینوں تھلے لاہ دیو۔میں گھر چلی جاواں گی۔

ہاتھی بولیا۔نہیں بھین نئیں۔ میں تینوں کلیاں نئیں جان دیاں گا۔آپ تیرے گھر چھڈ کے آواں گا۔نہیں تاں کتے فیر تیرا پچھا کرن گے۔تینوں شاید یاد نہیں۔پر مینوں چنگی طراں یاد اے کہ اک دن تو کیڑیاں توں میری جان بچائی سی۔نئیں تاں کیڑیاں میری سُنڈ وچ وڑ کے مینوں مار دیندیاں۔''ہاں۔مینوں یاد آیا۔ ایہہ تاں بہت دن پہلے دی گل اے''۔نیلی نے کہیا۔

''پر میں اوہنوں بھلیا نئیں۔تیری ایس نیکی دا بدلہ ای میں لاہنا چاہناں۔ایس لئی بےفکر ہو کے بیٹھی روہ''۔ہاتھی نے کیہا۔

ہاتھی ایدھر اودھر سونڈ ہلاندا جھوم جھوم کے ٹرن لگا تے ایس طراں نیلی اک ملکہ دی طراں بڑے فخر نال ہاتھے تے بہہ کے اپنے گھر اپڑی۔

چیکومیکو

اک درخت اتے دو نکے نکے پرندے رہندے سن۔ اک داناں چیکو تے دوجے دا میکوسی۔ دونویں سارا دن دانہ دنکا چگن توں بعد ایس درخت اتے اپنے آہلنے وچ آرام کردے سن۔ ایہاں دونواں وچ بڑی محبت سی۔ ایس لئی اوہ ہر ویلے خوش رہندے سن۔ اک دن میکو دانہ دنکا چگن گیا۔ تاں اک تھاں اوہنوں اک پیسہ نظر آیا۔ اوہنے چھیتی نال چُنج وچ چک لیا تے اپنے آہلنے وچ آ گیا۔ میکو اوہنوں اڈیک رہیا سی۔ اوہنوں ویکھدیاں سارای خوش ہو کے بولیا۔ ''بھائی! اج توں بڑی دیر کر

دتی''، چیکو خوش ہو کے بولیا۔ ''مینوں دیر ضرور ہوئی اے پر اج میں بہت وڈی کامیابی حاصل کیتی اے۔ ایہہ ویکھ!'' ایہہ کہہ کے اوہنے میکو نوں پیسہ وکھایا تے کہن لگا۔ ہن اسیں بہت امیر ہو گئے آں۔ ایہہ سن کے میکو وی خوش ہویا۔ تے فیر دونویں اپنے آہلنے وچ بہہ کے گان لگ پئے۔ ''آہا جی! ہن اسیں بہت امیر ہو گئے آں۔ بادشہ توں وی ودھ کے امیر''۔

او سے دن اتفاق نال اوس ملک دا بادشہ شکار دے سلسلے وچ اوتھوں لنگھ رہیا سی۔ اوہ بادشہ بڑا لالچی تے ظالم سی۔ اوہنے جدوں پرندیاں دا ایہہ گیت سنیا تاں اپنے وزیر نوں بلا کے کہیا۔ ایہہ پرندے کہہ رہ نیں کہ ایہہ ساڈے توں وی ودھ کے دولت مند نیں۔ جاؤ جا کے پتہ لاؤ پئی کیہ واقعی ایناں کول اینی دولت ہے؟ حکم سندیاں ای وزیر درخت اتے چڑھ گیا تے آہلنے وِچوں پیسہ کڈھ لیایا۔ اوہنے بڑے ادب نال بادشہ نوں کہیا۔ جہاں پناہ!

آہلنے وچ تاں صرف ایہو اک ای پیسہ سی ''بادشہ نے جدوں ایہہ سنیا تاں غصے نال لال پیلا ہو کے کہن لگا۔ ایہہ پیسہ فوراً شاہی خزانے وچ جمع کرا دتا جاوے اور ایہناں جھوٹھے تے گستاخ پرندیاں نوں فوراً پھڑ کے پنجرے وچ بند کر دتا جاوے۔ بادشہ دا ایہہ حکم سنیا تاں اوہدے سپاہیاں نے آہلنے دے باہر جال وچھا کے چیکومیکونوں پھڑ لیا۔ پر عجیب گل سی کہ اوہ ہن وی اوسے طراں گا رہے سن۔ ''آہا جی اسیں بہت امیر آں۔ بادشہ توں وی ودھ کے۔''

ظالم بادشہ دا خیال سی کہ جال وچ پھنس کے اوہ ڈر جان گے تے رون لگ پین گے۔ پر جدوں انج نہ ہویا تاں غصے نال اوہدا برا حال ہو گیا۔ اوہنے حکم دتا۔ ''پانی لیاؤ' اسیں ایہناں گستاخ پرندیاں نوں ہنے گستاخی دی سزا دیاں گے''۔ نوکراں نے پانی پیش کیتا۔ تاں بادشہ و چارے چیکومیکو دونواں نوں کچا ای لنگھا

گیا۔ تے اتوں پانی پی لیا۔

بادشہ دی فوج وچ اک عقلمند بندہ وی سی۔ اوہنے کہیا۔ ''جہاں پناہ ایہہ پرندے تہاڈے پیٹ اندروی زندہ رہن گے تے جدوں تسیں بولن لئی منہ کھولو گے تاں نکل کے اڈ جان گے۔ گل اصل وچ ایہہ ہے کہ ایناں دی خوشی تے زندگی ایناں دے آپس دے سلوک تے محبت دی وجہ نال اے۔ جو لوک سلوک تے محبت نال رہندے نیں اللہ اوہناں دی حفاظت کردا اے۔ ایہہ سن کے بادشاہ نے اشارے نال حکم دتا کہ ساڈے چارے پاسے سپاہی کھلو جان تے جویں ای پرندے ساڈے منہ وچوں نکل کر نسن فوراً اوہناں نوں قتل کر دتا جاوے۔ ایس حکم دی تعمیل وچ فوراً سپاہی ننگی تلواراں لے کے بادشہ دے سجے کھبے کھلو گئے۔ اجے تھوڑی دیر ہوئی سی کہ بادشہ کسے گل اُتے بول پیا تے چیکومیکو پھر کر کے اوہدے منہ وچوں نکل کے اڈ گئے۔ بادشہ دے سجے کھبے کھلو تے

سپاہیاں نے چھیتی نال دونواں پرندیاں تے تلوار داوار کیتا۔ پر ہویا کہہ؟ اک سپاہی دی تلوار نال بادشاہ دا اپنا نک وڈھیا گیا۔ اودھر چیکومیکوں نے جدوں ایہہ ویکھیا تاں خوش ہو کے فیر گان لگ پئے۔ آہا جی بادشہ دا نک وڈھیا گیا۔ بادشہ دا نک وڈھیا گیا۔''

بادشاہ دا ایہہ حشر کیوں ہویا؟ ایس لئی کہ اوہ ظالم تے لالچی سی۔ تے کسے نے سچ کہیا اے لالچ بری بلا اے۔

☆☆☆☆

بہار

ساڈے ہمسائے ملک ایران وچ اک بادشہ ہویا اے نوشیرواں۔ اوہدے عدل تے انصاف دے بڑے چرچے نیں۔ اوہدے زمانے وچ ایرانی کاریگراں نے بہت ساری دلچسپ تے عجیب چیزاں ایجاد کیتیاں سن۔ اوہناں وچوں اک عجیب وغریب قالین وی سی۔ جہدا ناں بہارسی۔ ایس قالین نوں تیار کرن اتے کروڑاں روپے خرچ ہوئے سن۔

ایران وچ سال دا بہترین موسم بہار سمجھیا جاندا اے۔ بہار دے دناں وچ لوکی باغاں تے جنگلاں دی رج کے سیر کردے

نیں ۔ بچے بڈھے جوان مرد عورتاں سارے ایس موسم دا لطف
لیندے نیں ۔ ایس موسم دا پہلا دن نوروز اکھواندا اے جہنوں عید
دی طراں منایا جاندا اے ۔

اک دن نوشیراں بادشہ نوں خیال آیا جو دو جے موساں وچ
وی بہار دا لطف کیوں نہ لیا جاوے؟ سو اوس نے اپنے وزیرنوں بلا
کے کہیا ''اسیں چاہنے آں کہ خزاں دے موسم وچ وی بہار دا لطف
لیا جاوے ۔ کیہہ ایہہ ہوسکدا اے؟

وزیر بہت عقلمند تے سمجھدار سی ۔ اوہنے فوراً عرض کیتا
''جہاں پناہ تسیں جویں چاہندے او اوویں ای ہووے گا وزیر دا
ایہہ جواب سن کے بادشہ مسکرایا ۔ جویں اوہنوں وزیر دی گل دا
یقین نہ آیا ہووے ۔ پر اک ہفتے بعد وزیر نے اعلان کیتا کہ اج
دربار وچ سارے لوکاں نوں بہار دا نظارہ وکھایا جائے گا ۔
ویکھدیاں ویکھدیاں دربار لوکاں نال بھر گیا ۔ جدوں بادشہ آیا

تاں خوشی دے سازوجن لگ پئے تے سٹیج توں پردہ اٹھنا شروع
ہویا ۔ جدوں پردہ اٹھیا تاں ایہہ ویکھ کے لوکی حیران رہ گئے کہ
سامنے اک لمے چوڑے باغ دا منظر سی ۔ جہدے وچ نہراں
وگ رہیاں سن ۔ ہری ہری گھاہ سی ۔ رنگ برنگے پھل سن ۔
پرندے چہک رہے سن ۔ ہرن ایدھر اودھر نس رہے سن تے مور نچ
رہے سن ۔

لوکی سکتے وچ سن کہ وزیر نے اگے ودھ کے بادشہ نوں عرض
کیتا ۔ جہاں پناہ! بہار تہاڈے انتظار وچ اے ۔ اینوں قدم چمن
دی عزت بخشو ۔ ایہہ سن کے بادشہ مسکرایا تے اگے ودھیا جویں ای
اوہنے باغ وچ قدم رکھیا ۔ پردے دے پچھوں کئی کنیزاں سونے
چاندی دے برتناں وچ خوشبو دار شربت تے پھل لے کے نکل
آئیاں ۔ اوتھے بادشہ لئی اک شاندار تخت وچھایا ہویا سی ۔ جس
اتے بادشہ بہہ کے سیر دا لطف لین لگ پیا ۔

کچھ دیر بعد وزیر نے کہیا۔ ''جہاں پناہ! تسیں ویکھیا کہ انسان عقل توں کیہ کچھ کم لے سکدا اے''۔ بادشہ نے کہیا۔ تسیں سچ کہندے او سانوں تہاڈی دانائی اتے فخر اے۔ تسیں واقعی خزاں دے موسم وچ بہار دا سماں پیدا کردتا اے تے ایس طراں ساڈے خواب نوں حقیقت دا روپ دے چھڈیا اے''۔

وزیر نے ادب نال جھک کر کہیا ''جہاں پناہ! تسیں جو کچھ ویکھ رہے او ایہہ اصل نئیں بلکہ نقل اے۔ ایہہ سارا منظر اک قالین اتے بنایا گیا اے جہدا ناں بہار اے تے ایس قالین لئی ملک دے بہترین کاریگراں نے رات دن کم کیتا اے کیوں جے ایس قالین اتے بہار دا موسم وکھایا گیا اے۔ ایس لئی ایہدا ناں وی بہار رکھیا گیا اے۔

ایہہ گلاں سن کے بادشہ بڑا خوش ہویا تے اوہنے حکم دتا کہ ایس عجیب وغریب تے قیمتی قالین نوں چنگی طراں حفاظت نال

رکھیا جاوے تے خاص خاص موقعاں اتے اینہوں دربار وچ وچھایا جاوے۔ سو ایہہ قالین اوس وقت تک محفوظ رہیا جدوں تک عرباں نے ایران نوں فتح نئیں سی کرلیا۔

☆☆☆☆

ہراجھنڈا

سول ڈیفنس دی خاکی وردی وچ ارشد اک شہزادہ نظر آ رہیا سی ۔اوہدا مسکراندا ہویا چہرہ بہت چمک رہیا سی تے اوہدی شوخ اکھیاں وچ شرارت دی جگہ اک وقار تے سنجیدگی سی۔جس دن دشمن ملک نے پاکستان تے حملہ کیتا اوہنے اوسے دن توں سول ڈیفنس دی ٹریننگ لینی شروع کر دتی سی۔ تے ہن تھوڑے ای دناں وچ اوہ اک ٹرینڈ رضا کار بن گیا سی ۔اوہ سارا سارا دن ریڈیو دے نیڑے بیٹھا پروگرام سندا رہندا۔ جنگی ترانے تاں اوہنوں بہت ای پسند سن ۔ جویں خطرے دا سائرن وجدا اوہ اپنی

چھوٹی بہن نجمہ تے امی نوں محلے دی خندق وچ چھڈ کے آپ گشت تے چلا جاندا۔

وارڈن پوسٹ وچ اوہنے رائفل چلان دی جاچ وی سکھ لئی سی ۔نجمہ وی گائیڈ ہاؤس وچ فرسٹ ایڈ دی ٹریننگ لے رہی سی۔ محلے دا ہر بچہ کھیڈ کھوڈ چھڈ کے دفاعی فنڈ اکٹھا کرن وچ رجھیا ہویا سی ۔اک پیسہ اک ٹینک اسکیم دے تحت اپنا اپنا جیب خرچ سارے بچے قوم لئی وقف کرر ہے سن ۔جنگ دا محاذ بھانویں شہر توں کافی دور سی پر انج لگدا سی جویں جنگ شہر دے اندر ای لڑی جا رہی ہووے۔ بچے بڈھے مرد عورتاں سارے ایس جنگ وچ شریک سن ۔نجمہ دی امی نے دفاعی فنڈ وچ اپنے سونے دے کڑے دے دتے تے ابو نے اپنی ادھی تنخواہ۔خود نجمہ نے وی اپنی سونے دیاں والیاں دے دتیاں۔ ہسپتالاں وچ زخمی فوجیاں لئی خون دین والیاں دا رش سی۔ ہر بندے دی خواہش سی کہ اوہدا خون قوم دے

جیالے مجاہداں دے کم آوے ۔ارشد وی خون دین لئی ہسپتال گیا۔
ہر ڈاکٹر نے اوہدے زور دین دے باوجود ایہہ کہہ کے خون لین
توں انکار کردتا کہ اوہ اجے اک بچہ اے تے خون دین دے قابل
نہیں ۔ارشد نوں کافی دیر تک ایسی ناکامی تے افسوس رہیا کہ اوہ
اپنے زخمی مجاہداں دی کوئی مدد نہیں کرسکیا۔فیر او ہنے سوچیا کہ اوہ
اپنے طور تے اوس جنگ وچ حصہ لووے گا جہڑی اوہدے اپنے شہر
دے اندر لڑی جارہی اے ۔سو او ہنے فیصلہ کرلیا کہ اوہ اک رضا کار
بن کے اپنے محلے وچ ای قوم دی خدمت کرے گا۔

اک شام اوہ تے نجمہ ریڈیو توں خبراں سن رہے سن۔
پاکستانی مجاہداں دی بہادری دے کارنامے اک خاص جوش تے
جذبے نال بیان ہورہے سن۔نجمہ تے ارشد نوں انج لگا جویں اوہ
وی محاذ تے اپنے دلیر سپاہیاں دے نال نال پیارے وطن دی
حفاظت لئی دشمن نال جنگ کررہے نیں ۔دشمن نوں ہر محاذ تے بری

طرح شکست ہورہی سی تے ہن اوہ شہری آبادیاں اُتے انھے واہ
بمباری کرکے اپنی شرمندگی مٹا رہیا سی ۔ریڈیو توں اعلان ہویا کہ
اج رات دشمن دی چھاتہ فوج اترن دا خطرہ اے ۔ایس لئی عوام نوں
چوکنا تے ہشیار رہنا چاہیدا اے ۔ارشد تے نجمہ نے جدوں ایہہ
اعلان سنیا تاں دونویں اپنے ابو دی رائفل لے کے شام توں ای
گھر دی چھت تے چڑھ گئے تے دشمن دے پیراشوٹ دا انتظار
کرن لگ پئے ۔اینے وچ سائرن دی آواز آن لگی ۔ارشد جلدی
جلدی وردی پاکے وارڈن پوسٹ چلا گیا پر نجمہ خندق وچ جان دی
تھاں اپر چھت تے ای رائفل لے کے بیٹھی رہی ۔اک گھنٹے بعد
خطرہ ٹلن دا سائرن ہویا تے ارشد واپس گھر آ گیا۔

''نجمہ بھین !توں اجے تیک اُتے چھت تے بیٹھی ایں''؟

''ہاں بھائی جان ۔روز ریڈیو توں سندے ساں کہ ساڈی فوج نے
دشمن دے اینے جہاز مار ڈیگے نیں ۔اج سوچیا چلو اک اَدھ جہاز

اسیں وی مارڈیگئے ۔ پر اوہ تاں دشمن دی قسمت چنگی سی کہ ایدھروں اوہ لنگھیا ای نئیں ۔نہیں تے ۔ خیر چھڈو ۔خطرہ تاں ٹل گیا اے ۔ پر دو جا خطرہ تاں اجے وی باقی اے ۔سنیا اے دشمن دی چھاتہ فوج اج رات ضرور ایدھر کِتے اُترے گی ۔ سانوں ہشیار رہنا چاہیدا اے ۔

''بھائی جان!'' ''ہاں ۔ کیہہ اے؟'' اوہ ویکھو ۔ اوہ سامنے ۔چٹی جہی شے کیہہ اے''؟

''کتھے''؟

''اوہ ۔مسیت دے سجے پاسے''

''ہاں پر ایس بلیک آؤٹ دے ہنیرے وچ ایہہ سفیدی کیسی؟''

کِتے ایہوای دشمن دا پیراشوٹ نہ ہووے''۔

''ہاں ہوسکدا اے ۔ رائفل مینوں دے دے تے آپ

تھلے چلی جا۔''

''واہ بھائی جان! میں بھلا تھلے جا کے کیہہ کراں گی؟''

''اچھا بھئی! ہن چپ چاپ کھلوتی روہ۔''

چٹا دھبہ رات دے ہنیرے وچ اک وڈے گول دائرے کی شکل اختیار کر گیا سی ۔اوہ واقعی اک پیراشوٹ سی ۔ دشمن دا پیرا شوٹ تے ہن اینا نیڑے سی کہ ارشد تے نجمہ اوہنوں آسانی نال ویکھ سکدے سن ۔ارشد نے رائفل نوں مضبوطی نال پھڑیا ۔اوہنے اوس ویلے اپنے آپ وچ اک انجانی جہی طاقت محسوس کیتی تے نشانہ بنھ کے جلدی نال رائفل چلا دتی ۔ گولی عین نشانے اُتے لگی سی ۔اوہ وڈا جیہا غبارہ پھٹ گیا تے چھاتہ بردار بیٹھان زمین تے آن ڈگیا ۔ پر اینے وچ دشمن دی طرفوں اک گولی ارشد دی بجی پئی توں ہو کے گزری ۔اوہنے دردی پرواہ کیتے بغیر دوسری گولی چھاتہ بردار دا نشانہ لے کے چلائی ۔ اک خوفناک چیک دے نال اوہ

ڈھے کر کے زمین تے آ ڈگیا۔

ارشد تے نجمہ ''اوہ ماریا'' دانعرہ لا کے چھت توں تھلے اترے تے سدھے کھتیاں ول ٹرپئے جتھے چھاتہ بردار ڈگیا سی۔ دشمن فوج دا جاسوس مودھڑے منہ لہو وچ لت پت پیا سی۔ ارشد دی پنی زخمی ہو چکی سی۔ پر اوہنوں درد دا کوئی احساس نہیں سی۔ اپنی اس کامیابی تے بہن بھرا نے اک دوجے ول تکیا تے دونواں دی اکھاں وچ اتھرو سن۔ خوشی دے اتھرو۔ کیوں جو اوہناں اپنا فرض ادا کیتا سی۔ نجمہ دا سہارا لے کے ارشد واپس گھر آ رہیا سی اوہدے گھر دی چھت اتے پاکستانی ہرا جھنڈا پوری شان نال لہرا رہیا سی تے اوہدا چن تارا مسکرا مسکرا کے دونواں نکے مجاہداں دی بہادری نوں خراج تحسین پیش کر رہیا سی۔

☆☆☆☆

عجیب سفنا

امجد تے رضیہ سکول دا کم کر کے نانی اماں توں جناں تے پریاں دی کہانیاں سنن لگ پئے۔ نانی اماں نے کہنا شروع کیتا۔ اک سی شہزادہ۔ اک سی پری۔ اک سی جن۔ تے کچھ دیر بعد دونویں بہن بھرا نیند دی گود وچ چلے گئے۔

امجد نوں انج محسوس ہویا جویں اوہ تے رضیہ اک وڈے سارے جزیرے وچ پھر رہے نیں۔ دور توں اوہ کوئی رنگاں و جزیرہ نظر آندا سی۔ اوہدی زمین ہلکی پیلی۔ اسمان گلابی تے پانی بالکل کالا شاہ سی۔ اچے اچے پہاڑاں دا رنگ گوڑھا نیلا تے کتے

کتے سنہرا سی ۔اوتھوں دے پَھل پُھل تے درخت ہرے لال تے
اسمانی رنگ وچ عجیب بہارو کھار ہے سن ۔اسمان اتے اکو ویلے
سورج چن تے تارے روشن سن تے اوہناں وچوں عجیب عجیب
رنگاں دی روشنی آ رہی سی ۔

ایہناں رنگدار روشنیاں وچوں تھوڑے تھوڑے وقفے دے
بعد بڑی مٹھی تے سریلی آوازاں آ رہیاں سن ۔امجد تے رضیہ
ایہناں خوبصورت نظاریاں دی رنگینی وچ گم ہوئے پئے سن کہ
اوہناں دے پچھوں کچھ شور جیہا اٹھدا سنائی دتا ۔اوہناں پچھے مڑ
کے ویکھیا تاں رنگ برنگے لباس وچ کئی خوفناک چہریاں والے
انسان اوہناں ول گھور گھور کے ویکھ رہے سن ۔اوہناں وچوں اک
دا نک کجھ زیادہ ای لماسی ۔اک شخص بہت بڈھا تے لمے قد دا سی ۔
شاید اوہ اوہناں دا بادشہ سی ۔جہڑا سب توں اگے اگے آ رہیا سی ۔
اوہدا نک سارے لوکاں نالوں زیادہ لماسی ۔ایناں لما جو دو رتوں

ہاتھی دی سُنڈ نظر آندا سی ۔امجد تے رضیہ نے جدوں اوہنوں اپنے
ول آندا ویکھیا تاں ڈر دے مارے اوہناں دی چیک نکل گئی ۔

''گھبراؤنئیں ۔اسیں تہانوں کجھ نئیں آکھاں گے'' ۔سب
توں لمے نک والے بڈھے آدمی نے کہیا ۔ایس ملک داناں اے
''سفنیاں دی وادی'' میں ایتھوں دا بادشہ آں تے ایہہ میری ملکہ
اے نیند پری ۔نیند پری بہت نازک تے خوبصورت پری سی ۔پر
نک اوہداوی کچھ لماای سی ۔اوہدے بلھاں چوں مٹھے مٹھے راگ
لوریاں بن کے ابھر رہے سن ۔نیند پری نے جدوں اوہناں ول تکیا
تاں رضیہ نوں نیند جئی آن لگ پئی ۔شاید اوہ لڑکھڑا کے ڈِگ
پیندی پر بادشہ دے بندیاں نے اگے ودھ کے اوہنوں اٹھالیا تے
ایسراں اوہ ہوش وچ آ گئی ۔

بادشہ نے پچھیا ۔''تسیں کون لوک او؟ تے کتھوں دے
رہن والے او؟''

''میرا ناں امجد اے تے ایہہ میری بہن رضیہ اے۔ اسیں دونویں زمین دے رہن والے آں۔ امجد نے جواب دتا۔

''زمین۔ اسیں نئیں جاندے اوہ کیہہ اے؟ ٹھیک ٹھیک دسو'' بادشہ نے ذرا زور نال کہیا۔ امجد نے جواب دتا ''زمین اک بہت وڈی جگہ اے جس وچ جنگل پہاڑ' دریا تے میدان نیں۔ اوتھے ساڈے جیہے انسان رہندے نیں۔ تے''

''ویکھو ٹھیک ٹھیک دسو اتھے جھوٹ بولنا جرم اے۔ تسیں ویکھدے نئیں جو اتھے جو شخص جھوٹ بولدا اے اوہدا نک وڈھن لگ جاندا اے'' بادشہ نے کہیا۔

''پر ساڈی زمین اتے تاں لوک رات دن جھوٹ بولدے نیں تے اوہناں نوں کجھ وی نئیں ہندا۔ امجد نے کہیا۔

''اسیں کجھ نئیں جاندے۔ صاف صاف دسو۔ زمین دا بادشہ کون اے؟'' بادشہ نے پچھیا۔ ضیہ جہڑی ہن تائیں چپ

چاپ کھلوتی ایہہ ساریاں گلاں سن رہی سی۔ بولی ''جی او تھے اک بادشہ نئیں مختلف علاقیاں اتے مختلف بادشہ حکمران نیں۔ جہڑے اپنے اپنے علاقیاں وچ اپنا سکہ چلاندے نیں۔''

بادشہ تے ملکہ ایہہ سن کے مسکرائے تے دونواں نوں نال ٹرن لئی آکھیا۔ امجد تے رضیہ ڈردے مارے تھر تھر کنب رہے سن کہ خبرے اوہناں نال ہن کیہ سلوک ہووے؟ امجد نے ڈردیاں ڈردیاں کہیا۔'' حضور! اپنی زمین بارے اسیں بالکل سچ سچ تہانوں دس دتا اے۔ کیہ تہانوں ساڈے اتے یقین نئیں آیا؟''

''کیوں نہیں؟ پر تسیں ساڈے نال چلو۔ ملکہ نے کہیا تے اک واری فیر دونواں نوں نیند جہی محسوس ہون لگ پئی۔ تھوڑی دیر بعد اوہ اک عالیشان محل وچ سن۔ بادشہ تے ملکہ تخت اتے بیٹھے سن۔ تے درباری اپنی اپنی تھاں ادب نال کھلوتے سن۔ امجد تے رضیہ وی اوتھے کھلو گئے۔ کجھ دیر تاں محل وچ خاموشی رہی۔ فیر بادشہ

اٹھیا تے درباریاں نوں آکھن لگا۔ بھراوو! اسیں اک مدت توں ایہنا جہے انساناں دی تلاش وچ سی۔ جہڑی جھوٹ توں بالکل پاک ہون تے سچ بولدے ہون۔ پر سانوں ایس سلسلے وچ اج تائیں کامیابی حاصل نئیں ہوسکی۔ ساڈی خوش قسمتی اے جواج سانوں دو معصوم انسان مل گئے نیں۔ جہڑے سچ بولدے نیں۔ بھانویں ایہہ اجے بچے نیں۔ پر سانوں ایہناں اتے بھروسہ اے۔ ایہدے بعد بادشہ تے ملکہ تخت توں تھلے لہہ آئے تے اوہناں نے امجد تے رضیہ نوں اپنی تھاں تخت اتے بہا دتا۔ ملکہ نے اگے ودھ کے اوہناں دے سراں اتے دوتاج رکھ دتے۔ دونویں خوشی نال پُھلے نئیں سماندے سن۔

درباریاں نے اوہناں نوں فرشی سلام کیتے تے اگ ودھ کے مبارکاں دتیاں۔

نیندپری نے اونہاں نوں درخواست کتی جوتا جپوشی دے بعد

اوہ عوام نوں خطاب کرن۔ سوامجد اٹھیا تے ایسراں تقریر کرن لگ پیا۔

''بھیو تے بھراوو! اسیں لوک زمین دے رہن والے آں۔ پر ایہہ حقیقت اے جوزمین وی اینی خوبصورت نئیں جنی تہاڈی ایہہ وادی اے۔ زمین دے لوکی کسے گل وچ وی تہاڈا مقابلہ نئیں کرسکدے۔ اوہ رات دن جھوٹ بولدے نیں۔ پر میں میں اج تک جھوٹھ نئیں بولیا۔'' امجد نوں خیال آیا جواوہ جھوٹھ کہہ گیا اے۔ اوہنے فوراً اپنے نک نوں ہتھ لا کے ویکھیا تاں اوہنوں اپنا نک ودھدا ہویا محسوس ہویا۔ نال ای درباریاں دا شور اٹھیا۔ جھوٹھا ای اوئے۔ جھوٹھا ای اوئے۔ ایہدا نک لما ہو رہیا اے۔ ایہہ تاں ساڈے توں وی ودھ کے جھوٹھا اے پھڑ لو۔ جان نہ دیو'' رضیہ نے جدوں بھرا دے چہرے اُتے ایڈا لما نک ویکھیا تاں ڈر دے مارے اوہدی چیک نکل گئی۔ امجد وی شور سن کے تے اپنا نک

ویکھ کے زور زور نال چیکن لگ پیا۔ ''بچاؤ بچاؤ!''

''کہیہ ہویا پتر کوئی برا سفنا ویکھیا اے؟'' نانی اماں امجد نوں پیار کردیاں پچھیا تے امجد دی اَکھ کھل گئی۔

☆☆☆☆☆

بے داغ محل

سلطان سبکتگین داناں تسیں ضرور سنیا ہووے گا۔ مشہور مسلمان فاتح سلطان محمود غزنوی اوہدا ای پتر سی۔ سلطان دا شاہی محل بہت خوبصورت سی تے شہزادہ محمود نوں اوس تے بڑا ناز سی۔ اک دن محل دے نیڑے کجھ بچے کھیڈ رہے سن۔ اوہناں وچ شہزادہ وی شامل سی۔ شہزادے نے اپنے محل نوں ویکھ کے دوستاں نوں کہیا جو ایسا خوبصورت محل دنیا وچ کتے نہیں ہووے گا۔ ایہہ سن کے اوہدا اک دوست ابراہیم ہسن لگ پیا۔ ''کیوں کیہہ گل اے؟ توں میری گل اتے ہس رہیا ایں؟'' شہزادے نے غصے نال

پچھیا۔ ابراہیم نے جواب دتا۔ ''محمود! توں اپنے محل نوں کیہ سمجھنا ایں؟ دنیا وچ ایس توں وی خوبصورت محل موجود نیں۔ ایسے خوبصورت کہ اوہناں اتے کوئی داغ تک نئیں۔ شہزادے نے پچھیا ساڈے محل وچ تینوں کیہ خرابی نظر آندی اے؟'' ابراہیم شہزادے نوں محل دی اک کندھ تھلے لے گیا تے کہن لگا ''ذرا اُپر ویکھ'!شہزادے نے اُپر ویکھیا تاں کندھ اتے اک تھاں اک دھبا نظر آیا۔ شاید کسے بچے نے سیاہی نال بھریا ہتھ ایس اُتے لا دتا سی۔ شہزادہ ایہہ ویکھ کے بڑا شرمندہ ہویا۔ اوہنوں اپنے دوست دی گل اتے بڑا غصہ آیا۔ اوہ اپنے باپ نوں کہہ کے اوہنوں سزا دوانا چاہندا سی۔

دوسرے دن بادشہ نے دسترخوان اتے جدوں شہزادے نوں نہ ویکھیا تاں نوکراں کولوں پچھیا کہ شہزادہ کتھے اے؟ پتہ لگیا کہ اوہدی طبیعت کچھ ٹھیک نئیں۔ ایہہ سن کے بادشہ خود شہزادے

کول گیا تے اوہدی پریشانی دی وجہ پچھی۔ شہزادے نے ساری گل اپنے باپ نوں دس دتی۔ اوہنوں امید سی جو اوہدا باپ ابراہیم نوں اوہدی گستاخی دی سخت سزا دیوے گا۔ پر بادشہ مسکران لگ پیا۔ اوہنے کہیا۔ ''بس اینی کو گل تے ناراض ایں۔ پتر! کندھ دے داغ داخیال نہ کر۔ اہنوں اسیں اجے ای صاف کرا دیاں گے۔ ایہہ کہہ کے بادشہ نے شہزادے دا ہتھ پھڑیا تے اوہنوں دسترخوان اتے لے آیا۔ رات نوں سون لئی جدوں شہزادہ پلنگ تے لما پیا تاں اوہنوں رہ رہ کے ابراہیم دی گستاخی داخیال آندا رہیا۔ اوہ چاہندا سی جو کوئی ایسی ترکیب ہووے کہ جہدے نال اوہ اپنے دوست نوں شرمندہ کر سکے تے اوہدے توں اپنی بےعزتی دا بدلہ لے سکے۔ سوچدیاں سوچدیاں اوہدے ذہن وچ اک ترکیب آئی۔ سویرے اٹھ کے اوہ اپنے باپ سلطان سبکتگین کول گیا تے کہن لگا۔ ابا جان! میں سوچیا اے پئی میں اک نواں محفل بنواواں جہڑا اینا

خوبصورت ہووے کہ اوہنوں ویکھ کے ابراہیم شرمندہ ہو جائے۔"
بادشہ نے کہیا "جویں تیری مرضی"۔

دوسرے دن ای شہزادے نے شہر توں باہر اک عالیشان محل
بنوانا شروع کر دتا۔ او ہنے شاہی مستری نوں کہیا کہ جے ایہہ محل
واقعی خوبصورت ہویا تاں میں خوش ہو کے تینوں مالا مال کر دیاں
گا۔ محل کجھ مہینیاں وچ تیار ہو گیا تے اوہ واقعی ایناں شاندار سی کہ
جووی اوہنوں ویکھدا تعریف کریاں بغیر نہ رہندا۔ ساریاں نے محل
دی تعریف کیتی پر سلطان چپ رہیا۔ اک دن شہزادے نے
سلطان نوں محل ویکھن لئی کہیا۔ شہزادے دے کہن تے سلطان
نویں محل دی سیر لئی ٹر پیا۔ جدوں اوہ محل دے سامنے اپڑیا تاں فیر
وی چپ رہیا۔ پر جدوں محل دے دروازے وچ داخل ہون لگا
تاں اوہ رک گیا تے کہن لگا۔ پتر! توں ایہہ نواں محل ایس لئی بنوایا
اے جو پہلے محل دی اک کندھ اتے داغ پے گیا سی؟

"جی ابا جان! شہزادے نے جواب دیا۔ تاں ایہہ ویکھ!
"ایہہ کہہ کے سلطان نے اپنی چھڑی دی نوک نال کندھ اتے اک
لکیر پا دتی جہدے نال کندھ دی ساری خوبصورتی مک گئی۔
سلطان نے کہیا۔ پتر! جے اوس محل دی اک کندھ اتے داغ پیا
سی۔ تاں ایس نویں محل دی کندھ وی داغ توں محفوظ نہیں۔ دنیا
دے خوبصورت توں خوبصورت محل اتے وی کوئی نہ کوئی داغ پے
سکدا اے۔ میں ایہہ چاہناں کہ توں کوئی ایسا محل تعمیر کریں جہدی
کندھ اتے کوئی داغ نہ پوے"۔ ایہہ سن کے شہزادہ کجھ دیر سوچدا
رہیا۔ فیر کہن لگا۔ "ابا جان! تسیں درست فرماندے او محل کناں
وی خوبصورت کیوں نہ ہووے اک نہ اک دن خراب ہو جاندا اے
میں کوئی ایسا کارنامہ انجام دیاں گا جہڑا اک بے داغ محل دی طراں
ہمیشہ چمکدا رہوے۔

شہزادے نے ایہہ وعدہ اوس ویلے پورا کیتا جدوں اوہ

سلطان محمود غزنوی بن چکیا سی۔ سلطان محمود اپنی بہادری دے کارنامیاں دی وجہ توں تاریخ وچ ہمیشہ زندہ رہوے گا تے اوہدا ناں ہمیشہ بے داغ بن کے چمکدا رہوے گا۔

☆☆☆☆

غریب طالب علم

ایران دے شہر طوس وچ اک غریب منڈا رہندا سی۔ اوہنوں علم حاصل کرن دا بے حد شوق سی۔ سو اپنے شہر چوں تعلیم حاصل کرن توں بعد او ہنے عراق دے دارالحکومت بغداد جان دا ارادہ کرلیا۔ کیوں جے اوہناں دناں وچ بغداد وچ اک بہت وڈا مدرسہ قائم سی۔ بغداد وچ جدوں او ہنے مدرسے وچ داخلہ لینا چاہیا۔ تاں اوہدے پاٹے پرانے کپڑیاں نوں ویکھ کے مدرسے دے منتظم نے صاف انکار کر دتا۔ اصل وچ اوہ کسے ایسے غریب منڈے نوں داخل نئیں کرنا چاہندے سن جہدا لباس معمولی

ہووے تے اوہدے کول کتاباں لئی وی پیسے نہ ہوون۔ پر اوہناں بہانہ ایہہ بنایا کہ اونہاں کول اوہدے رہن لئی کوئی کمرہ خالی نئیں۔ منڈے نے جدوں ایہہ سنیا تاں کہیا۔

جناب عالی! میری رہائش دی تسیں فکر نہ کرو۔ ایہدا بندوبست میں آپ کرلواں گا۔ تسیں صرف مینوں داخلہ دے دیو۔ سو اوہدے شوق نوں وکھدیاں ہویاں اوہنوں مدرسے وچ داخلہ دے دتا گیا۔ اودھر اوس غریب منڈے نے اپنی رہائش لئی شہر وچ اک چھوٹا جیہا مکان کرائے تے لےلیا۔ ایہہ مکان بہت خراب سی۔ اینا خراب جو شاید پورے بغداد وچ ایس توں گندا مکان کوئی نئیں سی۔ گل ایہہ سی کہ اوہدے اُپر اک پرنالہ وگدا سی۔ جہدا گندا پانی اوہدے کمرے اندر وی آجاندا سی تے اُہدے نال اُوہدے کپڑے خراب ہوجاندے سن اوہ روز رات نوں باہر جاکے اپنے کپڑے دھوندا تاں جو سویرے پاکے مدرسے جاسکے۔ ایس

توں وکھ اوہنوں کھانا وی چنگا نصیب نئیں سی۔ وچارہ رکھی سکی کھا کے گزارا کرلیندا۔

اک دن صبح صبح اوہ مدرسے دے دروازے تے اپڑیا تاں مدرسے دے چپراسی نے اوہنوں دسیا۔ پئی منتظم صاحب نے اج اوہنوں مدرسے دے اندر جان توں روک دتا اے۔ اوہدے پچھن تے چپراسی نے دسیا پئی اج ملک دے وزیراعظم نظام الملک طوسی مدرسے دا معائنہ کرن لئی آرہے نیں۔ کیوں جے ایہہ مدرسہ اوہناں نے ای بنوایا سی۔ منتظم صاحب نئیں چاہندے جو وزیراعظم نوں ایہہ علم ہووے پئی اوہناں دے مدرسے وچ کوئی ایسا غریب طالب علم وی پڑھدا اے جہدا لباس معمولی اے۔ منڈے نے جدوں ایہہ سنیا تاں اوہنوں بڑا افسوس ہویا۔ سو اوہ واپس گھر آ گیا تے ہوراوہ کروی کیہ سکدا سی؟ اودھر نظام الملک طوسی مدرسے وچ آئے۔ تاں اوہناں منتظم صاحب نوں کہیا پئی

مدرسے دے سارے ہونہار طالب علماں نوں اتھے بلواؤ۔ میں اوہناں نوں ملنا چاہناں۔ منتظم صاحب نے مدرسے دے اوہناں ساریاں منڈیاں نوں بلالیا۔ جہڑے بڑے ہونہار سمجھے جاندے سن۔ نظام الملک نے ایناں چوں ہر اک نوں اپنے کول بلایا تے پچھیا۔ بیٹا! توں علم حاصل کر کے کیہہ کریں گا؟ کسے نے جواب دتا کہ میں تعلیم حاصل کر کے وڈا افسر بناں گا۔ کسے نے کہیا میں دنیا دی سیر کراں گا تے کسے نے کہیا کہ میں خوبصورت عمارتاں بناواں گا۔ ایہہ گلاں سن کے نظام الملک نوں سخت غصہ آیا۔ اوہناں منتظم نوں کہیا۔ ایہہ کیہو جئے ہونہار طالب علم نیں۔ جنہاں نوں علم نال کوئی محبت ای نئیں۔ میں مدرسہ ایس لئی تاں نئیں سی بنوایا جو منڈے اتھے آ کے اپنا تے اپنے اُستاداں دا وقت ضائع کرن۔ جے کل تک کسے منڈے نے مینوں اپنے علم حاصل کرن دا صحیح مقصد نہ دسیا تاں میں مدرسے نوں بند کرن دا فیصلہ کرلواں گا۔

ایہہ سن کے مدرسے دے منتظم تے استاد سخت پریشان ہوئے کہ ہن کیہہ کریئے؟ مدرسے دے جنہاں ہونہار منڈیاں اتے اونیاں نوں بھروسہ سی اوہ ناکام ہو گئے سن تے عام منڈیاں نوں نظام الملک دے سامنے پیش کرنا فضول سی۔ ہن تاں اوہناں نوں یقین ہو گیا پئی مدرسہ بند ہو جاوے گا۔ تے اوہ سارے بیکار ہو جان گے۔ اجے اوہ ایہہ گلاں سوچ ای رہے سن جو اینے وچ اک استاد نے کہیا۔ میں اک ایسے غریب طالب علم نوں جانناں جیہڑا بڑا محنتی اے اج اوہ مدرسے نہیں آیا۔ میرا خیال اے جو کل اسیں اوس منڈے نوں نظام الملک دے سامنے پیش کریئے شاید اوہ ای صحیح جواب دے سکے۔ پہلے تاں منتظم نے ایہدی مخالفت کیتی۔ پر جدوں دوجے استاداں نے وی پہلے استاد دی تائید کیتی تاں اوہ اوس غریب طالب علم نوں بلان اتے راضی ہو گئے۔ ایہہ اوہو منڈا سی جنہوں اوس دن مدرسے آن توں منع کردتا گیا سی۔

دوجے دن اوس منڈے نوں بلا کے نظام الملک دے سامنے پیش کیتا گیا۔نظام الملک نے اوہنوں وی اوہوسوال کیتا۔ بیٹا!''علم حاصل کر کے توں کیہہ کریں گا؟''

منڈے نے کہیا۔''جناب عالی! علم حاصل کرن دی خواہش مینوں ایتھوں تیک لے کے آئی اے میں اک خاص مقصد لئی علم حاصل کر رہیاں تے اوہ مقصد اے انساناں دی خدمت کرنا۔میں زندگی بھر اپنے علم نال انساناں دی خدمت کراں گا۔

نظام الملک نے ایہہ جواب سنیا تاں خوش ہو کے منڈے نوں گل نال لالیا تے کہیا شاباش بیٹا!توں صحیح جواب دتا اے ہن میں مدرسہ بند نئیں کراں گا۔جتھے تیرے جیہے ہونہار طالب علم پڑھدے ہون اوس مدرسے نوں بند نئیں کیتا جا سکدا۔اوہنوں ہمیشہ جاری رہنا چاہیدا اے سو اوہ مدرسہ جنھوں مدرسہ نظامیہ کہیا جاندا اسی بعد وچ ترقی کر کے اک یونیورسٹی بن گیا۔اگر خدانخواستہ

اوس دن مایوس ہو کے نظام الملک اوہنوں بند کر دیندے تاں علم دا کناں نقصان ہوندا۔

جس غریب طالب علم دے صحیح جواب نال اوہ مدرسہ بند ہون تو بچ گیا۔اوہ بعد وچ امام غزالی دے ناں توں دنیا وچ مشہور ہویا۔امام غزال اسلامی دنیا دی بہت وڈی شخصیت سن۔تے بچپن دے وعدے مطابق آخری دم تک اوہناں اپنے علم نال انساناں دی خدمت کیتی۔

ایس توں ایہہ پتہ لگدا اے جو غریبی امیری کوئی شے نئیں۔ جے انسان چاہوے تے اوہدا شوق سچا ہووے تاں اوہ غربت وچ وی علم دی دولت حاصل کر سکدا اے۔

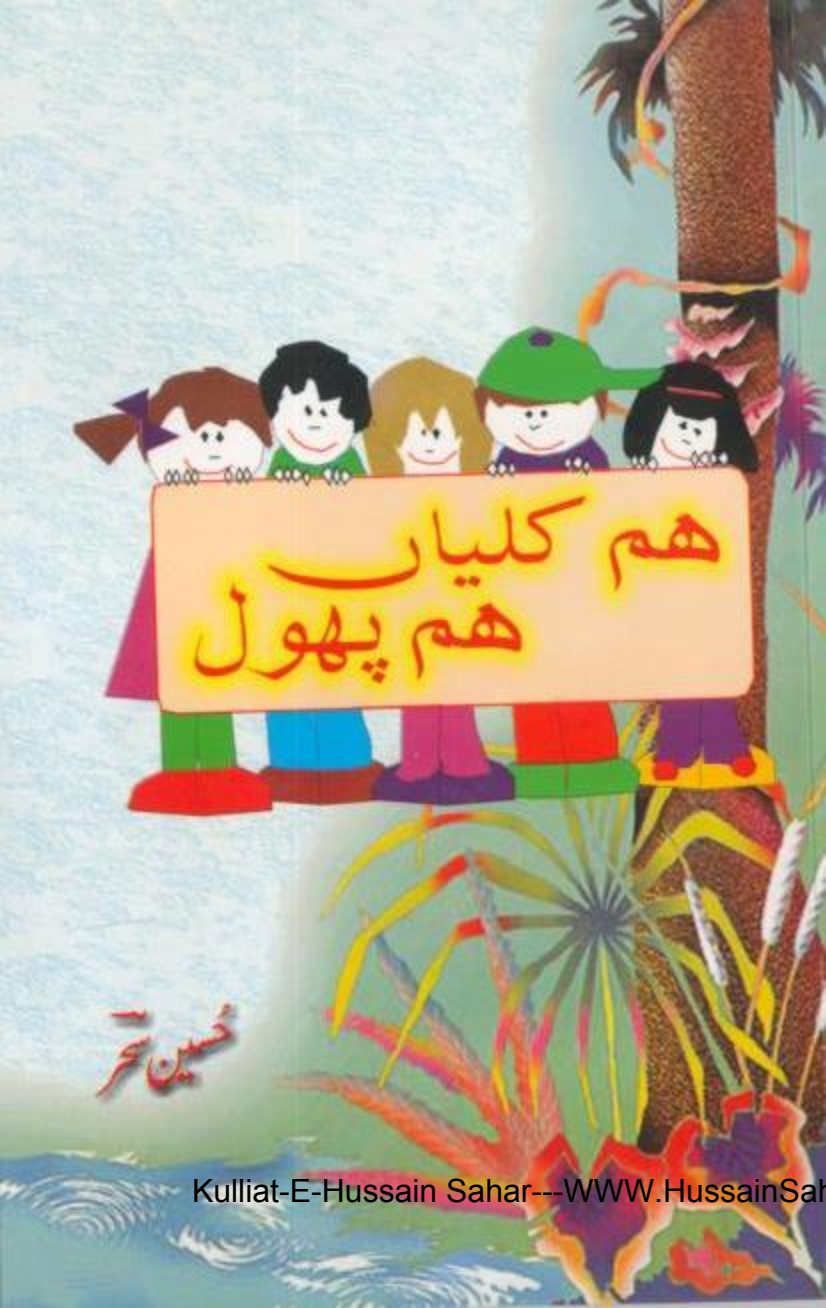

Kulliat-E-Hussain Sahar---WWW.HussainSah

ہم کلیاں ہم پُھول

بچوں کے لیے
کہانیاں، ڈرامے، نظمیں، گیت

حُسین سحر

کتاب نگر
حسن آرکیڈ - ملتان چھاؤنی

ضابطہ

(جُملہ حقوق محفوظ)

اشاعت اول	2001ء
کمپوزنگ	کمپوگرافکس، ملتان
طباعت	ملتان آرٹ پریس ملتان
ناشر	کتاب نگر ملتان
قیمت	پچاس روپے

یہ سب تحریریں پاکستان براڈکاسٹنگ کارپوریشن، ملتان سے نشر ہو چکی ہیں۔ لہٰذا کارپوریشن کے شکریے کے ساتھ شائع کی جا رہی ہیں۔

شوذب، رمیشہ،
شہروز اور مہروز کے نام

غریب طالب علم

ایران کے شہر طوس میں ایک غریب لڑکا رہتا تھا۔ اسے علم حاصل کرنے کے بے حد شوق تھا۔ چنانچہ اپنے شہر میں تعلیم پانے کے بعد اس نے عراق کے دارالحکومت بغداد جانے کا تہیّہ کرلیا۔ کیونکہ ان دنوں بغداد میں ایک بہت بڑا مدرسہ قائم تھا۔ بغداد میں جب اس نے مدرسے میں حصہ لینا چاہا تو اس کے پھٹے پرانے کپڑوں کو دیکھ کر مدرسے کے منتظم نے صاف انکار کر دیا۔ اصل میں وہ کسی ایسے غریب لڑکے کو داخل نہیں کرنا چاہتے تھے جس کا لباس معمولی ہو اور اس کے پاس کتابوں کے لیے بھی پیسے نہ ہوں۔ مگر انہوں نے بہانا بنایا کہ ہمارے پاس تمہاری رہائش کے لیے کوئی کمرہ خالی نہیں۔ لڑکے نے جب یہ سُنا تو کہا: ''جنابِ عالی! میری رہائش کی آپ فکر نہ کریں۔ اس کا بندوبست مَیں خود کرلوں گا۔ آپ مجھے صرف داخلہ دے دیں۔'' چنانچہ اس کے شوق کو دیکھ کر اسے مدرسے میں داخلہ دے دیا گیا۔ اُدھر اس غریب لڑکے نے اپنی رہائش کے لیے شہر میں ایک چھوٹا سا مکان کرائے پر لے لیا۔ یہ مکان بہت خراب تھا۔ اتنا خراب کہ شاید پورے بغداد میں اس سے گندا مکان کوئی نہ تھا۔ بات یہ تھی کہ اس کے اوپر ایک پرنالہ بہتا تھا جس کا گندا پانی اس کے کمرے کے اندر بھی آ جاتا تھا۔ اِس سے اُس لڑکے کے کپڑے خراب ہوجاتے تھے اور وہ رات کو باہر جا کر اپنے کپڑے دھوتا تھا تاکہ صبح پہن کر مدرسے جا سکے۔ اس کے علاوہ اسے کھانا بھی اچھا نصیب نہ تھا۔ بے چارہ روکھی سوکھی کھا کر گزارا کرلیتا۔

ایک روز صبح صبح وہ لڑکا مدرسے کے دروازے پر پہنچا تو مدرسے کے چپڑاسی نے اُسے بتایا کہ منتظم صاحب نے آج اسے مدرسے کے اندر جانے سے روک دیا ہے۔ اس کے پوچھنے پر چپڑاسی نے بتایا کہ آج مُلک کے وزیرِاعظم نظام الملک طوسی مدرسے کا معائنہ کرنے کے لیے آ رہے ہیں کیونکہ یہ مدرسہ اُنہوں نے ہی بنوایا تھا۔ منتظم صاحب نہیں چاہتے کہ وزیرِاعظم کو یہ علم ہو کہ ان کے مدرسے میں کوئی ایسا غریب طالب علم بھی پڑھتا ہے جس کا لباس بہت معمولی ہے۔

لڑکے نے جب یہ سُنا تو اسے بہت افسوس ہوا۔ چنانچہ وہ

واپس گھر آ گیا اور وہ کر بھی کیا سکتا تھا؟ اُدھر نظام الملک طوسی مدرسے میں آئے تو انہوں نے منتظم صاحب سے کہا کہ مدرسے کے تمام ہونہار طالب علموں کو یہاں بلوایئے مَیں اُن سے ملنا چاہتا ہوں۔ منتظم صاحب نے مدرسے کے ان تمام لڑکوں کو بُلا بھیجا جو بہت ہونہار سمجھے جاتے تھے۔ نظام الملک طوسی نے ان میں سے ہر ایک کو اپنے پاس بلایا اور پوچھا: ''بیٹا! تم علم حاصل کر کے کیا کرو گے؟'' کسی نے جواب دیا کہ مَیں تعلیم حاصل کر کے بڑا افسر بنوں گا۔ کسی نے کہا کہ مَیں دنیا کی سیر کروں گا اور کسی نے کہا کہ مَیں خوبصورت عمارتیں بناؤں گا۔ یہ باتیں سُن کر نظام الملک کو سخت غصہ آیا۔ انہوں نے منتظم سے کہا:

''یہ کیسے ہونہار طالب علم ہیں جنہیں علم سے کوئی محبت ہی نہیں۔ مَیں نے مدرسہ اس لیے تو نہیں بنوایا تھا کہ لڑکے یہاں آ کر اپنا اور اپنے استادوں کا وقت ضائع کریں۔ اگر کل تک کسی لڑکے نے مجھے اپنے علم حاصل کرنے کا صحیح مقصد نہ بتایا تو مَیں مدرسے کو بند کرنے کا فیصلہ کر لوں گا۔''

یہ سُن کر منتظم اور مدرسے کے اُستاد سخت پریشان ہوئے کہ اب کیا کریں۔ مدرسے کے جن ہونہار لڑکوں پر انہیں بھروسہ تھا وہ ناکام ہو گئے تھے اور عام لڑکوں کو نظام الملک کے سامنے پیش کرنا فضول تھا۔ اب تو انہیں یقین ہو گیا کہ مدرسہ بند ہو جائے گا اور وہ بیکار ہو جائیں گے۔

ابھی وہ یہ باتیں سوچ ہی رہے تھے کہ اتنے میں ایک استاد نے کہا: ''مَیں ایک ایسے غریب طالب علم کو جانتا ہوں جو بہت محنتی بھی ہے۔ آج وہ مدرسے میں نہیں آیا۔ میرا خیال ہے کہ کل ہم اس لڑکے کو نظام الملک کے سامنے پیش کریں۔ شاید وہی صحیح جواب دے سکے۔'' پہلے تو منتظم نے اس کی مخالفت کی مگر جب دوسرے استادوں نے بھی پہلے اُستاد کی تائید کی۔ تو وہ اس غریب لڑکے کو بلانے پر راضی ہو گئے۔ یہ وہی لڑکا تھا جسے اس روز مدرسے میں آنے سے منع کر دیا گیا تھا۔

دوسرے روز اس لڑکے کو بلا کر نظام الملک کے سامنے پیش کیا گیا۔ نظام الملک نے اس سے بھی وہی سوال کیا کہ ''بتاؤ بیٹا! تم علم حاصل کر کے کیا کرو گے؟''

لڑکے نے کہا: ''جنابِ عالی! علم حاصل کرنے کی خواہش مجھے یہاں تک لائی ہے۔ مَیں ایک خاص مقصد کے تحت علم حاصل کر رہا ہوں اور وہ مقصد ہے انسانوں کی خدمت کرنا۔ مَیں زندگی بھر اپنے علم

سے انسانوں کی خدمت کروں گا۔''

نظام الملک نے یہ جواب سنا تو خوش ہوکرلڑکے کو گلے لگالیا اور کہا: ''شاباش بیٹا! تم نے صحیح جواب دیا۔ اب مَیں مدرسہ بند نہیں کروں گا۔ جہاں تم جیسے ہونہار طالب علم پڑھتے ہوں اس مدرسے کو بند نہیں کیا جا سکتا۔ اسے ہمیشہ جاری رہنا چاہیئے۔'' چنانچہ وہ مدرسہ جسے مدرسہ نظامیہ کہا جاتا تھا بعد میں ترقی کر کے ایک یونیورسٹی بن گیا۔ اگر خدانخواستہ اس روز مایوس ہوکر نظام الملک اسے بند کر دیتے تو علم کا کتنا نقصان ہوتا۔

جس غریب طالب علم کے صحیح جواب سے وہ مدرسہ بند ہونے سے بچ گیا وہ بعد میں امام غزالیؒ کے نام سے دنیا میں مشہور ہوا۔ امام غزالی اسلامی دنیا کی بہت بڑی شخصیت تھے اور بچپن کے وعدے کے مطابق آخر دم تک انہوں نے اپنے علم سے انسانوں کی خدمت کی۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ غریبی امیری کوئی چیز نہیں۔ اگر انسان چاہے اور اسے سچا شوق ہو تو وہ غربت میں بھی علم کی دولت حاصل کر سکتا ہے۔

بے داغ محل

سلطان سبکتگین کا نام آپ نے ضرور سنا ہوگا۔ مشہور مسلمان فاتح سلطان محمود غزنوی انہی کا بیٹا تھا۔ سلطان کا شاہی محل بہت خوبصورت تھا اور شہزادہ محمود کو اس پر بہت ناز تھا۔ ایک دن محل کے پاس کچھ لڑکے کھیل رہے تھے۔ ان میں شہزادہ بھی شامل تھا۔ شہزادے نے اپنے محل کو دیکھ کر دوستوں سے کہا کہ ایسا خوبصورت محل دنیا میں کہیں نہ ہوگا۔ یہ سُن کر اس کا ایک دوست ابراہیم ہنسنے لگا۔ ''کیا بات ہے؟ تم میری بات پر ہنس کیوں رہے ہو؟'' شہزادے نے غصے سے پوچھا۔ ابراہیم نے جواب دیا: ''محمود! تم اپنے محل کو کیا سمجھتے ہو؟ دنیا میں اس سے بھی اچھے محل موجود ہیں۔ ایسے خوبصورت کہ ان پر کوئی داغ نہیں۔'' شہزادے نے پوچھا: ''ہمارے محل میں تمہیں کیا خرابی نظر آئی ہے؟'' ابراہیم شہزادے کو محل کی ایک دیوار کے نیچے لے گیا اور اس سے کہا: ''ذرا اوپر دیکھو!'' شہزادے نے اوپر دیکھا تو دیوار پر ایک جگہ دھبہ دکھائی دیا۔ شاید کسی بچے نے روشنائی سے بھرے ہوئے

ہاتھ اس پر لگا دیئے تھے۔شہزادہ یہ دیکھ کر بہت شرمندہ ہوا۔اسے اپنے دوست کی بات پر بڑا غصہ آیا۔وہ اپنے باپ سے کہہ کر اسے سزا دلوانا چاہتا تھا۔

دوسرے دن بادشاہ نے دسترخوان پر جب شہزادے کو نہ دیکھا تو ملازموں سے پوچھا کہ شہزادہ کہاں ہے؟ معلوم ہوا کہ اس کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں۔اس پر بادشاہ خود شہزادے کے پاس گیا اور اس سے پریشانی کی وجہ پوچھی۔شہزادے نے ساری بات اپنے باپ کو بتا دی۔اُسے اُمید تھی کہ اس کا باپ ابراہیم کو اس کی گستاخی پر سخت سزا دے گا۔لیکن بادشاہ مسکرانے لگا۔اس نے کہا: ''بس اتنی سی بات پر ناراض ہو؟ بیٹے! دیوار کے داغ کا خیال نہ کرو۔اسے ہم آج ہی صاف کروالیں گے۔'' یہ کہہ کر بادشاہ نے شہزادے کا ہاتھ پکڑا اور اسے دسترخوان پر لے گیا۔

رات کو سونے کے لیے شہزادہ پلنگ پر لیٹا تو اسے رہ رہ کر ابراہیم کی گستاخی کا خیال آتا رہا۔وہ چاہتا تھا کہ کوئی ایسی ترکیب ہو جس سے وہ اپنے دوست کو شرمندہ کر سکے اور اس سے اپنی بے عزتی کا بدلہ لے سکے۔سوچتے سوچتے اس کے ذہن میں ایک ترکیب آئی۔صبح اٹھ کر وہ اپنے باپ سلطان سبکتگین کے پاس گیا اور اسے کہنے لگا: ''ابا جان! مَیں نے سوچا ہے کہ مَیں ایک نیا محل بنواؤں جو اتنا خوبصورت ہو کہ اسے دیکھ کر ابراہیم شرمندہ ہو جائے۔'' بادشاہ نے کہا: ''جیسے تمہاری مرضی۔'' چنانچہ دوسرے دن ہی شہزادے نے شہر سے باہر ایک عالیشان محل بنوانا شروع کر دیا۔اس نے شاہی معمار سے کہا کہ اگر یہ محل واقعی بہت خوبصورت ہوا تو مَیں خوش ہو کر تمہیں مالا مال کر دوں گا۔محل چند مہینوں میں تیار ہو گیا اور وہ واقعی اس قدر شاندار تھا کہ جو بھی اسے دیکھتا تعریف کیے بغیر نہ رہا۔سب نے محل کی تعریف کی۔لیکن سلطان خاموش رہتا۔ایک روز شہزادے نے سلطان کو محل دیکھنے کی دعوت دی۔بیٹے کے اصرار پر سلطان نئے محل کی سیر کے لیے چل پڑا جب وہ محل کے سامنے پہنچا تو پھر بھی خاموش رہا۔لیکن جب محل کے دروازے میں داخل ہونے لگا تو وہ رک گیا اور کہنے لگا: ''بیٹے! تم نے یہ نیا محل اس لیے بنوایا ہے کہ پہلے محل کی دیوار پر داغ پڑ گیا تھا؟''

''جی ابا جان!'' شہزادے نے جواب دیا۔''تو یہ دیکھو!'' یہ کہہ کر سلطان نے اپنی چھڑی کی نوک سے دیوار پر ایک لکیر ڈال دی جس سے دیوار کی ساری خوبصورتی ختم ہو گئی۔سلطان نے کہا: ''بیٹے!

اگر اُس محل کی ایک دیوار پر داغ پڑا تھا تو اس نئے محل کی دیوار بھی داغ سے محفوظ نہیں۔ دنیا کے خوبصورت سے خوبصورت محل پر بھی کوئی نہ کوئی داغ پڑ سکتا ہے۔ مَیں یہ چاہتا ہوں کہ تم کوئی ایسا محل تعمیر کرو جس کی کسی دیوار پر کوئی داغ نہ پڑے۔'' یہ سُن کر شہزادے نے کچھ دیر تک سوچا۔ پھر کہا: ''ابا جان! آپ درست فرماتے ہیں۔ محل کتنا ہی خوبصورت کیوں نہ ہو ایک نہ ایک دن خراب ہو جاتا ہے۔ مَیں کوئی ایسا کارنامہ انجام دوں گا جو ایک بے داغ محل کی طرح ہمیشہ چمکتا رہے۔''

محمود نے یہ وعدہ اس وقت پورا کیا جب وہ سلطان محمود غزنوی بن چکا تھا۔ سلطان محمود اپنی بہادری کے کارناموں اور علم دوستی کی وجہ سے تاریخ کے صفحات میں ہمیشہ زندہ رہے گا اور اس کا نام ہمیشہ چمکتا رہے گا۔

ہُنر اور سفر

کردار

- ☆ بادشاہ
- ☆ وزیرِ اعظم
- ☆ شہزادہ
- ☆ نانبائی

پہلا منظر

بادشاہ کا محل

بادشاہ: (شہزادے سے) بیٹے! مجھے تم سے ایک ضروری بات کہنی ہے۔

شہزادہ: جی ابا حضور! فرمایئے۔

بادشاہ: ماشاء اللہ! اب تم جوان ہو گئے ہو، تعلیم بھی حاصل کر چکے ہو۔ بہتر ہے کہ اب تم تخت سنبھالو کیونکہ مَیں بوڑھا ہو گیا ہوں۔

شہزادہ: آپ کا سایہ ہمارے سروں پر سلامت رہے۔ مَیں

آپ کی موجودگی میں یہ گستاخی کیسے کرسکتا ہوں؟

بادشاہ: یہ ہماری خواہش ہے۔

شہزادہ: آپ کا ارشاد بجا .....مگر

بادشاہ: مگر کیا؟

شہزادہ: ابا حضور! مَیں نے تعلیم تو حاصل کر لی ہے لیکن میرے اُستاد کا کہنا ہے کہ جب تک کوئی ہنر نہ سیکھا جائے اور گھوم پھر کر دُنیا کی سیر نہ کی جائے انسان مکمل نہیں ہوتا۔

بادشاہ: تو پھر؟

شہزادہ: جی! ابا حضور.....میرا ارادہ ہے کہ کوئی ہنر سیکھ کر دنیا کی سیر کے لیے نکلوں۔

بادشاہ: ٹھیک ہے۔

شہزادہ: تو ابا حضور! مجھے اجازت دیجئے کہ مَیں کوئی ہنر سیکھ لوں۔

بادشاہ: میری طرف سے اجازت ہے۔لیکن ہنر تم کون سا سیکھو گے۔

شہزادہ: ابا حضور! میرے استاد قالین بنانے کا ہنر جانتے ہیں۔میرا ارادہ بھی ان سے یہی ہنر سیکھنے کا ہے۔

بادشاہ: بہت خوب۔

شہزادہ: تو ابا حضور! یہ ہنر سیکھنے کے بعد مجھے دنیا کے سفر پر نکلنے کی اجازت ہے؟

بادشاہ: ٹھیک ہے.....جس طرح تمہاری مرضی۔

دوسرا منظر

نانبائی کی دکان

شہزادہ: (نانبائی سے) بھائی! مَیں بھوکا تھا۔تم نے مجھے کھانا کھلایا۔مَیں تمہارا شکرگزار ہوں لیکن یہ کیا کہ تم نے مجھے اپنی قید میں ڈال دیا ہے؟

نانبائی: نوجوان! مَیں بظاہر تو نانبائی کا کام کرتا ہوں لیکن میرا خفیہ کاروبار غلاموں کی خرید وفروخت ہے۔

شہزادہ: (حیرت سے) جی؟

نانبائی: ہاں ..... (قہقہہ لگاتے ہوئے) اب تم میری قید میں ہو۔میرے غلام ہو اور مناسب وقت آنے پر مَیں تمہیں کسی کے ہاتھ فروخت کردوں گا۔

شہزادہ: یعنی مَیں فروخت کردیا جاؤں گا؟

نانبائی: ہاں .....بہتر یہ ہے کہ خاموشی سے وقت گزاردو۔

شہزادہ: تم مجھے کب تک فروخت کرنے کا ارادہ رکھتے ہو؟

نانبائی: کچھ نہیں کہا جا سکتا .....اس کام میں ایک مہینہ بھی لگ سکتا ہے اور ایک سال بھی۔

شہزادہ: اتنا عرصہ مَیں یہاں بیکار پڑا رہوں گا؟

نانبائی: تو پھر کیا؟

شہزادہ: مَیں اتنا عرصہ بیکار تمہاری روٹیاں توڑتا رہوں گا؟

نانبائی: ہوں۔

شہزادہ: تو پھر بہتر یہ ہے کہ تم میرے ہنر سے فائدہ حاصل کرو۔

نانبائی: تمہارے پاس کیا ہنر ہے؟

شہزادہ: مجھے قالین بنانے کا ہنر آتا ہے۔

نانبائی: (حیرت سے) یہ تو بہت اچھا ہے۔

شہزادہ: تو پھر مجھے سامان لا دو تا کہ مَیں آج سے ہی کام شروع کر دوں۔

نانبائی: ٹھیک ہے .....مَیں آج ہی تمہیں سامان لا دیتا ہوں۔تم اپنے فن کا پورا زور اس قالین پر صَرف کر دو۔ مَیں یہ قالین بادشاہ کے حضور پیش کر کے معقول انعام و اکرام حاصل کروں گا۔

شہزادہ: تم فکر نہ کرو۔انشاءاللہ مَیں ایسا اعلیٰ قالین بناؤں گا کہ اس کی قیمت سے تمہارے تمام دلدر دور ہو جائیں گے۔

تیسرا منظر

بادشاہ کا دربار

بادشاہ: (وزیراعظم سے) وزیراعظم! کوئی ملاقاتی ہو تو اسے پیش کیا جائے!

وزیراعظم: جہاں پناہ! قالینوں کا ایک تاجر آیا ہے۔ وہ آپ کی خدمت میں ایک نادر قالین پیش کرنا چاہتا ہے۔

بادشاہ: پیش کیا جائے۔

(وقفہ)

نانبائی: حضور! مَیں نے یہ قالین خاص طور پر آپ کے لیے بنوایا ہے۔دیکھیے کتنا نادر اور نفیس ہے!

بادشاہ: ٹھیک ہے۔ٹھیک ہے .....وزیراعظم!

وزیراعظم: جی حضور عالی!

بادشاہ: وزیراعظم! قالین کو غور سے دیکھو! اس کے فن کے

مطابق تاجر کو انعام دیا جائے۔

وزیراعظم: (قالین کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے) بادشاہ سلامت!

بادشاہ: کہو وزیراعظم!

وزیراعظم: اس تاجر کو فوراً قید کر دیا جائے۔

نانبائی: ح .....ح .....ح حضور! میرا قصور؟

بادشاہ: اس کا جرم کیا ہے؟ وزیراعظم!

وزیراعظم: اس کا جرم؟ اس کا جرم یہ ہے جہاں پناہ! کہ یہ بردہ فروش ہے۔ اس نے اس قالین بنانے والے کے علاوہ بہت سے نوجوان اپنے گھر میں قید کر رکھے ہیں۔

بادشاہ: اس کا ثبوت؟

وزیراعظم: اس کا ثبوت یہی قالین ہے بادشاہ سلامت! یہ دیکھیے قالین پر قالین بُننے والے نے بڑی مہارت سے اپنی رام کہانی لکھ دی ہے۔

بادشاہ: یہ شخص تو بڑا ظالم ہے ..... ہم حکم دیتے ہیں کہ اسے فوراً قید کر دیا جائے۔ اور سپاہیوں کا ایک دستہ اس کے ٹھکانے پر روانہ کر کے قالین بننے والے نوجوان اور دوسرے قیدیوں کو آزاد کرایا جائے۔

وزیراعظم: حکم کی تعمیل ہوگی جہاں پناہ!

(وقفہ)

بادشاہ: قیدیوں کو ہمارے حضور پیش کیا جائے!

وزیراعظم: بہت بہتر حضور!

بادشاہ: (حیرت سے) ئیں ..... یہ کیا؟ ان قیدیوں میں تو ہمارا شہزادہ بھی ہے۔

شہزادہ: جی ابا حضور!

بادشاہ: مگر یہ سب کیا ہے؟

شہزادہ: ابا حضور! وہ قالین میرا ہی بُنا ہوا تھا۔ اور مَیں نے ہی اس میں اپنی قید کا سارا حال لکھا تھا۔

بادشاہ: بہت خوب ..... بہت خوب!

شہزادہ: ابا حضور! یہ سب میرے ہنر کا کمال ہے۔

بادشاہ: واقعی .....ہنر کبھی نہ کبھی ضرور کام آتا ہے اور سفر کیے بغیر انسان ادھورا رہتا ہے۔

بادشاہ کا انصاف

کردار

☆ راوی

☆ جہانگیر

☆ وزیراعظم

☆ غلام

☆ عورت

راوی: ہندوستان میں ایک بادشاہ گزرا ہے۔ اس کا نام جہانگیر تھا۔ دوسری خوبیوں کے علاوہ ایک بڑی خوبی اس میں یہ تھی کہ وہ بہت انصاف پسند تھا۔ اسے اپنے عوام کی بھلائی کا بہت خیال تھا اور وہ چاہتا تھا کہ اس کی رعایا میں سے کسی آدمی کے ساتھ بھی کوئی ظلم یا زیادتی نہ ہو۔ چنانچہ اس نے اپنے محل کے باہر ایک بڑی سی زنجیر لٹکا رکھی تھی کہ جس کسی کو کوئی شکایت ہو وہ اس زنجیر کو ہلائے۔ زنجیر کے آخری سرے پر ایک گھنٹی بندھی تھی۔ جب زنجیر ہلنے لگتی تو گھنٹی بجنا شروع ہو جاتی۔ اس طرح بادشاہ کو معلوم ہو جاتا کہ کوئی فریادی فریاد لے کر آیا ہے۔ ایک دن ایسا ہوا کہ جہانگیر آرام کر رہا تھا۔ اتنے میں زنجیر ہلنے سے گھنٹی بجنے کی آواز آنے لگی۔

پہلا منظر

بادشاہ کا محل

جہانگیر: (تالی بجاتے ہوئے) کوئی ہے؟

غلام: جہاں پناہ! غلام حاضر ہے۔

جہانگیر: دیکھو! کون فریادی اس وقت ہمارے حضور آیا ہے؟

غلام: بہت بہتر حضور!

(وقفہ)

غلام: جہاں پناہ! ایک عورت ہے۔

جہانگیر: اسے ہمارے حضور پیش کیا جائے۔

غلام: بہت بہتر جہاں پناہ!

(وقفہ)

عورت: (روتے ہوئے) دہائی ہے بادشاہ سلامت ..... دہائی ہے۔

جہانگیر: کیا بات ہے خاتون؟

عورت: جہاں پناہ! مَیں لُٹ گئی ..... برباد ہوگئی۔

جہانگیر: صاف صاف بتاؤ ..... کیا بات ہے؟

عورت: میرے ساتھ ظلم ہوا ہے سرکار!

جہانگیر: کُھل کر بتاؤ ..... کیا ظلم ہوا ہے؟

عورت: حضور! (روتے ہوئے) میرا سہاگ لُٹ گیا۔ میرا شوہر مارا گیا ہے۔

جہانگیر: بہت افسوس کی بات ہے۔ لیکن اس کا قاتل کون ہے؟

عورت: حضور! کچھ کہہ نہیں سکتی۔

جہانگیر: بے جھجک ہو کر بتاؤ کہ تمہارے شوہر کا قاتل کون ہے؟ ہم انصاف کریں گے۔

عورت: حضور! آپ سے انصاف ہی کی توقع ہے۔

جہانگیر: پھر کیا ہے؟

عورت: جہاں پناہ! چھوٹا منہ اور بڑی بات ہے۔

جہانگیر: آخر وہ ایسی کون سی بات ہے جو تمہارے ہونٹوں تک نہیں آ سکتی؟

عورت: حضور کا اقبال بلند ہو۔ بات ہی کچھ ایسی ہے کہ مَیں .....

جہانگیر: ڈرو نہیں۔ بتاؤ کہ تمہارے شوہر کا قاتل کون ہے؟

عورت: حضور! بتا تو دوں۔ لیکن ڈرتی ہوں کہ کہیں حضور کا انصاف بھی نہ ڈگمگا اٹھے۔

جہانگیر: نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔ (غصے سے) قاتل کا نام بتا دو۔ ورنہ ہم یہی سمجھیں گے کہ تم جھوٹی ہو۔

عورت: عالی جاہ! کیا بتاؤں؟

جہانگیر: بتاؤ ..... بتاؤ ..... ہم پورا پورا انصاف کریں گے۔

عورت: تو سنیئے جہاں پناہ! میرے شوہر کی قاتل آپ کی ملکہ معظّمہ ہیں۔

جہانگیر: (حیرت سے) ملکہ معظّمہ؟

عورت: جی حضور!

جہانگیر: مگر ..... یہ کیسے؟

عورت: حضور! ملکہ عالیہ اب سے کچھ دیر پہلے شاہی محل کے مغربی برج پر تیر اندازی کی مشق فرما رہی تھیں۔

جہانگیر: (بیتابی سے) پھر کیا ہوا؟

عورت: ایک تیر سنسناتا ہوا آیا اور میرے شوہر کے سینے کے پار ہوگیا۔ اور وہ وہیں اسی وقت مر گیا۔

جہانگیر: تمہارا شوہر اس وقت کہاں تھا؟

عورت: حضور! ہم دھوبی ہیں اور شاہی محل کے باہر دریا کے دوسرے کنارے پر مَیں اور میرا شوہر کپڑے دھو رہے تھے کہ یہ واقعہ پیش آیا۔

جہانگیر: ٹھیک ہے ..... ٹھیک ہے مظلوم عورت! تمہارے ساتھ انصاف ہو گا۔ کل بھرے دربار میں ہم اس مقدمے کا فیصلہ کریں گے۔ اب تم جا سکتی ہو۔

دوسرا منظر

بادشاہ کا دربار

جہانگیر: (وزیراعظم سے) وزیراعظم!

وزیراعظم: جی عالم پناہ!

جہانگیر: فریادی عورت کو حاضر کیا جائے۔

وزیراعظم: بہت بہتر جہاں پناہ!

(مختصر وقفہ)

وزیراعظم: عالم پناہ! فریادی عورت حاضر ہے۔

جہانگیر: فریادی اپنا مقدمہ پیش کرے۔

فریادی عورت: حضور! کل ملکہ عالیہ شاہی محل کے مغربی برج پر کھڑی تیر چلانے کی مشق فرما رہی تھیں کہ ایک تیر آیا اور میرے شوہر کو آ کے لگا جس سے وہ وہیں مر گیا۔

جہانگیر: تمہیں پورا یقین ہے کہ قاتل ہماری ملکہ ہیں؟

عورت: جی حضور!

جہانگیر: تو ہمارا انصاف یہ کہتا ہے کہ خون کا بدلہ خون ہونا چاہیئے۔

عورت: (حیرت سے) جی؟

جہانگیر: ہاں ..... خون کا بدلہ خون ..... ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ملکہ نے چونکہ تمہارا سہاگ اُجاڑا ہے اس لیے جواب میں تم ملکہ کا سہاگ اُجاڑ دو۔

عورت: جی ..... جی .....مگر یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ عالم پناہ!

جہانگیر: انصاف یہی کہتا ہے ..... یہ لو تیر اور کمان اور جس طرح ملکہ نے تیر چلا کر تمہارے شوہر کو قتل کر دیا۔ اسی طرح تم بھی اس کا بدلہ ہم پر تیر چلا کر لے سکتی ہو ..... چلاؤ تیر!

عورت: (روتے ہوئے) نہیں .....نہیں .....حضور! ایسا نہیں ہوسکتا۔ مَیں اپنے سہاگ کی خاطر ملکہ عالیہ کا سہاگ نہیں اجاڑ سکتی۔ ایسے انصاف پسند بادشاہ کا خون نہیں کر سکتی۔

جہانگیر: نہیں ..... یہ نہیں ہوسکتا ..... یہ ہمارا حکم ہے۔

عورت: مگر .....مگر عالم پناہ! مَیں معاف بھی تو کر سکتی ہوں۔

جہانگیر: یہ تمہیں اختیار ہے۔

عورت: تو .....تو مَیں اپنے شوہر کی موت کو تقدیر سمجھ کر قبول کرتی ہوں اور .....اور ملکہ عالیہ کو معاف کرتی ہوں ..... مجھے انصاف مل گیا ہے۔

باپ کی دُعا

کردار

☆ راوی

☆ بابر

☆ ہمایوں

☆ شاہی طبیب

راوی: ہندوستان میں مغلیہ سلطنت کی بنیاد ظہیر الدین بابر نے رکھی۔ 1526ء میں وہ پورے ہندوستان کا بادشاہ بن گیا۔ بابر بچپن ہی سے سخت اور سپاہیانہ زندگی کا عادی ہو گیا تھا۔ وہ بڑے مضبوط جسم اور پکے ارادے کا مالک تھا۔ اتنا طاقتور تھا کہ دو آدمیوں کو اپنی بغلوں میں دبا کر آگرے کے قلعے کی فصیل پر بھاگ سکتا تھا۔ اُسے

تیرنے کا بھی بڑا شوق تھا۔ اس نے برصغیر کے تمام دریا خود تیر کر پار کیے تھے۔ بابر علم و ادب کا سرپرست ہونے کے ساتھ ساتھ خود بھی ترکی زبان کا شاعر اور ادیب تھا۔ اس نے اپنے حالاتِ زندگی تزکِ بابری کے نام سے ایک کتاب میں لکھے ہیں۔ آخر 1530ء میں وہ وفات پا گیا۔ لیکن اس کی موت کا واقعہ بھی عجیب ہے۔

شاھی محل کا منظر

بابر: (اداس اور غمگین آواز میں) شاہی طبیب! ہمارے بیٹے نصیر الدین کا اب کیا حال ہے؟

طبیب: ظلِ سبحانی! کیا عرض کر سکتا ہوں؟

بابر: کیا مطلب؟

طبیب: ظلِ سبحانی! زبان زیب نہیں دیتی۔

بابر: جو کچھ کہنا چاہتے ہو۔ صاف صاف کہو۔

طبیب: جان کی امان پاؤں تو کچھ عرض کروں۔

بابر: جلدی سے کہو۔

طبیب: ظلِ سبحانی! مَیں نے شہزادہ نصیر الدین کا بہت علاج کیا۔ لیکن جو دوا دی جاتی ہے اس کا اثر الٹا ہوتا ہے۔ اس لیے میرے خیال میں اب دوا نہیں دُعا کا وقت ہے۔

بابر: یہ تم کیا کہہ رہے ہو؟ شاہی طبیب!

طبیب: ظلِ سبحانی! مَیں نے جو کچھ عرض کیا ہے دوسرے تمام طبیبوں کا بھی یہی خیال ہے۔

بابر: نہیں .....نہیں ..... ایسا نہیں ہو سکتا۔ ہم مغلیہ سلطنت کے وارث .....اپنے پیارے بیٹے نصیر الدین کو مرنے نہیں دیں گے۔ ہم اپنے آپ کو اس کی جان کے صدقے میں پیش کر دیں گے۔

(وقفہ)

راوی: ایک دن بابر نے شاہی لباس اور تاج اتار کر سادہ لباس پہنا۔ وَضو کیا اور اپنے بیمار بیٹے نصیر الدین ہمایوں کی چارپائی کے گرد تین چکر لگائے اور آخر میں مصلّے پر بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور دُعا مانگنے لگا۔

بابر: (روتے ہوئے) اے خدا! اے دونوں جہانوں کے پالنے والے! میرا پیارا بیٹا نصیر الدین سخت بیمار ہے اور

مرنے کے قریب ہے۔ میرے بعد مغلیہ سلطنت کا یہی وارث ہے۔ اگر اسے کچھ ہو گیا تو خاندانِ تیموریہ کا چراغ گُل ہو جائے گا۔ خدایا! اسے بچا لے اور اس کی بیماری مجھے دے دے اور اس کے بدلے میں مجھے موت دے دے۔ مَیں اس کے بدلے میں مرنے کو تیار ہوں۔

(وقفہ)

روای: چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ بابر کی دُعا قبول ہوگئی۔ اس کا صدقہ منظور ہوا۔ ہمایوں صحت یاب ہونے لگا اور بابر بیمار.....آخر ہمایوں بالکل تندرست ہوگیا اور بابر وفات پا گیا۔ بیٹے کے لیے باپ کی یہ قربانی ایک انوکھی مثال ہے جو ہمیشہ یادگار رہے گی۔

❁

نوعمر مجاہد

کردار

☆ راجہ داہر ..... سندھ کا حکمران

☆ جے سنگھ ..... راجہ داہر کا بیٹا

☆ محمد بن قاسم ..... مسلمان فوج کا سپہ سالار

☆ ایلچی

☆ دربان

☆ سندھی سپہ سالار

☆ اور بہت سے سپاہی

پہلا منظر

راجہ داھر کا دربار

راجہ داہر: جے سنگھ! بصرے کے حاکم حجاج بن یوسف کا یہ خط دیکھا ہے؟

جے سنگھ: جی نہیں مہاراج!

راجہ داہر: (مسکراتے ہوئے) لکھا ہے .....عربوں کے جہاز لوٹنے والے ڈاکوؤں کو سخت سزا دی جائے اور تمام عرب قیدیوں کو ان کے مال و اسباب سمیت آزاد کر دیا جائے .....ورنہ۔

جے سنگھ: (بات کاٹتے ہوئے) ورنہ کیا مہاراج؟

راجہ داہر: (قہقہہ لگاتے ہوئے طنزیہ انداز میں) ورنہ ..... نتائج کی ذمہ داری آپ پر ہوگی .....(قہقہہ)

جے سنگھ: خوب ..... تو گویا چند ملک فتح کرنے کے بعد اب مسلمان سندھ کی فتح کا بھی خواب دیکھنے لگے ہیں۔

راجہ داہر: (ہنستے ہوئے) خیر یہ تو بعد میں دیکھا جائے گا ..... جے سنگھ! تم یہ بتاؤ! وہ مسلمان قیدی اس وقت کہاں ہیں؟

جے سنگھ: مہاراج! شاہی قید خانے میں۔

راجہ داہر: ہوں ..... ان کا مزاج درست ہوا یا ابھی تک وہ ہمارے خلاف ہیں؟

جے سنگھ: ان میں سے ایک قیدی کل یہ کہہ رہا تھا کہ ظلم کے دن تھوڑے ہیں۔ خدا کی لاٹھی بے آواز ہے .....ایک نہ ایک دن راجہ کو منہ کی کھانی پڑے گی اور .....

راجہ داہر: (بات کاٹتے ہوئے غصے سے) بس بس ..... اُس بدزبان کی زبان کھینچ دو۔

جے سنگھ: اور ایک قیدی لڑکی ہر وقت حجاج کی دہائی دیتی رہتی ہے۔

راجہ داہر: اُسے کہو! کہ اس کی مدد کے لیے اتنی دور سے حجاج تو کیا ایک چڑیا بھی نہیں پہنچ سکتی۔ (قہقہہ)

جے سنگھ: مہاراج! قیدی کچھ زیادہ ہی حد سے بڑھ رہے ہیں۔

راجہ داہر: انہیں ان کی گستاخی کی پوری پوری سزا دی جائے گی۔ جے سنگھ! ان سب کو کوڑے مار مار کر لہولہان کر دو تاکہ پھر کبھی ایسی گستاخی نہ کر سکیں۔

جے سنگھ: بہت بہتر مہاراج!

(وقفہ)

دربان: مہاراج! ایک ایلچی حاضر ہونا چاہتا ہے۔

راجہ داہر: آنے دو!

(وقفہ)

راجہ داہر: تم کون ہو؟

ایلچی: مَیں مسلمان فوج کے سپہ سالار کا پیغام لے کر آیا ہوں۔

راجہ داہر: کہو!

ایلچی: ہمارے سپہ سالار نے آپ کے لیے یہ خط دیا ہے۔

راجہ داہر: (خط کھول کر پڑھتے ہوئے) اے راجہ! تمہیں اگر اپنے فوجی ساز و سامان پر ناز ہے تو ہمیں صرف خدا پر بھروسہ ہے۔ ہار جیت اسی کے ہاتھ میں ہے۔ بہتر ہے کہ ہمارے قیدی واپس کر دو۔ ورنہ اسی خط کو ہماری طرف سے اپنے خلاف اعلانِ جنگ سمجھو۔ فقط محمد بن قاسم۔ (لہجہ تبدیل کرتے ہوئے غصے سے) ایلچی! ہماری طرف سے انہیں کہہ دو کہ ہم ہر صورتِ حال کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار ہیں۔

(ایلچی چلا جاتا ہے)

راجہ داہر: (اپنی فوج کے سپہ سالار سے مخاطب ہوتے ہوئے) یہ محمد بن قاسم کون ہے؟

سپہ سالار: مسلمان فوج کا نوعمر سپہ سالار مہاراج! جس نے کچھ عرصہ پہلے دیبل کو فتح کیا تھا۔

راجہ داہر: دیبل کا نام نہ لو ..... وہاں تو ہماری فوجیں بڑی بے جگری سے لڑی ہیں۔ البتہ عربوں کی منجنیق کے پتھروں سے شہر کے مندر کا سرخ جھنڈا اگرا تو وہاں کے لوگوں کے حوصلے پست ہو گئے۔ ورنہ وہاں مسلمانوں کو قدم جمانے کی کبھی جرأت نہ ہوتی۔

سپہ سالار: ٹھیک ہے مہاراج!

راجہ داہر: اور ہاں ..... تم نے دیکھا کہ یہ مسلمان کتنے گستاخ ہیں۔ انہیں یہ معلوم نہیں کہ سندھ کے راجہ کو کس طرح مخاطب کرنا چاہیئے۔

سپہ سالار: مہاراج درست ہے ..... مگر جو قوم قیصر و کسریٰ کے تاج و تخت اپنے پاؤں تلے روند چکی ہو اس کے لیے سندھ کی حکومت کیا معنی رکھتی ہے؟

راجہ داہر: کیا مطلب؟

سپہ سالار: مطلب یہ کہ یہ قوم آسانی کے ساتھ ہم سے ٹکر لے سکتی ہے۔

راجہ داہر: یہ تم کہہ رہے ہو سندھ کے سپہ سالار اعظم؟

سپہ سالار: جی ہاں مہاراج! دیبل کی لڑائی میں ہم ان کی بہادری اور جوانمردی کا لوہا مان چکے ہیں۔ میرے خیال میں تو ہمیں ان کے قیدی واپس کر دینے چاہئیں۔

راجہ داہر: تو تمہارا مطلب ہے ہم ان سے ہار مان لیں۔

سپہ سالار: نہیں مہاراج! میرا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ہماری فوج ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی بلکہ ہمیں امن و آشتی سے رہنا چاہیئے تا کہ مسلمانوں کا یہ سیلاب جو عراق سے آیا ہے خاموشی سے لوٹ جائے ورنہ.....

راجہ داہر: (غصے سے بات کاٹتے ہوئے) ورنہ کیا؟

سپہ سالار: مجھے یہ ڈر ہے کہ کہیں مہاراج کا تخت و تاج بھی اس طوفان کی لپیٹ میں نہ آ جائے۔

راجہ داہر: وقت آنے پر دیکھا جائے گا۔

سپہ سالار: اگر مہاراج کا مطلب اعلانِ جنگ سے ہے تو مَیں فوج کو تیاری کا حکم دوں؟

راجہ داہر: نہیں ..... اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ ہماری فوج تیاری کے بغیر بھی جب چاہے ان کا مقابلہ کرنے کی طاقت رکھتی ہے۔ پھر تم نے خود ہی تو کہا تھا کہ مسلمان فوج کا سپہ سالار ایک سترہ سالہ لڑکا ہے ..... یہ سترہ سالہ لڑکا بھلا ہمارے ساتھ کیا لڑے گا؟ ہوں ..... (ہنستے ہوئے) سترہ سالہ لڑکا ..... محمد بن قاسم ..... (قہقہے)

(وقفہ)

سپہ سالار: مہاراج! ابھی ابھی ہمارے جاسوسوں نے ایک بہت بُری خبر دی ہے۔

راجہ داہر: کیا ہے؟

سپہ سالار: مہاراج! مسلمانوں کا لشکر اس طرف بڑھتا چلا آ رہا ہے۔

راجہ داہر: تو آنے دو ..... دیکھا جائے گا۔

سپہ سالار: نہیں مہاراج ..... یہ تو بہت برا ہوا۔ بہت بُرا ..... رام کرے وہ دریا کو پار ہی نہ کر سکیں۔

راجہ داہر: ہاں ..... اول تو وہ اس طغیانی میں دریا کو پار ہی نہیں کر سکتے اور اگر کسی طرح کر بھی لیں تو ان کے مقابلے کے لیے ہماری بہادر اور چوکس فوج موجود ہے۔

سپہ سالار: بے شک مہاراج!

دوسرا منظر

دریا کے کنارے

محمد بن قاسم: (اپنے سپاہیوں سے) اسلام کے بہادر سپاہیو!
تمہاری رگوں میں بہادر مسلمانوں کا خون دوڑ رہا ہے۔
تم ایک خدا اور ایک رسول کے ماننے والے ہو۔
تمہارے مقابلے میں وہ لوگ ہیں جو بتوں کو پوجتے ہیں
.....موت اور زندگی اللہ کے ہاتھ میں ہے۔اگر تم زندہ
رہ گئے تو غازی ہو گے۔اور مر گئے تو شہید کہلاؤ گے۔تم
جانتے ہو کہ فتح ہمیشہ حق کا مقدر رہی ہے۔ہم حق پر ہیں
اس لیے فتح بھی یقیناً ہماری ہوگی۔

مسلمان سپاہی: (ایک آواز ہو کر) انشاءاللہ

محمد بن قاسم: ساتھیو! دریا بپھرا ہوا ہے۔مگر تم جانتے ہو کہ اس کو پار
کر کے ہی ہم اسلام کے دشمنوں کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔تم
ایک ایک کشتی کو رسوں سے باندھ کر دریا میں ڈال دو
تا کہ پُل بن جائے۔خدا ہماری مدد کرے گا۔

(وقفہ)

راجہ داہر: (شور سُن کر) یہ کیسا شور ہے جے سنگھ؟

جے سنگھ: مہاراج! مسلمانوں نے رات کو دریا پار کر کے
ہمارے محافظ دستوں کو تہس نہس کر دیا ہے اور اب وہ
قلعے کی طرف بڑھ رہے ہیں۔

راجہ داہر: (غصے سے) ان کی یہ جرأت .....سپہ سالار اعظم! کیا
یہ درست ہے؟

سپہ سالار: جی مہاراج!

راجہ داہر: (حقارت سے) ہوں ..... یہ سترہ سالہ لڑکا ہم سے
جنگ کرے گا۔(غصے سے) اسے اس کی موت یہاں
لے آئی ہے۔اب آیا ہے تو زندہ نہ جانے پائے۔اس کو
وہ مزہ چکھاؤ کہ پھر کبھی ایسی حماقت نہ کرے۔

سپہ سالار: بہت بہتر مہاراج!

تیسرا منظر

میدانِ جنگ

(شور بڑھتا ہوا قریب آ جاتا ہے۔نعرۂ تکبیر کی آوازیں

نمایاں ہونے لگتی ہیں ۔ جنگ کا بگل بجتا ہے ۔تلواروں کی جھنکار اور گھوڑوں کی ٹاپوں کی آواز)

محمد بن قاسم: سپاہیو! آگے بڑھو! وہ دیکھو! ایک سفید ہاتھی پر دشمنِ اسلام راجہ داہر بیٹھا ہے ۔ بچنے نہ پائے ۔شاباش ۔

(شور میں چیخوں کی آوازیں ۔آہستہ آہستہ شور کم ہوتا ہے)

محمد بن قاسم: (فتح کے بعد سندھ کے لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے) اے سندھ کے رہنے والو! تم خوف کے مارے کانپ رہے ہو کہ فتح کے بعد نہ جانے تمہارے ساتھ کیا سلوک ہوگا ؟ ڈرنے کی ضرورت نہیں ۔تم ہمارے غلام نہیں ۔ آزاد ہو ..... ہم یہاں کسی کو غلام بنانے نہیں آئے ۔ بلکہ اُس ظلم وستم کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ختم کرنے آئے ہیں جو یہاں کے حاکم تم پر ڈھاتے رہے ہیں ۔ ہمارا مذہب اسلام ذات پات اور اونچ نیچ کے خلاف ہے ۔ ہمارے دین میں سب انسان برابر ہیں ۔

سپاہی: نعرۂ تکبیر .....اللہ اکبر .....محمد بن قاسم زندہ باد!

اتفاق میں برکت

اک گاؤں میں تھا اک بوڑھا
بوڑھا تھا وہ نیک اور دانا
کھیتی باڑی کرتا تھا وہ
اللہ کا دم بھرتا تھا وہ
قدرت نے اس کو بخشے تھے
سات جوان اور گبھرو بیٹے
لیکن آپس میں سب لڑکے
لڑتے تھے وہ اور جھگڑتے
دھینگا مشتی مار کٹائی
رہتی تھی ہر وقت لڑائی
دیکھ کے باپ بہت کڑھتا تھا
اُن کی حالت پر روتا تھا

اُن کو سمجھاتا تھا بوڑھا
نہیں ہے اچھا ہر دم لڑنا
لیکن وہ جھگڑالو لڑکے
اُس کی بات کہاں سنتے تھے؟
یونہی تھے وہ لڑتے رہتے
اک اک بات پہ اڑتے رہتے
آخر اک دن عاجز آیا
بوڑھے نے لڑکوں کو بُلایا
کہنے لگا ''جنگل کو جاؤ
واں سے اک اک ٹہنی لاؤ!''
لڑکے جب جنگل سے آئے
سارے اک اک ٹہنی لائے
بوڑھے نے پھر آگے بڑھ کر
ٹہنیاں لے کر باندھا گٹھر
پاس بلایا اک لڑکے کو
اور کہا یہ اُس بیٹے کو

''بیٹا! توڑو تو یہ گٹھر
اپنا پورا زور لگا کر''
لڑکے نے جب زور لگایا
ایک بھی ٹہنی توڑ نہ پایا
دوسرے کو پھر اس نے بلایا
اُس نے بھی اب زور لگایا
توڑ نہ پایا ہرگز وہ بھی
اُس گٹھر کی ایک بھی ٹہنی
آخر اک اک کر کے سارے
زور لگا کر رہ گئے لڑکے
توڑ نہ پائے ہرگز گٹھر
ہار گئے وہ زور لگا کر
تب بوڑھے نے گٹھر کھولا
پھر وہ اُن لڑکوں سے بولا
''میرے پیارے ناداں بچو!
اک اک ٹہنی لے کر توڑو!''

ہر اک نے لے کر اک ٹہنی
پل بھر میں وہ توڑ کے رکھ دی
اس پر بوڑھا اُن سے بولا
''تم نے غور سے یہ سب دیکھا؟
ٹہنیاں جب سب بندھی ہوئی تھیں
اک گٹھر میں کسی ہوئی تھیں
توڑ نہ پائے تھے تم ان کو
آخر کیا طاقت تھی سوچو؟
ٹہنیاں ساری اک اک کرکے
ٹوٹ گئیں کس آسانی سے
رہو گے جب تک تنہا تنہا
ہر اک تم کو توڑ سکے گا
ہو جاؤ گر یکجا سارے
کوئی تمہیں پھر توڑ نہ پائے
اس سے سبق یہ اچھا سیکھو!
مل جل کر تم رہنا سیکھو!

مل جل کر رہنے میں برکت
مل جل کر رہنے میں طاقت
مل جل کر رہنا ہے دولت
مل جل کر رہنا ہے عزت

لالچ کا انجام

اک دن ایک گھنے جنگل میں
تین مسافر گزر رہے تھے
تینوں راہی آپس میں تھے
دوست نہایت ہی وہ گہرے
سوچا شہر کی جانب جائیں
تا کہ اپنی روزی پائیں
صبح کو تھے وہ گھر سے نکلے
شام ہوئی تو جنگل پہنچے
چلتے چلتے ہوا اندھیرا
اندیشوں نے ان کو گھیرا
برگد کے اک پیڑ کے نیچے
رات بسر کرنے کو ٹھہرے
دیکھا تو اک بڑی سی تھیلی
اُس برگد کے پاس پڑی تھی
پہلے تو وہ ڈرے ذرا سے
بیٹھے اُس سے پرے ذرا سے
پھر تھیلی کا دھیان جو آیا
سب نے اس کو کھولنا چاہا
کھولی جب ہاتھوں سے تھیلی
سونے اور چاندی سے بھری تھی
دیکھ کے اتنا سونا چاندی
آنکھ اُن تینوں کی چندھیائی
رات ہوئی تو ان تینوں کا
بھوک کے مارے حال بُرا تھا
سوچا پہلے کھانا کھا لیں
پھر یہ سونا چاندی بانٹیں
ایک مسافر شہر کو بھیجا
تا کہ واں سے لائے کھانا

باقی دو کے دل پر چھایا
دولت کے لالچ کا سایا
سوچا جب وہ شہر سے آئے
ان کی خاطر کھانا لائے
اُس کو مل کر جان سے ماریں
دولت پھر آپس میں بانٹیں
اُدھر جو شہر گیا تھا تنہا
اُس کو بھی لالچ نے جکڑا
سوچا جو کھانا لے جاؤں
کیوں نہ مَیں اُس میں زہر ملاؤں
زہر ملا یہ کھانا پا کر
مر جائیں گے دونوں کھا کر
پھر تو مَیں ساری دولت کا
مالک ہو جاؤں گا تنہا
کھانے میں پھر زہر ملایا
جلدی جنگل واپس آیا

دونوں نے جب آتے دیکھا
مل کر اُس پر دھاوا بولا
ایک ہی وار میں جان سے مارا
وہ تو اگلے جان سدھارا
باقی دو نے اب یہ سوچا
کیوں نہ وہ پہلے کھائیں کھانا
کھانا جب دونوں نے کھایا
زہر نے اپنا اثر دکھایا
مر گئے تینوں دوست وہ سارے
یوں اپنے انجام کو پہنچے
سچ یہ داناؤں نے کہا ہے
لالچ کا انجام بُرا ہے

جیسے کو تیسا

ایک تھا مرغا ایک تھا کتا
ان کا یارانہ تھا پکا
اک دن ایک گھنے جنگل سے
دونوں ساتھی گزر رہے تھے
شام ہوئی جب چلتے چلتے
دل میں یہ سوچا دونوں نے
نیند آئی ہے کیسے سوئیں؟
کہاں پہ جاکر رات گزاریں؟
اتنے میں اک پیڑ کو دیکھا
پیڑ بھی تھا وہ بہت پرانا
مرغا پیڑ کے اوپر بیٹھا
کُتے نے بھی تنے کو دیکھا
غار تھی گہری اُس کے اندر
کُتا اس میں بیٹھا جا کر
دونوں ساتھی چَین سے سوئے
صبح ہوئی تو اُٹھ کر جاگے
مرغے نے جب پروں کو کھولا
ککڑوں کوں ککڑوں کوں بولا
لومڑی پاس سے گزر رہی تھی
سنی جو یہ آواز تو چونکی
سوچ رہی تھی صبح سویرے
ہاتھ شکار لگا ہے میرے
پیڑ سے جب نیچے آئے گا
بچ کر مرغ کہاں جائے گا؟
مزے مزے سے کھاؤں گی مَیں
مرغا خوب اڑاؤں گی مَیں
مرغے نے بھی جب یہ دیکھا
وہ نہ درخت سے نیچے اترا
لومڑی بولی ''بھائی مرغے!
لگتے ہو تم کتنے اچھے!

کیسی ہے آواز تمہاری!
کیسی ہے پرواز تمہاری!
اُترو بھی اب پیڑ سے نیچے
چاہتی ہوں مَیں ملنا تم سے
مرغا سارا دھوکہ سمجھا
ہنس کر پھر وہ اُس سے بولا
''پیڑ یہ سارا میرا گھر ہے
تنے کے نیچے اس کا در ہے
اس رستے سے اوپر آؤ
ملنا چاہو تو مل جاؤ!''
لومڑی خوش خوش آگے بڑھ کر
جونہی پہنچی غار کے اندر
پھاڑ دیا اُس کو کتّے نے
پہنچی وہ انجام کو اپنے
سچ ہے قول یہ داناؤں کا
جیسے کو ملتا ہے تیسا

لالچی کُتّا

اک دن اک آوارہ کُتّا
شہر کے اک بازار سے گزرا
اپنی دُھن میں وہ جاتا تھا
کچھ کھانے کو ڈھونڈ رہا تھا
فرش پہ اک ہڈی کا ٹکڑا
پڑا ہوا جو اس نے دیکھا
جھپٹا اُس پر آگے بڑھ کر
لے کر بھاگا شہر سے باہر
ہڈی کو یوں منہ میں دبائے
جاتا تھا وہ نہر کنارے
ایک جگہ جب رک کر دیکھا
پانی میں تھا عکس اُسی کا

لیکن وہ نادان یہ سمجھا
ہے یہ کوئی دوسرا کُتّا
اس کے منہ میں جو ہڈی ہے
میری ہڈی سے وہ بڑی ہے
اُس کے جی میں لالچ آیا
دل ہی دل میں اس نے سوچا
یہ ہڈی گر اس سے چھینوں
پھر تو بیٹھ مزے سے کھاؤں
سوچا تو پہلے غُرّایا
منہ کھولا اور اس پر جھپٹا
جونہی اس کے منہ سے چُھوٹی
گر گئی اس کی اپنی ہڈّی
جب یہ نظارہ اس نے دیکھا
رہ گیا کھلا ہوا منہ اُس کا
لالچ کا انجام یہ پایا
کچھ بھی اُس کے ہاتھ نہ آیا

انگور کھٹے ہیں

ایک تھا جنگل ہرا بھرا سا
شیر تھا اس جنگل کا راجا
ریچھ، ہرن، گیدڑ اور ہاتھی
سب کے سب تھے شیر کے ساتھی
لومڑی، زرّافہ اور چیتے
سارے جنگل میں رہتے تھے
گھنے گھنے سب پیڑ تھے اس میں
ہرے بھرے سب پیڑ تھے اس میں
اک دن زرّافے نے آ کر
لمبی سی گردن کو اُٹھا کر
لومڑی کو ایسے بتلایا
''میری پیاری لومڑی آپا

مَیں نے جنگل کے کونے میں
دیکھی ہیں انگور کی بیلیں
آہا! کیا ان کی خوشبو تھی!
خوشبو کیا گویا جادو تھی
انگوروں کا رنگ تھا پیارا
ہَرا ہَرا اور ذرا سنہرا
سارے تھے انگور وہ پکّے
مزے مزے کے میٹھے میٹھے
تم بھی جا کر ان کو دیکھو!
ممکن ہو تو ان کو چکھو!''
سُن کر زرّافے کی زبانی
انگوروں کی نئی کہانی
لومڑی کا بھی جی للچایا
اُس کے منہ میں پانی آیا
کہتی تھی وہ جی میں اپنے
''مل جائیں انگور جو سارے
اک اک کر کے خود کھاؤں گی
سب کے جی کو ترساؤں گی''
یہ سوچا تو دوڑی دوڑی
انگوروں کی بیل پہ پہنچی
دیکھا تو وہ بیل تھی اونچی
اس کے قد سے کہیں بڑی تھی
سوچا کیسے اوپر جاؤں؟
جا کر انگوروں کو پکڑوں
اُچھلی، پھر وہ نیچے آئی
نیچے گِر کر پھر وہ اُچھلی
اُچھل اُچھل کر جب تھک ہاری
کیا کرتی آخر بے چاری
ہاتھ انگور نہ آئے اُس کے
یہی نصیب تھے ہائے اُس کے
کہنے لگی وہ عاجز آ کر
''واپس ہی جاتی ہوں اب گھر

کون یہ کہتا ہے پکے ہیں
مزے مزے کے اور میٹھے ہیں
میرے ہاتھ نہیں جو آئے
یہ سارے انگور ہیں کھٹے''

غرور کا سر نیچا

ایک گھنے جنگل میں تنہا
رہتا تھا اک بارہ سنگھا
اِدھر اُدھر تھا گھومتا رہتا
گھومتا رہتا، پھرتا رہتا
اک دن گرمی کے موسم میں
دھوپ کی شدت کے عالم میں
پیاس ہوئی محسوس جو اُس کو
دئے دکھائی ایک کے دو دو
نظروں میں چھایا تھا اندھیارا
ہوئی زبان بھی سُوکھ کے کانٹا
آخر پانی ڈھونڈنے نکلا
سارا جنگل اُس نے چھانا

ایک طرف جب اُس نے دیکھا
پانی کا چشمہ بہتا تھا
بھاگا وہ چشمے کی جانب
دھوپ سے اک سائے کی جانب
چوکڑی بھرتا دور گیا وہ
اُس چشمے پر جا پہنچا وہ
چشمے کا تھا ٹھنڈا پانی
تازہ تازہ میٹھا پانی
ٹھنڈا ٹھنڈا پانی پی کر
پیاس بجھائی یوں چشمے پر
اب جو غور سے اُس نے دیکھا
پانی تھا آئینے جیسا
پانی میں جو دیکھا اُس نے
اپنے عکس کو دیکھا اُس نے
سینگ نظر جب آئے بارہ
کتنا دلکش تھا نظارہ
اپنا آپ غرور سے دیکھا
دل ہی دل میں اُس نے سوچا
''میرے سینگ ہیں کتنے پیارے
خوب چمکتے اور نوکیلے
جیسے ہوں اک پیڑ کی شاخیں
لمبی لمبی پتلی شاخیں
سر پر جیسے تاج ہے میرا
جنگل بھر میں راج ہے میرا
ان سینگوں کا کیا ہے کہنا
یہ ہیں میرے سر کا گہنا''
ابھی یہ باتیں سوچ رہا تھا
اتنے میں کیا اُس نے دیکھا
اُس جانب اک شیر تھا آتا
غصے میں تھا وہ غرّاتا
شیر ببر جب آتے دیکھا
بھول گیا وہ سارا نشہ

بارہ سنگھا خواب سے جاگا
چشمہ چھوڑ کے سرپٹ بھاگا
بھاگا تیز وہ جب جلدی میں
پھنس گئے سینگ کسی جھاڑی میں
شیر بھی اتنے میں آ پہنچا
آتے ہی وہ اُس پر جھپٹا
خوب شکار کو چیرا پھاڑا
مزے سے شیر نے اُس کو کھایا
جن سینگوں پر ناز تھا اُس کو
وہی مصیبت بن گئے دیکھو!
داناؤں نے سچ یہ کہا ہے
سدا غرور کا سر نیچا ہے

خرگوش اور کچھوا

اک دن اک خرگوش تھا جاتا
راہ میں اس نے کچھوا دیکھا
ہَولے ہَولے قدم اٹھاتا
کچھوا سُست چلا جاتا تھا
دیکھی جب یہ چال تو اُس پر
ہنسنے لگا خرگوش اُچھل کر
جانوروں میں تو ہے کیا شے؟
دیکھ کے تجھ کو گھِن آتی ہے
صورت کیا بیزار ہے تیری
سُست بہت رفتار ہے تیری
کون ہے تو؟ کیا نام ہے تیرا؟
سُستی نے کیوں تجھ کو گھیرا؟

سُن کر اس کی بات کو کچھوا
نرمی اور ادب سے بولا
''کچھوا میرا نام ہے بھائی!
مَیں بھی ہوں مخلوق خدا کی''
بات سُنی جب یہ کچھوے کی
ہنسی بہت خرگوش کو آئی
یہ دیکھا تو کچھوا بولا
''ہنستے ہو کیوں مجھ پر بھیّا؟''
بولا پھر خرگوش ''او کچھوے!
تو میرا بھائی ہے کیسے!
تیری چال ہے دھیمی دھیمی
میری چال ہَوا کی تیزی''
کچھوا بولا ''دوڑ لگائیں
اپنی اپنی چال دکھائیں
اگلے گاؤں میں جو ندی ہے
اپنی دوڑ کی منزل بھی ہے''

بولا یہ خرگوش اُچھل کر
''مجھ کو ہے منظور سراسر''
دونوں نے پھر دوڑ لگائی
آگے تھی اک گہری کھائی
کچھوا آہستہ چلتا تھا
اور خرگوش تو دوڑ رہا تھا
پیڑ تھا اک کھائی کے آگے
اس کی گھنی چھاؤں کے نیچے
پہنچا تو خرگوش نے سوچا
ابھی تو دور ہی ہوگا کچھوا
کیوں نہ یہاں آرام کروں مَیں
اٹھ کر باقی کام کروں مَیں
سو گیا پھر خرگوش مزے سے
لیتا تھا گہرے خراٹے
شام کو پھر خرگوش جو جاگا
پوری طاقت سے وہ بھاگا

ندی پر پہنچا تو دیکھا
پہلے سے کچھوا تھا پہنچا
چلتے چلتے رفتہ رفتہ
دوڑ یہ کچھوا جیت چکا تھا

❁

چار چُوزے

اک بستی میں چار تھے چُوزے
چاروں مل جل کر رہتے تھے
اک دن سیر کی خاطر سارے
چوزے اپنے گھر سے نکلے
اک چوزہ تھا بہت نکمّا
سُستی اور غفلت کا مارا
چلتے چلتے رہ گیا پیچھے
باقی تھے اب تین ہی چوزے
تینوں کو اب جوش جو آیا
لگے سنانے چوں چوں گانا
گاتے گاتے سانس جو پُھولی
اک کو زور کی آئی ہچکی

وہ چوزہ بھی رہ گیا پیچھے
اب تو رہ گئے دو ہی چوزے
دونوں چوزے خوف کے مارے
تھر تھر تھر تھر کانپ رہے تھے
کہتے تھے وہ اک دوجے کو
بھیّا! اب تو گھر کو بھاگو
اک چوزہ تھا ان میں ایسا
نافرمان اور ضد کا پکّا
اُس نے اُس کی بات نہ مانی
رہ گیا اب تو ایک ہی باقی
وہ چوزہ تھا ایک اکیلا
کیا ہو گا؟ یہ سوچ رہا تھا
اتنے میں اک آ گئی بِلّی
اس کو فوراً کھا گئی بِلّی
یہ انجام ہوا چوزوں کا
کام تمام ہوا چوزوں کا

جیسا کرو گے ویسا بھرو گے

اسلم، اکرم دوست تھے دونوں
دوست بھی تھے وہ گہرے دونوں
ایک ہی شہر کے باسی تھے وہ
دکھ اور سکھ کے ساتھی تھے وہ
اک دوجے کے یار بہت تھے
آپس میں غم خوار بہت تھے
دونوں میں اُلفت تھی ایسی
سچّی اُلفت بھائیوں جیسی
دوست تھے دونوں دولت والے
عزت والے، شہرت والے
اک دن اسلم نے یہ سوچا
''کیوں نہ سفر کروں مَیں حج کا؟
حج ہے ایک عظیم عبادت
مل جائے گی مجھے سعادت''

یہ سوچا تو کی تیاری
حج کے دور دراز سفر کی
پھر اپنا سب سونا لے کر
آیا وہ اکرم کے گھر پر
اُس سے لگا یہ کہنے اسلم
''پیارے دوست محمد اکرم!
میری ساری دولت رکھو
اپنے پاس امانت رکھو
مجھے ہے جانا دور سفر پر
لے لوں گا مَیں واپس آ کر''
حج کے بعد جو اسلم آیا
اکرم کو کچھ بدلا پایا
واپس جب مانگا وہ سونا
اکرم نے یہ رویا رونا
اس کے دل میں کھوٹ جو آیا
بولا ''دکھ کی بات ہے بھیا!

کھا گئے سارا سونا چوہے
ریزہ ریزہ کتر کتر کے''
اسلم تھا خاموش یہ سُن کر
سمجھا کھوٹ ہے دل کے اندر
کچھ دن بعد یہ اس نے سوچا
کیسے لوں مَیں اس کا بدلہ؟
اک دن اکرم کے سب گھر کی
اس نے اک دعوت کر ڈالی
اسلم کے گھر کھانے آئے
اکرم اور اس کے سب بچے
اسلم نے موقع پایا جو
اکرم کے چھوٹے بچے کو
دور چھپایا اک کمرے میں
اپنے گھر کے اک کونے میں
اکرم نے جب ڈھونڈا بچہ
کہیں نہ پایا اپنا بچہ

''کہاں ہے؟'' جب پوچھا اسلم سے
سوچا اور لگا وہ کہنے
''لے گئی چیل اڑا کر اُس کو
چونچ میں خوب دبا کر اُس کو''
اکرم بولا ''کیا کہتے ہو؟
کیا یہ ممکن ہے، ایسے ہو؟''
اسلم بولا ''ٹھیک ہے بھائی!
ہو سکتی ہے ہر انہونی
چوہے کھا سکتے ہیں سونا
چیل اڑا سکتی ہے بچہ''
سنی جو سچی بات اسلم کی
رنگت بدلی اب اکرم کی
یاد آئی اپنی نادانی
شرم سے تھا وہ پانی پانی
سچ یہ کہا ہے داناؤں نے
جیسا کرو گے ویسا بھرو گے

لالچ بُری بلا ہے

اک دلچسپ کہانی سن لو
بہت دنوں کی بات ہے بچو!
اک بڑھیا تھی گاؤں میں رہتی
تھی وہ بہت غریب بچاری
کچا خستہ گھر تھا اُس کا
ٹوٹا پھوٹا دَر تھا اس کا
اک دن زور سے بادل گرجا
بجلی چمکی اور مینہ برسا
اس نے دیکھا ٹُک ٹُک کرتی
اس کے سامنے تھی اک مرغی
بارش میں وہ بھیگ چکی تھی
تھر تھر تھر تھر کانپ رہی تھی
ٹُک ٹُک ٹُک ٹُک ٹُک ٹُک کرتی
بڑھیا سے یوں مرغی بولی

''اس موسم میں مجھے پَنہ دو
تھوڑی اپنے پاس جگہ دو''
بڑھیا بولی ''پَنہ نہیں ہے
گھر میں میرے جگہ نہیں ہے''
مرغی بولی ''رہنے دو گر
ہے یہ تمہارے حق میں بہتر''
بڑھیا بولی ''میرا گھر ہے
مجھے پتہ ہے کیا بہتر ہے
گر مَیں تم کو رہنے دوں گی
اپنے ہاتھوں آپ مروں گی
مَیں تو خود بھوکی رہتی ہوں
غربت کے صدمے سہتی ہوں
مجھ سے کیسے ہو گا پورا
روز تمہارا دانا دُنکا''
مرغی بولی ''کچھ مت سوچو
خوف خدا کا مجھ پر کھاؤ
رحم کرو کچھ رحم کرو تم
مجھ کو گھر میں رہنے دو تم
دانا دُنکا بھی پا لوں گی
جو کچھ مل جائے کھا لوں گی''
بڑھیا نے جو رحم دکھایا
قدرت نے پھر پلٹی کایا
مرغی نے جب دیا اک انڈا
انڈا نکلا وہ سونے کا
روز جو انڈا دیتی تھی وہ
سونے ہی کا دیتی تھی وہ
اب تو بڑھیا کے دن بدلے
اس کے پاس بھی آئے پیسے
اس کا گھر اب ہو گیا پکا
لوگ تھے دیکھ کے ہکا بکا
لیکن جوں جوں آیا پیسا
اس کے دل میں لالچ آیا

ہر دم سوچ میں رہتی تھی وہ
اپنے جی میں کہتی تھی وہ
مرغی کے ہیں پیٹ میں جتنے
انڈے ہیں سارے سونے کے
گر سارے انڈے مل جائیں
دل کے سب غنچے کِھل جائیں
گر یہ سارا سونا لے لوں
مَیں بھی پھر دولت میں کھیلوں
دولت اپنے پاس رکھوں مَیں
پھر تو بڑی رئیس بنوں مَیں
یہ سوچا تو چھری اٹھائی
مرغی کے پھر پاس وہ آئی
مرغی نے جب لالچ دیکھا
بڑھیا کو اس نے سمجھایا
بولی ''مت مارو تم مجھ کو
صبر اور شکر سے عمر گزارو
روز جو دیتی ہوں مَیں انڈا
کیا یہ کافی نہیں ہے سونا؟''
لیکن بڑھیا کچھ مت بولی
لالچ میں وہ ہو گئی اندھی
اس نے فوراً پکڑی مرغی
گلے پہ اس کے چھری چلائی
جلدی سے پھر پیٹ کو چیرا
نظر نہ آیا ایک بھی انڈا
اب تو اس کا حال بُرا تھا
آنکھوں میں تھا گھور اندھیرا
ہر دم اس کا غم کھاتی تھی
روتی تھی اور چلاتی تھی
ہوئے نہ اُس کے ارماں پورے
رہ گئے سارے خواب ادھورے
سچ ہی بزرگوں نے یہ کہا ہے
بچو! لالچ بُری بلا ہے

گیت

ہم کلیاں ہم پھول
جائیں سب اسکول
علم ہے کرنوں کا اک دھارا
مٹے جہالت کا اندھیارا
چاند بنے ہر دھول
ہم کلیاں ہم پھول

روشنیوں پر حق ہے اپنا
دیکھیں ایسے دن کا سپنا
رات کو جائیں بھول
ہم کلیاں ہم پھول

پھیلے یوں تعلیم کی خوشبو
مہک اٹھے یہ دنیا ہر سو
بنے یہی معمول
ہم کلیاں ہم پھول

❁

ہر پھول ہو مہکا ہوا
ہر چاند ہو چمکا ہوا
یہ حق ہے ہر انسان کا
ہر روح کا ہر جان کا
صحت کی دولت چاہیئے
یہ ہے خزانہ بے بہا
ہر پھول ہے مہکا ہوا

شفاف پانی پینے کو
خالص غذا ہو جینے کو
اور سانس لینے کے لیے
سب کو ملے تازہ ہوا
ہر پھول ہو مہکا ہوا

کھانسی ہو یا اسہال ہو
خسرہ ہو یا ہو پولیو
ان سے بچاؤ کے لیے
سب کو ملے اچھی دوا
ہر پھول ہو مہکا ہوا

ترتیب

کہانیاں

۱۔ غریب طالب علم
۲۔ بے داغ محل

ڈرامے

۱۔ ہنر اور سفر
۲۔ بادشاہ کا انصاف
۳۔ باپ کی دُعا
۴۔ نوعمر مجاہد

نظم کہانی

۱۔ اتفاق میں برکت
۲۔ لالچ کا انجام
۳۔ جیسے کو تیسا
۴۔ لالچی کُتّا
۵۔ انگور کھٹے ہیں
۶۔ غرور کا سر نیچا
۷۔ خرگوش اور کچھوا
۸۔ چار چوزے
۹۔ جیسا کرو گے ویسا بھرو گے
۱۰۔ لالچ بری بلا ہے

گیت

۱۔ ہم کلیاں ہم پھول
۲۔ ہر پھول مہکا ہوا

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	
۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	
۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	
۳۰	۳۱	۳۲					
۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰
۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸
۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶
۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴
۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲
۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰

ہمارے قائداعظمؒ

(بچوں کے لئے)

Kulliat-E-Hussain

حسین سحر

ہمارے قائداعظم

(بچوں کے لئے)

حسین سحر

سحر سنز.....لاہور/ملتان

ضابطہ

(جملہ حقوق محفوظ)

اشاعت اوّل 2007

اہتمام .....الکتاب گرافکس پل شوالہ ملتان

ناشر .....سحر سنز لاہور/ملتان

قیمت .....-/50 روپے

ملنے کا پتہ

کتاب نگر.....حسن آرکیڈ ملتان چھاؤنی

انتساب

شہروز۔مہروز

اُسوہ اور عُروہ

کے نام

ترتیب

۱۔	شخصیت	11
۲۔	پیدائش	13
۳۔	بچپن	15
۴۔	تعلیم	17
۵۔	انگلستان کا سفر	20
۶۔	سیاست سے دلچسپی	22
۷۔	واپسی	25
۸۔	وکالت	27

۹۔	عدالت	29
۱۰۔	نئے حالات	31
۱۱۔	شادی	33
۱۲۔	عملی سیاست	37
۱۳۔	بے خوف شخصیت	39
۱۴۔	کانگریس سے علیحدگی	44
۱۵۔	قانونی جنگ	47
۱۶۔	مسلم لیگ کی قیادت	50
۱۷۔	منزل کی جانب	56
۱۸۔	آزمائش کی گھڑی	59
۱۹۔	معمارِ قوم	62
۲۰۔	آخری سفر	64

۲۱۔ اخلاق وعادات	66
۲۲۔ خوراک	68
۲۳۔ لباس	70
۲۴۔ مطالعہ	71
۲۵۔ شگفتگی	72
۲۶۔ مشغلے	75
۲۷۔ ورثہ	76
۲۸۔ ارشادات	77

☆☆☆☆

شخصیت

ہم ہر سال 11 ستمبر کو اپنے پیارے وطن پاکستان کے عظیم محسن اور بابائے قوم حضرت قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کی برسی مناتے ہیں اور ان کی یاد تازہ کرتے ہیں۔ اگر خدانخواستہ قائداعظم جیسے لیڈر ہماری قوم میں نہ ہوتے تو آج ہم ہندوؤں کے غلام ہوتے اور کبھی ایک آزاد اور خود مختار وطن میں سانس نہ لے رہے ہوتے۔ یہ قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ ہی کی بے مثال شخصیت تھی۔ جنہوں نے رات دن

محنت کر کے برصغیر کے تمام مسلمانوں کو ایک جھنڈے تلے جمع کیا اور پھر انگریزوں سے آزادی حاصل کر کے پاکستان کو دنیا کے نقشے پر ابھارا۔

قائداعظم کا مطلب ہے سب بڑا لیڈر، چونکہ وہ ہندوستان کے مسلمانوں کے سب سے بڑے لیڈر تھے۔ اس لئے انہیں قائداعظم کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

☆☆☆

پیدائش

ہمارے پیارے قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ 25 دسمبر 1876ء کو اتوار کے دن کراچی کے محلّہ کھارادر میں پیدائے ہوئے۔ اسی تاریخ یعنی 25 دسمبر کو دنیا بھر کے عیسائی اپنے پیغمبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یوم پیدائش یعنی کرسمس مناتے ہیں۔ اس طرح یہ دن عیسائیوں اور مسلمانوں میں یکساں بابرکت سمجھا جاتا ہے۔ آپ کے والد محترم جناح بھائی پونجا چمڑے کے تاجر تھے۔ ماں کا نام

سکینہ تھا۔ ماں باپ نے آپ کا نام رسول کریم ﷺ کے مبارک نام محمد ﷺ اور شیر خدا حضرت علی کرم اللہ وجہ کے متبرک ناموں پر محمد علی رکھا۔ کراچی کے جس مکان میں آپ پیدا ہوئے اسے وزیر منیشن کہا جاتا ہے۔

☆☆☆☆

بچپن

قائداعظم کا خاندان خوشحال تھا۔ اس لئے ان کی پرورش اور تربیت بڑے لاڈ پیار سے ہوئی۔ چونکہ وہ والدین کی پہلی نرینہ اولاد تھے۔ اس لئے خاندان کے سب لوگ انہیں بہت پیار کرتے تھے۔ قائداعظم بہت صفائی پسند تھے۔ یہ صفت آپ میں بچپن ہی سے پائی جاتی تھی۔ چنانچہ محلے کے لڑکوں کے ساتھ آپ گلی ڈنڈا اور گولیاں وغیرہ اس لئے نہیں کھیلتے تھے کہ ان کھیلوں سے کپڑے میلے ہو جاتے

ہیں۔اس کی بجائے آپ کرکٹ بڑے شوق سے کھیلتے تھے
کیونکہ اس سے کپڑے گندے نہیں ہوتے۔

☆☆☆☆

تعلیم

قائداعظم جب پانچ برس کے ہوئے تو آپ کو تعلیم کیلئے
سندھ مدرسہ کراچی میں داخل کرادیا گیا بچپن ہی سے آپ
بڑے ذہین اور لکھنے پڑھنے کے شوقین تھے۔اس کے ساتھ
ساتھ آپ بڑے چاق و چوبند اور پھرتیلے بچے بھی تھے۔
اس لئے کھیل کود میں بھی کسی سے پیچھے نہ رہتے۔آپ کے
ہم عمر لڑکے آپ کو ایک بہترین کھلاڑی مانتے تھے۔آپ
نے مدرسے میں قرآن شریف کی تعلیم کے ساتھ ساتھ اردو
بھی پڑھی۔آپ ذرا بڑے ہوئے تو آپ کو مزید تعلیم کیلئے

بمبئی بھیج دیا گیا۔ جہاں گوکل داس پرائمری سکول سے آپ نے پرائمری پاس کی۔لیکن یہاں کی آب وہوا آپ کوراس نہ آئی ادھر آپ کی جدائی میں آپ کی والدہ بھی اداس رہتی تھیں اس لئے آپ پھر کراچی آ گئے اور یہاں مشن ہائی اسکول میں داخل ہو گئے۔یہیں سے آپ نے پندرہ سال کی عمر میں میٹرک کا امتحان بہت اچھے نمبروں سے پاس کیا۔

آپ کے پڑھنے کے شوق کے بارے میں ایک واقعہ بہت مشہور ہے۔آپ اکثر رات کو دیر تک پڑھتے رہتے تھے۔ایک رات دو بجے کے قریب گھر میں آپ کی ایک رشتے دار عورت کی آنکھ کھل گئی۔انہوں نے دیکھا کہ آپ کے کمرے کی بتی ابھی تک جل رہی ہے۔وہ سمجھیں کہ محمد علی پڑھتے پڑھتے بتی بجھائے بغیر سو گیا ہے۔چنانچہ اٹھ کر بتی

بجھانے کیلئے قائد اعظم کے کمرے میں گئیں تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئیں کہ محمد علی سویا نہیں بلکہ بڑی توجہ سے ایک کتاب پڑھ رہا ہے۔انہوں نے آپ کو ہدایت کی کہ اتنی رات گئے تک نہ پڑھا کرو اس سے صحت خراب ہو جائے گی۔قائد اعظم ان کی یہ بات سن کر مسکرائے اور کہا میں بہت ساری کتابیں پڑھ کر بڑا آدمی بننا چاہتا ہوں تا کہ اپنی قوم کا نام روشن کروں۔چنانچہ بڑے ہو کر اپنی محنت اور کوشش سے قائد اعظم بن کر واقعی آپ نے اپنی قوم کا نام روشن کر دیا۔

☆☆☆☆

انگلستان کا سفر

جب آپ نے میٹرک کا امتحان پاس کرلیا تو آپ کے والد کی خواہش تھی کہ آپ کے ان ساتھ کاروبار میں شریک ہوں لیکن اپنے ایک انگریز دوست سر مینڈرک کرافت کے مشورے پر انہوں نے بیٹے کو بیرسٹری یعنی قانون کی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے انگلستان بھیجنے کا ارادہ کیا۔ قائد اعظم بھی دل سے یہی چاہتے تھے چنانچہ 1882ء میں وہ انگلستان پہنچ گئے۔ وہاں لندن میں قانون کی مشہور درسگاہ ''لنکنز ان'' میں آپ کو داخلہ مل گیا۔ آپ نے خوب دل لگا

کر وہاں قانون کی اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ تعلیم کے بعد جو وقت ملتا آپ لندن کے عجائب گھر کے مشہور کتب خانے میں گزارتے اور وہاں نامور اور مشہور ہستیوں کی سوانح حیات پڑھتے اور وہیں بیٹھے اپنے مستقبل کے بارے میں سوچتے رہتے۔ بڑے لوگوں کی سوانح حیات پڑھنے سے ان کا ذہن مزید روشن ہوا اور ان کے خیالات اور بلند ہوئے۔ آخر 1896ء میں صرف بیس برس کی عمر میں بیرسٹری کا امتحان اعلیٰ نمبروں سے پاس کر کے کراچی واپس آ گئے۔

☆☆☆☆

سیاست سے دلچسپی

لندن کے زمانہ طالب علمی میں ہی انہوں نے ملکی اور بین الاقوامی سیاسی حالات میں دلچسپی لینا شروع کر دی تھی۔ اس عرصے میں جہاں ان کے دوسرے ہم جماعت سیروتفریح میں وقت گزارتے۔ قائداعظم کتابوں کے مطالعے کے ساتھ حالات کا جائزہ لیا کرتے تھے۔ اس دوران میں انہوں نے وہاں بہت سے انگریزوں سے بھی واقفیت پیدا کرلی۔ ہندوستان کے ایک بہت بڑے سیاسی

لیڈر دادا بھائی نوروجی بھی انہی دنوں لندن میں رہتے تھے۔ وہ لندن انڈین سوسائٹی کے صدر تھے۔ انہوں نے قائداعظم کو دیکھا تو بڑے متاثر ہوئے چنانچہ انہیں اس سوسائٹی کا سیکرٹری بنا دیا یہیں سے ان کی عملی سیاست کا آغاز ہوا۔

دادا بھائی نوروجی کی سرگرمیوں سے تنگ آ کر ایک دفعہ انگلستان کے وزیراعظم نے انہیں کالا آدمی کہہ دیا۔ اس سے ہندوستانی طلبہ سخت مشتعل ہوگئے اور انہوں نے دادا بھائی نوروجی کو وہاں کی پارلیمنٹ کے الیکشن میں کھڑا کر دیا۔ قائداعظم نے رات دن ان کے لئے کام کیا اور آخر وہ کامیاب ہوگئے۔ اس واقعے سے قائداعظم کے دل میں سویا ہوا جذبہ آزادی بیدار ہوگیا۔ جو آگے چل کر ہندوستان کے مسلمانوں کیلئے آزادی حاصل کرنے کا

باعث بنا۔ چنانچہ اب آپ وطن واپس آئے تو صرف ایک
قانون دان ہی نہیں بلکہ ایک سیاستدان بھی تھے۔

☆☆☆☆

واپسی

وطن واپس آئے تو آپ کے دڈل میں مستقبل کے
سنہرے خواب تھے لیکن جونہی گھر پہنچے تو حالات بدلے
ہوئے تھے والد کو تجارت میں سخت نقصان اٹھانا پڑا تھا اس
طرح ان کا خاندان مالی پریشانیوں میں گھرا ہوا تھا مگر آپ
ان مشکلات سے گھبرانے کی بجائے ایک نئے عزم اور ہمت
سے اٹھ کر کھڑے ہوئے۔ کراچی میں انہیں اپنی وکالت
کے لئے فضا سازگار نظر نہ آئی تو بمبئی چلے گئے اور وہاں

قسمت آزمائی کا فیصلہ کرلیا۔آپ اپنی دھن کے پکے تھے یہی وجہ ہے کہ انہیں زندگی کے ہر میدان میں کامیابی حاصل ہوئی۔

☆☆☆☆

وکالت

بمبئی میں آپ نے وکالت کے پیشے میں مہارت حاصل کرنے کیلئے دن رات محنت کی۔شروع شروع میں حالات اتنے اچھے نہیں تھے لیکن آپ ہمت نہ ہارے اور مایوس نہیں ہوئے۔ایک دن ان کے والد کے ایک دوست کے ذریعے انہیں ایڈووکیٹ جنرل مسٹر میکفرن سے ملنے کا موقع ملا جو بہت اچھے اور لائق آدمی تھے۔وہ قائداعظم سے مل کر اتنے متاثر ہوئے کہ اپنی قیمتی لائبریری سے فائدہ اٹھانے کی انہیں اجازت دے دی۔آپ نے وہاں نہایت

محنت سے قانون کی اہم کتابوں کا مطالعہ کیا اور آخر اتنے ماہر ہو گئے کہ جو بھی مقدمہ لیتے اسے جیت کر چھوڑتے۔ اور صرف ایک سال کے اندر اندر وہ ایک مشہور وکیل کی حیثیت سے پہچانے جانے لگے۔

☆☆☆☆

عدالت

آپ وکیل کے طور پر کام کر رہے تھے کہ 1910ء میں بمبئی کے پریذیڈنسی مجسٹریٹ مسٹر ہوشنگ دستور تین مہینے کی چھٹی پر چلے گئے۔ ان کی جگہ خالی تھی۔ چنانچہ کئی بیرسٹروں نے اس عہدے کیلئے درخواست دی۔ آپ بھی ان میں شامل تھے، لیکن یہ عہدہ قابلیت کی بجائے سفارش سے حاصل ہو سکتا تھا۔ چنانچہ آپ بے جھجک محکمہ عدالت کے افسر اعلیٰ سر چارلس سے جا کر ملے۔ وہ آپ کے بارے میں پہلے ہی بہت کچھ جانتے تھے۔ انہوں نے فوراً آپ کو اس منصب پر مقرر کر دیا۔ یہ

ملازمت صرف تین مہینے کے لئے عارضی تھی لیکن اس میں مزید تین ماہ اور بڑھا دیئے گئے اور جب یہ مدت ختم ہوگئی تو سرچارلس نے ان کی غیر معمولی قانونی مہارت اور قابلیت کو دیکھتے ہوئے انہیں پندرہ سو روپے مہینے پر دوبارہ ملازمت کی پیش کش کی تو قائداعظم نے مسکراتے ہوئے اس سے انکار کر دیا اور کہا کہ میں اتنے پیسے ایک دن میں کمانے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ سرچارلس یہ سن کر حیران ہوئے۔ انہیں اس کی توقع نہ تھی کیونکہ چند مہینے پہلے انہوں نے خود اس کے لئے درخواست دی تھی آپ نے چند دنوں میں اپنے الفاظ کو سچ ثابت کر دکھایا اور واقعی پندرہ سو روپے روزانہ سے بھی زیادہ کمانا شروع کر دیا۔ اس واقعہ کے کچھ عرصے بعد سرچارلس جب دوبارہ ایک محفل میں آپ سے ملے اور آپ کی آمدنی کا انہیں علم ہوا تو بڑے خوش ہوئے۔

نئے حالات

اب آپ کے مالی حالات بہتر ہو گئے تھے۔ پریشانیاں ختم ہو گئیں اور روز بروز نئے سے نئے کامیابی مل رہی تھی۔ بمبئی کے وکیلوں میں ان کی دھاک بیٹھی ہوئی تھی۔ اب وہ اپنے پرانے مکان کو چھوڑ کر تاج محل ہوٹل کے نزدیک ایک خوبصورت فلیٹ میں رہنے لگے تھے۔ ایک شاندار بگھی بھی لے لی اور نوکر چاکر بھی رکھ لئے۔ لیکن کچھ عرصے بعد انہوں نے محسوس کیا کہ ان کے بلند ارادوں اور حوصلوں کے آگے بمبئی بھی تنگ ہے۔ چنانچہ 1930ء میں آپ برطانیہ چلے

گئے اور وہاں چار برس تک پریوی کونسل میں وکالت کرتے رہے۔ اس عرصے میں انہوں نے وہاں بھی انگلستان کے اونچے حلقوں میں عزت اور شہرت حاصل کرلی۔

☆☆☆☆

شادی

قائداعظم کی پہلی شادی انگلستان جانے سے پہلے سولہ سال کی عمر میں ہوگئی تھی۔ لیکن چونکہ یہ کم سنی کی اور زبردستی کی شادی تھی۔ اس لئے کامیاب نہ ہوسکی۔ آپ جب لندن سے واپس آئے تو خاندان کے خراب مالی حالات اور پریشانی کے باعث وہ اس طرف توجہ نہ دے سکے۔ مگر جونہی حالات بہتر ہوئے انہوں نے سوچنا شروع کیا کہ اب وہ کسی ایسی خاتون کو شریک حیات بنائیں گے۔ جو صورت اور سیرت ہر لحاظ سے انہیں پسند ہو۔ وہ 1914ء میں

کانگریس اور مسلم لیگ دونوں کے سالانہ اجلاس لکھنؤ میں منعقد ہوئے۔ مسلم لیگ کی صدارت قائداعظم کررہے تھے۔ اس کے علاوہ کانگریس کے بھی وہ لیڈر تھے۔ اس اجلاس میں بمبئی کے مشہور پارسی رئیس سرڈنشا پٹیٹ کی صاحبزادی مس رتن بھی شریک تھیں۔ جن کی عمر اگرچہ صرف سولہ سال تھی۔ لیکن شکل وصورت اور سیرت وعادات کے لحاظ سے ایک مثالی خاتون تھیں۔ وہ اعلیٰ تعلیم یافتہ بھی تھیں۔ انہوں نے جب قائداعظم کی فصیح وبلیغ تقریریں سنیں اور ان کی خوبصورت شخصیت کو دیکھا تو اتنی متاثر ہوئیں کہ اپنے دل میں ان سے شادی کا پکا ارادہ کرلیا۔ چنانچہ کوئی دوسال بعد انہوں نے اسلام قبول کرکے ان سے شادی کرلی۔

پارسی غیر مذہب تھے۔ انہوں نے جب دیکھا کہ ان کی لڑکی اپنا مذہب تبدیل کرکے مسلمان ہوگئی ہے۔ تو وہ اسے برداشت نہ کرسکے۔ انہوں نے قائداعظم پر اغوا کا جھوٹا مقدمہ کردیا اور انہیں قتل کرنے کی دھمکیاں بھی دیں۔ لیکن آپ نے اس مخالفت کی ذرا بھی پروا نہیں کی۔ ان کے خلاف یہ مقدمہ ہائیکورٹ میں پیش ہوا تو جج بھی ایک متعصب پارسی تھا۔ اس نے قائداعظم سے پوچھا کہ آپ اس خاتون کے پیچھے کیوں پڑے ہیں؟ صرف اس لئے کہ یہ لاکھوں کی وارث ہے؟ آپ نے جواب دیا یہ بات خود میری بیوی سے پوچھ لیجئے۔ اس پر اس وفا شعار خاتون نے کہا مجھے اپنے خاوند سے محبت ہے اور میں نے خوشی سے اسلام قبول کیا ہے جہاں تک مال ودولت کا تعلق ہے اس کی

نہ مجھے ضرورت ہے اور نہ میرے خاوند کو۔

یہ سن کر جج نے قائداعظم کو باعزت بری کر دیا لیکن قائداعظم کی خوشیاں زیادہ دیر قائم نہ رہ سکیں۔ 1929ء میں مسز جناح اچانک بیمار ہوئیں اور طویل علالت کے بعد وفات پا گئیں۔ قائداعظم اکیلے رہ گئے لیکن انہوں نے پھر ساری عمر اور شادی نہیں کی۔ یہ دیکھ کر ان کی ہمشیرہ مس فاطمہ جناح نے انہیں سہارا دیا۔ انہوں نے اپنی زندگی کو اپنے پیارے بھائی کیلئے وقف کر دیا اور دکھ سکھ میں ان کی شریک ہوگئیں۔ بہت کم ایسی بہنیں ہوں گی۔ جنہوں نے بھائی کے لئے اتنی بڑی قربانی دی ہو۔

☆☆☆☆

عملی سیاست

قائداعظم نے جب عملی سیاست کے میدان میں قدم رکھا تو اس وقت برصغیر کی آزادی کیلئے ایک ہی سیاسی جماعت تھی آل انڈیا کانگریس، اس لئے آپ 1900ء میں کانگریس میں شامل ہوگئے۔ 1906ء میں دادا بھائی نوروجی نے جو اس وقت کانگریس کے صدر تھے۔ آپ کو اپنا پرائیویٹ سیکرٹری رکھ لیا۔ اسی سال کلکتے میں کانگریس کا سالانہ اجلاس ہوا تو آپ نے پہلی بار اس کے عوامی اسٹیج پر کھڑے ہو کر خطاب کیا۔ آپ کی تقریر کا انداز اتنا پر جوش

اور مدلل تھا کہ ہر طرف آپ کی دھوم مچ گئی۔ آپ عوام میں اسقدر مقبول ہوئے کہ 1909ء کے انتخابات میں بمبئی سے آپ ہندوستان کی مجلس قانون ساز کے بلا مقابلہ ممبر منتخب ہوگئے۔ آپ نے مرکزی قانون سازی اسمبلی میں مسلسل کئی سال تک بے خوفی، جرأت اور قابلیت سے ملک کی بے لوث خدمت کی۔ اسمبلی میں جب آپ اپنی گرجدار آواز میں خطاب کرتے تو ہر طرف ایک جادو کا سا سماں بندھ جاتا۔ اسمبلی میں عوام کے مفاد کیلئے جو بل بھی پیش ہوتا آپ اس کی پرزور حمایت کر کے اسے پاس کراتے اور اس سلسلے میں آپ کسی کی بھی پروا نہیں کرتے تھے۔

☆☆☆☆

بے خوف شخصیت

اللہ تعالیٰ نے محمد علی جناح کی شخصیت میں وہ تمام خوبیاں جمع کر دی تھی جو ایک عظیم الشان رہنما کیلئے ضروری ہوتی ہیں۔ آپ بے حد صاف گو اور نڈر تھے۔ ہمیشہ حق کی حمایت کرتے اور کسی سے کوئی خوف نہیں کھاتے تھے۔ اپنے اصولوں پر سختی سے قائم رہتے اور اس سلسلے میں کسی قسم کا لالچ آپ کو اپنے راستے سے نہ ہٹا سکتا تھا۔ گویا وہ علامہ اقبال کے اس شعر کی مجسم تصویر تھے۔

آئین جواں مرداں حق گوئی وبیبا کی
اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

ایک دفعہ بمبئی ہائی کورٹ میں ایک مغرور قسم کے جج کی عدالت میں وہ کسی مقدمے کی پیروی کر رہے تھے۔ جج نے کہیں یہ کہہ دیا..... مسٹر جناح! یہ ایک جج کی عدالت ہے۔ کسی ادنیٰ مجسٹریٹ کی نہیں، آپ نے فوراً جواب میں کہا جناب کو معلوم ہونا چاہئے کہ میں بھی کوئی ادنیٰ بیرسٹر نہیں یہ سن کر جج اور عدالت میں موجود تمام لوگ دنگ ہو کر رہ گئے۔

قائد اعظم کی لارڈ ولنگڈن سے معرکہ آرائی تو بہت مشہور ہے۔ ان دنوں لارڈ ولنگڈن بمبئی کے گورنر تھے اور نہایت بدمزاج اور اکھڑ حاکم تصور کئے جاتے تھے۔ پہلی جنگ عظیم کا زمانہ تھا۔ جرمن فوج انگریزوں کو شکست پہ

شکست دے کر آگے بڑھ رہی تھی۔ لارڈ ولنگڈن نے اسی سلسلے میں ایک جلسہ منعقد کیا۔ جس میں ہندوستان کے تمام بڑے بڑے لیڈروں کو مدعو کیا۔ جلسے کے شروع میں لارڈ ولنگڈن نے مشہور ہندوستانی رہنما مسٹر تلک کو تقریر کی دعوت دی۔ ابھی انہوں نے تقریر شروع ہی کی تھی کہ لارڈ نے اختلاف کے سبب انہیں پلیٹ فارم سے نیچے اتار دیا۔ یہ ایک لیڈر کی کھلی توہین تھی۔ جس سے تمام رہنما پریشان ہو گئے ان کے بعد لارڈ ولنگڈن نے محمد علی جناح کو تقریر کیلئے بلایا تو انہوں نے وہ تمام باتیں بے خوفی اور جرأت کے ساتھ کہہ دیں جو مسٹر تلک بیان کرنا چاہتے تھے لارڈ ولنگڈن نے تقریر کے دوران انہیں کئی بار ٹوکا بھی لیکن محمد علی جناح اپنی تقریر مکمل کر کے ہی اسٹیج سے اترے۔

لارڈ ولنگڈن کے اس قابل اعتراض رویے سے بمبئی کے تمام لوگ اس کے خلاف ہو گئے۔ اور انہوں نے اس کی مذمت میں ایک بڑا جلسہ کیا۔ جس میں خطاب کرتے ہوئے محمد علی جناح نے نہ صرف حکومت کی پالیسی پر سخت تنقید کی بلکہ یہ فیصلہ کیا کہ جس جلسے کی صدارت لارڈ ولنگڈن کریں گے ہم اس میں شرکت نہیں کریں گے۔ پھر لارڈ ولنگڈن کو ان کے غلط طرز عمل پر کھری کھری بھی سنائیں لیکن لارڈ ولنگڈن کو اتنی ہمت نہ ہوئی کہ وہ آپ کے خلاف کوئی کارروائی کرتے۔

کچھ دنوں بعد لارڈ ولنگڈن کی گورنری کی میعاد ختم ہوگئی کچھ خوشامدی لوگوں نے شہر کے ٹاؤن ہال میں لارڈ کو الوداعی دعوت دینا چاہی تو قائداعظم نے اس کی بھرپور

مخالفت کی اور عین جلسے کے دن ٹاؤن ہال پر زبردست احتجاج کیا۔ جس سے جلسہ ناکام ہوگیا اور لارڈ کو اس میں شرکت کی جرأت نہ ہوسکی۔ لوگوں نے آپ کو کندھوں پر بٹھا لیا۔ اور آپ کے اعزاز میں ایک شاندار جلسہ منعقد کیا۔ جس میں محمد علی جناح کی بے مثال اور بے خوف قیادت کو زبردست خراج تحسین پیش کیا گیا۔ اس کارنامے کی یاد میں بمبئی میں جناح ہال تعمیر کیا گیا۔ جو آج تک قائم ہے۔

کئی سال بعد جب لارڈ ولنگڈن دوبارہ ہندوستان وائسرائے بن کر آئے تو آپ کی غیرت نے گوارا نہ کیا کہ یہاں ٹھہریں، چنانچہ آپ انگلستان چلے گئے اور جب تک لارڈ ولنگڈن وائسرائے رہے۔ آپ ہندوستان واپس نہ آئے۔

☆☆☆☆

کانگریس سے علیحدگی

قائداعظم اگرچہ کانگریس میں شامل تھے لیکن اس کے باوجود برصغیر کے مسلمانوں کے مفاد اور ان کے حقوق کے محافظ تھے۔ چنانچہ وہ مسلم لیگ میں بھی دلچسپی رکھتے تھے۔ ان کی دلی خواہش تھی کہ ہندوستان میں ہندو اور مسلمان آپس میں بھائی بھائی بن کر رہیں تا کہ آزادی کی تحریک میں زیادہ سے زیادہ زور پیدا ہو۔ 1915ء سے 1920ء تک اسی غرض سے مسلم لیگ اور کانگریس دونوں کے سالانہ اجلاس ایک ہی جگہ پر ہوتے رہے آپ اس عرصے میں

دونوں جماعتوں کے رکن تھے۔ دونوں قوموں کو ایک دوسرے کے قریب لانے کی کوشش میں آپ ملک میں اتنے مقبول ہوئے کہ لوگ آپ کے ہندوستان میں ہندو مسلم اتحاد کا سفیر کہنے لگے۔

1916ء میں آپ کی انتھک کوششوں سے مسلم لیگ اور کانگریس کے درمیان ایک معاہدہ ہوا، جس کے مطابق مسلمانوں کے جداگانہ انتخاب کو تسلیم کرلیا گیا۔ 1917ء میں آپ نے حکومت برطانیہ کو ہندوستان کی حکومت خود اختیاری کی تجاویز کے طور پر ایک منشور بھیجا۔ جو کانگریس کی مخالفت کے باوجود منظور ہوگیا اور 1919ء میں اسے قانونی شکل حاصل ہوگئی۔ کانگریس نے اس کی کھلم کھلا مخالفت کا فیصلہ کیا اور 1920ء میں ناگپور میں اپنا اجلاس

بلایا۔ ہندوستان کے مشہور لیڈر گاندھی جی کی تجویز تھی کہ حکومت سے کسی سلسلے میں تعاون نہ کرتے ہوئے سول نافرمانی کی جائے۔ لیکن محمد علی جناح اس تجویز کے مخالف تھے۔ وہ یہ جانتے تھے کہ یہ تحریک کبھی کامیاب نہ ہوگی اور اس سے مسلمان جو پہلے ہی پسماندہ تھے بالکل تباہ ہو جائیں گے۔ ان کا خیال تھا کہ اگر اس تحریک کو آہستہ آہستہ آئینی طریقے سے چلایا جائے تو اس سے آزادی کی تحریک کو زیادہ فائدہ پہنچے گا۔ کانگریس کے اس اجلاس میں اکیلے محمد علی جناح ہی تھے۔ جنہوں نے اس تجویز کی بھرپور مخالفت کی لیکن جب اس کے باوجود کانگریس نے اسے منظور کرلیا تو آپ کو یقین ہوگیا کہ کانگریس مسلمانوں کی دشمن جماعت ہے اور ہندوؤں کا فائدہ سوچتی ہے تو آپ نے کانگریس کو چھوڑ دیا۔

قانونی جنگ

جیسا کہ محمد علی جناح کا خیال تھا گاندھی جی کی تحریک آخر ناکام ہوئی۔ جس سے ہندو مسلم دونوں قوموں میں ایک دوسرے کے بارے میں بدگمانیاں پیدا ہوگئیں۔ اصل میں بات یہ تھی کہ جب ہندوؤں کو انگریزی حکومت کے سامنے ناکامی ہوئی تو انہوں نے اپنی شرمندگی مٹانے کے لئے مسلمانوں پر اپنا غصہ نکالنا شروع کیا۔ ان کے دو سخت متعصب لیڈروں پنڈت مالویہ اور سوامی شردھانند کی شدھی (مسلمانوں کو ہندو بنانا) سنگھٹن (انہیں ہندو بنا کر

ہندوقوم میں شامل کرنا) اور گاؤ رکھشا (گائے کو ذبح ہونے سے بچانا) جیسی فساد انگیز اور نفرت پر مبنی تحریکوں نے سارے ملک کی فضا خراب کردی۔ جس سے جگہ جگہ فساد اور بلوے ہونے لگے۔ محمد علی جناح نے چار سال تک ہندو مسلم دونوں قوموں میں اتحاد پیدا کرنے کی بھرپور کوشش کی۔ چنانچہ 1926ء میں آپ نے باہمی مفاہمت کے لئے تجاویز بھی پیش کیں جواب میں کانگریس نے نہرو رپورٹ مرتب کی جس میں مسلمانوں کے حقوق اور ان کے مطالبات کا صحیح خیال نہیں رکھا گیا تھا۔ آپ نے اس میں کچھ تبدیلیاں کرنا چاہیں کانگریس نہ مانی اور اس نے یہ رپورٹ منظوری کے لئے حکومت انگلستان کو بھجوادی۔

کانگریس کے اس رویے سے مسلمانوں میں بے چینی اور

بے اطمینانی پھیل گئی، چنانچہ آپ نے باہمی اختلافات مٹانے کیلئے حکومت کو گول میز کانفرنس بلانے کی تجویز پیش کی۔ جسے حکومت نے منظور کرلیا۔ لیکن جب 1930ء میں حکومت کی طرف سے دونوں قوموں کے رہنماؤں کی گول میز کانفرنس بلائی گئی تو کانگریس نے اس میں شرکت سے انکار کردیا البتہ 1931ء میں جب یہ کانفرنس پھر بلائی گئی تو کانگریس کی طرف سے اس میں گاندھی جی شریک ہوئے۔ اس کانفرنس میں قائداعظم نے برصغیر کے مسلمانوں کی نمائندگی کرتے ہوئے ان کے مطالبات اس پرزور طریقے سے پیش کئے کہ حکومت کو وہ تمام مطالبات ماننے پڑے۔

☆☆☆☆

مسلم لیگ کی قیادت

1930ء سے 1934ء تک قائداعظم کا برطانیہ میں قیام رہا اور وہاں وہ پریوی کونسل میں بیرسٹر کی حیثیت سے وکالت کرتے رہے۔ اسی عرصے میں برصغیر کی تحریک آزادی کے مشہور لیڈر مولانا محمد علی جوہر اچانک وفات پا گئے۔اس سانحے سے مسلمان بے سہارا ہو کر رہ گئے۔اب برصغیر میں ان کا کوئی رہنما نہ رہا۔ آخر 1933ء میں مسلمانوں کا ایک بہت بڑا اجتماع ہوا۔ جس میں اتفاق رائے سے یہ فیصلہ ہوا کہ مسلمانوں کی جماعت مسلم لیگ کو

نئے سرے سے منظّم کیا جائے اور محمد علی جناح کو اس کی قیادت قبول کرنے کو کہا جائے۔

چنانچہ قائداعظم واپس ہندوستان آ گئے اور انہوں نے مسلم لیگ کی تنظیم نو شروع کر دی انہوں نے اس قدر انہماک اور خلوص سے کام کیا کہ مسلمان جو سالہا سال سے سیاسی اور مذہبی فرقہ بندیوں کا شکار تھے ایک مرکز پر اکٹھے ہو گئے۔ گویا ایک مردہ قوم میں زندگی کی نئی روح پیدا ہو گئی۔ 1934ء میں آپ مسلم لیگ کے مستقل صدر چنے گئے اسی سال آپ مرکزی قانون ساز اسمبلی کے بھی ممبر منتخب ہوئے۔

حکومت انگلستان نے گول میز کانفرنس کے بعد ہندوستان کے لوگوں کو حکومت خود اختیاری دینے کیلئے انڈیا ایکٹ کے نفاذ کا اعلان کیا تو قائداعظم نے پھر محسوس کیا کہ

دونوں قومیں یعنی ہندو اور مسلمان مل بیٹھ کر کچھ باتیں طے کرلیں لیکن ہندو لیڈر نہ مانے ۔اس کے بعد جب ملک میں انتخابات ہوگئے تو آپ نے کانگریس کے سامنے پھر یہ تجویز پیش کی کہ صوبوں میں کانگریس اور مسلم لیگ دونوں مل کر وزارتیں بنائیں تا کہ ملک کی تعمیر وترقی کیلئے کام کیا جاسکے لیکن کانگریس نے اس سے بھی انکار کردیا اور تو اور کانگریس کے لیڈر پنڈت نہرو نے اقتدار کے نشے میں یہ تک کہہ دیا کہ ملک میں صرف دو قوتیں ہیں ہندو اور برطانیہ، یہ سن کر قائداعظم نے اس کی سختی سے تردید کی اور دوٹوک کہا کہ ایک تیسری قوت بھی ہے اور وہ ہے مسلمان قوم ۔

اب آپ نے محسوس کیا کہ جب تک مسلمان ایک منظّم زندہ اور طاقتور قوم نہیں بنیں گے ۔ہندو اُن کی بات پر توجہ

نہیں دیں گے ۔ چنانچہ اب آپ نے پہلے سے بھی بڑھ کر انتہائی محنت سے مسلمانوں کو متحد اور منظّم کرنا شروع کردیا اب جب 1936ء میں مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس ہوا تو اس میں ایک انقلاب پیدا ہو چکا تھا۔ پہلے وہ جاہ پسند اور خود غرض جاگیرداروں اور وڈیروں کی جماعت تھی ۔اب عام مسلمان دو آنے سالانہ چندہ دے کر اس کا ممبر بن سکتا تھا۔ مسلم لیگ پہلے ایک مردہ جماعت تھی جس کے پاس کوئی خاص پروگرام نہ تھا اور نہ ہی اس کے کارکن منظّم تھے ۔لیکن اب عوامی جماعت بننے کے بعد اس کا نصب العین بھی بدل گیا مخلص اور بے غرض کارکن عام تھے گویا دیکھتے ہی دیکھتے مسلم لیگ ہندوستان کے مسلمانوں کی سب سے بڑی اور نمائندہ جماعت بن گئی ۔اس تبدیلی کا اثر یہ ہوا کہ اب مسلم

لیگ کا سیاسی نظریہ بھی واضح ہوگیا اور لکھنؤ کے مقام پر 1937ء کے سالانہ اجلاس محمد علی جناح کی صدارت میں مسلم لیگ نے مکمل آزادی کو اپنا نصب العین بنالیا۔ یوں مسلم لیگ اب کانگریس کے ہم پلہ ملک کی تیسری بڑی قوت بن کر ابھری۔

اس عرصے میں کانگریسی وزارتوں نے اقلیتی صوبوں میں مسلمانوں پر بے تحاشا ظلم توڑے۔ کانگریس نے اقتدار میں آتے ہی اردو زبان کو بدلنا چاہا۔ مسلمان طالب علموں کو مجبور کیا کہ وہ گاندھی جی کی تصویر کی پوجا کریں اور کانگریسی جھنڈے کو سلامی دیں حمدوثنا کی بجائے بندے ماترم کا مشرکانہ گیت قومی ترانہ قرار دیا گیا۔ شدھی کی تحریک کو سیاسی طور پر دوبارہ زندہ کیا گیا۔ مسلمانوں کو سرکاری ملازمتوں اور

کاروبار سے محروم کرنے کی بھرپور کوششیں کی گئیں اور ان پر جھوٹے مقدمات چلا کر انہیں جیلوں میں بند کیا گیا۔ لوٹ مار اور قتل وغارت سے مسلمانوں کا پیمانۂ صبر جب لبریز ہوگیا تو قائداعظم نے حکومت سے بار بار سخت احتجاج کیا۔ آخر 1939ء میں دوسری جنگ عظیم کے شروع ہونے پر کانگریسی وزارتوں نے انگریزی حکومت کی پالیسی کے خلاف استعفیٰ دے دیا اور ہندوستان کے تمام مسلمانوں نے مل کر ''یوم نجات'' منایا۔

☆☆☆☆

منزل کی جانب

انہی دنوں قائداعظم نے وضاحت کے ساتھ مشہور دوقومی نظریئے پر زور دیا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ ہندو اور مسلمان دو الگ الگ قومیں ہیں۔ ان کا مذہب، رہن سہن اور زبان بھی الگ ہے۔ اس لئے آزادی ملنے کے بعد برصغیر میں مسلمانوں کو ایک الگ وطن ملنا چاہئے جہاں وہ آزادی اور خودمختاری سے اپنی زندگی بسر کرسکیں۔ انہوں نے بڑی شدت کے ساتھ محسوس کیا کہ اب ہندو جیسی متعصب اور تنگ نظر قوم کے ساتھ مسلمان نہیں چل سکتے۔

چنانچہ آپ نے ہندوستان کے مختلف علاقوں کے دورے کئے اور ہر جگہ مسلم لیگ کی کمیٹیوں کی تنظیم نو کی اور مسلمانوں کو اتحاد یقین اور عمل کا پیغام دیا۔

1940ء میں محمد علی جناح کی صدارت میں لاہور میں مسلم لیگ کا تاریخی سالانہ اجلاس ہوا۔ جس میں پہلی بار قرارداد پاکستان پیش کی گئی۔ لاکھوں کی تعداد میں ہندوستان کے کونے کونے سے مسلمانوں نے اس جلسے میں شرکت کی۔ 23 مارچ کو قرارداد منظور ہوئی تو ہندوؤں نے قرارداد منظور ہوتے ہی ہندو میں ایک ہلچل مچ گئی اور انہوں نے اس کی مخالفت شروع کردی۔ اسی جلسے میں قوم نے محمد علی جناح کو قائداعظم کا لقب دیا۔ قائداعظم نے حوصلہ نہ ہارا اور وہ ہندوؤں کی مخالفت کے سامنے ایک فولادی چٹان

کی طرح ڈٹ گئے۔ انہیں مسلم لیگ کے مستقل صدر کا منصب حاصل ہوگیا تھا۔ چنانچہ انہوں نے اپنی وکالت چھوڑ کر اپنا سارا وقت اب پاکستان کے لئے وقف کردیا۔ یہ اجلاس ایک طرح سے مسلمانوں کی منزل مقصود کے لئے سنگ میل ثابت ہوا۔ مسلمان رہنماؤں کے علاوہ قوم کے بچے بچے کی منزل اب پاکستان تھا یعنی قوم اپنے قائد کی رہنمائی میں ایک قافلے کی صورت میں منزل کی جانب چلنے لگی۔

☆☆☆☆

آزمائش کی گھڑی

حکومت انگلستان نے اگست 1940ء میں اعلان کیا کہ دوسری جنگ عظیم ختم ہوتے ہی وہ ہندوستان کا کوئی ایسا سیاسی حل پیش کرے گی جو ملک کی تمام جماعتوں کیلئے قابل قبول ہو۔ چنانچہ اس نے سر سٹیفورڈ کرپس کو یہاں بھیجا۔ تاکہ کوئی حل تلاش کیا جائے۔ آخر کافی بات چیت کے بعد برصغیر میں مسلمانوں کیلئے ایک الگ وطن کا حق مان لیا گیا۔ قائداعظم نے اپنی خداداد قابلیت اور تدبر سے جس طرح انگریزوں اور ہندوؤں کی چالوں کا اکیلے مقابلہ کیا۔ اس کی

مثال نہیں ملتی ۔آخر یہ فیصلہ ہوا کہ پاکستان کے قیام کا فیصلہ مسلمان عوام خود کریں گے ۔اور اس کے لئے پورے ملک میں رائے شماری ہوگی ۔ چنانچہ جنوری 1947ء میں مرکزی اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات ہوئے مسلم لیگ نے ہر جگہ شاندار کامیابی حاصل کی اور یہ سب کچھ قائداعظم کی بے نظیر قیادت کے سبب تھا گویا مسلم لیگ اس آزمائش کی گھڑی میں سرخرو ہوئی ۔

اپریل 1946ء میں انگلستان نے اپنا ایک وزارتی مشن ہندوستان بھیجا۔جس نے دہلی اور شملہ میں مختلف لیڈروں سے بات چیت کی لیکن ہندو لیڈروں کی ضد کے باعث کوئی نتیجہ نہ نکل سکا۔آخرلارڈ مونٹ بیٹن کو وائسرائے بنا کر بھیجا گیا۔ انہوں نے 3 جون 1947ء کو اپنی تجویز

پیش کی ۔جسے ہندو مسلم رہنماؤں نے منظور کرلیا۔اسی تجویز کے مطابق 14 اگست 1947ء کو پاکستان عالم وجود میں آیا۔ ہندوؤں نے جب دیکھا کہ اب ان کی دال نہیں گلے گی تو انہوں نے سکھوں کو اپنے ساتھ ملا کر ملک میں فساد کی آگ بھڑکا دی۔قتل وغارت کا بازار گرم ہوگیا اور لاکھوں کی تعداد میں نہتے مسلمان شہید ہوئے اور مہاجرین کی ایک بڑی تعداد کو پاکستان کی طرف ہجرت کرنا پڑی ۔

☆☆☆☆

معمارِ قوم

قائداعظم پاکستان کے بانی تھے۔ چنانچہ انہیں ہی اس ملک کا پہلا سربراہ مقرر کیا گیا۔ یعنی وہ گورنر جنرل کے عہدے پر فائز ہوئے۔ اس وقت ان کی عمر 71 برس تھی۔ لیکن اس ضعیفی کے باوجود انہوں نے اس نئی مملکت کی تعمیر کیلئے رات دن کام کیا۔ ان کی کوشش تھی کہ پاکستان مضبوط بنیادوں پر کھڑا ہو جائے تا کہ جلد ہی دنیا کے ترقی یافتہ ملکوں میں اس کا شمار ہو۔

مسلسل محنت سے آپ کی صحت پر بُرا اثر پڑا اور وہ بیمار

پڑ گئے تو ڈاکٹروں کے مشورے پر وہ کراچی سے زیارت جیسے صحت افزا مقام پر منتقل ہو گئے لیکن اس کے باوجود وہ تھوڑے دنوں کیلئے سٹیٹ بنک آف پاکستان کے افتتاح کیلئے 29 جون 1948ء کو کراچی تشریف لائے اور 4 جولائی کو واپس زیارت چلے گئے۔ طبیعت کچھ سنبھلی تو آپ پھر ملک کے سرکاری کاموں میں مصروف ہو گئے۔ لیکن آخر کب تک؟ لگاتار محنت سے صحت پھر خراب ہو گئی۔ 11 ستمبر کو بے ہوشی کی حالت میں ہوائی جہاز سے کراچی آئے اور اسی کیفیت میں وہ اللہ کو پیارے ہو گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنِ

☆☆☆☆

آخری سفر

11 ستمبر 1948ء کو جب ریڈیو سے آپ کی وفات کی خبر نشر ہوئی تو نہ صرف پورا پاکستان بلکہ سارا عالم اسلام گہرے سوگ میں ڈوب گیا قوم پر یہ المناک خبر بجلی بن کر گری۔ ہر آنکھ رو رہی تھی، ہر دل غمناک تھا، لوگ آنسوؤں اور آہوں کی صورت میں اپنے محبوب قائد کو خراج تحسین پیش پیش کر رہے تھے۔ لاکھوں کی تعداد میں سوگوار جنازے میں شریک تھے اور مسلسل قائداعظم زندہ باد کے ملک شگاف نعرے لگا رہے تھے۔ تقریباً 5 لاکھ افراد نے مولانا شبیر احمد

عثمانی کی امامت میں نماز جنازہ پڑھی۔ جس میں عوام کے علاوہ وزیروں، سفیروں اور سرکاری افسروں نے شرکت کی۔ آخر شام کے وقت آپ کو سپرد خاک کر دیا گیا۔ جہاں آپ کی قبر ہے وہاں اب ایک عظیم الشان مقبرہ تعمیر کیا گیا ہے۔ جو فنِ تعمیر کے لحاظ سے اپنی مثال آپ ہے۔ اس مقبرے پر دور دور سے لوگ آتے ہیں اور فاتحہ خوانی کر کے اپنے عظیم قائد کو نذرانۂ عقیدت پیش کرتے ہیں۔

☆☆☆☆

اخلاق و عادات

قائداعظم بلاشبہ ایک عظیم انسان تھے۔اوران میں وہ تمام خوبیاں موجودتھیں جو بڑے لوگوں میں ہوتی ہیں۔وہ خودنہایت صاف ستھرے رہتے اورصفائی ستھرائی کوزندگی کے ہرمیدان میں عزیز رکھتے تھے۔ایک اصول پرست انسان تھے اورکبھی اصولوں پر سمجھوتا نہیں کرتے تھے۔ ارادے کے اتنے پکے تھے کہ انہیں بڑے سے بڑا لالچ بھی اپنی راہ سے نہیں ہٹا سکتا تھا۔وقت کے پابنداوروعدے کے سچے تھے، ہمیشہ سچ بولتے، جھوٹ سے انہیں نفرت تھی کسی کو

دھوکہ دینایا امانت میں خیانت کاتصور بھی نہیں کر سکتے تھے۔ وہ ایک سیاستدان تھے لیکن سیاست میں بھی انہوں نے اصولوں کی پاسداری کی اور ہمیشہ صاف ستھری سیاست کی تاریخ میں ان جیسے بااصول سیاستدان کم ہی ملیں گے ان کی چمکدار آنکھوں میں ایک مقناطیسی کشش تھی جومخالف کوبھی اپنی طرف کھینچ لیتی تھی۔ ان کی آواز نہایت صاف اور گرجدار تھی اوراس میں بلا کا اعتماد تھا۔وہ چھریرے بدن کے ایک بلند قامت انسان تھے۔جن کی شخصیت میں بے انتہا جاذبیت تھی۔

☆☆☆☆

خوراک

قائداعظم خوراک کے معاملے میں سادگی لیکن نفاست کے قائل تھے چنانچہ وہ مشرقی اور مغربی ہر قسم کے کھانے پسند کرتے تھے۔ شرط صرف یہ تھی کہ وہ صحت بخش اور لذیذ ہوں۔ خود بہت کم کھاتے تھے لیکن دوسروں کو کھلا کر خوش ہوتے تھے۔ ٹوسٹ اور انڈے ان کا پسندیدہ ناشتہ تھا۔ کافی کے ساتھ مچھلی یا بکرے کے پائے بھی انہیں مرغوب تھے۔ کھانے میں چپاتی یا سادہ چاول کے ساتھ دال، پلاؤ، چوزے کی یخنی اور سبزیاں انہیں پسند تھیں۔ میٹھے میں فیرنی یا

پھل کھاتے تھے۔ سہ پہر کو چائے کے ساتھ بسکٹ یا کبھی کبھار کیک اور پکوڑے وغیرہ بھی استعمال کرتے۔ رات کے کھانے میں چپاتی کے ساتھ سبزی مچھلی یا بکرے کا گوشت پسند کرتے، پھلوں میں آم اور سیب انہیں بہت مرغوب تھے۔

☆☆☆☆

لباس

قائداعظم ایک نہایت نفیس اور باذوق شخص تھے۔ بہترین اور خوبصورت لباس پہنتے جو ان پر خوب جچتا تھا۔ عام طور پر انگریزی سوٹ (پینٹ کوٹ ٹائی) پہنتے یا پھر شیروانی کے ساتھ شلوار قمیص اور قراقلی ٹوپی پہنتے جو ان کے نام سے مشہور ہوئی یعنی جناح کیپ۔ اسی طرح وہ جوتوں کے معاملے میں بھی اچھے ذوق کے حامل تھے اور ہر سوٹ کے مطابق خوبصورت جوتے استعمال کرتے۔

☆☆☆☆

مطالعہ

قائداعظم مطالعے کے بہت شوقین تھے اور یہ شوق انہیں آخر عمر تک رہا وہ روزانہ اخبارات کے علاوہ عام کتابیں بھی پڑھتے تھے۔ سیاسی کتابوں عظیم لوگوں کی سوانح عمریوں اور ادبی ڈراموں سے انہیں خاص دلچسپی تھی۔ آخری عمر میں قرآن پاک کے انگریزی ترجمے کا شوق سے مطالعہ کرتے رہتے تھے۔ ہندوستانی سیاست پر کوئی کتاب ایسی نہیں تھی جو ان کی نظر سے نہ گزری ہو۔

☆☆☆☆

شگفتگی

قائداعظم ایک شگفتہ مزاج انسان تھے۔ان کی ذاتی زندگی زندہ دلی اور مزاح سے خالی نہ تھی وہ عموماً اپنے بے تکلف دوستوں کے ساتھ بے تکلفی کا اظہار کرتے لیکن بے انتہا مصروفیت کے باعث انہیں اس کا موقع اکثر بہت کم ملتا تھا۔ البتہ کھانے یا چائے کے وقت وہ اپنے دوستوں سے تھوڑا بہت ہنسی مذاق کرلیا کرتے تھے۔

اخبار دکن ٹائمز کے ایڈیٹر محمود حسن ایک دن ان کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے۔قائداعظم نے معمول کے مطابق

تھوڑا سا کھانا کھایا تو محمود حسن کہنے لگے آپ نے تو کچھ کھایا ہی نہیں قائداعظم نے جواب دیا دنیا میں لوگ اسی لئے تکلیفوں میں مبتلا ہیں کہ وہ کھاتے بہت ہیں۔

ایک مرتبہ قائد کار کے ذریعے میسور سے کہیں جا رہے تھے۔ان کے سیکرٹری مطلوب صاحب اور مس فاطمہ جناح بھی ساتھ تھیں کار آہستہ آہستہ چل رہی تھی۔راستے میں قائد نے کہا کار سے اتر کر ذرا ٹانگیں سیدھی کرلیں اور چائے بھی پی لیتے ہیں۔قریب ہی ایک ریلوے اسٹیشن تھا۔وہیں پہنچ گئے مس جناح چائے کے انتظام میں لگ گئیں اور قائداعظم پلیٹ فارم پر اپنے سیکرٹری کے ساتھ ٹہلنے لگے۔لوگوں نے انہیں پہچان لیا اسٹیشن پر ایک ہلچل سی مچ گئی جب سیکرٹری نے انہیں اس طرف متوجہ کیا تو انہوں نے ہنس کر کہا کہ یہ

چائے کا ابال ہے ابھی ختم ہو جائے گا۔

ایک دفعہ قائداعظم لندن میں پریس کانفرنس میں بتا رہے تھے کہ کانگریس کی غلط پالیسی سے مسلمانوں کو کس طرح نقصان پہنچا؟ کسی نمائندے نے کہا کہ لیکن جناب! آپ بھی تو کبھی کانگریس میں تھے۔ اس پر قائد نے کہا کہ ہاں جب میں بچہ تھا تو پرائمری اِسکول میں بھی پڑھتا تھا۔

☆☆☆☆

مشغلے

قائداعظم ایک صحت مند ذہن کے ساتھ صحت مند جسم کے بھی مالک تھے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ انکے مشاغل مثبت اور تعمیری تھے اگرچہ وہ بڑے میدانی کھیلوں مثلاً کرکٹ، فٹ بال، ہاکی وغیرہ میں بہت کم حصہ لیتے تھے لیکن اندرون خانہ کھیلوں مثلاً بلیرڈ وغیرہ میں زیادہ دلچسپی تھے۔ اس کے علاوہ اپنی کوٹھی کے باغ میں چہل قدمی کر لیتے یا کبھی جی چاہتا تو کار میں سمندر کے کنارے ہوا خوری کے لئے چلے جاتے تھیٹر اور فلم دیکھنے کے بھی وہ شوقین تھے۔ کبھی کبھی گاف بھی کھیل لیتے تھے۔

ورثہ

قائداعظم کا سب سے بڑا ورثہ مملکت خداداد پاکستان ہے۔ جو وہ ہمارے لئے چھوڑ گئے ہیں اور جس کی حفاظت، ترقی اور استحکام ہم سب پر فرض ہے۔ جب تک ہمارا یہ پیارا وطن پاکستان قائم ہے۔ اس کے بانی قائداعظم کا نام بھی زندہ رہے گا۔ ہمیں چاہئے کہ ان کے بتائے ہوئے اصولوں اتحاد، ایمان تنظیم پر سختی سے عمل کریں اور پاکستان کو ایک خوشحال مضبوط اور ترقی یافتہ ملک بنانے کیلئے رات دن محنت سے کام کریں۔

☆☆☆☆

ارشادات

قائداعظم کے اس دنیا سے چلے جانے کے بعد ان کے ارشادات ہمارے لئے مشعل راہ سے کم نہیں۔ وہ پاکستان میں اسلامی جمہوریت چاہتے تھے۔ چنانچہ 14 فروری 1948ء کو سبی دربار میں انہوں نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

''میرا ایمان ہے کہ ہماری نجات کا واحد ذریعہ اس سنہری اصولوں والے ضابطۂ حیات پر عمل کرنا ہے۔ جو ہمارے عظیم قانون ساز پیغمبر اسلام نے ہمارے لئے قائم کیا

ہے۔ہمیں اپنی جمہوریت کی بنیادیں سچے اسلامی اصولوں اورنظریوں پر رکھی چاہئیں اللہ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ مملکت کے امور ومسائل کے بارے میں فیصلے مشوروں اور باہمی بحث وتمحیص سے کیا کریں''۔

ایک جگہ امریکہ کے لوگوں کے نام ایک پیغام میں آپ نے فرمایا۔

''جمہوریت کا سبق ہم نے اسلام اوراس کے نظریات سے سیکھا ہے۔اسلام نے ہمیں مساوات، انصاف اور ہر ایک سے رواداری کا درس دیا ہے ہم ان عظیم الشان روایات کے وارث اورامین ہیں اور پاکستان کے آئندہ دستور کے معماروں کی حیثیت سے ہم اپنی ذمہ داریوں اورفرائض سے بخوبی آگاہ ہیں''۔

قائداعظم اسلام ہی کو پاکستان میں قومیت کی بنیاد خیال کرتے تھے۔انہیں علم تھا کہ پاکستان کے مسلمانوں کا تعلق مختلف نسلوں سے ہیں۔اس کے باوجود وہ قومی اتفاق و اتحاد اوریک جہتی کی خاطر چاہتے تھے کہ علاقوں،صوبوں، فرقوں اورقبیلوں کے فرق کوختم کیاجائے۔انہوں نے ایک جگہ فرمایا:

''جب تک آپ اپنے سیاسی ڈھانچے سے صوبائیت کے زہر کونکال نہیں پھینکیں گے۔آپ کبھی ایک سچی اورحقیقی قوم کے سانچے میں نہ ڈھل سکیں گے اورآپ متحد ومتفق نہ ہوسکیں گے۔آپ خواہ کچھ بھی ہوں اورخواہ کہیں بھی ہوں اوّل وآخر مسلمان ہیں۔آپ ایک باقاعدہ قوم سے تعلق رکھتے ہیں۔اب آپ نے اپنے لئے ایک وسیع علاقہ حاصل

کرلیا ہے۔ یہ آپ کی سرزمین ہے۔ پاکستان آپ سب کا ہے۔ آپ کی اپنی مرکزی حکومت ہے۔ جس میں مختلف جغرافیائی وحدتوں کو نمائندگی حاصل ہے۔ اس لئے اگر آپ خود کو ایک عظیم قوم کے سانچے میں ڈھالنا چاہتے ہیں تو خدا کیلئے اس صوبائیت کو فوراً ترک کر دیئے۔ صوبائی عصبیت ایک لعنت ہے اسی طرح فرقہ بند بھی یعنی شیعہ سنی وغیرہ''

پاکستان کی سرکاری زبان کے بارے میں آپ نے فرمایا۔ ''پاکستان کی سرکاری زبان اردو ہوگی اور صرف اردو۔ ایک مشترکہ سرکاری زبان کے بغیر کوئی قوم باہم متحد نہیں ہوسکتی اور نہ ہی کوئی کارنمایاں انجام دے سکتی ہے۔

☆☆☆☆